ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون
ان یتخطفکم الناس فآوٰکم وایدکم بنصرہ ورزقکم
من الطیبٰت لعلکم تشکرون

مولانا محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن

اسلام اور مسائل حیات

قسط نمبر (۸)

نظام حکومت میں امن اور سلامتی

اسلامی دستور نے حکومت کے معاملات میں بھی لوگوں کے درمیان امن اور سلامتی کو لازم قرار دیا ہے۔

چنانچہ اسلام نے معاملات حکومت میں عدل وانصاف کو لازمی قرار دیا ہے۔ اور تمام لوگوں کو جو اسلامی حکومت کے تابع ہیں، انسانی حقوق میں برابر قرار دیا۔

چاہے وہ عرب نہ ہوں چاہے وہ مسلمان نہ ہوں، چنانچہ اس سلسلے میں غیر عربوں اور غیر مسلموں کے لیے اسلامی نظام نے یہ واضح اعلان کر دیا کہ

لکم مالھم وعلیکم ماعلیھم

" (اور انسانی حقوق کے لحاظ سے) تمہارے لیے بھی وہی ہے جو مسلمانوں کے لیے ہے۔ اور تم پر بھی وہی لازم ہے۔ جو مسلمانوں پر ہے "

" عربوں اور غیر عربوں کے درمیان ان پر امن اصولوں کا اثر "

اسلام کے ان پر امن عظیم دستوری اصولوں کی وجہ سے اب کوئی ایسی بات باقی نہیں رہی۔ جو عرب یا غیر عرب مسلمانوں کے درمیان فرق کر سکے یا وجہ امتیاز بن سکے۔ عربوں کی عزت اور عربوں کے ساتھ روابط رکھنے پر فخر اور عربوں کی بزرگی اور سیادت، غیر عرب مسلمان اس لیے تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی اشاعت کے لیے اولاً اسی قوم کو منتخب کیا، اسی قوم میں اپنے آخری رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور قرآن کریم جو اس کا آخری پیغام ہے وہ اسی قوم کی زبان میں نازل فرمایا۔

(بحث کا خاتمہ)

اس بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ اسلام کے دستوری اصول اور اساس، امن اور سلامتی کی بنیاد پر قائم ہیں۔

چنانچہ اسلام!

- اپنے نام کے لحاظ سے امن اور سلامتی ہے
- اپنے سلام اور تحیت کے لحاظ سے امن اور سلامتی ہے۔
- لیلۃ النزول کے لحاظ سے بھی امن اور سلامتی ہے۔
- اپنے رب کے نام کے لحاظ سے بھی امن اور سلامتی ہے۔
- مابین عقل اور ایمان کے (اپنے عقیدے کے لحاظ سے) بھی امن اور سلامتی ہے۔
- اپنے اور دوسرے ادیان کے اصحاب کے مابین بھی امن اور سلامتی ہے۔
- انسان کی ذاتی اور انفرادی زندگی کے لحاظ سے بھی امن اور سلامتی ہے۔
- یہ اپنے اصولوں کے ماننے والوں اور ان کے نہ ماننے والوں اور ان نہ ماننے والوں (جو دین کے بارے میں مسلمانوں سے لڑائی نہ کریں یا انہیں اپنے گھروں یا ملک سے نہ نکالیں) کے مابین بھی امن اور سلامتی ہے کیوں کہ اگر ان دو اسباب کی وجہ سے لڑیں گے۔ تو یہ صرف ظلم اور جارحیت کے خلاف جنگ ہوگی۔ اور یہ جنگ بھی گویا اس مقصد کے لیے ہوگی۔ کہ امن اور سلامتی قائم ہو۔
- عمومی نظام کے لحاظ سے بھی امن اور سلامتی ہے کیونکہ اس میں نہ طبقاتی نظام ہے اور نہ نسلی اور جنسی نظام ہے۔
- حکومت کے لحاظ سے بھی امن اور سلامتی ہے، اور عرب اور غیر عرب، مسلمان اور غیر مسلم کے مابین حقوق میں مساوات کا علمبردار ہے

اور آخر میں ایک ہی کلمہ کافی ہے کہ اسلام امن اور سلامتی ہے۔

آج ہم اس دور سے گذر رہے ہیں جو سائنسی دور کہلاتا ہے۔ اور اس میں ہر چیز پر عقل کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اور اس دور میں اسلام کی مقبولیت بڑھنے لگی ہے۔ کیوں کہ اسلام کے اصول اس دور کے لیے پیغام حیات ہیں۔

ہمیں بعض ضعیف الاعتقاد اور اپنے دین اسلام سے ناواقف مسلمانوں پر تعجب ہوتا ہے کہ جب ڈیموکریسی کے چاہنے

کے اصولوں کو بھی چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

والے زیادہ قوت سے بڑھ جاتے ہیں تو یہ لوگ اسلام کو ڈیموکریسی کو ڈیموکریسی کے چاہنے والے ذرا قوت میں بڑھ جاتے ہیں یا اگر اشتراکی اصولوں کے چاہنے والے کچھ زیادہ ہو جاتے ہیں۔ تو یہ اسلام کو اشتراکی اصولوں میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا جیسا کہ گذشتہ دوسری عالمگیر جنگ میں نازی پارٹی طاقتور ہو گئی تھی۔ تو بعض اس قسم کے نادانوں نے اسلام کی نازی پارٹی کے اصولوں میں ضم کرنے کی کوشش کی تھی۔

لیکن جس طرح کل ہمیں ان نادانوں کی ان حرکات سے کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ اس طرح آج بھی یہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

کیوں کہ اب پوری دنیا ان نظاموں کو سمجھ چکی ہے۔

اب لوگ اس کشمکش سے اس قدر تنگ آ چکے ہیں کہ وہ امن کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔

اب وقت ہے کہ پوری دنیا کو اسلام کے اصول سمجھائے جائیں اور اسلام کے دستوری قواعد انہیں بتائے جائیں گے۔ جیسا کہ ان صفحات میں ہم ذکر کر آئے ہیں۔ کیوں کہ یہی وہ واحد راستہ ہے۔ جو سسکتی ہوئی انسانیت کے زخموں کے لیے مرہم کی حیثیت رکھتا ہے۔

اور یہی وہ تنہا طریقہ ہے جو آدم کی اولاد کو ایک ہی کلمہ پر جمع کر سکتا ہے۔ اور ان کے عقائد کو چھیڑے بغیر انہیں پر امن لقائے باہمی کے مقصد تک پہنچا سکتا ہے۔ اگر چہ ان کے مذاہب ان کے عقیدے اور ان کی نسلیں علیحدہ ہیں۔

ہم انہیں یہ آسمانی اعلان سناتے ہیں۔

وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصاکم بہ لعلکم تتقون

(سورۃ الانعام پ)

" اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو کہ مستقیم ہے، اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی، اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط رکھو "

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم

(سورہ بنی اسرائیل پ)

" بلاشبہ یہ قرآن ایسے طریقے کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے "

فاستمسک بالذی اوحی الیک انک علی صراط مستقیم وانہ لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون (سورہ زخرف پ)

" آپ اس قرآن پر قائم رہیے جو آپ پر وحی کے ذریعے سے نازل کیا گیا ہے۔ آپ بے شک سیدھے راستے پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے بڑی شرف کی چیز ہے اور عنقریب تم سب پوچھے جاؤ گے "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۲۴ صفر ۱۳۹۰ھ
— مطابق —
یکم مئی ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳
شمارہ ۱۷
فی پرچہ ۴۰ پیسے

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

بدلِ اشتراک
سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ ″
سہ ماہی ۶/۰ ″

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ
سب ایڈیٹر
محمد حنیف سہارنپوری

صداقت کا آفتاب بلند ہو رہا ہے

جمعیۃ کے خلاف مخالفانہ ہتھکنڈے ناکام ہو رہے ہیں

(احمد حسین کمال)

ملک و ملت کے سنجیدہ اسلامی طبقوں نے اب اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ پاکستان کے تاریخی تقاضوں کی تکمیل صرف جمعیۃ علماء اسلام کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔

اس لئے کہ جس طرح پاکستان کے تاریخی تقاضے واضح اور دوٹوک ہیں اسی طرح جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین مقصود اور پروگرام بھی واضح اور دوٹوک ہے۔

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، اور اسلام وہی معتبر ہے جو اللہ کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ جسے اصحابِ رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین نے چہار دانگ عالم تک پہنچایا اور جس کا علَم گذشتہ چودہ صدیوں سے علماء حق نے بلند کر رکھا ہے۔

پاکستان میں اس اسلام کی علمبردار جمعیۃ علماء اسلام ہے اور اس کی اس حیثیت کو آج تک چیلنج نہیں کیا جا سکا ہے۔ اپنی اس اسلامی حیثیت کے ساتھ ہی جمعیۃ علماء اسلام ملک کے موجودہ سیاسی رست وخیز میں آوازۂ حق بلند کر رہی ہے۔ اور اس کا یہی "جرم" ہے جسے وقت کے بندگانِ سیاست معاف نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ جمعیۃ نے ان کی سیاسی دھڑے بندیوں اور گروہی گٹھ جوڑوں میں شریک ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

عالم اسلام میں پاکستان پہلا ملک ہے، جہاں پہلی مرتبہ مسلمان عوام، اسلام کے سایہ میں، عوامی انقلاب کی بنیاد رکھنے کی جدوجہد میں سرگرم ہوتے ہیں اور انہیں اس راہ پر لانے کا کارنامہ بلاشبہ جمعیۃ علماء اسلام نے انجام دیا ہے ورنہ ملک میں ایک طرف وہ عناصر ہیں جو خالص مغربی جمہوریت کو اس ملک میں رائج کرنے کے درپے ہیں اور دوسری طرف وہ گروہ ہیں جو سوشلزم کو اس ملک کی اساس بنا دینا چاہتے ہیں۔ ان کے درمیان صرف اسلام کے لئے اگر کوئی آواز اٹھ رہی ہے تو وہ جمعیۃ علماء اسلام کی آواز ہے۔

یقیناً اس آواز سے ان افراد و گروہوں کو لرزہ براندام ہونا ہی تھا، جن کا منتہائے مقصود برطانوی پارلیمانی نظام اور موجودہ سرمایہ دارانہ مفادات ہیں۔

اور اس آوازِ حق کو دبانے کے لئے ان کے پاس سوائے جھوٹ اور فریب کے پروپیگنڈے کے کوئی دوسرا حربہ نہیں ہے۔ جو الحمد للہ اب ناکام ہوتا جا رہا ہے۔

مسلمان عوام کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر و کارکنان کی زندگیاں کھلی کتاب کی طرح موجود ہیں۔ جن پر جھوٹے

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اور مکارانہ پروپیگنڈے کا کوئی لباس بھی فٹ نہیں آسکتا
چنانچہ اس میں ناکام ہونے کے بعد مخالفین اب اخلاق باختگی کی حد تک آگئے ہیں اور نثر و نظم سے کام چلتا نہ دیکھ کر کارٹون کشی پر اتر آئے ہیں۔

لیکن ظاہر ہے کہ شر پسندی کی یہ مذموم مہم بھی ناکام ہو کر رہے گی۔

مسلمان عوام اچھی طرح جان چکے ہیں کہ یہ تمام ہتھکنڈے اس ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کو روکنے کے لئے اختیار کئے گئے ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف ان ہتھکنڈوں کا استعمال صرف اس لئے ہو رہا ہے کہ اس وقت تنہا یہی جماعت ہے جو ہر قسم کے سیاسی گٹھ جوڑوں سے علیحدہ رہ کر اور برطانیہ نژاد جمہوریت و روسی اور چینی برانڈ اشتراکیت کو رد کرتے ہوئے پاکستان میں خالص اسلامی نظام نافذ کرانے کے لئے سرگرم عمل ہے۔

جمعیۃ کے مخالف عناصر اس امر سے تو اب مایوس ہو چکے ہیں کہ پاکستان کے مسلمان عوام آنکھیں بند کرکے ان کے پیچھے چلتے رہیں گے۔ عوامی رابطہ کی مہم میں بھی ان گروہوں نے شکست فاش کھائی ہے۔

نیز عوامی مقبولیت حاصل کرنے کے لئے جھوٹ کے تمام حربے بھی یہ آزما چکے ہیں۔

اور اب یہ تلخ حقیقت ان کے احساسات کو مجروح کر رہی ہے کہ پشاور سے کراچی تک اور ڈھاکہ سے سلہٹ تک مسلمان عوام لاکھوں کی تعداد میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلسوں میں آتے ہیں اور نہایت سکون سے جمعیۃ کی بات سنتے ہیں اور آخر میں پر جوش طریقہ پر جمعیۃ کے کاز کی حمایت میں آواز بلند کرتے ہیں۔ جبکہ انہیں قدم قدم پر عوامی احتساب اور احتجاج سے پالا پڑ رہا ہے۔

اس سے بوکھلا کر یہ عناصر اب اپنے مجروح احساسات کو منتقمانہ جذبات میں بدل کر اس سطح پر اتر آئے ہیں کہ پریس کی جو قوت ان کے پاس ہے۔ اس کے ذریعہ جمعیۃ کے خلاف من گھڑت باتیں شائع کرتے رہیں کہ شاید اس طرح ہی مسلمان عوام کو جمعیۃ کی طرف سے بدظن و گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

بے شک جمعیۃ کے پاس پریس کی طاقت نہیں ہے، لیکن پاکستان کے مسلمان عوام اتنے بے شعور بھی نہیں ہیں کہ وہ جمعیۃ کے خلاف شائع ہونے والے جھوٹے اور خانہ ساز افسانوں پر یقین کرنے لگیں۔

پاکستان کا ہر مسلمان اچھی طرح سے جانتا ہے کہ جمعیۃ ہی خالص اسلامی نفاذ کے پروگرام کی علمبردار ہے۔ وہ اس بات سے بے خبر نہیں ہے کہ خالص اسلامی نظام کے نفاذ کے بجائے، طاغوتی جمہوریت کے قیام کے لئے جو گروہ ایڑی

افترا پردازوں اور جعل سازوں سے ہوشیار

"اے بسا ابلیس آدم روئے ہست"

جمعیۃ علماء اسلام کا اپنا کوئی روزنامہ نہیں ہے۔ بیشتر روزانہ اخبارات جن جماعتوں کی پالیسیوں کے نقیب ہیں، ان جماعتوں کو جمعیۃ علماء اسلام سے جو شدید عناد ہے، وہ سب پر ظاہر ہے۔

اس لئے اول تو جمعیۃ کی کوئی خبر ایسے اخبارات کے صفحات پر جگہ ہی نہیں پاتی اور اگر جگہ پاتی ہے تو زیادہ تر اسے مسخ کر دیا جاتا ہے یا اس کی اہمیت گھٹا دی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں چند اخبارات جن میں ملتان کا "جسارت" اور لاہور کے "زندگی" و "چٹان" پیش پیش ہیں جمعیۃ سے متعلق بالکل من گھڑت باتیں شائع کر رہے ہیں۔ اگرچہ الحمد للہ ان کے اس نارواطرز عمل سے ابھی تک مسلمان عوام نے کوئی اثر نہیں لیا ہے بلکہ عوام میں جمعیۃ کو روز افزوں مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

تاہم "مکر و فن" کی کوئی انتہا نہیں ہوتی اور کسی وقت کوئی ایسی جھوٹی بات بھی شائع کی جاسکتی ہے۔ جس سے اچانک بے بنیاد شک و شبہ پھیل جائے۔ جیسا کہ حال ہی میں "مولوی عبد الغفور ہزاروی" کے نام سے یہ من گھڑت خبر کہ مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب نے سوشلزم کے پرچار کے لئے انہیں ۵ ہزار روپے کی پیشکش کی تھی۔

اور چونکہ اپنا روزنامہ نہ ہونے کی وجہ سے ایسی کسی بات کی بروقت تردید جمعیۃ کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔ نیز اب تک کا تجربہ یہ ہے کہ اخبارات کے نام جو بھی تردید و وضاحت ارسال کی گئی، اسے شائع کرنے سے، ان جرائد نے اعراض کیا ہے اس لئے جمعیۃ کی پالیسی و پروگرام وغیرہ سے متعلق وہی بات صحیح سمجھی جائے۔ جو "ترجمان اسلام" میں شائع ہو۔ اور افواہی و ہفوائی باتوں کو پہلی نظر میں ہی رد کر دیا جایا کرے۔

توانم نکتہ چیں را چارہ اش کرد   کہ من حرفے نہ گویم او چہ چیند
ولیکن مفتری را چارۂ نیست   کہ او از خود سخن می آفریند

چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ان کے در پردہ مقاصد کیا ہیں اور کن اغراض کے لئے وہ براہ راست اسلامی نظام کا نفاذ نہیں چاہتے۔

جب جمعیۃ صاف صاف یہ کہہ رہی ہے کہ قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کے احکام و قوانین ملک میں نافذ کرو۔ ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی دستور بناؤ۔ ختم نبوت کے عقیدہ کا قانونی تحفظ کرو۔ اسلاف کی اسلامی روایات کو ملک کے قانونی نظائر قرار دو، تو اس کے بعد جمعیۃ کے خلاف مہم بازی، پروپیگنڈا، الزامات اور اشتراکیت کی تہمت عائد کرنے کا مقصد اس کے سوا کیا ہے کہ مخالفین اسلام کے براہ راست نفاذ کو پسند نہیں کرتے۔ اور چونکہ یہ عناصر اخلاقی جرأت سے عاری ہیں۔ اس لئے اسلام کے براہ راست نفاذ سے اپنی ناپسندیدگی کا برملا اظہار بھی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ انہوں نے آسان حربہ یہ اختیار کیا ہوا ہے کہ جمعیۃ اور کارکنان جمعیۃ کے خلاف نت نئے الزامات تراشتے رہو۔

جو شخص لوگوں کو نماز کی دعوت دیتا ہو۔ اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ مسجد نہیں بننے دینا چاہتا، یا بت خانہ گرانے کا مخالف ہے، سوائے صریح جھوٹ اور الزام کے کیا ہو سکتا ہے

جمعیۃ علماء اسلام جب براہ راست اسلامی نظام کے نفاذ کی داعی ہے تو اس پر اشتراکی یا اشتراکیت نوازی کا الزام سوائے اپنی سامراج دوستی اور سرمایہ پرستی پر پردہ ڈالنے کے اور کچھ نہیں ہے۔ نظم و نثر کی ہیجانہ میراثیت اور کارٹون کشی کی سوقیانہ شر انگیزیت سے جمعیۃ علماء اسلام کو ... اسلام کے موقف سے باز رکھنے کی احمقانہ مہم اسی ناکام کے سوا کوئی نتیجہ نہیں دکھلا سکتی۔

اسلام پاکستان کا تاریخی مقدر ہے۔ اور اس مقدر کی تکمیل انشاء اللہ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین و علماء حق کے ذریعہ ہوگی۔

اللہ کا فضل اور مسلمان عوام کی حمایت سے جمعیۃ علماء اسلام انشاء اللہ پاکستان میں کامل و مکمل اسلام نافذ کرانے میں کامیاب ہوگی اور مغرب پرست جمہوری و اشتراکی طاقتیں جمعیۃ کو اس مقصد کے حصول سے باز رکھنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکیں گی انشاء اللہ تعالیٰ

لاہور

سفارت خانہ متحدہ عرب جمہوریہ کے فرسٹ سیکرٹری نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا شکریہ ادا کیا

"عرب اسرائیل جنگ اور بیت المقدس و فلسطین کے مسائل پر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، جناب مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب، جناب مولانا مفتی محمود صاحب اور جناب مولانا غلام غوث صاحب نے جس خلوص اور سرگرمی کے ساتھ عربوں کے موقف کی حمایت کی ہے۔ اس کے لئے عرب عوام حکومت مصر اور مصر کے لوگ نہایت ممنون ہیں۔ اور میں تمام عربوں کی طرف سے جمعیۃ علماء اسلام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

یہ الفاظ سفارت خانہ متحدہ عرب جمہوریہ کے اول سیکرٹری جناب طاہا نے ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا محمد اکرم صاحب اور ناظم جمعیۃ علماء اسلام لاہور جناب قاضی سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان سے ۲۳ اپریل کو ایک ملاقات میں کہے۔ یہ ملاقات انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور میں سیکرٹری موصوف کی فرمائش پر ہوئی۔

سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ مصر اور عرب کے عوام جمعیۃ علماء اسلام کی ان مساعی سے خوب واقف ہیں، جو اس نے یہودیوں اور سامراجیوں کے ذلیل پروپیگنڈے کو ناکام بنانے کے لئے انجام دیں اور انجام دے رہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ غیر عرب مسلمان ملکوں کے مسلمان عوام میں سامراجی اور یہودی عربوں کے خلاف ایسا پروپیگنڈا کر رہے ہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ عرب مسلمان نہیں رہے ہیں، بے دین ہو گئے ہیں۔ اور ظالم و بدکردار قوم ہیں۔ یہودیوں کا ان پر غلبہ و تسلط قدرت کی طرف سے ان کے لئے سزا ہے۔ پاکستان میں اس پروپیگنڈا کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے جس طرح بے اثر بنایا ہے۔ عرب عوام اس کے لئے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔

سیکرٹری موصوف نے جمعیۃ کے ان ہر دو حضرات کو تفصیل سے بتایا کہ اسرائیل کی حالیہ بمباریوں سے مصر میں کیا کیا نقصانات ہوئے اور بچوں و ضعیفوں تک کو اسرائیل نے کس بیرحمی کے ساتھ بموں کا نشانہ بنایا۔

موصوف نے یہ بھی بتایا کہ اسرائیل نے وسیع پیمانے پر قرآن حکیم کے الفاظ میں تحریف کی مہم چلا رکھی ہے۔ اور حکومت مصر نے اس ناپاک مہم کو ناکام بنانے کے لئے پورے قرآن کو ریکارڈوں میں محفوظ کر کے ہزاروں کی تعداد میں افریقی ممالک میں مفت تقسیم کیا ہے۔

سفیر موصوف نے اذان اور طریق نماز کا ایک ریکارڈ اور مصر میں طبع شدہ قرآن حکیم کا ایک نہایت نفیس نسخہ تحفتاً دیا اور اسرائیل کی تباہ کاریوں کی تفصیلات سے متعلق چند پمفلٹ بھی ان حضرات کو پیش کئے۔

ڈیڑھ گھنٹہ کی اس ملاقات میں سیکرٹری موصوف نے سامراجیوں اور اسرائیلیوں کے ہتھکنڈوں سے جمعیۃ کے ہر دو عہدہ داران کو بالتفصیل آگاہ کیا۔ جبکہ ان دونوں صاحبان (قاضی محمد سلیم صاحب و مولانا محمد اکرم صاحب) نے جمعیۃ علماء اسلام کی ان مساعی سے سیکرٹری موصوف کو باخبر کیا۔ جو گزشتہ دس پندرہ سال سے پاکستان میں اسرائیل و سامراجی پروپیگنڈا کا مقابلہ کرنے اور عربوں کے موقف کو حق ثابت کرنے کے لئے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام انجام دے رہی ہے۔

عزم و عمل

آئین شریعت کانفرنس

تاریخوں کا تعین اور دوسرے پروگرام

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے زیر اہتمام لاہور میں ایک عظیم الشان "آئین شریعت کانفرنس" منعقد کرنا طے پایا ہے۔ اس کے لئے پہلے تو ۱۵، ۱۶ مئی کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں لیکن ملک کے مختلف حصوں سے پرزور اصرار کیا گیا کہ تاریخوں کو مؤخر کیا جائے۔ تاکہ اس عظیم الشان کانفرنس میں ہر شعبۂ حیات سے تعلق رکھنے والے افراد پورا پورا حصہ لے سکیں

علماء، مشائخ، طلباء، وکلاء، استاد و پروفیسر صاحبان، کسان، مزدور غرضیکہ ہر شعبہ کے لوگ چاہتے ہیں کہ کانفرنس ایسے موقعہ پر منعقد ہو کہ انہیں فراغت بھی ہو اور وہ دلجمعی اور اطمینان کے ساتھ اس کی بھرپور تیاری اور اس میں بھرپور شرکت کر سکیں۔

چنانچہ ان سب کے پیہم اصرار پر یہ طے پایا ہے کہ آئین شریعت کانفرنس سابقہ تاریخوں کے بجائے اب ۲۶، ۲۷، ۲۸ جون ۱۹۷۰ء مطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ (قمری تاریخوں میں طلوع قمر کے حساب فرق پڑ سکتا ہے) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔

اس کے لئے جو لاہور کے تاریخی مقامات باغ بیرون دہلی دروازہ و موچی دروازہ ہی مقرر کئے گئے ہیں۔

کانفرنس کے انتظامات کے لئے مختلف کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں۔ پروگرام کی تفصیلات تیار کی جا رہی ہیں، جنہیں وقتاً فوقتاً شائع کیا جاتا رہے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تمام شاخوں کو چاہیئے کہ وہ آج ہی کانفرنس میں شرکت کی تیاریاں شروع کر دیں اور یکم جون ۷۰ء تک "شعبہ کانفرنس دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان چوک رنگ محل لاہور" کو پوری معلومات پہنچا دیں کہ

(۱) ہر ضلع سے کانفرنس میں شرکاء کی کتنی تعداد حصہ لے گی

(۲) اور آپ کا قافلہ کس انتظام کے ساتھ لاہور پہنچے گا۔

لاہور شہر میں حسب ذیل افراد پر مشتمل ایک بورڈ بنا دیا گیا ہے۔ جو شہر کے تمام حلقوں کے ساتھ روابط قائم کرے گا۔ بورڈ کے صدر محترم حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ العالی ہوں گے۔ اراکین درج ذیل حضرات ہیں۔

(۱) جناب عبدالحمید صاحب بٹ،

(باقی صفحہ ۲۱ پر)

ارشاد علوی رحیم یار خان

اسلام کی دردانگیز فریاد

(قسط نمبر ۲)

مولائے کریم!

یہ لوگ اپنی چالاکی اور عیاری سے بعض سادہ لوح اور صوفی قسم کے مولویوں کو بھی اپنے دام فریب میں پھنسا لیتے ہیں۔ اور ان سے الٹی سیدھی باتیں کہلوا لیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اسلام اور اسلام والوں کی مزید رسوائی ہوتی ہے۔ یہ لوگ الگ کھڑے ہنستے اور مذاق کرتے رہتے ہیں۔ ان کا واحد مقصد یہی ہے کہ عام مخلص و مفلس مسلمان عوام اور علماء اسلام متحد ہو کر کفریات کا خاتمہ نہ کر سکیں۔ صحیح مکی و مدنی اسلام کا پرچم بلند نہ ہو سکے۔ اور اس پاک سرزمین پر (خدانخواستہ) ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے مکار دشمن "انگریز" کا کافرانہ نظام ہی مسلط رہے ۔۔۔۔ مگر

قہار و جبار مولیٰ! میرے ٹوٹے دل اور زخمی جسم و جان کے لئے یہ بات بڑی ہی خوش آئند ہے کہ میرے غریب نام لیوا اور درویش صفت علماء حق انگڑائی لے کر اٹھ رہے ہیں۔ اور اس بات کا فولادی عزم کر چکے ہیں کہ "مسلمان" ان لوگوں کی عیارانہ سازشوں کو ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہونے دینگے۔ جو ابھی تک اسلام کو محض "پسند" کرنے کے مرحلہ میں پھرتے ہیں۔ جن کو اسلام کا "پابند" ہو جانے اور صدق دل سے اسلام کو قبول کر کے "مسلمان" بن جانے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔

خدایا!

ان نام نہاد "اسلام پسندوں" سے مجھے نجات عطا فرما! میرے مخلص مسلمانوں کو اور مجاہد قسم کے حق پرست علماء کو کامیابی نصیب کر! ۔۔۔ منافقانہ چالیں دیکھ دیکھ کر اور عام مسلمانوں کے خلاف، کفر کے پابند لوگوں کی سازشیں مشاہدہ کرتے کرتے میرا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس صورت حال پر خون کے آنسو روؤں۔ مسلم عوام کو غربت و افلاس کے گڑھے میں دھکیل کر اور عملاً کفر کو نافذ و مضبوط کر کے پھر بھی میرا نام رٹ رہے ہیں اور سینہ زوری کے ساتھ فرما رہے ہیں کہ ہمیں اسلام [illegible] پسند ہے۔ شدید امر ہے ان لوگوں کا حقیقی مقصد [illegible] انہیں اسلام قبول کرنے یا اس پر عمل کرنے کے لئے [illegible] نہیں، بلکہ اس کی خلاف ورزی کرنے [illegible] کو کھوکھلی کرنے، اس کے پابند لوگوں کو ذلیل کرنے اور اس کو کھلونا بنا دینے کے لئے پسند ہے۔

میرے غیور خدا!

تیرے ہاں دیر ہے، اندھیر نہیں۔ تیری غیرت کب جوش میں آئے گی؟ یہ مجھے بے دست و پا غلام کی حیثیت دینے والے، میرے سینے کو چھلنی کرنے والے، میرے مخلص مسلمانوں کو ننگا بھوکا کر کے خوش ہونے والے اور یہ علماء حق سے لے کر انبیاء معصومین تک کی توہین کرنے والے کب تک تیری غفور الرحیمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے رہینگے؟

میرے اللہ!

میری فریاد سن لے! میرے زخمی دل کے لئے مرہم مہیا کر دے۔ مجھے ان ظالم نام نہاد "اسلام پسندوں" سے نجات دے مسلمانوں اور علماء حق کا بول بالا کر۔ تاکہ میرا دل ٹھنڈا ہو اور حقیقی اسلام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام والا اسلام اس مقدس سرزمین میں نافذ ہو سکے۔

مجھے عملاً قبول کر کے مسلمان بن جانے والوں کے اس عظیم ملک کو انگریزی، امریکی، روسی ہر قسم کے کفر سے پاک فرما! محفوظ رکھ اور یہاں مکی و مدنی ہمائیں چلا دے!

آمین یا الٰہ العالمین!

مولانا مفتی عطا محمد صاحب چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

مودودی منشور کا ایک خطرناک فقرہ

قسط نمبر (۳)

آپ (مودودی) نے بتایا کہ ایک وقت تھا کہ میں خود روایتی اور نسلی مذہبیت کا قائل اور اس پر عمل پیرا تھا۔ جب ہوش آیا، تو محسوس ہوا کہ اس طرح محض ما الفینا علیہ اباءنا کی پیروی ایک بے معنی چیز ہے۔ آخر کار آپ (مودودی) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اسلام کو از سر نو سمجھا اور اس پر ایمان لائے۔

پھر آہستہ آہستہ اسلام کے مجموعی اور تفصیلی نظام کو سمجھنے اور معلوم کرنے کی کوشش کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے قلب کو اس طرف سے مطمئن کر دیا تو جس حق پر خود ایمان لائے تھے۔ اس کی طرف دوسروں کو دعوت دینے کا سلسلہ شروع کیا اور اس مقصد کے لئے ترجمان القرآن جاری کیا ۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد دین کو ایک تحریک کی شکل میں جاری کرنے کے لئے پیشقدمی شروع کی۔ ادارہ دار الاسلام کا قیام اس سلسلہ کا پہلا قدم تھا (جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع ترجمان القرآن بابت جون جولائی اگست ۱۹۴۱ء صفحہ ۶۱)

اقتباس بالا پر غور کریں۔ وہ اسلام جس کو مودودی صاحب روایتی لکھ رہے ہیں، دراصل فی الواقع بھی صحابہ کرام سے تاقیامت علی سبیل التواتر کے روایت ہونے والا ہے اور نسلی یعنی جس کا عمل بھی نسلاً بعد نسل متواتر ہوتا رہے گا۔ کیونکہ یہ اسلام آخری مذہب ہے تاقیامت اس نے باقی رہنا ہے۔ لہٰذا بحکم حدیث صحیح کے یحمل ہذا العلم من کل خلف عدولہ۔ یعنی ہر دور کا عادل طبقہ اسلام کو علماً تاقیامت اپنے پہلو سے اٹھاتا رہے گا۔ نیز بحکم حدیث لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق کے اس کا عمل بھی بالتواتر محفوظ رہے گا۔ یہ اسلام کا خاصہ ہے کہ وہ علماً و عملاً تاقیامت روایتاً طبقۃً عن طبقۃ بطریق تواتر تواترات کے منقول اور محفوظ رہے گا۔ مگر مودودی صاحب کو جب ہوش آتا ہے تو ان کے نزدیک منقول اور متوارث اسلام کی پیروی مشرکانہ فعل اور ما الفینا علیہ اباءنا کا مصداق بن جاتی ہے۔ وہ اس سے بیزار ہو کر بغیر پڑھے پڑھائے اور بغیر سیکھے سکھلائے کے اسلام کو از سر نو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سمجھ لیتے ہیں اور اس پر ہی ایمان لاتے ہیں۔ اسی کی تبلیغ کے لئے ترجمان القرآن جاری کرتے ہیں۔ اسی کے متحرک کرنے کے لئے دار الاسلام کا قیام ہوتا ہے۔

تو ظاہر ہے کہ اب اسی خود ساختہ اسلام کے لئے [illegible] کو [illegible] بنانے کی سعی بھی ہوگی۔ ہم گذارش کرینگے بے شک سینکڑوں مجدد ہوں کہ اپنی خود ساختہ ملت کا جھنڈا ساڈالیس پر پاپڑ بیلنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ ختم نبوت کو مجدد دلی یا مسلمان تسلیم کرنے والے کو اس ملت کا جز قرار دیا جو ہے تو خود مدعی نبوت کے لئے اس ۔۔۔ سے کیا مانع ہے جبکہ روایتی اور نسلی اسلام میں دونوں کی ایک ہی حیثیت ہے۔

مشرقی پاکستان

جانشین شیخ الاسلام کی تشریف آوری
عقیدتمندوں کا ہجوم
سپاسنامہ

از
(حضرت مولانا قاضی معتصم باللہ صاحب)

حضرت موصوف کے دورہ مشرقی پاکستان کی مختصر روئداد یہ ہے کہ ۲۵ مارچ شام کے تین بجے لاہور سے سلہٹ جاتے ہوئے ڈھاکہ ہوائی اڈہ پر اترے۔ ڈھاکہ شہر کے مختلف مدارس کے اساتذہ و طلبہ اور حضرت موصوف کے معتقدین اہل شہر کے ایک جم غفیر نے ہوائی اڈہ پر ان کا خیر مقدم کیا۔ اور ۲۷ مارچ کو سلہٹ سے واپسی پر ۲۴ گھنٹے کے لئے ڈھاکہ میں قیام فرمانے کی درخواست پیش کی بسلسل اصرار کے بعد حضرت والا نے منظوری دے دی۔ سلہٹ کے ہوائی اڈہ پر حضرت مدنیؒ کے مجازین اور معتقدین جو ضلع کے مختلف مقامات نیز ضلع سلہٹ کے قریب دوسرے اضلاع سے آئے ہوئے تھے۔ ان کی بہت بڑی جماعت نے حضرت والا کا استقبال کیا۔

۲۵ مارچ کا بقیہ دن، ۲۶ مارچ سے ۲۷ مارچ جمعہ تین بجے تک سلہٹ شہر میں قیام رہا اور اپنے معتقدین کو شرف زیارت سے نوازتے رہے۔ ۲۷ کی شام پانچ بجے ڈھاکہ پہنچے۔ رات کا کھانا اپنے والد ماجد کے قدیم معتقد چوہدری عبدالخالق صاحب کے گھر پر ایک بڑی جماعت کے ساتھ تناول فرما کر ڈھاکہ نواب باڑی جناب مولانا خواجہ انیس اللہ صاحب کے دولت کدہ (جہاں اکابر جمعیۃ کا قیام ہوتا ہے) پر پہنچے وہاں شہر ڈھاکہ اور دوسرے اضلاع سے آئے ہوئے ہزاروں مشتاقانِ دید سے سلام مصافحہ فرمایا اور دعا فرمائی۔ حاضرین مجلس (جس میں جمعیۃ علماء اسلام اور متوازی جمعیۃ وغیرہ ہر قسم کے لوگ تھے) مسلسل درخواست کے باوجود کوئی تقریر نہیں فرمائی۔ البتہ دعا کے بعد فرمایا کہ ایک بات سب حضرات سن لیں اور میری طرف سے سب کو یہ پیغام سنا دیں کہ میں مودودی کو گمراہ اور اللہ و رسول کا مبغوض جانتا ہوں اس لئے مودودی سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی مجھ سے ملنے کو نہ آئے

دوسرے دن صبح بعد نماز فجر دار العلوم مدنیہ کے (جس کا

کا افتتاح گذشتہ ۱۴ فروری ۱۹۷۰ء کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حافظ الحدیث حضرت درخواستی مدظلہ العالی نے فرمایا تھا) معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت کے استقبال میں علماء، طلباء اور دیندار مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت حاضر تھی۔ حضرت والا کی خدمت میں مہتمم مدرسہ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ جسے سب نے تحسین کی نظر سے دیکھا حضرت والا نے مدرسہ کی ترقی کے لئے خصوصی دعا فرمائی مختصر ناشتہ پیش خدمت کیا گیا۔

اس کے بعد حضرت والا اپنی قیامگاہ خواجہ انیس اللہ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے جامعہ قرآنیہ لال باغ کے اساتذہ کرام کے مسلسل اصرار و دعوت پر حضرت والا بمعیت حضرت مولانا امین الحق صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ جامعہ قرآنیہ لال باغ تشریف لے گئے اور مزاج پرسی و دعا کے بعد واپس تشریف لائے۔ پھر خواجہ صاحب کے مکان پر واردین و زائرین سے سلام مصافحہ فرماتے رہے بعض حضرات کو (جن میں مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا شمس الدین قاسمی صاحب بھی تھے) درخواست بیعت پر حضرت والا نے ان کو بیعت فرمائی۔ دوپہر کا کھانا تناول فرما کر ۲۸ کی شام تین بجے حضرت والا ڈھاکہ سے لاہور کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوگئے۔

حضرت مولانا کے اس سفر کے متعلق دو تین روز بعد مودودی فرقہ کے روزنامہ اخبار "سنگرام" میں "اس پراسرار مخفی سفر کے کیا معنی" کے عنوان سے جھوٹ و افترا بہتان و اختراع کے وہ مغلظات و گندگیاں پھیلائیں، کہ خدا کی پناہ، اور حضرت والا کی شانِ عالی مقام میں ناشگفتہ و گستاخانہ کلمات استعمال کرکے ان کے لاکھوں معتقدین کے قلوب مجروح کئے۔ جس پر بہت سے شریک واقعہ غیر جانبدار حضرات کی طرف سے بعض بنگلہ روزناموں میں سخت تردید کی

و احتجاجی بیان شائع ہوئے۔ نیز مشرقی پاکستان جمعیۃ کے ہفت روزہ "نیا زمان" میں وہ احتجاجی بیان اور مدیر محترم حضرت مولانا محی الدین خان صاحب کی طرف سے مودودیوں کے اس دجل و فریب، خبث و مکاری کا خوب نوٹس لیا گیا۔ جس پر اب ان جھوٹوں کو سانپ سونگھ گیا ہے۔

گلدستۂ عقیدت

بقدوم میمنت لزوم قدوۃ العلماء، اسوۃ الصلحاء فخر الاماثل زبدۃ الافاضل صاحب الفضل والکمال معدن المجد والکرم، زعیم ملت، ہادیٔ امت حضرت مولانا سیدا سعد مدنی دامت برکاتہم۔

جانشین شیخ العرب والعجم، قطب العالم، مجاہد اعظم مجدد امت سیدنا و شیخنا شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ العزیز:

کرم فرمائے ما!

اپنی بے حد معروفیات و گوناگوں مشاغل کے باوجود عدیم الفرصتی کے عالم میں ہم عاشقان ہجر و فراق اسیران غم و حزن کے حال زار پر ترس کھاتے ہوئے موانع و مشکلات کے سنگ گران ہٹا کر آپ نے جو شرف دیدار سے نوازا اس ذرہ نوازی و کرم گستری پر تہ دل سے کلمات تشکر ادا کرتے ہوئے ہم آپ کے ورود مسعود پر عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ اور آپ کی آمد پر ہمہ تن فرش راہ بن کر خوش آمدید کہتے ہیں۔

قدرتی اسباب کے باعث ۱۲ سال کے عرصۂ دراز سے ہم آپ کے جمال مرجبین کے نظارہ سے محرومیت کے درد و کرب سے تڑپتے رہے اور اپنی حرماں نصیبی و شومیٔ قسمت پر خون کے آنسو بہاتے رہے۔ ہماری اس بے چینی اور پریشانی اور بے بسی و خستہ حالی پر رحمت خداوندی موجزن ہوئی اور ہماری کشتیٔ تمناؤں کو ساحل مراد اور قافلۂ آرزوؤں کو کامرانی سے ہمکنار کر دیا۔ آج ہماری خشک رگوں میں خون مسرت دوڑنے لگا۔ اجڑے گھر آباد ہوئے سونی محفل نغمۂ جانفزا سے گونج اٹھی۔ کنول جگر کھل گیا۔ غنچۂ دل وا ہوگیا۔

واہ رے طالع نصیبی!

اب تک تھی نگاہوں پر پابندیٔ نظارہ
اب جلوہ نما خود ہے وہ جلوۂ جانانہ
مے نوشوں نے بڑھ بڑھ کر جام اٹھائے ہیں
ساقی تری آمد سے گردش میں ہے پیمانہ

نادرِ روزگار اور جامع ہستی کے صحیح جانشین ہیں۔ جن کی مثال صدیوں میں نہیں ملتی۔ جو اپنی محیر العقول جامعیت اور مافوق العادۃ کمالات و علو مقام کے باعث قدرتِ خداوندی کے کرشمہ اور آیۃ من آیات اللہ تھے۔ وہ دیکھنے، سننے اور کہنے والوں کے حق میں مافوق الادراک اعجوبہ بن کر سب کو محوِ حیرت میں ڈال دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ بہتوں نے کتاب زندگی کی ورق گردانی کی کوشش کی مگر ع

عنقا را بلند است آشیانہ

مقام عبدیت کاملہ کی وہ کون سی زینت رہ گئی تھی جس سے مشاطۂ ربوبیت نے اس کی زلف آرائی نہ کی ہو۔ وراثت نبوت کا وہ کون سا موتی تھا۔ جس سے اس نے اپنا دامنِ زندگی خالی چھوڑا ہو۔ اتباع سنت کا کوئی باب نہ رہا۔ جسے اس نے تکمیل نہ کی ہو۔ مکارم اخلاق کا کوئی لعل و گوہر ایسا نہ رہا۔ جس سے اس نے اپنی چادر رفتار و گفتار آراستہ نہ کی ہو۔ عشق و محبت، بے خودی و فنائیت کا وہ کون سا دریا ہو، جس میں اس نے غوطہ نہ لگایا ہو۔ خدمت خلق کا وہ کونسا گوشہ تھا جسے اس نے تشنہ چھوڑا ہو۔ الغرض اگر شارحۂ سنت فقیہہ امت رضی اللہ عنہا کا مختصر سا ارشاد "کان خلقہ القرآن" مورث کے حالات زندگی کی ترجمانی کر رہا ہو۔ تو اس وارث صادق کے حالاتِ زندگی پر ہمارا یہ مختصر سا جملہ "کان خلقہ السنۃ" بھی روشنی ڈالنے کو کافی ہے اور مثل مشہور "دریا کو کوزہ میں بھرنا" کے مطابق ہم یہ کہہ کر اپنے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں کہ وہ کمالات محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ والتسلیم کے صحیح عکس و ظل تھے۔

جانشین شیخ الاسلام!

آپ نے اپنے روحانی و جسمانی باپ کے ظل عاطفت اور آغوشِ تربیت میں بیٹھ کر جو کسب فیض و کمال کیا اور بالخصوص مرض الوفاۃ کے طویل ایام میں اپنی تمام توتیں اور کوششیں صرف کر کے حیرت کن و بے مثال خدمات انجام دے کر ان کی پوری توجہ اور روحانی تصرف کھینچنے پر جو کامیابی حاصل کی وہ بلاشبہ فقط آپ ہی کا حصہ تھا اور اس کی برابری تو بڑی بات ادنیٰ نظیر بھی کہیں نظر نہیں آئی۔ جس کے باعث آج ہم آپ کے حق میں جانشین شیخ الاسلام کے صحیح خطاب سے اپنے جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اگر ایک طرف آپ کے قلزم عرفان و بحر عشق میں غوطہ لگا کر اپنے پیاسے قلوب کی سیرابی حاصل کر رہے ہیں تو دوسری طرف آپ کی دینی رہنمائی و قیادت سے گم گشتہ راہ منزل مقصود کی راہ پر جادہ پیمائی کی کامیابی و سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ اگر ایک طرف آپ کے تبحر علوم و تفقہ دین کی روشنی سے سیاہ دل اجالے ہو رہے ہیں تو دوسری طرف آپ کی خدمتِ خلق، غمخواری انسانیت کے فیضانِ کرم سے مظلوم انسانیت کو نجات مل رہی ہے۔ آتش فرقہ پرستی اور منافرت و فسادات کے بادِ سموم سے جلے ہوئے لاکھوں بندگانِ خدا پر بارانِ رحمت ثابت ہوئے آپ نے علاقائی تعصب، لسانی نزاعات، مذہبی فسادات سامراجیت و سرمایہ داری اور فرقہ پرستی کے خونخوار درندوں کو امن و سکون، اخوت و بھائی چارگی، صلح و آشتی، محبت و شفقت، عدل و انصاف، ایثار و قربانی ہمدردی و غمخواری، انسانیت و شرافت اور بالخصوص اسلام کے عالمگیر مساوات و خدمت خلق کا درس دیا اور ان کو بہیمیت کی پستی سے انسانیت کے اوج کمال پر پہنچنے کی دعوت دی، مظلوم و مقہور اقوام کو پنجۂ جبر و استبداد سے نجات دلائی۔ دکھے ہوئے دلوں کی غمگساری کی۔ بیکسوں و بے بسوں کو سہارا دیا۔ زخم خوردہ جگر کی مرہم پٹی کی۔

آپ کی یہ ہمدردیٔ خلق خدا اور غمخواریٔ انسانیت بھارت کی سرزمین کی حدود سے متجاوز ہو کر اقوام عالم تک جا پہنچی۔ اسی لئے آپ کبھی ملایا، جاوا اور سماٹرا کے ساحلوں پر ظلم و ستم، جبر و استبداد کی موجوں کو روکتے ہوئے نظر آتے ہیں، تو کبھی ممالک عرب کے صحرا و پہاڑوں کو عبور کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں اور کبھی افریقہ کے جنگل و بیابانوں میں پکارتے نظر آتے ہیں۔ رحمۃ للعلمین کی یہی وہ وراثت صحیحہ اور شیخ العرب والعجم کی جانشینی کا صحیح مقام ہے کہ اس کے فیوض و برکات سے اقوام و ملل کو سیرابی پہنچ رہی ہے۔ چنانچہ جب امنِ عالم اور ناموس انسانیت کے سب سے بڑے دشمن امریکی سامراجیت کی شہ پر اس کی داشتہ ننگ انسانیت اسرائیلی حکومت نہتے عربوں کے سینے پر رات کے سناٹے میں ننگے ناچ ناچتی ہے تو اسی جذبۂ غمخواریٔ انسانیت اور بغض فی اللہ میں وہ طوفانِ احتجاج و نفرت بپا ہوئی اور دہلی کی شاہراہ پر مظاہرہ کا وہ عالم تھا کہ اقوام عالم میں اس کی مثال مفقود تھی، اور دوست و دشمن سب ہی نے اس کے اس کمال کا بلند آواز سے اعتراف کیا۔ اور بنی نوع انسان کی خیر خواہی و ہمدردی کے پاک جذبات سے سرشار ہو کر ہم ملت پاکستانیہ کی پکار پر قاہرہ سے آج مشرقی پاکستان کے دارالسلطنت، سلطنت مغلیہ کی یادگار تاریخی شہر جہانگیر نگر تک قدم رنجہ فرمایا۔ آپ کی اس بے پناہ شفقت اور کرم فرمائی پر دل و جان اپنے دلوں کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور حضور اقدس میں بصد عجز و نیاز درخواست پیش کرتے ہیں کہ ابر کرم کا یہ فیضان کبھی منقطع نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ تسلسل نزول سے ہمارے قلوب کو شادابی و تازگی بخشتے رہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقط والسلام!

ہم ہیں خاکپائے دربار مدنی

اساتذہ، طلبہ و اراکین دارالعلوم مدنیہ و ادارۂ مدنیہ۔ ڈھاکہ ۔ مشرقی پاکستان

۲۸ مارچ سنہ ء

بقیہ تشکیلات

منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ کا انتخاب

امیر:- حاجی نور احمد شیخ ممبر مرچنٹ وار برٹن

نائب امیر:- شیخ بشیر احمد عرف بلا بزاز

ناظم اعلیٰ:- مولانا حسین علی مہتمم مدرسہ حنفیہ انوار القرآن۔

نائب ناظم:- حاجی غلام احمد شیخ

خازن:- مولانا محمد اسحاق صاحب فاضل رشیدی مدرس مدرسہ حنفیہ انوار القرآن!

حسین علی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام منڈی وار برٹن

بیٹ بھکر

صدر — مولانا اللہ وسایا صاحب فاضل دیوبند

ناظم اعلیٰ — مولوی غلام محمد صاحب

سیکرٹری — منشی عبد اللطیف صاحب

خازن — حکیم محمد صدیق صاحب

محمد شمس الدین انصاری

ناظم دفتر جمعیت علماء اسلام خانپور!

بستی شاہ علی

حلقہ بستی شاہ علی تھانہ کرچھٹر میں ۳ر اپریل کو جمعیت علماء اسلام کا انتخاب ہوا۔

سرپرست — مولانا غلام سرور صاحب

امیر — مولانا رشید احمد صاحب

ناظم اعلیٰ — صوفی فتح محمد صاحب کھوسہ

نائب ناظم — جناب یقین محمد صاحب جلبانی

خازن — مولوی امام بخش صاحب

از حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی

جمعیت علماء اسلام کے منشور میں نہ تو کوئی ایسی تحدید ہے، جو اسلام کے قانون وراثت سے متصادم ہو اور نہ ہی اسے عام اصول کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے؟

ماہنامہ الحق میں تحدید ملکیت کے سلسلے میں مودودی منشور پر مواخذہ کے بعد کئی دوستوں کو اشتباہ ہوا۔ چنانچہ ایک صاحب لکھتے ہیں۔ الحق اکوڑہ خٹک نے تحدید ملکیت کے بارے میں مودودی صاحب کے منشور پر جو اعتراض کیا ہے کیا وہ صحیح ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا جمعیت علمائے اسلام کے منشور میں شرعی تحدید کی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ اگر دونوں تحدیدوں میں کوئی فرق ہے تو اس کی وضاحت فرمادیں تاکہ اطمینان ہو۔

الجواب :- تحدید ملکیت کے دو مفہوم ہیں ایک کہ حکومت زمین کی ملکیت کی ایک حد بایں معنیٰ مقرر کر دے کہ اس سے مزید زمین کا ٹکڑا کسی کی ملکیت میں نہیں آسکتا چاہے وہ جائز طریقوں سے بھی مل جائے یا وہ اسے جائز طریقوں سے بھی حاصل کرلے اس معنیٰ کی تحدید ناجائز اور مداخلت فی الدین ہے۔

الحق نے ٹھیک لکھا ہے کہ جائز اور حلال ذرائع سے جتنی بھی ملکیت حاصل کی جائے شریعت نہ صرف اسے جائز بلکہ اللہ کی نعمت قرار دی ہے۔

اسلامی منشور باب اول کے ص۱۲ میں بھی یہی بات لکھی گئی ہے کہ اراضی ملکیت کی کم یا زیادہ کوئی حد مقرر نہیں کی۔ اور پھر ص۲۵ ضمیمہ نمبر۱ میں مکرر کہا گیا ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں انفرادی ملکیت ثابت و محترم ہے بشرطیکہ جائز ذرائع سے حاصل کی گئی ہو۔ لہذا اگر کوئی شخص جائز اور حلال طریقوں سے زمیندار یا کارخانہ دار بن چکا ہے تو اسلامی حکومت اس کی املاک سے تعرض نہیں کرے گی۔ اور اس کی تمام تصرفات جائز اور صحیح قرار دیے جائیں گے۔

دوسرا مفہوم تحدید ملکیت کا یہ ہے کہ جن جن صورتوں میں اسلامی حکومت کو رعیت کے املاک میں بیع تنسیخ حجر وغیرہ تصرفات کا حق دیا گیا ہے۔ انہی حدود کے اندر اور انہی اختیارات کے ماتحت اگر حکومت اسلامیہ کسی کے لیے زمین کی مقدار معین کر دے یعنی زمیندار سے یہ کہہ دے کہ اتنی مقدار زمین تو اپنے پاس رکھ لے مگر اس سے مزید حکومت کے ہاتھ فروخت کردے اس کے بعد بھی یہ تو نہیں کہ اس معینہ مقدار سے زائد زمین اس زمیندار کی ملک میں آ ہی نہ سکے۔

بیع، ہبہ، وراثت وغیرہ جائز طریقوں سے اگر وہ زائد زمین حاصل کرے اس کا بھی اس کو مالک سمجھا جائے گا۔ لیکن حکومت اس کے ملک میں اس زائد مقدار کو باقی نہ چھوڑے بلکہ اس سے انہیں شدید ترملی اور ملکی مفاسد اور ضرر عامہ کی وجہ سے اس کو اپنے ملک سے نکالنے پر مجبور کرے اس قسم کی تحدید ناجائز نہیں ہے۔

اس صورت میں غیر محدود ملکیت پر قدغن نہیں ہر فرد کے ملک میں جائز طریقوں سے زائد از مقدار معینہ زمین بھی آسکتی ہے۔ لیکن اس کی ملک سے ضرر عام پیدا ہونے کی وجہ سے مالک کو اس پر مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ زائد مقدار کو اپنے ملک میں نہ رہنے دے....

اسلامی منشور کے ص۲۷ ضمیمہ۱ میں اس کے شرعی نظائر پیش کیے گئے ہیں۔ اسلامی منشور کے الفاظ یہ ہیں

"البتہ اگر اسلامی حکومت ...... اس نتیجے پر پہنچے کہ ایک شخص کی یہ جائز ملکیت مفاد عامہ کے خلاف ہے اور ضرر عام کا باعث ہے۔ تو اسلامی حکومت کو حق حاصل ہوگا کہ اس شخص کو اس کی ملک خاص کا مناسب معاوضہ دے کر خرید لے"

خط کشیدہ عبارت کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیں جائز طریقوں سے اس کی ملک میں آنے کا انکار نہیں البتہ صحیح اسلامی حکومت کو یہ اختیار دیا گیا۔ کہ ضرر عامہ کو دفع کرنے کے لیے اس کی ملک میں باقی نہ رہنے دے اور اس کی رضامندی کے بغیر بھی اس سے خرید لے۔ **وشتان ما بینہما**

اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی منشور کا یہ جملہ جو زراعت کے دفعہ ۱۰ کے آخر میں ہے...

"لیکن اگر بڑی زمینداریاں ...... اراضی کی ملکیت کی مناسب تحدید حکومت کرے گی"

واضح رہے کہ اسی دفعہ ۱۰ کے آخر میں ہی یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ وضاحت کے لیے ضمیمہ نمبر۱ دیکھئے اس لیے تحدید کے وہی معنی معتبر ہوں گے جو کہ ضمیمہ میں مصرح ہیں۔

بہر حال یہ جملہ تحدید کے اس معنیٰ کے لحاظ سے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اور جس کی ضمیمہ میں تشریح ہے اسلام کی جانب سے افراد کو عطا کردہ غیر محدود حق ملکیت کے خلاف نہیں ہے۔

لیکن اس کے برعکس مودودی منشور میں تحدید ملکیت کو اسلام کے قانون وراثت سے متصادم کہا گیا ہے۔ لیکن معاشی ناہمواریوں کو دور کرنے کے لیے اسلام کی اپنی روایتی عالی جراحی "حکمت عملی" کے ماتحت عارضی طور پر اسے اختیار بھی کیا گیا ہے ایشیا ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء میں مودودی منشور کے الفاظ یہ ہیں

"قدیم املاک کے معاملہ میں زمین کی ملکیت کو ایک خاص حد تک محدود کر دیا جائے گا اس سے زائد ملکیتوں کو منصفانہ شرح سے خرید لیا جائے گا یہ تحدید صرف عارضی طور پر پھیلی ناہمواریاں دور کرنے کے لیے کی جائے گی اسے مستقل حیثیت نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ مستقل تحدید صرف اسلامی قانون وراثت ہی سے نہیں بلکہ متعدد دوسرے شرعی قوانین سے بھی متصادم ہوتی ہے"

جس کے ظاہری معنیٰ یہ ہیں کہ جو حدود وہ معین کر چکے ہیں معاشی ناہمواریوں کے دور ہونے تک اس سے زائد مقدار کا اگرچہ جائز ذرائع سے بھی حاصل ہو کسی کو مالک ہی نہیں بننے دیا جائے گا۔ کیونکہ اگر وہ مالک بن سکتا ہے اور مالک بن جانے کے بعد اس سے حاکمانہ اختیار کے ماتحت زائد مقدار لی جاتی ہے۔ تو اسلام کے قانون وراثت سے تصادم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

دیکھئے زید کے پاس حکومت کی مقررہ حد مثلاً دو سو ایکڑ زمین موجود ہے اب اگر اس کا بھائی باپ یا کوئی اور مورث فوت ہوتا ہے اس کی وراثت سے اس کو شرعی حصہ ملتا ہے اب اگر اسے اس زائد مقدار کا مالک سمجھ کر وہی زائد مقدار حکومت اس سے مثلاً خرید لیتی ہے تو اب اسلام کے قانون وراثت پر اس کی کیا زد پڑی۔ تحدید بھی رہی اور قانون وراثت بھی اپنی جگہ اٹل

اسلامیہ کے قانون وراثت سے تصادم اسی صورت میں ہوگا جب یہی کہا جائے کہ حکومت کے مقررہ مقدار سے زائد جائز طریقوں سے بھی اب اس کی ملکیت میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ صورت یقیناً مداخلت فی الدین ہے۔

کیونکہ اسلام کے قانون وراثت سے بھی متصادم ہے اور اسی قسم کے دوسرے قوانین سے بھی لیکن اسے جس طرح مستقل صورت میں جاری کرنا حرام اور دین کے خلاف ہے۔ عارضی طور پر جاری کرنا بھی ناجائز اور حرام ہے۔

مگر مودودی منشور میں اسے معاشی ناہمواریوں کو دور کرنے تک اختیار کیا گیا ہے۔ جس پر اہل حق اور **الحق** کا چیں بجبیں ہونا یقیناً برحق ہے۔

رہا یہ بات کہ مودودی منشور میں بھی تو کہا گیا ہے کہ زائد ملکیتوں کو منصفانہ شرح پر خرید لیا جائے گا۔

ایشیا، ۱۴ جنوری ۱۹۷۰ء

سو یہ تو ان املاک کے متعلق ہے۔ جو اس وقت بڑے بڑے زمینداروں کے قبضہ میں ہے۔ موجودہ زمینداریوں کو اس طرح ختم کر کے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اسی دن ناہمواریاں ختم ہو گئی ہیں اور اس کے دوسرے ہی دن جو آدمی جتنی زمین حاصل کرے کوئی تحدید نہیں تو فرمائیے ایسی صورت میں اسلام کے قانون وراثت سے کیا سوال پیدا ہوا۔

اور اگر کچھ عرصہ کے لیے اس تحدید کو باقی رکھنا ہے۔ اور اس میں بھی زائد ملکیتوں کو جو بطور وراثت، ہبہ وغیرہ اضافہ ہوتی ہے منصفانہ شرح سے خریدنا ہے۔ تو بھی قانون وراثت سے تصادم نہیں ہو سکتا۔

تصادم تب ہی ہوگا۔ جبکہ موجودہ زائد ملکیتوں کو خریدنے کے بعد عارضی ہو چاہے مستقل ہو اضافہ شدہ املاک کو تصور بھی نہ کیا جا سکے۔ یعنی وراثت، ہبہ، بیع وغیرہ کے ذریعہ اس کو مالک ہی نہ مانے۔ یہ صورت بہرحال دین میں فتنہ انگیزی اور اس کو مستقل تسلیم کر لینے کی طرح عارضی طور پر نافذ کرنا بھی فتنوں کی راہ کھولنا ہے۔

اس اہم اور ضروری فرق کے علاوہ دونوں تحدیدوں میں دوسرا بنیادی اور واضح فرق یہ ہے کہ جمعیت علماء اسلام کے اسلامی منشور میں اس خاص تحدید کو بھی (جو کہ اسلام کے قانون وراثت سے متصادم نہیں ہے) عام اصول کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا گیا۔

کہ اگر کسی ایک زمیندار سے یا چند لوگوں کے بڑی زمینداریوں سے معاشی ناہمواری پیدا ہو چکی ہو... تو اب ملک کے تمام زمینداروں کی ملکیت زمین کو محدود کر دیا جائے گا۔ اور ملک میں عارضی طور پر چند سالوں تک بھی تحدید ملکیت زمین کا عام اصول ہی بنا دیا جا دے گا...

اسی طرح کا ایک عام اصول بنا دینے اور ضرورت کے تحت کسی حکومت کو اس طرح کا عام اختیار دے دینے میں یقیناً وہ خطرات آ سکتے ہیں جن کی **الحق** نے ان الفاظ نشاندہی کی ہے کہ:

"پھر کیا وجہ ہے کہ کل سوشلسٹ اور کمیونسٹ..... مودودی منشور کی اسی دلیل سے ملکیت زمین کا حق قطعی طور پر چھین کر اسے غیر معمولی تدبیر اور دین کے اصول سے غیر متصادم قرار دے بیٹھیں"

یہ خطرہ ہی نہیں بلکہ دین کے خلاف ایک بنیادی سکیم ہے اس لیے جمعیت علماء اسلام نے اس کو عام اصول کی حیثیت سے بالکل تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اسلامی منشور کے الفاظ صاف ہیں کہ:

اگر اسلامی حکومت...... یہ سمجھے کہ ایک شخص کو یہ جائز ملکیت دراصل اس میں اس کا تصرف مفاد عامہ کے خلاف اور ضرر عام کا باعث ہے تو اسلامی حکومت کو حق حاصل ہوگا کہ اس شخص کی ملک خاص کا مناسب معاوضہ دے کر خرید لے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلامی منشور نے اس شخص کی ملک خاص کا معاوضہ دیکر خریدنے کا حق حکومت کو دیا ہے۔ جس کی اس جائز ملکیت سے مفاد عامہ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ نہ یہ کہ اس کی ملکیت سے مفاد عامہ کو نقصان پہنچنے سے حکومت کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اب وہ ملک میں تحدید ملکیت زمین کا اصول بنا کر سب سے زائد زمینیں چھین سکتی ہے۔ ایسا نہیں بلکہ ایک شخص کی بڑی ملکیت سے نقصان پہنچے گا تو ایک سے زمین خرید لی جاوے گی۔ دوسرے پر ہاتھ ڈالنے کا حکومت کو کوئی حق نہیں ہوگا۔ اور اگر دس اشخاص کی بڑی زمینداریوں سے نقصان پہنچے گا تو دس اشخاص سے خرید لی جاوے گی۔ لیکن گیارھویں سے زبردستی چھیننے کا حق حکومت کو نہیں ہوگا۔

لیکن سوشلسٹ حکومتوں کا تو اصول ہی یہی ہے کہ ہر زمیندارہ یا بڑی زمینداریوں کو ختم کر کے سب سے چھین کر عوام اور غرباء کو نہیں بلکہ بیس تیس گھرانوں کی جگہ ایک گھرانے میں دولت جمع کر دے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

اس تفصیل کے بعد یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ زید کی نقصان دہ زمینداری میں حکومت کو شرعاً مداخلت کا حق مل جانے سے یہ سمجھ لینا کہ سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں کے لیے راہ کھل جاوے گی۔ تو ایسا ہے جس طرح کہ متعنت کی زوجہ پر شرعی حاکم کو یہ اختیار مل جانے سے کہ اس کی زوجہ پر طلاق واقع کر سکتا ہے۔ یہ سمجھ لیا جاوے کہ چونکہ ان دنوں بیویوں پر ظلم کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ اصول ہی بنا دیا جاوے کہ اب طلاق دینے کا حق بجائے زوج کے حکومت ہی کو حاصل ہوگا اور دلیل یہ چونکہ شرعاً متعنت کی بیوی پر وہ طلاق واقع کر سکتا ہے تو اب سب کا اختیار اسے مل جاوے۔

جس طرح متعنت کے سلسلے میں اختیار مل جانے سے عام اصول بنا دینا یقیناً دھوکہ فریب اور دین سے بے خبری ہوگی اسی طرح یہاں بھی اس شخص خاص کی ملک خاص میں حکومت کے تصرف کا حق مل جانے سے یہ اصول بنا دینا قطعاً غلط ہوگا۔ کہ اب پورے ملک زمینداروں کی املاک خاصہ میں حکومت کو تصرف کا حق مل گیا۔

لیکن اس کے برعکس اگر یہی کیا جاوے کہ چونکہ معاشی ناہمواریاں موجود ہیں اس لیے قدیم املاک کے سلسلے میں عارضی طور پر بیس، چند سالوں کے لیے ملک کا اصول ہی بنایا جاوے کہ تمام زمینداروں سے زائد زمینوں کے لے لینے کا حق حکومت کو حاصل ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ غلط دعویٰ بھی کر دیا جاوے کہ اسلام میں اس کی گنجائش ہے۔ تو یہ یقیناً سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں سے یہ کہلوانا ہے کہ جب تم تحدید ملکیت زمین کا حق رکھتے ہو تو ہم بھی معاشی ناہمواریوں کو دور کرنے کے لیے نفی املاک کا حق رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ جو چیز دو چار سال تک جائز ہو سکتی ہے۔ کیوں نہ اسی ضرورت کے پیش نظر بیس، چالیس سال یا ایک دو صدی تک جائز ہو۔

مودودی منشور میں اسے اسلام کے قوانین سے متصادم کہہ دینے کے باوجود معاشی ناہمواریوں کو دور کرنے کے لیے اصولی طور پر تسلیم کر کے بلاشبہ کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کے لیے راہ کو ہموار کر دیا گیا ہے۔

لیکن بحمد اللہ جمعیت علماء اسلام کا اسلامی منشور ان دونوں خرابیوں سے پاک ہے۔ نہ تو اس میں ایسی تحدید کو جائز رکھا گیا ہے جو اسلام کے قانون وراثت سے متصادم ہو اور نہ ہی کسی حکومت کو ایسے اصول بنا دینے کا اختیار دیا گیا ہے جو کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کے لیے راہ ہموار کرنے کا ذریعہ بن سکے۔

ہمیں خوشی ہوگی اگر مودودی منشور تحدید ملکیت کے وہی معنی مراحل جو جمعیت کے منشور میں ہیں۔

یعنی ملک میں آ سکنے پر تو کوئی پابندی نہ لگائے۔ البتہ شدید تر ملکی و ملی مفاسد اور معاشی ناہمواریوں کے خطرات تک حکومت کے اختیار میں تمام زمینداریوں کے املاک میں نہیں اور ملک میں بطور اصول عام کے نہیں۔ بلکہ جس جس زمیندار کی بڑی زمینداری ضرر عام کا باعث بنے اسی کی ملکیت زمین میں مداخلت کر کے مقدار معینہ سے زائد اس کی ملک میں نہ رہنے دے۔

اور اسلامی قانون وراثت سے تصادم کے استدلال اور عام اصول بنا دینے کو سبقت قلمی، سبقت ذہنی، زلت، لغزش یا کوئی بھی نام دے دیں...... ایسا ہو جاوے تو پھر مودودی منشور کے اس دفعہ سے شرعی اعتراض اٹھ جاوے گا۔

لیکن مرزائیت سے متعلق غیر اسلامی اور پر فریب انداز اور ۵۶ء کے دستور میں اجازت، تعداد اور قانون ساز اسمبلیوں میں جداگانہ انتخاب کے ذریعے سے بھی۔ غیر مسلموں سے شریک کرنے وغیرہ دفعات کے باوجود اس کا مطالبہ ایسی چیزیں ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے ان کے منشور کو اسلامی منشور کہنا یقیناً غیر اسلامی دعویٰ ہوگا۔

مسائل و افکار

تحدید ملکیت پر ایک استفسار کا جواب

جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا، احادیث رسول کی روشنی میں

مولانا احتشام الحق صاحب کے انٹرویو پر مولانا ضیاء القاسمی کا تبصرہ

مسئلہ تحدید ملکیت پر ایک سوال اور اس کا محققانہ جواب

مکرمی و محترمی مولانا مفتی عبداللطیف صاحب مفتی و مدرس مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی۔ السلام علیکم!

اللہ کی مہربانی سے بخیریت لاہور پہنچ گیا ہوں اس وقت آپ کو ایک تکلیف دے رہا ہوں، امید کہ جواب نوازیں گے۔

"اراضی ملکیت کی کم یا زیادہ کوئی حد شریعت نے مقرر نہیں کی۔ لیکن اگر بڑی زمینداریاں ملکی نظام معیشت اور اجتماعی معاشی نظم و نسق کو فاسد کرنے کا سبب بن گئی ہیں اور شدید تر مذہبی، ملی اور ملکی مفاسد و خطرات نمودار ہو رہے ہیں تو شریعت کے اصول ہی کی روشنی میں اراضی کی ملکیت کی مناسب تحدید حکومت کرے گی۔"

براہ کرم مندرجہ بالا عبارت کے متعلق تحریر فرمائیں کہ یہ عبارت اسلامی شریعت کے موافق ہے یا مخالف۔

ابو معاویہ — کراچی

لہ الملک

محترم المقام زید مجدکم العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — مزاج شریف

جناب کا لاہور سے لکھا ہوا گرامی نامہ شرف صدور لایا مدرسہ ہذا کے سالانہ جلسہ کی تیاریوں میں غیر معمولی انہماک و مصروفیت جواب میں تاخیر کا باعث ہوئی جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

جناب نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کے عنوان زراعت کی ضمنی دفعہ کی عبارت پیش فرما کر دریافت کیا ہے کہ کیا یہ شریعت کے موافق ہے یا مخالف۔

جواباً عرض ہے کہ غالباً جناب کے استفسار کا اصل باعث جماعت اسلامی کے منشور کی دفعہ ۲/۱ کی ضمنی دفعہ ب (جس میں ملکیت زمین کی زیادہ سے زیادہ مقدار کی تحدید کی گئی ہے) پر علماء کرام کے اس اعتراض کا کہ یہ خلاف شریعت ہے الزامی جواب دیا ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر (اگر آپ خالی الذہن ہیں) جمعیۃ علماء اسلام اور جماعت اسلامی کی ان دفعات میں فرق دریافت کرنا مطلوب ہے کہ علماء کرام جمعیۃ علماء اسلام کی اس دفعہ پر تو کوئی اعتراض نہیں کرتے لیکن جماعت اسلامی کی اس دفعہ پر بڑی شدت سے معترض ہیں کہ یہ خلاف شریعت ہے۔

محترما! تحدید ملکیت شرعاً ناجائز ہے خواہ کوئی بھی جماعت کرے۔ خواہ تحدید عارضی ہو یا مستقل، کیونکہ جب خود شارع علیہ السلام کو تحریم ما احل اللہ کی اجازت نہیں۔ تو آج کسی کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ مسلمہ اصول شریعت کے خلاف کرے۔ جماعت اسلامی نے اپنے منشور میں ملکیت کی تحدید عامہ کی ہے۔ اس لئے یہ خلاف شریعت مطہرہ ہے اگرچہ عارضی کی قید کا اضافہ کر کے گلو خلاصی کی ناکام کوشش کی ہے۔ لیکن یہ عذر لنگ تو فر من المطر تحت المیزاب (بارش سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے جا کھڑا ہوا) کا مصداق ہے۔ کیونکہ اس عارضی کی خرابیاں مستقل کی خرابیوں سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ جو اہل فہم پر مخفی نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جماعت اسلامی نے اپنے مخصوص طریق کار کے تحت سوشلزم کو اتنا اچھالا، اور قوم کو اس ہوّے سے اتنا ڈرایا کہ خود یہ جماعت سوشلزم سے مرعوب ہو گئی (حالانکہ سوشلزم ایک ایسا غلط نظریہ ہے۔ جسے کوئی بھی صحیح الفطرت مسلمان قبول نہیں کر سکتا) اور سوشلزم کی پہلی سیڑھی تحدید ملکیت پر گامزن ہو گئی۔ ایک طرف تحدید ہے دوسری طرف اسلام۔ اگر مستقل تحدید کریں تو مسلمان ناراض اگر بالکل تحدید نہ کریں، تو (ان کے ذہن کے مطابق) زمانہ ساتھ نہیں دیتا۔

اس لئے سوچ سمجھ کر درمیانہ راستہ اختیار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن بدقسمتی سے ایک بھی نہ ہو سکا — باقی رہی جمعیۃ کے منشور کی دفعہ زیر بحث، تو اس کے متعلق عرض ہے کہ آپ اس دفعہ کے ضمیمے کو مطالعہ فرما لیتے تو آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی۔ کہ جمعیۃ تحدید عامہ کے (خلاف شریعت ہونے کی وجہ سے) سخت خلاف ہے۔ جمعیۃ کی عبارت کے اس حصے کو نقل کرنے سے قبل ایک واشگاف حقیقت عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ بات بالکل صاف اور واضح ہو جائے۔ وہ یہ کہ تحدید کی دو قسمیں ہیں ایک تحدید خاصہ۔ دوسری تحدید عامہ۔ تحدید خاصہ یہ کہ فلاں شخص کی ملکیت مفاد عامہ کے خلاف اور ضرر عامہ کا باعث ہے۔ لہذا اس کی ملکیت کے اتنے حصے کو جو ضرر عامہ کا باعث ہے۔ مناسب معاوضہ دے کر حکومت اپنی تحویل میں لے کر مستحقین کو دیدے۔

تحدید عامہ یہ کہ بغیر اس امتیاز کے کہ کوئی ملکیت مفاد عامہ کے خلاف ہے یا نہ۔ کسی کے ضرر کا موجب ہے یا نہ۔ مطلقاً سب کی تحدید کر دی جائے۔ کہ کوئی شخص بھی اتنی مقدار مخصوصہ سے زائد جائداد رکھنے کا مجاز نہ ہوگا مثلاً یہ کہ اتنے ایکڑ سے زیادہ زمین نہیں رکھی جا سکتی۔ پہلی صورت یعنی تحدید خاصہ کے نظائر شریعت مطہرہ میں موجود ہیں۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب احیاء الموات والشراب فصل ثانی ص ۲۶۵ میں حضرت سمرۃ بن جندب کی حدیث مذکور ہے۔ عن سمرۃ بن جندب انہ کانت لہ عضد من نخل فی حائط رجل من الانصار و مع الرجل اھلہ فکان سمرۃ یدخل علیہ فیتاذی بہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذالک لہ فطلب الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیبیعہ فابی فطلب ان یناقلہ فابی قال فھبہ لہ ولک کذا امرا رغبہ فابی فقال انت مضار فقال للانصاری اذھب فاقطع نخلہ۔

یعنی حضرت سمرہ بن جندب روایت فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کی باغ کی چار دیواری میں میری مملوکہ کچھ کھجوریں تھیں۔ اور انصاری اپنے بال بچوں سمیت وہاں رہائش پذیر تھا۔ ان کھجوروں کی طرف میری آمد و رفت کی وجہ سے اس کو تکلیف ہوتی۔ تو اس نے

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

ضروری اطلاع: گزشتہ شمارہ میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کا پروگرام شائع ہوا تھا وہ تا اطلاع ثانی ملتوی کر دیا گیا ہے۔

قافلۂ اہلِ دین

دورے — جلسے

وہاڑی میں حضرت مفتی محمود صاحب کی آمد اور استقبال

مفکر اسلام، مجاہد ملت، مفتی اعظم حضرت مولانا الحاج مفتی محمود صاحب گذشتہ دنوں وہاڑی تشریف لائے تو ان کا نہایت تزک و احتشام سے استقبال کیا گیا۔ شہر کے باہر ہی جہاں استقبال کا پروگرام تھا۔ اراکین جمعیۃ اور معززین شہر نے حضرت مفتی صاحب کو ہار پہنائے اور ان کو جلوس کی صورت میں خان امان اللہ خاں کے مکان پر لایا گیا۔ راستہ پر جلوس نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ مفتی اعظم زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگاتا رہا۔ بعد از عشاء جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام چوک ریل بازار میں ایک عظیم الشان جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔ اگرچہ اخبارات پر مخصوص چھاپ کی وجہ سے جلسہ عام کی خبر اخبارات میں نہ چھپ سکی۔ لیکن بلاشبہ جب سے انتخابی گہما گہمی شروع ہوئی ہے۔ وہاڑی کا یہ سب سے کامیاب ترین جلسہ تھا۔ جلسہ سے حضرت مفتی اعظم کے علاوہ خطیب پاکستان الحاج مولانا ضیاء القاسمی صاحب اور مولانا سید منظور احمد شاہ کہروڑی اور طالب علم رہنما سلیم قریشی نے بھی خطاب کیا۔

سید منظور شاہ صاحب کہروڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ انتخابات عقیدۂ ختم نبوت کی بنیاد پر ہوں گے۔ علماء میدان عمل میں آچکے ہیں اور ملک میں مکمل اسلامی نظام حکومت کے قیام کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔

خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم یہاں نہ امریکی، برطانوی اسلام چلنے دیں گے۔ نہ روسی اور چینی۔ یہاں صرف مدنی اسلام نافذ ہوگا۔ جس پر مکہ اور مدینہ کی چھاپ لگی ہو۔ آپ نے کہا کہ ہم اسلام کی روشنی میں غریبوں، مزدوروں اور کسانوں کے مسائل حل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں — اور انشاء اللہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں غریبوں کے حقوق دلانے سے نہیں روک سکتی۔

سپاسنامہ

جناب مولانا عبدالستار صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی نے قائد جمعیۃ حضرت مولانا الحاج مفتی محمود احمد صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات اور قربانیوں کو سراہا اور کہا کہ آپ نے جس طرح قومی اسمبلی میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف جہاد کیا اور جس طرح ۱۹۶۸ء میں لاہور کے مو چیدروازہ کے باہر علماء کی کانفرنس بلا کر آمریت پر جو کاری ضرب لگائی اسے عوام نہیں بھولے۔ اس وقت بھی آپ بیک وقت درس تدریس کے کام کے ساتھ ساتھ انکار ختم نبوت۔ انکار حدیث اور گستاخانِ صحابہؓ کے فتنوں کا مسلسل تعاقب کر رہے ہیں۔ یہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ ہمیں آپ کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔

اس موقعہ پر امیر جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی مولانا عبدالستار صاحب نے اعلان کیا کہ ہم حلقہ وہاڑی کی ہر نشست سے انتخاب لڑینگے۔

مفتی محمود صاحب کا خطاب

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ نے اپنا اسلامی منشور پیش کر دیا ہے۔ جس میں کسان، مزدور، طلباء، وکلاء غرض ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے مسائل کا اسلامی حل موجود ہے۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ جمعیۃ کو کامیاب کر کے اس کے اسلامی منشور پر عمل درآمد کا موقعہ حاصل کریں۔ مفتی صاحب بڑے دلنشین انداز میں علماء حق کی قربانیاں بیان کرتے ہوئے سامعین کو ماضی کے جھروکوں میں لے گئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم ایک شاندار تاریخ رکھتے ہیں۔ اور اسلاف کرام کا روحانی فیض آج بھی ہماری رہنمائی کر رہا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم سوشلسٹ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ الزام لگانے والوں کو سوچ لینا چاہیئے کہ قیامت کے دن ان کا گریبان ہوگا اور ہمارا ہاتھ ہوگا۔

مفتی صاحب نے واضح طور پر اعلان فرمایا کہ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ اس کی موجودگی میں کسی ازم کی ضرورت نہیں۔ سرمایہ داری کے مقابلے میں سوشلزم سکت رکھتا ہے۔ لیکن اسلام کے عادلانہ نظام حکومت کے مقابلے میں سوشلزم ایک تنکے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ اس لئے اگر سوشلزم کا راستہ روکنا ہے تو مکمل اسلامی نظام نافذ کر دو۔ مزدور، کسان اور غریب عوام کے مسائل اسلام کے عادلانہ معاشی نظام کی روشنی میں حل کر دیجئے۔ یہاں سوشلزم کبھی نہیں آئے گا لیکن اگر سرمایہ دارانہ نظام کی حفاظت کی گئی۔ اور غریب عوام کے مسائل سے چشم پوشی کی گئی، تو صرف فتووں سے سوشلزم کا راستہ روکا نہیں جا سکیگا۔

قائد جمعیۃ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھ پر ایوب خاں سے رشوت لینے کا الزام لگانیوالوں کو خدا کے خوف سے ڈرنا چاہیئے۔ میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ میری زمین دو ایکڑ بارانی ہے جو مجھے باپ کی طرف سے وراثت میں ملی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں کہیں بھی میری ایک انچ زمین بھی ثابت ہو جائے۔ تو میں گولی کھانے کو تیار ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ میرا مکان بالکل کچا ہے اور اس ایک اینٹ بھی پختہ نہیں ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ پیپلز پارٹی سے ہمارا معاہدہ اسلام کی بنیاد پر ہوا ہے۔ اور ہم اپنے اسلامی منشور کی بنیاد پر ہر پارٹی سے معاہدہ کرنے کو تیار ہیں۔

مفتی صاحب کی تقریر کے دوران عوام نے بار بار پرجوش نعرے لگائے اور عزم کا اظہار کیا کہ وہ ملک میں اسلامی نظام حکومت کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ (رپورٹ حافظ شبیر احمد صابر
نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی)

مظفر گڑھ کا دورہ

حضرت قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ۸ اپریل کو مخدوم سجادہ نشین خلیل احمد شاہ صاحب اور مولانا محمد لقمان صاحب کی معیت میں علی پور تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا منظور احمد شاہ صاحب اور جمعیۃ طلباء اسلام ملتان ڈویژن کے کنوینر محمد شفیع بھی تھے۔ سوا تین بجے مظفر گڑھ پہنچے۔ جہاں مولانا محمد عمر صاحب مولانا احمد صاحب و دیگر علماء نے استقبال کیا۔ چند منٹ کے بعد خانگڑھ پہنچے اور جامع مسجد میں مولانا قائم الدین صاحب مولانا سید عبدالرزاق شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مولانا قاضی عبداللطیف منتظر تھے۔ اور جلسہ عام جاری تھا۔ آپ نے ۴۵ منٹ جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی پر تقریر کی اور پروگرام بیان فرمایا۔ وہاں سے

منزل بہ منزل

دورے ۔ اجتماعات

مولانا قائم الدین صاحب بھی اس قافلہ میں شریک ہو گئے۔ چار بجے ، دہلانوالی پہنچے ۔ جہاں آپ نے چند منٹ خطاب فرمایا۔ ساڑھے چار بجے کلروالی پہنچے ۔ آپ نے وہاں بھی جمعیۃ کے پروگرام سے حاضرین کو روشناس کرایا

پانچ بجے شہر سلطان پہنچے ۔ جہاں سڑکوں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے ۔ آپ نے آدھ گھنٹہ کے قریب جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ۔ پھر ساڑھے پانچ بجے کے قریب علی پور پہنچے ۔ جہاں علماء ، طلباء اور عوام ہزاروں کی تعداد میں چشم براہ تھے ۔ پہلے کمیٹی ہال گئے ۔ وہاں معززین شہر کو چند منٹ خطاب کیا ۔ پھر نماز مغرب ادا فرمائی ۔ اس کے بعد دفتر جمعیۃ طلباء اسلام تشریف لے گئے ۔ جہاں آپ نے دفتر کا افتتاح فرمایا اور طلباء کے اجتماع سے خطاب فرمایا ۔ وہاں سے مولانا محمد لقمان صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے رات کو جامع مسجد مدنی علی پور جمعیۃ کے زیر اہتمام جلسہ عام تھا جس سے مولانا قائم الدین ۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے خطاب فرمایا ۔ ۱۰ بجے قائد جمعیۃ نے خطاب شروع کیا جو سوا دو بجے رات تک جاری رہا ۔ صبح مولانا سعید احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام علی پور ، مولانا نظام الدین صاحب ، مولانا محمد لقمان صاحب کنوینر محمد شفیع صاحب حقانی کے ساتھ روانہ ہوئے ۔ اور کوٹ ادو تشریف لے گئے ۔ جہاں سینکڑوں کی تعداد میں لوگ استقبال کے لئے کھیتوں میں جمع تھے اور جمعیۃ کے پرچم لہرا رہے تھے ۔

وہاں سے مخدوم خلیل احمد صاحب مولانا عبدالرحیم صاحب درخواستی صاحب و دیگر علماء کرام کے ساتھ آپ کوٹلہ رحم علی شاہ مخدوم صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے ۔ وہاں علماء کے درس کئے وفد اور مخدوم خلیل احمد صاحب شاہ کے صاحبزادے سید شبیر احمد شاہ سید جمیل احمد شاہ سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب خان علی محمد صاحب کے ہمراہ آپ بستی اللہ بخش روانہ ہوئے ۔ وہاں ہزاروں کا عظیم اجتماع آپ کے استقبال کے لئے جمع تھا جمعیۃ کے پرچم جابجا لہرا رہے تھے ۔ وہاں بھی آپ نے عوام سے خطاب فرمایا ۔ ۱/۲ ۱۲ بجے وہاں سے واپس مخدوم صاحب کے مکان پر تشریف لائے ۔ مخدوم صاحب نے آپ کے اعزاز میں دعوت ظہرانہ کا اہتمام کیا ہوا تھا ۔ جہاں سینکڑوں زیندار جمع تھے ۔ چند گھنٹے آرام فرمانے کے بعد قصبہ جتوئی تشریف لے گئے ۔ وہاں بھی عظیم الشان اجتماع سے آپ نے خطاب فرمایا ۔ چھ بجے وہاں سے واپس ملتان روانہ ہوئے ان اجتماعات میں مولانا محمد لقمان صاحب کی ضلع مظفر گڑھ میں زبان بندی ختم کرنے ۔ آئندہ اسمبلی میں ۲۲ اسلامی نکات کو بنیاد قرار دیئے جانے اور مولانا محمد سلیمان طارق کے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کیا گیا ۔

بھیرہ

۱۵ اپریل کو بمقام گنج منڈی زیر صدارت شیخ الحاج عبدالخالق صاحب پراچہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا ۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نے علماء دیوبند کی تاریخ بیان کی حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن نے جمعیۃ کے منشور پر روشنی ڈالی ۔ مولانا محمد اشرف ہمدانی صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خلفاء راشدین کی حکومت جاری کرانا چاہتی ہے ۔ جلسہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور جمعیۃ کا ساتھ دینے کا عہد کیا ۔

(انتظار حسین ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام بھیرہ)

ایبٹ آباد

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا مفتی محمود صاحب نے مقامی جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح فرمایا ۔ پرچم کشائی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے کی ، اور دفتر کے قیام کی غرض و غایت پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے روشنی ڈالی ۔ ایبٹ آباد چوک میں ہزاروں افراد نے یہ تقریریں سنیں ۔

اس تقریب میں علاقے کے بڑے بڑے خطباء نے شرکت کی جن میں مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ۔ مولانا عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ایبٹ آباد ۔ مولانا شفیق الرحمٰن صاحب نائب امیر ۔ مولانا شمس الدین صاحب ۔ مولانا عبدالحنان صاحب ۔ مولانا سعید الرحمٰن صاحب ۔ مولانا محمد رفیق صاحب شیخ عبداللطیف صاحب ۔ ڈاکٹر احمد حسن صاحب قابل ذکر ہیں

اس سے قبل چار اپریل ۱۹۷۰ء کو شیخ البانڈی میں ایک زبردست جلسہ عام جامع مسجد میں زیر صدارت مولانا [illegible] صاحب منعقد ہوا ۔ مولانا شفیق الرحمٰن صاحب خطیب کمال نے تقریر فرمائی ۔ اس کے بعد مولانا عبدالواحد صاحب نے بھی تقریر فرمائی ۔ علاقہ شیخ البانڈی کے لوگوں نے گردونواح میں جمعیۃ کی تنظیم کو کامیاب بنانے کے لئے پروگرام پر عمل شروع کر دیا ہے ۔ (عبدالحفیظ)

رحیم یار خاں

۲۰ مارچ سے ۵ مارچ تک ضلعی جمعیۃ کے وفد نے ضلع کے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا ۔ اللہ آباد ، لیاقت پور ، امین آباد ، چاچڑاں ، خان بیلہ ، ماشی احمد پور ، اچھرہ ۔ ان تمام مقامات پر بے شمار تعداد میں عوام نے رہنماؤں کی تقریریں سنیں ۔ جن حضرات نے خطاب کئے ان کے نام درج ذیل ہیں ۔

حضرت درخواستی مدظلہ ۔ حضرت مولانا سراج احمد دین پوری مدظلہ ۔ مولانا محمد بشیر صاحب اختر اللہ آبادی ، مولانا غلام ربانی صاحب ۔ مولانا بشیر احمد حامد صاحب ۔ مولانا محمد مکی صاحب ۔ مولانا عطاء الرحمٰن صاحب ۔ مولانا اللہ بخش صاحب ۔ مولانا شمس الدین العصامی صاحب ۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ۔ مولانا عبدالعبید ۔ ڈاہر دورہ نہایت کامیاب رہا ۔

لاہور شہر کا انتخاب

امیر	حضرت مولانا قاری اظہار احمد صاحب تھانوی
نائب امیر	حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب شاہ ڈروں
″	حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب ۔ اچھرہ
ناظم اعلیٰ	قاری محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
نائب ناظم	حضرت مولانا قاری محمد صاحب قصوری
″	حضرت مولانا قاری حمید الرحمٰن صاحب
ناظم نشر و اشاعت	جناب مرزا غلام نبی صاحب جانباز
خازن	جناب عبدالحمید صاحب بٹ
سالار اعظم	جناب حکیم محمد اعظم بیگ صاحب

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

بنوں ضلع کے کا انتخاب

امیر	حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
نائب امیر	حضرت مولانا محمد صاحب ناہوش
ناظم اعلیٰ	قاضی محمد فضل صاحب
ناظم و خازن	حاجی محمد سلیمان صاحب جتیالہ

اٹک

پروگرام کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے مقتدر راہنما مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب صاحب ۱۱ اپریل کو صبح نو بجے پہنچے تو مولانا سکندر خاں۔ مولانا عبدالکریم۔ مولانا رشید احمد۔ حافظ محمد رفیع، احقر کاتب الحروف اور دوسرے حضرات نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ یہاں سے یہ قافلہ کیمبل پور کی طرف رواں دواں تھا۔ ساڑھے نو بجے سول ہسپتال کیمبلپور کے سامنے شہر اور علاقہ سے آئے ہوئے علماء کرام اراکین جمعیۃ خصوصاً ضلعی راہنما مولانا مفضل الرحمٰن۔ مولانا حبیب الرحمٰن وغیرہ نے رہنمایان جمعیۃ کو خوش آمدید کہا۔ یہاں سے یہ قافلہ سیدھا بارایسوسی ایشن پہنچا۔ معزز راہنما جب وہاں پہنچے تو وکلاء اور دوست حضرات نے خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر بارایسوسی ایشن کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جہاں وکلاء کے علاوہ شہر کے دوسرے معززین اور کالج کے طلبہ بالخصوص نیشنل سٹوڈنٹس فیڈریشن اور جمعیۃ طلباء اسلام کے اراکین وعہدیدار موجود تھے۔

حضرت مفتی صاحب نے مختصر سا پرمغز خطاب فرمایا اور دانشور طبقہ کو اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ آپ نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ ۲۲ سال میں یہاں اسلامی قانون نافذ نہیں ہو سکا۔ اگر ہم نے اب بھی اس موقعہ کو کھو دیا۔ تو پھر ہماری قسمتوں کا اللہ ہی مالک ہے۔

وکلاء حضرات نے ایوب کے دور اقتدار میں ووٹ دینے کے سلسلے میں وضاحت چاہی۔ اس پر حضرت قائد نے جب نپی تلی زبان میں تبصرہ کیا تو ہاؤس میں موجود لوگوں کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے۔ کچھ دوسرے حضرات نے جماعتی پالیسیوں کے سلسلہ میں سوالات کئے۔ جن کے تشفی بخش جوابات دیئے گئے۔ بار کے خطاب کے سلسلہ میں محترم شیخ محمد اکرم صاحب ایڈووکیٹ کی خدمات قابل تحسین ہیں یہاں سے فارغ ہو کر آپ حضرات شہر تشریف لے گئے دفتر کا معائنہ کیا۔ وہاں سے یہ قافلہ حضرو کی طرف روانہ ہوا بارہ بجے کے قریب صدر چونگی حضرو پر اہالیانِ شہر نے خوش آمدید کہا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت مولانا نور محمد صاحب ملہو والی کے زیر قیادت ملہو والی سے پوری ایک بس حضرو پہنچی۔ جس پر لاؤڈ سپیکر نصب تھے۔ جماعتی پرچم لہرا رہا تھا اور لاؤڈ سپیکر سے ترانہ نشر ہو رہا تھا۔ اس پرکیف منظر نے اہل شہر کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ تلہ گنگ۔ پنڈی گھیب۔ جنڈ۔ فتح جنگ کیمبلپور۔ راولپنڈی۔ نوشہرہ غازی۔ ہری پور۔ حسن ابدال مکھڈ سے سینکڑوں حضرات تشریف لائے ہوئے تھے۔

۲ بجے عیدگاہ کے وسیع پنڈال میں نماز ظہر کے بعد ایک عام جلسہ مولانا عبدالدیان صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ محترم قاری محمد داؤد صاحب کی تلاوت کے بعد شاعر اسلام الحاج سید امین گیلانی نے اپنے ولولہ انگیز کلام سے حاضرین کو گرمایا۔ اس کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں میں مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ مولانا نے اپنے مخصوص انداز میں ایک پرمغز خطاب فرمایا جس میں جمہوریت، سوشلزم اور اسلام کے نظام ہائے حکومت پر مدلل تبصرہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم جمہوریت وسوشلزم دونوں کو قابل لعنت سمجھتے ہوئے اس ملک میں صرف اور صرف اسلام کے لئے جان کی بازی لگا دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے مختلف سیاسی لیڈروں اور ان کے مکروہ عزائم پر کڑی نکتہ چینی کی۔ اور کتابوں کے حوالوں سے مودودیت کا کچا چٹھا عوام کے سامنے رکھا۔ عوام نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر اس فتنہ آخرالزمان سے بچنے کا وعدہ کیا۔

اس کے بعد پھر سید امین گیلانی نے اپنا کلام سنایا احقر علوی نے چند قراردادیں پیش کیں۔ جن میں صدر کی طرح بانی کلیدی آسامیوں کے لئے مسلمان کی شرط اور مسلمان کی تعریف کا مطالبہ۔ جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرانے ۲۲ نکات کو آئین کی بنیاد بنانے، عائلی قوانین کو ختم کرنے کے مطالبات تھے۔ نیز علاقہ چھچھ کو اس کا تعلیمی حق دینے نیز یہاں زیادہ سے زیادہ علاج کی سہولتیں مہیا کرنے اور حضرو کی صفائی کے سلسلے میں بھی قراردادیں منظور ہوئیں۔

بعد ازاں معزز مہمان حضرت مفتی صاحب جو پہلی دفعہ یہاں تشریف لائے تھے۔ آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد ہماری پاکستانی تاریخ کو دہراتے ہوئے فرمایا کہ افسوس ہم آج تک سرزمین بے آئین میں بس رہے ہیں۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخ اور پروگرام کو واضح کیا۔

حضرت مولانا عبید اللہ انور کی دعا پر علاقہ کا یہ تاریخی جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ گم کردہ راہ لوگوں نے پروپیگنڈے سے جو غبار پھیلا رکھے تھے۔ اس کا قلع قمع ہو گیا۔ اور اب یار لوگوں کو منہ چھپانے کو جگہ نہیں ملتی۔

شام کی چائے آپ حضرات نے بہبودی میں الحاج قاری سعید الرحمٰن صاحب کے یہاں نوش فرمائی اور محدث کبیر مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری کے مزار اقدس پر حاضری دی۔ شام کی نماز سے فارغ ہو کر یہ قافلہ پھر کیمبل پور پہنچا۔ جامعہ مدنیہ میں کھانا تناول کیا۔ اور عشاء کے بعد چوک فوارہ میں ایک عظیم جلسہ سے خطاب تھا۔

جلسہ کی صدارت مولانا انور نے فرمائی۔ تلاوت قاری امیرگل صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد نیشنل سٹوڈنٹس فیڈریشن کے راہنما مظہرالدین صاحب نے ایک نظم سنائی اور اعلان کیا کہ ہماری جماعت کا ایک ایک رکن علماء حق کی قیادت میں حصول مقصد کے لئے رواں دواں رہے گا۔

بعد میں سب ڈویژنل جنرل سیکرٹری مولانا عبدالحکیم صاحب کے خطاب اور لارنس پور کے مزدوروں کی سب جیبیں برخ کرنے کے سلسلے ایک قرارداد کے بعد قائد جمعیۃ سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ حضرت محترم اتفاق سے پہلی خطاب عام فرما رہے تھے۔ آپ نے تقریباً ۲ گھنٹہ تک مفصل تقریر فرمائی۔ جس میں اسلام کے عادلانہ نظام کی وضاحت کی۔ سرمایہ داریت اور جاگیرداری کے نقائص سے آگاہ کیا۔ ملک بھر میں سرمایہ داروں کی طرف سے ہونے والے ظلم وتشدد کے واقعات بتائے۔ اور انگریز سامراج کی بھرپور مذمت کی۔

آپ نے کہا افسوس ہے کہ اب تک ایک منحوس انگریز کے نام پر کیمبل پور کا شہر بس رہا ہے مسلمانوں کو اس کا نام بدلنے کی توفیق نہیں ہوئی۔

آپ نے زعیم ملت بطل حریت السید ناصر کو بعد بیعت خراج عقیدت پیش کیا۔ ناصر ناصر یا حبیب۔ فتح فتح یا ابیب کے نعروں سے سرزمین کیمبلپور گونج اٹھی۔

حضرو اور کیمبل پور کی تاریخ کے یہ عظیم جلسے تھے۔ کیونکہ کام کے دنوں میں ایسے مثالی اجتماع جن کی نظیر کم از کم ۲۳ سالہ پاکستانی تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔

رات کیمبل پور قیام فرمانے کے بعد یہ قافلہ صبح ۷ بجے ٹیکسلا کے لئے روانہ ہو گیا۔

(سعیدالرحمٰن علوی)

ساہیوال

حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی صاحب کا پروگرام

۱۲ مئی ۱۹۷۰ء بروز منگل تشریف لا رہے ہیں۔

۱۔ خطاب بار روم ۱۱½ بجے

۲۔ دفتر جمعیۃ میں معززین سے خطاب بعد نماز عصر

۳۔ جلسہ عام دفتر جمعیۃ کے سامنے بعد نماز عشاء

میانوالی

مورخہ ۱۰ مئی بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بعد نماز ظہر بمقام کلور کوٹ ضلعی دفتر میں منعقد ہوگا اور رات کو بعد نماز عشاء حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔ (احمد سعید ناظم ضلعی جمعیۃ میانوالی)

بیانات و اعلانات

جمعیت میں شمولیت

بٹ ٹیکسٹائل ورکس گوجرانوالہ کے پچاس مزدوروں نے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ جمعیت کے راہنما اس وقت اسلامی اصولوں کی روشنی میں جو جدوجہد کر رہے ہیں وہ انتہائی قابل قدر ہے۔

بٹ میٹریل ورکس مزدور یونین کے صدر محمد یعقوب بٹ نے آج اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے اور جمعیت کے راہنماؤں کو یقین دلایا کہ ہم ان کے سیاہ و سفید پرچم تلے دین حق کی سربلندی کیلئے ہر ممکن قربانی دیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت جہاد عظیم ہے

مولانا رشید احمد صاحب خطیب ڈھوک زمان ضلع میانوالی کی جمعیت میں شمولیت ! !

مولانا رشید احمد جو علاقہ کی بااثر شخصیت اور حضرت مولانا گلشیر شہید رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں جمعیت کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اہل حق علماء کرام سے وابستگی نصیب فرمائی ہم نے انگریزوں کے خلاف جنگ اس لیے لڑی تھی کہ یہاں اسلام کا عادلانہ نظام رائج ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ ایسا نہ ہوا۔ بلکہ تیئیس سال میں یہاں ہر برائی پروان چڑھی۔ اور اسلامی احکام و شعائر کی توہین و تذلیل ہوتی رہی۔

میرا نظریہ یہ ہے کہ جمعیت علماء اسلام مخلص اور مجاہد علماء کی جماعت ہے۔ حضرت درخواستی صاحب۔ حضرت مفتی محمود صاحب مولانا عبید اللہ صاحب انور، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور جمعیۃ کے دوسرے بزرگ اس دور میں علماء سلف کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ان حضرات کا نظریہ بالکل درست ہے کہ تمام خرابیوں کا واحد علاج اسلامی دستور کا نفاذ ہے۔ اسلام میں نہ سرمایہ داری کے فرسودہ نظام کی گنجائش ہے اور نہ سوشلزم کی۔ اسلام جامع اور مکمل نظام حیات ہے۔

میں ایک طویل عرصہ سے ملکی سیاسیات سے الگ تھلگ رہا تھا لیکن اب کھلاڑ بندگان خدا کے خلاف باطل قوتوں کی یلغار اور غلط پراپیگنڈہ دیکھ کر خاموش بیٹھا رہنا آخرت کا خسارا ہے۔ جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کو میں اس دور کا جہاد عظیم سمجھتا ہوں !!

صوفی سردار خاں صاحب میواتی کا اعلان !

صوفی سردار خاں صاحب میواتی ماحولوں نے ۲ بجے ۱۹ بروز اتوار کی میٹنگ قوم میو جو بمقام لاہور۔ بریگیڈیئر اعجاز الدین احمد صاحب کی کوٹھی پر ہوئی۔ اس کی کامیابی پر میو قوم کو مبارک باد دی ہے، اور قوم میو سے اپیل کی ہے کہ اپنی تنظیم کی پوری پوری طاقت کو اسلام کی حفاظت کی خاطر بروئے کار لائیں۔

آپ نے کہا ہے کہ اپنی قوم کے نمائندگان سے پوری پوری توقع ہے۔ کہ یہ حضرات اپنی سابقہ روایات اور اسلامی جذبات کو برقرار رکھتے ہوئے علماء حق کا ساتھ دیکر ثواب دارین حاصل کریں گے

> خط و کتابت کرتے وقت
> چٹ نمبر کا حوالہ ضرور
> دیں

جمعیت علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی شاخوں کے نام

(۱) خطباء حضرات ہفتہ وار اجتماع کا انتظام کریں اور لوگوں کو جمعیت علماء اسلام کے منشور سے آگاہ کریں۔

(۲) ہر مقامی شاخ ماہانہ اجتماع کر کے اپنی کارروائی ضلعی دفتر میں ارسال کرے

(۳) ہر مقامی شاخ گرد و نواح میں تبلیغ کا انتظام کرے اور مناسب مقام نئی شاخ قائم کرے۔

(۴) ضلعی جمعیت نے آسانی کے لیے منشور چھپایا ہے اور ایک چارٹ کی شکل میں۔ جمعیت علماء اسلام کیا چاہتی ہے؟ نیز جمعیت کے بیج بھی دفتر میں موجود ہیں ماتحت شاخوں کو ۱۲ روپے سیکڑہ کے حساب سے تینوں چیزیں مل سکیں گی۔

(۵) ضلعی دفتر صبح آٹھ بجے سے ۲ بجے تک کھلا رہتا ہے۔ دفتر جمعیت علماء اسلام ضلع سیالکوٹ رام تلائی سیالکوٹ شہر

(۶) ضلعی دفتر کے اخراجات کے لیے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔

عبدالرحمٰن ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام
ضلع سیالکوٹ

اظہار تعزیت

جمعیت علماء اسلام ضلع لائل پور کی مجلس شوریٰ کے رکن چوہدری محمد علی صاحب بھبڑ والے کے والد محترم کے انتقال پر جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی، نائب امیر مولانا محمد اختر صدیقی ناظم عمومی مولانا محمد عمر لدھیانوی و دیگر اراکین شوریٰ نے اظہار تعزیت کیا۔

محمد اکرم ناظم دفتر

درس قرآن !

۳ مئی بروز اتوار

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری دفتر ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ لاہور میں درس قرآن دیں گے۔

مولانا محمد اشرف ہمدانی بھی مسئلہ ختم نبوت پر خطاب فرمائیں گے۔

مودودی جماعت سے استعفا

جناب عالی گذارش ہے !

مجھے اسلام کے لیے جماعت اسلامی میں متفق کی حیثیت سے داخل کیا گیا تھا۔

لیکن جب میں امیر جماعت اسلامی کے عقائد اور نظریات کو دیکھا تو میں سخت متنفر ہوا ہوں۔ لہٰذا میں اس نام نہاد اسلامی جماعت سے پورے طور پر مستعفی ہوں۔ آئندہ میں اس جماعت کی کوئی امداد نہیں کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں دربار رب العزت میں تائب ہوتا ہوں رب تعالیٰ معاف فرمائیں آمین۔

حاجی دوست محمد بقلم خود شاہ پور دکاندار

انتخابی جلسے ؟

۲۰ مئی :- غلہ منڈی تاندلیانوالہ :- بعد نماز عشاء

۹ مئی :- غلہ منڈی چک جھمرہ :- بعد نماز عشاء

۱۱ مئی :- چوک صدر بازار گوجرہ :- بعد نماز عشاء

جن میں مولانا قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ ناظم جمعیت ملتان جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ناظم جمعیت لاہور! مولانا محمد اختر صاحب صدیقی نائب ضلعی امیر جمعیت لائل پور و دیگر رہنمایان جمعیت خطاب فرمائیں گے۔ محمد صدیق مبلغ

تشکیلات وانتخابات

بیرون رجھان :- ۱۷- اپریل یہاں بلوچ قوم کا ایک اجلاس ہوا اور جمعیت کی شاخ قائم کی گئی۔

امیر　محمد رمضان خاں
نائب امیر　پیارے خاں
ناظم اعلیٰ　پیر بخش خاں
ناظم　غلام رسول خاں
〃　محی الدین خاں
سالار　شاہ زمان خاں

محمد عبدالکریم نیاز

شاہ پور :- محمد عبدالکریم صاحب خطیب ۱۹ر اپریل کو ہجرت شریف گئے جمعیت کا قیام عمل میں آیا۔

امیر　مولوی فتح محمد صاحب خطیب جامع مسجد
ناظم　صوفی محمد عبداللہ صاحب
خزانچی　صوفی اللہ بخش صاحب

۲۰ر اپریل کو ڈھاب پڑی ضلع جہلم میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کیا۔

دہاڑی :- امیر جمعیت علماء اسلام دہاڑی جناب مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد باغ والی نے رائیونڈ مہم میں دیہی علاقوں کا دورہ جاری رکھا۔ اور ہر جگہ جمعیت کے منشور سے عوام کو روشناس کرایا متعدد چکوک میں جمعیتیں قائم ہوئیں۔ جنکی تفصیل یہ ہے۔

چک نمبر 19/W-B علاقہ دہاڑی

امیر　جناب جمال الدین صاحب
ناظم　جناب عمر دین صاحب
خزانچی　جناب ماسٹر بہادر

چک نمبر ۱۹۸ !

امیر　الحاج مولوی محمد بشیر احمد صاحب
ناظم　محمد حیات صاحب
خزانچی　رحمت اللہ صاحب

چک نمبر ۱۹۶

امیر　جناب خوشی محمد کھرل صاحب
ناظم　جناب نور جمال صاحب
خزانچی　شاہ محمد صاحب

جنگلے سرالی

امیر　جناب قاری بنیامین صاحب
ناظم　جناب عبدالخالق صاحب
خزانچی　امام الدین صاحب۔

چک نمبر ۲۲۰

امیر　جناب محمد یار صاحب
ناظم　جناب محمد رفیق صاحب
خزانچی　جناب نور محمد صاحب

چک نمبر ۲۱۸

امیر　جناب قاری خان محمد صاحب
ناظم اعلیٰ　محمد علی ماسٹر ارائیں
خزانچی　ماسٹر عبدالکریم صاحب

موضع کمیر ضلع ساہیوال !

امیر　مولوی بشیر احمد صاحب ناظم مدرسہ عربیہ کمیر
نائب امیر　قاری محمد امین صاحب مدرسہ عربیہ کمیر
ناظم اعلیٰ　میاں احمد علی صاحب آئل ڈیلر
نائب ناظم　حافظ محمد رمضان صاحب کلاتھ مرچنٹ
سرپرست　رانا محمد اکرم خاں صاحب زمیندار علاقہ
خازن　سیٹھ محمد یوسف کوئلہ مرچنٹ

چک نمبر ۸ مورڈ واہ بستی سیٹھانوالہ

یہاں کی تمام راجپوت برادری نے جمعیت میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ خاندان تقریباً ساٹھ گھروں پر مشتمل ہے۔ انتخاب حسب ذیل ہے۔

۱　سرپرست　قاری حافظ عمرالدین صاحب
۲　صدر　مولانا شاہسوار صاحب خطیب جامع مسجد ۸ چک
۳　نائب　مولانا عبداللطیف صاحب 〃〃 ۹ چک
۴　〃　صوفی عبدالکریم صاحب 〃〃 ۱۵ چک
۵　ناظم اعلیٰ　صوفی محمد صدیق صوفی جنرل اسٹور منڈی بخشن خاں
۶　ناظم　مولانا غلام مصطفےٰ صاحب مدرسہ اشرف العلوم و
۷　〃 نشر واشاعت　مولانا حافظ نور محمد صاحب امام مسجد چک ۸ فتح
۸　〃 〃 〃 〃　مولانا حافظ محمد یار صاحب 〃〃 مشتاق بلوچاں
۹　خازن　چوہدری محمد رسول صاحب کریانہ مرچنٹ بخشن خاں
۱۰　سالار　قاری حافظ محمد یوسف صاحب چک ۱۵ فتح

از محمد صدیق ناظم جمعیت منڈی بخشن خاں ضلع بہاولنگر !

پنن وال ضلع جہلم

۲۰- اپریل کو مدرسہ حفظ القرآن میں جمعیت علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت جناب قاری کریم الدین صاحب مہتمم مدرسہ حفظ القرآن میں مولانا سراج الدین فاضل حقانیہ خطیب مدنی جامع مسجد پنن وال نے حالات حاضرہ اور جمعیت کی دعوت پر روشنی ڈالی۔ بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

(۱)　سرپرست　حاجی کریم الدین صاحب مہتمم مدرسہ حفظ القرآن پنن وال
(۲)　صدر　حافظ نثار صاحب مدرس درجہ حفظ
(۳)　نائب صدر　مولانا سراج الدین صاحب خطیب مدنی جامع مسجد پنن وال
(۴)　ناظم اعلیٰ　حافظ شریف صاحب بسم اللہ کریانہ سٹور
(۵)　نائب ناظم　حافظ رحمت اللہ صاحب پنن وال
(۶)　خازن　جناب محمد علی صاحب
(۷)　ناظم نشر واشاعت　حافظ محمد یامین صاحب۔

شریف پورہ گوجرانوالہ !

محلہ شریف پورہ کلر آبادی نزد محصول چونگی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں ۱۸ر اپریل کو مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی نے خطاب فرمایا۔ آپ کی موجودگی میں مقامی جمعیۃ کا حسب ذیل انتخاب ہوا

امیر　صوفی محمد ادریس
نائب امیر　میاں عبدالرشید
ناظم اعلیٰ　مولوی محمد یوسف
ناظم　عبداللطیف
ناظم نشر واشاعت　حافظ محمد امین
خازن　مولوی محمد بشیر
سالار　محمد اسلم

جامپور شہر

جامپور شہر میں ۱۱ اپریل کو جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی گئی۔ حسب ذیل عہدیدار کثرت رائے سے منتخب ہوئے۔

امیر　قاضی عبدالشکور صاحب
نائب امیر　حاجی غلام یٰسین خاں کھوسہ
ناظم اعلیٰ　محمد مجیب الرحمٰن
خازن　حبیب الرحمٰن

پروگرام امیر جمعیت علماء اسلام پشاور ڈویژن مولانا سید گل بادشاہ صاحب

۲۷ر اپریل سے ۳ر مئی تک تحصیل مانسہرہ - ۵ر مئی شیر پاؤ تحصیل چارسدہ - ۷ر مئی گڑھی کپورہ تحصیل مردان - ۸ر مئی فضل آباد تحصیل مردان - ۹ر مئی ادیزئی تحصیل پشاور ۱۰ر مئی پخہ غلام تحصیل پشاور

پیر مبارک شاہ ناظم جمعیت علماء اسلام پشاور ڈویژن

حضور علیہ السلام سے اس کی شکایت کی تو حضور علیہ السلام نے مجھے بلا کر فرمایا۔ کہ تم اپنی یہ کھجوریں اس انصاری کے پاس فروخت کر دو۔ میں نے انکار کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ پھر اس کے ساتھ تبادلہ کر لو۔ میں نے اس سے بھی انکار کیا تو حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ تم انصاری کو ہبہ کر دو۔ اور اس کی آپ نے کافی ترغیب بھی فرمائی۔ لیکن جب میں نے اس سے بھی انکار کیا تو فرمایا کہ تم عمداً اس کو مبتلائے تکلیف کرنا چاہتے ہو۔ لہذا آپ نے انصاری کو حکم دیا۔ کہ اس کی کھجوریں اکھاڑ پھینکو۔ اس کے علاوہ اور بھی نظائر موجود ہیں۔ جن سے تحدید خاصہ پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

باقی رہی تحدید عامہ تو اس کی کوئی نظیر شریعت مطہرہ میں نہیں ملتی۔ لہذا یہ شریعت اسلامی کے خلاف ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ اکثر زمینداریاں اس وقت مفاد عامہ کے خلاف اور ضرر عامہ کا موجب ہیں۔ اس واسطے سب کی تحدید کی گئی ہے تو اس کا جواب اول تو یہ ہے کہ جب اکثر زمینداریاں مفاد عامہ کے خلاف ہیں تو مولانا مودودی کے ارشاد کے مطابق کہ "جب برائی اور اس کے محرکات کثرت سے پائے جائیں تو شرعی سزاؤں کا اجراء بلاشبہ ظلم ہے۔ ان زمینداریوں کو اپنے حال پر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی ملکیت جبراً لینا (خواہ قیمتاً ہی کیوں نہ ہو) سزا ہے۔ اور سزا اس وقت ظلم نہیں۔ جب جرائم کی رفتار کم رہ جائے۔ لہذا پہلے ان زمینداریوں کے جرائم کو ترغیباً کم کرنا چاہیئے۔ جب جرائم کرنے والی زمینداریاں کم رہ جائیں تو پھر تحدیدی سزا دینی چاہیئے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ جب جرم کثرت سے رونما ہونے لگے۔ تو سزا صرف مجرم کو ہی دی جاتی ہے۔ نہ مجرم اور غیر مجرم دونوں کو۔ جیسا کہ زنا جب عام ہو جائے تو سزا صرف زانی کو ہی دی جائے گی نہ کہ تمام باشندگان ملک کو۔ لہذا یہ کہنا کہ چونکہ اکثر زمینداریاں مفاد عامہ کے خلاف ہیں۔ پس تمام کی تحدید کر دی جائے گی۔ شرعاً اور عقلاً غلط ہے۔

پھر جماعت اسلامی کا یہ کہنا کہ چونکہ ایک مدت سے ملک میں غلط نظام رائج رہنے کی وجہ سے ناہمواریاں پیدا ہو چکی ہیں۔ اس واسطے تمام (جائز و ناجائز) املاک کی تحدید کی جائیگی غلط ہے۔ کیونکہ ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ املاک سے متعلق تو اسی منشور کی دفعہ ۱۵ الف میں تجویز کیا گیا ہے کہ آزادانہ کلی طور پر ختم کر دیا جائے گا۔ لہذا یہ دونوں جائز املاک کی تحدید ہے۔ اور جائز املاک میں ناہمواریاں ......

مطلوب شرح ہیں۔

مثلاً دیکھئے کہ اگر ایک شخص ایک بیوی اور ایک لڑکا چھوڑ کر فوت ہوتا ہے تو شرعاً ایک حصہ بیوی کو اور سات حصے لڑکے کو ملیں گے۔ تو کیا یہ ناہمواری دور کر کے مال کو بیوی اور لڑکے میں نصف نصف تقسیم کرنا چاہیئے۔ اسی طرح تمام قوانین وراثت کو اٹھا کر دیکھئے کہ ناہمواریوں کو ختم کیا گیا ہے یا باقی رکھا گیا ہے۔ اگر خود ساختہ مساوات کا قانون ہی رائج کر دیا جائے۔ تو وراثت کا پورا علم اور قرآن مجید کی آیاتِ وراثت بیکار ہو کر رہ جائیں گی۔

(۲) زمانہ نبوت میں حضرت ابوہریرہؓ، صہیب رومیؓ بلال حبشیؓ۔ ابوذر غفاری اور حضرت عثمانؓ و عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی جائز املاک کا تفاوت کیا معاشی ناہمواریاں دور کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

زمانہ نبوت میں ایک طرف تو فاقوں پر فاقے اور دوسری طرف اموال و املاک کی بہتات موجود تھی۔ لیکن حضور علیہ السلام نے ناہمواریوں کو دور نہیں فرمایا۔

میرے نزدیک سوشلسٹوں کے اس نعرے سے کہ کمیونزم دنیا سے معاشی ناہمواریوں کو ختم کر کے مساوات پیدا کرتا ہے" مرعوب ہو کر جماعت اسلامی نے یہ دفعہ تجویز کی ہے۔

مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ کہ جماعت اسلامی نے تحدید کے لئے جس قاعدہ کا سہارا لیا ہے۔ یہ تحدید اس کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ذکر کیا ہے کہ غیر معمولی حالات میں ایسی غیر معمولی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں جو اسلام کے اصولوں سے متصادم نہ ہوتی ہوں۔ تحدید خواہ مستقل ہو یا عارضی صرف اسلامی قانونِ وراثت ہی سے نہیں، بلکہ متعدد دوسرے شرعی قوانین سے بھی متصادم ہے۔ یہ کہنا کہ مستقل تحدید تو قوانین اسلام سے متصادم ہے۔ لیکن عارضی نہیں، سراسر غلط و بے بنیاد ہے۔ کیونکہ اس عارضی زمانۂ تحدید میں کیا قانونِ وراثت اور دوسرے متعدد قوانین اسلام (جن سے تحدید جماعت اسلامی کے نزدیک بھی متصادم ہے) کو موقوف و معطل کر دیا جائے گا۔ یا کسی کو مرنے سے روک دیا جائے گا۔

اس عارضی سے جماعت اسلامی نے مختلف مقامات پر ٹھوکر کھائی ہے۔ اس عارضی کا کرشمہ تھا کہ جو عورت کو کل تک ووٹ دینے کی بھی مجاز نہ تھی، آج منصب صدارت پر فائز کرنا ضروری ہو گیا۔

کل تک جو جمہوریت شرک تھی۔ آج اتنی ضروری ہو گئی ہے کہ ہر اس جماعت سے اتحاد کیا جائے گا جو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی قائل بے شک نہ ہو۔ لیکن جمہوریت کی بحالی کی قائل ہو۔

میرے محترم! کیا جماعت اسلامی مسلمہ اصول شریعت کے خلاف عارضی کی ڈیٹ لگا کر جو جواز پیدا کر رہی ہے۔ اور شریعت کو موم کی ناک بنا رہی ہے۔ سوشلسٹوں کے ہاتھ تو مضبوط نہیں کر رہی۔ کیونکہ وہ بھی کل یہ کہیں گے کہ معاشی ناہمواریاں دور کرنے کے لئے ہم عارضی طور پر املاک کو قومی ملکیت میں لیتے ہیں۔ علماء کرام کو سوشلسٹ قرار دینے والے خود ہی غیر شعوری یا شعوری طور پر سوشلسٹوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں اور ان کے لئے شرعی ہتھیار مہیا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

اب میں آخر میں جمعیۃ کے منشور کی دفعہ مذکور کے ضمیمہ کو نقل کر کے فرق آپ کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔

ضمیمہ ۲ قرآن و سنت کی روشنی میں انفرادی ملکیت ثابت و محترم ہے۔ بشرطیکہ جائز ذرائع سے حاصل کی گئی ہو۔ لہذا اگر کوئی شخص جائز اور حلال طریقوں سے زمیندار یا کارخانہ دار بن چکا ہے، تو اسلامی حکومت اس کی املاک سے کوئی تعرض نہیں کرے گی۔ اور اس کے تمام تصرفات جائز اور صحیح قرار دیئے جائینگے۔ البتہ اگر اسلامی حکومت کسی وقت پورے غور و خوض و ارباب دیانت کے مشورے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایک شخص کی یہ جائز ملکیت اور اس میں اس کا تصرف مفاد عامہ کے خلاف اور ضرر عامہ کا باعث ہے تو اسلامی حکومت کو حق حاصل ہوگا کہ اس شخص کو اس کی ملکیت خاص کا مناسب معاوضہ دے کر خرید لے اور اس کو بیت المال کی ملک قرار دے لے۔ اور اس طرح اس کو مفاد عامہ میں منتقل کرے۔ حکومت اسلامی کو اس قسم کے اختیارات ضرورت کے موقعہ پر حاصل ہیں۔ شریعت مطہرہ میں اس کے نظائر موجود ہیں الخ

مکرمی! اختصار کے ارادے کے باوجود الدین النصیحہ کے پیش نظر عبارت طوالت اختیار کر گئی۔ امید واثق ہے کہ جناب والا! خالی الذہن ہو کر میری ان معروضات کو بغور مطالعہ فرمائیں گے۔ فقط والسلام!

(احقر الوری عبداللطیف ملتی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔ ضلع بہاولنگر)

جمعیۃ علماء اسلام کا سیاہ و سفید جھنڈا کیوں؟

لواءِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر تحقیقی نظر

——— (اظہر صدیقی)

عن موسیٰ بن عبیدۃ مولیٰ محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الی البراء بن عازب یسالہ من رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت سوداء مربعۃ من نمرۃ (احمد، ترمذی ابوداؤد)

(ترجمہ) محمد بن قاسم کے غلام موسیٰ بن عبیدہ کہتے ہیں

کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ صحابی کی خدمت میں یہ سوال پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کیسا تھا؟ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا "جو گوشہ چار رنگ کا سفید و سیاہ دھاریوں کا تھا۔ جیسے چیتے کی کھال ہوتی ہے"۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۲۲)

یہ روایت شریفہ مسند احمد بن حنبل، سنن ترمذی اور ابو داؤد، حدیث کی تین مشہور کتابوں میں آئی ہے۔ شارح مشکوٰۃ مولانا علی قاریؒ حدیث کے لفظ "نمرۃ" کی تشریح فرماتے ہیں

وھی بردۃ فیھا تخطیط سواد و بیاض کلون النمر الحیوان المشہور (مرقات)

یعنی نمرۃ وہ چادر کہلاتی ہے جس میں سیاہ اور سفید دھاریاں ہوں، جیسا کہ چیتے میں۔ جو ایک مشہور جانور ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی دوسری شرح طیبی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جھنڈے کا نام عقاب تھا (یعنی شاہین) نیز لغوی تحقیق کے سلسلہ میں بحوالہ تورپشتی فرماتے ہیں کہ رایۃ امیر کی شہسوار جماعت کی علامت ہوتا ہے کہ جس طرف علم بردار گھومتا ہے۔ تمام لشکر اسی طرف گھوم جاتا ہے۔

سبحان اللہ! مذکورہ بیان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہادری اور دلیری کے اوصاف حمیدہ کی کیسی جھلک نمایاں ہوتی ہے کہ جھنڈے کو چیتے کے رنگ میں بہادری و دلیری کا نشان قرار دیا۔ یعنی مسلمان اعدا اسلام پر چیتے کی طرح جھپٹتا ہے۔ اور عقاب نام تجویز فرما کر مومن کی بلند پروازی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے

تندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

بعض روایات میں آیا ہے کہ آپ کا جھنڈا کالا تھا، بعض میں ہے کہ سفید تھا۔ ان روایتوں میں آیا ہے کہ آپ کا جھنڈا کالا تھا۔ بعض میں ہے کہ سفید تھا۔ ان روایتوں میں ملا علی قاری تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قال ابن الملک ای ما غالب لونہ اسود بحیث یُری من البعید اسود، لا انہ خالص السوداء (مرقات)

یعنی ابن الملک نے فرمایا کہ سیاہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سیاہ رنگ کی دھاریاں دور سے ایسی نظر آتی تھیں۔ گویا کل سیاہ ہے۔ لیکن یہ مطلب نہیں کہ وہ جھنڈا کل سیاہ تھا۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ جھنڈے کی دو قسمیں تھیں ایک بڑا جھنڈا۔ اس کو رایۃ فرمایا گیا ہے۔ یہ چیتک کالی اور سفید دھاریوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ لیکن ایک اور قسم ہوتی ہے۔ چھوٹا جھنڈا، جو فوج کے ایک دستہ کو دیا جاتا ہے اس کو عربی میں علَم کہتے ہیں۔ ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم سفید تھا۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے وقت سفید جھنڈا لہرا رہا تھا۔

اس مختصر مضمون سے واضح ہو جانا چاہیئے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنی جمعیۃ کا جھنڈا سفید و سیاہ پٹیوں والا اختیار کیا ہے۔ جو احترام سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور پاکیزہ مذاق کی ایک نمایاں علامت ہے۔ لیکن مولانا احتشام الحق فرماتے ہیں کہ یہ کانگریس کے اس کٹر فرقہ کی علامت ہے۔ جس نے اب تک پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا۔ بزعم خویش مولانا نے نمائندہ مشرق کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ یہ جھنڈا انتہائی خطرناک بغاوت کا حامل ہے۔ اس لئے ان کی نظروں میں یہ قابل نفرت ہے۔ کیا فرماتے ہیں مفتیانِ شرع متین بیچ اس مسئلے کے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شعار و طریقہ سے نفرت کا اظہار کرے تو وہ کس سلوک کا مستحق ہو جاتا ہے یا اسے اپنی بے بصری پر ندامت ہونی چاہیئے؟ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

فرمایا مولانا احتشام الحق تھانوی نے

—— (حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب فیصل آبادی)

۱۲۔ اپریل ۱۹۷۰ء کے مشرق لاہور میں مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے جی بھر کر جمعیۃ علماء اسلام کو بے بنیاد الزامات اور بے سروپا کہانیوں سے نوازا ہے۔ یوں تو وہ پہلے ہی سے علماء حق کو بدنام کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ مگر جب سے ان کی جمعیۃ کا مودودی جماعت سے قرب ہوا ہے۔ وہ کچھ زیادہ ہی بوکھلائے ہوئے ہیں۔ جب ان کو اس پر ٹوکا جاتا ہے تو وہ اپنی صفائی میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا شروع کر دیتے ہیں اور نجی محفلوں میں مختلف افراد کو اکابرین جمعیۃ سے صلح کرانے کی درخواستیں بھی پیش کرتے رہتے ہیں۔

مخلص اور صلح پسند احباب کے سامنے مولانا کی ملک بھر کی گفتگوئیں اور جمعیۃ کے بارہ میں ان کی افسوسناک روش تو ہوتی نہیں اس لئے وہ یک طرفہ باتیں سننے کے بعد بہت سی امیدیں اور آرزوئیں لئے "پیغام صلح" کی نوید لاتے ہیں۔ مگر ان کو نہیں معلوم کہ مولانا احتشام الحق شاید اب اس حد تک تجاوز کر گئے ہیں کہ جمعیۃ کے خلاف جھوٹ بولنا بھی ان کے ہاں کوئی عیب نہیں رہا۔ چنانچہ مشرق کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ (جمعیۃ علماء اسلام سے) اختلاف کی بنیاد صرف یہ ہے کہ اس گروہ نے ملک کی تمام اشتراکی تنظیموں کے ساتھ سیاسی سمجھوتے اور ساز باز کر رکھی ہے اور عملاً کمیونسٹوں کے ساتھی بن گئے ہیں۔ مثال کے طور پر ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حالیہ کسان ریلی میں ملک کی تمام کمیونسٹ جماعتیں نہ صرف یہ کہ جمع ہوئیں بلکہ انہوں نے دل کھول کر اشتراکیت کا پرچار کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کا اشتراکیت نواز گروہ بھی اپنے تئیں کمیونسٹوں کو راہ راست پر لانے کے زعم میں ان کے سرخ ناچ میں برابر کا شریک تھا۔

یہ مولانا احتشام الحق کا ارشاد گرامی ہے۔ اسے بار بار پڑھئے اور سر دھنیئے۔ یہ کسی سوشلسٹ یا کمیونسٹ یا اشتراکیت نواز کا سفید جھوٹ نہیں ہے بلکہ بزعم خویش شیخ الاسلام مولانا احتشام الحق تھانوی کا ایک مختصر سا دروغ ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

—— جمعیۃ نے ملک کی تمام اشتراکی جماعتوں سے سمجھوتے کر لئے ہیں۔
—— جمعیۃ عملاً کمیونسٹوں کی ساتھی ہو گئی ہے۔
—— ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمعیۃ اشتراکیوں کے سرخ ناچ میں شریک رہی۔

اب تینوں الزامات کا جائزہ لینا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کہاں تک ان میں ملوث ہے اور مولانا احتشام الحق کہاں تک سچ فرماتے ہیں

کسی سیاسی جماعت سے کوئی سیاسی معاہدہ اسلام کے کیوں خلاف ہے اور اسلام نے اس کی کس حد تک اجازت دی ہے۔ اس بحث کو چھیڑے بغیر کیا مولانا اپنے اس دعوے کو ثابت کر سکتے ہیں کہ جمعیۃ نے تمام اشتراکی جماعتوں سے معاہدے کر لئے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں جن پارٹیوں پر سوشلسٹ یا کمیونسٹ ہونے کا ڈھنڈورا مودودی جماعت اور مولانا احتشام الحق پیٹ رہے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) نیپ بھاشانی گروپ (۲) نیپ ولی خاں گروپ (۳) پیپلز پارٹی۔

ان تینوں جماعتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی جمعیۃ نے کوئی معاہدہ کیا ہو، تو اس کو آشکارا کیا جائے، اور بتایا جائے کہ جمعیۃ کے کس رہنما نے کس مقام پر ان جماعتوں کے سربراہوں سے معاہدے کئے۔ معاہدے کوئی خفیہ چیز تو ہوتے نہیں اور نہ ہی ان کو آسانی سے چھپایا جا سکتا ہے اس لئے مولانا احتشام الحق صاحب میں اگر ذرہ برابر بھی صداقت ہے تو وہ بتلائیں کہ جمعیۃ نے ملک کی کن تمام اشتراکی

جماعتوں سے معاہدے کئے ہیں۔ اگر وہ نہ بتلا سکے اور یقیناً نہیں بتلا سکیں گے۔ تو انہیں اور ان کے حاشیہ نشینوں کو کان کھول کر سن لینا چاہیئے۔ کہ جب آپ کے شیخ الاسلام کی صداقت کا یہ حال ہے تو دوسروں کی تو بات ہی کیا ہے۔

ایک لیبر پارٹی سے معاہدہ ہوا ہے تو وہ بھی جمعیۃ کے منشور کی روشنی میں اور لیبر پارٹی کی اس یقین دہانی پر کہ ہم اسلامی منشور کے نفاذ کے لئے اپنی تمامتر مساعی جمعیۃ کے لئے وقف کرتے ہیں

مولانا محترم! لیبر پارٹی نے تو اعلان کر دیا ہے کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کے مطابق جو خالصتاً اسلامی ہے ملک کے تمام مسائل کا حل چاہتے ہیں۔ آپ بھی سرمایہ داروں سے فوراً اعلان کرا دیں کہ ہم بھی اپنا ناجائز ذرائع سے کمایا ہوا سرمایہ اس ملک کے غریب عوام کے سپرد کرتے ہیں۔ اور آج کے بعد ہم اپنے مال کی تمام زکوٰۃ علماء کے منشور کے مطابق ادا کرینگے۔

اسی طرح جماعت مودودی سے بھی اعلان کرا لیجئے کہ مودودی صاحب نے اپنے لٹریچر میں جو اسلام اور فرزندان اسلام کی توہین کی ہے اس سے تائب ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ پر جو بہتان تراشی کی ہے اس سے توبہ کرتے ہیں حضرت عثمان غنیؓ، علی المرتضیٰؓ اور امیر معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جس قسم کی ناروا الزام تراشیاں کی ہیں۔ ان کی معافی مانگتے ہیں۔

مودودی جماعت کے سٹیج پر تقریریں کرنے کا سلسلہ جو آپ نے شروع کر رکھا ہے۔ اکابر کے کس طبقے نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ کیا حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، ... کہ مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی نے مودودی کو ملحد و گمراہ قرار نہیں دیا۔ اور آپ نے ان سے راہ و رسم پیدا کر کے جو تقریروں کا شوق پورا کرنے کے لئے دورے شروع کر رکھے ہیں۔ اس سے الحاد اور صحابہؓ دشمن لوگوں کی کھلی تائید نہیں ہو رہی آپ کی اس روش سے جو ہزاروں افراد گمراہ ہو چکے۔ ان کی ذمہ داری آپ پر عائد ہوگی یا نہیں؟

سید محمد دہلوی جو مشہور تبرا باز رافضی ہے اس کے گھٹنا سے گھٹنا ملا کر بیٹھنا یہ کہاں کی اسلام پسندی اور حب اصحاب رسول کی دلیل ہے۔ قادیانیوں کے نکاح پڑھانے کس شریعت نے روا رکھے ہیں۔ کیا اس سے آپ کے اسلام کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا؟

ایوب کو ٹنڈوالٰہیار کے دینی مدرسہ میں بلا کر اور اس کے ہاتھوں سے حدیث کی سندیں تقسیم کرا کر اور اس کے بازو پر امام ضامن باندھنے سے علماء اور اہل علم کو آپ نے جس طرح رسوا کیا۔ اس کی آپ کو اسلام نے کب اجازت دی تھی؟ آپ نے جو ہوائی فائرنگ کی ہے۔ اس کا ثبوت آپ کو اب دینا ہوگا۔ آپ دیوبندی بزرگوں کا کوئی بورڈ تجویز کر لیں۔ اس کے سامنے اکابرین جمعیۃ کے خلاف تمام اشتراکی جماعتوں کے ساتھ معاہدے کو ثابت کریں۔ پھر جو سزا وہ تجویز کریں، ہمیں قبول۔ ورنہ عدم ثبوت کی صورت میں اپنی سفید کذب بیانی کی سزا اپنے لئے تجویز فرمائیں۔

آپ کا دوسرا الزام یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کمیونسٹوں کی ساتھی ہوگئی۔ آپ کمیونسٹ کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ جو خدا کا رسول کا مذہب کا دین کا کھلے بندوں انکار کریں اور مذاق اڑائیں۔

کیا جمعیۃ کے اکابر اور ارکان، ورکر اور لاکھوں ہمدرد خدا و رسول کا عملاً مذاق اڑاتے ہیں۔ اور وہ اسلام کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ذرا کھل کر بیان کریں۔ تاکہ آپ کی حق گوئی کا امتحان ہو سکے۔ کیا حضرت مولانا عبدالہادی صاحب دین پوری، حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلوی، حضرت مولانا دان محمد صاحب اور ہزاروں علماء اور کروڑوں ان کے متوسلین عملاً کمیونسٹ ہو گئے ہیں۔ آپ نے یہ الزام لگاتے وقت سوچ بھی لیا تھا؟ اگر جرأت ہے تو پھر ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگایئے۔ اور انہیں بھی اسلام کے دائرۂ رحمت سے خارج کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ نے تحریک پاکستان کے لئے نمایاں کام کیا۔ لیکن آپ کے کردار کو جب پاکستان میں دیکھا جاتا ہے تو آپ ایک بت جامد کی طرح چپ سادھے بیٹھے رہے جبکہ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر و کارکنان اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے بھرپور کوشش کرتے رہے۔ کیا اس کا نتیجہ یوں نہیں نکالا جا سکتا کہ آپ کی اس بے حسی سے عملاً اسلامی نظام کے نفاذ میں روڑے اٹکانے والوں کو فائدہ پہنچایا اور آپ عملاً ان کے ساتھی بنے رہے۔

ایوب خاں نے اسلام اور شعائر اسلام کو دھندلانے (مٹانے) جو مٹانے کی کوششیں کیں۔ کیا آپ نے اس کی عملاً حمایت کی اور ملک بھر میں کوئی تحریک اس کے خلاف نہ اٹھائی۔ جب علماء، طلباء، وکلاء اور پاکستانی عوام بیدار ہو گئے۔ اور آپ نے ایوب خاں کی ساکھ کو ختم ہوتے دیکھا۔ تو شہیدوں میں نام لکھانے کے لئے آپ بھی عوامی تحریک میں شامل ہو گئے اس سے پہلے آپ امام ضامن باندھتے رہے اور ایوب خاں کو ٹنڈوالٰہیار کے مدرسہ میں بلا کر امیر المومنین کے لقب سے پکارتے رہے۔ کیا اس طرح آپ نے عملاً ایک اسلام دشمن اور آمر مطلق کی ابتداء سے ہی ہمنوائی نہیں فرمائی اور اس طرح آپ اسلامی نظام کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط نہیں کرتے رہے؟

آپ نے تیسرا الزام جمعیۃ پر عائد کرتے ہوئے تو اخلاق کی تمام حدود کو پامال کر دیا ہے۔ آپ جس وقت یہ فرما رہے ہوں گے کہ جمعیۃ کا یہ گروہ ٹوبہ کانفرنس میں کمیونسٹوں کے سرخ ناچ میں برابر کا شریک رہا، تو آپ کے ضمیر نے یقیناً آپ کو ملامت کی ہوگی۔

مولانا! آپ میں اگر ذرہ برابر بھی خوف خدا ہے تو بتلایئے۔ جمعیۃ کے اکابر میں کون بزرگ ٹوبہ تشریف لے گئے تھے۔ حضرت مولانا درخواستی، حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا ہزاروی و دیگر اکابرین جمعیۃ کے وہ کون سے افراد تھے جو اس ناچ میں شریک رہے۔ آپ ان ناموں کی نشاندہی نہیں کر سکے۔ اگر آپ نشاندہی نہیں کر سکتے۔ اور تا قیامت نہیں کر سکتے۔ تو آپ کو مردانہ وار سے اس سفید جھوٹ کی اللہ تعالیٰ اور اکابر جمعیۃ سے معافی مانگنا چاہیئے۔

اس طرح کی من گھڑت کہانیوں سے آپ امریکی سامراج اور یہودی طاقتوں کو خوش کر سکتے ہیں۔ یا ملک کے سرمایہ دار اور مودودی پارٹی کا حق دوستی ادا کر سکتے ہیں۔ شاید علماء حق کو بدنام کرنا اور ان کے خلاف جھوٹی روائتیں تراشنا بھی آپ کے منشور کا حصہ ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اجلاس میں اگر شرکت کرنا کفر کے مترادف تھا تو آپ کھل کر صاحبزادہ محمود شاہ گجراتی پر کفر کا فتویٰ کیوں نہیں لگاتے جو بریلوی مکتب فکر کے رہنما ہیں۔ اور خاکسار رہنما حبیب اللہ سعدی کی طرف کو کے فتوے کا رخ کیوں نہیں کرتے۔ جنہوں نے علانیہ ٹوبہ کانفرنس میں شرکت کی۔

جھوٹے افسانے تراش کر اور جھوٹ گھڑنے والوں کا ساتھ دے کر آپ جس طرح جمعیۃ علماء اسلام کی ساکھ خراب کرنے کے درپے ہیں۔ کاش خدا کے سامنے اس کی جوابدہی کا ذرا سا بھی احساس آپ کو ہوتا۔

بل ماہ اپریل بھیجے جا رہے ہیں
بل ملتے ہی فوراً ادائیگی کی جاتے؟

آئندہ الیکشن میں جمعیۃ علماء اسلام بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کریگی

مشرقی پاکستان میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام اور جلسۂ عام

رشید پور، ہمزہ پور، سلہٹ۔ مدرسہ نورالعلوم عالیہ رشید پور ہمزہ پور میں زیر صدارت بانی مدرسہ الحاج حضرت مولانا قاری اکرم علی صاحب دامت برکاتہم منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا کبیر احمد صاحب مدظلہ نے پاکستان کے موجودہ سیاسی حالات پر روشنی ڈالی اور مندرجہ ذیل اراکین منتخب فرما کر جمعیۃ طلباء اسلام ...... کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔

امیر	مولانا یونس احمد صاحب نوری
نائب امیر	حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب
"	سمیر الدین صاحب
ناظم اعلیٰ	حافظ عزیز الرحمٰن خندکار
نائب ناظم	مولوی قلندر علی
ناظم دفتر	مولانا عبدالسلام رشیدی
ناظم نشرواشاعت	مولوی غلام اعظم خان
ناظم مالیات	مولوی طاہر علی اور دس ممبران

بنائے گئے۔ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

رشید پور، ہمزہ پور

میدان مدرسہ میں جمعیۃ کی طرف سے زیر صدارت حضرت مولانا یونس احمد صاحب نوری ایک عظیم جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا حافظ عزیز الرحمٰن خندکار نے کثیر تعداد مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اکابرین کے خون کی بدولت حاصل کردہ پاکستان میں جب تک اسلامی قوانین کو نافذ نہ کیا گیا۔ تب تک ہم جدوجہد جاری رکھیں گے۔

مولانا عبدالسلام رشیدی نے اپنی تقریر میں جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان کی سیاسی جماعتوں میں سے حق گو اور اسلامی قوانین نافذ کرنے والی صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ موصوف نے عرب کے موجودہ حالات پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کو چاہیئے کہ اسرائیل کے ساتھ مقابلہ کے لئے فوج کو سامان مہیا کرانے کی ابتدا کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ گول میز کانفرنس میں

(مولانا شمس الدین قاسمی)

مومن شاہی۔ ۱۰ اپریل۔ آج مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا شمس الدین قاسمی نے مومن شاہی کے مقام بالی پاڑہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی دوسری سیاسی جماعتوں سے کسی طرح پیچھے نہیں ہے۔ اس وقت اگر پاکستانی مسلمانوں نے جمعیۃ کا ساتھ دے کر اس کو آگے نہ بڑھایا تو اسلامی نظام قائم ہونے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا۔

انہوں نے فرمایا کہ آئندہ الیکشن میں جمعیۃ اکثریت سے کامیابی حاصل کرے گی۔ اس وقت پاکستانی مسلمانوں کو صرف قرآن و سنت کے آئین کی متفقہ آواز اٹھانا چاہیئے۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ہم لوگ زیادہ تنخواہ داروں کی تنخواہ گھٹا کر اور کم تنخواہ پانے والوں کی تنخواہ بڑھا کر تنخواہ کے اسکیل ایک یا پانچ میں لائیں گے تاکہ کسی کو فراوانی اور کسی کو تنگدستی میں رہنا نہ پڑے۔

انہوں نے کہا کہ ہم کسی کی جائز جائداد چھیننا نہیں چاہتے لیکن کسی کا حرام مال نہیں چھوڑیں گے۔ سود، جوا، سٹہ، چور بازاری، ظلم وغیرہ حرام کمائی سے دولت جمع کرنے والوں کو ہم یہ سب دولت حقداروں کو واپس کرنے کے لئے چھین لیں گے۔ وہ بھی سب مال واپس کرنے کے لئے تیار رہیں

انہوں نے کہا کہ اسلام حلال مال پر ہاتھ نہیں لگاتا صرف زکوٰۃ اور ضروری ٹیکس عائد کرتا ہے۔

۱۲ اپریل مومن شاہی دگناسہ میں ایک عظیم الشان اجلاس میں انہوں نے تقریر کی۔ مولانا محی الدین خان۔ مولانا منظور الحق، مولانا قاری محمد زکریا وغیرہ لیڈران جمعیۃ نے بھی تقریر فرمائی اور جمعیۃ کا موقف واضح کیا۔

(محمد عبدالحی فرقانی
ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان ڈھاکہ)

جبکہ مفتی محمود صاحب نے اسلامی دعوے کو پیش کیا تو امریکی سامراج کے ایجنٹ مودودی اور چوہدری محمد علی وغیرہ کسی نے تائید نہیں کی۔

موصوف نے بیان کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد یہی ہے کہ پاکستان میں نظام اسلام نافذ کرنا اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے دشمن یہود و نصاریٰ کے ساتھ مقابلہ کرنا اور بیت المقدس کو آزاد۔ ہم دنیا کے اسی کروڑ مسلمان اگر سب مل کر اسرائیل کی طرف پیشاب کریں تو اسرائیلی پیشاب کے اوپر بہہ جائیں گے۔

حضرت مولانا تاج اسلام نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام نے جس منشور کو تیار کیا۔ اس میں طلباء اور عوام کے جائز حقوق کی طرف توجہ دی گئی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو جمعیۃ علماء اسلام کے سایہ تلے جمع ہو جانا چاہیئے

حضرت صدر محترم نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی سے انتہائی زندگی تک سیاست کی ہر شق موجود ہے۔ جلسے میں دیامیر دارالقرآن مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالخالق صاحب کی وفات پر گہری رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہشت جوار رحمت میں جگہ دے آمین! اجلاس کا خاتمہ دعا پر ہوا۔

(محمد غلام اعظم خان مدرسہ نورالعلوم رشید پور ہمزہ پور پوسٹ بالاگنج سلہٹ مشرقی پاکستان)

مٹھہ ٹوانہ

جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ میں بروز جمعہ ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کی دو نشستیں رکھی گئیں تھیں۔ پہلی نشست قبل از نماز جمعہ تھی۔ جس میں حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی سرگودھا ڈویژن نے تقریر فرمائی اور خطبہ جمعہ بھی دیا۔ دوسری نشست بعد نماز عشاء شروع ہوئی جس کی صدارت جمعیۃ کے مقامی امیر و خطیب حضرت مولانا علی محمد صاحب نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز مقامی جمعیۃ کے رکن حافظ فضل کریم کی تلاوت سے ہوا اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مقامی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے سرگرم رکن جناب مولوی محمد نقی صاحب نے انجام دیئے۔

دوسری نشست میں حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب امیر جمعیۃ سلانوالی اور حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ سرگودھا ڈویژن نے خطاب کیا۔ جلسہ میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مٹھہ ٹوانہ شہر میں سینما کی اجازت کے پرزور مذمت کرتا ہے۔

شہر کو سیم سے نجات دلائی جائے جو سالہا سال سے ہمارے شہر میں پھیل رہی ہے

بقیہ — آئین شریعت کانفرنس

(۲) جناب شیخ عبدالمجید صاحب (۳) جناب چوہدری محمد ریاض صاحب (۴) مولانا حمید الرحمٰن صاحب (۵) جناب عبدالرحمٰن صاحب (۶) جناب محمد نذیر صاحب (۷) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب (۸) قاری عبدالحمید صاحب (۹) نذیر احمد صاحب سیال (۱۰) جناب محمد صدیق صاحب (۱۱) مولانا حافظ نذیر احمد صاحب (۱۲) مولانا محمد اکرم صاحب (۱۳) جناب حکیم محمد انور صاحب (۱۴) حکیم اعظم بیگ صاحب

کانفرنس کے لئے نشر و اشاعت کمیٹی بنا دی گئی ہے صدر کمیٹی جناب مولانا مجاہد الحسینی صاحب ایڈیٹر خدام الدین ہوں گے۔ ارکان کمیٹی درج ذیل حضرات ہیں:-

(۱) جناب مرزا غلام نبی جانباز صاحب (ایڈیٹر ماہنامہ تبصرہ لاہور)
(۲) حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری سب ایڈیٹر ترجمان اسلام لاہور
(۳) جناب رحمت علی صاحب۔
(۴) جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب
(۵) مولانا حبیب الرحمٰن صاحب
(۶) جناب محمد شریف صاحب قصوری
(۷) مولانا غلام اکبر صاحب
(۸) مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

انکشافات

فرقہ مودودیت کے رد میں لاجواب کتاب جو عرصہ سے نایاب تھی۔ پھر چھپ گئی ہے۔ قیمت ۵۰/۲
ملنے کا پتہ:- معرفت دفتر ترجمان اسلام لاہور۔

بقیہ تشکیلات

گوٹھ نیاو خان مہور تعلقہ سکرنڈ

۱	امیر	جناب میر محمد خان صاحب
۲	ناظم اعلیٰ	نیاو خان صاحب
۳	ناظم	مولانا عبدالمومن صاحب
۴	خزانچی	حاجی محمد بچل صاحب

ممبران

۱:- فیض محمد صاحب
۲:- محمد اچر صاحب
۳:- محمد اسحاق صاحب
۴:- مولانا محمد سومر صاحب
۵:- محمد صالح صاحب
۶:- محمد ہاشم صاحب
۷:- غلام محمد صاحب
(۸):- غلام حسین صاحب
۹:- نور محمد صاحب
۱۰:- عبدالرشید صاحب
۱۱:- محمد حسن صاحب

المرسل:- احمد خان ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام سکرنڈ!

آئین شریعت کانفرنس کی تاریخیں

۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ ، جون ۱۹۷۰ء
مطابق
۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ
ایام
جمعہ، ہفتہ، اتوار
مقام
بیرون دہلی دروازہ موچی دروازہ لاہور!

نائب امیر:-	حافظ رسول بخش صاحب
ناظم اعلیٰ:-	حافظ محمد جمیل صاحب
نائب ناظم:-	ملک محمد اقبال صاحب
ناظم نشر و اشاعت:-	ملک مولانا بخش صاحب
نائب:-	حافظ مبارک صاحب
سردار اعظم:-	حاجی محمد بشیر صاحب خزینہ
خازن	محمد اجمل صاحب

نواں شہر تھانہ داجل ڈیرہ غازیخاں!

۲۶ اپریل بعد نماز فجر علاقہ کے لوگوں کا اجتماع مولانا غلام حیدر خطیب جامع مسجد کی قیام گاہ پر زیر صدارت سید رحیم بخش شاہ ہوا اور جمعیت علماء اسلام کی تشکیل کی گئی۔

امیر — مولانا غلام حیدر خطیب جامع مسجد نواں شہر

روہڑی!

(۱)	امیر اعلیٰ:-	مولانا عبدالغفور صاحب
(۲)	نائب امیر:-	صوفی خدا بخش صاحب
(۳)	ناظم اعلیٰ	فیروز الدین صاحب
(۴)	خزانچی	میاں نبی بخش صاحب

جمعیت طلباء اسلام پاکستان

مستقبل کے معمار نونہالانِ ملت میدانِ عمل میں !

نے شرکت کی اجلاس سے جناب عبدالحفیظ سے خطاب کیا اور جمعیت کے قیام کے اسباب پر مفصل روشنی ڈالی جناب محمد ایوب نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔ بعد میں انتخاب ہوا۔

۱	سرپرست	عبدالحفیظ
۲	صدر	خلیل احمد
۳	نائب صدر	محمد عارف
۴	جنرل سیکرٹری	خالد حکیم قریشی
۵	سیکرٹری	راجہ لیاقت علی
۶	خازن	محمد طیب

مختلف مقامات پر تشکیلات !

مشرقی پاکستان

صدر	عبدالحمید صاحب مومن شاہی
نائب صدر	محمد ابراہیم صاحب
ناظم اعلیٰ	عبدالباطن صاحب فرید پوری
ناظم	شمس الحق صاحب " "
ناظم نشریات	محی الدین صاحب " "

ہارون آباد !

صدر	محمد اقبال سیکنڈ ایئر
نائب صدر	اختر علی طاہر فسٹ ایئر
ناظم عمومی	فضیلت عباس سیکنڈ ایئر
ناظم	محمد اسلم ساجد " "
خازن	عبدالرؤف تھرڈ ایئر
ناظم نشریات	محمد اشرف فسٹ ایئر

باغ چنہ (صوبہ سندھ)

صدر غلام رسول نائب صدر محمد حسن
ناظم اعلیٰ عبدالحلیم صاحب ناظم نشریات عبدالرحیم
خازن عبدالصمد

شکارپور !

صدر	جمیل احمد
نائب صدر	ابوبکر
جنرل سیکرٹری	عزیز اللہ
جوائنٹ سیکرٹری	دیدار احمد
ناظم نشر و اشاعت	توفیق الرحمٰن
خازن	زبیر احمد

رحیم یار خان میں جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے مفتی محمود صاحب کو عصرانہ

۷ اگو دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع رحیم یار خان میں ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ ۱۰ کو مفتی محمود صاحب کو عصرانہ دیا جائے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق مفتی صاحب ٹھیک پانچ بجے دفتر میں تشریف لائے دفتر میں کالجوں اسکولوں اور دینی مدارس کے طلباء کی کافی تعداد نے شرکت کی۔ محمد یوسف لغاری نے مفتی صاحب کو سپاسنامہ پیش کیا اس کے مفتی صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس اور کالجوں کے طلباء میں جو خلیج انگریز نے ڈال دی تھی جس کی وجہ سے دینی مدارس اور کالجوں کے طلباء آج تک آپس میں نہیں مل سکے اب انگریز کے جانے کے بعد یہ افتراق ختم ہو گیا ہے۔ اور جمعیت طلباء اسلام نے باہم اشتراک کی قابلِ قدر روایت قائم کر دی ہے۔ آپ نے طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہا کہ طلباء میں اسلامی نظام حیات رائج کروانے کا جو جذبہ ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ بار آور ہو کر رہے گا انہوں نے طلباء سے فرمایا کہ وہ اپنے کام میں استقلال اور جرأت سے کام لیں۔

مشرقی پاکستان میں طلباء کا اجتماع

ڈھاکہ ۱۵ر اپریل ؛۔ مدرسہ دار العلوم مدنیہ میں طلباء کا ایک اجتماع ہوا جس کی صدارت جناب عبدالمجید صاحب نے کی ہے۔ اس اجلاس میں مشرقی پاکستان کے اکثر ضلعوں کے مندوبین نے شرکت کی۔ اجلاس کی کاروائی کلام پاک سے شروع ہوئی۔ ان کے بعد جناب عین الاسلام نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جماعت طلباء میں اسلامی جذبہ احیا کرنا چاہتی ہے۔

طلباء کی اس جماعت میں یہ خصوصیت ہے کہ اس میں دینی مدارس کالج یونیورسٹی اور اسکولوں کے طلباء شامل ہیں۔ آپ نے طلباء کو یہ مشورہ دیا کہ وہ قوم اور ملک کی خدمت کے لیے میدان عمل میں آجائیں !

ماہانہ مجلس مذاکرہ :۔

جمعیت طلباء اسلام حلقہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۳ مئی ۱۹۷۰ء بروز اتوار صدر دفتر واقع ۵۶ میکلوڈ روڈ میں ۱۰ بجے صبح ماہانہ مجلس مذاکرہ منعقد ہوگی۔

پروگرام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی درس قرآن سے مجلس مذاکرہ کا افتتاح فرمائیں گے۔ صدارت حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب بھی شرکت فرمائیں گے۔ طلباء کو رہنما تقاریر فرمائیں گے۔ تمام طلباء سے شرکت کی درخواست ہے۔ ناظم نشر و اشاعت

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

صادق آباد :۔

گذشتہ دنوں یہاں پر جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ شہر کا اجلاس منعقد ہوا جس میں کافی تعداد میں سکول کالج دینی اداروں کے طلباء نے شرکت کی اور کافی طلباء کی تعداد نے جمعیت طلباء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد عہدیدار چنے گئے۔

صدر	عبدالستار صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد نواز صاحب
خازن	جناب ثناء اللہ صاحب

ہفتہ وار اجلاس ہر سوموار کو بعد نماز عصر ہوا کرے گا۔

خازن	عبداللطیف صاحب
ناظم دفتر	امیر الدین صاحب

محمد محی الدین فرید پوری ناظم نشر و اشاعت جمعیت طلباء اسلام مشرقی پاکستان۔

طورو ضلع مردان

صدر	قاضی عزیز الرحمٰن صاحب
نائب صدر	محمد عبداللہ صاحب
ناظم عمومی	نور الحق صاحب
ناظم	پزیر گل صاحب
خازن	حبیب الرحمٰن
ناظم نشر و اشاعت	عبدالحمید صاحب

گورنمنٹ ڈگری کالج راولپنڈی

۱۹ر اپریل گورنمنٹ ڈگری کالج میں طلباء اسلام کا ایک اجلاس ہوا جس میں کثیر تعداد طلباء

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جِدّوجُہد

اور مودودی صاحب

گذشتہ سے پیوستہ قسط نمبر (۵)

مولانا بشیر احمد صاحب حامد حصاروی مہتمم جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان

تو ضروری تھا کہ اس پر پوری احتیاط سے قائم رہتے اور ادنیٰ انحراف کو ان لوگوں کے برابر کا گناہ باور کرتے جو لوگ موصوف کے ساختہ معیار پر پورے نہ اترنے کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں اور اگر کسی مرحلہ پر یہ ثابت ہو جاتا رہا کہ موقف کا فلاں حصہ غیر صحیح اور غیر تحقیق شدہ صراطِ مستقیم سے ہٹا ہوا ہے۔ تو اخلاقی جرأت، علمی دیانت، اور ایمانداری وخلوص کا ثبوت دیتے ہوئے اس غلط رائے یا عقیدے سے برملا رجوع کرنا چاہیئے تھا .... **لیکن موصوفِ محترم** نے یہ سید ھا راستہ اختیار نہیں کیا۔ بلکہ ایسی روش کو اپنایا جو باعث تعجب بھی ہے اور لائق افسوس بھی۔

وہ یہ کہ قدم قدم پر اپنی ہی وضع کردہ قدروں اور اپنے ہی قرار دادہ معیار کو پاؤں تلے روندتے بھی جاتے ہیں۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ تلقین وتبلیغ بھی انہی کی جاری رہتی ہے۔

حیرت ہوتی ہے کہ ایک طرف قول وعمل کے تضاد کو ہی ام الامراض قرار دے کر اس کے خلاف علم جہاد بلند ہوتا ہے اور دوسری طرف خود اپنے ہاں اسی ام الامراض کو تمین سے ضرب دے کر بڑے ذوق وشوق بلکہ کامیابی کے واحد نسخے کے طور اپنا لیا جاتا ہے۔

یعنی ایک تو قول اور عمل کا تضاد جو اوروں کے ہاں بھی پہلے سے موجود تھا۔ دوسری اس کی جدید قسم یہ ہے کہ عمل اور عمل کا باہم تضاد۔ ایسے ہی ایک اور قسم بھی کہیں سے ڈھونڈ نکالی گئی۔ یعنی قول اور قول کا باہم تضاد!

تضاد کی مؤخر الذکر دونوں قسمیں موصوف محترم اور آپ کی جماعت اسلامی سے باہر بہت کمیاب ہے۔

البتہ اس سے پہلے غلام احمد قادیانی ایک ایسا شخص ہے جس نے موصوفِ محترم سے قبل اس تضاد کی طرح ڈالی اور اسے پوری فراخ دلی سے استعمال کیا ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ مرزا آنجہانی نے اس حربے کو نہایت بھونڈے طریقے سے استعمال کیا جس سے گھن آتی ہے۔ اس کے برعکس موصوف محترم نے اس تضاد کو جس باوقار طریقے سے نبایا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔

ع یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

کہاں سے چلے اور کہاں پہنچے؟

یہ ایک طویل داستان ہے کہ موصوف محترم کہاں سے چلے اور زقند در زقند آگے بڑھتے آتے اور کہاں پہنچے یہ صحبت ان تمام تفصیلات کی متحمل نہیں۔ مدعا واضح کرنے کے لیے شروع اور آخر کی چند مثالوں پر اکتفا کروں گا۔

مقصد یہ دکھانا ہے کہ تب سے اب تک موقف کہاں سے کہاں تک جا پہنچا لیکن دعویٰ وہی ہے۔

سب سے پہلے موصوف کے نزدیک اسلام کا مفہوم سمجھ لیں فرماتے ہیں:۔

"دراصل دین کا لفظ قریب قریب وہی معنیٰ رکھتا ہے جو زمانہ حال میں "اسٹیٹ" کے معنیٰ ہیں۔ لوگوں کا کسی بالاتر اقتدار کو تسلیم کر کے اس کی اطاعت کرنا یہ "اسٹیٹ" ہے یہی دین کا مفہوم بھی ہے" کشمکش سوم ص۱۵۲

"پس درحقیقت اللہ کا رسول اپنے بھیجنے والے کی طرف سے ایسے اسٹیٹ کا نظام لے کر آیا ہے جس میں نہ تو انسان کی خود اختیاری کے لیے جگہ ہے نہ انسان پر انسان کی حاکمیت کے لیے کوئی مقام" کشمکش سوم ص۱۵۳

واسلام کا پروگرام یہ بتاتے ہیں۔

"اور اس کا پروگرام یہ ہے کہ انسانوں میں سے جو لوگ اس دعوت کو قبول کریں وہ ایک جتھا بنا کر اپنا پورا زور اس بنیادی اصلاح کو عملاً نافذ کرنے میں صرف کر دیں یہاں تک کہ اشخاص کی، خاندانوں کی، اور طبقوں کی، قوموں کی اور نسلوں کی فرماں روائی اور جمہور کی حکومت خود اختیاری بالکلیہ مٹ جائے اور خدا کی سلطنت میں اس کی رعیت پر صرف اسی کا قانون عملاً جاری ہو۔ یہی پیغام اور یہی پروگرام انبیاء علیہم السلام ابتداء سے لیکر آتے رہے ہیں اسی ایک مقصد پر انہوں نے اپنی تمام سعی و جہد کو مرکوز کیا ہے"

کشمکش سوم ص۱۴۴

اسلامی اسٹیٹ جمہوریت کے خلاف ہے

اسلامی اسٹیٹ کے خلاف جمہوریت ہونے کے متعلق سیاسی نظریہ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک شخص بیک وقت ان خصوصیات کو دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ یہ (اسلام) جمہوریت نہیں ہے اس لیے کہ جمہوریت تو نام ہی اس طرز حکومت کا ہے۔ جس میں ملک کے عام باشندوں کو حاکمیت حاصل ہو انہی کی رائے سے قوانین بنائے جائیں اور انہیں کی رائے سے قوانین میں تغیر وتبدل ہو جس قانون کو وہ چاہیں نافذ ہو اور جسے وہ نہ چاہیں وہ کتاب آئین میں سے محو کر دیا جائے"

سیاسی نظریہ ص۲۱

جمہوریت کا تعلق اسلام سے کیوں نہیں ہو سکتا اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہاں عام لوگوں کی مرضی سے قانون بنتے ہیں تب بھی تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ عام لوگ خود بھی اپنے مفاد کو نہیں سمجھتے انسان کی یہ فطری کمزوری ہے کہ یہ اپنی زندگی کے اکثر معاملات میں حقیقت کے پہلوؤں کو دیکھتا ہے اور بعض کو نہیں دیکھتا۔

باقی آئندہ

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর AHORE price [illegible]

مطبوعات جمعیۃ

(۱)	اسلامی منشور	کاغذ اعلیٰ	۱/۰۰
(۲)	"	کاغذ سادہ	۰/۷۵
(۳)	علماء حق		۰/۵۰
(۴)	تعارف جمعیت		۰/۴۰
(۵)	دستور جمعیت	سادہ کاغذ	۰/۳۰
(۶)	اسلام، سوشلزم، جمہوریت		۰/۴۰
(۷)	عالمانہ ومجاہدانہ تقریریں		۰/۲۵
(۸)	نظام معیشت کیا ہے؟ اور اسلام کیا چاہتا ہے؟		۱/۵۰
(۹)	قری عین تحریک کی حقیقت		۰/۷۵
(۱۰)	اشرف المقال فی رؤیۃ الہلال		۰/۲۵

ماتحت جمعیتوں کے دفتری وتنظیمی نظام کے لیے رجسٹر، فارم وغیرہ۔

(۱)	فارم ۱ برائے اندراجات کوائف جمعیتہائے ماتحت ابتدائی جمعیت، ضلعی جمعیت، صوبائی جمعیت،	فی فارم	۰/۲۵
(۲)	فارم ۲ برائے اندراج کارروائی اجلاسہائے جمعیت ہفتہ وار، ماہانہ، ہنگامی،	فی فارم	۰/۲۵
(۳)	فارم ۳ برائے رپورٹ حسابات جمعیتہائے ماتحت ماہانہ۔	فی فارم	۰/۲۵
(۴)	رجسٹر اجراء اشیاء	فی عدد	۲/۰۰
(۵)	رجسٹر حسابات برائے یکسال	فی عدد	۴/۰۰

یہ فارم اور رجسٹر اس لیے طبع کرا دیے گئے ہیں کہ ابتدائی جمعیتوں سے لیکر مرکز تک دفتری نظام اور تنظیمی کارگزاریوں میں یکسانیت پیدا ہو جائے۔

خط وکتابت اور دیگر ضروریات کے رجسٹر وغیرہ بھی طبع کرائے جا رہے ہیں نیز بلّے، جھنڈے، جھنڈیاں وغیرہ بھی چھپ رہے ہیں۔

- مطلوبہ کتب واشیاء کے لیے محصول ڈاک بذمہ خریدار
- پیشگی پوری قیمت آنے پر نصف محصول ڈاک ادارہ ادا کرے گا۔
- اور نصف خریدار۔
- دو روپیہ سے کم کا کوئی آرڈر قابل تعمیل نہیں ہوگا۔
- جواب کے لیے بیس پیسے کے ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔
- زیادہ مقدار کے آرڈر پر رعایت دی جائے گی۔

پتہ

ناظم مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان

جمعیت علماء اسلام کا تحفظ اسلام فنڈ

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے ظالمانہ سامراجی نظام، اشتراکیت اور ماڈرن اسلام کے خلاف عملی جہاد اور پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کے لیے تحفظ اسلام فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور تمام اہل اسلام سے اپیل کی ہے کہ اسلام اور پاکستان کو امریکی برطانوی سامراج سوشلزم اور ہر طرح کی بے دینی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ معاونت کریں۔

جمعیت علماء اسلام کے دیگر رہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ:

- جمعیت علماء اسلام کے دینی محاذ کو مالی لحاظ سے مضبوط ومستحکم بنانے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جمعیت علماء اسلام اس ملک میں اسلامی عادلانہ نظام کے نفاذ اور دینی سیاسی فتنوں کے مقابلہ میں سرگرم عمل ہے۔

ماضی میں دین وملک کے خلاف جو سازش بھی ہوئی۔ جمعیت علماء اسلام نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور آج بھی علماء حق کی یہ سب سے بڑی تنظیم، اسلام کے عادلانہ ومنصفانہ نظام کے نفاذ، برطانوی دور کی منحوس یادگار، سیاسی، اقتصادی یا معاشرتی اور عدالتی نظام کے خاتمہ، غیر اسلامی افکار ونظریات کا پرچار کرنے والوں اور صحابہ کرام رض وسلف صالحین رح کا راستہ چھوڑ کر قرآن وسنت کی من مانی تشریحات کرنے والوں کے مقابلہ اور غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور متوسط طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد وجہد کر رہی ہے۔

اس لیے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمعیت علماء اسلام کے اس محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

تحفظ اسلام فنڈ میں ایک، پانچ، دس، پچاس، ۱۰۰ روپے کی علیحدہ علیحدہ رسیدوں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے کسی بھی دفتر میں یہ چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اور اگر جمعیت علماء اسلام کے ذمہ دار عہدہ داران رسید بکیں حاصل کرنا چاہیں تو جمعیت کے مرکزی دفتر ملتان اور صوبائی دفتر لاہور سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

قطبِ زماں شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست و مدیر:

جانشینِ شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

یکے از مطبوعات:

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مقامِ صحابہ رض

"محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپکے ساتھ ہیں وہ کافروں کیساتھ سخت ہیں اور آپس میں مہربان اور اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کرنے والے ہیں کبھی سجدہ کرنے والے ہیں اور اللہ کے فضل اور رضامندی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں اور انکی عبدیت کے آثار بوجہ تاثیر ان کے سجدے کے ان کے چہروں میں نمایاں ہیں۔ ان کے یہ اوصاف توریت میں ہیں، انجیل میں بھی ان کی یہ مثال ذکر کی ہے۔ کہ جیسے کھیتی کہ اول اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا (وہ کھیتی موٹی ہوئی) پھر وہ کھیتی اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنا پر سیدھی کھڑی ہو گئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی (اس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں پہلے ضعف تھا پھر قوت بڑھی اور اللہ ان صحابہ کرام کو اسی لیے نشو نما دیا تاکہ کافروں کو حسد میں جلا دے۔

اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرما رکھا ہے۔

معارف الحدیث

مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

عن عمرو بن مرۃ انہ قال لمعاویۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولاہ اللہ شیئًا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتھم وخلتھم وفقرھم احتجب اللہ دون حاجتہ وخلتہ وفقرہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس۔

(رواہ ابو داؤد والترمذی۔ مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۴)

ترجمہ:۔ عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو مسلمانوں کا حاکم مقرر فرمائے اور وہ مسلمانوں کی ضروریات وحاجات سے غافل ہوکر بیٹھا رہے تو اس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بھی محشر میں اس کی ضرورت اور حاجت کی کوئی شنوائی نہیں فرمائے گا۔ یہ حدیث سن کر حضرت معاویہؓ نے اس بات کے لیے مستقل ایک شخص مقرر کر دیا کہ جو لوگوں سے پوچھ پوچھ کر ان کی ضروریات کو ان کے سامنے پیش کرتا رہے۔

عن عمر بن الخطاب انہٗ کان اذا بعث عمالہ شرط علیھم ان لا ترکبوا برذونًا ولا تاکلوا نقیا ولا تلبسوا رقیقا ولا تغلقوا ابوابکم دون حوائج الناس فان فعلتم شیئًا من ذالک فقد حلت بکم العقوبۃ ثم یشیعھم۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۴)

ترجمہ:۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ کسی اپنے کارندے کو کسی جانب روانہ فرماتے تو اس کے ساتھ یہ چند شرطیں کر لیتے یہ کہ ترکی گھوڑے پر سوار مت ہونا اور میدہ مت کھانا اور باریک کپڑے مت پہننا اور لوگوں کی ضروریات سننے کے لیے ہر وقت اپنے دروازے کھلے رکھنا اور ان کو بند مت کرنا۔ اگر تم نے ان میں سے ایک بات کی بھی خلاف ورزی کی تو یاد رکھنا اس کا نتیجہ تم کو بھگتنا ہوگا یہ کلمات کہہ کر پھر رخصت فرماتے۔

شرح:۔ حدیث کی شرح سمجھنے سے پہلے یہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے کہ یہ فرمان اس شخص کا ہے جس کے متعلق بعض انگریزوں کا یہ مقولہ ہے اگر کہیں اسلام میں اسی شان کا دوسرا عمرؓ اور پیدا ہو جاتا تو تمام روئے زمین پر ایک مسلمان کے سوا دوسرا کوئی حکمران نظر نہ آتا تاریخ آپ کو بتاوے گی کہ اس کی یہ رائے کسی جبر و تشدد کی بناء پر نہ تھی۔ کیونکہ دنیا کبھی جبر و تشدد رام نہیں ہو سکتی بلکہ ان کے حسن تدبیر اور حسن تدبر کی بناء پر تھی۔ اور اسی کے ساتھ اس کا بھی لحاظ رکھیے کہ یہ شخصیت وہ تھی جس کی عمر کا اکثر حصہ ایسے تنگ حالات میں گذرا ہے کہ اس وقت کبھی کبھی مسلمانوں کی تمام فوج میں انگلیوں پر گنے ہوئے چند گھوڑے ہوتے تھے جب کہ دشمنوں کی فوج ہر قسم کے سامانوں سے لیس اور مسلح ہوتی تھیں۔ ان کی غذا بحالت امن میں جو کا آٹا اور وہ بھی بغیر چھنا ہوا اور ان کا فوجی راشن کبھی کبھی صرف کھجور کی گٹھلیاں ہوتی تھیں۔ پھر ان کے لباس کا کیا پوچھنا ہے ان کے برتن یا تو ہر وقت زرہ پوشش رہتے تھے یا اگر کبھی زرہ اتارنے کی نوبت آئی تو جانوروں کے کچے چمڑے جسم سے لپیٹ لیا کرتے تھے۔

یہ وہ شخصیت تھی جو اپنے دور حکومت میں تخت پر بیٹھ کر اپنے پھاٹک بند کرنے کے بجائے رات کی تاریکیوں میں چھپ چھپ کر مدینہ کی گلیوں میں مارے مارے پھرتے کہ اگر کسی کو اپنی ضرورت بیان کرنے میں کوئی امر مانع ہو تو براہ راست خود جا کر اس کا تجسس کریں۔

اس ضمن میں جو واقعات تاریخ میں موجود ہیں اگر ان کو نقل کیا جائے تو پھر یہ ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔

(۱) اب اس روشنی میں آپ اس پر غور کریں کہ اگر حاکم خود ایسا ہو اور اس کا دور وہ دور ہو جو آپ اوپر ملاحظہ فرما چکے ہیں تو اس کو اپنے کارندوں کو مذکورہ بالا شرائط کا پابند کر دینا کتنا معقول اور حاکم اور محکوم کی عام معاشرتی زندگی میں توازن قائم رکھنے کے لیے کتنا ضروری تھا لیکن اب جب کہ اللہ تعالٰے نے اپنے فضل ورحمت سے ہر چیز میں فراغت ورفاہیت عطا فرما رکھی ہے۔ گھوڑوں کے موٹر اور موٹروں سے بڑھ کر ہوائی جہاز میسر فرما دیئے ہیں۔ اور لباس بھی اچھے سے اچھا آسانی سے نصیب ہو جاتا ہے اور گیہوں کا میدہ بھی قلیل وکثیر اکثریت کو مل جاتا ہے تو اب الفاظ کی ظاہری صورت پر جمود کرنا یا اس پر اعتراض کرنا یہ سراسر نافہمی ہے۔ البتہ اس فرمان کی روح جو آج بھی ہماری زندگی کا نصب العین ہونا چاہیے۔ یعنی اپنے زمانہ کے ساز وسامان کے مطابق اور اپنی حیثیت کا لحاظ رکھتے ہوئے۔ ہم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتیں استعمال کر سکتے ہیں۔

لیکن قدم قدم پر اگر ہم باعزت زندگی درکار ہے۔ تو ہمارے دماغوں میں عیش پرستی کا تصور کہیں دور دور بھی نہیں آنا چاہیئے اور جفا کشی کی زندگی کا ہمیشہ عادی رہنا چاہیئے۔

ابھی علی برادران مرحوم کو غالبًا دنیا نے فراموش نہیں کیا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ اس قسم کے لوگ بھی موجود تھے جو ہندوستانی کپڑے کا استعمال تو درکنار ہندوستانی دھلے ہوئے کپڑے کا پہننا بھی عار سمجھتے تھے۔ پھر اسی زمانہ میں شدہ شدہ یہ نوبت آگئی جو گاڑھا پہنتا وہ بھی کھدر کا بنا ہوا تو بڑی عزت کی نظروں سے دیکھا جاتا اور جو شخص ململ اور لٹھا پہنے ہوئے نظر آتا وہ جدھر بھی نکلتا انگلیاں اس کی طرف اٹھنے لگتی تھیں پھر کتنی ناانصافی ہوگی کہ اس عہد سے تازہ تازہ گذرنے والے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرمان مذکورہ پر کوئی ادنیٰ سی گستاخی کا بھی ارادہ کرے۔

(۲) اب ذرا اور گہری نظر ڈالیے، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حکام کی عیش پرستی کا نتیجہ یہ نکل کر رہتا ہے کہ وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں میں غفلت کرنے لگتے ہیں اور آگے بڑھ کر رفتہ رفتہ اس بری عادت سے رشوت خوری کا روگ لگ جاتا ہے کیونکہ جب انسان عیش پرستی میں پڑ کر اپنی محدود تنخواہ میں اپنی غیر محدود ضروریات پوری نہیں کر سکتا تو اس کے لیے اس کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہیں رہتا کہ وہ ضعیف انسانوں کا خون چوس چوس کر اپنی خواہشات کو پورا کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۷ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ مطابق ۲؍ اکتوبر ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۳۹

آہ! حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جمعیۃ علماء اسلام کے محبوب رہنما اور مغربی پاکستان جمعیۃ کے ناظم حضرت مولانا محمد اکرم صاحب دنیا کے چند روزہ لمحات گذار کر اور اپنے اعزا واقارب ہزاروں احباب اور لاکھوں کارکنان جمعیۃ علماء اسلام کو سوگوار چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابھی چند ہی دن کی بات ہے کہ مولانا مرحوم امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم اور ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب حضرت مولانا محمد اجمل صاحب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب اور دوسرے احباب سے دفتر میں بیٹھ کر باتیں فرما رہے تھے، جمعیۃ کے سلسلے میں مشورے ہو رہے تھے۔ صوبائی مجلس شوریٰ کے اجلاس ملتان میں شرکت کے لئے پروگرام تیار فرما رہے تھے۔ لیکن کسے کیا خبر تھی کہ وہ عظیم انسان ہمیں تنہا چھوڑ کر اپنے اللہ سے جا ملے گا۔

حضرت مرحوم اپنی جگہ ایک عظیم انسان تھے۔ انہوں نے اپنی دنیاوی زندگی کے جو ایام بسر کئے، اس میں انہوں نے آخرت کے لئے بہت کچھ کمایا۔ کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جو دنیا میں خدا کی رضا کے حصول کے لئے زندہ رہے اور آخر وہ رضا الٰہی حاصل کرنے میں کامیاب اور بامراد ہو جائے۔

مولانائے مرحوم کی وفات حسرت آیات سے ہم جو خلا محسوس کر رہے ہیں، بظاہر اس کا پُر ہونا مشکل نظر آ رہا ہے۔ بلاشبہ موت کا ایک وقت معین ہے اور یہ بھی درست ہے کہ موت اور زندگی کے مابین کوئی طویل فاصلہ نہیں، گو انسان کتنا ہی خود کو بڑا محسوس کرتا ہو اور کتنے ہی بلند بانگ دعاوی کیوں نہ باندھتا ہو، لیکن خدائے بزرگ و برتر نے کسی کے متعلق جتنی زندگی لکھ دی ہے وہ اسی قدر اپنا راستہ طے کر کے موت کے دروازے پر پہنچ جاتا ہے۔ باوجود اس کے کہ موت کا فیصلہ حتمی اور آخری ہوتا ہے لیکن اس کے آنے سے پہلے انسان کو اپنی زندگی اس کردار کے سانچے میں ڈھال لینی چاہیئے کہ موت کے بعد وہ آنے والوں کے لئے ایک نمونہ اور سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر جائے۔

مولانا محمد اکرمؒ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی زندگی کو ایسے راستوں پر ڈال دیا جو دنیاوی زندگی کے لئے ہی مفید نہ تھے بلکہ آخرت کی زندگی کے لئے بھی کارآمد تھے۔ حضرت مرحوم نے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر ملک اور قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ وہ جب تک زندہ رہے اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے دوڑ دھوپ کرتے رہے۔ اور بالآخر اسی دوڑ دھوپ میں انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی ـــــ مولانا کی وفات کی خبر دل و دماغ پر بجلی بن کر گری اور آناً فاناً پورے ملک میں پہنچ گئی۔ ہر انسان سوگوار اور ہر

(باقی صفحہ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

آنکھ اشکبار تھی۔

یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ مولانا محمد اکرم صاحب اتنی جلدی ہم سے رخصت ہو جائیں گے۔ ان کے جانے سے لاہور کے در و دیوار ہی نہیں بلکہ پورے کا پورا چمن ویران اور اداس نظر آ رہا ہے۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور مفکر اسلام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود نے درست فرمایا ہے کہ "مولانا محمد اکرم صاحب کی ملکی اور ملی خدمات سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں اور ان کی موت سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ تادیر پُر نہیں ہو سکے گا"۔

مولانا محمد اکرم صاحب نے اپنی تمام تر زندگی اسلام کی سربلندی اور جمعیۃ علماء اسلام کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اگر وہ چاہتے تو زندگی کی تمام تر آسائشوں سے ممتتع ہو سکتے تھے۔ لیکن مرحوم نے مصائب و مشکلات اور قربانی و ایثار کا راستہ اختیار کیا۔ اور اپنے اکابر شیخ الاسلام مولانا السید حسین احمد مدنیؒ، حضرت شیخ مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مشن پر ساری زندگی چلتے رہے۔

مولانا مرحوم کی ذات صفات کا ایک حسین مجموعہ تھی۔ وہ انتہائی درجہ کے خلیق، صاحب دل، درویش صفت، نڈر اور بیباک انسان تھے۔ ان کی ذات ایک ادارہ اور جماعت کی حیثیت رکھتی تھی۔ ہم ایسے مرد مومن کو کیسے بھول سکتے ہیں کہ جن کی قربانی اور کوششوں کا یہ ثمرہ ہے کہ اس طوفان، الحاد و زندقہ میں بھی انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم کو بلند رکھا اور ان کی کوششوں کا ہی یہ حاصل ہے کہ آج جمعیۃ علماء اسلام ایک عظیم تحریک اور مضبوط طاقت بن چکی ہے اور ہر باطل قوت کے لئے وہ کھلا چیلنج ہے۔ یہی مولانا مرحوم کا مشن تھا، جسے انشاء اللہ جمعیۃ علماء اسلام زندہ رکھے گی۔

ہم اسلام کی عظمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس اور صحابہ کرامؓ کی عظمت کے لئے اور اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے سر بکف رہیں گے۔ اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

مولانا مرحوم کی زندگی جمعیۃ علماء اسلام کے تمام کارکنوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ مولانا کو خراج عقیدت پیش کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں کہ جس مشن کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کئے رکھی، اسی مشن پر چل کر اور مکمل کر کے ہم مولانا سے اپنی محبت و ارادت کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ بلاشبہ مولانا کی وفات ان کے خاندان خصوصاً ان کے صاحبزادگان کے لئے مصائب کے پہاڑ استوار کر گئی ہے۔

ادارہ "ترجمان اسلام" و عملہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا اور ان کے خاندان، اعزہ و اقارب، ان کے بھائیوں اور صاحبزادگان خصوصاً مولانا کی بوڑھی والدہ کے غم میں خود کو برابر کا شریک سمجھتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں بلند اور ارفع مقام عطا فرمائے۔ ہمیں ان کے مشن پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور ان کے ..... پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!!

(محمد حنیف سہارنپوری)

مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا

(مولانا محمد اجمل)

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی ناظم حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نے حضرت مولانا محمد اکرم صاحب کی وفات پر گہرے اور دلی رنج و الم کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ مولانا مرحوم ایک بہترین رفیق اور جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص ترین رہنما تھے۔ مولانا مرحوم نے جمعیۃ علماء اسلام کے تنظیمی امور میں جس تندہی اور جانفشانی کا مظاہرہ فرمایا ہے وہ انہی کا حصہ ہے میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ایک اور رہنما اور خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی مرحوم کے داماد مولانا قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی نے بھی مولانا کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کیا اور دعائے مغفرت کی۔

جمعیۃ طلباء اسلام کا تعزیتی اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کا ایک ہنگامی اجلاس صدر دفتر واقع میکلوڈ روڈ لاہور زیر صدارت محمد اسلوب قریشی ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ صوبائی ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ سید مطلوب علی زیدی مرکزی خازن جمعیۃ نے حضرت مولانا کی ذات بابرکات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور ان کی سیرت پر روشنی ڈالی محمد یٰسین صاحب نے حضرت سے اپنی ... آخری ملاقات کا تفصیلی ذکر کیا۔ گوجرانوالہ سے جناب محمد عارف نے فرمایا کہ حضرت مولانا کی وفات سے دینی حلقوں میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کا پُر ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے

جناب حافظ عزیز الرحمٰن صاحب صدر جمعیۃ صوبہ پنجاب نے فرمایا "وہ نیک روح اس وقت جنت میں جا پہنچی جبکہ ہمیں ان کی سرپرستی کی اشد ضرورت تھی۔ مولانا کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور ان کے درجات میں بلندی کے لئے دعا کی گئی

ایک قرارداد میں جمعیۃ طلباء اسلام کے اراکین نے حضرت مولانا کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔

اس اجلاس میں تمام ارکان نے عہد کیا کہ انشاء اللہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چل کر احیاء دین کے لئے ہر ممکن قربانی دیتے رہیں گے۔

——— انجمن اصلاح المسلمین ڈھنڈی آزاد کشمیر کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد اکرم صاحبؒ کی ناگہانی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

——— آل پاکستان انجمن فدایان اسلام کے مرکزی صدر حافظ خلیل الرحمٰن ضیاء نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اکرم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور مولانا کی خدمات کو سراہا۔

——— پاکستان مدنی جماعت اسلامی کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبدالقادر حامد نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اکرم مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا مرحوم نے متعدد دینی مدارس قائم کرنے کے علاوہ اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔

——— صلاح الدین ناظم اعلیٰ انجمن شبان اسلام پاکستان ٹیکسلا نے کہا ہے۔ مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی وفات سے جمعیۃ اور متحدہ دینی محاذ پاکستان میں شامل دیگر جماعتوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے عوامی حقوق کے حصول کی جدوجہد اور پاکستان میں خالص اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مختلف جماعتوں کو ایک سٹیج پر جمع کرنے کے لئے مولانا محمد اکرمؒ نے نہایت محنت و مشقت کی ہے۔ ہماری

حضرت مولانا محمد اکرم کی وفات ملک اور قوم کیلئے ایک عظیم سانحہ ہے

علماء، طلباء، سیاسی جماعتوں، مزدور راہنماؤں کے تعزیتی بیانات

پاکستان نیشنل عوامی پارٹی (بھاشانی گروپ) کے جائنٹ سیکرٹری میاں عارف افتخار نے جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مولانا محمد اکرم مرحوم کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ مولانا زندگی بھر مسلمانوں کے معاشی اور سیاسی حقوق کے لئے جدو جہد کرتے رہے۔ آپ نے کہا نیشنل عوامی پارٹی جمعیۃ علماء اسلام کے اس دکھ میں برابر کی شریک ہے۔ خدا مرحوم کے ساتھیوں کو مولانا محمد اکرم کے نصب العین کی تکمیل کا حوصلہ عطا کرے۔

—— پاکستان جمہوری پارٹی مغربی پاکستان ریجن کے جنرل سیکرٹری سید محمد صابر جعفری نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اکرم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

—— کمہار پورہ تاجپورہ روڈ میں جمعیۃ علماء اسلام کے سالار مسٹر حکیم خلیل الرحمان نے مولانا محمد اکرم کی اچانک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

—— کونسل مسلم لیگ کے رہنما میاں عبدالخالق نے کہا کہ مولانا محمد اکرم مرحوم سے میرے دیرینہ تعلقات تھے۔ آپ ایک کاروباری خاندان سے تعلق رکھتے تھے ان کی سیاست میں دلچسپی بھی اسلام اور پاکستان کی خالص اور بے لوث محبت کی بناء پر تھی۔ ان کی موت ایک قومی سانحہ ہے۔

—— جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان، تنظیم اہلسنت والجماعت نواں کوٹ اور جمعیۃ علماء اسلام حلقہ والٹن نے مولانا محمد اکرم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے

—— مسٹر ممتاز احمد خاں صدر چین پاکستان دوستی انجمن نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اکرم کی اچانک اور بے وقت وفات سے تمام عوام دوست قوتوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور یہ خلا کافی عرصہ تک پر نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں توقع ہے، کہ جمعیۃ علماء اسلام میں ان کے دیگر رفقاء ان کے نصب العین اور مشن کی کامیابی اور تکمیل کے لئے پوری کوشش کرتے رہیں گے۔ کیونکہ اسی طریقہ سے مولانا مرحوم کی روح کو خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔

—— مدرسہ تعلیم القرآن اندرون شاہ عالم گیٹ کے ناظم مولانا محمد حسین ہزاروی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مولانا محمد اکرم ایک مخلص اور متجر عالم دین تھے۔ ان کی وفات بہت بڑا قومی نقصان ہے۔

—— پاکستان لیبر پارٹی کے سربراہ خاں بشیر احمد بختیار اور نائب صدر خان طاؤس خاں نے آج ایک مشترکہ بیان میں مولانا محمد اکرم کی اچانک موت پر گہرے صدمہ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ مولانا محمد اکرم نے ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے ۱۹۶۹ء میں جمہوری مجلس عمل میں اہم کردار ادا کیا تھا اور بعد ازاں ملک میں کسانوں اور مزدوروں کی بہبود کے لئے جمعیۃ علماء اسلام اور لیبر پارٹی کے درمیان اشتراک و تعاون کا معاہدہ طے کرایا۔ مرحوم اسلامی نظام کے نفاذ کے زبردست حامی تھے اور ان کی وجہ سے دینی حلقوں اور محنت کش عوام کے درمیان گہرا رابطہ قائم تھا۔ دریں اثنا پارٹی کا جلسہ بھی ہوا جس کی صدارت مسٹر بشیر احمد بختیار نے کی جس میں خان طاؤس خاں، مسٹر رشید احمد، مسز ممتاز احمد خاں نے تقاریر کیں اور مرحوم کی خدمات کو سراہا۔

—— انجمن تعمیر و اصلاح کے جنرل سیکرٹری محمد انور ملک نے مولانا محمد اکرم کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ مرحوم صرف عالم دین ہی نہیں تھے بلکہ ایک سرگرم سماجی کارکن بھی تھے۔

—— انجمن حمایت المسلمین کا ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مولانا محمد اکرم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

—— صدر مرکزی انجمن اصلاح البیان نے مولانا محمد اکرم ناظم جمعیۃ علماء اسلام کی وفات کو ایک سانحہ عظیم اور حادثہ جانکاہ قرار دیا ہے۔

—— لاہور کی متعدد سیاسی، سماجی، دینی اور مزدور تنظیموں کے رہنماؤں نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اکرم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی وفات سے ہر محب وطن شہری کو صدمہ ہوا ہے۔ پیپلز پارٹی کے رہنما مولانا کوثر نیازی نے ایک بیان میں مولانا محمد اکرم کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی وفات سے جمعیۃ علماء اسلام ایک مخلص، دیندار اور محب وطن سے محروم ہو گئی ہے۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ مرحوم پاکستان کے متعلق اپنے دل میں بے پناہ محبت رکھتے تھے اور انہوں نے اپنی تمام تر سیاسی زندگی اس نیک مقصد میں گذار دی اور کسی لمحے بھی عوام کا ساتھ نہ چھوڑا۔ مولانا نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پیپلز پارٹی کے دوسرے رہنماؤں شیخ محمد رشید، جناب عبدالحفیظ کاردار اور میاں محمود علی قصوری نے بھی اپنے بیانات میں مرحوم کی وفات کو قومی صدمہ قرار دیا۔

پنجاب پیپلز پارٹی کے چیئرمین شیخ محمد رشید نے کہا کہ مولانا محمد اکرم تمام عمر سامراج کے خلاف صف آرا رہے اور کسی قدم بھی ان کے آہنی عزم میں لغزش نہ آئی۔ شیخ محمد رشید نے کہا کہ آج ان کی وفات سے صرف جمعیۃ علماء اسلام کو ہی نہیں بلکہ ہر عوام دوست کارکن کو دلی صدمہ ہوا ہے۔

—— پاکستان نیشنل عوامی پارٹی کے جنرل سیکرٹری جناب سی آر اسلم نے ایک بیان میں مولانا محمد اکرم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور کہا کہ ان کی وفات سے ہر محب وطن شہری کو شدید صدمہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی وفات نے جمعیۃ علماء اسلام کو ایک محنتی اور دیانتدار رہنما سے محروم کر دیا ہے۔

—— کسان کمیٹی کے صدر راؤ مہروز اختر نے مولانا محمد اکرم کی وفات پر اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ قوم ایک محب وطن سیاسی اور سماجی رہنما سے محروم ہو گئی ہے۔ بیان میں

مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔

—— صدر ریلوے ورکرز یونین مرزا محمد ابراہیم نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ مولانا محمد اکرم کی وفات کی خبر سے ہر محب وطن شہری کو دلی صدمہ ہوا ہے۔

—— پاکستان مزدور فیڈریشن کے صدر خواجہ محمد حسین نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ ان کی وفات سے انہیں بے پناہ صدمہ ہوا ہے۔ انہوں نے مرحوم کی بیوہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ پاکستان خاکسار تحریک کے رہنما ابوشوکت صفدر سلیمی نے بھی ایک بیان میں مرحوم کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی وفات سے دینی، سیاسی اور سماجی حلقوں میں ایک خلا پیدا ہو گئی ہے۔

—— جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اجمل نے مولانا محمد اکرم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے کہا کہ مولانا مرحوم کا وجود جمعیۃ علماء اسلام کے لئے بہت اہمیت کا حامل تھا۔ لیکن اب جمعیۃ اپنے ایک بیباک، مخلص اور نڈر ساتھی سے محروم ہو گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا۔ آج ان کی موت پر جمعیۃ کے ہر رکن کی آنکھ اشکبار ہے۔ انہوں نے دعا کی ہے کہ خدا تعالیٰ مولانا محمد اکرم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

—— حکیم عبدالرحمٰن صاحب کنوینر مجلس عمل اہلحدیث پاکستان خطیب جامع فاروق گوجرانوالہ نے کہا ہے کہ جناب مولانا محمد اکرم کی وفات سے ہماری ایک قیمتی متاع چھن گئی ہے۔ آپ جیسے متمول اور پرخلوص جفاکش دیندار کا ایسے وقت میں ہم سے رخصت ہو جانا ایک عظیم خلا ہے۔ جس کا پر ہونا ناممکن ہے۔ مجھے جب بھی ملے تو انہوں نے ہمیشہ دینی اقدار کے ضیاع کا اندوہناک انداز میں ذکر کیا۔ انہیں یہ فکر ہر وقت دامنگیر رہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

—— قاری محمد عارف انجمن نوجوانان صدیقیہ پاکستان نے کہا ہے کہ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اچانک انتقال ہو جانے سے بڑا ہی عظیم صدمہ پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ـ مرحوم ایک بلند پایہ بزرگ اور بہترین لیڈر تھے۔ ان کا کردار ان کا اخلاق اور ان کی خدمت ہمارے لئے ایک نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام کا
خاص نمبر

ہفت روزہ ترجمان اسلام حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر مشتمل ایک خاص نمبر نکال رہا ہے۔

جسمیں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، ڈاکٹر احمد حسین کمال، مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب، قاری نورالحق قریشی ایم اے، مولانا عبداللہ صاحب بھکر، مولانا کوثر نیازی مدیر ہفت روزہ شہاب اور ملک کے ممتاز صحافی جناب عبداللہ ملک صاحب اور دوسرے حضرات کے مضامین شامل اشاعت کئے جائیں گے۔

جلسہ دستاربندی و تقسیم اسناد

جامعہ ترتیل القرآن مین بازار مزنگ لاہور کا سالانہ عظیم الشان جلسہ بتاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء بعد از نماز عشاء منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں فارغین قراء کرام کی اکابر ملت کے مبارک ہاتھوں سے دستاربندی اور مشہور قراء کرام کی تلاوت اور حضرت مولانا محمد اجمل صاحب اور حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب کی فصیح و بلیغ تقریریں ہوں گی۔

(قاری سید حسن شاہ بخاری)

ایجنٹ حضرات

اپنے بقایا جات جلد از جلد روانہ کر دیں ورنہ پرچے کی ترسیل روک دی جائے گی ـــ (ادارہ)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اکرم صاحب

اپنے خالق حقیقی سے جا ملے

دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا میت ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں سپرد خاک کر دی گئی

جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی، نماز جنازہ جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور نے پڑھائی

لاہور۔ ۱۴ ستمبر۔ مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مولانا محمد اکرم آج دوپہر البرٹ وکٹر ہسپتال میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پر جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب کو دل کا دورہ پڑا تھا۔ انہیں ہفتہ کو البرٹ وکٹر ہسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں وہ چوبیس گھنٹے زیر علاج رہنے کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر ۴۸ سال تھی۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد انہیں جی بلاک ماڈل ٹاؤن میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مولانا محمد اکرم چند روز قبل اپنی کار میں ہارون آباد ایک جلسہ عام سے خطاب کرنے گئے۔ ہارون آباد کے قریب ایک سائیکل سوار ان کی کار کے نیچے آ کر ہلاک ہو گیا۔ ان کے عزیزوں کے مطابق ان کو اس حادثہ کا شدید رنج تھا۔ اور وہ بار بار کہتے تھے کہ وہ گذشتہ ۱۲ سال سے کار چلاتے رہے ہیں، مگر آج تک ان کے ہاتھوں کسی انسان کی جان نہیں گئی۔ مرحوم کے چھوٹے بھائی محمد ارشد اور بڑے صاحبزادے محمد عباس نے بتایا ہے کہ اس حادثہ کا صدمہ ان کے دل و دماغ پر بتدریج حاوی ہوتا گیا۔ چنانچہ جمعہ ۸ اکتوبر اور ہفتہ کی درمیانی شب کو ڈیڑھ بجے انہیں ماڈل ٹاؤن میں دل کا شدید دورہ پڑا اور فوری طور پر ڈاکٹر رؤف یوسف اور ڈاکٹر محمود ملک کی خدمات حاصل کی گئیں، اور انہیں طبی امداد دی گئی۔ ہفتہ کو ڈاکٹروں کے مشورہ پر ڈیڑھ بجے دن انہیں البرٹ وکٹر ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ رات کو ان کی طبیعت کافی سنبھل گئی۔ لیکن رات تین بجے پھر تکلیف ہوئی۔ اتوار کی صبح کو پھر طبیعت سنبھل گئی۔

جناب محمد ارشد نے مزید بتایا کہ وہ آج صبح دس بجے سے بار بار کہتے گئے کہ انہیں نماز ظہر پڑھائی جائے۔ نماز ادا کرنے میں اس قدر تاخیر کیوں ہو رہی ہے۔ آخر ظہر کا وقت آیا، اور انہوں نے نماز باجماعت ادا کی۔ اس کے بعد خود ہی کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کر دیا۔ بڑے اطمینان سے بستر پر دراز ہوئے اور تھوڑی دیر بعد رحلت کر گئے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کی بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے محمد عباس ملتان روڈ پر ہلال انجینئرنگ فیکٹری چلاتے ہیں جس میں پنکھے بنائے جاتے ہیں۔ چھوٹے تین بیٹے محمد ادریس عمر فاروق اور خلیل الرحمان بھی فیکٹری میں ہی ہوتے ہیں۔ چھوٹے دو بیٹے رشید احمد اور محمد عثمان زیر تعلیم ہیں۔

مولانا محمد اکرم ۱۹۲۲ء میں بٹالہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ماجد صوفی محمد عبداللہ کارخانہ دار تھے۔ انہوں نے نصابی تعلیم سے زیادہ دینی تعلیم میں دلچسپی لی اور ممتاز عالم دین مولانا محمد اسلم سے کسب فیض کیا۔ مرحوم علماء دیوبند سے بہت زیادہ عقیدت رکھتے تھے اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ کے مرید تھے۔ وہ مجلس احرار کے سرگرم رہنما تھے اور انہوں نے تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ سابق صدر ایوب خاں کے خلاف عوامی تحریک میں بھی جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے وہ جمہوری مجلس عمل میں شامل رہے۔ بعد ازاں گول میز کانفرنس میں جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اب وہ جمعیۃ کے ٹکٹ پر قصور کے حلقہ نمبر ۶ سے قومی اسمبلی کے امیدوار تھے۔ ان کا جنازہ ۹۲ بی ماڈل ٹاؤن محمد ارشد کی رہائش گاہ سے اٹھایا گیا اور جی بلاک قبرستان ماڈل ٹاؤن میں سپرد خاک کئے گئے۔ مولانا کی نماز جنازہ جمعیۃ مغربی پاکستان کے امیر مولانا عبید اللہ انور نے پڑھائی۔

مولانا محمد اکرمؒ نے ہمیں جو پروگرام سونپا ہے ہم اس کو آخر وقت تک جاری رکھینگے — مولانا ضیاء القاسمی

غریب اور امیر کی جنگ میں مولانا مرحوم نے خود کو غریبوں کی صف میں کھڑا کر رکھا تھا — علامہ خالد محمود

مولانا محمد اکرمؒ کی وفات پر جمعیۃ علماء اسلام کا تعزیتی جلسۂ عام، علماء کرام کی تقریریں

لاہور ۱۸ ستمبر۔ جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اور جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی زیر صدارت حضرت مولانا محمد اکرم صاحبؒ کی یاد میں ایک عظیم الشان تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ماہنامہ تبصرہ لاہور کے ایڈیٹر جناب مرزا غلام نبی جانباز نے کہا کہ مولانا مرحوم بہت سی خوبیوں اور محاسن کے مالک تھے۔ موت کا وقت تو مقرر ہوتا ہے اور وہ معینہ وقت سے ادھر ادھر نہیں ہو سکتا۔ لیکن مولانا کا ایسے وقت اس دنیا سے تشریف لے جانا جبکہ ان کی صلاحیتوں کی ہمیں ہی نہیں بلکہ پورے ملک کو ضرورت تھی، ایک حادثہ سے کم نہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مولانا مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔

خان طاؤس خاں

مزدور رہنما خان طاؤس خاں نے مولانا کی ملی و ملکی خدمات کو سراہا اور کہا کہ مولانا ایک عظیم انسان تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ان کو دلی اور قلبی لگاؤ تھا۔ مزدور طلبا اور کسانوں کے حامی تھے اور ان کے مسائل حل کرانے کے لئے وہ بھرپور جدوجہد کر رہے تھے۔ مولانا مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ وہ ایسا خلا ہے، جس کا بظاہر پر ہونا مشکل ہے

پروفیسر علامہ خالد محمود

پروفیسر علامہ خالد محمود صاحب حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے آخری سفر ہارون آباد کے رفیق ہیں۔ علامہ صاحب نے مولانا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم کی وفات کے صدمہ جانکاہ سے میرا دل زخمی ہے۔ ابھی چند دن ہوئے جب مولانا نے جمعیۃ کے پروگرام کے تحت ہارون آباد کا دورہ فرمایا۔ تو اس وقت راستے میں یہ حادثہ پیش آگیا کہ ایک نوجوان ان کی کار کی زد میں آگیا اور وہ موقعہ پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ کار الٹ گئی۔ ہم تین آدمی سوار تھے لیکن خدا کی قدرت کہ مولانا محمد اکرم صاحب اور دوسرے ساتھی زخمی ہونے سے بچ گئے۔ لیکن اس حادثہ میں مجھے زخم آئے۔ جب مجھے کچھ ہوش آیا تو میرا کرتہ خون سے تر تھا۔ میں نے مولانا سے دریافت کیا۔ مولانا آپ کو تو کوئی زخم نہیں آیا۔ مولانا نے فرمایا۔ علامہ صاحب مجھے تو خدا نے بچا لیا ہے۔ آپ کو کافی زخم آئے ہیں اور میرے کرتے پر جو خون موجود ہے وہ بھی آپ ہی کا ہے۔

خدا کی حکمتوں کا کسی کو کوئی علم نہیں کسے خبر تھی کہ حادثہ بہاولنگر میں بال بال بچنے والے مولانا محمد اکرمؒ چند دنوں کے بعد خود بھی اپنے تمام احباب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں گے۔ علامہ صاحب نے کہا کہ مولانا محمد اکرمؒ صاحب کو اللہ تعالےٰ نے دین اور دنیا کی تمام نعمتوں سے نوازا تھا۔ اس موجودہ غریب اور امیر کی جنگ میں مولانا مرحوم نے غریبوں کی صف میں خود کو کھڑا کیا۔ اور ان کے مسائل کے حل کرانے کیلئے شب و روز بھرپور جدوجہد کی۔

انہوں نے کہا کہ مولانا سے میرے تعلقات سفر لندن سے بھی پہلے کے ہیں۔ جب میں لندن گیا تو وہاں کے اخبارات میں مولانا مرحوم کے بیانات بحیثیت ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے پڑھ کر خوشی محسوس کرتا تھا۔ جب میں وہاں سے واپس پاکستان آیا تو ایک دن مولانا سے ملاقات ہوئی۔ میں نے مولانا سے سوال کیا کہ مولانا آپ اگرچہ پہلے بھی جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ تھے۔ لیکن اب آپ نے بہت زیادہ سرگرمی سے جمعیۃ کے لیے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ فرمانے لگے۔ علامہ صاحب یہ ملک اسلام کے لئے بنا تھا۔ لیکن آج تک یہاں اسلام قائم نہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں خالص اسلام کا نظام چاہتی ہے۔ اس لئے میں ان علماء حق کے ساتھ مل کر اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنا باعث سعادت سمجھتا ہوں اسی لئے میں نے سرگرمی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے"۔ علامہ صاحب نے کہا کہ مولانا مرحوم نے آخر وقت تک جمعیۃ کے لئے بھرپور جدوجہد کی ہے۔

مولانا ضیاء القاسمی صاحب

خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب سے مولانا محمد اکرم مرحوم بہت زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے۔ اگر کسی پروگرام میں مولانا محمد اکرمؒ اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب اکٹھے ہو جاتے تو مولانا مرحوم قاسمی صاحب کو فرمایا کرتے کہ مولانا اکٹھے جائیں گے۔ آپ فلاں وقت تک لاہور پہنچ جائیں۔ مولانا قاسمی صاحب کو حضرت مولانا محمد اکرم کی جدائی کا بہت زیادہ صدمہ تھا۔ انہوں نے مولانا مرحوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم ایک عظیم انسان تھے۔ جن کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ہم بہت بڑا خلا محسوس کرتے ہیں۔ مولانا محمد اکرمؒ حضرت درخواستی کے تقویٰ کا پرتو، حضرت مفتی محمودؒ کی سیاست، مولانا ہزاروی کی شجاعت کا نمونہ، مولانا عبید اللہ انور کی شرافت کی صحیح تصویر تھے۔

مولانا محمد اکرم اس قافلہ کے ایک فرد تھے جنہوں نے برصغیر میں اسلام کی عظمت و سربلندی کے لئے جہاد کیا مولانا محمد اکرم ان بزرگوں میں سے تھے، جنہوں نے اکابر علماء حق کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔ آج ہمارے اکابر مولانا مدنیؒ، مولانا رائے پوریؒ اور دوسرے اکابر ہم میں موجود نہیں رہے۔ ہم نے ان کو نہیں دیکھا۔ جب ہم اپنے اکابر کے کارنامے پڑھتے تھے تو ان کو دیکھنے کو جی چاہتا تھا۔ لیکن ہم مولانا محمد اکرم جیسے بزرگوں کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیا کرتے تھے۔ آج وہ عظیم انسان ہم میں موجود نہیں۔ مولانا قاسمی نے کہا کہ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے جو پروگرام جوش اور نصب العین ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کی

(باقی صفحہ ۱۵)

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

و حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

کا تعزیتی بیان

آج ڈھاکہ میں مولانا محمد اکرم صاحب کی وفات کی خبر سنی۔ ڈھاکہ میں حلقۂ احباب میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ مولانا کی خدمات سنہری حرف سے لکھی جائیں گی۔ جمعیۃ کا ہر رکن مولانا کی وفات پر اشکبار ہے اور مولانا کی خدمات کا ممنون۔

مولانا کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے مستقبل قریب میں اس کا پر ہونا ناممکن سا نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ترجمانِ اسلام کا خاص نمبر

حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کے متعلق ہفت روزہ ترجمان اسلام عنقریب ایک خاص نمبر شائع کر رہا ہے، تاریخ کا اعلان چند دنوں تک کر دیا جائیگا۔ حضرت مولانا مرحوم کے حالاتِ زندگی کے متعلق جن حضرات کے پاس معلومات ہوں، وہ فوراً مضمون کی صورت میں جمع کر کے ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر ہفت روزہ ترجمانِ اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی طرف سے

ضروری اعلان

بعض مقامات پر میری اجازت کے بغیر جلسوں کے اشتہارات میں کچھ لوگ میرا نام شائع کر دیتے ہیں۔ جس سے میرے متعلق لوگوں میں بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے کہ میں پروگرام دے کر جلسے پر نہیں پہنچتا۔ ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ جب تک میں پروگرام نہ دوں، اس وقت تک میرا نام اشتہار میں نہ چھاپیں۔ آئندہ اگر کسی نے میری اجازت کے بغیر اشتہار میں میرا نام شائع کیا تو اس کی ذمہ داری ان پر ہی عائد ہو گی۔

(محمد ضیاء القاسمی)

جدید داخلہ

مدرسہ عربیہ تعلیم الدین بھیرہ میں جدید داخلہ بعد از رمضان المبارک، ۱۰ شوال کو شروع ہوگا۔ درس نظامی پڑھنے والے اور حفظ و ناظرہ والے طلبہ رمضان المبارک کے آخری ہفتہ میں خط لکھ کر معلوم کریں۔ داخلہ محدود ہوگا، اپنی سابقہ تعلیمی قابلیت کے متعلق بھی اطلاع دیں۔

الاحقر عبدالرشید ناظم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین بھیرہ ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام بورے والہ کے

زیر اہتمام

آئین شریعت کانفرنس

۲۸ رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز بدھ

بمقام گول چوک بورے والہ

زیر صدارت مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نعمانی

مفتی اعظم عالم اسلام قائد ملت اسلامیہ بطل حریت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ۔ مجاہد اسلام فخر سادات حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی زید مجدہٗ۔ فخر الصلحاء آئینۃ السلف حضرت پیر جی عبداللطیف صاحب دامت برکاتہم (چیچہ وطنی) شاعر اسلام جناب خان محمد صاحب کمتر (دیپالپور)

تشریف لا رہے ہیں

احباب سے شرکت کی اپیل ہے

انٹرویو
ایم ایس ناز

مولانا ضیاء القاسمی کا — پاکستان کو دوسرا انڈونیشیا بنانے

کسی دانشور کا قول ہے کہ موافق ہوائیں رہگزار حیات کے دامن میں، بہار افروز کلیاں اور نکہت بدوش شگوفے ڈال دیتی ہیں۔ یہی ہوائیں ہمیشہ زندگی کے سفینوں کو ساحل مقصد سے ہمکنار کرتی ہیں اور اسی طرح ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ مخالف ہوائیں شجر حیات کے برگ وباراں کو خاک میں ملا دیتی ہیں اور زندگی کے ساگر میں ایسی موجوں کو تخلیق کرتی ہیں۔ جن کا ہر قطرہ طوفانی شورشوں سے معمور رہتا ہے ہمارا آج کا سیاسی دوران ہی دو پہلوؤں کی عکاسی کرتا ہے۔ قوم اس وقت موافق اور مخالف ہواؤں میں گھری ہوئی ہے۔ زندگی کی جس رہگزر پر ہم گامزن ہیں اس پر ان گنت معاشرتی مسائل بکھرے پڑے ہیں، اور آنے والے انتخابات نئی زندگی کے نئے تقاضے ہمارے عزم وعمل کے امتحاں سے سینکڑوں توقعات وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ موافق ومخالف ہواؤں کے اثرات کو سمجھنے کی سعی کی جائے۔

اس وقت ملک میں دو طبقے سب سے زیادہ سرگرم عمل ہیں۔ ان مکاتیب فکر کے نظریات میں تفاوت ہے۔ ایک عرف عام میں دائیں اور دوسرا طبقہ بائیں بازو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان دونوں بازوؤں کے لوگ نظریاتی اور آج کل جذباتی لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ البتہ ان کے سینوں میں ایک قدر مشترک ہے۔ اور وہ ہے "قومی درد" اور استحکام وطن کا جذبہ۔ مگر اس منزل تک پہنچنے کے راستے بھی مختلف ہیں۔ یہیں سے موافق و مخالف ہواؤں کا شور سنائی دیتا ہے۔ روٹی اور کپڑا مانگنے والوں پر کفر کے فتوے صادر کئے جاتے ہیں۔ انہیں سوشلسٹ کہا جاتا ہے اور اس کے برعکس وہ لوگ جو اسلام کی آڑ لے کر ملک کو خطرات سے دوچار کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد یا کوا قتدار کا حصول ہے یا خانہ جنگی۔ تاکہ وہ مقاصد جو وہ آزادی سے قبل نہیں حاصل کر سکے تھے اب ان کی تکمیل ہو جائے۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ اسلام کو متنازعہ فیہ مسئلہ بنایا جا رہا ہے۔ وہ تلواریں جو سلف میں میدان کارزار میں کفار... کے خلاف چمکتی اور اپنی کاٹ دکھاتی تھیں اب اپنوں ہی کے نیفوں .... (معاف فرمائیے! میانوں میں) چھپی نظر آتی ہیں۔

نیفے میں خنجر....؟" کی ضرب المثل اچھرہ سے سنائی دی اور اب زبان زدِ خاص و عام ہوتی ہوئی اردو کے ذخیرہ الفاظ کا حصہ بن گئی ہے۔ اب اس قسم کے نئے نئے سیاسی محاورات تشکیل ہوں گے۔ اسلامی و غیر اسلامی معانی و مطالب نکالے جائیں گے۔ اچھرہ سے لے کر چوک رنگ محل تک یعنی جماعت اسلامی کے صدر دفتر سے لے کر جمعیۃ علماء اسلام کے مرکز تک کہانیاں ہی کہانیاں ہوں گی۔ ہر کسی نیفے میں ڈیڑھ فٹ کا خنجر ہوگا۔ چھوٹی سی ایک گٹھڑی ہوگی۔ ذہن جوہر آباد پہنچے گا۔ پھر براستہ بھائی پھیرو لاہور آئے گا اچانک نور کی ایک شفق پھوٹے گی ڈیڑھ فٹ کا خنجر نیفے سے نکل کر طشتری میں آجائے گا، اور ....

> **مودودی صاحب کا ترجمان القرآن برصغیر میں اسلام کی آڑ لیکر مسلمانوں کے جذبۂ آزادی کو کچلنے کے لئے نکالا گیا تھا۔**

نور پکارے گا ؎

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

رنگ محل کی طرف جاتے جاتے ہم نے اپنے دوست صدیقی صاحب سے کہا کہ اب "نور" کا مسئلہ تو حل ہوگیا۔

وہ کیسے؟ صدیقی صاحب نے حیرت سے ہماری طرف دیکھا ہم نے جواب دیا۔

ایک عرصے سے تنازعہ چلا آرہا تھا کہ حضور کا چہرۂ مبارک نور تھا یا نہیں کتنے تاسف کی بات تھی ظالموں کو فاران کی چوٹیوں سے ابھرنے والا نور دکھائی نہیں دیتا تھا اور اب اچھرہ میں نور نظر آگیا ہے۔ ابھی یہ سلسلہ گفتگو جاری تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر آگیا اور اچھرہ کے نور کا مسئلہ پھر معرض التوا میں پڑ گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر میں مولانا ضیاء القاسمی سے ملاقات ہوئی۔ آپ اسی روز لائلپور سے تشریف لائے تھے۔ سلسلہ جنبانی کے طور پر ہم نے کہا کہ آپ کے پرنور چہرے کی زیارت بھی ہو گئی اور ساتھ ہی ہم اس کردار کی مذمت کرنے آئے ہیں جو آپ سے جوہر آباد میں ادا کیا؟ قاسمی صاحب نے فوراً کہا: آپ کے نیفے میں خنجر تو نہیں؟ جو آپ نے میرے چہرے کے نور کا اندازہ لگا لیا۔ پھر قدرے توقف کے بعد کہا۔ میں اللہ کا ایک خاکی بندہ اور محمد عربی کا ایک ادنیٰ سا غلام ہوں۔ آپ کی تشریف آوری کا ممنون ہوں مولانا ضیا القاسمی کے اس طرز تکلم نے دل میں جگہ پیدا کرلی تو ہم نے پھر طنز کے نشتر میں ڈبو کر سوال کیا۔

•.... "مولانا آپ نے زاہد اقبال کو کس طرح اکسایا کہ وہ مودودی صاحب کو قتل کر آئے"؟

قاسمی صاحب مسکرائے اور پھر خود ہی کہا کہ مودودی صاحب ہمارے ملک کی ممتاز شخصیت ہیں۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ انہوں نے میرے خلاف جو الزام عائد کیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ میں نے اگست کے مہینے میں جوہر آباد میں کوئی تقریر نہیں کی۔ اور پھر..... یہ لیجئے ڈیڑھ فٹ کا خنجر، کیا اسے نیفے میں رکھ کر نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ یہ کہتے ہوئے قاسمی صاحب نے لکڑی کا بنا ہوا ڈیڑھ فٹ خنجر کا ماڈل پیش کر دیا۔ یہ خنجر اسی طرز کا بنا ہوا تھا جو مولانا مودودی کو قتل کرنے کی نیت لے کر آنے والے زاہد اقبال سے برآمد ہوا ہے۔ قدرے توقف کے بعد مولانا ضیا القاسمی، دینی رنگ میں جذباتی ہو گئے، اور شعلہ نوائی کے انداز میں کہنے لگے کہ،

"مودودی صاحب نے قتل کا ڈرامہ کھیل کر درحقیقت سیاسی فضا کو ہی مکدر کرنے کی ناکام کوشش ہی نہیں کی بلکہ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کے شہادت کے رتبہ کی توہین کی ہے اسلام کی ان ہستیوں کو شقی القلب لوگ شہید کرنے کے لئے آئے اور وہ ان کے نور افشاں چہروں سے متاثر نہ ہو سکے"؟

"افسوس صد افسوس جماعت اسلامی نے مولانا مودودی صاحب کے نورانی پہلو کو ہی اچھالا ہے"۔ معاملہ کی نوعیت سنگین تھی اس لئے میں نے اسے طول نہ دیا اور ضیاء القاسمی صاحب

مودودی کو چیلنج؟

بشکریہ
ہفت روزہ
قندیل
لاہور

کا منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے

سے جوہرآباد کا جغرافیائی پس منظر معلوم کرنے کی کوشش کی کہ مودودی صاحب نے اس جوہر ملک کا انتخاب کیوں کیا؟ قاسمی صاحب نے میرے اس سوال کے جواب میں کہا کہ:۔

"مودودی صاحب کے نزدیک جوہرآباد دوسرا پٹھانکوٹ ہے" چوہدری نیاز علی جو پٹھانکوٹ میں دارالاسلام کے بانی تھے۔ تحریک کشمیر کے سلسلے میں ان کی "خدمات" کا دائرہ بڑا وسیع ہے تحریک کشمیر کے سلسلے میں حصہ لینے کے لئے پنجاب سے جو جتھے جا رہے تھے۔ ان میں شریک لوگوں کی نشان دہی کرنے اور بااثر افراد کو گرفتار کروانے کے کارناموں پر چوہدری نیاز علی صاحب کو "خان بہادر" کا خطاب ملا اور پٹھانکوٹ میں دو مربع یا کچھ اس سے زیادہ زمین بھی انعام کے طور پر انہیں الاٹ کی گئی۔ اس زمانے میں مودودی صاحب حیدرآباد دکن سے ماہنامہ "ترجمان القرآن" نکالا کرتے تھے۔ رسالہ کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ وہ اڑھائی سو کی تعداد میں چھپتا تھا لیکن یہ بات یاد رہے کہ ترجمان القرآن مودودی صاحب نے خود نہیں نکالا تھا۔ جیسا کہ وہ آج کل اپنی جماعت کے ترجمان اخبار میں ..... لکھ رہے ہیں کہ ترجمان میں نے نکالا۔ یہ بات بھی غلط ہے۔

ترجمان القرآن بہار کے ایک صاحب ابو صالح محمد مصلح دکن سے نکالتے تھے۔ اور ان سے ان کے بڑے بھائی نے ۵ سو روپے دے کر خریدا۔ یہ رسالہ ہندوستان میں آزادی کی تحریک کو سبوتاژ کرنے کے لئے نواب حیدرآباد دکن کی اعانت سے ۵ ہزار روپے کی لاگت سے نکالا۔ اس رسالہ میں قرآنی نظام کی روشنی میں ایک خاص مطمح نظر یہ پیش کیا گیا کہ:۔

"اے مسلمانو! یہ جو تم کہ آزادی کی تحریک میں پیش پیش ہو اس کا کیا فائدہ؟ اصل کام تو ہمارا قرآنی نظام نافذ کرنا ہے کسی حکومت سے لڑنا نہیں۔ تمہارا آزادی سے کیا تعلق"؟

قاسمی صاحب کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اس رسالہ کی مدد سے برصغیر میں اسلام کی آڑ لیکر مسلمانوں کو آزادی جیسی نعمت سے محروم رکھنے کی کوشش کی گئی اور یہی وہ رسالہ ترجمان القرآن تھا جس کی ادارت مودودی صاحب نے سنبھالی، اور اپنے مشن کو آگے بڑھایا بعد ازاں ترجمان القرآن کا ڈیکلریشن لاہور منتقل کر لیا گیا اور مودودی صاحب خود پٹھانکوٹ سے لاہور آ گئے

> مادرِ ملت جب اسلامی سوشلزم کی حامی تھی تو مودودی صاحب نے اس وقت بھرپور حمائت کی؟ کیا اس وقت سوشلزم کفر نہیں تھا یا اس وقت مودودی صاحب مفکر اسلام نہیں تھے؟

مولانا ضیاء القاسمی نے اپنی بات آگے بڑھائی اور کہا کہ "اب جو تازہ ترین حالات معلوم ہو رہے ہیں، وہ یہ ہیں کہ زاہد اقبال کی والدہ چوہدری نیاز علی اور ان کے رشتہ داروں کے ہاں کام کرتی تھیں۔ یہ سارا پس منظر ہے پٹھانکوٹ سے جوہرآباد کا۔

دراصل بات یہ ہے کہ جماعت اسلامی کو متعدد جگہوں پر اپنے امیدواروں کی کامیابی کے امکانات مخدوش نظر آتے ہیں۔ اور میری تقریروں اور میرے دینی حلقے کو دیکھ کر انہوں نے یہ انداز فکر اپنا لیا ہے اور میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جماعت اسلامی نے یہ ڈرامہ جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی لیڈروں اور میرے قتل کا سامان مہیا کرنے کے لئے کیا ہے۔ میں اب تو اس بات سے توقع رکھتا ہوں کہ ان کے اشتعال سے مجھے کسی وقت بھی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ جماعت اسلامی کے رہنما مسلسل ہمارے خلاف تقریریں کر رہے ہیں تشدد کی دھمکیاں دے رہے ہیں اور پاکستان کو دوسرا انڈونیشیا بنانے کا منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے۔

جماعت اسلامی کے گذشتہ ایک جلسے میں کہا گیا ہے کہ:۔

"تم میں کوئی علم دین نہیں جو ضیاء القاسمی سے میرا انتقام لے"

میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی تقریریں جماعت اسلامی کے کارکنوں کو کسی وقت بھی اشتعال دلا کر میرے خلاف گھناؤنی حرکت کا ارتکاب کرا سکتی ہیں۔

● ..... مولانا! یہ آپ اس ملک کی دینی شخصیت پر کیسے الزام لگا سکتے ہیں کہ "قتل کا یہ ڈرامہ ایک فریب ہے"؟

مولانا نے کہا "اس لئے کہ اس نیچے کا متضاد بیان دینا دس منٹ کے مختصر سے نوٹس پر جماعت اسلامی کا پریس کانفرنس بلانا اور اس کانفرنس میں بعض اخبارات کے نمائندوں کو مدعو نہ کرنا اور پھر قاتل کو پہلو میں بٹھا کر مٹھائی کھلانا اور اس کے ساتھ تصویریں کھنچوانا اور پھر اسے فی الفور معافی کا پروانہ جاری کر دینا یہ ساری باتیں اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ یہ سوچا سمجھا منصوبہ تھا۔ قدرے توقف کے بعد قاسمی صاحب نے کہا کہ جماعت اسلامی کے ذمہ دار افراد نے یہ خبر دی ہے کہ جس روز مودودی صاحب پر حملہ ہوا۔ ۵ سو ٹیلیفون آئے۔ جن کے ذریعہ مولانا کی خیرو عافیت پوچھی گئی۔ میرا استدلال یہ ہے کہ جماعت اسلامی کے بقول ان کے ہزاروں لاکھوں کارکن ہیں، مولانا کے عقیدت مند بھی بے حساب ہیں اور پھر اتنی محدود تعداد کے لوگوں ہی نے حال احوال پوچھا۔ آخر کیوں؟ مزید برآں پاکستان کی کسی ذمہ دار سیاسی شخصیت نے اس "قاتلانہ حملہ" پر احتجاجی بیان نہیں دیا سوائے نوابزادہ نصراللہ کے۔ جو اس وقت پی ڈی پی کے چیئرمین کی بجائے امیر جماعت اسلامی کے پرسنل سیکرٹری بنے ہوئے ہیں۔

● ..... قاسمی صاحب جماعت اسلامی اُمتی اسلامی جماعت ہے"؟

استفسار پر مولانا ضیاء القاسمی گویا ہوئے کہ جماعت اسلامی کو دیوبندی، بریلوی۔ اہلحدیث، شیعہ اور دیگر حنفی مسلمانوں کے ممتاز علماء کرام اور مشائخ عظام گمراہ قرار دیتے ہیں۔ میں بھی ملک کے تمام علماء اور مشائخ کی اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں جماعت اسلامی اور اس کے عقائد کو پاکستان کے عوام اور پاکستان کے لئے نظریاتی مذہبی اور فکری اعتبار سے ایک عظیم فتنہ تصور کرتا ہوں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ایک اور سوال کے جواب میں مولانا قاسمی صاحب نے کہا کہ جب تک مودودی صاحب کی تصنیف "سیاسی کشمکش حصہ سوم" اس ملک میں موجود ہے۔ اس وقت تک مودودی صاحب کا یہ انکار کہ انہوں نے پاکستان کے قیام کی مخالفت نہیں کی تھی صداقت کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ اس کتاب میں موصوف واضح الفاظ میں کہہ چکے ہیں کہ مسلم لیگ کے قائدین (خصوصاً قائد اعظم سے لے کر چھوٹے مقتدیوں تک اسلام اور مسلمان کے مفہوم سے ناآشنا ہیں"۔

میرا ایمان ہے کہ قائد اعظم کی قیادت نے مسلمانوں کو ایک ولولہ تازہ دیا اور مودودی صاحب ہیں کہ قائد اعظم کی ذات اور تحریک پاکستان کے قائدین پر ہر روز حملے کرتے رہتے ہیں۔

قاسمی صاحب نے مزید کہا کہ ہفت روزہ زندگی اور چٹان نے بھی گزشتہ دنوں اپنے اداریوں میں مودودی صاحب کو یہ مشورہ دیا تھا کہ آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ میں نے قیام پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ آپ حوصلے اور وسیع القلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ اعتراف کرنا چاہیئے کہ آپ قیام پاکستان کی مخالفت کرتے رہے ہیں"۔ قاسمی صاحب نے ذرا توقف کے بعد کہا۔ لیکن مودودی صاحب میں اتنا حوصلہ کہاں ؟

مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے اس امر پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ مودودی صاحب اب تک قائدین آزادی کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کی مخالفت کا انداز بھی انوکھا ہے ان میں کھل کر مخالفت کرنے کی بھی ہمت اور حوصلہ نہیں وہ اپنی کتابوں کے ایڈیشنوں میں بھی "ہیرا پھیری" سے باز نہیں آتے۔ مثال کے طور پر سیاسی کشمکش حصہ اول میں قیام پاکستان کی مخالفت میں قائد اعظمؒ کی ذات پر حملے کیے گئے ہیں اور دوسرے ایڈیشنوں میں قائد اعظمؒ کا نام حذف کر دیا گیا ہے۔ لیکن دل کا چور چھپا نہیں رہتا۔ اس لئے مودودی صاحب نے یوم تاسیس کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے اس گندگی کا اظہار کر ہی دیا۔ جو ان کے دل میں موجود تھی۔ انہوں نے قائد اعظم کے مخلص ساتھیوں سردار عبدالرب نشتر، قائد ملت لیاقت علی مرحوم پر نام لئے بغیر جو الزام لگایا کہ وہ اسلام کا نظام نہیں چاہتے تھے۔ حالانکہ پاکستان کا ہر باشعور مسلمان یہ جانتا ہے کہ وہ پاکستان سے بے حد مخلص تھے اور اسلامی نظام کے پرجوش حامی و موئد۔

● ..... جماعت اسلامی کے متعلق ایک تاثر یہ ہے کہ یہ امریکہ کی جماعت ہے ؟ آپ کی معلومات کس حد تک ہیں ؟

اس سوال پر مولانا قاسمی گویا ہوئے کہ اس بارے میں تو ایک بار میاں طفیل محمد صاحب نے کہا تھا کہ اگر ایک دینی جماعت کو دینی مقاصد کے فروغ کے لئے امریکہ جیسا ملک پیسہ دیتا ہے تو ہمیں اس پر فخر کرنا چاہیئے"۔ اب بجائے اس کے کہ ادھر ادھر سے دلائل دوں یہ تو خود میاں صاحب کا اعتراف ہے کہ وہ امریکی امداد پر فخر کرتے ہیں۔

مولانا قاسمی نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا، کہ جماعت اسلامی کے امریکی ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہے کہ اس نے ۲۲ سال میں اس ملک میں امریکی سامراج کے خلاف کبھی کوئی تحریک نہیں چلائی۔ اسرائیل کا ایک وجود ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ امریکی سامراج کا شاخسانہ ہے۔ اس سلسلہ میں ترجمان القرآن میں اسرائیل کے قیام میں اشتراکی ممالک کا کردار کے عنوان سے لٹریچر چھپتا ہے۔ لیکن حقیقی امریکی کردار کو پردۂ اخفا میں ہی رکھا جاتا ہے۔ گویا جماعت اسلامی اسرائیل کا وجود تسلیم کر کے امریکہ کو بری الذمہ قرار دینا چاہتی ہے اور مودودی صاحب امریکہ کا حق نمک خواری یہاں تک ادا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اسرائیل کا خالق امریکہ نہیں اشتراکی ممالک ہیں ــــ علاوہ ازیں دنیا جانتی ہے کہ امریکہ کا سب سے بڑا دشمن عرب ممالک میں صدر ناصر ہے۔ جماعت اسلامی کی ساری مشینری ناصر کی مخالفت تو کرتی ہے لیکن امریکہ کی مخالفت نہیں کرتی

● ..... "مولانا! آپ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ اور جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما سوشلسٹ ہیں ؟

اس سوال پر مولانا ضیاء القاسمی چونکے اور کہا، کہ سوشلسٹ تو ہمیں محض اس لئے کہا گیا ہے کہ اس ملک میں انہوں نے سوشلزم کے خلاف بعض مولویوں سے کفر کا فتویٰ دلایا ہے۔ ہم پر یہ الزام لگا کر یہ لوگ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور رہنماؤں کو تشدد کا نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن میرے اللہ کا شکر ہے کہ ایالو ۱۱۳ کی طرح ایک سو تیرہ کی یہ تحریک بھی ناکام ہو گئی۔ بالآخر انہوں نے اب یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے کہ سوشلزم ایسا تیر نہیں جس سے صحیح اسلام چاہنے والوں کے سینوں کو چھلنی کیا جا سکے

مولانا قاسمی صاحب سے جب سوشلزم کی بحث چھڑی، تو وہ ہمیں ماضی قریب کے واقعات کی جانب لے گئے۔ کہا کہ مادر ملت نے جو خط انتخابات کے وقت بی ڈی ممبروں کو لکھا۔ اس میں انہوں نے اسلامی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کی۔ اتنا کہنے کے بعد قاسمی صاحب نے وہ خط دکھایا۔ جس میں مادر ملت لکھتی ہیں۔ "مجھے امید ہے کہ آپ موجودہ صدارتی انتخاب میں تمام ذاتی مفادات اور ہر قسم کی جانبداری سے بالاتر ہو کر بلاخوف و خطر اپنے قیمتی ووٹ کا استعمال کریں گے تاکہ وطن عزیز اور ہمارے عوام اپنی کھوئی ہوئی آزادی اور جمہوری حقوق دوبارہ حاصل کر سکیں اور ہماری آئندہ نسلیں اپنی زندگی اسلامی سوشلزم اور ان اصول اور نظریات کے مطابق گذار سکیں جن کی بنیاد پر ہماری عظیم مملکت پاکستان وجود میں آئی تھی"۔

(مادر ملت ۲ر دسمبر ۱۹۶۴ء)

مولانا قاسمی صاحب نے خط پڑھ کر سنایا اور کہا کہ مودودی صاحب مادر ملت کے پرزور حامی رہے ہیں۔ اور اب ہم پر سوشلسٹ ہونے کا الزام لگا رہے ہیں۔ وہ خود ہی بتائیں کہ جب مادر ملت نے اسلامی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کی تھی یا وہ اسلامی سوشلزم کی حامی تھیں تو اس وقت انہوں نے مادر ملت کی پرزور حمایت کیوں کی تھی۔ اس وقت سوشلزم کفر نہیں تھا یا مودودی صاحب اس وقت منکر اسلام نہیں تھے ؟

اس کے بعد مولانا قاسمی نے ایک مقامی اسلام پسند ہفت روزہ کا ۱۲ر فروری ۱۹۶۸ء کا شمارہ دکھایا جس کے اداریہ میں لکھا گیا ہے:

"ذرا غور کیجئے اعتراض یہ ہے کہ بھٹو نے اسلامی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ الزام یہ ہے کہ اس طرح انہوں نے (خاکم بدہن) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

"جہاں تک اعتراض کا تعلق ہے سرے سے بے معنی ہے اسلامی سوشلزم کی اصطلاح بھٹو کی ایجاد نہیں یہ اصطلاح اکثر اسلامی رہنما استعمال کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ خود قائد اعظم کے خطبات میں موجود ہے۔ انہوں نے بارہا فرمایا کہ پاکستان کا نظام اقتصاد اسلامی سوشلزم کی بنیاد پر ہوگا علامہ اقبال کے ہاں یہ اصطلاح موجود ہے۔ صدر ایوب کئی دفعہ کہہ چکے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ترجمان القرآن جلد دوم میں سوشلزم کے متعلق لکھا ہے کہ اس کو تجربہ کا موقع ملنا چاہیئے۔ لیکن بھٹو کی زبان سے اسلامی سوشلزم کی اصطلاح پر بنر جانے ان نازک اندامان شریعت کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے کی وجہ کیا ہے"؟

"اور پھر اس اعتراض سے یہ الزام پیدا کرنا توہین رسالت ہوئی ہے ایک ایسی احمقانہ جسارت ہے کہ ہم اس تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں۔ جس نے یہ فتنہ اٹھایا اگر وہ اسلام کی نمائندہ ہے اور جن لوگوں نے اس نغمہ کو منہ میں ڈال کر جھنکارنا شروع کیا ان کا وجود اسلام کا ترجمان ہے تو عجب نہیں آئندہ پود اسلام سے بغاوت کر دے حقیقت یہ ہے کہ ایک پڑھا لکھا شخص بھی لاہور میں نہیں ملا جس نے ناقضوں کی اس ڈار کو قابل اعتنا سمجھا ہو"۔

سوالات ذہن میں بے شمار ہیں، بنیادی سوال یہی ہے کہ جن علماء کو بھٹو کا سوشلزم خلاف اسلام محسوس ہوا

بقیہ ——— مولانا ضیاء القاسمی

انہیں سرمایہ داری کا عفریت نظر نہیں آتا علماء کرام! یاد رکھو، قوم مسجد کی صفوں میں مساوات چاہتی ہے، وہ دسترخوان معیشت پر بھی مساوات مانگتی ہے۔ سوشلزم ہے جس کا اعلان کیا جا رہا ہے اور جسے اب کوئی روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

اداریہ کے آخر میں علماء کرام سے مخاطب ہیں:۔
"محض حضورؐ کے نام پر روٹیاں توڑنا تمہارا شعار ہو گیا ہے"۔

مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ آج اس ہفت روزہ کے اسلام پسند صحافی جو کسی علم دین کی تلاش میں ہیں۔ کیا تین سال پہلے انہیں سوشلزم کا علم نہیں تھا۔ یا فارلینڈ کی سرپرستی کی وجہ سے آج وہ سوشلزم کے خلاف کفر کے فتوے لگا رہے ہیں۔ ہم ان کی کس بات کا یقین کریں۔ وہ خود ہی بتائیں

ع ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

سوشلزم کا مسئلہ ایسا چھیڑا کہ ختم ہونے کا نام نہ لیتا تھا قاسمی صاحب پھر بپھرے ہوئے الفاظ میں بولے۔ "ہم اسلام کو صرف اسلام کے چاہنے والے ہیں"۔ اسلام کی خاطر مٹنا جانتے ہیں۔ مفتی محمود نے اب تک بھٹو سے ملاقات نہیں کی۔ غلام غوث ہزاروی اگر مبشر حسن کی کوٹھی کے پاس سے بھی گزر جائیں تو یہ سوشلسٹ اور یہ اسلام پسند بھٹو سے معانقہ بھی کریں تو اسلام کے علمبردار محافظ..... کیا شان ہے ان کی"۔ اتنا کہنے کے بعد قاسمی صاحب نے مشرق مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۹ء کی وہ تصویر دکھائی جس میں مودودی صاحب جھک کر بھٹو سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ اور پھر امروز ۳۰ مارچ ۱۹۷۰ء کا شمارہ دکھایا۔ جس میں مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ سوشلسٹوں سے مصافحہ کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ قاسمی صاحب نے مزید کہا کہ سوشلسٹ سے مصافحہ کرنے سے اگر نکاح ٹوٹ جاتا ہے تو وہی بتائیں کہ انہوں نے بھٹو سے مصافحہ کیوں کیا؟

مولانا ضیاء القاسمی پھر جوش میں آگئے اور کہنے لگے۔
"میں مودودی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ انکار کریں کہ انہوں نے نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ، امہات المومنین کی توہین نہیں کی۔ مسلمان کا ایمان ہے کہ نبی کریمؐ کی ذات گرامی اس قدر بلند، ارفع و اعلیٰ ہے کہ ان کی شان میں ادنیٰ ترین گستاخی کا لفظ بھی اسلام سے خارج ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔ مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو۔ وہ اسلام اور نبی کریمؐ کی بے ادبی برداشت نہیں کر سکتا۔ مودودی صاحب اپنی تحریروں میں ایسی باتیں لا رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے لئے نہایت تکلیف دہ اور دکھ کا باعث ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک لفظ عَبَسَ کا ترجمہ انہوں نے منہ بگاڑا کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے مخاطب ہے۔ جس میں رسول کریمؐ کی طرف سے سلام کا جواب نہ ملنے پر ایک نابینا صحابیؓ نے خدا کی بارگاہ میں آہ و زاری کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص آیت نازل کر کے فرمایا کہ عَبَسَ (چیں بہ جبیں ہو گیا)

مولانا قاسمی نے سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اب تک جتنے بھی مکاتیب فکر کے علماء اردو مترجم خواہ بریلوی، دیوبندی ہوں، انہوں نے عَبَسَ کا ترجمہ چیں بہ جبیں کیا ہے۔ مفسرین قرآن شاہ اشرف علی تھانوی، شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا احمد علی لاہوری، احمد رضا خاں اور مولانا عبدالماجد دریا بادی سب نے یہی ترجمہ کیا ہے۔ لیکن مولانا مودودی نے اس کا انوکھا ترجمہ کیا ہے کہ "منہ بگاڑا اور بے رخی اختیار کی"۔ ہمارے محاورہ اور مطالعہ سے یہ منہ بگاڑا کا لفظ حضور کی ذات کے لئے میرے نزدیک توہین رسالت ہے۔ یہ ترجمہ مودودی صاحب نے ہفت روزہ ایشیا میں تفہیم القرآن کے موضوع کے تحت ۱۴ ستمبر ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں کیا ہے۔

علاوہ ازیں مولانا مودودی نے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے بارے میں لکھا ہے:۔

"یہ دونوں نبی کریم کے مقابلہ کچھ زیادہ جری ہو گئی تھیں اور حضورؐ سے زبان درازی کرنے لگی تھیں"۔ (ایشیا ۱۹ نومبر ۱۹۶۹ء)

قاسمی صاحب نے کہا۔ حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی ہیں اور حضرت حفصہؓ حضرت عمر فاروقؓ کی۔ اور یہ دونوں حضرت رسول کریمؐ کی ازواج مطہرات ہیں۔ ہمارا استدلال یہ ہے اور ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ پیغمبر کے سامنے زبان درازی کرنے سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ مودودی صاحب یہ بتائیں کہ زبان درازی کے بعد سیدہ عائشہؓ وسیدہ حفصہؓ ازواج پیغمبر تو کیا، ایک مسلمان خاتون بھی رہ سکتی ہیں؟ قدرے توقف کے بعد قاسمی صاحب نے کہا کہ دراصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب اردو زبان و محاورات کا اپنا ہی مطلب معین کئے ہوئے ہیں۔ خواہ اس میں اسلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور امہات المومنین کی توہین کا ہی پہلو نکلتا ہو۔ انہیں مسلمانوں کے جذبات و احساسات کا قطعاً احساس نہیں۔

مولانا نے مزید کہا کہ:۔
"میں مودودی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ زبان درازی کا اردو لفظ حدیث کے کس عربی جملے کا ترجمہ ہے۔ کسی مترجم نے ۱۴ سو سال میں عبداللہ بن ابن سبا یہودی کے سوا حضرت عائشہؓ پر زبان درازی کا جملہ چسپاں کیا ہو۔ تو لائیے ورنہ فارلینڈ کے ساتھ امریکہ جائیے"

مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے کہا کہ مودودی صاحب بے شک آپ کیسے مؤقر جریدہ قندیل میں ہی جواب دیں اور میرا چیلنج قبول کریں۔

ان سوالات کے بعد ہم انتخابی اور سیاسی صورت حال کو سامنے لانے کے لئے مولانا سے مصروف گفتگو ہوئے۔ قاسمی صاحب نے یہاں بھی مولانا مودودی کو چیلنج کے انداز میں کہا کہ جماعت اسلامی کی انتخابی مہم کے زیر عنوان ترجمان القرآن ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ جلد نمبر ۳۴ شمارہ نمبر ۶ میں فرماتے ہیں:۔

"رسول برحق کے یہ ارشادات بجائے خود حکمت و دانائی کے جواہر تھے جن کی سچائی پر عقل سلیم گواہی دے رہی تھی۔ لیکن اب تو زمانے کے تجربات نے بھی ان پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اب ہم کو اس امر میں کوئی شک نہیں رہا کہ ہماری اجتماعی زندگی اور قومی سیاست کو جن چیزوں نے سب سے بڑھ کر گندا کیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ امیدواری اور پارٹی ٹکٹ کا طریقہ ہے۔ اسی بنا پر جماعت اسلامی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ناپاک طریق انتخاب کی جڑ کاٹ دی جائے۔ یہ جماعت نہ اپنے پارٹی ٹکٹ پر آدمی کھڑے کرنے کی اجازت دے گی نہ کسی ایسے شخص کی تائید کرے گی۔ جو خود امیدوار بنا ہو۔ اور اپنے لئے آپ ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ خواہ انفرادی طور پر یا کسی پارٹی کے ٹکٹ پر۔ یہی نہیں بلکہ جماعت اپنی انتخابی جدوجہد میں خاص طور پر یہ بات عوام الناس کے ذہن نشین کرے گی کہ امیدوار بن کر اٹھنا اور اپنے حق میں ووٹ مانگنا آدمی کے غیر صالح اور نااہل ہونے کی پہلی اور کھلی ہوئی علامت ہے ایسا آدمی جب کبھی اور جہاں کہیں سامنے آئے۔ لوگوں کو فوراً سمجھ لینا چاہیے کہ یہ ایک خطرناک شخص ہے۔ اس کو ووٹ دینا اپنے حق میں کانٹے بونا ہے۔

مولانا ضیاء القاسمی نے مولانا مودودی کے ان رشحات فکر پر زیادہ حاشیہ آرائی تو نہ کی۔ البتہ اتنا کہا کہ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ طفیل محمد قیمؔ جو جماعت اسلامی کا امیدوار ہے، مودودی صاحب کی زبان میں غیر صالح بنا ہے یا نہیں؟ طفیل محمد قیم اور جماعت اسلامی کے ۸۳ امیدواروں کو جو ٹکٹ دیئے گئے ہیں وہ غیر صالح بنے ہیں یا نہیں؟

مولانا قاسمی صاحب کے اس سوال کا جواب تو ابوالاعلیٰ مودودی ہی بہتر طور پر دے سکیں گے۔

کلورکوٹ کے ایک ٹرانسپورٹر کا مخالف سیاسی جماعت کے کارکنوں سے معاندانہ رویہ

کلورکوٹ ۱۱/۹ ۔ رحمان ٹرانسپورٹ کلورکوٹ کے پروپرائیٹر اقبال الرحمٰن جو اس حلقہ سے کونسل لیگ کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کے لئے الیکشن بھی لڑنا چاہتے ہیں نے اپنی مخالف سیاسی جماعتوں کے کارکنوں سے نہایت ناروا رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ ۱۱ ستمبر کو ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ حافظ محمد طیب صاحب کو ڈیلی کراس بس سے زبردستی اتارنے کی کوشش کی۔ قبل ازیں ضلع میانوالی کے نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ اور دیگر معزز کارکنوں کے ساتھ رحمٰن ٹرانسپورٹ کا مالک یہ حرکت کر چکا ہے اور انہیں دوران سفر اپنی بسوں سے اتار چکا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی میں مقبول جماعت ہے۔ جس کی وجہ سے سرمایہ دار بوکھلا اٹھے ہیں، اور اس بوکھلاہٹ کی وجہ سے انہوں نے یہ غیر قانونی اور شرمناک حرکت شروع کر دی ہے۔ آج تک جمعیۃ کے کارکنوں نے نہایت صبر و ضبط سے کام لیا ہے مگر اب عوام میں اس واقعہ کے خلاف زبردست ہیجان پایا جاتا ہے۔ چنانچہ کلورکوٹ کی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں رحمان بس سروس کے مالک کے خلاف قرارداد مذمت پاس کی گئی نیز حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان واقعات کی انکوائری کر کے فوراً تادیبی کارروائی کی جائے۔ چونکہ حالات کے مخدوش ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

نیز حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس ٹرانسپورٹر کی اجارہ داری کو اس علاقہ سے ختم کیا جائے ۔ دیگر کمپنیوں کو کلورکوٹ تا نورپور، کلورکوٹ تا سرگودھا روٹ دیئے جائیں۔

(جلیل احمد رانا ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ ضلع میانوالی)

ہم تحریک پاکستان کے کارکنوں اور قائدین کو اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں؛ نبی کریم صحابہ کرامؓ اور امہات المومنین کی شان اقدس میں کبھی گستاخی کے مرتکب نہیں ہوئے؛ الیکشن میں حصہ لینے کو غیر صالح قرار نہیں دیتے رہے؛ تو انہیں چاہیئے کہ مولانا ضیاء القاسمی کا چیلنج قبول کر لیں۔ اس سے نہ صرف جماعت اسلامی کے مخالفین کے انداز فکر میں تبدیلی آئے گی بلکہ ہم جیسے مولانا مودودی کی علمیت اور قابلیت کا اعتراف کرنیوالوں کا ایمان بھی متزلزل ہونے سے بچ جائے گا۔

بقیہ مولانا ضیاء القاسمی کا مودودی صاحب کو چیلنج

•..... "اخبارات میں آج کل یہ خبریں آ رہی ہیں کہ جماعت اسلامی مطالبہ کر رہی ہے کہ مسجدوں میں سیاسی تقریریں بند کی جائیں ۔ آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟"

ضیاء القاسمی صاحب نے کہا کہ ہم تو دین اور سیاست کو الگ الگ نہیں سمجھتے ۔ تاہم اگر جماعت اسلامی اس معاملہ میں بھی سنجیدہ اور غیر جانبدار ہے، تو پھر فہرست میں دیتا ہوں ان خطباء کی جو مودودی صاحب کے رکن ہیں اور اوقاف کی مسجدوں میں گھسے ہوئے ہیں ۔ اور انہوں نے مسجدوں کو مودودیت کا اڈہ بنا رکھا ہے ۔ وہ مساجد میں بیٹھ کر "مودودی ازم" کا پرچار کر رہے ہیں مسجد مبارک (قلعہ گوجر سنگھ) کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں مودودی صاحب درس دیتے رہے ہیں ۔ اس مسجد کو اوقاف نے چھین لیا۔ تو مودودی پارٹی نے شور مچا دیا اور اوقاف کو مودودی صاحب کے دباؤ کی وجہ سے یہ مسجد واپس کرنا پڑی ۔ اس مسجد میں جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم اتحاد العلماء کا دفتر آج بھی قائم ہے ۔

"جماعت اسلامی کے رکن کی پہچان کیا ہے"؟ ہم نے بے ساختگی میں پوچھ لیا تو قاسمی صاحب کہنے لگے، اس جماعت کے باقاعدہ شعبے ہیں ۔ ایک رکن، ایک متفق اور تیسرے نمبر پہ ہمدرد ۔ اب ایک چوتھا شعبہ میرے تجزیہ کے مطابق آج کل ظہور پذیر ہوا ہے ۔ اس طبقہ کے افراد کو یہ ہدایت ہے کہ قسمیں کھاتے جاؤ کہ جماعت کے رکن نہیں ہیں مگر کام جماعت کے کارکنوں سے زیادہ کرو ۔ یہ انداز نکالا ہی یہ ہے کہ ایمانداروں سے ملیں تو کہیں کہ خدا کی قسم ہم آپ کے ساتھ ہیں اور جب جماعت اسلامی کے کارکنوں سے ملیں تو کہیں کہ ہم تو ان سے غداری کر رہے تھے ۔ اب اس چوتھا طبقہ کے جو اعلیٰ ترین طبقہ ہے کے رہنما بھی اپنے آپ کو جماعت اسلامی کا ظاہر نہیں کرتے ۔ مثلاً صفدر صدیقی کا نام ابتداء میں جماعت اسلامی کے سرگرم رکن کی حیثیت سے لیا جاتا تھا اور آج کل وہ محض "مزدور لیڈر" کی حیثیت سے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ ایک مفتی سیاح الدین کاکاخیل ہیں ۔ جماعت اسلامی کے جلسوں کی صدارت کرتے ہیں اور جماعت کے نامزد امیدوار ہیں ۔ لیکن دوستوں کی مجالس میں بیٹھ کر قسمیں کھاتے ہیں کہ میرا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے انہوں نے تو مجھے نیک ۔ سمجھ کر امیدوار نامزد کر دیا ہے

مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے اس طبقہ کے افراد کے لئے "حلاّف" کا لفظ استعمال کیا یعنی زیادہ قسمیں کھانے والے ۔ مولانا نے کہا کہ یہ حلاّف سب سے زیادہ خطرناک ہیں میرے خیال میں اس طبقہ کی بنیاد سبائی تحریک کے دوران پڑی ۔ وہ لوگ پہلے تو حضرت عثمان غنیؓ کی تعریفیں بیان کرتے تھے۔ واہ واہ کیا شان تھی حضرت عثمانؓ کی، اتنی عظیم شخصیت کے مالک تھے کہ حضورؐ نے دو بیٹیوں کا عقد ان کے ساتھ کیا۔ ماشاء اللہ تیسرے خلیفے تھے، کیا مرتبہ تھا، صلح حدیبیہ کے وقت حضورؐ نے ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا تھا۔ لیکن یہ ہے کہ اگر بیت المال کا مال ادھر ادھر نہ کرتے تو اچھا تھا۔ قاسمی صاحب نے کہا، بالکل یہی انداز ہمارے متعلق جماعت اسلامی کا ہے۔ کہتے ہیں واہ واہ کیسی عظیم جماعت ہے جمعیۃ علماء اسلام ۔ اس میں مولانا احمد علی مرحوم ایسی دینی شخصیت شامل رہی اور اب اس میں مولانا مغفور کے صاحبزادے مولانا عبیداللہ انور شامل ہیں لیکن اس جماعت میں غلام غوث ہزاروی اور ضیاء القاسمی نہ ہوں تو بڑے کام کی جماعت ہے

ہم نے انٹرویو سمیٹتے ہوئے پوچھا کہ مولانا دین اور سیاست کو آپ الگ الگ کر دیں تو یہ سارے جھگڑے ختم ہو جائیں قاسمی صاحب فرمانے لگے ۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ دین اور سیاست کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر تو اس ملک کا قانون اسلامی ہونا ہے تو پھر اسلام تو مسجد ہی سے چلا ہے ۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں اسلامی نظام نافذ ہوگا تو پھر استدلال کے طور پر ان شخصیات کا نام لیا جائے گا ۔ جو بیک وقت مسجد کی امامت بھی کرتی تھیں اور ملک کی زمام اقتدار بھی ان کے ہاتھ میں تھی ۔ خلفاء راشدین کا دور اس کی زندہ مثال ہے ۔ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر قیصر و کسریٰ کے سفیروں سے گفتگو فرمایا کرتے تھے ۔ آج اگر بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ سیاست کو دین سے الگ کر دیا جائے، تو ایسے لوگ نوابزادہ نصراللہ جیسے "لیڈر" ہی ہو سکتے ہیں جو سیکولرزم کے حامی رہے ہیں ۔ ہمارا مطمح نظر چونکہ اسلامی نظام نافذ کرنا ہے اس لئے ہم یہاں ہر کام اسلام کی روشنی میں کریں گے سیاست میں حصہ لیں گے تو اسلام کی خاطر، زندہ رہیں گے تو پاکستان اور اسلام کے لئے ۔ اور مریں گے تو اس ملک کی آزادی کے تحفظ اور اسلام کے لئے ۔

مولانا ضیاء القاسمی سے مل کر جب ہم واپس آ رہے تھے تو ذہن میں صرف ایک سوال گردش کر رہا تھا کہ سید ابوالاعلیٰ مودودی پاکستان کی دینی شخصیت ہی نہیں، اب بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں ۔ اس وطن عزیز میں بھی ان کے عقیدتمند بقول ان کے بہت زیادہ ہیں اگر

مولانا مودودی فی الواقعی تحریک آزادی میں پیش پیش رہے ہیں؟ تحفظ آزادی کے لئے اب بھی کوشاں ہیں؟

ص ص (باقی کالم ۵ کے نیچے)

(بقیہ تعزیتی جلسہ)

دعوت اور پروگرام، ہم آج حضرت قطب عالم مولانا ...... احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں کھڑے ہو کر مولانا محمد اکرم صاحب کی روح سے یہ عہد کرتے ہیں کہ اس مشن اور پروگرام کو آخر وقت تک جاری رکھیں گے۔ جب تک اس ملک میں جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اسلام کا نظام جاری نہیں ہوگا، ہم آرام اور چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

اجلاس سے امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان حضرت مولانا عبید اللہ انور نے چند منٹ تک مولانا کو خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت مولانا انور دامت برکاتہم کو مولانا مرحوم کی وفات سے بہت زیادہ صدمہ تھا، جس کی وجہ سے وہ مولانا مرحوم کے متعلق اپنے خیالات کا زیادہ دیر اظہار نہ فرما سکے۔

آخر میں مولانا آزاد مدظلہ نے جو حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے امام الصلوٰۃ تھے۔ مولانا مرحوم کی خدمات کو سراہا اور دعائے مغفرت فرمائی۔

دار العلوم تعلیم الاسلام رجسٹرڈ شنکیاری مانسہرہ ہزارہ

عرصہ تین سال سے بفضلہ تعالیٰ اپنے اسلاف کے طرز پر دار العلوم دیوبند کے نصاب کے مطابق تعلیم و تبلیغ دین کی خدمت انجام دے رہا ہے جس میں تقریباً ۲۰۰ طلباء و طالبات مقامی و بیرونی قرآن پاک حفظ و ناظرہ و درس نظامی کی باقاعدہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دار العلوم میں اس وقت پانچ ماہر استاد تنخواہ دار ہیں۔ مدرسین حضرات اور طلباء کرام کا سالانہ خرچہ تقریباً پندرہ ہزار روپیہ ہے۔

اس کے علاوہ دار العلوم کی تعمیر بھی تشنہ تکمیل ہے۔ مثلاً طلبہ کے کمرے اور درسگاہیں اساتذہ کے مکانات وغیرہ۔

تمام حضرات کو معلوم ہے کہ بیرونی طلباء کے خورد و نوش پوشاک، علاج، کتب درسیہ وغیرہ دار العلوم کے ذمہ ہیں اور دار العلوم کی مستقل آمدنی و جائداد نہیں ہے۔ یہ تمام تر اخراجات عامۃ المسلمین مخیر حضرات کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں لہٰذا اپیل ہے کہ آپ اپنی زکوٰۃ و خیرات و صدقات عشر وغیرہ سے دار العلوم کی امداد فرما کر ثواب حاصل کریں (نوٹ) ترسیل زر بنام مہتمم ہونی چاہیئے۔ الداعی سید ابو طاہر نواب حسین شاہ مہتمم و بانی دار العلوم تعلیم الاسلام رجسٹرڈ شنکیاری تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ

شہنشاہ خطابت ترجمان اسلام حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب

بتاریخ ۳۰ر ستمبر ۱۹۷۰ء

بعد نماز عشاء مسلم بازار نزد چنتی گراؤنڈ سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام سے خطاب فرمائیں گے۔ نیز جمعیۃ گارڈ کے بادردی رضاکار مولانا کا شاندار استقبال کریں گے۔ معلومات کے لئے دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا سے رابطہ قائم کریں۔ مولانا ضیاء القاسمی یکم اکتوبر کو بھیرہ میں بھی خطاب فرمائیں گے۔

(محمد صادق ناظم دفتر سرگودھا)

مولانا سید عبدالمجید ندیم کا دورہ سرگودھا

ملک کے مایۂ ناز خطیب مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم ضلع سرگودھا کے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ فرمائیں گے۔

۲ر اکتوبر	قبل از نماز جمعہ	مٹھہ ٹوانہ
۲ر "	بعد نماز عشاء	جوہر آباد
۳ر "	بعد نماز ظہر	میانی
" "	بعد نماز عشاء	بھیرہ
۴ "	"	سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۵ "	بعد نماز عشاء	بلاک ٹی ۱۲ کی درمیانی سڑک
۶ "	" " "	ہری پور سرگودھا
۷ "	" " "	بھلوال
۸ "	" " "	حلقہ بھلوال

اپیل

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ شکرگڑھ ایک عرصہ سے دین و اسلام اور ملت حقہ کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور اس کے سرپرست جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم ہیں۔ ادارہ کا حساب باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے۔ اور آمد و صرف کا سالانہ گوشوارہ شائع کیا جاتا ہے۔ مخیر حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ صدقات واجبہ، خیرات اور عطیات سے مدرسہ ہذا کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ترسیل زر کا پتہ

ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ چوک بخاری شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ

مجلس تحفظ نظریہ پاکستان کی طرف سے جمعیۃ کی حمایت کا اعلان

مجلس تحفظ نظریہ پاکستان کے صدر جناب شبیر احمد صاحب شاہد نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان بنے ۲۳ سال گذر چکے ہیں۔ لیکن نظریہ پاکستان کے تحفظ کا کسی کو خیال نہیں۔ جس کو بھی پاکستان کا محافظ سمجھا وہی غدار نکلا۔ اب خدا تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم سمجھ سوچ کر نظریہ پاکستان کی حفاظت کے لئے ایسی شخصیت کا انتخاب کریں جو نظریہ پاکستان کو سمجھتا ہو۔ قرآن و سنت سے واقف ہو۔

انہوں نے کہا کہ میری جماعت کے پانچ ہزار کارکن جمعیۃ علماء اسلام کی حمایت کریں گے تاکہ ملک میں اسلامی آئین نافذ ہو سکے۔ آخر میں مجلس تحفظ نظریہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری صاحبزادی محمودہ رشید نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر خواتین اپنے حقوق کا تحفظ چاہتی ہیں تو اپنا قیمتی ووٹ جمعیۃ علماء اسلام کو دیں۔

انتقال پُر ملال

جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا کے ایک مخلص اور سرگرم کارکن جناب شیخ علاؤ الدین صاحب ۱۹ ستمبر کو فالج کے حملہ سے وفات پا گئے۔

مرحوم کو جمعیۃ کے رہنماؤں سے صد درجہ عقیدت تھی اور آپ ہمیشہ جمعیۃ کی سرگرمیوں میں جانی و مالی تعاون کرتے تھے۔ انجمن شبان اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا نے آپ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار اور دعائے مغفرت کی ہے۔

—— جناب محمد اشرف صاحب ناظم دفتر جمعیۃ طلباء اسلام کے والد محترم ہفتہ کے روز انتقال فرما گئے۔ قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ جمعیۃ طلباء اسلام لاہور کے اجلاس میں مرحوم کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس کی گئی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

حلقہ نمبر ا کرشنا گلی گوالمنڈی لاہور میں جمعیۃ کا انتخاب

امیر محمد انور صاحب۔ نائب امیر بابو غلام حسین ناظم عمومی ملک محمد اعظم۔ ناظم محمود بٹ۔ خازن محمد حنیف بٹ

ناظم نشر و اشاعت محمد سلیمان۔

مولانا محمد اکرم رح کی وفات پر ملک گیر تعزیتی جلسے اور قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کی طرف سے اظہارِ رنج وغم

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ڈیرہ کی تمام مساجد اور دینی مدارس میں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب کی وفات حسرت آیات پر قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔ اور ایصالِ ثواب کے لیے قرآن پاک کا ختم ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ڈیرہ ڈویژن کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا علاء الدین صاحب مولانا عبدالقدوس صاحب شیخ عزیز الرحمٰن خواجہ محمد زاہد اور غلہ منڈی کی جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد یوسف صاحب نے حضرت مولانا کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

سرگودھا

سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام عیدگاہ روڈ پر ہوا جس میں مولانا سید عبدالمجید صاحب ندیم حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب مولانا محمد صادق اور دوسرے حضرات نے مولانا کے حالاتِ زندگی اور قربانیوں پر روشنی ڈالی اور قراردادِ تعزیت پاس کی۔

پھلرواں ضلع سرگودھا کے دفتر میں مقامی کارکنوں کا تعزیتی اجلاس حضرت مولانا عبید اللہ کی صدارت میں ہوا اجلاس میں مولانا کیلئے ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کی گئی۔

راولپنڈی

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا تعزیتی اجلاس مولانا قاری محمد امین صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے مولانا کی دینی وسیاسی خدمات کو سراہا اور حضرت مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کی گئی۔

بہاولنگر

بہاولنگر کی ہنگامی اجلاس مولانا محمد یوسف صاحب کی صدارت میں ہوا اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا کی دینی وسیاسی خدمات کو سراہا اور حضرت مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کی گئی۔

تنظیم انصار الاسلام کے اجلاس میں قرارداد تعزیت پاس ہوئی۔

جہلم

۲۲ ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے ایک ہنگامی اجلاس میں ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان حضرت مولانا محمد اکرم صاحب کی وفات حسرت ناک پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

ایک تعزیتی قرارداد میں مرحوم کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے۔ خاص کر جمعیۃ علماء اسلام کے لیئے مرحوم کی موت کو ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا گیا۔

اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ہری پور ہزارہ

جمعیۃ علماء اسلام انڈسٹریل ایریا ہری پور ہزارہ میں جماعت کے کارکنوں کا اجلاس طلب کیا گیا۔ اور اس اجلاس میں حضرت مولانا محمد اکرم مرحوم سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی وفات پہ سخت افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اور اسے جمعیۃ کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا گیا اور حضرت کیلئے دعاءِ مغفرت کی گئی۔

ضلع لائل پور

حکیم بابا سلطان احمد نے مولانا کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا۔ مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی وفات پہ جڑانوالہ، منڈی روڈ الارو، ڈیفیض آباد، کھنڈہ موڑ، کھانی جال، چک ۲۷۲ و چک ۲۹۲، کوٹ شاہ احمد خان، کھرل کے عوام نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ حکیم بابا سلطان احمد نے مولانا کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا۔

قصور

کارکنان جمعیۃ علماء اسلام قصور کے اجتماع میں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ مغربی پاکستان کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کیا۔ اور کہا ہے کہ مولانا کا وجودِ مسعود اس زمانہ قحط الرجال میں لا مغتنمات تھا۔

جمعیۃ ایسے وقت پر ان کی خدمات سے محروم ہوگئی ہے۔ جب کہ ایسے مجاہد، نڈر مخلص صابر اور دیانتدار قائد کی اسے پہلے سے زیادہ ضرورت تھی۔ کارکنان جمعیۃ خداوند قدوس کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطاء فرما دیں اور جمعیۃ کو ان نعم البدل عطا فرما دیں۔

نیز مولانا مرحوم کے اعزہ واقارب خصوصاً ان کے برادران محترم اور برخورداران اور اکابر جمعیۃ سے تعزیت کرتی ہے اور خداوند قدوس سے دست بدعا ہے۔ کہ انہیں صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ اور مولانا مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمادے۔

محمد طیب ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام قصور

عبدالحکیم (ملتان)

حافظ غلام قادر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام عبدالحکیم کی اطلاع کے مطابق یہاں پر مولانا کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ خصوصاً پیرِ طریقت حضرت مولانا سید پیر خورشید احمد شاہ صاحب خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح نے بہت زیادہ مغموم و پریشان ہیں اور دست بدعا ہیں۔

کوہاٹ

دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ میں کارکنان جمعیۃ کے اجلاس میں مولانا محمد نعیم صاحب نے خطاب کیا۔ اجلاس میں قراردادِ تعزیت پاس کی گئی۔ اور دعاءِ مغفرت کی گئی۔ نیز ایصالِ ثواب کیا گیا۔

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

حضرت مولانا مرحوم کی وفات کو ڈسکہ کے عوام نے ایک عظیم حادثہ قرار دیا ہے۔

جناب مولانا محمد فیروز خان صاحب اور سلیم الدین صاحب نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ اور دعائے مغفرت کی اور ایصالِ ثواب کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کی سرگرمیاں

پیر طریقت شمس شریعت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی بیر شریف والے خلیفہ مجاز حضرت امروٹی شریف رحمۃ اللہ علیہ نے ضلع دادو کا پانچ روزہ دورہ فرمایا اور ضلع دادو کے مختلف شہروں میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عام جلسوں سے خطاب فرمایا جس کی تفصیل یہ ہے :۔

تحصیل میہڑ

میہڑ شہر میں مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۷۰ء کو جمعیۃ علماء اسلام حلقۂ میہڑ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ یہ جلوس مدرسہ عربیہ دارالقرآن سے نکلا اور شاہی روڈ سے ہو کر گھنٹہ گھر پر جا کر ختم ہوا۔ جلوس کی قیادت مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف نے فرمائی۔ جلوس میں ممبران جمعیۃ کے علاوہ معززین شہر اور گرد و نواح کے لوگ بھی شامل تھے۔ جلوس کو دیکھنے کے لئے سڑک کے دونوں طرف دو رویہ لوگ کھڑے تھے۔ شرکاء جلوس اسلامی قانون کی حمایت میں نعرے لگا رہے تھے۔ غرض یہ جلوس پر امن طور پر گھنٹہ گھر جا کر ختم ہوا۔ پھر گھنٹہ گھر پر رات کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کی طرف سے اسی جگہ ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا جس سے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف والوں نے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو اسلامی قانون اور جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور سے روشناس کرایا۔ اہالیان میہڑ دلجمعی کے ساتھ آخر تک بیٹھے رہے اور یہ جلسہ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔

گوٹھ گوزو

مورخہ ۱۳ اگست کو یہاں پر مولانا موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب فرمایا اور لوگوں نے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینے کا عہد کیا۔

خیرپور ناتھن شاہ

مورخہ ۱۴ اگست کو شہر خیرپور ناتھن شاہ کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔

شہر دادو

مورخہ ۱۵ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام میونسپل پارک میں رکھا گیا تھا۔ لیکن شام کو اچانک بارش کے سبب یہ جلسہ عام

جامع مسجد جیون شاہ میں رکھا گیا۔ جس سے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالکریم بیر شریف والوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سب پارٹیاں اسلام اسلام پکار رہی ہیں تو صدر یحییٰ کو چاہیئے کہ وہ مارشل لاء آرڈیننس کے ذریعہ اسلامی قانون کو نافذ کر دیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا منشور خالص اسلامی ہے۔ آپ نے تمام جماعتوں کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اسلامی منشور کی ایک دفعہ بھی خلاف اسلام نہیں۔

آخر میں ایک قرارداد میں مولانا عزیز اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن، طلباء، مزدور اور سیاسی لیڈروں اور کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

مورخہ ۱۶ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کی مجلس عمومی کا اجلاس حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مدظلہ کی صدارت میں ہوا۔ اس میں ضلع دادو کی جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ بالاتفاق حضرت مولانا نثار احمد صاحب کو امیر، مولوی حکیم عبدالعزیز اخوند نائب امیر ۱، مولوی حکیم محمد حسن نائب امیر ۲، مولانا غلام احمد مرتضیٰ ملکانی ناظم اعلیٰ، مولانا سعید احمد ناظم، جناب نیاز محمد نائب ناظم جناب عبدالرزاق صاحب خازن اور راقم الحروف محمد شفیع دہلوی کو ناظم نشر و اشاعت مقرر کیا گیا۔ مندرجہ ذیل حضرات پارلیمانی بورڈ کے رکن منتخب ہوئے۔

مولانا نثار احمد، حاجی امان اللہ اخوند، حاجی محمد ہاشم جناب نذیر احمد صاحب، مولانا فیض محمد، حاجی پیر محمد، مولانا در محمد دادو ۔ حافظ محمد یاسین بھان سید آباد، مولوی عبدالغفور جمالی مرلہ گوٹھ۔ محمد بخش صاحب جمالی (ریٹائرڈ صوبیدار) گوٹھ بہاولا۔ حاجی محمد موسیٰ جمالی گوٹھ جوہی۔ حاجی حبیب الرحمٰن گوٹھ کمال خان۔ مولانا محمد خان گوٹھ بھکر جمال۔ حاجی اللہ رکھا بہاولپور۔ مولانا سید شیر محمد شاہ صاحب سوجھرو گوٹھ۔ مولانا خیر محمد میہڑ۔ مولانا غلام محمد پٹی شریف۔

ضلعی سطح پر ایک رابطہ کمیٹی بنائی گئی۔ جس میں حاجی محمد ہاشم حکیم محمد حسن، مولانا نثار احمد، مولانا فیض محمد، مولانا غلام احمد مرتضیٰ شامل ہیں۔ شہر دادو کے لئے بھی کمیٹی تشکیل کی گئی۔ اجلاس میں مولانا عزیز اللہ کی رہائی کا مطالبہ، ریڈیو پاکستان کی جانبدارانہ پالیسی کی مذمت مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی اور بدنام زمانہ امریکی سفیر فارلینڈ کو ملک سے نکالنے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں طے پایا کہ ضلعی دفتر شہر دادو ہوگا اجلاس حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مدظلہ کی دعا پر ختم ہوا۔ (رپورٹ: محمد شفیع دہلوی ناظم نشر و اشاعت دادو)

پاکستان میں اسلامی قانون ہی چل سکتا ہے

(مفتی محمود صاحب)

نوشکی میں جمیعۃ علماء اسلام نوشکی کی جانب سے ایک عظیم جلسہ منعقد ہوا جس میں قائد ملت مفکر اسلام مفتی محمود صاحب نے جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا، کہ پاکستان اسلام کے لئے بنا تھا اور اسلام کے لئے ہی قائم رہ سکتا ہے۔ پاکستان کے عوام سامراج کی ریشہ دوانیوں سے بخوبی واقف ہیں اور وہ سامراج کی حواری جماعتوں کو ہرگز انتشار پیدا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہم نے پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا اور اب یہاں دین محمدی کا ہی نظام چلے گا۔ ہم کسی اور ازم کو قبول نہیں کریں گے۔ اگر یہاں کسی اور نظام کو لانے کی کوشش کی گئی، تو ہم اس کے خلاف جہاد کریں گے اور ہم ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں۔ امریکہ ہمارا دشمن ہے اس نے اسرائیل کو مدد دے کر بیت المقدس کو ہم سے چھین لیا اور اب وہ پاکستان کو بھی دشمنوں کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ہم اس کے ناپاک عزائم کو خدائے برتر کی مدد سے خاک میں ملا دینگے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امریکی سفیر فارلینڈ کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ملک سے واپس بھیج دے۔ اس لئے کہ امریکی سفیر کی سرگرمیوں سے پاکستان کے عوام سخت مضطرب ہیں۔ انڈونیشیا میں لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام کے وقت یہی صاحب وہاں امریکہ کے سفیر تھے۔ آپ نے مزدور و کسان اور غریبوں کی مشکلات بیان فرمائیں لوگوں میں دینی جذبات اور اسلامی نظام کی وقعت پیدا ہوئی۔ جلسہ کے ابتدا میں مولانا محمد حیات صابر نے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کرائیں۔

(۱) مسلمانان نوشکی اسلام کے خلاف کوئی نظام چلنے نہیں دینگے (۲) عائلی قوانین فوراً منسوخ کر دیئے جائیں (۳) کسانوں کو تقاوی بلا سود دی جائے۔

(۴) ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال کی بلڈنگ و مریضوں کے لئے رہائشی کوارٹر معہ مکمل سٹاف کے قائم کیا جائے۔ (۵) گشتی شفاخانہ نوشکی کو جاری کیا جائے (۶) نوشکی میں فوری طور پر انٹرمیڈیٹ کالج کے قیام کا اعلان کیا جائے (۷) نوشکی میں پانی کی جو شکایت ہے فوری طور پر مناسب انتظام کیا جائے (۸) جتنے سیاسی لیڈر اور طلباء گرفتار ہیں رہا کئے جائیں۔

(محمد صالح ناظم دفتر نوشکی
جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ)

جمعیتہ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت شیخ عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں ہوا۔ جس میں تعزیتی قرارداد پاس ہوئی۔

"یہ اجلاس ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے پاکستان پیپلز پارٹی کے ضلعی چیئرمین جناب سردار حق نواز خاں گنڈہ پور کی بے وقت وفات حسرت آیات کو عوام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے لئے ناقابل برداشت صدمہ قرار دیتا ہے۔ سردار حق نواز خاں گنڈہ پور کی وفات سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں ایک عظیم رہنما سے محروم ہو گیا۔ سردار صاحب نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے عوام کے حقوق کے لئے جو جدوجہد کی ہے وہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آخر میں ان کے ایصال ثواب کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

جمعیتہ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے رہنماؤں مولانا علاؤ الدین صاحب، مولانا عبد القدوس صاحب مولانا عبد الحق صاحب، مولانا سراج الدین صاحب۔ مولانا مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب۔ مولانا عبد السلام شیخ عزیز الرحمٰن خواجہ محمد زاہد، شیخ دوست محمد صاحب، خلیفہ عبد الغفار نے ایک مشترکہ بیان میں سردار حق نواز خاں گنڈہ پور کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا کہ سردار حق نواز خاں میں حب الوطنی غریب پروری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ سامراج اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف جو جدوجہد آپ نے کی ہے وہ ہر پاکستانی کے لئے قابل تقلید ہے۔ آپ ایک دردمند اور سچے مسلمان تھے۔ آپ کی وفات سے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے عوام کو جو نقصان پہنچا ہے وہ رہتی دنیا تک پورا نہیں ہو سکتا۔ خداوند کریم مرحوم کو اپنے پایاں رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جمعیتہ علماء اسلام اس غم میں ان کے لواحقین کے ساتھ برابر کی شریک ہے۔

(حافظ محمد حسن)

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ جمعیتہ علماء اسلام اس ملک میں کسی ازم کو نہیں چلنے دے گی۔ اور ہر اس تحریک کی مزاحمت کرے گی جو اسلامی ازم کے خلاف ہو گی۔ ان خیالات کا اظہار مولانا منظور احمد شاہ صاحب کہروڑی نے کیا۔ وہ نماز سے قبل عوام سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ جمعیتہ کا واحد مقصد یہ ہے کہ اس ملک میں قرآن وسنت کا قانون جاری ہو۔ مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ایسے امیدوار منتخب کریں، جو اسلام کو سمجھتے ہوں اور اس پر عمل کرتے ہوں۔ انہوں نے عوام کو خبردار کیا کہ اگر عوام نے اسلام سے نابلد لوگوں کو منتخب کیا تو پاکستان میں اسلامی آئین کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو گا۔

آپ نے کہا سوشلزم اور سرمایہ دارانہ نظام دونوں ملک کے لئے ایک لعنت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مولانا نے کہا۔ گذشتہ ۲۳ سال تک غریب عوام، مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کو پامال کیا گیا۔ اب جمعیتہ علماء اسلام کسی کے حقوق کے استحصال کی اجازت نہیں دے گی اور قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کا حل کرے گی۔

جمعیتہ علماء اسلام خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کرے گی۔ کیونکہ خود باری تعالےٰ نے آخری کتاب مقدس میں فرمایا ہے۔ ان الحکم الا للہ کہ اللہ کے سوا خدا کی زمین پر کسی اور کا حکم نہیں چلے گا۔ اس لئے جمعیتہ علماء اسلام اسلام کے سوا اور کسی نظام کو یہاں نافذ نہیں ہونے دے گی۔ ان خیالات کا اظہار مولانا عبد العزیز عزیز آبادی نے کیا۔ وہ آج سگو اور کچھ کے مقام پر جمعیتہ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ ہائے عام سے خطاب کر رہے تھے آپ نے کہا۔ اگر اسمبلی میں، اسلامی دستور بنانے والے نمایندے منتخب کئے گئے تو صحیح اسلامی دستور بن جائے گا۔ اور اگر غداران قوم اور اسلام سے ناواقف لوگوں کو منتخب کیا گیا۔ تو پھر ملک دستور سے محروم ہو جائے گا۔ اور یہ ملک اور قوم سے دشمنی کے مترادف ہو گا۔ آپ نے کہا۔ پاکستان بناتے وقت ہم سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ یہاں پر آئین شریعت ہو گا اور غریبوں کے مسائل حل کئے جائیں گے۔ مگر ۲۳ سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی یہاں پر اسلامی آئین جاری نہ ہو سکا اور غریبوں پر ظلم وستم کو روا رکھا گیا۔ آپ نے کہا گذشتہ سے پیوستہ اسمبلی میں مولانا مفتی محمود صاحب ہی ایسے شخص تھے۔ جنہوں نے اپنی ہر قسم کی کوشش اسلامی قانون بنانے اور غیر اسلامی قوانین کو ختم کرنے میں صرف کی۔ مگر افسوس کہ برسر اقتدار طبقہ اور حزب مخالف کے عناصر نے ان کا ساتھ نہ دیا۔

آپ نے مزید کہا کہ مفتی محمود صاحب ہی ایسے شخص تھے۔ جنہوں نے گول میز کانفرنس میں اسلام کی وکالت کی جبکہ دیگر نام نہاد اسلام پسند حضرات پر سکتہ کا عالم طاری تھا۔ آپ نے کہا کہ جمعیتہ کا منشور قرآن وسنت کے بالکل مطابق ہے۔ اور اگر اس منشور کو رائج کر دیا گیا تو خلافت راشدہ کی یاد تازہ ہو جائے گی۔ عوام نے جمعیتہ علماء اسلام کی امداد کا ہر ممکن یقین دلایا اور کہا کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

خان فضل کریم خان خواجکزئی اور جناب احمد جان خان خواجکزئی اپنے پورے خاندان سمیت جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم نے جمعیتہ علماء اسلام کے زعماء کی زندگیوں کا پورے طور پر مطالعہ کیا ہے۔ جو بالکل اسلامی زندگی کے عین مطابق ہیں۔ اور کہا کہ صرف جمعیتہ علماء اسلام کے لیڈر ہی اس خصوصیت کے مالک ہیں۔ جن کے قول وفعل میں مطابقت پائی جاتی ہے۔ اور صرف جمعیتہ علماء اسلام کا منشور اسلامی منشور کہلانے کا مستحق ہے۔ جس میں ہر امیر غریب کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ آپ نے کہا ہم جمعیتہ کے لیڈروں مولانا عبد اللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود، اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا عبید اللہ صاحب انور پر مکمل اعتماد اور یقین کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ملک کے دیگر مسلمانوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیتہ علماء اسلام کا ساتھ دیں

عذاب الٰہی

بنوں۔ مولوی احتشام الحق کے جلسہ میں پشاور کے مولوی عبد الجلیل صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہزاروی گروپ کا پرچم نبی پاک کا پرچم نہیں ہے۔ اگر یہ بات جھوٹ ہے تو اللہ کا عذاب مجھ پر نازل ہو جائے۔ اللہ کی قدرت مولوی صاحب پر عذاب الٰہی نازل ہو گیا۔ مولوی صاحب پر دل کا دورہ پڑا۔ چند گھنٹوں میں ان کی لاش بنوں سے پشاور جا رہی تھی۔ اس سانحہ سے صوبہ سرحد کے تمام اضلاع میں حیرت واستعجاب پایا جاتا ہے اور اس واقعہ کو پرچم نبوی کی صداقت کا مظہر قرار دیا جا رہا ہے (محمد یعقوب)

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے
جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے؟
مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفرین قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی عریانی مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔
ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کیلئے عظیم جدّوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔
اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرمادیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جاسکے
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔
اکابر جمعیۃ کی اپیل
پاکستان بیرن لوہاری گیٹ

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর AHORE price paise

صحابہ کرام کے حقوق اور اُن کا مقام !

از شیخ الحدیث حضرت الحاج مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ

اس آزادی کے زمانہ میں جہاں ہم مسلمانوں میں دین کے اور بہت سے امور میں کوتاہی اور آزادی کا رنگ ہے وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی حق شناسی اور ان کے ادب و احترام میں بھی حد سے زیادہ کوتاہی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بعض دین سے بے پرواہ لوگ تو ان کی شان میں گستاخی تک کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام دین کی بنیاد ہیں۔ دین کے اوّل پھیلانے والے ہیں۔ ان کے حقوق سے ہم لوگ مرتے دم تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل سے ان پاک نفوس پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائیں کہ انھوں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے دین حاصل کیا اور ہم لوگوں تک پہنچایا۔ اس لیے اس میں قاضی عیاض نے شفا کی ایک فصل کا ترجمہ جو اس کے مناسب ہے درج کرتا ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام میں داخل ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضٰ کا اعزاز و اکرام کرنا ان کے حق کو پہچاننا ان کا اتباع کرنا اور انکی تعریف کرنا اور ان کے لیے دعائے مغفرت اور استغفار کرنا اور ان کے آپس کے اختلاف میں لب کشائی نہ کرنا اور مورخین اور شیعہ اور بدعتی جاہل راویوں کی ان خبروں سے اعراض کرنا جو ان حضرات کی شان میں نقص پیدا کرنے والی ہیں۔ اور اس نوع کی اگر کوئی روایت سننے میں آئے تو اس کی کوئی اچھی تاویل کرے اور کوئی عمدہ توجیہہ کرے کہ وہ اس کے مستحق ہیں اور ان حضرات کو برائی سے یاد نہ کرے بلکہ انکی خوبیاں اور ان کے فضائل بیان کرے اور عیب کی باتوں سے سکوت کرے۔ جیسے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میرے صحابہؓ کا ذکر (یعنی برا ذکر ہو) تو سکوت کیا کرو۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل قرآن شریف اور حدیث شریف میں بکثرت ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے۔

محمد رسول اللہ والذین معہٗ
اشداءُ علی الکفار رحماء بینھم
تراھم رکعًا سجدًا یبتغون فضلًا
من اللہ و رضوانًا سیماھم فی وجوھھم
من اثر السجود ذالک مثلھم فی التوراۃ
ومثلھم فی الانجیل کزرعٍ اخرج
شطأہٗ فاٰزرہٗ فاستغلظ فاستوٰی
علی سوقہٖ یعجب الزراع لیغیظ
بھم الکفار وعد اللہ الذین
اٰمنوا و عملوا الصالحات منھم مغفرۃً
واجراً عظیمًا ۝

ترجمہ : محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے ساتھ سخت ہیں اور آپس میں مہربان اور اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کرنے والے ہیں کبھی سجدہ کرنے والے ہیں اور اللہ کے فضل اور رضامندی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں اور ان کی عبدیت کے نشان اور آثار بوجہ تاثیر ان کے سجدے کے ان کے چہرہ پر نمایاں ہیں۔

ان کے یہ اوصاف توریت میں ہیں، انجیل میں بھی ان کی یہ مثال ذکر کی ہے۔ کہ جیسے کھیتی کہ اول اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا (وہ کھیتی موٹی ہوئی) پھر وہ کھیتی اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنا پر سیدھی کھڑی ہو گئی کہ کسانوں کو بھی معلوم ہونے لگی (اس طرح صحابہ کرام میں پہلے ضعف تھا پھر قوت بڑھی اور اللہ نے ان صحابہ کو اسی لیے نشو و نما دیا) تاکہ کافروں کو حسد میں جلا دے۔ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرما رکھا ہے۔

یہ ترجمہ اس صورت میں ہے کہ توریت پر آیت تمام ہو اور آیت کے فرق سے ترجمہ میں بھی فرق ہو جائے گا۔ جو تفسیرات معلوم ہو سکتا ہے۔ اسی صورت میں دوسری جگہ ارشاد ہے۔

لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک
تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل
السکینۃ علیھم و اثابھم فتحًا قریبًا
و مغانم کثیرۃ یاخذونھا و کان اللہ
عزیزًا حکیمًا ۝

ترجمہ : بتحقیق اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے (جو کہ آپ کے ہمسفر ہیں) خوش ہوا جب کہ یہ لوگ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا۔ اللہ تعالیٰ کو وہ بھی معلوم تھا اور اُن کے دلوں میں جو کچھ تھا اللہ تعالیٰ کو وہ بھی معلوم تھا، اور ان کو ایک لگے ہاتھ فتح بھی دے دی (مراد اس فتح سے فتح خیبر ہے۔ جو اس کے قریب ہوئی) اور بہت سی غنیمتیں بھی دیں اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔ یہی وہ بیعت ہے جس کو بیعت الشجرہ کہا گیا ہے۔

★

گنبد پر سورۂ نور

قسط نمبر ۵

اسلام اور مسائل حیات!

حافظ محمد اسماعیل ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماءِ اسلام کراچی ڈویژن!

لیکن قرآن کریم میں دین کا جو مفہوم ہے، وہ ان تمام حدود (یعنی اعلیٰ غیبی قوتوں کے ساتھ انسانی روابط) سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ دین کی پہلی حد وانتہا جو یورپ کے علماء نے مقرر کی تھی۔ اسلام اس سے بہت آگے نکل کر ان حدوں تک پہنچ گیا، جنہیں اسلام نے وہی درجہ دیا ہے۔ جو درجہ اس پہلی حد وانتہا (یعنی اعلیٰ غیبی قوت کے ساتھ انسان کے روابط) کو حاصل ہے۔ اور وہ دوسری حدیں ہیں۔

"انسان کے انسان کے ساتھ روابط"

اور اس حد تک بس نہیں کیا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مخاطبین پر یہ لازم کیا کہ وہ ان روابط میں علم اور عقل کی طرف رجوع کریں۔ قرآن کریم میں واضح اعلان ہے کہ اس کا اعلان ان لوگوں کو ہے جو علم رکھتے ہیں۔ اور عقل سے کام لیتے ہیں۔

یفصل الایات لقوم یعلمون ط

(سورہ یونس پ ۱۱)

"وہ یہ دلائل ان لوگوں کو صاف صاف بتلا رہے ہیں جو دانش رکھتے ہیں"

کذالک نفصل الایات لقوم یعقلون ط

(سورہ روم پ ۲۱)

"ہم اسی طرح سمجھداروں کے لیے صاف صاف بیان کرتے رہتے ہیں"

چنانچہ اسی طرح اس نے اپنے خطاب میں بے علم اور بے عقل لوگوں کو نظر انداز کر دیا، اور اپنی اس دعوت کو حیات کی طرف دعوت سے تعبیر کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

(سورۂ انفال پ ۹)

"اے مومنو! تم اللہ اور رسول کی پکار کا جواب دو جب کہ رسول تم کو تمہاری زندگی کو بخشش کی چیز کی طرف بلاتے ہیں"

اور یقیناً یہ پکار اس معنیٰ کے لحاظ سے تمام ادیان کی لغت میں یہ پہلی پکار رہتی۔

> "اسلام کی دعوت کی بنیاد امن اور سلامتی کے اصول پر ہے۔ اور اسی سے اسلام کا نام بنا ہے۔"

اسلام نے اپنی دعوت کی بنیاد امن اور سلامتی کے اصول پر رکھی ہے۔ اور اس کا نام بھی اسی لفظ سے بنا ہے۔ چنانچہ قرآن میں واضح اعلان ہے۔

ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلم لست مومنًا

(سورہ نساء پ ۵)

"اور جو کوئی تمہیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو"

یا ایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدو مبین۔ (سورہ بقرہ پ ۲)

"اے پیروان دعوت ایمانی! مسلم ہونے کے لیے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ زبان سے اسلام کا اقرار کر لو بلکہ چاہیے کہ پوری طرح اور (اعتقاد و عمل کی) ساری باتوں میں مسلم ہو جاؤ۔ اور دیکھو شیطانی وسوسوں کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

یہی نہیں بلکہ دائمی طور پر، باہمی میل ملاپ کے وقت اپنا شعار بھی "السلام" کو مقرر کر دیا۔ اور غالباً اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے "جنگ کا خدا" کے لقب کے بجائے اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی تمام تقدیسی صفات پر دال کلمات کے بعد جو نام ذکر کیا ہے وہ "السلام المؤمن" ہے۔

قرآن کریم میں ہے

ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن ط

(سورۃ الحشر پ ۲۸)

"وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، اور امن دینے والا ہے"

بلکہ جس رات (یعنی لیلۃ القدر) میں اسلامی دستور (قرآن کریم) نازل ہوا، اس کی تعریف ہی امن اور سلامتی کی رات کے نام سے کی ہے۔

جل شانہ نے فرمایا۔

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر ط (سورۃ القدر پ ۳۰)

"بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا، اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے۔"

لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام ھی حتیٰ مطلع الفجر ط (سورۃ القدر پ ۳۰)

"شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور روح القدس اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر اترتے ہیں۔ سراپا سلام ہے۔ وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے"

پھر جب اسلام نے تمام لوگوں کو امن کے اصول کی بنیاد پر دعوت حیات دی تو اس اصول کو فقط ایک پیچیدہ و مبہم کا اصول نہیں رہنے دیا، کہ جس کی نہ کوئی حد مقرر ہو، اور نہ کوئی وضاحت ہو، بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور دوسرے انسانوں کے ساتھ اس کے تعلق اور روابط کو ایسی واضح اور روشن بنیادوں پر استوار کیا جو اپنے پیروؤں کو بلاشبہ امن اور سلامتی تک پہنچاتی ہیں۔ اور اسے دشمنی، نزاع، ذلت اور غیروں کی اطاعت قبول کر لینے کے مواقع سے دور رکھتی ہے۔

قرآن کریم کے اس فرمان کے مطابق:-

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ط

(سورۃ المنافقون پ ۲۸)

"اللہ کی ہی ہے عزت اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کی"

> "اسی جدید پیغام نے عربوں کو اس لازوال انسانی پیغام کے تبلیغ کا منصب سنبھالنے کے لیے تیار کیا۔"

یہ اسی اسلام کا نتیجہ تھا جس نے عربوں کو۔

(۱) اس منصب کے سنبھالنے اور اس امانت کا بار اٹھانے کا اہل بنایا، اور یہ بات ان کے دلوں میں راسخ کر دی کہ وہ بہترین امت بن گئے ہیں۔ جسے لوگوں کی بھلائی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ اسی شرف اور عزت کی راہ پر بلا جھجک چل پڑے، اور بلا امتیاز ہر انسان کے لیے انھوں نے خیر خواہی کی۔

(۲) اسلام کے اس پیغام نے ان کی قومیت بدل کر رکھ دی۔ ان کی جتنی بھی قومی اور قبائلی عصبیتیں تھیں ان سب کا خاتمہ کر دیا۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۲۵ر محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

مطابق

۲۴ر اپریل ۱۹۷۰ء

شمارہ ـــــــ ۱۳

جلد ـــــــ ۱۳

فی پرچہ ـــــــ ۴۰ پیسے

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

سرپرست

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

سب ایڈیٹر

محمد حنیف سہارنپوری

اس کفر کے خلاف فتویٰ کیوں نہیں؟

ایک سو تیرہ علماء کے فتوے نے پاکستان کی موجودہ سیاسی ہلچل میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ اگرچہ اس کا ردعمل فتویٰ نویس حضرات کی منشاء کے مطابق ظاہر نہیں ہو سکا۔ لیکن گذشتہ چند سال سے مسلمان عوام کا جو رجوع عام لیڈر شپ سے بیزار ہو کر علماء دین کی طرف ہوتا جا رہا تھا۔ اس کا رخ ضرور بدلنا شروع ہو گیا ہے۔

اب یہ بات واضح ہوتی جا رہی ہے کہ اس فتوے کو جاری کرانے میں ان عناصر نے دلچسپی لی ہے جو مسلمان عوام پر علماء دین کا اثر ازسرنو قائم ہو جانے سے خائف ہے۔

اس فتوے کی حمایت بیشتر ان حلقوں کی جانب سے ہی ہو رہی ہے۔ جو ہمیشہ سے سیاسی معاملات پر علماء کے اثرانداز ہونے کے مخالف رہے ہیں اور علماء پر کفر سازی کی مشین کا طعن کرتے رہے ہیں۔

ملک کی موجودہ سیاسی کشمکش کا اصل نکتہ یہ ہے کہ آنے والی سیاسی تبدیلیوں کو ہر فریق اپنے حق میں موڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

اسلام کا نام تو برائے وزن بیت با جا رہا ہے ورنہ حریفانہ سیاسی کشمکش سے زیادہ اس ہنگامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

گذشتہ دس سال کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ حزب اختلاف کی تمام جماعتیں سیاست کے دائرے سے اسلام کو خارج کر چکی تھیں نہ تو ایوب خاں کے مارشل لاء کے دور میں کسی نے اسلام کی آواز بلند کی، نہ ۶۲ء کے دستور کے نفاذ کے بعد جمہوریت بحال کرانے کی تحریک میں اسلام کے مطالبہ کو شامل کیا گیا، نہ ۱۹۶۵ء کے انتخابات اور صدارتی انتخاب میں متحدہ حزب اختلاف نے اسلام کو پیش کیا اور نہ ہی اس کے بعد پی۔ ڈی۔ ایم کی تشکیل اور اس کے نکات میں اسلام کو جگہ دی گئی۔

حتیٰ کہ ڈیک (جمہوری مجلس عمل) کے قیام کے موقعہ پر مفتی محمود صاحب کی پیہم کوششوں سے ڈیک کے اعلامیہ میں صرف اتنا تسلیم کیا گیا کہ پاکستان کے وجود کا مقصد اسلام بھی تھا

اور بمشکل یہ اجازت دی گئی کہ مفتی محمود صاحب ذاتی حیثیت میں اسلام کے مطالبات گول میز کانفرنس میں پیش کر سکتے ہیں

لیکن جب یہ مطالبات وہاں پیش کر دیئے گئے۔ تو ان پر گول میز کانفرنس کے دوسرے شرکاء کی سردمہری نے پانی پھیر دیا اور پھر اس سردمہری کے جواز کے لئے جو عذر لنگ اب تک پیش کئے جا رہے ہیں وہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے مصداق خودفریبی اور فریب کاری کا شاہکار ہیں۔

چنانچہ مختلف سیاسی جماعتوں کے اس طرز عمل سے یہ بات بالکل واضح اور نمایاں ہے کہ انہوں نے اسلام کو قطعی نظرانداز کیا اور پس پشت ڈالے رکھا تھا، اور مغربی جمہوریت کے نفاذ کو اسلام پر اولیت دے رکھی تھی۔

جن علماء نے آج فتوے کی توپ داغی ہے اور جن گروہوں کی حمایت میں داغی ہے۔ کیا انہوں نے کبھی ان گروہوں کے اس طرز عمل پر بھی غور فرمایا ہے؟

کیا اسلامی نظام کے نفاذ پر مغربی جمہوریت اور برطانوی پارلیمانی نظام کو فوقیت دینا بھی کسی فتوے کی ذیل میں آتا ہے یا نہیں؟

کیا ان گروہوں کا یہ طرز عمل صراحتاً اسلام سے انکار، اسلام سے بغاوت اور اسلام کی توہین کے مترادف نہیں تھا؟

اور کیا ایک مسلمان دشمن قوم انگریزوں کے کافرانہ سیاسی نظام کو اسلام پر فوقیت دلانے والا نہیں ہے؟

پھر ان مفتی حضرات کی اس کفر سے چشم پوشی بلکہ ان گروہوں کے اس طرز عمل کے ساتھ اعانت قابل مواخذہ نہیں؟

کیا وہ خدا اور مسلمان عوام کے سامنے اپنی اس ذمہ داری سے بری ہو سکتے ہیں؟

ایوب خاں اپنی سوانح کی دوسری جلد میں دو باتوں کی مزید وضاحت کریں

لاہور کے ایک ہفت روزہ کے مدیر صاحب نے

(ورق الٹیے)

ملک نورالٰہی نے تعلیمی پرلیس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

سابق صدر ایوب خاں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی سوانح کی دوسری جلد بھی لکھیں یا لکھوائیں۔ اور ان میں بہت سی باتوں کی وضاحت کریں۔ اس سلسلہ میں ان مدیر صاحب نے ایسی باتوں کی ایک طویل فہرست بھی دی ہے۔

ہم ان مدیر صاحب کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ بھی کرانا چاہتے ہیں کہ:۔

ایوب صاحب کے دور حکومت کی ابتداء میں خود ان مدیر صاحب نے بریلوی مکتب فکر کے علماء کے خلاف جو نظم و نثر کی مہم شروع کی تھی۔ اس کے پس پردہ کس کا اشارہ اور کیا مقصد کارفرما تھا؟

یہ دیوبندی مکتب فکر کے علماء کے خلاف اور پاکستان کے مسلمانوں کے اتحاد کو کمزور کرنے کی گہری سازش تو نہیں تھی؟

پھر یہ کہ ۱۹۶۵ء کے صدارتی انتخاب کے موقعہ پر ان مدیر صاحب نے حزب اختلاف کی امیدوار محترمہ مس فاطمہ جناح کے بجائے ایوب خاں کی جو حمایت کی تھی۔ اور حزب اختلاف کے اس فیصلہ پر نکتہ چینی فرمائی تھی۔ اس کے مضمرات کیا تھے؟ اور اس کی ڈور کہاں تک پہنچی ہوئی تھی۔

یقیناً ایوب خاں ان دونوں باتوں کی حقیقت سے واقف ہوں گے۔ اور جلد ہی مدیر موصوف کی درخواست پر توجہ فرما کر ان دونوں باتوں کی بھی تصریح فرما دینگے۔

اسلامیوں پہ ان کی وجہ سے بڑا وبال

اسلام کی پناہ میں آ کے یہ خصال — چیلنج کر رہے ہیں تجھے بھی اے ذوالجلال

دشنام و لغو گوئی کے ہیں یہ خطیب خاص — ان کے قلم سے جسم شرافت ہوا نڈھال

ذوقِ عجم نے ان سے حیا کو لیا ہے چھین — حرص و ہوا کے واسطے ان کی ہر قیل و قال

افرنگ کے یہ زلہ ربا، بندۂ شکم — اسلامیوں پہ ان کی وجہ سے بڑا وبال

"محمود" و "غوث" ان کیلئے برقِ بے اماں — پہچانتے ہیں اہلِ دغا کے وہ خد و خال

دینِ خدا کے ختم نبوت کے ہم نقیب
دائم ہمارے ساتھ ہے تائیدِ حق تعال

روڈہ میں جمعیۃ کی تشکیل

روڈہ ضلع سرگودھا ۱۳ فروری۔ آج جامع مسجد مدنی مہاجرین روڈہ ضلع سرگودھا کا ایک اجلاس بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں رانا خیرالدین ... نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور کہا کہ صرف جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہی ایک واحد جماعت ہے۔ جو ملک میں کتاب و سنت پر مبنی اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر مشتمل اسلامی نظام چاہتی ہے۔ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ہماری موجودہ تمام مشکلات کا حل صرف اسلامی نظام میں ہے۔ ہم ملک میں نہ امریکہ کے طرز کا نظام چاہتے ہیں جس کا مودودی جماعت پروپیگنڈا کرتی ہے اور نہ سوشلزم اور کمیونزم جیسے غلط نظام کو چاہتے ہیں۔ اجلاس نے توجہ سے یہ تمام باتیں سنیں اور اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر	چوہدری عبدالغنی صاحب
نائب امیر	صوفی محمد یامین صاحب دکاندار
" "	چوہدری اسلام الدین صاحب
ناظم اعلیٰ	صوفی محمد یونس صاحب دکاندار
ناظم	چوہدری عبدالمجید صاحب
"	رانا خیرالدین صاحب راہی
خزانچی	صوفی محمد یوسف صاحب

مجلس شوریٰ کا انتخاب امیر اور ناظم پر چھوڑ دیا گیا

اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

(رانا خیرالدین روڈہ ۔ ضلع سرگودھا)

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کی ایک اہم میٹنگ

۱۵ بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے زیر اہتمام ایک اہم اور ضروری میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن منعقد ہوئی۔ جس میں کلاچی شہر کے علاوہ دیہات سے کثیر تعداد نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز حافظ نواز صاحب کی تلاوت قرآن شریف سے ہوا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ ملک میں فسادات، بدامنی، ڈاکہ زنی اور اغوا کی وارداتوں پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس سلسلہ میں وہ موثر اقدام اٹھائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔

(محمد زمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

اوگی میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

امیر	مولانا غلام جیلانی صاحب
نائب امیر	حکیم مولانا عبدالمجید صاحب
"	ڈاکٹر اسماعیل صاحب
ناظم اعلیٰ	گل محمد خاں ججھڑ
ناظم	بابو خلیل الرحمن صاحب
ناظم نشر و اشاعت	ڈاکٹر محمد حنیف و مولانا محمد اسحاق صاحب
خزانچی	محمد فرید صاحب دوکاندار

جمعیۃ موضع بٹیوا تحصیل شجاع آباد کا انتخاب

امیر	حکیم غلام قادر صاحب
نائب امیر	محمد شفیع صاحب نائب امیر قادر بخش صاحب
ناظم	منظور احمد صاحب
نائب ناظم	اللہ یار صاحب
خزانچی	خدا بخش صاحب
ناظم نشر و اشاعت	قادر بخش صاحب

مسائل اور ان کا تجزیہ

احمد حسین کمال

اشتراکیت اور جمہوریت اسلام کی نظر میں!

سوشلزم کفر ہے یا نہیں، اس سے قطع نظر، کوئی مسلمان بھی اسلام کے سوا کسی بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

کسی چیز کو قبول نہ کرنے کے لئے، اس کا کفر ہونا ضروری نہیں، بلکہ ہمارے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اسلام سے علیحدہ چیز ہے۔ اسلام کے بعد اور خاتم النبیین کی شریعت کے بعد تو ہم دین موسوی اور دین عیسوی کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ خواہ وہ اپنی سابقہ صحیح شکل میں ہی کیوں نہ پیش کر دیئے جائیں۔

اور ہمارے لئے قرآن حکیم کے بعد، توریت، زبور اور انجیل تک کے احکام منسوخ قرار پا چکے ہیں۔

حالانکہ ہم ان سابقہ ادیان کو اور ان سابقہ آسمانی کتابوں کو کفر نہیں بلکہ عین حق سمجھتے ہیں۔ لیکن اسلام قرآن اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے لئے اس حق کی بھی ضرورت نہیں رہی ہے۔

جب اسلام کی رو سے حقیقت حال یہ ہے تو کفر اور اسلام کی بحث چھیڑے بغیر بھی اسلام کے مقابلہ پر یا اسلام سے جداگانہ طور پر مسلمانوں کے لئے سوشلزم اختیار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اسی طرح ہمارے لئے "ڈیموکریٹک ازم" جس کا ترجمہ جمہوریت کر کے اسے "اسلامی" بنا کر پیش کیا جا رہا ہے اسی طرح ناقابل قبول ہے۔ اس لئے کہ وہ بھی اسلام سے جداگانہ چیز ہے۔ خواہ کفر ہو یا نہ ہو۔

پس سوشلزم (اشتراکیت) بھی اور ڈیموکریٹک ازم (جمہوریت) بھی دونوں ہی ہمارے لئے ناقابل قبول ہیں کہ وہ اسلام سے جداگانہ دو نظام ہیں۔ خواہ انہیں کفر کہا جائے یا نہ کہا جائے۔

البتہ ہم ان لوگوں کے طرز عمل کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جو ایک ہی سانس میں "سوشلزم" کو تو غیر ملکی اور غیر مسلموں، یہودیوں وغیرہ کا اختراع کردہ نظریہ و نظام سمجھ کر کفر ثابت کرتے ہیں۔ لیکن "ڈیموکریٹک ازم" کو جس کی تاریخ بھی یہی ہے کہ اسے غیر مسلموں اور یہودیوں وغیرہ نے اختراع کیا۔ اور غیر ملکیوں نے اسے پروان چڑھایا۔ اور آج بھی وہ امریکہ، برطانیہ، فرانس، بھارت اور اسرائیل جیسے غیر مسلم بلکہ دیرینہ اسلام دشمن ملکوں کا خاص نظریہ و نظام ہے، نہ صرف اختیار کرنے پر زور دیتے ہیں بلکہ اس کا عربی میں "جمہوریت" ترجمہ فرما کر اسے "اسلامی" کے ساتھ بھی تعبیر کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ مضحکہ خیز جاہلانہ و طفلانہ دلیل پیش کرتے ہیں، کہ جمہور کا لفظ عربی کا ہے۔ ہمارے فقہ کی کتابوں میں استعمال ہوا ہے۔ اس لئے "جمہوریت" اسلامی چیز ہے بلکہ ایک صاحب نے تو قرآن حکیم کی ایک سورۃ "شوریٰ" کا نام لے کر فرمایا کہ یہ "جمہوریت" (ڈیموکریٹک ازم) کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اگر کسی نظریہ و نظام کا اسلامی ہونا صرف اس پر منحصر ہے کہ اس کے نام و اصطلاح کا ترجمہ عربی زبان میں کر دیا جائے۔ اور اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ فقہ وغیرہ کی کتابوں میں سے ڈھونڈ لیا جائے تو یہ کام "سوشلزم" کے ماننے والے بھی۔ اس کا عربی زبان میں "اشتراکیت" یا "اشتمالیت" ترجمہ کر کے ان الفاظ کا حوالہ فقہ وغیرہ کی کتابوں سے بہ آسانی اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں دے سکتے ہیں۔

اور اگر "شوریٰ" سے متعلق قرآن حکیم کی دو ایک آیات "جمہوریت" (ڈیموکریٹک ازم) کے جواز کے لئے دلیل بنائی جا سکتی ہیں۔ تو "انفاق" و "انفال" سے متعلق سیکڑوں آیات "اشتراکیت" کے جواز کے لئے بھی سوشلسٹ خیال کے لوگ پیش کرتے رہتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جمہوریت پرستوں کی طرح سوشلسٹ پسندوں کا بھی یہ خیال اور طرز عمل درست نہیں ہے۔ لیکن ان کے لئے راستہ "جمہوریت" کے حد سے زیادہ شیدائیوں نے ہی بنایا ہے۔

ان کی یہ دو رنگی کسی طرح بھی اشتراکیت کے خاتمہ کا موجب نہیں بن سکتی۔ صحیح اور شر و فساد سے مبرا راہ عمل تو یہ تھی کہ پاکستان کے مسلمانوں کو صرف اسلامی نظام کے قیام کی دعوت دی جاتی۔ اور اشتراکیت و جمہوریت دونوں کو اس لئے رد کیا جاتا کہ وہ اسلام سے جدا اور غیر اسلامی ملکوں کا نظریہ و نظام ہیں۔

یہ واضح بات ہر مسلمان کے لئے قابل قبول تھی۔ اور اس بات کے سمجھنے کے لئے قطعی ضروری نہیں تھا کہ کفر و اسلام کی بحث چھیڑی جاتی ہے۔

اب اس راہ کو چھوڑ کر جو شخص بھی خواہ وہ کتنا ہی قابل احترام اور لائق و فائق ہو، ان دونوں نظاموں میں سے ایک کو تو "کفر" قرار دیتا ہے لیکن دوسرے کو "اسلام" تو اس کے بارے میں کس طرح یہ یقین کیا جا سکتا ہے کہ وہ حق بات کہہ رہا ہے۔ اور پس پردہ دوسرے عناصر اسے آلۂ کار نہیں بنا رہے ہیں۔

جمہوریت پرستوں اور جمہوریت کے شیدائیوں کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ "اشتراکیت" کے خطرہ سے بچاؤ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ آپ پوری جرأت ایمانی کے ساتھ جمہوریت و اشتراکیت دونوں کو رد کیجئے اور صرف اسلام اور خالص و مکمل اسلام کے قیام کی دعوت دیجئے۔

ورنہ کفر کے یک طرفہ فتوے بالکل بے معنی رہیں گے اور مسلمان ملت میں خطرناک انتشار پیدا کرنے کا موجب بنیں گے۔

کفر ہیں تو جمہوریت اور اشتراکیت دونوں نظام کفر ہیں۔ دونوں غیر ملکی ہیں، دونوں غیر مسلموں اور یہودیوں وغیرہ کے ایجاد کردہ ہیں۔ اور دونوں ہی اصلاً غیر اسلامی بلکہ اسلام دشمن ملکوں میں نافذ و [illegible] ہیں۔

اور مسلمان، الحمد للہ کفر کے فتووں کی غیر موجودگی کے باوجود، ان دونوں نظاموں کو اسلام سے علیحدہ سمجھتے رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کا ہمیشہ یہ مطالبہ رہا ہے کہ ملک میں اسلامی قانون و اسلامی احکام نافذ کر دو۔

لیکن "جمہوریت" (ڈیموکریٹک ازم) کے نظام کو بچا کر صرف "سوشلزم" (اشتراکیت) کو کفر قرار دینا مسلمان ملت کو جو اب تک دونوں نظاموں کو اسلام سے علیحدہ سمجھتی چلی آ رہی تھی، ذہنی انتشار میں مبتلا کرنے کی کوشش ہے۔ اور مسلمان غرباء و عوام کے مقابلہ میں دولت مند طبقہ کے مفادات کو محفوظ کرنے کی سعی ہے

جس نے اسلام کے معاشی نظام کے ذریعہ نہیں بلکہ انگریزوں و امریکیوں کے سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کے ذریعہ دولت جمع کی ہے، اور اب اس دولت کو ان سرمایہ دار ملکوں کے ہی سیاسی نظام "جمہوریت" (ڈیموکریٹک ازم) کی آڑ لے کر پاکستان میں اپنے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں۔

انگریزوں اور امریکنوں کی یہ جمہوریت جس نے یہودی سرمایہ داروں کو ان دونوں ملکوں پر غلبہ و اثر حاصل کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ حتیٰ کہ بقول شاعر مشرق علامہ اقبال

"فرنگ کی رگ و جاں پنجۂ یہود میں ہے"

اور آج سارا امریکہ و یورپ یہودیوں کے اثرات کا شکار بنا ہوا ہے۔ جمہوریت کے پرستار اس نظام کو پاکستان میں اسلام قرار دے کر گویا امریکہ و انگلستان کی طرح پاکستان کو بھی یہودی سرمایہ داروں کے اثرات کا ہدف بنا دینا چاہتے ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ میں جب تک جمہوریت کا نظام قائم نہیں ہوا تھا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وہاں یہودیوں کو بدترین مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ اور یورپ کے جن جن ملکوں یعنی جرمنی، اٹلی اور آج بھی اسپین میں جمہوری نظام نہ تھا اور یہودی وہاں ذلیل و خوار رہے۔ لیکن جیسے ہی فرانس، برطانیہ، امریکہ وغیرہ ملکوں میں جمہوریت آئی۔ یہودیت بھی حاوی ہوتی چلی گئی۔

اب پاکستان پر بھی اسی جمہوریت کی نظر عنایات ہو رہی ہے۔ اور اہل فتویٰ بھی اس کے ذو وسعت نظر آ رہے ہیں کہ ان کے فتوے اشتراکیت کے خلاف تو حرکت میں ہیں، لیکن یہود نواز جمہوریت کے خلاف نہیں ہل پاتے۔ بلکہ بعض تو اسے عین اسلامی قرار دے رہے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ اندیشہ بالکل بجا ہوگا کہ عالمی سرمایہ داری کے اجارہ دار اور جمہوریت کے سایہ میں محفوظ و طاقتور بننے والے یہودی پاکستان میں بھی جمہوریت کے سایہ میں اپنے پیر پھیلانے لگیں۔ جس طرح جمہوریت کے سایہ میں انہیں امریکہ و برطانیہ میں حاوی ہونے کا موقعہ مل گیا۔

جس خطرناک راہ پر ہمارے ملک کے یہ یک طرفہ جمہوریت نواز چل رہے ہیں۔ کیا انہیں اس خطرہ کا اندازہ ہے؟ یا جان بوجھ کر وہ ایسا کر رہے ہیں؟

بہرحال حقیقت کچھ بھی ہو۔ ان کا یہ طرز عمل نہ صرف اسلام کے لئے بلکہ پاکستان کے لئے بھی خطرے سے خالی نہیں۔ اور یہودیوں کے لئے راہ ہموار کرنے والا ہے۔

اسلامی نظام کی راہ کا سنگِ گراں

پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا طبقہ وہ ہے۔ جو اس مملکت خداداد کے قیام کے وقت اس کے وسائل معیشت کو اپنی اجارہ داری میں سمیٹنے کی کوششوں میں مصروف ہوا

پاکستان کے وجود میں آتے ہی قرآن و سنت کے احکام و قوانین کا اجرا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ لیکن ان کے اجراء و نفاذ سے پہلی زد اس طبقہ پر پڑتی تھی، جو انگریزوں کے دور حکومت کا مراعات یافتہ تھا، اور جو اب نئے حالات میں دولت پیدا کرنے اور سمیٹنے کے نئے ذرائع پر قابض ہونا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑا ہوگیا۔

قرآن و سنت کے متعین کردہ حرام و حلال اور جائز و ناجائز کے نفاذ سے وہ یہ مفادات جاری نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے درپردہ یہ کوشش کی کہ یہاں سرے سے اول تو کوئی دستور ہی نہ بننے پائے اور اقتدار اس نوکر شاہی کے ہاتھ میں رہے۔ جس کے نزدیک رشوت شیر مادر ہے۔ اس طرح انگریز کے دور کے حاصل شدہ مفادات بھی محفوظ رہیں گے اور نئے وسائل و ذرائع پر بھی تسلط حاصل ہوتا رہے گا۔ پرمٹ لائسنس، درآمد و برآمد کی اجارہ داری، تجارت و صنعت پر قبضہ، عوام کے نام سے حاصل کردہ غیر ملکی قرضوں کا استعمال۔ بینکوں کا انتظام۔ ملک کی پیداوار کی من مانے نرخوں پر خرید و فروخت۔ سونے اور چاندی کے بھاؤ میں رد و بدل، زر مبادلہ کا استحصال۔ جوائنٹ اسٹاک ایکسچینج اور لمیٹڈ کمپنیوں کے حصص پر کنٹرول، ان کے منافع میں زیادہ سے زیادہ اپنا حصہ، غرضیکہ موجودہ اقتصادیات کے تمام بنیادی حصوں پر اس طبقہ نے اس طرح قبضہ و تسلط جمایا اور ملک کو اسلامی نظام کی برکات سے محروم کر دیا۔

اور اب "انفرادی ملکیت" کے شرعی جواز کی آڑ لے کر موجودہ اور مسلط ظالمانہ اقتصادی نظام کی تبدیلی کی کوششوں کو ناکام بنا دینا چاہتا ہے۔

اگر بغور دیکھا جائے تو پاکستان کی تمام سیاسی اخلاقی اور مذہبی خرابیوں کی جڑ اسی طبقہ کی کارگزاریاں ہیں۔ محض اپنے سرمایہ دارانہ مفادات کی خاطر اس نے ملک کی سالمیت تک کو بارہا خطرہ میں ڈالا ہے۔

یہ سرمایہ پرست طبقہ کی سازشیں تھیں کہ یہاں سیاست دانوں کے بجائے انگریز کے دور کے سول سروس کے افراد، وزارتوں اور حکومتوں میں دخیل ہوئے۔

یہ اسی کی درپردہ کوشش تھی کہ جب لیاقت علی خاں مرحوم نے اقتصادی اور معاشی تبدیلیوں کی ضرورت پر زور دیا تو انہیں جلسۂ عام میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

اسی کی ملی بھگت سے پہلی دستوریہ (آئین ساز اسمبلی) غلام محمد گورنر جنرل نے توڑ دی۔

اور اسی کے اشارہ پر ایک غیر قانونی... عوام کی رائے سے بالا ہی آئین ساز اسمبلی قائم کی گئی جس کے ذریعہ ۱۹۵۶ء کا دستور تیار کر کے سرمایہ دارانہ مفادات اور سرمایہ پرست طبقہ کے تحفظ کا سامان کیا گیا۔

سکندر مرزا کو بالا ہی بالا مملکت کا صدر بنا دیا گیا اور وزارتوں میں رد و بدل کئے جاتے رہے۔

اس کے باوجود جب اس طبقہ کو اپنے مفادات تباہ ہوتے نظر آئے تو آئین و دستور کی بساط لپیٹ کر ملک کو مارشل لاء اور آمریت کے حوالہ کرا دیا۔

۱۰ سال کی آمریت اور اقتصادی لوٹ کھسوٹ سے تنگ آکر جب عوام نے ایوب حکومت کے خلاف کھلی بغاوت کر دی، تو گول میز کانفرنس کا ڈھونگ رچا کر، اس تبدیلی کو روکنے کے لئے یہ طبقہ بھاگ دوڑ میں لگ گیا۔ لیکن جب گول میز کانفرنس میں مفتی محمود صاحب نے اسلامی نظام کے نفاذ کی آواز بلند کی تو گول میز کانفرنس بھی ختم کر کے رکھ دی گئی۔

اور اب یہ طبقہ آئندہ آنے والے آزادانہ انتخابات پر اثر انداز ہونے کے لئے اس خطرناک اور تباہ کن کھیل پر اتر آیا ہے کہ پاکستان کے مسلمان عوام کو اسلام اور کفر کے نام سے دو فریقوں میں تقسیم کر کے ایک دوسرے سے ٹکرا دے۔

بہرصورت اس طبقہ کی تمام تر کوشش یہ ہے، کہ موجودہ اقتصادی نظام میں کوئی تبدیلی نہ آنے پائے اس کی زمینوں کے بڑے بڑے رقبے، اس کے بڑے بڑے کارخانے، صنعتیں، اس کی تجارتی درآمد و برآمد، اس کے بینک، اس کی انشورنس کمپنیاں، اس کی سونے اور چاندی کی مارکیٹ۔ اس کے اسٹاک ایکسچینج اس کی سٹہ بازیاں، اس کی اجارہ داریاں یہ سب محفوظ رہیں۔ اور ان کی حفاظت اسلام و جمہوریت کے نام سے کی جائے۔ حتیٰ کہ مسلمان عوام، کفر و اسلام کے دو فریق بن کر اگر ایک دوسرے کا گلا بھی کاٹنے لگیں، تو

انہیں پروا نہیں۔ بس کسی طرح اس طبقہ کے مفادات کی حفاظت ہو ــــ

ملک ٹکڑے ہو جائے، امریکی سازش سے وہ بھارت میں مدغم ہو جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ عوام کو ایندھن بنا کر اشتراکیت کے خلاف بھٹی میں جھونک دیا جائے۔ پاکستان کا رشتہ عرب ملکوں سے منقطع ہو جائے۔ اس طبقہ کو یہ سب کچھ گوارا ہے۔ لیکن اس کے مفادات کا تحفظ ہو۔

پاکستان بننے سے پہلے انگریز کے دور میں بھی اس کا یہی طرز عمل تھا۔ اور اس مقصد کے لئے اس نے ہر دائرے میں انگریز کی سرداری و حاکمی قبول کر رکھی تھی اور پاکستان بننے کے بعد بھی اس کا یہی رویہ ہے۔

کیا اس رویہ کے پس منظر میں یہ بات غلط ہے کہ جو لوگ اقتصادی تبدیلیوں کے مطالبہ کو پس پشت ڈال کر جمہوریت پر زور دیتے ہیں اور اسے اسلامی تک قرار دے رہے ہیں۔ وہ دانستہ یا نادانستہ اور بالواسطہ اس مراعات یافتہ طبقہ کے مفادات کے تحفظ کی ہی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

اور جو لوگ اس طبقہ کی محافظ و سرپرست جمہوریت کو تو قبول کر رہے ہیں۔ لیکن صرف اقتصادی تبدیلیوں کے مطالبہ تک محدود، سوشلزم کو کفر بتا رہے ہیں۔ وہ بھی نادانی سے یا جان بوجھ کر اس طبقہ کے مفادات کی حفاظت کا بالواسطہ بندوبست کر رہے ہیں۔

حالانکہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جس طرح یہ ضروری ہے کہ یہ ملک

نوکر شاہی اور افسر شاہی کے غلبہ سے نجات حاصل کرے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ملک کے عوام

سرمایہ دار طبقہ کی معاشی و اقتصادی بالادستی سے

نجات حاصل کریں۔ اور جس طرح اسلام کا نظام

سوشلزم (اشتراکیت) قبول نہیں کرتا

اسی طرح وہ

ڈیموکریٹک ازم (جمہوریت) کو بھی قبول نہیں کرتا۔ اسلام کا نظام ان دونوں سے جداگانہ ہے اور پاکستان کے مسلمان ان دونوں یعنی جمہوریت و اشتراکیت کے اثر و دخل سے پاک اسلام کا نظام چاہتے ہیں۔

موجودہ انفرادی ملکیتیں اور اسلام

ہمارے ایک سو تیرہ مفتیان کرام نے جن کی تعداد اب ایک سو پندرہ لکھی جاتی ہے، اپنے فتوے میں "انفرادی ملکیت" کو "آدھا قرآن" بتایا ہے۔ لیکن یہ وضاحت کرنا انہوں نے غیر ضروری یا غیر مناسب سمجھا کہ "انفرادی ملکیت" سے ان کی کیا مراد ہے۔

ظاہر ہے کہ "انفرادی ملکیت" کے مفہوم و مراد کا تعین کئے بغیر اسے نصف قرآن قرار دے دینا بڑی ذمہ داری کی بات ہے۔ جبکہ موجودہ دور میں معیشت کا پورا نظام ان طاقتوں کا تشکیل دادہ اور پروان چڑھایا ہوا ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی دیرینہ دشمن چلی آ رہی ہیں اور گذشتہ چار سو سال سے دنیا بھر کی معیشت پر حاوی ہیں۔

اگر ایک چور اور ڈاکو اور ایک جواری، دھوکہ باز لوٹ مار اور مکاری و عیاری کے ذریعہ دولت جمع کر لیتا ہے اور پھر اس سے زکوٰۃ و خیرات نکال کر اس پر اپنی "انفرادی ملکیت" کا دعویٰ قائم کرتا ہے۔ تو کیا ہمارے یہ محترم مفتی حضرات اس کی اس "انفرادی ملکیت" کو بھی نصف قرآن میں شامل کر لیں گے؟

میرا خیال ہے کہ غالباً ایسا نہیں کریں گے۔ اس لئے کہ یہ سراسر "اموال باطل" میں شامل ہے۔ اور یقیناً وہ یہ فتویٰ دیں گے کہ اس مال سے زکوٰۃ و خیرات قبول نہ کی جائے بلکہ حاکم وقت اس سے یہ مال واپس لے کر اسے اس کے حقیقی وارثین کو دے دے۔ اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو بیت المال میں جمع کرے اور اس مال کی "انفرادی ملکیت" کے مدعی، چور، ڈاکو، جواری و فریبی شخص کو قرار واقعی سزا دے۔

چنانچہ موجودہ نظام معیشت اور اس سے حاصل شدہ انفرادی ملکیت کو بھی اس اعتبار سے پرکھنا چاہیئے تھا کہ کیا وہ "نصف قرآن" کی حدود جواز میں آتی ہے یا نہیں اور اس کے فیصلے کے بعد ہی اپنے فتوے کو مرتب کرنا چاہیئے تھا۔

حالانکہ وہ "انفرادی ملکیت" جسے ان قابل احترام بزرگوں نے "آدھا قرآن" قرار دیا ہے۔ قرآن کے جائز کردہ طریقوں سے حاصل کردہ ہی ہو سکتی ہے۔ نہ کہ ہر طرح سے حاصل کردہ "انفرادی ملکیت"۔

لیکن افسوس ہے کہ "کفر" کا حکم لگانے والے اس فتویٰ میں سرے سے اس بنیادی اور اہم فرق کو جو بجائے خود "کفر و اسلام" کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

اب اسے کیا ان مفتیان محترم کا سہو سمجھا جائے یا اس فتوے کے پیچھے "پردہ زنگاری" میں کسی معشوق کا "زریں ہاتھ" تلاش کیا جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ پہلی صورت ہی یہاں کام کر رہی ہے ان محترم بزرگوں نے اول تو یہ قیاس فرما لیا کہ موجودہ معیشت کا نظام اسلامی ہے۔ اور پھر یہ خیال فرما کر کہ جو بھی اسے بدلنے کا نعرہ بلند کرتا ہے۔ وہ اسلام سے روگردانی کر رہا ہے۔ اس سے اس کا کافر ہو جانا منطقی بات ہے۔ ان کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کر دیا۔

حالانکہ اس تاریخی حقیقت اور امر واقعہ سے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا کہ موجودہ "نظام معیشت" جس کی کوکھ سے موجودہ "انفرادی ملکیتیں" جنم لیتی ہیں۔ اپنی اصل و بنیاد کے اعتبار سے قطعی غیر اسلامی ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی ہزار سالہ معیشت و اقتدار کو تباہ و برباد کر کے تشکیل دیا گیا ہے

پورے عالم اسلام کو چھوڑیئے، صرف برصغیر پاک و ہند کی تاریخ پر ہی نظر ڈال لیجئے۔ اور انگریزوں کی آمد سے لے کر ان کے مکمل اقتدار تک اور پھر اقتدار کے نوے سالہ عہد تک مسلمانوں کی قدیم معیشت کی جو شکست و ریخت کی گئی، اور ان کے معاشی نظام، تجارت و صنعت کو وسیع پیمانہ پر جس طرح برباد کیا گیا اور پھر اس کی جگہ انگریزوں نے اپنا کافرانہ اقتصادی و تجارتی نظام مسلط کیا اور کرنسی کا مصنوعی نظام چلایا۔ جس کی تمام تر اساس خالص سود پر ہے اور پھر یہی نظام جوں کا توں پاک و ہند کی نو آزاد مملکتوں کو منتقل کر دیا گیا۔ جس میں اسلام کے احکام کی رو سے ایک ذرہ برابر بھی آج تک اصلاح نہیں کی گئی۔ بلکہ امریکہ کے ساتھ تعلق قائم کر کے اس میں ناجائز نفع خوریوں کی وہ تمام صورتیں بھی شامل کر لی گئیں۔ جو پہلے صرف امریکہ تک محدود تھیں، معیشت اور تاریخ معیشت و سیاست کے کسی بھی ادنیٰ سے ادنیٰ طالب علم کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہے۔

کیا یہ نظام معیشت اور اس سے حاصل شدہ و حاصل کردہ "انفرادی ملکیت" کو ایسے تقدس کا درجہ دیا جا سکتا ہے کہ اسے "آدھا قرآن" کہہ دیا جائے؟

اور کیا یہ بات کچھ کم ہے کہ پاکستان کے ان کروڑہا غریب مسلمان عوام کی "اسلامیت" کو "آدھے قرآن" سے خارج قرار نہیں دے دیا گیا۔ جو آج بھی اس "انفرادی ملکیت" سے محروم ہیں

ہمارے ان واجب الاحترام مفتی حضرات کو اس سوال کا جواب دینا ہوگا۔ اگر وہ یہ جواب یہاں نہیں دیں گے تو اس رب العالمین کی عدالت میں ضرور دینا پڑے گا۔ جس نے اپنی زمین اور اس پر بہنے والی نہروں پر فرعون کے دعوائے "انفرادی ملکیت" کو اور جمع کردہ دولت و ثروت پر قارون کے دعوائے "انفرادی ملکیت" کو بالکل رد کر دیا تھا۔

شیخ طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی شجاع آبادی کا پیغام اپنے مریدین کے نام

اس حقیقت سے آپ بے خبر نہیں ہوں گے کہ اس وقت ملک میں اسلام کے لئے کیسے کیسے خطرات کھڑے ہوگئے ہیں۔ ایک طرف وہ لوگ ہیں جو اسلام کے مقابلہ میں بے دینی اور الحاد کے راستہ پر ملک کو ڈال دینا چاہتے ہیں اور دوسری طرف وہ گروہ ہیں جو اسلام کے نام سے اسلام میں تحریف کرکے اپنا خود ساختہ دین اس ملک میں چلانا چاہتے ہیں۔

ان میں بعض ختم نبوت کے منکر ہیں۔

بعض صحابہ کرامؓ پر تنقید کرنے والے ہیں۔

اور بعض انبیاء علیہم السلام کے کاموں میں نقص ڈالتے ہیں۔ العیاذ باللہ

علاوہ ازیں کچھ طاقتیں ملک میں فتنہ و فساد پھیلا کر مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا چاہتی ہیں اور یہ سارے عناصر اپنے اپنے انتخاب کے ذریعہ راہ پیدا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں کوئی اشتراکیت کا راگ الاپ رہا ہے۔

اور کوئی انگریزوں کا سیاسی نظام قائم کرنے کے درپے ہے۔

یہ صورت حال اسلام کے فرزندان اور جاں نثاروں کے لئے سخت تشویشناک ہے اور ضرورت ہے کہ خالص اسلام کو سربلند کرنے کا سامان کیا جائے۔

اس مقصد کے لئے ملک میں ایک ہی جماعت کام کر رہی ہے اور وہ جمعیۃ علماء اسلام ہے یہ جماعت علماء کے سلسلہ کی قدیم جماعت ہے اور اسی جماعت نے ہی ۱۹۶۸ء میں تحریف اسلام کے بہت بڑے سرکاری فتنہ فضل الرحمٰن کے خلاف تحریک چلا کر اسے برطرف کرایا۔ بعد میں بھی اسی جماعت کے قائد مفتی محمود صاحب نے گول میز کانفرنس میں ۲۲۔ اسلامی نکات، ختم نبوت اور مسلمان کی تعریف کو پاکستان کے دستور کا جزء بنانے کا مطالبہ کیا۔

اور اب یہ جماعت اللہ کے بھروسہ پر انتخابات کے میدان میں اتری ہے۔

چنانچہ ملک میں خالص دستور بنانے کے لئے ضروری ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کو کامیاب بنایا جائے

اس غرض سے میں نے اب پوری طرح جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔

اور آپ سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام کی مالی و عملی امداد فرمائیں۔ بہت سے اصحاب غرض جمعیۃ علماء اسلام کے بارے میں بدظنی پھیلانے کی کوشش کررہے ہیں اور آخر تک بدظن بنانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن یہ شیطان کا مکر و فریب ہے۔

یاد رکھیئے

یہ اسلام کے تحفظ کا معاملہ ہے اور اس وقت جمعیۃ کی امداد اسلام کی راہ میں جہاد کا درجہ رکھتی ہے۔

جمعیۃ کا منشور اس عریضہ کے ساتھ ارسال ہے جس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ جمعیۃ ملک میں کون سا نظام لانا چاہتی ہے۔ آپ میری اس اپیل پر توجہ فرماتے ہوئے جمعیۃ کے

تحفظ اسلام فنڈ

میں دل کھول کر حصہ لیجئے۔ اللہ سے قوی امید ہے کہ حامل عریضہ ہذا مبلغ جمعیۃ کو بامراد واپس فرما کر آپ اجر عظیم پائیں گے۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم الخ (القرآن الحکیم)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (دستخط عبداللہ عفی عنہ)

اغوا کی قابل مذمت وارداتیں

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی طرف سے شدید مذمت

مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے پریس کے نام جاری کردہ ایک بیان میں اغوا کی ان وارداتوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جو بنوں وغیرہ علاقوں میں حال ہی میں رونما ہوئی ہیں۔ جن میں ایک لیڈی ڈاکٹر کو اغوا کیا گیا اور پھر چند ٹیچروں کو اغوا کر کے لے جایا گیا۔ اور حال ہی میں جمعیۃ علماء اسلام کے رکن حافظ غلام حسن ساکن ڈیرہ اسمٰعیلخان کو اغوا کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ اغوا شدہ افراد واپس کردیئے گئے ہیں۔ لیکن یہ سلسلہ واردات ایسا نہیں ہے۔ جس کی طرف سے مطمئن ہو کر بیٹھ رہا جائے۔ ضرورت ہے کہ ایسا انتظام کیا جائے کہ آئندہ ہمیشہ کے لئے اس قسم کے قابل مذمت واقعات بالکل ختم ہو جائیں۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ قبائلی علاقوں سے متعلق حکومت کی پالیسی میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔

دراصل ابھی تک یہ پالیسی اسی ڈگر پر چل رہی ہے۔ جس ڈگر پہ انگریز کے زمانہ میں تھیں ان علاقوں سے متعلق حکومت کی طرف سے مقرر کردہ پولٹیکل ایجنٹ چند قبائلی سرداروں کے ساتھ روابط قائم رکھنے پہ اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ ضرورت ہے کہ قبائلی عوام کو اعتماد میں لیا جائے تاکہ وہ پاکستانیوں کو اپنا بھائی تصور کریں۔ انگریزوں کے دور کی طرح غیر نہ خیال کریں۔

نیز ان وارداتوں کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی سے بھی گریز برتنا بالکل غلط ہے۔

صرف اس طرح ہی یہ سلسلہ روکا جا سکتا ہے۔ جب مجرم افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اتنا سخت کنٹرول کیا جائے کہ کسی کو ایسے مذموم جرم اور ظلم کے ارتکاب کی ہمت نہ ہو

قطعہ تاریخ وفات

جناب مضطر گجراتی مرحوم و مغفور

وہ شاعر و ادیب وہ خوش خلق و پاک باز
مضطر کی موت باعثِ صد اضطراب ہے

صد حیف ہم سے دوست ہمارا بچھڑ گیا
دل کو غمِ فراق سے کیا پیچ و تاب ہے

تھیں جس کے دم سے محفلِ ہستی میں رونقیں
اب باغِ خلد میں وہ بصد آب و تاب ہے

مضطر کے سالِ موت کی غازی جو فکر تھی
آئی صدائے غیب کہ "غفران مآب ہے"
۱۳۸۹

مسلم غازی

اللہ کی راہ میں ہر مشکل کو خندہ پیشانی سے برداشت کیجئے

شیخ الاسلام استاذ العرب والعجم مولانا مولینا سید حسین احمد مدنی رح کے جانشین پاسبان

ملت اسلامیہ ہندیہ مجاہد اعظم حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم کا خطاب

جمعیۃ علماء اسلام کے عظیم الشان جلسۂ عام میں مفتی محمود مولانا ضیاء القاسمی اور مولانا عبدالشکور کی تقریریں

ملتان ۲۰ مارچ۔ مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے فرزند مولانا سید اسعد مدنی نے کہا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول انسانی زندگی کا عظیم مقصد ہے۔ انہوں نے یہ بات آج یہاں مدرسہ قاسم العلوم میں ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک دوسرے ملک کا شہری ہوں اور جب میں بھارت سے پاکستان میں اپنے دوستوں، عزیزوں اور بزرگوں سے ملنے آیا تو میں نے عزم کیا کہ پاکستان کے سیاسی حالات کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا، اور میں اب بھی اسی بات پر قائم ہوں۔ اس لئے میں حالات حاضرہ پر بات نہیں کر سکتا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اقامت دین مبین کا فریضہ مسلمان کے بنیادی فرائض میں شامل ہے اور اگر اس راہ میں انسان کو کسی قسم کی پریشانی، مصیبت اور ابتلاء سے دوچار ہونا پڑے تو اس پریشانی کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو اپنے دین کی خدمت کے لئے پسند کرتا ہے تو یہ اس کی مہربانی ہے۔ اس لئے اس بات سے انسان کو کبیدہ خاطر نہیں ہونا چاہیئے۔

اس سے قبل مولانا مفتی محمود نے انہیں سپاسنامہ پیش کیا اور کہا کہ وہ اور ان کی جماعت اسلام کے قیام کی کوششیں جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس راہ میں ان کی جماعت کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور آج ان کے خلاف [illegible] الزام تراشی ہو رہی ہے کہ وہ اس اسلامی انقلاب کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ جس کے لئے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الہند محمود الحسن، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قربانیاں دی تھیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ وہ اور ان کی جماعت یہ تہیہ کر چکے ہیں کہ پاکستان میں اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی دی جائے۔ مفتی صاحب نے مزید کہا کہ اسلام ایک معتدل نظام حیات ہے۔ اس لئے وہ روس کے سوشلسٹ نظام اور امریکہ کے ظالمانہ سرمایہ دارانہ نظام کی بجائے اسلام کے نظام کے قیام کی جدوجہد کرتے رہیں گے۔

مولانا سید اسعد مدنی آج صبح پونے دس بجے ملتان پہنچے تھے۔ جہاں ریلوے اسٹیشن ملتان چھاؤنی پر ان کے ہزاروں عقیدتمندوں، جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ دوپہر کو قلعہ قاسم باغ میں انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے جلسہ میں نماز جمعہ کا خطبہ دیا اور نماز پڑھائی۔

جمعیۃ علماء اسلام کا جلسۂ عام

جمعیۃ علماء اسلام کا بہت بڑا جلسہ آج ۱۱ بجے قلعہ قاسم باغ میں شروع ہوا۔ جو بعد نماز جمعہ ۴ بجے تک جاری رہا۔ جلسہ کی صدارت مولانا مجاہد الحسینی ایڈیٹر ہفت روزہ خدام الدین نے کی۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے ممتاز رہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی نے مولانا حسین احمد مدنی جنگ آزادی کے عظیم ہیرو تھے۔ اور انہوں نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی معیت میں انگریزوں کے خلاف ہندوستان میں بے مثال قربانیاں دیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا حسین احمد مدنی نے اس وقت انگریزی سامراج کے ظلم و ستم کے خلاف آواز اٹھائی اور اس کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ جب اس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے قیام کے لئے مولانا حسین احمد مدنی نے ہی زمین ہموار کی۔ کیونکہ اگر وہ اتنی بے جگری سے انگریز کے خلاف نہ لڑتے تو انگریز کبھی اس ملک سے نہ جاتا اور یوں پاکستان کے قیام کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مدنی کے خلاف چند نام نہاد علماء نے فتوے دیئے اور انہیں طرح طرح سے ستایا گیا۔ انہیں مالٹا میں اسیر رکھا گیا۔ لیکن ان کے عزم میں ذرہ برابر کمی نہیں آئی۔ مولانا قاسمی نے کہا کہ آج انگریزوں کے پٹھو ملک میں امریکی طرز حیات اور اس کے ظالمانہ نظام معیشت سرمایہ داری کے تحفظ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی یہ سازش ہر حال میں ناکام بنا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مدنیؒ کی کوششوں نے ملت اسلامیہ کو نشاۃ ثانیہ عطا کی۔ لیکن ان کی کوششوں کا پھل دوسرے لوگوں نے اٹھایا بالکل اسی طرح جیسا کہ ایوب کے خلاف طلباء، کسانوں، مزدوروں، علماء اور وکلاء نے تحریک چلائی۔ لیکن اس کا پھل چند نوابزادہ قسم کے لوگوں نے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ قائد اعظم محمد علی جناح اپنے مشن میں نہایت مخلص تھے اور ان کے چند ساتھی بھی پاکستان میں اسلام کے نفاذ کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن ان کے راستے میں غلط کار لوگ حائل ہو گئے۔ اسی طرح آج بھی چند نام نہاد علماء اسلام کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ۱۱۳ علماء کے فتویٰ پر اظہار خیال کرتے ہوئے صدر یحییٰ سے مطالبہ کیا۔ وہ ان فتویٰ دینے والوں کے خلاف مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۶۰ کے تحت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب جمعیۃ کے علماء کے خلاف ضابطہ نمبر ۶۰ کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے تو ان لوگوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کی حمایت اسلام کا اولین اصول ہے خود پیغمبر اسلام کے گھر میں کئی کئی روز فاقہ رہتا تھا لیکن آج غریبوں کا خون پینے والے ملائی کھاتے ہیں۔ اور غریبوں کو دو وقت کا کھانا بھی میسر نہیں۔

جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد لقمان نے کہا کہ جمیعۃ علماء اسلام کسانوں، مزدوروں اور طالب علموں کی حمایت جاری رکھے گی۔ خواہ اس حمایت کے لئے انہیں کتنی ہی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ آج غریب اپنا حق مانگتا ہے اور عوام لوٹ کھسوٹ کے

(باقی صفحہ ۲۰)

حضرت سید احمد شہیدؒ کے مزار مبارک کے قریب دفتر جمعیۃ کا افتتاح

۱۳ مارچ بروز سوموار بالاکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح کیا گیا اور پرچم کشائی کی گئی۔ افتتاح کے موقعہ پر کئی علماء دین اور سیاسی پارٹیوں کے لیڈر موجود تھے۔ جن میں مولانا محمد اسرائیل صاحب، مولانا عبداللہ صاحب اور مولانا سید نواب شاہ صاحب، خان طاؤس خاں، ڈاکٹر امداد الحق صاحب شریک ہوئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا غلام ربانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بالاکوٹ نے تقریر کی اور جمعیۃ کے اسلامی منشور کی وضاحت کی اور آخر میں عوام میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ یہ دفتر حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب ہے اس افتتاح کے موقعہ پہ چیئرمین یونین کونسل مست نبی میاں ولی الرحمٰن نے اعلان کیا کہ ہم آخر دم تک جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کریں گے۔ افتتاح کی تقریب میں پانچسو آدمی شریک ہوئے۔

درسِ قرآن

امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا محمد علی جالندھری ۵۔ اپریل بروز اتوار لاہور تشریف لا رہے ہیں ان کے ہمراہ مشہور خطیب مولانا ضیاء القاسمی بھی ہونگے حضرت مولانا محمد علی جالندھری بروز اتوار صبح ۱۰ بجے درس قرآن دینگے۔ علاوہ ازیں مولانا ضیاء القاسمی مختصر بیان کریں گے۔ تمام مسلمانوں سے شرکت کی اپیل ہے۔ درس قرآن ٹھیک دس بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ نزد شاہ محمد غوث لاہور شروع ہو جائے گا۔

جمعیۃ قصبہ مڑل کا انتخاب

امیر	سید بہادل شاہ بستی کھوکھر
نائب امیر	میاں مقبول حسین صاحب رئیس اعظم مڑل
ناظم اعلیٰ	بندہ بشیر محمد جامع مسجد ″
ناظم	مولانا خلیل اللہ صاحب ″
خازن	ملک خدا بخش ″ ارائیں ″

میاں مقبول حسین صاحب اس علاقہ کے مشہور زمیندار ہیں اور علماء کرام سے بہت مانوس ہیں۔ جمعیۃ کی پالیسی سے انہیں بالکل اتفاق ہے اور مزید تعاون کا بھی انہوں نے یقین دلایا ہے۔ مزید اراکین یہ ہیں:۔

(۱) مولانا خدا بخش صاحب (۲) مولوی عبدالرحیم صاحب (۳) پیر شرف حسین شاہ (۴) جناب بشیر محمد صاحب متعلم ایم اے میاں محمد اجمل صاحب رئیس قصبہ مڑل۔ ملک شاکر محمد ارائیں ملک نبی بخش ارائیں۔ حکیم فیض احمد صاحب۔ محمد بخش صاحب جناب عمر دین صاحب راجپوت۔ صوفی عبدالشکور صاحب اور چراغ دین صاحب راجپوت

(بشیر محمد سرحدی ناظم اعلیٰ جمعیۃ قصبہ مڑل ضلع ملتان)

گوٹھ چونگھا میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

امیر	محمد داؤد صاحب عباسی
نائب امیر	ابوالخیر صاحب ″
ناظم عمومی	یار محمد صاحب ″
نائب ناظم	مولانا عبدالعزیز ″
خازن	مولانا کریم بخش ″

ڈگانمن میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

مورخہ ۲۸، ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ کو مولانا عطاء اللہ صاحب نائب امیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا عبدالصبور ڈاہر نے ڈگانمن میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور کو وضاحت سے بیان کیا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	جناب جام ظہور احمد صاحب
ناظم	حافظ غلام محمد صاحب
خزانچی	حاجی محمد فاضل صاحب
سالار	جناب محبوب احمد صاحب

(عبدالصبور ناظم ضلعی دفتر جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں)

ابنِ مکرّم

سہیلی بوجھ پہیلی!

کبھی آنکھوں میں لالی ہے کبھی ہونٹوں پہ گالی ہے — سدا بیچین رہتا ہے طبیعت لاابالی ہے
اسے پھولوں سے نفرت ہے شگوفوں سے عداوت ہے — خدایا خیر ہو اُس باغ کی جس کا یہ مالی ہے
اگرچہ مل گیا رتبہ اسے اسّی ہزاری کا! — مگر دل پھر بھی اس کا دولتِ ایماں سے خالی ہے
مناسب ہے اگر کہیئے اسے شیطان کا چیلا — کہ یہ چیلا بہر پہلو تبرائی سے غالی ہے
نظام الدین سے اس کو کوئی نسبت نہیں ہرگز — کہ اس بدبخت نے ہر ایک کی پگڑی اچھالی ہے
اسے پر بودھ نے پالا ہے آغوشِ ضلالت میں — اسی باعث تو اس نے جنسِ غیرت بیچ ڈالی ہے
یہ پنڈی وال کی چوکھٹ کا دھتکارا ہوا کتا — غلاظت اس کا راتب ہے سکونت اسکی نالی ہے
سیاست میں یہ مودودی کے استنجے کا ڈھیلا ہے — خطابت میں یہ بینگن ہے صحافت میں یہ تھالی ہے
کبھی نواب کالاباغ کے مطبخ کا چمچہ تھا — مگر اب اچھرے کے پوپ کے گھر کی کنالی ہے
یہ عزّ و جاہ کا بیٹا، یہ اُس بازار کا بیٹا
بظاہر کاسۂ میری ہے حقیقت میں اکالی ہے

مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ

مودودی صاحب کی نظریاتی قلابازیاں

مودودی صاحب نے اکتوبر ۱۹۴۲ء کے ترجمان القرآن میں لکھا تھا کہ:

اصولی حکومت کو چلانے اور اس کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری صرف وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو اس اصول پر یقین رکھتے ہوں۔ وہی اس کی روح کو سمجھ سکتے ہیں۔ انہی سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ پورے خلوص کے ساتھ اپنا دین وایمان سمجھتے ہوئے اس "ریاست" کو چلائیں گے اور انہیں سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اس ریاست کی حمایت کے لئے اگر ضرورت پڑے تو میدانِ جنگ میں قربانی دے سکیں گے دوسرے لوگ جو اس اصول پر ایمان نہیں رکھتے اگر حکومت میں شریک کئے بھی جائیں گے تو نہ وہ اس کی اصولی اور اخلاقی روح کو سمجھ سکیں گے۔ نہ اس روح کے مطابق کام کر سکیں گے اور نہ ان کے اندر ان اصولوں کے لئے اخلاص ہوگا۔ جن پر اس حکومت کی عمارت قائم ہوگی۔ سول محکموں میں اگر وہ کام کریں گے تو ان کے اندر ملازمانہ ذہنیت کارفرما ہوگی اور محض روزگار کی خاطر وہ اپنا وقت اور اپنی قابلیتیں بیچیں گے۔ اور اگر فوج میں جائیں گے تو ان کی حیثیت کرائے کے سپاہیوں جیسی ہوگی۔ اور وہ ان اخلاقی مطالبات کو پورا نہ کر سکیں گے جو اسلامی حکومت اپنے مجاہدوں سے کرتی ہے۔ اس لئے اصولاً اور اخلاقی اعتبار سے اسلامی حکومت کی پوزیشن اس معاملہ میں یہ ہے کہ وہ فوج میں اہل ذمہ سے کوئی خدمت نہیں لیتی۔ بلکہ اس کے برعکس فوجی حفاظت کا پورا پورا بار مسلمانوں پر ڈال دیتی ہے اور اہل ذمہ سے صرف ایک دفاعی ٹیکس لینے پر اکتفا کرتی ہے۔ لیکن یہ ٹیکس اور فوجی خدمت دونوں بیک وقت اہل ذمہ سے نہیں لئے جا سکتے۔ اگر اہل ذمہ بطور خود فوجی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں تو وہ ان سے قبول کر لی جائے گی اور اس صورت میں دفاعی ٹیکس ان سے نہ لیا جائے گا۔ رہے سول محکمے تو ان میں سے کلیدی مناصب اور وہ عہدے جو پالیسی کے تعین وتحفظ سے تعلق رکھتے ہیں بہرحال اہل ذمہ کو نہیں دیئے جا سکتے۔ البتہ کارکنوں کی حیثیت سے ذمیوں کی خدمات حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اسی طرح جو اسمبلی شوریٰ کے لئے منتخب کی جائے گی۔ اس میں بھی اہل ذمہ کو رکنیت یا رائے دہندگی کا حق نہیں ملے گا۔ البتہ ذمیوں کی الگ کونسلیں بنادی جائیں گی۔ جو ان کی تہذیبی خود اختیاری کے نظام کی دیکھ بھال بھی کریں گی اور اس کے علاوہ ملکی نظم ونسق کے متعلق اپنی خواہشات، اپنی ضروریات اور شکایات اور اپنی تجاویز کا اظہار بھی کر سکیں گی۔ جن کا پورا پورا لحاظ اسلامی مجلس شوریٰ کرے گی۔

(بحوالہ رسائل و مسائل ص۳۴۸ ج۱ اشاعت سوم)

اس طویل اقتباس میں پوری وضاحت کے ساتھ مودودی صاحب کا موقف یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک اسلامی مملکت میں فوج، کلیدی آسامیوں، اسمبلیوں اور ذمہ دارانہ مناصب کے لئے غیر مسلموں کا انتخاب وتقرر قطعاً غلط اور غیر اصولی ہے۔ حتیٰ کہ غیر مسلموں کو ووٹ (رائے دہندگی) کا حق بھی نہیں ہے۔ لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ مودودی صاحب کے موقف میں بھی لچک پیدا ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ ۱۹۵۹ء کے انتخابات میں پوری شد ومد کے ساتھ مودودی صاحب اور ان کی پارٹی نے غیر مسلموں کو جداگانہ انتخاب کے ذریعہ ان کی آبادی کے لحاظ سے اسمبلیوں میں نمائندگی دلوانے کی کوشش کی اور اپنی تحریری وتنظیمی قوت جداگانہ انتخاب کے حق میں صرف کردی۔ اسی مہم کے دوران مخلوط انتخاب کی مخالفت اور جداگانہ انتخاب کی حمایت کرتے ہوئے ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء میں مودودی صاحب یہ فرماتے ہیں کہ:

> "جداگانہ انتخاب قومیت کی بنیاد دین پر رکھتا ہے اور اس سے مسلمانوں کی مستقل قومیت برقرار رہتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے مسلمان نمائندے صرف مسلمانوں کی رائے سے منتخب ہوں گے اور وہ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بولنے کے مجاز ہوں گے۔ ان نمائندوں کی اکثریت اگر اسلامی ذہنیت رکھنے والی ہو تو وہ موجودہ دستور کی دی ہوئی گنجائشوں سے فائدہ اٹھا کر نظام حکومت کو اسلام کی راہ پر چلا سکے گی اور اس صورت میں ہر وقت یہ ممکن ہوگا کہ دستور کو بھی بدل کر پورا پورا اسلامی بنا دیا جائے اور اس نظام میں زیادہ سے زیادہ اگر کوئی قباحت ہے تو صرف یہ کہ اس کے اندر غیر مسلم نمائندے بھی قانون سازی اور حکومت کی راہنمائی میں حصہ دار ہوں گے اس چیز کی اصلاح اس صورت میں تو کسی نہ کسی وقت ہو سکے گی۔ جبکہ نظام حکومت کی بنیاد اسلام رہے۔ لیکن مخلوط وطنی قومیت کا نظریہ قائم ہو جانے کے بعد تو سرے سے یہ بنیاد ہی باقی نہ رہ سکے گی۔

(بحوالہ رسائل و مسائل ج۱ ص۲۲۷ اشاعت سوم)

۱۹۵۸ء تک مودودی صاحب اپنے ۱۹۴۲ء کے موقف میں اس حد تک لچک پیدا کر سکے ہیں کہ ہے تو بہرحال یہ قباحت کہ غیر مسلموں کو قانون سازی اور حکومت کی رہنمائی میں حصہ دار بنایا جائے لیکن کچھ بڑی قباحت بھی نہیں اور ان کے اپنے الفاظ میں "زیادہ سے زیادہ اگر کوئی قباحت ہے تو صرف یہ"۔ اس لئے اسے گوارا کر لینے میں کوئی قباحت نہیں۔ اس وقت تو غیر مسلموں کو اپنے ساتھ ملانے اور ان کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے اس قباحت کو برداشت کر جاؤ، بعد میں کسی نہ کسی وقت اصلاح بھی ہو جائے گی۔ یہ تو ۱۹۵۸ء کی بات ہے۔ جب ۱۹۵۶ء کا آئین نافذ تھا اور لطف کی بات ہے کہ آج ۱۹۵۶ء کے آئین کو اسلامی قرار دینے والے مودودی صاحب ۱۹۵۸ء میں اس کے بارے میں جو رائے رکھتے تھے وہ اسی مندرجہ اقتباس سے بخوبی سمجھی جا سکتی ہے۔ خود ان کے الفاظ "دستور کو بھی بدل کر پورا پورا اسلامی بنا دیا جائے"۔ اس دستور کی نام نہاد اسلامیت کو پوری طرح بے نقاب کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ موقف میں لچک پیدا کر چکنے کے بعد اب ارتقاء کی منزل کی طرف بڑھنا ناگزیر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مودودی صاحب نے جس اصول کو ۱۹۴۲ء میں غیر اصولی قرار دیا تھا ۱۹۵۸ء میں اس کی قباحت کو تسلیم کر کے صرف گوارا کر لینے کی حد تک اپنایا تھا اور بعد میں کسی نہ کسی وقت اصلاح کی گنجائش رکھی تھی اسی غیر اصولی اور قبیح اصول کو ۱۹۷۰ء میں جماعت اسلامی کے منشور کی ایک اہم دفعہ کے طور پر اپنا لیا۔ چنانچہ مودودی منشور کی دفعہ ۹ کی شق ۳ ملاحظہ ہو:

"جداگانہ طریق انتخاب کو از سر نو رائج کیا جائے اور پاکستان کی غیر مسلم اقلیت کو اس کی آبادی کے لحاظ سے علیحدہ نمائندگی کا حق دیا جائے یا پھر متناسب نمائندگی کا طریقہ اختیار کیا جائے۔"

یہ ہے مودودی صاحب کی نظریاتی قلابازیوں کا ایک واضح نمونہ جو مودودی صاحب کے قلب وذہن میں چھپے ہوئے مقاصد کی پوری طرح عکاسی کرتا ہے۔

کاروانِ اس

رحیم یار خاں میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مولانا عبدالصبور صاحب گذشتہ روز بستی وارنی پہنچے۔ جہاں علاقہ کے بااثر افراد سے ملاقات کی اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد سے روشناس کرایا۔

۸ مارچ کو بمقام بستی مڈگانمن میں مولانا عطاء اللہ صاحب نائب امیر ضلعی کی معیت میں پہنچے۔ جلسہ عام ہوا۔

۹ مارچ شنبہ کو بمقام گل بہار پہنچے۔ علاقہ کے عوام سے جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پیش کی

۱۰ مارچ کو بمقام مومن آباد پہنچے۔ الحاج جناب منظور احمد صاحب سے جمعیۃ کی پالیسی کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ جس میں جمعیۃ کے لیبر کے معاہدہ کو سراہا گیا

۱۱ مارچ کو محبوب آباد پہنچے۔ جہاں مودودیوں نے اس علاقہ میں انتشار پھیلایا ہوا ہے۔ علماء کرام کے خلاف معاندانہ رویہ کے تحت غلط قسم کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ حاجی منظور احمد صاحب بھی شریک ہوئے۔ علاقہ کے ساتھیوں کو جمعیۃ کی دعوت دی گئی۔

۱۲ مارچ کو بمقام اکبر آباد پہنچے۔

۱۳ مارچ کو ضلعی امیر مولانا غلام ربانی اور قاری حامد اللہ صاحب کی معیت میں ضلع رحیم یار خاں کے ممتاز معروف عالم دین مولانا عبدالغنی سے ملاقات کی تو مولانا موصوف نے فرمایا کہ اس وقت ملک میں خلفائے راشدین کے صحیح نظام کے نفاذ کے لئے صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی جدوجہد کر رہی ہے۔ باقی تمام پارٹیاں ہوس اقتدار کی خاطر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے تمام عقیدت مندوں کو حکم دیتا ہوں کہ جمعیۃ میں شامل ہو کر اس کے پروگرام کو کامیاب بنائیں:

وارنی کے غیور مسلمان میدان عمل میں

وارنی کا علاقہ تحصیل رحیم یار خاں کا ایک اہم قصبہ ہے۔ مورخہ ۱۳ مارچ کو وہاں جلسہ عام ہوا۔ مولانا غلام ربانی صاحب نے جمعیۃ کے اسلامی منشور کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ آج تک علماء کرام نے اپنے مطالبات کبھی پیش نہیں کئے اور نہ کبھی انہوں نے اپنے مطالبات کا مطالبہ کیا ہے جمعیۃ صرف غریبوں، محنت کشوں کے حقوق دلوانے کے لئے میدان عمل میں نکلی ہے۔ جمعیۃ نے فیصلہ کیا ہے کہ سرمایہ دارانہ جو کافرانہ نظام ہے اس کو ختم کر کے دم لیں گے۔ مولانا کے بعد مولانا بشیر احمد حامد ناظم ضلعی نے جمعیۃ کا پروگرام مکمل اور مفصل بیان کیا اور کہا کہ ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ محنت کشوں کسانوں مزدوروں اور کاشتکاروں کو اپنے پورے حقوق دلوا کر رہیں گے۔ انہوں نے کہا۔ اسی لئے ہمیں سوشلسٹ کہا جاتا ہے کہ جمعیۃ غریبوں کے حقوق کا تحفظ چاہتی ہے۔ اگر غریبوں کے حقوق کے لئے ہم پر یہ غلط الزام لگایا جاتا ہے۔ تو ہمیں منظور ہے۔ ہم ان پروپیگنڈوں سے کبھی مرعوب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اکابرین دیوبند کی روحانی اولادیں ہیں اگر ہمارے اکابر انگریز بے ایمان کے غلط پروپیگنڈے سے مرعوب نہیں ہوئے تو ہم بھی نہیں ہو سکتے۔

مولانا عبدالصبور ڈاہر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے تو عوام نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کو سراہا اور آئندہ کے لئے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ چنانچہ اس علاقہ میں مولانا ہدایت اللہ صاحب کو علاقہ کا کنوینر مقرر کر دیا گیا۔ عوام نے اسلامی منشور کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔

سلانوالی میں جلسہ عام

جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کے زیر اہتمام ۷ اپریل بروز منگل صبح ۱۰ بجے سے شام ۵ بجے تک حلقہ فرد کہ میں اور بعد نماز عشاء سلانوالی میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا۔ جس میں فخر سیاست مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان، حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب ایم اے پی ایچ ڈی لندن پروفیسر لاہور خطاب عام فرمائیں گے شاعر انقلاب مرزا غلام نبی جانباز صاحب مخصوص انداز میں اپنا کلام پیش کریں گے۔

(خادم جمعیۃ محمد اسلم سلانوالی)

ٹھٹھہ بلوچاں میں جلسہ

مورخہ ۱۲ کو مسجد ٹھٹھہ بلوچاں میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حکیم نظام الدین ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ جس میں عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے منشور سے آگاہ کیا گیا۔ اور جلسہ کے اختتام پر مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں:۔

(۱) مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع بنوں کے اساتذہ کرام کے اغوا کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ مجرم قبیلہ کو سخت سزا دے کر امن عامہ کا یقین دلائے۔

(۲) اور سابقہ کمشنر شیر افضل کا دہلک الحوسے مسلح) غنڈہ بدمعاش شہزادہ ملزم $\frac{16}{8}$ جس نے موضع ٹھٹھہ بلوچاں میں امن عامہ کو تہس نہس کر رکھا ہے سے فوری نجات دلائی جائے اور ملزم کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

گھوٹکی میں جلسہ عام

مورخہ ۸ مارچ۔ لغاری گوٹھ متصل گھوٹکی میں ایک جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا قاری عزیز احمد۔ مولانا سلطان احمد مولانا عبداللہ شاہ نے خطاب کیا۔ قاری عزیز احمد نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کرنا فرض ہے۔ مولانا سلطان احمد رتو دیروی نے فرمایا کہ پاکستان میں افراط وتفریط سے خالی متوسط جماعت صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کا ساتھ دیں۔

مورخہ ۹ مارچ کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام گھوٹکی میں میٹنگ ہوئی۔ جس میں تحصیل کے دیندار طبقہ نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا عبدالوہاب امیر جمعیۃ علماء اسلام گھوٹکی نے تقریر کی۔ جس میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مجاہد علماء کے شاگردوں کو چاہیئے کہ وقت کا چیلنج قبول کریں اور حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ مولانا عبدالحی نے فرمایا کہ جو نام نہاد علماء ایئر کنڈیشن بنگلوں سے غریب اور ان کے حامیوں پر کفر کے فتوے جاری کرتے ہیں انہیں پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور اجلاس نے مطالبہ کیا کہ حکومت ان مولویوں پر سخت قدم اٹھائے۔

(عبدالوہاب ناظم نشر واشاعت جمعیۃ ضلع سکھر)

آزاد کشمیر کے علماء کا مشترکہ بیان

راولاکوٹ (نامہ نگار) جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے مولانا امیر الزمان صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر نے کہا ہے کہ ہمارے اسلاف کفر کا فتویٰ دینے میں بڑے محتاط رہے ہیں

لام منزل بہ منزل

حضرت مفتی صاحب کا دورہ ضلع میانوالی

حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے ضلع میانوالی کا چار روزہ دورہ کیا۔ بھکر، بہل، دریا خاں، کوٹلہ جام، ڈلیوالہ جنڈانوالہ، کلورکوٹ، ہرنولی اور میانوالی میں عام اجتماعات کو خطاب فرمایا۔ ہر جگہ آپ کا شاندار استقبال ہوا۔

ایک دفعہ چند مولویوں نے سرسید مرحوم کے خلاف کفر کے فتوے پر دستخط کرانے کے لئے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند سے گذارش کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں جب تک تحقیق نہ کرلوں دستخط نہیں کرسکتا۔ چنانچہ حضرت نے سرسید مرحوم سے تین سوال کئے۔

(۱) خدا تعالےٰ کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟
جواب۔ خدا تعالےٰ خالق و مالک و صانع کائنات ہے
(۲) حضور پاکؐ کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟
جواب۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
(۳) قیامت کے بارہ میں کیا عقیدہ رکھتے ہو؟
جواب۔ قیامت برحق ہے۔

یہ تین جواب سننے کے بعد حضرت نے فرمایا کہ تم مجھ سے ایسے شخص کے متعلق کفر پر دستخط کراتے ہو جو مسلمان ہے۔ تو اکابر کے اس طریق کار کے باوجود اس وقت ان کے کچھ عقیدت مندوں نے بلا تحقیق فتوےٰ صادر فرما دیا ہے۔ جس کی زد میں پاکستان کی ایک غالب تعداد کے علاوہ عرب ممالک کے کروڑوں مسلمان بھی آتے ہیں اور پھر تعجب یہ ہے کہ وہ لوگ بار بار اسلام اور ایمان کا اعتراف و اقرار کرتے ہیں اور اپنے اس نعرے کی مراد بھی اسلامی مساوات بیان کرتے ہیں تو ان کو کیونکر کافر قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہمارے خیال میں سوشلزم کی اصطلاح اختیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسلام میں اس قسم کے الفاظ واضح طور پر موجود ہیں۔ جو اسلامی مساوات کو سوشلزم کی اصطلاح سے بھی اچھے انداز کے ساتھ مراد کو واضح کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ اصطلاح اختیار کرنے والوں کو کافر کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔

مولانا نے فرمایا کہ یہ تمام کچھ درحقیقت ایک سیاسی جماعت جو نظام اسلام کا دعوےٰ اپنے حق میں محفوظ خیال کرتی ہے اور جو اپنے مخصوص نظریات اور عزائم کے پیش نظر علماء حق میں افتراق و انتشار میں اپنی عافیت خیال کرتی ہے۔ اس تمام قسم کی فتوےٰ بازی کی ذمہ دار ہے ایک طرف وہ اس قسم کے فتووں کو ہوا دے کر اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے اور دوسری طرف علماء کرام کے احترام اور عزت کو انتشار سے ختم کرا کر اپنے عزائم پورا کرنا چاہتی ہے۔ کاش کہ ہمارے یہ اکابر اس گہری سازش سے باخبر ہوتے۔ ہم سب کا احترام کرتے ہیں اور بڑی نیازمندی سے اپیل کرتے ہیں کہ اس قسم کی فتوےٰ بازی سے گریز فرما کر یکجہتی اور اتحاد سے آنے والے پُرفتن دور کا مقابلہ کرنے کی کوشش فرمائیں۔

اجلاس میں شامل ہونے والوں میں حضرت مولانا محمد یوسف خانصاحب مہتمم دارالعلوم پلندری، مولانا مفتی عبدالمتین صاحب باغ۔ مولانا شفیع اللہ صاحب مولانا محمد یاسین صاحب منگ۔ مولوی عارف صاحب مولوی عبید اللہ صاحب۔ مولوی لال حسین صاحب۔ مولوی ضیاء الحق صاحب۔ مولوی محمد حنیف صاحب۔ قاری عبدالمنان صاحب۔ عبدالمالک صاحب کے نام قابل ذکر ہیں

اجلاس ہذا میں چند تجویزیں بھی پیش ہوئیں۔

(۱) آنے والے انتخابات کے بارے میں طے پایا کہ جمعیۃ اسلامی افکار و اقدار کو فروغ دینے والے حضرات کو کھڑا کرنے اور ایسے افراد کو کامیاب کرانے کی کوشش کرے گی۔

(۲) آزاد کشمیر خاص کر ضلع پونچھ میں لوگ بیروزگاری سے بہت پریشان ہیں۔ اس لئے حکومت آزاد کشمیر ترقیاتی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے علاوہ پونچھ میں خاص کر کوئی ایسا کارخانہ قائم کیا جائے۔ جس سے لوگ گذراوقات کا ذریعہ پیدا کرسکیں۔ ایک قرارداد میں آزاد کشمیر میں اسمبلی اور اس کے امیر کے انتخاب کا مطالبہ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ کم از کم پاکستان کو چاہیئے۔ کہ آزاد کشمیر میں ایک تجرباتی اسلامی حکومت کی تشکیل کرے کہ اس طرح غلام کشمیر کے مسلمانوں کو نمونہ پیش کر کے بقیہ کشمیریوں کو آزاد کرایا جاسکے۔ اور عند اللہ ان شہداء کی روحیں بھی خوش ہوں گی۔ جنہوں نے اسلامی نظام کے قیام کے لئے اپنی جانیں دی ہیں۔ ایک تجویز میں کہا گیا کہ پاکستان کی ایک سیاسی پارٹی اپنے مخصوص نظریات آزاد کشمیر میں پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ آزاد کشمیر کو پاکستان کی سب ہی جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اس لئے کسی ایک خاص جماعت کی مداخلت سے سب کو مداخلت کا موقعہ ملے گا۔ جس سے یہاں کی فضا مکدر ہو کر رہ جائیگی انشاء اللہ آزاد کشمیر کے لوگ پکے مسلمان اور پختہ عقیدہ رکھتے ہیں یہ کسی ازم کو مداخلت کا موقعہ نہیں دینگے۔

ایک قرارداد میں عورتوں کے ووٹوں کو اسلام کے منافی ہونے کے علاوہ آزاد کشمیر میں عملاً ناممکن بھی قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے مطالبہ کیا گیا ہے کہ عورتوں کو ووٹوں کی فہرست میں درج نہ کیا جائے۔

آخر میں پاکستان میں اسلامی آئین کے لئے آرڈیننس کے ذریعہ نفاذ کا صدر پاکستان سے مطالبہ کیا گیا۔ اور بصورت دیگر قانون ساز اسمبلی کے لئے علماء اور وکلاء کی نشستوں کا تعین کیا جائے۔ ورنہ علماء کے نہ ہونے کی وجہ سے غالب امکان ہے کہ آئین کو اسلامی طریق پر مرتب کرنا مشکل ہوگا۔

(محمد یاسین خانصاحب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام منگ آزاد کشمیر)

کیمبلپور شہر میں جمعیۃ کی تشکیل

گذشتہ دنوں مولوی عبدالرشید صاحب کی دعوت پر راولپنڈی ڈویژن کے ناظم مولانا عبدالحکیم صاحب ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا سکندر خاں صاحب مولانا حامد علی صاحب حسن ابدال کیمبلپور تشریف لے گئے۔ مقامی کارکنوں نے ہم خیال افراد کو ایک عصرانہ میں مدعو کیا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے علماء حق کی قربانیوں کا تذکرہ اس انداز سے چھیڑا کہ حاضرین خصوصاً نوجوان کالج کے طلبہ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ مولانا نے دور فرنگی سے قیام پاکستان تک علماء کی تاریخ بیان کی۔ مقامی جامع مسجد کے خطیب مولانا علم الدین صاحب نے بھی عصرانہ میں شرکت کی۔ مقامی کالج کے نوجوان طلبا اور خاکسار تنظیم نے جمعیۃ کو تعاون کا یقین دلایا۔ اختتام اجلاس پر جمعیۃ کی تشکیل اور عہدہ داروں کا اعلان کر دیا گیا۔

امیر	مولوی عبدالرشید صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد یعقوب صاحب
سالار	محمد جمیل صاحب

پانچ صد مزدوروں کی جمعیۃ میں شمولیت

حضرت ہزاروی کا خطاب

حضرو - جمعیۃ علماء اسلام حضرو کے زیر اہتمام جامع مسجد میں ۲۶ ؍ فروری کو جلسہ عام منعقد ہوا۔ مولانا سکندر خان صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کے منشور کی وضاحت علماء حق کی قربانیاں - موجودہ سیاسی صورت حال پر مفصل تقریر فرمائی۔

جلسہ سے قبل حضرو میں مقیم کوہستان، سوات، سین کڑی کے تقریباً پانچ صد مزدوروں کے نمائندوں نے مولانا کے پاس آکر اپنی خدمات جمعیۃ کو پیش کیں، اور علماء کی ہر آواز پر لبیک کہنے اور اسلام کے لئے جان و مال کی قربانی دینے کا وعدہ کیا۔

(محمد رفیع ناظم جمعیۃ حضرو)

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صادق آباد

مولانا محمد یوسف خطیب کوٹ پٹھان نے مولوی محمد عیسیٰ، مولوی رحیم بخش اور مولوی محمد یوسف مدرس تعلیم القرآن صادق آباد کی معیت میں ایک ہفتہ مختلف چکوک کا دورہ کیا۔ مولانا نے مختلف جگہ تقاریر، درس قرآن - نجی گفتگو کے ذریعہ جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام سمجھایا۔ حسب ذیل جگہوں پر تشکیلیں ہوئیں۔

چک ۱۳۶/۲ مولوی نواب دین صاحب نے جمعیۃ کا خیر مقدم کیا۔ تمام لوگوں نے تعاون کا یقین دلایا۔ آٹھ آدمیوں نے فارم رکنیت پر کئے۔

امیر	حاجی محمد دین صاحب
ناظم	حافظ عبدالرحمٰن صاحب
خزانچی	مولوی نواب دین صاحب
سالار	محمد رفیق صاحب

بونیرا - سولہ آدمیوں نے فارم رکنیت پر کئے۔ باقیوں نے تعاون کا عہد کیا۔

امیر	جناب احمد علی صاحب
ناظم	حافظ غلام لیٰسین صاحب
خزانچی	خان محمد صاحب

ماچھی گوٹھ - مولانا منظور احمد صاحب کے تعاون سے تیرہ آدمیوں نے فارم رکنیت پر کئے اور کام کو آگے بڑھانے کے لئے حافظ عبدالخالق صاحب نے ذمہ لیا

چک نمبر ۱۷۵/۲ سات رکن بنے۔ تشکیل

امیر	مولانا پیر محمد صاحب
ناظم	محمد اسلم صاحب
خزانچی	میاں غلام رسول صاحب

باندھی و چک ۲۱۴/ ۷ ایل - اکیس آدمیوں نے فارم رکنیت پر کئے۔ مولوی عبدالشکور صاحب و مولوی سلیمان صاحب نے جمعیۃ کا خیر مقدم کیا۔ تشکیل :-

امیر	مولوی محمد سلیمان صاحب
نائب امیر	مولوی نور احمد صاحب
ناظم	مولوی عبدالشکور صاحب
نائب ناظم	مولوی محمد طیب صاحب
خازن	حاجی عبدالقادر صاحب

چک ۲۱۵/۲ - رات کو بہت بڑے اجتماع سے خطاب ہوا - ستر اراکین نے فارم رکنیت پر کئے۔ امیر مولانا عبیداللہ صاحب منتخب ہوئے۔

علاوہ ازیں چک ۱۷۵/۲ ۱۹۷/۲ بندور وغیرہ بھی گئے مولانا موصوف نے ہفت روزہ دورہ کے نتائج بیان کرتے ہوئے کہا کہ دورہ بہت کامیاب رہا۔ مولانا موصوف اگلے ہفتہ بھی اس علاقہ کا دورہ کرنے والے ہیں۔

گوٹھ مسو بوزدار تعلقہ ٹنڈوالہ یار میں

جمعیۃ کا قیام

بتاریخ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ کو گوٹھ مسو بوزدار جامع مسجد میں حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد نے تقریر فرمائی۔ تو حاضرین جلسہ نے وعدہ کیا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام ہی کو ووٹ دینگے بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر	مولانا وسیع الرحمٰن بوری
نائب امیر	حاجی جعفر بوزدار
ناظم	محمد عثمان "
نائب ناظم	محمد یوسف "
خزانچی	حاجی میو "
سالار	محمد اسماعیل "

جلسہ میں مختلف قرار دادیں پاس ہوئیں۔

وہاڑی میں قائد جمعیۃ کی آمد

وہاڑی - مفکر اسلام، قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۱۴ اپریل کو وہاڑی تشریف لا رہے ہیں آپ بعد نماز عصر میلسی سے وہاڑی تشریف لائیں گے بعد نماز مغرب علاقہ کے معززین، وکلاء اور سیاسی لیڈروں سے باہمی تبادلہ خیال کریں گے۔ بعد از نماز عشاء لائبریری پارک میں ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔

بقیہ — تحقیقی نظر

نفرت کم نہ ہوگی۔

میں آخر میں بڑی دلسوزی سے تمام علماء حق سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ حضرات نظام اسلام کے نفاذ کے لئے اپنے معمولی اور فروعی اختلافات کو نظر انداز فرما کر علماء کرام اور اسلام دوست عناصر کے اتحاد کی کوشش فرما کر اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں - اور اخروی مسؤلیت سے مصئون ہوں -

جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی کی سرگرمیاں

وہاڑی - جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی کے امیر جناب مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد باغوالی اور ناظم اعلیٰ مولانا حکیم عبدالواحد صاحب نے گذشتہ روز دیہی علاقوں کا دورہ کیا۔ آپ نے چک نمبر ۲۳ اور چک ۱۷ ڈبلیو بی میں عوام کے اجتماعات سے خطاب کیا اور جمعیۃ کا پروگرام پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ اس وقت ملک میں مختلف جماعتیں موجود ہیں جو انتخابی وجہ کے تحت اسلام کا نام استعمال کر رہی ہیں ان میں وہ لوگ بھی ہیں۔ جو کسی نہ کسی وقت برسر اقتدار بھی رہے ہیں اور دور اقتدار میں اسلامی آئین کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے اور اسلام کے نام پر ملک میں فحاشی، بے حیائی اور عریانی کی سرپرستی کرتے رہے غریب عوام کا خون چوستے رہے اور آج پھر کمال ڈھٹائی سے اسلام کا نام لے کر عوام کے سامنے آرہے ہیں۔

مولانا عبدالستار صاحب نے کہا کہ عوام کو ان ابن الوقتوں سے خبردار رہنا چاہیئے اور سوچ سمجھ کر ان نمائندوں کو کامیاب بنانا چاہیئے۔ جو ملک کے لئے صحیح معنوں میں اسلامی آئین بنا سکیں۔ آپ نے جمعیۃ کا پروگرام پیش کرتے ہوئے۔ بتایا کہ ہم جائز ذرائع سے کمائی دولت پر کوئی قدغن نہیں لگائیں گے۔ لیکن ناجائز ذرائع سے اور سیاسی رشوت کے طور پر ملی ہوئی جاگیریں ضبط کر کے مستحق کاشتکاروں میں تقسیم کر دی جائیں گی - چک ۱۲۳ اور ۱۷ ڈبلیو بی میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کی گئیں

تصحیح گذشتہ شمارہ صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۱۱ قاضی محمد سلیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی تقریر کا یہ جملہ "اسلام ناجائز دولت کو چھوڑتا نہیں اور جائز دولت کو چھیڑتا نہیں" کی بجائے دونوں جگہ "چھوڑتا نہیں" لکھا گیا ہے۔ قارئین درست فرما لیں

(ادارہ)

ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع سیالکوٹ کا دورہ

آج مورخہ ۱۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۹۰ھ کو ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع سیالکوٹ حافظ عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے ساتھ ناظم دفتر محمد منیر منہاس ہمارے ہاں پیرو چک تشریف لائے۔ انہوں نے لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور جمعیۃ قائم پر زور دیا۔ اسی وقت کافی لوگوں نے فارم رکنیت پر کئے۔ ناظم ضلع نے کام شروع کرنے کے لئے مولانا عبدالرشید صاحب کو امیر اور عبدالرحیم صاحب نمبردار کو ناظم مقرر کیا۔

(عبدالرحیم ناظم پیرو چک)

جمعیۃ علماء اسلام چنیوں موم کی مجلس عمومی کا اجلاس

مورخہ ۱۳ محرم سنہ ۱۳۹۰ھ جمعیۃ علماء اسلام چنیوں موم کی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت حافظ عبدالرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چنیوں موم منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

گذشتہ سہ سالہ حساب آمد و خرچ پیش کیا گیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

آمد	۵۰	۵۹۴ روپے
خرچ	۷۶	۵۹۴ "
کمی	۲۶	۰

اجلاس نے آمد و خرچ کو منظور فرما کر شائع کرنے کی اجازت دے دی۔

قرار دادیں ـ حضرت مولانا محمد صاحب انوری رح لائلپوری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار۔

(۲) جناب صدر مملکت سے مطالبہ کہ انتخاب پارٹی سسٹم پر کرایا جائے۔

(۳) علماء کرام کے پاس کردہ بائیس نکات کو آئین سازی کی بنیاد بنایا جائے۔

(۴) بذریعہ آرڈیننس شرعی سزائیں نافذ کی جائیں۔

(محمد منیر ناظم عمومی جمعیۃ چنیوں موم ضلع سیالکوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ کے زیر اہتمام جلسہ

مولانا قاری نورالحق صاحب کی تقریر

جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ کے زیر اہتمام ایک عام انتخابی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود مدظلہ نے خطاب فرمانا تھا۔ لیکن حضرت مفتی صاحب بوجہ آمد پاکستان صاحبزادہ حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ فرزند ارجمند شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ تشریف نہ لائے۔ ان کے قائمقام جناب مولانا قاری نورالحق صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ ملتان ڈویژن تشریف لائے۔ موصوف نے اوکاڑہ بار ایسوسی ایشن میں قریباً ایک گھنٹہ خطاب کرتے ہوئے وکلا و ساتھیوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام اور جمعیۃ کے منشور کے اہم دفعات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ملک کی واحد اور سب سے بڑی عوام جو ملک میں صرف اسلامی نظام کی خواہاں ہے جمعیۃ علماء اسلام ہے

آپ نے ۵۶ء کے آئین کی وہ دفعات جو کہ اسلام کے سراسر منافی ہیں، من و عن پڑھ کر سنائیں اور جمعیۃ کے منشور کے ساتھ مطابقت کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کا بہترین قانون ۲۲ اسلامی نکات کی بنیاد پر ہو سکتا ہے

موصوف کے خطاب کے بعد صدر بار ایسوسی ایشن نے شکریہ ادا کیا اور ممبران بار سے سوالات کے ذریعہ افہام و تفہیم کی دعوت دی۔ چائے کے بعد کارروائی ختم ہوئی۔

بعد نماز جمعہ موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام چوک نوادہ میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب عام فرمایا۔ موصوف نے نہایت مدلل تقریر فرمائی۔ آپ کا انداز بیان اس قدر لطف اندوز تھا کہ اختتام جلسہ تک ایک صاحب بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ آپ سے پہلے جناب طاؤس خاں صاحب نے اپنے مخصوص انداز سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ جلسہ میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ کا یہ عظیم انتخابی اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح دوسرے قوانین مارشل لاء ریگولیشن کے ذریعہ جاری کئے گئے ہیں، موجودہ برسر اقتدار طبقہ کو مارشل لاء ریگولیشن کے ذریعہ اسلامی قانون نافذ کر دینا چاہیے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ انتخابات جماعتوں کی بنیاد پر کرائے جائیں تاکہ سرمایہ دار و جاگیردار اپنے سرمایہ کے زعم میں دھن دھونس، دھاندلی کا کلیہ اختیار نہ کرسکیں۔

سیالکوٹ

مورخہ ۱۵ محرم الحرام۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام نزد رام تلائی سیالکوٹ میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد علی اکبر اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔ گذشتہ آمدن و خرچ کا حساب پیش کیا گیا۔ اس کی منظوری دی گئی۔

آئندہ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ۴ اپریل ۲ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام نزد رام تلائی شہر سیالکوٹ ہونا قرار پایا۔ جس میں ضلع کے لئے نمائندے منتخب کئے جائیں گے۔ لہذا تمام ارکان وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ اجلاس میں مولانا محمد صاحب انوری رح کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اور انتخابات پارٹی سسٹم پر کرانے اور آئین سازی ۲۲ نکات پر کرانے اور حدود شرعیہ کے فوری نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔

ضلع ساہیوال کی دیہی جمعیتیں متوجہ ہوں

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ چند مقررین حضرات جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال کی طرف اپنے آپ کو مبلغ منسوب کرتے ہوئے دیہی علاقہ سے جمعیۃ کے نام سے چندہ وصول کر رہے ہیں اور اس کی کوئی باقاعدہ رسید جاری نہیں کرتے۔ ان حضرات کا اخلاقی فرض ہے کہ جمعیۃ کے نام کو غلط استعمال نہ کریں اور جس قدر چندہ اس مقصد کے لئے جمع کیا ہے۔ وہ ضلعی دفتر مسجد گول چوک اوکاڑہ میں جمع کرا کر باقاعدہ رسید حاصل کریں اور اخروی سرخروئی حاصل کریں۔ نیز دیہی جمعیتوں کے ذمہ دار احباب کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ ضلع ساہیوال کے واحد مبلغ جناب مولانا محمد فاروق صاحب نعمانی کو چندہ دیں اور موصوف سے باقاعدہ مرکزی رسید حاصل کریں۔ جن احباب نے اس سے قبل موصوف کے علاوہ کسی اور صاحب کو اس مقصد کے لئے چندہ دیا ہو اور ان کو مرکزی رسید حاصل نہ ہوئی ہو۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ ڈاک اطلاع دیں۔ (ڈاکٹر شیخ اکرام الحق ناظم ضلع ساہیوال راوی روڈ اوکاڑہ)

اسلامی منشور سندھی زبان میں

جمعیۃ علماء اسلام کا اسلامی منشور سندھی زبان میں عام فہم کے لئے کتابی صورت میں بالکل سستا اور کتابت کے لحاظ سے صاف اور عمدہ شائع کیا گیا ہے۔ چونکہ منشور محدود تعداد میں شائع ہوا ہے۔ لہذا جمعیۃ علماء اسلام سندھ کے اراکین سے گذارش ہے کہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر جلد از جلد منشور منگوائیں۔ ورنہ دوسرا طبع کی انتظار کرنا پڑے گی۔

قیمت فی نسخہ پچاس پیسے۔ سو یا اس سے زائد منگوانے پر رعایت کی جائے گی۔ وی۔ پی کا خرچہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ:۔ مولوی حضورالدین ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ٹھل نو ضلع جیکب آباد سندھ)

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی

امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں ڈویژن

(قسط نمبر ۲)

جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر ایک نظر کی حقیقت

اور یہاں پھر کئی ایک ترمیمیں منظور ہوئیں اور تقریباً شوریٰ کے علاوہ پچاس ساٹھ مستند اور جیّد علماء کی سولہ گھنٹے کی بحث و تمحیص کے بعد یہ منشور پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

اس لئے یہ منشور حضرت مفتی صاحب کا نہیں، بلکہ پوری مجلس شوریٰ مغربی اور مشرقی پاکستان کے نمائندہ علماء کا قیمتی سرمایہ ہے اور اسی لئے مفتی صاحب کی طرف منسوب اور اب تک غیر ثابت شدہ جملہ کی آڑ میں اسلامی منشور پر ہاتھ ڈالنا ظاہر ہے کہ علماء کے اس جم غفیر کو بلاوجہ ایذا دینا ہے اور ملک و ملت کو قطعی طور پر یہ غلط تصور دینا ہے کہ جو کچھ اسلامی منشور کے نام سے پیش کیا گیا ہے وہ قرآن و سنت کے مطابق نہیں ہے

دوسری چیز جس پر مولانا سیاح الدین صاحب کو غصہ آیا ہے۔ وہ اس بیان کے یہ الفاظ ہیں کہ:-

اسلامی اصولوں کے مطابق جو افراد زمین پر خود کاشت کرتے ہیں وہی زمین کے مالک ہیں۔

مولانا نے بڑی تیزی سے مفتی صاحب سے دریافت کیا ہے کہ یہ اصول اسلام میں کہاں ہے؟ اگر کسی عورت کو باپ، بھائی، شوہر سے میراث میں زمین ملی اور وہ خود کاشت نہیں کر سکتی تو کیا وہ شرعاً زمین کی مالکہ نہیں بن سکے گی؟ علیٰ ہذا کوئی بوڑھا، نابالغ مریض وغیرہ۔

مولانا غصہ تھوک دیجئے۔ یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ آپ کو خود اپنے ضمیر نے بھی یہی کہا ہوگا کہ درحقیقت مفتی صاحب کے الفاظ وہی ہوں گے۔ جو کہ جمعیۃ کے اسلامی منشور میں موجود ہیں ـــ یعنی

جس نے افتادہ زمین کو آباد کیا وہ اس کا مالک قرار دیا جائے گا۔

اطلاق رپورٹر کی مداخلت سے ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ افتادہ زمین کے بارے میں آپ بھی یہی فرماتے ہونگے کہ آباد کرنے والا ہی اس کا مالک قرار دیا جائے گا۔ افتادہ زمین کا مالک ابتداءً کاشتکار کو قرار دینا نہ مفتی محمود صاحب کی ایجاد ہے۔ نہ جمعیۃ علماء اسلام کے بزرگ اس میں منفرد ہیں۔ "الحق" بابت ربیع الاول ۸۹ھ ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور حضرت مولانا محمد شفیع صاحب کراچی کی نگرانی میں جس مجلس علماء نے معاشی مسائل پر جو کام کیا ہے اس میں بھی یہی لکھا گیا ہے کہ ایسی اسلامی حکومت جس میں اسلامی نظام حکومت دیانتدار افراد کے ہاتھ میں ہو اس کو یہ اختیار ہے کہ

اراضی موات حکومت پاکستان یا انگریزی حکومت نے کسی کو بھی دیں۔ مگر لینے والے نے اس کا احیاء خود نہ کیا اور نہ مزدوروں اور ملازمین سے کرایا۔ بلکہ مزارعت کے طور پر مزارعین کو احیاء کے لئے دے دیں اور مزارعین ہی نے احیاء کیا۔ ایسی تمام اراضی کو احیاء کرنے والے مزارعین کی ملکیت قرار دے دے اور جو مزارعین وفات پا چکے ان کے ورثاء کو مالک قرار دیدے

اب جمعیۃ کے منشور طبع اول ص۱۲ کے یہ الفاظ پھر دہرائیے کہ :-

"پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق جس نے افتادہ زمین کو آباد کیا وہی اس کا مالک قرار دیا جائے گا، پھر وہ لوگ ... مالک سمجھے جائیں گے، جن کو یہ زمین وراثت میں، ہبہ میں، وقف میں یا فروخت ... میں جائز طور پر منتقل ہوگی"۔

فرمایئے! از روئے شرع ان الفاظ پر کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر جمعیۃ علماء اسلام کے منشور پر ایک نظر کا ڈھنڈورہ کیا معنی؟ آپ فرماتے ہیں۔ اب ہم آپ کے منشور میں یہ عبارت پڑھ کر آپ کا نظریہ سمجھیں یا اخبار کے اس بیان کو آپ کا اصل نظریہ یقین کریں ـــ مولانا آپ یقیناً اتنا بھولے بھالے نہیں ہیں کہ ان دونوں روایتوں میں فرق کو نہ سمجھیں۔ ایک وہ عبارت اور وہ روایت جو جمعیۃ علماء کے اس منشور میں ذمہ دارانہ طور پر شائع ہو چکی ہے جو کافی بحث و تمحیص کے بعد تکمیل کو پہنچا اور جس پر حضرت مفتی صاحب کے دستخط ثبت ہیں اور ایک روایت یہ جس کو اخباروں کے رپورٹر صاحبان نے اپنے الفاظ میں مفتی صاحب کی طرف منسوب کیا۔ کیا ایک مدرس اور مفتی ہونے کے باوجود ان دونوں روایتوں کی قوت اور ضعف کا فرق آپ پر واضح نہیں ہے۔ واضح ہے اور یقیناً واضح ہے۔ تو پھر یہ تجاہل عارفانہ صرف لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا یہی دیانت کا تقاضا ہے۔

میں مکرر عرض کروں گا کہ جناب مفتی صاحب کی ان عبارات میں قوت و ضعف کا فرق بالکل واضح ہے آپ مفتی صاحب کا نظریہ وہی قرار دینگے جو اسلامی منشور میں ان کے دستخطوں سے ثابت ہے۔ اخباری بیانات جو کہ غیر محتاط رپورٹروں کے واسطے روایت بالمعنیٰ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ظاہر ہے نہیں آسکتیں۔ لیکن آپ نے فرض کیا ان کی نسبت قطعی ثبوت تک پہنچا بھی دی تو بھی مفتی صاحب پر آپ کا اعتراض رہا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور کو آخر کس جرم کے باعث اس میں گھسیٹ لائے۔

(باقی آئندہ)

حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور میں جمعیۃ کا قیام

مورخہ ۲۰ بعد از نماز عشاء صدیق منزل اندرون بھاٹی گیٹ میں معززین حلقہ بھاٹی گیٹ کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالعد امام مسجد ولی شاہ ہوا جس میں حسب ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

امیر حاجی فضل کریم صاحب۔ نائب امیر مولانا عبداللہ صاحب
ناظم اعلیٰ چوہدری عبدالکریم۔ ناظم محمد سلیم اختر
نائب ناظم و خزانچی شیخ فضل الٰہی
سالار انصار الاسلام چوہدری عبدالمجید

"ایک سو تیرہ ۱۱۳ علماء کے فتویٰ پر تحقیقی نظر"

اور ایک دردمندانہ گذارش

حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب دبھاول نگر!

اپنی گذارشات پیش کرنے سے قبل یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں باقاعدہ کسی بھی جماعت سے متعلق نہیں ہوں اور علمائے حق کے ادب و احترام کو اپنے لیے ذریعۂ نجات سمجھتا ہوں خواہ وہ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی اور ان کی جماعت کے اکابرین ہوں یا حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت درخواستی اور ان کی جماعت کے معززین لیکن تحقیق و تنقیح میں کسی کی عظمت و احترام کو دخیل نہ سمجھتے ہوئے یہ معروضات پیش ہیں۔

چند دن ہوئے کہ ۱۱۳ علماء کا فتویٰ موجودہ سیاسی جماعتوں کے متعلق صادر ہوا، اور ردِ عمل کے طور پر مختلف حلقوں سے آوازہائے بازگشت سنائی دیں۔ تصویب و تغلیط کے مباحث عوام خواص میں ہونے لگے۔

اکابر و احباب نے ہر چند اس فتویٰ کے تجزیہ پر اصرار فرمایا مگر یہ کہہ کر ٹالتا رہا کہ اگرچہ اس فتوے نے نظام اسلام کے نفاذ کے لیے متحد ہو کر جدوجہد کرنے کی تمام آرزوں پر پانی پھیر دیا۔ اور ... "مستفتی" اپنے اس مخصوص مقصد میں کامیاب ہوگیا۔ لیکن شاید وقت گذرنے پر بات آئی گئی ہو جائے اور پھر اتحاد ہو جائے۔

لیکن یہ دیکھ کر انتہائی قلق ہوا، کہ بعض نام نہاد اسلام پسند حضرات اپنے مخصوص مفاد کے تحت اختلاف کی اس خلیج کو وسیع تر کرنے کے لیے تقریر و تحریر میں اس فتویٰ کی چوتھی قسم کو خصوصاً اس ڈھب سے ذکر کرتے ہیں۔ کہ علماء کا باہمی اتحاد ناممکن ہو کر رہ جائے۔ اور علماء کرام پر عوام کا اعتماد ختم ہو جائے۔ اور وہ اس کو اپنا محبوب ترین مشغلہ سمجھ کر اپنی ہر مجلس اور ہر سٹیج پر اس کا ذکر رہے ہیں۔

نظریۂ سوشلزم کفر ہے یا نہ اس پر یہ فتویٰ کوئی نیا فتویٰ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے بہت پہلے علماء کرام اس کو کفریہ نظریہ قرار دے چکے ہیں۔ (جیسے کہ آگے عرض کروں گا) اس واسطے ہمیں اس کے تجزیہ سے سروکار نہیں۔

البتہ سلسلہ سوال و جواب میں چوتھی قسم کی سیاسی جماعت پہ فتویٰ کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔

سوال میں دریافت کیا گیا ہے کہ:-

"بعض جماعتیں جس میں کچھ علماء بھی ہیں اپنے منشور میں قرآن و سنت کا اقرار کرتے ہوئے سوشلزم نیشنلزم کی داعی جماعتوں سے اشتراکِ عمل... اور اتحاد کرتی ہیں"

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ سوشلسٹ عناصر کے ساتھ اشتراکِ عمل کا معاہدہ کیے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کی اعانت و امداد کا سارا فائدہ سوشلسٹ عناصر کو پہنچے گا۔ اس لیے ان کو چندہ یا ووٹ دینا اسی طرح حرام ہے، جس طرح براہِ راست سوشلسٹ عناصر کو۔

سب سے پہلے نہایت ادب سے عرض ہے کہ "اشتراکِ عمل کا معاہدہ" ایک مبہم کلام ہے۔ جب تک اس کے مصداق کی تعیین ذکر دی جائے۔ اس وقت تک جواز و عدم جواز حلت و حرمت کا فتویٰ دینا جائز نہیں بلکہ حسب طریقۂ اسلاف پہلے سائل سے اس کے محتمل کلام کے مصداق کی تعیین دریافت کرکے پھر جواب دینا چاہیے تھا ان تمام شقوق کا حکم الگ الگ ذکر کرکے مرادِ سائل پر حوالہ کر دیا جاتا۔

کیوں کہ معاہدہ اشتراکِ عمل خیر پہ بھی ہو سکتا ہے اور شر پہ بھی، اگر کسی کافر فرد یا قوم کے ساتھ معاہدۂ اشتراکِ عمل کارِ خیر یا امرِ مباح میں کیا جائے تو کیا شریعت کی نظر میں یہ ناجائز و قابلِ مواخذہ ہے۔ یا جائز ہے۔ اور شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی نظیر ملتی ہے۔ چوں کہ شارع علیہ السلام نے یہود مدینہ و مشرکین سے معاہدۂ اشتراکِ عمل کیا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی غیر مسلم سے کارِ خیر میں معاہدہ کرنا جائز ہے۔ چنانچہ اسی مذکورہ معاہدے کی دفعات میں سے ایک دفعہ یہ تھی:-

"یہودی اپنے مصارف کے ذمہ دار ہوں گے اور مومنین اپنے مصارف کے جو کوئی اس معاہدہ کے شرکا سے جنگ کرے گا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ اور ان کا باہمی حسن سلوک مشورہ خیر خواہی پر مبنی ہوگا۔ برائی اور بدی قطعاً راہ نہ پائے گی۔"

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس معاہدہ کی شق میں فرمایا کہ:-

"بنی عوف کے یہودی اور ان کے موالی مومنوں کے ساتھ مل کر ایک امت (سیاسی وحدت) بنیں گے یہودیوں کا اپنا دین رہے گا اور مومنین کا اپنا دین"

نیز حضور علیہ السلام نے قبیلہ بنی خزاعہ سے معاہدہ کیا تھا۔ اور خزاعیوں کی طرف سے بنی بکر کے مقتول آدمی کی دیت خود حضور علیہ السلام نے ادا فرمائی تھی حالانکہ اس وقت بنی خزاعہ مسلمان نہیں تھے۔

اگر غیر مسلم کے ساتھ اشتراکِ عمل مطلقاً ممنوع ہوتا تو خود شارع علیہ الصلوات والتسلیمات کیوں یہود اور بنی خزاعہ و دیگر مشرکین عوام سے کرتے۔

معلوم ہوا کہ کارِ خیر میں اشتراکِ عمل کا معاہدہ کسی کافر و مشرک سے بھی شریعت مطہرہ کی نظر میں مذموم و قابلِ مواخذہ نہیں ہے۔

نیز ۱۹۵۳ء میں مختلف مکاتیب فکر کے سرکردہ علماء کرام میں سے ایک حلقے کے سرکردہ عالم نے دوسرے گروہ کے متعلق اعلانیہ کہا تھا کہ:-

"ہم تم لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں"

لیکن اس کے باوجود ۲۲ نکات اور تحریک ختم نبوت جیسے کارِ خیر میں اشتراکِ عمل کیا گیا حالانکہ اسی مجلس میں خود ان مفتیانِ کرام میں سے بعض موجود تھے۔

پھر ایوبی استبداد سے نجات حاصل کرنے کے لیے ان عناصر کے ساتھ اشتراکِ عمل بھی کیا گیا جن کو سوشلسٹ کہا جاتا ہے۔

بلکہ ایک فعل حرام یعنی عورت کی صدارت کے بارے میں ایک نام نہاد اسلام پسند جماعت کا خالص سوشلسٹ عناصر کے ساتھ اتحاد و اشتراکِ عمل ہوا تھا۔

لیکن افسوس ہے کہ عوام کو "دوہرے حرام کے ارتکاب سے" بچانے کے لیے یہ مفتی حضرات اسی میدانِ عمل میں نہ آئے

اور اگر معاہدۂ اشتراکِ عمل کسی کارِ شر پر ہو تو قبیح و مذموم ہے اور اس کارِ شر کے درجۂ شر پر معاہدہ کے قبیح یا قبیح تر ہونے کا دار و مدار ہے۔ یعنی اگر وہ عمل بد مکروہ ہے تو اشتراکِ عمل معمولی قبیح (مکروہ) اور اگر حرام ہے تو اشتراک قبیح تر (حرام) اور اگر اشتراکِ عمل کفر پر ہے تو ظاہر بات ہے کہ یہ اقبح ترین ہوگا۔

اب بحث یہ ہے کہ چوتھی قسم کے لوگوں نے جو معاہدہ لیبر پارٹی کے ساتھ کیا ہے وہ کارِ خیر میں ہے یا کارِ شر میں ہے۔ اگر شر میں ہے تو اس کا درجہ کیا ہے تاکہ اس پر حسن و قبیح کا حکم معلوم ہو سکے۔

اس کے متعلق میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس معاہدہ کا اصل متن جو لیبر پارٹی کے کنوینر اور اس چوتھی قسم کی جماعت کے ناظم عمومی کے دستخطوں سے بعنوان "مشترکہ اعلامیہ" شائع ہوا ہے۔ نقل کر دوں تاکہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو اور اس فتویٰ کی حقیقت واضح ہو جائے۔

پاکستان لیبر پارٹی کے سرکردہ کارکنوں نے جمعیۃ علما اسلام کے راہنماؤں سے رابطہ قائم کیا اور باہمی افہام تفہیم کے بعد ملک کے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے اسلامی اصولوں کے مطابق جدوجہد میں اشتراک و تعاون کا عہد کیا۔

جمعیۃ کے راہنماؤں نے لیبر پارٹی کے منشور پر پوری طرح غور کر کے مناسب مشورے دیئے اور منشور کو شرع کے مطابق قرار دیا۔ جمعیۃ کے راہنماؤں نے لیبر پارٹی سے تعاون کا یقین دلایا۔ دونوں جماعتوں نے اس امر پر بھی اتفاق کیا کہ باہمی اشتراک کے سلسلہ...... میں مسائل پر غور کرنے کیلئے دونوں جماعتوں کے کارکن وقتاً فوقتاً اجلاس منعقد کرتے رہیں گے۔ اور دونوں جماعتیں ملک میں ایسا نظام رائج کرنے کیلئے شانہ بشانہ کام کریں گی۔ جس میں ہر پاکستانی کو ہر حال میں زندگی کی تمام سہولتیں میسر آسکیں۔ مزدوروں، کسانوں، دانشوروں، علماء کرام اور عوام کو ان کا پورا حق ملے۔ اور سرمایہ دارانہ لوٹ کھسوٹ کا خاتمہ ہو جائے۔

"یہ بھی طے پایا کہ دونوں جماعتیں اسلام اور پاکستان کے تحفظ اور سربلندی کیلئے جدوجہد میں اشتراک کریں گی اور سامراجی قوتوں کے عزائم ناکام بنانے کے لیے تعاون کریں گی۔"

اب میں آپ سے انصاف کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ ملک کے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے اسلامی اصولوں کے مطابق جدوجہد اور اسلام و پاکستان کے تحفظ و سربلندی کے کیلئے جدوجہد میں اشتراک عمل - کار خیر ہے یا شر اگر خیر ہے اور یقیناً خیر ہے تو کار خیر میں کسی کافر سے بھی معاہدہ کرنے پر جماعت مسلم کی اعانت حرام کیوں ہے؟

اور ان حضرات کی امداد و اعانت کا سارا فائدہ سوشلسٹ عناصر کو پہنچے گا! کیوں کر صحیح ہے؟

اور اگر اس کے علاوہ کسی عمل شر میں ان کے ساتھ اشتراک عمل ہوا ہے تو اس کا بار ثبوت بہر حال مدعی پر ہے کیوں کہ نظریہ سوشلزم کے متعلق تو ان علماء کرام کے بیانات بالکل واضح اور غیر مبہم ہیں۔

چنانچہ اکوڑہ خٹک کے اجلاس عام سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ علماء کی یہ جماعت (جمعیۃ علماء اسلام) اسلام کے سوا ہر ازم ہر نظریہ اور گروہ پر لعنت بھیجتی ہے سوشلزم سرمایہ دارانہ نظام کا ظالمانہ ردعمل ہے۔ اور ایک فریب ہے۔ خود غرض لوگ غریبوں سے فائدہ اٹھا کر انہیں جمع کر لیتے ہیں

"الحق" اکوڑہ بابت ماہ نومبر ۱۹۶۹ء

اسی طرح مفتی صاحب نے فرمایا کہ "اسلام کے سوا ہم ہر ازم کو کفر سمجھتے ہیں۔"

روزنامہ جنگ ۲۴ر اگست ۱۹۶۹ء

پھر فرمایا کہ پاکستان میں قطعی طور پر سوشلزم اور کمیونزم کیلئے کوئی گنجائش نہیں۔ روزنامہ مشرق لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء جمعیۃ کے دوسرے سرکردہ راہنما حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے فرمایا کہ "سوشلزم کمیونزم مغربی جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام اسلام اور اسلامی اصولوں کے خلاف ہیں۔"

"روزنامہ حریت کراچی ۳ر ستمبر ۱۹۶۹ء نیز سکھر میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں سوشلزم پر لعنت بھیجتا ہوں" روزنامہ جنگ کراچی ۱۶ ستمبر ۶۹ء نیز فرمایا کہ "سوشلزم اور اسلامی سوشلزم دونوں خطرناک ہیں" روزنامہ مشرق لاہور ۱۹۶۹ء

مشتے نمونہ از خروارے۔ دو اکابر جمعیۃ کا سوشلزم کے متعلق نظریہ ملاحظہ فرمالیں۔ جمعیۃ علماء کے تمام اکابر و اصاغر کا سوشلزم کے متعلق نظریہ یہی ہے جس کا وہ اپنی تقاریر بیانات اور تحریروں میں برملا اعلان و اظہار کرتے رہتے ہیں جو غالباً ان مفتیان کی نظر سے اوجھل نہیں ہونگے۔

یہ ساری صورت حال اس وقت ہے جب کہ تمام مزدوروں کو سوشلسٹ مان لیا جائے حالانکہ یہ بات خود محل بحث ہے کہ تمام مزدور سوشلسٹ ہیں بھی یا نہ۔ اگر کوئی ایک یا چند افراد سوشلسٹ ہوں تو تمام مزدوروں کو اچھوت بنا کر سوشلزم کی گود میں دھکیل دینا اسلام کی خدمت نہیں بلکہ نادانستہ سوشلزم کی خدمت ہے۔

تو اگر مذکورہ بالا معاہدہ کسی جماعت نے مزدوروں سے کیا ہو اور ان کو اسلام کے عادلانہ نظام معیشت کی خوبیوں سے روشناس کرانے تاکہ وہ سوشلزم کے غلط اور باطل نظریہ کو قبول نہ کریں تو اس پر حرمت امداد و اعانت کے کیا معنیٰ؟

اگر یہ کہا جائے کہ اس معاہدہ کی کوئی شق خلاف اسلام اور قابل مواخذہ نہیں لیکن اس معاہدہ سے غیر شعوری طور پر سوشلزم کو تقویت پہنچتی ہے۔

لہٰذا یہ معاہدہ ناجائز ہے۔ تو اس کا جواب اوّل تو یہ ہے کہ کسی کا دعویٰ بھی بغیر دلیل کے معتبر نہیں جس طرح کسی کا یہ کہنا قابل اعتبار نہیں کہ فلاں جماعت کے طرز عمل سے غیر شعوری طور پر سرمایہ دارانہ نظام کو تقویت پہنچتی ہے،

اسی طرح یہ کہنا کہ علماء کرام کے اس معاہدہ سے سوشلزم کو تقویت پہنچتی ہے ناقابل توجہ ہے

دوسرا یہ کہ اگر کسی شخص سے یا کسی جماعت کے فعل سے سوشلزم یا کسی اور باطل نظریہ کو غیر شعوری طور پر تقویت پہنچنے کی وجہ سے وہ فعل حرام ہو جاتا ہے۔ تو پھر یہ فتویٰ بدرجہ اولیٰ ناجائز ہونا چاہیئے، کیوں کہ اس فتویٰ نے علماء کے باہمی اتحاد کو اگر ناممکن نہیں تو مشکل ترین بنا کر رکھ دیا ہے۔ اور اس سے غیر شعوری طور پر تقویت پہنچنے کی وجہ سے وہ فعل حرام ہو جاتا ہے تو پھر یہ فتویٰ بدرجہ اولیٰ جائز ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس فتویٰ نے علماء کے باہمی اتحاد کو اگر ناممکن نہیں تو مشکل تر بنا دیا ہے اور اس سے غیر شعوری طور پر فائدہ صرف سوشلزم کو پہنچتا ہے۔ کیوں کہ (جیسا خود اس فتویٰ میں مذکور ہے)

سوشلسٹ عناصر نے اپنے باہمی اختلاف کے باوجود اپنی قوت کو متحد کر لیا۔ اور اس کا مقابلہ اس صورت میں ممکن تھا جب کہ تمام علماء اور اسلام دوست عناصر متحد ہوتے اور اُن کے ووٹ تقسیم نہ ہوتے۔ بیشک فتویٰ میں یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ "

"اس وقت پاکستان میں اسلام بلکہ خود پاکستان کی بقا اس پر منحصر ہے۔ کہ جتنے کلمہ گو مسلمان صحیح اسلامی نظام کے داعی ہیں۔ وہ اس مقصد کے لیے متحدہ محاذ بنا کر کام کریں تاکہ اسلام پسند عناصر کے ووٹ تقسیم نہ ہوں"

یہ خواہش بڑی نیک خواہش ہے۔ لیکن جب عمل خواہش کے خلاف کیا جائے تو وہ اپنے منطقی نتیجہ میں خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔

اور اگر یہ کہا جائے (جیسا کہ فتویٰ میں کہا گیا ہے) کہ اہل علم دین کا ان کے ساتھ اختلاط مسلمانوں کے قلوب سے اس کافرانہ نظام کی نفرت کم کرے گا۔ اس لیے ان علماء دین کی اعانت حرام ہے جو اُن سے اختلاط کر رہے ہیں۔

تو اس کا جواب اول یہ ہے کہ اگر یہ اختلاط ان کے نظریہ کی تحسین یا سکوت کے ساتھ ہو تو بیشک نفرت کم کرنے کا موجب بنے گا۔ لیکن اگر اختلاط اُن کے نظریہ کی تغلیظ و تردید کے ساتھ ہو تو پھر خود سوشلسٹوں کے دل میں اس کافرانہ نظام سے نفرت پیدا کرے گا۔

جب کہ آپ کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ حضرات علماء کرام خود اپنی اور ان کی مجالس میں (اگر کبھی جانے کا اتفاق ہو) اسلامی نظام حیات کی خوبیاں اور سوشلزم و دیگر نظامہائے باطلہ کی خرابیاں غیر مبہم اور واضح الفاظ میں بیان فرماتے رہتے ہیں۔ تو جب اختلاط ہو ہی تردید کے لیے تو نفرت کم کرے گا یا زیادہ کرے گا۔

دوسرا یہ کہ اگر اہل دین کا اختلاط کافرانہ نظام سے نفرت کم کرتا ہے تو اس میں اثر کے لحاظ سے معاہدہ کر کے اختلاط اور بغیر معاہدہ کے اختلاط دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ نیز ہمارے نزدیک سرمایہ داری اور سوشلزم دونوں غیر اسلامی اور کافرانہ نظام ہیں۔ تو کیا مفتیان کرام سرمایہ دار حضرات سے اختلاط تو نہیں کرتے اگر نہیں کرتے تو ان کے اختلاط سے کیا کافرانہ نظام کی

(باقی صـ۱۲ پر)

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا محمد اکرم صاحب کا دورۂ مشرقی پاکستان

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا محمد اکرم صاحب نے مشرقی پاکستان کا پہلا دورہ ۱۳ مارچ کو شروع کر کے ۲۱ مارچ تک ختم کیا۔ اس دورہ میں بہ تفصیل ذیل مقامی علماء کرام شریک رہے۔

حضرت مولانا پیر محسن الدین احمد صاحب امیر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان ۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان حضرت مولانا الحاج تجمل علی صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ سلہٹ حضرت مولانا ابوالحسن صاحب نائب امیر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مہتمم دارالعلوم اعزازیہ جیسور۔ حضرت مولانا شوکت علی صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ (کھلنا) حضرت مولانا معتصم باللہ صاحب دارالعلوم مدنیہ ڈھاکہ رکن مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

دورہ ضلع جیسور

۱۳ مارچ بروز جمعہ ٹاؤن ہال میدان میں جلسہ عام کیا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا ابوالحسن صاحب نے کی۔

۱۴ مارچ مقام جیسور ظہر کے بعد مدرسہ لاوڑی دارالعلوم مہتمم مدرسہ مولانا تجمل علی صاحب کی دعوت پر گئے۔ یہ جگہ جیسور سے ۱۶ میل دور ہے۔ یہاں علماء و طلباء سے خطاب کیا گیا۔

مغرب کے بعد مسجد دہلی گیٹ میں خطاب کیا گیا۔ عشاء کے بعد مسجد مہاجرین نیو ٹاؤن میں خطاب کیا۔

۱۵ مارچ کھلنا کا دورہ کیا۔ یہاں پریس کانفرنس کی گئی اور ۴ بجے شام سے ۹ بجے رات تک میونسپل پارک میدان میں جلسہ عام کیا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا پیر محسن الدین احمد صاحب نے فرمائی۔

۱۶ مارچ فرید پور شہر میں کھلے میدان میں جلسہ عام حضرت مولانا نورالاسلام صاحب نائب امیر ضلعی جمعیۃ کی صدارت میں ہوا۔

۱۷ مارچ کو صبح ۹ بجے مدرسہ بھنگا میں عام اجلاس ہوا۔ علاقہ کے مسلمان پہلے سے استقبال کے لئے جمع تھے۔ ۱۱ بجے دوپہر کو بمقام ٹیکیر جلسہ عام سے خطاب کیا۔ یہاں بھی اہل علاقہ پہلے سے جمع تھے۔

۴ بجے مداری پور شہر کے اندر کھلے میدان میں جناب مولانا پیر محی الدین صاحب کی صدارت میں جلسہ عام ہوا جس میں شرکت کے لئے دور دراز سے علاقہ بھر کے لوگ جلوس کی شکل میں آ آ کر شریک ہوئے۔ یہ اجلاس رات کے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

۱۸ مارچ کو ڈھاکہ میں دارالعلوم مدنیہ کے سامنے میدان میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسۂ سیرت سے خطاب کیا۔

۱۹ مارچ کو ڈھاکہ میں پریس کانفرنس ہوئی اور رات کو جامع مسجد بہادر شاہ پارک میں مقامی کارکنوں سے خطاب ہوا۔

دورے کا پہلا دور ختم ہوا۔ اس میں ان علماء کرام نے تین اضلاع کا دورہ کیا۔ ضلع جیسور، ضلع کھلنا اور ضلع فرید پور۔ جس کے بعد حضرت مولانا محمد اکرم صاحب بیس مارچ کو عازم لاہور ہوئے۔

اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے بمعیت حضرت مولانا محی الدین صاحب، رکن مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مدیر رسالہ مدینہ۔ حضرت مولانا شمس الدین صاحب قاسمی، حضرت مولانا معتصم باللہ صاحب اور حضرت مولانا قاری عبدالخالق صاحب کے ضلع مؤمن شاہی (میمن سنگھ) کا دورہ کیا۔

یہ وفد ۱۹ مارچ کو رات کی گاڑی سے میمن سنگھ روانہ ہوا۔ ۲۰ مارچ کو ضلع میمن سنگھ میں مدرسہ اشرفیہ خاک ڈوہر میں جلسہ عام ہوا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا عارف ربانی صاحب نے کی۔ جو مرکزی جمعیۃ کے ناظم اور پرانے مذہبی و قومی کارکن ہیں۔ یہاں وفد مذکور کے سوا حضرت مولانا جلال الدین صاحب قریشی پروفیسر اور حضرت مولانا عارف ربانی صاحب نے بھی تقریر فرمائی اس مدرسہ کے مہتمم اور بانی حضرت مولانا منظور الحق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مومن شاہی ہیں۔

۲۱ مارچ صبح کو دارالعلوم شہر مومن شاہی میں مولانا غلام غوث ہزاروی نے خطاب کیا جس کے بعد ۲ بجے دوپہر کو وفد قصبہ بالیہ مدرسہ اشرف العلوم کو روانہ ہوا؛ جہاں جلسہ ۴ بجے سے رات کے دس بجے تک ہوتا رہا۔ اس عظیم الشان جلسہ میں مدرسہ مذکور کے مہتمم حضرت مولانا دوست علی صاحب نے بھی تقریر فرمائی اور صدارت حضرت مولانا جلال الدین صاحب قریشی نے کی

۲۲ مارچ کو وفد نانداٸیل تھانہ کو روانہ ہوا۔ ظہر سے پہلے مقامی کارکنوں اور علماء سے حضرت مولانا معتصم باللہ صاحب اور حضرت مولانا شمس الدین صاحب نے خطاب و مذاکرہ کیا۔ اور پھر وفد نے جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ جس میں علاقہ کے مسلمان بھاری تعداد میں جمع تھے۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب حسینی نے کی اجلاس میں ارکان وفد کے سوا حضرت مولانا شیخ امین الحق صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ امیر جمعیۃ علماء اسلام کشور گنج اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب حسینی ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ مومن شاہی صدر جلسہ اور دیگر علماء کرام نے بھی تقریریں کیں۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریروں کا ترجمہ اکثر مقامات پر حضرت مولانا شمس الدین قاسمی صاحب کرتے رہے۔ ان جلسوں کا بہترین اثر پڑا۔ عوام نے جمعیۃ سے تعاون کا یقین دلایا۔

۲۳ مارچ کو وفد واپس ڈھاکہ پہنچا اور ۲۴ مارچ کو مولانا غلام غوث ہزاروی بذریعہ ہوائی جہاز لاہور روانہ ہو گئے۔ اس تمام دورہ میں بنگالی مسلمانوں خاص کر علماء کرام نے بہترین مہمان نوازی اور اسلامی اخوت کا ثبوت دیا۔

مشرقی پاکستان میں علماء کرام جوق در جوق کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ حضرت درخواستی صاحب کے دورہ مومن شاہی نے ضلع کے اندر زندگی کی لہر دوڑا دی ہے۔

شہداد پور جمعیۃ کا جدید انتخاب

آج مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۷۰ء مطابق ۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۹۰ھ بروز بدھ بعد نماز مغرب زیر صدارت قاری بشیر احمد صاحب جمعیۃ علماء اسلام شہداد پور ضلع سانگھڑ کا انتخابی اجلاس منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل جدید انتخاب عمل میں آیا۔

امیر	حضرت مولانا منظور احمد صاحب
نائب امیر	" " محمد اقبال "
ناظم اعلیٰ	ولی محمد صاحب واچ میکر
نائب ناظم	جناب عبدالستار صاحب
سالار	حافظ محمد رمضان "
خازن	حافظ احمد دین "
محاسب	ولی محمد صاحب سائیکل ورکس

قسط نمبر (۳)

مودودی صاحب سے چند سوالات

چوہدری نور محمد ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مصری شاہ لاہور

مسلمانوں کا متوسط طبقہ !

ہماری کالٹر (مسلمانوں کا ماضی و حال، ص۸ طبع دوم مئی ۱۹۶۲ء)

شیطان کی فصل !

اہل حدیث، بریلوی، دیوبندی، حضرات کے فتوے، پمفلٹ، اشتہار اور مضامین (چراغ راہ تحریک اسلامی نمبر ۲۹۲)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

اصحاب النبی جو تربیت رسول کے باوجود جہاد فی سبیل اللہ اصل اسپرٹ کو سمجھنے میں بار بار غلطیاں کر جاتے تھے (ترجمان القرآن جلد ۳۵ عدد ۴ ص ۲۹۱)

مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

شریعت، تصوف، اور ویدانت کا معجون مرکب اور سرسید مرحوم کے فکر اثر کا عکس (چراغ راہ تحریک اسلامی نمبر ص۵)

سرسید احمد خان !

جدید مذہبی لٹریچر میں معذرت خواہانہ رویہ کے بانی اور اسلام میں قطع و برید کرنے والے (چراغ راہ تحریک اسلامی نمبر ص۵۸)

چڑیا گھر !

موجودہ مسلمانوں کی نام نہاد سوسائٹی جس میں چیل، گدھ، بٹیر، تیتر اور ہزاروں قسم کے جانور جمع ہیں۔

(سیاسی کشمکش حصہ سوم طبع اول ص۱۶۵)

دیوبند !

متحدہ قومیت کے فتنہ کا مرکز (رسالہ چراغ راہ کراچی تحریک اسلامی نمبر ص۹۱)

رائے عامہ !

ہماری قوم کی رائے عام جسے کھوٹ کا کوئی طوفان اٹھا کر ہر وقت فریب دیا جا سکتا ہے۔

(ترجمان القرآن جلد ۴۳ عدد ۱، ۲، ص۵)

جھوٹ !

جس کا استعمال بعض اوقات شرعاً واجب ہوتا ہے۔

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء)

مودودی صاحب کیا یہی وجہ ہے کہ آج کل شرعی طور پر جھوٹ کے استعمال کے خوب مواقع ہیں۔ جن کو رائے عامہ کو بہکانے کے لیے خاص طور پر جماعت اسلامی آپ کے اس فتوے کے تحت عمل کر رہی ہے۔

کشمیر !

جہاں پاکستانیوں کے لیے ہندوستانی فوجوں سے از روئے قرآن لڑنا جائز نہیں۔ (اخبار تسنیم ۱۲ اگست ۱۹۴۸ء)

کالج !

جماعت اسلامی کے نفوذ اور تبلیغ کا اولین حصہ۔

(روداد جماعت اسلامی حصہ اول ص۱۲ طبع اول)

(مودودی صاحب کیا یہی وجہ تو نہیں ہے کہ جماعت اسلامی نے طلبا پر خاص طور پر اثر جمانے کے لیے اپنی کتب بھی نصاب میں شامل کروائی ہوئی ہیں؟)

مہاجر !

بگوڑے اور بزدل جنہوں نے قومیت کی جنگ لڑی اور جب نیزا بھگتنے کی باری آئی تو راہ فرار اختیار کر لی (جماعت اسلامی کا رخ کردار ص۷۱)

معلمین حج !

دلال اور سفری ایجنٹ جو دنیا کے ملکوں سے آسامیوں کو گھیر لاتے ہیں اور قرآن کی آیتیں اور حدیثیں کے احکام لوگوں کو سنا سنا کر حج کے لیے آمادہ کرتے ہیں۔ (خطبات ص۱۹۶ طبع ہفتم ۱۹۴۸ء)

منتظمین کعبہ !

بنارس اور ہردوار کے پنڈت اور مہنت (خطبات ہفتم ص۱۹۶)

نوائے وقت !

ایک گھٹیا ذہنیت کا مظاہرہ کرنے والا روزنامہ جس کا ماتم لاہور کی بزم صحافت میں مدت دراز تک کیا جاتا رہے گا۔

(نعیم صدیقی کوثر ۱۲ جولائی ۱۹۴۸ء ص۵)

مسٹر گاندھی !

منزل مقصود سے بہت قریب کر دینے والا رہنما جس کی سیرت پاک بھی آپ (مودودی صاحب) نے خود ہی اپنے قلم سے رقم فرمائی۔ مولانا مودودی اپنی اور دوسروں کی تکفیر، ملکی مولانا صاحب آپ نے انگریز، امریکہ و یورپ کی تعریف کی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریر میں مذکور ہے۔ کیا آپ نے اس کی آج تک تردید کی ہے؟

سر ایبرسن !

ایک سابق انگریز گورنر جس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کے اخبار تسنیم ۹ جولائی ۱۹۴۸ء نے لکھا کہ۔ موصوف نے نہایت وفاداری اور محنت سے اپنے فرائض سرانجام دئے ہیں پاکستان کے عوام ان کے لیے ممنون ہیں۔

یورپ !

جس کے بہت سے ممالک میں اجتماعی عدل کی تدابیر کی گئی ہیں جہاں تعلیم و تعلم کا ایک اچھا نظام رائج ہے شخصی آزادی کی حفاظت اور بحالی کے لیے دستور قانون میں تحفظات موجود ہیں۔ جمہوریت اور جمہوری اقدار کا دلوں میں احترام ہے۔ لوگوں کا ایک سیاسی کردار ہے۔ وہاں کے سربراہ کاروں کو اپنے وطن اور قوم سے محبت ہوتی ہے۔ (ترجمان القرآن جلد ۴۹ عدد ۵ ص۹۲، ۹۳)

غالب !

ہمارا قومی شاعر جس کا خاندان باعث ننگ ہے۔

(مسلمانوں کا ماضی و حال ص۱۱)

عید میلاد النبی کے جلسے

مسلمانوں کے تفریحی مشاغل، جن میں شرکت سے مجرم بننے کا اندیشہ ہے۔ اس لیے جماعت اسلامی کے پروگرام میں اس نوع کے نام قومی اور مذہبی جلسوں کی شرکت نہیں ہے۔

(ترجمان القرآن جلد ۴۶ ص۱، ص۱۱)

پاکستانی ریڈیو !

جو صبح سے شام تک برابر غلاظت بکھیرتا ہے۔ انگریز نے بھی اس بے باکی سے ذہنی اور اخلاقی غلاظت نشر نہ کی تھی۔ جس بے باکی سے آج کی جا رہی ہے۔

(ترجمان القرآن جولائی تا ستمبر ۱۹۵۰ء)

بقیہ ـــ اسعد مدنی

خلاف آواز اٹھاتے ہیں تو چند نام نہاد علماء ان کے خلاف فتوے صادر کرتے ہیں۔ لیکن انہیں اس وقت فتوے یاد نہیں آتے۔ جب قوم جبر استبداد کی چکی میں پس رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام آئندہ انتخابات میں ہر نشست سے انتخاب لڑے گی۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعیۃ خاص طور پر ضلع مظفرگڑھ کی تمام نشستوں سے انتخاب لڑے گی۔

مولانا غلام مصطفےٰ ناظم جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور ڈویژن نے کہا کہ جمعیۃ نے لیبر پارٹی کے ساتھ معاہدہ کیا ہے اور وہ اس معاہدے کی ہر حالت میں پابندی کرے گی کیونکہ اگر آج علماء نے محنت کشوں کا ساتھ چھوڑ دیا تو قیامت تک کوئی شخص بھی علماء پر اعتماد نہیں کرے گا انہوں نے کہا کہ جمعیۃ نے مزدوروں کے ساتھ اپنے منشور اور اسلامی تعلیمات کے مطابق معاہدہ کیا ہے۔

مولانا عبدالشکور دین پوری نے بھی جلسے سے خطاب کیا۔ جلسے میں عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا اور جمعیۃ کے گرفتار شدہ علماء اور طلباء کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس عمومی کا اجلاس

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء مدرسہ اشرف گلی ۶ محلہ فرید گنج لائلپور میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس عمومی کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ منعقد ہوا۔ اجلاس کا افتتاح مولانا قاری محمد الیاس صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ امیر ضلع نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ بعد میں مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی ناظم عمومی جمعیۃ ضلع نے سابقہ اجلاس منعقدہ کمالیہ کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔ تمام اراکین مجلس عمومی نے شوریٰ کے اجلاس کی توثیق فرمائی۔ ناظم عمومی نے ضلعی عظیم الشان جلسۂ عام مورخہ ۳ اپریل کے لئے مجلس استقبالیہ کی تشکیل کی ضرورت بتائی۔

مولانا محمد رفیق انور کی تجویز پر چوہدری محمد اسلم صاحب صدر ہوزری ایسوسی ایشن جناح کالونی لائلپور صدر مجلس استقبالیہ اور مولانا محمد اختر صدیقی نائب امیر ضلعی جمعیۃ لائلپور کی تجویز پر حاجی عبدالوحید صاحب کو ناظم مجلس استقبالیہ چنا گیا۔ مجلس استقبالیہ کے لئے چاروں تحصیلوں سے ۱۰ اراکین پر مشتمل مجلس استقبالیہ بنائی گئی۔ فیصلہ ہوا کہ ۲۶ مارچ بروز جمعرات بعد نماز عشاء اراکین مجلس استقبالیہ کا پھر اجلاس ہوگا۔ جس میں جلسہ کے انتظامات کے لئے منتظمہ کمیٹی کی تشکیل کی جائے گی۔ آخر میں امیر ضلع کی دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

(محمد اکرام ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور)

حلقہ بھٹنی پائیکاش ضلع بنوں میں جلسہ

مورخہ ۱۹ کو جمعیۃ علماء اسلام کا ایک جلسہ عام بمقام تاجبی خیل ضلع بنوں زیر صدارت مولوی عبدالحلیم شاہ صاحب منعقد ہوا۔ مولانا اختر زمان صاحب کی تلاوت اور شریعت خان صاحب کی نعت کے بعد مولانا علی اکبر صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ ڈوڈکلہ میراخیل۔ مولانا صدر الشہید صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ معراج العلوم بنوں، مولانا ظاہر شاہ صاحب تاجبی خیل اور مولوی امیر اکبر نے جلسہ سے خطاب کیا جس میں سوشلزم اور سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف تقریریں کی گئیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے منشور سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا۔ (امیر اکبر نائب امیر جمعیۃ تحصیل لکی مروت)

توجہ

ایک مستند عالم دین جو جمعیۃ کی پالیسی سے پوری طرح متفق اور سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ سے منسلک ہیں۔ انہیں خطابت و تدریس کے سلسلہ میں موزوں جگہ کی تلاش ہے۔ جماعتی حلقوں میں اگر کہیں ضرورت ہو تو دفتر جمعیۃ علماء اسلام بازار تھڑیوالہ

پیر سید مولانا صفدر حسین شاہ کی جمعیۃ میں شمولیت

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل جڑانوالہ کے ناظم عمومی مولانا حکیم بابا سلطان احمد کی دعوت پر ملک کے ممتاز دینی و روحانی پیشوا علاقہ جڑانوالہ کی معروف شخصیت آستانہ عالیہ کوٹ کبیر کے جانشین پیر مولانا سید صفدر حسین شاہ صاحب نے اپنے ہزاروں مریدین سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنے مریدین کو حکم دیا ہے کہ جمعیۃ سے مکمل طور پر تعاون کریں اور امیر مرکزیہ حضرت درخواستی کے جاری کردہ تحفظ اسلام فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔ کیونکہ اس وقت علماء حق کی یہ واحد تنظیم ہے۔ جو اسلام کی روشنی میں تمام مسائل کا حل پیش کرتی ہے۔

شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے جمعیۃ کا منشور پڑھ کر جمعیت میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

آخر میں شاہ صاحب نے اپنے مریدین کو فرمایا ہے کہ اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لئے جمعیۃ کی دعوت گھر گھر پہنچائیں۔

(محمد اکرام ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام لائلپور)

جمعیۃ طلباءِ اسلام کی سرگرمیاں

جاوید ابراہیم پراچہ کو بلا تاخیر رہا کیا جائے

چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیت طلباء اسلام پاکستان نے چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ جاوید ابراہیم پراچہ (ڈویژنل کنوینر جمعیت طلباء اسلام بہاولپور جنرل سیکرٹری ہوسٹلز یونین جامعہ اسلامیہ بہاولپور) کو بلا تاخیر رہا کیا جائے۔

جاوید ابراہیم پراچہ کو ۱۰ ر مارچ کو بہاولپور میں مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۶ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔

ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ۱۷ ر مارچ کو بہاولپور میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے طلباء کے مطالبات کی حمایت کی تھی۔ اور ان کی تقریر نقضِ امن عامہ کا سبب بنی۔ اسی جلسہ سے مفتی محمود صاحب نے بھی خطاب فرمایا تھا۔ محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیت طلبہ اسلام پاکستان واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بہاولپور پہنچے اور طلباء کے مختلف وفود اور ان لوگوں سے بھی ملاقات کی جو اس جلسہ میں شامل تھے۔ جس میں جاوید پراچہ نے تقریر کی تھی۔ ان سے رابطہ قائم کرنے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ جو بھی الزامات لگائے گئے ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔

محمد اسلوب قریشی نے بہاولپور میں ایک پریس کانفرنس میں واقعہ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ حکومت نے جو الزام لگائے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ پیرا میڈیکل سکول بہاولپور کے طلباء کو ایک خط کے ذریعے ہڑتال کے لیے آمادہ کرنا۔

۲۔ طلباء کے دیگر مطالبات کی حمایت کرنا

۳۔ تقریر میں یہ الفاظ کہے ہیں کہ اگر ہم دس سالہ ڈکٹیٹر اور آمر ایوب کو نکال سکتے ہیں اور وہ بھی صرف تین دن میں تو کیا دو سالہ ڈکٹیٹر کو دو گھنٹے میں نہیں نکال سکتے؟

۴۔ ان کی یہ تقریر نقضِ امن عامہ کا سبب بنی۔

جہاں تک پہلے الزام کا تعلق ہے اس کی ایس پی بہاولپور نے تردید کر دی ہے۔ جہاں تک طلباء کے مطالبات کی حمایت کا تعلق ہے وہ ہم اب بھی کرتے ہیں۔ اور اگر یہ جرم ہے تو اس جرم کا ارتکاب ہم ہزار بار کرنے کے لیے تیار ہیں۔

جہاں تک تیسرے الزام کا تعلق ہے تو وہ الفاظ انہوں نے تقریر میں نہیں کہے۔ بلکہ یہ الفاظ ہیں کہ اگر ہم دس سالہ ڈکٹیٹر اور آمر ایوب کو تین دن میں نکال سکتے ہیں تو ہر اس شخص کو جو اس کا متبع ہوگا اور اس جیسے کالے قوانین نافذ کرنے کی کوشش کریگا اسے دو گھنٹے میں نکال سکتے ہیں۔

محمد اسلوب قریشی نے پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں بہاولپور میں مختلف لوگوں سے ملا ہوں لیکن میں نے یہ محسوس نہیں کیا کہ تقریر کی وجہ سے کسی کا سکون برباد ہوا ہو، یا حکومت کے خلاف منافرت پیدا ہوئی ہو۔

اسلوب قریشی نے کہا کہ حکومت جمہوریت کی بحالی کا وعدہ کرتی ہے۔ اور انتخاب وغیرہ بھی ہونے والے ہیں تو اس وقت اس وسیع پیمانے پر طلباء کی گرفتاریاں حکومت اور طلباء کے درمیان منافرت پیدا کر دیں گی۔ ملک اور تعلیمی اداروں میں جو فضا قائم ہے وہ مسموم ہو کر رہ جائے گی۔

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ہرگز یہ نہیں چاہتی کہ طلباء ہنگاموں اور ہڑتالوں کے شور میں پھنس کر رہ جائیں۔ اور ہماری تعلیم پیچھے رہ جائے لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ طلباء پر بے بنیاد الزامات لگا کر پابند سلاسل کیا جائے۔ ہم حکومت سے احتجاج کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ جاوید ابراہیم پراچہ صاحب کو فی الفور رہا کیا جائے اور طلباء میں پیدا شدہ بے چینی کو ختم کیا جائے۔

جمعیت طلباء اسلام لاہور۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ بنوں۔ کوہاٹ۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ پشاور۔ بہاولنگر چشتیاں۔ ملتان۔ خانیوال۔ اور دیگر شاخوں نے بھی جاوید پراچہ کی گرفتاری پر سخت احتجاج کیا ہے

جمعیت طلباء اسلام چشتیاں کے انتخاب

عہدہ	نام
صدر	جناب ارشاد احمد خان، سیکنڈ ایئر
نائب صدر	محمد مظفر اللہ، تھرڈ ایئر
ناظم اعلیٰ	حافظ عبدالرحمٰن خان نیازی
ناظم	عبدالرحمٰن سعید فرسٹ ایئر
ناظم نشر و اشاعت	احمد خان نیازی سیکنڈ ایئر
خازن	قاری محمد یوسف

جمعیت طلباء اسلام عمرزئی تحصیل چارسدہ کے انتخاب

عہدہ	نام
صدر	بادشاہ محمد صاحب
نائب صدر	عبدالقادر صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد گل صاحب
ناظم	محمد یوسف صاحب
ناظم نشر و اشاعت	محمد قاسم صاحب
خازن	سید مومن صاحب

جمعیت طلباء اسلام ضلع والی تحصیل چارسدہ کے انتخاب

عہدہ	نام
صدر	حافظ عبدالرزاق صاحب
نائب صدر	فضل سبحان صاحب
ناظم اعلیٰ	سراج الحق صاحب
ناظم	عبدالکریم صاحب
ناظم نشر و اشاعت	عزیز الرحیم صاحب
خازن	سعید الزمان صاحب

جمعیت طلباء اسلام حیدرآباد کے انتخاب

عہدہ	نام
صدر	محمد قاسم جمالی
نائب صدر	عبدالستار صاحب
ناظم اعلیٰ	عبدالواحد صاحب
ناظم	عبدالرشید خلیق
ناظم نشر و اشاعت	عبداللہ ناز
خازن	فقیر محمد شاہ

میں نے پورے مشرقی و مغربی پاکستان کے قریہ قریہ کو چھانا لیکن مجھے ہر مقام پر مفاد پرست لوگ ملتے رہے ہیں جنہوں نے بظاہر تو اسلام کا لیبل لگایا ہوا ہے لیکن وہ مفاد پرست اور غیر مخلص فی الدین ثابت ہوئے۔ ان کے اندر کوئی خدمت دین کا جذبہ موجود نہ تھا۔

لیکن جب میں نے جمعیت طلباء اسلام سے رابطہ قائم کیا تو اپنی بصیرت کے مطابق انہیں حق پہ پایا۔ جن کے اغراض و مقاصد صحیح اسلامی ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کو باعث فخر سمجھتا ہوں۔ اور آج سے جمعیت طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں۔

مجیب الحق بنگالی

متعلم ایف اے اسلامی یونیورسٹی بہاولپور

جمعیت طلباء اسلام عمر ریاض باد حیدرآباد کے انتخاب

عہدہ	نام
صدر	حافظ سلیم اللہ
نائب صدر	محمد طارق
ناظم اعلیٰ	محمد شفیق
ناظم	محمد سعید
خازن	محمد سکندر

علامہ زماں کی خدمت میں ہیچمداں

مولانا محمد طیب صاحب ہمدانی قصوری

راقم الحروف کو ابتدا ہی سے کتب سیر و تاریخ کے مطالعہ سے شغف رہا۔ عربی زبان میں جو بھی سیرت کی کتاب میسر آئی پڑھ لی۔ لیکن کسی اردو کتاب کے پڑھنے کا اس لیے اتفاق نہیں ہوا کہ ابتدا ہی سے میری تعلیم کا انحصار محض عربی زبان پر ہی رہا ہے۔ اور ہمیشہ اس احساس کمتری میں مبتلا رہا ہوں کہ اردو مجھے آتی ہی نہیں۔ دوران مطالعہ میں نے ہر اس کتاب کو زیادہ پسند کیا اور بار بار پڑھا جو صحیح ترین روایات پر مشتمل ہو۔ اور ضعیف و بناوٹی روایات سے مبرا ہو۔

کسی دوست نے ایک دفعہ سیرت النبیؐ کا مکمل سیٹ تحفۃً دیا۔ لیکن عرصہ تک بغیر دیکھے ہی پڑا رہا۔ ایک دن اتفاقاً حصہ ششم جو سب حصص میں ضخیم ترین ہے، اٹھا کر جو دیکھنا شروع کیا تو اس کے طرز بیان و استدلال اور عبارت کی شستگی نے ایسا اثر دکھایا کہ جب تک ساری کتاب کو من و عن پڑھ نہیں لیا چین نہیں آیا۔

اب دوسرے حصص کو بھی یکے بعد دیگرے پڑھ ڈالا جس کے بعد حضرت علامہ زماں سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کی سیرت نبویہ پر گہری نظر اور ذخیرہ احادیث و سیر پر عبور وافر اور علوم اسلامیہ میں استبحار قلب و دماغ پر مستولی ہو گیا۔

غالباً ۱۹۵۲ء کی بات ہے کہ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد کا سالانہ جلسہ ہو رہا تھا۔ حاضری پر معلوم ہوا کہ سیرت النبیؐ کے مصنف بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ دوسری منزل کے مختلف کمروں میں مندوبین شریک تھے۔ جن میں حضرت الاستاذ مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مدظلہٗ بھی تھے۔

حاضر ہو کر دوسری معروضات کے علاوہ علامہ ندوی کی زیارت و استفادہ کی تمنا کا بھی اظہار کر دیا۔ آپ نے بکمال عنایت و شفقت فوراً بندہ ہمراہ لیکر حضرت علامہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور اپنے خاص شاگرد ہونے کا تعارف کروایا آپ نے انتہائی محبت و عنایت کا اظہار فرماتے ہوئے مصافحہ کر کے مقصد آمد کے متعلق استفسار فرمایا۔ عرض کیا زیارت اور چند ایک سوالات کا حل مقصود ہے۔

آپ ہمہ تن گوش ہو کر متوجہ ہو گئے۔ اور جو بھی سوال عرض کیا، پوری توجہ سے سُن کر اس کا ایسا جواب ارشاد فرمایا کہ قلب میں کوئی خلجان باقی نہ رہا۔

سوالات سب سیرت و تاریخ سے متعلق تھے۔ اس کے علاوہ دو قلمی قدیم نسخوں کے متعلق تحقیق مطلوب تھی۔ ایک تو قرآن مجید کا قلمی نسخہ تھا، جس کا آخری صفحہ غائب تھا حاشیہ کے ٹکڑے جو محفوظ تھے۔ ان پر چند مہروں کے مٹے ہوئے نشانات اور خط شکستہ میں دستخط اور سنہ جلوس تحریر تھا آپ نے اس کے نقش و نگار اور طلائی و رنگین جداول اور بوقلمونی کتابت کو بغور ملاحظہ کر کے فرمایا اس قسم کے دستخط ان کتابوں پر ملتے ہیں جو شاہان مغلیہ کے کتب خانوں کی زینت رہ چکی ہیں۔ اور سنہ جلوس سے مراد جلوس اکبری ہے۔ لیکن جہاں تک نقوش کا تعلق ہے یہ بابر کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس پر قریباً نصف گھنٹہ تک آپ نے سیر حاصل بحث فرمائی۔ ایسے معلوم دے رہا تھا کہ صدیوں پرانی تاریخ کے اوراق الٹے جا رہے ہیں۔ اور اس ایقان و اطمینان سے آپ اظہار رائے فرما رہے تھے کہ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ سب مناظر دیکھے بھالے یا آنکھوں کے سامنے ہیں۔

بعد ازاں ایک دوسری کتاب کے متعلق میں نے عرض کیا کہ اس کی کتابت ۹۹۹ھ میں ہے اور یہ دیوان بدیع البیان کی تشریح ہے۔ اور شارح علامہ میبذی ہیں۔

فرمایا جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے۔ میبذی کی کوئی کتاب میبذی (فلسفہ) کے علاوہ نہیں پائی جاتی۔

میں نے انتہائی ادب سے عرض کیا یہ بھی ہے تو بہر حال میبذی کی ہی تصنیف۔ فرمانے لگے میبذی کا اصل نام جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا حسین بن معین الدین میبذی۔ فرمایا یہ تو درست ہے کہیں کتاب میں اس کا ذکر ہے؟

میں دوسرا صفحہ مقدمہ کا کھول کر پیش کیا جس میں لکھا تھا۔

"چو ذرہ بے مقدار حسین بن معین الدین میبذی روح اللہ قلبہٗ بالفیض السرمدی"

ملاحظہ فرما کر انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا نیز یہ بھی فرمایا کہ "میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے میرے علم میں اضافہ فرما دیا" اس تواضع اور انکسار کے کیا کہنے۔ جس کا اظہار ایک ہیچمداں کے سامنے ایک علامہ زماں فرما رہے تھے۔ اسی کو کمال علم و تقویٰ کہا جاتا ہے۔ ورنہ اس زمانہ کے علم و فضل کے ٹھیکیداروں کا تو یہ حال ہے کہ ہمیشہ جہل مرکب میں گرفتار رہتے ہیں۔

آں کس کہ نہ داند و بداند کہ داند

در جہل مرکب ابد الدہر بماند

پھر فرمایا اگر اجازت ہو تو کچھ وقت کے لیے اس کتاب کو اپنے پاس رکھ لوں۔ مقدمہ دیکھنے کا خیال ہے۔

عرض کیا آپ جب چاہیں واپسی کتاب کے لیے حاضر ہو جاؤنگا فرمایا دو گھنٹے تک۔ اور جب دوبارہ حاضر خدمت ہوا تو فرمایا۔ گو دیوان بدیع البیان کی نسبت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ کی طرف درست نہیں ہے۔ اور اکثر حصہ موضوع و منسوب ہے۔ تاہم شرح بہت عمدہ ہے۔ اور مقدمہ تو نہایت بیش قیمت ہے۔ معلوم ہوتا ہے میبذی رفض سے تعلق رکھتا ہے۔

ہاں تو یہ بتلاؤ کچھ اور بھی مخطوطات تمہارے پاس ہیں۔ میں نے تفصیل عرض کر دی۔ اور بعض مخطوطات کی فہرست زبانی پیش کی فرمانے لگے تمہارے شہر میں کوئی ریسٹورنٹ بھی ہے۔

عرض کیا اس کی کیا ضرورت ہے۔ فرمایا میرا ارادہ ہو چکا ہے کہ آئندہ سال تمہارے شہر میں آ کر چند روز کے لیے کسی کو تکلیف دیے بغیر وہاں قیام کر کے ان مخطوطات کا مطالعہ کروں۔

عرض کیا آپ کی تشریف آوری تکلیف کی بجائے عین رحمت ہو گی۔ اور ہمارے لیے سرمایۂ صد افتخار۔ بہر حال اصرار آپ نے متوقع میزبانی قبول فرما لی۔

اس گفتگو کے دوران نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بار بار میرے ذہن میں آ رہا تھا۔

منہومان لایشبعان طالب علم و طالب مال۔

لیکن کیا کیجیے جسے ہمیشہ محرومیوں سے ہی واسطہ پڑا ہو اسے یہ عظیم شرف استفادہ کا موقع حاصل ہوتے ہوتے رہ گیا۔ ۱۹۵۳ء میں راقم الحروف کیمبل پور ڈسٹرکٹ جیل میں پون سال کی نظربندی کے ایام گزار رہا تھا کہ یہ خبر شائع ہو گی۔ جو بقول علامہ اقبال مرحوم "وہ استاذ الکل تھا اور علوم اسلامیہ کی جوئے شیر کا فرہاد تھا" اس جہان ناپائیدار کی رنگ و بو سے منہ موڑ گیا

انا للہ و انا الیہ راجعون ط

الہ آباد مضافات وزیر آباد میں

حال ہی میں جمعیت قائم ہوئی ہے۔ وہاں کے دوستوں نے مبلغ تریپن روپیے بابت چرم قربانی دفتر صوبائی جمعیت میں مولانا نذیر قادری صاحب کی معرفت جمع کرائے ہیں۔ غلام اکبر سلیمانی ناظم دفتر صوبائی جمعیۃ

সাপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর
WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
LAHORE

جمعیت علماء اسلام کا تحفظ اسلام فنڈ

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے ظالمانہ سامراجی نظام، اشتراکیت اور ماڈرن اسلام کے خلاف عملی جہاد اور پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کے لیے تحفظ اسلام فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور تمام اہل اسلام سے اپیل کی ہے کہ اسلام اور پاکستان کو امریکی برطانوی سامراج سوشلزم اور ہر طرح کی بے دینی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ معاونت کریں۔

جمعیت علماء اسلام کے دیگر رہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ:۔

- جمعیت علماء اسلام کے دینی محاذ کو مالی لحاظ سے مضبوط و مستحکم بنانے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جمعیت علماء اسلام اس ملک میں اسلامی عادلانہ نظام کے نفاذ اور دینی سیاسی فتنوں کے مقابلہ میں سرگرم عمل ہے۔

ماضی میں دین و ملک کے خلاف جو سازش بھی ہوئی۔ جمعیت علماء اسلام نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور آج بھی علماء حق کی یہ سب سے بڑی تنظیم، اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کے نفاذ، برطانوی دور کی منحوس یادگار، سیاسی، اقتصادی و معاشرتی اور عدالتی نظام کے خاتمہ، غیر اسلامی افکار و نظریات کا پرچار کرنے والوں اور صحابہ کرام رض وسلف صالحین رح کا راستہ چھوڑ کر قرآن وسنت کی من مانی تشریحات کرنے والوں کے مقابلہ اور غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور متوسط طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد وجہد کر رہی ہے۔

اس لیے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمعیت علماء اسلام کے اس محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

تحفظ اسلام فنڈ میں ایک، پانچ، دس، پچاس، ۱۰۰ روپے کی علیحدہ علیحدہ رسیدوں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے کسی بھی دفتر میں یہ چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اور اگر جمعیت علماء اسلام کے ذمہ دار عہدہ داران رسید بکیں حاصل کرنا چاہیں تو جمعیت کے مرکزی دفتر ملتان اور صوبائی دفتر لاہور سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مطبوعات جمعیۃ

نمبر	نام		قیمت
(۱)	اسلامی منشور	کاغذ اعلیٰ	۱/۰۰
(۲)	"	کاغذ سادہ	۰/۷۵
(۳)	علماء حق		۰/۵۰
(۴)	تعارف جمعیت		۰/۴۰
(۵)	دستور جمعیت	سادہ کاغذ	۰/۳۰
(۶)	اسلام، سوشلزم، جمہوریت		۰/۴۰
(۷)	عالمانہ ومجاہدانہ تقریریں		۰/۲۵
(۸)	نظام معیشت کیا ہے؟ اور اسلام کیا چاہتا ہے؟		۱/۵۰
(۹)	فری میسن تحریک کی حقیقت		۰/۷۵
(۱۰)	اشرف المقال فی رؤیۃ الہلال		۰/۲۵

ماتحت جمعیتوں کے دفتری وتنظیمی نظام کے لیے رجسٹر، فارم وغیرہ:

نمبر	نام		قیمت
(۱)	فارم ۱ برائے اندراجات کوائف جمعیتہائے ماتحت ابتدائی جمعیت، ضلعی جمعیت، صوبائی جمعیت،	فی فارم	۰/۲۵
(۲)	فارم ۲ برائے اندراج کاروائی اجلاسہائے جمعیت ہفتہ وار، ماہانہ، ہنگامی،	فی فارم	۰/۲۵
(۳)	فارم ۳ برائے رپورٹ حسابات جمعیتہائے ماتحت ماہانہ۔	فی فارم	۰/۲۵
(۴)	رجسٹر اجراء اشیاء	فی عدد	۲/۰۰
(۵)	رجسٹر حسابات برائے یک سال	فی عدد	۴/۰۰

یہ فارم اور رجسٹر اس لیے طبع کرا دیے گئے ہیں کہ ابتدائی جمعیتوں سے لیکر مرکز تک دفتری نظام اور تنظیمی کارگزاریوں میں یکسانیت پیدا ہو جائے۔

خط و کتابت اور دیگر ضروریات کے رجسٹر وغیرہ بھی طبع کرائے جا رہے ہیں نیز بلے، جھنڈے، جھنڈیاں وغیرہ بھی چھپ رہے ہیں۔

- مطلوبہ کتب و اشیاء کے لیے محصول ڈاک بذمہ خریدار
- پیشگی پوری قیمت آنے پر نصف محصول ڈاک ادارہ ادا کرے گا۔
- اور نصف خریدار۔
- ڈیڑھ روپیہ سے کم کا کوئی آرڈر قابل تعمیل نہیں ہوگا۔
- جواب کے لیے بیس پیسے کے ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔
- زیادہ مقدار کے آرڈر پر رعایت دی جائے گی۔

پتہ

ناظم مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان

شمارہ (۱۲) - ۱۸ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ - جلد (۱۳)

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

فلسفۂ انقلاب

کسی قوم کی جدوجہد کی مثال اس عمارت کی سی ہے جس پر ہر آنے والی نسل پتھر رکھتی جا رہی ہے۔ عمارت کو بلند کرتی جا رہی ہے اور جس انداز میں دیوار کا ہر پتھر اپنے نچلے پتھر سے جڑا ہوا اور مربوط ہوتا ہے۔

بعینہٖ قوموں کی جدوجہد میں تمام واقعات باہم دگر پیوستہ وابستہ اور مربوط ہوتے ہیں یعنی ہر ایک واقعہ کسی گزشتہ واقعہ کا نتیجہ ہے۔ اور کسی ایسے واقعے کا پیش خیمہ جو ہنوز ضمیرِ غیب اور بطنِ مستقبل میں پوشیدہ ہے۔

السید جمال عبدالناصر

ایم ظریف بی اے۔ موضع ڈلوخیلے تحصیل کروٹ:

گنبد خضریٰ کے قریب پہنچ کر آپ نے باآواز بلند کہا۔ السلام علیک یا جدی فوراً روضۂ اطہر سے ندا آئی۔

وعلیک السلام یا ولدی۔ اس ندا مبارک کو سن کر آپ پر وجد طاری ہو گیا۔ آپ کے علاوہ جتنے آدمی وہاں موجود تھے۔ سب نے آواز کو سنا۔ تھوڑی دیر کے بعد بحالت گریہ آپ نے یہ دو شعر پڑھے:۔

(عربی اشعار کا ترجمہ یہ ہے) جدائی (دوری) کی حالت میں تو اپنی روح کو (روضۂ مطہر پر) بھیجتا تھا۔ تاکہ میری طرف سے آپ کی آستانہ بوسی کا شرف حاصل کرے اور جب کہ یہ دولت دیدار مجھے اصالتاً حاصل ہے۔

تو آپ اپنا مبارک ہاتھ دیجئے۔ کہ میں اسے بوسہ دیکر عزت حاصل کر لوں۔۔۔۔۔۔۔ اسی وقت قبر مبارک سے دست مبارک نکلا۔

اور آپ نے اس کو بوسہ دیا۔ اس واقعہ کو اس کثرت سے علماء نے بیان کیا ہے۔ کہ اس میں غلطی کا احتمال نہیں:۔

اور احقر راقم کی نظر سے کہیں گزرا۔ کہ جب ان سے یہ کرامت صادر ہوئی تو اس خیال سے کہ کہیں نفس میں کوئی عُجب پیدا نہ ہو جائے۔

وہاں جتنے زائرین موجود تھے۔ ان کے راستہ میں لیٹ گئے۔ جو کوئی وہاں سے گزرتا تھا۔ اس کو قسم دیتا تھا۔ کہ میرے اوپر سے ہو کر گزرو۔ چنانچہ اکثروں نے تو ایسا ہی کر دیا۔ لیکن بعضوں نے جو کہ حضرت شیخ کے مرتبہ عالیہ کو پہچانتے تھے۔ ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔۔۔۔۔

سبحان اللہ کیا شان ہے۔ حضرات علماء کرام کی۔ خدائے پاک تو ان کو چمکاتے ہیں لیکن یہ حضرات اپنے آپ کو مٹاتے رہتے ہیں۔

انہی حضرت سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیف "بنیان المشید" ہے اسی کتاب میں ایک جگہ وہ فرماتے ہیں"

بزرگو! تم جس طرح اولیاء و عارفین کے درجہ کی تعظیم کرتے ہو، اسی طرح فقہاء و علماء کے درجہ کی بھی تعظیم کرتے رہو کیونکہ (دونوں کا) راستہ ایک ہی ہے۔ یہ حضرات (علماء و فقہاء) ظاہر شریعت کے وارث اور احکام شرعیہ کے محافظ ہیں۔ لوگوں کو احکام بتاتے ہیں، اور ان احکام ہی کے ذریعے واصلین کو اللہ تعالیٰ کا وصل نصیب ہوتا ہے۔

کیونکہ جو عمل اور جو کوشش شریعت کے خلاف کسی اور طریق پر ہو۔

اس سے کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اگر کوئی عابد ستر برس تک خلاف شریعت عبادت کرتا رہے۔ تو یہ عبادت اسی کے منہ پر ماری جائے گی۔ اور اسکی گردن پر گناہ الگ ہو گا۔ حق تعالیٰ قیامت کے دن اس عبادت کو کسی وزن میں شمار نہیں کریں گے جس شخص کو (احکام) دین کی سمجھ حاصل ہو۔

اس کی دو رکعت نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک جاہل درویش کی دو ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔

پس خبردار!

علماء کے حقوق نہ ضائع کرنا۔ تم کو ان سب کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے اور ان میں سے جو متقی اور عالم باعمل ہیں۔ (کہ اللہ نے جو علم ان کو دیا ہے۔ اس پر عمل بھی کرتے ہیں) ان کی حرمت (عزت) کی تمہیں خاص طور پر حفاظت کرنا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

کہ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چیزوں کا علم دیتا ہے۔ جو اس کو پہلے سے معلوم نہیں ہوتیں (اور یہی بزرگی اولیاء اللہ کو حاصل ہوتی ہے) پس ثابت ہوا کہ علماء باعمل ہی حقیقت میں اولیاء اللہ ہیں۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

العلماء ورثۃ الانبیاء علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ (اور یہی بڑی فضیلت ہے جس سے علماء باعمل سرفراز ہیں) یہی لوگ تمام انسانوں کے سردار اور تمام مخلوق سے اشرف اور حق تعالیٰ کا راستہ بتلانے والے ہیں۔

" ایک اور جگہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں:۔

مشائخ طریقت اور میدان حقیقت کے شہسوار تم سے کہتے ہیں:۔

کہ علماء (حق) کا دامن پکڑ لو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم فلسفہ سیکھو۔ بلکہ فقہ حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ (یعنی علم فقہ عطا) فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی ولی کو جاہل نہیں بنایا۔ اور اگر کسی جاہل کو ولی بناتے ہیں۔ تو اس کو عالم بنا دیتے ہیں۔

ولی دین کے فقہ سے جاہل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ خوب جانتا ہے کہ نماز کس طرح پڑھنا چاہیے۔ روزہ کس طرح رکھنا چاہیے۔ زکوٰۃ کس طرح دینا چاہیے۔

حج کس طرح کرنا چاہیے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرنے کا طریقہ پختہ کر لیتا ہے۔ ایسا شخص اگر ان پڑھ بھی ہو جب بھی عالم ہے۔

(کیونکہ علم کتابیں پڑھنے پر موقوف نہیں بلکہ علماء سے پوچھ پوچھ کر بھی حاصل ہو سکتا ہے) ایسے شخص کو جاہل وہی کہے گا۔ جو علم مطلوب سے جاہل ہو۔ (جیسا کہ بہت لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ عالم وہ ہے۔ جو درسیات پڑھ چکا ہو حالانکہ) علم بدیع اور علم بیان اور علم ادب جس کا اہتمام شعراء کو ہوتا ہے۔

اور منطق و مناظرہ کا نام علم نہیں۔ بلکہ مختصر تو علم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا حکم دیا ہے۔ اور جن سے منع فرمایا ہے ان کو جان لے۔

اور پورا جامع علم یہ ہے۔ کہ علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ حاصل کرے۔

" اسی کتاب میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

میں تم سے کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ دائمی سعادت کی کنجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔ تمام افعال میں جو آپ نے کیے ہیں اور جن سے آپ رکے ہیں۔ اسی طرح آپ کی وضع کا کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے، سونے بولنے، میں بھی اتباع کیا جائے۔ تاکہ تم کو اتباع کامل نصیب ہو جائے۔

ہم کو ایک بزرگ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے (عمر بھر) خربوزہ نہیں کھایا۔ کیونکہ ان کو کسی حدیث سے یہ معلوم نہ ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خربوزہ کس طرح کھایا ہے۔ اسی طرح ایک بزرگ نے بھولے سے موزہ کو بائیں پیر میں پہلے شروع کر دیا (خلاف سنت) حرکت کے کفارہ میں کس قدر گیہوں خیرات کیا۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

۳ر جولائی سنہ ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳

شمارہ ۲۶

فی پرچہ ۴۰ پیسے

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا۔ اور مولانا عبید اللہ صاحب انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

روداد

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۲۶، ۲۷، ۲۸ ر جون سنہ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار لاہور میں منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے جو رپورٹ اور مرکزی جمعیۃ کے حسابات پیش فرمائے، وہ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

مجلس عمومی کی بقیہ کارروائی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمایئے

باسمہٖ سبحانہ

خطبہ مسنونہ .... کے بعد

بزرگانِ محترم وعزیزانِ گرامی!

گذشتہ اجتماع

ہم ۲۶ر ستمبر سنہ ۱۹۶۹ء کو سرگودھا میں جمع ہوئے تھے۔ ہمارے اس آخری اجتماع کے بعد نو ماہ کا عرصہ بیت چکا ہے۔

ان نو ماہ میں، ملک کے حالات اور ملک کی سیاسیات میں نمایاں تغیرات آچکے ہیں۔ چنانچہ جس طرح ہم نے سرگودھا کے اجتماع میں اس وقت کے حالات کا تجزیہ کر کے کچھ فیصلے کئے تھے آج پھر ہم کو ان نو مہینوں کے حالات اور سیاسی رفتار کا بغور جائزہ لے کر مستقبل کے لیے پھر چند حقیقت پسندانہ فیصلے کرنے ہیں۔

سابقہ رپورٹ اور حالات پر ایک نظر

گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر میں نے جو رپورٹ پیش کی تھی، اس میں تفصیل کے ساتھ اس سفر کی روداد پر روشنی ڈالدی تھی، جس کا آغاز مئی سنہ ۱۹۶۸ء کی لاہور میں منعقدہ کانفرنس کے وقت سے ہوا تھا۔

آج پھر ہم ایک ایسے ہی عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کے موقعہ پر یہاں جمع ہوئے ہیں

تحدیثِ نعمت

اور یہ اس خدائے رحیم وکریم اور غالب وتوانا کا خصوصی کرم ہے کہ اس نے ہمیں باوجود مادی وسائل کے فقدان کے یہ توفیق عطا فرمائی کہ اس مملکت خداداد پاکستان میں اس کا کلمہ بلند کرنے اور اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کا نظام قائم کرنے کے لیے ہم میدانِ عمل میں نکلے۔ اور مخالفتوں کے پیہم دباؤ اور رکاوٹوں کے باوجود اس راہ پر آگے بڑھتے چلے گئے۔ حتےٰ کہ دو سال کے قلیل عرصہ میں ایک بار پھر لاہور ہی میں آئین شریعت کے نفاذ کے لیے ایک اور عظیم الشان تاریخی کانفرنس منعقد کرنے کے قابل بن گئے۔

دو سال پہلے

دو سال پہلے جن حالات میں ہم نے سفر کا آغاز کیا تھا وہ ہمارے ملک کے بدترین حالات تھے۔

- ایک جابر آمریت پورے ملک پر مسلط تھی۔
- قلم اور زبان پر پہرے بیٹھے ہوتے تھے۔
- اسلام کو مسخ کرنے کی علانیہ حرکتیں ہو رہی تھیں۔ .... اور

، عوام پر مایوسی و بد دلی کے گہرے سائے چھا چکے تھے۔
، فی الحقیقت اس وقت ملک کا کوئی مستقبل نہیں رہا تھا۔ .... اور
، امیدوں کے تمام چراغ گل کر دیئے گئے تھے۔

اسلام اور سیاسی پارٹیاں

"جہاں تک اسلام کا تعلق ہے، کسی بھی پارٹی کے پروگرام میں یہ باقی نہیں رہا تھا۔
اپوزیشن کے نام سے جو مخالف محاذ بنا تھا۔ اس کے آٹھ نکات میں بھی اسلام کا کوئی نکتہ موجود نہیں تھا

گذشتہ کانفرنس کا آوازۂ حق

اِن تاریک حالات میں ۳، ۴، ۵ مئی ۱۹۶۸ء کو لاہور میں آپ حضرات کے مساعی سے ایک عظیم کانفرنس منعقد ہوئی .... اور
اس کانفرنس نے نہ صرف یہ کہ ملک پر مسلط آمرانہ نظام کو برسرِ عام للکارا، بلکہ صاف صاف اعلان کر دیا کہ اب یہ برداشت نہیں کیا جائیگا کہ :-

، اسلام کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت جاری رہے۔
، ختم نبوت کے منکرین کو اثر و رسوخ کا موقع دیا جائے .... اور
، ملک کو "اسلامی نظام" سے محروم رکھا جائے۔

اور اس کانفرنس میں یہ بات بھی واضح کر دی گئی تھی کہ بیس سال پہلے جو قیادتیں ہمارے سامنے آئی ہیں وہ اس ملک میں اسلام کی سربلندی اور پاکستان کے عوام کی مجموعی خوش حالی کے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہی ہیں اس لئے آئندہ اختیارات کی تمام باگ ڈور غریب مسلمان عوام کے ہاتھوں میں جانی چاہیئے۔ جو ملک کی ننانوے فی صد آبادی ہے۔

نیا موڑ

مئی ۱۹۶۸ء میں لاہور کانفرنس کے اسٹیج سے بلند ہونے والی یہ آواز ملک گیر بن گئی ...... اور پاکستان کے مسلمان عوام اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے مردانہ وار میدانِ عمل میں نکل آئے۔
حتیٰ کہ دس سالہ مضبوط آمریت کا سنگھاسن ڈولنے لگا .... اور
دس ماہ کے قلیل عرصہ میں وہ زمیں بوس ہو کر رہ گیا۔

"اسلام" اور جمعیۃ کی تنہا آواز

کاش ! تبدیلی کے اس مرحلہ پر اسلامی مطالبات سے جماعتوں کے رہنما اعراض نہ برتتے۔ اور گول میز کانفرنس میں اسلامی مطالبات کی آواز پر لبیک کہدیتے تو پاکستان کا سیاسی رُخ یقیناً آج اسلام اور عوامی اقتدار کی منزل کی طرف ہوتا۔
لیکن : ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ
تبدیلیوں کے اس فیصلہ کن موقعہ پر جمعیۃ علمائے اسلام تنہا رہ گئی۔
تبدیلی آئی۔ لیکن اس کا آغاز دوسرے مارشل لاء کے ذریعہ عمل میں آیا۔

مستقبل کے سفر کا آغاز

اور اب آئندہ تبدیلیوں کا انحصار مستقبل میں منعقد ہونے والے انتخابات پر ہو گیا ہے۔
چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام بھی ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور مسلمان عوام کے ہاتھوں میں اقتدار کی منتقلی کے لیے انتخابی مہم میں مصروف ہے۔
اس مقصد کے لیے اس نے ضرورت محسوس کی کہ قوم کے سامنے اپنا واضح پروگرام پیش کر دے اور بتادے کہ اسلامی نظام کے قیام اور عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے جمعیۃ کے پاس کیا لائحہ عمل ہے۔

سرگودھا کا اجتماع اور فیصلے

اس مقصد کیلئے ۲۶، ۲۷ ستمبر ۱۹۶۹ء کو ہم سرگودھا میں جمع ہوئے تھے۔ اور ہم نے ایک مفصل منشور کی صورت میں اپنا پروگرام قوم کے سامنے پیش کر دیا تھا
الحمد للہ ! قوم نے جمعیۃ کے منشور کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔

آئین شریعت کانفرنس

جو دیکھا اور جو سُنا

(احمد حسین کمال)

۲۶ر جون ۱۹۷۰ء کی صبح سے جمعیۃ علماء اسلام کے قافلے لاہور پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ استقبالیہ کمیٹی کے ارکان اور کانفرنس کے منتظمین جو گذشتہ کئی ہفتوں سے تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔ صبح سے ان کی دوڑ دھوپ تیز تر ہو گئی تھی۔ جمعہ کا مبارک دن جوش و خروش میں اضافہ کا موجب بن رہا تھا۔

لاہور شہر میں داخلے کے موڑوں پر شہر کے بیشمار افراد قافلوں کا استقبال کر رہے تھے۔ اہل لاہور دین و ملت کے ان مجاہدین کی آمد پر خوشی اور مسرت کے جذبات سے سرشار ہو رہے تھے۔

قافلے باغ بیرون دہلی دروازہ تک پہنچتے اور پھر منتظمین کی وساطت سے اپنی قیامگاہوں پر چلے جاتے جو ستی گیٹ سے موچی دروازہ تک مختلف جگہوں پر بنائی گئی تھیں۔

موسم گرما کی شدت ان سرگرمیوں میں قطعاً حارج نہیں ہو رہی تھی۔ پسینے میں شرابور ہونے کے باوجود، پہنچنے والے قافلے بھی جوش و جذبہ سے سرشار تھے اور استقبال کرنے والے منتظمین بھی پذیرائی میں سرمست تھے۔

مختلف مقامات سے آنے والے قافلوں کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات اور تجدید ملاقات کر رہے تھے۔ سب کے چہروں پر ایک ہی عزم اور ایک ہی آرزو کی علامات ہویدا تھیں۔ کہ ان کے عزیز از جان وطن پاکستان میں شریعت کا آئین نافذ ہو، اور اسلام کا کلمہ بلند کیا جائے۔

۱۱ بجے دن تک تمام قافلے پہنچ چکے تھے۔ ریل کے ذریعے آنے والے حضرات رات سے آنا شروع ہو گئے تھے اور دوپہر تک ان کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

منتظمین کانفرنس نے مہمانوں کو کیمپوں میں کھانا کھلایا اور زوال آفتاب کے فوراً بعد باغ بیرون دہلی دروازہ کے وسیع میدان میں نماز جمعہ کے لئے مؤذن کی صدائے بلند گونجنے لگی۔ شرکائے کانفرنس نماز جمعہ میں شرکت کے لئے تیاریوں میں مصروف ہو گئے اور لاہور کے مختلف حصوں سے اہل شہر کی ایک بڑی تعداد اپنے ان

اور یہ منشور ایک ایسی دستاویزی اساس و سرچشمہ بن گیا کہ اب ہر وہ گروہ جو اسلام کے نام سے عوام کے سامنے آرہا ہے۔ چار و ناچار اس منشور کا ہی چربہ اتار کر آرہا ہے۔

ایک خوش گوار نتیجہ

گول میز کانفرنس میں جمیعۃ کے نمائندے کی طرف سے اسلامی مطالبات پیش کرنے اور اس کے بعد جمیعۃ کی طرف سے ہر موقعہ پر اسلامی نظام کے نفاذ کی آواز بلند کرنے، اور ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی، اپنا منشور پیش کر دینے کا یہ خوش گوار نتیجہ سامنے آیا ہے۔ کہ ماضی کی وہ تمام جماعتیں جن کے پروگراموں و نکات میں سرے سے اسلام کا نام ہی نہیں تھا۔ اور جو نظریہ پاکستان اور اسلام کا نام زبانوں پر لانے سے جھجکتی تھیں۔ ان سب جماعتوں نے بھی اب اسلام کے نام کو اپنے پروگراموں، منشوروں اور نعروں میں شامل کر لیا ہے۔

اور نئی جماعتیں بھی، اسلام کے نام کا سہارا لے کر ہی وجود میں آرہی ہیں۔ خواہ ان میں سے بہت سوں کا مقصد محض وقتی سیاسی مفاد حاصل کرنا ہو، اور خواہ ان میں سے بعضوں کا مقصد جمیعت علماء اسلام کی، اسلامی نظام کی مہم کو نقصان پہنچانا ہو۔ تاہم یہ بھی جمیعۃ علماء اسلام کی کامیابی کی ایک روشن دلیل ہے کہ اب ان جماعتوں کو اسلام کے نام کا سہارا لیے بغیر چارہ نہیں رہا ہے۔

سیاسی حالات کی تیز رفتاری

۲۶ ستمبر ۱۹۶۹ء کے بعد، ملک کی سیاسی رفتار میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ اور انتخابی مہم کی دوڑ میں ہر قسم کے عناصر ابھرنا شروع ہو گئے۔ ان حالات میں جمیعۃ علماء اسلام کے سامنے قدم قدم پر نت نئی مشکلات کا اٹھ کھڑا ہونا بعید نہیں تھا۔

جمیعۃ کے راستہ میں حائل مشکلات

چنانچہ :-

۱- وہ تمام گروہ جنہوں نے گول میز کانفرنس کے موقعہ پر جمیعۃ علماء اسلام کے پیش کردہ مطالبات کی حمایت نہیں کی تھی اور قوم کی نظروں میں خفیف و رسوا ہو گئے تھے۔ اپنی خفت و رسوائی پر پردہ ڈالنے کے لیے وہ سب جمیعۃ کے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔

۲- ایسے حلقے جو ماضی میں بے تعلق ہو کر اپنے اپنے دائرے میں بیٹھے ہوئے تھے، بدلتے ہوئے سیاسی حالات میں اپنا کوئی مقام بنانے کے لیے جمیعۃ علماء اسلام کے متوازی اٹھ کھڑے ہوئے ہیں

۳- ایوبی آمریت کے اقتدار سے منسلک گروہ جو ہمیشہ جمیعۃ کے اقدامات سے نالاں رہا۔ اور جمیعۃ اس کی خلافِ اسلام حرکات کے خلاف ہمیشہ چیلنج بنی رہی، وہ بھی جمیعۃ کے خلاف محاذ آراء ہو گیا ہے۔

۴- ماضی کا وہ پریس اور اخبارات جن کا دامن ایوب اقتدار کے ساتھ بندھا ہوا تھا، ان کی نظروں میں بھی جمیعۃ علماء اسلام مجرم تھی کہ اس نے فیصلہ کن طور پر اس اقتدار کو للکارا اور ان کے یک طرفہ مفادات کا خاتمہ کیا۔ چنانچہ ان کا رویہ بھی جمیعۃ کے مخالف ہو گیا۔

۵- وہ عناصر جو اسلام میں تحریف و مسخ کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں، جمیعۃ علماء اسلام کے خلاف ان کا عناد ظاہر و باہر ہے، انہوں نے بھی اپنی ترک تازیوں کا اول نشانہ جمیعۃ کو بنا لیا ہے۔

۶- انگریز دوست اور سامراج پرست طبقے تو ازل سے ہی جمیعۃ کے خلاف چلے آ رہے ہیں۔ اس لئے کہ جمیعت کی ماضی کی تاریخ انگریزی و سامراجی اقتدار کے خلاف ایک علانیہ چیلنج ہے۔ اور جن طبقوں کے سامراجی و انگریزی اقتدار سے مفادات وابستہ ہیں۔ وہ کسی طرح بھی جمیعۃ سے راضی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ وہ بھی جمیعۃ کے خلاف جمع ہو گئے ہیں۔

۷- ختم نبوت کے منکروں اور اصحابِ رسول ﷺ کے دشمنوں کو جمیعۃ علماء اسلام سے جو بیر ہے وہ سب پر ظاہر ہے۔ اور چونکہ آنے والے انتخابات میں جمیعۃ علماء اسلام کی کامیابی ان عناصر کے لئے شکست فاش ہو گی۔ اس لئے یہ بھی اپنے بھرپور داخلی اختلافات کے باوجود، جمیعۃ کی مخالفت میں یک زبان ہو گئے ہیں۔

تو وارد مہمانوں کے ساتھ نماز جمعہ میں شرکت کے لئے پہنچ گئی۔ خطبہ جمعہ کے لئے جونہی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمیعۃ علماء اسلام منبر پر رونق افروز ہوئے۔ نمازیوں کے عظیم اجتماع کے دلوں میں ذکر الٰہی کی تیز و گرم لہریں دوڑنے لگیں اور سب کی پر اشتیاق نگاہیں عہد حاضر کے اس مرد خدا پرست پر مرکوز ہو گئیں جذبہ و شوق کے عالم میں سرشار ہر فرد کے کان رشد و ہدایت کی اس آواز کی طرف لگ گئے۔ جو اس عظیم رہنما کی زبان حق بیان سے بلند ہو رہی تھی۔

جمعہ کی نماز کا یہ عظیم اجتماع اہل لاہور کے لئے یادگار اجتماع تھا۔ اور ان کے ذہنوں میں ماضی کی وہ یادیں ابھرتی چلی آرہی تھیں۔ جن کے سرے صدیوں پہلے کے ان واقعات سے جا ملتے تھے۔ جب شمال سے آنے والے مسلمان مجاہدین کے قافلے لاہور کی سرزمین سے گزرتے ہوئے ہندوستان کی مشرق، مغرب اور جنوب کی آخری سرحدوں تک پہنچتے تھے

ان کے ذہن ان یادوں کو سمیٹ رہے تھے۔ جب برطانوی دور استبداد میں انگریز کی حاکمیت کے خلاف شیخ الہندؒ، شیخ الاسلامؒ، امیر شریعتؒ اور دوسرے اکابر علماء کی قیادت میں لاہور کے ان باغات میں مجاہدین حریت کے کارواں اکٹھے ہوتے۔ اور ملک و ملت کو حصول آزادی اور فرنگ دشمنی کا نہ مٹنے والا ولولہ عطا کر دیتے

نماز جمعہ کے بعد آئین شریعت کانفرنس کا عظیم تاریخی جلوس ترتیب دیا جانے لگا۔ متحدہ دینی محاذ میں شامل جماعتیں اپنے اپنے جھنڈوں اور ارکان کے ساتھ جلوس کی صفوں میں شامل ہو گئے۔ اسلام کے والہ و شیدا اہل لاہور جوق در جوق جلوس میں شرکت کے لئے پہنچنے لگے۔

اکابر جمیعۃ حضرت درخواستی، حضرت مفتی محمود، حضرت مولانا عبید اللہ انور . . . . اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جلوس کی قیادت کا پرچم لے کر آگے بڑھے اور جمیعۃ کے آئے ہوئے تمام قافلے اپنے اپنے عہدیداروں و مقامی علماء کرام کی سربراہی میں جلوس کی صفوں میں شامل ہو گئے۔

جلوس اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ سرکلر روڈ کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔ سڑک کے دونوں طرف لاہور کے مسلمان عقیدتمندانہ طور پر کھڑے جلوس کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ مکانوں کی چھتوں اور دریچوں سے بے شمار افراد جلوس کو گذرتا ہوا دیکھ رہے تھے اور جلوس کے حق میں جوش و مسرت کا اظہار کر رہے تھے۔

۸۔ اور چونکہ جمعیۃ علانیہ سرمایہ داریت وجاگیرداریت کے مقابلہ میں مزدوروں، کسانوں اور غریب مسلمانوں کی حامی ہے اور انھیں مکمل سیاسی، معاشرتی و معاشی حقوق دلانے کے لئے کوشاں ہے۔ اس لیے ملک کا سرمایہ دار و جاگیردار طبقہ بھی جمعیۃ کی مخالفت میں سرگرم ہو گیا ہے اور جمعیۃ کے مخالف عناصر کا پشت پناہ بن گیا ہے۔

۹۔ مزید یہ کہ جمعیۃ علماءِ اسلام، اسرائیلی، امریکی و برطانوی سامراج کے جارحانہ اور غاصبانہ تسلط کے معاملہ میں عرب عوام کی قطعی طور پر مؤید ہے۔ اور ایشیا و افریقہ سے مغربی سامراج کے سیاسی غلبہ اقتصادی مفادات کے خاتمہ کی حامی ہے۔ اس لئے اس کی مخالفت میں سامراجی طاقتیں اور ان کے مقامی پروردہ عناصر بھی میدان میں نکلے ہوئے ہیں۔

۱۰۔ نیز یہ کہ جمعیۃ علماءِ اسلام قرآن و سنت کا خالص اسلامی نظام پاکستان میں نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے برطانوی جمہوریت کے شیدائی اور روسی و چینی اشتراکیت کے مداح بھی نظریاتی طور پر اسکی مخالفت ضروری سمجھتے ہیں۔

چنانچہ ان دہ گونہ مخالفتوں اور مشکلات کے ہجوم میں جمعیۃ علماءِ اسلام کو کام کرنا پڑ رہا ہے۔

مخالفین کے ہتھکنڈے

اور جیسے جیسے انتخابات کے ایام قریب تر آ رہے ہیں۔ اور ملک میں انتخابی مہم تیز تر ہو رہی ہے، ویسے ویسے ان مخالفتوں اور مشکلات میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

مخالفین کے پاس جمعیۃ علماءِ اسلام کے خلاف دلیل و برہان کا تو کوئی ہتھیار ہے نہیں، اسلئے کہ:

جمعیۃ کا دستور، جمعیۃ کا منشور، جمعیۃ کے کارکنان کی زندگیاں، مشاغل، اور جمعیۃ کی تاریخ، سب ہی اس پر شاہد عادل ہیں کہ اول دن سے اس کا مطمح نظر، اس کا نصب العین اور اس کا اوّل و آخر مقصود، ملک میں اسلامی نظامِ حیات کو قائم و غالب کرنا ہے۔

لیکن چونکہ اوّل دن سے جمعیۃ مسلمان غرباء اور عوام کی بھی حامی چلی آ رہی ہے۔ اور انھیں ہی اقتدار و انتظام کا اہل و مستحق سمجھتی ہے۔ اس لیے اس کی یہ غریب و عوام دوستی اور براہ راست مکمل و صحیح اسلام کے نفاذ کا مطالبہ مذکورہ بالا عناصر کے لیے چیلنج بن گیا ہے۔

جھوٹ کا طوفان

اور ان سب نے مل کر ایک نہایت ہی جھوٹی اور سرتاپا اختراعی مہم جمعیۃ کے خلاف چلا رکھی ہے کہ " جمعیۃ، اشتراکیت کی حامی ہے۔"

اور اس جھوٹ کو پھیلانے کے لیے مخالفین نے ہر فریب کو اپنے لئے جائز قرار دے لیا ہے۔

پروپیگنڈے کے جو ہمہ گیر وسائل ان مخالفین کو حاصل ہیں اور ملک و بیرون ملک کے بااثر حلقوں کی جو معاونت انھیں مل رہی ہے۔ اس کے بل پر انہوں نے جمعیۃ کے خلاف اشتراکیت کے الزام کا ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔

جبکہ جمعیۃ کے پاس نہ صرف مالی وسائل کا ہی فقدان ہے بلکہ وہ ملک بھر میں اپنا ایک روزنامہ تک نہیں رکھتی۔

اللہ کی نصرت اور مسلمان عوام کا اعتماد

تاہم اللہ تعالےٰ کے فضل خاص سے آپ حضرات کی مساعی جمیلہ سے کارکنان جمعیۃ کی شب و روز کی سرگرمیوں سے اور مسلمان عوام کی غریبانہ اعانت سے اس طوفان کا منہ پھر چکا ہے۔ مسلمان عوام نے ان کے پروپیگنڈے کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہیں دی ہے اور جمعیۃ کا کام اور اس کی آواز تیزی کے ساتھ بڑھتی و بلند ہوتی جا رہی ہے

۲۶ر ستمبر ۱۹۶۹ء سے اب تک

۲۶ر ستمبر کے بعد ہم نے اپنے منشور کو ملک کے گوشے گوشے اور گھر گھر تک پہنچایا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان میں طوفانی دورے کیئے۔

شہروں اور دیہاتوں میں عظیم الشان جلسے منعقد کرائے۔

کراچی سے پشاور و بنوں تک اور لاہور سے ڈھاکہ، سلہٹ و چاٹگام تک جمعیۃ کے قائد و رہنما پہنچے۔

جلوس چیمبرلین روڈ، چوک گوالمنڈی، لنسیٹ روڈ، چوک نکلسن۔ میکلوڈ روڈ، شاہراہ قائد اعظم۔ نیلہ گنبد، میو ہسپتال، بانسانوالہ بازار۔ شاہ عالم مارکیٹ۔ رنگ محل دفتر جمعیۃ علماء اسلام، بانی والا تالاب تک دو رویہ صف بستہ کھڑے ہوئے لاکھوں زائرین کے درمیان سے گذرتا ہوا اور اپنے ساتھ انسانوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لیتا ہوا شاہی مسجد تک پہنچا۔ جہاں قائدین جلوس نے شاہی مسجد اور اس کے ارد گرد کے میدانوں میں نماز عصر ادا کی۔

رات عشاء کے بعد آئین شریعت کانفرنس کا افتتاحی اجلاس ہوا۔ باہر سے آنے والے ہزاروں شرکاء کانفرنس کے علاوہ اہل لاہور نے بھی ہزارہا کی تعداد میں شرکت کی۔

مجلس استقبالیہ کی طرف سے امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان، حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ اور اس کے بعد مولانا مفتی محمود صاحب نے کانفرنس کے سامنے خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا

اجلاس کی صدارت امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے فرمائی۔

آپ کے بعد مختلف مقررروں نے تقریریں کیں اس کی تفصیل اور بعد کے اجلاسوں کی تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

ذیل میں کانفرنس میں پڑھے جانے والے خطبۂ استقبالیہ اور خطبۂ صدارت دیئے جا رہے ہیں۔

خطبۂ استقبالیہ

جسے آئین شریعت کانفرنس میں حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے پڑھا

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

مہمانانِ محترم!

میرے اور میرے رفقاء کے لئے یہ امر باعث فخر و مسرت ہے کہ ہم ملک کے گوشہ گوشہ سے آنے والے آپ معزز مہمانوں کا استقبال کر رہے ہیں۔

اس تپتے ہوئے گرم موسم میں دور دراز سے آپکا یہاں آنا اسلام اور ملت کے مسائل کے ساتھ آپ کی گہری دلچسپی و وابستگی کا بین ثبوت ہے اور اس بات کی شہادت ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے جس کلمۂ حق کو

اور نہ صرف مخالفین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو رفع کیا بلکہ ہمارے جلسوں میں ہر جگہ لاکھوں عوام کی والہانہ شرکت و جوش و خروش نے یہ ثابت کر دیا کہ :-

۱، پاکستان کے مسلمان عوام کی بھاری اکثریت جمعیتہ علماء اسلام کے منشور و پروگرام سے مکمل اتفاق رکھتی ہے۔

۲، اور اسے جمعیتہ پر پورا پورا اعتماد ہے۔

بس جہاں تک پاکستان کے مسلمانوں کی رائے عامہ کا تعلق ہے، میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کے حق میں ہے۔ لیکن

اس رائے عامہ کی موافقت کو انتخابات کے موقعہ پر مفاد پرست عناصر کے ہتھکنڈوں اور رکاوٹوں سے محفوظ رکھ کر، بیلٹ بکسوں تک پہنچانا ایک ایسی مہم ہے، جس کے لیے مسلسل کام اور ہر ممکن وسائل کی فراہمی کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

آنے والا الیکشن

اگر حکومت جماعتی بنیاد پر آزادانہ الیکشن کا اہتمام کر دیتی تو جمعیتہ کی صدفی صد کامیابی یقینی تھی۔

لیکن فردی و شخصی حلقوں کے ذریعے انتخابات کا طریق مخصوص اثرات و دھاندلیوں سے مبرا نہیں رہ سکتا۔ تاہم جمعیتہ کے کارکنان کے خلوص و انتھک محنتوں سے ہمیں توقع ہے کہ اگر اس طریق کے مطابق بھی الیکشن صاف ستھرے، آزادانہ ماحول میں، دباؤ اور خوف کے ہتھکنڈوں سے پاک اور حکومت کی مکمل غیر جانبداری میں ہوئے، تو پاکستان کے مسلمان عوام کی اکثریت جمعیتہ کے مقاصد کے لیے اپنا ووٹ یقیناً استعمال کرے گی۔

موجودہ انتخابات، پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام اور پاکستان کے مسلمان عوام کے ہاتھوں میں اقتدار کی منتقلی کا آخری موقعہ ہیں۔

اور ان دونوں باتوں کی صحیح اور مکمل تکمیل صرف جمعیتہ علماء اسلام کے منشور و پروگرام کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ یہ حقیقت پاکستان کے مسلمان عوام سمجھ گئے ہیں۔ کم از کم اس معاملہ میں اب انھیں دھوکہ نہیں دیا جا سکتا

خاتمہ کلام!

لیکن جمعیت علمائے اسلام کی جدوجہد، کامیابی و ناکامیابی کے اندیشوں سے بلند صرف اللہ کی رضاء کے لیئے ہے۔

"اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ"

ہمارا مقصد حیات ہے۔ اور ہم حسب سابق ہر حال میں اللہ کے آخری نبی کی آخری شریعت کو بلند و بالا کرنے کی کوشش جاری رکھیں گے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی حمایت و نصرت اور اس کی رضا کافی ہے۔

حضرات!

اِن ابتدائی معروضات کے بعد

سب سے پہلے آپ کے سامنے مرکزی دفتر جمعیتہ علماءِ اسلام کے حسابات پیش ہیں

مرکزی دفتر نے ملتان میں یکم ستمبر ۱۹۶۸ء مطابق ۷ر جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ سے باقاعدہ کام شروع کیا تھا۔

۳۰ر ربیع الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۶ر جون ۱۹۷۰ء تک بائیس ۲۲ ماہ کی مدت بنتی ہے ——

اس عرصہ کا حساب آمد و خرچ ملاحظہ فرمائیں۔

اپنا نصب العین بنایا ہے وہ آپ کو ہر چیز سے عزیز ہے

یہ ملک جو اسلام کے نام سے برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی صد سالہ جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کے ساتھ وجود میں آیا۔ آج اسلام اور مسلمان عوام کے ہی معاملہ میں ایک نہایت سنگین صورت حال سے گذر رہا ہے جو لمحہ بہ لمحہ نازک تر ہوتی جا رہی ہے۔ گذشتہ ۲۲ سال میں یہاں جو کچھ ہوتا رہا۔ وہ اسلام اور مسلمان عوام کے ساتھ مسلسل دھوکہ، دور فریب کا عمل تھا اور ان کی سینکڑوں سال کی آرزوؤں اور تمناؤں کے خون ناحق کی داستان ہے۔

برصغیر کے مسلمان عوام جو ہندوؤں اور انگریزوں کے دوطرفہ دباؤ کی وجہ سے سیاسی اور اقتصادی محرومیوں کا شکار بن گئے تھے۔ اس نئے ملک کے وجود میں آنے سے بجا طور پر یہ امید قائم کرتے تھے کہ انہیں ان محرومیوں سے نجات مل جائے گی اور وہ اسلام کے سایہ میں مکمل و مساوی سیاسی و اقتصادی حقوق سے بہرہ ور ہو جائینگے۔ خالص اسلامی نظام کا نفاذ انہیں عہد حاضر کی لادینیت سے محفوظ کر دے گا۔ غریب عوام کی سیاسی بالادستی ان کے ملی وجود کو مضبوط و مستحکم بنادیگی اور اقتصادی وسائل کی صحیح ترتیب سے ملت کا ایک ایک فرد خوشحال بن جائے گا۔ اس طرح ایک بار پھر عہد رفتہ واپس آ جائے گا۔ جسے دنیا خلافت راشدہ کا دور کہتی ہے اور پاکستان عہد حاضر میں اس دور کا مثالی نمائندہ بن کر عالم اسلام اور تمام دکھی انسانیت کے لئے ایک نمونہ بن جائے گا۔

لیکن افسوس ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں کی یہ امید، یہ آرزو، یہ تمنا نہ صرف پامال کر دی گئی بلکہ گذشتہ ۲۲ سال میں پاکستان کے مسلمان عوام کو ابھرنے تک سے روکے رکھا گیا۔

مجھے ۲۲ سال کے گذرے ہوئے واقعات دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ اس دوران یہاں کیا کچھ ہوتا۔ اور حکمران ٹولیوں کے ہاتھوں پاکستان کے مسلمانوں نے کیسے کیسے زخم کھائے۔

اسلامی نظام سے انہیں محروم رکھا گیا۔ اسلام کے نام سے ان پر غیر اسلامی قوانین نافذ کئے گئے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ سے روگردانی کی گئی۔ پاکستان کی خارجی سیاست کو امریکی سامراج کے ساتھ نتھی کر دیا گیا۔ ملک میں امریکی بے حیا ثقافت کو پھیلایا گیا۔ نئی نسل کو اسلام کی تعلیم سے محروم رکھا گیا۔ کروڑوں کسانوں اور مزدوروں کو بدحالی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاتا رہا۔ چند

خاندانوں کی اقتصادی و معاشی اجارہ داری قائم کردی گئی - ابتدائی سیاسی و جمہوری حقوق تک سے ملک کے عوام کو محروم کر دیا گیا - نوکرشاہی و افسر شاہی کی گرفت سخت تر کردی گئی اور عام آدمی کے لئے انصاف کا حصول محال تر ہو گیا - حتیٰ کہ یہاں اسلام کو مسخ کر کے اس کے جدید ایڈیشن اور ازم تیار کئے جانے لگے۔

چنانچہ اسلام سے روگردانی اور غریب عوام کے ظالمانہ استحصال کے رویہ نے یہاں اشتراکیت کا ردعمل بھی پیدا کر دیا - اس پورے عرصہ میں جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ تنہا جماعت تھی - جو مسلسل یہ پکار بلند کرتی رہی - کہ پاکستان کے غریب مسلمانوں کو سیاسی اقتدار اور اقتصادی خوشحالی سے محروم نہ کرو، اور کسی تغیر و تبادل اور خود ساختہ تاویل کے بغیر خالص اسلام اور خلافت راشدہ کے دور کا نظام نافذ کردو - ورنہ یہاں لادینیت و اشتراکیت کے خطرات بڑھ جائینگے۔

لیکن جمعیۃ علماء اسلام کی اس پکار پر کان نہیں دھرے گئے - تا آنکہ یہ خطرات نمودار ہو کر سامنے آ گئے۔

جب یہ خطرات نمودار ہو گئے اور جاریہ سرمایہ داری و سامراجی مفادات اس کی زد میں آ گئے تو چاہیئے تو یہ تھا کہ اب بھی جمعیۃ علماء اسلام کی آواز پر کان دھرے جاتے اور سرمایہ داری و سامراج کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کر کے یہاں صحیح اسلامی قانون و نظام نافذ کر دیا جاتا چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام نے ان خطرات کے نمودار ہوتے ہی اس طرف بھی توجہ دلائی - لیکن افسوس کہ اس موقع پر بھی سامراج دوست و سرمایہ داریت کے حامی عناصر نے اصلاح احوال کے بجائے اسلام کے نام کی آڑ لیکر ان مفادات کے تحفظ کی دوڑ دھوپ شروع کر دی - اور پاکستان کے مسلمان عوام کے درمیان تصادم کے راستے ہموار کرنے لگے۔

حضرات !

آج قوم تصادم کے اس بحران کے پیچ در پیچ لا کر کھڑی کر دی گئی ہے - اور صورت حال یہ بنا دی گئی ہے کہ یا تو اسلام کے نام سے سرمایہ داری و سامراجیت کے عناصر کو بدستور اس ملک پر مسلط رہنے دو - یا پھر سوشلزم اور اسلام کے نام سے نام نہاد کفر و ایمان کی لڑائی میں پوری قوم مبتلا ہو کر اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے بحرانوں کا شکار بنائے رکھے۔

سامراجیت و سرمایہ داریت کے حامی عناصر صرف یہ کھیل کھیلنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف ابھرا"،

(الف)

حسابات :-

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)

از ۷ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۸۸ھ (یکم ستمبر سنہ ۱۹۶۸ء) تا ۳۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۰ھ، (۶ رجون سنہ ۱۹۷۰ء)

بائیس ۲۲ ماہ

کُل آمد ـــــ روپے ۱۰۵۳۲۶ ، پیسے ۶۱ (ایک لاکھ پانچہزار تین سو چھبیس روپے اکسٹھ پیسے

کُل خرچ ـــــ ۹۸۷۱۷ ، ۲۶ (اٹھانوے ہزار سات سو سترہ روپے چھبیس پیسے

بقایا ـــــ ۶۶۰۹ ، ۳۵ (چھ ہزار چھ سو نو روپے پینتیس پیسے

(ب)

گوشوارہ آمدن بحساب مدات :-

نمبر شمار	تفصیل مدات	پیسے	روپے
۱	اعانت	۹۹	۱۶۶۸۹
۲	زکوٰۃ	۳۶	۱۷۳۸۹
۳	چرم قربانی	۰۹	۹۵۷۴
۴	فروخت کتب	۷۷	۶۶۸۶

٥	فروخت منشور		٢٩	١٧٨٠:
٦	امداد سیلاب زدگان		٦١	١٨٠٨٣
٧	انتخابی فنڈ		٥٣	١٦٧٩٢
٨	تربیت رضاکاران فنڈ		..	٢٢٩
٩	وصولی ڈاک خرچ		..	٣٦
١٠	وصولی قرض		..	١٨٧
١١	متفرق		٠٥	۴١٧٦
١٢	فیس رکنیت		٧٠	٧۴
١٣	تحفظ اسلام فنڈ		..	٣٦١٩
١۴	جمع امانت		٩٢	۴٨
	کل میزان		٣١	١٠٥٣٦٧

(ج)

گوشوارہ اخراجات بحساب مدّات

نمبر شمار	مدّات	پیسے	روپے	کیفیت
١	اسٹیشنری	١٥	٣٣٨	
٢	طباعت کتب	..	١٧٨۴٦	(رسید بکیں، رکنیت فارم، تحفظ اسلام فنڈ، اور مختلف لٹریچر۔)
٣	طباعت منشور	٣١	١۴٦٠٥	
۴	خرچ فروخت کتب منشور	٠٢	٦٥٩	
٥	نشر و اشاعت	٥٦	٣٢٠٢	(جلسے، میٹنگیں، پمفلٹ، اشتہارات، پریس کانفرنسیں وغیرہ)
٦	کرایہ جات	٩۴	٧٠۴۴	(دورے آمد و رفت کرایہ مندوبین مشرقی پاکستان وغیرہ)
٧	خرید سامان	٢٢	١٩٠٩	(الماریاں، بڑے بکس، دریاں، بستر ے، چارپائیاں وغیرہ)
٨	ڈاک خرچ	١٧	٥٦٠	
٩	کرایہ دفتر	..	٢٥٠٥	
١٠	خرید اخبارات و کتب	۴٠	١٣٥١	
١١	مہمان داری	٨١	١٥٢٣	
١٢	امدادیں	..	٣٠٩٠	(ترجمان اسلام، صوبائی دفتر، ماتحت جمعیتیں وغیرہ!)
١٣	امداد سیلاب زدگان	٦١	١٨٠٨٣	
١۴	بل بجلی و پانی	٩۴	٣٩٥	
١٥	مشاہرات عملہ دفتر	۴٠	١١٩٠٣	
١٦	قرض	..	٥١٨٧	(جمعیتہ ہائے ماتحت)

اور عوام دوستی کے مرقعت و مسلک کو جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعہ اشتراکیت کا نام دے کر امن و اعتدال کی اس واحد راہ کو بھی روندنا چاہتے ہیں۔

پس ملک کے یہ حالات ہیں جن کے پیش منظر میں آپ کا یہ قافلۂ حق یہاں جمع ہوا ہے۔ آپ نے مئی ١٩٦٨ء میں اسی لاہور میں جمع ہو کر دس سال کے سیاسی جمود، آمریت اور بد دینی کے خلاف محاذ قائم کیا تھا۔ . . . . ١٩٦٨ء کی کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کانفرنس نے آمریت و لادینیت کو جھنجھوڑا تھا اور ایک عظیم الشان جلوس سے عوام کو بیدار کرنے کی ابتداء کر دی تھی۔ چنانچہ اس ملک کے دونوں حصوں میں عوام بیدار ہو گئے اور ایک سال بھی نہیں گذرنے پایا تھا، کہ آمریت کا دس سالہ طلسم پاش پاش ہو گیا اور مسلمان عوام ملک کے گوشہ گوشہ میں اٹھ کھڑے ہوئے

اب پھر بجا طور پر آپ کے اس عظیم اجتماع سے جو پہلے کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔ پاکستان کے مسلمان توقع کر رہے ہیں کہ ماضی کی طرح اب بھی آپ ہی کا دیا ہوا جوش و ولولہ موجودہ حالات کے بدلنے کا ذریعہ بنے گا اور قوم سرمایہ داری و سامراجیت کے نئے حربوں سے نجات حاصل کر کے اشتراکیت کے خطرے سے بھی محفوظ ہو جائے گی اور خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا اسلامی نظام بھی اس سرزمین پر قائم و نافذ ہو جائے گا۔

حضرات!

ان معروضات کے ساتھ ہی میں اپنی گذارشات ختم کرنا چاہتا ہوں۔ اور آخر میں ایک بار پھر آپ تمام مہمانوں کا دلی خیر مقدم کرتے ہوئے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے دین و ملت کے مسائل کا احساس کر کے اس گرم موسم میں یہاں زحمت تشریف آوری گوارا کی۔

امید ہے کہ ہماری طرف سے مہمان داری میں کوئی کوتاہی محسوس ہو تو اسے ہماری مجبوری پر محمول کرتے ہوئے درگذر فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بلند مقاصد میں کامیاب فرمائیں۔ آمین!

اسلام زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔ آئین شریعت زندہ باد۔ ختم نبوت زندہ باد۔ ٢٢ اسلامی نکات زندہ باد۔ پاکستان کے غریب مسلمان عوام زندہ باد۔ جمعیتہ علماء اسلام زندہ باد۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

(عبید اللہ انور صدر مجلس استقبالیہ آئین شریعت کانفرنس لاہور منعقدہ ٢٦-٢٧-٢٨ جون ١٩٧٠ء)

۱۷	ٹریننگ رضا کاراں	۰۰	۱۳۰
۱۸	اُجرت مزدوری مرمت صفائی وغیرہ	۰۶	۳۲۸
۱۹	خرچ کار	۹۲	۹۵۹
۲۰	خرید جیپ	۷۵	۷۱۳۳
	کل میزان	۹۰	۹۸۷۵۰

(د)

اسٹاک منشور و کتب و رسیدات وغیرہ

۳۰ ربیع الاول ۱۳۹۰ تک موجود

۱۔	"منشور" اعلیٰ کاغذ	۲۸۰۳
۲۔	"منشور" ادنیٰ کاغذ	۸۳۵
۳۔	"منشور" پاکٹ سائز	۲۱۸۲
۴۔	"منشور" چارٹ سائز	۸۱۶
۵۔	تعارف جمعیت	۲۳۶
۶۔	علمائے حق	۹۴۳
۷۔	رسیدات تحفظ اسلام فنڈ	۱۲۰۶
۸۔	رسید بک چندہ وصولی	۲۰۶
۹۔	کاپیاں فارم ہائے رکنیت	۷۲۰

۱۰۔ ۱۵ رجون ۱۹۷۰ء تک منشور و دیگر لٹریچر کی مختلف شاخوں سے قابل وصول رقم = ۸۷ ء ۳ ۴۸۶ ۶

اس کے بعد اب ہم ایجنڈے میں مذکور دوسرے امور پر اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں۔

(حضرت مولانا مفتی) محمود (صاحب مدظلہٗ)

ناظمِ عمومی

کُل پاکستان جمعیۃ علماءِ اسلام

مرکزی دفتر

بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر

ڈاکٹر سوئیکارنو کا نام ہمیشہ روشن رہے گا

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود صاحب نے ڈاکٹر سوئیکارنو سابق صدر انڈونیشیا کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

آپ نے اخبارات کے نام جاری کردہ ایک بیان میں فرمایا کہ مرحوم سوئیکارنو عہد حاضر کی تاریخ حریت کے عظیم ترین مجاہدوں میں سے تھے۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ اپنے ملک کو ولندیزی سامراج سے آزاد کرایا بلکہ ایشیا افریقہ کے محکوم ملکوں کی جدوجہد آزادی میں زبردست معاونت کی مسلمان ملکوں کی جدوجہد آزادی کی تاریخ میں بھی آپ کا نام ہمیشہ روشن رہے گا۔

آزادی کے بعد مرحوم سوئیکارنو نے امریکی سامراج کا اثر قبول کرنے سے سختی سے انکار کردیا تھا، اور جنوب مشرقی ایشیا پر برطانوی امریکی سامراج کے اثرات کا کلیتہً خاتمہ کردینا چاہتے تھے۔ مشہور بنڈونگ کانفرنس کے آپ بانی تھے جس میں مشرق کی آزاد قوموں کے مشترکہ محاذ کی بنیاد ڈالی گئی۔ افرایشیائی اتحاد کے بھی آپ زبردست داعی تھے مغربی سامراج کے دباؤ کا آپ زبردست مقابلہ کرتے رہے ۱۹۶۵ء میں پاکستان کی حمایت کی تھی آپ ہمیشہ مسلمان ملکوں کی آزادی اور اتحاد کیلئے کوشاں رہے۔ افسوس ہے کہ تین سال قبل آپ سامراج اور سی آئی اے کی سازش کا شکار ہوئے اور معزول کردیئے گئے بہر حال ایک مرد مجاہد اور عظیم ترین ہیرو کی زندگی بسر کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔

معذرت

آئین شریعت کانفرنس کی زبردست مصروفیات کی وجہ سے ترجمان اسلام کا یہ شمارہ کم صفحات پر شائع ہو رہا ہے جس کے لئے ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ شماروں میں تلافی کردی جائے گی ——— (ادارہ)

خطبۂ صدارت

جسے آئین شریعت کانفرنس منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جون ۱۹۷۰ء بمقام باغ بیرون دہلی دروازہ لاہور کے پہلے عظیم الشان اجتماع میں پڑھا گیا۔

عزیزان گرامی و بزرگان ملت!

الحمدللہ تعالیٰ کہ آج ہم ایک عظیم و مقدس ترین مقصد، آئین شریعت کے نفاذ کی جدوجہد کیلئے یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اور اپنے معبود حقیقی کا شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے ہم ضعیفوں کو یہ توفیق ارزانی فرمائی کہ اس کے دین حق کے قیام کے لئے اور اس کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کے لئے اپنی حقیر و ناچیز مساعی وقف کر دیں۔

دوستو اور عزیزو! آپ سب جانتے ہیں کہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اسی عزیز مقصد کے حصول کے لئے اول دن سے سرگرم کار ہے اور برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں پہلے روز سے علماء حق کا مقصود و نصب العین یہی رہا ہے۔

ہم اور ہماری جمعیۃ ان علماء حق کی متابعت کو اپنی خوش نصیبی سمجھتی ہے، اور ان کے عزیز ترین مشن کو پاکستان میں جاری رکھے ہوئے ہے۔ آج پاکستان کے لئے اہم ترین مسئلہ، ایک آئین و دستور کی تیاری کا مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ پاکستان کے قیام کے دن سے ہی محتاج اور زیر بحث چلا آرہا ہے۔ ایک طرف قیام پاکستان کے ان محرکات و عوامل کا تقاضا ہے۔ جن کے زیر اثر برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی تاریخ کی سب سے بڑی قربانی دے کر پاکستان کے نام سے یہ خطۂ زمین حاصل کیا کہ یہاں وہی آئین و دستور بنے جو ان محرکات و عوامل کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو۔ یہ عوامل و محرکات صرف اسلامی جذبات اور اسلامی عزائم کی پیداوار تھے۔ اور اس خطۂ اراضی پر بسنے والے مسلمانوں کی اس تمنا کے حامل تھے۔ کہ وہ اللہ کے دین اور اس کی شریعت کے نظام کے سایہ میں آزادانہ زندگی بسر کریں۔

دوسری طرف وہ عناصر تھے۔ جن کی پیدائش اور پرورش خالص انگریزی ماحول میں ہوئی۔ اور انگریزوں کی بخشی ہوئی سیاسی و اقتصادی مراعات سے قوم مسلم پر مسلط ہو گئے تھے۔

ان عناصر کا تقاضا تھا کہ اس خطۂ زمین پر جو بھی سیاسی تغیرات برپا ہوں ہر حال میں ان کی حاصل کردہ مراعات و مفادات اور انگریزوں کی عطا کہ وہ ان کی حیثیت محفوظ رہے اور پاکستان ان کی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنے۔

اس طرح آئین سازی کا مسئلہ ایک طویل کشمکش اور رد و کد کی نذر ہو کر گرد میں چلا گیا۔ مفاد پرست عناصر آئین کا ایک خاکہ تیار کرتے اور اسلام کی خواہاں قوم اسے اسلام کے مطابق نہ پاکر رد کر دیتی۔ اور حکومت وقت کے منتشر و انارکیہ کا شکار رہتی رہی۔ انجام کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ملک کے ایک سربراہ ملک غلام محمد نے وہ بساط ہی لپیٹ کر رکھ دی۔ جس کی ذمہ داری میں آئین تیار ہو سکتا تھا (دستوریہ بھی توڑ ڈالی)

اس کے بعد اپنے طور پر ایک دستوریہ بنائی اور اس کے ذریعے ایک من مانا دستور ۱۹۵۶ء میں سکندر مرزا صاحب کی سربراہی میں تیار کر کے نافذ کیا گیا اور اس پر اسلام کا نمائشی خول چڑھانے کی کوشش کی گئی۔

لیکن قوم اسے بھی اسلامی دستور تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئی اور اس میں قرآن و سنت کے مطابق بنیادی تبدیلیاں کرنے پر زور دینے لگی۔

مفاد پرست اور غالب عناصر کو جو گذشتہ دس سال کے خلاء میں دور دور تک اپنے سیاسی و اقتصادی مفادات وسیع کر چکے تھے اور سول انتظامیہ کو سیاست میں دخیل بنا چکے تھے۔ دستور میں اسلام کے مطابق تبدیلیاں لانے کا مطالبہ گوارا نہ ہوا اور بالآخر فوج کے سربراہ ایوب خاں کے ساتھ ملی بھگت کر کے آئین و دستور کی ساری بساط الٹ ڈالی۔

چونکہ اس وقت تک پاکستان کے معاملات میں امریکی سامراج کو بھی بہت کچھ دخل حاصل ہو چکا تھا۔ اور خالص اسلامی تبدیلیوں سے اس کے مفادات بھی زد میں آجاتے تھے۔ اس لئے دستور و آئین معطل کرنے کے کارنامہ میں اس کے حاشیہ بردار بھی شامل ہو گئے۔ ایوب خاں نے اپنے عہد حکمرانی و آمریت میں قوم کے ساتھ جو کچھ کیا۔ وہ ابھی تک ذہنوں میں تازہ ہے۔ لیکن دستور سازی کے تقدس کو جس طرح اس دور میں پامال کیا گیا۔ وہ آئین و دستور کی تاریخ کا ایسا المیہ ہے جسے بھلایا نہیں جا سکے گا۔ حتیٰ کہ اس دور میں عائلی قوانین وغیرہ اسلام کے صریح مخالف قوانین بالجبر نافذ کر دیئے گئے۔

اور یہ کوشش کی گئی کہ ایوب خاں کے آمرانہ دستور اور ان قوانین کو اسلامی ہی تسلیم کیا جائے۔

قوم نے باوجود سیاسی جبر و تشدد کے پوری قوت کے ساتھ ایوب خاں کی کوششوں کو رد کر دیا اور جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندوں نے اس سلسلہ میں اسمبلیوں کے اندر اور باہر جو کردار ادا کیا۔ اس کا اعتراف کرنے پر مغربی دنیا بھی مجبور ہو گئی۔

ایوب خاں کے آخری دور میں جب یہ امکانات پیدا ہوئے، کہ عوامی سطح کی تبدیلیوں کو تسلیم کرایا جائے تو اس موقعہ پر ان تبدیلیوں کو اسلامی تقاضوں کے مطابق موڑنے کا عوامی مطالبہ ابھرا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے گول میز کانفرنس میں مسلمان کی تعریف اور ۲۲ اسلامی نکات کو تبدیلیوں کی اساس بنانے پر زور دیا۔ مگر افسوس ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے رفقاء نے اس کی تائید نہ کی۔ اور اس طرح باقی تین اتفاقی امور کی طرح آئین اسلامی کا مسئلہ اتفاقی بن کر کامیاب نہ ہو سکا۔ اور یہ سنہری موقع بھی ہاتھ سے جاتا رہا

اب پھر ایک بار دستور ساز اسمبلی کی صورت میں آئین سازی کا مرحلہ آ رہا ہے اور قوم کی سوجھ بوجھ کے لئے امتحان کا ایک اور موقعہ مل رہا ہے۔ آنے والے انتخابات اس بارے میں فیصلہ کن کردار ادا کریں گے۔ اگر اس موقعہ پر قوم ایسے نمائندے اسمبلیوں میں بھیجنے میں کامیاب ہوگئی جو دین کو پوری طرح جاننے والے اور دین کو غالب لانے کے خواہاں ہو۔ تو دستور سازی، اسلام کے مطابق ہوسکتی ہے ورنہ معاملہ پھر کھٹائی میں پڑجائے گا۔

اور بات صرف اتنے پر ہی ختم نہیں ہوجاتی بلکہ گذشتہ ۲۲ سال کے سیاسی تجربات نے یہ بات واضح کردی ہے کہ عوام کے سیاسی اور اقتصادی حقوق کی تکمیل و تحفظ اس وقت تک ممکن ہی نہیں۔ جب تک کہ آئین ساز اسمبلیوں اور اقتدار کے اندر عوام کے وہ نمائندے نہ پہنچیں جو ان کی حقیقی نمایندگی کرنے والے اور دین کے پابند ہوں پاکستان میں اندرونی و بیرونی عناصر نے جو گہرے مفادات قائم کر رکھے ہیں، اور انگریزوں کے وقت سے جو نظام چلا آ رہا ہے۔ ان سب کو ختم کرکے جب تک ان کی جگہ اسلامی اور عوامی تقاضوں کے مطابق نظام قائم نہیں کر دیا جاتا۔ اس وقت تک مفاد پرستوں کی یلغار سے پاکستان کو محفوظ نہیں کیا جاسکتا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے جو پروگرام ہے۔ اس کا مقصد یہ ہی ہے کہ قانون ساز اداروں میں اور اقتدار پر عوام کے حقیقی نمائندے پہنچیں۔ دستور خالص اسلامی بنایا جائے۔ اور سیاسی جبر، اقتصادی رشوتیں اور سرمایہ پرستانہ مراعات اور بیرونی اثرات کا تمام نظام یکسر ختم کردیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے گزشتہ ایک سال میں ملک کے ہر حصہ میں بے شمار جلسۂ ہائے عام منعقد کئے۔ ان جلسوں میں عوام کی زبردست تعداد نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقصد آئین شریعت کے نفاذ کی مکمل حمایت کی اور جمعیۃ کے منشور کو جامۂ تکمیل تک پہنچانے کا عزم کیا۔

آج لاہور میں آپ پورے ملک کے نمائندوں کی حیثیت سے اس عظیم الشان کانفرنس میں شریک ہوئے ہیں۔ اور مسلمانانِ پاکستان کے اس مطالبہ کو دہرا رہے ہیں کہ پاکستان میں شریعت کا آئین ہی نافذ ہوسکتا ہے۔ اس آئین کے سوا ہمیں کوئی آئین قبول نہیں ہے۔

یہ آئینِ شریعت کانفرنس یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ قوم صرف . . . اور صرف اسلام چاہتی ہے —— لیکن اسلام کے نام پر مفاد پرستوں اور بیرونی سامراجیوں کو ہرگز تحفظ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

ملک میں غریبوں، کسانوں، مزدوروں، طالب علموں اور متوسط درجہ کے عوام کے حقوق کے لئے جو جدوجہد جاری ہے اور خلاف شرع سرمایہ داری، جاگیرداری کے بتوں کو پاش پاش کرنے کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ان کو اسلام کے خلاف ٹھہرانے کی سازش ہرگز کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔ جو سامراجی ایجنٹ اور مل مالکوں کے خریدے ہوئے لوگ کر رہے ہیں۔

سوشلزم اور کمیونزم کو قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ہی نہیں۔ یہاں کا ادنیٰ مسلمان بھی اسلام کو کامل دین سمجھتا اور اس کے خلاف کسی اور نظریہ کو صحیح قرار دینے کا تصور بھی نہیں کرسکتا اور نہ ہی پاکستان میں چینی یا روسی سوشلزم کے نفاذ کی گنجائش ہے۔

لیکن سوشلزم اور کمیونزم کی مخالفت کی آڑ میں سامراجیت اور سرمایہ داریت کا تحفظ ہرگز نہیں کرنے دیا جائے گا۔ جو لوگ سوشلزم کی مخالفت کا نعرہ محض سرمایہ داروں اور بیرونی سامراج کو خوش کرکے اپنی اقتصادیات درست کرنے کی کوششوں میں لگا رہے ہیں۔ وہ بالآخر خائب و خاسر ہوں گے۔

آج ہمیں اپنے ملک کے تحفظ، استحکام اور سالمیت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ گزشتہ دور کے تمام غیر ملکی اثرات کو مٹا دیا جائے اور اسلام کی اساس پر ایک نئے معاشرہ کی بنیاد رکھی جائے۔ جو اشتراکیت کے مہلک جراثیم اور مغربی سرمایہ دارانہ نظام حکومت کے اثرات سے پاک ہو۔

ہمارے ملک کو بھارت کے ہندوؤں سے جو خطرات لاحق ہیں۔ وہ پوشیدہ نہیں ہیں کشمیر کی آزادی کا مسئلہ ہماری موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ بھارت میں رہ جانے والے ۶ کروڑ مسلمانوں کی بے بسی اور مظلومیت ہمارے لئے ہر وقت کا چیلنج بنی ہوئی ہے۔ عرب سرزمین پر اسرائیل کا ناسور پورے عالم اسلام اور ایشیا کے لئے ایک مستقل عذاب ہے۔ امریکی سامراج نے اپنی اقتصادی اور فوجی گرفت مسلمان ملکوں کے چاروں طرف قائم کر رکھی ہے۔ اس صورت حال کی وجہ سے نئی نسل کا ذہنی سکون متزلزل ہوچکا ہے۔ سامراج کے خلاف شدتِ جذبات نے انہیں اشتراکیت کی طرف دیکھنے پر مجبور کردیا ہے۔ حالانکہ ان تمام باتوں کا علاج اسلام اور صرف اسلام ہے۔ اسلام دشمن سامراجی طاقتیں اب اس سازش میں مصروف ہیں کہ مسلمان عوام کے موجودہ اضطراب کو خانہ جنگی میں تبدیل کردیں۔ چنانچہ سیاسی محاذ پر کفر کے فتووں کی بارش برسائی جا رہی ہے۔ اور مسلمان قوم کو دو متحارب گروہوں میں تقسیم کرکے باہم لڑانے کا سامان کیا جا رہا ہے۔

پاکستان میں بھی یہ کھیل کھیلنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ ان حالات میں نہایت تدبر کے ساتھ ایک متوازی راہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے منشور اور پروگرام کے ذریعہ اس راہ کی نشان دہی کردی ہے۔ اور وہ کوشش کر رہی ہے کہ قوم کسی نئی باہمی آویزش کا شکار نہ بن جائے۔ اور کفر و اسلام کے نام سے کسی ہلاکت خیز تصادم میں مبتلا نہ ہوجائے۔ جس سے اس کے دشمنوں کو اس پر غالب آنے اور غالب رہنے کا آسان ذریعہ ہاتھ آسکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ مسلمان عوام جلد سے جلد اسلامی نظام کی برکتوں سے بہرہ ور ہونے لگیں۔

اس کانفرنس کے انعقاد کا بھی یہی مقصود ہے۔

آیئے ہم سب اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ وہ قوم کو اس آزمائش کی گھڑی میں صحیح فیصلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ دشمنوں کی سازشوں اور ناپاک حربوں سے اس کی حفاظت کرے۔ اور سامراجی عزائم کو ناکام بنا دے۔ پاکستان میں خالص اسلام کا نظام نافذ ہو۔ یہاں سے سامراج کی تمام لعنتیں ختم ہوں۔ یہاں کے غریب عوام، کسان، مزدور، طالب علم اور اہل علم، اہل قلم سب ہی بہتر، خوشحال اور باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل بن جائیں۔ اور امیر و غریب کی جنگ اسلامی روشنی کے اندر خود بخود ختم ہوجائے۔ پاکستان کے عالم اسلام کے ساتھ گہرے رشتے استوار ہوجائیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایک بار پھر ایک عظیم و متحد، مستحکم اور غالب قوم بن کر دنیا کی امامت کرسکیں۔

آمین! یا رب العالمین!!

آئینِ شریعت کے قطعی اعلان میں کون سی رکاوٹ ہے؟

صدرِ مملکت سے ایک سوال؟

از حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن

عظیم سانحہ

یہ بڑا ہی سانحہ ہے کہ پاکستان آزادی کی ۲۴ بہاریں دیکھ لینے کے باوجود بھی آئینِ اسلامی کے گلِ خنداں کا نظارہ نہیں دیکھ سکا۔ ؎

بجا ہے پھول کو کوئی چمن بدر کر دے
بہار میں بھی اگر مسکرا نہیں سکتا

قوم کو ایک بڑی مشکل سے بچایا جا سکتا ہے

کہا جاتا ہے کہ صدر مملکت نے جمہور کو اختیارات منتقل کر دینے کے لئے انتخابات کی تاریخ کا اعلان کر کے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ صدر یحییٰ خاں نے جس طرح نازک صورت حالات میں مارشل لاء جیسی ناپسندیدہ چیز ملک کی بہتری سمجھتے ہوئے آناً فاناً اس کو نافذ کر دیا۔ کاش وہ یہ بھی سمجھ لیتے کہ اس ملک کی دائمی بھلائی ابدی خیر اور مستقل حفاظت اسلام اور صرف اسلامی نظام کے نفاذ ہی میں ہے اور اسے بھی کسی کی رائے پر موقوف کئے بغیر ہی نافذ کر دیتے تو قوم ایک بہت بڑی آزمائش سے بچ جاتی۔

چند ایک فاترالعقل اور اسلام دشمن ذہن

کوئی شک نہیں کہ اس ملک میں چند ایک ایسے فاترالعقل اور اسلام دشمن ذہن بھی موجود ہیں جو بڑی ڈھٹائی سے کہہ چکے ہیں کہ

اسلام لیگئے تو صرف جبیبۂ جمہوریت کے ہاتھوں سے

یعنی انہیں اسلام کا نہیں بلکہ معشوقۂ جمہوریت کا بول بالا کرنا ہے۔ لیکن ملک کے کروڑوں مسلمان جو صرف اسلام ہی سے عشق کرتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ایسی ذلیل ذہنیت رکھنے والوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اسلام کی فتح پر یہ بُت خود بخود اوندھے گر جاتے اور کوئی زبان کھلتی بھی تو جمہور کے ہاتھوں وہ خود کا خاموش ہو جاتی۔

دستور کے متعلق دریافت کرنا ہی مسلمانان پاکستان کی توہین ہے۔ سوچا جائے تو پاکستان جیسے ملک میں دستور پر رائے لینا بجائے خود ملت پاکستانیہ کی بہت بڑی توہین ہے۔ جب ملک کے مسلمان بچے بچے نے ۱۸۵۷ء سے کر اسی لئے اس کو آزاد کرانے کی کوشش کی ہو کہ یہاں کا مسلمان باشندہ ایک صحیح مسلمان رہ سکے۔ جس نے ۱۹۴۰ء میں اسی بناء پر علیحدگی کا مطالبہ کر کے لاکھوں قربانیاں دی ہوں کہ ہم مستقل دستور کے مالک ہیں اور اسے ہی اپنانا چاہتے ہیں۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ جنہوں نے ملک کے گوشہ گوشہ میں بلند کیا ہو اور اسی پر انسانوں کے علاوہ جنات و شجر و حجر اور خاکِ پاک کے ذرّہ ذرّہ کو گواہ بنا لیا ہو۔ انہیں سے اب یہ دریافت کرنا کیا ان کی کھلی توہین نہیں ہے کہ تم اسلامی دستور چاہتے ہو یا کوئی اور ازم۔

وضاحتی مثال

ایک شخص ماہ رمضان کا روزہ رکھتا ہے۔ رات بھر قرآن خوانی میں گذرتا ہے۔ سارا دن قال اللہ و قال الرسول کا درس دیتا ہے۔ شدت پیاس سے اس کی جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ مگر رضائے الٰہی کا وہ متوالا روزہ توڑ دینے کے تصور کو بھی جرم خیال کرتا ہے۔ لیکن افطار کا وقت آتا ہے تو بڑے معصومانہ انداز میں اس سے دریافت کرنے لگو۔ حضرت جی شربت سے روزہ افطار کرنے کا ارادہ ہے یا ام الخبائث شراب کی بوتل سے فرمائیے کیا اتنا دریافت کر لینا ہی اس کی مسلمانی کا منہ چڑانے کے لئے کافی نہیں ہے اور کیا وہ یہ سوال سنتے ہی آگ بگولہ نہیں ہو جائے گا کہ ظالم تم نے میری ساری محنت کو منافقت پر محمول کر کے مجھے بڑا ہی رسوا کر دیا۔ اسی طرح ملتِ پاکستانیہ کا اسلام کے لئے ہزاروں قربانیاں دینے کے بعد یہ کہہ دینا کہ

لو بھائی اب تمہارے نمائندے خود ہی فیصلہ کریں کہ وہ اسلامی دستور چاہتے ہیں یا کوئی اور ازم یقیناً پوری ملت کو منافق سمجھ لینا ہے۔

اسلام کا معجزہ

لے دے کر ایک ہی بہانہ تھا کہ پاکستانی مسلمان اسلام تو ضرور چاہتا ہے لیکن خود اسلام کی تعبیر میں شیعہ سنی، دیوبندی، بریلوی، مقلد وغیرہ قسم کے جو جھگڑے ہیں وہی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں سو بحمداللہ اسلام کے معجزانہ شان کا ظہور ہوا۔ ہزاروں اختلافات کے ہوتے ہوئے اور باطل کی بھرپور کوشش کے باوجود کہ مسلمان متحد نہ ہو سکیں ۱۹۵۱ء میں اسلامی مملکت کے ۲۲ بنیادی اصولوں پر تمام متفقہ اسلامی فرقوں نے بنیانِ مرصوص بن کر اتفاق کیا اور الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اٹھارہ انیس سال تک اس پر مکمل اجماع بھی رہا جس کے بعد یہ بہانہ بھی قطعی طور پر ختم ہو گیا کہ ہم کس کا اسلام نافذ کریں۔

کیا جمہور کی رائے نامعلوم ہے

اس حقیقت کے باوجود اگر ایک بار پھر بھی جمہور کی رائے لینا ضروری ہے تو کیا اس مسئلہ پر اتنا بھی اتفاق نہیں جتنا ون یونٹ کے توڑ دینے اور تناسب آبادی سے نمائندگی دینے پر انتخاب سے پہلے پہلے اگر ان مسائل کا فیصلہ کر دیا گیا تو کیا وجہ ہے کہ ملک کی تمام جماعتوں کے بار بار اعلانات کے باوجود کہ ہم اسلام چاہتے ہیں۔ قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون برداشت نہیں کریں گے قرآن و سنت ہی ہمارا منشور ہے۔ ہم اسلام کے لئے جان لڑا دیں گے وغیرہ ذالک کیوں نہ انتخابات سے پہلے ہی آئین شریعت کا قطعی اعلان کیا جاتا ہے۔

کیا جمہور کا فیصلہ اسلام کے خلاف بھی چل سکتا ہے

بفرض محال اگر جمہور اسلام کے خلاف کوئی فیصلہ دے تو کیا اسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی اقدار میں بلاشبہ جمہور کی رائے قابل احترام ہے۔ لیکن اس کی اپنی حد ہے۔ اسلام کے خلاف جمہور کا فیصلہ ایک دمڑی کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ اسلام میں حاکمیت اعلیٰ ذات صرف ذاتِ الٰہی کے لئے مخصوص ہے آخری فیصلہ

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

صرف قرآن وسنت کا ہے۔ ان الحکم الا للہ لہو قطعی ہے اور لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق زبان نبوت کا واضح اور قطعی فیصلہ ہے۔ اس لئے اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ شاید جمہور اور اس کے نمائندے اسلامی دستور کے خلاف فیصلہ دیں تو بھی مسلمان صدر مملکت کا فریضہ ہے کہ وہ ہر قسم کے نتائج سے بے پرواہ ہو کر کلمۃ اللہ کا بول بالا کرے اور قرآن وسنت کے احکام کو آخری فیصلہ کی حیثیت سے نافذ کر دے۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ
یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الٰہ الا اللہ

مطالبہ

اس لئے ہمارا پر زور مطالبہ ہے کہ کسی ٹال مٹول کے بغیر آئین شریعت کے نفاذ کا قطعی اعلان کر کے نظریۂ پاکستان کو بچایا جائے اور کوئی اسمبلی بھی دستور اسلامی کے خلاف دستور بنانے کی مجاز نہ ہو۔

جمعیۃ علماء اسلام کا بھرپور عزم یہی ہے کہ اسلامی دستور جو ۲۲ بنیادی اصولوں پر مبنی ہو، کے خلاف جو دستور بھی بنایا جائے گا۔ ہم اسے قطعاً رد کر دینگے۔

درسِ قرآن

سورۃ الاخلاص

امامِ انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

ابنیت کا رد — لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

(نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا)

اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تجلیات کام کر رہی ہیں۔ اس کی تجلیات یوں تو ہر ایک انسان کے قلب پر پڑتی ہیں "

لیکن جس انسان کے قلب پر ان کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے براہِ راست علوم حاصل کر سکتا ہے۔

اس طرح تحصیلِ علوم کا ایک مکمل نظام موجود ہے۔ ایسے خاص افراد کو انبیاء کہتے ہیں۔

گری ہوئی مذہبی جماعتیں اس نظام کو نہیں سمجھتیں اور خدا کے برگزیدہ بندوں کو خدا کا بیٹا کہنے لگ جاتی ہیں۔ حالانکہ وہ جانتی ہیں کہ خدا کا کوئی بیٹا ہو نہیں سکتا۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہو سکتا ہے۔

وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ

بُت پرستی کا رد

(اور نہ اس کے برابر کا کوئی ہے)

ثنویت کا ایک درجہ تو وہ تھا جس میں خیر و شر کے الگ الگ مرکز مان لیئے گئے تھے۔ اس کا رد پہلی آیت میں ہو چکا۔

اس کا دوسرا درجہ یہ ہے۔ کہ یہ مان لیا جائے کہ کوئی کمزور طاقت ترقی کرتے کرتے اللہ کے برابر ہو گئی ہے۔ قدیم یونانیوں کا یہی عقیدہ تھا۔ اور ہندوؤں میں بھی اکثر اسی قسم کے افکار پائے جاتے ہیں

جس کی وجہ سے ان میں بت پرستی یا دیوتا پرستی رائج ہو گئی ہے اس آیت میں ان کا رد کیا گیا ہے۔

غرض اس مختصر سورت میں:۔

(۱) ثنویت۔
(۲) شفاعتِ مطلق،
(۳) ابنیت، اور
(۴) بت پرستی یا دیوتا پرستی۔

کا پورا پورا رد کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہ حقیقت واضح کر دی گئی ہے کہ وہ اکیلا ہے اس کا شریک و ہمسر نہیں، وہی وجود کا مصدرِ مطلق ہے اور اسی کی تجلیات کائنات میں کام کر رہی ہیں۔

ان میں سے ہر ایک امر پر قرآنِ حکیم کی سورتوں میں مفصل بحثیں آ چکی ہیں۔

سورۃ اخلاص گویا ان تمام بحثوں کا خلاصہ (Blackboard summary) ہے۔

جن اہلِ مکہ کا اس سورۃ پر ایمان بن گیا، وہ اور کچھ سمجھیں یا نہ سمجھیں، وہ قرآن حکیم کے دیئے ہوئے توحید کے سبق کو تو کبھی نہیں بھلا سکے۔ اب ان میں کسی قسم کی بھی مشرکانہ ذہنیت پیدا نہیں ہو سکتی اور اس مشرکانہ ذہنیت کی خاطر جو اقتصادی طاقت پیدا ہوتی۔

وہ وجود نہیں کر سکتی اور یہ اقتصادی طاقت جس سیاسی طاقت کی بحالی کی کوشش کرتی وہ کبھی وجود میں نہیں آ سکتی۔

اس طرح سے قرآنی ذہنیت عرب میں مستحکم طور پر قائم ہو گئی :۔..

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں،

(بخاری و مسلم)

" اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لیئے چھ صفتیں (اور نعمتیں) ہیں۔ پہلی یہ کہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور اسے اس کا جنت کا مقام دکھایا جاتا ہے۔

اور عذابِ قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اور سخت گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔ اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک موتی دنیا کی ساری کائنات سے بہتر ہے۔

اور بہتر ۷۲ موٹی آنکھوں والی حوریں اس کے نکاح میں دی جائیں گی۔ اور ستر رشتہ داروں کے حق میں اس سفارش قبول کی جائے گی

(ترمذی و ابن ماجہ)

" شہید قتل ہونے سے صرف اتنا درد محسوس کرتا ہے جتنا تم میں سے ایک چیونٹی کاٹنے کا درد محسوس کرتا ہے۔

(ترمذی۔ نسائی)

شہادت کے مختلف درجے ہیں

جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا پس وہ شہید ہے۔ اور جو اپنے خون کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

اور جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا تو وہ شہید ہے۔ اور جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا تو وہ شہید ہے :۔

(جمع الفوائد)

اسلامی سوشلزم کی اصطلاح اور محترمہ فاطمہ جناح

سامراج نواز عناصر جن میں بہت سے مدعیین دین حضرات بھی شامل ہیں، کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام پر اور اس کے اکابر و کارکنان پر یہ الزام عائد کرتے رہتے ہیں کہ وہ سوشلزم کے حامی و مؤید ہیں

الحمد اللہ کل پاکستان جمعیۃ العلما اسلام اور اس کے قائدو کارکنان کسی نے بھی آج تک اپنی تقریروں اور تحریروں میں نہ تو سوشلزم کی تائید کی اور نہ اسلامی سوشلزم کی اصطلاح کو درست بتایا۔ لیکن اس موضوع کو کفر و اسلام کی جنگ بنانے سے بھی احتراز کیا۔

اس کے برعکس خود ان مخالفین کا یہ حال ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے اسلامی سوشلزم اور سوشلزم کی حمایت و تائید کی ہے۔

اور بار ہا ان کی تحریروں سے یہ شواہد پیش کر دیئے گئے ہیں کہ ان حضرات نے اسلامی سوشلزم کو اپنے دعووں، نعروں اور منشوروں وغیرہ میں مدتوں شامل کئے رکھا۔ مودودی صاحب نے، چوہدری محمد علی صاحب نے، نصراللہ خان کی سابقہ عوامی لیگ نے، سب ہی نے کسی نہ کسی وقت سوشلزم کو اسلام کے عین مطابق یا اسلامی سوشلزم کو اپنے سیاسی پروگراموں کا جزو قرار دیا تھا۔

اس بات کے تحریری شواہد بھی بار ہا پیش کئے گئے ہیں کہ " اسلامی سوشلزم کی اصطلاح علامہ اقبال اور قائد اعظم نے بھی استعمال کی۔ ذیل میں ایک خط کا عکس شائع کیا جا رہا ہے جو گذشتہ صدارتی الیکشن کے موقع پر محترمہ فاطمہ جناح نے بی، ڈی، ممبران کو بھیجا تھا۔ اس میں واضح طور پر محترمہ نے " اسلامی سوشلزم " کا لفظ اپنے مدعا و مقصود کے طور پر استعمال کیا ہے۔

کیا فرماتے ہیں دانائے رموز سامراج کہ مودودی زدہ علماء کرام اب اپنے فتویٰ کا رخ، محترمہ فاطمہ جناح اور اس وقت کے ان کے حلیف مودودی، نصراللہ، احتشام الحق مفتی شفیع وغیرہ صاحبان کی طرف بھی کریں گے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخابی نشان

قصرِ فاطمہ جناح
کلفٹن۔ کراچی

محترمی۔ السلام علیکم

انتخابی ادارے کا رکن منتخب ہونے پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے میں دلی مسرت محسوس کر رہی ہوں۔ آج ہم سب وقت کی اہم ترین اور زبردست ذمہ داری سے دوچار ہیں اور آپ کی ذمہ داری تو اور بھی عظیم ہے کیونکہ موجودہ صدارتی انتخاب پاکستان کے اور ہمارے مستقبل کے لئے بڑے دور رس نتائج کا حامل ہوگا

ایسے مشکل اور صبر آزما حالات میں جبکہ جمہوریت کی بحالی اور قومی استحکام کی راہ میں زبردست مشکلات پیدا کی جارہی ہیں آپ نے جس جرأت کے ساتھ انتخاب میں حصہ لیا وہ یقیناً قابلِ ستائش ہے

مجھے کامل اعتماد ہے کہ آپ عوام کے نمائندے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی واقف ہیں اور اپنے فرائض کا کلی احساس رکھتے ہیں جس کا واضح ثبوت آپ کا وہ تاریخی کردار ہے جو آپ نے حصولِ پاکستان اور قومی جدوجہد میں اس سے قبل ادا کیا تھا۔ لہٰذا ہماری تمام تر کوشش یہ ہے کہ مقامی حکومت کے اداروں کو جس کے آپ بڑے اہم رکن ہیں زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا جائے اور ان کو سرکاری مداخلت سے محفوظ رکھنے اور آزادانہ کام کرنے کا موقعہ دیا جائے تاکہ جو عوامی نمائندگی کا شرف آپ کو حاصل ہوا ہے اُس کی تمام تر ذمہ داریوں کو آپ پورے وقار اور حسن کردار کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ موجودہ صدارتی انتخاب میں تمام ذاتی مفادات اور ہر قسم کی جانبداری سے بالا تر ہو کر بلاخوف و خطر اپنے قیمتی ووٹ کا استعمال کریں گے تاکہ وطن عزیز اور ہمارے عوام اپنی کھوئی ہوئی آزادی اور جمہوری حقوق دوبارہ حاصل کر سکیں اور ہماری آئندہ نسلیں اپنی زندگی اسلامی سوشلزم اور اُن اصول اور نظریات کے مطابق گذار سکیں جن کی بنیاد پر ہماری عظیم مملکتِ پاکستان وجود میں آئی ہے۔

مجھے توقع ہے کہ آپ اس بات کو فراموش نہیں کریں گے کہ آپ کا ووٹ عوام کی سونپی ہوئی ایک مقدس امانت ہے اور عوام نے اس سلسلے میں اپنا دوٹوک فیصلہ واضح الفاظ میں دے دیا ہے لہٰذا بس آپ سے اپیل کرتی ہوں کہ آپ ہمت اور جرأت کے ساتھ اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے قوم کی تعمیر نو میں حصہ لیں۔

۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء

آپ کی مخلص

فاطمہ جناح

ترجمانِ اسلام
لاہور
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
سچی بات
پاکستان کے عوام، انگریزوں کے دور کا قانون و نظام قائم رکھنا نہیں چاہتے، وہ انگریزی دور کی جاگیرداری، امریکی دور کی سرمایہ داری سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
پاکستان کے مسلمانوں کو نہ تو مغربی جمہوریت چاہیئے نہ اشتراکیت چاہیئے اور نہ وہ کسی مفکر کا خود ساختہ اسلام چاہتے ہیں وہ صرف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے خلفاء راشدین کا اسلام چاہتے ہیں، یہ اسلام انہیں زندگی کے ہر شعبہ اور ہر منزل پر مطلوب ہے وہ اپنی ذات میں، اپنے گھروں میں، اپنے کاروبار میں، اپنی تجارت میں، اپنی کھیتی باڑی میں، سفر میں، حضر میں، حکومت میں صرف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام چاہتے ہیں تاکہ اس اسلام کے سایہ میں وہ تمام مسلمان بھائی بھائی بن کر زندگی بسر کریں، نہ ان میں حاکم و محکوم کی تفریق رہے نہ ان میں امیر و غریب کا (بقیہ بر صفحہ آخری ٹائٹل کے پیچھے)
قطب الاقطاب شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی صاحب
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
سرپرست و مدیر:
جانشین شیخ التفسیر
حضرت مولانا
عبید اللہ انور
مدظلہ العالی
یکے از مطبوعات:
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے

جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے!

مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفرین قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔

ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

اسی لیے

ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمادیں اور رجب، شعبان، کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعین فرمادیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔

محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور) محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)

رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔

فکر و نظر

جمہوریت یا اسلام

ملوکیت کا عہد تاریک بلاشبہ ایک ایسا عہد تھا جس سے انسانیت اپنی بیزاری و نفرت کا جتنا بھی اظہار کرے کم ہے۔ ایک فرد اور اس کے گماشتوں کے آگے انسانوں کے جم غفیر اپنا سر نیاز خم رکھنے پر مجبور تھے، اور وہ فرد اور اس کے گماشتے اپنی من مانی کرنے میں آزاد۔ تاہم ملوکیت کے اس عہد تاریک میں ملوکانہ گرفتیں اس حد تک ہی تھیں کہ ایک شخص کی آقائیت کو تسلیم کر لیا جائے۔ عوام کے نجی معاملات، معاشرتی آئین، اخلاقی ضابطے، مذہبی بالادستی اور علم و فن کی آزادی پر ملوکیت کی کوئی گرفت قائم نہیں ہو سکتی تھی حتیٰ کہ معاشی اقتصاد اور تجارت وغیرہ میں بھی بیجا دخلت سے پرہیز کیا جاتا تھا اعلیٰ اخلاق و بلند ظرفی، فیاضی اور عفو و درگزر کو حکمرانی و شجاعت کی لازمی صفات سمجھا جاتا تھا۔ اس ایک فرد کی مطلق العنان ملوکیت پر قائم حکومتی ادارہ مذہب، اخلاق، علم و فن اور معاشرتی آئین کو پامال کرنے یا اثر انداز ہونے کی کم ہی جرأت کر سکتا تھا۔ اور اگر وہ ایسا کرنے کی جسارت کرنے لگتا تھا تو جلد ہی زوال و بربادی کا شکار بن جاتا تھا۔

لیکن جمہوریت، آج کی جمہوریت جس کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ فرد کی آزادی کی محافظ ہے اور جو انسانوں کو ملوکیت کے چنگل سے آزادی دلانے کے لیے وجود میں لائی گئی ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ اس کے اندر زندگی بسر کرنے کے لیے انسان کو مختلف صورتوں میں اپنی ۹۰ فیصدی آزادی سے دست بردار ہونے پر مجبور ہو جانا پڑتا ہے۔ کتنی حیرت انگیز ہے یہ بات کہ جمہوریت خالص پر مبنی ریاستیں اپنے کردار کے اعتبار سے زیادہ سے زیادہ کلیت پسند بنتی چلی جا رہی ہیں۔ پروپیگنڈے کے تمام وسائل پر قابض ہو کر وہ عوام کے ذہنوں اور دماغوں پر چھاپے مارتی رہتی ہیں سینما، ریڈیو، اسکول، پریس وغیرہ سب پر کسی نہ کسی صورت میں ان کا تصرف ہوتا ہے۔ بیاہ شادیوں، طلاق وغیرہ گھریلو زندگی کے تمام شعبوں پر ان کا اثر و رسوخ قائم رہتا ہے۔ سماجی اور اقتصادی اصلاح و منصوبہ بندی کے نام سے وہ تمام معاشرتی اور معاشی سرچشموں کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لے لیتی ہیں حتیٰ کہ مذہبی و تعلیمی معاملات تک میں ان کی مداخلت جاری رہتی ہے۔ اس جمہوریت کا یہ المیہ کتنا حیرت ناک ہے۔ کہ بظاہر اس میں افراد کی آزادی کا چرچا ہوتا ہے لیکن نہ انہیں ذہنی آزادی نصیب ہوتی ہے۔ اور نہ معاشرتی آسودگی حاصل ہوتی ہے نیز جمہوری سیاست کا یہ چکر بھی عجیب ہے کہ بڑے سے بڑا آزادی پسند قائد بھی حکمرانی کے منصب پر پہنچ کر اسے چلانے میں آزاد نہیں رہتا جمہوری حاکمیت کی دست درازیاں معاشرہ کیطرف بالخصوص اس کے شعبہ ہائے تعلیم اور اقتصادیات کیطرف بڑھتی ہی رہتی ہیں۔ کیا یہ صورت حال موجودہ جمہوری سیاست کا قدرتی نتیجہ ہے؟ یا اسے جان بوجھ کر اس میں داخل کر دیا گیا ہے؟ اور یہ کہ کیا جمہوریت کا یہ عمل کہ اپنی دی ہوئی آزادی کو مختلف ناموں، حیلوں اور طریقوں سے وہ سلب کرتی رہتی ہے۔ اس سے نجات پانے کی کوئی راہ نہیں ہے۔

احمد حسین کمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۲۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۴ ستمبر سنہ ۱۹۷۰ء - قیمت ---- ۴۰ پیسے | شمارہ ۳۵

شذرات

(احمد حسین کمال)

جمعیۃ علماء اسلام کی دینی جدوجہد کا ایک کامیاب باب

اس وقت جبکہ ایک طرف اسلام پسندی کے عنوان سے ماضی کے صاحب اقتدار گروہوں اور مستقبل کے طالب اقتدار حلقوں کے درمیان کبھی اتحاد و اتفاق کی پینگیں بڑھائی جانے لگتی ہیں اور کبھی ایک دوسرے پر شکوہ و شکایت اور طنز و تنقید کے تیر برسائے جانے لگتے ہیں دوسری طرف عوام دوستی کے نام سے کبھی سوشلزم اور کبھی اسلامی سوشلزم کے نعرے بلند کر کے بڑے بڑے جاگیرداروں اور عیش پرستوں کو مساوات کا علم بردار ثابت کیا جا رہا ہے تیسری طرف صوبائیت، علاقائیت اور مہاجر و مقامی کے سوالات چھیڑ کر پاکستان کے عوام میں بعد و افتراق کے بیج بوئے جا رہے ہیں، تنہا جمعیۃ علماء اسلام کا وجود ہے، جو اسلام کے اعلیٰ ترین نصب العین پر پاکستان کے مسلمان عوام کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور مسلمانوں کے درمیان مذکورہ بالا نعروں پہ تصادم برپا کرانے کی شرانگیز کوششوں کو کمزور و ناکام بنا رہا ہے

پاکستان کی تاریخ میں یہ امر ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔ کہ جس وقت قوم آمریت سے نجات حاصل کرنے، عوامی اقتدار از سر نو قائم کرنے اور اسلامی نظام شریعت برپا کرنے کی سخت ترین جدوجہد میں مصروف تھی اور اتحاد و اتفاق کا مثالی پیکر بن گئی تھی۔ بعض عناصر نے اپنے مخصوص نظریات و عزائم کا راگ چھیڑ کر ملت کے اندر تفریق کا بیج بویا۔ ایک گروہ نے مغربی جمہوریت اور

(باقی ص ۴ پر)

مخالفین جمعیۃ کی قلابازی

جمعیۃ علماء اسلام کے مخالفین گذشتہ ڈیڑھ سال سے اس پر یہ الزام عائد کر رہے تھے کہ اس کا اتحاد بھٹو صاحب کی پارٹی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ وہ سوشلسٹوں کی حامی ہے وہ اشتراکیت سے متاثر ہے وغیرہ وغیرہ ذالک الخرافات لیکن چونکہ یہ الزام مخالفین کا خانہ ساز جھوٹ تھا جسے انہوں نے مختلف پیرایوں میں پھیلایا اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ حقیقت کا اس سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ چنانچہ جب حقائق سامنے آنا شروع ہوئے اور الیکشن کے میدان میں جماعتیں اتریں تو مخالفین کے اس الزام اور عیارانہ جھوٹ کی قلعی کھلنے لگی۔ بھٹو صاحب کی پارٹی یا کسی بھی سوشلسٹ گروہ سے جمعیۃ علماء اسلام کا اتحاد ہوتا تو وہ انتخاب کے موقعہ کے لئے ہی ہو سکتا تھا۔ اور انتخاب کے میدان میں پاکستان کا ہر شخص دیکھ رہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پیپلز پارٹی وغیرہ کسی گروہ کا بھی لحاظ کئے بغیر اپنے امیدوار نامزد کر رہی ہے اور بیشتر سیٹوں کے لئے ایسے امیدوار کھڑے کر رہی ہے۔ جن کی دینی حیثیت ہر اعتبار سے اپنے حلقوں میں مسلمہ اور فائق ہے۔ اور عوامی میں اس کا اصل مقابلہ اکثر جگہ پیپلز پارٹی کے امیدواروں سے ہی ہو رہا ہے۔

اس صورت حال کے مشاہدہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے مخالفین کی تمام الزام تراشیوں کا تار و پود بکھیر دیا ہے۔ اور اب وہ قلابازی کھا کر یہ کہہ رہے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اور پیپلز پارٹی کا اتحاد ختم ہو گیا ہے۔ یعنی

(باقی ص ۱۵ پر)

خطرہ

ملک کے موجودہ سیاسی حالات میں مفاد پرستانہ کشمکش اتنی تیز ہو چکی ہے کہ اگر سیاسی قائدین نے حقیقت پسندی سے کام نہیں لیا تو انتخاب کا مرحلہ بجائے خود ایک سنگین بحران کی شکل اختیار کر جائیگا۔ اور یہ مسئلہ حکومت کے لئے بھی اس حیثیت سے نہایت نازک ہے کہ اس کی غیر جانبدارانہ پوزیشن بھی کسی مرحلہ پر متاثر ہو سکتی ہے۔

صدر یحییٰ خاں اور مارشل لاء حکومت اپنے اعلانات اور وعدوں کے مطابق ابھی تک نہایت تدبر کے ساتھ اپنی حیثیت کو غیر جانبدار بنائے ہوئے ہے لیکن بعض سیاسی پارٹیوں کا انداز کار ایسا ہے، جس سے حکومت کی یہ پوزیشن نازک تر بن جاتی ہے

جمعیۃ علماء اسلام کو چھوڑ کر اس وقت ملک میں جتنی بھی پارٹیاں سرگرم کار ہیں۔ ان میں ماضی کے مفاد یافتہ عناصر اور ریٹائرڈ فوجی و سول افسران بار بار رہے ہیں۔ یہ عناصر اور افسران ان پارٹیوں کی صف اول میں شامل ہوئے ہیں۔ اور ان پارٹیوں کی مہم کو انہوں نے ایک نیا رنگ دینا شروع کر دیا ہے مفاد یافتہ عناصر اپنے مفادات ترک کر کے ان پارٹیوں میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔ اور یہ لازمی بات ہے کہ پارٹیوں کی آئندہ پالیسیوں میں یہ عناصر اپنے اور اپنے طبقہ کے مفادات کا تحفظ کرنے سے باز نہیں آئینگے اسی طرح ریٹائرڈ افسران اپنی ماضی کی اعلیٰ سرکاری پوزیشن کے اندرون ملک اور بیرون ملک تعلقات سے

(باقی ص ۱۵ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

سامراجیت و سرمایہ داریت کو تحفظ دینے کے لئے اپنے خود ساختہ اسلام کا نعرہ بلند کیا اور دوسرے گروہ نے سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کی آواز بلند کی۔ اس طرح مسلمان عوام میں تصادم کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی گئی، اس موقعہ پر جمعیۃ علماء اسلام نے مغربی جمہوریت سرمایہ داریت، سامراجیت، سوشلزم، اسلامی سوشلزم اور خود ساختہ اسلامیت سب سے دامن بچا کر ملت کے سامنے خالص اسلام اور شریعت کا مطالبہ رکھا اور انہی خطوط پر اس نے اپنی اسلامی مہم کا آغاز کیا۔

—— اس نے ان جماعتوں سے جو اسلام کی مدعی تھیں اف صاف کہہ دیا کہ مغربی جمہوریت کے سیاسی ر اور سرمایہ داری کے موجودہ نظام کو باقی رکھ کر یح اسلام کو نافذ نہیں کیا جا سکتا۔

—— اس نے سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کے داعیوں پر بار بار یہ واضح کیا کہ اسلام بجائے خود امارت و غربت کے فاصلوں کو کم کرتا ہے اور معاشی و اقتصادی استحصال کا مخالف ہے۔ اس لئے پاکستان میں نہ تو سوشلزم کی ضرورت ہے اور نہ اسلام کے ساتھ سوشلزم کا پیوند لگانے کی حاجت ہے۔

—— اس نے عوام میں تصادم برپا کرنے والے عناصر کا ساتھ دینے سے قطعی انکار کر دیا۔

—— اس نے یہ امر بھی ہر موقعہ پر جتلا دیا کہ پاکستان کا استحکام اور پاکستان میں اسلام کے تحفظ و بقاء کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ختم نبوت کے عقیدہ کا قانونی تحفظ کیا جائے اور اس عقیدہ کے حاملین کو ہی دائرۂ اسلام میں شمار کیا جائے۔

—— اس نے ہر طبقہ کے علماء کے متفقہ ۲۲ اسلامی نکات کو پاکستان کے دستور کی اساس بنانے کا مطالبہ جمہوری مجلس عمل (ڈیک) میں گول میز کانفرنس میں، اور عوامی پلیٹ فارم پر بار بار دہرایا۔

—— اس نے مودودی صاحب اور ان جیسے دوسرے اہل قلم سیاسی افراد و گروہوں پر سختی کے ساتھ یہ واضح کر دیا کہ عامۃ المسلمین کے نزدیک اسلام کی وہی تعبیر، وہی تفہیم اور وہی تشریح قابل قبول ہو سکتی ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اور ائمہ و اسلاف علیہم الرحمۃ سے منقول ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اس لئے آپ حضرات سے اختلاف اسی صورت میں ختم ہو سکتا ہے۔ جب آپ قرآن وحدیث کی صحابہ وسلف کی تعبیرات کے پابند بن کر رہیں اور اپنی سابقہ جدید تعبیرات سے رجوع فرمائیں ورنہ اس کی اجازت یا اس پر چشم پوشی کا مطلب قرآن وسنت اور تاریخ اسلام کو ہر صاحب قلم کا بازیچہ بنا دینے کے مترادف ہوگا۔ اور یہ فتنہ انجام کار دین کی تحریف تک پہنچ جائیگا

—— اس نے پاکستان کی ہر جماعت کے سامنے اسلامی خطوط پر تیار اپنا منشور پیش کر دیا کہ اگر اس سے تمہیں اتفاق ہے تو آؤ ہم سب مل کر قوم وملت کو اسلامی نظام سے بہرہ ور کریں۔ اس کے علاوہ ہمارے ساتھ اتحاد و انضمام کی کوئی دوسری صورت نہیں ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے گذشتہ دو سال سے جم کر ان واضح خطوط پر کام کیا اور مغربی جمہوریت، سرمایہ داری وسوشلزم کے نعروں و کشمکش کے درمیان ایک واضح اسلامی راہ پاکستان کے مسلمان عوام کے سامنے رکھ دی ہے اور الحمد للہ اب انتخابات کے معرکہ کے وقت اس نے ہر حلقہ سے چن چن کر مستند علماء دین اور دین سے گہرا تعلق رکھنے والے افراد کو مسلمان عوام کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا ہے۔

مخالفین کی پھیلائی ہوئی وہ تمام بدگمانیاں ایک ایک کر کے غلط ثابت ہو چکی ہیں۔ جن کا مقصود جمعیۃ علماء اسلام کو بدنام کرنا تھا۔

انتخابات کے معرکہ کی کسوٹی نے یہ بتا دیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا کوئی گٹھ جوڑ نہ بھٹو پارٹی کے ساتھ تھا۔ نہ نیشنل عوامی پارٹی کے ساتھ تھا۔ نہ اور کسی سوشلسٹ اور غیر سوشلسٹ پارٹی کے ساتھ تھا، اور نہ دولتانہ پارٹی قیوم پارٹی وغیرہ وغیرہ کے ساتھ اس کا کوئی ربط تھا۔

وہ صرف اسلام کے لئے اور پاکستان کے مسلمان عوام کے لئے کام کر رہی تھی۔ اور اس نے تقریباً بیشتر مقامات پر صرف اسلام کے جید عالموں اور اہل اللہ کو دستور سازی کے لئے اپنا نمائندہ نامزد کیا ہے۔

وہ افراد اور حلقے جو مخالفین کے خانہ ساز جھوٹ کے پھیلائے ہوئے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر حسن نیت کے ساتھ اس بدظنی میں مبتلا ہو گئے تھے کہ جمعیۃ علماء اسلام خدانخواستہ کسی غیر دینی جماعت کے ساتھ وابستہ ہو گئی ہے۔ دو سال کے واقعات اور انتخابات کی موجودہ پوزیشن دیکھ کر یقیناً اب اس امر کو باور کر لیں گے کہ اغراض پرستوں کا پروپیگنڈہ محض الزام تراشی پر مبنی تھا حقیقت وہ تھی جو آج خود بولتی ہوئی عیاں ہو رہی ہے۔ اور ایسے لوگ اپنی بدگمانی دور کر سکیں گے نیز حریفان کم ظرف وکم سواد کی شر انگیزیوں سے آئندہ کے لئے باخبر ہو جائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ انتخابات کے مرحلہ کے لئے پاکستان کے مسلمانوں کے سامنے حجت قائم کر دی ہے۔ اور حق وباطل واضح کر کے ان کے آگے رکھ دیا ہے۔

اب جمعیۃ کی کامیابی اسلام کی اور پاکستان کے مسلمانوں کی کامیابی ہے۔ اور اب کوئی مسلمان جمعیۃ کی ناکامی کا خواہاں نہیں ہو سکتا۔

ہم ایک بار پھر جمعیۃ کے ہر نوع کے مخالفین سے عرض کریں گے کہ اس نازک مرحلہ پر وہ جمعیۃ کے خلاف بے بنیاد اور خانہ ساز باتوں کو ہوا نہ دیں۔ اگر واقعی وہ دل سے پاکستان میں اسلام کی برتری و بالادستی کے آرزومند ہیں تو جمعیۃ نے شبانہ روز کی جدوجہد سے آج ملک میں ایسی عوامی فضا پیدا کر دی ہے کہ اسلام کے حقیقی بہی خواہ پاکستان کے مسلمان عوام اور غریبوں کو اپنے ساتھ لے کر تاریخ کا دھارا موڑ سکتے ہیں اور اسلام کو یہاں قائم کر سکتے ہیں۔ خواص اور سرمایہ داروں و جاگیرداروں کے قلیل طبقے کا سہارا لے کر یہاں نہ گزشتہ ۲۲ سال میں اسلام قائم ہو سکا ہے اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ خدارا جمعیۃ کے ساتھ عناد و بغض میں اندھے نہ ہوں اور تاریخ کے اس سنہرے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ورنہ تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اور خدا و رسول کے سامنے یقیناً وہ جوابدہ اور شرمسار ہوں گے۔

سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کے داعیوں سے بھی ہم عرض کریں گے کہ اگر آپ کا مقصد اس سے پاکستان کے غریب عوام کے اقتصادی حالات درست کرنا ہے اور ملک سے معاشی عدم توازن و تفاوت دور کرنا ہے تو جمعیۃ علماء اسلام نے گذشتہ دو سال میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان مقاصد کو اسلام کے احکام معاشی کے نفاذ سے بدرجہ اولیٰ اور بدرجہ احسن حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے آپ کو ان نعروں سے علیحدگی اختیار کر کے، اسلامی نظام برپا کرنے پر توجہ دینی چاہیئے۔ تاکہ قوم وملت نظریاتی افراتفری اور سیاسی تصادم سے بچ سکے۔ اور آپ ان دعووں سے مارکس، لینن اور ماؤ کے نظریات کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو پاکستان کے مسلمان اسے ہرگز قبول نہیں کریں۔ اس لئے آپ غریبوں کی فلاح بہبود و سربلندی کا پروگرام قرآن وحدیث کی اساس پر پیش کیجئے اور سوشلزم کی لفظی جنگ پر اصرار نہ کیجئے۔ خالص اسلام انسانیت کو وہ کچھ دیتا ہے جس کا تصور بھی سوشلزم وغیرہ نظام نہیں کر سکتے۔

آخر میں پاکستان کے مسلمان عوام کی توجہ پھر ایک بار ہم اس طرف مبذول کرائیں گے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے مغربی جمہوریت، سرمایہ داری، خود ساختہ اسلام اور سوشلزم

مودودی صاحب کے دعوے

احمد حسین کمال

حق اور درست ہونے کا معیار مودودی صاحب کی فہم ہے

"میرا طریقہ یہ ہے کہ میں بزرگان سلف کے خیالات اور کاموں پر بے لاگ تحقیقی و تنقیدی نگاہ ڈالتا ہوں۔ جو کچھ ان میں حق پاتا ہوں، اسے حق کہتا ہوں اور جس چیز کو کتاب و سنت کے لحاظ سے یا حکمت عملی کے اعتبار سے درست نہیں پاتا۔ اس کو صاف صاف نادرست کہہ دیتا ہوں"۔

(رسائل و مسائل حصہ اول مطبوعہ جون ۱۹۶۸ء)

مودودی صاحب کی یہ عبارت اس حقیقت کا منہ بولتا ہوا ثبوت ہے کہ وہ کسی بات کے حق ہونے یا نادرست ہونے کا معیار اپنی فہم و فراست کو ٹھہراتے ہیں اور ان کی فہم و فراست موجودہ اور ان کے ہم عصر لوگوں کے کاموں کا تو کیا ذکر، بزرگان سلف کے خیالات اور کاموں کی تحقیق و تنقید اور ان کے حق یا نادرست ہونے کا فیصلہ کرنے کا مجاز رکھتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ چودہ سو سال کے بعد مودودی صاحب کو یہ استحقاق ان کے کس خصوصی امتیاز کی بنا پر حاصل ہوا ہے جو وہ چودہ سو سال کے عرصہ میں گذرے ہوئے اسلاف کے خیالات اور کاموں پر حق یا نادرست ہونے کا حکم لگانے کے مجاز و مدعی بن گئے ہیں؟

کتاب و سنت کا وہ کونسا خصوصی علم و فہم مودودی صاحب کو حاصل ہو گیا ہے۔ جس کے لحاظ سے بزرگان سلف کے خیالات اور کاموں کو جن کی تمام تر اساس کتاب و سنت ہی رہی ہے۔ جہاں بزعم خویش درست نہیں پاتے نادرست قرار دے دیتے ہیں۔

مودودی صاحب کو کتاب و سنت کے علاوہ محض حکمت عملی کے اعتبار سے (یاد رہے کہ لفظ حکمت عملی انگریزی کی سیاسی اصطلاح "ڈپلومیسی" کا ترجمہ ہے) بزرگان سلف کے خیالات و کاموں کو درست یا نادرست قرار دینے کا حق و سند اپنی کس خصوصیت کی بنا پر حاصل ہوا ہے؟

مودودی صاحب کا یہ ادعا بجائے خود کیا اس امر کا دعویٰ نہیں ہے کہ وہ اپنے علم، اپنی فہم اور اپنی فراست کو ہم اسو سال کے بزرگان سلف کے علم، فہم اور فراست پر فائق سمجھتے ہیں؟

مجتہدین سلف سے آزاد اجتہادی قوت

"اس وقت کے حالات میں شاہراہ عمل تعمیر کرنے کے لئے ایسی مستقل قوت اجتہادیہ درکار ہے جو مجتہدین سلف میں سے کسی ایک کے علوم اور منہاج کی پابند نہ ہو"۔

(تجدید احیاء دین صفحہ ۸۰ مطبوعہ سنہ ۱۹۴۰ء)

احادیث پر کفر و ایمان کا مدار نہیں ہے

"مجرد حدیث پر ایسی کسی چیز کی بناء نہیں رکھی جا سکتی، جسے مدار کفر و ایمان قرار دیا جائے"۔

(رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ۵۷ مطبوعہ جون ۱۹۶۸ء)

اسلام کی قدیم کتابیں کارآمد نہیں ہیں

"اصول فقہ، احکام فقہ، اسلامی معاشیات، اسلام کے اصول عمران اور حکمت قرآنیہ پر جدید کتابیں لکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ قدیم کتابیں اب درس و تدریس کے لئے کارآمد نہیں ہیں"۔

(تنقیحات صفحہ ۱۹۵ پٹھان کوٹ ایڈیشن)

پرانا اسلام نہیں اب نیا اسلام چاہیئے

"اسلام میں اب نشاۃ جدیدہ کی ضرورت ہے۔ پرانے اسلامی مفکرین و محققین کا سرمایہ اب کام نہیں دے سکتا دنیا بہت آگے بڑھ چکی ہے"۔ (تنقیحات صفحہ ۱۱۴ پٹھانکوٹ ایڈیشن)

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت عرب جاہلیت کے لٹریچر میں موجود تھی

"جو لوگ عرب جاہلیت کے لٹریچر پر نگاہ رکھتے ہیں ان سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس توحید کی دعوت دی تھی اور جن اصول و اخلاق کو آپ پیش فرما رہے تھے۔ وہ عرب میں بالکل کوئی نئی چیز نہ تھے اس قسم کے موحدانہ خیالات زمانہ جاہلیت کے متعدد شعراء اور خطیب پیش کر چکے تھے"۔

(دعوت اسلامی صفحہ ۵۸، ۵۹)

بعینہٖ یہی بات یورپ کے تمام یہودی و عیسائی مستشرقین نے اپنی کتابوں میں لکھی ہے۔ خواہ وہ پروفیسر سمتھ ہو، ایچ، جی ویلز ہو یا ڈاکٹر ہتی ہو (مرتب)

"دین" ریاست کا نام ہے

"دراصل دین کا لفظ قریب قریب وہی معنی رکھتا ہے۔ جو زمانہ حال میں لفظ "اسٹیٹ" کے معنی ہیں۔ لوگوں کا کسی بالاتر اقتدار کو تسلیم کر کے اس کی اطاعت کرنا، یہ اسٹیٹ ہے۔ یہ ہی دین کا مفہوم بھی ہے"۔

(سیاسی کشمکش جلد ۳)

مودودی صاحب کی شریفانہ زبان کا ایک نمونہ

"پھر جو لوگ مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے اٹھتے . . . ہیں۔ ان کی زندگی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی ادنیٰ جھلک تک نظر نہیں آتی۔ کہیں "مکمل فرنگیت" ہے کہیں "نہرو، گاندھی کا اتباع" ہے۔ کہیں جبوں، عماموں میں "سیاہ دل" اور "گندے اخلاق" لپٹے ہوئے ہیں۔ زبان سے وعظ اور عمل میں "بدکاریاں" ظاہر ہیں۔ ظاہر میں خدمت دین اور باطن میں "خیانتیں"، "غداریاں"، "اغراض نفس کی بندگیاں"۔

مودودی صاحب نے یہ الفاظ بلا استثناء آج سے تیس سال پہلے کے تمام مسلمان رہنماؤں کے لیے استعمال کئے ہیں۔ ان میں قائدین لیگ، مذہبی پیشوا مشائخ، علماء جمیعۃ اور حنفی، شافعی، اہلحدیث، دیوبند، بریلی، ندوہ، فرنگی محل وغیرہ سب مکاتب فکر کے علماء شامل ہیں۔ لیکن اس کے برعکس مودودی صاحب

(باقی صفحہ ۱۶)

انتخابات پورے ملک میں ایک ہی تاریخ پر منعقد کئے جائیں

ووٹروں کو پولنگ سٹیشنوں تک پہنچانے کا حکومت خود بندوبست کرے

اگر کسی جماعت نے مرزائیوں سے انتخابی یا سیاسی معاہدہ کیا تو محاذ اس کی مخالفت کرے گا

مولانا ضیاء القاسمی صاحب امیدوار قومی اسمبلی لائل پور کو جلسوں کی ممانعت پر احتجاج

۲۷ اگست - آج لاہور میں متحدہ دینی محاذ پاکستان کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا مفتی محمود صدر محاذ منعقد ہوا۔ جس میں مشرقی پاکستان میں سیلاب کی تشویشناک صورت حال کے پیش نظر اور متحدہ دینی محاذ کا مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے انتخابات دسمبر تک ملتوی کرنے پر حکومت کے فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا اور جزوی انتخاب کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد کوئی پہلو ایسا نظر نہیں آتا جس میں خدشات موجود نہ ہوں۔ صرف دو چار نشستوں کے لئے جمہوری روایات کو نظر انداز کر کے عوام کے دلوں میں خواہ مخواہ خدشات پیدا کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ انتخابات پورے ملک میں ایک ہی تاریخ پر منعقد کئے جائیں اور جن حلقوں میں کچھ ووٹروں کے لئے ان دنوں میں پولنگ اسٹیشنوں پر پہنچنا مشکل ہو۔ ان کی مشکلات کے پیش نظر ووٹروں کو پولنگ اسٹیشنوں تک پہنچانے کی سہولتیں حکومت خود مہیا کرے۔

متحدہ دینی محاذ کے اس اہم اجلاس میں تمام سیاسی جماعتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرزائیوں سے کوئی سیاسی یا انتخابی معاہدہ نہ کریں۔ اگر کسی جماعت نے مرزائیوں کے ساتھ کوئی سیاسی یا انتخابی معاہدہ یا گٹھ جوڑ کیا تو متحدہ دینی محاذ پوری شدت کے ساتھ اس کی مخالفت کرے گا۔

متحدہ دینی محاذ کے اس اجلاس میں اس قسم کے پروپیگنڈے اور خبروں کو گمراہ کن قرار دیا گیا۔ کہ اس محاذ میں شامل جماعتوں کا کسی بھی دوسری سیاسی جماعتوں سے کوئی معاہدہ یا بات چیت ہوئی ہے اور یا کسی قسم کے مذاکرات ناکام ہوئے ہیں۔ اس قسم کا تمام پروپیگنڈا بے بنیاد ہے۔

متحدہ دینی محاذ کا یہ اجلاس ملک کی مختلف سیاسی جماعتوں میں بدنام سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی شمولیت پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ جنہوں نے ہمیشہ غریبوں کے مفاد کا خون کیا ہے اور دور آمریت میں جمہوری تحریک کو نقصان پہنچایا ہے۔ ان سرمایہ داروں کی بڑی اثرات کے تحت جماعتوں میں شمولیت حیران کن ہے یہ اجلاس عوام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سامراجی چالوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔ اور اسلامی نظام رائج کرنے کی جدوجہد کو کامیاب بنا کر غریب عوام کے مفادات کا تحفظ کریں۔

متحدہ دینی محاذ کا یہ اجلاس لائلپور کے ضلعی حکام کی اس پالیسی کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ جو انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے قومی اسمبلی کے امیدوار مولانا ضیاء القاسمی کو زبانی بازاروں اور محلوں میں عام انتخابی جلسے نہ کرنے کی ہدایت کی ہے جبکہ نہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے اور نہ ہی تحریری نوٹس دیا گیا ہے اور جب کہ ملک بھر میں ایسے ہزاروں جلسے ہو رہے ہیں اور جبکہ ایسے جلسوں کے سلسلے میں صرف اطلاع دینا ہی کافی ہے۔

اسی طرح مولانا غلام غوث ہزاروی کے خلاف جھوٹی رپورٹ مرتب کرنا اور پھر ملک بھر میں ان کی گرفتاری کا چرچا کر کے عوام اور علماء کو مرعوب کرنے کی سعی کرنا انتہائی طور سے افسوسناک اور جانبدارانہ اقدام ہے۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ یا تو غیر جانبداری کا اعلان واپس لے لیں یا اس پر سختی سے عمل کرانے کا انتظام کریں۔

متحدہ دینی محاذ کے اجلاس میں مولانا سید محمود شاہ گجراتی کے والد حضرت پیر سید ولایت حسین شاہ صاحب کے سانحۂ ارتحال پر تعزیت کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں پیپلز پارٹی ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے چیئرمین سردار حق نواز گنڈا پور کی ناگہانی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔

متحدہ دینی محاذ کے اجلاس میں شرکت کرنے والے حضرات میں سے مولانا مفتی محمود صدر محاذ کے علاوہ حضرت مولانا خان محمد کندیاں شریف والے۔ مولانا غلام غوث ہزاروی۔ مولانا عبید اللہ انور۔ مولانا سید محمود شاہ گجراتی۔ مولانا محمد اکرم۔ مولانا مجاہد الحسینی، مولانا ضیاء القاسمی۔ مولانا قاری عبد السمیع، مولانا وقار حسین ایم، اے اور قاری محمد شریف قصوری، خان طاؤس خاں کے نام خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب کے لئے دعائے صحت

ملک کے ممتاز عالم دین اور مشہور دینی درسگاہ دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کے مہتمم حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب کچھ عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے کہ وہ مولانا موصوف کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (ادارہ)

مرزائی کافر اور مرتد ہیں!

مرزا غلام احمد قادیانی کذاب ہے

تنسیخ نکاح کے مقدمے میں سول جج جیمس آباد کے فیصلے کا متن

(گذشتہ سے پیوستہ)

آئینہ کمالات میں (ایگزبٹ ۵۶۴) وہ کہتے ہیں:۔
"میں نے اپنے تئیں خدا کے طور پر دیکھا ہے"۔ اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے آسمان کو تخلیق کیا ہے"۔

"الفضل" میں ایک مقام پر وہ کہتے ہیں:۔
"جو شخص موسیٰ پر یقین رکھتا ہو، لیکن عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا جو عیسیٰ پر یقین رکھتا ہے لیکن محمدؐ کو نہیں مانتا یا جو محمدؐ پہ یقین رکھتا ہے۔ لیکن مسیح موعود کو نہیں مانتا یقیناً وہ نہ صرف کافر ہے بلکہ دائرۂ اسلام ہی سے خارج ہے"۔

مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد دونوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں ایک بالکل مختلف تصور پیش کیا ہے۔ جو مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کے یکسر منافی ہے اور قرآن پاک کی تعلیمات سے متصادم ہے۔ مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا، لیکن ان کی موت واقع نہیں ہوئی۔ وہ صلیب سے زندہ اتر آئے۔ اور کشمیر چلے گئے۔ جہاں ان کی طبعی موت واقع ہوئی۔ مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے دوسرے مشن کی تکمیل یوں نہیں ہوگی۔ کہ وہ شخصی طور پر دنیا میں آئیں گے۔ بلکہ ان کی روح ایک دوسرے شخص کے جسم میں حلول کر جائیگی اور حضرت عیسیٰ کا یہ دوسرا روپ مرزا غلام احمد خود ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں اس بارے میں بالکل مختلف بات کہی گئی ہے۔ سورہ الزخرف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ "اور جب مریم کے بیٹے کو مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے تو لوگ ہنستے ہیں اور کہتے ہیں۔ کیا یہ ہمارے خداؤں سے بہتر ہے؟ وہ اعتراض کسی دلیل یا بحث کے لئے نہیں کرتے۔ بلکہ صرف شرارت سے ایسا کرتے ہیں اس کی حیثیت ایک بندے سے زیادہ کچھ نہیں۔ جس پر ہم نے اپنی رحمت نازل کی اور کھڑا کیا بنی اسرائیل کے واسطے اور اگر ہم چاہیں تو نکالیں تم میں سے فرشتے جو رہیں زمین پر تمہاری جگہ اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا، سو اس میں دھوکا نہ کرو۔ اور میرا کہا مانو۔ یہ ایک سیدھی راہ ہے" (۴۳-۵۷-۶۱)

آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔
ترجمہ:۔ اے عیسیٰ! میں تجھ کو بدلوں گا اور اٹھا لوں گا اپنی طرف اور پاک کردوں گا کافروں سے اور رکھوں گا تیرے تابعوں کو اوپر منکروں سے۔ قیامت کے دن تک۔ پھر میری طرف تم کو پھر آنا ہے۔ پھر فیصلہ کردوں گا تم میں جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔

النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔
ترجمہ:۔ "اور اس کے کہنے پر کہ ہم نے مارا مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو۔ جو رسول تھا اللہ کا اور نہ اس کو مار ہے اور نہ سولی پر چڑھایا۔ لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔ اور جو لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے ہیں وہ اس جگہ شبہے میں پڑے ہیں۔ کچھ نہیں ان کو اس کی خبر بگر اٹکل پر چلتے ہیں۔ اور اس کو مارا نہیں بیشک۔ بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا"

(۴، ۱۵۷ - ۵۰)

متذکرہ بالا سے یہ بات واضح ہے کہ احمدیوں اور مسلمانوں میں محض فلسفیانہ اختلافات ہی نہیں، اے آئی آر ۱۹۲۲ مدراس ۱۷۱ میں میرے سامنے فریقین کے فاضل وکلاء نے پیش کی ہے۔ جس میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اختلافات سے بحث کی گئی ہے۔ لیکن انتہائی ادب کے پورے احترام کے ساتھ میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں نہ صرف یہ کہ بنیادی، نظریاتی اختلاف موجود ہے بلکہ ان میں عقیدے، اعلان نبوت کے بارے میں بھی اختلاف موجود ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نزول۔ قرآن پاک کی آیات کو مسخ کرنا۔ میری رائے میں کسی شخص کو بھی مرتد قرار دینے کے لئے کافی ہیں۔

مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد کے عقائد کا جائزہ لینے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک طرف دشنام طرازی کا سہارا لیا ہے تو دوسری طرف بڑی فنکاری سے ناخواندہ اور کم علم لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کی نظر میں یہ بہت بڑا گناہ ہے ہزلارڈشپ مسٹر جسٹس دلال نے کالی چرن ورما بنام شہنشاہ کے مقدمہ میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے:۔

"اس مقدمہ میں میں معاملات کو ایک ہائیکورٹ کے فاضل جج کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے ایک قصبے کے ایک عام شہری کی حیثیت سے بھی دیکھتا ہوں۔ میں خود کو ایک مسلمان کی جگہ رکھتا ہوں۔ جو اپنے پیغمبرؐ کی عزت و آبرو کا احترام کرتا ہے اور پھر میں سوچتا ہوں کہ میرے جذبات اس ہندو کے بارے میں کیا ہوں گے۔ جو اس پیغمبر کا مذاق اڑاتا ہے اور وہ یہ کام اس لئے نہیں کرتا کہ دوستی ہوگیا ہے۔ بلکہ وہ ایک ایسے پروپیگنڈے سے متاثر ہے۔ جو ان لوگوں نے شروع کیا ہے جو مسلمان نہیں ہے۔ ایسی صورت میں میں ایک عام آدمی کی حیثیت سے اسی نفرت کا مظاہرہ کروں گا۔ جو مصنف کے طبقے سے مخصوص ہے۔ (اے آئی آر ۱۹۲۷، لے ایل ایل ۴۶۵)

جیسا کہ میں نے پہلے وضاحت کی ہے مدعا علیہ نے خود کو نعوذ باللہ پیغمبران کرام کی صف میں کھڑا کردیا ہے

اور اس کے ممدوح مرزا غلام احمد بھی یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ پیغمبر، نبی اور رسول ہیں۔ مزید برآں مرزا غلام احمد نے حضرت عیسیٰؑ کی دادیوں اور نانیوں کے خلاف غیر شائستہ زبان استعمال کی ہے اور اس پر بس نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہے ہیں۔ اس سلسلے میں مرزا غلام احمد کے متذکرہ بالا نام نہاد انکشافات کے حوالے کے علاوہ "ملفوظات احمدیہ" میں ان کی تحریروں کو ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے رسول پاکؐ کی اس سے زیادہ اور کوئی توہین نہیں ہو سکتی کہ مرزا غلام احمد جیسا شخص یا مدعا علیہ یا کوئی اور خود کو پیغمبران کرام کی صف میں کھڑا کرنے کی جسارت کرے۔ کوئی مسلمان کسی شخص کی طرف سے ایسا دعوے برداشت نہیں کر سکتا۔ اور نہ قرآن و حدیث سے اس طرح کے دعوے کی تائید لائی جا سکتی ہے۔

مرزا غلام احمد نے دانستہ طور پر قرآن پاک کی آیات خود سے منسوب کی ہیں اور انہیں خود ساختہ معنی پہنائے ہیں۔ تاکہ وہ دوسروں کو گمراہ کر سکیں اور یہ بے خبر اور جاہل لوگوں کو گمراہ کرنے کی ایسی سنگین غلط بیانی ہے جو جان بوجھ کر روا رکھی گئی۔ اور جو اسلام کی نظر میں گناہ کبیرہ ہے۔

احمدیوں نے ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء کے "الفضل" میں دعویٰ کیا ہے کہ :-

"کوئی شخص بھی کسی بھی منصب جلیلہ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ سے بھی آگے نکل سکتا ہے۔"

۱۷ر جون ۱۹۴۵ء کے الفضل میں احمدیوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ :-

"جس نے مسیح کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس کا مرتبہ وہی ہو گیا۔ جو صحابہ رسول کا تھا۔"

"ملفوظات احمدیہ" میں ایک جگہ یہ کہا گیا ہے کہ

"تمہارے درمیان ایک زندہ علی موجود ہے اور تم اسے چھوڑ کر مردہ علی کو تلاش کر رہے ہو۔"

اس کے علاوہ مرزا غلام احمد نے اپنے پیروؤں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو غیر احمدیوں کے نکاح میں نہ دیں۔ کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت تقی الدین نے کہا ہے کہ

"جو خدا سے ڈرتا ہے وہ کلمہ پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کو کافر قرار نہیں دے سکتا۔ ایسا شخص ہمیشہ کے لئے مردود ہو گیا اور اسے کسی مسلمان عورت سے شادی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔" (الطبقات الکبریٰ)

پیغمبران کرام کے بارے میں غیر شائستہ زبان کا استعمال ہی کسی کے ارتداد کے رجحان کی ... غمازی کرنے کے لئے کافی ہے۔ (۱۰۷ پی آر ۱۸۹۱) مسلم لاء کی تشکیل کے ابتدائی دور میں ارتداد سنگین بہت بڑا گناہ تھا جس کی سزا موت ہوتی تھی۔

جلد دوم کے صفحہ ۴۸ پر کہا ہے "اگر میاں بیوی میں سے ایک بھی ارتداد کا مرتکب ہو تو ان کی شادی جو اسلامی شادی تھی، فوری طور پر منسوخ ہو جائے گی اور انہیں لازمی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہونا پڑے گا۔ مگر مرزا غلام احمد جیسا کہ میں قبل ازیں بتا چکا ہوں، اسلام کی تعلیمات کے علی الرغم اپنے پیروؤں کو یہ حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹیاں غیر احمدیوں کے نکاح میں نہ دیں۔ کیونکہ وہ کافر ہیں

علامہ اقبال کا مشورہ

اس سے یہ بات ظاہر ہے کہ احمدی مسلمانوں سے الگ مذہب کے پیرو ہیں۔ اور علامہ اقبال نے اس وقت کی حکومت ہند کو بالکل درست مشورہ دیا تھا کہ اس طبقے (احمدیوں) کو مسلمانوں سے یکسر مختلف تصور کیا جائے اور اگر انہیں علیحدہ حیثیت دے دی گئی تو مسلمان ان کے ساتھ اسی رواداری سے پیش آئیں گے۔ جس کا مظاہرہ وہ دوسرے مذاہب کے پیروؤں سے کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیوں کو احمدی کی حیثیت سے زندگی گذارنے کا حق حاصل ہے مدینہ کے منشور میں جسے اسلامی پالیسی کا میگنا کارٹا قرار دیا جا سکتا ہے۔ رسول پاکؐ نے غیر مسلموں کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنی مذہبی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اور اس سلسلے میں کبھی کوئی جبر روا نہیں رکھا گیا۔ لیکن ایک الگ طبقے کی حیثیت سے زندگی گذارنے کا حق احمدیوں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ مسلمانوں کے پرسنل لاء میں مداخلت کریں اور انہیں مجبور کریں کہ وہ احمدیوں کو بھی صرف اس لئے اسلام کا ایک فرقہ تسلیم کر لیں کہ انہوں نے اپنے اوپر احمدی مسلم کا لیبل لگا رکھا ہے۔

امتی نبی کا تصور

مرزا غلام احمد یا مدعا علیہ کا نام نہاد نبوت پر ایمان حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی کھلی تنقیص ہے۔ جس کی وضاحت خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور رسول پاک نے احادیث میں کر دی ہے۔ مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد نے امتی نبی یا رسول یا ظلی اور بروزی نبی کا جو تصور پیش کیا ہے۔ وہ قرآن و احادیث کی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔ اس کی کوئی سند قرآن اور حدیث سے نہیں ملتی اور نہ مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد کے تصور کی تائید کسی اور ذریعہ سے ہوتی ہے۔ امتی نبی کا تصور انتہائی غیر اسلامی ہے۔ اور یہ مرزا ناصر احمد اور مدعا علیہ کی من گھڑت تصنیف ہے۔ قرآن یا حدیث میں کہیں ایسی کوئی بات نہیں ملتی۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ اسلام امتی نبی کے تصور پر یقین رکھتا ہے۔ رسول پاکؐ نے یہ باب ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ اور حدیث رسول کی موجودگی میں اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی طرح کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اسلام کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حضرت عیسیٰ ایک بار پھر دنیا میں تشریف لائیں گے۔ لیکن وہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے امتی کی حیثیت سے ظاہر ہوں گے۔ یسوع مسیح کوئی نئی امت تخلیق نہیں کریں گے بلکہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت کی پیروی کریں گے۔ میرے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں رسول پاک نے فرمایا ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے"۔ رسول پاکؐ کی یہ حدیث اور دوسری احادیث واضح طور پر یہ بات ظاہر کرتی ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس لئے مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد نے امتی نبی یا ظلی اور بروزی نبی کا جو تصور پیش کیا ہے۔ وہ سراسر غیر اسلامی اور قرآن و حدیث کی تعلیمات کے منافی ہے۔ نیز مسلمانوں کے اجماع سے بھی متصادم ہے۔

مرزا غلام احمد نے بروزی نبی ہونے کا جو دعویٰ کیا ہے۔ علامہ اقبال نے اس پر تفصیل سے گفتگو کی ہے اور اسے مجوسیوں کا عقیدہ قرار دیا ہے۔ علامہ کی تحریر سے ہمیں بروزی نبی کے تصور کی حقیقت سمجھنے میں مدد ملے گی اس لئے میں اس بحث کے متعلقہ حصے فیصلے میں شامل کرنا پسند کروں گا۔

احمدیت کے بارے میں علامہ اقبال کا نظریہ

ختم نبوت کے تصور کی تہذیبی قدر و قیمت کی توضیح میں نے کسی اور جگہ کر دی ہے۔ اس کے معنی بالکل سلیس ہیں۔ محمد صلعم کے بعد جنہوں نے اپنے پیروؤں کو ایسا قانون عطا کر کے جو ضمیر انسانی کی گہرائیوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ آزادی کا راستہ دکھایا ہے۔ کسی اور انسانی ہستی کے آگے روحانی حیثیت سے سر نیاز خم نہ کیا جائے۔ دینیاتی نقطہ نظر کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے۔ محمد صلعم کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں ہے۔ جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو۔ جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

اسلام ایک جامع اور مکمل نظامِ حیات

مولانا فیض احمد صاحب مدرس
مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مغربی نظام زندگی ہو یا اشتراکی۔ یہ سب انسانی دماغ کی اختراع ہیں۔ ظاہر ہے کہ انسان بذاتِ خود کتنا ہی مخلص اور پوری انسانیت کا ہمدرد کیوں نہ ہو۔ وہ اپنے گرد و پیش کے حالات اور اپنے ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آئین سازی جیسے اہم مسئلہ میں بھی وہ ضرور اپنے ملک اپنی قوم اور اپنے طبقہ کے مفادات کو ترجیح دیتا ہے یہ واقعہ ہے کہ انسان کا علم ناقص اور آئندہ پیدا ہونے والے مسائل سے قاصر ہے۔ وہ سامنے کی زندگی کے بعد برزخ اور آخرت کی لامحدود زندگی کے ادراک سے قطعاً نابلد ہے۔

ان وجوہ کی بنا پر انسان کا بنایا ہوا نظام دنیا کے تمام ملکوں اور انسانیت کے تمام طبقوں کی ضروریات کا نہ کفیل بن سکتا ہے اور نہ غیر جانبدار رہ سکتا ہے۔

اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا نظام (اسلام) ہر لحاظ سے جامع بھی ہے اور غیر جانبدار بھی۔ اس کا علم ماضی کی طرح مستقبل کو اور دنیا کی طرح آخرت کو بھی محیط ہے۔ وہ سب کا خالق اور سب کا رب ہے۔ امیر ہو کہ غریب۔ وحشی ہو کہ مہذب۔ مرد ہو کہ عورت اس کا تعلق ربوبیت سب سے یکساں ہے۔ وہ ہر ایک ضروریات، اس کے عواطف و رجحانات سے پوری طرح واقف ہے۔

یہ تو ایک اصولی بات تھی۔ ان نظاموں کی تفصیلات پر غور کرنے سے یہ بنیادی بات حقیقت بن کر سامنے آتی ہے۔

موجودہ مغربی نظام زندگی صدیوں سے مختلف ملکوں میں قائم چلا آرہا ہے۔ اس نظام میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں۔ اس نظام پر ایمان رکھنے والا ہر آدمی ہر ممکن ذریعہ سے دولت سمیٹنے کی فکر میں لگا رہتا ہے اور پوری آزادی کے ساتھ تعیش کی زندگی بسر کرنا اپنا حق سمجھتا ہے اسے اس سے بحث نہیں ہوتی۔ کہ اس کے طرز عمل سے عوام کے اخلاق، ان کی صحت اور ان کی اقتصادیات پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ نہ حکومت اس پر کوئی قدغن لگاتی ہے۔ نہ عوام اور مذہب اس کا محاسبہ کر سکتے ہیں۔ الغرض یہ نظام بالعموم نہ ذرائع دولت پر کوئی کنٹرول کرتا ہے نہ اس کے مصارف کی تعیین کرتا ہے۔ مشاہدہ اور واقعہ ہے۔ اس نظام کے تحت چلنے والے اور پلنے والے سرمایہ دار کا کتا پراٹھے کھاتا اور ریشمی گدیلے پر سوتا ہے۔ لیکن اس کے ہم جنس نوکر کو خشک روٹی اور موٹا کپڑا بمشکل میسر آتا ہے بخوفِ خدا سے آزاد مالدار (کارخانہ دار ہو یا زمیندار) مزدور اور کسان کے لئے فرعون بنا ہوا ہے۔ غریب کی روٹی، عزت، جان و مال سب امیر کے رحم و کرم پر ہیں۔ بسا اوقات یہ فرعون اپنے سرمایہ کے بل پر انتظامیہ، مسند وعظ و افتاء پر بھی اثر انداز ہونے کی ناپاک کوشش کر گزرتا ہے۔ یہ اپنے مکروہ مقاصد کے لئے فرقہ بندی کو ہوا دیتا ہے۔ اور آزادانہ انتخاب اس کے زیر اثر علاقہ میں ایک مہمل لفظ قرار پاتا ہے۔

اشتراکیت دراصل مادر پدر آزاد سرمایہ داری اور ظالمانہ مغربی نظام زندگی کا ایک منطقی نتیجہ اور طبعی ردِعمل ہے۔ مغربی نظام ایک خاردار درخت ہے اشتراکیت اس کی مختلف موذی شاخوں میں سے ایک نمایاں شاخ ہے یہ اپنے نتائج و عواقب کے لحاظ سے سرمایہ دار سے بھی زیادہ تباہ کن ہے۔ اشتراکی نظام کے تحت چلنے والا ملک عوام کے لئے ایک آہنی حصار اور سخت ترین جیل خانہ ثابت ہوتا ہے۔ جہاں نہ مذہبی آزادی باقی رہتی ہے۔ نہ سیاسی آزادی۔ عام انسان کی حیثیت ایک حیوان کی سی ہوتی ہے۔ جس کا کام کمانا، کھانا اور مر جانا ہے۔ مذہب، معاشرت، معیشت، سیاست، ہر شعبہ حیات پر واحد جماعت کا شدید ترین کنٹرول ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ اشتراکی نظام انسانیت کی انتہائی توہین ہے۔

اسلامی نظام کی بنیاد توحید و رسالت اور نظریہ آخرت پر ہے۔ یہ نظام سب سے پہلے انسانی دماغ و ذہن میں یہ حقیقت اتارنے کی کوشش کرتا ہے کہ انسان مطلق العنان اور آزاد مخلوق نہیں بلکہ وہ سب سے بڑی طاقت (خدا) کا بندہ ہے۔ اس کی اور پوری انسانیت کی فلاح احکم الحاکمین کے بھیجے ہوئے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نظام کی پابندی میں منحصر ہے۔ ہر ایک انسان نے براہ راست خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی پوری زندگی کا حساب دینا ہے۔ جہاں ہر ایک کو اپنے نظریات و اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ عبادت، احسان اور ایثار کا لامحدود صلہ حاصل ہوگا۔ اسی طرح فسق و فجور اور ظلم و عدوان کی ناقابل تصور سزا سے سابقہ پڑے گا۔ اسلامی نظام ان نظریات کے تحت کسب حلال کی اجازت بلکہ حکم دیتا ہے وہ حلال و حرام کے درمیان حد فاصل قائم کرتا ہے۔ سودی کاروبار، جوا وغیرہ کو حرام قرار دیتا ہے۔ پھر جائز آمدنی کے صرف کرنے کے سلسلہ میں حکومت اور عوام کو اسراف، فضول خرچی، تعیش، جاہلی رسومات اور ریاکاری کے اخراجات سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہے۔

جائز ذرائع سے جمع شدہ دولت کو قانون اور اخلاق کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور معاشرہ میں تقسیم کرنے پر زور دیتا ہے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی بھی ایک طویل فہرست دیتا ہے۔ زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر، قربانی۔ بیوی بچوں کے اخراجات اور بوقت ضرورت دوسرے رشتہ داروں کے اخراجات بھی مالدار پر ڈالتا ہے، مالدار کی وفات پر اس کی تمام جائداد میراث کی صورت میں تقسیم کرنا فرض قرار دیتا ہے۔

پھر یہ حقوق واجبہ عام ٹیکس کی طرح صرف منافع پر نہیں بلکہ پورے مال سے ادا کرنا ہوتے ہیں۔

اگر صحیح اسلامی حکومت دوسرے شعبوں کی طرح اسلام کا مالیاتی نظام قائم کرے تو بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ خود حکومت اور ریاست کے تمام شہریوں کی جائز ضروریات بہتر طریقہ سے پوری ہو سکتی ہیں۔

جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا گیا ہے کہ اشتراکیت مغربی نظام کا منطقی نتیجہ اور اس بین الاقوامی ظلم کی قدرتی سزا ہے۔ یہ ایک قومی ناسور ہے۔ جو مغربی سرمایہ داری اجارہ داری، بڑے لوگوں کی عیش پرستی اور مظالم سے پیدا ہوتا ہے۔ (باقی ص ۱۷ پر)

سرگودھا شہر میں آئین شریعت کا فقید المثال اور تاریخی جلوس

عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس

ندیم دارؤ

ایک لاکھ سے زائد انسانوں کا اجتماع

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود، مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، خطیب پاکستان حضرت

ضلع سرگودھا نوابوں، نواب زادوں، ٹوانوں اور قریشیوں کی سرزمین ہے۔ یہاں انگریز کے پرانے ٹوڈی اور خوشامدی آباد ہیں۔ غریب عوام کو چھوڑ دیجئے۔ یہاں کے جتنے بھی بڑے بڑے سرمایہ دار اور جاگیردار ہیں۔ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو چڑھتے سورج کے پجاری اور ہر شے اقتدار کے پرستار ہیں۔ جب سے یہاں کے عوام کا سیاسی اور دینی شعور بیدار ہوا۔ اس وقت سے ان سب کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ ضلع سرگودھا میں زیادہ تر ٹوانوں اور قریشیوں کی کشمکش رہی ہے۔ اگر کسی الیکشن میں ٹوانہ پارٹی کامیاب ہوئی ہے تو دوسرے میں قریشیوں کو آگے آنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ جہاں تک عوام کی فلاح و بہبود اور مسائل کا تعلق ہے

آج تک یہ دونوں پارٹیاں عوام کے مسائل حل نہیں کر سکیں۔ الیکشن قریب آتے ہیں تو ان کی خوبصورت جیپیں اور کاریں ایک ایک دیہات اور قصبے میں گھومتی نظر آتی ہیں۔

لیکن اس دفعہ صورت حال مختلف ہے۔ جب سے جمعیۃ علماء اسلام نے حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب کو قومی اسمبلی میں کھڑا کرنے کا اعلان کیا ہے... اس وقت سے سرگودھا کے سرمایہ داروں اور جاگیرداروں پر مایوسی چھائی ہوئی ہے۔ سرگودھا شہر کے عوام مزدور اور کسان جن کی بہت بڑی طاقت ہے۔ انہوں نے حضرت قاری صاحب کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے نہ صرف اعلان بلکہ جمعیۃ کے کاموں میں دامے درمے [illegible] ہر طرح سے تعاون کر رہے ہیں۔

سرگودھا کے شاہین صفت عوام اب سرمایہ داروں اور کارخانہ داروں سے مایوس ہو چکے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں اس وقت جو مسائل درپیش ہیں ان کا اسلام کی روشنی میں حل ہو۔ اور وہ سوائے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل کتاب و سنت اور قانون اسلامی کے ماہر علماء کے اور کوئی حل نہیں کر سکتا اس وجہ سے وہاں کے عوام جمعیۃ علماء اسلام میں جوق در جوق شامل ہو رہے ہیں اور نئے ولولے و عزم کے ساتھ میدان میں آ رہے ہیں۔ اس کی تازہ مثال سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۹ر اگست سنہ ۱۹۷۰ء کو منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس ہے۔ موجودہ سرمایہ دارانہ تسلط میں سرمائے کی قلت جمعیۃ علماء اسلام کے راستے میں رکاوٹ کا باعث ہے۔ تاہم سرگودھا کے غیور دکانداروں تاجر پیشہ افراد سبزی فروشوں، ریہڑی اور چھابڑی والوں نے جس والہانہ عقیدت و محبت اور جذبہ و خلوص کے ساتھ آئین شریعت کانفرنس کے انعقاد اور جلوس کے انتظامات میں ہاتھ بٹایا وہ ان کا قابل تحسین کارنامہ ہے اور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ سرگودھا کے غیور عوام انگریز کے مرتب کردہ ظالمانہ، سرمایہ دارانہ نظام اور سامراجی ایجنٹوں اور سرمایہ داروں کے استحصالی عزائم کو خاک میں ملا کر دم لیں گے اور اس کی جگہ خالص کتاب و سنت پر مبنی شریعت اسلامیہ کا آئین نافذ کرا کے دم لیں گے۔

عظیم الشان جلوس

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے کروڑوں مجبور و بیکس عوام مزدوروں اور کسانوں کے دل کی آواز ہے اس نے اپنے اسلامی منشور کو کتاب و سنت اور فقہ حنفی کی بنیاد پر مرتب کر کے عوام کو درپیش مسائل کا صحیح حل پیش کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن ہر جگہ آئین شریعت کانفرنس اور جلسے کر کے پاکستان کے عوام کو اپنے اسلامی منشور سے آگاہ کر رہے ہیں اور جگہ جگہ عظیم الشان اور پرامن جلوس نکال کر آئین شریعت کے لئے مظاہرے کر رہے ہیں۔ لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس منعقد ہوئی اور اس کے پہلے روز جمعہ کی نماز کے بعد لاکھوں آدمیوں پر مشتمل ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ اسی طرح ایک کانفرنس کوہاٹ میں ہوئی۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقدہ آئین شریعت کانفرنس ہے۔

سرگودھا میں مہمانوں کی آمد

۹ر اگست کو صبح سے ہی بیرون جات سے عوام ریل، بسوں اور ٹرکوں کے ذریعہ سے سرگودھا پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ اسپیشل بسوں کے ذریعہ بھی کئی قافلے ہاتھوں میں سفید و سیاہ دھاری دار پرچم نبویؐ اٹھائے نعرے لگاتے ہوئے سرگودھا پہنچے۔ ظہر کے وقت تک پہنچنے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی تھی۔ نماز عصر کے بعد دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے سے آئین شریعت کے جلوس کا اعلان ہوا۔ نماز عصر سے فارغ ہونے کے بعد لوگ دفتر کے سامنے جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اس ضمن میں سرگودھا شہر کی مختلف آبادیوں اور محلوں سے بھی چھوٹے چھوٹے جلوس بڑے جلوس میں شریک ہونے کے لئے دفتر جمعیۃ کے سامنے پہنچے اس دن شہر سرگودھا میں خاصی گہما گہمی تھی۔ جو لوگ سرگودھا والوں کے مہمان بن کر گئے تھے وہ جس بازار اور جس بلاک کا بھی رخ کرتے، ہوا میں لہراتے ہوئے پرچم نبویؐ ان کا استقبال کرتے۔

جلوس سے قبل دفتر پر لگے ہوئے لاؤڈ سپیکر پر اہلسنت والجماعت کے مشہور پنجابی شاعر جناب خان محمد صاحب کمتر کا ترانہ سنایا گیا۔ جو حاضرین جلوس کے دلوں کو گرما رہا تھا۔ اس ضمن میں قائدین جلوس حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور قائد نوجوانان اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب صدر عوامی رابطہ کمیٹی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب خوشاب تشریف لے آئے۔ جلوس نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا۔ قائدین جلوس کے حق میں زور شور سے نعرے لگائے گئے۔ قائدین جلوس کو ایک کھلی جیپ میں سوار کیا گیا تھا۔ ان کی قیادت میں یہ عظیم الشان جلوس آئین شریعت کے حق میں مظاہرہ کرتا ہوا سرگودھا کے بازاروں میں گھومنے لگا۔

جیپ کے آگے ایک نوجوان سفید و سیاہ دھاری دار قمیض اور سر پر جھنڈا نما ٹوپی پہنے ہاتھ میں پرچم نبویؐ لئے چل رہا تھا۔ اس کے آگے کچھ نوجوان سکوٹر سوار چل رہے تھے۔

جلوس دفتر جمعیۃ سے چل کر محمودی بازار میں داخل ہوا اور وہاں سے سبزی منڈی، اردو بازار، چوک بلاک نمبر ۱ سے گزر کر کچہری بازار سے جامع مسجد گول کا چکر کاٹ کر

تحصیل خوشاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابی دورہ کا پروگرام

اس پروگرام میں جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز راہنما مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم ڈیرہ غازی خان مقرر شعلہ بیان مولانا احمد سعید لدھیانوی لاہور اور دوسرے علماء کرام تقاریر فرمائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

مورخہ یکم اکتوبر بروز جمعرات

بعد نماز ظہر	مٹھہ ٹوانہ خطاب عام
بعد نماز عشاء	جوہر آباد " "

مورخہ ۲ر اکتوبر بروز جمعہ

نماز جمعہ سے قبل	گرد وٹ میں خطاب عام
بعد نماز عشاء	[illegible] " "

مورخہ ۳ر اکتوبر بروز ہفتہ

بعد نماز ظہر	ہڈالی خطاب عام
بعد نماز عشاء	خوشاب جلسہ عام

(محمد حنیف سہارنپوری)

سرگودھا شہر میں آئین شریعت کا فقید المثال اور تاریخی جلوس

عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس — ندیم رؤف — ایک لاکھ سے زائد انسانوں کا اجتماع

مفتی محمود، مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا خطاب عام

نعرے لگاتے ہوئے سرگودھا پہنچے۔ ظہر کے وقت تک پہنچنے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی تھی۔ نماز عصر کے بعد دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے سے آئین شریعت کے جلوس کا اعلان ہوا۔ نماز عصر سے فارغ ہونے کے بعد لوگ دفتر کے سامنے جمع ہونے شروع ہوگئے۔ اس ضمن میں سرگودھا شہر کی مختلف آبادیوں اور محلوں سے بھی چھوٹے چھوٹے جلوس بڑے جلوس میں شریک ہونے کے لئے دفتر جمعیۃ کے سامنے پہنچے۔ اس دن شہر سرگودھا میں خاصی گہما گہمی تھی۔ جو لوگ سرگودھا والوں کے مہمان بن کر گئے تھے وہ جس بازار اور جس بلاک کا بھی رخ کرتے، ہوا میں لہراتے ہوئے پرچم نبوی ان کا استقبال کرتے۔

جلوس سے قبل دفتر پر لگے ہوئے لاؤڈ سپیکر پر اہلسنت والجماعت کے مشہور پنجابی شاعر جناب خان محمد صاحب کمتر کا ترانہ سنایا گیا۔ جو حاضرین جلوس کے دلوں کو گرما رہا تھا۔ اسی ضمن میں قائدین جلوس حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور قائد نوجوانان اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب صدر عوامی رابطہ کمیٹی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب خوشاب تشریف لے آئے۔ جلوس نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا۔ قائدین جلوس کے حق میں زور شور سے نعرے لگائے گئے۔ قائدین جلوس کو ایک کھلی جیپ میں سوار کیا گیا تھا۔ ان کی قیادت میں یہ عظیم الشان جلوس آئین شریعت کے حق میں مظاہرہ کرتا ہوا سرگودھا کے بازاروں میں گھومنے لگا۔

جیپ کے آگے ایک نوجوان سفید و سیاہ دھاری دار شرٹ اور سر پر جھنڈا نما ٹوپی پہنے ہاتھ میں پرچم نبوی لئے چل رہا تھا۔ اس کے آگے کچھ نوجوان سکوٹر سوار چل رہے تھے۔

جلوس دفتر جمعیۃ سے چل کر محمدی بازار میں داخل ہوا اور وہاں سے سبزی منڈی، اردو بازار، چوک بلاک سے گذر کر کچہری بازار سے جامع مسجد گول کا چکر کاٹ کر واپس کچہری بازار سے ہوکر امین بازار اور سبزی منڈی کے عقب سے گذر کر ریل بازار اور لیاقت مارکیٹ سے ہوتا ہوا کمپنی باغ میں جاکر ختم ہوا۔

بازاروں کے اس طویل چکر سے صحیح اندازہ نہ ہوسکا کہ یہ جلوس کتنا بڑا ہے اور اس میں اندازاً کتنے افراد شامل ہیں۔ جلوس کی لمبائی کا صحیح اندازہ اس وقت ہوا۔ جب اس کا اگلا حصہ ریل بازار کے آخر میں تھا اور پچھلا حصہ ابھی امین بازار میں چل رہا تھا۔ دو بازار پورے بھرے ہوئے تھے۔ جلوس میں اخباری اندازے کے مطابق پچاس ہزار افراد شامل تھے ......

سرگودھا شہر میں اس دن گرمی نہایت شدت کی پڑ رہی تھی۔ اس وجہ سے دکانداروں نے جگہ جگہ ٹھنڈے پانی کی سبیلیں لگائی ہوئی تھیں اور تمام بازاروں میں وہاں کے عوام نے جلوس پر گل پاشی کرکے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ قائدین جلوس کو ہار پہنائے۔ جلوس جس بازار میں بھی گیا وہاں دونوں طرف کھڑے ہوئے ہزاروں انسانوں نے جلوس کا شاندار استقبال کیا۔

اس جلوس کی یہ خصوصیت تھی کہ آخر تک نہایت پرامن رہا۔ اور کسی سیاسی جماعت یا کسی لیڈر کے خلاف کوئی نعرہ نہیں لگایا۔

جلوس میں مختلف کتبے تھے۔ جن پر لکھا ہوا تھا۔ "ختم نبوت ہمارا بنیادی عقیدہ ہے۔ ختم نبوت کے منکر کافر اور مرتد ہیں، مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ امریکی سامراج اسلام اور مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے۔ امریکی سفیر فارلینڈ کو فوراً ملک سے نکالا جائے۔"

جلوس میں مختلف نعرے لگائے گئے۔ جن میں خاص طور پر نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ شان صحابہؓ زندہ باد۔ اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ حضرت درخواستی مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی زندہ باد، مولانا محمد اکرم مولانا ضیاء القاسمی زندہ باد۔ اسلامی آئین نافذ کرو، امریکی سفیر فارلینڈ نکل جاؤ۔ شدت سے عوام نے جس کا مطالبہ کیا وہ امریکی سفیر فارلینڈ تھا اور شرکاء جلوس نہایت جوش کے ساتھ بار بار یہ مطالبہ کر رہے تھے۔ "فارلینڈ نکل جاؤ"۔

تحصیل خوشاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابی دورہ کا پروگرام

اس پروگرام میں جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز راہنما مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم ڈیرہ غازی خاں، مقرر شعلہ بیان مولانا احمد سعید لدھیانوی لاہور اور دوسرے علماء کرام تقاریر فرمائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

مورخہ یکم اکتوبر بروز جمعرات

بعد نماز ظہر	سٹھ ٹوانہ خطاب عام
بعد نماز عشاء	جوہر آباد 〃 〃

مورخہ ۲ اکتوبر بروز جمعہ

نماز جمعہ سے قبل	گرڈٹ میں خطاب عام
بعد نماز عشاء	روڈ قی 〃 〃

مورخہ ۳ اکتوبر بروز ہفتہ

بعد نماز ظہر	ہڈالی خطاب عام
بعد نماز عشاء	خوشاب جلسہ عام

(محمد حنیف سہارنپوری)

جلوس کے اختتام پر خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی تقریر

کمپنی باغ میں جلوس کے اختتام پر ہزاروں انسانوں کا اجتماع تھا۔ جس سے خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

لاہور کے بعد کوہاٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخی آئین شریعت کانفرنس اور اس میں لاکھوں آدمیوں کی شرکت اور آئین شریعت کے لئے عظیم الشان مظاہرہ نے یہ بات پھر واضح کردی ہے کہ پاکستان کے مسلمان اس ملک میں صرف اور صرف آئین شریعت کا نفاذ چاہتے ہیں۔ اور شریعت بھی کسی انسان کی خود ساختہ نہیں بلکہ وہی شریعت جس کو اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس وقت پاکستان اور یہاں کے ۱۲ کروڑ باشندوں کو جن مسائل کا سامنا ہے۔ ان کا حل بھی صرف آئین شریعت محمدیہ کا نفاذ ہے۔

لیکن بدقسمتی سے آج تک جو لوگ بھی برسر اقتدار آئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے یہ خیال ہی دل سے نکال دیا کہ یہ ملک کس مقصد کے تحت معرض وجود میں آیا تھا۔ یوں تو الیکشن کے لئے سب ہی نظریۂ پاکستان کا دم بھرتے اور اسلام کا نعرہ لگاتے ہیں۔ لیکن آج تک کسی میں یہ ہمت نہ ہوسکی کہ وہ آئین شریعت کے لئے کچھ کوشش کرتا۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے کوئی مس نہیں وہ اسلامی قوانین نہیں سمجھ سکتے اور یہ انگریز کی سازش تھی کہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور نہیں ہونے دیا۔ اور جو طبقہ اوپر آتا رہا ہے۔ وہ بھی وہی لوگ تھے جو انگریز کے مراعات یافتہ تھے۔ اور انگریز نے اپنی خوشامد اور چاپلوسی کے عوض ان کو بڑی بڑی جاگیریں اور مربعے دیئے تھے۔ جنہوں نے ہمیشہ انگریز کی خدمت اور مسلمانوں کے مفادات سے غداری کی۔ اب ظاہر ہے کہ ایسے لوگ جو محض انگریزی مفادات کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ مسلمانوں کے کام آئیں گے قطعاً عبث ہے۔

یہاں جو نظام چلا آرہا ہے وہ سراسر سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام ہے۔ جس کو انگریز نے مسلمانوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غلام رکھنے کے لئے مرتب

کرکے اپنے روحانی فرزندوں کو دیا تھا۔ اور اب تک مسلمان اسی ظالمانہ نظام کے ظلم و ستم کا شکار بنتے چلے آرہے ہیں اور جب تک بھی یہ نظام رہے گا اسی طرح یہاں کے مسلمان عوام سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے ظلم و ستم کا شکار رہیں گے۔

مولانا قاسمی نے فرمایا کہ آپ نے جس والہانہ جذبے محبت اور خلوص سے جمعیۃ علماء اسلام کے اس عظیم اور تاریخی جلوس میں شرکت کی ہے۔ یہ آپ کا قابل تحسین کارنامہ ہے اور اس پر آپ مبارکباد کے مستحق ہیں ہم آپ کے بیحد مشکور ہیں کہ آپ جمعیۃ کے منشور اور پروگرام کو دل سے قبول کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ تقریروں کا وقت نہیں۔ آج غریب و امیر مدینہ اور مکہ کی جنگ شروع ہو چکی ہے آپ کا یہ عظیم جلوس اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ اس جنگ میں غریب کے ساتھ ہیں اور امریکی سامراج کے مخالف ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ملک کے عوام بیدار ہو چکے ہیں۔ اب وہ دن دور نہیں۔ جب یہاں سے غیر ملکی نظاموں کا جنازہ نکل جائے گا اور یہاں محمدی نظام آکر رہے گا۔ میں آپ کے دل کی دھڑکنیں محسوس کرتا ہوں۔ کہ آپ نوابوں، امیروں، سرمایہ داروں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جمعیۃ اگرچہ غریبوں کی جماعت ہے۔ لیکن بڑے بڑے سرمایہ داروں کی جماعتوں کا رشتہ لندن و واشنگٹن سے جڑا ہوا ہے اور جمعیۃ کا رشتہ بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ سے جڑا ہوا ہے۔ یہ جماعت آپ کے تمام چھینے ہوئے حقوق اسلام کی روشنی میں دلا کر رہے گی۔ آپ جلوس میں بار بار یہ مطالبہ بھی کرتے رہے کہ فارلینڈ نکل جاؤ میں تو کہتا ہوں کہ ہم فارلینڈ ہی نہیں امریکہ اور اس کے اثرات سے بھی اس ملک کو پاک کر کے رہیں گے۔

کمپنی باغ میں عظیم الشان اجتماع سے اکابر جمعیۃ کا خطاب

رات کو بعد نماز عشاء سرگودھا کی تاریخ میں بے مثال اجتماع تھا جس میں ایک لاکھ افراد سے زائد افراد نے شرکت کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور سید سلمان شاہ گیلانی کی ولولہ انگیز نظموں سے ہوا۔

اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کے ناظم اعلیٰ اور شہر سرگودھا سے قومی اسمبلی کے امیدوار حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ بعد ازاں قائد جمعیۃ مفکر اسلام مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور آخر میں مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے مفصل خطاب فرمایا

تنقید و تبصرہ

قصائد حسان رضؓ

ترجمہ و تشریح۔ از مولانا قاری محمد عارف ایم اے و حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم، اے

طباعت و کتابت۔ معیاری، دیدہ زیب ٹائٹل

قیمت　　۳/۵۰ ساڑھے تین روپے

ناشر:۔ جمعیۃ قوۃ اسلام۔ الممتاز کچہری روڈ لاہور

المدائح النبویہ عربی ادب کا خاص موضوع ہے اس کا سنگ میل حضرت حسان رضؓ ہی نے نصب کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں آپ کا پورا دیوان موجود ہے۔ جس میں سے پانچ قصیدے ایم اے (عربی) پنجاب یونیورسٹی کے نصاب میں داخل ہیں۔ یہ پورے دیوان کی جان ہیں۔ اس سے پہلے ان قصائد کا ترجمہ اردو زبان میں نظر سے نہیں گذرا۔ ہم مولانا قاری محمد عارف و حافظ قاری فیوض الرحمٰن کو ان کی اس مبارک علمی کوشش پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں کہ نصابی قصائد کا متن مع ترجمہ و تشریح پیش کرنے کی یہ سعادت ان کے حصے میں آئی ہے۔

اس کتاب میں پہلے اشعار دیئے گئے ہیں۔ پھر مشکل الفاظ کو بیان کر کے بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے اور شعر کے آخر میں موقع محل کے لحاظ سے آیات قرآنی اور احادیث نبویؐ کو پیش کر کے مطالب کی وضاحت کی گئی ہے۔

کتاب کے آغاز میں حضرت حسانؓ کی زندگی، شاعری اور خصوصیات شاعری پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا گیا ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ تحقیق و تدقیق کے وقت بغیر غلط تاویل کئے، ان بھائیوں نے "شاعر رسولؐ" کے ادب و احترام کو پورے طور پر ملحوظ رکھا ہے۔

حضرت حسانؓ کی شہرت فی الحقیقت شاعر رسول ہونے کی وجہ سے ہے۔ آپ کے یہ نعتیہ قصیدے بڑے ایمان افروز ہیں۔ اہل علم حضرات اور عام مسلمانوں کے لئے ایک بیش بہا نعمت ہیں۔ حضرت درخواستی، مولانا عبید اللہ انور اور علامہ مفتی محمود صاحب نے اس ترجمہ و تشریح کو بیحد پسند فرمایا ہے۔ جمعیۃ قوت اسلام نے علماء کرام اور دینی مدارس کے طلبہ کے لئے خاص رعایت کا اعلان کیا ہے۔

اجنالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

اجنالہ جو کہ امام پاکستان حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وطن ہے۔ اس میں گذشتہ روز حضرت شاہ صاحب مرحوم کے جانشین حضرت مولانا محمد قاسم شاہ صاحب اور حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب نے جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ اس وقت جمعیۃ علماء اسلام ملک میں صحیح طور پر عوام کی خدمت کر رہی ہے علماء حق نے اب فیصلہ کر لیا ہے کہ اب سرمایہ داروں کا اقتدار ختم کیا جائے گا اور غریب عوام کا اقتدار ہوگا۔ سرمایہ داروں نے ۲۳ سال تک غریب عوام، مزدوروں کسانوں کا خون چوسا ہے۔ اب یہ لوگ پھر غریبوں کو دھوکہ دینے کے لئے غریبوں کی حمایت کا نعرہ لگا رہے ہیں آپ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں کسی بھی غیر اسلامی آئین یا ازم کو ہرگز قبول نہیں کرے گی۔ یاد رہے کہ اجنالہ میں مودودیوں کی پوزیشن اس جلسہ نے کمزور کر دی ہے۔ (محمد صادق)

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

مندرجہ ذیل افراد جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں مولانا سید محمد صادق شاہ صاحب آف اجنالہ اپنے تین سو ساتھیوں سمیت۔ حاجی محمد شفیع چنیوٹی حاجی محمد رفیق صاحب انبالوی۔ راجہ محمد یونس سابق ممبر پیپلز پارٹی، دکاندار سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ سیف الرحمٰن صاحب سرگودھا۔ محمد الیاس صاحب سرگودھا۔ محمد اسلم صاحب بغتائی سرگودھا۔ (محمد صادق)

وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسے الہام کا حامل تھا۔ لہٰذا وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ خود بانی احمدیت کا استدلال جو قرون وسطیٰ کے متکلمین کے لئے زیبا ہو سکتا ہے یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا نبی پیدا نہ ہو سکے تو پیغمبر اسلام کی روحانیت نامکمل رہ جائے گی۔ وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں کہ پیغمبر اسلام کی روحانیت میں پیغمبر خیز قوت تھی، خود اپنی نبوت پیش کرتا ہے۔ لیکن آپ اس سے پھر دریافت کریں کہ محمد صلعم کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے تو اس کا جواب نفی میں ہے۔ یہ خیال اس بات کے برابر ہے کہ "محمد صلعم آخری نبی ہیں، میں آخری نبی ہوں"۔ اس امر کے سمجھنے کی بجائے کہ ختم نبوت کا اسلامی تصور نوع انسانی کی تاریخ میں بالعموم اور ایشیا کی تاریخ میں بالخصوص کیا تہذیبی قدر رکھتا ہے۔ بانی احمدیت کا خیال ہے کہ ختم نبوت کا تصور ان معنوں میں کہ محمد صلعم کا کوئی پیرو نبوت کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا خود محمد صلعم کی نبوت کو نامکمل پیش کرتا ہے۔ جب میں بانی احمدیت کی نفسیات کا مطالعہ ان کے دعوائے نبوت کی روشنی میں کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعوائے نبوت میں پیغمبر اسلام کی تخلیقی قوت کو صرف ایک نبی یعنی تحریک احمدیت کے بانی کی پیدائش تک محدود کر کے پیغمبر اسلام کے آخری نبی ہونے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس طرح یہ نیا پیغمبر چپکے سے اپنے روحانی مورث کی ختم نبوت پر متصرف ہو جاتا ہے۔

اس کا دعویٰ ہے کہ "میں پیغمبر اسلام کا بروز ہوں"، اس سے وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ پیغمبر اسلام کا بروز ہونے کی حیثیت سے اس کا خاتم النبیین ہونا دراصل محمد صلعم کا خاتم النبیین ہونا ہے۔ پس یہ نقطہ نظر پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کو مسترد نہیں کرتا، اپنی ختم نبوت کو پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کے مماثل قرار دیکر بانی احمدیت نے ختم نبوت کے روحانی مفہوم کو نظر انداز کر دیا ہے۔

بہر حال یہ ایک بدیہی بات ہے کہ بروز کا لفظ مکمل مشابہت کے مفہوم میں بھی اس کی مدد نہیں کرتا۔ کیونکہ بروز ہمیشہ اس شے سے الگ ہوتا ہے جس کا یہ بروز ہوتا ہے۔ صرف اوتار کے معنوں میں بروز اور اس کی شے میں عینیت پائی جاتی ہے۔ پس اگر ہم بروز سے "روحانی صفات کی مشابہت" مراد لیں تو یہ دلیل بے اثر رہتی ہے۔ اگر اس کے برعکس اس لفظ کے آریائی مفہوم میں اصل شے کا اوتار مراد لیں تو یہ دلیل بظاہر قابل قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس خیال کا موجد مجوسی بھیس میں نظر آتا ہے"

حرف اقبال مؤلفہ لطیف احمد شیروانی
(صفحات ۱۳۷ تا ۱۴۰)

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہے کہ اسلام میں امتی نبی یا ظلی اور بروزی نبی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے پیروؤں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی بیٹیاں غیر احمدیوں کے نکاح میں نہ دیں اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اس طرح مرزا غلام احمد نے شریعت محمدیہ سے انحراف کر کے اپنے ماننے والوں کے لئے ایک نئی شریعت وضع کی ہے۔ مسیح موعود کے بارے میں بھی ان کا تصور اسلامی نہیں ہے۔ مسیحؑ کے صحیح اسلامی تصور کے مطابق وہ آسمان سے نازل ہونگے حدیث رسولؐ کے مطابق مسیح جب دوبارہ ظہور فرمائینگے تو وہ دوسرا جنم نہیں لیں گے۔ اس طرح اس بارے میں مرزا غلام احمد کا دعویٰ بھی باطل قرار پاتا ہے۔

جہاد کے بارے میں بھی ان کا نظریہ مسلمانوں کے عقیدے سے بالکل مختلف ہے۔ مرزا غلام احمد کے مطابق اب جہاد کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ مہدی اور مسیح کی حیثیت سے انہیں تسلیم کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ جہاد کی نفی ہو گئی۔ ان کا یہ نظریہ قرآن پاک کی ۲۲ ویں سورت آیت ۳۹، ۴۰ اور دوسری سورت آیت ۱۹۲ - ۱۹۴، ۶۰ ویں سورت آیت ۴ اور چوتھی سورت آیت ۷۴، ۷۵، ۷۶، نویں سورت آیت ۵ اور ۳۶ سورۃ ۴۷ آیت ۳۵ کے بالکل برعکس اور منافی ہے۔

مندرجہ بالا امور کے پیش نظر میں یہ قرار دینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا کہ مدعا علیہ اور ان کے ممدوح مرزا غلام احمد نبوت کے جھوٹے مدعی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات وصول کرنے کے متعلق ان کے دعوے سبھی باطل اور مسلمانوں کے اس متفقہ عقیدے کے منافی ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزول وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

مسلمانوں میں اس بارے میں بھی اجماع ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ اور اگر کوئی اس کے برعکس یقین رکھتا ہے تو وہ صریحاً کافر اور مرتد ہے۔

مرزا غلام احمد نے قرآن پاک کی آیات مقدسہ کو بھی توڑ مروڑ کر اور غلط رنگ میں پیش کیا ہے اور اس طرح انہوں نے ناواقف اور جاہل لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے اور شریعت محمدی میں تحریف کی ہے۔ اس لئے مدعا علیہ کو جس نے خود اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے۔ نیز مرزا غلام احمد اور ان کی نبوت پر اپنے ایمان کا اعلان کیا ہے بلا کسی تردد کے غیر مسلم اور مرتد قرار دیا جا سکتا ہے۔

فریقین کے عقائد کے بارے میں گفتگو کے بعد میں شادی کے تصور کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہوں گا، جو زیر بحث مسئلے میں دوسرا اہم نکتہ ہے۔ اس کے بعد میں مدعا علیہ کے عقائد کے بارے میں اپنے نتائج کی روشنی میں شادی کے جواز سے بحث کروں گا۔

اسلام کوئی مسلک نہیں بلکہ بحال میں زندگی بسر کرنے کا نام ہے اور اسلام میں نکاح ایک اخلاقی رشتہ ہے امیر علی نے شادی کی جو تعریف کی ہے۔ اس کے مطابق یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو معاشرے کے تحفظ کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان گمراہی اور بے عصمتی سے محفوظ رہے۔ شادی زندگی بھر کا ایک عہد ہوتا ہے۔ جس کی سب سے اہم خصوصیت جنسی اختلاط کی قانونی یا جائز اجازت نہیں بلکہ اشتراک کار ہے۔ جس میں دو انسان دکھ سکھ خوشی اور غم میں ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو تسکین اور حوصلہ فراہم کرتے ہیں۔ یہ اتحاد تغیر حالات کے ذریعہ فریقین کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جنسی اختلاط کا تصور بھی اس اشتراک یا اتحاد میں دخیل ہے۔ جو فریقین کے جسمانی قرب کی اہمیت واضح کرتا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں باہمی موانست یگانگت اور رفاقت بھی کچھ کم اہم نہیں ہوتے

شیکسپیئر نے ہملٹ میں کہا ہے کہ میاں بیوی ایک جان دو قالب ہوتے ہیں۔ اسی طرح ارسطو نے ایک جگہ کہا ہے کہ بیوی کو زدوکوب کرنا اس بات کی نفی ہے کہ وہ تمہاری بیوی ہے۔ ان تمام باتوں کا ایک ہی مطلب ہے اور وہ یہ کہ میاں بیوی کا رشتہ ایک مقدس اشتراک کا ہے۔ قرآن پاک میں شادی کا ذکر مودت، رحمت اور سکون کی اصطلاحات کے ساتھ کیا گیا ہے۔ بائبل میں ایک جگہ آیا ہے کہ "وہ میری ہی ہڈی کا ایک حصہ اور میرے ہی گوشت کا ایک ٹکڑا ہے"۔ غرضیکہ ہر جگہ یگانگت پر ہی زور دیا گیا ہے۔ جولیس سیزر میں لارڈ بروٹس کے ساتھ پورشیا کا مکالمہ ایک بیوی اور داشتہ کے فرق کو بڑی خوبصورتی سے واضح کرتا ہے اور پھر انگلستان کے ایک ولیعہد کا یہ جملہ بھی تاریخی اہمیت رکھتا ہے کہ جب اس سے ایک رومن کیتھولک شہزادی سے شادی کے لئے کہا گیا، تو اس نے کہا کہ "دو مذہب ایک بستر میں اکٹھے نہیں ہو سکتے"۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے:۔
اپنے تخم کے لئے (کردار کے اعتبار سے) موزوں

عورت کا انتخاب کرو۔ اور اپنے برابر والوں سے شادی کرو۔ اور (اپنی بیٹیاں) ان کے نکاح میں دو۔

(ابن ماجہ ۱۹۰۶ء م)

اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی میں اکفا بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نظریات کا اختلاف یا عقائد کی وسیع خلیج یا فریقین کے قول و فعل کی عدم یکسانیت ان کے مستقبل کو تاریک کر سکتی ہے۔ میاں بیوی کے درمیان مواصلت کا رشتہ ٹوٹ جانے کے بعد ان کا ایک دوسرے کے ساتھ رہنا شادی کے بنیادی تصور کی نفی ہے اور یہ بندھن کیف و مسرت کا پیغامبر بننے کی بجائے جہنم کا نمونہ بن جاتا ہے اور جب فریقین ایک دوسرے سے مسلسل جھگڑتے رہیں اور ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگیں تو پھر سب کچھ جھوٹ اور فریب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ صورت حال نہ صرف یہ کہ انفرادی طور پر ناقابل برداشت ہے بلکہ سماجی اعتبار سے بھی تباہ کن ہے۔ جنس کے اسرار اسی وقت پوری طرح تسکین پاتے ہیں۔ جب جسمانی رشتے کے ساتھ فریقین میں روحانی ہم آہنگی بھی موجود ہو۔ اگر مذہب کا فریقین کی زندگیوں پر واقعی کوئی اثر ہوتا ہے تو پھر اس بارے میں کوئی اختلاف ان کی زندگی پہ پیدائش، نسل زبان یا دنیاوی مرتبے غرضیکہ کسی اور چیز سے زیادہ اثر ہوگا

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :۔

ترجمہ :۔ "اور نکاح مت کرو کافر عورتوں کے ساتھ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ اور مسلمان (چاہے) لونڈی کیوں نہ ہو، وہ (بدرجہا) بہتر ہے کافر عورت سے۔ گو وہ تم کو اچھی ہی لگے۔ اور عورتوں کو کافر مردوں کے نکاح میں مت دو، جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ اور مسلمان مرد غلام بہتر ہے کافر مرد سے۔ گو وہ تم کو اچھا ہی لگے۔

(سورہ بقرہ آیت ۲۲۱)

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ زیر نظر مقدمہ میں فریقین کے درمیان شادی اسلام میں قطعی پسندیدہ نہیں۔ اور قرآن پاک اور حدیث کی تعلیمات کے یکسر منافی ہے۔ کیونکہ فریقین نہ صرف مختلف نظریات کے حامل ہیں بلکہ ان کے عقائد بھی ایک دوسرے سے بالکل ہی مختلف ہیں۔ اور یہ بات اس رشتے کے لئے سم قاتل کا درجہ رکھتی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے واضح کر چکا ہوں۔ اسلام میں کسی مسلمان کے لئے جنس مخالف کے ساتھ شادی کے سلسلے میں متعدد پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ اور کسی بھی صورت میں کوئی مسلمان عورت کسی غیر مسلم سے جائز شادی نہیں کر سکتی۔ جن میں عیسائی، یہودی یا بت پرست شامل ہیں۔ اور ایک مسلمان عورت اور غیر مسلم کا نکاح اسلام کی نظر میں غیر موثر ہے۔ اندریں حالات میں یہ قرار دیتا ہوں کہ اس مقدمے کے فریقین کے درمیان شادی اسلامی نہیں بلکہ یہ سترہ سال کی ایک مسلمان لڑکی کی ساٹھ سال کے ایک غیر مسلم (مرتد) کے ساتھ شادی ہے لہذا یہ شادی غیر قانونی اور غیر موثر ہے۔

مندرجہ بالا امور کے پیش نظر مسئلہ نمبر ۳، ۴، ۶، ۷ اور ۸ ساقط ہو جاتے ہیں اور ان پر غور کی ضرورت نہیں مندرجہ بالا بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ مدعیہ جو ایک مسلمان عورت ہے کی شادی مدعا علیہ کے ساتھ جس نے شادی کے وقت خود اپنا قادیانی ہونا تسلیم کیا ہے اور اس طرح جو غیر مسلم قرار پایا ہے غیر موثر ہے۔ اور اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ مدعیہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مدعا علیہ کی بیوی نہیں۔

تنسیخ نکاح کے بارے میں مدعیہ کی درخواست کا فیصلہ اس کے حق میں کیا جاتا ہے اور مدعا علیہ کو ممانعت کی جاتی ہے کہ وہ مدعیہ کو اپنی بیوی قرار نہ دے۔ مدعیہ اس مقدمہ کے اخراجات بھی وصول کرنے کی حقدار ہے۔

فیصلے کے اختتام سے پہلے میں مدعیہ کے فاضل وکیل کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے متعدد کتابوں کے ذریعہ میری بیحد مدد کی۔ ان میں سے چند کتابیں مندرجہ ذیل ہیں :۔

(۱) حقیقت الوحی (۲) ازالۂ اوہام (۳) ملفوظات احمدیہ (۴) معیار الاخیار (۵) آئینہ کمالات (۶) تذکرۃ الشہادتین (۷) مسئلہ ختم نبوت از مولانا اسحٰق (۸) مسئلہ ختم نبوت از مولانا مودودی (۹) قادیانی مسئلہ از مولانا مودودی۔ (۱۰) ختم نبوت از مولانا ثناء اللہ (۱۱) خاتم النبیین از حکیم عبداللطیف (۱۲) صحیفہ تقدیر از مولانا شبیر احمد عثمانی۔ (۱۳) مرزائیت۔ عدالت کے کٹہرے میں مؤلفہ جانباز مرزا (۱۴) فسخ نکاح مرزائیاں (۱۵) فیصلہ صادر کردہ مسٹر محمد اکبر ڈسٹرکٹ جج بہاولنگر (۱۶) فیصلہ صادر کردہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کیمبلپور (۱۷) ترجمہ قرآن مجید از مسٹر پکتھال، (۱۸) مرزا غلام احمد کی تصانیف کے تراجم از عبدالماجد دریابادی

یہ فیصلہ ۱۳ جولائی کو شیخ محمد رفیق گوریجہ کے جانشین جناب قیصر احمد حمیدی نے جو ان کی جگہ جیکب آباد کے سول اور فیملی کورٹ کے جج مقرر ہوئے ہیں کھلی عدالت میں پڑھ کر سنایا۔

تبلیغی جلسہ

مورخہ ۶ ستمبر مطابق ۴ رجب المرجب بروز اتوار بعد نماز عشا بمقام مدرسہ قاسمیہ رحمان پورہ لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری خطاب فرمائیں گے۔

قراردادیں

آئین شریعت کانفرنس سرگودھا میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ رائے سے پاس ہوئیں۔

(۱) دور ایوبی میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے خلاف درج شدہ مقدمات واپس لئے جائیں۔

(۲) علماء، طلباء سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کیا جائے۔

(۳) حکومت غیر جانبداری سے کام لے اور جمعیۃ کے علماء پر زیادتی کرنے سے باز رہے۔

(۴) محصول چونگی اور تہہ بازاری پاس کا ٹیکس کم کیا جائے۔

(۵) رحمان پورہ (سرگودھا) کی سڑک پختہ کی جائے۔

(۶) استقلال آباد (سرگودھا) میں فوراً پانی اور بجلی کا انتظام کیا جائے اور کلیار ٹاؤن میں پانی کے نکاس اور پینے کے پانی کا انتظام کیا جائے۔

(۷) مودودی جماعت اور اہلحدیث جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کے خلاف غلط الزام لگا رہی ہے اور جمعہ کے خطبوں میں جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرتی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ ان غلط الزامات لگانے والوں کا محاسبہ کرے اور ان کے خلاف مقدمہ چلائے۔

(۸) امریکی سفیر فارلینڈ کو فوراً ملک سے نکالا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان

ہم نے جمعیۃ علماء اسلام کے دستور اور اس کے منشور پر عہد کر لیا ہے۔

(۱) منیر احمد زرگر صرافہ بازار سرگودھا بقلم خود
(۲) قاری حافظ سیف الرحمٰن بلاک ۱۱ سرگودھا
(۳) محمد بشیر زرگر صرافہ بازار " "
(۴) محمد زکریا زرگر ۲/۳، ۵، ۲ پٹیالہ فینسی جیولرز صرافہ بازار سرگودھا " "
(۵) محمد اصغر زرگر صرافہ بازار سرگودھا " "
(۶) محمد اسحاق " " " " "
(۷) عبدالرشید سبحانی پٹیالہ گولڈن ہاؤس صرافہ بازار سرگودھا
(۸) نثار احمد کپور تھلہ فینسی جیولرز " " " "
(۹) نذیر احمد زرگر " " " " " "
(۱۰) نذیر حسین غازی " " " " "
(۱۱) سعید احمد زرگر صرافہ بازار سرگودھا
(۱۲) محمد صدیق اینڈ مقبول احمد صرافہ بازار " "
(۱۳) گلزار احمد زرگر سٹالائٹ ٹاؤن مکان ۱۰۷ ڈی بلاک سرگودھا
عبدالرشید سیکرٹری پٹیالہ گولڈن ہاؤس سرگودھا

غریبوں اور مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے

——— علامہ غلام مصطفیٰ رحمانی

جھونک وینس ضلع ملتان میں تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے ناظم مولانا غلام مصطفیٰ رحمانی نے کہا کہ جمعیۃ برسر اقتدار آ کر غریبوں اور مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کرے گی۔ جمعیۃ تعلیم مفت کرے گی اور اسلامی روایات کے مطابق تعلیم، روٹی، لباس، مکان اور علاج تمام لوگوں کو مہیا کرے گی۔ اسلامی مملکت میں مسلمان ہی نہیں غیر مسلموں کے حقوق بھی متعین ہیں اور ان کے بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

مولانا نے فرمایا کہ ۲۳ سال میں ایک قانون بھی اسلام کے مطابق نہیں بنایا گیا۔ حتیٰ کہ انگریزی زبان کو سرکاری حیثیت حاصل ہے۔ اتوار کو یوم رخصت ہے۔

مولانا نے مطالبہ کیا کہ ناغہ کا دن جمعہ مقرر کیا جائے۔ اتوار عیسائیوں کا متبرک دن ہے۔ اس دن ناغہ کرنا عیسائیوں کے متبرک دن سے مشابہت ہے، جسے برقرار رکھنا مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کے مترادف ہے اور گناہ عظیم ہے۔ مولانا نے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کا منسوخ کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

مولانا نے لوگوں کو بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے پاکستان کے مشہور صحافی اور رنایۂ ناز ادیب ڈاکٹر احمد حسین کمال کو قومی اسمبلی اور قاری نور الحق ایڈووکیٹ کو تحصیل ملتان سے صوبائی اسمبلی کے لئے نامزد کیا ہے۔ غریبوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے آپ ان حضرات کو کامیاب کرائیں اور سابقہ آزمائے ہوئے سیاستدانوں کو ووٹ نہ دیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے ملک کے بیشتر حصوں میں انتخابات میں اسی لئے ممتاز اور محترم ہستیوں کو کھڑا کیا ہے تاکہ قوم کے سامنے بہتر نمائندے آئیں اور ان کو منتخب کیا جا سکے۔

شہلیمہ والا علاقہ نشیب کرور لعل عیسن میں جمعیۃ کی تشکیل

سرپرست	مولانا فقیر محمد صاحب
امیر	ملک منظور احمد اسرا
نائب امیر	ملک غلام عباس اسرا
ناظم اعلیٰ	مولانا صفدر معاویہ
ناظم	ملک اللہ ڈوایا
خازن	ملک غلام سرور
ناظم نشر و اشاعت	ملک حامد

آئین شریعت کانفرنس

جمعیۃ علماء میوات کل پاکستان

مورخہ ۸ رجب المرجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۷۰ء

——— بروز جمعرات ———

بمقام موضع ورن (حلقہ قادی ونڈ تحصیل قصور)

بعد نماز عشاء

زیر صدارت حضرت مولانا مولوی جمیل صاحب میواتی

خلیفہ مجاز حضرت مولانا رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ جمعیۃ علماء میوات کے خصوصی پروگرام کے بعد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف مشہور خطیب مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مدظلہ العالی، حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ و مولانا فضل محمد صاحب لائلپور خطاب فرمائینگے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس کانفرنس میں آئین شریعت مطہرہ کے نفاذ کی تحریک کے بارے میں لائحہ عمل تیار کیا جائیگا حضرات علماء و قراء و حفاظ میوات کو بالخصوص اور عام مسلمانان پاکستان سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اس خالص دینی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جوق در جوق شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

تفصیلی پروگرام کا انتظار فرمایئے

ایسے علماء، حفاظ و قراء حضرات جن کے نام و پتے معلوم نہیں تھے۔ ان کے نام درج ہونے سے رہ گئے ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ وہ بھی اس تاریخ پر کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔

الداعیان

احقر الناس ـ مولوی محمد حسن نجم میواتی
حافظ عبدالقیوم صاحب میواتی
چوہدری نتھی خاں صاحب میواتی نامزد امیدوار قومی اسمبلی حلقہ
چوہدری محمد عبداللہ صاحب قادی ونڈ
میاں حاجی عبدالرحمٰن صاحب میواتی ورن

بقیہ ــــــ مودودی صاحب کے دعوے

اختلاف کرنے والوں نے اگرچہ سخت سے سخت اختلاف کیا۔ لیکن مودودی صاحب کے بارے میں کم از کم طبقۂ علماء کے افراد نے ہرگز "یہ شریفانہ الفاظ" استعمال نہیں کئے۔ جو مودودی صاحب نے تیئس سال پہلے مسلمانوں کے تمام رہنماؤں کے لئے استعمال کئے ہیں۔

کتوں سے تشبیہہ

سیاسی کشمکش حصہ اول میں ہی ایک جگہ لکھتے ہیں۔

" ان کا یہ حال ہوگیا ہے کہ جہاں کسی نے روٹی کے ٹکڑے اور نام نمود کے چند کھلونے پھینکے۔ یہ کتوں کی طرح ان کی طرف لپکتے ہیں"۔

اللہ اللہ اس "شریفانہ زبان" کے ساتھ مودودی صاحب نے حال ہی میں حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب پر غیر شریفانہ زبان استعمال کرنے کا طعن کیا ہے۔

قرآن کی تفسیر مودودی صاحب نے اپنے فہم کے مطابق کی ہے

" اس (تفہیم القرآن) میں جس چیز کی میں نے کوشش کی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پڑھ کر جو مفہوم میری سمجھ میں آتا ہے اور جو اثر میرے قلب پر پڑتا ہے۔ اسے جوں کا توں اپنی زبان میں منتقل کردوں"۔ (مقدمہ تفہیم القرآن)

حالانکہ اب تک قرآن کے شارحین کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ قرآن کی آیات کا مفہوم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ قولاً و عملاً متعین فرمایا اور ان کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس پر کس طرح عمل کیا اور اسے کس طرح سمجھا اور سلف صالحین نے رسولؐ اور اصحاب رسولؐ کی قرآنی تشریحات کو کس طرح بعد والوں کو منتقل کیا۔ لیکن مودودی صاحب نے قرآن کی تفسیر کا یہ خود ساختہ طریقہ اپنایا ہے کہ قرآن پڑھ کر جو مفہوم ان کی سمجھ میں آتا ہے۔ اسے جوں کا توں وہ اپنی زبان میں منتقل کر دیتے ہیں۔ قرآن کے بارے میں اپنی فہم پر ان کا یہ اعتماد کیا قرآن کے مفہوم کو ان کی خود ساختگی کا پابند نہیں بنا دیتا؟ اور کیا اسی کا نام تحریف نہیں ہے

اسلام کی روح سے علماء اور مشائخ بھی ناواقف ہیں

" خواہ وہ ان پڑھ عوام ہوں یا دستار بند علماء، یا جو خرقہ پوش مشائخ، یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات۔ ان سب کے خیالات اور طور طریقے ایک دوسرے سے بدرجہا مختلف ہیں۔ مگر اسلام کی حقیقت اور اس کی روح سے ناواقف ہونے میں سب یکساں ہیں"

(تفہیمات حصہ اول ص۴۵)

طبع ۱۹۶۰ء ایڈیشن ہشتم

مطالعہ و تبصرہ

"اسلامی زندگی"

تالیف۔ حاجی امیرالدین صاحب

پتہ:۔ شعبہ نشر و اشاعت جامعہ ربانیہ ملتان شہر

قیمت۔ غیر مجلد ۲/۰۰ روپے مجلد ۲/۵۰ روپے

ڈھائی سو صفحات کی یہ کتاب اسم بامسمیٰ ہے۔ مؤلف محترم نے اس کتاب میں روزمرہ کی زندگی سے متعلق اسلامی احکام و ہدایات کو نہایت سادہ زبان اور سادہ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ عقائد، عبادات اور معاملات سب ہی کے بارے میں اسلام کی بنیادی ہدایات اس میں جمع کر دی ہیں۔ اور ایک طرح سے یہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب بہشتی زیور و راہ نجات وغیرہ کی تلخیص ہے۔ جیسا کہ تعارف میں کتاب ہذا کے محترم مؤلف نے اظہار کیا ہے۔ ہم اس قیمتی کتاب کے مطالعہ کے لئے ہر مسلمان سے سفارش کریں گے اور یہ کتاب ہر مسلمان گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔ بالخصوص نوعمر لڑکوں، نوجوانوں اور عورتوں کے مطالعہ میں اس کتاب کو ضرور لانا چاہیئے۔ (ک)

ضلعی امیر التفات فرمائیں

مغربی پاکستان کے بعض اضلاع سے قومی و صوبائی اسمبلی کے امیدواران کی درخواستیں تاہنوز صوبائی دفتر کو موصول نہیں ہوئیں ضلعی امیر التفات فرمائیں اور ایسی تمام درخواستیں جمعیۃ علماء اسلام کے مطبوعہ حلف ناموں پر جملہ کوائف کے ساتھ اور اپنی سفارشات ثبت فرما کر بلا تاخیر صوبائی دفتر کو ارسال فرمائیں تاکہ انہیں زیر غور درخواستوں میں شامل کیا جا سکے۔ پارلیمانی بورڈ کا اجلاس مستقبل قریب میں بلایا جا رہا ہے اور جو درخواستیں جلد موصول نہ ہوں گی۔ ان پر بعد میں غور نہیں کیا جائیگا (ناظم شعبہ انتخابات جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

ضروری اعلان

بعض حضرات ترجمان اسلام کی رقوم ملتان کے پتہ پر بھیج دیتے ہیں، حالانکہ بار بار اعلان کیا جاچکا ہے کہ ترجمان اسلام کی خریداری کی رقوم ایجنسیوں کی رقوم، اعلان وغیرہ کی رقوم لاہور کے پتہ پر آنا چاہئیں تاکہ اندراجات میں تاخیر نہ ہو۔

اسی طرح مضامین اور خبریں بھی براہ راست لاہور کے پتہ پر آنا چاہئیں۔ بار بار اس امر کا بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔

ماہانہ مجلس مذاکرہ

زیر اہتمام جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ لاہور مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار صبح ۹½ بجے واقع صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور بالمقابل ہائیکورٹ قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں منعقد ہو رہی ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب بوریوالہ سابق رکن مجلس شوریٰ جماعت اسلامی پاکستان درس قرآن سے افتتاح فرمائیں گے۔

عنوان ۔ خلافت راشدہ ہوگا۔ طلباء اور تعلیم یافتہ حضرات سے شرکت کی خصوصی درخواست ہے

(منجانب:۔ ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام لاہور)

آئین شریعت کانفرنس لاہور کے موقعہ پر

جمعیۃ علماء اسلام جوہر آباد کے تین کپڑے جن پر جوہر آباد لکھا ہوا ہے گم ہوگئے ہیں جس جماعت کے کپڑوں میں وہ غلطی سے چلے گئے ہوں تو وہ بذریعہ ڈاک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کردیں۔ ڈاک خرچ ادا کر دیا جائے گا۔

مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جوہر آباد۔ بلاک ۱۲ جوہر آباد ضلع سرگودھا

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا دورہ ضلع سیالکوٹ

۱۵ اگست کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بذریعہ ریل لاہور سے نارووال پہنچے۔ معززین شہر نے ریلوے اسٹیشن پر آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ مولانا اسٹیشن سے جامعہ حنفیہ قاسمیہ لے جایا گیا۔ راستے میں بہت لوگ خوشی سے خوش آمدید کہتے ہوئے دکانوں سے باہر نکل کھڑے بابائے جمعیۃ کی زیارت کر رہے تھے۔ کیونکہ ضلع سیالکوٹ والوں کو بہت انتظار کے بعد یہ موقعہ نصیب ہوا تھا، تقریباً ساڑھے پانچ بجے مسجد میں پہنچ گئے۔ اس وقت معززین شہر کی ملاقات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو رات تک جاری رہا۔ موسم ٹھیک رہا۔ حالانکہ اس سے پہلے بارش ہو چکی تھی۔ کیچڑ وغیرہ ہو چکا تھا، مگر پھر بھی دیہاتوں سے لوگ شوق سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کھلی جگہ پر ہوا۔ لوگ کافی تعداد میں آئے تھے۔ جبکہ موسم کے لحاظ سے اتنے اجتماع کی امید نہ تھی۔ مولانا نے اپنی تقریر میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ میں قانون بناؤں گا کہ جو ملک میں انبیاء علیہم السلام صحابہ کرامؓ اولیاء کرامؒ کی توہین کرے اس کو ختم کیا جائے۔ آپ نے آئین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو انسان کے لئے پیدا فرمایا۔ انسان کو اپنی عبادت کا حکم فرمایا ہے۔ چرند پرند کو دیکھ لو۔ جو ضابطہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بنایا ہے۔ اسی پر چل رہے ہیں۔ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ضابطہ حیات نازل فرمایا ہے۔ جو کہ مکمل ہے اس کے ساتھ پیوند کی ضرورت نہیں۔ سوشلزم مغربی جمہوریت، کمیونزم وغیرہ پر ہم ہزار بار لعنت بھیجتے ہیں جو شخص ہم کو سوشلسٹ کہے گا۔ ہم اس کو یہودی سمجھینگے جو انسان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ضابطہ حیات کو نہیں مانتے وہ حیوانوں سے بدتر ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں اب تک دستور نہیں بنا۔ ابھی بحث ہو رہی ہے کہ کونسا دستور ہونا چاہیئے۔ اس کی تمام ذمہ داری سابقہ حکومتوں پر ہے۔ جنہوں نے ۲۳ سال گزرنے کے بعد یوں ملک میں قرآن و سنت کا دستور جاری نہیں کیا۔ جس میں غریب مزدور و کسان تمام لوگوں کے مسائل کا حل موجود ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ اب پھر وہی لوگ آپ کے سامنے اسلام کا نعرہ لگا کر آ رہے ہیں۔ ایک آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب مل کر جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ جو خلفائے راشدین کے نقشے پر ملک کا نظام چلانا چاہتی ہے۔ سب لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا کہ ہم جمعیۃ کے نمائندے کو کامیاب کریں گے انشاء اللہ۔

حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب امیر ضلع نے مختصر الفاظ میں شروع میں تقریر فرمائی۔ آخر میں تقریباً ۱۱ بجے حضرت مفتی صاحب کی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ پروگرام کے مطابق آٹھ بجے ضلع میں نمایندے نامزد کرنے کے لئے میٹنگ شروع ہوئی۔ جو ۱۱ بجے تک جاری رہی نارووال کی تینوں سیٹوں ایک قومی دو صوبائی پر جمعیۃ علماء اسلام نمائندے کھڑے کرے گی۔ دوسرے علاقوں کے بارے میں بھی غور کیا گیا ہے۔ کچھ نوجوان گریجویٹ انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میٹنگ کے بعد انہوں نے اجازت طلب کی۔ مولانا نے خوشی سے اپنے پاس بٹھایا انہوں نے مودودیت کے بارے میں سوالات کئے۔ مولانا نے نہایت ہی شفقت سے ان کو سمجھایا۔ نوجوان مطمئن ہو کر خوشی خوشی واپس چلے گئے۔

پروگرام کے مطابق شکرگڑھ پہنچنا تھا۔ تقریباً ایک بجے بس پر سوار ہوئے۔ شکرگڑھ کے نوجوان جلوس کی شکل میں کھڑے شہر سے باہر انتظار کر رہے تھے۔ جس وقت مولانا پہنچے تو نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ جلوس کی شکل میں بازاروں میں سے ہوتے ہوئے جامعہ رحیمیہ تک مولانا کو پہنچایا گیا۔ پروگرام کے مطابق رات کو جلسہ عام ہوا۔ جلسہ گاہ میں آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ کچھ لوگ چھتوں پر بیٹھے تھے۔ موسم برسات کی وجہ سے اتنا بڑا اجتماع ہونے کی امید نہ تھی۔ مگر معلوم ہوا کہ عوام میں جمعیۃ علماء اسلام مقبول ہو رہی ہے۔ ان حلقوں میں (نارووال اور شکرگڑھ) مولانا محمد یحییٰ صاحب، مولانا عبدالرحیم صاحب نوجوان مخلص کارکن ہیں۔ محنت سے کام کر رہے ہیں علاقہ کے لوگ ان سے تعاون کر رہے ہیں۔ جس وقت مولانا اسٹیج پر تشریف لائے تو نعروں سے فضا گونج اٹھی نوجوان خوشی سے نعرے لگا رہے تھے۔ مولانا نے رات کے بارہ بجے تک خطاب کیا۔

مرتبہ:۔ حافظ عبدالرحمٰن ناظم عمومی
(ضلعی جمعیۃ سیالکوٹ)

بقیہ — اسلام

اس مہلک ناسور کا علاج محض فتویٰ یا مضمون نگاری نہیں ہے مسلمہ اصول کے تحت مرض کا علاج اسباب مرض کے ازالہ سے ہوتا ہے۔ اگر ملک و قوم کو اس مہلک ناسور سے بچانا مقصود ہے تو پوری طاقت سے ۲۲ سالہ ظالمانہ اور کافرانہ مغربی نظام کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکئے غریب کسان کو فرعون صفت زمیندار کے پنجۂ استبداد سے نجات دلایئے۔ تھکے ہوئے مزدور کو قارون صفت صنعت کار کے استحصال سے آزاد کرایئے۔ موجودہ مغربی نظام کو ہٹا کر اسلامی نظام قائم کرنے کی سرتوڑ کوشش کیجئے۔ یہی ایک راستہ ہے اشتراکیت و سوشلزم سے بچنے کا۔

ورنہ ایک متوقع کافرانہ نظام کے خلاف محاذ قائم کرنا اور دوسرے کافرانہ نظام کو خاموشی کے ساتھ برداشت کئے رہنا نہ مرض کا صحیح علاج ہے اور نہ دانشمندی کا۔

جلسہ ملتوی

مدرسہ حدیقۃ الاحسان شجاع آباد کا سالانہ جلسہ جو ۲، ۳، ۴ رجب المرجب کو ہونا تھا بعض وجوہات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آیندہ اعلان کا انتظار فرمایئے۔

(قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی مہتمم مدرسہ ہذا)

مولانا محمد سلیمان صاحب طارق کے والد انتقال فرما گئے

حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب طارق کے والد محترم طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد گذشتہ ہفتے انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور نیک سیرت بزرگ تھے۔ ادارہ ترجمان اسلام مرحوم کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور مولانا کے غم میں برابر کا شریک تصور کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مولانا موصوف اور دوسرے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

ادارہ ترجمان اسلام اپنے قارئین سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مرحوم کے لئے قرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب فرمائیں اور ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں

مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خاں کا سالانہ جلسہ

حسب دستور سابق امسال بھی دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۳، ۲۴، ۲۵ رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۵، ۲۶، ۲۷ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری، علامہ عبدالستار صاحب تونسوی و دیگر حضرات تشریف لا رہے ہیں۔ (ناظم دفتر)

سید امین گیلانی صاحب کی ڈائری گم ہو گئی

سید امین گیلانی صاحب کی ڈائری دوران سفر گم ہو گئی ہے۔ اس لئے جن احباب نے یکم ستمبر کے بعد کی تاریخیں لی ہوئی ہیں۔ وہ دوبارہ خط کے ذریعے مطلع فرما دیویں تاکہ تاریخیں نوٹ کر لی جائیں۔

احقر صلاح الدین
ناظم اعلیٰ
انجمن شبان اسلام پاکستان

بقیہ — مخالفین جمعیۃ کی قلابازی

پہلے جھوٹ کی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے ان مخالفین کو دوسرا جھوٹ گھڑ کر اس کا سہارا لینا پڑا ہے۔

الحمد للہ کہ واقعات نے بھی جمعیۃ پر عائد کئے جانے والے الزامات کی تردید کر دی ہے۔ اور جوں جوں انتخاب کا مرحلہ قریب تر آئے گا۔ خود واقعات یہ شہادت دیں گے کہ پاکستان میں خالص اسلام کے لئے اور غریب مسلمان عوام کے لئے کام کرنے والی جماعت صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ اور مخالفوں کا ہر گروہ با وجود اسلام کے بلند بانگ دعووں کے ان عناصر کے پہلو بہ پہلو نظر آئیں گے۔ جن کی اسلام اور مسلمان عوام کے مفادات سے روگردانی پاکستان کی تیئیس ۲۳ سالہ تاریخ کا اندوہناک عنوان ہے۔

علاقہ ساہی وال سے قومی اسمبلی کے امیدوار

(نامہ نگار) جمعیۃ علماء اسلام ساہی وال کے بعض افراد کوشش کر رہے ہیں کہ علاقہ ساہی وال سے قومی اسمبلی کے لئے مولانا حافظ مقبول احمد صاحب خلف الرشید حضرت مولانا عبد العزیز صاحب مدظلہ خلیفہ حضرت اقدس رائے پوریؒ کو بطور امیدوار نامزد کیا جائے اور امید واثق ہے کہ ان حضرات کی کوششیں کامیاب ہونگی۔ اگر ایسا ہوا تو اس حلقہ سے سب سے مضبوط پوزیشن مولانا موصوف ہی کی ہو گی۔

بقیہ — خطرہ

فائدہ اٹھانے کے مواقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینگے پاکستان کی موجودہ سیاست میں ان سے عناصر کا دخلہ اولاً تو انتخابات کی غیر جانبدار و آزاد فضا پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ اس کے بعد دستور سازی کے مرحلہ پر ایک ایسا دستور مرتب کرنے میں آڑے آئے گا جو خالص کتاب و سنت کے احکامات حلال و حرام اور شریعت کے اصولوں پر مبنی ہو، اور جو پاکستان کے غریب عوام کسانوں و مزدوروں کی طرف اقتدار کو منتقل کرنے والا ہو۔ جو ملک کی ۹۹ فیصد سے بھی زیادہ آبادی ہے۔

حالانکہ تیئیس سال کا تجربہ یہ تقاضا کر رہا ہے کہ اگر آئندہ ملک کو متحد، مستحکم، محفوظ اور مضبوط رکھنا مطلوب ہے تو شریعت اسلامیہ کے واضح احکام حلال و حرام پر یہاں کا دستور مرتب کیا جائے اور اقتدار ملک کے ان عوام کو منتقل کر دیا جائے۔ جو یہاں کی ۹۹ فیصد آبادی ہے۔ لیکن اگر یہاں ۹۹ فیصد آبادی کو نظر انداز کر کے اور شریعت کے احکام کو پس پشت ڈال کر نام نہاد طور پر اسلام اور غریب عوام سے منسوب کر کے دستور سازی اور اقتدار کی تشکیل کی گئی تو آئندہ بھی ماضی کے سے واقعات کا اعادہ ہوتا رہے گا اور پہلے سے بدتر صورت میں ہوگا۔ جو آج سے کہیں زیادہ ملک کی سلامتی کے لئے پر خطر بن جائے گا۔

انجمن خدام الدین (رجسٹرڈ) نوشہرہ چھاؤنی، ضلع پشاور

کے بھرپور تعاون کے لیے ضروری اپیل

برادرانِ اسلام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اہم گزارش

آپ کی خدمت میں اس وقت ایک اہم گزارش کرنی ہے۔ امید ہے کہ اپنے اخلاقِ عالیہ کو بروئے کار لاتے ہوئے کچھ وقت نکال کر ممنون فرمائیں گے، اس کی جزائے خیر خداوند قدوس جل مجدہٗ ضرور عنایت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت مذہبی و اسلامی تعلیم و تربیت کا فقدان ہے اور صحیح تعلیم و تربیت کی کمی کی وجہ سے پوری قوم طرح طرح کی ناگفتہ بہ حالات سے دوچار ہے۔ ان حالات میں جتنا کچھ ممکن ہو سکے مذہبی اسلامی تعلیمات عام کرنا جہاد کا درجہ رکھتا ہے۔ اسی نظریہ سے آج سے تقریباً چھ سال قبل نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور میں انجمن خدام الدین کی بنیاد جانشین حضرت شیخ الاسلام والتفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہٗ (لاہور) نے رکھی اور بحمداللہ اس قلیل عرصے میں انجمن ہٰذا درج ذیل شعبوں میں گراں قدر اصلاحی، تعلیمی، مذہبی خدمات انجام دے رہی ہے۔

شعبہ جاتِ انجمن

۱۔ مدرسہ انوار القرآن۔ گورنمنٹ کالج نوشہرہ کے بالکل سامنے تقویٰ مسجد میں چٹائیوں پر بیٹھ کر چند اساتذہ مقامی اور بیرونی طلباء کو قرآن حکیم کا ترجمہ، حفظ و قرأت، ناظرہ کے علاوہ دیگر اسلامی ضروری تعلیم سے فیضیاب کر رہے ہیں۔ امسال جلسہ تقسیم اسناد میں تیرہ لڑکوں کو پورا ترجمہ کلام پاک سیکھ کر کامیاب ہونے کی سند دی گئی۔ اسی طرح ایک جید حافظ اور تقریباً ایک سو لڑکوں کو ناظرہ قرآن حکیم کی سندات بھی دی گئیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اتنی عظیم کامیابی سے نوازا۔ فللّٰہ الحمد والمنہ

۲۔ ہر شب جمعۃ المبارک کو اس مسجد میں "مجلس ذکر" منعقد ہوتی ہے۔

۳۔ مختلف تبلیغی مذہبی عنوانات پر ٹریکٹ اور پمفلٹ مفت تقسیم کیے جاتے ہیں جن کی تعداد اب تک نصف لاکھ کے قریب ہے۔

۴۔ ہر سال ایک عظیم الشان سہ روزہ سیرت کانفرنس منعقد ہوتی ہے جو اس علاقے کی سب سے بڑی کانفرنس قرار پا چکی ہے۔ اس کے لیے ایک شعبہ بزم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ یہ شعبہ سیرت کانفرنس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً تبلیغی اجتماعات منعقد کرانے کا انتظام کرتا ہے۔

۵۔ کالج و سکول کے ہونہار طلباء (جو درس قرآن میں تشریف لاتے ہیں) نے اپنی تحریری و تقریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور مفید بنانے کے لیے اپنی مذہبی، اسلامی تنظیمیں "بزم قرآن حکیم" اور "جمعیت الانصار" کے ناموں سے قائم کی ہوئی ہیں جن کے اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔

۶۔ خیرات و زکوٰۃ کی مد سے مستحق غرباء و یتامیٰ، مساکین، بیوگان کی حتی المقدور امداد کی جاتی ہے (اس سلسلے میں اہم پروگرام یہ ہے کہ ایسے مستحقین کا مستقل ماہانہ وظیفہ تجویز ہو لیکن اس کے لیے مخیر حضرات کے مدّ زکات میں سے بھی بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔ اس لیے توجہ فرمایئے۔

اہم درخواست و عزائم۔

اب آپ ذرا ملاحظہ فرما لیجئے کہ کتنے اہم پروگرام بحمداللہ کامیابی سے چل رہے ہیں اور ابھی کتنے ایسے اصلاحی، مذہبی پروگرام ہیں جو رقم نہ ہونے کی وجہ سے تشنۂ تکمیل رہ رہے ہیں۔ مثلاً مدرسہ کی عمارت کی تعمیر و دیگر ضروریات کا تعمیری سلسلہ اور اس کے لیے قطعہ زمین کا حصول وغیرہ۔ اس وقت آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرنے کے لیے عریضہ ہٰذا ارسالِ خدمت کیا جا رہا ہے کہ آپ جیسے دیندار مسلمان ہمیں مستقلاً سالانہ یا ماہانہ گرانٹ مقرر فرما دیں اور ہنگامی مضبوط امداد سے بھی نوازیں تاکہ ہم دلجمعی و کامیابی سے اپنے مشن کو آگے بڑھا سکیں۔

انجمن کی خصوصیات

آپ کی معلومات کے لیے چند خصوصیات عرض ہیں۔ کہ

(الف)۔ یہ انجمن باقاعدہ حکومت پاکستان نے رجسٹرڈ کی ہے۔

(ب)۔ اس انجمن کے جملہ حسابات ہر سال چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے آڈٹ کرائے جاتے ہیں۔

(ج)۔ سنٹرل بورڈ آف ریونیو گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد نے چٹھی نمبر C.No.0-71(4)T-1/70 کے بموجب اس انجمن کو دیے جانے والے عطیات کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

اس لیے ایک مرتبہ پھر آپ حضرات سے پرزور گزارش و درخواست کی جاتی ہے کہ ضرور بالضرور ماہانہ یا سالانہ گرانٹ سے نواز کر اس اسلامی مذہبی کام میں حصہ دار بن کر دنیا و دین کی سعادت سے ہمکنار ہوں۔

اکابر علماء حق کا ارشاد

دورِ حاضر کے تمام اکابر اولیاء اللہ اور علماء حق مثلاً
حافظ الحدیث حضرت درخواستی مدظلہٗ۔ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
محقق العصر حضرت علامہ افغانی مدظلہٗ ۔۔۔ (بہاولپور)
حضرت جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور مدظلہٗ (لاہور)
شیخ کامل حضرت عبدالغفور العباسی رحمۃ اللہ علیہ (مدینہ منورہ)
شیخ الحدیث علامہ عبدالحق مدظلہٗ ۔۔۔ (اکوڑہ خٹک)
مفتی اعظم حضرت مفتی محمود مدظلہٗ ۔۔۔ (ملتان)
مجاہد ملت حضرت ہزاروی مدظلہٗ ۔۔۔ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام
پیر طریقت حضرت پسروری مدظلہٗ خلیفہ خاص حضرت لاہوریؒ
و دیگر اہل اللہ کو انجمن پر مکمل اعتماد اور ہر قسم کے تعاون کے لیے گرانقدر آراء درج رجسٹر ہیں جو آئندہ انشاء اللہ کسی موقع پر پیش کی جائیں گی۔

ضروری معلومات

نوٹ:۔ اس وقت تک یہ انجمن تقریباً دو ہزار روپے کی مقروض ہے جو چند اصحاب سے قرضہ لے کر کام چلایا گیا ہے جس کی وجہ ابھی تک کوئی مستقل آمدن کا نہ ہونا ہے۔

۲۔ اس انجمن کا انتظام چلانے کے لیے باقاعدہ ایک مجلس شوریٰ ہے جس کے صدر مشہور و معروف شخصیت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہٗ (اکوڑہ خٹک) ہیں۔

۳۔ اگر مزید کچھ معلومات فرمانی ہوں تو ہم حاضر ہیں۔

پتہ:۔ (مولانا) احمد عبدالرحمٰن صدیقی ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین رجسٹرڈ نوشہرہ صدر۔ ضلع پشاور فون: ۸۸

TARJUMAN E ISLAM
AHORE

مرزائیوں کے نکاح کے متعلق دارالعلوم دیوبند کا

سوال :- اگر کوئی عالم دین (مولوی صاحب) مرزائی کا نکاح پڑھائے، لڑکی مسلمان ہو اور لڑکا مرزائی تو اس پر صرف گناہ ہوگا یا ایسے مولوی صاحب کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔ یا کیا اسے دوبارہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا ہوگا۔ اگر ایسا عالم دین توبہ نہ کرے تو کیا اس کا سوشل بائیکاٹ ہونا چاہیئے۔ اس کے اقتدا میں نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ ہر صورت میں تفصیلی حکم شرع متین سے آگاہ کیا جائے۔

محمد بشیر عرفان ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر
معرفت حاجی نور محمد صاحب
ڈویژن بہاولپور پاکستان

۷۸۶

۲۴ صفر سنہ ۹۰ھ

الجواب الصحیح وباللہ التوفیق

۱۱۵
اگر لڑکے کا مرزائی ہونا معلوم نہیں تھا مسلمان سمجھ کر نکاح پڑھا دیا تو کوئی گناہ نہیں ہوا البتہ علم ہونے کے بعد اس نکاح کی تغلیط اور اس سے بیزاری اور اس نکاح کے فسخ کرانے اور دونوں میں علیحدگی کرانے میں پوری کوشش کرنی ضروری ہے۔ اگر ایسا نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور باعث ملامت اور اگر دیدہ دانستہ ایسا نکاح پڑھایا ہے تو سخت گنہگار ہوا خود اس کا نکاح تو فسخ نہ ہوگا۔ لیکن اس پر توبہ اور اپنے اس غلطی کا اعتراف و اعلان کرنا ضروری ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ اوپر لکھی ہوئی سعی و کوشش بھی ضروری ہوگی اگر ایسا نہ کرے اور باوجود سمجھانے کے اپنی حرکت سے باز نہ آئے تو اس کی اصلاح کیلئے سوشل بائیکاٹ بھی کر سکتے ہیں :-

فقط واللہ اعلم بالصواب
کتبہ الاحقر نظام الدین
دارالعلوم دیوبند۔ $\frac{۳}{۹۰}$ھ

الجواب صحیح
محمود عفرلہٗ۔

بقیہ سچی بات

فاروقی امتیاز رہئے، نہ پست و بالا کی کافرانہ تقسیم رہئے۔ ما سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑ کر ایک ملت، اور ایک قوم بن جائیں۔
(احمد حسین کمال)

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعیتہ علماءِ اسلام کا
انتخابی نشان کھجور کا درخت

قصیدہ
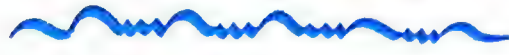
قالہا بلسانہ ونظمہا بجنانہ الافقر الی اللہ محمد موسیٰ الروحانی البازی استاذ الحدیث والفنون بقاسم العلوم ملتان مخاطبا بہا الحاضرین والزعماء الواردین فی احتفال قوانین الشریعۃ (لاہور)

سحرت الوریٰ سعدیٰ بحسن المباسم   فکلہم من بین باکٍ وھاسمٍ
شذا الطیب من اردانہا فاح بعدما   تلتہا عیونی بالدموع السواجم
ودیباج خدیہا حکی البدر رونقاً   ومقلتہا سحر او فعل السوارم
وریقتہا عند ارتشاف مدامتی   وانفاسہا عند الکلام مناشمی
اذا ابتسمت سعدیٰ سریٰ فی قلوبنا   سرورٌ وروح فی العظام الرمائم
وھذا کما احیی احتفال شریعۃ   قلوباً بلا ھور بنفخ العزائم
بہ اعتنقت شتی القلوب وصافحت   مصافحۃ الاخوان عند الولائم
عنادل ارض العدن عندلن بہجۃً   وقد ھدرت فی الایک عصب الحمائم
وغنت ورقاھا وسجع قمرھا   وھذا ھزارٌ مغرد بالکمائم
وما کان شعری ان اری الیوم منظراً   بہ باب مغلق من مکارمٍ
تدانی بہ میقات احرام کعبۃٍ   بہا لاح للساری منار المناجم
فحج علیٰ من یستطیع سبیلہا   ومن جدّ جدّ نال فئی الغانم
تدانی بہ المیقات فی جمع شملنا   وقد خلعت اوصال حزب الطماطم
ایا علماء الدین قوموا وقوّموا   فما المجد الا فی احتمال العظائم
ویا وارثی القرآن ھبّوا وطالما   رقد تم وقومی فی وحول الغیائم
ویا فضلاء العلم جدّوا وجاھدوا   بقول وایدٍ ابذلوا الدراھم
وامناء استہدف الکفر دینکم   بموج البلایا الحاطم المتلاطم
تصدّر عبد اللہ درخواستی لنا   تصدّر بدرٍ فی النجوم النعائم
امیر الکرام المجتبیٰ شیخ رکبنا   ولیس لہ مثل یدانی فی الاناسم
فثقل عز القوم مثل ھمالیا   وکان خفیفا مثل ریش القشاعم

ترجمہ

اے محبوب تو نے اپنے ہونٹوں ۔ یا حسن سے لوگوں پر جادو کیا ۔ سو ان میں بعض گریاں اور بعض حیران ... ہیں
اس کی آستینوں کی حرکت سے خوشبو مہکی اور قبل ازیں بوقت فراق اس کے پیچھے آنکھیں آنسوں بہاتی رہیں
... کا چہرہ حسن میں بدر سے مشابہ ہے اور خوبصورت آنکھیں جادو اور تلوار کا کام (قتل) کرتی ہیں
اس کا جھوٹا (لعاب) پیتے وقت میرے لئے فرحت انگیز شراب کی تاثیر رکھتا ہے اور اسکے انفاس ... میرے لئے مختلف الانواع عطر ہیں
محبوب کی روح پرور تبسم سے دلوں میں نئی خوشی آتی ہے اور مردہ چور چور ہڈیوں میں نئی ... روح
اور یہ ایسا ہے جیسا کہ لاہور کی آئین شریعت کانفرنس نے دلوں کو زندہ کر کے اس میں عزم وہمت کی روح پھونک دی
اس کی برکت سے متفرق دل ایک دوسرے سے معانقہ و مصافحہ کرنے لگے جسطرح دوست شادیوں کی دعوتوں میں ایک دوسرے کرتے ہیں
جنتی عنادل از روئے خوشی نغمہ سنج ہیں ۔ اور باغ میں کبوتروں کی فوج خوشی کا اظہار کرتی ہے
ورقا، پرندہ گا رہا ہے اور قمری بھی شوق ۔ سے دیکھئے ہزار داستان شاخوں پر نغمہ خواں ہے ۔

میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ میں آج اتنی اچھی مجلس دیکھ سکوں گا جس کے ذریعے ترقیوں کے بند دروازے کھلیں گے
کانفرنس کی وجہ سے اس کعبہ کے احرام کی میقات قریب ہوئی جس سے رات کے مسافر کو شاہراہوں کے نشان ظاہر ہوئے
ہر ذی استطاعت پر کعبۂ مراد تک پہنچنا فرض ہے ۔ اور کوشش کرنے سے مقصود مل جاتا ہے ۔
اس کی برکت سے ہمارے مکمل اتفاق کے دن قریب ہوئے لیکن ساتھ ساتھ دشمنوں کے اعضا ٹکڑے ٹکڑے ہوئے
اے علما، دین اٹھو اور قوم کی اصلاح کرو ۔ بلندی تکالیف کے اٹھانے سے حاصل ہوتی ہے ۔
اے وارثین قرآن اٹھو مدت سے سوتے آرہے ہو قوم ظلمت (معاصی) کے دلدل میں گرفتار ہے
اے فضلاء علم کوشش کرو اور زبان ، ہاتھ اور مال کے ذریعہ جہاد شروع کر دو ۔
اے امینوں کفر نے تمہارے دین کو نشانہ بنا کر اسکی طرف مصائب کی موجوں کا رخ پھیر دیا ..
ہماری جماعت کے صدر مولانا محمد عبداللہ درخواستی ہیں جو بدر اپنی منزل نعائم کے تاروں میں صدر ہوتا ہے
علما کے امیر برگزیدہ ہمارے قافلے کے سردار اس زمانے میں اس کی نظیر نہیں نہیں
اپنے مسلمانوں کی عزت کو ہمالیہ کی طرح وزنی بنایا حالانکہ پہلے وہ پرندوں کی ہلکی ...... تھی

(بقیہ قصیدہ بر صفحہ ۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انچارج
حافظ محمد حنیف

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۱۳ر شوال سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۴ر دسمبر سنہ ۱۹۷۰ء قیمت ۲۰ پیسے | شمارہ ۴۸

شذرات

احمد حسین کمال

مشرقی پاکستان کی تازہ آفت زدگی

مشرقی پاکستان کے حالیہ طوفان و سیلاب کی تباہ کاریاں اتنی شدید و لمناک ہیں کہ کوئی شخص بھی ان کی المناکی کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ فی الحقیقت پاکستان کے لئے یہ بہت بڑی قومی مصیبت ہے جس سے مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ عوام کو جلد سے جلد نجات دلانا وقت کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔

سب سے پہلی ضرورت تو یہ ہے کہ اس سیلاب سے متاثر لاکھوں افراد و خاندانوں کی بھرپور مدد کی جائے اور ان کے نقصانات کی تلافی کا سامان کیا جائے، اس کے لئے ملک بھر سے امداد فراہم کرنے کے لئے بھرپور مہم چلائی جائے۔ جہاں حکومت اپنے تمام امدادی وسائل بروئے کار لائے وہاں مغربی پاکستان کے عوام بھی ہر ممکنہ مدد فراہم کرنے کا انتظام کریں اور بلا امتیاز تمام جماعتیں اس مشن میں لگ جائیں تاکہ مصیبت زدہ عوام سکون سے بیٹھ جائیں۔

دوسری ضرورت یہ ہے کہ مشرقی پاکستان کے سیلاب کے مسئلہ کو اب تمام مسائل پر اولیت دے کر اسے ہمیشہ کے لئے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ مشرقی پاکستان کے عوام کو سال میں کئی بار اس ہمہ گیر مصیبت سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا انسانی مسئلہ ہے، جسے پہلے مرحلہ پر حل کر دیا جانا چاہیئے۔

جب ایک چیز ہر سال باقاعدہ طور پر وقوع پذیر ہو رہی ہے تو اسے محض اتفاقی اور قدرتی حادثات میں شمار کر کے نظر انداز نہیں کرتے رہنا چاہیئے سمندری طوفان کا یہ عمل ایک باقاعدہ طبیعاتی عمل ہے۔ اور جس طرح سردی گرمی، بارش وغیرہ سے مستقل تحفظ کا اہتمام کیا جاتا ہے، اسی طرح ان باقاعدہ طوفانوں و سیلابوں سے بھی حفاظت کا انتظام کیا جا سکتا ہے اور کیا جانا چاہیئے۔

ان تباہ کاریوں کو محض ہمدردانہ بیانات اور ہنگامی امداد کے ذریعے ٹالتے رہنے کی پالیسی قطعی غیر تسلی بخش اور ناکافی ہے۔ طوفانوں اور سیلابوں سے تحفظ کے جدید طریقے عمل میں لائے جانے چاہئیں۔

لیکن یہ کام اسی وقت تکمیل کو پہنچ سکتا ہے جبکہ ملک کے وسائل دولت چند افراد و خاندانوں کے قبضہ و تصرف میں محدود رکھنے کے بجائے عوام کے لئے وقف کر دیئے جائیں اور برطانوی دور کی نوکر شاہی کے کثیر نمائشی اخراجات ختم کر کے خلفاء راشدین کی سی سادہ زندگی بسر کرنے کا اہتمام اوپر سے نیچے تک کیا جائے۔

(ورق اُلٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

یہ ہمہ گیر قومی اور ملی عصبیت قوم و ملت کو نظریات کے الجھاؤ میں اور جذباتی نعروں میں پھنسائے رکھنے سے ختم نہیں کی جا سکتی۔

اس کے لئے ٹھوس حقیقت پسندانہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے اور انفرادی مفادات کو قربان کرنے سے ہی یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نصف آبادی کے قتل کی بات

روزنامہ "مساوات" لاہور نے ۷ نومبر ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں "ندائے ملت" ۵ نومبر کے شمارہ کے حوالہ سے صدر یحییٰ کی طرف منسوب ایک خبر پر اداریہ سپرد قلم کیا ہے۔ "ندائے ملت" میں شائع شدہ خبر یہ ہے کہ

"ملک کی سالمیت کے لئے ملک کی نصف آبادی بھی قربان کی جا سکتی ہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال کو صدر یحییٰ خاں کی یقین دہانی"

اس سرخی کے ساتھ متن میں بتایا گیا ہے کہ "صدر یحییٰ خاں نے جناب جاوید اقبال کو چند دن پہلے ایک ملاقات میں یہاں تک یقین دہانی کرائی کہ اگر ملک کی سالمیت کے لئے انہیں آدھی آبادی بھی قتل کر دینی پڑی تو وہ اس سے دریغ نہیں کریں گے۔"

سنا گیا ہے کہ یہی بات جاوید اقبال صاحب کے حوالہ سے لاہور کے ایک بدنام مقرر نے بھی لاہور کے ایک جلسۂ عام میں کہی تھی۔

ملک کا کوئی بھی سنجیدہ آدمی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ جناب صدر نے یہ بات کہی ہوگی۔ اور پھر اس پس منظر میں کہی ہوگی جسے مذکورہ مقرر اور ندائے ملت نے بیان کیا ہے۔

ملک کی سالمیت کے تحفظ کا یہ نظریہ کہ ملک کی نصف آبادی تہ تیغ کر دی جائے۔ عقل سے بالکل عاری شخص ہی قائم کر سکتا ہے یا پھر غیر ملکی سامراج اور اس کے آلۂ کار ایسی بات سوچ سکتے ہیں۔

جس ملک کی سالمیت کے لئے اس کی نصف آبادی کا قتل عام کرنا پڑے، اس کی بقیہ نصف آبادی کب زندہ رہنا پسند کرے گی اور نصف آبادی کے قتل عام کے بعد ہی کیسے یہ اطمینان کیا جا سکتا ہے کہ اب ملک کی سالمیت محفوظ ہوگئی اور مزید قتل کی ضرورت نہیں رہی۔ پھر اس وسیع تر قتل عام کے بعد ملک کی وہ کونسی سالمیت ہے جو محفوظ ہو جائے گی۔ ملک محض ایک جغرافیائی خطہ کا ہی تو نام نہیں ہے۔ اس کا بنیادی اور فعال عنصر اس کی آبادی ہی ہے۔ اسے نصف یا کم و بیش تہ تیغ کر کے ملک کی سالمیت کس طرح محفوظ رہ سکتی ہے۔

افسوس ہے صدر مملکت سے کیسے غیر ذمہ دارانہ بیانات منسوب کر دیئے جاتے ہیں اور نہیں معلوم کون سی طاقتیں ایسی بے بنیاد اور شر انگیز باتیں پھیلانے والوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

قطع نظر سیاسی اختلافات کے ایسی باتیں کرنے والوں کا سختی سے نوٹس لیا جانا چاہیئے۔

ملک، ملت اور دین کے ساتھ دشمنی

ہر محب وطن اور اسلام کے فرزند کی خواہش ہے کہ سرزمین پاکستان آنے والے انتخابات کی بدولت ایک صحیح اسلامی مملکت اور مکمل عوامی اقتدار رکھنے والی ریاست بن جائے۔

یہ دونوں مقصد صرف اس طرح ہی حاصل ہو سکتے ہیں کہ آئندہ انتخابات میں ایسے لوگ ہی کامیاب کرائے جائیں جو پاکستان کے غریب عوام میں سے ہوں اور اسلام کے سچے شیدائی ہوں۔

انتخابات میں کسی ایسے عنصر کی کامیابی جو غریب عوام کی سطح سے بالاتر ہو اور جس کا اسلام محض اس کے نظریات و خواہشات کا آئینہ دار ہو اس خطۂ زمین کو ہرگز اسلامی اور عوامی نہیں بننے دے گی۔

یہ تاریخ کا مسلسل تجربہ اور مشاہدہ ہے۔

پاکستان کے قیام کے بعد کلیتہً زمام اقتدار ان ہاتھوں میں ہی آئی تھی جو عوام سے بلند تر زندگی بسر کرنے والے اور زبان سے اسلام اسلام کا نعرہ لگانے والے تھے لیکن ۲۴ سال کا مشاہدہ سامنے موجود ہے کہ انہوں نے پورا اسلام نافذ کرنا تو کجا اسلام کا صرف ایک حکم یا قانون کا نفاذ بھی گوارہ نہیں کیا۔ غریب عوام سے ہمدردانہ رویہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اگر ان لوگوں کے دلوں میں واقعی اسلام کی ذرہ برابر حس ہوتی، اور عوام کے دکھ درد کا تھوڑا سا احساس بھی ہوتا، تو ان کے ہاتھوں کم از کم اسلامی نظام اور عوامی اقتدار کا آغاز ہی ہو جاتا۔

لیکن ۲۴ سال کے واقعات پکار پکار کر شہادت دے رہے ہیں کہ ان کے سامنے صرف اپنے مفادات رہے اور وہ ان مفادات کے لئے ایک دوسرے دست و گریباں ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ ملک کو تباہی کے آخری کنارے پر لا کھڑا کر دیا اور اسلام سے نفرت و استہزاء کا ماحول اپنے ورثہ میں چھوڑا۔

عوام کی اپنی محرومیاں اور نہ ختم ہونے والی پریشانیاں صاف صاف کہہ رہی ہیں کہ ان ہاتھوں نے پوری قوم اور ملک کو سنگین خطرات میں ڈال دیا ہے۔ اور خوشحالی کے تمام دروازے بند کر کے چند خاندانوں کو نوکر شاہی اور مغربی سامراج کو مسلط ہو جانے کا موقع فراہم کیا ہے۔

ظاہر ہے کہ عوام اس تلخ تجربہ اور مسلسل مشاہدہ کے بعد کسی قیمت پر بھی اب ان افراد و گروہوں کو ووٹ دینے پر تیار نہیں ہو سکتے۔

اس اعتبار سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ان انتخابات میں اب اس مفاد پرست اور قوم فروش عنصر کے لئے کامیابی کی گنجائش نہیں ہوگی۔ اور امید ہے کہ قوم ایسے افراد کو منتخب کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ جو عوام میں سے ہیں۔ اور صرف اسلام پسند ہی نہیں، بلکہ سچے اور پختہ مسلمان ہیں۔ لیکن اس مرحلہ پر عوام کو فریب میں مبتلا کرنے اور ان کے دو ٹوک فیصلہ کو متاثر کرنے کے لئے ایک اور عنصر آگے آ رہا ہے۔

غریب و امیر، ظالم و مظلوم اور بے دین و دیندار کی قسم کا راستہ روکنے کی کوشش وہ عنصر کر رہا ہے۔ جو خود تو اس معرکہ آرائی میں براہ راست قابل ذکر حصہ نہیں لے رہا۔ لیکن عوام کو اسلام کے نام کا دھوکہ دے کر، جمعیۃ علماء اسلام اور غریبوں کے حقیقی نمائندوں کو ووٹ دینے سے روک رہا ہے۔

یہ عنصر جس نے مذہب کے نام پر دنیاداری نہ نمود و نمائش کے حصول کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور جو دین کی رسمی نمائندگی کا دعوے دار بن کر ابھی تک دولت مندوں کا رفیق و وظیفہ خوار بنا ہوا ہے۔ وہ عوام کو یہ مشورہ دے رہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندوں کو ووٹ نہ دو۔ اور خواہ کسی چور کو ووٹ دے دو۔

پاکستان کے غریب عوام جو اس عنصر کے مذہبی تقدس کا لحاظ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے لئے یہ مشورہ وہی نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔

اگر وہ اس عنصر کے کہنے کے مطابق غریبوں کے یا جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کو ووٹ نہیں دیتا

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

امیر الزمان ناظم جمعیۃ علماء آزاد کشمیر

کشمیر پر مودودی صاحب کی ضرب کاری

ن اور جہاد کشمیر کے بارے میں مودودی
مندرجہ ذیل عقائد ہدیہ ناظرین ہیں، پڑھیں
سمجھیں۔

ف وفاداری پر جماعت اسلامی نے جو
تھی، اس نے گورنمنٹ کو چوکنا کردیا تھا،
کی زیادہ کشیدگی جہاد کشمیر کے متعلق مولانا
ب کے ایک بیان سے پیدا ہوئی۔ اس
رح ہوا کہ مئی ۱۹۴۸ء کے دوسرے ہفتہ
صاحب پشاور کے اجتماع میں شریک
ان دنوں جہاد کشمیر کا بڑا چرچا تھا، قبائلی
سے گذر کر پونچھ اور کشمیر کے دوسرے مقامات
آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نشر و اشاعت
تن صاحب نظامی نے مودودی صاحب سے
میں استفسار کیا، تو اس کے جواب میں
نے ارشاد فرمایا۔ کہ پاکستان کے
کے اس جہاد میں حصہ لینا اس وقت
جب تک نمایندہ حکومت اور حکومت
معاہدانہ تعلقات ہیں۔
ان القرآن جون ۱۹۴۸ء)
پر لاہور کے ایک ہندو اخبار سول ملٹری
یٹر ایک انگریز تھا، خوب اچھالا۔ یہاں
اور جموں ریڈیو اور شیخ عبداللہ کی حکومت
بہت حواشی کے ساتھ نشر کیا۔ جس کے
میں ہلچل مچ گئی۔ پاکستان کا پریس قابل
اس نے مودودی صاحب کے اس مسلم کش
فتویٰ پر شدید نکتہ چینی کی۔ جس کی وجہ
صاحب بوکھلا تو ضرور گئے ہوں گے۔ چونکہ
کی خوشنودی اور کشمیر کی بربادی کی خاطر
تھے کہ وہ اس منافقانہ نظریے سے
ماجنگ کشمیر کے نام سے ایک طویل مقالہ
ان القرآن ۱۹۴۸ء میں شائع کر دیا۔
ب پشاور کے فتوے کو کسی سازش
ترجمان القرآن ۱۹۴۸ء کا مقالہ

کسی سازش کا نتیجہ ہوگا۔ جن حضرات کے پاس آج بھی وہ رسوائے عالم مقالہ موجود ہو، تو قوم کے ذی شعور حضرات کو ٹھنڈے دل سے اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ وہ اندازہ لگا سکیں کہ مودودی صاحب کا رخ کس طرف پلٹا اور ان کی پیروی سے قوم اور ملک کیسی کیسی الجھنوں سے دوچار ہوں گے۔ حضرت شیخ الاسلام کا مودودی کے فتویٰ پر مواخذہ مودودی صاحب کے اس غلط فتویٰ سے علماء حضرات نے اختلاف کیا اور ان سب سے بڑی علمی شخصیت حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی تھی۔ جو علم و فضل زہد و تقویٰ وسعت مطالعہ کے اعتبار سے سب سے اونچی شخصیت تھی۔ حضرت نے اس فتویٰ کے خلاف آواز بلند کی۔ مولانا نور الحق صاحب بھی شریک کار تھے۔ غرض علماء پاکستان نے بالاتفاق مودودی صاحب کے اس فتویٰ کو امت کے لئے ایک فتنۂ عظیم قرار دیا۔ پاکستانی اخبارات نے بھی مودودی صاحب کی خوب خبر لی۔ ان اخبارات میں سے نوائے وقت پیش پیش تھا۔

مودودی کا اجتہاد

اور ان کا مبلغ علم

مودودی صاحب علم دین کے لحاظ سے کوئی ممتاز شخصیت کے مالک نہیں ہیں۔ آپ ایک اچھے انشاء پرداز اور ادیب ہیں۔ مگر دین کے متعلق آپ کا مطالعہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ مسلمانوں کی بدنصیبی یہ ہے کہ جو تراجم کے سوا قرآن و حدیث اور فقہ کے مضمون سے استفادہ تک نہ کر سکیں۔ وہ وقت کے نہ صرف مفتی اعظم بلکہ مجتہد بھی بن بیٹھے۔ مولانا کی رائے یہ تھی کہ از روئے معاہدہ مہاراجہ کشمیر کو ہندوستان سے الحاق کا حق حاصل تھا اور پاکستان یہ نہیں کہہ سکتا کہ کشمیر کے معاملہ میں ہمارا ہندوستان سے کوئی معاہدہ ہی نہیں تھا۔ سب جھگڑوں مصیبتوں کی ذمہ داری ہمارے لیڈروں کی بیہم پر ڈالتے ہیں۔ یعنی ان کے نزدیک شیخ عبداللہ،

ہری سنگھ اور پٹیل بے گناہ۔ سارا قصور جناح غلام عباس اور ابراہیم کا ہے۔

(نوائے وقت لاہور ۱۵ اگست ۱۹۷۰ء)

ان ایام میں علامہ شبیر احمد عثمانی نے مودودی صاحب کو ایک خط لکھا جس سے انہوں نے مودودی صاحب کو دعوت دی کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے اپنی اس غلطی کی معافی مانگیں ورنہ کبھی بخشے نہیں جائیں گے۔ علامہ شبیر احمد مرحوم نے جہاد کے حق میں فتویٰ دیا۔ جو دیگر علماء کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تقریباً تمام علماء نے اس کی تصدیق کی اس ضمن میں "نوائے وقت" میں جو خبر شائع ہوئی۔ وہ ملاحظہ ہو شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کی طرف سے جہاد کشمیر کے سلسلہ میں دو فتاوے بھی علماء اسلام کی خدمت میں پیش ہوئے۔ ہر دو فتووں کی تصدیق کے لئے علماء حرم اور جامع ازہر، مصر، شام، کردستان، ایران کے علماء کا ایک ہنگامی اجلاس مدرسہ سعودیہ میں حضرت شیخ حسن النساء مدظلہ المرشد عام انجمن اخوان المسلمین کی صدارت میں ہوا۔ اس میں "تمام علماء نے ہر دو فتاوی کی تصدیق کی۔ یعنی جنگ کشمیر کو شرعی جہاد قرار دیا، افغانستان، ایران، پاکستان بالخصوص اور دیگر تمام عالم اسلام نے بالعموم اس میں شرکت لازم قرار دی اور قرار دیا کہ جو پاکستان کی اسلامی سلطنت کو نقصان پہنچائے وہ کافر ہے۔ ایسا فعل حرام ہے۔

نوائے وقت لاہور ۱۴ر نومبر ۱۹۴۸ء

بحوالہ کتاب مولانا مودودی و جماعت اسلامی

حصہ دوم — از ممتاز علی عاصی)

ناظرین سے استدعا ہے کہ مولانا کے ان خیالات اور عقائد پر گہری ڈال کران کے قدموں کا رخ معلوم کریں کہ وہ کہیں کعبہ کے بجائے بت خانہ کی طرف کو گامزن تو نہیں ہیں۔

آزاد مسلم لیگ کی طرف سے جمعیۃ سے تعاون کا اعلان

مورخہ ۱۲ کو بوقت ۲ بجے بعد از دوپہر آزاد مسلم لیگ اوویر کا ایک اجلاس عام زیر صدارت جناب مولانا محب اللہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ وہ آئندہ انتخاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے نامزد امیدوار جناب رانا محمد نادر خان کو ووٹ دینگے اور ساتھ ہی ساتھ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ چونکہ شیخ ایوب متولی شاہ اور کریم چوہدری نے چند دنوں سے جماعت کے خلاف سرمایہ داروں سے مل کر کام شروع کر دیا ہے اس لئے انہیں جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح صرف اوویر سے جمعیۃ علماء اسلام کے حق میں ۱۲ ہزار ۵ سو ستر ووٹ ہوں گے (مولوی فضل کریم صدر آزاد مسلم لیگ

جذبات و احساسات

میرا قائد، میرا راہنما

منور حسین ضیاء ۔ صادق آباد

پہلے م پھر ف اس کے بعد ت اور ی، دوسرا حصہ م سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد آتی ہے پھر دوبارہ م پھر واؤ اور سب سے آخر میں د۔ ان حروف کو اگر اسی ترتیب سے جوڑ دیا جائے تو ایک ایسی گرانڈیل شخصیت کا ہیولہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے جس کی للکار سے ملحدوں، بے دینوں اور سرمایہ داروں کے ایوانوں میں تہلکہ مچا ہوا ہے۔ اسی شخصیت کی گھن گرج والی آواز سے غریبوں کے خون پر تعمیر ہونے والے محلات اور کوٹھیوں کی بنیادیں لرزہ براندام ہیں۔ قابل تحسین و ستائش ہے ڈیرہ اسماعیل خاں کا وہ دور دراز اور پسماندہ علاقہ جہاں سے اسلام کے اس "جوالا مکھی" بطل جلیل کا خمیر اٹھا۔ قابل احتشام و احترام اور قابل فخر وہ خوش بخت والدین جنہوں نے اس جلیل القدر عالم دین کی پرورش اپنے ہاتھوں سے کی، اور اب مقدر کے دھنی ہیں وہ طالب علم جو علم و عمل کے اس عمیق سمندر سے چند قطرے لے کر اپنی تعلیمی پیاس کو بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جب بھی کہیں بڑی بڑی شخصیتوں کا ذکر چلتا ہے۔ نہ جانے کیوں میرا ذہن فوراً ایک لفظ قرطاس حافظہ پر پڑھ ڈالتا ہے۔ اور وہ لفظ ہے صرف "مفتی محمود"۔ حالانکہ ذاتی طور پر نہ تو مجھے وقت کے اس مفتیٔ اعظم سے کوئی خاص رشتہ ہے اور نہ ہی تعلقات یا واقفیت کا کوئی رابطہ ہے، لیکن نہ جانے کیوں میرے جذبات جب بھی جاگ اٹھتے ہیں تو میری گردن اس سفید چغے والے اور سفید عمامے والے بزرگ کے حضور جھک جاتی ہے اور میرا دل بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے کہ کتنا مخلص اور راہنما ہے اس شخص کی راہ دیکھ رہا ہے۔ کل اگر پاکستان کی اسلامی تاریخ کا مؤرخ قلم لے کر بیٹھا، تو اس کا قلم "مفتی محمود" کو خود بخود سلام کرتا ہوا گذرے گا۔ وہ تاریخ کی اس بکاری بھر کم شخصیت کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکے گا۔ اس حقیقت سے تو کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا کہ آج کی سیاست میں ہمارے بڑے بڑے سیاستدان یا تو اپنی جاگیروں، زمینوں، کاروں اور بنگلوں کی دھونس جما کر اپنی دکان سنبھالتے ہیں لیکن ایسا سیاستدان جو محض دو تین سو روپے ماہوار پر تدریس کے فرائض انجام دیتا ہے، چٹاگانگ سے لے کر پشاور تک جہاں بھی جاتا ہے۔ اس کے عقیدت مند پروانے بن کر جہاں تہاں اپنے اس مخلص اور غریب راہنما کے راستے میں اپنا دل، اپنا جگر اور اپنی آنکھیں بچھاتے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال ملنی مشکل ہے کہ بے سر و سامان عالم دین پنجاب، سندھ، سرحد اور بنگال کے مختلف الفکر لوگوں کے دلوں کی دھڑکن بنا ہوا ہو۔ یہ خصوصیت صرف مفتی محمود کو حاصل ہے اس کے مستحق صرف وہی ہیں۔

ان کے چہرے پر جو خوبصورت سیاہ و سفید داڑھی ہے۔ اس کے بارے میں کیا تاثر عرض کروں؟ کبھی تو یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے رات اور دن کا خوبصورت امتزاج اور کبھی یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا سیاہ پٹ میں چاندی کے تار چمک رہے ہوں۔ ان کی بھوؤں کا تناؤ اور کھچاؤ کا خاص انداز ان کی شبانہ روز کاوش و محنت اور صلاحیتوں کے بھرپور استعمال کی نشانی ہے۔

جامعہ حنفیہ انوار العلوم راولپنڈی میں داخلہ

جامعہ حنفیہ انوار العلوم راولپنڈی میں داخلہ ۱۰ شوال ۱۳۹۰ھ سے شروع ہو کر ۲۵ شوال تک کھلا رہے گا۔ کتب درس نظامی اور تفسیر و حدیث کے پڑھانے کے لئے مقررہ اساتذہ کرام کے علاوہ امسال حضرت علامہ انور شاہ صاحب ہزاروی بھی تشریف لائینگے۔ موقوف علیہ، دورہ اور تجوید و قرأت کے طلبہ کو جامعہ کی طرف سے قیام و طعام کے علاوہ خاص مراعات بھی ملیں گی۔

سید چراغ الدین شاہ عفی عنہ خطیب و مہتمم جامعہ حنفیہ انوار العلوم رجسٹرڈ و جامع مسجد قاضی نظام الدین عیدگاہ روڈ راولپنڈی فون ۶۷۲۵۷

مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی دل کھول کر امداد کیجئے

کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کے ناظم عمومی قائد جمعیتہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان کے مسلمان اس وقت موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ لاکھوں انسان شہید ہو چکے ہیں اور لاکھوں انسان بے در اور بے گھر پھر رہے ہیں۔ اس لئے میں مغربی پاکستان کے بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مشرقی پاکستان کے بھائیوں کے لئے دل کھول کر امداد کریں تمام عطیات دفتر جمعیتہ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان کے پتہ پر ارسال کریں

آزاد کشمیر میں مودودی تحریک

۲۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء کے اخبار کوہستان راولپنڈی میں ایک بیان دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ مضمون نگار نے اپنے بیان میں آزاد کشمیر کے علماء کے نام لکھ کر قارئین کو یہ تاثر دیا ہے کہ یہ علماء مودودی جماعت اتحاد العلماء سے متعلق ہیں۔

یہ بیان دجل و کذب کا مجموعہ ہے۔ کوہستان اخبار جھوٹے بیان شائع کرنے میں کافی مہارت رکھتا ہے اس سے قبل ۲۲ اگست کو ایک سفید جھوٹ میرے نام سے شائع کیا تھا کہ میں اب مودودی جماعت میں داخل ہو رہا ہوں۔ اس قسم کا یہ بیان بھی جھوٹ ہے ہماری ملکی قدیمی جماعت جمعیتہ علماء اسلام آزاد کشمیر ہے۔ مودودی صاحب بمطابق بیانات اخبارات امریکہ نواز ہیں۔ اور امریکہ نے کشمیر کے مسئلے کو اب تک حل نہیں ہونے دیا، وہ دشمن ہے۔ بہرحال ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء والے بیان کی میں تردید کرتا ہوں

(محمد امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء آزاد کشمیر)

پولنگ کے اختتام پر بیلٹ پیپرز کی گنتی کا طریقہ کار

(از سید اے آر جعفری آفس سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

پولنگ کے اختتام پر رائے کی پرچیوں کی گنتی ہوگی۔ پریزائیڈنگ افسر امیدواراں، اُن کے الیکشن ایجنٹوں اور پولنگ ایجنٹوں کی موجودگی میں گنتی کا آغاز کرے گا۔ اور ان کی نشستوں کا انتظام اس طرح کیا جائے گا کہ جیسے وہ خود گنتی کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا افراد کے علاوہ کوئی اور شخص کمرہ میں داخل ہونے کا مجاز نہیں ہوگا۔ پریزائیڈنگ افسر ان متعلقہ اشخاص کے روبرو بیلٹ بکس یعنی رائے کا صندوق کھولے گا، اور ساری پرچیاں کو گنے گا۔ ہر ایک امیدوار کی حاصل کردہ پرچیاں علیحدہ علیحدہ رکھی جائیں گی۔ مندرجہ ذیل پرچیوں کو علیحدہ کر لیا جائے گا۔ اور وہ شمار نہیں کی جائیں گی۔

(الف) جن پر سرکاری مہر نہ ہوگی۔

(ب) جن پر ووٹر ہاتھ سے کچھ لکھ دے گا،

(ج) جن پر ووٹروں نے مہر نہ لگائی ہو، اور یوں ہی بیلٹ بکس میں پھینک گئے ہوں۔

(د) یا اس طرح مہر لگائی ہو کہ دو امیدواروں کے نام کے سامنے لگ گئی ہو، اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ووٹر نے کس کے حق میں مہر لگائی ہے۔

پرچیوں کو شمار کرنے کے بعد پریزائیڈنگ افسر صحیح پرچیوں اور غلط پرچیوں کو علیحدہ علیحدہ پیکٹوں میں بند کرے گا اور ان پیکٹوں پر امیدواران یا ان کے الیکشن ایجنٹ دستخط ثبت کریں گے۔ اگر امیدواران یا الیکشن ایجنٹ چاہیں تو وہ اپنی مہریں بھی پیکٹوں پر لگا سکتے ہیں۔ اور پھر سر بمہر پیکٹ حلقہ کے ریٹرننگ افیسر کی تحویل میں دے دیئے جائیں گے۔

اس طرح تمام پولنگ سٹیشنوں سے گنتی کے بعد پیکٹ ریٹرننگ افسر کے پاس پہنچ جائیں گے۔ اور وہاں امیدواروں کی موجودگی میں پیکٹوں کو کھولا جائے گا، اور دوبارہ گنتی کی جائے گی۔ تاکہ کسی غلطی کا احتمال نہ رہے۔ امیدواروں کو ریٹرننگ افیسر اطلاع دے دیں گے کہ فلاں وقت اور فلاں دن پرچیوں کی گنتی ہوگی۔ عام اصطلاح میں پہلی گنتی کو غیر سرکاری اور دوسری کو سرکاری گنتی کہتے ہیں۔ دونوں گنتیوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ بمشکل ایک آدھ ووٹ کا فرق نکل آئے تو نکل آئے، عام طور پر گنتی کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو علیحدہ علیحدہ سٹیشنوں پر ہو چکا ہے۔

کسی امیدوار کے اعتراض یا امیدواروں کو مطمئن کرنے کے لئے دو تین مرتبہ بھی گنتی ہو سکتی ہے۔

اگر دو امیدواروں کے ووٹ برابر نکلیں تو قرعہ اندازی سے ان دونوں میں ہار جیت کا فیصلہ کیا جائے گا

جمعیتہ علماء اسلام کے امیدواروں کی مکمل امداد کی جائے

بابو فیروزدین انصاری کی انصاری برادری سے اپیل

انصاری برادری کے معروف لیڈر ملتان سے قومی اسمبلی کے امیدوار بابو فیروزدین انصاری نے ملک بھر کے پارچہ بافوں اور انصاری برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر جمعیتہ کے امیدواروں کی مکمل حمایت اور امداد کریں۔ کیونکہ جمعیتہ کا منشور ہی ایسا ہے۔ جس پر غریب عوام اعتماد کر سکتے ہیں۔ اس منشور میں غریبوں، مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کا تحفظ بھی موجود ہے اور یہ قرآن و سنت کے عین مطابق بھی ہے اس لئے میں اپنی برادری اور تمام محنت کشوں، مزدوروں، غریبوں، کسانوں سے درخواست کرتا ہوں، کہ جمعیتہ کی بھرپور مدد کی جائے۔

(فیروز الدین انصاری)

مفتی محمود بھاری اکثریت سے کامیاب ہونگے

—— محمد اسلوب قریشی

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد اسلوب قریشی نے ڈیرہ اسماعیل خان کے تین روزہ دورہ کے بعد واپس لاہور پہنچنے پر ایک بیان میں کہا ہے کہ مفتی محمود صاحب کی پوزیشن دوسرے امیدواروں کے مقابلے میں نہایت مستحکم ہے۔ اور وہ انشاءاللہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوں گے

جمعیتہ طلباء اسلام نے اکابرین جمعیتہ کے انتخابی حلقوں میں جو دورے کا پروگرام ترتیب دیا تھا۔ یہ دورہ اس سلسلہ کی ایک کڑی تھا۔ محمد اسلوب قریشی اور جاوید ابراہیم پراچہ نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مفتی محمود صاحب کے انتخابی حلقے میں مختلف مقامات پر جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں، ٹانک کلاچی، پہاڑپور اور دیگر مقامات پر عظیم الشان اجتماعات میں خطاب کرتے ہوئے محمد اسلوب قریشی اور جاوید ابراہیم پراچہ نے علماء حق کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اور عوام کو آگاہ کیا کہ اگر اس ملک میں قرآن سنت کے مطابق دستور چاہتے ہو۔ تو ممتاز عالم دین مفتی محمود صاحب کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔

انہوں نے عوام کو بتایا کہ ذوالفقار علی بھٹو جو کہ مفتی محمود صاحب کے مقابلے پر انتخاب لڑ رہے ہیں انہوں نے مرزائیوں سے معاہدہ کر رکھا ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر مرزائی انتخاب لڑ رہے ہیں۔ اس لئے ختم نبوت کے منکرین کا دوست مسلمانوں کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ ذوالفقار علی بھٹو جو کہ غریبوں کا دم بھرنے کا نعرہ لگاتے ہیں، ۲۶ ہزار ایکڑ کے مالک ہیں۔ غریب کا دکھ صرف غریب ہی جان سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ جذباتی نعروں میں اُلجھنے کی بجائے حقائق پر نظر ڈالیں۔ عظیم الشان جلسوں میں لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے مفتی محمود صاحب کو ووٹ دینے کا اقرار کیا۔

محمد اسلوب قریشی گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خان، پولی ٹیکنیک کالج، گورنمنٹ کالج ٹانک۔ گورنمنٹ ہائی سکول کلاچی کے طالب علموں سے خطاب کرتے ہوئے علماء حق کو کامیاب کرانے کی اپیل کی۔

پیپلز پارٹی نے مجھ پر جو الزامات لگائے ہیں اُن میں ایک بھی صحیح ثابت نہیں کیا جا سکتا

میں نے قومی اسمبلی کا ممبر ہونے کی حیثیت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا

میونسپل پارک ڈیرہ اسماعیل خاں میں

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمود صاحب کا خطاب

ڈیرہ اسماعیل خاں ۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود صاحب نے کہا ہے کہ ظالم سرمایہ داروں نے ۲۴ سال تک عوام کو اسلام سے محروم رکھا۔ گذشتہ ۲۴ سالہ دھاندلیوں اور بدعنوانیوں کی ذمہ داری ان لیڈروں پر عائد ہوتی ہے۔ جو اسلام کا نام لے کر غیر اسلامی افکار و نظریات کو فروغ دیتے رہے مفتی محمود ڈیرہ اسمٰعیل خاں میونسپل پارک کے وسیع و عریض میدان میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اگر خدانخواستہ آئندہ اقتدار انہی لوگوں کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ جو سرمایہ دارانہ دباؤ سے غریب عوام کا استحصال کرتے رہے۔ جن کے ہاتھ غریب عوام کے خون سے رنگین رہے اور بیرونی عناصر کے ساتھ جن کی وابستگیاں سب پر عیاں ہیں۔ جن کے جاگیردارانہ مفادات قائم ہیں تو پھر پاکستان کے غریب عوام مزدوروں، کسانوں، دانشوروں، طالبعلموں اور علماء کو ایک اور تاریک مستقبل اور امریکی سامراج کی اقتصادی و سیاسی گرفت کے شدید تر ہو جانے کے خطرہ کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ جو لوگ اور جماعتیں اس وقت انتخابات میں حصہ لے رہی ہیں۔ ان کا ماضی اور حال عوام کے سامنے ہے۔ تمام چہرے جانے پہچانے ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ جو جماعتیں دولت کے بل بوتے پر انتخاب لڑ رہی ہیں۔ وہ کبھی بھی غریب عوام مزدوروں اور کسانوں کے مسائل حل نہیں کر سکتی۔ جمعیۃ علماء اسلام نے ایسے امیدوار نامزد کئے ہیں۔ جو غریب عوام میں سے ہیں۔ غریبوں کے دکھ درد کو جانتے ہیں۔ ہمیشہ غریبوں کی حمایت اور ان کے لئے کام کرتے رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام خود بھی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے لیڈر سرمایہ داری اور جاگیرداری کی لعنت سے پاک ہیں اب عوام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ آئندہ الیکشن میں اپنے ووٹ کا حق سوچ سمجھ کر استعمال کریں اور اپنا ووٹ ایسے ہی امیدوار کو دیں۔ جو اسلام کا صحیح نظام نافذ کرے اور غریبوں کے مسائل اسلام کی روشنی میں حل کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کرے

مفتی صاحب نے کہا کہ ظالم سرمایہ دار جنہوں نے غریبوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھا۔ اب پھر اسلام کا نام لے کر برسر اقتدار آنے کے خواب دیکھ رہے ہیں جو شخص اسلامی قانون کو جانتا ہی نہیں، قرآن و حدیث کا اس کو علم ہی نہیں تو ایسا شخص کسی صورت میں بھی اسلام کا قانون نافذ نہیں کر سکتا۔ اسلام کا قانون وہ نافذ کرے گا۔ جو اسلامی قانون کا ماہر ہو گا۔ کسی شخص نے اگر علاج کرانا ہے تو وہ طبیب یا ڈاکٹر کے پاس جائے۔ کسی عالم دین، انجینئر یا وکیل کے پاس نہیں جائے گا۔ اسی طرح اسلامی قوانین صرف علماء ہی بتلا سکتے ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا۔ میں پاکستانی ہوں۔ اس لئے مجھے یورپ کے سرمایہ دارانہ نظام اور روس و چین کے نظام کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ یورپ اور اشتراکی ممالک کے نظامہائے سلطنت کی طرف تو وہ دیکھیں۔ جن کو اسلام اچھا نہیں لگتا۔ میں بحیثیت پاکستانی ہونے کے اس بات کی تمنا اور آرزو رکھتا ہوں کہ پاکستان میں پاکستان کے بارہ کروڑ عوام کی امنگوں کے مطابق اسلام کا قانون نافذ ہو۔ جو لوگ اسلام کو چھوڑ کر غیر ملکی نظاموں کو ملک میں رائج کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ وہ پاکستان کے عوام اور خود پاکستان سے غداری کر رہے ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے پیپلز پارٹی سے معاہدہ کر رکھا ہے۔ حالانکہ مسٹر بھٹو میرے مقابلے میں الیکشن لڑ رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ اب پیپلز پارٹی نے مجھ پر الزام لگائے ہیں اور وہ الزامات وہی ہیں جو اس سے قبل اسلام پسندوں کی طرف سے مجھ پر اور جمعیۃ علماء اسلام پر لگائے تھے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ اگر پیپلز پارٹی کے یہ الزامات صداقت پر مبنی ہیں تو پھر انہیں یہ الزامات ثابت کرنے چاہئیں۔ میں ہر ایک الزام کے صحیح ثابت ہونے پر ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ الزامات اس پارٹی کی طرف سے لگائے جا رہے ہیں۔ جس کا سربراہ پاکستان کے آمر مطلق ایوب خاں کا دست نگر اور وزیر رہا ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ میں قومی اسمبلی کا ممبر رہا ہوں۔ لیکن میری جو پوزیشن ممبر بننے سے پہلے تھی وہی ممبر بننے کے بعد رہی اور وہی آج بھی موجود ہے۔ میں جس کچے مکان میں پہلے رہتا تھا۔ آج بھی اسی کچے مکان میں آباد ہوں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ میں اگر قسم کھاؤں کہ میرے مکان میں کوئی پختہ اینٹ نہیں ہے، تو میں حانث نہیں ہوں گا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ ایوبی آمریت کو سب سے پہلے للکارنے والے علماء حق تھے۔ جنہوں نے ایوب آمریت کے خلاف ایک بہت بڑا جلوس نکالا جس میں پانچ ہزار علماء نے شرکت کی۔ یہ علماء حق کے قافلہ کے ایک فرد مولانا عبید اللہ انور تھے۔ جنہوں نے ایوبی آمریت کی لاٹھیاں برداشت کیں۔ ان کو ڈنڈے مارے گئے۔ ان کی ڈاڑھی کو نوچا گیا۔ آج وہ مجاہد کہلائے جانے لگے۔ جنہوں نے ایوب کی خوشامد کی۔ مفتی صاحب نے کہا کہ مسٹر بھٹو کے والد انگریز کے خوشامدی رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت کے ٹکٹ سرمایہ داروں کو دیئے ہیں اور غریبوں کے لئے پارٹی کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ اس وجہ سے ہم مسٹر بھٹو سے یہ کیسے توقع رکھ سکتے ہیں۔ کہ وہ

...ت کا نعرہ لگانے میں مخلص ہیں۔ مسٹر
...پیا کروڑ پتیوں کو ٹکٹ دینے والا غریبوں کے
...بھی حل نہیں کر سکتا۔ پیپلز پارٹی کہتی ہے کہ
...ور نے پرمٹ لیا۔ لیکن مفتی محمود یہ بھی نہیں
...پرمٹ کیسے لیا جاتا ہے۔ مجھ پر سود کا الزام لگایا
...سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص مجھ پر یہ الزام
...ت نہیں کر سکتا۔

...ل ازیں جانشین شیخ التفسیر قطب زمانہ حضرت
...علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ پیر طریقت
...مولانا عبید اللہ انور مدظلہ نے میونسپل پارک
...جمعہ سے خطاب فرمایا تھا۔ نماز جمعہ بھی مولانا
...میں ادا کی گئی

...محمد سلیم ایڈووکیٹ کی تقریر

...سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز قانون دان
...ماء اسلام لاہور کے ناظم اعلیٰ جناب قاضی
...ب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے کہا کہ مسٹر بھٹو
...سے ہے۔ اس لئے ان کے برسر اقتدار آنے
...ند اور روشن مستقبل کی توقع نہیں کی جا
...صاحب نے کہا کہ مسٹر بھٹو ڈیرہ میں آکر
...کہ مفتی محمود اہل نہیں۔ قاضی صاحب نے
...صاحب نے ٹھیک کہا ہے۔ مفتی محمود اس
...نہیں۔ جس کے مسٹر بھٹو اہل ہیں۔ مسٹر بھٹو
...ست مبارک ہو، مغربی طرز زندگی مبارک
...محمود کو اسلام کی سیاست مبارک ہو،
...مدینہ طیبہ سے تعلق مبارک ہو۔
...صاحب نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کو یہ شرف
...کہ اس کا منشور بھی اسلامی، اس کا جھنڈا
...اور اس کا انتخابی نشان بھی اسلامی ہے۔
...کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں خالص
...ہ کا نظام نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اور اس
...ابھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔

...ستان مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا خطاب

...ب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
...سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں
...انت مفتی محمود صاحب جمعیۃ علماء اسلام
...ہ الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان کے
...مسٹر بھٹو لاڑکانہ سے یہاں آیا ہے اور سٹیج
...ہو کر رقص کرتے ہوئے مفتی محمود صاحب کے

پیپلز پارٹی لائل پور کی شاخ بوکھلا اٹھی

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کے خلاف ارادۂ قتل کا مقدمہ درج کرادیا

لائلپور میں گذشتہ جمعہ کو ہفت روزہ نصرت لاہور کی صحابہ کرام کی شان اقدس میں گستاخی اور دیدہ دلیری کے خلاف پیپلز پارٹی کے خلاف ایک زبردست جلوس نکالا گیا۔ جو دور رس اثرات کا حامل تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پیپلز پارٹی کے بہت سے کارکنوں نے پیپلز پارٹی سے علیحدگی اختیار کرلی ہے اور ان میں سے بہت سے افراد جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے ہیں۔ چونکہ اس عظیم الشان جلوس کی قیادت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب فرمارہے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے بوکھلا کر مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب اور ان کے پچیس کارکنوں کے خلاف ۳۰۷ ارادۂ قتل کا کیس قائم کر رہا ہے۔ ابتدائی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مولانا ضیاء القاسمی نے پیپلز پارٹی کے ایک کارکن پر چاقو سے حملہ کیا ہے جبکہ مولانا کے ہمراہ پچیس افراد بھی تھے، حالانکہ مولانا ضیاء القاسمی کو اس بات کا کوئی علم ہی نہیں ہے۔

پیپلز پارٹی لائلپور کامیابی حاصل کرنے کے لئے اب جھوٹ، دغا، فریب اور اپنے مخالفین کو ہراساں کرنے کے لئے نہایت اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کے خلاف ارادۂ قتل کا یہ مقدمہ ہے۔

بھٹوازم اب ملک میں اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہونا شروع ہوگیا ہے اور نہ جانے کون کون غریب لوگ بھٹوازم کے ظلم و ستم کا شکار بنیں گے۔

متعلق یہاں تک کہتا ہے کہ مفتی محمود سیاست کے اہل نہیں میں آج صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں۔ بھٹو صاحب سن لو۔ مفتی محمود کو اس لئے نااہل قرار دے رہے ہو کہ ان کی سیاست شراب کی بوتل میں بند نہیں، بلکہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے تابع ہے۔ مسٹر بھٹو دس سال تک ایوب خاں کے بوٹ پالش کرتے رہے اور آج وہ عوام کے ہمدرد بن کر میدان میں اتر آئے ہیں۔

مولانا قاسمی صاحب نے کہا۔ ڈیرہ اسماعیل خاں مسٹر بھٹو کا سیاسی قبرستان ثابت ہوگا، انشاء اللہ تعالےٰ۔

مسٹر بھٹو نے اپنے پارٹی ٹکٹ تیرہ مرزائیوں کو دیئے ہیں۔ ڈیرہ کے مذہبی مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں، لیکن ختم نبوت کے غدار اور قادیانیت نواز کو برداشت نہیں کر سکتے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت فاطمۃ الزہرہ کے متعلق لکھا ہے کہ "میں نے نیم بیداری کے عالم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمۃ الزہرہ کو اپنی ران پر سر رکھے ہوئے پایا"۔ کیا مسٹر بھٹو نے ایسے لوگوں کو ٹکٹ دے کر دس ہزار شہداء ختم نبوت کی ارواح مبارکہ اور پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں سے غداری نہیں کی ہے؟

مولانا قاسمی نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا آلۂ کار تھا۔ مسٹر بھٹو کی مرزائیت نوازی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسٹر بھٹو بھی انگریز کے آلۂ کار ہیں۔ مولانا قاسمی نے کہا کہ اس کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ ملتان کے ایک نواب صاحب سے مسٹر فارلینڈ ملاقات کرتا ہے اور وہ نواب دوسرے تیسرے روز پیپلز پارٹی میں شمولیت کا اعلان کر دیتا ہے اور خود مسٹر بھٹو کے متعلق بھی یہ مشہور ہے کہ اس نے پشاور میں مسٹر فارلینڈ سے ملاقات کی اور اس کے بعد ڈیرہ اسماعیل خاں سے کھڑے ہونے کا اعلان کیا۔ مسٹر فارلینڈ کا سیکرٹری جب ڈیرہ اسماعیل خاں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے آیا تو اس کو یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مفتی محمود کا زیادہ اثر ہے۔ اس وجہ سے امریکہ کے سفیر مسٹر فارلینڈ نے مسٹر بھٹو کو مجبور کیا کہ وہ خود مفتی محمود کا مقابلہ کرے۔

مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے کہا کہ ڈیرہ کے عوام مغربی سامراج کے دشمن اور شروع سے ہی مخالف ہیں انہوں نے مغربی سامراج کی چالوں کو بھانپ لیا ہے کہ وہ مسٹر بھٹو کے روپ میں اس ضلع کے اندر اپنا اثر و رسوخ بڑھانا چاہتا ہے۔ ڈیرہ کے غیور عوام مغربی سامراج کی اس خطرناک چال کو ناکام بنا کر رکھ دینگے

جلسہ کے اختتام پر ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا جس میں کم و بیش تیس چالیس ہزار کے قریب عوام نے شرکت کی۔

عبدالمتین چوہدری کیخلاف مارشل لاء کے تحت مقدمہ

جمعیتہ طلباء اسلام اوکاڑہ کے تحت معززین شہر کے ایک اجتماع میں مرزائیوں کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج کہنے پر عبدالمتین چوہدری (گورنمنٹ کالج ساہیوال) ناظم جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے خلاف مارشل لاء ریگولیشن ۶ اور ۱۶ اور تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ابھی تک گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد اسلوب قریشی نے صدر مملکت، گورنر پنجاب اور ضلع ساہیوال کے حکام کے نام ایک خط میں اس مقدمہ کے خلاف احتجاج کیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کہنا جرم ہے تو پاکستان کے ۹۹ فیصدی مسلمان مجرموں کی صف میں شامل ہیں۔

جاوید ابراہیم پراچہ کے وارنٹ گرفتاری واپس لئے جائیں۔ اسلوب قریشی

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم اعلے جناب جاوید ابراہیم پراچہ کے کوہاٹ میں جمعیتہ طلباء اسلام کے جلسہ عام میں تقریر کرنے پر ڈپٹی کمشنر کوہاٹ نے وارنٹ گرفتاری جاری کئے ہیں۔ جاوید ابراہیم پراچہ جو موجودہ انتخابی مہم میں طلباء کے اندر نہایت آئینی حدود کے اندر کام کر رہے ہیں، ایک شعلہ بیان مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین اور سلجھے ہوئے طالبعلم راہنما ہیں۔ جناب محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیتہ طلباء اسلام نے ڈپٹی کمشنر کوہاٹ سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ جاوید ابراہیم پراچہ کے وارنٹ گرفتاری منسوخ کر کے طلباء میں بے چینی کو دور کرے۔

جمعیتہ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی نظام کے لئے کام کر رہی ہے

سلانوالی۔ ۱۱ نومبر۔ حلقہ نمبر ۴۳ سلانوالی سے قومی اسمبلی کے جمعیتہ علماء اسلام کے امیدوار مولانا حکیم شریف الدین صاحب نے گذشتہ روز ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیتہ علماء اسلام ملک خالص اسلامی نظام کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ غریب عوام کے حقوق سب سے زیادہ اسلام نے دیئے ہیں۔ جو لوگ اسلام کے علاوہ کسی اور نظام کی جدوجہد کرتے ہیں وہ اسلام سے ناواقف ہیں

مذمت و اعلان

مورخہ ۱۱ نومبر بروز بدھ امیر جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن مولانا عبدالکریم صاحب رتوڈیرو سے لاڑکانہ آرہے تھے تو راستہ میں گوٹھ نئی ڈیرو جو ذوالفقار علی بھٹو کا اپنا ذاتی گوٹھ ہے۔ جب وہاں سے جیپ گذری تو بھٹو کے غنڈوں نے جمعیتہ کے پرچم کو پھاڑ دیا اور لاڑکانہ کے قریب قومی اسمبلی کے امیدوار سید عبداللہ شاہ کے کپڑے کو جو جیپ کے پیچھے لگا ہوا تھا، ان کو پھاڑ دیا۔ جب وہاں سے چلی تو غنڈوں نے گاڑی پر پتھراؤ بھی کیا اور ہمارے خلاف نعرے بھی لگائے اور گاڑی کے ڈرائیور کو بھی مارا۔ حضرت پیر شریف والے کو نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اس کے بعد بروز جمعہ بتاریخ ۱۳ نومبر کو بمقام خان واہ نزد نئوں ڈیرو یہ گوٹھ بھٹو کا اپنا گوٹھ ہے۔ ہماری گاڑی جب وہاں پہنچی تو پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے ہمارے خلاف نعرے لگا کر پتھراؤ کیا اور انہوں نے اپنی گاڑی پیچھے لگا دی۔ مگر خدا کے فضل و کرم سے ڈرائیور نے اپنی ہوشیاری سے گاڑی کو تیزی سے نکال لائے اس لئے ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان غنڈوں کی سرکوبی کریں اور عام انتخابات میں امن قائم کرائیں۔

(ناظم جمعیتہ علماء اسلام لاڑکانہ)

۸۰۰ افراد نے جمعیتہ میں شمولیت کر لی

ہم جمعیتہ کے رہنماؤں خصوصاً مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

چمن شاہ نواحی بستی جوالی۔ چاہ کیکر والہ جناب مولوی غلام حیدر صاحب۔ پیر محمد الدین صاحب، پیر حاجی محمد صاحب۔ گلاب دین صاحب، حافظ محمد علی صاحب، اللہ بخش درزی تقریباً ۸۰۰ افراد ... حافظ عبدالمجید صاحب قومی اسمبلی حلقہ لیہ کے رہنما کی حمایت کرینگے۔

ایڈمنسٹریٹر محکمہ اوقاف راولپنڈی کے رویہ کی تحقیق کی جائے

راولپنڈی ۱۳ نومبر۔ جمعیتہ علماء اسلام راولپنڈی کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا قاری محمد امین ... او ... صاحب ذیل قرارداد منظور ہوئی

جمعیتہ علماء اسلام راولپنڈی کا یہ اجلاس محکمہ اوقاف راولپنڈی کے ایڈمنسٹریٹر اور مسمی امام دین مالک تاج محل مارکیٹ کی اس جارحیت کی پرزور مذمت کرتا ہے جو انہوں نے ۲۹ اکتوبر ۷۰ء کو چند شرپسندوں کے تعاون سے جامع مسجد مدنیہ کباڑی بازار سے خطیب مولانا حبیب الرحمان کو بے دخل اور مسجد پر جبری قبضہ کی ناکام سعی کی ہے۔

نیز جمعیتہ علماء اسلام راولپنڈی کا یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے ایڈمنسٹریٹر کے اس جابرانہ اقدام کو گہری سیاسی سازش اور کسی ایک مسلک کی جانبداری کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ضلعی حکام اور جنرل منیجر محکمہ اوقاف حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایڈمنسٹریٹر محکمہ اوقاف راولپنڈی کے اس جابرانہ اور جانبدارانہ رویہ کی فوری تحقیقات کر کے عوام الناس کی بڑھتی ہوئی بے چینی کا مؤثر انسداد کریں اور سازشی گروہ کے سرغنہ امام دین مالک تاج محل مارکیٹ کے خلاف شہری امن و امان کی فضا کو مکدر کرنے کی سزا دی جائے، تاکہ آئندہ کسی ایک مسلک کی مسجد پر جبری قبضے کا احتمال نہ رہے۔

سرمایہ دار اسلام کا نام لیکر عوام کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں

سرگودھا ۱۱ نومبر۔ جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا کے ناظم اور قومی اسمبلی کے امیدوار مولانا قاری عبدالسمیع اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار شیخ حبیب احمد نے گذشتہ روز ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ملک غریب عوام نے بنایا اور صرف اسلام کے لئے بنایا۔ لیکن ۲۳ سال کے عرصہ میں سرمایہ داروں نے صرف اپنے اقتدار کے لئے کام کیا۔ غریب عوام کا خون چوسا۔ اسلام کے نام سے غیر اسلامی قوانین نافذ کئے۔ اب پھر یہ لوگ غریبوں سے اسلام کا نام لیکر ووٹ مانگتے ہیں۔ قاری صاحب نے عوام کو متنبہ کیا کہ اگر اس مرتبہ پھر عوام نے ان لوگوں کو منتخب کیا، تو پھر اس ملک میں کبھی بھی غریب عوام کی حکومت قائم نہیں ہوگی۔ شیخ حبیب احمد نے اپنی تقریر میں کہا کہ جمعیتہ کا مقصد غریب عوام کی بھلائی ہے۔ اس ملک میں غریب کے مسائل کا حل اسلام ہی پیش کر سکتا ہے۔ دونوں امیدواروں نے کہا کہ اگر ہم غریبوں کے مسائل اور اسلامی آئین کے لئے کام نہ کر سکے تو اسمبلیوں سے مستعفی ہو جائینگے۔ آپ نے کہا پیپلز پارٹی نے سرمایہ داروں سے سمجھوتہ کر کے غریبوں

صوبہ پنجاب صوبائی اسمبلی کے نامزد امیدواران جمعیت علماء اسلام

نمبر شمار	حلقہ نمبر	اسم گرامی
	پی بی ۳ راولپنڈی ۳	جناب عبدالسلام صاحب
	〃 〃 ۵ 〃 ۵	حاجی عزیز احمد صاحب
	پی بی ۶ 〃 ۶	جناب نور محمد صاحب
	〃 〃 ۹ کیمبلپور ۱	قاری سعید الرحمٰن صاحب
	〃 〃 ۱۰ 〃 ۲	قاضی محمد بشیر صاحب
	〃 〃 ۱۴ جہلم ۱	مولانا عبداللطیف صاحب
	〃 〃 ۱۵ 〃 ۲	الحاج چوہدری فضل الٰہی صاحب
	〃 〃 ۲۹ سرگودھا ۱	شیخ حبیب احمد صاحب
	〃 〃 ۳۶ 〃 ۸	محمد عبدالکریم صاحب
	〃 〃 ۳۷ 〃 ۹	مولانا محمد اسماعیل صاحب
	〃 〃 ۳۸ 〃 ۱۰	مولوی علی محمد صاحب
	〃 〃 ۴۱ میانوالی ۳	ملک محمد افضل صاحب
	〃 〃 ۴۲ 〃 ۴	حافظ ممتاز علی صاحب
	〃 〃 ۴۳ 〃 ۵	مولانا محمد عبداللہ صاحب
	〃 〃 ۴۴ جھنگ ۱	شیخ محمد اقبال صاحب
	〃 〃 ۴۶ 〃 ۳	محترم احمد خاں صاحب
	〃 〃 ۴۷ 〃 ۴	حافظ منظور احمد صاحب
	〃 〃 ۵۰ 〃 ۷	محترم محمد اسلم خاں صاحب
	〃 〃 ۶۰ لائلپور ۹	بابا سلطان احمد صاحب
	〃 〃 ۶۳ 〃 ۱۲	صوفی عبدالحمید صاحب
	〃 〃 ۶۴ 〃 ۱۳	حافظ ظہور الحسن صاحب
	〃 〃 ۶۵ 〃 ۱۴	صوفی حسن علی صاحب
	〃 〃 ۶۷ 〃 ۱۶	چوہدری ضیاء الدین صاحب وکیل
	〃 〃 ۶۸ 〃 ۱۷	〃 〃 〃 〃
	〃 〃 ۶۹ 〃 ۱۸	عبدالواحد صاحب
	〃 〃 ۷۰ 〃 ۱۹	جناب عزیز بخش صاحب
	〃 〃 ۷۱ لاہور ۱	پروفیسر محمد اعظم صاحب
	〃 〃 ۷۲ 〃 ۲	سید اصغر زیدی 〃
	〃 〃 ۷۳ 〃 ۳	میاں محمد سعید صاحب
	〃 〃 ۷۴ 〃 ۴	سی، ایم عارف 〃
	〃 〃 ۷۵ 〃 ۵	قاضی محمد سلیم 〃
	〃 〃 ۷۶ 〃 ۶	میاں عبدالرشید 〃
	〃 〃 ۸۵ 〃 ۱۵	الیس، اے حمید 〃
	〃 〃 ۸۶ 〃 ۱۶	قاری محمد ابراہیم 〃
	〃 〃 ۹۶ گوجرانوالہ ۱	حافظ بشیر احمد 〃
	〃 〃 ۹۸ 〃 ۳	رانا مختار احمد 〃
	〃 〃 ۱۰۰ 〃 ۵	شیخ منیر احمد 〃

نمبر شمار	حلقہ نمبر	اسم گرامی
۳۸	پی بی ۱۰۳ گوجرانوالہ ۸	چوہدری اعجاز احمد جنجوعہ
۳۹	〃 〃 ۱۰۵ سیالکوٹ ۱	مرزا محمد ابن بیگ
۴۰	〃 〃 ۱۱۱ 〃 ۷	محمد یوسف خاں میواتی
۴۱	〃 〃 ۱۱۲ 〃 ۸	محمد یعقوب خاں
۴۲	〃 〃 ۱۱۵ 〃 ۱۱	شیخ عبدالحق
۴۳	〃 〃 ۱۱۶ ملتان ۱	شیخ محمد یعقوب صاحب
۴۴	〃 〃 ۱۱۷ 〃 ۳	ڈاکٹر موج محمد 〃
۴۵	〃 〃 ۱۱۹ 〃 ۴	حاجی محمد اکرم صاحب
۴۶	〃 〃 ۱۲۰ 〃 ۵	مولانا عبدالشکور 〃
۴۷	〃 〃 ۱۲۱ 〃 ۶	مولوی محمود الحسن 〃
۴۸	〃 〃 ۱۲۲ 〃 ۷	جناب خورشید احمد گردیزی
۴۹	〃 〃 ۱۲۴ 〃 ۹	میاں اللہ بخش صاحب
۵۰	〃 〃 ۱۲۵ 〃 ۱۰	حاجی غلام فرید صاحب
۵۱	〃 〃 ۱۲۸ 〃 ۱۳	جناب اظہر احمد 〃
۵۲	〃 〃 ۱۲۹ 〃 ۱۴	میاں محفوظ نواز 〃
۵۳	〃 〃 ۱۳۰ 〃 ۱۵	جناب محمود علی 〃
۵۴	〃 〃 ۱۳۱ 〃 ۱۶	رانا رب نواز 〃
۵۵	〃 〃 ۱۳۲ 〃 ۱۷	میاں اللہ داد 〃
۵۶	〃 〃 ۱۳۳ 〃 ۱۸	صوبیدار رحیم خاں 〃
۵۷	〃 〃 ۳۴ 〃 ۱۹	چوہدری شان احمد 〃
۵۸	〃 〃 ۱۳۸ ڈی جی خاں ۴	جناب ظفر اللہ خاں ایڈوکیٹ
۵۹	〃 〃 ۱۳۹ 〃 ۵	سردار عطا محمد خاں
۶۰	〃 〃 ۱۴۱ مظفرگڑھ ۱	ملک امام بخش صاحب
۶۱	〃 〃 ۱۴۲ 〃 ۲	سید محمد رمضان شاہ صاحب
۶۲	〃 〃 ۱۴۴ 〃 ۴	حافظ محمد مبارک صاحب
۶۳	〃 〃 ۱۴۵ 〃 ۵	میاں غلام رسول صاحب
۶۴	〃 〃 ۱۴۶ 〃 ۶	جناب فیض محمد خاں 〃
۶۵	〃 〃 ۱۴۷ 〃 ۷	مولوی مشتاق احمد 〃
۶۶	〃 〃 ۱۴۹ ساہیوال ۲	چوہدری عبدالحنان صاحب
۶۷	〃 〃 ۱۶۳ بہاولپور ۱	سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب
۶۸	〃 〃 ۱۶۵ 〃 ۳	سید محمد علی شاہ صاحب
۶۹	〃 〃 ۱۶۶ 〃 ۴	جناب محمد شریف صاحب
۷۰	〃 〃 ۱۶۹ بہاولنگر ۲	پیر حاجی محمد جہانگیر صاحب
۷۱	〃 〃 ۱۷۵ رحیم یارخاں ۲	صابر خلیل احمد صاحب
۷۲	〃 〃 ۱۷۶ 〃 ۳	مولوی فداء الرحمٰن صاحب
۷۳	〃 〃 ۸۰ 〃 ۷	میر عالم خاں لغاری

(سید عطاء الرحمٰن جعفری سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

السید الحاج قاری جمال عبد الناصر کے انتقال پر ملال پر شیخ الادب حضرت مولانا محمد عبد الواحد صاحب مدظلہم خلف الرشید، سجادہ نشین بارگاہ حضرت خواجہ عبید اللہ مدرس جامع عبیدیہ رحمانیہ قدیر آباد ملتان نے درج ذیل مرثیہ مصری سفارت خانے اور قاہرہ کے اخبار الاہرام کو روانہ کیا ہے اور مرثیہ انہوں نے ترجمان اسلام کو ارسال کیا ہے جو ہدیہ قارئین ہے — (ادارہ)

مرثیہ

سکبنا دموعاً خرقنا جیوبا ۔۔۔ صببنا دماء شققنا قلوبا

ہم نے آنسو بہائے ... گریبان پھاڑے ۔۔۔ خون گرائے .... دل چیر ڈالے

فقد راح حافظ جمال عبد ناصر ۔۔۔ الیٰ ربہ مستجیباً منیبا

اس لئے کہ حافظ جمال عبد الناصر ۔۔۔ رب کی دعوت قبول کرتے ہوئے رب کو ملے

فلاقاہ فی لیلۃ کان فیہا ۔۔۔ لقاء حبیب الانام الحبیبا

پس وہ اپنے رب کو اس رات جا ملے ۔۔۔ جس رات محبوب خدا نے رب سے ملاقات کی

بوصل ظفرنا بغنم عظیم ۔۔۔ بہجر نقاسی کروباً ضروبا

مرحوم ناصر کی موجودگی میں ہم نے بڑے منافع اٹھائے ۔۔۔ اور آج اس کی جدائی میں سینکڑوں دکھ جھیل رہے ہیں

فما کان للکفر الا بغیضا ۔۔۔ وما کان للمسلم الا حبیبا

سو وہ کفر سے انتہائی نفرت رکھتے تھے ۔۔۔ اور انہیں صرف اسلام سے محبت تھی

وللحب اضحیٰ طبیباً لبیبا ۔۔۔ وللیاء امسیٰ خطوباً شجوبا

مرحوم دوستوں کیلئے غم خوار چارہ کار تھے ۔۔۔ لیکن ان کے برعکس یہودیوں کیلئے پیغام اجل تھے

وفی ربہ جاھد الظلم حتیٰ ۔۔۔ اتانا لکل کئیب مجیبا

مرحوم نے اللہ کے لئے استبداد کے خلاف جہاد کیا ۔۔۔ یہاں تک کہ وہ ہر دردمند کے لئے غمخوار تھے

ومن شخصہ کان شرف المعالی ۔۔۔ فصارۃ عداہ عست ان تذوبا

مرحوم وہ شخصیت تھے جن کے وجود پر بلندیاں فخر کرتی تھیں ۔۔۔ اور دشمن حسد کی وجہ سے پگھلے جا رہے ہیں

ولو غاب عنا جمال عظیم ۔۔۔ فعن قلبنا ناصر لن یغیبا

اگرچہ عظیم رہنما جمال عبد الناصر ہم سے چلے گئے ہیں ۔۔۔ لیکن ہمارے دل میں ہمیشہ باقی رہیں گے

لفی مسجد جسمہ لا یزال ۔۔۔ وفی جنۃ روحہ لن یشیبا

یقیناً مرحوم کا جسم ہمیشہ مسجد میں رہے گا ۔۔۔ اور اس کی روح کبھی جنت میں بوسیدہ اور بوڑھی نہیں ہوگی

لورالائی میں آئین شریعت کانفرنس

مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۷۰ء کو لورالائی میں بمقام پبلک پارک آئین شریعت کانفرنس زیر صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن مولانا میرک شاہ صاحب منعقد ہوئی جس میں لورالائی، سنجاوی، دکی ہندو باغ، قلعہ سیف اللہ کے جید علماء کرام نے شرکت فرمائی اور عوام نے بھی بڑی تعداد میں جلسہ میں شرکت فرما کر یہ ثابت کر دیا کہ ہم غیور مسلمان اسلامی آئین کے سوا کوئی ازم نہیں چاہتے۔ جلسہ سے مندرجہ ذیل علماء کرام نے خطاب کیا

مولوی عبد الکریم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام لورالائی، مولوی نور محمد صاحب لورالائی۔ مولوی شمس الدین صاحب فورٹ سنڈیمن۔ فخر بلوچستان خطیب لورالائی شیخ الحدیث مدرسہ ناصر العلوم لورالائی اور صدر محترم مولوی میرک شاہ صاحب فورٹ سنڈیمن۔

فخر لورالائی مولوی غلام حیدر صاحب نے دولتانہ پر کڑی تنقید کی اور لوگوں سے ہاتھ اٹھا اٹھا کر وعدے لئے کہ اس بار آئین اسلامی ہوگا۔

جناب صدر محترم مولوی میرک شاہ صاحب نے ۱۹۴۶ء سے ۱۹۷۰ء تک پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور مسلم لیگ کے تینوں دھڑوں پر روشنی ڈالی اور تمام سامعین سے حلف لیا کہ خدا کے سامنے پھر یہ نہ کہنا کہ علماء کرام نے اسلامی آئین کے لئے سعی نہیں کی اور ہمیں ووٹ جیسی قومی امانت سے خبردار نہیں کیا۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبد الرزاق نے ادا کئے اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آخر میں مولوی عبد الحق صاحب امیدوار قومی اسمبلی حلقہ کوئٹہ ۱ نے جمعیۃ کے جھنڈے پر قرآن و حدیث سے روشنی ڈالی۔

(حاجی محمد علی ناظم جمعیۃ علماء اسلام لورالائی)

عوامی لیگ سٹوڈنٹس یونین کے صدر کی جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت

جاوید پراچہ نے اطلاع دی کہ عوامی لیگ سٹوڈنٹس یونین کے صدر خلیل خاں مستعفی ہو کر جمعیۃ طلباء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔

بقیہ — شذرات

افراد و گروہوں کو ہی ووٹ دیتا ہے جو
سال کی محرومیوں اور خرابیوں کے ذمہ دار
کا مطلب یہ ہوگا کہ اس عنصر کے مشورہ نے
ان دو کو اجتماعی ہلاکت کے گڑھے میں
دوسری طرف پھر ان عناصر کو ملک پر چھا جانے
فراہم کیا جو قوم فروش ہیں۔ اس طرح ملک
سلامتی کو خطرہ میں ڈالنے کا انتظام کیا
گروہ، اس مشورہ سے یہ سمجھتا ہے کہ دین کے
خودکشی کے گڑھے میں پھینکنے کے درپے ہیں
مسائل کے حل کے لئے ان عناصر سے وابستہ
ہے، جو علانیہ انہیں حل کرنے کا پروگرام،
کے نام سے پیش کر رہے ہیں تو اس طرح
اپنے اس مشورہ سے اشتراکیت اور لادینیت
کرنے کا سامان کیا ہے۔

علماء اسلام جس نے ملک کی بیشتر سیٹوں پر
اور دین سے وابستہ لوگوں کو جو غریب
راست تعلق رکھنے والے ہیں کھڑا کیا ہے
اقتدار پرستوں، علاقائیت کے دیوں
بہت کے علمبرداروں سے ایک ایک سیٹ
رہی ہے۔

اس کو ووٹ نہ دینے کا مشورہ دین کے
بلند آہنگ حضرات، دینگے اور سادہ لوح
کے مشورہ کے مطابق، ماضی کے اقتدار
اور لوٹ کھسوٹ کرنے والوں کو ووٹ
یا اس مشورہ سے بیزار ہو کر اشتراکیت
کو ووٹ ڈال دینگے تو اس کے بعد ملک
بنے گا۔ اور اسلام کی تحریف یا اسلام سے
جو دور خدانخواستہ آئے گا۔ یا ظالم طبقہ
مسلط ہو جائے گا۔ اور غیر ملکی سامراج کو اپنا
بنائے گا، تو اس کی ذمہ داری یقیناً ان
لوگوں کی ہی ہوں گی۔ جنہوں نے یہ مشورہ دیا
رہے ہیں کہ جمعیتہ علماء اسلام (ہزاروی)
ووٹ نہ دیا جائے، اس کی جگہ خواہ کالے
چور کو دیا جائے۔

متعدد سال سے ان افراد و جماعتوں کی سرپرستی
بدنصیبی کی بدولت، اشتراکیت دوست
طبقہ چھپنے کا موقعہ ملا، اور وہ براہ راست
قریب ہوتے چلے گئے۔ پھر بے محل فتووں
نے عوام میں ان عناصر کی مقبولیت کو بڑھایا۔ اس
پر بدنصیبی یہ کہ اسلام کی بلند بانگ یہ مدعی جماعتیں
نہ خود عوام تک براہ راست پہنچیں کہ اشتراکیت
کی رو کو روکا جاتا۔ نہ کوئی ایسا پختہ متحدہ محاذ تشکیل کر
سکیں کہ ہر سیٹ پر ان کا مقابلہ کیا جا سکتا۔

ہر جگہ ماضی کے پٹے ہوئے آزمودہ سیاسی
مہروں کا سہارا لیا۔ اور اتحاد کے بلند بانگ دعووں
کے ساتھ محاذ بنا بنا کر توڑتے رہے اور ایک دوسرے
کی رو سیاہی میں لگے رہے۔ خود کا تو یہ حشر کیا، اور
جمعیتہ علماء اسلام جس نے اشتراکی تحریک کے متوازی
اپنی عوامی تحریک پھیلائی، ملک بھر کے دیہات و شہروں
میں عوام تک اپنی آواز پہنچائی۔ اور ہر ہر جگہ سابقہ دور
کے بدعنوانوں و بے دینوں کے مقابلے میں بھی اور
اشتراکیت کے حامیوں کے مقابل بھی اسلام کے
عالم و عامل نمائندے کھڑے کر دیئے۔ اسے بھی دین
کے یہ مدعی حضرات انتخابات میں کامیاب نہیں ہونے
دینا چاہتے۔

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ انہیں نہ تو اسلام
مطلوب ہے، نہ عوام کا اقتدار مقصود ہے، انہیں
اپنے مفادات و خواہشات عزیز ہیں۔ اس کا ہی
نام ان کے نزدیک اسلام ہے۔ ملک میں خواہ ماضی
کے سابق بدکردار افراد غالب آئیں اور خواہ اشتراکیت
کے مدعی کامیاب ہوں، انہیں یہ منظور ہے۔ لیکن یہ
گوارا نہیں کہ جمعیتہ علماء اسلام (ہزاروی گروپ)
کامیاب ہو۔ افسوس کہ شخصی و گروہی حسد انہیں کس مقام
پر لے کر پہنچ گیا ہے۔

قوم اور ملک کا مستقبل نازک ترین مرحلہ میں ہے
ملک میں آئندہ اسلامی اور غریب پرور نظام موجود
میں آتا ہے یا نہیں۔ اس کا انحصار جمعیتہ علماء اسلام
کی کامیابی و ناکامی پر صاف نظر آ رہا ہے۔ لیکن
یہ افراد و گروہ عوام کو مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ
جمعیتہ علماء اسلام کے سوا کسی کو بھی ووٹ دیں۔
کیا ملک و ملت اور دین کے ساتھ اس سے

مرکز اعلیٰ خاکسار تحریک نے جمعیتہ علماء اسلام کی حمایت کا اعلان کر دیا

خاکسار تحریک کے مرکز اعلیٰ کے ایک پریس نوٹ میں جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے۔ پریس نوٹ میں جن امیدواروں کے باقاعدہ نام اشاعت کے لئے دیئے گئے ہیں ان کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

۱	ہزارہ	مولانا غلام غوث ہزاروی
۲	ڈیرہ اسمٰعیلخاں	مولانا مفتی محمود
۳	لاہور	مولانا عبید اللہ انور
۴	لائلپور	مولانا ضیاء القاسمی
۵	جہانیاں	قاری نور الحق ایڈوکیٹ
۶	کوٹ ادو	مولانا دوست محمد قریشی
۷	رحیم یارخاں	شیخ الفاضل مولانا عبداللہ درخواستی
۸	ملتان ۱۱۶	شیخ محمد یعقوب

خبرنامہ جمعیۃ طلباء اسلام

جمعیۃ طلباء اسلام کا ہنگامی اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر جمعیۃ میں ہوا۔ جس میں حافظ حمید اللہ صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم قرآنی اور روحانی برکات کے حامل تھے اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری رح کی تعلیمات کا صحیح نمونہ تھے۔ آپ کے انتقال سے لاہور ایک روحانی دولت سے محروم ہوگیا جمعیۃ کے اراکین نے اس موقعہ پر دعا خوانی کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے اعزا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی

لاہور۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر جمعیۃ میں ہوا جس میں جمعیۃ کے چیف کنونیر نے صدارت کی۔ اس موقعہ پر مشرقی پاکستان میں حالیہ سیلاب اور اس کی تباہ کاریوں پر گہرے رنج وملال کا اظہار کیا گیا۔ یہ نقصان متاثرہ علاقوں کے لئے قیامت سے کم نہیں اور پاکستان کی معیشت کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اس موقعہ پر چیف کنونیر جناب محمد اسلوب قریشی نے تمام طلباء سے اپیل کی ہے، کہ وہ اس نقصان کی تلافی کے لئے بڑھ چڑھ کر کام کریں، انہوں نے جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام اراکین کو تلقین کی ہے کہ وہ خصوصی چندہ اور مالی امداد مہیا کریں۔

مغربی پاکستان کے اراکین کے نام خصوصی اپیل میں انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستانی بھائیوں کی ہر طرح سے امداد کرنا ہمارا اخلاقی اور ملی فرض ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع نواب شاہ کے عہدیداران

صدر — عبدالستار صاحب کنڈیارو
نائب صدر — محمد قاسم دریاخاں مری
ناظم اعلیٰ — محمد اقبال صاحب نواب شاہ
ناظم — عبدالکریم صاحب ساٹھ میل
خازن — عبدالشکور راجپوت دریا خاں مری

دریاخاں مری ضلع نواب شاہ کا انتخاب

صدر — محمد قاسم صاحب متعلم مدرسہ عربیہ
نائب صدر — عبدالشکور راجپوت سیکنڈ ایئر
ناظم عمومی — منیر احمد ۹ نویں کلاس
ناظم — خالد جاوید فسٹ ایئر
خازن — محمد انور راجپوت نویں کلاس

جنڈانوالہ کا انتخاب

صدر — شیخ علی الدین گورنمنٹ ہائی سکول
نائب صدر — شمشاد حسین مظہر گورنمنٹ ہائی سکول
ناظم عمومی — حافظ جمیل احمد مدرسہ تعلیم القرآن
ناظم نشر و اشاعت — عبدالعزیز صاحب گورنمنٹ ہائی سکول
خازن — حافظ محمد اقبال مدرسہ مدینۃ العلوم

ضلعی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام نواب شاہ کا پتہ

(عبدالشکور خازن) دفتر جمعیۃ طلباء اسلام شہر دریا خاں مری ضلع نواب شاہ (صوبہ سندھ)

سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیلخاں

کے انتخابات میں جمعیۃ طلباء اسلام کی شاندار کامیابی

جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نمائندوں نے گورنمنٹ کالج یونین کے انتخابات میں حصہ لیا، اور نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کی نشست جیت لی۔ گورنمنٹ کالج یونین کے منتخب ہونے والے نائب صدر محمد اسحاق جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ناظم ہیں۔

گورنمنٹ کالج ٹانک کی یونین کے انتخابات

گورنمنٹ کالج ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی منتخب شدہ تمام یونین جمعیۃ طلباء اسلام کے اراکین پر مشتمل ہے

جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے سرپرست

محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی درخواست پر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ممتاز عالم دین مولانا عبدالسلام صاحب نے جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی سرپرستی قبول فرمالی ہے

مدرسہ عربیہ شمس العلوم گوجرہ ضلع لائلپور کا داخلہ شروع ہے

۶ شوال تا ۲۰ شوال ۱۳۹۰ھ

تجوید و قرأت پڑھنے والوں کے لئے خوشخبری

مدرسہ عربیہ شمس العلوم گوجرہ عرصہ دو سال سے دینی تعلیمی فرائض باحسن طریقہ سے سرانجام دے رہا ہے جسب سابق امسال بھی مدرسہ ہذا کے نتائج فیصد رہے ہیں۔ یہ محض بہترین و ماہرین اساتذہ کی محنت شاقہ کا ثمرہ ہے۔

مدرسہ شمس العلوم گوجرہ شمس العلماء والفضلاء الحاج مولانا شمس الحق افغانی مدظلہم اور امام الاولیاء الحاج حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہم خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔ مدرسہ ہذا میں درجہ حفظ و ناظرہ کے علاوہ شعبہ تجوید و قرأت کا بہترین انتظام ہے جس کے فرائض فخر القراء جناب قاری محمد عارف صاحب عاصم صدر جمعیۃ اتحاد القراء ضلع لائلپور کی خدمات حاصل ہیں۔

درس نظامی کا بھی موقوف علیہ تک بہترین انتظام ہے جس میں صرف و نحو، منطق و فلسفہ، فقہ، اصول فقہ، تفسیر و حدیث تمام علوم اسلامی شامل ہیں۔ مدرسہ ہذا میں غریب الدیار طلباء کرام کے لئے رہائش کے علاوہ خورد و نوش دیگر ضروریات لازمہ کا مکمل انتظام ہے۔ زیادہ دور سے آنے والے طلباء کو خصوصی مراعات دی جاتی ہیں۔

جمیع مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اپنے اس خالص مذہبی دینی ادارہ میں اپنے بچوں کو داخل کرکے دین و آخرت کی نعمت کی نعمت سے مالا مال کریں اور اپنے صدقات، زکوٰۃ، خیرات، عطیات، چرم ہائے قربانی سے مدرسہ ہذا کی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں والسلام

الداعی الی الخیر
خادم الطلباء محمد سلیمان طارق مہتمم مدرسہ شمس العلوم گوجرہ ضلع لائلپور مغربی پاکستان

ترجمان اسلام

کے ماہ نومبر کے بل ارسال کر دیئے گئے ہیں ایجنٹ حضرات جلد از جلد رقم بھیجیں۔

(ادارہ)

بقیہ قصیدہ

شیوخ الهند مثل خواتم　　فقلت هو الیاقوت فص الخواتم

ـم الحیران نادیه ملجأ　　و للهائم الحران وادی الغنائم

ـدنا المحمود قائد رکبنا　　نقیب الوری الهادی زعیم الضیاغم

ـال القوم مفتی دیارنا　　وصرت لدین الله اکبر خادم

ـال السلمین وتاجهم　　وانت جلال الدین عند المواسم

ـبیر عبقری وقائد　　الی بیت تحریر رفیع الدعائم

ـروی قائد الثورة العلی　　ونافخ روح منهض کل نائم

ـلام الغوث غوث لدیننا　　غیاث المساکین استغاثو براحم

ـمغیث بالمغاوث للوری　　غواث عفاة غوثوا فی المآتم

ـتضدت الله کنت مؤهلا　　لدیه لان یحمیك من شرظالم

ـصر الرحمن ینصره نصرة　　تبید صواریخا وقنبل هادم

ـآفاق السماء علی العدی　　کاخذ مصایح الاغاظم

ـن الانجلیز قواتحاربوا　　فجیشکم المهزوم جیش السواهم

ـلحرب العوان وطالما　　هزمنا جیوش الکفر عند الملاهم

ـسطینا وکشمیر یاعدی　　والا نذق کأس الردی ذا الجرائم

ـوا الانجلیز ثم امیرکا　　اتاکم خیول الله اید الحیازم

انتم مفاتیح جنتی　　وانتم سعوط للانوف الرواغم

ـسیوف الله سلت علی العدی　　وانتم عصاء موسیٰ وداء الاراقم

ـسود الله ما من زئیر لا　　تهب بامریکا ریاح الصیالم

ـواء الله فی کل شدة　　لحفظ حمی الایمان فوج الضراغم

ـم لارکان الضلال تضعضع　　ومنکم لقصر العز تمهید حاکم

ـکم حیاة الدین والقوم والعلی　　ومنکم بقاء الارض ثم العوالم

ـعمود الدین فی مستقره　　وقوموا باعباء الامور الاعاظم

اسلام تفتق زهرها　　بسقی دماء المسلمین الاکارم

ترجمہ

لوگوں نے کہا کہ ہندوپاک کے بزرگ دین کیلئے انگشتریاں ہیں
میں نے کہا کہ حضرت درخواستی وہ یاقوت ہیں جو انگشتری کا نگینہ ہیں
سرگرداں حیران کو اس کی مجلس میں پناہ ملتی ہے
اور پریشان پیاسے کے لیے غنیمت کا خزانہ
اور حضرت مولانا مفتی محمود جمعیۃ علماء اسلام کے قائد ہیں۔
مسلمانوں کے راہبر، راہنما، شیروں کے لیڈر ہیں
اے مفتی اعظم آپ نے قوم کی زینت بڑھا دی۔
اور آپ دین کے بہت خادم ہیں۔
آپ مسلمانوں کی زینت اور تاج ہیں۔
اور بڑے اجتماعات میں دین کی بلندی کا سبب
بڑے سردار، قوت والے اور آزادی کے بلند ستونوں والے
قصر کی جانب راہبر قوم ہیں۔
انقلابی ہیں بڑے انقلاب کے نقیب مژدہ دلوں میں۔
روح پھونکنے والے اور ہر سوتے ہوئے کو بیدار کرنیوالے ہیں
میرے شیخ مولانا غلام غوث دین کے معاون اور ان مسکینوں کے
ہمدرد ہیں جو کسی رحم دل سے امداد مانگ رہے ہوں
باران رحمت ہیں مختلف الانواع حاجتوں کے پیش نظر
مختلف انواع آب رحمت والے ان سائلوں کے معاون ہیں جو غموں اور مصائب میں
جب آپ نے دین خدا کی نصرت کی تو آپ اللہ کے
مستحق ہو۔ کہ ہر ظالم سے آپ کو بچائے
اور جو دین کا معاون ہو۔ اللہ اس کی ایسی معاونت کرتا ہے
جو دشمنوں کے راکٹوں اور گولیوں کو تباہ کر دے۔
ہم نے دشمنوں پر ہر طرف سے احاطہ کر دیا۔
جس طرح برج کا احاطہ ہوتا ہے۔
اے انگریز کے ساتھیو! ہمارے ساتھ جنگ کرنے سے بچو
تمہاری شکست خوردہ فوج بکریوں کا ریوڑ ہے
ہم سخت جنگ والے ہیں کئی مرتبہ ہم نے میدان جنگ
میں کفر کی فوجوں کو شکست دی ہے
اے ظالمو! فلسطین اور کشمیر کو خالی کر دو۔
ورنہ ہم مجرموں کو موت کا پیالہ پلاویں گے۔
انگریز اور امریکیوں کو مطلع کر دو کہ تمہارے
مقابلہ میں خدا کی طاقتور فوج آگئی ہے
مسلمان بھائیو! تم جنت کی چابی ہو۔
اور کمینوں کے لیے نہ ہر۔
تم دشمنوں کے لیے اللہ کی بے نیام تلوار ہو
اور ساحران امریکہ کے سانپوں کیلئے موسیٰ علیہ السلام کا عصا۔
تم خدا کے وہ شیر ہو جن کی آواز سے۔
امریکہ میں آفات کا طوفان برپا ہوتا ہے
تم بوقت مصیبت خدا کا جھنڈا ہو
باغ دین کی حفاظت کے لیے شیروں کی فوج ہو
تمہارے خوف سے گمراہی کے ایوانوں میں زلزلے ہے
اور تمہارے ہاتھوں جیسے حاکم کی طرح ایوان عزت کا سنگ بنیاد رکھا گیا
تمہاری وجہ سے دین، قوم اور بلندیوں کی حیات ہے
اور تمہاری وجہ سے زمین اور سارے عالم کی بقا ہے
ثابت کر دو دین کا ستون اپنے مقام میں۔
اور سخت امور کے لیے تیار ہو جا۔
دینی چمن کے پھول کھلنے لگے۔
بزرگوں کے خون سے۔

(باقی بر صفحہ آخری)

রজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর AHORE price

بقیہ قصیدہ

فہل من کرام سالکین سبیلہم ... فیسقی بعرق الجد روض الیاسم

وعند صباح یحمد القوم سیرہم ... فاسروا فقد حان الرحیل لعازم

لکم سدۃ شماء للخلق مجمع ... کذا سیرۃ زہراء نور العالم

فشیّد منکم للحکومۃ جمع ... وجدد منکم ارسم للمراسم

وروض اریض اینعت من ثمارہ ... فواکہہ تدنو قطوفا لطاعم

زنادق صیہونیہ وامیرکا ... اغاروا علینا واجلبوا بالبہائم

فعن بیضۃ الاسلام حامو ادفعوا ... وعن حوزۃ ذبوا العدی بالصیالم

وحی علی سد الثغور ونا ہدوا ... مناہدۃ الابطال حزب الہازم

وحی ہلا ذبوا الیہود سعرن ... علی حزبہم نارا بضرب الجماجم

وحی علی حرب ادارت لنا الرحیٰ ... سجال وہذی الحرب ضربۃ لازم

اعدوا لہم ما استطعتم ربط خیلکم ... ومن قوۃ کی ترہبوا کل قاصم

وصونوا وصولوا وانفروا وجاہدوا ... وطیروا وسدوا واضربوا کل شاتم

وذبوا واعلوا والمئنوا وسارعوا ... وسیروا وحاموا وادفعوا اشر آثم

وغوصوا وہبوا واصبروا وتاہبوا ... وصفوا وسوسوا ومنعوا بالصیاصم

صلوا عوا ان انصروا اقوا الوری نوا ... وصوا ذو العدا سامی جواہوا دوا بالعاصم

فیا حسرۃ الاسلام ان لم تبلغوا ... ولم تفتحوا الغالات خوف اللوائم

ویا خیبۃ للناس ان لم تظاہروا ... ولم تفرغوا وسعا لدفع الماثم

ویا لہف ارضی ان ونیتم فونیکم

یمیت دیارا اخصبت بالغمائم

ترجمہ

پس ہے کوئی جو بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر کم از کم پسینہ سے تو اسلام کے باغِ حسن کو سیراب کر دے۔ محاورہ ہے کہ بوقت صبح مسافروں کو رات کے سفر کی خوبی معلوم ہو جاتی ہے۔ سو چلو منزل کیطرف جانے کا وقت ہے

تمہاری پاکیزہ محفل خلق خدا کا مرکز ہے اور تمہاری سیرت راستوں کا نور ہے۔ تمہاری محنت کے طفیل اسلامی حکومت کے پائے مضبوط ہوئے۔ اور مراسم اسلام کی تجدید ہوئی۔ اسلامی باغ کے پھل پک گئے۔ اور کھانے والے ان کا توڑنا آسان ہے۔ اسرائیل و امریکہ درندہ خصلت قوتوں نے ہم پر حملہ آور ہے۔ سو مرکز اسلام کی حفاظت و مدافعت کیلئے تلواروں سے دشمنوں کو بھگا دو۔ آؤ اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کر دلیر بہادروں کی طرح ان چوروں کو دفع کر دو۔ جلدی اور یہودیوں کو بھگا کر ان کی جماعت کی کھوپڑیاں مار کر آتش جنگ بھڑکا دو۔ آؤ ایسی جنگ کیلئے جس نے ہمیں للکارا۔ اور یہ جنگ ضرور لڑنی ہوگی۔۔ ان کے لیے تیاری کرو گھوڑے سے اور دیگر انسانی قوت حاصل کرو تاکہ حملہ اور سرحدوں کی حفاظت و حملہ کرو۔ نکلو متوجہ ہو جاؤ دینی کام کی طرف اڑو سرحدات بند کر کے ہر شاتم کی مدافعت کرو، دین کو بلند کرو۔ اطمینان رکھو جلد کرو دین کیلئے چلو۔ اسے بچاؤ گنہگار کی شرارت دفع کرو دینی کاموں میں ڈوب جاؤ اٹھو واصبر کر کے تیار ہو جاؤ صفیں کر کے سیاست کو اپنے ہاتھ میں لو اپنی جماعت کے ذریعہ ملک پر حق بات یاد کر کے مدد کرو پھر اسلام کے نگہبان بن کر دنیا کو بچاؤ دین کے حامی بنو ملک و دشمن کو زخمی کرو جلدی کرو بادل کی طرح فیض جاری کرو اسلام کیلئے یہ بات موجب حسرت ہے اگر تم نے ملکوں کو تبلیغ چھوڑ دی۔ اور ترقیوں کے بلند درجے سے رک گئے

آہ لوگوں کی شومئی قسمت اگر تم نے مدد کی اور جرائم کے روکنے کیلئے کوشش چھوڑ دی۔۔

ہماری زمین کیلئے تمہاری سستی تباہ کن ہے۔ اس سے دلوں کی زمینیں جو باران رحمت سے غیر آباد ہو جائیں گی۔۔

مطبوعہ: مکتبہ جدید پریس لاہور

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

متحدہ دینی محاذ پاکستان کے بنیادی اصول

1. تحفظ مسئلہ ختم نبوت۔
2. ناموس و عصمت انبیاء علیہم السلام۔
3. تحفظ ناموس صحابہ کرامؓ واہل بیت و ذریۂ طیبہ وازواج مطہرات۔
4. الحاد، بے دینی، کمیونزم، سوشلزم، مودودی ازم اور سرمایہ داری کی مخالفِ اسلام سرگرمیوں کی روک تھام۔
5. قرآنی دستور کی ترتیب وتدوین۔
6. اسلامی قوانین کا نفاذ۔
7. کسان، مزدور، محنت کش، غریب عوام کے حقوق کا تحفظ۔
8. مغربی تہذیب اور امریکی سامراج کے مکروہ اثرات کو محو کرنا۔
9. آنے والے ملکی صوبائی و مرکزی انتخابات میں صحیح نمائندوں کو کامیاب بنانا۔

قاضی عبدالرشید صاحب سموں ضلع راولپنڈی

قرآن کی دعوت

اچھے اخلاق کی تعلیم اور دعوت بھی قرآنِ عزیز کا ایک اہم اور خاص الخاص موضوع ہے۔ اور یہ بات صرف عقیدت مندانہ ہی نہیں۔ بلکہ خالص علمی اور تحقیقی بات بھی ہے۔ کیوں کہ اخلاق حسنہ کے بارے میں قرآن مجید کی تعلیم اتنی مکمل اتنی جامع ایسی معتدل اور انسانی طرزِ حیات کے اس قدر مطابق ہے۔ کہ اگر انسان اس پر عامل بن جائے اور اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں کو قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم و ہدایت کا پابند بنالے تو ہر شخص قربِ خداوندی کا مستحق ہوگا۔

اس کا مکمل نمونہ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ جیسا کہ ایک اعرابی تشریف لائے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا حضرت کے اخلاق کیا ہیں۔

انہوں نے جواب دیا کہ :- "کان خلقہ القراٰن" آپؐ کے اخلاق وہی ہیں جو قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ قرآن کریم کی دعوت و تعلیم کا یہ باب اتنا وسیع ہے کہ بلا مبالغہ ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ اس لیے اس کے خاص خاص ہی عنوانات پر مختصرًا کچھ لکھوں گا۔

اَلصَّبْر (روکنا) قرآن مجید نے جن اخلاق پر زیادہ زور دیا ہے اور مختلف عنوانوں سے مختلف پیرایوں میں جن کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ان میں صبر کا خاص مقام ہے۔ لیکن ہماری زبان یعنی اردو میں صبر کے معنی بڑے محدود ہو گئے ہیں۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ صبر کا مطلب بس یہ ہے کہ موت اور بیماری فقر و تونگری و تنگدستی جیسی مصیبتوں کو اس طریقہ سے برداشت کر لیا جائے کہ شور (فغاں) اور شکوہ نہ شکایت کا اظہار نہ ہو۔ اور کوئی ظالم اگر ظلم کرے تو اسکا انتقام نہ لیا جائے اور نہ نالہ و فریاد کی جائے۔ مگر قرآن پاک زبان میں صبر کے معنیٰ اس سے بہت زیادہ وسیع اور عمیق ہیں مختصر الفاظ میں اسکی حقیقت کو کچھ اور طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔ کہ "کسی عظیم اور مقدس مقصد کے لیے، مثلاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے ثواب کے لیے یا دنیا میں نیکی پھیلانے اور برائیوں کو مٹانے کے لیے یا دوسروں کی خدمت اور راحت رسانی کے لیے، صدقات اور تکالیف کو برداشت کرنا۔ اور ناموافق حالات میں بھی حق اور سچائی پر مضبوطی سے جمے رہنا اور نیکی کے راستے پر چلتے رہنا صبر ہے۔ صبر کی اس حقیقت کو ذہن میں رکھ کر قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیتیں پڑھئے صبر کا مفہوم خود بخود ذہن آ جائے گا۔

سب سے پہلے سورہ بقرہ میں ارشاد فرمایا یاَیّھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصبرین :- ترجمہ :- اے ایمان والو! مشکلوں اور مصیبتوں میں صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور یہ بات ناقابل شک اور بالکل یقینی ہے کہ اللہ اور اس کی پوری مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خدا تعالیٰ نے اس سے پہلی آیت میں اپنے ذکر اور شکر اور عدم کفران کا حکم دیا تھا۔ کہ جو تمام عبادتوں اور ہر قسم کے اوامر اور نواہی کا لب لباب تھا۔ اور اس قسم کے بارگراں کے لیے تحمل کا سہارا بھی ضروری ہے۔ جس کی اعانت اور وجہ سے یہ بارگراں سہل اور آسان ہو جائے۔ اور نیز اگلی آیات میں جہاد اور اشاعت خیر کا بھی حکم دیتا تھا۔ کہ جس پر قوم و ملت کی آبرو کا مدار کار ہے۔ اس لیے خالق کائنات نے بطور تمہید کے اس جگہ وہ آیت نازل فرمائی کہ جو دونوں مقصدوں کو خوب پورا کر دے اور جس کو دونوں سے کامل درجہ کا ارتباط ہو۔ پس فرمایا کہ اے ایمان والو، اس بارگراں کی سہولت کے لیے صبر اور نماز پڑھنے سے کام لو، کس لیے کہ صبر اور نماز ایسے آلے ہیں کہ جس سے یہ کام بلکہ جہاد فی سبیل اللہ دونوں آسان اور سہل ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اس لیے کہ صبر عقل کی اتباع کر کے نفس کو غضب اور شہوت سے روکنے کو کہتے ہیں۔ اس لیے جس میں دونوں چیزیں ہوں گی صبر اسی کو نصیب ہوگا۔ ملائکہ میں چونکہ غضب اور شہوت نہیں، بلکہ عقل صرف ہے تو اس لیے ان کو بھی یہ نعمتِ عظمٰی نصیب نہیں۔ اور دیگر حیوانات میں عقل نہیں۔ غضب اور شہوت ہے۔ اس لیے وہ بھی اس سعادت سے فیض یاب نہیں۔ کیونکہ ان کی قوت جماعیہ جس جانور سے چاہتی ہے فعل کرنے کا حکم دے دیتی ہے اور جس چیز کو کھانے پینے کو چاہتی ہے حکم دے دیتی ہے۔ جس پر یہ چاہتی ہے حملہ کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔ سو وہ اس کے کہنے سے ویسا ہی کرتا ہے۔ عقل اسکا ساتھ نہیں دیتی۔ کہ اس نے ظلم کیا کرتا ہے۔ بخلاف انسان کے کہ اس کو عقل مانع آتی ہے۔ اور وہ اس کے کہنے پر نفس کو روکتا ہے۔ نفس پژمردگی اور روح پر تازگی اور نورانیت طاری ہوتی ہے۔ اور جب روح پر نورانیت آتی ہے۔ تو اس آئینہ بشکل انسانی میں جمال جاناں کا جلوہ آ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے خدا کا قرب نصیب ہو جاتا ہے۔ اس لیے ارشاد فرمایا :- ان اللہ مع الصابرین بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور جب کہ قرب مبدأ فیاض نصیب ہو تو اس کے اثر صحبت سے تمام دنیا و آخرت انجام پا گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

مطابق

۵ جون ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳

شمارہ ۲۲

فی پرچہ چالیس پیسے

ٹیلیفون:- ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰۰ روپے

سہ ماہی ۶/۰۰ روپے

سرپرست و مدیر

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

سب ایڈیٹر

محمد حنیف سہارنپوری

اداریہ:

مشورہ اور گذارش

احمد حسین کمال کے

مارشل لاء کے نفاذ کے ذریعہ ایوب حکومت کا خاتمہ عمل میں آیا تھا۔ اور جنرل آغا محمد یحییٰ خان صاحب نے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور بعد میں صدر مملکت کی حیثیت سے ملک کا نظام حکومت سنبھالا تھا صدر محترم اور ان کے نافذ کردہ مارشل لاء نے ابتدا سے ہی سیاسی معاملات میں غیر جانبدار رہنے کا اعلان کر دیا تھا اور مناسب حالات پیدا ہو جانے کے بعد انتخابات کے ذریعہ اقتدار عوام کو لوٹا دینے کا وعدہ کیا تھا۔

چنانچہ اس اعلان اور وعدہ کے مطابق انتخابات کی تاریخ کا تعین کر دیا گیا ہے۔ اور انتخابات کی تیاریاں جاری ہیں۔ نیز سیاسی سرگرمیوں کی بھی عام اجازت دے دی گئی ہے۔

لیکن سیاسی معاملات میں حکومت کے غیر جانبدار رہنے کا جہاں تک تعلق ہے، صدر مملکت اور مارشل لاء اتھارٹی کی حد تک تو یہ غیر جانبداری اب بھی قائم و باقی ہے۔ مگر بعض ارکان وزارت اور انتظامیہ سے متعلق اہل کاران کا ایک حصہ صحیح معنی میں اب غیر جانبدار نہیں سمجھے جا رہے ہیں۔

جوں جوں سیاسی حالات تیز تر ہو رہے ہیں اور سیاسی جماعتوں کے نزاعی رجحانات شدت پکڑ رہے ہیں۔ حکومت کے بعض ذمہ دار حضرات کا طرز عمل چند ایک جماعتوں کے رجحانات کی طرف جھکاؤ کا شبہ پیدا کر رہا ہے۔ اور یہ جماعتیں اس جھکاؤ سے علانیہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور بدقسمتی سے اس مقصد کیلئے اسلام کے نام کی آڑ لی جا رہی ہے۔

ملک میں صحت مند اور آزاد سیاست کے فروغ کے لیے نہایت ضروری تھا کہ انتخابی مرحلہ پر پریس بھی بالکل غیر جانبدار رہ کر سیاسی رجحانات و اطلاعات کی بے کم و کاست، من و عن اور ٹھیک ٹھیک ترجمانی کرتا۔ اور سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں کی خبریں عوام تک بالکل صحیح صحیح پہنچاتا لیکن پریس کا جتنا حصہ ایوب حکومت کے زمانہ میں حکومت کے کنٹرول میں تھا۔ اور ایوب حکومت کا زبردست حامی تھا وہ قریب قریب تمام کا تمام صرف ایک ہی رجحان والی جماعتوں کا ترجمان بن گیا ہے اور اس معاملہ میں تنی دھاندلی کر رہا ہے کہ ان جماعتوں کی رائی برابر سرگرمی کو بھی پہاڑ بنا کر دکھاتا ہے۔ جبکہ اپنے رجحان کی مخالف جماعتوں کی اطلاعات کو پہاڑ سے ذرہ بنا ڈالتا ہے۔ یہ ہی نہیں بلکہ بسا اوقات مخالف جماعتوں کی اطلاعات ہی شائع

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھپا یا اور مولانا عبیداللہ صاحب انور نے شیرانوالا لاہور سے شائع کیا

نہیں کرتا یا پھر اکثر من گھڑت باتیں ان جماعتوں سے منسوب کرتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک ہی رجحان والی جماعتوں سے متعلق یا حامی افراد کو پریس کی مزید سہولتیں اور اخبارات کے اجازت نامے فراخدلی سے عطا کر دیئے گئے ہیں اور عطا کئے جا رہے ہیں جبکہ اس رجحان کی مخالف جماعتیں ہنوز ایک روزنامہ تک سے محروم ہیں اور خبر رساں ایجنسیوں کی جانبداری کے ہاتھوں ذبح ہو رہی ہیں۔

حکومت کے زیر اثر پریس کا یہ رویہ ظاہر ہے کہ بعض ارکان حکومت کی یک طرفہ جانبداری کے صدقہ میں ہی عمل میں آیا ہے۔

یہ پریس جس رجحان کی جماعتوں کا ترجمان بنا ہوا ہے ان کی عوامی پوزیشن گذشتہ چند ماہ کی سیاسی سرگرمیوں سے بالکل عیاں ہو گئی ہے وہ ملک میں کسی جگہ بھی عوام کو اپنے اعتماد میں لینے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ اور آج بھی ان کے جلسوں اور جلوسوں کی حاضری قابل رحم حد تک قلیل تر اور محدود تر ہے بلکہ بسا اوقات صرف انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ پریس عوام کو بھی صریحاً مغالطہ دے رہا ہے اور ان جماعتوں کو بھی جھوٹ کا ایسا سہارا مہیا کر رہا ہے جس کا انجام ملک میں افراتفری کا موجب بن سکتا ہے۔

عوام ان جماعتوں کے بارے میں "سامراج دوست" ہونے کا فیصلہ دے چکے ہیں اور ان کے مخالفِ عوام طرز عمل نے عوام کو ان سے قطعی مایوس کر دیا ہے۔

عوامی اعتماد سے مایوس ہو جانے کے بعد اب یہ جماعتیں مسلسل اشتعال انگیزی پر اتر آئی ہیں بعض غنڈوں کی خدمات حاصل کر کے اپنے مخالفین پر تشدد کا حربہ چلا رہی ہیں۔ بعض جھوٹی سچی اطلاعات پہنچا کر مقامی انتظامیہ کو اپنے مخالفین کے خلاف اکسانے کی کوشش کرتی ہیں اور بعض خوف و ہراس پیدا کرنے کا جتن کرتی رہتی ہیں۔ لیکن انھیں ایسا کرنے سے باز رکھنے کے لیے قانون کی طاقت حرکت میں نہیں آتی۔ یا بہت ہی خفیف طور پر حرکت میں آتی ہے۔ جس سے انھیں سرزنش تک نہیں ہو پاتی۔

اس کی وجہ صرف یہ ہی ہے کہ ان جماعتوں کو بعض ذمہ داران حکومت کی جانبداری و حمایت کا یقین ہے۔

انتخابات کے لئے صدر محترم کے جاری کردہ آئینی ڈھانچہ کی بعض ایسی شقوں کو بھی ان جماعتوں نے اپنے حق میں استعمال کرنے کی مہم چلا رکھی ہے جن کی رُو سے دستور سازی کو چند حدود کا پابند کیا گیا ہے۔ اور دستور کے لئے صدر کی منظوری شرط قرار دی گئی ہے

اس طرح آئینی ڈھانچہ کی ان شقوں کا وہ مقصد ہی فوت ہوتا جا رہا ہے جس کے لئے صدر صاحب نے ان شقوں کو آئینی ڈھانچہ میں شامل کیا تھا۔

خود آئینی ڈھانچہ اپنی موجودہ شکل میں ایسے لوگوں کے منتخب ہونے کی ضمانت ہی نہیں دیتا جو مستند طور پر اسلام کے ماہر ہوں اور مزدوروں کسانوں طالب علموں و غریب عوام کے براہ راست نمائندے کہے جا سکیں۔ اس ڈھانچہ سے صرف دولت مند طبقے کے افراد ہی انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں اور کامیاب ہو سکتے ہیں۔

تاہم عوام نے جمہوریت و اسلام کی منزل کی طرف سفر کے ابتدائی مرحلہ کے طور پر اسے بھی غنیمت سمجھا تھا لیکن ان جماعتوں کی طرف سے آئینی ڈھانچہ کی اپنی پسندیدہ تعبیر اور متنازعہ شقوں پر ان کی دلپسند وضاحت نے عوام کو الجھن میں ڈال دیا ہے۔

حکومت کے بعض ارکان اور سربرآوردہ شخصیتوں نے حکومت کی غیر جانبدارانہ پوزیشن کی برقراری کے لئے محتاط رویہ نہیں اپنایا اور بعض جماعتوں کو یہ یقین ہے کہ حکومت کی مشنری کے بعض اہم پرزے ان کے حق میں وزن ڈالیں گے۔ اس سے جناب صدر کے ان اعلانات و مواعید کو سخت دھکا لگ رہا ہے جو انہوں نے مارشل لا کے نفاذ سے انتخابات کے آئینی ڈھانچہ کے اجراء تک حکومت کی غیر جانبدارانہ حیثیت کی یقین دہانی کے لیے وقتاً فوقتاً کئے ہیں۔

اگر انتخابات ایسی فضا میں ہوتے ہیں کہ بعض جماعتیں اپنی عوامی نامقبولیت کے باوجود حکومت کی مشنری کے بعض اہم پرزوں کو سہارا بنا کر کامیابی کی راہ ہموار کرتی چلی جاتی ہیں اور بعض جماعتیں اپنی بے پناہ عوامی مقبولیت کے باوجود محض حکومت کے بعض ذمہ داروں کے طرز عمل کے یکطرفہ جانبداری کے گمان کی وجہ سے کامیابی کی راہ مشکل تر پاتی ہیں تو عوام کے لئے انتخابات کسی طرح بھی ان کے اضطرابات کا مداوا نہ بن سکیں گے اور مستقبل میں اس سے ایسی سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں جن کا حل آسان نہ رہے۔

اسلام اور نظریہ پاکستان کے ناموں کی آڑ لے کر ماضی کے وہ تمام عناصر ابھرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو ملک کی ۲۲ سالہ بدبختیوں محرومیوں اور بے چینیوں کے اول ذمہ دار ہیں اور جن میں سے بعض کے بارے میں شبہ ہے کہ ان کی وابستگیاں امریکی کیمپ کے ساتھ بڑی گہری ہیں اور بعض کا اسلام اپنا خود ساختہ ہے۔ اور بعض اسلام و جمہوریت کے نام کو اپنے خفیہ فسطائی مقاصد و عزائم کی تکمیل کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

یہ صورت حال آگے چل کر خود صدر محترم کو مشکلات میں ڈال دینے والی ثابت ہو سکتی ہے اسلام پسندی کی مدعی بعض جماعتوں کی سرگرمیوں کی بدولت موجودہ سیاسی انتخابی نزاع اگر کفر و اسلام کی عوامی جنگ کا روپ دھار لیتا ہے، تو اس کے ہولناک نتائج عوام کے لئے تو تباہ کن ہوں گے ہی لیکن خود جناب صدر اور حکومت کے لئے بھی مشکلات کا طوفان بن جائیں گے۔

اس لئے جمعیۃ علماء اسلام اب بھی حکومت کو یہ مشورہ دے گی کہ ۲۲ اسلامی نکات اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی اساس پر قرآن و سنت کے متعین فرمودہ احکام، حلال و حرام حدود و شرعیہ کا نفاذ کر دیا جائے تاکہ قوم کو اسلام کے نام پر فریب دینے کا امکان ختم ہو جائے اور سیاسی اختلافات کو کفر و اسلام کا سوال بنا کر مسلمان عوام کے درمیان تصادم کی راہ نہ کھولی جا سکے۔

نیز جماعتی انتخاب کا طریقہ رائج کر کے انتخابات پر مقامی ذاتی برادری اور افسر شاہی و دولت مندی کے اثرات کے امکانات کا بھی سدباب کر دیا جائے۔

صرف اس طرح ہی ان خطرات کو روکا جا سکتا ہے جو انتخابات کے لئے چیلنج بنتے جا رہے ہیں۔ اور حکومت بھی اپنی غیر جانبدارانہ پوزیشن کا تحفظ کر کے عوام کو اقتدار منتقل کرنے کے فریضہ سے باحسن وجوہ سبکدوش ہو سکتی ہے۔

لاہور میں آتشزدگی کے حادثات

حال ہی میں لاہور میں اسلحہ اور بارود کے ذخیروں میں آتش زدگی کا حادثہ جس کے نتیجہ میں کئی قیمتی جانوں کا اتلاف، قریبی آبادی کی تباہی اور کروڑہا روپیہ کا نقصان ہوا ایک قومی المیہ سے کم نہیں ہے

اسی طرح لاہور کے واپڈا ہاؤس میں آگ لگ جانا جس پر کئی گھنٹوں کی کوششوں کے بعد بمشکل قابو پایا جا سکا ہے سخت افسوسناک سانحہ ہے۔

یہ آتشزدگیاں اتفاقی طور پر وقوع میں آئیں یا کسی تخریبی ذہن کی کارستانی ہے، اس کا سراغ

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

حالات و واقعات

اوکاڑہ میں حضرت مفتی محمود صاحب کا والہانہ خیر مقدم

مفتی صاحب پر پابندی کی افواہ سے اوکاڑہ کے عوام میں شدید ہیجان و اضطراب

نام نہاد اسلام پسندوں کے ہتھکنڈے اور ناکامی! ● اوکاڑہ کی تاریخ کا عظیم الشان جلسہ عام!

ضلع ساہیوال کی انتظامیہ کا افسوسناک اقدام ● عوام کی طرف سے صدر اور گورنر کے نام بے شمار احتجاجی تار ۔ مراسلے وغیرہ ۔ اوکاڑہ کی رپورٹ ۔ از جناب ڈاکٹر شیخ اکرام الحق صاحب

"جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام انتخابی مہم کے تحت ۱۴ مئی بروز جمعرات بعد از عشاء چوک فوارہ صدر بازار اوکاڑہ منعقد ہوا۔ جس میں قائد جمعیۃ مفکر اسلام کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ و جناب محترم قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اور سید محمد امین گیلانی شاعر جمعیۃ و حریت کے علاوہ دیگر اکابر جمعیۃ نے اپنے خیالات سے مستفیض کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ کا یہ عظیم اجلاس اجماع۔ تاثرات۔ عوام کے جوش و خروش اور جذبات کے لحاظ سے ایک انفرادی حیثیت رکھتا تھا۔ اگر یہ کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ تاریخ اوکاڑہ میں آج تک اس قدر کامیاب اجتماع نہیں ہوسکا۔

اوکاڑہ کے اس اجلاس کو ناکام بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش کی گئیں۔ اس مقصد کے لئے شہر میں محفل قوالی منعقد کرائی گئی۔ نیز ضلع کی انتظامیہ نے انتہائی جانبدارانہ کاروائی کرتے ہوئے عین موقعہ پر حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ و مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی زبان بندی کے کاغذات تعمیل کے لئے بھیج دیئے۔ اور حیرت کی بات ہے۔ آرڈر کی تعمیل ابھی ہوئی نہیں۔ (تعمیل آرڈر ۱۵ کو شب ایک بجے حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ سے کرائی جاتی ہے) لیکن اس کو افواہ کے طور پر صالحین کی جماعت نے پورے شہر میں ڈھنڈورچیوں کا کردار ادا کرتے ہوئے پھیلایا لیکن خدا کی قدرت مخالفین کے منہ پر وہ طمانچہ لگا۔ کہ رہتی دنیا تک یاد کریں گے۔

اجلاس کی کاروائی باقاعدہ طور پر شروع ہوئی۔ اجتماع، ایک جم غفیر تھا۔ اور وہ اپنے محبوب قائد حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ کو دیکھنے کے لئے اسقدر بے تاب تھے کہ بار بار ان کی نگاہیں ہر آنے والے اجنبی پر اٹھتی (کیونکہ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ پہلی بار اوکاڑہ تشریف لارہے تھے)

حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ نہایت اطمینان سے سٹیج پر تشریف لاتے ہیں۔ اور اپنا بیان شروع کر دیتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اپنی پون گھنٹہ کی تقریر سے عوام کو اپنا اسقدر گرویدہ بنالیا۔ کہ جب ڈیوٹی مجسٹریٹ نے چٹ، بھیج کر پابندی کی اطلاع دی۔ اور قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ نے اس کے حوالہ سے حضرت مفتی صاحب کو قانون کے احترام کے تحت روک دیا۔ تو اجتماع میں ایک عجیب ہیجان پیدا ہوگیا۔ لوگوں نے ۱۵ منٹ متواتر جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ قائد جمعیۃ زندہ باد۔ گول میز کانفرنس کے اسلامی ہیرو زندہ باد کے نعروں کے علاوہ حضرت مفتی محمود سے پابندی ختم کی جائے۔ ہم حضرت مفتی صاحب کے ساتھ ہیں۔ مفتی صاحب ہمارے "قائد" ہیں۔ کے نعروں سے اوکاڑہ کی درودیوار کو ہلادیا۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے بعد قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ قاری محمد اجمل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال اور مولانا سید امیر حسین گیلانی نے حکومت سے پرزور احتجاج کیا۔ کہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ پر پابندی حکومت کی غیر جانبدارانہ پالیسی کا قتل اور مارشل لاء گورنمنٹ کے "تقاضوں کے منافی ہے۔

جلسہ ایک بجے ختم ہوا جب حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو سٹیج سے نیچے اتارا گیا۔ تو ایک سیلاب تھا جسے روکنا ناممکن تھا۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو جائے قیام لے جانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن سا نظر آتا تھا۔

کافی دیر کے بعد جلسہ گاہ سے جلوس کی شکل میں حضرت مفتی صاحب کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ لیجایا گیا۔ تقریباً ۲½ بجے شب تک پانچ ہزار کی تعداد میں افراد جمعیۃ کے دفتر کے باہر کھڑے نعرے لگاتے رہے مقامی زعماء جمعیۃ کے اصرار پر لوگ بمشکل 3½ بجے کے قریب اپنے اپنے گھروں کو گئے۔

نیز شہر سے ایک وفد ڈپٹی کمشنر صاحب ساہیوال کو ملا۔ اور متعدد تاریں گورنر صاحب مغربی پاکستان۔ چیف سیکرٹری۔ کمشنر ملتان ڈویژن دی گئیں۔ کہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ سے پابندی ختم کی جاوے۔

ساہیوال کی انتظامیہ کے ناروا رویہ کے خلاف احتجاج

سید کبیر احمد کاظمی اور سید محمد شاہ امروٹی صدر و سیکرٹری الیکشن بورڈ ضلع سکھر اپنے مشترکہ بیان میں، اوکاڑہ کی انتظامیہ کی فوری تبدیلی کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ

انتظامیہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقاریر پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اب جبکہ انتخابات میں صرف ۵ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ صوبہ کے ان علاقوں کی مقامی انتظامیہ اس قسم کے احکامات کا مظاہرہ کررہی ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ انتخابات غیر جانبدارانہ ماحول میں کرانے کے وعدہ پر سختی سے عمل کرے اور اس قسم کے تمام جانبدار افسروں کو انتظامیہ سے فی الفور ہٹا دیا جائے۔ کیونکہ ایسے مخصوص جانبدار افسران ہی حکومت کی غیر جانبدارانہ پالیسی کو فیل کرنا چاہتے ہیں

بہاولپور کے عوام کے مطالبہ پر فوراً توجہ دی جائے

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر نے اپنے حالیہ اجلاس میں حکومت سے پھر مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ بہاولپور کے تیس لاکھ عوام کو رائے شماری اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ تاکہ وہ اپنی سیاسی مہم شروع کرسکیں۔ ورنہ بہاولپور کے عوام اپنے صحیح، نمائندوں سے بھی محروم رہ جائیں گے۔

مرآۃ النساء

اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

عورت بھی ذمہ دار ہے

عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک محافظ ہے۔ اور ہر ایک سے اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔ بادشاہ محافظ ہے رعایا پر اور خاوند اپنے گھر والوں پر محافظ ہے۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں پر محافظ ہے۔ پس ہر ایک تم میں سے محافظ ہے۔ اور ہر ایک سے اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔

حفاظت اولاد

مرد چونکہ بال بچوں کی ضروریات کی فکر میں کمانے کے لئے باہر چلا جاتا ہے۔ اور اولاد گھر میں ماں کے پاس رہتی ہے۔ ماں جس طرح چاہے بچوں کی تربیت کرے۔ ماں اگر نیک بخت ہے۔ جھوٹ نہیں بولتی۔ برائی نہیں کرتی۔ اور گلہ کرنے والیوں کو برا سمجھتی ہے۔ نماز کی پابند ہے۔ نماز نہ پڑھنے والیوں کو برا خیال کرتی ہے۔ روزہ باقاعدہ رکھتی ہے۔ اور روزہ نہ رکھنے والیوں کو خدا تعالےٰ کی نافرمان سمجھتی ہے۔ قرآن حکیم کی تلاوت کرتی ہے اور تلاوت نہ کرنے والیوں کو برا خیال کرتی ہے۔ گالی گلوچ نہیں کرتی اور بدزبانی سے پرہیز کرتی ہے۔ تو بچیوں اور بچوں کے اندر بھی اسی قسم کے اوصاف حمیدہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ماں جھوٹی گلہ کرنے والی بدزبان فضول خرچ اور بے دین ہے تو بچوں کے اندر بھی یہی بری صفتیں پیدا ہوں گی اور یہ بچپن کی برائیاں اخیر تک رہیں گی۔ جس کے نتائج دنیا اور آخرت میں انھیں بھگتنے پڑیں گے۔ اور یہ سب کچھ مذکورہ اوصاف رذیلہ والی ماں کا [illegible] ہوا ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑی غلطی عورتوں [illegible] کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھ نہیں سمجھتیں۔ خاص کر یہ غلطی لڑکیوں کے متعلق ان سے زیادہ واقع ہوتی ہے۔ وہ یہ خیال کرتی ہیں۔ کہ بیٹی کو کھانا پلانا عمدہ کپڑے پہنانا اور بیمار ہو جائے تو سمجھدار حکیم یا ڈاکٹر کو فیس دے کر دوا کرنا۔ اور پال پوس کر جب گھر سنبھالنے کے قابل ہو جائے تو شادی کر دینے سے ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اس بات کے متعلق ان کو خیال تک نہیں آتا۔ کہ بچوں کو اس خداوند تعالیٰ کی پہچان کرائے۔ جس نے انہیں پیدا کیا۔ اس کی بندگی کا حق ادا کرنے کی تلقین کریں۔ انہیں سمجھائیں کہ بیٹی تمہیں، خداوند تعالےٰ نے اپنی یاد کے لئے پیدا کیا ہے۔ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے۔ مرنے کے بعد ایک دوسرے جہاں میں تم جاؤ گی اگر یہاں سے نیکیاں کر کے جاؤ گی۔ تو وہاں آرام پاؤ گی۔ اور اگر برائیاں کیں۔ تو احکم الحاکمین کے دربار میں ندامت اٹھاؤ گی۔ اور سزا پاؤ گی۔ لہٰذا دنیا میں فقط عمدہ کھانا کھانے قیمتی اور نفیس لباس پہننے اور بناؤ سنگھار کرنے میں زندگی برباد نہ کرنا اپنے متعلقین کی ضروری خدمات سے فارغ ہو کر ہمیشہ، زندگی کے اصل مقصد میں مصروف رہنا۔

جدید تعلیم اور عورت

آج کل بڑے بڑے شہروں میں لڑکیوں کی تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ کی جا رہی ہے۔ لڑکیاں اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہی ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ ان اسکولوں اور کالجوں کی تعلیم میں دینی تعلیم نہیں دی جاتی۔ اس تعلیم جدید کے نصاب سے خوف خدا۔ محبت الٰہی۔ فکر عاقبت۔ نجات آخرت کے ذرائع بتلانا ان پر عمل کروانا یہ سب چیزیں حرف غلط کی طرح مٹا دی گئی ہیں بلکہ آج کل کی تعلیم میں لڑکیوں کو گانا بجانا سکھایا جاتا ہے ڈرامہ ٹیلیویژن اور سینما عورتوں کی تعلیم کا جزو بنائے جا رہے ہیں۔ میری بہنو! خود ہی اندازہ کر لو۔ کہ اس تعلیم کے کیا نتائج نکلیں گے۔ لہٰذا یہ سمجھنا۔ کہ یہ تعلیم دلا کر تم عنداللہ بری الذمہ ہو جاؤ گی۔

خاوند کا حق

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت (مومنہ) پانچ نمازیں پڑھا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے۔ اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کرے۔ تو بہشت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (الحدیث)

حفاظت عزت و مال

عزت کی حفاظت کا یہ طریقہ ہے۔ کہ :-

— مرد کی اجازت کے بغیر ہرگز کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔ اور جس سے بات کرنے میں مرد ناراض ہوتا ہے۔ اس سے بات نہ کرے جس کے گھر جانے سے مرد روکتا ہے۔ وہاں نہ جائے ایسا نہ ہو کہ مرد تو دفتر کارخانہ یا دکان پر جائے عورت برقعہ اوڑھ کر سیر و تفریح کرنے کے لئے اِدھر اُدھر چلی جائے ایسا کرنا خیانت ہے اور یقیناً گناہ ہے۔ بارگاہِ الٰہی سے اس کی سزا ملے گی۔ مرد جو مال کما کر لاتا ہے۔ عورت کے پاس وہ بطور امانت ہے۔ عورت کا فرض ہے کہ مرد کی امانت اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ مثلاً بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے۔ اگر اس کے اپنے رشتہ دار آ جائیں۔ تو دل کھول کر پکاتی اور کھلاتی ہیں۔ حالانکہ مرد اتنی خوشامد اور اس فضول خرچی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ایسا کرنا خیانت ہے۔ کھلانے والی گناہ گار اور کھانا شرعاً حرام ہے۔ اور اگر کھلانے والیوں کو اس ناراضگی کا علم ہے۔ تو وہ گناہ گار اور عنداللہ سزا کی مستحق ہیں۔ یا مثلاً بعض مرد تو ایسے کپڑے خرید کر نہیں دیتا۔ اب گلی کوچہ میں کپڑا بیچنے والوں سے خود بھاؤ ٹھہرا کر لیتی ہے۔ تو گویا مرد کے مال کو اس کی مرضی کے خلاف خرچ کر کے عنداللہ مجرم بنتی ہیں۔ لہٰذا جو کچھ خرچ کرے مرد کی اجازت سے اور ادھار بھی نہ کرے۔

ایک اہم فرمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سب سے زیادہ خطرہ مجھے اپنی اُمت کے متعلق جس چیز کا ہے۔ وہ شرک اصغر ہے۔ لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ چھوٹے شرک سے آپ کی کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ریا یعنی لوگوں کے دکھلاوے کے لئے کوئی کام کرنا فضول کام کرنا نے شیطان کے بھاتی ہیں

مسائل وافکار!

- جمعیۃ علماء اسلام کے نئے مخالفین کے اوچھے ہتھکنڈے!
- مشرقی پاکستان سے شائع ہونے والے ایک کتابچہ کی کذب بیانیاں!
- شاگرد استاد سے بھی چار ہاتھ آگے نکل گئے!

پاکستان میں اسلام کو منجملہ دوسرے خطرات کے سب سے بڑا خطرہ، اسلام کے ان مدعی حضرات سے درپیش ہے جو محض حریفانہ اور سیاسی جنگجوئیوں کی خاطر اسلام کا بلند بانگ نعرہ لگا کر اپنے مخالفین پر جھوٹے الزامات عائد کرتے ہیں۔ من گھڑت باتیں ان سے منسوب کرتے ہیں اور ان کی عبارتوں اور تحریروں کے سیاق و سباق بدل کر ان میں اپنی طرف سے اضافہ کر کے اور عبارتوں میں تقدیم و تاخیر کے ذریعہ عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین حضرت درخواستی مدظلہٗ، حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہٗ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہٗ نیز کارکنان جمعیۃ کے خلاف الزام تراشیاں اور خانہ ساز کذبیات کی ایک وسیع مہم اس وقت جاری ہے۔ ایوبی دور کے تمام سرکاری اخبارات نیز سامراجی حلقوں کے دوست رسائل و جرائد نے تو متفقہ طور پر جمعیۃ کے خلاف جھوٹی باتیں گھڑنے کا شاید منصوبہ بنا لیا ہے اور اس بارے میں مرزائی غیر مرزائی، مودودی و غیر مودودی سب ہی امریکہ دوست حلقوں نے جمعیۃ کے خلاف ایک ہی سُر میں الاپنا شروع کر دیا ہے۔ اگرچہ دھنیں مختلف ہوتی ہیں۔ اب اس محاذ میں احتشام الحق صاحب اور متوازی جمعیۃ کے شیوخ و ارباب بھی شامل ہو گئے ہیں جو خود کو کبھی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کرتے ہیں تو کبھی حضرت علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

ان نو واردین نے بھی جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف وہی کہنہ ہتھیار اٹھایا ہے جس پر جھوٹ، افترا اور فریب دہی کی سان چڑھی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس کا ایک نمونہ وہ کتابچہ ہے جسے "علماء اسلام کو دعوت فکر" کے نام سے مشرقی پاکستان کے کسی حافظ "مولانا عبدالحنان صاحب" نے لکھ کر شائع کیا ہے۔ اور وہ پمفلٹ ہے جو کراچی کے مفتی رشید احمد صاحب کے نام سے اشاعت پذیر ہو کر جگہ جگہ تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اول الذکر کتابچہ میں جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین و کارکنان کے خلاف کیسے کیسے جھوٹ تراشے گئے ہیں۔ ان میں سے دو ایک کی نشاندہی دارالعلوم کبیر والا ضلع ملتان کے ایک ہونہار طالب علم نے کی ہے جسے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کتابچہ اور پمفلٹ میں ترجمان اسلام کے حوالوں اور قائدین جمعیۃ کے بعض بیانات کو کس طرح مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے، یہ آئندہ ملاحظہ فرمائیے اور داد دیجئے کہ "خلافت و ملوکیت" کے مصنف مودودی صاحب نے جس "قلمی حربے" سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وغیرہم صحابہ کرام کے دامنوں کو داغدار بنانے کی کوشش کی تھی۔ ہمارے ان مقدس عالمان دین، مفتیان شرع متین اور خود کو محدث لکھنے والے صاحبان نے بھی اس حربے سے جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین و کارکنان کو بدنام کرنے کا جتن کیا ہے۔ اور اس راہ میں اپنے پیشرو و معلم (مودودی صاحب) سے بھی چار قدم آگے نکل گئے ہیں۔

جھوٹ سچ کے لباس میں

عبدالرحیم بہاولپوری

دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان

آج پاکستان جن حالات سے دوچار ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ پاکستان میں ہر جماعت اسلام کا روپ دھار کر قوم کے سامنے اپنے افکار و خیالات پیش کرنے میں مصروف ہے ہر لیڈر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اپنے آپکو اسلام کا خیر خواہ ظاہر کرتا ہے۔ مگر ان میں سے کون اپنے دعوٰی میں راست گوئی سے کام لے رہا ہے۔ اور کون پاکستان کے عوام کی آنکھوں میں دھول ڈال کر اپنا مقصد نکالنا چاہتا ہے۔ یہ بھی کوئی لا ینحل امر نہیں ہے۔ نام نہاد جماعت اسلامی کا کردار اور اس کا نظریہ ہر ایک جانتا ہے کہ وہ جب اسلام کی بنیادوں کو کمزور اور انبیاء و صحابہ کے ساتھ بغض اور تحریف فی القرآن جیسے غیر اسلامی فعال کا مظاہرہ کر چکی ہے۔ تو کیونکر اسلام کی خیر خواہ ہو سکتی ہے

اور ڈیموکریٹک جسے جماعت اسلامی کی شاخ کہہ لیجئے کیسے پنپے تنے سے جدا رہ سکتی ہے۔ اور رہی ہر قسم کی مسلم لیگ کہلانے والی جماعتیں تو اس لائق ہی کب ہیں کہ وہ قوم کو اپنا منہ دکھلائیں جبکہ وہ قیام پاکستان کے دن سے آج تک قوم کو دھوکہ دیتی چلی آ رہی ہیں

بالآخر جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت رہ جاتی ہے کہ جس نے حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی کی قیادت میں نہ صرف یہ کہ اسلام کی حقانیت کو واضح کیا بلکہ ملک کے کونے کونے تک باطل کو للکارا اور اسلام کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانے والوں کو بے نقاب کیا ہے۔ ایوب جیسے آمر کے دور میں ہر قسم کی مشقتیں برداشت کیں جیلوں میں گئے اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور کے ساتھ پولیس نے جو برتاؤ کیا تھا وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ اپنی مخلصانہ کوششوں اور قربانیوں کے صدقے جب آج یہ جماعت پورے ملک میں

مقبول ترین ہوئی تو مخالفین بوکھلا اٹھے جس کی کھلی دلیل یہ ہے کہ ان حضرات کے خلاف مخالفین کے تمام تر ہفتہ وار، ماہنامے، روزنامے جھوٹ، غلط بیانی اور ناپاک حرکتوں پر اتر آئے ہیں اور آج ان کے مخالفین اپنے باہمی اختلافات (جو آج سے قبل اصولی تھے، فروعی کہہ کر) چھوڑ کر متحد ہو جانے میں اپنی زندگی سمجھتے ہیں۔ مگر اس مہم (بہتان تراشی تو نہیں کہتا کیونکہ یہ محدثین کی جماعت ہے) میں جو مرتبہ مشرقی پاکستان کے محدثین نے حاصل کیا ہے اسکی نظیر تو پاکستان کی بہتان تراش کمپنی کے پاس بھی نہ ہو گی اگر یہ محدثین حضرات اپنی کتاب "علماء اسلام کو دعوت فکر" (مؤلفہ جناب حافظ مولانا عبدالحنان صاحب محدث و ناظم تعلیمات جامعہ امدادیہ کشور گنج مومن شاہی مشرقی پاکستان اور مرتبہ

(بقیہ ماضی کے آئینہ میں)

اس سے مقصود صرف اس کاز کو نقصان پہنچانا ہے جس کا مدعا ہے کہ اس ملک میں محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت وسنت اور آپ کے اسوہ زندگی پر مبنی نظام قائم ہو جائے۔ جس کے نتیجہ میں سرمایہ داری سرمایہ دارانہ تعیشات اور اس کی اعانت سے حاصل مذہبی اجارہ داریاں اور مذہبی پیشوائیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اور امریکی برطانوی اثرات کا قلع قمع بھی ہو جاتا ہے۔ نیز اس کے ساتھ ہی اشتراکیت بھی الٹے پاؤں روس وچین کی طرف بھاگ جاتی ہے۔

چونکہ اس کاز کی علم بردار اس وقت کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ اس لئے اس کے قائدین اور کارکنان اب ان کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہے ہیں۔ تمام سرمایہ دار اور سامراج دوست عناصر امریکی ادارہ سی۔ آئی۔ اے کے ایجنٹوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام کے مخالف متحد ہو گئے ہیں۔

اور چونکہ سرمایہ داری اور سامراجیت کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ کہ یہاں اسلام اور سوشلزم کا نزاع کھڑا رکھا جائے۔ تاکہ حقیقی اسلام ہی نافذ نہ ہو۔ اور اس نزاع کی آڑ میں سامراجیت وسرمایہ داریت کے مفادات بروئے کار آتے رہیں۔

امریکہ کے سیاسی مقاصد کی تکمیل

پاکستان میں خالص سوشلزم کبھی نہیں آسکتا۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ یہاں صرف اور خالص اسلام ہی آسکتا ہے چنانچہ اسی امکان کو روکنے کے لئے اور سرمایہ داری وسامراجیت کو برقرار رکھنے کے لئے اسلام اور سوشلزم کا نزاع شدید تر کیا جا رہا ہے۔ کہ صرف اسی طرح برطانوی طرز کی جمہوریت اور اس کے سایہ میں امریکی برطانوی سرپرستی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور مشرق وسطیٰ تک امریکی سیاست اور حکمت عملی کا یہی منشاء ہے۔ جسے پاکستان کے نام نہاد اسلام پسند نہایت خلوص ووفاداری کے ساتھ پورا کرنے کی کوششوں میں منہمک ہیں۔

اصل مقصد جمعیۃ کے اسلامی محاذ کو نقصان پہنچانا ہے

بقیہ: مسائل وافکار

جامعہ امدادیہ کے محدث مولانا رحمت اللہ صاحب اور محدث مولانا قطب الدین صاحب) ہیں نقطہ گاہیوں پر اکتفا کرتے اور ترجمان اسلام کے مضامین میں تحریف کر کے اکابرین جمعیۃ علماء اسلام کو سوشلسٹ ثابت کرنے ہی میں اپنے دل کو تسلی دے لیتے اور آگے قدم نہ بڑھاتے تو یہ چند حروف نہ لکھتا۔ مگر ظلم تو یہ ہے کہ ان حضرات کا دل ہزاروی صاحب مدظلہ العالی کو تہمت تراش اور جمعیت علماء اسلام کے سب بزرگوں کو بے وقوف بے غیرت اور سوشلسٹ کہنے سے ٹھنڈا نہ ہوا۔ بلکہ اس صریح جھوٹ کہ " یہ حضرات تو دیوبندی ہی نہیں ہیں۔" کا اظہار اس لیے ضروری سمجھا کہ شاید اس حربے سے سادہ لوح دیوبندی عوام اور علماء ان حضرات سے کٹ جائیں۔

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

حضرت ہزاروی صاحب کے متعلق ص۱۱۱ پر لکھتے ہیں کہ " جمعیۃ علماء کے ممتاز رہنما مولانا غلام غوث ہزاروی سرے سے حضرت شیخ الاسلام مدنی رح کی جماعت سے منسلک ہی نہیں تھے۔ اور نہ انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی ہے" اور ص۱۱۲ پر حضرت مفتی محمود صاحب کے متعلق لکھتے ہیں " انہوں نے کبھی دارالعلوم دیوبند میں نہیں پڑھا ہے" خط کشیدہ عبارت دوبارہ پڑھیں سہ بارہ پڑھیں اگر کسی اور کی تحریر ہوتی تو جواب میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھ دینا ہی کافی ہوتا۔ مگر اس طرح کرنے سے محدثین کی شان میں گستاخی سمجھی جائے گی اس لئے براہ راست تصدیق وتکذیب کئے بغیر آپ حضرات کے سامنے مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی کتاب " دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ زندگی" سے عبارت نقل کر دیتا ہوں پھر ان محدثین کو آپ کے حوالہ کرتا ہوں آپ خود فیصلہ فرمالیں حضرت قاری صاحب مدظلہ العالی نے اس کتاب میں مشاہیر دارالعلوم کے عنوان کے تحت ص۵۵ سے علماء کی ایک طویل فہرست درج کی ہے جس میں ہر ایک کے نام کے ساتھ ساتھ اسکی مذہبی خدمات کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ قاری صاحب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے متعلق ص۸۲ پر تحریر فرماتے ہیں " آپ دارالعلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء میں سے ہیں (اور صرف یہی نہیں بلکہ لکھتے ہیں) متعدد کتب میں احقر کے ہم سبق رہے ہیں علمی استعداد شروع سے مضبوط تھی۔ اصل وطن ہزارہ پاکستان ہے صاف گو خطیب ہیں آپکی صلاحیتوں کے پیش نظر آپکو جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا ناظم منتخب کیا گیا موصوف کی علمی شہرت کی بناء پر مصر نے آپ کو بطور نمائندہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان دعوت دی اور آپ نے وہاں کی عالمی مؤتمر میں علماء عالم کو خطاب فرمایا۔ آپ کا شمار وہاں کے مشاہیر میں ہے" انتہی۔ اور ص۸۲ پر قاری صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا مفتی محمد محمود صاحب مدظلہ ایم، این، اے (پاکستان) آپکی شخصیت علمی حلقوں میں بہت زیادہ معروف ہے اس وقت پاکستان کی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ حق گوئی میں بے باک ہیں فقہی اور حدیثی استعداد کے ساتھ عصری معلومات پر کافی عبور رکھتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں آپکی تقریریں شرعی اور عصری معلومات کا بیش بہا ذخیرہ ہوتی ہیں۔ افتاء آپ کا خاص منصب ہے اور آپکے فتاویٰ ملک میں اعتماد ووقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ وطن صوبہ سرحد (مغربی پاکستان) ہے آپ اپنی گوناگوں علمی خصوصیات کیوجہ سے مصر کی عالمی مؤتمر میں بھی طلب کئے گئے اور وہاں آپ کا بلیغ خطاب وقعت کے ساتھ سنا گیا۔ آپ دارالعلوم کے ممتاز فضلاء اور پاکستان کے مشاہیر میں سے ہیں"

قاری صاحب کی تحریر میں خط کشیدہ عبارت دیکھیں اور ان محدثین سے ان کا جواب طلب کریں۔

عبدالرحیم بہاولپوری
دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ ملتان (مغربی پاکستان)

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کے خلاف پرزور احتجاج

ملزموں کو سزا دینے اور ان کے پشت پناہ عناصر کو بے نقاب کرنے کا مطالبہ

مختلف سیاسی اور مزدور تنظیموں اور ان کے رہنماؤں نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملے کی سخت مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس حادثے کی تحقیقات فوری طور پر کرائی جائے اور مجرموں کو سخت ترین سزا دی جائے۔

محمود علی قصوری

نیشنل عوامی پارٹی مغربی پاکستان (عبدالولی گروپ) کے صدر محمود علی قصوری نے مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ ملکی سیاست کو لاقانونیت کا شکار ہونے سے بچائے۔ انہوں نے مولانا غلام غوث ہزاروی اور جمعیۃ علماء اسلام سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔

لیبر پارٹی

پاکستان لیبر پارٹی کے صدر بشیر احمد بختیار نے حویلیاں کے مقام پر جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملے کی سخت مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نہ صرف حملہ آوروں کو سخت سزا دی جائے بلکہ ان کے اس اشتعال انگیز اقدام کی پشت پناہی کرنے والے عناصر کو بھی بے نقاب کیا جائے تاکہ عوام ان لوگوں کو بخوبی پہچان سکیں جو اس ملک میں تشدد کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے وقت پر جبکہ انتخابات بالکل قریب ہیں سیاسی اور دینی رہنماؤں پر غنڈہ عناصر کے حملے ملک میں ایسی فضا پیدا کر سکتے ہیں جو انتخابات کی راہ میں رکاوٹ بن جائیں۔ انہوں نے مولانا غلام غوث ہزاروی کی جان بچانے اور حملہ آوروں کو پکڑنے والے افراد کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی عوام میں ایسے وطن دوست امن پسند افراد کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ جو تشدد اور لاقانونیت کی مزاحمت کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

غازی تحریک کے قائد اور متحدہ دینی محاذ کے سیکرٹری مولانا کوثر نیازی نے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر حملے کی شدید مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ مولانا غلام غوث ہزاروی جمعیۃ علماء اسلام کے ہی نہیں بلکہ ملک کے بارہ کروڑ عوام کے محبوب رہنما اور روحانی پیشوا ہیں اور ان پر حملہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مولانا کوثر نیازی نے صدر پاکستان کو ایک تار بھیجا ہے جس میں انہوں نے ملزموں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

انہوں نے اعلان کیا ہے کہ غازی تحریک مولانا ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کے خلاف چوک رنگ محل سے اتوار کو نکلنے والے احتجاجی جلوس میں شرکت کرے گی۔

محمود شاہ گجراتی

متحدہ دینی محاذ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمود شاہ گجراتی نے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی ہے انہوں نے کہا۔ ملک کی ایک دہشت پسند جماعت کافی عرصہ سے ملک کو انڈونیشیا بنانے کی دھمکی دے رہی تھی اور اس کے لئے اس نے باقاعدہ دہشت پسند تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں۔ جو اسلحہ سے لیس ہیں۔ مولانا غلام غوث ہزاروی پر حملہ بھی اس دہشت پسند تنظیم کی ایک ذیلی تنظیم کے ارکان نے کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی دفتر میں جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس حملے کا پس منظر عوام کے سامنے لائے۔

میاں عارف افتخار

میاں عارف افتخار نائب صدر مغربی پاکستان نیشنل عوامی پارٹی نے ایک بیان میں مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملہ کرائے کے "غنڈوں" نے کیا ہے۔ میاں عارف افتخار نے حکومت پر زور دیا ہے کہ اس واقعے کی پوری تحقیقات کرائے۔ انہوں نے کہا کہ قاتلانہ حملوں اور دھمکیوں کے باوجود پاکستانی عوام ملک کو اقتصادی اور سیاسی استحصال سے نجات دلانے کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔

عوامی فکری محاذ

عوامی فکری محاذ کے کنوینر مولانا مختار الحسینی نے عوامی فکری محاذ کی تمام ماتحت شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملے کے خلاف یوم احتجاج منائیں اور حکام سے عوامی رہنماؤں کی جان کے تحفظ کا مطالبہ کریں۔

ان تنظیموں اور اصحاب نے مولانا غلام غوث ہزاروی پر حملے کی سخت مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ علماء دین اور سیاسی رہنماؤں کے تحفظ کا مناسب انتظام کیا جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بادامی باغ لاہور کے ناظم اعلیٰ۔ انجمن اتحاد اسلامی ہزارہ کے مولانا غلام ربانی ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام الطلبہ پاکستان مسٹر اعجاز احمد، ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان حلقہ کریم پارک قاری محمود احمد اور جامعہ حنفیہ قلعہ گوجر سنگھ کے اساتذہ اور طلبہ آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان جناب محمد اسلوب قریشی کنوینر مسلم یوتھ فورس مسٹر نعیم اقبال قریشی، سیکرٹری مغربی پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن جناب خورشید احمد، انجمن نوجوانان اسلام سمن آباد، خدام اہلسنت والجماعت حلقہ اچھرہ لاہور حافظ طاسین پٹیالہ گراؤنڈ اور اراکین جمعیۃ علماء اسلام حلقہ مزنگ لاہور۔

سی، آر اسلم

سی، آر اسلم صدر مغربی پاکستان نیشنل عوامی پارٹی (بھاشانی) نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں متقدر دینی رہنما اور سیاسی لیڈر مولانا غلام غوث ہزاروی پر بزدلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ مولانا صاحب پر یہ حملہ

دراصل بعض رجعت پسند عناصر کی اشتعال انگیزی کا نتیجہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ عناصر ان تمام سیاسی کارکنوں اور حق پسند علماء کو جو محنت کش عوام کے حقوق اور مفادات کی بات کرتے ہیں اور جاگیرداری، سرمایہ داری اور سامراج کی مخالفت کرتے ہیں ملک دشمن اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے رہے ہیں۔ وہ خود دہشت پسندی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ سی آر اسلم نے کہا کہ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس حملے کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائے اور ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا دے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے مطابق بشیر جاوید صدر راولپنڈی ڈسٹرکٹ نیشنل عوامی پارٹی (بھاشانی گروپ) نے ایک بیان میں مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملے کی مذمت کی ہے۔ پنجاب سٹوڈنٹس یونین راولپنڈی کے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا ہزاروی اور مولانا کوثر نیازی پر حملوں کی مذمت کی گئی۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ اگر سامراجی ایجنٹ ایسی ہی حرکتیں کرتے رہے تو ملک کی حالت ابتر ہو جائے گی اور انتخابات کا انعقاد ناممکن ہو جائیگا

گوجرانوالہ

یہاں مختلف دینی، سماجی اور سیاسی تنظیموں کے ایک مشترکہ اجلاس میں مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملے کی مذمت کی گئی۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ اگر سامراجی ایجنٹ ایسی ہی حرکتیں کرتے رہے تو ملک کی حالت ابتر ہو جائے گی۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور تشدد اور غنڈہ گردی کا پرچار کرنے والوں کا سخت محاسبہ کیا جائے۔ جلسے سے مولانا محمد سرفراز، مولانا عبدالواحد، مولانا احمد سعید، مولانا عبدالقیوم، مولانا محمد سعید، بزم عثمانی کے صدر علامہ محمد یوسف عثمانی صدر انجمن فدایان اسلام حافظ خلیل الرحمٰن ضیاء، خاکسار رہنما صوفی محی الدین، متحدہ دینی محاذ کے صوفی عبدالکریم اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد خان نے خطاب کیا

ان تنظیموں اور اصحاب نے بھی اس واقع کی مذمت کی ہے۔ نیشنلسٹ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن لاہور، مولانا محمد ایوب انصاری، ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام حلقہ انارکلی لاہور، صدر انجمن اصلاح المسلمین تحصیل راہوالی کوٹ۔ پاکستان پیپلز پارٹی راج گڑھ لاہور۔ مولانا عبدالمجید عتیق انجمن اصلاح الرحمٰن کمہار پورہ لاہور میں اکسار تحریک کے مرکزی لیڈروں نے ایک اجلاس میں

جو شیخ محمد یعقوب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا ہزاروی پر حملے کی مذمت کی گئی اور حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ اس قسم کے فحاشی رجحانات کو روکنے کے لئے ٹھوس اقدامات کرے۔

پشاور

ایک اطلاع کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کی ہے اور اپنی ایک قرارداد میں مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی قائم کی جائے اور مجرموں کا سراغ لگانے کے بعد انہیں عبرتناک سزا دی جائے۔

قرارداد میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت کو سیاست میں تشدد میں بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے موثر کارروائی کرنی چاہیئے۔

مجھ پر قاتلانہ حملہ سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت ہوا تھا مولانا غلام غوث ہزاروی

مٹھی بھر فاشسٹ امن درہم برہم کرنے پر تلے ہوئے ہیں

مانسہرہ ۲۳۔ مئی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا ہے کہ اسلامی قانون ہی ملک میں امن و امان اور عوام کی خوشحالی کا ضامن ہوگا۔ قاتلانہ حملے کا ذکر کرتے ہوئے جو ان پر کل ہوا تھا مولانا نے فرمایا کہ بعض عناصر اس ملک میں خانہ جنگی کرانے پر تلے ہوئے ہیں۔

مولانا صاحب یہاں سے پندرہ میل دور سرہانہ میں جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بعض سیاسی عناصر نے کرایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مٹھی بھر فاشسٹوں کا گروہ امن درہم برہم کرنے پر تلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بحران سے دوچار ہے اور اسلام ہی ہمارے مسائل حل کر سکتا ہے۔ اگر جمعیۃ علماء اسلام برسر اقتدار آگئی تو ہم محنت کشوں اور طلباء کے مسئلے حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرینگے

نظام الطلباء

لاہور ۲۳ مئی۔ نظام الطلباء حلقہ کرشن نگر کے ناظم اعجاز احمد نے ایک اخباری بیان میں جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز دینی رہنما مولانا غلام غوث ہزاروی پر حویلیاں میں قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ سیاسی اختلافات کی بنا پر معزز شخصیتوں پر حملے کرنا اور کروانا نہایت ہی غیر اسلامی حرکت ہے۔

اعجاز احمد نے کہا کہ نظام الطلباء حملہ آوروں کی پرزور مذمت کرتی ہے اور حکام سے اپیل کرتی ہے کہ حملہ آوروں کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

اعجاز احمد نے کہا کہ تنظیم تحریک اسلامی جیسی اسلام کے نام پر اسلام دشمن اور سماج دشمن سرگرمیاں کرنے والی اور دہشت پھیلانے والی تحریکیں دراصل مودودی جماعت کے ذیلی ادارے ہیں۔ جو اس امریکہ نواز جماعت نے اس طرح کے کام کروانے کے لئے بنا رکھے ہیں۔ اعجاز احمد نے حکومت سے اپیل کی کہ ایسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

آخر میں اعجاز احمد نے مولانا پر قاتلانہ حملہ ناکام ہو جانے اور مولانا کے محفوظ بچ جانے پر نہایت اطمینان و تشکر کا اظہار کیا اور خداوند کریم سے دعا کی کہ مولانا قرون اولیٰ کے نبوی اسلام کی تشکیل اور امریکہ سے درآمد شدہ اسلام کے مقابلہ کے لئے ہمیشہ سلامت رکھے۔

مسعود منوّر

ناکام قاتلوں کے سرغنہ کے نام

مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملے کا ایک تاثر

ہر کارپرتو ہے ضربوں سے بکھر سکتا نہیں — تیرے حملوں سے غلام غوث ڈر سکتا نہیں

زر کے بندے! ایسی گیدڑ بھبکیوں کا سلسلہ — ضیغم اسلام کو خاموش کر سکتا نہیں

تیری بندوقوں کے شعلے، تیرے نیزوں کا جلال — مومن حق آزما کو زیر کر سکتا نہیں

سامراجی حاشیہ بردار! زیر آسماں — کوئی بھی مرد مجاہد تجھ سے ڈر سکتا نہیں

ابن ملجم کی نئی اولاد کے لچھن قتال؟ — کوئی بھی اس بات سے انکار کر سکتا نہیں

کوئی گولی عشق کے پیکر پہ چل سکتی نہیں — سینۂ حق میں کوئی خنجر اتر سکتا نہیں

دیکھ! ٹیپو کی صدا سے پھر لرز اٹھے پہاڑ — ایسی آوازوں کو کوئی بھی مٹا سکتا نہیں

آیتِ تبّت یدا تیرے لئے پیغام موت — مغربی آقا ترا تجھ کو بچا سکتا نہیں

بزدلی کے جرم میں اب موت کا پیغام سن — بر سر منبر غلام غوث سے قرآن سن

میرے حضرت جی وقار مسند اسلام ہیں

اور تیرے بھیڑیے زنداں میں بے آرام ہیں

مولانا پر قاتلانہ حملے کے خلاف قائد جمعیۃ

اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا بیان

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام و صدر متحدہ دینی محاذ پاکستان نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر حملے کے خلاف اخبارات کے نام ایک احتجاجی بیان میں کہا ہے کہ:

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جہاد آزادی کے ایک عظیم سپہ سالار ہیں۔ جن کی شبانہ روز محنت اور کوششوں سے پاک و ہند کی سرزمین نے انگریز کی غلامی سے نجات حاصل کی۔ مولانا ہزاروی پر حویلیاں میں جو حملہ کیا گیا ہے وہ محض اتفاقی واقعہ نہیں بلکہ سامراج نواز جماعتوں کی پشت پناہی سے یہ سوچی سمجھی سازش تیار کی گئی تھی۔

حضرت مفتی صاحب نے مولانا ہزاروی پر قاتلانہ حملے کی پر زور مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ہائیکورٹ کے کسی جج کی مدد سے اس واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے۔ اور ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ واقعہ کی تحقیقات کرنے کے بعد اس سازش کو منظر عام پر لایا جائے۔ تاکہ عوام پر واضح ہو جائے کہ پاکستان میں تشدد، قتل و خونریزی اور ہنگامہ آرائی کا بازار کون گرم کرنا چاہتا ہے اور انتخابات کے راستے میں کون روڑے اٹکانا چاہتا ہے۔

انہوں نے ریڈیو پاکستان سے مولانا پر قاتلانہ حملہ کی خبر نشر نہ کرنے پر بھی سخت احتجاج کیا ہے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب

پاکستان کے ممتاز خطیب اور شعلہ نوا مقرر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے مولانا پر اسلام پسندوں اور لنڈنی جمہوریت کے حامیوں کے قاتلانہ و بزدلانہ حملے کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام اچھی طرح جانتے ہیں کہ ملک میں سیاسی آزادیوں کی بحالی کے بعد ہی اسلام پسندوں نے پاکستان کو انڈونیشیا بنانے کی دھمکی دے رکھی ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ ملک انگریز کے ظالمانہ سرمایہ دارانہ نظام کے زہریلے اثرات سے محفوظ ہو اور یہاں صحیح معنی میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کا نظام نافذ ہو۔ اور یہ ملک فرنگی تہذیب کی غلامی سے نکل کر اسلامی تہذیب کو اپنائے۔ اس وجہ سے نام نہاد اسلام کے ان بہی خواہوں نے سیاسی لیڈروں اور مذہبی رہنماؤں پر قاتلانہ حملہ کرنے اور عوام میں خوف و ہراس پیدا کرنے کے لئے اس قسم کے اوچھے

(باقی صفحہ ۲۴ پر)

بقیہ ۔ مولانا ضیاء القاسمی کا احتجاجی بیان

ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مختلف قسم کی تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں۔ جن کے ذریعے یہ لوگ ملک میں خانہ جنگی پیدا کر رہے ہیں۔

مولانا قاسمی نے کہا کہ حکومت کو اس قسم کی جماعتوں کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ ہم پُرامن جدوجہد کے قائل ہیں۔ لیکن اگر یہی صورت حال جاری رہی تو ہم خاموش تماشائی کا کردار ادا نہیں کریں گے۔

ڈیرہ غازیخان کا انتخابی دورہ

۱۲ مئی ڈیرہ غازیخان جمعیۃ علماء اسلام کا انتخابی دورہ مکمل ہوگیا۔ کڑائی شریف۔ کوٹ چھٹہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ چوٹی زیریں پائیگان۔ یارو اور دیگر مقامات پر عظیم الشان اجلاس ہوئے۔ کثیر التعداد لوگوں نے جمعیۃ میں شمولیت کی اور جمعیت کے ساتھ پورے تعاون کا یقین دلایا۔ ان اجلاسوں میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب رحمانی مبلغ جمعیت علماء اسلام ملتان نے تقاریر فرمائیں۔

ملک محمد حیات کی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

موضع قادر پور صالح تحصیل و ضلع مظفر گڑھ اپنے ایک سو ساتھیوں اور خاندان کے افراد سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے ہیں۔ ملک صاحب نے جمعیۃ کے رہنماؤں اور اسلامی منشور پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت تمام سیاسی جماعتوں میں جمعیۃ علماء اسلام ہی سب سے زیادہ مضبوط اور عوامی اور اسلامی جماعت ہے۔ اس لئے میں اور میرے ساتھی جمعیت کے ساتھ بھرپور تعاون کا اعلان کرتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام قصور

کے زیر اہتمام عظیم الشان

جلسہ

بتاریخ ۹ر جون ۷۰ء۔ جس میں حضرت مولانا

محمد ضیاء القاسمی صاحب

خطاب فرمائیں گے (قاری محمد شریف قصوری)

قاتلانہ حملہ کے خلاف لاہور میں بہت بڑا احتجاجی جلوس

لاہور ۔ ۴ مئی ۔ آج لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جمعیۃ کے صوبائی سیکرٹری جنرل مولانا غلام غوث ہزاروی پر ناکام قاتلانہ حملہ کے خلاف ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے قائدین نے اس واردات کو سوچے سمجھے منصوبے کا نتیجہ قرار دیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ سیاسی مخالفین پر تشدد کے رجحان کا سختی سے سدباب کرے۔

صوبائی جمعیۃ کے امیر مولانا عبیداللہ انور ناظم مولانا محمد اکرم اور دیگر علماء کی قیادت میں جلوس ساڑھے پانچ بجے شام چوک رنگ محل سے شروع ہوا اور سرکلر روڈ پر لوہاری گیٹ، بھاٹی گیٹ اور لوہاری گیٹ سے گذرتا ہوا گول باغ میں پہنچکر منتشر ہوگیا۔ جلوس میں زیادہ تر یہ نعرے لگائے گئے۔ "پاکستان زندہ باد، اسلام زندہ باد۔ اسلامی آئین نافذ کرو، غنڈہ گردی بند کرو، مولانا غلام غوث ہزاروی زندہ باد۔

جلوس میں یہ کتبے نمایاں تھے۔ "مولانا ہزاروی پر قاتلانہ حملے کی تحقیقات کراؤ حملے کی منظم سازش کو بے نقاب کرو۔ سامراجیوں کا تشدد بند کراؤ۔ امریکہ ہمارا قومی دشمن ہے۔ اسلام ظالمانہ سرمایہ داری اور انگریز کی خدمات کے عوض جاگیرداری کا مخالف ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی اپیل پر مختلف سیاسی و دینی جماعتوں، مزدوروں اور طلبہ کی تنظیموں کے ارکان بھی جلوس میں شریک ہوئے۔ جن میں ڈاکٹر مبشر حسن (پیپلز پارٹی) مولانا مہدی انور، مولانا غلام محمد ہاشمی (نیپ بھاشانی گروپ) مسٹر یوسف طاہر (نیپ ولی گروپ) طاؤس خان (لیبر پارٹی) ملک فضل الٰہی قربان (مزدور فیڈریشن) مولانا مختار الحسینی (عوامی فکری محاذ) مسٹر خورشید احمد (ویسٹ پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز) اور خاکسار تحریک کے رضاکار شامل تھے۔

جلوس کے راستے اور گول باغ میں مختصر تقاریر کی گئیں۔ مولانا محمد اکرم نے چوک لوہاری گیٹ میں تقریر کرتے ہوئے مولانا ہزاروی پر حملے کو سوچے سمجھے منصوبے کا نتیجہ قرار دیا اور اندیشہ ظاہر کیا کہ اگر سیاسی مخالفین پر تشدد کا رواج چل نکلا تو کسی رہنما کی جان و آبرو محفوظ نہیں رہے گی۔ انہوں نے مجرموں کو عبرتناک سزائیں دینے اور ان کی پشت پناہی کرنے والے عناصر کو بے نقاب کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کے بغیر ہم مطمئن نہیں ہونگے۔

لیبر پارٹی کے نائب صدر خان طاؤس خان نے کہا کہ مولانا غلام غوث پر قاتلانہ حملہ کوئی نیا واقعہ نہیں۔ اس سے قبل مولانا بھاشانی، بھٹو اور بعض دوسرے رہنماؤں کے ساتھ اسی قسم کی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ انتخابات کی آمد کے ساتھ ان وارداتوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اور بعض عناصر کھلے بندوں سیاسی مخالفین کے خلاف اشتعال انگیزیاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تشدد پسندی کے نعروں اور ان کی تائید میں بیانات جاری کرنے کی سختی سے ممانعت کی جائے۔ اور نشر و اشاعت کے سرکاری ذرائع میں تمام کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے۔

پیپلز پارٹی لاہور کے چیئرمین ڈاکٹر مبشر حسن نے گول باغ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ملک میں تشدد اور حملوں کی وارداتیں ان لوگوں پر ہو رہی ہیں۔ جو اسلام کے سچے پرستار اور غریبوں کے حامی ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ تشدد پسندی کے الزامات بھی انہی پر لگائے جا رہے ہیں جو خود تشدد کا نشانہ ہو رہے ہیں۔ بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چند لیڈروں کو ختم کر کے وہ غریب عوام کی آواز کو دبا لیں گے۔ لیکن پاکستان کے بارہ کروڑ عوام اب بیدار ہو چکے ہیں۔ وہ اپنے ملک کو دوسرا انڈونیشیا نہیں بننے دیں گے۔

جلوس کے آخر میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے امیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں امن و امان برقرار رکھنا یہاں کے عوام علماء اور سیاسی لیڈروں کی جان و مال کی حفاظت کرنا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مولانا نے پرزور مطالبہ کیا کہ مولانا غلام غوث ہزاروی پر جن لوگوں نے منظم سازش کے تحت حملہ کیا ہے۔ ان کو سزا دی جائے۔ مولانا انور مدظلہ نے مولانا ہزاروی کی خدمات کو سراہا اور خراج تحسین پیش کیا۔ نیز حملہ کی ناکامی اور مولانا کے محفوظ رہنے پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا

جلوس سے جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے رہنما مولانا عبدالقیوم صاحب، قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ، غلام نبی جانباز مرزا صاحب مدیر تبصرہ لاہور نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں مولانا عبیداللہ انور نے جلوس میں شریک تمام جماعتوں کا طلباء اور سیاسی لیڈروں و کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ حضرت کی دعا پر جلوس منتشر ہوگیا۔ جمعیۃ کے اراکین نے نماز مغرب گول باغ میں ادا کی

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کی تفصیل

مولانا کے رفیق مولانا مسعود الرحمٰن کی زبانی، مولانا پر قاتلانہ حملہ کی ایک منظم سازش

حملہ کے وقت مولانا کی زبان پر کلمہ اور استغفار

ملک میں لڑائی اور خانہ جنگی کی داعی جماعت اور اس کی ذیلی تنظیموں کی غنڈہ گردی کے نتائج

بخدمت گرامی جناب مولانا صاحب زید مجدکم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

سب سے پہلے ہم آپ پر حملہ کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ اب سامراج اپنے آخری سانس پر تخریبی حرکات پر اتر آیا ہے۔ لیکن اب غنڈہ گردی نہیں پنپ سکے گی۔ انشاء اللہ!

اب ہم آپ کو مولانا غلام غوث صاحب پر قاتلانہ حملہ کے واقعات مولانا مسعود الرحمٰن صاحب کی زبانی بیان کرتے ہیں۔ تاکہ کوہستان کے نمائندہ خصوصی نے جو جھوٹ کا پلندہ شائع کیا ہے۔ اس کا پردہ چاک ہو سکے۔ آپ شہاب کے ذریعہ مولانا مسعود الرحمٰن صاحب کا پورا بیان شائع کریں۔

مولانا نے واقعات بیان کئے ہیں۔ میں کبھی کبھی نماز جمعہ ادا کرنے بھوسہ منڈی راولپنڈی جایا کرتا ہوں جہاں مولانا غلام غوث صاحب نماز جمعہ پڑھاتے ہیں مولانا غلام غوث صاحب میرے والد محترم حضرت مولانا داؤد صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع راولپنڈی مولانا کے ۲۵ سال سے دوست ہیں۔ اور دونوں کے درمیان مخلصانہ تعلقات ہیں۔ میں نے دو آدمیوں کو مشتبہ حالت میں مولانا کے پروگرام کی تفتیش کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے خود مولانا سے بھی پروگرام دریافت کیا۔ مجھے ان کے حالات سے شک گذرا کہ یہ لوگ کوئی بُرا ارادہ لے کر آئے ہیں۔ لیکن میرے کہنے پر مولانا نے فرمایا کہ سی، آئی، ڈی والے غریب اپنی ڈیوٹی نبھانے آیا کرتے ہیں۔ ایک آدمی مسجد میں موجود رہا۔ جب ہم مسجد سے چلے تو وہ آدمی بھی ہمارے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دور جا کر دیکھا تو معلوم ہوا دوسرا دو مزید ہٹے کٹے مسٹنڈوں کے ساتھ کھڑا ہے۔ یہ آدمی ان کے ساتھ ہی شریک ہوگیا اور چاروں کھسر پھسر کرتے ہوئے ہمارے پیچھے چل پڑے۔ اب مجھے یقین ہوگیا کہ یہ آدمی خطرناک ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنی جیب کا جائزہ لیا تو اندازہ ہوا کہ میں ایبٹ آباد مولانا کو چھوڑ کر واپس گھر ٹیکسلا پہنچ سکتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اندر ہی اندر ایبٹ آباد تک مولانا صاحب کے ساتھ چلنے کا طے کر لیا۔ اڈہ پر پہنچ کر ہم نے ایبٹ آباد کے ٹکٹ لئے تو مولانا مجھے کہنے لگے کہ مولانا مسعود الرحمٰن آپ بھی ایبٹ آباد جا رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ جی ہاں ہمارے بعد ان لوگوں میں سے تین آدمیوں نے ایبٹ آباد کے ٹکٹ حاصل کئے۔ اس چوتھے آدمی نے ان کو بتایا کہ مولانا غلام غوث یہ ہیں اور وہ واپس چلا گیا۔ میں نے مولانا کو متوجہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ یہاں کی سی، آئی، ڈی کا آدمی ہوگا۔ ہمیں ان کے حوالہ کر رہا ہے۔ اور ایسا ہوتا رہتا ہے۔ لیکن میرے شبہات میں مزید اضافہ ہوتا گیا۔ جب ہم ٹیکسلا پہنچے تو مولانا نے کہا کہ آپ اتر نہیں رہے۔ میں نے کہا نہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ اگر ان کا مشکوک رویہ تبدیل ہوگیا تو میں حسن ابدال اتر جاؤں گا۔ میں مسلسل ان کی نگرانی کرتا رہا۔ وہ مولانا کے آگے تیسری سیٹ پر تھے۔ اور ایک پچھلی سیٹ پر تھا۔ میں مسلسل ان کے اضطراب کو دیکھ رہا تھا۔ حسن ابدال سے ہزارہ روڈ بس روانہ ہوئی تو مین لائن کا پھاٹک بند تھا گاڑی کے انتظار میں بس کھڑی ہوگئی۔ تو وہ تینوں آدمی بس سے اتر کر سگرٹ نوشی کرتے ہوئے ایک طرف ہو گئے۔ میں ان کو دیکھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی قمیص کے نیچے سے ریوالور نکال کر دوسرے کو دے رہا ہے۔ مجھے مزید یقین ہوگیا۔ میں نے مولانا صاحب سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ لوگ ایک دوسرے کو پستول دیتے رہتے ہیں۔ اس میں کونسی بات ہے ہری پور پہنچ کر جب ہم نماز کے لئے اتر کر قریبی چھوٹی مسجد میں نماز کے لئے گئے۔ تو ان میں سے دو آدمیوں نے مسجد کے باہر ہمارا پہرہ دینا شروع کر دیا۔ میں نے مولانا سے عرض کیا کہ مجھے اجازت ہو تو میں پولیس کو اطلاع کروں۔ لیکن مولانا نے مجھے ڈانٹا کہ تم کیسی عجیب باتیں کرتے ہو۔ ہم بس میں سوار ہو گئے۔ اب دل کی عجیب کیفیت تھی۔ ہر منٹ اضطراب بڑھ رہا تھا۔ اور پریشانیوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔ طرح طرح کے خیالات دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ جالڈیر سے آگے بڑھے تو ایک جیپ جس میں تین آدمی سوار تھے پراسرار طور پر ہماری بس کے تعاقب میں لگ گئی۔ اس جیپ کو دیکھ کر وہ آدمی مسکرائے۔ اب مولانا سمجھے کہ فی الواقع ہم پھنس گئے ہیں۔ چنانچہ مولانا صاحب اسی دن پنڈی کے ایک مستری صاحب سے کچھ رقم قرض لی تھی۔ وہ میرے حوالے کی کہ یہ رقم اس کو واپس کر دیں اور کچھ کاغذات میرے سپرد کئے کہ یہ جامعہ کے ہیں حضرت مفتی صاحب کو دینے ہیں اور مجھے کہا کہ

ہم حویلیاں اتر کر دوسری بس میں جا بیٹھے گے۔ چنانچہ مولانا خود کلمہ شہادت اور استغفار میں مشغول ہو گئے۔ حویلیاں بس کھڑی ہوئی۔ تو میں بیگ اٹھا کر آگے آگے چل کر دروازہ پر پہنچا ہی تھا اور مولانا اٹھے ہی تھے کہ ان میں سے جس کے پاس پستول تھا اس نے مولانا کو للکارا کہ بیٹھ بڈھے کدھر جاتا ہے جب مولانا نے بیٹھنے سے انکار کیا تو اس نے ایک ہاتھ سے ڈاڑھی مبارک کو پکڑ کر زور سے مروڑا، اور دوسرے ہاتھ سے مولانا کی چھاتی میں گولی ماردی ڈاڑھی کو مروڑنے سے مولانا صاحب پھر گئے اور گولی مولانا کے بغل کے نیچے سے گذر گئی۔ سب سواریاں گولی کی آواز سے بھاگ گئیں۔ میں، مولانا اور تین غنڈے بس میں رہ گئے۔ مولانا نے پوری قوت سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس نے ریوالور پھینک دیا۔ جسے دوسرے نے اٹھا کر مولانا کے سر پہ پانچ وار کئے۔ لیکن خدا نے سب گولیاں مس کر دیں۔ میں ایک غنڈہ سے گتھم گتھا تھے۔ میں نے اس غنڈہ کو گرا لیا تھا۔ جسے چھڑانے کے لئے کسی تیز دھار آلے سے میرے ہاتھ پر دوسرے نے وار کیا۔ میرا ہاتھ زخمی ہو گیا۔ یہ وار غالباً چاقو سے کیا گیا تھا۔ جس سے وہ آدمی مجھ سے چھوٹ گیا۔ اب پھر ان دونوں نے مولانا پر حملہ کیا۔ لیکن میں پھر درمیان میں حائل ہو گیا اس پر مجھے انہوں نے گھونسوں اور لاتوں سے خوب مارا۔ لیکن پہلا آدمی نہ تو مولانا صاحب سے اپنے آپ کو چھڑا سکا اور نہ ہی مولانا کو گرا سکا۔ میرے ہاتھ کا خون تیزی سے بہہ رہا تھا اور اس کے چھینٹے مولانا پر بھی پڑ رہے تھے۔ میں سمجھا کہ مولانا کو گولی لگ چکی ہے اب میں بھی بے بس ہو چکا تھا۔ چنانچہ میں نے شور کیا کہ مولانا غلام غوث ہزاروی شہید ہو گئے ہیں۔ لوگوں کو یہ علم نہ تھا کہ کون لڑ رہے ہیں۔ جب مولانا صاحب کا نام لوگوں نے سنا تو بس پر پل پڑے۔ آناً فاناً لوگوں نے مولانا کو اور مجھے غنڈوں سے چھڑا کر غنڈوں کو اپنی حراست میں لے لیا اور جیپ والوں کو پکڑنے کی کوشش کی۔ جو پاس ہی کھڑی تھی وہ بھاگ گئے میں اور مولانا بس سے اترے تو مولانا نے پوچھا کہ مولانا مسعود الرحمٰن کچھ زیادہ تکلیف تو نہیں ہوئی میں نے ہاتھ دکھایا اور خون آلود کپڑے۔ فرمانے لگے خیر ہے فصد ہو گیا ہے۔ اس راستہ سے سارے گناہ بہہ گئے ہیں۔

لوگوں نے مولانا صاحب سے کہا کہ آپ تھانہ چلیں۔ مولانا نے کہا کہ وہ ناکام ہو گئے۔ ہم کامیاب ہو گئے حکومت سے مجھے انصاف کی توقع نہیں ہم مسجد جائیں گے اور خدا کا شکر ادا کریں گے۔ چنانچہ ہم مسجد چلے گئے مسجد جا کر معلوم ہوا کہ مولانا صاحب کی ایک انگلی ٹوٹ گئی ہے۔ جس ہاتھ سے انہوں نے اس کو پکڑا ہوا تھا انگلی ٹوٹ جانے پر بھی ہاتھ نہ چھوڑا تھا۔ اب سارا شہر جمع ہو گیا۔ ہر طرف غصہ ہی غصہ تھا۔ اشتعال ہی اشتعال تھا۔ مقامی پولیس نے ایبٹ آباد اطلاع دینی تھی۔ ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع تھا۔ اس لئے موٹر کے ذریعہ اطلاع بھیجی گئی۔ ڈیڑھ گھنٹہ بعد ایس پی، ڈی ایس پی صاحب اور کئی گاڑیں پولیس کی پہنچ گئیں تھیں۔ پولیس افسروں نے مولانا صاحب سے بیان لینے کی کوشش کی۔ لیکن مولانا نے رپورٹ لکھوانے سے انکار کر دیا اور کہا۔ جب حکومت ہم پر کیس بناتی ہے تو ہم مجسٹریٹ کچہریوں میں جاتے ہیں۔ ان کچہریوں میں انصاف کہاں ہے۔ یہ باتیں مسجد کی ہیں۔ ایس پی صاحب مسجد ہی تشریف لے گئے تھے۔ آخر جمعیۃ کے مقامی کارکن جناب شہاب الدین صاحب نے کہا کہ اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ کیا واقعہ ہوا ہے تو آپ بیان کریں گے۔ فرمایا کہ ضرور، تو شہاب الدین صاحب نے کہا کہ آپ واقعہ ہی بیان کر دیں چنانچہ مولانا صاحب نے سارا واقعہ بیان فرمایا۔ جسے ایس پی صاحب نے نوٹ کر لیا اور دستخط لے لئے اس کے بعد ہمیں ایبٹ آباد لے گئے۔ جہاں میرے زخم کو سیا گیا اور مولانا صاحب کی ٹوٹی ہوئی انگلی کو پلستر کیا گیا۔ ہمارے ایکسرے لئے گئے۔ اور مجھے کہا گیا کہ تم کل تھانہ میں آکر اپنا بیان لکھواؤ۔ ہم رات مانسہرہ چلے گئے۔ کوئی ۲ بجے رات وہاں پہنچے۔ صبح کو مانسہرہ سے دور پڑینہ کے مقام پر جلسہ عام سے خطاب کرنا تھا مقامی دوستوں نے اصرار کیا کہ آپ لوگوں کی تعزیت قبول کرنے کی خاطر یہاں ٹھہریں۔ کوئی دوسرے لوگ بھیج دینگے۔ لیکن مولانا خود ہی تشریف لے گئے۔ مولانا نے مجھے بار بار نصیحت کی کہ تم نے جو کام کیا ہے۔ وہ خدا کو راضی کرنے کے لئے کیا ہے۔ اس لئے اپنی نیکی کو ضائع مت کریں اور اپنے بیان میں کوئی جھوٹی بات کہہ کر اپنے ثواب کو ضائع مت کریں۔ خدا خود ہمارا انتقام لے گا۔ پولیس پوری رازداری سے مقدمہ کی تحقیق کر رہی ہے معلوم نہیں کہ نمائندہ خصوصی کو کہاں سے رپورٹ مل گئی جو اخبار میں شائع کی گئی ہے۔

ملزمان کے پاس سے ریوالور اور قینچی نکلی ہے جس سے عوامی اندازہ یہ ہے کہ ان کا خیال تھا کہ ایبٹ آباد کے راستے میں جہاں خوفناک موڑ شروع ہوتے ہیں، وہاں بس کو روک کر مولانا کو جبراً اتار لیں گے اور وہاں سے لیجا کر ان کو قتل کر کے حلیہ بگاڑ کر اور قینچی سے کپڑے کاٹ کر اتار لیں گے۔ اور لاش پھینک دینگے اور خود جیپ پر سوار ہو کر بھاگ جائیں گے۔ پولیس لاش کو لاوارث سمجھ کر دفن کر دے گی۔ اس لئے کہ لاش ناقابل پہچان ہو گی۔ مولانا صاحب گم ہو جائینگے لوگ ڈھونڈتے رہیں گے۔ بات پرانی ہو جائے گی کیا پتہ کس نے قتل کیا اور کیا معاملہ ہوا۔ یہ بہت بڑی گہری سازش ہے۔ جو بھٹو کے قاتلوں نے تیار کی ہے خدا ہی رحم کرے اور ہمیشہ اپنے دین کی حفاظت کرے اور ہماری حکومت کو اصل واقعات تک پہنچنے کی توفیق دے۔

(حکیم احمد حسن قریشی سابق دار العلوم بھوئی گاڑ رجسٹرڈ پریکٹیشنر کلاس A بلاسٹہ قادوقبہ R.S ضلع ہزارہ)

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی اپیل پر مختلف مقامات سے

ہزاروں رضا کار لاہور پہنچ رہے ہیں

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے ملک کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ عظیم اجتماعات سے مولانا نے خطاب فرمایا۔ مولانا کی اپیل پر ہزاروں کی تعداد میں رضا کار لاہور آئین شریعت کانفرنس میں شرکت کے لئے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ اسی طرح کانفرنس سے مالی تعاون کا بھی یقین دلایا تفصیل حسب ذیل ہے۔ راولپنڈی دو ہزار رضا کار۔ دینہ ضلع جہلم سے دو بسیں۔ ضلع میانوالی ایک ہزار روپیہ کانفرنس کی امداد اور ڈیڑھ ہزار رضا کار۔ ضلع سرگودھا ایک ہزار روپیہ اور دو ہزار رضا کار۔ گوجرانوالہ سے دو ہزار روپیہ اور دو ہزار رضا کار اور چنیوٹ ضلع جھنگ سے پانچ بسیں رضا کاروں کی لاہور پہنچیں گی۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا دورہ جاری ہے۔

مشرقی پاکستان کی مقتدر شخصیت حضرت مولانا مقدس علی صاحب خلیفہ خاص حضرت مدنی رح کا

نظام اسلام پارٹی سے استعفیٰ اور جمعیۃ میں شمولیت

مشرقی پاکستان کی مقتدر شخصیت حضرت شیخ مولانا مقدس علی صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے نظام اسلام پارٹی سے استعفیٰ دے کر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا ہے کہ:

میں قیام پاکستان سے لے کر اب تک نظام اسلام پارٹی کی خدمت انجام دیتا چلا آیا ہوں۔ لیکن چند وجوہات کی بنا پر (جن کو میں بحث میں لا کر علماء کے اختلافات اور تلخیوں میں اضافہ کرنا مصلحت کے منافی سمجھتا ہوں) مذکورہ پارٹی سے مستعفی ہو رہا ہوں۔

اس کے ساتھ ساتھ میں پُرمسرت جذبات سے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر رہا ہوں کیونکہ اس جمعیۃ کا منشور اور دیگر تمام پارٹیوں کے مینوفسٹو کے مطالعہ اور غور و خوض کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پاکستان میں صرف اور صرف یہی ایک جمعیۃ ہے جو صحیح معنوں میں مکمل اسلامی نظام حیات کا نفاذ چاہتی ہے اور صرف اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر پورے پاکستان میں ایک ہمہ گیر اور منظم تحریک جاری کئے ہوئے ہے۔

علاوہ ازیں اس جمعیۃ کو حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم کی زیر قیادت پاکستان کے تمام علماء حق کی پُرزور حمایت حاصل ہے۔ میں اپنے عزیز ہم وطنوں اور اسلامی نظام کے جاں نثار بھائیوں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر کے اقامت دین کے لئے میدان عمل میں کود پڑیں۔

دستخط

(حضرت شیخ مولانا) مقدس (صاحب خلیفہ خاص حضرت مدنی رح)

مدرسہ امداد العلوم نبیاچنگ سلہٹ مشرقی پاکستان ۹/۵/۷۰

مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

ڈھاکہ ۸ رمئی۔ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس صوبائی دفتر میں منعقد ہوا۔ اس میں ممبران حضرات کے علاوہ صوبہ کی اہم شخصیتیں و دانشور حضرات نے بھی شرکت کی۔

مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا پیر محسن الدین احمد (عرف دودو میاں) نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ خدا کا فضل ہے کہ جمعیۃ اب اس قابل ہے کہ الیکشن میں ہر نشست پر اپنے امیدوار کھڑا کر سکے۔ اور ہم انشاء اللہ اکثر نشستوں پر امیدوار کھڑا کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے جس ایثار و قربانی کے بدلہ میں پاکستان حاصل کیا تھا۔ ملک میں قرآن و سنت کے مکمل ضابطہ حیات قائم و نافذ کرنے کے لئے تھا۔ اب ہم اس سے بھی زیادہ قربانی دے کر تحریک کو آگے بڑھائیں گے

پیر صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم آئندہ الیکشن کو اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے آخری تحریک نہیں سمجھتے بلکہ ہماری تحریک کا آغاز ہو چکا ہے۔ جب تک اس ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام قائم نہ ہوگا۔ اس وقت تک ہماری تحریک جاری رہے گی جب تک خلفاء راشدین کے دور کی مساوات، مزدور کاشتکار غرباء اور عوام کے جائز حقوق بحال نہ ہوں گے۔ اس وقت تک ہماری پرزور تحریک چلتی رہے گی۔ تختہ دار بھی ہمیں اس تحریک سے باز نہیں رکھ سکتا۔

اجلاس کی تین نشستیں ہوئیں۔ جس میں مولانا ابوالحسن جبری مولانا شمس الدین قاسمی، مولانا محی الدین خان، مولانا شوکت علی، شیخ عبدالکریم ایڈووکیٹ عبدالحمید کے علاوہ اور بھی مختلف رہنماؤں نے تقریریں فرمائیں۔

اجلاس میں صدر مملکت کے آئینی خاکہ پر حاضرین مجلس کی متفقہ رائے سے اس کی نمبر ۲۰، ۲۵ دفعہ کو اسلامی نقطہ نظر سے غیر مکمل و مبہم اور ۲۷ نمبر دفعہ کو ناقابل قبول قرار دیا اور مندرجہ ذیل ترمیمات پیش کیں۔

(۱) آئینی خاکہ ۲۰ نمبر دفعہ میں کہا گیا ہے کہ قیام پاکستان کی بنیاد یعنی اسلامی نظریہ محفوظ ہوگا۔ یہ چونکہ اسلامی رو سے ناقص اور مبہم ہے۔ خطرہ ہے کہ قوم پھر نام نہاد اسلام کے دھوکہ میں پڑ جائے۔ لہٰذا جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ تصحیح کا مطالبہ کرتی ہے کہ صرف اسلامی نظریہ کی حفاظت ہی کافی نہیں ہے بلکہ ملک کے ہر مکتبہ فکر کے علماء کرام کے متفقہ ۲۲ نکات کو دستور سازی کی بنیاد قرار دیا جائے۔

(۲) مذکورہ دفعہ ۲۰ کے زیر دفعہ (ب) میں کہا گیا ہے کہ سربراہ مملکت مسلمان ہوگا۔ یہ بھی چونکہ اسلامی رو سے ناقص اور مبہم ہے لہٰذا جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قرآن و سنۃ کی روشنی میں مسلمان کی تعریف ہونی ضروری ہے۔ اور برسر اقتدار اہم عہدہ داروں کو مسلمان اور ملک کے ۹۰ فیصد اہل السنۃ والجماعۃ کے متعلق ہونا نہایت ضروری ہے۔

(۳) اسی طرح دفعہ ۲۵ کے مبہم ہونے کی وجہ سے عوام میں شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں اور مغالطہ پیدا ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس دفعہ کے سلسلے میں یہ مجلس شوریٰ سفارش کرتی ہے کہ یہاں صراحۃً اعلان کرنا ہوگا کہ دفعہ ۲۰ کے پانچ بنیادی ضابطے (مندرجہ بالا ترمیم کے ساتھ) اور مشرقی پاکستان کے جائز حقوق کی یقین دہانی کراتے ہوئے دستور کو صدر صاحب نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اگر اس کے خلاف یا برعکس تیار ہو، تو پھر قومی اسمبلی میں غور و خوض کے لئے واپس کرنے کا اختیار صدر کو ہوگا۔ لیکن کسی حالت میں بھی اسمبلی کو توڑ نہیں سکتے۔

(۴) دفعہ ۲۷ میں جو کہا گیا ہے کہ آئینی ڈھانچہ کی تشریح کا اختیار صرف صدر صاحب کو ہوگا۔ یہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سپریم کورٹ کو پورا اختیار رہنا چاہیئے۔

(۵) الیکشن کی تاریخ جو اکتوبر میں رکھی گئی ہے۔ وہ ووٹروں کے لئے مشرقی پاکستان میں پریشان کن ہے اس لئے کہ ماہ اکتوبر میں یہاں شدید بارش ہوتی رہتی ہے اور گاہ بگاہ طوفان کا خطرہ رہتا ہے۔ لہٰذا مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ مقررہ تاریخ کو آئندہ ملتوی

فروری تک پیچھے ہٹانے کی سفارش کرتی ہے۔

(۶) یہ اجلاس آئندہ الیکشن پرامن اور زر دار وں کے بے جا دباؤ کے ناپاک عزائم سے پاک رکھنے اور صحیح معنوں میں جمہوریت کے قیام کے لئے پارٹی سسٹم کی بنیاد پر انتخاب کے لئے پرزور مطالبہ کرتی ہے۔

(محمد عبدالحی فرقانی ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

مشرقی پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

گذشتہ جمعہ کو مدرسہ دارالعلوم مدنیہ ڈھاکہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا شمس الدین قاسمی مولانا محفوظ الرحمٰن نے خطاب فرمایا۔ اجلاس کی صدارت مولانا معتصم باللہ نے فرمائی۔

اتوار کو پرانا پلٹن میں مولانا حافظ حمایت صاحب کی زیر صدارت ایک کارکنوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا شوکت علی صاحب نائب ناظم مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا عبدالجبار صاحب ناظم ڈھاکہ شہر جمعیۃ علماء اسلام نے تقریریں کیں۔

بدھ کے روز چاٹگام میں مولانا حافظ ذاکر صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا قاسمی اور مولانا نعمان صاحب نے تقریر فرمائی۔ قاسمی صاحب یہاں سے سندیپ کے دورہ پر روانہ ہوگئے۔

اس کے علاوہ امیر جمعیۃ اور نائب امیر پیر محسن الدین اور مولانا ابوالحسن جسری حسبِ فرید پور اور باریسال میں طوفانی دورہ فرما رہے ہیں۔ اور مختلف مقامات پر جلسۂ عام سے خطاب کر رہے ہیں۔

پہلا...... ڈھاکہ سے پچیس میل دور جے دیپ پور کے مقام پر ڈھاکہ شہر جمعیۃ کے امیر کی قیادت میں ایک ٹریننگ کیمپ کا بندوبست ہو رہا ہے۔ اس میں پچاس سے زائد کارکنوں کو جمعیۃ کے موقف کے متعلق ٹریننگ دی جائے گی۔

تردید

میرے متعلق ۱۲ر اپریل کے جسارت میں غلط خبر شائع کی گئی ہے کہ میں حضرت درخواستی مدظلہ کی جمعیت علماء اسلام سے نکل گیا ہوں۔ یہ سفید جھوٹ ہے۔ میں اپنے بزرگوں کی قیادت پر مکمل یقین رکھتا ہوں۔ اللہ تعالٰے سے دعا ہے کہ مرتے دم تک

نقل مسند

فرقہ مودودیہ کے متعلق مولانا اظہر علی کی رائے

ایک خط

محترم المقام حضرت العلام مولانا اطہر علی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' — امید قوی یہ ہے کہ مزاج شریف بخیر و عافیت ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالٰے آپ کی حیات طیبہ کو طویل طور پر دراز عنایت فرمائیں۔

محترمی و مکرمی احقر راقم الحروف سلہٹ کے مدرسہ عالیہ اجیریہ پھولباڑی کا ایک طالب العلم ہے۔ مودودی فرقہ کے بارے میں حضور کی رائے گرامی کے متعلق بخوبی واقف ہونا نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ بعض حلقوں کی جانب سے یہ خبریں شائع کی جاتی ہیں کہ مودودی جماعت کے ساتھ آپ کی جماعت کا اشتراک عمل وجود میں آچکا ہے۔ یہ کس حد تک درست ہے؟

نیز ہند و پاک کے حقانی علماء کرام نے مودودی صاحب کے عقائد کے بارے میں جو خیالات اظہار فرما چکے ہیں۔ اس بارے میں آپ کا عقیدہ کیا ہے؟

کیا ان کے پیچھے نماز صحیح ہوگی؟ ان کو سیاست کے میدان میں امام یا پیشوا بنانا یا ان سے اشتراک عمل کرنا کیا ہے جبکہ ہم سیاست کو دین سے الگ نہیں سمجھتے اور دین کی بنیاد عقائد پر ہے

از راہ رحم و کرم اپنی رائے گرامی قدر سے جتنا جلد ممکن ہو، اطلاع بخش کر ہمیں تسلی عنایت فرمائیں۔ فقط

محمد حبیب الرحمٰن غفرلہٗ مدرسہ عالیہ اجیریہ پھولباڑی (فاضل جماعت)

۲۹ ۴ ؁

جواب

محترمی جناب مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'! سفر سے آج ہی کشور گنج پہنچ کر آپ کا خط دستیاب ہوا۔ جواباً عرض ہے کہ آپ نے لکھا "بعض حلقوں کی جانب سے یہ خبریں شائع کی جاتی ہیں کہ مودودی جماعت کے ساتھ آپ کی جماعت کا اشتراک عمل وجود میں آچکا ہے یہ کس حد تک درست ہے"!

یہ خبر بالکل افترا اور بہتان عظیم ہے۔ ان سے اشتراک عمل ممکن ہی نہیں۔ وہ صحابہ پر خلافت و ملوکیت میں (جو مودودی کی کتاب ہے) صحابہ پہ افترا پردازی کی (جس کی تردید البلاغ میں شائع ہوئی) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا۔ اس پر حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی نے برأت عثمان نامی کتابچہ بھی شائع کیا۔ اس جماعت کی فتنہ پردازی سے خدا محفوظ رکھے چنانچہ ۲۸ر مئی ڈھاکہ پر ضلع کشتکاروں سلروں نے لکھا کہ عوام کو یہی دھوکہ دیتے ہیں کہ نظام اسلام پارٹی اور ہم ایک ہیں۔ اس دھوکہ سے عوام کو اپنی جماعت میں شامل کرتے ہیں۔ ایسا جھوٹ بولنا ان کا شیوہ ہے

(۱) رہا مودودی کے پیچھے اقتداء سو اس کے متعلق فتوٰے ترجمان اسلام ۲۷ر فروری ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں کہ لاہور جامعہ اشرفیہ کے مفتی جمیل احمد نے لکھا ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۲) میرا مسلک وہی ہے جو حضرات علماء دیوبند کا ہے۔ نیز کتابچہ علماء اسلام کو دعوت فکر صفحہ ۱۱۶ میں میری رائے چھپ گئی ہے کہ میں اور بزرگان مودودی کو گمراہ سمجھتے ہیں۔

(محمد اطہر علی ۴ر مئی ۱۹۷۰ء)

ان کے ساتھ وابستہ رکھے۔

حافظ قاری غلام مصطفٰی متعلم خود امام مسجد
پیلاں والا کارخانہ فیکٹری حسن انجینئرنگ فیکٹری ایریا
لائل پور

ماضی کے آئینہ میں حال کے سیاسی چہرے

احمد حسین کمال

آج کے سیاسی نعروں اور دعووں کو سمجھنے کے لئے ماضی کے حالات پر ایک نظر ڈالیے اور سوچئے کہ مدعیان سیاست اور سیاسی نعرہ بازوں میں سے کس کا رجحان کس جانب ہے اور کس کا رُخ کس طرف ہے۔ ماضی کا یہ آئینہ خود واضح کر دے گا۔ کہ کون کس مقام پر کھڑا ہے۔

اگست ۱۹۴۷ء میں برصغیر تقسیم ہو کر پاکستان کا قیام عمل میں آتا ہے۔ اس نئے ملک کی زمام سو فیصد مسلم لیگ کے سرکردہ لیڈروں کے ہاتھوں میں آجاتی ہے۔ اور علماء کرام کا وہ گروہ جو اپنے آپ کو تحریک پاکستان کا حامی کہتا ہے۔ پاکستان پہنچ کر کراچی اور ملک کے بڑے بڑے شہروں میں مقیم ہو جاتا ہے۔ نیز وہ تمام افراد جنہیں دعویٰ ہے۔ کہ وہ تحریک پاکستان کے کارکن رہے ہیں۔ اس نوزاد ملک میں پہنچ جاتے ہیں۔

نظریہ پاکستان کے خلاف اقدامات

(۱)۔ پاکستان کے قائم ہوتے ہی ملک کی جو پہلی حکمران کابینہ بنتی ہے۔ اس میں وزارت خارجہ کے عہدہ پر قادیانی فرقہ کا ایک مشہور اور انگریزوں کا نہایت پسندیدہ شخص چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب، متمکن کئے جاتے ہیں۔

(۲)۔ وزارت مالیات کے بنیادی منصب پر انگریزوں کا معتمد اور انڈین سول سروس کا ایک شخص ملک غلام محمد صاحب، فائز کر دیے جاتے ہیں۔

(۳)۔ پاکستان کا دستوری و قانونی نظام جوں کا توں برطانوی دور کا نافذ شدہ نظام قرار دے دیا جاتا ہے۔

علماء و قائدین کے ایک گروہ کی معنی خیز خاموشی

یہ تینوں باتیں جو یقیناً پاکستان کے اسلامی ریاست بنائے جانے کے نظریہ کے بالکل منافی تھیں۔ پاکستان کے وجود میں آتے ہی عمل میں آجاتی ہیں۔ لیکن ان کے خلاف کوئی آواز نہ تو ان علماء کرام کے حلقوں کی طرف سے اٹھتی ہے۔ جو اپنے آپ کو تحریک پاکستان کا حامی اور اس کی اسلامی حیثیت کا داعی بتاتے ہیں۔ اور نہ ان سیاسی کارکنوں و رہنماؤں کی طرف سے بلند ہوتی ہے۔ جن کا دعویٰ ہے کہ وہ اسلام کے نفاذ کے لیے تحریک پاکستان میں کام کرتے رہے ہیں

سرمایہ دارانہ لوٹ کھسوٹ کا آغاز

ٹھیک اس مرحلہ پر جب کہ تشکیل حکومت میں یہ غیر اسلامی قدم اٹھائے گئے۔ ارکان حکومت و افسران محکمہ جات کی سرپرستی میں، اسلام اور مسلمان عوام کے نام پر قائم شدہ اس ملک میں ایک عنصر یہاں کی عوامی دولت اور ذرائع پیداوار پر قابض ہونے کا آغاز کر دیتا ہے۔

(۲)۔ ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی جائدادوں و زمینوں کی ناجائز الاٹمنٹیں ہونے لگتی ہیں۔

(۲)۔ غیر آباد زرعی زمینیں پسندیدہ افراد کو تقسیم کی جانے لگتی ہیں۔

(۳)۔ درآمدی و برآمدی تجارت پر ایک محدود طبقہ کی اجارہ داری "قائم" کر دی جاتی ہے۔

(۴)۔ بینکوں اور انشورنس کا جال، ملک بھر میں پھیلا کر کسانوں اور مزدوروں کی محنت سے پیدا ہونے والی، دولت، چند گھرانوں کی طرف کھینچی جانے لگتی ہے۔

(۵)۔ امریکہ برطانیہ کے سرمایہ کاروں و صنعتی اجارہ داروں کو خصوصی مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ پاکستان کے چند گھرانوں کی معرفت یہاں اقتصادی اجارہ داری کا نظام قائم کریں۔

(۶)۔ ملکی کرنسی کا نظام، برطانوی کرنسی کا تابع رکھا جاتا ہے۔ اس طرح ملک میں جبر و غصب پر مبنی ظالمانہ سرمایہ دارانہ نظام پھیلنے پھولنے لگتا ہے۔ اور استحصال کی راہیں کشادہ کی جانے لگتی ہیں۔

لوٹ کھسوٹ پر علماء و قائدین کے ایک گروہ کی چشم پوشی

اور یہ سب کچھ بھی ان علماء کی نظروں کے سامنے ہوتا ہے۔ جنہیں تحریک پاکستان کے حامی ہونے اور اس کو اسلامی ملک بنانے کا سب سے بڑا دعویٰ ہے۔ نیز یہ سب کچھ، تحریک پاکستان کے وہ کارکنان و رہنمایان بھی چپ چاپ، دیکھتے رہتے ہیں۔ جو نظریہ پاکستان کے سب سے بڑے مدعی بنتے ہیں۔

— پاکستان کی حکومت میں قادیانی گروہ شریک اکبر بنتا ہے۔ تو ان علماء کرام کے پہلوؤں میں اضطراب کی خفیف سی خلش تک پیدا نہیں ہوتی۔

— پاکستان کے معاشی وسائل پر ایک محدود گروہ قابض ہوتا چلا جاتا ہے۔ تو ان عالمان دین کے دلوں میں سرمایہ داری کے خلاف ذرا سی ٹیس تک نہیں اٹھتی!

— پاکستان میں دولت سمیٹنے کے لئے برطانوی، امریکی سرمایہ داروں کو راستہ دیا جاتا ہے۔ تو ان مفتیان کرام کی اسلامی حس ذرا بھی جوش نہیں مارتی۔

— عیسائیت کو دن دھاڑے تبلیغ کی و اشاعت کی اجازت ملتی ہے تو ان بزرگوں کے ایمانوں پر کوئی چوٹ نہیں پڑتی۔

— ملک پوری طرح استحصال پسندوں کی گرفت میں جانے لگتا ہے۔ تب بھی ان مقدس نفوس کی زبانیں گنگ ہی رہتی ہیں۔

— حتیٰ کہ سازشیں اس پیمانہ پر آجاتی ہیں۔ کہ ملک کا وزیر اعظم دن دھاڑے راولپنڈی میں قتل کر دیا جاتا ہے لیکن یہ قدسی صفات حضرات ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں چونکتے

— نہ قادیانی اثرات کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔

— نہ سرمایہ داری نظام کے پرورش پاتے ہوئے جن کو للکارتے ہیں۔

— نہ امریکہ اور برطانیہ سے درآمد ہونے والے لادینی عیش پسندانہ رجحانات کے بارے میں کوئی فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔

سرمایہ دارانہ لوٹ کھسوٹ کے ساتھ تعاون

البتہ اس دوران ملک اور عوام کی دولت کو سمیٹنے والے مزدور اور کسان کی محنت سے پیدا شدہ سرمایہ کو جمع کر کے لکھ پتی، کروڑ پتی اور ارب پتی بننے والے اور امریکہ و برطانیہ کے بڑے بڑے صنعت کاروں و سرمایہ داروں کے ایجنٹ کے طور پر پاکستان میں کام کرنے والے کارخانے داروں و تاجروں کی رفاقت و اعانت کے ذریعے اپنے اپنے عالیشان مدرسے، بلند بالا مساجد اور اس کے پردے میں اپنی اپنی کوٹھیاں، بنگلے اور کاریں ضرور تعمیر کرتے ہیں، بناتے اور

خریدتے رہتے ہیں۔ جو آج بھی اس حقیقت کی منہ بولتی شہادت دینے کے لیے کراچی سے راولپنڈی، پشاور اور ڈھاکہ و چاٹگام تک موجود اور ترقی پذیر ہیں۔

بوریہ نشین علماء حق کا مجاہدانہ کردار

اس نازک مرحلہ پر جب کہ ملک کی زمام اقتدار، امریکہ و برطانیہ کی ملی بھگت سے ۔۔۔ عقیدہ ختم نبوت کے منحرفین کے ہاتھوں میں جانے والی تھی۔ بوریہ نشین علماء کا وہی گروہ کفن بردوش اٹھ کھڑا ہوا جسے ہر بوالہوس اور خود غرض شخص نے پاکستان کا دشمن ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ الحمد اللہ کہ ان کے قید و بند اور ابتلاء و سرفروشی نے۔ ختم نبوت کی تحریک پیدا کی۔ جس کے نتیجے میں وقتی طور پر ملک ایک بڑے خطرے سے بچ گیا۔

اسلام کے بلند بانگ مدعیوں کا عمل

یہ جانباز تو لوہے کی سلاخوں کے پیچھے کر دئے گئے اور پاکستان کے دعوے دار مفتیان و عالمان کرام انہیں پاکستان کا مخالف بتاتے ہوئے اپنے مدرسوں۔ خانقاہوں اور کوٹھیوں، بنگلوں کی تعمیر اور کاروں کی خرید کے لئے سرمایہ داروں کے حق میں دعاؤں کی مجالس و تقریبات منعقد کرنے میں مصروف ہو گئے۔

پاکستان کی حکومت برطانوی دور کے افسران کے ہاتھوں میں منتقل ہونے لگی۔ غلام محمد گورنر جنرل بن گئے۔ چوہدری محمد علی وزارت میں آگئے اور وزیر اعظم بنے۔ سکندر مرزا نے وزارت داخلہ سنبھال لی۔ اور پھر ملک کے سب سے بڑے عہدہ دار ہو گئے۔ سیاسی افراتفری مچتی رہی۔ ملک کے لئے ایک ایسا دستور تیار کیا جانے لگا۔ جس کا قانونی ڈھانچہ برطانوی دور کا تھا۔ جس میں مذہبی آزادی کا ایسا سامان کیا گیا تھا۔ کہ اگر مسلمان بھی اپنا دین ترک کرنا چاہے تو آزادی سے کرے۔ امریکی برطانوی صنعت کاروں و سرمایہ داروں اور ان کے پاکستانی ایجنٹوں پر کوئی قانونی پابندی عائد نہیں کی گئی تھی۔ کہ وہ جس طرح چاہیں اس ملک کی دولت لوٹتے کھسوٹتے رہیں۔ اور پاکستان کے سب سے بڑے بہی خواہ اور پاکستان میں سب سے بڑے اسلام کے علمبردار ہمارے ان علماء کرام کے لئے یہ صورت حال ایک حبہ برابر بھی پریشانی کا موجب نہیں بنی۔ اور وہ ان عمال حکومت و قابضین سرمایہ کے لئے دعائے خیر ہی کرتے رہے۔ سیاسی اور اقتصادی شاطروں نے ختم نبوت تحریک کے محرکات اور اس کے اثرات کا تجزیہ کر کے اب پینترا بدل

ڈالا تھا۔ اب وہ اپنا ایک من مانا دستور، اسلام کے نام سے نافذ کر کے ہمیشہ کے لیے، اسلام کی آواز کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔ اور برطانوی جمہوریت کے نظام کو اسلامی جمہوریت، کا نام دے کر ہمیشہ کے لئے اس ملک کو برطانیہ و امریکہ سے منسلک کر دینا چاہتے تھے۔ اور حیرت ناک امر یہ ہے۔ کہ ان مقاصد و عزائم کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے ان شاطروں کی ہم نوائی ہمارے ان علماء کرام نے بھی شروع فرما دی تھی۔ اور مودودی جماعت جمہوریت کے نعرہ کے، ساتھ ان سب کی پیشوائی کے لئے نکل آئی تھی۔

اس صورت حال کے خلاف کسی نے آواز اٹھائی۔ تو اسے پاکستان کا دشمن قرار دیا گیا اور اشتراکیت کا حامی، بتایا گیا۔

پاکستان خطرات کے نرغے میں اور علماء حق کا اضطراب

اس نئی تکنیک کے ساتھ سرمایہ داری اور سامراجیت، نے ملک میں اپنے خونی پنجے گاڑنا شروع کر دیئے۔ مگر پاکستان کے مسلمانوں کی رائے عامہ اس صورت حال کو قبول کرتی ہوئی نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ نہ برطانوی جمہوریت کو اسلامی جمہوریت ماننے کے لئے آمادہ تھی۔

اور نہ امریکی برطانوی سرمایہ داروں کی پشت پناہی میں انکے پاکستانی ایجنٹوں کی اقتصادی بالا دستی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار تھی۔

رائے عامہ کے سامنے ۱۹۵۶ء کا دستوری فراڈ اور سرمایہ داری کی اقتصادی گرفت، دونوں ہی ناکام ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ اور بوریہ نشین علماء کی آواز پھر ایک بار جمعیۃ علماء اسلام کے اسٹیج پر گونج رہی تھی۔ کہ اس ملک میں صرف اللہ اور اس کے آخری رسول کی، سنت کا نظام ہی قائم ہو گا۔ اور یہاں غریب مسلمان عوام ہی نظام حکومت قائم کریں گے۔ اور چلائیں گے اور اس آواز حق کی طرف مسلمان عوام پروانہ وار لپک رہے تھے۔

چنانچہ اس آواز نے سیاسی بازی گروں کو لرزہ براندام کر دیا۔ اور سیاسی شاطروں نے لندن اور واشنگٹن، کی طرف منہ کر کے راز و نیاز یا فریاد و التجا شروع کر دی تھیں ٹھیک اس وقت جب لاہور میں ملک بھر سے علماء حق اور حق کے حامی مسلمان ہزاروں کی تعداد میں جمع ہونے والے تھے

مارشل لاء کی گرفت

۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو پورے ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔

ملک کی سیاسی زندگی معطل کر کے مسلمانان پاکستان کے اس طوفان کے روکنے و ختم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں، یہاں برطانوی دستور سے ماخوذ ۱۹۵۶ء کے آئین کے بجائے شریعت اسلامیہ کا آئین نافذ ہوتا۔ ختم نبوت کا علم بلند ہوتا۔ سرمایہ دارانہ لوٹ کھسوٹ ختم ہوتا۔ اور، غریب مسلمان اپنی سرزمین کے آپ محافظ بن جاتے

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اتنی بڑی سازش تک بات پہنچ گئی۔ لیکن نہ ہمارے ان مفتیان کرام کو اسلام خطرہ میں نظر نہیں آیا۔ نہ لیڈران عظام کو ملک خطرے میں دکھائی دیا۔ مارشل لا کی آڑ میں تیزی سے امریکی اثرات پھیلے۔ عیسائیت کو فروغ حاصل ہوا۔ ختم نبوت کے منکرین کا اثر وسیع ہونے لگا۔ سرمایہ داری خالص اجارہ داری میں تبدیل ہوئی اور ملک کی ۸۰ فی صد دولت ۲۲ خاندانوں میں سمٹتی چلی گئی۔ اس پر بھی ہمارے ان علماء کرام نے کسی تشویش کا اظہار نہیں کیا۔ اور انہیں دور دور تک کہیں بھی کفر نظر نہیں آیا۔

نیا سیاسی موڑ اور علماء کے ایک گروہ کا رویہ

البتہ مارشل لا کے ذریعہ جب امریکی برطانوی مقاصد پورے ہو گئے۔ اور اجارہ دارانہ سرمایہ داری عروج پر پہنچ گئی۔ تو بجائے اسلام کے برطانوی جمہوریت کے نفاذ کے مطالبہ کی اساس پر۔ ایک متحدہ حزب اختلاف بنائی جانے لگی۔ تو ہمارے یہ علماء کرام بڑی خوشی سے یہ سب کچھ ۔۔۔ برداشت کرتے رہے ہر وقت اسلام کی غربت پر ان ۔۔۔ کو ذرا سا ملال نہیں آیا۔ اور، اشتراکیت کا خطرہ بھی انھیں دور تک دکھائی نہیں دیا۔

اسلام کے اصولوں میں ترمیم پر علماء کے ایک گروہ کی رضامندی!

بلکہ اس جمہوریت۔ کی خاطر۔ اسلام کے اصولوں میں ترمیم تک انہوں نے گوارا کی۔ اور عورت کی صدارت کو جائز قرار دے دیا۔ اشتراکیوں، بھاشانی۔ مجیب، کانگریسیوں رخان عبد الغفار خان) تک سے اتحاد کر کے۔ بنیادی جمہوریتوں قومی و صوبائی اسمبلیوں اور عہدہ صدارت کا الیکشن لڑا گیا۔ اور ہمارے یہ مفتیان کرام بھی کفر و اسلام کے اس اتحاد کے گرد و پیش دعا گو بنے پھرتے رہے۔

مایوسی کے اندھیروں میں حق کی ایک بار پھر پکار

(باقی صفحہ ۲ پر)

گفتنی ناگفتنی

، تثلیثی جمعیتہ کی لاہور میں دھوم دھام ،
، اسلام پسندوں کے چہروں کی بے نقابی ،
، مودودیت کے دو دھڑے ،

تثلیثی جمعیتہ کی لاہور میں دھوم دھام

ندائے ملت (۱۸ مئی) کی رپورٹ کے مطابق تثلیثی جمعیتہ، احتشام - ظفر - شفیع، کا لاہور باغ بیرون موچی دروازہ میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ اجلاس ہوا۔ شہر بھر کے مذہبی بے فکرے اور سامراجی ٹولے جمع تھے۔ مولوی احتشام صاحب اور مولوی عنایت شاہ صاحب خوب جھوم جھوم کر داد خطابت حاصل کر رہے تھے۔ موضوع سخن وہی۔ کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کے قائدین کی ذاتیں تھیں۔ بڑے بڑے انکشافات تولد ہو رہے تھے۔ احتشام صاحب اپنے تھانوی الاصل نہ ہونے کا راز افشا ہونے کی خفت پہ انکشاف ولایت فرما کر مٹا رہے تھے۔ کہ مفتی محمود نے تو، دیوبند میں تعلیم ہی نہیں پائی۔ اور عنایت شاہ گجراتی گجرات کے بعض صنعت کار سرمایہ داروں کی زیادہ سے زیادہ، خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہ انکشاف تولد کر رہے تھے کہ گجرات کے ظہور الٰہی صاحب کی معرفت مفتی محمود صاحب نے ایوب خاں سے معاہدہ کیا تھا۔

ان انکشافات کے ذریعہ یہ قدسی ذات بزرگ، پاکستان سے سوشلزم کے مبینہ خطرہ کا قلع قمع فرما رہے تھے اور اپنی درویشانہ عیاریوں کا عملی ثبوت دے کر پاکستان کے سادہ دل بندوں کو بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ یوں یہ "عظیم الشان" کانفرنس بخیر و خوبی ختم ہو گئی۔

اسلام پسندوں کے چہروں کی بے نقابی

رفتہ رفتہ تمام اسلام پسندوں کی "اسلامیت" اب بے نقاب ہوتی جا رہی ہے۔ قدرت کے کام کچھ ایسے منصفانہ واقع ہوتے ہیں۔ کہ حقیقت لاکھ چھپانے پر بھی ظاہر ہو کر ہی رہتی ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک کا اسلام پسند گروہ اب اپنے مطالبات میں اس مقام پر آ پہنچا ہے۔ جہاں اسلام کے سوا۔ ہر چیز کا مطالبہ اس کے پروگرام میں شامل ہے اور یہ بات ظاہر ہوتی جا رہی ہے۔ کہ ان کے اسلام کا مطلب نہ تو قرآن و سنت کے احکام کا نفاذ ہے۔ نہ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ نہ احترام صحابہ کا اہتمام ہے۔ نہ عظمت اہلبیت کا انتظام ہے۔ نہ انگریزوں کے دور کے نظام سے چھٹکارا ہے۔ نہ سرمایہ داری کی لعنت سے نجات ہے۔ بلکہ صرف سوشلزم کے ہوّے کی پکار ہے۔ اور مفتی محمود اور مولانا غلام غوث صاحب کی مخالفت ہے۔

قدرت کی کرشمہ سازیاں بھی عجیب ہیں۔ وہ منافقت کے بہروپ کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتی۔ خواہ اس پر جھوٹ اور مکر کے کتنے اور کیسے ہی ملمعے کیوں نہ چڑھا دیئے گئے ہوں۔

چنانچہ اب پاکستان کے عوام نے جلد ہی اسلام کے نام کی نقاب اوڑھنے والے چہروں کو پہچان لیا ہے۔

ایک طرف ان کے سامنے کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام اور اس کے قائدین مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب وغیرہ ہم ہیں۔ جن کا صاف صاف مطالبہ ہے۔ کہ

"۲۲ اسلامی نکات پر دستور بناؤ!

ختم نبوت کے عقیدہ کو قانونی تحفظ دو۔

قرآن و حدیث کے احکام و حدود شرعیہ نافذ کرو!

پاکستان کے غریب عوام کو ان کے سیاسی سماجی و اقتصادی حقوق دو! اور

پاکستان کو امریکی۔ روسی۔ برطانوی۔ چینی ہر بیرونی اور غیر مسلم ملک کے اثر سے پاک کر دو!

دوسری طرف ان کے سامنے۔ اسلام پسندی کے مدعی گروہ ہیں۔ جن کی ایک ہی آواز ہے۔ ہائے سوشلزم وائے سوشلزم اور اس آواز میں قادیانی۔ لاہوری۔ مودودی سے لیکر کیراڑی تک سب شریک ہیں۔ اور یہ ہی آواز، تل ابیب۔ لندن۔ پیرس۔ واشنگٹن سے بھی اپنے اپنے انداز میں سنی جا سکتی ہے۔

مودودیت کے دو (۲) دھڑے

دروغ بر گردن راوی۔ کہتے ہیں۔ کہ مودودیت اب دو دھڑوں میں بٹ گئی ہے۔ مشرقی دھڑا، پروفیسر غلام اعظم کی قیادت میں آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ جس کی پشت پناہی کراچی کے مودودی جماعت کے افراد کر رہے ہیں۔ اور مغربی دھڑے کی سربراہی کے "تین دعوے دار ہیں"، میاں طفیل محمد۔ پیر محمد اشرف اور کراچی گروپ

کراچی گروپ، اپنے حریفوں کا اثر توڑنے کے لئے مشرقی پاکستان کے پروفیسر غلام اعظم کو مغربی پاکستان میں جگہ جگہ لئے پھر رہا ہے۔ پروفیسر صاحب کے ان دوروں، پر یہ بات ہر جگہ تعجب کے ساتھ نوٹ کی گئی ہے۔ کہ ان کے ساتھ نہ تو میاں طفیل محمد رہے اور نہ گیلانی گروپ ہی رہا۔ احتشام الحق پارٹی کے ساتھ اتحاد کے سوال پر بھی۔ مودودی گروہ میں دو گروپ بن گئے ہیں۔ ایک کہتا ہے۔ کہ ان سے اتحاد صرف۔ مفتی محمود۔ مولانا غلام غوث اور جمعیتہ علماء اسلام کی مخالفت کی اساس پر ہو جبکہ ایک گروپ کا خیال ہے۔ کہ پوری انتخابی مہم کے لئے ان سے سمجھوتہ کیا جائے۔ اس لئے کہ کراچی کے بعض بڑے سرمایہ داروں کی اعانت صرف اسی طرح ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ بریلوی مکتب فکر کے بارے میں مودودی گروہ کے دونوں گروپ متحد ہیں۔ کہ ان سے مرکزی سطح پر اتحاد نہ کیا جائے۔ بلکہ نچلی سطح پر جماعت کے مقامی افراد انہیں اپنے ساتھ ملائیں۔ اور دیوبندیت کے خلاف ان سے کام لیں۔ البتہ شیعوں کے ساتھ مرکزی سطح پر اتحاد کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

مرزائیوں کے لاہوری گروپ سے تو مودودی گروہ کے مراسم دیرینہ چلے آ رہے ہیں۔ لیکن قادیانی گروپ کے ساتھ اتحاد کا مسئلہ سنگین ہے۔

برطانیہ۔ یورپ، امریکہ اور سعودی عرب میں "تو یہ ایک دوسرے کے ساتھ کئی پہلوؤں سے باہم تعاون کرتے رہتے ہیں۔ لیکن پاکستان میں ایسا کرنے کا مطلب یہاں کے مسلمانوں کی حمایت سے یکسر محروم ہو جانے کا خطرہ مول لینا ہے۔ مگر بین الاقوامی حالات کا تقاضا یہ ہے۔ کہ روابط مستحکم ہوں۔ اس کے لئے متفقہ طور پر یہ پالیسی طے کر لی گئی ہے۔ کہ مودودی جماعت کے اخبارات،

بقیہ صدا۲ پر

(بقیہ ماضی کے آئینہ)

بالآخر جب حالات بدتر ہو گئے۔ اسلام کو مسخ کیا جانے لگا غیر اسلامی قوانین مسلمانوں پر مسلط کر دیئے گئے۔ قادیانیت آگے بڑھنے لگی۔ عوام کو لوٹ کھسوٹ کے ذریعہ قلاش بنا دیا گیا طلباء پر سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں۔ کسانوں اور مزدوروں کا خون تک نچوڑ لیا گیا۔ ملک انصاف سے خالی ہو گیا۔ اور ظلم و جور سے بھر گیا۔ اور برطانوی جمہوریت کی شیدائی اپوزیشن، اپنے ڈرائنگ روموں میں مطالبات اور قرار دادیں پاس کرتے رہنے میں مگن رہی تو پھر بوریہ نشین علماء کا یہی قافلہ آگے بڑھا۔ مئی ۱۹۶۹ء میں لاہور میں ملک کے کونہ کونہ سے علماء اور دین کے خدمت گذاروں نے جمع ہو کر ایک تاریخی جلوس اور عظیم الشان اجلاسوں کے ذریعہ عوام میں از سر نو اسلام کا، درد اور آزادی کی تڑپ پیدا کر دی۔ اور ایوبی آمریت کو کھلا، چیلنج دے دیا۔ لیکن ہمارے یہ مفتیان کرام اور اسلام و پاکستان کے ٹھیکیدار یہ علماء عظام اب بھی اپنے گوشہ ہائے عافیت میں بیٹھے اہل سرمایہ کے حق میں دعائیں فرماتے رہے۔

عوامی تحریک کا آغاز

جمعیۃ علماء اسلام کی اٹھائی ہوئی یہ تحریک عوامی تحریک بننے لگی۔ اور پورا پاکستان جاگ پڑا۔ حکومت کی آمریت کے اور سرمایہ داریت کے خلاف عوام کے جذبات شدید تر ہو گئے اور جمعیۃ علماء اسلام کی آواز پر اسلام کے نفاذ کا نعرہ مشرق و مغرب ہر جگہ گونجنے لگا۔ تو حکومت کے ساتھ ساتھ سرمایہ داری کا ستون بھی لرز اٹھا۔ اور امریکہ و برطانیہ کے صنعت کاروں کو اپنے مفادات ختم ہوتے دکھائی دینے لگے نیز پاکستان کے سیاسی و مذہبی سوداگروں کو بھی اپنی، موت سامنے نظر آنے لگی۔

ربوہ کی شاطرانہ چال

ٹھیک اسی موقعہ پر ربوہ نے ان کی رہنمائی کی ظفر اللہ خان یورپ سے پاکستان آگئے اور انہوں نے مختلف تقریبات میں تقریریں کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کو اس وقت سوشلزم سے زبردست خطرہ لاحق ہے چنانچہ مشرق اخبار نے جو اس وقت صدر ایوب خان کی آمریت کا حامی تھا۔ ظفر اللہ خان، کے اس بیان کو صفحہ اول پر نمایاں کر کے شائع کیا۔

ربوہ کی آواز سے ہم آہنگی

تاہم ربوہ کی یہ آواز کچھ زیادہ اثر نہ دکھا سکی۔ عوامی تحریک کسی رکاوٹ کے بغیر آگے بڑھتی رہی۔ سرمایہ داروں، سامراج دوستوں اور حکومت وقت تینوں کے لئے یہ صورت انتہائی مایوس کن تھی۔ چنانچہ ربوہ کی دی ہوئی اس آواز میں شدت لندن میں واپس آ کر مودودی صاحب نے پیدا کی۔ جو لندن میں علاج کے بعد لندن سے یہ پیغام لے کر آئے تھے۔ اور یوں وہ عوامی تحریک جو اسلام کی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اور اس کے قافلے میں ہر گروہ شامل ہوتا چلا جا رہا تھا۔ جس سے اگر خطرہ تھا۔ تو حکومت وقت کو سرمایہ داروں کو، امریکی اور برطانوی مفادات و اثرات کو تھا سوشلزم کا ہوا پیدا کر کے انتشار کے گڑھے میں دھکیل دی گئی۔

اس ہم آہنگی میں علماء کے ایک گروہ کی شرکت

اب ہمارے یہ بزرگ علماء کرام بھی میدان میں آگئے اور اس مہم میں شامل ہو گئے۔ پاکستان میں ہر طرف سوشلزم ہی سوشلزم کا خطرہ دکھائی دینے لگا۔ ربوہ تو یہ شوشہ چھوڑ کے خاموش ہو گیا۔ لیکن عوامی تحریک کا وہ رُخ جو خالص اسلام کے نفاذ اور مسلمان عوام کے اقتدار کے قیام کی طرف تھا۔ اور علانیہ ختم نبوت کے عقیدہ، سنت رسول کے تحفظ اور احترام صحابہ کی حفاظت کا مطالبہ کر رہا تھا۔ نیز جس کے ذریعہ غریب سے غریب مسلمان کسان، مزدور، طالب علم۔ میدان عمل میں آ گئے تھے۔ اور سرمایہ داری و جاگیرداری پر کاری ضرب لگانے والے تھے۔ اب وہ رُخ تبدیل ہو کر مسلمانوں کے درمیان تصادم برپا کرنے کی طرف ہو گیا۔

سامراجیت، مرزائیت اور سرمایہ داری کے تحفظ کی خاطر مسلمانوں کے مابین تصادم برپا کرنے کے ہتھکنڈے

بلاشبہ امریکی برطانوی مفادات و اثرات۔ مقامی سرمایہ داری و جاگیرداری اور تحریک دینی کے فتنوں انکار سنت۔ مرزائیت، عیسائیت وغیرہ کی پاکستان میں حفاظت کی یہ ایک کارگر تدبیر تھی۔ جس نے ان سب کو بچا لیا۔ اور مسلمان اسلام و سوشلزم کی بحث میں الجھ کر ایسے مقام پر لے آئے گئے کہ ایک اور عوام کی قیادت۔ اسلام کی حفاظت اور نظریہ پاکستان کی محافظت کے دعویدار بن کر وہی عناصر سامنے آ گئے جو، گذشتہ ۲۳ سال کی بربادی۔ تباہی۔ افراتفری۔ بے دینی و بداخلاقی اور عدم استحکام کے ذمہ دار تھے۔

مودودی جماعت کی سیاست کا تو مدعا ہی یہ تھا۔ لیکن اس صورت حال کے پیدا ہونے اور سامراجیت سے لے کر سرمایہ داریت و مرزائیت کے بچ نکلنے اور حفاظت میں آ جانے کا کریڈٹ ہمارے ان علماء کرام و مفتیان کرام کے حصہ میں بھی آتا ہے۔ جن کے سرخیل جناب مولانا، احتشام الحق۔ مفتی محمد شفیع۔ مولانا ظفر احمد عثمانی وغیرہ صاحبان ہیں۔

بیس سال کی خاموش حمایت کے بعد مخالفت کا بھروپ

یہ حضرات اب اپنی تقریروں اور تحریروں میں سوشلزم کے ساتھ سرمایہ داری کی بھی تنقیص فرماتے ہیں۔ اور ملک سے چین اور روس کے اثرات کے خاتمہ کے ساتھ امریکہ و برطانیہ کے اثرات کے خاتمہ کی بات چیت بھی کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ

جب اس ملک میں برطانیہ اور امریکہ کے اثرات قائم ہو رہے تھے۔ اور پھیل رہے تھے حتیٰ کہ پورے ملک میں چھا گئے تھے اس وقت آپ حضرات کہاں تھے۔ اور مسلسل بیس سال یعنی ۱۹۶۷ء تک آپ نے امریکی برطانوی اثرات کے خلاف آواز کیوں بلند نہیں کی ؟

اس طرح جب اس ملک میں سرمایہ داری کا بیج بویا گیا۔ جب یہ بیج پودا بن کر نمودار ہوا۔ جب یہ پودا درخت بن گیا۔ جب اس نے اپنی تمام ناجائز شکلوں، سود وغیرہ کے ساتھ ملک بھر کی اقتصادیات اپنے قبضہ میں کر لی۔ اور اس کارِ شر نے امریکہ و برطانیہ کے یہودی سرمایہ داروں کے ساتھ جوڑ دیا تو مسلسل بیس سال یعنی ۱۹۶۷ء تک آپ سرمایہ داری کے کفر کے خلاف کیوں خاموش رہے ؟

اور جب تک جمہوریت کے نام پر ثقافتی بے حیائی۔ اور لادینی اس ملک میں پھیلائی جاتی رہی۔ تو آپ نے ایک لفظ بھی اس جمہوریت کے خلاف کیوں نہیں کہا

جب آپ ۲۰ سال تک سرمایہ داریت، امریکی برطانوی سامراجیت اور جمہوری لادینیت کو خاموشی سے دیکھتے رہے بلکہ کئی پہلوؤں سے ان کے ساتھ تعاون کرتے رہے اور ان سے منفعت حاصل کرتے رہے۔ تو اب کون بے وقوف ہوگا۔ جو سوشلزم کی مخالفت کے ساتھ ان امور کی مخالفت میں آپ کو مخلص سمجھے گا حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ مخالفت نہ سرمایہ داری کو نقصان پہنچاتی ہے۔ نہ امریکی برطانوی اثرات و مفادات کو جمہوری لادینیت کو اور نہ حقیقی اشتراکیت کو

باقی ص ۸

مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مکمل اسلامی قوانین نافذ نہ ہونے تک پُرزور جدوجہد جاری رہے گی

(پیر محسن الدین احمد)

(گورندی بریلیال ۱۷ مئی) آشو کاٹی ہائی سکول میدان میں گورندی تھانہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جناب مولانا مسلم شریف کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جسمیں مولانا عبدالستار، مولانا عبداللطیف ڈاکٹر مولوی عبدالحلیم و مولانا ابوجعفر کے علاوہ دوسرے علماء و معززین نے بھی خطاب کیا۔ مولانا عبداللطیف صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ ملک میں اسلامی آئین کے اجراء کے بغیر امن و امان اور سلامتی قائم نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے اپنے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ اقلیتی فرقے کو اسلام نے جو سہولتیں اور حقوق دئے ہیں۔ وہ دنیا کے کسی دوسرے نظام میں نہیں ہے۔

انہوں نے عوام کو مشورہ دیا ہے۔ کہ الیکشن میں ایسے لوگوں کا انتخاب کریں جو متدین ہوں اور مکمل آئین شریعت کا نفاذ چاہتے ہوں۔

مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے صدر حضرت مولانا پیر محسن الدین احمد صاحب نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا۔ کہ پاکستان صرف اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ لہٰذا اس ملک میں اسلام اور صرف اسلام کے علاوہ اور کوئی نظام قابل قبول نہیں ہوگا۔ اور جب تک مکمل آئین شریعت کا نفاذ نہ ہوگا۔ اس وقت تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

انہوں نے کہا۔ کہ سوشلزم یا مارکس لینن کے نظریات میں عوام کو وہ بنیادی حقوق حاصل نہیں ہو سکتے۔ جو اسلام میں ہے۔ لہٰذا ہر وہ نظریات ٹھکرا دیں گے۔ جو اسلام سے متصادم ہوں۔ پاکستان میں ۹۵ فیصد مسلم عوام صرف اسلامی عدل و انصاف کا قیام چاہتے ہیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

پیر صاحب نے کہا۔ کہ ملک کے طلباء اور نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ "تاکہ وہ اسلامی عدل و انصاف سے روشناس ہو سکیں۔ پیر صاحب نے مودودی صاحب پر بھی کڑی نکتہ چینی کی۔ اور کہا۔ کہ مودودی صاحب کی گمراہ کن تحریرات سے ہر ایک کو بچ کر رہنا چاہیئے۔

جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعہ ہر مکتب فکر کے علماء کی متفقہ آراء سے مرتب شدہ ۲۲ نکات کو دستور کی بنیاد بنانے کا پرزور مطالبہ کیا گیا اور ملک سے فحاشی کے ذرائع ناچ گانا شراب نوشی وغیرہ کے خاتمہ پر زور دیا گیا۔

ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان کو مکمل صوبائی خود مختاری دی جائے اور پٹ سن کی قیمت ساٹھ روپے مقرر کی جائے۔ نیز گورندی تھانہ کو محکمہ بنانے کا بھی پرجوش مطالبہ کیا گیا۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۲۷ رجون ۱۹۷۰ء کو لاہور میں شروع ہوگا

امیر جمعیۃ حضرت درخواستی مدظلہ کی ہدایت

حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی ہدایت کے مطابق ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۲۷ رجون ۱۹۷۰ء کو لاہور، شیرانوالا میں طلب فرمایا ہے۔ مجلس عمومی کے سامنے غور و خوض اور فیصلہ کے لیئے مندرجہ ذیل امور پیش کیے جائیں گے :-

۱- انتخابی امور اور ملک بھر سے آمدہ انتخابی تجاویز و سفارشات -

۲- جمعیۃ کے دستور اساسی میں اہم اور ضروری ترمیمات -

۳- اس کے ساتھ ہی :-

٭ مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے گذشتہ حسابات

٭ ترجمان اسلام کے گذشتہ یک سالہ حسابات

٭ اور گذشتہ کارگذاری کی رپورٹ بھی پیش کی جائے گی۔

٭ مجلس عمومی کے ارکان کے نام دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

٭ اور تمام تجاویز وغیرہ ۱۵ رجون ۱۹۷۰ء تک طلب کی گئی ہیں۔

٭ ارکان حضرات ۲۰ رجون تک اپنی آمد کی تاریخ اور وقت سے مطلع فرماویں۔

-: جاری کردہ :-

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ ملتان

بقیہ گفتنی ناگفتنی

وسائل میں مرزائیوں کے کسی گروہ کے خلاف کوئی مضمون شائع نہ کیا جائے۔ اور نہ پاکستان کے موجودہ حالات میں مرزائی اثرات کا واضح تجزیہ کیا جائے۔ تاہم اس بارے میں جماعت کے اندر اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔

بالخصوص بعض پرانے ارکان جن پر مذہبیت کا زیادہ اثر ہے۔ مرزائیوں کے بارے میں خاموشی اور غیر جانبداری کی پالیسی سے مطمئن نہیں ہے۔ جب کہ نئے ارکان متفقین اور عہدیدار اور ہمدرد اس پالیسی کو پسند کرتے ہیں۔

اہل حدیثوں کے بارے میں مودودی جماعت کا خیال ہے کہ انکی اکثریت ہر حال میں ان سے وابستہ رہے گی۔ کچھ تو سعودی عرب کے رشتہ کی وجہ سے اور کچھ، دیوبندی، بریلوی، حنفیوں کے اثر کو کمزور کرنے کے لئے

(بقیہ اداریہ)

ـرا حکومت ہی لگا سکتی ہے۔

اگر یہ آتشزدگیاں اتفاقی طور پر وقوع میں آئی ہیں، تب بھی ذمہ دار حضرات غفلت و کوتاہی سے بری الذمہ قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ اور اگر پس پردہ کوئی سازشی کارفرما ہے تو اس میں پاکستان کے دشمنوں کا ہاتھ ہونا یقینی ہے۔ اس صورت حال کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے اور ایسے تمام امکانات کا سدباب کرنا ضروری ہے جو اس قسم کے ازدہناک نقصان کے موجب بن سکتے ہیں۔

امید ہے کہ حکومت اس طرف پوری پوری توجہ دے گی اور جلد ہی اس کے اسباب کا کھوج لگا کر ان کے تدارک و دفعیہ کا انتظام کرے گی۔

مشرق وسطیٰ کے بگڑتے ہوئے حالات

مشرق وسطیٰ میں اب صورتحال اتنی نازک ہو چکی ہے کہ کسی آن بھی زبردست جنگ کے شعلے اس پورے خطہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔

جون ۶۷ء کے بعد عرب دنیا میں امریکی سامراجیت و یہودیت کے خلاف جو شدید ترین رد عمل ہوا تھا وہ بھی اب اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے اور مستقبل کی جنگ میں اب مقابلہ پر صرف عرب حکومتیں ہی نہیں ہوں گی بلکہ عرب عوام بھی ہوں گے اور ان کی پشت پر عراق سے الجزائر تک پھیلے ہوئے وہ وسائل بھی ہوں گے جنہیں گذشتہ جنگوں میں عربوں کے خلاف استعمال کیا گیا تھا۔

اسرائیل اور اس کی پشت پناہ طاقتوں برطانیہ اور امریکہ کو سب سے بڑی فکر یہ ہے کہ آنے والی جنگ میں عرب تنہا نہیں ہوں گے ان کے ساتھ غیر عرب مسلمان ملکوں کی بھی قابل لحاظ رفاقت شامل ہوگی اور روس و چین کی عملی امداد کا بھی ایک حصہ ساتھ ہوگا۔ اس طرح یہ جنگ عرب اسرائیل تک محدود رہنے کے بجائے پورے مشرق وسطیٰ بلکہ ایشیا اور افریقہ کے بڑے حصہ تک پھیل سکتی ہے اور تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔

امریکہ نے کمبوڈیا میں آگ کے جو شعلے بھڑکائے ہیں وہ لاؤس اور تھائی لینڈ سے گذر کر ایک طرف جاپان تک اور دوسری طرف برما اور ملائشیا تک پہنچ سکتے ہیں۔

اور جب مشرق میدان جنگ بن جاتا ہے تو یورپ بھی اس کی گرمی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

شاید تیسری عالمی جنگ کی ذمہ داری کا سہرا امریکہ کے موجودہ صدر نکسن ہی کے سر بندھے کہ وہ اب اپنے ملک کی سی آئی اے کے ہاتھوں میں بری طرح کھیل رہے ہیں اور مشرق وسطیٰ سے مشرق بعید تک جنگ بازوں کا آلہ کار بن گئے ہیں۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر حملہ کی ناپاک جسارت

سامراج دوست اور مفاد پرست عناصر جن جن حیلوں اور ہتھکنڈوں سے پاکستان کے حالات کو خراب کرنے اور امن و امان کو غارت کرنے کی سعی مذموم میں مصروف ہیں۔

اس کا ایک نمونہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر وہ بزدلانہ حملہ ہے جو خدانخواستہ کامیاب ہو جاتا تو یقیناً پورے ملک میں تہلکہ مچ جاتا۔

سامراجی عناصر، عوام کو دھوکہ دینے میں ناکام ہو چکے ہیں، پاکستان کے عوام دوست و دشمن کے درمیان تمیز قائم کر چکے ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں نے ان عناصر کے تمام دعووں کو رد کر دیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ وہ صرف ان کے ساتھ ہیں جو انہیں صحیح اسلام اور صحیح عوامی اقتدار تک لے جا سکتے ہیں۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے باوجود نہایت بے سروسامانی کے مغرب سے مشرق تک مسلمان عوام میں جو بے پناہ مقبولیت حاصل کی ہے وہ اسی لازوال اعتماد کا مظہر ہے جسے عوام جمعیۃ کے حق میں ظاہر کر رہے ہیں۔

جمعیۃ کو بدنام کرنے کے لئے مفاد پرست عناصر نے ہر ہتھکنڈا استعمال کیا۔ اسے اشتراکیت سے متہم کیا۔ اور دنیا بھر کے خانہ ساز الزامات اس پر عائد کئے۔ لیکن مسلمان عوام کا رجوع جمعیۃ کی طرف بڑھتا رہا۔ یہ اس کے کارکنان اور رہنما حضرات کا خلوص، دیانت امانت اور دن رات کی سرگرم جدوجہد کا نتیجہ ہے جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مساعی کا بہت بڑا حصہ ہے۔ مولانا نے جس انتھک محنت اور بے غرضی کے ساتھ جمعیۃ کے کاز کو جگہ جگہ مضبوط بنایا اور عام کیا۔ اسی وجہ سے وہ جہاں ارکان و قائدین جمعیۃ کی آنکھوں کا تارا بن گئے ہیں وہاں سامراج دوست و مفاد پرست عناصر کی آنکھوں میں خار بنے ہوئے ہیں۔ انکی نہایت قیمتی زندگی پر حملہ کی یہ مکروہ کوشش جمعیۃ کے خلاف، سامراجیوں کی سازش کا ہی ایک حصہ ہے۔

ہم اعلان کرتے ہیں کہ سامراجیوں کی یہ سازش اب پاکستان میں کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔ پاکستان، کو تباہ کرنے اور اسلام کو سامراج کا دم چھلا بنانے کی ہر ناپاک کوشش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا مولانا غلام غوث صاحب یا جمعیۃ کے کسی بھی قائد پر حملہ کو پاکستان کے مسلمان خاموشی سے برداشت نہیں کریں گے۔

حکومت کو ایسے واقعات کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے۔ گذشتہ دنوں مولانا کوثر نیازی صاحب پر حملہ نے عوام کو چونکا دیا تھا۔ اب مولانا غلام غوث صاحب پر حملہ سے عوام مضطرب ہو گئے ہیں۔ دیکھئے حکومت اس سلسلہ میں کیا کرتی ہے۔

ڈھاکہ میں تصادم

یہ اطلاع ہر اعتبار سے پریشان کن ہے کہ ڈھاکہ میں مزدوروں اور پولیس کے درمیان تصادم برپا ہوا جس میں دسیوں آدمی مر گئے۔ یہ واقعات ملک کے بگڑے ہوئے مزاج کا ثبوت ہیں۔ ابھی اعتماد کی وہ فضا بحال نہیں ہو سکی جس میں عوام اور ارباب حکومت تحمل اور یکجہتی کے ساتھ کام کر سکیں۔ اس قسم کے واقعات کی تہ میں یقیناً ان تخریب پسند عناصر کا ہاتھ ہوگا جو بدلتے ہوئے حالات میں اپنے ناجائز مفادات کو خطرہ میں دیکھ رہے ہیں۔

اس قسم کے واقعات سے موجودہ حکومت کی مشکلات میں بھی اضافہ ہوگا جو انتخابات کے مرحلہ سے عہدہ برآ ہونا چاہتی ہے کوئی شخص بھی اس قسم کے المناک واقعات پر مضطرب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ضرورت ہے کہ حکومت، قومی کارکن اور سیاست دان اپنے اختلافات کو جائز حد میں رکھ کر ایسا مشترکہ پروگرام بنائیں جس سے ان ناگوار واقعات کا اعادہ ممکن نہ رہے۔

وقت کی ضرورت صبر تحمل اور امن پسندی کے ساتھ انتخاب کے مرحلہ کو طے کرنا ہے۔

ولادت

خازن جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان شیخ دوست محمد زرگر کے گھر بفضلہ تعالیٰ بچے کی ولادت ہوئی ہے۔ موصوف نے بچے کا نام "محمود ناصر" رکھا ہے۔ قارئین بچے کی درازی عمر اور سعادتمندی کیلئے دعا فرمائیں۔

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

تاریخ اسلام کے مردانِ کار

تحریر
مولانا محمد فاضل صاحب خطیب
جامع مسجد رشیدیہ پی ای ریا کورنگی ۲ کراچی

انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۴)

اور منافق غالباً اس لیے فرمایا کہ وہ بظاہر اپنے کو مسلمان کہتا ہے، حالانکہ مسلمان ہونے کا معنی تو یہ ہے کہ وہ دیگر احکام شرعیہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی محبت رکھے اگر وہ اندر خانہ صحابہ سے بغض رکھتا ہے تو اپنے دعویٰ اسلام میں فریب کار اور خادع ہے۔

انصار نبی کی متاعِ عزیز تھے!

انصار کی شبانہ روز خدمت گزاری اور جانثاری کے جذبہ صادقہ کو نبی علیہ السلام بچشم خویش ملاحظہ فرماتے رہتے تھے۔ نیز وہ آپ کی اتباع و فرمانبرداری اس طرح ضروری سمجھتے ہیں کہ درِ نبوت کے محض ابرو کے اشارے پر مجسمہ امتثال بن جاتے ہیں۔ اور اقوالِ نبوت کو اخذ و محفوظ کرنے میں اس طرح متوجہ رہتے ہیں۔ کہ اگر ان کے سروں پر پرندے بھی آکر بیٹھ جائیں تو انہیں خبر تک نہ ہو۔ جس شیخ کے مریدان اوصاف سے متصف ہوں گے کیا وہ شیخ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور نہ ہوں گے۔

یہی وجہ تھی کہ نبی علیہ السلام انصار سے محبت کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ یہ مجھے سب سے زیادہ پیارے ہیں۔

جاءت امرأة من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا صبی لھا فکلمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ انکم احب الناس الیّ مرتین۔

بخاری ج ۲ ص ۵۳۲

انصار میں کی ایک عورت جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی نبی علیہ السلام اور اس عورت کے مابین کچھ گفتگو ہوتی ہے۔ آخر میں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم (انصار) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ اور یہ بات تکرار کے ساتھ دو دفعہ فرمائی۔

★

تاریخ علم و فضل کا ایک گم شدہ ورق

(۲)

مولانا محمد طیب صاحب ہمدانی امیر جمعیت علمائے اسلام قصور

ایک دوسرا شخص جو کہ تعلیم بھی حاصل کرتا تھا اور اس کے گھر میں آپ کا کھانا بھی تیار ہوتا تھا۔ اور ماشاءاللہ نام نہاد احناف وہابیوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ اس نے آپ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ لیکن پورا کھانا تناول فرمانے کے باوجود آپ معمولی تکلیف کے بعد صحت یاب ہو گئے آپ نے ترک تعلیم کا ارادہ فرمالیا۔ جس پر میرے جد امجد شاہ عبدالحق صاحب محدث الہمدانی نے آپ کو مجبور کیا کہ وہ میرے والد اور چچا کی تعلیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں۔ اور مدرسہ کی طرف سے جو مشاہرہ تھا وہ ان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ آپ نے تعلیم دینا تو منظور فرمالیا لیکن مشاہرہ کے بارے میں انکار کر دیا۔ اور فرمایا میری ضروریات اتنی نہیں ہیں جو گھر میں پکے گا کھا لوں گا اور موٹا جھوٹا پہن کر گذارہ کر لوں گا۔

بہرحال حضرت نے تعلیم دینا شروع کر دی اور جو بھی آیا اسے بالرد واپس نہ کیا۔ اور میزبان نے واردین صادرین کے طعام و قیام کی ذمہ داری بخوشی سنبھال لی۔ اور پھر یہ عجیب نظارہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے والد ماجد رح باوجود اپنے کمال علم و فضل کے جب کہ ان کے بال سفید ہو چکے تھے۔ اپنے فارغ اوقات میں حضرت کے سامنے کوئی نہ کوئی کتاب کھولے اپنی علمی تشنگی کا مداوا کر رہے ہوتے۔

والد ماجد فرماتے تھے کہ ابتداءً میرے خیالات مبتدعین کی ہمنوائی کرتے تھے اور دوران درس میں اختلافی مباحث میں الجھ جاتا لیکن حضرت انتہائی تحمل و بردباری سے جواب دیتے اور میری تشفی فرما دیتے۔

پھر یہی ان کے شاگرد رشید تھے جنہوں نے قصور میں حق گوئی اور بے باکی کی داغ بیل ڈالی اور بلاخوف لومۃ لائم بدعت و اہل بدعت سے ٹکر لی اور دوسری طرف اہل تشیع اور مرزائیت کے قلع قمع کرنے میں ہر صورت بھرپور حصہ لیا۔

علامہ خوشابی رحمۃ اللہ علیہ سے آخر عمر میں مولانا عبدالرحمٰن فاضل دیوبندی مولوی فاضل، منشی فاضل نے بھی کافی استفادہ کیا حقیقت ہے کہ علامہ خوشابی رح نے جہاں ملک میں بیشتر علماء و فضلاء کی تعلیم و تربیت میں نمایاں حصہ لیا، وہاں یہ حیران کن بات ہے کہ کبھی کسی جلسہ یا مجمع سے کبھی خطاب نہیں کیا۔

(باقی)

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY
তরজুমানে-ইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE

لاہور ایک بار پھر پکار رہا ہے

آئین شریعت کانفرنس

اسلامی انقلاب کا سنگ میل ۔ اہم ترین تاریخی اجتماع

شرکت کیلئے تیاری کیجئے ○ مسلمانان پاکستان کے نام دعوت عزم وعمل

- اسلام اور پاکستان کے دشمنوں پر واضح کر دیجئے کہ اس خطۂ زمین پر اللہ کا قانون نافذ ہو کر رہے گا۔
- سامراجیت کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔
- پاکستان سے اسلام کے غلبہ کی نئی تاریخ کا آغاز ہوگا۔
- اس سرزمین پر مکمل اسلامی مساوات واخوت قائم ہو کر رہے گی۔
- ڈیموکریٹک ازم (جمہوریت) کمیونزم (اشتراکیت) کسی بھی ازم کو اسلام کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

آئیے! لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے دشمنوں پر حق کے غلبہ کی آواز کا سکہ بٹھا دیں۔

— آج ہی سے ان قافلوں کو تیار کرنے لگ جائیں جو پاکستان کے گوشہ گوشہ سے اس کانفرنس میں حصہ لیں گے۔

— اس کانفرنس میں مغربی پاکستان کے ہر حصہ سے علماء، صلحاء، مشائخ، دانشور طلباء، اساتذہ، وکلاء، پروفیسر، تجار، کسان، مزدور، ملازم پیشہ غرضیکہ ہر شعبۂ حیات سے تعلق رکھنے والے عوام وخاص بھرپور شرکت کر رہے ہیں۔

— اس کانفرنس میں پاکستان کے مسلمان نوجوان جذبۂ ایثار وقربانی اور ولولۂ عمل کے ساتھ جوق در جوق شریک ہو رہے ہیں۔

۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ جون ۱۹۷۰ء بروز جمعہ ، ہفتہ

کو جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں سب سے بڑی اور یادگار زمانہ

اس کانفرنس کے ذریعہ

پاکستان کے مسلمان یہ واضح کر دیں گے کہ

- ★ وہ اس ملک میں ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی دستور کے سوا کسی دستور کو نہ
- ★ وہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کی قانونی حکمرانی اور دستوری نظریہ کے سوا حکمرانی اور نظریہ کو نہیں مانتے۔
- ★ ختم نبوت کے عقیدہ کے آئینی تحفظ اور صحابہ کرام کی عظمت کے آئینی انتظام کوئی نظام ان کے لیے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔
- ★ وہ اسلام کے مقابلہ میں مغرب کی جمہوریت اور اشتراکیت دونوں کو ہی رد کر

کیا آپ کو ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں؟ اگر عزیز ہیں اور بیشک ہر مسلمان کو عزیز ہونا چاہیئے تو پھر اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیے۔ اور جو بھی اس کانفرنس کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھیے کہ اسے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں۔ وہ اسلام، اسلامی اشتراکیت اور اسلامی ... کے نام سے آپ کو فریب دینا چاہتا ہے۔ اس فریب کے جال کو توڑ دیجئے اور اللہ کے خالص دین کے قیام کے لیے اٹھ کھڑے ہو جیے۔ آئین شریعت کانفرنس اللہ کے دین کی طرف ایک اہم ترین اور کامیاب قدم ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس کی کامیابی میں آپ کا جتنا حصہ ہوگا، خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی ہی رضا کے آپ حقدار بنیں گے۔

جمعہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۶ فروری سنہ ۱۹۷۰ء

جمعیت علماء اسلام کے متعلق ایک صاحب کے چند سوالات اور اُن کا مدلل جواب

از حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی امیر جمعیت علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن،

الطہر صاحب کہتے ہیں ——— السلام علیکم بعد از معذرت میں آپ سے جمعیت علماء اسلام کے متعلق چند سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔

پہلا سوال ——— کیا آپ سوشلسٹ ہیں؟

جواب:- اس کا جواب یہ ہے کہ

(۱) جمعیت علماء اسلام کل پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب نے حال ہی میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں جو خطاب کیا ہے۔ وہ ماہنامہ الحق اکوڑہ بابت نومبر ۶۹ء میں شائع ہو چکا ہے جس میں یہ جملے نمایاں طور پر شائع کیے گئے ہیں۔

"میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ علماء کی یہ جماعت اسلام کے سوا ہر ازم ہر نظریہ اور گروہ پر لعنت بھیجتی ہے۔ ...... سوشلزم سرمایہ دار نظام کا ظالمانہ ردعمل ہے اور ایک فریب ہے خود غرض لوگ غریبوں سے غلط فائدہ اٹھا کر انہیں جمع کر لیتے ہیں۔"

(۲) اشتراکیت کے الزام کی حقیقت کے عنوان سے بالاقساط ایک مضمون ترجمان اسلام" لاہور میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ اپنے سوال کا مفصل جواب اس مضمون سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ۲۱ر نومبر ۶۹ء کے شمارہ ص۵ پر آپ کو یہ جملے بھی ملیں گے .... لیکن وہ اسلام جسے خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب میں قائم فرمایا۔ اور جسے ان کے اولین جانشین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے روم و ایران کی آخری حدود تک پہنچا دیا۔

"وہ اپنی کسی حیثیت میں بھی نہ مغرب کے موجودہ نام نہاد جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام سے کوئی ادنیٰ سی مطابقت رکھتا ہے۔ اور نہ اسے کوئی ادنیٰ سا واسطہ اس سوشلزم و کمیونزم سے ہے۔ جو روس و چین میں جاری ہے۔"

یہی الفاظ بہ تشریح مزید ۲ر فروری ۶۹ء کے ترجمان اسلام میں بھٹو صاحب کا سوشلزم کے عنوان سے چھپ چکے ہیں۔ اس لیے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ لیبر پارٹی سے معاہدہ کے بعد بعض لوگوں کے دباؤ کی وجہ سے خلاف ضمیر یہ مضمون ترجمان اسلام میں دے دیا گیا ہے۔ اور چونکہ اب یہ نومبر ۶۹ء میں بھی دہرایا گیا ہے۔ تو یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ جمعیت والوں کی پہلی بات تھی اور اب لیبر معاہدہ کے بعد ان کے خیالات میں کوئی تبدیلی آگئی ہوگی ——— فروری ۶۹ء اور نومبر ۶۹ء قبل معاہدہ اور بعد معاہدہ دونوں وقتوں میں ایک ہی اعلان اس کا کھلا ثبوت ہے کہ جمعیت اپنے مقام پر قائم ہے۔ معاہدہ ایسے شرعی حدود کے اندر ہی اندر ہے۔ جس کے بعد بعض اوقات غیر مسلموں تک سے معاہدے کئے جا سکتے ہیں اور یہاں تو مسلمانوں کی ایک جماعت ہے۔ جس کی صرف تنظیم ہی دوسری جماعتوں سے علیحدہ ہے ——— بینات کراچی جیسے ذمہ دار دینی اور مذہبی رسالہ نے بابت شعبان ۸۹ھ میں اسی سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب نصوص شرعیہ سے ثابت ہے کہ بعض اوقات غیر مسلموں سے بھی معاہدے کیے جا سکتے ہیں۔ تو پھر لیبر پارٹی سے صرف معاہدہ کی بنا پر جمعیت علماء اسلام کے بزرگوں کو سوشلسٹ کہنا کہاں کی دیانت ہے۔

بینات کے الفاظ یہ ہیں ———

"اگر کفار سے معاہدات کرنے میں کفر نہیں تو ایک مسلمان جماعت ——— جو سوشلزم سے متہم ہے ——— کے ساتھ معاہدہ کو کفر یا سوشلزم کے مرادف کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔"

(۳) ——— ۲۱ر نومبر ۶۹ء کے ترجمان اسلام میں سپاسنامہ کے عنوان سے راقم الحروف کے یہ جملے بلا کسی ترمیم کے ذمہ دارانہ طور پر شائع ہو چکے ہیں۔

"جمعیت علماء اسلام صرف اسلام اور مکمل اسلام چاہتی ہے۔ وہ اسلام جس کے اصول قرآن و سنت اجماع امت اور آئمہ مجتہدین رحمہم اللہ علیہم کے صحیح استنباط پر مبنی ہوں۔ جمعیت علماء اسلام اس میں نہ کسی ترمیم کی روادار ہے اور نہ اس میں کسی اضافے کو برداشت کر سکتی ہے۔"

یہ مضمون سرحد یونائیٹڈ فرنٹ کے معزز ارکان کے ایک اجتماع میں پڑھا گیا تھا۔ اور سنا ہے وہ بانگ حرم پشاور میں بھی آگیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب میرے جیسا جمعیت کا عام رکن بھی دوسری پارٹیوں کے اجتماع میں بھی اپنا مسلک اور منصب العین واضح الفاظ میں بیان کر دینا اپنا دینی، اخلاقی اور جماعتی فریضہ سمجھتا ہے تو اکابرین جماعت کے تصلب اور پختگی عقیدہ کا کیا حال ہوگا ——— ابن الوقت اور مفاد پرست لوگ اپنے اوپر قیاس کرتے ہوئے جمعیت والوں کے متعلق بھی اس وہم و گمان میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ شاید یہ حضرات بھی اپنے اسٹیج سے کچھ اور کہتے ہوں گے۔ اور ان میں پہنچ کر اِنَّا مَعَكُمْ کا پارٹ ادا کرتے ہوں گے ——— ہمارے دوستوں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ ؎

بازار خود فروشی ازاں سوئے دیگر است

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ ۲۸ ذیقعد ۱۳۸۹ھ
مطابق
۶ فروری ۱۹۷۰ء

شمارہ ۶
جلد ۱۳
قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے
فون ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۲۰/۰۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰۰ "
سہ ماہی ۶/۰۰ "

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ
مرتب و انچارج
حافظ محمد حنیف سہارنپوری

ملک و ملت کو باہمی تصادم سے بچائیے

ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں جو ناگوار صورت حال رونما ہوئی اور نارائن گنج میں جو افسوسناک صورت حال برپا ہوئی اسے خاموشی کے ساتھ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کے خلاف اس قسم کے ناپسندیدہ مظاہروں کی ابتدا گذشتہ ماہ صادق آباد میں رونما ہونے والے اس واقعہ سے ہو چکی تھی جس کا ہدف مسٹر بھٹو اور ان کے ساتھی بنے تھے۔

اگر باہمی اختلافات کو پس پشت ڈال کر ہمارے سیاسی قائدین اس وقت ہی کم از کم کسی ایسے طریق کار پر متفق ہو جاتے جس سے آئندہ ایسے حالات رونما ہونے کا سدباب ہو سکتا تو آج پلٹن میدان جیسا المیہ پیش نہ آتا۔

لیکن صادق آباد کے واقعہ کو جس طرح ہلکا بنانے کی کوشش کی گئی اور یہاں تک کہا گیا کہ یہ سب کچھ خود بھٹو صاحب کے اپنے آدمیوں کی سازش تھی اور سستی شہرت کے حصول کا فراڈ تھا۔ گویا خود انہوں نے ہی اپنے خلاف آپ وہ حملہ کیا تھا تو اس انداز کے پروپیگنڈے سے جو پورے پاکستان میں زور شور کے ساتھ پھیلایا گیا۔ گڑبڑ پھیلانے والے عناصر کو اچھی خاصی شہ مل گئی۔ اور انہیں پلٹن میدان میں اپنے جوہر دکھانے کا موقعہ ہاتھ آ گیا۔

مودودی صاحب نے اس الزام کے جواب میں کہ خود ان کی جماعت کے لٹھ بند رضا کاروں نے پلٹن میدان میں ذرا سا شور و شغب ہونے پر لاٹھیوں کا استعمال شروع کر دیا تھا جس نے بڑھتے بڑھتے ایک بڑے تصادم کی صورت اختیار کر لی، فرمایا ہے کہ کوئی جماعت بھی اپنا جلسہ خراب کرنے کی حماقت نہیں کر سکتی

لیکن صادق آباد کے واقعہ کے سلسلے میں یہ ہی بات جس برملا طریقہ پہ کہی گئی۔ افسوس ہے کہ اس وقت اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

اب جبکہ خود کے ساتھ وہی کچھ بڑے پیمانے پر پیش آیا تو یہ حقیقت سمجھ میں آئی۔ کہ کوئی جماعت خود اپنے جلسے خراب کرنے اور اپنے آدمیوں پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کیا کرتی۔

بہرکیف حالات کا یہ رخ کسی صورت بھی پسندیدہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن اس کے انسداد کا یہ طریقہ کہ حکومت ہی اپنے زور پر اسے روکے، اور جو جماعت جس جماعت پر اس کی ذمہ داری ڈالے۔ اس پر پابندی عائد کرے۔ اس ناگوار صورت حال کے تدارک کا مناسب طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ اسے تو خود تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین باہم مل کر اور ایسا طریق کار طے کر کے ختم کرا سکتے ہیں۔ جس پر ہر جماعت خوش دلی کے ساتھ عمل کر سکے۔

پلٹن میدان کے واقعہ کے بعد جس قسم کے بیانات اور الزامات کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اس سے کبھی بھی صورت حال رو بہ اصلاح نہیں ہو سکتی۔

یا تو اس واقعہ کی ذمہ داری صرف غنڈہ عناصر پر ڈالیئے۔ اگر ایسا ہے تو پھر کسی جماعت کو اس الزام میں متہم نہ کریے اور صرف غنڈہ عناصر کی سرکوبی کا اہتمام سب جماعتیں باوجود باہمی اختلافات کے مل کر کر سکتی ہیں۔

اور اگر یہ ذمہ داری اپنی مخالف جماعتوں پر عائد کی جائے گی تو غنڈہ عناصر نہایت آسانی کے ساتھ روپوش رہیں گے اور سیاسی پارٹیوں کے کارکن و حامی ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہوتے رہیں گے۔ جس کا انجام بالآخر خانہ جنگی کی نہ ختم ہونے والی صورت میں نمودار ہوگا۔

غور کیجئے تو جہاں تک جماعتوں کے پروگراموں اور اعلانات کا تعلق ہے۔ کوئی بڑا اختلاف نظر نہیں آتا

—— وہ تمام جماعتیں جو کل تک روٹی، معاش، اقتصادیات وغیرہ کے مسائل کو سوشلزم قرار دے کر ان کی مخالفت کیا کرتی تھیں اب ان کے پروگراموں میں بھی روٹی، معاش اور اقتصادیات کے مسائل نہ صرف شامل ہیں بلکہ اول درجہ پر رکھے گئے ہیں

—— اسی طرح ون یونٹ کی مخالفت، جداگانہ صوبوں کا قیام، صوبہ جات کی خود مختاری، آبادی کی بنیاد پر ووٹ کا حق وغیرہ مسائل جن جماعتوں کے نزدیک نظریہ پاکستان کے خلاف اور سوشلزم کے مترادف تھے۔

(ورق الٹیئے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اب ان جماعتوں نے خود ان مسائل کو اپنے اپنے پروگرام کے اہم نکات بنا لئے ہیں

—— اسی طرح ابھی تک کسی بھی جماعت کے منشور، پروگرام اور اعلان میں اسلام یا نظریہ پاکستان کی مخالفت کا کوئی ذکر سامنے نہیں آیا۔

—— اس کے برعکس تمام جماعتیں ہی اسلام کا نام لیتی ہیں اور قرآن وسنت کی حکومت کے قیام کا اعلان کر رہی ہیں۔ بھاشانی، مجیب اور بھٹو کی پارٹیاں اس الزام سے ملوث کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن وہ بھی قرآن وسنت کی حکومت کے قیام کا اعلان کر رہی ہیں۔

ممکن ہے بعض پارٹیوں کے اسلام سے متعلق اعلانات خلوص پر مبنی نہ ہوں اور مصلحت وقت کے طور پر اختیار کئے گئے ہوں، لیکن جب وہ اسلام کا اور قرآن وسنت کی حکومت کا اعلان کرتے ہیں تو خود ان پر ان کے اس اعلان کی رو سے ایک حجت قائم ہو جاتی ہے۔

تو جب اسلام کے بارے میں، جداگانہ صوبوں کے قیام و بحالی کے بارے میں، صوبوں کی خود مختاری کے بارے میں، ون یونٹ کے توڑ دینے کے بارے میں، آبادی کی بنیاد پر ووٹ کے حق کے بارے میں، اردو، بنگلہ، سندھی پشتو وغیرہ زبانوں کے بارے میں، سرمایہ داری اور سامراجیت کے خاتمہ کے بارے میں، معاشی و اقتصادی تبدیلیوں کے بارے میں، جاگیرداریوں کے ختم کرنے کے بارے میں، پاکستان کی سب جماعتوں کا نقطہ نظر یکساں ہے تو اب اختلاف کو طول دینے اور تصادم تک نوبت پہنچانے کا باعث اگر صرف غنڈہ عناصر ہیں۔ تو ان کا سدباب کرنے میں تمام سیاسی جماعتوں کو مل بیٹھ کر تدابیر سوچنے و منتخب کرنے میں کوئی بات رکاوٹ کا باعث نہیں بننا چاہیئے اور ان ہنگاموں کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد کرنا چاہیئے۔ ورنہ [illegible] سمجھا جائے گا کہ اس اختلاف کی شدت و اصرار کے پیچھے ایسے عناصر کار فرما ہیں جو ملک و ملت کی قسمت اپنے مفادات کے تابع رکھنا چاہتے ہیں۔

● ایک بات بالکل واضح ہے کہ یہاں ابھی تک ایسے [illegible] رہے ہیں جو پاکستان کو سیاسی و اقتصادی اعتبار سے امریکہ کے ساتھ کسی نہ کسی درجے میں وابستہ رکھنا چاہتے ہیں

● مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں ایران سے سعودی عرب تک تیل کے جو مفادات امریکہ کو حاصل ہیں۔ ان کو برقرار رکھنے کے لئے بھی یہ درپردہ کوشش کی جا سکتی ہے کہ پاکستان میں ایسی سیاسی و اقتصادی تبدیلیاں نہ آنے پائیں جن سے مشرق وسطیٰ میں امریکی مفادات [illegible] لگے

● اسرائیل کی مصنوعی ریاست کا قیام بھی [illegible] برقرار رہ سکتا ہے کہ پاکستان جیسا طاقتور اور عظیم مسلمان ملک اندرونی خلفشار میں مبتلا رہ کر اسرائیل کے خلاف عربوں کی موثر امداد نہ کر سکے۔

● اس کے ساتھ ہی کشمیر کی آزادی اور بھارت کے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے بھی پاکستان خاطر خواہ جدوجہد نہیں کر سکتا۔ جب تک اسے سنگین سیاسی و اقتصادی مسائل درپیش ہیں اور وہ سیاسی جماعتوں کے شدید اختلافات و تکراؤ کا اکھاڑہ بنا ہوا ہے۔

ڈھاکہ کے واقعات کے بعد سیاست دانوں، ملک کے بہی خواہوں اور اسلام کے سچے شیدائیوں کو ان خطرات کی طرف غور کرنا چاہیئے۔

ہمارے نزدیک دو باتیں ایسی ہیں کہ اگر مارشل لاء حکومت انہیں بروئے کار لے آئے، تو جماعتوں کے باہمی تصادم کے بیشتر امکانات ختم ہو جائیں گے۔

—— ایک یہ کہ ۲۲ اسلامی نکات اور ختم نبوت کے عقیدہ کو ملک کے آئین و دستور کا بنیادی جز قرار دے دیا جائے۔

اس طرح اسلام کا معاملہ جس سے کسی بھی جماعت کو اختلاف نہیں ہے طے ہو جائے گا۔ اور کسی گروہ کو اسلام کے نام سے دوسروں کو گمراہ کرنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

جہاں حکومت نے ون یونٹ اور صوبوں کی مساوات کو اپنے مارشل لاء ریگولیشن کے ذریعہ ختم کرنے اور نئے صوبوں کے قیام، آبادی کی بنیاد پر انتخابات اور اسمبلی قائم کرنے کا قانون نافذ کیا ہے۔ جن کے بارے میں کچھ نہ کچھ اختلاف پایا جاتا تھا۔ وہاں ۲۲ اسلامی نکات و ختم نبوت کے بارے میں جن کے متعلق کوئی اختلاف ہی نہیں ہے، اور اسلام پر سب ہی متفق ہیں۔ ان کو بھی مارشل لاء حکومت آئین و دستور کا جز قرار دینے کا اعلان کر سکتی ہے اور اس طرح اسلام کے نام پر پیش آنے والی خطرناک کشمکش سے ملک کو نجات دلا سکتی ہے۔ اس کے بعد سوشلزم کے حامیوں کو بھی کسی ایسی بات کے کرنے و کہنے کی گنجائش نہیں رہے گی جو ۲۲ اسلامی نکات کے خلاف ہو۔

—— دوسرے یہ کہ صوبوں کے اختیارات کا تعین کر کے آئندہ انتخابات جماعتی بنیاد پر کرانے کا اعلان کر دے۔ اس طرح علاقائی نزاع اور طبقاتی اختلاف کا خاتمہ ہو جائیگا جو لوگ طبقاتی بنیاد پر انتخاب کرانا چاہتے ہیں وہ بھی انفرادی بنیاد پر انتخاب کے مقابلہ میں جماعتی اساس پر ہونے والے انتخاب کو ترجیح دے کر قبول کر لیں گے۔ اور یوں قوم و ملک خیر و خوبی کے ساتھ اپنی منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اسلام و پاکستان کیلئے

خطرات و چیلنج

تاریخ اسلام کا یہ پہلو ہر مسلمان کے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو اول دن سے ان عناصر نے خطرات میں ڈالا جو کسی نہ کسی نام نہاد اسلامی تحریک کے داعی بن کر کھڑے ہوئے اور وقت کے مسلمان اکابر کے خلاف صف آرا ہو گئے۔

تاریخ اسلام میں یہ عناصر سب سے پہلے خلیفہ راشد ثالث حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلاف کھڑے ہوئے اور اس دعوے کے ساتھ کھڑے ہوئے کہ نعوذ باللہ خلیفہ ثالث نے اسلام کے بعض اصول و احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

اور پھر یہ عناصر خلیفہ راشد رابع حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بھی اسی دعوے کے ساتھ کھڑے ہوئے

ان عناصر نے اپنی نام نہاد اسلامی تحریک کے لئے محض ادعا پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ قرآن کی آیات اور رسول کے اقوال تک کو اپنے حق میں استعمال کرنے کا حربہ اختیار کیا اور پھر اس میں من مانی آمیزشیں تک کیں۔

جس شخص کی نظر اسلامی تاریخ کے تمام اجزاء و پہلوؤں پر ہو گی وہ اس المناک اور تلخ حقیقت سے پوری طرح باخبر ہو گا کہ ہر دور میں اسلام کے نام پر اس طرح کی تحریکیں شور و شور کے ساتھ اٹھیں اور ان کا رخ ہمیشہ غیروں کے بجائے مسلمانوں اور ان کے اکابر و اسلاف کی طرف رہا۔

اس طرح کی تحریکوں کے داعیوں نے اول اول مسلمانوں کے نازک احساسات کو چھیڑا اور وقت کے مسائل کی تعبیر اس طرح کی کہ بجائے خود اسلام ہی خطرے میں نظر آنے لگا۔ اور پھر اس خطرے کی صدا سے امت مسلمہ کو مختلف و مخالف گروہوں میں بانٹ کر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ تصادم میں مبتلا کر دیا۔

اور یوں مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنے تسلط کی راہ نکالنے کی کوشش کی۔

ان عناصر کے اس طرز عمل کی بدولت نہ صرف حضرت عثمان و حضرت علی جیسے جلیل القدر خلیفہ اسلام قتل ہوئے بلکہ بارہا مسلمان امت باہم الجھ الجھ کر اپنے ہی ہاتھوں اپنی

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

وہ کس کو قتل کرانا چاہتے ہیں؟

پاکستان کے علماء کرام ہوشیار رہیں!

(مولانا مجاہد الحسینی ایڈیٹر خدام الدین لاہور)

لاہور کے ایک ہفت روزہ نے "وہ مولانا مودودی کو قتل کرنا چاہتے ہیں" کے زیر عنوان اپنے اداری نوٹ میں لکھا ہے:

"ہمیں وہ دن بھی یاد ہیں جب مولانا مودودی کو ایوب خاں کے عہد میں قتل کرنے کی سازش کی گئی۔ اس مقصد کے لئے ... ہور کے غنڈوں سے استفادہ کیا گیا۔ ہم نے مولانا کو ہفتہ قبل مطلع کیا، اپنے اخبار میں لکھا۔ جماعت اسلامی کی کانفرنس میں ہنگامہ ہو کے رہا۔ ایک آدمی شہید ہو گیا، قاتلوں سے اغماض کیا گیا، لیکن خدا نے اس سازش کے منتظمین کو ایسی عبرت ناک سزا دی کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں۔

اب ہم اس حقیقت کو منکشف کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہیں کہ اس ملک کے سرخوں نے مولانا مودودی کو قتل کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ مولانا غلام غوث جس شدت سے مولانا مودودی کے خلاف صحابہ کی توہین، اہلبیت کی ہتک اور امہات المومنین کی اہانت کا بے سروپا الزام لگاتے ہیں اس سے کوئی منچلا برافروختہ ہو کر مولانا کا کام تمام کر دے تو وہ اس جرم سے بچے رہیں، حتیٰ کہ الزام سے سرخرو ہوں، اور اگر مولانا غلام غوث کی تقریروں سے کسی خنجر کو حرکت نہ ہو، تو سرخے بجائے خود یہ تہیہ کئے بیٹھے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ ناپاک لوگ اپنے مشن میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور اگر خدانخواستہ کسی بدبخت کو اس کی جرأت ہوئی، تو پھر سرخوں کو کان کے پردے کھول کر سن لینا چاہیئے کہ مولانا مودودی کا لہو ان سب کی موت کا نوشتہ ہوگا اور ہم ان کے وجود کو اس ملک سے اس طرح مٹا دیں گے جس طرح حشرات الارض کو کچل دیا جاتا ہے!"

(چٹان ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۷۰ء)

اس ہفت روزہ کے مدیر باتدبیر نے جو خطرناک بات کہی اور جو سنگین الزام عائد کیا ہے وہ پاکستان کے علماء کرام کے لئے ہی نہیں، موجودہ حکومت کے لئے بھی ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک انتہائی خطرناک اور سنگین الزام کے بعد حکومت کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ملک کے ایک سربراہ جماعت کو مبینہ قاتلانہ حملہ سے بچانے کے لئے ان لوگوں کے خلاف اقدام قتل کا مقدمہ درج کرے اور عدالتی سطح پر وہ اسباب و محرکات معلوم کرے جو ایک شخصیت کے قتل کا موجب بننے والے ہیں اور ایڈیٹر چٹان سمیت ان سب افراد کو شامل تفتیش کرے چٹان میں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اور اگر یہ الزام محض "شوخیٔ تحریر" کا کرشمہ اور "لاابالی پن" کا مظاہرہ ثابت ہو، تو اس قسم کا سنگین الزام عائد کرنے والے شخص کا کوئی علاج کرنا چاہیئے تاکہ آئندہ سنسنی خیز انکشاف کا عنوان دے کر کسی کو ملک کی فضا مزید مسموم کرنے اور سیاسی و ملی رہنماؤں میں خوف و ہراس پیدا کرنے کی جسارت نہ ہو سکے۔

جہاں تک مولانا غلام غوث کی طرف سے مودودی صاحب کے خلاف صحابہؓ کی توہین، اہلبیتؓ کی ہتک اور امہات المومنینؓ کی اہانت کے الزام کی حقیقت یا اس کے بے سروپا ہونے کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں معاصر مذکور کے مدیر محترم ہی فرمائیں کہ گذشتہ برسوں میں وہ اپنے موقر جریدہ چٹان ہی میں جو کچھ تحریر فرماتے رہے ہیں اور مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے عقائد و نظریات کے خلاف جو بھرپور تنقید کرتے رہے ہیں، اس کی حیثیت کیا ہے؟ معاصر موصوف سے ان دنوں غلطی سرزد ہوئی تھی اور یا ان دنوں جو موقف اختیار فرما رکھا ہے صحیح نہیں ہے؟

اور اگر مولانا غلام غوث ہزاروی کی طرف سے مودودی صاحب کے عقائد و نظریات اور ان کی جماعت کی غیر اسلامی روش کے خلاف تنقید بے سروپا ہے، تو معاصر چٹان کا ان بزرگوں کی بابت کیا خیال ہے جو ایک عرصہ سے مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نظریات کو اسلام کے سراسر خلاف بتاتے رہے ہیں۔ اور ان کے خلاف تحریری معرکہ آرائی بھی رہی ہے۔

قیام پاکستان سے ایک مدت پہلے جب مودودی صاحب نے اپنی جماعت کا دستور اساسی شائع کیا تھا۔ تو شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی علیہ الرحمۃ ..... نے اس کے مندرجات پر تنقید کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مودودی صاحب کے نظریات سراسر غیر اسلامی ہیں اور وہ صحابہؓ کو معیار حق نہیں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان دنوں مودودی صاحب فکری اعتبار سے ابھی کھل کر سامنے نہیں آئے تھے اور "خلافت و ملوکیت" کا مسودہ ابھی ان کے نہاں خانۂ فکر و دماغ ہی میں تھا۔

پھر عقاید و نظریات کی بنا پر صرف مولانا مدنیؒ ہی مودودی صاحب کے مخالف نہیں ہیں۔ بلکہ پاک و ہند کے تمام بڑے بڑے علماء کرام اور دینی رہنماؤں کی ایک بڑی تعداد نے مودودی صاحب کو گمراہ اور ان کے معتقدات کو خلافِ اسلام قرار دیا ہے۔

ان حضرات میں سے مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا مفتی کفایت اللہ۔ مولانا شبیر احمد عثمانی۔ سید سلیمان ندوی، مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا محمد یوسف امیر تبلیغی جماعت، مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا احمد علی، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا مفتی محمد حسن امرتسری مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری۔ مولانا عبدالحامد بدایونی۔ علامہ قاری محمد طیب

مہتمم دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارنپوری اور جماعت اسلامی کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے والے حضرات میں سے مولانا محمد منظور نعمانی ایڈیٹر الفرقان لکھنؤ، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رکن رابطہ عالم اسلامی و مہتمم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ مولانا امین احسن اصلاحی ایڈیٹر ماہنامہ میثاق، مولانا شیخ سلطان محمد صاحب۔ مولانا عبدالرحیم اشرف ایڈیٹر المنبر، مولانا عبدالجبار غازی سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مرکزی جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور مولانا ظفر احمد عثمانی۔ مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مہتمم مدرسہ خیرالمدارس ملتان۔ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی، اور دوسرے حضرات کے اسماء گرامی خصوصی طور سے قابل ذکر ہیں۔

اہانت انبیاءؑ و صحابۂ کرامؓ کا الزام

معاصر چٹان نے اپنے ادارتی نوٹ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ کئی اعتبار سے خصوصی توجہ اور فکر و نظر کے لائق ہے

اوّلاً۔ یہ کہ مودودی صاحب پر انبیاء علیہم السلام، صحابۂ کرامؓ، ازواج مطہراتؓ کی توہین کا جو الزام عاید کیا جاتا ہے کیا واقعتہً بے سروپا ہے؟ اور مودودی صاحب کی تحریرات میں ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے۔ جس کی بنا پر ان کی مخالفت اور تعاقب میں شدت اختیار کی جارہی ہے

ثانیاً۔ یہ کہ اگر مودودی صاحب کی تصنیفات علماء کرام کی تنقیدات اور ہفت روزہ چٹان کی تحریرات سے یہ ثابت ہو جائے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت فکری و نظری اعتبار سے صحیح اسلامی معتقدات کی پیروکار نہیں ہے اور ان کی فکری لغزشیں، نظریاتی کوتاہیاں اور عقاید کی گمراہیاں اہل اسلام کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں، تو اس الزام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے کہ مودودی صاحب کے خلاف محاذ آرائی سرخوں کے اشارۂ ابرو پر ہو رہی ہے۔

ثالثاً۔ یہ کہ مدیر چٹان مودودیت کی حمایت کے پردہ میں کہیں مستقلاً یہ تاثر تو قائم نہیں کر دینا چاہتے کہ انبیاءؑ و صحابہؓ کی اہانت و گستاخی کا سنگین الزام اپنا کوئی پس منظر رکھا کرتا ہے اور اس طرح وہ ختم نبوت کے منکروں اور صحابہ کرامؓ کی شان میں سب و شتم کرنے والوں کا جرم کرکے ان کے لئے فضا ہموار بنانا تو نہیں چاہتے؟

رابعاً۔ یہ کہ مولانا غلام غوث اور اکابرین جمعیۃ علماء اسلام کو قتل کرانے کی کوئی سازش تو نہیں تیار کی گئی ہے؟ مودودی صاحب کو قتل کرانے کا ہوّا کھڑا کرکے درحقیقت کوئی اور شگل کھلانے کا منصوبہ تو نہیں بنایا گیا؟

(باقی)

جمعیۃ علماء اسلام کا منشور

ہفت روزہ "کائنات" بہاولپور کا اداریہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی ممتاز قومی جماعت ہے، جسے اکابر علماء کی حمایت و تائید حاصل ہے۔ یہ جماعت ملک میں احیاء دین اور حکومت الٰہیہ کے قیام کی کوششوں میں مصروف ہے۔ جمعیۃ نے حال ہی میں اپنے منشور کا اعلان کیا ہے۔ اس منشور میں منکرات کے استیصال اور اسلامی اوامر کی بالادستی کے لئے متعدد دفعات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے معیشی ڈھانچہ کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلنے، دولت اور وسائل روزگار کی منصفانہ تقسیم، بیروزگاری کے خاتمہ، غیر جانبدارانہ خارجہ پالیسی، سرمایہ دارانہ نظام کی بیخ کنی، بدلتے ہوئے حالات میں زرعی ملکیت کی تحدید اور کلیدی صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کی اہم دفعات شامل ہیں۔

اس منشور میں وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر جمعیۃ برسر اقتدار آگئی تو:۔

- پاکستان کے ہر شہری کو حصول معاش کے باعزت مواقع مہیا کئے جائیں گے۔
- جن لوگوں کو روزگار مہیا نہیں کیا جا سکے گا انہیں گذارہ الاؤنس دیا جائے گا۔
- بحالت موجودہ کسی مزدور کی تنخواہ تین سو روپے ماہوار سے کم نہیں ہوگی۔
- بے زمین کاشتکاروں کو قطعات اراضی مفت دیئے جائیں گے
- تجارت میں زیادہ نفع اندوزی کا رجحان ختم کر دیا جائیگا
- عوام کی برداشت سے باہر کوئی ٹیکس نہیں لیا جائیگا۔

مملکت کا دستور تمام فرقوں کے مرتب کردہ ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی ہوگا، اسلام اور اس کے کسی عقیدہ کے خلاف تبلیغ کی اجازت نہیں ہوگی۔ میٹرک تک تعلیم مفت ہوگی۔ غریب طالبعلموں کی تعلیم کا انتظام مملکت کے ذمہ ہوگا۔ دینی مدارس کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ غیر مسلموں کے سکولوں میں مسلمان بچوں کا داخلہ ممنوع ہوگا۔ مشترکہ سرمائے سے چلنے والی صنعتوں میں مزدوروں کے حصص رکھے جائیں گے۔ تنخواہوں کے تفاوت کو اوّلاً ایک اور دس اور پھر ایک اور پانچ کی نسبت پر لایا جائیگا سیاسی رشوت اور فریب کاری سے حاصل کردہ املاک کو ضبط کرکے مستحقوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ نشر و اشاعت کے تمام ذرائع پر عوام کا کنٹرول ہوگا۔ اخبارات کو کسی گروہ یا حکومت کی اجارہ داری میں نہیں جانے دیا جائے گا۔ خارجہ پالیسی اسلامی ملکوں سے قریبی تعاون و اشتراک پر مبنی اور مغربی و اشتراکی سامراج کے اثرات سے پاک ہوگی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کے یہ اہم نکات پاکیزہ عزائم کے آئینہ دار ہیں۔ اس لئے گہرے مطالعہ اور فکر و تدبر کے متقاضی ہیں۔ جمعیۃ کا منشور اس بات کا غماز ہے کہ ارض پاک کے علماء پاکستان کے اساسی نظریہ کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ ملک جس غرض اور مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا اسے حاصل کرنے کے لئے سب سے زیادہ بے چین اور مضطرب علماء کا طبقہ ہے۔ پاکستان کے حصول کے لئے جو بیش بہا قربانیاں دی گئیں۔ ان کا تقاضا ہے کہ وطن عزیز میں اسلامی طرز کا معاشرہ قائم کیا جائے ورنہ ملک کے قیام کا مقصد غارت ہو جائے گا۔ آج ہمارے ملک میں غیر ملکی اور درآمدی نظریات کا پرچار جس شد و مد سے کیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ وجیہہ صرف یہی ہے کہ زمام کار ایسے عناصر کے ہاتھ میں ہے جو صرف زبان سے اسلام کے حامی و مؤید ہیں ان کے دل خلوص کی دولت سے محروم ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ملک کے عوام ابھی تک نور ایمان کی دولت اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔ خلوص کی چنگاری ابھی ان کے قلوب کی گہرائیوں میں محفوظ ہے۔ خدانخواستہ اگر وقت گذرنے کے ساتھ ہم اس دولت اور اس خلوص سے محروم ہو گئے۔ تو ہمارے ہاں بھی ویسا ہی اسلام اور ویسا ہی اسلامی نظام جلوہ گر ہو جائے۔ جو اس وقت مصر، شام، عراق، سوڈان اور مشرق وسطیٰ کے بیشتر اسلامی ملکوں میں رائج ہے اور جس کا ہی نتیجہ ہے کہ وہاں علماء پر عرصۂ حیات تنگ ہے۔ دینی تعلیم برائے نام، مدارس ویران اور کلب آباد ہیں۔ وسائل کی فراوانی اور عددی اکثریت کے باوجود عالم اسلام یہودی اشتراکی اور مغربی سامراج کی دسیسہ کاریوں کے پنجۂ استبداد میں صید زبوں کی حیثیت رکھتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام ہو یا اشتراکی نظام، اسلام ان دونوں کی نفی کرتا ہے۔ مسلمان امت وسط ہیں اور ان کا طرز زندگی

(باقی صفحہ ۴۹)

فکر و نظر

احمد حسین کمال

۲۲ اسلامی نکات کے سوا گول میز کانفرنس کے تمام نزاعی امور سب نے تسلیم کر لئے

"ڈھاکہ ۱۹ر جنوری (پ پ ا) مولانا ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی نے اعلان کیا ہے کہ ان کی پارٹی تمام صوبوں کی علاقائی خود مختاری پر مکمل یقین رکھتی ہے اور اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ تمام صوبوں کو مکمل علاقائی خود مختاری دی جائے۔ مشرقی پاکستان کے ساتھ غیر ملکی امداد، قرضوں اور دفاعی اہلیتوں کے معاملہ میں ترجیحی سلوک کیا جائے۔ علاوہ ازیں مشرقی پاکستان جس قدر زر مبادلہ کمائے وہ سارے کا سارا اسی صوبہ میں صرف کیا جائے"

(ندائے ملت ۲۰ر جنوری ۱۹۷۰ء)

ڈھاکہ سے مودودی صاحب کا یہ اعلان اس حادثہ کے دوسرے دن جاری ہوا، جس دن پلٹن میدان میں ان کی جماعت کے جلسہ میں خونریز ہنگامہ آرائی ہوئی۔ جلسہ درہم برہم کر دیا گیا۔ چند قیمتی جانیں تلف ہو گئیں اور سینکڑوں آدمی مجروح ہو گئے۔

ماضی کی اس گول میز کانفرنس کے، جو ایوب خاں کے ساتھ ان کے مخالف سیاسی لیڈروں کے ساتھ مفاہمت کے لئے وجود میں لائی گئی تھی۔ مودودی صاحب آخری آدمی ہیں جنہوں نے بالآخر کھل کر صوبائی خود مختاری اور مشرقی پاکستان کے ساتھ ترجیحی سلوک کا اعلان کیا ہے اور مشرقی پاکستان کے زر مبادلہ کو اس صوبہ کے لئے خاص کر دینے کے مطالبہ پر صاد کر دیا ہے۔

گول میز کانفرنس جیسا کہ سب کو معلوم ہے، صرف تین مطالبوں کی وجہ سے ناکام ہوئی۔

۱۔ تعداد آبادی کی بنیاد پر انتخابات کا مطالبہ
۲۔ ون یونٹ توڑ کر صوبوں کے قیام کا مطالبہ
۳۔ اور صوبوں کی خود مختاری کا مطالبہ

گول میز کانفرنس کے شرکاء میں مجیب اور ولی خاں کے مطالبہ میں یہ تینوں باتیں شامل تھیں۔ جبکہ براہ راست بالغ رائے دہی اور وفاقی پارلیمانی نظام کے مطالبہ میں سب شریک تھے۔

مذکورہ بالا تین مطالبات کو قوم وملت کے تباہ کن قرار دے کر ایوب خاں نے گول میز کانفرنس کی ناکامی کا اعلان کر دیا۔

اور مودودی صاحب سمیت نصر اللہ خاں، چوہدری محمد علی، مولوی فرید احمد وغیرہ لیڈروں نے اس کی ذمہ داری ان تین مطالبات کے حامیوں پر ڈالی۔

یہ بھی سب کو یاد ہوگا کہ مودودی صاحب اور ان کے متبعین نے اس کی ذمہ داری میں مفتی محمود صاحب کو بھی یہ کہہ کر شامل کیا کہ انہوں نے ۲۲ اسلامی نکات اور مسلمان کی تعریف وختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کا مسئلہ کانفرنس میں اٹھایا۔

بلکہ جب مفتی محمود صاحب کے اسلامی مطالبات پر مودودی صاحب کی خاموشی کو ملک کے دینی حلقوں میں قابل اعتراض قرار دیا گیا تو اس کی صفائی میں مودودی صاحب نے یہ بیان دیا کہ:۔

> گول میز کانفرنس میں اسلامی مطالبات کا پیش کرنا تدبر کے خلاف تھا اور نزاعی امور میں انہیں شامل کر دینا تھا۔

گول میز کانفرنس میں ان حضرات کے اختیار کردہ رویہ سے اور بعد میں ان امور پر ان حضرات کے اخباری بیانات وتقریروں اور تحریروں کی صورت میں یہ بات بار بار واضح ہو کر آتی رہی ہے کہ:۔

تعداد آبادی کی بنیاد پر الیکشن اور صوبائی خود مختاری وغیرہ امور ملک کے لئے سخت تباہ کن ہیں بلکہ نزاعی ہیں اور یہ حضرات ان سے اتفاق نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ ان کے نزدیک اس فہرست میں ۲۲ اسلامی نکات اور مسلمان کی تعریف بھی نزاعی حیثیت کے ساتھ شامل ہیں۔

لیکن اب اس عبرت ناک انجام کہ [illegible] کہ ان سب نے نہ صرف ایک ایک کر کے ان تمام نزاعی مطالبات پر صاد کر دیا ہے۔ بلکہ اب اپنے منشوروں اور جماعتی مطالبات تک میں ان نزاعی امور کو شامل کر لیا ہے۔

—— وہ اب ون یونٹ توڑ کر از سر نو صوبوں کے قیام کے پرزور حامی بن گئے ہیں۔
—— وہ اب تعداد آبادی کی بنیاد پر انتخابات کے زبردست مدعی ہو گئے ہیں۔
—— وہ اب صوبوں کی خود مختاری کے بھی حامی بن گئے ہیں۔

اور اس حد تک جس کی ایک جھلک مودودی صاحب کے اس بیان میں دیکھی جا سکتی ہے جو ان سطور کی ابتداء میں رقم کیا گیا ہے۔

لیکن اس سب کے باوجود اگر ان حضرات کو توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ تو ان کی صراحتاً ان ۲۲ اسلامی نکات وختم نبوت اور مسلمان کی تعریف کے مطالبات کو بھی تسلیم کر لیتے۔

یعنی صوبائی خود مختاری تک کے تمام معاملات اب ان کے لئے نزاعی نہیں رہے، لیکن اسلامی مطالبات اب بھی ان کے نزدیک نزاعی ہیں کہ کھل کر ۲۲ اسلامی نکات کا مطالبہ نہیں کرتے۔

ان کی اس تبدیلی ماہیت پر ہر محب وطن سوچ سکتا ہے کہ کیا ان کا سیاسی تدبر یہ ہی تھا کہ ایک سال قبل گول میز کانفرنس کے موقعہ پر وہ اتنا بھی نہیں سمجھ سکے تھے کہ یہ نزاعی امور نزاعی نہیں ہیں بلکہ عوام کے مطالبات ہیں۔

آبادی کی بنیاد پر انتخاب، ون یونٹ کی تنسیخ، صوبوں کا از سر نو قیام، صوبوں کی خود مختاری، مشرقی پاکستان کے ساتھ ترجیحی سلوک وغیرہ اگر ایک سال قبل ہی متفقہ طور سے تسلیم کر لئے جاتے تو قوم کیوں ایک سال کی ان آزمائشوں سے گزرتی اور کیوں باہمی سر پھٹول وانتشار سے دوچار ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ گول میز کانفرنس کی ناکامی کے اصل ذمہ دار یہ افراد ہیں۔

اور دانستہ یا نادانستہ یہ ان عناصر کے ہاتھوں میں کھیلے ہیں جو ان مسائل پر پاکستان میں انتشار پھیلانے کے درپے ہیں۔

یہ مطالبات اگر گول میز کانفرنس کی فضا میں اتفاق رائے سے تسلیم کر لئے جاتے تو نہ ملک میں مارشل لاء نافذ کرنے کی ضرورت پڑتی، نہ نزاع وتصادم کے ڈھاکہ جیسے حادثات تک قوم کا کاروان سیاست پہنچتا۔

گول میز کانفرنس کے موقعہ پر ان مطالبات کو تسلیم نہ

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

جہادِ آزادی کے تین مجاہد

از شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) مولانا ابوالحسن تاج محمود صاحب امروٹی

مولانا ابوالحسن تاج محمود صاحب امروٹی مرحوم موضع امروٹ ضلع سکھر کے باشندے اور حضرت سید العارفین حافظ محمد صدیق صاحب مرحوم بھرچونڈی والے کے دوسرے خلیفے تھے۔ مولانا عبید اللہ صاحب ان سے بہت وابستہ تھے۔ مولانا عبید اللہ صاحب کا نکاح بھی ماسٹر محمد عظیم صاحب خان یوسف زئی کی صاحبزادی سے انہوں نے کرایا تھا۔ عرصۂ دراز تک مولانا عبید اللہ صاحب ان کے یہاں رہے۔ انہوں نے مولانا کے لیے کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا۔ موصوف خدا رسیدہ، متقی، پرہیزگار، نہایت جوشیلے بزرگ تھے۔ اطراف و جوانب سکھر میں ان کا بہت بڑا اثر اور رسوخ تھا۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان ان کے متوسلین اور مریدان اطراف میں موجود ہیں۔ ان کی کرامات کا بہت بڑا چرچا وہاں پایا جاتا ہے۔ مولانا عبید اللہ صاحب نے ان کا تعارف حضرت شیخ الہند رح سے کرایا۔ متعدد دفعہ دیوبند بھی آئے۔ اور حضرت شیخ الہند رح ان سے ملنے امروٹ بھی تشریف لے گئے۔ اور مشن آزادی میں شریک کار کیا۔ تحریک خلافت میں بھی نہایت جوش و خروش سے آخر تک شریک رہے۔ ان کا مقام سندھ کے ان اضلاع میں حضرت شیخ الہند رح کے مشن کا مرکز رہا۔ گورنمنٹ نے اشتباہات کی بنا پر ان کو گرفتار کیا پھر دنوں کے بعد رہا کر دیا۔ ایام تحریک خلافت کے آخری دنوں میں ان کی وفات ہو گئی رحمہ اللہ تعالیٰ و رضی عنہ و ارضاہ۔

(۲) مولانا محمد صادق صاحب علیہ الرحمۃ کھڈہ کراچوی

مولانا محمد صادق صاحب کھڈہ کراچوی رحمۃ اللہ علیہ مولانائے موصوف محلہ کھڈہ کراچی کے باشندہ ہیں کتب عالیہ درسیہ خصوصاً دورۂ حدیث حضرت شیخ الہند رح سے پڑھی۔ ان میں اور مولانا عبید اللہ صاحب میں بہت گہرے تعلقات ہمیشہ رہے اور مشن آزادی میں ہمیشہ سرگرمی کے ساتھ شریک رہے۔ ایام جنگ عمومی میں جب کہ انگریزوں نے عراق پر حملہ کیا تو انہوں نے اور ان کے رفقاء نے بس بھیلا وغیرہ کے بلوچستانی قبائل سے بغاوت کرا دی۔

کراچی میں ہر ہفتے جہازیں پوری فورس سپاہیوں اور اسلحہ اور رسد کی جایا کرتی تھیں۔ جس کی وجہ سے مسٹر ٹاونشنڈ کمانڈر انچیف محاذ عراق میں بڑھتا ہوا ہر پڑاؤ پر پیش قدمی کر رہا تھا۔ فوجیں بھی یکے بعد دیگرے ہر پڑاؤ کو سنبھالتی رہتی تھیں اور پیچھے سے کمک پہنچتی رہتی تھی۔ اس طرح نظام پیش قدمی کا جاری تھا۔ جب بلوچستان اور لس بھیلا میں بغاوت ہو گئی۔ تو وہ فورس اور فوج جو کہ بصرہ میں جا رہی تھی۔ اس داخلی بغاوت کے دفع کرنے کے لیے سندھ میں اتار دی گئی۔ کئی ہفتہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

مسٹر ٹاونشنڈ اپنی فتح مندی کے نشہ میں بڑھتا گیا مگر پیچھے سے کمک نہ پہنچ سکی۔ بالآخر کوت العمارۃ میں محصور ہو گیا۔

کچھ عرصے میں بغاوت فرو کر کے جب انگریز فوجیں وہاں پہنچیں تو ترکی فوجوں نے حصار نہایت مضبوط کر دیا تھا۔ نہ اندر سے کسی کو نکلنے دیتے تھے نہ باہر کی طاقتیں حصار توڑ سکتی تھیں۔ کئی مہینہ تک محصور رہ کر مسٹر ٹاونشنڈ کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔ ابتداء میں جب محصور ہوا تھا تو اس کی تیس ہزار تھی مگر جب حصار سے آزاد کیا گیا تو کل تیرہ ہزار فوج باقی رہ گئی تھی سترہ ہزار آدمی اس حصار میں مر گئے۔ اس کے بعد مولانا محمد صادق کو گرفتار کر لیا گیا۔ ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے کاروار ڈ (مہاراشٹر کا شہر) میں نظر بند کر دئے گئے۔ اور جنگ عمومی کے اختتام تک وہاں ہی نظر بند رہے۔ نہایت جوشیلے رازدار، مستقل مزاج شخص ہیں۔ تقسیم ہند تک دارالعلوم دیوبند کے ممبران شوریٰ اور جمعیۃ علماء ہند کے ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی رہے۔ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی کے صدر مہتمم اور صدر مدرس بھی ہیں۔ خلافت کمیٹی سندھ اور جمعیۃ علماء ہند میں ہمیشہ نہایت اولوالعزمی اور سعی بلیغ سے کام کرتے رہے۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء

لے افسوس مولانا موصوف ان سطور کے لکھے جانے کے بعد ۵ رشوال ۱۳۷۲ھ ۱۸ رجون ۱۹۵۳ء کو وفات پا گئے۔

(۳) مولانا فضل ربی صاحب

مولانا فضل ربی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور حضرت شیخ الہند رح کے شاگرد رشید اور ضلع پشاور کے باشندے ہیں۔ نہایت جوشیلے اور مستقل مزاج جانباز ہیں اپنی وطن میں علمی مشاغل میں مشغول تھے۔ مولانا شیخ الہند نے حکم فرمایا کہ آپ یاغستان۔ (آزاد علاقہ) میں چلے جائیں اور وہاں لوگوں کو جہاد آزادی کے لیے آمادہ کریں اور اس کی تبلیغ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ چونکہ ان کو تقریر کی مشق دارالعلوم میں رہتے ہوئے بہت اچھی ہو گئی تھی اس لیے ان کی جوشیلی تقریروں کا وہاں بہت اثر ہوا۔ اور بہت بڑی تعداد میں لوگ جہاد آزادی کے لیے تیار ہو گئے۔ جب حاجی ترنگزئی صاحب مرحوم نے علم جہاد بلند کیا تو مولانا فضل ربی صاحب شریک جہاد رہا۔ پھر شکست کے بعد کابل چلے گئے۔

اپنے علمی استعداد اور اعلیٰ قابلیت کی بنا پر علمی ڈیپارٹمنٹ افغانستان میں ملازم ہو گئے۔ اور آج تک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ متعلقین ان کے ساتھ ہیں۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء

❁ ❁ ❁

نوشہرہ میں جمعیۃ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کا ایک اجلاس مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد نوشہرہ میں بروز پیر ۱۹ جنوری منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا محمد عثمان امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ نے کی۔ اس میں تحصیل بھر کی ۳۵ شاخوں کے نمائندے موجود تھے۔ ناظم پشاور ڈویژن سید مبارک شاہ بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اجلاس سے مولانا پیر مبارک شاہ، مولانا محمد عثمان۔ مولانا شیر علی شاہ، ڈاکٹر سید عبدالمد شاہ، خان شیر منڈ خان اور مولانا عبدالرحمٰن صدیقی نے خطاب کیا۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی انقلاب لا کر ہی دم لے گی۔ ہمارے تمام مسائل کا حل صرف اسلام پیش کرتا ہے۔ ایک عرصہ کے بعد قوم کو اظہار رائے کا موقع مل رہا ہے۔ سیاسی لیڈر پھر نکل پڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سب کی زبان پر اسلام کا نعرہ ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ خود اس پر کتنے عمل پیرا ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اپنا منشور پیش کر دیا ہے۔ اراکین جمعیۃ کا فرض ہے کہ ہر فرد تک جمعیۃ کے پیغام کو پہنچائیں۔ اجلاس میں جماعتی کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے تحصیل نوشہرہ کو پانچ حلقوں میں تقسیم کیا گیا تاکہ کام آسانی اور تیز رفتاری سے نپٹایا جا سکے۔

جناب کامل یمنی

"زندگی" کی دریدہ دہنی

جماعت اسلامی کے غیر سرکاری ترجمان ہفت روزہ "زندگی" نے اپنی حیاتِ نو کے ساتھ الگیس بلالی ٹیٹن اور سیکنڈ لائٹیز لیٹن کا جو سنسنی خیز سلسلہ شروع کیا تھا وہ اپنے عروج پر پہنچ چکا ہے اس جریدے کے صفحات کسی نہ کسی شخصیت کی تضحیک و طعن سے بھرے رہتے ہیں۔

شخصیات کے بارے میں ہم نے کبھی بحث و مباحثے میں الجھنے کی کوشش نہیں کی۔ ہم کسی شخص کو بھی (سوائے انبیاء علیہم السلام) کے معصوم عن الخطاء نہیں سمجھتے۔ (حالانکہ مودودی صاحب کی رائے کے مطابق انبیاء بھی خطاکاروں کی صف سے باہر نہیں ہیں) لیکن اپنی دنیاوی اغراض و طمع کے تابع ہو کر کسی بیرونی طاقت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مختلف شخصیتوں پر کیچڑ اچھالنا اور ان کی تذلیل کرنا قابل نفریں فعل ہے۔ "زندگی" کے مدیر کبیر مودودی صاحب کی ذاتِ اقدس کے علاوہ ہر شخص کو قابل تنقید گردانتے اور آقایانِ ولی نعمت سے فیض پاتے ہیں۔ ان کی کینہ پروری بین الاقوامی سطح کی ہے۔ انہیں انڈونیشیا کے سابق صدر سوئیکارنو سے بھی اتنی ہی کد ہے جتنی مصر کے جمال عبدالناصر سے۔ ان کی نظر میں یاسر عرفات کی "الفتح" بھی معتوب ہے اور سردار عبدالقیوم کی تحریک "المجاہد" بھی۔

۲۹ دسمبر کے شمارہ کے صفحہ ۲۶ پر "عارف افتخار کا عزم حج" کے زیر عنوان نگارشات ملاحظہ ہوں :-

" عارف افتخار کو "انگور کی بیٹی" سے عشق ہے اور وہ اس کے بغیر ایک لمحہ بھی چین سے نہیں رہ سکتے" اور حرمین میں یہ "محترمہ" پائی نہیں جاتیں ہمیں تشویش ہے کہیں وہ بیمار نہ پڑ جائیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں۔ حضرت مفتی محمود نے انہیں یقین دلا دیا ہے کہ کعبۃ اللہ میں بھی اس کا انتظام ہو جائے گا اور وہ یہ کہ وہ خود وہاں اس کا نظارہ کر چکے ہیں"۔

مفتی صاحب کا یہ کہنا غلط ہو یا صحیح، ہم عارف افتخار کی صحت مندی کے لئے دعاگو ہیں۔ ان کے دم سے ہی "بازارِ سیاست" حقیقی معنوں میں بازار ہے۔ ان کے مزاج ناساز ہو گئے تو کیا ہو گا؟" (ہفت روزہ زندگی صفحہ ۲۶ ، ۲۹ دسمبر)

سر دست ہم عارف افتخار کو زیر بحث لاتے ہیں نہ مفتی محمود صاحب کی ذات کو بلکہ ان عبقری ذہنیتوں کے نام نہاد علم و دانش کا ماتم کرتے ہیں جو شخصیتوں کی اندھا دھند مخالفت میں شعائر دین عظمت کو پامال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ انہوں نے مفتی محمود کی عبا پر چھینٹے ڈالنے کے شوق میں غلاف کعبہ کے تقدس کو بھی بار بار مجروح کیا ہے۔ اور یہ ایسا جرم ہے جسے پاکستان جیسے نظریاتی ملک میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

گزشتہ دنوں میکلوڈ روڈ کے ایک ہفت روزہ نے اس لقب کی توہین کی تھی۔ جو صحابہ کرام کے لئے مخصوص ہم آج بھی پوری شدت کے ساتھ مندرجہ بالا تحریر پر احتجاج کرتے ہیں اور ملک کے سنجیدہ و صحت مند صحافیوں جمہوریت پسند طبقوں اور دین پسند عناصر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ذہنی اور جسمانی مریضوں کو اس حد تک نہ جانے دیں کہ وہ کعبۃ اللہ کی اہانت و تذلیل کی بھی جسارت کرنے لگ جائیں۔ اگر اس قسم کی تحریروں پر پابندی نہ لگائی گئی تو ملکی فضا خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ جن کے نتیجہ میں زبان و قلم پر پہرے بٹھا دیئے جاتے ہیں اور شاید ان عناصر کا یہی مقصد ہے۔

جہاں تک "کچھ لوگوں" کے کہنے کا تعلق ہے۔ "کچھ لوگ" تو مولانا مودودی کے بارے میں "بڑا کچھ" کہتے ہیں "کچھ لوگ" تو تازہ تازہ پردہ نشین بننے والوں کے "جمال" کی بھی عجیب عجیب داستانیں سناتے [illegible] ہیں ۔

کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

رہ گئی مفتی محمود کے نظارہ کرنے کی بات اس سلسلے میں اس ایڈیٹر کی گواہی زیادہ قابل قبول ہونی چاہیئے جو گزشتہ ماہ عمرہ کر کے لوٹے ہیں اور ایک "کمسٹ" (دوا فروش) کے مہمان تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام مری کی مجلس عمومی کا اجلاس

مورخہ ۱۹ بروز سوموار بوقت ۱۱ بجے دن دفتر جمعیۃ علماء اسلام مری میں جمعیۃ مری تحصیل کی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت امیر تحصیل حضرت مولانا سید مظفر علی شاہ صاحب منعقد ہوا۔ خاص کر مدعو خصوصی مولانا [illegible] حکیم صاحب اعلیٰ راولپنڈی ڈویژن نے شرکت۔ علاقہ کے مختلف حضرات نے خطاب فرمایا۔

اجلاس میں مری تحصیل کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا تاکہ کام زور شور سے ہو سکے۔ مزید مری تحصیل کے لئے ناظم نشر و اشاعت جناب محمد اسماعیل صاحب بخشی کلا تھ مرچنٹ مقرر ہوئے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ سول ہسپتال مری اور مضافات مری کی ڈسپنسریوں میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے بہتر انتظامات کئے جائیں

(۲) انٹر گورنمنٹ کالج مری کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے۔ اور کالج سے مخلوط تعلیم کو ختم کیا جائے۔

(۳) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

(۴) سیاسی جلسوں میں غنڈہ گردی کو بند کیا جائے۔

(۵) نیا آئین علماء کے متفقہ ۲۲ نکات پر مبنی ہونا چاہیئے۔

(۶) نئی تعلیمی پالیسی کو جلد از جلد نافذ کیا جائے۔

اظہار تشکر و امتنان

والدہ ماجدہ قدس سرہا کے سانحہ ارتحال پر جن بزرگوں دوستوں، جماعتی رفقاء اور دینی مدارس نے مکاتیب، بیانات اور ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن مجید اور دعاؤں کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ بندہ راقم اور گرامی قاضی عبداللطیف صاحب اور دیگر اخوان محترم ان سب حضرات کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ یہ حضرات ہمیشہ ہی اپنے والدینؒ کے ساتھ ہمارے حضرات والدینؒ کو بھی دعائے مغفرت اور ہم سب کو حسن عمل حسن اتفاق اور حسن خاتمہ کی دعا سے یاد فرماتے رہیں۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ۔

نجم المدارس اور جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق جو تھوڑی بہت دینی، تعلیمی، ملی اور ملکی خدمت ہم سے منسوب کی جاتی ہے۔ وہ سب حضرات والدینؒ کے ہی مجاہدانہ ہمت اور مومنانہ فراست کے برکات ہیں۔

اللہم فلا تحرمنا اجرہم ولا تفتنا بعدہم

حضرات مرحومین کے ظاہری سایہ سے محروم ہو جانے کے بعد یقیناً ان سب مشفقین اور مخلصین کے قلبی توجہات اور مخلصانہ دعوات کے ہم بہت زیادہ محتاج ہو گئے ہیں

(گناہگار عبدالکریم عفی عنہ از نجم المدارس کلاچی)

جگنو سیالکوٹی

نوائے مزدور

آہ میری قوم کے محنت کش و مزدور لوگ
زیست ہے جن سے گریزاں ہیں وہ مجبور لوگ

کتنی حسرتناک ہے ان بے کسوں کی داستاں
ہیں فلک کی آنکھ سے خون کے آنسو رواں

کیا کہوں یہ اژدہے یہ ناگ یہ زردار لوگ
مفلسوں کے جانی دشمن ظاہری غمخوار لوگ

خون پی پی کے پلے ہیں بے کس و مجبور کا
شیش محلوں میں پڑے ہیں کھا کے حق مزدور کا

آگیا اے زر پرستو آگیا یوم حساب
قوم کی ہر بات کا دینا تمہیں ہوگا جواب

اب غریبوں کے خدا بن کر نہ رہ پاؤ گے تم
وقت کے طوفان کے ریلے میں بہہ جاؤ گے تم

یہ نہ سمجھو زر کے بندے ہم عبث لاچار ہیں
ہم ہیں اللہ کے سپاہی عزم کی تلوار ہیں

سر کچل دینگے ہر اک زردار کا مزدور کا
اگلوائیں گے ہمیں حق مفلس و مزدور کا

ہم نہ چلنے دینگے اب زردار کی عیاریاں
بالادستی ہوگی مزدوروں کسانوں کی یہاں

ظلم و استبداد کی چھٹ جائینگی تاریکیاں
مہر امن و آشتی ہر سمت ہوگا ضو فشاں

ہے جو یہ آئین افرنگی نہانت کا امیں
دفن کر دینگے اسے ہم دور لے جا کر کہیں

چاہتے ہو دوستو گر ملک میں قرآں کا راج
آیئے ہم سب کریں مل کر یہ دل میں عہد آج

حرمت اسلام پر مٹ جائینگے کٹ جائینگے
مشکلیں ہوں لاکھ رستے میں نہ ہم گھبرائینگے

ساتھ دینگے ہم جمعیۃ علماء اسلام کا
جس کے دم سے نام روشن ہے یہاں اسلام کا

ہے دعا جگنو ہمیں اب رہنما ایسا ملے
جو رہِ حق پر چلائے ہم کو اور خود بھی چلے

عبدالغفور حنفی

پرچم جمعیۃ

جمعیۃ کی پرچم کشائی ہے کیا
یہ دفتر رموز و اسرار کا

یہ پرچم ہے ختم الرسل کا نشاں
فدا اس کے ناموس پر میری جاں

یہ فتح مبیں کی علامت رہا
یہ عشق و یقیں کی علامت رہا

جمعیۃ کے پرچم کے سائے میں ہم
کتاب اور سنت بھی لائے ہیں ہم

جمعیۃ کا منشور اسلام ہے
خدائے تعالےٰ کا انعام ہے

یہ پرچم فضاؤں میں لہرائے گا
زمانہ خلافت کا پھر آئے گا

زمانے کا انداز ہی اور ہے
جمعیۃ کی آواز ہی اور ہے

شریعت سے اپنے چمن کی بہار
اسی سے بنے گا وطن مرغزار

اٹھو دوستو! شب گذرنے کو ہے
کہ نورِ سحر پھر بکھرنے کو ہے

اٹھو اب کہ صدیوں سے غافل ہو تم
مٹا دو ہر اک نقشِ باطل کو تم

اخبار الطلبہ

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ہفتہ وار اجلاس

زیر صدارت جناب شیخ اعجاز رحمانی صاحب بتاریخ ۱۸۔ جنوری منعقد ہوا جس میں ممتاز عالم دین مولانا منیر احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔

مولانا نے فرمایا کہ ابتدائے اسلام سے لے کر اب تک حق و باطل کا تصادم رہا ہے۔ اہل حق ہمیشہ مصائب و آلام کا مقابلہ کرتے ہوئے بلاخوف خطر دنیا کے سامنے آواز حق بلند کرتے رہے ہیں۔ آج تمام طاغوتی طاقتیں اہل حق کے لئے سد سکندری بن رہی ہیں۔ لیکن انشاء اللہ یہ تمام طاغوتی طاقتیں ناکام ہوں گی۔

مولانا نے فرمایا کہ میرے عزیز طلباء حق و صداقت کے راستے کو اختیار کریں تو انشاء اللہ تمام باطل قوتیں مٹ جائیں گی۔ آیئے ہم اس مقدس مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے علماء حق کے ساتھ وابستگی اختیار کریں تاکہ ہم بھی اہل حق کی رفاقت میں الحاد کو ختم کر کے کتاب و سنت کا آئین نافذ کریں۔

(محمد اسلوب)

جمعیۃ طلباء اسلام جیکب آباد

مدرسہ قاسم العلوم شہر جیکب آباد میں بتاریخ ۸۔ ذیقعد بروز ہفتہ مجلس شوریٰ جمعیۃ طلباء اسلام منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر	حافظ محمد اسماعیل پٹھان
نائب امیر	مولوی علی حسن پٹھان
ناظم اعلیٰ	مولوی رحیم بخش براہوی
نائب ناظم	حافظ عبدالرشید پٹھان
ناظم پروپیگنڈہ	حافظ محمد زکریا
ناظم نشر و اشاعت	حافظ عبدالقدوس
خازن	مولوی عبدالحکیم

جس میں یہ اراکین شامل ہوئے۔ محمد شریف۔ محمد یوسف حافظ محمد اسحاق۔ حافظ محمد موسیٰ۔ اور بھی بہت سے اراکین شامل ہوئے۔

(جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ قاسم العلوم شہر جیکب آباد)

کہروڑ پکا میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

سرپرست	مولانا محمد یوسف صاحب سرحدی صدر مدرس
امیر	محمد یوسف صاحب کہروڑی
نائب امیر	محمد الیاس 〃 〃
ناظم	محمد سعید 〃 ڈیروی
نائب ناظم	تاج محمد 〃 〃
ناظم نشر و اشاعت	محمد اکرم 〃 〃
خازن	محمد بشیر 〃 〃

کنڈیارو میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

آج بتاریخ ۳۔ شوال کو بعد نماز جمعہ جمعیۃ طلباء اسلام کنڈیارو کا قیام حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدرس اقراء العلوم کے زیر صدارت ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر	حافظ عبدالقیوم گھانگھرو
نائب صدر	مظہر الدین ولد جمعہ خان میمن
ناظم اعلیٰ	محمد ابراہیم منگریا
نائب ناظم	دین محمد اخوند
ناظم نشر و اشاعت	مظہر الدین اخوند
خزانچی	محکم الدین میمن

عالم دین پر حملہ، قرارداد مذمت

جمعیۃ طلباء سکھر نے اپنے اجتماع میں مندرجہ ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور کرلی۔ اسکولوں، کالجوں اور مدارس عربیہ کے طلباء پر مشتمل جمعیۃ طلباء اسلام کا یہ اجلاس اس غنڈہ گردی کی سخت مذمت کرتا ہے کہ کل بروز جمعہ بعد نماز عصر جامع مسجد شہید گنج کے خطیب ایک عالم دین و حافظ قرآن و امیر جمعیۃ طلباء اسلام سکھر پر حملہ کر کے مسجد کے اندر زخمی کر دیا گیا اور اس بات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ سیاسی غنڈوں نے مساجد کو اور ائمہ مساجد کو نشانہ بنایا ہے۔ شہر اور مسجد کی انتظامیہ کو اس کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔

نیز یہ اجتماع ایسے سیاسی غنڈوں کو متنبہ کرتا ہے کہ اس قسم کی حرکات کو زیادہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور نتائج کی ذمہ داری انہیں پر ہوگی۔

یہ اجتماع حق تعالےٰ سے دست بدعا ہے کہ مولانا حافظ عبدالستار صاحب جلد از جلد صحتیاب ہو کر حسب سابق جمعیۃ طلباء اسلام کی رہنمائی فرماتے رہیں۔

مجلس مذاکرہ

جمعیۃ طلباء اسلام کے زیر اہتمام ماہانہ مجلس مذاکرہ صدر دفتر واقع ۷۶ میکلوڈ روڈ نزد لاہور ہوٹل ہر انگریزی مہینے کی پہلی اتوار کو منعقد ہوتی ہے۔ یکم فروری بروز اتوار ساڑھے ۱۱ بجے صبح پروفیسر علامہ خالد محمود صاحب درس قرآن سے مجلس مذاکرہ کا افتتاح کریں گے۔ طلباء اور تعلیم یافتہ حضرات سے شرکت کی خصوصی درخواست ہے۔

ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان حلقہ لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ پیر پیائی کا انتخاب

صدر۔ جناب ممتاز علی شاہ فورتھ ایئر گورنمنٹ کالج پشاور
نائب صدر۔ شوکت اللہ سیکنڈ ایئر گورنمنٹ کالج نوشہرہ
جنرل سیکرٹری۔ نیاز علی خاں فورتھ ایئر گورنمنٹ کالج نوشہرہ
سیکرٹری۔ نوروز خاں بابر سیکنڈ ایئر گورنمنٹ کالج پشاور
خزانچی۔ عبیداللہ سیکنڈ ایئر گورنمنٹ کالج نوشہرہ
پبلسٹی سیکرٹری۔ ثمین خاں فورتھ ایئر گورنمنٹ کالج نوشہرہ

ان کے علاوہ مشیر خصوصی جناب نور [illegible] کو تجویز کیا گیا۔ اور فیصلہ ہوا کہ تمام طلبا پانچ وقتہ نماز باقاعدگی سے ادا کریں گے۔ نیز ہر جمعۃ المبارک کو نماز جمعہ کے بعد محترم رکن جمعیۃ جناب عباس علی خاں بابر کے مکان پر ہفتہ وار میٹنگ ہوگی۔ جس میں تلاوت، نظمیں اور اسلامی عنوانات پر تقاریر کی جائیں گی۔ شامل ہونے والے اراکین میں محترم جناب شفقت جمال صاحب بھی موجود تھے۔ جو حال ہی میں گورنمنٹ کالج نوشہرہ کے نائب صدر کے عہدے کے لئے چنے گئے ہیں۔ دیگر تمام طلباء و اراکین عاملہ کے ناموں کا اعلان بھی عنقریب کر دیا جائے گا۔

(ثمین خاں پبلسٹی سیکرٹری)

اراکین جمعیۃ بہاولپور کو اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور کا ضلعی اجلاس مورخہ ۶ فروری ۱۹۷۰ء بروز جمعہ بوقت ۱۱ بجے دن بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک بازار بہاولپور منعقد ہوگا۔ تمام ضلعی عہدیداران و ممبران پارلیمانی بورڈ وقت مقررہ پر اجلاس میں شرکت فرمائیں گا۔

(خادم رسول ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع بہاولپور)

لاہور

لاہور - ۲۴ر جنوری جمعہ کے دن حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام کی اپیل پر لاہور کی اکثر مساجد میں یوم احتجاج منایا گیا۔ جامع مسجد شیرانوالہ میں مولانا عبید اللہ صاحب انور امیر صوبائی جمعیۃ، قلعہ گوجر سنگھ میں جامع مسجد رحمانیہ میں مولانا محمد اجمل صاحب، ماڈل ٹاؤن میں مولانا محمد اکرم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ علماء اسلام نے عائلی قوانین کے خلاف تقریریں کیں اور ان کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔ اس کے علاوہ شہر کی اور مساجد میں بھی یوم احتجاج منایا گیا۔

خان پور

مورخہ ۲۴ر جنوری سنہ ۱۹۶۹ء خان پور کی مختلف مساجد میں عائلی قوانین کے خلاف تقاریر کی گئیں۔

شاہی مسجد میں حضرت درخواستی دامت برکاتہم امیر مرکزیہ نے ارشاد فرمایا کہ عائلی قانون سراسر اسلام کے خلاف ہیں۔ لہٰذا فی الفور ان کو ختم کیا جائے اور ساتھ ہی حکومت کو چاہیئے کہ دوسرے امور جو اسلام کے اندر جائز نہیں مثلاً شراب، سود، رشوت، بے حیائی۔ فحاشی، عریانی سینما، کلب گھر، ناچ کلب) ان سب کو بند کرکے مسلمانوں کی دعاؤں کے مستحق ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پاکستان جس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا۔ چند لیڈروں نے اس مقصد کو پورا نہیں ہونے دیا۔ اب وقت ہے کہ عوام مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اسلامی قانون کے نافذ کرنے کی کوشش کریں۔

آخر میں مولانا عبد الواحد صاحب شفیق درخواستی کے لئے دعائے صحت کی گئی۔

خان پور شہر کی دوسری مساجد میں بھی قرار دادیں پاس ہوئیں۔ خان پور کے مضافات حسن آباد، بستی موہن۔ باڑی اللہ بچایا۔ مٹھ شادو۔ ٹھکانس۔ بستی درخواست۔ دین پور شریف شوگر ملز۔ خان بیلہ۔ ظاہر پیر۔ بستی کرائی۔ بستی عظیم شاہ وغیرہ میں عائلی قوانین کے خلاف تقاریر کی گئیں۔ عوام نے باتفاق رائے قرار داد پاس کی اور علماء کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا۔ (فداء الرحمٰن درخواستی خان پور)

ڈیرہ اسماعیل خاں

آج ڈیرہ اسماعیل خاں کی تمام مساجد میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے عائلی قوانین کی منسوخی کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل قرار داد منظور کرائی گئی:۔

"مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع صدر آغا محمد یحییٰ خان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح ان کی حکومت نے پاکستان میں لیبر پالیسی، تعلیمی پالیسی اور سیاسی ضابطہ اخلاق جاری کئے ہیں۔ اسی طرح وہ رسوائے زمانہ عائلی قوانین کو بھی فوری طور پر منسوخ کر کے مسلمانان پاکستان کے جذبات کی قدر کریں۔

بہاول پور شہر

بہاول پور ۲۳۔ جنوری کو جامع مسجد الصادق کے سامنے رحمانیہ مارکیٹ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت جناب غلام سرور خاں صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور نے کی۔ جس میں مولوی شمس الدین نے عائلی قوانین کے بارے میں تقریر کی۔ آپ کے بعد مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب شجاع آبادی نے شعلہ بیان خطاب فرمایا، اور عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے قرار داد منظور کرائی۔

حلقہ بائیزی

جمعہ ۲۴ر جنوری کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعلان کے مطابق حلقہ بائیزی میں جمعیۃ علماء اسلام نے یوم احتجاج منایا۔ ہاتھیاں۔ شیر گڑھ۔ پرخو ڈھیری۔ لونڈ خور۔ تازہ گرام۔ سیال خان وغیرہ مختلف مقامات پر جمعہ کی نماز سے پہلے احتجاجی تقریریں کی گئیں اور ایک قرار داد کے ذریعہ حکومت سے اپیل کی گئی۔ کہ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔ یوم احتجاج کے موقعہ پر سب سے بڑا اجتماع جامع مسجد شیر گڑھ اڈہ میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر غلام قادر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے اس عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔

خویشگی

۲۴۔ جنوری بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی نے عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف یوم احتجاج منایا۔ خویشگی کی تمام مساجد میں جمعہ کے خطبوں میں خطباء حضرات نے عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی پر تقریریں کیں۔ مولانا سید علی شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام خویشگی۔ حافظ نور الحق نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی۔ حافظ محمد حنیف۔ مولوی حاجی محبوب الرحمٰن نے مطالبہ کیا کہ رسوائے زمانہ عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی کو انتخابات سے پہلے ختم کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی اپیل پر عائلی قوانین کے خلاف ملک بھر میں احتجاج

کوہاٹ

تمام کوہاٹ میں جمعہ کے دن عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ کوہاٹ کی تمام بڑی بڑی مساجد میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام قرار داد پاس کی گئی۔

جامع مسجد نور میاں خیل میں مولانا محمد نعیم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں۔

بلوچستان

امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام حافظ الحدیث مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مفتی محمود احمد کے فیصلے کے مطابق بلوچستان کے طول و عرض میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ علماء نے جمعہ کے اجتماعات میں جمعیۃ علماء اسلام کی قرار دادیں پڑھ کر مسلمانان بلوچستان کو سنائیں عوام نے ہاتھ بلند کر کے صدر مملکت سے مطالبہ کیا۔ جہاں پر انہوں نے ون یونٹ کا سیاسی مطالبہ مان لیا ہے۔ وہاں پر قرآن و سنت کے منافی قوانین کو باقی رکھنا اسلام کے منافی ہے۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ عائلی قوانین کو ختم کیا جائے۔

کوئٹہ شہر کی پچاس مساجد میں جمعیۃ علماء اسلام کے مندرجہ علماء نے بالترتیب خطاب کیا۔

جامع مسجد جناح روڈ مولانا عبد الغفور، امیر حلقہ بلوچستان جامع مسجد بروروال روڈ مولانا عرض محمد۔ جامع مسجد پدہ۔ مولانا عبد الستار شاہ۔ جامع مسجد سنہری مولانا عبد الرحیم یوسف زئی جامع مسجد تکی مولانا منیر الدین احمد۔ جامع مسجد بلوچی اسٹریٹ مولانا عبد الصمد۔ جامع مسجد کانسی مولانا عبد الباقی جامع مسجد شالدرہ حافظ عبد الواحد جامع مسجد پوسٹل کالونی۔ مولانا غلام مرتضیٰ نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کی وضاحت کی۔

مستونگ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق قلات خضدار۔ سوراب۔ نوشکی۔ چاغی۔ سبی۔ ڈھاڈر میں بھی یہ قرار دادیں پاس کی گئیں۔ نوشکی میں حاجی صالح محمد صاحب امیر ضلع نے زبردست تقریر کی۔ فورٹ سنڈیمن۔ لورالائی چمن، گلستان۔ ہندو باغ میں بھی اس قسم کی قرار دادیں پاس کی گئیں۔ کوئٹہ قلات ڈویژن میں جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی کی مہم زور شور سے شروع ہے۔

میانوالی

میانوالی ۲۴ر جنوری - جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے مطابق میانوالی شہر کی متعدد مساجد، موتی مسجد، مسجد کوہاٹیاں، مسجد غوثیہ وغیرہ میں جمعہ کے اجتماعات میں خطیبوں نے خلاف اسلام عائلی قوانین، منصوبہ بندی کی سخت مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی احکام کا احترام کرتے ہوئے ملک پر نافذ شدہ ایوبی دور کی لعنت عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی کو فی الفور ختم کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دے۔

نارووال

۲۴ر جنوری بروز جمعہ جامعہ حنفیہ قاسمیہ نارووال میں جامعہ ہذا کے خطیب مولانا محمد یحییٰ خان نے تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین منسوخ کر کے مسلمانوں کو اسلام کی دی ہوئی آزادی برقرار رکھی جائے۔

سیالکوٹ

مورخہ ۴ر ذیقعد ۲۴ر جنوری بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اعلان کے مطابق یوم احتجاج منایا گیا اور عائلی قوانین کی تنسیخ کی حمایت میں قرار دادیں منظور کی گئیں۔ قابل ذکر مساجد کے نام یہ ہیں:۔ جامع مسجد ایبٹ روڈ۔ جامع ازہر مبارک پورہ۔ جامع مسجد چوک امام صاحب۔ جامع مسجد بوہڑ والی نیکا پورہ۔ جامع مسجد بابا محلہ چھاؤنی۔ جامع مسجد مدنیہ ٹرنک بازار وغیرہ۔

جمعیۃ علماء اسلام کی اپیل پر عائلی قوانین کے خلاف ملک بھر میں احتجاج

کوہاٹ

تمام کوہاٹ میں جمعہ کے دن عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ کوہاٹ کی تمام بڑی بڑی مساجد میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام قرارداد پاس کی گئی۔

جامع مسجد نور میاں خیل میں مولانا محمد نعیم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں۔

بلوچستان

امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام حافظ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب درخواستی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مفتی محمود احمد کے فیصلے کے مطابق بلوچستان کے طول و عرض میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ علماء نے جمعہ کے اجتماعات میں جمعیۃ علماء اسلام کی قراردادیں پڑھ کر مسلمانان بلوچستان کو سنائیں عوام نے ہاتھ بلند کر کے صدر مملکت سے مطالبہ کیا۔ جہاں پہ انہوں نے ون یونٹ کا سیاسی مطالبہ مان لیا ہے۔ وہاں پہ قرآن و سنت کے منافی قوانین کو باقی رکھنا اسلام کے منافی ہے۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ عائلی قوانین کو ختم کیا جائے۔

کوئٹہ شہر کی پچاس مساجد میں جمعیۃ علماء اسلام کے مندرجہ علماء نے بالترتیب خطاب کیا۔

جامع مسجد جناح روڈ مولانا عبدالغفور امیر حلقہ بلوچستان جامع مسجد بروری روڈ مولانا عرض محمد۔ جامع مسجد پدہ۔ مولانا عبدالستار شاہ۔ جامع مسجد سنہری مولانا عبدالرحیم یوسف زئی جامع مسجد تکی مولانا منیرالدین احمد۔ جامع مسجد بلوچی اسٹریٹ مولانا عبدالصمد۔ جامع مسجد کاسی مولانا عبدالباقی جامع مسجد شالدرہ حافظ عبدالواحد جامع مسجد پوسٹل کالونی۔ مولانا غلام سرور نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کی وضاحت کی۔

مستونگ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق قلات خضدار۔ سوراب۔ نوشکی۔ چاغی۔ سبی۔ ڈھاڈر میں بھی یہ قراردادیں پاس کی گئیں۔ نوشکی میں حاجی صالح محمد صاحب امیر ضلع نے زبردست تقریر کی۔ فورٹ سنڈیمن۔ لورالائی چمن، گلستان۔ ہندو باغ میں بھی اسی قسم کی قراردادیں پاس کی گئیں۔ کوئٹہ قلات ڈویژن میں جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی کی مہم زور شور سے شروع ہے۔

میانوالی

میانوالی ۲۴ر جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے مطابق میانوالی شہر کی متعدد مساجد موتی مسجد۔ مسجد کوہاٹیاں۔ مسجد غوثیہ وغیرہ میں جمعہ کے اجتماعات میں خطیبوں نے خلاف اسلام عائلی قوانین، منصوبہ بندی کی سخت مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی احکام کا احترام کرتے ہوئے ملک پر نافذ شدہ ایوبی دور کی لعنت عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی کو فی الفور ختم کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دے۔

نارووال

۲۴ر جنوری بروز جمعہ جامعہ حنفیہ قاسمیہ نارووال میں جامعہ ہذا کے خطیب مولانا محمد یحییٰ خان نے تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین منسوخ کر کے مسلمانوں کو اسلام کی دی ہوئی آزادی برقرار رکھی جائے۔

سیالکوٹ

مورخہ ۴ ذیقعدہ ۲۴ جنوری بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اعلان کے مطابق یوم احتجاج منایا گیا اور عائلی قوانین کی تنسیخ کی حمایت میں قراردادیں منظور کی گئیں۔ قابل ذکر مساجد کے نام یہ ہیں:۔ جامع مسجد ایبٹ روڈ۔ جامع ازہر مبارک پورہ۔ جامع مسجد چوک امام صاحب۔ جامع مسجد بوہڑ والی نیکاپورہ۔ جامع مسجد یا محلہ چھاؤنی۔ جامع مسجد مدینہ ٹرنک بازار وغیرہ۔

للہ شریف

للہ ٹاؤن۔ گذشتہ روز الحاج حضرت مولانا فضل محمد صاحب سجادہ نشین للہ شریف نے جامع مسجد میں ایک اجتماع عظیم سے خطاب کرتے ہوئے عائلی قوانین کو اسلام کے خلاف ایک سازش قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ خلاف اسلام عائلی قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔ عوام نے پرزور تائید کی۔

عارف والہ

عارف والہ ۲۲ر جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں صرف قرآن و سنت کا نظام چاہتی ہے۔ یہ بات مولانا شبیر احمد حسینی امیر جمعیۃ عارف والہ نے موضع دوسٹی کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ مولانا نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام وطن عزیز میں اسلامی نظام کے علاوہ کسی ازم کو برداشت نہیں کرے گی۔

غیر اسلامی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ جامع مسجد فاروقیہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا منظور احمد شاہ نے حکومت پر زور دیا کہ وہ فوراً اسلامی قانون کو نافذ کر کے پاکستان کے بارہ کروڑ مسلمانوں کے اضطراب کو ختم کرے۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا فتح دین صاحب
ناظم	مولانا محمد ادریس "
خازن	جناب محمد حیات "

اس کے علاوہ چودہ افراد نے جمعیۃ کی رکنیت اختیار کی

خیرپور

بتاریخ ۲۴ر جنوری بروز جمعہ قراردادیں پاس ہوئیں جامع مسجد مولانا مفتی جمیل احمد صاحب شمس مسجد مولانا بدرالدین صاحب نے سب لوگوں سے ہاتھ اٹھوا کر عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے قراردادیں منظور کرائیں۔

بہاولپور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور کا پہلا اجلاس زیر صدارت مولانا رحمت اللہ صاحب مورخہ ۱۸ر جنوری منعقد ہوا جس میں ضلعی جمعیۃ کا انتخاب ہوا۔ تلاوت کلام پاک حافظ شیر محمد (حمد ستہ) نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے مختصر طور پر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے بعد ازاں ضلعی جمعیۃ کے عہدیداران کا انتخاب ہوا:۔

امیر	غلام سرور خاں
نائب امیر	مولانا سیف الرحمٰن صاحب (تہند)
" "	حکیم نظام الدین صاحب
ناظم اعلیٰ	چوہدری خادم رسول (حمد ستہ)
ناظم	حافظ محمد احمد صاحب (احمد پور شرقیہ)
خزانچی	مولانا سعید الرحمٰن صاحب

مجلس شوریٰ کا انتخاب آئندہ ہونا قرار پایا۔ مندرجہ ذیل حضرات پارلیمانی بورڈ کے ممبران منتخب ہوئے۔

امیر ضلع غلام سرور خاں۔ ناظم اعلیٰ ضلع چوہدری خادم رسول ڈاکٹر محمد شریف حاصل پور۔ سید عباس علی شاہ خیرپور۔ حافظ صالح محمد صاحب چیئرمین چک نمبر ۸۔ محمد یٰسین صاحب بہاولپور۔ مولانا سیف الرحمٰن صاحب تہند۔ غلام حسین صاحب احمد پور شرقیہ۔ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب ناظم اعلیٰ بہاولپور ڈویژن۔

ضلع ہزارہ کے مشہور مسلم لیگی لیڈر حاجی عبدالحنان خاں جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے

مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ کے مشہور مسلم لیگی لیڈر حاجی عبدالحنان خاں اپنے بہت سے ساتھیوں کے ہمراہ جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے ہیں ایک بیان میں حاجی عبدالحنان خاں نے کہا ہے کہ جمعیۃ کا منشور قرآن و سنت کے عین مطابق ہے اور یہ ایسی جماعت ہے جو اسلامی نظام کے لئے مخلصانہ جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے مولانا عبداللہ درخواستی، مولانا پیر محسن الدین مولانا مفتی محمود، مولانا عبیداللہ انور اور مولانا غلام غوث ہزاروی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور جمعیۃ کے تمام لیڈروں پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں سے پرزور اپیل کی کہ اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں

آپ کا صفحہ

مراسلہ نگار حضرات کی آراء سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

فہم و دیانت کی ایک انوکھی مثال

بایوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

"علماء میں اختلاف کیوں" کے نام سے انور چیمبر کراچی نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے۔ ٹائیٹل پر مؤلف کا تعارف اس طرح کرایا گیا ہے —— جناب مولانا صدیق احمد صاحب شیخ الحدیث و معتمد اعلیٰ کل پاکستان مرکزی جمعیۃ علماء اسلام۔

عنوان اور فاضل مؤلف کی دینی حیثیت اور نئی جمعیۃ میں ان کا مقام پڑھ کر شوق ہوا کہ کتابچہ کو بغور پڑھا جائے اور جو بات بھی وزنی معلوم ہو۔ جمعیۃ علماء اسلام کے بزرگوں کو توجہ دلائی جائے کہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر فرمائیں کتابچہ کھولا تو حسن اتفاق سے فہم و دیانت کی یہ انوکھی مثال سامنے آئی۔ صفحہ ۶ پر آپ رقمطراز ہیں:-

سب سے زیادہ افسوس اور ذلت کی بات تو یہ ہے کہ سرگودھا کانفرنس نے علماء کی توثیق کو لیبر پارٹی کی مرکزی مجلس شوریٰ کی منظوری پر موقوف رکھا گیا۔

مؤلف محترم جن کا علمی اور دینی رتبہ شیخ الحدیث کا ہے اور نئی جمعیۃ میں آپ کا مقام معتمد اعلیٰ کا ہے۔ آپ کے نزدیک جمعیۃ علماء اسلام کے جرائم میں یہی سب سے زیادہ افسوس اور ذلت کی بات ہے کہ علماء کی توثیق کو لیبر پارٹی کی مرکزی مجلس شوریٰ کی منظوری پر موقوف رکھا۔ بلکہ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں مؤلف محترم نے خود بھی یہ جاننے کی انتظار نہیں کی کہ علماء نے کس چیز کی توثیق کو لیبر پارٹی کی مجلس شوریٰ کی منظوری پر موقوف رکھا ہے۔ آپ کے اشتعال میں بحران پیدا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہوگئی کہ علماء کی توثیق کو لیبر پارٹی کی منظوری پر موقوف رکھا گیا ہے۔ علماء کی عزت پر مرمٹنے والے بزرگ کے جذبۂ خودداری کی ہم بھی بھرپور قدر کرتے ہیں۔ لیکن ہم گذارش کریں گے کہ براہ کرم سرگودھا کانفرنس میں لیبر پارٹی پر علماء کی قرارداد پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے کی زحمت گوارا فرمالیجئے — قرارداد کے الفاظ پڑھ کر بے اختیار خود آپ ہی کی زبان پر یہ الفاظ جاری نہ ہوجائیں تو ہمارا ذمہ کہ ؎

الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

لیبر پارٹی کے منشور میں مولانا مفتی محمود صاحب نے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جو ترامیم ان کے منشور کے لئے پیش کی تھیں اور جن کو ان کا رہنما مسٹر بشیر صاحب بختیار تسلیم کرچکے تھے۔ جمعیۃ علماء کی مجلس شوریٰ نے ایک با اصول جماعت کی حیثیت سے یہ شرط پیش کی کہ جب تک ان ترامیم کو مسٹر بشیر صاحب بختیار کی طرح ان کی جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ بھی تسلیم نہیں کرلیتی۔ ہم ان کے ساتھ کئے گئے معاہدہ کی توثیق نہیں کرتے۔ اسلامی شریعت کی روشنی میں جو ترامیم ان کو دی گئی ہیں۔ ان کو صرف مسٹر بشیر صاحب کا تسلیم کرلینا کافی نہیں ہے بلکہ لیبر پارٹی کی پوری مجلس شوریٰ اس کو منظور کرے تاکہ وہ سب ذمہ دار ٹھہریں۔ اگر وہ "مجلس شوریٰ" ذمہ داری قبول نہ کریں تو ہم بھی ان کے ساتھ کئے گئے معاہدہ کی توثیق نہیں کرتے۔

(ترجمان اسلام ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء میں قرارداد کے الفاظ یہ ہیں:-

"ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے پاکستان لیبر پارٹی کے رہنما جناب بشیر بختیار کو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جو ترامیم ان کے منشور کے لئے پیش کی ہیں۔ اگر ان ترامیم کو لیبر پارٹی کی مجلس شوریٰ بھی تسلیم کرے تو جمعیۃ علماء اسلام اس معاہدہ کی توثیق کرتی ہے۔"

یہ الفاظ اپنے مفہوم میں اتنے واضح اور صاف ہیں کہ ایک پرائمری فیل اردو خوان بھی اس کا مطلب سمجھ لینے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرے گا۔ اور پھر یہ اپنے مقصد اور نتیجہ کے لحاظ سے اتنے ہی بہتر اور قابل تحسین ہیں کہ ہر شخص اسے جمعیۃ کی خودداری، اصول پرستی اور حق پرستی سے تعبیر کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت بنوری جیسی متصلب فی الدین شخصیت اور علماء مفاہمت کمیٹی کے رکن رکین نے انہیں الفاظ کو جمعیۃ کے عزائم میں شمار کیا ہے۔ جن کو آپ جرائم کے سرفہرست رکھ رہے ہیں۔ پڑھیئے بینات کراچی بابت رمضان المبارک و شوال ۱۳۸۹ھ)

صورتیں دو ہی رہ جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ معتمد اعلیٰ اور شیخ الحدیث صاحب نے ان الفاظ کو پڑھ کر سمجھا یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اپنے اسلامی منشور کی توثیق کو لیبر پارٹی کی مجلس شوریٰ کی منظوری پر موقوف کر رہی ہے۔ اگر یہی بات ہے تو آپ کا غصہ بجا، علماء کی ذلت پر اپنے آپے سے باہر ہوجانا سو فیصد قصور جتنا ہے وہ جمعیۃ علماء اسلام کا ہے کہ انہوں نے اپنی قرارداد کو اردو زبان کے سیدھے سادے الفاظ میں کیوں لکھ دیا جس کو شیخ الحدیث اور معتمد اعلیٰ سمجھنے میں دقت محسوس فرمانے لگے۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ معتمد اعلیٰ صاحب نے چونکہ کل پاکستان مرکزی جمعیۃ علماء کا اعتماد حاصل کرلیا تھا۔ اب انہیں کسی مسئلہ کی زیادہ تحقیق کی ضرورت ہی نہ رہی۔ مقربین میں سے کسی نے جمعیۃ کے خلاف کچھ کہہ دیا۔ آپ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، فتویٰ صادر فرما دیا۔ کہ علماء کی بڑی بے عزتی ہوگئی اور اس ذلت کی تمام تر ذمہ داری ہزاروی گروپ ہی پر ہے۔

ہم نئی جمعیۃ علماء اسلام کو اس قسم کے معتمد اعلیٰ مل جانے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے عرض کریں گے کہ ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

(عزیز کلاچوی)

یہ ہیں شتر بے مہار

مکرمی! تسلیم!!

پرچہ چٹان مورخہ ۱۹ میرے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے صفحہ ۱۲ پر مدیر مسٹر شورش کاشمیری نے بعنوان "جھوٹے پر خدا کی لعنت" کچھ تحریر کیا ہے۔ میں نے جب یہ عنوان پڑھا تو دل سے آمین ثم آمین کہہ دیا۔ خیر کچھ تو اطمینان حاصل ہوا کہ ان صاحب نے ہمارے بزرگوں حضرت درخواستی صاحب مدظلہٗ اور حضرت دین پوری صاحب مدظلہٗ کی عظمتوں کو تسلیم کرلیا۔ لیکن یہ منافقت کیوں کہ جو حضرات ان ہستیوں کی رہنمائی میں اسلام کی خاطر اپنے دن رات کو سکھ چین قربان کئے ہوئے ہیں شورش صاحب کے غضب کا نشانہ بنتے ہیں ان کو یاد نہیں کہ جب وہ جیل میں گاندھی جی کی تقلید میں بھوک ہڑتال کئے ہوئے تھے تو جمعیۃ کے ان ہی بزرگوں نے ان کی رہائی کا زبردست مطالبہ کیا تھا۔ کئی جلسے کئے

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

سپاسنامہ

بخدمت حضرت مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

منجانب اہالیانِ خیر پور ٹامے والی

کوئی تو پرچم لے کر نکلے اپنے گریباں کا جاک بے
چاروں جانب سناٹا ہے دیوانے یاد آتے ہیں

مہمان خصوصی جناب مولانا مفتی محمود صاحب! و معزز حاضرین!!

میں اہالیان خیر پور اور جمعیۃ علماء اسلام خیر پور ٹامیوالی کی جانب سے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا خیر مقدم کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں، کیونکہ آپ نے حق گوئی و بیباکی سے حالات کا مقابلہ کیا۔ آپ نے زبان و ضمیر کا کبھی سودا نہیں کیا۔ دور ایوبی میں حضرت مفتی صاحب کی آواز ایک باوقار عالم دین کی آواز ہی ایک غیور فقیہہ کی آواز ہی اور زیرک سیاست دان و پارلیمنٹرین کی حیثیت سے آپ کا نام ملک میں گونجتا رہا۔ آپ نے غیر اسلامی تحریکوں اور امریکی شریعت کے پیروکاروں کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور اسمبلی میں رہ کر اور پھر اسمبلی کے باہر بھی المقدور اسلام کے مقدس نام پر آنچ نہ آنے دی۔ یاسیت و ناامیدی کے اس اندھیرے دور میں جبکہ دور دور تک کوئی امید کی کرن تھی نہ کوئی بانگ اور آپ کی گرجتی ہوئی آواز ایوان اقتدار سے ٹکرائی اور آپ حق و صداقت کے امین بنے رہے۔

اے مفتی اعظم! ہم آپ پر فخر کرتے ہیں کہ آپ حادثات کے بہتے ہوئے اس سیلاب میں جبکہ امریکی ایجنٹ ہر طرح سے مسلح ہو کر آپ کو بدنام کرنے اور آپ کی تحریک اسلامی کو ناکام بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ آپ استقامت کا پہاڑ بنے ہوئے ہیں اور اس دور کی کوئی رکاوٹ آپ کو اپنے منصب و مسلک سے ہٹا نہیں سکے گی۔ اسی طرح تاریخ ماضی کے اوراق بھی آپ کی عظمت کے شاہد ہیں۔ ہمیں مسرت ہے کہ آپ کی زبان سے ہمیشہ کلمۂ حق ہی سنا جاتا ہے آپ مرزائیت، مودودیت اور سامراجیت ایسے فتنوں کی بیخ کنی میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ اور آپ کا عزم تابدار و تابناک ہے۔ حتیٰ کہ حالات و حادثات کا کوئی جھگڑا ابھرتے ہوئے سورج کی تپش، دولت کی جھنکار، امارت کا خمار اور کوئی سرکش آپ کے عزم کی راہ میں دیوار بن سکا ہے، نہ بن سکے گا انشاء اللہ۔

مفتی محترم! آج ہمارا ملک نازک مرحلے سے گذر رہا ہے۔ امریکی ایجنٹوں نے ملک میں انتشار کی فضا پیدا کر رکھی ہے۔ علماء حق پر گرد و غبار پھینکا جا رہا ہے۔ اسلامی قانون کے نفاذ کی راہ میں خود ساختہ "مفکرین اسلام" روڑے اٹکا رہے ہیں۔ مرزائیت کو اقلیات بنانے کا مسئلہ جوں کا توں ہے۔ ایسے حالات میں سیاسیات میں آپ کا اور آپ کی جماعت کا بھرپور حصہ لینا قوم و ملت کے لئے نیک شگون ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کی کوششوں سے ملک میں اسلامی قانون نافذ ہو کر رہے گا۔ اور دشمنانِ اسلام ذلیل و خوار ہوں گے۔ آپ کی علمیت، خودداری، استقلال اور اولوالعزمی کے پیش نظر ہم انتخابات میں آپکی کامیابی کا یقین رکھتے ہیں اور ہر طرح سے آپ کے ساتھ ہیں۔

ہم آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنے شہر کی جانب سے آپ کی جماعت کو انتخابات میں کامیاب بنانے کے لئے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

خدائے تعالےٰ آپ کے حامی و ناصر ہوں

(از انجمن و جمعیۃ علماء اسلام خیر پور)

جواب سپاسنامہ

حضرت مفتی صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہمیں قوم کو اسلام کی خوبیاں سمجھانی چاہئیں۔ اگر ہم نے کسانوں اور محنت کشوں کو اسلام کے عادلانہ نظام سے روشناس کرا کے مطمئن نہ کیا اور خدانخواستہ وہ کسی اور راستے پر چل پڑے تو اس مواخذہ سے ہم بچ نہیں سکیں گے۔ آج کا معاشرہ اتنا ظالم ہے اور اخلاق اس قدر گر چکے ہیں کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بھائی سمجھنے کی جگہ ظلم پر آمادہ ہے۔ دولت کو عزت کا معیار سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی شریف اور بانسب آدمی کے پاس بھی دولت نہیں تو وہ حقیر ہے، اور اگر کسی ذلیل شخص کے پاس دولت ہے تو اسے باعزت سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام کا صاف اعلان یہ ہے کہ کسی کو فضیلت حاصل نہیں اگر ہے تو صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اس صورت حال کی اصلاح کی اب بھی وہی صورتیں ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بروئے کار لائے تھے۔ انہوں نے ہمارے دامن موتیوں سے بھر دیئے ہیں۔ کوئی نظریہ خالق کائنات کے بھیجے ہوئے نظریے سے بہتر نہیں۔ جس شخص نے نبی پاک اور صحابہ کرام رضوان اللہ کی سیرت کو پڑھا یا دیکھا ہے، وہ کسی اور شخص چاہے وہ کس قدر بھی بڑا نہ ہو۔ چاہے مارکس ہو، لینن ہو یا اور کوئی۔ ان کی طرف نگاہ نہیں اٹھا سکتا

اس وقت اسلام آپ کو پکار رہا ہے۔ اگر ہم نے اپنی قوتیں مجتمع نہ کیں اور اسلام کی حفاظت کے لئے کوئی موثر کردار ادا نہ کیا، تو ہم اسلام کا حق ادا کرنے سے قاصر رہیں گے ہمارا فرض ہے کہ دین حنیف جو ہمیں پکار رہا ہے۔ ہم سر دھڑ کی بازی لگا کر اس کی حفاظت کریں۔ اگر ہماری جانیں اسلام پر قربان ہو جائیں اور اسلام کو عزت و عظمت کا مقام مل جائے تو یہ ہماری خوش نصیبی ہوگی۔

آج ہم نے یہ عزم لیکر اٹھنا ہے کہ ملک کو دین کا مرکز بنانا ہے اور کفر کی تمام طاقتوں کو مٹا کے رکھ دینا ہے۔ یہ بابرکت مجلس دعا پر ختم ہوئی اور بعد میں شرکاء مجلس کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام تھا۔

جلسۂ عام میں تقریر

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا المفتی محمود صاحب نے خیر پور ٹامیوالی کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جمہوری مجلس عمل کے بعض لیڈر ایوب خاں سے مل گئے تھے مودودی صاحب نے بائیس نکات اور اسلامی مطالبات کی تائید کرنے کی جگہ صرف دو سیاسی مسائل تسلیم کرنے پر زور دیا۔ اس طرح انہوں نے اسلامی مطالبات سے روگردانی کی۔ مودودی صاحب عوام کے سامنے اسلامی نظام قائم کرنے کا دعوے کرتے ہیں۔ اور جب میں نے گول میز کانفرنس میں اسلام پیش کیا تو انہوں نے سیاسی مصلحت پسندی کا ثبوت دیا

مفتی صاحب نے کہا کہ مودودی صاحب ملک میں اسلامی نظام چاہتے ہی نہیں۔ انہوں نے صرف مجیب الرحمٰن اور ولی خاں کے مطالبات کے مقابلہ میں جمہوری مجلس عمل میں میرے اسلامی مطالبہ کی حمایت کی اور جب دیکھا کہ ان رہنماؤں نے اسلامی مطالبہ پر اعتراض نہیں کیا تو گول میز کانفرنس میں میری تائید نہ کی۔ حالانکہ ان کی تقریر میرے بعد ہوئی تھی۔ اور جب لوگوں نے اعتراضات کئے کہ گول میز کانفرنس میں مودودی صاحب نے اسلامی مطالبات کی تائید نہیں کی تو انہوں نے ان مطالبات کو نزاعی مسئلہ کی فہرست میں پیش کرنے کی بے عقلی قرار دیا

مفتی صاحب نے کہا۔ تناسب آبادی کے لحاظ سے نمایندگی اور ون یونٹ ختم کرنے

(ورق الٹیے)

بقیہ — جواب سپاسنامہ

کہ مودودی صاحب نے اس وقت نزاعی مسئلہ قرار دیا اور اب ان مسائل کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اگر یہ ضد نہ کرتے اور ان مسائل کی تائید کرتے۔ تو نہ صرف یہ مسائل حل ہو جاتے اسلامی نظام کا مسئلہ بھی اتفاق رائے سے تسلیم کر لیا جاتا۔ اور مارشل لا کی ضرورت نہ پڑتی۔ دراصل یہ لوگ ایوب خاں سے سودا بازی کر چکے تھے۔ اور اس میں دوسرے لیڈروں کو شامل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ نوابزادہ نصر اللہ خاں نے بتایا تھا، کہ ایوب خاں نے دو مطالبے تسلیم کر لئے ہیں۔ اس لئے اسلامی نظام کا مسئلہ یا دوسرے مسائل پیش نہیں کرنے چاہئیں۔ نواب زادہ صاحب اسلام کے بڑے علمبردار بن گئے ہیں۔ انہوں نے گول میز کانفرنس میں اسلامی مطالبات پیش کرنے سے اتفاق نہیں کیا اور انہوں نے ایک بار اسلامی مطالبات کو یہ کہہ کر ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ کہ اسلام مختلف جماعتوں کا نکتہ اتحاد نہیں بن سکتا۔ صرف جمہوریت ہی پر تمام جماعتوں کو متحد کیا جا سکتا ہے۔ نوابزادہ نے عوامی لیگ کے رہنماؤں اور جناب نور الامین کے متعلق کہا تھا کہ یہ لوگ اسلامی مطالبات کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے کہ مشرقی پاکستان میں ایک کروڑ سے زیادہ ہندو ووٹر ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ مودودی منشور میں نہ بائیس نکات کو تسلیم کیا گیا ہے اور نہ مسلمان کی تعریف کی گئی۔ مودودی صاحب نے مجلس عمل سے بھی دھوکا کیا اور اس کا منشور بھی تضادات کا مرقع ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ میں مودودی منشور پر تفصیلاً تنقید کروں گا اور لاہور میں گول میز کانفرنس کے راز ہائے درون خانہ سے بھی عوام کو آگاہ کروں گا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ بھٹو اسلام سے ناواقف ہے لیکن مودودی صاحب اسلام سے واقفیت کے دعوے کے ساتھ اسلام کو بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس طرح بھٹو کے مقابلے میں مودودی زیادہ مجرم ہے۔ اگر غریب کی مدد اور کسانوں کے مطالبات کی حمایت جرم ہے تو ہم اس جرم سے انکار نہیں کریں گے۔ ہم نہ اسلامی سوشلزم کے حامی ہیں اور نہ اسلامی جمہوریت کے۔ اسلامی سوشلزم کی طرح اسلامی جمہوریت کی اصطلاح بھی غلط ہے۔

ہم اسلام کے محافظ ہونے کا دعویٰ کریں اور دوسروں کے اسلام پر معترض ہوں؟ یا للعجب

"کیا دنیا میں اس سے بڑا بھی کوئی "فراڈ" ہو سکتا ہے۔"
(احمد حسین کمال)

بقیہ — اداریہ

سخت خوں ریزی کا باعث بن گئی۔

آج بھی یہ صورت حال تیزی کے ساتھ رونما ہو رہی ہے اور پاکستان میں بھی یہ عیارانہ کھیل کھیلنے کا سامان کیا جا رہا ہے۔

سیاست کا نیا دور ان ہی خطرات کے ساتھ شروع ہوا ہے اور اسلام پسندی کے دعووں کے ساتھ بے شمار مسلمان طبقوں کو اسلام کا دشمن ثابت کرنے پر زور لگایا جا رہا ہے۔

اگر پاکستان کے مسلمان اسلام پسند اور اسلام دشمن دو فریقوں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔ تو اس کا ہولناک انجام کسی نجومی کی پیش گوئی کا محتاج نہیں ہے۔

ایک وہ قوم اور ملت جس نے انگریز اور ہندو سے لڑ کر اور بے شمار جانی و مالی قربانیاں دے کر اپنے لئے علیحدہ وطن حاصل کیا تھا، کیا وہ اس طرح خانہ جنگی کا شکار بنا دی جائیگی پاکستان کے ہر فرد کو اس خطرہ پر بار بار غور کرنا چاہیئے۔

مسلمان ملت کی بدبختی یہ نہیں ہے کہ وہ اسلام سے کٹ گئی ہے بلکہ اس کی تمام مشکلات کا سرچشمہ یہ امر ہے کہ صدیوں سے اس پر ایک خاص گروہ کا تسلط قائم چلا آ رہا ہے۔ امراء اور ان کے حلیف دین کے مدعیوں کا گروہ۔

اور ان دونوں نے مل کر سب سے پہلے اسے علماء حق سے کاٹنے کی کوشش کی۔ اپنے دنیوی مفادات و اثر و رسوخ کے لئے اسلام دشمن حاکم قوموں کے ہاتھوں اسے فروخت کیا، اور ہمیشہ ایسی تبدیلیوں کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گئے۔ جن کے ذریعہ ملت کا سواد اعظم، علماء حق کی رہنمائی میں اپنے سیاسی و معاشی معاملات پر خود نگران بن جائے

اس مقصد کے لئے ان دونوں حلیفوں نے ہمیشہ اسلام کے نام کی آڑ لی ہے۔ اسلام کی من مانی تعبیر کی ہے اور دوسروں کو مجبور کرنا چاہا ہے کہ ان کی تعبیر کو درست تسلیم کریں اور ان کی شخصیتوں کو اسلام کی نمائندہ شخصیتیں مانیں۔

پاکستان کو اگر مستقبل کے خطرات سے محفوظ رکھنا ہے بیرونی عناصر کی سازشوں سے اسے بچانا ہے۔ مغربی حاکمیت کے اثرات سے نجات دلانا ہے تو ہر اس اقدام کا رخ پھیرنا پڑیگا جس کا مقصد پاکستان کے عوام کو سیاسی و معاشی عدل و مساوات سے محروم کر دینے والا ہو، مغربی استعمار اور سرمایہ داری کے خلاف پاکستان کے مسلمان عوام کی موجودہ جنگ کو اسلام اور اشتراکیت کی جنگ میں تبدیل کرنے کی کوشش، خواہ وہ مغربی جمہوریت کے پرستاروں کی طرف سے ہو یا اشتراکیت کے طلبگاروں کی جانب سے ہو۔ صریحاً پاکستان کے غریب عوام اور اسلام سے غداری کے مترادف ہے۔ اور ملت کے اندر انتشار، عدم مساوات اور خانہ جنگی کے بیج بو دینے کی دانستہ یا نادانستہ کوشش ہے۔

اسلام کا مقدمہ اس ملک میں کچھ زیادہ پیچیدہ اور مشکل نہیں ہے، جسے نظریات کا چولہ پہنا کر خواہ مخواہ دنیا بھر کے ازموں و نظریوں کے مقابلہ پر لایا جا رہا ہے اور اسے مشکل تر بنایا جا رہا ہے۔

علماء کے متفقہ ۲۲ نکات کو مملکت کے بنیادی اصول قرار دے لیجئے۔ اس ملک میں اسلام کی راہ ہموار ہو جاتی ہے، اور ایک ایسا انتخابی نظام قائم کر دیجئے جس کے ذریعہ پاکستان کی اکثریت کو جو ملک کی ۹۹ فیصد آبادی ہے جس میں کسان مزدور چھوٹے چھوٹے تاجر، کاروباری، ملازم، طلباء، وکلاء، علماء وغیرہ سب شامل ہیں پوری پوری آزادانہ نمائندگی مل جائے اور انہیں ملک کے تمام امور پر اسلام کے تابع بالادستی حاصل ہو جائے تو وہ سیاسی نظام ابھر سکتا ہے جو مغربی جمہوریت اور روسی و چینی اشتراکیت سے بالکل جدا، خالص اسلامی شورائیت کا حامل ہوگا۔

اس کے بعد ملک میں کسی قسم کی نظریاتی آویزش کی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔ اور اگر اس کے بعد بھی کوئی شخص برطانوی امریکی طرز کی سیاسی جمہوریت اور اقتصادی معیشت یا روس و چین کی اشتراکیت کا نام لیگا۔ اور اسے پاکستان میں رائج کرنے کا خواہاں بنے گا، تو پاکستانی قوم بلا تامل غدار قرار دے دے گی اور ہرگز اسے معاف نہیں کرے گی۔

لیکن جو لوگ صراحتاً ۲۲۔اسلامی نکات سے گریز کر رہے ہیں یا انہیں اپنے پروگرام میں "ضمن" بتا کر ان سے دامن بچانا چاہتے ہیں اور بار بار مغربی جمہوریت کا راگ الاپ رہے ہیں کیپٹلزم کو سوشلزم سے کہیں زیادہ بہتر ثابت کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اسلام اسلام پکارے جا رہے ہیں۔ کیا ان کے دعوے کسی طور بھی اسلام اور پاکستان کے مسلمان عوام کے حق میں جاتے ہیں؟

آخر وہ کیوں ۲۲۔اسلامی نکات کو ہو بہو اور صراحتاً نافذ نہیں کرنا چاہتے؟

اور وہ کیوں ایک ایسے انتخابی نظام کے لئے آواز نہیں اٹھاتے جس کے ذریعہ پاکستان کے غریب مسلمانوں یعنی کسانوں مزدوروں اور متوسط عوام کو ان کی پسند و تعداد کے مطابق نمائندگی مل جائے یا جماعتی بنیاد پر یہاں نمائندگی کی راہ بند ہو جائے! جنہیں ۲۲۔اسلامی نکات کا من و عن نفاذ مطلوب نہیں اور جو پاکستان کے ۹۹ فیصد مسلمان عوام کی براہ راست نمائندگی کے روادار نہیں۔ حیرت ہے کہ وہ اسلام کے مدعی ہیں ملک میں اسلام اور اشتراکیت کی جنگ چھیڑیں، اسلام کے ہم

(باقی کالم اول کے نیچے)

اخبار الجمعیۃ

کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا سرور کائنات ؐ کے جھنڈے کے مطابق ہے

۱۴ رجنوری کو ٹانک شہر (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں) میں ایک سادہ اور عوامی تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا شاہ جہان نے کی اور جس میں ٹانک اور اطراف کے سینکڑوں عوام نے شرکت کی۔ یہ تقریب جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح اور اس میں پرچم کشائی کے سلسلہ میں منعقد کی گئی۔ پرچم کشائی جناب قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن نے کی۔ آپ نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے آگاہ کیا۔

نیز آپ نے فرمایا کہ ہمارا جھنڈا بھی سرور کائنات ؐ کے بنائے ہوئے جھنڈے کے مطابق ہے اور ہم نے حضور کی سنت کے اتباع میں اپنا جھنڈا اسی طرح کا بنایا۔ اس موقعہ پر عوام نے نعرہ تکبیر اور جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے فضا کو ولولہ انگیز بنادیا۔

آپ کے بعد مولانا علاؤالدین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر یحییٰ نے آئین کی ترتیب کا کام عوامی نمایندوں کے حوالے کرنے کا اعلان کر کے آپ پر بھاری ذمہ داری ڈال دی۔ اب آپ کا کام ہے کہ آپ ایسے نمایندے منتخب کریں جن کا عمل قرآن وسنت کے مطابق ہو۔ نیز آپ نے صدر یحییٰ سے اپیل کی کہ وہ ۲۲۔ اسلامی نکات کے مطابق ایک آئین آرڈیننس کے ذریعہ نافذ کریں۔

آپ نے عوام سے اپیل کی کہ آپ اسلامی دستور کے نفاذ کے سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کریں۔ اس کے بعد پرچم کشائی قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن نے کی۔ اس موضوع پر حافظ شبیر احمد نازک نے عوام کو "پرچم جمعیۃ" پر ایک نظم پیش کی۔

اس کے بعد جناب قاضی عطاء اللہ صاحب نے عوام کو اسلام کے لئے صحابہ کرام کی قربانیوں سے آگاہ کیا۔ آپ نے عوام کو بتایا کہ اسلام بہت ہی قربانیوں کے بعد ہم تک پہنچا ہے اب آئے دن اسلام کے خلاف فتنے اٹھتے رہتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام انشاء اللہ ہر فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کریگی۔ آپ حضرات بھی جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کریں۔ اس جماعت کی ہر ممکن امداد کریں۔ تاکہ اسلامی آئین کے سلسلہ میں آپ کا حصہ بھی جمعیۃ کے ساتھ ہو۔ اس کے بعد صاحبزادہ شمس الدین صاحب نے دعاء خیر فرمائی اور تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(ابومعاویہ خواجہ محمد زاہد ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں)

جمعیۃ علماء اسلام بھاگ کا انتخاب

مورخہ ۷، ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۶ ؍ ۱ کو ایک ہنگامی اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ستونگ کے ہوا۔ جس میں تمام ضلع کچھی کے کثیر تعداد علماء کرام ومعززین حضرات نے شرکت کی۔ جس میں سب سے پہلے حضرت مولانا امام الدین شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے اتحاد واتفاق اور اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے لوگوں کو متوجہ کیا اور ان کے بعد حضرت مولانا محمد صدیق صاحب نے خطاب فرمایا۔

اجلاس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل حضرات کو اس جماعت کے لئے منتخب کیا گیا۔

امیر — مولانا سید امام الدین شاہ صاحب مہتمم مدرسہ امام المدارس جلال خان
نائب امیر — مولانا غلام رسول صاحب بلوچ
ناظم اعلیٰ — مولوی رحمت اللہ مدرس مدرسہ دارالعلوم بھاگ
ناظم ۱ — مولانا غلام قادر صاحب جلال خان
〃 ۲ — مولانا عبدالرزاق صاحب مدرس مدرسہ تائب سنی
خازن — مولانا عبداللہ صاحب بھاگ
ناظم دفتر — حافظ عبیداللہ صاحب بھاگ

مجلس شوریٰ

(۱) مولانا فتح محمد صاحب بھاگ (۲) مولانا الحاج عبدالحمید صاحب (۳) میر بہرام خاں صاحب بدوزہ (۴) حکیم الٰہی بخش صاحب بھاگ (۵) مولانا غلام محمد چند ھڑ (۶) مولانا عبداللہ صاحب قاضی زادہ بھاگ۔

(مولوی رحمت اللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھاگ)

بھیرہ میں یوم اسلامی منشور

بھیرہ میں مقامی جمعیۃ کے زیر اہتمام یوم اسلامی منشور منایا گیا۔ اس موقعہ پر مولانا جلال الدین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم واشگاف الفاظ میں اعلان کرتے ہیں کہ یہاں اسلامی آئین کے بغیر کوئی ازم کوئی قانون نہیں چلانے دیا جائے گا۔ مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ملک میں ایسی جماعت ہے۔ جس کا مقصد صرف اسلام ہے۔ مولانا نے اسلامی منشور پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے منشور کا ہر ہر جزء اسلام کی روشنی میں تیار کیا ہے۔

(انتظار حسین بھیرہ ضلع سرگودھا)

بادامی باغ لاہور جمعیۃ کی شاخ کا افتتاح

۲۱ رجنوری بعد از نماز عشاء مدنی مسجد چاہ میرو داراں فاروق گنج میں معززین حلقہ بادامی باغ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا محمد اکرم صاحب اور مولانا محمد ابراہیم صاحب نے حاضرین کو جمعیۃ علماء اسلام کے مرتب کردہ اسلامی منشور سے متعارف فرمایا۔ سامعین نے اسلامی منشور کی بڑی گرمجوشی سے تائید فرمائی اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر — مولانا شہباز خاں صاحب خطیب مسجد فاروق گنج
نائب امیر — مولانا حمیدالرحمٰن عباسی
ناظم اعلیٰ — چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
نائب ناظم — حافظ عبدالقدوس صاحب
ناظم نشرو اشاعت — حکیم عبدالسمیع صاحب سعید
خازن — میجر محمد طفیل صاحب
سالار — خالد حسین صاحب

قاضی احمد سندھ میں مولانا محمد شریف کا خطاب

جمعہ کے ایک بہت بڑے اجتماع جامع مسجد قاضی احمد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام محض اقتدار حاصل کرنے کے لئے میدان میں نہیں آئی بلکہ اس ملک میں اسلام کی حقانیت کو سربلند کرنے کے لئے وقت کے فرعونوں کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں نکل چکی ہے۔ مولانا نے کہا کہ آپ ان حریت پسند علماء حق کا ساتھ دیں۔ جن کے آباؤ نے برطانوی سامراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی کمر کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ مولانا نے مودودی فرقے کے اسلام سے بچنے کی تلقین کی اور کہا۔ کہ ہم ہر ازم کو اسلام کے مقابلہ میں کفر سمجھتے ہیں۔ جو ہم کو سوشلسٹ کہتے ہیں۔ دراصل یہ امریکہ کے نمک حلال ہیں۔

مندرجہ ذیل جماعت کی تشکیل عمل میں آئی۔

امیر — حضرت مولانا الحاج غلام محمد صاحب
نائب امیر — مولانا محمد یعقوب صاحب

ناظم اعلیٰ — محمد خاں آنسٹریک سیلر
خازن — محمد سلیمان مہر

سکرنڈ میں عظیم الشان جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸ کو حضرت مولانا پیر سید علی احمد شاہ صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ مولانا محمد شریف خطیب جامع مسجد مدنیہ سکرنڈ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے عوام کسی غیر اسلامی دستور کو قبول کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ انتخابی مہم کے سلسلے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ہم انشاء اللہ اس ملک میں دین محمدی کو رائج کر کے رہیں گے۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں نہ کمیونزم چاہتی ہے نہ امریکی سامراج کا سایہ برداشت کر سکتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے مزدور و کسان کے جائز شرعی حقوق کی حمایت کر کے کمیونزم کو روکا ہے۔ اس اجلاس کو مولانا قائم دین اور مولانا دوست محمد صاحب نواب شاہ والوں نے بھی خطاب کیا۔ (احمد خاں ناظم جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ)

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی کا خطاب

مورخہ ۱۶ کو جامع مسجد کلاچی میں ڈیرہ ڈویژن کے امیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے تحصیل کلاچی کی پسماندگی کا ذکر کرتے ہوئے مقامی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ کی طرف سے مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں۔ جس کی مجمع عظیم نے پرجوش تائید کی۔

(۱) جمعہ کا یہ عظیم اجتماع کلاچی کو سب ڈویژن بنا دینے پر محکمہ متعلقہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ اس کے تمام ضروری انتظامات کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے تاکہ علاقہ کے مسلمانوں کو عدالتوں کے بند رہنے اور دیگر وجوہ سے کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہے

(۲) یہ اجتماع بعض وکلاء کے اس بیان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جنہوں نے کلاچی کو سب ڈویژن بنا دینے پر اس لئے اعتراض کیا ہے کہ اس سے درابن اور چودھوان وغیرہ کے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی۔ کلاچی سے سب ڈویژن کو ختم کر کے یہ آڑ لینا بالکل غلط اور بیجا ہے۔ کیونکہ سگ ... روڈ کو جلد تر چالو بنا دینے سے یہ تکلیف ختم ہو سکتی ہے۔ اور جب تک یہ انتظام مکمل نہیں ہونے پاتا۔ ان علاقوں کے مقدمات کو اے سی شرانی صاحب کے حوالہ کیا جا سکتا ہے۔

(محمد زمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۱۴ جنوری ۷۰ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا قاری غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مولانا صدیق ہوشیارپوری نے فرمائی۔ بعد ازاں مولانا محمد یٰسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں اہم امور پر غور کیا گیا اور بلدیہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

(۱) قرارداد تعزیت۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس چوہدری عمر دین صاحب مرحوم خازن جمعیۃ علماء اسلام کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ چوہدری صاحب مرحوم ہمیشہ جمعیۃ سے وابستہ رہے۔ مرحوم کو اکابرین جمعیۃ کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ چوہدری عمر دین صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین:

(۲) جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا یہ عظیم الشان اجلاس صدر مملکت جناب محمد یحییٰ خاں صاحب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ایوب خاں کے غیر اسلامی عائلی قوانین کو منسوخ کر دیں۔ اور ساتھ ہی خاندانی منصوبہ بندی کا خاتمہ کریں۔ اور آئندہ کسی قسم کا غیر اسلامی قانون نافذ کرنے کی اجازت نہ دی جائے

(۳) یہ اجلاس صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ انتخابات پارٹی سسٹم پر کرائے جائیں۔ جبکہ ملک کی اکثر سیاسی جماعتوں نے پارٹی سسٹم کو بنظر استحسان دیکھتے ہوئے تائید کی ہے

(۴) یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر جھنگ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جھنگ شہر میں شیعہ جلوس کا کوئی ایسا راستہ منظور نہ کریں جو عوام کی منشاء و رضامندی کے خلاف ہو۔

اجلاس میں چوہدری عمر دین مرحوم کے برادر چوہدری عبدالغفور کو مقامی جمعیۃ کا خازن مقرر کیا گیا۔

(محمد صدیق ہوشیارپوری)

صالحین کی صالح حرکت

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پیر کالونی کے ناظم جناب شجاع الدین نے اطلاع دی ہے کہ ۱۵ جنوری کو ہم نے حلقہ پیر کالونی کے دفتر کا افتتاح ابراہیم مارکیٹ میں کیا ہے۔ لیکن ہمارے مخالفین کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ چنانچہ بتاریخ ۱۷ جنوری عشاء کے بعد انہوں نے ہمارے دفتر میں لگی ہوئی تختی اکھاڑ لی۔ جب رات ساڑھے نو بجے ہمارے کسی آدمی کا وہاں سے گذر ہوا تو تختی موجود نہیں تھی۔ ہم مارشل لاء حکام کو اس بات کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ کیا ان حرکات کی روک تھام کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ ضابطہ اخلاق اور اسلام کے نام سے جھوٹا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کے اخلاق کیا یہی ہیں۔ ہم ان پر واضح کرتے ہیں کہ وہ اپنی ان گھناؤنی حرکات سے باز آئیں۔ (عبدالستار بروہی)

جمعیۃ علماء اسلام ہمیشہ اسلامی نظام کے لئے کوشاں رہی ہے

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کلری لیاری کوارٹرز کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں ہاشمی مسجد کلری میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں حافظ محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ کراچی نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں صرف اسلامی نظام کے قیام کے لئے وجود میں آئی ہے۔ پہلے بھی اس کا یہی مقصد تھا اور انشاء اللہ آئندہ بھی یہی مقصد جاری رہے گا۔

اس اجلاس سے حافظ عبدالستار بروہی اور مولانا غلام مصطفیٰ کشمیری نے بھی خطاب کیا۔

پیر کالونی کراچی میں جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح

کراچی ۱۶ جنوری۔ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی شاخ کا افتتاح ڈویژنل جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد اسماعیل صاحب نے فرمایا۔ اس موقع پر انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلام اور صرف اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اس لئے یہاں اسلام کا عادلانہ نظام ہی نافذ ہو سکتا ہے۔ پیر کالونی حلقہ کے لئے امیر فخر الدین اور نائب امیر غلام محمد، ناظم اعلیٰ شجاع الدین اور خازن سلیم احمد مقرر کئے گئے۔

(عبدالستار بروہی ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام کنڈیارو کا قیام

امیر — حضرت مولانا عبداللطیف میمن صدر مدرس انوار العلوم کنڈیارو
نائب امیر — حاجی علی نواز خاں ڈسپر مہتمم مدرسہ انوار العلوم کنڈیارو
ناظم عمومی — حبیب الرحمٰن میمن
نائب ناظم — ڈاکٹر عبداللطیف میمن
ناظم نشر و اشاعت — جمیل احمد مزتین
خازن — مولوی خدا بخش سہند

(جمیل احمد مزتین
ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام
کنڈیارو)

عالم اسلام

(از مولانا غلام غوث ہزاروی)

مصر، سوڈان، لیبیا

ان تینوں ملکوں نے نہایت گہرا تعاون اختیار کرلیا ہے زرعی اسکیموں اور رسمی معاہدوں سے ان تین ملحقہ ملکوں کا حقیقی اتحاد اور ایک جنگی کمان انشاء اللہ تعالےٰ یہود کے چھکے چھڑا دے گی۔

عراق، شام، اردن، لبنان

دوسری طرف نہر سویز کے مشرقی کنارے کے ان چار ملکوں کا ایکا بھی نہایت شاندار نتائج کا حامل ہو سکتا ہے عراق نے لبنان کو پیشکش کردی ہے کہ یہودی جارحیت روکنے کے لئے وہ اپنی فوج لبنان بھیجنے کے لئے تیار ہے بہرحال ان ممالک کا اتحاد نہایت اہم ہے۔

اردن میں انقلاب

اردن کے شاہ حسین نے اب تک اشتراکی ممالک سے اسلحہ اور فوجی امداد حاصل نہیں کی تھی۔ مگر امریکہ جو عرصہ تک اردن کا مربی بنا رہا اور اس کو مصر کے خلاف استعمال کرنے کی منحوس کوشش کرتا رہا۔ جب یہودیوں کی امداد سے باز نہ آیا اور اب اس نے کھلم کھلا اعلان کردیا کہ امریکہ یہودیوں کو ہر طرح کی امداد مہیا کرے گا، تو اردن کو اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ اشتراکی ممالک سے فوجی امداد کا معاہدہ کرے چنانچہ اس نے روس سے یہ بات کہہ دی اور اب مصر کے ذریعہ اردن کو فوجی امداد اسلحہ وغیرہ پہنچتا رہے گا۔

اس طرح یہ محاذ اب امریکہ کی منافقانہ پالیسی سے نجات پاکر یہودیوں کے خلاف مضبوط بن جائے گا۔

مودودیوں کی پالیسی

ہماری سمجھ میں مودودیوں کی یہ پالیسی نہیں آتی کہ امریکہ عربوں کو ختم کرنے پر تلا ہو اور عرب ممالک اشتراکی ممالک سے بھی امداد نہ لیں بلکہ ان سے تعلقات ہی نہ رکھیں۔ رکھیں تو مودودی پروپیگنڈے کے ہدف بن جائیں۔ تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے کیا ہوسکتا ہے کہ تیسری صورت اختیار کی جائے۔ یعنی امریکہ کے سامنے سارے عرب ناک رگڑ کر توبہ کریں اور یہودیوں کی من مانی شرائط پر صلح کرلیں۔

سعودی عرب اور مراکش

ہمارا خیال ہے کہ رباط کانفرنس میں جو خفیہ بات چیت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جنگ کے فریق ممالک سامنے آکر محاذ جنگ بنائیں اور دوسرے ممالک مالی و اخلاقی امداد کریں۔ چنانچہ اردن کا روس سے امداد مانگنا سعودی عرب کے مشورہ کے بغیر خاصا مشکل نظر آتا ہے۔ اگر اسی مقصد کے لئے رباط کانفرنس میں اس طرح کے اعلانات نہیں ہوئے تو صحیح پالیسی اختیار کی گئی ہے۔

انڈونیشیا

انڈونیشیا بار بار پاکستان سے دوستی کا اظہار کر رہا ہے۔ خدا کرے یہ صحیح ہو، مگر وہاں انقلاب کے بعد ۲ لاکھ مسلمانوں کا عیسائی ہونا بے راہ روی کی غمازی کرتا ہے۔

پاکستان میں مودودی اور ڈیموکریٹک پارٹی ۱۹۵۶ء کے آئین پر زور دیتی ہیں۔ جس میں عیسائی ہونے کی کھلی چھٹی موجود ہے۔ کیا یہ لوگ یہاں بھی عیسائی طوفان دیکھنا چاہتے ہیں

پاکستان

پاکستان میں صدر یحییٰ خاں نے انتخابات کی تاریخ مقرر کرکے ملک کو ایک راہ پر ڈال دیا ہے۔ اب ہر طرف انتخابی سرگرمیاں ہی نظر آتی ہیں

دوٹوک فیصلہ

مودودی کے اسلام کی حقیقت اب سب پر کھل چکی ہے اب مسلمانوں کے سامنے دو راستے ہیں۔ یا وہ محمدی اسلام کو پھیلائیں یا مودودی اسلام کو۔ اب مودودیوں کو اپنی حقیقت کا پتہ لگ رہا ہے۔ وہ پہلے اپوزیشن پارٹیوں کے سایہ میں پھلنے پھولنے کی کوشش کرتی رہی۔ مگر اب کسی اور کی پناہ لے کر ڈھاکہ میں آگے آنا چاہتی ہے۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام تمام ملک میں انتخابی جنگ لڑنا چاہتی ہے۔ حالات اس کے مساعد ہیں۔ دن بدن اس کے حلقہ میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بڑے بڑے وکلاء، علماء اور دیندار مسلمان ملتے جارہے ہیں۔ عام مسلمانوں کا خیال ہے کہ دوسری پارٹیوں نے ۲۲ برس میں اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اب علماء دین کے اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

ٹرکی

ٹرکی میں حالات پرسکون ہیں۔ مگر جب کبھی امریکی طاقت کا مظاہرہ ہونے لگتا ہے طلبہ اور عوام احتجاج کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے عوام حکومت کی امریکہ نواز پالیسی سے متفق نہیں ہیں اللہ تعالےٰ اسلام کو فتح دے اور دشمنانِ اسلام کے حوصلے پست فرمائے۔ آمین!

بقیہ ــ جمعیۃ علماء اسلام کا منشور

اور طرز معاش اعتدال کے اصولوں پر قائم ہے۔ اسلام میں نہ ارتکاز دولت کی اجازت ہے اور نہ نجی ملکیت کے انکار پر اس کی اساس ہے۔ سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام صرف اس لئے عوام الناس کے لئے جذب وکشش کے باعث ہیں کہ یہ اپنی عملی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اس کے برعکس اسلامی نظام کو حیثیت حاکمہ بننے کا ابھی تک موقعہ نہیں ملا۔ پاکستان کی سرزمین اس کے لئے سب سے زیادہ سازگار ہے اگر یہاں اسلام کے سچے پرستاروں کے ہاتھ میں زمام اقتدار آجائے تو نہ صرف ملک کی بنیادیں مستحکم ہوجائیں گی بلکہ پاکستان تمام اسلامیان کائنات کے لئے قبلہ مقصود بن جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آئندہ انتخابات میں عوام اپنے دینی شعور کا مظاہرہ نہ کریں اور وہ مادیت پرستوں کی گمراہ کن نعرہ بازی سے خیرہ نہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام کے منشور میں ایک اہم دفعہ طریق انتخاب سے بھی متعلق ہے۔ اس دفعہ میں تجویز کیا گیا ہے کہ انتخابات میں امیدوار افراد کی بجائے پارٹیاں ہوں۔ جو اپنے منشور اور پروگرام کے تحت انتخاب میں حصہ لیں اور فی صد کامیابی کے اعتبار سے ہر جماعت کو مجالس قانون ساز میں اپنے نمایندے بھجوانے کا اختیار دیا جائے۔

انتخاب کا یہ طریق کار بے حد خوبیوں کا حامل ہے۔ اس طریق کار کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کوئی ووٹ ضائع نہیں جاتا افراد کے درمیان تلخی پیدا نہیں ہوتی۔ عوام کو شخصیتوں کے چنگل سے نکال کر جماعتوں کی وفاداری کا خوگر بنایا جاسکتا ہے۔ موجودہ طریق انتخاب میں دولت مندوں اور سنا اہل افراد کے لئے مجالس قانون ساز میں جانے کا جو راستہ کھلا ہے۔ وہ بند ہوجاتا ہے۔ کیونکہ سیاسی پارٹیاں صرف

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

بقیہ ـــــ فکر و نظر

کرنا تین حالتوں سے خالی نہیں تھا۔

ـــــ یا تو یہ لیڈر صاحبان اندرون خانہ ایوب خاں اور ان کے ساتھیوں سے ایسا سمجھوتہ کر چکے تھے جس کی رو سے یہ پابند تھے کہ سوائے دو باتوں، بالغ رائے دہی اور وفاقی پارلیمانی نظام کے کوئی اور بات تسلیم نہیں کریں گے

ـــــ یا ان کی سیاسی سوجھ بوجھ اس درجہ حقیر ہے کہ یہ عوام کے حقیقی مطالبات کا اندازہ نہیں کر سکے اور اپنی ضد پر اڑے رہے۔

ـــــ یا پھر دراصل یہ مفتی صاحب کے پیش کردہ ۲۲ اسلامی نکات، مسلمان کی تعریف اور ختم نبوت کے تحفظ کے مطالبات کو ناکام بنانے کی افسوسناک کوشش تھی کہ جس کی خاطر انہوں نے ملک کا سیاسی مستقبل تک داؤ پر لگا ڈالا۔

اس لئے کہ اگر گول میز کانفرنس میں آبادی کی بنیاد پر انتخاب، ون یونٹ اور صوبوں کی خود مختاری کو نزاعی امور قرار دے کر رد نہیں کیا جاتا، اور تسلیم کر لیا جاتا، تو مفتی صاحب کے پیش کردہ ۲۲۔ اسلامی نکات وغیرہ کے مطالبات بھی ماننا پڑتے۔

غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ثانی الذکر صورت کا احتمال تو کم ہے۔ البتہ پہلی اور دوسری صورت اس سلسلہ میں کام کرتی نظر آتی ہے۔

پہلی صورت کا انکشاف تو ایوب خاں کے دور کے ایک وزیر قانون ظفر صاحب کے اس انٹرویو سے ہوتا ہے جو لاہور کے ایک روزنامہ میں شائع ہوا۔ اور جس میں بتایا گیا ہے کہ گول میز کانفرنس میں حصہ لینے والے بعض لیڈر وزارت کا منصب سنبھالنے کی تیاریاں کر چکے تھے حتی کہ ایک صاحب نے اس امید پر کسی فرم سے بھاری قرضہ بھی وصول کر لیا تھا۔

اور تیسری صورت یعنی ۲۲ اسلامی نکات کے مطالبہ کو ناکام بنانے کی ذہنی سازش اب خود عیاں ہوتی جا رہی ہے کہ کل گول میز کانفرنس میں جن امور کو نزاعی کہہ کر ان حضرات نے رد کر دیا تھا۔ آج ان سب کو وہ تسلیم کر چکے ہیں۔ لیکن ۲۲۔ اسلامی نکات، ختم نبوت اور مسلمان کی تعریف کو تسلیم کرنے سے اعراض برت رہے ہیں۔

اگر ان لوگوں نے اپنے ٹھہرائے ہوئے ان نزاعی امور کو قوم و ملک اور دین و ملت کے مفاد کی خاطر رد کیا تھا اور سچائی کے ساتھ یہ سمجھتے تھے کہ ان امور سے اسلام کو اور پاکستان کو نقصان پہنچے گا۔ تو وہ آج بھی اپنے سابقہ موقف پر قائم رہتے۔

لیکن اس وقت تو نزاعی امور کہہ کر ان سب مطالبات کو رد کر دیا۔ گول میز کانفرنس ناکام بنا ڈالی، قومی اتحاد کو نقصان پہنچایا۔ ملک بھر میں شدید سیاسی نزاعات کھڑے کر دیئے دوبارہ مارشل لاء لگانے کے حالات پیدا کئے۔ ۲۲ اسلامی نکات سے روگردانی کی اور اب وہ تمام مسائل ایک ایک کر کے ہر ایک نے مان لیے۔ مودودی صاحب سمیت یہ تمام حضرات صوبائی خود مختاری کی حد تک ان نزاعی امور کو تسلیم کرنے پر متفق ہو چکے ہیں۔

اور اب بھی ان کے نزدیک کوئی مسئلہ نزاعی ہے تو وہ ۲۲۔ اسلامی نکات، ختم نبوت اور مسلمان کی تعریف کا مسئلہ ہے۔

اس کے باوجود وہ اسلام اور نظریہ پاکستان کا نعرہ بھی بلند کئے چلے جا رہے ہیں۔ کاش ان کے پرجوش حامی ان سے پوچھیں کہ ۲۲ نکات کے علاوہ وہ کون سا اسلام اور نظریۂ پاکستان ہے جس کی حفاظت کا دعوے کر کے قوم و ملت کو سوشلزم اور اسلام کی جنگ کا ایندھن بنا دینا چاہتے ہیں۔

بقیہ ـــــ آپ کا صفحہ

اور قرار دادیں منظور کرائیں۔ اور جب وہ آزاد ہوئے تو ان کے اعزاز میں ضیافتیں دی گئیں۔ لیکن جلد ہی انہوں نے نمک حرامی شروع کر دی۔

درحقیقت ان جیسے لوگوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ ہیں شتر بے مہار۔ ان کی قلم کی زد سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ حتیٰ کہ کبھی علامہ اقبالؒ پر بھی اس شخص نے ذلیل حملے کئے تھے۔ مودودی صاحب بھی محفوظ نہ رہے۔ لیکن اب . . . کاش کوئی ۱۰ لاکھ روپے کا راز فاش کر دیتا۔

ایوبی حکومت کی حماقتوں میں ایک یہ بھی تھی کہ ان جیسے لوگوں کو دو دن کے لئے جیل بھیجا۔ جہاں سے وہ خود بخود مفکر ملت، مجاہد ملت اور نہ جانے کیا کیا کچھ بن کر نکلے۔

یہ صاحب نہ صرف خود بلکہ دوسروں سے اپنی شان میں قصیدے لکھواتے ہیں۔ اپنی ہی تائید میں خطوط لکھ کر اپنی شان بڑھانے کی خاطر اپنے پرچے میں چھاپتے ہیں۔ میں نے احتجاجاً ان کی علماء حق کے خلاف زہر افشانی پر ان کو متعدد خطوط لکھے۔ وہ ردی کی ٹوکری کی زینت بن گئے

والسلام!

(مستجاب بیگم بی، اے
کوئٹہ)

بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد صاحب انوریؒ
سفرِ آخرت

موت ایک اٹل حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں جو اس دنیا میں آیا ہے ایک نہ ایک دن اپنے خالق کے حضور جانا ہے مگر کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا وجود دنیا میں اجالے کا سامان ہوتا ہے۔ ان کے رخصت ہو جانے سے تاریکی بڑھتی ہے اجالے سمٹنے لگتے ہیں حضرت مولانا محمد صاحب کا وجود مسعود بھی انہیں لوگوں میں سے تھا۔ آپ ان اہل اللہ میں سے تھے جن کی محبت دلوں کا زنگ اتارتی ہے اور نور ایمان بھر دیتی ہے۔

حضرت مولانا مرحوم طویل مدت سے صاحب فراش تھے۔ ۱۹۶۵ء سے دو تین مرتبہ فالج کا حملہ ہو چکا تھا۔ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ آج سے تقریباً پندرہ روز قبل ۹ جنوری کو بعد از نماز جمعہ دل کا شدید دورہ پڑا۔ عصر کی نماز کے دوران طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ پھر منگل کو ۱۳ کو بعد از نماز ظہر دوسرا دورہ پڑا۔ پھر رات سات بجے طبیعت بحال ہو گئی۔ تیسرا دورہ ۱۶ کو نماز عشاء کے بعد ہوا۔ رات ۱۲ بجے طبیعت بحال ہوئی۔ اسی وقت اپنے دونوں بڑے صاحبزادوں حافظ عزیز الرحمٰن و حافظ سعید الرحمٰن کو بلا کر وصیت فرمائی "اللہ کا خوف ہمیشہ پیش نظر رکھنا۔ ہر ایک نے مرنا ہے وہاں نیک اعمال کے سوا کوئی چیز کام نہیں آئے گی آپس میں اتفاق و اتحاد رکھنا۔ اتفاق میں بڑی برکت ہے"۔

پھر منگل ۲۰ کو مغرب کی نماز کے بعد سلام پھیرتے وقت طبیعت خراب ہو گئی اور بے ہوشی طاری ہو گئی۔ بعد کی رات ۱۱ بجے بے ہوشی کی حالت میں ہی سول ہسپتال لائل پور لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں کی انتہائی کوشش کے باوجود طبیعت نہ سنبھل سکی۔ بالآخر جمعرات سات بجے صبح جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ ملک کے مختلف گوشوں سے علماء، صلحاء اور حفاظ و دیگر متوسلین حضرات لائل پور پہنچنا شروع ہو گئے۔ شام ساڑھے چار بجے آپ کے مکان محلہ سنت پورہ سے آہوں اور سسکیوں میں جنازہ اٹھایا گیا۔ لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔ جو کندھا دینے کی سعادت حاصل کر رہا تھا۔ دھوبی گھاٹ کے وسیع میدان میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر وہاں سے لائل پور کے بڑے قبرستان میں آفتاب کے غروب کے ساتھ ہی علم و عرفان کے آفتاب کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ دوسرے دن یعنی جمعہ کی شام بعد از نماز عشاء ایک تعزیتی جلسہ ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر حضرات نے شرکت کی۔ جلسہ سے مفتی زین العابدین، مولانا تاج محمود اور مولانا ضیاء القاسمی اور ڈاکٹر محمد صدیق پی، ایچ، ڈی نے خطاب کیا اور حضرت کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ آخر میں مفتی صاحب اور مولانا عبدالجلیل نے مولانا عزیز الرحمٰن کو مدرسہ کا مہتمم اور صاحبزادہ مولانا حافظ سعید الرحمٰن صاحب کو جانشین مقرر کیا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا دورہ ضلع گوجرانوالہ

(رپورٹ:۔ زاہد الراشدی)

اخبارات میں اعلان ہو چکا تھا کہ حضرت مولانا ہزاروی مدظلہ ۱۹ر جنوری ۱۹۷۰ء کو بذریعہ کوئٹہ ایکسپریس گوجرانوالہ کے چار روزہ دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ گاڑی کے وقت پر کافی تعداد میں جماعتی کارکن، کالج سٹوڈنٹس اور اخباری رپورٹرز اسٹیشن پر پہنچے۔ مگر مولانا مدظلہ کسی وجہ سے اس گاڑی پر نہ پہنچ سکے۔ اور بعد میں تیز گام پر تشریف لائے گاڑی سے اترتے ہی راقم الحروف اور سالار شہر خواجہ سیف الرحمٰن کی معیت میں قلعہ دیدار سنگھ روانہ ہو گئے وہاں غلہ منڈی میں نماز ظہر کے بعد جلسہ تھا اور مقامی احباب نے بڑے ذوق و شوق سے جلسہ کا اہتمام کر رکھا تھا۔ مرشدی و مولائی حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی بھی ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور گوجرانوالہ سے حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، حضرت مولانا احمد سعید صاحب علامہ محمد احمد صاحب لدھیانوی بھی پہنچے ہوئے تھے حضرت جانشین شیخ التفسیر مدظلہ نے جلسہ کی صدارت فرمائی اور الحمد للہ جلسہ بہت زیادہ کامیاب رہا۔ نماز عصر کے بعد حضرت مولانا ہزاروی مدظلہ، مفتی عبد الواحد صاحب۔ مولانا احمد سعید صاحب، علامہ محمد احمد صاحب لدھیانوی، سالار ضلع حافظ حبیب الرحمٰن صاحب سالار شہر خواجہ سیف الرحمٰن اور راقم الحروف پر مشتمل قافلہ حافظ آباد روانہ ہوا۔ جمعیۃ کے ڈویژنل ناظم عمومی حضرت مولانا محمد الطاف صاحب حافظ آباد کی جامع مسجد قدیم کے خطیب اور باطل فرقوں خصوصاً مودودیت کے مقابلہ میں ننگی تلوار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے رات کو کمیٹی باغ میں جلسہ عام کا اعلان کیا ہوا تھا۔ پہلے تو خیال گذرا کہ سردی کی شدت اور اس پر بارش کی ہلکی ہلکی پھوار میں حافظ آباد کے شہری لحافوں سے باہر شاید نہ نکل سکیں لیکن وہ انتہائی زندہ دل نکلے۔ غالباً مولانا محمد الطاف صاحب کی صحبت کا اثر تھا کہ ہلکی ہلکی بارش میں بھی حضرت مولانا ہزاروی نے کم و بیش دو گھنٹے تقریر کی۔

اس جلسہ کی صدارت جمعیۃ کے ضلعی نائب امیر اور مدرسہ انوار الاسلام علی پور چٹھہ کے مہتمم مولانا محمد اسحاق کھٹانہ نے کی۔ ۲۰ کی صبح کو ۱۰ بجے حافظ آباد بار روم میں وکلاء سے خطاب کیا۔ وکلاء صاحبان نے خود دعوت دی تھی۔ انہوں نے ایک ہار بھی پیش کیا اور بڑی دلجمعی سے مولانا کی تقریر سنی اور اس کے بعد علی پور چٹھہ روانہ ہو گئے مرکزی جامع مسجد میں نماز ظہر کے بعد ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا احمد سعید صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جلسہ سے فارغ ہو کر نماز عشاء سے قبل گکھڑ پہنچے۔ جامع مسجد بوہڑ والی میں امیر ضلع شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز مدظلہ کی صدارت میں جلسہ عام ہوا۔ حضرت مولانا ہزاروی اور امیر ضلع کے علاوہ راقم الحروف نے بھی حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا۔

صبح نماز فجر کے بعد مولانا ہزاروی نے درس بھی دیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر ہم ۱۱ بجے سوہدرہ پہنچے۔ جامع مسجد بالمقابل چوکی پولیس مدرسہ میں مولوی محمد فاضل صاحب الہ آبادی کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جلسہ میں مودودیوں کے بھی دو تین آدمی آئے ہوئے تھے۔ مولانا ہزاروی نے جب تقریر میں مودودی عقائد پر تنقید کا آغاز کیا تو ایک مودودی کے پیٹ میں مروڑ اٹھے۔ مگر بیک بینی و دو گوش محفل سے رخصت ہونا پڑا۔ وہاں سے فارغ ہو کر براستہ وزیر آباد گوجرانوالہ پہنچے اور کچھ دیر قیام کر کے واہنڈو روانہ ہو گئے۔ جمعیۃ کے ضلعی نائب امیر حضرت مولانا حکیم نذیر احمد صاحب واہنڈو کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مولانا ہزاروی۔ مولانا مفتی عبد الواحد اور ہمارے نوجوان مبلغ مولوی غلام کبریا فاروقی نے خطاب کیا۔ جلسہ سے فراغت کے فوراً بعد ہم گوجرانوالہ پہنچے۔ ۲۲ر جنوری کی صبح کو ۱۱ بجے محلہ رسول پورہ میں مقامی جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح کیا اور کچھ افتتاحی تقریر بھی کی۔ بجنور سے آئے ہوئے مہاجرین نے رسول پورہ میں کافی رونق بنا رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ارادوں میں برکت دے۔ نماز ظہر کے بعد گوجرانوالہ شہر ہی کے ایک نواحی حصہ گرجاکھ میں احباب نے جلسہ کا اعلان کر رکھا تھا۔ جو حضرت مولانا عبد الواحد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا اور حضرت مولانا ہزاروی کے علاوہ مولانا احمد سعید صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ اس جلسہ کے ساتھ ہی حضرت مولانا ہزاروی مدظلہ کے چار روزہ طوفانی دورہ کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

گوجرانوالہ میں مولانا ہزاروی کا مختلف مقامات پر خطابات

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ کے دوران مختلف مقامات پر پبلک جلسوں، وکلاء اور اخباری نمائندوں سے خطاب کیا۔ آپ کی مفصل تقاریر سے چیدہ چیدہ اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

—— آپ نے فرمایا۔ جمعیۃ الیکشن میں بھرپور حصہ لیگی، تاکہ سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکے۔ اور غیر اسلامی نظریات کی موثر روک تھام ممکن ہو۔ ہم قرآن و سنت کی روشنی میں دستور بنانے کے اہل افراد کو زیادہ سے زیادہ اسمبلی میں بھیجنے کے لئے انتہائی کوشش کرینگے۔

—— آپ نے کہا مروجہ طریق میں یہ خطرہ ہے کہ سرمایہ، دھونس، غنڈہ گردی اور اس قسم کے دیگر ذرائع سے امیدوار الیکشن پر اثر انداز ہوں گے۔ جیسا کہ ماضی میں بھی اس بات کا تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس طریقہ انتخاب میں بے شمار ووٹ ضائع ہو جاتے ہیں۔ مثلاً چار امیدواروں میں سے جیتنے والے نے دس ہزار دوسرے نے سات ہزار، تیسرے نے پانچ ہزار اور چوتھے نے چار ہزار ووٹ لئے ہیں تو جیتنے والا اپنے حلقہ کے ووٹروں کی اکثریت کا نہیں بلکہ اقلیت کا نمائندہ ہوگا۔ کیونکہ چھبیس ہزار ووٹوں میں سے سولہ ہزار اس کے خلاف پڑے ہیں۔ اس لئے جمعیۃ نے مطالبہ کیا ہے کہ الیکشن پارٹی سسٹم کی بنیاد پر کرائے جائیں اور افراد کی بجائے جماعتوں کو ووٹ دینے کا طریقہ رائج کیا جائے۔ اس میں سرمایہ، دھونس وغیرہ کے استعمال کا خطرہ بھی کم ہے اور ووٹ بھی ایک نہیں ضائع ہوگا۔ اور جس پارٹی کو ملک بھر میں صرف ایک فیصدی ووٹ ملا ہے۔ اسے بھی اسمبلی میں ایک فیصدی نشست مل جائے گی۔ ہم اس مطالبہ کو پیش کرنے کے لئے عنقریب ایک وفد کی صورت میں صدر یحییٰ خاں سے ملاقات کرینگے لیکن اگر مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو بھی ہم الیکشن میں ضرور حصہ لیں گے۔ مگر ایسا قانون ضرور نافذ ہونا چاہیئے جس کے ذریعہ الیکشن میں سرمایہ کے استعمال کی روک تھام کی۔

—— آپ نے ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں مودودی پارٹی کے جلسہ میں ہنگامہ پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ یہ واقعہ مودودیوں کی اشتعال انگیز حرکات کا نتیجہ اور صادق آباد اور ڈسکہ کے واقعات کی صدائے بازگشت ہے۔ "یہ زبان گدی سے کھینچ لو" "مکو" "مرینگے یا ماریں گے" "انڈونیشیا بنا دیں گے" قسم کے نعرے ملک میں خانہ جنگی کو ہوا دینے کے مترادف ہیں اور اگر مودودی پارٹی نے اس قسم کی نعرہ بازی جاری رکھی

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنے راستہ میں خود کانٹے بو رہی ہے۔ بہرحال یہ بھی غنیمت ہے کہ ڈھاکہ کے ہنگامہ میں خود مودودی صاحب کو کوئی گزند نہیں پہنچی۔

— آپ نے کہا کہ ہم اسلامی آئین کے سوا کوئی دستور قبول نہیں کریں گے اور دستور ساز اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لینے کا بڑا مقصد ہی یہ ہے کہ اسلامی آئین بنانے کے اہل آگے آسکیں بعض لوگ اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں کہ چار ماہ میں آئین کی تیاری ناممکن ہے۔ یہ لوگ دراصل دستور بنانے اور عوام کو اقتدار جلد منتقل کرنے ہی کے حق میں نہیں ہیں۔

— حافظ آباد بار روم میں وکلا سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ آپ لوگوں نے ایوب خاں کی آمریت کے خلاف جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ آپ دانشور ہیں اور اسلامی نظام کا راستہ ہموار کرنا اور اسلامی علوم کو اجتماعی زندگی کی بنیاد بنانے کی جدوجہد کرنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ رہی علوم کو ختم کرنے کی فرنگی سازش کو علماء نے ناکام بنادیا ہے اور علوم دینی کو پوری طرح حفاظت کے ساتھ آپ تک پہنچا دیا ہے۔ اب آپ حضرات کا فرض ہے کہ ان علوم کو حیطۂ عمل میں لائیں۔

— آپ نے کہا۔ تحریک پاکستان میں اور ایوبی آمریت کے خلاف جدوجہد میں طلبہ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ انہیں ووٹ کا حق نہیں دیا گیا۔ جبکہ شرعی طور پر ۱۸ سالہ لڑکا بالغ سمجھا جاتا ہے اور ۱۸ سال کے نوجوان کو ووٹ کا حق ملنا چاہیئے۔

— آپ نے کہا۔ ہم ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہمارا منشور وضاحت کے ساتھ قوم کے سامنے آچکا ہے۔ جو پارٹی بھی ہمارے منشور سے اتفاق کرے گی، ہم اس سے اتحاد کے لئے تیار ہیں۔

— آپ نے مہنگائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ ایک زمانہ میں سفید چینی ایک روپیہ کی چار سیر ہم نے خریدی ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب ملک میں شوگر ملیں نہ تھیں۔ آج جب کہ ملیں لگ چکی ہیں۔ چینی ۲ روپے سیر ہے۔ اسی طرح جب کارخانے کم تھے ۱۶۰۰۰ کا لٹھا ہم نے چار آنے گز خریدا ہے۔ جو آج کل تین چار روپے گز ملتا ہے۔ اور ظلم کی بات یہ ہے کہ یہی پاکستانی کپڑا جو پاکستان میں اڑھائی روپے گز ملتا ہے، ہم نے جدہ میں بارہ آنے گز بکتے دیکھا ہے

— آپ نے کہا۔ مودودیوں نے ہمیں سوشلسٹ قرار دینے کی مہم چلا رکھی ہے اور بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ چوہدری محمد علی نے اپنی کتاب "ہمارے سیاسی و اقتصادی مقاصد" میں زمین کاشتکار کی اور کارخانہ کاریگر کا قرار دیا ہے۔ اب بتاؤ چوہدری محمد علی کے بارے میں تمہارا کیا فتویٰ ہے؟

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مرکزی انتخابی فنڈ کے لئے رسیدات مرکز کی طرف سے چھپوائی گئی ہیں۔ رسیدات ایک روپیہ، پانچ روپیہ دس روپیہ، پچاس روپیہ اور سو روپیہ کی ہیں۔ حسب ضرورت جتنی رقم کی جس تفصیل کے ساتھ ضرورت ہوں ناظم صوبائی دفتر چوک رنگ محل لاہور سے طلب فرمائیں۔

غلام اکبر سلیمانی ناظم صوبائی دفتر
چوک رنگ محل لاہور

جمعیۃ علماء اسلام لورالائی کا جلسہ

بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۷۰ء بوقت ۱۱ بجے دن کو جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں بہت زیادہ لوگوں نے شرکت کی۔

تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا عبدالخالق صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے عوام کو آگاہ فرمایا آپ نے فرمایا کہ انسان اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے پورے احکامات پر ایمان نہ لائے۔

آپ نے فرمایا کہ جب ہم مسلمان ہیں تو یہاں اسلام کی حکومت ہونی چاہیئے۔ بنی نوع انسان کی نجات اور دوسرے جہان کی کامیابی صرف قانون قرآنی میں ہے اور جمعیۃ علماء اسلام کا منشور بھی یہی ہے کہ وہ انسانوں کو دنیا میں رہنے کے طور و طریقے بتائیں۔

نوشہرہ میں یوم احتجاج

تحصیل نوشہرہ میں عائلی قانون کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا جامع مسجد نوشہرہ میں قاضی مولانا عبدالسلام مسجد نقوی میں مولانا احمد عبدالرحمن صدیقی، خویشگی میں مولانا گل شیر، نارو میں مولانا محمد عثمان نے تقاریر کیں۔ زڑہ میانہ میں مولانا عبدالباقی اذاخیل بالا میں مولانا فرمان اللہ نے خطاب کیا۔ درج ذیل مقامات پر بھی یوم احتجاج منایا گیا۔ منگری بانڈہ، نوشہرہ کلاں، اکبر پورہ، بشتخاسہ، پیر سباک، ونڑہ، اسماعیل خیل، سوریا خیل جہانگیرہ، اکوڑہ،

جمعیۃ علماء اسلام (ضلع سیالکوٹ)
ماتحت شاخوں کے نام

ضلع کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ رکنیت کی کاپیاں پُر کر کے ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ تک ضلعی دفتر میں بھیجدیں۔ اگر کسی کے پاس رکنیت کی کاپی موجود نہ ہو، تو ضلعی دفتر سے حاصل کریں۔ محرم ۱۳۹۰ھ میں ضلعی انتخاب ہونے والا ہے۔ مہربانی فرماکر مقررہ تاریخ تک ضلعی دفتر کو کاپیاں ارسال فرمادیں تاکہ ضلعی انتخاب بروقت کرائے جاسکیں۔ اگر رکنیت ہو چکی ہو۔ تو آخری تاریخ کا انتظار نہ کریں، فوراً بھیجدیں۔ تمام شاخیں اپنے اپنے حلقہ میں اور گرد و نواح میں پورے زور سے کام کریں۔

(عبدالرحمٰن ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام
ضلع سیالکوٹ)

بقیہ — جمعیۃ علماء اسلام کا منشور

ان افراد کو اپنی نمائندگی کے لئے منتخب کریں گی۔ جو قابلیت اور خلوص کی دولت سے مالامال ہوں گے۔ اس طرح ہر گروہ کی طرف سے اعلیٰ اوصاف کے حامل افراد قانون سازی کا اہم فریضہ انجام دیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ اس طریق کار کے مطابق لادینی افکار کی حامل جماعتوں کے لئے بھی مقننہ میں جانے کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی دین پسند جماعتوں کے بکھرے ہوئے ووٹ مجتمع کرنے سے پارلیمنٹ میں اسلام پسند حلقوں کی نمائندگی کا خاطر خواہ انتظام ہو جاتا ہے۔

بہرحال جمعیۃ علماء اسلام کا منشور سنجیدہ توجہ کا مستحق ہے۔ دین و دنیا کی فلاح و بہبود کے تمام تقاضوں کو اس منشور میں یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس منشور پر اگر عمل کا موقع میسر آگیا تو اس سے نہ صرف افراط و تفریط سے پاک ایک متوازن معاشرہ قائم کرنے میں مدد ملے گی۔ بلکہ پاکستان کی نظریاتی اساس کو استحکام نصیب ہوگا اور ارض پاک میں خدا کے قانون اور اس کے رسول کی تعلیمات کا روح پرور ماحول میسر آجائے گا۔ (بشکریہ کائنات بہاولپور)

مودودی دجل وفریب

کا

پوسٹ مارٹم

مدعیان تہذیب وشرافت کا عملی نمونہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمیعت علماء اسلام مغربی پاکستان

آپ تمیر نیچے سے شروع کرتے ہیں یعنی ایک دم اوپر کے احکام جاری کرنے کے خلاف ہیں۔ اور آپ دو سیٹوں پر قبضہ کرنے کے بعد ایسا بل پیش کرنے کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان سب باتوں کا خلاصہ یہی ہے کہ پہلے معاشرہ ٹھیک کیا جائے۔ بلکہ پہلے حکومت پر جماعت اسلامی کا قبضہ ہو اس کے بعد حدود شرعیہ کا نفاذ ہو سکے گا۔ ہم حیران ہیں کہ جب آپ کا یہی نظریہ ہے تو آپ نے محض فریب دینے اور الجھانے کے لیے عہد فرنگی کا حوالہ کیوں دیا ہے۔

دوسری عبارت کا جواب :۔

آپ کی دوسری عبارت کا مطلب یہی تو ہے کہ غلط اور فاسد معاشرے میں یہ سزائیں سخت دکھتی ہیں۔ حالانکہ یہ ایسے معاشرے کے لیے نہیں ہیں۔ پہلے معاشرے کو درست کرو۔ تو پھر یہ سزائیں بالکل صحیح نظر آئیں گی۔ اور زیادہ وضاحت کی جائے تو آپ کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں صحابۂ کرام رضؓ جیسے نیک حضرات ہوں اُن پر یہ سزائیں جاری کرو اور جہاں بدمعاش یا جرائم پیشہ زیادہ ہوں وہاں یہ جاری نہ کرو۔ آپ کی عقل وفکر نے آپ کو یہ سمجھنے میں کوئی مدد نہ دی کہ جب ان سزاؤں کا اعلان ہوگا تو سعودی عرب کی طرح یہ جرائم خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اصلاح معاشرہ میں ان سزاؤں کے اثرات کا آپ کو اندازہ ہوتا تو خدا تعالے کی مقررہ سزا کو ظلم کہہ کر اپنی عاقبت خراب نہ کرتے۔ بہر حال اس عبارت میں بھی آپ نے اسی گمراہ کن خیال کو دہرایا ہے۔

تیسری عبارت کا جواب :۔

آپ شاید اپنے اندر کو سونگھ کر یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ مجھے حدود شرعیہ کا مخالف سمجھتے ہیں۔ یہ بات کسی نے نہیں کہی بلکہ آپ پر اعتراض یہ ہے کہ آپ نے قرآن پاک کے عام حکم کو اپنے اجتہاد سے خاص بنایا اور غلط معاشرے کے اندر شرعی سزاؤں کو ظلم کہہ کر خدا اور رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اللہ تعالے نے یہ سزائیں ہر معاشرے کے لیے مقرر کی ہیں بشرطیکہ ان کے اجراء ونفاذ کی قدرت حاصل ہو۔

چوتھی عبارت کا جواب :۔

چوتھی عبارت میں آپ نے اپنی سرشت کا خوب مظاہرہ کیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے پڑھنے والوں کو دھوکہ دینے کی پوری کوشش فرمائی ہے۔ یہ عبارت لکھ کر آپ نے ظلم کے لفظ سے پیچھا چھڑانے کی ناکام مگر مکارانہ کوشش کی ہے۔ آپ ناراض نہ ہوں۔ جب آپ علماء کو مکار کہیں گے۔ تو ایسے الفاظ سننے کے لیے آپ کو بھی تیار رہنا چاہئے۔

مکاری :۔

تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۱ والی عبارت پر علماء کرام اور اہل اسلام کو اعتراض یہ ہے کہ آپ نے مخلوط اور فاسد سوسائٹی میں شرعی سزاؤں کو ظلم کہا۔ ناظرین اس عبارت کو دوبارہ پڑھیں۔

اس میں مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ ان حالات میں کسی شخص کا مبتلائے زنا ہو جانا یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ کہ وہ غیر معمولی (کوئی بڑا) مجرم ہے۔ گویا آپ اس جرم کو معمولی اور ہلکا سمجھ کر شرعی سزا جاری کرنے کو ظلم کہتے ہیں۔ یعنی یہ سزا دیں گے تو زانی بے چارہ مظلوم ہوگا۔ آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اللہ نے یہ سزائیں ایسی سوسائٹی کے لیے مقرر ہی نہیں کیں۔ جب خدا کی طرف سے مقرر نہیں تو کسی کو وہ سزا دینا یقیناً اس شخص پر ظلم ہوگا۔

آپ نے اس عبارت میں بھی لکھا کہ ان حالات میں معتدل مزاج قسم کے آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے گویا آپ اس کو عموم بلوای کا فائدہ دے کر معمولی سا گناہ گار بناتے اور اس پر سخت سزا کے اجراء کو ظلم سمجھتے ہیں۔ بہر حال بحث ہماری اس زانی کے مظلوم ہونے میں ہے کہ جس زنا کار کو ایسی گندی سوسائٹی میں شرعی سزا دے گئی وہ مظلوم ہے یا نہیں۔ آپ اس کو مظلوم بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شرعی سزا دینی ان حالات میں بلا شبہ ظلم ہے۔ اب آپ مظلومیت کی بحث سے کنی کترا کر ظالمیت کی بحث چھیڑتے ہیں کہ یہ سزا دینے والا قاضی تو ظالم نہیں ہے مگر وہ حکومت ظالم ہے جس نے شریعت کے بعض حکم جاری کیے، بعض نہیں جاری کیے۔

پہلی مکاری :۔

آپ نے ایک مکاری تو یہ کی کہ اس بحث کو چھوڑ کر کہ اس سزا سے زانی پر ظلم ہوا یا نہیں۔ آپ نے دوسری بحث چھیڑ دی۔ پہلی بحث یہ تھی کہ یہ زانی مظلوم ہے یا نہیں اب آپ اس سے پہلو تہی کر کے کہتے ہیں کہ قاضی ظالم نہیں حکومت ظالم ہے۔ سوال یہ ہے کہ ظالم کوئی بھی ہو۔ اس شخص پر ظلم ہوا یا نہیں۔

دوسری مکاری :۔

دوسری مکاری یہ کی قاضی کو ظالم نہ کہہ کر آپ نے گویا یہ تصور دینے کی کوشش کی کہ گویا اب آپ اس کو ظلم نہیں کہہ رہے۔ حالانکہ اس طرح کہنے سے آپ نے الفاظ کے ہیر پھیر کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔

جیسے ایک شخص زید کو کہہ کر کسی شخص کو قتل کرا دے تو آپ کہیں گے کہ زید قاتل نہیں بلکہ کہنے والا اور اس سے قتل کرانے والا قاتل ہے۔ بہر حال اگر قتل ظلم ہے تو کرنے والا اور کرانے والا دونوں ظالم ہوں گے۔ اسی طرح اگر یہ زانی بقول آپ کے معمولی قسم کا مجرم ہے۔ اور شرعی سزا ظلم ہے تو مظلوم پر ظلم کرنے والا اور کرانے والا دونوں ظالم ہیں۔

آپ اپنے حواریوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں مگر دوسرا کوئی آپ کے [illegible] میں کیسے آسکتا ہے۔

(باقی آئندہ۔)

لے اب بعد کے ایڈیشن میں صفحات بدل دیے گئے ہیں تاکہ اس کے چھپنے کر کر عوام کو فر[illegible]

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE

(محمد حسین آرائیں)

غیر خدا کا ڈر دل سے نکال دو

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمۂ حق و عدل کی خدمت گزاری کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ البتہ ان کی ہیبت و قہاریت سے دنیا کو ڈرنا چاہیئے۔

"فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝"

"دشمنانِ حق کی شیطانی ہیبتوں سے نہ ڈرو، اللہ سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم مومن ہو"

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزاء باہم جمع ہو سکتے ہیں کہ آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ شیر اور بکری ہو سکتا ہے کہ ایک گھاٹ سے پانی پی لیں۔ لیکن "خدا کا ایمان" اور "انسان کا خوف" یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اور اگر ایک بدبخت ایمان الٰہی کا دعوٰی کر کے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے۔ تو تم اسے کنکروں اور پتھروں کی طرح ٹھکرا دو جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آ جاتے ہیں۔ تاکہ دوڑنے والوں کے لیے ٹھوکر نہ بنیں۔ کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہے۔

لا تھنوا و لا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ۝ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۝

ترجمہ:

نہ ہراساں ہوؤ، نہ غمگین ہوؤ، تم ہی سب پر غالب آنے والے ہو۔ اگر تم سچے مومن ہو۔ یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کے دوست اور اس کے چاہنے والے ہیں۔ ان کے لیے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کبھی غمگین ہوں گے

راشد محمود الحسنی

علمائے حق کی شان

احادیث نبوی، اقوال سلف کی روشنی میں

ایم ظریف بی۔ اے موضع دلوخیل۔ تحصیل لکی مروت

انسان کی اصل سعادت یہ ہے کہ وہ اللہ رب العالمین کی رضامندی سے فائز المرام ہو۔ اور اُس کے غضب سے بچ سکے۔ یہ سعادت اسے صرف کتاب و سنت کے صحیح متبع اور تفقہ فی الدین سے ہی میسر آسکتی ہے۔ موجودہ معاشرہ میں جس قدر برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ اور عیاشی، فحاشی، جنسی بے راہ روی اور انارکی جس سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ علمائے حق سے نفرت، شریعت سے استہزاء و تمسخر، اسلام کے اوامر و نواہی سے لاپرواہی۔ اس کی زیادہ تر ذمہ داری علم دین سے نفرت و جہالت پر ہے۔

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عالم اور ایک عابد کا تذکرہ ہوا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کو عابد پر اس قدر فضیلت ہے جس طرح مجھے ایک عام آدمی پر ہے۔

پھر فرمایا کہ :-

لوگوں کو نیکی کی بات سکھلانے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اس کے فرشتے بلکہ زمین و آسمان کی تمام موجودات اُس کے لیے رحمت و بخشش کے لیے دعا کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی پانی کی گہرائی میں اس کے لیے دست بدعا ہوتی ہے۔ (ترمذی شریف)

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اپنا مطلب تبلانے میں بالکل واضح ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رح فرماتے ہیں۔ کہ وہ عالم جو کہ عامل بھی ہے۔ اور لوگوں کو تعلیم بھی دیتا ہے۔ آسمان کی بادشاہت میں اُسے **کبیر** کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ کے علماء دو اقسام پر ہیں :-

ایک عالم وہ ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے دولتِ علم سے نوازا ہے۔ وہ بغیر کسی معاوضہ اور اجرت کے تعلیم میں مشغول رہتا ہے۔ یہ وہ عالم ہے۔ جس کے لیے فضا میں پرندے اور پانی کی گہرائی میں مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔

دوسرا عالم وہ ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے۔ وہ اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لیتا ہے۔ اور اپنے اس علم کو بیچ کر اجرت و معاوضہ طلب کرتا ہے جس کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ کہ :-

وہ قیامت کے دن آگ کی لگام پہنایا جائے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ جس کا مفہوم اس طرح ہے۔

کہ ایک عالم ربانی ایک ہزار صاحب ورع مجتہد اور عابد پر بھاری ہوتا ہے۔ اس لیے کہ عالم شیطان کے ہر داؤ۔ مکر اور فریب کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔ اور اس کے جال میں پھنسنے سے خود بھی بچتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی بچاتا ہے۔ لیکن جاہل عابد اور بزرگوں کی صحبت سے محروم عابد شیطان کے مکر و فریب سے اپنی جہالت کی بنا پر محفوظ نہیں رہ سکتا۔

(باقی آئندہ)

بقیہ

جمعیت علماء اسلام کے متعلق ایک صاحب کے چند سوالات اور ان کا مدلل جواب

ویسے بھی تحقیقی طور پر یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔ اگر جمعیت نے کفر کے ایک محاذ کو سنبھال لیا ہے اور دوسرے محاذ پر دوسرے حضرات کام کر رہے ہیں۔ کیا فوج کے ایک ہی دستہ کو تمام مورچوں پر لڑایا جاتا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اگر اپنے آپ کو دفاع مرزائیت کے لیے وقف کر دیا ہے تو کیا اس کے یہ معنی لیئے جاتے ہیں کہ پرویزیت، چکڑالویت اور الحاد و دہریت کو جائز سمجھ رہی ہے۔ تنظیم اہل سنت والجماعت اگر اہل رفض کے چیرہ دستیوں کے دفاع میں سرگرم عمل ہے تو کون ہے جو یہ سمجھنے لگے کہ وہ مرزائیوں کے ساتھ رواداری کو جائز سمجھتی ہے۔ تقسیم عمل ایک عقلی اور شرعی اصول ہے۔ جسے ہر جگہ برتا جاتا ہے اور کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کیا ہمارے دوسرے دینی پرچے الحق اور بینات اور خدام الدین وغیرہ اشتراکیت کے خلاف مسلسل مضامین نہیں شائع کر رہے اور کیا ہم نے ان کے ان مضامین پر کبھی کوئی گرفت کی اور کیا حضرت افغانی دامت برکاتہم کی تالیف منیف۔ اسلام اور کمیونزم۔ پر خود حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا مقدمہ نہیں چھپا ہوا جس میں نہ صرف حضرت مؤلف دامت برکاتہم کی اس دینی خدمت کو سراہا گیا ہے بلکہ حضرت سے التجا کی گئی ہے کہ اس عنوان پر مزید مفصل اور علمی تفصیلات بھی شائع فرما کر ملک و ملت پر احسان فرماویں "

" آپ کی مخالفت اس لیئے نہیں کی جاتی کہ آپ اشتراکیت کے کیوں مخالف ہیں بلکہ اس پر ہے کہ بات بات میں امریکی سامراج کے اشاروں پر کیوں ناچتے ہیں "

" عارف ربانی حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک ملفوظ کیسے مناسب موقعہ پر یاد آیا۔

؎ کردی نظر بگفتۂ غیر بحال ما۔ خندد شب فراق بروز وصال ما "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ

مطابق

۶ر مارچ ۱۹۷۰ء

شمارہ ——— ۹

جلد ——— ۱۳

فی پرچہ ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

پاکستان اور عالم اسلام کے بارے امریکہ کے نئے عزائم

امریکی کانگریس کے نام امریکی صدر کی رپورٹ کی روشنی میں

امریکہ کے صدر مسٹر نکسن نے امریکی کانگریس کے نام اپنی سالانہ رپورٹ میں ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے بارے میں امریکی پالیسی سے متعلق جو اشارات کئے ہیں، وہ اس علاقہ سے متعلق مستقبل میں امریکی عزائم کو سمجھنے کا پیمانہ ہیں اور اس رپورٹ میں پاکستان و بھارت سے متعلق امریکی صدر نے جن خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ ان سے امریکہ کے ان ارادوں کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔ جو وہ پاکستان سے متعلق رکھتا ہے۔

برطانوی استعمار سے نجات حاصل کرنے والے ایشیائی و افریقی ملکوں کی یہ بدقسمتی تھی کہ عین حصول آزادی کے مرحلہ پر امریکہ اپنے عالمی اثر و رسوخ کے ساتھ امداد و اعانت کا دعویٰ لے کر ان کے سامنے نمودار ہو گیا۔

صدیوں سے پسماندہ چلے آنے والے ان ملکوں نے غنیمت جانا کہ غیر ملکی حکمرانوں کے استبداد اور لوٹ کھسوٹ سے چھٹکارا ملنے کے بعد انہیں ایک ایسا بڑا دوست اور حامی میسر آگیا ہے۔ جو ہر طرح اور بے غرضانہ ان کی مدد کر سکتا ہے اور جو دنیا میں آزادی و جمہوریت کا سب سے بڑا دعویدار ہے۔

ان کے سامنے جنگ کے مارے ہوئے یورپین ملکوں، برطانیہ، فرانس وغیرہ کی مثال موجود تھی کہ امریکہ ان کے داخلی حالات و سیاسیات میں دخل دیئے بغیر ان کی بھاری بھر کم امداد کر رہا ہے۔ چنانچہ بعض ایشیائی قوموں نے بھی اسی امید کے ساتھ امریکہ کی طرف دست طلب بڑھانا شروع کر دیا۔

اور اسی امداد کا پہلا نمونہ چیانگ کائی شیک کا چین تھا۔ پھر یہ سلسلہ دراز ہوا، اور کوریا، لاؤس، ویٹ نام تھائی لینڈ سے گذر کر پاکستان اور بھارت تک پہنچا اور مشرق وسطیٰ میں ترکی، ایران و لبنان، لیبیا و مراکش تک اس کے ڈانڈے پھیل گئے۔

امریکہ کی طرف سے یہ امداد، اس مفروضہ کے ساتھ شروع کی گئی کہ یہ تمام ملک روسی اشتراکیت کے خوفناک انقلاب کا ہدف ہیں۔ اور ان کی آزادی کو اشتراکیت سے زبردست خطرہ لاحق ہے۔ ایشیا و افریقہ کے بیچارے نو آزاد ملک، جو غیر ملکی غلامی کی طویل راتیں کاٹ کر صبح آزادی سے ہمکنار ہو رہے تھے، امریکہ کے پیش کردہ اس مفروضہ کے جھانسے میں آگئے۔

چنانچہ امداد کے منصوبہ کا اہم ترین جزء یہ قرار پایا کہ اشتراکیت کے خطرہ سے نمٹنے کا پہلے تحفظ کیا جائے اور اس طرح ان ملکوں کی سرزمین پر امریکہ نے اپنے لئے فوجی و ہوائی اڈے تعمیر کئے اور انہیں جنگی محاذ کی صورت دینا شروع کی۔ اور ان ملکوں کی حکومتوں کو ایسی تحریکوں، تنظیموں اور مطالبوں سے خائف کرنا شروع کر دیا، جن کا مقصد ملک میں مکمل سیاسی آزادیاں قائم کرنا تھا، اور معاشی تفاوت دور کرنا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان ملکوں میں عوام اور حکومت دو جدا گانہ چیزیں بن کر رہ گئے اور ان کے درمیان فاصلہ و بُعد بڑھتا رہا۔

امداد کا دوسرا جزء اقتصادی ترقیاں تھیں۔ ان کی منصوبہ بندی اس طرح کی گئی کہ اس کا تمامتر مفاد ایک مختصر سے گروہ کے حصہ میں آئے۔ جو آئندہ اپنے ان مفادات کے تحفظ کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے امریکی اقتصادیات کا حواری بن کر رہ جائے۔

امداد کا تیسرا جزو زرعی ترقی تھی۔ جس کے لئے یہ منصوبہ بنایا گیا کہ اگرچہ اس میدان میں بھی نئے بند اور نئی نہروں کی تعمیر جاری رکھی جائے۔ لیکن اس کی رفتار ایسی ہو کہ ملک زرعی طور پر خود کفیل نہ بن سکیں۔ بلکہ کسی نہ کسی طرح امریکہ اور اس کے حلیف ملکوں کے غلہ کی فاضل اور ضائع چلی جانے والی پیداوار کے محتاج بن کر رہ جائیں۔

اور امداد کا چوتھا جزء ان ملکوں کا نظام زر تھا، جو درآمدی و برآمدی تجارت پر مبنی تھا۔ یہ غلامی کے دور میں برطانوی پونڈ اور اسٹرلنگ کا تابع رہا۔ اب یہ رفتہ رفتہ امریکی ڈالر کا زیردست بنا لیا گیا۔ (باقی صلا پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اُس طرح امریکی امداد اس چہار پہلو حربے کے ساتھ ایشیا و افریقہ کے نو آزاد ملکوں کے معاملات پر حاوی ہوتی چلی گئی۔ یعنی

(۱) اشتراکیت کے خطرے کا مفروضہ جس کا نتیجہ سیاسی آزادیوں پر پابندی اور معاشی عدم تفاوت تھا۔

(۲) ایک قلیل گروہ کی اقتصادی بالادستی کا انتظام

(۳) زرعی خود کفالتی سے محرومی۔

(۴) آزاد اور مستحکم کرنسی سے محرومی۔

اس کے ساتھ ہی ان ملکوں کے نوخیز ذہنوں کو اپنی گرفت میں لینے کے لئے امریکی لٹریچر کا بے پناہ سیلاب امریکی ثقافت کے مظاہر اور امریکی کلچر کو ان ملکوں کے قدیم کلچر پر غالب لانے کی ہمہ گیر کوشش۔

چین پہلا ملک تھا۔ جس نے جلد ہی ماؤزے تنگ کی قیادت میں امریکی امداد کے اس جال کو توڑ کر نجات حاصل کی اور امریکہ کے قدیم سکہ بند ایجنٹ چیانگ کائی شیک کو مع اس کے ساتھیوں کے ملک سے نکال باہر کیا۔

ایران نے بھی ڈاکٹر مصدق مرحوم کی کمزور سربراہی میں برطانوی اور امریکی امداد کے اس جوئے سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کی تھی۔

مشرق وسطیٰ اور عرب ملکوں میں مصر واحد ملک ہے جس نے ۱۹۵۶ء میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ امریکی اور مغربی امداد کے ان مفروضات سے علیحدہ رہ کر ایک آزاد اور غیر جانبدار راستہ اختیار کرے گا۔

پاکستان میں بھی جلد ہی رائے عامہ نے محسوس کرنا شروع کر دیا تھا کہ امریکہ امداد کے بہانے کوئی خطرناک اور گھناؤنا سیاسی کھیل یہاں کھیلنا چاہتا ہے۔

امریکی امداد کے حامیوں نے پہلے تو ۱۹۵۶ء کے دستور کی صورت میں پاکستان کے عوام کو بہلا کر اس امداد کے خطرات سے غافل بنائے رکھنا چاہا۔ لیکن رائے عامہ کے تیور بگڑتے دیکھ کر امریکہ نے محسوس کیا کہ ۱۹۵۶ء کا دستور، امریکی امداد کو برقرار رکھنے کا سہارا نہیں بن سکے گا۔ اس لئے ایک آمرانہ فوجی انقلاب کی طرح ڈالنا ضروری سمجھا گیا۔

چنانچہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں یہ انقلاب آ گیا۔ اور بالآخر پشاور کے قریب امریکہ کا باقاعدہ جاسوسی کا فوجی و ہوائی اڈہ قائم ہو گیا۔ جس کی صدائے بازگشت کچھ عرصہ کے بعد سنی جانے لگی۔

ایشیا و مشرق وسطیٰ میں امریکی اثر و رسوخ کا یہ پس منظر ہے۔ اس میں اتنا اور اضافہ کر لینا چاہیئے کہ سعودی عرب میں امریکہ کے تیل کے مفادات ۱۹۳۷ء سے چلے آ رہے ہیں۔ اور اب ایران، کویت، خلیج فارس کے شیوخ کی مختلف ریاستوں وغیرہ میں بھی تیل کے مفادات کا ایک بڑا حصہ امریکہ کا ہے۔ نیز فلسطین میں اسرائیلی ریاست کا وجود رہنا تمام تر امریکہ کا رہین منت ہے۔ اس وجہ سے مشرق وسطیٰ میں امریکہ کا تعلق سہ گونا بن جاتا ہے۔

جنوب ایشیا کے ملکوں میں لاؤس سے ویٹ نام تک امریکی مداخلت، صرف اشتراکیت کے خطرہ کے مفروضہ پر رہی ہے اور امریکہ کو صرف بحری راستوں پر اجارہ داری کا مفاد حاصل رہا ہے۔

مشرق وسطیٰ کے جنوب کے ایشیائی علاقوں پاکستان وغیرہ کے ساتھ امریکہ کی امداد کا تعلق اشتراکیت کے خطرہ کے مفروضہ کے ساتھ، ان ملکوں کی جدید اقتصادی ترقیات سے فائدہ اٹھانے کا بھی ہے۔

اور مشرق وسطیٰ میں امریکی مفاد کا تعلق سہ گونہ ہے

(۱) اشتراکیت کے خطرہ کا مفروضہ

(۲) ان ملکوں کے تیل کی دولت پر تصرف

(۳) اسرائیل کی ریاست کا تحفظ۔

حالات کے اس پورے پس منظر کو سامنے رکھ کر جب ہم مسٹر نکسن کی رپورٹ پر نظر ڈالتے ہیں تو ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں آئندہ اختیار کی جانے والی امریکی پالیسی کے بہت سے خدوخال ہمارے سامنے ابھر آتے ہیں۔

(۱) رپورٹ سے یہ بات واضح ہے کہ امریکہ جنوب مشرقی ایشیاء میں لاؤس سے ویٹ نام تک اپنے منصوبہ میں ناکام ہو چکا ہے۔ اور اب اس کے سامنے صرف چین کا خطرہ باقی ہے، جسے وہ دنیا کی تیسری بڑی عالمی طاقت بننے سے روکنا چاہتا ہے۔

اس مقصد کے لئے امریکہ چاہتا ہے کہ چین کے ایک طرف جاپان کا مضبوط حصار قائم ہو جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں امریکی حکومت اور جاپانی حکام کے درمیان خفیہ گفتگوؤں کی خبریں آتی رہتی ہیں۔

(۲) نیز کسی طرح پاکستان اور بھارت کو ایک دوسرے سے بالکل قریب اور وابستہ کر کے چین کے دوسری طرف ایک حصار باندھ دیا جائے۔ اور تیسری طرف روس کے ساتھ چین کی سرحدی کشمکش بھی جاری رہے۔

اس طرح چین کو ہر چہار طرف سے گھیر کر اتنا بے بس بنا دیا جائے کہ بالآخر وہاں کسی داخلی تغیر کے آثار شروع ہو جائیں۔

چنانچہ صدر نکسن کی یہ خواہش کہ اگر پاکستان اور بھارت اپنے اختلافات ختم کر کے ایک دوسرے کے قریب آ جائیں تو جنوب مشرقی ایشیا میں ایک اہم رول ادا کر سکتے ہیں کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس طرح چین پر کاری ضرب لگانے کا موقعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ان دونوں ملکوں کا قرب امریکی صنعتکاروں و سرمایہ داروں کے لئے مزید مفادات کا میدان ہموار کر سکتا ہے۔ کیونکہ اپنی اس جدید پوزیشن کو برقرار رکھنے کے لئے وہ اور زیادہ امریکی امداد کے محتاج بن جائیں گے۔

(۳) ان دونوں اطراف سے مطمئن ہو جانے اور چین کے اور زیادہ طاقتور بن جانے کے اندیشے سے نجات پا لینے کے بعد امریکہ کے سامنے صرف مشرق وسطیٰ کا معاملہ رہ جاتا ہے۔ جہاں اسے اپنے سہ گانہ فرائض انجام دینا ہیں۔

(۱) عرب دنیا میں پھیلے ہوئے اپنے تیل کے مفادات کا تحفظ۔

(۲) اسرائیل کی ریاست کو قائم رکھنے اور وسیع تر کرنے کا انتظام۔

(۳) اور ان عرب ملکوں کو ناکام بنانے کی مہم جو عرب دنیا میں امریکہ کے تیل کے مفادات اور اسرائیل کے وجود کے لئے چیلنج بنے ہوئے ہیں۔

یعنی امریکہ چاہتا ہے کہ لاؤس سے ویٹ نام تک کا معاملہ تو اب خود وہاں کے لوگ جانیں۔ چنانچہ وہ جنوبی ویٹ نام سے اپنی فوجیں واپس بلا رہا ہے اور چین کا مقابلہ ایک طرف سے جاپان کرے اور دوسری سے بھارت و پاکستان مل کر کریں۔ اس طرح وہ ان اطراف سے فارغ و مطمئن ہو کر مشرق وسطیٰ پر اپنی پوری توجہ صرف کر سکیگا۔

یہ ہے امریکی کانگریس کے نام امریکی صدر کی حالیہ رپورٹ کا مدعا۔

کاش ہمارے ملک کے وہ خوش فہم بھی اس حقیقت کو سمجھ سکتے۔ جو پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا مستقبل امریکہ کے حوالہ کر دینے کا یقین کرتے رہتے ہیں، اور جنہیں ہر طرف اشتراکیت کا ہوا ہی نظر آتا رہتا ہے کاش وہ جانتے کہ عالم اسلام اور عربوں کے خلاف امریکہ کی سازشیں کتنی گہری اور تباہ کن ہیں۔

(احمد حسین کمال)

ڈاکٹر عبدالقادر صاحب گجرات وفات پا گئے

مورخہ ۲۲/۲ بروز اتوار صبح ۶ بجے محترم بزرگ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب صدر مجلس احرار اسلام گجرات و صدر انجمن جامع مسجد حیات النبیؐ گجرات وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (چودھری محمد خلیل متولی جامع مسجد حیات النبیؐ گجرات)

احمد حسین کمال

جمعیۃ علماء اسلام کا منشور اور "پرویز صاحب" کا تبصرہ

فروری ۱۹۷۰ء کے ماہنامہ "طلوع اسلام" میں جمعیۃ علماء اسلام کے منشور پر ایک مختصر سا تبصرہ شائع ہوا ہے۔

ماہنامہ طلوع اسلام مسلک انکار سنت کے مشہور داعی جناب پرویز کا آرگن ہے۔ دینی عقائد و افکار کے سلسلے میں ہر مکتب فکر کے علماء حق کا ان سے اختلاف سب کو معلوم ہے ہمیں اس اختلاف کے باوجود ان کے بارے میں یہ حسن ظن تھا کہ انہوں نے یہ غلط مسلک اپنے ذاتی مطالعہ کے تاثر سے بر بنائے اخلاص اختیار کیا ہے۔ ان کا فکر، ان کا عقیدہ اور ان کا مسلک اسلام کے خلاف ہے اور ان کے خیالات پر یورپ کے ان مفکرین کے نظریات کا گہرا اثر ہے جنہوں نے یورپ کی مادر پدر زندگی سے بیزار ہو کر اخلاقیات سیاسیات، معاشیات وغیرہ کے دوائر میں تفرد آمیز فکری رجحان کو اپنایا اور مابعد الطبیعات سے لے کر زندگی کے عام مسائل تک ایک نیا ذہن تشکیل دینے کی کوشش کی ہے پرویز صاحب نے بھی اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کے مطالعہ میں اس طرح کا فکری اسلوب اختیار کیا اور وہ بہت سے حقائق سے روگرداں ہو گئے۔

ان کے انکار سنت کے مسلک کا حقیقی پس منظر یہ ہے۔ ورنہ ہم نے ان کی ایک زمانہ کی وہ تحریریں بھی مطالعہ کی ہیں۔ جب وہ "مسلک سنت" کے بہت بڑے حامی تھے۔ اور حق کے بالکل قریب تھے۔ حافظ اسلم جیراج پوری کی روح پر اللہ رحم فرمائے۔ ان کی صحبتیں پرویز صاحب کو کہیں سے کہیں اڑا لے گئیں۔

وہ تو خبر احاد اور خبر تواتر کے فرق میں الجھ کر حدیث و سنت کے ایک بہت بڑے حصہ سے منحرف ہوئے تھے لیکن پرویز صاحب سرے سے مسلک سنت کے ہی منکر ہو گئے۔ حالانکہ جس قرآن کے وہ زبردست داعی بنے ہوئے ہیں۔ اس میں صاف صاف یہ آیت موجود ہے کہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

اور یہ مسلک سنت کی ایسی صریح دلیل ہے جس سے سوائے کسی رکیک تاویل کے انکار ممکن ہی نہیں۔

بہرحال اب تک ہمارا یہ ہی گمان تھا کہ غلط مطالعہ اور بعض تاثرات نے انہیں مسلمہ عقائد اسلامیہ سے منحرف کیا ہے۔ لیکن وہ اپنے اس نظریہ اور مسلک میں مخلص ہیں مگر طلوع اسلام کے فروری ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے منشور پر ان کا بے ربط و غیر سنجیدہ اور قطعی ادھورا و ناقص تبصرہ پڑھ کر ہمارے اس حسن ظن کو سخت ٹھیس پہنچی۔

جمعیۃ علماء اسلام یا کسی بھی جماعت کے منشور سے اختلاف کرنے کا ہر شخص کو حق حاصل ہے اور وہ سخت سے سخت تنقید کر سکتا ہے۔ لیکن منشور کی دفعات کو نا تمام و ادھوری شکل میں پیش کر کے ان پر تبصرہ و تنقید کرنا تحریری و اخلاقی دیانت کے قطعی خلاف ہے۔

آپ اس حیثیت سے کہ سنت و فقہ کے منکر ہیں اس منشور کی ایسی دفعات کو جو سنت و فقہ کے احکام سے ماخوذ ہیں، یہ کہہ کر رد کر سکتے تھے کہ آپ کے نزدیک سنت و فقہ نا قابل عمل ہیں۔

یا اگر منشور کی بعض دفعات سے آپ کو اختلاف تھا تو آپ متبادل دفعات ثبوت کے ساتھ پیش کرتے اور ان کی فوقیت بتاتے۔

ایک طویل منشور جس کی ہر دفعہ دوسری دفعہ سے اور ہر عنوان دوسرے عنوان سے اس طرح وابستہ و پیوستہ ہے کہ ایک کی افادیت دوسری کے بغیر اور جزء کی حقیقت کل کو سامنے رکھے بغیر واضح ہی نہیں ہو سکتی اس میں سے چند دفعات کو منتشر و بے ربط شکل میں نکال کر ان پر نہایت سطحی تبصرہ کرنا اور عوام کو یہ کہہ کر خوفزدہ کرنا کہ :-

"اب اگر یہ حضرات برسر اقتدار آ گئے تو آپ سوچ لیجئے کہ پاکستان میں ان حضرات کے ہم مسلک و ہم عقیدہ لوگوں کے علاوہ کوئی زندہ بھی رہ سکے گا؟"

(طلوع اسلام فروری ۱۹۷۰ء)

نہایت بے وزن، رکیک اور عناد پرور بات ہے۔ ایک سیاسی حریف ایسی بات تو کہہ سکتا ہے۔ لیکن قلم کی دیانت و تقدس کا مدعی بھی یہ بات لکھے تو انسان حیران رہ جاتا ہے

جمعیۃ علماء اسلام کا منشور پاکستان کے سواد اعظم مسلمانوں کا ترجمان ہے۔ وہ کسی نئے نظریہ، مسلک، عقیدہ و فرقہ کی آبیاری کرنے کے لئے نہیں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ملک کے اور عوام کے مسائل و حالات کو صحیح طور پر سامنے رکھ کر پاکستان میں اسلام کی برتری، مسلمانان پاکستان کے اتحاد، پاکستان کی سالمیت، عوام کی خوشحالی، کاروبار مملکت میں عوام کی براہ راست عملی دخیل کاری، عالم اسلام کے موجودہ سیاسی تقاضوں کے درمیان پاکستان کی بین الاقوامی پالیسی وغیرہ امور کے فوری نفاذ کا پروگرام دیا گیا ہے۔

غالباً ملک میں یہ پہلا جامع منشور ہے جو خالص اسلام کی اساس پر مذہبی حلقوں کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، اور جس کے اندر کم و بیش ملک کو درپیش تمام مسائل کا احاطہ کر لیا گیا ہے۔

اس کا ناقص و نامکمل مطالعہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا سکتا اور اس پھوہڑ سطحی اور چلتے ہوئے انداز میں بات کرنا اور اپنے عقیدۂ خیال کے طلسم میں گرفتار رہ کر اس پر نکتہ چینی کرنا اپنے اور دوسروں کے ساتھ فکری فریب سے کم نہیں۔

ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں میں مسلمہ عقائد کے اختلاف کے سوا دوسرے اختلافات کبھی بھی اس اسلامی وحدت و اجتماعیت پر اثر انداز نہیں ہو سکے۔ جو ملت اسلامیہ کی تاریخ کا بنیادی حصہ ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے اجتماعی تحفظ کے لئے تمام فرقے حتیٰ کہ شیعہ، سنی بھی ہر نازک مرحلہ پر ایک ہو گئے ہیں۔

لیکن مسلمہ دینی عقائد سے انحراف کرنے والوں کو ملت اسلامیہ نے کبھی قبول نہیں کیا اور بدقسمتی سے اس قبیل گروہ نے، حتیٰ کہ اگر یہ صرف ایک ہی فرد ہوا تو اس نے بھی اپنے آپ کو اسلام کا مکمل اجارہ دار قرار دیا اور اپنے افکار کی اساس اس فارمولے پر رکھی کہ اسلام کے متعلق جو کچھ اس نے سوچا اور سمجھا ہے وہی ہے اور سلف و خلف اس حق سے ہٹ گئے تھے۔

یہ نقطۂ نظر صرف ان نئے فرقوں کا ہی نہیں ہے جنہوں نے ختم نبوت جیسے بنیادی عقیدوں سے روگردانی کی، بلکہ مودودی صاحب جیسے سیاسی اسلام کے داعی نے بھی یہ ہی تاثر دیا، اور خود پرویز صاحب کے افکار کا تانا بانا بھی اسی ذہن کے اردگرد گھومتا ہے۔

حیرت ہے کہ جو لوگ اپنی ذات اور اپنے قلیل ساتھیوں کے سوا پوری امت کو اور امت کی تاریخ کو گمراہی کا طعن دیتے ہوں۔ وہ حنفی، شافعی اور اہلحدیث وغیرہ کا طعنہ دے کر جمعیۃ کے منشور اور علماء حق کے مسلک پر اعتراض کریں کاش! پرویز صاحب اس پہلو پر بھی غور فرماتے بہرحال طلوع اسلام کا یہ تبصرہ نہایت گھٹیا اور مایوس کن ہے۔ جس کی کسی بھی معقول اہل قلم سے اختلاف کے

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

فتنۂ مودودیت

ایمان کے ڈاکوؤں سے بچئے

ایک پمفلٹ "معاونین جماعت اسلامی قدیم ملتان" کی طرف سے "فتنہ مودودیت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس کو ہم ان معاونین حضرات کے شکریہ کے ساتھ قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

(ادارہ)

اسلامی آئین:-

(۱) اسلامی مملکت کی مجلس آئین ساز میں کوئی غیر مسلم دخیل نہیں ہو سکتا۔ قال اللّٰہ تعالیٰ لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔

(۲) اسلامی مملکت میں کسی مسلمان شہری کو ہرگز مرتد نہیں ہونے دیا جائے گا (قال علیہ السلام من بدل دینہ فاقتلوہ) ترجمہ۔ جو مسلمان دین کو تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

(۳) مسلم فریقین کا فیصلہ مسلم مجسٹریٹ ہی کر سکتا ہے کوئی غیر مسلم اسلامی فیصلوں کا مجاز نہیں ہو سکتا۔ اللہ جل مجدہٗ فرماتے ہیں:- یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہٖ"

مودودی آئین:-

(۱) جداگانہ انتخاب کا پرزور مطالبہ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہندو، سکھ، مرزائی، یہودی اور عیسائی کو بھی اسلامی مملکت کی سب سے بڑی ادارہ آئین ساز اسمبلی کا ممبر بنایا جائے۔

(۲) پاکستان کا ہر باشندہ جو مذہب چاہے اختیار کر سکے گا (دستور پاکستان ۱۹۵۶ء) مودودی کا مطالبہ ہے کہ دستور ۱۹۵۶ء کے بنیادی حقوق میں کسی رد و بدل کو برداشت نہیں کیا جائے گا (روزنامہ انجام پشاور ۵ مئی ۱۹۶۰ء)

(۳) ملک کا ہر باشندہ بلا لحاظ مذہب و ملت کلیدی عہدہ پر فائز ہو سکے گا (دستور پاکستان جس کے بنیادی حقوق کو مودودی صاحب من و عن قبول کر چکے ہیں اور دستور پر مبارک باد دے چکے ہیں)

دین کے اصولوں میں ترمیم و تنسیخ

علماء امت کا عقیدہ:-

(۱) اسلامی شریعت میں دین مکمل ہو چکا ہے۔ اس دین کو کوئی منصوص حکم بدلا نہیں جا سکتا۔ قال اللّٰہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم قل ما یکون لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی۔

(۲) شریعت مطہرہ میں متعہ (بغیر گواہوں کے وقتی نکاح) ہر صورت میں قطعاً حرام ہے۔

(۳) صحابہ کرام معیار حق ہیں۔ ان پر جرح و تنقید جائز نہیں

مودودی کا نظریہ:-

(۱) مودودی کے نزدیک حکمت عملی کے تحت اسلام کے اصول کو بدلا جا سکتا ہے۔ اسوائے توحید و رسالت جیسے بنیادی مسائل سے عام طور سے بیانات مولانا امین احسن صاحب اصلاحی سابق مشیر خاص مودودی صاحب اور ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۵۶ء)

(۲) مودودی صاحب کے نزدیک اضطراری حالت میں متعہ کر لینا جائز ہے اور شیعہ سنی نے اس مسئلہ میں بیجا شدت اختیار کر رکھی ہے۔ (ترجمان القرآن اگست ۱۹۵۵ء)

(۳) مودودی صاحب کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی معیار حق نہیں اور سب پر تنقید جائز ہے (دستور اسلامی ص)

دین مودودی کے چند نمونے

دین مسلم:-

(۱) کسی نبی نے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب غلط ثابت ہوگا (العیاذ باللّٰہ)

(۲) جمہور اہل اسلام کے نزدیک سجدۂ تلاوت بغیر وضو قطعاً جائز نہیں۔

(۳) رمضان شریف میں طلوع فجر ہوتے ہی روزہ دار کے لئے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

(۴) پیغمبر کی ہر پیشگوئی بذریعہ وحی منجانب اللّٰہ ہوتی ہے۔ جس کا غلط ہونا ناممکن ہے دنبی کی پچیس احادیث صحیحہ ثابت شدہ پیشگوئی کو دجال کے بارہ میں غلط اندیشہ قرار دینا بہت بڑی گمراہی ہے (اعاذنا اللّٰہ منہ)

دین مودودی:-

(۱) حضرت یونسؑ سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ (تفہیم القرآن سورۃ یونس)

(۲) سجدۂ تلاوت بغیر وضو، بغیر استقبال قبلہ جس حالت میں ہو جائز ہے (تفہیم القرآن جلد دوم سورۂ اعراف)

(۳) رمضان شریف میں ایک شخص کے لئے یہ بالکل صحیح ہے کہ عین طلوع فجر کے وقت اس کی آنکھ کھلی ہو تو جلدی سے اٹھ کر کچھ کھا پی لے۔ (تفہیم القرآن جلد اول سورۂ بقرہ)

(۴) کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضورؐ کا اندیشہ (دجال کے متعلق) صحیح نہ تھا۔ (ترجمان القرآن ربیع الاول ۱۳۶۵ھ)

فرقہ مودودیہ کے متعلق اکابر علماء امت کے ارشادات

(۱) اسلام کے نام پر بہت سی جماعتیں وجود میں آئی ہیں جماعت اسلامی ان تمام جماعتوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ میں پورے شرح صدر سے کہتا ہوں کہ یہ جماعت غیر ناجی فرقوں میں سے ہے۔ (اعلیحضرت شیخ العرب والعجم استاذی الہند الحجاز حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہٗ (الجمعیۃ مدنی شیخ الاسلام نمبر)

(۲) میرے نزدیک یہ جماعت (اپنے اسلاف یعنی مرزائیوں) سے بھی مسلمانوں کے لئے زیادہ ضرر رساں ہے۔ (شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ دارالعلوم دیوبند)

(۳) نجات اخروی کے لئے جماعت اسلامی جدید میں شمولیت کی بجائے جماعت اسلامی قدیم میں ہی شمولیت کافی ہے۔ (شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ)

(۴) مودودی کی کتابوں سے فی الواقع ایسے نتائج نکلتے ہیں کہ جن سے اسلام کی بنیاد متزلزل ہو جاتی ہے۔ (امیر شریعت سید عطاء اللّٰہ شاہ بخاریؒ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری)

(۵) مودودی صاحب کی تحقیقات سے ایک جدید فقہ بلکہ دین ہی کی ایک جدید اور نئے رنگ کی بنیاد پڑ جاتی ہے جو یقیناً مسلمانوں کے دین کے لئے مضر ہے (مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللّٰہ صاحب دہلوی حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

(۶) میں تو مولانا مودودی صاحب کی علمی سطح کے بارے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ لا فرق بینہ و بین پرویز (یعنی جو منکر حدیث ہے) اس میں اور مودودی صاحب میں کوئی فرق نہیں (مولانا امین احسن صاحب اصلاحی سابق مشیر خاص مودودی صاحب (الفرقان لکھنؤ شعبان رمضان ۱۳۷۸ھ)

احمد حسین کمال

"پاکستان اور اسلام"

نادان دوستوں کے نرغے میں

"اسلام" ہی اس وقت دنیا میں ایک بین الاقوامی زندہ مذہب کی حیثیت سے باقی رہ گیا ہے۔ جسے اب تک انسانی زندگی کے معاملات میں دخیل ہو سکنے کا مقام حاصل ہے۔ عیسائیت، یہودیت، ہندویت اور بدھمت اسلام سے پہلے ہی انسانی مسائل کے حل و رہنمائی سے قاصر ہو چکے تھے اور اسلام کے بعد ان کی حیثیت محض "کفر" کی ہو کر رہ گئی تھی۔

لیکن وہ اپنی بگڑی ہوئی شکل میں بعض قوموں اور ملکوں کا امتیازی نشان بنے ہوئے تھے۔ ان قوموں نے اس امتیاز کو برقرار رکھ کر اسلام کے پھیلاؤ کا مقابلہ کرنا چاہا اور پھر ان تمام مذاہب کا وجود محض اسلام کی مخالفت کی صورت میں باقی رہ گیا۔

چنانچہ وہ تمام قومیں جو آج بھی یہودیت، عیسائیت اور ہندویت وغیرہ سے اپنے آپ کو وابستہ رکھتی ہوئی چلی آ رہی ہیں، عملاً لادین و بے دین ہیں۔ لیکن محض اسلام کا راستہ روکنے کے لئے وہ خود کو ان فرسودہ و ناکارہ مذاہب سے نتھی کئے ہوئے ہیں۔

قدرت کا نظام بھی عجیب ہے کہ اس نے ان مذاہب کی یہ نام نہاد حیثیت ختم کرنے کے لئے خود ان کے ماحول سے ہی "دہریت" کی ایسی شکل ہویدا کی، جس نے ان کے رہے سہے وجود کو بھی ہلا کر رکھ دیا۔

علامہ اقبال مرحوم نے بال جبریل کے چند شعروں میں اس حقیقت کو نہایت خوبصورت پیرایہ میں "بالشویک روس" کے عنوان سے بیان فرمایا تھا۔ کہتے ہیں:- ؎

روش قضائے الٰہی کی ہے عجیب و غریب
خبر نہیں کہ ضمیر جہاں میں ہے کیا بات
ہوئے ہیں کسر چلیپا کے واسطے مامور
وہی کہ حفظ چلیپا کو جانتے تھے نجات
یہ وحی دہریتِ روس پر ہوئی نازل
کہ توڑ ڈال کلیسائیوں کے لات و منات

عیسائی قومیں جو پوری دنیا کی حکمران بن چکی تھیں اس نئی صورت حال سے سخت پریشان و مضطرب ہو گئیں اس لئے کہ "دہریتِ روس" کا یہ طوفان محض نام نہاد عیسائیت کو ہی تہس نہس کر رہی تھی بلکہ یورپ کی عیسائی قوموں کی سامراجیت و سرمایہ داریت کے لئے بھی چیلنج بن گئی تھی۔

اس صورت حال سے عاجز آ کر عیسائی یورپ نے "اتحاد مذاہب" کی تحریک شروع کی۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ "اسلام" ایک زندہ اور انسانی مسائل میں دخیل مذہب ہے اس لئے اسے آگے بڑھا کر "دہریت روس" کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

اگر یہ معرکہ برپا ہو گیا تو مسلمان قوم جو صدیوں کے زوال و محکومی کی وجہ سے جدید اسلحہ و ساز و سامان سے محروم ہے، "دہریت روس" سے مقابلہ کے لئے اسلحہ و سامان عیسائی یورپ سے لینے پر مجبور ہو گی۔ اس طرح مسلمان قوم پر یورپ کی اقتصادی و مادی بالادستی بھی قائم رہے گی۔ اور اس کی تمام توانائیاں "دہریت روس" کا مقابلہ کرنے میں صرف ہوتی رہیں گی۔ "دہریت روس" کا رخ بھی عیسائیت کے بجائے اسلام اور مسلمانوں کی طرف ہو جائے گا۔ اس طرح عیسائی یورپ بیک وقت اپنے دو حریفوں قدیم اسلام اور جدید "دہریت روس" سے محفوظ رہے گا اور ایک عرصہ تک مدمقابل رہنے کی وجہ سے یہ دونوں حریف بھی بالآخر کمزور ہو کر عیسائی یورپ کے دست نگر و محکوم بن کر رہ جائیں گے۔

چنانچہ اس تدبیر کو بروئے کار لانے کے لئے بیسویں صدی کی دوسری دہائی سے عیسائی یورپ نے اسلام و مسلمانوں کے ساتھ رواداری کا برتاؤ شروع کیا۔

اس کی ابتداء یورپ کے مختلف مقامات پر مسلمانوں کو تبلیغ کی اجازت اور مساجد کی تعمیر سے ہوئی۔

لیکن الحمدللہ اس وقت مسلمانوں میں بالبصیرت اہل علم و قائدین موجود تھے۔ جنہوں نے یورپ کے اس دوغلے پن کو محسوس کر لیا تھا اور وہ تبلیغ و مساجد کی ان تعمیرات کے پیچھے کارفرما مقاصد کو سمجھ گئے تھے۔ چنانچہ جب بڑے زور و شور کے ساتھ پیرس میں ایک مسجد تعمیر کی گئی اور عیسائی یورپ کی اسلام پسندی کا ڈھنڈورا پیٹا گیا تو اس وقت علامہ اقبال نے ایسی مسجدوں کو "بتکدہ" اور "غارت گروں کی تعمیر" سے تعبیر کیا۔ بال جبریل میں "پیرس کی مسجد" کے عنوان سے فرماتے ہیں:- ؎

مری نگاہ کمال ہنر کو کیا دیکھے
کہ حق سے یہ حرمِ مغربی ہے بیگانہ
حرم نہیں ہے، فرنگی کرشمہ بازوں نے
تنِ حرم میں چھپا دی ہے روحِ بتخانہ
یہ بتکدہ انہیں غارت گروں کی ہے تعمیر
دمشق ہاتھ سے جن کے ہوا ہے ویرانہ

اور ان مسلمان امراء کے بارے میں جو یورپ کی اس نام نہاد اسلام پسندی کا آلہ کار بن کر یورپ کے شہروں میں مساجد کی تعمیر اور تبلیغ کے مراکز قائم کر رہے تھے صاف صاف کہا کہ:- ؎

اے شیخ امیروں کو مسجد سے نکلوا دے
ہے ان کی نمازوں سے محراب ترش ابرو

اور اس کے ساتھ ہی روس کے اشتراکی انقلاب پر مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا کہ:- ؎

قوموں کی روش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سود نہیں روس کی یہ گرمیٔ گفتار
انساں کی ہوس نے جنہیں رکھا تھا چھپا کر
کھلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اسرار
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار
جو حرف "قُلِ العفو" میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار

اس طرح علامہ اقبال مرحوم نے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ عیسائی یورپ کی اس مکارانہ رواداری کا شکار نہ بن جانا کہ وہ وہاں مسجدیں تعمیر کرنے کی سہولت دے رہے ہیں اور تبلیغ کی آسانیاں بہم پہنچا رہے ہیں۔ اس لئے کہ مسلمان ملکوں اور مسلمان عوام کا تو وہ خون چوس رہے ہیں اور انہیں برباد کر رہے ہیں۔ اس صورت میں یہ محض فریب ہے کہ مسلمانوں کو یورپ کے ملکوں میں تبلیغ اور مسجدیں تعمیر کرنے کی اجازت ہے۔

اور روس کی دہریت و اشتراکیت سے یہ سبق لو کہ خود مسلمانوں میں سرمایہ داریت کے جو بت کھڑے ہوئے ہیں، انہیں توڑ کر اسلامی مساوات کو از سر نو قائم کرد

کہ اشتراکیت کا صحیح مقابلہ صرف اس طرح ہی کیا جا سکتا ہے عیسائی یورپ کا مسلمانوں کو حلیف بنا کر مذہب کے نام سے روس کی دہریت کے خلاف مسلمانانِ عالم کو کھڑا کرنا دراصل مغربی سامراج کو بچانے کی خدمت ہے۔

افسوس ہے کہ آج مسلمان علامہ اقبال جیسے مفکرین و قائدین سے محروم ہو چکے ہیں اور آج اسلام کے نام سے بڑے بڑے جغادری لیڈر، قلم کار اور عالمانِ دین اس تلخ حقیقت سے بے بہرہ ہو کر عیسائی یورپ کی تراشیدہ جمہوریت کے حلیف بن کر اسلام اور مسلمانوں کو روس و چین کے ساتھ ٹکرا دینا چاہتے ہیں اور علانیہ یہ تصور دے رہے ہیں کہ امریکہ اور یورپ کے سامراجی ملک بہرحال اہل مذہب تو ہیں، روس اور چین تو لامذہب ہیں۔ اس لئے عیسائی یورپ کے ساتھ مل کر اشتراکیوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور اس امر کو بڑا غنیمت اور اسلام پسندانہ ثابت کر رہے ہیں کہ امریکہ و یورپ میں اسلام کی تبلیغ کی اجازت ہے۔ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں، تبلیغی وفود جا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن انہیں نہ تو عیسائی امریکہ و یورپ کے ایماء سے ہونے والی مسلمان عربوں پر یہودیوں کی سفاکیاں محسوس ہوتی ہیں۔ اور نہ انہیں افریقہ سے انڈونیشیا تک کے مسلمان ملکوں کے خلاف عیسائی یورپ و امریکہ کا خونریز و تباہ کن رویہ چونکاتا ہے۔

حالانکہ علامہ اقبال نے پیرس میں مسجد کی تعمیر کو صرف اس لئے بتخانہ کہا تھا کہ فرانس نے دمشق و شام کے مسلمانوں پر اپنی حاکمیت قائم کر رکھی تھی۔

آج عیسائی یورپ کے ہاتھوں مسلمانوں کی تباہی و بربادی کہیں زیادہ ہے اور ان کی کافرانہ عیسائیت مسلمانوں کے لئے کہیں زیادہ خطرہ کا باعث بنی ہوئی ہے۔ لیکن آج کے مسلمانوں کے دانشور اہل قلم و سیاست دانوں کا ایک گروہ مصر ہے کہ مسلمان، عیسائی یورپ کے حلیف بن کر رہیں۔ اس کا سیاسی و اقتصادی نظام بھی اپنا لیں اور اس کی سربراہی میں اس سے سامان و اسلحہ لے کر پہلے اشتراکیت کے خلاف مورچہ بندی کریں۔ اس کے بعد اسلام لایا جائیگا۔

اس مقصد کے لئے خاص طور سے پاکستان میں جو کہا اور کیا جا رہا ہے۔ وہ مسلمانوں کی تاریخ کا ایسا پرخطر موڑ ہے کہ اگر خدانخواستہ ان مغرب دوستوں کے منصوبے کامیاب ہو گئے تو کون امید کر سکتا ہے کہ یہ ملک سامراجی مقاصد کی بھینٹ چڑھنے سے بچ جائے گا۔

حالانکہ اس وقت صحیح راہ یہ ہی ہے کہ سب سے پہلے خود کو امریکہ اور یورپ کے اثرات و غلبہ سے نجات دلا کر اسلام کا مکمل نظام نافذ کر دیا جائے اور تمام سیاسی و معاشی وسائل پر بلا امتیاز پاکستان کے عوام کو یکساں طور پر تصرف کا حق دے دیا جائے۔ اس کا لازمی نتیجہ پاکستان میں اشتراکیت کی پسپائی ہوگا۔

لیکن سامراجیت و مغربی جمہوریت کی بنیاد حاصل کر کے اور ملک کے عوام کو براہ راست اقتدار سے محروم رکھ کر نیز ان کو سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام میں جکڑے رکھ کر یہ امید کرنا عبث ہوگا کہ یہاں صحیح طور پر اسلام نافذ ہو جائے اور اشتراکیت کا خطرہ ٹل جائے۔

ہاں اگر قوم و ملک کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر کے اور ہمیشہ کے لئے سامراجی طاقتوں کا غلام و دریوزہ گر بنا کر اشتراکیت سے محفوظ رکھنے کا نسخہ دریافت کیا گیا ہے تو اس خودکشی کے عمل کے ساتھ واقعی نہ بانس رہے گا اور نہ بانسری بجے گی۔

شاید اسلام کے یہ نادان دوست پاکستان میں کچھ اسی قسم کا تجربہ کرنے کے درپے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نادانیوں سے دین و ملت اور قوم و وطن کو محفوظ رکھے۔

جمہوریت کے پرستار ——— اسلام کے باغی

محمد یعقوب شیخ۔ ملتان

جناب حمزہ سے لے کر نوابزادہ نصراللہ خان تک پاکستان جمہوری پارٹی کے رہنما اسلام کے عادلانہ نظام اور معاشی و اقتصادی پروگرام کے علمبردار بنے پھرتے ہیں۔ ان کی تقاریر اسلام کے نکتہ سے شروع ہوتی ہے اور اسلام پر ہی اختتام پذیر ہوتی ہے۔ خدا معلوم ان حضرات کو اسلام غریب پر کیوں رحم آ گیا اور یہ اسلام کے مبلغ کیوں بنے پھرتے ہیں۔

پاکستان کے ہفتہ وار رسالہ "زندگی" میں نظام اسلام پارٹی کے آرگنائزر جناب راجا ظفر اللہ خان صاحب کا مکتوب گرامی پارٹی کے قائد چوہدری محمد علی کے نام شائع ہوا۔ جس کے ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں۔

"سلام کا جواب دینے کے بعد انہوں نے (چوہدری محمد علی) نے یہ فرمایا کہ میں اپنے مشن میں ناکام ہوا ہوں۔ اسلامی نام پر کچھ حضرات آمادہ نہیں ہوئے ——— میں نے بلا تامل عرض کیا کہ ہمیں اس موقع پر اور اس نام کی بنا پر علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ اول تو دینی غیرت کا یہ تقاضا ہے دوسرے یہ کہ اسلام کی خاطر کام کرنے کے لئے جو جذبات محرک ہوتے ہیں کسی دوسرے نام سے نہیں ہو سکیں گے۔"

("زندگی" ۱۰ نومبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۳۷)

یہ ہے پی، ڈی، پی کے اسلام کی حقیقت جو "زندگی" کے حوالہ سے پیش کی گئی ہے۔ یہ لوگ اسلام کو صرف الیکشن سٹنٹ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ ورنہ اسلام کا نام آنے کے بعد انکار کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ انہوں نے اسلامی نام تک کو پسند نہ کیا تو ان پر یہ اعتماد کس طرح کیا جائے کہ ایسے حضرات اسلام کے عادلانہ نظام کو نافذ کریں گے۔ نہ انہوں نے اپنی زندگیوں میں اسلام کو اپنایا، اور نہ اسلامی تہذیب و تمدن اختیار کی اور نہ نام کی حد تک جماعت کے نام میں اسلام کی گنجائش نکال سکے اس کے بعد بھی ان پر اعتماد کرنا خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔

محترم نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب جب پی، ڈی ایم کے صدر ہوتے تھے۔ ان دنوں پی، ڈی، ایم نے ان کو اختیار دیا تھا کہ یہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے مل کر جمعیۃ علماء اسلام اور پی، ڈی، ایم میں اتحاد کا جائزہ لیں نوابزادہ صاحب ملتان میں مفتی صاحب سے ملے۔ حضرت مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ پی، ڈی، ایم کے تمام مطالبات جمہوری اور عوامی ہیں۔ صرف اسلامی مطالبہ کی کمی ہے ہماری طرف سے آپ ذمہ دار حضرات کو عرض کریں اگر اگر پی، ڈی، ایم اپنے آٹھ نکات میں ایک نکتہ کا اضافہ کر کے اسلامی نظام کے مطالبہ کو شریک کرے تو جمعیۃ علماء اسلام تعاون کرے گی۔

نوابزادہ صاحب نے فرمایا۔ یہ ممکن نہیں۔ کیونکہ مشرقی پاکستان کے حضرات اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اور اس وقت تمام جماعتوں کا نقطہ اتحاد جمہوریت ہی ہے اسلام نقطہ اتحاد بنانا ممکن نہیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ حضرات اگر نہ مانیں تو ان کی مرضی آپ جمعیۃ علماء اسلام کا نقطہ نگاہ تو ان کے سامنے پیش کریں

یہ ہیں وہ بزرگ جو اسلام کو نقطہ اتحاد بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے اور جماعت قائم کرتے وقت انہوں نے اسلامی نام تک رکھنا گوارہ نہ کیا۔ اور اب اسلام اسلام کی رٹ لگا رہے ہیں۔

کیا یہ حضرات اسلام کے لئے مخلص قرار دیئے جا سکتے ہیں؟ سیاسی آراء بدلتی رہتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اب رائے تبدیل کر لی ہو اور واقعی اسلام کا نظام اور اس کی برکات سے یہ لوگ اب واقف اور متاثر ہوں۔ مگر کیا اسلام صرف (باقی صفحہ ۲۲ پر)

احمد حسین کمالؔ

مشرقِ وسطیٰ

● نئے اقدامات ● عرب ملکوں کے دو کیمپ
● عربوں کو تقسیم کرنے کی نئی امریکی کوششیں
● امریکہ کے فوجی اڈے ● برٹرینڈ رسل کا انکشاف

گذشتہ دنوں ایک طرف قاہرہ میں، ان عرب ملکوں کی سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی جو اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ میں مصروف ہیں۔ ان ملکوں نے بعض اہم فیصلے کئے اور اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحیت کا ذمہ دار صاف صاف امریکہ کو ٹھہرایا۔

دوسری طرف ان ہی دنوں امریکہ کے امور خارجہ کے سیکرٹری ولیم راجرس، مراکش اور ٹیونس کے دورہ پر آئے اور مشرقِ وسطیٰ کے مسئلہ پر ان ملکوں سے گفتگو کی۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ رباط کی گذشتہ عرب سربراہ کانفرنس کے بعد عرب ملک دو واضح کیمپوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ ایک طرف وہ ملک ہیں۔ جو اسرائیل سے براہ راست جنگ میں مشغول ہیں اور دوسری طرف وہ ملک ہیں جو اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ میں حصہ نہیں لے رہے۔

قاہرہ کی حالیہ کانفرنس اول الذکر کیمپ کی پہلی باقاعدہ کانفرنس ہے اور امریکی امور خارجہ کے سیکرٹری کا مراکش و ٹیونس وغیرہ کا دورہ ثانی الذکر کیمپ کے عرب ملکوں کو یک جا کرنے کی کوشش ہے۔

قاہرہ کانفرنس میں شریک عرب ممالک اسرائیل کے ساتھ فیصلہ کن جنگ لڑنے کے لئے آخری حد تک جانے کی تیاری کریں گے اور ان کی اولین کوشش یہ ہو گی کہ عرب سرزمین پر امریکی مفادات کا خاتمہ کیا جائے۔ اور تیل کی سپلائی بند کرانے کی کوشش کی جائے کہ امریکہ کی طرف سے اسرائیل کی پشتیبانی کا واحد سبب یہ امریکی مفادات ہیں۔

جبکہ امریکی کوششوں سے وہ عرب ممالک جن کے تیل وغیرہ کے مفادات امریکہ کے قبضہ میں ہیں۔ اس صورت حال کے خلاف محاذ بنائیں گے۔

اس طرح عرب ملکوں کے درمیان ایک نئی کشمکش پیدا کرنے کا سامان امریکہ اور اس کے حواری کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود حالات کا پلڑا ان عرب ملکوں کے حق میں بھاری معلوم ہوتا ہے جو اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ میں مصروف ہیں۔

اس سلسلے میں ایک تو روس کی وہ تنبیہہ قابل غور ہے۔ جو اس نے حال ہی میں مشرقِ وسطیٰ کے سلسلے میں امریکہ، برطانیہ اور فرانس کو دی ہے کہ اس کشمکش کا دائرہ اب عالمی سطح پر بھی وسیع ہو سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی چین کی طرف سے اسرائیل کے خلاف عربوں کی مکمل حمایت کا اعلان بھی کم قابل توجہ نہیں۔

یاسر عرفات کی قیادت میں فلسطینی عرب فدائیوں کے ایک وفد کا ماسکو کا دورہ بھی آئندہ کی صورت حال کی اہمیت کو واضح کر رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی مصر اور اسرائیل کی فضائی جھڑپوں میں آہستہ آہستہ مصر کا پلہ بھاری ہوتا جا رہا ہے۔

اگر اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ میں شریک عرب ملکوں کے مابین ایک قابل عمل دفاعی و جنگی منصوبہ تکمیل پا جاتا ہے اور دوسرے عرب ممالک کم از کم امریکہ کا اقتصادی بائیکاٹ ہی کر دیتے ہیں اور جنگ آزما عرب ملکوں مصر و شام وغیرہ کے راستہ میں روڑے نہیں اٹکاتے تو اسرائیل کا معاملہ ختم ہونے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگے گی

امید کرنی چاہیئے کہ امریکہ کے امور خارجہ کے سیکرٹری کی یہ کوشش کہ عرب ملکوں کے ان دونوں کیمپوں کے درمیان اختلافات شدید صورت اختیار کر جائیں کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔

بہرحال اسرائیل کے خلاف عربوں کی کامیابی کا بیشتر انحصار اب ان عرب ملکوں کے رویہ پر ہے۔ جن کے تیل وغیرہ پر امریکہ قابض ہے اور جہاں ابھی تک امریکہ کے فوجی اڈے موجود ہیں۔

امریکہ کے فوجی اڈوں کی بات چل رہی ہے تو یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ دو سال ہوئے، ویٹ نام کے سلسلے میں امریکہ کے رویہ کی مذمت کرتے ہوئے اپنی ایک رپورٹ میں آنجہانی برٹرینڈ رسل نے دنیا کو بتایا تھا کہ اس وقت دنیا بھر میں امریکہ کے تین ہزار تین سو فوجی اڈے قائم ہیں۔

مسلمان ملکوں میں امریکہ کے فوجی اڈوں کی کتنی تعداد ہے اس کا اندازہ ۲۸ فروری کی ریڈیو کی اس خبر سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ترکی میں امریکہ کے دس فوجی اڈے ہیں جن میں سے ۵ فوجی اڈوں کو اب ترکی کے کنٹرول میں دیا جا رہا ہے مراکش، تیونس وغیرہ ملکوں میں بھی امریکہ کے متعدد فوجی اڈے موجود ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ ایران و پاکستان کی سرحدات سے انڈونیشیا تک امریکہ کے کتنے فوجی اڈوں کا جال پھیلا ہوا ہے اور یہ بات سوچنے کی ہے کہ گذشتہ عرب اسرائیل جنگ کے موقعہ پر امریکہ و برطانیہ کے مقبوضہ فوجی اڈوں سے اسرائیل کی کیا کچھ معاونت نہ کی گئی ہو گی۔

ایک اندازے کے مطابق کم و بیش ایک ہزار امریکی فوجی اڈے عرب دنیا کے چاروں طرف اسرائیل کی حفاظت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ان حالات میں مصر، شام اور اردن کا اسرائیل کے مقابلہ میں زندہ باقی رہنا اور اس کی جارحیت کے خلاف ڈٹے رہنا ہی ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔ کجا یہ کہ انہیں شکست کا ملزم گردانا جائے۔ عربوں کے بے رحم ناقدین نے ہمیشہ اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور بار بار یہ طعنہ دیا ہے کہ عرب اتنی بڑی تعداد کے باوجود اسرائیل کے مختصر گروہ پر فتح حاصل نہیں کر سکے۔ حالانکہ عربوں کو ترکی و مراکش سے لے کر بحرین تک پھیلے ہوئے کم و بیش ایک ہزار امریکی فوجی اڈوں اور بحری بیڑوں نیز متعدد برطانوی اڈوں نے گھیرے میں لیا ہوا ہے اور یہ سب بالواسطہ اور بلاواسطہ اسرائیل کے معاون و محافظ ہیں۔

اس لئے عربوں بالخصوص مصر، شام و اردن کی موجودہ استقامت ہی اتنی زبردست فتح اور کامیابی ہے جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

مستقبل بہرحال عربوں کا ہے اور سامراجیوں کی ہزار ریشہ دوانیوں کے باوجود عرب مسلمان کامیاب و سرخ رو ہو کر نکلیں گے کہ

"خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا"

انشاء اللہ تعالیٰ

(کمال)

حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

اسلام — جمہوریت اور سوشلزم

مملکت خداداد پاکستان میں نظام مملکت کے لئے مختلف نعرے سننے میں آ رہے ہیں۔ کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں، کہ مساوات کا سبق سوشلزم میں ملتا ہے اس لئے اسے ملک کے قانون کے طور پر اختیار کرنا مفید ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جمہوری حکومت میں شخصی آزادی اور شخصی رائے کا احترام ہوتا ہے اس لئے اسے ملک کے قانون کی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے۔

اکثر لوگوں کا مطالبہ ہے کہ پاکستان کی اساس اسلام ہے اور اسلام اتنا جامع اور کامل نظام ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی اور نظام کی ضرورت نہیں

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تینوں نظاموں پر اجمالی روشنی ڈالی جائے تاکہ تینوں کا فرق واضح ہو کر عوام کے لئے کسی ایک نظام کو اختیار کرنے کے تعین میں آسانی ہو۔

سوشلزم

سوشلزم دنیا کے چند کمیونسٹ ملکوں میں رائج شدہ ایک نظام مملکت ہے۔ جس کی بنیاد انکار مذہب، انکار نبوت و رسالت اور انکار خدا سے شروع ہوتی ہے۔ اس نظام میں تمام ذرائع پیداوار پر حکومت کا قبضہ ہوتا ہے ملک میں بسنے والوں کی ذاتی ملکیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انسانی گذر اوقات کے لئے مساوات کے نام سے جو معاوضہ دیا جاتا ہے۔ وہ ایک غیر فطری طریق ہے خالق کائنات نے نہ پیدائش میں تمام انسانوں کو یکساں بنایا ہے نہ سب کی ضروریات اور تقاضے یکساں ہیں جب انسان جسمانی طاقت و قوت اور دماغی صلاحیتوں میں نہ برابر ہیں اور نہ برابر ہو سکتے ہیں تو ان سب کے لئے ایک ہی جیسا معاوضہ کس طرح قرین انصاف ہو سکتا ہے سوشلسٹ ممالک میں کسی شخص کو اختلاف رائے کا کوئی حق نہیں دیا جاتا۔

مغربی جمہوریت

جمہوریت مغربی ممالک میں نافذ شدہ ایک نظام حکومت ہے۔ جس میں حاکمیت کا اختیار عوام کو حاصل ہے اور جملہ امور کے فیصلے انسانوں کی کثرت تعداد پر کئے جاتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ کسی معاملہ کے حسن و قبح یعنی اس کی خوبی و برائی پر دلائل سے کوئی بحث ہو بلکہ صرف گنتی زیادہ ہو جانے پر ہی فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی رح اور بانی علیگڑھ کالج سر سید کے درمیان بحث ہوئی۔ سر سید مدعی تھے کہ اسلام میں جمہوریت ہے۔ مولانا نانوتوی رح نے فرمایا کہ جمہوریت تو بے عقلی کا فیصلہ ہوتا ہے۔ سر سید صاحب نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت موصوف نے فرمایا کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں اکثریت ناسمجھ اور بے عقل لوگوں کی ہے تو جو فیصلے اکثریت کی بنیاد پر ہوں گے وہ بے عقلی کے فیصلے ہوں گے۔ سر سید صاحب نے کہا کہ جو لوگ اسمبلیوں میں منتخب کئے جاتے ہیں۔ ان میں زیادہ عقل کے لوگ زیادہ ہوتے ہیں۔ حضرت نانوتوی رح نے فرمایا کہ جو عقلمند لوگ اسمبلیوں میں جاتے ہیں ان میں زیادہ عقل کے لوگ زیادہ ہوتے ہیں یا کم عقل۔ اس کلیہ کو بھی کون ٹھکرا سکتا ہے کہ ان منتخب لوگوں میں بھی زیادہ عقل والوں کے مقابلہ میں کم عقل ہی زیادہ ہونگے حضرت موصوف نے فرمایا کہ جمہوریت اگر بے عقلی کا فیصلہ نہیں تو کم عقلی کا فیصلہ ضرور ہے اور اسلام میں دونوں عیب ہیں۔

جمہوریت کا ایک کرشمہ ہم سب کے سامنے ہے۔ گذشتہ سال برطانیہ میں ایک مسودہ قانون پیش ہوا کہ اگر مرد مرد کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرے تو اس میں کیا حرج ہے۔ جب یہ بل پیش ہوا اور اس پر ووٹنگ ہوئی تو عوام کی اکثریت نے لواطت کی حمایت میں فیصلہ دے دیا۔ اب برطانیہ میں لواطت بطور قانون رائج کر دی گئی ہے نہ یہ سوچا گیا کہ اس سے نسل انسانی پر کیا زد پڑتی ہے نہ یہ دیکھا گیا کہ اس سے معاشرے میں بے حیائی اور فواحش کا رواج عام ہوگا۔ صرف انسانوں کی کثرت کی بنیاد پر فیصلہ صادر کر دیا گیا۔ شاید ایسی ہی وجوہات کی بنا پر علامہ اقبال مرحوم نے جمہوریت کی شدید مخالفت کی تھی۔

گریز از طرز جمہوری غلام پختہ کارے شو
کہ از مغز دو صد خر فکر انسانی نمی آید

یعنی اس جمہوری طریق سے گریز کرو۔ بلکہ اور کسی ایک کے (ذات خداوندی) کے پختہ غلام اور فرمانبردار بن کر رہو کیونکہ دو سو گدھوں کے دماغ بھی جمع کر لئے جائیں تو ان میں ایک انسان کا فکر یا سوجھ بوجھ پیدا نہیں ہو سکتی۔

اسلامی سوشلزم یا اسلامی جمہوریت

کچھ لوگ ان درآمد شدہ نظاموں کے ساتھ اسلامی کا لفظ لگا کر انہیں اسلامی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں نہ جانے یا تو وہ اس احساس کمتری میں مبتلا ہیں کہ بذات خود اسلامی شوریٰ کا نظام ناکمل ہے اور وہ انسانی تقاضوں پر پورا نہیں اترتا، یا نظام حکومت چلانے کی کوئی رہنمائی نہیں کرتا۔ یا ایسے لوگ دل سے اسلام کے قائل نہیں اور عوامی رجحانات سے مجبور ہو کر لفظ اسلام یا اسلامی استعمال کرتے ہیں۔

اسلامی شوریٰ

اسلامی شوریٰ کی بنیاد دو باتوں پر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بعض احکام انسانوں کے لئے صراحت سے فرما دیئے کہ یہ کرو۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صلہ رحمی وغیرہ اور بعض سے منع فرما دیا۔ جیسے سود، شراب، زنا، جھوٹ وغیرہ۔ ان احکامات میں کسی فرد یا حکومت کو حق حاصل نہیں کہ وہ اس میں بحث کرے یا کسی ترمیم و تنسیخ کی تجویز پیش کرے۔ لیکن جو ہماری ضروریات نصوص قطعیہ یعنی قرآن و سنت کے احکام سے متصادم نہ ہوں۔ ان میں ہم اپنے حالات اور تقاضوں کے مطابق مشورہ کر سکتے ہیں لیکن اسلامی شوریٰ انسانوں کی کثرت یا صرف گنتی کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کرتی، بلکہ اس کا طریق یہ ہے کہ ارکان شوریٰ میں سے جو شخص علم و تقویٰ اور معاملہ فہمی میں زیادہ ذی استعداد ہو۔ اس کو امیر بنایا جائے۔ مجلس میں بیٹھنے والا ہر شخص... خالی الذہن ہو کر بیٹھے۔ جب کوئی امر برائے مشورہ پیش ہو اس میں بلا کسی کی رعایت اور جانبداری کے ہر شخص اپنی رائے دلائل کے ساتھ بیان کرے۔ اگر دوسرے شخص کی رائے اس کے خلاف ہو تو وہ اس کے دلائل بتائے۔ امیر سب کے دلائل سن کر اور معاملہ کے حسن و قبح پر بحث کے بعد فیصلہ صادر فرمائے۔ اب یہ فیصلہ شوریٰ کا متفقہ فیصلہ ہوگا کثرت رائے کا فیصلہ نہیں ہوگا۔ اور امیر کے فیصلہ کی اطاعت سب کے لئے اسی طرح ضروری ہے۔ جیسے خلیفہ وقت کی اطاعت معلوم یہ ہوا کہ اسلامی شوریٰ کی بنیاد قوت دلیل اور اطاعت امیر پر ہے نہ کہ کثرت تعداد پر۔

(باقی — پر)

قصور اور علاقہ میوات کے اہم قصبے ورن میں امیر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام

مولانا عبیداللہ انور اور صوبائی ناظم مولانا محمد اکرم کی تقریر

قصور اور علاقہ میوات کے اہم قصبے "ورن" میں تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے امیر مولانا عبیداللہ انور نے کہا ہے۔ انسانوں کے معاشرتی معاشی، سیاسی اقتصادی مشکلات کا حل صرف اللہ کے دیئے ہوئے قانون میں ہے۔ انسان کے بنے ہوئے اور خدا کے بنے ہوئے قانون میں اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا اللہ اور بندے میں ہے۔ انسان کا مقصد اس کائنات میں حکومت الہیہ کا قیام ہے۔

انہوں نے کہا کہ صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خاں نے ۵۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو ملک کا آئین بنانے کے لئے قوم کو ایک اچھا موقع دیا ہے۔ اگر قوم نے پھر غلطی کی اور اس قسم کے ممبر منتخب کئے۔ جنہوں نے قوم کے احساسات اسلام عدل و انصاف اور غریب پروری کے اصول سے پہلو تہی کی اور ملک کو ایک انتشار میں مبتلا کر دیا تو آئندہ نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے روبرو بھی شرمندہ ہونا پڑے گا۔ اس لئے اگر ہم نے سوجھ بوجھ سے کام لیا اور دیانتدار اور اسلام کا درد رکھنے والے افراد کو منتخب کیا تو پاکستان میں حکومت الہیہ کے قیام کے لئے یہ ایک اہم قدم ہوگا۔

مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس ملک میں اسلام کا صحیح قانون جاری ہو جائے تو ملک کے عوام کی اقتصادی اور معاشی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ آج تک جو جماعتیں اسلام کا نام لیتی ہیں۔ انہوں نے اسلام کو کچھ ایسے رنگ میں پیش کیا۔ جس میں سرمایہ داری کا تحفظ ہوتا تھا۔ آج جب جمعیۃ علماء اسلام نے اسلام کو اس کی صحیح صورت میں قوم کے سامنے پیش کیا ہے تو ان لوگوں نے جمعیۃ کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے شروع کر دیئے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کا نظام فرنگی کے نظام کے مطابق چل رہا ہے انگریز کچھ تو یہاں کی زمینیں اپنے گھوڑوں کی پالش اور حق الخدمت کے عوض اپنے حامیوں اور بہی خواہوں کے سپرد کر گیا جو پہلے بھی زمیندار تھے اور کچھ گذشتہ حکومتوں نے رشوت کے طور پر اپنے ایجنٹوں کے حوالے کر دیں۔ حالانکہ ایسے لوگوں کی اکثریت حکومت سے تنخواہ بھی وصول کرتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس قسم کی زمینیں چھین لی جائیں تو لاکھوں گھرانے آباد ہو سکتے ہیں اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور عوام کی بھوک اور افلاس کا علاج بھی بہتر طریقے سے ہو سکتا ہے۔ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے تو وہی شخص اس کا مالک ہے۔ اسلام نے ہمیں بتایا کہ اگر کسی شخص پر ظلم ہو، تو قاضی خود جا کر عدل و انصاف کرے۔ اگر کوئی شخص قتل ہو جائے اور اس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے تو حکومت اسلامیہ کی طرف سے اس کا خون بہا ادا کیا جاتا ہے۔ اسلامی حکومت ہر ایک شخص کی عزت و آبرو اور جان و مال کی محافظ ہوتی ہے۔ آج کے مروجہ نظاموں میں دنیا کے مظلوم انصاف طلب کرتے ہیں۔ لیکن ان کو انصاف میسر نہیں آتا کسی غریب پر ظلم ہو جائے، تو تھانے میں رپٹ تک درج نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کسی کی عزت و آبرو محفوظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں امن صرف اسلام کے ذریعے ہو سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں کتاب و سنت پر مبنی اسلام کا صحیح نظام نافذ کریگی جلسہ میں میو برادری کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے سرکردہ لیڈروں نے بھی شرکت کی۔ اور انہوں نے جمعیۃ سے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

پرچم جمعیۃ علماء اسلام

پچھلے دنوں سلور کوٹ میں پرچم کشائی کے موقع پر کچھ شعر موزوں ہوئے جو ایک نوجوان سے پڑھوائے گئے۔ مولانا سید ضیاء احمد شاہ صاحب اور مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے پسند فرمائے۔ شاہ صاحب نے اضافہ کر کے شائع کرنے کا حکم دیا۔ میں اس فن سے بالکل ناواقف ہوں۔ صرف حضرت شاہ صاحب کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔

یہ پرچم جمعیۃ کا لہرا رہا ہے — مسلمان کا خون گرما رہا ہے

ستم اس پہ ظالم نے گو لاکھ ڈھائے — وہی شان پھر بھی یہ دکھلا رہا ہے

ڈراتی ہیں باطل کو اس کی اُٹھانیں — جو ہے دشمنِ دیں وہ تھرا رہا ہے

عجب دھاریاں ہیں عجب شوخیاں ہیں — جو مومن کا دل ہے کھنچا جا رہا ہے

عجب شان رکھتی ہے تاریخ اس کی — شہادت یہ جعفرؓ کی بتلا رہا ہے

اسی کی حفاظت میں بازو کٹا کر — وہ دیکھو فضا میں اُڑا جا رہا ہے

وہ تڑپا ہے خوں میں کبھی دار پر ہے — جو میداں میں اس کو اٹھاتا رہا ہے

کبھی اس کو امداد نے ہے اٹھایا — وطن چھوڑ کر وہ عرب جا رہا ہے

کبھی قاہرہ میں کبھی مالٹا میں — وہ محمودؒ غم میں گھلا جا رہا ہے

ہوا ملک آزاد برطانیہ سے — سعادت یہ احمد علیؒ پا رہا ہے

لیا اس کو پھر شیخ درخواستی نے — وہ منزل کی جانب بڑھا جا رہا ہے

رکھی لاج اس کی ولی بن ولی نے — وہ میداں میں اکثر کو زخم آ رہا ہے

چلے غوثؒ و محمودؒ شانہ بشانہ — قدم پر قدم دونوں کا آ رہا ہے

جدھر کو یہ نکلے ہیں بندے خدا کے — عدو راستہ چھوڑتا جا رہا ہے

الٰہی نہ ہو سرنگوں تا قیامت — یہ پرچم جو سب کو نظر آ رہا ہے

(محمد عبداللہ بھکر ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن)

کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

کارروائی اجلاس جمعیۃ ضلع ساہیوال

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال کا اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام محلہ عیدگاہ ساہیوال منعقد ہوا۔

اجلاس کی صدارت سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی ناظم عمومی ضلع ساہیوال نے کی۔ بعد نماز ظہر دو بجے اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ ایجنڈے پر تفصیلی بحث کے بعد نئے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور کچھ نئی تجاویز زیر غور آئیں۔

بعدازاں گذشتہ ماہ ضلع کے کام کی رپورٹ مبلغ مولوی فاروق احمد نے پیش کی اور بتایا کہ تحصیل اوکاڑہ میں دس نئے دفاتر کھولے گئے اور بڑے بڑے چکوک میں جمعیتیں قائم کی گئیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) چک نمبر ۵۵ تحصیل اوکاڑہ

امیر مولانا ولی محمد صاحب
ناظم صوفی محمد طفیل صاحب
خزانچی مولوی محمد سلیم صاحب

(۲) چک نمبر ۱۵۴

امیر مولانا عبدالکریم صاحب
ناظم جناب جمشید علی صاحب
خازن صوفی محمد صدیق صاحب

(۳) جندراکہ تحصیل اوکاڑہ

امیر قاری احمد دین صاحب
ناظم صوفی شمس الدین صاحب
خازن

(۴) جبوکہ، تحصیل اوکاڑہ

امیر مولانا محمد قاسم صاحب
ناظم رانا فیض احمد صاحب

(۵) کوٹ سلطان پور تحصیل اوکاڑہ

امیر مولانا محمد صدیق صاحب
ناظم چودہری محمد اکرم صاحب
خازن محمد رفیق صاحب

(۶) محل والا

امیر حکیم مولانا محمد عبداللہ صاحب
ناظم مولانا ثناء اللہ صاحب
خازن مولوی امان اللہ صاحب

(۷) چک نمبر ۲۲ جی۔ ڈی

امیر مولانا محمد یوسف صاحب
ناظم حاجی عبدالواحد صاحب
خازن چودہری نذیر احمد صاحب

(۸) مردانی۔ ڈاک خانہ جندراکہ

امیر مولانا حاجی محمد عبداللہ صاحب
ناظم مولانا محمد رفیق صاحب
خازن محمد علی صاحب

(۹) موضع برک کوٹلی ما دھورام

امیر چودہری عبدالشکور صاحب
ناظم زبیر احمد صاحب
خازن محمد حفیظ صاحب

(۱۰) ل ایریا۔ اوکاڑہ

امیر مولانا محمد سلیمان صاحب
ناظم شیخ غلام نبی صاحب
خازن چوہدری محمد دین صاحب

اس کے بعد تحصیل پاکپتن، عارف والا میں نئی شاخوں کی تفصیل مولوی شبیر احمد نے پیش کی اور بتایا۔ عارف والا کے علاقہ میں مختلف چکوک میں ۹ نئی شاخیں قائم کی گئیں

قاری محمد اجمل خاں نے بتایا کہ جیچاوطنی میں بھی جمعیۃ قائم ہو چکی ہے۔ اس کے سرپرست حضرت پیر جی عبداللطیف مالک و ناظم جامعہ تجوید القرآن ہیں۔

وہاں کی نظامت چودہری محمد رفیق صاحب صراف کے سپرد ہے اور جیچاوطنی کے چکوک میں نئی جمعیتیں قائم کرنے کا کام جاری ہے۔ جس کی رپورٹ آئندہ اجلاس میں پیش کی جائے گی۔

قاری محمد اجمل خاں نے مزید بتایا کہ شہر ساہیوال میں ہم اب تک مختلف محلوں میں گیارہ دفاتر قائم کر چکے ہیں۔ اور انشاء اللہ ہر محلہ میں دارالمطالعہ اور دفتر قائم کیا جائے گا۔ تاکہ شہر کے ہر فرد سے جمعیۃ کا رابطہ آسان ہو جائے اور انتخابات کے وقت عوام الناس اور کارکنوں کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ قاری صاحب نے تمام شاخوں کے نمائندگان سے اپیل کی کہ عوامی رابطہ کے لئے ضروری ہے کہ بڑے قصبات کے ہر محلہ میں ہمارا ایک دفتر یا دارالمطالعہ ہو، اور اس کمی کو پورا کیا جائے۔ چونکہ مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ اس لئے اجلاس دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا اجلاس اور اہم فیصلے

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا ایک خاص مشاورتی اجلاس ۸ فروری ۸۰ء بروز اتوار ۳ بجے سہ پہر دفتر جمعیۃ لاہور ڈویژن واقع بازار تھانیوالہ گوجرانوالہ میں زیر صدارت امیر حلقہ حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب قادری پسروری مدظلہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ ضلع لاہور
حضرت مولانا محمد اکرم صاحب " "
حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب " "
حکیم اعظم بیگ صاحب " "
حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب " "
حضرت مولانا علی اکبر صاحب " "
حضرت مولانا قاری محمد امین اختر صاحب ضلع شیخوپورہ
حضرت مولانا محمد یعقوب ربانی صاحب " "
حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ضلع گوجرانوالہ
حضرت مولانا محمد سرفراز صاحب " "
حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب " "
علامہ محمد احمد صاحب لدھیانوی " "
مولانا محمد فاضل صاحب الہ آبادی " "
جناب امان اللہ نعمانی صاحب " "
حافظ حبیب الرحمٰن صاحب " "
حضرت مولانا محمد الطاف صاحب حافظ آبادی " "
زاہد الراشدی " "

اجلاس میں متعدد اہم فیصلے کئے گئے جو درج ذیل ہیں:۔

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ جو جمعیۃ کے مقصد اور پروگرام پر مشتمل ہلکا پھلکا لٹریچر ترتیب دے گی کمیٹی کے دوسرے ارکان یہ ہیں (۲) مولانا عبدالواحد صاحب۔ (۳) مولانا محمد الطاف صاحب (۴) علامہ محمد احمد صاحب لدھیانوی (۵) احقر زاہد الراشدی۔

(۲) حضرت مولانا علی اکبر صاحب سیالکوٹ کو ڈویژن کا خزانچی منتخب کیا گیا۔

(۳) ڈویژنل دفتر واقع بازار تھانیوالہ گوجرانوالہ

کے اخراجات کے لئے سردست مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار کی منظوری دی گئی اور ہر ضلع کے ذمہ اس سلسلہ میں مبلغ پچیس روپے عائد کئے گئے۔

(۴) ڈویژن بھر میں جمعیۃ کی تنظیمی و انتخابی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ڈویژن کے علماء اور مقررین کے سترہ وفود ترتیب دیئے گئے۔ جو ڈویژن کا مسلسل دورہ کرتے رہینگے وفود کے پروگرام کو آخری شکل دینے کے بعد شرکاء کے اسماء گرامی کا اعلان انشاء اللہ جلد ہی کیا جائے گا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پوری توجہ اور دلچسپی سے کام لیں اور اس سلسلہ میں ڈویژنل دفتر سے مسلسل رابطہ رکھیں۔ (زاہد الراشدی)

ٹانک میں ضلعی رہنماؤں کی تقریریں

ٹانک میں جمعیۃ علماء اسلام کی ایک میٹنگ زیر صدارت ناظم اعلیٰ ڈیرہ اسمٰعیل خاں قاضی عبداللطیف صاحب منعقد ہوئی جس میں کئی نوجوانوں نے شرکت کی۔ حضرت قاضی صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام پر روشنی ڈالی اور نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دی۔ انہوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں علماء کرام کے کارناموں اور پچھلی حکومت یعنی ایوب کے دور میں علماء کرام کے کارناموں اسمبلی میں قائد جمعیۃ مفتی محمود کی تقریروں، گول میز کانفرنس میں علماء کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور فرمایا یہی وہ طبقہ ہے جو ہر وقت ہر ظالم حکومت کے سامنے سینہ تان کر حضورؐ کی سنت کو بچانے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتا۔

ناظم صاحب کے بعد حضرت قاضی عطاء اللہ صاحب نے فرمایا کہ نوجوانو یہ کام صرف علماء کا نہیں ہے بلکہ تمام مسلمان اس کام میں علماء کا ساتھ دیں۔ آپ نوجوان ہیں۔ آپ کے اندر کام کرنے کا مادہ ہے اٹھیں اور ایک بار پاکستان میں اسلامی قانون کے لئے سر دھڑ کی قربانی دیں اگر اس نازک دور میں آپ نے علماء کا ساتھ نہ دیا تو یاد رکھیں آنے والی نسلیں آپ کو ہرگز معاف نہ کریں گی۔ انہوں نے حضرت درخواستی صاحب، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ اسی وقت پچیس تیس نوجوانوں نے اپنی خدمات جمعیۃ کے سپرد کر دیں۔

محمد عبت اللہ پراچہ۔ عزیز اللہ پراچہ۔ عبدالحکیم پراچہ محمد صدیق پراچہ۔ ...ت محمد پراچہ، محمد محبوب، عبدالرشید فضل الرحمٰن، حبیب الرحمٰن، فضل الحق، محمد جان، صلح زادہ امان اللہ، محمد رمضان۔ بابو مرشد گل۔ خالد خاں۔ گل باز مستری نور محمد حاجی۔ غلام احمد، شیخ محمد رمضان، گل رحمٰن، حمید اللہ زرگر، غلام حیدر، حافظ عبدالواحد، میر ولی خاں، رحمت اللہ زرگر، فیض محمد، نور محمد پچی خیل۔

اس کے بعد جماعت کی باقاعدہ تشکیل کی گئی جس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار چنے گئے۔

امیر — جناب غلام احمد صاحب سویٹ میٹ ہاؤس
نائب امیر — بابو مرشد گل صاحب لیدر مرچنٹ
ناظم اعلیٰ — عبدالحکیم جاوید پراچہ
نائب ناظم — عبدالرشید صاحب جنرل سٹور
خزانچی — رحمت اللہ پراچہ
پروپیگنڈہ سیکرٹری۔ محمد جان، حافظ عبدالواحد

ایک مالیاتی کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے۔

حمید اللہ زرگر۔ محمد خالد صاحب سویٹ ہاؤس، محبوب صاحب کلاتھ مرچنٹ۔ عبدالحکیم صاحب جاوید حقانی دواخانہ۔ مرشد گل۔ محمد جان، فضل الرحمٰن۔

(عبدالحکیم جاوید پراچہ ناظم دفتر جمعیۃ ٹانک)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس عمومی کا اجلاس

لائلپور ۷ر فروری۔ گذشتہ جمعہ کی شب نماز عشاء کے بعد جامع مسجد محلہ منڈی شہر سمندری کے خطیب حضرت مولانا محمد افضل صاحب کی قیامگاہ پر مجلس عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کا اجلاس ضلعی جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب الحسینی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز حلقہ غلام محمد آباد کالونی لائلپور کی جمعیۃ کے ناظم مولانا محمد اکرم نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ صدر اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی نے اپنے افتتاحی خطاب میں جمعیۃ کے کارکنوں کو تلقین فرمائی۔ کہ حق و صداقت کے پرچم دین کی سربلندی اور ملک و ملت کے استحکام کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں وقف کر دیجئے۔

مفتی صاحب نے کارکنوں پر زور دیا کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے فاسد عقائد اور فتنہ انگیز پالیسیوں کے نتائج سے عوام کو آگاہ کریں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ غریب مزدوروں، کسانوں اور علماء حق کی مخالفت میں مودودی صاحب اور ان کے پیروکار رجعت بازی سے گئے ہیں۔ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازشوں میں مصروف ہو چکے ہیں۔ مولانا محمد اکرام الحق صدیقی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور نے سابقہ اجلاس کے فیصلوں اور ان پر عملدرآمد کی مفصل رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں ٹوبہ ٹیک سنگھ سب ڈویژن کے ناظم عمومی مولانا محمد عمر لدھیانوی تحصیل سمندری کے ناظم عمومی حضرت مولانا صاحبزادہ احمد شفیع تحصیل جڑانوالہ کے رہنما حکیم بابا سلطان احمد نے اپنے اپنے علاقے کی تنظیمی سرگرمیوں اور سیاسی حالات کا جائزہ پیش کیا تحصیل و شہر لائلپور کی رودادِ ضلعی جمعیۃ کے ناظم نشر و اشاعت (راقم) نے پیش کی اور مولانا محمد اختر صدیقی نائب امیر ضلعی جمعیۃ مولانا عبدالعلیم صاحب ناظم عمومی ضلعی نے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ اور تنظیمی امور کے سلسلہ میں مزید جدوجہد کرنے پر زور دیا۔ آئندہ انتخابات کے لئے جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس عمومی کے اجلاس میں مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی کی زیر صدارت ضلعی جمعیۃ کے پارلیمانی بورڈ کے مندرجہ ذیل ارکان کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

مولانا محمد اختر صدیقی مولانا عبدالعلیم لائلپور۔ مولانا محمد عمر لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چوہدری احسان الحق پیلوور مولانا صاحبزادہ احمد شفیع ماندلیانوالہ۔ مولانا محمد افضل سمندری مولانا حکیم بابا سلطان احمد جڑانوالہ میاں احمد علی خاں کوٹ کیرہ، پارلیمانی بورڈ کے قانونی مشیر چوہدری ضیاء الدین ایڈوکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن کمالیہ منتخب ہوئے

قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس عمومی کے اجلاس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ نام نہاد جماعت اسلامی کے اسعد گیلانی کے خلاف ضابطہ ۵۳ کے تحت کارروائی کی جائے کیونکہ انہوں نے جگر گوشۂ رسولؐ خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ناقابل برداشت الفاظ استعمال کر کے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں واضح رہے کہ اسعد گیلانی نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک مختصر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بنت رسولؐ کو ایک کافرہ عورت سونیا گاندھی کے مدمقابل پیش کر کے ناقابل بیان الفاظ کہے تھے۔ اجلاس نے میاں محمد طفیل کی اس تقریر پر بھی شدید احتجاج کیا۔ جس میں انہوں نے کراچی کی میمن برادری کے ایک استقبالیہ میں ۶ر جنوری کو تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ چٹائی پر سونے چھپر تلے رہنے اور اونٹ کی سواری (کی زندگی) کا نام اسلامی نظام نہیں ہے۔

اجلاس میں مولانا محمد اقبال مولانا امداد الحق صاحبزادہ سید محمد ہارون شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ کوٹ گیہ۔ مولانا محمد صادق مستری فتح محمد نقشبندی ملک محمد صدیق مولانا محمد رفیق انور ملک گل محمد مولانا محمد علی جانباز صوفی غلام رسول اور محمد حنیف عارف کے علاوہ ضلع بھر کی تمام

شاخوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ اجلاس نے ڈھاکہ نرائن گنج حیدر آباد راولپنڈی اور ملک کے دوسرے مقامات پر ہونے والے ہنگاموں اور تشدد کی وارداتوں کو انتخابات رکوانے کی سازش قرار دیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان واقعات کے ذمہ دار عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے زرعی یونیورسٹی کے طلباء کے جائز مطالبات پر ہمدردانہ غور کر کے طلباء کے مستقبل کا تحفظ کیا جائے۔

اجلاس نے عوام کی اقتصادی، معاشی بدحالی دور کرنے کے لئے زور دیا کہ گرانی کا سدباب کرنے کے لئے ناجائز منافع خوروں کا محاسبہ کیا جائے۔

ایک اور قرارداد میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور کی مجلس عمومی نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ سابقہ طریقہ انتخاب ختم کر کے جماعتی بنیادوں پر الیکشن منعقد کروائے جائیں تاکہ ناجائز دباؤ اور دھاندلیوں کا دروازہ بند ہو جائے۔

اجلاس نے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں۔ خاندانی منصوبہ بندی کا محکمہ توڑ دیا جائے اور بڑھتی ہوئی فحاشی عریانی پر پابندیاں عائد کی جائیں۔

اجلاس نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ بڑھتی ہوئی افراط زر اور مہنگائی کے غریب عوام کو رہائش کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے لئے کالونی اسکیم پر جلد عملدرآمد کرایا جائے۔ (عبدالرشید افغانی)

صاحبزادہ پیر سید محمد ہارون شاہ صاحب کی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

علاقہ جھنگ ولائلپور کے ممتاز مذہبی وروحانی پیشوا حضرت مولانا صاحبزادہ پیر سید محمد ہارون شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ کوٹ کبیر اور ان کے ہزاروں متعلقین جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنے متعلقین اور تمام اسلامیان پاکستان پر زور دیا ہے کہ اسلام کی حفاظت و سربلندی کے لئے حق پرست علماء سے بھرپور تعاون کریں۔

ٹھنڈکوئی

مورخہ ۱۳ فروری بروز جمعۃ المبارک بمقام ٹھنڈکوئی تحصیل صوابی حلقہ جنوبی صوابی کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت شیخ التفسیر حضرت مولانا عبد الہادی صاحب شاہ منصور منعقد ہوا۔ جس میں مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع مردان شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں تقریباً ۵ اگاؤں جنگی ڈھیر شاہ منصور کھنڈا، زیدہ، ٹھنڈکوئی۔ ڈوڈھیر۔ گاڑ ڈیارہ خیل بگاڈ اکاخیل ڈھوک یوسفے سرغز کلابٹ کوٹھ ٹوپی۔ زروبی کے علماء کرام و معززین نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر	شیخ التفسیر حضرت مولانا عبد الہادی صاحب شاہ منصور
نائب امیر	مولانا حافظ غلام رسول صاحب ٹھنڈکوئی
"	مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ہزاروی زیدہ
ناظم اعلیٰ	جناب گل مست خان صاحب زیدہ
ناظم ۱	مولانا سعید الصمد صاحب کلابٹ
ناظم ۲	مولانا احسان الحق کلابٹ
خازن	سید صدیق اکبر صاحب ٹھنڈکوئی
معاونین	جناب رحمت کریم صاحب۔ جناب احسان اللہ صاحب ٹھنڈکوئی

اراکین جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا دورہ

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کے ایک وفد جس میں مولوی سید علی شاہ امیر جمعیۃ خویشگی نائب امیر حافظ نور الحق۔ ناظم اعلیٰ مولانا گل شیر۔ ناظم نشر و اشاعت نوشیر رحمان۔ پیر نوروز خان۔ حافظ محمد حنیف شامل تھے۔ افریدہ کلے، خطاب کورونہ۔ تلنجر بابان، گودام۔ ہمزہ رشکہ، زشکئی کا دورہ کیا۔ ایک اجتماع باندہ بامانخیل میں زیر صدارت علی خان بی ڈی ممبر منعقد ہوا۔ تقریر کے بعد یہاں پر تشکیل جدید عمل میں آئی۔ تشکیل یہ ہے :۔

امیر	مولوی فقیر محمد صاحب عرف فلو استاد خلیفہ مجاز پیر جلال الدین صاحب نوے کلے۔
نائب امیر	حکیم مولوی شیر زمان
ناظم اعلیٰ	مولوی محمد شعیب فاضل جامعہ اکوڑہ۔
ناظم	مولانا محمد رفیق فاضل حقانیہ اکوڑہ
ناظم نشر و اشاعت	مولوی علی اکبر

دوسرے دن ایک اجتماع زشکئی میں زیر صدارت مولوی محمد قریش صاحب منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں یار باندہ خاؤ۔ افریدہ کلے، خطاب کورونہ کے لوگ جمع ہوگئے تھے حکیم رفیع الدین نوشہرہ صدر مولوی فقیر محمد نے تقریر کی۔ بعدہٗ یہاں پر بھی تشکیل جدید عمل میں آئی۔

امیر	مولوی محمد قریش خطیب جامع مسجد زشکئی
نائب امیر	ڈاکٹر فضل معبود یار باندہ
ناظم اعلیٰ	مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم	مومین خان۔ خازن مولوی عبد الواحد زشکئی

بھیرہ میں جمعیۃ کا نیا انتخاب

بھیرہ شہر میں جمعیۃ علماء اسلام اجلاس ہوا۔ اجلاس کی صدارت ماسٹر قطب الدین صاحب نے کی۔ حافظ محمد یامین صاحب کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا جلال الدین صاحب امیر جمعیۃ بھیرہ نے حالات حاضرہ پر مفصل روشنی ڈالی، بعد ازاں نیا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر	حضرت مولانا جلال الدین صاحب خطیب پراچگان
نائب امیر	حافظ محمد شفیع صاحب پیش امام بھٹیاں مارکی
ناظم اعلیٰ	جناب قطب الدین صاحب کریانہ مرچنٹ
نائب ناظم	حافظ یامین صاحب خطیب جامع مسجد نور
خازن	غیاث الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ
ناظم نشر و اشاعت	انتظار حسین بھیرہ ضلع سرگودھا

موضع ہمزہ رشکہ مضافات خویشگی کے بہت سے لوگ جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے

۱۷ فروری عید کے اجتماع میں مولوی شاہ سوار حاجی دوران۔ حاجی غلام حیدر، گل محمد خان۔ منتظر محمد اکبر نے کہا کہ ہم اس حقیقت کا اقرار کرتے ہیں کہ آج ملک میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک واحد جماعت ہے۔ جو اسلامی نظام کی خواہاں ہے۔ اس لئے ہم اپنے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتے ہیں

(گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ خویشگی تحصیل نوشہرہ)

مظفر گڑھ

جمعیۃ علماء اسلام شہر مظفر گڑھ کا یہ اجلاس صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خان سے استدعا کرتا ہے کہ ملک میں اسلام کو آرڈیننس کے ذریعہ نافذ کریں۔ کیونکہ اسلام پر تمام جماعتیں متفق ہیں اور اپنے اپنے پروگرام میں اسلام کو پیش کر رہی ہیں۔ جبکہ ون یونٹ جیسے مسائل باوجودیکہ کلی طور پر متفق نہ تھے۔ حکومت نے حل کر دیئے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسلام جیسے مسئلہ کو التوا میں رکھا جائے۔ نیز اجلاس نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ملک سے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی فوراً ختم کی جائے

انتخاب جمعیۃ چک ۸۶ ای بی علاقہ ملکہ ہانس

امیر	مولانا محمد حنیف صاحب
ناظم	صوفی عبد العزیز صاحب
خزانچی	میاں نادر صاحب
نائب ناظم	میاں ولی محمد صاحب

آج یہاں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا شبیر احمد صاحب حسینی اور مولانا سید نور حسین صاحب اور مولانا محمد حنیف صاحب رشیدی نے شرکت کی۔

مودودی جماعت اسلامی کی آڑ میں سامراجی نظام لانا چاہتی ہے

جانشین مولانا محمد صاحب انوری حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب کی تقریر

لائلپور ۔ عید کے سب سے بڑے اجتماع اقبال پارک میں خطبہ عید ارشاد فرماتے ہوئے مولانا سعید الرحمٰن صاحب جانشین حضرت مولانا محمد صاحب انوریؒ نے فرمایا کہ پاکستان اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا ۔ اس میں کوئی غیر اسلامی آئین برداشت نہیں کیا جائے گا ۔

آپ نے فرمایا کہ ۵۶ء اور ۶۲ء کے دونوں آئین غیر اسلامی ہیں اور مودودی جماعت اسلامی کی آڑ میں ملک میں سامراجی نظام لانا چاہتی ہے ۔

آپ نے فرمایا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو شک کی نگاہ سے دیکھے اور رجال کی حدیث کو افسانہ کہہ کر حضور اکرم علیہ السلام کے اعتماد کو اٹھانے کی کوشش کرے ۔ وہ اسلامی نظام کا داعی کیسے ہو سکتا ہے

واری گوٹھ متصل ہالیجی شریف میں جمعیۃ کا انتخاب

آج بروز بدھ حضرت مولانا خیر محمد شاہ صاحب نے قرآن شریف کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام واحد جماعت ہے جو ملک میں اسلامی قانون کی کوشش کر رہی ہے ہم سب کوشش کر کے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب ہوا ۔

سرپرست	حضرت مولانا اللہ نواز صاحب
امیر	حضرت مولانا عبدالعظیم "
نائب امیر	محمد عثمان صاحب
ناظم اعلیٰ	میاں عبدالحلیم صاحب
نائب ناظم	محمد سلطان فقیر
ناظم نشر و اشاعت	میاں عبدالحی فقیر
خازن	آدم فقیر

اس کے علاوہ تیس آدمیوں نے جمعیۃ سے تعاون کا اعلان کیا ۔ (ناظم نشر و اشاعت میاں عبدالحی)

ضلع جیکب آباد کا تبلیغی دورہ

تحصیل ٹھل کا دورہ ، وفد ۔ مولانا الٰہی بخش صاحب امیر سید احمد شاہ صاحب ناظم عمومی ، مولانا عمر الدین صاحب خزانچی ۔ نام گاؤں کے ۔ خدا بخش کنرانی ۔ گل محمد خاں کھوسہ تحصیل کندھ کوٹ کا دورہ ۔ قریہ حاجی سلیم خاں کھوسہ قریہ گل حسن خاں ڈومکی ۔ قریہ محمود خاں بکھرانی ۔ قریہ سہراب خاں ڈومکی ۔ قریہ امیر علی خاں ڈومکی ۔ قریہ میر خاں ڈومکی ۔ لعل محمد خاں رائیجو ۔ اس دورہ میں مولانا فخر الدین بھی تھے ۔

انتخاب قریہ حاجی سلیم خاں کھوسہ

امیر ۔ حاجی سلیم خاں ۔ ناظم عمومی حاجی غلام رسول صاحب ۔ خازن حاجی عظیم خاں ۔ سالار حافظ محمد عالم شیخ ۔

مجھے اپنی جماعتی قیادت پر مکمل اعتماد ہے

شیخ الحدیث مولانا امین گل صاحب کا وضاحتی بیان

کھوئی برملان ۔ مردان ۔ مورخہ ۱۳ فروری ۷۰ء کو موصوف نے برسر منبر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج جبکہ مادیت کے مہیب اندھیروں میں امت مسلمہ گھری ہوئی ہے اور راہ نجات کی تلاش میں سرگرداں ہے ۔ یقین نہیں ہے کہ ان کو جمعیۃ علماء اسلام جو کہ میدان عمل کی تاریخی اور فعال جماعت ہے کے علاوہ اور کسی جماعت کی پیروی میں نجات مل سکے اور مجھے بذات خود اپنی جماعتی قیادت پر مکمل اعتماد ہے

موجودہ سیاسی کشمکش میں عامۃ المسلمین ایک ایسے شخص کے اقتدار میں جو کہ صحابہ کرامؓ کی ذوات فاضلہ کو جو کہ دین محمدی کے لئے اساتین ہوں مجروح کرتا ہو اور سلف صالحین کی مسلمہ روایات کے خلاف نیا راستہ نکالتا ہو ، منزل مقصود کو پہنچ کر راہ نجات نہیں پا سکتے ۔

موصوف نے یہ بھی کہا کہ اگر نئی اسمبلی نے کوئی غیر اسلامی آئین تیار کیا تو اس کے برخلاف جمعیۃ علماء اسلام کی جد و جہد جاری رہے گی ۔ آگے چل کر موصوف نے کہا کہ جبکہ اکابرین جمعیۃ کے بیانات اسلامی منشور کے نام سے سامنے آ گئے ۔ جس میں خالص اسلامی آئین کا مطالبہ ہے اب اس کے بعد ان پر سوشلسٹ کا الزام لگانا بے جا الزام تراشی اور انصاف سے کوسوں دور ہے ۔

موصوف کی تقریر سے متاثر ہو کر حاضرین نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم ناظم عمومی مفتی محمود صاحب کی اپیل کی روشنی میں اپنی قربانیوں کی تمام کھالیں جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال میں داخل کریں گے ۔

(جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفادار خادم سید حریف شاہ)

اجلاس جمعیۃ علماء اسلام بھیں

بھیں ۔ بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام بھیں کا اہم اجلاس ہوا ۔ جس میں علاقہ بھر کے معززین نے شرکت کی جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا ۔ اس کے بعد مولانا قاضی محمد ظہور الحسین صاحب اظہر امیر جمعیۃ علماء اسلام بھیں نے خطبہ مسنونہ کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا ۔ اجلاس میں مختلف قرار دادیں پاس کی گئیں ۔

مرزائیت سے توبہ

میرے ماموں محمد شفیع بھٹی ولد مولوی ہدایت اللہ مرحوم قوم بھٹی سکنہ بہاولنگر جو کہ عرصہ پندرہ سال سے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد رکھتے تھے ۔ آج عید الضحیٰ کے موقعہ پر ۵ ہزار کے اجتماع میں حضرت مولانا نیاز احمد صاحب مہتمم مدرسہ جامع علوم عیدگاہ کے ہاتھ اسلام قبول کیا اور ایک تحریری بیان جو کہ نماز عید سے قبل خطیب جامع مسجد حافظ محمد رفیع صاحب نے پڑھ کر سنایا گیا ہے ، کہ میں آئندہ مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہوں اور حیات مسیح پر کامل یقین رکھتا ہوں ۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ آخری نبی ہیں کے بعد ہر قسم کی نبوت کو کفر سمجھتا ہوں اور حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہوں ۔ اور اپنے بچوں ناصرہ پروین عمر ۸ سال ، کوثر پروین عمر ۷ سال ، نسیم پروین عمر ۴ سال ۔ ذاکرہ پروین عمر ۲ سال کو بھی اسلام میں شامل کرتا ہوں ۔

(شیخ عبد الخالق ٹرنک ساز بہاولنگر)

سمہ سٹہ میں جمعیۃ کا انتخاب

امیر حاجی بشیر محمد عباسی ۔ نائب امیر میاں منظور احمد پیرزادہ ناظم اعلیٰ شیخ محمد شریف ۔ ناظم شیخ ناصر علی قریشی ، خازن شیخ اللہ دیا ۔

محمد شریف

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سمہ سٹہ

چک مدرسہ

خداوند تعالےٰ کا شکر ہے کہ چک مدرسہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی مہم کا جلسہ ہوا، اور مولانا سعید احمد ہارون آباد نے بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر خطاب فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالےٰ کے فضل و کرم سے وہاں کے لوگوں نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرنے کا یقین دلایا۔

اسٹیشن مدرسہ

آج مورخہ ۶ اسٹیشن مدرسہ میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی مہم کا پہلا عظیم الشان جلسہ عام ہوا جو جمعہ کی نماز کے بعد زیر صدارت حضرت مولانا محمد سعید احمد صاحب ہارون آباد شروع ہوا۔ اور جمعیۃ کی نئی شاخ کا افتتاح ہوا۔ سب سے پہلے امیر جمعیۃ ضلع بہاولنگر حضرت مولانا محمد یوسف نے خطاب کیا اور حضرت مولانا سید منظور احمد صاحب فاضل نوجوان شعلہ بیان جن کی تقریر سے لوگوں نے جوش و خروش کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔ اسی دوران جناب محمد امین صاحب جو کہ پیپلز پارٹی کے رکن تھے۔ انہوں نے پروگرام کو بڑے غور و فکر کے ساتھ سنا۔ اور پیپلز پارٹی سے علیحدگی کا اعلان کرنے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر کے فارم رکنیت پر کیا اور اعلان کیا کہ موضع پیپلی والی بستی جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیگی۔

آخر میں قاری محمد شریف صاحب، مولانا سعید احمد اور مولانا ظفر احمد صاحب نے عوام سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہونے کو کہا۔

جمعۃ المبارک کو جمعیۃ علماء اسلام ریلوے اسٹیشن مدرسہ کا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا محمد یعقوب صاحب ہارون آباد منعقد ہوا۔ متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب کیا گیا۔

امیر — مولانا قاری عبدالغفار صاحب چاہ حاجی اللہ بخش
نائب امیر — مولانا شہاب الدین صاحب سکنہ قادر پور
ناظم اعلیٰ — حافظ بشیر محمد صاحب سکنہ ریلوے اسٹیشن مدرسہ
نائب ناظم — منشی محمد شفیع صاحب بھٹی ″ ″ ″
خزانچی — قاری عبدالشکور صاحب مدرس مدرسہ جامعہ رحمانیہ
سیکرٹری نشر و اشاعت — چوہدری محمد اختر صاحب بستی عثمان

چک عبداللہ

مجلس شوریٰ

میاں عبیداللہ صاحب سکنہ قادر پور مدرسہ اسٹیشن
ماسٹر عبدالقادر صاحب مدرسہ ریلوے اسٹیشن
مولوی محمد یوسف صاحب بستی عثمان چک عبداللہ مدرسہ
حاجی نذیر احمد ″ ″ ″ ″ ″ ″
گلزار احمد صاحب نمبردار ″ ″ ″ ″
حاجی علی احمد صاحب ″ ″ ″ ″
مولانا قاسم علی صاحب ″ ″ ″ ″
نور احمد صاحب ولد میاں اللہ دتہ ″ ″ ″
غلام قادر ولد صادق محمد صاحب ″ ″ ″
محمد حسین مدرسہ ریلوے اسٹیشن
حاجی محمد عبداللہ صاحب وٹو سکنہ قادر پور ″ ″
مولوی منظور احمد صاحب حکیم ″ ″ ″
میاں احمد الدین بھٹی ″ ″ ″
مولانا فضل دین صاحب سکنہ کاٹ بھگوان سنگھ ″
مولوی بارک اللہ ″ ″ ″ ″

میکلوڈ گنج

میکلوڈ گنج میں جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی مہم کا عظیم الشان جلسہ عام ہوا۔ سب سے پہلے گنج میکلوڈ میں جمعہ سے قبل امیر جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر تقریر کی۔ اور پھر مولانا محمد رفیق صاحب منچن آبادی نے خطاب کیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جلسہ نہایت کامیاب ہوا اور مقامی حضرات نے جمعیۃ سے تعاون کا یقین دلایا۔

منڈی صادق گنج

منڈی صادق گنج میں بعد از نماز عشاء چوک غلہ منڈی میں جلسہ عام ہوا۔ جلسہ کی صدارت جناب محمد عثمان صاحب کریانہ مرچنٹ منڈی ہذا نے کی۔ سٹیج سیکرٹری مولانا محمد انور صاحب نے فرائض انجام دیئے اور جناب غلام حیدر صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے جلسہ کے انعقاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر مورخہ ۲۳ بہاولنگر کا ٹیپ ریکارڈ نشر کیا گیا۔ جو کہ تقریباً ۱½ گھنٹہ چلایا گیا۔ جلسہ گاہ میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ پنڈال قائد جمعیۃ اور جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہا تھا۔ اس کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر نے خطاب فرمایا۔ جناب حافظ محمد شریف صاحب منچن آباد نے مرزا جانباز صاحب کی مشہور نظم اسلامی منشور اپنی دلنشیں آواز میں سنائی۔

آخر میں جناب مولانا محمد رفیق صاحب نے اسلامی منشور پر بڑی مدلل تقریر فرمائی اور جمعیۃ کے موقف کی وضاحت فرمائی۔ اسی طرح یہ دونوں جگہوں کا پروگرام جمعیۃ کی کامیاب جدوجہد پر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

ڈھاب بینیکا

ڈھاب بینیکا میں مورخہ ۱۳ کو بعد نماز ظہر مولانا رحمت اللہ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ امیر جمعیۃ مولانا محمد یوسف صاحب نے خطاب کیا اور اس دیہاتی حلقہ میں جمعیۃ کے موقف کی وضاحت کر کے وہاں کے باسیوں کی ہمدردیاں حاصل کیں اور علاقہ کے لوگوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

ڈونگہ بونگہ

مورخہ ۱۳ کو بعد از نماز عشاء حضرت مولانا سعید احمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری کی زیر صدارت ہوا۔ اور امیر جمعیۃ علماء اسلام مولانا محمد یوسف صاحب نے خطاب کیا۔ اور مجاہد نوجوان حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ مبلغ تحفظ ختم نبوت نے اپنے شیریں بیان انداز میں علاقہ ڈونگہ کے عوام سے خطاب کیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جمعیۃ ہر علاقہ میں کامیابی و کامرانی حاصل کر رہی ہے۔

بیرگوٹھ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

بتاریخ ۲۹ جنوری جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرگوٹھ تعلقہ ٹمبر میں جمعیۃ کی تشکیل کی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار قائم ہوئے۔

امیر	حاجی غلام رسول
نائب امیر	″ لعل بخش
ناظم نشر و اشاعت	خلیفہ محمد
نائب ناظم	میاں ولی محمد
خازن	رب رکھیو

ضلعی جمعیۃ بہاولپور کی مجلس عاملہ کا اجلاس

دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ضلعی مجلس عاملہ ضلع بہاولپور کا اجلاس زیر صدارت غلام سرور خاں امیر منعقد ہوا۔ حافظ محمد احمد صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔ اجلاس میں جمعیۃ کی تنظیمی مہم کے سلسلہ میں چند امور پر غور کیا گیا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو ضلع بہاولپور کے دورہ کے لئے مدعو کرنے کا پروگرام طے ہوا۔ مولانا محمد عبید صاحب (حاصل پور) کو ضلعی جمعیۃ کا ناظم مقرر کیا گیا۔ دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

موسیٰ خیل میں مقامی جمعیتہ کا اجلاس

زیر صدارت ملک سلطان صاحب نائب امیر جمعیتہ منعقد ہوا۔ جس میں الیکشن مہم چلانے پر غور کیا گیا اور قرار دادیں متعلقہ پانی متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

جمعیتہ علماء اسلام موسیٰ خیل کا یہ جنرل اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عرصہ تقریباً دو سال ہو گئے ہیں۔ واٹر سپلائی سکیم شرقی خراب پڑی ہے۔ جس کی وجہ سے بارہ تیرہ ہزار کی آبادی موسیٰ خیل کے عوام پینے کے پانی سے بہت تکلیف میں ہیں۔ ڈپٹی کمشنر ضلع میانوالی سے کئی دفعہ ملاقات کر چکے ہیں۔ جواباً کہہ دیتے ہیں۔ بہت جلد واٹر سپلائی سکیم شرقی ٹھیک کر دینگے۔ لیکن عمل کوئی نہیں کیا جاتا۔ صدر پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ موسیٰ خیل میں پانی پینے کی مشکلات دور کی جائیں۔

(۲) واٹر سپلائی سکیم غربی جو کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ سابق گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان صاحب نے منظور کی تھی۔ واٹر سپلائی سکیم تیار کھڑی ہے لیکن پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچی۔ منظوری بڑی ٹانکی بنا کر پمپ لائن شہر میں بچھا کر محلہ وار ٹوٹیاں لگوانے کی تھی۔ لیکن یہ سب کام ابھی باقی ہے۔ یہ جمعیتہ علماء اسلام کا جنرل اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پینے کے پانی کی مشکلات دور کی جائیں۔ اربعہ کو مطمئن کیا جائے۔

(۳) ہمارا آبپاشی کا ذریعہ کوئی نہیں۔ بارش ہوئی تو نہر میں پانی آ گیا تو زمین سیراب ہو جاتی ہے۔ پچھلے چند ماہ پہلے کمشنر ڈویژن سرگودھا کو ہمارا جمعیتہ کا وفد کمشنر صاحب کو سرگودھا میں جا کر ملا تھا کہ ہمارے علاقہ میں ٹیوب ویل لگوا دیں۔ کمشنر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ۲½ روپے فی کنال مالیہ ادا کرو گے، میں ٹیوب ویل لگوا دیتا ہوں۔ لیکن ابھی تک کاغذات بن جانے پر کوئی کام شروع نہیں کیا گیا۔ جمعیتہ علماء اسلام کا یہ جنرل اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ٹیوب ویل لگا کر غلہ کی پیداوار بڑھائیں تاکہ موسیٰ خیل کے عوام مالی مشکلات سے نجات پائیں۔

(خواجہ نور محمد موسیٰ خیل)

جمعیتہ علماء اسلام جھنگ صدر کا اجلاس

۴ر فروری۔ جمعیتہ علماء اسلام جھنگ صدر کا ہفتہ وار اجلاس جامع مسجد جھنگ بازار میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس میں مسجد کے نمازی و دیگر اہالیان شہر نے شرکت کی۔ جھنگ کے مشہور عالم دین حضرت مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب مدظلہ العالی نے دستور اسلام کے عنوان پر بصیرت افروز درس دیا۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ آپ کے ووٹ کے صحیح حقدار علماء کرام ہیں۔ جنہوں نے اپنا اسلامی منشور قوم کے سامنے پیش کر کے امن و امان کی ضمانت دی۔ مزدوروں اور کسانوں کے مسائل کا حل پیش کیا اس لئے جمعیتہ علماء اسلام کو کامیاب کیا جائے۔

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ ملک پور کا انتخاب

عبدالعزیز خاں سالار جمعیتہ علماء اسلام کی دعوت پر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نائب ناظم جمعیتہ علماء اسلام ضلع ہزارہ اور صوفی محمد اشرف خاں صاحب ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام ضلع ہزارہ موضع ملک پور تشریف لے گئے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نے اراکین جمعیتہ سے خطاب کیا اور موجودہ وقت میں جمعیتہ علماء اسلام کی مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد جمعیتہ علماء اسلام حلقہ ملک پور کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	عبدالعزیز خاں
نائب امیر	ماسٹر محمد عالم خاں وحق نواز خاں ملک پور
سیکرٹری	محمد یونس صاحب
پروپیگنڈا سیکرٹری	قاری گل رحمان صاحب
ناظم	مولانا غلام جیلانی صاحب مرادپور
نائب ناظم	عبدالوہاب صاحب شیر پور
	قاری محمود خاں صاحب
خزانچی	محمد زمان صاحب

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام مانسہرہ)

چارسدہ میں جمعیتہ کے تحصیل دفتر کا افتتاح

چارسدہ۔ یہ ایک سنہری باب کا اضافہ اور نہایت خوشی کا دن تھا کہ بے شمار . . . . علماء کرام نے . . . . جمعیتہ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح کیا۔ جناب حضرت مولانا مولوی سید پیر مبارک شاہ ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے پرچم کشائی کی۔ اسی وقت اراکین جمعیتہ اور دیگر عوام و خواص نے کافی شوق سے اسلام زندہ باد، جمعیتہ علماء اسلام پائندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ اس موقع پر زیر صدارت حضرت مولانا مولوی فضل مولا صاحب امیر تحصیل چارسدہ ایک جلسہ ہوا۔ جلسہ کا افتتاح مولانا احمد علی خاں صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ بعد ازاں جناب پیر مبارک شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ انہوں نے اسی پرچم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پرچم نبوی ہے۔ اس کے بعد مولانا احمد علی خاں صاحب نے پرجوش الفاظ میں جمعیتہ کے اراکین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مبارکباد دی۔

اجلاس سے جناب حمد اللہ جان کنڈی زئی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں امیر ضلع جناب عزیز الرحمان صاحب نے مودودیوں کی تشدد انگیز پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی۔

جمعیتہ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

جاوید ابراہیم پراچہ ڈویژنل کنوینر جمعیتہ طلباء اسلام بہاولپور نے سید کوثر علی شاہ صاحب کو احمد پور شرقیہ کے لئے کنوینر مقرر کیا ہے

جاوید ابراہیم پراچہ (ڈویژنل کنوینر جمعیتہ طلباء اسلام بہاولپور) کے دورہ خانپور کے دوران طلبا کا ایک عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں اسلامی جمعیتہ طلباء کے ناظم محمد عبداللہ کھوکھر نے اسلامی جمعیتہ طلباء سے استعفیٰ دے کر جمعیتہ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ چنانچہ انہیں جمعیتہ طلباء اسلام خان پور کے لئے کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔

محمد اقبال صاحب کو جمعیتہ طلباء اسلام رحیم یار خان کا کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔

محمد اسد اللہ نعیمی (جامعہ اسلامیہ بہاولپور) اور انوار ربانی سابق کنوینر جمعیتہ طلباء اسلام رحیم یار خان کو جماعت کی بنیادی رکنیت سے خارج کر دیا گیا ہے۔ یہ دو حضرات آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے تھے

گذشتہ دنوں جمعیتہ طلباء اسلام گورنمنٹ کالج بنوں کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ کثیر تعداد میں طلباء نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جمعیتہ کے کنوینر غزنی خاں نے درس قرآن دیا بنوں کے ممتاز عالم دین قاری حضرت گل صاحب نے طلباء سے خطاب کیا۔ ۴۲ طلباء نے فوراً ہی جمعیتہ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

خانیوال میں جمعیتہ علماء اسلام کا جلسہ

مورخہ ۷ مارچ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ چوک سنگلانوالہ میں جمعیتہ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوگا جس میں حضرت مولانا خالد محمود صاحب پروفیسر خطاب فرمائیں گے۔

(عبدالسلام خانیوال)

وہاڑی کے غیور مسلمان میدانِ عمل میں

جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی کا قیام

۱۹۶۸ء کے آخری مہینوں میں ایوب کے آمرانہ اور ظالمانہ نظام کے خلاف عوام کے دلوں میں پلنے والی نفرت لاوے کی صورت میں اُبل پڑی اور عوام پاکستان کی تاریخ کے اس اسلام دشمن ڈکٹیٹر کے خلاف سینہ سپر ہو گئے۔ علماء، وکلاء، طلباء، مزدور، کسان، غرض ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے پاکستانی میدان عمل میں کود پڑے۔ اور آمریت کے بت کو پاش پاش کر دیا۔

اسی ہنگامی دور میں ۹ فروری ۱۹۶۹ء کو وہاڑی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور پھر ملک میں مارشل لاء نافذ ہو گیا۔ تمام سیاسی کارروائیاں معطل کر دی گئیں۔

یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو سیاسی سرگرمیوں کی اجازت ملنے پر پورے ملک میں تمام سیاسی پارٹیاں اپنے پروگرام لے کر میدان عمل میں کود پڑیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے بھی اپنا اسلامی منشور قوم کے سامنے پیش کیا اور ملک میں مکمل اسلامی نظام کے قیام کے لئے اپنی جد و جہد کا آغاز کر دیا۔

خیال تھا کہ وہاڑی میں بھی جمعیۃ بحال کر دی جائے گی۔ لیکن وہاڑی جمعیۃ کے رہنماؤں میں سے کچھ بزرگ ایک دوسری پارٹی میں شامل ہو گئے۔ اور انہوں نے اخبارات میں بیان شائع کرا دیے کہ وہاڑی میں جمعیۃ علماء اسلام ختم ہو گئی ہے اور اس کا کوئی وجود باقی نہیں رہا۔

ان بیانات سے ان سرپھرے اور جانباز نوجوانوں کو سخت دکھ ہوا۔ جو حضرت نانوتویؒ، حضرت مدنیؒ، حضرت بخاریؒ اور حضرت لاہوریؒ کے قدموں کی خاک سے عقیدت رکھتے ہیں اور جن کا نظریہ اور یقین یہ ہے کہ یہی جماعت ان بزرگوں کی روایات کی حامل ہے۔ انہوں نے تہیہ کیا کہ وہ اسلام کی سربلندی اور پاکستان کی حفاظت کے لئے اسی جماعت میں شامل ہوں گے اور اس کی کامیابی کے لئے تن، من، دھن کی بازی لگا دیں گے۔ کسی قربانی، کسی مخالفت یا دباؤ کی پرواہ نہیں کریں گے۔

چنانچہ ۲۰/۱ کو جامع مسجد باغ والی میں جمعیۃ سے محبت رکھنے والے احباب اکٹھے ہوئے اور انہوں نے وہاڑی میں جمعیۃ علماء اسلام کے قیام کا فیصلہ کیا اور باقاعدہ انتخاب کے لئے ۲۲/۱ کی تاریخ مقرر کی

۲۲/۱ کے اجلاس میں باقاعدہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

امیر — مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد باغوالی

نائب امیر — صوفی برکت علی

ناظم اعلیٰ — مولانا حکیم عبدالواحد

نائب ناظم — حافظ شبیر احمد صابر

خازن — شیخ محمد اشرف

اس کے علاوہ گیارہ ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ منتخب کی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ جمعیۃ کے پروگرام اور منشور سے عوام کو روشناس کرانے کے لئے ایک جلسہ عام کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ ۳۰/۱ کو پہلا جلسۂ عام ہوا جس سے قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈوکیٹ ناظم اعلیٰ ملتان ڈویژن جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا غلام مصطفےٰ رحمانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن نے خطاب کیا۔ جلسۂ عام کے اثرات بڑے خوشگوار رہے۔

بعد ازاں ۱۱/۲ کو جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی کا اجلاس زیر صدارت امیر جناب مولانا عبدالستار صاحب منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ٹھوس بنیادوں پر کام کیا جائے اور فرضی ممبر سازی کی بجائے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ہم خیال بنایا جائے۔ جمعیۃ کے منشور اور پروگرام کو خوب تشہیر کیا جائے اور جمعیۃ کے اکابرین مثلاً صوبائی امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب، جناب قابل احترام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور دیگر بزرگوں کو دعوت دی جائے تاکہ ان کے مبارک قدموں کی آمد اور مواعظ حسنہ سے ہمارے دلوں کو تقویت اور استقلال نصیب ہو اور لوگوں کو جمعیۃ کے پروگرام سے آگاہی ہو۔

اجلاس میں نشر و اشاعت اور رابطہ عوامی کے لئے کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی۔

کمیٹی نشر و اشاعت۔ حافظ شبیر احمد صابر۔ حافظ غلام محبوب صاحب۔ صوفی محمد نواز صاحب۔ شوکت علی صاحب ارشد ندیم صاحب۔ اور کمیٹی رابطہ عوامی کے لئے حکیم عبدالواحد صاحب۔ صوفی برکت علی صاحب۔ حافظ غلام محبوب صاحب شیخ محمد اشرف صاحب۔ ارشد ندیم صاحب منتخب ہوئے۔

اجلاس میں اس یقین کا اظہار کیا گیا کہ جمعیۃ کے اکابرین خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس چھوٹی سی جمعیۃ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے

(حافظ شبیر احمد صابر نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی)

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

راولپنڈی ۲۴ فروری۔ میدان صحافت میں جب سے امریکن لائف کا چربہ بشکل "زندگی" کے نام سے نمودار ہوا۔ اس کی قلمکاریوں کیلئے اور سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے امریکن سرپرستوں کی خوشنودی کے حصول کے لئے علماء حق کے درمیان انتشار و افتراق پھیلانے کے لئے مختلف عنوانات سے مختلف مضامین شائع کر رہا ہے۔ اس وقت ہمارے کوئی غیر معروف امریکی ایجنٹ نذیر خرم صاحب نے راولپنڈی کے عنوان سے ۲۳ فروری ۱۹۷۰ء سے جو غلط بیانی اور جھوٹ کا پلندا شائع کروایا ہے اس میں چونکہ مختلف علماء کرام پر اس طرح سے الزام تراشا ہے کہ ان میں غلط فہمیوں کی خلیج پیدا کی جائے۔ اس لئے یہ چند سطور حقیقت حال کے لئے تحریر میں لا رہا ہوں تاکہ خالی الذہن، صحیح الفطرت عوام میں بہتان عظیم سے متاثر ہو کر جھوٹ کے پھیلانے میں شریک نہ ہوں۔ اور بلاوجہ گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔

ہر اہل فہم اور ذی شعور سے یہ بات مخفی نہ ہوگی کہ ہفت روزہ "زندگی"۔ "ندائے ملت" جو ایک مخصوص نام نہاد جماعت اسلامی کی گندی ذہنیت کو الفاظ کے سانچے میں بے نقاب کر رہا ہے۔ ان دونوں پرچوں نے اپنا تمام زور قلم صرف اس لئے مخصوص کر رکھا ہے کہ زیادہ سے زیادہ جھوٹ اور افتراء کو پھیلا کر علماء حق کو بدنام کیا جائے۔ سرگودھا کانفرنس کی جو مصنوعی روئیداد شائع کی تھی اور اس میں میرے نام سے منسوب افسانے کا پلندہ بنایا تھا وہ سراسر جھوٹ اور غلط ہے۔ ۲۳ فروری ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں ٹیکسلا میں مجلس شوریٰ کے اجلاس میں جو باتیں حضرت مولانا غلام غوث صاحب۔ حضرت مولانا حافظ ریاض احمد اشرفی صاحب اور مجھ سے منسوب کی گئی ہیں وہ سراسر غلط اور افتراء ہے۔ نہ ہی ہماری ملاقات حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب سے امتحانی مہم یا امیدوار کے سلسلہ میں ہوئی ہے۔ حضرت موصوف ہمارے شہر میں ایک مقتدر عالم دین قابل احترام ہستی ہیں۔ ان کے تمام معاشرتی معاملات میں ہمارا ان کا میل جول ہے اور ہم ملک و ملت کے مفاد، تعلیم و تبلیغ اور مسائل دینیہ اسلامیہ کے بارہ میں مشورہ اور تحقیق کے لئے ہمیشہ اکٹھے ہوتے رہتے ہیں۔ ہفت روزہ "زندگی" میں مصنوعی نذیر خرم جیسے لوگوں کو تسلی رکھنی چاہیئے کہ علماء حق کے درمیان انگریز پھوٹ نہیں ڈال سکا، تو اب امریکہ نواز قوتیں بھی انشاء اللہ اپنی منہ کی کھائیں گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ قارئین کرام ہر اس غلط پروپیگنڈا پر یقین نہیں کریں گے جس میں مدارس دینیہ اور علماء حق کے خلاف غلط بیانی کی جاتی ہے۔ (جاری کردہ از دفتر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی - عبدالحکیم عفا اللہ عنہ)

امام ضامن — اور مولانا احتشام الحق کی کہانی

مارشل لاء سے مارشل لاء تک کے مصنف کی زبانی

امریکہ کے سفر کے لئے کراچی پہنچ کر صدر ایوب نے ایک امریکی خبر رساں ایجنسی کے نمایندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:۔ بھارت کو امریکی امداد میں اضافہ پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرے کا موجب ہے"۔ آپ نے مزید فرمایا کہ "میں صدر کینیڈی اور دوسرے امریکی لیڈروں سے کھری کھری باتیں کروں گا اور انہیں اس بھارت نواز پالیسی کے بارے میں اپنے نظریات اور تاثرات سے آگاہ کروں گا"۔ آخر اس کے پس پشت کیا مصلحت ہے؟ آپ نے یہ بھی کہا کہ "پاکستان سینٹو اور سیٹو کے معاہدات پر نظر ثانی کر رہا ہے۔ صرف یہ دیکھنا باقی ہے کہ واشنگٹن کی بات چیت کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے"۔

ان بیانوں کی بنا پر پاکستانی اخبارات کے تبصروں سے ظاہر ہوتا تھا کہ صدر ایوب اپنی زندگی کی ایک بہت بڑی سیاسی مہم پر جا رہے ہیں جو ایشیا کی آئندہ تاریخ کا رخ متعین کرنے والی ثابت ہوگی شاید ان مبصروں سے متاثر ہو کر کراچی کے حافظ محمد حبیب اللہ ایک امام ضامن خرید کر لائے اور جب صدر ایوب کراچی میں ہوائی جہاز کی طرف جانے لگے، تو حافظ صاحب نے صدر ایوب کو روک کر مولانا احتشام الحق کے ہاتھ سے ان کے بازو پر امام ضامن بندھوایا۔

جب صدر ایوب اپنے وزیروں مسٹر منظور قادر اور مسٹر محمد شعیب کے ہمراہ لندن کے ہوائی اڈے پر اترے تو وہاں بھی ان کے مشن کی اہمیت کے پیش نظر پاکستانیوں کے ایک بھاری مجمع نے آپ کا استقبال "زندہ باد" اور "ملک آپ کے ساتھ ہے" کے نعروں سے کیا۔

لندن میں ایک امریکی ٹیلیویژن کمپنی کے نمایندے نے صدر ایوب کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ وہ ایک اہم ملک کے رہنما ہیں اور امریکہ سے تعلقات میں تبدیلی کے رجحان سے پریشان ہیں۔ جن کے متعلق وہ امریکی صدر سے بات چیت کرنے آئے ہیں۔ اس انٹرویو میں صدر ایوب نے اپنے دلائل کو دہرایا کہ بھارت چین کے خطرے کا محض بہانہ بنا رہا ہے۔ فی الحقیقت اس کی فوج کا صرف پندرہ فیصد ان سرحدوں پر ہے جو چین سے ملتی ہیں۔ پچاسی فیصد پاکستان کی سرحدوں کے قریب متعین ہے"۔ پاکستان کے لوگوں کو امریکی پالیسی کی بعض پیچیدگیوں سے تشویش ہے۔ کیونکہ انہیں اس بات کا امکان نظر آتا ہے۔ کہ بھارت اپنی قوت کو پاکستان کے خلاف استعمال کریگا"۔

امریکہ میں صدر ایوب کی آؤ بھگت بہت ہوئی، لیکن صدر کینیڈی کے ساتھ ان کی تین دن کی گفتگو کے بعد جو مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ امریکی صدر کے سامنے جاکر ان کا اندازِ فکر ہی بدل گیا تھا۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق مشترکہ اعلان میں صرف یہ کہا گیا، کہ صدر ایوب نے کشمیر کے سوال پر اپنی حکومت کا موقف پیش کیا اور پاکستان کے لوگوں کے لئے اس مسئلے کی اہمیت پر زور دیا صدر کینیڈی نے امریکہ کی اس تمنا کا اعادہ کیا کہ کشمیر کے مسئلے کو فریقین اطمینان بخش طریقے سے حل کر لیں اور یہ امید ظاہر کی کہ تصفیہ کی جانب جلد قدم بڑھائے جائیں گے۔ یعنی امریکہ اس پرانے موقف سے ایک قدم آگے نہ بڑھا کہ ہم نیک تمنائیں اور نیک امیدیں ظاہر کرنے کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ ذمہ داری صدر کینیڈی نے نہ اس اعلان میں قبول کی نہ نجی طور پر۔

پاکستان کا موقف یہ تھا کہ فی الحقیقت بھارت کو چین کی طرف سے نہ کوئی خطرہ ہے نہ وہ خطرہ محسوس کرتا ہے۔ وہ چین کے خطرے کے بہانے امداد لے کر اسے پاکستان کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اس نکتے کے متعلق مشترکہ اعلامیہ میں جو کچھ کہا گیا وہ حسب ذیل تھا:۔

"دونوں صدروں نے جنوبی ایشیا کے برعظیم کی آزاد قوموں کے لئے بڑے بڑے خطرات کا جائزہ لیا اور اس بات پر اتفاق کیا کہ بین الاقوامی اشتراکیت کا اصل مقصد جنوب مشرقی ایشیا پر قبضہ کرنا ہے۔ لہٰذا اس علاقے کے ہر ملک کی خود مختاری اور سالمیت کا انحصار سب کے درمیان دوستی اور تعاون پر ہے"۔ یعنی پاکستان کے لئے بھی اصل خطرہ یہ ہے کہ بین الاقوامی اشتراکیت جنوب مشرقی ایشیا پر جس میں برصغیر پاک و ہند لامحالہ شامل ہے قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ لہٰذا پاکستان اور بھارت کو اور باقی تمام "آزاد" ملکوں کو اس خطرے کے خلاف آپس میں دوستی اور تعاون قائم کرنا چاہیئے۔

جن دفاعی معاہدات پر صدر ایوب "نظر ثانی" کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے تھے۔ ان کے متعلق مشترکہ اعلان میں کہا گیا "دونوں صدروں نے اجتماعی تحفظ کے موجودہ انتظامات کی قدر و قیمت کی بھی تصدیق کی اور کہا کہ یہ جارحیت کے خلاف حفاظتی ہتھیار ہیں۔

یہ تھا نتیجہ اس مہم کا جسے سر کرنے کے لئے صدر محمد ایوب خاں اپنے بازو پر امام ضامن بندھوا کر روانہ ہوئے تھے۔ لطف کی بات یہ تھی کہ صدر ایوب نے صدر کینیڈی کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہو کر اور مشترکہ اعلان پر دستخط کرنے کے بعد واشنگٹن ہی سے اپنی "عظیم کامیابی" کا نعرہ بلند کرنا شروع کر دیا۔

(مشرق لاہور ۲۱ فروری ۱۹۷۰ء)

بقیہ — شاعر تو وہ اچھا ہے

موصوف کو معلوم ہونا چاہیئے کہ "جماعت اسلامی" میں فقط مودودی صاحب ہی اس شدید دریدہ دہنی کے مرتکب نہیں ہوئے بلکہ ان کے بڑے بھائی جناب ابوالخیر مودودی صاحب اور معاون خصوصی حضرت ملک غلام علی صاحب بھی برابر کے شریک ہیں بلکہ چار قدم آگے ہی ہیں۔ جناب ابوالخیر صاحب سے جو کچھ سرزد ہوا۔ خود مودودی صاحب کے سب سے بڑے وکیل جناب عامر عثمانی مدیر "تجلی" (دیوبند) کو اعتراف کرنا پڑا۔ "ابوالخیر کی منقولہ عبارت شریفانہ اور شائستہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم اسے پسند نہیں کرتے"۔ (تجلی دیوبند ص ۱۹ اپریل ۱۹۶۶ء) اور مودودی صاحب کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ "مولانا مودودی کے بارے [illegible] علم ہے کہ حضرت ابوسفیانؓ اور امیر معاویہؓ کے [illegible] ان کے بعض خیالات ہم سے مختلف ہیں۔ وہ ان حضرات کی ویسی تکریم و توصیف نہیں کرتے، جیسی ہم کرتے ہیں (تجلی دیوبند ۲۹ اپریل ۱۹۶۶ء)

اور ملک غلام صاحب تو اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ مئی ۱۹۶۹ء کے ترجمان القرآن میں بعض مجہول علماء کی آڑ لے کر امیر المومنین حضرت امیر معاویہؓ کی طرف فسق کی نسبت کر دی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم نہایت خلوص کے ساتھ اس ہفت روزہ کے ایڈیٹر نیز ملک نصر اللہ خان صاحب عزیز (مدیر ہفت روزہ ایشیا لاہور) (کیونکہ ان صاحب کا بھی اعلان ہے کہ "ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مولانا مودودی کی آئینہ کی طرح صاف و شفاف تحریروں میں کوئی ایک جملہ یا کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں دکھایا جا سکتا جس سے استخفاف صحابہؓ کا ادنیٰ گمان بھی کیا جا سکے) کی خدمت میں بصد ادب گذارش کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات اپنے نظریے پر نظر ثانی فرمائیں اور اعتراف حقیقت میں دیر نہ لگائیں کیونکہ یہ مسئلہ فروعی نہیں بلکہ عقائد و کلام کا ہے جیسا کہ مفتی اعظم پاکستان کے فرزند ارجمند جناب مولانا محمد تقی عثمانی نے "البلاغ" میں لکھا اور جید

نعیم آسی سیالکوٹ

شاعر تو وہ اچھا ہے .....

(قسط نمبر ۲)

ہم حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ دلیل ہم مولانا مفتی محمود یا حضرت درخواستی کی نہیں دیتے۔ کیونکہ مذکورہ صاحب کے نزدیک یہ لوگ ضد میں آکر ایسی غلط باتیں کہتے پھرتے ہیں۔ موصوف کو اگر اعتماد ہے تو وہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی، حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی، حضرت مولانا غلام اللہ خاں اور حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری پر، لہٰذا ہم بھی انہیں حضرات علماء کرام کی رائے کو دلیل بنا کر موصوف سے پوچھتے ہیں کہ ان کی بات صحیح ہے یا آپ کی؟

جن دنوں مودودی صاحب نے اپنی کتاب خلافت و ملوکیت کو ترتیب نہیں دیا تھا۔ بلکہ اس کے لئے "ترجمان القرآن" میں "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" کے نام سے مقالے لکھ رہے تھے (جن کو بعد میں کتابی شکل میں شائع کیا گیا) تو آپ نے اُن مقالات میں صحابہ کرامؓ پر تنقید کی۔ جس کی رو میں مختلف رسائل و جرائد میں مضامین لکھے گئے۔ چنانچہ معاملے کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی مدظلہ نے ایک مضمون ہفت روزہ "شہاب" میں قسط وار شائع کرایا اور مودودی صاحب کی اغلاط کی نشاندہی فرمائی

(۱) چنانچہ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں:۔

"شہاب کی چند اشاعتوں میں حضرت عثمانؓ ذی النورین کی برأت کے متعلق مضامین نظر سے گذرے۔ جن سے معلوم ہوا کہ بعض صحافی علماء نے ان کی شانِ رفیع میں ایسے کلمات استعمال کئے ہیں جو نازیبا ہیں"

کافی آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"صحابہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ان احادیث کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم (ترجمہ) میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کا اتباع کر لوگے ہدایت پالوگے۔

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضا (ترجمہ) میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ میرے بعد ان کو (ملامت اور طعن) کا نشانہ نہ بنانا،

صحابہؓ کے بارے میں گفتگو ادب کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ کوئی لفظ قلم یا زبان سے نہ نکالا جائے جس سے صحابی کی تنقیص لازم آئے۔ اصحابہ کلھم عدول اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے"

حضرت عثمانؓ کی شان بیان کرنے اور مختلف واقعات کا تذکرہ کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ان حقائق کو پیش نظر رکھ کر حضرت عثمانؓ کے بارے میں قلم اٹھانا چاہیئے۔ ان سے آنکھیں بند کر کے گفتگو کرنا کسی عالم کو جائز نہیں" الخ

یہاں یہ خیال رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے کہ مودودی صاحب نے اس وقت تک حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف قلم نہیں اٹھایا تھا۔

(۲) حضرت مولانا محمد شفیع صاحب میرے ایک خط کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

مکرم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ

ماہنامہ البلاغ کراچی ماہ محرم و صفر ۸۹ھ ملاحظہ فرمالیں۔ انشاء اللہ جواب کے لئے کافی ہوگا"

والسلام: (مولانا مفتی) محمد شفیع (صاحب) ۲/۸۹ء

چنانچہ البلاغ دیکھا جس میں لکھا ہے:۔

"حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بارے میں مولانا مودودی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ بھی کئی مقامات پر اپنے اسلوب بیان اور کئی جگہوں پر اپنے مواد کے لحاظ سے کچھ کم افسوسناک نہیں ہے۔ لیکن حضرت معاویہؓ کے بارے میں تو وہ انتہائی حد تک پہنچ گئے ہیں" ("البلاغ" اپریل ۶۹ء صلا۲۲)

(۳) علماء دیوبند میرے خط کے جواب میں رقمطراز ہیں حامداً و مصلیاً

"سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے اس مقالہ (خلافت راشدہ سے ملوکیت تک) اور کتاب (خلافت و ملوکیت) نیز دیگر تصانیف میں بعض باتیں قادیانی کی ہیں، بعض رافضی کی ہیں۔ بعض باتیں منکرین حدیث کی ہیں، بعض خوارج کی ہیں، بعض معتزلہ کی ہیں۔ ان سب کو ماننے والا شخص اہلسنت والجماعت سے نہیں، صراط مستقیم سے برگشتہ ہے۔ کسے باشد" فقط۔ واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم (اس فتویٰ پر تین جلیل القدر علماء کے دستخط ہیں۔ مہر دیوبند)

(۴) حضرت العلامہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری میرے خط کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

"واقعی "خلافت و ملوکیت" نامی کتاب سے شیعوں کو بڑی مدد ملی ہے۔ اس کتاب میں حضرات صحابہ کرام پر تنقید ہی نہیں بلکہ تنقیص کی گئی ہے۔

حضرات صحابہ کرام کی شان میں بے ادبی کا قدم قدم پر مظاہرہ کیا گیا ہے۔ متواتر اور صحیح روایات کو چھوڑ کر ضعیف تاریخی روایات کو مدار بنایا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کتاب کی صحیح تنقید کی جائے اور صحیح و غلط کو واضح کیا جائے"

(۵) مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی سے دارالعلوم تعلیم القرآن (راولپنڈی) کے سالانہ جلسہ میں سوال کیا گیا کہ آپ کی مودودی صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت کے متعلق کیا رائے ہے"؟ آپ نے جواب دیا:۔

"خلافتِ راشدہ جس کا نام خلافتِ راشدہ ہے۔ خلافت اور چیز ہے اور راشدہ اور چیز خلافتِ راشدہ نبوّت کا ضمیمہ اور تتمہ ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین تم میری سنت کو دین سمجھو اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو دین سمجھو۔

تمام کے تمام صحابہؓ عادل تھے۔ خلافتِ راشدہ پر تنقید میرے نزدیک نبوتؐ پر تنقید ہے۔

جماعتوں کا اشتراکِ عمل الگ بات ہے۔ لیکن اکابر دیوبند کی جوتیوں کی خاک ہوں ان کے کسی فتویٰ سے بال برابر باہر نہیں"

یہ بیان اخبارات میں چھپنے کے علاوہ ماہنامہ تعلیم القرآن (راولپنڈی) بابت ماہ نومبر ۱۹۶۹ء میں بھی چھپ چکا ہے۔ مولانا غلام اللہ خاں صاحب اور مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کے خیالات بھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں وہ بھی مذکورہ علماء کی آراء سے صد فیصد متفق ہیں (باقی صلا۱۹ پر)

لاہور کے ایک ہفت روزہ کے خلاف مودودی صاحب کی عدالت میں ایک عقیدتمند کا مقدمہ

لاہور کا ایک ہفت روزہ اپنے پہلے شمارہ سے لے کر اب تک ملک کی اکثر جماعتوں، سیاسی لیڈروں اور علماء حق کے خلاف مسلسل افسانے تراشتا رہا ہے۔ اس ہفت روزہ کے مدیر صاحب کی اصل صورت کو ہفت روزہ جہاں نما کے چیف ایڈیٹر شریف فاروق صاحب نے مودودی صاحب کے نام ایک مکتوب مفتوح کے عنوان سے بے نقاب کیا ہے۔ جس کو انہوں نے ۷ رفروری کے جہاں نما میں شائع کیا ہے۔ اس کے چیدہ چیدہ اقتباسات ملاحظہ ہوں:-

مودودی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہی جماعت ـــــ جس کی سربراہی کا آپ کو شرف حاصل ہے ایک ایسے جریدے کی سب سے بڑی نقیب، موید، حامی اور ترجمان ہے۔ جس کا کام خود آپ کی تعلیمات اسلامی کے سراسر منافی ہے۔ اس جریدے نے آج تک پاکستان کی صحافت میں جس قدر جھوٹ اور دروغ گوئی، افترا پردازی، افواہ بازی، افسانہ تراشی، کذب بیانی اور گالم گلوچ سے کام لیا ہے۔ اس کی مثال شاید ہی کہیں ملے۔ اردو صحافت اس فن سے پوری طرح ناآشنا تھی۔ جس کی شناسائی اور ترجمانی کا سہرا اس کے سر ہے پاکستان کے موجودہ حکمرانوں اور غالباً آپ کی ذات ستودہ صفات کے سوا شاید ہی کوئی جماعت یا فرد اس جری اور حق گو صحافی کے دجل وفریب، استہزا اور رسوائی سے محفوظ رہا ہوگا۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں

جس طرح اس حق گو صحافی پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں، عام انجمنوں اور شخصیتوں کو رگیدا ہے۔ اس کے بعد صرف ایک ہی حقیقت منظم ہو کر ابھرتی ہے کہ یہ ملک بدنیا نو ایمان فروشوں، ضمیر فروشوں اور نا اہلوں پر مشتمل ہے، کوئی سیاسی جماعت اور رہنما اس قابل نہیں کہ وہ اس ملک کی قیادت وسیادت کرے۔ جس کا صرف اور صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ قوم اور اس کے رہنما بے حد نا اہل اور پرلے درجہ کے بددیانت ہیں۔ اس لئے عنان حکومت زمام حکومت اور قیادت کلی صرف فوج کے پاس رہنی چاہیئے۔ صدر یحییٰ خاں چاہیں یا نہ چاہیں، لیکن انہیں یہ بار اپنے نازک کندھوں پر اٹھائے رکھنا چاہیئے۔ مشرق ومغرب دردمند اور حساس دلوں سے ختم ہو چکا ہے۔ بساط سیاست شاطروں اور بددیانتوں سے اٹی ہوئی ہے۔

یہاں تک بات ہوتی تو خیر ہم بھی اس قوم کی بدبختی اور واژگوں نصیبی پر دو آنسو بہا کر خاموش ہو جاتے اور دل سے دعا دیتے کہ اللہ تعالے نے اس قوم کو ایک مسیحا نفس عطا کر دیا ہے۔ جو عروق مردہ میں زندگی کی مومیائی کے انگشت نگار رہا ہے۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس جری اور قلم باز کا ذہن وامن کہیں دور ایوبی میں ہر مرکزی وزیر کی خوشامد سے تار تار ہے۔ کہیں مکر وفریب اور دجل وتلبیس کے شاہکار اس کے ماہنامہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ کہیں اس دور جمہوریت میں شہنشاہوں اور شیوخ کے قصیدے پڑھے جا رہے ہیں اور ان کے درباروں میں حاضری دے کر تحائف کی دولت سمیٹی جا رہی ہے اور ہر اس شریف انسان کی پگڑی اچھالی جا رہی ہے۔ جس کے پاس اقتدار نہیں یا دولت سے تہی دامن ہے یا جس کے بارے میں انہیں یقین ہے کہ وہ کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس کو رگیدا جا رہا ہے تو اس ملت کی حرماں نصیبی پر اور زیادہ تاسف کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اصل دکھ اس وقت ہوتا ہے۔ جب آپ کی جماعت کے صالح ترین امراء اور ارکان یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس ادارہ کے ایک رکن کی بددیانتی کا یہ عالم ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کی جگہ امتحان دیتا ہوا پکڑا گیا۔ اس کی ڈگری ضبط کر لی گئی۔ اس کے خلاف اخلاقی کیس دائر کیا گیا اور دوسرا بھائی جب وہ لیکچرار تھا تو ایک طالبہ کو لے اڑا اور عشقیہ شادی کر لی۔ جن حضرات کے بارے میں یہ الزامات بھی عائد کئے جاتے ہوں کہ انہوں نے روزمرہ اور کاروباری امور سے قطع نظر دنیائے اسلام میں پاکستان کے تعلقات بگاڑنے کی کوشش کی ہو۔ جنہوں نے قاہرہ میں جب عربوں پر انتہائی نازک وقت تھا، نہر سویز کے نو نو مخصوص مقاصد کی خاطر اتارنے کی کوشش میں پاکستانی سفارت خانے کو مداخلت پر مجبور کر دیا ہو۔ جنہوں نے انقرہ کی شبینہ مجالس اور رقص وسرود میں اسلام کا نام روشن کیا۔ ان کی پشت پناہی اور افسانہ تراشی میں ان صلحاء کی معاونت چہ معنی؟

جب ہم ایسا ایک عام گنہگار مسلمان یہ دیکھتا ہے، کہ آپ کی جماعت قریہ قریہ، گاؤں گاؤں، شہر شہر اور صوبہ صوبہ جھوٹ افترا اور بہتان تراشی کی تبلیغ وتشہیر کے لئے چندے اکٹھے کر کے دے رہی ہے۔ دولت کے انبار ان عناصر کے استحکام کے لئے لگا رہی ہے۔ ان کی مہمان نوازی اور میزبانی کے فرائض انجام دینے میں پیش پیش ہے تو وہ آپ کی جماعت کے اخلاقی جواز اور کردار کی بلندی کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جھوٹ، افترا اور بہتان کے نقیب، حامی اور موید ـــــ امرائے جماعت اسلامی اور اس کے صالح ارکان؟

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

ممکن ہے اس کا یہ جواب دیا جائے کہ پاکستان کی انتہائی مقدس ومحترم سیاسی جماعت اسلامی کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمیں تسلیم ہے، ہم ایمان لائے ... آن کہ شک آرد کافر گردد۔ صحافت میں یہ شخص جماعت اسلامی کے مقدس نام کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کا ان حضرات صحافت وکثافت پر ـــــ کوئی کنٹرول نہیں، پھر آپ کی جماعت کے صالح ارکان، صالح ترین امراء اضلاع اور اصلح ارکان مجالس شوریٰ کس لئے پشت پناہی کر رہے ہیں؟

ہم خاطی اور گنہگار ہیں۔ لیکن یہ جو دورنگی آپ کے مقدس حضرات میں آ رہی ہے۔ کہیں اسلام اور عالم اسلام میں مایوسی اور بددلی کا باعث نہ بنے۔ لیکن کچھ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ جس طرح کمیونسٹوں نے اپنی تنظیم کے متعدد سیل بنا رکھے ہیں۔ اسی قسم کے سیل آپ کی مقدس جماعت نے صالحیت کے معیار پر قائم کر رکھے ہیں اور غالباً ایک سیل کا کام یہ ہوگا کہ تمام سرمایہ اور زور دوسروں کے خلاف اناپ شناپ پر صرف کر دیا جائے۔ ممکن ہے ہماری یہ صریحاً غلط فہمی ہو۔ لیکن کیا کیا جائے کہ واقعات اس کی تائید کرتے ہیں۔

بقیہ — اسلام، جمہوریت اور سوشلزم

آدابِ مشورہ

مجلس مشاورت کے ارکان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی امر میں اپنے ذہن میں قبل از مشورہ کوئی مفروضہ بنا کر لائیں یا مشورہ سے قبل ہی اپنی ہمنوائی اور تائید کے لئے کچھ لوگوں کو آمادہ کر کے لائیں۔ جب کوئی امر مشورہ کے لئے پیش ہو، تو اپنی دیانت دارانہ رائے سے گریز نہ کرے۔ جب امیر فیصلہ دے دے تو سب مل کر دعا کریں کہ اے اللہ ہم نے اپنی ناقص سمجھ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ ساری باتوں کا انجام تیرے ہاتھ میں ہے۔ اگر اس فیصلہ میں عقل انسانی کی خامی کی وجہ سے کوئی نقص رہ گیا ہو تو تو اس میں خیر و برکت عطا فرما۔ کسی رکن شوریٰ کو اس کی اجازت نہیں کہ فیصلہ کے بعد یہ کہے کہ یہ فیصلہ میری رائے کے خلاف ہوا ہے یا اگر یوں فیصلہ ہوتا، تو اس کا نتیجہ زیادہ اچھا ہوتا! ایسا شخص امیر کے فیصلہ سے روگردانی کا مجرم قرار دیا جائے گا۔

اب ہر شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ ان درآمد شدہ اور غیر ملکی نظاموں کی اسلامی نظام کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے یہاں تو طرز حکومت کی بحث تھی۔ کہ وہ سوشلزم، جمہوریت یا اسلامی شوریٰ میں سے کس بنیاد پر ہو۔ اب ضرورت ہے کہ اسلامی حکومت کے معاشی، زرعی، عدالتی، حدود و قصاص وغیرہ کا اجمالی خاکہ پیش کیا جائے۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر مودودیوں کی شرانگیزی اور شرمناک ذلّت

مولانا منظور احمد نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر عوام کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور کی وضاحت کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی، کہ جمعیۃ علماء اسلام سے بھرپور تعاون کریں۔ کیونکہ جمعیۃ ہی ملک میں خالص اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ جب انہوں نے کہا کہ مودودی کے منشور میں مرتد ہونے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور وہ لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں کہتا تو مودودی سیخ پا ہو گئے اور شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ صحیح نہیں ہے تو بہت سے لوگ کھڑے ہو گئے اور مودودیوں کو باہر نکالنے کی کوشش کی۔ ہر طرف سے شرم شرم کی آوازیں آنے لگیں۔ مولانا نے عوام کو منع کر دیا تاکہ کوئی فساد نہ ہو جائے۔ نماز کے بعد مودودیئے مارے شرم کے جلدی سے نکل گئے۔

بقیہ — اسلام کے باغی

زبانی اقرار یا تقریر کا نام ہے یا عمل کا۔ علامہ اقبالؒ تو یوں فرما گئے۔۔۔ ؏

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

جس طرح مسلم لیگ پارٹی نے اپنی ساری تاریخ میں قرارداد کی صورت میں کبھی اسلام کو تجویز نہیں کیا۔ صرف اسٹیج، تقاریر اور انتخابی نعروں تک اسلام کو رکھا۔ اسی طرح پی، ڈی، پی کے ذمہ دار لوگ بھی اسلام کے نام کو استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق ارزانی فرمائیں کہ یہ حضرات اسلام کی دعوت بھی پیش کریں اور اسلامی اصولوں پر عمل بھی کریں۔

ردِ مودودیّت پر

جن حضرات نے چاہے وہ جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق ہوں یا نہ ہوں کوئی پمفلٹ یا کوئی کتاب تحریر کی ہے اس کے ایک یا دو نسخے مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔ (نوٹ) جو پمفلٹ مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کئے ہیں وہ زیادہ تعداد میں ارسال کریں۔

(محمد اکرم ناظم صوبائی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

بقیہ — پرویز صاحب کا تبصرہ

باوجود توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔

درحقیقت جمعیۃ علماء اسلام کا منشور، موجودہ فکری و سیاسی خلفشار میں امید کی واحد کرن ہے اور سب کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ اسے اس قسم کے گھٹیا تبصروں اور تنقیدوں سے ماند نہیں کیا جا سکتا۔

"جو شے کی حقیقت کو نہ سمجھے وہ نظر کیا"

ضلع سیالکوٹ کی شاخوں کے نام

(۱) ہر مقامی شاخ اپنے دس ممبروں پر ایک ممبر ضلع کے لئے نامزد کر کے ان کے نام دفتر میں بھیج (۲) جتنے نام منتخب کریں ہر نامزد ممبر سے ایک روپیہ وصول کر کے بھیج دیں۔

(۳) ضلع کی مجلس شوریٰ کے ممبران میں سے جس کی طرف ماہانہ چندہ واجب الادا ہے مہربانی فرما کر جلد بھیج دیں۔

یہ تمام کام ۱۵ محرم ۱۳۹۰ھ تک مکمل ہو جانا چاہیئے۔ محرم کے آخر میں ضلعی انتخاب ہونے والا ہے۔ جس کی تفصیل آئندہ کسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(عبدالرحمٰن ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

مرکز علوم دینیہ و عصریہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر کا تیسواں سالانہ

جلسہ

مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ مطابق ۷، ۸، ۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ، اتوار، پیر منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں، حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب ایم۔ اے، پی ایچ، ڈی لندن، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب۔ مولانا عبدالعزیز صاحب ساہیوال۔ مولانا عبدالقادر صاحب آزاد آفیسر تبلیغ محکمہ اوقاف، مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری جنرل سیکرٹری جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے علاوہ ملک بھر کے دیگر مشاہیر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔

محمد قاسم قاسمی ناظم مدرسہ ہذا

مودودی

دجل و فریب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان

پہلی دلیل :-

اللہ تعالے کا ارشاد ہے۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرًا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرًا یرہ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا وہ بھی اس کے سامنے آجائے گی۔ اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ احکام شریعت میں سے جن کو ترک کیا جائے اس کی سزا ملے گی اور جن پر عمل ہو جائے اس کی جزائے خیر ملے گی۔

مودودی صاحب کہتے ہیں کہ اور احکام جاری نہیں ہیں۔ تو زنا اور چوری کی سزا جاری کرنا بھی ظلم ہے۔ حکمت کے خلاف ہے۔ اور زہریلی دوا کھلانا ہے۔ یہ سب باتیں غشیا نہ لفاظی اور قرآن پاک کے خلاف ہیں۔

دوسری دلیل :-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ۔

یعنی جس کے اعمال (نیک) بھاری ہوں گے۔ اس کو عیش و عشرت کی زندگی نصیب ہو جائے گی۔ اور جس کے اعمال ہلکے (ترازو میں کم ہو جائیں اس کا ٹھکانا جہنم ہو جائے گا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن اعمال تولے جائیں گے۔ نیکیاں ترازو کے ایک پلڑے میں اور برائیاں دوسرے پلڑے میں ڈالی جائیں گی۔

قیامت کے دن اعمال کا تولنا حق ہے۔ مگر مودودی صاحب ہیں کہ برائیوں کے ساتھ نیکیوں کو بھی ظلم کہہ رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جب باقی احکام نافذ نہیں ہیں۔ تو شرعی سزائیں نافذ کرنا بھی ظلم ہے تاکہ دین کے ٹکڑے نہ ہوں۔ بلکہ سارے کا سارا دین ہی نذر ہے۔

مودودی صاحب معتزلہ فرقہ کا عقیدہ رکھتے ہیں ؟

معتزلہ فرقہ کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان گناہ کرے وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ گناہ سے آدمی گناہگار ہوتا ہے۔ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

مودودی صاحب کے معتزلہ عقیدے کی تردید شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد رح صاحب مدنی نے بھی کی ہے۔ چنانچہ اسی رسالہ ترجمان القرآن کے اسی مضمون میں آپ اس کی عبارت ۱۶ اور ۱۸ پڑھیں۔ اس عبارت میں حکومت کو سود اور جوا حلال کرنے والی حکومت کہتا ہے۔ حالانکہ سود اور قمار ملک میں جاری ہونے کے باوجود ہم کو بدگمانی کرنے کی اجازت نہیں کہ ہم یہ سمجھیں کہ حکومت ان کو حلال کہتی ہے۔ عمل نہ کرنا اور بات ہے۔ حلال کرنا تو کفر ہے۔ مودودی صاحب عمل نہ کرنے کو حلال کرنے کے برابر کہہ کر گناہ کو کفر بتاتے ہیں۔ پھر اپنی بزدلی کی وجہ سے صاف صاف حکومت کو کافر کہنے کے لیے بھی تیار نہیں۔

معتزلہ عقیدہ کی دوسری مثال

مودودی صاحب اپنی کتاب (حقیقت زکوٰۃ) کے صفحہ ۱۹ پر قرآن سے ثابت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ نہ دینے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ حالانکہ یہ عقیدہ معتزلہ کا ہے۔ اس سلسلے میں مودودی صاحب نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کا منکرین زکوٰۃ سے جہاد کو دلیل میں پیش کیا ہے۔

حالانکہ ان سے زکواۃ پر عمل کرنے میں کوتاہی نہیں ہو رہی تھی۔ بلکہ وہ حکم زکوٰۃ ہی ملتوی کرانا چاہتے تھے۔ کہ یہ معاف کر دیا جائے۔ انکا یہ انکار حکم شرعی کو تبدیل کرنا اور اس کے لزوم و فرضیت سے انکار کرنا تھا۔ جو صریحًا کفر ہے۔

اس کو آج کل کے مسلمانوں پر منطبق کرنا، مودودی صاحب کی جہالت ہے اور اگر مودودی صاحب کا یہ فتوی صحیح مان بھی لیا جائے تو پاکستان کی غالب اکثریت کو اسلام سے خارج کہنا پڑے گا۔

اُستاد کے بغیر عالم اور مجدد بننے میں یہ خطرات ہیں جو مودودی صاحب کو پیش آئے اور آرہے ہیں۔

عبارت نمبر ۵، ۶، ۷، ۸، کا جواب ؟

مودودی صاحب نے عبارت ۱۷ میں قاضی کو کہہ دیا کہ "وہ ظالم نہیں بلکہ حکومت ظالم ہے"

اگرچہ اس میں بھی دھوکہ ہے۔ اس لیے کہ آپ بعض احکام معطل کرنے کی وجہ سے تو حکومت کو ظالم کہہ سکتے ہیں۔ لیکن بعض احکام جاری کرنے کی وجہ سے آپ اس کو بھی ظالم نہیں کہہ سکتے۔ وہ ظلم ہوگا اور یہ عدل۔ وہ برائی ہوگی اور یہ نیکی۔ آپ زورِ قلم سے یہ دھوکہ بھی دیتے ہیں۔ کہ خود شراب و زنا کی سرپرستی کرنے والی حکومت یہ کام کرے تو اس کو اسلامی احکام کا اجراء نہیں کہہ سکتے۔

(باقی آئندہ)

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE

جمیعت علماء اسلام کا تحفظ اسلام فنڈ

کل پاکستان جمیعت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے ظالمانہ سامراجی نظام، اشتراکیت اور ماڈرن اسلام کے خلاف عملی جہاد اور پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کے لیے تحفظ اسلام فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور تمام اہل اسلام سے اپیل کی ہے کہ اسلام اور پاکستان کو امریکی برطانوی سامراج سوشلزم اور ہر طرح کی بے دینی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ معاونت کریں۔

جمیعت علماء اسلام کے دیگر رہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ:-

- جمیعت علماء اسلام کے دینی محاذ کو مالی لحاظ سے مضبوط و مستحکم بنانے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جمیعت علماء اسلام اس ملک میں اسلامی عادلانہ نظام کے نفاذ اور دینی سیاسی فتنوں کے مقابلہ میں سرگرم عمل ہے۔

ماضی میں دین و ملک کے خلاف جو سازش بھی ہوئی۔ جمیعت علماء اسلام نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور آج بھی علماء حق کی یہ سب سے بڑی تنظیم، اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کے نفاذ، برطانوی دور کی منحوس یادگار، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور عدالتی نظام کے خاتمہ، غیر اسلامی افکار و نظریات کا پرچار کرنے والوں اور صحابہ کرام رضا و سلف صالحین رح کا راستہ چھوڑ کر قرآن و سنت کی من مانی تشریحات کرنے والوں کے مقابلہ اور غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور متوسط طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد و جہد کر رہی ہے۔

اس لیے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمیعت علماء اسلام کے اس محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

- تحفظ اسلام فنڈ میں ایک، پانچ، دس، پچاس، ۱۰۰ روپے کی علیحدہ علیحدہ رسیدوں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے کسی بھی دفتر میں یہ چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اور اگر جمیعت علماء اسلام کے ذمہ دار عہدہ داران رسید بکیں حاصل کرنا چاہیں تو جمعیت کے مرکزی دفتر ملتان اور صوبائی دفتر لاہور سے حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان
میں حفاظت اسلام کا
علمبردار
ترجمان اسلام
لاہور
جمعیۃ علماء اسلام کا
انتخابی نشان کھجور کا درخت

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

معارف الحدیث

عن انس وعن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی الباب احادیث وصحاح مایدل علی ہذا المعنی (مشکوٰۃ ص ۴۲۵)

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ وحضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے عیال نہیں لیکن اس سے بڑھ کر اس کے لیے اس کی مخلوق ہے تو اس کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا وہ ہے جس کی نظروں میں اس کی مخلوق سب سے پیاری ہو جیسا کہ والد کو سب سے پیارا وہ شخص معلوم ہوتا ہے جس کی نظروں میں اس کی اولاد سب سے پیاری ہو۔

شرح :- عیسائیت یہ کہتی ہے کہ خدا اور ابن آدم کے درمیان جو رشتہ تھا وہ ابنیت کا رشتہ تھا اسی لیے اس کا گمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں جگہ جگہ جب اپنے خدا کو پکارا ہے "اے باپ! اے باپ!" کہہ کر پکارا ہے لیکن اسلام یہ کہتا ہے کہ خدائے قدوس اور اس کی مخلوق میں رشتہ کیا ہے وہ اس تعبیر کو مجاز اور استعارہ کے رنگ میں بھی ناقابل برداشت سمجھتا ہے۔ یہاں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اچھا اگر اس کی مخلوق اس کو ڈھونڈھنا چاہے اور یاد کرنا چاہے تو پھر کس رشتے سے ڈھونڈھے اور یاد کرے اسلام کہتا ہے کہ اس کا صرف ایک رشتہ محبت ہے اور یہ اس کی تمام مخلوق میں مشترک ہے اور لفظ اب (باپ) کی بجائے رب (یعنی پالنے والا) کا تصور پیش کرتا ہے اسی لیے سورۃ الحمد میں اللہ کی صفات میں سے پہلی صفت رب العلمین ہے ورنہ یوں تو کسی درجہ کی ربوبیت ہر باپ میں اپنے بیٹے کے لیے موجود ہوتی ہے، مگر اللہ وہ نہیں جس کی ربوبیت اتنی سطحی اور اتنی محدود ہو اس کی ربوبیت ربوبیت حقیقیہ ہے اور اتنی وسیع ہے کہ اس کے احاطہ میں اس کی ساری مخلوق داخل ہے۔ اسی لیے اسلام کی تعلیم کردہ محبت میں ایک انسان ہی نہیں بلکہ اس کی تمام مخلوق کو بھی حصہ رسد ملا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ ایمان اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے محبت کرنے کا دوسرا نام ہے لیکن خدا کی محبت بے ساختہ رسول کی محبت میں پھر صحابہ کی محبت میں اور اسی طرح درجہ بدرجہ عام مومنین کی محبت میں پھر اس کی تمام مخلوقات کی محبت میں سے ہو کر گذری اس لیے خدا کی محبت تک رسائی کے لیے ان محبتوں کو عبور کرنا ناگزیر ہے۔

جو ان محبتوں سے گذر جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی محبت پا کر رہتا ہے ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کی صورتیں مختلف ہیں ظاہر ہے کہ جب کوئی عضو سڑ جاتا ہے تو اس کا کاٹ دینا بھی عین محبت ہے اور جیسا کہ کوئی درخت اگر بالکل خشک ہو جائے تو اس پانی دیئے چلا جانا کھلی ہوئی حماقت اور بے وقوفی ہے۔

خلاصہ کلام یہ نکلا کہ اسلامی نظریہ میں خدا تعالیٰ صرف معبود ہی نہیں بلکہ محبوب بھی ہے اور محبوب وہ کہ اس کی محبت میں فنا ہو اس کی پیدا کردہ ساری مخلوق بھی نظروں میں محبوب بن جائے اور وہ بھی صرف زبانی حد تک نہیں بلکہ اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کا وہ سلوک کیا جائے جو اس کے دعوئے محبت کے لیے شاہد صادق بن سکے۔

اسلام پر اعتراض کرنے والے تاریخ سے پوچھ کر دیکھیں کہ جب تک کوئی جماعت یا فرد خدا کی پیاری مخلوق کے لیے کانٹا بن کر رہ جائے۔ اسلام نے اس کی طرف کبھی بھی انگلی اٹھائی ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول یوم القیامۃ یا ادم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العلمین قال ما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العلمین قال ما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی

(رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۱۳۴)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] حدیث قدسی ہے کہ قیامت میں خدائے قدوس اپنے ایک بندے سے مخاطب ہو کر فرمائے گا کہ اے ابن آدم! میں بیمار پڑا تو نے میری عیادت نہ کی، وہ عرض کرے گا، اے رب العلمین، تیری شان [illegible] میں تیری عیادت کیا کرتا اور کیسے کرتا، ارشاد ہوگا میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی، کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا (یہی میری عیادت کا مطلب ہے) اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا مگر تو نے مجھ کو کھانا نہ کھلایا، وہ عرض کرے گا میں تجھ کو کھانا بھلا کیسے کھلاتا؟ تو تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ ارشاد ہوگا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا، تجھ کو اتنی خبر بھی نہیں کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کا ثمرہ آج میرے حضور خود دیکھ لیتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھ کو پانی نہیں پلایا، وہ عرض کرے گا میں تجھ کو [illegible] پلاتا تو خود رب العلمین ہے ارشاد ہوگا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے اس کو پانی نہیں دیا تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو آج اس کا بدلہ پا لیتا۔

شرح :- ظاہر ہے کہ جبار کے ساتھ محبت کرنا یہ ہے کہ اس کے [illegible] بھوکے اور ایک بھوکے اور پیاسے کی محبت کا ثبوت یہ ہے کہ [illegible] کھلایا جائے اور پانی پلایا جائے یہ تمام نسبتیں وہ ہیں جن سے خدائے قدوس کی ذات منزہ و مبرا ہے۔ لیکن چونکہ محبت کی [illegible] طرح اس کے بندوں میں سے گذر کر گئی تھی اس لیے تعبیر کے ساتھ خود قدوس کی طرف منتقل ہو گئیں۔ تعبیر شاید [illegible] یہ کیسے موقع کے [illegible] فرمایا گیا کہ لوجدتنی عندہ یعنی تو یہ محسوس کرتا کہ [illegible] پاس گویا خود موجود ہوں کھانا پینا گرچہ مرض کی طرح ان عوارض [illegible] ہے جس سے حق تعالیٰ شانہ کی ذات پاک منزہ و مبرا ہے۔

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۳ | جمعہ ۲۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۴۴

ور حاضر کے تمام پیچیدہ مسائل کا بہترین حل اسلام میں موجود ہے

الم اسلام کے اتحاد کیلئے بیرونی سیاسی اور اقتصادی اثرات کا کلیۃً خاتمہ ضروری ہے

ری جماعت ملک سے سیاسی و معاشی ظلم و جبر ختم کرنا چاہتی ہے

ایک مضبوط اور مستحکم حکومت ہی بھارتی مسلمانوں کے مصائب کا مداوا کر سکتی ہے

ضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی ٹیلی ویژن پر نشری تقریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ رب العلمین ۰ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین

آلہ و اصحابہ اجمعین ۰

م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت

الاسلام دینا ط (القرآن الحکیم)

ران ملت! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

یڈیو اور ٹیلی ویژن کے کارپردازان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے فضا

لہروں کے ذریعہ مجھے آپ سے براہ راست مخاطبت کا موقع مہیا کیا اور آپ

پہنچانے کا وسیع ترین ذریعہ بہم پہنچایا۔ میرے پاس وہی ایک پیغام ہے جسے

سے میں اور میرے دوسرے رفقاء کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ

بیان کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ پیغام گذشتہ چودہ سو سال سے زمین و آسمان

بلا آرہا ہے اور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے

اس پیغام کو قیامت تک کے لئے عالم انسانیت کی فلاح و بہبود کے واسطے

ہے۔ یہ پیغام اللہ و رسول کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔

الکہ میں نے شروع میں قرآن حکیم کی آیت تلاوت کی ہے کہ الیوم اکملت

لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمایا ہے کہ میں نے آج کے دن تمہارے دین کی تکمیل کر دی ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے بطور دین کے میں نے اسلام کو پسندیدہ قرار دے دیا ہے۔

پس یہ سچا دین اسلام ہے جس کا قیام و نفاذ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مقصود و مدعا ہے اور اس دین کو قائم و نافذ کرنے کے لئے ابتدائی اقدامات کے طور پر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے اسلامی منشور کی صورت میں ایک خاکہ پاکستان کے مسلمان عوام کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

برادران محترم! شروع میں بیان کردہ آیتِ قرآن سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اسلام کا نظام ایک کامل نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام فرمودہ نصیحت ہے اور اس کا پسندیدہ دین ہے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں اسلام کے مقابلے پر دنیا کا کوئی بھی نظام حیات مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

دنیا کی ماضی کی تاریخ بھی ہمارے سامنے ہے اور وقت کے موجودہ حالات بھی ہماری نظروں سے گذر رہے ہیں۔ ماضی کی تاریخ اور وقت کے حالات سب ہی شہادت دے رہے ہیں کہ ہدایت الٰہی سے روگردانی ہو کر انسانیت نے ہمیشہ نقصان ہی اٹھایا ہے

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اور وہ فساد و انتشار کی آماجگاہ بن گئی ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ کہ انسان جب بھی راہ حق سے بھٹکا۔ اس کے ہاتھوں بحر و بر میں فساد برپا ہوا۔ چنانچہ خود انسانیت کی بھلائی سو یہ تقاضا ہے کہ اللہ تعالٰی کی زمین پر اللہ کا دین قائم ہو، تاکہ بحر و بر کا یہ فساد ختم ہو جائے۔ اس اعتبار سے یہ ذمہ داری مسلمانوں پر بالخصوص عائد ہوتی ہے کہ وہ اسلام کے علمبردار ہونے کی حیثیت میں سب سے پہلے اپنے وطن میں اسلام قائم کریں اور اس کی برکات و خوبیوں کا مظاہرہ کر کے دنیا بھر کو اسلام سے مستفید ہونے کا موقع دیں۔ اس لئے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ پاکستان میں اسلام کامل و مکمل طریقہ پہ نافذ کر دیا جائے۔ تاکہ دنیا کے سامنے اسلام کی حقانیت اور اس کی خیر و برکات کا عملی نمونہ آجائے۔

سامعین محترم! میں پوری بصیرت اور پورے یقین کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ عہد حاضر کے وہ تمام پیچیدہ مسائل جن سے انسانیت کو سابقہ پڑا ہوا ہے ان کا بہترین حل اسلام میں موجود ہے۔ اور پاکستان جن مسائل سے دوچار ہے۔ وہ بھی صرف اسلام کو اختیار کرنے سے ہی حل ہو سکتے ہیں۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اول دن سے اس بنیادی اور اہم نکتہ پہ زور دیتی چلی آرہی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور نے انسانی فکر کو ہی نہیں بلکہ اجتماعیت کے ایک ایک مسئلہ کو ہمہ گیر طور پر متاثر کیا ہے۔ آج انسان کو گہرے یقین اور اعتماد کی ضرورت ہے اور اجتماعیت کے مسائل میں انسانیت کے مجموعی مفاد کا مقدم رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اسلام ان دونوں ضرورتوں کو جس خوبی و کمال کے ساتھ پورا کرتا ہے اس کا اندازہ قرآن و سنت کے پُر بصیرت مطالعہ سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اسلام انسان کو ایک نہایت مستحکم اور غیر متزلزل عقیدہ و یقین سے سرشار کر دیتا ہے۔ جس کے اثر سے ایک مومن و مسلم زندگی کی ہر شکل عبور کرتا ہوا موت کے پل پر سے بھی ہنستے مسکراتے گزر جاتا ہے اور انسانیت کے مجموعی مفاد کو اسلام میں اس حد تک ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے انسان کی بھلائی و فائدے کے لئے اپنی محبوب سے محبوب ترین چیز کو قربان کر دینے کا پابند ہے۔

ان صفات کے حامل دین سے ہی تمام مسائل کے حل کی توقع کی جا سکتی ہے اور پاکستان میں ہم مسلمان اس کا عملی مظاہرہ کر کے دنیا کو اس طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں بھی ہمارے مسائل کی یہی نوعیت ہے ہمارے یہاں بھی بے یقینی اور بے دینی کے سائے پھیلے ہوئے ہیں۔ عوام میں غلط قسم کی سیاسی و اقتصادی و معاشی درجہ بندی ہے۔ اور ان باتوں کے نتیجہ میں ہر طرف بے چینی بے اطمینانی اور انتشار سر اٹھائے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کا ازالہ نہیں کر لیتے ایک بہتر مستقبل کی توقع نہیں کر سکتے۔ ہمیں پاکستان کی نئی نسل کو بے یقینی اور بے دینی کے خطرات سے بچانا ہے ہمیں سیاسی جبر و روایات کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہمیں اقتصادی تفاوت کے ایسے جھول دور کرنے ہیں۔ جن سے بے چینی اور بے اطمینانی کے سائے گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ ان دونوں مقاصد کو اسلامی احکام کے ذریعہ ہی بہتر طریقہ پہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جب ایک بار ملک میں اللہ کی حاکمیت کا اصول نافذ ہو جاتا ہے، قرآن و سنت کے تمام احکام اور تمام حدود و دستور و قانون کی اساس قرار پا جاتے ہیں اور ملک کے تمام انتظامی محکمے عدلیہ پولیس، فوج وغیرہ ان احکام کی پابند بنا دی جاتی ہیں تو اس کے بعد کسی بھی گروہ کے لئے سیاسی جبر و بالادستی کے مواقع باقی نہیں رہتے۔ اسلام کی رو سے سربراہ مملکت سے لے کر ایک عام شہری تک اسلامی احکام کے اجراء و نفاذ کی پابندی سے مستثنٰی نہیں رہ سکتا۔ اور سب یکساں طور پہ قانون کے سامنے جواب دہ بن جاتے ہیں۔ اس طرح تمام سیاسی بدعنوانیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے جمعیۃ علماء اسلام اس قسم کی سیاسی تبدیلی اس ملک میں لانا چاہتی ہے اور اس نے اپنے منشور میں اپنے اس سیاسی موقف کی واضح نشاندہی کر دی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جب ایک بار ملک کا اقتصادی و معاشی ڈھانچہ تمام حرام و ناجائز ذرائع سے پاک کر لیا جاتا ہے۔ اور صرف حلال ذرائع پر اسے از سر نو منظم کر دیا جاتا ہے۔ اور ان تمام مراعات کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔ جو غیر ملکی حکمرانوں نے اپنے پسندیدہ افراد اور طبقوں کو دی تھیں۔ تو اس کے بعد ایک ایسا معاشی و اقتصادی نظام وجود میں آسکتا ہے۔ جس میں جائز ملکیتیں بھی باقی رہیں گی۔ اور اقتصادی عدم مساوات کا بھی خاتمہ ہو جائیگا جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے منشور کے اقتصادی و معاشی حصہ میں ان امور کو پوری طرح ملحوظ رکھا ہے۔

عزیزان ملت!

میری جماعت کا سیاسی اور اقتصادی موقف صرف یہی ہے۔ اور ہم ایک ایسے نظام حیات کی بنیاد ڈالنا چاہتے ہیں۔ جو ہمیں عہد حاضر کی تمام غیر اسلامی باتوں سے نجات دلا دے۔ اور رفتہ رفتہ خلافت راشدہ کے دور کے نظام کی جھلک پیدا کر دے۔ جس طرح عہد رسالت اور عہد خلافت راشدہ میں مسلمانوں کے درمیان کوئی امتیاز و تفاوت قائم نہیں تھا۔ حاکم و محکوم، راعی اور رعایا، خلیفہ اور عام مسلمان ایک ہی جیسی زندگی بسر کر سکتے تھے۔ اور ایک دوسرے کے معاون اور بھائی بن گئے تھے۔ ٹھیک ٹھیک وہی صورت حال پھر مسلمانوں میں پیدا ہو جائے۔ جسے قرآن حکیم میں ان لفظوں کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔

فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

یعنی اللہ تعالٰی کی مہربانی سے سب بھائی بھائی بن گئے۔ اس لئے میری جماعت پاکستان کے غریب عوام کسانوں، مزدوروں، طالب علموں اور تمام آدمیوں کو اس سطح پر لانا چاہتی ہے۔ جہاں پاکستان کے تمام مسلمان عملاً بھائی بھائی نظر آسکیں۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکیگا جبکہ بے لاگ طور پہ ملک میں قرآن و سنت کے احکام نافذ کر دیئے جائیں۔ خاتم النبیین اور خلفاء راشدین کے عہد کا عملی نمونہ اختیار کر لیا جائے۔ اور ملک سے سیاسی اقتصادی اور معاشی ظلم و جبر کا خاتمہ کر دیا جائے۔

حضرات! پاکستان کی سالمیت و استحکام کا بھی تقاضہ ہے کہ ملی وحدت کے رشتوں کو مضبوط تر بنایا جائے۔ ملی وحدت کے رشتے جب ہی برقرار جڑ سکتے ہیں۔ جبکہ یہاں سیاسی اور اقتصادی امور میں اسلامی وحدت کے اصول کارفرما ہوں۔ ہر مسلمان سیاسی طور پر اپنے آپ کو آزاد اور معاشی طور پر خوشحال محسوس کرے اور سب کے سب عقیدہ عمل کی ایک ہی ڈوری میں بندھے ہوئے ہوں۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا کا بھرپور مظاہرہ ملت کے ہر گوشہ سے نمایاں ہو۔ برطانوی عہد کے سیاسی، سماجی، انتظامی عدالتی اور اقتصادی امتیازات کو برقرار رکھ کر صرف نام تبدیلی سے انہیں اسلام کا نام دے کر ہم ہرگز ہرگز ملی وحدت کے مقاصد اور اسلامی نظام کی برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے قابل نہیں بن سکتے۔

محترم برادران ملت!

میری ان گزارشات سے آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ میری جماعت کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا مقصود و منزل کیا ہے۔ ہم اس ملک میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ کا نظام حکمران قائم کرنا چاہتے ہیں جس کی رو سے ملک کا ہر شعبہ بے دینی کے اثرات اور حرام و ناجائز باتوں کی شمولیت سے پاک ہو جائے۔

...محمد امین اورکزئی کراچی

قسط نمبر ۱

عصمتِ انبیاء اور مودودی

...یقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ اسلامی عقائد کی
...میں سب سے زیادہ اہمیت اور اولیت کا شرف عقیدۂ
...حاصل ہے۔ توحید ہی وہ بنیاد ہے۔ جس پر دین
...کی عمارت کھڑی ہے۔ عقیدۂ توحید کے بعد ایمانیات
...سلہ میں سب سے اہم ترین مسئلہ رسالت کا ہے۔ رسالت
...ن کئے بغیر دین کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے
...اور شریعت نام ہی ہے ہدایات ربانیہ کے اس
...کا، جس کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بنی نوع
...کی راہنمائی اور نجاح و فلاح کے لئے خالق کائنات
...ن سے لے کر آتے ہیں۔ ان ہدایات کا ظہور کبھی
...کے اقوال سے ہوتا ہے۔ کبھی اس کے افعال و احوال
...تا ہے۔ پیغمبر کی ذات اقدس دین کا مظہر ہوتا ہے
...ن کی مقدس سیرت دین کی عملی تصویر ہوتی ہے۔
...الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق"
...رشاد ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ
...حسنۃ۔ اور ارشاد ہے:۔
...ن یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور ا فقد
...العلمین سید الانبیاء والمرسلین
...ات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین
...علق فرماتی ہیں۔ کان خلقہ القرآن۔
مختصراً یہ کہ پیغمبر کا ہر قول و فعل اور اس کی ہر حرکت
...ناحق اور سرچشمہ ہدایت اور بلا چوں و چرا لازم
...ت ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کے بعد لازماً یہ ماننا
...گا کہ عصمت نبوت کے لوازم میں سے ہے اور جس
...ی سے وصف نبوت کا انفکاک کرنا ممکن ہے۔ اسی
...ال سے وصف عصمت کا انفصال بھی ممکن نہیں
...ت نبی کے لوازم ذات میں سے ہے اور یقیناً ہے
...حتیٰ کہ وہ صفتِ نبوت کے ساتھ بالدوام موصوف
...ہے۔ اور کبھی بھی یہ صفت اس سے جدا نہیں ہوسکتی
...ت بھی اسی معنی میں اس کے لوازم ذات میں سے
...یہاں لزوم ذاتی سے مصطلح فی المنطق معنی مراد
...بلکہ متعارف بین الناس معنی مراد ہے۔ تو جس طرح
...لت کے اعتراف کے بغیر دین کا تصور بے معنی ہے

اسی طرح عصمت کے بغیر رسالت اور نبوت کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن حکیم نے مختصر سے الفاظ میں مقام رسالت اور اس کی غرض و غایت کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی ارشاد ہے:۔

"وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ"

معاذ اللہ اگر پیغمبر سے ایک لمحہ کے لئے بھی عصمت کا انفصال ممکن ہو، اور ایک عام انسان کی طرح وہ بھی غلطی کرسکتا ہے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ جل شانہٗ ہمیں ایک غلط بات پر مامور فرما رہے ہیں۔ جبکہ اسی کی شان یہ ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔ حدیث و سنت کی حجیت کیا بلکہ حجیت کتاب اللہ کا مدار بھی عقیدۂ عصمت پر ہے۔ اس لئے جمہور مسلمان اس عقیدہ پر متفق ہیں کہ معصوم ہونے کی وجہ سے نبی سے معصیت کا صدور نہیں ہوسکتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ نے نبی کی اتباع و اطاعت کو اپنی محبت اور اطاعت کا معیار قرار دے کر بنی نوع انسان کو اس کی بلا چوں و چرا اطاعت پر مامور بنایا ہے تو اس کا مقتضی یہ ہے کہ صرف نبوت کے بعد ہی نہیں بلکہ نبوت سے پہلے بھی پیغمبر کی سیرت اور صحیفۂ زندگی بالکل بے داغ ہو، تاکہ بلا جھجک وہ قوم کے سامنے یہ اعلان کرسکے، فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ اور قوم کو اس چیلنج کے جواب میں کسی قسم کی انگشت نمائی کا موقع نہ رہے۔ چنانچہ جس کو حق تعالیٰ نے اصطفاء و اجتباء کی نعمت سے نوازا، عہد سے لے کر لحد تک اس کی نگرانی بذاتِ خود فرمائی۔ "ولتصنع علیٰ عینی" میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی سیرت خود اس حقیقت کی گواہ ہے کہ اس مقدس طائفہ کے کسی فرد نے بھی "بہت بڑے گناہ" کا تو کیا صغیرہ کا بھی کبھی ارتکاب نہیں کیا۔ اگر علی سبیل الندرۃ اس کا مظنہ کہیں پیدا ہوا تو ان پر نیند یا غشی طاری کردی گئی۔ اور قبل از نبوت بھی حفاظت خداوندی ان پر پہرہ

دیتی رہی۔ ایک طرف حفاظت خداوندی کا پہرہ ہوتا ہے دوسری طرف انبیاء کی فطرت اتنی اونچی اور پاکیزہ پیدا کی جاتی ہے کہ انہیں معاصی سے طبعی نفرت ہوتی ہے۔ اور بے شمار دواعی کے باوجود سوء و فحشاء کی طرف ان کو رغبت نہیں ہوا کرتی۔ سیدنا یوسف علیہ السلام کے بارہ میں ارشاد ہے:۔ کذالک لنصرف عنہ السوء والفحشاء۔ یہاں "لنصرف عن السوء والفحشاء" کے بجائے مذکورہ بالا تعبیر اختیار کرنے میں اہم نکتہ یہی ہے کہ یہ واضح ہوجائے کہ حضرت یوسف علیہ السلام عفت و عصمت کے اس بلند مقام پر فائز تھے کہ ان کی طبیعت برائی کی طرف مائل نہیں ہوئی۔ بلکہ برائی جب آپ کی طرف میلان کرنے لگی، تو حق تعالیٰ نے اس کو بھی قریب نہ آنے دیا۔ "سوء" سے محققین حضرات نے صغیرہ مراد لیا ہے۔ اور فحشاء سے کبیرہ۔ پھر اسی پر حق تعالیٰ نے اکتفاء نہیں فرمایا۔ بلکہ اپنی اس حفاظت کی وجہ بھی بیان فرمائی انہ من المخلصین۔ یاد رہے کہ اس صفت میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف "ہم" کی جو منسوب و نسبت ہوئی ہے۔ علماء نے لکھا ہے۔ کہ اس سے غیر اختیاری خطرۂ قلب کا درجہ مراد ہے اور یہ لفظ صرف مشاکلۃً استعمال ہوا ہے۔

اس آیۂ کریمہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں رب العالمین نے چار مرتبہ حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت اور عفت کی گواہی دی ہے۔

(۱) لقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان رای برھان ربہ (۲) کذالک لنصرف عنہ السوء والفحشاء (۳) انہ من عبادنا (۴) المخلصین۔

امام رازی فرماتے ہیں کہ شیطان بھی عصمت انبیاء کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:۔ "لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم المخلصین"۔ اور انبیاء علیہم السلام یقیناً مخلصین میں سے ہیں۔ تو جو لوگ انبیاء کی طرف خلاف عصمت باتوں کو منسوب کرتے ہیں۔ اگر وہ خدا کے بندے ہیں تو انہیں اللہ جل شانہٗ کی شہادت قبول کرنی چاہیئے۔ اور اگر وہ جنود ابلیس میں سے ہیں۔ تو پھر انبیاء کی طہارت پر اپنے مقتدا شیطان کی شہادت قبول کرلیں ایسے لوگوں پر سخت طنز کرتے ہوئے رازیؒ فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ یہ جواب دے دیں کہ ہم تو پہلے ابلیس کے شاگرد تھے۔ مگر اب اس کے استاد بن چکے ہیں ؎

وکنت امرأ من جند ابلیس فارتقی
بی الدھر حتی صار ابلیس من جندی
فلومات قبلی کنت احسن بعدہ
طرائق فسق لیس یحسنھا بعدی (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۱۱۸)

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مولانا فیض احمد صاحب ملتان

بڑے لوگوں کی اکثریت ہمیشہ حق کے خلاف رہی ہے

سب سے آخر میں امام الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ بیشک آپ کی دعوت پر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جیسے مالدار تاجر لبیک کہتے ہیں اور حق کی خاطر لازوال خدمت اور بے نظیر قربانی کا ثبوت دیتے ہیں، تاہم صنادید قریش اور رؤساء مکہ کی غالب اکثریت آپ کے مقابلے میں وہی کردار ادا کرتی ہے جو ان کو سابقہ فرعونوں، نمرودوں اور قارونوں سے وراثت میں ملا تھا ابوجہل اور اس کے ہمسفر سردار غریب مسلمانوں پر ایسے ایسے مظالم توڑتے ہیں۔ جن کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

آپ کے زمانہ کے فرعون وقارون کبھی تحریص و طمع دلانے کا حربہ استعمال کرتے ہیں اور تخویف وتہدید کا۔ کبھی کہتے ہیں کہ آپ اپنی مجلس سے غرباء کو ہٹا دیجئے تاکہ ہم آپ کی بات پر غور کر سکیں۔

ارشاد الٰہی ہے :۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝

(پ۱۵ — رکوع ۱۶)

(ترجمہ) اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے۔ جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا جوئی کے لئے کرتے ہیں اور دنیوی زندگی کے خیال سے آپ کی آنکھیں اُن سے ہٹنے نہ پائیں، اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانیئے۔ جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہش پر چلتا ہے اور اس کا حال حد سے گذر گیا ہے۔ (بیان القرآن)

اس آیت کریمہ کے حاشیے میں علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

یعنی ان غریب شکستہ حال مخلصین کو چھوڑ کر موٹے موٹے متکبر دنیا داروں کی طرف، اس غرض سے نظر نہ اٹھایئے کہ ان کے مسلمان ہو جانے سے دین اسلام کو بڑی رونق ہوگی۔ اسلام کی اصل عزت ورونق مادی خوشحالی اور چاندی سونے کے سکوں سے نہیں، مضبوط ایمان وتقویٰ اور اعلیٰ درجہ کی خوش اخلاقی سے ہے دنیا کی ٹیپ ٹاپ محض فانی اور سایہ کی طرح ڈھلنے والی ہے۔ حقیقی دوست تقویٰ اور تعلق مع اللہ کی ہے جسے نہ شکست ہے نہ زوال۔ چنانچہ اصحاب کہف کے واقعہ میں خدا کو یاد کرنے والوں اور دنیا کے طالب ظلموں کا انجام معلوم ہو چکا (آگے لکھتے ہیں) یعنی جن کے دل دنیا کے نشہ میں مست ہو کر خدا کی یاد سے غافل اور ہر وقت نفس کی خوشی اور خواہش کی پیروی میں مشغول رہتے ہیں۔ خدا کی اطاعت میں ہیٹے اور ہوا پرستی میں آگے رہنا ان کا شیوہ ہے۔ ایسے بدمست غافلوں کی بات پر آپ کان نہ دھریں۔ خواہ وہ بظاہر کیسے ہی دولت مند اور جاہ وثروت والے ہوں۔

روایات میں ہے کہ بعض صنادید قریش نے آپ سے کہا کہ ان رذیلوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیجئے تاکہ سردار آپ کے پاس بیٹھ سکیں۔ رذیل کہا غریب مسلمانوں کو اور سردار دولت مند کافروں کو۔ ممکن ہے کہ آپ کے قلب مبارک میں یہ خیال گذرا ہو کہ ان غرباء کو تھوڑی دیر علیحدہ کر دینے میں کیا مضائقہ ہے۔ وہ تو پکے مسلمان ہیں مصلحت پر نظر کر کے رنجیدہ نہ ہوں گے۔ اور یہ دولتمند اس صورت میں اسلام قبول کر لیں گے۔ اس پر یہ آیت اتری کہ آپ ہرگز ان متکبروں کا کہنا نہ مانئے۔ کیونکہ یہ بیہودہ فرمائش ہی ظاہر کرتی ہے کہ ان میں حقیقی ایمان کا رنگ قبول کرنے کی استعداد نہیں۔ پھر محض موہوم فائدہ کی خاطر مخلصین کا احترام کیوں نظر انداز کیا جائے۔

نیز امیروں وغریبوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرنے سے احتمال ہے کہ عام لوگوں کے قلوب میں پیغمبر کی طرف سے معاذاللہ نفرت اور بدگمانی پیدا ہو جائے۔ جس کا ضرر اس ضرر سے کہیں زائد ہوگا۔ جو ان چند متکبروں کے اسلام قبول نہ کرنے کی صورت میں تصور کیا جا سکتا ہے سورہ انعام اور سورہ عبس کے بعض مضامین بھی مذکورہ بالا مضمون سے ملتے جلتے ہیں۔ رؤسا تخویف وتحریص کے سارے حربے آزما چکنے دارالندوہ میں مشورہ کرتے ہیں۔ بعض آپ کو قید کرنے اور بعض ملک بدر کرنے کی رائے دیتے ہیں ابوجہل کی رائے پر آپ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ اپنی قدرت وحکمت آپ کو بحفاظت تمام مدینہ میں پہنچا دیتے ہیں۔ کے دشمنوں کے سارے منصوبے خاک میں ملا

ہجرت کے بعد بھی وہ لوگ آپ کو اور آپ کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتے۔ صلح حدیبیہ کی چھوڑ کر فتح مکہ تک مسلسل جنگ کی سی حالت رکھتے ہیں۔ جب فتح مکہ کی صورت میں دین حق کو قوت وتوانائی حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت یہ متکبر مجبوراً حق کے سامنے سرنگوں ہوتے ہیں۔

اس مقدس عہد کے بعد کی تاریخ سے بھی ملتا ہے۔ جو اوپر آپ پڑھ چکے ہیں۔ آپ کو معلوم کہ امام مالکؒ امام ابوحنیفہؒ امام احمد بن حنبلؒ و ناتواں بدن پر کوڑے مروانے والے کون وہی اسلام کے علمبردار اور مادی طاقت کے محمود اور نیچی سوسائٹی کے متکبر جاگیردار تھے مجدد الف ثانیؒ کو قید وبند کی صعوبتوں سے کرنے والے، حضرت شاہ ولی اللہؒ پر مظالم توڑنے والے کون تھے؟

حضرت سید احمد بریلویؒ، حضرت شاہ اسمٰعیل کی تحریک جہاد کو ناکام بنانے والے اور صحابہ کے بالکل نقش قدم پر چلنے والی مجاہدین کی تعداد کو شبخون مار کر ایک ہی رات میں تہ تیغ کرنے کون تھے؟

ادھر ترکوں کی سلطنت تباہ کرنے اور عرب ترکوں کے خلاف بغاوت پر انگیخت کرنے والی طاقتوں کا ساتھ کس نے دیا؟

خلافت عثمانیہ ختم کر کے عربوں کو چوبیس میں تقسیم کرنے اور ان کے وسط میں اسرائیلی (مغربی بلاک کا فوجی اڈہ) قائم کرنے والے

(باقی صـ۱۸ پ

...کی رو سے ملک کے تمام مسلمان بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرنے کے قابل بن جائیں۔ جس کی رو سے ملک کا کسان، مزدور اور غریب بھی اسی طرح سر اٹھا کر چل سکے۔ جس طرح ملک کا ایک بڑے سے بڑا آدمی چل سکتا ہے۔ جس کی رو سے ملک کی عدالتیں صرف اسلامی احکام کے مطابق فیصلہ کریں۔ جس کی رو سے ہر شعبہ میں حق و انصاف کا بول بالا ہو۔ جس کی رو سے کسی کو کسی پر سیاسی جبر کا موقع حاصل نہ ہو۔ جس کی رو سے پاکستان کے مسلمان ایک متحدہ قوت بن کر سربلند ہو سکیں۔

جمعیۃ علماء اسلام نے ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک ایسا طریق کار اختیار کیا ہے۔ جس کے ذریعہ نہ تو اسلام کے نام کو خود غرضانہ مفادات کے تحفظ کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ نہ ملک کے مختلف حلقوں اور گروہوں کے درمیان نام نہاد کفر و اسلام کی کشمکش سر اٹھا سکے۔ اور نہ ملک اور عوام کا اتحاد پارہ پارہ ہو سکے۔ اور نہ ملک کے غریب عوام، کسان، مزدور وغیرہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو سکیں کہ ان کے مسائل کا حل اسلام میں موجود نہیں ہے۔ داخلی امن و امان اور ملکی استحکام کو برقرار رکھتے ہوئے صرف اسلام کی اساس پر ایسی تبدیلیاں لائی جائیں۔ جن سے ملک کے تمام سیاسی سماجی اور اقتصادی مسائل حل ہو جائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے منشور پر اس کے طریق کار کے مطابق عمل کیا جائے تو انشاء اللہ تعالےٰ ملک میں ایسی سیاسی و اقتصادی تبدیلیاں رونما ہو جائیں گی۔ جو خالص اسلامی نظام کے نفاذ اور قیام کی اساس ثابت ہوں گی۔

میں آخر میں یہ عرض بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں مکمل اسلامی نظام نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی خواہاں ہے کہ پورا عالم اسلام اتحاد کی لڑی میں منسلک ہو جائے۔ لیکن یہ اتحاد عملاً اس وقت تک بروئے کار نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ مسلمانوں کی سرزمین سے غیر ملکوں کے سیاسی اور اقتصادی اثرات کا کلیتہً خاتمہ نہ ہو جائے۔ عربوں کے سینہ سے اسرائیل کا خنجر نہ اٹھا دیا جائے۔ اور کشمیر کے مسلمان آزادی کے حق سے بہرہ ور نہ ہو جائیں۔ چنانچہ میری جماعت اسرائیل اور غیر ملکی سامراج کے اثرات کے خلاف عربوں کی غیر مشروط اور بلا تنقید حمایت کرتی ہے۔ اہل کشمیر کی آزادی کی جدوجہد تیز تر کرنے میں پوری پوری معاونت کی حامی ہے۔ میری جماعت بھارت میں بسنے والے چار کروڑ مسلمانوں کے موجودہ سنگین حالات سے بھی بے پرواہ نہیں ہے۔ اور وہ سمجھتی ہے کہ اسلامی نظام اور اسلامی اخوت اور اسلامی مساوات کی اساس پر مبنی نظام کے قیام سے پاکستان میں ایک ایسی مستحکم اور باثر حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ جو بھارت کے مسلمانوں کے مصائب کا مداوا کرنے کے قابل ثابت ہو سکے گی ایسی ہی حکومت اہل کشمیر کی آزادی اور اسرائیل کی جارحیت کے مقابلہ میں عربوں کی پشت پناہ بھی بن سکتی ہے۔

یہ ہے ہماری جمعیۃ کا موقف، مسلک، پالیسی اور پروگرام

سامعین محترم!

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں علماء دین کا ہمیشہ سے یہ ہی مقصود رہا ہے کہ اس سرزمین پر اسلام کا صحیح اور مکمل نظام قائم ہو۔ اس سلسلہ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و عملی خدمات اس جدوجہد کے سنہری ابواب ہیں اور شہیدان بالاکوٹ نے اپنے خون کی قربانی دے کر ان ابواب کو مداومت بخش دی ہے۔

پاک و ہند کے علماء ان قدسی صفات بزرگوں اور پیشروؤں کے نقش قدم پر ہی اسلام کا قافلہ لے کر رواں دواں رہے ہیں۔ برطانوی استبداد ایک صدی سے زیادہ تک ان کا مقابلہ عہد حاضر کی تاریخ کے مسلمات میں سے ہے۔ میری جماعت کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام علماء حق کے اس سلسلہ کے مشن کی امین اور پیروکار ہے۔ اور سمجھتی ہے کہ جس دن بھی پاکستان میں قرآن و سنت کا حقیقی نظام ہو۔ وہ دن برصغیر پاک و ہند میں داخل ہونے والے پہلے مجاہد کی روح سے لے کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، شہدائے بالاکوٹ، شہدائے تحریک آزادی کی روحوں کے مسرت و اطمینان کا دن ہوگا۔ اور عالم بالا میں ان کی دعائیں اہل پاکستان کا ساتھ دے رہی ہوں گی۔ میری جماعت ماضی کی تاریخ کے اس تیرہ سو سالہ مشن کی تکمیل میں ہی مصروف ہے اور انشاء اللہ یمین و یسار کی پرواہ کئے بغیر اپنا یہ مشن جاری رکھے گی۔ اسے اللہ کی مدد اور پاکستان کے مسلمانوں کی اعانت کی پوری پوری توقع ہے۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اسلام زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد!

جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا اجلاس

۱۳ اکتوبر۔ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد طاہر صاحب نائب امیر خویشگی منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ خویشگی نے ایجنڈا پیش کیا۔ مولانا سید علی شاہ امیر، حافظ نور الحق نائب امیر نے اجلاس سے خطاب فرمایا

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

خادم آباد کالونی بہاولنگر میں انجمن مزدوران کے صدر بھورے خاں نے اپنے پچیس ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور تحریری بیان میں کہا کہ ہم بہاولنگر منچن آباد قومی اسمبلی کے امیدوار حضرت مولانا محمد شریف صاحب کو ووٹ دے کر کامیاب کرائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا ایک اجلاس مولانا قاری محمد امین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا یہ اجلاس طالب علم رہنما اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار عبدالرشید شیخ کی گرفتاری پر پرزور احتجاج کرتا ہے۔ ان کی گرفتاری ایک ماہ قبل ایبٹ آباد میں کی گئی مبینہ تقریر کی بنا پر عمل میں لائی گئی ہے۔ اب جبکہ ان کے صوبائی اسمبلی کے لئے کاغذات نامزدگی منظور ہو چکے ہیں۔ اور ان کی کامیابی کے روشن امکانات عیاں ہیں۔ ان کی گرفتاری کسی گہری انتخابی سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے اور ان کو الیکشن سے علیحدہ رکھنے کی کوشش معلوم ہوتی ہے لہذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عبدالرشید شیخ کو فوری رہا کر کے اپنی غیر جانبداری کا ثبوت دے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا یہ اجلاس ممتاز عالم دین مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

نیز یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ مولانا مرحوم کے قائم کردہ مدرسہ خیر المدارس کو تا قیامت بطور صدقہ جاریہ قائم رکھے اور ان کے پسماندگان اور لاکھوں عقیدت مندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

شیخ عبداللہ

ایسا کیوں ہے؟ ★ ہمیں کیا سوچنا ہے ★ اور کیا کرنا ہے

ہر طرف دکھی انسانیت کی آہیں سنائی دے رہی کہیں اقتصادی بدحالی کا رونا ہے اور کہیں معاشرتی زبوں حالی کا۔ کوئی نظریاتی اختلاف کا شکار ہے اور کوئی مذہبی تفریق و تضاد کا۔ یہاں خوف و ہراس کا ہنگامہ ہے، اور وہاں ظلم و تشدد کا ڈرامہ۔ انسان سینکڑوں مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ اور یہ سوسائٹی ان تمام برائیوں سے بھرپور ہے۔ جو کسی قوم کی تباہی کا پیش خیمہ ہیں۔

ایسا کیوں ہے؟ ہمیں کیا سوچنا ہے اور کیا کرنا ہے

اس مملکت کا وجود اسلام کی خاطر عمل میں آیا اور ان تمام عوامل کو رد کر کے آیا۔ جن کا تعلق علاقائی، جغرافیائی، لسانی، معاشرتی اور عام اقتصادی مسائل و معاملات سے تھا۔ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اس ملک میں ایسا معاشرہ قائم کریں گے۔ جس میں انسانی فلاح و بہبود کے تمام ذرائع حاصل ہوں گے۔ اور اسلامی اصولوں کی روشنی میں ہر فرد کی ضروریات پوری کرنے کی مکمل ضمانت ہوگی۔ قیام پاکستان کے بعد فوراً اس اساس کو فوری طور پر مضبوط بنانا اشد ضروری تھا۔ کیونکہ اس ملک کی بقا اور استحکام اسلام کے سہارے ممکن ہے مگر افسوس! صد افسوس!! ایسا نہ ہو سکا۔ پاکستان کے اولین ذمہ داروں نے اسلام کو مملکت کی اساس بنانے میں غفلت سے کام لیا۔ حکمران طبقہ ملکی سیاست پر قبضہ کر کے اپنے خاندان یا جماعت کے مفادات کو ترقی دینے والے قوانین نافذ کرتا رہا اور اپنی طاقت و ہمت کے بل بوتے پر عوام سے ناجائز فائدہ اٹھاتا رہا۔ عوام کو ناجائز ٹیکسوں تلے اتنا دبا دیا گیا کہ وہ ان ٹیکسوں کے ادا کرنے کے لئے محنت و مشقت کرتے رہنے کے سوا اتنا بھی نہیں کر پاتا کہ وہ اپنی انسانیت کو ترقی دینے کی خاطر دھیان دے سکے۔ غرضیکہ ہم اسلامی نظام حیات سے محروم رہے۔

یہ اسلامی ملک ہے۔ یہاں قرآنی نظام حکومت رائج ہونا تھا۔ جو زندگی کا مکمل پروگرام پیش کرتا ہے خواہ گھر کی زندگی ہو، قومی اور بین الاقوامی زندگی، وہ ہر قسم کا سیاسی و معاشی ظلم دور کرتا ہے۔ مگر قوم کی بد قسمتی سمجھئے کہ ۱۹۴۷ء سے آج تک جو بھی قیادت ہمیں نصیب ہوئی۔ خود غرضی اور مفاد پرستی کا شکار رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سامراجی نظام کو بڑھنے پھولنے کا موقع مل گیا۔ اور یہ معاشرہ طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا ہو گیا۔ اور ہم اسلام سے دور ہوتے چلے گئے۔ غرضیکہ اسلامی نظام حیات کو سامنے نہ پاکر ہماری نظریں فلاح و بہبود اور مسائل کے حل کی تلاش میں کبھی مغربی جمہوریت کی طرف اٹھتی ہیں اور کبھی اشتراکیت کی طرف۔

افسوس کا مقام ہے کہ ہم بھول چکے ہیں کہ جو اقدار اسلام نے متعین کی ہیں۔ وہ کسی غیر اسلامی نظام میں نہیں۔ مثال کے طور پر سوشلزم کو لیجئے۔ اس کی بنیاد اجتماعی معاشیات پر ہے اور سوشلسٹ گورنمنٹ کا معنی یہ ہے کہ اس کی بنیاد صرف اقتصادیات پر ہو۔ اس میں مذہب کا تصور لازمی نہیں۔ کیونکہ روحانی اقدار کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے قرآنی نظام کے سامنے ناقص اور نامکمل ہے۔ دوسرا نظام سامراجی جمہوری نظام ہے۔ اس میں تمام مسائل اقوام کے نمائندے باہمی مشورہ سے حل کرتے ہیں۔ مگر اسلام تو خدائی تہذیب ہے۔ اس کے صریح احکام میں مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر یورپ والوں نے تمام کاموں میں مشورہ لازمی قرار دے دیا۔ جو غیر فطری ہے۔ بعض مسائل فطرت کے اصولوں کے خلاف حل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً عائلی قوانین جو پاکستان نے باہمی مشورہ سے نافذ کئے، مگر وہ فطرت کے دیئے ہوئے ضابطہ حیات کے برعکس اور خلاف ہیں۔ اس کے مقابلہ میں قرآنی نظام حیات میں یہ خوبی ہے کہ اس کی اساس قدرتی احکام پر رکھی گئی ہے۔ جس سے اچھی باتوں کا اجراء اور تمام برائیوں کا استیصال ہوتا ہے (اسلام کے متعین کردہ اصول کی روشنی میں) جس سے سارا معاشرہ بہترین بن جاتا ہے

آج ہم خوفناک کشمکش میں مبتلا ہیں۔ غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ کشمکش معاشرتی زندگی میں دو طبقوں کے درمیان ہے۔ ایک طبقہ وہ جس کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ وہ کمانے کی فکر سے آزاد ہو کر سوچ بھی نہیں سکتا۔ اور جس کے خون پسینے کی کمائی سے سہگل کے لئے پچاس لاکھ کی لاگت سے بنگلہ تو تیار ہو سکتا ہے۔ آدم و داؤد کے لئے سُنئے کارخانے اور ملیں تو تیار ہو سکتی ہیں۔ مگر وہ چھوٹی سی جھونپڑی کو ترس رہا ہے۔ جس کے تن پر کپڑا نہیں۔ پاؤں میں جوتا نہیں، بلکہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے سے محروم ہے۔ دوسرا طبقہ وہ ہے۔ جس کا معیار زندگی تکلف کی حد سے بڑھ چکا ہے جو ظلم و تشدد کے ذریعہ اپنی عیاشی کے لئے غریبوں کا خون چوسنے پر مجبور ہے۔ ہوس دولت و دھن کو پورا کرنے کی خاطر غریب شہری کی روکھی سوکھی پر ڈاکہ ڈال کر خوش ہوتا ہے۔ اور اس نشے میں مست ہو کر انسانی فرائض کی ادائیگی سے غافل ہو چکا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ وہی معاشرہ ترقی کرتا ہے۔ جس میں تمام لوگ متوسط درجہ کی زندگی بسر کریں اور اپنے مسائل کا حل عدل و انصاف کے ذریعہ تلاش کریں۔ قرآن حکیم کے معاشی نظام کی یہی حکمت ہے۔ جس میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ دولت، دولتمندوں کے قلعہ میں ہی نہ گھومتی رہے۔ بلکہ ساری سوسائٹی اس سے استفادہ کرے۔ انسان شہری زندگی میں اسی وقت ترقی کر سکتا ہے۔ جب بھوک، پیاس سے فارغ ہوا اور اسے بنیادی ضروریات حاصل ہوں۔ یعنی خوراک، لباس، مکان، صحت اور تعلیم آسانی سے میسر آنے کے بعد ہی سوسائٹی تہذیب و تمدن کی طرف بڑھتی ہے۔ مگر آج متوسط طبقہ ختم ہو چکا ہے۔ یہ سوسائٹی ان تمام ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ اور انسان مصائب و تکالیف میں گھرا ہوا ہے

یہ بھی حقیقت ہے کہ حکمران طبقہ ملکی سیاست پر قبضہ کر کے اپنے خاندان یا جماعت کے مفادات کو ترقی دینے والے قوانین نافذ کرتا رہا۔ اور اپنی طاقت و ہمت کے بل بوتے پر عوام سے ناجائز فائدہ اٹھاتا رہا، اور عوام کو ناجائز ٹیکسوں تلے اتنا دبا دیا گیا کہ وہ ان کے ادا کرنے کے لئے محنت و مزدوری کرتے رہنے کے سوا اتنا بھی نہیں کر پاتا کہ وہ اپنی انسانیت کو ترقی دینے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

شیخ عبد اللہ غازی

بحرِ ظلمات میں
— سامراجی مگرمچھ —
— امریکی اژدھا —

ہر طرف شور و غل ہے۔

آہ! یہ کربناک دور، مرجھائی ہوئی زندگی اور پرخطر حالات۔ دل کانپ اٹھتا ہے۔ کس سے، کیوں ڈر لگتا ہے۔ ان در و دیوار سے، ایسا نہ ہو زمانہ سن لے میری داستان غم و فکر۔ مگر سبھی تو شکایت کرتے ہیں ان حالات کی۔ جن کے طویل اور بھیانک سائے۔ اتنے بھیانک ہیں۔ کہ دل ڈوبنے لگتا ہے۔ دم بخود ہو جاتا ہوں۔ سوچتا ہوں کہیں تنہا ہوں اس بحرِ ظلمات میں، جس کی متلاطم لہریں خوف دلا رہی ہیں۔ کیا یہ کیفیت سب پر طاری ہے۔ سب ہی تو ڈرتے ہیں ان طوفانوں سے۔ ان آندھیوں سے جو جانب مغرب سے چلی ہیں۔ زمانہ شاہد ہے۔ جب بھی اور جس سمت میں یہ آندھیاں چلی ہیں ہر شئے پامال کرتی گئیں۔ خدا خیر کرے۔ اب ان کا رخ ہماری جانب معلوم ہوتا ہے۔ اس ملت کی جانب جو شمع اسلام کی نگہبان ہے۔

یہ آندھیاں۔ کیا اقتصادی بدحالی، سیاسی بحران، معاشی زبوں حالی، مذہبی تیز و تفریق۔ اشتراکی فکر و نظر، بے اطمینانی اور غریب و امیر کی جنگ کی شکل میں نمودار نہیں ہو رہی۔ میں جانتا ہوں۔ حالات گواہی دیتے ہیں۔ قیود، خودداری اور آزادی پسندی ان آندھیوں کا شکار ہوئے۔ کیا یہ حالات مغربی سامراج کی پیداوار تو نہیں وہی سامراج جس نے انڈونیشیا جیسے نڈر اور غیور ملک کو آزادی کی بہت بڑی سزا دی۔ انڈونیشی حریت پسند جو امریکی سامراج کے روبرو ہونے تھے انہیں سامراج کے خلاف عالمی محاذ سے علیحدہ کرنے کے لیے بہت بڑی سازش کا شکار ہونا پڑا۔ جس نے اقوام متحدہ جیسے سامراجی ادارے کو خیرباد کہہ کر خوددار اور آزاد اقوام کا مشترکہ ادارہ قائم کرنے کی سوچنے لگا۔ لیکن سامراج نے اس کے ہاں قتل عام برپا کر کے لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور انڈونیشیا کو مفلوج کر کے رکھ دیا، ایسا مفلوج کہ امریکی بیساکھیوں کا سہارا لئے بغیر اپنے معذور جسم کو سنبھالا نہیں دے سکتا۔ وہی سامراج جس نے دل میں کھوٹ رکھ کر فرانس اور انڈوچائنا کے مابین جنیوا معاہدہ ۱۹۵۴ء پر اپنے دستخط نہیں کئے تھے اور جنوبی ویتنام کو فوجی اور مالی امداد فراہم کر کے کروڑوں ویتنامی آزادی پسندوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ وہاں کے لاکھوں مکانوں کو مکینوں سمیت جلا ڈالا۔ شہروں پر بم برسا کر قیامت برپا کی۔ ہزاروں بے قصور بچوں کو یتیم کر ڈالا، وہ سامراج جس نے مسئلہ فلسطین پیدا کیا۔ اور وہاں کے عرب مسلمانوں کو اپنا وطن عزیز چھوڑنے پر مجبور کر دیا، اور اسرائیل جیسے ظالم کو قائم کر کے عرب ممالک کے جسم میں چھرا گھونپ دیا۔ وہی سامراج جس نے مسئلہ کشمیر کے حل میں مشکلات پیدا کیں اور ۱۹۶۵ء میں پاکستان اور بھارت کی اس مسئلہ پر جنگ کروا ڈالی۔ غرضیکہ سامراج دنیا میں متعدد ممالک میں لرزہ خیز ڈرامے کھیل رہا ہے۔ وہ معذور اور غریب ممالک امداد فراہم کر کے ان کی معذوری میں اور اضافہ کرتا ہے۔ اور اس طرح آخر میں خونیں ڈرامہ کھیل کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ہائے! ہمیں وہ دن نہ دیکھنے پڑیں۔ کاش ان آندھیوں کا رخ بدل جائے۔

یہاں کے حالات انڈونیشیا اور دیگر ممالک سے کچھ کم نہیں۔ اقتصادی، معاشی، مذہبی اور معاشرتی حالات انڈونیشیا اور دیگر ممالک سے کچھ کم نہیں۔ اقتصادی، معاشی، مذہبی اور معاشرتی حالات ابتر سے ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔ سیاسی بحران انوکھی شکل اختیار کر چکا ہے۔ بھانت بھانت کی بولیاں سنتے کان پکے جا رہے ہیں۔ یہ ملت زیست و موت کے دوراہے پر کھڑی ہے اور پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ اے اہل وطن، اہل پاکستان، یہ ملک کس لئے بسایا تھا، کس وعدہ پر یہاں قدم رکھا تھا شاید تمہیں یاد ہوگا۔ اس کا وجود اسلام کی خاطر قائم ہوا تھا۔ اور اسلام کا واحد رشتہ اس کے وجود کی اساس بنا تھا۔ تو پھر کیا ہوا، اور کیا کیا تو نے اے قوم۔ کیا تو زندہ ہے۔ تیرا مقام کیا تھا اور اب کہاں کھڑی ہے میرا اضطراب بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ بحر ظلمات، ہیبتناک رخ اختیار کرتا جا رہا ہے۔

میں گھبرا گیا ہوں۔ کوئی راستہ ڈھونڈتا ہوں۔ اور کوئی سہارا۔ اس بحر ظلمات میں کبھی میری نگاہیں سامراجی جمہوریت کی طرف اٹھتی ہیں اور کبھی اشتراکیت کی طرف، جو مادی نظریات ہیں، سیاست میں جمہوریت کا نظریہ اور اقتصادیات میں اشتراکیت کا نظریہ پوری معاشرت کے تاریکی کل ہیں۔ ان دونوں کا کسی مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ دونوں نے مذہب کو انسان کا ذاتی مسئلہ قرار دیا ہے اور اسے اجتماعی زندگی سے خارج کر کے گہرائیوں میں بند کر دیا ہے۔ اس گھبراہٹ کے عالم میں میں نے سامراجی جمہوریت کو اپنایا۔ اپنے اسلاف کے اطوار کو چھوڑا۔ پھر بھی میری مشکلات اور مسائل میں اضافہ ہوتا گیا۔ سامراج نے میرا سب کچھ لوٹ لیا۔ معیشت کو گھر اٹھا لے گیا۔ میرے تہذیب و تمدن اور مذہب و ایمان پر کاری ضرب لگائی۔ یہاں تک معذور و غریب سمجھ کر مجھے ساری دنیا میں رسوا کر کے رکھ دیا۔ وہ بہت بڑا مگرمچھ ہے۔ جو ہر وقت اس انتظار میں ہے کہ کوئی مجبور اور درماندہ ہاتھ لگے اور وہ ہڑپ کر جائے۔ میں اس اس کے منہ میں ہوں۔ مجھے چاروں طرف موت ہی موت دکھائی دیتی ہے خدایا میری مشکل کیسے حل ہوگی۔ اس سامراج سے چھٹکارا کس طرح ہوگا۔

اب وہ وقت یاد آتا ہے۔ جب یہی لوگ جن کے دروازے پر ہم مارے مارے پھرتے ہیں۔ ہمارے اسلاف کے دست نگر تھے۔ ان اسلاف کے جو اسلام کے واحد رشتہ میں مانند سیسہ پلائی دیوار تھے۔ جو علم و ہنر، سیاست و تجارت۔ تہذیب و تمدن میں سب سے آگے تھے۔ افسوس صد افسوس!! ہمیں سامراجی اژدھے نے ڈس لیا ہے۔ اور ہمیں مفلوج و مجبور کر کے رکھ دیا ہے جبکہ چاروں طرف ظلم و تشدد کے بادل چھائے ہوئے ہیں اور خونیں آندھیاں سروں پر منڈلا رہی ہیں۔ اور ہم بے بس ہیں۔

اے خدا! ہم بھٹکے ہوئے ہیں۔ ہمیں وہ راستہ بتا، جس میں سامراجی مگرمچھوں اور امریکی اژدھوں کا ڈر نہ ہو۔ وہ راستہ بتا۔ جس میں سامراجی مگرمچھوں اور امریکی اژدہوں کا ڈر نہ ہو۔ وہ راستہ جو رسول عربی نے ہمیں بتایا۔ جو عدل و انصاف پر مبنی تھا۔ جس میں مرد و عورت کے احکام موجود تھے۔ اخلاق و معاملات کی اعلیٰ تعلیم تھی۔ عبادت اللہ سے لگاؤ پر خاص توجہ تھی۔ اسلامی برادری میں بھائی بھائی سمجھے جاتے تھے۔ جس میں ہر ایک کے جان و مال کی حفاظت تھی اور ہر ایک کی عزت محفوظ تھی وہ راستہ جس پر عمل پیرا ہو کر ہمارے اسلاف نے دنیا میں نام پیدا کیا تھا۔ وہ راستہ جو ساری کائنات کے لئے نجات کا سبب سمجھا جاتا تھا۔ جس میں آج کے تمام مسائل کا حل موجود ہے اور ان مگرمچھوں اور اژدھوں سے بچاؤ کا حل بتلاتا ہے۔

(باقی ص ۱۸ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام موضع کالام علاقہ کوہستان ضلع سوات کا انتخاب

امیر — مولوی فضل ربی صاحب کالام
نائب امیر — مولوی عبدالغفار صاحب
〃 〃 — پیش امام بدیع الزمان صاحب
ناظم اعلیٰ — مولوی حضرت بلال صاحب
نائب ناظم — مولوی محمد گل صاحب
ناظم نشر و اشاعت — مولوی احمد شاہ صاحب
خزانچی — عبدالرزاق صاحب

موضع کاٹھ تحصیل بھکر کا انتخاب

امیر — صوفی غلام حسین صاحب بی اے
نائب امیر — حافظ غلام یٰسین صاحب
نائب ناظم — ملک محمد رمضان 〃
خزانچی — غازی خاں دکاندار

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

علاقہ ڈمروالا شمالی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں تقریباً دو ہزار سے زائد افراد نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ جماعت کا انتخاب عمل لایا گیا۔ جس میں

صدر — رئیس اعظم میاں ممتاز علی صاحب ڈمر
نائب صدر — شیخ عبدالشافع صاحب امرتسری
ناظم اعلیٰ — میاں دلنواز صاحب بھٹی
نائب ناظم — میاں عبدالرشید صاحب بھٹی
جنرل سیکرٹری — حافظ محمد رمضان صاحب خطیب جامع مسجد ڈمروالہ شمالی
آفس سیکرٹری — مختار احمد صاحب
خزانچی — صوفی بخش صاحب بھٹی منتخب ہوئے۔

اراکین مجلس عمل

صوفی اللہ ڈیوایا صاحب۔ صوفی غلام حسین صاحب چوہدری محمد حنیف صاحب۔ خدا بخش صاحب بھٹی، قاضی اللہ وسایا صاحب بھٹی۔ حافظ یٰسین صاحب گھنگ حافظ شیر محمد صاحب بستی شمار۔ حافظ عبدالشکور صاحب

بمقام چابو مہر والا اور آڑا بدھو کا انتخاب

امیر — حضرت مولانا نذر محمد صاحب صاحبزادہ صاحب
نائب امیر — فضل محمد صاحبزادہ صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ صادق محمد صاحب بستی کھنڈاں
نائب ناظم — میاں غلام محمد ڈاگی
خازن — مولوی فیض محمد صاحب

بستی محمد پورہ حلقہ شیر پور ٹامیوالی کا انتخاب

امیر — حافظ پیر محمد صاحب
ناظم اعلیٰ — مولوی اللہ وسایا صاحب
ناظم — مولوی حاجی فیض بخش صاحب
خازن — عاشق محمد صاحب

موضع گرٹھ جانوں والی بہاولپور

امیر قاضی الٰہی بخش۔ نائب امیر محمد شفیع صاحب نائب امیر دوم غلام حق صاحب۔ ناظم اعلیٰ غلام فرید صاحب ناظم محمد روشن صاحب۔ خازن غلام سرور صاحب

اسلامیان علاقہ چیچہ وطنی کی خدمت میں

دردمندانہ اپیل

شیخ المشائخ قطب الاقطاب مخدوم العلما و حضرت الحاج مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری دامت برکاتہم و پیر طریقت حضرت الحاج پیر جی عبداللطیف صاحب دامت برکاتہم۔ ہر دو حضرات نے اپنے تمام متعلقین و مریدین و شاگرد علماء و عوام سے اپیل کی ہے کہ آج ہمارا ملک پاکستان جس نازک دور میں گذر رہا ہے۔ اس سے پہلے ایسے حالات پیدا نہیں ہوئے تھے۔ آج اسلام کا نام لے کر اسلام کو ختم یا مسخ کرنے کے نت نئے فتنے سر اٹھا رہے ہیں۔ کھرے کھوٹے کی پہچان مشکل بنا دی گئی ہے۔ آپ حضرات ایسے حالات میں جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ علاقہ چیچہ وطنی کی قومی اسمبلی کی سیٹ کے لئے جمعیۃ علماء نے میر سید حافظ ریاض الدین شاہ کو نامزد کیا ہے۔ تمام مسلمانانِ علاقہ کی خدمت میں پر زور اپیل ہے کہ جناب میر صاحب کو اپنا قیمتی ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔ (محمد زکریا جاوید ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد)

گوٹھ مہرو موضع جنڈول مسن کے

سینکڑوں افراد نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور حضرت مولانا حبیب اللہ گمانی امیدوار قومی اسمبلی کی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر — محمد ابراہیم صاحب
نائب امیر — محمد نادر صاحب
〃 〃 ۲ — ملک بخت علی صاحب
ناظم اعلیٰ — مولانا ادریس صاحب
ناظم بہادر خاں۔ ناظم ۲ محمد امین۔ خازن خیر محمد صاحب

مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب دولتانہ کا مقابلہ کرینگے

ملتان۔ جامعہ اسلامیہ بوریوالہ کے مہتمم حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب تحصیل وہاڑی سے قومی اسمبلی کا انتخاب لڑیں گے۔ حافظ صاحب کی طرف سے الیکشن میں حصہ لینے کا اعلان جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود نے آئین شریعت کانفرنس میں کیا۔ جو گذشتہ دنوں بڑے اہتمام سے بوریوالہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس طرح ضلع ملتان کی تمام نشستوں سے جمعیۃ کے امیدوار نامزد ہو گئے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) ملتان شہر — بابو فیروز الدین انصاری
(۲) تحصیل ملتان۔ مولانا عبدالشکور دین پوری
(۳) 〃 شجاع آباد۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی
(۴) تحصیل لودھراں — صوفی محمد یار صاحب
(۵) 〃 میلسی حضرت مولانا فیض احمد مکتبہ امدادیہ ملتان
(۶) 〃 بوریوالہ۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبدالرحیم بوریوالہ
(۷) 〃 کبیروالا۔ پیر طریقت مولانا پیر خورشید احمد عبدالحکیم
(۸) 〃 خانیوال (۱) سید نیاز احمد شاہ امیر جمعیۃ ملتان
(۹) 〃 〃 (۲) قاری محمد نورالحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان

صوبائی امیدواروں کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

...ی قانون کے نفاذ کے لئے مولانا عبدالحی صاحب کی قربانی

...گرام ہزارہ۔ قومی اسمبلی کے حلقہ نمبرا سے انتخاب ...لے ایک امیدوار علاقہ کے رئیس خان محمد یوسف ...اس کے حامی رشتہ دار خوانین نے جمعیۃ علماء ...مقبولیت سے گھبرا کر اپنے زیر اثر لوگوں کو جمعیۃ ...وں میں شریک ہونے سے حکماً منع کیا۔ اس پابندی ...کے خطیب اور قاضی صاحبزادہ مولانا عبدالحی ...خلف الرشید مولانا عبدالغفار صاحب مرحوم المشہور ...ان استاد پر پڑا ہے۔ وہ اس طرح کہ عبدالصمد ...اور یوسف خاں نے مولانا قاضی عبدالحی صاحب ...علماء اسلام کی حمایت میں کام کرنے سے روکنا ...انہوں نے اس پابندی کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ امامت ...اور قضاء کا عہدہ اس لئے چھوڑ دیا۔ کہ میں ...و حدیث کی روشنی میں شرعی قانون کے نفاذ ...جہد جاری رکھوں گا۔ جس کی اہل صرف جمعیۃ ...اسلام ہے۔ چنانچہ یوسف خاں امیدوار قومی ...کے اس رویہ سے تحصیل بٹگرام کے علماء اور ...کہتے ہیں کہ یہ اقتدار کے بھوکے لوگ اسلام ...دھوکہ دینے کے لئے لیتے رہتے ہیں۔ مگر عملاً ...نام لینے والوں کا علماء اور عوام کے ساتھ جو ...ہے۔ اس کی مثال مولانا عبدالحی ترند والے ...سانو ہونے والے وحشیانہ سلوک کو دیکھنا چاہیئے

(عزیز الرحمان ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام بٹگرام ہزارہ)

...یۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ کا انتخابی دورہ

پچھلے ماہ جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ نے اپنے علاقہ ...جناب مولانا شیر محمد صاحب امیدوار قومی اسمبلی تحصیل ...شاب و الحاج حضرت مولانا علی محمد صاحب امیدوار ...ائی اسمبلی حلقہ ۲ تحصیل خوشاب کے حق میں تعارفی ...عام منعقد کئے گئے۔ جو علی الترتیب مندرجہ ذیل ...ات پر ہوئے۔

چک ۲۲ ایم۔ بی۔ چک ۲۳، ۲۴، ۲۵، ایم بی ...، ۱، ۲، ۳، ۴ ڈی اے۔ موضع شیخو۔ ادکھلی موہلہ ...کوٹ، رنگ پور، نور پور تھل۔ گمرو ٹ۔ انتراء ...گل، روڈہ، نکو میں عام مجمع سے خطاب کیا ...ندرہ میں حضرت مولانا شیر محمد امیدوار قومی اسمبلی حضرت مولانا علی محمد امیدوار صوبائی اسمبلی۔ حضرت مولانا قاری عزت علی خاں اور جمشید احمد راہی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ نے ہر مقام پر شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

ہر مقام پر عوام نے جمعیۃ کے پروگرام کو خوش اخلاقی سے سنا اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور جمعیۃ کے منشور پر اظہار اطمینان فرمایا۔

انتخابی جلسے

۴ ستمبر کو حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ سرگودھا ڈویژن و امیدوار قومی اسمبلی سرگودھا شہر مٹھہ ٹوانہ کی دعوت پر مسجد نونا نوالی میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ دیا اور تقریر فرمائی۔

مورخہ ۱۸ ستمبر کو حضرت مولانا غلام ربانی صاحب مٹھہ ٹوانہ میں تشریف لائے۔ عشاء کی نماز کے بعد تقریر کی۔ آپ کی تقریر سے پہلے جمشید احمد راہی ناظم عمومی مٹھہ ٹوانہ نے مولانا کا تعارف مختصر الفاظ میں کرایا۔

۲ اکتوبر کو محلہ چھینہ والا میں جلسہ کا اہتمام تھا جس میں حضرت مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جوہر آباد نے اور حضرت مولانا محمد امیر صاحب میانوالی نے عوام سے خطاب فرمایا۔ جلسہ کی صدارت محلہ چھینہ کے ایک معزز شخص جناب ملک محمد یار چھینہ نے فرمائی۔

۱۰ اکتوبر کو محلہ کوٹلہ میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں مقامی علماء حضرت مولانا علی محمد صاحب کے علاوہ حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب احمد ادسلانوالی خصوصی طور پر مدعو تھے۔ حضرت شاہ صاحب مٹھہ ٹوانہ جمعیۃ کی تین روزہ دعوت پر تشریف لائے تھے، اور پروگرام کے مطابق ۱۰ اکتوبر کو محلہ کوٹلہ میں ان کی پہلی تقریر تھی۔ اس جلسہ کی صدارت جناب قاضی قاری قدرت اللہ صاحب نے فرمائی۔

۱۴ اکتوبر کو عشاء کی نماز کے بعد موضع پنجہ میں جلسۂ عام کا اہتمام جناب قاضی محمد نور صاحب اور ان کے بھائیوں کی وساطت سے کیا گیا تھا۔ جناب قاضی صاحب پنجہ کی معزز شخصیت اور جمعیۃ کے مخلص کارکن ہیں۔

(جمشید راہی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ)

شمولیت کا اعلان

حضرت شیخ الطریقت پیرو رہنما سید غلام محمد صاحب قادری نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے ان کے سینکڑوں مریدین بھی شمولیت کا اعلان کرتے ہیں۔ مردان، پشاور، صوابی، نوشہرہ، ملاکنڈ ڈویژن ضلع دیر خصوصاً تحصیل چکدرہ میں سب مریدوں نے باآواز بلند جمعیۃ علماء اسلام سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ (سید غلام ربانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ تحصیل چکدرہ

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

ملک حاجی جمعہ خاں قوم محمد زئی نے نیشنل عوامی پارٹی ولی خاں گروپ سے استعفا دے کر اپنی قوم کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے جمعیۃ کے رہنماؤں خصوصاً حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مفتی محمود اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ شہر نوکنڈی ضلع چاغی۔

امیر	ملک حاجی جمعہ خاں صاحب محمد زئی
نائب امیر	حاجی جان محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	مشتاق احمد
نائب ناظم	مولوی عبدالحق صاحب
خزانچی	محمد ہاشم دکاندار حسن زئی
ناظم نشر و اشاعت	حافظ عبدالعزیز صاحب
پروپیگنڈا سیکرٹری	میرک محمد اعظم کبدانی
نائب 〃 〃	محمد ابراہیم قوم محمد حسینی

(مشتاق احمد بار بر شاپ نوکنڈی ضلع چاغی

راؤ محمد اسماعیل کی شمولیت

راؤ محمد اسماعیل صاحب نے بمعہ اپنے کنبہ کے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام نافذ کرانے کا عزم کر چکی ہے اور جمعیۃ کے قائدین پر ہمیں مکمل اعتماد ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کا اسلامی منشور ہی ایسا پروگرام پیش کرتا ہے۔ جس میں غریب مزدور کسان کی تکالیف کا حل موجود ہے۔

جمعیۃ کے کارکن اپنی جدوجہد تیز کردیں

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم اعلیٰ جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب نے حیدرآباد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلام کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ آنے والے انتخابات میں اپنے ووٹ کو سوچ سمجھ کر استعمال کریں۔ حافظ محمد اسماعیل صاحب نے شام کو حیدرآباد میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ اسلام کے لئے جدوجہد تیز تر کر دیں تاکہ آپ کی اس جدوجہد سے اس ملک میں اسلام کا قانون رائج ہو سکے۔ اس کے بعد ۹ اکتوبر کو جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب نے ٹنڈو آدم میں جمعیۃ کے دفتر پر پرچم کشائی کی اور رات کو جلسہ عام میں خطاب کیا۔ اس کے بعد دن میں حیدرآباد میں مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کیں۔ ۱۰ اکتوبر کو ٹنڈو الہ یار میں مارکیٹ چوک میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ (شیخ محمد ادریس آفس سیکرٹری جمعیۃ علماء سندھ)

انجمن تحفظ سوکڑی کا فیصلہ

بنوں۔ انجمن تحفظ سوکڑی ضلع بنوں کی مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس ملک عمر دراز خاں کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مولوی حبیب الرحمٰن نے تلاوت قرآن پاک سے شروع کی۔ اس کے بعد ایجنڈے کے مطابق گذشتہ کارروائی کی توثیق عمل میں لائی گئی۔ اس کے بعد اجلاس میں اس اہم مسئلے کو پیش کیا گیا کہ قوم سوکڑی کو آنے والے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں کس پارٹی کو متفقہ طور پر ووٹ دیا جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں صدر اجلاس ملک عمر دراز خاں۔ ملک محمد ایوب خاں۔ ملک شہزاد خاں۔ گل ملک۔ صفدر علی خاں، مہرزاد خاں۔ مولوی حبیب الرحمٰن اور پیر عبداللہ شاہ صاحبان نے اپنے اپنے زریں خیالات اور نظریات پر مدلل تقریریں کیں۔ آخر میں پیر عبداللہ شاہ صاحب کی پیش کردہ تجاویز معمولی ترمیمات کے ساتھ حسب ذیل فیصلہ کی صورت میں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

انجمن نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ قوم سوکڑی کا ہر بالغ فرد مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں اپنا ووٹ جمعیۃ علماء اسلام کو دے گا۔ اور صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں قوم سوکڑی کا ہر بالغ فرد اپنا ووٹ استعمال کرنے میں آزاد ہوگا۔ یہ اس کی مرضی پر منحصر ہوگا کہ وہ کس پارٹی کو ووٹ دینا چاہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء تک قوم سوکڑی کے اندر صرف مساجد میں جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا لگایا جائے گا۔ اور جمعیۃ کی ٹوپیاں استعمال کی جا سکیں گی۔ باقی سوکڑی کے اندر دوسری تمام سیاسی پارٹیوں کے جھنڈوں اور ٹوپیوں پر ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء تک پابندی ہوگی۔ نیز قوم سوکڑی کا کوئی فرد مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں سوائے جمعیۃ علماء اسلام کے اور کسی سیاسی پارٹی میں قوم سوکڑی کے اندر ایجنٹ کے طور پر کام نہیں کرے گا اور صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں بھی سوکڑی کے اندر کوئی فرد سوکڑی کا سیاسی پارٹی میں ایجنٹ کا کام نہیں کر سکے گا البتہ قوم سوکڑی سے باہر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ علاقہ سوکڑی کے اندر تمام سیاسی جلسے جلوسوں پر پابندی ہوگی۔ اور نہ ہی قوم سوکڑی کی جانب سے کسی کو علاقہ سوکڑی سے باہر سیاسی جلسوں اور جلوسوں میں دھوم دھام سے شرکت کی اجازت ہوگی۔ بلکہ انفرادی طور پر سیاسی جلسوں میں شمولیت پر پابندی نہ ہوگی۔

پاکستان کے ممتاز روحانی پیشوا
پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبدالمالک صاحب
صدیقی نقشبندی مجددی کا اپنے متوسلین کو فرمان

"میں شرح صدر سے کہتا ہوں کہ صرف جمعیۃ علماء اسلام حق کے لئے لڑ رہی ہے۔ لہٰذا میں سارے حق کے طالب مسلمانوں اور بالخصوص اپنے معتقدین یعنی سلسلہ نقشبندی سے تعلق رکھنے والے حضرات کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ باقی جماعتوں سے بیزار ہو کر صرف اور صرف جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔

جو متوسلین میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، انہیں بالضرور مودودیت اور ان کے ہمنوا جماعتوں کے ساتھ انقطاع کرنا ہوگا۔ میں اسلام کی سربلندی اور جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی کے لئے ہمیشہ دعا کرتا ہوں اور جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب اور دیگر حضرات پر میں مکمل اعتماد رکھتا ہوں۔"

دستخط۔ محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ

مندرجہ بالا بیان حضرت صاحب نے سوات سے واپسی پر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مجمع عام میں فرمایا اور اساتذہ دارالعلوم اور طلباء کو جمعیۃ علماء اسلام کی حمایت واعانت کی تلقین و ترغیب فرمائی اور جمعیۃ کے ساتھ اپنے دلی جذبات کا اظہار فرمایا۔ جس سے حضرت مدظلہ کے خلفاء متوسلین و خدام مطلع ہو کر آئندہ جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی و استحکام کے لئے جانی و مالی قربانیاں وقف فرمائیں۔

(از مولانا محمد فرید صاحب مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و خلیفہ حضرت مدظلہ العالی)

گونادل ضلع کیمبلپور میں جمعیۃ کی تشکیل

امیر — مولانا محمد عارف خطیب جامع مسجد ...
نائب امیر — میاں گل صاحب
ناظم — قاری محمد واعظ صاحب مدرس تعلیم القرآن ...
نائب ناظم — سیٹھی صاحب
اراکین۔ مہر الٰہی صاحب۔ مستری ... صاحب ...

قیام جمعیۃ علماء اسلام شیریں آبادی ...

امیر — جمیل احمد آفس سپرنٹنڈنٹ
سیکرٹری — جاوید اقبال بی اے
خازن — احمد نور مختوم
ناظم نشرواشاعت — بابو محمد یعقوب بیکنگ انچارج
سرپرست — مولانا محمد اکرم صاحب

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ

امیر — قاری دین محمد صاحب
نائب امیر — بابا راجولی
سیکرٹری — میر باز ٹھیکیدار آئی سی ...
خازن — حاجی عبدالمجید
پروپیگنڈا سیکرٹری — محمد بشیر میانوی
نائب سیکرٹری — صوفی اللہ دتہ

ارشاد باری تعالیٰ: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (پ ۲ ع ۷)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم پر روزے ایسے ہی فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

...ـتہ اوقات سحری افطاری

رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ برائے شہر لاہور و مضافات

رمضان المبارک

تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	صبح صادق و اختتام سحری		افطاری	
		منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ
یکم نومبر	یکم رمضان	۵۷	۴	۱۷	۵
۲ ″	۲ ″	۵۸	۴	۱۶	۵
۳ ″	۳ ″	۵۸	۴	۱۵	۵
۴ ″	۴ ″	۵۹	۴	۱۴	۵
۵ ″	۵ ″	۵۹	۴	۱۳	۵
۶ ″	۶ ″	۰	۵	۱۲	۵
۷ ″	۷ ″	۱	۵	۱۱	۵
۸ ″	۸ ″	۱	۵	۱۰	۵
۹ ″	۹ ″	۲	۵	۹	۵
۱۰ ″	۱۰ ″	۲	۵	۹	۵
۱۱ ″	۱۱ ″	۳	۵	۸	۵
۱۲ ″	۱۲ ″	۴	۵	۷	۵
۱۳ ″	۱۳ ″	۵	۵	۷	۵
۱۴ ″	۱۴ ″	۵	۵	۶	۵
۱۵ ″	۱۵ ″	۶	۵	۵	۵
۱۶ ″	۱۶ ″	۷	۵	۵	۵
۱۷ ″	۱۷ ″	۸	۵	۴	۵
۱۸ ″	۱۸ ″	۸	۵	۴	۵
۱۹ ″	۱۹ ″	۹	۵	۴	۵
۲۰ ″	۲۰ ″	۱۰	۵	۳	۵
۲۱ ″	۲۱ ″	۱۱	۵	۳	۵
۲۲ ″	۲۲ ″	۱۱	۵	۳	۵
۲۳ ″	۲۳ ″	۱۲	۵	۳	۵
۲۴ ″	۲۴ ″	۱۳	۵	۲	۵
۲۵ ″	۲۵ ″	۱۴	۵	۲	۵
۲۶ ″	۲۶ ″	۱۵	۵	۱	۵
۲۷ ″	۲۷ ″	۱۵	۵	۱	۵
۲۸ ″	۲۸ ″	۱۶	۵	۱	۵
۲۹ ″	۲۹ ″	۱۷	۵	۱	۵
۳۰ ″	۳۰ ″	۱۸	۵	۱	۵

مغربی پاکستان کے شہروں کے اوقات کا فرق

نام شہر	فرق از لاہور	
ایبٹ آباد	+	۴ منٹ
بنوں	+	۱۶ ″
بہاول پور۔ درگئی	+	۱۴ ″
پشاور، کوہاٹ	+	۱۳ ″
جہلم	+	۲ ″
جمرود، مظفر نگر	+	۱۲ ″
جموں	+	۲ ″
جھنگ صدر، خوشاب	+	۸ ″
جیکب آباد، لاڑکانہ	+	۲۴ ″
حیدرآباد سندھ	+	۲۳ ″
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	+	۱۵ ″
ڈیرہ غازی خاں	+	۱۴ ″
راولپنڈی، سرگودھا، ساہیوال	+	۱۵ ″
سکھر	−	۱۸ ″
سیالکوٹ	−	۲ ″
شیخوپورہ	−	۱ ″
کراچی، کوئٹہ، بلوچستان	−	۲۹ ″
کوہ مری، گوجرانوالہ	−	۴ ″
کیمبل پور	−	۹ ″
لائلپور	−	۹ ″
لورالائی	−	۲۳ ″
مظفر گڑھ	−	۱۲ ″
ملتان	−	۱۰ ″
میانوالی، چترال	−	۱۱ ″
پنڈدادنخاں	−	۳ ″
پاراچنار	−	۱۸ ″
ہری پور	−	۷ ″
شکارپور	−	۱۷ ″
گلگت	−	۳ ″
لداخ	−	۱۶ ″
میران شاہ	−	۱۷ ″
گجرات	−	۲ ″
لیہ	−	۱۳ ″

رپورٹ شیخ عبداللہ

لاہور میں

مفتی اعظم مولانا مفتی محمود کا پریس کانفرنس سے خطاب

محترم حضرات!

جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے مثبت مقصد صرف یہ ہے کہ اس ملک کا پورا نظام اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو۔ ملک کا سیاسی نظام، معاشی نظام معاشرتی نظام۔ اخلاقی نظام اور ملک کا قانون اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہو۔ اس میں کسی بھی جماعت کے ساتھ سمجھوتہ نہیں جس میں ہمیں اپنے اصولوں سے ذرا بھر انحراف کرنا پڑے۔ اس سلسلے میں ہم نے یہ ضروری سمجھا کہ صوبائی اور قومی اسمبلیوں کے امیدوار ایسے لوگ ہوں، جو دیندار ہونے کے ساتھ ساتھ غریب طبقے سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔ ہمیں یقین کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام سے واقفیت نہ رکھنے والے لوگ کسی صورت میں بھی اسلامی آئین بنانے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس لئے جن بڑے بڑے جاگیرداروں نے محنت کشوں اور کسانوں کی دولت کا استحصال کیا ہے۔ ان سے یہ امید رکھنی کہ وہ غریب عوام کے حق میں اچھی حکومت قائم کریں، محض غلط فہمی ہو گی۔

ہم نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ۲۳ برس کے ظلم و تشدد، کفر و جبر کو ختم کر کے دم لیں گے۔ فرنگی ظالم نے ۲۰۰ سال تک ظلم کو قائم رکھا اور ہم نے ۲۳ سال اس نظام کا تحفظ کیا۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام اس ظالمانہ نظام کو درہم برہم کر کے رکھ دے گی۔ تاکہ یہاں کے لوگ اچھی زندگی بسر کر سکیں۔

انتخابات کے سلسلے میں جمعیۃ نے قومی اسمبلی کے لئے ۱۱۰ نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑے کئے ہیں۔ صوبہ سرحد میں قومی اسمبلی کی ۱۸ نشستیں ہیں اور ہم نے ۱۸ نشستوں پر اپنے ۱۸ امیدوار کھڑے کئے ہیں۔

جب سے انتخابی مہم شروع ہوئی ہے ہم پر مسلسل الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہم سوشلسٹ ہیں اور ہم نے بھٹو سے کوئی معاہدہ کیا ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے ہمیشہ اس کی تردید کی۔ لیکن ہم پر یہ الزام ہمیشہ لگتے رہے اب جبکہ بھٹو براہ راست ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے میرے مقابلے میں کھڑے ہیں تو ان الزامات کی تردید ہو گئی ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہم سوشلسٹ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کا پیپلز پارٹی سے سمجھوتے کا افسانہ جماعت اسلامی نے تراشا ہے اور جماعت اسلامی کے لیڈر ہی اس مفروضہ سمجھوتے کو اچھالتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن دوسری جانب ہم دیکھتے ہیں کہ بھٹو نے قومی اسمبلی کے جن پانچ حلقوں سے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ جماعت اسلامی نے وہاں اپنا کوئی امیدوار نہیں کھڑا کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود جماعت اسلامی پیپلز پارٹی سے خوفزدہ ہے اور بالواسطہ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ سرحد میں نیپ کے سربراہ عبدالولی خان کے خلاف جماعت اسلامی نے اپنا امیدوار (سردار علی خاں) کھڑا کیا تھا۔ اس کا نام واپس لے لیا ہے۔ اس سے شک ہوتا ہے کہ نیپ گروپ سے جماعت اسلامی کا کوئی خفیہ سمجھوتہ موجود ہے۔

مفتی صاحب نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پیپلز پارٹی نے جن جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو ٹکٹ دیئے ہیں وہ اسمبلی میں جا کر اس نصب العین کے حصول کی جدوجہد نہیں کر سکتے۔ جس کا دعوےٰ یہ پارٹی کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور جو عام آدمی کی معاشی حالت بہتر بنانے کا نصب العین ہے۔

انہوں نے فرمایا۔ ملک میں انتخابات کو اصول کے مطابق کرنا چاہیئے کسی دوسری جماعت پر الزام تراشی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ تاکہ انتخابات کے دوران بحران نہ پیدا ہو۔ کیونکہ اخلاق سے گرے ہوئے انتخابی اصول اپنانا پاکستان کے مسلمانوں کے شایان شان نہیں چیف الیکشن کمشنر نے جو ضابطہ اخلاق صادر فرمایا ہے کہ مساجد میں انتخابات اور سیاست کی گفتگو نہیں ہونی چاہیئے۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے مذہب میں سیاست دین سے الگ نہیں۔ سیاست دین کا حصہ ہے اور سیاسی شعور دین کا ایک جزو لاینفک ہے۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں، کہ مساجد کو سیاسی اور انتخابی بات چیت سے مستثنیٰ کر دیا جائے یہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے۔

جلسہ عام جمعیۃ علماء اسلام ضلع چترال

مورخہ ۲۶ اکتوبر کو جمعیۃ علماء اسلام تحصیل
مداک اور زہزوی میں ایک مشترکہ جلسہ عام منعقد
کی صدارت حضرت مولانا عبدالرشید نے کی۔ جلسے کا
تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ مولانا کبیر شاہ
کرتے ہوئے کہا کہ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اسلامی نظا
کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کر
اور کہا کہ جمعیۃ صرف اسلام کے لئے جدوجہد کر رہی
اور جمعیۃ کے پروگرام سے لوگوں کو روشناس کر
اس کے بعد جمعیۃ کے نائب صدر فضل دان زہزو
چند قراردادیں پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمار
مداک اور زہزوی میں صرف دو پرائمری سکول
یہ ہمارے لئے ناکافی ہیں۔ لہٰذا ایک مڈل سکول
کیا جائے۔ نیز یہ بھی کہا کہ ہمارے علاقے کے لوگ
سے بالکل محروم ہیں۔ لہٰذا ہمارے علاقے میں ایک
گورنمنٹ کی ڈسپنسری قائم کی جائے۔

انہوں نے ڈاک خانے کے بارے میں کہا کہ
علاقے میں ڈاک خانے کا کوئی بندوبست نہیں
اس لئے یہاں ایک ڈاک خانہ قائم کیا جائے۔
رفت کے لئے راستہ بالکل نہیں ہے۔ لہٰذا حکو
سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے پسماندہ علا
پر غور کریں۔ نیز امسال ژالہ باری کی وجہ سے
سب ختم ہو گئی ہیں۔ چونکہ حکومت نے خود دیکھنے کے
اس پر غور نہیں کیا۔ نیز گورنر صاحب کی چترال
پر بھی اپیل کی تھی۔ لہٰذا ابھی تک کوئی غور نہیں ہوا
اس وجہ سے خوراک کی سخت قلت ہے۔ پشاور
جو گودام آتا ہے۔ صرف چترال کے شہر تک آتا
دیہاتی لوگ ۹۰ میل پیدل سفر کر کے بطور مجبوری
اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لے جاتے ہیں ورنہ بھوک
کا خطرہ ہے۔

لہٰذا حکومت سے التماس ہے کہ مذکورہ قرارداد
پر ضرور غور کریں۔ اس کے بعد جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ
شاہ نے جمعیۃ کے منشور پر روشنی ڈالی۔ اور کہا۔
آنے والا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اسلامی نظام
نفاذ کے لئے جانی اور مالی قربانی سے دریغ نہ کر
لوگوں نے جوش میں آکر نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام
باد۔ مفتی محمود زندہ باد۔ غلام غوث ہزاروی زندہ
کے نعرے لگائے گئے۔

قائدِ انقلاب مفتی محمود

زندہ باد اے مفتئ محمود تیرا انقلاب — آگیا سرمایہ داروں کے لئے یومِ حساب

سرزمینِ پاک پر ہو پاک اسلامی نظام — عظمتِ اسلام ہو اس ملک میں مثلِ شہاب

تھرتھراتے ہیں تیری للکار سے سرمایہ دار — سہگل و داؤد جیسے سیٹھ آدم جی نواب

آگئے تیرے مقابل قوم کے خونخوار سب — تندئ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب

سامراجی قوتوں کو موت کا پیغام ہے — سوشلسٹوں کمیونسٹوں کیلئے تو ہے عذاب

ہے تیرا زردار دشمن اور غدارِ وطن — ازم مودودی کا تو نے کر دیا خانہ خراب

اب تلک جو قوم کو ہر گام پر ڈستے رہے — آگئے وہ اوڑھ کر اب غمگساری کا نقاب

ہیں تیرے درخواستی و غوث و انور ہمنوا — محنتی مزدور تیرے ہمسفر ہیں ہمرکاب

تو جمعیۃ کا جمعیۃ ہے تیری جان و جگر — حضرتِ مدنیؒ نے بخشا تجھ کو قائد کا خطاب

تو ہے داعی دین کا اسلام کا قرآن کا — انتخابی دور میں تیری جماعت کامیاب

دور ہو دورِ فرنگی ملک بھی خوشحال ہو — ہاتھ چوروں کا کٹے پھر زندہ ہوں ابنِ خطاب

ہے تیری تائید میں اللہ اور اس کا رسول — ہو چکا ملکوتِ فردوسی میں تیرا انتخاب

زندہ باد اے مفتئ محمود تیرا انقلاب

آگیا سرمایہ داروں کیلئے یومِ حساب

اس نظم میں فنی لحاظ سے خامیاں ہیں تاہم جلسہ عام میں پڑھی جاسکتی ہے

(ادارہ)

میرعلی کانفرنس

مذہبی لٹیروں کے لئے پیغامِ اجل

(از شوکت علی خاں صدر جمعیۃ طلباء اسلام بنوں)

۱۱، ۱۲، اکتوبر کو ہونیوالی شمالی وزیرستان میں میر علی کے مقام پر جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام قبائلی عوام کی دو روزہ آئین شریعت کانفرنس کے فیصلے، اغراض و مقاصد اور نتائج جہاں اسلام دوستوں کے لئے مژدۂ جانفزا ہیں، وہاں سرمایہ داروں جاگیرداروں، اسلام کے مقدس نام کو اپنے ناپاک عزائم کے لئے استعمال کرنے والوں اور مذہبی لٹیروں کے لئے موت کا پیغام ہیں۔

تحریک پاکستان جب شروع ہوئی تو اس وقت یہ کہا جا رہا تھا کہ مملکت پاکستان میں اسلامی آئین نافذ کیا جائیگا ۲۳ سال کے بعد آج ہم اسی منزل پر کھڑے ہیں، اور دیکھ رہے ہیں کہ اب تک پاکستان اسلام کا گہوارہ نہ بن سکا۔

درحقیقت جو عناصر پاکستان کو اسلامی آئین سے محروم رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ آج وہ پھر میدانِ سیاست میں مینڈکوں کی طرح ٹراتے ہیں اور اسلام کے سوا ان کی زبانوں پر کچھ نہیں آتا جمعیۃ علماء اسلام سچے معنوں میں ملک کو مضبوط اور مستحکم دیکھنا چاہتی ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ اسلامی آئین اور صرف اسلامی آئین کے ذریعے ہی ملک مضبوط اور مستحکم ہو سکتا ہے اس سلسلے میں جمعیۃ نے جس پروگرام کو پیش نظر رکھ کر کام شروع کیا ہے۔ وہ بڑا خوش آیند ہے۔ آج جمعیۃ بنوں سے لیکر کراچی تک اور افغانستان کی سرحدوں تک یکساں مقبول ہے، اور یہ بات یقینی ہے کہ دسمبر میں ہونے والے انتخابات میں جمعیۃ کافی سیٹیں جیت لے گی۔ یہ بات بھی یقینی ہے کہ جمعیۃ کے ممبر اس بار ملک کو اسلامی آئین سے محروم رکھنے کی کوشش کو ناکام بنا دینگے۔ تاہم جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈروں مولانا عبداللہ درخواستی صاحب، مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اعلان کیا ہے کہ:

"اس بار اگر ملک کو اسلامی آئین سے محروم رکھا گیا تو جمعیۃ علماء اسلام بغاوت کا جھنڈا بلند کرے گی"۔

بغاوت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اس سلسلے میں جمعیۃ نے ابھی سے کام شروع کر دیا ہے۔ قبائلی عوام کی یہ کانفرنس درحقیقت اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ قبائلی عوام اغوا کی وارداتوں میں لیلیٰ خالد جیسی مہارت رکھتے ہیں اور گوریلا جنگ میں یاسر عرفات جیسے ماہر ہیں۔ قبائلیوں پر پاکستانی قوانین نافذ نہیں۔ ان کے پاس کروڑوں بندوق، پستول اور کئی توپیں اور مشینگنیں ہیں۔ جمعیۃ قبائلی مجاہدین کے ذریعہ ملک میں اسلامی آئین لاکر دم لیگی۔ یہی وجہ ہے کہ میر علی کانفرنس کے فیصلے

قومی اسمبلی کیلئے مغربی پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام کے مزید ارکان کی نامزدگی

(گزشتہ سے پیوستہ)

نمبر شمار	حلقہ نمبر	اسم گرامی
۷۷	این ڈبلیو ۴۱ سرگودھا ۳	مولانا حکیم شریف الدین صاحب
۷۸	" " ۱۷ گوجرانوالہ ۲	علامہ محمد احمد صاحب لدھیانوی
۷۹	" " ۷۲ " ۳	حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب
۸۰	" " ۷۹ ملتان ۱	بابو فیروزالدین صاحب انصاری
۸۱	" " ۸۰ " ۲	مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری
۸۲	" " ۸۸ ڈی جی خان ۱	مولانا عبدالستار صاحب
۸۳	" " ۸۹ " ۲	مولانا غلام محمد صاحب
۸۴	" " ۱۱۵ خیرپور ۲	مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ خیرپور
۸۵	" " ۱۲۶ کراچی ۱	جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

(ناظم شعبہ انتخابات جمعیۃ علماء اسلام)

دو سو افراد کی جمعیۃ میں شمولیت

مولوی محمد الدین صاحب، مولوی عبدالعزیز صاحب امیدوار صوبائی اسمبلی ـ مولوی محمد امین صاحبان نے علاقہ کہولو، بارکھان، جہانگیر شہر میں متواتر جلسے کئے۔ جس میں خواص و عوام نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کیا۔ جناب سید محمد ابراہیم صاحب یاسین زئی نے دو سو افراد کے ساتھ جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ جناب گل باران صاحب و ظریف خان لونی نے جمعیۃ کی رکنیت منظور کر لی۔ ملک عبدالحکیم صاحب فدکون نے بمعہ اپنی قوم کے جمعیۃ کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے۔ بارکھان کی اکثر عوام نے جمعیۃ کے ساتھ اقرار کیا ہے۔ سردار خان محمد صاحب سکنہ اسماعیل شہر نے جمعیۃ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنے کا اعلان کیا ہے

جمعیۃ کا پرچم پرچم نبوی ہے

جہلم۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف صاحب نے شہر میں سات جگہ اپنا پارٹی پرچم لہراتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ چودہ سو سالہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسلام کو اس ملک میں رائج کرنے کے لئے علماء حق کی واحد تنظیم جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد میں شامل ہو جائیں۔ انہوں نے حدیث شریف پڑھتے ہوئے ثابت کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا کالی و سفید دھاریوں والا پرچم وہی پرچم ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں مجاہدین کو دیا تھا

انہوں نے مزید کہا کہ صرف اقتصادی نظام کے رائج کرنے سے عوامی مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ پوری شریعت کے نفاذ میں ہی ہماری مشکلات کا حل ہے۔

اس موقع پر آئین شریعت زندہ باد، علماء حق زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد، جمال عبدالناصر زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

انتخابی تعارف

جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواران قومی اسمبلی التفات فرمائیں

نامزد امیدواران قومی اسمبلی کے انتخابی تعارف کے سلسلہ میں استدعا ہے ـ کہ اراکین اپنے مختصر حالات زندگی، قومی و ملی خدمات، آزادیٔ وطن اور سامراجی طاقتوں سے نبرد آزمائی کا مفصل جائزہ، نیز اپنے آئندہ عزائم جو وہ قومی اسمبلی میں بروئے کار لانے کا ارادہ رکھتے ہیں کا مختصر خاکہ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ جن کی اشاعت ترجمان اسلام کے علاوہ روزنامہ آزاد میں بھی کی جائے گی۔

(ناظم شعبۂ انتخابات دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

تصحیح ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ میں قومی اسمبلی کے نامزد امیدوار نمبر شمار ۴۱۔ این ڈبلیو ۹۰ مظفر گڑھ ۱ پر غلطی سے مولانا عبدالحمید صاحب لکھا گیا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں اصل نام مولانا عبدالمجید صاحب ہے۔

(ناظم شعبۂ انتخابات)

جمعیۃ علماء اسلام حاصل پور کا انتخاب

صدر جناب راؤ ارشد علی صاحب
نائب امیر مولوی محمد عبداللہ صاحب
ناظم اعلیٰ مولوی عبدالوحید صاحب
ناظم خصوصی چوہدری رحمت علی صاحب رحمت بکڈپو جنرل سٹور
خزانچی حافظ نیک محمد صاحب
معاون خزانچی منشی محمد دین صاحب بسمل

مجلس عاملہ بھی منتخب کی گئی۔ آخر میں دعائے خیر پر اجلاس اختتام پذیر ہوا

(عبدالوحید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حاصل پور)

عصمت انبیاء اور مودودی

علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فطرت کی اسی پاکیزگی
حکیم نے ایک اور جگہ اپنی معجزانہ اسلوب کے
لطیف پیرایہ میں یوں اشارہ کیا ہے :۔
ولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم
قلیلاً۔ یعنی اگر زنجیر عصمت در پا نہ بھی ہوتی،
کی طرف سے ترغیب و ترہیب اور مکرو
ہزارہا ہتھکنڈوں کے استعمال کے باوجود آپؐ
میں جا ملنا تو درکنار آپ ان کی طرف جھک
نے بلکہ معمولی جھکاؤ بھی نہ ہوتا۔ البتہ نہایت
جھکنے کے قریب ہو جاتے۔ میں اپنی طرف سے
رہا ہوں۔ بلکہ قرآن حکیم کے الفاظ بتلا رہے
"قد" کا استعمال عربی زبان میں تقلیل کے لئے
اور "کاد" کا استعمال ہر مقام پر ہوتا ہے، جبکہ
بعد قریب الوقوع ہو۔ پھر "رکون" لغت میں کمل
معنی میں نہیں آتا۔ بلکہ خفیف سے جھکاؤ کے لئے
ہے۔ پھر "رکون" بھی پورا نہیں بلکہ کچھ "رکون" جو
کا مفہوم ہے۔ پھر وہ کچھ رکون بھی معمولی سا جو
میں تنوین للتقلیل کا مفاد ہے اور کچھ معمولی سے
بھی کم جو "قلیلاً" کا مدلول ہے۔ قربان جایئے
حکیم کی بلاغت اور کمال اعجاز پہ کہ کنایہ کے ابلغ
ترین پیرایہ میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فطرت کی پاکیزگی کس شان سے بیان فرمائی۔ پھر
ہائی درجہ معمولی رکون پر جو شاید کہ "ہم" کے درجہ سے
ہے۔ اور وہ بھی اپنی حفاظت اٹھا لینے کی صورت
کی شدید وعید آئی ہے
اذاً لاذقناک ضعف الحیاۃ وضعف الممات"
انبیاء کے تقدس اور تقرب عند اللہ کا اندازہ بخوبی
سکتا ہے۔

الغرض نبی بعثت سے پہلے بھی پاک ہوتا ہے، اور
کے بعد بھی، ردائے عصمت ہر آن اس کی زیب تن
ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے عصمت کے بارے میں
ئیاں کرنا اور خواہ مخواہ شکوک و شبہات پیدا کرنا
بلند ترین مقامات سے جہالت اور خالص یہودیانہ
ہنیت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں
کہ ایک بد باطن شخص اگر انبیاء علیہم السلام کی مقدس
کی شان میں اور صحابہ کرام کے بارہ میں دریدہ دہنی
ہرہ کرتا ہے تو بعض نام نہاد مفتی ٹس سے مس نہیں
اور جب کوئی خوش قسمت بندہ بتوفیق خداوندی
ان پاکبازوں کی پاکی اور تقدس پر کچھ لکھ کر ان کی طرف
سے زائغین کے حملوں کا دفاع کرتا ہے تو یہ مارے غضب
کے جل جاتے ہیں اور اپنی عاقبت کو خراب کرنے بلکہ ایمان
کو خطرہ میں ڈال کر انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام کو
خطاکار اور اپنے ممدوح کو بری ثابت کرنے کے لئے
ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ کیا انبیاء اللہ پر ایمان اسی
کو کہتے ہیں: "قل بئسما یأمرکم ایمانکم ان
کنتم صادقین"۔ ان نام نہاد مفتیوں کا طرز عمل بتلاتا
ہے کہ وہ ایمان بالمودودی میں زیادہ راسخ ہیں۔ بہ نسبت
ایمان بالانبیاء کے۔ اور ان کی وفاداریاں اصحاب رسول
کی بجائے اچھروی مفکر کے ساتھ ہیں۔ انبیاء علیہم السلام
کی عصمت اور صحابہ کرام کی حرمت پر اگر کچھ لکھنا کسی
جماعت کے خلاف مقدس اسلحہ مہیا کرنا اور اس کا شہ رگ
کاٹنا ہے یا کسی نام نہاد "اسلامی محاذ" کے پیٹ میں چھرا
گھونپنا ہے تو معاف فرمایئے۔ ہم ایسی جماعت یا محاذ
کو اسلامی کہنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ اور ہماری دعا
ہے کہ یہ خنجر تا ابد ان کے جگر میں لگا رہے۔ اور یہ تیر
زیادہ سے زیادہ ان کے نحور اور قلوب میں پیوست
ہوتے رہیں۔ ایک انشا پرداز شخص سے اگر کسی کو اتنی محبت
ہے کہ وہ اس کے خلاف ضمناً بھی کچھ سن نہیں سکتا
تو اس کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اہل حق جن کو حق
تعالیٰ کے ان برگزیدہ مقدس ہستیوں سے صرف عقیدت
ہی نہیں بلکہ عشق کے درجہ میں محبت ہے۔ ان نفوس
قدسیہ پر تنقید کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

کہا جاتا ہے کہ علماء حق ان کے ممدوح کے خلاف
بے بنیاد الزامات لگاتے ہیں اور بڑی بے حیائی کے
ساتھ عام چیلنج دیتے ہیں کہ علماء حضرات اپنے لگائے
ہوئے الزامات کو صحیح ثابت کریں۔ اس چیلنج کے جواب
میں ہم مختصراً کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

تفہیمات حصہ دوم صلا، ۵۷ (طبع سوم) میں
ہے کہ "اس تاویل (یعنی اوریا کی بیوی کے طلاق درخواست)
کو قبول کرنے میں لوگوں نے اس لئے تامل کیا ہے، کہ
انبیاء کی طرف اس قسم کی لغزش کا انتساب عصمت انبیاء
کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ان حضرات نے شاید
غور نہیں کیا کہ عصمت دراصل انبیاء کے لوازم ذات
میں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے ان کو منصب نبوت
کی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کے لئے "مصلحتاً"
خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ فرمایا ہے۔ ورنہ اگر اللہ
تعالیٰ کی حفاظت تھوڑی دیر کے لئے ان سے منفک
ہو جائے تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک ہوتی
ہے۔ اسی طرح انبیاء سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہ ایک
لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی
نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں سرزد
ہو جانے دی ہیں تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں"۔

اس طویل عبارت سے واضح طور پر جو امور معلوم ہوتے
ہیں وہ یہ ہیں :۔

(باقی آئندہ)

بقیہ —— ایسا کیوں ہے؟

کی خاطر دھیان دے سکے۔ متوسط طبقہ کا ختم ہو جانا ٹیکسوں کا حد سے بڑھ جانا اور انتظامیہ کا ضرورت سے زیادہ ہو جانا خوفناک حالات کی نشاندہی کرتا ہے ان حالات کی، جن حالات کے طویل سائے اتنے طویل ہیں کہ لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ دل کانپ اٹھتا ہے۔

غریب کی غلامی اور امیر کی حکمرانی اور یہ غریب و امیر کی جنگ خوفناک مراحل میں پہنچ چکی ہے۔ وہ لوگ جو اپنی نفسانی غرضوں کی خاطر جھوٹ اور ظلم سے چمٹے ہوئے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ سچائی اور عدل و انصاف پر مبنی نظام آئے۔ اس لئے زبردست ٹکراؤ کا ڈر ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے آج تک انسانیت کو نقصان پہنچانے سے کبھی دریغ نہیں کیا، جنہوں نے ہمیشہ تکلیف زدہ کی تکلیف میں اضافہ کرنے کی کوشش کی اپنے فائدے کے لئے مذہب و ایمان کو فروخت کیا۔ اب پھر سے "اسلام خطرہ میں ہے" کا نعرہ لگا کر میدان میں نکلے ہیں۔ ڈر لگتا ہے، یہ چڑھتے سورج کے پجاری اور موقع پرست کہیں اس قوم کی غیرت و ناموس کو فروخت نہ کر ڈالیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ ہر موقع پر انہوں نے اپنا مفاد چاہا۔ خواہ انہیں قوم و ملت کا خون کرنا پڑا۔ ظلم و تشدد، جھوٹ اور دھوکہ بازی سے کام لینا پڑا اور ہر جائز و ناجائز طریقہ سے دولت و اقتدار حاصل کرنا ان کا مشغلہ رہا۔ خوف آتا ہے کہ پھر سے یہ ملت موت کی آغوش میں نہ چلی جائے۔ جسے ہم نے بہت سی قربانیاں دے کر حاصل کیا ہے۔ وہ قربانیاں جسے تاریخ کبھی نہیں بھلا سکتی۔

مگر ہم ایسا نہیں ہونے دینگے۔ ہم ہر قربانی دینگے خدا ہمارے ساتھ ہے۔ قرآن حکیم ہمارے پاس ہے، جو روشنی ہے۔ جب روشنی آتی ہے۔ اندھیرا چھٹ جاتا ہے۔ قرآن حق ہے۔ جب حق آتا ہے تو باطل کو ہٹنا پڑتا ہے۔ قرآن صدق و عدل ہے۔ جھوٹ اور ظلم کو راستہ سے ہٹنا پڑیگا روشنی آئے گی۔ اندھیرا چھٹے گا۔ قرآن پاک ہدایت ہے خدائے بزرگ کی طرف سے۔ جس میں وہ اصول متعین کئے گئے ہیں جس کے قائم کرنے سے معاشرہ اسلامی اصولوں پر ترقی کر سکتا ہے۔ یہ اصول انسانی فطرت کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اور معاشرہ کے سیاسی، اقتصادی اور روحانی پہلوؤں کی ترقی و تربیت کا مکمل ضابطہ ہیں اور اس میں انسانی انقلاب کا مکمل پروگرام دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان قرآنی انقلابی جماعت کا رکن ہے اور اس کی زندگی کا مقصد یہی ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب لانے کے لئے جد و جہد کرے۔ ص ص

بقیہ — بڑے لوگوں کی اکثریت

کا ساتھ کس نے دیا؟ ہندوستان میں ایک ہزار سالہ مسلم حکومت ختم کرنے عیار انگریز کے قدم جمانے والا ملک کا کونسا طبقہ تھا۔ اور ملک و ملت سے اس غداری کے صلہ میں بڑی بڑی جاگیریں کس نے حاصل کیں؟ آزادی کے بعد ۲۲ سال تک اقتدار کس کے ہاتھ میں رہا؟ اسلامی نظام کی خاطر مسلمانوں کی عظیم قربانی کو کس نے ضائع کیا؟ علماء کرام اور عوام کے مسلسل مطالبہ اور ارباب اقتدار کے لامتناہی وعدوں کے باوصف اسلامی نظام کو ٹالنے کی ناپاک کوشش کس نے کی؟ آزادی حاصل کئے تقریباً ربع صدی بیت چکی ہے۔ آجتک انگریزی تعلیم، انگریزی تہذیب اور انگریزی نظام قائم رکھنے والا کونسا طبقہ ہے؟ غریب کسان کی عزت سے کھیلنے والا اور اس پر عرصہ حیات تنگ کرنے والا کون ہے؟ غریب مزدور کا خون چوسنے والا کون ہے؟ ہاں پھر ۷ ارب روپے کا قرضہ جو اس وقت پاکستانی قوم کے ذمہ واجب الادا ہے اور جس کی ادائیگی کے لئے ٹیکسوں کی بھرمار ہوتی جارہی ہے۔ یہ قرضہ کس طبقہ کے مفادات کے لئے لیا گیا ہے؟

پھر شب و روز ملک میں بے حیائی و فحاشی کی اشاعت کرنے والے اور عوام کو باقاعدہ اخلاقی بے راہ روی کی تربیت دینے والے سینکڑوں سینما کس طبقہ کی ملکیت ہیں اور کس کے سرمایہ سے چل رہے ہیں؟ ملک کو اقتصادی طور پر تباہ کرنے والا سودی نظام کون چلا رہا ہے؟

اس طبقہ کے کردار کا ایک اور پہلو بھی ملاحظہ فرمایئے کہ ایک خدا، ایک رسول، ایک قرآن، ایک قبلہ کی قائل ملت کو "عالم نما" احبار و رھبان کے ذریعہ لڑانے والا کون ہے؟ فرائض و محرمات سے بے نیاز قوم کو مکروہات و بدعات میں الجھانے والے اور اسے ایک دائمی فساد و عذاب میں مبتلا رکھنے والے مذہبی ملاکوؤں کو سند دینے والا ہاتھ کس کا ہے؟

رسوائے زمانہ عائلی قوانین نافذ کرنے والا اور اس پر خاموش رہنے والا کون سا طبقہ ہے؟ قادیانیت پرویزیت جیسے مہلک فتنوں کی حوصلہ افزائی کرنے والا کون سا عنصر ہے؟

اس نوعیت کے بیسیوں سوالات پر بار بار غور کیجئے اور واقعات کی روشنی میں ان کے جوابات اپنے ضمیر سے پوچھیئے کہ آیا ان مذکورہ ملکی، ملی، سیاسی، اقتصادی اخلاقی اور مذہبی مفاسد کا ذمہ دار غریب ہے یا متکبر سرمایہ دار۔ قرآن و حدیث اور ماضی و حال کے تاریخی واقعات

بقیہ —— بحر ظلمات میں

مجھے یہ راستہ ضرور اختیار کرنا چاہیے اپنے ... لئے، ورنہ یہ مگرمچھ اور اژدہے مجھے کھا جائیں گے ضرور اختیار کروں گا۔ ہر حالات میں اور ہر مشکل میں ... و خطر، بحر ظلمات کو چیرتا ہوا آگے بڑھوں گا۔ تند ... ہیبت ناک درندوں اور چٹانوں سے ٹکراتا ہوا ... حق بلند کرتا، اور اپنے ساتھیوں، ہمسفروں کو ... روشنی کی تلاش میں تا دم زیست چلتا رہوں گا۔

میرے دکھیارے اور بھٹکے ہوئے ساتھیو! ... اور یہ درندے تمہارے ابدی دشمن ہیں۔ یہ آندھیاں ... رہیں گی۔ یہ اژدہے تمہارے شکار کی تلاش میں ... رہیں گے۔ حالات خراب ہوتے رہیں گے اور مسائل ... سے پیچیدہ شکل اختیار کرتے رہیں گے۔ اگر تم نے ... نہ سمجھا۔ اپنے اصل مقصد کی طرف نہ لوٹے اور ان ... کی خبر نہ لی۔ جو تمہارے راستہ میں حائل ہیں۔ وہ ... جوان درندوں کی پیداوار ہیں۔ اٹھو ہمسفرو، ... ناپاک عزائم کو اور برے منصوبوں کو خاکستر کر ... تمہاری عزت و ناموس کو للکار رہا ہے۔ تم آزاد ... سپوت ہو۔ غیور اور خوددار بنو۔ اس بحر ظلمات ... آندھیوں، درندوں اور چٹانوں سے ٹکرا جاؤ۔ جو ... راستہ کو روکے کھڑے ہیں۔ وقت کم ہے، ہاتھ ... نہ جانے دو۔ ورنہ پچھتاؤ گے، وقت ساتھ نہ دے گا

کا تو قطعی فیصلہ یہی ہے کہ ہمیشہ "فرعون دماغ" زمیندار ... "قارون صفت" صنعت کار نے انبیاء علیہم السلام ... دعوت کو ناکام بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بر ... غرباء کی اکثریت نے ہمیشہ حق کی آواز پر لبیک کہ ... ہر قسم کی قربانی پیش کی ہے۔ آج بھی دونوں طبقے ... کردار ادا کر رہے ہیں۔

ص ص ہم مسلمان ہیں قرآنی انقلابی جماعت کے رکن ... ہمیں یہ وعدہ کرنا ہوگا اور یہ عزم لے کر آگے بڑھنا ہو... اسلام کے قرآنی نظام کو غالب لانے کی خاطر ہم ہر ... کی مشکلات برداشت کریں گے۔ پہاڑوں اور چٹانوں ... ٹکرائیں گے۔ سروں پر کفن باندھ کر دکھی انسانیت کی ترقی ... خوشحالی کے لئے میدان میں آئیں گے اور معاشرہ کو ... تہذیب و تمدن سے پاک کریں گے۔ وہ تہذیب و تمدن ... نے ہماری غیرت و ناموس کو لوٹ لیا ہے۔ غرضیکہ اس ... کی تمام برائیوں کو ختم کر کے اس قوم کو تباہی سے بچائیں گے ... پیدا کرنا ہے۔

جمعیۃ علماءِ اسلام کی دل کھولکر امداد کیجئے؟
مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماءِ اسلام
ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک
میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی،
عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں معاشی نظام سود کی
بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔
ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کیلئے
عظیم جدّوجہد کی ضرورت ہے۔ علماءِ کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی
خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماءِ اسلام
کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔ اور رجب شعبان،
رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات
مرکزی دفتر جمعیۃ علماءِ اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
بایں ہمہ وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما دیں تاکہ اسے
شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماءِ اسلام (خانپور)
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماءِ اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماءِ اسلام
ملتان کے پتہ پر روانہ فرماویں۔
بحکمت پاکستان بیرین لوہاری
اکابر جمعیۃ کی
اپیل

তরজুমানে-ইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর AHORE Price

پاکستان کا پہلا اخبار

جو مزدوروں، کسانوں اور پسے ہوئے عوام کے حق میں اپنی جانبداری کا اعلان کرتا ہے

ظلم، سرمایہ داری اور جاگیرداری کے خلاف

● ایک احتجاج
● ایک تحریک
● ایک جہاد

عوام دوستی کی پاداش میں ملازمتوں سے نکالے جانے والے صحافی ایک نئی جدوجہد کا آغاز کر رہے ہیں!

● لکھنے والے:۔ مولانا غلام رسول مہر ○ احمد ندیم قاسمی ○ فیض احمد فیض ○ مظہر علی خاں ○ ظہیر بابر ○ ابراہیم جلیس ○ ڈاکٹر احمد حسین کمال ○ مولانا کوثر نیازی ○ حبیب جالب ○ منیر نیازی ○ پروفیسر برک سپرین۔ ○ شہزاد احمد ○ انور سجاد ○ افتخار جالب ○ قریشی محمد حفیظ ○ ذوالقرنین۔

روزنامہ آزاد (جرنلسٹس یونائیٹڈ) ۷ لارنس روڈ لاہور

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

شریعت کیا ہے؟

شریعت کو شریعت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شریعت اصل لغت میں پانی کی گھاٹ کا نام ہے جہاں سے جانور پانی پیتے ہیں یاد ہوتے جاتے ہیں۔ شریعت اصطلاحی یعنی احکام شرعیہ گھاٹ کے پانی کی طرح زندگی بخش اور موجب طہارت ہے۔ شریعت ابدی حیات کا آبِ حیات ہے اور اعتقادی اخلاقی عملی ناپاکیوں کا ذریعہ تطہیر ہے۔ گویا اس نام میں شریعت کے مقصد کو، واضح کر دیا گیا کہ جن لوگوں کی حیات شریعت اسلامی کے نور سے محروم ہے۔ وہ درحقیقت زندہ درگور اور مردہ ہیں اور وہ ناپاکیوں میں آلودہ ہیں۔ ان کی سیاستات ناپاک معاملات گندہ عقائد و اخلاق پلید معاشرہ و تہذیب ننگ انسانیت ہے

احوال الصحابہ

مولانا محمد فاضل صاحب جامعہ مسجد رشیدیہ۔ بی ایریا کورنگی نمبر ۶ کراچی نمبر ۳۱

انصار سے اس طرح کے خصوصی برتاؤ سے بالکل واضح اور عیاں ہے کہ ان انفاس قدسیہ کو جو مقام حاصل تھا اس تک کسی اور کی رسائی نہ تھی ۔ اور پھر مہاجرین کے کمال ایمان اور وسعت ظرف کا اندازہ لگائیے کہ نبی علیہ السلام صرف انصار کو بلا رہے ہیں اور مہاجرین کی طبائع پر اس کا ذرہ برابر بھی اثر نہیں پڑتا ورنہ عموماً محبوب کا دو محبوں میں سے ایک کیساتھ اس طرح کا طرز عمل باعث منافرت بن جاتا ہے ارشاد ہے ۔

عن انس قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانصار خاصۃ فقال ھل فیکم احد من غیرکم قالوا لا الا ابن اخت لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن اخت القوم منھم۔

(بخاری ج ۱ ص ۵۰۰)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں ایک دفعہ نبی علیہ السلام نے انصار ہی کو بلایا (جب وہ آگئے) تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے اندر تمہارے علاوہ کوئی اور تو موجود نہیں سب نے عرض کیا کہ ہمارے ایک بھانجے کے علاوہ اور کوئی نہیں آپ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں کیونکہ بھانجہ بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے ۔

انصار نے نبیؐ کے لیے منبر بنایا

مکہ سے ہجرت کر کے جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہیں پہ جمعہ کی فرضیت کا حکم بھی ملا چنانچہ سب سے پہلا جمعہ آپ نے قریۂ جواثی میں ادا فرمایا بعدہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی تعمیر عمل میں آئی اور جمعہ کے خطبہ کے کسی درخت یا ایک کھجور کے ایک ستون کو نصب کیا گیا جس پر کھڑے ہوکر آپ جمعہ کا خطبہ پڑھا کرتے تھے ۔ کچھ دنوں کے بعد بجائے اس ستون کے باقاعدہ ایک منبر کا انتظام کیا گیا اس منبر بنانے کا شرف بھی انصار کی قسمت میں تھا جس کو اس حدیث شریف میں ملاحظہ فرماویں ۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم یوم الجمعۃ الی شجرۃ او نخلۃ فقالت امرأۃ من الانصار او رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا نجعل لک منبراً۔ بخاری ج ۱ ص ۵۰۶)

نبی علیہ السلام ایک درخت یا ایک کھجور کے ستون پر کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ پڑھا کرتے تھے، ایک انصاری مرد یا عورت نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اگر اجازت ہو تو آپ کے لیے ہم باقاعدہ ایک منبر تیار کرا دیں، آپ نے اجازت دیدی چنانچہ انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا جس پر آپ کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ پڑھا کرتے تھے ۔

انصار کا ایک آدمی کو ابو قاسم کہنے سے انکار

نبی علیہ السلام کے صاحبزادوں میں سے ایک کا نام "قاسم" تھا اسی صاحبزادے کی نسبت سے آپکی کنیت "ابو قاسم" تھی، مدینہ منورہ ایک صحابی کے گھر بچہ پیدا ہوا اس نے اپنے بچے کا نام قاسم اور اسی نسبت سے اپنی کنیت ابو قاسم رکھی، اس صحابی کی نیت نبی علیہ السلام کی سنت کا امتثال اور اتباع کے بغیر اور کچھ نہ تھی جیسے دیگر سنن و معاملات و عبادات میں صحابہ کا طریقہ تھا یعنی جس طرح نبی علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کا نام قاسم اور اپنی کنیت ابو قاسم رکھی، بعینہٖ اس صحابی نے اپنے لڑکے کا نام قاسم اور اپنی کنیت ابو قاسم رکھی تاکہ اولاد کا نام اور کنیت تک نبی علیہ السلام کی سنت کے مطابق ہو مگر انصار کو یہ بات ناپسندیدہ معلوم ہوئی اور انہوں نے اسے ابو قاسم کہنے سے انکار کر دیا اس صحابی نے کہا کہ جب نبی علیہ السلام کی دیگر سنن کو تم بھی قابل اتباع سمجھتے ہو تو مجھے ابو قاسم کہنے سے ناراض کیوں ہو جب میں بھی سنت پر عمل پیرا ہوں ۔

اور اگر تم زیادہ حجت کروگے تو میں عدالت عالیہ میں استغاثہ دائر کر دونگا ۔ اگر وہاں کا فیصلہ تمہارے خلاف ہوا تو پھر مجھے اپنی کنیت سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی ۔ اور اگر بالفرض یہ فیصلہ دوسری صورت اختیار کر لیتا ہے ۔ تو میں اپنی کنیت کو تبدیل کر دونگا، انصار نے کہا کہ ہمیں منظور ہے ۔

چنانچہ فریقین دربار رسالت مآب میں پہنچے اور تمام صورت حال عرض کی، نبی علیہ السلام نے تمام قصہ سننے کے بعد انصار کی رائے سے اتفاق کا اظہار فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا ۔

تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی (بخاری ج ۱ ص ۵۰۰)

میرے نام پر نام رکھنے کی اجازت ہے لیکن میری کنیت کی اجازت نہیں ۔

یوم احزاب اور انصار ۔

یوم احزاب جتنا شدید دن تھا اسے تمام اہل علم بخوبی جانتے ہیں اس کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا البتہ اتنا ضرور عرض کر دیتا ہوں کہ ایسے دنوں میں جھوٹی محبت و آشتی پارہ پارہ ہو جاتی ہے ۔ اور مدعیان عشق و محبت ایسے ایام میں پشت دکھا کر بھاگ جایا کرتے ہیں ۔ مگر انصار کی محبت کی نوعیت بالکل ہی جدا تھی انکی محبت ایسے مواقع پر دوبالا ہو جایا کرتی تھی ۔ اور اس کے شعلہ ہائے نورانی اہل ایمان کو آج بھی درخشندہ اور تابندہ نظر آتے ہیں ۔ یوم احزاب میں دو متضاد اور مختلف چیزیں اس طرح یکجا اکٹھی ہو گئی تھیں کہ کسی کا دوسری سے تصادم تو درکنار اس کا شائبہ تک نہ تھا ۔ بھوک سے کمریں ٹیڑھی ہو رہی ہیں ۔ اور ان کو سیدھا کرنے کے لیئے پیٹ پر پتھر باندھے گئے ہیں ۔ شدت جوع سے ضعیف الایمان خدا تک کو بھول جایا کرتے ہیں ۔ مگر یہ پروانہ ہائے شمع رسالت فیضان نبوت کے مرکز اول بھوک کی شدت اور سختی میں دربار رسالت میں یوں نذرانہ پیش کر رہے ہیں ۔ نحن الذین بایعوا محمداً ۔ علی الجہاد ما بقینا ابداً ۔ بخاری ج ۱ ص ۴۱۵) ہم جب تک زندہ ہیں نبی علیہ السلام کے ہاتھ پر اس بات پر بیعت کر چکے ہیں کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لیئے تا زیست کافروں کے ساتھ لڑتے رہیں گے ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۳؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ مطابق ۷؍ اگست ۱۹۷۰ء - قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۳۱

شذرات

احمد حسین کمال

"مخالفوں کے ہتھکنڈوں سے بے نیاز ہو کر جدوجہد جاری رکھیئے"

جیسے جیسے انتخابات کا وقت قریب آتا جا رہا ہے، جمعیۃ علماء اسلام کے
ـت، اس کے مخالفین کی مہم تیز تر ہو رہی ہے۔

اور یہ فطری بات ہے کہ جس محاذ پر آج جمعیۃ علماء اسلام کھڑی ہے
ـس کے مدمقابل محاذ پر وہ طاقتیں ہیں جنہوں نے انگریزی عہد اقتدار سے
ـلی اثرات کے عہد تک اپنے لئے ذاتی، طبقاتی اور گروہی مفادات
ـے ہیں۔ اور یہ طاقتیں اپنے ان مفادات کے تحفظ کے لئے جمعیۃ
ـء اسلام کے خلاف، آخری بازی تک، لگانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہیں

جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں صحیح اسلامی قوتوں کا آخری مورچہ
ـجو انگریزی اقتدار کے دوسو سالہ اور امریکی دباؤ کے ۱۶ سالہ غیر اسلامی
ـیر ملکی اثرات کے خاتمہ کے لئے قائم ہوا ہے۔

اور شاید آنے والے انتخابات اس مقصد کی تکمیل کا آخری موقعہ ثابت

برصغیر کی تاریخ میں انگریزوں کے غلبہ کے فوراً بعد مسلمانوں کو جس
ـسناک المیہ سے سابقہ پڑا وہ اسلام کے نام سے انگریزوں کے غلبہ
ـمقدم اور حمایت تھی۔ ایک صاحب نے تو اس غلبہ کے زیر سایہ اپنی مجددیت
ـت کا بھی دعوے کر ڈالا تھا۔ اور بعض دانشوروں نے نہایت نیک،
نیتی اور بہترین تمناؤں کے ساتھ انگریزی اقتدار کو مسلمانوں اور اسلام کے
لئے خیر و برکت کا سرچشمہ اور امن و آزادی کا محافظ قرار دیا تھا۔

لیکن علماء حق بالخصوص ولی اللہی جماعت کے علماء نے اس ذہن کو
قبول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ انگریزی اقتدار کو ظالمانہ، غاصبانہ
اور کافرانہ قرار دیتے رہے۔

چنانچہ ان علماء کے اس عزم و استقامت کا ہی نتیجہ تھا کہ بالآخر برصغیر
کے مسلمان ایک وقت انگریزوں کے خلاف حصول آزادی کی مہم میں مردانہ وار
اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

تاہم اسلام اور مسلمانوں کے لئے انگریزوں کی پشت پناہی کو ضروری
سمجھنے والا ذہن اپنی تدبیروں میں لگا رہا۔ اور جلد ہی اس نے آزادی کی
جدوجہد سے علیحدہ، اسلامی تحریک کے عنوان سے اپنے نفوذ کے لئے راہ
نکالنی شروع کر دی۔

لیکن قدرت الٰہی کا یہ کرشمہ ہمیشہ ناقابل فراموش اور حیران کن رہے گا
کہ ٹھیک اس مرحلہ پر جبکہ انگریزوں کے خلاف حصول آزادی کی جدوجہد اور
علماء کے جہاد حریت کو بے نتیجہ بنانے کے لئے اسلامی تحریک کے عنوان
ونعرہ کے ساتھ انگریزی اقتدار کے سابقہ ہوا خواہ ذہن نے تیزی کے

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھپایا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ساتھ کام شروع کیا تو قاررتے نے قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم کی قیادت میں مسلمانوں کے لئے جداگانہ ملک و آزاد وطن کا پرچم بلند کرا دیا اور نام نہاد اسلامی تحریکات کے مقابلہ میں تحریک پاکستان نے اپنے اثرات دور دور تک پھیلا دیئے۔ تحریک پاکستان، تحریک آزادی کی ہی ایک متوازی لائن تھی۔ جو برصغیر کے مسلمانوں کے حق خود ارادیت کی اساس پر انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لئے برپا کی گئی تھی۔ اس لئے تحریک آزادی کے داعی علماء اور تحریک پاکستان کے رہنماؤں کے درمیان طریق کار کے شدید اختلاف کے باوجود کوئی ذہنی و مقصدی اختلاف موجود نہیں تھا، اس لئے بہ نسبت ان لوگوں کے جو تحریک پاکستان سے تحریک اسلام کے نام پر اختلاف کر رہے تھے یا برطانوی اقتدار کو اسلام و مسلمانوں کے لئے حفاظت کا ذریعہ سمجھتے تھے، تحریک آزادی کے داعی لوگ باوجود اختلاف کے مقصدی طور پر تحریک پاکستان کے ذہن سے قریب تر تھے۔

چنانچہ بڑے سے بڑے مخالف کو بھی یہ اعتراف و اقرار ہے کہ پاکستان کے قائم ہوتے ہی شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان کر دیا تھا کہ اب پاکستان کا قیام ایک اٹل امر ہے اور ہر مسلمان کو اس کے بقاء و تحفظ اور ترقی کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔

کسی مسجد کی تعمیر کی تجویز سے تو اختلاف و شدید اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب مسجد تعمیر ہو جائے تو پھر اس کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے۔

پاکستان کے قیام کے بعد یہ تھا نظریہ، تقسیم ہند کی تجویز کے دو سب سے بڑے مخالف مسلمانوں، مولانا مدنی اور مولانا آزاد کا۔ اور یہ اعلان اور نظریہ صرف اس لئے ہی تھا کہ ان دونوں مخالف ذہنوں میں حصول آزادی کا مقصدی اتحاد موجود تھا۔

لیکن جو گروہ نام نہاد تحریک اسلامی کے لئے یا انگریزی اقتدار سے منسلک رہنے کے لئے تحریک پاکستان کے مخالف تھے۔ ان کے لئے پاکستان کے حق میں جانے کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔ یہ ہی وجہ ہے کہ یہ گروہ پاکستان پر اپنا اقتدار جمانے کے لئے تو بڑھ چڑھ کر باتیں بناتے ہیں۔ لیکن پاکستان کی موافقت میں اپنی گذشتہ مخالفت کا ادنیٰ سا جواز بھی پیش نہیں کر سکتے۔ اور نہ انہوں نے پاکستان کے وجود کو کشادہ دلی و دماغ کے ساتھ اس طرح قبول کیا ہے۔ جس طرح مولانا مدنی اور مولانا آزاد نے تسلیم کر لیا تھا۔ پاکستان پر اپنے حاکمانہ حق کا تو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن انگریزی اقتدار سے آزادی حاصل کرنے کی جد و جہد میں اپنا کوئی حصہ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ ایسے گروہ و افراد اپنی انگریز دوستی اور حصول آزادی کی جد و جہد کی مخالفت پر پردہ ڈالنے کے لئے صرف اپنی کانگریس دشمنی کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔ اور ان کے نامۂ اعمال کی تنہا یہ سرخی ہے۔ جسے بتا بتا کر وہ لوگوں کو یاد کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم بھی پاکستان کے بانیوں میں سے ہیں۔

حالانکہ جو گروہ انگریز کے اقتدار کو اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت بناتے رہے ہوں۔ انگریزی اقتدار کی ملازمت و وابستگی کے حامل ہوں اور جد و جہد آزادی و تحریک پاکستان کی مخالفت میں نام نہاد اسلامی تحریک کے داعی بنے رہے ہوں۔ وہ کسی مرحلہ پر بھی اپنے ذہن کو آزاد پاکستان کے حق میں نہیں موڑ سکتے۔

چنانچہ یہ ہی ذہن اور یہ ہی گروہ تھا جس نے برطانوی اقتدار کے خاتمہ اور پاکستان کے قیام کے بعد امریکہ کی سرپرستی کو لبیک کہا۔ اور جس طرح انگریزوں کے زمانہ میں اس ذہن نے ہندو کا ہوا دکھلا کر انگریزی حکومت کے قیام کو مسلمانوں اور اسلام کی حفاظت کا واحد ذریعہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ ٹھیک اسی طرح اشتراکیت کا خوف دلا کر اس ذہن نے امریکہ کی بالادستی کو ضروری اور حق بجانب ٹھہرایا اور اس کے نفوذ کے لئے راہیں ہموار کیں۔

پس آج پاکستان میں ان دو ذہنوں کی کشمکش کا معرکہ برپا ہے۔ ایک ذہن تو اسی دور کا وہ ذہن ہے جس نے انگریزی اقتدار کے عہد میں اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے اس اقتدار کی حمایت کی سبیل دیا اور جب اس اقتدار کے خلاف آزادی کی مہم شروع ہوئی۔ تو اسلامی تحریکات کے عنوان سے اس مہم کی مخالفت کا کاروبار شروع کر دیا۔

برطانوی اقتدار کے خاتمہ کے بعد اس ذہن نے دوسرا رخ اختیار کیا اور اشتراکیت کے خطرہ سے اسلام و مسلمانوں کے تحفظ کے نعرہ پر امریکہ کے اثر و نفوذ کو خوش آمدید کہا۔

دوسرا ذہن ماضی میں بھی یہ تھا کہ انگریز سے آزادی حاصل کئے بغیر اسلام اور مسلمان آزاد و محفوظ نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ اس ذہن کی دو سو سالہ جد و جہد کا وجود نے برصغیر سے انگریزی اقتدار کا خاتمہ کیا اور آزاد پاکستان کے قیام کی راہ ہموار کی۔ اور اب یہ ذہن پورے یقین و اعتماد کے ساتھ سمجھتا ہے کہ جب تک ملک سے امریکی اثرات اور ماضی کے برطانوی اثرات کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک نہ تو اسلامی نظام کے صحیح طور پر برپا ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے اور نہ اشتراکیت کے نفوذ کو روکا جا سکتا ہے۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ امریکہ اپنے عالمی مفادات کے تحفظ کے لئے اپنے حلقۂ اثر کے مسلمان ملکوں کو اشتراکیت کے مقابلہ میں اگر بھینٹ چڑھا دے گا۔ جس طرح جنوبی ویت نام، کمبوڈیا، جنوبی کوریا اور لاؤس کے عوام کو قربانی کا بکرا بنا رکھا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا محاذ اس دوسرے ذہن کا محاذ ہے۔ یہ ذہن اپنے پورے تاریخی شعور، تاریخی تجربات، تاریخی جد و جہد کے تسلسل کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ جبکہ اول الذکر ذہن، محض مفاد پسندی، زر پرستی اور غیروں بلکہ اسلام کے تاریخی و موجودہ سو سالہ دشمنوں کا سہارا پکڑے ہوئے ہے۔

اس ذہن کے حامل گروہ انتخابات کے اس فیصلہ کن مرحلہ پر ہر سمت سے جمعیۃ علماء اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور وہ جمعیۃ کے خلاف ہر سطح کا شور و شر برپا کرنے میں مصروف ہیں۔ ہر جھوٹے حربے سے کام لے رہے ہیں۔

وہ برطانوی امریکی اثرات کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کی براہ راست مخالفت تو کر نہیں سکتے اس لئے کہ مسلمان عوام اس سامراجی بلاک کی اسلام و عوام دشمنی کا علانیہ مشاہدہ بلکہ خود تجربہ بھگت رہے ہیں۔ جمعیۃ کی مخالفت سامراج پسندی کے حامل ذہن والے گروہ جھوٹے الزامات کے ذریعہ اور ایسے لوگوں کے واسطے سے بھی کر سکتے ہیں۔ جو ماضی کے کسی مرحلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ذہن سے موافقت کے مرتکب ہو چکے ہیں۔

اس مرحلہ پر، ان گروہوں کی مخالفت کا اصل اور قریبی مدعا یہ ہے کہ جمعیۃ کے کارکنان غیر ضروری مہم اور تردیدوں کی کھکھیڑ میں پڑ کر انتخاب اور معرکہ آرائی کی مہم میں کمزور پڑ جائیں۔ تاکہ اسلام کے نام سے یہ گروہ اپنے لئے انتخابات میں کامیابی کی راہ نکال لے۔

چنانچہ جمعیۃ کے کارکنان کو ان کی اس ٹیکنیک و عیاری سے خبردار رہنا چاہیئے۔ جمعیۃ کی طرف سے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

مشرق وسطیٰ میں ڈپلومیسی جنگ کا آغاز

اور

صدر ناصر کا جوابی حملہ

(احمد حسین کمال)

جون ۱۹۶۷ء کے بعد اسرائیل اور اس کی سرپرست طاقت امریکہ کا سارا زور اس امر پر رہا ہے کہ فوجی دباؤ اور بالاتری کی موجودہ پوزیشن سے فائدہ اٹھا کر عربوں اور بالخصوص مصر کو جھکنے اور امریکی و اسرائیلی برتری کو تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مصر سے قریب عرب ملکوں کے خلاف مذہبی و سیاسی بنیادوں پر زبردست پروپیگنڈا کیا گیا۔ اور ناصر جیسے عرب سربراہوں کو عرب عوام اور دنیا کے مسلمانوں کی نظروں میں غیر مقبول بنانے اور مبغوض ٹھہرانے کی لگاتار کوشش کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ان عرب ملکوں پر جن کی ۸۰ فیصد سے زیادہ فوجی طاقت جون ۱۹۶۷ء میں سازشانہ طور پر ختم کر دی گئی تھی اسرائیل سے براہ راست فضائی حملے پیہم کرائے جاتے رہے۔ تاکہ نہ تو یہ عرب ممالک سنبھلنے پائیں۔ اور عوام میں غیر مقبول ہو جانے کے بعد، نہ اس پوزیشن میں آ سکیں کہ مد مقابل کی حیثیت سے گفتگو کر سکیں بلکہ یا تو عوامی نفرت کی زد میں آکر ختم ہو جائیں یا اسرائیل و امریکہ کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائیں۔

لیکن مصر وغیرہ ملکوں نے بعد از جنگ کے ان تابڑ توڑ اور ہمہ گیر حملوں کا نہ صرف پامردی کے ساتھ مقابلہ کیا بلکہ اپنی برباد شدہ فوجی طاقت بحال کرنے کا مشکل تر کام بھی سرانجام دیا اور ساتھ ہی تمام داخلی و خارجی سازشوں کو ناکام بنایا۔ حتیٰ کہ وہ اس مشکل تر و نازک تر مرحلے سے گذر کر اس پوزیشن میں آگئے۔ کہ اسرائیل پر جوابی فضائی حملے کرنے لگے اور حال ہی میں سویز کے محاذ پر مصر کی فضائیہ نے اسرائیل کو پے در پے چند بدترین شکستیں دی ہیں۔ اس ہزیمت نے اسرائیل کو حواس باختہ بنا دیا اور اس کی فوجی برتری کا گھمنڈ خاک میں مل گیا۔ امریکہ پر بھی اب یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ ان عرب ملکوں پر فوجی دباؤ سے کامیابی حاصل کرنا ناممکن ہے اور سازشیں بھی سب کی سب ناکام ہو چکی ہیں۔ اس کے برعکس مصر کی پشت کا علاقہ جو جون ۱۹۶۷ء میں اسرائیلی جارحیت اور امریکی سازش کی کامیابی کا باعث ثابت ہوا تھا۔ اب نہ صرف امریکہ و برطانیہ کے تسلط سے نکل گیا ہے بلکہ مصر کا بازو بن گیا ہے، اور بحر روم پر ان دونوں سامراجی ملکوں کی اجارہ داری بھی ختم ہو رہی ہے۔

اب اگر مشرق وسطیٰ میں جنگ ہوتی ہے، تو اس کے عالمی جنگ میں تبدیل ہونے کے امکانات فزوں تر اور قریب تر ہو جائیں گے۔ امریکہ اگر کھل کر اسرائیل کی حمایت میں آتا ہے تو روس بھی علانیہ میدان میں اترنے پر مجبور ہوگا۔ اور اگر وہ در پردہ اسرائیل کی معاونت کرتا ہے۔ تو اب روس کے لئے بحر روم کے راستہ عرب ملکوں کو مدد پہنچانا ممکن ہو گیا ہے۔

مصر جیسے عرب ملکوں کے عزم و ہمت اور تین سال کی لگاتار کاوشوں نے اللہ کے فضل سے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ایک بار پھر وہ اپنے ازلی دشمن اسرائیل و سامراج کے دو بدو مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ اور امریکہ و برطانیہ کے لئے عالمی جنگ کا خطرہ مول لئے بغیر جون ۱۹۶۷ء کی طرح اسرائیل کی مدد پر دوڑ آنا ممکن نہیں رہا ہے۔ اگرچہ اقتصادی، فوجی اور سیاسی اعتبار سے امریکہ و برطانیہ کی پوزیشن اب بھی مشرق وسطیٰ۔ بحر روم اور خلیج فارس میں روس کی نسبت قوی تر اور کئی گنا زیادہ ہے۔ تاہم مکمل اجارہ داری کا دور باقی نہیں رہا ہے اور گذشتہ تین سال کی کوششوں نے بلا شرکت غیرے تسلط کی پوزیشن باقی نہیں رہنے دی ہے۔ بلکہ ایک عالمی طاقت حریف کی صورت میں وہاں دندنا رہی ہے۔

عربوں کے حق میں اور اسرائیل کے خلاف بننے والی اس صورت حال کو تباہ کرنے کے لئے امریکہ نے انتہائی عیارانہ ڈپلومیٹک چال چلی ہے۔ اس نے چند تجاویز پر مبنی ایک امن منصوبہ اسرائیلی جارحیت کے شکار عرب ملکوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

یہ منصوبہ جیسا کہ صدر ناصر نے بتایا ہے، کسی نئی بات پر مشتمل نہیں ہے۔ اور سلامتی کونسل کی جون ۱۹۶۷ء کی اس قرارداد کا ہی چربہ ہے۔ جسے مصر، اردن وغیرہ نے مان لیا تھا اور اسرائیل نے مان کر امریکہ کی ہی شہ پر اس کی خلاف ورزیاں شروع کر رکھی تھیں۔

تین سال کے بعد ٹھیک ایسے موقعہ پر جبکہ مصر اسرائیل کی فوجی طاقت کا منہ توڑ جواب دینے کی پوزیشن میں آ گیا ہے۔ امریکہ کی طرف سے جون ۱۹۶۷ء کی سلامتی کونسل کی قرارداد کے خاکہ پر مبنی امن تجاویز کا پیش کیا جانا نہایت معنی خیز ہے۔ اور صدر ناصر کے تدبر و فراست کو داد دینی پڑتی ہے کہ انہوں نے بیک نظر ہی اس منصوبہ کی تہ میں کام کرنے والے امریکی عزائم کو بھانپ لیا۔ اور مشروط طور پر اس کو منظور کر کے امریکہ کے منہ پر ہی اس کی چال الٹ ماری ہے۔

امریکہ کو توقع تھی کہ اس موقعہ پر جبکہ مصری فوجیں اسرائیل پر کامیاب جوابی حملے کرنے کی پوزیشن میں آ گئی ہیں اور روس سے اسلحہ و تربیت کی بھرپور غیر مشروط مدد حاصل کر لی گئی ہے۔ نیز یہ کہ لیبیا، سوڈان وغیرہ عرب ممالک مصر کے ساتھ ہیں۔ اس کی پیش کردہ ان تجاویز کو، مصر کی طرف سے رد کر دیا جائے گا۔

اور ظاہر ہے کہ سلامتی کونسل کی قرارداد جیسے عرب ملکوں و مصر وغیرہ نے تسلیم کر رکھا ہے۔ اس پر مبنی تجاویز اگر مصر کی طرف سے رد کر دی جاتی ہیں تو نہ صرف دنیا کی رائے عامہ کو ناصر و مصر کے خلاف ابھارا جا سکتا ہے۔ اور سلامتی کونسل و اقوام متحدہ کے ارکان ملکوں کو بدظن کیا جا سکتا ہے بلکہ

ایک طرف امریکہ سے تجارتی، اقتصادی و سیاسی تعلقات رکھنے والے عرب ممالک مراقش، سعودی عرب و تیونس وغیرہ کو یہ کہہ کر مصر سے کاٹا جا سکتا ہے کہ دراصل ناصر و مصر اپنی شرط پر بھی امن نہیں چاہتے۔

دوسری طرف مصر کے ہمنوا عرب ممالک، اردن،

سوڈان اور لیبیا میں بھی بدظنی کا یہ بیج بویا جاسکتا ہے کہ مصران ملکوں کو خواہ مخواہ جنگ میں گھسیٹ کر تباہ کر دینا چاہتا ہے۔ حالانکہ جب اسرائیل کو مقبوضہ علاقے خالی کرنے پر یہ امن تجاویز مجبور کر رہی ہیں تو خواہ مخواہ جنگ میں کیوں الجھا جائے۔

تیسری طرف مشرق وسطیٰ کے دوسرے مسلمان و غیر مسلمان ملکوں میں یہ تاثر پھیلایا جاسکتا ہے کہ امریکہ کے مصالحتی رویہ کو ٹھکرا کر صدر ناصر اس علاقہ کا امن برباد کرنا چاہتے ہیں اور ان ملکوں کی پر امن ترقیات میں خلل ڈالنے کے خواہاں ہیں۔

چوتھی طرف روس کو یہ احساس دلا کر مصر کی مدد سے دست کش کرایا جاسکتا ہے کہ صدر ناصر ۱۹۶۷ء کی سلامتی کونسل کی قرارداد کو رد کر کے روس کو ایسی نازک پوزیشن میں لانا چاہتے ہیں جس سے عالمی جنگ کے خطرہ کی اولین ذمہ داری اس پر عائد ہو۔

روس اقوام متحدہ کی اس قرارداد کا بہر حال پابند ہے جو ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کو وجود میں لانے کا موجب بنی تھی۔ روس عربوں کی مدد اس حد تک ہی کر سکتا ہے کہ اسرائیل کو ۱۹۴۸ء کی قرارداد کی حد سے آگے نہ بڑھنے دے۔ اور اس بارے میں امریکہ کے چیلنج کا جواب دے سکے۔ لیکن اسرائیل کے وجود کے خاتمہ پر وہ اس وقت تک رضامند نہیں ہو سکتا۔ جب تک موجودہ اقوام متحدہ زندہ ہے۔ اور وہ اس کا اور سلامتی کونسل کا مستقل رکن ہے۔

صدر ناصر اس حقیقت کو خوب سمجھتے ہیں اور روس کس حد تک ان کے اور عربوں کے ساتھ جاسکتا ہے۔ وہ اسے بھی جانتے ہیں۔

امریکہ نے سمجھا تھا کہ ناصر نے اگر اس کی تجاویز کو رد کر دیا تو روس کو باور کرایا جاسکتا ہے کہ یہ دراصل جون ۱۹۶۷ء کی سلامتی کونسل کی قرارداد کا رد ہے اور اب روس کی طرف سے عربوں کی مدد، اقوام متحدہ [illegible] سلامتی کونسل کی مخالفت ہوگی۔ اس طرح تمام ذمہ داری روس پر عائد ہو جائے گی۔ اور اگر ایک بار عالمی جنگ کے خطرہ کی ذمہ داری سے امریکہ و برطانیہ محفوظ ہو جائیں۔ اور روس پر یہ ذمہ داری عائد ہو جائے تو مشرق وسطیٰ میں امریکہ و برطانیہ کے لئے وسیع ترین جنگ کا دروازہ کھول دینا مشکل نہیں ہوگا۔ روس کے لئے یہ ذمہ داری سر پر لینا مشکل ہے۔ اور وہ اس پیچیدگی سے بچنے کے لئے ممکن ہے بھرپور امداد سے دست کش ہوگا ناصر نے اس چال کو سمجھتے ہوئے نہایت دانائی کے ساتھ ان تجاویز کو منظور کرنے کا اعلان کر دیا۔ لیکن یہاں دشمن ایک اور چال سے کام لے سکتا تھا اور ناصر کے خلاف پروپیگنڈا ہوا دے سکتا تھا کہ وہ اپنے موقف سے ہٹ گئے اور جھک گئے۔ اس سے عرب عوام میں اور مشرق وسطیٰ کے مسلمان ملکوں کے عوام میں انتشار برپا کیا جاسکتا تھا۔ لیکن صدر ناصر نے مشروط طریقے پر ان تجاویز کو منظور کر کے اس حربے کو بھی ناکام بنا دیا ہے۔

اب صورت حال یہ بن گئی ہے کہ اگر اسرائیل ان تجاویز کو مانتا ہے تو مصر وغیرہ پر کوئی شرط عائد کئے بغیر اسے تمام مقبوضہ عرب علاقہ خالی کرنا پڑے گا اور فلسطین کے مہاجر عربوں کو ان کے حقوق لوٹانا ہوں گے اس کے ساتھ ہی امن قائم رکھنے کی خاطر امریکہ، روس اور برطانیہ سب ہی کو عرب سرزمین کے اس حصہ سے اپنی فوجی طاقت ہٹانا پڑے گی۔ اور آئندہ اسرائیل و عربوں کا معاملہ، ان کا تنہا معاملہ رہ جائے گا، اور امن و جنگ دونوں حالتوں میں نہ مصر روس کی مدد حاصل کر سکے گا، اور نہ اسرائیل امریکہ و برطانیہ کی مدد لے سکے گا۔

اگر اسرائیل ان تجاویز کو تسلیم نہیں کرتا، تو پھر ساری ذمہ داری امریکہ پر عائد ہو جائے گی اور عرب آزاد ہوں گے کہ وہ جس طرح چاہیں اور جس کی مدد سے چاہیں اپنے علاقہ بھی واپس لے لیں اور اسرائیل کے وجود کو بھی چیلنج کر لیں۔ اگر بات عالمی جنگ تک جاتی ہے تو بھی اس کی ذمہ داری امریکہ پر ہوگی۔ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کا کوئی دباؤ اور کوئی دلیل روس کو عربوں کی مدد کرنے سے باز رکھنے والی نہیں رہے گی۔

امریکہ نے جس توقع کے ساتھ یہ تجاویز پیش کیں وہ نہ صرف پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ اب سارے معاملہ کا بوجھ امریکہ کے سر پر پڑ گیا ہے۔

تجاویز تسلیم کرو تو مقبوضہ عرب علاقہ اسرائیل سے خالی کراؤ اور آئندہ اس کی فوجی اعانت سے دست کش ہو۔ نیز فلسطین کے تیس لاکھ عرب مہاجرں کو واپس ان کے گھروں کو بھیجو۔

اگر تسلیم نہیں تو امریکہ کا عالمی سیاسی وقار مجروح ہوتا ہے۔ عرب آئندہ ہر طرح کی کارروائی میں آزاد ہو جاتے ہیں۔ اور وہ روس و چین سے جیسی امداد چاہیں قبول کر سکتے ہیں۔

اور اگر بات عالمی جنگ تک پہنچتی ہے تو اب اس کی ذمہ داری امریکہ کی ہوگی۔

اپنے مریدین کے حلقہ میں الحاج صاحبزادہ شمس الدین سجادہ نشین خانقاہ موسیٰ زئی شریف کا خطاب

مشائخ عظام و علماء کرام کی خدمت میں مخلصانہ عرض اقتدار پرست اور بے دین لیڈروں کے اوچھے ہتھکنڈوں سے بچئے اس بے دینی اور الحاد کے دور میں جبکہ علماء کرام سب کچھ ترک کر کے اس ملک میں دین محمدی کے نفاذ کے لئے میدان میں کود پڑے ہیں۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی ہر سیٹ پر اپنے امیدوار صوبائی اسمبلی اور مرکزی اسمبلی کے لئے کھڑے ہونے کا مخلصانہ فیصلہ کر کے اسلام پابند عناصر کے دل جیت لئے ہیں۔ اس فیصلہ پر اقتدار پرست اور خود غرض لیڈر جمعیۃ علماء اسلام کی مقبولیت سے بوکھلا کر دوسرے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ اور وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کے لئے بعض سادہ دل مشائخ عظام اور بعض علماء کو جمعیۃ کا غلط تاثر دے کر اپنے ساتھ انتخابی مہم میں آلہ کار بنا رہے ہیں۔ جس سے ان بزرگوں کی عزت پر خود اور اسلاف کے کارنامے جو ان کے لئے مشعل راہ ہیں بے قدری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ میرا ان کی خدمت میں مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ اپنے اسلاف اور مشائخ کی عزت پر آنچ نہ آنے دیں۔ اس نازک دور میں وہ دین کی سربلندی کے لئے علماء حق کا ساتھ دیں۔ اور آخرت کا توشہ بنائیں۔ اور اس کے ساتھ میں اپنے تمام متوسلین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف کو خصوصاً اور جملہ مسلمین کو عمومی طور پر تلقین کرتا ہوں کہ وہ آئندہ انتخابات میں مخلص اور اسلاف کی یادگار جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مالی و جانی قربانی دے کر اپنے دینی جذبات کا مظاہرہ کریں۔ لہذا جمعیۃ علماء اسلام کے تمام امیدواروں کو اپنا قیمتی ووٹ دے کر ان کو اپنے صحیح مقصد میں کامیاب کر کے دین اور دنیا میں سرخروئی حاصل کریں۔ مجھے اپنے اللہ تعالیٰ پر پورا یقین ہے کہ وہ اپنے پیاروں کی امداد فرمائے گا۔ نصر من اللہ و فتح قریب وبشر المومنین۔ اور ساتھ ہی جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کی وضاحت کرتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں سوائے محمدی نظام کے اور کسی ازم کو نہیں چلنے دے گی جمعیۃ روسی نظام، چینی نظام برطانیہ امریکی نظام سب کفر سمجھتی ہے اور ہزار بار لعنت بھیجتی ہے۔ اور مجھے حضرت درخواستی صاحب، حضرت مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا ہزاروی کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔ اسلام زندہ باد

(مرتبہ) حافظ محمد حسن ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

آج کی بات

امریکی سفارتخانہ کی موجودہ سرگرمیاں اور عوامی جماعتیں

احمد حسین کمال

امریکی سفیر فارلینڈ کے بارے میں روز بروز یہ شبہ قوی تر ہوتا جا رہا ہے کہ وہ اور ان کے سفارت خانہ کا عملہ آنے والے انتخابات میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور ان عناصر کی کامیابی کے لئے کوشاں ہیں جو عالمی سیاست بالخصوص مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے ملکوں میں امریکی پالیسی کے حق میں ہیں۔ یا ان علاقوں کی ان حکومتوں اور عوامی تحریکوں کے خلاف ہیں۔ جو سامراج اور سامراجیت کے خلاف محاذ بنائے ہوئے ہیں۔

اس سلسلہ میں امریکی سفارت خانہ کا عملہ کس درجہ سرگرداں ہے۔ اس کا اندازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مشہور اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ حال ہی میں امریکی سفیر کے ایک سیکرٹری ڈیرہ اسماعیل خاں گئے۔ اور وہاں کے بعض ان سرکردہ افراد سے ملے۔ جن کا کسی نہ کسی واسطہ سے، امریکہ دوست عناصر کے ساتھ تعلق ہے۔ ان کے ذریعہ وہاں کے انتخابی حالات کا جائزہ لیا اور جب یہ اندازہ ہوا کہ یہاں ۹۹ فیصد کامیابی جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری جناب مفتی محمود صاحب کی ہے تو امریکی سفارت خانہ کے ان سیکرٹری نے بڑی درد مندی کے ساتھ فرمایا کہ اگر ایسے لوگ یعنی مفتی محمود صاحب جیسے افراد کامیاب ہو جاتے ہیں تو پاکستان کا قائم رہنا مشکل ہو جائے گا۔

جب امریکی سفارت خانہ کے عملہ کا ایک فرد ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں اس قسم کا اظہار خیال کرتا ہے تو سفارتخانہ کے دوسرے افراد دوسرے مقامات پر بھی اسی قسم کی شر انگیزی میں مصروف ہوں گے۔ اور ان تمام جماعتوں کے امیدواروں کے خلاف ایسا ہی تاثر پھیلانے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ جن جماعتوں کی پالیسی امریکہ کے سامراجی عزائم کے خلاف ہے۔ خواہ وہ پیپلز پارٹی ہو۔ نیپ ہو یا جمعیۃ علماء اسلام ہو۔

اس واقعہ میں اگر ذرہ برابر بھی صداقت ہے، تو کم از کم ان تمام جماعتوں و افراد کو جو پاکستان کی سالمیت کو ذرا سا بھی عزیز رکھتے ہیں اس خطرہ کو بھانپ لینا چاہیئے کہ پاکستان کے مستقبل کے بارے میں امریکہ کے عزائم کیا ہیں اور وہ انتخابات میں مداخلت کی کس حد تک جا سکتا ہے، اور

پاکستان کے عوام کو بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ امریکہ پاکستان کے سیاسی معاملات میں دور تک پہنچ جانے کے جتن کر رہا ہے نیز یہ بات بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ صدر مملکت اور ان کے چند ایک رفقاء کے سوا حکومت و کابینہ کے متعدد بڑے افراد اور انتظامیہ کے بہت سے اونچے لوگ کسی نہ کسی درجہ میں ان جماعتوں کے حق میں دانستہ یا نادانستہ جانبدارانہ طرز عمل اختیار کر چکے ہیں — جن جماعتوں کا جھکاؤ امریکی پالیسی کی طرف ہے اور چین کے ناموافق ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اسلام کے پروانوں جہلم کے مسلمانوں کے نام

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

یوں تو پاکستان بھر میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام سے جو حضرات بھی وابستہ ہیں۔ وہ مخلص دیانتدار اور اسلام کے شیدائی ہیں۔ ان کے سامنے کوئی ذاتی اغراض نہیں ہیں اور نہ وہ دنیائے دنی کے لئے وہ قوت خرچ کرتے ہیں جو صرف اللہ کا نام بلند کرنے اور اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے خرچ کرنی چاہیئے۔ مگر اسلامی اخوت اور دینی محبت کا جو مظاہرہ جون ۱۹۷۰ء کے آخری ہفتہ میں جہلم کے شیدائیوں نے کیا۔ اس کا نقش سرحدی اور قبائلی مسلمانوں کے دلوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ آئین شریعت کانفرنس کی شرکت کے لئے جب پشاور، ہزارہ، کیمبلپور کوہاٹ، قبائل اور راولپنڈی کے جاں نثاران اسلام کے قافلے کثیر التعداد بسوں میں سوار ایک جلوس کی شکل میں شہر جہلم میں داخل ہوئے۔ تو مسلمانان جہلم کی اسلامی اخوت اور وفور جذبات دیکھ کر ان کا جذبۂ خدمت دین بیسیوں گنا بڑھ گیا۔

زندہ دلان جہلم نے دو کانوں کے سامنے دروازے بنائے ہوئے تھے۔ جن پر بیش بہا پارچہ جات آویزاں تھے۔ جا بجا ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی سبیلیں لگی ہوئی تھیں۔ چائے کے انتظامات بھی تھے۔ رضا کاروں کی بے لوث اور مخلصانہ خدمات مہمانوں کے دلوں کو مسخر کر رہی تھیں۔ انہوں نے قافلے کے ہزاروں شرکاء کو شربت دینے اور آرام پہنچانے کے لئے اور ان کا عزت و تکریم سے استقبال کرنے میں جو کردار ادا کیا ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ دین کے ان جاں نثاروں پر جو گرم موسم میں سینکڑوں میل کا سفر کر کے اسلامی آئین کے لئے اپنی جانی و مالی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہے تھے، جہلم کے بچے اور زندہ دل مسلمان دل و جان سے نثار ہونے کو تیار تھے۔ عوام و خواص نے حضرت مولانا الحاج عبد اللطیف صاحب خطیب جہلم کی جماعتی ہمدردی اور انتظامی قابلیت کا لوہا مان لیا۔ اللہ تعالے سب کو جزائے خیر دے۔ آمین!

اہل جہلم کی اس خدمت و تواضع کی وجہ سے قافلے کو گوجرانوالہ پہنچنے میں چند گھنٹے دیر ہو گئی۔ جہاں کے مسلمان دس ہزار مہمانوں کے لئے بہترین چاولوں کے پلاؤ کی دیگیں تیار کئے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ جہاں دیر سے آسئے۔ مگر کھانا کھلا کر جو عظیم الشان جلسہ شیرانوالہ باغ میں مسلمانان گوجرانوالہ نے کیا اور جس شوق و ذوق سے انہوں نے اسلامی دعوت پر لبیک کہی وہ انہی کا حصہ ہے۔

اہل گوجرانوالہ نے اتنا دل کھول کر مہمان نوازی اور جمعیۃ علماء اسلام سے دلی وابستگی کا ثبوت دیا تھا۔ کہ ہزاروں مہمانوں کو کھلا کر بھی چھبیس دیگیں عمدہ پلاؤ کی بچ گئیں۔ اگرچہ مختلف اطراف ملک سے آنے والے قافلوں کا بھی اکرام و احترام لائلپور، سرگودھا، ملتان ساہیوال، راولپنڈی وغیرہ مقامات پر ہوا۔ وہ بلاشبہ اخلاص و محبت کا موجزن دریا تھا۔ مگر جہلم والوں کا نمبر سب سے زیادہ رہا۔

میں ایسے مخلص اور اسلام کے پروانوں سے کیوں نہ امید رکھوں کہ وہ اب اصل کام پر ساری توجہ مبذول فرمادیں۔ اب آپ کو یہ جتانا ہے۔ ان یورپ و امریکہ کے دشمنان اسلام کو جتانا ہے۔ پاکستان کے مایوس مسلمانوں کو جتانا ہے کہ اسلام زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ اسلام مٹنے کے لئے نہیں آیا۔ وہ باطل کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔

مسلمان قرآنی دستور کے لئے اور پاکستان کو اسلامی اقتدار سے جنت نشان بنانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے اور ہر طرح کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

میرے معزز بھائیو! جہلم اور گوجرانوالہ کے غیور مسلمانو! اسلامی فتح کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیادہ سے زیادہ ممبروں کو قومی و صوبائی اسمبلیوں میں بھیجو۔ تاکہ الیکشن کا نتیجہ معلوم ہوتے ہی دنیا والوں پر واضح ہو جائے کہ پاکستان میں اسلام ختم کر دینے کی آرزو رکھنے والے کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ اور نہ ہی اسلام میں ترمیم و تنسیخ کرنے اور ماڈرن قسم کا خود ساختہ اسلام چاہنے والوں کی دال گل سکے گی۔

اس وقت جہلم میں قومی اسمبلی کے لئے محترم المقام حضرت مولانا حکیم سید بیدان علی شاہ صاحب دومیلی اور گوجرانوالہ شہر والی سیٹ کے لئے حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام کے اسمائے گرامی سامنے آئے ہیں۔ جہلم و گوجرانوالہ کے غیور مسلمانوں کو اپنی تاریخی روایات کے پیش نظر ان کو اتنی اکثریت سے کامیاب بنانا چاہیئے، جو ان کے شایان شان ہو۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ ایسے حضرات بلا مقابلہ منتخب ہوتے مگر ہمارے ملک کو غیر ملکی اثرات نے اچھا خاصا پراگندہ کر رکھا ہے۔ اور ملک میں غیر ملکی دماغ سے سوچنے اور غیر اسلامی نظر و فکر سے کام کرنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ امید ہے کہ اہل جہلم اور اہل گوجرانوالہ سارے ضلع میں سارا کام خود سنبھالنے کی کوشش فرمائیں گے۔

بقیہ ——— آج کی بات

آنے والے انتخابات پاکستان کے پہلے انتخابات ہیں۔ جو ۲۳ سال کے بعد مارشل لاء حکومت کے زیر انتظام کرائے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے عوام کے لئے ان انتخابات کی اہمیت اس لئے بہت زیادہ ہے کہ ان کے نتائج سے نہ صرف یہاں کے عوام کے آزاد سیاسی و معاشی مستقبل کی امیدیں وابستہ ہیں۔ بلکہ ان انتخابات کے آزادانہ نتائج پر ہی اس امر کا بھی انحصار ہے کہ اس ملک سے ماضی کے برطانوی اثرات اور حال کے امریکی مفادات کا خاتمہ ہو کر ملک اپنی تمام داخلی و خارجی پالیسیوں میں بالکلیہ آزاد ہو جائے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے "بیس" بن جائے۔

اس کے برعکس امریکہ پاکستان کو اپنے زیر اثر رکھ کر مشرق وسطیٰ، چین اور مشرق بعید کے درمیان اپنے "بیس" کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ فارلینڈ اور اس کے سفارتی عملہ کی دوڑ دھوپ کا تمام تر مدعا و منشاء یہی ہے۔

اس خطرہ سے عوام دوست جماعتوں کو بروقت خبردار ہو جانا چاہیئے اور عوام کو بھی اس سے پوری طرح باخبر کر کے ملک و ملت کے بچانے کی متفقہ جدوجہد کرنا چاہیئے۔ امریکہ کی زیر دستی میں آجانے کے بعد پاکستان نہ پاکستان والوں کا رہے اور نہ اسلام و عالم اسلام کے لئے کچھ کر سکے گا۔

۱۴ر اگست کو پورے ملک میں یوم بیت المقدس منایا جائے

متحدہ دینی محاذ پاکستان کے اجلاس کا فیصلہ

مورخہ ۲۵ر جولائی ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور میں متحدہ دینی محاذ پاکستان کا اجلاس خاکسار تحریک کے راہنما جناب صفدر سلیمی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

اجلاس میں مختلف جماعتوں کی جن اہم شخصیات نے شرکت کی۔ ان میں سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، جمعیۃ علماء پاکستان کے امیر صاحبزادہ مولانا سید محمود شاہ صاحب گجراتی۔ جمعیۃ فدایان اسلام پاکستان کے امیر صاحبزادہ مولانا سید حامد علی شاہ صاحب سرگودھا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی ناظم مولانا محمد اکرم، مولانا محمد اجمل۔ مولانا وقار حسین ایم اے جمعیۃ فدایان اسلام۔ مولانا مجاہد الحسینی ندوۃ العلماء پاکستان۔ جناب طاؤس خاں صاحب نائب صدر پاکستان لیبر پارٹی۔ مولانا محمد یوسف مدنی جماعت اسلامی۔ مولانا صلاح الدین شبان اسلام۔ محمد اسلوب قریشی جمعیۃ طلباء اسلام۔ آغا بشیر احمد و شیخ محمد یعقوب خاکسار تحریک۔ مولانا قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان اور دوسرے حضرات کے نام خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

اہم فیصلے

(۱) متحدہ دینی محاذ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ شرکاء محاذ جماعتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ انتخابات میں حسب ضرورت حالات کے مطابق اپنے امیدواروں کو ٹکٹ تقسیم کریں اور شرکاء جماعتوں کے مقابلے میں غیر شرکاء جماعتوں سے تعاون نہ کیا جائے گا۔

(۲) اجلاس نے مولانا کوثر نیازی کے پیپلز پارٹی میں شامل ہو جانے کے باعث ندوۃ العلماء کے داعی مولانا مجاہد الحسینی کو متحدہ دینی محاذ کا ناظم مقرر کیا۔ اور ان کی جگہ دینی محاذ کی نظامت کی تمام ذمہ داریاں مولانا مجاہد الحسینی کے سپرد کیں۔

(۳) اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۱۴ر اگست کو پورے ملک میں پرامن طریقے سے یوم بیت المقدس منایا جائے جس دن کہ یہودی سامراج نے بیت المقدس پر قبضہ کیا تھا۔

مطالبات

(۱) اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ پانچ اکتوبر کو انتخابات کرانے سے مشرقی پاکستان کا معتدبہ حصہ ووٹ سے محروم ہو جائے گا۔ اس لئے اسے دسمبر تک ملتوی کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کے علماء کرام طالب علم راہنماؤں، مزدور کارکنوں اور دوسرے گرفتار شدہ راہنماؤں کو رہا کیا جائے۔ تاکہ انتخابات آزادانہ اور غیر جانبدارانہ فضا میں منعقد ہو سکیں۔

(۳) متحدہ دینی محاذ حالیہ بجٹ میں نئے ٹیکسوں کو اضطراب و بے چینی کا سبب تصور کرتا ہوا حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر نظر ثانی کر کے لاکھوں مسلمانوں کو بیروزگاری سے نجات دلائے۔ خصوصاً صرافوں کی ہڑتال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ صرافوں کو بیروزگاری سے بچایا جائے اور چمڑے کی صنعت سے متعلق جفت سازوں، برقی کھڈیوں کے مالکوں اور مزدوروں کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جائے۔ اور کھاد پر عائد شدہ ٹیکسوں کو واپس لے تاکہ کسان زرعی پیداوار میں اضافہ کر سکیں۔

(۴) متحدہ دینی محاذ کے اجلاس میں امریکی سفیر فارلینڈ کی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اسے ناپسندیدہ سفیر قرار دے کر واپس بھیجا جائے۔

دعائے مغفرت

اجلاس میں جمعیۃ علماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالحامد بدایونی کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

انجمن خدام الدین رجسٹرڈ نوشہرہ کے عطیات پر انکم ٹیکس کی رعایت

برادران اسلام! آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ سنٹرل بورڈ آف ریونیو گورنمنٹ پاکستان اسلام آباد نے چٹھی نمبر ۷/۱-T(۴)۷۱ C.۸۷۵ کے ذریعہ انجمن خدام الدین رجسٹرڈ نوشہرہ ضلع پشاور کو انکم ٹیکس کے دفعہ 15D/1 کے تحت دیئے جانے والے عطیات کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔ ابھی تک بہت سے اہم پروگرام رقم کی کمی کی وجہ سے تشنہ تکمیل ہیں۔ امید ہے کہ مسلمانان پاکستان عموماً اور شیخ الاسلام والتفسیر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقین خصوصاً اس مذہبی ادارے کی گرانقدر امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ انشاء اللہ (دفتر میں فون بھی لگ چکا ہے نمبر ۸۸ ہے)

پتہ:- (مولانا) احقر عبدالرحمٰن صدیقی ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین رجسٹرڈ نوشہرہ ضلع پشاور

خط و کتابت کا پتہ:- مشہور شعلہ بیان مقرر اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے بھتیجے مولانا احمد سعید لدھیانوی سے آئندہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر شاہدرہ اسٹیشن لاہور کے پتہ پر خط و کتابت کی جائے۔ مولانا کا پروگرام بھی اسی پتہ سے حاصل کریں۔

راولپنڈی کے جلسۂ عام میں ایک تقریر

سیاسی لیڈروں نے قوم کو اسلام آباد تو دے دیا لیکن آج تک ا

(خطیب اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی)

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے تحت راولپنڈی تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے بہت بڑے جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ مولانا کی وہ تقریر جناب عبدالحفیظ صاحب متعلم گورنمنٹ ڈگری کالج راولپنڈی نے نقل کرکے ارسال کی ہے جس کو قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب نے کی تھی۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب بھی تشریف فرما تھے ——— (مرتب)

مولانا محمد ضیاء القاسمی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۲۲ سال سے ہم ملک میں اسلامی نظام دیکھنے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ یہاں کا ہر طبقہ اسلامی نظام کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب ہے۔ افلاس زدہ طبقہ اپنی مفلسی کا حل اسلامی نظام میں پوشیدہ دیکھتا ہے۔ مگر برا ہو ان سیاست دانوں کا کہ جنہوں نے قوم کو اسلام آباد تو دے دیا۔ مگر اسلام نہ دیا۔

ایوب خاں کے دورِ آمریت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے ارشاد فرمایا کہ ایوب خان نے اس ملک سے جو حشر کیا یقیناً میرا خدا اس سے ضرور انتقام لے گا۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔ اپنے دس سالہ دورِ آمریت میں ایوب خاں نے جس طرح ہمارے مذہبی جذبات کو کچل کر ظالمانہ، آمرانہ نظام کو ترویج دینے کی کوشش کی۔ یقیناً قیامت کے دن خدا کی اس سے باز پرس ہوگی۔ اور اسی ایوب خاں نے کند چھری سے مسلمانوں کے گلے کو کاٹنے کی کوشش کی۔ قوم پر ظلم و ستم کئے۔ مگر مسلمان یہ ساری کی ساری مصیبتیں محض اس لئے برداشت کرتے رہے کہ شاید کوئی موقع اس ملک میں دوبارہ آ جائے کہ قوم اسلامی نظام کو رائج کر سکے۔

آئین سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ پاکستان تیئیس سال سے ایک ایسی گاڑی بنا دیا گیا ہے کہ جس کا کوئی گارڈ نہیں۔ اسی طرح اس ملک کا کوئی آئین بھی نہیں ہے۔ کوئی قانون نہیں ہے اور کسی قسم کے دستور کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بائیس سال سے ہم یہ طے کر رہے ہیں کہ ہمیں کون سا آئین چاہیئے۔ اس ملک کے تمام سیاست دان اسلام کا نعرہ لگاتے ہیں اگر یہ سیاستدان اس ملک کو صحیح معنوں میں اسلامی ملک بنانا چاہتے ہیں تو اس بارے میں سوچنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

سیاسی لیڈروں کے "اسلام" کی حقیقت بتاتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ کنونشن لیگ کا بڑا اہم فضل القادر بھی کہتا ہے کہ اسلام نافذ کروں گا۔ یہ فضل القادر اسلام کا ٹھیکیدار بنا ہوا ہے۔

مولانا نے باقی لیڈروں کے متعلق بتایا کہ جناب حمزہ، مولوی فرید اور اصغر الدین بھی اسلام کا درد لئے پھرتے ہیں اور باقی رہے دولتانہ صاحب تو اس کے اسلام کو تو سب ہی جانتے ہیں۔

پھر فرمایا جن لوگوں کے وجود پر اسلام کا لفظ نہیں اسے یہ توقع رکھنا کہ وہ اس ملک میں اسلامی قانون

مارچ کریں گے۔ اسی طرح ناممکن ہے۔ جس طرح امریکہ کے صدر سے یہ توقع رکھی جائے کہ وہ اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہوگا۔ اے نام نہاد سیاستدانو! تم بائیس سال تک حکومت کر چکے ہو۔ تم کو عوام بائیس سال تک آزماتے رہے۔ اب علماء کی باری ہے۔ تم نے ہمارے ساتھ بڑے عجیب قسم کے سلوک کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہمیں چاندی کی کشتی میں سوار کرکے سمندر پار بھیجنے کے منصوبے بنائے تھے۔ لیکن علماء موجود ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو نہیں مٹا سکتی۔ اگر علماء ربانی برسر اقتدار آ گئے۔ تو میں علماء سے کہوں گا کہ تجھے اور کچھ نہیں، تو صرف ایک محکمہ دے دو، تاکہ میں ان سرمایہ داروں کو ٹھیک کر سکیں۔ اور میں سب سے پہلا کام یہ کروں گا کہ ایوب خاں جس نے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں کو بہت تکلیفیں پہنچائی تھیں۔ ڈیڑھ سال تک انہیں دریا آباد میں نظر بند رکھا تھا اسے کہوں گا کہ وہ دارالعلوم تعلیم القرآن میں جھاڑو پھیرے۔ پیر دیول مؤذن کے فرائض سر انجام دے اور باقی تمام اسلام پسند لیڈر صاحبان مسجد میں کنوئیں پر کھڑے ہو کر نمازیوں کے لئے پانی نکالیں اور وضو کے لئے انہیں لوٹے بھر کر دیا انہیں پانچ وقت کی نماز پڑھنے کو کہا جائے گا۔ ان سے تہجد پڑھائی جائے گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں دو وقت کا کھانا مفت ملے گا۔

مولانا قاسمی صاحب نے فرمایا کہ میرا مودودی سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں۔ ان کے دستور میں ملکیت کے متعلق لکھا ہے کہ ایک شخص ایک سو ایکڑ سے لیکر دو سو ایکڑ تک زمین رکھ سکتا ہے۔ پھر جوش میں آکر فرمایا۔ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حلال کر دی ہے۔ اسے کوئی حرام قرار نہیں دے سکتا۔ "اچھرے کے مولوی" کو کوئی اختیار نہیں کہ خدا کی طرف سے حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال قرار دے۔ لوگو! سن لو! جب تک علماء حق موجود ہیں۔ ان ناپاک ہاتھوں کو کاٹ دیا

جائے گا جو اسلام میں تحریف کرنے کی کوشش کریں گے

آپ نے مودودی کو مخاطب کرکے کہا۔ اے حضرت عثمانؓ کی توہین کرنے والے! اے حضرت معاویہؓ کو بدعتی لکھنے والے! اے حضرت عبداللہ ابن مکتومؓ کو کافر قرار دینے والے! اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حضورؐ کے مقابلے میں جری اور زبان دراز لکھنے والے یاد رکھ! تیرے ان گندے نظریات کو پاکستان میں نہیں چلنے دیا جائے گا۔

مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے یوم اقبالؒ پر مودودی کی تقریر کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ "مشرق" اخبار کے صفحے اس بات کے گواہ ہیں کہ اگلی قطار میں بے پردہ نوجوان لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کے پیچھے نوجوان مرد بیٹھے ہوئے مودودی صاحب کی تقریر سن رہے ہیں۔ اور مودودی صاحب بڑے غرور سے کرسی پر براجمان "اسلام" کا درس دے رہے ہیں۔

آپ نے سرمایہ دارانہ نظام پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایک کنوئیں میں کوئی کتا گر جائے۔ اور کتے کو اس میں سے نکالے بغیر ایک نہیں کروڑوں ڈول بھی نکالے جائیں تو وہ کنواں اس وقت تک پاک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس میں سے کتے کو نہ نکالا جائے۔ اسی طرح جب تک اس ملک سے سرمایہ دارانہ نظام کو نہیں نکالیں گے اس وقت تک اس ملک کی سیاست پاک نہیں ہو سکتی۔

پھر فرمایا بڑے بڑے بلند محلوں میں قہقہے لگانے والو! اگر تمہارے کتے مکھن کھاتے ہیں تو ایک غریب اور مزدور کو اس کی محنت کا کیوں معاوضہ نہیں دیا

جاتا کہ وہ بھی مکھن لگی روٹیاں نہیں تو کم از کم سوکھی روٹی تو کھا سکیں۔ تمہاری دولت پر غریبوں کا بھی حق ہے۔ تمہاری اس دولت پر غریبوں کے بال بچوں کا بھی حق ہے۔ اب ملک کے جفاکش، محنت کش اور غریب لوگ اپنا حق لے کر رہیں گے۔

یہ سرمایہ دار کہتے ہیں۔ "سوشلزم آرہا ہے" سوال کیا جائے کہ سوشلزم کہاں سے آرہا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں چین سے۔ پھر کہتے ہیں۔ "سوشلزم آرہا ہے نا! اس لئے اسلام خطرے میں ہے" میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ابھی تو سوشلزم چین سے چلا ہی نہیں۔ اگر تمہیں اس طرف سے خطرہ محسوس ہوتا، تو یاد رکھو! حضرت شاہ ولی اللہؒ کے روحانی فرزند زندہ ہیں۔ مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے نام لیوا موجود ہیں۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ماننے والے اس سرزمین پر بستے ہیں۔ مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کے پیروکار اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب تک ہم لوگ اس ملک میں موجود ہیں۔ یہاں سوشلزم اور کمیونزم نہیں آسکتا۔ اسلام کے نام پر اٹھنے والی انگلی کاٹ دی جائے گی۔ ہم نہ کمیونزم کو، نہ کیپٹلزم کو اور نہ امپیریلزم کو برداشت کریں گے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دوں کہ مودودی ازم کو بھی پھلنے پھولنے کا موقع نہیں دیں گے۔

یہ سرمایہ دار دولت کے نشے میں غریبوں کی بچیوں کی عصمت لوٹتے ہیں۔ یہ وڈیرے ایک مزارع کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس کی معصوم بیٹی کی عصمت دری کرتے ہیں۔ ہم پہلے اس سرمایہ دارانہ

راولپنڈی کے جلسۂ عام میں ایک تقریر

ہم کو اسلام آباد تو دے دیا لیکن آج تک اسلام نہ دیا

(خطیب اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی)

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے تحت راولپنڈی تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے بہت بڑے جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ مولانا کی وہ تقریر جناب عبدالحفیظ صاحب متعلم گورنمنٹ ڈگری کالج راولپنڈی نے نقل کرکے ارسال کی ہے۔ جس کو قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب نے فرمائی تھی۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب بھی تشریف فرما تھے —— (مرتب)

جائے گا جو اسلام میں تحریف کرنے کی کوشش کرینگے

آپ نے مودودی کو مخاطب کرکے کہا۔ اے حضرت عثمانؓ کی توہین کرنے والے! اے حضرت معاویہؓ کو بدعتی کہنے والے! اے حضرت عبداللہ ابن مکتومؓ کو کافر قرار دینے والے! اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حضورؐ کے مقابلے میں جری اور زبان دراز کہنے والے یاد رکھ! تیرے ان گندے نظریات کو پاکستان میں نہیں چلنے دیا جائے گا۔

مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے یوم اقبالؒ پر مودودی کی تقریر کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ "مشرق" اخبار کے صفحے اس بات کے گواہ ہیں کہ اگلی قطار میں بے پردہ نوجوان لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کے پیچھے نوجوان مرد بیٹھے ہوئے مودودی صاحب کی تقریر سن رہے ہیں۔ اور مودودی صاحب بڑے غرور سے کرسی پر براجمان "اسلام" کا درس دے رہے ہیں۔

آپ نے سرمایہ دارانہ نظام پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایک کنوئیں میں کوئی کتا گر جائے اور کتے کو اس میں سے نکالے بغیر ایک نہیں کروڑ ڈول بھی نکالے جائیں تو وہ کنواں اس وقت تک پاک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس میں سے کتے کو نہ نکالا جائے۔ اسی طرح جب تک اس ملک سے سرمایہ دارانہ نظام کو نہیں نکالیں گے اس وقت تک اس ملک کی سیاست پاک نہیں ہو سکتی۔

پھر فرمایا بڑے بڑے بلند محلوں میں قہقہے لگانے والو! اگر تمہارے کتے مکھن کھاتے ہیں تو ایک غریب اور مزدور کسان کی محنت کا کیوں معاوضہ نہیں دیا جاتا کہ وہ بھی مکھن لگی روٹیاں نہیں تو کم از کم سوکھی روٹی تو کھا سکیں۔ تمہاری دولت پر غریبوں کا بھی حق ہے۔ تمہاری اس دولت پر غریبوں کے بال بچوں کا بھی حق ہے۔ اب ملک کے جفاکش، محنت کش اور غریب لوگ اپنا حق لے کر رہیں گے۔

یہ سرمایہ دار کہتے ہیں۔ "سوشلزم آرہا ہے" سوال کیا جائے کہ سوشلزم کہاں سے آرہا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں چین سے۔ پھر کہتے ہیں۔ "سوشلزم آرہا ہے نا! اس لئے اسلام خطرے میں ہے" میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ابھی تو سوشلزم چین سے چلا ہی نہیں۔ اگر ہمیں اس طرف سے خطرہ محسوس ہوا، تو یاد رکھو! حضرت شاہ ولی اللہؒ کے روحانی فرزند زندہ ہیں۔ مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے نام لیوا موجود ہیں۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ماننے والے اس سرزمین پر بستے ہیں۔ مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کے پیروکار اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب تک ہم لوگ اس ملک میں موجود ہیں۔ یہاں سوشلزم اور کمیونزم نہیں آ سکتا۔ اسلام کے نام پر اٹھنے والی انگلی کاٹ دی جائے گی۔ ہم نہ کمیونزم کو، نہ کیپٹلزم کو اور نہ امپیریلزم کو برداشت کریں گے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دوں کہ مودودی ازم کو بھی پھلنے پھولنے کا موقع نہیں دینگے۔

یہ سرمایہ دار دولت کے نشے میں غریبوں کی بچیوں کی عصمت لوٹتے ہیں۔ یہ وڈیرے ایک مزارع کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس کی معصوم بیٹی کی عصمت دری کرتے ہیں۔ ہم پہلے اس سرمایہ دارانہ نظام کو مٹائیں گے اور پہلے ان ہی لوگوں سے بات کرینگے

آپ نے بڑے بڑے ظالموں کو للکار کر کہا۔ غریبوں کا خون چوسنے والے ظالم سرمایہ دارو! کھادیاں بننے والی خانم کی اس کے ماں باپ کے سامنے عصمت لوٹنے والو! یاد رکھو! اگر ہم برسر اقتدار آ گئے تو تم سے ضرور ضرور حساب لیں گے۔

اب لوگوں کے دلوں میں سرمایہ داروں کے خلاف نفرت کا جذبہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا اور لوگ بے تاب ہو کر نعرۂ تکبیر۔۔۔ اللہ اکبر، امریکی ایجنٹ۔۔۔ مردہ باد سرمایہ داری مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ ایک شور تھا جو تھمتا ہی نہ تھا کہ مولانا کی شیر جیسی آواز گونجی۔ اب اس ملک میں ایسے لوگ (علماء حق) ہی برسر اقتدار آ سکیں گے کہ جو اپنے کندھوں پر گندم کی بوریاں اٹھا کر غریبوں کے گھر لے جایا کریں گے اور جن لوگوں نے ۲۳ سال تک آمرانہ اور کافرانہ نظام ہم پر مسلط رکھا، انہیں سزا دی جائے گی۔

مولانا قاسمی نے امریکہ کی مکروہ شیطانی سازشوں کا ذکر کرتے ہوئے اس کی زبردست مذمت کی۔ آپ نے فرمایا کہ امریکہ نے ۱۹۶۵ء میں ہماری مدد نہیں کی، بلکہ بھارت کو شہ دے کر ہم پر حملہ کرایا۔ مسلمان ممالک کے نہتے مظلوموں پر اسرائیل سے حملے کرا دیئے۔ ہمارے مذہبی جذبات سے کئی مرتبہ کھیلنے کی کوشش کی۔ یہ امریکہ، وہ ملعون ہے کہ جس نے اس مسجد اقصیٰ پر اسرائیل سے حملہ کرایا۔ اور مسجد اقصیٰ کو آگ لگوائی۔ جہاں سے میرا کملی والا براق پر سوار ہو کر آسمان پر گیا تھا، اور کہا کہ سرمایہ دار، جاگیردار اور وڈیرے کہتے ہیں کہ چین کافر ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اگر چین کافر ہے تو امریکہ کونسا اہلسنت والجماعت میں سے ہے

مولانا نے عوام کو شورش کاشمیری کی ضمیر فروشی کی داستان بھی سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل شورش، مودودی کی مدح سرائی کرنے میں مصروف ہے اور اگر شورش بدستور مودودی کے ساتھ رہا تو قیامت کے دن شورش کا حشر مودودی کے ساتھ ہوگا، مولانا صاحب نے فرمایا۔ جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیروکار ہوں گے۔ ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں گے۔ ان کی زندگیوں میں نقص نکالنے والے نہیں ہوں گے۔ وہ لوگ تو قیامت کے دن ان کی رفاقت میں جنت میں چلے جائینگے۔ اور جو لوگ صحابہ کرامؓ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں گے۔ انہیں برا بھلا کہیں گے۔ ان کی پاکیزہ زندگیوں کو داغدار بتائیں گے (نعوذ باللہ) وہ ابن سبا کے ساتھ دوزخ کا رخ کریں گے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سیرت بیان کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ جس شخص کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زبانِ مبارک پر اعتماد نہیں وہ شخص جہنم کا مستحق ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا دوپٹہ جنگ بدر میں حضورؐ نے جھنڈا بنایا تھا۔ آپ نے کہا۔ شورش کاشمیری حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو ڈبل رخ کہتا ہے۔ تو میں اسے ڈبل رخ کہوں گا۔

مولانا صاحب نے ۱۱۳ فتوی دینے والے مفتیوں میں سے آن کی "عظمت" "شان قدرتی" اور "علم باطنی" جلسہ سے عوام کو آگاہ کیا۔ پہلے مفتی صاحب جن کا نام نامی ابوالحسن قاسمی ہے، کے بارے میں مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے فرمایا کہ یہ بغیر سند کے مولوی ہیں۔ یعنی ان کے پاس کسی مدرسے کی سند نہیں۔ یہ مفتی صاحب گاڑیوں میں بیٹھ کر چندہ مانگا کرتے تھے اور عوام کو مخاطب کرکے کہا کرتے تھے۔ "دے جا سخیا راہ خدا تیرا اللہ ہی بوٹا لاوے گا"۔ اور دوسرے مفتی صاحب تو "مفتی اعظم" ہیں۔ جن کا اسم شریف مفتی اعظم پاکستان یادگار سلف مجاہد اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ سرپرست اعلیٰ ماہنامہ البلاغ کراچی (پاکستان) ہے۔ جنہوں نے پہلے سوشلزم کو کفر اور اس کے ماننے والوں کو کافر قرار دیا۔ مگر جب محمد یعقوب نامی شخص نے پوچھا "حضرت جی! وہ لوگ تو خدا کو مانتے ہیں اس کی وحدانیت کے قائل ہیں۔ قیامت کی تکذیب نہیں کرتے۔ حضورؐ کی رسالت اور ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسلام کے کسی قانون کو نہیں جھٹلاتے تو وہ کافر کیسے ہو گئے؟"۔ تو مفتی صاحب نے جواب دیا۔ ایسے لوگوں کو کافر کون کہتا ہے۔ وہ تو گمراہ ہیں۔ پھر مولانا قاسمی نے جوش میں آکر فرمایا۔ اے فتویٰ دینے والے مفتی! پہلے یہ لوگ کافر تھے۔ پھر گمراہ ہوئے۔ اگر یہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

خبرنامۂ جمعیۃ علماء اسلام

انتخاب کوٹ خواجہ سعید چاہ میراں لاہور

امیر	مولانا محمد شریف صاحب کریم پارک چاہ میراں لاہور
نائب امیر	مولوی خوشی محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	زبیر قریشی صاحب
ناظم	ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب لکھن پورہ
"	منور حسین صاحب محلہ داراشکوہ
ناظم نشر و اشاعت	ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب
خازن	ایم اے مجید قریشی صاحب
سالار اعلیٰ	جناب فیض احمد صاحب محلہ داراشکوہ
ناظم دفتر	حافظ عبدالاحد قریشی صاحب

مجلس شوریٰ کے مندرجہ ذیل اراکین منتخب ہوئے۔

ملک اختر حسین صاحب، مولوی مقصود احمد صاحب، محمد حسین صاحب۔ محمد امین صاحب۔ منیر شاہد صاحب، محمد یونس صاحب، تاج دین صاحب۔ ماسٹر نثار احمد صاحب، ماسٹر محمد دین صاحب، مقصود احمد صاحب۔ محمد اقبال صاحب

کُنری ضلع تھرپارکر میں دفتر جمعیۃ کا افتتاح

شہر کنری میں مودودی جماعت کے کارکنوں نے اودھم مچا رکھا تھا۔ ہر اس شخص کو کافر اور سوشلسٹ کہنا ان کا شیوہ تھا جو جماعت اسلامی سے متفق نہ ہوتا اور بزرگانِ دین کا مذاق اڑانا ان لوگوں کی عادت لاینفک بن چکی تھی مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا درخواستی کی اخلاص کی پھونکی ہوئی روح نے جوش مارا چند مجاہدوں نے مل کر جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ قائم کی اور باقاعدہ دفتر کا افتتاح کیا۔

اس کے بعد ایک عظیم الشان جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ مقررین حضرات نے عوام کو فتنہ مودودیت سے آگاہ کیا اب انشاء اللہ تعالیٰ حالات کی رفتار کو دیکھتے ہوئے لوگ جماعت میں جوق در جوق شامل ہو رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب جمعیۃ کی حق کی آواز کنری کے در و دیوار میں گونجے گی۔ انتخاب مندرجہ ذیل ہوا ہے

تاج ولی خاں صاحب	کنوینر
منشی محمد شیر خاں	جنرل سیکرٹری
مولانا محمد ابراہیم صاحب	پروپیگنڈہ سیکرٹری

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

میترانوالی تحصیل ڈسکہ کے عوام نے حضرت مولانا محمد فیروز خاں ضلعی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کو یقین دلایا ہے کہ یہاں کے عوام جمعیۃ کا پورا پورا ساتھ دینگے آنے والے انتخابات میں جمعیۃ کے نمایندے کو کامیاب کرانے کے لئے حضرت مولانا محمد فیروز خاں مہتمم دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کے حکم کی پیروی کی جائے گی۔ جہاں مولانا حکم دینگے وہاں میترانوالی کے مقامی اور مہاجر اپنا ووٹ دینگے۔

گگوٹیاں کے محمد ابراہیم نے حضرت مولانا محمد فیروز خاں کو یقین دلایا ہے کہ ہماری تمام برادری جمعیۃ کا ساتھ دیگی جمعیۃ کا جو بھی نمائندہ کھڑا ہوگا، میری تمام برادری اس کو ووٹ دے گی۔ چونکہ یہاں کے لوگ حضرت مولانا درخواستی مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی اور دیگر جمعیۃ کے راہنماؤں پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔

آئین شریعت کانفرنس

قصبہ جلالپور پیروالہ ضلع ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے دو روزہ آئین شریعت کانفرنس ۸-۹ راگست ۱۹۷۰ء مطابق ۵، ۶ رجمادی الثانی بروز ہفتہ اتوار منعقد کی جارہی ہے۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا خالد محمود پروفیسر ایم اے او کالج لاہور۔ حضرت صاحبزادہ سید افتخار الحسن لائلپوری۔ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آبادی خطاب فرمائینگے

دعائے مغفرت

حافظ محمد شفیع صاحب غلہ منڈی بھکر کارکن کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے والد محترم کریم الدین صاحب ۱۸ جولائی کو انتقال فرما گئے۔ قارئین کرام سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ (منشی اللہ راضی خازن جمعیۃ بھکر)

۴۔ آخر میں مولانا صبغۃ اللہ قاسمی صاحب نے کہا کہ انشاء اللہ اس ملک میں اسلام آکر رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس ملک میں اسلامی نظام کا راستہ نہیں روک سکتی بعد ازاں جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ — مولانا قاسمی کی تقریر

پھر مجھ سے کسی نے سوال کر ڈالا تو تو کہے گا۔ نہیں نہیں انہیں کافر اور گمراہ کون کہتا ہے۔ یہ لوگ تو پکے سچے مسلمان ہیں۔"

پھر مولانا قاسمی صاحب نے تیسرے بڑے "مفتی" کی نشاندہی بھی کر دی۔ جو کسی زمانے میں بڑے کر و فر کے ساتھ ایوب خاں کو "امام مقاصد" باندھنے جاتا تھا اور بڑی شان سے شرکت کے ہاتھ میں نکاح کے فارم لئے ہوئے مرزائیوں کے جلوس میں بیٹھا ہوا ہوتا تھا۔ آج فتوے دینے والے دین فروشوں میں بھی سر فہرست تھا۔ مولانا قاسمی صاحب نے اس کے بارے یوں فرمایا۔ "اے کفر کا فتویٰ دینے والے ملا! جس وقت ایوب خاں ملک میں عائلی قوانین نافذ کرنے والا تھا، تو اس وقت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی سوکھی ہڈیوں کے ساتھ موچی دروازہ پر احتجاج کے لئے تشریف لائے تھے اس وقت تو ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں کیوں بیٹھا ہوا تھا اس وقت تیرا کفر کا فتویٰ کہاں تھا"؟

پھر مولانا نے ختم نبوت، نبوت زندہ باد، اور امریکی سامراج مردہ باد کے نعروں میں فرمایا۔ فتویٰ دینے والو یاد رکھو! اب پاکستانی عوام بیدار ہو چکے ہیں اور اس ملک میں امریکی نظام کو نہیں چلنے دیں گے۔

غریبو! بیدار ہو جاؤ۔ علامہ اقبال نے تمہیں ہی بیدار کرنے کے لئے کہا تھا۔

> اٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
> کاخ امراء کے در و دیوار ہلا دو
> جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
> اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

فتویٰ دینے والو اقبالؒ پر بھی فتویٰ لگا دو مگر مجھے کامل یقین ہے کہ تم اقبالؒ پر فتویٰ بازی نہیں کرو گے کیونکہ تمہارا "پریس" فرمودۂ اقبالؒ ہی پر تو چلتا ہے۔ تمہیں اقبال پر فتویٰ لگانے کی جرأت نہیں ہو گی۔

تم کہتے ہو "اسلام خطرے میں ہے"۔ کان کھول کر سن لو۔ خطرہ ان صنعت کاروں کو ہے۔ جنہوں نے آج تک اپنی دولت سے زکوٰۃ نہیں نکالی۔ خطرہ ان وڈیروں کو ہے۔ جو ایک مظلوم اور غریب مزارع کی بیٹیوں کی عصمت دری کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ وڈیرے اور ظالم سرمایہ دار جانتے ہیں کہ اگر غریب کی حکومت آگئی تو وہ ہم سے ان کوتاہیوں کا انتقام لیں گے۔ ؎

اجتماعات کی مختصر روداد

● — مینسی ضلع مردان جامع مسجد نیکی محمد میں اجتماع ہوا۔ صدارت مولانا عبدالمنان صاحب شیخ الحدیث مینسی نے فرمائی۔ حافظ فضل الرحمٰن صاحب کی تلاوت اور ممتاز شعراء شمس الرحمٰن باران اور رحیم شاہ طالب کی نظموں کے بعد مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع مردان، صوفی محمد کریم صاحب ناظم ضلع، مولانا گل رحیم صاحب ناظم تحصیل صوابی اور مولانا گل خان صاحب نے تقریریں کیں

● — چنی گوٹھ میں ہفتہ وار اجلاس مولانا حاجی منظور الحسین امیر جمعیۃ کی صدارت میں ہوا۔ متعدد حضرات نے تقریریں کیں۔ اس اجلاس کی ایک خوبی یہ ہے کہ علاقہ لیاقت پور جامع مسجد چک ۔ کے خطیب مولانا کریم بخش صاحب ناظم جماعت اسلامی خود بخود کھڑے ہوئے اور رد مودودیت پر مفصل تقریر کی۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے جماعت اسلامی سے تحریری استعفاء دے دیا۔ اسی اجلاس میں مولانا نے جمعیۃ میں شمولیت کی۔

● — دائرہ دین پناہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا قائم الدین صاحب نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے علماء حق کے کارناموں اور اسلامی قوانین کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد پر روشنی ڈالی۔ انجمن زرگران کوٹ ادو کے صدر صوفی بشیر احمد صاحب نے موجودہ بجٹ کی خامیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

تین ہزار کسانوں کی جمعیۃ میں شمولیت

● — جمعیۃ علماء اسلام بہاول نگر کی انتخابی مہم کے سلسلے میں منچن آباد میں بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں ملک کے ممتاز قانون دان اور جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا قاری نورالحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ ملتان ڈویژن جمعیۃ کے اس حلقہ سے قومی اسمبلی کے امیدوار مولانا محمد شریف مولانا محمد یوسف صاحب، مولانا محمد رفیق صاحب نے خطاب کیا قاری صاحب نے واپسی پر بہاولنگر میں وکلاء سے خطاب کیا۔ شام کو بذریعہ جیپ مولانا محمد یوسف کے ہمراہ قاری صاحب منڈی صادق گنج گئے۔ جہاں چوک غلہ منڈی میں خطاب کیا۔ قبل ازیں حضرت قاری صاحب کا شاندار استقبال کیا گیا۔ حضرت قاری صاحب بستی روڈو میں تشریف لے گئے۔ وہاں ۱½ گھنٹہ خطاب کیا۔ بستی ہذا کے تین ہزار کسانوں نے جمعیۃ میں شمولیت کی

● — جمعیۃ علماء اسلام حلقہ سیٹر شاہ کالونی سی بلاک کراچی کا ہفتہ وار اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالصادق صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیئے اور تقریر کی اپنی تقریر میں مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں صرف اسلام نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اور اس جدوجہد کو آخری دم تک جاری رکھے گی۔

● — سالار جمعیۃ علماء اسلام مردان پیر عنایت شاہ ناظم دفتر نے گذشتہ روز ضلع دیر کا دورہ کیا۔ اور لوگوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے منشور سے آگاہ کیا اور اپیل کی کہ وہ ملک سے موجودہ بدحالی دور کرنے کے لئے اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

علاقہ تالاش ضلع دیر کے باشندوں نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ مولانا میاں گل جلال کو امیر اور محمد نیکن کو جنرل سیکرٹری منتخب کر دیا گیا۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان)

● — ۱۰ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا اجلاس مسجد بٹگرامی میں زیر صدارت مولوی محمد طاہر صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا گل بشیر ناظم اعلیٰ نے ایجنڈا پیش کیا۔ مولانا سید علی شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام خویشگی، حافظ نور الحق نائب امیر نے اجلاس سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور عوام پر زور دیا کہ آئندہ انتخابات میں وہ لوگ کامیاب کریں۔ جو قرآن و سنت کو سمجھتے ہوں۔ بعدہٗ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کے عہدہ داروں میں کچھ ردوبدل کیا جو درج ذیل ہے

حاجی محمد علی صاحب نائب امیر نے بہت مصروفیت کی بنا پر عذر پیش کیا۔ ان کی جگہ پر مولانا محمد طاہر صاحب نائب امیر منتخب ہوئے۔ نوشیر رحمان ناظم نشر و اشاعت کی جگہ حبیب الدین ناظم نشر و اشاعت منتخب ہوئے اور نوشیر رحمان کو ناظم منتخب کیا گیا۔ جو کہ پہلے مولوی عبدالستار ناظم تھا لیکن اس نے بیماری کی وجہ سے عہدہ چھوڑ دیا۔ اجلاس میں ایک رابطہ عوام کمیٹی بھی بنائی گئی۔ جو کہ ہر رات ایک ایک مسجد میں جا کر عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے خبردار کریں گے۔ مسجد شوریٰ کے لئے چالیس ارکان منتخب ہوئے جو کہ ہر ایک مسجد کا پیش امام اور اس کے ساتھ تین چار آدمی ہوں گے۔

ضلعی جمعیتیں توجہ فرمائیں

صوبائی مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء بالاتفاق یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی دفتر کے اخراجات کے لئے ہر ضلعی جماعت ماہانہ بیس روپے دے گی۔ بعض ضلعی جماعتوں نے تو یہ رقوم بھیجنی شروع کر دی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض جماعتیں ابھی تک رقم نہیں بھیج رہیں جس سے دفتر کے اخراجات پورے کرنے مشکل ہو رہے ہیں۔ اگر یہی صورت حال رہی تو دفتر کا کام چلنا مشکل ہو جائے گا۔ تمام جماعتوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ فیصلہ کی پابندی کرتے ہوئے جلد از جلد رقوم روانہ کریں۔

محمد اکرم
ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
چوک رنگ محل لاہور

● — جمعیۃ علماء اسلام خیرپور کے انتخابی دورے کے سلسلہ میں شہر ہنگورجہ میں بھی جمعیۃ کی طرف سے ایک جلسہ عام متصل گورنمنٹ ہسپتال منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت علامہ قطب الدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ نے فرمائی۔ جس میں مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ ضلع خیرپور، مولانا قاری عزیز احمد صاحب امیر جمعیۃ گمبٹ، مولانا قاضی امداد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ٹھیڑی۔ مولانا در محمد صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم محمدیہ وغیرہ نے تقاریر میں جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا۔ اور عوام کو آئندہ انتخابات میں پرانے خون چوس، ظالم، جابر تماشائیوں سے بچنے کی تلقین کی۔

● — جمعیۃ علماء اسلام حلقہ غلام محمد آباد کالونی لائلپور کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ حافظ احمد دین صاحب دفتر جمعیۃ واقع صدر بازار میں منعقد ہوا۔ جس میں انتخابی امور کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔ اور انتخابی مہم کو تیز کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اس سلسلہ میں تمام محلوں میں جلسہ عام منعقد کرنے کا پروگرام مرتب ہوا۔ جس میں باہر سے جمعیۃ کے ڈویژنل اکابرین کو دعوت دی جائیگی

حضرت مولانا سلیمان طارق جمعیتہ علماء اسلام میں شامل ہو گئے

ممتاز عالم دین اور گوجرہ شہر کے خطیب مولانا محمد سلیمان طارق نے اپنے ہزاروں عقیدت مندوں سمیت جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں اسلامی اقدار کے تحفظ اور دین کی سربلندی کے لئے اہل حق سے عملی تعاون کرنا لازمی ہو چکا ہے۔ کیونکہ آج سامراجی اور طاغوتی عناصر دولت اور پروپیگنڈہ کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ناپاک مقاصد کے لئے اہل حق کا راستہ روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

انہوں نے جماعت اسلامی اور اس کے سربراہ کے عقائد و نظریات کو دین کے منافی قرار دیا۔ اور کہا کہ جمعیتہ علماء اسلام دین و ملت کے صحیح خدمت گذار بے لوث مجاہدوں کی جماعت ہے۔ مولانا سلیمان طارق نے غریب محنت کش مظلوم طبقوں کی حمایت اور ظالمانہ سرمایہ داری کی مخالفت کرنے پر جمعیتہ کے رہنماؤں مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبیداللہ انور کو خراج تحسین پیش کیا۔ (محمد اکرم ناظم دفتر جمعیتہ ضلع لائلپور)

مولانا محمد اشرف ہمدانی اور مولانا سید عبدالمجید ندیم رہا کر دیئے گئے

ملک کے ممتاز علماء و خطیب حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی صاحب اور مولانا سید عبدالمجید ندیم جو ڈیرہ اسماعیل خاں میں ایک قابل اعتراض تقریر کی بنا پر مارشل لا کی دفعہ ۱۶ کے تحت گرفتار کر لئے گئے تھے۔ وہ رہا ہو گئے ہیں۔ اور مارشل لاء اتھارٹی نے اپنے کیس واپس لے لئے ہیں۔ دوسری فوجداری دفعات میں اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے ضمانت منظور کر لی ہے۔ مولانا ہمدانی اور مولانا ندیم کی آئندہ تاریخ پیشی ۲۴ اگست رکھی گئی ہے۔

رہائی کے بعد ہر دو علماء کرام کو جمعیتہ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں نے استقبالیہ دیا۔ مولانا عبدالسلام اور مولانا احمد شعیب صاحب نے ہر دو حضرات کی خدمات کو سراہا۔ بعد ازاں مولانا ہمدانی اور مولانا ندیم نے اپنی تقریر میں تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ ہم پاکستان میں اسلامی نظام حیات کے نفاذ کے لئے اپنی بھرپور جدوجہد جاری رکھیں گے۔

دعائے صحت کی درخواست

میرے دو عزیز حافظ محمد سلیم و حافظ عبدالوحید سخت بیمار ہیں۔ اس لئے ترجمان اسلام پڑھنے والے سب بھائیوں سے گذارش ہے کہ ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین! (جمعیتہ کا ایک ادنیٰ رضاکار حافظ محمد انور کاشمیری)

نذرِ عقیدت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک ہو جہاں میں رحمتہ اللعلمین آئے
وہ یکتائے زمانہ صادق الوعد و یقیں آئے

زمانہ منتظر تھا ہادیٔ عالم کی آمد کا
دعا بن کر مسیحا کی مرادِ متقیں آئے

یتیم آئے حلیم آئے کریم آئے رحیم آئے
خدا سے بخشوانے کو شفیع المذنبیں آئے

اٹھو جن و بشر تم اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
متاع لازوال و اوّلین و آخریں آئے

چہار سو کفر اور الحاد کی کالی گھٹائیں تھیں
منور ہو گیا عالم کہ جب ماہ جبیں آئے

نہ ایسا آج تک آیا نہ آئے گا جہاں والو
کہ ختم المرسلیں آئے رئیس المرسلیں آئے

الٰہی بخش دے اس نور کو انکے تصدق میں
کہ جن کی پیشوائی کیلئے روح الامیں آئے

نور احمد نور
اندھی کھوئی
ملتان شہر

بقیہ ـــــ شذرات

اپنا موقف و پروگرام کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے

• ـــ جمعیۃ اس ملک میں قرآن و سنت کے احکام کا نفاذ و اجرا چاہتی ہے۔

• ـــ جمعیۃ اس ملک میں ختم نبوت کے عقیدے کا قانونی تحفظ مانگتی ہے۔

• ـــ جمعیۃ ختم نبوت اور اسلام کے کسی بھی بنیادی عقیدہ کے منکرین کو قانوناً خارج از اسلام قرار دینے کی طالب ہے۔

• ـــ جمعیۃ دستور سازی کے لئے ۱۹۵۲ء میں علماء کے طے کردہ متفقہ ۲۲۔ اسلامی نکات کو اساس بنانے کا مطالبہ کرتی ہے۔

• ـــ جمعیۃ ملک میں سیاسی، انتظامی، عدالتی، اقتصادی معاشی غرضیکہ ہر شعبہ میں برطانوی اور امریکی عہد کے اثرات مٹا کر خالصتاً شریعت کے قوانین نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اور ملک کے کمزور لیکن ۹۹ فیصد آبادی رکھنے والے عوام، کسانوں و مزدوروں کو براہ راست سیاسی و معاشی حقوق سے بہرہ ور دیکھنا چاہتی ہے۔

• ـــ جمعیۃ پاکستان کی داخلی پالیسی میں بھی اور خارجی پالیسی میں بھی کسی بیرونی اثر کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ خواہ وہ اثر برطانیہ کا ہو۔ امریکہ کا ہو، روس کا ہو، چین کا ہو۔ مغربی جمہوریت کے نام سے ہو یا روسی و چینی اشتراکیت کے نام سے ہو۔

• ـــ جمعیۃ صرف قرآن و سنت کے احکام پر پاکستان کے معاشرہ اور پاکستان کی ریاست کی تعمیر کی داعی ہے۔

• ـــ جمعیۃ کے اس مثبت و واضح موقف سے ملک کی جو جماعتیں اظہار اختلاف نہیں کرتیں۔ وہ ان سے خواہ مخواہ مخالفت میں الجھ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی۔ البتہ جو جماعتیں اس پر مختلف اتہامات عائد کرتا رہتی ہیں۔ ان کے دفاع کا اسے پورا حق ہے یا جو گروہ دین میں تحریف کرنا چاہتی ہیں۔ دین کو اپنے سیاسی مقاصد کا تابع بنانے کے درپے ہیں۔ یا دین کے نام سے قوم کو باہم لڑانے کے جتن کرتے رہتے ہیں یا امریکی سامراج کو پھلنے پھولنے کے مواقع مہیا کر رہے ہیں۔ یا امریکہ دوستی کو اسلام پسندی کا سارٹیفکیٹ عطا کر رہے ہیں یا اشتراکیت کی مخالفت کے نام پر امریکہ کی سرپرستی کی راہ نکال رہے ہیں۔ ان کے فتنوں سے وہ مسلمانوں کو خبردار کرنا اپنا دینی، ملی اور وطنی فریضہ سمجھتی ہے۔

ـــــ جمعیۃ صرف اپنے منشور کی پابند ہے۔ منشور کے خلاف وہ کسی گروہ حتیٰ کہ ایک فرد کا بھی ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ کسی سے اتحاد کرنے کی روادار ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے اس واضح موقف و پالیسی کے باوجود اگر مخالف الزامات تراشتے ہیں اتہامات عائد کرتے ہیں تو سمجھ لیجئے کہ وہ آپ کی راہ روکنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے سوا کسی بھی جماعت کی ایسی واضح اور دوٹوک پالیسی و موقف نہیں ہے۔

اس لئے ایسے تمام الزامات پر لعنت بھیجئے جھوٹوں اور فریب کاروں کو ان کے مقدر کے حوالے کیجئے اور عوام مسلمانوں کو اپنا منشور، اپنا موقف پیش کرکے اسلام کی فتح کی راہ ہموار کیجئے۔ پاکستان کے مسلمان عوام جمعیۃ کے ساتھ ہیں اور اللہ کی نصرت اسے حاصل ہے۔ اس کی جد و جہد کسی دنیوی کامیابی کے لئے نہیں۔ صرف اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ اور یہ مقصود اسے انشاء اللہ ہر حال میں حاصل ہے۔

انتخابات میں غیر جانبداری کی فضا برقرار رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے

اکتوبر ۱۹۷۰ء میں ہونے والے انتخابات پاکستان کے پہلے عام انتخابات ہوں گے، جنہیں کسی آئین کے تحت نہیں بلکہ مارشل لاء کے ایک ضابطہ کے تحت منعقد کرایا جا رہا ہے۔

ان انتخابات کا مقصد عوام کو انتقال اقتدار یا بحالی جمہوریت نہیں ہے بلکہ ملک کے لئے ایک ایسے آئین کی تیاری کا موقعہ بہم پہنچانا ہے جسے عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کا تیار کردہ عوامی آئین کہا جا سکے۔

اس صورت میں ان انتخابات کی اہمیت عام جمہوری انتخابات سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

یہ انتخابات اپنے لئے بالکل صاف، ستھرا، آزاد اور غیر جانبدارانہ ماحول چاہتے ہیں۔ جس میں عوام پر اور امیدواروں پر یہ بات بالکل دوٹوک طریقہ پر واضح کر دی جائے۔ کہ مستقبل کی تمام سیاست کا انحصار آج کے عوام کے اس فیصلہ پر ہے کہ وہ آیا ایسے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ جو ان کے فائدے اور ان کے بالاتر اقتدار کو تسلیم کرنے والا اور ان کے دین کی ترجمانی کرنے والا آئین مرتب کرکے انہیں دیں گے۔ یا ان آزمودہ اور نا آزمودہ لوگوں کو منتخب کرتے ہیں۔ جن کے سیاسی سماجی و اقتصادی مفادات بالکل عیاں ہیں۔ اور جو اول دن سے سامراج دوستی کا ذہن لئے چلے آ رہے ہیں ایسے لوگ خواہ آئین اسلام کے نام سے ہی کیوں نہ بنا ڈالیں۔ لیکن وہ آئین صرف ان کے اور ان کے حلقے و سامراجی طاقتوں کے مفاد کا حامل ہوگا۔

آئین سازی کے لئے ہونے والے ان انتخابات کے مرحلہ پر سب سے بڑی ذمہ داری موجودہ حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ ہر اعتبار سے اور ہر شک و شبہ کا ازالہ کرکے انتخابات کی فضا قطعی غیر جانبدارانہ اور آزادانہ بنا ڈالے۔

صدر محترم جناب آغا محمد یحییٰ خاں نے بارہا اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ ان کی حکومت قطعی غیر جانبدار رہے گی اور انتخابات ایسی انتظام اور ایسی فضا میں کرائے گی۔

لیکن ایک سال کے واقعات نے ان کی کابینہ کے بعض وزراء کے بارے میں عوام کو شک و شبہ میں مبتلا کر دیا ہے کہ وہ صدر کی غیر جانبدارانہ پالیسی کو برقرار رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔ اور بعض سیاسی گروہوں نے اس صورت حال سے سیاسی مفادات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

سابق فوجی و سول اعلیٰ افسروں کا دھڑا دھڑ ایک ہی ذہن و فکر کی جماعتوں میں شامل ہو کر انتخاب کے میدان میں آنے کی کوشش بھی، الیکشن کی آزاد فضا کو شدید طور پر متاثر کر رہی ہے۔

ملک کے موجودہ اقتصادی ڈھانچہ میں جسے انگریزوں نے اس ملک میں رواج دیا تھا اور جس کا مقصود دیہات کے عوام پر جاگیرداروں اور بڑے بڑے زمینداروں کا نہ مٹنے والا اثر قائم کرنا اور شہروں کی غریب آبادی مزدوروں وغیرہ پر دولتمندوں یا صنعت کاروں و سرمایہ داروں کا غلبہ مسلط رکھنا تھا۔ وہ اقتصادی ڈھانچہ ایسا ہی جوں کا توں موجود ہے

اور اس کا اثر اب بھی قائم ہے۔ اس صورت میں الیکشن کی آزاد و غیر جانبدار فضا کو مجروح و متاثر کرنے والا ایک نوعی پہلو پہلے سے ہی قائم ہے۔

جناب صدر اور موجودہ حکومت اپنی کابینہ اور ملک کی سول انتظامیہ کے بارے میں کوئی واضح اور ٹھوس طریقہ ان کے غیر جانبدار رکھنے کا نہیں اختیار کرتی، تو الیکشن کسی حالت میں بھی آزاد اور غیر جانبدار نہیں ہوسکتے۔

اس کے ساتھ ہی امریکی سفیر فارلینڈ کی سرگرمیاں اور پی، ایل، ۴۸۰ کی بدنام زمانہ کروڑہا کی رقم کا آزادانہ استعمال ہرگز ہرگز الیکشن کی فضا کو صاف و پاک نہیں رہنے دینگے۔

اس لئے یہ بالکل مناسب اور جائز بات ہے کہ جناب صدر الیکشن کے اختتام تک اپنی کابینہ کو ختم کر دیں اور اگر ضرورت سمجھیں تو الیکشن کے بعد عوام کے زیادہ معتمد اور قابل تر افراد پر مشتمل دوسری کابینہ بنائیں۔ اس امکان کے روکنے کے لئے سخت ترین اقدامات کریں کہ جو فوج و سول کے اعلیٰ افسران بعض سیاسی جماعتوں میں شامل ہوئے ہیں۔ وہ انتظامیہ کے ساتھ اپنے سابقہ تعلق کو کام میں لاتے ہوئے انتخابات پر اثر انداز ہونے کی کوشش نہ کر سکیں۔ نیز جاگیرداروں زمینداروں، سرمایہ داروں اور صنعت کاروں کو کسانوں و مزدوروں پر اثر ڈالنے سے روکنے کا بھی کوئی مؤثر بندوبست ہو جانا چاہیئے۔ پی، ایل ۴۸۰ کے روپیہ کا استعمال قطعی ممنوع قرار دے دینا چاہیئے اور موجودہ امریکی سفیر فارلینڈ کو جلد از جلد واپس بھیج دینا ضروری ہے۔

اس کے بعد ہی یہ امید کی جاسکتی ہے کہ کسی حد تک انتخابات غیر جانبدار فضا میں ہوسکیں گے۔ اگرچہ جاگیرداروں، زمینداروں، سرمایہ داروں اور صنعت کاروں کا کسانوں و مزدوروں پر نفسیاتی و اقتصادی اثر پھر بھی جاری رہے گا۔ اور الیکشن کو متاثر کرے گا تاہم حکومت کی پوزیشن پر دھبہ نہیں آئے گا۔

اگر جمعیۃ علماء اسلام کی تجویز "جماعتی طریق انتخاب" کو تسلیم کر لیا جاتا تو جاگیرداروں و سرمایہ داروں کے اقتصادی دباؤ کا یہ اثر کام نہ کر سکتا اور اس پہلو سے بھی بڑی حد تک انتخابات آزادانہ ہوسکتے تھے۔

لیکن اگر دوسرے انتظامات کے ذریعہ مذکورہ بالا اثرات کے خطرہ کا تدارک نہیں کیا گیا تو پاکستان کے یہ پہلے عام انتخابات بھی اس ملک کی قسمت بدلنے میں ناکام رہیں گے اور ملک خدانخواستہ کسی نئے اور بہت ہی خطرناک بحران میں مبتلا ہو کر رہ جائے گا۔

اسلامی سیکرٹریٹ کے قیام کا مقصد کیا یہ ہی ہے؟

گزشتہ دنوں جب اسلامی سیکرٹریٹ کے نام سے ایک ادارہ کے قیام کا واقعہ رونما ہوا تھا تو ہم نے اس پر نہایت احتیاط سے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا اور صرف اس خدشے کا ذکر کیا تھا کہ امریکی سامراج ایسے اداروں کو استعمال کرنے کی گھات میں لگا رہتا ہے۔ بلکہ خود اس نے بعض ایسے ادارے بنا کر مسلمان عوام و اہل مشرق کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے تاہم ہم نے اسلامی سیکرٹریٹ کے قیام کا خیر مقدم کیا تھا۔ اس لئے کہ یہ ہماری دلی آرزو اور دیرینہ خواہش ہے کہ مسلمان ملکوں کے باہمی روابط کا ایک مشترکہ مؤثر اور آزاد ادارہ قائم ہونا چاہیئے۔ تاکہ عالم اسلام کے اتحاد کی راہ ہموار ہوسکے۔

لیکن روزنامہ مشرق لاہور ۱۹ر جولائی ۱۹۷۰ء میں شائع ہونے والی اس خبر نے کہ:

> "کراچی میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی دوسری کانفرنس کے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں"۔
>
> "کمیونسٹوں کے خلاف نیم فوجی تنظیم کے قیام پر غور کیا جائے گا"۔
>
> "لندن میں سیکرٹریٹ کے سربراہ تنکو عبدالرحمٰن سے نواب زادہ شیر علی خاں کا تبادلہ خیالات"۔

ہمارے اس خدشہ کو قوی کر دیا ہے۔ جو ہم نے ابتداء میں ظاہر کیا تھا۔ آخر یہ بات فاش ہو ہی گئی کہ اس ادارہ کے ذریعہ کمیونسٹوں کے خاتمہ کی کوشش کی جائے گی۔

سوال یہ ہے کہ سرزمین عرب پر امریکہ کا چہیتا اسرائیل قابض ہے۔ بیشتر عرب ملکوں کی تجارت اور تیل پر امریکہ و برطانیہ کا قبضہ ہے۔ پاکستان کے لئے امریکہ کا پیارا بھارت خطرہ بنا ہوا ہے۔ کشمیر پر امریکہ و برطانیہ کا دوست بھارت قابض ہے۔

بحرین سے سعودی عرب و مراقش تک امریکہ کے اثرات ہیں یا برطانیہ کے۔ انڈونیشیا میں امریکی عمل دخل قائم ہو چکا ہے۔ ملائشیا پر برطانیہ کا اثر موجود ہے

لیکن اسلامی سیکرٹریٹ تیاریاں کر رہا ہے کمیونسٹوں کے خلاف۔ آخر وہ کون سے کمیونسٹ ہیں اور کہاں ہیں جن سے نمٹنے کے لئے اسلامی سیکرٹریٹ انڈونیشیا سے مراقش و سعودی عرب تک امریکہ و برطانیہ کے تسلط کو گوارا کئے ہوئے ہے۔ اور اس کے خلاف کوئی تدبیر عمل میں نہیں لانا چاہتا۔

اس خبر سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اس سیکرٹریٹ کا قیام دراصل سیٹو اور سنٹو کے اداروں کی ناکامی کے بعد، ان کے مقاصد کی باندازِ دگر تکمیل کرنے کے لئے عمل میں آیا ہے۔

اس کے ذریعہ اسلام کے نام کی آڑ میں ایک تو امریکہ و برطانیہ کے ان مفادات کا تحفظ کیا جاسکتا ہے جو عرب ملکوں اور مشرق بعید میں جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں اسرائیل کو آئندہ کے حملوں سے بچایا جاسکتا ہے اور مسلمان ملکوں کے ان طبقوں کی پشت پناہی کی جا سکتی ہے۔ جو برطانوی و امریکی تحفظ میں مخصوص مفادات کے حامل ہیں۔

نیز ان تحریکوں کے خلاف متحدہ و مشترکہ اقدامات کیسے جاسکتے ہیں۔ جیسے انڈونیشیا و ملایا سے سعودی عرب و مراقش تک کے مسلمان، اپنے ملکوں میں، خالص اسلامی جمہوری و عوامی مقاصد کے حصول کے لئے برپا کرینگے اور برپا کئے ہوئے ہیں۔ اگر اسلامی سیکرٹریٹ کے قیام کا یہ ہی مقصد ہے تو

"تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو"

یہ تو پوری ملت اسلامیہ کو امریکی برطانوی سامراجی بلاک کے ہاتھوں میں دے دینا اور ان کی عالمی حریف طاقت اشتراکیت کے آگے بطور سپر کے رکھ دینا ہے

کالاگوجراں کا انتخاب جدید

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کالاگوجراں میں انتخابی مہم کے سلسلہ میں تشریف لائے اور اراکین جمعیۃ سے خطاب فرمایا۔ بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مجلس شوریٰ کی تشکیل بعد میں کی جائے گی۔

امیر رشید احمد ارشد ناظم اعلیٰ برکت علی صاحب
نائب ناظم حافظ نور الٰہی صاحب سالار اعلیٰ صوفی محمد انور صاحب

نائب سالار	حبیب احمد صاحب
" "	ذوالفقار علی صاحب
خزانچی	صوفی صابر حسین صاحب

شورش نے پندرہ ہزار روپے کس طرح ہتھیائے؟

گوجرانوالہ کے ایک کارخانہ دار نے چار ہزار چٹان خرید کر مفت تقسیم کیا؟

(ندیم راؤ)

آج کل شورش اور سرمایہ داروں و مل مالکوں کی گاڑھی چھن رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام جو مزدوروں، کسانوں اور مفلوک الحال عوام کو ان ظالم سرمایہ داروں سے نجات دلانے کا تہیہ کر چکی ہے اور اسلام کی روشنی ان کے مسائل حل کرنے کا عزم صمیم لے کر میدان میں آئی ہوئی ہے۔ اس کی مخالفت کرنا شورش کی فطرت بن چکی ہے۔

جب شورش کا تعلق غریبوں کے ساتھ تھا۔ اس وقت وہ جمعیۃ اور اس کے رہنماؤں کی تعریف کیا کرتا تھا اور جب غریبوں سے تعلقات ختم کر کے بڑے بڑے سرمایہ داروں اور مل مالکوں سے یاری گانٹھی ہے۔ اس وقت سے جمعیۃ اور اس کے راہنماؤں کی مخالفت شروع کر دی ہے۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شورش نے اپنے چٹان میں "خلوتی سالار" کے نام سے جب ایک مضمون تحریر کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے آئین شریعت کانفرنس کے لئے مرزائیوں سے دس ہزار روپیہ وصول کیا ہے تو اس سے سرمایہ دار حلقوں میں بہت زیادہ مسرت کا اظہار کیا گیا۔ اور اس کے دو دن بعد تین بڑے مل مالک چل کر اس کے دروازے پر آئے اور یہ مضمون شائع کرنے پر مبارکباد دی اور ساتھ ہی پانچ پانچ ہزار روپیہ اس خدمت کے صلے میں پیش کئے۔ انہوں نے آغا صاحب کی اس قدر تعریف کی کہ وہ پھولے نہ سمائے۔ شورش نے ان تینوں مل مالکوں کی کوکا کولا، چائے اور دیگر لوازمات سے بھرپور تواضع کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کا پرانا خادم ہوں۔

شورش نے کہا کہ دیکھئے۔ اگر میں یہ رقم بطور نذرانہ وصول کر لوں تو اس میں میری بہت زیادہ بدنامی ہوگی۔ لوگوں میں پہلے بھی میرے متعلق کوئی اچھا گمان نہیں۔ اگر آپ اس رقم کے عوض چٹان میں اشتہار دے دیں تو اس طرح میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے یہ رقم اشتہار کی اجرت کے طور پر وصول کی ہے۔

شورش صاحب کے متعلق عوام میں جو باتیں مشہور تھیں اب وہ حقیقت بن کر سامنے آ چکی ہیں۔ چٹان شورش کا ایک کاروباری ادارہ ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے عظیم راہنماؤں کی مخالفت اس کاروبار کا ایک ذریعہ ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بڑے بڑے کارخانہ دار اور مل مالک ہزاروں کی تعداد میں چٹان کا پرچہ خرید کر مفت تقسیم کرتے ہیں۔ اس کا دبے لفظوں میں شورش نے بھی اقرار کیا ہے۔ گذشتہ دنوں گوجرانوالہ میں چٹان کے خلاف نوجوانوں میں اشتعال پیدا ہوا اور اس کی کاپیاں جلائی گئیں تو شورش نے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ چٹان گوجرانوالہ میں چار ہزار کی تعداد میں جاتا ہے۔ جب چٹان کے حلقوں (صحرائی صاحب کے دوستوں) سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ڈیڑھ سو تک یہاں آتا ہے اور اس میں بھی اکثر واپس چلا جاتا ہے۔ بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ دراصل ایک کارخانہ دار نے چار ہزار پرچے خرید کر مفت تقسیم کئے تھے۔

مل مالکوں کی تاکید یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مل مالکوں نے شورش کو خصوصی تاکید کی ہے کہ الیکشن چونکہ بالکل سر پہ آ چکے ہیں۔ اس وجہ سے جمعیۃ علماء اسلام کی مخالفت میں شدت اختیار کر جائے۔ شورش نے ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے یقین دلایا کہ اگر آپ جیسے مخلص دوستوں کا تعاون جاری رہا تو جمعیۃ اور اس کے رہنماؤں کی مخالفت میں کسی قسم کی کمی محسوس نہیں کی جائیگی۔ جوں جوں الیکشن قریب آتا جائیگا، شورش صاحب چٹان میں اکابرین جمعیۃ کے خلاف سرمایہ داروں کی مزید خوشنودی حاصل کرنے کیلئے نئے نئے اتہامات اور نئی نئی

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلامیان پاکستان کی صحیح رہنمائی کر رہے ہیں، جمعیۃ کے نامزد امیدوار بلدیہ جھنگ کے وائس چیئرمین شیخ محمد اقبال کی تقریر

پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بنانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد تاریخی اہمیت کی حامل ہے۔ ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ جمعیۃ میں شامل علماء حق کی مبارک جدوجہد میں شریک ہو کر اپنا قومی فرض ادا کرے۔ یہ الفاظ گزشتہ دنوں بلدیہ جھنگ کے وائس چیئرمین شیخ محمد اقبال نے جمعیۃ میں شمولیت کے وقت کہے۔ انہوں نے کہا میرے نزدیک علماء حق کا یہ مبارک قافلہ اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلامیان پاکستان کی صحیح رہنمائی کر رہا ہے۔ اور پاکستان میں آئین شریعت کو عملاً نافذ کرنے کے لئے یہ جو اقدامات بھی کریں گے میں اور میرے سینکڑوں ساتھی اس کی پوری پوری تائید کرینگے

آپ نے کہا۔ اس وقت پاکستان کو مختلف قسم کے خطرات کا سامنا ہے۔ ہمارا ملک اندرونی اور بیرونی سازشوں کا اکھاڑہ بن چکا ہے۔ سامراجی قوتیں ہمارے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتی ہیں۔ دوسری طرف یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ پاکستان میں بعض رہنما اسلام کے نام پر عوام کو فریب دے رہے ہیں اور بیرونی نظریات کا ہوا کھڑا کر کے مسلمانوں میں انتشار پیدا کر رہے ہیں۔

شیخ محمد اقبال نے مزید کہا کہ اس وقت ہم ایک انتہائی نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ اگر ہم نے آئندہ انتخابات میں سوجھ بوجھ سے کام نہ لیا۔ صحیح نمائندے منتخب نہ کئے تو یاد رکھنا چاہیے کہ پاکستان میں اسلامی نظام حیات کے عملی نفاذ کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔

شیخ محمد اقبال نے جمعیۃ کے ایک اجلاس عام میں علماء کو یقین دلایا کہ وہ جمعیۃ کے منشور اور مقاصد کی تکمیل کے لئے آنے والے وقت میں پوری جدوجہد کرینگے۔ شیخ محمد اقبال نے جھنگ سے صوبائی اسمبلی کی نشست کے لئے جمعیۃ کی طرف سے اپنی نمایندگی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ میں علماء اور عوام کو مایوس نہیں کرونگا۔ ملک سے غربت و افلاس کو ختم کرنے، تعلیم کو عام کرنے اور اسلامی اقدار کی حفاظت اور پاکستان کے استحکام اور اسلام کی سربلندی کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرونگا

یاد رہے کہ شیخ محمد اقبال صاحب کی جھنگ میں پوزیشن۔۔۔ مضبوط ہے۔ دریں اثنا جھنگ کے عوامی متحدہ محاذ نے بھی شیخ محمد اقبال کو اہلسنت والجماعت کی طرف سے جھنگ کی صوبائی اسمبلی کی نشست کے لئے واحد امیدوار نامزد کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاس نامہ

بخدمت مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

منجانب اہالیان علاقہ درہ بھوگڑمنگ مقام سچہ کلاں ضلع ہزارہ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ سپاس عقیدت بعالی خدمت قاطع الباطل والبدعت، حامی الحق والسنت مجاہد اسلام اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی زید اللہ مجدکم و شرفکم۔

جناب والا! ہم باشندگان علاقہ یونین کونسل جبوڑی و بنجول آپ کی تشریف آوری کے بے حد مشکور و ممنون ہیں کہ آپ اپنے ارشادات گرامی سے مستفیض فرمائیں گے جزاکم اللہ خیرا۔

عالیجاہا! آپ کی ذات ذی برکات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ علماء حقہ میں سے ایک ہیں۔ جن کے بارہ میں ارشاد ربانی ہے۔ یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ط وقال اللہ تعالیٰ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وقال رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اوکما قال۔ آپ نے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ابتداء ہی سے جس طرح جدوجہد فرمائی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ ہی کی وہ ذات ستودہ صفات ہے۔ جس نے ہر باطل فتنوں کے مقابلہ میں بلا لومۃ لائم صدائے حق بلند کی۔ فرنگی سامراجیت، مرزائیت، پرویزیت، مودودیت اور سوشلسٹ وغیرہ باطل قوتوں کا آپ ہی نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اسلام کے نام پر فتنۂ مودودیت کے بطلان کی سب سے اول نشاندہی آپ ہی نے کرکے مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا اور آج کل ان باطل قوتوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہونا آپ کا ہی طرۂ امتیاز ہے ان کے قاتلانہ حملے بھی آپ کو مرعوب نہ کرسکے اور نہ ہی اس سے آپ کے استقلال میں ذرہ بھر فرق آیا۔

جناب والا! پاکستان جس نام پر حاصل کیا گیا تھا، اور جس چیز پر اس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس کو یکسر نظرانداز کردیا گیا۔ یہ مفاد پرست گذشتہ ۲۲ سال سے پاکستان کے وسائل کو صرف اپنے لئے استعمال کرتے رہے۔ لیکن قوم و ملک کے لئے کسی نے کچھ نہ کیا۔ ملک کے کسانوں، مزدوروں اور غریب عوام کے حقوق کو پامال کرتے رہے کیونکہ ان کا مطمح نظر ہی لوٹ کھسوٹ تھا۔ اور اسی وجہ سے پاکستان کو جو نقصان عظیم پہنچا، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

اس نازک وقت میں پاکستان کی سالمیت اور بقاء اور اسلامی آئین کی جدوجہد کے لئے علماء حق پر لازم ہوجاتا تھا کہ وہ میدان میں آئیں۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام آپ جیسے اکابر علماء کرام کی نگرانی میں اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے میدان عمل میں اتر آئی ہے۔ اور یہ تہیہ کرلیا۔ کہ ہم پاکستان میں قال اللہ و قال الرسولؐ کے انوار ہدایت کی روشنی میں خالص قانون شرعی نافذ کراتے ہوئے پاکستان کو اسلامی اور فلاحی مملکت بناکر ہی دم لیں گے۔ اس نیک مقصد کے حصول کے لئے قوم آپ کے ساتھ ہے۔ اور قوم کسی قسم کی قربانی سے بحیثیت مسلمان دریغ نہیں کرے گی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ایک نڈر اور بیباک عالم دین ہوتے ہوئے قرآن اور سنت کے آئین کے لئے جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں فرمائیں گے۔

جہاں تک ہمارے ملکی مسائل کا تعلق ہے۔ ہمارا علاقہ نہایت پسماندہ ہے۔ نہ ہی یہ علاقہ غلہ کے لئے خودکفیل ہے اور نہ ہی ذرائع آمد و رفت ہیں، اور نہ علاج معالجہ کی سہولت ہے اور نہ ہی یہاں کارخانے وغیرہ ہیں۔ جس سے عوام کو روزگار مہیا ہوسکے غرض ہمارا علاقہ ہر قسم کی سہولتوں سے یکسر محروم ہے۔ بایں ہمہ آپ سے ایک ہی مطالبہ کرتے ہیں۔ جس میں ہمارے تمام دکھ درد کا علاج ہے۔ اور وہ ہے قانون شریعت کا نفاذ۔ اور قانون شرعی کی خاطر ہم اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اسی لئے جمعیۃ میں شامل ہوئے۔ قبل ازیں جو نمائندہ ہمارے علاقہ سے منتخب ہوکر ہمیں سبز باغ دکھلا کر گیا ہے۔ اس نے پھر ہمیں پانچ سال تک دیکھا بھی نہیں۔ جس کی اب آپ سے قطعاً امید نہیں کرسکتے۔

آخر میں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری تمام قربانیاں اور دعائیں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

احقر — حق نواز خان

منجانب — مسلمانان علاقہ

صوبہ بلوچستان

قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب کا

پندرہ روزہ دورہ

۴ر جولائی ۷۰ء کو جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم ملتان سے لورالائی پہنچے، جہاں اراکین جمعیت العلمآ اسلام نے اور دیگر معززین شہر نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور اسلام زندہ باد اور جمعیۃ العلمآ اسلام زندہ باد، مفتی محمود زندہ باد کی فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی، اسی دن پروگرام کے مطابق آپ نے جلسۂ عام سے خطاب کیا اور اپنی بے نظیر تقریر میں جمعیت کا موقف وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا مسلسل دو گھنٹے کے خطاب میں آپ نے تمام تفصیلی معاملات پر ایمان افروز تقریر فرمائی، جسے بے حد پسند کیا گیا اور تمام مسلمانوں نے عہد کیا کہ وہ جمعیت کا ساتھ دیں گے اور ہر باطل کا مقابلہ کرکے پاکستان میں اسلامی نظام کے سوا کسی بھی ازم کو آگے نہیں آنے دیں گے ۔۔ اختتام جلسہ کے بعد معززین شہر و دیگر حضرات نے مفتی صاحب سے خصوصی ملاقاتیں کیں اور مختلف سوالات پوچھے آپ نے انہیں بالکل مطمئن کر دیا اور جمعیت کا منشور وضاحت کے ساتھ بیان کرکے تمام احباب نے جمعیت کے ساتھ ملکر کام کرنے عہد کیا۔ اور مخالفین کے جھوٹے پراپیگنڈے خاک میں مل گیے۔

۵ر جولائی ۷۰ء گیارہ بجے صبح آپ کوئٹہ پہنچے جہاں علمآ کرام معززین شہر اراکین جمعیت نے آپ کا پُرجوش اور بے نظیر استقبال کیا۔

پروگرام کے مطابق ۵ر تاریخ کو آپ کا مستونگ میں خطاب تھا۔ جہاں جمعیت العلمآ اسلام مستونگ کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہو رہا تھا عصر کے وقت آپ دوسرے احباب اراکین جمعیت کی معیت میں تشریف لے گیے۔ اور مستونگ میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ اور جمعیۃ کا واضح پروگرام بیان کر دیا جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اور غلط و ناجائز تمام پروپیگنڈے ختم ہوگئے۔

اور شام کے وقت آپ واپس تشریف لے آیے ۔۔

۶ر جولائی ۷۰ء کو کوئٹہ میں خصوصی ملاقاتوں کے لیے وقت مقرر کیا گیا جس میں بہت سے لوگ شریک ہوئے اور مختلف سوالات پوچھے جناب مفتی صاحب نے تمام شکوک و شبہات کا بہترین حکیمانہ انداز میں تسلی بخش جوابات دیتے رہیے۔

۷ر جولائی ۷۰ء کو آپ قلات تشریف لے گیے جہاں جمعیۃ العلمآ اسلام قلات کے زیر اہتمام جلسہ عام میں خطاب فرمایا اور نہایت کامیابی کے ساتھ یہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا بازار قلات کے درمیانی چوک پر جلسہ رکھا گیا تھا جلسے کے دوران شہری کاروبار تقریباً بند رہا اور بے شمار لوگوں نے جلسہ میں شرکت کی اور محبت کے ساتھ مل کر کام کرنے کا پختہ عہد کیا۔

۸ر جولائی کو آپ جمعیۃ العلمآ اسلام خضدار کے زیر اہتمام جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ خضدار میں ایک بے نظیر تاریخی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور وہاں کے لوگ ایک خصوصی شوق و جذبہ کے تحت جلسہ کو کامیاب کیا۔ خضدار کے بے نظیر جلسہ عام میں آپ نے مودودی ازم کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور تمام مسلمانوں نے عہد کیا کہ وہ جمعیۃ العلمآ اسلام کا ساتھ دیں گے اور مرتے دم تک مودودی کے اسلام کی مخالفت کرتے رہیں گے وہاں کے عوام میں ایسا ولولہ اور جوش موجزن ہے جس کا کوئی اندازہ نہیں۔

۹ر جولائی ۷۰ء کو کوئٹہ واپس تشریف لائے اور جمعیۃ کے اراکین معززین شہر و مختلف احباب سے خصوصی ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ اسی دن آپ نے اخباری پریس کانفرس سے بھی خطاب فرمایا، جو کہ تمام اخبارات میں شائع ہوا یہ پریس کانفرنس تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہا۔

۱۰ر جولائی ۷۰ء بروز جمعہ کوئٹہ ٹاؤن ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ سے آپ نے خطاب فرمایا اور بے نظیر تقریر فرمائی۔ جو کہ اپنی افادیت اور دوسرے پہلوؤں کے اعتبار سے قابل دید تھا اس جلسے میں تقریباً پندرہ سولہ ہزار لوگوں نے شرکت کی۔ جلسہ کے افتتاح سے قبل میزان مارکیٹ جمعیت کے دفتر سے مفتی صاحب کی قیادت میں ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا لوگوں کا کہنا ہے کہ کوئٹہ کی تاریخ میں آج تک ایسا جلوس نہیں نکالا گیا۔ جو کہ پُرامن بھی ہو اور حد سے زیادہ بڑا بھی ہو۔ سبحان اللہ وہ منظر دیکھنے کا تھا۔ کوئٹہ میں آپ کا جلسہ بہت کامیاب رہا اور تمام شکوک و شبہات زائل ہو گیے۔ مودودیت پر آپنے سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ کوئٹہ کے عوام اور تمام دیندار طبقہ جمعیت کے ساتھ کام کرنے کا پختہ عہد کر چکے ہیں۔

۱۱ر جولائی ۷۰ء بروز ہفتہ جمعیت العلمآ اسلام نوشکی کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا تھا۔ صبح آٹھ بجے مفتی صاحب ایک عظیم الشان علمآ کے جلوس کے نوشکی پہنچے جہاں اراکین جمعیۃ العلمآ اسلام اور معززین شہر نے شہر کے مشرقی پھاٹک پر آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ ۹ر بجے آپ نے جلسہ عام سے خطاب فرمایا سینکڑوں لوگوں نے مودودیت سے تائب ہو کر جمعیۃ میں شامل ہوگیے۔ اور اپنے گذشتہ پر معافی مانگی۔

۱۲ر جولائی ۷۰ء آپ نے صبح کوئٹہ کے قریب پشین میں ایک بہت بڑے جلسۂ عام سے خطاب فرمایا یہ جلسہ نہایت کامیاب اور نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ بے شمار لوگوں نے جمعیۃ کے ساتھ شمولیت کا اعلان کر دیا۔

اور ہزاروں لوگوں نے برأت کا اظہار کیا الحمد للہ جہاں جہاں مفتی صاحب کا خطاب ہوا ہے۔ اس علاقے سے مودودیت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور جو لوگ غلط فہمی کے ساتھ جماعت مودودی شامل ہو گیے تھے۔ یا دور سے خیر خواہ و موافق تھے وہ تمام تائب ہو کر جمعیت العلمآ اسلام میں شامل ہوگیے۔

۱۳ر جولائی ۷۰ء کو آپ واپس کوئٹہ میں تشریف لائے اور خصوصی مجلس مشاورت منعقد فرمائی اور تمام احباب نے مختلف ملاقاتوں میں آپ نے تشفی فرمائی۔

۱۴ر جولائی ۷۰ء کو آپنے زیارت و شاہرگ کا آپنے دورہ کیا اور وہاں کے جلسے بہت کامیاب رہیے۔ اس سلسلہ میں زیارت و کوہاٹی و شاہرگ کے متعدد جلسے ہوئے۔ اور بہت کامیاب ہوئے وہاں کے تمام علمآ کرام جمعیت العلمآ اسلام کے ساتھ ہیں۔ اور نہایت ایمانداری سے کام کر رہیے ہیں۔ یہ شرف زیارت ہی کو حاصل ہے کہ الحمد للہ وہاں کے علمآ بہت صحیح عقیدہ رکھتے ہیں اور تمام جمعیت کے ساتھ ہیں وہاں مودودیت کو کوئی پشت پناہ نہیں۔

۱۵ر جولائی ۷۰ء کو کوہلو کا پروگرام کے مطابق سفر اختیار فرمایا ۔۔

۱۶ر جولائی ۷۰ء کو قلعہ سیف اللہ و ہندو باغ کے متعدد جلسوں سے خطاب فرمایا۔

۱۷ر جولائی ۷۰ء کو فورٹ سنڈیمن میں جمعیۃ العلمآ اسلام کے جلسہ عام سے خطاب فرمایا ان تمام علاقوں کے مختلف جلسوں میں حضرت مفتی صاحب نے جمعیت کے منشور وضاحت فرمائی اور سوشلزم کیپٹلزم سرمایہ دارانہ نظام و غیرہ امریکی سامراج پر بصیرت افروز تنقید فرمائی اور واضح کر دیا کہ جمعیۃ اسلام اور صرف محمدی اسلام ملک میں نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اور ہر وہ ازم جو اسلامی نظام کے ساتھ متصادم ہے اس پر لعنت بھیجتی ہے مودودیت مودودیت انشاء اللہ ایکہ اس سفر میں بے نقاب ہو چکی ہے اور دس بارہ سال پیچھے دھکیل دیا گیا ہے جو مودودیت ایک دو سال میں آنیوالی تھی اب انشاء اللہ تعالیٰ دس سال تک نہیں آسکتی۔

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132
তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর AHORE price

اس وقت سوائے مسلمانوں کے اور کسی کے پاس الہامی کتاب موجود نہیں

یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝

ترجمہ :۔ اے رسول! جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اترا ہے، اسے پہنچا دے، اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں سے بچائے گا

بیشک اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔"

اب سندیں دینے سے پہلے کچھ باتیں عرض کر دیتا ہوں، غور سے سنیں، ہر قوم کے پاس کے پاس کوئی نہ کوئی قانون ہوتا ہے۔

مگر اس وقت ساری دنیا میں سوائے مسلمانوں کے اور کسی کے پاس الہامی کتاب موجود نہیں ہے اور مسلمانوں کے پاس جو دستور العمل موجود ہے اس کا نام قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید اصل ہے اور حدیث شریف اس کی شرح ہے۔

قرآن مجید سمجھنے کے لیے حدیث کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید لازم ہے۔ اور حدیث شریف بائی لازم ہیں اسی لیے تو میں کہا کرتا ہوں کہ جو منکر حدیث ہے وہ منکر قرآن ہے وہ خارج اسلام ہے یعنی بے ایمان ہے۔

قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے۔ جس پر ساڑھے تیرہ سو سال گزرنے کے باوجود اس کے عجائبات ختم نہیں ہوئے۔

اور اس کے جواہر اتنے ہیں کہ ہر ایک کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک کو بقدر ہمت حصہ ملتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جتنا خدا کسی کو چاہتا ہے قرآن مجید کا فہم دیتا ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

یہ قرآن مجید پورا دینی و دنیوی دستور العمل ہے۔ اگر صحیح معنوں میں مسلمان اس پر عمل کریں تو دنیا میں کوئی قوم کسی حیثیت سے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی :۔

قطب زمان شیخ التفسیر حضرت مولانا

احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

کی آخری تقریر سے ایک اقتباس"

سیدنا امیر معاویہ رضؓ

اصحاب رسول کسی ایسے امیر یا ایسے حکم کی اطاعت نہیں کر سکتے جس کا نظام غیر اسلامی اور احکامات خلاف سنت ہوں اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق وہ گھناؤنے الزامات تسلیم کر لیے جائیں جو مودودی صاحب نے بے باکی اور خدا خوفی سے بے نیاز ہو کر لگائے ہیں۔

تو اس سے اصحاب رسول کی رفعت اور عظمت شان مجروح ہو کر رہ جائے گی۔

۳ :۔ حضرت یونس بن میسرہؒ ایک جلیل القدر تابعی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو دمشق کے بازار میں دیکھا۔

علیہ قمیص مرقوع الجیب وھو یسیر فی اسواق دمشق (البدایہ والنہایہ ج ۸)

آپ نے جو قمیص پہنی ہوئی تھی اس کے گریبان کو پیوند لگے ہوئے تھے اور آپ اس حال میں دمشق کے بازاروں میں چل پھر رہے تھے۔

۴ :۔ امام محمد کتاب الزہد میں روایت فرماتے ہیں کہ ابو حملہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دمشق میں منبر پر حضرت معاویہؓ کو دیکھا

یخطب الناس وعلیہ ثوب مرقوع (العواصم من القواصم حاشیہ ص۲۰۹)

آپ لوگوں کے سامنے خطبہ دے رہے تھے اور آپ کے کپڑوں میں پیوند لگے ہوئے تھے :۔

۵ :۔ حضرت لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ :۔

ما رأیت احدا بعد عثمان اقضی بحق من صاحب ھذا الباب یعنی معاویۃ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۳)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد میں حضرت معاویہؓ سے زیادہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

۶ :۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ کی رائے گرامی

ان الامام عبد اللہ بن المبارک سئل عمر ابن عبد العزیز افضل ام معاویۃ فقال غبار دخل فی انف فرس معاویۃ حین غزا فی رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عمر عبد العزیز،

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے سوال کیا گیا کہ عمر بن عبد العزیز افضل ہیں یا حضرت معاویہؓ؟ آپ نے فرمایا کہ جو غبار جہاد کے دوران حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں پڑی تھی۔ وہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے جب کہ حضرت معاویہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا :۔

ان احادیث و ارشادات پیغمبری کی روشنی میں جو عظمت اور شان حضرت معاویہؓ کی نمایاں ہوتی ہے۔ ایک صالح اور فطرت سلیمہ رکھنے والے مسلمان کیلئے کافی وشافی ہے۔ مگر سبائیت زدہ اور مودودیت کا ڈسا ہوا ان تمام براہین و دلائل کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حضرت امیر معاویہؓ پر زبان طعن دراز کرنے ہی کو علمی تحقیق اور مفید تنقیدی نظر کا نام دے گا خدارا انصاف فرمایا جائے کہ حضرت معاویہؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو صرف مودودی صاحب کی فراہم کردہ کمزور اور ناقابل التفات روایات کی بنا پر مجروح قرار دینا کہاں تک ایمان و دیانت کا تقاضا ہے محض شرف صحابیت اور دولت ایمان سے مالا مال ہونا ہی اس قدر عظیم نعمت ہے۔ اس پر اس قدر فضائل و مناقب کا ہونا تو اور بھی سونے پر سہاگہ ہے۔ گر دیدہ بایدنہ اللہ تعالیٰ النبی علیہ السلام اور صحابہ کی محبت عطا فرمائے

(وما علینا الا البلاغ) ؎

شمارہ نمبر ۱۸ جلد نمبر ۱۳
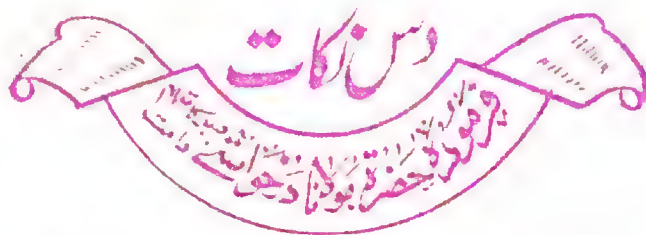
امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

۱	اَللّٰہُ رَبُّنَا	اللہ تعالیٰ ہمارے پروردگار ہے۔	۱
۲	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَائِدُنَا	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قائد ہیں	۲
۳	وَالْاِسْلَامُ دِیْنُنَا	اسلام ہمارا دین ہے۔	۳
۴	وَالْقُرْاٰنُ کِتَابُنَا	قرآن ہمارا دستور ہے۔	۴
۵	وَالْکَعْبَةُ قِبْلَتُنَا	کعبۃ اللہ ہمارا قبلہ ہے۔	۵
۶	وَالْاِیْمَانُ بِخَتْمِ النُّبُوَّةِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ مَسْلَکُنَا	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنا ہمارا عقیدہ ہے	۶
۷	وَعَمَلُ اَصْحَابِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ حُجَّتُنَا	خاتم الانبیاء کے صحابہ کا عمل ہمارے لیے حجت ہے	۷
۷	وَشَفَاعَةُ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَسِیْلَتُنَا	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہمارا وسیلہ ہے	۸
۹	وَاحْتِرَامُ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ مَشْرَبُنَا	مشائخ و علماء کا احترام ہمارا مشرب ہے	۹
۱۰	وَالدَّعْوَةُ اِلَی الْحَقِّ جِہَادُنَا	حق کی طرف بلانا ہمارا فرض ہے۔	۱۰

درس قرآن

از افادات
حضرۃ مولانا
حفظ الرحمٰن صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

سجدہ سے انکار کرنے پر ابلیس کا مناظرہ

اللہ تعالیٰ اگرچہ عالم الغیب اور دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے اور ماضی، حال اور استقبال سب اس کے لیے یکساں ہیں۔ مگر اس نے امتحان و آزمائش کے لیے ابلیس (شیطان) سے سوال کیا تھا۔

مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ (اعراف ۱۱)

کس بات نے تجھے جھکنے سے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا؟

ابلیس نے جواب دیا۔

أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ○ (اعراف ۱۲)

"اس بات نے کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے۔"

شیطان کا مقصد یہ تھا کہ میں آدم سے افضل ہوں۔ اس لیے کہ تو نے مجھ کو آگ سے بنایا ہے اور آگ بلندی و رفعت چاہتی ہے۔ اور آدم مخلوق خاکی بھلا خاک کو آگ سے کیا نسبت؟ اے خدا پھر یہ تیرا حکم کہ ناری، خاکی کو سجدہ کرے کیا انصاف پر مبنی ہے! میں ہر حالت میں آدم سے بہتر ہوں لہٰذا وہ مجھے سجدہ کرے نہ کہ میں اس کے سامنے سربسجود ہوں۔ مگر بدبخت شیطان اپنے غرور و تکبر میں یہ بھول گیا کہ جب تو اور آدم دونوں خدا کی مخلوق ہو، تو مخلوق کی حقیقت خالق سے بہتر خود وہ مخلوق بھی نہیں جان سکتی۔ وہ اپنی حکمت اور مصلحت کو سمجھنے سے قاصر رہا کہ مرتبہ کی بلندی و پستی اس مادہ کی بنا پر نہیں ہے جس سے کسی مخلوق کا خمیر تیار کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی ان صفات پر ہے۔ جو خالق کائنات نے اس کے اندر ودیعت کی ہیں۔

بہر حال شیطان کا یہ جواب چونکہ غرور و تکبر کی جہالت پر مبنی تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس پر واضح کر دیا کہ جہالت سے پیدا شدہ تکبر و نخوت نے تجھ کو اس قدر اندھا کر دیا کہ تو اپنے خالق کے حقوق اور احترام خالقیت سے بھی منکر ہو گیا۔ اس لیے مجھ کو ظالم قرار دیا اور یہ نہ سمجھا کہ تیری جہالت نے تجھ کو حقیقت کے سمجھنے سے درماندہ و عاجز بنا دیا ہے۔

پس تو اب اس سرکشی کی وجہ سے ابدی ہلاکت کا مستحق ہے۔ اور یہی تیرے عمل کی قدرتی پاداش ہے۔

ابلیس کی طلب مہلت

ابلیس نے جب دیکھا کہ خالق کائنات کے حکم کی خلاف ورزی، تکبر و رعونت اور خدائے تعالیٰ پر ظلم کے الزام نے ہمیشہ کے لیے مجھ کو رب العالمین کی آغوش سے مردود اور جنت سے محروم کر دیا۔ تو توبہ اور ندامت کی بجائے اللہ تعالیٰ سے یہ استدعا کی کہ تا قیامت مجھ کو مہلت عطا کر اور اس طویل مدت کے لیے میری زندگی کی رسی کو دراز کر دے۔

حکمت الٰہی کا تقاضا بھی یہی تھا۔ لہٰذا اس کی درخواست منظور کر لی گئی۔

یہ سن کر اب اس نے پھر اپنی شیطنت کا مظاہرہ کیا۔ کہنے لگا۔ جب تو نے مجھے راندۂ درگاہ کر ہی دیا تو جس آدم کی بدولت مجھے یہ رسوائی نصیب ہوئی میں بھی اولاد آدم کی راہ ماروں گا۔ اور ان کے پس و پیش اور گرد و پیش اور چاروں جانب سے ہو کر ان کو گمراہ کروں گا۔ اور ان کی اکثریت کو تیرا ناسپاس اور ناشکر گزار بنا چھوڑوں گا۔ البتہ تیرے "مخلص بندے" میرے اغوا کے تیر سے گھائل نہ ہو سکیں گے۔ اور ہر حملے سے محفوظ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم کو اس کی کیا پرواہ ہماری فطرت کا قانون ــ مکافات عمل و پاداش عمل ــ اٹل قانون ہے۔

پس جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ اور جو بنی آدم محبت رو گردانی کر کے تیری پیروی کرے گا۔ وہ تیرے ہی ساتھ عذاب الٰہی (جہنم) کا مستحق ہو گا۔

جا اپنی ذلت اور رسوائی اور بدبختی قسمت کے ساتھ یہاں سے دور ہو اور اپنی اعمال بد کی ابدی لعنت (جہنم) کا منتظر ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جمعہ — یکم ربیع الاول ۱۳۹۰ھ
مطابق
۸ مئی ۱۹۷۰ء

جلد — ۱۳
شمارہ — ۱۸
فی پرچہ — ۴۰ پیسے

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/- روپے
ششماہی	۱۰/- "
سہ ماہی	۶/-

سرپرست مدیر
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

سب ایڈیٹر
محمد حنیف سہارنپوری

پردہ چاک ہوتا ہے

(احمد حسین کمال)

گذشتہ دنوں مولوی عبدالغفور ہزاروی سے منسوب ایک "کذبیہ" شائع ہوا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے مولوی عبدالغفور صاحب ہزاروی کو سوشلزم کا پرچار کرنے کے لئے ہزارہا روپیہ کی پیشکش کی تھی لیکن ڈالروں کے شکم سے پیدا شدہ یہ جھوٹ کچھ کارگر نہ ہوا اور عوام نے اسے مضحکہ خیز "کذبیہ" قرار دے کر رد کر دیا۔

کسی طرف سے بھی اس کے حق میں سنجیدہ آواز نہیں اٹھی، البتہ مودودی جماعت اور اس کی بغل بچہ تنظیموں نے سائیکلوسٹائل کرا کرا کر اس "کذبیہ" کی کاپیاں جگہ جگہ تقسیم کیں، جنہیں ہر جگہ عوام نے ردی کے کاغذ کی طرح پھاڑ کر پھینک دیا۔

اس خفت زدہ ناکامی کے بعد ۲۹۔ اپریل کے لاہور کے ایک روزنامہ میں ذرا اس سے بھاری "کذبیہ" تصنیف کیا گیا ہے، اور اب کی مرتبہ اسے مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب کی طرف منسوب کر کے اس میں چوہدری ظہور الٰہی صاحب کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔

اس "کذبیہ" میں دُور کی کوڑی لائی گئی ہے

اگر اس نئے جھوٹ کو درست تسلیم کر لیا جائے تو سب سے پہلے تو مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب کی پوزیشن مشکوک ہوتی ہے کہ اس معاملہ کی اطلاع ہونے کے باوجود وہ اس وقت کیوں خاموش رہے اور ۷ سال تک کیوں چپ بیٹھے رہے جبکہ یہ واقعہ ۱۹۶۳ کا ہے۔

کیا ایوب خاں نے کسی کی معرفت ان سے بھی سودا کر لیا تھا کہ وہ اس امر کو ظاہر نہ کریں

پھر چوہدری ظہور الٰہی صاحب پر الزام عائد ہوتا ہے کہ انہوں نے دلال کی حیثیت اختیار کر کے اتنی بڑی غداری کا ارتکاب کیا۔

اس انکشاف کے لغو اور جھوٹ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ صدارتی الیکشن کا قصہ اور دوسرے ترمیمی بل کی بات ۱۹۶۴ء کے وسط میں شروع ہوئی اور اس وقت تک مس فاطمہ جناح کے صدارتی امیدوار ہونے کا سرے سے کوئی چرچا و شائبہ ہی نہیں تھا۔

رہ گیا ووٹ کا معاملہ تو اس بارے میں اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی عوام کے سامنے واضح طور پر حقائق رکھ دیئے گئے تھے۔ (ورق اُلٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ہتھکنڈوں کی بات تو خیر دوسری ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مودودی جماعت اور حزب اختلاف نے ایوب خاں کے نافذ کردہ دستور کو ۱۹۶۲ء میں ہی تسلیم کر لیا تھا، اور دستور کے پہلے ترمیمی بل کے حق میں مودودی صاحب اور خواجہ ناظم الدین مرحوم کی ہدایت کے مطابق ووٹ ڈالے تھے، جبکہ مفتی صاحب اس کے حق میں نہیں تھے۔ اس لئے کہ اس طرح پاکستان میں ارتداد کا دروازہ قانونی طور پر کھل جاتا تھا۔

بہرحال جب مودودی جماعت کے ممبران اور حزب اختلاف نے پہلے ترمیمی بل کے حق میں ووٹ ڈال دیئے تو اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ انہوں نے ۱۹۶۲ کا دستور تسلیم کر لیا۔ اور یہ طے ہو گیا کہ آئندہ اس دستور کی اساس پر آئینی تبدیلیوں کی کوشش کی جائے گی۔

چنانچہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی بحثیں اور گفتگوئیں ۱۹۶۲ کے دستور کو برقرار رکھ کر ہی ہوتی رہی ہیں اور ایک دن بھی حزب اختلاف کے ممبران نے یا مودودی صاحب کے حواریین نے یہ نہیں کہا کہ ہم ۱۹۶۲ء کے دستور کو تسلیم نہیں کرتے نہ یہ بات مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب وغیرہم نے کہی۔

چنانچہ بحیثیت رکن اسمبلی کے مفتی محمود صاحب اور تمام دوسرے اراکین کے سامنے ہر وقت یہ چیز رہی کہ دستور میں ایسی تبدیلیاں لائی جائیں۔ جو قوم و ملت کے مفاد کے خلاف نہ ہوں۔ اب کسی بل کی حمایت یا مخالفت کا معیار ایوب کی شخصیت نہیں رہا تھی، بلکہ قوم، ملت اور مذہب کا نفع و نقصان رہ گیا تھا۔

مفتی محمود صاحب کے لئے ایک عالم دین کی حیثیت سے اور بھی ضروری تھا کہ وہ ہر تبدیلی کو اس حیثیت سے دیکھیں کہ اس کا اثر اسلام پر اور مملکت کے اسلامی مقاصد پر کیسا پڑتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے وہ ہر معاملہ میں جمعیۃ کے مشورہ کے بھی پابند تھے۔ چنانچہ ہر موقعہ پر انہوں نے جمعیۃ کے مشورہ کے تحت ہی اسمبلی میں اپنی رائے استعمال کی۔ دوسرے ترمیمی بل کے حق میں بھی انہوں نے جمعیۃ کے حکم کے تحت ہی رائے دی تھی۔ اور اس کی ذمہ داری صرف جمعیۃ پر عائد ہوتی ہے۔

جب دوسرا ترمیمی بل اسمبلی کے سامنے آیا تو وہ ایوب خاں کو صدارت پر برقرار رکھنے کے نام سے نہیں آیا تھا، بلکہ ...... صدارتی انتخاب کے بعض قانونی پہلوؤں کی اصلاح کے لئے آیا تھا۔

دستور میں اسپیکر کو صدر کی غیر حاضری میں صدر کا قائم مقام مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن بد قسمتی سے اسپیکر کے مسلمان ہونے کی شرط دستور میں نہیں رکھی گئی تھی، جبکہ صدر کے لئے یہ شرط لازمی تھی۔

قائمقامی کی ایسی صورت جس میں صدر باہر گئے ہوئے ہوں، اور بعض جزوی صدارتی اختیارات اسپیکر کو قائمقامی کی صورت میں حاصل ہو جائیں چنداں خطرناک نہیں تھا لیکن صدر کے بالکل علیٰحدہ ہو جانے کے بعد جس کا دستور کی رو سے مسلمان ہونا ضروری تھا۔ اسپیکر کا تمام صدارتی اختیارات کے ساتھ، قائم مقام صدر بن جانا جس کے لئے مسلمان ہونے کی شرط لازم نہیں تھی، ایک ایسی خطرناک حالت پیدا کرنے کا موجب بن سکتا تھا جس کے دور رس اثرات و عواقب کا اندازہ کرنا اب بھی مشکل نہیں ہے۔

۱۹۶۲ء کے دستور کی رو سے صدر کو تمام سیاہ و سفید کے اختیارات حاصل تھے۔

اس دستور کے تحت کسی ایسے شخص کا اتفاقی طور پر صدر بن جانا جس کے لئے مسلمان ہونے کی شرط نہیں، غیر ملکی سازشوں کے دامن وسیع اور وسیع ترین جال کو دیکھتے ہوئے ملک و ملت کو ہلاکت کے خطرہ میں ڈالنے کے مترادف تھی۔

سپیکر محض اسمبلی کے چند ممبران کی رائے سے منتخب ہو کر بنتا تھا۔ جبکہ صدر ملک کے کئی ہزار بی ڈی نمایندگان کا منتخب کردہ تھا۔ خواہ ان نمائندگان کی حیثیت کچھ بھی تھی۔ اور ساتھ ہی اس کے لئے مسلمان ہونے کی شرط بھی تھی۔

اس صورت حال کو حزب اختلاف کے لیڈروں نے بھی محسوس کیا تھا۔ یوسف خٹک صاحب جو اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد تھے۔ ان کا بیان اخبارات میں محفوظ ہے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اس بل کے حق میں ہم بھی رائے دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن ہماری کچھ شرائط ہیں جنہیں حزب اقتدار پورا کرے۔

چنانچہ صورت حال یہ بنی کہ

اگر دستور کی اس شق کو برقرار رکھا جاتا ہے تو وہ اسپیکر جو اسمبلی کے زیادہ سے زیادہ تین سو ارکان کا منتخب کردہ ہو سکتا ہے۔ اور جس کے لئے مسلمان ہونے کی شرط بھی نہیں ہے۔

ملک کے سیاہ و سفید کے کل اختیارات کے ساتھ اس صدر کا قائم مقام بن جاتا ہے۔ جسے بہرحال ملک کے اسی ہزار ممبروں نے منتخب کیا ہے اور جس کے مسلمان ہونے کی شرط دستور میں درج ہے۔

حزب اختلاف اس بل پر حکومت سے سودے بازی کرنے کے در پے تھی جبکہ مفتی محمود صاحب نے کئی مرتبہ اس طرف توجہ دلائی کہ اس کا حل یہ ہے کہ اسپیکر کے مسلمان ہونے کی شرط کا اضافہ کر دیا جائے۔ لیکن حزب اختلاف نے توجہ نہ دی۔ وہ مصر تھی کہ اس کی بعض شرائط کو اگر حکومت تسلیم کرے تو وہ بل کی تائید کرے گی ورنہ مخالفت۔

مفتی محمود صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے نمایندے تھے۔ انہوں نے جمعیۃ کی شوریٰ کا اجلاس طلب کر کے اس کے سامنے صورت حال رکھی اور ہدایت مانگی۔

جمعیۃ نے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر یہ فیصلہ کیا کہ جب تک موجودہ دستور نافذ ہے۔ ملک کو ایسی صورت حال میں ڈال دینا جس کے نتائج خطرناک نکل سکتے ہیں۔ ملک دشمنی ہے۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی سودے بازانہ کشمکش سے علیحدہ رہتے ہوئے ملک و ملت اور دین و مذہب کے تحفظ کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے شخص کیلئے مستقل قائم مقام صدر بننے کا راستہ دستور میں باقی نہ رہنے دیا جائے۔ جس کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں اور جو عوام کے کم سے کم طبقہ کا بھی نمایندہ نہیں ہے۔

چنانچہ جمعیۃ نے مفتی صاحب کو ہدایت کی کہ وہ دوسرے ترمیمی بل کے حق میں ووٹ ڈالیں، اور مفتی صاحب نے جمعیۃ کے حکم کی تعمیل کی۔

صدارتی انتخاب کرانے کے لئے ایوب خاں کو اس ترمیم کی حاجت نہیں تھی۔ دستور میں کوئی ایسی پابندی نہیں تھی کہ وہ میعاد ختم ہونے سے پہلے صدارتی انتخاب نہیں کرا سکتا تھا چنانچہ بعد میں اس نے ایسا ہی کیا۔ میعاد ختم ہونے سے پہلے جنوری ۱۹۶۵ء کے آغاز میں ہی انتخاب کرا لئے اور اس ترمیم سے اس نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔

دراصل یہ ترمیم محض دستور کی ایک شق کی اصلاح کے لئے تھی۔ خواہ ایوب خاں کی نیت کچھ ہو۔ لیکن حزب اختلاف نے سودے بازی میں ناکام ہو کر اس کے خلاف ایسا واویلا مچایا جس سے یہ تاثر پھیلا کہ ایوب خاں کو صدر رہنے کا چانس اس ترمیم سے ملا ہے۔

حالانکہ ایوب خاں فوجی طاقت کے بل پر برسر اقتدار آیا اور آخر تک اس طاقت کے بل پر ہی برسر اقتدار رہا اس کا اخراج بھی اسی دروازے سے عمل میں آیا جس چور دروازے سے وہ ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بنا تھا۔

اس حقیقت کے باوجود یہ پروپیگنڈا کرنا کہ مفتی صاحب کے ووٹ سے وہ صدر بنا، حقیقت کا منہ چڑانا اور

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

تجزیہ اور تبصرہ

دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

(مولانا محمد متین الخطیب کراچی کے خط پر ایک نظر)

فیصل آباد کے ایک صاحب کے نام گذشتہ سال، نام نہاد متوازی جمعیۃ علماء کی طرف سے ایک مکتوب صاحب موصوف کے خط کے جواب میں موصول ہوا ہے۔ جسے من و عن ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ اس خط کے مندرجات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ بزرگ حقائق و واقعات کے خلاف لکھنے اور بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اور ان مخلص مسلمانوں کو شدید مغالطہ میں مبتلا کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جو اس ملک میں دین کی سربلندی کے خواہاں اور علماء کے اتحاد و اتفاق کے آرزومند ہیں۔

پہلے آپ اس خط کو ملاحظہ فرمایئے۔ پھر اس کا تجزیہ کیجئے:۔

مخدومی و محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

آپ کا تفصیلی خط بنام حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی موصول ہوا۔ جواباً عریضہ ہے:۔

آپ نے دونوں جمعیتوں میں اتحاد کی بات لکھی ہے۔ ہزاروی گروپ نے ہماری صوبائی جمعیۃ کو جس وقت اپنے قبضہ میں لیا اس وقت بھی ان سے کہا گیا کہ مرکزی جمعیۃ کی پالیسی کے خلاف عمل نہ کیا جائے اور اتفاق و اتحاد سے کام کریں۔ مگر ایسا نہ ہو سکا اس سلسلے میں حضرت مفتی شفیع صاحب نے خط و کتابت کی۔ جو اس وقت مرکزی جمعیۃ کے صدر تھے۔ اس پر حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا عبد القادر رفتانی نے کراچی آ کر بات چیت کی، اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ درمیان میں ثالث مقرر ہوئے۔ مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ حالیہ زمانہ میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور مولانا اظہر علی صاحب اور دیگر علمائے مشرقی پاکستان نے اگست ۱۹۶۹ء میں کراچی میں بیٹھ کر حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب سے بات کی۔ مفتی صاحب اور ہزاروی صاحب کراچی بھی تشریف لائے مسلسل گفتگو کے باوجود یہ بزرگ اسلامی سوشلزم کے نام سے کنارہ کش ہونے پر راضی نہ ہوئے اور یہ طے فرمایا کہ دونوں جمعیتیں علیحدہ علیحدہ کام کریں۔ اور ایک دوسرے پر کیچڑ نہ اچھالیں۔ یہ تحریری معاہدہ ہمارے پاس موجود ہے۔ مگر اس پر خود ان کی طرف سے عمل نہ ہوا۔ ان بزرگوں اور ان کے خود ساختیوں نے مولانا ظفر احمد صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب مولانا تھانوی صاحب وغیرہ کے بارے میں جگہ جگہ جو کچھ فرمایا وہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ کے لائلپور کے قریب سرگودھا میں جو کچھ کہا گیا تعجب ہے کہ آپ اس سے غافل ہیں

ان حالات میں مولانا بنوری صاحب نے ناامید ہو کر ان بزرگوں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بینات ماہانہ میں شائع ہو چکا ہے۔ ان حالات میں بھی اگر مرکزی جمعیۃ کے اکابرین آپ کی نظر میں مجرم ہیں تو اس کا علاج کیا ہے۔ آپ بھی اگر کوئی افہام و تفہیم سے کرا سکتے ہیں تو کوشش کیجئے۔ مرکزی جمعیۃ کے اکابرین کی نظر میں معاشرہ میں تمام خرابیوں کا علاج اسلامی نظام کے رائج کرنے میں ہے۔ مگر دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام کے ساتھ سوشلزم جوڑ کر اسلامی سوشلزم کا نظام اس کا علاج ہے۔ کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں کہ سوشلزم کو اسلام کے ساتھ جوڑا جائے۔

یہ طویل بحث ہے۔ آپ بھی کوشش کریں۔ نتیجہ کچھ نہ نکلے گا۔ والسلام!

(محمد متین الخطیب) امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

آپ نے اس مکتوب کا پہلا جملہ ملاحظہ فرمایا۔

"ہزاروی گروپ نے ہماری صوبائی جمعیۃ کو جس وقت اپنے قبضہ میں لیا"۔ یہاں "ہزاروی گروپ" اور "ہماری صوبائی جمعیۃ" کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔ اور ان کے بین السطور پر نظر ڈالئے۔ متین خطیب صاحب کے جذبات یہ ہیں کہ جمعیۃ ان کے گروپ کی کوئی ذاتی چیز تھی۔ جس پر ہزاروی گروپ نے قبضہ جما لیا۔ حالانکہ جمعیۃ علماء اسلام تمام علماء کی جماعت تھی۔ وہ نہ متین گروپ کی جماعت ہو سکتی تھی اور نہ اس پر ہزاروی گروپ کے قبضہ کرنے کا سوال پیدا ہوتا تھا۔ لیکن اس فقرہ کے یہ دونوں لفظ یہ تاثر دے رہے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ دراصل یہ متین خطیب گروپ کی جمعیۃ تھی۔ جس پر ہزاروی گروپ نے قبضہ کر لیا اور یہ بیچارے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ حالانکہ یہ بات واقعات کے سراسر خلاف ہے۔ جس کی شہادت اب بھی بہت سے بزرگ دے سکتے ہیں۔ جن میں حضرت مولانا خیر محمد صاحب ملتانی نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔

واقفان حال کو علم ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ان ہی ارباب لیگ سے جو پاکستان کے اقتدار پر قابض تھے اور جو اب پھر اسلام کے نام سے اقتدار کی تلاش میں مختلف ٹولیاں بنا کر نکل پڑے ہیں، اور جن کی پشت پناہی متین خطیب صاحب کی جمعیۃ کر رہی ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی ان کے اسلام کش رویہ سے بیزار و مایوس ہو کر ملتان تشریف لائے اور انہوں نے ہر طبقۂ خیال کے علماء حق جن میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب، مولانا احمد علی صاحب لاہوری، مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا محمد علی صاحب جالندھری جیسے افراد شامل ہیں ملاقاتیں کیں۔ اور پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے تمام علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی سعی فرمائی۔ چنانچہ ان کی مساعی سے ہی تمام علماء دیوبند ایک تنظیم سے منسلک ہو گئے۔ جمعیۃ علماء اسلام از سر نو قائم ہوئی اور اس کے امیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری مقرر ہوئے

بعد میں یہ اتحاد علماء دیوبند، علماء بریلی۔ علماء اہلحدیث علماء اہلسنت اور علماء اہل تشیع تک وسیع ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں علماء کے ۲۲ اسلامی نکات دستور سازی کے لئے وجود میں آئے اور تحفظ ختم نبوت کی تحریک جو یقیناً اسلامی نظام کے نفاذ کی واحد عملی صورت تھی شروع ہو گئی۔

اس تحریک کا تصادم ان ارباب حکومت سے ہونا ہی تھا۔ جن سے مولانا عثمانی مرحوم مایوس ہوئے اور جو ہر حالت میں اس ملک میں لادینیت قائم کرنا چاہتے تھے۔ ان کی پشت پناہ مرزائی طاقت بنی، جس کا وجود حقیقی اسلامی نظام کے نفاذ کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور پھر اینگلو امریکی بلاک کی طاقت پشت پناہ تھی۔ جس کے مفادات و منصوبے حقیقی اسلامی نظام کے نفاذ کے بعد ہرگز پورے نہیں ہو سکتے تھے۔ چنانچہ تحریک کا تصادم ارباب حکومت سے ہو گیا

اس موقعہ پر مسلمان عوام نے جس مثالی اتحاد اور ایثار و قربانی کا نمونہ پیش کیا۔ اس کی بہت کم مثالیں دیکھنے میں آئی ہیں۔ وہ تمام علماء جنہیں آج ہزاروی گروپ اور سوشلسٹ ہونے کا طعنہ دینے میں متین خطیب صاحب کا گروپ کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ وہ سب کے سب جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے کر دیئے گئے۔ اور مولانا احتشام الحق صاحب مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی، مفتی محمد شفیع صاحب اور متین خطیب صاحب کے گروپ نے باہر رہ کر تحریک کے ساتھ جو سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ تحریک نتیجہ خیز نہیں رہی۔ اور ہزارہا افراد کی جانوں کی قربانی پھل نہ لا سکی۔ بلکہ اسلامی نظام کے نفاذ کا محاذ اس حد تک کمزور کر دیا گیا کہ متین خطیب صاحب اور ان کے

بزرگ دہشت ادقوں اپنے مدرسوں کی چہار دیواری سے باہر نکلنے کے قابل نہیں رہے۔ اس کے ساتھ ہی ارباب لیگ نے نہایت خاموشی کے ساتھ پاکستان کو امریکہ کی جھولی میں ڈال دیا اور مغربی جمہوریت کا بول بالا کیا جانے لگا۔ جس کی سب سے بڑی علمبردار مودودی جماعت بن گئی۔

تاہم جب علماء جیلوں سے باہر آئے تو انہوں نے پھر اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کو زندہ کرنے کی کوشش کی۔ اور ملتان میں جمعیۃ کا انتخاب عمل میں آیا۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رح خلیفہ حضرت تھانوی رح امیر منتخب ہوئے۔ ۱۹۵٦ء میں مفتی صاحب مرحوم کے تحریری ایماء سے جسے حضرت مولانا خیر محمد صاحب لے کر آئے۔ جمعیۃ کے نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا اور مولانا احمد علی صاحب رح امیر منتخب کئے گئے۔

مارشل لاء ۱۹۵۸ء کے نفاذ تک یہ انتخاب برقرار رہا۔ اور مولانا احمد علی صاحب مرحوم کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام نے اسلامی نظام کا غلغلہ ایک بار پھر ملک میں بلند کر دیا۔

اس دوران متین خطیب صاحب اور ان کے اکابر واصاغر جپ سادھے بیٹھے رہے

مارشل لاء نافذ ہوا۔ ایوب خاں نے جمعیۃ علماء اسلام پر بھی پابندی عائد کر دی۔ تو ان علماء نے نظام العلماء کے نام سے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ اور مارشل لاء کے دور کے مخالف اسلام اقدامات کو چیلنج کرتے رہے۔ جن میں عائلی قوانین کے خلاف علماء کا احتجاج سب سے بڑا احتجاج تھا۔ نظام العلماء کے دو سو سے زیادہ علماء مارشل لاء کے تحت ماخوذ ہوئے۔ اس عرصہ کے دوران بھی متین خطیب صاحب کا گروپ خاموش تماشائی بنا رہا۔

مارشل لاء اٹھنے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا از سر نو قیام عمل میں آیا۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب انتقال فرما چکے تھے۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر منتخب ہوئے اور جمعیۃ علماء اسلام ہر ہر مرحلہ پر اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کو آگے لاتی رہی۔

عوام میں بھی اس کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ اور اسمبلیوں میں بھی مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اسلام کی آواز کو بلند کرتے رہے۔

حتیٰ کہ ۱۹٦۸ء میں جمعیۃ علماء اسلام نے ایوب آمریت کے خلاف عوامی جدوجہد کا آغاز کیا۔ فضل الرحمٰن کے فتنہ و عائلی قوانین کے خلاف آواز بلند کی اور مشرقی و مغربی پاکستان میں احتجاج کی لہر دوڑا دی۔ حتیٰ کہ مولانا عبید اللہ انور صاحب حکومت کے تشدد کا نشانہ بنے۔

جمعیۃ کے ہزاروں کارکن جیلوں میں گئے۔ اس پورے دور میں متین خطیب صاحب کا گروپ لبوں پہ مہر سکوت لگائے بیٹھا رہا۔

یہاں تک کہ گول میز کانفرنس میں مفتی محمود صاحب نے جب ۲۲ اسلامی نکات اور ختم نبوت کے عقیدہ پر مبنی مسلمان کی تعریف کا مطالبہ پیش کیا۔ تو اس وقت تک بھی متین خطیب صاحب اپنے بڑوں اور چھوٹوں سمیت منہ میں گھنگھنیاں ڈالے رہے

اب ایک طرف جمعیۃ علماء اسلام کی اس پوری جدوجہد و سرگرمی اور تاریخ پر نظر ڈالیے اور دوسری طرف متین خطیب صاحب کے اس خط کے مندرجات ملاحظہ فرمائیے جس میں وہ فرما رہے ہیں کہ "ہزاروی گروپ نے ہماری صوبائی جمعیۃ کو جس وقت اپنے قبضہ میں لیا"، کیا اس پورے بیس سال میں متین خطیب صاحب کی جمعیۃ نے کوئی ادنیٰ سا کارنامہ یا حرکت و عمل کا مظاہرہ کیا؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں دیا جائے گا۔ پھر ان کا یہ دعویٰ محض حقائق کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش کے سوا اور کیا ہے۔

اس مکتوب کے دوسرے مندرجات کا بھی یہی حال ہے۔ مثلاً فرماتے ہیں کہ:۔

"حالیہ زمانہ میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مولانا اطہر علی صاحب اور دیگر علماء مشرقی پاکستان نے اگست ۱۹٦۹ء میں کراچی میں بیٹھ کر حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب سے بات کی۔ مفتی صاحب اور ہزاروی صاحب کراچی بھی تشریف لائے۔ مسلسل گفتگو کے باوجود یہ بزرگ اسلامی سوشلزم کے نام سے کنارہ کش ہونے پر راضی نہ ہوئے"۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک عالم دین کتنی غلط بات کہہ رہا ہے کہ:۔ "یہ بزرگ اسلامی سوشلزم کے نام سے کنارہ کش ہونے پر راضی نہ ہوئے"۔

متین خطیب صاحب کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ وہ پہلے یہ ثابت کریں کہ جمعیۃ اور اس کے رہنماؤں نے کب اسلامی سوشلزم کا نام لیا۔ کب اس کی حمایت کی۔ اس کے برعکس جمعیۃ اور اس کے آرگن ترجمان اسلام نے سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کی اس وقت سے مخالفت کی ہے۔ جبکہ اس کے حامی ایسے بہت سے لوگ تھے۔ جن کا پشت پناہ متین خطیب صاحب کا گروپ بنا ہوا ہے اور متین خطیب صاحب ترجمان اسلام سے اور اکابر جمعیۃ کے متعدد بیانات سے ایک جملہ بھی سوشلزم و اسلامی سوشلزم کی تائید و حمایت میں نکال کر نہیں بتا سکتے۔ اب اگر ہم اسے کھلا اور سفید جھوٹ کہیں تو متین خطیب صاحب اور ان کے بزرگوں کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہونے لگیں گی۔

حالانکہ متین خطیب صاحب کو یاد ہونا چاہیئے کہ جب مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی صاحب کراچی گئے۔ اور گفتگو ہوئی، تو مفتی محمود صاحب نے مفتی محمد شفیع صاحب سے صاف صاف فرما دیا تھا کہ آپ سوشلزم کے خلاف جو بھی تحریر لکھیں۔ ہم بغیر دیکھے اس پر دستخط کر دیتے ہیں، اور اس وقت احتشام الحق صاحب نے اعتراف کیا کہ آپ حضرات پر سوشلزم کی حمایت کا الزام غلط ثابت ہو چکا ہے۔ ہمارا اعتراض لیبر پارٹی سے معاہدہ پر ہے۔ چنانچہ معاہدہ کی بابت وضاحت کر دی گئی کہ لیبر نے ہمارے اسلامی مقاصد کو تسلیم کر کے معاہدہ کیا ہے۔ تو اس کے بعد سوائے ضد کے کوئی امر متنازعہ نہیں رہا تھا۔

اسی طرح یہ بات بھی سراسر جھوٹ ہے کہ ایک دوسرے پر کیچڑ نہ پھینکنے کا جو معاہدہ ہوا۔ اس کی خلاف ورزی ادھر سے ہوئی۔

اس کے برعکس، اس معاہدہ کی سب سے پہلے خلاف ورزی کرنے والے جناب متین خطیب صاحب ہیں، اور پھر ان کے وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اس معاہدہ کے چند دن بعد ہی لاہور تشریف لا کر مودودیوں کے ساتھ مل کر لاہور کے ایک بڑے ہوٹل میں جمعیۃ کے رہنماؤں کے خلاف روانہ الزامات کا سپاسنامہ سنا اور خود بھی گوہر افشانیاں کیں۔

اس کے بعد یقیناً جمعیۃ کو حق حاصل تھا کہ وہ غلط بیانیوں کا سدباب کرے۔

مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور اور اس کی روشنی میں لیبر پارٹی کے ساتھ معاہدہ وغیرہ پر جو کچھ لکھا اور آپ سب کے اعتراضات کو لغو قرار دیا افسوس ہے کہ اس سے مخاطب کو بے خبر رکھ کر مولانا بنوری صاحب کے بارے میں یہ لکھنا کہ "انہوں نے ناامید ہو کر ان بزرگوں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ بینات ماہنامہ میں شائع ہو چکا ہے"۔ مخاطب کو گمراہ کرنے کی عیارانہ کوشش کے سوا اور کیا ہے۔

خط کے آخر میں یہ کہہ کر پھر مخاطب کو خطیب صاحب نے مغالطہ دینے کی کوشش کی کہ

"آپ بھی اگر کوئی ابہام تفہیم کرا سکتے ہیں تو کوشش کیجئے۔ مرکزی جمعیۃ (ہزاروی متین خطیب جمعیۃ) کے اکابر کی نظر میں معاشرہ میں تمام خرابیوں کا علاج اسلامی نظام کے رائج کرنے میں ہے۔ مگر دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام کے ساتھ سوشلزم جوڑ کر اسلامی سوشلزم کا نظام اس کا علاج ہے"۔

حالانکہ اس دوسری طرف نے کبھی بھی یہ بات نہیں کہی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مودودیت کے بارے میں چند اکابر علماء کی رائے

ایک شخص کے سوالات ——— اور ——— علماء کے جوابات

(مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا ظفر احمد عثمانی، مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، مولانا غلام اللہ خاں صاحب، مولانا عبدالکریم صاحب بیر والے)

مٹیاری تعلقہ ہالہ ضلع حیدرآباد سندھ سے حافظ محمد حسن صاحب نے درج ذیل سوالات مفتی محمد شفیع صاحب کراچی، مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک۔ جناب مولانا غلام اللہ خاں صاحب راولپنڈی اور جناب مولانا عبدالکریم صاحب بیروالی (سندھ) کی خدمت میں روانہ کئے تھے۔ ان حضرات نے جو جوابات دیئے وہ بھی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مٹیاری ۲۴ فروری ۱۹۷۰ء۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہٗ

السلام علیکم! گذارش خدمت ہے، کہ

۱— حال ہی میں جمعیۃ علماء اسلام کا منشور شائع ہوا ہے۔ جس کے اوپر کئی علماء نے اظہار خیال کیا ہے۔ کیا اچھا ہو کہ آپ بھی اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ اور آپ کی نظر میں کوئی بات دین کے خلاف ہو تو نشاندہی فرمائیں۔

۲— جماعت اسلامی کا بھی منشور شائع ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ ہر صحیح العقیدہ مسلمان کی یہ خواہش ہو گی کہ آپ کی زبان و قلم سے اس کی اسلامی حیثیت کی بابت رائے معلوم کرے۔ کیا اچھا ہو کہ آپ اس کے بارے میں مسلمانوں کو اپنی رائے سے مطلع فرمائیں اور اگر اس میں کوئی ایسی اسلام کے خلاف بات نظر آئے تو وضاحت فرمائیں۔

۳— آپ کی نظر میں جماعت اسلامی سے اسلام کو فائدہ پہنچا ہے یا نقصان۔ کئی علماء حق نے اس کو مودودی فتنہ قرار دیا ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔

۴— کئی دوستوں کا خیال ہے کہ یہ مودودی فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ اور اس سے جو دین اسلام کو نقصان پہنچا ہے وہ اس سے بہت زیادہ نقصان ہے جو پرویزی فتنہ سے دین کو پہنچا ہے۔ وجہ اس کی وہ یہ بتاتے ہیں کہ پرویزی فتنہ کھلا ہوا مسلمانی اور اسلام کیلئے زہر ہے۔ اور اس میں بے دین ملحد قسم کے لوگ پھنستے ہیں۔ کسی عالم یا دیندار مسلمان کا اس میں پھنسنے کا سوال ہی پیدا نہیں تا ہم اور دین کے لئے اس کا مقابلہ بہت آسان ہے برخلاف اس کے مودودی فتنہ ایک زہر قاتل ضرور ہے۔ بلکہ اس کے اوپر اسلامی نام کی شکر لگائی ہوئی ہے۔ جس نے کئی علماء تک کو اپنے اندر لے رکھا ہے۔ اور دیندار مسلمانوں کا تو حال سوال ہی کیا۔ لہذا اس کے زہریلے اسلام کش اثرات کو مٹانے کے لئے علماء حق کو صدیوں تک قلم اور زبان سے جہاد کرنا ہوگا۔ اس بارے میں کیا خیال ہے۔ فقط

السلام علیکم

جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں

زیادہ خیر اندیش

آپ کا حافظ محمد حسن ولد مرحوم بچل محمد مٹیاری

مفتی محمد شفیع صاحب کے جوابات

عزیزم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ!

۱— اتنی فرصت کہاں سے لاؤں کہ ہر جماعت کے لٹریچر دیکھوں پھر ہر ایک پر رائے لکھوں

۳— کچھ فائدہ پہنچا کچھ نقصان

۴— اپنی رائے اوپر لکھ چکا ہوں

والسلام

بندہ

محمد شفیع

۱۲/۴/۸۹ھ

مولانا عبدالکریم بیروالی کے جوابات

۱— الحمدللہ بالکل ٹھیک ہے

۲— اس میں غیر اسلامی فقرے داخل ہیں

۳— یہ صحیح بات ہے

۴— اس کا موازنہ کرنا میرے بس کی بات نہیں

کتبہ

عبدالکریم از بیر

مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب کا جواب ۱

مکرمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ

مودودی صاحب نہ اتنے برے ہیں۔ جیسا مفتی محمود اور مولانا ہزاروی کہتے ہیں، نہ اتنے اچھے ہیں جتنا ان کے معتقد کہتے ہیں۔ وہ ایک صحافی عالم ہیں۔ جیسے مولانا ظفر علی خاں وغیرہ تھے۔ ان کی جو سیاسی تحریکات اسلام کے موافق ہوں، جیسے سوشلزم اور کمیونزم کا مقابلہ، ان میں ان کا ساتھ دیا جائے۔ باقی مسائل شرعیہ میں ان کا اتباع نہ کیا جائے۔ وہ نہ مفتی ہیں نہ عالم محقق۔ والسلام

ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ

مولانا ظفر احمد صاحب سے مستفسر کی دوبارہ گذارش

حضرت!

آپ کی تحریر سے اس فدوی کو کچھ بھی پلے نہ پڑا مجھے یہ پتہ نہیں کہ مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی صاحب، مولانا مودودی کو کتنا اور کیسا برا کہتے ہیں۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ آیا ان دونوں بزرگوں کا مولانا مودودی سے اسلام کے لئے اختلاف اور جھگڑا ہے۔ یا ان کا اس سے ذاتی عداوت اور بغض ہے۔ مجھے یہ بھی پتہ نہیں کہ مولانا ظفر علی خاں کون تھا۔ اور اس نے تحریف قرآن، توہین رسالت، تنقیص صحابہ، تضحیک سلف صالحین۔ تذلیل اکابرین امت میں کہاں تک قلم اٹھایا۔ اور اس کے اثرات زائل کرنے میں علماء حق نے کیا اور کتنا وقت جہاد جاری رکھا۔ ہم غریب سیدھے سادے مسلمان لوگ سیاست کو کیا جانیں۔ ہمارا سب کچھ دین سے بنتا ہے اور ہمارے لئے سیاست بھی دین ہی ہے۔ ہم تو دین کی بات پوچھتے ہیں۔ اگر ایک آدمی دین میں سچا ہے تو اس کی ہر بات قابل قبول اور لائق تعظیم۔ اگر ایک آدمی کے پاس دین کے معاملہ میں محمدی دین نہیں تو اس کی سیاسی تحریکات کا کیا اعتبار۔ وہ جھوٹا ہے۔ تقیہ کرتا ہے۔۔ مولانا مودودی صاحب کی سیاست کے اوپر بھی "اسلام" کی لیبل لگی ہوئی ہے اور اندر کچھ بھی ہو۔ اس کی سیاست منشور اور ساری تحریرات اور تحریکات اسلامی لیبل بغیر ہم نے تو آج تک نہیں دیکھی۔ تو پھر اس آدمی کے سیاسی تحریکات کو دین سے الگ کیسے دیکھا جاسکتا ہے۔ اور وہ بھی یہ کہ عوام ان ہی کو اس طرح سمجھنا چاہیے کہ ہمارا دین الگ اور اس کی سیاسی تحریک الگ۔

یکم جنوری ۱۹۷۰ء روزنامہ جنگ میں جماعت اسلامی کا منشور شائع ہوا ہے۔ جس کی شق نمبر ۱۱ کی عبارت حسب ذیل ہے:۔

"جو لوگ محمدؐ کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہیں اور اس کی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ ان کو مسلمان تسلیم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ پاکستان کے غیر مسلم اکثریت میں ہیں"
(روزنامہ جنگ یکم جنوری ۱۹۷۰ء)

حضرت آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مودودی صاحب کیا کہہ گیا۔ ایک نیا فتنہ جو آج تک شاید مرزائیوں کے ذہن میں بھی اس سے پہلے نہ آیا ہو، وہ اس نے اٹھایا اور عام مسلمانوں کے ذہن میں جو ختم نبوت کی اصل تشریح تھی اس کو ایک لمحہ میں پامال کر کے رکھ دیا۔ پتہ نہیں علماء حق نے اس کا نوٹس بھی لیا یا نہیں؟

مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کا جواب ۲

مکرمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ

میرا جواب اب بھی وہی ہے جو پہلے لکھ چکا ہوں۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں۔ آپ کسی اور عالم محقق سے رجوع کریں۔ جیسے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی۔

والسلام!

ظفر احمد عثمانی ۷ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ

مولانا غلام اللہ خاں صاحب کا جواب

برادرم مکرم سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

جماعت اسلامی جو مودودی نظریات کو شائع کرنے والی ہے۔ یہ مسلمانوں کے لئے بدترین فتنہ ہے۔ اس کے خلاف کرنا عین اسلام ہے۔ ص۱۳ پر اس کے منشور کی گیارہویں شق کے مطابق موجودہ مرزائی غیر مسلم نہیں ہو سکتے۔ باقی کوئی خاص عقیدہ پر بحث ہی نہیں کی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے منشور میں مجھے ابھی تک کوئی خرابی معلوم نہیں۔ صاف صاف اسلامی عقیدہ لکھ دیا ہے۔

لا تخشے

غلام اللہ ۱۸ ۷/۲

مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک کا جواب

محترم المقام زید مجدکم۔ سلام مسنون

گرامی نامہ ملا۔ جمعیۃ علماء اسلام اور جماعت اسلامی دونوں کے منشور پر فردوی کے الحق میں اظہار خیال کیا گیا ہے ملاحظہ فرما دیں۔ پرچہ ارسال ہے۔

جماعت اسلامی یعنی مودودی فرقہ واقعی اسلام کے حق میں بہت بڑا فتنہ ہے۔ میری رائے اس بارہ میں تمام اکابر دیوبند سے متفق ہے۔ والسلام!

(حضرت شیخ الحدیث) مولانا عبدالحق

بقلم سمیع الحق ایڈیٹر الحق

۹ مارچ ۱۹۷۰ء

فہرست گواہانِ صفائی

ایس ڈی ایم لکی مروت کی عدالت میں ایک مقدمہ مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کے خلاف ایک تقریر کے سلسلہ میں دسمبر ۱۹۶۸ء کے ابوبی دور میں قائم کیا گیا تھا۔ جو ابھی تک زیر سماعت چلا آرہا ہے۔ اس میں مولانا موصوف کی طرف سے گواہانِ صفائی کی فہرست میں مندرجہ ذیل حضرات کے نام پیش کئے گئے ہیں:۔

(۱) فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سابق صدر پاکستان
(۲) ذوالفقار علی بھٹو چیئرمین پیپلز پارٹی
(۳) حضرت مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(۴) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دارالعلوم لانڈھی کراچی
(۵) " " مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
(۶) " " محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی ۵
(۷) " " شمس الحق صاحب افغانی شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور
(۸) " " غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
(۹) " " غلام اللہ خان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ اشاعت التوحید والسنہ پاکستان
(۱۰) " " عبدالحق صاحب مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور
(۱۱) " " محمد علی صاحب جالندھری امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
(۱۲) " " عبدالقادر صاحب مدیر الحدیث لاہور
(۱۳) " " علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر ایم اے او کالج لاہور
(۱۴) آغا شورش کاشمیری ایڈیٹر ہفت روزہ چٹان لاہور
(۱۵) محترم مولوی مظہر علی اظہر ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور
(۱۶) مولانا سید گل بادشاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(۱۷) غازی عبدالرحمٰن صاحب چنیوٹ

اور ۹ گواہان دیگر مقامی لکی مروت کے ہیں۔

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ الْإِسْلَام

أَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِين

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

لاہور ایک بار پھر پکارتا ہے

آئین شریعت کانفرنس — اہم ترین تاریخی اجتماع — اسلامی انقلاب کا سنگ میل — باطل کیخلاف اعلان جنگ

شرکت کیلئے تیاری کیجئے * مسلمانانِ پاکستان کے باہم دست و عزم و عمل

آیئے

- اسلام اور پاکستان کے دشمنوں پر ثابت کر دیجئے کہ اس خطۂ زمین پر اللہ کا قانون نافذ ہو کر رہے گا!
- سامراجیت کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔
- پاکستان سے اسلام کے غلبہ کی نئی تاریخ کا آغاز ہوگا!
- اس سرزمین پر مکمل اسلامی مساوات و اخوت قائم ہو کر رہے گی۔
- ڈیموکریٹک ازم (جمہوریت)، کمیونزم (اشتراکیت) کسی بھی ازم کو اسلام کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

آیئے! لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے دشمنوں پر حق کے غلبہ کی آواز کا سکہ بٹھا دیں۔

— آج ہی سے ان قافلوں کو تیار کرنے میں لگ جائیں جو پاکستان کے گوشہ گوشہ سے اس کانفرنس میں حصہ لیں گے۔

— اس کانفرنس میں مغربی پاکستان کے ہر حصہ سے علماء، طلباء، مشائخ، دانشور، طلباء، اساتذہ، وکلاء، پروفیسر، تجار، کسان، مزدور، ملازم پیشہ غرضیکہ ہر شعبۂ حیات سے تعلق رکھنے والے عوام و خواص بھرپور شرکت کر رہے ہیں۔

— اس کانفرنس میں پاکستان کے مسلمان نوجوان جذبۂ ایثار و قربانی اور اولوالعزم و عمل کے ساتھ جوق در جوق شریک ہو رہے ہیں۔

۲۶-۲۷-۲۸ جون ۱۹۷۰ء بروز جمعہ - ہفتہ، اتوار

کو جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی یہ کانفرنس برصغیر کی دینی تاریخ میں سب سے بڑی اور یادگار زمانہ کانفرنس ہوگی۔

اس کانفرنس کے ذریعہ

- پاکستان کے مسلمان یہ واضح کر دینگے کہ...

* وہ اس ملک میں ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی دستور کے سوا کسی دستور کو تسلیم نہیں کرتے۔
* وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی قانونی حکمرانی اور دستوری نظریہ کے سوا کسی دوسری حکمرانی اور نظریہ کو نہیں مانتے۔
* ختم نبوت کے عقیدہ کے آئینی تحفظ اور صحابہ کرام کی عظمت کے آئینی انتظام کے بغیر کوئی نظام ان کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔
* وہ اسلام کے مقابلہ میں مغرب کی جمہوریت اور اشتراکیت دونوں کو ہی رد کرتے ہیں۔

کیا آپ کو ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں؟ اگر عزیز ہیں اور یقیناً ہر مسلمان کو عزیز ہونا چاہیئے تو پھر اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیئے۔ اور جو بھی اس کانفرنس کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھیئے کہ اسے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں۔ وہ اسلامی اشتراکیت اور اسلامی جمہوریت کے نام سے آپ کو فریب دینا چاہتا ہے۔ اس فریب کے جال کو توڑ دیجئے اور اللہ کے خالص دین کے قیام کے لئے اٹھ کھڑے ہوئیے۔ آئین شریعت کانفرنس اللہ کے دین کے قیام کی طرف ایک اہم ترین اور کامیاب قدم ثابت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس کی کامیابی میں آپ کا جتنا حصہ ہوگا۔ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی ہی رضا کے آپ حصہ دار بنیں گے —

آئین شریعت کانفرنس لاہور میں شرکت کے لئے تیاریاں

حکومت سے مطالبات

ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ۲۰ اپریل ۱۹۷۰ء جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحق صاحب حقانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ میں ۱۰ بجے صبح ہوا ضلع بھر کے نمائندوں نے شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے میٹنگ کی غرض و غایت بیان کی اور حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

(۱) آئین شریعت کانفرنس لاہور کے لئے بسوں کا ایک قافلہ ضلعی سطح پر کانفرنس میں شریک ہوگا۔ اور اس کے لئے ہر کارکن کام کرے گا۔

(۲) تحصیل ٹانک کے حضرات امیر ضلع مولانا عبدالحق صاحب۔ تحصیل کلاچی کے حضرات ناظم اعلیٰ ضلع مولانا قاضی عبداللطیف اور تحصیل ڈیرہ کے حضرات خواجہ محمد زاہد ناظم ضلع کو کانفرنس میں شامل ہونے والوں کی تعداد سے آگاہ کرینگے۔

(۳) بسوں وغیرہ کا انتظام خواجہ محمد زاہد ناظم ضلع اور شیخ عزیزالرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ شہر ڈیرہ کے ذمہ لگایا گیا۔

(۴) امیر ضلع مولانا عبدالحق صاحب ۲۷ اپریل سے ۱ مئی تک تحصیل ڈیرہ کا دورہ کرینگے اس کے بعد خواجہ محمد زاہد نے ضلعی جمعیۃ کی تین ماہ کی مالی رپورٹ پیش کی ضلعی جمعیۃ کے فنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے تمام حضرات نے کوشش کا یقین دلایا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) پی۔آئی۔اے کی انتظامیہ سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی پروازوں کے سابقہ شیڈول کو بحال کرنے کا مطالبہ

(۲) ششہ بلوچاں میں جہاں غنڈہ گردی کا دور دورہ ہے کی طرف حکام ضلع کو توجہ مبذول کرائی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ پچھلے دنوں عبدالرشید خاں بلوچ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ششہ بلوچاں پر حملہ آور ہونے والے غنڈوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۳) ڈپٹی کمشنر صاحب سے انجمن اتحاد ٹوداریان رجسٹرڈ کے جائز مطالبات کے ماننے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۴) مختلف جماعتوں کے جلسے اور جلوس میں گڑبڑ اور تشدد کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان واقعات کو انتخابات کی راہ میں رکاوٹ کے مترادف سمجھتے ہوئے حکومت سے ان کے سدباب کا مطالبہ کیا گیا۔

(۵) صدر پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت نے صوبہ شمال مغربی سرحد کے لئے ہائیکورٹ قائم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے ایک بنچ کا تقرر ڈیرہ اسماعیل خاں میں بھی کیا جائے۔

(۶) کہ آئندہ انتخابات جماعتی بنیادوں پر کرائے جائیں تاکہ عوام صحیح نظریات کی حامل جماعتوں کو کامیاب بنا سکیں۔

(۷) انتخابات تو محکمہ عدلیہ کی نگرانی میں کرائے جائیں اور پولنگ افسر انتظامیہ سے ہرگز نہ لئے جائیں۔

منزل ب...

جمعیۃ علماء اسلام کی مالک...

جلسے دورے

(۸) بعض جماعتوں کی طرف سے گوریلا جنگ اور جوابی اقدامات کے اعلان کو یہ اجتماع سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صدر یحییٰ خاں سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اعلانات کے خلاف سخت کارروائی کر کے ملک کو خانہ جنگی سے بچایا جائے۔

(۹) ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں پانی کا مسئلہ نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے۔ لہٰذا حکومت اولین فرصت میں ضلع ڈیرہ میں پانی کے مسئلے کو تمام منصوبوں پر مقدم کر کے عوام کو تباہ حالی سے بچائے اور علاقہ کو آفت زدہ قرار دے کر قحط کی وجہ سے مالیہ معاف کرے۔

(۱۰) موضع درابن کلاں کی سڑک جس پر ٹریفک بہت زیادہ ہے نہایت خستہ ہے۔ اس کو جلد پختہ کیا جائے اور عامۃ المسلمین کی رائے کے خلاف درابن کلاں میں زنانہ مڈل سکول ہرگز قائم نہ کیا جائے۔

(۱۱) مرکزی دینیات کمیٹی میں ملک کی اکثریت کے معتمد علماء اہلسنت کو شامل کر کے عامۃ المسلمین کا اعتماد بحال کیا جائے۔ ورنہ اہلسنت کی اکثریت اس کمیٹی کے تجویز کردہ نصاب کو قطعاً تسلیم نہیں کرے گی۔

(ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد
ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

پرانے شکاری، اسلام اسلام کے نام سے پھر دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں

بستی فرخ آباد ۲۶ اپریل۔ حلقہ راوی روڈ کی جمعیۃ کے امیر قاری عبدالحمید صاحب جناب حسن فاروقی، جناب محمد حسن صاحب۔ حافظ غلام مرتضےٰ صاحب اور مولانا عبدالستار صاحب بستی فرخ آباد کے حضرت مولانا قاری صغیر احمد صاحب کی دعوت پر تشریف لائے اور قاری عبدالحمید صاحب نے اجتماع میں جمعیۃ کے موقف و منشور کی وضاحت کی۔ اور فرمایا کہ نام نہاد اسلام پسند اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے اسلام اسلام پکار رہے ہیں لیکن حقیقی اسلام کے نفاذ سے کتراتے ہیں۔ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی اس وقت اصل اسلام کی علمبردار ہے۔ اور حضرت مفتی محمود صاحب و حضرت مولانا غلام غوث صاحب وغیرہ حضرات کی زیر قیادت ہی اس ملک میں اسلام کا نفاذ ممکن ہو سکتا ہے۔

(محمد حسن فاروقی ناظم حلقہ راوی روڈ لاہور)

۲۲۔ اسلامی نکات کو دستور کی اساس بنایا جائے

کوہ مری۔ ۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء کو ڈاک خانہ ہوکسیری میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخابی جلسہ زیر صدارت مولانا محمد رمضان منعقد ہوا۔ جس میں تحصیل مری کے دیہات سے آمدہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ راولپنڈی ڈویژن کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحکیم صاحب نے جلسہ سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ غریبوں کی حمایت اگر جرم ہے تو یہ جرم ہم بار بار کرینگے۔ [illegible]

...به منزل
ملک بھر میں سرگرمیاں
تقریریں بیانات

حضرت مولانا نے جماعت کے کارکنوں سے بھی خطاب فرمایا۔ جلسہ میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

مطالبات

(۱) صدر پاکستان سے مطالبہ کہ ۳۱ علماء کے ۲۲ اسلامی نکات کو اسلامی دستور کی اساس قرار دیا جائے۔

(۲) منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(۳) خلاف اسلام عائلی توانین کو منسوخ کیا جائے

(۴) سول ہسپتال مری میں عوام کے لئے ادویات مہیا کی جائیں۔

(۵) مری کے موجودہ کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے اور مخلوط تعلیم ختم کی جائے

(۶) مری میں سیزن میں آنے والے عیاش طبقہ کو عریانی و فحاشی پھیلانے سے روکا جائے۔

(۷) مری کے دیہات میں جلد از جلد بجلی پہنچائی جائے۔

(۸) مری کے جن علاقوں میں لکڑی کی کمی ہے وہاں ٹھیکیداروں کے ریٹ پر لکڑی مہیا کی جائے

(۹) مری کے جن علاقوں میں جنگلات نہیں وہاں عوام کو عمارتی لکڑی سستے نرخوں پر مہیا کی جائے۔

(۱۰) مری میں سستے آٹے کے گودام کھولے جائیں۔

(۱۱) اخبارات کے ملازمین کے مطالبات فوراً منظور کئے جائیں۔

(۱۲) یونین کونسل دیول، پلاک اور بیجگواڑی کے طلباء کے لئے انٹر کالج کھولا جائے۔

(محمد ایوب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مری)

عوام نے عہد کیا کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ ہر حال میں تعاون کرینگے

حبیب آباد ٹھیڑی ۳ صفر۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی معیت میں تشریف لائے۔ جمعہ سے پہلے مولانا غلام محمد صاحب نے خطاب کیا۔ نماز کے بعد مولانا عبدالکریم صاحب نے جمعیۃ کے پروگرام اور منشور پر روشنی ڈالی۔ عوام نے ہاتھ اٹھا کر جمعیۃ سے تعاون کا عہد کیا۔ ۱۳ صفر کو مولانا قاری نورالحق صاحب قریشی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن کی تشریف آوری ہوئی۔ شہر کی جامع مسجد میں آپ نے عوام سے خطاب کیا پھر مدرسہ دارالہدیٰ ٹھیڑی آئے۔

۱۵ صفر کو مفکر اسلام مفتی اعظم قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان تشریف لائے۔ حضرت مفتی صاحب نے مدرسہ میں علماء و طلباء اور عوام سے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر ٹھیڑی کے دفتر کا افتتاح کیا۔ حضرت مولانا ہزاروی صاحب نے شہر کی جامع مسجد میں عوام سے خطاب فرمایا۔ ان دوروں کے بعد شہر کے عوام جمعیۃ سے بڑی دلچسپی لے رہے ہیں اور ان اکابرین کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں۔

(احقر اللہ بخش غفرلہ ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ طلباء اسلام ٹھیڑی)

کاتبوں کی قلت

الیکشن کی فہرستوں کی تیاری نے کاتبوں کا قحط پیدا کر دیا ہے۔ ترجمان اسلام کو اب صرف ایک ہی کاتب صاحب میسر ہیں، جو ۲۴ صفحات ہفتہ بھر میں نہیں لکھ سکتے۔ اس لئے مجبوراً شمارہ ۲۰ صفحات پر شائع کیا جا رہا ہے اور شاید الیکشن فہرستوں کی کتابت ختم ہونے تک یہ مجبوری باقی رہے۔ بچا کچھ صفحات کی اس کمی کیلئے ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

حلقہ گگو ضلع ساہیوال سے ایک اطلاع

محمد عنایت اللہ صاحب چک ۲۶۵/۱۵ ایل سے لکھتے ہیں کہ ہمارے چک میں ابھی جمعیۃ کا انتخاب نہیں ہوا ہے۔ نہ وہ امیر مقرر ہوئے ہیں اور نہ مولوی اقبال احمد صاحب ناظم و عطاء اللہ صاحب خازن مقرر ہوئے ہیں۔ مولوی فاروق صاحب مبلغ نے اپنے طور پر یہ انتخاب کر کے بھیج دیا ہے۔

جب تک باقاعدہ انتخاب نہ ہو جائے۔ اسے کالعدم تصور کیا جائے۔

کذبات "جسارت" کی تردید
جڑانوالہ میں جمعیۃ کا کوئی آدمی مستعفی نہیں ہوا

مولانا محمد نواز صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام و نائب مفتی مدرسہ عربیہ امینیہ جڑانوالہ نے ایک بیان میں جسارت اخبار کی سخت مذمت کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۸ اپریل کے جسارت میں لکھا تھا کہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ کے تمام عہدیدار مستعفی ہو گئے ہیں۔ جن میں حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب سرپرست جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ اور مہتمم مدرسہ عربیہ امینیہ جڑانوالہ کا نام بھی تھا اور کچھ ایسے نام بھی تھے۔ جن کا جڑانوالہ میں کوئی وجود ہی نہیں۔ جبکہ کل پاکستان جمعیۃ جڑانوالہ کا کوئی عہدیدار مستعفی نہیں ہوا اور حضرت مفتی صاحب نے اس خبر کی سختی سے تردید فرمائی ہے اور عوام کو متنبہ کیا ہے کہ ان کی کذب بیانیوں سے متاثر نہ ہوں۔ کیونکہ امریکی سامراجی ایجنٹ اور سرمایہ داروں کے محافظ جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کامیابی سے بوکھلا کر حق پرست علماء کے خلاف بہتان تراشیاں کرتے ہیں۔

(صوفی) محمد بشیر خان عفی عنہ

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ)

چیف الیکشن کمشنر سے ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام ضلع نوابشاہ کے ناظم عمومی مولانا تاج الدین بسمل نقشبندی نے اسلام آباد میں چیف الیکشن کمشنر پاکستان سے ملاقات کی۔ سندھ کے اندر ووٹوں کے عدم اندراج پر بات چیت ہوئی اور ایک تحریری یادداشت بھی پیش کی۔ صاحب موصوف نے نہایت غور سے یادداشت کو پڑھا۔ اور تحقیقات کا حکم دیا۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نوابشاہ)

کالنجر تحصیل نوشہرہ میں جمعیۃ کی مقبولیت

موضع کالنجر تحصیل نوشہرہ کے ایک اجتماع سے مولانا نقیر محمد نے خطاب کیا اور محبوب الرحمان صاحب، سلطان میر علی خان، عبید خان، مومن خان، نور الاسلام، اختر گل وغیرہ کے ساتھ تقریباً ۲ ہزار افراد جمعیۃ میں شامل ہوئے۔

زیارت کاکا صاحب ۲۲ اپریل کو زیارت کاکا صاحبؒ میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ مولانا سید گل بادشاہ اور صاحبزادہ عبدالباری نے خطاب کیا۔ انہوں نے صدر یحییٰ خان سے مطالبہ کیا کہ ۲۲ نکات کو دستور کی اساس قرار دیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے سب کچھ قربان کر دے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر حرف نہ آنے دے گی۔

انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ نصاب کمیٹی میں تین شیعہ حضرات ہیں۔ حالانکہ اکثریت اہلسنت کی ہے۔ جو سراسر ناانصافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی ازم کے قائل نہیں۔ ہم اسلام کے عادلانہ نظام کو اپنا کر ملک میں استحصال کو ختم کرنا چاہتے ہیں

پیر سبائی اور سیوتی میں بھی جمعیۃ کے جلسہ عام منعقد ہوئے
(عبدالشکور ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ نوشہرہ صدر)

قصبہ ولیسہ کے نوجوانوں کی حق شناسی

علاقہ چھچھ کے قصبہ ولیسہ کے کچھ نوجوان دینی جذبات کے تحت ڈیموکریٹک یوتھ فورس میں شامل ہو گئے تھے اس لئے کہ انہیں یقین دلایا گیا تھا کہ اس کا نام نہاد جماعت اسلامی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ لیکن جھوٹ پر کھڑی کی گئی عمارت جلدی دھڑام سے زمین پر گر پڑی اور ان طالبان حقیقت نے فورس سے علیحدگی اختیار کر کے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی۔ ہمت کارکنوں نے بڑی پھرتی سے ممبر سازی کا کام کیا اور پھر انتخابات اور افتتاح دفتر کے لئے ۲۶ اپریل بروز اتوار بعد نماز عصر کا اعلان کر دیا۔

ولیسہ کے اڈہ پر دفتر حاصل کر کے اس تقریب سعید کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک کے نائب امیر مولانا حبیب الرحمٰن نے فرمائی قاری محمد الیاس صاحب کی تلاوت کے بعد مولوی سعید الرحمٰن صاحب علوی خطیب جامع مسجد حضرو نے مختصر سا خطاب کیا بعد میں اتفاق رائے سے انتخاب عمل میں آیا۔
(شمس الرحمٰن شمس ناظم نشریات جمعیۃ ولیسہ ضلع اٹک)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس عمومی کے فیصلے

پشاور ۱۱ اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس عمومی کا ایک اہم اجلاس گذشتہ روز مولانا عزیز الرحمٰن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تینوں تحصیلوں چارسدہ نوشہرہ اور پشاور کے قریباً دو سو ارکان عمومی کے علاوہ مولانا سید گل بادشاہ نے بھی شرکت کی۔

تلاوت کے بعد مولانا یعقوب القاسمی نے سال گذشتہ کی کارگزاری کا مکمل جائزہ پیش کیا۔

مولانا عزیز الرحمٰن نے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ ان کے بعد امیر محترم مولانا سید گل بادشاہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی نصب العین و پروگرام اور قانون شریعت کے نفاذ کے لئے جدوجہد اور اسلام کی سربلندی و ملک و ملت کی خاطر اکابرین جمعیۃ کے حالات بیان کئے۔

اجلاس میں عوام کی آگاہی کے لئے ایک پریس نوٹ بھی جاری کیا گیا۔ کہ مولوی حمد اللہ جان آف کنوزئی تحصیل چارسدہ کا جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اجلاس کے متفقہ فیصلہ کی بنا پر مولانا عزیز الرحمٰن نے ضلع پشاور کی امارت کا عہدہ دوبارہ سنبھال لیا۔ کئی قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بہاولپور کے حالیہ المناک واقعات کی اعلیٰ پیمانہ پر تحقیقات کرائے نیز جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے ناظم مولانا غلام مصطفےٰ اور دوسرے لیڈروں کو فوراً رہا کرے۔

صدر یحییٰ سے مطالبہ کیا گیا کہ منصفانہ اور پرامن انتخابات کرانے کی خاطر پارٹی سسٹم پر انتخابات کرانے کا اعلان کریں۔

اور علماء کے متفقہ ۲۲ اسلامی نکات کو دستور کی اساس مقرر کریں۔

اشیائے صرف کی بڑھتی ہوئی مہنگائی اور گرانی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس گرانی کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے تحفظ اسلام فنڈ میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن سد کی روڈ نے ایک ہزار روپے فنڈ ..... دیا۔ جبکہ محمد یونس نے پانچسو روپے دینے کا اعلان کیا۔ اسی طرح مختلف حضرات نے وعدہ کیا نیز اجلاس میں ۱۵۰۰ روپے فنڈ جمع ہوا۔
(محمد یعقوب القاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور)

اسلام پسندوں کا سفید جھوٹ

"اسلام پسندوں" کے سفید جھوٹ کا مظاہرہ روزنامہ "تجسارت" کے ۲۴ اپریل کے شمارہ میں نظر سے گذرا اخبار میں ارشاد ہوتا ہے :۔

"کل تک تو یہ لوگ مدرسوں کے لئے چندہ مانگتے پھرتے تھے۔ آج سامعین کو لانے کے لئے بسیں کہاں سے آگئیں"

حقیقت تو یہ ہے کہ مودودیوں نے یہ خبر جل کٹ کر لکھی ہے۔ رحیم یار خان میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے جلسہ میں انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر رحیم یار خان کی تاریخ کبھی نہیں بھول سکے گی۔ جس طرف نظر اٹھتی تھی۔ انسانی چہرے ہی چہرے نظر آتے تھے۔

میں اپنی اس گذارش کے ذریعہ عامۃ الناس کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ اکثر اخباروں پر ان لوگوں کی اجارہ داری ہے
(دلاور حسین شاکر منظور فرید کالونی صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

دینی مدرسہ کا قیام

کڑیانوالہ ضلع گجرات میں میاں خشی حسین صاحب نے ایک کنال زمین برائے مسجد و مدرسہ تاج المدارس نقشبندیہ کڑیانوالہ کو عطیہ کے طور پر دی ہے۔
تاج الدین بسمل نقشبندی بانی و مہتمم مسجد و مدرسہ تاج المدارس نقشبندیہ
کڑیانوالہ ضلع گجرات

مسلم آباد (لاہور) میں جلسہ عام

۹ رمئی ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطاب فرمائیں گے۔

محکمہ انہار سے درخواست

رکھ تحصیل خوشاب کے چکوں کی طرف سے محکمہ انہار سے درخواست ہے کہ بہت دنوں سے پانی بند ہے۔ ہمارے چارے خشک ہو گئے۔ فصل ختم ہو گئی ہے۔ پینے کے لئے مویشیوں کو پانی نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ جمعہ کے دن غسل کے لئے پانی بھی نہیں مل سکا۔ گندا پانی پی کر گلے کی بیماری کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ محکمہ انہار فوراً اس طرف توجہ کرے۔ (مولانا) بشیر محمد

میں نے دیکھا * میں نے سُنا

نور العین ساعی

* جامعہ اشرفیہ سے ذیلدار پارک تک
* گفتگو کا دور
* مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پر اہلحدیثوں کا قبضہ کیوں ؟
* بھٹو کا ایک لاکھ روپیہ جمعیۃ علماء اسلام کی جھولی میں کیسے ڈالا جائے ؟
* دیوبندیوں کے بعد تبلیغی جماعت میں پھوٹ ڈالنے کی سازش کس طرح تیار کی گئی ؟

جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا عبدالرحمٰن سے ملاقات کے لئے جب کبھی جامعہ اشرفیہ جانے کا اتفاق ہوتا ہے مولانا صاحب بڑی گرمجوشی اور تپاک سے ملتے ہیں۔ ان کے اخلاق کریمانہ کا میرے دل پر گہرا اثر ہے۔ وہ مرنجاں مرنج ملنسار اور خلیق شخص ہیں۔ آخر کیوں نہ ہو۔ وہ ایک ولی کامل اور شیخ طریقت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کے خلف الرشید جو ہوئے۔ اخلاق حسنہ تو انہوں نے ورثہ میں پایا ہے۔

ایک روز میں اپنے دو طالب علم ساتھیوں کے ہمراہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب سے ملاقات کر کے واپس شہر آنے کے لئے اچھرہ موڑ پر اکریس کی انتظار میں کھڑا تھا، تو اچھرہ کے ایک مدرسہ دارالعلوم حنفیہ کے چند طالب علم بھی آ گئے۔ جو میرے ساتھی طلباء کے واقف تھے انہوں نے اصرار کیا۔ کہ یہاں آئے ہو۔ تو عظیم اسلامی مفکر مولانا مودودی صاحب کی زیارت بھی کرتے جاؤ! نماز عصر کے بعد مولانا کے ہاں ایک عجیب علمی مجلس منعقد ہوتی ہے اور مولانا مودودی صاحب جدید ترین مسائل پر تبصرہ کر کے حاضرین کی ذہنی و فکری تطہیر کیا کرتے ہیں۔ بسا اوقات جماعت کے نئے پروگرام زیر بحث آتے ہیں۔ ایسی معلوماتی مجلس میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے۔

میرے ساتھی طالب علموں کی گفتگو سن کر فوراً آمادہ ہو گئے۔ خود میری بھی خواہش تھی۔ کہ مولانا مودودی صاحب کی ملاقات سے فیض حاصل کروں۔ چنانچہ ہم مرکزی جماعت اسلامی کے دفتر میں پہنچ گئے۔ نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا سامنے برآمدے میں کچھ حضرات کھڑے تھے۔ اور کوٹھی کے لان میں چند کارکن نماز کے لئے صفیں اور چادریں بچھا رہے تھے۔

اتنے میں کوٹھی کے عقب سے سفید ریش بزرگ سفید لباس، کھلے پائنچوں کا پاجامہ اور پاؤں میں سلیپر پہنے تشریف لائے۔ ایک کارکن نے احتراماً ایک جانب ہوتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ مولانا آ گئے!

مولانا مودودی صاحب کی آمد پر نماز کے لئے فوراً صف سیدھی ہو گئی۔ ایک اور صاحب جو سفید لباس پہنے اور چشمہ لگائے ہوئے تھے، امامت کے لئے آگے بڑھے ہم بھی جلدی سے وضو کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے جامعہ اشرفیہ کے طالب علموں سے دریافت کیا کہ امام صاحب کا نام کیا ہے؟

انہوں نے امام صاحب کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ ان کا نام ملک غلام علی صاحب ہے۔ مولانا مودودی صاحب کے لئے تمام علمی مواد یہی مہیا کرتے ہیں۔ اور دوسرے میں ایک طرف عبدالحمید صدیقی صاحب ہیں۔ ان کے ساتھ نعیم صدیقی صاحب اور فقیر حسین ناظم مالیات بیٹھے ہیں۔ اور وہ دبلے پتلے خلیل حامدی صاحب ہیں جو مولانا مودودی صاحب کے عربی مترجم ہیں۔ اسی طرح تعارف کراتے ہوئے چوہدری رحمت علی اور چراغ الدین صاحب سے بھی روشناس کرایا۔ میں نے میاں طفیل محمد کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ باہر گئے ہوئے ہیں۔

میں نے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ مولانا نے خود امامت کیوں نہیں کرائی۔ مجھے خاموشی کی تلقین کرتے ہوئے میرے کان میں کہا کہ ملک غلام علی صاحب بہت بڑے عالم دین ہیں۔ وہ گریجویٹ بھی ہیں اور علوم اسلامیہ سے بھی گہری واقفیت رکھتے ہیں۔ اور آپ میری یہ بات سن کر حیران ہوں گے کہ مولانا امین احسن اصلاحی کے بعد ان دنوں علمی لحاظ سے جماعت اسلامی میں سب سے بڑے عالم دین ملک غلام علی صاحب ہیں۔ وہ بعض تحریریں جو مولانا مودودی صاحب کے نام سے شائع ہوتی ہیں۔ وہ ملک صاحب کی اور عبدالحمید صدیقی صاحب کی تحریر کردہ ہوتی ہیں۔ ان دنوں مولانا نعیم صدیقی صاحب جماعت کے علاوہ کراچی کی ایک بڑی فرم میں ملازمت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔ ورنہ جماعت میں ان کا علمی اور ادبی مرتبہ بڑا بلند تھا

پھر انہوں نے جماعت اسلامی کی علمی حیثیت بیان کرنے کے لئے ابھی تبصرہ شروع کیا تھا کہ تمام حاضرین مولانا مودودی صاحب کے گرد جمع ہو گئے

گفتگو کا دور

مولانا مودودی صاحب نے ملک غلام علی صاحب سے دریافت کیا۔ صفدر صاحب کہاں ہیں؟

ملک غلام علی:۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ نماز عصر تک پہنچ جاؤں گا۔ نامعلوم کیا وجہ ہوئی۔

مودودی صاحب نے ایک دوسرے شخص کو اپنے قریب بلا کر دریافت کیا۔ میٹنگ کب رکھی ہے؟

اس نے جواب دیا۔ اتوار کو صبح ۹ بجے۔

مودودی صاحب نے اسے تاکید کی کہ تمام مدعوئین کو بار ثانی یاد دہانی کرا دیں۔ تاکہ لوگ بروقت پہنچ جائیں۔

یہ میٹنگ کن کی تھی اور مدعوئین کون تھے؟ ان کی بابت وہاں کوئی تذکرہ نہ آیا۔

مولانا نعیم صدیقی صاحب نے مولانا مودودی صاحب کو مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے ایک اخباری بیان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ جو اس نے گوجرانوالہ میں دیا تھا

مولانا: یہ شخص اب انتہا کو پہنچ رہا ہے۔ اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ اور یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی، کہ گوجرانوالہ کے لوگوں نے اس کے جلسہ میں شرکت کیوں کی؟ اور خواہ مخواہ اس کی رونق محفل کیوں بنے؟

مولانا مودودی صاحب: یہ بات تو آپ گوجرانوالہ کے شہریوں سے دریافت کریں۔ اور صرف ایک گوجرانوالہ پر ہی کیا موقوف ہے۔ آپ کے لاہور میں اتنا بڑا اجتماع آخر کیوں ہو گیا؟ لائلپور اور کراچی میں لوگ کہاں سے آ گئے؟ اس کے جلسہ کے لئے ایوبی دور کی طرح کہیں پولیس اور سرکاری افسر ہی تو حاضرین مہیا نہیں کرتے؟

مولانا نعیم صدیقی صاحب نے مولانا کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ اس طرح تو وہ لوگ ہمارے جلسوں کی بے پناہ حاضری کو دیکھ کر بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ حکومت اس جماعت کی سرپرستی کر رہی ہے اور حاضرین مہیا کر رہی ہے۔

ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ کوٹھی کے بڑے گیٹ سے سفید ریش بزرگ اور ان کے چند ساتھی دو ٹیکسیوں کے ذریعہ اندر داخل ہوئے۔ سب کی نگاہیں نوواردوں کی طرف اٹھ گئیں۔ وہ حضرات گاڑی سے باہر آئے تو میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے جماعت کے ایک کارکن سے دریافت کیا یہ کون بزرگ ہیں؟

اس نے کہا۔ وہ لمبے قد والے سفید ریش مفتی سیاح الدین صاحب ہیں۔ ان کے ساتھ پگڑی والے مولانا محمد چراغ صاحب گوجرانوالہ کے۔ اور وہ عینکوں والے مولانا گلزار احمد مظاہری اور بھرے جسم والے مولانا بہاء الحق قاسمی ہیں اور دوسرے چھوٹی داڑھیوں والے حضرات میں سے ایک حافظ احسان الٰہی ظہیر ایڈیٹر ترجمان الحدیث ہیں اور دوسرے ہماری جماعت کے کارکن ہیں۔

ان حضرات کی آمد پر حاضرین کھڑے ہوگئے۔ مولانا مودودی صاحب نے ان لوگوں کو اپنے پاس بٹھایا، اور چند حضرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ آپ جائیے اور دفتری کام کیجئے۔ اور اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک نوجوان سے کہا۔ آپ ان حضرات کے لئے چائے کا انتظام کریں۔

میرے ساتھی دوسرے حضرات کے ساتھ ہی اس مجمع سے الگ ہوگئے اور میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ وہیں بیٹھا رہا۔

اور معرکہ سر کر لیا گیا

مولانا گلزار احمد صاحب نے مولانا مودودی صاحب کی خیریت دریافت کرنے کے بعد کہا۔ مولانا! ایک معرکہ ہے جسے آپ کی دعاؤں سے سر کر لیا گیا ہے۔ مولانا مودودی نے مسکراتے ہوئے پوری توجہ گلزار صاحب پر مرکوز کر دی۔

وہ کیا؟

گلزار صاحب نے حافظ احسان الٰہی ظہیر ایڈیٹر ترجمان الحدیث کی پیٹھ پر تھپکی دیتے ہوئے کہا کہ اس نوجوان نے وہ کام کیا ہے کہ جماعت اگر سو سال بھی کوشش کرتی تو شاید کامیاب نہ ہوسکتی تھی۔ اور یہ بخل ہوگا۔ اگر اس سلسلہ میں مفتی سیاح الدین صاحب کی خدمات۔ ان کے بزرگانہ مشوروں اور سرپرستی کا اعتراف نہ کیا جائے۔

حافظ احسان الٰہی صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مودودی صاحب نے کہا۔ ان کی گہری صلاحیتوں کا تو میں شروع سے ہی قائل ہوں۔ میں نے اہلحدیث حضرات میں سب سے زیادہ معاملہ فہم اور مستعد اسی نوجوان کو پایا ہے۔

مولانا گلزار صاحب نے حافظ احسان الٰہی کی معرکہ آرا کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ آپ کی سعی سے نہایت جمعیۃ اہلحدیث کے مرکزی رہنما میاں فضل حق صاحب اور مفتی سیاح الدین صاحب کی ایک اہم خصوصی ملاقات گوجرانوالہ میں کرائی گئی جس میں طے پایا کہ جماعت کی روز افزوں مقبولیت اور ان کے اشتراکی عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے دیوبندی حضرات کے دو دھڑے قائم کر دیئے جائیں۔ چنانچہ گوجرانوالہ، لائلپور اور دوسرے مقامات کے لئے فیصلہ ہوا کہ جمعیۃ اہلحدیث کے کارکن زیادہ سے زیادہ تعداد میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پر قبضہ کرلیں۔ ان کارکنوں کے اخراجات اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے دفاتر کا تمام خرچ میاں فضل حق صاحب نے اس شرط پر اپنے ذمہ لیا ہے کہ مرکزی جمعیۃ کی صدارت اور دیگر عہدوں میں جمعیۃ اہلحدیث کو نمائندگی دی جائے۔ اس فیصلہ کی رو سے لائلپور میں ایک مثال قائم ہوگئی ہے۔ وہاں کا پورا نظام جمعیۃ اہلحدیث کے کارکنوں کے سپرد ہے اور ماشاء اللہ خوب محنت سے کام کر رہے ہیں۔

حافظ احسان الٰہی ظہیر نے مودودی صاحب کی طرف آگے سرکتے ہوئے کہا۔

مولانا! جمعیۃ اہلحدیث کے جو کارکن اور رہنما آج مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پر قابض ہیں وہ میری مٹھی میں ہیں۔ جب آپ اشارہ فرمائیں گے۔ فوراً آپ کے قدموں میں ہوں گے۔ اور جب تک وہاں رہیں گے۔ ہزاروی گروپ یا دیوبندیوں کا باپ بھی ان پر فوقیت حاصل نہیں کرسکتا۔

مودودی صاحب! آپ جذباتی انداز میں کام نہ کریں بلکہ حکمت عملی کو بھی پیش نگاہ رکھیئے۔ ایسا نہ ہو کہ قیادت کے مسئلہ پر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام میں پھوٹ پڑ جائے۔ آپ جو چاہیں کہہ لیں۔ لیکن اس بات کا اعتراف کرنا ہوگا کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام میں مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نہایت زیرک اور دوراندیش رہنما واقع ہوئے ہیں اگر مختلف مقامات پر دیوبندیوں اور جمعیۃ اہلحدیث میں قیادت کا جھگڑا کھڑا ہوگیا۔ تو ہماری ساری محنت اکارت جائے گی۔ جیسا کہ جمعیۃ اشاعت توحید وسنت میں سید عنایت اللہ شاہ بخاری اور مولانا غلام اللہ خاں میں خلفشار موجود ہے۔

مفتی سیاح الدین صاحب:۔ مولانا آپ فکر نہ کریں یہ لوگ اپنا کام کرتے رہیں۔ اگر کوئی ایسی خلفشار کی شکل پیدا ہوئی۔ تو جمعیۃ اتحاد العلماء کے چند ساتھیوں کو مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پر قابض کرا دیا جائے گا۔ اور ہزاروی گروپ کو کسی صورت کامیاب اور مقبول عام نہ ہونے دیا جائے گا۔ اور میں تو ایک اور سکیم تیار کر رہا ہوں کہ کسی طرح تبلیغی جماعت کے بھی دو حصے کر دیئے جائیں کیونکہ یہ جماعت درحقیقت جمعیۃ علماء اسلام کے ہزاروی گروپ کی سپلائی لائن ہے۔ خلفشار کے بعد اس کے کچھ کارکن جماعت اسلامی میں آجائیں گے۔ اور باقی ہم آپس میں تقسیم کرلیں گے۔

مولانا مودودی:۔ مفتی صاحب تبلیغی جماعت کے بارے میں یہ بات آپ نے کیا کہہ دی؟ وہ لوگ تو حضرت جی کے اندھے مقلد ہیں اور ان کو منتشر کرنا اور وہاں سے ہٹا لینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

مفتی سیاح الدین:۔ مولانا! آپ اس کی فکر نہ کریں ہمارے لائلپور میں چند مل مالک ایسے ہیں، جو یہ خدمات نہایت احسن طریق سے انجام دے سکتے ہیں۔ وہ بظاہر مولانا احمد علیؒ کے مرید اور تبلیغی جماعت کے سرگرم رکن ہیں لیکن جماعت اسلامی کے لئے ان کی خدمات کسی طرح بھی ہم سے کم نہیں۔

مولانا محمد چراغ صاحب نے مفتی سیاح الدین کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

مولانا! ہمارے شہر گوجرانوالہ میں یہ بات زبان زد عوام ہے کہ مفتی محمود صاحب جب گوجرانوالہ آئے تو انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام ہزاروی گروپ کے ناظم مولوی عبدالواحد صاحب کو تبلیغی جماعت کے ایک مقامی صنعت کار کی موجودگی میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

مودودی صاحب نے ایک زوردار قہقہہ لگایا، اپنی عینک اتاری اور آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے کہا۔ آپ کے شہر میں ایسی بات زبان زد عوام بھی ہے۔ اور آپ لوگ خاموش تماشائی بنے رہے ہیں۔ یہ بات آپ کو گوجرانوالہ میں مفتی محمود کی آمد اور جمعیۃ (ہزاروی گروپ) کے جلسہ سے پہلے کرنی چاہیے تھی۔

وہ لوگ اپنا جلسہ کامیاب کرکے اور شہر میں گہرے اثرات چھوڑ کر جاچکے ہیں۔ اب ایسی باتوں کا فائدہ؟

مولانا بہاء الحق قاسمی:۔ میری تجویز ہے کہ اب یہ بات گوجرانوالہ ہی میں جماعت اسلامی، اتحاد العلماء یا مرکزی جمعیۃ علماء اسلام تھانوی گروپ کے اجتماع عام میں ایک سوال کے ذریعہ عوام کے سامنے لائی جائے

نعیم صدیقی صاحب نے بات کاٹتے ہوئے کہا:۔ یہ مسئلہ دراصل پاکستان جمہوری پارٹی کے پلیٹ فارم سے آنا چاہیئے۔ اور اگر اس کے لئے مسٹر حمزہ صاحب کی خدمات حاصل کرلی جائیں۔ تو سب سے موزوں ہوگا۔ نوابزادہ نصراللہ خاں اول آخر احراری ہے۔ ہم تو اسے لفٹ دیکر

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

فتوے کے سلسلے میں مولانا احتشام الحق صاحب کے

ایک بیان پر مولانا محمد داؤد صاحب قاسمی جونپوری کا تبصرہ

بسلسلہ انٹرویو مولانا احتشام الحق صاحب نے فتوے کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ

" فتویٰ دراصل قانونی حیثیت کے اظہار کا نام ہے خواہ نروسے ... یا ملت اور قوم کے اجتماعی اور سیاسی مسائل سے تعلق رکھتا ہو۔ مثال کے طور پر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے موقعہ پر انگریزوں کے خلاف علماء کرام کے فتوے کی نوعیت خالص سیاسی تھی، نان کوآپریشن اور ترک موالات کے مسئلہ پر اور انگریزوں کی فوج میں بھرتی کو حرام قرار دینے کے فتوے کی نوعیت بھی سیاسی تھی، ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کو ہمارے علماء کرام اور اکابرین نے جہاد قرار دیا تھا۔ اس کی حیثیت بھی سیاسی تھی۔ امام ابوحنیفہ نے اپنے زمانہ کے فاسق و فاجر بادشاہوں کے خلاف فتوے جاری کئے تھے۔ کیا ان کی حیثیت سیاسی نہیں تھی ؟

اس بیان سے مولانا کا مقصد بس اتنا ہے کہ ایک سو تیرہ علماء کے دستخطوں سے جو فتوے ابھی تھوڑے روز ہوئے شائع ہوا ہے اس کو صحیح ثابت کیا جائے۔ لیکن میرے خیال میں اس بیان سے مولانا کا یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا کیونکہ مولانا نے اپنے حصول مقصد کے لئے عہد ماضی کے جن چار فتووں کو مثالاً پیش فرمایا ہے۔ ان پر یہ شائع شدہ دستخطی فتویٰ فٹ نہیں ہوتا۔ وہ اس طرح کہ ان فتووں میں تین فتوے یعنی ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی اور ترک موالات اور ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے مواقع کے فتوے تو اہل کفر سے متعلق ہیں۔ کیونکہ وہاں ...... موقعوں پر مسلمانوں کا مقابلہ انگریزوں بھارتی ہندوؤں سے تھا۔ اور چوتھا فتوے امام ابوحنیفہؒ، اس کا تعلق ہے تو مسلمانوں سے۔ مگر یہ فتویٰ کفر کا فتویٰ نہیں۔ کیونکہ امام ابوحنیفہؒ نے اپنے وقت کے جن فاسق و فاجر مسلمان بادشاہوں کے خلاف دیئے۔ ان میں امام موصوف نے کسی مسلمان بادشاہ کی تکفیر نہیں فرمائی۔

اب رہا اس وقت کا مشتہرہ فتویٰ تو اس کا تعلق صد فیصد خاص الخاص مسلمانوں ہی سے ہے نہ کہ اہل کفر سے کیونکہ یہاں کوئی کافر مسلمانوں کا حریف و مقابل نہیں ہے بلکہ یہاں خود مسلمانوں کی مختلف پارٹیاں آپس میں ہی ایک دوسرے کی حریف اور مقابل ہیں اور نہ یہاں کوئی معاملہ یا کوئی مقابلہ کفر و اسلام کا ہے۔ بلکہ جو معاملہ ہے وہ صرف اور صرف ملکی انتظام کا ہے۔ بس اسی انتظام پر اپنا اپنا قبضہ و تسلط قائم کرنے اور اپنا اپنا اقتدار جمانے کے لئے مسلمان پارٹیاں آپس میں کشمکش کر رہی ہیں۔ اس سلسلے میں پارٹیاں اپنے اپنے کرتبوں اور اپنے اپنے شعبدوں کا مظاہرہ کر رہی ہیں جن کا ایک نمونہ یہ مشتہرہ فتویٰ بھی ہے۔ اس فتوے میں محض پارٹی پروگرام سے اختلاف کرنے کی بنا پر اپنے مسلمان مخالفین پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے۔ اور اس فتوے کو حصول مقصد کے لئے خالص سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس فتوے کو عہد ماضی کے فتووں سے کیا مناسبت ؟ کہاں وہ فتوے جن میں اہل اسلام کا مقابلہ اہل کفر سے ہے اور کہاں یہ فتویٰ جہاں خود مسلمانوں کا مقابلہ مسلمانوں ہی سے ہے۔ نیز کہاں امام ابوحنیفہ کا وہ فتوے جس میں تکفیر مسلم کا شائبہ تک نہیں۔ ......

....

....

اور کہاں یہ فتویٰ جس کو بالقصد گھڑا ہی اس سے گیا کہ اپنے مخالفین کو کافر بنا کر اپنا سیاسی اور ذاتی الو سیدھا کیا جائے۔ شتانِ بینهما

فتویٰ بیشک قانونی حیثیت کے اظہار کا نام ہے مگر اس کا مطلب یہ تو ہرگز نہیں ہے کہ اس فتوے اور قانون کو اندھوں کی لاٹھی کی طرح جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اگر اس کے استعمال میں اس کی رعایت نہیں کی گئی، تو پھر یہ ایک کھلی ہوئی لاقانونیت ہے مشتہرہ فتویٰ میں سب سے بڑی جو فرد گذاشت ہے وہ یہی ہے کہ اس کا استعمال صحیح نہیں ہے اور یہ فتویٰ یہاں کے اُن مسلمانوں اور اُن جماعتوں کیلئے فٹ نہیں ہے جن کیلئے اس کو گھڑا گیا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ سب مسلمانوں کو ہدایت کی توفیق خالص بہ ہمت فرمائے وما علینا الا البلاغ

ضروری ہدایات

مختلف اضلاع میں جمعیۃ کی جو شاخیں قائم کی جاتی ہیں۔ انہیں اپنی اپنی رپورٹ پہلے ضلع کی جمعیۃ کو بھیجنا چاہیئے اور ضلع کی معرفت ترجمان اسلام میں اشاعت کے لئے آنا چاہیئے

اسی طرح دوروں کا پروگرام بھی ضلعی جمعیۃ کی معرفت آنا ضروری ہے۔

آئندہ صرف وہی پروگرام اور (رپورٹ) شائع کی جائے گی جسے ضلعی جمعیۃ نے باقاعدہ اپنے پیڈ پر اپنی مہر اور عہدہ دار کے دستخط کے ساتھ روانہ کیا ہوگا

جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی رپورٹ براہ راست اپنے مرکزی دفتر کو بھیجیں، وہاں سے تصدیق ہو کر آنے والی خبریں ہی ترجمان اسلام میں شائع ہو سکتی ہیں

ضلعی جمعیتوں کو چاہیئے کہ اپنے ضلع کے تمام کوائف ہر ماہ مرتب کر کے بھیجا کریں۔ ان میں جو قابل اشاعت باتیں ہوں گی وہ شائع کر دی جایا کریں گی۔ ان کوائف میں جمعیۃ کی شاخوں کا قیام، دوروں کی تفصیلات جلسوں، جلوسوں کے حالات اور آئندہ کا پروگرام تفصیل سے بیان کیا جانا چاہیئے۔

اور اس پتہ پر بھیجیں

احمد حسین کمال، مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام۔ بیرون لوہاری دروازہ، ملتان

مضامین نگار حضرات بھی اپنے تمام مضامین مندرجہ بالا پتہ پر بھیجیں

اعلانِ حق

جمعیۃ علماء اسلام ہی کو میں حق پر سمجھتا ہوں

شیخ طریقت حاجی عبدالغفار صاحب کا بیان

حضرت شیخ طریقت مولانا حاجی عبدالغفار صاحب مدظلہ العالی نقشبندی مجددی خلیفہ مجاز پیر طریقت محبوب الطالبین فقیر الی اللہ حاجی احمد گل صاحب پہاڑپوری نے آج روز جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں میں شمولیت فرما کر مندرجہ ذیل بیان جاری فرمایا:-

بندہ احقر الناس موجودہ پُرفتن دور میں اسلام کی سربلندی اور علماء کرام کے ۲۲، اسلامی نکات و مسلک جمعیۃ کے . انکات کی تائید و حمایت میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام میں بصدق قلب شمولیت اختیار کر کے اپنے اکابرین حضرات

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی

(۲) " " مفتی محمود صاحب دامت برکاتہ'

(۳) " " مجاہد ملت غلام غوث ہزاروی دامت برکاتہ'

کی قیادت و بصیرت دینی و سیاسی پر مکمل اعتماد کرتا ہوں اور اپنے متعلقین احباب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ

"دینِ حق کی تبلیغ اور قرآن و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع نظام حیات کی حیثیت سے عملاً مملکت پاکستان میں نافذ کرنے کی سعی زیر قیادت جمعیۃ علماء اسلام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں"۔

السعی منی والاتمام من اللہ تعالیٰ وما توفیقی الّا باللہ العلی العظیم۔

والسلام۔ (ابو محمد عبدالغفار عفی عنہ) ۱۸ ۴/۱۹۷۰

خلافت راشدہ کانفرنس

مرکز تنظیم اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام ۸-۹-۱۰- مئی ۱۹۷۰ء جمعہ، ہفتہ، اتوار کو باغ لانگے خاں ملتان شہر میں عظیم الشان خلافت راشدہ کانفرنس ہو رہی ہے جس میں مرکزی مبلغین و شعراء تنظیم اہلسنت پاکستان کے علاوہ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب، حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور، علامہ خالد محمود صاحب۔ مولانا عبدالستار صاحب نیازی۔ حضرت مولانا محمد صدیق صاحب امیر جمعیۃ اہلحدیث لائلپور کی شرکت متوقع ہے۔

(غلام غاور مسر بلۃ تنظیم اہلسنت پاکستان۔ ملتان)

بقیہ — میں نے دیکھا، میں نے سنا

بجھتا رہے ہیں، وہ جماعت اسلامی کے تعاون سے شہرت کے کمال کو پہنچ گئے ہیں۔ ان کا اقتدار حاصل کرنا ہی ان کو برسر اقتدار لانے کے مترادف ہے۔ نصراللہ خاں بہرحال جماعت اسلامی نہیں۔ اس کے بالمقابل مسٹر حمزہ صاحب اگرچہ جمہوری پارٹی کے پلیٹ فارم پہ کام کر رہے ہیں، لیکن در پردہ وہ جماعت اسلامی کے فعال کارکن کی حیثیت سے نمایندگی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ہمیں اپنی توجہ کا مرکز اب حمزہ صاحب کی ذات کو بنانا چاہیے جیسا کہ جماعت کی مرکزی شوریٰ میں فیصلہ ہوا ہے

مودودی صاحب نے نعیم صاحب سے نعیم صاحب کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ آپ اس بات کی زیادہ تشہیر نہ کریں اور جو کام بھی کریں خوب سوچ سمجھ کر اور منصوبہ بندی کے تحت، نیز میری منظوری کے بغیر کوئی اسکیم کا آؤٹ نہ کی جائے۔ کیونکہ انتخابات سے قبل ہمیں بہت کچھ کرنا ہے۔ اور مختلف محاذوں پر ہمیں اپنی سرگرمیاں جاری رکھنا ہیں۔

مودودی صاحب نے جناب فقیر حسین صاحب ناظم مالیات کو اپنے قریب بلا کر کان میں کوئی بات کہی۔

بعد ازاں فقیر حسین صاحب نے مفتی سیاح الدین صاحب، مولوی محمد چراغ صاحب۔ احسان الہٰی ظہیر صاحب اور جماعت اسلامی کے مرکزی دفتر کے ایک رکن جناب چراغ الدین صاحب کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔ چنانچہ یہ حضرات مجھ سے الگ کر کوٹھی کے مشرقی حصہ کی طرف واقع دفاتر کے ایک کمرہ میں چلے گئے۔

بقیہ — دیتے ہیں دھوکا.....

وہ تو صاف صاف خالص اسلامی نظام کی دعوت دیتا ہے جس میں قرآن و سنت کے احکام کے فوری نفاذ پر زور ہے۔ اس دوسری طرف نے اسلام کے ساتھ ہر پیوند کو رد کیا ہے۔ خواہ سوشلزم کا ہو یا جمہوریت کا۔ لیکن متین خطیب صاحب کا گروپ اور ان کے اکابر علی الاعلان انگریزی جمہوریت کے حامیوں کے معاون ہیں اور آج تک انہوں نے اسلام کے ساتھ جمہوریت کے پیوند پر گرفت نہیں کی۔

حیرانی ہے کہ جو لوگ خود اسلامی جمہوریت اور جمہوریت کے حامی ہوں اور اسے معاشرہ کی خرابیوں کا علاج تصور کرتے ہوں۔ وہ ان پر اعتراض کریں۔ جو سوشلزم اور جمہوریت دونوں کو رد کر کے صرف اور خالص اسلامی نظام حم حم کے نفاذ میں معاشرہ کی تمام خرابیوں کا علاج بتاتے چلے آ رہے ہیں۔

خطیب متین صاحب نے کہیں اس طرح اس ساز باز کو چھپانے کی کوشش تو نہیں فرمائی۔ جو ان کے گروپ نے امریکہ دوست، جمہوریت نوازوں اور یہود نواز اسلام پسندوں کے ساتھ کر رکھی ہے۔

مفتی محمود صاحب اوکاڑہ جائینگے

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۱۵ مئی ۱۹۷۰ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء اوکاڑہ میں خطاب عام فرمائیں گے۔

کیا ان حالات میں ترجمانِ اسلام جاری رہ سکتا ہے؟

اور کیا اسے معیاری بنایا جا سکتا ہے؟

ذیل میں ترجمان اسلام کی ایجنسیوں کے ذمہ بقایا جات کی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ یہ دینی پرچہ کن نامساعد حالات سے گذر رہا ہے اور خود اپنوں کے ہاتھوں جان کنی میں مبتلا ہے۔

اب قرض لے کر اس کے اخراجات پورے کئے گئے ہیں

فہرست ابھی شہروں کے نام سے درج کی جا رہی ہے۔ ایجنسیوں کے نام نہیں لکھے ہیں کہ شاید یہ حضرات اس فریاد پر توجہ فرمائیں اور پرچہ موت کے خطرہ سے بچ جائے۔ بصورت دیگر آئندہ کسی اشاعت میں نام اور مکمل پتے شائع کر دیئے جائیں گے۔

سابقہ ایجنسیوں کے نام جو رقوم چلی آ رہی ہیں

نام	رقم
راولپنڈی (سابقہ ایجنسی)	۸۱۲ — ۳۵
پڈعیدن (〃 〃)	۳۳۲ — ۸۴
حیدرآباد (〃 〃)	۲۵۰ — ۷۵
رحیم یار خاں (〃 〃)	۱۱۴ — ۰
نوشہرہ فیروز (〃 〃)	۱۴۳ — ۰
شاہ پور جاکر (〃 〃)	۱۱۲ — ۶۲
وابستہ محمد عوامی لائبریری	۵۷ — ۹۵
میہڑ (سندھ) (سابقہ ایجنسی)	۲۱ — ۶۰
ملتان (〃 〃)	۴۷ — ۰

موجودہ ایجنسیوں کے ذمہ بقایا جات

مشرقی پاکستان

نام	رقم
(۱) چاٹگام	۲۰۰ — ۰
(۲) ڈھاکہ	۳۷۱ — ۸۹
(۳) سلہٹ	۱۹۵ — ۳۰
(۴) کھلنا	۱۰۰ — ۱۰
(۵) لبٹونا ہتہ	۳۰ — ۷۵

مغربی پاکستان

نام	رقم
(۶) مختلف چھوٹی چھوٹی رقمیں	۵۱۱ — ۲۵
(۷) ٹالپور (شیخ)	۲۴۱ — ۴۰
(۸) سکھر	۲۹۷ — ۰
(۹) گوجرانوالہ	۳۸۶ — ۵۰
(۱۰) نواب شاہ	۴۱۲ — ۲۵
(۱۱) ٹنڈو مگی	۲۲۴ — ۸۰
(۱۲) ماچھیاں	۲۲۱ — ۹۸
(۱۳) بھکر	۳۷۶ — ۴۲
(۱۴) کراچی کورنگی	۱۶۲ — ۳۰
(۱۵) مانسہرہ	۱۹۴ — ۲۰
(۱۶) کوٹ ادّو	۱۸۴ — ۵۶
(۱۷) حاصل پور	۱۲۴ — ۴
(۱۸) اوکاڑہ	۱۳۸ — ۸۰
(۱۹) لاڑکانہ	۱۲۲ — ۰
(۲۰) عارف والا	۱۰۸ — ۲۰
(۲۱) بورے والہ	۱۳۶ — ۰
(۲۲) حضرو	۱۰۱ — ۴۹
(۲۳) چشتیاں	۱۰۶ — ۷۰
(۲۴) ڈیرہ غازی خاں	۱۰۰ — ۰
(۲۵) کوہاٹ	۹۹ — ۰
(۲۶) کمالیہ	۱۲۳ — ۷۵
(۲۷) شیخوپورہ	۹۱ — ۹۰
(۲۸) شجاع آباد	۸۱ — ۵۸
(۲۹) ساہیوال	۷۰ — ۲۸
(۳۰) گجرات	۷۰ — ۸۶
(۳۱) پرنخو	۵۴ — ۷۱
(۳۲) واہ کینٹ	۵۸ — ۳۰
(۳۳) چک جھمرہ	۲۶ — ۵۹
(۳۴) حویلیاں	۵۸ — ۹۰
(۳۵) پتوکی	۴۰ — ۹۵
(۳۶) بالاکوٹ	۴۸ — ۳۰
(۳۷) فاضل پور	۴۰ — ۹۰
کل میزان	۷۷۶۷ — ۱۹

ترجمان اسلام جیسے وسائل واشتہارات سے تہی اخبار کی ۸ ہزار روپیہ کے قریب رقم رک جائے تو اس کا جاری رہنا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے ستم یہ ہے کہ جب واجبات کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والی ایجنسیوں کے بنڈل بند کر دیئے جاتے ہیں تو یہ حضرات جمعیتہ کے اکابر سے شکائتیں کرتے ہیں کہ دفتر پرچہ نہیں بھیج رہا۔ دفتر کے لوگ بدعنوان ہو گئے ہیں اور اصل بات ظاہر نہیں کرتے۔

اس سے دفتر کے کاموں میں پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اب قرض لیکر اخبار طبع کرایا جا رہا ہے اور جب تک یہ رقوم نہیں ملتیں یا تو قرض لے کر اخبار طبع ہوگا یا بند کرنا پڑے گا۔

(احمد حسین کمال)

اعلانات

جمعیتہ میانوالی کی شاخوں کے نام

جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی کی تمام شاخوں کے ناظمین اور رضاکاروں کے سالار اپنے اپنے پتوں سے آگاہ کریں تاکہ ضلعی عہدہ دار تمام مقامات کا دورہ کر سکیں۔

(ملک غلام رسول سالار جمعیتہ علماء اسلام موسیٰ خیل)

جلسہ عام

جمعیتہ علماء اسلام جھنگ صدر کے زیر اہتمام ۵ مئی بروز سوموار بعد نماز عشاء بمقام تالاب کمیٹی میں ایک عظیم الشان جلسہ عام زیر صدارت الحاج ملک علی محمد صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع جھنگ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا الحاج غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا الحاج محمد ضیاء القاسمی صاحب مدظلہ العالی خطاب فرمائیں گے۔

(محمد فاروق ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ جھنگ صدر)

ضلع گوجرانوالہ میں دورہ

تنظیم اہلسنت والجماعت کے قائد مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری اور جمعیتہ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کے ناظم عمومی حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب ۱۱ مئی کو گوجرانوالہ شہر ۱۲ مئی کو گکھڑ اور ۱۳ مئی کو قلعہ دیدار سنگھ میں عام جلسوں سے خطاب کریں گے شاعر انقلاب مرزا جانباز بھی ہمراہ ہوں گے۔ حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی اور جمعیتہ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد الطاف صاحب حافظ آبادی یکم جون کو موضع سابو کی وندراں براستہ واہنڈو ۲ جون کو نظام آباد اور ۳ جون کو گوجرانوالہ شہر میں عام اجتماعات سے خطاب کریں گے (اکرم شاہد گوجرانوالہ)

بقیہ ——— اداریہ

اور سچائی سے آنکھیں چراتا ہے۔

اس طرح کا الزام اگر عائد ہو سکتا ہے تو حزب اختلاف اور مودودی جماعت پر تو ہو سکتا ہے، جنہوں نے ۱۹۶۲ء کا دستور قبول کیا اور اس کے پہلے ترمیمی بل کے موقعہ پر حکومت کی حمایت کی۔ اگر اس وقت حکومت کی حمایت نہ کی جاتی تو یقیناً اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ہی ۱۹۶۲ء کا دستور ناکام ہو جاتا، اور ایوب کو صرف مارشل لاء کے سہارے اپنا اقتدار رکھنا پڑتا۔

دوسرے ترمیمی بل کی نوعیت بالکل ہی مختلف تھی۔ اور اس کا کوئی تعلق ایوب کے صدر رہنے یا نہ رہنے سے نہ تھا۔

مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب سے منسوب کذب بھی مولوی عبدالغفور ہزاروی صاحب سے منسوب کذب کے سلسلہ کی کڑی ہے اور توقع رکھنا چاہیئے کہ کذبیات کا یہ سلسلہ ذو بہ ذو صورت میں جاری رہ کر اپنے گھڑنے والوں کی اصلیت کا پردہ چاک کرتا رہے گا۔

اس سلسلہ کے بعض حقائق پر اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ پھر ہم تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

چہروں کے راز

ہفت روزہ "شہاب" لاہور نے اپنی متعدد اشاعتوں میں چیلنج کے ساتھ اس بات کو دہرایا ہے کہ مولانا احتشام الحق صاحب نے مرزائیوں کے نکاح پڑھائے اور مودودی صاحب نے مرزائیوں کے سربراہ سے اپنے فرزند کی معرفت خفیہ ربط و ضبط قائم کرنے کی کوشش کی۔

ہمارے پاس بعض ایسے شواہد بھی موجود ہیں جن سے عیاں ہے کہ پاکستان میں سوشلزم اور اسلام کی نام نہاد معرکہ آرائی کا آغاز ۱۹۶۵ء کے اواخر میں مرزائیوں بالخصوص چوہدری ظفر اللہ خاں نے کرایا تھا اور اس کا مقصد عوام کی ابھرتی ہوئی طاقت کو غلط راہوں پر ڈال کر باہم متصادم کرنا تھا۔

اس لئے کہ کسی بھی مسلمان ملک میں اگر مسلمان عوام بیدار ہو کر سیاسی و معاشی معاملات پر قابض ہو جاتے ہیں اور مساوات کا اصول عملی جامہ پہن لیتا ہے تو مرزائیت جیسے فرقوں، انگریزی دور کے پیدا شدہ اسلام دشمن تحریکوں اور امریکی ایجادات سے برپا ہونے والی نام نہاد مذہبی تحریکوں کا آپ ہی آپ خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مسلمان عوام کی سیاسی و معیشی مساوات کے بعد مفاد پرست خود غرض لوڈ شیڈنگ کے آلۂ کار عناصر کے مسلط رہنے کا جواز ہی باقی نہیں رہتا۔

"شہاب" کے ان انکشافات نے یہ عیاں کر دیا ہے کہ کون سی طاقتیں مرزائیت جیسے فرقوں کے عزائم پورا کرنے میں منہمک ہیں۔

اور مرزائیت کے نمائشی مخالف مسلمان عوام کی تحریک مساوات اور حقیقی اسلام کے نفاذ کی مخالفت کر کے کس طرح ان فرقوں کے بقاء کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مخالفین کا جائزہ لیجئے تو اس پروپیگنڈہ اچھالنے والے بھی درپردہ مرزائیت جیسے عناصر کے ہی آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔

اور جمعیۃ کی موجودہ مخالفت صرف اسی لئے ہے کہ اگر اس کے منشور کے مطابق ملک میں تبدیلیاں آجاتی ہیں تو اس کا مطلب مسلمان عوام کی بالادستی اور اسلامی احکام کا نفاذ ہوگا۔

اس طرح مرزائیت، فرنگیت، امریکیت، سامراجیت اور اشتراکیت سب کا ہی خاتمہ ہو جائے گا۔

اور یہ جمعیۃ کے مخالفین کو منظور نہیں اس لئے وہ جمعیۃ اور قائدین جمعیۃ پر غیر شریفانہ حملے کرنے پر اتر آئے ہیں اور جھوٹے الزامات حتیٰ کہ مرزائیت سے اتحاد تک کی تہمت تراشی کی گئی ہے۔ لیکن شہاب کے انکشافات جن کا آج تک یہ جواب نہیں دے سکے۔ اس حقیقت کو اظہر من الشمس کر دیا ہے کہ دراصل یہی لوگ ہیں جو مرزائیت جیسے عناصر سے ظاہری مخالفت کی آڑ میں اندرونی گٹھ جوڑ کئے ہوئے ہیں لہٰذا ان کے ایماء پر ہی جمعیۃ اور مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث کے خلاف اپنی گندی اور ناپاک ذہنیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں (ک ب)

یاد رکھیئے

شائع شدہ خبروں اور واقعات کی درست رپورٹنگ اور مضمون نگاروں کے افکار اور خیالات کے ساتھ ادارہ ترجمان اسلام کا اتفاق و تائید ضروری نہیں۔

مودودی جماعت سے استعفاء

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب ترجمان اسلام ہفت روزہ لاہور

السلام علیکم!

مولوی محمد عیسیٰ صاحب کا استعفاء ارسال خدمت ہے۔

والسلام: محمد علی سالار انصار الاسلام و نیوز ایجنٹ لودھراں بقلم خود (ضلع ملتان)

استعفیٰ

"میں جماعت اسلامی کا ایک معروف اور سرگرم رکن ہوں مجھے ۱۹۶۷ء سے جماعت کے لوگوں کے بارے میں چند شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ جن میں خط و کتابت کے ذریعہ ان سے تحریری جوابات طلب کرتا رہا۔ مگر آج تک مجھے ان کا کوئی تحریری جواب نہیں دیا گیا۔ ۲۲ کی رات میرے شہر تحصیل اور حلقہ کے امراء اور ایک ایم، اے نذیر مجھ پر اچانک حملہ آور ہو کر مجھے ڈرا کر اور مجھ سے بجبر اپنی من مانی کے سوالات کے تو تحریری جواب لے گئے۔ مگر میرے سوالات کے جوابات ندارد۔ جو کہ میں عرصہ سے ان سے طلب کر رہا تھا۔ غضب یہ کیا گیا کہ خدمت خلق کے یہ دعویدار میری مزدوری، دیواری اشتہارات، جماعتی جلسہ ۲۵ کی مزدوری اور بل دارالمطالعہ جماعتی تقریباً ۶۰/۴ روپے بھی دینے سے صریح جھوٹ بول کر انکار کر گئے۔ میں ان وجوہات کی بنا پر امیر شہر لودھراں، تحصیلی نیز ضلعی امراء کو سوشلسٹوں سے بھی زیادہ ملک و ملت کے لئے خطرناک سمجھتے ہوئے جماعت اسلامی کی رکنیت سے ناقابل واپسی استعفیٰ دیتا ہوں۔"

عبدہٗ

محمد عیسیٰ سابق رکن جماعت اسلامی لودھراں (ملتان)

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جدوجہد

گذشتہ سے پیوستہ

اور مودودی صاحب

قسط نمبر (۲)

از مولانا بشیر احمد صاحب حامد عمادی رحیم یار خان!!

اس کا فیصلہ عموماً یکطرفہ ہوتا ہے۔ اس پر جذبات و خواہشات کا اتنا غلبہ ہوتا ہے کہ خالص عقلی اور علمی حیثیت سے یہ لاگ رائے بہت کم قائم کر سکتا ہے بلکہ بسا اوقات عقلی اور علمی حیثیت سے جو بات اس پر روشن ہو جاتی ہے اس کو بھی یہ جذبات و خواہشات کے مقابلے میں رد کر دیتا ہے۔ سیاسی نظریہ صفحہ ۲۰

جو بات اب تمام تر مسائل و مشکلات کے واحد حل کے طور پر موصوف کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ۱۹۵۱ء میں جب موصوف محترم نے اس کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا۔

"کہ جب تک یہ طریق انتخاب جاری ہے کبھی قوم کے شریف اور نیک اور ایماندار آدمیوں کے ابھرنے کا امکان ہی نہیں ہے اس طریقے کا مزاج ہی ایسا ہے کہ قوم کے بدترین سے بدترین عناصر چھٹ کر سطح پر آئیں۔" (جراغ مستقبل کیلئے لائحہ عمل صفحہ ۵۳)

جمہوریت شرک ناپاک تدبیر!۔

اس زمانہ میں جمہوریت شرک بھی تھی۔ فرماتے ہیں "ظاہر ہے کہ شرک ہونے کی حیثیت سے انگریزی اقتدار سے اور جمہوری اقتدار سے میں کوئی فرق نہیں ہے لہذا ان لوگوں و علماء کی دعوت سراسر غیر اسلامی بلکہ مخالف اسلام دعوت ہے۔"

(کشمکش سوم صفحہ ۱۶۱)

"دراصل یہ ناپاک تدبیر ہے جسے اختیار کرنے کا خیال بھی ایک مسلمان دل میں نہیں لا سکتا۔"

(کشمکش سوم صفحہ ۱۶۰)

"انفرادی و اجتماعی زندگی پر صد و جمہور کا تسلط قائم ہو اور حکومت جمہور کے سامنے جواب دہ ہو؟ کس طرح ایک سچے آدمی کی زبان ایسے عقیدے کی اشاعت و حمایت میں کھل سکتی ہے۔" (کشمکش سوم صفحہ ۱۶۱)

حقیقی جمہوریت ناممکن؟

موصوف محترم کے نزدیک جمہوریت کا قائم ہونا ناممکن ہے فرماتے ہیں:۔

"تجربات شاہد ہیں کہ حقیقی جمہوریت آج تک دنیا میں کبھی قائم نہیں ہو سکی۔ اور عقلی دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا ہونا محال ہے۔"

جمہوریت کے بعد اسلام! غلط ہے

موصوف محترم مسلم لیگ کے اس موقف کا ذکر فرماتے ہیں کہ:۔

"سر دست اس کے سوا کوئی قابل عمل صورت نہیں ہے کہ وہ سب سے پہلے ان علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اسی جمہوری دستور کے مطابق جو انگریزی تصور جمہوریت کے تحت بنتا ہے اپنی حکومت قائم کرتی ہے۔ بعد میں جب اختیارات ہمارے ہاتھ آجائیں گے تو ہم مسلمانوں کی تعلیم اور ان کی تمدنی حالت کو درست کر کے رفتہ رفتہ حکومت جمہوریت کو حکومت الٰہیہ میں تبدیل کر لیں گے۔" کشمکش سوم صفحہ ۱۲۶

اس مذکورہ موقف کو غلط قرار دیتے ہوئے موصوف محترم کی طرف سے جو دلیل ذکر فرمائی گئی ہے فرماتے ہیں کہ:۔

"دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی رسول آیا ہے اکیلا ہی آیا ہے۔ اقلیت و اکثریت کا کیا سوال؟ وہاں سرے سے کوئی "مسلمان قوم" موجود ہی نہ تھی، ایک نبی قوم بلکہ ایک نبی دنیا کی حیرت انگیز اقلیت کے ساتھ رسول یہ دعویٰ لیکر اٹھتا ہے کہ میں زمین پر خدا کی بادشاہت قائم کرنے آیا ہوں۔" کشمکش سوم صفحہ ۱۲۶

اسلام کی راہ راست سے مسلم لیگ کے منحرف ہو جانے کی وضاحت فرماتے رہتے ہیں:۔

"اس میں شک نہیں کہ یہ جمہوریت نواز حضرات تحریک پاکستان کے ساتھ یہ لوگ کبھی کبھی اسلام کی خوبیاں اور اس کے اصولوں کی فضیلت بھی بیان کرتے ہیں۔ مگر اول تو قوم پرستی تحریک پاکستان کے پیش نظر ہے یہ چیز ایک اصولی دعوت کی بجائے محض ایک قومی تنازعہ کی روح کر دیتی ہے اور مزید براں دعوت اسلام کے ساتھ جن دوسری باتوں کی یہ آمیزش کرتے ہیں وہ بالکل اس دعوت کی ضد ہیں۔ ایک طرف اسلامی نظام حکومت کی تبلیغ اور دوسری طرف مسلمان ریاستوں اور حکومتوں کی حمایت جنکا نظام بالکل غیر اسلامی ہے۔ ایک طرف اسلامی نظام معاشی کی تشریح اور دوسری طرف خود اپنی قوم کے سرمایہ داروں کی تائید و مدافعت، ایک طرف انسانی قانون سازی کا اصول ابطال اور دوسری طرف خود قانون ساز مجالس میں اپنے حصہ کا مطالبہ، ایک طرف حاکمیت رب العالمین کا اقرار و اثبات اور دوسری طرف حاکمیت جمہور کے اصول پر خود اپنی حکومت کے قیام کی فکر۔" کشمکش سوم صفحہ ۱۶۱

"یہ متضاد باتیں آخر کس طرح ایک ساتھ نبھ سکتی ہیں۔"

"منکر سے بودن و ہم رنگ مستاں زیستن"

اس دورنگی سے دنیا نے کب اثر قبول کیا ہے کہ آج اس سے اسلام کا جھنڈا زمین میں گڑ جانے کی امید کی جا سکے۔" کشمکش سوم صفحہ ۱۶۱

"بعض لوگ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ غیر اسلامی طرز کا ہی سہی مسلمانوں کا "قومی اسٹیٹ" قائم ہو جائے پھر رفتہ رفتہ تعلیم و تربیت اور اخلاق اصلاح کے ذریعہ سے اس کو اسلامی اسٹیٹ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

সাপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর

WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
LAHORE

بہاول پور کے مسئلہ کی طرف فوری توجہ دیجائے (مفتی محمود)

وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق اسے حل کیا جائے

لاہور ۔ ۲۶ مئی ۔ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا مفتی محمود صاحب نے بہاولپور کے موجودہ سنگین حالات سے متعلق پریس کے نام جاری کردہ ایک بیان میں حکومت سے پرزور الفاظ میں کہا ہے کہ وہ بہاولپور کے مسئلہ کی طرف فوری توجہ دے ۔ اور اسے وہاں کے عوام کی رائے کے مطابق حل کرائے ۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام کی روز اول سے یہ رائے رہی ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں بسنے والے لوگوں کو ان کی رائے اور پسند کے مطابق ، علاقائی حیثیت دینا ضروری ہے ۔

ون یونٹ کے خاتمے کے بعد جن جن علاقوں میں یہ امر باعث نزاع بن سکتا تھا ۔ کہ انہیں مستقل علیحدہ علاقہ بنایا جائے یا متعلقہ علاقہ میں ضم رکھا جائے ۔ ان میں بہاولپور سرفہرست تھا ۔

اور جمعیت کے چند نامور جمعیت کے متعدد رہنماؤں نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ بہاولپور کے عوام سے استصواب کرکے یہ مسئلہ حل کر دیا جائے ۔ اگر ارباب حکومت اسی وقت اس طرف توجہ فرما لیتے تو آج یہ سنگین سانحہ رونما نہ ہوتا ۔ جس میں دو قیمتی جانیں تلف ہوئیں ، متعدد افراد زخمی ہوگئے ، اور بہت سے رہنما گرفتار ہوئے ۔ جن میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب ناظم جمعیت علماء اسلام بہاولپور ڈویژن بھی شامل ہیں ۔

مفتی صاحب نے شہید ہونے والے افراد کے حق میں دعا فرمائی اور ان کے وارثین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ۔

> **آئین شریعت کانفرنس تاریخیں یاد رکھئے**
>
> ۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ رجون ۱۹۷۰ء جمعہ ، ہفتہ ، اتوار
>
> لاہور بیرون دہلی دروازہ وموچی دروازہ
>
> زیر اہتمام جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان !

مفتی صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ گرفتار شدگان کو فی الفور رہا کیا جائے ۔ مرنے والوں کے وارثان کو پورا پورا معاوضہ دیا جائے ۔ فائرنگ کی عدالتی تحقیقات کے بعد فائرنگ کے ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے ۔ اور بہاولپور کے بارے میں فیصلہ تو ہرگز مؤخر نہ کیا جائے ۔ عوام سے استصواب کیا جائے ۔ اور اگر ان کی اکثریت علیحدہ صوبے کی حامی ہے تو علیحدہ صوبہ قائم کرنے کا فوراً اعلان کر دیا جائے ۔

بہاولپور کے بارے میں تمام گذشتہ وحالیہ ناانصافیوں کا تدارک کیا جائے ۔

عالم اسلام کا سب سے بڑا دشمن امریکہ ہے (مولانا غلام غوث)

۲۲ سال سے غریبوں کا خون چوسنے والے سرمایہ داروں کے خلاف فتویٰ کیوں نہیں دیا (مفتی محمود)

مانسہرہ جمعیت علماء اسلام کے تحت یہاں ایک جلسہ ہوا اس جلسے کی صدارت جناب حکیم عبدالسلام ہزاروی نے کی ۔ سید امین گیلانی کے کلام کے بعد مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ہزارہ نے سپاسنامہ پیش کیا ۔ جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے مغربی پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ عالم اسلام کا سب سے بڑا دشمن امریکہ ہے ۔ انہوں نے کہا ۱۹۶۵ء کی جنگ میں امریکہ نے دفاعی معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھارت کی طرف داری کی تھی ۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ میں اسرائیلی جارحیت کا ذمہ دار بھی امریکہ ہی ہے ۔ بلکہ اسرائیل دراصل امریکہ کی فوجی چھاؤنی ہے ۔ مولانا نے ملکی حالات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ عوام گذشتہ ۲۲ سال سے سخت مشکلات میں مبتلا ہیں ۔ غریبوں سے انصاف نہیں ہوتا ۔ مزدور کسان اور طلباء پریشان ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام مشکلات کا سبب یہ ہے کہ ملک میں اسلامی نظام نہیں ہے ۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جو گذشتہ ۲۲ سال سے اس ملک پر حکومت کر رہے ہیں ۔ مولانا نے کہا کہ آنے والے انتخابات بہت اہم ہیں ۔ اس لیے عوام کو سوچ سمجھ کر اپنے ووٹ کا استعمال کرنا چاہئے ۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے ایسے لوگ اسلام کے نام پر میدان میں آگئے ہیں جو اسلامی نظام کے قیام کے سلسلے میں مخلص نہیں ہیں بلکہ اس مقدس نام کو صرف اپنے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں ۔ اس لیے عوام کو ایسے لوگوں سے بچنا چاہئے ۔ آخر میں مولانا صاحب کی اپیل پر حاضرین نے ہاتھ کھڑے کرکے جمعیت علماء اسلام کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا ۔ **مفتی محمود صاحب کا خطاب** :- اس کے بعد مفتی پاکستان مولانا مفتی محمود نے خطاب کرتے ہوئے صدر یحییٰ خان سے اپیل کی کہ وہ آئینی ڈھانچے میں علماء کے ۲۲ نکات کو شامل کرنے کا واضح اعلان کریں ۔ انہوں نے کہا اگر ملک پر غیر اسلامی نظام مسلط کیا گیا تو ہم اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے ۔ مفتی صاحب نے ۱۱۳ علماء کے فتویٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ۔ کہ ان علماء نے گذشتہ ۲۲ سال سے غریبوں کا خون چوسنے والے سرمایہ داروں کے خلاف کبھی فتویٰ نہیں دیا اور نہ ہی عائلی قوانین جیسے غیر اسلامی قوانین کے خلاف فتویٰ دینے کی جرأت کی ۔ مودودی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود صاحب نے کہا کہ یہ جماعت درحقیقت اسلامی نظام کے قیام کے حق میں مخلص نہیں ۔ انہوں نے کہا جب ہم نے گول میز کانفرنس میں اسلامی آئین کا مطالبہ کیا تو مودودی صاحب نے ہماری تائید نہ کی ۔

ترجمانِ اسلام
ہفت روزہ
لاہور پاکستان
صالحین کے درجے تک پہنچنے کا
طریقہ
حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے طواف کی حالت میں فرمایا کہ:
"یہ بات سمجھ لے، تو صالحین کے درجے کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتا جب
تک چھ گھاٹیوں کو پار نہ کر لے":
اوّل
یہ کہ تو نعمت کے دروازے کو بند کرے اور سختی کے دروازے کو کھولے:
دوسرے
"یہ کہ عزت کے دروازے کو بند کرے اور ذلت کے دروازے کو کھولے:
تیسرے
"یہ کہ راحت کے دروازے کو بند کرے اور مشقت کے دروازے کو کھولے:
چوتھے
"یہ کہ سونے کے دروازے کو بند کرے اور جاگنے کے دروازے کو کھولے"
پانچویں
"یہ کہ غنی کے دروازے کو بند کرے اور فقر کے دروازے کو کھولے:
چھٹے
"یہ کہ امیدوں کے دروازے کو بند کرے اور موت کی تیاری
کے دروازے کو کھولے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور اُس کا اثر

حافظ محمد اسماعیل صاحب، ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن، کھڈہ کراچی

ان میں سے چند درہم کا کپڑا خریدا اور چند کا غلہ خرید لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا:

"تیرے لیے یہ کام اس سے بہتر ہے کہ سوال کرنے کی وجہ سے قیامت کے روز تیرے منہ پر ایک داغ ہو جائے کیونکہ سوال کرنا صرف تین ہی آدمیوں کے لیے جائز ہے:

۱۔ وہ شخص جو فقر و فاقہ سے خاک آلود ہو چکا ہو۔
۲۔ وہ شخص جو قرض کا پریشان کرنے والا بار اپنے ذمہ رکھتا ہو۔
۳۔ وہ شخص جس پر کوئی خون کر دینے کی وجہ سے دیت لازم ہو اور وہ اس کو ادا نہ کر سکے۔" (ابوداؤد)

۱۵۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ کے ساتھ چند صحابہؓ بھی تھے۔ صحابہ کو اس شخص کی قوت و چستی بہت پسند آئی۔ انہوں نے کہا، "یا رسول اللہ! اگر یہ اللہ کی راہ میں ہوتی۔"

آپ نے فرمایا:

"اگر اپنے چھوٹے بچوں کے رزق کی جستجو میں نکلا۔ تو یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اگر اپنے بڑھے ماں باپ کے رزق کی تلاش میں ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اگر اپنے نفس کے لیے طلب حلال کو نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ فخر و ریا کے لیے کوشش کر رہا ہے تو پھر شیطان کی راہ میں ہے۔" (معجم طبرانی)

۱۶۔ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ:

"کون سا اسلام سب سے بہتر ہے۔"

آپ نے فرمایا:

"سب سے بہتر اسلام یہ ہے کہ تم کھانا کھلاؤ اور جان پہچان ہو یا نہ ہو سب کو السلام علیکم کہو۔"

۱۷۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ایک روز ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کرنے لگا:

"قیامت کب آئے گی؟"

حضور نے فرمایا:

"جب امانت داری جاتی رہے تو تم کو قیامت کا انتظار کرنا چاہیے۔"

اس نے کہا:

"امانت کے ضائع ہونے کی کیا صورت ہے؟"

فرمایا:

"جب نااہلوں کو حکومت سپرد کر دی جائے۔" اس وقت تم کو قیامت کا انتظار کرنا چاہیے

(بخاری)

۱۸۔ ایک شخص نے حضور سے جہاد فی سبیل اللہ کی توضیح دریافت کی اور عرض کیا:

"یا رسول اللہ! بعض آدمی غصہ کی وجہ سے لڑتے ہیں۔ بعض حمیت (قومی) کی غرض سے جنگ کرتے ہیں (ان میں سے جہاد فی سبیل اللہ کون ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"جو شخص خدا کا بول بالا کرنے کے لیے لڑتا ہے وہی راہِ خدا میں لڑتا ہے۔" (بخاری و مسلم و سنن)

۱۹۔ اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ میری خالہ اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ ہم نے اپنی بانہوں میں سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔ آپ نے فرمایا:

"کیا تم دونوں ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

تو آپ نے فرمایا:

"کیا تم ڈرتی نہیں کہ کہیں اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن نہ پہنا دے۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔"

(مسند احمد)

۲۰۔ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا۔ جب وہ اپنی اونٹنی سے اترا تو حضور سے عرض کیا،

"کیا میں اونٹنی چھوڑ دوں اور توکل کروں۔"

آپ نے فرمایا:

"اسے باندھ دو اور پھر توکل کرو۔" (ترمذی)

۲۱۔ قبیصہ بن مخارق کہتے ہیں۔ میں نے (کسی اصلاحی کام کے لیے) چندہ کرنے کا بار اپنے اوپر اٹھایا تھا۔ اس لیے خدمت گرامی میں حاضر ہوا اور چندہ کی کچھ رقم کی استدعا کی۔ حضور والا نے فرمایا:

"ذرا توقف کرو کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آجائے جس وقت صدقہ کا مال آجائے گا ہم تم کو دینے کا حکم دے دیں گے۔"

اس کے بعد فرمایا:

"قبیصہ! سوال کرنا صرف تین شخصوں کے لیے جائز ہے:

۱۔ ایک شخص تو وہ ہے جس نے چندہ کرنے کا ذمہ لیا ہو تو جب تک چندہ کی رقم پوری نہ ہو جائے اس کو سوال کرنا جائز ہے۔ اس کے بعد اس کو سوال کرنا نہ چاہیے۔

۲۔ وہ مصیبت زدہ جس کے مال کو حوادث زمانہ نے تباہ کر دیا ہو اس کو بھی سوال کرنا جائز ہے تاکہ اس کی زندگی قائم رہ سکے۔

۳۔ وہ شخص جو فاقہ زدہ ہو اور اس کی قوم کے تین دانشمند کہہ دیں کہ واقعی فلاں شخص پر فاقہ کی مصیبت پڑی ہے ایسے آدمی کو بھی سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ بقائے حیات کا کوئی ذریعہ اس کو مل جائے۔

ان تینوں کے علاوہ اور شخص کو سوال کرنا حرام ہے اور سوال کر کے کھانے والا حرام کھاتا ہے۔" (مسلم۔ ابوداؤد)

یہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت۔ آپ کے اخلاق اور اپنے اصحاب کو آپ کی تعلیم کی ایک ہلکی سی جھلک اور یہ جھلک ہرگز مکمل نہ تھی۔ یہ تو ایک خاکہ سا تھا جو ان بے شمار واقعات میں سے اخذ کیا گیا ہے۔ آپ کی زندگیٔ کامل کے بارے میں معلومات کرنا ہو تو قرآن و حدیث کا مطالعہ کریں۔ کتب سیرت ملاحظہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت طیبہ ایک جامع اور کامل ترین شخصیت تھی۔ اپنے رب کے ساتھ ان کا تعلق ہر ایک سے زیادہ مضبوط تھا۔ ایک قائد اور لیڈر کی حیثیت سے آپ کی سیرت درخشاں تھی اور ایک مصلح کی حیثیت میں آپ کا تعلق پورے عالم انسانیت کے ساتھ سب سے زیادہ کامل تھا۔

آپ کی عبادتیں، آپ کی دعائیں۔ آپ کے

باقی بر صفحہ ۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هفت روزه ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۳۰ر شوال ۱۳۸۹ھ
مطابق
۷ر جنوری ۱۹۷۰ء

جلد ــــــ ۱۳
شمارہ ــــــ ۲

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
ششماہی	۱۰/۰ ″
سہ ماہی	۶/۰ ″
فی پرچہ	۴۰ پیسے

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ

مرتب و انچارج
حافظ محمد حنیف سہارنپوری

پانچویں عرب سربراہ کانفرنس

اور

قضیۂ فلسطین کا نیا موڑ

پانچویں عرب سربراہ کانفرنس، جو گذشتہ دنوں رباط (مراکش) میں منعقد ہوئی وہ ختم ہو گئی ہے۔ کانفرنسیں رسمی طور پر جس طرح کامیاب یا ناکام ہو جاتی ہیں۔ اس اعتبار سے نہ اس کانفرنس کو کامیاب کہا جا سکتا ہے اور نہ ناکام۔

اس کانفرنس کی کامیابی و ناکامیابی کا اندازہ صرف ان نتائج سے ہی لگایا جا سکے گا، جو آئندہ اس کانفرنس کے خاتمہ کے بعد مشرق وسطیٰ میں پیش آئیں گے۔

اور جس طرح گذشتہ چار عرب سربراہ کانفرنسیں بظاہر ناکامی پر ختم ہو گئیں۔ لیکن قضیہ فلسطین کو زیادہ سنجیدہ و ہمہ گیر بناتی چلی گئیں۔ جسے ان کانفرنسوں کے کامیاب اثرات کا نتیجہ ہی سمجھنا چاہیئے۔ ٹھیک اسی طرح اگر آئندہ بھی قضیہ فلسطین موجودہ حیثیت سے زیادہ آگے بڑھتا ہے اور گہرا، ہمہ گیر اور سنجیدہ بن جاتا ہے تو اپنے اثرات کے اعتبار سے اس پانچویں سربراہ کانفرنس کو بھی ناکام نہیں کہا جائے گا۔

جو کانفرنسیں و گفتگوئیں محض نظریاتی اعلانات تک ہی محدود ہوا کرتی ہیں ان میں اختلافات رونما ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے ہزار نظری نزاعات کے باوجود ایک مشترکہ تصور پیدا کر کے اپنی کامیابی کا اعلان کر دیا کرتی ہیں۔

* لیکن جہاں تمام مسائل عملی حیثیت رکھتے ہوں۔ وہاں قدم قدم پر اختلاف واقع ہونے لگتا ہے۔
* اور اس طرح بے عمل طاقتیں عمل پیرا ہونے والی طاقتوں سے کٹنے اور دور ہٹنے لگتی ہیں۔

قضیہ فلسطین کے مسئلہ کی بھی حقیقت اور حیثیت یہی ہے۔

ایک طرف اس قضیہ سے وہ ممالک متعلق ہیں جنہیں براہ راست اسرائیل کے ساتھ جنگ درپیش ہے۔ یہ ممالک ایک لمحہ کے لئے بھی اس قضیہ کے عملی پہلوؤں اور ان کی سنگینیوں سے صرف نظر نہیں کر سکتے۔ اور اپنی جدوجہد میں وہ اس قضیہ کے نظری پہلوؤں پر عملی پہلوؤں کو مقدم رکھنے کے لئے مجبور ہیں۔

لیکن جن ممالک کو اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ درپیش نہیں۔ ان کے نزدیک اس قضیہ کے نظری پہلو عملی پہلوؤں سے زیادہ وقیع ہیں۔

اور اس طرح عملی پہلوؤں کے تعلق کی کمی کی مناسبت سے ان ملکوں کے مابین نقطۂ نظر کا اختلاف پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس پر اندرونی اور بیرونی مفادات کی حامل طاقتیں بھی در پردہ اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قضیہ فلسطین سے متعلق جو عملی نقطۂ نظر مصر، شام، اردن وغیرہ ملکوں کا ہے جو کہ اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ میں مصروف ہیں۔ وہ نقطۂ نظر سعودی عرب اور کویت وغیرہ ملکوں کا نہیں ہے۔ جنہیں ابھی تک اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ درپیش نہیں۔

اور ان دونوں فریقوں سے بالکل مختلف انداز فکر ان مسلمان ملکوں کا ہے۔ جنہیں سعودی عرب وغیرہ ملکوں کی نسبت سے بھی زیادہ اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ کا اندیشہ لاحق نہیں ہے۔

اس لئے قضیہ فلسطین پر جب وہ مسلمان ملک تبصرہ کریں گے۔ جن کو اسرائیل سے بالواسطہ بھی کوئی نزاع درپیش نہیں تو ان کے سامنے اس قضیہ کا صرف مذہبی جذباتی پہلو ہوگا اور وہ صرف اس کی نظریاتی حیثیت کو مقدم رکھنے پر زور دینگے جو عرب ممالک براہ راست اسرائیل کے ساتھ جنگ میں اُلجھے ہوئے نہیں ہیں۔ وہ بھی اگرچہ نسبتاً کم لیکن اس قضیہ کے نظری پہلوؤں کو ہی فوقیت دینے کی کوشش کریں گے اور اس امر سے حتی الامکان بچنا چاہیں گے کہ براہ راست وہ

(ورق الٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بھی اس جنگ میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ ان کی معاونت زیادہ سے زیادہ مالی اور وہ بھی اپنی صوابدید کے مطابق ہو گی۔

لیکن جو عرب ملک یعنی مصر، شام و اردن وغیرہ اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ کر رہے ہیں۔ ان کے سامنے اس قضیہ کے عملی پہلو ہی ہو سکتے ہیں اور وہ ان پہلوؤں کے تقاضوں کے مطابق دوسروں سے معاونت و رفاقت کے طالب ہونگے یہ ہے وہ اصلی اختلاف جو ہر بار اس قسم کی کانفرنسوں میں آخرکار ابھر کر آجاتا ہے۔

اسی حقیقت کے پیش نظر صدر ناصر کو شرکاء کانفرنس سے مندرجہ ذیل تنبیہی خطاب کرنا پڑا:۔

"میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جنگ میں حصہ لینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔ اگر آپ جنگ میں ہمارا ساتھ دے کر اپنا فرض ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تب بھی ٹھیک ہے۔ اور اگر آپ یہ اعلان کرتے ہیں کہ آپ یہ فرض اپنے ذمہ لینے کو تیار نہیں تو پھر میں یہ سمجھ کر اپنے منصوبے تیار کر دوں گا کہ مجھے تنہا جنگ لڑنا ہوگی۔ ہم مالی امداد نہیں چاہتے صرف یہ یاد کرانا چاہتے ہیں کہ ایک بڑی ذمہ داری ہم سب پر ہے۔ جس کا تقاضا ہے کہ ہم سب اپنے وسائل جمع کریں اور اپنا اپنا فرض ادا کریں۔ یہ ہمارا تنہا مسئلہ نہیں۔ اگر صرف ہمارا مسئلہ ہوتا تو ہم اسے بہت پہلے حل کر لیتے بلکہ ہماری طرح یہ آپ کی بھی جنگ ہے اور مجھے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ آپ لڑنے کو تیار ہیں یا نہیں۔ چند عرب ملکوں نے محاذ پر اپنے دستے بھیجنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ لیکن آج ہمیں بتایا گیا ہے کہ ابھی ان دستوں کو تربیت دینے کا کام بھی شروع نہیں ہوا ہے"۔

(رباط ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۹ء اے ایف پی
رائٹر۔ یو پی بحوالہ جنگ کراچی
۲۲ر دسمبر ۱۹۶۹ء)

صدر ناصر کے اس خطاب سے واضح ہے کہ بعض عرب ممالک صرف روپیہ پیسہ کی امداد دے کر عملاً اس جنگ میں شرکت سے دور رہنا چاہتے ہیں اور بعض عرب ممالک ہنوز اپنے فوجی دستوں کو تربیت تک نہیں دے سکے ہیں اور یہ طرز عمل ان عرب ملکوں کا ہے جو اقتصادی و سیاسی اعتبار سے امریکی، اینگلو بلاک کے ساتھ وابستہ ہیں

ان ملکوں کے عملاً جنگ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے ان ملکوں اور عرب دنیا نیز دیگر مسلمان ملکوں کے عوام میں ان کے خلاف جو ردعمل پیدا ہوتا ہے اس سے خود کو محفوظ رکھنے کے لئے ان ملکوں کے کتنا دھرتا افراد قضیہ فلسطین میں نظری باتیں پیدا کرنا شروع کر دیتے ہیں اور آج کل کا چلتا ہوا حربہ "سوشلزم کا خطرہ" پیش کر کے اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ میں مشغول ملکوں مصر و شام و عراق وغیرہ کو اسلام دشمن و اشتراکی بتانے میں زور صرف کرنے لگے ہیں، اور ان کے اس حربہ کو امریکی سامراج، برطانوی و مغربی و اسرائیلی استعمار پروپیگنڈے کے زور پر ہوا دے کر ساری دنیا میں بالخصوص مسلمان ملکوں میں پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔

حالانکہ حقیقت میں معاملہ صرف اتنا ہے کہ سامراج دوست عرب ملک عملاً اسرائیل کے ساتھ جنگ میں مصر و شام کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر جنگ کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اسی لئے صدر ناصر کو کہنا پڑا ہے کہ

"ہم مالی امداد نہیں چاہتے ..... مجھے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ آپ لڑنے کو تیار ہیں یا نہیں"؟

بات نہ عرب نیشنلزم کی ہے نہ سوشلزم کی ہے، نہ اسلام سے انحراف کی ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ امریکہ و برطانیہ کے دوست عرب ممالک سعودی عرب، مراکش کویت وغیرہ شانہ بہ شانہ مل کر اسرائیل سے لڑنے کے لئے تیار ہیں اور جنگ کی تمام ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے آمادہ ہیں یا نہیں؟

اگر جواب ہاں میں ہے تو صاف صاف ہونا چاہیئے اور اس کے مطابق منصوبہ بنانا چاہیئے۔ اور اگر جواب نہیں میں ہے تو وہ بھی صاف صاف ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ اس خطاب میں صدر ناصر نے کہا کہ:۔

"میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جنگ میں حصہ لینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے اس پر اعتراض نہیں ہوگا .... اگر آپ یہ اعلان کرتے ہیں کہ آپ یہ فرض اپنے ذمہ لینے کو تیار نہیں تو پھر میں یہ سمجھ کر اپنے منصوبے تیار کروں گا کہ مجھے تنہا جنگ لڑنی ہو گی"۔

اور اب رباط کانفرنس نے اس حقیقت کو ..... واضح کر دیا ہے کہ کون سے عرب ممالک جنگ میں براہ راست حصہ لینے کا فرض ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

یہ بات بجائے خود اس کانفرنس کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اس طرح صدر ناصر کے ہی الفاظ میں

"اپنے عوام کو گمراہ کرنے اور انہیں جھوٹے دلاسے دینے کی بجائے کھل کر یہ حقیقت ظاہر کر دینا چاہیئے"۔

کانفرنس کے اس طرح اختتام پذیر ہونے سے یقیناً امریکی سامراج، اسرائیلی استعمار اور ناصر دشمن حلقوں کو یک گونہ اطمینان ہوا ہوگا۔ وہ اب اور شدت سے ناصر اور عرب جمہوریہ وغیرہ کے خلاف پروپیگنڈہ کریں گے اور عرب نیشنلزم و سوشلزم کی ملامت کے تیر برسائیں گے نیز اسلام کا نام لے کر امریکی سامراج کے دوست و حلیف عرب ملکوں کے اصل کردار پر پردہ ڈالیں گے۔ لیکن حقیقتاً موجودہ رباط کانفرنس کے انجام سے جو صورت حال نکھر کر سامنے آئی ہے۔ اس نے ان کو اخلاقی و سیاسی اعتبار سے ننگا کر دیا ہے۔ اور عرب، ایشیا و مسلمان ملکوں کی رائے عامہ یہ دو ٹوک بات جاننے و سمجھنے سے اب غافل نہیں رکھی جا سکتی کہ:

مصر، شام، اردن وغیرہ ملکوں کے شانہ بہ شانہ اسرائیل کے ساتھ کون کون سے عرب ملک جنگ کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ ان کے گریز کی کیا وجہ ہے۔ اور ان کے سیاسی و اقتصادی تعلقات امریکی، برطانوی سامراج کے ساتھ کس درجہ کے ہیں۔

یہ بات... موجودہ رباط کانفرنس کے نتائج کی فیصلہ کن کامیابی سے تعبیر کی جا سکتی ہے۔

(احمد حسین کمال)

جامعہ فاروقیہ ڈھوک منگالی میں
افتاء کا انتظام

تمام مسلمانوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جامعہ فاروقیہ تنویر القرآن رجسٹرڈ نئی آبادی ڈھوک منگالی راولپنڈی میں ایک تجربہ کار مفتی کی زیر نگرانی امت کے دینی مسائل کے حل کا انتظام کر رہے ہیں۔ اور یہاں پر مسائل کے حل کرنے میں نہ فیس لی جاتی ہے اور نہ معاوضہ بلکہ حسبۃً للہ مسائل دینی کا حل کیا جائے گا۔

تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ بذریعہ ڈاک و مشافہ اپنے مسائل کا صحیح حل مذہب حنفی کے تحت معلوم کریں۔

(مہتمم جامعہ فاروقیہ رجسٹرڈ ڈھوک منگالی راولپنڈی)

احمد حسین کمال

متفقہ ۲۲ اسلامی اصول پر دستور سازی ہونی چاہیئے

اس مرحلہ پر جبکہ ملک سیاسی جدوجہد کے فیصلہ کن راستہ پر گامزن ہو گیا ہے۔ ایک بار پھر ہم اس حقیقت کا اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ ملک

* اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے
* اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے
* اور اسلام کے نام پر برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں نے جان و مال، آبرو و عزت اور آزادی و حریت کی گراں ترین قربانیاں دے کر اس کا وجود و بقا ممکن بنایا ہے۔

اس لئے صرف اسلام کی اساس پر ہی اس ملک کو قائم و باقی رکھا جا سکتا ہے۔ اور اس کے استحکام و ترقی کا واحد ضامن صرف اسلام ہے

لیکن وہ اسلام جس میں
اللہ کی کتاب، قرآن حکیم کے ابدی قوانین کو بالادستی حاصل ہو۔

—— جس میں اللہ کے رسول کی سنت و اسوہ ہر قانون سازی کے لئے معیار و نمونہ کا درجہ رکھتا ہو۔

—— جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کیا گیا ہو۔

—— جس میں رسول اللہ کے اصحاب کرام کو سند مانا گیا ہو

—— اور جس میں اسلاف امت کی تعبیر اسلام کو ہر تشریح پر فوقیت دی گئی ہو۔

چنانچہ اس اسلام کو ملک میں نافذ و رائج کرنے کے لئے پاکستان کے جید و ہر فرقہ کے نمائندہ علماء نے آج سے ۱۸ سال قبل متفقہ طور پر ۲۲۔ اصول مرتب کر کے پیش کر دیئے تھے۔

پس وہ ۲۲۔ اصول اس ملک کے اسلامی تقاضوں کو پورا کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ اور آئندہ کی تمام دستور سازی و آئین سازی صرف اور صرف ان ۲۲۔ اصول کی حدود میں ہی ہونی چاہیئے۔

پاکستان کی امت مسلمہ کا متفقہ نکتہ یہ ہی ۲۲ اصول ہیں۔ اور گذشتہ ۱۸ سال سے جمعیۃ علماء اسلام ان اصول پر مبنی اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کوشاں و مصروف عمل ہے۔

قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب نے گذشتہ سال کی تمام ناکام گول میز کانفرنس میں دوٹوک طور پر ان ۲۲ اسلامی اصولوں کو پیش کر دیا تھا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے منشور میں بھی ان اصول کے نفاذ کو لازمی قرار دیا ہے۔

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام ۲۲ اصول کی اس اسلامی دستاویز اور اسلامی منشور کو مسلمانان پاکستان کے سامنے پیش کر رہی ہے اور ہر جماعت کو یہ دعوت دیتی ہے کہ آؤ اپنے تمام اختلافات و مختلف پروگراموں کے باوجود اس دستاویز پر متفق ہو جاؤ۔

ہمیں یقین ہے کہ اگر ایک بار مخلصانہ اور متفقہ طور پر ان اصول پر مبنی دستور سازی ملک میں ہو جاتی ہے اور واقعتاً اسلامی قوانین کو بالادستی کا موقعہ دے دیا جاتا ہے تو جلد ہی یہ ملک مغربی سرمایہ داری کے اس عذاب سے بھی نجات حاصل کرے گا۔ جو دو صدیوں سے مسلمانان عالم پر مسلط ہے۔ اور کیمونزم کے اس خطرہ سے بھی محفوظ ہو جائے گا۔ جو مغربی سرمایہ داری اور مغربی جمہوریت کا لازمی و منطقی نتیجہ ہے۔ جس سے صرف اسلام کے ذریعہ ہی بچاؤ اور تحفظ ممکن ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے اول دن سے سرمایہ دارانہ دباؤ کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے اسلام کو مفادات و مراعات یافتہ طبقوں کا پشت پناہ بنانے کی ہر مہم کی سختی کے ساتھ مخالفت کی ہے۔

ٹھیک اسی طرح وہ اس امر کی بھی مخالفت کرتی رہی ہے کہ اسلام کو اشتراکیت کا ضمیمہ بنا دیا جائے۔

وہ اسلام پر نہ مغربی جمہوریت کی چھاپ لگانے کی روا دار ہے اور نہ اشتراکیت کی مہر ثبت کرنے کے حق میں ہے

لیکن وہ کسی طرح بھی اس ملک کے غریب عوام کو جو کسانوں، مزدوروں، چھوٹے تاجروں، چھوٹے ملازموں اور متوسط الحال طبقوں پر مشتمل پاکستان کی ننانوے فیصد آبادی ہیں۔ ملک کی سیاست و معیشت میں ایک فیصد طبقہ امراء اور ان کے مہناؤں کی زبردستی میں دینے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے وہ ان غریب عوام کے جائز حقوق اور جائز مفادات کی تکمیل کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ اور اس ملک میں اسلام کے مستقبل کا تحفظ اور خود اس ملک کے مستقبل کا تحفظ، اس حقیقت میں پنہاں بھی ہے کہ یہاں کے ۹۹ فیصد غریب عوام بھی سیاسی طور پر سربلند ہو کر رہیں۔ اور ملک کے وسائل معیشت سے یکساں طور پر اپنی محنت و حق کے مطابق متمتع ہو سکیں۔

یہ ہی وہ پالیسی ہے۔ جس پر جمعیۃ علماء اسلام ثابت قدمی کے ساتھ گامزن ہے اور وہ ان فریقوں کے نزاع میں جو سرمایہ دارانہ نظام کے بقاء کے لئے مغربی جمہوریت اور اسلام کے نام کی آڑ لیکر مصروف عمل ہیں یا سرمایہ دارانہ نظام و مغربی جمہوریت کے مقابلہ میں اشتراکیت کو ملک میں رائج کرنے کے خواہاں ہیں۔ کسی کی بھی حامی و مؤید نہیں ہے۔

وہ ہر دو فریق کے سامنے ۲۲ متفقہ اسلامی اصول اور اسلامی منشور کو پیش کرتی ہے۔ اور جو فریق اس کی اس دعوت کو قبول کرتا ہے، ۲۲۔ اسلامی اصول کے نفاذ کو تسلیم کرتا ہے۔ اور ملک کے لئے قرآن و سنت کے احکام کے اجراء کو مانتا ہے۔ صرف اس کے ساتھ ہی اتحاد و اشتراک ممکن ہے۔ بشرطیکہ اس کے پروگرام میں ملک کی ۹۹ فیصد آبادی یعنی غریب عوام کی سیاسی سربلندی اور معاشی خوشحالی بھی شامل ہو۔ اور جو اسرائیل کے خلاف عربوں کی جدوجہد کا حامی ہو۔ اور امریکی برطانوی استعمار سے عرب و مسلمان ملکوں کو نجات دلانے کا قائل ہو۔ تاکہ مسلمانان عالم مغربی استعمار اور اشتراکی بلاک کے اثر و دباؤ سے آزاد رہ کر دنیا میں اسلام کی سربلندی کی راہ ہموار کر سکیں۔

یہ ہے جمعیۃ علماء اسلام کا موقف جسے پھر ایک بار سیاست کی اس گرم بازاری میں اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے۔ اغلب ہے کہ ماضی کی طرح مخالفانہ پروپیگنڈے کا گرد و غبار جمعیۃ علماء اسلام کے اس موقف کو عوام کی نظروں سے اوجھل کرنے کا بھر پور جتن کرے گا۔ اس لئے ایک بار پھر اس حقیقت کو سمجھ لیا جائے گا کہ۔

جمعیۃ علماء اسلام صرف اور صرف ۲۲ متفقہ اسلامی اصول پر مبنی خالص اسلامی نظام کا نفاذ چاہتی ہے اور ہر طرح کی دستور سازی، آئین سازی کو ان اصولوں کی حدود میں رکھنے کی طالب ہے۔ نیز پاکستان کی ۹۹ فیصد آبادی یعنی غریب عوام کو اس .... کا اصل و حقیقی محافظ و خادم بنا کر کھڑا کر دینا چاہتی ہے تاکہ آئندہ کوئی نظریہ، کوئی ازم اور کوئی نظام پاکستان کی اسلامی حیثیت کو چیلنج کرنے والا نہ بن سکے۔

تحریکِ اسلامی کی دعوت حکومتِ الٰہیہ کے دعوے

سید کبیر احمد کاظمی سکھر

اور جب بیت المقدس میں انہی سامراجیوں کی سازش سے آگ لگائی گئی۔ عین اسی وقت امریکہ نے اسرائیل کو فینٹم طیارے سپلائی کرنے شروع کر دیئے۔ دنیا کے مسلمان ابھی ان دو واقعات کی ہی مذمت کر رہے تھے۔ چاہیئے تو یہ ہی تھا کہ ہمارے سکہ بند "صالحین" بھی تمام دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ ایک آواز ہو کر یہود امریکہ اور ان کے حلیفوں کے اس مکروہ فعل کی مذمت کرتے تاکہ ان پر یہ بات واضح ہو جاتی کہ ان واقعات سے تمام مسلمانوں کو تکلیف ہے اور وہ سب تم سے نفرت کرتے ہیں مگر ہمارے "صالحین" نے فوری ہی ایک نیا شوشہ چھوڑ دیا کہ عراق میں علماء اور مسلمانوں پر ظلم عظیم ہو رہے ہیں۔ اور اس سارے ڈرامہ کے لئے ایک شخص ساطع جیلی صاحب امریکہ سے درآمد کئے گئے۔ انہوں نے خوب وضاحت کے ساتھ عراق میں علماء پر ہونے والے مظالم کی داستان گھڑی اور ایڑی چوٹی کا زور لگا کر یہ ثابت کرنے کی پوری کوشش کی کہ عراق میں اسلام ختم ہو گیا اور سوشلزم آ گیا۔ اس مہم کے پس پردہ شاید یہ تحریک کار فرما ہو کہ اس طرح اردن کے عوام اور حکومت عراقی فوجوں سے متنفر ہو جائیں۔ جو کہ ہزاروں کی تعداد میں اردن میں موجود ہیں اور اسرائیل کا براہ راست مقابلہ کر رہی ہیں۔ ان کو وہاں سے نکال دیا جائے اور اسی طرح اسرائیل اردن پر آسانی سے قبضہ کر کے اپنے اس عظیم منصوبے پر آسانی عمل کر سکے۔

ابھی حال کا ہی واقعہ ہے کہ تیونس میں عام انتخابات ہوئے اور موجودہ صدر صاحب بورقیبہ امریکی مفاد کے حامی مانے جاتے ہیں اپنے ملک کی واحد سیاسی جماعت "عرب سوشلسٹ یونین" کی طرف سے تیسری بار صدارت کے لئے واحد امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوئے اور اسی آمرانہ طریقہ سے کامیاب ہو گئے۔ جس آمرانہ نظام کا طعنہ ہمارے "صالحین کرام" دوسرے عرب ممالک (مصر، عراق، شام، الجزائر وغیرہ) کو دیتے ہیں اور جس "عرب سوشلسٹ یونین" کے خلاف (لا حول کہہ کر) زہر اگلتے ہیں وہ ہی جماعت تیونس میں بھی کار فرما ہے اور موجودہ صدر صاحب اسی کے نمائندہ ہیں۔

اب کیا فرماتے ہیں مودودی جماعت کے لیڈران کرام اور کس مصلحت وقت کے تحت وہ تیونس کی اس جماعت

کیا یہ سب کچھ مصلحت پر مبنی فریب ہے؟

(۲)

اور اس کے صدر کے لئے سوشلسٹ ہونے کا فتویٰ صادر نہیں کرتے جبکہ اسی نام کے تحت کام کرنے والی جماعتیں جن جمہوری عرب ممالک میں ہیں۔ ان کو ہمارے صالح حضرات سوشلسٹ قرار دیتے ہیں۔ شاید اس میں یہ مصلحت تو کار فرما نہیں کہ یہ ممالک امریکہ کے خلاف ہیں اور وہ امریکہ کے حامی۔ اور جس آمرانہ نظام کا تذکرہ ان جمہوری عرب ممالک کے خلاف کیا جاتا ہے۔ وہ ان شاہی نظاموں سے بدرجہا بہتر ہے۔ جہاں نہ کسی قسم کی سیاسی زندگی ہے اور نہ عوام کی فلاح و بہبود کی طرف کوئی توجہ دی جاتی ہے۔ اب پاکستان میں امریکی کیمپ کے مخالف علماء اور ان کی جماعت کو سوشلسٹ اور اشتراکی کہنے والے کہیں اسی مصلحت کے تحت تو یہ مہم نہیں چلا رہے؟ اور یقیناً ایسا ہی ہے، تو پھر صالحین حضرات کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ کیونکہ اس طرح نہ اسلام کی خدمت ہے اور نہ مسلمانوں کی اور نہ ہی پاکستان کی۔ بس صرف مصلحت کی کار فرمائی ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۸ر دسمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا علاؤ الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں آئی۔

(۱) جناب غلام صدیق صاحب بلوچ کو نائب ناظم دوم چنا گیا۔

(۲) جناب دوست محمد زرگر صاحب کو شہری جمعیۃ کا خازن مقرر کیا گیا اور ۹ر جنوری کو یوم اسلامی منشور کا پروگرام بنایا گیا اس کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا یہ اجلاس محکمہ بجلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ بجلی کا کمرشل دفتر جو یہاں سے سینکڑوں میل دور ہے۔ اس کی وجہ سے اکثر بل غلط آتے رہتے ہیں اور ان بلوں کی تصحیح میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے جس کی وجہ سے عوام کو سخت پریشانی ہے اس دفتر کو ڈیرہ ڈویژن کے لئے کھولا جائے۔

(۲) گمل زام کا کثیر المقاصد منصوبہ جس پر کروڑوں روپیہ کا زر کثیر خرچ ہو چکا ہے اور جو کہ اس پسماندہ علاقہ کی ترقی کے لئے واحد منصوبہ ہے اس پر فوری عمل کیا جائے

(۳) ون یونٹ کے ختم ہونے پر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی کمشنری کو بدستور قائم رکھا جائے

(۴) ڈیرہ، دریا خاں کے مابین دریائے سندھ پر پختہ پل جلد از جلد بنایا جائے۔

(۵) چشمہ بیراج کے منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے بعد ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی دیرینہ ضرورت رائٹ بنک کنال کی سکیم کو جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔ (ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد ناظم اعلیٰ جمعیۃ ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا غیر معمولی اجلاس

دوسو نمائندگان کی شرکت اور اہم فیصلے

لاہور۔ یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو شیرانوالہ میں صوبائی امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور کی زیر صدارت مجلس عمومی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا اجلاس منعقد ہوا۔ جو رات گئے تک جاری رہا۔ اجلاس کے دوران صرف نمازوں کا وقفہ ہوتا رہا۔ بلوچستان، کراچی، سندھ، کوئٹہ شمالی و جنوبی پنجاب، بہاولپور اور سرحد سے دو صد علماء کرام اور نمایندگان نے شرکت کی۔

(۱) اجلاس میں دستور و منشور کی روشنی میں انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ دستور سازی میں اسلامی اقدار نظر انداز نہ کی جا سکیں۔

(۲) ایک صوبائی پارلیمنٹری بورڈ منتخب کیا گیا جس کے تحت ہر ہر ضلع میں پارلیمنٹری بورڈ بنیں گے۔ اضلاع کے مشورہ سے صوبائی پارلیمنٹری بورڈ ٹکٹ دے گا! اعتراضات کی سماعت مرکزی بورڈ کر سکے گا

(۳) جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے اعلان کیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا مرکزی اجلاس ۳۰، ۳۱ جنوری کو ڈھاکہ میں ہوگا اور وہیں مرکزی پارلیمنٹری بورڈ منتخب کیا جائے گا۔

(۴) امیر مرکزی نے فنڈ کے لئے حکم دیا۔ چنانچہ اجلاس میں اسی وقت تقریباً ڈیڑھ ہزار روپے ہنگامی فنڈ کے طور پر علماء نے پیش کئے اور اضلاع کے نمائندگان نے قریباً ڈیڑھ لاکھ روپے فنڈ مرکز کو دینے کا اعلان کیا

(۵) جمعیۃ نے ایک روزنامہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا جو شرکت اور حصص کی بنیاد پر چلایا جائے گا۔

(۶) صوبائی پارلیمنٹری بورڈ میں مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب کیا گیا۔ صوبائی امیر مولانا عبید اللہ انور اور صوبائی ناظم عمومی مولانا غلام غوث ہزاروی بورڈ کے بھی امیر اور ناظم ہوں گے۔ پارلیمنٹری بورڈ میں مولانا سید گل بادشاہ، مولانا قاضی عبد الکریم اور مولانا عزیز الرحمٰن سواتی۔ پنجاب سے صوبائی ناظم جمعیۃ مولانا محمد اکرم صاحب جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ اور جناب قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ۔ سندھ سے مولانا سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف مولانا حافظ محمد اسماعیل اور جناب حاجی کرامت اللہ صاحب بہاولپور سے جناب مولانا سراج احمد صاحب دین پور شریف۔ بلوچستان سے مولانا عبد الکریم اور مولانا محمد صدیق شامل ہیں۔ پارلیمنٹری بورڈ کے قانونی مشیر جناب قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ ہائیکورٹ ہوں گے۔

اجلاس میں متعدد قراردادیں پاس ہوئیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) قرارداد تعزیت

(۱) اہلیہ محترمہ قطب زماں حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) والدہ محترمہ مولانا قاضی عبد الکریم صاحب

(۳) حضرت مولانا فضل صمدانی عم محترم مولانا محمد یوسف جان بنوسی پشاور۔

(۴) والد بزرگوار حافظ محمد ایوب مردان اور

(۵) والد بزرگوار حکیم بابا سلطان احمد جڑانوالہ کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس ہوئی اور مرحومین کے لئے دعا مانگی گئی۔

قرارداد (۲)

حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کراچی کی تجویز پر حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ کراچی صوبہ سندھ سے ملایا جائے۔ اس طرح سندھی اور مہاجرین کی تفریق کی کوشش کرنے والوں کو بھی دھکا لگے گا۔

قرارداد (۳)

علاقہ تھر پارکر سندھ میں قحط کی وجہ سے حکومت سے ان کی امداد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ جس کی تفصیل حاجی کرامت اللہ صاحب نے بیان کی۔

قرارداد (۴)

مزدور اور طالب علم لیڈروں اور کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا اور مزدوروں سے بدسلوکی کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔

قرارداد (۵)

حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ آیندہ انتخابات منشور اور پارٹی سسٹم کی بنیاد پر کرائے جائیں۔ اور اس طرح افراد کے لڑنے سے جو بیسیوں مفاسد پیدا ہوتے ہیں ان کا انسداد ہو جائے گا۔

قرارداد (۶)

اس سلسلہ میں قرار پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد صدر مملکت سے ملاقات کر کے بتائے کہ جمعیۃ کے اس پارٹی سسٹم کے طریق انتخاب کے فیصلہ کی تائید تقریباً تمام حلقوں، پارٹیوں اور اخبارات نے کر دی ہے۔

قرارداد (۷)

ریاست جموں و کشمیر میں بھارت کے ظلم و ستم کی مذمت کی گئی اور رائے شماری کے منصفانہ طریق کار سے بھارت کے طویل ٹال مٹول، بڑی طاقتوں کی بھارت نوازی اور اقوام متحدہ کی بے بسی کی وجہ سے پُر امن تصفیہ اور مسئلہ کشمیر کے آئینی حل کے تمام راستے مسدود ہونے کی وجہ سے جمعیۃ علماء اسلام اس کا علاج جہاد کے سوا کوئی اور امر نہیں سمجھتی۔

اجلاس نے ان حالات میں تمام کشمیری مسلمانوں سے جہاں وہ کہیں بھی ہوں اپیل کی ہے کہ وہ آل جموں و کشمیر کانفرنس کے پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے کانفرنس کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا

تعزیت

حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن کی والدہ محترمہ اور مولانا حافظ محمد ایوب جان صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مردان کے والد محترم وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون: اللہ تعالےٰ ہر دو بزرگوں کو جنت الفردوس نصیب کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ تمام رفقاء جمعیۃ مرحومین کے حق میں خصوصی دعائے مغفرت فرمائیں۔ (محمد یعقوب القاسمی ناظم ڈویژن)

رسید بک گم ہو گئی

مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن شہداد پور ضلع سانگھڑ کے مہتمم مولانا عبد العزیز صاحب ۴ دسمبر ۱۹۶۹ء کو کراچی جا رہے تھے۔ راستے میں ان کے تھیلے سے کسی نے ایک رسید بک چوری کر لی ہے۔ یہ رسید بک کتاب نمبر ۹ ہے۔ جس میں ۷۴ نمبر تک رسیدیں کٹی ہوئی ہیں اور چھبیس رسیدیں باقی ہیں۔

لہذا چندہ دینے والے حضرات متنبہ رہیں

اصغر علی غفرلہٗ

ناظم مدرسہ ہذا

سید ابوالاعلیٰ مودودی

ایڈیٹر چٹان کی نظر میں

از نعیم آسی سیالکوٹ

ایڈیٹر "چٹان" ۱۹/اکتوبر ۱۹۶۴ء کے "چٹان" میں رقمطراز ہیں :-

" نہ کسی کو اپنا کہا ہوا یاد ہے نہ لکھا ہوا۔ جن لوگوں نے اسلام کی تعبیر کو اپنا ورثہ بنا لیا ہے۔ وہ گویا اس مسند پر فائز ہیں کہ جب چاہیں اسلام و شریعت کے احکام کو خربوزے کی پھانک سمجھ کر چھری کے حوالے کر دیں۔ اپنی ذات پر انہیں اتنا اعتماد ہے کہ جیسے اسلام و قرآن کی تعبیر و تفسیر کا حق صرف انہی کا اجارہ ہے"۔

۱۴/دسمبر ۱۹۶۴ء کے چٹان میں یوں خطاب فرماتے ہیں :-

" مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اسلام کے ماڈرن مفسر ہیں۔ ان کی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے سیاسیات حاضرہ کو اسلام کی میزان میں بکمال و تمام تولنے کا فن ایجاد کیا ہے۔ ہمارے دل میں ان کا بڑا احترام ہے ... تاہم یہ بات عرض کرنے میں ہمیں کوئی باک محسوس نہیں ہو رہا۔ کہ انہوں نے اپنی تحریروں پر جس طرح پانی پھیرا اور تاویلوں کے جس مینا بازار کی سیر و سیاحت ان کے معتقدین نے اپنے پر فرض کر لی ہے وہ افسوسناک ہی نہیں اندوہناک بھی ہے۔ ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے حضرت کوثر نیازی نے جماعت کے فیصلہ (یہاں سے عورت کی صدارت کی حمایت کرنے کا فیصلہ مراد ہے۔ ناقل) سے دو تین روز پہلے ایک مضمون لکھا جس میں قرآن و اسلام کی رو سے ثابت کیا کہ عورت سربراہ مملکت نہیں ہو سکتی۔ اچانک ایک دوست آڑے آگئے۔ انہوں نے مولانا ابوالاعلیٰ کی سیاسی طبیعت کے اتار چڑھاؤ سے آگاہ کیا۔ چنانچہ راتوں رات یہ مضمون واپس لینے کے لئے دوڑ دھوپ ہوئی اور اپنی ہی تحریر نقصانِ کتابت (غالباً نقصانِ کتابت مبلغ ۔/۴۸ روپے تھا۔ ناقل) ادا کر کے حاصل کی گئی۔ کیا یہ اسلام ہے؟ اور صالح سیرت کا عکس، جس کی تربیت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے مدرسۂ فکر میں ہوئی؟

اسلام کو جتنا گلہ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی سے ہے کہ انہوں نے اسلام کے نام پر سب سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔ منہ سے نہ کہیں الگ بات ہے۔ لیکن ان کے پیرو کار (دی) ۔ اعلیٰ سبھی یہ سمجھتے ہوئے نہیں تھکتے ۔ کہ اسلام کا جو فہم اس دور میں انہیں عطا ہوا ہے اس سے پورا عہد خالی ہے۔ مولانا بھی اپنے سوا کسی کو نہیں مانتے (زندہ مثال موجود ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے تمام بڑے بڑے علماء مثلاً مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا غلام اللہ خان، مولانا السید عنایت اللہ شاہ بخاری، مولانا قاری محمد طیب وغیرہم تمام فرما چکے ہیں کہ "مودودی صاحب تنقیص صحابہ رضی اللہ عنہم کے مرتکب ہو چکے ہیں، رجوع کر لیں بہتر ہوگا"۔ لیکن حضرت ہیں کہ غلط سلط صفائیاں پیش کرنے کرانے کے ساتھ ساتھ بغض معاویہ رضی اللہ عنہ کا مظاہرہ بھی کئے جا رہے ہیں۔ مثلاً مئی کے ترجمان القرآن میں حضرت جی کے معاون خصوصی ملک غلام علی صاحب نے امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فاسق تک لکھ دیا ہے (نعوذ باللہ) دنیا بھر کے علماء کی بات تسلیم نہیں کرتے۔ آخر کیوں؟ انہوں نے قرآن و حدیث کی تمام شرحیں، تاویلیں، تعبیریں اور تنقیدیں کاپی رائٹ کے طور پر اپنی ذہانت کے نام محفوظ کرا رکھی ہیں۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ جب وہ قطعی فیصلہ صادر کرتے ہیں تو اس وقت بھی ان کا اندازِ فکر "ڈکٹیٹر" کا ہوتا ہے اور جب وہ ان فیصلوں میں وقت کی مزدوروں کے قلم لگاتے ہیں تو اس وقت بھی ان کا انداز اس "ایشیائی معشوق" کے چلن سے مختلف نہیں ہوتا۔ جس نے غزل کے ایوانوں میں ہمیشہ ہی عشاقِ شہر کا خون غازۂ رخسار کے طور پر استعمال کیا ہے۔

* افسوس ہے کہ اسلام اپنے ان دوستوں کی مہربانی کا شکار ہو رہا ہے اور نئی نسل یکے بعد دیگرے اپنے عقائد کے حصار سے فرار ہوتی جا رہی ہے۔

* "فاطمہ جناح کی عظمت کو خراج ادا کرنا چاہیئے کہ جن مولانا مودودی کو سلف سلف امت متابعت پر آمادہ نہیں کر سکے انہیں فاطمہ جناح نے متابعت کی بیج دھاری رسی میں پرو لیا ہے۔

* مولانا (مودودی) کی اس معرکہ میں اپنی حیثیت صرف یہ ہے کہ وہ اس اکھاڑے میں پانچویں سوار ہیں۔ فاطمہ جناح کا کمال یہ ہے کہ جس شہبازہ کو ان کے بھائی رام نہ کر سکے، وہ ان کے حلقۂ سیاست کا اسیر ہو گیا

(۲۹/مارچ ۱۹۶۵ء کے "چٹان" میں ایڈیٹر چٹان" فرماتے ہیں :-

" جماعت اسلامی ایک نظریاتی جماعت ہے۔ مو۔ ابوالاعلیٰ مودودی کے علم و فضل سے انکار نہیں۔ لیکن جب سے انہوں نے علم اور قلم کا میدان چھوڑ کر جہد و سیاست کا جھنڈا اٹھایا ہے ان کی اپنی تحریروں کے ایک حصہ پر قلم پھر گیا ہے۔

* کبھی آپ حلقۂ عشاق سے آنکھیں چار کرنے میں عیب سمجھتے تھے، اب کوچۂ رقیب میں بھی چلے جاتے ہیں

* انہیں یاد نہیں رہا کہ جس محفل میں اب ہیں۔ اس محفل کے کتنے لوگ ایک زمانہ میں ان کے لئے خنجر عریاں لے کر پھرتے تھے؟

* کمیونسٹوں کے ساتھ ان (مولانا مودودی و جماعت اسلامی) کا اتحاد بلاشبہ ایک قومی المیہ ہے۔ نیشنل عوامی پارٹی اور جماعت اسلامی میں یکجہتی حسن اتفاق نہیں سوء اتفاق ہے۔ دونوں کے نظریۂ عمل میں زمین و آسمان کا فرق ہے"۔

آتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

صاحبو! "جماعت اسلامی" کمیونسٹوں سے اتحاد کرے تو اس کے ساتھ اسلام خطرے میں نہیں پڑتا۔ لیکن اگر جمعیۃ خالص اسلامی بنیادوں پر مزدوروں کی کسی تنظیم سے تعاون کرے یا مفتی محمود یہ بیان دیں :-

" اگر کوئی شخص خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل عقیدہ رکھتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں وضع کردہ عادلانہ معاشی نظام کے لئے "اسلامی سوشلزم" کی اصطلاح استعمال کرتا ہے تو اسے کفر قرار نہیں دیا جا سکتا زیادہ سے زیادہ آپ اسے غلط اصطلاح کہہ سکتے ہیں"۔

یعنی اس نظام کو غلط نہیں کہہ سکتے البتہ اصطلاح کو غلط کہہ سکتے ہیں — یا مولانا غلام غوث ہزاروی یہ بیان دیں۔

" واللہ! ہم سوشلزم اور سرمایہ داری کے مخالف ہیں"

تو اسلام خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اور ان حضرات کو ہر وہ گالی دی جاتی ہے۔ جس کے سامنے دہلی کے پھکڑ باز بھی شرما جائیں۔ حالانکہ جمعیۃ اور اس کے اکابر اس شعر کا مصداق ہیں ؎

گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است
وما علینا الا البلاغ

بیان ـــــ برائے پریس کانفرنس

۱۳رجنوری ۱۹۷۰ء کو دفتر جمعیۃ علماء چوک رنگ محل لاہور میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی اور مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت دیا:ـــــــــــ

۲۶، ۲۷، ۲۸ ستمبر ۱۹۶۹ء کو سرگودھا میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی نے پاکستان کے آیندہ نظام دستور سازی کے لئے ایک مکمل منشور مرتب کرکے پیش کر دیا تھا۔ جس کا اعلان ۲رجنوری ۱۹۷۰ء کو موچی دروازہ کے جلسہ عام میں کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی انتخابی مہم بھی شروع کر دی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس انتخابی مہم میں کسی حریف یا مدمقابل پارٹی کی حیثیت سے حصہ نہیں لے رہی ہے بلکہ ۲۲ سال کی محرومیوں، مایوسیوں اور تلخ تجربات کے بعد جمعیۃ نے فیصلہ کیا ہے کہ انتخابات میں اسلام کے نام نہاد مدعیوں، سرمایہ داروں، جاگیرداروں برطانیہ و امریکہ کے دوستوں کے بجائے اسلام کے حقیقی حاملوں اور غریب عوام، کسانوں و مزدوروں کو کامیاب کر دیا جائیگا اور ملک میں ایک ایسے نظام حیات کو برپا کرانے کی کوشش کی جائے۔ جس کا بھرپور رشتہ ماضی کی پوری اسلامی تاریخ کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ ختم نبوتؐ اور عظمت صحابہؓ کے عقیدہ وتعلق کی حفاظت کے ساتھ ایک ایسا انتظام بروئے کار لایا جائے۔ جس کے تحت پاکستان کے ہر شعبہ میں قرآن وسنت کے احکام وقوانین نافذ ہوں۔ انگریزی دور کا سامراجی وسرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ ہو، امریکی اثرات مٹا دیئے جائیں اور ملک کا اشتراکیت سے تحفظ ہو جائے۔

آزادانہ انتخابات کرانے کے لئے ضروری ہے کہ:

(۱) جیلوں میں ایک بھی سیاسی قیدی نہ رہنے دیا جائے

(۲) حال ہی میں جن مزدوروں اور ان کے لیڈروں کو سزائیں دی گئی ہیں انہیں منسوخ کیا جائے اور مقدمات واپس لئے جائیں۔

(۳) ملک کو اسلام اور سوشلزم کی جنگ کا اکھاڑہ بننے سے بچایا جائے۔

(۴) انتخابات پارٹی سسٹم پر کرائے جائیں اور حلقہ بندیاں ایسے طریق پر کی جائیں۔ جن کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ اپنی تعداد کے مطابق غریب عوام کسانوں اور مزدوروں کو پوری پوری نمایندگی مل جائے۔

(۵) صوبائی اختیارات کا تعین کر دیا جائے اور کراچی وبہاولپور ریمیت نئے صوبوں کا تعین وہاں کی آبادی کی اکثریت کی رائے کے مطابق کر دیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی ۲۲ - اسلامی نکات کو دستور سازی کی بنیاد قرار دیا جائے۔ جمعیۃ چاہتی ہے کہ ملک میں کسی قسم کا نزاع وتصادم وتلخی پیدا کئے بغیر انتخابات منعقد ہو جائیں دستور سازی بھی ہو جائے۔ صوبے بھی قائم ہو جائیں۔ اختیارات کی تقسیم بھی ہو جائے۔ عوام کو مکمل نمایندگی و بالادستی بھی مل جائے۔ اور ملک نہ صرف بیرونی خطرات سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے بلکہ داخلی طور پر آمریت مارشل لاء اور استعماریت وغیرہ کے خطرے بھی باقی نہ رہیں اور تمام ملک اسلام کی رسی میں مضبوط بندھا رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا نعرہ قرآن حکیم کی یہ آیت ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً

جمعیۃ علماء اسلام یہ سمجھتی ہے کہ جناب یحیٰی خاں صاحب نے قوم کو اپنے اختیارات سے دستور بنانے اور آزادی رائے کے اظہار کی راہ پر ڈال کر مستحسن اقدام کیا ہے۔ عہدہ صدارت سے اپنی عدم دلچسپی کا اظہار کرکے بدگمان لوگوں کا منہ بند کر دیا ہے۔ لیکن چونکہ ملک میں سامراجی عناصر کے گہرے اثرات ہیں۔ وہ انتخابات کو ناکام بنانے کے لئے مختلف حیلوں سے کام لیں گے۔

مگر امید ہے کہ صدر محترم ایسی سرگرمیوں کا پنپنے نہیں دیں گے۔ اگر صدر محترم ۲۲ متفقہ اسلامی نکات کی بنیاد پر اسلامی نظام کو کامیاب بناتے تو یقیناً جمعیۃ صدر صاحب کی حمایت کرتی۔ اور ملک کو آئینی کشمکش میں مبتلا ہی نہ ہونا پڑتا۔ تاہم اب بھی اگر ایوب خاں کے دور کے غیر اسلامی اقدامات صدر محترم ختم کر دیں۔ مثلاً

۱ ـــ عائلی قوانین کی تنسیخ

۲ ـــ خاندانی منصوبہ بندی کا خاتمہ

۳ ـــ آنریری مجسٹریٹوں کا خاتمہ

۴ ـــ اور ان تمام بلیک لسٹوں کا خاتمہ جنہیں انگریز نے اپنے سیاسی مخالفین کے لئے تیار کیں یا پاکستان بن جانے کے بعد مرزائی پارٹی نے اپنے سرکاری عہدوں کے اثرات سے ختم نبوت کے شیدائیوں کے بارے میں تیار کی ہیں چنانچہ اس قسم کی بلیک لسٹ کی بنا پر حال ہی میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں شہر میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی کی تقریروں پر پابندی عائد کر دی ہیں۔

(۵) صدر محترم سرکاری و پبلک اداروں سے سامراج پرست عناصر کو نکال دیں اور ان پر سخت نگرانی قائم کر دیں تو ملک کو ایک زبردست عذاب سے نجات مل جائے گی۔

(۶) حکومت کو الیکشن پر سے سرمایہ اور دھاندلی کے اثرات کا خاتمہ کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کرنا چاہیئے۔ محض سرکاری اعلانات سے ان کا ازالہ نہیں ہوا کرتا۔ اس کے لئے جماعتی سسٹم پر انتخاب کا طریق بہتر رہے گا۔

گوجرانوالہ میں یوم اسلامی منشور

کل پورے شہر میں یوم اسلامی منشور منایا گیا جامع مسجد مدرسہ نصرۃ العلوم جامع مسجد شیرانوالہ، جامع مسجد فاروقیہ، جامع مسجد مدنیہ، جامع مسجد گورونانک، جامع مسجد مسلم ٹاؤن، جامع مسجد گرجاکھر جامع مسجد مسلم ٹاؤن، جامع مسجد رسول پورہ، اور دوسری اہم مساجد میں خطباء نے جمعیت کے منشور پر روشنی ڈالی اور عوام کو تلقین کی کہ وہ جمعیۃ کا ساتھ دیں۔

جامع مسجد شیرانوالہ میں عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ناظم زاہد الراشدی نے جماعت مودودی کے منشور پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ ۵۶ء کے غیر اسلامی دستور کو غیر اسلامی دفعات حذف کیے بغیر اس منشور کی بنیاد بنا دیا گیا ہے۔ اور سواد اعظم اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف منشور میں دفعات رکھی گئی ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کی مجلس عمومی کا اجلاس

حسب ارشاد امیر جمعیۃ پشاور ڈویژن مولانا سید گل بادشاہ صاحب ۱۱رجنوری ۱۹۷۰ء بروز اتوار صبح نو بجے پشاور میں جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کی مجلس عمومی کا اجلاس ہوگا۔ ڈویژن کے چاروں اضلاع پشاور، کوہاٹ مردان اور ہزارہ کے نمایندے اجلاس میں شریک ہوں گے تمام ارکان کو دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

اجلاس میں شرکت نہایت ضروری ہے۔

(القاسمی ناظم مرکزی دفتر پشاور ڈویژن)

مولانا بشیر احمد صاحب حصاری

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جدوجہد اور مودودی صاحب

(۸)

گویا سوال یہ نہیں ہے کہ دینیاتِ عمل اس کی متحمل بھی ہے یا نہیں، اور ملت کی بہبود کا تقاضا کیا ہے کیا نہیں؟ یا ایسے کسی اقدام سے اسلام و اہل اسلام کا کچھ بگڑے گا یا سنورے گا سوال صرف یہ ہے کہ ایک لیڈر موجود ہے وہ آخر کیا کرے؟ گردشِ روزگار کو احوال و ظروف کی ناموزونیت یا اہل اسلام کے لئے بد انجامی کا عذر لانا تھا تو وہ لیڈرِ محترم کو ایسے ناموزوں وقت میں جواں بخت کرنے کی مرتکب کیوں ہوئی؟ اب جو ہو سو ہو، ڈیڑھ اینٹ الگ رکھنی ناگزیر ٹھہری۔ خواہ گذرگاہ کے عین بیچ میں خیمہ انداز کیوں نہ ہونا پڑے۔

چنانچہ دینی دائرے سے ہٹ کر اور لادینیت میں پوری طرح گھسے بغیر کنارے پر دین نما اصولوں کی خار دار باڑھ لگا کے بیٹھ گئے۔ قیام پاکستان تک اصولوں کی اس باڑھ میں جزوی رد و بدل کرکے گذارہ ہوتا رہا۔ لیکن تقسیم ملک کے بعد جب سیاسی اُفق سے بادل چھٹ گئے اور بہت سی تنظیمیں اپنی طبعی زندگی پوری کر چکیں اور میدان صاف ہو گیا تو اب اس باڑے میں محبوس بیٹھے رہنے کی حماقت آخر کیوں کریں چنانچہ وہ تمام اصول جن کی رو سے یہ جماعت اسلامی جماعت کہلاتی تھی توڑ تاڑ کے ایک طرف کر دیئے اور جمہوریت کے میدان میں پڑاؤ ڈال دیا۔ خیال تھا کہ میدان میں اب کوئی نہیں ہوگا اور ”انا ولا غیری“ کا ڈنکا بجے گا۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں تھا۔ مسلم لیگ ان کی خواہش کے علی الرغم نئے عزائم اور حوصلوں کے ساتھ برسر عمل تھی۔ موصوف نے اسے نوٹس بھی دیا کہ آپ کا کام ختم ہو چکا۔ اب ہمارا کام باقی ہے۔ اس لئے تم اطلاقی حماقت سے کام لے کر خود ہی کنارہ کش ہو جاؤ۔ لیکن جب مسلم لیگ نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا تو موصوف نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس وقت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلم لیگ پر بھرپور حملہ کر دیا۔ دراصل جب ہم یہ کہتے کہ اس موقع پر جب ملت کے گوناگوں مسائل کا بار یکایک مسلم لیگ کے کاندھوں پر آن پڑا اور اتنا اچانک پڑا کہ اس سے نبرد آزما ہو سکنا قیاس میں نہیں آتا تھا۔ ایسے میں مسلم لیگ کی حکومت کو حزب اختلاف کی نہیں حزب تعاون کی ضرورت تھی اور سید ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کی اسلامی جماعت نے ملی زندگی کے اس نازک مرحلے میں پاکستان کی لیگی حکومت پر حملہ آور ہو کر اخوت دینی اور اسلام دوستی کا ثبوت نہیں دیا بلکہ قوم مسلم کی پیٹھ میں اس وقت چھرا گھونپا۔ جب وہ سامان مدافعت سے تہی دست تھی۔

تو یہ کہئے وقت ہم سید ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کی جماعت کی مجبوریوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ اس زریں موقعہ کو کھو بیٹھتے۔ جبکہ ان کی حریف مسلم لیگ مشکلات میں پھنسی ہوئی مصائب کا شکار اور آزمائشوں میں جکڑی ہوئی تھی۔ اور ادھر یہ ہر لحاظ سے تازہ دم تھے تو ان کا مستقبل مخدوش ہو کے رہ جاتا۔ کیونکہ اگر یہ وقت نکل جاتا ہے تو جہاں مسلم لیگ کو مسائل سے نمٹنے اور سنبھل جانے کا موقعہ مل جائے گا۔ وہاں ان کی تنظیم کو مسائل و موانع سے بہرحال سابقہ پڑتا ہے۔ ایسے میں مقابلہ کتنا دشوار اور صبر آزما ہو کے رہ جائے گا۔ گویا آپ معاملہ کو پاکستان کے مستقبل میں رکھ کر دیکھتے ہیں اور ان کے پیش نظر اصل مسئلہ اپنی سیاسی موت و حیات کا تھا۔ جس کی خاطر ایک قوی تر حریف کو شکست دے کر میدان سے ہٹا دینا ضروری تھا۔ رہی یہ بات کہ پاکستان اور بیچارے اہل پاکستان کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں؟ یہ سوال ہی خارج از بحث تھا۔

(۴) کچھ لوگ اس خیال کے حامی ہیں کہ مغرب کے دانشوروں کا نظریہ تنازع للبقاء کو سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے تصادم للبقاء کی صورت میں اپنا لیا تو جب تصادم واحد ذریعۂ حیات ٹھہرا تو ضروری قرار پایا کہ کسی نہ کسی صورت میں کسی نہ کسی سے ٹکراؤ جاری رہے۔ جس کا تقاضا بہرحال یہ تھا۔ کوئی ایک حریف میدان میں موجود رہے اور نہ ہو تو پیدا کیا جائے۔ نیز اس حریف کا نمایاں اور قابل ذکر بھی ہونا ضروری ہے۔ اس خیال کے حامی اپنے استدلال میں ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کی جماعت کی پچھلی تیس برس کی تاریخ کا تصادمی پہلو بطور شہادت کے پیش کرتے ہیں۔

ان کا کہنا یہ ہے کہ سید ابوالاعلیٰ تقسیم سے قبل جب وہ اپنی تحریک کا آغاز کر رہے تھے۔ اگر آزادی کی تحریکوں کے ہمدوش انگریز کے خلاف کوئی پارٹ لیتے تو یہ اقدام ان کی شخصیت کو نمایاں کرنے اور ابھارنے کا ذریعہ نہیں بن سکتا تھا۔ کیونکہ انگریز سے متصادم جماعتیں تعداد و قوت کے لحاظ سے اتنی بڑھ چکی تھیں کہ اس حالت میں ان کا شمار پانچویں سواروں میں بھی بمشکل ہو سکتا۔ لہٰذا انہوں نے انگریز سے ٹکر لینے کی بجائے انگریز سے متصادم جماعتوں سے ٹکرانا ہی کارآمد خیال کیا چنانچہ انہوں نے انگریز، ہندو اور سکھ وغیرہ غیر مسلموں کی ہمدردی کا دم بھرتے ہوئے اور مسلمانوں پر تعصب و اخلاقی افلاس اور پستیٔ کردار کا الزام تھوپتے ہوئے عام مسلم تحریکوں پر تنقید کی زبردست بوچھاڑ کر دی۔ اور اسی کو اسلام کی صحیح دعوت اور اسلام کا حقیقی منشاء قرار دیا، اور پاکستان بن جانے کے بعد جب ہندو، سکھ اور انگریز موجود نہ رہے جن کی بہی خواہی نے موصوف محترم کو اس قدر بے قرار کر دیا تھا کہ وہ پوری امت مسلمہ پر برس رہے تھے اور تمام افراد امت کو نام نہاد مسلمان، پیدائشی مسلمان، نسلی مسلمان، قومی مسلمان اور یا نا مسلمان ایسے تحقیر آمیز ناموں کے علاوہ کسی اور نام سے پکارنا درست نہ جانتے تھے اور ان کے لئے مسلمان کا نام استعمال کرنے کا حق تسلیم نہ کرتے تھے۔ لیکن جب انگریز اور ہندو نہ رہے تو اب غمخواری کے لئے بطور نشان کے کون رہا، جس کی خاطر تصادم جائز قرار دیا جائے۔ میں اور آپ ہوتے تو پریشانی میں حواس کھو بیٹھتے۔ لیکن یہاں موصوف محترم کی ایک ہی زقند سے مسئلہ بآسانی حل ہو گیا۔ دیکھتے کیا ہیں! مسلم عوام کی زبوں حالی پر آنسو بہاتے چلے آ رہے ہیں۔ وہی مسلمان جو کبھی غلامی کی زنجیروں میں تڑپتے تھے تو موصوف کو ایک آنکھ نہ بھاتے تھے۔ اور ان کی آزادی موصوف کے نزدیک کوئی ایسا بنیادی حق نہیں تھا، جس کا مطالبہ معقول قرار دیا جائے لیکن آزادی مل جانے کے بعد اب انہی عوام کے جمہوری حقوق کی ذمہ داری کا سارا بوجھ موصوف محترم کے کاندھوں پر نہ جانے یکایک کیسے آن پڑا کہ اب وہ انہی عوام کے ہوا خواہ بن کر اس حکومت کے مقابلہ میں صف بستہ ہو گئے۔ جو بیچاری ابھی ابھی ان کے گلے سے غلامی کا طوق اتار کر فارغ ہوئی تھی اور آئندہ ان کی آبادی و ترقی کے لئے کمر ہمت باندھ چکی تھی۔ لیکن حیرت ہے کہ ادھر ملک کی آزادی کا اعلان ہوا اور موصوفِ محترم کو مسلم عوام کے جمہوری حقوق کے غم نے بیحال کر دیا۔

(باقی آئندہ)

جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان تاریخی جلسۂ عام

۲ جنوری ۱۹۷۰ء کو باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام پہلا انتخابی جلسۂ عام ہوا۔ جمعہ کا دن ہونے کی وجہ سے جلسہ گاہ میں ہزارہا مسلمانوں نے امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی حضرت نے اجتماع سے مختصر خطاب بھی فرمایا۔ اس کے بعد جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ جلسہ میں سامعین کا غیر معمولی عظیم الشان اجتماع تھا۔ پچیس ہزار سے زیادہ افراد نے جلسہ کو سنا اور آخر تک حاضری میں اضافہ ہوتا رہا۔

لاہور اور ملک کے اخبارات نے اس جلسہ کی خبریں جن سرخیوں کے ساتھ شائع کیں۔ ذیل میں انہیں نقل کیا جاتا ہے:۔

کسی غیر اسلامی آئین کو برداشت نہیں کیا جائیگا

"پاکستان میں اسلام کا عادلانہ نظام رائج کیا جائے گا"۔ مفتی محمود

عوام کا خون چوسنے والوں کو قوم کی نمائندگی کا اختیار نہ دیا جائے

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۳ جنوری ۱۹۷۰ء)

کلیدی آسامیوں پر غیر مسلموں اور مرتدوں کا تقرر ممنوع ہوگا

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے انتخابی منشور کا اعلان کر دیا

(ندائے ملت لاہور ۳ جنوری ۱۹۷۰ء)

سرمایہ داری اور سامراج کی حفاظت کے لئے اسلام کا استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ مفتی محمود

اسلامی نظام میں نجی ملکیت کی حد حرام و حلال سے متعین ہوگی

سامراجی اثرات کا خاتمہ کئے بغیر پاکستان کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا

(روزنامہ امروز لاہور ۳ جنوری ۱۹۷۰ء)

جمعیۃ علماء اسلام اسلامی آئین بنانے میں مدد کریگی۔ مفتی محمود

شہریوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے

(روزنامہ جنگ کراچی ۴ جنوری ۱۹۷۰ء)

ناجائز دولت اور انگریزوں کی دی ہوئی جاگیریں ضبط کی جائینگی

اسلامی آئین کے سوا کسی اور قسم کا آئین قابل قبول نہیں ہوگا۔ مفتی محمود اور مولانا ہزاروی کی تقریریں

(جنگ راولپنڈی ۳ جنوری)

دفاع، امور خارجہ، کرنسی اور بیرونی تجارت کے محکمے مرکزی حکومت کی تحویل میں رکھے جائیں گے

(روزنامہ مشرق لاہور ۳ جنوری)

جمعیۃ اسلامی نظام کے قیام کیلئے جدوجہد کر رہی ہے

غریب اور امیر کے درمیان فرق ختم ہو جانا چاہیئے

جمعیۃ نے (ملک کیلئے) کانسٹی ٹیوشن ڈرافٹ پیش کر دیا

(پاکستان ٹائمز لاہور ۳ جنوری ۱۹۷۰ء)

باغ بیرون موچی دروازہ لاہور کے جلسہ عام کی کارروائی

لاہور ۲ جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود نے آج یہاں اعلان کیا کہ پاکستان میں سرمایہ داری اور سامراجی اثرات کے تحفظ کے لئے اسلام کے استعمال کی اجازت نہیں دی جائیگی اور ملک میں قرآن و سنت کی ابدی روشنی میں ایک ایسا نظام پیدا کیا جائے گا جس میں حکومت تمام شہریوں کی بنیادی ضروریات کی کفیل ہو اور محنت کے استحصال یا جبر کی تمام راہیں بند ہو جائیں۔ مولانا نے واضح کیا۔ "حلال ذرائع کی کمائی سے کوئی تعرض نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن حرام ذرائع سے پیدا ہونے والی دولت ساری کی ساری بحق سرکار ضبط ہونی چاہیئے"۔ مفتی محمود بعد نماز جمعہ باغ بیرون موچی دروازہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس بھاری اجتماع کے ساتھ جمعیۃ نے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کیا۔ مفتی محمود نے خبردار کیا کہ پاکستان کو سرمایہ داری کے علاوہ سامراج سے بھی جلد از جلد گلو خلاصی کرانی چاہیئے کیونکہ جب تک ملک پر سامراجی اثرات موجود ہیں۔ ہمارا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں سامراج کے ایجنٹوں کی ریشہ دوانیاں برداشت نہیں کی جائیں گی۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے امیر مولانا عبیداللہ انور جلسے کے صدر تھے اور سٹیج پر جمعیۃ کے صدر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی سمیت کئی اکابر علماء کرام موجود تھے۔ مولانا درخواستی نے جلسہ شروع ہونے سے قبل نماز جمعہ اور بعد میں نماز عصر پنڈال میں پڑھائی۔ جلسہ نہایت صبر و سکون سے کوئی دو گھنٹے جاری رہا۔ سارا وقت دو مقررین کو دے دیا گیا تھا۔ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ مفتی محمود اور نصف گھنٹہ مولانا ہزاروی نے خطاب کیا

مولانا مفتی محمود کا خطاب

مفتی محمود صاحب نے سیاسی سرگرمیوں کے نئے دور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی تاریخ میں پچھلے نو ماہ انتہائی (باقی صفحہ ۱۹ پر)

مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام باغ بیرون موچی دروازہ میں منعقد ہونے والے ایک بھاری (باقی صفحہ ۱۲ پر)

اخبار جمعیۃ

جمعیۃ تحصیل خانپور کا اجلاس

خان پور۔ گذشتہ روز مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۹ء جمعیۃ علماء اسلام تحصیل خانپور کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب درخواستی منعقد ہوا جس میں مولانا مفتی غلام حیدر صاحب نے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمیں پروپیگنڈوں سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اکابرین سلف کی زندگیوں کو دیکھ کر اپنے کاموں میں مصروف رہنا چاہیئے۔

انہوں نے مودودیت پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ محض اپنے آقا امریکہ کو خوش کرنے کے لئے یہ ساری تگ و دو کر رہے ہیں اور نام نہاد مودودی جماعت اسلام کے پردے میں عوام کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔

انہوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت اسلامی ماڈرن اسلام پیش کرتی ہے۔ جو کہ ان کی ذات کو پسند ہے۔ جس کو مودودی صاحب نے خلافت و ملوکیت میں بکھر دیا ہے۔ حالانکہ خلافت و ملوکیت میں بغض صحابہ کے بغیر کچھ نہیں۔ جس اسلام میں بغض صحابہ ہو، وہ کل نہیں، کیونکہ صحابہ کرامؓ اسلام کے عینی شاہد ہیں۔ اگر گواہ کمزور ہو تو دعویٰ کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اگر صحابہ کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے تو ہمارے پاس کچھ نہیں باقی رہتا۔

انہوں نے کارکنوں کو تلقین کی کہ خلوص نیت کے ساتھ کام کر کے دنیا و عقبیٰ کو بہترین بنائیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل امور طے ہوئے۔

(۱) کہ منشور کو زیادہ سے زیادہ عوام میں پہنچایا جائے۔

(۲) ۲۔ جنوری کو یوم اسلامی منشور منایا جائے۔

(۳) علاقائی کمیٹیاں بنائی جائیں جو کہ رشوت اور برائی کے انسداد میں مکمل طور پر امداد کریں۔

(۴) وسط جنوری میں جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کا دورہ کرایا جائے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس صدر یحییٰ خان صاحب کی تقریر کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کرام کے مرتب کردہ بائیس نکات کو بنیاد بنا کر "پارٹی سسٹم" کے تحت انتخابات کرائے جائیں۔

(۲) ون یونٹ ٹوٹنے کی صورت میں بہاولپور کو علیحدہ صوبہ بنا کر تیس لاکھ عوام کا دیرینہ مطالبہ تسلیم کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس بیکو کمپنی اور اللہ وسایا ٹیکسٹائل ملز کے مزدوروں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ مزدوروں کے جائز مطالبات تسلیم کر کے ان کی تمام سزائیں منسوخ کی جائیں۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کنونشن لیگ کا فنڈ ضبط کر کے غریب عوام میں تقسیم کیا جائے، تاکہ آمریت کے پروردہ اشخاص کی اجارہ داری قائم نہ رہ سکے۔

(۵) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ حسی سنز شوگر ملز جھٹہ بھٹہ خانپور کی "روڈسس" کی رقم علاقائی سڑکوں کی پختگی پر خرچ کی جائے۔

(۶) یہ اجلاس حکام بالا سے التماس کرتا ہے کہ بلدیہ خانپور کے درجہ چہارم کے ملازمین کے تمام جائز مطالبات تسلیم کئے جائیں

(۷) یہ اجلاس علاقائی حکام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ان چوروں سے جنہوں نے چوری کا بازار گرم کر کے غریب عوام کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ ان کا انسداد شرعی سزاؤں سے کیا جائے۔

(۸) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مرلاج ایجنٹوں نے جو عیدالفطر کے موقع پر ڈسکہ میں شر فساد کیا ہے اس کی مذمت کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۹) یہ اجلاس پاکستان لیبر پارٹی کے صدر مسٹر بشیر بختیار کے ساتھ ناروا سلوک پر احتجاج کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔

جمعیۃ لائل پور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

گذشتہ روز لائلپور ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مفتی محمد یوسف صاحب الحسینی کی زیر صدارت منعقد ہونے والے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ضلعی سیاسی صورت حال اور آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں دوسری ہم خیال سیاسی جماعتوں سے مقامی اشتراک و تعاون پر غور کیا گیا اور یکم جنوری سے سیاسی سرگرمیوں کی بحالی پر ضلع لائلپور کے شہری اور دیہی علاقوں میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد، پالیسی اور اسلام کے مطابق مرتب شدہ جمعیۃ کے اقتصادی و معاشی پروگرام سے عوام الناس کو متعارف کرانے کے لئے پبلک اجتماعات منعقد کرانے کا پروگرام مرتب کیا گیا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس قبلہ اول بیت المقدس اور عرب علاقوں کی بازیابی کے لئے عرب عوام کی کوششوں اور عرب سربراہ کانفرنس کی تائید کرتے ہوئے مجاہدین الفتح کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور یہودیوں کے سرپرست امریکی سامراج اور سامراج کے ایجنٹ نام نہاد اسلام پسندوں کی شدید مذمت کرتا ہے، جو یہودیوں کی بجائے مظلوم عربوں کے خلاف نفرت پھیلا کر اپنے

کاروانِ اسلام

اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل کے لئے مصروف عمل ہیں۔

(۲) یہ اجلاس صدر پاکستان کی طرف سے آئین ساز اسمبلی کے لئے انتخابات کرانے اور یکم جنوری سے سیاسی سرگرمیوں کی بحالی کے اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے اور عوام سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ آئندہ انتخابات میں دستور ساز اسمبلی کے لئے ایسے افراد کو منتخب کیا جائے جو قرآن و سنت کے مطابق اکابرین اسلام کی تعبیرات و تشریحات کی روشنی میں حق پرست اور غریب دوست علماء کے ساتھ رہتے ہوئے پاکستان کا آئین مرتب کرانے کا وعدہ کریں۔ تاکہ وطن پاک سے ظلم و استبداد اور عوام کے اقتصادی و معاشی استحصال کا خاتمہ ہو سکے اور صحیح اسلامی خوشحال معاشرہ کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔

(۳) یہ اجلاس ان عناصر خاص کر مودودی جماعت کی شدید مذمت کرتا ہے جو مملکت خداداد پاکستان میں خدا کی مخلوق پر خدا کے دین کے مطابق اسلامی حکومت کے قیام کا راستہ روکنے کے لئے اسلام کے عادلانہ نظام کی بجائے ظالمانہ سرمایہ داری اور جاگیرداری کے محافظ ۵۶ء کے غیر آئینی اسلامی آئین کو ہی مختلف حیلوں بہانوں سے نافذ کرانے پر اصرار کئے جا رہے ہیں۔ ان عناصر کا یہ طرز عمل مسلمانان پاکستان اور نظریہ پاکستان سے صریح غداری کے مترادف ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس واضح کرتا ہے کہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان اور ملک کی دولت لوٹنے والے تشدد پسندوں کو بے نقاب کیا جائے گا۔

(۴) یہ اجلاس صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ غیر جمہوری سیاست کو ختم کرنے کے لئے افراد کی بجائے پارٹیوں کو ووٹ کا قانون وضع کیا جائے۔ تاکہ تمام جماعتوں کے نمایندے اور ان جماعتوں کی اپنی اپنی عوامی حیثیت کے مطابق آئین ساز اسمبلی میں منتخب ہو سکیں۔

(۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملاوٹ کے انسداد کے لئے اشیاء خوردنی کے نمونے خوردہ فروش چھوٹے دکانداروں کی بجائے تھوک فروشوں اور کارخانوں سے بھرنے چاہئیں اور جرم ثابت ہونے پر ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(محمد اکرام الحق صدیقی ناظم دفتر جمعیۃ ضلع لائلپور)

—— جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس گذشتہ روز مولانا مفتی محمد یوسف صاحب الحسینی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا محمد عمر لدھیانوی ملک محمد صدیق۔ مولانا محمد اقبال۔ مولانا حکیم بابا سلطان احمد، مولانا محمد رفیق خطیب بخاری مسجد، مولانا

منزل بہ منزل

اکرام الحق، حافظ محمد رفیق، مولانا عبدالرشید انصاری، جناب ضیاء الدین چوہدری احسان الحق، مولانا محمد افضل، مولانا محمد نیاز احمد اور مجلس شوریٰ کے دیگر ارکان شریک ہوئے۔ اجلاس تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور مولانا محمد اختر صدیقی نے اجلاس میں افتتاحی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئین ساز اسمبلی کے انتخابات منعقد کرانے کا اعلان کر کے مارشل لاء گورنمنٹ نے عوام کو یہ موقعہ دیا ہے کہ وہ اپنی مرضی کا آئین مرتب کرانے کے لئے اپنے نمائندے منتخب کریں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔ اپنے حکومت کی طرف سے کئے گئے اعلانات اور فیصلوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا۔ پاکستان مسلمانوں کا وطن ہے۔ اس ملک میں آئین بھی وہی لائق عمل اور قابل قبول ہو سکتا ہے، جو اسلام کے مطابق ہو۔ مولانا صدیقی نے کہا۔ ایوبی عہد اقتدار کے بر وہ وہ نام نہاد سیاستدان جن کی ہوس زر اور مفاد پرستی کی وجہ سے انصاف کا خون ہوا۔ علماء، وکلاء اور طلباء پر لاٹھیاں برسائی گئیں، گولیاں چلائی گئیں۔ شعائر اسلامیہ کا مذاق اڑایا گیا۔ سیاسی سرگرمیوں کی بحالی کے اعلان کے ساتھ ہی فتنہ خیز سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے ہیں، اور سرمایہ پرست اسلام دشمن عناصر نے اسلام پسندی کا نقاب اوڑھ لیا ہے۔ اور "اسلام خطرے میں ہے" کی گھنٹی بجا کر عوام کو راہ راست سے بہکانے کی سازشوں میں مشغول ہو گئے ہیں۔ حالانکہ عوام اور اسلام کو کنونشن لیگی لیڈروں اور اسلام پسند سامراجی ایجنٹوں کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اگر ان لوگوں کو دین و ملت کا مفاد قدرے عزیز ہوتا تو انہیں گوشہ عافیت میں ہی رہنا چاہیئے تھا۔ مولانا محمد اختر صدیقی نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام صرف دین کی سربلندی کے لئے مصروف عمل ہے۔ مزدوروں، کسانوں، چھوٹے دکانداروں اور ہر مظلوم کی حمایت کرنا دینی فریضہ سمجھتی ہے۔ جمعیۃ اسلامی آئین کی ترتیب و نفاذ کے لئے بھرپور جدوجہد کرے گی، اور اسلام دشمن باطل طاقتوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کرے گی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ سیاسی سرگرمیوں کی بحالی کے بعد ہر جنوری کو "یوم اسلامی منشور" منایا جائے گا۔ تاکہ عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اقتصادی و معاشی پروگرام سے روشناس کرایا جا سکے۔ اس سلسلہ میں اقبال پارک دھوبی گھاٹ ڈائیپو چوک صدر بازار ٹوبہ ٹیک سنگھ بخاری چوک سمندری اڈہ پھلودار اور غلہ منڈی تاندلیانوالہ میں نماز جمعہ کے بعد اور مسجد و میاں نگر جڑانوالہ مدنی مسجد چک جھمرہ اور نیم والی مسجد کمالیہ میں نماز عشاء کے بعد عام جلسے منعقد کئے جائیں گے جن میں جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی اور ضلعی رہنما عوام سے خطاب کریں گے۔ اجلاس میں متعدد قراردادیں بھی منظور کی گئیں اور ضلع لائلپور کی سیاسی صورت حال پر غور کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

بحکم امیر ضلع جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بمقام شہر سیالکوٹ جامع مسجد کمہاراں چوک امام صاحب مورخہ ۹ ر شوال ۱۳۸۹ھ مطابق ۸ ر جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعرات بوقت گیارہ بجے بلایا ہے۔ جس میں سیاسی سرگرمیوں کی اجازت ہو جانے پر ضلع میں آئندہ الیکشن کے لئے زمین ہموار کرنے کے لئے پروگرام تیار کرنا اور حالات حاضرہ پر غور و خوض۔ لہٰذا تمام ممبران شوریٰ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وقت مقررہ پر ضرور تشریف لائیں۔ تاکیداً عرض ہے۔

(عبدالرحمٰن ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

بستی امیر بیلہ ڈھار کا انتخاب

بستی امیر بیلہ ڈاھار علاقہ کبیر والہ ضلع ملتان کا اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ میں باقاعدہ جمعیۃ کے قیام کا اعلان کیا گیا اور حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

امیر	مولانا محمد شفیع صاحب بستی ڈھاکہ
ناظم اعلیٰ	ڈاکٹر محمد نواز صاحب
خزانچی	محمد رمضان صاحب

اراکین شوریٰ

حافظ غلام محمد۔ صوفی خدا بخش۔ مہر خدا بخش۔ مہر اللہ بخش مہر محمد رشید۔ مہر غلام حسن۔ احمد بخش۔ محمد شریف۔ مہر اللہ یار غلام قادر۔

ناظم شعبہ نشر و اشاعت کا تقرر

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی نے مولانا عبدالرشید انصاری فاضل اشرف المدارس کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے شعبہ نشر و اشاعت کا ناظم مقرر کر دیا ہے۔ (محمد اکرام الحق صدیقی)

جمعیۃ علماء اسلام خویشکی کا ماہانہ اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام خویشکی کا ماہانہ اجلاس دفتر جمعیۃ مسجد حاجی فتح خاں میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حاجی محبوب الرحمٰن صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشکی نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا اور حالات حاضرہ پر خطاب کیا۔ مولانا گل شیر نے اجلاس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ صدر یحییٰ خاں نے ون یونٹ توڑنے اور ۱۹۵۶ء کا آئین منسوخ کرنے کا اعلان کیا ساتھ ہی یہ بھی وعدہ کیا کہ نئی آئین ساز اسمبلی ۴ مہینے میں اسلام کی بنیاد پر آئین تیار کرے گی۔ مولانا گل شیر نے کہا کہ ۱۹۵۶ء کا آئین چند سرمایہ دار اور مفاد پرست لوگوں نے تیار کیا تھا۔ اسلام، مزدور اور غریب کے لئے اس میں کچھ نہ تھا۔ اجلاس میں مختلف قراردادیں منظور ہوئیں۔

جمعۃ الوداع کے روز مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے اعلان پر جمعیۃ علماء اسلام خویشکی نے یوم مسجد اقصیٰ منایا مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشکی نے جہاد اور آزادی بیت المقدس پر تقریر کی اور دعا کی۔ مولانا سید علی شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام خویشکی مولانا حافظ نور الحق نائب امیر حافظ محمد حنیف نے مسجد اقصیٰ کی آزادی کے لئے دعائیں مانگیں اور مسجد اقصیٰ پر تقریریں کیں۔

(نوشیرواں ناظم نشر و اشاعت خویشکی)

جمعیۃ ضلع لائلپور نے یوم مسجد اقصیٰ منایا

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی ہدایت پر لائلپور بھر میں یوم مسجد اقصیٰ منایا گیا۔ مساجد میں مسئلہ فلسطین کے موضوع پر تقاریر ہوئیں اور آزادئ فلسطین کے لئے رضاکار بھرتی کئے گئے۔ سب سے بڑا اجتماع مرکزی جامع مسجد کچہری بازار میں ہوا اور حضرت مولانا مفتی زین العابدین مدظلہ نے مسئلہ فلسطین پر مدلل تقریر فرمائی۔ مفتی صاحب نے یہودیوں کے ناپاک ارادوں اور امریکہ و برطانیہ کی یہود نواز پالیسی پر نفرت کا اظہار فرمایا غلام محمد آباد میں حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب و جامع مسجد فرید گنج گلی نمبر ۲ میں حضرت مولانا محمد اختر صدیقی صاحب و مبارک مسجد میں مولانا قاری محمد انور صاحب و جامع مسجد مدرسہ اشرف المدارس میں حضرت مولانا محمد ستار صاحب رائپوری جامع مسجد پرتاپ نگر میں قاری جان محمد صاحب نے خطاب فرمایا اور عوام الناس کو مسئلہ کی اہمیت سے آگاہ فرمایا۔ بخاری مسجد میں مولانا محمد رفیق انور جامع گورونانک پورہ گلی نمبر ۱۱ میں مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی نے عربوں کی حمایت کے لئے زور دیا۔

مراسلات

آپکا صفحہ

مکرمی!

م. بشش صاحب جو آج کل لاہور کے ایک روزنامہ میں اپنی ڈائری کے ذریعہ نمودار ہوتے ہیں۔ ۱۶ر نومبر ۱۹۶۹ء صفحہ دو پر اپنی ڈائری میں کالم ۴ پر پروفیسر آربری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "میں یہ بھی تجویز کرتا ہوں کہ پروفیسر آربری کی یاد میں ایک جلسہ منعقد کیا جائے۔ جس میں آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں، ڈاکٹر جاوید اقبال کے علاوہ غزل اور فارسی کے دوسرے مستند علماء کو تقریریں کرنے کی دعوت دی جائے۔ آزاد قومیں اپنے محسنوں کو آسانی سے فراموش نہیں کیا کرتیں"۔

اب آپ ہی بتلایئے کہ م. بشش صاحب خود کو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم کہتے ہیں۔ اور جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی پہ پختہ ایمان رکھتا ہے۔ اسے برطانیہ کے نبی کے کسی پیروکار کا نام تجویز کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ کیا کوئی غیرتمند مسلمان ظفر اللہ خاں یا اس کے کسی بڑے یا چھوٹے کے خیالات سننا پسند کرے گا؟ افسوس ہے کہ م. ش صاحب نے مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی سے کچھ حاصل نہیں کیا۔

م. بشش صاحب وہ صاحب ہیں کہ جنہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت تھی تو داڑھی جیسی پاکیزہ سنت کو پورا کیا لیکن اس کے بعد داڑھی صاف کرا دی۔ لاہور کے عوام اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ گذشتہ دنوں سہری صاحب نے ندائے ملت کے ایک مضمون میں یہ تو فرمادیا کہ مولانا محمد علی نے مسلمانوں کی قربت حاصل کرنے کے لئے داڑھی رکھی تھی لیکن انہوں نے م. بشش صاحب کے داڑھی رکھنے اور پھر منڈانے پر روشنی نہیں ڈالی۔ کاش سہری صاحب یا خود م. بشش صاحب خود ہی اس پر روشنی ڈالیں۔

والسلام!

(امان اللہ نعمانی گلہ بکریاں والا وزیر آباد)

اراکان کے مسلمانوں کی مظلومیت

بخدمت عالیجناب محترم المقام مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب۔ ناظم عمومی مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام پاکستان زیدہ مجدہٗ:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عرض ہے کہ ہنوز عموماً برما کے مسلمان وخصوصاً اراکان کے مسلمان ظالم برمی حکومت کے مقبوضہ میں حیات اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ بنابریں میں ارکان مسلم کانفرنس کی طرف سے جناب کی خدمت عالیہ بابرکت میں پرزور گذارش کرتا ہوں کہ حکومت پاکستان کی طرف سے ان کے بنیادی حقوق و حق خود ارادیت کی حمایت کی جائے۔ بین الاقوامی حقوق کے لحاظ سے چونکہ برمی حکومت نے ان کو ہر قسم کے حقوق سے محروم کیا ہے۔ حتیٰ کہ حج بیت اللہ پر بھی پابندی عائد کی ہے۔ اس لئے شمالی اراکان کے چھ لاکھ مسلمان آج بائیس سال سے اپنے جائز حقوق کے لئے ہر قسم کی قربانی دے رہے ہیں۔ باوجودیکہ بین الاقوامی حمایت و امداد حاصل نہ ہونے کی وجہ سے محصور ہو گئے۔ حالانکہ اراکان پاکستان کا جزو اعظم ہے۔ مذہبی، سیاسی، اقتصادی و جغرافیائی کسی بھی اعتبار سے۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ ارکان کو پاکستان کا دو نمبر کشمیر قرار دیا جائے۔ بعدہٗ ایک مرکز کے تحت اراکانی مسلمانوں کو مادی و روحانی امداد حکومت پاکستان کی طرف سے بالواسطہ یا بلاواسطہ دی جائے تو انشاء اللہ پاکستان کی بنیاد ہر لحاظ سے بہت مضبوط ہوگی۔

عرضگذار

نذیر احمد عفی عنہ ناظم اراکان مسلم کانفرنس (شمالی اراکان)

جامع القرآن سیّدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

مولانا عبدالصمد رحمانی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خاندان ایام جاہلیت میں غیر معمولی اقتدار اور عزت کا مالک تھا۔ آپ کے جد اعلیٰ امیہ قریش کے رئیسوں سے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی بنو ہاشم اور بنو امیہ دو متقابل حریف کی حیثیت رکھتے تھے۔ قریش کا قومی عَلَم ،، عقاب ،، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خاندان میں ہی تھا۔

حضرت عثمان رضؓ طبعاً نرم مزاج اور حلیم تھے۔ مروت و اخلاق۔ حیا و عفت کے باب میں اپنے عہد میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ عام مذاق کے خلاف آپ نے ایام جاہلیت میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ اور کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ اپنی صداقت و دیانت اور راست بازی کی وجہ سے تجارت میں غیر معمولی فروغ حاصل کیا تھا۔ طبیعت فطرتاً فیاض تھی۔ اس لیے اپنے جود و کرم اور داد و دہش کے باعث قریش میں نہایت محبوب تھے۔ یہاں تک کہ قریش کی عورتیں اپنے بچوں کو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نام سے یہ لوری دیتی تھیں۔

احبک و الرحمان - حب قریش عثمان

(ابن عساکر)

،، خدا کی قسم میں تجھ سے ایسی محبت کرتی ہوں جیسی قریش عثمان سے کرتے ہیں ؛؛

حضرت عثمان رضؓ کا اسلام

تجارتی کاروبار کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضؓ میں ایام جاہلیت میں خاصہ ارتباط اور مخلصانہ تعلقات تھے۔ اس بناپر وہ حضرت ابوبکر رضؓ کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد بھی ان کے پاس آتے جاتے تھے۔ ایک روز جب وہ حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس آئے۔ تو باہم اسلام کے متعلق گفتگو شروع ہو گئی۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے اس طرح اسلام کی ترجمانی کی کہ حضرت عثمان رضؓ بالکل اس کے لیے تیار ہو گئے۔ کہ وہ دربار رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیں اس ارادہ سے یہ دونوں حضرات حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کو ہی تھے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ عثمان ! خدا کی جنت قبول کر لو۔ میں تمہارے اور تمام خلق اللہ کی ہدایت کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ حضرت عثمان رضؓ کا بیان ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ میں خدا جانے کیا تاثیر تھی کہ میں بے اختیار ہو کر کلمہ شہادت پڑھنے لگا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہاتھ دیکر مشرف باسلام ہو گیا۔ (اصابہ)

دعوتِ حق کی راہ میں تحمل شدائد

حضرت عثمان کا تعلق بنو امیہ سے تھا۔ جس کی سرداری اس زمانہ میں ابوسفیان کے ہاتھ میں تھی۔ اور یہ ابوسفیان اور عتبہ بن معیط وغیرہ اسلام کے سخت دشمنوں میں سے تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عثمان اپنی وجاہت، خاندانی عزت اور ہر دلعزیزی کے باوجود ظلم و ستم کا نشانہ بن گئے۔ خود ان کے چچا حکم بن عاص بن امیہ نے رسی سے آپ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قید کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ جب تک تم نئے دین کو نہیں چھوڑو گے میں تم کو نہیں چھوڑوں گا۔ (ابن سعد)

دعوت حق کی خاطر وطن ، اعزہ اور اہل وطن کو خیر باد کہنا

دن رات کی اذیتوں سے جب بے حد تنگ ہو گئے۔ اور قریش کے ظلم و تعدی میں آئے دن اضافہ ہی ہوتا رہا۔ اور اس باب میں اعزہ و اقارب نے بھی سخت گیری سے کام لیا۔ مجموعی طور پر جفا کاری اتنی بڑھی کہ برداشت سے باہر ہو گئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ کو اور تمام مظلوم مسلمانوں کو ہدایت فرمائی۔ کہ ،، حبش ،، کو ہجرت کر جائیں۔ اس لیے کہ حبش قریش کے لیے قدیم سے تجارت کے لیے منڈی تھا۔ اور وہاں کا بادشاہ جس کو نجاشی کہتے تھے۔ اپنے عدل و انصاف میں عام شہرت بھی رکھتا تھا۔

چنانچہ حضرت عثمان رضؓ مظلوم مسلمانوں کے ساتھ مع اپنی اہلیہ حضرت رقیہ رضؓ (جو حضور صلعم کی صاحبزادی تھیں) حبش کو روانہ ہو گئے۔ یہ پہلا قافلہ تھا۔ جنہوں نے دعوت حق کی راہ میں اپنے دین کو بچانے اور فرائض اسلام کو آزادی سے بجالانے کی خاطر وطن چھوڑ کر جلا وطنی اختیار کی، وطن اور وطن کی ہر چیز کو قربان کر دیا۔ یہ پہلی ہجرت ۵ نبوی ماہ رجب میں ہوئی جس میں گیارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔

چند سال کے بعد یہ غلط خبر مشہور ہوئی کہ قریش نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ سن کر اکثر صحابہ مکہ معظمہ واپس آ گئے۔ تو حضرت عثمان بھی ساتھ آ گئے۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی۔ اس لیے بعض صحابہ حبش واپس چلے گئے۔ اور کچھ مکہ معظمہ آ گئے۔ حضرت عثمان بھی مکہ معظمہ آ گئے۔ اور واپس نہ جا سکے۔ اب ان کی مصیبت میں اور اضافہ ہو گیا۔ اور کفار نے زیادہ ستانا شروع کر دیا۔ اور صورت حال ایسی ہو گئی کہ مسلمانوں کا مکہ معظمہ میں زندہ رہنا دشوار ہو گیا۔ بالآخر جب مدینہ منورہ انصار کی وجہ سے مسلمانوں کے لیے جائے پناہ بنا۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کرام کو مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کی اجازت دی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے اہل عیال کے ساتھ ہجرت کی۔ مکہ معظمہ میں صرف حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت علی رضؓ اور کچھ ایسے ضعفاء جماعت رہ گئے جو اپنی مفلسی سے مجبور تھے۔ اور مدت تک نہ جا سکے۔

دعوتِ حق کی راہ میں فداکاری اور جہاد

مدینہ منورہ پہنچ کر اس کا تو موقع ملا کہ آزادی کے ساتھ بے روک ٹوک فرائض دین کو بجا لائیں اور شعائر اسلامی کو مظاہرہ کے ساتھ عمل میں لائیں۔ اور اسلامی اخلاق۔ اسلامی آداب۔ اسلامی معاشرت کو حسب منشاء دین بروئے کار لاویں۔ اور انسانیت کی جوہریت اور خدا کی نیابت و خلافت کے ساتھ اس فریضہ کو جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے انجام دیں۔ اور دنیا کے سامنے اس صالح نظام کا اسوہ پیش کریں جس کی دعوت اسلام دیتا ہے ــــ لیکن کفار مکہ کی ریشہ دوانیاں اور اسلامی دشمنی نے یہاں بھی چین سے سانس لینے نہ دیا۔

حاکم کی روایت ہے۔

عن ابی ابن کعب قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ المدینۃ آوتھم الانصار رمتھم العرب عن قوس واحدۃ وکانوا لا یبیتون الا بالسلاح ولا یصبحون الا فیہ -

ترجمہ: ،، حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ مدینہ آئے اور انصار نے ان کو پناہ دی تو تمام عرب ایک ساتھ ان سے لڑنے کو آمادہ ہو گئے۔ وہ راتوں کو خوف کی وجہ سے ہتھیار لگا کر سوتے تھے اور ہتھیار باندھے ہوئے صبح کو اٹھتے تھے ؛؛ (باقی صفحہ ۲۰)

مسلمان مکہ میں تھے جب بھی۔ مدینہ آئے جب بھی ان کا کفار مکہ سے کوئی جھگڑا نہ تھا وہ صرف یہ چاہتے تھے کہ وہ جس دعوت حق کو حق سمجھتے ہیں۔ اس کو اختیار کریں اور اپنے اوپر نافذ کریں۔ کفار قریش کہتے تھے کہ تم کو اس کا حق نہیں ہے۔ ہم تم کو نہ تو اعتقاد و ضمیر کی آزادی دیں گے۔ اور نہ اس کو اپنے اوپر نافذ کرنے کا حق دیں گے۔ بلکہ بزور شمشیر اس سے روکیں گے۔ اور تم کو مجبور کریں گے کہ تم اپنے اعتقاد سے پھر جاؤ۔

اس صورت حال میں مسلمان جب تک مکہ میں رہے کفار مکہ کے ظلم و تشدد۔ خونریزی اور درندگی کے نشانہ بنے رہے۔ اور ہر حال میں صبر و تحمل۔ راستی اور دیانت کے مظلوم پیکر بن کر ان کے ظلم و جور کو سہتے رہے۔ اور جب مکہ میں زندہ رہنا دشوار ہو گیا تو مدینے چلے آئے۔ یہاں پہنچ کر وہ چاہتے تھے کہ چین سے اپنی زندگی۔ اپنے اعتقاد کے مطابق گذاریں۔ مگر یہاں بھی چین سے قریش نے رہنے نہ دیا۔ بلکہ باقاعدہ اور باضابطہ بزور شمشیر اپنی فوجی طاقت سے اسلام کو اور مسلمانوں کو مٹا دینا چاہا۔ مسلمان اس کے لیے نہ تو مکہ میں تیار تھے نہ اب تھے کہ جس دعوت کو وہ حق سمجھتے ہیں اس سے دست بردار ہو جائیں۔

مدینہ منورہ پہنچ کر اب ان کے لیے دو ہی راہیں تھیں۔ یا تو ان کی فوجی طاقت کے سامنے ہتھیار ڈال کر جبن و بزدلی سے اپنے کو حوالہ کر دیتے کہ استیصال اسلام کے انتقامی جذبہ کی پیاس کو مسلمانوں کے خون سے بجھالو۔ یا۔ ان کے جارحانہ اور ظالمانہ ظلم و تشدد کا مردانہ وار مقابلہ کرتے۔ اور جبن و بزدلی کی موت پر دعوت حق کی راہ میں مر مٹنے کو اور انتہارات کو ترجیح دیتے۔

مسلمانوں نے مدینہ میں اسی صورت کو اختیار کیا اور ۸ھ تک برابر اپنی آزادی ضمیر آزادی دعوت کے لیے چار و ناچار دشمنان اسلام سے لڑتے رہے۔

۲ھ میں جنگ بدر ہوئی۔ ۳ھ میں جنگ احد ہوئی۔ ۴ھ میں بنو نضیر سے آویزش ہوئی۔ ۵ھ میں جنگ احزاب ہوئی ۶ھ میں آپ کو حدیبیہ میں عمرہ سے روکا گیا۔ اور صلح حدیبیہ عمل میں آئی۔ ۷ھ میں غزوۂ خیبر کا واقعہ پیش آیا۔ ۸ھ میں مکہ معظمہ کی فتح ہوئی۔ اور کفار مکہ کا زور ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے لیے اس کا موقع نکلا کہ وہ اپنے "صالح نظام" کو عملاً پورے عرب پر نافذ کر دیں۔ اور دنیا کے لیے ایک نمونہ پیش کر دیں۔ اس نقشہ کو پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مدینہ آکر مظلوم، بے سروسامان مسلمانوں کو جن کا سوائے خدا کے کوئی حامی و مددگار نہ تھا۔ پورے عرب کے تیر و تفنگ کا نشانہ بننا پڑا۔ اور مظلومانہ محض خدا کے بھروسے پر جان کو ہتھیلیوں پر لے کر ان کے مقابلے میں نکلنا پڑا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ باوجود کبیر السن ہونے کے اور باوجود اپنی خلقی ناتوانی اور ضعف پیری کے اور باوجود ناز و نعمت میں پرورش پانے کے ہر جنگ میں فدا کارانہ طریق پر شامل رہے۔ صرف ایک جنگ میں اس وجہ سے شریک نہ ہو سکے کہ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہؓ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں بیمار تھیں۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی تیمارداری کے خیال سے روک دیا تھا۔

دعوت حق کی اشاعت

اسلام میں چونکہ ہر مسلمان کا ایک اہم کام دعوت حق کی خدمت اور اشاعت و تبلیغ ہے۔ اس لیے حضرت عثمانؓ کو بھی اس کی انجام دہی کا ہمیشہ خیال اور لحاظ رہتا تھا۔ وہ امور خلافت کی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے ساتھ اس کا بھی خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ جہاد میں جو قیدی گرفتار ہو کر آتے تھے۔ ان کے سامنے خود محاسن اسلام بیان کر کے ان کو دعوت حق کی دعوت دیتے تھے۔ ایک دفعہ رومی لونڈیاں گرفتار ہو کر آئیں۔ تو حضرت عثمانؓ نے خود ان کے پاس جا کر دعوت حق کا فرض ادا کیا۔ چنانچہ دو لونڈیوں نے متاثر ہو کر کلمۂ توحید کا اقرار کیا اور دل سے مسلمان ہو گئیں۔ (ادب المفرد)

کاروانِ جمعیۃ

○

پاکبازانِ وطن کا قافلہ	ہلہلہ اے اہل ایماں ہلہلہ
ولولہ دائم، دمادم ولولہ	طنطنہ اے اہل ایماں طنطنہ

میری بستی ہو کہ شہر قاہرہ

الفتح، الصاعقہ، العاصفہ

دستۂ اہلِ حریت تیز تر	تیز تر اے اہل بینش تیز تر
دشمن دینِ محمدؐ، بے بصر	سامراجی بے حقیقت کم نظر
ہادئ برحق کے دیوانے چلے	پی کے نورِ حق کے پیمانے چلے
سوئے منزل سارے فرزانے چلے	مجمعِ تقدیس، بزم طاہرہ

راحلہ پیہم مسلسل راحلہ

الفتح، الصاعقہ، العاصفہ

درمیانِ کارزارِ ایشیا	نیل سے تا بہ سوادِ لیبیا
الجزائر ہو کہ ایریٹیریا	ایک ہی نعرہ نوائے لا الٰہ

پاکبازانِ وطن کا قافلہ

الفتح، الصاعقہ، العاصفہ

○

مسعود منوّر

افکار و مسائل

قسط ۲

محمد طفیل رضا
پسرور

نظریۂ پاکستان اور مودودی جماعت

اس دوران میں مسلم لیگ کی تحریک نے مسلمانوں کے عام مذہبی اور معاشرتی حالات کو جو نقصان پہنچایا ہے اس کا اندازہ وہ نہیں کر سکتے یہ اللہ کا فضل تھا کہ جماعت اسلامی کا لٹریچر اپنا کام کر رہا تھا۔ دیار عرب میں چند ماہ ص۱۱

دیکھا آپ نے عرب ممالک میں پاکستان کا تعارف کرانے کا نعرہ لگانے والے صالحین کن الفاظ میں پاکستان کا تعارف کرا رہے ہیں۔

ان لوگوں نے اندرون ملک اور بیرون ملک پاکستان کی ہر زاویہ سے مخالفت کی اور کر رہے ہیں۔ جب پاکستان وجود میں آیا اور اس کے دوام کی فکر ہوئی تو اس اژدہے نے پانسا پلٹا اور پاکستان کو ختم کرنے کے لیے نئے عزم کے ساتھ جدوجہد شروع کر دی۔ جیسا کہ آج کل ان لوگوں کے بیانات اور دھمکیوں سے ظاہر ہے کہ ملک میں انڈونیشیا والے حالات پیدا کر دیے جائیں گے

انڈونیشیا میں کیسے حالات ہیں؟ انہی لوگوں کی زبانی سنیئے ہفت روزہ "ایشیا" لکھتا ہے۔ کہ انڈونیشیا میں پانچ لاکھ سے زائد مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ اور وہاں پر تمام فوجی اور انتظامیہ کی اہم آسامیوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہے۔ کیا دوسروں کو نظریہ پاکستان کے تحفظ کا درس دینے والے صالحین پاکستان کو بھی دوسرا انڈونیشیا بنانے کے خواب دیکھ رہے ہیں؟ یہ سوال آج ہر محب وطن کو لمحۂ فکریہ کی دعوت دیتا ہے۔

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے ہمیں انڈونیشیا کے ان عوامل و وجوہات کا مطالعہ بنظر غائر کرنا ہوگا جنہوں نے انڈونیشیا کو اس حالت تک پہنچنے میں مدد دی یہ حالت کس طرح کیوں کر اور کتنے عرصہ میں پیدا ہوئی۔ اس کے لیے انڈونیشیا کی تاریخ کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔

آئیے ہم انڈونیشیا کے سیاسی اتار چڑھاؤ کا بالتفصیل جائزہ لیں۔

انڈونیشیا کے پہلے آئینی صدر مرد آہن اور نجات دہندہ جناب جنرل احمد سوئیکارنو ہیں جن کو تقریباً ۱۹۶۵ء میں امریکی گماشتوں سامراجی حواریوں اور سی۔ آئی۔ اے کے ایجنٹوں نے تخت سے علیحدہ کر دیا۔ یہ بات آج کسی سے پوشیدہ نہیں کہ احمد سوئیکارنو مشرق بعید میں مغربی سامراج کا دشمن نمبر ا تھا یہی وجہ ہے کہ اس کے دور اقتدار کا سب سے پہلا اور اعلیٰ کام عیسائی مشنری پر پابندی عائد کرنا ہے۔ تاکہ وہ ملک میں کسی قسم کی مذہبی یا غیر مذہبی تبلیغ نہ کر سکیں۔ اسی طرح سی۔ آئی۔ اے کے ایجنٹوں پر کڑی نظر رکھی جس کی وجہ سے احمد سوئیکارنو سامراجیوں کی نگاہ کا کانٹا بن کر رہ گیا۔

اور آخر ایک دن امریکہ نے اپنے ہی خواہوں کی مدد سے احمد سوئیکارنو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور عنان حکومت نام نہاد جمہوریت پسند انقلابی حکومت کے سپرد کر دی جن کا دعویٰ ملک میں جمہوریت کی بحالی ہے۔

نام نہاد انقلابی حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی جمہوریت کی رو سے عیسائی مشنری پر مجوزہ پابندی جو کہ احمد سوئیکارنو کی طرف سے عائد کی گئیں تھیں اٹھا لیں اور ان کو مذہبی تبلیغ کے نام سے ملک میں پوری طرح دندنانے کی آزادی دے دی گئی۔

جس کی وجہ سے انڈونیشیائی عوام کی ایک کثیر تعداد عیسائیت کی گود میں چلی گئی۔ جبکہ حکومت کی طرف سے حق و صداقت کی آواز پر پورا پورا قدغن ہے۔ جبکہ مسلمان محض عضو معطل ہو کر رہ گئے ہیں۔

یہ ہے دراصل اس اجمال کی تفصیل جس طرف ہفت روزہ ایشیاء نے اشارہ کیا ہے۔

اب جماعت اسلامی اور اس کے حواری بھی پاکستان میں بعینہٖ اسی قسم کی جمہوریت کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ مسلم لیگ اور قائد اعظم کی روح سے انتقام لیا جا سکے۔ ۱۹۵۶ء کے آئین کی حمایت میں بھی دراصل یہی عزائم پنہاں ہیں چونکہ اس آئین کے تحت بھی ایک مسلمان کو کافر اور مرتد ہونے کی مکمل آزادی ہے۔ جس کی رو سے وہ (عیسائی۔ ہندو یہودی وغیرہ) جو چاہے بن سکتا ہے۔

اور یہ سب کچھ اس ملک میں حکمت عملی کے تقاضے کے تحت ہو رہا ہے۔ ورنہ تو یہی لوگ اسی پالیسی کے وضع ہونے سے پہلے جمہوریت کے کس قدر مخالف تھے۔

خود ان لوگوں کی زبانی سنیئے۔

چنانچہ تحریک آزادی ہند اور مسلمان کے ص۲۶۲ پر لکھتے ہیں۔

(۱) دراصل جمہوری حکومت کے معنی یہ ہیں کہ اکثریت اقلیت کو ڈرا دھمکا کر اپنے قابو میں رکھتی ہے۔

اسی کتاب کے باب ۱۲ ص۲۹۳ پر یوں رقمطراز ہیں۔

جمہوری نظام میں جب کبھی اکثریت کی حکومت کا اصول اختیار کیا جاتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ جو گروہ کثیر تعداد میں ہے وہ حاکم بن جائے اور حکومت کے زور سے اپنے اغراض و خواہشات حاصل کرے اور جو گروہ قلیل تعداد میں ہے۔ وہ غلام بنا لیا جائے۔ اور اکثریت کے اغراض و خواہشات پر اس کی اغراض و خواہشات اسی طرح قربان کی جائیں جس طرح کسی زار یا قیصر کی شخصی و ظالمانہ حکومت میں کی جا سکتی ہیں۔ یہ چیز ہے جس کو اکثریت کا استبداد (tyranny of majority) کہتے ہیں۔ اور جو اس زمانہ کی جمہوریتوں کے چہروں پر سب سے زیادہ بدنما داغ ہے۔

اور اسی طرح ۱۹۵۳ء کے اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔

موجودہ تہذیب جس پر آج دنیا کا پورا فکری اخلاقی تمدنی و سیاسی و معاشی نظام چل رہا ہے۔ دراصل تین بنیادی اصولوں پر قائم ہے۔ لادینی قوم پرستی، اور جمہوریت (پھر جماعت اسلامی کے اغراض و مقاصد کے ضمن میں فرماتے ہیں) کہ جماعت اسلامی چاہتی ہے۔ کہ اس پورے نظام زندگی کو ان تین بنیادوں سے اکھاڑ کر تین دوسری بنیادوں پر قائم کیا جائے۔ لادینیت کے مقابلے میں خدا کی بندگی و اطاعت قوم پرستی کے مقابلے میں انسانیت اور جمہور کی حاکمیت کے مقابلے میں خدا کی حاکمیت۔

دیکھئے تحریک اسلامی ایک نظر میں ص۳۲

صرف اسی پر اکتفا نہیں۔ اس سے زیادہ سخت الفاظ جمہوریت کے بارے میں سنیئے۔

اسی کتاب تحریک اسلامی ایک نظر میں کے صفحہ ۴۲-۴۳ پر یوں گویا ہوتے ہیں۔

موجودہ زمانے کی بے دین جمہوریت تمہارے دین و ایمان کے بالکل خلاف ہے۔ تم اس کے آگے سر تسلیم خم کرو گے تو قرآن کو پیٹھ پھیر دو گے۔ اس کے قیام و بقا میں حصہ لو گے تو اپنے رسول سے غداری کرو گے۔ اسکا جھنڈا اڑانے اٹھو گے تو اپنے خدا کے خلاف علم بغاوت بلند کرو گے جس اسلام کے نام پر تم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہو۔ اس کی روح اس ناپاک نظام کی روح سے اس کے بنیادی اصول اس کے بنیادی اصولوں سے اس کا ہر جز اس کے ہر جزو سے برسر جنگ ہے۔ اور اسلام اور یہ نظام کہیں ایک دوسرے سے مصالحت نہیں کرتے۔ جہاں یہ نظام برسر اقتدار ہوگا۔ وہاں اس نظام کے لیے کوئی جگہ نہ ہوگی تم اگر واقعی اسی اسلام پر ایمان رکھتے ہو جسے قرآن اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ تو تمہارا فرض ہے۔ جہاں بھی تم ہو اس قوم پرستانہ لادینی جمہوریت کی مزاحمت کرو۔ اور اس کے مقابلہ میں خدا پرستانہ انسانی خلافت قائم کرنے کیلئے جدوجہد کرو۔

خصوصیت کے ساتھ جہاں تم بحیثیت ایک قوم کے برسر اقتدار ہو وہاں تو اگر تمہارے ہاتھوں سے اسلام کے اصلی نظام کی بجائے

کا فرانہ نظام چلے اور سینے تو حیف ہے۔ تمہاری اس مسلماتی پہ جس کا نام لیتے سے تم اتنے بلند آہنگ اور جس کا کام کرنے سے تم اس قدر بے زار ہو۔

دیکھ لیا آپ نے؟ آخر یہ اس قدر تضاد کس وجہ سے ہے؟ اب کیوں اس جمہوریت کے لیے مضطرب دکھائی دے رہے ہیں؟ کیا یہ لوگ اپنے خدا سے جنگ کرنے پر آمادہ ہیں؟ جبکہ خود مودودی صاحب کے نزدیک جمہوریت کافرانہ نظام بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ اب اسی کو اپنانے کی آخر کچھ تو وجہ ہے نا؟

دراصل اب تقاضائے مصلحت یہی ہے۔ چونکہ اب اس ذہنیت کے پیچھے پاکستان سے انتقام کا جذبہ کارفرما ہے۔

اسی لیے تو جمہوریت اور ۱۹۵۶ء کے آئین کی مالا اس قدر شدت سے جپی جا رہی ہے۔ تاکہ ملک کو باآسانی انڈونیشیا کی طرح تباہی کے دہانے تک پہنچا جاسکے۔

رہا احراری علماء کا سوال ٹھیک ہے۔ انہوں نے ایک مخصوص نظریے کی بنا پر پاکستان کی مخالفت کی اس سے یہ لوگ انکار نہیں کرتے لیکن آزادی کی جنگ میں تو ان کا برابر کا حصہ ہے۔ غلامی سے تو ان لوگوں نے سمجھوتہ نہیں کیا؟

اور پھر جب پاکستان بن گیا۔ خلوص دل سے اس کی تعمیر و ترقی میں مصروف ہو گئے۔ اور مسلم لیگ سے تمام اختلافات ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ جب کہ حضرت عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے لاہور والے اعلان سے ظاہر ہے۔

اب دوست و دشمن کی پہچان سابقہ اور موجودہ رویے کی بنا پر ہی کی جا سکے گی۔

دیکھنا یہ ہے کہ نظریۂ پاکستان کے خلاف کون کام کر رہا ہے جماعت اسلامی یا احراری؟

اگر نظریۂ پاکستان کے خلاف کی اساس جمہوریت اور ۱۹۵۶ء کا آئین ہے؟ تو پھر تو واقعی یہ لوگ قابل تعزیر ہیں۔ چونکہ یہ لوگ اس کی حمایت میں نہیں ہیں۔

اور اگر اساس کلمہ طیبہ اور آئین شریعت کو مانا جائے اور جبکہ ظاہر ہے کہ پاکستان کی اساس یہی ہے تو پھر اس کے حامی و مؤید تو پاکستان دشمن ؟ اور ایک مسلمان کو ۱۹۵۶ء کے آئین کی رو سے مرتد ہونے کی اجازت دینے والا مسلمان یا محب کیا یہ وہی چور رچور کا اشارہ کرنے والی تک نہیں۔ ہنوز عوام کو کب تک بے وقوف بنایا جا سکتا ہے؟

ایجنٹ حضرات توجہ فرمائیں

ماہ دسمبر کے بل ذرا تاخیر سے ارسال کیے گئے ہیں مہربانی فرما کر جلد ادا فرما دیں۔

ادارہ

صلحاء امت کا

تلاوتِ قرآن اور دیگر عبادات سے شغف

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور راست باز بندوں کی رفاقت و معیت اختیار کرو۔

اس آیت کی رو سے انسان عقیدہ اور عمل میں نیک بندوں کی معیت اختیار کرنے پر مامور ہے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ — (کہ انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کی اُلفت ہوگی۔) فرما کر نیکوں والی راہ اختیار کرنے اور ان کے مسلک پر چلنے کی ترغیب دی ہے۔

ان اوراق میں اس آیت و حدیث کی توضیح کے لیے صلحاء کرام کی عمل سنت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صلحاء امت کی معیت کی اور ان کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور قیامت کے دن ہمیں ان کی شفاعت نصیب فرمائے اور ان کی شفاعت کو ہماری نجات کا ذریعہ بنائے آمین۔

۱ — سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا نماز کے لیے یہ ارشاد کتنا مشہور ہے کہ "قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ" او کما قال۔

یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نوافل میں اتنا زیادہ مشغول رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے انتہائی شفقت اور محبت کے انداز میں "قُلِیلًا" میں بھی اندازے سے زیادہ جاگنے سے منع فرمایا تقریباً دو دو اڑھائی اڑھائی پارے ہر رکعت میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ کہ عشاء کے بعد سونے سے قبل یہ سورتیں تلاوت فرما کر آرام فرمایا کرتے تھے۔ (۱) سورۂ بنی اسرائیل (۲) سورۂ کہف (۳) سورۂ الم سجدہ (۴) سورۂ زمر (۵) سورۂ حم دخان (۶) سورۂ قمر (۷) سورۂ الحدید (۸) سورۂ صف (۹) سورۂ جمعہ (۱۰) سورۂ منافقون (۱۱) سورۂ تغابن (۱۲) سورۂ ملک (۱۳) سورۂ مزمل (۱۴) سورۃ اعلیٰ (۱۵) سورۂ زلزال (۱۶) سورۂ تکاثر (۱۷) سورۂ کافرون (۱۸) سورۂ اخلاص (۱۹) معوذتین (۲۰) سورۂ فاتحہ (۲۱) سورۂ بقرہ کا پہلا اور پچھلا رکوع (۲۲) آیت الکرسی (۲۳) سورۂ آل عمران کا آخری رکوع اس کے علاوہ کچھ آیات اور بھی تلاوت فرما کر آرام فرمایا کرتے تھے۔

۲ — سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سوز و گداز کے ساتھ بکثرت تلاوت کرنا اس قدر رقت انگیز ہوا کرتا تھا کہ مشرکات مکہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔

۳ — داماد بتول امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں عموماً سورۂ کہف تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور قرآن کریم کی تلاوت کو عام کرنے کے لیے اپنی مملکت میں جس کا مجموعی رقبہ ۲۲ لاکھ مربع میل تھا حکم نافذ کیا کہ کسی شخص کو کسی قسم کی ملازمت ہرگز نہیں مل سکتی تاوقتیکہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کا حافظ نہ ہو۔

۴ — جامع القرآن، امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں عموماً سورۂ یوسف تلاوت فرمایا کرتے تھے اور ان کے فرزند ارجمند سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سونے سے پہلے سورۂ کہف تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت تھی کہ آپ رمضان المبارک میں ایک ختم دن کو ایک ختم رات کو اور ایک ختم تراویح میں کیا کرتے تھے۔ یعنی کل ۶۱ ختم۔ اسی طرح امام صاحب کا چالیس برس تک یہ معمول رہا کہ مغرب سے پہلے کھانا تناول فرما کر مغرب کے نوافل اوابین سے فارغ ہو کر تھوڑے آرام فرما کر خواب سے بیدار ہو کر وضو کرکے نماز عشاء باجماعت ادا فرمایا کرتے تھے اور اسی عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرماتے تھے۔ اور تیس برس تک آپ نے متواتر روزے رکھے۔

اسی طرح قطب ربانی، محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، سراج المحدثین حضرت امام احمد بن حنبل اور سلطان العارفین شیخ الشیوخ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمہم اللہ تعالیٰ نے چالیس چالیس برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی۔ اور تیس تیس برس متواتر روزے رکھے۔

بقیہ صا مفتی محمود کا خطاب

اہم اور نتیجہ خیز ہوں گے - اس دور میں قوم کو اپنے اور وطن عزیز کے مستقبل کے بارے میں تاریخی فیصلے کرنے ہوں گے اور اس امر کا تعین کرنا ہوگا کہ پاکستان میں کس قسم کا آئین اور کیسا نظام کیا جائے - لہٰذا عوام پر بالخصوص فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تمام جماعتوں اور ان کے رہنماؤں کے کردار و اعمال کا اچھی طرح جائزہ لیں اور سوچ سمجھ کر اپنے مستقبل کے متعلق فیصلہ صادر کریں - اگر عوام اس مرتبہ بھی دھوکے اور لالچ کا شکار ہوئے تو اپنی مصیبتوں میں اضافہ کرنے کے علاوہ ملک سے غداری کے مرتکب ہوں گے -

آئین کا سوال

مفتی محمود نے کہا - جمعیۃ علماء اسلام نے مجبوراً انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے - کیونکہ آئندہ انتخابات کے ذریعے قائم ہونے والی اسمبلی کو ۱۲۰ دنوں میں ملک کا آئین تیار کرنا ہوگا انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا مگر افسوس کہ یہاں نہ اسلامی دستور نافذ کیا گیا - نہ عوام کو اسلامی اقدار کے مطابق زندگی بسر کرنے کے مواقع مہیا کئے گئے آزادی کے بائیس سال گذرنے پر بھی آج یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم پھر ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء سے ابتدا کر رہے ہیں - ملک کا پہلا آئین ۱۹۵۶ء میں نافذ کیا گیا - جسے نفاذ کے دوران ہی جمعیۃ علماء اسلام نے غیر اسلامی اور غیر جمہوری قرار دیا تھا ایوب خاں نے ۱۹۶۲ء میں جو آئین نافذ کیا - وہ پہلے سے بھی زیادہ ظالمانہ اور غیر جمہوری تھا - مفتی صاحب نے کہا - ہم صاف گوئی کے عادی ہیں اور واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر نئی دستور ساز اسمبلی نے بھی غیر اسلامی اور کفر پر مبنی آئین نافذ کرنا چاہا - تو ہم ایسے آئین کے خلاف بھرپور جدوجہد کرنے سے گریز نہیں کریں گے اور ہمیں خواہ کتنے ہی مصائب جھیلنے پڑیں - ہم اس ملک میں غیر اسلامی آئین کا نفاذ ہرگز برداشت نہیں کر سکیں گے -

مفتی صاحب نے پاکستان میں اسلامی آئین کے نافذ نہ ہونے کی ذمہ داری ان تمام افراد اور جماعتوں پر عائد کی جو گذشتہ بائیس سال میں حکمران رہ چکے ہیں - انہوں نے کہا کہ افراد و جماعتوں نے اپنے فرائض سے پہلو تہی کر کے اسلام اور قیام پاکستان کے مقصد کے ساتھ "غداری" کی ہے -

انہوں نے کہا کہ جو لوگ اپنی گھریلو اور نجی زندگی میں اسلامی اقدار رائج نہیں کر سکتے - ان سے پاکستان کے پیمانے پر اسلامی نفاذ کے قیام کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟ گذشتہ بائیس برسوں میں تمام حکمران یہی کہتے رہے کہ وہ ملک میں اسلامی نظام رائج کریں گے - لیکن جن کے دامن غریبوں کے خون سے تر ہوں - جن کے منہ بھیڑئیے کی طرح غریبوں کے خون سے سرخ ہوں - ایسے ظالم لوگ پاکستان کے غریب عوام کے مسائل کیوں کر حل کر سکتے ہیں -

مفتی محمود نے عام لوگوں کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا - گذشتہ بائیس برسوں میں غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور دوسرے محنت کشوں کی بدحالی میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے - اور انہیں زندگی کی بنیادی ضرورتوں کے وسائل بھی میسر نہیں - انہوں نے کہا - جس شخص کے پاس رہنے کو مکان تک نہ ہو - وہ خود کو اس ملک کا شہری آخر کیسے تصور کر سکتا ہے - دیہات میں بسنے والے کروڑوں کسان حیوانوں سے بدتر زندگی گذار رہے ہیں - ان کی محنت پر عیش کرنے والے جاگیرداروں کے کتے بھی کسانوں سے بہتر زندگی بسر کرتے ہیں - حالیہ مدت میں مختلف مقامات پر مزدوروں اور صنعت کاروں کے جھگڑوں میں بے شمار مزدوروں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا ہے - لیکن کسی ایک صنعت کار کو قید نہیں کیا گیا انہوں نے صدر یحییٰ سے اپیل کی کہ مختلف شہروں میں مارشل لا کے تحت سزایاب مزدوروں، سیاسی کارکنوں اور طلبہ کو فی الفور رہا کر دیا جائے -

جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا - آج جمعیۃ کے زیر اہتمام پورے ملک میں یوم منشور بھی منایا جا رہا ہے - ہم نے جمعیۃ کا منشور اور اس میں معاشی نظام کتاب و سنت کی روشنی میں مرتب کیا ہے - انہوں نے کہا - اسلام دولت آفریں ذرائع پر کنٹرول کرتا ہے - اور کاروبار کے اسلامی اصولوں سے ہٹ کر حرام اور ناجائز طریقوں سے دولت کمانے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا -

انہوں نے واضح کیا کہ اگر جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے میں کامیاب ہو گئی تو حرام طریقوں سے کمائی ہوئی تمام دولت چھین لی جائے گی - البتہ جن لوگوں نے اسلامی اصولوں کے مطابق مال کمایا ہو - ان سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا - اس سلسلے میں انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اسلام کے نزدیک زمین پر صرف اس شخص کو ملکیت کا حق پہنچتا ہے - جس نے اپنی محنت سے اسے آباد کیا ہو - انہوں نے کہا - ملک و ملت سے غداری اور انگریز کی غلامی کے عوض حاصل کردہ زمینیں اور حالیہ مدت بڑے بڑے لوگوں میں تقسیم کردہ زمینیں "غیر اسلامی" ملکیت کی ذیل میں آتی ہیں جنہیں بلا معاوضہ ضبط کر لیا جائے گا - اور ان پر کاشت کرنے والوں کو صحیح مالک قرار دیا جائے گا -

مفتی صاحب نے جمعیۃ کے ناقدین کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ غریبوں سے ہمدردی رکھنے کی بنا پر بعض لوگ ہم پر "سوشلسٹ مولوی" ہونے کے الزامات لگاتے ہیں - انہیں کہا کہ اسلام غریبوں کا حامی و مددگار بن کر آیا ہے - ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق ہی غریبوں کی مشکلات دور کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں - اس کے باوجود ہم پر الزام تراشی کرنے والے امریکی ایجنٹ ہیں - ہمارے نزدیک امریکی سامراج دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے - جب تک سامراج کا جنازہ بحیرہ روم میں غرق نہیں کیا جاتا نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے بنیادی مسائل حل نہیں ہوں گے - انہوں نے کہا - ہم الزام لگانے والوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ امریکی سامراج کے دن پورے ہو چکے ہیں اور اب اسے کوئی طاقت تباہ ہونے سے نہیں بچا سکتی - پاکستان میں بھی سامراج اور اس کے ایجنٹوں کو منہ کی کھانی پڑے گی -

مفتی صاحب نے آخر میں کہا کہ ہم پاکستان میں سرمایہ داری کی حفاظت کے لئے اسلام کا نام استعمال نہیں ہونے دیں گے - سرمایہ داری کے ظالمانہ نظام کی حفاظت کے خواہاں اور امریکی سامراج کی مدد سے پاکستان کو ترقی دینے کے دعویدار پاکستان اور اس کے عوام کے دشمن ہیں -

جلسے میں مولانا محمد اکرم کی پیش کردہ چند قراردادیں منظور کی گئیں ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ کوہستان کو معاملہ جاری کرنے کے لئے فوری طور پر ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا جائے - دوسری قرارداد میں اسلام اور نظریہ پاکستان کے نام پر بعض عناصر کو شرانگیزی کی کھلی چھٹی ملنے پر افسوس ظاہر کیا گیا - اس کے علاوہ مختلف شہروں میں مزدوروں، سیاسی کارکنوں اور طلباء کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس

۳۰ ر ۳۱ر جنوری ۱۹۷۰ء کو ڈھاکہ میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا جس میں حضرت درخواستی امیر مرکزی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی مرکزی، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا محمد اجمل صاحب بطور ضروری شریک ہونگے - اس اجلاس میں دونوں صوبوں میں انتخابی مہم، مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کی تشکیل اور بعض دیگر امور پر غور کیا جائے گا ممکن ہے یہ حضرات دو ہفتہ تک مشرقی پاکستان کا دورہ کریں -

بقیہ مولانا غلام غوث ہزاروی کا بیان

جلسۂ عام میں آج ڈیموکریٹک یوتھ فورس کے ایک اشتہار کی شدید مذمت کی گئی۔ جس میں لوگوں کو جہاد کے نام پر خانہ جنگی کی تلقین کی گئی ہے۔ جمعیۃ کی صوبائی شاخ کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام غوث ہزاروی نے یہ اشتہار اجتماع کو دکھایا گیا اور ساتھ ہی انتباہ کیا کہ ملت اسلامیہ پر اٹھنے والا ہاتھ توڑ دیا جائے گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ شہری آزادیاں بحال ہوتے ہی جماعت اسلامی نے نہ صرف ضابطۂ اخلاق و مارشل لا ریگولیشن ۶۰ کی دھجیاں اڑا دی ہیں بلکہ ابتدا ہی اشتعال انگیزی سے کی ہے۔ مولانا نے پوچھا مودودی جماعت کی یہ ذیلی تنظیم ڈیموکریٹک یوتھ فورس پاکستان کے اندر انتخابی مہمات کے موجودہ زمانے میں کن لوگوں کے خلاف تلوار اٹھانے کی دعوت دے رہی ہے مولانا نے کہا کہ جو لوگ مسلمان کو مسلمان کا گلہ کاٹنے کی شہ دیتے ہیں ان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ مولانا نے جماعت اسلامی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہو سکتا ہے کہ امریکہ تمہاری تمہاری پشت پر ہو یا دوسری طاقتیں تمہاری امداد کر رہی ہوں۔ لیکن ہمارا خدا تمام دنیاوی طاقتوں پر غالب ہے۔

مولانا ہزاروی نے جو پوسٹر اس جلسۂ عام کی مذمت کے لیے پیش کیا وہ کل رات کی تاریکی میں شہر کی دیواروں پر چسپاں کیا گیا ہے کی پیشانی پر تلوار کی تصویر بنی ہوئی ہے اور اس پر سرخ روشنائی میں "نکلو" درج ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہم عوام کو "بڑھو" کی تلقین کرتے ہیں لیکن یہ لوگ "نکلو" کے لفظ سے قوم کو مخاطب کرتے ہیں اور اس کی توہین کر رہے ہیں۔ مولانا نے حکومت پر زور دیا کہ ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کی ان مذموم کوششوں کو فوری طور پر کچل دینا چاہیے تاکہ انتخابات میں ایک مسلمان کا ہاتھ دوسرے کے گریبان تک نہ پہنچے۔ مولانا نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ جو لوگ اپنے گھر کی چار دیواری میں اسلام نافذ نہیں کر سکتے۔ وہ پورے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی علمبرداری کر رہے ہیں۔

مولانا ہزاروی نے پنجاب یونیورسٹی کے بعض طالب علموں کا ایک خط بھی پڑھ کر سنایا جس میں شکایت کی گئی تھی کہ یونیورسٹی کیمپس میں "مودودی جماعت کی ریشہ دوانیاں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ لیکن حکام نے ان کے سدباب پر کوئی توجہ نہیں دی۔ خط میں بتایا گیا تھا کہ نیو کیمپس کا کینٹین ٹھیکہ جماعت اسلامی کے ایک معروف رکن نصر اللہ کو تحفتاً دے دیا گیا ہے۔ اور اسی روز سے طلبا کی یہ جگہ جماعت اسلامی کے کارکنوں کی سرگرمیوں کی آماجگاہ بن گئی ہے۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ اگر حکومت نے ان شکایات کا ازالہ نہ کیا تو انتخابات میں موجودہ حکومت کی غیر جانب داری مشکوک ہو جائے گی۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے کارکنوں کی سرگرمیوں سے چشم پوشی تعلیمی اداروں کو کسی ایک پارٹی کے حق میں استعمال کرنے کے مترادف ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے جماعت اسلامی کے بعض رہنماؤں کے ایسے بیانات پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ جس میں اس اندیشے کا اظہار کیا گیا ہے کہ مجوزہ دستور ساز اسمبلی، چار ماہ کے اندر اندر ملک کا نیا آئین بنانے سے قاصر رہے گی مولانا ہزاروی نے کہا کہ ان بیانات سے نام نہاد جمہوریت پسندوں کی بدنیتی عیاں ہو گئی ہے۔ اور ان کے دل کا چور پکڑا گیا ہے۔ مولانا ہزاروی نے کہا جماعت اسلامی ۱۹۵۶ء کے آئین کی پوجا کر رہی ہے۔ کیونکہ اس میں مرتد ہونے کی کھلی اجازت ہے۔ قرآنی احکام کے خلاف مرد اور عورت کی گواہی کو برابر قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی رو سے مملکت خداداد پاکستان میں غیر مسلم بھی وزیر اعظم، چیف جسٹس اور کمانڈر انچیف ایسے کلیدی عہدوں پر فائز ہو سکتے ہیں۔ مولانا ہزاروی نے اجتماع سے پوچھا کہ آپ ایسے آئین کی بحالی قبول کر سکتے ہیں۔ حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر نفی میں جواب دیا۔

جماعت اسلامی کے منشور پر تنقید کرتے ہوئے مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ اسلام میں ملکیتوں کی حد بندی، حلال و حرام سے ہوئی ہے۔ لیکن مودودی صاحب نے زمانے کے فیشن کے مطابق زرعی اراضی کی حد ملکیت مقرر کر دی ہے۔ مولانا نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام صرف قرآن و سنت کے احکامات پر عمل کرے گی۔ حلال سے تعرض نہیں کیا جائے گا۔ لیکن حرام ذرائع سے پیدا کردہ دولت ساری کی ساری بحق ملت ضبط کر لی جائے گی۔ مولانا نے کہا ہمیں پاکستان میں دین حنیف کو برقرار رکھنا ہے۔ اس لیے ہم سرمایہ داری اور جاگیرداری کو کسی بھی شکل میں باقی نہیں رہنے دیں گے۔ مولانا نے کہا کہ نجی ملکیت کی تحدید کو غیر اسلامی جانتا اور ساتھ ہی تحدید کر ڈالنا گیا اسلام کی خلاف ورزی نہیں تھا پرلے درجے کی ابن الوقتی ہے اور جماعت کے تضاد و منافقت اظہار ہوتے ہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے جماعت اسلامی کی پالیسیوں پر نکتہ چینی جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مودودی صاحب نے اپنی تحریروں میں انبیاء کرام اور ازواج مطہرات کے بارے میں ایسی باتیں کہی ہیں جو مسلمانوں کے لیے دلخراش ہیں۔ وہ خود مخلوط طریقہ سے استفادہ کرتے ہیں۔ ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کریں گے عبث ہے۔ مولانا ہزاروی نے واضح کیا۔ ہم پاکستان میں کوئی ماڈرن اسلام نہیں چاہتے۔ ہم صرف اس اسلام کے پرستار ہیں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابہ کبار کے توسط سے انسانیت تک پہنچایا۔ ہم نے مزدوروں اور دوسرے غریبوں سے ہمدردی کا اظہار کیا تو ہمیں سوشلسٹ کہا گیا۔ مولانا نے پوچھا کیا غریب سے ہمدردی اور اس کے حقوق کی حمایت کرنا اسلام کے خلاف ہے۔؟ مولانا نے کہا کہ ہم نے مزدوروں کے پاس جا کر انہیں یہی تلقین کی ہے۔ کہ تم خدا اور رسول صلعم پر ایمان میں ضعف نہ آنے دینا۔ اسلام کا دین تمہارے حقوق کی حفاظت کرے گا۔ اور تمہیں "رضامندی کی اجرت" دلوائے گا مولانا نے کہا کہ اسلامی معاشرہ میں کسی سرمایہ دار کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اپنی شرائط پر غریب سے مفاہمت کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تو استحصال بالجبر کا مقابلہ کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ایسے نظام کا خاتمہ چاہتے ہیں جس میں امیر کی دوا بھی غریب کی دوا سے بہتر ہو اور امیر کی نالائق اولاد دولت کے بل پر اونچے عہدوں پر پہنچ جاتی ہے اور غریب کی اولاد اچھی تعلیم کے باوجود کلرکی سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔

مولانا ہزاروی نے مشرقی اور مغربی پاکستان کے مابین اتحاد اور یکجہتی پیدا کرنے کے مروجہ طریقوں سے بیزاری کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ رقص و موسیقی کے ذریعے دو خطوں کے مسلمانوں کے مابین اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے اسلامی اخوت، اسلامی مساوات اور اسلامی انصاف کی ترویج ضروری ہے۔ مولانا نے صدر یحییٰ خان سے اپیل کی ہے کہ وہ عائلی قوانین ختم کر کے اپنی نیکیوں میں ایک اور اضافہ کر لیں" یہ قوانین قرآن و سنت کے منافی ہیں۔ اگر موجودہ حکومت نے انہیں منسوخ نہ کیا تو آنے والی حکومت ان کی دھجیاں فضا میں بکھیر دے گی۔ پاکستان میں کتاب و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں چل سکتا"

جمعیۃ علماء اسلام بنوں کا ضلعی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام بنوں کا ضلعی اجلاس مولانا غلام حبیب صاحب کی صدارت میں بمقام سرائے نورنگ منعقد ہوا۔ قاری حضرت گل نے تلاوت کی۔ اس کے بعد مولانا حمید اللہ جان نیازی نے پچھلے سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مولانا علی اکبر صاحب مولانا عبدالحکیم صاحب مولانا غلام حبیب صاحب ڈاکٹر آف بیزو، قاری حضرت گل نے مسائل حاضرہ پر تقاریر کیں۔ اجلاس میں متفقہ طور پر ضلعی کانفرنس کے لئے ۲۷، ۲۸ مارچ کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ کانفرنس کا نام "مطالبہ اجراء شریعت کانفرنس" ہوگا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے آئندہ آئین میں علماء کے بائیس ۲۲۔ اصولوں کو لازمی شامل کیا جائے۔

(۲) فوری طور پر عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کیا جائے۔

(۳) عربوں کی مکمل جانی و مالی امداد کی جائے۔ اور اسرائیل کے حواری امریکہ سے تجارتی وسفارتی تعلقات ختم کئے جائیں۔

(۴) اری ٹیریا کے تین حریت پسندوں کو رہا کیا جائے

(۵) یہ اجلاس بنوں و دیگر علاقہ جات سے اغوا کے واردات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اغوا کے تدارک کے لئے ٹھوس قدم اٹھائے

(۶) یہ اجلاس حضرت مفتی محمود حضرت ہزاروی صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

(۷) یہ اجلاس مولانا گل جان کے والد کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کرتا ہے۔

بنوں گورنمنٹ کالج میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

بنوں گورنمنٹ کالج میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام عمل میں آگیا ہے۔ گذشتہ دنوں طلباء کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں انتخاب عمل میں لایا گیا۔ کنوینر جناب محمد غزنی خان۔ جنرل سیکرٹری قبلہ ایاز خان۔ جائنٹ سکرٹری سمیع الرحمٰن۔ پروپیگنڈا سیکرٹری بشیر محمد، خزانچی عبدالرحمٰن خان منتخب ہوئے۔ بارہ ارکان پر مشتمل مجلس عاملہ منتخب ہوئی۔

بہاولپور جمعیۃ کا ضلعی اجلاس

۱۸ جنوری کو ہوگا

بہاولپور کی تمام ضلعی شاخوں کو بذریعہ اطلاع ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۸ جنوری بروز اتوار ٹھیک صبح ۹ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک بازار نزد جامع مسجد ہوگا۔ اجلاس میں ضلعی انتخاب اور ضلع کا انتخابی بورڈ اور دیگر اہم امور زیر غور لائے جائیں گے۔ تمام شاخوں کو دعوت نامے ارسال کردیے گئے ہیں۔ اگر کسی جماعت کے ہاں دعوت نامہ موصول نہ ہوسکے تو اطلاع ہذا کو دعوت نامہ تصور کرکے وقت معینہ پر تشریف لائیں۔ نیز ہر جماعت کم از تین نمائندے بھیجیں۔

(غلام مصطفےٰ ناظم جمعیۃ بہاولپور ڈویژن)

ضروری اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کی مجلس شوریٰ وعمومی کا اجلاس مورخہ ۱۴ جنوری بروز جمعرات بعد از نماز ظہر بمقام مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ مقرر کیا گیا ہے۔ جس میں مجلس شوریٰ وعمومی کے جمیع اراکین کی شمولیت نہایت ضروری ہے۔ مہربانی فرما کر سب اراکین وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی کو دعوت نامہ نہ مل سکے تو اسی اطلاع کو دعوت نامہ سمجھیں۔

ڈاکٹر نور محمد غفرلہٗ امیر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن

ضلع بہاولنگر کی طرف سے امداد

جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر نے مرکزی جمعیۃ کے ناظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو دورہ کے موقع پر ایک ہزار روپے بطور امداد مرکزی جمعیۃ پیش کئے تھے۔

(محمد یعقوب شیخ ملتان)

جمعیۃ طلباء اسلام

سکھر - مورخہ ۹ رشوال ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۹ ردسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعہ جمعیۃ طلباء اسلام کے ہفتہ وار اجلاس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے صدر جناب مولانا قاری عبدالستار صاحب میرٹھی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:۔

برادران ملت اور نوجوان طالب علم بھائیو! آج میں ہر ایک مسلمان اور خیرخواہ پاکستان کے دل کی آواز کو اپنے الفاظ میں آپ حضرات کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ ملک حاصل ہی اسلام کے نام پر کیا گیا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں نے محض اس توقع پر اپنے عزیز و اقربا عزت و ناموس اور جان و مال کی قربانیاں پیش کی تھیں کہ یہاں کتاب و سنت کے مطابق دستور نافذ کیا جائے گا۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

آیئے ہم سب مل کر آج اپنے اعمال کا محاسبہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ہم کہاں تک عنداللہ سرخرو ہیں اور ہم نے شجر اسلامی کی آبیاری کے لئے کس حد تک عرق ریزی کی ہے؟ دور نہ جائیے۔ کالج اور سکول آغوش مادر کے بعد نئی نسل کی دینی نشوونما اور پرورش کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کبھی یہ تصور بھی فرما سکتے ہیں کہ موجودہ درسگاہوں سے خالدؓ و بایزیدؒ کے جانشین پیدا ہوں گے؟ اور ان کالج اور سکول میں بچیاں جا کر فاطمہؓ و عائشہؓ کے اوصاف حمیدہ کا عکس جمیل بن سکیں گی؟ موجودہ درسگاہوں میں سب کچھ ہے مگر اسلام نہیں ہے اور قرآن و حدیث کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ کتاب و سنت تو دور کی بات ہے۔ ناظرہ قرآن مجید پڑھانے تک کا کوئی اہتمام نہیں۔ چنانچہ آج جبکہ نئی پود میں بے راہ روی اور بے دینی کے جراثیم پوری تیزی کے ساتھ سرایت کر رہے ہیں۔ ہم حکومت پاکستان سے خدا اور اسلام اور پاکستان کے تحفظ و بقا کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ خلاف اسلام سرگرمیوں کا قلع قمع کرے۔ اور مدارس میں علوم جدیدہ کے ساتھ ساتھ کتاب و سنت کا بھی خاطر خواہ انتظام کرے۔

آخر میں میں اپنے تمام طالب علم بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ علوم مشرقی کے ساتھ ساتھ اپنے اسلام کو بھی عملی طور پر اپنائیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد کا اجلاس

۲۶ ردسمبر کو جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد کے زیر اہتمام جامع مسجد قدیم ونیکے روڈ حافظ آباد میں بعد از نماز عشاء ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ عزیز الرحمٰن صدر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ نے صدارت فرمائی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مقامی شعراء کے علاوہ سید سلیمان گیلانی خلف الرشید سید امین گیلانی شیخوپورہ جمعیۃ کے تعارف اور اغراض و مقاصد کو منظوم انداز میں پیش کیا۔ حافظ آباد میں جمعیۃ کے کنوینر نے جمعیۃ کا تعارف پیش کیا۔ جناب سعید آصف نے قرآنی تعلیمات کے احیاء پر تقریر کی بعد ازاں مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ مولانا محمد الطاف حافظ آباد اور مولانا مفتی عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ مفتی صاحب نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ صحیح اسلام پر عمل پیرا ہوں اور وہ اسلام ہی کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر کی طرف سے تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جہاں دستور اور فارم وغیرہ نہ ہوں وہ مرکز کو لکھیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے وفد کا دورہ

جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے پانچ رکنی وفد نے ۱۸ ردسمبر کو لکی مروت اور بنوں کا دورہ کیا۔ وفد کی رہنمائی جناب فضل الٰہی صاحب کنوینر ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے فرمائی۔ وفد نے گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج لکی مروت یونین کے عہدیداروں سے ملاقات کی اور جمعیۃ سے متعلقہ امور اور پروگرام سے متعارف کروایا گیا اور جمعیۃ طلباء اسلام لکی مروت کی تشکیل کی گئی۔

—— ۱۹ ردسمبر کو وفد بنوں روانہ ہوا۔ بنوں میں جمعیۃ طلباء اسلام کی تشکیل پہلے سے ہی ہو گئی تھی۔ وفد نے جمعیۃ کے عہدہ داروں سے ملاقات کی۔ انہیں ضروری ہدایات دی گئیں

—— ۲۵ ردسمبر بروز جمعرات بوقت ۵ بجے ایک عام اجلاس ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حالات حاضرہ پر بات چیت ہوئی علاوہ ازیں ڈیرہ کے قرب و جوار میں جو ڈاکہ زنی کے واقعات ہوئے۔ اس پر بھی افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت پاکستان سے استدعا کی گئی کہ ان لٹیروں کا فوری بندوبست کیا جائے۔

—— جاوید ابراہیم پراچہ متعلم جامعہ اسلامیہ بہاولپور جو جمعیۃ طلباء اسلام بہاولپور کے ڈویژنل کے کنوینر بھی ہیں۔ بہاولنگر۔ رحیم یار خاں۔ ملتان اور کراچی کے دورہ پر جا رہے ہیں۔

نام کی تبدیلی

مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن شہداد کا پہلا نام تبدیل کر کے دارالعلوم الحسینیہ رکھ دیا گیا ہے۔ لہٰذا قارئین حضرات مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن کی بجائے دارالعلوم الحسینیہ نوٹ فرمالیں۔ (اصغر علی ناظم مدرسہ ہذا)

بچوں کیلئے

دُعا

فانی مراد آبادی (لائلپور)

یا الٰہی تیری قدرت کے نثار
تیری رحمت کے عنایت کے نثار
اپنے بندوں کو گناہوں سے بچا
بدخیالوں، بدنگاہوں سے بچا
صاحب علم و ہنر ہم کو بنا
اہل دل، اہل نظر ہم کو بنا
راہ قرآں، نقش سنت پر چلا
خوئے صدیقؓ و عمرؓ کر دے عطا
جذبۂ عثمانؓ دے ایثار علیؓ
خون میں دے گرمیاں شبیرؓ کی
جوشش خالدؓ کر عطا، سوز بلالؓ
دے محمدؐ ابن قاسم کا جلال
مرد مومن کی حرارت دے ہمیں
اعتماد و استقامت دے ہمیں
خدمت قوم و وطن کرتے رہیں
عزت اسلام پر مرتے رہیں
شاہ اسمٰعیل کا عزم جلی
رومی و عطار کی دے آگہی
یا الٰہی ہر نگاہ و ہر قدم
سبز پرچم کو رکھیں سربلند ہم
کرتا ہے فانی خدا سے یہ دعا
بول بالا کر تو پاکستان کا

مودودی دجل و فریب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

تیسرا جرم

مودودی صاحب کی تیسری گمراہی یہ ہے کہ اس نے شرعی سزاؤں کو بلاشبہ ظلم کہہ کر انتہائی جسارت، بے دینی اور بے باکی کا ثبوت دیا ہے۔ شرعی سزاؤں کو ظلم کہنے یا قرآن پاک کی تصریح کے خلاف عقلی ڈھکوسلوں سے کام لینے والے اگر کوئی کافر، نصرانی ہوتے تو چنداں تعجب نہ تھا، مگر چودھویں صدی کے اس خود ساختہ مجدد اور مجتہد کو اللہ تعالیٰ سے بھی شرم نہ آئی۔

علماءِ کرام کا تعاقب

مودودی صاحب کی یہ ایک گمراہی نہیں۔ اس کی کتابیں غلط مسائل اور گندے عقیدوں سے بھری پڑی ہیں۔ مگر جب حضرت مولانا جامع شریعت و طریقت، راس الموحدین حضرت نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی مدظلہٗ نے اس کی یہ عبارت دیکھی تو وہ کانپ اٹھے اور انہوں نے اس کی گمراہی کا فتوےٰ دیا اور فرمایا کہ:

"ان کے پیچھے نماز میں اقتداء نہ کی جائے"

بہرحال جب علماء کرام نے مودودی صاحب کا تعاقب کیا تو پہلے تو وہ گول مول الفاظ میں ٹالتا رہا۔ مگر اس کے کوڑ مغز مرید طرح طرح کی تاویلیں کر کے اپنے پیر و مرشد کو کفر کے فتوے سے بچاتے رہے۔ مثلاً کبھی یہ کہا گیا کہ:

"مودودی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ سارا قرآن جاری کیا جائے"

کبھی یہ کہا کہ:

"جو حکومت خود چکلوں کا لائسنس دے اس کو کیا حق ہے کہ پھر زنا کی سزا بھی جاری کرے"

حالانکہ مودودی صاحب سے کسی نے یہ دریافت نہیں کیا تھا۔ خود زنا کی اجازت دے کر اس پر سزا دینا ظلم ہے یا نہیں۔ سوال تو یہ تھا کہ اسلام کی یہ سزائیں سخت ہیں اور مودودی کا جواب یہ تھا کہ یہ سزائیں اس سوسائٹی کے لیے نہیں ہیں۔ ان حالات میں یہ سزائیں دینا قطعی ظلم ہے۔ مگر ہم مودودی فرقہ کی رعایت کرتے ہوئے مان لیتے ہیں کہ مودودی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ خود زنا کی اجازت دے کر اس کی سزا دینا ظلم ہے تو کیا یہ مطلب صحیح ہے؟ جہالت اور عصبیت کی دلدل سے نکل کر اسلامی عینک لگا کر ذرا دیکھو اور دل کے کانوں سے سنو۔ کسی کی اجازت دینے سے زنا کا جرم ہلکا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کے حکم کے مقابلہ میں کسی کا حکم مانا جا سکتا ہے، نہ اس کے حرام کو کوئی حلال کر سکتا ہے اور نہ ہی حکومت کی اجازت سے زنا کا گناہ کم ہو سکتا ہے اور نہ چکلے والی اور چکلے جانے والے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عذر پیش کر سکیں گے۔ اور جب حکومت زنا کی سزا کا بھی اعلان کر دے کہ کوڑے لگیں گے یا سنگسار کیا جائے گا تو کس نے تم کو مجبور کیا ہے کہ چکلوں میں جاؤ اور کب حکومت کا مطالبہ ہے کہ رنڈیوں کے پاس ضرور حاضری دیا کرو۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جب بھی حکومت نے ہمارا یہ مطالبہ تسلیم کر کے زنا کی شرعی سزا کا اعلان کر دیا، وہ اسی وقت چکلے خود بخود بند کرے گی۔ بند نہ کرے گی تو زانی خود ہی رُک جائیں گے۔

بہرحال مودودی صاحب اور اس کے مرید طرح طرح کی تاویلوں سے اس کا فرانہ تحریر کو ثابت کرتے رہے۔ مگر پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے ہر جگہ اہل اسلام نے مودودی فرقہ کے چھکے چھڑا دیے کہ ان کفریہ الفاظ لکھنے کی کیا ضرورت تھی تو بعض مریدوں نے مودودی صاحب سے سوال کیا جس کے جواب نے مودودی صاحب کی لیاقت اور شرافت کا پول کھول دیا۔ یہ سوال اور جواب مودودی صاحب کے رسالہ ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۶۲ء میں درج ہیں۔

پہلا سوال

مودودی سے پہلا سوال یہ ہے کہ حال ہی میں ایک ممتاز عالم ممبر قومی اسمبلی نے آپ کے متعلق اس قسم کا ایک بیان دیا ہے جو بعض جرائد میں شائع ہو چکا ہے۔

ان حضرات کا کہنا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں جب ہم جرائم کے انسداد کی غرض سے شرعی سزاؤں کے نفاذ کے لیے کوئی بل پیش کرتے ہیں تو الحاد پرست ممبروں کی طرف سے ہماری مخالفت اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ پاکستان کی مخلوط سوسائٹی میں حدود اور شرعی سزاؤں کا نفاذ ظلم ہے اور مودودی صاحب کی تحریریں پڑھ کر ہمیں سنائی جاتی ہیں۔ یہ حضرات اسمبلیوں سے باہر آ کر لوگوں سے کہتے ہیں کہ:

پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام اور حدود و قصاص اور شرعی سزاؤں کی راہ میں سب سے زیادہ رکاوٹ وہی لوگ (مودودی پارٹی والے) اڑا لیتے ہیں جو خود اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام کا بلند بانگ دعوےٰ کرتے ہیں۔

مودودی صاحب کا جواب

اس سوال کے جواب میں مودودی صاحب نے جو کچھ کہا ہے اس کے چند اجزاء یہ ہیں جن کو پڑھ کر یہ کہنا پڑتا ہے:

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے؟

۱— اس عبارت کا یہ مفہوم کہ شرعی سزا ظلم ہے۔ میں نے بیان کیا تھا یا وہ اس میں یہ مفہوم داخل کر رہے ہیں؟

۲— اس عبارت کی عام اشاعت میں کر رہا ہوں یا وہ کر رہے ہیں۔

۳— اس عبارت کو اجرائے حدود کے معاملہ میں رکاوٹ ڈالنے کا ذریعہ میں بنا رہا ہوں یا وہ بنا رہے ہیں۔ ان کی مخالفت کی تہ میں کیا ہے۔ آپ نہیں جانتے۔

۴— ان سے پوچھئے کہ مودودی کا یہ فتوےٰ ان الحاد پرست ممبروں کے علم میں آپ لوگوں کے سوا اور کون لایا ہے؟

(باقی آئندہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور اس کا اثر

اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے حرص میں اور ثواب کی امید میں آپ کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ بالکل واضح ہے اور مکمل۔

آپ کی سیرتِ مبارکہ پر نظر ڈال جائے تو یہ ایک ایسی شخصیت کی سیرت نظر آئے گی جس نے اپنی امت کے لیے صرف بھلائی چاہی۔ اسے ہدایت کا راستہ بتلایا، اس کی خیر خواہی کی۔ اپنے نفس اور اپنے اہل و عیال پر امت کو ترجیح دی۔ اپنی امت کو چھوڑ کر اپنے لیے مال جمع نہیں کیا۔ فرنیچر اور مکان نہیں بنائے۔ اسباب عیش و آرام اکٹھے نہیں کیے بلکہ جو کچھ بھی آتا وہ امت میں تقسیم فرما دیتے اور خود کچھ بھی نہ لیتے تھے۔ اپنی امت کے گھروں کو تو نعمتوں سے بھر دیا لیکن آپ کی ازواجِ مطہرات کے گھروں میں کچھ بھی نہ تھا۔

یہ اس شخص کی سیرت ہے جس نے اپنے متبعین کو ترک دنیا کی اس حد تک اجازت نہ دی کہ اس دنیا میں ان کی زندگی

(باقی آئندہ)

সাপ্তাহিক WEEKLY
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE

جمعیۃ علماءِ اسلام کُل پاکستان کا

اسلامی منشور

کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے!

کتابت، طباعت و ٹائیٹل اعلیٰ، معیاری اور سہ رنگا۔ کاغذ سفید اور نفیس ترین	قیمت فی نسخہ: ایک روپیہ پچیس پیسے۔ علاوہ محصول ڈاک

★ سو یا اس سے زائد منگانے پر رعایت —— ★ موصولہ آرڈروں کی تعمیل کی جا رہی ہے۔

★ منشور محدود تعداد میں شائع ہوا ہے۔ اس لیے جلد منگوا لیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا ——

پتہ نمبرا: ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان۔ بیرون لوہاری گیٹ ملتان

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

جاری کردہ

قطبِ زماں شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی صاحب
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست و مدیر:
جانشین شیخ التفسیر
حضرت مولانا
عبید اللہ انور
مدظلہ العالی

یکے از مطبوعات:
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام کا موقف

جمعیۃ صرف اپنے منشور کی پابند ہے منشور کے خلاف وہ کسی گروہ حتیٰ کہ ایک فرد کا بھی ساتھ دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اور نہ کسی سے اتحاد کرنے کی روادار ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے اس واضح موقف و پالیسی کے باوجود اگر مخالف الزامات تراشتے ہیں اتہامات عائد کرتے ہیں تو سمجھ لیجیے کہ وہ آپکی راہ روکنا چاہتے ہیں اس لیے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے سوا کسی بھی جماعت کی اتنی واضح اور دوٹوک پالیسی و موقف نہیں ہے۔

جمعیۃ اس ملک میں قرآن و سنت کے احکام کا نفاذ و اجراء چاہتی ہے۔

نماز کے اہم اور ضروری مسائل

حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب مفتی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

نماز کے رکن کا بیان

رکن ہر اس فعل کا نام ہے جو کہ نماز کے اندر کیا جائے۔ اور اس قدر ضروری ہو کہ وہ ترک ہو جائے تو نماز ٹوٹ جائے اور دوبارہ اعادہ کرنا پڑے ایسے افعال کو فرض بھی کہا جاتا ہے۔ اور جن افعال کے ترک سے سجدۂ سہو لازم آئے اور سجدۂ سہو سے نماز درست ہو جائے۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہ پڑے تو ان کو واجب کہا جاتا ہے، جن کا ذکر انشاءاللہ آئندہ آئے گا۔ اب نماز کے فرائض مذکور ہوتے ہیں۔

نماز میں پانچ فرض ہیں۔ قیام ۱۔ قراۃ قرآن ۲۔ رکوع ۳۔ سجود ۴۔ قعود آخری ۵۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

مسئلہ نمبر ٦١ قیام یعنی کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہنا قیام نماز کا پہلا فرض ہے لہٰذا جو شخص قیام پر قادر ہے وہ بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں البتہ نوافل میں اجازت ہے۔ کہ ان کو بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ مگر قیام میں ثواب دگنا ملتا ہے۔

مسئلہ نمبر ٦٢ :۔ جب امام رکوع میں چلا جاوے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ نمازی دوڑ کر آتے ہیں اور نیم رکوع کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر رکوع کر لیتے ہیں تو اس صورت میں قیام نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا نماز نہیں ہوتی۔ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے۔ پھر رکوع کرنا ہوگا نیز یاد رہے کہ مسجد میں دوڑنا بھی ناجائز ہے۔ لہٰذا اطمینان کے ساتھ چل کر آنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ٦٣ :۔ قیام دونوں قدموں پر ہونا چاہیے۔ ایک قدم پر زور دے کر کھڑے ہونا ناجائز اور مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ٦٤ :۔ قیام کی حالت میں ہاتھ ناف پر یا ناف کے نیچے رکھے جائیں، یہی طریقہ ادب کا طریقہ ہے۔ عورت دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے کہ اس طریقہ سے اس کا پردہ اور زیادہ ہوگا۔ ریل گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اگر قیام کی جگہ مل جائے اور گرنے کا خطرہ بھی نہ ہو تو نماز میں قیام ہی ضروری ہے۔ اور خطرہ کی صورت میں بیٹھ جانا درست ہے۔ مگر بلا خطرہ ہرگز نہ بیٹھنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ٦٥ :۔ نماز کا دوسرا فرض قراۃ ہے۔ یعنی قرآن مجید کا پڑھنا جو بھی حصہ قرآن پاک کا یاد ہو پڑھا جا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ٦٦ :۔ قراۃ کے لیے یہ ضروری ہے کہ نمازی کی زبان اور ہونٹ ہلتے رہیں اگر زبان اور ہونٹ نہیں ہلتے اور دل میں قرأت ہو رہی ہو تو اس سے قراۃ کا فریضہ ادا نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ یہ تو فقط تخیل قرآن ہے قراۃ قرآن نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قراۃ کا حکم فرمایا ہے۔ نہ کہ تصور اور تخیل کا ارشاد ہے۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ اکثر نمازیوں کو دیکھا گیا ہے کہ منہ بند کر کے کھڑے ہوتے ہیں لب اور زبان نہیں ہلاتے اس صورت میں قراۃ صحیح نہیں ہوتی۔

مسئلہ نمبر ٦٧ :۔ مقتدی جب کہ امام کی اقتدار کرے تو اس سے قراۃ کا فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ امام کی قراۃ مقتدی کی قراۃ ہو جاتی ہے۔ دیکھیے اگر مقتدی اس وقت آئے جب کہ امام رکوع میں ہو اور مقتدی رکوع میں امام کے ساتھ مل جائے تو مقتدی کی رکعت ہو جاتی ہے۔

اور قراۃ کا فریضہ مقتدی کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے پس معلوم ہوا کہ فریضہ قراۃ مقتدی سے ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ٦٨ :۔ کم از کم تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت طویل پڑھنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اس اندازہ کے علاوہ الحمد شریف کا پڑھنا اور سورۃ کا ملانا یہ واجب ہیں جن کا ذکر واجبات میں آئے گا۔

مسئلہ نمبر ٦٩ :۔ فرض نماز میں دو رکعت کے اندر قراۃ فرض ہے۔ باقی رکعتوں میں مستحب ہے۔ اور سنت اور نفلوں میں ہر ایک رکعت میں قراۃ فرض ہے۔ مثلاً ظہر کی فرض نماز میں پہلی دو رکعتوں میں قراۃ فرض ہے اور باقی مستحب۔ اور ظہر کی چار سنتوں میں چاروں رکعتوں میں قراۃ فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ٧٠ :۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں قراۃ فرض ہے اور یہ فرضیت علماء کے نزدیک احتیاط پر مبنی ہے۔

مسئلہ نمبر ٧١ :۔ جہری نماز یعنی جن میں امام آواز بلند قراۃ پڑھتا ہے۔ جیسے مغرب عشاء اور فجر میں ان میں منفرد یعنی بلا جماعت نماز پڑھنے والا بھی آواز بلند قراۃ پڑھ سکتا ہے۔ اور سری نماز جیسے ظہر اور عصر ان میں آواز بلند نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ نمبر ٧٢ :۔ تیسرا فرض نماز کا رکوع ہے۔ رکوع سر اور کمر کے جھکانے سے ادا ہو جاتا ہے مگر سنت یہ ہے کہ رکوع کے اندر سر اور کمر برابر جھکا کر رکھے ایک دوسرے سے نیچے یا اوپر نہ ہو۔ اور ٹانگیں سیدھی ہوں۔ اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر اور ہاتھوں پہ زور دے کر کھڑا ہو۔

مسئلہ نمبر ٧٣ :۔ چوتھا فرض نماز کے اندر سجدہ ہے۔ سجدہ ناک اور ماتھے کو زمین پر رکھ کر ہوتا ہے۔ اور بلا عذر اگر کوئی نمازی فقط ناک پر اکتفا کرے تو اس کا سجدہ ادا نہیں ہوگا۔ اور اگر فقط ماتھے کو زمین پر رکھا اور ناک نہ لگایا تو فرض ادا ہو جائے گا مگر مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ٧٤ :۔ سجدہ کے لیے استقرار وجہ یعنی ماتھے کا سجدے کے مقام پر ٹھہرنا ضروری ہے۔ پس اگر کسی ایسی لچک دار چیز پر سجدہ کیا کہ ماتھا نیچے دبانے سے لچک پیدا ہو اور سجدہ کی جگہ نیچے دبتی ہے تو سجدہ ادا نہ ہوگا مثلاً پانی پر سجدہ کرے یا دھنی ہوئی روئی پر سجدہ کرے تو چونکہ قرار حاصل نہیں، لہٰذا سجدہ نہ ہوگا ہاں اگر کپاس کی تہہ بٹھا کر سخت کر دیا گیا تو سجدہ درست ہوگا نرم تکیہ یا گدا وغیرہ جس میں روئی بھری جائے تو اس پر سجدہ ادا نہیں ہوگا اور اگر سجدہ کرنے سے نیچے نہیں دبتا تو پھر وہ سجدہ درست ہے۔

مسئلہ نمبر ٧٥ :۔ نماز کی ہر رکعت میں رکوع ایک فرض ہے۔ اور سجدے دو فرض ہیں تو دوسرا سجدہ دوسرا تب بنے گا جب پہلا ختم ہو۔ لہٰذا پہلے سجدہ سے سر اور ہاتھ اٹھانا ضروری ہے۔ تب دوسرا سجدہ ادا ہوگا۔ اکثر نمازی پہلے سجدہ سے معمولی طور پر سر اٹھا کر وہیں دوسرے سجدہ میں گر جاتے ہیں اس طور پر دوسرا سجدہ ادا نہیں جب تک کہ پہلے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنے کے قریب نہ ہو جائے۔

عالمِ اسلام کا نیّرِ تاباں غروب ہو گیا

ملّتِ اسلامیہ کے عظیم فرزند

السیّد جمال عبدالناصر انتقال فرما گئے

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

سارے عالمِ اسلام میں صفِ ماتم بچھ گئی، لاکھوں انسان روتے ہوئے بازاروں میں نکل آئے

"ہمارے ناصر ہم سے جدا ہو گئے ہیں" قاہرہ ریڈیو پر انور سادات کا اعلان

قاہرہ ۲۸ ستمبر بروز سوموار مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے شب ملّتِ اسلامیہ کے عظیم فرزند بطلِ حریّۃ اعظم السید جمال عبدالناصر انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صدر ناصر پر رات کو سوا آٹھ بجے دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ ریڈیو قاہرہ نے وفات کی خبر سنانے سے پہلے خلافِ معمول پروگرام روک کر تلاوت قرآن پاک شروع کر دی، مصری عوام اس تبدیلی سے حیران تھے۔ اگرچہ یہ رات معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک رات تھی، لیکن ریڈیو قاہرہ سے مسلسل ایک گھنٹہ تک برابر تلاوت قرآن پاک ہوتی رہی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب انور السادات نے اپنی بھرّائی ہوئی آواز سے اعلان کیا۔ "ہمارے ناصر ہم سے جدا ہو گئے۔" یہ اعلان ہوتے ہی عرب کے لاکھوں عوام روتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ پورے عرب میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ عوام "یا ناصر" کے نعرے لگاتے ہوئے دیوانوں کی طرح سڑکوں پر پھرنے لگے۔

ریڈیو قاہرہ کے اعلان کے بعد دمشق، بغداد، بیروت اور دیگر عرب ممالک کے ریڈیو اسٹیشنوں نے اپنے تمام پروگرام روک کر اپنے عظیم راہنما کی وفات کا اعلان کیا اور اس کے بعد تلاوت قرآن پاک کا سلسلہ شروع کر دیا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر جناب انور السادات نے ریڈیو قاہرہ سے جو اعلان نشر کیا۔ اس کا متن یہ ہے:۔ (باقی صفحہ … پر)

"متحدہ عرب جمہوریہ، عرب قوم اور پوری ملت اسلامیہ اپنے ایک محبوب، بہادر پرخلوص دوست صدر جمال عبدالناصر سے محروم ہوگئی ہے۔ ان کا انتقال آج ۲۷ رجب المرجب ۱۳۹۰ھ بوقت سوا پانچ بجے شام (قاہرہ کے وقت کے مطابق) ہوا۔ انہوں نے عرب قوم کے اتحاد و یک جہتی اور مکمل فتح کے لئے لڑتے ہوئے عبان جان آفرین کے سپرد کی"۔

السید جمال عبدالناصر کی وفات کے بعد جناب انوار السادات نے قائم مقام صدر کے اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ وہ ملک کے نئے صدر کے انتخاب تک یہ فرائض انجام دیںگے۔

صدر ناصر ایک عرصہ سے علیل تھے۔ خصوصاً اسرائیل کے ساتھ مسلسل حالت جنگ اور کام کے بوجھ کی وجہ سے ان کی ایک ٹانگ کے دوران خون میں نقص پیدا ہوگیا تھا۔

صدر جمال عبدالناصر رحمتہ اللہ علیہ اٹھارہ سال تک متحدہ عرب جمہوریہ (مصر) کے سربراہ کی حیثیت سے زبردست بحرانی دور میں عرب مسلمانوں کی قیادت کرتے رہے۔ نہ صرف عرب جمہوریہ بلکہ پوری عرب دنیا کو اسرائیل کے خطرناک وجود اور بڑی طاقتوں کی اسرائیل نوازی کی وجہ سے بڑی خطرناک سازشوں کا مقابلہ کیا۔ اور بڑی جرأت اور تدبر سے عرب جمہوریہ اور دوسرے ... کو سنگین بحرانوں سے بچانے کے لئے دگنا ... انہوں نے عرب جمہوریہ اور عرب دنیا کے مفادات کے تحفظ کی خاطر مسلسل اٹھارہ سال تک شب و روز کام کیا۔ اور ہر اہم مرحلہ اور نازک وقت میں بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے اور عوامی مفادات اور فلسطینی عوام کے حقوق کی جدوجہد میں پیش پیش رہے۔ ان کا آخری بڑا کارنامہ یہ تھا، کہ اردن میں دس روزہ خانہ جنگی جس نے فلسطینی عوام اور تحریک آزادی فلسطین کے وجود اور عربوں کے اتحاد کو خطرہ میں ڈال دیا تھا۔ اس خانہ جنگی کو بند کرانے میں کامیاب ہوگئے۔ اور عرب راہنماؤں کی تائید سے شاہ حسین اور یاسر عرفات کے درمیان فوری فائر بندی کا معاہدہ کرا دیا۔ اردن اور فدائین کے مابین کل ہی معاہدہ ہوا تھا۔ صدر ناصر مرحوم نے ایک مرتبہ پھر اپنی صلاحیتوں کا لوہا دنیا سے منوا لیا۔

السید جمال عبدالناصر مرحوم پہ بیسیوں دفعہ امریکی ۴

صدر ناصر کے حالاتِ زندگی

جمال عبدالناصر نے ۱۵ جنوری ۱۹۱۸ء کو شمالی مصر کے ایک چھوٹے سے گاؤں بنی مور میں ایک متوسط الحال گھر میں جنم لیا۔ آٹھ برس کی عمر میں انہیں تحصیل علم کے لئے قاہرہ بھیج دیا گیا۔ جہاں انہوں نے نہضۃ المصر ثانوی اسکول میں داخلہ لیا۔ ثانوی تعلیم کی تکمیل کے بعد ۱۹۳۷ء میں جب ان کی عمر ۱۹ برس تھی وہ ملٹری اکاڈمی میں داخل ہوئے۔ یہاں سے تربیت پا کر نکلے تو جولائی ۱۹۳۸ء میں انہیں انفنٹری میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کی حیثیت سے کمیشن مل گیا۔ بعد ازاں تھرڈ کیولری بٹالین سے منسلک کر دیئے گئے۔ اور ان کا تقرر ملک آباد میں ہوا۔ یہاں ان کی ملاقات زکریا محی الدین انور سعادت اور احمد انور سے ہوئی۔ صدر جمال عبدالناصر کی تصنیف فلسفۂ انقلاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اسکول کے زمانہ ہی سے مصر کی سیاسی اور اقتصادی صورت حال سے مطمئن نہ تھے اور اسے بدلنے کی خواہش ہمیشہ ان کے دل میں رہتی تھی۔ ۱۹۳۹ء میں دوسری عالمگیر جنگ کے آغاز پر ان کا تبادلہ اسکندریہ ہوگیا۔ جہاں ان کی ملاقات متحدہ عرب جمہوریہ کے سابق نائب صدر اور کمانڈر انچیف عبدالحکیم عامر سے ہوئی۔ بعد میں انہیں العالمین اور اسکندریہ کے درمیان ایک فوجی کیمپ میں متعین کر دیا گیا۔ وہاں سے ۲ برس کے لئے سوڈان بھیج دیئے گئے۔ ۱۹۴۲ء میں انہیں ملٹری اکاڈمی میں انسٹرکٹر مقرر کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ جنرل اسٹاف کالج میں داخل ہوگئے اور وہاں سے گریجوایشن کرنے کے بعد لیکچرر کے فرائض انجام دینے لگے۔ ۱۹۴۸ء میں جنگ فلسطین شروع ہوئی۔ تو انہوں نے فوج سے استعفےٰ دے دیا۔ تاکہ وہ رضاکار کی حیثیت سے جنگ میں شریک ہوسکیں۔ لیکن ان کا استعفےٰ منظور نہ ہوا۔

جب مصر نے جنگ فلسطین میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا تو انہیں محاذ جنگ پر بھیج دیا گیا۔ جنگ کے دوران وہ شدید زخمی ہوئے اور غزہ کے فوجی ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اس جنگ میں انہیں خود دستار ملا۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم فلسطین کے بعد انہوں نے فلسطین کے مفتی اعظم کو یہ پیشکش کی تھی کہ مصری فوج کے کئی افسر رضاکارانہ طور پر جنگ فلسطین میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر مصری حکومت نے اس کی اجازت نہ دی۔ بہرحال جنگ فلسطین کے دوران میں آزاد خیال افسروں کی اس تنظیم کا مقصد پرانا نظام حکومت کی تمام خرابیوں کے خلاف جدوجہد کرنا اور ملک کو غیر ملکی تسلط جاگیرداری اور بدعنوان سیاسی جماعتوں سے نجات دلانا تھا۔ اس تنظیم نے ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو مصر میں انقلاب برپا کیا۔ شاہ فاروق کو پہلے تخت سے دستبردار ہونا پڑا پھر ملک بدر ہونا پڑا۔

اس طرح ملک نے پہلی مرتبہ بدعنوان حکومت سے چھٹکارا پایا اور جمہوریہ کا درجہ حاصل کیا۔ فلسفۂ انقلاب کے مطالعے سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت تک آزاد خیال افسران کے سامنے کوئی واضح منصوبہ نہ تھا۔ مگر بعد میں انہوں نے مملکت کی ذمہ داریاں خود سنبھالنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس وقت دنیا بھر میں بلکہ خود مصر میں بھی جنرل نجیب ہی اس تحریک کے رہنما تصور کئے جاتے تھے۔ مگر بعد کے واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ اس تحریک کے اصل قائد صدر ناصر ہی تھے۔ ۹ ستمبر ۱۹۵۲ء کو زرعی اصلاحات کا قانون منظور کیا گیا جس کے تحت حد ملکیت دو سو ایکڑ مقرر کی گئی۔ اس طرح مصر میں پہلی مرتبہ فلاحین (مزارعین) کو جو صدیوں سے جاگیرداری نظام سے پستے چلے آئے تھے معاشی آزادی حاصل ہوئی۔ زرعی اصلاحات کے ساتھ ہی امداد باہمی کی تحریک کو فروغ دیا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ نئے مالکوں کو پیش آمدہ مشکلات کے تدارک کے لئے رہنمائی کے حامل رہے۔

یہودی مسرت سے ناچنے لگے

تل ابیب ۲۸ ستمبر۔ جب اسرائیلی ریڈیو نے صدر ناصر کے انتقال کی خبر سنائی تو یہودی مسرت سے ناچنے لگے کیونکہ ان کا وہ دشمن دنیا سے اٹھ گیا جس نے انہیں ناک چنے چبوا دیئے تھے

۴ سامراج اور یہودیوں نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ قتل کرانے کی کوشش کی۔ لیکن ہر دفعہ ناصر مرحوم بال بال بچتے رہے اللہ تعالیٰ کی حفاظت ناصر مرحوم کے ساتھ رہی۔

موت کا ایک دن معین ہے۔ دل کی بیماری جمال عبدالناصر مرحوم کی موت کا بہانہ بن گئی۔ اور وہ عظیم انسان، ملت اسلامیہ کا عظیم فرزند، اور مجاہد کروڑوں عقیدت مندوں کو سوگوار اور اشکبار چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔

رحمۃ اللہ علیہ ورحمۃً واسعۃً
فی الدنیا والآخرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۴ر شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ مطابق ۹ر اکتوبر ۱۹۷۰ء۔ قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۴۰

مشرق کا آفتاب غروب ہو گیا

قِفا نَبْکِ مِن ذِکریٰ حَبِیبٍ وَمَنزِلٍ!

آہ! ۲۹ر ستمبر ۱۹۷۰ء اور ۲۷ر رجب ۱۳۹۰ھ کا دن عالم اسلام کی تاریخ کے لئے، عرب دنیا کی تاریخ کے لئے، ایشیا اور افریقہ کی تاریخ کے لئے، محکوم و مظلوم اقوام کی تاریخ کے لئے، اس صدی کا، اس دور کا سیاہ ترین ماتمی دن ہے۔

آج کے دن وہ عظیم انسان جس نے مشرق کی تاریخ کا دھارا بدل دیا تھا، اور برطانوی سامراج کے طلسم کو دو سو سال بعد بحر روم کے کنارے پاش پاش کر کے رکھ دیا تھا، اس دنیائے فانی سے گذر گیا۔

نہال سرکش و گل جے وفا و لالہ عذر
دریں چمن، بہ چہ امید آشیاں بندم

۱۷۹۹ء میں برصغیر پاک و ہند (ہندوستان) کی تاریخ کے لئے سلطان ٹیپو کی موت ایک عظیم حادثہ ثابت ہوئی، ۱۹۷۰ء میں جمال عبدالناصر صدر متحدہ عرب جمہوریہ کی موت بھی عرب دنیا کی تاریخ کے لئے ایک سانحۂ عظیم بن گئی ہے۔

صدر ناصر کی وفات مشرق کی تاریخ پر ایک ایسا المناک داغ چھوڑ گئی ہے جس کا کرب ناک نقش مدتوں قائم رہے گا۔

۱۹۵۱ء تک الجزائر کے صحرا سے انڈونیشیا کے ساحل تک تاریخ برطانوی حکمت عملی کے سانچہ میں ڈھلتی چلی جارہی تھی بعض قوموں کو آزادی عطا کر دی گئی تھی، لیکن برطانوی، امریکی سرپرستی کے دائرے میں محصور رکھ کر۔ اور مشرق کی بیشتر قوموں نے اس برائے نام محدود آزادی کو ہی غنیمت سمجھ لیا تھا اور اس پر قانع ہو چکی تھیں۔

اس صورت حال کے خلاف ایران کے ڈاکٹر مصدق مرحوم نے احتجاجی کروٹ لینا چاہی، لیکن وہ ناکام بنا دیئے گئے۔ اور مایوسی کے گہرے تاریک بادل مراقش سے جاوا تک چھا گئے۔ ایشیائی بالخصوص مسلمان قوموں کا مقدر بظاہر یہ بن گیا کہ وہ یا تو ہمیشہ کے لئے امریکی برطانوی بلاک کی سیاسی سرپرستی اور اقتصادی غلامی میں زندگی بسر کریں یا چین کے اشتراکی انقلاب کے نمونہ پر کمیونزم کے آغوش میں جا کر اس جبری سرپرستی اور غلامی سے نجات پائیں۔

لیکن اس یاس انگیز ماحول میں دفعتاً مصر کا انقلاب رونما ہوا، اور اس انقلاب کے افق پر دھیرے دھیرے جمال عبدالناصر نام کا ستارہ بلند ہونا شروع ہوا جو جلد ہی نہ صرف مصر کے لئے، نہ صرف عرب دنیا کے لئے بلکہ افریقہ اور ایشیا کی تمام محکوم و مجبور اقوام کے لئے سامراج و استعمار

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

کے خلاف آزادی وحریت کا نشانِ عظیم بن گیا۔ ایشیا کی قوموں کو پہلی بار یہ محسوس ہوا کہ وہ امریکی برطانوی سامراج کے اثر سے بھی کلیتہً آزاد ہو کر زندہ رہ سکتے ہیں اور اشتراکیت کے غلبہ کے خوف سے بھی بے پروا ہو سکتے ہیں۔

جمال عبدالناصر نے نہر سویز، بحر احمر اور بحر روم کے محاذ سے اس برطانوی فوجی چھاؤنی اور فوجی اڈے کو ہٹانے میں کامیابی حاصل کی، جو گذشتہ سو سال سے مغربی افریقہ، مشرق وسطیٰ اور مغربی ایشیا سے لے کر ایران، ہندوستان اور ملایا و انڈونیشیا تک برطانوی بالادستی کا ضامن بنا ہوا تھا۔

جمال عبدالناصر نے کانگو سے الجزائر تک علانیہ تحریکات آزادی کا ساتھ دیا اور اس علاقہ کے غلام ملکوں کو برطانوی اور فرانسیسی سامراج سے آزادی حاصل کرنے میں بھرپور معاونت بہم پہنچائی۔

جمال عبدالناصر نے اس نہر سویز کو برطانوی پنجۂ آز سے چھینا جس نہر کے ذریعہ ایشیا اور افریقہ کی دولت سمٹ سمٹ کر یورپ اور برطانیہ پہنچ جاتی رہی اور جس پر قبضہ قائم رکھنے کے لئے برطانیہ نے اپنی تمام فوجی قوت وقف کر رکھی تھی۔

جمال عبدالناصر نے عرب عوام کو ایک متحد اور واحد قوم بننے کا فراموش کردہ سبق یاد دلایا

جمال عبدالناصر نے مغربی جمہوریت اور اشتراکیت سے دامن بچا کر مصر میں عوامی مفاد پر مبنی سیاسی و اقتصادی نظام کی بنیاد رکھی، اور مفاد پرست عناصر نے اپنے ملک کے عوام کو نجات دلائی۔

جمال عبدالناصر نے جون ۱۹۶۷ء کی جارحانہ سازش کے اثرات سے عرب ملت کو محفوظ رکھا اور امریکہ، برطانیہ و اسرائیل کے بعد از جنگ کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔

آج عرب دنیا جس حوصلے اور ولولے سے سرشار ہے۔ آج مشرق وسطیٰ کے عوام جس پامردی کے ساتھ مغربی سامراج اور اسرائیل کا سامنا کر رہے ہیں۔ آج سامراجی طاقتوں کو بحر روم سے خلیج فارس تک اپنے سیاسی، فوجی و اقتصادی مفادات کے خاتمہ کا جو خطرہ درپیش ہے، وہ سب جمال عبدالناصر کی ۱۷ سالہ شب و روز کی مسلسل سعی و کاوش کا حاصل ہے۔

جمال عبدالناصر دوسری عالمی جنگ کے بعد دنیا کی سب سے عظیم اور مؤثر ترین شخصیت ہونے کے نقوش چھوڑ کر گیا ہے اور اس کی خاکِ مرقد ہمیشہ یہ پیغام دیتی رہے گی کہ ؎

شدیم خاک ولیکن بہ بوئے تربتِ ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمے خیزد

جمال عبدالناصر کی وفات دنیا بھر کے سیاسی ماحول میں ایک ایسا خلا چھوڑ گئی ہے۔ جسے وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ محسوس کیا جاتا رہے گا۔

عالم اسلام ایک مرد مجاہد سے، ایشیا ایک مرد جری سے اور عرب دنیا اپنے ہیرو سے محروم ہو گئی ہے۔

ہائے موت! کسی نے سچ کہا ہے ؎

ہستی سے عدم تک نفسِ چند کی ہے راہ
دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہاں کا

(احمد حسین کمال)

ناصر کی وفات کے غم سے کئی افراد نے دم توڑ دیا، ایک نوجوان نے تیل چھڑک کر آگ لگالی

سوگواروں نے منہ نوچ لئے، کپڑے پھاڑ ڈالے، ایک قلمی پکار اٹھا کاش ناصر کی جگہ میرے تین بچے مر جاتے

لوگ دیوانہ وار کہہ رہے تھے۔ "ناصر تم مرے نہیں زندہ ہو"

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ صدر ناصر کے اچانک انتقال کے بعد پورا قاہرہ مصر کی ایک ہزار سالہ تاریخ میں سب سے زیادہ سوگوار نظر آرہا ہے۔ لاکھوں مصری قاہرہ پہنچ رہے ہیں ریلوں اور بسوں میں بے پناہ رش ہے اور ہزاروں مرد عورتیں اور بچے اس مقام کے باہر کھڑے آنسو بہا رہے ہیں جہاں ناصر مرحوم کا جسد خاکی رکھا گیا ہے۔ لوگ پکار پکار کہہ رہے ہیں۔ "ناصر زندہ ہے، ناصر تم ہمیں اکیلا چھوڑ گئے ہو۔ ناصر! ہمارے محبوب ناصر"

صدر ناصر کے انتقال کی خبر پاتے ہی یہاں کے ہزاروں باشندے لبوں پر خاموشی اور چہروں پر اداسی لئے باہر سڑکوں پر نکل آئے اور ریڈیو و ٹیلی ویژن سیٹوں پر ان کی اچانک موت کے بارے میں مزید معلومات کا انتظار کرنے لگے شہر کی تمام شبینہ تفریح گاہیں بند ہو گئیں۔ ہر طرف سے آہیں اور غمناک صدائیں آنے لگیں۔ کچھ ایسے لوگ تھے جن کے دل رو رہے تھے کسی کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ کچھ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے۔ "یہ خبر سچ نہیں ہے۔ خدا کرے یہ جھوٹ ہو۔ صدر ناصر نہیں مرے وہ نہیں مرے ہیں، ہرگز نہیں مرے ہیں"

ایک مصری زور زور سے پکار رہا تھا۔ "ہمارا باپ ہمارا رہنما چل بسا" بعض نے سروں کے بال نوچ لئے اور ہزاروں مصری رو رو کر لگاتار یہی کہے جا رہے تھے۔ "ہمارا راہنما ہم سے جدا ہو گیا" اور مرحوم صدر ناصر کی رہائش گاہ کی جانب پیدل بھاگے جا رہے تھے جبکہ ان کا جسد خاکی پہنچے ہی مصر کے سابق فرمانرواؤں کے محل "قبہ" میں لے آیا گیا تھا۔ جسے مرحوم صدر ناصر دفتر اور مخصوص مہمانوں کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے۔ سوگواروں سے لدے ہوئے ٹرک اس محل کی جانب ساری رات آتے رہے اور سینکڑوں مکانوں سے عورتوں اور مردوں کے بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ اور یوں لگتا تھا کہ جیسے

صدر ناصر کی آخری آرامگاہ انہی کی تعمیر کردہ مسجد میں بنے گی

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ صدر ناصر کی میت جمعرات کو سپرد خاک کردی جائے گی تاکہ دوسرے ملکوں کے لیڈر بھی جنازہ میں شریک ہو سکیں۔ عالم اسلام کے عظیم قائد کا جسد خاکی مسجد منشیۃ البکری میں دفن کیا جائے گا۔ یہ مسجد صدر ناصر نے ہی تعمیر کرائی تھی۔ جنازہ جمعرات کو قاہرہ کے وقت کے مطابق دن کے دس بجے اٹھایا جائیگا۔

ہر گھر کا فرد اعلیٰ ان سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گیا ہے۔ سارا قاہرہ ان کے سوگ میں تمام رات جاگتا رہا اور جگہ جگہ لوگوں کے ہجوم آہیں بھرتے نظر آرہے تھے۔

سپاہیوں نے منہ نوچ لئے لڑکی نے دم توڑ دیا

ایک بس میں نوجوان طالب علم قاہرہ کی سڑکوں پر پھر رہے تھے۔ اور جو لگاتار "ناصر، ناصر، آہ ناصر" پکارتے جاتے تھے۔ اور دو سپاہیوں پر دیوانگی طاری ہو گئی اور انہوں نے اپنے منہ نوچ لئے۔ جبکہ ایک لڑکی خبر سنتے ہی بے ہوش ہو گئی اور دم توڑ دیا۔ ایک قلی ہجوم میں لوگوں کو ادھر ادھر دھکیلتے ہوئے پکار رہا تھا۔ "ہٹو، ہٹو مجھے جلنے دو میں یتیم ہو گیا ہوں۔ آہ! بہتر تھا کہ مجھے صدر ناصر کی بجائے اپنے تین بچوں کے مرنے کی خبر ملتی۔ ایک اخبار فروش نے کہا کہ یہ میری زندگی کی تاریک ترین رات ہے۔

ہائے ہمارا سب کچھ لٹ گیا

جبکہ سینما میں صدر ناصر کی موت کی خبر سن کر ایک نوجوان چیختا ہوا نکلا۔ "ہائے! ہمارا سب کچھ لٹ گیا" گذشتہ رات ہزاروں سوگواروں نے قاہرہ کی گلیوں اور سڑکوں پر تعزیتی مارچ کیا۔ جن میں اکثریت رونے والوں کی تھی اور لوگ رومال ہلا ہلا کر بین کر رہے تھے کہ جمال، جمال، ہمارے پیارے جمال! ہم فتح کی منزل تمہارے بتائے ہوئے راستے پر چل کر حاصل کریں گے؟ قاہرہ کے نواحی دیہات اور دیگر شہروں سے ہزاروں مصری قاہرہ پہنچ رہے ہیں اور بسوں اور ریلوں میں بے پناہ ہجوم ہے ہزاروں مرد اور عورتیں اور بچے اس جگہ کے باہر کھڑے رو رہے ہیں اور چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ ناصر ابھی نہیں مرا ہے۔ ان کی روح ہمارے ساتھ ہے۔ وہ فتحیابی تک ہمارے ساتھ رہیں گے۔

مغرب میں شمالی افریقہ سے مشرقی ساحلوں، عرب ممالک، شام اور عراق میں صدر ناصر کی وفات کی خبر سن کر لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کئی لوگوں نے اس خبر پر یقین کرنے سے انکار کر دیا۔ صدر ناصر کی وفات کی خبر فوراً شاہ حسین اور یاسر عرفات کو بھی پہنچ گئی۔ جن کے درمیان صدر ناصر نے حال ہی اختلافات ختم کرائے تھے یاسر عرفات کو دمشق میں الجزائر کے سفیر نے یہ خبر سنائی تو وہ ہکا بکا رہ گئے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار نے بتایا ہے کہ عربوں نے شدت غم سے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے جب بیروت میں یہ اندوہناک خبر پہنچی تو لوگ چیخ اٹھے۔ "آہ ابو خالد (ناصر کی کنیت) یہ صدمہ ہم کیسے برداشت کریں گے۔ عورتیں ماتم کناں تھیں۔ وہ رو رو کر کہہ رہی تھیں "ناصر ہماری زندگی تمہارے بغیر بے کار ہے" کل رات جب صدر ناصر کے انتقال کی خبر نشر ہوئی تو پہلے تو کسی مصری کو یقین ہی نہ آیا۔ پھر وہ جوق در جوق قصر قبہ میں پہنچنے شروع ہوئے۔ جہاں صدر ناصر کی میت ان کی قیامگاہ سے لا کر رکھی گئی تھی۔ سوگوار دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے اور بین کر رہے تھے۔ "یا ناصر تم نہیں مرے تم زندہ ہو یا ناصر تمہیں کس نے مارا" سکندریہ میں ایک غمزدہ انسان نے اپنے آپ کو آگ لگالی۔ اسے نازک حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے حلقہ میں علماء کے کامیاب انتخابی دورے

امیر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم وہاں کے عوام کے بے حد اصرار پر ضلع رحیم یارخاں کے حلقہ سے جمعیۃ کے لئے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ حضرت کے صاحبزادگان مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب، مولانا مطیع الرحمٰن صاحب اور ان کے دوسرے احباب وکارکن رات دن نہایت تن دہی اور جانفشانی کے ساتھ علاقے کا بھرپور دورہ کر رہے ہیں۔ مولانا محمد مکی صاحب جو ایک پرجوش اور بہترین خطیب ہیں جگہ جگہ جلسۂ عام سے خطاب کر رہے ہیں۔ وہاں کے عوام کا مجموعی تاثر یہ ہے کہ حضرت درخواستی بھاری اکثریت سے اس حلقہ سے کامیاب ہوں گے۔ حضرت کے مقابلہ میں وہاں کی مودودی پارٹی کا ایک ڈاکٹر ہے۔ جس نے اپنی تجوریوں کے منہ کھول رکھے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ عوام کی ہمدردی اور تعاون حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ جس طرف بھی جاتا ہے اس کو کوئی منہ نہیں لگاتا ۔ جبکہ جمعیۃ علماء اسلام کا وفد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جس طرف بھی جاتا ہے کامیاب اور بامراد واپس آتا ہے۔ عوام حضرت درخواستی کے لئے ہر جگہ آنکھیں بچھاتے ہیں۔

گذشتہ دنوں حضرت درخواستی ترنڈہ سوائے خاں، جوگی لنگر تشریف لے گئے۔ وہاں ہزاروں انسانوں کا اجتماع تھا۔ چک نمبر ۸۹ نڈگانمن میں بھی حضرت تشریف لے گئے۔ اس دورہ میں آپ کے ہمراہ مولانا عبدالشکور دین پوری مولانا محمد مکی صاحب، مولانا محمد شریف بہاولپوری بھی بعض مقامات پر ساتھ رہے۔

خان پور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک بہت بڑا اجتماع تھا۔ اس عظیم جلسہ سے مولانا فداء الرحمٰن درخواستی، مولانا محمد مکی صاحب اور خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے خطاب عام فرمایا۔ سید امین گیلانی نے اپنے کلام سے عوام الناس کو محظوظ فرمایا۔ اگلے روز ایک وفد جس میں مولانا قاسمی، مولانا فداء الرحمٰن سید امین گیلانی، مولانا محمد مکی شامل تھے رحیم یارخاں سے آگے چک نمبر ۸۸ گیا۔ جہاں بعد نماز ظہر اردگرد کے چکوک سے آئے ہوئے ہزاروں افراد نے علماء کا خطاب سنا، اور مولانا درخواستی مدظلہ کو ووٹ دینے کا وعدہ کیا رات کو بعد نماز عشاء رحیم یارخاں ٹاؤن ہال کے سامنے مقامی جمعیۃ کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا۔ جس میں کم وبیش ۴۵ ہزار عوام نے شرکت کی اور مذکورہ حضرات نے جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اردگرد کے چکوک سے بسوں، ٹرکوں اور ٹرالیوں کے ذریعہ ہزاروں آدمی شریک ہوئے۔ ہر جلسہ کے آخر میں مولانا ضیاء القاسمی نے عوام کو یہ نعرہ دیا۔

جمعیۃ کو ——— ووٹ دو

ایرے غیرے ——— چھوڑ دو

جلسہ کے اختتام پر عوام یہ نعرہ لگاتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے گھڑی نما بیج

جمعیۃ علماء اسلام کے گھڑی نما بیج نہایت خوبصورت رنگوں میں تیار ہو گئے ہیں۔ بیج میں لہراتا ہوا جھنڈا ہے۔ جماعت کے دوستوں کے لئے سینکڑہ کے حساب سے پندرہ روپے علاوہ محصولڈاک مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں۔ تیسرا حصہ رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔

عزیز الرحمان معرفت صدفی مطیع الرحمٰن کریانہ مرچنٹ چوک کالا خاں
عیدگاہ روڈ محلہ امام باڑہ راولپنڈی

ہرنولی میں مودودی غنڈوں نے جمعیۃ کے کارکن پر پستول تان لیا

لیاقت آباد سے دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور میں آج صبح یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ قصبہ ہرنولی ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک کارکن غلام مصطفیٰ پر جماعت اسلامی کے دو متفقین اسلام الدین اور محمد حنیف نے پستول تان لیا اور دوسرے نے اس کی کمر پر بید مارا۔ یاد رہے کہ ملزمین دو ماہ سے جماعت اسلامی کے حلقۂ متفقین میں شامل ہوئے ہیں۔ — غلام مصطفیٰ جس پر حملہ کیا گیا ہے، وہ علاقہ کے جمعیۃ کے سرگرم کارکن ڈاکٹر دین محمد فریدی کا چھوٹا بھائی ہے جس وقت اسلام الدین اور محمد حنیف نے غلام مصطفیٰ کو بید مارے اور پستول تانا تو اس وقت غلام مصطفیٰ کی والدہ گھر سے باہر نکلی اور ایک شخص عبدالحمید وہاں آنکلا۔ ان کے شور مچانے پر وہ دونوں حملہ آور راہ فرار اختیار کر گئے۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی نے اسی وقت تھانہ پیلاں میں رپٹ درج کرا دی ہے۔ پولیس اصل واقعات منظر عام پر لانے کے لئے تفتیش کر رہی ہے۔ نیز پولیس نے ملزموں کی تلاش بھی شروع کر دی ہے۔

پشاور میں تاریخی آئین شریعت کانفرنس ۲۴؍اکتوبر کو ہو گی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یعقوب القاسمی نے بتایا ہے کہ پشاور میں ۲۴؍اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ ضلعی جمعیۃ کے زیر اہتمام جناح پارک پشاور میں یک روزہ تاریخی آئین شریعت کانفرنس ہو گی۔ جس میں ملک بھر کے اکابرین جمعیۃ و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔ اس موقع پر ایک عظیم الشان جلوس بھی نکالا جائے گا۔ تفصیلی پروگرام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

اعلان وتبدیلی پتہ

میں اپنے استاذ حضرت مولانا قاری فضل کریم صاحبؒ کی سوانح حیات لکھنا چاہتا ہوں۔ قاری صاحبؒ کے دوستوں اور شاگردوں سے التماس ہے کہ وہ جو واقعات قاری صاحبؒ کے جانتے ہوں، مجھے درج ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ پتہ

قاری فیوض الرحمٰن اسٹیشن حویلیاں ہزارہ

جمال عبد الناصر کے جنازے میں پچاس لاکھ سوگواروں کی شرکت

اسلام کی متاعِ عزیز آہوں اور اشکوں کے ساتھ سپرد خاک کر دی گئی

قاہرہ کی فضا ماتمیوں کے نالہ و شیون سے تھرا گئی

لاکھوں سوگوار فرطِ غم سے بے قابو ہو کر بار بار فوج کا گھیرا توڑ دیتے تھے

قاہرہ یکم اکتوبر۔ عالم اسلام کے نامور فرزند اور دنیائے عرب کے محبوب ترین راہنما جمال عبد الناصر کو کئی پچاس لاکھ سے زائد عقیدت مندوں نے آہوں اور آنسوؤں کے ساتھ قاہرہ میں سپرد خاک کر دیا۔ مرحوم کی میت نماز جنازہ کے بعد ایک سادہ سفید چادر میں لپیٹ کر ہیلی کاپٹر کے ذریعہ قاہرہ کے وسط میں انقلابی کونسل کے پرانے ہیڈ کوارٹر کے قریب پہنچا دی گئی۔ یہاں سے ان کی میت توپ گاڑی پر مسجد جمال عبد الناصر کی طرف روانہ ہوئی تو ہر طرف اشکبار انسانوں کا سمندر سا نظر آتا تھا۔ لوگ عقیدت و محبت کے مظاہرے کر رہے تھے۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے جذبات کے سمندر میں طوفان برپا ہے۔ راستے میں ہجوم کی وجہ سے کئی مقامات پر جنازہ کو رکنا پڑا۔ آخر کار مسجد میں پہنچنے کے بعد میت کو کلام پاک کی تلاوت کے ساتھ آہستہ آہستہ قبر میں اتارا گیا۔ اور پھر ان کی نعش مصر کی اس خاک کے نیچے چھپا دی گئی جس کی محبت میں انہوں نے پوری زندگی نثار کر دی تھی۔

سفر کے پہلے مرحلے پر ایک خاص ہیلی کاپٹر قاہرہ کی فضا میں بلند ہوا اور خوبصورت مسجدوں کے اس شہر میں بلند و بالا میناروں پر سے گذرتے ہوئے قصر قبہ کے باغیچے میں اترا۔ چار ہیلی کاپٹر اس کی حفاظت کے لئے بھیجے گئے تھے اوپر فضا میں چکر لگاتے رہے۔ جمال عبد الناصر کی میت کا تابوت ہیلی کاپٹر میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا۔ اور دوسرے چار ہیلی کاپٹروں کی حفاظت میں شہر کے وسط میں انقلابی کمان کونسل کے پرانے ہیڈ کوارٹرز کے قریب اترا۔ اب ان کی میت قومی پرچم میں لپیٹ کر توپ گاڑی میں رکھ دی گئی۔ جس میں چھ گھوڑے جتے ہوئے تھے اور اس گاڑی نے مسجد جمال عبد الناصر کی طرف اپنا سفر شروع کیا۔ یہ مسجد جس کا نام منشیۃ البکر تھا۔ صدر ناصر نے بنوائی تھی۔ راستے میں لوگ اپنے محبوب راہنما کے سفر کے منظر کو اچھی طرح دیکھنے کے لئے جگہ جگہ درختوں پر اور ایسے خطرناک مقامات پر بیٹھے تھے جیسے انہیں جان کی پرواہ نہ ہو۔ ایک آدمی جو ایک چھ منزلہ عمارت سے چمٹا ہوا تھا گر کر جاں بحق ہو گیا۔

جب صدر ناصر کا جنازہ ہلٹن ہوٹل کے سامنے سے گذرا تو فرطِ غم سے بے قابو ہو کر لاکھوں افراد نے پولیس اور فوج کا گھیرا توڑ کر دریائے نیل کے آس پاس کی تمام سڑکیں روک دیں۔ اس موقعہ پر ہجوم میں سے راستہ بنانے کے لئے چار بکتر بند گاڑیاں لائی گئیں۔ لیکن وہ راستہ بنانے میں ناکام رہیں۔ بعد میں مزید تازہ دم فوج اور پولیس کے دستے بلائے گئے۔ انہوں نے بمشکل راستہ بنایا اور جب جلوس اس مقام سے آگے گذرا تو نیل کے کنارے پتھر کے بنے ہوئے چوڑے پشتوں پر بیٹھے ہوئے لوگ ہجوم کے ریلے کی زد سے محفوظ نہ رہ سکے اور کئی لوگ دریا میں گر گئے۔ تاہم حفاظتی پولیس کے دستوں نے انہیں کشتیوں کی مدد سے بچایا۔ جب یہ گاڑی قصر النیل کے راستے پر دریائے نیل کے پر سے گذری۔ تو لوگوں نے خدا حافظ ناصر، فی امان اللہ ناصر، جنت کے مسافر خدا حافظ کے نعرے لگائے گئے۔

توپ گاڑی کے آگے آگے گھڑ سوار اور ان کے پیچھے پیچھے بکتر بند کاروں کے دستے تھے۔ جو آہ و بکا کرنے والے مصریوں کے ہجوم میں سے راستہ بناتے جاتے تھے توپ گاڑی کے ساتھ چالیس مصری جرنیل اور پانچ ہزار فوجی اور کیڈٹ تھے۔ انقلابی کمان کونسل کے دفتر سے روانگی سے پہلے پچیس توپوں کی سلامی دی گئی اور اوپر فضا میں مگ طیارے پرواز کر رہے تھے۔ جس طرف سے گاڑی گزرتی۔ کئی لوگ تابوت کو چھونے کے لئے آگے بڑھتے اور کئی مقامات پر لوگوں کی یلغار سے جلوس کا راستہ رک جاتا۔ جب جلوس انقلابی کمان کونسل کے دفتر سے روانہ ہوا تو صدر ناصر کی بیوہ بیگم طاہیہ بے ہوش ہو گئیں۔ چنانچہ وہ جنازہ کے جلوس میں شرکت نہ کر سکیں انہیں وہاں سے ہٹا کر دریا کے دوسرے کنارے عرب سوشلسٹ یونین کے دفتر کی عمارت میں پہنچا دیا گیا۔ جب ان کے نامور خاوند کی میت اس راستے سے گذر رہی تو بیگم طاہیہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ ان کی دو لڑکیوں منیٰ اور ہدیٰ نے انہیں تھام رکھا تھا۔ بیگم طاہیہ نے بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ اپنے خاوند کی میت دیکھ کر رومال ہلا ہلا کر انہیں الوداع کہا۔ ان کی زبان گنگ آنکھوں میں حزن و ملال کی جھلک اور لبوں پر مہر سکوت طاری تھی۔

جنازہ کا جلوس تین گھنٹے میں پانچ میل کا سفر طے کرنے کے بعد مسجد جمال عبد الناصر تک پہنچ گیا۔ نوجوانوں کے ایک دستہ نے تابوت کو توپ گاڑی سے اٹھایا اور اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ دیا۔ ہجوم نے تابوت کو چھونے اور مرحوم کی آخری جھلک دیکھنے کی غرض سے مسجد میں گھسنے کی کوشش کی لیکن پولیس نے انہیں روک دیا۔

ناصر مسجد میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ جامع الازہر کے شیخ محمد فحام نے پڑھائی۔ بعد میں انہوں نے دعائے مغفرت کی۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کے خیال ان کی زبان سے بے ساختہ اللہ اکبر کے الفاظ نکلے اور اسلام کے عظیم فرزند کی ہمیشہ کی جدائی کے خیال سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ رحیم یار خاں سے انتخ

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نامزد امیدواران برائے قومی اسمبلی

جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی انتخابی بورڈ کا اجلاس ۲۷ ستمبر ۱۹۷۰ء مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں زیر صدارت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی صدارت میں ہوا، جس میں قومی اسمبلی کے ۰۷ اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے ۷۶ امیدوار نامزد کئے گئے، باقی حلقے ابھی زیر غور ہیں۔ صوبائی امیدواروں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(ناظم انتخابات دفتر جمیعۃ علماء اسلام)

نمبر شمار	حلقہ نمبر	اسم گرامی
(۱)	این ڈبلیو ۱ پشاور ۱	مولانا مفتی عبد القیوم صاحب
(۲)	〃 〃 ۲ 〃 ۲	میاں محمد جان صاحب
(۳)	〃 〃 ۳ 〃 ۳	صاحبزادہ عبد الباری صاحب
(۴)	〃 〃 ۴ 〃 ۴	مولانا عبد الحق صاحب
(۵)	〃 〃 ۵ ہزارہ ۱	مولانا عبد الحکیم صاحب
(۶)	〃 〃 ۶ 〃 ۲	حضرت مولانا غلام غوث صاحب
(۷)	〃 〃 ۷ 〃 ۳	قاضی محمد نواز صاحب
(۸)	〃 〃 ۸ 〃 ۴	حکیم عبد السلام صاحب
(۹)	〃 〃 ۹ مردان ۱	مولانا سید گل بادشاہ صاحب
(۱۰)	〃 〃 ۱۰ 〃 ۲	مولانا حمد اللہ صاحب
(۱۱)	〃 〃 ۱۱ مردان و ہزارہ	مولانا عبد الہادی صاحب
(۱۲)	〃 〃 ۱۲ ضلع کوہاٹ سالم	مولانا نعمت اللہ صاحب
(۱۳)	〃 〃 ۱۳ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان سالم	حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
(۱۴)	〃 〃 ۱۴ ضلع بنوں سالم	مولانا صدر الشہید صاحب
(۱۵)	〃 〃 ۱۶ سوات نمبر ۱	مولانا عزیز الرحمٰن صاحب
(۱۶)	〃 〃 ۱۷ سوات نمبر ۲	محمد افضل خاں صاحب
(۱۷)	〃 〃 ۱۸ دیر	قاضی عبد السلام صاحب
(۱۸)	〃 〃 ۲۶ راولپنڈی ۱	مولانا محمد فاروق صاحب
(۱۹)	〃 〃 ۲۷ 〃 ۲	مولانا حکیم محمد داؤد صاحب
(۲۰)	〃 〃 ۲۸ 〃 ۳	چوہدری مراد علی صاحب ایڈووکیٹ
(۲۱)	〃 〃 ۳۰ کیمبلپور ۱	حضرت مولانا پیر محمد کامران صاحب
(۲۲)	〃 〃 ۳۲ جہلم ۱	حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب
(۲۳)	این ڈبلیو ۳۹ سرگودھا ۱	مولانا قاری عبد السمیع صاحب
(۲۴)	〃 〃 ۴۰ 〃 ۲	صوفی احمد یار صاحب
(۲۵)	〃 〃 ۴۲ 〃 ۴	مولانا شبیر محمد صاحب اعوان
(۲۶)	〃 〃 ۴۵ میانوالی ۲	حافظ سراج الدین صاحب
(۲۷)	〃 〃 ۴۹ لائلپور ۱	حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
(۲۸)	〃 〃 ۵۸ لاہور ۱	حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب
(۲۹)	〃 〃 ۶۲ لاہور ۵	چوہدری نور محمد عرف نتھی خاں میواتی
(۳۰)	〃 〃 ۶۵ لاہور ۸	حضرت مولانا جمیل احمد صاحب میواتی
(۳۱)	〃 〃 ۶۸ شیخوپورہ ۲	ڈاکٹر عبد الحق صاحب تارڑ
(۳۲)	〃 〃 ۷۰ گوجرانوالہ ۱	مولانا عبد الواحد صاحب
(۳۳)	〃 〃 ۸۱ ملتان ۳	مولانا سید پیر خورشید احمد شاہ صاحب
(۳۴)	〃 〃 ۸۲ ملتان ۴	قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ
(۳۵)	〃 〃 ۸۳ ملتان ۵	مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب
(۳۶)	〃 〃 ۸۵ ملتان ۷	مولانا فیض احمد صاحب
(۳۷)	〃 〃 ۸۶ ملتان ۸	صوفی محمد یار صاحب
(۳۸)	〃 〃 ۸۷ ملتان ۹	مولانا محمد عبد اللہ صاحب بہلوی
(۳۹)	این ڈبلیو ۸۸ ڈیرہ غازیخاں ۱	مولانا عبد الستار صاحب تونسوی
(۴۰)	〃 〃 ۸۹ 〃 ۲	مولانا غلام محمد صاحب
(۴۱)	〃 〃 ۹۰ مظفر گڑھ ۱	مولانا عبد الحمید صاحب
(۴۲)	〃 〃 ۹۱ 〃 ۲	مولانا دوست صاحب قریشی
(۴۳)	〃 〃 ۹۲ 〃 ۳	مولانا محمد لقمان صاحب
(۴۴)	〃 〃 ۹۴ ساہیوال ۲	پیر ریاض الدین صاحب
(۴۵)	〃 〃 ۹۶ 〃 ۴	مقبول حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ
(۴۶)	〃 〃 ۱۰۰ بہاولپور ۱	سیٹھ عبد الخالق صاحب
(۴۷)	〃 〃 ۱۰۱ 〃 ۲	مولانا حبیب اللہ صاحب
(۴۸)	〃 〃 ۱۰۲ بہاولپور و بہاولنگر	حاجی میاں فیض احمد صاحب ستیانہ
(۴۹)	〃 〃 ۱۰۳ بہاولنگر ۱	حضرت مولانا محمد شریف صاحب
(۵۰)	〃 〃 ۱۰۵ رحیم یار خاں ۱	مولانا سراج احمد صاحب
(۵۱)	〃 〃 ۱۰۶ 〃 ۲	حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی
(۵۲)	〃 〃 ۱۰۸ ضلع جیکب آباد	مولانا سید احمد شاہ صاحب
(۵۳)	〃 〃 ۱۰۹ سکھر ۱	حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب
(۵۴)	〃 〃 ۱۱۰ سکھر ۲	حضرت مولانا عبد الکریم صاحب آف بیر شریف

...مد عبداللہ درخواستی مدظلہ رحیم یار خاں سے انتخاب میں حصہ لیں گے

...ستان جمعیۃ علماء اسلام کے نامزد امیدواران برائے قومی اسمبلی

...یۃ علماء اسلام کے صوبائی انتخابی بورڈ کا اجلاس ۲۷ رستمبر ۱۹۷۰ء مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں زیر صدارت حافظ الحدیث حضرت مولانا
...مد عبداللہ درخواستی مدظلہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی صدارت میں ہوا، جس میں قومی اسمبلی کے ۷۰ اور صوبائی اسمبلیوں کے
...ے ۷۶ امیدوار نامزد کیے گئے، باقی حلقے ابھی زیر غور ہیں۔ صوبائی امیدواروں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(ناظم انتخابات دفتر جمعیۃ علماء اسلام)

این ڈبلیو ۳۹ سرگودھا ۱ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب
〃 〃 ۴۰ 〃 ۲ صوفی احمد یار صاحب
〃 〃 ۴۲ 〃 ۴ مولانا شیر محمد صاحب اعوان
〃 〃 ۴۵ میانوالی ۲ حافظ سراج الدین صاحب
〃 〃 ۴۹ لائلپور ۱ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
〃 〃 ۵۸ لاہور ۱ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب
〃 〃 ۶۴ لاہور ۷ چوہدری نور محمد عرف تیغی خاں میواتی
〃 〃 ۶۵ لاہور ۸ حضرت مولانا جمیل احمد صاحب میواتی
〃 〃 ۶۸ شیخوپورہ ۳ ڈاکٹر عبدالحق صاحب تارڑ
〃 〃 ۷۰ گوجرانوالہ ۱ مولانا عبدالواحد صاحب
〃 〃 ۸۱ ملتان ۳ مولانا سید پیر خورشید احمد شاہ صاحب
〃 〃 ۸۲ ملتان ۴ قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ
〃 〃 ۸۳ ملتان ۵ مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب
〃 〃 ۸۵ ملتان ۷ مولانا فیض احمد صاحب
〃 〃 ۸۶ ملتان ۸ صوفی محمد یار صاحب
〃 〃 ۸۷ ملتان ۹ مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی

(۳۹) این ڈبلیو ۸۸ ڈیرہ غازیخاں ۱ مولانا عبدالستار صاحب تونسوی
(۴۰) 〃 〃 ۸۹ 〃 〃 ۲ مولانا غلام محمد صاحب
(۴۱) 〃 〃 ۹۰ مظفرگڑھ ۱ مولانا عبدالحمید صاحب
(۴۲) 〃 〃 ۹۱ 〃 ۲ مولانا دوست محمد صاحب قریشی
(۴۳) 〃 〃 ۹۲ 〃 ۳ مولانا محمد لقمان صاحب
(۴۴) 〃 〃 ۹۴ ساہیوال ۲ پیر ریاض الدین صاحب
(۴۵) 〃 〃 ۹۶ 〃 ۴ مقبول حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ
(۴۶) 〃 〃 ۱۰۰ بہاولپور ۱ سیٹھ عبدالخالق صاحب
(۴۷) 〃 〃 ۱۰۱ 〃 ۲ مولانا حبیب اللہ صاحب
(۴۸) 〃 〃 ۱۰۲ بہاولپور و بہاولنگر حاجی میاں فیض احمد صاحب ستیانہ
(۴۹) 〃 〃 ۱۰۳ بہاولنگر ۱ حضرت مولانا محمد شریف صاحب
(۵۰) 〃 〃 ۱۰۵ رحیم یار خاں ۱ مولانا سراج احمد صاحب
(۵۱) 〃 〃 ۱۰۶ 〃 〃 ۲ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی
(۵۲) 〃 〃 ۱۰۸ ضلع جیکب آباد مولانا سید احمد شاہ صاحب
(۵۳) 〃 〃 ۱۰۹ سکھر ۱ حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب
(۵۴) 〃 〃 ۱۱۰ سکھر ۲ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب آف بیر شریف

نمبر شمار	نمبر حلقہ	اسم گرامی
(۵۵)	این ڈبلیو ۱۱۱ سکھر ۳	مولانا حافظ محمود اسعد صاحب ہالیجی شریف
(۵۶)	〃 〃 ۱۱۲ نوابشاہ ۱	پیر سید علی احمد شاہ صاحب
(۵۷)	〃 〃 ۱۱۳ 〃 ۲	مولانا عبداللطیف صاحب
(۵۸)	〃 〃 ۱۱۴ خیرپور ۱	مولانا بدرالدین صاحب
(۵۹)	〃 〃 ۱۱۸ حیدرآباد ۱	حاجی کرامت اللہ صاحب
(۶۰)	〃 〃 ۱۱۹ حیدرآباد ۲	مولانا پیر عبدالقدوس صاحب
(۶۱)	〃 〃 ۱۲۰ 〃 ۳	حاجی محمد ابراہیم صاحب
(۶۲)	〃 〃 ۱۲۲ تھرپارکر ۱	حاجی محبوب علی خاں صاحب
(۶۳)	〃 〃 ۱۲۶ سانگھڑ (سالم ضلع)	مولانا حاجی عبدالمجید صاحب
(۶۴)	〃 〃 ۱۲۷ ٹھٹھہ (سالم ضلع)	مولانا نور محمد صاحب سجاول
(۶۵)	〃 〃 ۱۳۰ کراچی ۳	مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب
(۶۶)	〃 〃 ۱۳۴ 〃 ۷	حاجی دل مراد صاحب
(۶۷)	〃 〃 ۱۳۵ کوئٹہ ۱	مولانا عبدالحق صاحب
(۶۸)	〃 〃 ۱۳۶ 〃 ۲	مولانا عبدالغفور صاحب
(۶۹)	〃 〃 ۱۳۷ قلات ۱	مولانا محمد عمر صاحب
(۷۰)	〃 〃 ۱۳۸ قلات ۲	قاضی عبدالحکیم صاحب

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ

عہدہ	نام	مقام
امیر	حضرت مولانا ابو المنیر محمد شاہ صاحب امروٹی	
نائب امیر اول	حضرت مولانا نور محمد صاحب	(سجاول)
نائب امیر دوم	حافظ محمد شفیع صاحب	(ڈگری)
ناظم عمومی	حافظ محمد اسماعیل	(کراچی)
ناظم اول	حکیم نواب دین صاحب (حیدرآباد) ناظم دوم سید کبیر احمد کاظمی صاحب	(سکھر)
خزانچی	حاجی کرامت اللہ صاحب	(حیدرآباد)
سالار	حافظ عبدالغفور صاحب	(ٹنڈو آدم)

موجودہ حالات کے بارے میں سیاسی پارٹیوں کے متعلق جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا فیصلہ

بعض اخبارات کی ان خبروں سے کہ پیپل پارٹی اکابر جمعیۃ علماء اسلام کے حلقوں میں اپنے امیدوار کھڑا نہ کرے گی، عوام میں یہ غلط فہمی پھیل رہی ہے کہ جمعیۃ اور پیپلز پارٹی کا کوئی معاہدہ ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ ابھی تک جمعیۃ نے کسی سیاسی پارٹی سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔ البتہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ نے ملک کی بعض سیاسی پارٹیوں کی دعوت مفاہمت اور بعضوں کے جذبات خیرسگالی کے مظاہرہ پر غور کیا۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔

(۱) کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کے اندر تصادمات یا مقابلہ کم از کم کرنے کے حق میں ہے۔

(۲) لیکن باوجود اس کے وہ اسلامی مفادات کے نقصان یا کسی اسلامی اصول کی قربانی کو صحیح نہیں سمجھتی۔

(۳) (ا) بنابریں اس حقیقت کا اظہار ضروری ہے کہ مفاہمت کی خواہشمند پارٹیوں کو بغیر مفاہمت کے بھی یہ بات سوچ لینی چاہیئے کہ وہ جس حلقۂ انتخاب میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اس میں صرف مقابلہ برائے مقابلہ نہ کریں تاکہ متعلقہ جماعتوں میں خواہ مخواہ بعد نہ بڑھے۔

(ب) پیپلز پارٹی نے جس خیرسگالی کا اظہار کیا ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام اس رائے کے اظہار پر مجبور ہے کہ ایک آدھ سیٹ میں رواداری اور بیسیوں حلقوں میں مقابلہ عوام کو کوئی صحیح رائے قائم کرنے میں مدد نہیں دے سکتا۔

(ج) اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ مخلصانہ طور پر دیگر سیاسی جماعتوں پر واضح کرتی ہے کہ جمعیۃ پاکستان میں اسلامی اور صرف اسلامی نظام چاہتی ہے۔ جو اعتقادیات۔ عبادات۔ اقتصادیات اور بہترین معاشرتی اصول پر مبنی ہے۔ جس کی بہترین مثال سلف صالحین اور صحابہ کرامؓ کے عہد مبارک میں موجود ہے۔ اسلامی نظام کی بنیاد خدائی احکام پر ہے صرف اقتصادیات پر نہیں ہے۔

اگر کوئی سیاسی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کو یہ یقین دلا سکے کہ وہ جمعیۃ کے منشور کے مطابق

(۱) اسلامی ضروریات کے نفاذ کی حمایت کرتی ہے

اور (۲) اقتصادیات کی بنیاد حلال و حرام اور شرعی جواز و عدم جواز پر ہوگا تو جمعیۃ علماء اسلام ملک کے اندر انتخابی اختلافات اور سیاسی تصادمات کو کم از کم کرنے کے لئے ایسی جماعت سے کسی طرح کا سمجھوتہ کرنے میں خوشی محسوس کرے گی۔ جبکہ اس کو اسلامی اصول کو قربان نہ کرنا پڑے۔

(د) اگر کسی جماعت سے ایسا سمجھوتہ نہ ہو مگر ضلعی سطح پر بعض جماعتیں انتخابی جنگ کو محدود کرنے کی خاطر بات چیت کرنا چاہیں تو جمعیۃ کے کارکن اس قسم کی بات چیت کو مناسب اور جنگ برائے جنگ کو نامناسب سمجھیں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام خانپور کا افتتاح

آج مورخہ ۲۰ ستمبر ۹ بجے خطیب اسلام شیر پنجاب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے دفتر جمعیۃ طلباء اسلام خانپور کا افتتاح فرمایا۔ محمد عبداللہ ناظم جمعیۃ طلباء نے مولانا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مولانا کی خدمات کو بھی سراہا۔ بعد میں مولانا موصوف نے طلباء کے اجتماع میں خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں مولانا فداء الرحمٰن درخواستی اور جمعیۃ طلباء اسلام کے ایک راہنما مولوی محمد شفیع نے شرکت کی۔

شمالی وزیرستان امیر علی اڈہ میں دو روزہ آئین شریعت کانفرنس

شمالی وزیرستان امیر علی اڈہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس ۱۱، ۱۲ اکتوبر ۷۰ء بروز اتوار، پیر منعقد ہو رہی ہے۔ ستر لاکھ قبائلیوں اور شمالی وجنوبی وزیرستان کا یہ اجتماع تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے قبل اتنے وسیع پیمانے پر کوئی کانفرنس نہیں ہوئی۔

اس کانفرنس میں

قائد جمعیۃ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی، حضرت مولانا نعمت اللہ امیدوار قومی اسمبلی کوہاٹ۔ مولانا محمد جان صاحب امیدوار صوبائی اسمبلی لکی مروت۔ مولانا فخر الاسلام ہنگو۔ مولانا صدر الشہید صاحب امیدوار قومی اسمبلی بنوں اور دیگر علاقے کے ہزاروں علماء شریک ہو رہے ہیں۔ پہلی نشست ۱۱ اکتوبر صبح نو بجے شروع ہوگی۔ شرکت کی اپیل ہے۔

الداعی:۔ خلیفہ حبیب الرحمٰن و اراکین جمعیۃ علماء اسلام شمالی وزیرستان

مودودی جماعت کے ایک رکن مولوی محمد یوسف کی تنقیدات کا جائزہ

(حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر صاحب کیملپوری)

۳۱ر اگست سنہ ۱۹۷۰ء کے چٹان میں مولانا محمد یوسف صاحب کا وہ مضمون نظر سے گذرا جو انہوں نے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں صاحب کی جانب سے چیلنج مناظرہ کے جواب میں اور مودودی کی حمایت میں لکھا۔

ہم نہیں جانتے کہ مولانا موصوف کو ان کا ضمیر اس بے جان بیان کی اشاعت اور تصدیق پر ملامت نہ کرتا ہوگا کیونکہ کھلے حقائق کا مسخ اور مسلخ کرنا اور باطل کو حقیقت بنانا علمی شعور کے منافی کوئی معقول شخص نہیں کرتا۔

(۱) آپ نے مولانا شیخ القرآن صاحب کو لکھا کہ مودودی صاحب کی تحریرات پر جو جو اعتراضات ہیں تحریر فرمائیں تاکہ مودودی صاحب ان کے جوابات دیں — مودودی صاحب نے ان سے پہلے خود بھی اسی طرح بیان دیا تھا کہ تحریری بات چیت کافی ہے۔ اہل علم حضرات کی کمی نہیں وہ فیصلہ کرلیں گے۔" وغیرہ وغیرہ۔

ہم دریافت کرتے ہیں کہ سابقہ مودودی صاحب کی تحریرات پر جو اعتراضات اہل حضرات نے کئے ہیں ان کے تسلی بخش جوابات کیا فیصلہ کن ہو چکے ہیں کہ اب از سر جدید سلسلہ شروع کیا جائے۔ اور جوابات کا انتظار کرایا جاتا ہے۔ کیا ان سابقہ سوالات کی تحقیق آپ کے حق میں فیصلہ کن ثابت ہو چکی ہے۔ کہ اور کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں۔ پہلا قرضہ ادا کرکے پھر استدعا کی جاتی ہے۔

(۲) آپ کا بیان تو ایسا مایوسانہ افسانہ ہے کہ ہر غلط کار عیار نفس کا پجاری اس پر عمل کرے تو صداقت کے میدان کا علمبردار ہو کر صف اول میں کھڑے ہونے کا دعوے کر سکتا ہے۔ دیکھئے مولانا صاحب صفحہ ۱۷/۱۸ پر لکھتے ہیں۔ مولانا مودودی کو اپنے دعوتی کام اور دوسرے دینی اہم مشاغل سے ایک لمحہ کیلئے بھی فرصت نہیں ملتی کہ وہ ایسے مناظروں کے لئے وقت نکال لیں"۔ زبانی مناظروں سے کبھی اختلافی مسائل کا تصفیہ نہیں ہوا۔

ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا غلام احمد متنبی کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس پر رسائل لکھے۔ اخبارات میں اشاعت کرتا رہا جس سے متاثر ہو کر بہت لوگ اس کے پجاری بن گئے۔ ایک جماعت ایسی تیار ہو گئی، کہ جن کے نزدیک معیار حق بجائے کتاب و سنت کے مرزا صاحب کی زبان اور قلم ہی ہو گیا۔ گھر بیٹھے تیر کمان چلاتا رہا۔ اہل حق کی جانب سے تردیدی بیان آتے تو مختلف راگ گاتا رہا۔ قلم چلتی رہی گھر بیٹھے میاں مٹھو بن گیا۔ قلم کی جنبش کو دیکھ کر گمان پہلوان ہونے کا دعوے کر دیا۔ هل من مبارز کہہ کر مقابل کو ایک آنکھ کی چمک میں ترجیح دینے کے آوازے کسنے لگا۔ وقت کے مجاہد پیر صاحب گولڑوی نے ان کو مناظرہ کا چیلنج کر دیا تاکہ جھوٹے دعوے ختم ہو جائیں۔ اس کو دیکھ کر منہ میں جھاگ آنے لگی۔ اور وہی جواب دیا جو مودودی صاحب اور آپ نے دیا کہ تحریری مباحثہ ہونا چاہیئے۔ مناظروں میں حق کا تصفیہ نہیں ہوتا۔ مودودی صاحب کو مناظروں کی فرصت ہی کہاں، وہ شب و روز دین کی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ عقلمند لوگ موجود ہیں کمی نہیں۔ وہ تحریروں کو دیکھ کر فیصلہ کرلیں گے۔ آپ کی عذر داری پوری اسی کی عکاسی ہے۔ شاید مودودی صاحب نے بھی وہیں سے سبق لیا ہو یا مرزا صاحب جیسا مستقل الہام ہوا ہو۔"

اس وقت سب اہل علم و فضل نے اس جواب کو فرار کی نرالی راہ ہی کہا۔ آج یہ حقیقت حقہ کیسے بن گئی۔ بیماری کو صحت کون کہہ سکتا ہے اور کون تسلیم کرتا ہے ہاں عناد سے ایسا غبار اڑایا جاتا ہے۔ معیار حق مرا نہیں کرتا۔ اسی کو خوئے بدرا بہانہ بسیار کہا جاتا ہے۔

مرزا صاحب نے ایک اور بات بھی کہی تھی، مودودی صاحب کو وہ یاد نہیں آئی یا اپنی خفت کی وجہ سے چھوڑ دی۔ اس اشارہ کر دیا کہ فساد کا اندیشہ بھی ہے یا مرزا صاحب نے فرمایا کہ پیر صاحب گولڑوی کے ساتھ ولایتی لوگ (پٹھان) بھی ہوتے ہیں۔ ان سے مجھے خطرہ ہے۔ مقام مناظرہ لاہور تھا نہیں آئے اور کہا کہ تحریری بات ہی فیصلہ کن ہے، مناظروں سے کب صحیح فیصلے ہوتے ہیں۔ ان کے مریدوں نے اس کی تصدیق کی اور اہل حق نے ان کو وہ ناگفتنی سنائیں جن کے وہ مستحق تھے۔ "آپ کا رویہ بھی یہی ہے"۔

(۳) آپ جانتے ہیں کہ علماء حق کے اسلاف مجاہدین ملت نے اپنے اپنے زمانہ میں عیسائیوں، آریوں، شیعوں وغیرہ باطل فریقوں سے مناظرے کئے خواہ چیلنج مخالف سے دیا گیا ہو یا حسب ضرورت اہل حق نے پیشقدمی کی ہو، ایسے واقعات بھی پیش آئے کہ ایک نشست میں ایک فریق سے مناظرہ ہوا۔ اور دوسری نشست میں کسی دوسرے فریق سے ہوا۔ اسلامی اصول کے خلاف جس نے آواز اٹھائی اور مناظرہ کی ضرورت محسوس ہوئی مناظرے کئے گئے۔ یہ بہانے نہیں بنائے گئے کہ ہمیں فرصت کہاں فارغ لوگ کریں۔" ہر شخص کے اوقات ضرورتوں میں محبوس ہوتے ہیں۔ لیکن وقتی مسائل کے لئے فارغ کرنے پڑتے ہیں۔

اگر آپ کے یا مودودی صاحب کے مقابل کوئی عیسائی مثلاً مناظرہ کا چیلنج دے کہ قرآن کی صداقت پر مجھے سوال ہے اس میں آپ مجھ سے مناظرہ کیجئے تو کیا اس کا آپ یہی جواب دینگے۔ جناب ہمیں فرصت کہاں۔ گھر کی ضروریات تبلیغی کاروبار میں ہمارے اوقات گھرے ہوئے ہیں کسی فارغ شخص سے آپ ملیں۔ اور سوال کریں۔ ہاں تحریری سوالات کا جواب تحریری دے سکتا ہوں۔ وہ کیا یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں پردہ میں چھپ کر بات کرنے کی بجائے مجمع عام میں بات کرونگا تاکہ سب خاص و عام اس سے مستفید ہو سکیں۔

اور کیا آپ اس کو یہ جواب بھی دینگے کہ میں کس کس سے مناظرے کروں۔ کشتی لڑوں۔ آج تم سے کروں۔ کل فلاں (عیسائی) سے کروں۔ پرسوں فلاں (آریہ) سے کروں۔ جیسے آپ نے لکھا کہ آج آپ سے مناظرہ کروں۔ کل مفتی صاحب، پرسوں ہزاروی صاحب سے۔ پھر فلاں سے۔ آپ کے مودودی صاحب کی عدیم الفرصتی سے مرزا صاحب کی عدیم الفرصتی زیادہ تھی کہ وہ نبوت کی تبلیغ میں مصروف تھے۔ پھر بھی آپ کے

اسلاف نے بالخصوص شورش صاحب نے اپنے مقالات میں نظموں میں مرزا صاحب کو مناظرے سے فرار پر وہ کچھ سنایا جو ایک بھاری جرائم پیشہ کو سنایا جاتا ہے۔ آج آپ ایسے فرار کی تصویب کر رہے ہیں (کیا یہ مسخ اور سلخ نہیں) کیا مرزا صاحب یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ آج میں پیر صاحب گولڑہ سے مناظرہ کروں تو کل ہزاروی لوگوں کے چیلنج پر ان سے کروں۔ پرسوں پھر ملتان والوں کے چیلنج پر ان سے مناظرے کروں تو میری تبلیغ میں یہ رکاوٹ بن جائیں گے۔ آپ نے مودودی صاحب کی طرف سے جواب دہی میں یہی باتیں کہیں۔ مرزا صاحب کے یہ بہانے اگر ان کو فرار اور دم دبانے کے القاب سے نہ بچا سکے تو آپ کے مودودی صاحب کے لئے مخلص کیسے بن گئے۔ کیا مرزائی یہ نہیں کہہ سکتے کہ علماء سو ہیں وہ لوگ جو اپنے پیر اور رہنما (مودودی) کے لئے وہ بات جائز اور مفید کر گئے جو گذشتہ (مرزا صاحب) ہمارے نبی کی ایسی حرکت پر لعن اور طعن کر رہے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی دنیوی لالچ میں یہ باتیں لکھی ہیں۔

(۴) کیا آپ اس کو بھول گئے کہ عیسائی کی جانب سے جب پادریوں کا ایک وفد حضور علیہ السلام کی خدمت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں گفتگو کے لئے آیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نکل کر ان سے میدانی ہو کر طویل بات چیت فرمائی۔ جس سے وہ مرعوب اور لاجواب ہو گئے ناکام واپس ہونا پڑا۔

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات کہہ کر ان کو ٹالا کہ مجھے تو فرصت نہیں کہ مباحثے کروں۔ آج تم سے کروں تو کل دوسرا کھڑا ہوگا کہ میں مناظرہ کرتا ہوں پرسوں تیسرا کھڑا ہوگا اور ھل من مبارز کہے گا، جو آپ نے مودودی صاحب کے لئے راہ نکالی۔ پھر ترجیح بلا مرجح نہیں ہو سکتی۔ سب سے ہی مناظرے کرنے ہوں گے اس لئے ہم میدان میں نکلتے ہی نہیں۔ ہاں گھر بیٹھے جواب دے دوں گا۔ زبانی مناظروں (بات چیت) سے کیا کبھی فیصلے ہوئے؟ اگر حضور علیہ السلام ایسی باتیں فرماتے تو دنیا کیا کہتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا یہ بیان سنت نبوی کے خلاف ہے۔ اس کی نظیر نہ حضور کے عمل میں ملتی ہے نہ خلفاء راشدین کے عہد میں ایسا کیا گیا۔ ہاں مرزا متنبی کذاب کی سنت سیئہ ضرور ہے۔ سو یہ آپ ہی کو مبارک ہو۔ نحن بما عندنا وانت بما عندک راض والرأی مختلف

(۵) دیکھئے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس سے ایک قدم آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔ دیکھئے رکانہ نام پہلوان حضور کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں اسلام اس شرط پر لاتا ہوں کہ آپ مجھے کشتی میں پچھاڑ دیں۔ حضور علیہ السلام (فداہ ابی و امی) نے یہ چیلنج بھی منظور فرما لیا۔ پنجہ ڈالا ہی تھا کہ رکانہ نے زمین کو بوسہ دے دیا۔ رنگ فق ہو گیا لیکن خیال یہ آیا کہ میں ابھی پورا سنبھلا نہیں تھا۔ یہ نہیں جانتا تھا کہ نبی کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ دوبارہ کشتی کا بہانہ کیا۔ آپ نے وہ بھی منظور کر لیا۔ ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہی تھے کہ رکانہ پھر گر گیا۔ اب اس نے سمجھا کہ یہ قدرتی طاقت ہے۔ اس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اٹھا اور کلمہ پڑھ لیا۔

یہ کون نہیں جانتا کہ پیغمبر کشتی لڑتے نہیں آتا لیکن اگر ایک شخص کی ہدایت اگر اس سے ہوتی نظر آئی تو یہ غیر منصب کی تکلیف بھی برداشت فرمائی۔ اگر آپ جیسے نکتے نکالنے والے اس کو ملتے تو ٹال ہی دیتے کہ ایسا بدتہذیب نامعقول انسان ہے الخ لیکن رحمۃ للعالمین نے اس واقعی نامعقول چیز کو بھی آڑ نہ بنایا۔

اس طرف آپ ہیں کہ علمی مذاکرہ کو جو لاکھوں انسانوں کی بہبود اور صلاح اور فلاح کے معقول جامعے کو بند کر رہے ہیں۔ اگر مناظروں سے فیصلے نہیں ہوئے تو علمی تحریری مقالات لکھنے سے کب اختلافات ختم ہوئے یہ ایک اختراع اور کھلی افترا ہے جو آپ نے لکھی۔ مناظرہ کا مقصد نزاع کا ختم ہو جانا نہیں ہوتا۔ جو آپ نے سمجھا بلکہ یہ تحریری مناظروں میں بھی نہیں پایا جاتا۔ ہاں صادق اور کاذب کی کھلی واضح تمیز مقصود ہوتی ہے۔ جو تھوڑی دیر میں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ یہ معیار حق اور باطل کا نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن کسی ظالم کی ظاہری سرکوبی کا یہ اچھا راستہ ہے۔ تحریری باتوں میں تو کسی کی قلعی نہیں رکتی۔ اس لئے آپ کا اور مودودی صاحب کا بیان کردہ جواب اصول کے خلاف راہ فرار ہی ہے۔

اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مودودی صاحب اگر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے کشتی کے چیلنج کے جواب میں بھی میدان عمل میں نکل پڑتے تو جب بھی نہ خلاف سنت پڑتا اور نہ خلاف تہذیب ہوتا۔ نہ خلاف منصب۔ کیا حضور علیہ السلام کی عزت سے مودودی صاحب کی عزت بڑھ کر تو نہیں کہ اس طرح کرنا موجب توہین بن جاتا۔

بہرحال ایک مدعی علم سے ایسے بے بنیاد بہانے جن کی نہ سلف میں مثال پائی جاتی ہے، نہ قوم کے لئے وہ تسلی بخش بن سکتے ہیں۔ سطحی نظر میں کسی مفاد اور دنیوی نفع اندوزی کی غمازی کرتے ہیں۔ جس سے روشن دماغ کو احتراز ہی چاہیئے۔

(۶) آپ نے شورش صاحب فی کل واد یہیمون مزاج شاعر کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ آپ کے بارہ میں جو مولانا غلام اللہ خاں صاحب کی دعا ہے چٹان ۳۱ راگست ۱۹۷۰ء ص (اللہ تعالیٰ آپ کو راہ راست دکھائے) اس میں انہوں نے آپ کو گمراہ اور بدترین درجہ کا ظالم مجرم ٹھہرایا ہے۔ آپ اس کو قبول نہ کریں۔ ہماری جانب سے یہ ہدیہ مسترد مردود ہے (سبحان اللہ)

ایسے علم اور فضل پر ناز قابل داد ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ شورش صاحب نے اس بات میں ان کی ہمنوائی کی یا نہ۔ کیونکہ اگر لکھ دیا جاتا ہے کہ مدیر کا مضامین والوں کی آراء سے اتفاق ضروری نہیں۔ ہاں سکوت دلیل رضا پائی جاتی ہے بالخصوص کہ پارٹی کے معاون کا مضمون ہو۔ اگر حقیقت حال یہی ہے تو ایسی دعا سے استغنا و استغنا معلوم ہوتی ہے۔ جو ایک مریض القلب بد نصیب نے حضور علیہ السلام کے منہ مبارک سے خوشخبری کے الفاظ سن کر منہ موڑ کر کہا کہ بشارتیں تو ہم نے بہت سن لی ہیں۔ ہمیں فی الحال دولت چاہیئے۔ وہ دلوایئے۔ اس سے حضور علیہ السلام نے منہ پھیر کر دوسروں کو فرمایا اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت کو قبول کرو۔ اس شخص نے تو قبول نہ کی۔ انہوں نے فرمایا۔ قبلنا یا رسول اللہ ہم نے قبول کیا اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے نفع مند بنائے

معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کے نزدیک صرف ڈالروں کی خوشخبری لئے تو قبول ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی یا ہدایت کی دعا کی جائے تو آپ کے یہاں اس کی جگہ نہیں۔ اگر یہی بات ہے تو اس دعا کے لئے اور لوگوں کی جھولیاں تیار ہیں۔

دیکھئے مذکورہ دعا اللہ تعالیٰ آپ کو راہ راست یہ عربی الفاظ میں ہدایت کا ترجمہ ہے۔ یہ فرمانا ایسا ہوا جیسے یہدیک اللہ تعالیٰ کہہ دیا جائے۔ اگر شورش صاحب مولانا محمد یوسف صاحب کی اس تحقیق کو درست سمجھتے ہیں تو شاید وہ اھدنا الصراط المستقیم کا پڑھنا بھی چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس کا یہی معنیٰ ہے جو ان کو پسند نہیں۔ اے اللہ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب کی دعا بھی یہی تھی (اللہ تعالیٰ آپ کو راہ راست دکھائے)

(باقی آئندہ)

جناب آغا محمد یحییٰ خاں صدر پاکستان سے مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف سرکاری کارروائیوں پر احتجاج

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۲۴ ستمبر ۱۹۷۰ء کو مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مرکزی حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی صدارت میں صوبائی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس ہوا۔ جس میں بلوچستان، صوبہ سرحد، بہاولپور، پنجاب اور سندھ کراچی کے خطباء و علماء نے شرکت کی۔

اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے علماء اور کارکنوں کے خلاف سرکاری اقدامات کے خلاف احتجاج کیا گیا اور مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس کی گئی

قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کے اجلاس نے حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی صدارت میں اس امر کے خلاف شدید احتجاج کیا، کہ مغربی پاکستان کے اضلاع میں انتظامیہ کے افسران صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خان صاحب اور صوبائی گورنروں کے اعلانات اور طریق کار کی صریح مخالفت کرتے ہوئے جانبدارانہ پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں

مطالبہ

یہ اجلاس صدر آغا محمد یحییٰ خاں صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ذاتی دلچسپی لے کر ان تمام مقدمات کو واپس لیں۔ سزاؤں کو منسوخ فرمائیں۔ اور تمام سیاسی قیدیوں علماء کرام، طلبہ اور مزدوروں کسانوں کے نمائندوں کو رہا کر کے آزادانہ انتخابات کرانے کے وعدوں کو پورا کرائیں۔

عوام میں اضطراب

ورنہ ملک بھر کے عوام میں شدید اضطراب ہے، اور یہ رائے قائم ہو رہی ہے کہ حکومت آزادانہ انتخابات نہیں کرانا چاہتی۔ اور ملک کے اندر بعض عناصر بیرونی اثرات کے تحت جمعیۃ علماء اسلام کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ بلکہ بعض عناصر رشوتیں دے کر ایسا کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام سے بدسلوکی کے چند نمونے

۱۔ حضرت مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر پشاور کو حال ہی میں سنگین سزا دی گئی۔

۲۔ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب طارق ساکن گوجرہ ضلع لائلپور کو چھ ماہ قید کی سزا دی گئی

۳۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب پر جھنگ اور لائلپور میں مقدمات چلائے جا رہے ہیں۔

۴۔ حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی ضلع جھنگ پر کیس چلایا جا رہا ہے (حالانکہ یہ چاروں حضرات صوبائی اور قومی اسمبلی کے امیدوار ہیں۔

۵۔ صوفی احمد یار صاحب ساکن بھلوال ضلع سرگودھا امیدوار قومی اسمبلی کی کار پر ایک سیاسی جماعت نے حملہ کرایا، گولیاں چلائیں۔ مگر پولیس اس کو ڈاکہ تصور کرتی ہے۔

۶۔ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب ضلعی ناظم جمعیۃ علماء اسلام جھنگ شہر کے خطیب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

۷۔ حضرت احمد سعید صاحب لدھیانوی ضلع ساہیوال کو گرفتار کر لیا گیا ہے

۸۔ حضرت مولانا عزیز اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کو گرفتار کر کے چند ماہ حوالات میں رکھ کر ایک سال قید کی سنگین سزا دی گئی۔ اور سارے خیرپور ڈویژن میں جمعیۃ کے کاز کو نقصان پہنچایا گیا ہے

۹۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب جلالی ہزارہ کو گرفتار کر کے کیس چلایا جا رہا ہے۔

۱۰۔ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب ضلعی امیر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کو بمعہ نو رفقاء کے گرفتار کر کے سزا دی گئی اور قید کر دیا گیا۔

۱۱۔ حضرت مولانا محمد اشرف صاحب ہمدانی کیمبلپور پر کیس چلایا گیا۔

۱۲۔ محلہ گورونانک پورہ لائلپور کے نو رضاکار صوفی محمد نصیر چوہدری غلام محمد اور محمد حسین وغیرہ گرفتار کر لئے گئے۔

۱۳۔ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آبادی کے خلاف مقدمہ بنایا گیا۔ حالانکہ خوشاب کے جلسہ میں گڑبڑ مودودیوں نے کی تھی۔

۱۴۔ ضلع جھنگ میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب شورکوٹ کو گرفتار کیا گیا۔

۱۵۔ حضرت مولانا محمد حسین صاحب حیدر (ضلع جھنگ) پر مقدمہ بنایا گیا۔

۱۶۔ سرگودھا کے مولانا محمد صادق صاحب، قریشی عبدالغفور صاحب۔ شیخ محمد رفیق صاحب چوہدری عبدالرحمٰن صاحب۔ چوہدری محمد صدیق صاحب اور تاج محمد صاحب پر ایوبی دور میں پولیس نے کیس بنایا تھا۔ دوسرے تمام مقدمات واپس لینے کے باوجود اس کیس کو ابھی تک واپس نہیں لیا گیا۔

۱۷۔ مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ جوہرآباد کے خلاف مودودیوں کی درخواستوں پر پولیس والے تنگ کرتے اور مودودی کے خلاف نہ بولنے کا اصرار کرتے ہیں

۱۸۔ حضرت مولانا اسداللہ صاحب کو وارننگ دی گئی اور مرعوب کرنے کا طریقہ اختیار کیا گیا۔

۱۹۔ جھنگ ضلع کے اندر حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسہ شریف حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری، حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب اور حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب سلانوالی وغیرہ علماء کا داخلہ بند کیا گیا۔ حالانکہ دوسری جماعتوں کے ساتھ انتظامیہ کے رویہ کی معمولی مثال یہ ہے کہ

۲۰۔ ۱۸ اگست ۱۹۷۰ء کو بمقام ناران علاقہ کاغان ہزارہ میں امیر جمعیۃ علماء اسلام کے باقاعدہ جلسہ کے سامنے مخالف فریق نے سو آدمی جمع کر کے اشتعال انگیز مظاہرہ کیا۔ مگر بالاکوٹ کی پولیس کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

۲۱۔ جبوڑی ضلع ہزارہ میں ایک باقاعدہ جلسہ میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی پر غنڈوں نے حملہ کیا۔ اور اطلاع کے باوجود شنکیاری پولیس کا ایک آدمی موجود نہ تھا۔

۲۲۔ حضرت مولانا غلام نبی شاہ صاحب خطیب جبوڑی پر غنڈوں نے مسجد میں حملہ کیا۔ مگر شنکیاری کی پولیس نے معاملہ دبا دیا۔

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

مولانا محمد اکرمؒ کی وفات سے جمعیۃ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے

(مولانا ہزاروی)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی مولانا غلام غوث ہزاروی نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اکرمؒ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے ایک خصوصی بیان میں مولانا ہزاروی نے کہا ہے کہ مجھے مولانا محمد اکرمؒ کی وفات کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا محمد اکرم کی وفات سے جمعیۃ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ وہ اس وقت ہم سے جدا ہوئے ہیں جبکہ ان کی اشد ضرورت تھی۔

مولانا ہزاروی نے مولانا محمد اکرمؒ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم اسلام کے سچے شیدائی، مخلص، دیانتدار اور غریب پرور رہنما تھے۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی اسلام کی خدمت اور اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کے لئے وقف کر دی تھی۔ مولانا ہزاروی نے مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کی اور سوگوار خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔

ادھر جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ کا ایک ہنگامی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ کے امیر مولانا عبدالحی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مولانا محمد اکرم کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ مولانا محمد اکرم کی وفات پر مولوی غلام سرور، مولانا خالد عبداللہ، مولانا محمد یوسف، مولانا عبدالقیوم، مولانا کریم عبداللہ، مولانا حافظ محمد زکریا، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا خلیل الرحمٰن، حکیم عبدالسلام ہزاروی اور دیگر لیڈروں نے تعزیت کی ہے۔ (عبدالغفور ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ)

شیخ الحدیث مولانا عبدالشکور انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ابھی مولانا محمد اکرم مرحوم کی فراقت کا غم تازہ ہی تھا کہ ۲۵ ستمبر کو مدرسہ مظاہر العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کے شیخ الحدیث مولانا عبدالشکور صاحب عرصۂ دراز کی بیماری کے بعد انتقال فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(عزیز الرحمٰن ہزاروی صدر جمعیۃ الطلبہ مدارس عربیہ پاکستان۔ راولپنڈی)

آہ! صوفی کریم بخش جاپوریؒ

تمام دینی، مذہبی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت غم وحزن کے ساتھ پڑھی جائیگی کہ اصحاب رسولؓ کا شیدائی تنظیم اہلسنت والجماعت کا مخلص کارکن صوفی کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ چند روز کی علالت کے بعد ۱۶ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز بدھ بوقت ۹ بجے صبح اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

صوفی صاحب مرحوم ومغفور کی ذات بابرکات بہت ہی خوبیوں کی جامع تھی۔ دینی اور مذہبی لحاظ سے صف اول کے مجاہد تھے۔ آپ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر شیدائی تھے کہ ایک دفعہ مجھ ناچیز نے مودودی صاحب کی خلافت وملوکیت کا کچھ حصہ صوفی صاحب مرحوم کو پڑھ کر سنایا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے شروع ہوگئے اور ساتھ ہی آپ ٹھنڈے سانس بھرنے لگے۔ مرحوم کی ساری زندگی یاد الٰہی اور یاران نبیؐ کی ثنا خوانی میں گذری۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرحوم اپنے پیچھے ہزاروں غم زدگان کے علاوہ ایک بیوہ اور بارہ بچے (۹ لڑکیاں ۳ لڑکے) چھوڑ گئے ہیں۔ مرحوم کے تینوں لڑکے ہونہار نوجوان اور کاروباری ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین!

شریک غم: محمد محبوب الرحمٰن و دیگر اراکین جمعیۃ علماء اسلام جاپور)

اجلاس نے جناب صدر آغا محمد یحییٰ خاں سے مداخلت کی اپیل کی ہے اور یہ فیصلہ کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد صدر مملکت کو ملے اور اس قرارداد کی نقول گورنروں، سیکرٹریوں اور صدر محترم کو بھیجی جائیں۔

بقیہ — صدر پاکستان سے مطالبہ

۲۳۔ رحیم یار خاں میں ابھی تک اشتعال انگیز اشتہارات "مارینگے مر جائینگے" چسپاں ہیں۔ مگر پولیس نے نہ ان کو دور کیا۔ نہ لکھنے والوں کا پتہ لگایا۔

۲۴۔ ان امور کے سوا مختلف مقامات پر مقامی افسروں کا رویہ افسوسناک ہے اور خاص کر اضلاع جھنگ۔ کوہاٹ، دیر اور رحیم یار خاں کی انتظامیہ کا رویہ حد درجہ جانبدارانہ اور افسوسناک ہے۔

دریں حالات ملک کے عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ اضلاعی انتظامیہ کے افسران صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خاں صاحب کے اعلانات کی پرواہ نہیں کرتے اور ملک کو غیر ملکی خواہشات کے عین مطابق غلط اور مہلک راستے پر ڈال رہے ہیں۔

حضرت مولانا محمد اکرمؒ میری نظر میں

(نعیم اقبال قریشی سابق چیئرمین ڈیموکریٹک یوتھ فورس)

ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے علمبردار اور تحریک جمہوریت کے قافلے کے ایک عظیم سپہ سالار حضرت مولانا محمد اکرم بھی اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ یوں تو ہر انسان نے ایک نہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونا ہے لیکن اس وقت جبکہ پاکستان کے مستقبل اور اس ملک کی قسمت کا فیصلہ ہونا تھا، مولانا محمد اکرم کی ہم سے جدائی ایک عظیم سانحہ ہے۔ ویسے تو یہ رسم بن چکی ہے کہ جب کوئی شخص اس دنیا فانی سے رخصت ہوتا ہے تو اس کی شان میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مولانا محمد اکرم کی وفات سے ملک ایک نہایت ایماندار، دیندار، مخلص دینی و سیاسی رہنما سے محروم ہو گیا ہے اور اس امر کو جمعیۃ علماء اسلام کے بہت بڑے مخالف بھی تسلیم کرتے ہیں۔

مولانا میں جہاں بہت سی خوبیاں تھیں وہاں پر میں نے اکثر ان کی ذات میں خامیاں ڈھونڈنے کی بھی کوششیں کیں۔ لیکن میں ناکام رہا۔ مولانا ایک بلند پایہ عالم بھی تھے اور ایک عظیم سیاسی رہنما بھی انہوں نے ملک میں اسلام اور عوام کے بنیادی حقوق کے لئے جو قربانیاں دیں تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ اور ان کا نام ہمیشہ سنہری حرفوں میں لکھا جائے گا۔ انہوں نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور عوام کو چند ظالم لٹیروں کے پنجہ سے سیاسی و معاشی طور پر آزاد کرانے کے لئے جو جدوجہد کی اسے فراموش کرنا بہت بڑی ناانصافی ہوگی۔

میں مولانا محمد اکرم کو اس وقت سے جانتا ہوں، جب وہ گول میز کانفرنس کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی نمائندگی کر رہے تھے۔ میں اس زمانہ میں مودودی جماعت کی آرگن تنظیم ڈیموکریٹک یوتھ فورس کا چیئرمین تھا۔ مجھے یہ بڑا اشتیاق تھا کہ میں مولانا محمد اکرم صاحب سے ملوں۔ میں نے مولانا محمد اکرم صاحب کو سب سے پہلے چوہدری محمد علی کی کوٹھی پر دیکھا۔ سرخ و سفید رنگ سفید نورانی داڑھی۔ سادہ کپڑوں میں ملبوس، کندھے پر چادر رکھی ہوئی۔ یہ تھے مولانا اکرم۔ وہ اس وقت گول میز کانفرنس کے سلسلے میں جمہوری مجلس عمل کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے آئے تھے۔ میں نے جمہوری مجلس عمل کے رہنماؤں کے ساتھ کام کیا ہے میں نے ان کے خیالات بھی نوٹ کئے۔ یہ سب رہنما جن میں نوابزادہ نصراللہ خاں بھی شامل ہیں، مولانا کا اسلام سے محبت اور خلوص کے قائل تھے۔

میری مولانا اکرمؒ صاحب بالمشافہ ملاقات اس وقت ہوئی۔ جب میں نے مودودی جماعت کی آرگن تنظیم ڈیموکریٹک یوتھ فورس سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ پہلی ہی ملاقات نے مجھ پر مولانا محمد اکرم کی شخصیت نے گہرا اثر چھوڑا۔ مولانا اتنے پیارے پیرائے میں گفتگو کرتے تھے کہ ہر سننے والا ان کی شخصیت کا گرویدہ بن جاتا تھا۔ میری مولانا سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہیں جن کی وجہ سے میں نے مولانا کو بہت نزدیک سے دیکھا اگر کوئی شخص ان کی ذات پر حملہ کرتا تو وہ اس کو معاف کر دیتے تھے۔ مجھے یہ بات آج بھی اچھی طرح یاد ہے کہ ایک جلسہ میں مولانا اکرمؒ صدارت کر رہے تھے اور میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ جلسہ میں مودودی جماعت کے چند جانے پہچانے کارندوں نے ہنگامہ کرنے کی کوشش کی۔ اور مولانا کی شان میں بھی گستاخی کی۔ اس پر میں نے اٹھ کر انہیں ڈانٹا اور ان پر واضح کیا کہ اگر کسی نے یہاں پر غنڈہ گردی کی تو اسے اس کی سزا دی جائے گی۔ میرے اس انتباہ پر جو تعمیری تھا مولانا کی ذات اس کو بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ انہوں نے مجھے فوراً جلسہ میں ٹوک دیا۔ یہ تھا ان کا اپنے سیاسی مخالفوں کے ساتھ رواداری کا سلوک

میں مولانا اکرمؒ صاحب کے خیالات کو سننے اور ان کے ساتھ کام کرنے کے بعد یہ بات بغیر کسی لاگ لپٹی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے مولانا کو صرف بلند پایہ عالم دین اور سیاسی رہنما کے روپ میں ہی نہیں دیکھا۔ بلکہ میں نے مولانا کو ایک عظیم انسان کے روپ میں بھی دیکھا۔ جس کی رگ رگ میں انسانیت تھی۔ اور وہ انسانیت کی خدمت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے تھے۔ مولانا اپنے دل میں عوام کے لئے سیاسی محبت نہیں بلکہ حقیقی محبت رکھتے تھے۔ اگر کوئی فرد یا جماعت مولانا کی شخصیت پر کیچڑ اچھالتا تو مولانا اسے درگذر کر دیتے۔ لیکن وہ اس بات کو کبھی برداشت نہیں کرتے تھے کہ کوئی فرد یا جماعت ملک میں اسلام یا عوام کے خلاف کسی قسم کی کوئی سازش کرے۔ اور یہی وجہ تھی، جب ان کی صاف گوئی سے چڑ کر ایک روزنامے نے ان پر بے بنیاد الزامات لگائے جن کا جواب مولانا نے اپنی زندگی میں دیا۔

مولانا محمد اکرمؒ صاحب بڑی حساس طبیعت کے مالک تھے۔ چند روز قبل انہیں بہاولنگر کے نزدیک کار کا حادثہ پیش آیا۔ اس حادثے کا ان کے ذہن پر گہرا اثر تھا اور وہ ہر ملنے والے سے کہتے تھے کہ میری زندگی میں کبھی ایسا حادثہ نہیں ہوا جس میں کسی انسانی جان کا ضیاع ہوا ہو۔ اس حادثہ نے اس مخلص اور حساس طبیعت کے مالک کے ذہن پر اتنا گہرا اثر چھوڑا کہ ان کی جان تک لے لی۔ میری مولانا سے آخری ملاقات ان کی وفات سے غالباً تین روز قبل ہوئی تھی۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ مولانا کے ہر مشکل وقت میں مسکراتے ہوئے چہرے پر گہری اداسی چھائی ہوئی ہے۔ جیسے کوئی عظیم سانحہ ہو گیا ہو۔ یا ان کی کوئی انمول چیز گم ہو گئی ہو۔

مولانا اکرمؒ سے یوں تو میری اکثر ملاقاتیں ہوتی رہیں دو تین جلسوں میں مجھے ان کے ہمراہ تقریر کرنے کا موقع بھی ملا۔ متحدہ دینی محاذ کے قیام کے بعد میں نے ایک ماہ تک متواتر مولانا کے ساتھ کام کیا۔ اس وقت بھی مولانا میرے ساتھ بڑی شفقت کے ساتھ پیش آتے رہے۔ مولانا کے خیالات کو سننے کے بعد مجھے ایک نیا عزم ملتا تھا۔ آخری ملاقات سے قبل میری مولانا اکرم کے ساتھ ملاقات اس وقت ہوئی جب میں نے مفتیٔ اعظم مولانا مفتی محمود کی پریس کانفرنس میں اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا، مولانا اکرم نے اس وقت مجھ سے مسکراتے ہوئے کہا کہ "نعیم صاحب یہ اچانک کونسا انقلاب آ گیا ہے"۔ تو میں نے اس وقت مولانا کو جواب دیا تھا کہ "مولانا میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں آپ جیسے بزرگوں کی قیادت میں ایک ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے کام کروں"۔ لیکن مجھے کیا معلوم تھا کہ میرا سپہ سالار مجھ سے جدا ہونے والا ہے۔

آج ان کی وفات کی وجہ سے صرف جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن ہی اشکبار نہیں ہیں بلکہ ساری پاکستانی قوم اشکبار ہے۔ مولانا اکرم کسی ایک فرد کا نام نہ تھا

مولانا اکرم ایک تحریک کا نام ہے۔ جو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی تحریک ہے۔ اگرچہ آج مولانا ہم میں نہیں ہیں۔ لیکن ان کی یادیں، ان کی باتیں، ان کا خلوص ان کا عزم ہمیں ہماری منزل کا راستہ دکھاتا رہے گا لوگ کہتے ہیں مولانا اکرم جمعیۃ علماء اسلام سے بچھڑ گئے میں کہتا ہوں وہ غلط کہتے ہیں۔ کبھی تحریک بھی ختم ہوتی ہے۔ جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ مولانا اکرم کا نام زندہ رہے گا۔ اور آنے والے مؤرخین مولانا کی ذات کو کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے۔

میں اس عاشق رسول کے متعلق اور کیا عرض کروں ان کی ذات پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اب ضرورت ہے کہ ان کے مشن کو زندہ و تابندہ رکھا جائے۔ . . . . میں ان کے متعلق صرف یہ کہوں گا کہ وہ عاشق رسول جو اپنے دل میں اسلام کی زبردست تڑپ رکھتا تھا۔ اور جس وقت وہ اس کوچہ فانی سے رخصت ہوا تو اس وقت بھی اس کی زبان پر یہی تھا کہ ؎

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضےٰ سوز صدیق دے

مولانا غلام اللہ خاں صاحب کا اظہار تعزیت

آپ کو معلوم ہوگا کہ بندہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے اور اس وقت بعض بزرگوں کے مشورے پر گھوڑا گلی میں پڑا ہوا ہوں اور اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد اکرم صاحب مرحوم و مغفور اس عالم فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ الحمد للہ بندہ کو حضرت کی خدمات کا بہت بڑا احساس ہے کہ حضرت ماشاء اللہ دینی اور دنیوی اعتبار سے اپنی مثال آپ تھے۔ اور اللہ پاک نے جو آپ سے خدمات لی ہیں ان کی خدمات کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بندہ کی دلی دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم و مغفور کو جنت کے اونچے مقام میں جگہ دے اور حضرت کے قریبی احباب اور ورثا اور جماعت کے اراکین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(لا شیئے غلام اللہ خاں گھوڑا گلی مری)

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے اکابر کا اظہار غم

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے اکابر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مفتی سرحد مولانا عبد القیوم صاحب پوپلزئی، صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلیٰ، مولانا پیر مبارک شاہ، مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع مردان۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر ضلع پشاور، مولانا محمد حسین صاحب امیر پشاور۔ مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری شیخ الحدیث دار العلوم سرحد۔ مولانا عبد القدوس صاحب مردان مولانا محمد یعقوب القاسمی نے حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی کی وفات پر اظہار غم کرتے ہوئے فرمایا۔ مرحوم ہمارے مخلص اور عظیم وفادار ساتھی تھے۔ مولانا محمد اکرم انتہائی درجہ متقی، مخلص، انتہائی اخلاق حسنہ کے مالک باوقار شخص تھے۔ افسوس کہ مرحوم کی وفات جمعیۃ علماء اسلام کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ کیا کیا جائے الحکم للہ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام دے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا تعزیتی بیان

حضرت مولانا محمد اکرم صاحب مرحوم ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی وفات کی خبر سن کر تمام طلبہ و اساتذہ دار العلوم حقانیہ میں رنج اور افسوس کی لہر دوڑ گئی۔ دار العلوم کے تمام طلبہ و اساتذہ نے حضرت مولانا مرحوم کے حق میں ایصال ثواب کے لئے ختم کلام پاک کیا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا محمد اکرم صاحب مرحوم کی پوری زندگی اس ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے وقف تھی۔ اور اس سلسلہ میں وہ ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کرتے تھے۔ علوم نبویہ کی اشاعت سے بھی ان کو خاص شغف تھا۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں انہوں نے جامعہ حمیدیہ کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم کیا۔ آخر میں حضرت مولانا مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی۔

(سلطان محمود ناظم نشر و اشاعت دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور)

فقیروالی مدرسہ قاسم العلوم

مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کی وفات حسرت آیات اور انتقال پر ملال کی ہوش ربا اور روح فرسا خبر سنتے ہی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی کے تمام اساتذہ و تلامذہ میں ایک کہرام برپا ہو گیا۔ تمام استاد و شاگرد با چشم گریاں و با دل بریاں مدرسہ ہذا کی جامع مسجد میں جمع ہوئے۔ حضرت مولانا فضل محمد صاحب بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ مولانا کی وفات حسرت آیات ایک عظیم حادثہ، ایک عظیم المیہ اور ایک جانکاہ صدمہ ہے۔

آخر میں حضرت قبلہ مہتمم صاحب نے مرحوم کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل اور اجر جزیل کے لئے دعا فرمائی۔

(محمد قاسم قاسمی ناظم مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی)

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ موم کا تعزیتی جلسہ

۲۵ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد نور میں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ موم ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ جس میں حافظ عبد الرحمٰن امیر جمعیۃ علماء اسلام نے مولانا محمد اکرم صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار فرمایا اور مولانا کی موت کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور تمام حاضرین جلسہ نے قرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب کیا اور پیر طریقت حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنیوٹ والوں کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا، اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ایسے بزرگوں کے نقش قدم پر زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ موم)

مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنیوٹ موم ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۹/۲۰ شعبان سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۱/۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۷۰ء بروز بدھ جمعرات ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے بلند پایہ علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔

(عبد الرحمٰن مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور چنیوٹ موم ضلع سیالکوٹ)

ضرورت

ایک عالم اور قاری کے لئے خطابت یا کسی مدرسہ میں تدریس تجوید کی جگہ کی ضرورت ہے۔

پتہ: محمد زمان خان پوسٹ آفس دریا خان ضلع میانوالی

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے
جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے؟
محب اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام
ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک
میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی
عریانی مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں معاشی نظام سود کی
بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔
ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے
عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی
خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام
کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔
اور رجب شعبان
رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از
قسم زکوٰۃ و عطیات
مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر
ثواب دارین حاصل کریں۔
بالیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعین فرمادیں
تاکہ اسے
شرعی مصرف پر صرف کیا
جا سکے
اکابر جمعیۃ کی
اپیل
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ملتان کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔
پاکستان بیرون لوہاری

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর AHORE Price

صحابہ کرامؓ کے حقوق اور اُن کا مقام

از شیخ الحدیث حضرۃ الحاج مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ

صحابہ کے بارہ میں ایک جگہ ارشادِ خداوندی ہے۔

رجال صدقوا ما عاھدوا اللّٰہ علیہ فمنھم من قضیٰ نحبہٗ ومنھم من ینتظر وما بدّلوا تبدیلا ۝

ان میں ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا۔ اس میں پورے اترے۔ پھر ان میں بعض تو ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے (یعنی شہید ہو چکے) اور بعض ان میں ابھی مشتاق و منتظر ہیں ابھی شہید نہیں ہوئے اور اپنے ارادہ میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا۔

ایک اور جگہ ارشادِ خداوندی ہے۔

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ واعدّ لھم جنّٰت تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدًا ذالک الفوز العظیم ۝

ترجمہ:- اور مہاجرین و انصار (ایمان لانے میں) سب سے مقدم ہیں اور جو لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی تعریف کی ہے اور خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ اسی طرح احادیث میں بہت کثرت سے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کا اقتدا کیا کرو۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ جن کا اتباع کرو، ضرور ہدایت پاؤ گے۔ محدثین کرام کو اس حدیث میں کلام ہے۔ اور اسی وجہ سے قاضی عیاض نے اس کے ذکر کرنے پر اعتراض کیا ہے۔ مگر ملا علی قاری نے لکھا ہے۔ کہ تعدد طرق کی وجہ سے انکے نزدیک قابل اعتبار ہو یا فضائل میں ہونے کی وجہ سے ذکر کیا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے۔ کیونکہ کھانا بلا نمک کے اچھا نہیں ہو سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میرے صحابہ کے بارہ میں ڈرو۔ ان کو ملامت کا نشانہ مت بناؤ۔ جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے۔ وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھتا ہے۔ اور جس شخص نے ان کو اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی قریب ہے کہ وہ پکڑ میں آجائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ صحابہ کو گالیاں مت دو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو وہ ثواب میں صحابہ کے ایک مد سے بھی کم ہو گا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کہ جو میرے صحابہ کو گالیاں دے اس پر اللہ کی لعنت اور اس کے تمام فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت، نہ اس کا فرض قبول ہے، نہ نفل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے بعد میرے صحابہ کو چھانٹا ہے، اور ان میں سے چار کو ممتاز کر لیا۔ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، رضی اللہ عنہم۔ ان کو میرے بعد سب سے افضل صحابہ قرار دیا۔ ایوب سجستانی کہتے ہیں کہ جس نے ابوبکرؓ سے محبت کی۔ اس نے دین کو سیدھا کیا، اور جس نے عمرؓ سے محبت کی، اس نے دین کے واضح راستہ کو پالیا، اور جس نے عثمانؓ سے محبت کی، وہ اللہ کے نور سے منور ہوا۔ اور جس نے علیؓ سے محبت کی، اس نے دین کی مضبوط رسی کو پکڑ لیا، جو صحابہ کی تعریف کرتا، وہ نفاق سے بری ہوتا ہے۔ اور جو صحابہ کی بے ادبی کرتا ہے، وہ بدعتی منافق سنت کا مخالف ہوتا ہے۔

مجھے اندیشہ ہے کہ اس کا کوئی عمل قبول نہ ہو، یہاں تک کہ ان کو محبوب رکھے، اور ان کی طرف سے دل صاف ہو۔

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اے لوگو! میں ابوبکرؓ سے خوش ہوں تم ان کا مرتبہ پہچانو میں عمرؓ سے عثمانؓ سے علیؓ سے طلحہؓ سے زبیرؓ سے سعدؓ سے سعیدؓ سے عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے ابو عبیدہ سے خوش ہوں، تم لوگ ان کا مرتبہ پہچانو! اے لوگو اللہ نے بدر میں شرکت کرنے والوں کی مغفرت فرمادی تم میرے صحابہ کے بارے میں میری رعایت کرو۔ ان لوگوں کے بارے میں جن کی بیٹیاں میرے نکاح میں ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قیامت میں تم سے کسی طرح کے ظلم کا مطالبہ کریں۔ کیونکہ وہ معاف نہ کیا جائے گا۔

ترجمان اسلام
لاہور
پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار
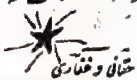
ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن
رسول الله وخاتم النبيين
انا خاتم النبيين لا نبي بعدي
يا ايها الناس ان ربكم واحد وا باكم واحد
ودينكم واحد ونبيكم واحد لا نبي بعدي

اسلام اور مسائل حیات

قسط نمبر (۶)

مولانا محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن

یہ قومیں پہلے صرف اپنی بھلائی اور اپنے مفاد کی خاطر کام کرتی تھیں۔ اور دوسری قوموں پر صرف اس لیے حملہ آور ہوتی تھیں کہ انہیں غلام بنالیں۔ اور پھر اسلام نے انہیں ایسی قومیت دی جس کے ذریعہ وہ ان تمام قومیتوں اور قبائلی عصبیتوں سے بالاتر ہوگئے۔ اور اب ان کا قومی رابطہ صرف اس لازوال انسانی پیغام کی ادائیگی کا عنوان ہے۔

زندگی کے تمام پہلوؤں میں اسلام کے دستوری قواعد و قوانین امن کے پیغام پر مبنی ہیں

یہ لازوال پیغام وہ اصول ہیں جنہیں اسلام نے اپنے ان دستوری قواعد میں جمع کیا جو زندگی کے تمام پہلوؤں میں امن اور سلامتی کے پیغام پر مبنی ہیں۔

(۱) عقیدے میں
(۲) انفرادی زندگی میں
(۳) لوگوں کے درمیان عام روابط میں
(۴) عمومی نظام میں
(۵) حکومت میں

امن اور سلامتی عقیدے میں اور عیسائیوں کے ساتھ امن کے خصوصی واقعات

چنانچہ اسلامی دستور نے پہلے تو ایک جہت سے علم اور عقل کے مابین امن کو لازم قرار دیا، اور دوسری جہت سے عقائد میں بھی اسے لازم کیا۔ اور خاص طور پر ان لوگوں کو خطاب کیا جو عالم ہیں اور عقل سے کام لیتے ہیں۔ یہ بات ہم ابھی ذکر بھی کرچکے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔

(۱) قل هٰذه سبیلی ادعوا الی الله علیٰ بصیرة انا ومن اتبعنی

(سورہ یوسف پ۱۳)

"آپ فرما دیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں خدا کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں، میں بھی اور میرے ساتھ والے بھی"

(۲) یفصل الآیات لقوم یعلمون

(سورہ الرعد پ۱۳)

"وہ یہ دلائل ان لوگوں کو صاف صاف بتلا رہے ہیں جو دانش رکھتے ہیں"

(۳) کذالک نفصل الآیات لقوم یعقلون

(سورہ روم پ۲۱)

"ہم اسی طرح سمجھ داروں کے لیے دلائل صاف صاف بیان کرتے رہتے ہیں"

اسی طرح اسلامی دستور نے اصحاب ادیان کے درمیان عقائد کے بارے میں امن اور سلامتی کو لازم قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا۔

لا اکراہ فی الدین (سورہ بقرہ پ۳)

"دین میں زبردستی نہیں ہے"

عقائد میں آزادی کی ضمانت کے لحاظ سے یہ وہ انتہائی مقام ہے جہاں تک آج بھی انسانیت اپنے تمام ترقی پسندانہ اور آزادانہ دستوروں کے باوجود بھی نہیں پہنچ سکی، اور جہاں اسلام ان سے چودہ سو سال قبل پورے وثوق کے ساتھ پہنچ چکا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسلام نے دوسرے اہل ادیان کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرنے کی ہدایت کی ہے، چاہے ان کے عقائد کچھ بھی ہوں، جب تک کہ وہ ہمارے ساتھ دین کے معاملہ میں جنگ نہ کریں یا اپنے گھروں سے نہ نکالیں۔

چنانچہ قرآن کریم میں ہے:۔

لا ینهاکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروهم وتقسطوا الیهم، ان الله یحب المقسطین

(سورۃ الممتحنہ پ۲۸)

"اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو گھروں سے نہیں نکالا، اللہ تعالیٰ انصاف کا برتاؤ رکھنے والوں سے محبت کرتے ہیں"

یہ دستور بلاشبہ ایک ایسا پرامن اور عظیم دستور ہے کہ اس جیسا دستور، نہ قدماء نے کبھی پیش کیا اور نہ متاخرین نے اسے پیش کیا۔ اس سلسلہ میں عملی اور واقعاتی دلائل بھی ہمیں تاریخ میں ملتے ہیں۔

جب اسلام مصر اور شام میں داخل ہوا، اس وقت مصر اور شام میں عیسائیوں کے دو مکتب فکر تھے۔ ایک یورپی کلیسا جس کی پشت پناہی رومی شر پسند اور رومی حکومت کر رہے تھے۔

اور دوسرا مشرقی کلیسا تھا جسے کوئی پشت پناہی حاصل نہ تھی، ان دونوں کلیساؤں کے درمیان بڑی مدت سے چپقلش چل رہی تھی۔ مشرقی کلیسا کے اکثر پیروؤں کو زندیق اور ملحد کہا جاتا تھا، حالاں کہ یہی اصل نصرانی تھے۔ لیکن چوں کہ حکومت اور دیگر شر پسندوں کی حمایت مغربی کلیسا کو حاصل تھی۔ اس لیے یہ بے چارے بے بس تھے۔ چنانچہ جب رومی حکومت مغلوب ہوئی اور وہاں اسلامی حکومت قائم ہوئی تو ان کے اس باہمی نزاع کو مسلمانوں نے ہوا نہیں دی، بلکہ اسلامی حکومت نے دونوں کے ساتھ مساویانہ سلوک کیا۔ اگرچہ دونوں کلیساؤں کے عقائد اسلام کے بالکل خلاف تھے۔ اس طرح اس سلوک کی وجہ سے مشرقی کلیسا جو تباہ و برباد ہو رہا تھا سنبھل گیا اور دوسری طرف یورپی کلیسا کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

یہی وہ رواداری تھی جس کی بنا پر عیسائی اور غیر مسلم بھی اپنوں کے مقابلے میں مسلمانوں کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ اسی رواداری کی روشنی میں مسلمانوں کے ساتھ حمص کے بطریقوں کا وہ رویہ ہمیں سمجھ میں آسکتا ہے جو انہوں نے رومیوں کے حملے کے وقت اختیار کیا تھا۔

حضرت ابو عبیدہ (فاتح حمص) جب حمص چھوڑ رہے تھے، اور وہ چاہتے تھے کہ حمص والوں سے لیا ہوا نیز انہیں واپس کردوں، تو ان بطریقوں نے جواب دیا تھا:۔

"تمہارا انصاف ہمیں اپنے بادشاہوں سے زیادہ پسند ہے۔" (الخراج لابی یوسف وفتوح البلدان)

پھر ان بطریقوں نے حمص کے دروازے رومیوں پر بند کر دیئے، مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ہونے والی لڑائی کا انتظار کرنے لگے، اس وقت وہ مسلمانوں کی فتح اور رومیوں کی شکست کے لیے دعا کر رہے تھے۔

بہر حال اسلامی حکومت نے ان دونوں کلیساؤں کو ان کے اپنے دینی حدود میں ایسے اختیارات دیئے جو رومی حکومت کے دوران ان دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں دیئے گئے تھے۔

صلیبی حکومتوں کے دوران مشرقی کلیسا کو جو مشکلات درپیش تھیں۔ ان کا ذکر خود عیسائی مورخین نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ "سوسنہ سلیمان" کا مؤلف لکھتا ہے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعہ ۲ صفر ۱۳۹۰ھ
مطابق
۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء
شمارہ ۔۔۔۔۔ ۱۴
جلد ۔۔۔۔۔ ۱۳
فی پرچہ ۔۔۔۔۔ ۴۰ پیسے
ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
بدلِ اشتراک
سالانہ ۲۰/- روپے
ششماہی ۱۰/۰ "
سہ ماہی ۶/۰ "
سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ
سب ایڈیٹر
محمد حنیف سہارنپوری

منزل مراد کی طرف ایک قدم

۲۸ مارچ ۱۹۷۰ء کی شام کو صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خان نے قوم کے نام اپنی نشری تقریر میں اپنی انتخابی تجاویز کا اعلان کیا اور اس کی تفصیلات تیسرے دن کے اخبارات میں اشاعت کے لئے دے دی گئیں۔ متعدد شقوں پر مشتمل یہ انتخابی منصوبہ، جمہوریت کے قیام کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ اور صرف ایک سال کے اندر اسے انتخابی تیاریوں کے ساتھ جاری کر دینا بلاشبہ ایک کارنامہ ہے۔

انتخابات کے اس قانونی ڈھانچہ میں چند اہم باتیں شامل ہیں اور چند تشنگیاں بھی موجود ہیں۔

سب سے اہم بات دستور سازی کے لئے چند بنیادی اصولوں کا تعین ہے۔ پاکستان کا اسلامی جمہوریہ نام رکھنا اور اسلامی نظریہ کو پاکستان کی دستوری اساس قرار دینا، اس ملک کے مسلمانوں کی آرزوؤں کے عین مطابق ہے اور پاکستان کے ہر مسلمان نے اس پر اطمینان محسوس کیا ہے۔ لیکن وہ اسلامی نظریہ کیا ہے، جس پر دستور کی اساس ہو۔ اس قانونی ڈھانچہ میں اس کی وضاحت موجود نہیں ہے۔ حالانکہ اس کا تصفیہ کر دیا جانا بھی نہایت ضروری تھا۔ اور اس کے لئے وہ ۲۲ اسلامی نکات مرتب شدہ موجود تھے۔ جن پر سنی و شیعہ و دیگر فرقوں کے علماء اور عام مسلمانوں کا مکمل اتفاق ہے۔ قانونی ڈھانچہ میں اگر یہ متفقہ فارمولا بھی شامل کر لیا جاتا تو دستور سازی کی ایک بڑی منزل سر ہو جاتی اور کسی فریق کو اسلام کے نام کا استعمال اپنے حق میں کرتے رہنے کی جرأت نہیں ہوتی۔

اس وقت سب سے بڑا ذہنی خلفشار، اسلام کے نام کے خود غرضانہ استعمال اور اس نام کے ساتھ جمہوریت و سوشلزم کے پیوند لگا کر پیدا کیا جا رہا ہے۔ اگر صدر محترم اس قانونی ڈھانچہ میں علماء کے مرتب کردہ ۲۲ اسلامی نکات اور مسلمان کی ایسی تعریف جس میں ختم نبوت کے عقیدہ کا تحفظ اور صحابہ کرام پر اعتماد کا اصول موجود ہو، شامل کر دیتے۔ تو ایک بہت بڑے ذہنی خلفشار سے ملک و عوام کو نجات مل جاتی۔

قانونی ڈھانچہ میں مرکزی اور صوبہ جاتی انتخابات یکے بعد دیگرے فوراً کرا دینے کا جو پروگرام رکھا گیا ہے۔ بے شک اس کے اہم فوائد بھی ہیں۔ لیکن اس طرح ایک بڑا اندیشہ یہ بھی لاحق ہو گیا ہے کہ صوبہ جات کے انتخابات، محض صوبائی معاملات کے دائرے میں نہیں ہو سکیں گے۔ اور ان پر بھی دستوری مسائل کے مطالبات مرکز و صوبوں کے تعلقات کے معاملات اور اس قسم کی بہت سی باتیں اثر انداز ہوں گی اور خلط مبحث کا ایک وسیع دائرہ اور مختلف مفادات کا ایک زبردست دباؤ مرکزی اور صوبہ جاتی دونوں انتخابات پر اثر ڈالے گا۔

درحقیقت موجودہ انتخابات اگر صرف دستور سازی کے مقصد تک محدود رکھے جاتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ اور پھر اس دستور کے تحت مرکزی و صوبائی انتخابات کرائے جاتے تو اگرچہ ملک کو کثیر اخراجات کا متحمل ہونا پڑتا۔

لیکن اس طرح مفاد پرست عناصر کی مداخلت اور دباؤ کم سے کم ہو جاتا۔ ملک کو ایک صاف ستھرا دستور میسر آ جاتا، مرکز اور صوبوں کا تعلق واضح ہو جاتا، اور صوبہ جات کا دائرہ کار اور ان کا باہمی تعلق بھی مقرر ہو جاتا۔

لیکن شاید صدر نے یہ مناسب سمجھا کہ ان امور پر عوام کے نمایندے ہی اپنے خیالات کو ہم آہنگ بنائیں اور مغائرت کی روایات کے ساتھ آئندہ کا سیاسی ارتقاء عمل میں آئے۔

قانونی ڈھانچہ میں طریق انتخاب کی اگرچہ وضاحت نہیں ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی طرز پر ہی اسے تشکیل دیا جائے گا اور اس سے بعض الجھنیں پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

طبقاتی نمائندگی کا سوال بھی ملک میں موجود ہے اور فردی حلقہ جاتی طریق انتخاب کا تجربہ بھی ملک کو ہے کہ کس طرح اس پر با اثر اور صاحب ثروت افراد غالب و حاوی آ جاتے ہیں۔ اس کا بہترین حل جماعتی انتخاب کا طریق تھا۔

آزادانہ انتخاب کے لئے صرف حکومت کی ہی غیر جانبداری کافی نہیں ہے۔ بلکہ ان مقامی اثرات کا ازالہ بھی نہایت ضروری ہے۔ جو مختلف صورتوں میں رائے دہندگان کو مرعوب و بے بس کر لیتے ہیں۔

قومی اسمبلی کے تیار کردہ و منظور کردہ دستور کی توثیق کے لئے صدر مملکت کی منظوری ایک آئینی بات ہے۔ لیکن اگر اسے مشروط نہ رکھا جاتا تو بہتر تھا۔ (باقی صفحہ ۱۶ پر)

سوشلزم کی حمایت کرنیوالوں کے بارے میں

مفتی محمد شفیع صاحب کا تازہ ترین فتویٰ

احمد حسین کمال

مفتی محمد شفیع صاحب (دارالعلوم کراچی) نے اپنے ایک تازہ ترین فتوے کے ذریعے جو ترجمان کے اسی شمارہ میں شائع کیا جارہا ہے، بالآخر وہ پوزیشن اختیار کرلی جس کا اظہار کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین حضرت مولانا درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی فرماتے رہے ہیں۔

مفتی محمد شفیع صاحب نے اس فتوے میں ٹھیک وہی بات کہی ہے جسے جمعیۃ علماء اسلام اول دن سے کہتی چلی آرہی ہے کہ:

اگر ایک شخص اسلام پر، اسلام کے اصولوں پر اور اسلام کے نظام پر یقین رکھتا ہے۔ لیکن صرف اقتصادی اعتبار سے موجودہ سرمایہ داری کو ختم کرنے کے لئے سوشلزم کا نام لیتا ہے تو اسے کافر نہیں کہا جاسکتا ہے۔

مفتی شفیع صاحب نے تو نہ صرف ایسے شخص کو کافر نہیں بتایا بلکہ سوشلزم کے لفظ کو استعمال کرنے پر اسے محض کم عقلی کا مرتکب گردانا ہے۔ جبکہ جمعیۃ علماء اسلام اور مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث صاحب تو صراحتاً سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کی اصطلاح کے استعمال کو غلط اور گمراہ کن کہتے ہیں۔

مفتی شفیع صاحب کا یہ فتویٰ ان لوگوں کے خلاف ایک زبردست حجت ہے۔ جو بغض معاویہؓ کے زیر اثر جمعیۃ علماء اسلام پر اور اکابرین جمعیۃ پر سوشلزم کی حمایت کا الزام عائد کرتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کو کافر قرار دیتے رہتے ہیں جو صرف اقتصادی نقطۂ نظر سے سوشلزم کے حامی ہیں۔

مفتی شفیع صاحب کے اس فتوے نے ۱۱۳ علماء کے سابقہ فتوے کو بھی اب اس قابل نہیں رہنے دیا ہے کہ سرمایہ دار طبقے، سامراج دوست حلقے اور خود غرض لیڈر و جماعتیں اپنے مخالفین کے خلاف استعمال کرسکیں اور انہیں کافر قرار دے سکیں فی الحقیقت اس تازہ ترین فتوے کے ذریعہ مفتی محمد شفیع صاحب نے علماء کے اس وقار کو بچالیا ہے جو ۱۱۳ علماء کے سابقہ فتوے سے سخت مجروح ہوگیا تھا اور جس پر بدقسمتی سے خود مفتی محمد شفیع صاحب کے بھی دستخط تھے۔

بہر حال جناب مفتی صاحب نے حقیقت حال کو محسوس فرمالیا۔ اور وہ اور مستفتی دونوں مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ۱۱۳ کے فتوے سے پھیلے ہوئے اضطراب و بے دلی کو اس تازہ فتوے کے ذریعہ دور کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

ہم یہاں سوشلزم کے حامیوں سے پھر گذارش کریں گے کہ وہ حضرت مفتی شفیع صاحب کے اس تازہ فتوے کی روشنی میں اپنی پوزیشن کا جائزہ لیں اور جیسا کہ مفتی صاحب نے فتوے میں فرمایا ہے کہ اسلام کے اقتصادی نظام کو ہی زیادہ سے زیادہ نمایاں کرنے کی کوشش کریں۔

جب اسلام خود سرمایہ داری کو مٹا دیتا ہے تو پھر سوشلزم کے نام پر اصرار عبث ہے۔

مفتی محمد شفیع صاحب کے اس تازہ فتوے کے بعد اس ناگوار بحث کا بھی خاتمہ ہوجانا چاہیئے جو ۱۱۳ کے فتوے سے ملک میں شروع ہوئی اور اب تک جاری ہے اور جس سے دین اور اہل دین کا وقار کافی مجروح ہو چکا ہے۔

اس فتوے کے بعد نہ تو سرمایہ دار طبقوں اور سامراجی حلقوں کے لئے یہ گنجائش رہی ہے کہ وہ ۱۱۳ کے رسوائے زمانہ فتوے کی آڑ لے کر اپنے مخفی عزائم کو پورا کریں اور غریب عوام کے خلاف اپنی لوٹ کھسوٹ کو جاری رکھ سکیں اور نہ اب ان لوگوں کے لئے کوئی وجہ جواز باقی ہے جو ۱۱۳ کے فتوے کو پیش کرکے تمام علماء دین کے کردار کو مجروح بنا رہے تھے۔

۱۱۳ کے فتوے کے بعد خود غرض اور مفاد پرست گروہوں نے یہ ڈبل گیم شروع کر رکھا تھا کہ ایک اس فتویٰ کو اچھال کر اپنے مفادات و عزائم کی راہیں نکال رہے تھے اور اقتصادی تبدیلیوں کے مطالبات کو رد کر رہے تھے اور دوسری طرف در پردہ یہ بھی تاثر پھیلا رہے تھے کہ علماء تو کفر سازی کی مشین ہیں۔ ان کا کام ہی کفر کے فتوے صادر کرنا ہے اور یہ ہمیشہ سے ایسا ہی کرتے چلے آرہے ہیں امید ہے کہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کے اس تازہ فتوے سے ان شرانگیز و مفاد پرستانہ مقاصد و عزائم پر اوس پڑ جائے گی۔

جدہ کانفرنس کے مضمرات پر ایک نظر

جدہ کانفرنس، سابقہ رباط کانفرنس کا ہی تتمہ تھی، مسلمان ملکوں کا ایک دوسرے سے قریب تر آنا بڑی ہی خوش آئند بات اور جدہ کانفرنس اس مقصد کے حصول کی طرف ایک اور قدم ہے۔

لیکن مسلمان ملکوں کو اپنی اپنی جگہ جو مختلف مسائل و خطرات درپیش ہیں۔ ان کی پیچیدگیاں ایسی ہیں۔ جن کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اور جن کی موجودگی میں کوئی ایسی امید نہیں باندھی جاسکتی۔ جو ان سب مسائل پر حاوی ہو اگر مسلمان ملکوں کے قرب و اتحاد کو فی الفور سب سے بڑا مقصد بنا ڈالے مثلاً پاکستان کے لئے کشمیر کا مسئلہ، ترکی کے لئے قبرص کا معاملہ، اور مصر، شام، عراق، اردن وغیرہ کے لئے اسرائیلی جارحیت کا مسئلہ، ایسے امور ہیں۔ جنہیں بہرحال وہ اپنی تمام پالیسیوں میں اولیت دینے پر مجبور ہیں کہ ان کے ساتھ ان ملکوں کی موت و حیات کا سوال وابستہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بعض عرب ملکوں نے اس کانفرنس میں شرکت سے احتراز کیا اور بعض نے شرکت کے باوجود ایک مشترکہ اور مستقل سیکرٹریٹ کے قیام کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔

جہاں تک داخلی امور کا تعلق ہے مسلمان ملکوں کے درمیان بہت سی باتیں اشتراک کا اساس بنائی جا سکتی ہیں۔ لیکن خارجہ پالیسی کے امور میں اتنے تضادات ہیں کہ ان کی موجودگی میں ایک مشترکہ خارجہ پالیسی محض کاغذ کا پرزہ بنی رہے گی اور اندیشہ ہے کہ آگے چل کر بے شمار غلط فہمیاں پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔

عرب ملکوں کے درمیان ہی خارجہ پالیسی کے اعتبار سے دو متضاد گروپ موجود ہیں۔

سعودی عرب، مراقش، تیونس اور خلیج فارس کے شیوخان عرب وغیرہ امریکی برطانوی بلاک سے وابستہ ہیں اور ان کے تیل و تجارت و نظام کرنسی پر امریکی برطانوی

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

سرمایہ دار اداروں کی اجارہ داری ہے۔

جبکہ مصر، شام، عراق، الجزائر، لیبیا، سوڈان، یمن وغیرہ غیر جانبدار اور روسی بلاک کی طرف رجحان رکھتے ہیں اور امریکی برطانوی بلاک کے مخالف ہیں۔

غیر عرب مسلمان ملکوں کی خارجہ پالیسیوں میں بھی ایسا ہی تضاد موجود ہے۔ جبکہ ایران و ترکی، اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اقوام متحدہ میں اس کے قیام کے حق میں ووٹ دے چکے ہیں۔ اگرچہ انہیں اب اسرائیل کی جارحانہ پالیسی سے اختلاف ہے۔

ان حالات میں مسلمان ملکوں کا ایسا سیکرٹریٹ تو قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ جو پوری طرح با اختیار ہو۔ اور نہ یہ سیکرٹریٹ پالیسی کے ان کھلے تضادات کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر سکتا ہے نہ غیر جانبدار رہ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ اتحاد و اشتراک کی کچھ اور صورتیں بھی اس علاقہ میں پہلے سے جاری ہیں۔ مثلاً:-

— "سیٹو" کے معاہدہ میں شامل ممالک
— معاہدہ برائے ترقی میں شامل ممالک
— عرب لیگ میں شامل ممالک
— افریقی اتحاد میں شامل ممالک

ان معاہدوں اور اشتراک کے دائرے میں ہر حلقہ کے علیحدہ علیحدہ سیکرٹریٹ کام کر رہے ہیں،

اور ان میں سے کئی ایک پر بڑی طاقتیں اثر انداز بلکہ حاوی ہیں۔ اور ان بڑی طاقتوں کے فوجی ٹھکانے ہر جگہ موجود ہیں۔ اس صورت میں اسلامی سیکرٹریٹ، ان سب اثرات سے محفوظ رہ کر کام نہیں کر سکتا۔ یا تو بے عملی کا شکار رہے گا اور یا سازشوں کا نشانہ بن جائیگا علاوہ ازیں شامل ملکوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنے کا موجب بھی بن سکتا ہے۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مصر، لیبیا و سوڈان وغیرہ عرب ملکوں نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔

پھر یہ کہ سیکرٹریٹ کا انچارج پہلا ملک ملائشیا مقرر ہوا ہے۔ اور ملائشیا کی برطانیہ کے ساتھ وابستگی بالکل عیاں ہے۔ علاوہ ازیں پاک بھارت جنگ کے موقعہ پہ پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں اس کے طرز عمل کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔

بہر حال سیکرٹریٹ قائم ہو گیا ہے اور اخباری بیانات کے مطابق اس کے لئے پاکستانی نمائندے نے زبردست کوششیں کی ہیں۔ اس لئے اب بہت بڑی ذمہ داری پاکستان پر ہی عائد ہوتی ہے، اور اس وقت تمام مسلمان ملکوں میں پاکستان کی پوزیشن صاف بھی ہے۔ اس لئے پاکستان کو ہی اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم رول ادا کرنا پڑے گا اور سیکرٹریٹ کے کام کو اس انداز سے چلانا ہوگا جس سے خدشات عملی جامہ نہ پہننے پائیں۔ جن کے احساس سے مصر وغیرہ ملکوں نے سیکرٹریٹ کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ یعنی :-

امریکہ و برطانیہ اس پر اثر انداز نہ ہو سکیں۔ اس کے ذریعہ کسی ملک کو یا کسی گروپ کو ترجیحی مفادات حاصل ہوں اس راستہ سے کوئی ایک دوسرے کو زک پہنچانے کا منصوبہ عمل میں نہ لا سکے۔ اسرائیل کے ساتھ جن ملکوں کے بالواسطہ یا بلا واسطہ تعلقات ہیں۔ ان تعلقات کی وجہ سے اسرائیل کے خلاف عرب عوام کی مہم اثر پذیر نہ ہو۔ اور اس کو آزادانہ آگے بڑھنے کا موقعہ حاصل رہے۔ امریکی برطانوی سامراجیت و استعماری مفادات کے خلاف عرب دنیا میں جو ردعمل پایا جاتا ہے اور عرب عوام مشرق وسطیٰ کو امریکہ و برطانیہ کی اقتصادی و فوجی اجارہ داری سے آزاد کرانے کی جو انقلابی مہم چلا رہے ہیں۔ وہ مجروح و کمزور نہ ہو۔ اور سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ عرب سرزمین پر جن طبقوں کو تیل وغیرہ کی دولت کے بے پناہ مفادات حاصل ہیں۔ اور امریکہ و برطانیہ کی سرپرستی و تحفظ میں رہ کر وہ اب تک ان مفادات کو برقرار رکھتے چلے آئے ہیں۔ آئندہ ان کی حفاظت کا ذریعہ یہ سیکرٹریٹ نہ بن جائے۔

ان تمام پہلوؤں پر یقیناً پاکستان کو ہی نظر رکھنا ہوگی۔ اور ان کے انسداد کی تدابیر کر کے ایسے تمام شکوک و شبہات کا ازالہ کرتے رہنا ہوگا۔ ورنہ اگر سیکرٹریٹ کا یہ منصوبہ ناکام ہو گیا یا مذکورہ بالا اندیشوں میں سے کوئی بات بھی عمل میں آ گئی۔ تو اس کی بدنامی کا ایک بڑا حصہ خواہ مخواہ پاکستان کے کھاتہ میں پڑ جائیگا

(احمد حسین کمال)
(۲۸ مارچ ۱۹۷۰ء)

جدہ میں قائم ہونیوالے سیکرٹریٹ کی کارروائی انگریزی اور فرانسیسی میں کیوں؟

وزیر اطلاعات و قومی امور نوابزادہ شیر علی خاں نے بتایا ہے کہ اسلامی ملکوں کا جو مستقل سیکرٹریٹ قائم ہوا ہے۔ اس کی کارروائی تین زبانوں عربی، انگریزی اور فرانسیسی میں ہوا کرے گی۔　(یکم اپریل ۱۹۷۰ء کے اخبارات)

جہاں تک عربی زبان میں کارروائی کا تعلق ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن انگریزی اور فرانسیسی میں کارروائی کا کیا مطلب ہے۔ جبکہ دنیا کے کسی بھی مسلمان ملک کی زبان انگریزی اور فرانسیسی نہیں ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ اگر عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں کارروائی ضروری تھی تو فارسی اور اردو میں ہوتی کہ یہ دونوں زبانیں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی آبادی کی زبانیں ہیں اور اسلام کا تاریخی پس منظر رکھتی ہیں۔

انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں کارروائی سے صرف انگریزوں، امریکیوں اور فرانسیسیوں کو سہولت حاصل ہو سکتی ہے۔ آخر ان ملکوں کو یہ سہولت بہم پہنچانا کیوں ضروری سمجھا گیا ہے۔ کارروائی کے لئے انگریزی اور فرانسیسی کا انتخاب بجائے خود ان شکوک و شبہات کو تقویت پہنچائے گا جو سیکرٹریٹ کی تجویز سے پیدا ہوئے ہیں۔

یہ تو عالم اسلام کا مستقبل ان انگریزی بولنے والی قوموں کے ساتھ وابستہ کرنے کی کوشش ہے، جو قومیں عالم اسلام پر صدیوں مسلط رہی ہیں اور دنیائے اسلام کی تباہی و بربادی کی ذمہ دار ہیں۔

(کمال)

ایجنٹ حضرات

ادارہ "ترجمانِ اسلام" کیلئے

نقصان کا باعث نہ بنیں

بار بار ترجمان اسلام کے ایجنٹ حضرات کی خدمت میں گذارش کی گئی ہے کہ وہ بل پہنچتے ہی رقم ارسال فرما دیا کریں۔ لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ان ایجنٹ[illegible] کو ادارہ ترجمان اسلام کے نقصان کی کوئی پرواہ نہیں [illegible]

ترجمان اسلام کو نہ تو کسی ادارے سے امداد ملتی ہے اور نہ ہی اشتہارات کی آمدنی ہے۔ اس کا سارا دارومدار اپنے ایجنٹوں اور خریداروں پر ہے۔ اگر وہ بھی ادارہ کے لئے نقصان کا باعث بنیں تو پرچہ کیسے چلے گا

اس لئے

گذارش ہے کہ ایجنٹ حضرات اپنا اپنا حساب بیباق کریں اور ادارہ ترجمان اسلام کے لئے مزید مشکلات کا باعث نہ بنیں۔　(ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

فتوئے تکفیر کا مصداق؟

جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولوی عبدالرحمٰن کا وضاحتی بیان

جن ایک سوتیرہ علماء کے فتوے کو ملک کے مشہور دانشور مسٹر اے ، کے بروہی نے ایک ناعاقبت اندیشانہ حرکت قرار دیا ہے اِن مفتیوں میں ایک صاحب مولوی عبدالرحمٰن نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور بھی ہیں ۔ موصوف نے مدرسہ عربی خیرالمدارس ملتان کے سالانہ جلسہ ۲۹ ، مارچ بعد دوپہر کی نشست میں تقریر کرتے ہوئے وضاحت کردی ہے کہ ہمارے اس فتوے کا رُخ اُن دیوبندی علماء کی طرف ہے جو ہمارے مخالف ہیں ۔ آپ نے کہا کہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ تم دیوبندی ہوکر دیوبندیوں کو ہی کیوں کافر قرار دیتے ہو ۔ میں کہتا ہوں کہ یہی ہمارے حق ہونے کی دلیل ہے کہ ہم اپنوں کو بھی معاف نہیں کرتے ۔ اگر اپنوں میں سے کوئی کافر ہو جائے تو کیا اُسے کافر نہ کہا جائے ؟ حق کا تقاضا یہ ہے کہ خواہ اپنا ہو اُسے بھی کافر کہا جائے ۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اس دَور میں رُوئی کا مسئلہ چھیڑنا ایمان کے تقاضے کے خلاف ہے ۔

بعض سامعین نے اس کی شکایت مولانا خیر محمد صاحب سے کی تو انہوں نے فرمایا کہ " یہ شخص بیوقوف اور احمق ہے ۔ اِن کے ابا جان (مفتی محمد حسن صاحب مرحوم) کا انتقال ہوگیا اور وہ ان کی تربیت نہیں فرما سکے " ۔

(مرسل ——— یکے از سامعین جلسہ)

یہ نظم دریا خاں میں مفکر اسلام مفتیِ اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کی تشریف آوری کے موقع پر پڑھی گئی

مفتیِ محمود دریا خاں میں جلوہ بار ہیں
جو محافظِ دین کے ہیں قوم کے غمخوار ہیں
آئے ہیں یہ قوم کو پیغام دینے کیلئے
اپنا فرضِ مذہبی انجام دینے کیلئے
قوم کو رستہ دکھانا عالموں کا کام ہے
دین کی باتیں بتانا عالموں کا کام ہے
کہتے ہیں اسلام جس کو یہ مکمل دین ہے
یعنی دنیا اور عقبیٰ کے لئے آئین ہے
کونسی ہے بات جس کو رب نے سمجھایا نہیں
کونسی مشکل ہے جس کا حل کوئی آیا نہیں
ہم کو سمجھانے کی خاطر رب نے بھیجے ہیں رسول
کھانے پینے لینے دینے تک کے سمجھائے اصول
ہم مسلماں ہیں ہمیں احساس ہونا چاہیئے
کچھ تو دینِ مصطفےٰ کا پاس ہونا چاہیئے
دینِ حق کے عالموں کا بھی یہی ہے مُدعا
ملکِ پاکستان میں قانون ہو اسلام کا
آ رہا ہے ملک میں اب جلد وقتِ انتخاب
دین کے پابند لوگوں کو بناؤ کامیاب
ہیں جمعیتہ کے اکابر آج کل مصروف کار
ہے دعا کہ کامیابی دے انہیں پروردگار
ہم کو عابد چاہیئے خدمت کریں اسلام کی
تاکہ دنیا میں حکومت ہو خدا کے نام کی

(عابد سیمابی)

چک ۱۷۶ بھگوان پور کا انتخاب

۲۰ ، مارچ ۱۹۷۰ء جمعیتہ علماء اسلام چک ۱۷۶ بھگوانپور کا انتخاب ہوا ۔ حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد دناڑی باغوالی سے تشریف لائے اور اجتماع عام میں خطاب فرمایا اور جس میں حسب ذیل افراد کو عہدیدار منتخب کیا گیا ۔

امیر	حضرت مولانا علیم الدین صاحب خطیب بھگوانپور
نائب امیر	جناب منشی خاں صاحب
ناظم اعلیٰ	صوفی محمد رمضان صاحب
نائب ناظم	صوفی فیض محمد صاحب
خزانچی	صوفی محمد بشیر صاحب

ممبران شوریٰ

صوفی سلام الدین صاحب ۔ عبدالکریم صاحب ۔ جلال الدین صاحب ۔ مہردین صاحب ۔ نذیر احمد دوکاندار چراغ الدین مستری ۔ محمد صدیق ۔ صوفی نور محمد ۔ اسماعیل خاں قمرالدین صاحب

اظہارِ تعزیت

حضرت شیخ الحدیث جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کے داماد اور جمعیتہ علماء اسلام کے سرگرم رکن جناب مولانا شفیق احمد صاحب درخواستی کے انتقال پر ملال پر جمعیتہ علماء اسلام نواب شاہ کا اجلاس اظہار تعزیت کرتا ہے ۔ اور دعا کرتا ہے کہ خداوند قدوس مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

(مولوی قائم الدین نائب امیر نواب شاہ)

مسائل اور افکار

احمد حسین کمال

پاکستان میں کفر و اسلام کی معرکہ آرائی کا پس منظر

مودودی صاحب کی ماضی کی تحریروں کی بعض عبارتیں ایسی ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے اور جن سے بخوبی یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ان کے تحریکی عزائم اپنے سے اختلاف کرنے والوں کے بارے میں کیا ہوسکتے ہیں مثلاً انہوں نے لکھا تھا کہ:-

"جو گروہ قرآن کی نصوص قطعیہ سے مرتب کئے ہوئے اس دستور جماعت اسلامی کی حدود کے اندر ہیں، انہیں ہم امت مسلمہ کے اندر شمار کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ان حدود کو پھاند لیا ہے، انہیں دائرہ امت کے باہر سمجھنے پر مجبور ہیں"۔

(ترجمان القرآن جلد ۲۶ عدد ۳، ۴، ۵، ۶، ماہ مارچ، اپریل، مئی جون ۱۹۴۵ء، صفحہ اوپر ۲۷۷ نیچے ۱۸۱)

عنوان —— رسائل و مسائل

سیدھی بات ہے کہ جب ہم یقین سے یہ کہتے ہیں کہ "حق صرف یہ ہے" تو اس سے ازخود یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ اس "یہ" کے خلاف جو کچھ ہے "باطل" ہے

(حوالہ رسالہ بالا، عنوان "مسلک تشیع اور ترجمان القرآن")

ان دونوں عبارتوں کو غور سے پڑھئے۔ ان کے اندر یوں لگتا ہے انداز فکر ان کی جماعت کے دستور کی حدود سے باہر والوں کو ۱۹۴۵ء میں ہی امت مسلمہ کے دائرہ سے باہر قرار دے چکا تھا۔ اور اپنی "یہ" کے خلاف ہر چیز کو وہ "باطل" ٹھہرا چکا تھا۔

چنانچہ آج جو لوگ اور جو جماعتیں ان سے کسی قسم کا بھی دینی، سیاسی اور علمی اختلاف رکھتے ہیں تو وہ سب کے سب ان کے ۲۵ سال پہلے کے فکری فیصلے کے مطابق ان کے ہی الفاظ میں امت مسلمہ کے دائرہ سے باہر

اور ان کی حق والی "یہ" کے خلاف "باطل" کے حامل ہیں

یہ بات اگرچہ چونکا دینے والی سہی۔ لیکن تعجب خیز نہیں ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنی احیاء اسلام کی تحریک کے لئے جب فکری مواد کا تانا بانا تیار کرنا شروع کیا تھا تو وہ اس وقت ہی ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے ۹۹۹ مسلمانوں کو نسلی مسلمان قرار دے کر اسلام کے لئے نااہل قرار دے چکے تھے (دیکھئے مسلمان اور سیاسی کشمکش حصہ سوم) بلکہ یہاں تک کہہ چکے تھے کہ کافر قوموں میں انسانوں کے جتنے "ٹائپ" پائے جاتے ہیں مسلمانوں میں بھی اتنے ہی "ٹائپ" پائے جاتے ہیں۔

پس آج اگر وہ اور ان کی جماعت اپنے سوا دوسروں کو اسلام کا مخالف کہہ رہے ہیں اور جماعت سے باہر کے اپنے حامیوں کو "مسلمان" کہنے کے بجائے "اسلام پسند" کہتے ہیں۔ تو یہ ٹھیک ٹھیک اس ذہن و فکر کے مطابق ہے جس کا اظہار مودودی صاحب نے اپنی جماعت کی تاسیس کے آغاز میں کیا اور ایک عرصہ تک کرتے رہے۔ ملک کی موجودہ سیاسی کشمکش میں انہوں نے کفر و اسلام کا سوال کھڑا کر دیا ہے۔

پاکستان میں کفر و اسلام کا یہ سوال اس معنیٰ میں نہیں ہے کہ مسلمانوں کو کسی کافر قوم سے سیاسی معرکہ درپیش ہے۔ جیسا کہ تقسیم سے قبل برصغیر کی سیاست میں ہندوؤں سے پیش آیا تھا۔

بلکہ یہ معرکہ مسلمانوں کی ہی جماعتوں کے درمیان پیش آرہا ہے۔

اور جو مسائل اس وقت سیاست کا موضوع بحث بنے ہوئے ہیں۔ وہ بھی کفر و اسلام کے مسائل نہیں ہیں۔

ان مسائل کی ناگوار شدت محض اس لئے ہے کہ پاکستان میں اول دن سے برسر اقتدار آنے والا طبقہ برطانوی حاکمیت کا پروردہ تھا۔ اس لئے اس نے غیر ملکی حکمرانوں کے طریق کے مطابق پاکستان کے عوام پر اپنا تسلط جمائے رکھا اور اپنی پسند و مفاد کے مطابق پاکستان کے وسائل سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد امریکہ کے عالمی مفادات کا "تعلق" بھی ان سے قائم ہوگیا۔ اس طرح مسلسل بیس بائیس سال تک عوام کے مسائل حل کرنے کے بجائے انہیں سیاسی و معاشی استحصال کا ہدف بنایا جاتا رہا۔ چنانچہ مسائل پیدا ہوتے رہے، بڑھتے گئے اور ان میں شدت و تلخی آتی چلی گئی۔

آج یہ ہی شدت و تلخی ہے۔ جو مختلف عنوانوں اور مطالبات کی صورت میں نمایاں ہو رہی ہے۔

ورنہ مجموعی طور پر پاکستان کے عوام میں نہ تو کوئی اسلام کا مخالف ہو سکتا ہے اور نہ پاکستان کی سالمیت و استحکام کا دشمن بن سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مسائل کی تلخی و شدت کے اظہار کو اور ان امور پر نقطہ ہائے نظر کے اختلافات کو اور ان کے لئے دور حاضر کی بعض سیاسی، سماجی و اقتصادی اصطلاحات کے مجرد استعمال کو کفر و الحاد قرار دے کر موجودہ سیاسی کشمکش کو اسلام و کفر کی لڑائی بنا ڈالنا ملک میں خانہ جنگی برپا کرانے اور پاکستان کے مسلمان عوام کو ایک دوسرے کے خلاف خونریزی پر ابھارنے کے مترادف ہے،

اس خطرہ و امکان کو صرف وہی شخص اور گروہ نظرانداز کر سکتا ہے۔ جس کے افکار و نظریات کی رو سے ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹) مسلمان محض نسلی مسلمان ہوں حقیقی مسلمان نہ ہوں اور اس کے دستور کو نہ ماننے والے اس کے نزدیک دائرۂ اسلام سے باہر کے لوگ ہوں۔ اور اس نے "حق" کے نام پر اپنا "یہ" پیش کیا ہے۔ اس کا انکار کر کے "باطل" پرست بن چکے ہوں۔

کذبات

غریب شہری کے قلم سے

سامراجی ہتھکنڈے

کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جھوٹ کے حربہ کا استعمال "ابلیس" نے کیا تھا۔ ابلیس نے اسی حربہ سے جنت میں حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو ورغلانے کا منصوبہ بنایا اور پھر یہ حربہ جن و انس میں سے اپنے متبعین کے حوالہ کر دیا۔

تاہم جھوٹ، ہمیشہ جھوٹ رہا، اور وہ فن کی صورت اختیار نہ کر سکا۔ لیکن چھاپ نے جہاں بہت سی اخلاقی لغزشیں جنم دیں، ان میں جھوٹ کو ایک فن بنا دینے کی لعنت سب پر فائق ہے اور اس کی نشر و اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ اخبارات و رسائل ہے۔ پاکستان کے اخبارات و جرائد کو اس فن میں گذشتہ سال تک چنداں امتیاز حاصل نہیں تھا، لیکن اب اس تیکنیک کے چند ماہرین جن کی غیر ملکوں بالخصوص مغربی جرمنی، برطانیہ اور امریکہ میں صحافیانہ تربیت ہوئی ہے، پاکستانی صحافت میں داخل ہو گئے ہیں اور اس فن کے بھرپور مظاہرے کر رہے ہیں۔

مسلمان قومیں جو گذشتہ دو سو سال سے برطانیہ و امریکہ کی سامراجیت کا شکار چلی آ رہی تھیں، اور اب اس سے مکمل نجات حاصل کرنے کا سامان کر رہی ہیں، یہ سامراج کذب و دروغ کے اخباری فن کے ذریعہ ان میں فکری و عملی انتشار برپا کرنے کی جد و جہد میں مصروف ہیں۔ اس سلسلے میں اس کی نظر کرم جہاں سامراج کے دوسرے مخالفین پر ہے وہاں علماء پر بالخصوص ہے۔ اس لئے کہ ان کی سامراج دشمن تاریخ قدیم ترین اور شدید ترین ہے اور ان کا خالص اسلامی نظام کا نظریہ سامراج کی مکمل موت کا پروانہ ہے۔

چنانچہ جھوٹ کا یہ طوفان پاکستان میں جمعیتہ علماء اسلام کے خلاف اس شدت سے اٹھایا گیا کہ اگر ان سب کو یکجا کر کے شائع کر دیا جائے تو فن کذب کا انسائیکلوپیڈیا تیار ہو سکتا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ ان کذبیات کی نسبت میں بعض ایسے مقدس دامن ملوث ہیں کہ ان کا ذکر پیشہ ور جھوٹوں کو بھی شرمسار بنا دے گا۔

اس لئے اس گنجینۂ بے بہا سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم صرف ان کذبیات کے ذکر تک اس سلسلہ کو محدود رکھنا چاہتے ہیں، جو جمعیتہ اور کارکنان جمعیتہ کے لئے مختلف حلقوں سے "تازہ بتازہ" تصنیف ہو کر کاذبانہ صحافت کے ذریعہ منظر عام پر آ رہے ہیں یا آئندہ آئینگے۔

جمعیتہ اور اکابرین جمعیتہ کے خلاف جھوٹ کا جو سیل بیکراں ہر روز اور ہر ہفتہ امڈ آتا ہے اس کی تردید کے لئے اگر ترجمان اسلام کے تمام صفحات بھی وقف کر دیئے جائیں تو ناکافی ہیں اس لئے یہ ہی کافی ہے کہ جھوٹ کے اس انبار میں سے بعض نوادرات چن کر ہر ہفتہ قارئین کی نذر کر دیئے جایا کریں۔ تاکہ وہ "وسواس" کی اس شر پسند "خناس" مہم سے آگاہ و خبردار ہوتے رہیں اور ان کے "دام ہائے وساوس" سے خود کو اور دوسروں کو محفوظ رکھ سکیں۔

تو ملاحظہ فرمایئے "تازہ کذبیات"!

ہم اس کا آغاز اپنے قدیم کرمفرما جناب مدیر "چٹان" کے ایک تازہ شعر سے کرتے ہیں فرمایا ہے:

اس ایک راز کے ہیں شناسا غلام غوث
زمزم حرام ہو گیا بادہ ہو گئی حلال

اب ایک تازہ وارد روزنامہ کی "جسارت" کذب ملاحظہ فرمایئے:

"ٹوبہ ٹیک سنگھ، ۲۲ مارچ (نمائندہ جسارت) آج نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ جناب عبدالحمید بھاشانی ایک ہزار کارکنوں کے ساتھ ٹوبہ ٹیک سنگھ پہنچے اسٹیشن پر ان کا استقبال .... اور جمعیتہ علماء اسلام ہزاروی گروپ کے تین ہزار کارکنوں نے کیا"!

اور "جسارت" کی یہ شرارت یا بدحواسی ملاحظہ فرمایئے:

"جمعیتہ علماء اسلام ہزاروی گروپ کے سرکردہ رکن "خدام الدین" کے ایڈیٹر مختار الحسینی سرخ ٹوپی پہنے ہوئے تھے"۔

حالانکہ قارئین اچھی طرح جانتے ہیں کہ "خدام الدین" کے ایڈیٹر مختار الحسینی نہیں مجاہد الحسینی ہیں، جو یقیناً اس دن لاہور اپنے دفتر میں ہوں گے یا لائلپور میں اپنے گھر۔

اب "زندگی" کے جھوٹ کی بھی "تازہ گندگی" ملاحظہ فرمایئے:

"........ سوشلزم کے لئے جو جماعتیں سعی و جد و جہد کر رہی ہیں .... اور جمعیتہ علماء اسلام ہزاروی گروپ نمایاں ہیں"۔

"........ جمعیتہ علماء اسلام (ہزاروی گروپ) کی بھی یہ ہی حالت ہے۔ یہ لوگ بھی وحدت مغربی پاکستان کے خلاف ہیں۔ ان کی عملی ہمدردیاں بھی سوشلسٹوں اور علاقائی قومیت کے علمبرداروں کے ساتھ ہیں"۔

"گوشہ" کے عنوان سے ایک مضمون میں لکھا گیا ہے کہ:

"........ غالباً یہ وہی مسجد ہے، جس کے امام و خطیب کے متعلق مفتی محمود نے غصہ میں آ کر اپنے معتقدین اور قبیلے کے لوگوں سے کہا تھا کہ آپ "پنجابی مولوی" کو اپنی مسجد سے نکال کیوں نہیں دیتے"۔

اب ذرا مولوی فرید احمد کا شاہکار جھوٹ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ یہ مولوی فرید احمد صاحب وہ ہیں جو اپنے گھر مشرقی پاکستان میں وہاں کے عوام کے سامنے زبان نہیں کھول سکتے اور مغربی پاکستان میں پر اسرار طور پر آتے ہیں اور لاکھوں روپیہ کے خرچ سے طوفانی دورے فرماتے ہیں۔ ان کے دوروں کا سرچشمہ کہاں اور کون ہے، کاش اسے بھی وہ ظاہر فرما دیتے۔

بہر حال فرماتے ہیں، پشاور میں کہ

"گذشتہ گول میز کانفرنس کے موقعہ پر مفتی محمود صاحب کو عبدالغفور خاں ہوتی نے ۵ ہزار روپیہ دیا تھا"۔

(روزنامہ جنگ ۲۷ مارچ ۱۹۷۰ء)

اور پھر یہ بھی انکشاف فرمایا کہ:

"گذشتہ صدارتی انتخاب کے دوران انہوں نے اپنے مدرسہ کے نام پچاس ہزار روپے لئے تھے"۔ (بحوالہ اخبار مذکور)

مرزائیت سے توبہ

مسمی عبیدالرحمٰن ولد عبدالرحمٰن سکنہ کیجر ضلع مظفرگڑھ عرصہ سے ربوہ میں زیر تعلیم رہا ہے۔ اب مرزائیوں کی طرف سے مبلغ کی حیثیت سے تبلیغ کی غرض سے تحصیل لیہ آیا ہے۔ اچانک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مولانا سعید احمد صاحب کے روبرو مسلمان ہوا۔ مرزائیت سے توبہ کی۔ تمام مسلمانوں سے استقامت کی دعا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

بالاکوٹ

سید احمد و شاہ اسماعیل شہید رحمہما اللہ کی سرزمین کے باشندے

پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کا عہد کرتے ہیں

محمد حنیف سہارنپوری

بالاکوٹ ضلع ہزارہ کی سرزمین اپنی گوناگوں تاریخی دلچسپیوں کے علاوہ ماضی کی تاریخ میں ایک ایسے اہم واقعہ کی حامل بھی ہے۔ جس کے باعث برصغیر میں اسلامی تاریخ نے ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ خصوصیت کے ساتھ بالاکوٹ کی مقدس سرزمین اسلام کے عادلانہ نظام حیات کو پاکستان میں نافذ کرانے والے مسلمانوں کے لئے ایک محترم اور متبرک سرزمین ہے۔ اس مقام پر اسلامی آئین چاہنے والوں اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالادستی قائم کرنے والوں نے مغربی سامراج کی آمد آمد سے قبل سکھوں کے عہد حکومت میں وہ عظیم قربانیاں دی ہیں جو اسلامی تاریخ کا ایک سنہری حصہ ہیں۔ جہاں پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بالاکوٹ میں آخری نیند سونے والے مجاہدین حضرت سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے مجاہدین کی شخصیتیں زندۂ جاوید ہو کر رہ گئیں۔ جنہوں نے اپنی قیمتیں جانیں اللہ کے راستے میں قربان کر کے اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی۔ اگر اس وقت علاقہ کے سرمایہ دار اور جاگیردار مجاہدین اسلام سے غداری نہ کرتے اور سکھوں سے سازباز کر کے ان پر حملہ آور نہ ہوتے تو مغربی سامراج (انگریز) کی دو سو سالہ غلامی کا جوا برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں اور یہاں کے دیگر باشندوں کی گردنوں میں کبھی نہ ڈالا جا سکتا۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سرمایہ دار کبھی بھی ملک و ملت کا خیرخواہ نہیں رہا۔ اس کو صرف اپنی تجوریاں بھرنے کی فکر ہوتی ہے۔ بہرحال بالاکوٹ کی سرزمین اپنی ان تاریخی روایات کے باعث آج بھی اہل اسلام کے لئے قابل احترام جگہ ہے۔ اونچے اونچے اور سربفلک پہاڑوں کی اوٹ میں دریائے کنہار کے کنارے یہ بستی آئین اسلام چاہنے والوں کے لئے باعث کشش ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ میں پہلا انتخابی جلسہ بالاکوٹ میں منعقد کیا گیا۔ جہاں کا اجتماع قابل دید اور قابل فخر تھا۔ اس سرزمین کے عوام نے اس سے بڑا اجتماع پیشتر ازیں نہیں دیکھا تھا۔ سنگلاخ وادیوں کے لوگ دلوں میں جذبہ ایمان سے سرشار، کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے تحفظ، ختم نبوت اور ناموس صحابہ رض کی حفاظت کے لئے دور دراز سے چل کر آئے تھے۔

مہانڈری وادی کاغان کے عوام

مہانڈری وادی کاغان کے عوام بھی دینی جذبہ لئے حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب خطیب جامع مسجد مہانڈری امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ وادی کاغان کی زیر قیادت تین ویگنوں اور دس جیپوں پر مشتمل ایک قافلہ کی صورت میں نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں بالاکوٹ پہنچے

دو ہزار کا جلوس

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب بالاکوٹ ایک دن پہلے تشریف لا چکے تھے۔ جہاں سے وہ اچلاسس، ڈنڈر، جگن، بن بگاڑ تشریف لے گئے اور ابھی آگے پانہ جلسہ ابھی شروع ہوا ہی تھا کہ وادی بالاکوٹ نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ معلوم ہوا کہ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی اور مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح کی قیادت میں ایک بہت بڑا جلوس جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم نبوی کو فضاؤں میں لہراتا ہوا پہاڑوں سے اتر رہا ہے۔ میرے اندازے کے مطابق جلوس دو ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ اسی قسم کا جلوس پھاگل سے کرامت حسین صاحب کی قیادت میں اور مٹی کوٹ سے لال مقدم صاحب کی قیادت میں بالاکوٹ پہنچا۔

آٹھ ہزار کا عظیم اجتماع

بالاکوٹ کے مقامی ا... ہل وادی کاغان اور دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے اور ان افراد کو ملا کر تقریباً آٹھ ہزار افراد کا عظیم ترین یہ تھا۔ جس سے جمعیۃ کے راہنماؤں نے خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے خصوصی دلچسپی اور محنت سے کام کیا۔

نیاز بالاکوٹ کے عوام نے جلسہ کے انتظام و انعقاد بھاؤنا کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں بہت بڑی دلچسپی، بلند حوصلگی اور محبت کا ثبوت دیا۔ خصوصاً حضرت مولانا قاضی خلیل احمد صاحب قاضی علاقہ و امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بالاکوٹ۔ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ حلقہ بالاکوٹ۔ صوفی صفی اللہ صاحب سالار، شیر افضل خاں صاحب۔ محمد عرفان صاحب۔ منشی محمد عرفان صاحب مسعود الرحمٰن صاحب۔ بلند خاں صاحب، شکیل احمد صاحب مفتی مسعود احمد صاحب، مقبول حسین صاحب اور جناب محمد صفدر صاحب وغیرہ نے جن کے نام معلوم ہو سکے۔ نہایت محنت اور جانفشانی سے جلسہ کے انتظامی امور میں اہم کردار ادا کیا۔ ہماری دعا ہے کہ جن نوجوانوں نے حضرت قاضی صاحب اور مولانا غلام ربانی صاحب کے ساتھ مل کر جلسہ کے انتظامی امور میں ہاتھ بٹایا، ان کو مزید دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اکابرین جمعیۃ کا خطاب عام

جلسہ تقریباً دس بجے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ علاقہ کے مشہور قاری جناب مولانا قاری فضل ربی صدر مدرس مدرسہ معہد القرآن مانسہرہ نے نہایت پیارے انداز میں قرآن پاک کی تلاوت سے عوام کو محظوظ فرمایا۔ بعد ازاں شاعر انقلاب اور ماہنامہ تبصرہ لاہور کے ایڈیٹر مرزا غلام نبی جانباز نے اپنی مختصر تمہیدی تقریر کے بعد ایک ولولہ انگیز نظم پیش کی۔ اس کے بعد شاعر اسلام جناب سید امین گیلانی صاحب شیخوپورہ تشریف لائے۔ جنہوں نے اپنی انقلابی نظم سے مجمع کو خوب گرمایا۔ ہر دو حضرات کی نظموں کے بعد حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ علماء اسلام نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

چونکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہب میں فرق تھا ہمارا مذہب، ہمارا کلچر، ہماری تہذیب و تمدن، ہمارا دستور اور نظام حیات ان سے مختلف تھا۔ اس لئے مسلمانوں کی غالب اکثریت نے ایک علیحدہ خطۂ زمین کا مطالبہ کیا تاکہ ہندوؤں سے الگ تھلگ رہ کر خدا کے

(باقی صـ۲ پر)

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی
امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن

آخری قسط

جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر ایک "نظر" کی حقیقت

مودودی منشور کی غیر اسلامی دفعات اور مولانا سیاح الدین کی پر اسرار خاموشی

مولانا جس مودودی منشور کی جانب تحدید ملکیت کی نسبت سے آپ اتنا برافروختہ ہو گئے ہیں کہ مفتی محمود صاحب کی آڑ میں نہ جانے آپ کہاں کہاں تک پہنچ گئے ہیں اور کن کن فرشتہ صفت انسانوں کو بلاوجہ اپنی تنقید کا ہدف بنالیا آپ نے مفتی صاحب سے کہا ہے کہ آپ کے اعصاب پر مولانا مودودی اس قدر سوار کیوں ہیں کہ اس کے بغض میں آپ کو کچھ خیال نہیں رہتا اور کہاں سے کہاں تک چلے جاتے ہیں۔

لیکن مولانا آپ نے اپنے مضمون کے آخری حصہ میں یہ جو فرمایا ہے کہ:

"درحقیقت یہ لوگ سوشلسٹ یا نیشنلسٹوں کے ہمدرد اور ہمنوا ہیں اور اسلامی منشور اور ۲۲ نکات کا ذکر محض اپنے عزائم پر پردہ ڈالنے یا اسلامی محاذ کا راستہ روکنے کے لئے ہے۔"

اس غیب دانی اور نیتوں پر حملہ کرنے سے تو ہم آپ کو نہیں روک سکتے ورنہ یہ پوچھنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ آخر وہ کہاں سے درآمد کردہ اسلام ہے۔ جس کے اسلامی محاذ کے راستہ میں اسلامی منشور اور وہ متفقہ ۲۲ نکات جس پر مودودی صاحب کے دستخط ثبت ہیں رکاوٹ بن سکتے ہیں سوال یہ ہے کہ اس پر تو آپ کا غصہ ٹھنڈا نہ ہو سکا، شفاء غیظ کی تکمیل کے لئے اس کے بعد آپ نے جو گوہر افشانی فرمائی ہے کہ

"جیسا کہ قیام پاکستان سے قبل یہ لوگ اکھنڈ بھارت اور کانگرسی سیاست کے حامی اور پاکستان کے سخت مخالف بھی تھے مگر حکومت الٰہیہ کا نعرہ بھی لگایا کرتے تھے۔"

حکومت الٰہیہ کا نعرہ دھوکہ اور فریب کے لئے لگایا کرتے تھے۔ یہ آپ نے کن بزرگوں کی نیت پر حملہ کیا ہے۔ کیا اس دناءت بھرے عمل کی زد شیخ الاسلام والمسلمین استاد العرب والعجم مرشد الہند والحجاز حضرت مولانا حسین احمد المدنی قدس اللہ سرہ العزیز عالم اسلامیہ کے مایہ ناز مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ اعزاز العلم والعلماء شیخ الفقہ والادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔ آزادیٔ ہند کے نڈر مجاہد ختم نبوت کے فدائی اور شیدائی خطیب اسلام حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور اس قسم کے سینکڑوں اولوالعزم علماء و مجاہدین رحمہم اللہ تعالیٰ پر تو نہیں پڑ رہی۔ اور کیا ان میں دسیوں ایسے بزرگ ہستیاں تو نہیں ہیں جو آپ کو قرآن و حدیث پڑھانے اور سمجھانے والے آپ کے استاد ہوں اور آپ انہی کی طفیل ایک عالم دین کی حیثیت سے اس وقت تک کھا پی اور جی رہے ہیں۔

مولانا آپ مفتی محمود اور ان کے موجودہ اکابر و اصاغر کے متعلق بشوق سے دل کی بھڑاس نکالتے رہیئے، لیکن خدارا آپ ہی کے الفاظ میں ہم آپ سے عرض کرینگے کہ

خدا کے بندو کچھ تو خدا کا خوف کرو، اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے قول و فعل کی جوابدہی کا احساس کرو۔ علم دین کی کچھ لاج رکھو مسلمانوں کو اس قدر دھوکہ تو نہ دو۔ آپ کے اعصاب پر مودودی صاحب اس قدر کیوں سوار ہیں کہ اس کی محبت میں آپ کو کچھ خیال نہیں رہتا اور کہاں سے کہاں چلے جاتے ہیں۔

بہر حال کہنا میں یہ چاہتا ہوں کہ جس منشور کی حمایت میں آپ اتنا آگے نکل چکے ہیں کیا آپ نے اسی منشور میں یہ نہیں پڑھا کہ مرزائیت کے خلاف مسلمانوں کے تیز جذبات سے گھبرا کر جب ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی دفعہ بڑھائی تو کتنے فریب سے کام لیا اور کیا آپ نے اس کا کوئی بھی نوٹس لیا۔ ملاحظہ فرمائیے ایشیا ۴ جنوری ۷۰ء ص ۱۳۔ لکھتے ہیں:

جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کو مانتے ہیں اور اس کی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

میں آپ سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے نزدیک بھی جو لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہیں۔ ان کو کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے یہ بھی ضروری ہے جو لوگ ان کے نبی کو نبی نہ مانیں وہ ان کو کافر بھی کہیں۔ اگر وہ خود تو کسی اور کو حضورؐ کے بعد نبی مانیں لیکن ان کے نبی کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر نہ کہیں کیا وہ کافر اور غیر مسلم اقلیت نہ ہوں گے۔

ساتھ ہی ایک عالم دین اور مفتی کی حیثیت سے یہ بھی بتا دیں کہ اگر کوئی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور اس کا دعویٰ نبوت تواتر تک پہنچ جائے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کا، اب اس کو جو شخص نبی نہیں صرف ولی مجدد بلکہ صرف مسلمان ہی سمجھے تو کیا وہ شخص کافر نہیں ہوگا (جیسا کہ لاہوری مرزائی) اور ان کو بھی از روئے شریعت محمدی غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جائے۔ کیا مودودی صاحب کے علی الرغم آپ کے تمام اساتذہ کرام اور مشائخ عظام الاحیاء منہم والاموات حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی تک ان کو کافر سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اور ۵۳ء کی عظیم دینی تحریک میں ان سب کے اقلیت قرار دیئے جانے کا مطالبہ کیا گیا تھا یا صرف ان کو جو مرزا قادیانی کو نبی مانیں اور اس کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر بھی کہیں۔ اسلام کا حکم تو مانع ہے کہ جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانے نہ ماننے والوں کو کافر کہیں یا نہ کہیں۔

(۲) مدعی نبوت کو مسلمان سمجھے وہ سب اسلام سے خارج ہیں اسے مسلمان نہیں غیر مسلم ہی کہا جائے گا لیکن مودودی منشور نے اتنے قیود اپنی طرف سے بڑھا کر عمداً تحریف فی الدین کا کھلا ارتکاب کیا ہے۔ اس مودودی منشور کو ترچھی نظر سے دیکھنا تو آپ کو گوارا نہیں۔ لیکن خود اس کے کھلے ہوئے فریب سے آخر کیوں آپ اتنا اغماض فرماتے

ہیں۔ اس لئے تو لوگوں کو شبہ ہے کہ ؎

کوئی محبوب ہے اس پردۂ زنگاری میں

اور پھر لطف یہ ہے کہ ایسے فرقہ کو بھی اقلیت قرار دینے کا حتمی وعدہ نہیں۔ ابتداء کے الفاظ کو دیکھئے۔

"ہم کوشش کرینگے کہ یہ یہ کام ہو جائے"۔ کیوں صاحب ۱۹۵۶ء کے آسمانی دستور میں وہ ترمیمات تو ڈنکے کی چوٹ کرنے کا اعلان کیا جارہا ہے۔ جسے جمہوریت کی دیوی ناپسند کرتی ہے۔ ون یونٹ کا توڑنا تناسب آبادی کے لحاظ سے نمائندگی وغیرہ لیکن جب دفعات کو قرآن و سنت کے نصوص قطعاً ناجائز اور کفریہ قرار دیتے ہیں مثلاً

مسلمان کو تبدیلی مذہب "ارتداد" کی اجازت

ہر عہدہ پر بلا امتیاز مذہب و ملت ہر پاکستانی کا فائز ہونا وغیر ذالک۔ ان کی ترمیم کا آخر اس میں کیوں اعلان نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ان کو ۱۹۵۶ء ۱۹۶۲ء کی رٹ لگاکر تسلیم کیا جا رہا ہے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اتخشون الناس واللہ احق ان تخشاہ ؕ

جاناں جاں بتو دادم نہ کہ ایمان

آنجناب مودودی کی محبت میں اتنا تو نہ بڑھیں کہ ایمان کی حدود بھی متاثر ہونے لگ جائیں۔ آپنے مودودی صاحب کا مدحیہ پڑھتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے۔

جناب مفتی صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ جماعت اسلامی کے ذمہ دار ارکان اور مولانا مودودی صاحب نے آپکے منشور کے بارے میں آجتک کوئی بیان نہیں دیا چہ جائیکہ وہ اس کو سوشلسٹ منشور قرار دیں۔ اس قسم کی الزام بازی ان کی عادت نہیں وہ تو سنجیدہ طور پر ایجابی کام کرنے والے ہیں۔

سبحان اللہ

چہ خوش گفت شاعر فائق غرا

کہ کس ہجو من ذہن رسانہ باشد

چو مقام ضرورت مدح افتد

تکذیب جائز چرا نہ باشد

بڑی ہی نوید مسرت سنائی مولانا سیاح الدین صاحب نے کہ مودودی صاحب کی عادت الزام بازی کی نہیں اور وہ تو ایجابی کام کرنے والے ہیں۔ ہم جناب مفتی سیاح الدین صاحب کی اس صفائی کو دل و جان سے تسلیم کر لیتے، لیکن کہاں چھپائیں ہم البلاغ کراچی (بابت محرم ۱۳۸۹ھ تا شعبان ۱۳۸۹ھ وغیرہ) کے مدیر شہیر کی یہ شہادت کہ جناب مودودی صاحب نے سیدنا امیر معاویہ خال المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ الزام دھرے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے اپنے گورنروں کو قانون سے بالاتر قرار دیا اور مال غنیمت کے بارے میں امیر معاویہ نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی ہے۔

ان کی سیاست دین کے تابع نہ تھی۔ وہ ہر جائز اور ناجائز طریقے سے اپنی سیاست کے تقاضے پورا کرتے تھے وہ اس معاملہ میں حرام و حلال کی تمیز روا نہ رکھتے تھے۔

اور پھر البلاغ نے خود ہی اپنے اس مسلسل مضمون میں انہیں کے حوالوں سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یہ الزامات ہیں اور سراسر غلط در غلط ہیں۔

اور کس گڑھے میں ڈالیں ہم تجدید و احیاء دین مصنفہ جناب مودودی صاحب کے یہ تجدیدی ہفوات پڑھیئے صفحہ ۱۲۲ ان دونوں بزرگوں (مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی اور حجۃ اللہ فی الارض شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی) نے ان بیماروں (تصوف کے ماننے والے مسلمانوں) کو پھر وہی غذا دے دی جو اس مرض میں مہلک ثابت ہو چکی تھی ..... اور اس لئے مرض صوفیت کے جراثیم سے یہ تحریک (مجاہد کبیر سید احمد شہیدؒ کی تحریک) پاک نہ رہ سکی ۔ تجدید و احیاء دین صفحہ ۱۲۲)

حضرت مولانا سیاح الدین صاحب خوب گھور گھور کر بتلائیں۔ کیا یہ وہی مولانا مودودی صاحب تو نہیں جن کی صفائی میں آپ فرماتے ہیں کہ الزام بازی ان کی عادت نہیں اگر خال المسلمین سیدنا امیر معاویہؓ کو یہ کہنا کہ

(۱) وہ مال غنیمت میں قرآن و سنت کی صریح خلاف ورزی کرتے تھے۔

(۲) ان کی سیاست دین کے تابع نہ تھی۔

(۳) وہ اپنے گورنروں کو قانون سے بالاتر رکھتے تھے۔

اور اگر الامام الربانی المجدد الف الثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ کو یہ کہنا کہ انہوں نے مسلمانوں کو وہی غذا دے دی جو مہلک ثابت ہو چکی تھی۔

اور اگر تصوف کے راستہ پر چلنے والے مسلمانوں کو مریض اور بیمار کہہ دینا جس سے ظاہر ہے کہ جسم کی بیماری مراد نہیں بلکہ روحانی اور ایمانی بیماری ہے۔ اگر یہ سب کچھ کہہ دینے کے باوجود آپ فرماتے ہیں کہ یہ الزام بازی نہیں تو حبک الشیئ یعمی ویصم کی زندہ مثال کہنے کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ ہاں اگر خلافت و ملوکیت لکھنے والے تجدید و احیاء دین کے مصنف تفہیمات حصہ اول و دوم کے مؤلف مودودی منشور کے مرتب ابوالاعلیٰ مودودی الزام بازی کو کا رخیر سمجھنے والا کوئی اور مودودی ہے یا کوئی اور مودودی کی جماعت اسلامی کے امیر نہیں تو براہ کرم ان کا پتہ صاف صاف لکھیئے۔ تاکہ ہم آئندہ جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب کو برا کہنے سے باز آئیں اور صرف ان مودودی سے مسلمانوں کو بچنے کی تلقین کریں۔ جو کتاب تجدید و احیاء دین کے مصنف خلافت و ملوکیت اور تفہیمات کے مؤلف اور پاکستان میں امریکی سامراج کو باقی رکھنے کا فریضہ انجام دینے والے ہیں۔ واجرکم علی اللہ تعالےٰ

علاقہ وہاڑی کے ایک سو سے زائد زمیندار اور کاشتکار جمعیۃ میں شامل ہوگئے

علاقہ وہاڑی کے ایک ہی گاؤں کے سو سے زیادہ کاشتکار اور زمیندار جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے۔ اس کا انکشاف کرتے ہوئے مولانا عبدالغفور صاحب امیر چک نمبر ۲۳ نے بتایا کہ وہاڑی کے امیر مولانا عبدالستار صاحب اور ناظم اعلیٰ جناب مولانا حکیم عبدالواحد صاحب کے دورے سے ہمارے گاؤں کے عوام میں کافی جوش و خروش پیدا ہوگیا ہے اور انہوں نے ملک میں مکمل اسلامی نظام حکومت کے قیام کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ گاؤں کے ایک سو سے زائد کاشتکار اور زمیندار جمعیۃ کی رکنیت اختیار کر چکے ہیں اور ابھی مزید ممبر سازی کی مہم جاری ہے۔

ٹھنڈ کوئی میں عظیم اجتماع

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۰ء بمقام ٹھنڈ کوئی تحصیل نوشہرہ تحصیل میں ایک عظیم اجتماع زیر صدارت جناب محمد نارس خان منعقد ہوا۔ جس میں تین قبیلوں کے لوگوں نے شرکت کی اور متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ہم اکابرین جمعیۃ علماء اسلام پر خصوصاً حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور اپنے گاؤں ٹھنڈ کوئی کی جمعیۃ علماء اسلام کے سرپرست حضرت مولانا سید نثار شاہ صاحب اور امیر حضرت مولانا محمد اعظم صاحب اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حافظ غلام رسول صاحب و دیگر اکابرین جمعیۃ علماء اسلام کی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔

(رحمت کریم ناظم نشر و اشاعت ٹھنڈ کوئی)

کاروانِ اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے ذمہ دار علماء واراکین جمعیۃ نے یکم جنوری سے انتخابی مہم میں ضلع کی ہر دونوں تحصیلوں بنوں اور تحصیل لکی میں جس خلوص، دیانت اور عرقریزی سے کام شروع کیا ہے اور حلقہ بہ حلقہ دِہ بہ دِہ قریہ بہ قریہ گشت کر کے مختلف مقامات پر کل ۷۰ جلسے منعقد کیے۔ جن میں سے یکم فروری بمقام بنوں ۲۲، فروری بمقام لکی ۲۸، فروری بمقام سرائے نورنگ اور ۱۲، مارچ بمقام تجوڑی عظیم الشان تاریخی جلسے ہوئے۔ جن میں عوام نے نعرۂ تکبیر کے پرجوش نعروں کے ساتھ ساتھ جلوس در جلوس شریک ہوئے۔ سرائے نورنگ کے جلسہ میں علاقۂ ناز کے ہزاروں عقیدت مندوں کے مختلف جلوسوں کے چودہ عدد پرچم جمعیۃ نصب تھے۔ لوگ فرطِ محبت سے جلوس در جلوس شریک ہوتے رہے۔ متعدد مقامات پر دفاتر کھولے گئے۔ شہروں اور دیہاتوں میں مسجدوں اور مکانوں پر جمعیۃ کے ہزاروں جھنڈے نصب کیے۔ مودودیت کی بوکھلاہٹ اور کذب بیانی پر روشنی ڈالی گئی۔ عائلی توانین خاندانی منصوبہ بندی کی منسوخی اور آئین شریعت کے نفاذ کے متعلق سینکڑوں قرار دادیں پاس کی گئیں۔ چار اغوا شدہ اساتذہ کی بازیابی کے لئے بمقام لکی جلسہ عام منعقد کیا گیا تحصیل لکی سے شہرا باخیل کی سات ہزار آبادی نے متفقہ جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ حاجی فضل الرحمان نے بمعہ سات سو احباب۔ مولانا محمد ایاز دلو خیل نے تمام اقرباء کے ساتھ حاجی عبداللہ خاں دلو خیل حاجی عبدالوہاب نار بجیب ملک محمد زبیر نار بجیب قاضی محمد نسیم نار بجیب نے احباب اور ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ تحصیل بنوں سے مولانا صدر شہید و مولانا محمد یعقوب و مولانا شمس الاسلام اور قاری حضرت گل اور تحصیل لکی سے مولانا حمیداللہ جان نیازی ناظم ضلع مولانا محمد حنیف مولانا صاحب جان مولانا محمد صدیق شاہ، مولانا لطف اللہ مولانا غلام نبی، خلیفہ محمد کریم و مولانا محمد شمر و شیخ الحدیث مولانا محمد نور سرگرم کارکنان ہیں۔ تحصیل لکی میں مولانا گل جنان بھی سرگرم کارکنان میں شامل ہیں۔

انتخاب جمعیۃ موضع بھرالہ تحصیل ہری پور

امیر	مولانا محمد ابراہیم صاحب
نائب امیر	قاری عبدالعزیز صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد یونس صاحب
ناظم خان افسر۔ نشر و اشاعت قاری محمد اسمٰعیل	

موضع پہاڑ و تحصیل ہری پور

امیر	مولانا عبدالرحمٰن صاحب
نائب امیر	سخی خاں "
ناظم اعلیٰ	غلام مصطفےٰ "
ناظم	اسلم خاں "
ناظم نشر و اشاعت	محمد احسن بی، اے
خازن	مولانا گوہر الرحمان

گنجاں کمالا

امیر	مولانا محمد کبریا صاحب
نائب امیر	محمد لٰسین صاحب
ناظم اعلیٰ	ملک محمد اکرم "
ناظم	بنیامین "
ناظم نشر و اشاعت	عبدالحفیظ "
خزانچی	ملک محمد اقبال "

جمعیۃ کی روز افزوں مقبولیت

مولانا شیر علی شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام اکوڑہ خٹک اور مولانا عبدالستار صاحب ناظم جمعیۃ اور مولانا عبدالرزاق صاحب نے ۲۰، مارچ کو علاقہ نظام پور کا دورہ کیا۔ سدو خیل گاڑو، نظام پور، نمل و دیگر بستیوں میں علماء دین کے اس وفد نے تین دن اس علاقہ کے مسلمانوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے منشور و اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ اس علاقہ کے دور افتادہ مسلمان انتہائی غربت و افلاس کے شکار ہیں۔ وہ تمام پارٹیوں کے لیڈروں سے نالاں تھے۔ ان کی یہ شکایت بجا تھی کہ ہمارے بعض قوم فروش افراد ہم کو بھیڑ بکریوں کی طرح انتخابات کے ایام میں صرف زبانی وعدوں پر بیچ دیتے ہیں۔ اور پھر مدتوں ہماری ناگفتہ بہ حالت کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ اب اس دفعہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کی پرزور حمایت کریں گے تاکہ ان کی بدولت اسلامی اقدار و روایات اس ملک میں زندہ و تابندہ ہو کر ہم غریب عوام کو ہمارے حقوق مل جائیں۔ مولانا عبدالرزاق صاحب کے اثر و رسوخ سے یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔

اخیر میں امیر جمعیۃ پشاور ڈویژن مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ امیر محترم نے کہا کہ اکابرین جمعیۃ نے اعلان کیا ہے کہ اگر اس دفعہ بھی ملک کی آئین ساز اسمبلی نے شریعت محمدیؐ اور نظام اسلامی کا نفاذ نہ کیا تو جمعیۃ علماء اسلام عام بغاوت کا اعلان کرے گی۔

انہوں نے کہا کہ اگر یہی لیڈر اسلام کے خیر خواہ ہوتے تو یہ اپنے دورِ اقتدار میں اسلامی آئین کو نافذ کر دیتے اور اس ملک کو باہمی اختلافات سے بچاتے۔ یہ ان خود غرض لیڈروں کی بے دینی اور اسلام سے انحراف کا نتیجہ ہے کہ ہمارا ملک اقتصادی، معاشی، سیاسی، مذہبی لحاظ سے بہت ہی کمزور ہو گیا ہے۔ اگر وہ اس ملک میں اسلام کا جھنڈا بلند کرتے اور عدالتوں میں قرآنی فیصلے ہوتے تو آج یہ ملک امن و سکون، انصاف و مساوات کی بدولت ایک خوشحال اور مستحکم مملکت ہوتا۔

جمعیۃ ضلع سانگھڑ کے ناظم اعلیٰ کا دورہ

ٹنڈو آدم۔ ۲۷، مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد عرفان قادری اور سالار ضلع حافظ عبدالغفور جعفری نے نوآباد، جھول اور شہداد پور کا دورہ کیا۔ پروگرام کے مطابق نماز جمعہ جامع مسجد اسٹیشن نوآباد میں ادا کی۔ جہاں مولانا قادری نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کا موقف علماء حق کی کارگذاریوں اور جمعیۃ کے اسلامی منشور پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے دستور ساز اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لینے کا مقصد بیان کیا۔ مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ملک سے فحاشی، بے حیائی، عریانی کو دور کرنے اور قرآن و سنت کی روشنی میں علماء کے ۲۲ نکات کو ملک کا دستور بنانے میں علماء کا ساتھ دیں۔ چنانچہ عوام نے پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ اور بعد نماز جمعہ مقامی جماعت کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس کے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔ جنہوں نے آئندہ جلسہ عام کرنے کے لئے مشورہ کرنے کا پروگرام بنایا۔

سرپرست	چوہدری عطا محمد صاحب زمیندار
امیر	مولانا غلام رسول خاں صاحب
نائب امیر	صوفی خدا بخش صاحب دکاندار
ناظم عمومی	جناب عبدالرحمٰن صاحب
نائب ناظم	مولوی منظور احمد صاحب

منزل بہ منزل

خازن	نور محمد صاحب
سالار	جہانداد خاں صاحب

ناظم ضلع و سالار صاحب نوآباد سے جھول ہوتے ہوئے شہداد پور پہنچے۔ جہاں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب امیر و قاری رحمت اللہ صاحب ناظم شہداد پور و نائب ناظم ضلع سانگھڑ سے آئندہ پروگرام سے متعلق چند اہم باتوں پر تبادلہ خیالات کیا۔ (ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ ٹنڈو آدم)

کوٹ کبیر اور سیدوالا میں جمعیۃ کا قیام

مولانا حکیم بابا سلطان احمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل جڑانوالہ اور محمد حنیف عارف ناظم نشر و اشاعت جڑانوالہ نے علاقہ کے دیہات کا دورہ کیا۔ جس میں انہوں نے متعدد مقامات پر جمعیۃ کے کارکنوں اور عام اجتماعات سے خطاب کیا۔ عوام نے جمعیۃ کے رہنماؤں کو اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اجتماع میں کوٹ کبیر کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر	سید سردار حسین شاہ صاحب
نائب امیر ۱	حاجی خان رائے محمد صاحب
" " ۲	مولوی نور محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا سید ہارون شاہ صاحب
نائب ناظم ۱	مولانا سید صفدر حسین شاہ "
" " ۲	رائے احمد علی خاں "

مجلس شوریٰ

مولانا محمد جعفر۔ سید شفقت حسین شاہ صاحب۔ علی محمد محمد رمضان۔ کرم الٰہی۔ اعجاز حسین۔ نور محمد

مولانا حکیم سلطان کی نگرانی میں چک سیدوالا جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر	مولانا حبیب رسول صاحب خطیب جامع مسجد
نائب امیر ۱	حاجی دوست محمد صاحب
نائب امیر ۲	شیخ احمد دین صاحب
ناظم اعلیٰ	جناب کرم الٰہی صاحب
نائب ناظم ۱	امیر دین صاحب
نائب ناظم ۲	محمد سعید صاحب
خازن	محمد صدیق "

مجلس شوریٰ

ڈاکٹر فاروق احمد صاحب۔ محمد اکرم صاحب۔ محمد شفیع صاحب۔ منیر احمد صاحب۔ غلام مرتضیٰ۔ محمود احمد صاحب حاجی محمد دین صاحب۔ حافظ مشتاق احمد صاحب۔

(محمد اکرام الحق صدیقی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور)

بنوں عاقل کی تشکیل

امیر	حافظ محمود اسعد صاحب سجادہ نشین بائیجی شریف
نائب امیر ۱	مولوی فیض محمد صاحب بائیجوی
" " ۲	حاجی محمود احسن صاحب بائیجوی
ناظم اعلیٰ	الحاج ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ
خازن	حاجی گل محمد شیخ
ناظم نشر و اشاعت و ناظم دفتر	اللہ عبدالخالق

تشکیل شاخ جمعیۃ علماء اسلام علاقہ ترند

امیر	مولوی عبدالحق صاحب
نائب امیر	مولوی حاجی فیروز شاہ صاحب
ناظم	قاضی محمد زمان صاحب
نائب ناظم	مولوی سعید الرحمٰن صاحب
خازن	مولوی محمد گلاب صاحب

علاقہ بانیاں

امیر	مولانا عبدالمتین صاحب بانیاں
نائب امیر ۱	مولوی محمد صادق صاحب
نائب امیر ۲	مولوی عبدالرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد یوسف صاحب
نائب ناظم	مولوی حفیظ الرحمٰن صاحب
خزانچی	مولوی عبدالحنان صاحب
سالار	مولوی محمد فرید صاحب

گجبوڑی

امیر	مولوی غلام اکبر صاحب
نائب امیر	مولوی فقیر محمد صاحب
نائب امیر ۲	قاری عبدالرزاق صاحب
ناظم اعلیٰ	مولوی عبدالحلیم صاحب
نائب ناظم ۱	مولوی عبیداللہ صاحب
نائب ناظم ۲	مولوی صالح الحق صاحب

لاہور میں آئین شریعت کانفرنس

لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ماہ مئی ۱۹۷۰ء میں عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں سندھ، سرحد، بلوچستان، پنجاب اور وزیرستان وغیرہ کے جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین اور رضاکار نیز اکابر علماء کرام و مشائخ عظام ہزاروں کی تعداد میں شرکت فرما رہے ہیں۔ تاریخ کا اعلان عنقریب ترجمان اسلام میں شائع کر دیا جائیگا۔

(محمد اکرم ناظم صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور)

خزانچی	مولوی حبیب الرحمٰن صاحب
سالار	مولوی عبدالمجید صاحب

بلند کوٹ

امیر	مولوی سید جعفر شاہ صاحب
نائب امیر	مولوی گل محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	مولوی عبدالوہاب صاحب
نائب ناظم	مولوی امیر صاحب

کھیگوڑہ

امیر	مولوی عبدالحق صاحب
نائب امیر	مولوی عبدالواحد صاحب
ناظم اعلیٰ	مولوی عتیق اللہ صاحب
نائب ناظم	مولوی عبدالکریم صاحب
خزانچی	مولوی محمد یونس صاحب

علاقہ ٹکری تحصیل شگرام ہزارہ میں جمعیۃ کا انتخاب

آج مورخہ ۲۹ شوال المکرم بروز جمعرات موضع کوزہ بانڈہ میں

نماز فجر میں مسلمانانِ عالم کیلئے دعائیں مانگی جائیں اور قنوت نازلہ پڑھی جائے

جمعیۃ سے متعلقہ تمام حضرات کو حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری کی ہدایت

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب دامت برکاتہم جانشین حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے جمعیۃ علماء اسلام سے متعلقہ تمام حضرات کے لئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ملک اس وقت جن خطرناک حالات سے گذر رہا ہے اور بیرون ملک مسلمانانِ عالم پر امریکہ اور یہود کی طرف سے جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور بے دینی اور دین دشمنی کے جو نت نئے مظاہرے سامنے آ رہے ہیں۔ اس میں ضرورت ہے کہ اللہ جل شانہٗ و عمّ نوالہٗ سے انتہائی صدق دل اور خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی جائیں اور نماز فجر میں قنوت نازلہ کے پڑھنے کا اہتمام کیا جائے۔ یہی وہ نبوی طریق ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی نصرت و مدد کو زیادہ سے زیادہ اپنی طرف متوجہ کیا جا سکتا ہے۔

ایک جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا عبدالمتین صاحب بانیان منعقد ہؤا۔ جس میں علاقہ کے علماء کرام اور عوام نے شرکت کی۔ مولانا موصوف نے جامع مسجد شریف آباد کرزہ بانڈہ میں نماز ظہر کے بعد عام خطاب فرمایا اور عوام کو جمعیۃ کی پالیسی سے آگاہ کیا اور عوام سے یہ وعدہ لیا کہ ہم اسلامی قانون کے علاوہ کسی اور قانون کو ماننے کے لئے تیار نہیں اور سب نے ہاتھ اٹھا کر یہ عہد کیا کہ ہم اسلام کی خاطر ہر قسم کی جانی و مالی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں اور ہم جمعیۃ علماء اسلام کی ہر صورت میں امداد کے لئے تیار ہیں۔

آخر میں جلسہ کے اختتام پر چونکہ علاقہ کے دور دراز کے عوام و علماء موجود تھے۔ ان کی موجودگی میں مختلف شاخوں کی تشکیل ہوئی اور مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

امیر — مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ٹکری
نائب امیر — مولوی محمد رضا صاحب تایا
ناظم — مولوی خلیل الرحمٰن 〃 لنڈی شاہ
نائب ناظم — مولوی سعید اللہ 〃 گوراٹی
خزانچی — مولوی محمد شریف 〃 شریف آباد
ناظم دفتر — مولوی محمد اسحاق 〃 خراڑی
سالار — حضرت ولی
ہیڈ سالار و قائد — مولوی الف جان 〃 کانڈی

خانیوال میلہ مویشیاں میں جمعیۃ کا تعارفی کیمپ

خانیوال میں مورخہ ۲۳ تا ۲۵ نمائش اسپان میلہ مویشیاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا تعارفی کیمپ لگایا گیا۔ جس میں جماعتی لٹریچر کے علاوہ عوامی خدمت کا زبردست مظاہرہ ہؤا۔ جمعیۃ کا شائع شدہ بے شمار پمفلٹ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ زبانی طور پر دیہاتی لوگوں کو جمعیۃ کے پروگرام سے روشناس کرایا گیا۔ میلے میں شرکت کرنے والے دیہاتی لوگوں نے جمعیۃ کے پروگرام میں خاصی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس اسٹال کے لگانے اور جمعیۃ کے پروگرام سے روشناس کرانے میں جمعیۃ کے دیگر رضاکاروں کے علاوہ شیخ عبدالسلام قریشی نے ہزاروں دیہاتی لوگوں کو جمعیۃ سے روشناس کرانے کی بے لوث خدمت کی۔

خویشکی بالا کے سابقہ مسلم لیگی جمعیۃ میں شامل ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام خویشکی کے اجلاس میں شیخ محمد شاہ غلام غوث، سمیع الدین، محمد عثمان سابقہ مسلم لیگی جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے۔ شیخ محمد شاہ نے کہا کہ ہم مسلم لیگ میں اس وجہ سے شامل ہو گئے تھے کہ یہ لوگ نعرے لگاتے تھے کہ پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ لیکن ہم نے دیکھ لیا کہ بائیس سال کے دراز عرصہ میں ان لوگوں نے اسلام کے لئے کچھ نہیں کیا۔ بلکہ الٹا اسلام کو ختم کرنے کی مذموم کوشش کی۔ ہم نے ان کے ساتھ جیلوں تک گئے تھے تو صرف اسلام کی خاطر۔ لیکن ان لوگوں کے نعرے محض دھوکہ تھا۔ اس لئے ہم نے جب بنظر غائر دیکھا تو ملک میں صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی واحد جماعت ہے جو کہ اسلامی نظام کے لئے کوشاں ہے۔ اس لئے ہم اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوتے ہیں۔

۲۰ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام خویشکی کا اجلاس مسجد بشکزئی میں زیر صدارت مولوی محمد طاہر صاحب منعقد ہؤا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشکی نے ایجنڈا پیش کیا۔ اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مولانا گل شیر نے اپنی تقریر میں مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ راولپنڈی ڈویژن کی پشاور ضلع میں بندش پر ڈی۔سی پشاور کی سخت مذمت کی۔ اس سلسلے میں اجلاس نے ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی

یہ اجلاس مولانا عبدالحکیم صاحب کی پشاور ضلع میں بندش پر ڈی۔سی پشاور کی سخت مذمت کرتا ہے اور صدر مملکت سے اپیل کرتا ہے کہ ان کا جرم ثابت کر کے کھلی عدالت میں مقدمہ چلائے اور اگر جرم ثابت نہ ہؤا تو ڈی۔سی پشاور کو برطرف کر کے ان کو سخت سزا دی جائے۔ کیونکہ یہ کسی پارٹی کا پیروکار ہے اور مولانا کی پابندی واپس لے لیں

(نوشیر رحمان ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام خویشکی)

جمعیۃ علماء اسلام بٹل (علاقہ کونسل) کی تشکیل نو

مورخہ ۱۹۔ مارچ بروز جمعرات بعد از نماز ظہر جامع مسجد بٹل منڈی میں ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا پیر سید شاہ صاحب خطیب جامع مسجد منڈی منعقد ہؤا۔ جس میں بھاری اکثریت نے شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو جمعیۃ علماء اسلام بٹل (علاقہ کونسل) کیلئے عہدیدار مقرر کیے

امیر — حضرت مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب
نائب امیر — 〃 〃 پیر سید شاہ 〃
ناظم اعلیٰ — 〃 〃 عبدالحی 〃
نائب ناظم — 〃 〃 فضل الرحمٰن 〃
ناظم نشر و اشاعت — قاری محمد یعقوب۔ محمد اورنگ زیب خاں
خزانچی — خان محمد اسلم خاں صاحب
سالار اعلیٰ — محمد خورشید خاں بٹل منڈی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی سرگرمیاں

ٹنڈو آدم ۔ یکم مارچ کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا اجلاس بمقام مدرسہ حسینیہ شہداد پور منعقد ہوا۔ جس میں ضلع سانگھڑ کے ۴۵ اراکین کے علاوہ مرکزی سالار حاجی کرامت اللہ صاحب ، مولانا عبدالحق صاحب مبلغ حیدرآباد مولانا قائم الدین صاحب امیر نواب شاہ نے بھی شرکت کی مختلف حضرات نے ملک کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے جمعیۃ کے اسلامی منشور اور دینی کارکردگی پر پورے اعتماد کا اظہار کیا۔ ضلع سانگھڑ کا انتخاب عمل میں آیا۔ جن کے عہدیدار مندرجہ ذیل ہیں :۔

امیر	حضرت مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر
نائب امیر ۱	مولانا اصغر علی صاحب صدر مدرس دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور
نائب ۲	مولانا تاج محمد صاحب جتوئی ۔ گوٹھ بلغ خاں جتوئی ۔
ناظم عمومی	مولانا محمد عرفان قادری ٹنڈو آدم
ناظم ۱	حافظ قاری رحمت اللہ صاحب مدرس دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور
ناظم ۲	حافظ محمد اکبر صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم سانگھڑ
خازن	حاجی نذیر احمد صاحب صراف شہداد پور
سالار	حافظ عبدالغفور صاحب جعفری ٹنڈو آدم

اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ آیندہ اجلاس سانگھڑ شہر میں حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری مفتی سندھ و امیر جمعیۃ سانگھڑ کے مکان مورخہ ۹ ؍ ۲ مارچ بروز اتوار ۱۲ بجے دوپہر ہوگا۔

اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ پورے ضلع میں انتخابی مہم کی سرگرمیاں تیز کر دی جائیں اور ہر شہر و قصبہ میں جلسے عام کئے جائیں ۔ مندرجہ ذیل قراردادیں بھی پاس ہوئیں ۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا یہ اجلاس جناب حاجی سراج الدین صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کوٹ لالو کی وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار ، حاجی صاحب مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے ۔

(۲) یہ اجلاس گرفتار شدہ طلباء و مزدوروں کی رہائی اور ان کے مسائل کو پرامن ماحول میں حل کرنے کا حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے ۔

(۳) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی پر سخت تشویش کا اظہار اور گرانی کو دور کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۴) یہ اجلاس ملک کے بیش قیمت سرمایہ ، غریب مزدور اور مظلوم کسان کی مشکلات کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں تلاش کر کے ان کی مایوسی کو جلد دور کرنے کا مطالبہ کرتا ہے

(۵) یہ اجلاس ختم نبوت کے عقیدت مند کلمہ گو مسلمانوں کو تنگ نظری کی وجہ سے اسلام سے خارج کرنے کی سخت مذمت کرتا ہے ۔

(دفتر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

لائل پور میں جمعیۃ علماء اسلام کا

عظیم الشان

جلسۂ عام

مفصل روئداد آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

سانگھڑ شہر میں دفتر جمعیۃ کا افتتاح

اور عہدیداروں کا انتخاب

مورخہ ۲۵ ۔ جنوری ۱۹۷۰ء حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ، شہر سانگھڑ میں تشریف لائے اور اپنے مبارک ہاتھ سے جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح کیا ۔ بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر	مولانا عبدالقادر صاحب لغاری
ناظم اعلیٰ	حکیم ملک شیر محمد صاحب
نائب ناظم	حکیم بشیر احمد صاحب
خازن	غلام قادر صاحب شو زمرچنٹ سعید مارکیٹ سانگھڑ
محافظ دفتر	خاں صاحب غلام حسین پٹھان

جڑانوالہ میں عظیم الشان

جلسہ

مورخہ ۱۱ اپریل کو جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ کی طرف سے چوک دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا ۔ مولانا محمد اکرم ناظم صوبائی ۔ مولانا محمد اجمل صاحب صوبائی ناظم ۔ قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ناظم اعلیٰ لاہور جمعیۃ ۔ مولانا محمد عمر صاحب ضلعی ناظم اعلیٰ لائلپور ، مولانا محمد اختر صدیقی نائب ناظم ضلع لائلپور و دیگر علماء شرکت فرمائینگے

(حکیم بابا سلطان احمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ)

بلدیہ ٹاؤن کراچی کے عوام کی مشکلات کا ازالہ کیا جائے

کراچی ۔ جناب صوفی عبدالمنان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بلدیہ ٹاؤن نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ بلدیہ ٹاؤن کے چیئرمین و بی ، ڈی ممبران کو ٹاؤن کمیٹی کی رکنیت سے مستعفی ہو جانا چاہیئے ۔ کیونکہ وہ علاقے کے بنیادی مسائل پانی ، صحت و صفائی ، روشنی ، روڈ ، گندے پانی کی نکاسی تعلیم وغیرہ مسائل کے حل کرنے میں بالکل ناکام رہے ہیں بلدیہ ٹاؤن کی آبادی تقریباً دو لاکھ افراد پر مشتمل ہے ۔ اور پانی کے چند نلکے ایک خاص علاقے میں لگے ہوئے ہیں اور چند افراد کو پانی ملتا ہے اور باقی آبادی پانی کے ایک ایک قطرے کو ترستی ہے ۔ آبادی مزدوروں ، محنت کشوں و ملازمین افراد کی ہے ۔ لوگ مزدوریوں پہ چلے جاتے ہیں اور عورتیں بچے پانی کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں ۔ لیکن پانی میسر نہیں آتا ہے ۔ پانی فروخت کرنے والوں سے ۴ ۔ فی ٹین خرید کر اپنی ضرورت پوری کرنی پڑتی ہے ۔ ان حالات کے باوجود غضب یہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹی دو روپے ماہوار فی فیملی پانی ٹیکس سختی سے وصول کر رہی ہے اور جبکہ علاقے میں صفائی بالکل نہیں ہے ۔ ایک روپیہ ماہوار فی گھر صفائی ٹیکس بھی سختی سے وصول ہو رہا ہے ۔ اور ایک خاص واقعہ یہ ہے کہ بلدیہ ٹاؤن کے ہزاروں باشندوں نے بی ، ڈی ممبران و چیئرمین کے خلاف ایک درخواست مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سیکرٹری کو پیش کی تھی ۔ جس کے نتیجے میں کنٹرولنگ اتھارٹی مقامی ڈپٹی کمشنر ، خالد محمود صاحب نے بی ، ڈی و چیئرمین بلدیہ ٹاؤن کو معطل کر دیا تھا ۔ لیکن اب پھر بحال کر دیا گیا ہے ۔ ایسا کیوں ہوا ۔ کیا وہ شکایات جو اہل بلدیہ ٹاؤن کو ممبران سے تھیں دور ہو گئی ہیں ۔ سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ اہل بلدیہ کی ناراضگی کے باوجود بی ، ڈی ممبران کو کیوں بحال کیا گیا ہے ۔

میں گورنر مغربی پاکستان اور مقامی ڈپٹی کمشنر کراچی سے اپیل کرتا ہوں کہ اہل بلدیہ ٹاؤن کی جائز شہری ضروریات پانی ، بجلی ، صحت و صفائی ، روڈ وغیرہ ٹاؤن کمیٹی کے منظور کردہ انتہا سے زیادہ ٹیکس وغیرہ مسائل کی طرف نظر کرم فرما کر اہل بلدیہ ٹاؤن کی مشکلات و پریشانیوں کا ازالہ فرمائینگے ۔

(صوفی عبدالمنان عفی عنہ
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بلدیہ ٹاؤن
کراچی ۲۹)

کسان کانفرنس ٹوبہ میں جمعیۃ کا کوئی نمائندہ وفد شریک نہیں ہوا

حکیم مختار الحسینی صاحب کا جمعیۃ سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا

(مولانا محمد اکرم)

گذشتہ دنوں بعض اخبارات میں یہ خبر آئی تھی کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کسان کانفرنس میں جمعیۃ علماء اسلام کا کوئی نمائندہ وفد شریک ہوا، جس کی قیادت جناب حکیم مختار الحسینی صاحب نے کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کا کوئی وفد کسان کانفرنس میں نہیں گیا۔ اور نہ حکیم مختار الحسینی صاحب جمعیۃ کے نمائندہ ہیں۔ کیونکہ گذشتہ سال وہ عوامی فکری محاذ کے کنوینر بن چکے ہیں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ان کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ بنابریں یہ کہنا کہ جمعیۃ کا کوئی وفد اس کانفرنس میں شریک ہوا ہے۔ یہ دروغ محض ہے۔ جہاں تک کسانوں اور مزدوروں کے حقوق کا تعلق ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ابتداء سے ہی اس کی پرزور موئد ہے کہ اسلام کی رو سے ان کو زیادہ سے زیادہ حقوق دلا کر معاشرہ میں ان کے وقار و احترام کو بڑھایا جائے۔ (محمد اکرم ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور)

نوشہرہ میں حضرت امیر مرکزیہ کا استقبال

۲۷ر مارچ کو حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام صبح ۶ بجے نوشہرہ تشریف لائے۔ ریلوے اسٹیشن پر حضرت کا شاندار استقبال کیا گیا۔ حاجی شیر افضل خان آف بدرشی کے دولت کدہ پر تھوڑی دیر آرام فرمانے کے بعد مردان "آئین شریعت" کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے انہوں نے دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا معائنہ فرمایا اور مختصر خطاب فرمایا۔ حضرت مدظلہ العالی نے فرمایا:

"یہ رب تعالےٰ کی مہربانی ہے۔ دفتر میں ساتھی اکھٹے ہیں۔ دن بھی مبارک ہے جمعہ کا، مہینہ بھی مبارک محرم الحرام کا۔ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے رمضان کے بعد سب سے افضل مہینہ محرم الحرام ہے اسی مہینہ کے اندر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو جو کمزور تھی اللہ تعالےٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور فرعون کو ناکام و نامراد کر دیا۔ ہم بھی اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کو کامیاب فرمائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک جماعت کو اللہ تعالےٰ شہادت دے گا۔ یہ حضرت حسین کی شہادت تھی۔ یہ مہینہ جانی قربانی کی یادگار ہے اس سے پہلے ذوالحجہ کا مہینہ مالی قربانی کی یادگار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو اللہ تعالےٰ نے کیسے نوازا۔ جان دے دی مگر جھکے نہیں۔ اہل حق کی پہچان یہی ہے کہ تھوڑے ہوں اور جذبہ زیادہ ہو۔ انہوں نے حق بات کو نہیں چھپایا۔ نیزوں کے سائے میں بھی حق بات کہی۔

جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام یہی ہے کہ دنیا کے کاروبار بھی کرو۔ مگر مقصد حیات ضرور پیش نظر رکھو کہ کس لئے آئے ہو۔ اور اسلام کے نظام کے لئے جانی و مالی قربانی کے لئے تیار رہیئے۔ اور اس کے لئے جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کرو۔ حضرت دامت برکاتہم کے ساتھ مولانا محمد اکرم اور مولانا سید گل بادشاہ بھی تھے۔

(عبدالشکور ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ نوشہرہ صدر)

تحصیل لیہ کی مقتدر شخصیتوں کا جمعیۃ سے تعاون کا اعلان

(۱) جناب الحاج حاجی خدا بخش صاحب ڈونا چک نمبر ۱۲۱ ٹی، ڈی، اے بمعہ اپنے ساتھیوں کے۔
(۲) حاجی محمد عبداللہ صاحب چک نمبر ۱۲۲ بمعہ اپنی پارٹی کے
(۳) حاجی امام بخش صاحب چک نمبر ۱۲۰ ٹی ڈی اے لیہ
(۴) ملک خدا بخش صاحب تھوری۔ جو تھوری خاندان کے سرکردہ شخص ہیں۔

اپنی پوری برادری سمیت الحاق کا یقین دلایا۔ ان مقتدر شخصیتوں نے جمعیۃ کا منشور پڑھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور آیندہ الیکشن میں جمعیۃ کو ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔

(رشید احمد انصاری ناظم اعلیٰ)

جھنگ جمعیۃ نے پارلیمانی بورڈ کا اعلان کر دیا

جھنگ صدر۔ گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا ضلعی کنونشن جامع مسجد شیخ لاہوری میں منعقد ہوا جس میں ضلع کی تمام شاخوں کے نمایندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کنونشن سے مہمان خصوصی حضرت مولانا محمود مفتان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن نے خطاب کیا۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد اور پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ملک کی وہ مذہبی اور سیاسی جماعت ہے۔ جو ملک کے تمام سیاسی معاشی اور معاشرتی مسائل کو کتاب و سنت کی روشنی میں حل کرنا چاہتی ہے۔

حضرت کے انتخاب کے بعد حضرت ہی کی نگرانی میں کنونشن نے انتخابی مہم سر کرنے کے لئے اہم تجاویز پاس کیں جمعیۃ علماء جھنگ کے کنونشن نے فیصلہ کیا کہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلہ کے مطابق جھنگ کی تمام نشستوں پر دستور ساز اسمبلی کے لئے اپنا امیدوار کھڑا کرے گی۔ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل پارلیمانی بورڈ بھی منتخب کیا۔

(۱) الحاج ملک علی محمد صاحب امیر جمعیۃ ضلع جھنگ
(۲) مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ ناظم عمومی جمعیۃ "
(۳) قاری عبدالعزیز صاحب ناظم جمعیۃ جھنگ شہر
(۴) حاجی لطیف احمد صاحب بھٹی " صدر
(۵) مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ چنیوٹ
(۶) حضرت مولانا منظور احمد صاحب نائب امیر چنیوٹ
(۷) حضرت مولانا مفتی نذر محمد صاحب خطیب لالیاں
(۸) حضرت مولانا دوست محمد صاحب امیر جمعیۃ چنیوٹ
(۹) مولانا بشیر احمد صاحب امیر جمعیۃ شورکوٹ شہر

(محمد فاروق ناظم جمعیۃ جھنگ صدر)

بقیہ — اداریہ

بہر حال مجموعی طور پر صدر محترم کا جاری کردہ یہ آئینی ڈھانچہ ہر اعتبار سے مکمل ہے اور ان کے سابقہ وعدوں و اعلانات کی تکمیل ہے۔

پاکستان کے عوام اس پر فخر کر سکتے ہیں کہ ان کے سیاسی بحران کو حل کرنے کے لئے موجودہ مارشل لاء حکومت نے جمہوریت کی منزل کی طرف جانے والا راستہ واضح طور پر کھول دیا ہے۔

اور خود کو غیر جانبدار رکھتے ہوئے عوام کو یہ موقعہ دیا ہے کہ وہ اپنی پسند کے نمائندے منتخب کریں اور ملک کے دستوری مسائل حل کر کے ملک کا اقتدار سنبھالیں۔

اس کے لئے یقیناً صدر کا نام پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

احمد حسین کمال
(۳۰ر مارچ ۱۹۷۰ء)

ضلع لاہور کی تین تحصیلوں قصور، چونیاں، لاہور کا اجلاس

اہم مشورے — انتخاب — تجاویز

مورخہ ۲۹ مارچ بعد نماز مغرب ضلع لاہور کے دیہی علاقوں کی تینوں تحصیلوں کے مقتدر اور معزز حضرات کا مشترکہ اجلاس حضرت مولانا جمیل احمد میوانی مدظلہٗ، مولانا محمد طفیل صاحب خطیب للیانی اور صوفی سردار خاں صاحب ولد ماسٹر شمع خاں صاحب مرحوم ماصولوی کی دعوت پر قصور میں ہوا۔ اجلاس میں داعیان اجلاس نے ضلع لاہور کے دیہی علاقوں کی پسماندگی پر روشنی ڈالی اور حاضرین سے اپیل کی کہ یہ وقت غفلت اور کوتاہی کا نہیں ہے۔ ہم سب کو مل جل کر جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے نفاذ کے لئے جانی و مالی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ حاضرین اجلاس نے پختہ عزم اور دینی جذبہ و خلوص کے تحت ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ اجلاس حضرت مولانا جمیل احمد صاحب میوانی مدظلہٗ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں مختلف تجاویز پاس ہوئیں۔

اجلاس میں ضلع لاہور کی تحصیلی سطح پر تنظیموں کی ضرورت پر غور و خوض کے بعد تنظیمیں قائم کرنے کا بالاتفاق فیصلہ ہوا۔

تحصیلی سطح پر مرکزی مقامات کا انتخاب

تحصیل لاہور کا دفتر کاہنہ پرانا، تحصیل قصور کا قصور، تحصیل چونیاں کا پتوکی (نئی آبادی) تجویز کیا گیا۔ ضلع لاہور کی دیہی تحصیلوں کی تنظیمی نگرانی کرنے کے لئے امیر کا مرکزی دفتر قصور منتخب کیا گیا۔

اجلاس میں حضرت مولانا جمیل احمد صاحب میوانی مدظلہٗ (رائے ونڈ) کو سرپرست یا امیر اعلیٰ اور جناب صوفی سردار خاں صاحب میوانی (کنتوہی کلاں) کو امیر مقرر کیا گیا۔

اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ دیہات کی ذیلی شاخوں کا اخبارات میں اعلان کرنا اور کارروائی کی نقول برائے اشاعت ترجمان اسلام بھیجنے اور صوبائی دفتر لاہور سے تنظیمی امور کے سلسلہ میں رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ ہر ماہ کی آخری تاریخوں میں تحصیلی تنظیموں کے عہدہ داران ضلعی امیر کے دفتر میں جمع ہوں گے اور اپنے حلقہ کی کارروائی سے مطلع کریں گے۔ اور ضلعی امیر کے مرکزی دفتر کا لاہور دفتر سے رابطہ ہوگا۔ اسی طرح ذیلی شاخیں بھی ایک دوسرے سے رابطہ رکھیں گی۔

تحصیل لاہور، چونیاں اور قصور کا متفقہ انتخاب

عہدیداران تنظیم جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لاہور

امیر — مولانا جمیل الحسن صاحب
نائب امیر — ماسٹر غلام سرور صاحب
ناظم اعلیٰ — صوفی جلال الدین صاحب

تنظیم جمعیۃ تحصیل قصور

امیر — چوہدری شہاب الدین خاں (للیانی)
نائب امیر و خازن — حافظ عبدالقیوم صاحب
ناظم اعلیٰ — چوہدری نور محمد صاحب (مدکی)
ناظم — حافظ نور محمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت — میاں جی عبدالستار صاحب

تنظیم جمعیۃ تحصیل چونیاں

امیر — مولانا محمد شریف صاحب (پتوکی)
نائب امیر — حاجی عبدالرحمٰن صاحب (ٹھنگ موڑ)
ناظم اعلیٰ — قاری ابراہیم صاحب
ناظم — سعید احمد صاحب (ڈکالی)
خازن — چوہدری مشتاق صاحب

اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کی تمام دیہی، ذیلی و تحصیلی قائم شدہ تنظیموں کے عہدیداران شامل تھے۔

جمعیۃ تحصیل قصور، لاہور، چونیاں کی ذیلی شاخوں کا انتخاب

تحصیل قصور (۱) للیانی

امیر — حاجی رحمت خاں
ناظم اعلیٰ — مولانا محمد طفیل صاحب
ناظم — حاجی عبدالمجید صاحب
خازن — چوہدری یوسف خاں

(۲) کنتوہی کلاں

امیر — میاں جی اسماعیل
ناظم اعلیٰ — چوہدری یوسف خاں صاحب
ناظم — چوہدری فتح محمد صاحب
خازن — چوہدری عبدالرحیم صاحب

(۳) شمع آباد مشمولہ کنتوہی کلاں

امیر — حافظ سلیمان صاحب
نائب امیر — حاجی نجیب خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — میاں جی محمد شفیع صاحب
ناظم — میاں جی دین محمد صاحب
خازن — میاں جی محمد یوسف صاحب

(۴) گرین کوٹ

امیر — میاں جی لیٰسین خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — ابراہیم صاحب
خازن — حافظ دین محمد صاحب

(۵) پنوں

امیر — چوہدری محمد خاں صاحب
نائب امیر — چوہدری سمیر خاں
ناظم اعلیٰ — چوہدری جلال الدین صاحب
خازن — ماسٹر نعمت صاحب

تحصیل قصور

(۱) ورن

امیر — حافظ عبدالقیوم صاحب
نائب امیر — میاں جی عبداللہ صاحب (قاری والا)
ناظم اعلیٰ — میاں جی عبداللہ صاحب عرف لہڑ
خازن — چوہدری محمد الیاس صاحب

تحصیل چونیاں

(۱) ٹھنگ نو

امیر — حاجی عبدالرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ — مولوی محمد مشتاق صاحب
ناظم نشر و اشاعت — شیخ ریاض احمد صاحب
خازن — مولوی بشیر احمد صاحب

تحصیل لاہور

تالاب سرائے

امیر — چوہدری عبدالستار صاحب بی ڈی ممبر
نائب امیر — کنور خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — چوہدری خوشی محمد صاحب
ناظم — صوفی جلال الدین صاحب
ناظم نشر و اشاعت — چوہدری علی محمد صاحب
خازن — نذیر حسین شاہ صاحب

قائد جمعیّت مفتی اعظم ضلع میانوالی میں

کل پاکستان جمعیۃ علمار اسلام کے ناظم عمومی مفکر اسلام شیخ الحدیث قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ۲۲ر مارچ سے ۲۵ر مارچ تک ضلع میانوالی کا انتخابی دورہ کیا۔
۲۲ر مارچ کو مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھکر کے سترھویں سالانہ جلسہ کا آخری دن تھا۔ شام کی گاڑی سے حضرت مفتی صاحب کی آمد کا اعلان ہوا۔ عصر کے بعد ہی لوگ کاروبار بند کرکے اسٹیشن پر پہنچنا شروع ہو گئے۔ گاڑی پہنچی تو فضا نعرہ ہائے تکبیر اور مفتی اعظم زندہ باد سے گونج اٹھی۔ بہت بڑے جلوس نے حضرت مفتی صاحب کو مدرسہ دار الہدیٰ میں پہنچایا۔ رات کو حضرت مفتی صاحب کے ارشادات سننے کے لیے لوگ بہت شوق و محبت سے اکٹھے ہو رہے تھے۔ اور یہ اجلاس تین روز کے سابقہ اجلاسوں سے بہت بھاری تھا۔ حضرت مفتی صاحب اور قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ کی تقریریں ہوئیں۔ ۲۳ر مارچ کو صبح حضرت صاحب کارکنوں کی معیت میں جیپ کے ذریعہ بھل کو روانہ ہوئے تو راستہ میں پیرا صحاب اور ٹونک کے لوگوں نے آبادیوں سے باہر نکل کر استقبال کیا۔ بھل میں آپ کا شاندار استقبال ہوا۔

علاقہ کے علمار کسان اور تاجر طبقہ نے بھاری تعداد میں جلوس میں شرکت کی۔ ظہر کے بعد محمد شبیر خان چیئرمین یونین کونسل کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حضرت مفتی محمود نے دیہات کے لوگوں کو نہایت وضاحت سے ملکی مسائل اور اپنی ذمہ داریوں سے روشناس کرایا۔

عصر کے وقت دریا خان کو روانگی ہوئی تو کرٹلہ رام میں سڑک پر بڑا ہجوم تھا۔ حضرت مفتی محمود صاحب جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ علاقہ کی با اثر اور معمر شخصیت جناب حکیم قاضی حسین بخش اور عوام کے اصرار پر آپ نے پندرہ منٹ تقریر فرمائی۔ مفتی صاحب جیپ میں سوار ہونے لگے تو حکیم صاحب نے جمعیت کے ساتھ بھرپور تعاون اور پوری ہمدردی کا اعلان کیا اور علاقہ کے غریب مسلمانوں کی طرف سے بھی ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

حکیم صاحب کی بھرائی ہوئی آواز اور پرنم آنکھیں الفاظ اور دل کے صحیح تعلق کی شہادت دے رہی تھیں۔

مغرب کے وقت دریا خان پہنچے تو عصر کے وقت سے آئے ہوئے علمار تاجر کسان اور طلبار سڑک پر بڑی بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ مغرب کی نماز گلزار مسجد میں ادا کرکے مقامی جمعیۃ علمار اسلام کے دفتر پر پرچم لہرایا اور مختصر الفاظ میں استقبال کرنے والے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

بہت بڑے جلوس کے ساتھ آپ جامع مسجد قدیم کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں آپ نے قیام فرمایا۔ دریا خان، ڈیرہ اسمٰعیل خان کے راستے میں واقع ہونے کی وجہ سے حضرت مفتی صاحب سال میں بیسیوں دفعہ گزرتے ہیں۔ مگر یہاں کبھی جلسۂ عام کو خطاب نہیں فرمایا، یہ پہلا موقع تھا کہ آپ نے جلسۂ عام کو خطاب فرمایا اور اس جلسہ کی حاضری کے متعلق دریا خان کے لوگوں کا کہنا ہے کہ اتنا بڑا اجتماع یہاں کسی جلسے میں کبھی نہیں ہوا

۲۴ر مارچ کو نواں جنڈانوالہ میں جاتے ہوئے کچھ دیر کے لیے پلوالہ میں وہاں کے کارکنوں کے اصرار پر رکے۔ وہاں پہنچتے ہی مدنی مسجد میں لوگ جمع ہو گئے۔ حضرت مفتی صاحب نے چند منٹ تقریر فرمائی۔ ساڑھے نو بجے نواں جنڈانوالہ پہنچے سڑک پر بہت بڑا ہجوم تھا۔ نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ حضرت مفتی صاحب اور مولانا محمد رمضان صاحب نے تقریر فرمائی۔

مغرب کے قریب کلور کوٹ میں پہنچے جہاں عصر کے وقت سے لوگ منتظر تھے۔ بہت بڑا جلوس ہوا۔ رات کو تاریخی اجتماع ہوا۔ جناب حاجی عبد القیوم صاحب نے صدارت فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب اور مولانا محمد رمضان کی تقریریں ہوئیں۔

۲۵ر کی صبح کہر نولی پہنچے وہاں بھی شاندار استقبال اور جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب جلالوی نے فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب اور مولانا محمد عبد اللہ کی تقریریں ہوئیں۔ حضرت مفتی صاحب تقریر فرما رہے تھے کہ اچانک حضرت مولانا خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ تشریف لے آئے۔ جس سے عوام کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے۔

عصر کے بعد مفتی صاحب حضرت صاحب خانقاہ سراجیہ کی معیت میں میانوالی پہنچے۔ جہاں استقبال ہوا۔ اور جلوس کے ساتھ جاتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے صدر بازار میں جمعیۃ طلبار اسلام کے دفتر کا افتتاح فرمایا۔ رات کو کمیٹی باغ میں جلسہ ہوا۔ میانوالی کے عوام نے جوش و خروش سے شرکت کی اور جم کر حضرت مفتی صاحب کے ارشادات کو سنا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب نے فرمائی۔

رپورٹ عبد الستار امجد

جمعیت علمار اسلام ضلع جھنگ کا ضلعی اجتماع

۲۰ر مارچ جمعیت کا ضلعی اجتماع مدرسہ اشرف المدارس چنیوٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں تحصیل شورکوٹ سے حضرت مولانا دوست محمد صاحب حضرت مولانا بشیر احمد صاحب تحصیل جھنگ سے۔ مولانا قاری غلام محمد صاحب۔ قاری عبد العزیز۔ محمد یسین ناظم جمعیت۔ چنیوٹ سے حضرت مولانا قاری محمد حسین، مولانا منظور احمد۔ مولانا عبد الکریم و دیگر اراکین و مختلف علاقوں کے باشندوں نے شرکت کی۔

مہمان خصوصی حضرت مولانا عبد اللہ صاحب ناظم جمعیۃ علمار اسلام سرگودھا ڈویژن نے خطاب فرمایا آپ نے حالات حاضرہ پر سیر حاصل تبصرہ فرماتے ہوئے جمعیت کی سیاسی پالیسی کو واضح فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیت اسلامی نظام نافذ کرنا چاہتی ہے اسلام کے مقابلے میں کسی بھی ازم کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مولانا نے فرمایا کہ ہمارے اکابرین کی تقریریں توڑ مروڑ کر شائع کی جاتی ہیں حالانکہ جمعیت کی پالیسی صرف ترجمان اسلام میں مل سکتی ہے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک میں صحیح اسلامی نظام لانے کے لیے جمعیت علمار اسلام کا ساتھ دیں۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس صدر مملکت محمد یحییٰ خان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں انتخابات پارٹی سسٹم پر کرائیں کیونکہ آج تک ہمارے اس ملک میں سرمایہ دارانہ نظام قائم رہا ہے۔ اور سرمایہ کی بنیاد پر نا اہل لوگ کامیاب ہوتے رہے۔ اس لیے جمعیت علمار اسلام یہ مطالبہ کرتی ہے کہ فوری طور پر انتخابات پارٹی سسٹم کی بنیاد پر کرانے کا اعلان کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ایوب خان کے نافذ کردہ غیر اسلامی قوانین جیسے عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی فوری طور پر منسوخ کیے جائیں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سیاسی مزدور۔ طلبار۔ لیڈروں کو رہا کیا جائے۔ اور طلبار کے مطالبے تسلیم کیے جائیں۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر جھنگ کو معطل کرکے اس کے خلاف تحقیقات کی جائیں۔ ڈپٹی کمشنر مذکور نے جھنگ کے نازک حالات میں ذمہ داری کا ثبوت نہیں دیا۔ اور جانبدارانہ رویہ اختیار کرکے اہلسنت والجماعت کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ ایسے افسر کو بحال رکھ کر اہل سنت کو مطمئن نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا بشیر احمد حامد حصاروی
مہتمم جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان

قسط نمبر (۳)

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جدّوجہد
اور
مودودی صاحب

کچھ عیار لوگوں نے ایک بادشاہ کو ننگا کر کے اس کے جسم پر ایک خاص قسم کا لباس بنا تھا اور کہا تھا کہ اس لباس کو صرف وہی شخص دیکھ سکتا ہے۔ جس سے زندگی میں کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔ تو سبھی درباری حواری اس کی تعریف میں سبقت لے جانے لگے۔ حقیقت میں لباس وباس کچھ نہیں تھا۔ بادشاہ سلامت ننگے ہی تھے لیکن ننگا کہنے کی جرأت کون کرے ؟ وہی جو گنہگار کہلائے۔ اور صلحاء کے زمرے سے خارج قرار پانے کا خطرہ مول لے۔

کچھ ایسا ہی حادثہ یہاں بھی ہوا کہ تمام ارادت مند جرم کی سنگینی پر موصوف کے غازیِ ملت مجاہد ختم نبوت ہونے پر ایمان لے آئے۔ اور ان کی مجاہدانہ و غازیانہ شان میں وہ قصیدے پڑھے گئے کہ مبالغہ آرائی اور خوش عقیدگی کی ساری مثالیں پیچھے رہ گئیں ویسے اس شاہی لباس کی مانند آج تک کسی کو نہ ...

جس کا ا...

جس ...

کے وردی ٹیس پڑتی ہے۔

جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے خلوص اور پاکیزگیٔ مقصد پر کوئی شبہ نہیں کر سکے گا۔ اور اگر کوئی ایسی غلطی کرے گا تو اپنے منہ کی کھائے گا۔

دوسرا فائدہ یہ مطلوب تھا کہ علماء کو یوں نظرانداز کر دیے جانے سے عوام کے تاثرات علماء کے بارے میں نفرت و حقارت کے ہو جائیں گے۔ وہ سمجھیں گے علماء نے کچھ بھی نہیں محض انہیں بے وقوف بنایا ہے۔ ساتھ ہی ہمارا زور دار پراپگنڈہ سونے پہ سہاگے کا کام کرے گا۔

نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ علماء عوام کو منہ دکھانے کے نہ رہیں گے اور جس کے بعد قادیانیوں کو کھل کھیلنے کا موقع ملے گا۔ اور ساتھ ہی علماء کی محبوبیت کا مقام سید ابوالاعلیٰ مودودی کو مل جانے سے سی آئی اے کا کام بلا کسی روک ٹوک کے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے گا۔ اس غرض کیلئے یہ پورا ڈرامہ اسٹیج کیا گیا۔

ایک دلیل یہ دی جاتی رہی کہ ۱۹۵۲ء ۱۹۵۳ء امریکی رسالہ "سیرجین" نے جماعت اسلامی کی تعریف و توصیف میں مسلسل کئی شماروں میں مضامین شائع کئے۔

ظاہر ہے کہ یہودیت اور مساعیٔ تبلیغ اسلام و فریضۂ اقامتِ دین کی تعریف ! چہ معنیٰ ؟

پھر اس کو تقویت پہنچاتی ہے یہ بات کہ سید ابوالاعلیٰ مودودی کے جیل میں ہونے سے فائدہ اٹھا کر اسلامی جماعت کی شوریٰ نے امریکہ کے کسی اقدام کے خلاف قرارداد مذمت پاس کر ڈالی۔ موصوف محترم کو سنکر بہت رنج ہوا۔

"لیکن اب پچھتاوا کیا کرے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ قرارداد ریکارڈ سے مٹائی نہیں جا سکتی تھی اور نہ منسوخ کی جا سکتی تھی۔

صرف ایک صورت تھی کہ شوریٰ سے بالا اتھارٹی اسکے تقیاد قرارداد پاس کر کے شوریٰ کی قرارداد کو کالعدم قرار دے۔ وہ اتھارٹی ارکان جماعت کی تھی۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء کے کل پاکستان اجتماع کراچی میں اس کی تلافی کی صورت پیدا کی گئی۔ اور اجتماع ارکان سے امریکہ کی حمایت و تعریف میں قرارداد پاس کروائی گئی۔ اور وہ حمایت کسی نہ کسی صورت میں تا ہنوز ظہور پذیر ہوتی رہتی ہے۔

چنانچہ انگلینڈ میں امریکی قونصل خانہ کی طرف سے موصوف کا حالیہ استقبال بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے ورنہ داعی اسلام اور یہود کی طرف سے خیر مقدم ! چہ معنیٰ دارد ؟

ایک اور دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ مصر کا صدر ناصر جو موصوف محترم کے نزدیک نشانِ شر و فساد ہے۔ اگر اس کی برائیاں بیان کرنا ہی موصوف کے نزدیک اصلاح کی واحد صورت ہے۔ جیسا کہ ان کے فلسفۂ اصلاح سے ثابت ہوتا ہے تو اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ ان کی برائیاں ہر موسم میں گنا کرتے جیسا کہ وہ دوسرے تمام افراد کی اصلاح کے لیے کرتے ہیں اور یا وہ زمانۂ حال میں عالم اسلام کے نازک تر مسائل، اہل اسلام کے مصائب و مشکلات سامراجیوں کی چیرہ دستیاں، جارحانہ کارروائیاں اور سازشوں کے جال کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی نگاہ اپنی ہی برائیوں تک محصور رکھتے جو تعداد میں کیا معلوم لاتعداد ہوں۔ اور دوسروں کو مغربی تہذیب کے سوسالہ غلبہ کے نتیجہ میں اسلام سے بیگانگی کی رعایت دیتے اور اصلاح کے لیے حسن ظنی اور موعظہ حسنہ کی اسلامی روشنی پر گامزن ہوتے۔ اور کسی دوسرے ملک کے اندرونی اور داخلی مسائل کو اپنے بھائی ملک کا گھریلو معاملہ خیال فرماتے ہوئے اس میں ٹانگ اڑانے کی حرکت سے باز رہتے۔ اپنی سمجھ کے مطابق خیر خواہانہ مشورہ دے کر یا برادرانہ اپیل کر کے اپنا فرض پورا کرتے لیکن افسوس کہ خاص مصر کے بارے میں موصوف محترم نے ایسا ناقابل فہم رویہ اختیار کیا۔ جو موصوف محترم کی بجائے کیا ہی اچھا ہوتا اگر کسی قادیانی کی طرف منسوب ہوتا۔ اور وہ رویہ یہ ہے کہ مصر کا صدر ناصر جو محترم موصوف کے خیال میں فرعون اور ہامان کا بھی جنم ہے اس کی برائیوں کو کھول کھول کر بیان کرنے کا صحیح اور موزوں وقت وہ سمجھا جاتا ہے۔ جب اسرائیل عرب ممالک پر امریکی توانائیوں سے لیس ہو کر یلغار کر دے اور جب اسرائیل کا حملہ ناکام یا کامیاب ہو کر ختم جائے تو برائیوں کے یہ سارے دفتر کسی دوسرے موزوں وقت کے لیے غرق مئے ناب ہو کر رہ جاتے ہیں۔

عمل کی یہ ظاہری صورت باور کراتی ہے کہ مشرق وسطےٰ کی اصلاح کا یہ نرالا ڈھنگ اسرائیل کی ہمدردی کی خاطر کوئی ڈھونگ تو نہیں ؟

دلیلیں تو خیر لوگ اور بھی اس سلسلے میں بہت سی پیش کرتے ہیں۔ اگر ہم یوں چلتے رہے تو یہ بات بہت لمبی ہو جائے گی جسکی یہ صحبت متحمل نہیں ہو سکتی جبکہ باتیں اس کے علاوہ ابھی اور بھی باقی ہیں تاہم اس سلسلہ میں پیش کی جانیوالی ایک دلیل کا مختصر ذکر اور کروں گا۔ باقی ہے

عہد حاضر میں عوام اور علماء کی ذمہ داری

(حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب کلورکوٹ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی)

آج ہم اپنی بد اعمالیوں سے اس درجے پر پہنچا دیئے گئے کہ سوائے ذلت و خواری اور مصائب و آلام کی ٹھوکروں کے اور کسی قابل نہ رہے۔ مسلمانوں کا ماضی و حال ہمارے سامنے ہے جبکہ موجودہ حالات میں ضلالت و گمراہی بدامنی و ہنگامہ خیزی اور شکستہ حالی حد سے گذر گئی، تو کیا پھر اس کی ضرورت نہیں کہ اس نازک دور میں کسی جماعت کو اگر کوئی امتیازی خصوصیت حاصل ہو۔ اس کی ہمت رسمی اور نصب العین درست طریقہ فی الجملہ معتدل اور متوازن ہو۔ اخلاص ہو صاحب احساس و درد ہو۔ علمی فکری انداز شرعاً منضبط ہو۔ اس سے تعاون میل ملاپ نہ کیا جائے۔ یہ جماعت بظاہر اس وقت جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی زندگی اور اصول بظاہر مسلمانوں کی سی زندگی ہے اور شرعی اصول ہیں۔ ہاں جس جماعت میں علمی کمال للہیت اور اخلاقی عملی توازن نہ ہو۔ وہ دنیا میں اس طرح کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جس طرح کسی دینی مذہبی اصلاحی جماعت کو کامیاب ہونا چاہیئے۔ کامیابی بھی کئی قسم کی ہے۔ صوری اور معنوی حالی و مالی مرضی اور غیر مرضی ارباب اخلاص کسی ایسی کامیابی پر ہرگز قانع نہیں ہوتے۔ جو محض صوری و ظاہری ہو یا حالی اور وقتی ہو۔ یا جس میں رضائے حق کے آثار نہ ہوں (کسی کام کے مرضی اور رضائے حق کے مطابق محسوس کرنا یا ملاء اعلےٰ کی رضامندی کے موافق یاور کرنا یہ بات کچھ آسان نہیں ہے) وحی منقطع اور دین مکمل ہو چکا۔ قانون سامنے ہے اور شرائع واضح بس اپنی طرف سے صرف اس کی سعی کہ اس سے راہِ انحراف نہ ہو۔ گو اجتہاد میں خطا واقع ہو اور کام کرنے والوں کو اپنی نیات کی تصحیح استقبال قبلہ کی ممکنہ تحرّی اور پھر اعتماد علی اللہ اور ارتکاز نظر الی اللہ کے ساتھ عمل کوشش ہونا حاسبو قبل ان تحاسبو وذنو قبل ان توزنوا کے پیش نظر ہر قدم پر احتساب اللہ سے استمداد اور استرضا مطلوب ہو۔ اس صورت میں اگر ٹھوکر کھا کر کوئی گرے گا بھی تو اسی کے در پر گرے گا جس کو وہ خود سہارا دے گا۔ اس کے برعکس اگر ہمت درست نہ ہو، نیت صحیح نہ ہو، راہ شرعی نہ ہو، مقاصد جلیل نہ ہوں تو اگر کوئی ظاہری وقتی ہنگامی عبوری صورت کامیابی سامنے آ بھی گئی۔ تو ظاہر ہے کہ وہ ذرا بھی لائق اعتبار و اعتناء نہیں۔ اگر اپنی اس جماعت یا اس کے اراکین و افراد میں ان چیزوں کی کمی ہو تو اسے پورا کیئے جانے کی سعی قدم اول ہے۔ کام کی ترقی ارباب جماعت کی مخلصانہ متوازن اور مسلسل حرکت پر موقوف ہے۔ آج سے چودہ سو برس قبل فرمایا گیا تھا۔ کبُرَ مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔ خدا کے ہاں سب سے بڑی مبغوض یہ بات ہے کہ تم وہ کہو جسے نہ کرتے ہو۔ یقین محکم اور عمل پیہم کے ساتھ درد و اخلاص بہ اماں حرکت ضروری ہے جیسا کہ شائقین کا حال تھا ؎

نرم دم گفتگو۔ گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم پاک دل و پاک باز

اس سے انشاء اللہ مسلمانوں کو عظیم الشان نفع پہنچے گا اور کھویا ہوا وقار کسی درجے میں اگر منظور حق ہوا مسلمان واپس پا سکیں گے۔ ورنہ اجر آخرت تو انشاء اللہ مرتب ہو ہی جائے گا۔

میرا یہ ایک مخلصانہ اور ذاتی مشورہ ہے۔ اگر اس عہد اور دورِ تنزل میں جمعیۃ علماء اسلام ان خصائص کے ساتھ مضبوط اور طاقتور ہو جائے۔ ادھر مسلمانوں کے متفرق دل جڑ جائیں اور بکھرے ہوئے موتی ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ اور سب کے سب اخلاص و دلسوزی سے کام کریں تو یہ جماعت اپنی سعی مشکور کا صلہ پا سکتی ہے اور منجمد سطح دریا سے پھر ایک موج اٹھ سکتی ہے۔ دعا تو یہی ہے ؎

خدا پھر تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

کاش! عوام اور علماء ایک ہی رنگ ڈھنگ سے اٹھیں اور اپنے ایثار تندہی آرام و راحت کی ادنیٰ قربانی دے سکیں اور کوئی اضطراب اس کے لئے محسوس کر سکیں۔ اس طرح دین و ایمان کے تحفظ کی توقع ہو سکتی ہے اور ہمارے بگڑے ہوئے کام بن سکتے ہیں۔ جب عہد حاضر میں ہر طرف پراگندگی اور الحاد و بے دینی کا سیلاب امڈ آیا اور مسلمان مستقلاً و دائماً پریشان و بے کل ہوئے اور دین ہاتھ میں چنگاری لے کر بیٹھ جانے کے مترادف ہوا، تو پھر کیوں نہ کسی ایسی

جماعت سے اتحاد و اشتراک اور اتفاق و ارتفاق کریں جو بظاہر دینی اصولوں صحیح نصب العین اور صالح قیادت کی حامل ہو۔ گو ماضی کے تجربات ہر ایسی دعوت کو بنظر اشتباہ ہی دیکھتے ہیں۔ اس لئے کہ بہت سے ارباب خیر صالح مصلح افراد اور جماعتیں منصۂ شہود اور کارگاہِ عالم میں اٹھیں صحیح نصب العین دینی مقاصد کے ساتھ اٹھیں اور حوادث روزگار کا شکار ہو گئیں، کوئی حکمتِ عملی کی وسعت میں بہہ گیا۔ کوئی جاہ و اقتدار کا مفتون ہو کر رہ گیا۔ کسی نے اقامت دین کا نعرہ لگایا۔ پھر حکومت و آمریت کا شیدا و مفتون ہو گیا۔ کہیں آپس کے جزوی اختلافات میں اصولی خلاف و جدال کی صورت اختیار کر لی۔ اس لئے دعا ہے کہ خدایا اس جماعت کو اخلاص کی توفیق دیجیو۔ توازن و تعاون سے مزین فرمائیو۔ استقامت علی الحق سے مستقیم رکھیو!

برعکس اس کے اگر ہماری لادینی کے جوش و اقدام پسندی کی یہی حالت رہی اور مسلمانوں کا انتشار و تشتت روز بروز یونہی بڑھتا چلا گیا اور لوگوں میں علماء سے منافرت کے جذبات یونہی پیدا ہوتے رہے اور خود علماء ایک دوسرے کے خلاف اسی طرح گرجتے برستے اور نعرے مارتے میدان میں آئے تو ڈر ہے کہ روئے زمین کے مسلمانوں کو بدترین مظالم بربادی و تباہی ہلاکت و سفاکی کا وہ منظر دیکھنا نہ پڑے۔ جو بغداد کی گلیوں اور بازاروں کے خون میں نظر آتا ہے۔ جس سے دجلے کا پانی بھی لہو بن گیا تھا۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی طرف سے ضروری اعلان

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں میرا ذاتی پیڈ گم ہوگیا ہے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے یا میری طرف، کوئی غلط قسم کی خبر یا بیان شائع کرادے۔

اگر کسی نے میرے ذاتی پیڈ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی یا کوئی من گھڑت خبر یا بیان شائع کرایا تو اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہوگا اور نہ میں اس کا ذمہ دار ہوں گا۔

(محمد ضیاء القاسمی)
خطیب جامع مسجد غلام محمد آباد لائلپور

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ آزاد کشمیر کا سہ روزہ تبلیغی اجلاس

مدرسہ قاسم العلوم کا سالانہ تبلیغی اجلاس بتاریخ ۲۹، ۳۰، اپریل و یکم مئی مدرسہ کے وسیع و عریض خوشنما صحن میں ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں مدرسہ کی بہترین کارکردگی کا خاکہ بھی پیش کیا جائے گا اور ملکی حالات کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیا جائے گا۔ اجلاس ہذا میں آزاد کشمیر کے علماء کرام کے علاوہ پاکستان سے جید علماء کرام کی شرکت متوقع ہے۔

آزاد کشمیر پونچھ کے عوام سے عموماً اور تحصیل باغ کی عوام سے خصوصاً التماس ہے کہ اجلاس ہذا میں شمولیت فرما کر مواعظ حسنہ سے مستفید ہوں۔

الداعی (مولانا) امیر زمان خاں ناظم مدرسہ قاسم العلوم نعمان پورہ۔ باغ آزاد کشمیر)

علاقہ وہاڑی چک ۲۳ جمعیۃ کا انتخاب

امیر	مولانا عبدالغفور صاحب
ناظم اعلیٰ	پیر اللہ دتہ صاحب نمبردار
خازن	بابا لیول محمد صاحب

علاقہ وہاڑی چک ۵ کا انتخاب

امیر	حافظ دین محمد صاحب مہتمم مدرسہ قادریہ
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد حیات صاحب
خازن	محمد طالب صاحب

بقیہ ـــ بالاکوٹ

دیئے ہوئے نظام حیات کے مطابق زندگی گذاریں اور ایک اسلامی مملکت قائم کریں۔ ہمیں علیحدہ خطہ زمین مل گیا لیکن افسوس ہے کہ وہ مقصد حاصل نہ ہوسکا جس کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ ارباب اقتدار اور اقتدار پرستوں نے اس کو غلط راستے پر ڈال دیا۔ آج یہاں سب کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن اسلام نہیں۔ مختلف غیر ملکی نظریات سوشلزم اور مغربی جمہوریت کے جھگڑے پیدا ہوگئے۔

مولانا محمد اکرم صاحب نے کہا کہ اگر ابتداء سے پاکستان میں اسلام کا نظام نافذ کردیا جاتا تو یہ ملک ہر قسم کی غیر ملکی نظریاتی جنگ سے محفوظ ہوجاتا۔ انہوں نے مزید کہا۔ اب بھی وقت ہے کہ قوم کو مزید آزمائش اور امتحان سے بچایا جائے اور یہاں پر اسلام کا نظام نافذ کیا جائے۔ مولانا محمد اکرم صاحب کی تقریر اختتام پر تھی اور بارش کی ابتدا تھی۔ چنانچہ موسم کا خیال کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کا اعلان کیا گیا۔ جن کی تقریر دلپذیر اور جن کے دیدار کے لئے ہزاروں کا اجتماع چشم براہ تھا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ

جس وقت حضرت مولانا ہزاروی مدظلہ سٹیج پر تشریف لائے تو بالاکوٹ کی زمین نعرہ ہائے تکبیر اور مجاہد ملت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ جب حضرت مجاہد اسلام نے اجتماع سے خطاب فرمایا تو یوں محسوس ہونے لگا کہ سید احمد شہید اور ان کے ساتھیوں کا قافلہ یہاں پر رکا ہوا ہے۔ نعرہ ہائے تکبیر اور دریائے کنہار کی موجوں کی اچھل کود کے درمیان جب مولانا نے باطل قوتوں، ناموس ختم نبوت اور صحابہ کرام کے دشمنوں کی پاکستان میں تخریب اور دسیسہ کاریوں کو بے نقاب کیا تو بالاکوٹ کے سربفلک پہاڑ اس خوشی میں کہ آج سنہ ۱۲۴۶ھ کے بعد مجاہدین بالاکوٹ میں سے ایک عظیم مجاہد پھر باطل قوتوں کو للکار رہا ہے ایڑیوں کے بل کھڑے ہوکر سلام کرنے لگے۔ مولانا کی حقیقت بیانی پر دریائے کنہار کی موجوں نے تالیاں بجاکر صدائے آفرین بلند کی۔ باران رحمت نے پورے علاقہ کو اپنی آغوش رحمت میں لے لیا۔

بہر حال بارش کے ساتھ ساتھ مولانا کی تقریر بھی جاری رہی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

۲۳ سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے۔ یہاں کی حکومت نے نہ دین کی کوئی خدمت کی ہے اور نہ یہاں کے غریب عوام کو زندگی کی ضروریات ہی مہیا کیں۔ پہلے وہ جو بھی کپڑا ہر چیز سستی تھی۔ لیکن اب ان کے نرخ اتنے چڑھ گئے ہیں۔ جو یہاں کے عوام کی قوت خرید سے باہر ہیں یہاں کے عوام کی صحت اور ان کے بچوں کی تعلیم کا کوئی مناسب بندوبست نہیں۔ سرمایہ دار بیمار ہو جائے تو اس کی خدمت کے لئے چار چار ڈاکٹر لگے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ غریب کے لئے ہسپتال کے دروازے بند ہیں۔ مولانا نے کہا کہ یہاں کی ساری دولت پر ۲۲ گھرانے قابض ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس قسم کے ظالمانہ سرمایہ دارانہ نظام کے مخالف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلامی نظام نافذ کرے گی اور ہر اس نظام کی مخالفت کرے گی۔ جو اسلام سے ٹکراتا ہو۔ مولانا نے مودودی صاحب کی صحابہ دشمنی کو بھی بے نقاب کیا۔ مولانا کی تقریر آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد مولانا محمود اجمل صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ اور مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن نے تھوڑی تھوڑی دیر خطاب فرمایا۔

بالاکوٹ کی تاریخی مسجد میں جلسہ

بالاکوٹ کی تاریخی مسجد جس میں حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے پندرہ دن درس قرآن پاک دیا۔ جہاں پر وہ مسجد کے ساتھ ہی ایک حویلی میں بند رہ کر مجاہدین کی تربیت کرتے رہے جس مسجد کے عقب سے ایک بلند پہاڑی سے مجاہدین پر سکھوں نے چھپ کر حملہ کیا تھا اور جہاں مجاہدین نہایت قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود بے جگری کے ساتھ لڑتے رہے۔ اور جام شہادت نوش فرمایا۔ جہاں دریائے کنہار کی دوسری جانب حضرت شاہ صاحبؒ کا مزار مبارک ہے۔ اسی تاریخی مقام اور اسی تاریخی مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا لہرایا اور مولانا عبدالحکیم صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب، مولانا قاضی خلیل احمد، مولانا مہدی الزمان صاحب، مولانا محمد یوسف صاحب اور دوسرے رہنماؤں نے خطاب فرمایا

یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ وہاں کے عوام نے عہد کیا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لئے ہر طرح کا تعاون کریں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام جنڈانوالہ ضلع میانوالی

اس امر پر غم وغصہ کا اظہار کرتی ہے کہ موجودہ حکومت نے جمعیۃ طلباء اسلام بہاولپور ڈویژن کے مقامی کنوینر جناب جاوید ابراہیم پراچہ کو گرفتار کر کے پابند سلاسل کر دیا ہے جو کہ طلباء کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ لہذا یہ اجلاس مارشل لاء حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جاوید ابراہیم پراچہ اور دوسرے طلباء کو رہا کر کے طالب علم برادری کے جذبات کا احترام کرے اور غیر جانبدار پوزیشن کا ثبوت دے۔

(حافظ مقبول احمد انہالوی صدر جمعیۃ طلباء اسلام
نواں جنڈانوالہ)

بہاولپور شہر

محترم صدر صاحب!

میں نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض ومقاصد کا مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ جمعیۃ اپنے مقاصد میں مخلص ہے اور یہ طالب علموں کی جماعت ہے جو حضور صلعم کی اتباع اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چل رہی ہے میں اس میں اپنی شمولیت کا اعلان کرتا ہوں۔

(ظہور احمد عباسی جنرل سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین
پولی ٹیکنیک بہاولپور)

جمعیۃ طلباء اسلام مانسہرہ انٹرمیڈیٹ کالج

صدر عبدالرشید
نائب صدر طارق محمود
ناظم اعلیٰ شیراز محمد
ناظم احمد سعید
ناظم نشر واشاعت محمد رفیق
خازن صوفی طارق

اوکاڑہ

صدر الٰہی بخش صاحب
نائب صدر عبدالرحمٰن
ناظم اعلیٰ غلام حسین صاحب
ناظم نشر واشاعت قاسم علی مدنی
خازن سردار اقبال

تلمبہ

صدر محمد سعید
نائب صدر غلام قادر
ناظم اعلیٰ محمد حیات
ناظم محمد اشرف تلمبوی
ناظم نشریات محمد اکرم
خازن جاوید اقبال

رحیم یارخاں میں متحدہ مجلس عمل کا قیام

جس میں طلبہ کے جائز مطالبات کو تسلیم کروانے کے لئے ایک متحدہ مجلس عمل کی تشکیل کی گئی۔ مندرجہ ذیل طالب علم مجلس عمل کے عہدہ دار منتخب ہوئے۔

صدر آغا کریم اللہ بلوچ ۔ بہاولپور سٹوڈنٹس فیڈریشن
نائب صدر ارشاد علی نیشنل سٹوڈنٹس فیڈریشن
جنرل سیکرٹری غلام حسین راہی جمعیۃ طلباء اسلام
جائینٹ سیکرٹری غلام عاقل محمود ماعقتہ المعلین

جمعیۃ طلباء اسلام ٹھل نو

صدر قاری عبدالغفور
نائب صدر شیخ عبدالرحمٰن
ناظم اعلیٰ غلام غوث
ناظم عبدالحی فونباری
ناظم نشر واشاعت شیر احمد
خازن سید علی حسن خاں

اسلامی دارالعلوم چارسدہ

صدر عبدالستار
نائب صدر فضل سبحان
ناظم اعلیٰ عبدالمنان
ناظم ریحان اللہ
ناظم نشر واشاعت ظریف خاں
خازن شاہجہان

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع رحیم یارخاں

مورخہ ۱۳ مارچ سنہ کو رحیم یارخاں کے مختلف تعلیمی اداروں گورنمنٹ کالج ۔ کمرشل کالج ۔ ایف ، ایم مسلم کالج ، مدرسہ بدرالعلوم وغیرہ کے کافی تعداد میں طالب علموں نے اجلاس میں شرکت کی۔ تلاوت کے بعد بدرالعلوم کے مولانا محمد لغاری صاحب نے درس قرآن پاک دیا۔ درس کے بعد گورنمنٹ ڈگری کالج کے طالب علم ظاہر خاں نے طالب علموں کو متحد ہوکر اسلام کی خاطر جد وجہد کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا۔ فی الوقت جمعیۃ طلباء اسلام ہی ہمارے معیار پر پوری اترتی ہے۔ لہذا یہاں پر ہمیں ضلعی شاخ قائم کر کے اسلام کی خدمت کرنی چاہیئے۔ بعد میں انتخاب ہوا۔

صدر حافظ سعید الرحمٰن گورنمنٹ ڈگری کالج
نائب صدر ظاہر خاں " "
ناظم اعلیٰ محمد جمیل اختر " "
ناظم غلام عاقل محمود مسلم کالج
خازن غلام حسین راہی گورنمنٹ ڈگری کالج

خیرپور

آج ۲۳ مارچ یوم پاکستان کی تقریب کے موقع پر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام خیرپور غلام حسین شیخ نے کہا کہ یوم پاکستان اسلامی نظام کے لئے اہم ...مز ہے جس کو کوئی شخص جھٹلا نہیں سکتا۔ آپ نے کہا کہ افسوس ہے کہ پاکستان میں ہمیں ۲۳ بہاریں گذر گئیں۔ لیکن ابھی تک اسلامی نظام سے محروم ہیں۔ آپ نے تمام ذمہ داری مفاد پرست سیاست دانوں پر ڈالی۔ جنہوں نے غریب عوام کی قسمت سے کھیل کر صرف ۲۲ خاندانوں کے استحصال کی سرپرستی کی اور عوامی اور اسلامی مفادات کو پس پشت ڈال دیا۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ جاوید ابراہیم پراچہ جنرل سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین جامعہ اسلامیہ بہاولپور کی گرفتاری پر حکومت سے سخت احتجاج کیا کہ جاوید پراچہ کو جلد از جلد بلا تاخیر رہا کیا جائے۔

انتخاب حلقہ مدرسہ بدرالعلوم رحیم یارخاں

صدر عبدالحمید
نائب صدر عبدالحمید
ناظم اعلیٰ محمد لغاری
خازن خلیل احمد

مودودی دجل و فریب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان -

مجتہد بھی بر خود غلط قسم کا جس کو کبھی توبہ کی توفیق نہیں ہوتی -
یہ بیماری مودودی صاحب میں اتنی سخت ہے کہ اس نے کسی بزرگ کو تنقید سے معاف نہیں کیا تمام مجددین کے کاموں میں کیڑے نکالے -

(۱) شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور سید احمد صاحب بریلوی کے بارہ میں لکھا۔
"سید صاحب اور شاہ اسمٰعیل شہید جو عملاً اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لیے اٹھے تھے انہوں نے سارے انتظام کیے مگر اتنا نہ کیا کہ اہل نظر علماء کا ایک وفد یورپ بھیجتے اور یہ تحقیق کراتے کہ یہ قوم جو طوفان کی طرح چھائی چلی جا رہی ہے اور نئے آلات، نئے وسائل، نئے طریقوں اور نئے علوم و فنون سے کام لے رہی ہے اس اتنی قوت اور اتنی ترقی کا راز کیا ہے -
اس کے گھر میں ادارات کس قسم کے قائم ہیں - اس کے علوم کس قسم کے ہیں -
اس کے تمدن کے اساس کن چیزوں پر ہیں اور اس کے مقابلے میں ہمارے پاس کس چیز کی کمی ہے -

تجدید احیائے دین صفحہ ۷۸ - ۷۹)

(۲) شاہ ولی اللہ دھلویؒ اور امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے بارہ میں لکھا " پہلی چیز جو مجھ کو مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب اور ان کے خلفاء تک کے تجدیدی کام میں کھٹکی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارہ میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا اور ان کو پھر وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کی ضرورت تھی -

(تجدید احیائے دین طبع چہارم) صفحہ ۱۲۳

شاہ صاحب کے متعلق مزید تحسین "
اپنے خیالات کی دنیا میں ان کا انہماک اتنا بڑھا ہوا تھا کہ خود ان کے گھر اور قریبی حلقہ میں بہت سے غیر اسلامی طریقے رائج تھے اور وہ ان کی اصلاح کرنے سے معذور تھے "

(تجدید احیائے دین صفحہ ۵۶)

(۳) امام غزالی کے بارے میں لکھا "
امام غزالی کے تجدیدی کام میں علمی و فکری حیثیت سے چند نقائص بھی تھے اور وہ تین عنوانات پر تقسیم کیے جا سکتے ہیں ایک قسم ان نقائص کی جو حدیث کے علم میں کمزور ہونے کی وجہ سے ان کے کام میں پیدا ہوئے -
دوسری قسم ان نقائص کی جو ان کے ذہن پر عقلیات کے غلبہ کی وجہ سے تھی -
اور تیسری قسم ان کے نقائص کی جو تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ مائل ہونے کی وجہ سے تھی -

(تجدید احیائے دین طبع چہارم) صفحہ ۴۵

(۴) حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ جو باوجود خلفاء بنی امیہ میں سے ہونے کے خلفاء راشدین میں شمار ہوتے ہیں ان کے بارے میں لکھا "
جب تک اجتماعی زندگی میں تغیر واقع نہ ہو کسی مصنوعی تدبیر سے نظام حکومت میں کوئی مستقل تغیر نہیں کیا جا سکتا -
عمر بن عبدالعزیز جیسا زبردست فرمانروا جس کی پشت پر تابعین و تبع تابعین کی ایک بڑی جماعت تھی - اس معاملہ میں (یعنی اسلامی زندگی میں تغیر واقع کرنے میں قطعی ناکام ہو چکا ہے -

(اسلامی حکومت کس طرح قائم ہو گی)

(۵) اور پھر فیصلہ یہ کیا کہ مجدد کامل کا مقام خالی ہے - ابھی تک مجدد کامل کوئی نہیں ہوا - تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے - اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا ہے قریب تھا کہ عمر بن عبدالعزیز اس منصب پر فائز ہو جاتے - مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے -
ان کے بعد جتنے مجدد پیدا ہوئے ان میں سے ہر ایک نے کسی خاص شعبہ یا چند شعبوں میں کام کیا -
مجدد کا مقام ابھی تک خالی ہے -

(تجدید احیائے دین طبع چہارم صفحہ ۳)

(۶) اب خود مجدد اور مجتہد مستقل بنتے ہیں -
(تجدید احیائے دین صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ لاہور چوتھا ایڈیشن
میں مودودی صاحب لکھتے ہیں "
اگر ہمارا مقصد تمام ذکر اذکار سے محض سابقین کو خراج تحسین پیش کرنا نہیں ہے بلکہ آئندہ تجدید دین کے لیے ان کاموں سے سبق حاصل کرنا بھی ہے تو ہمارے لیے اس کے سوا چارہ نہیں ہے کہ ان بزرگوں کے کارناموں کا سراغ لگانے کے ساتھ ان اسباب کا کھوج بھی لگائیں جن کی وجہ سے وہ اپنے مقصد کو پہنچنے میں ناکام ہوئے -
عبارت میں مودودی اپنے چیلوں کو سمجھاتا ہے کہ ہم کو تجدید دین کے لیے پرانے مجددوں کی غلطیاں ٹٹولنی پڑیں گی کہ وہ کیوں ناکامیاب ہوئے -
گویا آپ اب ایسے مجدد بنیں گے کہ پرانے مجددین نے جہاں جہاں غلطیاں کی ہیں - وہاں سے آپ بچتے جائیں گے -
تاکہ آپ ان کی طرح ناکامیاب نہ رہیں -

(۷) اب پرانے مجددین مجتہدین کی اجتہادی بصیرت کافی نہیں ہے . . . . لکھتے لکھتے لکھتے ہیں کہ اب شاہراہ مکمل تعمیر کرنے کے لیے ایک مستقل قوت اجتہادیہ درکار ہے -
جو مجتہدین سلف میں سے کسی میں ایک کے منہاج کی پابند نہ ہو -
آپ نے دیکھا بزرگان دین پر تنقید کرتے کرتے خود مجدد اور مجتہد بن بیٹھا -

(خود ساختہ مجدد اور بر خود غلط مجتہد)

اب اس خود ساختہ مجدد اور بر خود غلط مجتہد کے عقیدے اور مسائل سنیے -

(۱) حضرت یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہو گئی تھیں (استغفراللہ)
(مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن) اگر پیغمبر فرض رسالت میں کوتاہی کرے تو وہ پیغمبر کیسے ہوا -
پھر تو اللہ تعالیٰ کا انتخاب غلط ٹھہرتا ہے - (العیاذ باللہ)

(۲) حضور صلی اللہ وسلم کی باتوں کی تردید (استغفراللہ)
" مودودی صاحب اپنی کتاب رسائل مسائل حصہ اوّل صفحہ ۵۶ پر لکھتا ہے - کہ دجال کے بارہ میں (بعض) باتیں حضور نے وحی کی بنا پر نہیں فرمائی تھیں بلکہ اپنے گمان سے کہی تھیں - اور بعد کے واقعات سے ان کی تردید ہو گئی -

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

دیکھی آپ نے مودودی کی جسارت - کس دلیری سے اپنی تحقیقات کی بنا پر سردار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط ثابت کرتا ہے - حالانکہ دین کی باتیں پیغمبر کبھی اپنی طرف سے نہیں کہتا وہ وحی سے بولتا ہے -

وَمَا ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ -

اور خدانخواستہ اگر کوئی لغزش ہو جائے تو وحی فوراً دستگیری کرتی ہے پیغمبر کو اللہ تعالیٰ غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتے -

(۳) دجال کا کہیں مقید ہونا افسانہ معلوم ہوتا ہے (رسائل مسائل صفحہ ۵۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت تمیم داری کی روایت کی تصدیق کی تھی کہ دجال کسی جزیرہ میں قید ہے اور مودودی اسکو جھوٹا قصہ بتاتا ہے - فرمائیے حضورؐ کی تصدیق کو مانیں یا مودودی کی تحقیق پر ایمان لائیں -

باقی

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর AHORE price

اسلام سے انکار نہ کرنے والا سوشلزم کی حمایت کرنے سے کافر نہیں ہوتا

مفتی محمد شفیع صاحب (دارالعلوم کراچی) کا تازہ ترین

ایک شخص سوشلزم کو جامع نظام حیات نہیں مانتا صرف اقتصادی پروگرام کی حیثیت دیتا ہے۔ جیسے کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں سوشلزم کا تجربہ اقتصادی حیثیت سے کیا جا رہا ہے۔ برما، ہندوستان، انگلستان اور دوسرے ممالک میں سرمایہ داری کے مقابلہ میں اس نظام کو اپنایا گیا ہے۔ اور یہ شخص اسلام کے نظام حیات کو جامع بھی قرار دیتا ہے اور کسی اصول کے انکار کو کفر بھی قرار دیتا ہے۔ اللہ۔ رسول۔ آخرت پر ایمان بھی رکھتا ہے

کیا ایسا شخص کافر ہے یا مسلمان

محمد یعقوب شیخ

جنرل سیکرٹری اتحاد اسلامی پاکستان!

2055 حسین آگاہی ملتان ۳ محرم الحرام

ایسے شخص کو کون کافر کہہ سکتا ہے البتہ جب اسلام میں وہ چیز موجود ہے تو پھر سوشلزم کا تبرک اس میں شامل کرنا کونسی عقلمندی ہے کفر صرف اس پر عائد ہوتا ہے جو اسلام کے اقتصادی نظام کو ناقص کہے اور سوشلزم سے اس کی تکمیل کرنا چاہے۔

والسلام

محمد شفیع

(مہر دارالعلوم کراچی)

دارالعلوم کراچی ۱۴ ۱/۱۰ ھ

ایک شخص سوشلزم کو جامع نظام حیات نہیں مانتا صرف اقتصادی پروگرام کی حیثیت دیتا ہے۔ جیسے کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں سوشلزم کا تجربہ اقتصادی حیثیت سے کیا جا رہا ہے۔ برما، ہندوستان، انگلستان اور دوسرے ممالک میں سرمایہ داری کے مقابلہ میں اس نظام کو اپنایا گیا ہے۔ اور یہ شخص اسلام کے نظام حیات کو جامع بھی قرار دیتا ہے اور کسی اصول کے انکار کو کفر بھی قرار دیتا ہے۔ اللہ، رسول، آخرت پر ایمان بھی رکھتا ہے۔ کیا ایسا شخص کافر ہے یا مسلمان۔

محمد یعقوب شیخ جنرل سیکرٹری اتحاد اسلامی پاکستان

2055 حسین آگاہی ملتان

۳ محرم الحرام

ایسے شخص کو کون کافر کہہ سکتا ہے البتہ ... کفر صرف اس پر عائد ہوتا ہے جو اسلام کے اقتصادی نظام کو ناقص کہے ... تکمیل کرنا چاہے

والسلام

(مہر دار الافتاء دارالعلوم کراچی)

دارالعلوم کراچی ۱۱ ۱/۱۰

نوٹ:- ایک سو تیرہ علماء کا فتویٰ حال ہی اخبارات میں آچکا ہے ان میں مفتی صاحب مذکور بھی شامل تھے۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے یہ نیا فتویٰ دیا ہے۔ مفتی صاحب کے کون سے فتویٰ کا اعتبار کیا جائے؟ اس کا فیصلہ قارئین خود کریں۔

جلیل القدر علماء کرام!

"آپ اس دور میں اسلامی ثقافت اور اسلامی تہذیب کے علمبردار ہیں۔ آپ نے عہدِ حاضر کی تاریکیوں میں ہماری راہوں کو روشن کر رکھا ہے۔ آپ ایک ایسی نئی نسل کی تعمیر و تربیت کی ذمہ داریاں ادا فرما رہے ہیں جو دین و دنیا سے باخبر ہو کر، مستقبل کی امین بننے والی ہے۔

آپ کی دور اندیش اور حقیقت بیں جماعت ہمیشہ حق و انصاف اور آزادی و ترقی کی حامی رہی ہے اور ہمیں آپ کے اس بلند اور بے داغ موقف پر فخر ہے۔

عرب سرزمین پر اسرائیل کے قبضہ اور سامراج کی ریشہ دوانیوں کے خلاف آپ کی مساعیٔ جمیلہ اور اعلانِ حق نے ہمیں آپ کا گرویدہ بنا دیا ہے۔"

لیبیا کے سفیر کا

آئین شریعت کانفرنس سے خطاب

فضیلت مآب مہمان محترم!

"اپنے عرب بھائیوں کے لیے ہمارے برادرانہ جذبات کی سرشاری الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ ہم ان کے لیے اپنے دل کا ہر گوشہ وا کیے ہوئے ہیں۔ اُن کے مصائب ہمارے مصائب ہیں، اور ان کے خلاف استعمار کا ظلم و ستم و ریشہ دوانیاں ہمارے خلاف ظلم و ستم ہیں۔ ان پر بیتنے والی ہر آفت ہمارے سینوں میں رنج و الم کی آگ بھڑکا دیتی ہے۔

سفیرِ محترم!

ہم تہیہ کر چکے ہیں کہ عرب سرزمین کو استعمار کے ناپاک وجود سے اور فلسطین و بیت المقدس کو یہودیوں کے نجس اثرات سے پاک کرنے کی ہر جد و جہد میں عرب ملکوں اور عرب عوام کا آخر وقت تک ساتھ دیں گے۔

استعمار کے خلاف آزادی کی جنگ لڑنے والوں کے ساتھ ہماری ہمدردیاں غیر مشروط اور دائمی ہیں!"

لیبیا کے سفیر کی تقریر کے

جواب میں مفتی محمود صاحب کا خطاب

لیبیا کے محترم سفیر کا کانفرنس سے خطاب

۲۸ جون ۱۹۷۰ء کی شب کو آئین شریعت کانفرنس کے دوسرے کھلے اجلاس میں لاکھوں سامعین سے لیبیا کے محترم سفیر نے عربی میں خطاب فرمایا۔ اس کا اردو خلاصہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

برادرانِ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں خود کو آپ جیسے عزیز بھائیوں کے درمیان پا کر، جو ہمارے ہر غم اور خوشی کے مخلص رفیق ہیں۔ اپنے آپ کو نہایت خوش قسمت سمجھتا ہوں مجھے آپ سے ملنے کا بڑا شوق رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا بڑا شکر ہے کہ آج اس شوق کی تکمیل ہوئی اس کے لئے میں کانفرنس کے سکریٹری صاحب کا بہت ممنون ہوں۔ جن کی مہربانی سے مجھے یہ موقعہ ملا۔

جاںبازانِ علماء کرام!

آپ اس دور میں اسلامی علوم، اسلامی ثقافت اور اسلامی تہذیب کے علمبردار ہیں۔ آپ نے عہدِ حاضر کی تاریکیوں میں ہماری راہوں کو روشن کر رکھا ہے آپ ایک ایسی نئی نسل کی تعمیر و تربیت کی ذمہ داریاں ادا فرما رہے ہیں جو دین و دنیا سے باخبر ہو کر، مستقبل کی امین بننے والی ہے۔

آپ کی دور اندیش اور حقیقت بین جماعت ہمیشہ حق و انصاف اور آزادی و ترقی کی حامی رہی ہے۔ اور ہمیں آپ کے اس بلند اور بے داغ موقف پر فخر ہے۔

عرب سرزمین پر اسرائیل کے قبضہ اور سامراج کی ریشہ دوانیوں کے خلاف آپ کی مساعی جمیلہ اور اعلان حق نے ہمیں آپ کا گرویدہ بنا دیا ہے۔

عزیزانِ محترم:۔

لیبیا اور دوسرے عرب ممالک مدتوں سامراجی قوتوں کا شکار بنے رہے ہیں۔ اور ان قوتوں نے عرب عوام کے ساتھ جو ظلم و ستم روا رکھا ہے اس کی ایک شرمناک مثال سرزمین فلسطین سے وہاں کے عرب باشندوں کا اخراج اور یہودیوں کی آبادکاری و سلطنت کا قیام ہے۔

استعمار نے اسرائیلی سلطنت کی صورت میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے اپنا ایک زبردست اڈہ قائم کیا ہے۔ جو ہمارے لئے سب سے بڑا خطرہ اور عظیم مصیبت ہے۔

اس اڈہ کی حفاظت و بقا کے لئے استعماری طاقتوں برطانیہ و امریکہ نے عرب سرزمین کے مختلف حصوں پر اور ہمارے وطن لیبیا میں بھی اپنے بڑے بڑے فوجی ٹھکانے شاہوں کی معاونت سے بنائے اور عرب ملکوں کی تحریکات آزادی کو دبانے اور مٹانے کی بدترین کوششیں کیں۔

لیبیا میں استعمار کا یہ زور اور عمل دخل جاری رہا۔ اور اس کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو طاقت کے بل سے دبایا جاتا رہا۔ تا آنکہ ارادۂ الٰہی پورا ہوا۔ اور گذشتہ سال لیبیا میں بھی ایک ایسا انقلاب برپا ہو گیا۔ جس نے اپنی

لیبیا کے محترم سفیر کے خطاب کا مفتی محمود کی طرف سے

حضرت مفتی محمود صاحب نے لیبیا کے محترم سفیر کے خطاب میں جوابی شکریہ پر مشتمل

میں جو برجستہ تقریر فرمائی اس کا اردو میں مفہوم اخلاصہ نیچے ملاحظہ فرمائیں (کمال)

فضیلت مآب مہمان محترم!

ہمیں آپ کی تشریف آوری پر جو بے پایاں مسرت حاصل ہوئی ہے اس کے اظہار کے لئے میں ...

کو بھی ناکافی پاتا ہوں اور دل کی گہرائیوں سے آپ کی تشریف آوری کا خیر مقدم کرتا ہوں

اپنے عرب بھائیوں کے لئے ہمارے برادرانہ جذبات کی سرشاری الفاظ میں بیان نہیں کی جا سک...

اپنے دل کا ہر گوشہ وا کئے ہوئے ہیں، ان کے مصائب ہمارے مصائب ہیں اور ان کے خلاف اس...

و ریشہ دوانیاں ہمارے خلاف ظلم و ستم ہیں ان پر بیتنے والی ہر آفت ہمارے سینوں میں رنج وا...

سفیر محترم! ہم تہیہ کر چکے ہیں کہ عرب سرزمین کو استعمار کے ناپاک وجود سے اور فل...

کو یہودیوں کے نجس اثرات سے پاک کرنے کی ہر جدوجہد میں عرب ملکوں اور عرب عوا...

دینگے۔ استعمار کے خلاف آزادی کی جنگ لڑنے والوں کے ساتھ ہماری ہمدردیاں غیر مشروط...

سفیر گرامی! استعمار کی لعنت نے اس وقت مختلف روپوں میں جگہ جگہ پنجے گاڑ رکھے ...

نے ہمارے دین ملت، آزادی اور خوشحالی سب ہی چیزوں کو خطرہ میں ڈال رکھا ہے

چنانچہ استعمار کے خلاف جنگ ہم سب کی مشترکہ جنگ ہے اور ہم سب مل کر انشاء اللہ جلد ...

و افریقہ کی سرزمین سے نکال دینگے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا معاون و محافظ...

محترم سفیر

میں ایک بار پھر آپ کی زحمت فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور

لیبیا کے عوام کی خدمت میں آپ کی معرفت پاکستان کے مسلمانوں کا ہدیۂ

اخلاص پیش کرتا ہوں۔ اور آپ کی سرزمین سے امریکہ برطانیہ اور مغربی

استعمار کے فوجی انخلاء پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ...

سرزمین سے استعماری طاقتوں کے غلبہ کو ٹھکانے لگانا شروع کر د...

یہ انقلاب اپنے ساتھ آزادی، اتحاد اور اجتماعیت کا خوش گوار...

لایا ہے۔ چنانچہ انقلاب کے قائد زعیم کرنل قذافی کی سربراہی میں ...

سے برطانوی و امریکی استعمار کے اڈے خالی کرائے جا رہے ہیں اور...

کی ایسی عظیم فتح و کامیابی ہے جس پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم...

آج لیبیا سرزمین عرب سے استعماری غلبہ کو ختم کرنے کی جدوجہ...

دوسرے جنگ آزما عرب بھائیوں کے ساتھ آکھڑا ہوا ہے اور...

سرزمین فلسطین کو آزاد کرانے کی جدوجہد میں پوری طرح شامل ہ...

علماء عوام و برادرانِ محترم

ان مختصر جملوں کے ذریعے آپ لیبیا کے بارے میں ...

جان گئے ہوں گے۔ اور ہماری موجودہ جدوجہد کی حقیقت سے ...

ہو گئے ہوں گے

عرب عوام اس دن کے منتظر ہیں۔ جب ہماری سرزمین اور ...

افریقہ کی سرزمین استعماری طاقتوں کے اثرات سے انشاء اللہ ...

صاف ہو جائے گی۔ عرب ملکوں کے ساتھ پاکستان و دیگر مسلما...

کا نہ ٹوٹنے والا اشتراک وجود میں آ سکے گا۔ اور ایشیا و افریقہ ...

سامراج کی لعنت سے بالکل صاف ہو جائے گا...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعہ ۵ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ
مطابق
۱۰ جولائی ۱۹۷۰ء
جلد ۱۳
شمارہ ۲۷
فی پرچہ ۴۰ پیسے
ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
سرپرست
(حضرت مولانا)
عبید اللہ انور مدظلہ

آئینِ شریعت کانفرنس اور اس کے بعد مبارکباد و معروضات

احمد حسین کمال

آئینِ شریعت کانفرنس ۲۸ جون ۱۹۷۰ء کی شب کو ایک بجے اپنے آخری اجلاس کے ساتھ ختم ہوگئی کانفرنس کے تین دن کے اجتماعات نے ملک کے موجودہ سیاسی حالات میں ایک اہم اور تاریخ ساز کارنامہ انجام دیا ہے اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی، ملی اور عوامی موقف کو آئینہ کی طرح نکھار کر اہل ملک کے سامنے کر دیا ہے۔

صاف و ستھرا ذہن رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے اب ممکن نہیں رہا ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے خالص اسلام کے موقف پر شک و شبہ کی ہلکی سی نظر بھی ڈال سکے۔

جن لاکھوں انسانوں نے کانفرنس کے جلوس اور اجلاسوں میں شرکت کی اور جو جمعیۃ علماء اسلام کے دست و بازو کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی ولولہ خیزیوں جوش انگیزیوں اور ایمان افروزیوں سے لاہور کے در و دیوار پر یہ نقوش ثبت ہو چکے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری شریعت کی علمبردار اور پاکستان میں صرف اور صرف اس شریعت کا ہی نظام نافذ کرنا چاہتی ہے۔

کانفرنس سے خطاب کرنے والے ہر مقرر کی تقریر پکار پکار کر یہ کہہ رہی تھی کہ ہم اسلام کے سوا، پاکستان میں کسی دوسرے نظام کو ہرگز گوارا نہیں کریں گے۔ اور لاکھوں سامعین اس کی پرجوش تائید کر رہے تھے۔

کانفرنس نے ملک پر مسلط سرمایہ داریت اور سامراجی اثرات کے خلاف پاکستان کے عوام کی بھرپور ناراضی و بیزاری کا اظہار بھی بخوبی کر دیا ہے۔ اور یہ بات ہر پہلو سے واضح کر دی ہے کہ اب یہاں کسی غیر ملک کے غیر اسلامی اثر و رسوخ کو ہرگز باقی نہیں رہنے دیا جائے گا، اور یہ کہ پاکستان میں کسی ایسے نظام کے لئے قطعی گنجائش نہیں ہے جو مذہب کے نام کی آڑ لے کر عوام الناس کی آسودگی کو غصب کرنے والا ہو، اور اسلام کے لئے رسوائی کا موجب ثابت ہو رہا ہو۔

الحمد للہ کانفرنس ہر پہلو سے کامیاب رہی۔ ملک بھر کے دور دراز خطوں سے جمعیۃ کے ہزارہا کارکن و متعلقین شدید گرمی کی صعوبتیں ہنستے مسکراتے برداشت کرتے ہوئے لاہور پہنچے۔ لاہور میں بھی موسم کی

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

شدت بدستور تھی۔ لیکن آنے والوں نے پورے جوش و خروش سے کانفرنس کے پروگراموں میں حصہ لیا اور انہیں کامیاب بنایا۔ ان کے ساتھ اہل ... نے بھی تمام پروگراموں جلسوں، جلوسوں میں بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا۔

دینی محاذ میں شامل جماعتوں نے تو حصہ لیا ہی، لیکن بعض دوسری جماعتوں نے بھی آئین شریعت کانفرنس کے مقاصد سے مکمل اتفاق کا اظہار کیا اور کانفرنس کے پروگراموں میں شرکت کرتے رہے۔

کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے باہر سے آنیوالوں کو یقیناً موسم کی شدت اور انتظامات میں بعض خامیاں رہ جانے کی وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑی۔ لیکن جس صبر و استقامت کے ساتھ انہوں نے ان تکالیف کو برداشت کیا اور زبان پر شکایت کا ایک حرف تک نہ لائے۔ یہ یقیناً اسلامی اخلاق اور سنت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعلیٰ ترین اظہار تھا اور اس بات کی شہادت تھی کہ کانفرنس میں شمولیت سے ان کا واحد مقصد اللہ کے دین کی سربلندی کی جدوجہد ہے اور اس راہ میں پیش آنے والی ہر صعوبت وہ اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔

ہم کانفرنس میں شرکت کے لیے آنے والے حضرات کی خدمت میں، کانفرنس کے انتظامات کرنے والے کارکن حضرات کی خدمت میں، اہل لاہور جنہوں نے کانفرنس کے پروگراموں میں جوش و خروش سے حصہ لیا، ان کی خدمت میں، نیز کانفرنس کے انعقاد میں دامے درمے قدمے سخنے تعاون کرنے والے حضرات کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ان کی بہترین مساعی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان تاریخی کانفرنس کو کامیاب فرمایا۔ ملک کے جن اخبارات نے اس مرحلہ پر کانفرنس کے سلسلہ میں تعاون کیا، اس کے بھی ہم ممنون ہیں۔

اس مرحلہ پر ہم جمعیۃ سے اختلاف رکھنے والے حضرات کی خدمت میں بھی یہ گذارش کریں گے کہ وہ ایک بار خالی الذہن ہو کر بالکل غیر جانبداری سے جائزہ لیں کہ جمعیۃ علماء اسلام جس راہ پر گامزن ہے۔ کیا یہ ہی راہ اسلام اور عوام دوستی کی منزل تک جانے والی نہیں ہے؟ اور کیا وہ تمام الزامات جو آج تک جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین و کارکنان کے خلاف لگائے گئے ہیں یکسر غلط ثابت نہیں ہو چکے ہیں؟ اور کیا گزشتہ ایک سال کے سیاسی واقعات و اجتماعات نے یہ ثابت نہیں کر دیا ہے کہ پاکستان کے مسلمان عوام کے دل جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کے ساتھ ہیں؟ جس کا ایک منہ بولتا ہوا ثبوت یہ آئین شریعت کانفرنس بھی ہے۔ تو کیا اب بھی جمعیۃ کے ساتھ اختلاف کی روش کسی صورت جائز سمجھی جا سکتی ہے؟

جمعیۃ کے خلاف اشتراکیت کا الزام قطعی بے بنیاد

اور لغو ثابت ہو چکا ہے۔ اور یہ الزام کہ جمعیۃ تحریک پاکستان کی مخالف تھی محض منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ جبکہ یہ الزام ان حلقوں کی طرف سے اٹھایا جاتا ہے جن کے دینی، سیاسی، فکری قائد مودودی صاحب، نصر اللہ خان، شورش کاشمیری اور اسی قبیل کے وہ افراد ہیں۔ جو نہ صرف تحریک پاکستان کے شدید مخالف تھے بلکہ بانی پاکستان کی شخصیت تک پر حملہ کرتے رہے ہیں درآنحالیکہ جمعیۃ علماء اسلام کا سررشتہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہے۔ جن کا مقام موسسین پاکستان کی صف اول میں ہے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کا ماضی ان علماء حق سے پیوستہ ہے۔ جن کی دینی خدمات اور برطانوی استبداد کے خلاف جہاد حریت تاریخ کے مسلمہ واقعات ہیں۔

بہرحال مخالفین کو اب ان لغو و بے بنیاد و اوچھے ہتھکنڈوں سے دست بردار ہو جانا چاہیے کہ پاکستان کے عوام ان کی الزام تراشیوں کے خلاف اور جمعیۃ علماء اسلام کے حق میں فیصلہ دے چکے ہیں۔ اور اب آئین شریعت کانفرنس کی عظیم الشان کامیابی نے اس فیصلہ کی توثیق کر دی ہے۔

آخر میں کانفرنس میں حصہ لینے والوں اور جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان، کارکنان و وابستگان سے یہ گذارش کر دینا بے جا نہیں ہوگا۔ کہ وہ کانفرنس کی کامیابی کو حق کی مکمل فتح سمجھ کر آرام سے نہ بیٹھ جائیں۔ دراصل اس کانفرنس سے ہی اب ان کے حقیقی و اصل کام کا آغاز ہوا ہے۔ اس کانفرنس نے ان کے سامنے عمل کی نئی راہیں کھول دی ہیں۔

اور ان راہوں کو طے کرنے کے لئے انہیں شاید جدوجہد سے کام لینا ہوگا مفاد پرست عناصر کانفرنس کی کامیابی سے اور زیادہ بد اندیش ہو جائیں گے ان کی مخالفانہ مہم اور شدت اختیار کرے گی۔ وہ جمعیۃ کے خلاف الزام کے نئے زاویے بنائیں گے اور عوام کو گمراہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

قرارداد آئین شریعت

درج ذیل قرارداد کانفرنس کے پہلے کھلے اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے پیش کی اور اس پر ایک گھنٹہ تک مدلل و ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ اجلاس نے پورے جوش و خروش اور اتفاق کے ساتھ قرارداد کو منظور کیا۔

"ہرگاہ کہ مسلم قوم کا مقصد حیات اعلاء کلمۃ اللہ، احکام خداوندی کی تعمیل اور ہر شعبہ حیات میں آسمانی ہدایات کی پابندی کرنی اور کرانی ہے اور ہرگاہ کہ پاکستان کی تاسیس اسلام کے نام پر ہوئی ہے جس کے ضمن میں مسلمانوں کو بے پناہ مظالم کا شکار ہونا پڑا ہے اور اب تک بھارتی مسلمان ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اور ہرگاہ کہ پاکستان کی تمام پارٹیاں اسلام کا نعرہ لگاتی اور احکام شریعت کے نفاذ کا وعدہ کرتی ہیں۔ اندریں حالات کوئی وجہ نہیں ہے کہ حکومت پاکستان اس مقصد جلیل سے بے اعتنائی برتے۔ لہٰذا جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی یہ عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس جس میں کراچی سے سلہٹ تک، ضلع وار علماء و مشائخ عظام کے سوا لاکھوں مسلمان شریک ہیں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ فوری طور پر نفاذ شریعت کے لئے اقدام کرے ورنہ کم از کم وہ تمام فرقوں کے متفقہ بائیس نکات پر مبنی دستور پاکستان بنانے کا اعلان کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کرے۔

یہ عظیم الشان اجلاس اس عزم صمیم کا اعلان اور اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ مسلمانانِ پاکستان اس ملک میں مغربی سرمایہ دارانہ نظام نہیں چلنے دیں گے، اور نہ اشتراکیت کے مہلک جراثیم کو برداشت کریں گے بلکہ جمعیۃ علماء اسلام ایسا اسلامی عادلانہ نظام قائم کر کے رہے گی۔ جس میں ایک طرف تمام جائز اموال و نوامیس محفوظ ہوں، دوسری طرف تمام مزدور کسان اور عوام اسلام کے فیوض سے فیضیاب ہوں۔ اس ملک میں کوئی دستور قرآن پاک کے خلاف یا کوئی قانون شریعت اسلامیہ کے خلاف منظور کیا گیا تو جمعیۃ علماء اسلام پوری قوت سے اس کے خلاف جہاد کرنا اپنا فرض تصور کرے گی۔

حالات و واقعات پر ایک نظر

احمد حسین کمال

ون یونٹ کا خاتمہ اور نئے صوبوں کا قیام

انجام کار یکم جولائی ۱۹۷۰ء کی آدھی رات کو ون یونٹ کا خاتمہ کر دیا گیا اور پاکستان کا مغربی حصہ چار صوبوں میں تقسیم ہو گیا۔

۱۵ سال کے بعد یہ پہلا قدم ہے جسے عوام کے پیہم مطالبہ کے بعد اٹھایا گیا ہے اور اس عوامی قدم کے اٹھانے کا سہرا یقیناً موجودہ صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں صاحب کے سر پر ہے۔

ون یونٹ کے خاتمہ کے مطالبہ کے خلاف مفاد پرست عناصر نے جس شدت سے مخالفت کی مہم چلائی اور اسے ملک کی سالمیت حتیٰ کہ اسلام کی بقا تک کا مسئلہ بنا ڈالا تھا۔ اس کی وجہ سے کسی بھی غیر عوامی حکومت کے لئے یہ آسان نہیں رہا تھا کہ وہ ون یونٹ پر خط تنسیخ کھینچ دیتی۔ لیکن صدر محترم آغا محمد یحییٰ خاں نے عزم صمیم کے ساتھ چھوٹے صوبوں کے عوام کے اس دیرینہ مطالبہ کو جامۂ عمل پہنا کر ان کے دل جیت لئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ون یونٹ کے قیام کی وجہ سے ملک و عوام کو بے شمار سیاسی و اقتصادی زحمتوں کا سامنا کرنا پڑا۔

ون یونٹ کے قیام نے ہی ملک میں سیاسی و شہری آزادیوں کے خاتمہ اور آمریت کے قیام کی راہ ہموار کی۔

ون یونٹ کی وجہ سے ہی یہ ممکن ہوا کہ ملک کی تمام دولت اور معیشتی وسائل چند ہاتھوں میں سمیٹ لئے گئے۔ اور چند خاندان ملک کے نوے فیصد مالی وسائل پر قابض و متصرف ہو گئے۔ ون یونٹ کے قیام سے ہی ملک میں افسر شاہی اور انتظامیہ کو کھل کر من مانی کرنے کا موقعہ ملا۔

ون یونٹ نے ہی ملک میں پہلے فوجی مارشل لاء اور ایوب خاں کے اقتدار کا راستہ نکالا۔

ون یونٹ کے پردے میں ہی بیرونی سازشوں اور امریکی سامراج کو پھلنے پھولنے کا موقعہ ملا۔

اور ون یونٹ کی وجہ سے ہی ملک میں سندھی پنجابی، بلوچی، پٹھان اور بنگالی کا سوال اٹھ کھڑا ہوا۔

ان سب لعنتوں کے خاتمہ کے لئے یقیناً پہلا قدم یہ ہی تھا کہ اس غلط اور سازشانہ فیصلے کو کالعدم قرار دے کر صوبوں کی بحالی و قیام سے وہاں کے عوام کو مطمئن کر دیا جائے۔

الحمدللہ کہ اب ایسا کر دیا گیا ہے اور اب جلد ہی منافرت کی وہ دیواریں گر جائیں گی جو پاکستان کے مختلف علاقوں کے عوام کے مابین ون یونٹ نے کھڑی کر دی تھیں۔ اور اب ہر علاقہ کے عوام میں متحدہ پاکستانی قوم ہونے کا احساس جاگ پڑے گا اور ان کے درمیان ون یونٹ کے مصنوعی اتحاد کے بجائے اسلامی اخوت کا سچا برادرانہ جذبہ کارفرما ہو جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

ڈاکٹر سوئیکارنو کی وفات

انڈونیشیا کے سابق صدر محترم ڈاکٹر احمد سوئیکارنو کی وفات سے ایشیا کی تحریکات آزادی کے دور کا باب آخر ہو گیا ہے۔

سوئیکارنو ایشیا کے ان قائدین کے صف کے آدمی تھے جنہوں نے پہلی عالمی جنگ (۱۹۱۸-۱۹۱۴) کے بعد مغربی استعمار سے اپنے ملک و عوام کو آزاد کرانے کی مردانہ وار مہم کا آغاز کیا۔ اور ایشیا کی قوموں کو آزادی سے ہم کنار بنایا۔

انڈونیشیا پر ولندیزی سامراج کی غاصبانہ گرفت ہم سو سال سے قائم چلی آ رہی تھی۔ اور انڈونیشیا بجائے خود تین ہزار سے زیادہ جزیروں میں تقسیم ایک ایسا خطہ اور قوموں کا مسکن تھا۔ جسے متحد کر کے ولندیزی سامراج کے مقابلہ پر کھڑا کر دینا بظاہر ناممکن تھا۔ لیکن ۱۹۰۵ء میں علماء کی ایک مختصر سی جماعت نے جو شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہٗ سے وابستہ تھی۔ اس مشکل تر کام کا بیڑا اٹھایا۔

اور یہ ہی کام تھا، جسے ۱۹۲۱ء میں انڈونیشیا کے نوجوان سپوت احمد سوئیکارنو نے سنبھالا، اور ۱۹۲۸ء تک اپنی آتش نوائی اور شب و روز کی سرگرمیوں سے اس حد تک پھیلا دیا کہ ولندیزی سامراج کی چار سو سالہ جڑیں ہل گئیں۔

چنانچہ جب ۱۹۲۸ میں سوئیکارنو کو انڈونیشیا کے ہزارہا نوجوان مجاہدین حریت و علماء حق کے ساتھ سامراج کی عدالت میں باغی اور مجرم بنا کر کھڑا کیا گیا تو جنگ آزادی کے اس عظیم سپاہی سوئیکارنو نے ولندیزی سامراج اور اس کی قائم کردہ عدالت میں گرجتے ہوئے کہا کہ:

"غاصبو! انڈونیشیا اب تمہیں مجرم قرار دیتا ہے اور تم انڈونیشیا کی سرزمین سے فوراً نکل جاؤ۔"

بالآخر احمد سوئیکارنو نے قید و بند کے مختلف مراحل سے گزر کر اپنے ملک کے لئے آزادی حاصل کی۔ اور بنڈونگ میں ایشیائی قوموں کی ایک کانفرنس بلا کر ایشیائی اتحاد کی راہ ہموار کی۔

آزاد انڈونیشیا کا یہ آزاد صدر اور ایشیا کا قابل فخر سپوت امریکی استعمار اور مغربی سامراج کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا رہا اور سامراجیوں نے اس کے خلاف سازشوں کے گہرے اور وسیع جال بچھا دیئے ستمبر ۱۹۶۵ء میں امریکی اشارے پر جب بھارت نے پاکستان پر فوج کشی کی تو انڈونیشیا کے اس مرد دلیر سوئیکارنو نے علانیہ بھارت کے خلاف اور پاکستان کے حق میں عملی اقدامات کا اعلان کر دیا۔

اس سے مغربی سامراج اور بوکھلا اٹھا اور اس کے خلاف سازشوں کو تیز تر کر دیا گیا۔

عربوں اور مصر کے خلاف اسرائیل کے ذریعہ امریکی سامراج جس سازش کو جون ۱۹۶۷ء میں بروئے کار لانا چاہتا تھا۔ اس کے لئے بھی یہ ضروری سمجھا گیا کہ پہلے سوئیکارنو کو زک دے دی جائے ورنہ جس طرح بھارتی جارحیت کے خلاف اس نے پاکستان کا

ساتھ دیا ہے۔ اسی طرح اسرائیلی جارحیت کے خلاف بھی سوئیکارنو، مصر کی عملی مدد کے لئے آگے آجائے گا۔ اور مشرق بعید میں امریکی برطانوی مفادات پر ضرب کاری لگانا شروع کر دے گا۔

چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر ۱۹۶۶ میں ہی امریکہ نواز عناصر کے ذریعہ سوئیکارنو کو معزول کرا دیا گیا، اور انڈونیشیا کے تمام حریت پسندوں، انقلابیوں اور علماء حق کے ان باقیات کو جو آزادی کی جنگ لڑتے چلے آرہے تھے، قتل عام کا نشانہ بنا ڈالا۔

بیس لاکھ انڈونیشی مسلمانوں اور علماء کے قتل کے بعد عرب سرزمین پر مصر اور صدر ناصر کے خلاف جون ۱۹۶۷ء کا خونیں ڈرامہ کھیلا گیا۔

اس طرح مشرق کے اس شیر کو بے دست و پا بنا کر تین سال تک محبوس رکھا گیا۔ اور اس دوران انڈونیشیا میں خون کی ہولی کا کھیل جاری رہا۔

بالآخر بیٹنہ حریت کا یہ پلنگ گذشتہ ماہ اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گیا۔

اور اپنے پیچھے قوموں کے لئے سربلندی، آزاد روی، خودداری، وقار، عظمت، ہمہ گیری اور جد و جہد کا نہ مٹنے والا عظیم درس حیات چھوڑ گیا۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

بجٹ

حکومت پاکستان نے ۷۱ — ۱۹۷۰ء کا جو بجٹ (۸ ارب ۵۰ کروڑ ۸۵ لاکھ) پیش کیا ہے۔ اس کے مفصل اعداد و شمار اخبارات میں آچکے ہیں

موجودہ حکومت سے، جو اپنے آپ کو ابھی تک عارضی کہتی چلی آرہی ہے، بجٹ کے سلسلے میں کوئی ایسی توقع کرنا جو بجٹ کی پرانی قدروں کو ختم کر کے دینی و عوامی قدروں پر بجٹ کو ترتیب دے گی، صحیح نہیں ہوگا

موجودہ حکومت اپنی ذمہ داریاں زیادہ تر اسی ڈگر پر چل کر انجام دے رہی ہے۔ جو ایوب خاں کے زمانہ سے چلی آرہی ہے۔ اور اپنے عارضی وجود کی صورت میں اس کے لئے بنیادی تبدیلیاں کرنا ممکن بھی نہیں ہے

تاہم موجودہ حکومت نے بہت سے معاملات میں تبدیلیوں کے ابتدائی اقدامات کئے ہیں۔ اگر وہ بجٹ میں بھی ایسی تبدیلیاں کر گذرتی، جن سے کسانوں، مزدوروں اور غریب شہریوں کے مصائب میں کسی قدر کمی واقع ہو جاتی تو کچھ مشکل نہ تھا۔

موجودہ بجٹ بالکل سرمایہ دارانہ طرز کا بجٹ ہے اس بجٹ سے عام اشیاء کی قیمتوں پر گہرا اثر پڑے گا اور خواہ کچھ بھی کہا جائے اس کے اثرات صرف غریبوں پر پڑیں گے۔

افسوس ہے کہ آج تک ملک میں ایک بھی ایسا بجٹ تیار نہیں کیا گیا جس کے محاصل آمدنی براہ راست بڑے بڑے سرمایہ داروں کے منافع کی رقم سے وصول ہوتے ہوں اور غریب عوام پر ٹیکسوں کی زد نہ پڑتی ہو

اس بجٹ سے بھی عوام پر بوجھ پڑے گا۔ کئی ایک عام استعمال کی اشیا گراں ہو جائیں گی اور غریب آدمی کی قوت خرید میں اضمحلال آئے گا۔

موجودہ بجٹ سے افراط زر پر قابو پانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اندیشہ ہے کہ یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکے گی۔

دینی اعتبار سے کوئی بھی مد اس بجٹ میں موجود نہیں ہے۔ البتہ بجٹ کا دفاعی پہلو قابل اطمینان ہے

ایک اہم گذارش

پریس اور نشر و اشاعت کے ذرائع بالخصوص اخبارات کو جس طرح ذہنی آمریت کے حصار میں اب لے لیا گیا ہے، ایوب خاں کے دور میں بھی اس حد تک ان پر تسلط قائم نہیں کیا جا سکا تھا۔ آج ملک کے عوام ایک ایسے روزنامہ کے لئے ترس گئے ہیں جو صحیح معنی میں آزاد و غیر جانبدار ہو۔

سوائے چند ہفت روزوں اور دو ایک چھوٹے موٹے روزناموں کے سب ہی اخبار ایک ہی ذہنی رجحان کے غلبہ کے ماتحت کام کر رہے ہیں:

اخبارات کی اتنی بڑی تعداد کا یک طرفہ ذہن کے اظہار و ابلاغ کا حامل بن جانا پاکستان کے لئے ایک قومی و ملی المیہ سے کم نہیں ہے اور ملک میں آزاد اخبار نویسی کی موت کا حادثہ ہے۔

صحیح اور سچی بات کا عوام تک پہنچانا ناممکن ہو گیا ہے اور اہل پاکستان جماعتوں و رہنماؤں کی پالیسی کے بارے میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے کی اہلیت سے محروم بنائے جا رہے ہیں۔ نیز صحیح قومی و بین الاقوامی حالات سے انہیں بے خبر رکھ کر اور غلط سلط واقعات کے ذکر سے انہیں گمراہ کر کے اجتماعی ہلاکت کے خطرات پیدا کئے جا رہے ہیں۔

ان حالات میں اس وقت کی سب سے بڑی ضرورت اگر کوئی ہے تو وہ ایسے پریس کا قیام اور اخبارات کا اجراء ہے۔ جو عوام تک صحیح، سچی اور مکمل بات پہنچا سکیں، اور انہیں اپنے ملک اور بیرونی دنیا سے متعلق حقیقت پر مبنی خبریں دے سکیں۔

لاہور سے روزنامہ "مساوات" کا اجرا اس ضرورت کو پورا کرنے کی طرف ایک قدم ہے۔ لیکن جانبدار اور یک طرفہ ذہن کے بے شمار اخبارات کی یلغار کے سامنے، صرف ایک روزنامہ کا اجراء بند نہیں باندھ سکتا۔ خصوصاً جبکہ وہ ایک پارٹی (پیپلز پارٹی) کا خصوصی ترجمان بھی ہے۔ بہرحال اس کا اجراء بھی غنیمت ہے اور خیر مقدم کا مستحق ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام نکلنے والا روزنامہ "الاسلام" ڈیکلریشن ملنے پر نکلا تو اس کا دائرہ بھی محدود اور زیادہ تر جماعتی خبروں و تبصروں تک محدود رہے گا۔ چنانچہ ایک بالکل ہی غیر جانبدار اور غیر جماعتی آزاد اخبار کی ان کے باوجود بھی نہایت شدید ضرورت ہے۔ اور الحمدللہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے "جرنلسٹس یونائیٹڈ" کے نام سے ایک ادارہ قائم ہو گیا ہے۔ جو جلد ہی ایک آزاد و غیر جانبدار ساست گو روزنامہ جاری کرنے والا ہے

یہ ادارہ خالص عوامی ادارہ ہے اور عوام کے اشتراک سے قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے عوامی حصص فروخت کے لئے کھول دیئے گئے ہیں اور دس روپیہ کے ایک حصہ سے لے کر پچاس ہزار تک کے حصص خریدے جا سکتے ہیں۔

عوام کی ملکیت اور عوام کے اشتراک سے نکلنے والے اس اخبار کی پالیسی .... یقیناً عوامی اور پاکستان کے عوام کے نظریہ اسلام کے مطابق رہے گی اور ایسا اخبار ہی جس پر عوام کا قبضہ ہو، عوام کے مفادات سے انحراف نہیں کر سکے گا۔ اور نہ کسی خاص گروہ کا آلۂ کار بن سکے گا۔

امید ہے یک طرفہ اخبارات کے موجودہ رویہ سے تنگ آئے ہوئے عوام زیادہ سے زیادہ حصص خرید کر جلد ہی اس اخبار کے اجراء کا سامان کر دیں گے۔ اور ملک میں کم از کم ایک ایسا اخبار وجود میں آجائے گا جو صرف عوام کا اور عوام کے لئے ہوگا۔

آج پاکستان کے عوام کی سب سے بڑی ضرورت ایک خالص عوامی اخبار کی ہے۔ "جرنلسٹس یونائیٹڈ" کے ذریعہ یہ ضرورت انشاء اللہ پوری ہو جائیگی۔ اور پاکستان کے عوام اخباری محاذ پر خود کو بے بس محسوس نہیں کریں گے۔

آئیے، خود بھی اور اپنے حلقۂ اثر میں بھی "جرنلسٹس یونائیٹڈ" کے زیادہ سے زیادہ حصص کے خریدار بنا کر ایک اہم قومی ضرورت بھی پورا کیجئے اور ایک نہایت نفع بخش کاروبار کے حصہ دار بھی بن جائیے۔ حصص کی رقوم اس پتہ پر بھیجئے: ریگل سینما بلڈنگ ۵۶ دی مال لاہور

کارروائی مرکزی مجلس عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(احمد حسین کمال)

۲۷ جون ۱۹۷۰ء مطابق ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ بروز ہفتہ پونے گیارہ بجے دن کو شیرانوالہ (لاہور) میں کل پاکستان مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ارکان مجلس عمومی نے شرکت فرمائی — مغربی پاکستان سے

(۱) امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ

(۲) مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔

(۳) ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ (گوجرانوالہ)

(۴) ناظم عمومی مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ

(۵) حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی

(۶) حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب (سرگودھا)

(۷) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب (پشاور ضلع مردان طوہرو)

(۸) جناب سردار غلام قادر خاں صاحب (رحیم یار خاں)

(۹) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب (میانوالی)

(۱۰) حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی، خزانچی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(۱۱) حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب (ملتان)

(۱۲) حضرت مولانا محمد عمر صاحب۔ (قلات ڈویژن)

(۱۳) حضرت مولانا نور محمد صاحب (سجاول ضلع ٹھٹھہ سندھ)

(۱۴) حضرت مولانا محمد شریف صاحب (حسین آباد ضلع بہاولنگر)

(۱۵) حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب (کراچی)

(مشرقی پاکستان سے)

(۱۶) حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب (ڈھاکہ)

(۱۷) حضرت مولانا ابوالحسن صاحب (جسر)

(۱۸) حضرت مولانا شمس الدین صاحب قاسمی (ڈھاکہ)

(۱۹) حضرت مولانا معتصم باللہ صاحب (مومن شاہی)

(۲۰) حضرت مولانا عارف ربانی صاحب (مومن شاہی)

(۲۱) حضرت مولانا محی الدین خاں صاحب (ڈھاکہ)

(۲۲) حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب (سلہٹ)

(۲۳) حضرت مولانا اشرف علی صاحب (سلہٹ)

حضرت امیر کی خصوصی اجازت پر مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔

(۱) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب (جہلم)

(۲) حضرت مولانا منظور احمد صاحب (چنیوٹ)

(۳) حضرت مولانا قاضی عبدالمالک صاحب (جھاوریاں)

(۴) حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب (امروٹ شریف)

(۵) حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب (کلاچی)

(۶) حضرت مولانا حکیم عبدالسلام صاحب (ہری پور)

(۷) حضرت مولانا محمد سرفراز صاحب (گکھڑ)

(۸) حضرت مولانا محمد اکرم صاحب (لاہور)

(۹) حضرت مولانا بشیر احمد صاحب حامد (رحیم یار خاں)

(۱۰) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب (لاہور)

اجلاس کی کارروائی کا آغاز قاری عبدالسمیع صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں ناظم عمومی حضرت مفتی محمود صاحب نے گذشتہ عرصہ کی کارگزاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور ۲۲ ماہ کے حسابات پیش کئے۔

(یہ رپورٹ اور حسابات ترجمان اسلام کے ۳ جولائی ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں شائع ہو چکے ہیں)

اس کے بعد حضرت مفتی محمود صاحب نے ون یونٹ کے خاتمہ اور مغربی پاکستان کے صوبوں میں تقسیم ہو جانے سے پیدا ہونے والی انتظامی تبدیلیوں کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام کے دستور اساسی میں تنظیمی امور سے متعلق ترمیمات کی تجویز پیش فرمائی۔

اور بحث و گفتگو کے بعد طے پایا کہ مغربی پاکستان میں صوبوں کی تقسیم کے مطابق جمعیۃ کا نظام قائم کیا جائے۔ لیکن صوبائی تنظیموں کے باقاعدہ انتخابات، ملکی انتخابات کے بعد کرائے جائیں۔

دفعہ ۴ ج ا کا نوٹ اس طرح تبدیل کر دینے کا فیصلہ ہوا۔

"ضلعی تنظیمیں حسب ضرورت ذیلی تنظیمیں بنا سکتی ہیں"۔

یہ بھی طے پایا کہ ڈویژنوں کی سطح پر بھی تنظیمی نظام قائم رہے اور ترتیب اس طرح ہو۔ (۱) ابتدائی جمعیۃ (۲) ضلعی جمعیۃ (۳) ڈویژنل جمعیۃ (۴) صوبائی جمعیۃ (۵) مرکزی جمعیۃ۔

دستور کی چند دفعات میں بعض لفظی ترمیمات کرنے کا بھی فیصلہ ہوا۔

(ان تمام ترمیمات کے ساتھ جلد ہی دستور اساسی، مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان سے شائع ہو جائے گا)

اس کے بعد اجلاس کانفرنس کی مصروفیات کے باعث دوسرے دن صبح تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

دوسرے دن کی کارروائی

۲۸ جون ۱۹۷۰ء بروز اتوار صبح دس بجے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی، جس میں ملکی انتخابات سے متعلق امور زیر بحث آئے۔

ایک تجویز پر حکومت سے مطالبہ کی ایک قرارداد منظور کی گئی

قرارداد:۔ "کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عمومی کا یہ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ ۱½ ۲ ہزار ووٹروں کی تعداد کا ایک پولنگ اسٹیشن فاصلے اور وقت

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

بقیہ قراردادیں

۱۰۔ سرگودھا کے حادثہ پر تعزیت و افسوس کا اظہار

آئین شریعت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع سرگودھا میں لبوں کے اس حادثہ پر زبردست رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ جس میں کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے آنے والے تین افراد سخت زخمی ہو گئے اور ان میں سے ایک لڑکا جو کلور کوٹ (ضلع میانوالی) کے ایک دینی مدرسہ (قاری سراج احمد صاحب کا مدرسہ) کا ہونہار طالب علم تھا، شہید ہو گیا۔

یہ اجتماع اس شہید بچے کے وارثین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور اس حادثہ پر ان کے رنج و غم میں خود کو شریک سمجھتا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ انہیں اس بچے کا نعم البدل عطا فرمائے۔ یہ اجتماع زخمیوں کی صحت یابی کی دعا کرتا ہے۔

۱۱۔ فخر احرار محترم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کی وفات پر اظہار تعزیت

آئین شریعت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع جنگ آزادی کے عظیم مجاہد اور مجلس احرار کے عظیم راہنما محترم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کی وفات حسرت آیات کو ایک زبردست قومی و ملی نقصان سمجھتا ہے۔ جس کی تلافی ممکن نہیں ہے۔ اور ان کے لئے بلندی درجات کی دعا کرتا ہے۔ اور ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

۱۲۔ ایشیا کے بطل جلیل ڈاکٹر سوئیکارنو کے انتقال پر اظہار تعزیت

انڈونیشیا کے سابق صدر ایشیا کے عظیم مجاہد حریت جناب ڈاکٹر احمد سوئیکارنو کے انتقال پر ملال پر آئین شریعت کانفرنس کا یہ اجتماع زبردست رنج و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ اور نظر بندی کی حالت میں ان کی وفات کو سامراج کی سازش کا ایک حصہ تصور کرتا ہے۔

ڈاکٹر سوئیکارنو کا نام ایشیا و افریقہ کی تاریخ آزادی میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اور ان کی عظیم انڈونیشیا قوم جو عالم اسلام کے لئے سرمایۂ نازش و افتخار ہے، سامراجی سازشوں سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اور اپنے عظیم و محبوب رہنما سوئیکارنو کی مقرر کی ہوئی راہ پر جلد ہی گامزن ہو جائیگی۔

یہ اجتماع ڈاکٹر سوئیکارنو کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور ان کے کارناموں پر خراج تحسین ادا کرتا ہے

ضروری اطلاع

ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر لاہور قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے ایک سرکلر میں ملک بھر کی جمعیۃ کی شاخوں کو مطلع کیا ہے کہ وہ آئندہ اپنے تمام جلسوں اور جلوسوں کی کارروائی نوٹ کرنے کے لئے اپنے یہاں کے اخباری نمائندوں کو ضرور مدعو کیا کریں اور خود بھی یہ کارروائی نوٹ کر کے دفتر جمعیۃ لاہور کے پتہ پر بھیج دیا کریں۔

نیز جہاں اخباری رپورٹر نہ آئیں۔ وہاں سے براہ راست اخبارات کے نام بھی کارروائی ارسال کیا کریں۔

علاوہ ازیں علاقائی ریڈیو اسٹیشنوں کو بھی خبریں بھیجا کریں۔

نرخنامہ اشتہارات

اندرون سرورق	۱۷۵/۰ روپے
اندرون عقبی سرورق	۱۷۵/۰ ″
عقبی سرورق	۲۰۰/۰ ″
ایک صفحہ	۱۰۰/۰ ″
نصف صفحہ	۶۰/۰ ″
چوتھائی صفحہ	۳۰/۰ ″
⅛ صفحہ	۱۰/۰ ″

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی رپورٹ

جہلم ۹ مئی۔ جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان پر قاتلانہ حملہ کے خلاف مذمت کے طور پر جامع مسجد گنبد والی چوک سے [illegible] نکالا گیا۔ جلوس تقریباً تین میل کے [illegible] گشت کرتا رہا۔ جلوس کی [illegible] مولانا عبداللطیف ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے کی۔ جلوس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا [illegible] نے علماء حق اور جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف سازشوں کی مذمت کرتے [illegible] تنظیم [illegible] تحریک [illegible] کیا کہ اس ملک میں تہذیبی سازشیں پنپ سکیں گی۔ [illegible] سامراجی [illegible] کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کی [illegible] قوت بھی موجود ہے جس کے علماء نے برطانوی سامراج سے ٹکر لے کر اسے ناکوں چنے چبوا دیئے تھے۔ آج بھی علماء [illegible] اہلسنت والجماعت انبیاء کرام و صحابہ کرام اور علماء دین و حدود اسلام کی عظمت و حرمت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ایک قرارداد جلوس میں پڑھ کر سنائی گئی۔ جس میں مولانا غلام غوث ہزاروی پر کئے گئے قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فوری طور پر غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے اسلامیان پاکستان کو مطمئن کرے۔

جناب کوثر نیازی پر کئے گئے قاتلانہ حملہ کی بھی شدید مذمت کی گئی اور فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا

(عماد الدین ناظم دفتر)

سوئیکارنو نے اپنے پیچھے کوئی جائداد نہیں چھوڑی

جاکرتہ ۲۲ جون۔ جمہوریہ انڈونیشیا کے بانی سوئیکارنو بائیس سال تک صدارت کے عہدے پر فائز رہے لیکن جب وہ مرے تو ان کی کوئی جائیداد نہیں تھی اور نہ کوئی روپیہ پیسہ انہوں نے اپنے ورثا کے لئے چھوڑا۔ موجودہ حکومت نے انہیں جاکرتہ کے قریب ایک مکان رہنے کے لئے دے رکھا تھا جس میں وہ آخر وقت تک رہے۔ ان کے پاس تصاویر اور آرٹ کے چند نادر نمونے تھے جو حکومت کی ملکیت ہیں اور صدارتی قیامگاہ میں موجود ہیں۔ سوئیکارنو کی دوسری اہلیہ مادام برتی نے بتایا کہ ترکے میں صرف ایک مکان ہے جس میں اپنے بچوں سمیت رہتی ہوں۔

حضرت مولانا علامہ شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ العالی

استاذ تفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور

درج ذیل مضمون حضرت علامہ کے رشحات قلم کا عظیم شاہکار ہے۔ جسے علامہ نے کل پاکستان جمیعۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۲۶-۲۷-۲۸-جون ۱۹۷۰ء کو لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کے موقعہ پر ترجمان اسلام میں اشاعت کے لئے مرحمت فرمایا تھا۔
ہم اس کے لئے حضرت علامہ مدظلہٗ کے نہایت ممنون ہیں اور شکریہ کے ساتھ اسے ترجمان اسلام کے صفحات پر شائع کر رہے ہیں ——— (کمال)

ثم جعلناک علی شریعۃ من الامر فاتبعھا ولا تتبع اھواء الذین لا یعلمون ۝ انھم لن یغنوا عنک من اللہ شیئا ۝ ان الظالمین بعضھم اولیاء بعض واللہ ولی المتقین ۝ ھذا بصائر للناس وھدی ورحمۃ لقوم یوقنون ۝ (پ ۲۵ سورہ جاثیہ)

پھر ہم نے رکھا تجھ کو زندگی کے ایک قانون پر حکم سے کر تو اسی پر چل اور مت چل نادانوں کی خواہشوں پر وہ ہرگز کام نہ آئیں گے تیرے خدا کے آگے ذرا بھی بے انصاف ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور اللہ ان کا رفیق ہے جو اس سے ڈریں۔ یہ قرآن اور شریعت عقلمندی کی باتیں ہیں اور کامیابی کی راہ بتاتی ہیں اور سامان رحمت ہے ہر اس قوم کے لئے جو اس پر یقین رکھتی ہو۔

سمیت الشریعۃ شریعۃ من حیث ان من شرع فیھما علی الحقیقۃ والصدق روی وتطھر روح المعانی ج ۲۵ ص ۱۴۹

شریعت کو شریعت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شریعت اصل لغت میں پانی کی گھاٹ کا نام ہے۔ جہاں سے جانور پانی پیتے ہیں یا دھوئے جاتے ہیں۔ شریعت اصطلاحی یعنی احکام شرعیہ گھاٹ کے پانی کی طرح زندگی بخش اور موجب طہارت ہے۔ شریعت ابدی حیات کا آب حیات ہے اور اعتقادی اخلاقی، عملی ناپاکیوں کا ذریعہ تطہیر ہے۔ گویا اس نام میں شریعت کے مقصد کو واضح کر دیا گیا کہ جن لوگوں کی حیات شریعت اسلامی کے نور سے محروم ہے۔ وہ درحقیقت زندہ درگور اور مردہ ہیں۔ اور وہ ناپاکیوں میں آلودہ ہیں۔ ان کی سیاست ناپاک معاملات گندہ عقائد و اخلاق پلید معاشرہ وتہذیب ننگ انسانیت ہے۔ اس آیت کریمہ میں حسب ذیل امور ارشاد فرمائے گئے۔

(۱) شرعی قانون جس کا سرچشمہ خدا ہے

(۲) وضعی قانون جس کا سرچشمہ فکر انسانی (پارلیمنٹ) ہے

اس وقت دنیا کی کوئی مملکت ایسی نہیں۔ جہاں کوئی قانون نہ ہو۔ یا الٰہی یا انسانی اول کا نام قانون شرعی ہے اور دوم کا قانون وضعی جو قوم شرعی قانون سے انحراف کرے گی تو اس کو انسانی قانون اختیار کرنا پڑے گا۔ لہٰذا اصل سوال ایک مملکت کے لئے یہ ہے کہ اس کو خالق انسان کی بندگی اختیار کرنا چاہیئے یا انسان کی۔ ان دو میں سے ایک کی بندگی تو بہرحال اختیار کرنی ہوگی۔ اب انتخاب ان دو میں سے کسی ایک کا یہ انسانی بصیرت پر موقوف ہے۔ اس انتخاب کے سلسلے میں اس آیت میں موازنہ اور انتخاب کے بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ جس سے الٰہی قانون کی انسانی قانون پر برتری ثابت ہوتی ہے۔ یہ کہ انسان فطرتاً انسان کا بندہ نہیں اللہ کا بندہ ہے

شرعی قانون کا سرچشمہ خدا ہے

دور حاضر کا جدید انسان حیوانیت کی راہ پر گامزن ہونے کی وجہ سے یہ نہیں چاہتا کہ اس کی حیوانی خواہشات کی راہ میں شرع حائل ہو۔ اس لئے وہ پابندی شرع سے جان چھڑانے کے لئے شریعت کو شریعت مولا کہنے کے بجائے شریعت ملاّ پکارتے ہیں۔ تاکہ گلو خلاصی آسان ہو۔ اسی احمقانہ حیلے کی تردید کے لئے اس آیت میں تین احکام ایسے رکھے گئے کہ جس سے اس احمقانہ حیلے کی جڑ کٹ جائے۔ پہلے فرمایا۔

ثم جعلناک علی شریعۃ خالق کائنات فرماتے ہیں۔ ہم نے آپ کو اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت پر قائم کر دیا ہے۔ لہٰذا شریعت ہماری ہے اور اس پر چلنا ہمارا حکم ہے۔ اور جب یہ حکم سید المخلوقات کو دیا گیا تو اور کون ہے جو اس حکم سے مستثنٰی ہو سکے۔ پھر فرمایا۔ من الامر۔ یعنی ہم نے امر اور آرڈر اور حکم شاہی دے کر شریعت کو زندگی کا لائحہ حیات بنانے پر قائم کیا۔ لہٰذا شریعت سے اور شرعی قانون سے انحراف امر الٰہی سے انکار ہے۔ پھر فرمایا۔ فاتبعھا۔ تم پوری زندگی میں شریعت کا اتباع کرو۔ شریعت کے قطعی حکم کا بطور مذاق وہزل بھی انکار کفر ہے، اگرچہ ہزل بمضمون کا قصد نہ ہو کیونکہ نفس ہزل استخفاف اور توہین دین ہے اور خود یہ حکم قرآن سے ثابت ہے۔ علامہ حموی شرح اشباہ والنظائر مطبوعہ نولکشور ص ۲۳ بحث نیت کے تحت لکھتے ہیں۔ قال فی التوضیح الھزل لا بما ھزل بہ ای لیس کفرہ بما ھزل بہ وھو اعتقاد معنی کلمۃ الکفر التی تکلم بھا ھازلا فانہ غیر معتقد معناھا بل کفرہ بعین الھزل فانہ استخفاف بالدین فھو کفر قال اللہ تعالٰی قل ابا اللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستھزءون لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم یہ فقہی حکم مؤید بالقرآن ہے کہ شریعت قطعی حکم کا انکار یا استہزا موجب ارتداد ہے۔ کیونکہ اس میں سرچشمہ شریعت کی توہین ہے۔

شرعی قانون عقل بصیرت اور حقیقی کامیابی اور رحمت کی راہ ہے

شرعی قانون کے سلسلے میں تین مثبت امور ارشاد فرمائے گئے۔ (۱) ھذا بصائر للناس وھدی ورحمۃ لقوم یوقنون۔ ان تین امور میں شریعت کے فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ سب شریعت کے مثبت پہلو سے متعلق امور ہیں۔ مثبت امور یہ ہیں

(باقی ص ۱۲ پر)

نعرے اور کتبے

جو آئین شریعت کانفرنس لاہور کے عظیم الشان جلوس اور اجلاسوں میں لاکھوں شرکاء نے بلند کئے۔

- اسلام مکمل نظام حیات ہے
- پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
عائلی قوانین منسوخ کرو
- سودی کاروبار بند کرو
- شراب نوشی ممنوع قرار دو
- اسلام کا اقتصادی نظام تمام مشکلات کا حل ہے
- تمام فرقوں کے متفقہ ۲۲ نکات کو آئین میں شامل کرو۔
- امریکی سامراج کو یہاں نہیں چلنے دیا جائے گا
- کمیونزم کا الزام لگانے والے جھوٹے اور سامراجی ایجنٹ ہیں۔
- ختم نبوت اور احترام صحابہؓ کو آئین کا بنیادی جزو بناؤ
- امریکیو! ایشیا اور افریقہ سے نکل جاؤ
- سرمایہ دار اور جاگیردار اسلامی مساوات کی راہ نہیں روک سکتے۔
- کسانوں، مزدوروں اور غریبوں کو مطمئن کر کے کمیونزم کو روکا جا سکتا ہے
- اسلامی بلاک قائم کرو
- بنیادی حقوق بحال کرو
- انڈونیشیا کا خونیں ڈرامہ پاکستان میں کھیلنے نہیں دیا جائیگا
- امریکی سفیر فارلینڈ کو واپس کرو
- پاکستان میں مسلمانوں کا گلا مسلمانوں کے ہاتھ سے نہیں کٹنے دیا جائے گا۔
- آئین شریعت نافذ کرو
- پاکستان زندہ باد
- جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد
- متحدہ دینی محاذ زندہ باد
- مولانا عبداللہ درخواستی زندہ باد
- مفتی اعظم مولانا محمود زندہ باد
- مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی زندہ باد
- صدر ناصر زندہ باد
- صدر سوئیکارنو زندہ باد
- عرب اتحاد زندہ باد
- عالم اسلام کا اتحاد زندہ باد
- خلافت راشدہ کا نظام قائم کرو

آئین شریعت کانفرنس سے علماء کرام کے

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی

خطبہ جمعہ سے پہلے فرمایا۔

"اگر اس وقت ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو واقعی راضی کر لیا تو ایمان اور ملک دونوں بچ جائیں گے لیکن اگر ہم اس وقت نہ سنبھلے تو ہم پر ایسی طاقت مسلط ہو سکتی ہے۔ جس سے ایمان اور ملک دونوں خطرے میں پڑ سکتے ہیں"۔

نماز عشاء کے بعد پہلے اجلاس عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور جمعیۃ علماء اسلام ملک کو فرنگی قوانین سے نجات دلا کر اس ضابطۂ حیات پر مبنی اسلامی قوانین ملک میں نافذ کرنا چاہتی ہے۔ آج ہمیں ایسے شیدائیوں کی ضرورت ہے۔ جو اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے تن من دھن کی قربانی دے سکیں۔ بعض حلقے ہم پر سوشلسٹ ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں۔ لیکن ہم ایسے لوگوں سے خوفزدہ ہو کر غریبوں کے استحصال کے خلاف آواز بلند کرنے سے باز نہیں رہیں گے۔ صحابہ کرام پر تنقید کرنے والے کسی طور بھی ملک کی قیادت سنبھالنے کے اہل نہیں ہیں

۲۸۔ جون دوسرے اجلاس عام سے خطاب خطاب میں فرمایا۔

"ہم نے پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ اور اب یہاں دین محمدی کا ہی نظام چلے گا۔ ہم کسی اور ازم کو قبول نہیں کریں گے۔ اگر یہاں کسی اور نظام کو لانے کی کوشش کی گئی تو ہم اس کے خلاف جہاد کریں گے۔ اور اس جہاد میں سب کچھ قربان کر دیں گے۔

امریکہ ہمارا دشمن ہے۔ اس نے اسرائیل کو مدد دے کر بیت المقدس کو ہم سے چھین لیا اور اب وہ پاکستان کو بھی دشمنوں کے حوالے کر دینا چاہتا ہے لیکن ہم اس کے ناپاک عزائم کو اللہ کی مدد سے خاک میں ملا دیں گے۔

مفتی محمود صاحب کے فرمودات

پہلے اجلاس عام سے:۔

"پاکستان اسلام کے لئے بنا تھا اور اسلام کے لئے ہی قائم رہ سکتا ہے۔ پاکستان کے عوام سامراج کی ریشہ دوانیوں سے بخوبی باخبر ہیں۔ اور وہ سامراج کی حواری جماعتوں کو ہرگز کھل کھیلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

ملک میں آتشیں اسلحہ پاکستان کے حرمن امن کو تہ و بالا کرنے کے لئے استعمال ہوگا۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان ان خفیہ کارروائیوں کو روکے عربوں کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کرے اور اسرائیل کی پشت پناہی کرنے والی طاقت امریکی سامراج کا بائیکاٹ کرے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت امریکی سفیر فارلینڈ کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ملک سے واپس بھیج دے۔ اس لئے کہ امریکی سفیر کی سرگرمیوں سے پاکستان کے عوام سخت مضطرب ہیں۔ انڈونیشیا میں لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام کے وقت یہ ہی صاحب وہاں امریکہ کے سفیر تھے۔

یہ بات عام طور سے مشہور ہو رہی ہے کہ فارلینڈ ملک کے مختلف شہروں میں آزادانہ دورہ کرتے پھرتے ہیں اور اپنی حامی جماعتوں سے نچلی سطح تک رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں اور کروڑہا روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔

حکومت اس بات کی بھی تحقیقات کرائے کہ کن کن جماعتوں کو کس کس شکل میں بیرونی امداد مل رہی ہے؟

۲۸ رجون کے آخری اجلاس سے:۔

"طلباء عزیز! آپ کو دیندار طبقہ اور عوام کے مابین اس خلیج کو پاٹنا ہے جسے برطانوی سامراج نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے پیدا کیا تھا۔

جو لوگ گذشتہ ۲۲ برسوں میں حکمران رہے انہوں نے نہ تو خود آزادی کا صحیح مفہوم سمجھا اور نہ عوام کو آزادی کے ثمرات سے بہرہ ور ہونے کی اجازت دی ؎؎

خطابات کے جستہ جستہ اقتباسات

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب

"جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کوشاں ہے اور ملک میں مکمل آئین شریعت نافذ کرنے کی حامی ہے۔ اس کے باوجود جمعیۃ کے مخالفین جمعیۃ کے ارکان پر کمیونسٹ ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں۔ جمعیۃ کے خلاف اس معاندانہ مہم میں دراصل امریکی سی، آئی، اے اور امریکی سفیر فارلینڈ کا ہاتھ ہے۔

جمعیۃ کے خلاف اکثر مقامات پر نوکرشاہی بھی مصروف عمل ہے اور پورے ملک میں جمعیۃ کے کارکنوں اور رہنماؤں کو قید کیا جا رہا ہے۔ ان کی زبان بندی، اضلاع میں داخلوں پر پابندی کے نوٹس جاری کئے جا رہے ہیں۔ اس طرح جمعیۃ کی انتخابی مہم کو ناکام بنانے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔

صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں کو اس طرف توجہ کرنا چاہیئے کہ جمعیۃ کے خلاف نوکرشاہی کے یہ اقدامات ان کی غیرجانبداری کے اعلانات کی صریح خلاف ورزی ہیں اگر جمعیۃ کے خلاف نوکرشاہی کا یہ معاندانہ رویہ جاری رہا تو ملک میں آزادانہ وغیرجانبدارانہ انتخابات کی فضا قائم نہیں رہ سکتی اور اسے جمعیۃ کے خلاف ایک سوچا سمجھا منصوبہ و سازش سمجھا جائے گا۔

مودودی صاحب نے اسلام کے نام سے ایک نیا سرمایہ پرستانہ مذہب ایجاد کر کے مسلمانوں کو کمیونزم کی گود میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

اعلان شمولیت	مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی برادر زادہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی

نے ۲۸ جون سنہ ۱۹۷۰ء کو آئین شریعت کانفرنس کے اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام میں اپنی شمولیت کا اعلان کر دیا۔

عوام اس سے آئندہ انتخابات میں آزمائے ہوئے لوگوں کو ووٹ دینا یا جانے پہچانے سامراج دوستوں کی تائید صریحًا پاکستان اور اسلام کے مفادات سے روگردانی ہوگی۔"

مولانا شمس الدین صاحب قاسمی (مشرقی پاکستان)

"مشرقی پاکستان کے عوام سوائے اسلامی نظام کے اور کسی چیز سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کئے بغیر ملک کے عوام کا اتحاد کوئی پارٹی حاصل نہیں کر سکتی۔

مودودی جماعت عوام کو گمراہ کرنے کے لئے کیا کیا حربے استعمال کر رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مولانا قاسمی نے انکشاف فرمایا کہ جماعت نے بنگلہ زبان میں اپنا جو منشور شائع کیا ہے۔ وہ اردو میں شائع شدہ منشور کے متن سے مختلف ہے۔"

کانفرنس سے خطاب کرنیوالے دیگر علماء کرام

(۱) ہفت روزہ شہاب کے مدیر جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔
(۲) خطیب پاکستان مولانا ضیاء القاسمی (لائلپور)
(۳) محترم مولانا غلام حیدر صاحب (بلوچستان)
(۴) حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب (راولپنڈی)
(۵) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب (سرحد)
(۶) پیپلز پارٹی کے رہنما مسٹر خورشید صاحب
(۷) جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ
(۸) انجمن نوجوانان اسلام کے صدر شمیم گلزار احمد صاحب
(۹) علامہ خالد محمود صاحب
(۱۰) مولانا محی الدین خان صاحب (مشرقی پاکستان)
(۱۱) عبدالسلام صاحب ہمدانی (جمعیۃ طلباء اسلام)
(۱۲) اسلوب علی قریشی صاحب (" " ")
(۱۳) جاوید پراچہ صاحب (" " ")
(۱۴) مولانا محمد لقمان صاحب علی پور
(۱۵) مولانا عبدالشکور صاحب حریا پور
(۱۶) مولوی محمد شفیع صاحب ملتان (جمعیۃ طلباء اسلام)
(۱۷) مولانا محمد یوسف صاحب
(۱۸) مولانا محمد عیسیٰ خان۔

مطالبات و قراردادیں ایک نظر میں

(۱) صدر مملکت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف نوکرشاہی کے معاندانہ رویہ کا سدباب کریں تاکہ جمعیۃ کی انتخابی مہم سبوتاژ نہ کی جا سکے۔ اور انتخابات کے لئے آزاد و غیرجانبدارانہ فضا قائم رہے
(۲) مولانا عزیز اللہ صاحب مبلغ خیرپور ڈویژن کی رہائی کا مطالبہ۔
(۳) رحیم یار خاں کے امیر جمعیۃ مولانا غلام ربانی اور ان کے رفقاء کی سزاؤں پر نظرثانی کا مطالبہ
(۴) جمعیۃ کے خلاف ڈپٹی کمشنر خیرپور کے رویہ پر نکتہ چینی
(۵) مولانا عبدالمجید صاحب ندیم کی گرفتاری پر احتجاج
(۶) چوتھے پنجسالہ منصوبہ کو عوام کی نمائندہ اسمبلی کی صوابدید پر چھوڑ دینے کا مطالبہ
(۷) تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں سے مشرقی پاکستان کے حصہ کی گیارہ سو کروڑ روپیہ کی بچی ہوئی رقم فوری طور پر مشرقی پاکستان میں استعمال کرنے کا مطالبہ۔
(۸) منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین ایم، ایم احمد کو فوراً برطرف کرنے کا مطالبہ
(۹) مشرقی پاکستان کے قحط زدہ علاقوں میں کافی خوراک کی درآمد اور صحیح تقسیم کا مطالبہ۔
(۱۰) مشرقی پاکستان میں سیلابوں کی روک تھام کے مستقل انتظامات کا مطالبہ
(۱۱) فرخا بیراج کے مسئلہ پر بھارت کے رویہ کے خلاف سخت اقدامات کا مطالبہ۔
(۱۲) بھارت کے مظلوم مسلمانوں کا قتل عام روکنے کے لئے مناسب اور موثر اقدامات کا مطالبہ
(۱۳) بھارت کے تسلط سے کشمیر کو آزاد کرانے کی جدوجہد کو تیز کرنے کا مطالبہ
(۱۴) فرقہ وارانہ نصاب دینیات رائج کرنے کی تجاویز قومی اتحاد اور یکجہتی کے منافی ہیں۔

آئین شریعت کانفرنس کے اجلاسوں کی صدارت

پہلا اجلاس ۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف
دوسرا اجلاس ۔ لیبیا کے سفیر محترم
آخری اجلاس ۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

(بقیہ مقام شریعۃ)

ہم پہلے سرچشمہ شریعت کے متعلق بحث کرتے ہیں۔ پھر ان کے فوائد سے بحث کرینگے۔

سرچشمہ قوانین شرعیہ خالق کائنات ہے

قانون کے تین درجات ہیں (۱) متن اور اصل قانون جس کو بنیاد اور اصول کا درجہ حاصل ہے۔ یہ صرف خالق کائنات کی ذات کا حق ہے۔ ان الحکم الا للہ۔ امر ان لا تعبدوا الا ایاہ۔ زندگانی کے قانون کا عطا کرنا صرف خدا کا حق ہے۔ اسی کا حکم ہے کہ کسی قانون کی اطاعت نہ کی جائے بغیر اس کے قانون کے۔

(۲) دوم اصل قانون کی تشریح و تبیین وہ خاتم الانبیاء علیہ السلام کی ذات سے متعلق ہے۔ آپ کی سنت قولی و فعلی و تقریری نے متن قانون کی تشریح کی ہے۔ اور مراد الٰہی کو متعین کیا ہے۔ آپ کا یہ مقام خود قرآن میں مذکور ہے۔ لتبین للناس ما نزل الیھم تاکہ آپ تشریح کر دیں اس کتاب کے قوانین کی جو ہم نے ان کی طرف نازل کی ہے۔ یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ — (سورہ جمعہ) تاکہ آپ تلاوت کے ذریعہ ان کو الفاظ قرآن کی تعلیم دیں اور ان کے دلوں کو پاک کردیں اور قرآن اور سنت کی تعلیم دیں۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ کتاب کے ساتھ جہاں بھی قرآن میں حکمت کا لفظ آیا ہے اس سے مراد سنت رسول ہے۔ اصل قانون اور تشریح نبوی بذریعہ سنت دونوں واجب العمل ہونے میں یکساں ہیں۔ اور ان میں کسی ایک سے انحراف بغاوت حکم الٰہی ہے۔ وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم۔ ایماندار مرد اور عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ جب خدا و رسول کوئی قانونی فیصلہ کرے تو ان کا اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس کے خلاف کرے۔

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما ؕ

تیرے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے متنازعہ امور اور معاملات میں آپ کے قانون کو فیصلہ کن نہ مانیں۔ پھر آپ کے شرعی قانون کے فیصلہ سے دل میں تنگی محسوس نہ کریں اور قانون شرعی پر پورا عمل کرے۔ آپ کی تشریح بھی درحقیقت قرآن سے ماخوذ ہے۔ امام سیوطیؒ نے اتقان میں امام شافعی سے نقل کیا۔ کہ حضور نے جو شرعی احکام دیئے ہیں فھو مما فھمہ من القرآن تو وہ آپ نے قرآن سے معلوم کئے ہیں۔

۳۔ تطبیق و توسیع دائرہ قانون

سوم امر دائرہ قانون کی توسیع ہے اور قانون کو واقعات پر منطبق کرنا ہے۔ یہ امر بھی بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ اسلام دین فطرت ہے۔ اور ابدی ہے اور تمام اقوام اور ازمان پر حاوی ہے۔ جن میں لامحدود واقعات پیش آسکتے ہیں۔ جن کے احکام واضح الفاظ میں اصل قانون اور تشریح سنت میں نہیں مل سکتے۔ لہٰذا قانون کے دائرہ کی توسیع دوام اسلام اور اس کی عالمگیری کے لئے ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اہل اجتہاد نے اصول اجتہاد کے تحت دائرہ قانون کی توسیع فرمائی اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضور کے حکم سے یہ عمل شروع ہوا تاکہ استنباط احکام کے ذریعہ تمام آنے والے واقعات کا قیام قیامت تک احکام اصول اجتہاد کے تحت مستنبط ہو سکے۔ لیکن یہ استنباط ہر مدعی اجتہاد کا حق نہیں۔ بلکہ یہ ہر اس شخص کا حق ہے جس میں اہلیت اجتہاد کے تمام شرائط موجود ہوں اور اس کے ساتھ خشیۃ اللہ اور تقویٰ سے بھی موصوف ہو۔ تاکہ رضاء حق کی راہ سے انحراف نہ کرے اور دائرہ اجتہاد کے قوانین کو جانتا ہو۔ کہ منصوصات کتاب اللہ و سنۃ رسول میں اجتہاد کے ذریعہ احکام کو نہ بدل ڈالے۔ یہ اللہ و رسول کے حکم کو توڑنا ہے۔ جو کسی مجتہد کے لئے جائز نہیں منصوصات میں اجتہاد جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ۔ یا ایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے حکم سے آگے نہ بڑھو۔ ماکان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم۔ کسی ایماندار مرد یا عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ و رسول کوئی فیصلہ کر دے کہ ان کو اس کے خلاف کرنے کا اختیار باقی ہو۔ بلکہ وہ دونوں اللہ و رسول کے حکم کی تعمیل کے پابند ہیں۔ اس میں حکم سنت اور حکم قرآن میں فرق نہیں۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے رسول کا حکم مانا تو اس نے خدا کا حکم مانا۔ یعنی دونوں حکم مساوی ہیں۔ جس نے رسول کا حکم نہ مانا تو خدا کا حکم بھی نہ مانا۔ جیسے ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق انسان ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان ہو اور ناطق نہ ہو یا ناطق ہو اور انسان نہ ہو۔ اسی طرح اجماع کے خلاف بھی اجتہاد غلط ہے۔ ویتبع غیر سبیل المومنین میں داخل ہے جو پیروی کرے۔ اس وقت کے مومنین یعنی اجماع صحابہ کے خلاف تو نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم وساءت مصیرا۔ اس کو ہم اس کے پسند راہ پر چلائیں گے اور جہنم میں ڈالیں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ بنابریں اہلیت اجتہاد کے لئے کتاب و سنت و اقوال و مذاہب صحابہ و تابعین و آئمہ مجتہدین کا علم ضروری ہے تاکہ نصوص کتاب و سنت و اجماع کے خلاف اجتہاد کا تیشہ نہ چلائے جو درحقیقت اجتہاد نہیں۔ بلکہ دین کی تحریف ہوگی۔ کتاب و سنت چونکہ بلسان عربی مبین کی تصریح کے تحت عربی زبان سے متعلق ہے تو عربی زبان کی پوری مہارت بھی ضروری ہے۔ علم لغت، صرف، نحو، بلاغت اور قواعد اجتہاد کا علم بھی ضروری ہے۔ جس کو اصول الفقہ کہا جاتا ہے تاکہ اجتہاد میں غلطی سے محفوظ ہو۔

ازالہ شبہ

یہ شبہ نہ کیا جائے کہ یہ علوم نزول قرآن کے بعد مدوّن ہوئے۔ لہٰذا اجتہاد کیونکر ان پر موقوف ہو سکتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ علوم نزول قرآن کے وقت موجود تھے۔ عرب ان کو استعمال کرتے۔ مثلاً فاعل مرفوع پڑھنا مفعول کو منصوب پڑھنا ان کے کلام اور محاورات میں جاری تھا۔ عام اور خاص کا فرق جاری تھا۔ جب غیر عرب اسلام میں داخل ہوئے تو جو قواعد زبان عرب فطرۃ اور سلیقہ اور ذوق سے جانتے تھے ان کو مدون کیا گیا۔

اہلیت ضروری ہے خواہ مولوی میں ہو یا ماسٹر میں

لہٰذا ان علوم ضروریہ کا وجود پہلے سے تھا۔ تدوین و تصنیف فن کی شکل میں بعد میں ہوئی۔ اجتہاد کی اہلیت کے سلسلے میں خشیۃ اللہ و تقویٰ کے علاوہ مذکورہ علوم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ مولوی کا ٹھیکہ نہیں، نہ پاپائیت ہے بلکہ کار کے لئے اہلیت کار کا مسئلہ ہے جو دنیوی فنون میں بھی سب کے نزدیک مسلم ہے۔ اگر غیر اہل ڈاکٹر، انجنیئر اور بیرسٹر نہیں بن سکتا تو نااہل دین کا مجتہد کیسے بن سکتا ہے۔ اگر ڈاکٹری انجنیئری، بیرسٹری

مسٹر کا ٹھیکہ نہیں تو حارت اجتہاد بھی مولوی کا ٹھیکہ نہیں جو شخص اپنے اندر یہ اہلیت پیدا کرے گا اس کو یہ حق حاصل ہوگا۔ لیکن اس صورت میں وہ نرا مسٹر نہ رہیگا مولوی بن جائے گا۔

علم اور تقویٰ کا انحطاط اور دعویٰ اجتہاد

لیکن دور حاضر میں تنہا یہی تقویٰ کا بھی زوال ہے بلکہ خواہشات نفس کی پرستش ہو رہی ہو اور علم بھی نہیں اور شریعت کے تعمق اور گہرائی سے سراسر بےخبری کا دور ہے۔ اس میں اگر اجتہاد کی تیغیں چلائی گئیں تو دین کے رہے سہے اجزا کے پرزے بھی اڑ جائیں گے۔ اسی کے متعلق اقبال مرحوم نے فرمایا ؎

دور حاضر فتنہا زیر سرست
طبع نا پروائے او آفت گرفت
بزم اقوام کہن برہم ازو
شاخسار زندگی بے نم ازو
در خزان اے بے نصیب از برگ و بار
از شجر مگسل بامید بہار
اجتہاد اندر زمان انحطاط
قوم را برہم ہمی پیچد بساط
راہ آبا رو کہ این جمعیت است
معنی تقلید ضبط ملت است
عقل آبایت ہوس فرسودہ نیست
کار پاکاں از غرض آلودہ نیست

شریعت اسلامیہ کا اصلی سرچشمہ ذات رب العالمین

شریعت دراصل خدائی قوانین کا نام ہے اور قانون انسان کا بنایا ہوا ہے۔ خواہ ایک انسان کا ہو یا شلو یا متعدد انسانوں کا یعنی پارلیمنٹ و مجلس قانون ساز۔ یہ لعنتی مرض مغربی تہذیب کے عروج کے زمانے سے انسان پر مسلط ہوا۔ اب انسان کو یا بندہ خدا بنتا ہے یا بندہ انسان دونوں کی بندگی بیک وقت نہیں ہو سکتی۔ یورپ کی قانون دانی کا مرکز اٹلی ہے۔ روما کا قانون تمام مغربی قوانین کا ماخذ ہے۔

(۱) اطالوی میزینی مدبر لکھتا ہے۔ ہم یا تو خدا کے بندے بن سکتے ہیں یا انسان کے ایک انسان ہو جیسی آمریت میں یا زیادہ جیسے جمہوریت میں۔ جب تک کوئی حکومت خدا کے قوانین کے مطابق نہیں چلتی اس کا کوئی حق مسلّم نہیں۔ حکومت خدا کے منشاء کی تنفیذ کے لئے ہے۔ اگر وہ اس سے خارج ہے تو اس کو بدل ڈالو۔ (انٹرپریٹرز آف مین ص۱۲۶، ص۱۲۵)

(۲) اقوام متحدہ کی ثقافتی مجلس یونیسکو کی تحقیقاتی رپورٹ جس کو دنیا بھر کے مفکرین نے مرتب کیا۔ انہوں نے ایک کتاب ڈیموکریسی ان ورلڈ آف ٹینشن مرتب کی پہلا سوال جمہوریت کی تعریف کا ہے۔ اس نے لکھا یہ لفظ مہمل ہے۔ اس کا مفہوم متعین نہ ہو سکا۔ دور حاضر میں جمہوریت سے مہمل لفظ اور کوئی نہیں ص۴۶۲ یہ غلط ہے کہ اکثریت کا فیصلہ غلطی سے پاک ہے، ص۵۰۲ میں کہتا ہوں کہ انگلینڈ اور کینیڈا کی پارلیمنٹ نے تاریخ کی گونج میں جواز لواطت کا قانون پاس کیا۔ حالانکہ سدوم و عمورہ کی الٹائی ہوئی زمین کی تاریخ بحرمیت کی شکل میں ان کے سامنے ہے۔ اور اس واقعہ پر ان سب کو یقین ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمان خدائی قانون کو چھوڑ کر ان ناپاک بندگان خواہش قوموں کے قوانین کی تقلید کرتے ہیں فیا للعجب۔

قانون سازی کے لئے ضروری صفات امر اول علم کامل

اب ہم اس امر پر بحث کرتے ہیں کہ صحیح قانون زندگی کے لئے جن امور کی ضرورت ہے۔ وہ خدا میں موجود ہیں یا انسان میں تاکہ یہ فیصلہ ہو سکے کہ شرعی قانون میں انسانیت کی فلاح ہے یا وضعی اور انسانی قانون میں۔ امر اول جو واضع قانون کے لئے ضروری ہے۔ وہ علم تام اور حکمت کا ملہ ہے۔ تاکہ اس کو انسان کے تمام ادوار حیات اور اس کے ظاہر و باطن کے جملہ کیفیات و نفسیات کا صحیح علم حاصل ہو۔ تاکہ وہ ایسا قانون وضع کر سکے جس کی افادیت انسان کے ہر دور زندگی کے ساتھ وابستہ ہو اور اس کے ظاہر و باطن کے جملہ کیفیات کے تقاضاؤں کے مطابق ہو، ورنہ قانون بجائے نافع ہونے کے مضر ہوگا۔ انسانی زندگی قدرت کا شاہکار ہے۔ موت کے معمولی جھٹکے سے یہ چراغ بجھ سکتا ہے۔ اس حیثیت سے اس کی بقاء معمولی مخلوقات سے طویل تر اور ابدی ہونا ضروری ہے اس لئے دنیا کی زندگی کا دور انسانی زندگی کی سب سے چھوٹی کڑی ہے۔ اس کے بعد برزخی حیات کا دور ہے اور پھر اخروی حیات کی جو ابدی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دنیا کا ہر قانون اور اس کا عمل انسان کی پوری زندگی پر اثر انداز ہے۔ روح انسانی اس کے اثرات سے بقول شاہ ولی اللہ رح متاثر ہوتی ہے۔ اور ان عملی اثرات اور قانونی اثر اندازیوں کا اثر برزخ و آخرت میں ثواب و عتاب کی شکل میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ اب انسان جو قانون کے عملی اثرات متعلقہ برزخ و آخرت سے جاہل ہے تو وہ کیسے فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ قانون جس کو وہ دنیوی زندگی میں مفید سمجھتا ہے وہ برزخ و آخرت میں مضر نہ ہوگا۔ جبکہ وہ ان دونوں مقامات حیات انسانی کے حالات سے بےخبر ہے بلکہ وہ یہ فیصلہ بھی نہیں کر سکتا کہ جس قانون کو وہ ۱۹۷۰ء میں مفید سمجھتا ہے کیا وہ ۱۹۸۰ء میں بھی مفید ہوگا جبکہ معمولی فرق سے انسانی فیصلے تبدیل ہوتے اور روزانہ پارلیمنٹ کے قانون بدلتے ہیں۔

غیر جانبداریت

(۲) امر دوم غیر جانبدار ہونا۔ امر دوم یہ ہے کہ قانون ساز فرد ہو یا جماعت۔ وہ کسی قوم یا وطن سے منسوب نہ ہو، ورنہ وہ قانون سازی میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔ یقیناً وہ قانون میں اپنی قوم اور اہل وطن کے مفاد کو ترجیح دے گا اور اپنی قوم اور غیر قوم اور اپنے ملک کے باشندوں اور غیر ملکیوں کے ساتھ مساوی سلوک نہیں رکھ سکے گا۔ واقعات گواہ ہیں کہ بین الاقوامی قوانین میں بھی عملی شکل میں آج تک کمزور اور ایشیائی اور افریقی اقوام سے انصاف نہیں ہوا۔ اور نہ امریکہ میں کالے گورے کے قوانین یکساں ہوئے ؎ جانبداریت انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ وہ اپنے مخصوص مفاد کے خلاف انسانی مفاد کو سوچ ہی نہیں سکتا۔ لہذا جانبدار انسان منصفانہ قانون بنا نہیں سکتا۔ اور اگر بنائے تو اس پر عمل نہیں کر سکتا۔

(۳) امر سوم جذبات سے خالی ہونا

اعتدالیت اور غیر جذباتیت۔ امر سوم جو قانون ساز قوت کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ قانون ساز قوت افراط و تفریط کے جذبات سے پاک ہو اور صحیح اعتدال پر قائم ہو۔ لیکن قانون ساز اگر انسان ہو تو وہ نہ جذبات سے الگ ہو سکتا ہے اور نہ اعتدال پر قائم رہ سکتا ہے۔ وہ اگر ایک طرف جھکتا ہے تو کسی حد پر نہیں ٹھہرتا۔ اور جب اس طرف سے مڑ کر دوسری طرف رخ کرتا ہے تو اس طرف بھی حد سے تجاوز کرتا ہے۔ اعتدال پر قائم نہیں رہتا۔ اس کے لئے

ہم تعلیمیافتہ اور مہذب یورپ کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں

یورپ کے دور اول کے قوانین انسانی در بارہ عورت

(۱) یورپ کے دور اول میں عورت کا مقام

عورت کی شادی کے بعد اس کے تمام تعلقات آبائی خاندان سے منقطع ہوجاتے ہیں۔ وراثت کے اور غیر وراثت کے۔

(۲) اور شادی شدہ عورت کسی چیز کی مالک نہیں۔ اس کے تمام املاک شوہر کے ہیں۔

(۳) شادی شدہ عورت اپنی اولاد کی وارث نہیں بلکہ شوہر کے خاندان کا رئیس وارث ہے۔
(قانون روما مفارفات صـ۱۵)

(۴) شادی شدہ عورت کوئی چیز خرید نہیں سکتی۔ نہ کوئی دنیوی معاملہ کرسکتی ہے اور نہ خاوند کے ساتھ لین دین کرسکتی ہے۔ کیونکہ شوہر بیوی کے املاک کا مختار اور مالک ہے۔ (قانون فرانس صـ۱۷۷)

(۵) عورت کسی عدالت میں دعویٰ نہیں کرسکتی۔ اور نہ اس پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ عدالت میں حاضر ہوسکتی ہے۔ (قانون فرانس صـ۱۵۱)

(۶) روما میں ۵۸۶ء میں ایک تحقیقی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں عورت کے متعلق یہ قوانین پاس ہوئے۔

(۱) عورت جنت کی حقدار نہیں وہ ناپاک ہے
(۲) اس کے لئے گوشت کھانا اور ہنسنا منع ہے اور بولنا بھی منع، بندش کلام کے لئے اس کے منہ پر لوہے کا قفل تجویز کیا گیا۔
(۳) وہ صرف شوہر کی خدمت کے لئے پیدا ہے
(۴) ہنری ہشتم نے قانون جاری کیا کہ عورت کے لئے کتاب مقدس پڑھنا منع ہے۔ دیکھو (روح الدین الاسلامی عبدالفتاح طبارہ صـ۳۲۸) جب اسلامی تہذیب یورپ نہیں پہنچی تھی تو اس وقت یورپ کے انسانی قوانین نے عورت کو یہ مقام دیا تھا۔ گویا وہ ایک بے بس جانور تھی جو کسی قسم کا حق نہیں رکھتی تھی اور تمام انسانی حقوق سے محروم تھی۔

دور جدید میں یورپ کا ردِ عمل با افراط

اسلام نے یورپ کو عورت کی تکریم سکھائی، تو پہلے عورت کے حقوق میں تفریط اور کوتاہی تھی۔ پھر افراط کا جذبہ اتنا بڑھا کہ عورت کو اس قدر خود مختار اور بے لگام بنادیا کہ شوہر اس کے آگے بے بس ہوگیا دورِ حاضر افراط ہے اور دورِ سابق تفریط اور دونوں کے قوانین جذبات افراط و تفریط پر مبنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور آزادی نسواں کی وجہ سے جب یورپ کی عائلی زندگی تباہ ہوگئی تو بہت سے شوہروں نے عورتوں کی حرکات سے تنگ آکر خودکشی کرلی۔ محقق لڈوسں نے اپنی کتاب وومین میں عورت کی وجہ سے مشکلات کا حل یہ بتلایا ہے کہ قانون محمد پر عمل کیا جائے یا دانایانِ مشرق کی پیروی کی جائے۔ بقول اقبال مرحوم ؎

فساد کا ہے فرنگی معاشرہ میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

(۲) دوسری مثال یورپ اور امریکہ میں عورتوں کے حقوق کا جب جذبہ اٹھا تو حد تفریط کو پہنچا۔ شوہر کو کلیتہً حق طلاق سے محروم کردیا اور اسلام کے قانون طلاق کو عظیم جرم قرار دیا۔ لیکن عائلی ضرورتوں اور ازدواج کے فطری حالات نے ان کو مجبور کیا تو اسلامی قانون کو انہوں نے اپنا کر طلاق کی اجازت دی لیکن بندش طلاق کا جذبہ جس طرح تفریط کی حد کو پہنچا تھا کہ شوہر کو اس کے جائز حق سے عورت کی خاطر محروم کیا تھا۔ دوسرا جذبہ افراط کا تھا کہ طلاق کو نہ صرف عام کردیا بلکہ شوہر نہیں خود عورت بھی جب چاہے طلاق لے سکتی ہے یا با لفاظ دیگر اپنے کو مطلقہ بنا سکتی ہے اسلامی ملکوں میں طلاق بمشکل ایک دو فیصد سے زیادہ نہیں۔ لیکن امریکہ میں پہلے ہر آٹھ نکاح میں ایک طلاق تھی اور اب ہر چار نکاح میں ایک طلاق ہے۔ یعنی سو منکوحات میں پچیس فیصد مطلقات ہے اور طلاق کا سبب کوئی معقول امر بھی نہیں۔ سرکاری رپورٹوں میں بعض عورتیں اس بہانہ سے طلاق حاصل کرچکی ہیں کہ میرے خاوند کو کتے سے محبت ہے اور مجھ کو بلی سے۔ اور بعض نے اس وجہ سے کہ میرا شوہر سیاہ سوٹ پہنتا ہے۔ جو مجھ کو پسند نہیں۔

(ب) یہی افراط و تفریط کے دونوں جذبات معاشی مسائل کے حل میں بھی کارفرما ہیں۔ مغربی بلاک میں سرمایہ دارانہ نظام ہے۔ جس نے عوام کے چند افراد کو رب بنا دیا۔ اور باقی کو مفلس اور قلاش کردیا یعنی فرد کو جماعت پر ترجیح دی۔ مشرقی (اشتراکی) بلاک نے عوام کے تمام افراد کو مفلس اور قلاش کردیا، اور ذرائع معاش اور وسائل دولت سیٹھ کے چند کا مربڈوں کے ہاتھ میں دے دیا اور رزق کو قیدی کی روٹی میں تبدیل کردیا۔ اور اس کی انسانی حریت اور آزادی سب مٹادی۔ اس کو ایک بے ضمیر حیوان بنایا۔ کہ آقا کے اشارے پر کام کرے اور پھر نپی تلی روٹی کھائے، ایسی نہیں جیسے وہ چاہے، بلکہ جیسے اس کا آقا کھلائے۔ کرے بھی وہ ہو آقا کرائے اور مذہب اخلاق صفت بھی اس بت پر نثار کرے اس کے بالمقابل شریعت نے جو قوانین دیئے ہیں ان کا سرچشمہ چونکہ ذات رب العالمین ہے۔ جو قانون سازی کے تمام صفات سے موصوف ہے اس میں اعتدال بھی ہے۔

وصف چہارم رحمتِ عامہ

وصف چہارم (۴) رحمت عامہ۔ قانون سازی کے لئے یہ وصف بھی ضروری ہے کہ تمام زیر قانون افراد کے ساتھ اس کی رحمت و شفقت یکساں ہو۔ کیونکہ اگر رحمت میں تفاوت ہو، تو جس پر اس کی نظر رحمت ہوگی اس طبقہ کے فائدہ کا لحاظ رکھے گا اور دوسرے طبقہ کو نظر انداز کرے گا۔

یہ چاروں صفات اور کمالات ایسے ہیں۔ جو قانون ساز کے لئے بیحد ضروری ہے۔ اور کوئی عقلمند اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ کہ انسانی قوانین کا سرچشمہ چونکہ انسان ہے۔ وہ ان کمالات سے قطعاً محروم ہے نہ کسی معاملہ کے متعلق اس کا علم محیط ہے اور نہ انسان کی پوری زندگی دنیا قبر آخرت اس کے زیر نظر ہے اور نہ غیر جانبدار رہ سکتا ہے۔ کیونکہ انسان ضرور کسی خاص قوم کا فرد ہوگا اور خاص علاقہ کا رہنے والا ہوگا۔ جس کی وجہ سے ان سے خصوصی برتاؤ کریگا اور دوسروں کو نظرانداز کرے گا۔ نیز جذبات سے بھی خالی نہیں ہوسکتا۔ اور جوش اور خواہش نفس کے اثر سے انصاف کے حدود کو توڑے گا۔ اس کی اپنوں پر جو رحمت ہوگی، غیروں پر نہ ہوگی۔ لیکن خدا نہ کسی قوم کا فرد ہے نہ کسی خاص علاقے کا رہنے والا ہے بلکہ وہ رب العالمین ہے اور اس کے پیغام رساں رحمۃ للعالمین ہیں۔ سب انسان خدا کے یکساں بندے ہیں۔ کوئی اس کا رشتہ دار نہیں اور نہ ہموطن و ہم قوم ہے۔ لہذا سب پر یکساں رحمت کرے گا۔ حدیث میں ہے۔ اللہ ارحم بعبادہ من ام بولدھا۔ خدا کو اپنے تمام بندوں پر اس سے زیادہ رحمت ہے جو ماں کو اولاد پر ہے۔

عورت کے حقوق و طلاق و معاشی حل میں شرعی حکم

ھو العزیز:۔ اب گذشتہ تین دہوائی قوانین جو مقام عورت، طلاق، معاشی حل سے متعلق ہیں جدید علوم کے علمبرداروں نے جس طرح ان کی گت بنائی اور ان کو پیچیدہ تر بنادیا۔ حالانکہ اس دور کی تمام فکری کاوشوں نے ان پر برسوں کام کیا۔ اس سے یہ حقیقت نمایاں ہوجاتی ہے کہ انسانی زندگی کے لئے قانون بنانا انسانی فکر کے دسترس سے خارج ہے۔ اور انسانی فکر کے شبنم کے قطروں سے انسانی حیات کی کھیتی سرسبز نہیں ہوسکتی۔ اس کی سرسبزی کے لئے قطروں کی بجائے علم الٰہی کے دریا سے سیرابی ضروری ہے۔ وہ ناخواندہ کا ملک تھا۔ نہ کہیں مدرسہ تھا نہ کتبخانہ، نہ کاغذ نہ کتاب، لیکن قانون ایسا دیا کہ ہزاروں مفکرین تعلیمی تجربات اور تحقیقات اور تمام حکماء و فلاسفر کی دانائیاں اس قانون فطرت کے آگے گرد و غبار کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ بقول حافظ ؎

نگارِ من کہ بمکتب نہ رفت و خط ننوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

سب سے پہلے یہ تین مسائل لو اور شرعی قانون کی روشنی میں ان کو سمجھ لو اور ان کے قانونی اور شرعی حل میں موازنہ کرلو تو شرع الٰہی کا تفوق نظر آئے گا۔

مقام عورت

شریعت نے مقام عورت میں اس کی قدرتی ساخت اور فطرت کو بھی ملحوظ رکھا۔ معاشرتی حقوق میں عورت کو بلند تر مقام بھی عطا کیا۔ عورت کے بالتدریج تین منازل ہیں۔ جن سے عورت کو گذرنا پڑتا ہے۔ پہلے وہ اپنے والدین کی بیٹی ہوتی ہے۔ یہ مقام بنتیت ہے۔ پھر بعد از شادی شوہر کی بیوی بنتی ہے۔ یہ مقام زوجیت ہے۔ پھر اولاد ہونے کے بعد وہ ماں بنتی ہے یہ مقام امومت ہے۔ تینوں مقامات کے متعلق شریعت نے اس کے تقدس کے پیش نظر مناسب حال مقام دیئے ہیں۔

(۱) مقام بنتیت کے احکام

حضرت صدیقہؓ حضور علیہ السلام سے روایت کرتی ہیں۔ جو ماں باپ تین لڑکیوں یا دو کو اسلامی آداب سکھائے اور ان کے ساتھ احسان کرے اور ان کا نکاح کرادیں ان کے لئے جنت ہے (ترمذی عن ابی سعید الخدریؓ)

(۲) حضرت انسؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جو دو لڑکیوں کی پرورش کرکے خرچ خوراک دے۔ یہاں تک کہ بالغ ہوجائے۔ قیامت میں وہ میرے ساتھ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے ایک انگلی دوسری کے ساتھ (رواہ مسلم)

(۳) ابن عباسؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ جو لڑکیاں پالے اور لڑکوں کو ان پر ترجیح نہ دے تو اس کیلئے جنت ہے (ابوداؤد)

(۲) مقام الزوجیتہ

بیوی کا حق مودۃ و محبت ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے۔ وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔ خدا نے تم میاں بیوی کے درمیان محبت و رحمت رکھی ہے (۲) دوم معاشرۃ بالمعروف قرآن کا حکم ہے۔ وعاشروھن بالمعروف اور بیوی سے اچھے سلوک برتو (۳) عورت کی سخت مزاجی وغیرہ کو برداشت کرنا قرآن کا ارشاد ہے۔ فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئاً ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیراً۔ اگر تم کو عورت پسند نہ ہو بوجہ صورت یا سیرت کے تو ممکن ہے کہ جس کو تم ناپسند کرتے ہو، اس میں اللہ تعالےٰ نے خیر کثیر رکھا ہو۔ حضور علیہ السلام نے وصیت فرمائی ہے۔ فاستوصوا بالنساء خیرا۔ تم بیویوں کے ساتھ احسان کرنے کی وصیت وصول کرو (۴) رازوں کی حفاظت میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کا راز فاش نہ کرے۔ قرآن کا ارشاد ہے۔ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن یعنی تم ایک دوسرے کے لئے پوشاک کی طرح ہو، جیسے پوشاک عیب پوش ہے۔ تم بھی عیب پوشی سے کام لو۔

(۳) مقام امومت

قرآن کا ارشاد ہے۔ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احسانا۔ اللہ نے حکم دیا، کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔ بالعموم جب والدین بوڑھے ہوجاتے ہیں تو ان کے احترام میں فرق آجاتا ہے۔ اس لئے اس خاص حالت کے لئے قرآن کا ارشاد ہے:۔

اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلا فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا۔

جب والدین میں سے دونوں یا ایک بڑھاپے کو پہنچے تو ان کے آگے اف بھی نہ کرو، اور مت ڈانٹو ان کو اور بولو ادب کے ساتھ، اور ان کے سامنے تواضع کرو رحمت کے جذبے کے تحت اور کہو کہ یا اللہ ان پر رحم کرو۔ جیسا کہ پالا انہوں نے مجھے بچپن میں۔

بخاری و مسلم میں ابوہریرہؓ سے مرفوعاً حدیث آئی ہے۔ کہ ایک آدمی نے حضورؐ سے پوچھا کس سے احسان کروں۔ فرمایا۔ ماں سے۔ پھر یہی سوال کیا۔ پھر بھی فرمایا۔ ماں سے۔ تیسری مرتبہ بھی ماں کا نام لیا چوتھی مرتبہ حضورؐ نے باپ کا نام لیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ماں کی نسبت باپ کا حق چوتھا حصہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اولاد کی تربیت میں ماں باپ دونوں برابر کے شریک ہیں۔ لیکن حمل، وضع حمل اور شیر خوارانی یہ تین امور صرف ماں سے مختص ہیں۔ اس لئے ماں کا حق زائد ہے۔ بقول اقبال مرحوم ؎

نیک اگر بینی امومت رحمت است
زانکہ او را با نبوت نسبت است
شفقتِ او شفقت پیغمبر است
سیرت اقوام را صورت گر است

بعض احکام میں مرد و زن کا تفاوت فطرت کا تقاضا ہے

خالق کائنات نے مرد و زن کی فطرت مختلف بنائی۔ اس فطری اختلاف کی وجہ سے بعض احکام شرعیہ کا تفاوت عین حکمت ہے۔

بیٹی اور بیٹے کے حصے کے فرق کی حکمت

(۱) مثلاً شرعی قانون وراثت میں بیٹے کا حصہ بیٹی سے ڈبل ہے۔ کیونکہ بیٹی نے آگے چل کر کسی دوسرے شخص کی بیوی بن جانا ہے۔ جس کی وجہ سے اس پر بیوی کے اخراجات شریعت نے خاوند کے ذمے لگائے ہیں۔ لیکن بیٹے نے آگے چل کر شوہر بننا ہے۔ جس کی وجہ سے اس پر بیوی کے اخراجات کا بوجھ شرعی قانون کے تحت پڑ جانے والا ہے۔ لہٰذا اس فطری امر کا تقاضا یہ تھا کہ لڑکے کا حصہ لڑکی سے ڈبل ہو۔

(۲) پردے کی حکمت۔ مرد کے لئے پردہ نہیں اور عورت کے لئے پردہ ہے۔ اس میں بھی تفاوت فطرت کا فلسفہ کارفرما ہے۔ عورت کی فکری اور بدنی کمزوری مرد کی نسبت ...... مسلم امر ہے۔ یہی وجہ

ہے۔ جہاں یورپ اور امریکہ میں مرد و عورت کو مصنوعی طور پر برابر رکھا گیا ہے۔ وہاں بھی بدنی قوت کے کاموں میں عورتوں کی تعداد اس فطری کمزوری کی وجہ سے مردوں کے برابر نہ ہو سکی۔ فوج میں خواہ بری فوج ہو یا ہوائی یا بحری مردوں کی تعداد زیادہ ہے، اور عورتوں کی تعداد کالعدم ہے۔ اسی طرح عورت کی فکری کمزوری کی حقیقت بھی نمایاں ہے۔ اکثر بالکل سائنسی ایجادات کے موجد مرد ہیں عورتیں نہیں۔ ڈاکٹروں انجینئروں، بیرسٹروں اور وکیلوں اور دیگر ماہرین فن میں زیادہ تعداد مردوں کی ہے۔ اسی تفاوت کو دیکھ کر شریعت نے تقسیم عمل کا اصول اختیار کیا۔ مرد کا دائرہ کار بیرون خانہ رکھا اور عورت کا اندرون خانہ کہ مرد کی قوت اور عورت کے فطری ضعف کا تقاضا یہی تھا۔ اسی کے تحت شریعت نے حکم دیا۔ وقرن فی بیوتکن۔ تم اپنے خانگی امور اور بچوں کی پرورش ظاہری و باطنی کے لئے اپنے گھروں میں برقرار رہو۔ یعنی تم ملکہ خانہ ہو نہ ذریعہ تسکین یا تحریک خواہش اغیار اسی کے تحت دوسرا حکم دیا گیا۔ کہ اگر بیرونی ضروریات دین و دنیا کے لئے گھر سے باہر جانا ہو تو یدنین علیهن من جلابیبهن۔ بڑی چادر یا برقعہ سے اعضاء ستر کو چھپا کر نکلو۔ ان قوانین میں فطرت نسوانی کو پیش نظر رکھ کر مرد و زن کا فرق کر دیا گیا۔ اور جن ملکوں نے اس فرق کو توڑا۔ وہاں عائلی زندگی تباہ ہوئی اور ان قوموں پر یکا یک زوال آیا۔ ٹائن بی نے اپنی تاریخ میں میں صاف لکھا ہے کہ قوموں کا زوال اس وقت آتا ہے۔ جب اس قوم کی عورتیں مردوں سے آزادانہ اختلاط اختیار کر لیتی ہیں۔

گواہی میں مرد و زن کا تفاوت

عورت کی فطری کمزوری جو فطری امر ہے۔ اس کے لحاظ سے عام معاملات میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ کیونکہ گواہی کے لئے معاملہ کی نوعیت کا صحیح فہم اور یادداشت ضروری ہے، تاکہ عدالت اس کی بنیاد پر صحیح فیصلہ صادر کر سکے، اور ان دونوں چیزوں میں فطرت عورت کمزور ہے۔ اس لئے اگر دو مرد گواہی کے لئے نہ مل سکیں صرف ایک مرد ہو تو اس کے ساتھ دو عورتوں کا گواہی کے لئے ہونا ضروری ہے۔ تاکہ دونوں مل کر معاملہ کی اصل صورت کو عدالت میں پیش کر سکے۔ قانون میں جزئیات کا بیان نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ کوئی خاص عورت کسی خاص مرد سے زیادہ عقلمند اور قوی الحافظہ ہے۔

سوال اکثری اور عام فطرت کی بحث سے متعلق ہے عام طور پر عقل و یادداشت میں مرد عورتوں سے فائق ہیں۔ اس لئے قانون شہادت میں ایک عورت کے ساتھ دوسری عورت کا بطور ضمیمہ ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح عورت کے پیش نظر اس کے اور عہدے بھی مناسب حال نہیں۔ مثلاً امارت یا فوجی قیادت وغیرہ کہ فطری کمزوری کی وجہ سے ملت کو نقصان میں واقع ہونے کا اندیشہ ہے۔ اگر گرم جنگ میں کسی فوجی کمان کرنیوالی عورت کو درد زہ کا حادثہ اچانک پیش آ جائے، تو بساط جنگ الٹ جائے گی۔ یہ حکیمانہ قوانین عورت کے نفسیات کے عمیق رموز و اسرار کے آئینہ دار ہیں تو صرف خالق کائنات ہی جانتا ہے۔ نہ جذباتی اور نحو اشتاتی انسان اس سے آپ کو شرعی قوانین اور انسانی قوانین کا فرق معلوم ہو جائے گا ؎

شرع می خیزد ز اعماق حیات
زندہ اش نورش ظلام کائنات

قانون طلاق

انسانی قوانین نے میاں بیوی کے رشتہ نکاح پر جذباتی انداز میں غور و فکر کیا۔ دور اول میں روما فرانس اور انگلینڈ کے قانون کے تحت اس رشتہ کو ناقابل تنسیخ قرار دیا گیا تھا اور طلاق کو جرائم میں شمار کیا گیا۔ مدت دراز کے تجربہ نے اس قانون کی غلطی واضح کر دی کہ اگر میاں بیوی میں ناقابل اصلاح مخالفت ہو اور کسی طرح نباہ کی صورت ممکن نہ ہو سکے تو ساری عمر میاں بیوی کا اس حال میں رہنا کہ نہ خاوند خاوند ہو اور نہ بیوی بیوی ہو۔ یہ ناقابل برداشت صورت ہے لہذا انہوں نے بندش طلاق کے قانون کو منسوخ کر کے اسلام کے جواز طلاق کے قانون کو اپنایا لیکن اسلامی رنگ میں نہیں اپنایا بلکہ اپنے رنگ میں لیا نتیجہ یہ ہوا کہ جس طرح پہلا قانون بندش طلاق اعتدال سے ہٹا ہوا تھا اور فیل ہوا، اسی طرح یہ دوسرا قانون بھی غیر معتدل اختیار کیا گیا۔ اور اس نے عائلی مشکلات پیدا کیں۔ طلاق کا حق مرد عورت دونوں کو دیا گیا۔ اور اہم ضروری پابندی بھی نہیں لگائی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ یورپ اور امریکہ میں یہ مقدس رشتہ نکاح بازیچہ اطفال بن گیا۔ شوہر دفتر جاتا ہے اور جب واپس گھر پہنچتا ہے تو عورت کی طرف سے ایک چٹ میز پر موجود ہے، کہ ہم نے تم کو چھوڑ دیا۔ اب تم اولاد کے خرچ ماہانہ اس پتہ پر بھیجا کرو۔ یہ وہ تمدنی مسائل ہیں۔ جن میں عقل فیل ہوئی اور طلاق کی ارزانی اور عورتوں کی آزادی اور بے راہ روی سے ہزاروں آدمیوں نے یورپ اور امریکہ میں تنگ آ کر خودکشی کر لی۔ تفصیلات کے لئے لنڈسی کی کتاب دو میں دیکھو۔

طلاق میں اسلام کا اعتدال

اسلام نے مسیحیت و ہندومت کی طرح نہ طلاق کو قطعاً ممنوع قرار دیا اور نہ یہودیت اور جدید یورپ و امریکہ کے قانون مروجہ کی طرح پابندی سے آزاد کیا بلکہ قانون فطرت کے تحت بلا ضرورت شدیدہ اس کو ابغض الحلال الی اللہ الطلاق قرار دیا کہ جائز چیزوں میں سب سے مبغوض چیز اللہ کو طلاق ہے۔ اس کی حلت باعتبار ضرورت کے ہے اور مبغوضیت باعتبار غلط استعمال کے ہے کہ ضرورت شدیدہ کے بغیر شوہر بیوی کو طلاق دے اور عائلی زندگی کو درہم برہم کر دے۔ طلاق یا خلع کا ابتدائی سبب میاں بیوی کی ناراضگی ہے لہذا اسلامی شریعت نے میاں بیوی کے خاندان میں سے مصالحتی وفد کے ذریعہ سے اس ناراضگی کے ازالہ کا حکم دیا۔ فابعثوا حکما من اهله وحکما من اهلها ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینهما

وفد مصالحت زوجین

حکام یا عام مسلمانوں کا فرض ہے کہ میاں بیوی کے خاندان میں سے ایک ایک منصف مقرر کر کے تحقیق احوال اور مصالحت کے لئے بھیج دیں۔ اگر وہ دونوں دل سے مصالحت باہمی چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان میں اتفاق پیدا کر دے گا۔ اس کے بعد اگر مصالحت ممکن نہ ہو اور طلاق دینا چاہے تو شریعت نے یہ طریقہ تجویز کیا کہ ایک طہر میں جو ہمبستری سے خالی ہو۔ صرف ایک طلاق دے یہ رجعی طلاق ہے۔ جس میں اگر دوسرے طہر تک بھی بدستور ناراضگی قائم رہے تو دوسرے طہر میں دوسری طلاق دے سکتا ہے۔

باقی آئندہ

طلاق کو طہر پر معلق رکھا نہ حیض پر۔ کہ حیض کی حالت میں فطرۃً بیوی سے نفرت ہوگی۔ جو طلاق دینے کی مؤید ہے بخلاف طہر کے کہ وہ ایسا وقت ہے جس میں بیوی کی طرف میلان طبعاً واقع ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ میلان طلاق واقع کرنے کا مانع ۔۔۔ بن جائے گا۔ پھر طہر اول و دوم و سوم کا زمانہ خود مہ ہے اور درمیان میں دو حیضوں کا زمانہ ہے۔ وہ بھی کافی وقت ہے۔ اس زمانہ میں ضرور شوہر سوچے گا۔ اگر طلاق کی شدید ضرورت نہ ہوگی اور باہمی گذران ممکن ہو تو طلاق سوم سے شوہر اجتناب کریگا اور عائلی زندگی انتشار سے بچ جائے گی۔

معمولی ناگواریوں سے درگذر کی تعلیم

شریعت نے قابل برداشت ناگواریوں سے درگذر کی تعلیم فرمائی ہے تاکہ معمولی بات پر عورتوں کو طلاق نہ دے۔ وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیرا (النساء آخر ج ۴) اور معاملہ کرو بیویوں کے ساتھ دستور شرع کے مطابق یعنی اچھی طرح اگر وہ تم کو پسند نہ آئیں تو شاید تم کو پسند نہ آوے ایک چیز اور اللہ نے رکھی ہو اس میں بہت خوبی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عورت بدصورت ہو یا تیز طبع ہو یا زبان دراز ہو تو ان سب کو گوارہ کر لو کہ شاید ان کے بدلے میں اس میں بہت سے خیر کے پہلو بھی موجود ہوں۔

معاشی حل اور شریعت

معاشی حل میں بھی تین نظریات ہیں۔ افراط جو سرمایہ دارانہ نظام میں ہے کہ جس میں نہ اکتساب مال پر پابندی ہے نہ انفاق پر اور نہ عوام کے حقوق پر نظر ہے بلکہ صرف چند افراد کا نفع اور ان کے سرمایہ میں روز افزوں اضافہ ہی اصلی نصب العین ہے۔ چند افراد ہیں کہ کارخانوں پر ان کا قبضہ، زمین پر ان کا قبضہ، تجارت پر ان کا، صنعت پر ان کا، حکومت کے عہدوں پر ان کا، صنعت و حرفت پر ان کا قبضہ بلکہ امن و جنگ ان کے ہاتھ میں ہے دولت کمانے کے لئے تمام ناجائز ذرائع سود، سٹہ بازی، بیمہ انشورنس وہ استعمال کرتے ہیں۔ نرخوں میں اضافہ کرنے کے لئے ضرورت کی چیزوں کے بڑے بڑے ذخائر تک تباہ کرتے ہیں تاکہ مصنوعی قلت کی وجہ سے نرخ بڑھ جائے۔ اسلحہ ساز کارخانوں میں جو اسلحہ بن جاتے ہیں۔ ان کو فروخت کرنے کے لئے اقوام میں لڑائیوں کی آگ بھڑکاتے رہیں۔ یہ اکتساب مال کا حال ہے خرچ کا یہ عالم ہے کہ شراب نوشی، سگرٹ نوشی پر اس کا خرچ کل انسانی آبادی کے غلہ کی قیمت سے زیادہ ہے اس نظریہ میں عوام کے مفاد کو چند افراد کے مفاد پر قربان کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود سرمایہ داری کے پیٹ سے اشتراکیت کا یہودی بیٹا پیدا ہوا۔ جس نے خونی انقلاب کے ذریعہ زر، زن، زمین اور تمام وسائل دولت کو چند حکمران افراد کے قبضہ میں دے دیا اور انسان کی شخصی ملکیت کے ساتھ اس کی حریت دین ضمیر اخلاق کو بھی فنا کر دیا۔ اور انسان ایک بے زبان دولت آفرین مشین کی حیثیت حکومت کے ہاتھ میں ہو کر رہ گیا۔

اسلام کا فطری انصاف اور اعتدال

اسلام نے ناجائز اکتساب مال کو ختم کیا۔ احل اللہ البیع وحرم الربوٰا۔ تجارت کو اللہ نے حلال کیا۔ اور سود کو حرام۔ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل

حرام ذرائع دولت کی بندش

ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے مت کھاؤ۔ اس میں تمام ناجائز طریقے آگئے۔ شراب نوشی اور جوا بازی سٹہ بازی کو حرام قرار دیا۔ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوا۔ رشوت اور دھوکہ بازی سے مال حاصل کرنا ممنوع قرار دیا۔ لعن اللہ الراشی والمرتشی والرائش۔ رشوت دینے والے اور لینے والے اور دلالی کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے من غشنا فلیس منا۔ جو مسلمان سے دھوکہ کرے، وہ مسلمان نہیں۔ ذخیرہ اندوزی کو منع کیا۔ المحتکر ملعون۔ ذخیرہ کرنے والے پر لعنت ہے۔ اسی طرح حلال کمائے ہوئے مال کے خرچ کرنے پر پابندی لگائی ہے کہ گناہ کے کاموں میں اور عیاشی میں صرف نہ ہونے پائے۔

خرچ کرنے پر پابندی

ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔ مال کو گناہوں میں صرف نہ کرو، گناہوں میں مال صرف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا کھاؤ پیو اور زیادتی نہ کرو کہ عیش و عشرت میں مال اڑا لی جائے ان ہدایات کا مقصد یہ ہے کہ مال چند ہاتھوں میں سمٹ کر نہ رہ جائے اور محتاجوں کی تعداد میں اضافہ نہ ہونے پائے اور حلال کمائی کی دولت بھی اگر عیاشی میں اڑا لی جائے تو محتاجوں کے حقوق کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

محتاجوں کے حقوق

عشر، زکوٰۃ، نذور کفارات کو اگر صحیح طور پر وصول کر کے غریبوں پر تقسیم کیا جائے۔ تو کوئی محتاج باقی نہ رہے گا۔

۲۔ زمین۔ اسی طرح سرکاری زمینوں کو اگر بے زمین کسانوں پر تقسیم کیا جائے۔ اور ناجائز زمینیں جو جاگیر کے طور پر دی گئی ہیں وہ واپس لے کر بے زمین کسانوں میں تقسیم ہو تو بہت کم مزارع بے زمین رہ جائیں گے۔ اسی طرح حکومت جن زمینوں کو فروخت کرنا چاہے تو آسان طویل اقساط پر، اگر بے زمین مزارعین کے لئے اس فروخت کو مختص کر دے تو زمین میں توازن پیدا ہوگا۔

۳۔ صنعت۔ کارخانہ کی اجازت اگر بڑے سرمایہ دار کی نسبت متوسط طبقہ کی کمپنی بنا کر ان کو دی جائے اور قانونی امداد ان کے ساتھ کر کے منافع کو بعد از وضع اخراجات کمپنی کے حصہ داران پر تقسیم کرے تو دولت متوسط طبقہ میں متحرک ہو جائیگی۔

۴۔ ملازمت

علی ہذا القیاس مساوی تعلیم کی صورت میں غریب امیدوار ملازمت کو مالدار پر ترجیح دی جائے تو غریبوں کی تعداد میں بتدریج کمی ہوتی جائے گی۔

۵۔ ٹھیکہ

متوسط طبقہ کے افراد کی جماعت (کمپنی) کو ٹھیکے دیئے جائیں تاکہ ٹھیکوں کے منافع سے وہ متمتع ہو سکے ان تمام امور میں اہلیت کا پیش نظر رہے۔ لیکن غیر مالدار کو ترجیح ہو۔

بقیہ — اداریہ

آپ کو کانفرنس سے واپس جاکر چند اور نئے مخالفانہ محاذوں سے سابقہ پڑے گا۔

اس لئے اب پہلے سے کہیں زیادہ آپ کی صفوں میں اتحاد، آپ کے ارادوں میں پختگی، آپ کی سوجھ بوجھ میں بصیرت اور آپ کے عمل میں جوش و سرگرمی کی ضرورت ہے تاکہ آپ کانفرنس سے حاصل شدہ کامیابی کو نہ صرف محفوظ رکھ سکیں بلکہ اس میں زبردست اضافہ بھی کرسکیں — آمین!

آئین شریعت کانفرنس لاہور کی کامیابی پر ان تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے جنہوں نے شب و روز انتھک محنت کرکے اسے کامیاب بنایا اور مقامی پولیس بھی شکریہ کی مستحق ہے جس نے اتنے بڑے اجتماع کو بعض عناصر کی غنڈہ گردیوں سے محفوظ رکھنے کی سعی کی۔

حکومت کے وہ محکمے اور حکام جنہوں نے کانفرنس کے انتظامات میں تعاون لیا، ہم ان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں البتہ محکمہ ٹیلیفون نے ٹیلیفون کنکشن دینے میں جو تاخیر و لاپرواہی برتی اور ٹیلیفون نہ لگنے سے کانفرنس میں جو بعض مشکلات لاحق ہوئیں اس پر افسوس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

اسی طرح پانی کی بہم رسانی کے محکمہ نے بھی بھرپور تعاون نہیں کیا۔ اور باہر سے آنے والے پانی کی قلت کی سخت شکایت لے کر واپس گئے ہیں۔

بہرحال جس نے جتنا بھی تعاون کیا ہم اس کے لئے شکرگذار ہیں۔

بقیہ کاروائی مرکزی مجلس عمومی

کے لحاظ سے اتنی تعداد کے ووٹروں کے لئے ووٹ ڈالنے کے واسطے ناکافی ہوگا اور ووٹروں کی بہت بڑی تعداد وقت پر پولنگ اسٹیشن نہیں پہنچ سکے گی اور نہ سب کو ووٹ ڈالنے کے لئے وقت مل سکے گا۔

اس کے لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ ایک ہزار ووٹروں کی تعداد پر مشتمل ایک پولنگ اسٹیشن مقرر کرے۔"

ایک اور قرارداد کے ذریعہ مندرجہ ذیل مطالبہ بھی کیا گیا۔

قرارداد ۲

"مشرقی پاکستان کے موسمی حالات اور ایسی مشکلات

ضروری وضاحت

۲۶ر جون ۱۹۷۰ء کے ترجمان اسلام میں "سیاست و ریاست" کے عنوان سے چند روزناموں کے جو اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ ان کے مندرجات ان روزناموں کے رپورٹروں کی رپورٹنگ پر مبنی ہیں اور وہ نہ تو مفصل تقریروں پر مشتمل ہیں اور نہ ان میں ربط قائم رہ سکا ہے۔ بعض جگہ رپورٹروں کے الفاظ و عبارتوں نے تقریر کا مدعا و مفہوم مسخ کردیا ہے۔

مثلاً شہداد پور میں کی گئی مفتی محمود صاحب کی ایک تقریر کی یہ رپورٹنگ کہ:۔

"اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اور سوشلزم ایک اقتصادی نظام ہے جو اسلام سے لیا گیا ہے۔"

اس عبارت کا آخری جملہ رپورٹر کا محض قیاس یا اضافہ ہے۔

ورنہ مفتی صاحب نے تو یہ فرمایا تھا کہ:۔

"اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جبکہ سوشلزم محض ایک اقتصادی نظام ہے جو اسلام کے اقتصادی نظام کے سامنے ہیچ ہے۔"

چنانچہ روزناموں کے اس قسم کے مندرجات کو من و عن نہیں مان لینا چاہیئے۔

کو مدنظر رکھتے ہوئے جن کی وجہ سے ووٹروں کا پولنگ اسٹیشن تک پہنچنا محال ہوجائے گا۔ یا ووٹروں کی کثیر تعداد فصلوں کی کٹائی وغیرہ کی وجہ سے دور دراز علاقوں میں جا چکی ہوگی۔ الیکشن کی تاریخوں میں ایسا ردوبدل کردیا جائے کہ انتخابات میں زیادہ تاخیر بھی نہ ہو اور ووٹروں کو پولنگ اسٹیشنوں تک پہنچنے اور ووٹ ڈالنے میں موسمی، بارانی اور فصل وغیرہ کاٹنے کی مصروفیتیں و دقتیں حائل نہ ہوں۔"

اجلاس میں انتخابات سے متعلق کئی ایک امور زیر بحث آئے اور ان پر غور و خوض کیا گیا۔

انتخاب کے لئے فنڈ کی فراہمی کے بارے میں بھی اجلاس میں غور و خوض ہوا اور طے پایا کہ فنڈ جمع کرنے کے لئے زبردست دوڑ دھوپ کی جائے۔

اجلاس رات نماز عشاء تک جاری رہا۔ درمیان میں کھانے کے لئے اور نمازوں کی ادائیگی کے لئے وقفہ ہوتا رہا

اور عشاء کے وقت حضرت امیر مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی دعا پر اجلاس ختم ہوگیا۔

اعتذار

اسے بھی پڑھ لیجئے

کاغذ کی حالیہ گرانی نے اخبارات کی زندگی مشکل [کٹا ہوا]
بنادی ہے۔ بڑے بڑے روزنامے جن کو لاکھوں روپے [کٹا ہوا]
کے اشتہارات حاصل ہوجاتے ہیں وہ بھی قیمت بڑھانے [کٹا ہوا]
پر مجبور ہوگئے ہیں اور بیس پیسے کی بجائے انہوں نے [کٹا ہوا]
۲۵ پیسے فی پرچہ قیمت کردی ہے۔

ترجمان اسلام جیسے جرائد جنہیں اشتہارات کی آمدنی [کٹا ہوا]
سے حاصل ہی نہیں ہے کاغذ کی موجودہ گرانی ان کے لئے نا[کٹا ہوا]
برداشت ہے تاہم ادارہ ترجمان اسلام نے فیصلہ کیا ہے [کٹا ہوا]
رسالہ کی قیمت نہ بڑھائی جائے اور ۲۰ پیسہ فی پرچہ پر ہی [کٹا ہوا]
صفحات کا رسالہ خریداروں کو مہیا کیا جائے — ادار[کٹا ہوا]

آئینِ شریعت کانفرنس کی قراردادیں اور مطالبات

جنہیں آئینِ شریعت کانفرنس منعقدہ لاہور (۲۶، ۲۷، ۲۸ جون ۱۹۷۰ء) کے عظیم الشان اجتماع میں متفقہ طور پر منظور کیا گیا

آئینِ شریعت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس جناب
[illegible]پاکستان آغا محمد یحییٰ خان صاحب کی توجہ ادھر مبذول
[illegible]ہے کہ آپ کے اعلانات غیر جانبداری کے باوجود ماتحت
[illegible]کا رویہ جمعیتہ علماء اسلام کے سلسلہ میں قطعاً جانبدارانہ
[illegible]معاندانہ ہے۔ جو آزادانہ انتخابات سے کوئی مناسبت نہیں
[illegible]۔

[illegible]) قصبہ ڈہر کی ضلع سکھر کے جمعیتہ علماء اسلام کے جلسہ پر
[illegible]گوں نے حملہ کیا تھا۔ ان کو گرفتار کر کے ضمانت پر رہا
[illegible]یا۔ مگر مولانا عزیز اللہ صاحب مبلغ جمعیتہ خیر پور ڈویژن
[illegible]تار کرنا اور ابھی تک رہا نہ کرنا بلکہ تکلیف دہ حیثیت
[illegible]ان کو بند رکھنا سارے خیر پور ڈویژن پر اثر انداز ہو
[illegible]ہے۔

[illegible]) ضلع رحیم یار خان میں مولانا غلام ربانی صاحب امیر
[illegible]ۃ العلماء کی بمعہ رفقاء کی گرفتاری اور اُن کو بالکل بلا وجہ
[illegible]اور ۳ ماہ قید کی سزا دینا انتخابات تک جمعیتہ العلماء کے
[illegible]داروں کو بے کار کرنے کے مترادف ہے۔ خاص کر جب کہ
[illegible]اور دوسرے تھے۔ یہ کھلی ہوئی جانب داری ہے۔

[illegible]) ڈی۔ سی خیر پور نے محمد خان صاحب ناظم دفتر
[illegible]ۃ علماء اسلام کے نام نوٹس جاری کر کے جمعیتہ کے جلوس
[illegible]ی شہر کو یہ لکھ کر اجازت دینے سے انکار کیا کہ ۲۹ مئی
[illegible]م شوکتِ اسلام کا جلوس ہے حالانکہ یہ صریح غلط بیانی ہے
[illegible]شوکت اسلام ۳۱ مئی کو ہوتا تھا یہ جانب داری کی بدترین
[illegible]ہے۔ اور اب وہاں جمعیتہ کے کارکنوں کو تنگ کیا جا رہا ہے

[illegible]) ڈی۔ سی خیر پور نے مولانا غلام غوث ہزاروی کے نام
[illegible]ماہ تک اس ضلع میں داخل ہونے کی ممانعت کر کے وہاں
[illegible]انتخابی مساعی کو متاثر کیا ہے۔

[illegible]) مولانا عبدالمجید صاحب ندیم کو ڈیرہ اسماعیل خان میں
[illegible]تار کر کے ہماری جدوجہد کو متاثر کیا ہے۔

[illegible]) اسی طرح قصبہ مریدکے ضلع شیخوپورہ کے ڈاکٹر عبدالحق
[illegible]بلا وجہ گرفتار کر کے جمعیتہ علماء اسلام کی انتخابی جدوجہد کو
[illegible]نقصان پہنچایا ہے۔

(۷) جمعیتہ علماء اسلام کے دیگر رہنماؤں پر پابندیاں لگانا بھی آزادانہ انتخابات میں مداخلت بے جا کا کھلا ثبوت ہے۔ جس کی ایک کڑی مولانا محمد لقمان صاحب کی تقریر پر پابندی اسی ضلع مظفر گڑھ میں لگانا ہے۔ جہاں وہ انتخاب لڑ رہے ہیں۔

یہ اجلاس اس قسم کے واقعات کے پیش نظر صدر یحییٰ خان صاحب سے درخواست کرتا ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام کے خلاف حکام کے اس رویہ کو بند فرمائیں۔ ورنہ ان انتخابات کو کسی طرح آزادانہ اور غیر جانب دارانہ کہنا درست نہ ہوگا۔

(۱) یہ اجلاس نئے ملحقہ علاقہ جات ہزارہ الائی اور کوہستان میں بعض محکمہ جات کے قائم کرنے کے باوجود پولیس کے انتظام نہ کرنے کو عوامی انصاف کے خلاف تصور کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وہاں پولیس کا انتظام کرے ورنہ آزادانہ انتخابات بھی بے معنی ہو کر رہ جائیں گے۔

(۲) یہ اجلاس اس امر پر افسوس کرتا ہے کہ علاقہ کوہستان ہزارہ کے لئے منظور شدہ منصوبوں کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاتا اور عوام کو اس طرح مشکلات میں مبتلا رکھا جاتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس الائی کوہستان دونوں علاقوں کے عوامی حقوق کے لئے مطالبہ کرتا ہے کہ جنگلات میں ورکنگ کے مطابق مارکنگ کی جائے جس کے نہ ہونے سے عوامی حقوق کا اتلاف ہوتا ہے۔ اور جو عوام کا قانونی حق ہے۔

(۴) ڈیرہ اسمٰعیل خان میں آب پاشی کی عظیم سکیم کھجوری ڈیم کے منصوبے پر تقریباً ۲ کروڑ روپے خرچ کرنے کے بعد حکومت نے اس منصوبہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ جس سے ڈیرہ اسمٰعیل خان کا پورا ضلع بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل کیلئے تمام وسائل کو بروئے کار لایا جائے۔

(۵) یہ اجلاس شاہ پور ضلع کوہاٹ کے مزارعین سے اظہار ہمدردی کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جب حکومت نے وہ سرکاری اراضی جو اجارے پر کمپنیوں کو دی ہیں۔ اور اب ان کو معمولی معاوضہ پر بیچتی اور انہی کمپنیوں کو دے رہی ہے۔ تو حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سرکاری اراضی ان مزارعین کو جو عرصہ دراز سے ان کو آباد رکھے ہوئے ہیں سستی قیمت پر دے کر غریب نوازی کا ثبوت دے۔

(۶) یہ اجلاس انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے طلبہ کی رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی اے۔ جی آفس کے ہزاروں ملازمین کے مطالبات کی حمایت کرتا اور جائز مطالبات کو تسلیم کرانے کے لئے ان کے ہڑتال کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ مزدوروں اور ملازموں کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے کے خلاف ہڑتال کر کے ان کو فریقین کے درمیان منصفانہ مشاہرات یا تنخواہوں کے تعین پر آمادہ کرنے کو ناجائز بتانا صرف سرمایہ دارانہ ذہنیت کا مظاہرہ اور غریب کشی ہے۔

(۷) کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ چوتھا پنجسالہ منصوبہ کے اجراء کو بند کر کے اسے عوام کی نمائندہ اسمبلی کی صوابدید پر چھوڑ دے اور تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے مشرقی پاکستان کے حصہ سے غیر صرف شدہ گیارہ سو کروڑ روپیہ وہاں صرف کرنے کا فوری انتظام کیا جائے اور منصوبہ بندی کے ڈپٹی چیئرمین مرزا ایم ایم احمد کو اپنے عہدہ سے برطرف کر دے۔

(۸) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مشرقی پاکستان کے سیلاب کی مکمل پابندی و روک تھام کے مسئلہ کو ہنگامی قومی مسئلہ قرار دے کر منصوبہ بندی کی رقم سے باہر خصوصی فنڈ قائم کر کے اس کا فوری حل کیا جائے اور فرخا بیراج کے سلسلہ میں ہندوستانی حکومت کی مذموم حرکات پر غم و غیظ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے بین الاقوامی سطح پر اسکے خطرناک نتائج کے انسداد کا انتظام کیا جائے ورنہ عوام کا پیمانہ صبر لبریز ہو جائے گا۔ اور وہ ہندوستانی سامراجیت کے خلاف علم جہاد بلند کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

(۹) مشرقی پاکستان میں خوراک کی قحط کے باعث وہاں خوراک کی درآمد اور صحیح تقسیم کا فوری اقدام کرنے کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے اور سرحد سے خوراک و اشیاء ضروریہ کے اسمگلنگ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کے انسداد کا بہترین انتظام کیا جائے

خیر مقدم

آئینِ شریعت کانفرنس منعقدہ لاہور ۲۶، ۲۷، ۲۸ر جون ۱۹۷۰ء کے پہلے اجلاس میں شاعر خوش بیاں محترم جناب مولانا عبدالمنان صاحب دہلوی نے امیر جمعیۃ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ اور کانفرنس میں شرکت کیلئے آنیوالے وفود کو خوش آمدید کہتے ہوئے مندرجہ ذیل فارسی نظم پڑھی جس کی داد اہل دل اور اہل نظر ہی دے سکتے ہیں۔

صدا از چار سو آمد کنوں فصلِ بہار آمد — بطرزِ نو بطرزِ خوش چمن اندر کنار آمد

نسیمِ خلد عیش افزا از کوہ مرغزار آمد — بہار اندر بہار آمد زمانہ سازگار آمد

صبا لغزیدہ در صحنِ چمن مستانہ وار آمد — گل آمد لالہ آمد سنبل آمد نو بہار آمد

الا! اے جانِ غمگیں غم مکن جانِ بہار آمد — ہمو دیرینہ یار آمد کزو صبر و قرار آمد

کنوں ایں نغمۂ پیہم بہ بیں لیل و نہار آمد — شرابِ وصل نوشیدن حقِّ فصلِ بہار آمد

خوشا بختِ بلند و کامران و کامگار آمد — کہ دورِ بادہ نوشاں با خوشی و با خمار آمد

زہے وقتِ ہجومِ عاشقاں دیوانہ وار آمد — بساز نغمۂ الفت سرورِ بے شمار آمد

چہ خوش مستی چہ خوش مستے چوں ساقی جام در دستے — کہ نامش بود عبداللہ و کامش خوش گوار آمد

دُرِ مکنونِ یک دانہ چوں دُرِّ شاہ وار آمد — درخشاں نیّرِ تاباں منوّر تاب دار آمد

بہ لاہور آمدہ امشب چناں معلوم می گردد — کہ بے پایاں چوں بارانِ رحمتِ پروردگار آمد

زہر جانب زہر سو قافلہ در قافلہ صورت — فدائے دینِ احمدؐ بر شریعت جاں سپار آمد

بہ آئینِ شریعت تا بوقتِ مرگ قائم شو
بدونش زندگی خالی زوصفِ اعتبار آمد

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور کا

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

تبدیلی اور خرابی کی اصلاح

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "کہ جب ہم (اللہ تعالیٰ) ان (مسلمانوں) کو زمین میں فرماں روائی دیں گے، تو وہ نماز قائم کریں گے زکوٰۃ دیں گے، نیک کاموں کا حکم کریں گے اور بُرے کاموں سے روکیں گے" اس ارشاد الٰہی کی روشنی میں جمعیۃ علماء اسلام سمجھتی ہے کہ پاکستان کی تمام خرابیوں کا اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل سے ہی ممکن ہے یعنی نماز کا قیام زکوٰۃ کا نظام، نیک کاموں کا نفاذ اور بُرے کاموں کی ممانعت صرف اس طرح ہم پاکستان کے حالات میں تبدیلی کر سکتے ہیں۔ اور اسی مقصد کے حاصل کرنے کیلئے موجودہ حالات میں واحد راستہ یہ ہے کہ انتخابات کے ذریعہ مسلمان عوام کے سچے نمائندوں اور قرآن و سنت آئین شریعت جاننے والوں کو ایوان حکومت میں بھیجا جائے !! چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام نے ایسے ہی افراد کو قومی و صوبائی اسمبلیوں کا امیدوار نامزد کیا ہے "

(کمال)

جاری کردہ

قطب زماں شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب،

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست و مدیر:

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

یکے از مطبوعات:

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے
جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے؟
عزیز اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی عریانی، مرد وزن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں، معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔
ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کیلئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد کریں اور رجب شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرمادیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جاسکے
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔
اکابرین جمعیۃ کی
اپیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۹ رجب المرجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۳۶

شذرات ——— احمد حسین کمال

تاریخ کی عظیم شہادت

ہمیں نہیں معلوم کہ جن لوگوں نے اور گروہوں نے جمعیۃ علماء اسلام اور علماء حق کے خلاف بے بنیاد الزام تراشیوں کو اپنا فرض منصبی بنا رکھا ہے، انہوں نے اپنے اس مجرمانہ رویہ کے حق میں خدا اور رسول کے سامنے پیش کرنے کے لئے کیا عذر گھڑ رکھا ہے یا وہ سرے سے خدا اور رسول کے حضور جواب دہی کا یقین ہی نہیں رکھتے۔ بہرحال یہ ملک جو ۲۳ سال سے اس انتظار میں ہے کہ اس کے عوام کو جو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اللہ کے دین کے ماننے والے ہیں انہیں اس دین برحق کے احکام و فرامین کے مطابق زندگی بسر کرنے کے مکمل مواقع حاصل ہوں اور وہ یکساں شہری، سیاسی، معاشرتی اقتصادی اور وطنی حقوق کے ساتھ اپنے ملک کے انتظام میں حصہ لے سکیں۔ نیز وہ طبقہ واریت و فرقہ واریت سے نجات پا کر ایک واحد مسلمان ملت اور پاکستانی قوم بن کر دنیا میں اپنی سربلندی کا مقام پیدا کر سکیں۔ اس ملک میں جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی پندرہ بیس سال کی شبانہ روز کی کوششوں سے قوم و ملت کے سامنے ایک ایسا لائحہ عمل اور نصب العین رکھ دیا ہے جو تمام وقتی نزاعات سے بالاتر، مذکورہ بالا مقاصد تک اس ملک و قوم کو پہنچا سکتا ہے، اور الحمدللہ قوم نے بھی اس کو قبول کرنے میں تامل سے کام نہیں لیا۔

اگرچہ اس ملک میں بھانت بھانت کے افراد نے، بھانت بھانت کے گروہوں نے اور بھانت بھانت کے لوگوں نے، اسلام کے نام سے، جمہوریت کے نام اشتراکیت کے نام سے بھانت بھانت کی بولیاں بولی ہیں اور اب بھی بول رہے ہیں۔ لیکن یہ تنہا جمعیۃ علماء اسلام ہے، جس نے اول دن سے لیکر آج تک صرف، ایک ہی بات کہی ہے۔ یعنی "قرآن و سنت اور آثارِ صحابہ و سلف کے مطابق اسلامی نظام کا قیام"۔

یہ بات جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی تاسیس کے پہلے مرحلہ پر بھی کہی، پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کی قانون سازی کے وقت بھی کہی۔ دوسری قانون ساز اسمبلی کی تشکیل کے وقت بھی کہی۔ ۱۹۵۶ کے دستور کے نفاذ کے موقعہ پر بھی کہی۔ ایوب خاں کے مارشل لاء کے دور میں بھی کہی۔ بنیادی جمہوریتوں اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب کے وقت بھی کہی، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اندر بھی کہی، مسلمان عوام کے بے شمار جلسوں اور جلوسوں میں بھی کہی۔ ۱۹۶۵ کے صدارتی انتخاب اور دوسرے انتخابات کے وقت بھی کہی۔ حزب اختلاف کی جماعتوں سے بھی کہی۔ پی، ڈی، ایم کے سربراہوں سے بھی کہی۔ ڈیک کے اجلاسوں میں بھی کہی، گول میز کانفرنس کے اندر بھی کہی۔ موجودہ مارشل لاء کے سربراہ جناب آغا محمد یحییٰ خاں صاحب بالقابہ سے بھی کہی اور اب یہ ہی بات انتخابات کے موقعہ پر قوم و ملت کے سامنے بھی پیش کر دی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام قرآن و سنت اور آثار صحابہ و سلف کے مطابق

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھپایا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اس ملک میں نظامِ حیات کا احیاء کرنا چاہتی ہے اور صرف اسی ایک مقصد کے حصول کے لئے ہی وہ انتخابات میں حصہ لے رہی ہے۔ کوئی شخص جس کے دل میں خدا اور رسول کے سامنے جواب دہی کا ذرہ برابر بھی احساس ہوگا یہ نہیں کہہ سکتا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے کسی موقعہ پر بھی اپنے اس نصب العین کو پس پشت ڈالا ہو۔ گول میز کانفرنس کے موقعہ پر جبکہ شرکت اقتدار کی دلکشی نے آج کے تمام بڑے بڑے اسلام پسندوں کے دل موہ لئے تھے اور جنہوں نے برملا اسلام کے مطالبہ سے بے اعتنائی اختیار کر لی تھی۔ اس موقعہ پر بھی یہ جمعیۃ علماء اسلام ہی تھی، جس نے ہر وقتی مصلحت اور پیشکش کو ٹھکرا کر ختم نبوت کے عقیدہ پر مبنی مسلمان کی تعریف اور علماء و تمام مسلمان فرقوں کے متفقہ ۲۲ مطالبات کی اساس پر اسلامی نظام کے نفاذ کے مطالبہ پر قائم رہی۔

پاکستان کی تاریخ میں گول میز کانفرنس کی روداد ایک ایسی کسوٹی ہے۔ جس نے اسلام کے حقیقی طلبگاروں اور اسلام کے بلند بانگ خود ساختہ مدعیوں کے درمیان واضح خطِ امتیاز کھینچ دیا ہے۔ جو لوگ اور گروہ ایسے فیصلہ کن مرحلہ پر اسلام سے برملا آنکھیں چرا گئے۔ ان کی بعد کی اسلام پسندیوں کا زور و شور مسلمان عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ البتہ جو گروہ اس موقعہ پر بھی پہاڑ کی طرح جما رہا۔ وہی آئندہ بھی اسلام کے نفاذ کا سچا ضامن بن سکتا ہے۔ یہ تاریخ کی ایسی عظیم شہادت ہے جس نے اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی صداقت کو ہمیشہ کے لئے روشن اور بلند کر دیا ہے، اور جس کو خانہ ساز دروغ گوئیوں اور الزام تراشیوں کا گرد و غبار کبھی بھی ماند نہیں کر سکتا۔

گول میز کانفرنس کی تاریخی شہادت پکار پکار کر یہ کہہ رہی ہے کہ جو فرد اور جماعت گول میز کانفرنس میں اسلامی نظام کے نفاذ کے مطالبہ کو نظر انداز کرنے پر آمادہ نہیں کیا جا سکا اسے اشتراکیت کے نعرے کا ہرگز اسیر نہیں بنایا جا سکتا اور جس جماعت نے گول میز کانفرنس میں ختم نبوت کے عقیدہ پر مبنی مسلمان کی تعریف کا مطالبہ کیا، وہ کبھی مرزائیت کے دام میں نہیں آ سکتا۔

ایسا صرف وہی لوگ اور وہی جماعتیں کر سکتی ہیں جنہوں نے مغربی جمہوریت کی خاطر اور گول میز کانفرنس کے ذریعہ اقتدار میں شرکت کے لئے اسلام کے نام تک کو پس پشت ڈال دیا تھا

الحمد للہ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف الزام تراشیوں کے بادل چھٹ چکے ہیں اور تاریخ ایک اور بین شہادت سامنے لے آئی ہے۔

گول میز کانفرنس کے بعد ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت جمعیۃ علماء اسلام کے اثر کو عوام میں زائل کرنے کی سازش پروان چڑھانے کی کوشش کی گئی۔ گول میز کانفرنس نے پاکستان کے مسلمانوں پر بھی اور دنیا بھر کے مسلمانوں پر بھی یہ حقیقت واضح کر دی تھی کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ میں اگر کوئی جماعت مخلص ہے تو وہ جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ اس لئے کہ صرف اس کے نمائندوں مفتی محمود صاحب اور پیر محسن الدین صاحب نے ہی گول میز کانفرنس میں مسلمان کی تعریف اور ۲۲ اسلامی نکات کے نفاذ کا مطالبہ پیش کیا۔ کانفرنس کے دوسرے مدعیانِ اسلام مندوبین نے، سوائے جسٹس مرشد کے اس مطالبہ کی قطعی تائید نہیں کی۔ حتیٰ کہ کراچی، لاہور، ڈھاکہ وغیرہ کے وہ نامور علماء جو آج جمعیۃ علماء اسلام کے متوازی گروہ بندی کئے ہوئے ہیں، خود کو ۲۲ اسلامی نکات کا خالق و اجارہ دار قرار دے رہے ہیں اور اسلام پسندی کے بہت بڑے مدعی بن رہے ہیں۔ انہوں نے بھی گول میز کانفرنس میں پیش کردہ اسلامی مطالبہ کی حمایت و تائید میں معمولی آواز تک بلند نہیں کی۔ اسی طرح پاکستان کے مسلمانوں پر یہ بات واضح ہو گئی کہ جمعیۃ علماء اسلام کے سوا اسلام کے دوسرے مدعی گروہ کسی بھی مرحلہ پر وقتی مصلحتوں کی خاطر اسلام کے مطالبہ کو پس پشت ڈال سکتے ہیں، جیسا کہ گول میز کانفرنس کے موقعہ پر پس پشت ڈال دیا۔ البتہ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائد رہنما ہی ایسے لوگ ہیں جو تمام وقتی مصلحتوں اور مفادات پر اسلام کو مقدم رکھیں گے اور ترجیح دینگے۔ جیسا کہ گول میز کانفرنس میں انہوں نے ایوب خاں سے مفاہمت کی پیشکش کو بالائے طاق رکھ کر اسلام کے نفاذ کا مطالبہ پیش کیا ہے۔ مسلمان عوام کے سامنے جب اصل حقیقت اس طرح کھل کر آئی۔ اور اسلام کے پیشہ ور مدعیوں کی اصلیت فاش ہو گئی تو مسلمان عوام کا جمعیۃ علماء اسلام کی طرف بے پناہ رجوع ایک فطری بات تھی اور اسلام پسندی کے مدعیوں کا حقیقی کردار سامنے آ جانے کے بعد مسلمان عوام کی ان سے بیزاری بھی یقینی چیز تھی۔

اس گروہ نے گول میز کانفرنس میں ناکام ہو جانے کے بعد اور اپنی ساکھ کو گرتا ہوا دیکھ کر خطرناک حربوں سے اپنا مٹتا ہوا وقار و اعتماد بحال کرنا چاہا۔ اس سلسلہ میں وہ خوفناک سازش نمودار ہوئی، جس میں قرآن سوختگی کو واقعہ بنیاد بنایا گیا۔ گویا پاکستان کی مسلمان قوم کو باہم متصادم کر کے اپنی اسلام پسندی کا ثبوت مہیا کرنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ کو پاکستان کی سلامتی اور مسلمان ملت کی بقا منظور تھی کہ یہ حربہ ناکام ہو گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے خونریزی کے اس منصوبہ میں شریک ہونے سے قطعی انکار کر دیا تھا سے یہ گروہ اور بوکھلا گئے۔

اب ان کے سامنے اپنی اسلام پسندی ثابت کرنے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ پاکستان کے مسلمان عوام کے درمیان مختلف پہلوؤں سے بار بار اسلام و کفر کے مصنوعی تنازعات کھڑے کئے جائیں اور مسلمانوں کے ایک حصہ کو اشتراکیت کے الزام کے ساتھ کافروں کا فریق قرار دے کر اور دوسرے حصہ کو اسلام پسند کا لیبل لگا کر اول الذکر حصہ کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا جائے تاکہ مسلمانوں کی اس باہمی خونریزی میں اپنی اسلام پسندی کی صداقت ظاہر کی جا سکے۔ اور چونکہ جمعیۃ علماء اسلام مسلمانانِ پاکستان کو ہلاکت و تباہی کے اس طوفان میں دھکیلنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوگی۔ اس لئے اس پر بھی اشتراکیت اور اشتراکیت پسندی کا اتہام عائد کر کے خوب ہوا دی جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام پروپیگنڈے کے وسائل سے محروم ہے انتخابات تک اس کے خلاف اشتراکیت کا یہ الزام اچھال اچھال کر اسے مسلمان عوام کی تائید و حمایت سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس منصوبہ پر گول میز کانفرنس کے بعد سے ہی عمل درآمد ہوتا رہا اور اہل قلم کی ایک کھیپ مامور کر دی گئی کہ وہ رو رو کر جمعیۃ علماء اسلام کو اشتراکی اور اشتراکیت پسند ثابت کرتی رہے۔

پاکستان کے مسلمان عوام یہ عجیب و غریب تماشا دیکھتے، سنتے رہے کہ وہ افراد و گروہ جنہوں نے گول میز کانفرنس کے موقعہ پہ گول میز کانفرنس کے اندر و باہر جمعیۃ علماء اسلام کے پیش کردہ اسلامی مطالبات کی ایک ذرہ بھر بھی تائید و حمایت نہیں کی تھی اور گونگے بن کر بیٹھ گئے تھے۔ اب گول میز کانفرنس کے بعد اسلام پسندی کے سب سے بڑے مدعی بن کر اس جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف سوشلسٹ ہونے اور سوشلسٹ پسند ہونے کا الزام عائد کرتے پھر رہے ہیں۔ جو گذشتہ پندرہ سال سے سیاسی میدان میں تنہا خالص اسلام کے نفاذ کا مطالبہ کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور ابھی ابھی گول میز کانفرنس میں ان سب کی خاموشی اور اسلام سے لاتعلقی کے باوجود اسلام کے نفاذ کا مطالبہ اٹھا چکی ہے۔

(باقی صـ۱۷ پر)

علماءِ حق کی شان

(ایم ظریف بی، اے موضع دلوخیل تحصیل لکی مروت)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم قدر نہ کرے۔ (ترغیب)

اس ارشاد نبویؐ کے بعد حضرات علماء حق کو علی العموم گالیاں دینے والے، ان حضرات کو برا بھلا کہنے والے آن حضرات کی غیبت اور اہانت کرنے والے اپنے کو امتِ محمدیہ میں شمار کرتے رہیں۔ لیکن صاحبِ امت (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے شخصوں کو اپنی امت میں شمار کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔ کاش! امت کا ہر فرد اس ارشادِ نبوی پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرتا، اور اس بات کو بھی سوچتا کہ قیامت کا دن بہرحال آنے والا ہے۔ اور وہ دن نہایت ہی سخت دن ہے پچاس ہزار سال کا ایک دن ہے۔ وہاں صرف آقائے نامدار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہی سے اس دن کی سختیوں سے اور دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ لیکن سوچنے کی بات ہے، اگر رحمۃ اللعلمین (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی یہ فرما دے کہ یہ شخص میری امت میں سے نہیں۔ اس کا بھلا ٹھکانا کہاں؟ خدائے پاک سب مسلمانوں کو حضرات علماء کرام جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں کا احترام کرنے والا بنا دے تاکہ ہم سب کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو۔ اور حضورؐ ہم سب مسلمانوں کو قیامت کے روز اپنے سینہ مبارک سے لگائے اور اپنے حوضِ کوثر سے پانی پلائے۔ اور رب جلیل ہم سب کا اپنے ان پسندیدہ بندوں یعنی حضرات علماء حق، مشائخ کرام اور صوفیائے عظام کے ساتھ حشر فرما کر جنت فردوس نصیب فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو منافق کے سوا کوئی شخص ہلکا (اور ذلیل) نہیں سمجھ سکتا۔ ایک وہ شخص جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو گیا ہو۔ دوسرے اہل علم، تیسرے منصف بادشاہ (ترغیب)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تو یا عالم بن یا طالب علم یا علم کا سننے والا یا (علم اور علماء) سے محبت رکھنے والا۔ پانچویں قسم میں داخل نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جائیگا حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں کہ پانچویں قسم سے مراد علماء حق سے دشمنی ہے اور ان سے بغض رکھنا۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تو عالم بن یا طالب علم۔ اور اگر دونوں نہ بن سکے تو علماء (حق) سے محبت رکھنا، ان سے بغض نہ رکھنا۔ ایک حدیث میں وارد ہے۔ قرآن شریف کے حاملین (حفاظ اور علماء) قیامت کے دن جنت والوں کے چوہدری ہوں گے۔

دوسری حدیث میں وارد ہے۔ حاملین قرآن اللہ کے ولی ہیں۔ جو شخص ان سے دشمنی کرتا ہے وہ اللہ سے دشمنی کرتا ہے (سبحان اللہ! خداوند قدوس نے ان حضراتِ حفاظ و علماء حق کی کیا شان بنائی ہے۔ ان حضرات سے محبت اور دوستی کو اپنی ذاتِ عالی کے ساتھ محبت اور دوستی قرار دی۔ (ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء)

حضرت امام نوویؒ شرح مہذب میں لکھتے ہیں کہ بخاری شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے۔ جو شخص میرے کسی ولی کو ستائے میری طرف سے اس کو لڑائی کا اعلان ہے (اور اسی مضمون میں پہلے یہ بیان کیا گیا ہے کہ علماء حق یعنی کہ علماء باعمل ہی حقیقت میں اللہ کے ولی ہیں) اور خطیب بغدادیؒ نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اگر فقہا (علماء باعمل) اللہ کے ولی نہیں ہیں تو پھر اللہ کا کوئی ولی ہے ہی نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی فقیہہ (عالم) کو اذیت پہنچائے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی۔ اس نے اللہ جل جلالہٗ کو اذیت پہنچائی ...... خدائے پاک پناہ میں رکھے، کتنی سخت اور اندیشہ ناک بات ہے بھلا جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ جل شانہٗ کو اذیت پہنچائے اس کا ٹھکانہ کہاں؟ ایسے شخص کی دنیا اور آخرت کی تباہی و بربادی ظاہر ہے آج کل ہر جگہ مسلمانوں کی ذلت اور تباہی کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ لیکن اس ذلت اور پریشانی اور بربادی کا جو اصل سبب ہے اس کی طرف توجہ نہیں۔ احقر راقم الحروف پوری بصیرت اور یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ ان گوناگوں مصائب، پریشانیوں اور تباہیوں کی منجملہ اور مختلف وجوہات کی ایک بڑی وجہ یہی ہے جو مندرجہ بالا احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اقوال سلف میں ذکر کی گئی ہے۔ یعنی کہ علمائے حق کی توہین و تذلیل کرنا، ان کو ستانا، ان کی غیبت کرنا اور جھوٹے الزامات لگانا۔۔۔ تجربہ اس بات پر شاہد ہے اور صاحب کشف حضرات کے ملفوظات اس بارے میں واضح ہیں کہ ایسے لوگ زندگی میں بھی بے چین اور بے آرام رہتے ہیں۔ طرح طرح کی مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں اور مرنے کے بعد قبر میں بھی ایک مہیب اور دردناک قسم کے عذاب میں مبتلا رہتے ہیں ..... پروردگار عالم سب مسلمانوں کو حضرات علماء کرام کا احترام کرنے والا بنائے۔ اور اب تک جو کوتاہی اور قصور ہوا ہو۔ اس پر سچے دل سے توبہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

حافظ ابو القاسم بن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (عربی کا ترجمہ یہ ہے): "میرے بھائی ایک بات سن لے حق تعالیٰ شانہٗ مجھے اور تجھے اپنی رضا کے اسباب کی توفیق عطا فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں داخل فرمائے جو اس سے ڈرنے والے ہوں اور جیسا کہ چاہیئے ویسا تقوی کرنے والے ہوں (یہ بات سن لے) کہ علماء کے گوشت (یعنی غیبت) نہایت زہریلے ہیں اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی پردہ دری میں اللہ کی عادت سب کو معلوم ہے (کہ جو لوگ علماء کی اہانت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پردہ دری فرماتے ہیں) جو شخص ان کو عیب لگانے میں لب کشائی کرتا ہے مرنے سے پہلے حق تعالیٰ شانہٗ اس کے دل کو مردہ بنا دیتے ہیں (اور دل چونکہ سلطان البدن ہے جب وہ مردہ بن جائے تو باقی اعضاء کا مردہ بن جانا ظاہر ہے اور جب اعضاء مردہ ہوں تو ان سے نیک اعمال کا صادر ہونا ناممکن بلکہ محال ہے اور جب انسان اعمالِ صالح سے تہی دامن ہو، تو اس کی دنیا و آخرت

تباہی و بربادی بالکل عیاں ہے ..... خدائے پاک پناہ میں رکھے۔ ایک ہی برے فعل کا اثر کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتا ہے)

حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں (فارسی کا ترجمہ یہ ہے) اگر گالیاں دینے والے کا مقصود علم اور علماء کی تحقیر علم کی وجہ سے ہے تو فقہا اس کے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں ورنہ اگر کسی اور وجہ سے ہے تب بھی اس شخص کے فاسق و فاجر ہونے میں اور اللہ کے غصہ اور دنیا و آخرت کے عذاب کے مستحق ہونے میں شبہ نہیں .... انہوں نے اس مضمون کی تائید فقہا کے کلام سے نیز قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے نقل فرمائی ہے۔

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ جو اکابر صوفیہ میں ہیں انہوں نے ایک کتاب عہود محمدیہ میں لکھی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ فلاں فلاں باتوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لئے ہیں۔ اس میں لکھتے ہیں (عربی کا ترجمہ یہ ہے) :-

ہم لوگوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک عام عہد اس بات کا لیا گیا ہے کہ ہم علماء (حق) کا اکرام کریں، اعزاز کریں اور ان کی تعظیم کریں اور ہم میں یہ قدرت نہیں ہے کہ ان کے (احسانات کا) بدلہ ادا کر سکیں۔ چاہے ہم وہ سب کچھ دے دیں جو ہماری ملک میں ہے۔ اور خواہ مدت العمر ان کی خدمت کرتے رہیں۔ اس معاہدہ میں بہت سے طلبہ اور بہت سے مریدین کوتاہی کرنے لگے ہیں۔ حتیٰ کہ ہم کو ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا جو اپنے استاد کے حقوق واجبہ ادا کرتا ہو۔ یہ دین کے بارے میں ایک بڑی بیماری ہے جس سے علم کی اہانت کا پتہ چلتا ہے اور اس ذات (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کے ساتھ لاپرواہی کا پتہ چلتا ہے۔ جس نے اس کا حکم فرمایا ہے۔

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ ہم لوگوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ عام عہد لیا گیا ہے کہ ہم علماء کی اور صلحاء کی اور اکابر کی تعظیم کیا کریں۔ اور ہم لوگ ان کے حقوق واجبہ کو پورا کرتے رہیں اور ان کے ذاتی معاملہ کو اللہ جل شانہٗ کے سپرد کر دیں۔ جو شخص ان کے حقوق واجبہ اکرام و تعظیم میں کوتاہی کرتا ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔ اس لئے کہ علماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہیں اور ان کی شریعت کے حامل اور اس کے خادم۔ پس جو شخص ان کی اہانت کرتا ہے تو یہ سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور یہ کفر ہے۔ اور تم غور کر لو کہ بادشاہ اگر کسی کو ایلچی (قاصد) بنا کر کسی کے پاس بھیجے اور وہ اس کی اہانت کرے تو بادشاہ (ایلچی) کی بات کس غور سے سنے گا۔ اور اپنی اس نعمت کو جو اہانت کرنے والے پر تھی ہٹا لے گا اور اس کو اپنے دربار سے ہٹا دے گا بخلاف اس شخص کے جو ایلچی کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اور اس کا حق ادا کرتا ہے تو بادشاہ بھی اس کو اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب میری امت اپنے علماء سے بغض رکھنے لگے گی اور بازاروں کی عمارتوں کو بلند اور غالب کرنے لگے گی۔ اور مال و دولت کے ہونے پر نکاح کرنے لگے گی (یعنی نکاح میں بجائے دینداری اور تقویٰ کے مالدار کو دیکھا جائے گا) تو حق تعالیٰ شانہٗ چار قسم کے عذاب ان پر مسلط فرما دینگے۔ (۱) قحط سالی ہو جائے گی (۲) بادشاہ کی طرف سے مظالم ہونے لگیں گے (۳) حکام خیانت کرنے لگیں گے اور (۴) دشمنوں کے پے در پے حملے ہوں گے (حاکم)

فقہ اور فتاوے کی کتابوں میں کثرت سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ علم سے اور علماء (حق) سے بغض و نفرت سخت اندیشہ ناک ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں نصاب سے نقل کیا ہے (عربی کا ترجمہ یہ ہے)

جو شخص کسی عالم سے بلا کسی ظاہری سبب کے بغض رکھے اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ ظاہری سبب سے یہ مراد ہے کہ اگر کوئی شرعی وجہ اور دلیل اس بات کی ہو تو مضائقہ نہیں ہے (اور شرعی وجہ اور دلیل بھی صرف علماء حق کی پیروی ہر حال میں ضروری ہے) لیکن بلا کسی شرعی وجہ کے ایسا کرنا یعنی ان حضرات سے بغض رکھنا سخت اندیشہ ناک ہے۔ ہر مسلمان کو اس بارے میں خصوصی احتیاط کی ضرورت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ علماء کی مثال زمین میں ایسی ہے۔ جیسا کہ آسمان میں ستارے جن کے ذریعہ جنگل کے اندھیروں اور سمندروں کے سفر میں راستہ پہچانا جاتا ہے۔ اگر ستارے بے نور ہو جائیں تو اقرب ہے یہ بات کہ رہبران قوم راستہ سے بھٹک جائیں (ترغیب)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نبوت کے درجہ سے بہت قریب جماعت ایک علماء کی ہے دوسرے مجاہدین کی۔ اس لئے کہ علماء اس چیز کا راستہ بتلاتے ہیں جو اللہ کے رسولؐ لے کر آئے ہیں اور مجاہدین اپنی تلواروں سے اس طرف متوجہ کرتے ہیں (احیاء)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خیر کی بات سکھانے والے کے لئے اللہ جل شانہٗ رحمت بھیجتے ہیں فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے۔ حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں سمندر میں اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہیں (ترمذی)

حضرت علی کرم اللہ وجہ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی عالم مر جاتا ہے تو اسلام میں ایک ایسا رخنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو کوئی اس کا نائب ہی بھر سکتا ہے (احیاء)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایک ہزار عابد جو شب بیدار ہوں اور دن بھر روزہ رکھتے ہوں ان کی وفات ایک ایسے عالم کی وفات سے زیادہ سہل ہے جو حلال و حرام سے واقف ہو (احیاء)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی کا شمار اور حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جن سے وہ محبت رکھتا ہے۔ ایک صحابیؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن (اعمال کے اعتبار سے یا ملاقات کے اعتبار سے) ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی انہیں لوگوں میں شمار ہوتا ہے جن سے محبت رکھتا ہے۔ حضرت شیخ علی خواص رحمتہ اللہ علیہ جو مشہور اولیاء میں ہیں فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو اس چیز سے نہایت محفوظ رکھنا کہ کسی ایسے (خطاکار) شخص کی بات پر کان دھرو، جو علماء (حق) یا مشائخ (کرام) یا صوفیاء (عظام) پر (بلا کسی شرعی وجہ کے) اعتراض کرتا ہو کہ ایسا کرنے کی وجہ سے تم اللہ جل شانہٗ کی نگاہ حفاظت سے گر جاؤ گے اور اللہ کی ناراضی اور غصہ کے سزاوار ہو گے (طبقات کبریٰ)

کاش کہ ہر مسلمان بھائی حضرت شیخ کی اس نصیحت کو حرز جان بناتا۔ تاکہ خدائے پاک کی ناراضی اور غصہ سے بچ جاتا۔

مندرجہ بالا مضمون میں جتنی احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جتنے آثار صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) اور اقوال سلف صالحین (رحمہم اللہ تعالیٰ) بیان ہوئے ہیں ان سب کو احقر نے کتاب الاعتدال فی مراتب الرجال معروف بہ اسلامی سیاست سے نقل کئے ہیں۔ یہ تالیف شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم کے رشحات قلم کا عظیم شاہکار ہے۔ اب اس تمام تر مضمون کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔ خدائے پاک

ایک مراسلہ

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

میاں احترام الحق کیرانوی بھی میدانِ سیاست میں کود پڑے

اذا فاتک الحیاء فافعل ما شئت

آج ہم آپ کی ملاقات اپنے کراچی کے چھولہ بیان مقرر میاں احترام الحق عرف للّو جس کو بات تک کرنے کا شعور نہیں ہے اس سے کراتے ہیں۔ ضرورت محض اس وجہ سے پیش آئی کہ اس گروپ کے رسالہ کا تازہ شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں ایک عجیب واقعہ کارروان جمعیۃ کے ضمن میں درج ہے۔ جس میں احترام الحق صاحب دین کے دعویدار اور اسلام کے ٹھیکیدار بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بیچارے اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہیں۔ یہ بات ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ انہیں بات کا شعور نہیں ہے کیونکہ ان کی تقریر کے مغلظات پڑھ کر ہمیں کچھ ایسا محسوس ہوا کہ ان کی عقل کو طاعون چاٹ گیا ہے۔ سکھرلے شے کے اپنا ٹھکانا بنایا ہوا ہے۔ وہیں چوہدوں کی طرح پہنچ جاتے ہیں اور لیڈروں کی طرح دوڑتے نظر آتے ہیں۔ اپنی تقریر میں شعلہ بیانی اس طرح کرتے ہیں :۔

ا۔ "بھاشانی، بھٹو یا ولی خاں مسلمانوں کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ اگر انہیں گمراہ کیا جا سکتا ہے تو اسلام کے نام پر بعض نام نہاد علماء گمراہ کر سکتے ہیں۔

ب۔ مفتی محمود اور مولانا ہزاروی چند سکوں کے عوض ایوب خاں کے ہاتھ بک گئے تھے۔

ج۔ مفتی محمود اور مولانا ہزاروی یہ لوگ حرام چیز کو حلال اور حلال چیز کو حرام بنانے کے حق میں ہیں۔
(کیرانوی گروپ کا رسالہ ۴ اگست ۱۹۷۰ء)

یہ نظریات ہمارے شہر کراچی کے نوجوان جیالے گوریلہ فوج کے کپتان احترام میاں للّو کے ہیں۔ جنہیں ظلمت اور نور میں امتیاز نظر نہیں آتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ للّو میاں جب تقریر کرنے کھڑے ہوئے تھے تو مجمع کی ہیبت سے حواس باختہ ہو گئے ہوں گے۔ اس لئے اونگا بونگا جو منہ میں آیا ہانک کر چلتے بنے اور عوام ان کا ماتم کرتی رہ گئی۔ انہیں اس بات کی بھی تمیز نہیں کہ جمیعۃ علماء میں بھٹو، بھاشانی اور ولی خاں میں کیا فرق ہے۔ ہم انہیں خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ آخر ہمارے پڑوسی جو ٹھہرے انہیں اخباری شہرت حاصل کرنے اور کچھ اسفے کا بہت شوق ہے۔ کیونکہ خود تو بیچاروں میں کسی قسم کوئی صلاحیت تو ہے نہیں رسوائے کارخانہ قائم کرتے۔ تو معلوم ہوا کہ ذہن ماشاء اللہ کرخنداری ہے۔ یہ کسی خاص طبقہ سے داد و صول کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم واشگاف الفاظ میں گوش گذار کر دینا چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ وہ وقت تم جیسے نااہلوں پر کب کا آنے لگا ہے۔ للّو میاں تمہیں شہرت کا ایسا چسکہ پڑ گیا ہے کہ تم ہر قیمت پر لیلیٰ کی ناقہ کے تعاقب میں ہو کہ کس طرح اس جانِ قیس کو اڑایا جائے۔

ہمیں اس سانحہ پر قلم اٹھاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کا ظاہر سانپ کی کینچلی کی طرح خوبصورت ہے۔ اور ہم اس زہر سے خوب اچھی طرح واقف ہیں، اور تمہاری شان تو صرف یہاں تک محدود ہے کہ مسجد کے ٹکڑوں سے لے کر نکاح کے چھوہاروں تک خریدے جا سکتے ہو۔ لیکن سیاسی اداکار نہیں ہو مسلم لیگ کے زلف رسا سے بندھے ہوئے ہو، دکنداری اور کرخنداری سے دولت جمع کر کے متمول بن گئے ہو۔ اور یہ روایت پختہ ہو چکی ہے سیاست میں تمہارا کردار نہایت ہیبتناک ڈومنی کی طرح ہے۔ دنیا کے معمولی سے معمولی کام سیکھنے کے لئے استاد یا شیخ کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو پھر مظلوم سیاست کا کیا قصور ہے کہ یہ بغیر استاد کے سیکھنی شروع کر دی اور تیس مار خاں کہلانے لگے۔ اور یہ بات طے ہے کہ جو بے استاد ہوا اس کی بات قابل اعتبار نہیں ہوا کرتی۔ چنانچہ سیاست میں تمہارا بھی کوئی استاد نہیں ہے۔ اس لئے تمہاری بات کا اور تمہارے موٹے جثہ کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگر سیاست میں تمہارا کوئی استاد ہے تو پیش کرو، تاکہ ہم نہیں تو عوام تو تمہاری باتوں کو قابل قدر نگاہوں سے دیکھیں۔

اسلام کے ان داعیوں کا ہمیں خوب اچھی طرح اندازہ ہے۔ کہ جو وجود پاکستان سے لے کر ایوب خاں کے اقتدار تک فاسق و فاجر اور بدعقیدہ و مستبد حکمرانوں کے زلہ رباؤں میں رہ چکے ہیں۔ لیکن جب علماء کا سواد اعظم اسلامی نظام کا نعرہ لگاتا ہوا پاکستان کے چپہ چپہ پر سینہ سپر ہو کر میدان میں نکل آیا تو یہ انہی کی کمر میں خنجر گھونپنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جو ایوب خاں کی دم کا نمدا بنے رہے۔ آج انہیں اسلام کے لئے خطرہ ہے تو جمعیۃ علماء اسلام سے ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں دارالعلوم دیوبند اور مختلف مدارس کے مستند علماء و فضلاء کرام صوفیا اور مشائخ عظام شریک ہیں ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

احترام میاں کے ترکش میں تیر ختم ہو چکے ہیں — اگر اسلام ان کے قبضہ میں ہوتا تو یہ کسی کو مسلمان نہ رہنے دیتے انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کا راگ پرانا ہو کر بے سود ہو گیا۔ وہ دن لد گئے کہ جب خلیل خاں فاختہ اڑایا کرتے تھے اور مجنوں سگانِ لیلیٰ کو پیار کرتا تھا۔ اب دوسرا دور ہے آج پاکستان کو کسی لیگی کی ضرورت نہیں، اگر ضرورت ہے تو پاکستانی کی ضرورت ہے۔ اور سچا پاکستانی وہی ہو سکتا ہے جو سچا مسلمان ہو۔

میاں چھوٹے صاحب! اگر ایسے ہی شہرت کے متوالے ہو تو بدنام ہو کر تم ماشاء اللہ کافی شہرت حاصل کر چکے ہو۔ بینک سے قرضہ سود پر لے کر تم نے اپنے والد محترم ملک کی مایہ ناز ہستی حضرت مولانا احتشام الحق صاحب کے نام کو بٹہ لگا چکے ہو۔ اگر دین کی خدمت کرنی ہے تو پہلے نیت صاف کرو، اور ایسے اوچھے ہتھکنڈے کھیل کر اپنے کو رسوا نہ کرو، نشاندہی کے بعد اگر تم نے پھر لب کشائی کی تو یاد رکھو کہ ہم تمہاری پرچم کشائی کر کے رکھ دینگے۔ تمہاری ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کا سارا کچا چٹھا کھول کر عوام کے سامنے پیش کر دینگے۔ پھر نہ آپ کا مشک مشک کر چلنا رہے گا، نہ شان و شوکت رہے گی، نہ عزت و جاہ رہے گی (جس کے بھوکے ہو) اور ہم تمہارے لئے عذاب الٰہی ثابت ہوں اور قدرت کا خطرناک پنجہ نمودار ہو کر تمہیں اس طرح اچک لے گا کہ

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

(حافظ) محمد امیر علوی میرٹھی، کبیروالہ)

آج چوک حلقہ ترکھاناں میں ہو رہا ہے ۔ ...ی بہاری سے پاس پٹھانوں کے ہاں، جمعہ کو منڈی شیخاں۔ ہفتہ کو محلہ ترکھاناں۔ تمام شہر کے مختلف محلوں سے دھڑا دھڑ تعاون ہو رہے ہیں۔ جلسے انتہائی کامیاب ہو رہے ہیں۔ انجمن نوجوانان اسلام یونین حلقہ نمبر ا نے جمعیۃ گارڈز قائم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ دوسرے محلوں میں بھی جمعیۃ گارڈ کے لئے رضاکار بھرتی ہو رہے ہیں

(منظور احمد چنیوٹی عفاء اللہ)

جمعیۃ علماء اسلام کو بدنام کرنے کا ایک اور حربہ

مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا محمد اکرم نے ۲۵ اگست سنہ ۱۹۷۰ء کے روزنامہ حریت کراچی اور روزنامہ کوہستان لاہور میں شائع شدہ ایک خبر کو نہ صرف شرانگیز بلکہ جمعیۃ علماء اسلام کو بدنام کرنے کی ایک مذموم سازش قرار دیا۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ نشستوں کے مسئلے پر جمعیۃ علماء اسلام اور پیپلز پارٹی کے درمیان بات چیت ناکام ہو گئی۔ جہاں تک پیپلز پارٹی کے ساتھ جمعیۃ کے کسی معاہدہ یا گفتگو کا تعلق ہے۔ اس سے پہلے بھی اس کی تردید کی جا چکی ہے کہ سراسر بے بنیاد ہے۔

مولانا نے کہا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مودودی فرقہ کے لوگ جمعیۃ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی وجہ سے بوکھلا کر الزام تراشیوں پر اتر آئے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا پیپلز پارٹی کے ساتھ آج تک اعلانیہ یا در پردہ کسی قسم کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ جب تک پیپلز پارٹی غریب عوام کی حمایت اور امریکی سامراج کی مخالفت میں مخلص نظر آتی تھی۔ اس وقت تک جمعیۃ علماء اسلام نے پیپلز پارٹی کی مخالفت نہیں کی۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں جمعیۃ کے پروگرام میں بھی شامل ہیں۔ لیکن جب پیپلز پارٹی میں بدنام زمانہ جاگیردار اور سرمایہ دار شامل ہونا شروع ہو گئے ہیں اور یہ اطلاعات بھی موصول ہو رہی ہیں کہ پیپلز پارٹی کا مرزائیوں سے کوئی معاہدہ ہو گیا ہے تو جمعیۃ علماء اسلام کو اس میں کوئی باک نہیں کہ وہ اس بات کو منظر عام پر لائے کہ پیپلز پارٹی اپنے اصل موقف سے ہٹ رہی ہے۔

مولانا نے کہا۔ جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام سوشلزم یا اسلامی سوشلزم کی حمایت کرتی ہے۔ اس کی حیثیت بھی عوام کو دھوکہ دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اگر سوشلزم سے کسی کی مراد غیر ملکی کوئی نظام ہے تو جمعیۃ اس پر ہزار لعنت بھیجتی ہے۔ لیکن اگر اسلامی سوشلزم سے کسی کی مراد اسلامی مساوات یا اسلامی نظام ہو تو جمعیۃ ایسے لوگوں کو کافر نہیں کہتی بلکہ انہیں یہ سمجھاتی ہے کہ اسلام تو عنوانات و تعبیرات میں بھی کسی دوسرے کا محتاج نہیں تو جو لوگ غیر ملکی لفظ بول کر اس کی مراد اسلامی بتاتے ہیں وہ صاف طور پر کیوں اس کا اظہار نہیں کرتے کہ ہم صرف اسلامی نظام چاہتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ موقف بارہا واضح کیا جا چکا ہے۔ لیکن کچھ شرپسند عناصر جمعیۃ کو بدنام کرنے میں دن رات لگے ہوئے ہیں

ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے امید ہے کہ ان کے یہ حربے ناکام ہوں گے اور جمعیۃ علماء اسلام ملک میں دن بدن ترقی کر کے اسلامی نظام کو نافذ کرنے میں کامیاب ہو گی۔

چنیوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابی جلسے

عوامی متحدہ محاذ جھنگ کی طرف سے راقم الحروف کے حق میں صوبائی سیٹ حلقہ چنیوٹ اعلان ہونے کے بعد انتخابی جلسے شروع ہو چکے ہیں۔ پہلا جلسہ محلہ انصاریاں میں ہوا۔ دوسرا لاہوری محلہ اور تیسرا جلسہ محلہ گڑھا میں ہوا

جمعیۃ طلباء اسلام جہلم کا انتخاب جدید

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کی مسجد مدنی محلہ کا انتخاب جدید بروز جمعرات مورخہ ۱۷ جمادی الثانی بعد از نماز عشاء زیر سرپرستی حضرت مولانا غلام یحییٰ صاحب ہزاروی عمل میں لایا گیا جس میں بالاتفاق مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

حافظ محمد مسعود حضروی امیر۔ مولوی محمد شفیع نائب امیر حافظ عبدالرزاق ہزاروی ناظم اعلیٰ۔ مولوی شبیر احمد نائب ناظم ناظم نشریات مولوی محمد یعقوب بلالی۔ خازن مولوی علی شان

اخیر میں امیر جمعیۃ نے جمعیۃ طلباء کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اور علماء حق کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ (محمد یعقوب بلالی ناظم نشریات)

جمعیۃ علماء اسلام پیپلز پارٹی کے پروگرام سے خائف نہیں ہے

ہمیں کونسل مسلم لیگ کی قیادت میں تبدیلی سے بھی کوئی دلچسپی نہیں ۔ مولانا محمد اکرم

لاہور یکم ستمبر۔ ناظم جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا محمد اکرم نے کہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا پیپلز پارٹی کی طرح کونسل مسلم لیگ سے بھی کوئی انتخابی سمجھوتہ نہیں ہے ۔ اس لئے ہمیں اس بات سے بھی کوئی بحث نہیں کہ کونسل لیگ کی صدارت کون چھوڑتا ہے اور کون قبول کرتا ہے ۔ وہ آج ایک مقامی اخبار میں ان کے اپنے بارے میں شائع شدہ ایک خبر پر تبصرہ کر رہے تھے ۔ انہوں نے کہا کہ اس اخبار نے یہ الزام عائد کیا ہے کہ دولتانہ کے استعفےٰ سے مجھے سب سے زیادہ دکھ ہوا ہے ۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس اخبار میں ایسا عنصر موجود ہے جو شر اور فتنہ کو ہوا دے کر پیپلز پارٹی کے ساتھ جمعیۃ کے اعلانیہ تصادم کی راہ ہموار کرنا چاہتا ہے ۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ وہ جمعیۃ میں میاں دولتانہ کے افسر بکار خاص کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں اس پر انہوں نے صرف یہ کہنے پر اکتفا کیا ہے کہ "جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو"۔

مولانا اکرم نے مزید کہا کہ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ہم پیپلز پارٹی کے اقتصادی پروگرام سے خائف ہیں، تو مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اگر پیپلز پارٹی کا اقتصادی نظام وہ ہے جو اسلام نے بتایا ہے تو ہم اس کے حامی ہیں اور اگر اس کا اقتصادی پروگرام اسلام کے خلاف ہے تو ہم اس سے بیزار ہیں ۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرے خلاف شائع شدہ خبر میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ میرے ساتھ اکابرین جمعیۃ بھی اختلاف رکھتے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جمعیۃ میں کسی اختلاف کو ہوا دی جائے ۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کے تمام اکابر اور اراکین بغیر ذاتی مفاد کے خالص اسلامی نظام کے احیاء کے لئے کوشاں ہیں ۔ چنانچہ خلوص ہو، وہاں اختلافات پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ یہ ضرور ہے کہ کچھ لوگ اس بات سے خائف ہیں کہ اگر صحیح اسلامی نظام نافذ ہو گیا تو ان کی عیاشیاں اور غریبوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کا راستہ بند ہو جائے گا ۔ ایسے لوگ اسلام کے خلاف لب کشائی کی جرأت تو نہیں کر سکتے البتہ علماء کو ہدف تنقید بناتے ہیں ۔

مولانا محمد اکرم نے مزید کہا کہ جمعیۃ نے ابھی تک کسی امیدوار کو انتخابات کے لئے پارٹی ٹکٹ نہیں دیا، اور اس قسم کا فیصلہ جمعیۃ کا صوبائی بورڈ ہی کر سکتا ہے ۔ اس لئے یہ الزام بھی بے بنیاد ہے کہ میں نے کسی ٹرانسپورٹر کو ٹکٹ دینے کی یقین دہانی کرائی ہے ۔ پھر جس ٹرانسپورٹر کا ذکر خبر میں کیا گیا ہے تو میں تو ذاتی طور پر اسے جانتا بھی نہیں ۔

سرمایہ دار انتخابات کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

استحصالی عناصر مذہب کے نام پر عوام کو فریب دے رہے ہیں ۔ مولانا ہزاروی

گجرات یکم ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا ہے کہ سرمایہ دار اور اسلام کے نام نہاد محافظین امریکی استعمار پسندوں کی شہ پر آئندہ انتخابات میں عوامی قوتوں کے راستہ میں مزاحم ہو رہے ہیں ۔ لیکن ان کی یہ سازش کامیاب نہیں ہوگی ۔ پاکستان میں آئندہ عوام کی حکومت قائم ہو کر رہے گی ۔ وہ کل یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے ۔

مولانا ہزاروی نے کہا کہ پاکستان کے عوام نے ملک سے ہر نوع کے استحصالی عناصر کا قلع قمع کرنے کا عہد کر لیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ حد یہ ہے کہ استحصالی عناصر مذہب کے نام پر بھی عوام کو فریب دینے کی کوشش کر رہے ہیں ملکی سیاست میں خطرناک عنصر یہی ہے ۔

مولانا ہزاروی نے جماعت اسلامی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اسلامی پاکستانی معاشرہ کی جڑیں کاٹ رہی ہے ۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ امریکی سفیر فارلینڈ کو ناپسندیدہ شخص قرار دیا جائے ۔ کیونکہ وہ پاکستانی سیاست میں مختلف طریقوں سے مداخلت کر رہے ہیں ۔

مولانا ہزاروی نے انڈونیشیا کے مرحوم صدر سوکارنو کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم زندگی بھر سامراج سے جنگ آزما رہے ۔

جلسہ سے پاکستان لیبر پارٹی کے نائب صدر طاؤس خاں نے بھی خطاب کیا ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی قانون ساز اسمبلیوں میں افراد کی بجائے طبقات کو نمائندگی ملنی چاہیئے ۔ انہوں نے کہا کہ ایسے کئے بغیر ان اداروں میں دولت مند لوگ قابض رہیں گے ۔ انہوں نے افسوس کیا کہ گذشتہ ۲۳ سال میں ہر حکومت نے پاکستان میں سرمایہ دارانہ نظام کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ عوام مجبور ہو کر سوشلزم کی طرف دیکھ رہے ہیں ۔ اگر صورت حال نہ بدلی تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو سوشلزم کے سیلاب سے نہیں بچا سکتی ۔

مولانا ہزاروی نے گذشتہ روز پشاور کے قریب بھی ایک جلسہ عام سے خطاب کیا ۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کے اقتصادی نظام میں انقلابی تبدیلیاں لانے کی حامی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ جمعیۃ کی مقبولیت سے خائف ہو کر ہمارے خلاف دشنام طرازی پر اتر آئے ہیں اور انہوں نے ہمارے خلاف انتہائی زہریلا پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے ۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ جو لوگ ہمیں سوشلسٹ کہیں گے ۔ وہ ان کو یہود کہیں گے ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما نے کہا کہ ان کا واحد مقصد ملک میں اسلامی نظام کا قیام ہے کیونکہ اسلام کے بغیر ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے ۔

از مولوی محمد یوسف فیروز پوری مدرس مدرسہ تعلیم القرآن
نواں جھنڈانوالہ (میانوالی)

سراجاً منیرا

قرآن پاک کا طرز بیان یہ ہے کہ وہ روحانی ومعنوی چیزوں کو بیان کرنے کے لئے ایسے ظاہری امور سے تشبیہہ دیتا ہے جس کو سب جانتے اور دیکھتے ہوں۔ قرآن پاک میں اس کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالے نے قرآن پاک کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کے ساتھ تشبیہہ دی ہے۔ یاایھا النبی انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا۔ سراج کے معنی روشن چراغ اور روشن سورج کے ہوتے ہیں۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو جو روشن سورج کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہے۔ اس میں چند امور کی طرف اشارہ ہوتا ہے جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم روحانی آفتاب اور سورج ہیں

اخلاق وعادات

مقولہ مشہور ہے کہ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" یعنی سورج نکلا ہوا ہو، اس کی روشنی پھیلی ہوئی ہو تو آفتاب کا وجود ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی، بلا دلیل اس کا وجود ماننا پڑتا ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پاکیزہ اخلاق آپ کے عادات حسنہ اور آپ کی منور و روشن سیرت ہی آپ کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعوے کے ثبوت کے لئے اپنی سیرت کو دلیل کے طور پر پیش کیا۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون کہ اب تک میں نے ساری عمر تمہارے اندر ہی گذاری ہے۔ کیا تم نے میری کوئی بری عادت دیکھی؟ کیا کبھی میں نے جھوٹ بولا؟ جب ایسا نہیں ہے تو اب چالیس سال کے بعد اپنے اس بہت بڑے دعویٰ میں جھوٹ کیسے بول سکتا ہوں۔ تم اس بات کو کیوں نہیں سوچتے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کو دیکھ کر ہی انسان بغیر کسی دلیل و حجت کے آپ کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے جن لوگوں نے آپ کی سیرت، اخلاق اور عادات کا بنظر غائر مطالعہ کیا اور دیکھا انہوں نے آپ کے دعویٰ کو بلاحیل وحجت تسلیم کیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ جن کے سامنے آپ کی صبح و شام کی زندگی تھی۔ جب آپ نے ایمان کی دعوت دی تو فوراً ایمان لے آئیں اور شہادت دی۔ ان اللہ اختارک لھدایۃ قومک کہ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو قوم کی ہدایت کے لئے چن لیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا دعوےٰ سنتے ہی تصدیق کر دی۔ حتیٰ کہ بچوں میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی بلا تخیر فوراً ایمان لے آئے۔ یورپی سیرت نگاروں کو اعتراف کرنا پڑا کہ آپ پر سب سے پہلے جو آپ کے رشتہ دار اور رازدان ایمان لائے یہ سب آپ کے حسن اخلاق کی واضح دلیل ہے۔ آپ کے اخلاق وعادات کی وجہ سے ہی آپ کے مخالفین بھی آپ کو صادق امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ آپ کے سب سے بڑے دشمن ابوجہل کو کہنا پڑا۔ انا لا نکذبک انما نکذب بما جئتنا بہ کہ ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ آپ کے پیغام اور پروگرام کی تکذیب کرتے ہیں۔ نضر بن حارث جو آپ کے قتل کی سازشیں کرتا تھا۔ اس کو شہادت دینی پڑی کہ کل تک تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صادق و امین کہتے آئے اور آج ساحر کہتے ہو۔ خدا کی قسم یہ آدمی جادوگر نہیں ہو سکتا۔ بہرحال ایسے واقعات کثیر ہیں کہ آپ کے مخالفین کو بھی آپ کے حسن اخلاق اور خلوص نیت کا اقرار کرنا پڑا۔

تعمیم نبوت ورحمت

جس طرح سورج مشرق سے نکلتا ہے اور اس کی روشنی روئے زمین پر پھیل جاتی ہے اور سارا جہان روشن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا تو مکہ میں ہوئے۔ لیکن آپ کی نبوت قیامت تک تمام کائنات کے انسانوں کے لئے ہے۔ قرآن پاک کی شہادت ہے وما ارسلناک الا کافۃ للناس اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعثت الی الاحمر والاسود یعنی میں ہر رنگ کے آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور آپ کی رحمت بھی عام اور سب مخلوقات کو شامل ہے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ آپ نے ہدایت کے نور سے سارا دنیا کو روشن کر دیا۔

تکمیل دین

سورج کی روشنی کامل ہوتی ہے۔ جتنی روشنی کی دنیا کو ضرورت ہے وہ سورج میں موجود ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور مذہب کامل اور اکمل ہے۔ دنیا کی تمام ضروریات کا حل اسلام میں موجود ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

تنسیخ ادیان سابقہ

رات کے وقت چاند اور ستارے اپنی اپنی روشنی سے جہان کو منور کرتے ہیں لیکن جب سورج طلوع ہو جاتا ہے تو تمام کی روشنی غائب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی شریعتوں سے لوگوں کو ہدایت دی۔ لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کا روحانی سورج طلوع ہوا تو پہلے سب ادیان منسوخ ہو گئے۔

؎ یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانۂ چند ملت بشست
نہ از لات و عزیٰ برآورد گرد
کہ توریت و انجیل منسوخ کرد

سبب تخلیق کائنات

آفتاب سرچشمۂ حیات ہے۔ اسی سے انسان حیوان کھیت اور باغ وغیرہ سب کو حیات اور زندگی حاصل ہے۔ اگر سورج نہ ہو تو سب چیزیں شدت سردی سے فنا ہو جائیں۔ اسی طرح آفتاب نبوت حیات کائنات اور تخلیق کائنات کا سبب ہے۔ جیسے احادیث سے ثابت ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا، تو کائنات کو ہی نہ پیدا کیا جاتا۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تمام چیزوں کو وجود اور زندگی کی نعمت جسمانی ملی۔ اسی طرح آپ کی برکت سے دنیا کو

(باقی صہ ۱۴۲ پر)

آدابِ فتوےٰ

(ڈاکٹر سید محمد یوسف صدر شعبہ عربی، جامعہ کراچی)

جب سے شریعت کا آغاز ہوا فتویٰ کے آداب بھی اہل علم کے نزدیک معروف و معیّن ہو گئے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ شاہ عبدالعزیز نے کئی سیاسی فتوے دیئے، ایسے کہ جنہوں نے سیاست کا رخ موڑ دیا۔ ان فتووں کو دیکھئے کہ ان میں کن آداب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ویسے بھی عقل سلیم بتاتی ہے کہ فتویٰ کے معنی ہیں، "کسی شے کی بابت شریعت کی رو سے جواز یا عدم جواز کا حکم لگانا"۔ لہٰذا فتوے کے آداب میں سے:-

(۱) یہ کہ مسند الیہ ایسا جانا پہچانا ہو اور اس کی ایسی جامع و مانع وضاحت کر دی جائے کہ ادنیٰ التباس یا اشتباہ کی گنجائش نہ رہے۔ دراصل یہ فتوے سے پہلے استفتاء کے آداب میں داخل ہے۔ اور اسی سے مستفتی کی نیت کا خلوص معلوم ہوتا ہے۔

(۲) یہ کہ حکم بالجزم لگایا جائے۔ وہ مدلّل ہو، اور دلیل شریعت پر مبنی ہو۔ یاد رہے کہ اگر فتویٰ کی ہر شق کی قوی اور مقنع دلیل کتاب و سنت سے نہ دی جائے تو اس کی شکل مارشل لا ریگولیشن کی ہو جاتی ہے۔ عوام کتنے ہی جاہل ہوں مفتی دلیل سے بے اعتنائی نہیں برت سکتا۔ دراصل مفتی عوام کے سامنے نہیں بلکہ خدا کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ وہ دلیل دے کر ہی اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتا ہے۔ اور خطا کی صورت میں ایک اور اصابت کی صورت میں دگنے اجر کا مستحق ہوتا پھر فتویٰ کے مخاطب عوام ہی تو نہیں ہوتے، جن سے محض اتباع اور اطاعت کا مطالبہ ہوتا ہے کچھ خواص بھی ہوتے ہیں جن کے ثلج صدر (قلبی اطمینان) کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

(۳) یہ کہ مفتی کے علم کا ایک معیار قائم کیا جائے اور اسے کسی حالت میں گرنے نہ دیا جائے۔ اس معیار کی محافظت کے لئے اسلام نے کلیسا کے طرز پر کوئی ادارہ نہیں بنایا۔ اسلامی مزاج اور مغربی کلیسائی مزاج میں یہی جوہری فرق ہے کہ اسلام میں اجتماعی اقدار کی محافظت کے لئے ادارہ سازی کے بجائے اجتماعی ضمیر پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ نہ اجماع کا کوئی ادارہ نہ شوریٰ کا (رائج الوقت جمہوری نظام مغربیت کے تبرک کے سوا کچھ نہیں۔ جب یہ اقتدار حاصل کرنے کا ذریعہ بنا، تو اس کا لقب "اسلامی جمہوریت" ہو گیا) ایسی صورت میں یہ اہل علم مفتیوں کا فرض رہ جاتا ہے کہ وہ کسی کم علم کو افتاء کی جرأت کرنے سے باز رکھیں جس طرح باہر اطباء کا یہ فرض ہے کہ وہ خطرۂ جان طبیبوں کو اپنے زمرہ میں شامل نہ ہونے دیں۔ اسلامی تمدن کے سنہرے دور میں یہ ذمہ داری تمامتر نقابات (گلڈز) پر عائد ہوتی تھی۔ آج بھی میڈیکل کونسل اپنا یہ حق جتاتی ہے۔ انہیں میں جماعت کبار العلماء کو یہ حیثیت حاصل ہو گئی تھی۔ اور وہ افتاء کے معیار پر نگرانی رکھتی تھی (معلوم نہیں آج اس کی کیا حیثیت ہے)

فتویٰ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ مسئلہ پہلے پیش آ چکا ہے اور اس کا حکم بطون الکتب میں مدوّن ہے جس کو نہ معلوم ہو، اس کے لئے وہ عالم، جس نے مستند کتابیں باقاعدہ پڑھی ہیں۔ وہ کتابوں سے استخراج کر دیگا۔ دوسرے یہ کہ کوئی نیا اجتہادی مسئلہ ہے۔ جیسے کہ ہر دور کے اجتہادی مسائل ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اجتہاد کرنا ہوگا۔ کتاب و سنت سے حکم استنباط کرنا ہوگا قیاس سے کام لینا ہوگا۔ اپنے مذہب کی دلیل پیش کرنی ہوگی۔ پھر دوسرے مجتہدین کی موافقت یا مخالفت کا انتظار کرنا ہوگا۔ یہ کام اگر خالصتہً لوجہ اللہ کیا جائے تو ہر مجتہد کو اپنے طور پر بحث و تمحیص میں وقت لگتا ہے۔ بہرحال اصول فقہ کی کتابوں میں دیکھ لیجئے، کہ مجتہد کے درجہ کی کیا شرائط ہیں۔

(۴) یہ کہ مفتی کے تقویٰ کا بھی ایک معیار ہو جسے سختی سے برقرار رکھا جائے۔ اس کی نگرانی بھی اہل تقویٰ کے ذمہ ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اس کا تو ہمارے یہاں اتنا اہتمام تھا کہ تعجب ہے یہ سبق ہم نے کیونکر بھلا دیا۔ سخاوی نے الاعلان بالتوبیخ میں کئی صفحے جرح و تعدیل کی اہمیت جتانے کے لئے وقف کئے ہیں۔ انہیں اپنے ہی زمانے میں تنبیہ کی ضرورت محسوس ہوئی تھی تب ہی انہوں نے کھول کر اور پورا دے کر یہ بات لکھی ہے کہ "جس شخص کی ذاتی کمزوریاں معاشرہ کی گمراہی کا سبب بنیں، اس کی کمزوریوں کا پردہ فاش کرنا عیب نہیں۔ غیبت نہیں، بلکہ جرح و تعدیل ہے، جو عین تقویٰ ہے۔ یہ ہر متقی کا فرض ہے اور باعث اجر و ثواب ہے"۔

نمبر (۳) اور (۴) کے سلسلہ میں ایک علمی خدمت اہل علم اور اہل تقویٰ پر فرض ہے۔ اس فرض سے غفلت فکری جمود کی سب سے بڑی علامت ہے اور معاشرتی فساد کے اسباب میں سے اہم سبب ہے۔ میری مراد یہ ہے کہ فن اسماء رجال کے تقاضوں کے مطابق مفتیوں کے تراجم مدوّن ہوں اور انہیں میزان میں رکھا جائے اگر قدیم نمونے پیش نظر ہیں تو خاص طور پر ان امور کا لحاظ رکھنا ہوگا:-

(الف) مبلغ علم کیا ہے؟ کس درجہ تک پڑھا ہے؟ کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟ کن اساتذہ و شیوخ سے استفادہ کیا ہے؟ بے اسناد تو نہیں ہے؟ "صحفی" تو نہیں ہے؟ "لا تاخذوا العلم من صحفی" بہت پرانا مقولہ ہے اور محدثین کے نزدیک "صحفی" سے بڑھ کر توہین آمیز کلمہ شاید ہی کوئی ہو۔ اجازۂ درس و تدریس رکھتا ہے یا نہیں؟

(ب) کبھی جھوٹ تو نہیں بولا؟ مدت ملازمت کو طول دینے کے لئے جھوٹی عمر تو نہیں لکھائی؟ ملازمت کے حصول کے لئے جھوٹی شہادت کا ادّعا تو نہیں کیا جھوٹا کلیم تو داخل نہیں کیا؟ جھوٹا وعدہ تو نہیں کرتا؟

(ج) معاملات میں کیسا ہے؟ کبھی کسی کا مال غصب تو نہیں کیا؟ کبھی عوامی چندہ میں یا وقف میں بیجا تصرف تو نہیں کیا؟ سرکاری املاک سے ناجائز فائدہ تو نہیں اٹھاتا؟ کبھی سودی کاروبار میں ملوث تو نہیں ہوا؟ لائسنس پرمٹ کے حصول کے لئے ناجائز ذرائع تو استعمال نہیں کرتا؟ اس کا رہن سہن جائداد اور بینک بیلنس ایسا تو نہیں کہ حضرت عمر کو پوچھنا پڑے۔ انّیٰ لکَ ھٰذا (یہ مال کہاں سے حاصل کیا؟) اور مصادرہ (بازپرس) کی نوبت آئے؟

(د) بدعتوں کا مرتکب تو نہیں۔ قیام، سلام، قبر پرستی، نذر نیاز، کونڈے، غیر اللہ سے استعانت وغیرہ کو روا تو نہیں رکھتا۔ تقریر اور وعظ میں جھوٹی روائتیں تو نہیں بیان کرتا؟

(ھ) امانت و دیانت میں اس کی شہرت کیسی ہے۔ ذاتی تعلقات یا مفاد کی خاطر ظلم و جور اور بد عنوانیوں پر سکوت اور چشم پوشی تو نہیں کرتا؟ سرکاری

(باقی ص۱۸۱ پر)

جمعیتہ طلباء اسلام کے کنونشن کی مفصّل روداد

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے کنونشن کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۷۰ء زیر صدارت چیف آرگنائزر کل پاکستان جمعیتہ طلباء اسلام جناب محمد اسلوب قریشی منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک قاری حبیب احمد نے کی، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جاوید ابراہیم پراچہ نے انجام دیئے۔ مہمان خصوصی جناب حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب تھے۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب عزیز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انتظامیہ نے طلباء کو کمروں کی ترتیب اور دوسرے انتظامی امور کے متعلق آگاہ کیا۔ بعد ازاں سید مطلوب علی زیدی نے خطبہ استقبالیہ دیا۔ خطبہ استقبالیہ کے بعد مہمان خصوصی حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے طلباء سے خطاب کیا۔ انہوں نے طلباء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسلمانوں کا واحد رشتہ اسلام کا رشتہ ہے اور یہاں پر جمع ہونے والے طلباء قابل صد تحسین ہیں کہ انہوں نے اسلام کی خاطر ایک عظیم مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے قدم اٹھایا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقصد عظیم میں کامیابی عطا فرمائے۔

دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء زیر صدارت محمد اسلوب قریشی ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری ڈاکٹر عبدالشکور ملک تھے۔ تلاوت کلام پاک ریاض احمد پشاور اور بعد ازاں ریڈیو پاکستان پشاور کے قاری اور دارالعلوم حقانیہ کے طالب علم جو ضلع پشاور کے نائب صدر بھی ہیں نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ جناب محمد اسلوب صاحب نے مندوبین اور مبصرین کا تعارف کرایا۔ تعارف کے بعد جناب عبدالشکور صاحب نے آئینی بحث کے قواعد وضوابط سے آگاہ کیا۔ اب آئینی ترامیم پیش کی گئیں رات کے ساڑھے بارہ بجے کے قریب آئینی ترامیم منظور ہونے کے بعد اجلاس برخاست کیا گیا۔

تیسرا اجلاس ۱۶ اگست بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح زیر صدارت جناب سعید الرحمٰن صدر جمعیتہ نوشہرہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا سرفراز صفدر صاحب تھے۔ تلاوت کلام پاک جناب عبدالحفیظ صاحب صدر جمعیتہ راولپنڈی نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب محمد عارف صاحب (گوجرانوالہ) نے انجام دیئے بعد از تلاوت جناب مولانا سرفراز احمد صاحب نے "طلباء کا کیا کردار ہونا چاہیئے" کے موضوع سے طلباء سے خطاب کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان طلباء نے اسلام کی خاطر جو جہاد شروع کیا ہے وہ وقت کا اہم تقاضا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان اسلام کی خاطر حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن اس میں اسلامی نظام کا نفاذ نہ کیا، تعلیمی جو قوم کا مستقبل بناتے ہیں ان میں بھی ابھی تک لارڈ میکالے کا وہی نظام تعلیم رائج ہے۔ جس نے مسلمان بچوں کو اسلام سے بیگانہ اور بزرگان اسلام سے متنفر کیا انہوں نے فرمایا کہ ایئر مارشل نور خاں صاحب نے جو تعلیمی پالیسی ترتیب دی تھی۔ اس میں دوسری خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایک اہم خوبی یہ بھی تھی کہ دینی مدارس کے طلباء اور کالجوں کے طلباء کو متحد کیا جائے۔ لیکن نہ معلوم کس خوف یا مصلحت کے تحت اس کو نافذ نہیں کیا گیا انہوں نے طلباء کو بھرپور اور موثر انداز سے جمعیتہ طلباء اسلام میں شامل ہو کر کام کرنے پر اور دوسرے حضرات کو بھی دامے درمے سخنے جمعیتہ طلباء اسلام کی امداد کرنے پر زور دیا۔ ان کے بعد صوفی عبدالحمید مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ نے تقریر کی۔ جن کا موضوع شاہ ولی اللہ صاحب کی حکمت تھا۔

انہوں نے فرمایا کہ شاہ صاحب کی کچھ باتیں پرانے فلاسفروں مسلمان مفکروں سے ملتی ہیں اور کچھ بالکل نئے انداز میں پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ شاہ صاحب نے عقل اور مدلل انداز میں اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔ آج تک کسی بھی دین کا پیرو اسلام کے مقابلے میں کوئی دلیل نہیں لا سکا۔ انہوں نے کہا کہ شاہ صاحب کی حکمت کی بنیاد انسان کو اپنے آپ اور اپنے خدا کے ساتھ ساتھ کائنات کو سمجھنے پر ہے تقریباً ایک بجے مفتی عبدالواحد کی دعا کے بعد تیسرا اجلاس ختم ہوا۔

چوتھا اجلاس ۱۶ اگست بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب طاہر اللہ صاحب کراچی ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد لطیف صاحب نے انجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک قاری حبیب احمد نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد مختلف شاخوں نے اپنی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد جاوید پراچہ نے طلباء سے خطاب کیا۔ بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز رہنما جناب مولانا قاری نورالحق صاحب ایڈووکیٹ تشریف لائے۔ انہوں نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح علماء کا ماضی شاندار ہے اسی طرح طلباء کا ماضی بھی شاندار ہے نوجوانوں کے اندر جس وقت جہاد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو وہ پھر موت کو بھی زندگی سمجھتے ہیں۔ تحریک پاکستان میں طلباء نے جو کردار ادا کیا۔ اگر یہ نہ ہوتے تو شاید پاکستان معرض وجود میں نہ آتا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں طلباء نے فوجوں کی حوصلہ افزائی اور گھر گھر جا کر عوام کو جو حوصلہ دیا۔ وہ بھی ایک عظیم جہاد ہے انہوں نے طریق کار پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے طلباء کو تلقین کی کہ وہ مکمل نظم و ضبط اور منصوبہ بندی کے تحت اپنے کام کو انجام دیں۔ آپ کا مقصد شہرت اور ناموری کی بجائے کام کو خالصتاً قومی اور اسلامی خدمت سمجھ کر اس کو ہر صورت میں مکمل کرنا ہو۔ اس کو پھیلانے کے لئے آپ تبلیغی انداز اختیار کریں اور تمام لوگوں کو محبت اور خلوص سے رام کرنے کی کوشش کریں لٹریچر مدلل اور مؤثر ہو۔ مقامی علماء سے پورا ربط و ضبط رکھا جائے۔ غیرت اسلامی و ملّی کو ابھار کر اپنے اندر معاذ اور معوذ کا جذبہ پیدا کریں۔

بعد ازاں قاری صاحب سے طلباء نے کچھ سوالات پوچھے اور مفتی عبدالواحد صاحب کی دعا کے بعد رات کے ایک بجے اجلاس برخاست ہوا۔

پانچواں اجلاس ۱۷ اگست بروز سوموار بوقت صبح آٹھ بجے زیر صدارت محمد اقبال اسٹیج (سکھر) ہوا بھکر، میرپور خاص، بہاولنگر، راولپنڈی، جہلم اور سرگودھا کی سالانہ رپورٹ پیش کی گئی۔ رپورٹ کے بعد جناب محمد اسلوب صاحب قریشی نے مختصر طور پر خطاب کیا اور مندوبین حضرات کو ہدایات جاری کیں۔ بعد ازاں حضرت مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمود نے "اسلام اور کفر" کے موضوع پر خطاب کیا۔

آپ نے فرمایا۔ اسلام اور کفر کا فرق قرآن اور حدیث کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا جب حقیقت قائم ہو تو علامات پر بھروسہ ہوگا۔ اور اگر حقیقت موجود نہ ہو تو علامات کوئی حیثیت نہیں رکھتیں آپ نے فرمایا کہ ایمان نام ہے حضورؐ کی تمام باتیں ماننے کا اور کفر نام ہے آپ کی کسی بات کو جھٹلا دینے کا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایمان کی حقیقت اور ہے۔ ایمان کی علامات

اور ہیں۔ ایمان کے اجزاء اور ہیں۔ انہوں نے کہا انکار اعتقادی کرنے والے کو کافر کہا جاتا ہے۔ لیکن انکار عملی پر کفر لازم نہیں آتا۔ اسلامی عنوان کی اہمیت اور اس کو قائم رکھنے پر زور دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عنوان کی تشریح کا اختلاف تو دور ہو سکتا ہے۔ لیکن عنوان کو بدلنا زبردست غلطی ہے۔ اگر عنوان اختلافی بنتے ہیں تو آہستہ آہستہ اسلام کی کڑیاں الگ ہوتی جائیں گی۔ لفظی ہیرا پھیری کا جواب ہمارے پاس فہم امت ہے۔ "لا نبی بعدی" کا امت نے جو مطلب لیا۔ وہ یہی تھا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، مرزائی اس سے "میرے بعد کوئی اولوالعزم پیغمبر نہیں ہوگا" مراد لیتے ہیں۔ اگر فہم امت کو چھوڑ دیں تو ہمارے پاس کچھ نہ بچے گا۔ موجودہ دور میں فہم امت کے خلاف سب سے زیادہ کام مودودی صاحب کر رہے ہیں وہ اپنی کتاب تنقیحات کے صفحہ ۱۷۵ پر رقمطراز ہیں کہ علوم اسلامیہ کو بھی قدیم کتابوں سے جوں کا توں نہ لیں بلکہ ان کو ہٹا کر قرآن و سنت سے حاصل کریں۔ میں نے جو علم حاصل کیا۔ وہ ماضی اور حال کے افراد اور کتابوں سے بے نیاز ہو کر حاصل کیا۔ پس مودودی صاحب نے فہم امت سے انکار کر دیا۔

ایمان پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے حقیقت علامات اور اجزاء کی مثالیں دیتے ہوئے فرمایا کہ حقیقت تصدیق و انقیاد علامات قبلہ رو ہونا السلام علیکم کہنا اجزا کتابوں فرشتوں اور رسولوں پر ایمان لانا واضح رہے کہ یہ تقسیم مجازی ہے۔ کیونکہ درحقیقت ایمان کی تقسیم ممکن نہیں۔ اہل قرآن اس فرق کو نظر انداز کرتے ہیں۔ بعد ازاں طلباء نے علامہ صاحب سے چند سوالات پوچھے اور اجلاس برخاست ہوا۔

چھٹا اجلاس ۱۷ اگست بوقت ۴ بجے شام زیر صدارت محمد اسلوب قریشی صاحب ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد آئین میں ترامیم پیش کی گئیں۔ بعد از ترامیم نشر و اشاعت کے پروگرام پر بحث ہوئی۔ بعد ازاں جماعت کا پرچم زیر بحث لایا گیا۔ سب سے پہلے مندوبین اور مبصرین کی اکثریت نے جماعت کا پرچم بنانے پر زور دیا۔

ساتواں اجلاس ۱۷ اگست بعد نماز عشاء زیر صدارت محمد اسلوب قریشی ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ مولانا کے خطاب کے بعد انتخابات کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد کے انتخابات مکمل مندوبین نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کر دیئے گئے۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ سندھ و سرحد و بلوچستان کے انتخابات اکتوبر میں صوبائی کنونشن منعقد کرا کر کرائے جائیں گے۔ مغربی پاکستان کے انتخابات بھی مذکورہ صوبہ جات کے نمائندوں کی کمی کی بنا پر ملتوی کئے گئے۔ صوبہ پنجاب کے مکمل نمائندوں کی وجہ سے پنجاب کا انتخاب درج ذیل ہوا۔

صدر — عزیز الرحمن صاحب گوجرانوالہ
نائب صدر — محمود الحسن صاحب عباسی ملتان
" " (۲) — عبد الرحمن نیازی بہاولنگر
جنرل سیکرٹری — جاوید ابراہیم پراچہ بہاولپور
جائنٹ سیکرٹری — عبد المتین ساہیوال
" " (۲) — صلاح الدین صاحب جہلم
خازن — محمد شفیع ملتان
ناظم نشر و اشاعت — رانا محمد اشرف بھکر

صوبہ سرحد کی درج ذیل آرگنائزنگ کمیٹی بنائی گئی

سرپرست — مولانا احمد عبد الرحمن صدیقی نوشہرہ
آرگنائزر — کشور علی درانی

ممبر۔ جناب شمشیر علی خاں ضلع سوات۔ جناب فضل الہی صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں۔ جناب سعید الرحمن صاحب ضلع کوہاٹ۔ جناب محمد اکرم صاحب ضلع ہزارہ۔ جناب دوست محمد صاحب ضلع مردان۔ قاری عبد الصبوح دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ جناب نور محمد صاحب ضلع پشاور۔ جناب شوکت علی صاحب بنوں۔

سندھ کے لئے جناب محمد اقبال شیخ گورنمنٹ کالج سکھر کو آرگنائزر مقرر کیا گیا اور ان کی صوابدید پر ۱۹ ارکان کا انتخاب چھوڑ دیا گیا۔

آٹھواں اجلاس ۱۸ اگست بروز منگل صبح ۹ بجے زیر صدارت جناب محمود الحسن عباسی ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے مختصر طور پر کنونشن کی اہمیت اور طلباء کے موجودہ مسائل پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے اجمالی طور پر تحریک پاکستان کے حالات پر بھی اظہار خیال کیا۔

پراچہ صاحب کے بعد جناب پروفیسر علامہ خالد محمود نے "اسلامی نظام حکومت میں بیرونی فکری مداخلت" کے زیر عنوان طلباء سے مفصل طور پر خطاب فرمایا (علامہ صاحب کی اس تقریر کو انشاء اللہ عنقریب پمفلٹ کی صورت میں شائع کرا دیا جائے گا) تقریر کے بعد علامہ صاحب نے طلباء کو سوالات کے لئے وقت دیا۔ سوالات کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

نواں اجلاس باقی ماندہ اہم تنظیمی امور پر بحث کرنے گذرا۔

دسواں اجلاس زیر صدارت جناب شمشیر علی خاں صاحب ہوا۔ اجلاس میں صوبہ پنجاب کے عہدیداروں کا تعارف کرایا گیا اور جناب عزیز الرحمن صدر پنجاب جاوید پراچہ جنرل سیکرٹری پنجاب خازن جناب محمد شفیع کو پندرہ پندرہ منٹ تقریر کے لئے دیئے گئے۔ مذکورہ افراد کے بعد صدر گرامی نے طلباء سے خطاب فرمایا اور صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کی میٹنگ کے لئے اجلاس برخاست کیا گیا۔ اس سے قبل مولانا سعید صاحب مائے پوری نے علماء حق کے کارنامے بیان فرمائے۔

گیارہواں اجلاس ۱۹ اگست آٹھ بجے صبح زیر صدارت دوست محمد صاحب مردان ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد علامہ صاحب نے معلومات عامہ کے عنوان سے مفصل خطاب فرمایا۔ علامہ صاحب کا یہ مضمون بھی شائع کرایا جا رہا ہے۔ اس مضمون میں خصوصی طور پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے اہم اختلافات پر مدلل بحث کی۔ علامہ صاحب کی تقریر کے بعد جناب اسلوب قریشی صاحب نے الوداعی تقریر کی اور کنونشن کے خاتمے کا اعلان کیا۔

صوبہ سرحد کے لئے آرگنائزنگ کمیٹی

آرگنائزر کشور علی درانی گورنمنٹ کالج نوشہرہ
ارکان (۱) شمشیر علی خاں جہان زیب کالج سوات
(۲) دوست محمد گورنمنٹ کالج مردان
(۳) نور محمد پشاور یونیورسٹی
(۴) شوکت علی گورنمنٹ کالج بنوں
(۵) سعید الرحمن گورنمنٹ کالج کوہاٹ
(۶) فضل الہی گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خاں
(۷) محمد اکرم گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد
(۸) قاری عبد السبوح دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

صوبہ سندھ کے لئے آرگنائزر

محمد اقبال شیخ گورنمنٹ کالج سکھر

ملکہ ہانس میں جمعیۃ طلباء اسلام کا انتخاب

صدر محمد ابراہیم قریشی۔ نائب صدر خان سعید ہانس ناظم اعلیٰ عبد الرزاق مجاہد۔ ناظم عبد الستار۔ ناظم نشریات محمد سلیم قاسمی۔ خازن عبد الغفار۔ ناظم دفتر لیاقت علی خاں

بیچیچہ وطنی

صدر محمد نعیم شاہد۔ نائب صدر خالد حسین ناظم اعلیٰ حافظ محمد طاہر ناظم عبد الواحد۔ خازن حافظ محبوب احمد۔ ناظم نشریات عبد الستار برور۔

بقیہ ــــ سراجاً منیرا

روحانی زندگی کی دولت بھی نصیب ہوئی کہ آپ نے مردہ دلوں کو زندہ کیا۔ اور آپ کی تربیت سے عرب کے وحشی بدّو اونٹ بکریاں چرانے والے دین کے پیشوا اور دنیا کے رہبر بن گئے ؎

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

شفاء امراض

حکماء کے نزدیک سورج کی روشنی بے شمار جسمانی امراض کا علاج ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب قرآن پاک نازل ہوئی، یہ بھی تمام امراض کے لئے شفاء ہے۔ خواہ روحانی امراض ہوں یا جسمانی۔ وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین۔ لاتعداد افراد نے اس نسخہ کو استعمال کر کے دینی و دنیوی صحت حاصل کی ہے۔

حفاظت عن الاعداء

آفتاب پر کوئی خاک ڈالے تو اس کی روشنی میں ذرا بھر بھی فرق نہیں پڑتا بلکہ وہی خاک ڈالنے والے کے منہ پر پڑے گی۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر کوئی مخالفت کرے تو اس کا اپنا دونوں جہان کا نقصان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ کے پروگرام کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ ایک طرف اسلام والے گنے چنے چند افراد تھے۔ دوسری طرف مشرکین کفار، یہود اور عیسائیوں کا اسلام کے خلاف متحدہ محاذ تھا۔ اس کے باوجود اسلام کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی و اشاعت ہوتی گئی۔ اور اسلام آج تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے۔

ختم نبوّت

رات کو آسمان پر ستارے بھی ہوتے ہیں اور چاند بھی ہوتا ہے لیکن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو جب تک سورج رہتا ہے نہ ستارہ نظر آتا ہے نہ چاند اور نہ ان میں سے کسی کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ اسی طرح تمام انبیاء سابقین ستاروں کی مانند ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت ظاہر ہوا تو کسی پیغمبر کی ضرورت باقی نہ رہی اور نہ رسول اور نبی کی۔

فروغ اسلام اور انہدام کفر

سورج نکلنے سے پہلے چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوتا ہے۔ جب سورج نکل آتا ہے تو چاروں طرف روشنی پھیل جاتی ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ساری زمین پر کفر و شرک کا اندھیرا تھا اور جہالت و حماقت کی گھٹی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ لیکن جب آفتاب نبوت طلوع ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو کفر کی تاریکی ختم ہو گئی۔ اور اسلام کی روشنی اتنی پھیلی کہ ساری دنیا روشن ہو گئی۔

اصلی و ذاتی نبوت

چاند اور ستارے جو روشن نظر آتے ہیں۔ ان پر سورج کی روشنی کا عکس پڑتا ہے تو یہ روشن ہوتے ہیں اور یہ سب روشنی سورج سے حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء سابقین کو نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے عطا ہوئی ہے۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اصلی اور ذاتی ہے اور باقی انبیاء علیہم السلام کی نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عکس ہے۔ "تلک عشرۃ کاملۃ"۔ یہ تو بات سمجھانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج کے ساتھ قرآن پاک میں تشبیہ دی گئی ہے۔ ورنہ سورج کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت۔ جس کا مقام اور مرتبہ اللہ تعالٰے کے بعد ہو، اس کے مقام کو دنیا کی کوئی چیز بھی نہیں پہنچ سکتی۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۳ تا ۲۵ رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۵ تا ۲۷ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں مشاہیر علماء کرام و صوفیاء عظام شرکت فرما رہے ہیں۔ گذشتہ سال کے فارغ التحصیل فضلاء کرام کی دستار بندی بھی کی جائیگی اور سندات بھی تقسیم کی جائینگی تمام بہی خواہان مدرسہ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ جلسہ کے تمام اجلاسوں میں شرکت فرما کر قدمے سخنے درمے امداد فرما کر جلسہ اور مدرسہ کو کامیاب بنائیں۔

(محمد شفیع مہتمم مدرسہ ہذا)

نصیر الدین احرار کا بیان

جناب نصیر الدین احرار جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ شجاع آباد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس سیاہ پرفتن دور نے معاش انسانی کو تباہی کے کنارے پہنچا دیا۔ سامراجی ایجنٹوں نے نت نئے فتنے اٹھا کر پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ سوشلزم، کمیونزم جیسے نظریات نے خدا سے بیزاری پیدا کر دی ہے۔

مغربی جمہوریت کی دنیا میں بسنے والے اور مارکس، ماوزے تنگ ذہن رکھنے والے سوچتے ہیں کہ اسلامی نظام میں قرآن و حدیث کی تعلیم روزہ، حج، نماز، زکوٰۃ، چور کا ہاتھ کاٹنا اور زانی کو سر عام سنگسار کرنا ہوگا۔ لیکن ایسا کرنے سے فیشن کا پیٹ خالی رہ جائے گا۔ مملکت اسلامیہ میں رہنے والے انسانوں کی روٹی کا انتظام اسلامی حکومت کے ذمے ہوتا ہے۔ اس کے برعکس فتنہ مودودیت عروج پر ہے (رسوائے زمانہ) نام نہاد جماعت اسلامی کے لیڈر مسٹر مودودی نے انبیاء کرام، صحابہ عظام پر سخت تنقید کر کے منافقوں کے سردار عبداللہ بن سبا جیسا کردار ادا کر کے عالم اسلام میں بسنے والے ستر کروڑ مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ مودودی کے دست راست میاں طفیل محمد نے چھ عرب ملکوں کا کافر بتا کر امریکہ جیسے لعنتی ملک کی صحیح جانشینی کا سچا ثبوت پیش کیا۔ سرمایہ داروں، جاگیرداروں کے ایجنٹ ایک سو تیرہ علماء نے ملک میں بسنے والے غریب مزدور کسانوں محنت کشوں پر کفر کا فتویٰ عائد کر کے کروڑوں مزدوروں اور کسانوں کی دل آزاری کی۔ اس طرح بعض اقلیتی گروہوں نے اپنے مخصوص عقائد و نظریات کے تحفظ اور فروغ کی خاطر اس ملک کو فتنوں کا اکھاڑہ بنا لیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اسلام ایک عالمگیر عقیدہ و دستور العمل ہے جو انسانیت کی سربلندی اور نجات کا واحد ذریعہ ہے اس کی دعوت تمام زمانوں پر حاوی ہے اور عام انسانوں کے لئے ایسی نوید عالم ہے۔ جو فکر و عمل کی دنیا میں حقیقی و تعمیری انقلاب برپا کر دینے والی ہے۔

آیئے ہم اسلام کی دعوت کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے انسانی برادری کو حق کے قریب اور اسے اس خسارہ دنیا و آخرت سے بچانے حق و صداقت سے بھرپور اور صبر و تحمل سے مالا مال زندگیاں گذارنے کے لئے پرچم نبوت کے نیچے جمع ہو جائیں تاکہ فساد و شر سے گھری ہوئی اس دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور انسان دنیاوی و اخروی نجات کی راہ پر گامزن ہو جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

● جلسے ● قراردادیں ● شمولیت ● تشکیلات

لاہور۔ مورخہ ۳۰/۸ کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بلال پارک باغبانپورہ کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ کا یہ اجلاس مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف مارشل لاء کی دفعہ ۶۰ کے تحت مقدمہ درج کرنے کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

(۲) مولانا ضیاء القاسمی امیدوار قومی اسمبلی لائلپور کی زبان بندی کو خلاف مصلحت قرار دیتا ہے اور زبان بندی کے احکام کو واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) مولانا صوفی احمد یار صاحب امیدوار قومی اسمبلی پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور ایسے عناصر کی پشت پناہی کرنے والوں کو سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے

۱۴/۱۰ اگست جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا اجلاس زیر صدارت مولوی سید علی شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام خویشگی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی نے ایجنڈا پیش کیا۔ حافظ نورالحق نائب امیر مولانا سید علی شاہ امیر جمعیۃ نے اجلاس سے مخطاب فرمایا۔ بعدازاں بہت سے لوگوں نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ جو پہلے نیشنل عوامی پارٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ جن لوگوں نے شمولیت کا اعلان کیا وہ یہ ہیں:۔

(۱) عبدالرحیم (۲) شمس الرحمٰن (۳) سبحان الدین (۴) مہابت خاں (۵) مولوی عبدالقیوم (۶) نوبت خاں، (۷) جعفر (۸) فضل الرحمٰن (۹) فرمان الرحمٰن (۱۰) بنارس (۱۱) حسن گل (۱۲) عبدالروف (۱۳) سید اکبر (۱۴) محمد علی (۱۵) اشرف الدین (۱۶) ببنبر خاں (۱۷) گل بادشاہ، (۱۸) انور خاں (۱۹) شیخ مولا بخش (۲۰) عمران۔

اجلاس کے بعد تمام لوگ جلوس کی شکل میں روانہ ہو گئے۔ جلوس میں تقریباً دو سو افراد تھے۔ لوگ راستے میں جوشیلے نعرے لگا رہے تھے۔ بعدازاں جلوس حافیل خاں کی بیٹھک پر پہنچ کر وہاں پر دفتر کا افتتاح کیا گیا اور دفتر پر بورڈ لگایا گیا۔ اور پرچم کشائی کی گئی۔ دفتر کی پرچم کشائی کے وقت فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ اجلاس میں چند قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا یہ عظیم الشان اجلاس امریکی ناشر کی عالمی مذاہب کے کھنڈرات نامی کتاب کی سخت مذمت کرتا ہے جس میں اسلام کو کھنڈر کہا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار فرضی تصاویر شائع کی ہیں ایک تصویر میں حضورؐ چار ساتھیوں کے ساتھ حجر اسود اٹھائے ہوئے خانہ کعبہ کے ساتھ اور دوسری میں جنت میں اور تیسری میں صحابہ کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب امریکی ناشر مسٹر جیک فیجن نے ۱۹۵۲ء میں شائع کیا۔ جسے الفلاح بلڈنگ میں واقع کتب خانہ سے ادارہ پاکستان کونسل نے خریدا ہے۔ اس سے پہلے بھی امریکہ نے پارچہ جات پر قرآن پاک کی مسخ شدہ آیتیں لکھی تھیں۔ ہم صدر پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امریکہ کو خبردار کریں کہ اسلام دشمن رویہ بدلیں اور مسلمانوں کے جذبات کو نہ بھڑکائیں۔ اور امریکہ سے اسلام دشمنی کی وجہ سے تعلقات ختم کر کے امریکی سفیر فارلینڈ کو پاکستان سے نکالے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ پی، ایل ۴۸۰ فنڈ پر پاکستان میں پابندی عائد کرے اور اس فنڈ سے جس کروڑ روپے جو نکالے گئے ہیں ان کی تحقیقات کریں کہ وہ رقم کہاں پر خرچ ہوئی۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مڈل سکول خویشگی پایاں کو ہائی کا درجہ دیا جائے۔

(گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ خویشگی)

ملک محمود خاں صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں جمعیۃ میں شامل ہو گئے

ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ڈیرہ کی مشہور و معروف شخصیت اور کنونشن مسلم لیگ کے پرانے کارکن جناب ملک محمود خاں نے اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کا بغور مطالعہ کیا ہے جو صحیح اسلامی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے سوا باقی تمام جماعتیں اسلامی نظام کو نافذ کرنے میں مخلص نہیں۔

آپ نے جمعیۃ کے اکابر پر اعتماد کا اظہار کیا۔ جمعیۃ کے حلقوں نے ملک صاحب کی شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور ان کی شمولیت پر انہیں مبارکباد پیش کی ہے۔ گذشتہ رات جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مریالی کے مقام پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت ملک محمود خاں نے کی۔

آپ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مشن بہت اعلیٰ اور ارفع ہے اور پاکستان کا ہر مسلمان اس مشن کو کامیاب کرانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ جلسہ سے جمعیۃ کے صوبائی اسمبلی حلقہ شمالی کے نامزد امیدوار مولانا علاؤالدین صاحب اور مولانا منظور احمد شاہ صاحب کھروڑی نے بھی خطاب کیا۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں جمعیۃ کے نامزد امیدواروں کا کامیاب دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن کے ناظم اعلیٰ صوبائی اسمبلی حلقہ شمالی کے نامزد امیدوار مولانا علاؤالدین صاحب اور ضلعی ناظم اعلیٰ صوبائی اسمبلی حلقہ جنوبی کے نامزد امیدوار مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے ضلع کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ کی شاخیں قائم ہوئیں۔ میالی شہر میں ملک احمد بخش شیخ کو امیر ملک غلام صدیق شیخ کو نائب امیر، حافظ اللہ داد ناظم اعلیٰ، صوفی اللہ داد ناظم اور محمد عظیم خاں دکاندار کو ناظم مقرر کیا گیا۔ جٹہ شہر ملک عمر حیات خاں نمبردار امیر حکیم حافظ شیر محمد نائب امیر۔ ملک غلام نبی ناظم اعلیٰ شیر محمد ناظم اور سیٹھ عبدالرحمٰن کو خازن بنایا گیا۔ آ پیچ شہر میں حاجی فقیر محمد فیض محمد امیر، حاجی حق نواز شاکری نائب امیر طالب حسین دکاندار ناظم اعلیٰ اور حاجی حسین بخش کو ناظم مقرر کیا گیا۔ تحصیل ٹانک موضع دلوخیل۔ ملک نور محمد خاں امیر ملک تاج محمد نائب امیر۔ ملک دلبر خاں ناظم اعلیٰ ولی افسر خاں ناظم ملک نیازی خاں کو خازن منتخب کیا گیا۔

چوہدری فیض محمد جمعیۃ میں شامل ہو گئے

شور کوٹ روڈ کی مشہور شخصیت جناب چوہدری فیض محمد صاحب بمعہ اپنے احباب کے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جمعیۃ کے منشور کو اسلام اور عوام کے مطابق قرار دیا۔ مقامی جمعیۃ کے کارکنوں نے چوہدری صاحب موصوف کو مقامی جمعیۃ کا صدر منتخب کر لیا ہے

(شبیر احمد شبیر شور کوٹ روڈ (جھنگ)

جمعیۃ علماء اسلام موضع جبہ ضلع ہزارہ کا انتخاب

امیر	مولانا عبدالجبار صاحب
نائب امیر	محمد اسرائیل صاحب
"	حاجی فتح محمد خاں صاحب
ناظم اعلیٰ	حاجی محمد مسکین شاہ صاحب
نائب ناظم	رحیم داد خاں صاحب
خازن	محمد یعقوب صاحب
سالار	محمد ممتاز خاں صاحب
پروپیگنڈہ سیکرٹری	مولوی فضل الرحمٰن صاحب

گوجرانوالہ میں جلسوں کا پروگرام

جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی ناظم مولانا محمد اکرم صاحب ۱۱ ستمبر ۱۹۷۰ء کو جمعہ کی نماز سے قبل جامع مسجد شیرانوالہ گوجرانوالہ میں خطاب فرمائیں گے اور اسی روز عشاء کی نماز کے بعد گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں جمعیۃ کے زیر اہتمام جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔ مزدور رہنما طاؤس خاں صاحب بھی آپ کے ہمراہ ہوں گے

۲، ۳، ۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان دو روزہ آئین شریعت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

---

۱۸ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام محلہ باغبانپورہ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہو گا۔ جس میں پروفیسر علامہ خالد محمود صاحب عوام سے خطاب فرمائیں گے اور شاعر اسلام الحاج سید امین گیلانی اپنا تازہ کلام سنائیں گے۔ (زاہد الراشدی)

اعلان جلسہ

مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام میانوالی کا سالانہ جلسہ ۹، ۱۰، ۱۱ رجب سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۱، ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ ہفتہ بمقام موتی مسجد نئی عیدگاہ میانوالی کے وسیع پلاٹ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ملک کے بلند پایہ علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔ احباب تاریخیں نوٹ کر لیں

احمد سعید ناظم مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام
مسجد زرگراں میانوالی صدر

سفارت سے علیحدگی

مولوی عبدالعزیز راسئے پوری کو مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام میانوالی کی سفارت سے بعض وجوہ کی بنا پر علیحدہ کر دیا گیا ہے لہٰذا امدادی رقوم بذریعہ منی آرڈر یا ہماری طرف سے کوئی اور آدمی آپ کے پاس پہنچے، تو ان کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔

احمد سعید ناظم مدرسہ مدرسہ عربیہ
تبلیغ الاسلام میانوالی شہر)

بقیہ ــــ شذرات

جمعیۃ علماء اسلام مقدور بھران باتوں کی تردید کرتی رہی۔ لیکن پریس اور اخبارات پر اس کے مخالفین کا تسلط تھا۔ اس لئے اس کی آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز۔ تاہم اس نے براہ راست عوامی رابطہ کا سلسلہ جاری رکھا اور الحمد للہ اس مہم میں اسے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اب انتخابات کا مرحلہ قریب آچکا ہے۔ اب تاریخ ایک اور شہادت پیش کر رہی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام جس نے ستمبر ۱۹۶۹ء میں اپنا اسلامی منشور پیش کر کے اپنے اسلامی پروگرام سے مسلمان عوام کو آگاہ کر دیا تھا کہ وہ اس منشور کے نفاذ کے لئے انتخابات میں حصہ لے گی، انتخابات کے میدان میں آگئی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام جس پر اس کے بد باطن مخالف یہ الزام عائد کرتے رہے تھے کہ وہ سوشلسٹوں کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس جمعیۃ علماء اسلام نے ہر نشست پر بیشتر ثقہ علماء حق کو کھڑا کیا ہے اور کسی جگہ بھی اس نے سوشلسٹ اور سامراجی کسی بھی جماعت کے ساتھ اتحاد کا مظاہرہ نہیں کیا بیشک اس کا یہ اعلان آج بھی موجود اور برقرار ہے کہ جو شخص و گروہ صدق دل سے اس کے منشور کو تسلیم کرتا ہے وہ اس کے اشتراک و تعاون کو قبول کرے گی لیکن اپنے منشور و مقصود سے ہٹ کر کسی کے ساتھ اس کے اتحاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور چونکہ وہ اول دن سے یہ یقین رکھتی ہے کہ اسلامی نظام کا نفاذ صرف کتاب وسنت کے ماہر و عامل افراد ہی کر سکتے ہیں اس لئے اس نے مسلمہ مشائخ ملت اور علماء اسلام کو بیشتر جگہ دستور ساز اسمبلی کے لئے امیدوار نامزد کیا ہے اور وہ اسمبلیوں کی بیشتر نشستوں پر انتخاب لڑ رہی ہے تاکہ علماء و ماہرین شریعت کو اسمبلیوں میں اکثریت اور معقول تعداد میں بھیج کر اسلامی خطوط پر دستور سازی کرا سکے۔

چنانچہ انتخابی معرکہ میں اس کی یہ پوزیشن دوسری تاریخی شہادت ہے۔ جو ثابت کر رہی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام صرف اسلام کے نفاذ کو ہی اولیت دیتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا بیشتر نشستوں پر اپنے امیدواروں کو نامزد کرنا اس الزام کے رد کے لئے کافی ہے کہ اس کا گٹھ جوڑ کسی سوشلسٹ گروہ سے تھا یا ہے اس لئے کہ ایسا گٹھ جوڑ انتخابی مقاصد کے لئے ہو سکتا تھا۔ اور انتخاب میں جمعیۃ علماء اسلام کسی بھی جماعت و پارٹی کے تعاون کے بغیر بیشتر نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑے کر رہی ہے۔

ان نشستوں پر جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے اکثر بزرگان دین اور علماء اسلام کو نامزد کرنا اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی پاکستان کو قرآن وسنت کا دستور دے سکتی ہے۔ اور مری پاکستان کے غریب عوام کو جو ملک کی ۹۹ فیصد سے زیادہ آبادی ہے، ملک کے اقتدار میں پورا پورا حق دلا سکتی ہے۔

اس طرح ایک بار پھر جمعیۃ علماء اسلام کے مبنی برحق اور حقیقت پسندانہ رویہ نے پاکستان میں اسلام کے مستقبل اور عوام کے حقوق کی امیدوں کو روشن و تابناک کر دیا ہے۔ اور تاریخ نے ایک بار پھر جمعیۃ علماء اسلام کے حق میں شہادت دے دی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنان اس پر اپنے رب کریم کے شکر گذار ہیں اور اپنے نادان مخالفین کے لئے خدائے قدوس سے ہدایت فرمائی کے دعاگو ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کو یقین ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کا آفتاب طلوع ہوگا اور اس کی روشنی سے پاکستان کے غریب عوام کی زندگیاں منور ہو جائیں گی۔

بقیہ ـ علماء حق کی شان

ہم سب کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق ارزانی فرمائے،

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اپنی امت سے خارج قرار دیا ہے۔ جو علماء حق کی قدر نہ کرے نہایت خطرہ کی بات ہے۔ رب العزت ہم سب کو اس فعل قبیح سے محفوظ رکھے۔

(۲) علماء حق کو صرف منافق ہی ہلکا اور ذلیل سمجھ سکتا ہے اور منافق کو عالم برزخ اور عالم آخرت میں جو دردناک سزا ملے گی وہ سب کو معلوم ہے۔ رب العالمین پناہ میں رکھے۔

(۳) علماء حق سے دشمنی کرنے والا اور ان حضرات سے بغض رکھنے والا گویا کہ ہلاک ہی ہو گیا۔ اور ان حضرات سے محبت رکھنے والا ہلاکت سے بچ گیا۔

(۴) علماء حق اللہ کے ولی ہیں۔ ان حضرات سے دوستی اور محبت اللہ جل شانہ سے دوستی اور محبت ہے اور ان سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

(۵) جو شخص علماء حق کو ستائے، اللہ جل شانہ کی طرف سے اس کو لڑائی کا اعلان ہے۔ گویا کہ ایسا شخص تباہ و برباد ہوا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

(۶) اگر علماء حق اللہ کے ولی نہیں ہیں تو پھر اللہ کا کوئی ولی ہے ہی نہیں۔ نیز اگر یہ برگزیدہ حضرات ہی (معاذ اللہ) حق اور ہدایت پر نہیں تو پھر کوئی بھی حق اور ہدایت پر ہے ہی نہیں۔ خدائے تعالیٰ ایسے خیال سے پناہ میں رکھے۔

(۷) علماء حق کو اذیت پہنچانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانی اللہ جل جلالہ کو اذیت پہنچانی ہے۔

(۸) علماء حق کے گوشت (یعنی غیبت) نہایت زہریلے ہیں۔ یعنی ان حضرات کی غیبت کرنے والے ہلاک ہوتے ہیں۔ ان حضرات کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی اللہ پاک پردہ دری فرماتے ہیں اور جو ان کو عیب لگانے میں لب کشائی کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ ان کے دلوں کو مردہ بنا دیتے ہیں۔

(۹) علماء حق کو برا بھلا کہنے والوں کے فاسق و فاجر ہونے میں اور اللہ کے غصہ اور دنیا و آخرت کے عذاب کے مستحق ہونے میں شبہ نہیں۔

(۱۰) علماء حق کا کتنا ہی کوئی اکرام و اعزاز کرے اور ان کی تکریم و تعظیم کرے اور وہ سب کچھ دے جو اس کی ملک میں ہے۔ پھر بھی ان حضرات کے احسانات کا بدلہ ادا نہیں کر سکتا۔

(۱۱) علماء حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے حامل اور خادم۔ جو شخص ان کی اہانت کرتا ہے تو یہ سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے اور ظاہر ہے یہ نہایت ہی خطرناک بات ہے۔

(۱۲) علماء حق سے بغض رکھنے والوں پر اللہ پاک مختلف عذاب مسلط فرماتے ہیں۔ جن میں سے ایک عذاب قحط سالی کی صورت میں ہوتا ہے۔

(۱۳) علماء حق کی مثال زمین ایسی ہے جیسا کہ آسمان میں چمکتے ہوئے ستارے۔

(۱۴) نبوت کے درجہ سے بہت قریب جماعت علماء حق اور مجاہدین کی ہے۔

(۱۵) جو لوگ علماء حق سے محبت رکھتے ہیں قیامت کے روز ان کا شمار اور حشر انہی برگزیدہ اور پسندیدہ حضرات کے ساتھ ہوگا۔ اگرچہ اعمال کے اعتبار سے یا ملاقات کے اعتبار سے ان حضرات تک پہنچ نہیں سکتے۔۔۔ خدائے پاک سب مسلمانوں کو یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

بقیہ — آداب فتویٰ

اختیارات کے استعمال میں بے جا اقربا پروری تو نہیں کرتا؟ امتحان سے قبل طالب علموں کو سوال تو نہیں بتاتا نمبر بڑھوانے کے لئے ممتحنین کے ہاں تگ و دو تو نہیں کرتا؟

(و) حکام کی چاپلوسی تو نہیں کرتا؟ ان کی سیئات کو حسنات بنا کر تو نہیں دکھاتا۔ کلمۃ الحق کے اعلان و اعلاء کی ذمہ داری کس حد تک ادا کرتا ہے؟

(ز) سیاسی مصلحتوں کے تحت دینی احکام میں الٹ پھیر تو نہیں کرتا؟ ووٹ حاصل کرنے کے لئے "محدثات الامور" کو رواج دے کر لاکھوں روپیہ کا اسراف و تبذیر تو نہیں کرتا!

افسوس ہے کہ حال حال میں ہمارے یہاں فتویٰ کے مذکورہ آداب کا خیال نہیں رکھا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی ہنگامہ آرائی کا رنگ غالب ہے۔ اول تو مسند الیہ کی وضاحت نہیں کی گئی۔ استفتاء اور فتویٰ دونوں میں یہی کیفیت ہے، بلکہ دونوں میں صوفیہ کا "اتحاد" پایا جاتا ہے دوسرے یہ کہ ایک اجتہادی مسئلہ میں دلائل سے مایوس کن حد تک استغناء برتا گیا ہے۔ پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جمہوری طریقہ پر "دستخط کی مہم" چلائی گئی ہے نتیجہ میں ایسے لوگ شامل فہرست ہیں جو جرح و تعدیل کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔

ہمارے یہاں دینی تعلیم کا جو حال ہے۔ اس کے پیش نظر یہ امر محل تعجب نہیں کہ گنتی کی چند ہستیاں علم اور تقویٰ کے اس معیار پر اترتی ہیں جو اجتہاد کے لئے ضروری ہے یہ محترم بزرگ اگر محض اپنی ذمہ داری پر کچھ ارشاد فرمائیں تو اس کا وزن کہیں زیادہ ہوگا۔ ان کے شایان شان یہ ہے کہ علم اور تقویٰ کے معیار کو بلند سے بلند تر کریں نہ یہ کہ اپنے گرد متفقین کی تعداد میں اضافہ کریں۔ پھر بھی جو متفقین شامل فہرست ہیں۔ ان سے یہ اندیشہ نہیں کہ وہ اپنے طور پر افتاء کی جرأت کریں گے۔ البتہ خارج از فہرست ایسے بنے بنائے لیڈر ہیں جو فتویٰ سے اپنے حق میں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ فتویٰ سے جو تھوڑی بہت رسوائی ہوئی اس سے بھی خوش ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ فتویٰ کا دروازہ کھل جانے سے اپنے لئے راہ ہموار ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اب جب وہ مسند کے بجائے کرسی پر بیٹھ کر سیاسی فتوے صادر کریں گے۔ اس وقت کوئی ان کی جرح و تعدیل کرنے والا نہ ہوگا۔ اور وہ سب سے پہلے مسند رکھنے والے علماء کو افتاء کے حق سے محروم کریں گے۔

آج جو حالات درپیش ہیں۔ ان میں فتویٰ سے کام نہیں چلتا۔ اس کی حیثیت ایک ہنگامی سیاسی حربہ کی ہو کر رہ جاتی ہے۔ مولانا محمد یوسف بنوری محترم کا ارشاد بڑی بالغ نظر پر مبنی ہے کہ ایک بے محل فتویٰ سے برمحل فتووں کی قدر خاک میں مل جاتی ہے۔ اصل ضرورت علمی کاوش کی ہے۔ حکمت کی ہے۔ کفر و الحاد بدیہی چیز ہے۔ یونانی فلسفہ میں جو کفر و الحاد تھا وہ کس طرح ظاہر ہوا؟ وحدۃ الوجود میں جو کفر و الحاد تھا وہ کیونکر سامنے آیا؟ قومیت اور وطن پرستی میں جو کفر و الحاد ہے اسے اقبال کے زمانے میں مشکل ہی سے باور کیا جاتا تھا لیکن آج سبھی مانتے ہیں۔ مغربی جمہوری نظام میں جو کفر و الحاد ہے۔ اس کے ساتھ تو وہ عمل ہوا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ سے بت ہٹا دیئے گئے (اشارہ اس طرف ہے کہ یار لوگوں نے اسی ملحدانہ نظام کو "اسلامی جمہوریت" کے نام سے مشرف باسلام کر لیا) سوشلزم میں جو کفر و الحاد ہے وہ ظاہر ہے اور اگر نہیں ہے تو درس و مطالعہ سے ظاہر ہو جائے گا۔ ہاں! سرمایہ داری میں جو کفر و الحاد ہے وہ بھی بغیر کسی فتویٰ کے اب جا کر سامنے آیا ہے۔

افتاء کی صلاحیتوں کا صحیح محل وہ اقتصادی ظلم و جور ہے جس کا انکار تو کیا، اس سے اغماض و تجاہل بھی اب ممکن نہیں رہا۔ زمینداری کے، زمین کے اجارہ کے مزارعت کے ناجائز طریقے ہیں۔ صنعت کاری کے ناجائز طریقے ہیں۔ جن میں ربوا محض ایک جزو کی حیثیت رکھتا ہے حکومتوں کی لوٹ کھسوٹ ہے۔ جو نظام نقد، نظام تجارت اور نظام ضرائب میں جاری ہے۔ اس ذیل میں فتوے کی ایک اعلیٰ مثال امام سرخسی کا فتویٰ ہے جس کی بدولت ان کی زندگی قید و بند میں کٹی۔ برطانیہ اور یورپ کے بعض ممالک میں اقتصادی ظلم و جور کے آلام کے لئے "مسکنات" پر عمل ہو رہا ہے۔ ملکیت کی تحدید، اجرتوں کا تعین، مزدوروں کے لئے بونس، کمپنی کے حصص، قیمتوں کی تسعیر — یہ سب سرمایہ داری میں سوشلزم کی پیوندکاری ہے۔ ہمارے لئے ان کا چربہ اتارنا مغرب ہی کی تقلید کی ایک شکل ہے۔ اسلام، معاشرہ کے امراض کا استیصال کرتا ہے۔ مسکنات سے روز مکافات کو ٹالتا نہیں اسلامی نظام اپنے اصلی حقیقی روپ میں آیا۔ تو اس کے سوا چارہ نہیں کہ ایک بنیادی ہمہ گیر انقلاب ہوگا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ "عبوری دور" خالص کمیونزم کی اصطلاح ہے اگر اسلام کے انتظار میں بھی عبوری دور شروع ہوا، تو انسانوں کی آمریت کو دوامی پٹہ مل جائے گا۔

محمد یوسف ۳۰ رجون ۱۹۷۰ء

(بینات کراچی، جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۹۰ھ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے
ماہنامہ
وسطِ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ میں
انوارِ مدینہ
اپنے دامن میں گرانقدر اور پُر مغز نگارشات لیے ہوئے
۸۰۰۰
کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے
جو
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سید محمد میاں صاحب دیوبندی
شیخ التفسیر حضرت علامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی
استاذ العلماء حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور
امام اہل سنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری ملتان
حضرت علامہ مولانا خالد محمود صاحب لاہور
حضرت مولانا محمد ظہور الحق صاحب مدرس جامعہ مدنیہ لاہور
جناب پروفیسر سلیم چشتی صاحب لاہور
کے بصیرت افروز علمی و تحقیقی مضامین
اور
حضرت مولانا عبد المنان صاحب دہلوی • جناب احسان دانش لاہور • حضرت سید انور حسین صاحب نفیس رقم • مولانا عبد الواحد صاحب دیوبند
وغیرہم کی روح پرور منظومات سے مزین ہوگا
بدل اشتراک: سالانہ ۵ روپے (طلبا کے لیے ۴ روپے) ششماہی: ۳ روپے
مشتہرین سے درخواست ہے کہ انوار مدینہ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
نوٹ: سابقہ اعلان کے مطابق انوار مدینہ کو جمادی الثانیہ کے آخری عشرہ میں شائع ہو جانا چاہیے تھا لیکن بعض اہم مضامین کے بر وقت نہ پہنچنے کی وجہ سے یہ معمولی تاخیر کرنی پڑی
شعبہ نشر و اشاعت جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور فون نمبر ۶۲۹۳۲
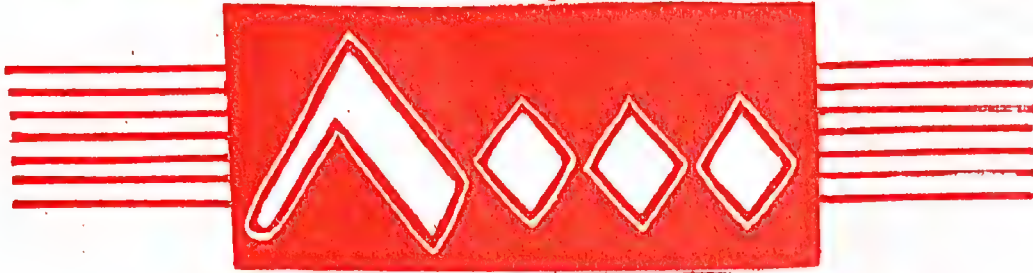
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর
WEEKLY
TARJUMAN E ISLAM
AHORE

ملک کی ہمہ گیر جماعت صرف جمعیۃ علماءِ اسلام ہی ہے

جمعیۃ علماءِ اسلام، کی بنیاد برصغیر پاک و ہند کے، ہر مکتبِ فکر، دیوبندی، بریلی، بدایونی، فرنگی محل، ندوی، اہلِ حدیث وغیرہ کے اشتراک سے ۱۹۱۹ء میں رکھی گئی تھی۔

اس جماعت کا مقصد سرزمینِ پاک و ہند کو انگریز کی غلامی سے آزاد کرا کر، یہاں اسلامی نظامِ حیات کو غالب لانے کی راہیں ہموار کرنا تھا۔ اور اس خطہ کی آزادی کے ذریعہ، عالم اسلام اور مشرق کی دوسری قوموں کو، انگریز کی حکومت سے آزادی دلانا تھا۔ چنانچہ اس جماعت کی کوششوں کے نتیجہ میں برصغیر پاک و ہند آزاد ہوا۔ پاکستان کے نام سے مسلمانوں کی ایک علیحدہ مملکت وجود میں آئی اور عالم اسلام ایشیا، اور افریقہ سے، انگریزوں اور یورپ کی قوموں کی سیاسی حاکمیت کا خاتمہ ہوا۔

علماءِ دین کے مواعظ، تبلیغ و تصنیفات و مدارس دینیہ کے ذریعہ قرآن و سنت کا علم، باوجود انگریزوں کے کافرانہ نظامِ تعلیم کے مسلمانوں میں باقی رہا اور اسلامی زندگی کے آثار زندہ رہے!

علماءِ دین اور جمعیۃ علماءِ اسلام کی ان خدمات سے ہر دین دار مسلمان واقف ہے، اور یہ خدمات تاریخ کے صفحات پر انمٹ نقش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیۃ علماءِ اسلام پر ہر مسلمان کو اعتماد ہے اور لوگوں کو توقع ہے کہ جمعیۃ ہی سرزمینِ پاکستان سے انگریزوں، امریکیوں، اور اشتراکیوں کے اثرات کا خاتمہ کر کے خالص شریعت اسلامیہ کا آئین و نظام نافذ کرے گی اور پاکستان کے ۹۹ فی صد عوام کسانوں، مزدوروں و غریبوں کو پاکستان کا نظم و نسق و پالیسیاں مرتب کرنے کا حق دلائے گی۔

جمعیۃ علماءِ اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے جس کا دامن علاقائی و صوبائی عصبیتوں کے اثرات سے پاک ہے اس میں بلا امتیاز، مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان کے مسلمان عوام شریک ہیں۔ اس میں۔ مغربی پاکستان کے ہر صوبے، پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد، اور ہر علاقے، بہاولپور و آزاد کشمیر وغیرہ کے مسلمان یکساں دلچسپی کے ساتھ شریک کار ہیں۔ اس کے مسلک و موقف کا تعین کرنے اور اس کے نظام کو چلانے میں ہر علاقے کے لوگ یکساں طور پر حصہ دار ہیں۔

اس لیے جمعیۃ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو پاکستان کے ہر حصے، ہر علاقے، اور ہر صوبے کے ساتھ عدل و انصاف کا سلوک کر سکتی ہے اور ملک کے استحکامِ اسلامی کو قائم رکھ سکتی ہے۔

جمعیۃ علماءِ اسلام کے نمائندوں کو دستور ساز اسمبلی میں اکثریت کے ساتھ بھیج کر پاکستان کے لیے، اسلامی آئین و دستور کی ترتیب کو ممکن بنایئے اور جمعیۃ علماءِ اسلام کے نمائندوں کو صوبائی اسمبلیوں میں اکثریت کے ساتھ کامیاب بنا کر پاکستان میں، پاکیزہ نظم و نسق کا سنگِ بنیاد رکھیے۔

جمعیۃ علماءِ اسلام کی کامیابی پاکستان کے اسلامی اور عوامی مستقبل کے تحفظ کی ضامن ہوگی۔

(احمد حسین کمال)

پاکستان میں خلافت اسلامیہ کا علمبردار
ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعیتہ علماء اسلام کا
انتخابی نشان کھجور کا درخت

از شیخ التفسیر قطب زمانہ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین ۔

ترجمہ :۔ آپ فرما دیجئے کہ بے شک میری نماز اور قربانی اور زندگی اور موت اس اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے ۔ اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہے اور اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں ۔

اس سے قبل سپاسنامے پیش کیے گئے جو پروگرام میں نہیں تھے ۔ اور نہ ہی مجھے علم تھا یہاں کے حضرات نے اپنی خواہش پوری کی ۔ مجھے ان باتوں ان باتوں سے کچھ نہیں ہوتا بہرحال اللہ تعالیٰ انہیں برکت عطا فرمائے اور دنیا سے ایمان کے ساتھ اٹھائے آمین ثم آمین ۔

ان آیات تلاوت شدہ میں اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد و زن کا نصب العین بیان فرمایا ہے ۔ یہ نصب العین حیات بالفاظ دیگر مقصد زندگی ہے ۔

آج کل معاملہ الٹ ہے ۔ یعنی مطلوب غیر مطلوب اور غیر مطلوب کو مطلوب بنا بیٹھے ہیں ۔ روٹی کے لیے سرگرداں ہیں حالانکہ وہ ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے ———— ارشاد ہوتا ہے ۔ وما من دآبۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ۔ (پ ۱۲ رکوع ۱) ترجمہ : اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ تعالیٰ پر ہے ۔

یعنی سب کے سب متحرک حیوانات کی روزی کا ذمہ خدا نے خود لیا ہے اور لوگ خدا کے ٹھیکے میں خواہ مخواہ خلل اندازی کر رہے ہیں یہی غلطی دوسری قوموں میں تو تھی اب خود مسلمانوں میں بھی آگئی ہے ۔ میں لاہور میں لاہور میں خطبہ جمعہ میں دعویٰ سے کہا کرتا ہوں کہ مرد مسجد کے مردانہ حصے میں اور مستورات زنانہ حصے میں بیٹھ جائیں میں بھی ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور صرف اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہیں گے ۔ میں تمہیں سونے نہیں دوں گا ، رات کو بھی اٹھا کر ذکر کراؤں گا اور تم بس ذکر اللہ میں مصروف رہو ،

لا الٰہ الا اللہ ، الا اللہ ، اللہ ھو ، دیگر وظائف ماثورہ و مسنونہ کا ورد کرتے رہو ۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ دیر کے لیے اللہ ہم کو آزمائیں تاکہ کھرے کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جب اللہ تعالیٰ آزمائیں گے تو پھر دیکھنا پلاؤ زردے کی دیگیں خود بخود آئیں گی ۔ اصحاب کہف کی طرح اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا دنیا میں یہ بات پھیل جائے گی کہ فلاں جگہ اصحاب کہف بیٹھے ہوئے ہیں ۔

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (الآیۃ)

ترجمہ اور جو کوئی توکل کرے اللہ تعالیٰ پر پس وہ اس کے لیے کافی ہے ۔

یہ ہے قرآن کا بیان اور ہر مسلمان کا ہے اس پہ ایمان پھر افسوس کہ مسلمانوں نے قلب موضوع کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ کا تو ارشاد مبارک یہ ہے ۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ مَآ اُرِیْدُ مِنْھُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ۔

ترجمہ :۔ میں نے جن اور انسان کو جو بنایا ہے تو اپنی بندگی کے لیے میں ان سے کوئی روزی نہیں چاہتا اور نہ ہی چاہتا ہوں کہ وہ مجھے روزی کھلائیں ۔

اب سب لوگ روٹی ، روٹی ، روٹی پکارتے ہیں روٹی کے لیے سرگرداں اور خدا کی یاد سے غافل تم میری باتوں کو مانو یا نہ مانو جب میں لاہور سے یہاں آیا ہوں تو آپ پر اتمام حجت ہوا اب آپ کو سننا پڑے گا تم مانو یا نہ مانو قیامت کے دن یہ نہیں کہہ سکو گے :۔

رَبَّنَا مَا جَآءَنَا مِنْ نَّذِیْرٍ :۔

کہ اے اللہ ہمیں کسی نے ڈرایا نہیں تھا ۔ پھر نہیں کہہ سکو گے کہ اللہ تیرا کوئی بندہ آیا نہیں تھا ۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم دربار میں یہ نہ کہہ سکو گے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے دروازے کا کوئی غلام آیا نہیں تھا یا تم مجھے بلاتے نہ اور بلایا ہے تو سننا پڑے گا اگر خدا پر ایمان ہے اور قرآن مجید سچا ہے تو خدا تعالیٰ نے ہر چیز کے رزق کا وعدہ کیا ہے حضرات علمائے کرام تشریف فرما ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں کہ نہیں ، نصب العین حیات خدا نے عبادت مقرر کی ہے سوائے عبادت کے کوئی کام سپرد ہی نہیں کیا ۔ مسلمان کو پڑھے قرآن اور کرے مخالفت قرآن ؟ ۔

وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا

الآیۃ ۔ جو چیز جہان میں زندہ ہے ۔ اور ہر زندہ چیز کا رزق خدا کے ذمہ ہے ۔ اے انسان ! جتنا خدا نے تجھے اعلیٰ پیدا کیا تھا اتنا ہی تو ذلیل ہو گیا معاف کیجئے ! میں نے گدھوں اور گھوڑوں کو متوکل علی اللہ دیکھا ہے مگر انسانوں میں بہت کم ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

ما اور آلا کلمات حصر ہیں اسی طرح وما من دابۃ میں بھی کلمہ حصر ہے ۔ رزق کا خدا ٹھیکیدار اور عبادت کے تم ذمہ دار ہو ۔ یاد رکھو میں جرأت سے کہتا ہوں ۔ گدھا ڈبل ڈیوٹی دیتا ہے ۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے ۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ ۔

ترجمہ :۔ اور ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے مگر تم نہیں سمجھتے ہاں جن کو خدا تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے وہ سمجھتے ہیں مگر عام طور پر نہیں سمجھتے سبحان اللہ ، سبحان کا ذکر جاری رہتا ہے مگر تم نہیں سمجھتے یہ باطنی معرفت اللہ والوں کی صحبت سے ملتی ہے ۔ گدھا مالک حقیقی خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے مالک مجازی انسان کا بورا اٹھا جا رہا ہے ۔ ڈنڈے کھائے جا رہا ہے میں نے یہ علوم ظاہری کے علمائے کرام کے پاس بارہ سال اور باطن کے صوفیائے عظام کی صحبت میں چالیس سال رہ کر سیکھی ہے اللہ تعالیٰ بالکل سچ فرماتے ہیں ۔

گدھا ڈبل ڈیوٹی دیتا ہے گھوڑا چار سواریاں پانچواں کوچوان چھٹا ٹانگے کو کھینچتا جا رہا ہے ۔

اللہ کا ذکر اور تسبیح کرتا جا رہا ہے ۔ یہ میں دعویٰ سے کہہ سکتا اور دکھا سکتا ہوں مگر اتنی لمبی صحبت کیسے نصیب ہو ——— الغرض درخت ، پتھر ، گدھے جانور تسبیح کرتے ہیں ———

اب فرمایئے گدھا گھوڑا تم سے اچھا ہی ہوا نا ؟ ———

اب یہاں نماز نہیں ہے تو اور کیا ہے ——— ؟ اسے تم دنیا میں خدا کی یاد کے لئے لگے رہے روٹی کھانے اور کمانے ۔ تم خدا کی یاد میں بیٹھ جاؤ تین چار فاقے ضرور آئیں گے تاکہ کھرے کھوٹے معلوم ہو جائیں ۔ پھر دعوتیں آئیں گی لوگ کہیں گے اصحاب کہف ہیں ———

قرآن واجب الاذعان میرا اور آپ کا ہے اس پر ایمان ہمارا مقصد حیات عبادت خداوندی ہے کھانا نہیں اب کتنے انسان ہیں جن میں مقصد حیات انسانیہ ہے ۔ ع

ببیں تفاوت از کجاست تا بکجا ۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انچارج
حافظ محمد حنیف

ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۱۱ شوال المکرم ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۴۹

پیپلز پارٹی کو سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی پشت پناہی حاصل ہے

سرحد کے عوام نے انتخابات میں سوشلزم کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے ــــ مفتی محمود

ڈیرہ اسماعیل خاں ۸۔ دسمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مفتی محمود نے جنہوں نے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو دس ہزار سے زائد ووٹوں سے شکست دی ہے کہا ہے کہ میری کامیابی کی وجہ یہ ہے کہ اس علاقہ کے غریب لوگوں نے مجھے ووٹ دے کر بڑے بڑے زمینداروں اور جاگیرداروں کے عزائم کو ناکام بنا دیا ہے، جنہوں نے مسٹر بھٹو کو کامیاب بنانے کی سرتوڑ کوشش کی ہے۔

مفتی صاحب نے ایک انٹرویو میں مزید کہا کہ ایک خاص گروہ نے مجھے ناکام بنانے کی سازش کی تھی جس کی وجہ سے مختلف پولنگ اسٹیشنوں پر مجموعی طور پر ۲ ہزار ووٹ ناجائز قرار دیئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں مسٹر بھٹو کی کامیابی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ تمام بڑے بڑے زمینداروں، جاگیرداروں اور سرمایہ داروں نے مسٹر بھٹو کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر بھٹو امریکی سامراج کے ایجنٹ اور سرمایہ داروں کے نمائندے ہیں۔

مفتی محمود صاحب نے ڈیرہ اسماعیل خاں، بنوں، کوہاٹ، ہزارہ اور دوسرے مقامات پر اپنی پارٹی کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ سرحد کے عوام سوشلزم اور سرمایہ داروں کے بدترین دشمن ہیں اور صرف اسلامی نظام کو پسند کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ میری جماعت ملک میں سوشلزم کے نفاذ اور امریکی سامراج کو لانے کی کوشش کو برداشت نہیں کرے گی۔

انہوں نے اپنی پارٹی کے کارکنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے عوام کا شکریہ ادا کیا۔

انہوں نے کہا کہ اب انتخاب ختم ہو چکا ہے اور میں تمام لوگوں کی خدمت کروں گا۔ خواہ انہوں نے مجھے ووٹ دیا ہو، کیونکہ اب میں ایک حلقہ کا نمائندہ ہوں اور اس حلقہ کے تمام لوگ میری نظر میں برابر ہیں۔ اس لئے وہ مجھ پر پورا اعتماد کر سکتے ہیں۔

آزاد قبائل کے ملک جہانگیر خاں نے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کر لی ــــ سرحد میں جمعیۃ نے سات نشستیں حاصل کر لیں

آزاد قبائل کے سردار جناب ملک جہانگیر خاں نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام میں مکمل شمولیت اختیار کر لی ہے اس طرح جمعیۃ علماء اسلام نے صوبہ سرحد میں سات نشستیں حاصل کر لی ہیں۔ بلوچستان کی سیٹ ملا کر کل آٹھ نشستیں ہو گئی ہیں اس طرح جمعیۃ علماء اسلام کو ملک میں تیسری بڑی جماعت ہونے کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ دروازہ سے شائع کیا

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

از مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری خلیفہ مجاز شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ

وطن و لادت

مولانا ورو وطن عزیز قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور ہے سہارنپور سے شاملی کو ہوتی ہوئی جو لائن جاتی ہے اس پر ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے۔ سہارنپور سے پندرہ کوس جانب جنوب دیوبند سے بارہ کوس غرب میں واقع ہے۔ قصبہ کے اردگرد کھجوروں کے جھنڈ کے جھنڈ کھڑے ہیں۔ آب وہوا مرطوب ہے۔

وجہ تسمیہ نانوتہ یا نیا نوتہ بمعنی دعوت نو ہے کس بزرگ نے آباد کیا، کب آباد ہوا، اس کی صحیح تحقیق نہ ہوسکی۔ البتہ نام اور جائے وقوع سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ نانوتہ بھی دوآبہ کے ان ہی ان کی دینی علمی مراکز میں شمار ہوتا تھا کہ جن میں خاندان شیوخ، فاروقی، انصاری عثمانی آباد تھے۔ لہذا گنگوہ، تھانہ بھون، انبیٹھہ، لوہاری جھنجانہ وغیرہ قصبات کی طرح یہ بھی بزرگوں ومشائخ کا وطن رہا ہے۔

حضرت مولانا قدس سرہٗ کا تاریخی نام خورشید حسین اور تاریخ پیدائش شعبان یا رمضان ۱۲۴۸ھ ہے۔ والد صاحب کا نام اسد علی ہے۔ نسب نامہ یہ ہے۔

مولانا محمد قاسم بن اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاؤالدین بن محمد فتح محمد مفتی بن عبدالسمیع بن مولوی محمد ہاشم (سوانح عمری از مولانا محمد یعقوب صاحب) آگے چل کر آپ کا نسب محمد بن ابی بکر الصدیقؓ سے جاملتا ہے حضرت مولانا قدس سرہٗ کے والد ماجد اگرچہ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے، مگر فارسی تعلیم بہت کافی تھی۔ نمازی، متقی پرہیزگار تھے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مولوی صاحب کے والد شیخ اسد علی صاحب ہر چند جناب والد مرحوم (مولانا مملوک علی صاحب) کے ساتھ دہلی گئے تھے، اور شاہنامہ وغیرہ کتابیں پڑھی تھیں اور اپنے پڑھنے کے زمانے کی ہمارے سامنے حکایتیں بیان کیا کرتے تھے۔ مگر حال ایسا تھا کہ گویا علم سے کچھ مناسبت نہیں رکھتے۔ تمام عمر کھیتی کی اور ویسے ہی عادات اور ڈھنگ موٹے قصبات کے سے تھے، مگر نہایت ہی صاحب مروت و اخلاق، کنبہ پرور، مہمان نواز، نمازی، پرہیزگار تھے الخ

(سوانح عمری از مولانا محمد یعقوب صاحب ص۳)

طفولیت و تعلیم تربیت

چونکہ حضرت مولانا قدس سرہٗ اپنے والد مرحوم کے اکلوتے بیٹے تھے اور ایک آپ کی ہمشیرہ تھیں اور بس، دوسرے بھائیوں کا انتقال بچپن ہی میں ہوگیا تھا۔ اسی طرح آپ کے چچا کے بھی کوئی اولاد نہ تھی۔ پورے گھر میں آپ کی ہمشیرہ ہی تھیں۔ سہارن پور میں آپ کی ننھال تھی۔ بہرحال اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے بہت لاڈ پیار سے پرورش ہوئی۔

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جو بچے لاڈ پیار میں پرورش پاتے ہیں، بگڑ جاتے ہیں۔ مگر بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مولانا قدس سرہٗ نہایت ذہین، طباع، جری، چست وچالاک، بلند ہمت، جفاکش اور باحوصلہ بچے تھے اور ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کا اعلیٰ نمونہ تھے ۔

اسے دیکھ طفلی میں کہتی تھی دایہ
یہ بچہ طرحدار پیدا ہوا ہے

چونکہ اللہ تعالیٰ کو آپ سے کام لینا تھا۔ اور آپ کو امت کا مقتداء اور امام بنانا تھا۔ اس وجہ سے بچپن ہی سے آپ کے اوپر خصوصی نوازشوں کی بارش شروع کردی تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں:۔

"جناب مولوی صاحب نے ایام طفلی میں ایک خواب دیکھا تھا کہ گویا میں اللہ تعالیٰ کی گود میں بیٹھا ہوا ہوں تو ان کے دادا نے یہ تعبیر فرمائی۔ کہ تم کو اللہ تعالیٰ علم عطا فرمائے گا اور بہت بڑے عالم ہوں گے اور نہایت شہرت ہوگی۔ یہ تعبیر ان کی نہایت درست ہوئی:" الخ

(سوانح عمری از مولانا محمد یعقوب صاحب ص۳)

چونکہ حضرت مولانا قدس سرہٗ ذکاوت خداداد کے مالک تھے۔ اس وجہ سے پڑھنے کے علاوہ کھیل کود میں بھی اچھے اچھے کھلاڑیوں کو مات دے دیتے تھے۔

قرآن شریف آپ نے نانوتہ کے مکتب ہی میں پڑھا، اس کے بعد دیوبند تشریف لے آئے اور مولانا مہتاب علی صاحب کے مکتب میں پڑھنا شروع کردیا یہاں ابتدائی عربی و فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد سہارن پور اپنے نانا کے یہاں چلے گئے اور وہاں مولانا محمد نواز صاحب سے پڑھا، نانا کے انتقال کے بعد اسی سال آپ نانوتہ تشریف لے آئے اور ذی الحجہ ۱۲۵۹ھ میں حضرت مولانا مملوک علی صاحبؒ کے ہمراہ دہلی تشریف لے گئے۔ اور حضرت مولانا قدس سرہٗ نے کافیہ پڑھنا شروع کیا۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ مولوی صاحب سب سے عمدہ رہتے تھے۔ اسی زمانہ میں ہمارے مکان سے قریب مولوی نوازش علی صاحب کی مسجد میں طالب علموں کا مجمع تھا۔ ان سے پوچھ پاچھ بحث شروع ہوئی۔ مولوی صاحب کی جب باری آئی، سب پر غالب آگئے۔" الخ ص۳

۱۲۶۱ھ کے آخر میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ بھی دہلی میں ادھر ادھر پڑھنے کے بعد آپ کے ہم سبق ہوگئے اور ایسے ساتھ ہوئے کہ تمام کاموں میں تا بعید حیات ساتھ رہے۔ بلاشبہ دونوں حضرات فلک علم کے نیرین تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

میر زاہد، قاضی، صدرا، شمس بازغہ ایسا پڑھا کرتے تھے کہ جیسے حافظ منزل سناتا ہے۔ الخ

یہ طالب علمی کا سارا زمانہ گنگوہی آفتاب و ماہتاب کا قریب قریب یکجا گزرا۔ کبھی کسی مسئلہ میں دونوں حضرات کی باہم بحث بھی ہوجاتی تھی اور گھنٹوں تک رہا کرتی تھی۔ ان دونوں مشہور طالب علموں کا مباحثہ کچھ ایسا نہ ہوتا تھا کہ جس کو دلچسپی کی نظر سے نہ دیکھا جائے اساتذہ بڑے شوق اور تعجب سے اس بحث کو سنتے اور سراپا کان ہوکر اس طرف متوجہ ہوجاتے تھے۔ کبھی لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جاتے اور خاص و عام کا مجمع ہوجایا کرتا۔

(باقی آئندہ)

ڈیرہ اسماعیل خاں میں مفتی محمود نے مسٹر بھٹو کو شکست دے دی

لاہور - پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جن کی پارٹی نے مغربی پاکستان میں بھاری اکثریت حاصل کی ہے - چھ حلقوں سے انتخاب لڑا تھا جس میں وہ پانچ حلقوں میں کامیاب ہوئے - ڈیرہ اسماعیل خاں میں وہ جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مفتی محمود کے مقابلہ میں وہ دس ہزار سے زائد ووٹوں سے شکست کھا گئے - ملتان میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان کے امیدوار مولانا حامد علی خاں سے سخت مقابلہ ہوا - لیکن یہاں سے وہ کامیاب ہو گئے - باقی چار حلقوں سے مسٹر بھٹو بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں -

مسٹر بھٹو نے ملتان کے حلقہ میں ۷۶۲۹۵ ووٹ حاصل کئے - انہوں نے مولانا حامد علی خاں کو تقریباً پندرہ ہزار ووٹوں سے شکست دی ہے - اس حلقہ سے بابو فیروز دین انصاری بھی کھڑے ہوئے تھے - جو پیپلز پارٹی سے اختلافات کی بنا پر علیحدہ ہو گئے تھے لیکن کامیاب نہیں ہو سکے - حیدر آباد کے حلقہ میں ان کا مقابلہ کونسل لیگ کے امیدوار حاجی نجم الدین انصاری تھا - جہاں مسٹر بھٹو نے ۷۵۰۰۰ ووٹ حاصل کئے - حاجی صاحب کو ۲۹۰۰۰ ووٹ ملے - لاڑکانہ میں مسٹر بھٹو کے مقابلہ میں کونسل لیگ کے رہنما مسٹر ایوب کھوڑو کھڑے ہوئے تھے لیکن ہار گئے - اس حلقہ میں مسٹر بھٹو کو ۳۶۷۰۷ ووٹ ملے اور مسٹر کھوڑو کو ۹۰۰۳۱ ووٹ ملے اور نیشنل عوامی پارٹی (ولی گروپ) کے مسٹر دوست محمد کو ۲۰۹ ووٹ ملے - ضلع ٹھٹھہ میں مسٹر بھٹو کا مقابلہ پاکستان مسلم لیگ (قیوم گروپ) کے مسٹر محمد یوسف چانڈیو سے تھا - یہاں مسٹر بھٹو نے ۶۶۹۰۷ ووٹ لئے اور مسٹر چانڈیو نے ۲۲۴۹۲ ووٹ لئے - اس حلقہ سے جمعیۃ علماء اسلام کے امیدوار مسٹر نور محمد کھچی نے ۵۰۰۶ ووٹ اور جماعت اسلامی کے مسٹر اسحاق نے ۱۶۷ ووٹ حاصل کئے - لاہور کے حلقہ ۳ میں مسٹر بھٹو کا مقابلہ کونسل لیگ کے رہنما ڈاکٹر جاوید اقبال سے تھا - اس حلقہ میں مسٹر بھٹو نے تقریباً ۷۸ ہزار ووٹ حاصل کئے اور ڈاکٹر جاوید اقبال کو تقریباً ۳۵ ہزار ووٹ ملے - اس حلقہ سے جنرل سرفراز کو ۳۵۷۰ اور احمد سعید کرمانی کو ۱۹۲۱ اور سی ایوب کو ۳۴۷ ووٹ ملے -

مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں میں انتخابی نتائج مکمل ہو گئے

لاہور ۸ دسمبر - مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں میں انتخابی نتائج مکمل ہو گئے ہیں - پیپلز پارٹی نے صوبہ پنجاب میں ۶۲ سندھ میں ۱۸ اور سرحد میں ایک نشست حاصل کی ہیں - اس طرح مجموعی طور پر وہ ۸۱ نشستوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے - پنجاب اور سندھ میں دوسری جماعتوں نے پیپلز پارٹی کے مقابلے میں بہت کم نشستیں حاصل کی ہیں - بلوچستان میں پیپلز پارٹی کا کوئی امیدوار کامیاب نہیں ہوا - پنجاب میں کونسل مسلم لیگ دوسری بڑی جماعت ہے جس نے سات نشستیں حاصل کی ہیں

صوبہ پنجاب کی کل نشستیں — ۸۲

پارٹی	کل امیدوار	کامیاب
پیپلز پارٹی	۷۷	۶۲
کونسل مسلم لیگ	۵۰	۷
کنونشن مسلم لیگ	۲۴	۲
مسلم لیگ (قیوم گروپ)	۳۴	۱
پاکستان جمہوری پارٹی	۲۴	×
جمعیۃ علمائے پاکستان	۲۹	۴
جماعت اسلامی	۴۴	۱
آزاد امیدوار		۵

صوبہ سرحد کی کل نشستیں ۱۸

پارٹی	کامیاب امیدوار
پاکستان مسلم لیگ (قیوم گروپ)	۷
جمعیۃ علماء اسلام	۶
نیشنل عوامی پارٹی (ولی گروپ)	۳
پاکستان پیپلز پارٹی	۱
جماعت اسلامی	۱

قبائلی علاقہ سے سات آزاد امیدوار کامیاب ہوئے ہیں -

کونسل مسلم لیگ نے صوبہ سرحد میں پانچ - پاکستان جمہوری پارٹی نے دو، عوامی لیگ نے دو، کنونشن لیگ نے ایک اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام (تھانوی گروپ) نے دو امیدوار کھڑے کئے تھے - ان میں سے کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکا -

صوبہ سندھ کی کل نشستیں — ۲۷

پارٹی	کامیاب
پیپلز پارٹی	۱۸
جمعیۃ علماء پاکستان	۳
جماعت اسلامی	۲
پاکستان مسلم لیگ (قیوم گروپ)	۱
آزاد	۳

صوبہ بلوچستان کل نشستیں (۴)

پارٹی	کامیاب
نیشنل عوامی پارٹی (ولی خاں)	۳
جمعیۃ علماء اسلام	۱

بلوچستان میں جمعیۃ نے ایک نشست حاصل کی

کوئٹہ ۸ دسمبر - صوبہ بلوچستان میں نیشنل عوامی پارٹی کے تین امیدوار کامیاب ہوئے - ایک نشست پر جمعیۃ علماء اسلام کے مولانا عبدالحق صاحب کامیاب ہوئے انہوں نے ۱۹۴۳۲ ووٹ حاصل کئے - ان کے مخالف نیپ (پختون گروپ) کے مسٹر عبدالصمد خاں اچکزئی نے ۱۳۲۶۱ ووٹ لئے - نیپ (ولی خاں) کے سردار خیر بخش خاں مری، ڈاکٹر عبدالحی بلوچ اور مسٹر غوث بخش بزنجو کامیاب ہوئے ہیں -

مولانا محمد اختر صدیقی کا داخلہ بند

لائلپور - جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کے نائب امیر مولانا محمد اختر صاحب صدیقی کا ضلع ساہیوال میں دو ماہ کے لئے داخلہ بند کر دیا گیا ہے - ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک قابل اعتراض تقریر کی تھی -

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے ہرگز کوئی بھی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی اپنے بائیں ہاتھ سے (کوئی چیز) پیئے۔ اس لئے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اسی کے ساتھ پیتا بھی ہے (مسلم)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری لڑکی کے چیچک نکل آئی جس کی وجہ سے اس کے بال گر گئے اور میں نے اس کی شادی کر دی ہے (تو کیا اب میں مصنوعی بال لگا سکتی ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت کی ہے (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں ہے (کہ آپ نے لعنت کی) بال لگانے والی اور اس کی خواہش رکھنے والی پر)

تو لہا فتمرق را کے ساتھ ہے۔ اس کے معنی منتشر ہو گئے اور گر گئے۔ اور "واصلہ" اس عورت کو بولتے ہیں جو اپنے بالوں کو یا دوسری عورت کے بالوں کو ساتھ ملائے اور موصولہ وہ عورت جس کے بال ملائے جائیں اور "مستوصلہ" وہ عورت جو اس کام کے کرنے والی سے ملانے کا سوال کرے۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ سے سنا جس سال حج کیا تھا۔ منبر پر کھڑے ہو کر غلام کے ہاتھ سے بالوں کا ایک جوڑا لے کر کہہ رہے تھے کہ اے مدینہ کے رہنے والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ایسے جوڑے سے منع فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے اس طرح بنانا شروع کیا تو اس وقت بنی اسرائیل ہلاک ہو گئے (اس حدیث کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(بخاری اور مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ خدا نے لعنت کی ہے، بدن گودنے والیوں اور خوبصورتی کے دانتوں میں جھریاں بنانے والیوں، اور چہرہ سے بال نچوانے والیوں پر، جو کہ خدا کی پیدا کردہ فطرت میں تبدیلی کرتی ہیں۔ تو ابن مسعودؓ سے ایک عورت (ام یعقوب) نے کہا۔ یہ کیا بات ہے۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ جس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس پر میں کیوں لعنت نہ کروں حالانکہ کتاب اللہ میں (یہ حکم موجود) ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم کو رسول جو چیز دیں وہ لے لو، اور جس چیز سے منع کر دے۔ اس سے باز آجاؤ (بخاری ومسلم)

"المتفلجہ" وہ عورت جو کہ اپنے دانتوں کو گھسواتی ہے تاکہ دانت ایک دوسرے سے قلیل مقدار میں دور ہو جائیں اور درمیان میں کشادگی پیدا ہو جائے اور خوبصورت معلوم ہونے لگیں۔ اسی کو وشر بھی بولا جاتا ہے۔ اور "نامصتہ" وہ عورت جو دوسروں کی پلکوں سے بال نوچے (تو ان کو باریک بنائے۔ تاکہ خوبصورت ہو جائیں اور "المتنمصہ" وہ عورت ہے جو کہ اس فعل کے کرنے والی کو اس چیز کا حکم کرے۔

ضلع جھنگ کی انتظامیہ

انتخابات میں صدر یحییٰ خاں اور ان کی حکومت بالکل غیر جانبدار ہے۔ لیکن ضلع جھنگ کی انتظامیہ کے بعض اقدامات انتخابات میں صریح مداخلت کے مترادف ہیں ضلع جھنگ کے ڈپٹی کمشنر ایک مخصوص فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ایسے اقدامات جو انتخابات میں مداخلت کے مترادف بتلائے جاتے ہیں۔ وہ اسی مخصوص فرقہ کے امیدواروں کے زیر اثر بروئے کار لائے جانے بتلائے جا رہے ہیں۔

حال ہی میں چنیوٹ کے طلبہ کی گرفتاریاں اور ان گرفتاریوں کے ساتھ مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی جو چنیوٹ سے صوبائی اسمبلی کی نشست کے لئے امیدوار ہیں اور جن کا وہاں کے ایک شیعہ فرقہ کے امیدوار سے زبردست مقابلہ ہو رہا ہے کو بلا وجہ گرفتار کر لینا اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ ضلع جھنگ کی انتظامیہ انتخابات میں دھڑلے سے مداخلت کر رہی ہے۔

ضلع جھنگ وہ بدقسمت ضلع ہے جس میں ربوہ واقع ہے۔ مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی اور جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ علماء پاکستان کے رہنماؤں کی ربوہ کے ساتھ مخالفت عقیدہ اور ایمان کی وجہ سے ہے لیکن ربوہ ضلع جھنگ کی انتظامیہ کے اعصاب پر اس حد تک سوار ہے کہ علماء حق کے خلاف انتقامی کارروائیاں ربوہ کی خواہش کے مطابق ہو رہی ہیں۔

جناب صدر مملکت اور جناب گورنر صاحب کو اس معاملہ میں مداخلت کرنی چاہیئے تاکہ حکومت کی انتخابات میں اختیار کردہ غیر جانبداری کو کسی طرح سے کوئی گزند نہ پہنچ سکے۔ (لولاک – لائلپور)

ضمنی انتخابات

قومی اسمبلی کی ایک سے زائد نشستوں پر کامیاب ہونے والے امیدواروں کو بقیہ نشستوں سے مستعفی ہونے پر جو نشستیں خالی ہوں گی۔ انہیں پُر کرنے کے لئے ضمنی انتخابات کرائے جائینگے اگرچہ صوبائی اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے تاہم قومی اسمبلی کی نشست خالی ہونے کے تین ہفتوں کے اندر اندر ضمنی انتخابات کرائے جائیں گے تاکہ آئین سازی کا کام خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکے۔ آئینی ڈھانچے کے حکم کے مطابق ایک سے زائد نشستوں پر کامیاب ہونیوالے امیدوار صرف ایک نشست پر ممبر رہ سکتے ہیں بقیہ نشستوں سے انہیں پندرہ دن کے اندر اندر مستعفی ہونا پڑے گا۔

(سید عطاء الرحمٰن جعفری آفس سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

عبدالرحمٰن لدھیانوی شیخوپورہ

اسلام کا نظامِ سلطنت

اگر کافی غور و تدقیق سے کام لیا جائے تو یہ حقیقت ضرور واضح ہو جائے گی کہ دنیا کی سب سے بڑی مصیبت اور نوعِ انسانی کی سب سے بڑی ہلاکت و لعنت یہ ہے کہ طاقتور انسان کمزور کو دبانے ڈرانے، اس کے حقوق چھیننے اور غصب کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں عام طور پر عدل و انصاف کے قیام میں مشکلات حائل رہی ہیں آریوں نے طاقت پا کر غیر آریاؤں کو، برہمنوں اور کشتریوں نے شودروں کو جس طرح دبایا اور ڈرایا، ان کے حقوق سے محروم کیا، خوب آشکارا ہے۔ رومیوں نے افریقیوں پر غلبہ پایا۔ تو کسی درگذر اور رعایت کو جائز نہ رکھا۔ مصریوں نے شامیوں کو اور یونانیوں نے ایرانیوں کو اپنے آپ سے کمزور پا کر خون کے دریا بہانے اور کمزوروں کو انسانی حقوق سے محروم کرنے میں کوئی کوتاہی روا نہ رکھی۔ گلا ئیو اور نگال نے طاقت پا کر کمزوروں کو چوپایوں سے بدتر سمجھا اور منگلوں نے چیرہ دست ہو کر مغلوبوں کو لوٹنے، قتل کرنے میں جنگل کے درندوں اور بھیڑیوں کو مات کر دیا۔ نوعِ انسانی میں عورت مرد کے مقابلہ میں کمزور تھی۔ لہٰذا ہر ملک اور ہر قوم نے اس کو اس قدر ذلیل بنایا کہ وہ چوپایوں کی طرح مرد کی بے زبان ملکیت سمجھی گئی۔ قانونِ منو نے عورت کا جو مرتبہ قائم کیا۔ وہ سب جانتے ہوں گے۔ عربوں نے دختر کشی کو جیسا قابلِ فخر کام سمجھا تھا۔ اس کی روئداد پڑھ کر بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

غرض دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں بتایا جا سکتا جہاں طاقتوروں نے کمزوروں کو مظالم کا تختۂ مشق نہ بنایا ہو اور کمزوروں کو طاقتوروں کے آگے اپنے شرفِ انسانیت سے دستبردار نہ ہونا پڑا ہو۔

فرعونِ مصر نے اگر خدائی کا دعوےٰ کر کے لوگوں سے اپنے روبرو سجدہ کرایا تھا، تو اس تہذیب و شائستگی کے زمانہ کے حکام اور عمّالِ سلطنت محکوموں کو اس سے زیادہ ذلیل و خوار کرتے اور سمجھتے ہیں۔

دنیا میں طاقتوروں کے ظلم و غرور کی جس قدر عمر لمبی ہے، اسی قدر کمزوروں کی بزدلی اور بیجا خوشامد طویل العمر ہے۔ دنیا کے یہ دونوں مرض سب سے زیادہ پرانے ہیں اور سب سے زیادہ انسانی شرف کو برباد کرنے والے ہیں۔ انہیں دو پلید بیماریوں نے انسان کو خدا تعالےٰ کی معرفت اور عبادت سے باز رکھ کر یا تو خود خدائی کا مدعی اور دہریہ بنایا، یا مشرک اور بت پرست بنا کر پتھروں اور زہریلے کیڑوں کے آگے اس کا سر جھکایا۔ ان دونوں مذکورہ بیماریوں کے دور کرنے اور انسان کو اس شرافت پر قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں ہادی، رہبر، پیغمبر، اوتار، نبی اور رسول بھیجے۔ جنہوں نے طاقتوروں کو ظلم و ستم سے روکنے اور کمزوروں کو ظالموں سے مقابلہ میں اپنے حقوق کی حفاظت پر آمادہ کرنے یعنی تمام طاقتوں کے مالک اور معبودِ حقیقی کی عبادت و فرمانبرداری بجا لانے پر مستعد کیا۔ جب سے اس زمین پر نسلِ انسانی آباد ہے۔ اسی وقت سے مذکورہ دونوں بیماریاں انسانوں میں موجود ہیں۔ اور اسی وقت سے ان دونوں بیماریوں کے معالج یعنی پیغمبروں کی تعیناتی کا سلسلہ موجود ہے۔ ان پیغمبروں اور ہادیوں نے ہمیشہ انسان کو انسانیت پر قائم رکھنے کی کوشش کی۔ انسان کے باہمی تعلقات کو خوشگوار رکھ کر معبودِ حقیقی کی عبادت و فرمانبرداری بجا لانے کی فراغت ان کے لئے مہیا کی۔ اسی کوشش میں ان کو کبھی وعظ و پند سے کام لینا پڑا۔ کبھی ضعیفوں کو بہادر بنا کر ظالموں اور سرکش ظالموں کو سر توڑنے اور ان کے کبر و غرور کو خاک میں ملانے کی ضرورت پیش آئی۔ دنیا کے ہادیوں اور پیغمبروں کی تاریخ اس قسم کے واقعات سے لبریز ہے انہیں ہادیوں اور رہبروں کی لائی ہوئی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ دنیا میں بار بار ظلم و عصیاں اور جور و ستم کے طوفان برپا ہونے کے بعد فرو ہو گئے۔ سب سے بڑا اور عظیم الشان طوفان جس نے ربعِ مسکون (آبادی) کا احاطہ کر لیا تھا اس وقت آیا جبکہ سب سے کامل اور سب سے بڑا ہادی اس طوفان کے فرو کرنے اور عالمِ انسانیت کو اس کا حق واپس دلانے کے لئے مبعوث ہونے والا تھا (صلی اللہ علیہ وسلم)

مندرجہ بالا تمہید سے غالباً یہ بات بخوبی سمجھ میں آ گئی ہو گی کہ انسانی آبادی کے لئے نظامِ سلطنت جس چیز کا نام ہے۔ وہ اگر دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنے اور حقوقِ انسانی کی حفاظت کا ذریعہ ہے تو ہادیانِ برحق کی تعلیمات کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اور اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ نسلِ انسانی کے بہبود و فلاح کے لئے سلطنت اور حکومت کے جس قدر نظام قائم ہوئے۔ وہ سب کے سب پیغمبروں، رسولوں اور ہادیوں کے قائم کئے ہوئے یا ان کی تعلیمات سے ماخوذ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ دنیا کے آخری اور سب سے بڑے ہادی تھے اس لئے نوعِ انسان کی بہبودی اور فلاح کے لئے آپ کی لائی ہوئی شریعت یعنی اسلام سے ہم کو سب سے بڑی توقع ہو سکتی تھی کہ وہ بہتر نظامِ سلطنت پیش کرے گا۔

آؤ ہم اپنی فکر و تمیز اور فہم و عقل کی کسوٹی پر بھی اس کو پرکھ کر دیکھ لیں۔ پرانے مذہبوں نے نسلِ انسانی کے حقوق کی حفاظت کے لئے جو نظامِ سلطنت قائم کئے تھے۔ وہ ہمیشہ نوعِ انسانی کی مذکورہ پیشینی بیماریوں کے بار بار عود کر آنے کے سبب درہم برہم ہو گئے اور نئے ہادیوں اور نئے رسولوں کے آنے کی ضرورت پیش آتی رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی شریعت لے کر آئے جو آج تک من کل الوجود محفوظ اور ہر قسم کی تحریف و تبدّل سے پاک موجود ہے اور آئندہ بھی اس کے متغیر اور متبدل ہونے کا کوئی امکان نہیں لہٰذا اسلامی نظامِ ملت میں اگر انسان کی قدیمی بیماریوں کے عود کر آنے کی وجہ سے کوئی خلل پیدا ہو، تو اس کی اصلاح کے لئے ہم کو صرف شریعتِ اسلامی کی طرف متوجہ ہونا پڑے گا۔ جو محفوظ و موجود ہے اور کسی دوسری شریعت اور دوسرے ہادی اور پیغمبر کی اطاعت اور نظامِ اسلام یعنی قرآن کریم کی دی ہوئی تعلیم چاہتا ہے جس طرح ہر ایک مذہب انسان کو غلامی اور خواری سے نکال کر آزادی و حریت عطا کرنے کے لئے احکامِ خداوندی یعنی مذہب، احکامِ مذہب کی اطاعت چاہتا ہے۔ اسی طرح اسلام بھی انسان کو غلامی کے طوق سے آزاد کرنے کے لئے فرمانبرداری کا خواہاں ہے تمام مذاہب کے احکام دو حصوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ ایک تعظیم الامر اللہ اور دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ یا ایک کو عبادات اور دوسرے کو معاملات کہہ سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

پشاور سے مولانا عبد الحق صاحب، ضلع ہزارہ سے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا عبد الحکیم، کوہاٹ سے مولانا

کوہاٹ سے مولانا عبد الحق بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام نے صوبہ سرحد میں چھ اور بلوچستان میں ایک نشست حاصل کر لی

لاہور۔ غیر سرکاری نتائج کے اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے دو رہنما مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا عبد الحکیم صاحب۔ بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ مولانا ہزاروی کے مقابلہ میں پانچ امیدوار محمد سیف خاں (قیوم گروپ) مفتی ادریس کونسل لیگ، محمد اکبر خاں پیپلز پارٹی، شوکت علی مودودی جماعت عبد الرحمٰن (ولی گروپ) تھے۔ اصل مقابلہ محمد حنیف خاں قیوم گروپ سے ہوا جس میں مولانا ہزاروی نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

این ڈبلیو ۵ ہزارہ ۱ مولانا عبد الحکیم صاحب کے مقابلہ میں دو امیدوار محمد ایوب خاں (آزاد) اور محمد یوسف خاں (قیوم گروپ) تھے۔ اصل مقابلہ آزاد امیدوار محمد ایوب خاں سے ہوا۔ مولانا عبد الحکیم صاحب کا علاقہ زیادہ تر پہاڑی ہے۔ اس میں جیپ وغیرہ نہیں چل سکتی۔ مولانا عبد الحکیم نے وہاں اپنی انتخابی جدوجہد پیدل جاری رکھی۔ مولانا غلام غوث ہزاروی کے پاس ۱۹۴۲ء ماڈل کی پرانی جیپ تھی جس سے انتخابی جدوجہد کی۔

پشاور

این ڈبلیو ۴ پشاور ۴ سے دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی و مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ نے انتخاب میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے حصہ لیا۔ ان کے مقابلہ میں پیپلز پارٹی کے نصر اللہ خاں، مودودیوں کے سلامت اللہ ولی خاں گروپ کے اجمل خٹک اور آزاد امیدوار عبد اللطیف خاں تھے۔ اصل مقابلہ اجمل خٹک سے ہوا۔ جس کو مولانا عبد الحق صاحب نے زبردست شکست دی۔

کوہاٹ

این ڈبلیو ۱۲ کوہاٹ میں مولانا نعمت اللہ صاحب بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔ ان کے مقابلہ میں کونسل لیگ کے یوسف خٹک، قیوم کے تاج محمد خاں، مودودیوں کے معین الدین، عوامی لیگ کے عال بادشاہ، ولی خاں کے محمد ابراہیم نے حصہ لیا۔ اصل مقابلہ کونسل لیگ کے یوسف خٹک سے ہوا۔

این ڈبلیو ۱۳ ڈیرہ اسماعیل خاں

ڈیرہ اسماعیل خاں میں حضرت قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔ مفتی صاحب کے مقابلہ میں

مفتی محمود صاحب کو اہلحدیث عالم دین کا خراجِ تحسین

میں روزنامہ مشرق میں مشہور باکسنگ محمد علی کلے کی خبر پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرا خیال ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مسٹر بھٹو اور مولانا مفتی محمود صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام کے مقابلہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ مفتی صاحب جو ایک درویش ہیں۔ انہوں نے اپنے مدمقابل اس لیڈر کو شکست دی ہے جس نے پانچ مقامات پر اپنے زبردست حریفوں کو شکست دی ہے۔ مفتی محمود صاحب کی مسٹر بھٹو کے مقابلہ میں کامیابی یقیناً اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے۔ میں بحیثیت اہلحدیث ہونے کے اپنے جملہ اہلحدیث احباب کی طرف سے مفتی محمود صاحب کی اس عظیم کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں۔ اور ان احباب نے جنہوں نے مفتی صاحب کے ساتھ تعاون فرمایا، ان کی خدمت میں بھی ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

(مولانا) محمد یامین صدر بازار لاہور کینٹ

میدانِ جنگ کے فاتح میدانِ سیاست میں شکست کھا گئے

یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں کہ انتخابات میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے یا مختلف سیاسی جماعتوں کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے والے سابق فوجی افسروں کو کئی جگہ شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

ائیر مارشل اصغر خاں	راولپنڈی	بریگیڈیئر عباس بیگ	جہلم
میجر جنرل امراؤ خاں	ساہیوال	ونگ کمانڈر ایم ایم ارشاد	لائلپور
بریگیڈیئر سعید	ساہیوال	[illegible] صدیق راجہ	راولپنڈی
میجر جنرل سرفراز خاں	لاہور	کرنل ایم اے صدیق راجہ	لائلپور
میجر جنرل اکبر خاں	کراچی	کرنل سلیم اللہ	لاہور
میجر رحمت خاں	لاہور		

لانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم، کوہاٹ سے مولانا نعمت اللہ، بنوں سے مولانا صدرالشہید کوئٹہ سے مولانا عبدالحق بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے

جمعیتہ علماء اسلام نے صوبہ سرحد میں چھ اور بلوچستان میں ایک نشست حاصل کر لی

لاہور۔ غیر سرکاری نتائج کے اعلان کے مطابق جمعیتہ علماء اسلام کے دو رہنما مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم صاحب بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ مولانا ہزاروی کے مقابلہ میں پانچ امیدوار محمد سیف خاں (قیوم گروپ) مفتی ادریس کونسل لیگ، محمد اکبر خاں پیپلز پارٹی، شوکت علی مودودی جماعت عبدالرحمٰن (ولی گروپ) تھے۔ اصل مقابلہ محمد حنیف خاں قیوم گروپ سے ہوا، جس میں مولانا ہزاروی نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

این ڈبلیو ۵ ہزارہ ۱ مولانا عبدالحکیم صاحب کے مقابلہ میں دو امیدوار محمد ایوب خاں (آزاد) اور محمد یوسف خاں (قیوم گروپ) تھے۔ اصل مقابلہ آزاد امیدوار محمد ایوب خاں سے ہوا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب کا علاقہ زیادہ تر پہاڑی ہے۔ اس میں جیپ وغیرہ نہیں چل سکتی۔ مولانا عبدالحکیم نے وہاں اپنا انتخابی جدوجہد پیدل جاری رکھی۔ مولانا غلام غوث ہزاروی کے پاس ۱۹۴۲ء ماڈل کی پرانی جیپ تھی جس سے انتخابی جدوجہد کی۔

پشاور

این ڈبلیو ۴ پشاور ۴ سے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی و مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے انتخاب میں جمعیتہ علماء اسلام کی طرف سے حصہ لیا۔ ان کے مقابلہ میں پیپلز پارٹی کے نصراللہ خاں، مودودیوں کے سلامت اللہ ولی خاں گروپ کے اجمل خٹک اور آزاد امیدوار عبداللطیف خاں تھے۔ اصل مقابلہ اجمل خٹک سے ہوا۔ جس کو مولانا عبدالحق صاحب نے زبردست شکست دی۔

کوہاٹ

این ڈبلیو ۱۲ کوہاٹ میں مولانا نعمت اللہ صاحب بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔ ان کے مقابلہ میں کونسل لیگ کے یوسف خٹک، قیوم کے تاج محمد خاں، مودودیوں کے معین الدین، عوامی لیگ کے عال بادشاہ، ولی خاں کے محمد ابراہیم نے حصہ لیا۔ اصل مقابلہ کونسل لیگ کے یوسف خٹک سے ہوا۔

این ڈبلیو ۱۳ ڈیرہ اسماعیل خاں

ڈیرہ اسماعیل خاں میں حضرت قائد جمعیتہ مولانا مفتی محمود صاحب بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔ مفتی صاحب کے مقابلہ میں مسٹر بھٹو پیپلز پارٹی، قیوم گروپ کے قیصار خاں، عوامی لیگ کے عثمان، ولی خاں کے نوابزادہ سعادت علی شاں۔ آزاد امیدوار گلزار خاں اور اے بی اعوان تھے۔ اصل مقابلہ مسٹر بھٹو سے ہوا اور مفتی صاحب نے مسٹر بھٹو کو زبردست شکست دی۔

بنوں

این ڈبلیو ۱۴ بنوں سے جمعیتہ علماء اسلام کے مولانا صدرالشہید سب سے زیادہ ووٹ حاصل کر کے کامیاب ہو گئے۔ ان کے مقابلہ میں کنونشن لیگ کے محمد عمر جان، قیوم گروپ کے ملک حمیداللہ خاں پیپلز پارٹی کے پیر محمد خاتم شاہ، مودودیوں کے عبدالرحمٰن، تھانوی گروپ کے پیر عبداللطیف کوڑی ولی خاں کے ملک احسان دار خاں اور آزاد امیدوار عطاءاللہ جان ایڈووکیٹ کل سات امیدوار تھے۔

کوئٹہ بلوچستان

این ڈبلیو ۱۳۵ کوئٹہ مولانا عبدالحق صاحب کامیاب ہو گئے۔ ان کے مقابلہ میں آٹھ امیدوار تھے کونسل لیگ مغربی پاکستان کے صدر بختیار، قیوم گروپ کے نواب محمد خاں جوگے زئی۔ مودودیوں کے عثمان خاں، بھاشانی گروپ کے محمد خالد۔ پختون محاذ کے خان عبدالصمد خاں اچکزئی اور آزاد امیدوار محمد یونس بابو محمد رفیق صابح تھے۔ اصل مقابلہ مشہور پختون لیڈر خان عبدالصمد خاں اچک زئی سے تھا۔

مودودی فرقہ اور تمام پسندوں کو موجودہ انتخاب میں زبردست شکست ہوئی ہے

جیساکہ انتخابات کے نتائج سے ظاہر ہے، مودودی فرقہ کو زبردست شکست ہوئی ہے جبکہ پریس پر مودودی فرقہ کو مکمل قبضہ حاصل تھا۔ کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا۔ لیکن اس کے باوجود بھی ناکامی کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اور وہ تمام دولت اور سرمایہ جو خرچ کیا تھا بے کار ہو کر رہ گیا اب دیکھئے مودودی فرقہ کی سیاست کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

مودودی صاحب اپنے ساتھ "تمام پسندوں" کو بھی لے کر بیٹھ گئے اور ان کی مودودی کی خوشامد کام نہ آسکی۔

ایم ظریف بی اے دلوخیل

علماء حق کون ہیں؟

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء حق کی نشانیاں تفصیل سے ذکر کی ہیں۔ احقر راقم الحروف ان نشانیوں کو رسالہ فضائل صدقات (حصہ دوم) مؤلفہ حضرت مولانا الحافظ الحاج المحدّث محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی سے اختصار کے ساتھ ذکر کرتا ہوں۔

(۱) پہلی نشانی یہ ہے کہ اپنے علم سے دنیا نہ کماتا ہو عالم کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ دنیا کی حقارت کا، اس کے کمینہ پن کا، اس کے مکدّر ہونے کا، اس کے جلد ختم ہو جانے کا اس کو احساس ہو۔ آخرت کی عظمت، اس کا ہمیشہ رہنا، اس کی نعمتوں کی عمدگی کا احساس ہو۔ اور یہ بات اچھی طرح جانتا ہو کہ دنیا اور آخرت دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

(۲) دوسری علامت یہ ہے کہ اس کے قول و فعل میں تعارض نہ ہو۔ دوسروں کو تو خیر کا حکم کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے۔

(۳) تیسری علامت یہ ہے کہ ایسے علوم میں مشغول ہو جو آخرت میں کام آنے والے ہوں۔ نیک کاموں میں رغبت پیدا کرنے والے ہوں۔ ایسے علوم سے احتراز کرے جن کا آخرت میں کوئی نفع نہیں ہے۔ یا کم نفع ہے

(۴) چوتھی نشانی علماء حق و علماء آخرت کی یہ ہے کہ کھانے پینے کی اور لباس کی عمدگیوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ ان چیزوں میں درمیانی رفتار اختیار کرے اور بزرگوں کے طرز کو اختیار کرے۔

(۵) پانچویں نشانی یہ ہے کہ سلاطین اور حکام سے دور رہیں۔ بلا ضرورت ان کے پاس ہرگز نہ جائیں بلکہ وہ خود بھی آئیں تو ملاقات کم رکھیں۔

(۶) چھٹی علامت علماء حق کی یہ ہے کہ فتویٰ صادر کر دینے میں جلدی نہ کریں۔ مسئلہ بتانے میں بہت احتیاط کرے۔ حتی الوسع اگر کوئی دوسرا اہل ہو، تو اس کے حوالہ کر دے۔

ابو حفص نیساپوریؒ کہتے ہیں کہ عالم وہ ہے کہ جو مسئلہ کے وقت اس سے خوف کرتا ہو کہ کل کو قیامت میں یہ جواب دہی کرنا پڑے گی کہ کہاں سے بتایا تھا (جعفر)

علماء نے کہا ہے کہ صحابہ کرامؓ چار چیزوں سے بہت احتراز کرتے تھے۔

امامت کرنے سے، وصی بننے سے (یعنی کسی کی وصیّت میں مال وغیرہ تقسیم کرنے سے) امانت رکھنے سے اور فتویٰ دینے سے۔

ابن حصینؒ کہتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے جلدی فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ وہ مسئلہ اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے سامنے پیش ہوتا تو سارے بدر والوں کو اکٹھا کر کے مشورہ کرتے۔

(۷) ساتویں علامت یہ ہے کہ اس کو باطنی علم یعنی سلوک کا اہتمام بہت زیادہ ہو۔ اپنی اصلاح باطن اور اصلاحِ قلب میں بہت زیادہ کوشش کرنے والا ہو کہ یہ علوم ظاہریہ میں بھی ترقی کا ذریعہ ہے۔

(۸) آٹھویں علامت یہ ہے کہ اس کا یقین اور ایمان اللہ تعالے شانہٗ کے ساتھ بڑھا ہوا ہو۔ اور اس کا بہت زیادہ اہتمام اس کو ہو۔ یقین ہی اصل راس المال ہے حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یقین ہی پورا ایمان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یقین سیکھو اور اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یقین والوں (جن میں علماء حق، علماء ربانی، مشائخ کرام اور صوفیائے عظام ممتاز اور بے نظیر ہیں) کے پاس اہتمام سے بیٹھو۔ ان کا اتباع کرو۔ تاکہ اس کی برکت سے تم میں یقین کی پختگی پیدا ہو۔ اس کو حق تعالیٰ شانہٗ کی قدرت کاملہ اور صفات کا ایسا ہی یقین ہو جیسا کہ چاند سورج کے وجود کا۔ وہ اس کا کامل یقین رکھتا ہو کہ ہر چیز کا کرنے والا صرف وہی ایک پاک ذات ہے۔ اور یہ دنیا کے سارے اسباب اس کے ارادہ کے ساتھ مسخر ہیں۔ جیسا کہ بارنے والے کے ہاتھ میں لکڑی کہ اس ۔۔ لکڑی کو کوئی شخص بھی دخیل نہیں سمجھتا نیز وہ نیک کام کے کرنے پر ثواب کا ایسا ہی یقین رکھتا ہو۔ جیسا کہ روٹی کھانے سے پیٹ بھرنا۔ اور برے کام پر عذاب کو ایسا ہی یقینی سمجھتا ہو، جیسا کہ سانپ کے کاٹنے سے زہر کا چڑھنا۔

(۹) نویں علامت یہ ہے کہ اس کی ہر حرکت و سکون سے اللہ جل شانہٗ کا خوف ٹپکتا ہو۔ اس کی عظمت و جلال اور ہیبت کا اثر اس شخص کی ہر ادا سے ظاہر ہوتا ہو۔ اس کے لباس سے، اس کی عادات سے، اس کے بولنے سے، اس کے چپ رہنے سے۔ حتیٰ کہ ہر حرکت اور سکون سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو، اس کی صورت دیکھنے سے اللہ تعالے شانہٗ کی یاد تازہ ہوتی ہو۔ سکون، وقار، مسکنت، تواضع اس کی طبیعت بن گیا ہو۔

(۱۰) دسویں نشانی علماء حق و علماء آخرت کی یہ ہے کہ اس کا زیادہ اہتمام ان مسائل سے ہو جو اعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔ فلاں عمل کرنا ضروری، فلاں عمل سے بچنا ضروری ہے۔ اس چیز سے فلاں عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسے علوم سے زیادہ بحث نہ کرتا ہو، جو محض ذہنی تفریحات اور تفریعات ہوں۔ تاکہ لوگ اس کو محقق اور مجتہد سمجھیں حکیم اور فلاسفر سمجھیں

(۱۱) گیارھویں نشانی یہ ہے کہ اپنے علوم میں بصیرت کے ساتھ نظر کرنے والا ہو۔ محض لوگوں کی تقلید میں اور اتباع میں ان کا قائل نہ بن جائے۔ اصل اتباع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کا ہے۔ اور اسی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اتباع ضروری ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو دیکھنے والے ہیں۔

(۱۲) بارھویں علامت، بدعات سے بہت شدت اور اہتمام سے بچنا ہے۔ کسی کام پر آدمیوں کی کثرت کا جمع ہو جانا کوئی معتبر چیز نہیں ہے۔ بلکہ اصل اتباع حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے، اور یہ دیکھنا ہے کہ صحابہ کرام کا کیا معمول رہا ہے۔ اور اس کے لئے ان حضرات کے معمولات اور احوال کا تتبع اور تلاش کرنا اور اس میں منہمک رہنا ضروری ہے

گمشدہ فائل بیگ

میرا ایک فائل بیگ جس میں ایک کتاب ایک حمائل شریف ایک مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم رجسٹرڈ ملتان کی رسید بک جس کا سیریل نمبر ۳۹۰۱ سے ۴۰۰۰ تک ہے بھکر لائن پر گم ہو گیا ہے۔ جس دوست کو ملا ہو، مہربانی فرما کر مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم رجسٹرڈ قاسم پور کالونی بہاولپور روڈ ملتان کے پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں

نیازمند: محمد رمضان ملتانی مہتمم مدرسہ ہذا

شہر کلاچی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

مورخہ ۱۲/۱۷ کو جمعیۃ طلباء اسلام کے دفتر کا افتتاح ہوا۔ دفتر کا افتتاح نائب صدر صوبہ سرحد و امیر ڈیرہ ڈویژن ایک معتمد عالم دین حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ نے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران جمعیۃ طلباء اسلام کے قیام کا مقصد ایک پراسرار انداز اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ اور کہا کہ آپ کا کام اس پرفتن دور میں بڑھتی ہوئی بے دینی اور معاشی و اقتصادی بدحالی کو ختم کرنے کے لئے علماء حق کی ہر آن میں امداد کرنی ہے۔ اور انتخابی مہم میں ایک مجاہد سپاہی کی طرح بے لوث خادم بننا ہے اور گھر گھر بستی بستی جا کر ووٹ کی اہمیت اور صحیح طریق استعمال بتانا ہے اور اس انگلی کو توڑ ڈالنا ہے۔ جو اسلام اور علماء حق کی توہین میں اٹھے اور ہر اس زبان کو کھینچ ڈالنا ہے، جو اپنی حدود سے تجاوز کرے۔ تقریر کے اختتام پر اظہار مسرت کے طور پر کھجور تقسیم کی گئی۔ اور بعد میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا

صدر جمعیۃ طلباء اسلام — نذیر احمد
نائب صدر — حفیظ الرحمٰن
جنرل سیکرٹری — محمد حنیف
جائنٹ سیکرٹری — عبدالقیوم و عمر دراز
خزانچی — حافظ حبیب الرحمٰن
نائب خزانچی — محمد اشرف
نائب ناظم شعبہ نشر و اشاعت — اللہ نواز خاں افق
پروپیگنڈا سیکرٹری — محمد مقبول و عبدالعزیز
ناظم شعبہ نشر و اشاعت — عبدالحمید پراچہ

صدر جمعیۃ الکسان کی جمعیۃ میں شمولیت

جمعیۃ الکسان چک نمبر ۱۵۱ ٹی، ڈی اے کے صدر روحانی جناب محمد محفوظ صاحب سکنہ لیہ نے اپنی پارٹی سمیت تقریباً چار ہزار افراد اور بمعہ اپنے رفقاء جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے اور اکابرین جمعیۃ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

محمد اکرام نعت گو میانوالی چنوں

کھجور

اے عرب کی حور لانبے گیسوؤں والی کھجور — باغِ عالم میں ترا خود ہے خدا مالی کھجور
سینچتے ہیں آبِ زم زم سے محمد مصطفٰے — کرتے ہیں جن و ملائک تیری رکھوالی کھجور
تو محمد کی دعا سے پھولتی پھلتی رہی — گود پھولوں سے تیری رہتی نہیں خالی کھجور
تیری خوشبو سے معطر ہیں مدینے کے چمن — نور کا گلدستہ یا پھولوں کی ہے ڈالی کھجور
رنگ تیرا زرد تھا تو سرخرو کیسے ہوئی — یہ محمد کے لبِ لعلیں کی ہے لالی کھجور
سرخرو کس کے لبِ لعلیں کے صدقے ہو گئی — کس کی متوالی نگاہوں کی ہے متوالی کھجور
واہ کیا خوشبو ہے تیری کیسا تیرا رنگ ہے — گویا حق نے نور کے سانچے میں ہے ڈھالی کھجور
یہ محمد کی دعا ہے جنتی ہو جائے گا — روضۂ پُر نور کی جس شخص نے کھالی کھجور
واہ کیا تھا معجزہ ہے مرحبا صلِ علیٰ — کالی گٹھلی تھی تو پیدا ابھی ہوئی کالی کھجور
نور کو اللہ دکھلائے کہیں صورت تیری — بس گیا آنکھوں میں تیرا رنگ یہ پالی کھجور
اے مرے پیارے نبی کے روضہ کی پیاری کھجور — باغبانِ گلشنِ عالم کی گل کاری کھجور
ہم نہ کیوں دیکھیں محبت کی نگاہوں سے تجھے — مصطفٰے کرتے تھے تیری ناز برداری کھجور
ساتھ فاقے میں دیا تو نے رسول اللہ کا — تو مسلمانوں کے روزے کی ہے افطاری کھجور
آگیا تجھ میں لبِ لعلِ محمد کا اثر — دور کرتی ہے تو بیماروں کی بیماری کھجور
چار یارانِ محمد کی ہے گویا یادگار — روضۂ پُر نور کی ہے چار دیواری کھجور
سب سے اونچی سب سے میٹھی سب سے اچھا رنگ ہے — سب درختوں پر ملی ہے تجھ کو سرداری کھجور
یہ ملا انعام تجھ کو اس سخی سرکار سے — ہو گیا مشہور تیرا نام سرکاری کھجور
ہو گئے ہم پاک آتے ہی مدینے پاک میں — دھو دیئے ہیں تو نے سب داغِ سیہ کاری کھجور
نور دیکھو کس کی قسمت میں ہے یہ کس کو ملے — سینکڑوں منہ تک رہے ہیں اک بیچاری کھجور

مودودی جماعت کے کارکنوں کی غنڈہ گردی

جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ کا شدید احتجاج

مؤرخہ ۱۵ رنومبر ۱۹۷۰ء بروز بدھ مقامی جمعیۃ کے ایک کارکن جناب حافظ فضل کریم صاحب کے برادر اصغر جناب صوفی محمد سلیم صاحب جوہر آباد سے مٹھہ ٹوانہ کے لئے سفر کر رہے تھے۔ موصوف جوہر آباد سے مٹھہ ٹوانہ کے لئے مودودی جماعت کے کارکن اور کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد کے کین ڈویلپمنٹ آفیسر چوہدری شفیع کی جیپ میں سفر کر رہے تھے۔ چونکہ جناب صوفی صاحب کے ان سے پرانے تعلقات تھے۔ اس لئے انہوں نے صوفی صاحب کو جیپ میں بٹھا لیا تھا۔ راستے میں الیکشن کی بات چل نکلی۔ باتوں باتوں میں چوہدری شفیع نے صوفی صاحب سے پوچھا کہ آپ کس کو ووٹ دیں گے تو صوفی صاحب نے برملا جواب دیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کو۔ اس پر چوہدری شفیع بگڑ گیا اور کہا کہ مودودی جماعت حق پر ہے، اور جمعیۃ علماء اسلام جھوٹی جماعت ہے۔ اس کے جواب میں صوفی صاحب نے کہا کہ یہ غلط ہے بلکہ جمعیۃ اسلام حق پر ہے اور مودودی جماعت غلط نظریات کی حامل ہے۔ تو اس پر چوہدری شفیع نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے تمام مولوی کانگریسی ہیں اور اسلام کے دشمن ہیں۔ اس پر صوفی صاحب نے فرمایا کہ مودودی جماعت کے تمام کارکن امریکی پٹھو ہیں اور اسلام کے سخت ترین دشمن ہیں۔ اس جواب پر چوہدری شفیع بگڑ گئے اور کہنے لگے۔ کہ اچھا تو تم جمعیۃ علماء اسلام کے حامی ہو، میں تو تم کو اپنا آدمی تصور کرتا تھا۔ اس پر صوفی صاحب نے جواب دیا کہ بیشک میرے اور آپ کے تعلقات ہیں، مگر میں نے کب آپ کو مودودی جماعت کے بارے میں ساتھ دینے کے لئے کہا تھا۔ اس پر چوہدری شفیع نے کہا کہ تم ہماری جیپ سے نیچے اتر جاؤ۔ صوفی صاحب نے کہا کہ جیپ روک لو بندہ اتر جائے گا، تو اس پر انہوں نے زبردستی اٹھا کر دھکا دے کر چلتی جیپ سے نیچے سڑک پر گرا دیا، اور اس وقت جیپ تقریباً ۴۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہی تھی۔ جناب صوفی صاحب کو خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے باوجود اس کے بال برابر تک گزند نہیں پہنچا۔ صرف چند معمولی خراشیں آئیں۔ اس واقعہ سے مٹھہ ٹوانہ کے جمعیۃ کے کارکنوں میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی، اور ان صالحین کی غنڈہ گردی کی پرزور مذمت کی۔ جناب صوفی صاحب کی دریا دلی دیکھئے کہ باوجود اس سنگین نوعیت کے واقعہ کے ان کو معاف کر دیا۔ (جمشید احمد راہی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا)

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام مولانا شیر علی شاہ کی رہائی

مولانا شیر علی شاہ مدرس دار العلوم حقانیہ کو مارشل لاء کی دفعہ ۱۶ کے تحت دو ماہ کی قید با مشقت کی سزا ایک تقریر کے صلہ میں دی گئی تھی (جو انہوں نے تحصیل صوابی میں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک عظیم الشان جلسہ میں کی تھی) مولانا شیر علی شاہ صاحب قید و بند کے لیل و نہار گذارنے کے بعد ۲۶ رنومبر بروز جمعرات پشاور سنٹرل جیل سے رہا ہو گئے۔ اور شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ امیدوار قومی اسمبلی کے حلقہ میں مختلف جلسوں میں شمولیت کرینگے اور ۷ ردسمبر تک مسلسل اجتماعات میں خطاب کرینگے۔ مولانا موصوف نے ایک وفد سے جو ان کی ملاقات کے لئے آیا تھا کہ میں ان تمام دوستوں کا صمیم قلب سے سپاس گذار ہوں۔ جنہوں نے میری ملاقات کے لئے دور دراز کے سفر طے کئے اور میری حوصلہ افزائی کی، اور بعض احباب نے بذریعہ خطوط اپنی ہمدردیوں کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو اپنے خزانہائے غیب سے صلہ عطا فرمائے اور جمعیۃ علماء اسلام کے نمایندوں کو نمایاں کامیابی سے نوازے۔ آمین!

(مولوی عبید اللہ پشاور صدر)

مدرسہ کاشف العلوم جوہر آباد

مدرسہ کاشف العلوم رجسٹرڈ جوہر آباد ایک دینی ادارہ ہے۔ جس میں بیرونی طلباء کے لئے قیام و طعام اور صحت وصفائی وغیرہ کی جملہ ضروریات مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ معلمین اور ملازمین نہایت تندہی اور اخلاص سے اس دینی خدمت میں مشغول ہیں۔ یکم شوال سے ۱۰ شوال تک مدرسہ میں داخلہ کیا جائے گا۔ رمضان المبارک میں دو فارغ التحصیل اور محنتی مدرس کی زیر نگرانی ایک تبلیغی پروگرام شروع کیا جائے گا۔ جس میں نماز فجر کے بعد قرآن پاک کی تفسیر اور تقابل ادیان اور ظہر کی نماز کے بعد حدیث پاک کے متعلق ضرورت حدیث پاک، فتنۂ انکار حدیث کے عنوان پر مذاکرات ہوں گے۔ علاقہ کے صاحب علم حضرات سے اپیل ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مدرسہ کے وسیع مکمل تعلیمی و تبلیغی پروگرام کو بعجلت سر انجام دینے کے لئے مسلمانوں سے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی درخواست ہے۔ جملہ عطیات، خیرات صدقات فطرانہ، زکوٰۃ، عشر، قربانی کی کھالیں مدرسہ ہذا کو دینے والے حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(عبد اللطیف ناظم مدرسہ کاشف العلوم رجسٹرڈ جوہر آباد ضلع سرگودھا)

موضع جالگلی، جگوڑی، جی بنگ، بانڈہ ضلع ہزارہ کا انتخاب

مولانا عبد الحمید صاحب امیر، مولانا امیر محمد نائب امیر محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ، قاضی عبد الرحمٰن صاحب ناظم نشر و اشاعت، مولانا گل محمد صاحب خازن۔

موضع چلندرہ سالدار (ہزارہ)

مولانا امیر عبد اللہ صاحب امیر، عالم الدین سالدار نائب امیر۔ منذری دکاندار ناظم نشر و اشاعت خان میر خان، خازن۔

موضع کھن شکورہ (ہزارہ)

مولانا عبد الرحمٰن شاہ کھن امیر، مولانا شاہ میر نائب امیر، مولانا خان جی ناظم اعلیٰ۔ ولی الرحمٰن ناظم نشر و اشاعت۔ خان جی مقدم خازن۔

کھبوڑہ میں جمعیۃ کا انتخاب

سرپرست مولانا محمد اکبر خطیب جامع مسجد کھبوڑہ قاری دین محمد امیر۔ بابا راجولی نائب امیر۔ میر باز ناظم اعلیٰ صوفی اللہ دتہ ملا ناظم۔ حاجی عبد الحمید خازن۔ محمد بشیر ناظم نشر و اشاعت۔

پیپلز پارٹی سے علیحدگی جمعیۃ میں شمولیت

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ مندرجہ ذیل افراد پیپلز پارٹی سے استعفیٰ دے کر اپنے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے۔

جناب شیخ اقبال صاحب، امام بخش خاں، اللہ نواز خاں مندرجہ بالا افراد نے ایک مشترکہ بیان میں کہا۔ ہم نے کافی غور و فکر کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ پاکستان میں صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ہے جو غریب عوام کی دوست جماعت ہے اور ہم حضرت مولانا درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا سید گل بادشاہ کو مخلص رہنما سمجھتے ہیں۔

اس کے علاوہ مستری عبد الرحیم صاحب نے اپنے سینکڑوں ساتھیوں سمیت حضرت مفتی صاحب کو اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے۔

ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد
(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

انتخابات کے نتائج

ووٹوں کی گنتی کے بعد پولنگ اسٹیشنوں کے نتائج اشاعت کے لئے پولنگ ایجنٹوں کو دیئے جائیں گے۔ لیکن سرکاری طور پر نتائج کا اعلان ریٹرننگ افیسر کرینگے اور الیکشن کمیشن اس کا گزٹ نوٹیفکیشن شائع کرے گا انتخابات کے نتائج تمام رات ریڈیو سے نشر کئے جائینگے ریڈیو پاکستان اپنے قومی پروگرام کی خصوصی نشریات میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے غیر سرکاری گنتی کے نتائج نشر کرے گا۔ یہ خصوصی نشریات ۷ر دسمبر شام پانچ بجے سے شروع ہوکر اگلے روز صبح چار بجے تک جاری رہینگے ان پروگراموں کو دلچسپ بنانے کے لئے ان میں اردو، بنگالی اور انگریزی میں تبصروں کے پروگرام شامل کئے جائیں گے۔

(آفس سیکرٹری انتخابات سید عطاء الرحمٰن جعفری بی، اے)

سرحد مجلس عمل طلباء سے استعفےٰ

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ میں خالد نواز لغاری نائب صدر سرحد مجلس عمل طلباء آج ۱۶ سے یونین سے مستعفی ہو گیا ہوں۔ کیونکہ سرحد مجلس عمل طلباء پھوٹ اور بدعنوانیوں کا شکار ہوگئی اور طلباء ذاتی مفاد کی خاطر ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں میں اس بیان سے سخت رنجیدہ ہوں۔ جس میں کہا گیا تھا کہ مسٹر عبدالمالک کو یونین سے خارج کر دیا گیا ہے، حالانکہ وہ خود پبلسٹی سیکرٹری کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے تھے۔

چنانچہ ان وجوہات کی بنا پر میں اپنے دوستوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کا اعلان کرتا ہوں کیونکہ یہ ملک کی واحد سیاسی اور مذہبی جماعت ہے جو ملک میں صحیح اسلامی قانون نافذ کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اور ہم تمام ساتھی حضرت مفتی محمود کی قیادت پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔

(خالد نواز لغاری نائب صدر
سرحد مجلس عمل طلباء ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

مولانا اختر صدیقی کا کیس واپس

۲۸ر اگست کو مولانا محمد اختر صدیقی کے خلاف مودودی جماعت کے ناظم لائلپور نے دفعہ ۶۰ کا ایک کیس رجسٹر کرایا تھا جس کو عدم ثبوت کی بنا پر واپس لے لیا ہے اور مولانا باعزت بری ہوگئے ہیں۔

فاتح ربوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی گرفتار

فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی جو صوبائی اسمبلی کے امیدوار بھی ہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کو اوکاڑہ میں ایک قابل اعتراض تقریر کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا کو ایک سال قید کی سزا بھی سنا دی گئی ہے۔ نیز مولانا منظور احمد صاحب کے خلاف ضلع جھنگ کی انتظامیہ نے ایک اور مقدمہ پیپلز پارٹی کے ہفت روزہ نصرت لاہور کی صحابہ رضہ دشمنی کے خلاف احتجاجی جلوس نکالنے پر قائم کر دیا گیا ہے۔ مولانا کے ساتھ چھ طالب علموں کو بھی گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن وہ رہا ہو چکے ہیں۔ مولانا پر الزام ہے کہ انہوں نے طلباء کو پیپلز پارٹی کے خلاف جلوس نکالنے پر اکسایا تھا۔

جاوید ابراہیم پراچہ گرفتار

مشہور طالب علم رہنما جناب جاوید ابراہیم پراچہ جو پنجاب جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ ہیں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان پر بھی ایک قابل اعتراض تقریر کرنے کا الزام ہے۔ اس سے قبل راولپنڈی کے مشہور انقلابی طالبعلم رہنما جناب شیخ رشید صاحب جو راولپنڈی سے صوبائی اسمبلی کے امیدوار ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام بھی ان کی حمایت کر رہی ہے، ایبٹ آباد میں ایک قابل اعتراض تقریر کے جرم میں سزا کاٹ رہے ہیں طلباء برادری میں طالب علم رہنماؤں کی گرفتاری پر سخت احتجاج کیا جا رہا ہے۔

مولانا محمد سلیمان طارق کے صاحبزادے کا انتقال

مولانا محمد سلیمان صاحب طارق مشہور خطیب ہیں، وہ ضلع جھنگ کی انتظامیہ کے زیر عتاب ہیں اور جیل میں سزا کاٹ رہے ہیں۔ اسی اثناء میں ان کا صاحبزادہ جس کا نام انہوں نے محبت سے جمال عبدالناصر رکھا تھا ۲۴ر رمضان المبارک کو انتقال کر گیا۔ ادارہ ترجمان اسلام مولانا کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ مولانا کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ قارئین ترجمان اسلام سے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ

مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ کوٹ ادو میں درجہ حفظ وناظرہ و درجہ عربی و فارسی کے طلبہ کا داخلہ دس شوال کو شروع ہو رہا ہے تشنگان علوم دینیہ داخلہ کے لئے محمد مسعود مہتمم مدرسہ ہذا سے رجوع فرمائیں۔

دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے

سابقہ و جدید طلبہ متوجہ ہوں

۷ر دسمبر کو صوبائی اسمبلی کا انتخاب ہو رہا ہے تمام وہ طلبہ جن کے ووٹ ڈسکہ میں درج ہیں، وہ ۴ر دسمبر تک دارالعلوم مدنیہ میں تشریف لائیں

حضرت مولانا قاضی محمد اسلم صاحب موجودہ سال بھی دارالعلوم مدنیہ میں پڑھائینگے۔

(محمد فیروز خاں مہتمم دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ
ضلع سیالکوٹ)

حاجی عبدالواحد صاحب کو صدمہ

یہ خبر حلقۂ احباب میں نہایت افسوس اور غم کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ علاقہ رجانہ پھلور کے مشہور سیاسی اور سماجی کارکن اور جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی اسمبلی کے نامزد امیدوار جناب حاجی عبدالواحد صاحب کے صاحبزادے چوہدری محمد اقبال جیپ کے حادثے میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پھلور کے ہنگامی اجلاس میں حاجی صاحب کے نوجوان صاحبزادے کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ خدا کے حضور میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے آمین!

(احسان الحق ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پھلور)

ضروری اعلان

مدرسہ خیر المدارس ملتان میں نئے سال کا داخلہ انشاء اللہ ۲۰ر شوال المکرم سنہ ۱۳۹۰ھ کو شروع ہوگا اس سے پہلے مدرسہ خیر المدارس میں نہ داخلہ ہوگا اور نہ قیام و طعام کا کوئی انتظام ہو سکے گا۔ اس لئے ۲۰ر شوال سے پہلے کوئی صاحب آنے کی زحمت گوارہ نہ فرمائیں۔

احقر محمد شریف جالندھری
(مہتمم مدرسہ خیر المدارس رجسٹرڈ ملتان شہر)

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ماہ نومبر ۱۹۷۰ء کے بل ایجنٹ حضرات پہنچ گئے ہیں جلد از جلد رقم ارسال فرمائیں اور بقایا جات بھی بھیجیں۔

مرزائیوں کی اشتعال انگیزیاں

۱۵ر نومبر کو دفتر مجلس احرار اسلام سیالکوٹ کے بورڈ پر رات بارہ بجے کے قریب مرزائیوں نے "احمدی مسلمان ہیں، قائد اعظم کا فرمان" کے عنوان سے شائع شدہ پوسٹر چسپاں کئے۔ دوسرے روز صبح قادیانیوں کی اس حرکت کی اطلاع جب مقامی احرار کارکنوں کو ہوئی تو انہوں نے اشتعال میں آئے بغیر اس کی اطلاع مقامی حکام کو دی۔

مرزائیوں کی اس اشتعال انگیزی سے شہر میں کافی بے چینی پائی جاتی ہے۔ اگر مقامی احرار راہنما صبر و تحمل سے کام نہ لیتے تو سیالکوٹ کا شہری امن خراب ہو جانے کا ڈر تھا۔ اور آج جبکہ ملک میں انتخابات ہو رہے ہیں، اور اس کے لئے امن کی بے حد ضرورت ہے اگر سیالکوٹ میں مرزائیوں کی اس حرکت سے فساد ہو جاتا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہوتی؟

کچھ عرصہ ہوا، پاکستان میں مرزائیوں نے از سرِ نو یہی حرکات شروع کر دی ہیں۔ جن کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء کو ہمہ گیر تحریک شروع ہوئی تھی اور سارے ملک کا نظام ابتر ہو گیا تھا۔ ہم نہیں چاہتے کہ پھر سے ان واقعات کا اعادہ کیا جائے۔ کیونکہ ایسی چیزیں ملک کے امن اور ترقی کے لئے غیر مفید ہیں لیکن مرزائیوں کے منہ میں بھی تو لگام ہونی چاہیئے۔

نہ تو صوبہ کی حکومت اس طرف متوجہ ہے اور نہ مرکزی حکومت پر مرزائیوں کی اشتعال انگیزیوں کا کوئی اثر ہو رہا ہے۔ رہا پولیس برانچ کا محکمہ، تو وہاں کا ہر اہلکار نہ تو کان رکھتا ہے نہ آنکھیں، ورنہ ۲۰×۳۰ کے سفید کاغذ کا اشتہار ان کی نظروں سے ضرور گزرتا، جو آج پاکستان کے در و دیوار پر چسپاں ہے۔

"احمدی مسلمان ہیں ——— قائد اعظم کا فرمان"

ہمیں یقین ہے کہ قائد اعظم کی زبان سے ایسا کوئی فقرہ کبھی نہیں نکلا جس میں انہوں نے مرزائیوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دیا ہو۔ اگر یہ درست بھی مان لیا جائے کہ انہوں نے مذہبی عدم واقفیت کی بنا پر ایسا کہہ دیا ہو۔ تو ان کا کہنا مذہب کی رو سے مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔ مسلمان کے لئے قرآن حکیم کے بعد صرف اور صرف حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہی آخری فرمان ہے۔ جیسے وہ فرماتے ہیں

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

بقول مرزائیوں کے اگر قائد اعظم نے مرزائیوں کو مسلمان کہا تھا۔ تو پھر مرزائیوں کے نزدیک قائد اعظم مسلمان تھے یا کافر؟ اس سوال کا جواب چوہدری ظفر اللہ خاں نے ایبٹ آباد کی جامع مسجد کے امام مولانا محمد اسحاق کو دیا تھا۔

جب مولانا نے ان سے سوال کیا کہ "چوہدری صاحب! آپ نے قائد اعظم محمد علی جناح کا کراچی ہوتے ہوئے اور اس گراؤنڈ میں جہاں کہ قائد اعظم کا جنازہ پڑھایا جا رہا تھا، نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی۔ اور غیر مسلموں کے ساتھ الگ کیوں بیٹھے رہے؟ چوہدری ظفر اللہ نے جواب میں کہا:-

"مولانا! آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم"

چوہدری ظفر اللہ کے اس واضح جواب کے بعد بھی کوئی گنجائش باقی ہے کہ قائد اعظم تو بقول مرزائیوں کے اُن کو مسلمان کہیں اور قادیانی ان کا جنازہ پڑھنا بھی مناسب نہ سمجھیں۔

ہماری رائے میں قادیانیوں نے یہ غلط قسم کا پوسٹر چھاپ کر قائد اعظم کی توہین کی ہے اور ان پر غلط الزامات لگا کر ان کی سیاسی شخصیت کو مسلمانانِ عالم کی نظروں سے گرانا چاہا ہے جو مرزا غلام احمد اور اس کی امت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں

چلو مرزا غلام احمد قادیانی نے پیغمبری کا دعویٰ کر کے اور صحابہ کرام کے علاوہ ائمہ اسلام کی توہین کی اور کروڑوں مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے کافر کہا۔ اور اس پر حکومت پاکستان نے تیئس سال میں کوئی نوٹس نہیں لیا۔ حالانکہ یہ ملک انہیں کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ لیکن قائد اعظم محمد علی جناح کی توہین پر تو حکومت کو نوٹس لینا چاہیئے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ عنوان بالا کے تحت شائع ہونے والے قادیانی اشتہار کو حکومت فوراً ضبط کرے اور قادیانی پارٹی کے لیڈر پر قائد اعظم کی توہین کے ضمن میں مقدمہ چلایا جائے۔ ورنہ حکومت اور قانون عوام کی نظر میں مشتبہ ہوں گے۔

داخلہ

مدرسہ عربیہ سراج منڈی فورٹ عباس کی ایک دینی ملی و مذہبی درسگاہ ہے۔ جس کے سرپرست حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف والے ہیں۔ مہتمم مولانا قمر الدین صاحب خطیب حاصل پور رہیں۔ مدرسہ کی ایک

> **مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان کا ٹیلیفون لگ گیا**
>
> ملتان - مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان شہر میں ٹیلیفون لگ گیا جو صاحب کسی قسم کی معلومات یا دفتر سے ضروری امور کے سلسلے میں بات کرنا چاہیں تو وہ
>
> ٹیلیفون نمبر ۲۱۱۹
>
> پر رابطہ قائم کریں - لاہور جمعیۃ علماء اسلام اور ہفت روزہ ترجمان اسلام کا ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ ہے۔

خوبصورت مسجد ہے اور چار کمرے تعمیر ہو چکے ہیں طلباء کی تعلیم کے لئے ایک بہترین عالم دین اور قرآن مجید حفظ کے لئے ایک قاری صاحب کا تقرر کیا گیا ہے۔ نیز پرائمری کی تعلیم کا بھی بہترین انتظام ہے۔ باہر کے طلباء کے لئے قیام و طعام کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ خواہش مند طلباء ۱۰ر شوال المکرم سے پہلے پہنچیں۔ تعداد داخلہ محدود رکھی گئی ہے۔

قاضی رشید احمد عفی عنہ ناظم مدرسہ سراج العلوم منڈی فورٹ عباس ضلع بہاولنگر

دعاءِ صحت کی درخواست

قارئین کرام اور متعلقین جمعیۃ علماء اسلام سے درخواست ہے کہ وہ مولانا حامد علی رحمانی امیر جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال کے لئے دعائے صحت فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ، عاجلہ مستمرہ عطا فرمائیں یاد رہے کہ گزشتہ دنوں پیر کامران شہید کے ہمراہ جیپ کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ جسم پر شدید دباؤ اور زخموں کے علاوہ آپ کا کندھا نکل گیا تھا۔ اور ایک بازو بھی ٹوٹ گیا تھا۔

اب الحمد للہ حالت بہتر ہے۔ لیکن بازو کی تکلیف بدستور ہے۔ اس لئے احباب خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت سے نوازیں۔

(حافظ عبد الرحمٰن ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال)

تقریر ختمِ بخاری شریف

از محافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک مدرسہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور میں ختم بخاری شریف کے مبارک سلسلہ میں

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ط بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من اٰیاتنا انہ ھو السمیع البصیر (پ ۱۵)

اور

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن خفیفتان علے اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ (الحدیث)

آج کا دن بھی جمعہ کا دن ہے۔ دن بھی مبارک ہے۔ وقت بھی مبارک ہے۔ کلام بھی مبارک۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہم سب کو مبارک بنا۔ آمین۔

اس وقت تقریر کے لیے نہیں بیٹھا۔ مختصر طریق پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ تقریر جمعہ کے بعد ہوگی۔ یہ جلسہ نہیں ہے۔ حقیقت میں یہ تقریب ہے ختم بخاری شریف کی۔ دوست بھی اکٹھے ہیں۔ بزرگان دین بھی تشریف رکھتے ہیں۔ جو مسافر سفر طے کرکے قرآن و حدیث کی طلب میں نکلے تھے۔ ان کا نصیب اچھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا۔

قرآن مجید متن ہے۔ حدیث خاتم الانبیاء اس کی شرح ہے۔ قرآن مجید کے سمجھنے کے لیے ارشادات خاتم الانبیاء کی ضرورت ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو قرآن و حدیث سے کچھ حصہ مل گیا۔

بزرگانِ دین کا طریقہ یہ ہے کہ دستار بندی بھی کرائی جاتی ہے۔ یہ تقریب جمعہ کے دن اس لیے رکھی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمام دنوں سے فضیلت کا دن اللہ تعالےٰ کے نزدیک جمعہ ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے، بہشت میں داخل ہوئے اور اسی دن قیامت ہوگی۔"

کنز العمال میں روایت ہے۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے، سب چیزیں دہشت میں ہوتی ہیں۔ مگر انسان و جن نہیں ہوتے۔

وَاٰتٰکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡہُ

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ذکر فرمایا ہے۔ میری رحمت کی کوئی انتہاء نہیں، شفقت کی کوئی انتہاء نہیں۔ تم جو کچھ مانگتے رہے میں دیتا رہا۔ میں دینے سے کبھی تھکتا نہیں۔ میں دینے سے کبھی رکا نہیں۔ تم جو کچھ مانگتے رہے میں دیتا رہا۔ نیکوں کو بھی دیا۔ گنہگاروں کو بھی دیا۔ مانگنے والوں کو بھی دیا۔ بے مانگوں کو بھی دیتا رہا۔ اتنا دیا کہ

ان تعدو نعمۃ اللہ لاتحصوھا الآیہ

دور ہی کیوں جاتے ہو۔

وفی انفسکم افلا تبصرون ط

سر سے پاؤں تک کیسا نقشہ کھینچا۔ کھینچنے والا بھی بے مثال۔ نقشہ بھی بے مثال۔ نقشہ کیسے کھینچا۔ کس نے کھینچا۔

جس طرح ہم نے چاہا بنایا۔ تم ہو تو سب انسان مگر رنگوں میں بھی اختلاف۔ زبانوں میں بھی اختلاف۔ سوچنے پر انسان میں سب کچھ موجود ہے۔ چھوٹا سا سر ہے اس میں کس طرح آنکھیں لگائیں کس طرح کان لگائے۔ کس طرح ہونٹ بنائے۔ کس طرح نقش و نگار کھینچا۔ خدا نے پیٹ بھی دیا۔ پشت بھی دی۔ ہاتھ بھی دیئے پاؤں بھی دیئے۔ انگلیاں بھی دیں۔ بال بھی دیئے۔ یہ سب چیزیں اللہ تعالےٰ نے تمہیں بن مانگیں دیں۔ الحمد للہ۔

روح بھی خدا نے بن مانگے دی۔ جسم بھی بن مانگے دیا۔ ان کی غذا بھی بن مانگے دی۔ جسمانی بیماریوں کا علاج بھی بن مانگے دیا۔ اور روحانی بیماریوں کا علاج بھی بن مانگے دیا۔

جسم کے نشو و نما کے لیے آسمان، زمین، چاند، سورج، ستارے، باغات، درخت، پانی، ہوا سب چیزیں پیدا کیں۔ مگر اعلان فرما دیا:

"اے انسان یہ سب تیرے لیے ہے مگر تو بھی اپنے مقصدِ حیات کو نہ بھلانا کہ تو کس کام کے لیے ہے۔"

جسمانی خوراک کا انتظام بھی فرمایا۔ روحانی غذا کا انتظام بھی فرمایا۔ روحانی امراض کے معالج بھی بھیجے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام معالج روحانی تھے۔ انبیاء پر مختلف اوقات میں کتابیں بھی نازل کی گئیں۔ کبھی تورات، کبھی انجیل، کبھی زبور، کبھی دیگر صحائف۔ آخری معالج جب تشریف لائے جن کا نامِ نامی تھا محمد رسول اللہ اعلان کر دیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً الآیہ۔

اور:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔

نبی بھی آخری نبی آیا۔ دین جو ملا وہ بھی آخری۔

اِنَّ الدِّین عند اللہ الاسلام۔

دین بھی آخری ملا۔ کتاب بھی آخری ملی۔ اب نہ نئے دین کی ضرورت ہے۔ نہ نئی کتاب کی ضرورت ہے اور نہ ہی نئے نبی کی ضرورت ہے۔

ان الانسان لظلوم کفار

"بیشک انسان بڑے ظالم و ناشکرے ہیں۔" اللہ ہمیں ناشکری سے بچائے۔ شکر کی توفیق دے۔

یوں کہیں الحمد للہ۔ قرآن بھی بن مانگے ملا۔ خاتم الانبیاء بھی بن مانگے ملے۔ کتاب بھی بن مانگے ملی۔ ان شرحیں حدیث بھی بن مانگیں ملیں۔ سبحان یہ دینی مدارس حقیقت میں قرآن و حدیث کی حفاظت کی تجویزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے دین کے لیے قربانیاں دیں۔

باقی آخری صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE

بقیہ: ختمِ بخاری شریف

یہ مخزن العلوم بھی ایک مدرسہ ہے۔ خدا کی مہربانی ہے جگہ بھی اچھی ہے مسجد بھی شاہی ملی۔ مسافر طلباء کے لیے مکان بھی مل گئے۔ مسافر و مقیم طلباء یہاں پڑھتے ہیں۔ آج جمعہ کے بعد بخاری شریف کا ختم ہوگا یہ خدا کی مہربانی ہے۔ بن مانگے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ احادیث نبویہ میں سب کتابوں سے بخاری شریف کا مقام اونچا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ دینے پر آئے تو غریبوں کو دے دے۔ لینے پر آئے تو امیروں سے لے لے۔ دینے پر آئے تو وہ بے دینوں کو دیندار بنا دے اور لینے پر آئے تو بے دین کر دے۔ دینے پر آئے تو فرعون کے گھر آسیہؓ جیسی شریف پاک نیک عورت رکھے بے نیازی پر آئے تو حضرت لوط علیہ السلام و حضرت نوح علیہ السلام کے گھر میں بیویاں بے دین دے۔

عنایت پر آئے تو بادشاہ نجاشی کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام بنائے۔ اسلام کا شیدائی بنائے۔

ایک جوان نے حضرت جعفرؓ کی تقریر سنی، اسلام کا دیوانہ پروانہ بن گیا۔

رتبہ بھی کیسا ملا سبحان اللہ انتقال ہوتا ہے مدینہ منورہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اطلاع دی کہ آج نجاشی رحلت ہو گیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کو اکٹھا کیا تاکہ نماز جنازہ پڑھیں۔ سبحان اللہ وفات حبشہ میں اور نماز جنازہ مدینہ میں، صحابہ کہتے ہیں :-

"جب ہم صفیں باندھ کر کھڑے ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے ہم نے دیکھا کہ لاش سامنے پڑی ہے۔ فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس بادشاہ کی لاش مدینہ لے چلو تاکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جنازہ پڑھیں"

میں اس پہ سوچتا رہا کہ جو اللہ فرشتوں کے ذریعہ نجاشی کی لاش مدینہ منورہ لا سکتا ہے اس پر بھی تو قادر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے حبشہ لے جائے مگر راز معلوم ہوتا ہے کہ آقا غلام کے پاس نہیں جایا کرتا بلکہ غلام آقا کے ہاں جاتا ہے۔

سمجھنے والوں نے سمجھ لیا۔ یہاں لوگ میلاد کرتے ہیں مگر دعا کرتا ہوں۔ کہ ذکر بھی ہو عشق رسول بھی۔ ادب بھی ہو۔ علم بھی ہو۔ نعرے لگانا اور دعوے کرنا آسان ہے۔ مگر محبت پیدا کرنی بڑی مشکل ہے۔ ادب والے کروڑوں چلے گئے۔ یہ بے ادب ہیں جو کھڑے ہو کر حلوے پلاؤ کھا کر یار کو بلاتے ہیں۔ یار کو کہاں بلاتے ہو؟ اگر عشق ہے تو خود چل کر جاؤ نہ کہ ان کو بلاؤ۔

میرا عقیدہ ہے کہ بادشاہوں کے تاج و تخت ایک طرف اور مدینہ منورہ کے کتوں کے پاؤں کی غبار ایک طرف۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مابین روضتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ

جو وہاں نماز پڑھے وہ بھی جنتی ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔

"یہ میرا منبر حوض کوثر پہ ہوگا۔

دعا کرتے ہیں آج جس طرح عیدگاہ میں جمع ہوئے ہیں اسی طرح حوض کوثر پہ بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سائے کے تلے جمع ہوں۔ آمین۔

یہ رجب کا مہینہ ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو معراجِ جسمانی، ہمارا عقیدہ ہے کہ معراج روح و جسم کے ساتھ ہوا۔ روح مع الجسد فرمایا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ۔

یہاں پر اب، مصاحبت کے لیے ہے جانا ان کا تھا پہنچانا رب کا تھا۔ جیسا کہ لفظ اسریٰ سے معلوم ہوتا ہے۔ کیوں کہ اسریٰ متعدی ہے رات کے تھوڑے سے حصے میں ابتداء مسجد حرام سے ہوئی اور مسجد اقصیٰ گئے۔ وہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم امام بنے۔

باقی آئندہ

ترجمانِ اسلام لاہور پاکستان

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

ملفوظات شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

(۱) اسلام اس لیے ہے کہ بلند و بالا ہو کر رہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْا وَ لَا یُعْلٰی ۔ یعنی اسلام بلند رہتا ہے پست نہیں ہوتا۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لَا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین"
یعنی خوف مت کرو اور غمگین مت ہو تم سب سے بلند ہو۔
اگر تم مومن ہو۔

○

(۲) مسلمانوں کے لیے امارت شرعیہ کا نظام نہایت ضروری ہے۔
حضرت جل مجدہٗ کا ارشاد ہے "تعاونوا علی البرِ والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان "
یعنی نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و ظلم میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔
مگر اس تمام تحریک میں قرآن پاک کے اصول "
وجادلھم بالتی ھی احسن " کی سختی سے پابندی کی جائے۔ جسکی طرف قرآن پاک
کی آیت اشارہ کر رہی۔
کُفُّوْا ایدکم وَ اقیموا الصلوٰۃَ ۔
یعنی اپنے ہاتھوں کو (ایک دوسرے پر دست درازی سے) روکو اور نماز قائم کرو
یعنی کسی کا مال نہ چھینا جائے، لوٹ، مار، چوری، ڈاکہ، مار دھاڑ، ظلم و ستم عصمت دری
(وغیرہ)
ہرگز نہ ہو اس جدوجہد کے ساتھ مذہبی عبادات اور مذہبی احکام کی پابندی کرو۔

از شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رح

سورۃ اخلاص

امامِ انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

ثنویت کا رد

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝
(تو کہہ دے اللہ اکیلا ہے)

دنیا میں دو قسم کی جماعتیں پائی جاتی ہیں :-
(۱) وہ جماعتیں جو کسی دین کی پابند ہیں ، اور
(۲) وہ جماعتیں جو کسی دین کی پابند نہیں ہیں -

جب کوئی قوم اپنے بلند ترین انسانی نصب العین۔ دین — سے گر جاتی ہے - تو اس میں شرک پیدا ہو جاتا ہے - غیر مذہبی جماعتوں میں شرک عموماً ثنویت (DUALISM) کی شکل اختیار کر لیتا ہے -

کوئی فلسفی جماعت یہ سمجھ نہیں سکتی کہ خیر اور شر ایک ہی مرکز سے نکل سکتے ہیں - وہ ان کے جدا جدا مرکز مان لیتی ہے - جیسے زردشت کی جماعت نے - جو شروع شروع میں مذہبی تھی -

جب فلسفیانہ مسلک اختیار کر لیا ، تو اس نے خیر ایک مرکز مانا اور اسے اہورا مزدیا یزدان کہا اور شر کا دوسرا مرکز قرار دیا - اور اس کو اہرمن کہا + یہ اہل فلسفہ اس نکتہ کو نہ سمجھ سکے - کہ خیر اور شر ایک مرکز سے کس طرح صادر ہو سکتے ہیں -

حالانکہ وہ اس مسئلے پر کائنات گیر ذہن سے غور کرتے تو وہ تصور کر سکتے تھے - کہ کائنات کی ہر ایک چیز اپنی جگہ مفید ہی ہے - یہ الگ بات ہے کہ وہ ایک نوع کے لیے مفید ہے - اور دوسری کے لیے غیر مفید یا مضر - کون نہیں جانتا کہ - IONEMA N'S MEBEANOFTS E OISN) -

یہ اس لیے کسی شے کو شر مطلق کہنا (Absolute Evil) کے ذیل میں لانا غلط ہے اس طرح ہر شے کا وجود ایک مرکز سے ماننا حکمتِ عالیہ کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ لازم ہے -

چنانچہ اس آیت میں اعلان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کا ایک وجود ہے - جو کائنات کے وجود کے ایک ایک ذرے کا مصدر و منبع ہے -

ایسے کائنات میں جو تدبیر جاری ہے - اس کے پس منظر میں بھی اسی ذات واحد ہی کا ذہن کارفرما ہے -

اَللّٰهُ الصَّمَدُ (اللہ بے نیاز ہے)

شفاعت کے غلط پہلو کا رد

مذہبی جماعتیں مرکزی طاقت تو ایک ہی تسلیم کرتی ہیں - لیکن جب وہ شرک میں مبتلا ہو جاتی ہیں - تو بعض ذیلی طاقتیں ایسی بھی مان لیتی ہیں - جنہیں مرکزی طاقت چھوڑ نہیں سکتی ان ذیلی طاقتوں کے تقاضوں کو ماننا مرکز کے لیے ضروری سمجھ لیا جاتا ہے -

مثلاً کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک انسان پیدا کیا - اسے اپنے قرب کا درجہ دیا - اب اگر وہ شفاعت کرے - تو اسے رد نہیں کیا جائے گا -
(یعنی خدا اسے رد نہیں کر سکتا)

اس آیت میں اسی قسم کے مشرکانہ فکر کا رد کیا گیا ہے - اور بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر شے سے بے نیاز ہے - کوئی انسان کتنا معتزز کیوں نہ ہو - وہ اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق کام کرنے پر مامور ہے - اس میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی بات بجبر منوالے -

(باقی آئندہ)

درسِ حدیث

عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، کہ جس شخص میں یہ چار باتیں جمع ہو جائیں وہ تو پورا منافق ہے -

اور جس میں ایک خصلت پیدا ہو جائے تو سمجھ لو اس میں نفاق کی ایک خصلت پیدا ہو گئی - یہاں تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے -

جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے -
جب بولے تو جھوٹ بولے -
جب عہد کرے تو توڑ دے - اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے -

○ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس وقت تک انسان کامل مومن نہیں ہو سکتا - جب تک کہ جھوٹ کو اگرچہ وہ مزاحاً ہی کیوں نہ ہو اور جھگڑے کو نہ چھوڑ دے اگرچہ سچائی پر کیوں نہ ہو -

○ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، کہ کفر اور ایمان ایک دل میں نہیں جمع ہو سکتے - اور صدق و کذب بھی نہیں اکٹھے ہو سکتے اور امانت اور خیانت بھی کبھی ایک جگہ بیک وقت ہو سکتے -

○ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ مومن ہر عادت پر پیدا کیا جا تا سوائے خیانت اور جھوٹ کے -

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ صحیح (دین قبول کرنے والی) فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے - پھر اس کے ماں باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا تے ہیں - جیسے ایک چارپائے کا بچہ پیدا بالکل ٹھیک جانور ہوتا ہے - اس میں کوئی اگر وشہ کسی بازو کی نہیں ہوتی (بلکہ بعد میں کی جاتی ہے) پھر آپ نے پڑھا فطرة اللہ التی ، کہ لازم پکڑو اللہ کی بناوٹ کو جس پر اللہ نے لوگوں کو بنایا اسکی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں یہی ہے درست دین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

۱۷ ربیع الثانی ۹۰ھ

مطابق

۱۲ جون ۱۹۷۰ء

مولانا غلام غوث صاحب پر قاتلانہ حملے کے اصل ذمہ داروں کا پتہ چلانا اور انہیں قرار واقعی سزا دے کر آئندہ کے لئے ایسے جرائم کے ارتکاب کا دروازہ بند کرنا حکومت کا کام ہے۔ اور ابھی ہم اس سلسلہ میں کوئی رائے زنی کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ لیکن اس حقیقت کی طرف ضرور توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کہ گذشتہ سال سوا سال سے، جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین حضرت مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث صاحب کے خلاف جو ذلیل و رسوا کن تحریری مہم جاری ہے۔ اس کے اثرات قبول کر کے کوئی بھی نادان شخص اس، قسم کی قبیح حرکت کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

لاہور کے ایک ہفت روزہ نے اب تک مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کے بارے میں جو کچھ بازاری زبان میں لکھا ہے۔ اور جس قسم کے ذلیل کارٹون بنا بنا کر چھاپے ہیں۔ جن کی نقالی حال ہی میں دوبارہ جاری ہونے والے ایک روزنامہ نے بھی کی ہے۔ ان سے کوئی بھی ناواقف مسلمان دیوانگی کی حد تک گمراہ ہو سکتا ہے

جمعیۃ کے قائدین اور کارکن تو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں۔ اگر وہ اس راہ میں کسی پاگل کے ہاتھوں شہید ہو جاتے ہیں۔ تو ان کے لئے باعث فوز و فلاح ہوگا۔

لیکن جو لوگ قوم کے ان مخلص ترین و بے غرض افراد کے بارے میں مسلسل جھوٹے الزامات اور اتہامات کی بازاری مہم چلا رہے ہیں۔ اگر اس کے نتیجہ میں ایسا المیہ رونما ہوتا ہے۔ تو وہ دنیا میں شاید مواخذہ سے بچ جائیں۔ لیکن خدا کی پکڑ اور آخرت کی شدید گرفت سے ہرگز نہیں بچ سکتے۔ اور ان کا یہ طرز عمل قوم و ملت کے لئے عظیم خسران کا موجب بن سکتا ہے۔

پاکستان کی سالمیت کے خلاف ایک خطرناک منصوبہ

ہمیں نہیں معلوم کہ نظریہ پاکستان اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے مدعیوں کو ان گہری سازشوں کے رجحانات کا بھی ادراک ہے یا نہیں۔ جن کی رو سے خدانخواستہ ایسا وقت بھی آ سکتا ہے۔ کہ سرحد افغانستان کا حصہ بن جائے۔ بلوچستان ایران کے پاس چلا جائے۔ مشرقی پاکستان ایک علیحدہ ریاست بن جائے۔ پنجاب نہارہ جائے۔ اور بہاولپور سے کراچی تک کا جنوبی حصہ بھارت کی زد میں آجاتے۔ ان سازشی رجحانات کے لئے گو ابھی ہم کوئی حتمی ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ لیکن ملک میں علاقائیت کے رجحانات کو جس طرح،

ر ــــــ ۱۳

ہ ــــــ ۲۳

پرچہ ــــــ ۴۰ پیسے

فون :- ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

ــــــ ۲۰/۰۰ روپے

ی ــــــ ۱۰/۰۰ روپے

ی ــــــ ۶/۰۰ روپے

سرپرست و مدیر

…نا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ

ہوا مل رہی ہے۔ اور پاکستان کے عوام کو اسلام، نظریہ پاکستان اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے نعروں کے ذریعہ جغرافیائی سرحدوں اور متحدہ مرکزیت سے غافل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نیز مسلمانوں کو اسلام اور کفر کے نام نہاد محاذوں میں تقسیم کر کے ان کے درمیان باہمی تصادم کی جو راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ ان کارروائیوں سے ان اندیشوں کی برملا تصدیق ہو جاتی ہے۔ اس سازش کے پیچھے یقیناً امریکی برطانوی سامراج کے مفادات اور ان سے وابستہ عناصر کے ہاتھ کارفرما ہیں اور ملک کو حالات کے ایسے نہج پر ڈالنے کا جتن کیا جا رہا ہے۔ جس سے نہ صرف عوام بے خبر رہیں۔ بلکہ صدر مملکت بھی بے بس ہو کر رہ جائیں۔ انتخابات کا مرحلہ جوں جوں قریب آتا جا رہا ہے۔ یہ عیارانہ منصوبہ آگے بڑھتا معلوم ہو رہا ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام کے مخالفین کا ایک نیا حربہ

جمعیتہ کے مخالف عناصر جمعیتہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو تو تمام ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود روک نہیں سکے۔ اب انہوں نے ایک نئے حربے کا استعمال کا استعمال شروع کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام کے قائدین حضرت مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث صاحب وغیرہ ہم جن مقامات کے دورہ پر جاتے ہیں۔ وہاں ان کی آمد اور تقریروں کی رپورٹنگ اس طرح کی جاتی ہے۔ کہ باہر کے لوگ سے غلط فہمیوں میں مبتلا ہو جائیں تقریر کی رپورٹنگ میں ان سے ایسی باتیں منسوب کی جانے لگی ہیں۔ جو مخالفوں کے نقطہ نظر کی ترجمانی کرتی ہیں

اور جمعیتہ پر لگائے جانے والے جھوٹے الزامات کی تصدیق کرنے والی ہو سکتی ہیں۔ اس کی ایک نہایت ہی شرمناک مثال حال ہی میں ملتان میں تقسیم کئے جانے والے ایک پوسٹر میں دیکھی گئی ہے۔ جس میں فاضل بلوچ میں کی گئی حضرت مفتی محمود صاحب کی ایک تقریر کے حوالہ سے جس کے لئے لاہور کے ایک روزنامہ زندگی ملت میں شائع خود ساختہ رپورٹ کو بنیاد بنایا گیا ہے سراسر غلط باتیں مفتی محمود صاحب سے منسوب کی گئی ہیں۔

اگرچہ انشاء اللہ مخالفین کا یہ اوچھا ہتھکنڈہ بھی ناکام ہو جائے گا۔ تاہم عوام کو ان حربوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ مخالفین نہایت ڈھٹائی سے ان پر اسلام کا بھی لیبل لگا دیتے ہیں۔ اس قسم کی بے بنیاد باتوں کی اشاعت کی صورت میں اگر ضرورت محسوس کی جائے تو مرکزی دفتر ملتان سے صحیح معلومات حاصل کر لی جایا کریں۔ اور مخالفین کے ایسے مغالطہ انگیز حربوں پر قطعی توجہ نہ کی جائے۔

مودودی صاحب کے نام مرکزی دفتر تحریک اسلامی کا کھلا خط

روزنامہ جسارت ملتان ۳۰ مئی میں جس کے اندرونی صفحات پر ۲۹ مئی کی تاریخ درج ہے۔ مرکزی دفتر تحریک اسلامی کا کھلا خط مودودی صاحب کے نام، ایک چوکھٹے میں شائع ہوا ہے یہ خط اس لحاظ سے قابل توجہ ہے۔ کہ اس میں تحریک اسلامی کے مرکزی دفتر نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر کئے گئے قاتلانہ حملہ کے سلسلہ میں گرفتار شدہ ارکان کا ذکر کیا ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کا تعلق واقعی اس تحریک سے ہے۔ اور یہ مودودی صاحب کی جماعت کے ساتھ اس تحریک کے گہرے تعلق و عقیدت کا نیز خدمات کی پیش کش کا بھی اس میں ذکر موجود ہے۔

اس خط کی اشاعت سے کیا مقصود ہے اور قاتلانہ حملہ کے الزام میں گرفتار ہونے والوں کا حقیقی معاملہ کیا ہے۔ ابھی ہم اس پر کچھ نہیں کہیں گے۔ کہ معاملہ زیر تفتیش ہے۔

غیر ملکی امداد اور اے بی، اعوان صاحب

مسٹر اے بی۔ اعوان جو پولیس کے اور وزارت داخلہ کے اعلیٰ مناصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ اور ایوب خاں کے ڈوبتے ہوئے آخری دور میں سبکدوش ہو گئے تھے۔ ۲۳ مئی کو انہوں نے راولپنڈی کی ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے۔ کہ بعض سیاسی جماعتیں بیرونی ملکوں سے امداد لے رہی ہیں اور پاکستان میں ان ممالک سے تعلقات رکھنے والے افراد یا ادارے اس امداد کا ذریعہ ہیں۔

اعوان صاحب کے اس بیان پر۔ مودودی جماعت کے میاں طفیل محمد نے بڑی برہمی کا اظہار کیا ہے۔

مسٹر اعوان جن اہم عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے انہیں بہت سی خفیہ باتوں کا علم ہو سکتا ہے۔ اور اگر حکومت ملک کی سلامتی کے خلاف اسے نہ سمجھے تو وہ یقیناً بعض راز افشا کر سکتے ہیں۔

ہمارے ہاں کم از کم ایک جماعت کے بارے میں عرصہ سے یہ شبہ ظاہر کیا جاتا رہا ہے۔ کہ اس کے روابط۔ مغربی سامراج کے ایک بڑے ملک کے ساتھ ہیں۔

اس امر کا اظہار تقسیم سے بہت قبل۔ مجلس احرار کے عظیم رہنما چوہدری افضل حق صاحب مرحوم نے فرمایا۔ تقسیم کے بعد جماعت اہل حدیث کے ترجمان الاعتصام نے بریلوی مکتب فکر کے بعض اکابر علماء نے اور نوائے وقت کے مدیر حمید نظامی مرحوم نے بھی اس شبہ کا ذکر کیا تھا۔ سعودی عرب کی حکومت کے ساتھ اس جماعت کے گہرے روابط تو ظاہر ہیں۔ اور سعودی عرب کے تیل و اقتصادیات پر، امریکہ کی اجارہ داری بھی چھپی نہیں ہیں۔ اگر اے۔ بی۔ اعوان صاحب اس شبہ کے بارے میں امریکی اثرات کی پرواہ کئے بغیر کچھ بتا سکیں تو یقیناً یہ بڑی خدمت ہوگی۔ ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔ اگر اس جماعت کے بارے میں پھیلے ہوئے شکوک کا ازالہ ہو جائے۔

تاہم ہمارا خیال ہے۔ کہ اے۔ بی اعوان صاحب ایسا نہیں کر سکیں گے۔ امریکی برطانوی سامراج کے اثرات اتنے گہرے ہیں۔ کہ ان کے خوف سے سچی بات زبان پر لانا۔ کم از کم ریٹائرڈ افسران کے لئے مشکل ہے۔ دو مئی کے روزنامہ مشرق میں سکندر حیات فیملی کے ایک شخص محسن حیات کی گمشدگی کا جو واقعہ شائع ہوا ہے۔ وہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ مغربی سامراج کے منصوبوں کا انکشاف کتنا مشکل اور خطرناک ہے۔ کہ محسن حیات کا آج تک پتہ نہیں چل سکا۔ اے۔ بی۔ اعوان صاحب یا کوئی دوسرا سبکدوش افسر یہ خطرہ کیسے مول لے سکتا ہے۔ چنانچہ بہت سابق فوجی و غیر فوجی افسران نے تو حالات کا یہ بہاؤ دیکھ کر خود کو ان حلقوں سے ہی وابستہ کر لیا ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں مغربی سامراج کے دوست ہیں۔

اور اگر اعوان صاحب نے امریکہ اور برطانیہ کو خوش رکھتے ہوئے کچھ انکشافات فرمائے تو انہیں مسلمانان پاکستان تجربہ سے زیادہ کچھ وقعت نہیں دیں گے۔

یوم شوکت ...... کس طرح منایا گیا!

مودودی جماعت نے یوم شوکت منایا۔ بہت اچھا کیا اس دن کے ذریعہ یہ حقیقت واضح ہو کر مسلمان عوام کے سامنے آ گئی۔ کہ مودودی جماعت کے ساتھی کون ہیں؟ اور مودودی جماعت کن کے ساتھ ہے؟ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا دن تھا جس کی قیادت ملک کا سرمایہ دار و جاگیردار عنصر کر رہا تھا۔ اور جس میں افراد سے زیادہ کاریں، سکوٹر، ٹرک اور جیسے ایک باقاعدہ جشن کی تقریب کی صورت میں منایا یہ کس بات کا جشن اور تقریب تھی۔ آیا بھارت میں مسلمانوں کے قتل عام کی، کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی بے بسی کی، عرب ممالک پر یہودیوں و امریکیوں کے تسلط و جبر کی یا کمبوڈیا میں امریکہ کی جارحانہ یلغار کی یا پاکستان کے غریب عوام کسان مزدوروں کی بے چارگی کی یا اس بات کی کہ اب تک پاکستان اسلامی نظام کی برکتوں سے محروم اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ سے خالی ہے۔

باقی صفحہ ۲۱ پر

۳۵ جید علماء اور عوام نے جمعیۃ ...یت اور تعاون کا اعلان کر دیا

...۱۰ مئی ر آج بروز پیر جناب مولانا عرض محمد صاحب
...پر جمعیۃ علماء اسلام کرمۃ ڈویژن اہالیانِ چمن کی
...تشریف لائے اور بعد نماز عشاء ایک جلسہ عام سے
...جسمیں گرد و نواح کے تمام عوام خواص شامل تھے
...کرتے ہوئے عوام کو مودودیت کے فتنہ سے خبردار
...ایک اسلام اسلام پکار رہا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ
...پر کس حد تک عمل پیرا ہے۔ جب وہ خود پیشوا دیر
...میں کر سکتا تو اس کو یہ حق بالکل نہیں ہے کہ وہ بارہ
...پر اسلام نافذ کرنے کا دعویٰ کرے پھر مولانا نے
...سے سوال کیا کہ عنقریب تمہارے پاس بہت سے
...مانگنے آئیں گے۔ ان میں بعض تو مالدار ہونگے اور
...کا اوپچ دیکر ووٹ طلب کریں گے اور بعض
...کے علاوہ اسلام کا نام پیش کریں گے تو تم کس کو
...گے ؟ تو اس سوال کے ساتھ ساتھ فوراً ہر در و دیوار
...گونج اٹھا کہ ہم ان دونوں کو ووٹ نہیں دیں گے
...ووٹ علماء حق کو دیں گے۔ اور ہم ان کو ووٹ ہرگز
...جو اسلام کا نام صرف پیش کرتے ہیں۔ بلکہ ہم ووٹ
...جو اسلام پر عمل پیرا بھی ہیں۔ مولانا مدظلہ نے مودودی
...فتنہ کو ذکر کیا کہ مودودی صاحب تقلید کو شرک سے
...سمجھتے ہیں۔ تو مجمع نے برہم ہو کر بلند آواز میں
...سے براءت کا اظہار کیا کیونکہ یہاں کے عوام تو سو فیصد
...مقلد ہیں اور مولانا کی تقریر کے بعد جمعیۃ کی تشکیل
...گئی۔

...لوگوں کی اکثریت ہمیشہ ...کے خلاف ہوتی ہے

...ہود علیہ السلام جب اپنی قوم کو حق کی دعوت...

دیتے ہیں تو جواب میں انکی قوم کا اونچا طبقہ ہی آپ پر مختلف قسم کے الزامات و اتہامات لگاتا ہے اور آپکی راہ روکنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام اور آپکی قوم کے واقعات سورۂ اعراف رکوع ۹۔ سورۃ ہود۔ سورۃ مؤمنون۔ سورۃ شعراء۔ سورہ حم سجدہ اور سورہ احقاف میں بار بار بیان کئے گئے ہیں سورۂ اعراف میں ارشاد ربانی ہے وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ :۔ ترجمہ :۔ اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود ؑ کو بھیجا۔ ہود علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میری قوم !۔ اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تو کیا ڈرتے نہیں ہو۔ آپکی قوم کے سرداروں نے کہا کہ بلاشبہ ہم تجھے بے وقوف دیکھتے ہیں اور تجھے جھوٹے لوگوں میں سمجھتے ہیں۔ ہود علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میری قوم میں بیوقوف نہیں ہوں اور لیکن میں پروردگار عالم کا فرستادہ ہوں۔ میں تم تک اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ اور میں تمہارا امانت دار اور خیر خواہ ہوں۔

مجاہد اسلام حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ہود ؑ اور آپکی قوم کے سوال و جواب پر ایک نہایت قیمتی نوٹ تحریر فرمایا ہے جو اس راہ میں کام کرنے والوں کیلئے "سنگ میل" کی حیثیت رکھتا ہے موصوف لکھتے ہیں یہ سوال و جواب ہم کو توجہ دلاتے ہیں کہ خدا کے برگزیدہ انسان جب کسی کی نیک خواہی کا عزم کرتے ہیں اور کج روؤں کی کجروی کو سیدھا کرنے کیلئے نصیحت فرماتے ہیں۔ تو کور چشموں اور بد باطنوں کی ہرزہ سرائی۔ تمسخر و تحقیر کی پرواہ نہیں کرتے۔ دلگیر اور رنجیدہ ہو کر امر حق سے منہ نہیں موڑتے۔ ناراض ہو کر خیر خواہی اور نصیحت کو شش کو نہیں چھوڑتے۔ اور بلندی اخلاق اور نرمی و مہربانی کے ساتھ روحانی مریضوں کے علاج میں مشغول رہتے ہیں۔ اور ان کی ان تمام خصوصیات میں نمایاں امتیاز یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس نصیحت و نیک خواہی کیلئے قوم سے متعلق کسی قسم کے نفع کے خواہش مند نہیں ہوتے اور ان کی زندگی بدلہ اور عوض سے یکسر بلند اور برتر ہوتی ہے"۔ (قصص القرآن صفحہ ۱۲۰ جلد ۱)

حضرت صالح علیہ السلام اور آپکی قوم کے حالات و واقعات البسط و تفصیل کے ساتھ سورہ اعراف، سورہ ہود، سورہ شعراء، سورہ نمل اور سورہ قمر میں بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ اعراف رکوع ۱۰۔ میں آپکی قوم کے متکبر سرداروں اور کمزور مسلمانوں کا مکالمہ درج ہے۔ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ ۔۔۔۔ ترجمہ! انکی قوم میں جو متکبر سردار تھے۔ انہوں نے غریب لوگوں سے جو کہ ان میں سے ایمان لے آئے تھے پوچھا کیا تمکو اس بات کا یقین ہے۔ کہ صالح علیہ السلام اپنے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ بے شک ہم تو اس بات پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ جو انکو دیکر بھیجا گیا ہے۔ جو ان کو دیکر بھیجا گیا ہے وہ متکبر کہنے لگے کہ تم جس پر یقین لائے ہو ہم تو اس کے منکر ہیں۔ (بیان تفسیر القرآن)

تشریح :۔ قوم میں جو بڑے بڑے متکبر سردار اور معاندین تھے۔ وہ غریب اور کمزور مسلمانوں سے استہزاءً کہتے تھے کہ اکیا بڑے آدمی تو آج تک نہ سمجھے ؟ مگر تمہیں معلوم ہوگیا۔ کہ صالح خدا کا بھیجا ہوا ہے ؟ مسلمانوں نے جواب دیا۔ کہ معلوم ہونا کیا معنی۔ معلوم تو تم کو بھی ہے ؟ ہاں ہم دل سے قبول کر کے اس پر ایمان بھی لا چکے ہیں۔ متکبرین اس حکیمانہ جواب سے کھسیانے ہو کر بولے کہ جس چیز کو تم نے مان لیا ہے۔ ہم ابھی تک اسے مانتے نہیں۔ پھر بھلا تمہارے جیسے چند خستہ حال آدمیوں کا ایمان لانا کونسی بڑی کامیابی ہے۔

(حواشی قرآنی از علامہ عثمانی ؒ)

حضرت شعیب علیہ السلام اور آپ کی قوم کا تذکرہ سورہ اعراف۔ سورہ ہود اور سورہ شعراء وغیرہ میں شرح و بسط کے ساتھ موجود ہے۔ آپ جب اپنی قوم کو توحید، صفائی معاملات وغیرہ کی دعوت دیتے ہیں۔ تو آپ کی قوم کے اونچے طبقے کے لوگ بجائے حق بات قبول کرنے کے ان کو الٹا آپکو شہر بدر کرنے کی دھمکی سے مرعوب کرنے کی ناکام سعی کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید کا بیان یہ ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ

مسائل و افکار

(ترجمہ) :- ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا۔ کہ اے شعیب ہم آپکو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں۔ انکو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آؤ (بیان القرآن) یہی متکبر سردار حضرت شعیب علیہ السلام پر ایمان لانے والے غریب لوگوں سے بڑے ناصحانہ انداز میں گویا ہوتے ہیں۔

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ۝ (اعراف) ترجمہ- اور انکی قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ کہ اگر تم شعیبؑ کی راہ پر چلنے لگو گے۔ تو بیشک بڑا نقصان اٹھاؤ گے۔ (بیان القرآن)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں بھی بڑے لوگوں نے اپنا وہی کردار ادا کیا۔ جو ان کا خاصہ ہے۔ فرعون کو فرعونیت تک پہنچانے والا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور غریب مسلمانوں پر ناروا الزامات لگا لگا کر ان کے خلاف فرعونی حکومت کو تشدد پر انگیخت کرنے والا یہی ٹولہ تھا۔ جو کبھی کہتا کہ یہ شخص (موسیٰؑ) اقتدار کا بھوکا ہے۔ اور اپنی ساحری کے زور سے تمکو ملک بدر کرنا چاہتا ہے۔ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ (اعراف) اور کبھی کہتا کہ حضرت موسیٰؑ اور آپ کے ساتھی (معاذ اللہ) فسادی اور فتنہ پرداز لوگ ہیں۔ ان کا فوری تدارک کرنا چاہیئے وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ (اعراف)۔ جب فرعون اپنے لشکر سمیت نیل میں غرق ہوتا ہے۔ تو دنیا کا تاریخی سرمایہ دار۔ قارون۔ تورات کا عالم و فاضل ہونے کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں فرعون کا کردار ادا کرتا ہے۔

قرآن پاک نے سورۃ القصص میں قارون کی قارونیت کے لوازم و خواص اور اس کے عواقب و نتائج کو نہایت موثر انداز میں بیان کیا ہے۔ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ ..... (پ ۲۰)

ترجمہ :- قارون، موسیٰؑ کی برادری میں سے تھا۔ سو وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں تکبر کرنے لگا۔ اور ہم نے اسکو اسقدر خزانے دئے۔ ان آیات کے حاشیہ میں علامہ عثمانیؒ رقم طراز ہیں۔ کہتے ہیں کہ قارون، موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا۔ اور فرعون کی پیشی میں رہتا تھا۔ جیسا کہ ظالم حکومتوں کا دستور ہے کہ کسی قوم کا خون چوسنے کے لئے ان ہی میں سے بعض افراد کو اپنا آلہ کار بنا لیتی ہیں۔ فرعون نے بنی اسرائیل میں سے اس ملعون کو چن لیا تھا۔ قارون نے اس وقت موقع پاکر دونوں ہاتھ سے دولت سمیٹی اور دنیوی اقتدار حاصل کیا۔ جب بنی اسرائیل، حضرت موسیٰؑ کے زیر حکم آگئے۔ اور فرعون غرق ہوا۔ تو اسکی مالی ترقی کے ذرائع مسدود ہو گئے۔ اور سرداری جاتی رہی۔ اس حسد و غیظ میں حضرت موسیٰؑ سے دل میں خلش رکھنے لگا۔ تو بات بات پر جھگڑا اور ہم [illegible] کیا [illegible] تھا۔ حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کی خداداد عزت و وجاہت دیکھ کر جلتا۔ اور کہتا۔ کہ آخر میں بھی ان ہی کے چچا کا بیٹا ہوں۔ یہ کیا معنی کہ وہ دونوں تو نبی اور مذہبی سردار بن جائیں۔ مجھے کچھ بھی نہ ملے۔ کبھی مایوس ہو کر شیخی مارتا کہ انہیں نبوت مل گئی۔ تو کیا ہوا۔ میرے پاس مال و دولت کے اتنے خزانے ہیں جو کسی کو میسر نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ زکوۃ نکالنے کا حکم دیا۔ تو لوگوں سے کہنے لگا۔ کہ اب تک تو موسیٰ جو احکام لائے ہم تم نے برداشت کئے۔ مگر لوگوں نے اس کی تائید میں کہا۔ نہیں۔ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ آخر ملعون نے حضرت موسیٰؑ کو بدنام کرنے کی ایک گندی تجویز سوچی۔ کسی عورت کو بہکا سکھلا کر آمادہ کیا۔ کہ بھرے مجمع میں جب موسیٰ علیہ السلام زنا کی حد بیان فرمائیں۔ تو اپنے ساتھ ان کو متہم کرنا۔ چنانچہ عورت مجمع میں کہہ گذری۔ جب موسیٰؑ نے اسکو شدید قسمیں دیں۔ اور اللہ کے غضب سے ڈرایا۔ تو اس کا دل ڈرا۔ تب اس نے صاف کہہ دیا۔ کہ قارون نے مجھ کو سکھایا تھا۔ اس قصہ حضرت موسیٰؑ کی بددعا سے وہ مع اپنے گھر اور خزانوں کے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ (حواشی قرآنیہ)

علمائے حق اور علمائے سوء کون ہیں

علمائے حق اور علمائے ربانی وہ علماء ہیں جو حضور سرور عالم ﷺ کے اصلی جانشین ہیں۔ العلماء ورثۃ الانبیاء یعنی علمائے ربانی انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ نبیوں نے ورثہ میں علم و عمل ایمان یقین تقویٰ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے خزانے آنے والے علماء حق کے لئے بطور میراث چھوڑے ہیں۔ جو علماء ان صفات سے موصوف ہوں وہ یقیناً وارثان انبیاء کے لقب سے صحیح معنوں میں حقدار ہیں لیکن وہ علماء جن کا مقصد محض حرص و لالچ جمع آوری زر نام و نمود اور شہرت پسندی ہو۔ مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کے بجائے اختلاق اور کفر و کافری کے فتویٰ دے دے کر مسلمانوں کو باہم لڑانا بھڑانا ہو۔ وہ ہرگز وارثت الانبیاء کے شرف و عزت اور میراث کے لقب سے ملقب ہونے کے حقدار نہیں۔ بلکہ علماء سوء کے لقب سے مزین ہیں۔

افسوس یہودی علماء کے دجل و فریب سے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک دامن کو چھٹکارا نصیب نہ ہوا۔ تو دوسرے علماء کرام اولیاء عظام اور بزرگان دین کیسے بچ سکے گا۔ اسی لحاظ سے ہر دور اور ہر زمانہ میں علماء حق کو شکست دینے کے لئے علمائے سوء نے اپنے دجل و فریب کے عنکبوتی جال پھیلا کر بہت کوششیں کی ہیں۔ جس طرح انگریز کے وظیفہ خور علماء سوء نے ہندوستان میں مجددیت اور نبوت کا اعلان کر کے تمام دنیا کے امت مسلمہ کے دلوں کو مجروح کر کے علماء حقانی کو بدنام کرنے کے لئے پروپیگنڈا کرتے رہے۔ لیکن علماء کرام ان تمام علماء کرام ان سب کا سینہ سپر رہے۔ بلکہ ان کے آقا انگریز جیسے ملحد کو بھی ملک [illegible] دیا۔ خطہ پاکستان وجود میں آیا۔ مگر چند نااہل اقتدار کر پاکستان کے غریب عوام کے لئے ڈاکو اور بھیڑیئے بنکر اقتدار کے نشہ میں آکر فحاشی۔ عریانی۔ رشوت ستانی، سرمایہ داری کے ظلم و ستم کے ساتھ تحریف قرآن بھی [illegible] مگر جمعیت کے رہنما علماء حقانی حضرت مولانا احمد علی [illegible] اپنے جماعت کے آخر دم تک تقریر و تحریر کے ذریعہ کرتے رہے۔ اور آج بھی اس حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے زیر سرپرستی مفکر اسلام مفتی اعظم حضرت مفتی محمود صاحب و مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نہایت زور شور سے ان مفاسد کے خلاف جہاد میں۔ اور شریعت محمدی خلافت راشدہ کے مطابق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

ایوب حکومت میں جمعیت علماء اسلام کی قوت [illegible] کے لئے علماء سوء اور امریکی ایجنٹ فرقوں نے ایڑی [illegible] لگایا۔ اور ان کے بدنام کرنے کے لئے قسم قسم الزامات نظریہ پاکستان کا مخالف کانگریسیت اور سوشلزم کی حمایت [illegible] قرار دیکر اشتہار بازی شروع کر کے پاکستان کے [illegible] مسلمانوں کو اکسا کر اپنے مکر و فریب شامل کرنا چاہا [illegible] ہیں۔ مگر آج پاکستانی عوام ان کے دجل و فریب سے بچ [illegible] ہیں۔ ایسے لالچی علماء سوء کو خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ [illegible] قرار دیکر مسلمانوں کو ان سے بچنے کا حکم فرمایا۔ حدیث [illegible] انا من غیر دجال اخوف علیکم من الدجال [illegible] ما لعو یا رسول اللہ فقال علماء سوء۔

لہذا مسلمانان پاکستان سے اپیل ہے۔ کہ وہ اپنے ایسے دجالوں و کذابوں کے نفاق سے بچلتے۔ خیر [illegible] جماعت جمعیت العلماء اسلام میں شامل ہو کر قرآن و سنت خلفائے راشدین کا دور حکومت پاکستان میں قائم کر[نے کی] کوشش کریں۔

اپیل

تمام مسلمانان پاکستان سے عام طور پر اور تمام پارٹیوں ولیڈران سے خاص طور پر پرزور اپیل ہے۔ کہ وہ اپنی بازیوں سے دست بردار ہو کر روسی و چینی اور امریکی سامراج واشتراکیت وغیرہ کو چھوڑ کر خالص اسلامی نظام قائم کر کے پرچم پاکستان میں لہرائیں۔ اور ابرو دارین حاصل کریں۔ اپنے تقریروں اور تحریروں میں مصنوعی اسلامی نظام نظام کے نعرہ لگانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ عملی جامہ کی کوششیں تیئیس ۲۳ سالہ ناانصافی رشوت ستانی۔ فحاشی و عریانی کی دروازے بند کر کے صحیح نظام اسلام [illegible] اسلام زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد ملا سید عزت اللہ شاہ۔ [illegible] ضلع قلات

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

شہر مباحث

دھماکے جو ٹیلی پرنٹروں میں گونجے اور اخبارات نے سنے

اک بم کے ٹکڑے ہزار ہوئے کوئی یہاں گرا کوئی وہاں گرا

...دنوں لاہور میں بارود کے ذخائر میں آگ لگی جس سے ...ے کا نقصان ہوا۔ اس سے اگلے ہی روز واپڈا ہاؤس ...ڈنگ اور تہہ خانوں کے اندر آگ سلگ اٹھی۔ بعض ... بموں کے خول یا توپ کا ایک آدھ ناکارہ گولہ نکلا ... کسی اسکول میں پھولوں کی کیاریوں میں دیسی ... ایک بم بھی پڑا پایا گیا۔ حکومت کے ذمہ دار افسران ... عتیق الرحمان صاحب کے بیانات اور وضاحتی نوٹوں کے ... الذکر ہر دو سانحات اتفاقی حادثے کہے جا سکتے ہیں۔ ... ارادے کو دخل نہیں تھا۔ رہا توپ کے ناکارہ گولوں، ... بموں اور خولوں کا مسئلہ، جس کے بارے میں تشویش ... ہے۔ مگر حتمی رائے کے طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس ... کا ذمہ دار کون ہے؟ حکومت کو اس سلسلے میں وضاحت ... ئے۔ یا تحقیق و تفتیش سے اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ

ہے کون معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

... پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس سے قطع نظر لاہور ... سے بموں کے بارے میں سنسنی خیز خبریں سنائی دیں ... سے ایک فرمانِ پایائیت نشان بصورت بیان ... شاعت جاری ہوا کہ ان آتش زنی کے واقعات میں سرخ ... ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ پاکستان میں گوریلے ... کی تحریک کا آغاز کر چکے ہیں۔

... فرمایئے اے قارئین! کہ آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ ... آپ نے۔ وہ کمیونسٹ یعنی میکلوڈ روڈ کی زبان میں ... دوں میں گھس آتے ہیں۔ مگر ہمارے قائد مفتی محمود صاحب ... بھٹو اور بھاشانی نیکدل مسلمان نظر آتے ہیں، ... لمرء یقیس علیٰ نفسہٖ کہ ہر شخص دوسرے کو ... پر قیاس کرتا ہے کے مصداق سامراجیت کے اندھوں ... لال ہی لال دکھائی دے رہا ہے اور علماء حق اطمینان ... سے باوضو ہو کر خداوند عالم کے حضور امت رسولؐ ... کی دعائیں مانگ رہے ہیں۔

... یہ سوال کہ گورنر عتیق الرحمان کی وضاحت کے بعد ... اعلیٰ (نعوذ باللہ) کی اس منطق کا کیا جواز تھا۔ کیا گورنر ... ان کی پشت پناہی کر کے ان کے جرم پر پردہ ڈال ... یا خود مودودی صاحب اور ان کے روزنامے ڈھنڈورچی ... حکومت کی وضاحت کو نظر انداز کر کے ملک میں

خوف و ہراس پھیلانے کی مذموم کوشش میں مصروف ہیں۔ ہم اس سوال کے جواب کے لئے بھی حکومت کے ذمہ دار افسروں سے درخواست کریں گے تاکہ عوام میں پھیلی ہوئی بے چینی کا خاتمہ ہو سکے اور اس ہراس کو روکا جا سکے جسے مودودی صاحب اور ان کے حواریوں کے غیر ذمہ دارانہ متعصبانہ اور عوام دشمن بیانات نے پھیلایا ہے۔

تعلیم گاہوں اور خبر رسانی کے اداروں کا گھیراؤ

قائد جمعیۃ مفتی محمود نے گذشتہ روز متحدہ دینی محاذ میں تقریر کے دوران جنرل شیر علی کے محکمہ اطلاعات کے خلاف سخت احتجاج کیا اور ریڈیو، ٹیلیویژن کے علاوہ پریس ٹرسٹ کے اخبارات کی متعصبانہ جانبداری کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ قومی اداروں کو ملکی سیاست میں پارٹی بننے کے بجائے غیر جانبداری سے صحتمندانہ کردار ادا کرنا چاہیئے۔ مفتی صاحب کا مطالبہ نہ صرف معقول اور بروقت ہے بلکہ انتہائی قابل توجہ بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک خفیہ ہاتھ جس انداز میں روشن خیال اور محب وطن افراد کو اس نوع کے اداروں سے نکلوا کر صرف ایک مطمحِ نظر کے لوگوں کو جمع کر رہا ہے وہ قابل مذمت ہی نہیں قابل مواخذہ بھی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اظہار اور رائے کی آزادی کو ہوا کی لہروں کی طرح آزاد ہونا چاہیئے۔ ہر مکتبۂ فکر کو بلا تعصب اپنے افکار اور خیالات کی تبلیغ کا پورا پورا حق دینا چاہیئے۔ تاکہ ذہنوں کو پنپنے اور نمو پانے کا پورا پورا موقعہ مل سکے۔

لیکن یہاں کیا ہو رہا ہے۔ جمہوری قدروں کا قتل عام آزادی رائے کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ کیا یہ کھلا ہوا فاشزم نہیں؟ آپ اگر نہیں سننا چاہتے تو کانوں پہ ہاتھ دھر لیں۔ نہیں دیکھنا چاہتے، تو بصیرتوں کے دروازوں پہ قفل ڈال دیں۔ مگر کہنے والوں کے ہونٹوں کی بخیہ گری نہ کریں۔

اس سے پہلے اس ملک میں تعلیم گاہوں اور اساتذہ پر کیا بیتی؟ سرمایہ داری اور اس کی گماشتہ مودودی فرقے نے جہاں ہر پیشے کی عزت چھینی ہے وہاں اساتذہ کے مقام کو بھی خاک میں گھسیٹا ہے۔ متعدد تعلیمی اداروں سے جن میں انجمن اسلامیہ اور انجمن حمایت اسلام کے ادارے سر فہرست ہیں۔ کئی سامراج دشمن اور محب وطن اساتذہ کو من گھڑت الزامات کی سنگینوں سے چھلنی کر کے ملازمتوں سے برطرف کروا دیا۔ اس ضمن میں انجمن حمایت اسلام کے ادارے

(باقی کمنٹ اپر)

متحدہ دینی محاذ — اسلام کے عملی نفاذ کا دیپ جلا

سابق رکن قومی اسمبلی حضرت مفتی محمودؒ نے فرمایا

- اسلام اور سوشلزم میں یہی فرق ہے جو خدا اور انسان میں ہے
- جب تک امریکی سامراج کا جنازہ اٹھا کر بحر اوقیانوس میں غرق نہ کردو گے عالم اسلام کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکیگا
- مزدور، کسان، طالب علم، دانشور اور علماء حق کا اتحاد زندہ باد
- جن علماء نے تیئس سالوں میں سرمایہ داروں کے ظلم و ستم کے خلاف آواز نہ اٹھائی ہو انہیں غریب عوام کے خلاف فتوئی دینے کا کوئی حق نہیں
- متحدہ دینی محاذ، عوامی تحریک کی وہ آہنی چٹان ہے جس سے ٹکرا کر باطل کی ہر قوت پاش پاش ہو جائیگی
- قرآن حکیم کی تحریف کرنے والو، اور صحابہ کبارؓ پر الزامات کا طومار باندھنے والو! بھٹو اور بھاشانی تم سے بہتر مسلمان ہیں۔

ممتاز عالم دین مولانا کوثر نیازی نے فرمایا

- جب تک مفتی محمود جیسے عالم دین، متحدہ دینی محاذ جیسی عوامی تحریک اور "غازی تحریک" جیسا نوجوان بازوؤں کا آہنی حصار قائم ہے پاکستان کو انڈونیشیا بنانے کی ناپاک سازشیں، بے وقت دھمکیاں اور گیدڑ بھبکیاں پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتیں۔ ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتیں
- شوکتِ اسلام کا دن مولانا ہزاروی کی کٹی ہوئی انگلی سے ٹپکنے والے متبرک لہو سے منایا جاتا ہے
- شہنشاہیت کے وہ وظیفہ خوار جنہیں اپنے ملک میں کسی جماعت کو تشکیل دینے کا حق حاصل نہیں ہے امریکی سامراج کے اشارے پر پاکستان کے داخلی معاملات میں حارج ہو رہے ہیں

وقار وحید نے لکھا:

۲۸ مئی کو رات کے نو بجے باغ بیرون موچی دروازہ میں فرزندانِ اسلام کا ایک تاریخ ساز اجتماع، امریکی سامراج کے اشارۂ ابرو پر جعلی شوکت اسلام کا ناٹک رچانے والوں کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر رہا تھا۔ اس انبوہِ کثیر میں پاکستان بھر کی اٹھارہ متعدد دینی و سیاسی جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ خاکی وردی پوش خاکسارانِ دینِ مبین سرخ پرچموں کو فضا میں بلند کئے مقابل نگاہوں سے ماحول کی ہنگامہ پرور فضا پر چھائے ہوئے تھے۔ گنبدِ افلاک میں تکبیر کی روح پرور صدائیں پے بہ پے گونج رہی تھیں۔ رنگین روشنیوں سے نہلائے ہوئے پنڈال میں انسانوں کا ایک سیلاب امڈا ہوا تھا۔ غازی تحریک کے بے باک سپاہی، سارا نا

دشمن جماعتوں کے محب وطن کارکن اور تمام دینی اور قومی تنظیموں کے عہدیداران نہایت جوش و خروش سے جلسے میں رونق افروز تھے۔

متحدہ دینی محاذ پاکستان سے سامراجی اثرات کا قلع قمع کرنے کے لئے وجود میں آیا ہے اور استحصال کی چکی میں پسنے والوں کی حمایت کا علمبردار ہے۔ اس محاذ کے پہلے ہی جلسے کی شان و شوکت دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تاریخ کا دیباچہ یہی پلیٹ فارم ہوگا۔ انہی اجتماعات میں وہ فیصلے ہونگے جن پر اسلام کے درخشاں مستقبل کی عمارت استوار ہوگی یہی وہ لوگ ہوں گے۔ جن کے دلوں کی دھڑکنیں وائٹ ہاؤس پر لرزہ طاری کر دیں گی۔ یہیں اس فیصلہ کن معرکے کا اعلان ہوگا۔ جو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے باطل پر حق کی فتح کا نقش ثبت کرے گا۔ اور چشم بصیرت نے دیکھا کہ علماء حق کی سطوت کیا ہے۔ وہ عوام کے سینوں میں قدر و منزلت کی کس معراج پر ہیں۔ اور ان کی قیادت کو کس انداز میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ عقیدت وہ ہوتی ہے جس کو ڈالروں کی کشش سے تقویت نہ دی جاتی ہو۔ محبت وہ ہوتی ہے جس کی پشت پر ہوس زر کی سیاہی نہ ہو۔ اور اقتدا وہ ہے جسے امام کے زرتار جبّے اور حریری عمامے کی قدر و قیمت پر نہیں بلکہ سطوت و عظمتِ کردار کے اعتبار سے قبول کیا جائے۔ اور یہی وہ باہمی کشش اور لگن تھی۔ جس نے لوگوں کی رات کی نیند اچاٹ کر دی اور وہ موچی دروازہ کے باغ میں اپنے مستقبل حال اور ماضی کے پیچ و خم کو سنوارنے کی دھن میں اپنے رہنماؤں کی سیاسی اور دینی بحثوں کے بل کھولتے رہے۔

رہنماؤں میں عوام کے جانے پہچانے عالمانِ دین تھے۔ خاکسار لشکری تھے۔ نوجوان ہمت آزما تھے ان میں مفتی محمود تھے۔ صفدر سلیمی تھے، کوثر نیازی تھے، سید محمود شاہ گجراتی تھے، محمد ضیاء القاسمی، محمد اسلوب قریشی اور نعیم اقبال قریشی بھی تھے۔ جلسے کی صدارت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے جانشین مولانا عبید اللہ انور کر رہے تھے۔

سابق رکن قومی اسمبلی جناب مفتی محمود نے، جو متحدہ دینی محاذ کے صدر بھی ہیں کہا کہ آج کا یہ اجلاس جو متحدہ دینی محاذ کے زیر اہتمام منعقد ہو رہا ہے۔ بیرونی سامراجیت کے زہرناک اثرات کو مٹانے کے لئے اپنے عزم صمیم کا اظہار کرتا ہے۔ آج ہمارے ملک کا محنت کش طبقہ، خصوصاً صنعتی مزدور کسان اور غریب عوام استحصال کی چکی میں پس رہے ہیں، سرمایہ داری کی جونکیں ان کی رگوں سے خون چوس رہی ہیں۔ آج ملک کی آبادی کا غالب حصہ بیروزگاری اور نیم بیروزگاری کی دلدل میں دھنسا ہوا ہے۔ ہمارے معصوم بچے تعلیم سے محروم ہیں۔ عوام سے بنیادی حقوق چھین لئے گئے ہیں۔ اور جب زندگی ہر موڑ پر نوحہ کناں ہے، ہم اس پلیٹ فارم سے عوامی حقوق کی بحالی کی آواز اٹھاتے ہیں۔ ہم حق پر ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ جو طاقت بھی اس تحریک سے ٹکرائے گی پاش پاش ہو جائے گی۔

آپ نے فتووں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج جن علماء کا کوئی علمی مقام نہیں وہ فتوے صادر کرنے پر مامور کر دیئے گئے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن میں سے کسی ایک کو بھی گذشتہ ۲۴ سالوں میں اتنی توفیق نہ ہوئی۔ کہ غریبوں پر سرمایہ داروں کے ظلم کے خلاف ہلکی سی آواز بھی اٹھاتا۔ مگر آج غریب عوام کے خلاف کفر کا فتوے دینے میں کتنی برق رفتاری سے کام لیکر اپنی اصلیت کا اظہار کر دیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آج کی جنگ کفر و اسلام کی جنگ نہیں ہے۔ پاکستان کی کوئی جماعت بھی اسلام کی مخالفت نہیں کرتی۔ اسلام کے بارے میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں کو بلاوجہ ملحد قرار دیا جا رہا ہے۔

آپ نے جوشِ جذبات سے للکار کر اس گروہ اہل ثروت کو مخاطب کیا۔ جن کی شہ پر کچھ مذہبی بہروپئے مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی اور ذوالفقار علی بھٹو کو ملحد قرار دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا او قرآنِ حکیم کی تحریف کرنے والو! او صحابہ کرام کے دامن پر الزامات کے پیوند ٹانکنے والو، بھٹو اور بھاشانی تم سے بہتر مسلمان ہیں کہ انہوں نے نہ تو تحریفِ قرآن مجید کی جسارت کی ہے اور نہ ہی صحابہ کرام کی مخالفت پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ آپ نے اس فتنہ پرور گروہ کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کتنے حیلے بہانے بھی کرو، کتنی بھی سازشوں سے اسلامی انقلاب کا راستہ روکنے کی کوشش کرو، اسلام نافذ ہو کر رہے گا۔ اسلام جو خدا کا نظام ہے۔ اسلام جو سوشلزم سے اتنا ممیز ہے۔ جتنا خدا سے انسان۔ اگر اس ملک میں خلافت راشدہ کا اسلامی نظام نافذ کر دیا گیا، تو سوشلزم چین کے دروازے پر سسک سسک کر دم توڑ دے گا۔ روس کی برف پوش وادیوں میں اپنی موت آپ مر جائے گا، مگر پاکستان میں نافذ نہیں ہو سکے گا، اور اگر تم ۲۴ سال بعد بھی اسی موجودہ نظام کو قائم رکھنا چاہتے ہو، تو خواہ اس پر اسلام کا لیبل بھی چسپاں کر دو، سوشلزم آئے گا اور تمہاری کوششیں اس کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گی اور اس وقت اس کی ذمہ داری تم پر ہوگی۔ تم نے گذشتہ ۲۴ سال کی ہٹ دھرمیوں کی بنا پر خود ہی سوشلزم کو آوازیں دے کر بلایا ہے۔

آپ نے سامراجی گماشتوں کو جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کے نام سے اب غریبوں کا استحصال بند کرنا ہوگا۔ کیونکہ محض نام سے غریبوں کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ تم نے کبھی شمالی ویت نام میں امریکی جارحیت کی مخالفت نہیں کی۔ تم نے کمبوڈیا میں امریکی مداخلت کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہیں کی بلکہ تم نے عربوں کے خلاف پروپیگنڈا کر کے بالواسطہ اسرائیل کے موقف کی حمایت کی اور اسرائیل کی مخالفت میں سر میدان گولیاں کھانے والوں کی تکفیر کی ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ جو اسرائیل کے دشمن کی تکفیر کرتا ہے۔ وہ عالم اسلام کا سب سے بڑا غدار ہے لیبیا کے ذکر میں شاہ ادریس کی جھوٹی اسلام پسندی کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا کہ ترکی کے ہوٹلوں میں ایک ہفتے میں ۲۲ لاکھ ڈالر خرچ کرنے والے فرمانروا کو تارک الدنیا اور معصوم کہنے والوں کی ذہنیت کا اندازہ لگاؤ کہ ان کے عزائم کیا ہیں۔

آپ نے یہودیوں اور ان کے حواریوں کو آواز دے کر کہا کہ دیکھو! میری آنکھیں غم و غصے کے مارے شعلے برسا رہی ہیں۔ ان میں خون اتر آیا ہے۔ اپنے کردار کا خود ہی احتساب کر لو۔ کیونکہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک امریکی سامراج کا جنازہ بحر الکاہل بحر اوقیانوس میں غرق نہ کر دیں۔ تاکہ عالم اسلام کے مسائل کو اطمینان سے حل کر سکیں۔

محکمہ اطلاعات کے رویے کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ٹیلیویژن، ریڈیو، اخبارات اور خبر رسانی کے اس نوع کے ذرائع کی جانبداری سے ملک کی سالمیت خطرے سے دوچار ہے۔ صحافی کارکنوں پر الگ ظلم اور بے انصافی ہو رہی ہے اخبارات خبروں کو اس انداز میں توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں کہ ان پر کسی مخصوص جماعت کے پوسٹر ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

ادارے سرفہرست ہیں۔ کئی سامراج دشمن اور محب وطن اساتذہ کو من گھڑت الزامات کی سنگینوں سے چھلنی کر کے ملازمتوں سے برطرف کروا دیا۔ اس ضمن میں انجمن حمایت اسلام کے عہدیداروں نے جانبداری سے کام لیتے ہوئے جس طرح اساتذہ کی توہین کی ہے وہ ہرگز قابل بخشش نہیں تھا۔ مگر جب سماج میں دھات کے ٹکڑوں کی قیمت انسان سے تجاوز کر جائے، وہاں ایسا ہی ہوتا ہے۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تدریس دنیا کا شریف ترین پیشہ ہے مگر نام نہاد اسلام پسندوں نے "عشق رسالتمآبؐ" کا ثبوت دیتے ہوئے اس شریف پیشے کی جو تذلیل کی ہے تاریخ کے آنگن کا ہر گوشہ اس پر ماتم کناں ہے۔ اساتذہ اپنی حیثیت میں اپنے فرائض سے بہر طور آگاہ ہوتے ہیں ــــ لیکن اس ظلم کا نتیجہ کیا برآمد ہوا؟

تعلیمی ادارے پوری طرح جماعتی تحویل میں ہیں جماعت کے سازشی ذہنوں نے ان اداروں کا گھیراؤ کر رکھا ہے۔ اور معصوم دماغوں میں بس گھول رہے ہیں۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کچھ اساتذہ کو مختلف الزامات کی لاٹھیوں سے ہانک کر کتب بدر کر دیا گیا ہے، تو ان کی جگہ لینے والے کون لوگ ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تعلیم گاہوں میں یا تو ہر مکتبۂ فکر کو برداشت کیا جائے ورنہ جماعتی اہلکاروں کو بھی کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ایسے اداروں کو اپنے ناپاک عزائم کے لئے استعمال کریں۔ اگر وہ نہیں رہے تو انہیں بھی نہیں رہنے دیا جائے گا۔ اب اس کا فیصلہ عوام اور طلبہ کے والدین کریں گے کہ مودودیت کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے یا راوی کی لہروں میں بہا دیا جائے۔

صحافیوں کے اخراج کے بارے میں مفتی صاحب کا موقف بڑا واضح ہے۔ انہوں نے ببانگ دہل پی پی ایل سے نکالے جانے والے کارکنوں کی حمایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تشدد اور ناانصافی کا یہ انداز بڑا اسفناک ہے۔ حق کی حمایت کرنے والے صحافیوں کی جو درگت بنائی جا رہی ہے۔ اور ان سے جو مکارانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس کے پس منظر میں کارفرما مقاصد بڑے واضح ہیں۔ اخبارات کو پوری طرح سے دائیں بازو کی تحویل میں دینے کی یہ سازش بھی امریکی سامراج ہی کے گھر کی پروردہ ہے۔ خبروں پر پابندی تو خیر اب تک ہر حکومت کا مزاج رہا ہے۔ لیکن کیا حق کی آواز اٹھانے سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ ہم قارئین کی آراء کے منتظر ہیں۔

بقیہ ــــ متحدہ دینی محاذ

آپ نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر حملے کو ایک بڑی سازش قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ غلام غوث پر اٹھنے والے ہاتھ! ہم تمہیں کاٹ دینا جانتے ہیں آپ نے آخر میں ان حملہ آوروں کے پشت پناہوں کا تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر انہوں نے اپنا رویہ نہ بدلا۔ تو انہیں اپنے کفن میں آخری میخ گڑوانے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

ممتاز عالم دین مولانا کوثر نیازی نے فرمایا کہ یہ دور فتووں اور حملوں کا دور ہے۔ آج عوام کے نیچے خادموں پر وہ سیاہ ہاتھ ہتھیار تان کر اٹھ رہے ہیں جنہوں نے ہمیشہ عوامی تحریکوں کا گلا گھونٹا اور عوام کا استحصال کیا ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو پر کئی وار کھیلے گئے مجھ پر بھی شہر کے ایک اوباش صحافی نے اپنے پالتو غنڈوں سے حملہ کیا اور اب مولانا غلام غوث ہزاروی کے خون سے ہولی کھیلنے کی ناپاک و ناکام جسارت کی گئی ہے یہ سارے حملے ایک ہی سلسلے کی کڑیاں اور ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہیں۔ ایسے حملوں کے لئے غنڈے اور کرائے کے گماشتے پالے جا رہے ہیں۔ قتل کی دھمکیوں کے پروانے مسلسل جاری کئے جا رہے ہیں گذشتہ دنوں سرفروش کے نام سے ایک تنظیم بنائی گئی ہے۔ لفظ سرفروش کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سرفروشی میں خرید و فروخت کی بات پائی جاتی ہے۔ سر جس میں دماغ ہے، عقل ہے۔ سوچ و سمجھ کی قوتیں اور فہم و ادراک کی صلاحیتیں ہیں ان کا سودا چکایا جا رہا ہے۔ دام لگائے جا رہے ہیں۔

حملوں کے بعد فتووں کا بازار گرم ہے۔ پہلے ۱۱۳ علماء کا فتویٰ اور اب مدینہ منورہ سے ایک اور فتویٰ درآمد کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی خاک ہمارے سروں کا تاج ہے۔ مگر اسی حجاز مقدس کی سرزمین سے ابولہب اور ابوجہل نے بھی جنم لیا ہے آج جن لوگوں نے جو فتویٰ بھیجا ہے۔ ہم ان کے فتوے کو عقل و دانش کی میزان میں تولیں گے۔ اس کا تجزیہ کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے کاغذی بندھ باندھ کر عوامی سیلابوں کو نہیں روکا جا سکتا۔

فتویٰ جاری کرنے والے علماء کا ذکر کرتے ہوئے وضاحت کی کہ جو لوگ آج بھی شہنشاہیت کے وظیفہ خوار ہیں۔ جو آج بھی اپنے بادشاہ کی اجازت کے بغیر کوئی جماعت نہیں بنا سکتے۔ کس لئے اور کس کے اشارے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ترجمانِ اسلام کے خوشنویس جناب سراج الدین صاحب کے فرزند اکبر جناب محمد اسلم صاحب کھوکھر کی اہلیہ محترمہ کا ۲۹ ر جون بروز جمعہ انتقال ہو گیا ہے مرحومہ کے پسماندگان میں تین بچے ہیں۔ جن میں ایک شیر خوار کی عمر صرف چھ ماہ ہے۔ ادارہ ترجمان اسلام خوشنویس صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین سے استدعا کرتا ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ رب العزت ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ادارہ)

پر پاکستان کے داخلی معاملات میں دخل اندازی کر رہے ہیں۔ آج سیاست کے میدان میں جو گھوڑ دوڑ گرد اڑا رہے ہیں۔ ان میں کچھ ریٹائرڈ فوجی افسر بھی شامل ہو گئے ہیں۔ یہ افسر جماعت اسلامی کی صف میں گھسے ہیں۔ وہ جماعت جس میں شمولیت بڑی مشکل تھی کیا وجہ ہے کہ جرنیل وردی اتار کر سیدھے جماعت کے رہنما بن کر ظاہر ہونے لگے ہیں۔ یہ ایک کھلی ہوئی سازش ہے۔ کل کچھ اور جرنیل بائیں بازو کی جماعتوں میں شامل ہوں گے اور فوج بھی دائیں اور بائیں بازو میں بٹ جائے گی۔

آپ نے کہا کہ فوج کو بانٹنے سے گریز کی جائے اور ریٹائرڈ فوجی افسروں کو سیاست میں شامل ہونے سے روک دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ اس ملک کو انڈونیشیا بنانے کی سازش کی پہل کڑی شوکت اسلام کا جلوس ہے۔ مگر یاد رکھو۔ شوکت اسلام کا دن تو مولانا غلام غوث ہزاروی کی کٹی ہوئی انگلی سے بہتے ہوئے خون سے منایا جاتا ہے۔

آخر میں آپ نے امید ظاہر کی کہ جب تک اس اس ملک میں مفتی محمود جیسے عالمانِ دین متحدہ دینی محاذ جیسا پلیٹ فارم اور غازی تحریک جیسی نوجوانوں کی تنظیم موجود ہے۔ یہاں انڈونیشیا کے حالات پیدا نہ ہوں گے۔ (باقی آئندہ)

طالب علم کے قلم سے

مکتب انجینئرنگ یونیورسٹی سے پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ تک

پاکستان میں ہر سال لاکھوں طلباء مختلف درجوں کے امتحانات پاس کرنے کے بعد فارغ التحصیل ہو کر بیروزگاروں کی فوج ظفر موج میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح خواندہ افراد کی روز افزوں بیروزگاری ملکی معیشت کے لئے ایک ناقابل برداشت بوجھ اور مستقبل کے لئے ایک دردِ سر بنتی جا رہی ہے۔ گزشتہ ماہ انجینئرنگ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں گورنر مغربی پاکستان (جو یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں) کی آمد کے موقعہ پر طلباء کی طرف سے ایک شدید احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ طلباء نے جو مطالبہ پیش کیا۔ وہ یہ تھا کہ "ہم ڈگریاں نہیں روزگار چاہتے ہیں" اور یہ بے بھی کہ کاغذ کے ایک پرزے پر چھپی ہوئی چند سطروں کو لیکر کوئی کرے بھی کیا۔ جب اس کا مصرف ہی سامنے نہ آئے۔ اور اب گذشتہ تین چار روز سے پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کے طلباء ہڑتال پر ہیں۔ وہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد روزگار کی ضمانت چاہتے ہیں۔ وہ ضائع نہیں ہونا چاہتے۔ انہیں رائیگاں چلے جانے سے اختلاف ہے۔ وہ ملک اور قوم کی بہبود اور ترقی کے خواہاں ہیں اور ساتھ ہی اپنی ضروریات زندگی کا بھی تقاضا کرتے ہیں۔

آخر ہمارے ملک میں اس بیروزگاری نے یہ بھیانک شکل کیوں اختیار کر رکھی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اقتصادی ناہمواریوں اور سماجی ناانصافیوں نے انسانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ ہمارے ملک میں خواندہ افراد کے لئے روزگار کے مواقع زیادہ تر نیم خود مختار اداروں میں نکلتے ہیں۔ کیونکہ ترقیاتی اسکیمیں انہی اداروں کے ذریعے تکمیل کو پہنچتی ہیں۔ ان اداروں کی اندھیر نگری میں چوپٹ راج نافذ ہے۔ سفارشی جانوروں کو بلا تمیز صلاحیت و اہلیت ملازمتوں کے کھونٹوں سے باندھا جاتا ہے۔ جن میں اکثریت کا کچی ناؤ سی ہیں بیچے جانے کے قابل ہوتی ہے۔ اور جو مستحق ہے وہ دربدر ٹھوکروں کی چتا میں جلتا رہتا ہے۔ ملازمتیں حاصل کرنے کے بعد سالہا سال تک افراد عارضی اسامی شمار کئے جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات کئی سالوں تک مستقل ہونے کی نوبت نہیں آتی۔ زیادہ تر بڑے بڑے عہدے ریٹائرڈ فوجی افسروں کے پاس ہیں۔ ایک طرف تو یہ حضرات معقول پنشن پا رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف یہ سنہری ملازمتوں کے ذریعے لمبی لمبی رقوم وصول کرتے ہیں اور یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل جن کا اصل حق وہ ملازمتیں ہیں، بیچارے دفتر روزگار کے مجاور بن بن کر رہ جاتے ہیں۔ ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کی ملازمت میں توسیع ایک ایسی لعنت ہے جو پوری معیشت کے ڈھانچے کی جڑوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔

توسیع پانے والے کے نزدیک صرف وقت گذاری ہی ایک مسئلہ ہے۔ وہ اس کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا جو ایک نوجوان کر سکتا ہے، جسے ترقی کی منزل سامنے نظر آ رہی ہو۔ بوڑھوں کے مضمحل قویٰ میں تجربے کی بصیرت تو ہوتی ہے لیکن کارکردگی کا جوہر باقی نہیں رہتا۔ توسیع کے چند سالوں کے دوران ایک نوجوان جسے اس کی جگہ متعین ہونا چاہیئے تھا، بیروزگاری کے جنگل میں پھنس کر قنوطیت کا شکار ہو جاتا ہے۔ ہونا یہ چاہیئے کہ جن کے قبضے میں اراضی کی بڑی مقدار ہے انہیں زمینوں کو مزارعین کی تحویل میں چھوڑنے کی اجازت دے کر ملازمتوں میں نہیں لینا چاہیئے۔ ان کی جگہ مستحقین کو مقرر کیا جانا چاہیئے۔ اونچے کاروباری حضرات بھی اپنی اولادوں کو اپنے اثر و رسوخ سے ملازمتیں دلانے کی بجائے انہیں شامل کاروبار کریں، اور نوکریاں بیروزگاروں کے لئے چھوڑ دیں تو ملک کی معیشت پر ان کا احسان ہوگا۔ بہرحال صورت کوئی بھی ہو، اس مسئلے کا مناسب اور فوری حل ضروری ہے۔

مودودی فاشسٹ ٹولہ اور جامعہ پنجاب

آج کل ایک مقامی ہفت روزہ جامعہ پنجاب میں بدنظمی پھیلا رہا ہے اور سازشوں کا تماشہ دکھا رہا ہے رونا اس امر کا رویا جا رہا ہے کہ علامہ علاؤالدین صدیقی صاحب کی موجودگی میں یونیورسٹی میں نوکر شاہی سرکشی دکھا رہی ہے تو کیوں؟ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ نوکر شاہی کا دیوتا حضرت علامہ موصوف کے قدموں میں سربسجود رہتا اور مودودی ٹولہ ان سے اپنی من مانی کرواتا۔ منصوبہ یہ بنایا گیا ہے کہ حمایتِ اسلام اور انجمن اسلامیہ کے تدریسی اداروں پر قبضہ جمانے کے بعد اب یونیورسٹی میں بھی مودودیت کا باقاعدہ شعبہ قائم کر کے تمام علوم کو اس کی روشنی میں پڑھایا جائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں کیا رویہ رکھتی ہے۔ قائد جمعیۃ اور سابق رکن قومی اسمبلی حضرت مفتی محمود نے بارہا یحییٰ حکومت کو یاد دہانی کرائی ہے کہ غیر جانبداری کے دعووں کے باوجود جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ عین جانبداری پر مبنی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

اشاعت تعلیم کالج کا نگار خانہ

قریباً ایک سال ہوتا ہے جب طالب علم کو اشاعت تعلیم کالج کے وائس پرنسپل صاحب سے اردو بازار میں ایک دکان پر شرفِ نیاز حاصل ہوا تھا۔ موصوف بڑے نیک نفس اور مودودی فاشزم کے بے باک مبلغ ہیں۔ انہوں نے طالب علم کی کھدر پوشی پر اعتراض کرتے ہوئے اس ملکی لباس کو خلافِ مودودیت قرار دیا تھا۔ آپ کی یاد ہمیں یوں آئی کہ گذشتہ روز انہی کے ایک شاگردِ رشید نے ہمیں بتایا کہ ہمارے پرنسپل صاحب جناب پروفیسر عثمان غنی صاحب نے ایک مرتبہ مودودیت کی تبلیغ (طالب علم کی تجویز ہے کہ اگر اشاعت تعلیم کالج کا نام اشاعتِ مودودیت کالج ہوتا تو زیادہ موزوں تھا۔ کیونکہ یہاں دیگر علوم کی تبلیغ سے زیادہ فاشزم کا درس دیا جاتا ہے) کے دوران فرمایا۔ بلکہ ایک بلند بانگ دعوٰے فرمایا کہ ہمارا کالج عین اسلامی علوم کا ادارہ ہے۔ اس پر ایک طالب علم جھٹ سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ہم آموزگارم! آپ نے جو فرمایا سر آنکھوں پر۔ مگر یہ فرمائیے کہ مودودی صاحب کے نزدیک جب سود کا لینا دینا، دلانا اور جمع و تفریق کرنا غیر شرعی فعل ہے تو اس ادارہ میں

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

وقائع نگار خصوصی

جشنِ سامراج

(لاہور میں مودودی ٹولے کی خرافات کا تفصیلی جائزہ)

تاریخ کی بوڑھی آنکھوں نے اتنا بڑا فراڈ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ امریکی ڈالروں کی قوت کا اتنا شاندار مظاہرہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ ۳۱ مئی کا دن وہ منحوس ترین دن تھا، جس کی ساعتوں نے سامراج کے دیوانے عفریت کو لاہور کی سڑکوں پر برہنہ ناچ ناچتے دیکھا۔ اس روز مودودی ٹولے نے گھیراؤ جلاؤ کے مقابلے میں کھاؤ پلاؤ کی پر تکلف مہم کا آغاز کیا۔ اس سلسلے میں شہر کے تمام علاقوں میں شاندار ضیافتوں کا اہتمام کیا گیا۔ اچھرے کے حسن بن صباح کی جنتِ ارضی میں کوکا کولا کے اسٹالوں، میٹھے پانی کی سبیلوں کے علاوہ لسی اور دودھ کی نہریں بہادی گئیں۔ نازک اندام غلاموں نے اسکوٹروں، سوزوکیوں، سائیکلوں، سائیکل موٹروں اور ہونڈوں پر ٹھنڈی سڑک کا بار بار سروے کیا۔ اس دن دیکھنے والوں نے دیکھا کہ علماءِ حق اور بائیں بازو کی سیاسی جماعتوں کو ایک ناقابلِ تسخیر قوت اور اپنے سروں پر منڈلاتا ہوا خطرہ جان کر خوف سے لرزہ براندام لوگوں کی کار [illegible] کیا ہے؛

شوکتِ اسلام یا تمسخرِ اسلام؟

مودودی ٹولے نے شوکتِ اسلام کا دن منایا۔ یا اسلام کا تمسخر اڑایا؟ اس کا جواب ۳۱ مئی کی تاریخ سے مانگئے جو فرعون اور یزید کی پیدائش کی تاریخ ہے۔ وہ تاریخ جس کے سینے میں کوئٹے شہر کی مکمل تباہی کی نحوست دفن ہے۔ اگر مودودی ٹولے کو اسلام کی شوکت اتنی ہی عزیز تھی تو ۱۲ ربیع الاول کو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت پر ان کو کیوں سانپ سونگھ گیا تھا؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ ڈھونگ محض ایک انتخابی حربہ تھا۔ جس سے ایک طرف عوام کو مرعوب کرنے کے لئے جھوٹی شان و شوکت کا دام پھیلایا گیا اور دوسری جانب سامراجی آقاؤں کے اشاروں پر سامراج دشمن اور محب وطن حلقوں کو خوفزدہ کرنے کی بھی کوششیں کی گئیں۔ لیکن اس سوانگ سے مودودی فاشسٹ ٹولے کو یہ فائدہ ضرور پہنچا ہے کہ پی۔ ڈی۔ پی، کنونشن لیگ اور چند دیگر چھوٹی مذہبی تنظیموں نے اس کی رہنمائی اور برتری قبول کر لی ہے۔

جلوس کی تیاری

جلوس کی تیاری یکم مئی کو مزدوروں کے کامیاب ترین مظاہرے کے ختم ہوتے ہی شروع کر دی گئی تھی لاکھوں روپے کی بھاری رقم سے رنگا رنگ پوسٹر، بینرز اور جھنڈے تیار کئے گئے۔ دوسرے شہروں سے پچاس ہزار سے زائد افراد کو جلوس میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا۔ جلوس سے ایک عشرہ قبل شہر بھر میں ٹیکسیاں دوڑائی گئیں۔ شوکتِ اسلام کے رنگا رنگ پروگرام کی تفصیلات کا اعلان ہوتا رہا۔ رات رات بھر دیواروں پر پوسٹروں کی بھرمار کر دی گئی۔ ہفتہ بھر ان گنت کاریں، جیپیں اور ویگنیں دن کے چوبیس گھنٹے پراسرار طور پر کسی نامعلوم مہم کو سر کرنے میں مشغول دیکھی گئیں۔

وہ رات

۳۰ مئی کی رات کو اچھرے کے قصر میں کسی نے ایک لمحہ کے لئے بھی حریمِ شب خوابی میں قدم نہ رکھا اس قدر کثیر مقدار میں زر خرچ کرنے کے بعد بھی ضمیر اطمینان سے محروم تھا۔ اس رات مودودی فاشزم کے علمبردار بڑے کرب کے عالم میں جاگتے رہے ان کے تنخواہ دار جاگتے رہے۔ حاشیہ بردار جاگتے رہے اور سرمایہ دار جاگتے رہے۔ اس رات آرائشی محرابیں بنائی گئیں۔ سڑکیں دو رویہ جھنڈیوں اور پرچموں سے سجائی گئیں۔ سبیلیں لگائی گئیں۔ کاریں دوڑتی رہیں۔ کارکنوں کو جلوس میں شرکت کی یاد دہانی کرائی جاتی رہی۔ باہر سے آئے ہوئے لوگوں کی ضیافتیں ہوئیں۔ پنڈی سے آنے والے اسلام پسندوں کو اورنگ سینما میں فلم دکھائی گئی۔ ان اسلامی "فلم" بینوں کی تعداد ۲۳۰ تھی اور ارتضیٰ حسین صاحب کی سربراہی میں کاروان

شوکتِ اسلام کے اس ہراول دستے نے گلبرگ کے ایئر کنڈیشنڈ سینما ہال میں تفریح کی شام منا کر دین کی عظمت کو خوش آمدید کہا۔ ارتضیٰ حسین نے حسن آباد سے بذریعہ ٹیلیفون کسی صاحب کو اطلاع دی کہ اگر اس فلم میں پارٹی کو نفع ہو گیا تو وہ واپسی پر دفتر چٹان میں قیام کریں گے۔ بذریعہ گردنِ ٹیلیفون۔

جلوس کے شرکاء

جلوس میں ہر قسم کا عنصر پایا جاتا تھا۔ پیشہ ور لیڈر، نامور چمچے، فیلڈ مارشل کا ان پڑھ یار چوہدری محمد حسین، پاکستان جمہوری پارٹی کے خوانچہ فروش، کنونشن لیگ کے چھابڑی والے، جماعتی تنخواہ دار، تماشائی، سی۔ آئی۔ ڈی والے، طلبہ، وکلاء، ڈنڈا بردار فورس کے غنڈے، کرائے کے ٹٹو۔ زیادہ تعداد نابالغوں کی تھی۔ جن کی عمریں ۵ سے ۱۵ سال تک تھیں۔ علاوہ

درویش خانقاہی

نعرۂ حق

پھر بستیوں میں فتنۂ نو دیکھتا ہوں میں
بجھتے ہوئے چراغ کی لو دیکھتا ہوں میں
کوئٹے کے بعد سازشیں اٹھیں [illegible]
کس سیلِ زہرناک کی رو دیکھتا ہوں میں
تیرے خلوص پہ کوئی الزام تو نہیں
تیرے خلوصِ قلب کی ضو دیکھتا ہوں میں
فتنہ گروں نے شہر کو تھیٹر بنا دیا
کتنے بڑے فریب کا شو دیکھتا ہوں میں
اس ملک میں ولادتِ فرعون کا جلوس؟
ابنِ سبا کا ہاتھ نہ ہو دیکھتا ہوں میں
منبر پہ آج پھر کوئی لارنس کس لئے
حیران اور خموش ہوں گو دیکھتا ہوں میں
یارب! مرے وطن سے بلاؤں کو دور رکھ
امریکیت کے خواجہ سراؤں کو دور رکھ

مودودی ٹونے کے شیرخواروں کے سوا شاید کوئی فرد
پر چھوڑ آگیا ہو۔ لاہور شہر میں پیشہ ور تماشائیوں کی
ادپندرہ ہزار سے کیا کم ہوگی۔ یہ لوگ ہر جلسے اور
میں شرکت کرکے پرائی برات کی رونق بڑھاتے ہیں
ہزار افراد بیرونی شہروں سے آئے تھے۔ ایک
اندہ کے بیان کے مطابق لیڈروں کے سوا باقی
ام چہرے لاہوریت کی بجائے اجنبیت کا اعلان
رہے تھے۔ مجموعی طور پر جلوس میں ۹۰ ہزار، ایک
کے قریب لوگ شریک ہوئے۔

جلوس کا پروگرام

عصر کی نماز کا سارا وقت موچی دروازہ کے "باغ" کے باہر سرکلر روڈ پر سرخوں اور محب وطن مسلمانوں کو گالیاں دینے میں بسر ہوا۔ چھوٹی چھوٹی ٹولیاں مختلف علاقوں سے جلوس میں شامل ہونے کے لئے آرہی تھیں اوکاڑہ سے دو بسیں بھر کر آئیں۔ نواحی شہروں اور بستیوں سے بہت سے ٹرکوں پر لوگ آئے تھے۔ علاوہ ازیں ان گنت ویگنیں، متعدد کاریں، سینکڑوں ٹریکٹر اور جیپیں ہر طرف دندناتی پھرتی تھیں۔ جلوس سے پہلے کئی بار اعلان کیا گیا کہ سارا راستہ کلمہ طیبہ اور درود پاک کا ورد ہوگا۔ لیکن پوری مسافت میں صرف چند منٹوں کے لئے کسی ایک آدھ گوشے سے اس قسم کی آوازیں گونجتی ہوں گی۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کچھ لوگ کلمے کا ورد کر رہے ہیں، ورنہ سیاسی نعروں اور گلا پھاڑ پھاڑ کر مخالفین کو صلواتیں سنانے کے سوا کچھ نہ سنائی دیتا تھا۔ جلوس فلیمنگ روڈ، چوک گوالمنڈی سے براستہ نسبت روڈ لکشمی چوک کی طرف جا رہا تھا۔ رفتار نہایت آہستہ تھی۔ جلوس کے آخری حصے میں تاجدار ایک سجے سجائے ٹرک میں سوار تھے۔ ٹرک کیا تھا۔ دور سے ابرہہ کا ہاتھی معلوم ہوتا تھا۔ جو شکست کھانے کے بعد انتہائی ندامت سے سر جھکائے چل رہا ہو۔ ٹرک کے اندر ایک نہایت شاندار ڈائس بنا ہوا تھا۔ اس پر کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ اور ایک قطار میں جنرل سرفراز، نوابزادہ نصراللہ، مسٹر مودودی اور شورش کاشمیری بیٹھے تھے راستے میں بعض مکانوں کی چھتوں سے گلاب کی پتیاں بھی پھینکی گئیں۔ لیکن اسی سرد مہری سے جیسے کسی مزار پر پھول چڑھائے جا رہے ہوں۔ لکشمی چوک میں کبوتر اڑا کر امن پسندی کا اظہار کیا گیا۔ بیڈن روڈ سے یہ کارواں ریگل اور ریگل سے ٹھنڈی سڑک کی محرابوں اور بانسوں کے بنے ہوئے دروازوں سے گذرتا ہوا گول باغ پہنچا۔ ٹولنٹن مارکیٹ کے قریب رنگ برنگے غبارے اور کبوتر فضا میں چھوڑنے کے بعد حیدر علی بھٹی ہیڈ ٹیلیسر نے مسٹر مودودی کے گلے میں سو گز لمبا ہار ڈالا۔

شام ہو چکی تھی۔ اذانیں گونج رہی تھیں مگر جلوس مخالفانہ نعروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ نماز ہو رہی تھی تو پہلے مقرر کی تقریر فضا میں قرآنی آیتوں کا منہ چڑا رہی تھی۔ اہل دل نے سوچا کہ کیا یہی شوکت اسلام ہے کہ نماز کو نظر انداز کر کے تقریروں کے سائبان تلے چھپ جائیں؛ تقریروں کا یہ سلسلہ تادیر جاری رہا۔ اور مغرب کی نماز کا وقت ختم ہو چکا تھا۔

تماشہ ختم ہوا

سامراج کا یہ جشن تمام ہوا۔ مگر لوگ سوچتے رہے کہ ایسے حالات میں جبکہ اسرائیل کے استبداد سے اہل عرب زخموں کے الاؤ میں جل رہے ہیں۔ بھارت کے مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ کشمیر کے مسلمان غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں ناداںوں کو اس دل لگی کی کیا سوجھی کہ ناٹک رچا بیٹھے۔ کیا اسلام کی شوکت جلوسوں اور سڑکوں میں پوشیدہ ہے یا اسلام کے عملی نفاذ میں، جہاں تک اسلامی اقدار کا تعلق ہے۔ وہاں نماز کے اوقات میں بھی یہی خرافات جاری رہیں اور کسی کو یہ فرض بھی نظر نہ آیا کہ خدا کے حضور میں سجدہ ریز ہونا ہے۔

دس ہزار سے زیادہ افراد کی جمعیۃ میں شمولیت

مرکزی دفتر میں آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جلہ ضلع ملتان سے رائیں برادری کے دس ہزار افراد جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں۔ تحصیل شجاع آباد کے پانچ سو افراد بھی مولانا نصیرالدین کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ جلہ ارائیاں تحصیل لودھراں، جگو والہ تحصیل شجاع آباد اور پنج کسی ضلع ملتان میں جمعیۃ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور دفاتر قائم ہو چکے ہیں۔

(محمد یعقوب ناظم جمعیۃ)

بقیہ ـ مکتب مکتب

سود کا نظریہ کیوں پڑھایا جاتا ہے۔ اس پر پرنسپل صاحب بغلیں جھانکنے لگے۔ اور لاجواب ہو کر رہ گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ مغربی معیشت کا جو نصاب ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھایا جاتا ہے وہ قرآنی تعلیمات کی نفی اور تردید سے عبارت ہے۔ لیکن اس پر آج تک نام نہاد شوکت اسلام کے ٹھیکیداروں نے ایک لفظ نہیں کہا۔ طالب علم اس فرقے کے لائحہ عمل سے شدید تشویش میں ہے۔

خدا محفوظ رکھے میرے گھر کو
نشیمن عاشقوں کے جل رہے ہیں

دورۂ سرحد

محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان نے صوبہ سرحد کا آٹھ روزہ تنظیمی دورہ کیا۔ مرکزی خازن مطلوب علی زیدی صاحب اور ضلع پشاور جمعیۃ طلباء اسلام کے سرپرست مولانا احمد عبدالرحمن صاحب صدیقی بھی ہمراہ تھے۔ اس دورے میں راولپنڈی۔ ٹیکسلا۔ ایبٹ آباد مانسہرہ۔ حویلیاں، بالاکوٹ۔ نوشہرہ۔ پشاور۔ مردان۔ کوہاٹ چارسدہ۔ سوات اور دیگر مقامات پر طلبہ کے اجتماعات میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے نصب العین اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس سے پہلے محمد اسلوب قریشی ڈیرہ اسمٰعیل خان، ٹانک۔ بنوں، سرائے نورنگ اور بھکر کا دورہ کر چکے ہیں۔ محمد اسلوب قریشی نے صوبہ سرحد کے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ تمام صوبہ میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان نے مختصر سے عرصہ میں جتنی ترقی کی ہے اور طلباء میں جتنی مقبولیت حاصل کی ہے اس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ پورے صوبہ میں اضلاعی سطح پر تنظیم مکمل ہو چکی ہے۔

خطابات کی تفصیل

(۱) ضلع پشاور کے کالج اور دینی مدارس کے طلبہ سے خطاب (۲) ضلع مردان کے کالج اور دینی مدارس (۳) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (۴) چارسدہ گورنمنٹ کالج (۵) یونیورسٹی ہال میں پشاور یونیورسٹی اور کالج (۶) جہاں زیب کالج ضلع سوات (۷) ضلع ہزارہ کے کالج اور دینی مدارس کے مشترکہ اجلاس سے خطاب۔ ایبٹ آباد مانسہرہ گورنمنٹ کالج اور معہد القرنی کے طلباء سے خطاب حویلیاں میں اور گورنمنٹ کالج کوہاٹ اور کمرشل انسٹیٹیوٹ کوہاٹ کے طلبہ سے خطاب کیا۔

میں بھی حاضر تھا وہاں

محمد طفیل ہاشمی — لاہور

مولوی احتشام الحق کیرانوی کا سفید جھوٹ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مدظلہ کی تحریر نے جھوٹ کی قلعی کھول دی

سیاسی آزادی کے ساڑھے چار ماہ بعد ۱۱ر مئی کو مودودیت نواز جمعیۃ ۔ نے مودودی پارٹی کی زیر سرپرستی لاہور میں اپنا پہلا انتخابی جلسہ موچی دروازہ کے باغ میں منعقد کیا۔ جس میں مولوی احتشام الحق کیرانوی نے کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان سے قافیہ اور ردیف کی پابندی کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو جو گالیاں دیں اُن سے ہم اس وجہ سے تعرض نہیں کریں گے کہ کیرانوی صاحب ہر چند منٹ بعد یہ فرماتے رہے کہ "ہم گالیاں نہیں دیتے" اس لئے ہم نے یہ باور کر لیا کہ یہ گالیاں نہیں بلکہ ان کے سامراجی آقاؤں نے انہیں یہی شرعی زبان سکھائی ہے اور ہر شخص ایک انداز خطابت اختیار کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اس وقت ہم اُن کے ایک "سفید جھوٹ" کا تذکرہ کریں گے۔

کیرانوی صاحب نے "در مدح خود" گوہر کے ضمن میں فرمایا کہ ایک مرتبہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کی صدارت میں میں نے تقریر کی تو میری تقریر کے بعد حضرت عثمانی ؒ نے فرمایا کہ "میاں احتشام کے ہوتے ہوئے مجھے اپنی موت کا کوئی فکر نہیں ہے یہ میرے قائمقام ہو گئے"۔ لیکن یہ موضوع تشنہ رہتا اگر حضرت مفتی صاحب کی تنقیص نہ کی جاتی۔ چنانچہ ارشاد ہوا "پہلے میں بھی یہی سمجھتا تھا کہ مفتی محمود صاحب دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں۔ لیکن "تحقیق" کرنے پر معلوم ہوا کہ مفتی صاحب نے دارالعلوم دیوبند دیکھا تک نہیں۔ وہ تو مراد آباد کے پڑھے ہوئے ہیں"۔

حضرت مفتی صاحب نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی ہے یا نہیں۔ اس سلسلے میں سب سے وقیع شہادت خود دارالعلوم دیوبند کی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ "دارالعلوم دیوبند" کے نام سے دارالعلوم کی صد سالہ تاریخ جو حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے مرتب فرمائی اور دارالعلوم کے دفتر اہتمام سے شائع ہوئی اس میں دارالعلوم کے فضلاء اور مشاہیر کا اجمالی تذکرہ کرتے ہوئے حضرت قاری صاحب رقمطراز ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد محمود صاحب مدظلہ ایم، پی پاکستان

آپ کی شخصیت علمی حلقوں میں بہت زیادہ معروف ہے۔ اس وقت پاکستان کی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ حق گوئی میں بے باک ہیں۔ فقہی اور حدیثی استعداد کے ساتھ عصری معلومات پر کافی عبور رکھتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں آپ کی تقریریں شرعی اور عصری معلومات کا بیش بہا ذخیرہ ہوتی ہیں۔ افتاء آپ کا خاص منصب ہے اور آپ کے فتاویٰ ملک میں اعتماد اور وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ وطن صوبہ سرحد (مغربی پاکستان) ہے۔ آپ اپنی گوناگوں علمی خصوصیات کی وجہ سے مصر کی عالمی موتمر میں بھی طلب کئے گئے، اور وہاں آپ کا بلیغ خطاب وقعت کے ساتھ سنا گیا۔ آپ دارالعلوم کے ممتاز فضلاء اور پاکستان کے مشاہیر میں سے ہیں۔ (ص ۳۲)

ہم کیرانوی صاحب کی خدمت میں بادب درخواست کرتے ہیں کہ اگر ان کے پاس گریبان نام کی کوئی چیز ہے تو اس میں جھانک کر دیکھیں اور سوچیں کہ انہوں نے جلسہ عام میں علی الاعلان کتنا بڑا جھوٹ کہا ہے۔ عجب نہیں کہ اپنے سامراجی آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ کے بارے میں بھی کیرانوی صاحب اسی طرح کا کوئی بے سروپا انکشاف فرمائیں۔ اس لئے ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مذکورہ بالا کتاب میں حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب کا مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ

"آپ دارالعلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء میں سے ہیں۔ متعدد کتب میں احقر کے ہم سبق رہے ہیں۔ علمی استعداد شروع سے مضبوط تھی۔ اصل وطن ضلع ہزارہ (پاکستان) ہے۔ صاف گو خطیب ہیں۔ آپ کی صلاحیتوں کے پیش نظر آپ کو جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا ناظم منتخب کیا گیا ہے۔ موصوف کی علمی شہرت کی بناء پر مصر نے آپ کو بطور نمائندہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان دعوت دی اور آپ نے وہاں کی عالمی مؤتمر میں علماء عالم کو خطاب فرمایا۔ آپ کا شمار وہاں کے مشاہیر میں سے ہے"۔ (ص ۴۳)

لیکن کیرانوی صاحب جو اپنے آپ کو حضرت شیخ الاسلام ؒ کا جانشین سمجھتے ہیں فضلائے دارالعلوم میں کہیں تذکرہ نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم الاسلام نے ان خود ساختہ شیخ الاسلام صاحب کو قابل ذکر ہی نہیں سمجھا۔

کیا ہم کیرانوی صاحب سے یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ حضرت قاری صاحب کی اس تحریر کے سامنے آنے کے بعد وہ اپنے سابقہ بیان سے جلسہ عام میں رجوع فرمائیں گے اور حضرت مفتی صاحب سے معافی مانگیں گے۔

آخر میں ہم قارئین سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان شرعی زبانوں کو دروغ گوئی پر معذور سمجھیں گے۔ کیونکہ ان کے آقائے ولی نعمت کا فتویٰ ہے کہ سیاسی ضرورت کے تحت جھوٹ بولنا نہ فقط جائز بلکہ واجب ہو جاتا ہے اور یہ اسی فتویٰ پر سعادت مندی سے عمل پیرا ہیں۔

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کے کنوینر مفضل الٰہی صاحب کی اطلاع کے مطابق ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مشہور اور ہر دلعزیز طالب علم لیڈر اور سرگرم کارکن جناب احمد جان صاحب خواجکزئی نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں اور طلباء کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے طلباء کی تمام تنظیموں کو گہری نگاہ سے دیکھا ہے۔ لیکن صرف جمعیۃ طلباء اسلام ہی ایسی واحد تنظیم ہے جو خلوص کے ساتھ طلباء کو اسلام کے قریب تر لانے کی پرزور کوشش کر رہی ہے اور طلبہ کے تعلیمی مسائل کو بھی پرامن طریقے سے حل کرانے کی کوشاں ہے"۔

اس موقعہ پر انہوں نے تمام طلباء سے اپیل کی کہ وہ بھی جمعیۃ طلباء اسلام میں شامل ہو کر ملک میں اسلامی نظام تعلیم لانے کی کوشش کریں۔

مرسلہ :- جناب مولانا محمد یوسف صاحب رحمانی (میانچنوں)

جماعت اور مسلم لیگ کے گٹھ جوڑ پر مدیر چٹان کی رائے

...یا نہیں کہ تا مسلم لیگ اور جماعت اسلامی میں یہ گٹھ جوڑ ...یا۔ ہماری دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے اتحاد کو ...ے اور نخل مراد بار آور ہو۔ لیکن ہم ایسے غیر صالحین ہمیشہ کھٹکتی رہے گی۔ کہ جماعت اسلامی کا ترجمان ـــــ کا کوئی صالحیت کا کوئی عمدہ معیار نہیں ...ہے۔

ہفت روزہ چٹان لاہور ۔ ۵۶ - ۵ - ۲۸

جماعت اور مسلم لیگ سانپ اور نیولے! چٹان کی نظر میں

لاہور کے سیاسی حلقوں میں مسلم لیگ اور ...لامی کے گٹھ بندھن پر خوب خوب چہ میگوئیاں ... کچھ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس نئے اتحاد کی نیو ...ھی گئی۔ ڈھاکہ میں عمارت اٹھی اور اب لاہور میں ...ن ہو رہا ہے۔ بعض احباب کی رائے ہے یہ اتحاد ...ر چیز ہے یعنی دشمن مشترک ہے۔ سانپ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اگر اس اجتماع ضدین پر ...ندان ہیں۔

ہفت روزہ چٹان ۵۶ - ۵ - ۲۸ ء

جماعت اور مسلم لیگ کا اتحاد "مخلوط" ہے

...دوستوں کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ دونوں میں قدر ...لوطا انتخاب ہے۔ ایک گروہ اس ہم آغوشی کو ...رع کے چھپے ہتھیاروں سے تعبیر کرتا ہے۔ ...رائے میں سیاسی عجائب و غرائب کی ایک ...ادھر زہر ہے ادھر مریخ غرضیکہ عجلہ نیم شبی ...روئیداد سامنے ہے۔

ہفت روزہ چٹان۔

۵۶ - ۵ - ۲۸ ء

دولتانہ کے ساتھ مودودی جماعت کے گٹھ جوڑ پر مدیر چٹان کی رائے

(۱)۔ خدا معلوم صالحیت کا معیار کیا ہے۔ لیکن ان دنوں صالحیت کے جو نمونے "تسنیم" نے دکھائے ہیں۔ وہ اتنے عجیب ہیں۔ کہ طبیعت جھوم جھوم جاتی ہے۔ بھلا ڈاکٹر صاحب کا اس سے بڑا قصور کیا ہوگا۔ کہ پولیس نے جب کبھی تسنیم کے بارے میں کارروائی کی فرمائش کی۔ تو ڈاکٹر صاحب ہی آڑے آ گئے۔ ۵۶ - ۵ - ۲۸ چٹان۔ لاہور

(۲)۔ آخر یاران سرپل کو یہ تو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ دولتانہ کی وہ کونسی ادا ہے۔ جس پر "تسنیم" نچھاور ہے۔ کیا تحریک ختم نبوت اور اس کے برگ و بار یا وہ تعزیری تحائف جن کا لطف ان کے عہد میں پنجاب اٹھا چکا ہے۔

(۳)۔ افسوس ہے کہ جماعت اسلامی کا ناموس خصوصی رفتہ رفتہ "زعفرانی" کی زبان استعمال کرنے لگا ہے۔ اس کے نزدیک ایک حاطب اللیل کا بیان "ثقہ" ہے اور خانصاحب پر لازم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس الزام کی تردید کے لئے، عدالت عالیہ کے فاضل ججوں سے رجوع کریں۔ اسی طرح اس کو ممیرے کا سرمہ بیچنے والے ایک مجمع گیر کی "ژاژ خائی" بھی لطف دے جاتی ہے۔ اور وہ اس دفتر سفوات کو شہ سرخیوں سے ہوا دیتا ہے۔ حالانکہ ان ہر دو صاحبوں کے بیان خود جماعت اسلامی کے بارے میں اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ موجود ہیں۔

مورخہ ۵۶ - ۵ - ۲۸

صالحین مودودی گروہ کے بے شمار جھوٹوں کی نشاندہی مدیر چٹان کی طرف سے

اگر نقل اور روایت کا اسلام، معیار وہی ہے جس کے نادرہ روزگار نمونے "تسنیم" پیش کر رہا ہے۔ تو پھر ہم ایسے عامیوں کو سوچنا ہوگا۔ کہ ماضی کا ذوق تاریخ کہیں ایسے ہی شوخ قلم مدیروں کی سحر طرازیوں کا عکس تو نہیں ہم دعویٰ سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ موچی دروازہ کے وزارتی جلسے سے لے کر مسلم لیگ کی تدفین کے ہنگامے تک "تسنیم" نے اپنے اداریوں میں خبروں اور سرخیوں میں بے شمار جھوٹ بولے ہیں۔ اور جھوٹ کے اس طومار نے صالحین کی ساکھ کو عامۃ الناس میں سخت نقصان پہنچایا ہے۔

(۲)۔ بہر حال لیگ اور جماعت اسلامی میں جو ناطہ ہوا ہے۔ ہم اس کی درازی عمر کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور بصورت کامیابی پیر علی محمد راشدی اعلیٰ اللہ مقامہ کی چراغی چڑھانے کا عہد کرتے ہیں۔ ۵۶ - ۵ - ۲۸

(۳)۔ تسنیم کی روش پر ایشیا کو ہمارا اعتراض ناگوار گزرا۔ قلم اٹھایا۔ اور افتتاحیہ گھسیٹ ڈالا۔ "قلم عذر لنگ کا مریض ہو تو دوسرے کے خلاف تضاد کا طعن گھڑنے میں چنداں دقت نہیں ہوتی۔ ایشیا" بزعم خود اسلام کا نقیب بن رہا ہے۔ اور نیاز مندوں کو صف باطل کا شریک کار، سمجھتا ہے۔ فاضل مدیر کو ہمارے انداز تحریر پر بھی اعتراض ہے۔ چلئے ایک لحظ کے لئے ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہمارا انداز تحریر غیر شرعی ہے۔ لیکن اس وقت ملک نصر اللہ خان، عزیز کہاں تشریف فرما تھے۔ جب تسنیم نے لاہور کے ایک جلسہ کی روئیداد خالص اسلامی بلکہ جماعت اسلامی انداز میں لکھی تھی۔ دوسرے دن اداریہ میں موتی بکھیرے۔ لطف تو تب تھا کہ ملک صاحب اس وقت بھی اداریہ گھسیٹتے۔ اور برخوردار صحافت کو ٹوکتے۔ کہ تم نے جو کچھ لکھا وہ غیر صالح ہے۔

۵۶ - ۶ - ۶

مودودی جماعت کے "صالحین" اپنے سے اختلاف کرنے والوں کو گالیاں دیتے ہیں، مدیر چٹان کی رائے

اب ملک صاحب تاؤلے ہو کر سامنے آ گئے۔ حد یہ ہے۔ کہ انہیں اپنے سوا ہر کوئی نامسلمان۔ غیر صالح۔ خدا اور رسول کا دشمن ملحد مشرک۔ صف باطل کا حامی۔ ابن قیم کا مخالف شرع سے بیزار۔ اخلاق سے عاری۔ تہذیب سے کورا۔ اور جانے کیا کچھ نظر آ رہا ہے۔ آخر جماعت اسلامی کے یہ ترجمان اپنے

رکھنے والوں کو گالیاں نہیں دیتے۔ تو اور کیا کہتے ہیں۔ کیا ان کے نزدیک یہ گالیاں نہیں۔ تبرکات سخن ہیں۔

"چٹان"۔ ۵۶-۶-۴ء

مودودی صاحب نے شرعی مغروروں کی کھیپ پیدا کی ہے۔ مدیر چٹان کی رائے!

جو سیاسی رہنمائی زیر نظر ہے اس کے پیش نظر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سیادت کو زیر بحث لانا مناسب نہیں۔ اول الذکر کی تحریک کتابی ہے جس نے اپنے انداز فکر کے مطابق بہت کم لوگ ڈھالے ہیں البتہ شرعی مغروروں کی ایک محدود کھیپ پیدا کی ہے۔ جس پر کسی صورت بھی سیاسی کارکن ہونے کا گمان نہیں ہو سکتا موخر الذکر نے مذہبی بنیادوں پر ایک سیاسی قبیلہ پیدا کیا ہے۔ جو کسی صورت میں بھی سیاسی تحریک نہیں کہلا سکتا البتہ انکی فداکاری اور بے غرضی قابل تحسین ہے۔

مودودی صاحب کیطرف سے زمینداروں کی حمایت پر مدیر چٹان کے ارشادات

حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے مشرقی پاکستان سے واپسی پر ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے زمینداریوں کے وجود پر بھی اظہار خیال فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ جو زمینداریاں اسلام کی روح کے منافی ہیں۔ انہیں ملک کے دونوں حصوں میں ختم کر دینا چاہیئے (۲)۔ اس غرض سے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو ملک کی تمام زمینداریوں کے متعلق تحقیق کر کے بتائے۔ کہ کونسی ان میں اسلام کی روح کے مطابق ہیں۔ اور کونسی اس کے خلاف۔

۳۔ مولانا کے یہ خیالات نئے نہیں وہ اس مفہوم کی باتیں پہلے بھی مختلف الفاظ میں کہہ چکے ہیں حتیٰ کہ مسئلہ ملکیت زمین کے نام سے انکی ایک کتاب بھی ہے۔ جس میں انہوں نے انہیں خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ہماری اپنی رائے کے مطابق مولانا کے یہ ارشادات بنیادی مسئلہ سے گریز۔ بلکہ فرار کا نتیجہ ہے۔ ہمیں آج تک معلوم نہ ہو سکا۔ کہ مولانا کے نزدیک وہ کونسا اسلامی معیار ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ فلاں فلاں زمینداریاں اسلام سے مطابقت رکھتی ہیں۔ ۵۶-۳-۱۲ "چٹان"

۴۔ ایک لحظہ کے لیے ہم ان کا جواز بھی تسلیم کر لیں تو [illegible] انکے علاوہ [illegible] سورج کی طرح نصف النہار پر ہیں۔ ان کے لئے اسلام کی کس سطح کا لفظ کیا جا رہا ہے۔ ہمیں اپنی کوتاہ علمی کا اعتراف ہے کہ مولانا آج تک اس روح سے ہمیں باخبر نہیں کر سکے ہیں۔ ہم نے شروع میں مولانا کے اس خیال کو گریز اور فرار سے تعبیر کیا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہ بات تلخ ہے۔ لیکن جب وہ زمینداریوں کے جواز اور عدم جواز کے لئے کمیشن کے تقرر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو ہمارے ذہن میں معاً یہی تصور آتا ہے۔ کہ کمیشن کا تقرر کون کرے؟ اور اس کے افراد کون ہوں؟

۵۔ یہ سوال اخلاقی نہیں۔ بلکہ معاشی اور سیاسی ہے۔ پھر اس کو سیاسی قوت ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لازم ہے کہ مولانا مٹھی بھر طبقے کا جواز دیکھنے کے لئے کروڑوں انسانوں کے اضطراب کو محسوس کریں۔ خدا کے رسول نے مسجد ضرار کو گرا دیا تھا۔ یہ زمینداریاں تو مسجد ضرار سے بھی بڑھکر ہیں۔ ان کا وجود ہی لات و عزیٰ کے مثل ہے۔ اس کے لئے کسی کمیشن کی ضرورت نہیں صرف تحریک کی ضرورت ہے۔ کہ انہیں ختم کرو۔ یہ اسلام کی روح کو چاٹ رہی ہیں۔ اور انسان کے رخسار پر زبردست طمانچہ ہیں۔

"چٹان"۔ ۵۶-۳-۱۲

اراکین جمعیۃ کا دورۂ مکران

مستونگ ۱۵ مئی۔ بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام مستونگ کے زیر اہتمام ایک جلسۂ عام منعقد ہوا۔ نائب امیر جمعیۃ جناب مولانا جان محمد صاحب اور مولانا محمد عمر صاحب امیر جمعیۃ مستونگ نے جلسہ سے خطاب کیا۔ علماء کرام کو تبلیغ جمعیۃ کے بارہ میں احساس دلایا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد یہ اراکین جمعیۃ سات سو میل کے علاقہ مکران کے دورہ عمومی پر روانہ ہو گئے۔ پھر قلات سے پچاس میل دور سوراب پہنچے۔ دوسرے دن جمعیۃ کی تشکیل ہوئی اور دفتر کا قیام و رسم پرچم کشائی ادا کی گئی۔ تشکیل میں عہدہ داران مندرجہ ذیل ہیں۔

تحصیل سوراب میں

امیر — مولانا محمد اشرف صاحب خطیب سوراب
نائب امیر ۱ — مرزا یار محمد خاں مینگل
نائب امیر ۲ — میر عبدالحمید خاں
" " ۳ — حاجی شاہ محمد صاحب سکنہ گدر
ناظم اعلیٰ — مولانا نصر اللہ صاحب
نائب ناظم — مولانا نور محمد صاحب
نائب ناظم ۲ — مولانا دوست محمد [illegible]
خازن — سیٹھ عبداللہ خاں [illegible]

اور ۲۲ معززین شہر اراکین مجلس [illegible] مقرر ہوئے

(مولوی) محمد صدیق ناظم جمعیۃ [illegible] سوراب میراں مارکیٹ [illegible]

زعماء جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا ستره روزه دوره

لکی مروت ۲۲ مئی۔ مولانا حمید اللہ جان [illegible] ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے زیر [illegible] مولانا محمد حنیف امیر حلقہ سرائے نورنگ [illegible] نائب امیر۔ مولانا عباس علی مولانا امیر اکبر [illegible] شریعت خاں (سائل) پر مشتمل وفد کا [illegible] کا پروگرام طے پایا ہے۔ سات مقامات پر مولانا [illegible] صاحب بھی شرکت فرمائیں گے۔ اس دورے [illegible] علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کر[illegible] منشور کی اشاعت۔ باطل فرقوں کی تردید [illegible] کے علاوہ آئین شریعت کانفرنس لاہور [illegible] اشاعت کریں گے۔ (ناظم دفتر)

انتقال پر ملال

شیخ محمد رفیق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگو[دھا] کے والد جناب شیخ حاجی عطا محمد صاحب ۱۱ ربیع [illegible] سوموار تین بجے اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف [رحلت] کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادارہ ترجمان اسلام جناب شیخ محمد رفیق صا[حب] اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگا[ن کو] صبر جمیل عطا فرمائے۔

قرارداد تعزیت

آج جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا اپنے ہنگامی اجلاس میں جنا[ب] محمد رفیق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا [illegible] جو آج رحلت کر گئے ہیں قرارداد تعزیت پاس کی۔ جنا[ب] شیخ صاحب اور ان کے دیگر لواحقین سے اظہار ہمدردی [کرتی] ہے اور حاجی صاحب مرحوم کیلئے مغفرت کی دعا کرتی ہے [illegible] کی قرارداد تعزیت جمعیۃ طلباء اسلام نے بھی اپنے اجلاس میں منظ[ور کی]

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

رفتارِ جمعیۃ

جمعیۃ علماء اسلام پاکپتن

ساہیوال گذشتہ روز مولانا رحمت اللہ صاحب خطیب جامعہ مسجد ساہیوال کی صدارت میں منعقدہ ایک اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا

- امیر — مولانا رحمت اللہ صاحب
- نائب امیر — چوہدری تاج الدین صاحب
- ناظم اعلیٰ — چوہدری محمد سردار صاحب
- نائب ناظم — عتیق الرحمٰن
- ناظم نشر و اشاعت — صوفی محمد اسلم قصوری
- خازن — شیخ خورشید الدین

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے مولانا کوثر نیازی پر سامراجی گماشتوں کے حملے کی پرزور مذمت کی گئی۔

لائبریری اور دفتر کا افتتاح

ٹانک شہر میں گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام نے ایک جلسے کا افتتاح کیا اور جمعیۃ کے مقامی دفتر کا افتتاح بھی ہوا۔ ایک مختصر سی لائبریری بھی قائم کی گئی۔ اور عہدیداران بھی چنے گئے۔

قائدین جمعیۃ پر اعتماد کا اظہار

زہری (ضلع قلات) مولوی اکرم شاہ ناظم مدرسہ دارالتوحید زہری نورگامہ اور سید عزت اللہ شاہ حسینی قادری نے قائدین جمعیۃ مولانا عبداللہ درخواستی مولانا مفتی محمود، اور مولانا غلام غوث ہزاروی پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ متذکرہ قائدین کی قیادت اور دینی و سیاسی بصیرت ہی موجودہ پرفتن دور میں اسلام کی بقا اور سربلندی کی ضامن ہے انہوں نے علماء کرام کے ۲۲ نکات اور جمعیۃ کے ۱۰ نکات کی بھی حمایت کی۔

شہر قصور میں مولانا ضیاء القاسمی کی آمد

جمعیۃ علماء اسلام قصور کے زیر اہتمام مورخہ ۹ جون بعد نماز عشاء بمقام مدینہ آئس فیکٹری نزد اڈہ للیانی قصور میں خطیب پاکستان مولانا ضیاء القاسمی صاحب خطاب فرمائینگے۔ (قاری محمد شریف قصوری)

پابندیوں کے خلاف مذمت

ڈیرہ اسمٰعیلخان ۲۲، مئی۔ آج ضلع کی مساجد میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں پر آئے دن کی پابندیوں کی پرزور مذمت کرتا ہے ان پابندیوں کو غیر جانبدار انتخابات کی راہ میں رکاوٹ تصور کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اگر حکومت انتخابات میں واقعی غیر جانبدار ہے تو قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر متحدہ دینی محاذ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی ضلع ساہیوال میں پابندی کو فوراً ختم کر دیا جائے۔ نیز ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں علامہ خالد محمود صاحب مولانا عبدالستار تونسوی۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی اور ڈاکٹر فدا حسین پر پابندیوں کو انتظامیہ کی جانبداری کا کھلا ثبوت تصور کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان پابندیوں کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

(خواجہ محمد زاہد ناظم جمعیۃ ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

غیر جانبداری مجروح ہو رہی ہے

رحیم یار خاں ۱۷ر مئی ۱۹۷۰ء کو جمعیۃ علماء اسلام شہر رحیم یار خاں کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا بشیر احمد حامد نے اراکین کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پرفتن دور میں عمل کی ضرورت ہے۔ دین اسلام پر عمل کرنا دونوں جہانوں کے لئے فلاح کا باعث ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت امریکی سامراج اپنے گماشتوں کے ذریعے دین اسلام کو مٹانے کی ناکام کوشش میں مصروف عمل ہے۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام امریکی سامراج کے اس خواب کو شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیگی

چند قراردادیں پاس ہوئیں

ایک قرارداد میں جن افراد نے منظم سازش کے تحت مولانا کوثر نیازی پر حملہ کیا ہے۔ اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرکے مجرموں کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

دوسری قرارداد میں جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین مولانا مفتی محمود، مولانا ہزاروی صاحب کی ساہیوال میں ناروا پابندی پر احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ پابندی فی الفور ختم کی جائے کیونکہ انتظامیہ نے پابندی عائد کرکے اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کو مشکوک کر دیا ہے۔ نیز ایک قرارداد میں بہاولپور کے گرفتار شدہ سیاسی رہنماؤں کی رہائی اور عباسی ملز رحیم یار خاں کے مزدوروں کے مطالبات تسلیم کئے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام خان خلیل الرحمٰن نے فرمائی۔

متحدہ دینی محاذ کے قیام پر بوکھلاہٹ

متحدہ دینی محاذ پاکستان میں شامل جماعت انجمن شبان اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ نے مولانا کوثر نیازی پر مسلح غنڈوں کے حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سامراجی ایجنٹ ۹ جماعتوں کے متحدہ محاذ کے قیام سے سخت بوکھلا اٹھے ہیں۔ محاذ کے ناظم پر حملہ کرکے انہوں نے محاذ کو ناکام کرنے کی کوشش کی ہے۔ ناظم اعلیٰ نے مزید کہا کہ مولانا پر یہ مسلح حملہ ملک میں خانہ جنگی پیدا کرنے کی کوشش ہے حکومت کو ان معاملات میں مداخلت کرکے ان لوگوں کی سازش کو ناکام بنا دینا چاہئے۔ جو خانہ جنگی کی فضا پیدا کرکے انتخابات کو ملتوی کرانا چاہتے ہیں۔

(محمد سلیمان ناظم نشر و اشاعت
انجمن شبان اسلام پاکستان)

اراکین جمعیۃ طلباء اسلام کی توجہ کے لئے

آئین شریعت کانفرنس لاہور کے لئے مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے دورہ شروع کر دیا ہے پروگرام ترجمان اسلام میں شائع ہو چکا ہے۔ دورۂ لاہور کے روز جمعیۃ طلباء کے اراکین مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے ذمہ دار احباب سے مل کر ایک میٹنگ طلباء کی ضرور رکھ لیں۔ مولانا طلباء حضرات سے ضروری تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔

شاخوں کا قیام

ضلعی مبلغ جناب مولانا غلام فرید صاحب نے درج ذیل مقامات کا دورہ کیا۔

چک نمبر 115/10 تحصیل خانیوال۔ محبت پور تحصیل میلسی، ونجاری تحصیل میلسی۔ کوٹلی جنید تحصیل میلسی جیم جلا تحصیل میلسی۔ عارف والا ماہن تحصیل میلسی اور جمعیۃ کی شاخیں قائم کیں۔

(نوٹ) جمعیۃ ضلع ملتان کی میٹنگ ۱۹ اپریل بروز اتوار ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کچہری بازار خانیوال میں ہوگی۔ جس میں مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ بھی شرکت فرمائیں گے۔ تمام تنظیمی شاخوں کے نمائندے گیارہ بجے تک دفتر جمعیۃ میں پہنچ جائیں۔ بعد نماز عشاء حضرت مولانا غلام غوث صاحب جلسۂ عام سے خطاب بھی فرمائیں گے۔

ضلع کوہاٹ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کا ایک اجلاس زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب، مدرسہ عربیہ [illegible] منعقد ہوا۔ مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ اور مولانا حافظ فخر الاسلام نے اجلاس سے خطاب کیا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں، مطالبے پیش کئے گئے۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کا یہ عظیم اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کرکے ایک [illegible] کے ذریعے اسلامی قانون کا اعلان کریں۔

(۲) ضلع کوہاٹ کے لئے قومی اسمبلی کی دو سیٹیں [illegible] صوبائی کی [illegible] ہونی چاہئیں۔

(۳) یہ عظیم اجلاس صدر یحییٰ خان سے مطالبہ کرتا ہے کہ [illegible] انتخابات [illegible] سسٹم پر کرائے جائیں۔

(۴) [illegible] شاہ سے ایک نمائندے مولانا [illegible] صاحب نے مطالبہ کیا کہ قبائلیوں کو ووٹ کا حق دیا جائے۔

اس اجلاس میں ضلع کوہاٹ میں ایک بڑے پیمانے پر [illegible] شریعت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا [illegible] تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔

ضلع کوہاٹ سے دو سو مندوبین [illegible] لاہور کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ تعداد بڑھانے کے لئے

صاحب ہنگو۔ مولانا حبیب گل صاحب اور ملک حبیب صاحب ٹل۔ مولانا شہید احمد صاحب کرک۔ مولانا محمد نعیم صاحب۔ مولانا احمد گل صاحب۔ مولانا عبدالحلیم صاحب مولانا دوست محمد صاحب۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب پراپو اور مولانا قیام الدین صاحب ضلع بھر کے دورے کرنے میں مصروف ہیں۔

(شبیر حسین رکن جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ)

پارلیمانی بورڈ کا اجلاس اور مطالبات

رحیم یار خان ۱۹ مئی ۱۹۷۰ء کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے پارلیمانی بورڈ کا اجلاس مولانا غلام ربانی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی کی ساہیوال میں ناروا پابندی پر احتجاج کیا گیا۔

(۲) مولانا کوثر نیازی پر قاتلانہ حملہ کی مذمت۔

(۳) مولانا محمد لقمان کی زبان بندی پر شدید احتجاج

(۴) صوبہ بہاولپور کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والوں کی رہائی کا مطالبہ۔

علاقہ وار کمیٹیوں کی تشکیل

رحیم یار خان۔ ۱۳ مئی ۱۹۷۰ء کو جمعیۃ علماء اسلام شہر رحیم یار خان کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ جمعیۃ کے پروگرام کو تشہیر کرنے کے لئے ہر کارکن ہفتہ میں ایک دن دے۔ چنانچہ علاقہ وار کمیٹیاں تشکیل کی گئیں۔

چک 115/1P کے لئے محمد اسلم صاحب، احمد رشید صاحب۔ فورسے والہ کے لئے قاری حماد اللہ شفیق، صوفی علم الدین شاکر، عبدالرحمان طارق۔

چک [illegible] کے لئے خلیل الرحمن خان، عبدالرزاق اور مولانا عبدالصبور ڈاہر کو مقرر کیا گیا۔ حسب پروگرام یہ صاحبان اپنے علاقہ میں پہنچے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا۔ ووٹ کی اہمیت بتائی گئی۔ (عبدالصبور ناظم دفتر جمعیۃ رحیم یار خان)

ضلع جھنگ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیلات

(۱) جھنگ۔ ۱۸ مئی ۱۹۷۰ء، جمعیۃ علماء اسلام آنا بستی کا اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید صادق حسین صاحب خطیب جامع مسجد غلہ منڈی جھنگ

اجمال حسین صاحب آڑھتی غلہ منڈی جھنگ صدر کی امارت میں قائم کی گئی۔

(۳) سیٹلائٹ ٹاؤن (نیا شہر) جھنگ میں جمعیۃ صوفی محمد ادریس صاحب کی سرپرستی اور چوہدری حسن صاحب کی امارت میں قائم ہوئی۔

(۴) احمد پور سیالی ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ میں پیر طریقت الحاج سید محمد عبداللطیف شاہ صاحب کی سرپرستی اور چوہدری احمد سعید صاحب کی امارت میں جمعیۃ کی شاخ قائم ہوئی۔

(غلام محمد امیر جمعیۃ جھنگ صدر)

جمعیۃ علماء اسلام پاکپتن کا انتخاب

شہر پاکپتن ضلع ساہیوال کے ممتاز شہریوں کا ایک اجتماع زیر صدارت مولانا رحمت اللہ صاحب خطیب جامع مسجد کالونی منعقد ہوا۔ حسب ذیل حضرات باتفاق رائے عہدیدار منتخب ہوئے۔

عہدہ	نام
امیر	مولانا رحمت اللہ صاحب
نائب امیر	چوہدری تاج الدین صاحب
ناظم اعلیٰ	چوہدری محمد سردار صاحب
نائب ناظم	بھائی عتیق الرحمن
ناظم نشر و اشاعت	صوفی محمد اسلم قصوری
خزانچی	شیخ خورشید الدین

آخر میں مولانا ہزاروی پر قاتلانہ حملہ پر [illegible] کے ذریعے پرزور مذمت کی گئی۔

(صوفی محمد اسلم قصوری ناظم نشر و اشاعت)

ایک اہم استفسار اور اس کا جواب

استفسار

جناب مولانا سید عبدالکریم صاحب السلام علیکم

۶ رمئی کے روزنامہ جنگ میں آپ کا بیان پڑھ کر صدمہ ہوا۔ آپ نے اپنے بیان میں علماء دیوبند کی خدمات کے سلسلے میں مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب اور ان کی جماعت کی تعریف کی ہے۔ اور مولانا احتشام الحق صاحب و مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سے فتوے کے بارے میں ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ الذکر حضرات نے قیام پاکستان کے سلسلے میں نمایاں خدمات کی ہیں۔ جبکہ مفتی محمود صاحب نے [illegible] میں ایوب کو ووٹ دینے میں ایوبی حکومت سے ساز باز کر کے اپنا ووٹ بیچ ڈالا۔ اور اسی طرح انہوں نے ایک آمر کے ہاتھ مضبوط کر دیئے۔ اس کے باوجود آپ نے اس قسم کا بیان کیسے دیا جاتا ہے۔ براہ کرم جواب سے جلدی مستفید فرمائیں۔

والسلام۔ محمد توثیق الرحمٰن عثمانی کوارٹر 33 E/7 جی نمبر 3

اسلام آباد۔ مغربی پاکستان۔

جواب

جناب محترم توثیق الرحمٰن صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

جناب کا گرامی نامہ ملا۔ شکریہ۔ معلوم ہوا کہ آپ جمعیۃ العلمائے اسلام سے بدظن ہیں۔ اور متوازی جمعیت کے مدح خواں ہیں۔ اور اسی ضمن میں آپ نے جمعیت کے اکابرین پر بے بنیاد الزامات لگائے ہیں۔ اور مولوی احتشام الحق صاحب اور ان کے ساتھیوں کی خدمات کو سراہا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جمعیت علمائے اسلام ۱۹۴۵ء میں ہی مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی دعوت پر حضرت مولانا لاہوری کی صدارت میں قائم ہو گئی تھی۔ اور ۱۹۵۶ء میں ہی مولانا احمد علی لاہوری اور حافظ الحدیث مولانا درخواستی کی سرپرستی میں منظم ہو کر اس وقت سے ملک کی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ متوازی جمعیۃ العلماء اب اس کے مقابلے میں مودودیوں کی کوششوں سے قائم ہوئی ہے جس کے واحد لیڈر مرقع مولوی احتشام الحق صاحب ہیں۔

آپ نے مفتی محمود صاحب پر ووٹ بیچنے کا غلط الزام لگایا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا

آپ کی نظر میں اگر مودودی فرقے کے گمراہ کن پراپیگنڈہ سے بالاتر ہو کر مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کی علمی و دینی اور مجاہدانہ خدمات کو دیانتداری سے دیکھ لیتیں۔ تو قطعاً اس قسم کے غلط اتہامات نہ لگائیے۔ مفتی صاحب ایوبی دور سے لیکر آج تک چیلنج کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ حکومت کے ایک ادنیٰ ملازم سے لیکر صدر مملکت تک کوئی بھی اس کا ثبوت پیش کر دیں۔ تو میں قوم کا مجرم ہوں۔ مگر آج تک کسی کو اس چیلنج کے قبول کرنے کی توفیق نہیں ہوئی ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ مفتی صاحب نے ووٹ ایوب کے حق میں کیوں استعمال کیا۔ تو جواب یہ ہے کہ یہ فیصلہ جمعیت کے اکابرین نے دوران کے غور و خوض کے بعد صادر کیا تھا۔ یہ ووٹ ایوب کی ذات سے وابستہ نہیں تھا۔ بلکہ قوم کے مستقبل کے لئے آئین بنانے کا مسئلہ تھا۔ اور اس بل کے حق میں ووٹ دینے میں جو دینی اور سیاسی تقاضے مضمر تھے۔ وہ مفتی صاحب نے بارہا اسٹیج پر بیان کئے ہیں۔ اس جماعت کے اکابرین حضرت مولانا لاہوری، حضرت درخواستی، حضرت مولانا ہزاروی اور مفتی صاحب نے تقسیم سے قبل اپنے اکابرین شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب، مولانا مدنی، مولانا عبید اللہ سندھی کے نقش قدم پر چل کر انگریزوں کے خلاف جنگیں لڑی ہیں۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں۔ اور قیام پاکستان کے بعد [illegible] کیا ہے۔ تحریک ختم نبوت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ایوبی دور کے دوسرے سال لاہور کے جلسہ عام میں عائلی قوانین کی مخالفت میں صدائے احتجاج بلند کی۔ اور [illegible] کے خلاف تحریکیں چلائیں۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے فتنہ کا بروقت نوٹس لیا۔ حتیٰ کہ مشینی ذبیحہ کے متعلق مفتی محمود صاحب کا فتویٰ ہی ساری قوم کو حرام کھانے سے بچانے کا باعث بنا ہے۔ ورنہ بزعم خویش مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب نے تو حلت کا فتویٰ دیکر ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے لئے راستہ ہموار کر دیا تھا۔ ۱۹۶۷ء میں ایوبی حکومت کی مخالفت میں لاہور میں پہلا شاندار جلوس اسی جماعت نے نکالا۔ جو کہ آمریت کے زوال کا واحد سبب بنا۔ اور اب بھی اسی جماعت نے حرام خور اور ظالم سرمایہ داروں سے انتقام لینے کا پختہ تہیہ کیا ہے۔ جو کہ غریب مظلوم عوام کی دکھوں کا واحد علاج بن کر سوشلزم کے لئے مکمل سدباب کا باعث ہوگا۔

آپ تو قیام پاکستان کے سلسلے میں مولوی احتشام الحق صاحب اور ان کے ساتھیوں کی خدمات کا ورد کر رہے ہیں۔ مگر آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر یہ اکابرین انگریز کے خلاف لڑ کر اس کو ہندوستان سے نکلنے پر مجبور نہ کرتے۔ تو قیام پاکستان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آپ ذرا مولوی احتشام الحق صاحب اور ان کے ساتھیوں سے پوچھیں۔ کہ انگریز کے دور سے لیکر آج تک تم نے بھی کسی باطل کی مخالفت میں صعوبتیں کاٹی ہیں۔ تم نے تو اپنے آپ کو قیام پاکستان کا بانی دکھا کر پاکستان کو اپنی غربت افلاس کا سہارا بنا لیا ہے۔ اور آج تم کوٹھیوں، کاروں اور جاگیروں کے مالک بن چکے ہو۔ کیا دینی مجاہدوں کا شیوہ دنیا سمیٹنا ہے۔؟

بتیس سال سے گوشہ نشین ہیں۔ کیا ۲۴ سال سے قوم پر انگریزوں کا قانون مسلط نہیں چلا آ رہا ہے۔ کیا انگریز کی خدمات میں حاصل کردہ جاگیروں کے مالک ۲۴ سال سے اس ملک پر قابض نہیں ہیں؟ کیا [illegible] ۲۴ سال سے محروم نہیں رکھا گیا؟ کیا ایوبی دور میں [illegible] کو یہ عائلی قوانین قوم پر مسلط نہیں کئے گئے تھے؟ تو تم نے کیا کیا خدمات قوم و ملت کی ہیں۔ [illegible] بلکہ اس کے برعکس مولوی احتشام الحق صاحب تو [illegible] حکومت کے حامی بنے رہتے ہیں۔

خواجہ ناظم الدین کی وزارت کے زمانے میں [illegible] کے خلاف تحریک ختم نبوت شروع ہوئی۔ [illegible] تو [illegible] اجل بن گئے۔ علماء جیل کی زینت بنے۔ تو اس وقت کا مولوی صاحب کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ ایوب صاحب کو ۱۹۶۰ء میں دارالعلوم ٹنڈو الٰہ یار کے جلسہ اسناد کی صدارت سے نوازا۔ اور اس کا اہتمام [illegible] باندھا۔ اور صدر صاحب کی والدہ کے جنازے کی امامت کی سرفرازی بھی مولوی صاحب نے حاصل کی ہے۔ عائلی قوانین بنے۔ مگر مولوی صاحب اور ان کے ساتھی ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

گول میز کانفرنس میں مفتی صاحب کے اسلامی مطالبہ کی تائید کسی نے نہیں کی۔ تو مولوی صاحب کو کچھ غصہ نہیں آیا۔ اور پھر اس وقت مظلوم غریبوں کی آواز دبانے کے لئے مولوی صاحب سرمایہ داروں کے حامی بن کر میدان میں نکل آئے ہیں۔ کیا اسلام کے تمام اعتقادات پر یقین رکھتے ہوئے محض ایک غلط اصطلاح استعمال کرنے سے کوئی کافر بن سکتا ہے؟ تیس سال خاموش رہ کر اب ایسے نازک وقت میں محض وہمی سوشلزم کا ڈھنڈورا پیٹنا اور کفر کے فتوے جاری کرنا سوائے خانہ جنگی پیدا کرنے کے اور کیا مقصد ہو سکتا ہے۔

یہ چند جملے فریقین کے ماضی اور حال کے کارگزاریوں کے متعلق لکھ دیئے۔ انصاف آپ کا فریضہ ہے۔

مشت نمونہ از خروارے باشد

عبدالکریم عفا اللہ عنہ کیمبلپور ۱۵ رمئی ۷۰ء

بقیہ عثمانی صاحب کا کردار

لا کر کے کفر کو اسلام قرار دیکر ملک میں رائج کیا۔ لیکن مولانا عثمانی کے نزدیک ابھی مذہب کو کوئی خطرہ پیش نہیں آیا تھا۔ جو انکو گوشہ عزلت سے نکلنے پر مجبور کرتا۔ [illegible] ذہن کے [illegible] تمام فتنوں کا مقابلہ کیا اور دین کی حفاظت میں ہر قربانی پیش کی۔ اور مودودی جماعت کے دھوکے کو کھولا۔ — مگر مولانا ظفر احمد صاحب خاموش بیٹھے رہے۔

خریدار اور ایجنٹ حضرات

ترجمان اسلام کی رقوم خریداری وغیرہ نیز آرڈر، شکایات مضامین و خبریں حسب سابق دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتے پر بھیجتے رہیں۔

ایک وضاحت اور تردید

جناب شبیر محمد صاحب ناظم نشر و اشاعت مدرسہ جامع اسلامیہ نواں شہر غربی کبیروالا سے ایک تحریر میں وضاحت کرتے ہیں کہ ۲۲ رمئی کے ترجمان اسلام میں صوفی عبدالمجید صاحب نے مولانا محمد شفیع صاحب کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ روزنامہ جسارت کی جس رپورٹ کا صوفی صاحب نے حوالہ دیا ہے۔ وہ رپورٹ سراسر دروغ گوئی پر مبنی ہے اور ہم اس کی پر زور تردید کرتے ہیں نیز مولانا محمد شفیع صاحب نے مولانا ظہور الحق صاحب کے متعلق بھی کچھ نہیں کہا۔ اس کے برعکس انہوں نے تو مودودی پارٹی کے ایک ممبر منظور الحق کو چیلنج دیا تھا یہ الزام بھی درست نہیں ہے کہ مولانا محمد شفیع صاحب عوام کو دارالعلوم سے توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے کہ جو حضرات دارالعلوم کے سرپرست اور معاون ہیں وہی سراج العلوم کے بھی سرپرست اور معاون ہیں۔ مثلاً حضرت درخواستی صاحب مدظلہ۔ محمد حسین صاحب کھگہ وغیرہ۔ مولانا عبدالخالق صاحب مرحوم اور مولانا محمد شفیع صاحب کے اختلاف کا معاملہ اوّل الذکر کی وفات کے بعد اب اللہ کے سپرد ہے اسے اچھالنا درست نہیں ہے۔

نواں شہر کبیروالا میں نہ تو مرکزی جمعیۃ کی کوئی شاخ ہے اور نہ کوئی دفتر ہے۔ اس کے برعکس مولانا محمد عبداللہ صاحب صدر مدرس ملتان جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر ہیں اور مولانا غلام یٰسین صاحب و مولوی امداد اللہ صاحب رکن ہیں اور ہم سب حضرت درخواستی مدظلہ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ کی کی قیادت پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں۔

نوٹ:۔ صوفی عبدالمجید صاحب کے مضمون اور شبیر محمد صاحب کی اس تردیدی وضاحت کے بعد ترجمان اسلام کے صفحات اس بحث کو آگے بڑھانے سے معذور ہیں۔ (ادارہ)

فریاد و اپیل

پہلے ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء کے اخبارات ترجمان اسلام و امروز وغیرہ میں اپنی گذارشات کہہ چکا ہوں۔ اور اس قسم کے مضمون کی درخواست میاں تمام نوابزادگان سے لیکر صدر پاکستان تک تقریباً ۳۰ حضرات رجسٹری کے ذریعہ بھیج چکا ہوں جن کی رسیدات میرے پاس موجود ہیں۔ ان میں سے صرف ایک درخواست کا جواب راولپنڈی سے ملا جس میں کہا گیا تھا کہ تمہارا معاملہ سیکرٹری صوبائی محکمہ تعلیم کو بھیج دیا گیا ہے۔ وہاں رابطہ قائم کرو۔ چنانچہ میں کئی مرتبہ لاہور گیا۔ درخواستیں دیں۔ بالآخر ۱۹ر مرری شندہ کو ڈائرکٹر تعلیمات لاہور کے یہاں۔ لیکچرار کی پوسٹ کے لئے میری بھتیجی کا انٹرویو ہوا۔ اس کے بعد جب ۸ر مئی کو لسٹ نمبر معلوم کرنا چاہا تو جواب دیا گیا کہ تم نے شیخ منور دین ہیڈ کلرک ملتان کی شکایات کیں ہیں۔ اس لئے تمہارا نام درج نہیں کیا گیا۔ حالانکہ ۲ کو میری بھتیجی نے ایک درخواست ایڈیشنل پوسٹ کے لئے ڈویژنل انسپیکٹرس آف ملتان کی پرزور سفارش کے ساتھ دی تھی۔ اور میں خود ۷۰/۵/۴ کو لاہور میاں نام دار صاحب کے پاس گیا۔ انہوں نے بھی حسب دل خواہ درخواست پر ریمارک کر دیئے۔ لیکن جب میں عبدالحمید صاحب بٹ سپرنڈنٹ محکمہ تعلیم لاہور ریجن کے پاس درخواست لے کر گیا۔ تو انہوں نے صاف صاف کہہ دیا۔ کہ شیخ منور الدین ہیڈ کلرک کی شکایت کرنے کی وجہ سے تمہارا کام ہرگز نہیں ہو سکتا۔

گذارش یہ ہے۔ کہ جب میری بھتیجی۔ ایم اے فسٹ کلاس ہے۔ اور ۶۷/۱۲/۲۱ کو درخواست ملازمت دے کر ۱۹۶۷ سے، اسسٹنٹ مسٹرس سکول ہے۔ تو اس کو سال میں صرف چند ماہ کے لئے ملازمت دی جاتی ہے۔ جب کہ کئی ایک، مسٹرسیں صرف بی۔ اے ہوتے ہوئے بریک کے بغیر ملازمت پر مامور ہیں۔ ان ٹرینڈ اور کم تعلیم یافتہ استانیوں کو تو برابر کام پر رکھا جائے۔ اور میری بھتیجی جو فرسٹ کلاس ایم اے بھی اور ٹرینڈ بھی اسے محض چھٹی کی جگہ پر چند ماہ کیلئے تعینات کر دیا جاتا ہے۔ آخر کیوں یہ ناانصافی جاری ہے۔ اور میری بار بار کی درخواستوں و فریادوں پر کیوں توجہ نہیں دی جاتی۔ اس کے لئے اب سوائے خدائے دانا و بینا کے آگے فریاد کرنے کے میرے لئے کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا ہے۔

امیر علی قریشی D/13 ممتاز آباد۔ ملتان ۲۰/۵

... کا سیاسی کردار

عبدالمجید لدھیانوی کبیروالہ ضلع ملتان

سیاست میں حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی سب سے پہلے کس طرح لائے گئے۔ خود لکھتے ہیں "جب لیاقت کاظمی الیکشن شروع ہوا۔ میں اس وقت تھانہ بھون ہی میں تھا۔ سردار امیر اعظم خان (جو اس وقت بھی بقید حیات ہیں اور پاکستان کے وزیر بھی رہ چکے ہیں) قائد ملت خان لیاقت خان مرحوم کا خط لے کر میرے اور شبیر علی کے پاس آئے۔ پہلے مولوی شبیر علی صاحب سے ملے کہ ان کے ساتھ پہلے سے تعارف بھی تھا۔ اور ان کے ہی مکان پر اس وقت قیام بھی تھا۔ جب میں خانقاہ میں نماز پڑھ کر بھائی مولوی شبیر علی کے دفتر میں آیا۔ تو وہاں سردار امیر اعظم سے میرا تعارف کرایا گیا۔ پھر قائد ملت مرحوم کا خط دکھلایا۔ اور کہا بھائی صاحب! اگر پاکستان بنانا شرعاً فرض ہے جیسا کہ آپ تقریروں میں برابر کہتے ہیں۔ تو اس وقت کاظمی صاحب کے مقابلہ میں لیاقت علی خان صاحب کی مدد کے لئے آپ کو دورہ کرنا ضروری ہے کیونکہ کاظمی صاحب کی مدد کو جمعیت علماء ہند کے علماء مع اپنے شاگردوں کے دورہ پر نکل آئے ہیں۔ اور جن اضلاع سے ووٹ حاصل کرنا ہے وہاں علماء دیوبند کا خصوصاً مولانا مدنیؒ کا جسقدر اثر ہے۔ آپکو معلوم ہے۔ علی گڑھ کے طلباء بھی لیاقت علی خان کی مدد کو نکلے ہیں مگر ان سے مولانا مدنیؒ کی باتوں کا جواب نہیں ہو سکتا۔ ان کی تو صورت ہی دیکھ کر عوام مسلمان یہ کہہ دیں گے۔ کہ تم کیا پاکستان قائم کرو گے۔ نہ صورت اسلامی نہ شعائر اسلام کی پابندی۔ اس لئے آپ کا الیکشن کے لئے دورہ کرنا ضروری ہے میں نے ان کی سفارش منظور کر لی اور اللہ اللہ کا نام لے کر دورہ کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ البلاغ کراچی شوال المکرم ۸۳ھ

مولانا ظفر احمد صاحب کا عملی سیاست میں یہ پہلا قدم تھا۔ یہ پہلا قدم خود نہیں اٹھایا گیا تھا۔ بلکہ نواب لیاقت علی اور سردار امیر اعظم خان نے اٹھوایا تھا۔ اور اٹھوایا اس لئے تھا کہ کاظمی صاحب کی امداد کیلئے جمعیت علماء ہند مع اپنے شاگردوں کے نکل پڑے ہیں۔ اور جہاں سے ووٹ حاصل کرتے ہیں۔ وہاں علماء دیوبند کا خصوصاً مولانا مدنی کا بہت اثر ہے۔ لیاقت علی خان کی حمایت میں علیگڑھ کے طلبہ نکل پڑے ہیں۔ لیکن ان سے مولانا مدنیؒ کا جواب نہیں بنتا۔ گویا کہ مولانا مدنی اور علماء دیوبند کے مقابلہ کے لئے ....

مولانا کو میدان میں اتارا گیا۔ جب پاکستان بن گیا۔ اور مرحلہ آیا پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کرنے کا تو چاہیئے تو یہ تھا کہ اس وقت ملک میں طوفانی دورہ کر کے رائے عامہ کو اتنا ابھارا جاتا۔ کہ ارباب اقتدار نوابوں کا طبقہ انتہا دھیت کے خلاف اسلامی قانون بنانے پر مجبور ہو جاتا۔ لیکن ہوا یہ کہ مولانا صاحب سیاست سے ہی کنارہ کش ہو کر بیٹھ گوشہ عزلت میں چلے گئے جہاں سے لیاقت علی خان نے (۴)

(۴)

علماء دیوبند ... شکست دینے کیلئے انہیں نکالا تھا اور اپنے متعلقین کے نام نصیحت شائع فرما دی۔ کہ آجکل جو سیاسیات ملک میں رائج ہیں وہ شرعی سیاست نہیں بلکہ یورپین سیاسیات ہیں۔ اس لئے میرے متعلقین کو ان سے الگ رہنا چاہیئے۔ ہمارا تعلق سب مسلمانوں سے یکساں ہے اور ان سیاسیات میں دو پارٹیاں بننا لازم ہے اسلئے میرے احباب اور متعلقین کو کسی پارٹی میں داخل نہ ہونا چاہیئے۔ (شجرہ طیبہ ظفر عثمانی) چنانچہ پاکستان میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں ارتداد کی سرپرستی میں علماء کرام کی تذلیل اور توہین جاری رہی۔ لیکن مولانا عثمانی نے اس دور میں خطوط لکھنے اور صرف مقامی بیانات پر اکتفا کیا۔ ملک کے قریہ قریہ گھومنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ انکار حدیث کے فتنے نے سر اٹھایا۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ کو نہایت تیزی سے الحاد کی طرف دھکیلا گیا پہلی مارشل لاء حکومت نے اسلام کی بیخ کنی کیلئے فضل الرحمن کا فتنہ ابھارا اور آرڈیننس کے ذریعہ ...

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

بقیہ شذرات

...کے جلوس کے اس تفریباتی پہلو کے علاوہ
...واضح ہو گئی کہ خفیہ جیسے مقامات پر اس میں
...حصہ لینے والے وہ اشخاص تھے۔ جو مدینہ مرزائی
...نے میں۔ اور یہ مودودی، مرزائی اتحاد کا بڑا اعلیٰ
...ہے۔

...معاملہ کہ اس سمجھ کے دن کو وہ کیا خصوصیت حاصل
...وہ میلاد النبی اور دوسرے اسلامی دنوں کو چھوڑ
...کی کوشش رہے جلوس میں شرکت کرنے والے
...دوسرے رنگ کے نعرے جان سکتے اور بتا سکتے۔

...شوکت . . . . سے یہ بھی عیاں ہو گیا کہ حکومت
...دارے پوری طرح سامراج نواز جماعت اور
...جماعت کی پشت پر ہیں۔ اس لئے کہ ریڈیو کی خبروں
...ٹیلی ویژن میں یوم شوکت کی تفصیلات اور لاہور،
...پسندی۔ جیسا کہ دیہ نظام کے جلسوں میں مودودی
...کے افسران کے خطابات کی خبریں نشر کی گئیں جبکہ
...دوسری جماعتوں کو آج

...ہونے اس اعزاز سے نہیں نوازا ہے اور یہ صدر محترم
...علان کو نشر کرنے کیسا مذاق کیا گیا ہے کہ ان کا تعلق
...کسی سیاسی جماعت سے نہیں ہے۔ اور ان کی حکومت
...معاملہ میں بالکل غیر جانب دار ہے۔ کاش صدر کو بتایا
...کہ سوائے ان کی ذات کے اب ان کی حکومت کا ایک
...حصہ صاف صاف جانبدار بن چکا ہے۔

دلوں کا روگ

...مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور
...علماء اسلام کے رہنماؤں کی تقریروں اور عظیم الشان کامیابی
...نے بعض دریدہ دہن مخالفوں کو اتنا بوکھلا دیا ہے کہ
...کی نیندیں تک حرام ہو گئی ہیں۔ اور وہ اپنے احساس
...ت و کمتری کو دبانے کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ
...پاتے کہ اٹھتے بیٹھتے مفتی محمود صاحب مولانا غلام غوث صاحب
...اور جمعیۃ کو برا بھلا کہتے رہیں۔ اس کا نمونہ "جسارت"
...ملت" وغیرہ مقبوضہ پریس کے اخباروں اور چٹان وغیرہ
...روزوں میں ہر ہفتہ اور روزانہ دیکھنے میں آتا ہے۔ چٹان کے سپاہ
...کرنے کے لئے تو جمعیۃ کے رہنماؤں کو ہر ہفتہ گالیاں دینا ایک
...ڈیوٹی بن گیا ہے۔ جس کے بغیر اس کی گندہ ذہنیت ہو ہی
...نہیں سکتی۔ چنانچہ یکم جون کے شمارہ میں بھی یہ مغلظات جگہ
...بکھری پڑی ہیں۔ اور ایک شخص کے فکر و نظر کی قلب ماہیت
...عبرتناک پتہ دے رہی ہیں۔ افسوس کہ جب دلوں کا
...ل ہو اکٹھا کیا ہے۔ تو وہ بدلتا ہی رہتا ہے

مدینہ کا سوئی

...لوگوں نے مدینہ سے ایک فتویٰ حاصل کیا ہے۔ اور
اس پر بھی، اچھی خاصی بغلیں بجائی ہیں۔ لیکن حیرت کی بات
کی بات یہ ہے کہ اس فتوی کا اصل متن مکمل شائع کرنے سے گریز
کیا گیا ہے۔ اور عکس صرف دوسرے صفحہ کا اور دستخطوں کا دیا ہے
دوسرے صفحہ پر بھی قرآن کی آیت جہاں ختم ہو کر دستخط شروع ہو
جاتے ہیں۔ اردو کے ترجمہ میں اس آیت سے آگے عبارت بڑھا
کر شائع کی گئی ہے۔ خدا معلوم ان بیچاروں کی کیا بے بسی تھی۔ کہ پورے
فتوی کا عکس نہیں دے سکے اور دوسرے صفحہ کے عکس والے متن کے
اردو ترجمے کا اضافہ کیوں کرنا پڑا۔ بہرحال اس فتوے کا حشر بھی سابقہ
۳۰۳ کے فتوے کا سا ہو کر رہ گیا بلکہ ۱۱۳ کا فتویٰ تو کچھ دن گونجتا رہا۔
لیکن یہ دوسرے دن ہی سرد پڑ گیا۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ہی قدیم اور اصل جمعیۃ ہے

حضرت مولانا شیخ بشیر احمد صاحب بنگلہ اسٹیٹ کا بیان

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے حال ہی میں ایک بیان جاری کیا ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ مختلف ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے جو متوازی جمعیۃ بنی ہے۔ وہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام و نظام اسلام پارٹی کے نام سے کام کر رہی ہے۔

دوسری طرف حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب کی جمعیۃ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام برابر منظم طریقہ سے پاکستان اور اسلام کی خدمت میں عرصہ دراز سے مصروف ہے۔ اس وقت اس جمعیۃ کے امیر موجودہ زمانہ کے بہت بڑے بزرگ حافظ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ ہیں اور ناظم عمومی مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ہیں۔ حضرت علامہ عثمانیؒ کی اس جمعیۃ کے ساتھ نئی قائم شدہ متوازی جمعیۃ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ان کے ساتھ حضرت عثمانیؒ کی جمعیۃ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا کوئی معاہدہ بھی نہیں ہوا ہے۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں حقیقی اسلام قائم کرنے کی خواہاں ہے۔ اور سرمایہ دارانہ نظام اور سوشلزم کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو لوگ سرمایہ دارانہ نظام بحال رکھنے کے خواہاں ہیں۔ وہ اپنے مفاد کے خاطر جمعیۃ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ اور سوشلزم کا بہتان باندھتے ہیں۔

روزنامہ الاسلام

روزنامہ "الاسلام" کے اجراء کے لئے "ڈیکلریشن" داخل کر دیا ہے۔ اور اب حکومت کی طرف سے اجازت ملنے کا انتظار ہے۔ اجازت ملتے ہی جلد سے جلد "الاسلام" کی اشاعت شروع کر دی جائے گی۔ اس کے اخراجات کے لئے کثیر رقم کی ضرورت پڑے گی۔ "الاسلام" کسی فرد کی ملکیت نہیں ہوگا۔ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام۔ ان سب حصہ داروں کی ملکیت ہوگا۔ جو اس کے اخراجات کے لئے اس وقت رقم فراہم کر دیں گے۔

آپ اس میں دس روپیہ سے دس ہزار، بیس ہزار تک کی رقم دے کر حصہ دار بن سکتے ہیں۔

اگر حصہ دار نہ بننا چاہیں۔ تو قرض حسنہ کے طور پر رقم دے کر اجر حاصل کریں۔ ادارہ اس رقم کی واپسی اخبار کے اجراء کے ایک سال بعد شروع کر دے گا۔

آپ اسلام کی خدمت کے لئے صرف اعانت کے طور پر بھی اس میں رقم دے سکتے ہیں۔

تمام رقوم کی رسیدات فوراً بھیج دی جائیں گی اور اخبار کے جاری ہوتے ہی شرکت کے طور پر وصول ہونے والی رقوم باقاعدہ حصص میں منتقل کر دی جائیں گی

شعبہ روزنامہ "الاسلام"۔ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ۔ ملتان شہر

مرکزی دفتر سے خط و کتابت

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا پتہ درج ذیل ہے

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ ملتان

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ڈاک ٹکٹ بھیجے جائیں ورنہ تعمیل سے معذور سمجھیں

عوام کو ان لوگوں کے دھوکہ سے ہوشیار رہنا چاہیئے

(حضرت مولانا بشیر احمد مدظلہ)

نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

باگھا، سلہٹ۔ مورخہ ۲۶ مئی سنہ

مرسلہ:۔ احقر محمد عبدالجبار غفرلہ

۳۰ مئی سنہ

نہایت ضروری

تمام ضلعی وصوبائی جمعیتیں متوجہ ہوں

ضلعوں کی جمعیتوں کو چاہیئے کہ وہ فوراً اپنے اپنے ضلع کی تشکیلات و ماتحت شاخوں کی تفصیلات اور اس دوران کی گئی سرگرمیوں، جلسوں، جلوسوں، دوروں وغیرہ کی رپورٹ، مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون دروازہ ملتان کے پتہ پر بھیج دیں۔ تاکہ یہ تفصیلات اس رپورٹ میں شامل کر دی جائیں۔ جو ۲۶ جون ۱۹۷۰ء کو مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں پیش کی جائے گی۔

تفصیلات درج ذیل طریقے پر بھیجئے۔

(۱) ضلع کا نام و دفتر کا پتہ

(۲)۔ ضلع کے عہدہ داروں کے نام (۳) ضلع کی کل شاخوں کی تعداد (۴)۔ ضلع کے کل ارکان جمعیۃ کی تعداد (۵) ضلع بھر میں کن کن مقامات پر جلسے، دورے وغیرہ ہوئے ان کی تعداد اور دورہ کرنے والوں کے نام۔ جلسوں، جلوسوں، دوروں کی تاریخیں۔ (۶) ضلع کا اب تک کا گوشوارہ کارکردگی یکسالہ، (۷)۔ ضلع کے کارکنان و مبلغین وملازمین کی تعداد (۸)۔ ضلع کے انتخابی حالات جمعیۃ کے متوقع امیدواروں کے نام اور دیگر معلومات۔ (۹)۔ مغربی اور مشرقی پاکستان کی ان امور پر مشتمل صوبائی رپورٹ بھی بھیجی جانی چاہیئے جبکہ تمام رپورٹیں ۲۰ جون ۱۹۷۰ء تک مرکزی دفتر ملتان پہنچ جانی چاہیئیں۔ فیما رپورٹ بعد میں کتابی صورت میں بھی شائع کر دی جائے گی۔

سابق جسٹس

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

جناب رشید الحسن جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے

ہانیہ جنگ ضلع سلہٹ کے جناب رشید الحسن صاحب سابق جسٹس نے عملی سیاست میں حصہ لینے کا اعلان کیا اور جمعیۃ علمائے اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جمعیت علمائے اسلام کے لٹریچر اور پمفلٹ کتابچہ وغیرہ اور ان کے مینی فیسٹو میں نے مطالعہ کیا اور قائدین جمعیت کی صحیح پالیسی اور ٹھوس اقدام سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ بالآخر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ملک میں صرف ایک یہی پارٹی ایسی ہے جو صحیح معنوں میں مکمل اسلامی نظام نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کے لئے بے لوث خدمت اور انتھک محنت شاقہ جھیلتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی سے قبل کے بزرگان دین اور علمائے کرام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز اور سید احمد بریلوی۔ شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام حضرت علامہ عبداللہ درخواستی اور پیر محسن الدین احمد (مدظلہ ضیاء) کی قیادت میں انتھک و مسلسل تحریک اسلامی نظام کے نفاذ کی جاری رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے ایک معمولی خادم کی حیثیت سے محض دینی و قومی خدمت کی غرض سے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اور میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اسلام کی سربلندی کی خاطر اس جمعیۃ میں شامل ہو جائیں۔ اور ملک میں مکمل اسلامی نظام کے اجراء کے لئے تعاون کریں۔

(محمد عبدالحی فرقانی ناظم مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام)

مریدوں سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ تمام مکاتب فکر، بریلوی۔ دیوبندی۔ اہل تشیع سب نے ہی مشترکہ طور پر اس تقریب میں حصہ لیا۔ اور جمعیۃ کے ساتھ اتفاق کا مظاہرہ کیا منتھن کوٹ کے خاکسار حضرات آخر تک حضرت مفتی صاحب کے جلو میں رہے۔ سپاس نامہ کے بعد مفتی صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس نے عوام کے قلوب کو جمعیۃ علماء اسلام کے لئے کھول دیا۔ اور لوگ دیوانہ وار جمعیۃ زندہ باد، مفتی اعظم زندہ باد کے پرجوش نعرے لگاتے رہے۔ (رپورٹ) شیر محمد رفیقی

مطالعہ وتبصرہ

تجدید سبائیت معہ اضافات بجواب خلافت و ملوکیت

قیمت:۔ ایک روپیہ پچاس پیسے

پتہ:۔ مکتبہ صادق۔ پہلی منزل عیدگاہ شاہ ولی اللہ روڈ کھڈہ کراچی

ڈیڑھ سو صفحہ کی یہ کتاب ان مضامین پر مشتمل ہے جو عرصہ ہوا۔ ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور میں حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ کے قلم سے مودودی صاحب کی رسوائے زمانہ کتاب "خلافت وملوکیت" کے جواب میں شائع ہوتے تھے۔ ترجمان اسلام میں یہ سلسلہ نامکمل رہ گیا تھا اور اب مکتبہ مذکورہ بالا نے اسے اضافات کے ساتھ شائع کیا ہے۔

مولانا اسحاق صاحب سندیلوی کے یہ مضامین علمی و تاریخی اعتبار سے نہایت بلند پایہ اور مودودی صاحب کے خود ساختہ افکار کا مسکت جواب ہیں اور اس موضوع پر حرف آخر کا حکم رکھتے ہیں۔

فاضل پور میں حضرت مفتی محمود صاحب کی آمد

اپنے تمام مریدوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کا اعلان ... مئی کو فاضل پور کا قصبہ انسانوں کے ہجوم سے امڈ آیا تھا۔ دور دراز دیہات سے ہزاروں لوگ حضرت مفتی محمود صاحب کی آمد کی خبر سن کر جوق در جوق چلے آ رہے تھے۔ کارکنوں نے فاضل پور سے ۵ میل دور ہاموں والہ پر حضرت مفتی صاحب کے استقبال کا انتظام کیا۔ اور قصبہ سے ایک میل باہر لاتعداد انسانوں کا جم غفیر حضرت صاحب کی آمد کا منتظر تھا۔ حضرت مفتی صاحب کی تشریف آوری اس قصبہ کی تاریخ میں ہمیشہ منور رہے گی۔ اور عوام کا والہانہ استقبال بھی ہمیشہ یادگار رہے گا۔ مفتی صاحب عظیم الشان جلوس کی صورت میں قصبہ کے اندر پہنچے۔ جلسہ کی صدارت مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازی خان نے کی۔ سید ولد حسین شاہ صاحب عفنہ نے نظم پڑھی۔ اہالیان فاضل پور کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب بکھر پوری نے اپنے تمام

ظریف بخش اے - موضع دلو خیل تحصیل مروت

...خ اسلام کے ...ان کا ر...

...ت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ...نمبر ۵۳ میں فرماتے ہیں۔

...مخلوقات کی عذاب سے خلاصی علماء کے وجود ...وابستہ ہے۔ ویسے ہی جہاں کے لوگوں کا نقصان ...رے۔ بہترین عالم جہان والوں سے بہترین انسان ...سے جو بدترین ہیں۔ وہ بدترین مخلوق ہیں۔ ہدایت و ...کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے۔

...ک نے ابلیس لعین کو دیکھا۔ کہ فارغ اور بیکار بیٹھا ...انہوں نے اس بات کا راز دریافت کیا شیطان نے ...کے علماء (سوء) ہمارا کام کرتے ہیں۔

...اور گمراہی میں وہی کافی ہیں۔
...عالم کہ کامرانی و تن پروری کند
...او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔

...دنیاوی کامیابی کا خواہاں ہے۔ اور تن پروری اس کا ...وہ خود گمراہ ہے۔ دوسروں کی رہبری کیسے کر سکتا ہے ...اور مکتوب نمبر ۳۳ میں فرماتے ہیں۔ بے شک جو ...سے بے رغبت ہیں۔ وہ جاہ و ریاست، مال و دولت ...کے خیالات سے آزاد ہیں وہ علماء آخرت ہیں۔ ...ت انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور مخلوقات ...بہترین انسان ہیں۔
...قیامت کے دن ان کی سیاہی فی سبیل اللہ شہید وں ...کے ساتھ تولی جائے گی۔ اور ان کی سیاہی کا پلہ ...ہو جائے گا۔

...نَوْمُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَۃٌ
...کا سونا عبادت ہے۔

ان حضرات کی شان میں ثابت ہے۔ کیونکہ آخرت کا جمال ان کی نظروں میں مستحسن ہے"

دنیا کی قباحت اور برائی کا ان کو مشاہدہ ہو گیا ہے۔ آخرت کو انہوں نے بقار کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس فانی زیب کے پیچھے پڑکر دا غدار نہیں کیا۔

بوشیر انہوں نے اپنے کو باقی رہنے والی آخرت کے سپرد کیا۔
اور دنیا، فانی سے روک لیا۔"

حضرات علماء حق کی رب العزت نے کیا شان بنائی ہے بیشک یہ حضرات علماء آخرت ہیں۔ ظاہری جسم کے لحاظ سے تو یہ دنیا میں رہتے ہیں لیکن روحانی لحاظ سے وہ مکان آخرت میں رہتے ہیں۔

قطب الاقطاب شیخ التفسیر جناب حضرت مولانا لاہوری نور اللہ مرقدہٗ ایک ملفوظ میں فرماتے ہیں۔

"میں کہا کرتا ہوں۔
کہ بعض اولیاء اللہ ایسے ہوتے ہیں۔ جو پبلک پلیٹ فارم پر اگر اصلاحِ خلق خدا کا کام نہیں کرتے۔ انکا وجود اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرتا ہے۔

وہ بظاہر اس طرح رہتے ہیں۔ کہ دنیا داران کے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہ کریں۔ لیکن وہ گدڑی میں لعل ہوتے ہیں۔ اگر اس قسم کے اللہ والے لاہور میں نہ ہوں تو کوئٹہ کی طرح لاہور ایک منٹ سے پہلے پہلے غرق ہو جائے۔

چونکہ یہاں کوئٹہ سے زیادہ آبادی ہے۔ اس لیے گناہ بھی زیادہ ہوتے ہیں ــ وہ اللہ کے عذاب کو روکتے ہیں۔
"ایک اور ملفوظ فرماتے ہیں۔

قَالْ کے مربی علماء کرام "اور حال کے مربی صوفیاء عظام ہیں۔ عالم پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتا جب تک قال۔ حال نہ ہو جائے۔ عالم بے عمل خلقِ خدا کی گمراہی کا باعث ہوتا ہے"

کلہاڑی جب لوہار کی دکان سے نکلتی ہے تو اس کی ظاہری خوبصورتی کے لیے نکل پالش کی ضرورت ہوتی ہے۔ نکل ہو جانے کے بعد دیدہ زیب بھی ہو جاتی ہے۔
بعینہٖ جب عالم تحصیل علوم سے فارغ ہو کر نکلتے ہیں۔ تو انہیں مزکی کی ضرورت پڑتی ہے۔
قَالْ تو سکھاتے ہیں علماء دین اور حال کی اصلاح صوفیائے عظام فرماتے ہیں۔"

"ایک اور ملفوظ میں فرماتے ہیں۔
کھرا عالم وہ ہے جس کے دائیں ہاتھ میں قرآن ہو۔ اور بائیں ہاتھ میں حدیث خیر الانام علی صاحبہا السلام۔ ان دونوروں کی روشنی میں خود چلے اور ہمیں چلائے عالم بیارے ہوں تو ایسے۔ جاہل (بے علم) بھی ایسے ہی پیارے ہوں۔

جن کو ایسے علماء حقانی سے پیار ہو۔ میں نے اللہ والوں کے ہاں ایسے جاہل دیکھے ہیں۔ ان میں للہیت ہوتی ہے۔ وہ اللہ والوں سے جو باتیں سنتے ہیں۔ وہ یاد کر لیتے ہیں۔ پھر آپس میں جب مل کر بیٹھتے ہیں تو ان باتوں کو بیان کرتے ہیں۔

"ایک کہتا ہے۔ حضرت نے یوں فرمایا۔ دوسرا کہتا ہے حضرت نے یوں فرمایا"

"ایک اور ملفوظ میں فرماتے ہیں"
اگر عالم اپنے دماغ کی الماری میں علم کے انبار لگا کر رکھ لے۔ لیکن عمل میں کھوٹا ہے۔
تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے علم کی کوئی قیمت نہیں۔ یہود کے علماء تورات کے فاضل تھے۔ لیکن چونکہ عمل میں کھوٹے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ان کو گدھے سے تشبیہ دیتے ہیں۔

ایک اور ملفوظ میں فرماتے ہیں۔
حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
کہ میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ فضائے آسمان میں ایک نورانی تخت بچھا گیا۔ اس پر ایک نورانی شکل جلوہ افروز ہوئی۔ جس نے مجھے آواز دی کہ اے عبد القادر ہم نے تمہیں نمازیں معاف کر دیں۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا۔ اخساء یا لعین (اے لعین ذلیل ہو) میرا یہ کہنا تھا۔ نہ تخت رہا اور نہ تخت نشین۔ اس میں سے آواز آئی کہ اے عبد القادر تو اپنے علم کے زور سے بچ گیا"

জুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর AHORE price

— اس کانفرنس میں پاکستان کے مسلمان نوجوان جذبۂ ایثار و قربانی اور
عمل کے ساتھ جوق در جوق شریک ہو رہے ہیں۔

۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ ر جون ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ

کو جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی
بر صغیر پاک و ہند کی تاریخ میں سب سے بڑی اور یادگار زمانہ

اس کانفرنس کے ذریعہ

پاکستان کے مسلمان یہ واضح کر دیں گے کہ

- ★ وہ اس ملک میں ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی دستور کے سوا کسی دستور کو نہیں
- ★ وہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کی قانونی حکمرانی اور دستوری نظریہ کے سوا کسی حکمرانی اور نظریہ کو نہیں مانتے ۔
- ★ ختم نبوت کے عقیدہ کے آئینی تحفظ اور صحابہ کرام کی عظمت کے آئینی اعتراف کے بغیر کوئی نظام ان کے لیے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔
- ★ وہ اسلام کے مقابلہ میں مغرب کی جمہوریت اور اشتراکیت دونوں کو ہی رد

- ● اسلام اور پاکستان کے دشمنوں پر واضح کر دیجئے کہ اس خطۂ زمین پر اللہ کا قانون نافذ ہو کر رہے گا۔
- ● سامراجیت کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔
- ● پاکستان سے اسلام کے غلبہ کی نئی تاریخ کا آغاز ہوگا۔
- ● اس سرزمین پر مکمل اسلامی مساوات و اخوت قائم ہو کر رہے گی۔
- ● ڈیموکریٹک ازم (جمہوریت) کمیونزم (اشتراکیت) کسی بھی ازم کو اسلام کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

آئیے! لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے دشمنوں پر حق کے غلبہ کی آواز کا سکہ بٹھا دیں۔

— آج ہی سے ان قافلوں کو تیار کرنے لگ جائیں جو پاکستان کے گوشہ گوشہ سے اس کانفرنس میں حصہ لیں گے۔

— اس کانفرنس میں مغربی پاکستان کے ہر حصہ سے علماء، صلحاء، مشائخ، دانشور طلباء، اساتذہ، وکلاء، پروفیسر، تجار، کسان، مزدور، ملازم پیشہ غرضیکہ ہر شعبۂ حیات سے تعلق رکھنے والے عوام و خواص بھرپور شرکت کر رہے ہیں۔

کیا آپ کو ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں؟ اگر عزیز ہیں اور بیشک ہر مسلمان کو عزیز ہونا چاہئے تو پھر اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھئے۔ اور جو بھی اس کانفرنس کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھیے کہ اسے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں۔ وہ اسلام، اسلامی اشتراکیت اور اسلامی جمہوریت کے نام سے آپ کو فریب دینا چاہتا ہے۔ اس فریب کے جال کو توڑ دیجئے اور اللہ کے خالص دین کے قیام کے لیے اٹھ کھڑے ہو جیے۔ آئین شریعت کانفرنس اللہ کے دین کی طرف ایک اہم ترین اور کامیاب قدم ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس کی کامیابی میں آپ کا جتنا حصہ ہوگا، خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی ہی رضا کے آپ حقدار بنیں گے۔

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور (پاکستان)
پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار
مکہ معظمہ
ج ۱۳
شمارہ ۷

جمعیت علماء اسلام کے متعلق ایک صاحب کے چند سوالات اور

ان کا مدلل جواب

قسط ۲

حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچی امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن

④ جمعیت علماء اسلام کا دستور چھپ چکا ہے۔ منشور کامل غور و خوض کے بعد مشرقی اور مغربی پاکستان کے ذمہ دار علماء نے بالاتفاق شائع کر دیا ہے۔ جو کہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء کے ترجمان میں تفصیل سے شائع ہو چکا ہے۔ اور مستقل پمفلٹ کی شکل میں بھی بازار میں آگیا ہے۔ اس کی بنیاد قرآن و حدیث اور فقہ حنفی پر ہی رکھی گئی ہے۔ جن علماء کے نام جمعیت کے خلاف استعمال کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس منشور کے خلاف اسلام ہونے کا دعوای نہیں کیا ——— حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری دامت برکاتہم جیسی متصلب دینی شخصیت نے صاف لفظوں میں اعلان فرما دیا ہے ——— حضرت بنوری دامت برکاتہم اپنی اونچی شخصیت کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ علماء کے درمیان مفاہمت کمیٹی کے رکن بھی ہیں اس لیے بھی آپ کے درج الفاظ میں خاصا وزن ہے۔

فرماتے ہیں۔

> منشور بحالات موجودہ جامع بھی ہے اور قابل عمل بھی اور اس کا سب سے خوش آئند اور نمایاں پہلو یہ ہے کہ موجودہ مشکلات کو حل کرنے اور معاشرہ کی ہمہ جہتی کجی کو سیدھا کرنے کے لیے قدم قدم پر قرآن و سنت کے نصوص اور اسلامی اصول کو سامنے رکھا گیا ہے۔

بیّنات ص۵ بابت ماہ رمضان المبارک ۸۹ھ

اس کے بعد آپ نے اپنے بھرپور جذبۂ حق پرستی کے تحت صاف لفظوں میں فرمایا کہ :-

> جمعیت کے زعماء کے بارے میں جو غلط فہمیاں تھیں اور انہیں سوشلسٹ ہونے کا جو طعنہ دیا جاتا تھا اس منشور کے بعد اسے ختم ہو جانا چاہیئے .... علاوہ ازیں جمعیت کے ذمہ دار حضرات کے بیسیوں بیانات موجود ہیں کہ ہم اقتصادیات میں بھی صرف اسلامی نظام ہی چاہتے ہیں۔ جمعیت سے منسوب جو بیان بھی اس کے خلاف نظر آئے وہ یقیناً غلط ہوگا۔

ان تصریحات کے بعد آپ کے اس سوال کے کہ "کیا آپ سوشلسٹ ہیں ؟" کے کوئی معنی ہی باقی نہیں رہ جاتے سوا اس کے کہ مخالفین جمعیت نے جمعیت کے ملک گیر اثرات سے بوکھلا کر جو رٹ لگانی شروع کر دی ہے اسے دھرایا جائے۔

سوال نمبر ۲ :-

تو پھر مفتی محمد شفیع صاحب اور احتشام الحق صاحب جیسے لوگ کیوں آپ کے ساتھ نہیں ؟

الجواب :-

اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ آپ سوشلسٹ ہونے سے انکار کریں گے۔ لیکن ان حضرات کا آپ کے ساتھ نہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ آپ ضرور سوشلسٹ ہیں .... سو گذارش یہ ہے کہ کسی جماعت میں ان دونوں حضرات کا شریک نہ ہونا اس جماعت کے سوشلسٹ ہونے کی دلیل ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہی دونوں حضرات مودودی فرقے کے ساتھ ہیں اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر وہ بھی سوشلسٹ ہیں۔ حالانکہ پاکستان پر جب تک امریکہ کی مہربانیاں موجود ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ایسی گستاخانہ جرأت نہ کر سکے گا کہ مودودی فرقہ کو سوشلسٹ کہہ دے پھر کیا کونسل لیگ میں یہ صاحبان شریک ہیں اگر نہیں تو اس کو بھی سوشلسٹ کہہ دینا چاہیئے۔ پی۔ ڈی۔ ایم جب ٹوٹ کر ڈیموکریٹک بن گئی اور مودودی فرقہ اس میں سے نکل گیا تو اب وہ سوشلسٹ ہو گئے۔ آخر یہ اصول کہاں سے بنایا گیا کہ جس جماعت کے ساتھ یہ دو صاحبان نہ ہوں وہ ضرور سوشلسٹ ہوں گے۔

بینات کراچی بابت رجب ۸۹ھ۔ اور الحق اکوڑہ بابت ج ۲ ۸۹ھ۔ دونوں اس پر متفق اللفظ ہیں کہ :-

> الحمد للہ دونوں فریق کے درمیان اصولی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سوشلزم یا کمیونزم کو روکنے کے لیے مشترکہ جدوجہد ضروری ہے۔ اور اس کی مخالفت میں فریقین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

یہ حضرات مولانا بنوری اور حضرت مولانا عبد الحق صاحب شیوخ حدیث اور ذمہ دار علماء مفاہمت کمیٹی کے ذمہ دار اراکین ہیں وہ صاف اعلان فرما رہے ہیں کہ جس طرح مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا احتشام الحق صاحب سوشلزم اور کمیونزم کے مخالف ہیں، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بھی اسی طرح سوشلزم اور کمیونزم کے مخالف ہیں۔ اور جس طرح وہ حضرات اس کو روکنے کی جدوجہد کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح جمعیت علماء اسلام کے یہ اکابر بھی اس کی روک تھام کو ضروری سمجھتے ہیں۔

اختلاف جو کچھ ہے وہ صرف اس فتنہ کو روکنے کے طریق کار سے متعلق ہے اور بس ....

ع

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

تیسرا سوال :-

آپ کے جلسوں کی رونق سوشلسٹ کیوں بنتے ہیں ؟

(جواب آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۶ ر ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ
مطابق
۱۳ فروری ۱۹۷۰ء

شمارہ —— ۷

جلد —— ۱۳

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰
ششماہی	۱۰/۰
سہ ماہی	۶/۰

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مرتب و انچارج
حافظ محمد حنیف سہارنپوری

گذارشِ احوالِ واقعی

ہمارے محترم کرم فرما جناب آغا شورش کاشمیری صاحب کی جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف برہمی مزاج ابھی تک ختم ہونے میں نہیں آرہی ہے۔ انہوں نے گذشتہ چند ماہ میں علماء جمعیۃ بالخصوص حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مفتی محمود صاحب کے خلاف منظوم و منثور شہ پاروں کی صورت میں اتنا کچھ تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس سب کو علیحدہ کتابی صورت میں جمع کردیا جائے تو وہ ان کی شہرۂ آفاق کتاب "اس بازار" سے کہیں زیادہ ضخیم کتاب بن جائے۔

لیکن تحریروں کے اس گراں بار انبار کے باوجود آغا صاحب کے نیاز مند آج تک یہ سمجھنے سے قاصر رہے ہیں کہ آخر انہیں جمعیۃ سے کس بات "پرکد" ہے۔

ہم نے ان کی بلند پایہ تحریروں کی ایک ایک سطر کو بغور پڑھا اور سمجھنے کی کوشش کی۔ لیکن سوائے بلند آہنگ زجر و توبیخ کے مدعا عنقا ہی نظر آیا۔ اور یہ معلوم نہ ہوسکا کہ کس جرم کی پاداش میں جمعیۃ ان کی "ہر گفتنی و ناگفتنی" کا مورد بنی ہوئی ہے۔

وہ گذشتہ سال کے اوائل سے اپنے موقر ہفت روزہ کے تقریباً ہر شمارہ میں جمعیۃ کو اپنے قلم کے "لولوئے لالہ" سے نوازتے چلے آرہے ہیں اور مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو اپنی قلمی تیغ آرائیوں کا ہدف بنائے چلے جارہے ہیں لیکن ان دونوں بزرگوں اور جمعیۃ کے دوسرے ذمہ دار حضرات نے آج تک ایک لفظ بھی جواباً کہنا درست نہیں سمجھا حتیٰ کہ ترجمان اسلام" کے صفحات پر ایک مرتبہ جب چند نوجوان اہل قلم نے جواب میں ایک دو نظمیں لکھ ڈالیں تو جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے فوراً یہ سلسلہ رکوادیا۔

لیکن آغا صاحب کا قلمی غیظ و طیش بدستور رواں دواں ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی بقیہ عمر علماء جمعیۃ کو مورد الزام بنائے رہنے کے نیک کام کے لئے وقف کرچکے ہیں۔

وہ آج کل مودودی صاحب اور ان کی جماعت پر اپنی عادت کے پیمانہ سے زیادہ ہی مہربان بنے ہوئے ہیں اور جب سے ان کے اور مسٹر بھٹو کے درمیان نامعلوم وجوہ کی بنا پر دوستی کا رشتہ قطع ہوا ہے۔ ان کی روانیٔ طبع ان دو سمتوں "مودودی اور بھٹو" کے متضاد فاصلوں کے درمیان گھر کر رہ گئی ہے۔

شاید ان کی آرزو تھی کہ ان کی قلمی گل کاریوں کے اس نئے موسم میں علماء جمعیۃ ان کے ہمنوا بنے رہیں گے۔ اور چونکہ ایسا ممکن نہ ہوسکا۔ اس لئے ضروری ہوگیا کہ "مدح مودودی سے ذم بھٹو" تک کے قلمی سفر میں وہ چند دار جمعیۃ پر بالخصوص مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب پر بھی کرتے چلے جایا کریں۔

چنانچہ ان کی یہ مشق کرم جاری ہے۔

ایک بات جب نفسیاتی حدود میں داخل ہوجاتی ہے تو پھر اس کا آخوبڑی شکل سے ہی ہاتھ آتا ہے۔ نفسیاتی پیچیدگیاں حقیقت حال کو سمجھنے ہی نہیں دیتیں۔

آغا صاحب اگر مودودی صاحب کی مدح میں رطب اللسان ہیں تو جمعیۃ کو یقیناً کوئی شکایت نہیں۔ چنانچہ اس نے آج تک ایک لفظ بھی اس بارے میں نہیں کہا۔

اور آغا صاحب اگر مسٹر بھٹو کی ذم میں اپنے قلم و زبان کے جوہر آبدار دکھائیں تو جمعیۃ کو ہرگز کوئی افسوس نہیں۔ چنانچہ اس نے اس باب میں بھی کبھی ایک لفظ تک مدافعت میں نہیں کہا۔

لیکن آغا صاحب کی روانیٔ قلم کے لئے لازم سا ہوگیا ہے کہ ان کا قلم مودودی صاحب کی مدح کی تکمیل سے اس وقت تک فارغ ہی نہیں ہوسکتا، جب تک جمعیۃ کو اپنے تنقیدی رشحات سے آلودہ نہ کر ڈالے۔ اور بھٹو صاحب کی ذم اس وقت تک پایۂ تکمیل کو پہنچ ہی نہیں سکتی۔ جب تک جمعیۃ کو بھی اس میں ملوث نہ کرلیا جائے۔

اس صورت حال کو قلم کے "نفسیاتی عارضہ" کے سوا اور کیا سمجھا جاسکتا ہے

پاکستان کا ہر مسلمان اس حقیقت سے باخبر ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا دینی اور سیاسی مسلک اول دن سے یکساں چلا آرہا ہے اور وہ یمین و یسار کے تذبذب سے بالا اپنے اس موقف پر قائم چلی آرہی ہے۔ (ورق آلیشے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں اس کی دوستی اور نادوستی کا معیار اس کا مسلک و موقف ہے۔

وہ کسی اینچ پیچ کے بغیر اس ملک میں اسلامی شریعت کا نفاذ چاہتی ہے۔ جس کے لئے دستوری اساس کے طور پر تمام مکاتب فکر کے علماء کے مرتبہ ۲۲ نکات موجود ہیں۔ جمعیۃ ان نکات کی علمبردار ہے۔

اسی طرح وہ اس ملک میں ناموس ختم نبوت اور ناموس عظمت صحابہ کا تحفظ بھی ضروری سمجھتی ہے۔ اور یہ دونوں باتیں اس کے مقاصد کا جزو اعظم ہیں۔

وہ پاکستان کے غریب عوام کو جو اس ملک کی ۹۹ فیصد آبادی پر مشتمل ہیں، پاکستان کا حقیقی محافظ اور ذمہ دار یقین کرتی ہے۔ اور ایک ایسے انتظام کو بروئے کار لانا چاہتی ہے جس کے ذریعہ یہ ۹۹ فیصد آبادی برائے نام نہیں بلکہ حقیقتاً و عملاً اس ملک کی زمام کار اپنے ہاتھوں میں لے لے اور اس پر کسی قسم کا سیاسی و معاشی جبر و تسلط حاوی نہ رہے۔

جمعیۃ اس چیز کو پاکستان کے تحفظ و استحکام کا عین تقاضا سمجھتی ہے۔

نیز وہ ایسی سیاسی کشمکش کو جس کے نتیجے میں پاکستان کے مسلمان عوام ایک دوسرے کے خلاف اسلام و کفر کے نام نہاد محاذ بنا کر صف آراء ہو جائیں۔ وطن و ملت دونوں کے لئے تباہ کن سمجھتی ہے۔ اس لئے کسی ایسی کشمکش میں وہ ہرگز کسی گروہ کی حلیف یا حریف بننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

پاکستان میں ایک طرف انگلو امریکی اثرات کا غلبہ ہے جو انگریزوں کی ایک صدی کی حکومت کا ورثہ اور مغربی بلاک و امریکہ کے ساتھ پاکستان کی مختلف حکومتوں کی ۲۲ سالہ یک طرفہ دوستی، معاہدوں اور فوجی و اقتصادی امداد کا نتیجہ ہے۔ اور دوسری طرف کمیونزم کا خطرہ ہے۔ جو بڑھتی ہوئی معاشی ناہمواری اور اقتصادی عدم یکسانیت و عدم توازن نے پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ اینگلو امریکی اثرات کے غلبہ سے نجات پانے اور کمیونزم کے خطرہ سے محفوظ رہنے کا صحیح راستہ جمعیۃ کے نزدیک یہ ہے کہ سرمایہ داری و جاگیرداری کا موجودہ مغربی نظام ختم کر دیا جائے اور اسلامی احکام نافذ کر دیئے جائیں۔

بے شک جو گروہ یا جماعت، قرآن و سنت کے احکام نافذ کرنے سے انکار کرے۔ اس کے خلاف آواز اٹھائی جائے اور مسلمان عوام کو باخبر کیا جائے۔ لیکن سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کئے بغیر اور اسلامی احکام کو نافذ کرنے سے قبل محض گروہی رقابتوں اور شخصی تنازعات کی بناء پر خواہ مخواہ دوسروں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر ملک میں اسلام اور سوشلزم کی نام نہاد جنگ چھیڑ دینا یا تو مغربی سرمایہ دار طاقتوں کی بالواسطہ خدمت انجام دینا ہے یا پھر ملک میں خانہ جنگی برپا کرنے کی کوشش ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام اس قسم کی مسلمان و ملک دشمن کارروائیوں میں حصہ دار نہیں بن سکتی۔

مودودی صاحب اور ان کی جماعت محض ملکی سیاست کے دائرے تک محدود رہتے تو جمعیۃ علماء اسلام ان کے رویہ کو سیاسی زاویہ نظر سے دیکھتی اور ملک کے سیاسی فائدے یا نقصانات کے اندازوں کے مطابق ان کے بارے میں اپنے رویہ کا تعین کرتی۔

لیکن مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا دعوےٰ بجائے خود اپنی پسند کا اسلامی نظام نافذ کرنا ہے۔ وہ گذشتہ تیس سال سے اسلامی معتقدات، اسلامی عبادات اور اسلامی دینیات کے بارے میں اپنی منفرد اور خاص رائے و نقطۂ نظر کا اظہار کرتے چلے آ رہے ہیں۔

عقیدے و عبادات سے اسلامی تاریخ اور اسلامی سیاست تک کے بارے میں ان کے مخصوص نظریات، جداگانہ انداز فکر اور خصوصی رجحانات ہیں، جن سے مسلمانوں کے ہر مکتب فکر نے شدید اختلاف کا اظہار کیا ہے۔ اور انہیں کھلم کھلا فتنہ و گمراہی سے تعبیر کیا ہے۔ خود مودودی صاحب نے بھی دوسرے مسلمان مکاتیب فکر کو راہ حق سے منحرف بتایا ہے۔

ان حالات میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے جمعیۃ علماء اسلام کو جو اصولی و بنیادی اختلاف ہے، وہ بالکل ظاہر ہے اور اس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔

مودودی صاحب اگر اپنی علیحدہ مذہبی فرقہ بندی کا اعلان کر دیتے تو شاید سیاسی میدان میں ان کے ساتھ اتفاق و اختلاف کی نئی راہیں تلاش کی جا سکتیں۔ لیکن وہ اپنی سراپا علیحدگی پسندانہ دینی تحریک کے باوجود اسلام پسندی کے نام سے مسلمان عوام کی حمایت کو اپنے حق میں استعمال کرنے کا سیاسی طریقہ بھی استعمال کئے چلے جا رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے ساتھ اتحاد کا مطلب، اسلام کی اس تعبیر و تفہیم سے دستبرداری ہے۔ جو صحابہ کرامؓ، سلف صالحین اور دور حاضر کے اکابر علماء کی متفقہ ہے اور جس سے قدم قدم پر مودودی صاحب نے اپنی تحریروں میں اختلاف کا اظہار کیا ہے۔

اپنے مخصوص مذہبی نظریات کے ساتھ ملک کے سیاسی احوال و تغیرات کو گڈمڈ کر کے دوسروں کو محض اسلام کے نام کا واسطہ دے کر اپنا حامی بنانے کی کوشش کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ قادیانی حضرات، تبلیغ اسلام کا واسطہ دے کر عامۃ المسلمین کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ان دونوں گروہوں کی یہ پوزیشن تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

اب جو لوگ جمعیۃ کو اس امر کے لئے مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یا خود نہایت سادہ لوح اور فریب کا شکار ہیں، یا جمعیۃ کو سادہ لوح سمجھ کر فریب کا شکار بنانا چاہتے ہیں۔

جن حضرات کو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے ساتھ تعلق خاطر ہے وہ اس کے اظہار کی اور بھی صورتیں اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ کیا ضروری ہے کہ جمعیۃ پر جب تک "تبرا" نہ کر لیا جائے، اس تعلق خاطر کا اظہار مکمل ہی نہ ہو۔

مگر بہرحال یہ تماشا جاری ہے کہ مودودی صاحب سے تعلق قائم کرنے والی تمام ذیلی تنظیموں اور طفیلی شخصیتوں نے اپنے اوپر اسے لازم قرار دے لیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی بہانے جمعیۃ علماء اسلام کو ہدف تنقید و تنقیص بنا کر مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے ساتھ اپنے تعلق کی پختگی کا ثبوت فراہم کرتی رہیں۔

شاید مودودی صاحب کے ساتھ تعلق قائم رکھنے کے لئے جمعیۃ پر "تبرا" بولنا ایک ضروری شرط ہو۔

بہرکیف جمعیۃ کے اصول و مقاصد بالکل واضح ہیں اور اس کا موقف و مسلک بھی دوٹوک طور پر سامنے موجود ہے۔

اس نے کسی گروہ کے ساتھ اپنے اسلامی اصول و اسلامی مطالبات ترک کر کے کوئی اتحاد و اشتراک نہیں کیا ہے اور وہ کسی ایسی سیاسی چپقلش میں کسی گروہ کی حلیف یا حریف بننے کی روادار نہیں۔ جس کا انجام پاکستان میں مسلمانوں کے باہم تصادم کی صورت میں ظہور میں آئے اور جس کا دلدوز و المناک منظر ڈھاکہ اور حیدرآباد میں دیکھا جا چکا ہے۔

۲۲ اسلامی نکات، ختم نبوت و عظمت اسلاف پر مبنی اسلامی نظام کا نفاذ اس کا متعین مقصد ہے اور وہ اس مقصد کے لئے سرگرم عمل ہے۔

جو لوگ اس پیمانہ پر جمعیۃ کو سمجھنا چاہیں گے۔ انہیں اس کی راست روی واضح طور پر نظر آ جائے گی۔

لیکن جو اسلام اور تاریخ اسلام کے اس پیمانہ کو چھوڑ کر اپنے وضع کردہ پیمانوں سے جمعیۃ کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ وہ حقیقت و صداقت کے ادراک سے محروم رہیں گے۔

اور الحمدللہ پاکستان کے مسلمان عوام جمعیۃ کی اس راست روی کو اچھی طرح سے سمجھ چکے ہیں۔

کاش ہمارے بعض مہربان ناقدین دوستی اور دشمنی کے غلو کی عینک اتار کر جمعیۃ کو سمجھنے کی کوشش کریں اور یہ خیال خام..... دل سے نکال سکیں کہ جمعیۃ کو ان کے اشاروں پر چلنا چاہیئے۔

فضائل و مسائل عید الاضحیٰ

(مولانا عبد الجلیل انصاری کوٹ ادو)

فضائل قربانی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قربانی کے ایام میں کوئی (نفلی) عبادت اتنی پسندیدہ نہیں جتنا قربانی کا خون ہے ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اہراق الدم (مشکوٰۃ ص۱۲۸) (۲) عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یارسول اللہ ما ھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فمالنا فیھا یارسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ (رواہ احمد و ابن ماجہ مشکوٰۃ) ص۱۲۹

حضرت زید فرماتے ہیں کہ صحابہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قربانی کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ صحابہ نے پوچھا حضرت ہمارے لئے کیا (ثواب) ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہر بال کے لئے نیکی ہے۔ صحابہؓ نے کہا۔ حضرت (اون والے جانور) کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے بھی ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یکم تاریخ سے ۹ تاریخ (ذوالحجہ) تک دن کو روزہ رکھنا بہت محبوب ہے اور رات کو اللہ تعالےٰ کے دربار میں کھڑا ہو (یعنی عبادت کرنا) لیلۃ القدر کے برابر ہے۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ (بعض خصوصیت کی بنا پر) یہ ایام اللہ تعالےٰ کے نزدیک (رمضان کے علاوہ) تمام سال کے ایام سے افضل ہیں۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۸)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت کے بعد دس سال مدینہ منورہ رہے۔ ہر سال قربانی کرتے رہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۹) اس روایت سے معلوم ہوا کہ منکرین حدیث کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ قربانی فقط حج کے موقعہ پر ہے کسی اور جگہ نہیں۔

مسائل قربانی

قربانی ہر اس مرد و عورت پر واجب ہے جو عاقل و بالغ مقیم ہونے کے علاوہ ½۵۲ تولے چاندی یا اس کی قیمت کا کوئی اور زیور یا تجارتی اور ضرورت سے زیادہ سامان رکھتا ہو۔

اگر کوئی شخص مقروض ہے تو قرضہ کی رقم مملوکہ رقم سے نفی کر دی جائے۔ بقایا رقم اگر نصاب کی رقم کو پہنچ جائے۔ تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔ نابالغ، مجنون، مسافر اور اس غریب پر قربانی واجب نہیں جو مقدار نصاب کا مالک نہ ہو۔ اگر قربانی کے ایام میں نابالغ بالغ ہو جائے تو ان پر قربانی واجب ہے۔ اس طرح جو شخص پہلے غریب تھا، قربانی کے ایام میں مالدار ہو گیا، تو اس پر قربانی واجب ہے کیونکہ قربانی کے نصاب میں سال گزرنا شرط نہیں۔

اونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، دنبہ (نر و مادہ) کی قربانی درست ہے۔ ان کے علاوہ کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

اونٹ پانچ سال سے کم نہ ہو اور گائے بھینس دو سال سے کم نہ ہو۔ اور بکری وغیرہ ایک سال سے کم عمر جائز نہیں البتہ بھیڑ، دنبہ جو چھ مہینے کا موٹا تازہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اس کی قربانی جائز ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۸)

بھیڑ بکری وغیرہ صرف ایک شخص کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے۔ البتہ اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمی بھی شریک ہو سکتے ہیں (مشکوٰۃ ص۱۲۸) لیکن شرط ہے کہ وہ مسلمان ہوں۔ کوئی مرزائی یا منکر حدیث یا ضروریات دین کا منکر نہ ہو۔ ورنہ کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شریک کی نیت قربانی یا عقیقہ کی نہ ہو بلکہ فقط گوشت کھانے کی ہو تو بھی کسی کی قربانی درست نہ ہوگی (ہدایہ آخرین ص۴۵۳)

عیب دار کی (یعنی جس کی آنکھ، کان، دم، زبان تہائی یا زیادہ بیکار ہو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔ اسی طرح جو اتنا لنگڑا ہو کہ چل بھی نہ سکتا ہو۔ اس کی بھی قربانی درست نہیں۔

اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں یا ٹوٹ گئے ہو تو قربانی درست ہے۔ البتہ اگر جڑ سے ٹوٹ کر گوشت کو نقصان پہنچا ہو تو قربانی درست نہیں۔

جس جانور کے اکثر دانت ٹوٹ گئے ہوں۔ اس کی قربانی بھی درست نہیں البتہ اگر زیادہ باقی ہوں تو درست ہے لاغر اور کمزور جانور جس میں گوشت نہ ہو قربانی درست نہیں جانور خریدنے کے بعد ایسا عیب دار ہو گیا کہ قربانی کے قابل نہ رہا تو اگر یہ صاحب نصاب نہیں تو اسی جانور کو قربانی کر دے اور اگر صاحب نصاب ہے تو دوسرا بے عیب جانور قربانی کرے یہ کافی نہ ہوگا۔

قربانی کے جانور ذبح کرنے سے پہلے کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں ہے۔ مثلاً بوجھ لادنا، رہٹ میں یا ہل وغیرہ میں چلانا وغیرہ۔ البتہ اگر اس کے گھاس و دانہ پر اپنی جیب سے خرچ کرتا ہے تو اس کی اون اور دودھ سے نفع اٹھانا جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

دس ذوالحجہ کی صبح سے بارہ ذوالحجہ کے سورج غروب ہونے تک قربانی کا وقت ہے (ہدایہ آخرین ص۴۵۴)

شہر والوں کی قربانی نماز عید سے پہلے جائز نہیں اگر کسی نے کی ہے تو دوبارہ کرے۔

گاؤں میں (جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی) طلوع فجر کے بعد بھی قربانی جائز ہے (درمختار)

قربانی کا جانور خود ذبح کرنا مستحب ہے۔ دوسرے مسلمان سے ذبح کرانے میں بھی کوئی حرج نہیں (ہدایہ آخرین ص۴۵۴)

مستحب یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں ایک حصہ اپنے لئے، دوسرا حصہ عزیز و اقارب کے لئے۔ تیسرا حصہ غربا و مساکین کے لئے ہو۔ البتہ ضرورت کے وقت زیادہ استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے (ہدایہ آخرین ص۴۵۴)

قربانی کی کھال کو صدقہ کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے اور اس رقم کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے۔ بالخصوص وہ دینی مدارس زیادہ مستحق ہیں جن میں مسافر طلبا علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ جبکہ حکومت کی طرف سے اسلامی مدارس کی کوئی خاطر خواہ امداد و سرپرستی بھی نہ کی جاتی ہو۔ کیونکہ عالم اسباب میں اسلامی اقدار اور دینی تعلیم کی بقا و حیات دینی مدارس پر ہی موقوف ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ اور قربانی کی کھال دیتے وقت ناظم مدرسہ کو وکیل بنایا جائے اور اسے یہ بتا دیا جائے کہ یہ قربانی کی کھال کی رقم ہے۔ وہ مناسب جگہ پر اسے خرچ کرنے کا پابند ہوگا۔ اس رقم کو اجرت امامت، اذان، اقامت یا تعمیر مسجد پر صرف کرنا جائز نہیں۔

خاوند اور بیوی اگر دونوں مالدار ہیں تو ہر ایک پر علیحدہ قربانی واجب ہے۔ اسی طرح گھر میں جو بھی عاقل بالغ مقیم صاحب نصاب ہے۔ باپ ہو یا بیٹا ہر ایک پر مستقل قربانی واجب ہے۔ صرف ایک قربانی تمام سے کافی نہ ہوگی۔

جو شخص صاحب نصاب ہو کر قربانی نہ کرے حدیث

(باقی ص۲۲ پر)

حج کی عظمت اور اہمیت

(حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم ، اے (عربی ، علوم اسلامیہ ، اردو)

حج کی فرضیت

مذہب اسلام کا پانچواں رکن حج ہے۔ قرآن کریم میں حج کی فرضیت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ
کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ۝

(ترجمہ) اور اللہ کے واسطے بیت اللہ شریف کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو لوگ نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے سب دنیا سے“
(سورہ آل عمران رکوع ۱۰)

اس آیت کریمہ میں حج کی فرضیت کا اعلان بھی فرمایا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ وہ صرف ان لوگوں پر فرض ہے جو وہاں پہنچنے کی طاقت وحیثیت رکھتے ہوں ، اور آیت کے آخری حصہ میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے حج کرنے کی استطاعت اور طاقت دی ہو، اور وہ ناشکری سے حج نہ کریں (جیسے کہ آج کل کے بہت سے مالدار نہیں کرتے) تو اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اور بے پرواہ ہے۔ اس لئے ان کے حج نہ کرنے سے اس کا تو کچھ نہیں بگڑیگا البتہ اس ناشکری اور کفرانِ نعمت کی وجہ سے ناشکرے بندے خود ہی اس کی رحمت سے محروم رہ جائیں گے اور ان کا انجام خدا نخواستہ بہت برا ہوگا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں ہے۔

”جس کسی کو اللہ نے اتنا دیا ہو کہ وہ حج کر سکے لیکن اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو کوئی پروا نہیں ہے کہ خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر“۔

بھائیو! اگر ہمارے دلوں میں ایمان و اسلام کی کچھ بھی قدر ہو ، اللہ اور اس کے رسولؐ سے کچھ بھی تعلق ہو تو اس حدیث کے معلوم ہو جانے کے بعد ہم میں سے کسی ایسے شخص کو حج سے محروم نہ رہنا چاہیئے جو وہاں پہنچ سکتا ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے درمیان ایک خطبہ پڑھا ، اور فرمایا ”اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔“ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہر سال ؟ آپ نے سکوت فرما لیا۔ اس صحابی نے تین بار یہی سوال کیا۔ بعد میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ ”اگر میں ہاں کہہ دیتا ، تو ہر سال حج ادا کرنا پڑتا اور یہ تم پر دشوار ہوتا“۔ (مسلم شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

” جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے تو اسے بہت جلدی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بسا اوقات انسان بیمار ہو جاتا ہے یا خرچ کم ہو جاتا ہے“۔ (ابن ماجہ شریف)

حج کا اجمالی مفہوم

اللہ پاک کے ساتھ انسان کا تعلق دو طرح کا ہے۔ ایک بندگی اور غلامی کا اور دوسرا عشق و محبت کا۔ بندہ نماز میں ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھ کر اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتا ہے اور روزہ میں کھانے پینے اور اپنے آپ کو خواہشات سے روک کر اپنی بندگی کا ثبوت دیتا ہے اور اسی طرح زکوٰۃ ادا کر کے مالی قربانی کے ذریعہ اپنی غلامی کا اقرار کرتا ہے۔

اللہ پاک کے ساتھ انسان کا دوسرا تعلق عشق و محبت کا ہے۔ اس عشق و محبت کی تسکین کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے چاہنے والوں کو اپنے گھر کی طرف بلایا اور حکم دیا کہ ہم پر ایمان رکھنے والے ہر کونے سے پروانہ وار بیت اللہ کے ارد گرد جمع ہوں ، اور ایک دل اور ایک زبان ہو کر اس گھر کے چاروں طرف طواف کریں۔ اور جو شخص جس قدر ہماری محبت میں پریشان حال اور زیادہ غبار آلود ہوگا۔ اسی قدر وہ ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا۔

حج کی فضیلتیں اور برکتیں

بہت سی حدیثوں میں حج کی اور حج کرنے والوں کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں۔ یہاں صرف چند ایک درج کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حج اور عمرہ بار بار کیا کرو۔ کیونکہ ان دونوں کا بار بار کرنا تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔

(ابن ماجہ شریف)

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے خاص مہمان ہیں۔ وہ اللہ سے دعا کریں تو اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور مغفرت مانگیں تو ان کو بخش دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”بوڑھوں اور عورتوں کا جہاد حج ہے“۔

(ابو داؤد شریف)

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ”اے عمرؓ ہم کو دعا کے وقت نہ بھولنا اور اس میں ہمیں بھی شریک رکھنا“

(ابن ماجہ شریف)

(۵) جو شخص حج کرے اور اس میں کوئی فحش اور بیہودہ حرکت نہ کرے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر واپس آئے گا۔ جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے وقت بالکل بے گناہ تھا“۔

ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ ”حج مبرور (یعنی وہ خلوص کے ساتھ ادا کردہ حج جو بالکل ٹھیک ٹھاک اور ہر قسم کی برائی و خرابی سے پاک ہو) تو اس کی جزا صرف جنت ہی ہے“

حج کی لذتیں

حج کی برکت سے گناہوں کی معافی اور جنت کی نعمتیں جو حاصل ہوتی ہیں وہ تو انشاء اللہ پوری طرح آخرت میں ملیں گی لیکن اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی گاہ اور اس کے انوار کے مرکز بیت اللہ شریف کو دیکھ کر اور مکہ معظمہ کے ان خاص مقامات پر پہنچ کر جہاں حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی اور ہمارے نبی و رسول سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص یادگاریں اب تک موجود ہیں۔ ایمان والوں کو جو لذت و دولت حاصل ہوتی ہے۔ وہ بھی اس دنیا میں جنت ہی کی نعمت ہے۔ پھر مدینہ طیبہ میں روضۂ اقدس کی زیارت اور حضورؐ کی مسجد شریف میں نمازیں پڑھنا اور براہ راست حضور علیہ السلام سے مخاطب ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کرنا ، طیبہ کی گلیوں میں اور وہاں کے جنگلوں میں پھرنا وہاں کی ہوا میں سانس لینا اور وہاں کی مقدس زمین اور ہوا میں بسی ہوئی خوشبو سے دماغ کا معطر ہونا اور حضورؐ کو یاد کر کے شوق و محبت میں خوش ہونا ، کبھی ہنسنا اور کبھی رو پڑنا یہ وہ لذتیں ہیں جو حجاج کو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ پہنچ کر نقد حاصل ہوتی ہیں۔ بشرطیکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اس قابل بنائے کہ وہ ان لذتوں کو محسوس کر سکے۔ آؤ سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے یہ لذتیں اور دولتیں ہم کو نصیب فرمائے۔ (آمین)

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن

اسلام اور مسائل حیات

(قسط نمبر ۲)

آپس میں متصادم ان اصولوں پر تبصرے کی ضرورت

قبل اس کے کہ ہم ان آپس میں متصادم اصولوں پر تبصرہ یا تنقید کریں ہمیں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ یہ اصول و مبادی زندگی کی تمام دشواریوں کا حل پیش کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور آیا یہ تمام اصول اور نظریے انفرادی طور پر بھی زندگی کی تمام ضرورتوں سے قطع نظر زندگی کی صرف کسی ایک ہی ضرورت کا اہتمام کرتے ہیں پھر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ان تمام نظریات کے بارے میں اسلام کا موقف کیا ہے؟

مسائل زندگی کے حل کیلئے اہل چین کے نزدیک فطری زندگی اور اخلاقی قوانین

چین میں غالباً سب سے پہلے یہ تاؤمت ہی تھا جس نے فطری طریقوں سے زندگی کی دشواریوں پر قابو پانے کی جدوجہد کی۔

لفظ تاؤ سے نکلا ہے جس کے معنی "ایک طریقہ" اخلاق [illegible] ہو جس کی لوگ پیروی کریں۔ یا وہ طرز عمل جس پر [illegible] ہے یا وہ قدرت کا قانون ہے جس [illegible]

تاؤمت سے متعلق معلومات کا ذریعہ یا ماخذ کتاب "تاؤ تھی کن" ہے۔ جس کے معنی کتاب "طریقت اور فضیلت" ہے۔ اس کتاب کا مصنف فیلسوف لاؤ تسے بیان کیا جاتا ہے جو اس مذہب کا بانی تھا، یہ ۶۰۴ء قبل مسیح میں پیدا ہوا تھا اور ۵۱۷ء قبل مسیح میں فوت ہوا۔ تاؤمت کا بانی بلکہ اس مذہب کے پیروؤں کا خدا (کیونکہ بعد میں اس مذہب کے پیرو لاؤ تسے کی پوجا کرنے لگے تھے) کہتا ہے۔

"فطرت نے انسانی زندگی کو ماضی میں بہت پر امن بنایا تھا اور اس وقت پوری دنیا نہایت عیش و آرام میں تھی"۔

"پھر انسان کو سمجھ اور پہچان عطا ہوئی تو اس نے زندگی کو اختراعات میں الجھا دیا۔ اور اس طرح انہوں نے اپنی پوری ذہنی اور اخلاقی پاکیزگی کو کھو دیا، اور وہ کھیتوں سے شہروں میں منتقل ہو گئے۔ اور کتابوں کی تالیف شروع کر دی۔ چنانچہ اس طرح شقاوت انسانی کی ابتدا ہوئی۔ جس کی وجہ سے مفکرین آنسو بہانے پر مجبور ہو گئے"۔

پھر وہ کہتا ہے۔ "اب عقلمند وہ ہے جو اس تمدنی الجھاؤ سے دور رہے، اور اس تباہ کن دشت (جس میں مسافر بھٹک جاتے ہیں) سے جو قانون اور تمدن کا دشت ہے پرے بھاگے، اور فطرت کی آغوش میں پناہ لے لے۔ چنانچہ فطری قوانین کی اندھی تقلید اور تمام فریب کاریوں اور فنون عقل کو دور پھینک دینا، اور حقائق فطرت کے اوامر کو قبول کرنا اور معصوم فطری عادتوں اور تواضع پر عمل کرنا ہی حکمت کا راز ہے"!

تاؤمت کے پیروؤں کا خیال ہے کہ:

"سوچ بچار ایک سطحی چیز ہے جس میں کسی کے لئے کوئی بہتری ہی نہیں سوائے جدل و بحث کے جو زندگی کو نفع سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔

—— اور علم کوئی فضیلت کی چیز نہیں بلکہ جب سے علم پھیلا ہے کمینوں کی تعداد بڑھ گئی ہے

—— اور حکومتوں میں سب سے بدترین حکومت جس کا تصور ممکن ہے وہ فلاسفہ اور مفکرین کی حکومت ہے۔

—— اور ایک مفکر اور فلسفی حکومت کے لئے سخت خطرہ ہے اس لئے کہ وہ صرف نظاموں اور قوانین کے بارے میں سوچے گا

—— اور مملکت میں پابندیوں اور ممانعتوں میں اضافہ اہل مملکت کی رعایا کی غربت اور افلاس میں زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

—— اور یہ کہ جتنا بھی قوانین اور قاعدوں میں اضافہ ہوگا۔ اتنا ہی چوروں اور ڈاکوؤں میں اضافہ ہوگا"۔

تاؤمت کے ان عقائد میں جو فطرت اور فطری زندگی کی طرف رجوع کی دعوت دے رہے ہیں اور ان بنیادی قوانین و احکام سے نفرت دلا رہے ہیں۔ ہمیں ان ظالمانہ قوانین کے خلاف ایک ردعمل نظر آتا ہے۔ جنہیں ظالم اور جابر حکمران نافذ کرتے تھے۔

اور ان میں وہ قوانین اور احکام بھی تھے جو اس [illegible] کی دو ظالم حکمرانوں کیانگ اور تسین نے ۵۳۵ء اور ۵۱۲ء قبل مسیح میں جاری کئے تھے۔

ان قوانین نے بھی طبقاتی نظام کو برقرار رکھا اور پھر اونچے طبقے پر جو ٹیکس تھے۔ ان میں سے بہتیرے ان قوانین کی وجہ سے معاف کر دیئے گئے۔ حالانکہ نچلے طبقے پر ٹیکس برقرار رہے۔ چنانچہ ان قوانین نے جو طبقاتی امتیاز برتا اس کی وجہ سے نچلے طبقہ خصوصاً کسانوں پر اس کا بہت ہی اثر پڑا۔ اور وہ بری طرح مرعوب ہو گئے۔ ان قوانین نے جو طبقاتی امتیاز پیدا کیا۔ وہ بعینہ وہی تھا جو ہندومت کا خاصا ہے۔ چنانچہ اس تفریق اور امتیاز پر عوام نے شدید احتجاج کیا اور وہ ایک ایسے مخلص رہنما کی خواہش کرنے لگے جو انہیں ان ظالمانہ قوانین سے نجات دلائے۔

اور اس طرح چین میں تاؤمت مقبول ہونے لگا، اور اس کے پیروکار عوام کو فطری احکام پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دینے لگے۔ تاکہ اس کے ذریعہ مساواتی نظام کا قیام کیا جا سکے اور طبقات کے درمیان دوری اور فرق کو ختم کیا جا سکے۔ حکام کے ظلم کا خاتمہ ہو اور عوام کو ان ظالمانہ قوانین سے نجات دلائی جائے۔

تاؤمت نے اپنے ان عقائد اور نظریات کی وجہ سے عقل اور علم کے خلاف فوراً ایک زبردست جنگ کھڑی کر دی اور پھر اس نے لوگوں کے فطری رجحان کو اس قدر تقویت دی کہ پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا۔ حقیقتاً اس وقت عوام ان ظالمانہ قوانین سے اس ... تنگ آ چکے تھے کہ تاؤمت کی یہ دعوت ان کے ان جذبات کو اپیل کرنے لگی تھی، جو پوری بشریت کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔

لیکن تاؤمت کی جو حکمت اور سیاست تھی۔ اس میں انتہائی برودت بھی۔ اس قدر برودت کہ پوری چینی قوم پر ایک جمود سا طاری کر دیا۔ اور اسے ایک ایسی قوم بنا دیا جو صرف امن پسند ہو۔

چنانچہ اس مذہب کی مثال بعینہ کنفیوشس مذہب کی طرح تھی۔ جس طرح کنفیوشس مذہب نے ان ظالمانہ قوانین کے خلاف تحریک چلائی۔ اسی طرح تاؤمت نے بھی کیا۔ لیکن ان دونوں میں فرق صرف یہ تھا کہ تاؤمت کی دعوت فطری اور قدرتی قوانین کی طرف تھی اور کنفیوشسی مذہب کی دعوت اخلاقی قوانین کی طرف تھی۔

تاؤمت کے بعض مفکرین کا خیال ہے۔ جسے وہ اپنی اس جامد حکمت کی تعبیر میں کہتے ہیں۔

"میں کچھ نہیں کروں گا اور لوگ بذات خود بدل جائیں گے
اور میں چاہوں گا کہ میں خاموش رہوں۔ اور
لوگ خود بخود درست ہو جائیں اور عنقریب وہ

محسوس کرینگے کہ ان کا یہ تکلیف دہ کھانا اور یہ معمولی اور ہلکے کپڑے بہت عمدہ ہیں، اور ان کے یہ معمولی گھر اور رہائش گاہیں نہایت آرام دہ ہیں اور ان کی یہ مانوس حرکات اور طور طریقے بیحد لذت بخش اور سرور کے منابع ہیں"۔

منو (ہندو مذہب) کی شریعت میں ہندوؤں کا طبقاتی نظام

چین کے پڑوسی ملک ہندوستان میں بھی منو (ہندو مت) کا شریعتی نظام جو اس وقت حکمران تھا۔ وہ بھی چین کے اس ظالمانہ نظام (طبقاتی نظام) سے بہتر نہ تھا۔

"منو" کا لفظ ہندوؤں کے ہاں ان سات بادشاہوں پر بولا جاتا ہے۔ جنہیں ان کے ہاں خدا کا مرتبہ دیا گیا تھا اور ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ ان کے خیال میں ان ساتوں بادشاہوں کی پوری دنیا پر حکمرانی تھی۔ جیسا قدیم مصر میں مصری بادشاہوں کو فرعون کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

ہندوؤں کے خیال میں ان سات بادشاہوں میں سے جنہیں خدا بنا کر پوجا گیا تھا، پہلے بادشاہ کی طرف ان کے معبود برہما کی جانب سے شریعت بھیجی گئی تھی جسے منو کی شریعت کہتے ہیں۔ اسی شریعت نے طبقاتی نظام قائم کیا تھا۔ اس میں برہمن طبقہ کو اونچا طبقہ قرار دیا گیا اور اسے خصوصی فضیلت حقوق اور اثر و رسوخ تفویض کیا گیا تھا۔ ان عظیم عطیات خصوصاً جاگیروں کے عطیات کی دستاویزات ابھی تک موجود ہیں۔ جو برہمن طبقہ کو دوسری صدی عیسوی سے اب تک دیئے گئے۔ برہمنوں کی تمام املاک پر سے ہر قسم کے ٹیکس معاف تھے چاہے حکومت کی مالیات کے دوسرے تمام ذرائع ختم ہو جائیں پھر بھی منو کی شریعت بادشاہ کو برہمن کی املاک پر ٹیکس عائد کرنے سے روکتی ہے۔

ہندو مذہب میں تصریح ہے کہ برہمن کو پورے عالم پر سیادت کا حق ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ کائنات میں جس چیز پر بھی وجودیت کا اطلاق ہوتا ہے وہ برہمن کی ملکیت ہے۔

منو کی شریعت نے ایک ناپاک طبقاتی نظام قائم کیا تھا جس میں مراتب اور حقوق کا بڑا سخت امتیاز تھا۔ اس طبقاتی نظام کا اس جدید دور میں بھی موجود ہے۔ ہندوستان میں جس حقارت اور سختی کا سلوک اچھوتوں اور شودروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

روم اور یونان میں بھی فرد کی زندگی کسی نہ کسی شخصی ڈکٹیٹر شپ یا گروہی استبداد کیساتھ معرکہ آرا تھی

گذشتہ صفحات میں ہم نے مشرقی مذاہب اور نظریات کی چند جھلکیاں پیش کی تھیں۔ اب ہم مشرق سے مغرب کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ قرون اولیٰ میں یونان اور روم کی سوسائٹی میں فرد کی زندگی کس طرح بسر ہوتی تھی اور سوسائٹی میں اس کا کیا مقام تھا۔

لیکن یہاں بھی ہم وہی کشمکش دیکھتے ہیں جو مشرق میں تھی۔ یعنی وہی کشمکش جو اجتماعی حیات پر کسی فرد واحد کی شخصی حکومت سے پیدا ہوتی ہے یا افراد پر بعض پارٹیوں کی جبری اور استبدادی حکومت سے پیدا ہوتی رہی۔

یونان پر نظر ڈالیں تو پانچ صدی قبل مسیح میں ایتھنز میں یہ کشمکش اپنی انتہا کو پہنچ گئی تھی۔ اور یہی حال باقی ریاستوں کا تھا

● — کوئی پارٹی ارسٹوکریسی حکومت قائم کئے بیٹھی ہوتی تھی جو ایک معمولی اقلیت کے ہاتھ میں ہوتی تھی اور تمام امتیازات اس کو حاصل ہوتے تھے۔

● — اور دوسری پارٹی اپنا مقصد ڈیموکریسی (جمہوریت) بتلاتی تھی۔ اس زمانہ کی حالت لکھتے ہوئے ارسطو لکھتا ہے:۔

> "تمام اراضی لوگوں کی ایک قلیل تعداد کی ملک بن گئی تھی۔ اور کسان جب زمین کی اجرت یا قرضے ادا کرنے سے عاجز ہو جاتے تو انہیں اور ان کی بیویوں اور اولاد کو نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک میں بھی غلاموں کی طرح بیچ دیا جاتا تھا"۔

یونان میں اسپارٹا کے ارسٹوکریسی نظام کے مقابلہ میں جمہوری اور فطری حقوق کے نظریہ کا ظہور

بہرحال اصلاح پسند لوگوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی تاکہ کسی طرح بھی ان نظاموں سے جن کے استبداد کی چکی مظلوموں کو پیس رہی تھی چھٹکارا حاصل کیا جائے۔

چنانچہ انہوں نے مختلف اصول اور نظریے وضع کئے جن کے تحت کئی انقلاب برپا کئے گئے۔ ان انقلابیوں نے بہت سے نظاموں اور اداروں کو ختم کر دیا۔ اور ان تمام اصولوں اور نظریوں میں سرفہرست وہ اصول تھا جسے ڈیموکریسی (جمہوریت) اور فطری حقوق کا نام دیا جاتا ہے۔

لیکن ابھی تھوڑا ہی عرصہ نہیں گذرا تھا کہ ایتھنز میں ڈیموکریسی کے سائے میں افراد کی آزادی نے کئی برائیوں کو جنم دیا۔ اسی وجہ سے پھر یونانی مفکرین یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ اسپارٹا کے ارسٹوکریسی نظام کو دوبارہ اقتدار میں لایا جائے۔ کیونکہ ایتھنز کی ڈیموکریسی میں جو انحطاط اور لامرکزیت تھی، اس سے وہ تنگ آ چکے تھے۔ اور ایک عجیب سا خوف محسوس کرنے لگے تھے۔

حالانکہ اسپارٹا کے قوانین کے بارے میں مؤرخین اور دانشوروں کا اتفاق ہے کہ یہ قوانین تاریخ کے بدترین قوانین میں سے تھے اور تمامتر فطری قانون کے مخالف تھے۔

چنانچہ ایتھنز میں معاشرہ کے مسائل حل کرنے کے لئے افلاطون اپنی جمہوریت لے کر نمودار ہوا۔ وہ یہ کہ ایتھنز کی سوسائٹی کو دو طبقوں میں تقسیم کیا جائے۔ ایک منتخب طبقہ ہو جو حکومت کے فرائض انجام دے۔ یہ طبقہ فلاسفہ اور فوج پر مشتمل ہوگا اور دوسرا عام طبقہ ہوگا۔ جس میں باقی سب عوام شامل ہونگے اس نے وضاحت کی کہ لوگوں کے درمیان جو وجہ نزاع ہے وہ ہے "زن اور زر"۔

تو پہلے طبقہ والوں کے لئے ضروری ہوگا کہ ان دونوں چیزوں کے بارے میں وہ اشتراکیوں کی طرح رہیں۔ چنانچہ کوئی عورت کسی مرد کے لئے خاص نہیں ہوگی۔ اور کوئی شخص دولت کا مالک نہیں ہوگا۔ بلکہ زن اور زر ان سب میں مشترکہ ہونگے اس طرح وہ نزاعی سبب حکمران طبقہ میں ختم ہو جائے گا، اور باقی عام طبقہ کے لئے مال و دولت رکھنے اور شادی کرنے کی اجازت ہوگی۔ لیکن اس طبقہ کی حیثیت پہلے طبقہ کے لئے خادم کی طرح ہوگی۔ افلاطون کے خیال میں یہ نظام عین اس فطری تمدن کے مطابق ہوگا۔ جس کا اس نے تصور کیا تھا لیکن اس کے نظریے نے مفکرین کو پھر ایک نئی مشکل میں ڈال دیا کیونکہ افلاطون کے اس نظریہ سے پھر ویسا ہی طبقاتی نظام ابھرتا تھا جو آج تک بھی انسانی حیات کے لئے سب سے بڑی مشکل بنا ہوا ہے۔

روم کا طبقاتی نظام اور یورپ میں فرنچ انقلاب تک اس کی بقاء

کچھ ایسا ہی حال رومیوں کا بھی تھا۔ ان کے ہاں بھی طبقاتی نظام چھایا ہوا تھا۔ جس میں بڑے لوگوں کو ہر قسم کے حقوق اور امتیازات حاصل تھے۔ لیکن عوام کا طبقہ ان حقوق اور امتیازات سے یکسر محروم تھا۔ چنانچہ قدرتی ردعمل کے طور پر اس طبقہ نے کئی انقلاب لائے اور مفقود بھرکا دیٹس دور کرنے کی کوششیں کیں۔ لیکن ان کے اقتصادی طبقاتی نظام میں اختیارات اور طاقت میں تفاوت ہونے کی وجہ سے پھر ایک نیا جاگیردارانہ نظام ظہور پذیر ہوا۔ یہ وہی نظام ہے جو جدید یورپ کو ورثہ میں ملا ہے۔ فرانس میں یہ نظام اٹھارویں صدی کے انقلاب تک باقی رہا تھا۔ (باقی)

حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور

مودودی پارٹی کے جارحانہ عزائم

ملک میں جس فراخدلی اور حوصلہ مندی سے صدر مملکت جناب یحییٰ خاں نے سیاسی سرگرمیوں کی کھلی چھٹی دی ہے وہ نہایت ہی قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔ جناب صدر کی اس اجازت کے بعد تمام سیاسی جماعتیں اپنے پروگرام اور منشور عوام کے سامنے پیش کرنے کے لئے لنگر لنگوٹے باندھ کر میدان میں اتر آئی ہیں۔ سیاسی سرگرمیوں کے آغاز میں جناب مودودی صاحب نے ایک بیان کے ذریعہ تمام سیاسی پارٹیوں کو ایک ضابطہ اخلاق کے تحت کام کرنے کا مشورہ دیا اور نہایت ہی ناصحانہ انداز میں عدم تشدد کا ایک وعظ جھاڑ دیا۔ خیال تھا کہ مودودی صاحب اپنی روایتی بزدلی کے پیش نظر اپنی اس پالیسی کو برقرار رکھنا چاہتے ہوں گے۔ مگر اچانک ان کے اس بیان کے بعد ملک بھر میں مودودی پارٹی کے تربیت یافتہ صالحین نے غنڈہ گردی اور تشدد کا بازار گرم کر دیا۔

بعض سیاسی جماعتوں کے جلسوں میں گڑبڑ اور مخالفانہ نعروں ہی سے دل کی بھڑاس نکالنے پر اکتفا نہ کیا گیا بلکہ بعض قابل عزت اور واجب الاحترام علماء کرام کو تشدد اور غنڈہ گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ عین اس وقت جبکہ تمام لوگ عید کی مسرتوں سے سرشار اپنے خدا کے حضور اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کا ترانہ پڑھتے ہوئے ڈسکہ کی عیدگاہ میں پہنچے، اور وہاں پر اپنے شہر کے ممتاز عالم مولانا فیروز خاں صاحب کی امامت میں نماز پڑھنے کی تیاری کر رہے تھے، مودودی پارٹی کے اسلام پسند صالحین نے مسلمان نمازیوں اور مولانا موصوف پر عیدگاہ میں ہی ظلم و ستم ڈھانا شروع کر دیا۔ گالی گلوچ اور بھنگڑا ناچ اس مقام پر شروع کیا گیا۔ جہاں ڈسکہ کے مسلمان اللہ کے حضور سربسجود ہو کر اسلام کی سربلندی کے لئے آہ و فغاں کرنا چاہتے تھے۔ کیا اس کا نام صالحیت ہے یا اسی کا نام وہ سنجیدگی ہے۔ جس کا یہ نام نہاد صالحین تمام ملک سے مطالبہ کر رہے ہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی جو دین قیم کے صحیح مبلغ اور اسلامی اقدار کو اس ملک کا قانون بنانے کے لئے سردھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ وہ جس شہر میں بھی گئے۔ ان کی تقریروں میں جس طرح صالحین نے غنڈہ گردی کی اور مولانا موصوف کے جلسوں میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت مودودی اس ملک کو انتشار اور تشدد کے راستوں پر ڈالنا چاہتی ہے۔ مولانا غلام غوث ہزاروی کے کراچی بار ایسوسی ایشن کے جلسہ میں ہنگامہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے دوران غنڈہ گردی اور سوقیانہ نعروں سے قرآن مجید کی توہین کی گئی اور صالحیت و شرافت کا منہ چڑایا گیا۔ وکلاء، دانشور، صحافی اور ملک کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگا کہ مودودی جماعت کے عزائم میں جارحیت ہے، بربریت ہے۔ وہ اس ملک میں انتخابات کو ٹالنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ نام نہاد "صالحین" سچے دل سے اس ملک کی فلاح چاہتے ہوں تو کبھی اس طرح کی ناشائستہ حرکات کا ارتکاب نہ کریں۔ ان کی اس روش اور جارحیت نے ملک کے عوام کو مودودی پارٹی کے جارحانہ عزائم اور تشدد آمیز پالیسی سے چونکا دیا۔

وزیرآباد کے قریب ایک قصبہ میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے جلسہ میں جس طرح ہنگامہ کھڑا کیا گیا اور پرسکون جلسہ کو جس طرح درہم برہم کرنے کی کوشش کی گئی "نوائے وقت" لاہور کے صفحات اس کے گواہ ہیں۔ صادق آباد میں جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق ایک عالم کو جس طرح بے آبرو کیا گیا اور مار پٹائی کی گئی وہ مودودی پارٹی کی تشدد پسندانہ پالیسی کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو مودودی پارٹی کے تمام رسائل اور جرائد چیخ چیخ کر امن امن کی رٹ لگا رہے ہیں۔ اور تمام ملک کو اپنی امن پسند پالیسی کی یقین دہانی کرا رہے ہیں۔ مارے گئے، ہمیں بچاؤ، ہم مظلوم ہیں، ہم ضابطہ اخلاق کے پابند ہیں۔ ہم جلسوں میں غنڈہ گردی کے خلاف ہیں۔ ہم اخلاقی حدود میں تمام جماعتوں کو تنقید کا حق دیتے ہیں۔ مگر جب کوئی جماعت اور کوئی پارٹی ان کے غیر دینی عزائم اور اصحاب رسول کی توہین کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ تو یہ نام نہاد صالحین آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ منہ سے جھاگ اگلنا شروع کر دیتے ہیں۔ شرافت و اخلاق کا دامن چھوڑ کر علماء پر بازاری قسم کی پھبتیاں کستے ہیں۔ ملک کی واجب التعظیم شخصیات پر لکھنؤ کے بھٹیاروں کی زبان استعمال کرتے ہیں۔ کیوں جی! آپ تو انبیاء علیہم السلام کی تنقیص سے بھی نہ چوکیں۔ صحابہ کرامؓ کو ہدف تنقید بنائیں حضرت عثمان غنیؓ پر ناروا حملے کر کے اسے تاریخ و تحقیق کے نادر نمونے قرار دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو زبان دراز لکھنے تک سے عار محسوس نہ کریں۔ خلافت راشدہؓ کو اپنی ناپاک قلم کا نشانہ بنائیں۔ آپ کے لئے تو سب کچھ جائز ہے اگر نہیں جائز تو صرف آپ پر تنقید نہیں ہو سکتی۔ اپنے لئے دفعہ ۶۰ کی دہائی ہے۔ ہائے وہ دفعہ کہاں ہے؟ ہمیں کیوں نہیں بچاتی، ہمارا کیوں نہیں دفاع کرتی۔ ہمیں اور کھل کر غنڈہ گردی کی کیوں اجازت نہیں؟ ملک ہماری امن سوز حرکات پر کیوں داد و تحسین کے ڈونگرے نہیں برساتا۔ یحییٰ خاں صاحب ہمارے صالحین کا کیوں تحفظ نہیں کرتے۔ ہماری لاٹھیوں کو، ہمارے پتھروں کو کیوں کھلے بندوں مزید کھل کھیلنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میں سوچ ہی رہا تھا کہ مودودی پارٹی کہیں یہ کھیل ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق تو نہیں کھیل رہی کہ اچانک مودودی پارٹی کے وکیل مدیر "زندگی" نے تازہ شمارہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۷۰ء میں ان کے عزائم کی نشاندہی کر دی اور باوجودیکہ مدیر "زندگی" ہر وقت جماعت مودودی کے فضائل و مناقب میں رطب اللسان رہتے ہیں اور مودودی جماعت کے مذہبی اور سیاسی ناقدین کو نہایت ہی غیر شریفانہ زبان میں لتاڑتے رہتے ہیں۔ مگر میاں طفیل محمد امیر جماعت مودودی کی جارحانہ تقریروں سے وہ بھی گھبرا گئے اور ان کو مجبوراً میاں طفیل محمد کے بیانات اور جارحانہ سرگرمیوں پر لکھنا پڑا۔ ہم اگر عرض کرتے تو صرف شکایت ہی نہ ہوتی بلکہ بے تکی سننا پڑتی۔ اب جماعت مودودی کے وکیل اعظم کی زبانی ہی سنیئے اور پھر فیصلہ فرمایئے کہ جماعت کے مستقبل کے متعلق کس قدر گھناؤنے اور فاسد عزائم ہیں مدیر زندگی رقمطراز ہیں:۔

"سیاسی سرگرمیوں کے نشیب و فراز میں ایک بڑی عجیب و غریب بات سامنے آئی۔ جماعت اسلامی جو اپنی متین شائستہ اور غیر جذباتی سیاست کی وجہ سے اچھی شہرت رکھتی ہے۔ اس کے ایک ذمہ دار قائد میاں... طفیل محمد صاحب یک بیک ایسی ڈگر پر چل نکلے۔ جو ان کے ماضی اور ان کے سیاسی مزاج سے یکسر مختلف ہے۔ انہوں نے بعض عناصر کے خلاف ایسا رویہ اختیار کیا اور بعض واقعات

(باقی صفحہ ۲۱ پر)

نام نہاد جماعتِ اسلامی کے شفاخانے اور قربانی کی کھالیں

۱۹۶۶ء سے جماعت اسلامی خدمتِ خلق کے نام پر قربانی کی کھالیں اکٹھا کرتی ہے۔ اس فنڈ سے ان کی مطبوعہ روئداد کے مطابق صرف لاہور کے حلقہ سے ہی ۱۹۶۶ء میں پونے چونتیس ہزار روپے کھالوں کی آمدنی سے وصول ہوئے ۱۹۶۷ء میں ان کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق ۲۱۲۲۲/۰۲ روپے اس مد سے حاصل ہوئے۔ اور ۱۹۶۸ء کی رپورٹ میں کسی حساب کتاب کا نام نہیں۔

یہ تو صرف ان کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق تاثرات ہیں جو بادی النظر میں سامنے آتے ہیں کہ پہلے سال پونے چونتیس ہزار روپے کی رقم کا اعتراف کیا گیا (حالانکہ خود میرے سامنے اسی ہزار روپے کی وصولی کا اقرار کیا گیا تھا) پھر چند روز بعد ہی ہمارے سامنے ایک نئی جیپ نمودار ہوگئی، جو عام خیال کے مطابق کھالوں کی آمدنی سے ہی خرید کی گئی، ورنہ وہ پہلے الیکشن کے موقع پر ہی خرید لی جاتی۔ اور جب جنوری ۱۹۶۷ء میں مجھ سے منسوب اخبار والوں نے اس جیپ کا ذکر کر دیا، تو یہ جیپ کرشن نگر، رام نگر، کے علاقہ سے اس طرح غائب ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ اور آج تک پھر کبھی نظر نہیں آئی۔ اور نہ اس الزام کی تردید کی گئی کہ یہ کھالوں کی آمدنی سے نہیں خریدی گئی۔

دوسرے سال ۱۹۶۷ء کے حسابات میں شائع شدہ اعداد و شمار کے مطابق یہ رقم گھٹ کر اکیس ہزار روپے کے قریب رہ گئی اور اگلے سال ۱۹۶۸ء کے حساب کے پمفلٹ میں کسی حساب کتاب کا نام ہی نہیں۔ کیونکہ یہ سارا بکھیڑا بے حساب ہی ٹھیک رہتا ہے۔ ورنہ کہیں نہ کہیں تو آدمی پھنس ہی جاتا ہے مثلاً آپ ملاحظہ فرمائیں۔ پمفلٹ ۱۹۶۷ء کے حساب کا جس میں پرچی سسٹم (شفاخانہ جات) ۴۱/۷۲، ۵ روپے آمدنی میں دکھائے گئے ہیں۔ یہاں لاہور میں اس وقت جماعت اسلامی کے پانچ مع ایک متنازعہ فیہ شفاخانہ، اس طرح کل چھ شفاخانے چل رہے ہیں۔ اگر ہر شفاخانے میں سالانہ کم از کم ۲۵۰۰۰ اوسطاً مریض بھی آئیں تو چھ شفاخانوں کی یہ تعداد سالانہ قریباً ڈیڑھ لاکھ بنتی ہے۔ اور کم از کم فی مریض ۴ آنے فی پرچی کے حساب سے کل رقم ساڑھے سینتیس ہزار (۳۷،۵۰۰) روپے وصول ہوتے ہیں اور پمفلٹ میں صرف ۴۱/۷۲، ۵/۰ روپے تحریر کئے گئے ہیں۔ اسی پمفلٹ (برائے حسابات ۱۹۶۷ء) کے آخری صفحہ پر شفاخانوں سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد ۲۱۲، ۸۸، ۴ لکھی گئی ہے۔ جو تمام مغربی پاکستان کے لئے ہے۔ اگر لاہور جیسے بڑے شہر کا حصہ جہاں چھ شفاخانے کام کرتے ہیں تہائی بھی تسلیم کر لیا جائے تو تعداد ۴۳۷، ۶۲، ۱ نکلتی ہے۔ اس سے آمدنی کا حساب ۱۳/۲۵ ۰۵ ۴ روپے آتا ہے۔ گویا قوم پر تو صرف ساڑھے پانچ ہزار روپے ظاہر کئے گئے اور باقی تیس پینتیس ہزار روپے بلاحساب کتاب اپنی جیبوں میں پہنچ گئے۔

مندرجہ بالا پمفلٹ (۱۹۶۷ء والے) میں ایک اور مد خرچ کی بھی ملے گی، وہ ہے دیگر مصارف آمد و رفت وغیرہ جو ۱۴/۵۳۸، ۱۱ روپے درج کی گئی ہے اور اس کے عنوان ہی سے آپ اندازہ کر لیجئے کہ یہ کیا خرچ ہے جو قوم سے یتیموں اور غریبوں کے نام پر وصول کئے گئے چندوں سے کیا گیا ہے اور اس کے مقابلے میں امدادِ جنگی بے گھر افراد ۹۱۷/۷۰ روپے اور اعانت عربی مدارس و سماجی ادارے ۸۵۵/۰ روپے درج ہے

اب آپ باقی فنڈز کے متعلق جو جماعت اسلامی وصول کرتی ہے۔ اگر غور کریں گے تو آپ کو ایسی ہی الجھنوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ مثلاً پچھلے سال ہی سیلاب فنڈ برائے مشرقی پاکستان کی وصولی کا شور لاہور میں کئی روز ہوتا رہا۔ اور پھر یہ اعلان بھی آپ کی نظر سے اخبارات میں گذرا ہوگا کہ جماعت اسلامی کے فلاں بزرگ بنفسِ نفیس اتنی رقم مشرقی پاکستان والوں کے سپرد کرنے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہاں سے مشرقی پاکستان کی جماعت اسلامی کو وہ رقم بنک ڈرافٹ سے بھی بھیجی جا سکتی تھی۔ وہ رقم جس کا اخبارات میں اعلان ہوا بہت تھوڑی تھی۔ بمقابلہ اس رقم کے جو اکٹھی ہوئی۔ کیونکہ بڑے زور شور سے مہم چلائی گئی تھی۔

دراصل یہ بڑا منافع بخش کاروبار ہے جو جماعت اسلامی کا معمول بن چکا ہے۔ اسی لئے تو یہ جماعت کبھی مسئلہ فلسطین کے لئے تڑپنے لگتی ہے تو کبھی کسی آفتِ

قوم کھالوں کا حساب مانگتی ہے حکومت ان کا محاسبہ کیوں نہیں کرتی؟

سماوی اور زمینی کے لئے۔ بس آمدنی ہی آمدنی ہوتی ہے۔

عوام بیچارے اگر شفاخانوں کے کاروبار کا جائزہ لینا چاہیں۔ جو بظاہر گھاٹے کا سودا ہے۔ لیکن حقیقت میں سونے کا انڈا دینے والی مرغی ہے تو اسے بنظرِ غائر اس تکنیک کو سمجھنا پڑے گا کہ کس طرح قوم پر احسان بھی بڑا شد و مد سے جتایا جاتا ہے اور منافع بھی خوب حاصل کیا جاتا ہے اور سال کے اختتام پر کھالوں کا کاروبار بھی میسر آ جاتا ہے جس کا نہ حساب ہے نہ کتاب۔ بس لاکھوں روپے جیب میں آ جاتے ہیں۔ اللہ دے اور بندہ لے۔

آپ غور کریں گے تو آپ کو ان کے ایک پمفلٹ کی درج ذیل عبارت نظر پڑے گی:-

> "اس شفاخانہ میں ایک تجربہ کار ماہر ایم بی بی، ایس ڈاکٹر صاحب کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ عوام کی خدمت کے پیشِ نظر یومیہ فی مریض ۴ر۔ اور ٹیکہ لگوائی ۴ر مقرر کیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے"۔

لیکن اس شفاخانہ میں جو ڈاکٹر بٹھا رکھا ہے وہ ہے ایک معمولی کمپونڈر (اور وہ بھی غالباً سند یافتہ نہیں) وہی مریضوں پر ہاتھ صاف کرتا رہتا ہے۔ چار چار آنے کر کے پچیس تیس روپے روزانہ آمدنی ہو جاتی ہے۔ چھ شفاخانوں سے ماشاءاللہ روزانہ ڈیڑھ سو روپے کی کمائی حاصل ہو جاتی ہے اور خرچ اس آمدنی سے بمشکل $\frac{1}{4}$ یا $\frac{1}{2}$ اور اس طرح کم از کم لاہور میں "اسلام" اور "خدمت خلق" کی دہائی دے کر دو اڑھائی ہزار روپے ماہوار بھی وصول ہو گئے اور قوم پر احسان الگ اور ہر سال عید قربان کے موقع پر لاکھوں کا علیحدہ کاروبار۔

اب ہم حکومت سے ہی درخواست کرتے ہیں کہ ان

(باقی صفحہ پر)

بھکر میں جمعیۃ طلباء اسلام کے دفتر کا افتتاح

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا عبدالشکور دین پوری کا خطاب

بھکر (رپورٹ محمد حنیف) ۳۱ جنوری کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جامعہ رشیدیہ بھکر کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے بھکر تشریف لے گئے۔ وہاں جمعیۃ طلباء اسلام نے دفتر کا افتتاح کرنے کے لئے بعد نماز عصر ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ حضرت مولانا ہزاروی اور مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری دفتر کا افتتاح کرنے کے لئے مین بازار بھکر میں تشریف لے گئے۔ جہاں مولانا کی تقریر سننے کے لئے ہزاروں سامعین پہنچ گئے۔ حافظ نظام الدین کی تلاوت قرآن پاک کے بعد شاعر اسلام سید امین گیلانی صاحب شیخوپورہ نے "ہمارا مقصد" کے عنوان سے ایک ولولہ انگیز نظم پیش کی۔ بعد ازاں رانا محمد اشرف صاحب نے حضرت مولانا ہزاروی ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت میں مندرجہ ذیل سپاسنامہ کی صورت میں جمعیۃ طلباء اسلام بھکر کی طرف سے عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کئے۔

سپاسنامہ

معزز حضرات اور ہمسفر ساتھیو! السلام علیکم!!

آج ہم اپنے کوکب تقدیر کی تابانی پر جس قدر ناز کریں بجا ہے۔ کیونکہ ہم اپنے درمیان اس عظیم انسان کو جلوہ گر پاتے ہیں جو آسمانِ ولایت کا مہر منیر ہے۔ اس قحط الرجال کے دور میں کبھی جب چشم فلک خاکدانِ ہستی پر نگاہ ڈالتی ہے، اور کہیں کہیں ایسے گوہر تابدار کو ضیاء ریز پاتی ہے تو فرط مسرت سے نمناک ہو جاتی ہے ؎

مت سہل انہیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

محترم مولانا! آج جبکہ مادیت کے مہیب اندھیروں نے انسانی زندگی کو بڑی مضبوطی کے ساتھ اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ آپ اور آپ کے ہمسفر علماء کرام نے چراغ روحانیت کو اپنا خونِ جگر پلا کر بجھنے سے بچا لیا ہے اور اس کی لو آج بھی چاروں طرف اپنی خنک روشنی بکھیر رہی ہے ؎

مسافروں سے کہو رات سے فریب نہ کھائیں
میں لا رہا ہوں خود اپنے لہو سے بھر کے چراغ

آج کے دور کو اگر دورِ فتن کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا آج بعض مرفوع القلم حضرات ایسے نظریات پر اسلام کا لیبل لگا رہے ہیں جو ان کی ذہنی کجی کی پیداوار ہیں۔ آپ نے قابل صد ستائش عزم و اعتماد کے ساتھ اس سیلاب بلاخیز کے انسداد کے لئے بھرپور جہاد کیا ہے۔ تمام ملتِ اسلامیہ اس عظیم الشان جہاد پر آپ کے لئے سراپا تشکر و امتنان ہے۔

قائد محترم!

آج کل پاکستان میں اشتراکیت و سرمایہ داری کی نظریاتی پیکار جاری ہے۔ آپ کی اور آپ کی عظیم جماعت نے اس میں سے کسی ایک نظام کا آلہ کار بننے سے انکار کر دیا ہے اور اہل وطن کے سامنے اسلام کی صراط مستقیم کو نہایت وضاحت و صراحت کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا منشور وہ آئینی خاکہ پیش کرتا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر ملک موجودہ ظالمانہ نظام سرمایہ داری کے چنگل سے بھی نجات حاصل کر سکتا ہے اور لادینی اشتراکیت کے طوفان محشر بدوش سے بھی بچ سکتا ہے۔ آپ نے اسلام کا نام لے کر سرمایہ داری اور جاگیرداری کا تحفظ کرنے والوں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا پاکستان لیبر پارٹی کے ساتھ معاہدہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ آپ نے مزدوروں کے حقوق کا پرچم بلند کر کے اس مظلوم طبقے کے دل میں دینی اقدار کے احترام کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔

ہم ارکانِ جمعیۃ طلباء اسلام بھکر آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم علمائے حق کی قیادت میں اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہیں گے اور اس سلسلہ میں بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ۔ والسلام!

پیش کردہ:۔ محمد اشرف صدر جمعیۃ طلباء اسلام بھکر)

سپاسنامہ کے بعد مجلس افتتاح کے دوسرے خصوصی مہمان حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے خطاب فرمایا آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد اور جھنڈے پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات قابل فخر ہے کہ نوجوان طلباء اسلام کی سربلندی اور عظمت کے لئے میدان عمل میں اتر آئے ہیں۔ طلباء کرام جس خلوص سے اسلام کو غالب لانے کا عزم لے کر اٹھے ہیں میں اس پر طلباء کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ قوی امید ہے کہ یہ طلباء اسلام کے لئے ہر طرح کی قربانی دیں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا تعلق صرف اسلام سے ہے۔ اس کا جھنڈا اسلام کا جھنڈا ہے۔ یہ وہی جھنڈا ہے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اسی جھنڈے کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ طلباء کرام کی یہ عظیم تحریک یہیں تک محدود نہیں رہے گی بلکہ تمام کالجوں میں پھیل جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ آج کل بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں اسلام کو خطرہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہاں اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہے بلکہ جو لوگ اس قسم کا نعرہ لگاتے ہیں ان کو خود اسلام سے خطرہ ہے۔ کیونکہ اگر یہاں اسلام آ گیا تو سرمایہ دارانہ نظام ختم ہو جائے گا۔ چوری، ڈکیتی، اغوا، بدمعاشی اور دیگر ہر قسم کی برائیاں ختم ہو جائیں گی اور ہمارا معاشرہ ایک صحیح معاشرہ بن جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ اگر یہاں اسلام آ گیا تو یہاں نہ مغرب کا پارلیمانی نظام آ سکے گا اور نہ ہی کمیونزم اور اشتراکیت کو پھلنے پھولنے کا موقع مل سکے گا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تقریب جمعیۃ طلباء اسلام کے دفتر کا افتتاح کرنے کے سلسلہ میں منعقد کی گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارے نوجوانوں کے سینے میں اسلام کی جو آگ سلگ رہی ہے۔ یہ آگ باطل کے خرمنوں کو جلا کر رکھ دے گی میری دعا ہے کہ اللہ تعالٰی ان نوجوانوں کی اس لگن اور ولولہ کو قبول فرمائے۔ ان نوجوانوں نے جمعیۃ طلباء اسلام قائم کی ہے اللہ کا خصوصی فضل ہے کہ تنظیم برابر شاہراہ ترقی پر گامزن ہے اور اب اس کی شاخیں مغربی پاکستان کے بڑے بڑے شہروں لاہور، پشاور، کیمبل پور، راولپنڈی وغیرہ میں بھی قائم ہو چکی ہیں۔

ابھی ایک نوجوان نے سپاسنامہ پیش کیا ہے۔ اگرچہ اس میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ تاہم اس نوجوان کے جذبات اور خیالات نے میرے جذبات کو بھی نوجوان کر دیا۔ اللہ تعالٰی ان نوجوانوں کی امداد فرمائے گا۔ کیونکہ یہ نوجوان ایک عظیم مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ جمعیۃ طلباء اسلام علماء حق کی متابعت کے لئے بنی ہے۔ اور انہوں نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ ہمارے دلوں کو تازہ کرنے کے لئے ہیں۔ ابھی مولانا عبدالشکور صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے کا ذکر فرما رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ اور سفید دھاریوں والا تھا۔ اور یہی جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا ہے۔ آپ نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وقت بڑا نازک ہے۔ آئندہ دستور ساز اسمبلی کے لئے انتخابات ہوں گے۔ اگر صدر یحیٰی خاں صاحب اعلان کر دیں کہ ملک کا آئندہ دستور اسلام کا ہوگا۔ تو ہمیں کوئی شکایت نہیں۔ ہمیں منظور ہے چاہے یحیٰی خاں جب تک بھی ملک کے

(باقی صفحہ پر)

شاعر اسلام سید امین گیلانی شیخوپورہ

بڑھو اُدھر ہی صلیبیں گڑی ہوئی ہوں جہاں

مقام کر سکے حاصل نہ جن کا کرّو بیاں — وہ آدمی تھے مگر اب وہ آدمی ہیں کہاں

وبائے آزر سے پتھرا گئے ہیں جن کے شعور — کبھی سمجھ نہیں سکتے وہ آنسوؤں کی زباں

انہیں کو منزل مقصود کا نشاں سمجھو — بڑھو اُدھر ہی صلیبیں گڑی ہوئی ہوں جہاں

خدا ہی خیر کرے انتہا پہ ہیں دونوں — اُدھر ملوں کا دھواں ہے، ادھر دلوں کا دھواں

یہ دیکھ لوگے جنہیں آج تک اماں نہ ملی — جہاں پناہ! اب ان سے طلب کرینگے اماں

پجاریوں کو ہے شکوہ کہ بُت ہیں مہر بلب — یہی ہے وقت جو دے کوئی بتکدے میں اذاں

جہاں کہیں بھی گئے زخم سنگ کھانے پڑے — عجیب سنگدلوں کا ہے شہر، شہر بتاں

خرد کی چال ہے میں اس کو عشق کیوں کہہ دوں — وہ عشق جس میں ہو باقی تمیز سود و زیاں

نہ دیکھ چشم حقارت سے ان کو اے ساقی — کہ میکدے کی ہے رونق یہی ہیں بادہ کشاں

کوئی بتائے اب ان کا کریگا کون علاج — لبوں پہ جان ہے جن کی بہ فیض چارہ گراں

سنا ہے جان ہتھیلی پہ رکھ کے نکلیں گے — وہ لوگ جن کے لئے زندگی ہے بار گراں

میرے ضمیر کو آتا نہیں ہے چین امین
میں صاف صاف حقائق اگر کروں نہ بیاں

ضلعی جمعیۃ میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۱۳ ذیقعد مطابق ۲۲ جنوری بروز جمعرات جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا نمائندہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلع بعد تلاوت قرآن مجید منعقد ہوا جس میں میانوالی، موسیٰ خیل، کندیاں، علو والی، خانقاہ سراجیہ، ہرنولی، چک $\frac{15}{5}$، چک $\frac{12}{ML}$، پیلاں، ڈب، روکھڑی، پنی والہ، جنڈانوالہ، کلورکوٹ، دریا خاں، کوٹلہ جام، بھکر، نوتک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کارروائی حسب ذیل ہے:۔

(۱) انتخابی بورڈ کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں امیر ضلع اور ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ کے علاوہ مولانا شہاب الدین صاحب، حافظ قمر علی صاحب بھکر، مولانا عبدالعزیز صاحب جنجم شریف، چوہدری منشی صاحب جنڈانوالہ، مولوی محمد سلیمان صاحب کلور کوٹ، شہبانہ خاں صاحب میانوالی سات اصحاب کو منتخب کیا گیا اس طرح کل تعداد انتخابی ضلعی بورڈ کی نو ہوئی۔

(۲) انتخابی مہم کو ضلع میں موثر اور جاندار بنانے کے لئے مختلف تجاویز سامنے آئیں جو اجلاس نے منظور کیں حسب ذیل ہیں:۔

(الف) کام کرنے کے اعتبار سے تین حلقے ہوں گے۔ بھکر، کلورکوٹ، میانوالی۔

مذکورہ حلقوں میں مذکورہ حلقوں کے افراد چاہے وہ علماء ہوں یا دیندار اپنے حلقوں میں جاکر اپنے اثر و رسوخ کو استعمال میں لائیں۔ اس کے لئے پوری پوری کوشش کی جائے اور عوام میں جاکر اس ذہن کو پیدا کریں کہ آئندہ انتخاب میں ایسے لوگوں کو ووٹ دیں جو دستور ساز اسمبلی میں جاکر اسلامی نظام کی حمایت کریں۔

(ب) اسلامی منشور کو اتنا عام کر دیا جائے جس سے زیادہ سے زیادہ افراد واقف ہو سکیں۔

(ج) علماء میں سے مقررین حضرات ضلع میں ضرورت کی جگہ جماعتی پروگرام کے لئے وقت فارغ کریں اور ضلع سے اطلاع ملنے پر وہاں پہنچیں۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس ہفتہ وار زندگی کے اس رویہ کی مذمت کرتا ہے کہ اس نے علماء دین کی اہانت اور بہتان تراشی کو اپنا مشغلہ بنا لیا ہے، اور اب اس کی دست درازیوں سے اللہ تعالیٰ کے پاک گھر کعبۃ اللہ شریف کی عزت و حرمت بھی محفوظ نہیں رہی۔ "زندگی" کی ایک اشاعت میں ایک سیاسی لیڈر کا عزم حج، بلکہ اس کے ذیل میں بیت اللہ شریف کی توہین کی گئی ہے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صحافت کی آزادی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس قسم کی اہانت کرنے والوں کو

ملک میں اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے

پُرزور اپیل

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں کتاب و سنت رسول اللہ کے احکام کو نافذ کرنے، صحابہ کرام و سلف صالحین کی تعلیمات کو فروغ دینے، اسلامی وحدت، ملی استحکام اور مسلمان عوام کو متحد و با اختیار بنانے، سیاست و حکومت کے تمام شعبوں میں اسلام کو غالب کرنے اور مخالفین اسلام، منکرین سنت و ختم نبوت کی ریشہ دوانیوں کو روکنے اور سامراجی ایجنٹوں سے مسلمانان پاکستان کو خبردار رکھنے کے لئے پُرامن جدوجہد کر رہی ہے۔ بے حیائی، فحاشی، عریانی کے زہریلے جراثیم بڑی تیزی سے معاشرہ میں پھیل رہے ہیں تعلیمی، عدالتی اور قانونی نظام اب تک فرنگی نظام کے مطابق چل رہا ہے۔ معاشی نظام کی بنیادیں سود پر قائم ہیں۔

اِن تمام خرابیوں کا انسداد اور ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کا نفاذ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے **بیت المال** کو مستحکم کرنا ضروری ہے۔

اس لئے

ہم صحیح اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ عید قربان کے موقع پر

قربانی کی کھالیں

جمعیۃ علماء اسلام کو دے کر جمعیۃ کے بیت المال کو مضبوط بنائیں

(نوٹ) آپ اپنے مقام پر ہر مقامی جمعیۃ کو کھال یا اس کی رقم دے کر باقاعدہ رسید حاصل کریں

اپیل کنندگان:
(حضرت مولانا) محمد عبداللہ (صاحب) درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
(حضرت مولانا) مفتی محمود (صاحب) ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

براہ راست کھال ہائے قربانی کی رقم ناظم عمومی کے نام مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر ارسال کریں

جامعۂ پنجاب میں

مودودیوں کی مداخلت کا افسوسناک انجام

(ایک واقف حال)

اس سال جب پنجاب یونیورسٹی کے طلباء کی یونین کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو اس اقدام کا طلبا اور اساتذہ نے نہایت گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ لیکن اس اعلان کے ساتھ ہی جماعت کے صالحین نے یونین پر قبضہ کرنے کے منصوبے شروع کر دیئے یونیورسٹی کو اڈہ بنانے کی غرض سے کیفیٹیریا جماعت کے سرگرم رکن نصراللہ شیخ کے حوالے کر دیا گیا۔ نصراللہ شیخ کو کیفیٹیریا دیئے جانے اور یونیورسٹی میں جمعیۃ طلباء کے اجلاس کروانے کے خلاف پاکستان کے تمام محب وطن لوگوں اور علماء حق کی طرف سے سخت احتجاج کیا گیا۔ لیکن انتظامیہ نے اس بات کا کوئی نوٹس نہ لیا۔

بات یہیں بس نہ ہوئی، بلکہ اس سے بڑھ کر جمعہ کے خطبات کو بھی یونیورسٹی کے جماعتیوں نے مودودیت کے پرچار اور اپنے مخالفین کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ جماعتی لٹریچر کی تقسیم بھی شروع ہو گئی۔ طلباء اور علماء حق نے اس پر زبردست احتجاج کیا کہ اگر جماعتی پرچار ختم نہ ہوا تو یونیورسٹی ... ایک جماعتی اکھاڑہ بن کر رہ جائے گی بلکہ یونیورسٹی کا امن و امان برباد ہو جائے گا۔ انتظامیہ نے اس بات کا بھی کوئی نوٹس لینے سے انکار کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ کھلے بندوں مودودیت کے پرچار کے لئے ہوسٹلوں میں عام اجلاس منعقد کروا کر سخت کشیدگی کی فضا پیدا کر دی۔ یہ تمام اقدام دراصل یونیورسٹی کی یونین پر قبضہ کرنے کے جامع منصوبے کا ایک حصہ تھے۔ یاد رہے کہ انہیں ... کو کچلنے کی غرض سے ڈنڈا فورس کے چند سیل بھی یونیورسٹی میں قائم کر دیئے گئے۔

جونہی یونین کے انتخابات کی تاریخ کا اعلان ہوا، جماعت کی تمام مشینری اپنے تمام وسائل کے ساتھ حرکت میں آ گئی۔ جماعت ڈنڈا پارٹی، انجمن شہریان لاہور اور اسی قسم کی کئی اور ذیلی تنظیمیں جمعیۃ طلباء کی مدد کے لئے میدان میں اتر آئیں۔

جوں جوں انتخابات نزدیک آتے گئے توں توں ڈنڈا پارٹی کے ارکان کثرت سے یونیورسٹی میں آنے شروع ہو گئے۔ یہ لوگ عام طور پر مسلح ہوتے۔ ان لوگوں نے اپنے مخالفین کو مرعوب کرنے کے لئے تشدد کا استعمال شروع کر دیا۔ تشدد کے بدترین مظاہرے انتخابات سے ایک دن پہلے دیکھنے میں آئے۔

نیو کیمپس میں جو پروجیکشن میٹنگ پچیس تاریخ کو ہوئی۔ اس میں بڑی تعداد میں ڈنڈا فورس نے شرکت کی۔ یہ ڈنڈا فورس اپنے کمانڈر اور ڈپٹی کمانڈر کی سرکردگی میں نیو کیمپس میں وارد ہوئی۔ لیکن انتظامیہ نے اس کو روکنے کی بالکل کوئی کوشش نہ کی۔

چھبیس تاریخ کو انتخابات کا آغاز ہوا۔ لیکن طالب علموں کو یہ جان کر حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ ان کے سیکرٹری کے عہدے کے لئے مقبول امیدوار جمیل اختر کا نام کئی ایک ووٹوں کی کاپیوں سے غائب پایا۔ غور کرنے پر پتہ چلا کہ دراصل سیکرٹری کے ووٹ کے کاغذات تین بلاکوں سے چھاپے گئے تھے۔ جبکہ باقی تمام عہدوں کے لئے امیدواروں کے نام ووٹ کے کاغذوں پر ایک ہی بلاک سے بنائے گئے تھے۔ پھر غلط چھاپے گئے ووٹ کے کاغذات کچھ اس طرح ملا کر رکھے گئے تھے کہ سوائے اس کے کوئی اور نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا تھا کہ یہ کوئی غلطی نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی چال تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر جماعتی صدارتی امیدوار کامیاب ہو جائے تو اس نفسیاتی فائدے سے سیکرٹری کے لئے جمعیۃ طلباء کے امیدوار کو فائدہ پہنچے اور اگر ایسا نہ ہو تو انتخابات کا سلسلہ درمیان میں ہی درہم برہم کر دیا جا سکے۔

انتخابات سے پہلے ہی جمعیۃ طلباء کے مخالف صدارتی امیدوار نے بعض اساتذہ کے پولنگ افسر بنانے پر اعتراض کیا لیکن انتظامیہ نے اس اعتراض کو رد کر دیا۔ جب پولنگ ختم ہوئی۔ تو گنتی کا آغاز ہوا۔ لیکن مختلف شعبہ جات میں گنتی مختلف طریقوں سے کی گئی۔ ایک شعبہ میں جس طرح کے ووٹ کو رد کر دیا گیا دوسرے شعبہ میں اسے ٹھیک قرار دے دیا گیا۔ بظاہر تو یہ دونوں امیدواروں کے لئے یکساں نقصان دہ چیز لگتی ہے۔ لیکن ان طریقوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ جمعیۃ طلباء کے صدارتی امیدوار سو سے کم اور اس کے مخالف کے پورے دو سو پچاس ووٹ رد کر دیئے گئے۔ رد کئے گئے ووٹوں کی تعداد سے ظاہر ہے کہ دیوانہ بکار خویش ہوشیار تھا۔ اس کے علاوہ شعبہ تعلیم و تحقیق کے ووٹوں کو بھی گن لیا گیا اور جائز قرار دے دیا گیا۔ حالانکہ قواعد کے مطابق اس شعبہ کے طلباء یونین فیس ادا نہ کرنے کی وجہ سے ووٹ ڈالنے کے حقدار ہی نہ تھے (دیکھئے یونین کا منشور آرٹیکل (۴) کلاز (ا)) اس امر کی تخلیق شدہ شعبے جس کے تمام امتحانات شعبہ میں ہی ہوتے ہیں اور جہاں بقول طلباء کی جان اساتذہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ دباؤ کے تحت جمعیۃ کے صدارتی امیدوار کو بڑی تعداد میں ووٹ ڈلوائے گئے۔ علاوہ ازیں اشاعت تعلیم کالج کے طلباء اور مدرسۃ البنات کی بعض جماعتی برقعہ پوش لڑکیوں نے جعلی ووٹ بھگتائے۔

رات کے نو بجے جبکہ نتائج کا اعلان ہونا تھا، بڑی تعداد میں کاروں، جیپوں اور سکوٹروں پہ ڈنڈا فورس اور انجمن شہریان لاہور کے گروہ جو کہ مسلح تھے شعبۂ امور طلباء کی طرف بڑھے۔ اس سے کشیدگی پھیل گئی اور لڑائی جھگڑے کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس بنا پر نتائج کا اعلان روک دیا گیا۔ لیکن الیکشن میں بے قاعدگیوں اور انتظامیہ کی جانبداری کے خلاف جمعیۃ طلباء کے مخالف گروپ نے احتجاج کیا، اور تحقیقات کا مطالبہ کر دیا۔ جسے اس وقت منظور نہ کیا گیا اس وجہ سے کشیدگی بہت بڑھ گئی۔ موقع کی نزاکت کو نظر انداز کرتے ہوئے یونیورسٹی نے اٹھائیس تاریخ کو سیکرٹری کے انتخابات کروانے کا اعلان کر دیا۔ اس پرچہ میں سے پڑے امیدواروں نے انتخاب کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کر دیا اور یونائیٹڈ ایکشن کمیٹی بنا دی۔ اس کمیٹی نے انتخابات کی مکمل پڑتال کا مطالبہ کر دیا۔

تیس تاریخ کو وائس چانسلر نے دونوں پارٹیوں کی رضامندی سے ایک الیکشن ٹریبونل قائم کر دیا۔ تاکہ الیکشن میں بدعنوانیوں اور بے قاعدگیوں کی پڑتال کی جا سکے۔ وائس چانسلر کے اس دانشمندانہ اقدام سے امید پیدا ہو گئی کہ انتخابات کا "تنازعہ پُرامن اور جمہوری طریقوں سے بخیر و عافیت حل ہو جائے گا۔ اس ٹریبونل میں دو مشہور سابق جج اور ایک مشہور سابق اٹارنی جنرل تھے۔ یہ کام ختم کر کے وائس چانسلر صاحب اطمینان سے اپنی سرکاری رہائش گاہ واقع نیو کیمپس میں پہنچے رات کوئی بارہ بجے کے قریب دروازے پر دستک ہوئی۔ اور چوکیدار نے اندر آ کر وائس چانسلر کو کہا کہ کچھ طالب علم ان کو ملنا چاہتے ہیں۔ اس پر انہوں نے طالب علموں کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔ کیونکہ رات گئے طالب علموں کا وائس چانسلر کے ہاں آنا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ اس پر کوئی بیس کے قریب لوگ جمعیۃ طلباء کے کامیاب صدر حافظ ادریس اور نائب صدر تنویر عباس تابش کی سرکردگی میں اندر داخل ہو گئے۔ وائس چانسلر نے ان کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ لیکن مداخلت کرنے والوں نے کہا کہ ہم آپ سے کھڑے کھڑے ہی بات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ٹریبونل توڑ دیں اور چھبیس تاریخ والے انتخابات کو جائز قرار دے دیں۔

اور سیکرٹری کے الیکشن کی تاریخ کا اعلان کردیں۔ جب وائس چانسلر نے انکار کیا، تو وہ کہنے لگے کہ آپ بدمعاشوں کی زبان سمجھتے ہیں۔ آپ غنڈوں کی زبان سمجھتے ہیں۔ آپ ..... کی زبان سمجھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ ریڈیوگرام، ٹیلی ویژن، صوفے اور شیشے توڑنے شروع کر دیئے۔ پھر بالکل امریکی جاسوسی فلموں کے انداز میں ٹیلی فون پر قبضہ کر لیا اور مختلف اخباروں اور نیوز ایجنسیوں کے نمبر گھماتے اور ریسیور وائس چانسلر کو پکڑا کر ان سے جبراً بیان دلواتے کہ الیکشن ٹریبونل ختم کر [illegible] یا ہے۔ اور چھبیس تاریخ والے انتخابات جائز قرار دیئے گئے ہیں۔ اور یہ کہ سیکرٹری کا الیکشن [illegible] اودیا جائے گا۔ اسی اثنا میں رجسٹرار صاحب بھی ادھر آنکلے اس وقت حملہ آوروں نے اوپر کے بیان کی دو تحریری کاپیوں پر وائس چانسلر کے دستخط کرائے اور ایک کاپی رجسٹرار کو دفتری ریکارڈ کے لئے تھما دی۔ اس وقت تک یونیورسٹی کے محافظ گارڈ آچکے تھے۔ جس پر حملہ آوروں نے کہا کہ تم ہم پر گولیاں چلوانا چاہتے ہو۔ ہاں چلاؤ ہم پر گولیاں۔ ہم تیار ہیں۔ لیکن وائس چانسلر نے کہا کہ وہ اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے جس پر حملہ آوروں نے راہ فرار اختیار کی۔

وائس چانسلر نے اکتیس تاریخ کو دوپہر کے وقت مشورہ کے لئے تمام شعبہ جات کے سربراہوں کا اجلاس طلب کیا۔ اس اجلاس میں کثیر تعداد میں دوسرے اساتذہ نے بھی شرکت کی۔ جو کہ اس وحشیانہ حرکت کی مذمت کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ اس اجلاس میں جو کہ نیو کیمپس کے کمرہ کثیر المقاصد میں ہوا۔ وائس چانسلر نے بھرائی ہوئی آواز میں اپنی عزت اور اپنے گھر کی ویرانی کا دکھ بھرا قصہ من وعن کہہ سنایا۔ اس پر چند جماعت پسند اساتذہ نے بجائے وائس چانسلر کے ساتھ پوری ہمدردی اور حملہ آوروں کی سخت مذمت کرنے کے وہ تمام واقعات جو کہ الیکشن کے دوران ہوئے تھے اور جو کہ الیکشن ٹریبونل کے زیر غور آنے تھے، دہرانے شروع کر دیئے۔ اور جمعیۃ طلباء کے مخالفوں کے خلاف بھی سزاؤں کا مطالبہ کر دیا۔ یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ جماعت پسندوں نے اس قدر سنگین جرم کے مرتکب لوگوں پر دباؤ کم کرنے کے لئے وہ مسائل اٹھانے شروع کر دیئے۔ جن کا تعلق الیکشن سے تھا۔

چنانچہ اکتیس تاریخ کی رات کو سنڈیکیٹ نے چند مجرموں کے علاوہ جماعت پسندوں کے دباؤ کے تحت بہت سے ایسے طلباء کو بھی دو، دو سال کے لئے یونیورسٹی سے نکال دیا جس کے خلاف تیس تاریخ تک کوئی جرم عائد نہ کیا گیا تھا بلکہ معاف کر دیا گیا تھا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ الیکشن کے بائیکاٹ اور بیلٹ بکس اٹھانے کو جو کہ زیادہ سے زیادہ ٹریبونل کے زیر غور آنے تھے پاکستان کی سب سے بڑی دانش گاہ کے سربراہ کے گھر پر رات کے وقت وحشیانہ حملے کو ایک ہی جیسے قابل سزا جرم قرار دیا گیا۔

دوسو کسانوں کی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

ملتان۔ دفتر مرکزیہ سے آمدہ اطلاع کے مطابق حاصل پور کے دوسو کسانوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور سے اتفاق کرتے ہوئے جمعیۃ میں شمولیت کر لی ہے۔ مہر حبیب السادر مہر محمد عاشق نے بتایا ہے کہ جمعیۃ نے اپنے منشور میں کسانوں اور کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ کر کے ثابت کر دیا ہے کہ علماء حق دینی رہنمائی کے ساتھ ملت اسلامیہ کے معاشی واقتصادی مسائل میں بھی رہنمائی کے اہل ہیں۔ جمعیۃ کے منشور میں ناجائز زمینداریوں کو ختم کر کے مزارعین کو حق ملکیت کا جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ بہت خوش آیند ہے اور اس سے کاشتکاروں کو بہت فائدہ ہوگا۔ بستی باغ والی تحصیل حاصل پور کے کسانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ دوسرے کسانوں کو جمعیۃ کے منشور سے واقف کرانے اور معاونت واتفاق کی منظم کوشش کریں گے۔ دستور ساز اسمبلی میں ایسے نمائندے منتخب کرانے کی ضرورت ہے کہ جو جمعیۃ کے منشور کے مطابق دستور مرتب کریں۔

(محمد یعقوب)

مسعود منوّر

بے بسی

کیا لکھوں، اُن داستانوں کا نہیں ملتا سراغ
جن کی خاطر میں نے سلگائے تھے اشکوں کے چراغ

کیا کہوں، لب کوئلہ ہیں تشنگی کے سوز سے
خام ہاتھوں سے سنبھلتا ہی نہیں کوئی ایاغ

کیا سناؤں طائرِ گفتار کے پَر کٹ گئے
کیا بتاؤں مجھ کو حاصل ہی نہیں اتنا فراغ

لیڈروں کی چارہ سازی کا فسانہ سُن چکے
لیڈروں کا قافلہ ہے جرمنی کی پرشتارغ

"لَاَ وَ اِلَّا" جس نئے مضمون کا عنوان تھے
آج اُس شہکار کا مفہوم ہے تقریرِ زاغ

پیشہ ور بہروپئے دینِ نبیؐ کی آبرو؟
قلبِ یاراں پارہ پارہ سینۂ ما داغ داغ

نسلِ نو تھی فیشن و تجرید کا لقمہ ہوئی
میری فصلیں جل گئیں، اے وائے میرے باغ باغ

گفتۂ "الفقرو فخری" جادۂ اسلام تھا
جادۂ اسلام پر نکلے۔ کیسے اتنا دماغ

میں نے اے مسعود اپنا فرض پورا کر دیا
امرِ قرآنِ مبیں ہے آیتِ اِلَّا البلاغ

غیر اسلامی آئین نافذ کرنے کی ہر کوشش ناکام بنادی جائیگی

پلٹن میدان ڈھاکہ میں جلسہ عام سے مولانا مفتی محمود نے اردو زبان میں خطاب کیا

ڈھاکہ ۷۔ فروری۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں غیر اسلامی آئین نافذ کرنے کی ہر کوشش ناکام بنادی جائے گی۔ آپنے ان رہنماؤں کی بھی مذمت کی جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر عوام کو بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور کہا کہ ان رہنماؤں کا بار بار یہ اعلان کہ ہم ہی اسلام کے محافظ ہیں تمام ملک کے مسلمانوں سے مذاق اور ملک سے غداری کے مترادف ہے۔

مولانا مفتی گذشتہ روز پلٹن میدان میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ جس میں بے شمار افراد نے شرکت کی۔ مولانا نے اپنی تقریر اردو زبان میں کی جسے سامعین نے نہایت پرسکون اور دلچسپی کے ساتھ سنا۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ پلٹن میدان میں چند روز قبل نیپ کے زیر اہتمام جو جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں مولانا محمود الحق عثمانی اور دیگر رہنما اردو میں تقریر نہ کر سکے۔ مولانا مفتی محمود نے اعلان کیا کہ ہم غیر اسلامی دستور کے خلاف بغاوت کریں گے۔

انہوں نے کہا۔ کہ اس وقت تمام سیاسی جماعتیں اسلامی دستور بنانے کے حق میں ہیں۔ لیکن کسی ایک جماعت کا بار بار اعلان کرنا کہ ہم ہی اسلام کے محافظ ہیں قطعاً غلط ہے اور کسی جماعت کی طرف سے یہ کہنا کہ وہ تو اسلام کے راستہ پر ہے باقی تمام مسلمان کافر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ چھ نکات۔ گیارہ نکات یا چودہ نکات سے سیاسی طور پر اختلاف بالکل الگ بات ہے۔ لیکن سیاسی اختلافات کو کفر و اسلام کی جنگ قرار دینا پاکستان دوستی نہیں۔ مفتی محمود نے کہا کہ صرف چند گھرانوں کے لئے پاکستان نہیں بنایا گیا۔ بلکہ پاکستان ۱۲ کروڑ انسانوں کی خوشحالی کے لئے وجود میں لایا گیا تھا۔ لیکن آج غریب اور محنت کش طبقہ کی زندگی دوبھر ہو گئی ہے۔ جو اسے اس کا حق دلانے کا اعلان کرتا ہے۔ اسے سوشلسٹ اور اسلام دشمن کہہ کر راستہ سے ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہماری جمعیۃ غریب اور محنت کش طبقہ کے ساتھ ہے اور ہم تب تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ غریب اور مزدور کو اس کا جائز حق نہ مل جائے اسلام کے معاشی نظام میں غریب اور مزدور کی تمام مشکلات کا حل موجود ہے۔ لہذا اسلامی نظام نافذ کرکے غریب عوام کے مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔

جلسہ سے مولانا محی الدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا، کہ سرمایہ داری کے خلاف جس نے آواز اٹھائی اسلام کے نام پر سرمایہ داروں کی حمایت کرنے والوں نے انہیں سوشلسٹ اور اسلام دشمن کہا۔ مغربی پاکستان کے لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ مشرقی پاکستان ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے اور مشرقی پاکستان میں کہا جاتا ہے کہ مغربی پاکستان کے لوگ غاصب ہیں۔ اس طرح دو صوبوں کے درمیان منافرت کی دیوار حائل کر دی گئی جلسہ میں مکمل صوبائی خود مختاری کا مطالبہ کیا گیا۔

ایک قرارداد میں سیلاب کی روک تھام کے منصوبے پر جلد عمل درآمد کرنے پر زور دیا گیا۔ اور مطالبہ کیا کہ پٹسن کی کم از کم قیمت ۴۰ روپے فی من مقرر کی جائے۔

آخر میں مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے دعا کی کہ خداوند تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سیدھے راستہ پر چلنے اور اپنے آپ کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ کے بعد ایک شاندار جلوس نکلا جو بڑی بڑی سڑکوں سے گذرتا ہوا وکٹوریہ پارک میں آکر ختم ہو گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام نے مرکزی دارالحکومت کو ڈھاکہ منتقل کرنیکا مطالبہ نہیں کیا

مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کے رہنماؤں سے رابطہ قائم کرنے کے بعد صوبائی ناظم مولانا محمد اکرم کا بیان

لاہور۔ ۴ جنوری۔ مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ریڈیو پاکستان اور مغربی پاکستان کے بعض اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ مشرقی پاکستان کی جمعیۃ علماء اسلام نے مرکزی دارالحکومت کی اسلام آباد سے ڈھاکہ منتقل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مشرقی پاکستان میں اکابرین جمعیۃ سے رابطہ قائم کرنے اور تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔ بلکہ جمعیۃ کو بدنام کرنے کی کسی سازش کا ایک حصہ ہے۔ مشرقی پاکستان کی جمعیۃ علماء اسلام نے اس قسم کا کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے منشور میں صرف اتنا پروگرام دیا ہے کہ بحریہ کا ہیڈ کوارٹر مشرقی پاکستان میں رکھا جائے گا۔

بیان میں پریس اور خبر رساں ایجنسیوں سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ ایسی غیر ذمہ دارانہ خبروں میں احتیاط سے کام لیا کریں کسی بے بنیاد بات کو کسی جماعت کی طرف منسوب کرکے ملک میں اختلاف و انتشار کا دروازہ کھولنا مناسب نہیں۔

شالامار ٹاؤن لاہور میں جلسہ

۴ فروری ۷۰ء کو لاہور شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابی مہم کا پانچواں دورہ مسلم آباد شالامار ٹاؤن میں ہوا۔ مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ مغربی پاکستان کی معیت میں مولانا غازی محمد صاحب اور دیگر حضرات تشریف لائے۔ مدرسہ جامعہ اسلامیہ میں سکولوں اور کالجوں اور جامعہ اسلامیہ کے طلباء نے نہایت پرجوش استقبال کیا۔ عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد نور مسلم آباد میں ایک عظیم اجتماع سے مولانا غازی محمد صاحب نے خطاب کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ اسلام کے ازلی دشمن برطانوی سامراج نے سلطان ٹیپو شہید کی شہادت کے بعد یہاں کی صنعت و حرفت تجارت زراعت سیاست کے ختم کرنے کے ساتھ ساتھ دین اسلام کے تباہ و برباد کرنے کے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے۔

مولانا محمد اکرم صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے اسلام کا عادلانہ نظام نفاذ کے لئے اپنا اسلامی منشور پیش کر دیا ہے یورپ کی سرمایہ داری اور جاگیرداری نظام کو ختم کرکے اسلامی نظام لانا چاہتی ہے۔ چونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہونی چاہیئے مغربی جمہوریت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے کوئی ازم ہمارے مسائل حل نہیں کر سکتا۔ اہالیان شالامار ٹاؤن نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

انتخابات میں افراد کے بجائے جماعتوں کو ووٹ دینے کا طریقہ اختیار کیا جائے

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی ڈھاکہ میں پریس کانفرنس

ڈھاکہ ۲۱ فروری ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مفتی محمود نے تجویز پیش کی ہے کہ انتخابات میں حصہ لینے والی جماعتوں کی طرف سے جماعتی امیدوار نامزد کرنے کی بجائے ووٹوں کی تعداد کی بنیاد پر براہ راست جماعتوں کی نمایندگی کا حق تسلیم کیا جانے ۔ مفتی محمود نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس طریق کار کے تحت ہر جماعت اپنے منشور کی بنیاد پر ملک بھر میں جس قدر فیصدی ووٹ حاصل کرے گی اور اتنی تناسب سے ہر جماعت کے لئے اسمبلیوں میں نشستیں مقرر کی جائیں ۔

اپنی تجویز کے حق میں دلائل دیتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا کہ اگر یہ طریق کار اپنا لیا جائے تو اس طرح ملک کی پوری آبادی کو پارلیمنٹ میں نمایندگی مل سکتی ہے اور کوئی ووٹ ضائع نہیں جائے گی ۔ اس لئے کہ مختلف جماعتوں کی حمایت میں دیئے جانے والے ووٹوں میں سے ہر ووٹ شمار کیا جائے گا ۔

مفتی صاحب نے کہا کہ مجوزہ نئے طریقہ کار سے علاقائی تعصب کو بڑھنے سے روکا جا سکے گا ۔ اس لئے کہ اس طریقے کے تحت پورا ملک واحد انتخابی حلقہ قرار پا سکے گا ۔ اور کوئی شخص انتخابات کے لئے بھاری رقوم خرچ نہیں کر سکے گا ۔

مفتی صاحب نے کہا کہ مروجہ طریق کار کے تحت اسمبلی یں ووٹوں کی اکثریت کو نمائندگی نہیں ملتی ۔

اپنے نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا ، کہ پاکستان جیسے ملک میں جس میں سیاسی جماعتوں کی تعداد زیادہ ہے ۔ ایک ایسا امیدوار بھی منتخب ہو سکتا ہے جس کو نسبتاً کم ووٹ ملے ہوں ۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اسلام غریب طبقہ کا محافظ ہے نہ کہ ملک کے بائیس دولت مند اجارہ دار گھرانوں کا انہوں نے کہا کہ غریبوں اور سرمایہ داروں کے مابین جنگ میں اسلام غریبوں کی حمایت کرتا ہے ۔ جو لوگ غریبوں اور محروم طبقے کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والوں کو سوشلسٹ کہتے ہیں ۔ درحقیقت یہ وہ لوگ ہیں جو سرمایہ داری کی حفاظت کے لئے اسلام کا نام لے رہے ہیں ۔ جو مذہب کے منافی ہے اس ملک میں غریبوں اور دولتمندوں کے درمیان جدوجہد کا آغاز ہو چکا ہے اور آخر کار سرمایہ دارانہ اپنی موت مر کے رہے گا ۔ انہوں نے کہا کہ اگر ملک میں سوشلزم نافذ ہو گیا تو اس کی ذمہ داری جماعت اسلامی پہ عائد ہوگی ۔

مفتی محمود نے ان لوگوں پر بھی کڑی نکتہ چینی کی جو کسانوں اور مزدوروں کے حقوق کی جدوجہد کرنے والے ہر شخص کو کسی قسم کی ہچکچاہٹ کے بغیر کافر قرار دیتے ہیں ۔ ایک سوال کے جواب میں مفتی صاحب نے کہا کہ سابق صدر ایوب خاں نے جماعت اسلامی کے امیر کو اس لئے جیل میں ڈالا تھا کہ انہوں نے امریکہ کے اشارے پر چین نواز خارجہ پالیسی کی مخالفت کی تھی ۔

مفتی صاحب نے کہا کہ جماعت اسلامی نے امریکہ کے عالمی مفادات کی کبھی مخالفت نہیں کی اور اس حقیقت کے باوجود کہ شمالی ویت نام کے خلاف امریکہ کی جنگی کارروائی کی دنیا بھر میں مخالفت کی گئی ۔ جماعت اسلامی اس سلسلہ میں چپ سادھے رہی ۔ علاوہ ازیں اس قسم کی درجنوں دوسری مثالیں بھی موجود ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں ہر جماعت کو اپنا منشور اور نقطۂ نظر اسلام کے سامنے پیش کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے ۔ اسلام عوام کا ہے کہ وہ اسے قبول کریں یا مسترد کر دیں ۔ مفتی صاحب نے نیا آئین علماء کے پیش کردہ ۲۲ نکات کے مطابق تیار کرنے کا مطالبہ کیا ۔

منکیرہ ضلع میانوالی میں جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام منکیرہ کا یک روزہ جلسہ ۲۹ جنوری مطابق ۲۰ ذیقعد ۱۳۸۹ھ بروز جمعرات مسجد نواب والی میں منعقد ہوا ۔ جس میں مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن ۔ مولانا محمد امیر صاحب خطیب جامع مسجد کوہاٹیاں میانوالی اور شاعر پنجاب جناب خان محمد صاحب کمتر نے عوام سے خطاب کیا ۔ تینوں حضرات نے اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کرنے کی عوام کو ترغیب دلائی ۔

(نور محمد صدیقی ناظم دفتر جمعیۃ منکیرہ)

جمعیۃ علماء اسلام کی اپیل پر عائلی قوانین کے خلاف ملک بھر میں احتجاج

لاہور مورخہ ۲۳ر جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعہ مدرسہ مرکزی دارالترتیل مسجد نواب صاحب دلٹن روڈ مزنگ لاہور) کے خطیب قاری عطاء اللہ نے کہا کہ قوم وملت کی دلی آرزو ہے کہ ایوبی دورِ استبداد کے ان تمام سیاہ قوانین نو انین کو صدر مملکت یکسر ختم کر دیں، جنہوں نے معاشرہ میں بدکاری بے حیائی اور ناانصافی کو جنم دے رکھا ہے۔ قاری صاحب نے صدر یحییٰ خاں کے گذشتہ بیان کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ پاکستان میں قانون شریعت اور قرآن وحدیث کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کریں گے۔

آخر میں ہم صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں سے مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ ان کی ذات سے عوام کو حسین توقعات وابستہ ہیں۔ وہ بحیثیت سربراہ ملک وقوم ایوبی دور کے ان سیاہ قوانین کو یکسر ختم کر دیں۔

مسجد ہذا میں کثیر تعداد سے مندرجہ بالا تین قرار دادیں منظور کرائی گئیں اور صدر مملکت سے ان عائلی قوانین کے ختم کرنے کی اپیل کی گئی۔ آخر میں ملک وملت کی سالمیت اور باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

نواں جنڈانوالہ ۲۳ر جنوری بروز جمعہ نواں جنڈانوالہ (میانوالی) میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف تمام مساجد میں تمام قوانین کی مذمت کی گئی۔ جامع مسجد سنہری میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ جنڈانوالہ، جامع مدنی مسجد جہا جرین میں مولانا محمد یوسف صاحب فیروز پوری ناظم جمعیۃ نے عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف تقریریں کیں اور قرار دادیں پاس کیں۔

ہنگو قبل از نماز جمعہ ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تحصیل ہنگو کے امیر جمعیۃ مولانا حافظ فخرالاسلام نے اپنی تقریر میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔

منگورہ سوات ۲۳ر جنوری۔ آج یہاں گراسی گراؤنڈ نزد دارالعلوم اسلامیہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ قاری نور محمد نے کی۔ بعد ازاں مولانا عزیز الرحمٰن بونیری کنوینر جمعیۃ علماء اسلام ملاکنڈ ڈویژن نے سامعین سے تقریباً ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ اور فرمایا کہ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین اسلام کے خلاف ہیں۔ لہٰذا اسے فوراً بند کر دیا جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ایوب خاں نے یہ کروڑوں روپیہ آبادکاری کے لئے اور غریبوں کے لئے خرچ کیا ہوتا۔ تو غریب عوام کے لئے کتنا بہتر ثابت ہوتا۔ مولانا نے دلائل پیش کرکے ثابت کر دیا کہ یہ قوانین اسلام کے بالکل خلاف ہیں۔ حاضرین نے پرجوش نعروں سے اور ہاتھ بلند کرکے جمعیۃ کے مطالبات کی پرزور حمایت کی۔ مولانا نے ضلع سوات کے ڈاکٹروں اساتذہ اور ملازمین کے مطالبات کی پرزور حمایت کی۔

مولانا عبدالستار صاحب فتحپوری نے حاضرین کو جمعیۃ کے مقاصد سے آگاہ فرمایا

مری جمعہ کے روز مری میں جمعیۃ علماء اسلام کے نائب صدر مولانا محمد عظیم صاحب خطیب جامع مسجد نے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے عائلی قوانین کی شدید مذمت کی اور منسوخی کا مطالبہ کیا۔

رستم مورخہ ۲۳ر جنوری ۱۹۷۰ء کو جمعیۃ علماء اسلام رستم کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحق نے جامع مسجد میں سینکڑوں آدمیوں کو خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی جیسے خلاف شریعت قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

کندہ کوٹ جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد کی جانب سے ۲۳ر جنوری ۷۰ء کو ٹھل شہر، کندہ کوٹ، جیکب آباد میں عائلی قوانین وخاندانی منصوبہ بندی کے خلاف جلوس نکالے گئے اور قرار داد پاس کی گئی۔

بھیرہ حافظ سراج الدین خطیب چک دروازہ بھیرہ نے جامع مسجد پراچگان میں عائلی قوانین کے خلاف تقریر کرتے ہوئے عائلی قوانین کی منسوخی کی قرار داد پاس کی

بوریوالہ جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ کی طرف سے عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا جامع مسجد مدرسہ عربیہ اسلامیہ، جامع مسجد مرکزی اور جامع مسجد مدنی میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب۔ مولانا محمد عبداللہ خاں صاحب اور قاری عبدالستار صاحب نے جمعہ کی نماز سے قبل اپنی اپنی تقریر میں مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

پشاور یہاں پورے پشاور ڈویژن میں عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔

پشاور میں یوم احتجاج کے موقع پر تمام بڑی بڑی مساجد میں اجتماعات جمعہ میں خطباء کرام نے اس بات پر زور دیا کہ ایک اسلامی مملکت میں غیر اسلامی قوانین کا نفاذ قطعاً زیب نہیں دیتا۔

جامع مسجد قاسم علی خاں میں جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک عظیم اجتماع ہوا۔ صدارت مولانا محمد عمر حاجی الحرمین نے کی۔ اجتماع میں مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم پوپلزئی، مولانا محمد یعقوب القاسمی۔ مولانا محمد عثمان امیر جمعیۃ تحصیل نوشہرہ۔ مرکزی پاک عرب دوستی انجمن کے رہنما جناب اسماعیل سیفی و غلام عباس ناصر نے شرکت کی۔ اجتماع میں مطالبہ کیا گیا کہ عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں

ڈگری ۲۳ر جنوری کو حسب ارشاد قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ڈگری کی مختلف مساجد میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف اسلام ہونے پر تقاریر ہوئیں۔

مولانا اکرام الحق الخیری اختر ناظم جمعیۃ تعلقہ ڈگری نے فرمایا کہ دور ایوبی کا یہ روسیاہ کارنامہ پاکستان کے لئے ایک بدنما داغ ہے۔ مولانا نے فرمایا۔ جس طرح مسلمان قوم قرآن پاک کے کلمات وحرکات کے تغیر کو برداشت نہیں کر سکتی ایسے ہی اس کے معانی کی تبدیلی بھی ناقابل برداشت ہے۔ ارباب اقتدار نے جس طرح رویت ہلال کمیٹی کو توڑ کر اسلام سے محبت کا ثبوت دیا ہے۔ اسی طرح ان خلاف اسلام قوانین کو آرڈیننس سے منسوخ کیا جائے۔

ضلعی عہدیداروں کا طوفانی دورہ

مولانا حبیب اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی سرپرستی میں مولانا گل جنان نائب امیر، مولانا لطف اللہ ناظم، مولانا غلام نبی سالار ضلع ومولانا محمد حنیف امیر حلقہ سرائے نورنگ، مولانا علی عباس رکن شوریٰ نے مبارک پور موضع شیر خان کوٹ کشمیر، نار اکبر خان، ٹپ تختی خیل۔ شاخ وزیر۔ جلو خیل، برانگی۔ خان خیل۔ نار نجیب۔ نار محمد یار۔ نار فقیر معصوم کا ہفت روزہ دورہ مع پرچم جمعیۃ مکمل کیا جس میں ان حضرات نے مرکزی مقامات پر جلسے اور خصوصی تقریریں با اثر اشخاص مثلاً اجمل خاں۔ محمد جمیل خاں۔ حاجی حبیب خان۔ حاجی گل کرم وزیر۔ میر اعظم خاں۔ محمد علی خاں، ملک نورنگ خاں زید اللہ خاں، عبدالمنان خاں، قاضی محمد قسیم خاں وزیر عبدالقیوم خاں کے ساتھ خصوصی ملاقاتیں اور تبادلہ خیالات کیا گیا۔ تمام مقامات میں جلسوں اور پرجوش تقریروں اور خصوصی ملاقاتوں سے عوام اور خواص نے متاثر ہو کر جمعیۃ علماء اسلام کی حمایت کے پرزور وعدے کئے گئے۔ ضلعی کانفرنس بمقام بنوں مورخہ ۲۸-۲۹ مارچ کی مکمل تشہیر کی گئی۔ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

عبرت ناک سزا دی جائے۔

یہ اجلاس آدم جی شوگر ملز دریا خاں کے رویہ پر بے اطمینانی کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آدم جی شوگر ملز دریا خاں کے متعلق تحقیق کی جائے۔ اور کاشتکاروں کے خلاف اس کے غیر منصفانہ سلوک کا سدباب کیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس کلورکوٹ شہر اور علاقہ کی پسماندگی اور بیروزگاری پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ کئی سال بارش نہ ہوسکی جس کی وجہ سے غربت اور افلاس نے جو بے چینی کی فضا پیدا کردی ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کی مشکلات دور کرنے کے لئے ایک شوگر ملز قائم کیا جائے اور سہولت کی خاطر تا حال جلد از جلد سستے داموں آٹا مہیا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ ڈپو قائم کئے جائیں

(سراج الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
ضلع میانوالی ۔ کلورکوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

ملتان۔ قصبہ مڑل کے مشہور زمیندار میاں مقبول حسین رئیس اعظم اور حاجی محمد اجمل نے جمعیۃ کے منشور اور پالیسی سے مکمل اتفاق اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔

انتخاب جدید

امیر	سید بہاول شاہ صاحب
نائب امیر	چوہدری میاں مقبول حسین صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا شیر محمد صاحب
ناظم	مولانا خلیل احمد ؍
خازن	ملک خدا بخش ارائیں

(محمد یعقوب)

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۲۹ر جنوری بروز جمعرات جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی مجلس شوریٰ کی میٹنگ ہوئی۔ ۱۳ر فروری ۷۰ء بروز جمعہ کو ہونے والے جلسے اور جلوس کے انتظام کے لئے منتظمہ کمیٹی بنائی گئی۔ اور حیدرآباد کے حالیہ فسادات پر مذمت کی قرارداد پاس کی گئی کہ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ارباب اقتدار سے پرزور مطالبہ ہے کہ یہ فسادات جمہوریت کے راستے میں روڑا اٹکانے والوں کی کھلی سازش ہے اس کی مکمل تحقیقات کرکے ان ملک اور قوم کے دشمنوں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور جن کے نقصانات ہوئے ہیں ان کو معاوضہ دیا جائے

(عبدالحق احقر ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ حیدرآباد ڈویژن)

ضلع میانوالی کے مشہور عالم دین مولانا شیخ غلام لیسین

بمعہ سینکڑوں احباب کے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے

دریا خاں ضلع میانوالی۔ مولانا شیخ غلام لیسین صاحب خطیب جامع مسجد دریا خاں نے بمعہ اپنے سینکڑوں احباب کے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کردیا ہے۔ انہوں نے یہ اعلان جامع رشیدیہ بھکر کے سالانہ جلسہ کے موقع پر کیا۔ اور حسب ذیل بیان برائے اشاعت جاری فرمایا ہے:۔

"میں نے اور میرے متعدد ساتھیوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے جامع و مانع منشور کا مطالعہ کیا۔ تو اپنے قلوب کی گہرائیوں میں ایک ایمان افروز کیفیت کو موجزن پایا۔ یہ منشور صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات کی روح سے ہم آہنگ ہے اور ملکی مسائل کا وہ اطمینان بخش حل پیش کرتا ہے۔ جسے دیکھ کر سرمایہ دارانہ جمہوریت اور لادینی اشتراکیت دونوں انگشت بدنداں ہیں۔ یہ اسلام کو اس کے حقیقی رنگ میں پیش کرنے کی ایک سعی بلیغ ہے۔ اس منشور نے ثابت کردیا ہے کہ پاکستان میں جو ظالمانہ اور انسانیت سوز نظام سرمایہ داری رائج ہے۔ اس کی بیخ کنی کے لئے اسلامی نظام سیاست و معیشت کو اپنانا ناگزیر ہے۔ یہ منشور اسلامی معاشرہ کے مختلف گوشوں کے اساسی تصورات کی نقاب کشائی کرتا ہے۔ اور انہیں جدید ذہن کے سامنے جرأت آفریں اعتماد کے ساتھ پیش کرتا ہے

پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو صحیح اسلامی سیاست کی علمبردار ہے۔ اس کے قائدین محترم عالمان باعمل ہیں۔ اور مجاہدانہ اسلوب حیات ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ چنانچہ میں اور میرے ہزاروں ساتھی اکابر جمعیۃ کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ پاکستان میں جمعیۃ کی زیر قیادت وہ نظام زندگی رائج ہو کر رہے گا۔ جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے مدت سے ستاروں کی آنکھیں ترس رہی ہیں اور جو سسکتی اور کراہتی ہوئی انسانیت کا آخری سہارا ہے ؎

گر ہمیں خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

تین علماء بمعہ آٹھ سو احباب کے جمعیۃ میں شامل ہوگئے

لکی مروت۔ حاجی فضل رحمان، مولانا غلام داؤد اور مولانا غلام ربانی نے جمعیۃ علماء اسلام کا تازہ منشور پڑھ کر فرمایا کہ یقیناً اس منشور میں کتاب و سنت کی روشنی میں اہالیان پاکستان کے لئے مکمل ضابطۂ حیات موجود ہے اور ملک کے ہر طبقہ کے لئے مذہبی، اقتصادی، معاشرتی، انتظامی دفاعی، صحت مند معاشرہ کے قیام کی ضمانت کے ساتھ ساتھ مکمل دستور العمل و دستور حیات ہے۔ لہٰذا ہم مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کو مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ ہم تینوں بمعہ آٹھ سو دیگر ساتھی اہالیان اباخیل آج سے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوکر اسلامی آئین کے نفاذ کی خاطر ہر قسم ملکی، ملی، مذہبی قومی خدمت کے لئے تیار ہیں۔

دستخط: حاجی فضل الرحمٰن اباخیل تحصیل لکی ضلع بنوں، غلام داؤد خاں اباخیل ۔ غلام ربانی اباخیل۔

منجانب احقر حمید اللہ جان نیازی ناظم جمعیۃ ضلع بنوں
لطف اللہ ناظم جمعیۃ تحصیل لکی مروت)

مڑھال کے ممتاز زمینداروں کی جمعیۃ میں شمولیت

ملتان۔ تحصیل کبیر والہ جمعیۃ کا اجتماع دفتر میں منعقد ہوا منشور کی اشاعت اور جماعتی تنظیم کو مضبوط تر بنانے کے لئے وفود مرتب کئے گئے۔ مڑھال کے مندرجہ ذیل زمینداروں نے جمعیۃ کی پالیسی و منشور سے اتفاق کرتے ہوئے شمولیت کی

(۱) حاجی حق نواز خانصاحب (۲) اللہ بخش خانصاحب (۳) حاجی کریم بخش خاں (۴) سردار خضر حیات سیال (۵) عبدالغفور خاں (۶) افتخار احمد خاں صاحب (۷) محمد اسحاق خاں صاحب۔

اس کے علاوہ دیگر چالیس حضرات نے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کی۔ کبیر والہ ۔ صدال ۔ بگھی نجیب ۔ کوٹ دھنی چند ۔ چوکی بیراں ۔ مخدوم پور ۔ ان علاقوں کے لئے وفود مرتب کئے گئے اجلاس کی صدارت حضرت مولانا علی محمد صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ نے فرمائی اور علاقہ کے ارکان جمعیۃ اور جماعتی نمائندوں نے بہت بڑی تعداد میں اجلاس میں شرکت کی۔ (محمد یعقوب شیخ ملتان)

خط و کتابت کرتے وقت
اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

بقیہ — جماعت اسلامی کے شفاخانے

نام نہاد شفاخانوں کا ڈائرکٹر ہیلتھ سے معائنہ کرایا جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ آیا وہ اس قابل ہیں کہ پبلک ان سے علاج معالجہ کرائے اور ادویہ جو استعمال ہوتی ہیں وہ معیاری ہیں؟ ہماری اطلاع کے مطابق ان کا معیار بھی تسلی بخش نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہم حکومت سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ جہاں وہ جعلی یتیم خانوں پر چھاپے مار کر ان کو اپنی گرفت میں لیتی ہے۔ تو کیا ایسے جعلی شفاخانے اس قانون کی زد میں نہیں آتے۔ جہاں کوئی سند یافتہ ڈاکٹر کام نہیں کرتے بلکہ اناڑی سادہ لوح پبلک کو تختہ مشق بناتے ہیں۔ ان شفاخانوں کے نام اور پتے درج ذیل ہیں:۔

(۱) سنت شفاخانہ دیوسماج روڈ سنت نگر لاہور
(۲) شفاخانہ جماعت اسلامی چوک مدینہ باغبانپورہ
(۳) شفاخانہ جماعت اسلامی۔ موضع منہالہ کلاں
(۴) شفاخانہ جماعت اسلامی۔ موضع برکی
(۵) شفاخانہ جماعت اسلامی۔ جلو موڑ
(۶) شفاخانہ، ارجن روڈ کرشن نگر لاہور۔ یہ شفاخانہ اگرچہ متنازعہ فیہ ہے۔ لیکن اس وقت جماعت اسلامی کی تحویل میں ہے۔ اس لئے اس کا معیار گر کر باقی شفاخانوں جیسا ہی ہو گیا ہے۔ اس شفاخانہ سے متعلق متعدد مقدمات مثلاً ۴۲۰/۴۰۶۔ کھاتوں کی آمدنی کی واپسی کا مقدمہ، شفاخانہ کے سامان کی واپسی کا مقدمہ عدالتوں میں چل رہے ہیں۔ ان پر تبصرہ مناسب نہیں۔

(سردار محمد سیکرٹری انجمن رفاہ عامہ کچا ارجن روڈ کرشن نگر — لاہور)

اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا

عیدالاضحیٰ کی تعطیل کی وجہ سے ترجمان اسلام کا ۲۰ فروری کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ آئندہ شمارہ ۲۷ فروری کو شائع ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ)

بقیہ۔ بھکر میں مولانا ہزاروی کا خطاب

صدر رہیں۔ لیکن یحییٰ خاں نے دستور سازی کے لئے انتخابات کا وعدہ کر کے اتمام حجت کر دی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک سو بیس دن میں دستور نہیں بن سکتا۔ دراصل وہ انتخابات کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔

آخر میں آپ نے کہا کہ نوجوان طلباء نے اسلام کے لئے کام کرنے کا عزم کیا ہے۔ اس سے شیطان کے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا۔ مجھے امید ہے کہ علماء کرام اور نوجوان طلباء مل کر اسلام کی گاڑی کو منزل مقصود تک پہنچائیں گے۔

اس کے بعد طلباء نے حضرت مولانا اور دیگر مقتدر علماء اور معزز شہریوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ بعد ازاں حضرت مولانا کی دعا پر یہ مبارک تقریب ختم ہوئی رات کو ہر دو حضرات نے جامعہ رشیدیہ کے سالانہ جلسہ سے خطاب فرمایا۔

جوہر آباد ضلع سرگودھا میں

بتاریخ ۲۷ فروری بعد نماز جمعہ چوک فوارہ میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام خطاب فرمائینگے احباب نوٹ فرمالیں۔

قبول اسلام

ایک عیسائی نوجوان نے بدست مولانا محمد یحییٰ خطیب جامعہ حنفیہ قاسمیہ نارووال ضلع سیالکوٹ اسلام قبول کیا اس نومسلم کا سابق نام شاہین مسیح تھا۔ اس کا والد موضع ظفروال کا پادری ہے۔ اس کا اسلامی نام محمد سعید رکھا گیا اس نومسلم کا ایک بھائی پہلے مسلمان ہو چکا ہے جو راولپنڈی اسلامی مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

مولانا دوست محمد قریشی کی علالت

تنظیم اہلسنت پاکستان کے صدر اور ملک کے مشہور مبلغ مولانا دوست محمد صاحب پر گذشتہ دنوں فالج کا حملہ ہوا۔ جس کے باعث آپ صاحب فراش ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ وہ قریشی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے

"حیات امیر شریعت"

کالجوں اور سکول لائبریریوں کیلئے منظور ہوگئی

لاہور۔ ۴ فروری۔ شہرہ آفاق قومی شاعر مرزا غلام نبی جانباز نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم و مغفور کی سرگزشت۔ سیاسی و دینی جدوجہد آزادیٔ وطن کے سرفروشانہ کدوکاوش پر مشتمل سوانح "حیات امیر شریعت" کے نام سے حال ہی میں شائع کی ہے۔ محکمہ تعلیم مغربی پاکستان نے "حیات امیر شریعت" کو سکول و کالج کی لائبریریوں کے لئے منظور فرمایا ہے تاکہ نئی پود اس مجاہد ملت کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت حاصل کر سکے۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں خطیب کا مسئلہ

جامع مسجد کلاں میں خطباء و آئمۂ مساجد ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی ایک میٹنگ زیر صدارت پیر طریقت حضرت مولانا الحاج عبدالغفار صاحب منعقد ہوئی۔ جس میں متفقہ طور پر طے پایا کہ ہم ڈپٹی کمشنر صاحب اور محکمہ اوقاف سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مسجد چوگلیہ میں مولانا عبدالقدوس کا تقرر بحال رکھا جائے۔ کیونکہ مسجد ہذا کے نمازیوں کی پرزور خواہش ہے۔ اس لئے ہم جمیع خطباء و آئمۂ مساجد یہ یقین رکھتے ہیں کہ متعلقہ حکام رائے عامہ و نمازیوں کے دینی جذبات کا احترام کریں گے اور غیر متعلقہ لوگوں سے متاثر نہ ہونگے۔

سبی بلوچستان میں جلسہ

مدرسہ مفتاح العلوم سبی کا سالانہ جلسہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۷، ۲۸ فروری و یکم مارچ سنہ ۷۰ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو مدرسہ ہذا کے وسیع احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ملتان۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔ مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری۔ مولانا عبدالعزیز صاحب خلیفہ ثانی حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف سکھر۔ مولانا سلطان احمد صاحب رتو دیرو سندھ قاری عزیز احمد صاحب مدرس مدرسہ دارالہدیٰ ٹھیڑی سندھ و دیگر ممتاز علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔

المعلن مولوی جان محمد ناظم مدرسہ
مفتاح العلوم سبی بلوچستان)

ووٹ صرف ان امیدواروں کو دیں جو قرآن و سنت پر مبنی آئین مرتب کریں

پنڈدادنخاں اور جہلم کے جلسۂ عام میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب

جہلم ۲۹ جنوری - جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جہلم کے تین روزہ انتخابی مہم کے سلسلے میں دورے پر ۲۶ جنوری صبح جہلم پہنچے وہ اسی روز حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام جہلم اور دیگر رضاکاروں کی معیت میں بذریعہ ویگن پنڈ دادنخاں روانہ ہو گئے۔ بعد شام وہ پنڈ دادنخاں کے نواحی قصبہ پنن والی پہنچے - جہاں فراغت طعام کے بعد مقامی جمعیۃ کے کارکنوں و دیہاتیوں سے مخصوصی خطاب فرمایا - بعدہٗ وہ رات گیارہ بجے پنڈدادنخاں پہنچے۔

۲۷ جنوری بعد دوپہر پنڈ دادنخاں میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے فرمایا کہ جب مزدور اپنی محنت کے معاوضے کے لئے آواز بلند کرتے ہیں - تو بعض لوگ انہیں کمیونسٹ، سوشلسٹ یا مرتد کا خطاب دیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مزدور نہ کمیونسٹ ہیں نہ مرتد- خدا، رسالت، قیامت اور دوسرے احکام اسلام پر ان کا غیر متزلزل یقین و عقیدہ ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے منشور میں مزدور اور سرمایہ دار کے مابین تنازعات کو ختم کرنے کے لئے دفعات رکھی ہیں - جو احکام شریعت کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہیں - جمعیۃ ان کے حقوق حاصل کرنے میں ہر ممکن کوشش کرے گی - ہمارا واحد مقصد قرآنی نظام قائم کرنا ہے۔

جہلم

پنڈدادنخاں میں جلسہ عام سے خطاب کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اسی شام جہلم پہنچے ۲۸ جنوری جوبلی گھاٹ میں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں ایسا اسلامی نظام رائج کرنے کی خواہاں ہے۔ جس میں امیر اور غریب کے درمیان کوئی فرق نہ رہے - اس نظام میں حکومت، عوام کی تمام ضروریات کی کفیل ہو گی۔

انہوں نے مودودی پارٹی پر الزام لگایا کہ وہ بے رحمانہ سرمایہ داری اور جاگیرداری نظام کے تحفظ اور امریکی سامراج کے مفادات کے لئے اسلام کا مقدس نام استعمال کر رہی ہے انہوں نے اس الزام کی [illegible] جمعیۃ علماء اسلام سوشلسٹ ہو گئی ہے۔ انہوں نے مودودی پارٹی کے امیر [illegible]ت دی کہ وہ ان کے ساتھ مل کر سوشلزم اور سرمایہ داری دونوں نظاموں کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے ملک کا دورہ کریں۔

انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ نو ماہ ملک کے لئے انتہائی نازک ہوں گے - اس مدت میں عوام کو ملک کے مستقبل کا فیصلہ کرنا ہے۔ اگر اس مرتبہ بھی لوگ دھوکہ کھا گئے یا لالچ میں آ گئے تو پھر اس کا نتیجہ ان کی مشکلات میں اضافے کی ہی صورت میں ظاہر ہو گا۔

مولانا نے ۵۶ء اور ۶۲ء کے آئین دونوں غیر اسلامی اور غیر جمہوری ہیں - آئندہ انتخابات میں منتخب ہونے والے اراکین اسمبلی کا فرض ہے کہ وہ صحیح معنوں میں اسلامی آئین مرتب کریں - انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر نئی اسمبلی نے بھی کوئی غیر اسلامی آئین ہی تیار کیا تو جمعیۃ اس کے خلاف جدوجہد کریگی۔

انہوں نے کہا کہ سامراج پوری دنیاء اسلام کا دشمن ہے جب تک اسے ختم نہیں کیا جاتا اس وقت تک عالم اسلام کی مشکلات حل نہیں ہو سکیتں

(عمادالدین احمد عباسی ناظم دفتر جمعیۃ ضلع جہلم)

اعلان

دسویں جماعت کے اُن طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے جو ٹیوشن پڑھنے کے خواہاں ہوں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت متصل شاہ محمد غوث بیرون دہلی دروازہ لاہور نے ٹیوشن پڑھانے کا انتظام کیا ہے - شائقین طلباء دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور سے رابطہ پیدا کریں - طلباء سے ٹیوشن فیس کی بجائے ۵ منٹ ٹائم برائے تعلیم اسلامی ہو گا - وقت ملاقات چار بجے بعد دوپہر

(المشتہر: محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

بقیہ — مودودی پارٹی کے جارحانہ عزائم

کے بارے میں ایسے بیانات دیئے جن میں بے موقعہ جارحیت اور بے پناہ سنسنی خیزی تھی - ایک ایسے موقع پر جب سنجیدہ اور مضطرب اذہان صرف پاکستان کی بقاء و استحکام کے بارے میں دلچسپی لے رہے ہیں - انہوں نے جماعت اسلامی کی وہ تاریخ غیر ضروری تشریح کے ساتھ بیان کرنا شروع کر دی جس کا تعلق پاکستان

ایک ضروری اعلان

میں نے ہر چاند کا پہلا ہفتہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروگراموں کے لئے اور ہر چاند کا آخری ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی مہم کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ پہلے ہفتہ کی تاریخوں کے لئے دفتر ختم نبوت ملتان حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری سے رجوع کیا جائے اور آخری ہفتہ کی تاریخوں کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان میں گفتگو کی جائے۔

(محمد ضیاء القاسمی، لائلپور)

پشاور شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلوس و جلسہ

سرکردہ لیڈر جلوس کی قیادت اور خطاب کرینگے

پشاور یکم فروری - ۲۲ فروری کو پشاور شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلوس و جلسہ عام ہو گا۔ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے ناظم اعلیٰ مفتی محمود اور جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جلسۂ عام سے خطاب کرینگے۔ جلسہ عام جناح پارک میں ہو گا - مختلف مقامات کے اجتماعات میں مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا محمد عثمان - مولانا عبدالسلام - مولانا حکیم شمس الحق صاحبزادہ عبدالباری و مولانا حمید الدجان شریک ہوں گے - علاوہ ازیں مولانا سید گل بادشاہ مندرجہ ذیل تاریخوں میں مختلف اجتماعات سے خطاب کریں گے۔

۱۲ فروری تخت بھائی - ۱۴ فروری پرخو ڈھیری اور ۱۹ فروری کو دیر کے مقام پر اجتماع میں شرکت کرینگے۔

سے پہلے کے ادوار سے ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے، میاں صاحب کسی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو گئے اور ان کے ذہن میں کوئی ایسی کشمکش موجود ہے جو انہیں جارحانہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔

خط کشیدہ جملوں پر بار بار غور فرمایئے۔ یہ مفتی محمود یا مولانا غلام غوث ہزاروی کی رائے نہیں ہے۔ یہ مولانا عبیداللہ انور نے اداریہ نہیں لکھا - یہ مدیر "زندگی" ہیں - میاں صاحب کے بیانات سے تشدد اور جارحیت کی بو انہوں نے سونگھی ہے۔ اب مودودی پارٹی اس ملک میں کیا ڈرامہ کھیلنا چاہتی ہے اور پبلک کو کس افراتفری کا شکار کرنا چاہتی ہے۔ یہ جانیں مدیر زندگی اور ان کے رفقاء - کیا ہم ان حالات و واقعات کی روشنی میں یہ سوچ کر غیر صائب تو نہیں ہو جاتے کہ مودودی پارٹی ملک کے استحکام اور سالمیت کو نقصان پہنچانے کا عزم کر چکی ہے۔ کہاں ہیں وہ مدیران جرائد اور مودودی جماعت کے تازہ مجدد جو اسی جماعت کو ملت اسلامیہ کی نجات اور پاکستان اور نظریہ پاکستان کے محافظ قرار [illegible]

میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔ فرمایا ہماری عیدگاہ میں بھی نہ آئے۔ (ابن ماجہ ص ۲۲۶)

مسائل عید

نویں تاریخ کی نماز فجر سے تیرھویں تاریخ کی نماز عصر تک ہر نماز کے بعد بلند آواز سے یہ تکبیر تشریق پڑھے (عورت آہستہ پڑھے) اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد (در مختار ج ۱ ص ۱۱۷)

عیدگاہ میں آتے ہوئے اور جاتے ہوئے بھی تکبیر پڑھنا واجب ہے۔ مستحب ہے کہ عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے بلکہ اپنی قربانی سے کھائے۔ (در مختار ج ۱ ص ۱۱۶)

عیدگاہ سے آنے جانے کا راستہ تبدیل کرنا مستحب ہے (بخاری ج ۱ ص ۱۳۴)

ترکیب نماز

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر سبحانک اللھم تمام پڑھیں۔ اس کے بعد تین تکبیریں کہیں۔ پہلی اور دوسری تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے جائیں۔ تیسری تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر باندھ لیں۔ حسب معمول رکعت ہوگی دوسری رکعت میں الحمد و سورت کے بعد چار تکبیریں کہیں۔ تین تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے جائیں اور چوتھی تکبیر پر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جائیں۔ پھر حسب معمول نماز پوری کریں۔ (در مختار ج ۱ ص ۱۱۶)

عید کا خطبہ بھی خاموشی سے سننا فرض ہے۔ پڑھنا اگرچہ سنت ہے۔ اگر کسی عام عذر مثلاً بارش وغیرہ کی وجہ سے دس تاریخ کو نماز عید قربان نہ پڑھی جاسکے تو بارھویں تک پڑھی جا سکتی ہے۔ اس صورت میں دسویں تاریخ کو زوال سے قبل قربانی جائز نہ ہوگی۔ عید کی نماز کا وقت اشراق کے وقت سے زوال تک ہے۔

ایک شعر کی ضروری تصحیح

گزشتہ شمارہ ترجمان اسلام میں ایک نظم "نوائے مزدور" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے، جس میں شعر غلط چھپ گیا ہے۔ اس کی تصحیح کرلیں۔

سرنگوں دیکھیں گے ہر اک زردار کا مغرور کا
اگلوائیں گے ہمیں حق مفلس و مزدور کا

(ادارہ اس غلطی پر جناب ... صاحب اور اپنے مزدور بھائیوں سے معذرت خواہ ہے)

شعراء حضرات توجہ فرمائیں!

شعراء حضرات سے گذارش ہے کہ اگر وہ ترجمان اسلام میں کوئی نظم شائع کرنے کے لئے بھیجنا چاہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

شاعر اسلام سید امین گیلانی شیخوپورہ

نظم کے ہمراہ ایک ڈاک کا لفافہ بھی ارسال کریں۔

(ادارہ)

بالاگڑھی (مردان) میں جمعیۃ طلباء کی تشکیل

صدر — جناب حکیم محمد خالد صاحب
نائب صدر — سلطان محمود
جنرل سیکرٹری — نورجمال
جوائنٹ سیکرٹری — حسن المآب پاچہ
پروپیگنڈا سیکرٹری — محمد حسین صاحب (گل زمان ٹھیکیدار)
خزانچی — نواز خان ٹھیکیدار

مجلس عاملہ

عباداللہ۔ تاج الدین، عبدالرؤف، یوسف علی، عبدالساجد۔ زربیداد، محمد ادریس۔ اعجاز احمد۔ رفیع احمد، فیض الرحمان

سکھر میں احتجاجی جلوس

سکھر ۷ جنوری۔ نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی طرف سے غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس الفلاح لی مسجد بندر روڈ سے شروع ہوکر مختلف اہم راستوں پر مارچ کرتا ہوا گھنٹہ گھر جا کر ختم ہوا۔ جلوس میں ہزاروں کی تعداد میں علماء، طلباء اور معززین شہر نے شرکت کی۔ جلوس کی قیادت مقامی جمعیۃ کے امیر حاجی حفیظ الدین نے کی۔ جلوس نہایت پروقار اور پرامن طریقہ سے "عائلی قوانین منسوخ کرو" "اسلامی دستور نافذ کرو" "جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد" وغیرہ فلک شگاف نعرے لگاتا ہوا گذرا۔ گھنٹہ گھر کے پاس جلوس نے جلسہ عام کی صورت اختیار کرلی جس سے مولانا گل محمد خالد، مولانا محمد مراد اور مولانا عزیز اللہ نے خطاب کیا

فحش تصاویر کے خلاف احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ نے اپنے ایک اجلاس میں سینما کی فحش تصاویر کے خلاف خصوصاً ننگی جوانیوں فلم کی پبلسٹی پر سخت احتجاج کیا ہے

(محمد یعقوب شیخ ملتان)

جامعہ حمیدیہ

سرائے مغل ضلع لاہور

پاکستان کے سکولوں اور کالجوں میں بے دینی بلکہ دین بیزاری کے رجحانات کو دیکھتے ہوئے ایک کڑھن سی پیدا ہوتی تھی کہ جس ملک کو اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا تھا اگر صرف پندرہ سولہ سال ہی گذرنے پر نئی پود اسلام سے دور ہونا شروع ہوگئی تو آئندہ اس ملک میں اسلام کے بقا کی کیا صورت باقی رہ سکتی ہے۔ اسی خیال کے پیش نظر کچھ احباب فکرمند تھے کہ ملک میں ایسی درسگاہوں کا انتظام ہونا ضروری ہے جن میں علوم مروجہ کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ جہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء مروجہ علوم فنون میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ پکے اور سچے مسلمان بلکہ مبلغ اسلام بھی ہوں۔

ہمارے ایک رفیق مولانا محمد اکرم صاحب موجودہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی کوششوں سے صوفی عبدالحمید صاحب مرحوم سابق وزیر خوراک و زراعت نے بھائی پھیرو سے چھ سات میل دور ڈیڑھ مربع اراضی وقف کرکے جامعہ حمیدیہ کے نام سے ۱۹۶۴ء میں ایک درسگاہ کی بنیاد رکھ دی۔ جہاں طلبہ ... دارالاقامہ اور سکول کا سلسلہ شروع کردیا گیا۔

جامعہ حمیدیہ میں پہلی جماعت سے دسویں جماعت یعنی میٹرک تک تعلیم کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ تعلیم اور تربیت کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے جامعہ کا انتظام حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کے سپرد کردیا گیا ہے۔ اپریل سے نئے داخلوں کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے۔ پاکستان کے تمام علاقوں سے آئے ہوئے بچے اس وقت جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔ تمام احباب نئے تعلیمی سال میں بچوں کو جامعہ میں داخل کرانے کی کوشش کریں اور جامعہ کے آئندہ منصوبوں کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے مالی امداد و اعانت بھی فرمائیں۔ تاکہ ایک ہزار سے زائد طلباء کی رہائش و خوراک اور دیگر ضروریات پوری کرنے کا منصوبہ جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے۔

(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی

(حضرت مولانا) محمد عبیداللہ انور

خط و کتابت اور اعانت کیلئے مندرجہ ذیل پتہ سے رابطہ قائم کریں۔

منیجر جامعہ حمیدیہ ... سرائے مغل ضلع لاہور

مودودی

دجل وفریب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان!

(ا) آپ عبارت ۵ میں ایسی حکومت کو اسلامی قانون نافذ کرنے والی حکومت ماننے کے لیے تیار نہیں جب یہ اسلامی قانون کا نفاذ نہیں تو زانی پر ظلم ہی ہوا۔

(ب) اسی طرح آپ عبارت نمبر ۶ میں لکھتے ہیں کہ ۱۶ سال سے کم عمر لڑکی کا نکاح ممنوع قرار دینے والی حکومت رجم اور کوڑوں کی سزا دے تو یہ اسلامی قانون کا اجراء نہیں ہے۔ تو آپ کے عقیدہ میں یہ بھی ظلم ہوگا۔ اسی طرح آپ عبارت ۸ میں بھی کہتے ہیں۔

(ج) پھر عبارت نمبر ۸ اور عبارت ۹ میں آپ اس کو حکمت عملی اور حکمت دین کے خلاف لکھتے ہیں جب یہ سزا حکمت دین کے خلاف ہے تو پھر ظلم قرار پائے گی۔

(۴) پھر عبارت نمبر ۱۰ میں آپ ایک مثال ذکر کرکے بعض سزاؤں کے جاری کرنے کو سمیات اور زہر کھلانے سے تعبیر کرتے ہیں۔ تو زہر کھلانا اور شرعی سزا دینا ظلم کیوں نہ ہوگا اور یہ بھی آپ ہی کا کام ہے کہ آپ قرآن کے حکم کو زہر کہتے ہیں۔ جس کو خدا تعالیٰ نے شفا فرمایا ہے۔ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین۔ (کہ ہم اتارتے ہیں جو شفاء اور مومنین کے لیے رحمت ہے۔

(۵) آگے چل کر آپ عبارت ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ میں کہتے ہیں کہ پہلے حکومت اور انتظام اچھے لوگوں کے قبضہ میں چلا جائے۔ پھر تعمیر نیچے سے شروع ہو۔ یکدم مسودہ قانون (شرعی سزاؤں کا بل) پیش کرنا صحیح نہیں ہے۔ دیکھا کن کن طریقوں سے آپ نے موجودہ سوسائٹی میں ان سزاؤں کی مخالفت کی ہے پھر گول مول عبارت ۱۹ کو لکھ کر لوگوں کو دھوکہ دینے کی کیا ضرورت تھی جب کہ ڈھاک کے وہی تین پات ہیں۔

تیسری مکاری

مودودی صاحب نے مظلومیت سے پینترا بدل کر ظالمیت کی بحث چھیڑتے ہوئے حکومت کو ظالم بتایا ہے۔ مگر یہاں بھی مکاری کی، حکومت کو ظالم ٹھہراتے ہوئے یوں لکھا ہے کہ "البتہ وہ حکومت ضرور ظالم ہوگی جس نے شریعت الٰہیہ کے ایک حصے کو معطل اور دوسرے کو نافذ کرنے کا حکم دیا۔ میں ایسی حکومت کو آیت قرآنی کا مصداق سمجھتا ہوں" افتؤمنون ببعض ... تکفرون ببعض (الآیۃ) ترجمہ:- تو کیا تم بعض کتاب کو مانتے اور بعض کا انکار کرتے ہو۔

آپ غور کریں ہر شخص اس مجتہد کی مکاری کو نہیں سمجھ سکتا۔ سوال یہ ہے کہ غلط اور فاسد سوسائٹی میں شرعی سزا جاری کرنا ظلم ہے یا نہیں؟ اصل جواب سے کنی کترا کر کہتے ہیں کہ بعض احکام کو معطل اور بعض کو نافذ کرنے والی حکومت ظالم ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسے ماحول میں ان احکام کا نافذ کرنا ظلم ہے یا نہیں جواب یہ ہے کہ بعض احکام کو معطل اور بعض کو جاری کرنے والی حکومت ظالم ہے ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ دیکھا مودودی صاحب زور قلم سے آسان بات کو پیچیدہ بنا کر اپنا پہلو بچاتے ہیں۔

مودودی صاحب کا خطرناک دھوکہ:۔

اور عوام کو قرآن پاک کی آیت پڑھ کر دھوکہ دیتے ہیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا تم بعض کتاب کو مانتے اور بعض کا انکار کرتے ہو؟

اس آیت کریمہ کو سن کر بعض نیک نیت اور نیک فطرت مسلمانوں کو بھی دھوکا ہو جاتا ہے کہ خود قرآن پاک نے بعض کو ماننے اور بعض کو نہ ماننے پر سزا کا اعلان فرمایا ہے تو بعض سزائیں جاری کرنا واقعی ظلم ہوگا۔ حالانکہ مودودی صاحب نے اس بیان میں اپنے الفاظ کے مطابق بڑی مکاری سے کام لیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایک شخص یا ایک حکومت قرآن پاک کے بعض احکام کو معطل کرتی یا ان پر عمل نہیں کرتی ہے۔ اور بعض احکام کو معطل کرنا جرم ہے یا بعض کو نافذ کرنا جرم ہے۔

کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کا منشاء مبارک یہ ہے کہ جب تم بعض احکام پر عمل نہیں کرتے تو جن پر عمل رہے ہیں وہ بھی چھوڑ دو۔ نہ چھوڑ گے تو تم مجرم اور ظالم سمجھے جاؤ گے۔ یا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جو کام تم نے ترک کیا ہے وہ بھی کیا کرو۔

کیا اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ جب بعض پر عمل نہیں کرتے تو سب احکام کو چھوڑ دو یا یہ چاہتے ہیں کہ جن پر عمل نہیں کرتے وہ بھی کرنے لگ جاؤ۔؟ کیا قرآن میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بعض احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے یا بعض کو چھوڑ دینے کی وجہ سے ہے۔ ہر عقلمند اور ہر مسلمان یہی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک یہ نہیں ہے کہ جو کر رہے ہو ترک کر دو۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ جو نہیں کرتے وہ بھی کر دو۔ قیامت کو سزا کئے ہوئے اچھے کاموں کی وجہ سے نہیں ہوگی۔ بلکہ دوسرے احکام ترک کرنے کی وجہ سے ہوگی۔

لیکن قرآن پاک کا صحیح مطلب تو وہی سمجھے جس نے کسی مستند عالم سے یا مستند دار العلوم میں تعلیم حاصل کی ہو۔ علماء اور ربانی حضرات کی صحبت نصیب ہوئی ہو۔ جو صرف مطالعہ سے مجتہد بن بیٹھے اس کی قرآن دانی کا یہی حال ہوگا۔

(باقی آئندہ)

সাপ্তাহিক
তরজুমানেইসলাম
TARJUMANE ISLAM
লাহোর
LAHORE
جمعیتہ علماء اسلام کل پاکستان کا
اسلامی منشور
کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے!
کتابت، طباعت و ٹائٹیل اعلیٰ، معیاری اور سہ رنگا۔ کاغذ سفید اور نفیس ترین
قیمت فی نسخہ: ایک روپیہ پچیس پیسے۔ علاوہ محصول ڈاک
★ سو یا اس سے زائد منگانے پر رعایت
★ موصولہ آرڈروں کی تعمیل کی جا رہی ہے۔
★ منشور محدود تعداد میں شائع ہوا ہے۔ اس لیے جلد منگوا لیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہو گا
پتہ: ناظم مرکزی دفتر جمعیتہ علماء اسلام کل پاکستان۔ بیرون لوہاری گیٹ۔ ملتان
چیمپین
ایمپلی فائرز ◎ لاؤڈ سپیکر
مساجد و مدارس عربیہ کے لیے نادر موقع
عمدہ کارکردگی ◎ بہترین ڈیزائن اور مختلف رنگوں میں دستیاب ہیں
فیکٹری اخلاق کارپوریشن ۱۰ اکالا پارک
نزد آرائیں بلڈنگ موہنی روڈ لاہور

ترجمان اسلام

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

علمائے حق کی شان

احادیث نبوی، اقوال سلف کی روشنی میں

ایم۔ ظریف۔ بی اے۔ موضع دلوخیل۔ تحصیل لکی خیل

حضرت حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف میں بیان کیا ہے۔ کہ ایک دفعہ تمام شیطان اکٹھے ہو کر ابلیس لعین کے پاس گئے اور کہنے لگے۔

آقا! ہم تجھے دیکھتے ہیں۔ کہ تو عالم کی موت پر جس قدر خوش ہوتا ہے۔ عابد کے مرنے پر نہیں ہوتا۔ حالانکہ عالم ہمارے داؤ تلے نہیں آتا۔ اور عابد پھنس جاتا ہے۔

کہنے لگا۔ اچھا چلو! میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ چنانچہ وہ انسانی صورتوں میں عابد کے خلوت خانے میں گئے۔ اور کہنے لگے۔

ہم تم سے ایک سوال کا جواب لینے آئے ہیں۔

وہ کہنے لگا وہ کیا سوال ہے؟

انہوں نے کہا کیا تیرا رب اس بات پر قادر ہے۔ کہ تمام دنیا انڈے کے خول میں بند کر دے؟

عابد کہنے لگا کہ نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

ابلیس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔ دیکھو یہ شخص کتنی جلدی کافر ہو گیا۔ اسی طرح وہ ایک عالم کے پاس گئے۔ اور اس سے بھی یہی سوال پوچھا۔ عالم کہنے لگا۔

کیوں نہیں؟ میرا خدا اس بات پر ضرور قادر ہے۔

انہوں نے پوچھا۔ وہ کیسے؟

اس عالم نے کہا۔ کُن کہے گا۔ اور ہو جائے گا۔

یہ سُن کر شیطان نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ اور کہا۔ عابد خود اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکا۔ اور اس عالم نے ایک عالم کو مجھ پر بدگمان کر کے دور کر دیا ہے۔ اسی لیے میں عالم کی موت پر زیادہ خوش ہوتا ہوں۔

اسی طرح کی ایک اور حکایت بیان کی ہے۔

کہ پھر وہ سب اکٹھے ہو کر عابد کے پاس گئے۔ اور اس سے پوچھا۔ کیا تیرا رب اپنے جیسا ایک اور رب پیدا کرنے پر قادر ہے؟

وہ کہنے لگا۔ میں نہیں جانتا۔

ابلیس نے کہا کہ دیکھا اُس کی عبادت اُس کے کچھ کام نہ آئی۔ اور اپنی جہالت کی بنا پر اس کا جواب نہ دے سکا۔

پھر ایک عالم سے بھی انہوں نے یہی مسئلہ پوچھا۔ تو اُس نے کہا۔

یہ تو محالات میں سے ہے۔ کیوں کہ اگر وہ اس جیسا ہوا۔ تو وہ مخلوق نہیں ہو سکتا۔ اگر مخلوق ہوا تو وہ اس کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوگا۔ اور اُس کی جملہ مخلوقات میں سے ایک مخلوق۔ اس لیے ایسا ہونا ہی محال ہے۔

ابلیس نے کہا۔ دیکھا کہ ایک عالم مکر و فریب کا وہ جال جسے میں [illegible] ہوں۔ ایک سیکنڈ میں توڑ پھوڑ دیتا ہے۔

ایک بزرگ نے بیان فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ [illegible] میں ایک شیطان انسانی شکل میں کئی سالوں تک رہا۔ ان کی جوتیوں کو [illegible] لیے وضو کا لوٹا بھی بھرتا تھا۔

اُس نے پوری کوشش کی کہ اپنے مکر و فریب سے کسی طرح [illegible] دوں۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ آخر جب مایوس ہوا۔ تو حضرت [illegible] کہا۔

اے شیخ آپ بہت بڑے شیخ ہیں۔ میں نے آپ جیسا شیخ [illegible] نے فوراً فرمایا۔

اے لعین، دُور ہٹ۔ تو مجھے گمراہ کرتا ہے۔ میں کچھ نہیں، [illegible] کا فضل و کرم ہے۔

شیطان نے کہا۔ اے شیخ۔ کیا آپ نے مجھے پہچان لیا ہے؟

حضرت شیخ نے فرمایا۔ کہ پہلے دن سے ہی پہچانتا تھا کہ تو شیطان [illegible]

سُبحان اللہ علماء ربانی کی کیا شان ہے۔ انہی علمائے حق کی برکت [illegible] بالا رہتا ہے۔ جو مسلمان بھی ان کا ساتھ دے۔ اور ان کی محبت و احترام [illegible] جگہ دے۔ اور ان کی تعلیمات پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آ[illegible] سے نواز دیتے ہیں۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ سر سبز و شاداب رکھے آدمی کو جس نے میری بات سُنی۔ اور اُس کو محفوظ کیا۔ اُس کی [illegible] کہ اکثر دفعہ مبلَّغ (جسے تبلیغ کی جا رہی ہے) مبلِّغ (تبلیغ کرنے والا) [illegible] ہوتا ہے۔

تین قسم کے اعمال ہیں، جن کے کرنے سے کسی ایماندار آدمی [illegible] کھوٹ وغیرہ نہیں رہ جاتا۔

اوّل:- ہر عمل میں محض اللہ کے لیے خلوص سے کام [illegible]

دوسرے:- مسلمان آئمہ سے خیر خواہی کرنا۔

تیسرے:- اُن کی جماعت کو لازم پکڑے رہنا۔

کیا ہی خوش نصیب ہیں، حضرات علمائے ربانی جن کے [illegible] اللہ علیہ وسلم دعا فرما رہے ہیں۔ اور اسی دعا میں تبلیغی جماعت [illegible] مسلمان بھائی بھی شامل ہیں۔ لہٰذا اس دعا میں ہر وہ مسلمان فرد [illegible] جو خود حضور کے لائے ہوئے دین پر چلے اور دوسروں کو اس پر چلانے کی فکر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ — ۴ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

مطابق

۱۳ مارچ ۱۹۷۰ء

شمارہ ۱۰

جلد ۱۳

فی پرچہ ۴۰ پیسے

فون نمبر — ۶۷۷۱۵

بدلِ اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

تین راہیں

اور علماء دین کی ذمہ داریاں

پاکستان اس وقت سہ راہے پر آ پہنچا ہے

● — ایک راہ، اس منزل تک پہنچانے والی ہے، جس کی تمنا برصغیر کے مسلمان صدیوں سے کرتے چلے آرہے ہیں اور جس کو مقصود و مطلوب بنا کر پاکستان کے حصول کی جنگ لڑی گئی تھی۔

یعنی اسلام کی منزل

● — ایک راہ ان گوشوں تک پہنچا دینے والی ہے جو برصغیر پر انگریزوں کے ڈیڑھ سو سالہ اثر و غلبہ اور تعلیمی و تہذیبی نفوذ کا نتیجہ ہیں۔ اور جنہوں نے فکر و عمل کے سانچے مختلف اور خود غرضانہ کر دیئے ہیں۔

— یہ گوشے مغربی جمہوریت، اشتراکیت وغیرہ مختلف ازموں کے ہیں۔ جن کی حصول کی کشاکش اب زوروں کے ساتھ جاری ہے۔

● — اور ایک راہ طویل آمریت اور افراتفری کی راہ ہے، جس کی کوئی منزل نہیں ہے۔

تاریکی، نیم تاریکی اور روشنی کی ان منازل تک پہنچانے والی یہ تین راہیں پاکستان کے موجودہ سیاسی قافلہ کے سامنے کھلی ہوئی ہیں۔ اور اب یہ پاکستان کے مسلمان عوام کا انتخابی شعور و کردار ہوگا کہ وہ کس راہ پر سیاست کے اس قافلہ کو ڈالنے کا فیصلہ کرتا ہے۔

وقت کی سیاسی گرم بازاری میں کون کس راہ پر اور کس منزل تک ملک کو لے جانا چاہتا ہے۔ اس امر کا جاننا اور سمجھنا بھی چنداں مشکل نہیں ہے۔ نعروں، جلسوں، جلوسوں اور مطالبوں کے اس پرشور ہنگامے میں اس وقت تین قسم کے عناصر حصہ لے رہے ہیں۔

یہ عناصر کھلی کتاب کی طرح سب کے سامنے موجود ہیں، اور ان کی پسندیدہ راہیں اور منزلیں بھی واضح ہیں۔

— سیاست کی موجودہ دوڑ میں ایک عنصر تو وہ پیش پیش ہے، جسے قدرت نے اس ملک اور ملت کی قسمت کا اولین مالک بنایا تھا اور جسے یکے بعد دیگرے اقتدار کی کرسیاں نصیب ہوتی رہیں۔ جو مدتوں ہر طرح کے سیاہ و سفید کا مالک بنا رہا۔ وہ آج جس جس روپ میں بھی سامنے آرہا ہے۔ اس کا ماضی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

پس جو عنصر گذشتہ بائیس سال کی ملک کی بدبختی و محرومی کا اصل ذمہ دار ہے۔ اور ملک سے اسلامی، عوامی و جمہوری اقدار کے مٹانے کا موجب بنا ہے۔ جس کی سرپرستی میں ہر طرح کی بدعنوانیوں، استحصال اور معاشی و اقتصادی جبر نے راہیں ہموار کیں اور ملک و عوام کو مارشل لاء و شخصی آمریت کے طویل و سیاہ دور سے گذرنا پڑا، وہ عنصر آئندہ بھی ملک کو تاریکی کے اس گڑھے میں ہی گرانے کا باعث بنے گا۔ اس عنصر سے کسی بہتری کی امید اپنے آپ سے بدخواہی کے مترادف ہے۔ اگر یہ عنصر ایک بار پھر عوام کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو یہ سانحہ قومی خودکشی کے مترادف ہوگا اور اتھاہ تاریکی کی منزل کی طرف لے جانے والا ثابت ہوگا۔

— دوسرا عنصر جو موجودہ سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ وہ پاکستان کی نظریاتی اساس، اسلام کو مغربی جمہوریت و اشتراکیت وغیرہ ازموں کے ساتھ وابستہ کرنے کا خواہاں ہے۔

یہ عنصر پاکستان کی سیاست اور اس کے مستقبل کو اپنے مخصوص عزائم اور مخصوص نظریات کے سانچے میں ڈھالنا چاہتا ہے یہ بالکل ظاہر ہے کہ اگر اس ملک میں مغربی جمہوریت کو پیش پیش رکھ کر یا اشتراکیت کو بالاتر لا کر تبدیلیاں پیدا کی گئیں،

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھپوایا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

تو اس کا نتیجہ یا تو برطانوی امریکی طرز زندگی کی صورت میں نمودار ہوگا۔ جو پہلے سے ہی جاری وساری چلا آرہا ہے اور یا پھر روسی وچینی فکر وعمل کے سانچے اختیار کرے گا۔

اور یہ دونوں صورتیں ہی عوام کو اسلام سے دور اور محروم کر دینے والی ہیں۔

پس یہ دوسرا عنصر بھی ملک کے سیاسی مستقبل کے لئے اسلامی نقطۂ نظر سے غیر مفید ثابت ہوگا، اور اس ملک میں اسلام کی برتری وبالادستی کا خواب اس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے ناقابل تعبیر بن کر رہ جائے گا۔

اب وہ تیسرا عنصر باقی رہ جاتا ہے، جو صرف "اسلام" کا خواہاں ہے۔

ایسا اسلام جس پر نہ تو مغربی جمہوریت کی چھاپ ہو اور نہ جس کے ساتھ اشتراکیت کا پیوند لگا ہو۔

آج اس ملک کے اسلامی، عوامی اور جمہوری مستقبل کی امیدیں صرف اس عنصر کے ساتھ وابستہ ہیں۔

یہ عنصر ملک کے آئینی اور انتظامی ڈھانچہ کو سرتاپا اسلامی احکام کے سانچے میں فٹ کر دینا چاہتا ہے۔

مکمل اسلامی نظام کے نفاذ سے قبل وہ اس ملک میں کسی ایسے تصادم وکشمکش کو روکنے کے درپے ہے جو اسلام اور کفر کی نام نہاد جنگ کے نام سے پاکستان کے مسلمان عوام کو ایک دوسرے کے ساتھ کشت وخون پر آمادہ کر دے۔ جس کا نہایت دلدوز منظر حال ہی میں ڈھاکہ اور حیدرآباد میں دیکھنے میں آچکا ہے۔

اسلام پر پورا ملک اور ملک کے پورے عوام متفق ہیں، اور اسلامی احکام کے نفاذ سے ابھی تک کسی نے اختلاف کی جسارت نہیں کی ہے۔

موجودہ صورت حال جس کے خلاف مختلف قسم کے احتجاجات اور منصوبے پیش کئے جاتے رہتے ہیں وہ بجائے خود غیر اسلامی ہے۔ اس لئے اس کے تقابل سے کسی چیز کو اسلام کے خلاف قرار دے کر ملک میں کفر و اسلام کا نزاع کھڑا کرنا، ملت کے اندر خانہ جنگی کا دروازہ کھولنا ہے۔

اب ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ نئی تبدیلی کا آغاز صرف اسلام کے احکام کے ساتھ کیا جائے۔

(۱) ملک کا آئین تمام تر اسلامی ہو۔ جس کے لئے علماء کے مرتبہ اور سب کے متفقہ ۲۲ نکات موجود ہیں۔

(۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی اور آخری صاحب شریعت ہونے کا مسلمہ قانون موجود ہو۔ تاکہ نہ تو ملک میں کسی نئی فرقہ بندی کی راہ کھلے اور نہ آخری شریعت کے مقابلہ میں مغرب کی جمہوریت یا اشتراکیت کی گنجائش نکالی جا سکے۔

(۳) پاکستان کی تعزیرات تمام تر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے قرآنی حکم کے مطابق اسلامی احکام پر مبنی ہو۔

(۴) انتظام کا طریق اور عدلیہ کا نظام قرآن وسنت کے احکام کے مطابق مرتب کیا جائے۔

(۵) اور ملک کا سیاسی ڈھانچہ شورائیت کی اساس پر حاکمیت کے بجائے خلافت کا مظہر بنے۔

یہ پانچوں امور وہی عنصر پایہ تکمیل کو پہنچا سکتا ہے جو صرف اور صرف "اسلام" کا علمبردار ہے۔ اس مقصد کے لئے ظاہر ہے کہ صرف وہی افراد کام انجام دے سکتے ہیں۔ جو اسلام سے پوری طرح واقف، اسلامی تعلیمات کے ماہر اور ان پر ایک حد تک عمل پیرا بھی ہیں۔

چنانچہ ملک کو اگر واقعی اسلامی بنانا ہے۔ اسے برطانوی امریکی، روسی وچینی اثرات سے محفوظ رکھنا ہے اور ماضی کی بدعنوانیوں وخرابیوں کا تدارک مقصود ہے تو پھر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ صرف اور صرف اس تیسرے عنصر کو آگے لایا جائے۔ جس کا دامن ماضی کے اقتدار کی آلائشوں سے پاک ہے۔ جو اسلام کے ساتھ مغربی جمہوریت اور اشتراکیت وغیرہ کے پیوند نہیں جوڑتا۔ جو ملک میں تصادم اور خانہ جنگی کو ہوا نہیں دینا چاہتا۔ اور جس کا پاکستان کے مسلمان عوام وغرباء سے براہ راست تعلق ہے

یہ عنصر بیشتر علماء دین پر مشتمل ہے۔ اس وقت ملک میں صرف علماء کا طبقہ ہی ایک ایسا طبقہ ہے جو ایک طرف صحیح معنی میں اسلام سے پوری طرح واقف بھی ہے اور دوسری طرف وہ بیرونی نظریات واذہوں کے ہر اثر سے پاک وصاف ہے۔

علماء خواہ دیوبندی مکتب فکر کے ہوں یا بریلوی مکتب فکر کے، اہلحدیث ہوں یا غیر اہلحدیث۔ حتیٰ کہ شیعہ ہوں یا سنی اور خواہ ان کا تعلق کسی بھی جماعت وگروہ سے ہو، ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی اکثریت اسلام کے بارے میں مخلص بھی ہے اور قابل اعتماد بھی۔

اور پاکستان میں جب قرآن وسنت کا نظام سب کو مطلوب ہے تو ملک کی دستور سازی کے مرحلہ کے لئے عوامی نمائندگی کا حق صرف علماء کو ہی حاصل ہے۔ جن کے ساتھ ہر شعبہ کے ماہرین کی ایک جماعت بھی ہو۔

چنانچہ آنے والے انتخاب میں مسلمان عوام کے لئے اسلام کی خاطر یہ پہلو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے کہ پارلیمنٹ کی ایک بڑی تعداد علماء پر مشتمل ہو، اور دوسری بڑی تعداد ان نمائندگان کی ہو، جو عوام اور عوامی زندگی کے مختلف شعبوں ومسائل کی ماہرانہ واقفیت رکھتے ہوں۔

ملک کے انتظامی مسائل، زراعتی مسائل، [illegible]

تعلیمی مسائل، صحت کے مسائل، کسانوں ومزدوروں [illegible]

مسائل، طلباء کے مسائل وغیرہ کے ماہرین اور ان [illegible]

کرنے والے ہی علماء کے ساتھ مل کر ایسا آئین [illegible]

کر سکتے ہیں جو بہ یک وقت اسلامی بھی ہو اور [illegible]

اور جو ماضی کی تمام برائیوں سے پاک وصاف [illegible]

یہ تضاد ختم کیا جانا ضروری ہے کہ ایک [illegible]

نظام کے نفاذ کا نعرہ لگایا جائے اور دوسری طرف [illegible]

منتخب کئے جائیں جو اسلام کی ابجد سے بھی [illegible]

ایک طرف دستور سازی وحکومت سازی [illegible]

حل کرنے کے لئے ہو اور دوسری طرف عوام کے [illegible]

ایسے اشخاص بن کر جائیں۔ جن کا مبلغ علم ان [illegible]

بھی کم ہو۔

ہمیں امید کرنا چاہیئے کہ علماء کے مختلف [illegible]

باوجود جو اسلامی نظام و دستور سازی کے [illegible]

میں سے ہی اہل ترین افراد کو پیش پیش لائیں گے۔ [illegible]

کر یں گے۔ کہ اسلام کا نام لے کر ان عناصر کو [illegible]

آنے میں معاون بن جائیں۔ جو ملک کے ماضی [illegible]

کے اصل ذمہ دار اور متعدد بار کے آزمودہ [illegible]

اگر ان کا وزن اس بار بھی خود غرض [illegible]

کے حق میں چلا گیا تو آئندہ اسلام سے [illegible]

ذمہ داری ان پر ہی عائد ہوگی۔

علماء کو آگے بڑھ کر ملک کی سیاسی باگ [illegible]

میں لینی چاہیئے۔ اور اپنا ہمنوا ایسے عناصر کو [illegible]

عوامی مسائل پر ماہرانہ نظر رکھتے ہوں۔ اور عوام [illegible]

حقیقی نمائندے رہیں۔

ملک کے ۲۲ قیمتی سال ضائع ہو چکے ہیں [illegible]

ملک عدم استحکام کے خطرے میں گھرا ہوا [illegible]

سیاسی اور غیر سیاسی و نوکر شاہی کے [illegible]

مانی کر چکے ہیں۔ اب آخری موقع باقی رہ گیا [illegible]

قوم اپنے مستقبل کے فیصلوں کی منتظر [illegible]

کی نظر علماء پر ہے۔

— کیا علماء وقت کی پکار پر توجہ فرمائیں [illegible]

— کیا وہ مغربی جمہوریت اور اشتراکیت [illegible]

اسلام کو بچانے کے لئے آگے آئیں [illegible]

— کیا وہ پاکستان کے مسلمانوں کو خانہ [illegible]

کے لئے اعتدال کی راہ اختیار کریں گے [illegible]

— کیا وہ قوم کو خود غرض امراء اور نوکر [illegible]

دلانے کے لئے عوام کے ہی خواہوں کو [illegible]

(باقی صفحہ [illegible])

احمد حسین کمال

فتویٰ

کفر کافر را، و دیں دیں دار را ذرۂ دردے دلِ عطار را

اسلام اللہ کی طرف سے انسانیت کے لئے نجات و رحمت کا پیامبر بن کر آیا تھا۔ اور رب العالمین نے اپنے آخری نبی رحمۃ اللعالمین کے واسطہ سے دنیا کے مظلوم و مقہور انسانوں کو حق و صداقت، عدل و انسانیت اور حریت و مساوات کا یہ لازوال اور کامل و مکمل عطیہ فرما دیا تھا۔

چنانچہ انسانیت کی تاریخ میں اسلام کا سب سے بڑا کارنامہ یہی قرار پایا ہے کہ اس نے غلاموں کو آقاؤں کے برابر، محکوموں کو حاکموں کے ہم رتبہ، کمزوروں کو طاقتوروں کے ہمدوش، مظلوموں کو ظالموں پر بھاری اور ناداروں کو دولتمندوں کا ہم چشم بنا دیا تھا۔ اور انسان کو ہر اس سماجی معاشرتی، تمدنی، تہذیبی، ثقافتی، سیاسی، اقتصادی اور معاشی تفریق و تقسیم سے نجات دلا دی تھی۔ جس کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان کا دست نگر اور محتاج بن کر رہ جاتا ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے اسی لئے فرمایا تھا کہ

نکتۂ شرع مبیں ایں است و بس
کس نہ باشد درجہاں محتاج کس

اسلام نے اپنے ظہور و عروج کے وقت اقوام عالم کے دل صرف انسانی مساوات کے اس عملی اظہار سے ایسے جیتے کہ جن خطوں تک اس صورت میں اسلام گیا، وہاں سے شرک و کفر ہمیشہ کے لئے نابود ہو گئے۔

اسلام کی اس برکت کو دنیا کی تمام دکھی قوموں نے قبول کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ صلیب پرست عیسائی اور ان کے ہمنوا یہودیوں نے، نہ صرف اسلام کے اس پہلو کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ انسانی مساوات کا یہ اسلامی عمل ان کے لئے ایک چیلنج بن گیا۔

خیبر کے یہودیوں کی مجرمانہ سازشوں سے لے کر یرموک کے میدان میں عیسائی صلیبیوں کی ناکام معرکہ آرائیوں تک تاریخ میں اس تلخ حقیقت کی ابتدا ہو چکی تھی۔ کہ اب اور آئندہ اسلام کے اصل دشمن صلیبی عیسائی اور ان کے ذلہ خوار یہودی ہیں۔

خاتم النبیین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری ایام میں جو آخری لشکر ترتیب دیا۔ وہ عیسائی صلیبیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا تھا۔

جس کی بعد میں تکمیل خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور پھر خلیفہ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی۔

اور پھر یہ اسلامی تاریخ کا ایک اور نہ ختم ہونے والا باب ہے کہ مسلمانوں کو ہر دور میں، صلیبی عیسائیوں کی یورشوں سازشوں اور مجرمانہ کوششوں کے خلاف برد آزما ہونا پڑا۔ اسلام کی پوری تاریخ، مغرب کے صلیبی عیسائیوں کے خطرہ کا سامنا کرتی چلی آ رہی ہے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے خلاف تاتاریوں کا سیل رواں بھی دراصل مغرب کے صلیبی عیسائیوں اور ان کے دول فطرت غلام یہودیوں کی سازشوں کا ہی نتیجہ تھا جیسے تازہ ترین تاریخی انکشافات نے بالکل الم نشرح کر دیا ہے۔

تاہم ترکوں کی عثمانی خلافت کے زوال کے آغاز تک، مسلمان ملت ان صلیبی عیسائیوں کے حربوں کو ناکام کرتی رہی اور اگرچہ خلافت راشدہ کے بعد رفتہ رفتہ حکومت کے ایوانوں اور امراء کے دولت کدوں سے وہ معاشرتی و معاشی مساوات رخصت ہو چکی تھی، جس کا نمونہ خود جناب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء اکبر نے قائم کیا تھا، تاہم

علماء حق، صوفیائے کرام اور اہل اللہ کے آستانوں پر اسلامی مساوات کا علم لہراتا چلا آ رہا تھا۔

دینی مدارس اور خانقاہوں میں، شاہ و گدا، غلام و آقا امیر و غریب، خاص و عام اور حاکم و محکوم کا امتیاز ختم تھا حالات کے انقلاب نے دفعتہً ملت اسلامیہ پر ان عیسائی صلیبی طاقتوں کو چھا جانے کا موقعہ دے دیا، جو ایک ہزار سال سے زیادہ کی مدت سے بلکہ اول دن سے اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن چلے آ رہے تھے۔

اس دشمن نے مسلمانوں اور اسلام کو مٹانے کا ہر حربہ اختیار کیا اور جب اپنے تمام سفاکانہ و ظالمانہ حربوں میں ناکام ہو گیا تو اس نے اس قوم کے اندر سیاسی و نظریاتی تفریق کا زہر گھولنا شروع کیا۔

مسلمان اپنی تمام فرقہ بندیوں کے باوجود سیاسی اور نظریاتی اعتبار سے ایک قوم چلے آ رہے تھے۔ اور یہ اسی کی برکت تھی کہ صلیبیوں کے دو سو سالہ استعمار کے باوجود ان کی ملی وحدت فنا نہ ہو سکی۔ اور وہ ہر مرحلہ پر ایک متحدہ قوم کی حیثیت سے سامنے آتے رہے۔

برصغیر پاک و ہند میں ۱۸۵۷ء کا جہاد آزادی مسلمانوں نے اسی وحدت ملی کی اساس پر لڑا۔

۱۹۲۰ء کی تحریک خلافت، اسی وحدت قومی کی بنیاد پر برپا ہوئی، اور حصول پاکستان کی جدوجہد میں بھی قومی وحدت کا یہی جذبہ کارفرما رہا۔

یعنی مسلمان قوم، مسلمان ملت سیاسی اعتبار سے ناقابل تقسیم اور نظریاتی اعتبار سے ناقابل تفریق ہے۔

کلمہ اور ختم نبوت کا رشتہ جب تک قائم ہے اور ایک ملت کی حیثیت میں وہ مساوات کے اصول پر یقین رکھتے ہیں۔ تو اپنے تمام عقائدی، مسلکی و تحریکی اختلافات کی شدتوں کے باوجود وہ سیاسی اور نظریاتی اعتبار سے ایک ہی قوم ہیں

شہادت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سے اب تک حکومت و اقتدار کے دائرے میں مسلمانوں کا باہمی اختلاف تصادم، خوں ریزیاں اور ہلاکت سامانیاں تاریخ کا ایک معلوم حصہ ہیں۔ مسلمانوں کے ایک گروہ نے دوسرے گروہ کے ساتھ متعدد بار فاتح و مفتوح اور حاکم و محکوم کا سا سلوک روا رکھا ہے، اور ایک نے دوسرے کو تخت و تاج سے محروم تک کیا ہے اور مسلمانوں کے ہی خون کی ندیاں تک بہا دی ہیں۔

لیکن نہ تو کسی فریق نے کسی فریق کے خلاف اس باب میں کفر کا فتویٰ عائد کیا اور نہ کسی مفتی نے ازخود اس مقصد کے لئے کسی فریق کے حق میں اور کسی فریق کے خلاف کفر کے فتوے صادر فرمائے۔

اگر خدا نخواستہ ایسا کیا جاتا تو شاید اس قوم کی قسمت کا آخری فیصلہ "جمل" و "صفین" کے میدانوں میں ہی ہو جاتا، ورنہ اس کے بعد تو بار بار ایسے نازک و خطرناک مواقع آئے کہ یہ ملت کفر و اسلام کے نام پر ہمیشہ کے لئے خود کو اپنے ہاتھوں سے ہی فنا کر بیٹھتی۔

خوارج کے فرقہ نے سیاست و نظریہ کے اختلاف کو کفر و اسلام کا مسئلہ بنانا چاہا تھا۔ لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ ان کے اس رویہ کی باز پرس ایک طرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ . . . نے اور دوسری حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کس سختی کے ساتھ کی اور اہل علم و اہل فتویٰ نے ان کا کسی وقت بھی الحقہ نہ دیا۔ اور یہ قوم اپنے تمام مسلکی اختلافات کے ساتھ جن کے بارے میں

باہم دگر کفر کے فتوے بھی دیئے گئے۔ سیاسی اور نظریاتی اعتبار سے ہمیشہ ایک مسلم قوم رہی، اور ہر مسلک نے اس پوزیشن کی محافظت کی۔ لیکن برطانوی دور حکومت میں انگریزوں کی سازشوں سے کفر کے فتووں کو ایک نیا رخ دیا گیا

عقیدہ اور مسلک کے اختلاف کے بجائے ملی اور سیاسی اختلاف کو کفر اور اسلام کی اساس بنانے کی کوشش کی گئی۔ اس کا پہلا استعمال مرزا غلام احمد قادیانی نے ان لوگوں کے خلاف کیا، جنہوں نے انگریز کے اقتدار اعلیٰ کو قبول نہ کرتے ہوئے مرزا صاحب کو نبی، مجدد اور مسیح موعود ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

اس کا دوسرا استعمال ان مجاہدین آزادی کے خلاف کیا گیا، جو درۂ خیبر سے ساحل چاٹگانگ تک ملک و ملت کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے کی سرفروشانہ مہم میں حصہ لے رہے تھے۔

اس طرح "کفر" کے فتووں کا وہ مقصد کہ دینی عقائد اور دینی احکام کو مسخ و تحریف ہونے سے بچایا جائے۔ اور مسلمانوں کے عقیدہ اور دین کا تحفظ کیا جائے، جس سے قطعاً اسلامی وحدت پر اثر نہیں پڑتا تھا۔ بلکہ یہ وحدت رخنوں کے خطروں سے محفوظ ہو جاتی تھی۔

ان کے اس نئے استعمال سے بالکل بدلا جانے لگا۔

علماء حق نے انگریزوں کے دور میں بھی یہ احتیاط ملحوظ رکھی کہ کفر کا فتویٰ "کفر" کے امور سے آگے تجاوز نہ کرنے پائے اور مسلمانوں کی ملی وحدت پارہ پارہ نہ ہو جائے، اور وہ اسلام و کفر کے نام پر ایک دوسرے کا گلا کاٹنے نہ لگ جائیں۔ ورنہ اس طرح انگریز اور ہندو دونوں کا سانپ بھی مر جاتا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹتی کے مصداق اسلام اور مسلمانوں کے خاتمہ کا خاکم بدہن مقصد حاصل کر لیتے۔

اور الحمد للہ علماء حق نے اس احتیاط کو آخر تک ملحوظ رکھا ہے۔

لیکن اسلام کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کراچی سے ۱۱۳ علماء کے دستخطوں سے ایک ایسے کفر کے فتوے کی اشاعت ہوئی ہے۔ جس نے پاکستان کی مسلمان ملت کے سواد اعظم کو "کافر" قرار دے دیا۔ اور اب مسلمانوں کے ہی ایک گروہ کے نزدیک مسلمانوں کا ہی دوسرا گروہ "کافر" قرار پا رہا ہے۔

اس طرح تاریخ میں پہلی بار مسلمان ملت کی سیاسی اور نظریاتی وحدت پر ضرب لگائی گئی ہے۔

جن حضرات نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے ان کی نیک نیتی اور اسلام کے لئے دردمندی تسلیم۔ لیکن تاریخ نے کسی کی نیک نیتی اور دردمندی کی کبھی پروا نہیں کی ہے اسلام ابھی تک دنیا کے کسی خطہ میں بحیثیت نظام حکومت کے قائم نہیں ہے۔ مسلمان ملت اپنے دیرینہ دشمن اور دو سو سال کے لٹیرے استعمار کے لگائے بے شمار زخموں سے ہنوز کراہ رہی ہے۔ سرمایہ داری کا عفریت اس کا خون چوس چوس کر اسے اب بھی نڈھال بنائے جا رہا ہے صلیبی عیسائیت نے اس کے چہار طرف خطرات کھڑے کر رکھے ہیں۔ ایک طرف ہندو سامراج ہے۔ دوسرا اسرائیل ہے۔۔

اس حالت میں کہ مسلمانوں کے سامنے ابھی ابھی

منزلِ مقصود

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ دنیا میں اس وقت تک جتنے بھی سیاسی اور معاشی نظام وجود میں آ چکے ہیں ان سے انسانی مسائل کا کوئی حقیقی اور پائدار حل نمودار نہیں ہو سکا۔

انسان کا اصل مسئلہ اس تفریق و تقسیم کا ہے جو اسے زیر دست و بالا دست طبقوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے یہی وہ ظلم ہے جس نے نوع انسانی کو ہمیشہ پامال رکھا اور ہر مصلح و مفکر اس پامالی کے مداوا کے لئے کوشاں دور جدید کے دو نظریے، جمہوریت و سوشلزم انسانوں کی سیاسی اور معاشی پامالی کو ختم کرنے کے لئے وجود میں آئے تھے اور ان دونوں کو قوموں کی قوموں نے قبول کیا۔

لیکن اس اعتراف کے بغیر چارہ نہیں کہ یہ دونوں اپنے مقصد کے تحصول میں قطعی ناکام ہو گئے۔

جمہوریت سیاسی جبر کو دنیا سے ختم نہ کر سکی اور استبداد اس کے سایہ میں بھی دندناتا رہا۔ اسی لئے شاعر علامہ اقبال کو صاف صاف کہنا پڑا کہ ع

"دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب"

اور اسی طرح اشتراکیت، معاشی مساوات کا خواب بھی پورا نہیں کر سکی، چنانچہ علامہ اقبال کی زبان میں کہنا پڑا کہ

طریق کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی

چنانچہ ان دونوں نظام ہائے سیاسی و معاشی کے تجربات ناکام ہو جانے کے بعد ضرورت ہے کہ نوع انسانی کو ایسے نظام کی طرف لایا جائے۔ جو اسے سیاسی اور معاشی تفریق و جبر سے آزاد و گلو خلاصی کر سکے۔

اسلام کے بارے میں دوست و دشمن سب ہی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس نظام کے دور اول میں، سماجی اور معاشی یکسانیت کا جو نمونہ دنیا نے دیکھا۔ اس سے اس کی گذشتہ اور آئندہ تاریخ یکسر خالی ہے۔

پاکستان اسی اسلام کے نام سے وجود میں آیا تھا، اور جمہوریت و اشتراکیت کے فریب کی شکار دنیا کو بجا طور پر امید تھی کہ اگر اس خطۂ ارض پر اسلام کا سیاسی و معاشی تجربہ کامیاب رہتا ہے تو موجودہ دنیا کو اپنے دکھوں کا صحیح علاج مل جائے گا۔ لیکن ــــــ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی سامراج دوست عناصر نے اس نوزائیدہ مملکت کو مغربی طاقتوں اور ان کے سیاسی جمہوریت کی جھولی میں پکے پھل کی طرح ڈال دینے کی بے سود سے بازانہ کوشش کی، افسوس ہے کہ اس طرح دنیا کو جمہوریت و اشتراکیت کے دام ہائے زریں و نگین سے نکل کر اسلام کے خیر و برکت کے آغوش میں پناہ حاصل کرنے کا جو موقع میسر آنے والا تھا۔ وہ نہ صرف ضائع ہو گیا، بلکہ خود پاکستان سیاست و معیشت کے گوناگوں عذابوں میں مبتلا ہو کر منزل سے کہیں دور رہ گیا۔ اور اب وہ خود اپنے مصائب کا حل تلاش کرنے کے لئے کبھی مغربی جمہوریت کی طرف نظریں اٹھاتا ہے تو کبھی اشتراکی معیشت کی طرف

یک لحظہ غافل بودم صد سالہ راہم دور شد

حالانکہ اگر آج بھی تمام نزاعات و تصادم سے علیحدہ ہو کر گذشتہ ۲۲ سال کے سامراجی و سرمایہ داری کے اثرات ختم کر کے اور اشتراکیت کے دامن محل سے نیچتے ہوئے اسلام اور صرف اسلام کو پاکستان کی اساس بنا لیا جائے اس پر اپنی تعمیر نو کا آغاز کر دیا جائے۔ تو کوئی عجب نہیں کہ ۲۲ سالہ ماضی کی غلط کاریوں کی بھی تلافی ہو جائے۔ پاکستان صحیح معنی میں خوشحال، مستحکم اور قابل رشک حیثیت کا مالک بن جائے۔ اور دنیا پاکستان میں اسلام کے کامیاب تجربہ کو دیکھ کر جمہوریت و اشتراکیت کی فریب ناک قبائیں چاک کر کے رحمۃ اللعالمین کے سایہ میں پناہ لے لے۔

(کمال)

سنبھالنا اسے ہندوؤں اور یہودیوں کی یورش سے
یا اور عیسائی صلیبی سامراج کے لگائے زخموں کا مداوا
نا باقی ہے۔ اسے اشتراکیت کے خلاف ایک مہرہ بناکر
گے بڑھانے کی کوشش صلیبی سامراج کی وہ آخری
ال ہے۔ جس کے ذریعہ وہ مسلمانوں اور اسلام کو یکسر
مادینا چاہتا ہے۔

اس حالت میں معاشی تبدیلیوں اور معاشی مساوات
ے مطالبوں کی شدتوں سے بوکھلا کر ایک ایسا "فتویٰ"
ے دینا، جس کا نتیجہ مسلمان ملت کے ایسے باہمی تصادم
صورت میں نمودار ہو۔ جس میں ایک فریق کا استیصال،
ورکے استیصال کے برابر بن جائے۔ کس ہلاکت خیز انجام
ورکن المناک عواقب تک لے جانے والا ہے۔

شاید ہمارے ان مفتیان کرام کی نگاہ بصیرت
ادھر نہیں جا سکی۔

بہرحال جو تیر انہوں نے چلادیا ہے۔ وہ اب واپس نہیں
آسکتا اور اس کے نتیجہ میں آئندہ اسلام و ملت اسلامیہ
کو جو بھی نقصان اٹھانا پڑے گا، تاریخ اس کی ذمہ داری
سے ان بزرگوں کو بری کبھی نہیں کرے گی۔

تاہم دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ مسلمان قوم کو
ایسی آزمائشوں سے محفوظ رکھے۔

اور وہ لوگ جنہیں "سوشلزم" اور "اسلامی سوشلزم"
کے لفظ و اصطلاح پر اصرار ہے۔ ہم ان سے گذارش کرینگے
کہ خدارا اب اسے ترک کر دیجئے۔

اسلام بالکل سرمایہ داری کا مخالف ہے اور سوشلزم
سے زیادہ مخالف ہے۔ آپ اسلام کے معاشی مساوات
کے نظام سے اس ملک کے اقتصادی مظالم کا ازالہ کر
سکتے ہیں۔

ورنہ "سوشلزم" پر آپ کے اصرار سے سامراجی اور
سرمایہ پرست طاقتوں کو یہ موقعہ ملتا رہے گا کہ وہ پاکستان
کی مسلمان ملت کا شیرازہ منتشر کرانے اور انہیں ایک دوسرے
سے نہ ختم ہونے والے تصادم میں مبتلا کرنے کے لئے
اس قسم کے فتووں کا بازار گرم کراتے رہیں۔

ابھی تو یہ فتوے ایسے علماء نے دیا ہے۔ جن کے
بارے میں یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے نیک نیتی کے
ساتھ صرف اسلام کی دردمندی کے لئے بغیر کسی اثر و ترغیب
کے یہ فتوے دیا ہوگا۔ لیکن سامراجی طاقتوں کو تو یہ آسان
راستہ نظر آئے گا، اور پھر پیشہ ور مولوی صاحبان کے
ذریعہ ایسے فتووں کا طوفان لایا جا سکتا ہے

اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ کسی صورت میں بھی اسلام کے
حق میں نہیں جائے گا۔

اس فتوے سے سب سے پہلے تو ان سرمایہ داروں کا تحفظ
ہوگا، جو گذشتہ ۲۲ سال سے اس ملک کو لوٹ کھسوٹ
رہے ہیں اور جن کی سرمایہ داریت سود پر، اور برطانیہ و
امریکہ کے یہودی تاجروں کے ساتھ لین دین پر ہے۔

پھر اس فتوے سے امریکی اور مغربی سامراج فائدہ
اٹھائے گا، جس کے ۲۲ ارب روپیہ کا پاکستان مقروض ہے
اور ایک ارب روپیہ سالانہ سود و اقساط اس کو ادا کرنے
پر مجبور ہے۔

اور پھر اس فتوے سے وہ لادینی سیکولر ذہن
فائدہ اٹھائے گا۔ جس کا کہنا ہے کہ مذہب موجودہ دور
کے مسائل حل نہیں کر سکتا۔

اور آخر میں جب ملک کی معاشی و سیاسی صورت
بالکل ہی بگڑ جائے گی تو اس کا تمام فائدہ اشتراکی ذہن کو
حاصل ہوگا۔ جو علانیہ یہاں مارکس، لینن اور ماؤ کے منصوبے
کامیاب بنانے کا راستہ نکالے گا۔

افسوس کہ ان عواقب و مضمرات پر فتویٰ نویسوں نے
سرے سے غور ہی نہیں فرمایا۔ کتنی حیرانی کی بات ہے کہ پاکستان
کو نظریاتی اور سیاسی اعتبار سے امریکی سامراج کے گھوڑے
کی پچھلی بنا دیا گیا۔

یہاں انگریزوں کی اس "پارلیمانی جمہوریت" کے قیام
کی علانیہ جدوجہد جاری ہے۔ جس نے دو سو سال تک
مسلمان عوام کو تباہ و برباد کیا۔ ان کی آزادیاں ختم کیں،
اور یہ برطانیہ، فرانس، یورپ اور امریکہ کی جمہوری نظام
رکھنے والی حکومتیں ہی تھیں جنہوں نے اندلس سے دہلی
تک، قاہرہ سے قسطنطنیہ تک اور انڈونیشیا سے الجزائر
تک عالم اسلام کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اور مسلمانوں
کے مذہب، اخلاق، تہذیب، تعلیم، سیاست و معیشت
سب کو تہ و بالا کر کے اپنے فرنگی رنگ میں رنگنے کی کوشش
کی۔

اور آج بھی پاکستان کی سیاست و معیشت میں، تعلیم
و ثقافت میں اس کے گہرے اثرات کام کر رہے ہیں۔
اور اس کو قائم رکھنے کے لئے مغربی جمہوریت کو اسلامی
جمہوریت کا نام دے کر مسلمانوں کے ذہنوں میں پیوست
کیا جا رہا ہے۔

لیکن ہمارے محترم مفتیان کرام نے گھر میں لگی ہوئی
مدتوں کی اس کفر کی آگ پر جس کے شعلوں سے اب
ان کے دامن بھی محفوظ نظر نہیں آرہے ہیں، نگاہ فتویٰ
ڈالنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی۔

اب یہ معمہ وہی حل کر سکتے ہیں کہ
لندن و واشنگٹن کی "پارلیمانی جمہوریت" انہیں
کیوں غیر ملکی اور غیر اسلامی نظریہ نظر نہیں آتی؟
کیوں اسلام کے ساتھ "جمہوریت" کا پیوند انہیں نہیں کھٹکتا
وہ اسلام کے جامع نظام میں سیاست کے نظام کو ہی
کیوں اتنا ناقص سمجھتے ہیں کہ وہ بغیر مغربی جمہوریت کے
مکمل ہی نہیں ہو سکتا؟
اور اس کے داعیین انہیں اسلام کو سیاسی اعتبار سے
ناقص قرار دینے والے کیوں نظر نہیں آتے؟
مغربی پارلیمانی جمہوریت کی تبلیغ کرنے والے ان
کے فتووں کی زد سے کیوں باہر ہیں؟
پارلیمانی جمہوریت کے مبلغین اور حامیوں کی ہر
وہ تشریح انہیں کیوں قبول ہے۔ جس سے لندن و واشنگٹن
کا مروجہ یہ سیاسی نظام، اسلامی کا نام اختیار کر سکتا ہے؛
اور انہیں اسلام کے سیاسی مساوات کے اظہار کا
ہر لفظ کیوں ناگوار اور کفر نظر آتا ہے؟
مستقبل کی تاریخ ہی اب اس کو حل کرے گی

(کمال)

آئندہ شمارہ میں

(۱) مولوی سیاح الدین کاکاخیل کی جمعیتہ کے
منشور پر تنقید اور مدلل جواب (از حضرت مولانا
قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی)

(۲) مودودی صاحب سے چند سوالات
(از چوہدری نور محمد صاحب ایڈوکیٹ
ہائی کورٹ لاہور)

(۳) علامہ زماں کی خدمت میں ہیچمدان
(از مولانا محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی
قصور)

(۴) مودودی صاحب کی نظریاتی قلابازیاں
(از مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ

اور

دیگر اہم مضامین ملاحظہ فرمایئے

فکر و نظر

احمد حسین کمال

علماء کرام کی خدمت میں

ان سطور کے راقم کا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں اسلامی نظام اگر قائم ہو سکتا ہے تو صرف علماء دین کے ذریعہ۔ جن حضرات نے ترجمان اسلام میں شائع ہونے والے میرے دس سال کے مضامین کو بالاستیعاب ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ وہ اس کی شہادت دے سکتے ہیں کہ میں نے بارہا اپنے اس خیال کا اظہار و اعادہ کیا ہے نیز جن حضرات کو "ترجمان اسلام" سے قبل کے میرے مضامین پڑھنے کا اتفاق ہوا ہوگا، وہ بھی اسے تسلیم کئے بغیر نہیں رہیں گے۔

اور یہ خیال بے بنیاد بھی نہیں ہے بلکہ ایک اٹل حقیقت پر مبنی اور بالکل فطری و منطقی ہے۔

اسلامی نظام اگر قرآن و سنت کے احکام و قوانین کا نام ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا قیام، اجراء اور نفاذ کا ہر معاملہ صرف وہی لوگ انجام دے سکتے ہیں، جن کو کتاب و سنت پر ماہرانہ اور باعمل عبور ہے۔ اور یہ سوائے علماء دین کے کوئی دوسرا طبقہ نہیں ہو سکتا۔

باوجود اس کے کہ مجھے علماء دین میں دیو بندی مکتب فکر کے محمودی، مدنی و عبیداللّٰہی سلسلہ سے دلی نسبت ہے۔ تاہم اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے میرے نزدیک ہر مکتب فکر کے علماء دین قابل اعتماد ہیں۔ خواہ وہ اہلحدیث ہوں یا حنفی، خواہ وہ دیو بندی ہوں یا بریلوی اور خواہ وہ مدنی ہوں یا تھانوی، یا بالکل غیر جانبدار حلقہ رکھتے ہوں حتیٰ کہ تفضیلی شیعہ مسلک کے ہی حامل کیوں نہ ہوں بشرطیکہ ان سب کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاتم النبیین اور آخری صاحب شریعت ہونے کا عقیدہ ہو اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو امت مسلمہ کا پیشوا تسلیم کرتے ہوں۔

میں نے مسلمانوں کی تاریخ اور ان کے عہد زوال کا جو کچھ بھی مطالعہ و تجزیہ کیا ہے، اس سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ خرابی کی اصل جڑ علماء دین اور سواد اعظم کے درمیان روز افزوں بُعد و دوری ہے۔ جس نے رفتہ رفتہ بدظنی اور بداعتمادی کی فضا پیدا کر ڈالی ہے۔

میں نے اس مطالعہ میں یہ حقیقت بھی معلوم کی ہے کہ تاریخ کے اوائل سے ہی اسلام کے نام پر بعض عناصر نے امت مسلمہ اور علماء دین کے درمیان بعد، افتراق اور سوء ظن پیدا کرنے کی مہم جاری رکھی ہے۔ تاریخ کے ہر دور نے ان عناصر کے لئے جانشین مہیا کئے۔ لیکن علماء کی بے لوث اور بے غرضانہ خدمات نے انہیں امت سے بالکل منقطع نہیں ہونے دیا۔ مگر فرنگی عہد اقتدار نے بے شمار حربوں کے ذریعہ علماء کی طاقت کو تباہ و برباد کر دینے کے بعد حالات کی ایسی بنا رکھ دی کہ سیاست کی جدید تحریکات سے علماء کا تعلق منقطع ہوتا چلا گیا۔ اور اسلام کے بلند بانگ دعووں کے ساتھ ایسی تجدیدی اور احیائی مہمیں شروع ہو گئیں جن کا سارا زور سلف سے خلف تک علماء دین کو مسلمان عوام میں مطعون کرنے پر مرکوز ہو گیا۔

میری نظر چونکہ اس حقیقت واقعہ پر تھی۔ اس لئے جہاں میں نے اپنے مضامین میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے علماء دین کی اہمیت کو پیہم نمایاں کرنا شروع کیا وہاں ان تجدیدی مہمات و افکار کا تعاقب بھی کیا۔ جو اسلام کے نام پر مسلمان عوام میں علماء کے اعتماد و احترام کو مجروح کرنے کے درپے رہیں اور اب تک درپے ہیں۔

چنانچہ میرا یہی وہ جرم ہے۔ جس کی سزا دینے کے لئے ان مہم باز گروہوں نے میرے "اشتراکی" ہونے کی گپ تراشی اور اسے مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان تک مختلف افسانوں کی صورت میں پھیلایا۔

بہرحال آج بھی یہ حقیقت اسی طرح قائم و موجود ہے جس طرح ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے کہ پاکستان میں اگر اسلامی نظام قائم ہو سکتا ہے تو صرف علماء کے ہاتھوں۔

لیکن اس دور میں علماء کس طرح اس معرکہ کو سر کر سکتے ہیں۔ اس کا واحد طریقہ مسلمان عوام کو اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھنے کا ہے۔ یہ عوامی دور ہے اور جو قوت عوامی مسائل اور عوامی تحریکات کا ساتھ دے گی، وہی حالات کا مقابلہ کر سکتی ہے اور ان میں تبدیلیاں لا سکتی ہے۔

آج پاکستان کے مسلمان عوام مجموعی طور پر اور مختلف علاقوں میں جس صورت حال سے دوچار ہیں، اس کا تقاضا ہے کہ دو ٹوک اور واضح پروگرام کی شکل میں ان کا حل پیش کیا جائے۔ اور مسلمانوں کی رائے عامہ کو علماء اس حد تک اپنا ہمنوا بنانے میں کامیاب ہو جائیں تمام دکھوں اور مصیبتوں کا مداوا علماء کے پروگرام میں تعین کر لیں۔

صرف اسی صورت میں ہی وہ رائے تائید کے ساتھ پاکستان کے انتظام و انصرام کی ڈور اپنے ہاتھوں میں لے سکتے ہیں۔ اور کو اسلامی مملکت بنا سکتے ہیں۔

اگر علماء کرام حالات کا بغور مطالعہ کریں چنداں مشکل نہیں ہے کہ اس ملک میں اسلام قیام کی راہ میں اصل رکاوٹ وہ عناصر ہیں کا نعرہ بلند کر کے مسلمان عوام کو علماء دین سے بے اعتماد بناتے رہے ہیں۔

اور جو عناصر عوامی مسائل کو پیش پیش ہیں۔ انہیں اسلام سے نابلد تو کہا جا سکتا ہے۔ نظام کے قیام کا مخالف ان میں سے کوئی بھی یہ کام علماء کا ہے کہ وہ ان عوامی مسائل میں یہ واضح کر دیں کہ اسلام انہیں اس طرح ہے، تو ان عناصر میں سے شاید ہی کوئی بدبخت اس سے انکار کی جرأت کرے گا۔

لیکن جو عنصر اسلام کا نام لیتا ہے اور علماء عناد رکھتا ہے وہ کبھی بھی اس کے لئے تیار کہ علماء عوام کے مسائل کے حل میں قائدانہ حصہ لیں۔

پاکستان کے موجودہ حالات میں جو اس مستقبل کے تعلق کی نسبت سے نہایت نازک آ گئے ہیں۔ علماء کرام کا مجموعی رویہ ہی آئندہ یہ فیصلہ کن کردار ادا کرے گا کہ آیا یہ ملک اسلام کی برکتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے یا نہیں تک ایک جداگانہ مملکت کی حیثیت سے پاکستان کا تعلق ہے وہ انشاءاللہ قائم و باقی رہے گا مسلمانوں کی ایک مختصر جماعت اسے خالص اسلامی بنانے کی کوششوں میں بھی برابر مصروف رہے

سوال، اس قریبی مرحلہ کا ہے جو سر پر اور ان قوتوں کے درمیان علماء کرام کے عمل کا ہے۔ جو قوتیں اس وقت پاکستان دوسرے پر بازی لے جانے اور ایک دوسرے دینے میں مصروف ہیں۔

نعروں، مطالبوں اور نظریات کی اس پُر زور کشاکش کے درمیان اصل مسئلہ صرف پاکستان کے ۲۲ سالہ وجود سے جن طبقات

اقتصادی اور بالاتری کے ہوبے پناہ مفادات
ہیں۔ وہ بہرصورت انہیں قائم و برقرار رکھنا
اوران میں سے جو لوگ ان مفادات سے کسی
عوامی کے خطرہ میں آگئے ہیں وہ اپنے حریفوں
ازسرنو یہ مفادات اپنے لئے خاص کر لینا

زرگری کے مقابلہ پر پاکستان کے عوام الناس
آزادیوں اور معاشی خوشحالیوں سے محروم
ئے ہیں اور علاقائی مسائل کے جال میں بری
پنے گئے ہیں۔

پٹواری کے لگان کھاتہ اور پولیس چوکی کے
سے لے کر اعلیٰ سے اعلیٰ محکموں تک کے قانون
داری کا پیہم شکوہ ہے اور وہ عدل و انصاف
پولس کر دیئے گئے ہیں۔

حالات میں اصل مسئلہ ان عوام کا ہے، ان
کا ہے، ان کی پریشانیوں کا ہے۔

کھیتوں میں، کارخانوں میں، بازاروں میں، دفتروں
دکانوں میں، عدالتوں میں، حتیٰ کہ ... کے گھروں
کی جو مشکلات ہیں۔ وہی شکایات و احتجاجات کا
بن کر ابھرتی ہیں۔ اور انہیں کے بطن سے علاقائی
سرمایہ داری اور اشتراکیت کا تنازع اور ہڑتالیں
وغیرہ جنم لیتے ہیں اور اسی طوفان کے ہیجانات
اور خون خرابے کی صورت اختیار کر جاتے ہیں
عام الناس کے ان مسائل کے حل کے لئے اگر علماء
میدان عمل میں آ جاتے ہیں۔ وہ ملک کی ۹۹ فیصد
آبادی کے جذبات و احساسات کو سہارا دیتے ہیں
اور عوام کے درمیان کے اس بعد و افتراق کو
دیتے ہیں۔ جسے انگریز کی حکمت عملی اور تجدیدی
عناصر کی ذہنی ملی بھگت نے پیدا کیا تھا۔

تو آج بھی مسلمان عوام ان کے دامن سے وابستہ
پاکستان کے اور اپنے مسائل حل کرنے میں پیش پیش
رہیں گے۔

علماء دین کے سایہ میں ظلم سے نجات حاصل کرنے کو
دیں گے۔ ۲۲ سال سے ان پر کئے گئے اور پیہم
ڈھائے جانے والے سیاسی و معاشی مظالم کا خاتمہ کرنے کے
علماء کرام کو میدان میں نکلنا چاہیئے۔ اس طرح
نہ صرف اس ملک میں اسلام کا حقیقی نظام قائم
کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے، بلکہ اس ملک کو مغربی
سرمایہ داری کے مسلط عذاب اور اشتراکیت کے متوقع
خطرے سے بھی نجات دلانے کا موجب بنیں گے۔

اور یہ سب کچھ صرف چند علماء کے ایسے فتوؤں سے
سرانجام نہیں پا سکے گا۔ جن کے ذریعہ کسی خاص عنصر کو چندہ
اور ووٹ دینے اور دوسروں کو چندہ اور ووٹ نہ دینے
کی دستخطی تلقین کی گئی ہو۔

علماء کو اپنی اجتماعی قوت کے ساتھ میدان عمل میں
اتر کر عوامی مسائل پر عوام کی رہنمائی اور قیادت کرنا
چاہیئے۔ اور ماضی کے آزمودہ و حال کے نوخیز عناصر
دونوں کو ہی رد کر کے براہ راست ملک کی سیاست
میں حصہ لینا چاہیئے۔

ان کا وزن نہ ان گروہوں کے پلڑے میں پڑنا چاہیئے
جو پاکستان کے ۲۲ سالہ داغ دار ماضی کے اصل ذمہ دار
ہیں۔ اور اب اسلام کے نام کی آڑ میں اپنے کھوئے
ہوئے جاہ و منصب کے حصول کے لئے سرگرداں ہیں۔

نہ اسلام کے ایسے مدعیوں کا انہیں سہارا بننا چاہیئے
جنہوں نے مدت العمر اسلام کے نام سے مسلمان عوام کو
علماء دین سے کاٹا اور بدظن بنایا۔

نہ ان کو ان سرمایہ پرستوں کا محافظ ہونا چاہیئے
جنہوں نے عوام کی بہبود سے بے پروا ہو کر پاکستان
کے معیشتی وسائل کو اپنی ذات و خاندان کے لئے خاص
کر لیا۔

اور نہ انہیں بے شک ان لوگوں کا ساتھ دینا
چاہیئے، جو اسلام کے سوا کسی دوسرے ازم کو پاکستان
میں لانا چاہتے ہیں۔

بلکہ انہیں پاکستان کے ۹۹ فیصد غریب عوام کو
براہ راست اپنے اعتماد میں۔ لے کر اور ان کے ہی مسائل
کے حل کو بنیاد بنا کر ملک کا سیاسی رخ تبدیل کرنے کی
جد و جہد کرنا چاہیئے۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے گذشتہ دس سال
کی پیہم کوششوں سے عوام میں علماء کے لئے میدان ہموار
کر دیا ہے۔

آج الحمد للہ کراچی سے پشاور، اٹک اور ڈھاکہ سے
سلہٹ تک جمعیۃ علماء اسلام کی عوام دوست اسلامی
آواز گونج رہی ہے۔

لاکھوں مسلمانوں نے پلٹن میدان ڈھاکہ اور سلہٹ
و چاٹگام کے جلسہ گاہوں سے کراچی، حیدرآباد، لاہور
پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں تک اس آواز کی گونج سنی ہے
یہ آواز جو پاکستان کے مسلمان عوام کی آواز بن گئی
ہے۔ اس آواز نے سامراج دوست اور اشتراکیت پسند
عناصر کی کشمکش کے درمیان پاکستان کے غریب مسلمانوں
کو اسلام کے نعرۂ حق پر مبنی ان کے مسائل کے حل کی

طرف پکارا ہے۔

اور پاکستان کے ہر طبقۂ خیال کے علماء کے لئے
یہ موقعہ غنیمت ہے کہ وہ اس آواز کی مکمل ہمنوائی کر کے
پاکستان کے غریب عوام اور ملک کی ۹۹ فیصد آبادی
کو اپنے ساتھ لیں اور ملت کو سامراجیت و سرمایہ داریت
کے استبداد اور اشتراکیت کے خطرہ سے نجات دلا کر
اسلام کا سچا نظام قائم کریں۔

کیا علماء کرام میری ان ناچیز گذارشات پر توجہ
فرمائیں گے؟

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا انتخابی دورہ

ہرنولی ۱۱ فروری کو ضلعی جمعیۃ کا انتخابی دورہ ہوا جس
میں مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی مولانا محمد عبداللہ صاحب
بھکر، صوفی محمد شریف صاحب کلورکوٹ والے ہرنولی تشریف
لائے۔ بعد نماز عصر خصوصی اجلاس جامع مسجد بازار والی
میں ہوا۔ جس میں درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست	چودہری نیاز محمد آف ٹھری
امیر	چودہری شرف الدین صاحب
نائب امیر	ملک محمد بشیر صاحب نمبردار
" "	چودہری بلند خاں
ناظم اعلیٰ	رانا جہانگیر صاحب
نائب ناظم	چودہری محمد حنیف جونڈلوی
" "	رانا محمد اکرم صاحب
" "	رانا جمیل احمد صاحب
خزانچی	محمد اکبر صاحب دکاندار
سالار	رانا اسلام الدین صاحب

مجلس شوریٰ

مولانا محمد یعقوب صاحب۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب
مولانا عبدالحمید صاحب۔ ڈاکٹر یٰسین محمد صاحب
چودہری دوست محمد صاحب
چودہری محمد سلیمان۔ حافظ عطاء اللہ صاحب۔ ...
محمد لٰسین صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام لیہ کی تشکیل

صدر	جناب عبدالرحمٰن صاحب گورنمنٹ کمرشل کالج
نائب صدر	احمد حسین گورنمنٹ انٹر کالج
ناظم اعلیٰ	محمد اسلم علوی گورنمنٹ انٹر کالج
خازن	ملک غلام محمد سلواگ انٹر کالج

نقیر عبدالواحد بیگ محلہ سادات ملتان شہر

یہ اندازِ مسلمانی

مثلِ ماہ چمکتی تھی جن کی پیشانی — خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی

● — کیا یہ غلط ہے کہ دنیا کے نقشہ پر مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ خطۂ زمین برنگِ سبز اُبھر آنے کے باوجود پاکستان نہیں بنا — وہ پاکستان جس کا مطلب تھا لا الٰہ الا اللہ !

● — کیا یہ بھی غلط ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں، سب اسلام چاہتے ہیں اور سب ہی اسلام کی دعوت دیتے ہیں مگر ہر شخص کا اسلام اپنی الگ الگ پسند کا ہے۔ گویا تمام مسلمان اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ آپس میں اتحاد نہیں کریں گے۔

● — کیا یہ صحیح نہیں کہ مسلمان سوشلزم کو کفر اور اسلام کی ضد سمجھتے ہیں۔ مگر اقتصادی مشکلات کا حل تقسیم میراث میں رواج اختیار کر چکے ہیں۔ ترکہ میں حقدار بہنوں اور بیٹیوں سے دستبرداری نامے لکھوا کر انہیں شرعی حقوق سے محروم کر دیتے ہیں اور اسی طرح زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ، خمس، عشر وغیرہ کی عدم ادائیگی یا حیلہ سازیوں کی وجہ سے غربا اور مساکین کی حق تلفی کے مجرم بن رہے ہیں۔

● — کیا یہ غلط ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سودی کاروبار کرنے والوں کے خلاف اعلانِ جنگ ہے اور مسلمان سود کو حرام قطعی جانتے ہیں۔ مگر بنکوں اور بیمہ کمپنیوں کے سرپرست بنے بیٹھے ہیں۔ ستم ظریفی کی حد یہ ہے کہ فاضل اناج بازار میں فروخت کر دینے کی بجائے بنکوں میں رہن رکھ کر ناجائز ذخیرہ اندوزی، غلط منافع بلکہ حرام خوری کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اس طرح ظالمانہ سرمایہ داری اور ہوشربا گرانی کے فروغ کے ذمہ دار ہیں۔

● — کیا یہ بھی غلط ہے کہ قمار بازی اور جوا ناپاک شیطانی کام ہیں اور متفقہ طور پر حرام ہیں — مگر کلب گھروں، بڑے ہوٹلوں، منشیات کے منظور شدہ ٹھیکوں، پی آئی اے کی پروازوں کے علاوہ بعض خفیہ کاروباری اڈوں سے بلا تکلف شوق پورا کیا جا سکتا ہے۔

● — کیا یہ صحیح نہیں کہ رقص و موسیقی، ناچ گانے ہر قسم شرعاً ممنوع بلکہ حرام ہیں۔ مگر بذریعہ ریڈیو، ٹرانسسٹر، لاؤڈ اسپیکر ریکارڈنگ، سینما، ٹیلی ویژن اور ثقافتی پروگرام وغیرہ ہمارے لوازماتِ زندگی شمار ہونے لگے ہیں۔ اخبارات کے صفحات اور فلم ایڈیشن اخلاقی بے راہ روی پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔

● — کیا یہ غلط ہے کہ فوٹو کے شرعی فیصلہ اور تصویر کی حرمت کے سب قائل ہیں۔ مگر پریس فوٹو گرافر کے ممنونِ احسان ہو کر اخبارات و رسائل میں فوٹو چھپوانا باعثِ فخر سمجھا جاتا ہے۔

● — کیا یہ بھی غلط ہے کہ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں۔ مگر سب جانتے ہیں کہ رشوت کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں پاتا اور آج رشوت کا بازار گرم ہے۔

● — کیا یہ صحیح نہیں کہ اصلاحِ معاشرہ کا اسلامی طریقہ بدکار مرد اور بدکار عورت دونوں کے لئے شرعی سزا سو کوڑے یا سنگساری ہے۔ مگر اس مخلوط معاشرہ میں یہ تعزیر دوہرا ظلم کہی جا رہی ہے۔ العیاذ باللہ

● — کیا غلط ہے کہ چور اور چورنی کی شرعی سزا ہاتھ کاٹ دینا ہے۔ مگر تا حال مسلمان عدالتیں اس حکم کی پابند یا مجاز نہیں ہیں۔

● — کیا یہ بھی غلط ہے کہ ہم چھوٹے چوروں کو تو سزائیں دیتے ہیں اور بڑے چوروں کو سلام کرتے ہیں

● — کیا یہ صحیح نہیں کہ نام نہاد اسلامی سلطنت پاکستان کے بزعم خود مسلمان لیڈروں نے گزشتہ بائیس سال سے اصلی اور کھرا پاکستان بننے سے گریز کیا ہے اور ہمیشہ قرآن اور اسلام کا مقدس نام لیکر دنیا کو بیوقوف بناتے چلے گئے ہیں۔

● — قول و فعل کے اس تضاد کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ لوگ مارشل لاء سے تو ڈرتے ہیں۔ لیکن خدا سے نہیں ڈرتے۔ العیاذ باللہ!

● — مذکورہ بالا حالات میں تمام مسلمان[...]
عائد ہوتا ہے کہ آنے والے انتخابا[ت]
کی حفاظت کے لئے اصلی اور کھرا [...]
کرانے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں[...]
تفرقہ بازی کو ہوا دے کر اسلام دشمنو[ں]
اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے اسباب [...]
دیں۔ ورنہ یقین جانیں — تو این[...]
انحراف کرنے والا کبھی سزا سے نہیں [...]

فرمانِ باری تعالےٰ

کہہ دیجئے! وہ اس پر قادر ہے کہ تم [...]
اوپر سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے [...]
مختلف فرقے بنا کر ٹکرا دے اور ہر ایک کو [...]
(اتفاقی) کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو! ہم کس طرح [...]
سے دلائل بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں۔

(سورۃ الانعام آ[یت ...]

● — جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے [...]
کئی جماعتیں بن گئے۔ آپ کا ان سے کوئی [...]
پھر وہی انہیں بتلائے گا۔ جو کچھ وہ کرتے [...]

(سورۃ الانعام آیت[...]

ہے مملکتِ پاک میں اک طرفہ تما[شا]
اسلام ہے محبوس، مسلمان ہے آزا[د]

اکوڑہ خٹک میں جمعیۃ علماء اسلام کا [...]

نوشہرہ کے حکیم رفیع الدین صاحب کی کوشش [...]
اکوڑہ خٹک میں جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا [...]
مولانا شیر علی شاہ صاحب مدرس مدرسہ دار الع[لوم ...]
کو امیر مقرر کر دیا گیا، اور مولانا نور الحق صاحب [...]
نائب امیر۔ مولانا شمس الرحمان صاحب کو ناظم [...]
عبدالستار صاحب نائب ناظم۔ صوفی صالح محمد [...]
اشاعت اور غلام ربانی مالک ہوٹل معاون [...]
عبدالحنان معاون نشریات اور محمد صدیق صا[حب ...]
مرچنٹ کو خزانچی مقرر کر دیا گیا۔ گاؤں کے [...]
کو ارکان جمعیۃ میں شامل کر دیا گیا۔

مولانا شیر علی مدرس دار العلوم حقانیہ [...]
مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذۂ خاص [...]
اور حضرت حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی [...]
برکاتہم کے خصوصی شاگرد ہیں۔

(صوفی صالح محمد ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ [...])

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

مودودی جماعت کے ہفت روزہ "ایشیا" کو آج کل شدید ہذیان بکنے کا عارضہ لاحق ہو چکا ہے۔ اس بیچارے کو آخر مودودی بھی تو اسی کام کی ملتی ہے کہ تم رات دن علماء کرام کو گالیاں دو۔ قرآن و حدیث پڑھانے والوں کو جاہل قرار دو۔ جن کے ملک بھر میں سینکڑوں تلامذہ درس قرآن و حدیث دے رہے ہیں۔ انہیں علم سے بے بہرہ قرار دو اور مودودی کو علم و عمل کا پیکر قرار دے کر ملت اسلامیہ کے لئے منبع علم ثابت کرو۔ یہ ثابت کرو کہ اگر مودودی صاحب نہ ہوتے تو اسلام اس ملک سے کبھی کا رخصت ہو چکا ہوتا۔

"ایشیا" میں جو صاحب سیر و سفر کے لئے نکلے ہیں، انہیں تو صرف اور صرف ہذیان بکنے اور زور زور سے علماء کرام پر پھبتیاں کسنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ چند دنوں سے وہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے خلاف اپنا زور قلم صرف کر رہے ہیں۔ اور مفتی صاحب کو اپنی صالح اور سنجیدہ زبان میں جو کچھ لکھ رہے ہیں یہ ان کی "اچھرہ فیکٹری" کے اخلاق کے نادر نمونے ہیں۔ جنہیں ان لوگوں کی خدمت میں بالخصوص بطور تحفہ پیش کیا جانا چاہیئے جو مودودی جماعت کی شرعی زبان کا ڈھنڈورہ پیٹتے نہیں تھکتے، اور علماء کرام کو ہمیشہ وعظ کہتے ہیں کہ دیکھو مودودی صاحب پر تنقید نہ کرو۔ اس سے عظمت اسلام کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ اسلام دشمن طاقتیں خوشی کا مظاہرہ کریں گی۔

"ایشیا" نے ۱۵۔ فروری کے سیر و سفر میں حضرت مفتی صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ وہ کم از کم جب جماعت اسلامی کے خلاف تحقیق و تفتیش کے منہ زور گھوڑے کی باگ موڑتے ہیں تو ہمیں بالکل لال بجھکڑ کی یادگار معلوم ہوتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ بلٹن میدان ہی میں پچھلے دنوں انہوں نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان رہنماؤں کا یہ اعلان (کہ اشارہ جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی طرف تھا) کہ ہم ہی اسلام کے محافظ ہیں تمام ملک کے مسلمانوں سے مذاق اور ملک سے غداری کے مترادف ہے۔

— یہ مفتی صاحب کی "لال بجھکڑانا" تحقیق ہے، ورنہ جماعت اسلامی نے اس قسم کی بات کبھی نہیں کی!

(ایشیا — ۱۵، فروری ۱۹۷۰ء)

لیجئے جناب! آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ یہ زبان اس جماعت کے تربیت یافتہ صالح کی ہے جو اپنے سوا تمام ملک کو غیر صالح معاشرہ کے غیر صالح افراد تصور کرتے ہیں۔ مفتی صاحب کو جس غیر صالح اور غیر شریفانہ الفاظ سے مشق ستم بنایا گیا ہے وہ تو قابل اعتراض ہیں ہی۔ مگر اس بیچارے پر مفتی صاحب کا بیان اس طرح مسلط ہے کہ لیے مودودی صاحب کی لاہور موچی دروازہ والی تقریر بھی بھول گئی۔ مفتی صاحب نے تو ابھی نرم الفاظ میں مودودی جماعت کی پالیسی کو بیان فرمایا ہے۔ اور ان کی اسلام کے بارہ میں ٹھیکیدارانہ ذہنیت کو پورے طور پر واضح بھی نہیں فرمایا۔ بلکہ اشارہ ہی سے (بقول ایشیا) جماعت کے ذہن کی نشان دہی فرمائی ہے جس سے آپ سیخ پا ہو گئے ہیں۔ اگر آپ کے ایشیا میں شائع شدہ مودودی صاحب کی تقریر پوری بیان فرما دیتے تو نامعلوم آپ کی نیند ہی اس فکر میں حرام ہو جاتی کہ اوہو! مودودی صاحب اپنی بیماری اور ضلالت کی وجہ سے کیا کیا موتی لٹا گئے ہیں اور تمام ملک کے مسلمانوں کو کس طرح اسلام کی آغوش رحمت سے دور کرنے کی جسارت فرما گئے ہیں۔ ذرا دیکھئے تو یہ ایشیا آپ ہی کا ہے، اور اس میں مودودی صاحب کی تقریر ادارہ ایشیا ہی نے درج کی ہے۔ اس کی ذمہ داری آپ پر ہے یا مودودی صاحب اور ان کی جماعت بھی اس تقریر کی ذمہ دار ہے چنانچہ ایشیا لاہور ۸، جنوری ۱۹۷۰ء پہ جلی حروف میں لکھا ہوا ہے کہ:

> اللہ کا شکر ہے کہ اسلام جماعت اسلامی کے نام الاٹ ہو چکا ہے۔

کیوں صاحب لال بجھکڑ! مفتی صاحب نے یہی ارشاد فرمایا تھا نا؟ کہ مودودی جماعت اسلام کی خود کو ہی محافظ سمجھتی ہے! اب تو مودودی صاحب کی تقریر سے ثابت ہو گیا کہ اسلام آپ کے نام الاٹ ہو چکا ہے۔ جس کے نام کوئی دکان الاٹ ہو جائے۔ اس کی مرضی ہے کہ وہ خود اسے استعمال کرے یا تالہ لگا کر ہمیشہ کے لئے بند رکھے یا کرایہ پر دے دے۔ کس کی مجال ہے کہ اس کی دکان میں مداخلت کر سکے۔ اگر کوئی مکان کسی کو الاٹ ہو جائے تو کون ہوتا ہے اس کے مکان پر اپنے نام کی تختی لگانے والا۔ جس کی دکان ہوگی اسی کا مالکانہ قبضہ ہوگا۔ جس کے قبضہ میں مکان ہوگا اسے ہی مالک مکان سمجھا جائے گا۔ کیا اسلام کی الاٹمنٹ کا یہ اعلان مودودی صاحب نے کیا ہے۔ اس روز آپ جلسہ میں نہیں تھے۔ یا آپ کی ڈیوٹی بھی کسی مسلمان کی توہین کرنے اور آوازے کسنے پر لگی ہوئی تھی؟

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین مودودی! اس ملک کے بارہ کروڑ مسلمانوں کو مسلمان کہلانے کا حق ہے یا کہ نہیں؟ اسلام تو جماعت اسلامی کے نام الاٹ ہو چکا ہے۔ اب پاکستان کے مسلمان بیچارے کہاں جائیں۔ نہ آپ کی الاٹمنٹ تسلیم کریں اور نہ مسلمان کہلانے کے مستحق ٹھہریں۔

کیوں صاحب سیر و سفر؟ آپ تو بڑی ڈھٹائی سے لکھ رہے تھے کہ جماعت اسلامی نے ایسا کبھی نہیں کہا؟ جناب ابوالاعلیٰ مودودی آپ کی جماعت کے امیر ہیں، یا ٹانگہ یونین کے؟ ان کا اعلان وارشاد نام نہاد جماعت اسلامی کا سکہ بند اعلان سمجھا جائے یا سلسلہ عالیہ مسیلمہ کا فارمولا؟ آپ ہی فرمائیں۔ ع

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

آپ کا قصور نہیں ہے مودودی صاحب نے آپ کی تربیت ہی اس ڈھب سے کی ہے کہ چھوٹے بڑے ہر ایک کی پگڑی اچھالو اور ہر ایک کو اپنی تنقید کا نشانہ بناؤ۔ کسی کو معیار حق نہ بناؤ بلکہ انبیاء علیہم السلام۔ صحابہ کرام رض۔ اولیائے امت اور صلحائے ملت پر خوب جی بھر کر تنقید کرو۔ ان کی اسلامی خدمات میں کیڑے نکالو اور ان کے متعلق عوام و خواص میں شکوک و شبہات اور وساوس کی فضا پیدا کرو۔ جن کے ظالمانہ قلم نے حضرت عثمان غنی رض ایسی شخصیت کو معاف نہ کیا اور حضرت علی رض پر نا روا حملے کئے۔ اور مجددین امت پر تنقید کرتے ہوئے ادارہ محسوس نہ کی۔ مفتی محمود اور مولانا غلام غوث پر ان کا رکیک حملے کرنا کوئی تعجب و حیرت کا باعث نہیں ہے جو ان صالحین کرام کو معصوم اور پاکیزہ دل و دماغ رکھنے والے صحافی سمجھ کر رات دن ان کی نمک حلالی کر رہے ہیں۔ دیکھئے وہ اس شرافت و اخلاق کی نادر ترجمانی کی کیا تاویل کرتے ہیں۔ مودودی جماعت ایک مخصوص ذہن رکھتی ہے۔ اس لئے اس کے ارکان بھی ایک مخصوص ذہنیت کا ہمیشہ مظاہرہ کرتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان ہر سیٹ پر اپنا نمائندہ کھڑا کریگی

جمعیۃ کے ضلعی اجلاس کا فیصلہ

مورخہ ۱۳ جنوری ۷۰ء کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ضلعی اجلاس زیر صدارت ضلعی امیر مولانا عبدالحق صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

تلاوت کے بعد قاضی عبداللطیف صاحب ناظم ضلع نے موجودہ حالات پر تبصرہ کیا۔

آپ نے جمعیۃ کے منشور پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس میں موجودہ مشکلات کو وقت کے تقاضوں کے مطابق شریعت مطہرہ کی روشنی میں خوش اسلوبی سے حل کر دیا گیا ہے۔ خصوصاً مزدوروں، کاشتکاروں اور کسانوں کے حقوق انتہائی ٹھوس طریقے سے واضح کر دیئے گئے ہیں اور ساتھ ساتھ جو لوگ اشتراکیت کی اندھی تقلید میں لوگوں کو روٹی کا دھوکہ دے رہے ہیں۔ ان کا پول بھی حکیمانہ طور پر کھول دیا گیا ہے۔

ان کے بعد قاضی عبدالکریم صاحب امیر ڈویژن نے ضلع کی جمعیۃ پر روشنی ڈالی اور طریقہ کار کی وضاحت کی آپ کے بعد حبیب الرحمٰن آف پوٹہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حاضرین کو ایک مالی کمیٹی کی تشکیل کی طرف متوجہ کیا۔ مولانا سراج الدین صاحب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ اور شیخ عزیزالرحمان نے بھی خطاب کیا اور خانصاحب کی تائید کی۔

فیصلہ کیا گیا کہ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان کی ہر سیٹ سے اپنا نمائندہ کھڑا کرے گی۔ ایک انتخابی بورڈ کی تشکیل عمل میں لائی گئی اور مندرجہ ذیل نمائندے منتخب کئے گئے:۔

امیر ضلع مولانا عبدالحق صاحب۔ ناظم اعلیٰ ضلع قاضی عبداللطیف صاحب۔ ناظم اعلیٰ ڈویژن مولانا علاؤالدین صاحب۔ ممبران حضرت مولانا فقیر احمد نور۔ مولانا عبدالرؤف صاحب رنگل امام۔ مولانا غلام محمد صاحب صاحبزادہ شمس الدین موسیٰ زئی۔ عبدالرحیم خان صاحب سخی۔ حاجی عطاءاللہ خان ف پوٹہ۔

فیصلہ کیا گیا کہ ہر پندرہ روز کے بعد ایک اجلاس منعقد ہوا جائے۔ علاقہ وار کمیٹیاں بنائی گئیں تاکہ کام ہر حلقہ میں سلیقہ کے ساتھ ہو سکے۔ ایک مالیاتی کمیٹی بنائی گئی۔ اور ایک رابطہ کمیٹی مرتب کی گئی۔ جو علاقہ کے معززین اور بااثر لوگوں سے رابطہ قائم کرکے جمعیۃ کا پیغام ان تک پہنچائیگی اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کا یہ اجتماع ملک کی موجودہ سیاسی کشیدگی اور فسادات پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سیاسی لیڈروں سے اپیل کرتا ہے کہ انتخابات کے لئے فضا ہموار کرنے کی غرض سے افہام و تفہیم سے کام لیں۔ نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امن و امان برقرار رکھنے کے لئے مضبوط اور موثر اقدام کرے۔

(۲) انتخابات افراد کی بجائے جماعتی سطح پر کرائے جائیں۔

(۳) عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں۔

(۴) یہ اجتماع دینیات کی جانب حکومت کی توجہ پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ دینیات کے نصاب کے لئے کمیٹی میں ملک کے ماہر تعلیمات اسلامی اور علماء کی معتمد ترین شخصیت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف قلات اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کراچی کو بھی شامل کیا جائے۔ تاکہ نصاب پر حقیقی طور پر اعتماد کیا جائے۔

(۵) یہ اجتماع ڈیرہ اسمٰعیل خان کی خشک سالی اور قحط پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دیہات کے قحط زدہ، افلاس زدہ غرباء کے لئے سستے داموں غلہ فراہم کیا جائے اور ڈپو کھولے جائیں۔

(۶) عام دیہاتوں میں آبنوشی کی شدید تکلیف ہے۔ اس کی جانب اولین فرصت میں توجہ مبذول نہ کی گئی، تو گرمیوں میں انتہائی تکلیف کا سامنا ہوگا۔ اس لئے بروقت انتظام کیا جائے۔

(۷) آبنوشی کے لئے ضروری ہے کہ ضلع میں وسیع پیمانے پر ٹیوب ویل نصب کرائے جائیں اور غریبوں کو سستے داموں مشینری فراہم کی جائے۔

(۸) علماء ڈیرہ اسمٰعیل خان محکمہ اوقاف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ضلع ڈیرہ میں ڈسٹرکٹ خطیب ایک ایسا غیر معروف آدمی مقرر کیا گیا ہے۔ جو کسی مدرسہ عربیہ کا مستند نہیں، اور نہ ہی علماء اور عوام پر اس کا کوئی اثر ہے۔ اس لئے موجود ڈسٹرکٹ خطیب کو علیحدہ کرکے کسی ایسے مستند عالم دین کو مقرر کیا جائے جو علماء ضلع میں معتمد ہو۔ نیز اوقاف کی مساجد میں ائمہ مساجد کا تقرر کرتے وقت وہاں مسجد کو آباد کرنے والے نمازیوں کی اکثریت کی رائے لی جائے۔ چونکہ امام کا تعلق عبادت سے ہے۔ اس لئے اگر کسی امام کو مقتدی پسند نہ کریں تو نہ اس کی نماز قبول ہوگی اور نہ مقتدیوں کی۔ باہر سے کسی امام کو درآمد کرنا خلافِ شرع خلاف عقل اور خلاف مصلحتِ عامہ ہے۔ اس جمہوریت کے دور میں حکام کی طرف سے انتظامیہ کی مداخلت سے امام کی نامزدگی نہایت ناشائستہ حرکت ہے۔

(۹) یہ اہم اجتماع کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی موجودہ پالیسی پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی دینی اور ملکی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں یقین دلاتا ہے کہ مسلمانان ڈیرہ ہر طرح ان کی اعانت کے لئے تیار ہیں۔

(۱۰) ضلعی مجلس عمومی نے یہ طے کیا ہے کہ اس ضلع کی ہر سیٹ پر جمعیۃ اپنا نمائندہ کھڑا کرے گی۔

ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان)

بقیہ — اداریہ

— کیا وہ خود آگے بڑھ کر ملک کی دستور سازی میں بھرپور حصہ لیں گے؟

— کیا وہ ملک کے نظام حکومت کو اسلام کی راہ سے برگشتہ نہ ہونے دینے کے لئے حکومت میں شرکت کریں گے؟

— کیا وہ خود پاکستان کے مسلمان عوام کی نمائندگی فرض انجام دینگے یا محض اسلام کا نعرہ لگانے پر ابن الوقت امراء، سابق حکام وگروہوں کا ساتھ دیں گے؟

ان سوالات کے عملی جواب پر ہی پاکستان میں اسلام کے مستقبل کا فیصلہ منحصر ہے۔ پاکستان میں اسلام اگر نافذ آ سکتا ہے تو صرف علماء کے ذریعہ اور علماء کے غیر جانبدار معتدل اور خالص اسلامی رویہ کے ذریعہ۔

اور امید ہے کہ انشاءاللہ علماء وقت کے اس تقاضا کو پورا کریں گے۔ اور مسلمانان پاکستان کو مایوس نہیں ہونے دینگے۔ (کمال)

...عبدالمجید ہزاروی تہکال بالا پشاور

بانگ حرم پشاور

مولانا ہزاروی کا قصور کیا ہے؟

...نامہ مشرق ۴ فروری ۱۹۷۰ء صفحہ ۴ عبدالعظیم بی اے ...بابرا کالونی کا مضمون "کیا مولانا مودودی کا قصور ...جناح کی حمایت" نظر سے گذرا۔ اس لمبے چوڑے ...صاحب نے جس بددیانتی اور خیانت سے کام ...ہی کا حصہ ہے۔ مضمون کافی لمبا چوڑا ہے مناسب ...ہے کہ مضمون کا تجزیہ کر کے جھوٹ اور افترا کی ...ل جائے۔ چنانچہ موصوف رقمطراز ہیں کہ:۔

...جماعت اسلامی کی پالیسی تبدیل ہونے کا کوئی ثبوت ...البتہ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کے حق میں ضرور ...ن کو وفات کے بعد بھی چھوڑنے کی توفیق ان ...ت کو نہیں ہوئی"

...جناب والا اگر فاطمہ جناح کے خلاف مولوی عبدالحکیم ...کہا یا لکھا، تو عین قرین قیاس ہے۔ ہر آدمی کو اپنی رائے ...کا حق حاصل ہے۔ مگر یہ کہاں کی دیانت ہے کہ کسی ...ت سے قبل تو اس پہ تنقید جائز ہے۔ مگر وفات کے ...کو تنقید کی اجازت نہ ملے۔ یہ سوال تو آپ کو مودودی ...رنا چاہیئے تھا۔ جنہوں نے پیغمبرؐ کے لاڈلے صحابہؓ پہ ...کے بارے میں رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ آیا ہے اور جن ...ت کو صدیاں گذر چکی ہیں۔ مگر مودودی نے چودہ سو ...کے بعد ان کے خلاف قدم اٹھایا اور ان پاک ہستیوں ...طرح کے الزامات لگا کر اپنے ایمان پہ کلہاڑا چلایا ...مودودی کی خلافت وملوکیت۔

(۲) پھر آپ کا یہ کہنا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بعض ...بڑے جبہ پہنے ہوئے علماء سابق صدر ایوب کی ...منت سے محظوظ ہو رہے تھے۔ پھر یہ دیکھ کر حیرت ...کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مولانا غلام غوث ہزاروی ...شخص ہیں جن کی صدارت میں لاہور ہی کے مقام پر ...سے پہلے ایک جلسہ ہوا تھا۔ جس میں قائد اعظم کو کافر ...اعظم قرار دیا گیا تھا"۔ نہایت ہی تعجب اور حیرت ہے یا تو ...موصوف کو دنیا کے حالات کا سرے سے پتہ ہی نہیں یا ...ہزاروی کی مخالفت میں وہ رندے چلا گئے۔ موصوف ...معلوم ہونا چاہیئے کہ ایوب کے خلاف سب سے پہلے میدان ...میں آنے والا شخص مولانا ہزاروی اور جمعیۃ علماء اسلام ہے۔

انہوں نے صرف ایوب ہی کے نہیں بلکہ ہر حاکم کے ناجائز قول وفعل پر بروقت تنقید کر کے قوم کی رہنمائی فرمائی ہے اور مئی ۱۹۶۷ء میں لاہور میں جلسہ عام منعقد کر کے ایوبی حکومت پر وہ کاری ضرب لگائی کہ ایوان حکومت واقتدار کو ہلا کر رکھ دیا اور وہاں سے ہی اکابرین جمعیۃ کی گرفتاریاں شروع ہوئیں۔ پھر دسمبر ۱۹۶۸ء میں جمعۃ الوداع کے دن جمعیۃ کے جلوس پر پولیس نے لاٹھی چارج کر کے اپنی ذلالت کا مظاہرہ کیا۔ مگر موصوف کی آنکھوں سے یہ اسلام کی خدمت بالکل اوجھل ہے اور مودودی کی مدح سرائی کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جن کے خلاف علماء کا اجماع ہو چکا ہے اور پھر یہ بھی خوب فرمائی کہ قائد اعظم کو کافر اعظم قرار دیا۔ جناب من! قائد اعظم اور نظریہ پاکستان کی مخالفت کرنے والا پہلا آدمی مودودی صاحب ہے۔ جو پاکستان کے بچے بچے کو معلوم ہے۔ اگر آپ کو معلوم نہ ہو تو "سیاسی کشمکش" مطالعہ فرمائیں۔ حقیقت واضح ہو جائے گی۔

(۳) آگے فرماتے ہیں "پھر جب صدارتی انتخاب کا مسئلہ پیش آیا تو ان حضرات نے عورت کی صدارت کو بہانہ بنا کر کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کانگرسی مولویوں کو قائد اعظم سے ذاتی عناد ابھی تک ہے اور ابھی تک ان حضرات نے پاکستان کو تسلیم نہیں کیا"

جناب من! عورت کی صدارت نہ ماننا قائد اعظم سے عناد نہیں کہلاتا۔ بلکہ عورت کو صدارت کی کرسی پر بٹھانا خدا اور رسول سے عناد ہے اور قرآن کریم سے کھلی بغاوت ہے۔ خداوند کریم فرماتے ہیں کہ میں نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے" (پارہ ۵ رکوع ۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "جس قوم کی رہنما عورت ہو وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی"

اب بتایئے کہ اس میں قصور مولانا ہزاروی کا ہے یا مودودی کا؟ کیا پاکستان میں مرد ختم ہو چکے ہیں۔ کیا مودودی عورت ہے؟ پھر مردوں سے بھرے ہوئے ملک نے عورت کو صدر بنانا کہاں کی دانشمندی ہے؟ اور پاکستان کو تسلیم کس نے نہیں کیا؟ مودودی تو پاکستان نہیں بلکہ عرب ممالک کی بھی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔

(۴) پھر آگے فرماتے ہیں۔ "مولوی عبدالحکیم نے محترمہ فاطمہ جناح کو بوڑھی عورت قرار دے کر دل کی بھڑاس نکالی"۔ مگر وہ یہ بھول گئے ہیں کہ اسی بوڑھی عورت نے ایک آمر کی زندگی تلخ کر دی تھی اور جبر وتشدد کے باوجود اس بوڑھی عورت نے ۳۲ ہزار ووٹ حاصل کر کے اخلاقی فتح حاصل کی۔ اب ظاہر ہے کہ اگر اس کی جگہ مولانا غلام غوث ہزاروی ہوتے تو وہ تین سو ووٹ حاصل نہ کر سکتے"۔

جناب والا! آپ غلط فہمی میں کیوں مبتلا ہیں۔ فاطمہ جناح کو بوڑھی عورت کہنے سے دل کی بھڑاس نکالنے کے کیا معنی؟ کیا فاطمہ جناح بوڑھی نہیں تھیں۔ اگر تھیں تو ان کو بوڑھی کہہ کر کونسی ہتک ہوئی ہے۔ آمر کی زندگی تو جمعیۃ علماء اسلام نے تلخ کی ہے۔ مگر ان کا آپ کو سرے سے اقرار ہی نہیں۔ اور اپنی طرف سے من گھڑت باتیں گھڑ گھڑ کر اب دل کو تسکین دے رہے ہیں۔ پھر ۳۲ ہزار ووٹ لے کر فتح کہاں سے حاصل ہوتی؟ کیا فتح کا مطلب آپ کے نزدیک ہار جانا ہے؟ پھر ہزاروی صاحب تو تین سو ووٹ بھی حاصل نہ کر سکتے تھے۔ مگر مودودی تو حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ کیوں امیدوار نہ بنے؟ جبکہ کرسی صدارت کے لئے بیچارے بے چینی سے ترس رہے ہیں۔ جناب والا! نہ مولانا ہزاروی کو صدارت کی ضرورت ہے اور نہ وہ اس قسم کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ یہ مودودی صاحب ہیں کہ اقتدار کے حصول کے لئے دشمنان اسلام سے بھی اشتراک کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ الیکشن سے ثابت ہے۔

نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے

مولانا بشیر احمد حصاری رحیم یار خان

گذشتہ سے پیوستہ

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جدوجہد اور مودودی صاحب

(۲)

حالانکہ دستوریہ سے جو مطالبہ تھا وہ صرف "دستور اسلامی" بنانے کا تھا اور یہی اس کا فرض اور دائرہ اختیار بھی تھا۔ اور اس مطالبہ کو جماعتِ مذکور ہی پوری سختی کے ساتھ لے کر اٹھی ہوئی تھی تو جب اسلامی معاشرہ وغیرہ کے بروئے کار آئے بغیر اسلامی دستور بنانے یا نافذ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا، تو پھر یہ مناسب نہ ہوتا کہ موصوفِ محترم مطالبہ دستور ملتوی کر کے معاشرہ، اخلاق، سیاسی و معاشی اور تعلیمی نظاموں کو اسلامی خطوط پر ڈھالنے میں مصروف ہوتے؟ اور حکومت کو بھی یہی مشورہ دیتے اور دستور کے کھکھیڑ میں پڑتے ہی کیوں؟ جبکہ اس کی ترتیب و نفاذ کسی درجہ میں مفید ہی نہ تھی تو اس کے مطالبہ سے فائدہ؟ اور اگر مفید تھا تو پھر گریز کا کیا مطلب؟ اور اس سے وہ بات بھی کسی قدر سمجھ میں آجاتی ہے۔ جس پر ہمارے دینی حلقے بڑا تعجب فرمایا کرتے تھے۔ وہ یہ کہ جب ۵۱ء میں مولانا احتشام الحق صاحب نے اسی سوال کا جواب دینے کے لئے ۳۱ علماء کا اجتماع بلایا تھا تو سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اس میں شرکت سے انکار فرما دیا تھا۔ اور جب حضرت مفتی محمد شفیع صاحب خود جا کر منت سماجت کر کے ان کو لے آنے میں کامیاب ہو گئے تو موصوف محترم نے اجلاس میں فرمایا:۔

"میں آنے کو تو آگیا ہوں، گھر بیٹھے انکار لکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن میں جماعت اسلامی کی پوزیشن آپ کو بتلا دوں۔ وہ حکومت پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کرتی ہے، اور آپ اس حکومت سے ہی دستور اسلامی کا مطالبہ کر رہے ہیں اس لئے ہمیں آپ اس میں شریک نہ سمجھیں۔ بالآخر جب اتحاد کی کوئی سبیل دکھائی نہ دی اور یقین ہو گیا کہ موصوف محترم درحقیقت ان لوگوں کے ہاتھ مضبوط کرنے ہی کا تہیہ کر کے آئے ہیں۔ جن کا کہنا یہ ہے کہ علماء دین میں دستور کے مسئلہ پر اتفاقِ رائے نہیں پایا جاتا۔ اور یہ بہت خطرناک بات ہے بالآخر اتحاد کو ہر چیز پر مقدم قرار دیتے ہوئے مودودی صاحب سے عرض کیا گیا کہ آپ شریک ہو جائیے۔ ہم آپ کو شریک کرنے کی خاطر دستور اسلامی کا مطالبہ نہیں کرتے صرف اسلامی اصولوں پر بحث کر کے یہ اعلان کر دیں گے کہ اگر دنیا کے کسی خطہ پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو تو وہ ایسا قانون بنائے"۔

(ماہنامہ نظام کانپور مارچ ۱۹۶۲ء از مولانا محمد علی جالندھری بحوالہ کارروائی رجسٹر مولانا تھانوی)

اس سے آپ کو اس سوال کا جواب بھی مل جائے گا کہ جب علماء امت کے متفقہ ۲۲ دستوری اصول طے شدہ موجود تھے۔ جسے ہم امت کا اجماعی فیصلہ کہہ سکتے ہیں تو انہیں نظر انداز کر کے ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی طرف سے دستور کے آٹھ نکات الگ وضع کر کے ۵۳ء میں دستوری مہم کیوں چلائی؟ نیز یہ بات بھی سمجھ میں آگئی کہ مفتی محمود صاحب کا گول میز کانفرنس میں مذکورہ بائیس نکات پیش کر کے اسلامی نظام کا مطالبہ مودودی صاحب کے نزدیک غیر دانشمندانہ اقدام کیوں قرار پایا۔

غرضیکہ اس ساری صورتِ حال کو دیکھا جائے تو یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ ایک طرف اہم ترین مسائل سے قوم کی توجہ کو یکسر ہٹا کر اسے صرف دستور کے مسئلہ پر محصور کر دیا گیا۔ ادھر عملی روش یہ قرار پائی۔ کہ اسلامی دستور کے عمل میں آنے کے جو امکانات ہو سکتے تھے۔ انہیں لوگوں کی توجہ سے دور رکھنے کی تدبیر کی جائے۔ اور جہاں اگر کوئی امکان ابھر کر قوم کے دائرہ عمل میں آپڑے تو اسے ٹالنے کی ہر کوشش بروئے کار لائی جائے۔ ظاہر ہے کہ ایسا رویہ کسی خفیہ ہاتھ کی کارفرمائی کے بغیر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔

اس سلسلے میں ایک دلیل یہ بھی پیش کی جاتی ہے کہ موصوفِ محترم تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس عمل کے ساتھ ڈائرکٹ ایکشن کے فیصلہ تک شامل رہے۔ لیکن

۱۸-۱۲

عین وقت پر پابندیٔ فیصلۂ شوریٰ کا بہانہ کر[illegible] بیٹھے۔ پھر جب ایجی ٹیشن شروع ہو گیا تو جیسے خواجہ ناظم الدین سے پیچھا چھڑانے کے لئے[illegible] کوشش دی کہ آگ بھڑکاؤ۔ اور جیسے قادیانیو[illegible] والوں کے دل میں اپنی مظلومیت کا احساس پیدا[illegible] لئے اور دینی طبقے کو فسادی ثابت کرنے کے[illegible] بڑھ کر آگ لگانے کی خدمات انجام دیں[illegible] ابوالاعلیٰ صاحب نے اپنی ذیلی شاخوں کو [illegible] مفادات کے پیش نظر ہدایات جاری کیں کہ[illegible] لگائی جا سکے لگاؤ!

پھر جب اعظم خاں کے دستِ خون آشا[illegible] کو قبائے لالہ رنگ پہنا کر مطلع صاف کر دیا[illegible] نبوت پسِ زندان منتظرِ مکافات ہو گئے۔ تو [illegible] کہ ایک ایسا شخص جو تحریک ختم نبوت سے عین[illegible] یوں علیحدہ ہو کے بیٹھ رہا تھا۔ جیسے میدانِ[illegible] جلنے والے تین صد افراد کا سردار بروقت[illegible] سمیت الگ نکل کے کھڑا ہو گیا تھا۔ حیرت ہے[illegible] کو تحریک ختم نبوت کا ہیرو اور واحد ذمہ دار کی[illegible] سزائے موت کے مقام پر لا کھڑا کیا گیا۔ ادھر [illegible] کو سراپا احتجاج بنا دیا گیا کہ ادھر سزائے موت کا[illegible] اور ادھر احتجاجات موصول ہونے شروع ہو گئے[illegible] سرعت سے ہٹا جیسے کہ احتجاج کرنے والوں کے[illegible] سزائے موت کا فیصلہ ہونے سے پہلے ہی بلا[illegible] سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سزا کس جرم کی پاداش[illegible] دی گئی؟ ..... تو جہاں تک عدالت کا تعلق[illegible] نے یقیناً کسی سنگین جرم کے عوض ہی یہ انتہا[illegible] کی ہو گی اور اس کا فرض بھی یہی تھا۔ لیکن ایسا[illegible] ہے کہ شاید عدالت کی عائد کردہ فردِ جرم کا[illegible] ختم نبوت سے نہیں تھا۔ لیکن یہاں عوامی جذ[illegible] دھارا اسی ایک رخ پر بہہ رہا تھا۔ لہٰذا اگر[illegible] مسئلہ سے تعلق ثابت نہیں ہو پاتا، تو ایسے[illegible] اسلامیانِ پاکستان کو کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ خوا[illegible] جگہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، اور کتنی ہی سنگین سز[illegible] اسے دی گئی ہو۔

بایں حالات مذکورہ جماعت کی طرف سے[illegible] مودودی صاحب کی بے گناہی کا رشتہ مسئلہ ختم[illegible] استوار کر کے ان کے جس جرم کا پرچار کیا گیا۔ وہ[illegible] طرح کا تھا۔ جیسی کہ ہم نے بچپن میں ایک[illegible] رکھی کہ:۔

(باقی آئندہ)

تمام ضلعی جمعیتوں کے نام ضروری ہدایت

از ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

تمام عہدہ داران جمعیۃ علماء اسلام کو معلوم ہے کہ پہلے ہر قسم کی امدادی رقوم لاہور کے دفتر جمعیۃ کو وصول ہوتی تھیں اور اسی طرح کام چلانے میں آسانی ہوتی تھی، مگر اب کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس عمومی نے چرم قربانی، صدقات واجبہ، ابتدائی ممبری کی فیس مرکزی دفتر کے لئے خاص کر دی ہے۔ صوبائی یا ضلعی جماعتوں کے اخراجات کے لئے دستور اساسی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر ماتحت جمعیۃ بالائی جمعیۃ کو اپنی آمدنی کے لحاظ سے ایک حصہ مقرر کر کے ادا کرتی رہے اور اس سلسلہ میں بالائی جمعیۃ کی بات قطعی ہوگی۔ چنانچہ دستور کی دفعہ ۲۳ ضمن ج سے ظاہر ہے۔ اب عرصہ سے صوبائی دفتر کی طرف احباب کی توجہ نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ صوبائی دفتر جو دراصل مغربی پاکستان کے سارے نظام جمعیۃ کو چلانے کا ذمہ دار ہے، اس کے لئے کتنی مشکلات درپیش ہیں، اس لئے میں دورہ کر کے ہر ہر ضلع کے لئے کوئی رقم متعین کروں کام آسان کرنے اور وقت بچانے کے لئے سب ماتحت جماعتوں سے عرض کرتا ہوں کہ اولیں فرصت میں صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور کے لئے مناسب امداد رقم متعین کر کے اس کی اطلاع صوبائی دفتر کو دیں، اور یہ امداد باقاعدہ ماہ بماہ ادا کریں۔ وقت کی اہمیت کو نظر انداز نہ کریں، اور اس وقت جبکہ اللہ تعالیٰ نے خدمت دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے راستے کھول دیئے ہیں، آپ حضرات وقت کو غنیمت سمجھیں۔

اگر جماعتیں جلد توجہ نہ کریں گی تو ہم کو اس کام کے لئے دورہ کرنا ہوگا۔ پھر دوروں کے اخراجات کی ذمہ داری بھی مقامی جماعتوں پر ہوگی۔ فقط۔

(غلام غوث ہزاروی)

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

اجلاس خصوصی میں چوہدری نیاز محمد صاحب جو علاقہ ہرنولی میں اور اپنی برادری میں ایک بااثر شخصیت ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میں نے بائیس سال میں دیکھ لیا ہے کہ ہر آنے والی حکومت نے غریبوں کا خون چوسا اور اسلام سے روگردانی کی ہے۔ اب ہمارے ووٹ صرف اور صرف جمعیۃ علماء اسلام کے لئے ہیں۔

ملک شیر محمد نے بھی جو کہ علاقہ ہرنولی کے ذیلدار رہ چکے ہیں، تقریباً اسی قسم کے الفاظ کہہ کر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کی۔

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام جمخان سومرو تحصیل ٹنڈو محمد خان نے جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور کی چند جھلکیوں کے نام پر چار ورقی ایک پمفلٹ چھپوایا ہے۔ جس میں جمعیۃ کے بنیادی اور مرکزی اصولوں کو سندھی زبان میں شائع کیا گیا ہے تاکہ اردو نہ جاننے والے حضرات اس سے فائدہ اٹھا سکیں لہٰذا جن حضرات کو ضرورت ہو۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر دس پیسہ کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کر سکتا ہے

پتہ:۔ غلام محمد خالد سندھی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جمخان سومرو ڈاکخانہ خود تحصیل ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد سندھ

بقیہ — ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

ان کا اسلام بھی دراصل ایک خاص قسم کا ہے۔ جو اس پر پوپلا نہ اٹھے اور ان کے مراکز کو کھالیں نہ دے اور ان کے قائم کردہ مختلف فنڈز میں چندہ نہ دے وہ بھلا کیوں کر ان کے نام الاٹ شدہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے۔ پاک نیو! ہوشیار ہو جاؤ۔ اب تو اسلام کا ٹھیکہ بھی مودودی جماعت کے پاس ہے۔ وہ جس کو چاہے۔ اسلام کی رسید جاری کرے اور جس کو چاہے اسلام کی الاٹ منٹ نہ کرے۔ اس پر اگر کوئی مضطرب ہو اور فریاد کرے۔ اسے "غیر صالح" اور "اسلام پسند" جماعتوں کا دشمن قرار دے دیا جائے۔

اے نام نہاد صالحین! اسلام تمہارے باوا کی جاگیر نہیں ہے کہ اس کی الاٹ منٹ تمہارے نام ہی ہو چکی ہے جو آپ کے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں انہیں اسلام کے ساتھ تعلق ہی نہیں۔ آپ کو کس نے معیار اسلام بنایا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے اس ملک کے باشندے اسلام سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اور اسلامی نظام حیات کو اپنا قابل فخر سرمایہ سمجھتے ہیں۔ ان کا جینا، ان کا مرنا اسلام کے لئے ہے اس کے نفاذ کے لئے کوشش کرنا اور اس کے پرچم کو سربلند دیکھنا ان کا نصب العین ہے۔

اگر یہ جرم ہے ہم جرم کا اقرار کرتے ہیں

گھروندے خواہشوں کے اس لئے مسمار کرتے ہیں
بسو، اب دل میں تم، ہم راستہ ہموار کرتے ہیں

اگر تم دار پر پوچھو کہ ہم سے پیار کرتے ہو
تو ہم کہہ دینگے تم سے دار پر، ہاں پیار کرتے ہیں

تجھے دل میں جگہ دیں، یہ تو ناممکن ہے اے دنیا
بگڑ جا ہم سے تو سو بار ہم انکار کرتے ہیں

ہمیں پیاری ہے تو اے زندگی، بہتر یہی ہوگا
کریں تجھ کو ہم اس کی نذر جس سے پیار کرتے ہیں

کہیں ہم بھی شبِ تاریک کو، یہ روزِ روشن ہے
یہ دانا لوگ، دیوانوں سے کیا اصرار کرتے ہیں

وفاداری کی عادت ہم سے چھوٹی ہے نہ چھوٹیگی
اگر یہ جرم ہے ہم جرم کا اقرار کرتے ہیں

ابھی سے مرنا تو ہے لیکن ابھی جینے کی خواہش ہے
کہ مرنے کے لئے ہم آدمی تیار کرتے ہیں

سید امین گیلانی

کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

پیر نصر اللہ جان صوفی آف بالاگرمٹی نے اپنے تین ہزار مریدوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا پیر صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور سے اتفاق کرتے ہوئے حضرت مولانا درخواستی۔ مولانا مفتی محمود صاحب مولانا پیر محسن الدین، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا عبید اللہ انور صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ اور تمام پاکستانی عوام سے اپیل کی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

منڈی فیض آباد میں جمعیۃ کی تشکیل

امیر	پیر ریاض حسین چیئرمین یونین کونسل ریحانوالہ
نائب امیر	مولانا محمد حیات صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالخالق صاحب
نائب ناظم	مولوی سلطان احمد صاحب خطیب مسجد
خازن	مولوی عبدالمجید صاحب
سالار	پیر ریاض حسین

(عبدالخالق ناظم اعلیٰ جمعیۃ فیض آباد ضلع شیخوپورہ)

علاقہ خانپور جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

غوث پور علاقہ خانپور میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام خانپور کے ناظم مولانا شمس الدین انصاری نے گذشتہ روز ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی۔ ان کی دعوت پر اکثر لوگوں نے فارم رکنیت پر کر کے جمعیۃ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا اور مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں آئی۔

امیر	چوہدری شاہنواز صاحب
نائب امیر	چوہدری فیروز دین صاحب
ناظم	محمد احمد صاحب
خازن	چوہدری محمد شفیع صاحب

(محمد احمد ناظم جمعیۃ غوث پور تحصیل خانپور)

پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی کی جمعیۃ میں شمولیت

شجاع آباد ۱۴ فروری۔ پاکستان کے مشہور عالم دین اور روحانی پیشوا شیخ طریقت رہبر کامل حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی ثم شجاع آبادی دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں تشریف لائے اور فارم رکنیت پر کیا اور دعا فرمائی کہ اس کفر و الحاد کے دور میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ وہ اسلامی نظام کے لئے سرگرم عمل ہے اللہ تعالیٰ جمعیۃ علماء اسلام کو غالب فرمائے اور پاکستان میں اسلام کا بول بالا ہو۔

اور اپنے تمام مریدوں سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

اس کے علاوہ حضرت مولانا عبدالحئی صاحب مہتمم مدرسہ اشرف العلوم و خلف رشید حضرت بہلوی مولانا عبدالحمید صاحب مدرس مدرسہ اشرف العلوم، حاجی عزیز احمد صاحب صاحبزادہ حضرت بہلوی اور شہر کے مشہور نوجوان شاعر نور صابری و محمد عرفان بیگ نے شمولیت فرمائی۔

(محمد سعید اختر ناظم نشر و اشاعت)

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کے انتخابی مہم کے سلسلے میں کامیاب دورے

چنیوٹ۔ مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق معززین شہر، بی ڈی ممبرز اور علماء کرام پر مشتمل مولانا محمد حسین امیر جمعیۃ کی زیر قیادت وفدوں نے حضرت مولانا محمد ذاکر صاحب سابق ایم، ایل، اے محمد شریف، مہر دوست محمد لالی (لالیاں) اور مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے انتخابی مہم کے سلسلہ میں خصوصی ملاقاتیں کیں۔ ان معززین کرام اور سیاسی باشعور حلقوں کی خدمت میں مولانا عبدالوارث صاحب نے بھی اسلام کی سربلندی کے لئے اسلامی منشور اور اپنے پروگرام پر تبصرہ پیش کیا۔ جمعیۃ کی انتخابی سرگرمیاں پروگرام کے مطابق جاری ہیں۔ چنیوٹ کے قرب و جوار ڈاور لالیاں، چک سانجھل، ٹھٹھہ بالا راجہ میں جمعیۃ کی شاخیں بھی قائم ہو چکی ہیں۔ حضرت مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ نے پروگرام کے مطابق ٹھٹھہ بالا راجہ کا دورہ کیا اور رات کو ایک جلسہ عام سے بھی خطاب فرمایا۔ جلسہ کے بعد مولانا نے جمعیۃ کی تشکیل کی

امیر	ملک محمد عبداللہ صاحب
نائب امیر	شیخ اللہ بخش و مستری نواز صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا احمد یار صاحب
سیکرٹری	اللہ دتہ صاحب
خزانچی	شیخ محمد یوسف صاحب

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کا دورہ اچھڑیاں

جمعہ ۶ ذوالحجہ مطابق ۱۳ فروری سنہ ۱۹۷۰ء حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ جمعیۃ کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں اچھڑیاں تشریف لائے۔ نماز جمعہ سے قبل مولانا موصوف نے مفصل اور مدلل تقریر کی۔ اور قیام پاکستان کی ۲۳ سالہ تاریخ سے آگاہ کیا۔ آخر میں جمعیۃ کی حسب ذیل تشکیل کی گئی۔

امیر	حاجی گوہر زمان خاں صاحب
امیر معاون	سمندر خاں صاحب
نائب امیر	محمد سلطان خاں - حق نواز خاں
ناظم اعلیٰ	شمروز خاں
نائب ناظم	قاری محمد یعقوب صاحب - مولوی شبیر احمد صاحب
سیکرٹری	عبدالحکیم احقر - محمد عمران
پروپیگنڈا سیکرٹری	محمد عمر خاں - عبدالرشید خاں

جمعیۃ علماء اسلام موضع مانکی کا انتخاب

سرپرست	مولانا محمد مصطفیٰ صاحب خطیب جامع مسجد کشڑہ مانکی
امیر	مولانا عطاء الرحمان صاحب مانکی
نائب امیر	" لطف اللہ صاحب "
"	" سرگند خاں "
ناظم اعلیٰ	حافظ ہدایت الرحمٰن "
نائب ناظم	مولانا عمر علی صاحب "
ناظم نشر و اشاعت	مولانا جالس خاں "
خازن	صوفی زمان خاں "

ممبران شوریٰ

محمد افضل صاحب - نجم الدین صاحب - عزیز الحق صاحب - مجیب اللہ صاحب - کیور خاں صاحب - محبت شاہ صاحب - لعل بادشاہ صاحب - عباس علی شاہ فتح خاں - رحیم گل صاحب

شورکوٹ روڈ

حضرت مولانا قاری نورالحق صاحب قریشی کا ۲/۱۹ بروز جمعرات بعد نماز عشاء مدنی مسجد شورکوٹ روڈ میں خطاب ہوا۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دے کر ہی منزل مقصود کو پاؤ گے۔

حضرت مولانا بشیر احمد شورکوٹ شہر نے فرمایا کہ غریبوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہمارے پاس آج تک کوئی ایسا سامان نہیں۔ جس سے ملک میں مکمل علاج اور ضروریات زندگی پوری ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے تمام مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔

حلقہ غلام محمد آباد لائلپور

مورخہ ۱۲۔ فروری ۱۹۷۰ء بروز جمعرات جمعیۃ علماء اسلام حلقہ غلام محمد آباد لائلپور کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت حافظ محمد اکرم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جماعتی نظم و نسق پر غور و خوض کے علاوہ موجودہ سیاسی حالات کی روشنی میں مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں

(۱) یہ اجلاس اکابرین جمعیۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور پیر محسن الدین صاحب (امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان) کی قیادت پر مکمل اظہار اعتماد کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس آئندہ انتخابات پارٹی سسٹم کے طور پر کرانے کی بزور حمایت کرتا ہے وغیرہ وغیرہ

جمعیۃ علماء اسلام بحرین علاقہ کوہستان کا انتخاب

زیر صدارت جناب مولوی حفیظ خیر محمد صاحب نائب امیر ضلع سوات ملاکنڈ ڈویژن منعقد ہوا۔ حفیظ صاحب نے بحرین کی جامع مسجد میں جمعہ کے روز نمازیوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آخر میں حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا امیر شاہ صاحب خطیب
نائب امیر	مولانا سراج الدین صاحب الحق صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد داؤد اخوندزادہ، بحرین
نائب ناظم	حکیم محمد دولت خان صاحب بحرین
"	حکیم صوفی جان صاحب "
پروپیگنڈا سیکرٹری	میاں دیدار گل صاحب "
خازن	شہزادہ گل صاحب "
سالار	میاں حبیب گل صاحب "

باگڑ سرگانہ میں جلسہ

مورخہ ۲/۲ کو بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد باگڑ سرگانہ تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان میں ایک جلسہ عام زیر صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف منعقد ہوا۔ جس میں اطراف و اکناف سے کافی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ اور ایک وفد جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے مولانا محمد شریف صاحب انصاری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان اور مولانا امان اللہ خاں صاحب نے بھی شرکت کی اور مولانا امان اللہ خاں صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی اور جمعیۃ کے منشور پر روشنی ڈالی۔ جمعیۃ کی پالیسی اور جمعیۃ کے منشور سے متاثر ہو کر جناب صاحبزادہ خان محمد صاحب سرگانہ اور حافظ منصور احمد صاحب چیئرمین سرگانہ، میاں منظور احمد سرگانہ، حاجی ذوالفقار احمد صاحب سرگانہ، حاجی سکندر حیات صاحب سرگانہ میاں محمود الحسن صاحب سرگانہ و دیگر تمام احباب سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کا اعلان فرمایا۔ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور دیگر اکابرین جمعیۃ علماء اسلام پر اعتماد کا اظہار فرمایا۔ نیز مقامی جمعیۃ کا انتخاب جدید ہوا۔

امیر	حضرت مولانا محمد صدیق صاحب
نائب امیر	حاجی ذوالفقار احمد صاحب
ناظم	حافظ منصور احمد صاحب
نائب ناظم	حاجی سکندر حیات صاحب
خازن	جناب مشتاق احمد صاحب
سالار	محمد ظفر صاحب

نیز حضرت مولانا خان محمد صاحب کے دست حق پرست پر ایک عیسائی خاندان مسلمان ہوا۔ جن کا نام صادق مسیح، اور حمیدہ زوجہ صادق مسیح تھا۔ بعد میں مسلمان کی حیثیت سے محمد صادق اور حمیدہ بی بی نام رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ سے تمام حاضرین نے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ ان کو دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر استقامت بخشے۔ آمین!

(محمد شریف ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان)

لوہار بانڈہ پھاگل اور گل ڈھیری میں جمعیۃ کا قیام

مہانڈری ۹، فروری۔ حضرت مولانا قاضی مہدی الزمان نے گل ڈھیری اور پھاگل کا دورہ کیا۔ گل ڈھیری میں جمعیۃ علماء اسلام کی مقامی شاخ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے امیر حضرت مولانا گل زمان صاحب کو اور ناظم اعلیٰ جناب

نمبردار گوہر الرحمٰن خاں کو مقرر کیا گیا۔ ان کے پھاگل تشریف لے گئے۔ لوگ پہلے سے قاضی کی انتظار میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے تھے۔ جناب قاضی صاحب نے ان سے دو خطاب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کے منشور بحث فرمائی۔ اس کے بعد ممبر سازی ہوئی اور علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے امیر فضل الرحمٰن اور ناظم اعلیٰ مولانا عبدالقیوم صاحب گئے۔ ۱۰ فروری کو قاضی صاحب لوہار بانڈہ کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا مولانا نور عالم صاحب اور ناظم اعلیٰ جناب صاحب کو مقرر کیا گیا۔ پھاگل گلی میں بھی جمعیۃ میں لایا گیا جس کے امیر مولانا کریم اللہ صاحب جناب قاضی صاحب اس سلسلے میں متواتر دورے

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کی صدر یحییٰ خاں سے ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں حضرت مفتی محمود صاحب مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی، حضرت مولانا محمد اکرم صاحب صوبائی نے بتاریخ ۵۔ مارچ بروز جمعرات میں صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں کی۔ اس ملاقات میں مطالبوں پر مشتمل ایک پیش کی گئی۔

مطالبوں پر مشتمل یادداشت آئندہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

...علماء اسلام تحصیل پنڈ دادنخان؟ ...نوالہ وچونترہ

مولانا اسلم صاحب
صوفی محمد اعظم صاحب
بابو امام الدین صاحب
اعجاز احمد صاحب
سیٹھ عبدالقیوم صاحب
...الدین عباسی ناظم دفتر جہلم)

...اسلام بوہر تحصیل تونسہ کا انتخاب

...العام بوہر تحصیل تونسہ جمعیۃ علماء اسلام
...محمد موسےٰ صاحب نے خطاب فرماتے
...یۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور سے
...کے ساتھ متحد ہو کر اپنا مستقبل سنوارنے
...حکومت پاکستان سے عائلی قوانین و منصوبہ
...اسلام اقدام کی منسوخی کا مطالبہ کیا، اور
...کے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب کیا۔

مولوی احمد خان
...عبدالحمید صاحب مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم
...محمد موسےٰ صاحب مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم
...بشیر احمد ناظم نشر و اشاعت تحصیل تونسہ

...یۃ علماء اسلام میں شمولیت

...رڈ۔ یہاں کی ایک با اثر شخصیت چوہدری
...اپنے کافی احباب سمیت جمعیۃ علماء اسلام
...ہو گئے ہیں۔

...صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ملک میں
...اسلام ہی واحد جماعت ہے جو اسلام کے اقتصادی
...ذریعہ غریبوں کے مسائل حل کرنے کی جدوجہد
...اور ملک میں صحیح اسلامی نظام کے قیام کے
...آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک
...سسٹم پر انتخاب کرایا جائے اور رشور کوٹ روڈ
...کاریلا کے پیش نظر ٹیوب ویل لگائے جائیں
...آپ نے پاکستان کے عوام سے اپیل کی کہ
...علماء اسلام میں شامل ہو کر ملک میں اسلامی نظام
...جدوجہد کریں۔

...تھانوی کے دعوے کی تردید

...جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ناظم مولانا زاہد الراشدی
...احتشام الحق تھانوی کے اس دعوے کی پرزور
تردید کی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود
نے ۱۹۵۶ء کے دستور کی حمایت کی تھی اور ایک اخباری
بیان میں اس دعوے کو انتہائی مضحکہ خیز قرار دیا ہے۔
آپ نے کہا کہ نواب شاہ میں گذشتہ دنوں مولانا تھانوی
نے یہ فرمایا تھا کہ ۱۹۵۶ء کے دستور کو عوام کی حمایت
حاصل تھی۔ اور مسٹر سہروردی، فضل الحق، فاطمہ جناح
مفتی محمود اور مفتی محمد شفیع نے اس کی تائید کی تھی۔

زاہد الراشدی نے کہا کہ جہاں تک قائد جمعیۃ مفتی
محمود صاحب کا تعلق ہے۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ
اس الزام کی تردید کرتا ہوں۔ مفتی صاحب کو اس غیر اسلامی
آئین کا حامی قرار دینا حالات و واقعات کے بالکل خلاف ہے
جب یہ دستور ملک میں نافذ تھا تو جمعیۃ علماء اسلام نے ایک
دستوری کمیٹی قائم کی تھی۔ جس میں مفتی محمود کے علاوہ مولانا
شمس الحق افغانی، علامہ خالد محمود ایم اے اور شیخ حسام الدین
بی اے مرحوم تھے۔ اس کمیٹی نے دستور ۱۹۵۶ء کی غیر اسلامی
دفعات پر مشتمل رپورٹ تیار کی تھی۔ جس کا دیباچہ مفتی محمود
صاحب نے تحریر فرمایا تھا۔ اس دیباچہ کی ابتدا انہوں
نے یوں کی ہے کہ "اراکین کمیٹی نے احقر کو حکم دیا کہ بطور
دیباچہ دستور کے پس منظر اور اس کی تلبیسات کو وضاحت
سے قلمبند کروں، جسے اس دستور میں برتا گیا ہے تاکہ یہ
بات کھل کر سامنے آجائے کہ اسلام کے خوشنما الفاظ اور
کتاب و سنت کے جاذب ناموں کو کس طرح استعمال کر کے
سادہ لوح مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش
کی گئی ہے"۔

اور آخر میں فرماتے ہیں کہ اسلامی لحاظ سے موجودہ
صورت میں یہ دستور قطعاً غیر اسلامی اور غیر جمہوری ہے
اور اس دستور کی بنیاد پر جو حکومت قائم ہوگی وہ نہ
اسلامی ہوگی اور نہ جمہوری"۔

مفتی محمود صاحب کی ان واضح تشریحات کے بعد بھی اگر
انہیں ۱۹۵۶ء کے دستور کا حامی قرار دیا جائے تو اس سے
بڑا جھوٹ اور ستم ظریفی اور کیا ہوگی؟

آہ! شیخ الحدیث چل بسے

صوبہ سرحد کے ممتاز عالم دین اور ضلع کوہاٹ کے روحانی
پیشوا حضرت مولانا عبدالغنی صاحب انتقال کر گئے۔ مرحوم حضرت
شیخ الہند کے شاگرد خاص تھے اور دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن
کوہاٹ شہر میں شیخ الحدیث تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ان کے
آبائی گاؤں ٹیہری میں ادا کی گئی جس میں ہزاروں افراد نے
شرکت کی۔ مرحوم کے حق میں دعا کریں۔ ادارہ ترجمان اسلام
حضرت مرحوم کے متوسلین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

کفر کے فتوے دینے کے بجائے

سماجی برائیوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے

لاہور۔ "کیا معاشی حقوق مانگنا کفر ہے"، گوالمنڈی میں
مسلم یوتھ فورس کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ میں جمعیۃ علماء
اسلام لاہور شہر کے ناظم اعلیٰ قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ سپریم
کورٹ نے کہا کہ علماء دین ہمیشہ لوگوں کو دائرۂ اسلام میں
لانے کی سعی کرتے رہے ہیں۔ لیکن آج پاکستان کے علماء
کے ایک گروہ نے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر ڈالا
ہے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ جن سیاسی جماعتوں نے جاگیرداری
اور سرمایہ داری کے خاتمے کی مہم شروع کی ہے۔ ان کا مقصد
عوام کو زندگی کی بنیادی آسائشیں مہیا کرنا ہے اور مسلمانوں
کی فلاح و بہبود کی کوئی مہم غیر اسلامی یا کافرانہ نہیں ہو سکتی
قاضی صاحب نے کہا کہ فتویٰ میں کوئی دینی جذبہ کار فرما
نہیں۔ کیونکہ اسلام تو ایک انقلابی مذہب ہے اور وہ
انسانیت کے قافلے کو آگے لے جانے والا ہے۔ اگر ان
علماء دین کے دل میں اسلام کی تڑپ ہوتی تو وہ سب سے پہلے
فحاشی، رشوت، عصمت فروشی اور چور بازاری کے خلاف
اعلان جہاد کرتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ یہ
برائیاں سرمایہ داری اور جاگیرداری نظام کی پیدا کردہ ہیں
انہوں نے کہا کہ سرمایہ دار اور جاگیردار اسلام پسندی کے
جو دعوے کرتے ہیں وہ اپنی لوٹ کھسوٹ کی پردہ پوشی کے
لئے کرتے ہیں۔

انتخابی دورہ

بھکر۔ ۲۴ فروری۔ ۱۹ فروری سے ۲۴ فروری
تک جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں نے تحصیل میانوالی
کے اہم مقامات کا انتخابی دورہ کیا۔ وان بھچراں، چھدرو
موسیٰ خیل، کھمبوالی، ڈھوک زمان، ڈھوک غزن، پشیانوالہ
اور چکڑالہ میں جلسوں کو خطاب کیا۔ اس دورہ میں مولانا
محمد رمضان امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن، مولانا
محمد عبداللہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن۔ مولانا
محمد سلیمان نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی۔ مولانا
محمد امیر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی شریک رہے
۲۲ فروری کو چکڑالہ کے جلسہ عام میں مولانا محمد عبداللہ
نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو سوشلزم کا ڈراوا تو دیا
جاتا ہے۔ مگر سوشلزم کا سدباب کرنے کے لئے صحیح راستہ
اختیار نہیں کیا جاتا۔ اس کا واحد علاج اسلامی آئین کا نفاذ ہے
۲۳ فروری کو مولانا محمد رمضان امیر جمعیۃ سرگودھا
ڈویژن نے خطاب فرمایا (سید محمود الحسن منصور)

بھیرہ میں مقامی جمعیۃ کا عمومی اجلاس

مورخہ ۲۴ منگل اور بدھ کی درمیانی رات بعداز نماز عشاء دفتر جمعیۃ علماء اسلام واقع گھاس منڈی میں اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت ماسٹر محمد عظیم صاحب نے فرمائی۔ اجلاس کا آغاز حافظ محمد یامین صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، مقامی امیر حضرت مولانا جلال الدین صاحب نے حالات حاضرہ پر مفصل روشنی ڈالی۔

(انتظار حسین ناظم دفتر جمعیۃ بھیرہ ضلع سرگودھا)

جمعیۃ علماء اسلام کا جلسۂ عام

لکی مروت۔ زیر صدارت حضرت مولانا جان محمد شاہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت مولانا غلام حبیب صاحب امیر ضلع و مولانا محمد رضا دلو خیل و مولانا جان محمد صدر جلسہ و مولانا گل بجان و مولانا فیض اللہ خطیب لکی مروت سٹی نے تقاریر فرمائیں۔ جس میں حالیہ واقع چار اغوا شدہ اساتذہ جو ۵ ار فروری شب کو اسمٰعیل خیل بنوں سے اغوا کئے گئے ہیں۔ نیز قبل ازیں اور بھی اغوا اور ڈکیتیوں کی وارداتوں کی پرزور مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ متعلقہ افسران سے تحقیق کرا کر مکمل انسداد کرے

احتجاجی جلوس

مورخہ ۲۲ فروری بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے شہر نوشہرو فیروز ضلع نواب شاہ میں ملک میں خلاف شریعت قوانین عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت شہر کی جامع مسجد کے خطیب حافظ شیر محمد صاحب نے کی۔ قریبی علاقوں کے علماء کرام بھی جلوس میں شریک ہوئے۔ جلوس شہر کے ریلوے اسٹیشن سے شروع ہو کر شہر کی عظیم شاہراہوں سے ہوتا ہوا ٹاؤن آفس پر ختم ہوا۔ جہاں جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ جلسہ سے مختلف زعماء نے خطاب فرمایا جن میں مولانا عزیز اللہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ خیرپور ڈویژن اور مولانا شمس الدین صاحب گلال و مولانا حافظ محمد حسن صاحب و جناب رفیق احمد صاحب عباسی چیئرمین مارو سٹوڈنٹس فیڈریشن نوشہرو فیروز کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں

موضع پہاڑ خیل تھل میں افتتاح پرچم کشائی

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے جناب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مولانا حمید اللہ جان صاحب نے کی۔ ہفت زکئی

مذمت

جھنگ صدر۔ میں جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی طرف سے مقامی انتظامیہ کے اس ظالمانہ اقدام کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ جس کے ماتحت انتظامیہ نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ شہر اور جمعیۃ پبلسٹی سیکرٹری جناب محمد اصغر و مولانا منظور احمد شاہ صاحب و دیگر سنی رہنماؤں کو وجہ بتائے بغیر گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ انتظامیہ کے اس طرح کے جارحانہ اقدامات ملک میں امن برقرار رکھنے میں مفید نہیں ہو سکتے لہٰذا میں ضلع کے اعلیٰ افسران اور صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب اور مولانا منظور احمد شاہ صاحب و دیگر سنی رہنماؤں کو فوراً رہا کیا جائے۔ اگر واقعی ان رہنماؤں پر کوئی الزام ہے تو کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

(غلام محمد امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر)

وفد کے اسماء یہ ہیں:۔

خلیفہ محمد کریم صاحب امیر تحصیل لکی مروت۔ مولانا گل جنان صاحب نائب امیر تحصیل لکی۔ مولانا لطف اللہ صاحب ناظم تحصیل لکی، مولانا محمد نواز صاحب۔ مولانا غازی مرجان صاحب نائب امیر کمیٹی لکی شہر۔ استاد خان امیر صاحب

حضرات بالا صاحبان کی موجودگی میں بوقت بعد از نماز عصر جلسے کا پروگرام شروع ہوا۔ جناب ناظم صاحب نے ابتدائی تقریر فرمائی۔ بوقت عشاء ایک عظیم الشان جلسہ عام کی تشکیل دی گئی۔ سینکڑوں عوام نے شمولیت کی جلسہ ہذا کی صدارت جناب مولانا غلام حبیب صاحب بی، ڈی ممبر حلقہ پہاڑ خیل تھل نے کی۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا جلسۂ عام

۲۶ فروری جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا عظیم الشان جلسہ عام جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ صدر میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا دوست محمد صاحب نے کی۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کے امیر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے سیاسی حالات پر تبصرہ فرمایا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ آنیوالے انتخاب میں جمعیۃ علماء اسلام کا تعاون کریں۔ آپ سے قبل مولانا بشیر احمد صاحب امیر جمعیۃ شورکوٹ نے عوام سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں مولانا محمد صدیق صاحب نے تین قرار دادیں پیش کیں:۔ یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے

کہ انتخابات پارٹی سسٹم کی بنیاد پر کرائے [جائیں] دیانتدار نمائندے منتخب کئے جا سکیں۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے پرزور [مطالبہ کرتا ہے کہ] جھنگ شہر کے جلوس کا روٹ متنازعہ [ہونے] کے پیش نظر قطعاً منسوخ کرے۔

(۳) یہ اجلاس جھنگ شہر کے بر[گزیدہ] مولانا منظور احمد شاہ ملتانی، مولانا حافظ [عبدالرحیم] چوہدری محمد اصغر۔ میاں شوکت، محمد صدیق [کی گرفتاری] پہ گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ نیز فور[اً] رہا کیا جائے۔

(۴) یہ اجتماع عظیم ڈپٹی کمشنر جھنگ [کے] حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی [کو] جھنگ صدر سے نکلنے اور میونسپل کمیٹی [کی حدود] میں پابند رہنے کا آرڈر دیا۔ یہ اجلاس سیاسی آزادیوں کے منافی سمجھتا ہے۔

انتخاب جمعیۃ قصبہ جلہ جیم

عہدہ	نام
امیر	حاجی اللہ ڈوایا
نائب امیر	حافظ شاہ محمد
ناظم اعلیٰ	مولانا احمد یار صا[حب]
نائب ناظم	مولوی اللہ بخش
ناظم نشر و اشاعت	مستری اللہ دتہ
نائب	صوفی کریم بخش صا[حب]
محتسب	میاں اللہ یار صاحب
سرپرست	میاں اللہ دتہ صا[حب]
سالار	حافظ محمد نواز صا[حب]
خزانچی	کریم بخش جلہ ار[ائیں]

سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی میں جمعیۃ [کا قیام]

بروز اتوار بتاریخ ۱۵ ر فروری سعید آباد بلدیہ [ٹاؤن] میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں آیا۔

عہدہ	نام
امیر	مولانا جلال شاہ
نائب امیر	محمد رفیق صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد صابر صاحب
نائب ناظم	شمیم اقبال صاحب
خازن	امام شاہ صاحب

اہل سعید آباد کے معتدد حضرات نے [اس] میٹنگ میں شرکت فرمائی اور جمعیۃ کے [منشور] اور دیگر پروگرام کی پرزور حمایت کی۔

(عبدالشکور چوہدری ناظم نشر و اشاعت)

...جمعیۃ علماء اسلام کے کام کا آغاز

...۲۰ فروری بروز جمعہ حضرت مولانا سید محمد صدیق ...نے قبل از نماز جمعہ جامع مسجد قلات میں ...سے خطاب فرمایا۔ مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام ...کی وضاحت کرتے ہوئے عوام کو متنبہ کیا کہ آج ...جماعت کہتی ہے کہ ہم ملک میں اسلامی نظام ...تے ہیں۔ لیکن ملک میں صحیح اور حقیقی اسلامی نظام ...جمعیۃ علماء اسلام ہی لا سکتی ہے۔

...شاہ صاحب نے عوام سے پرزور اپیل کی ...نظریہ پاکستان کا تحفظ اور معاشرے کی ...اصلاح چاہتے ہیں تو پھر جمعیۃ علماء اسلام کو ...۔ عوام نے اپنے پورے تعاون و حمایت کا ...دلایا۔

...نا عبدالکریم خطیب صدر شاہ پور کا تبلیغی دورہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ فروری... مولانا عبدالکریم ناظم اعلیٰ جمعیۃ ...اسلام شاہ پور نے مقام جیلیانہ۔ چک ۷ سیدانوالہ ...دورہ کیا۔ ہر دو جگہ جماعتیں قائم کی گئیں۔ انتخابات حسب ...ذیل ہوا۔

...میر	صوفی نور محمد صاحب خادم حضرت رائے پوریؒ
نائب صدر	حافظ عبدالرحمٰن خطیب جامع مسجد
ناظم	محمد نواز نعت خواں
خازن	محمد رمضان صاحب حداد
...ضاکار	نجات علی خاں

چک ۷ سیدانوالہ تحصیل پھلوال

سالار	حاجی محمد بشیر خاں صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عطا محمد صاحب
خزانچی	حاجی عبدالاکبر صاحب

ضلع حبیب آباد کی تمام ابتدائی شاخیں متوجہ ہوں

(۱) مبلغ ضلع جس حلقہ میں پہنچے تو ہر ایک شاخ اس کی تبلیغی رپورٹ دفتر کو ارسال کرے۔

(۲) اپنی شاخ کا حساب آمد و خرچ صاف کر کے اس کی نقل دفتر کو ارسال کریں

(۳) ہر ایک اپنے دائرے کے اندر جمعیۃ کی اشاعت تیز تر کرے

(۴) ...قربانی کی کھالوں کی رقوم جلد دفتر ضلعی کو ارسال کریں

(۵) کسی لٹریچر کی ضرورت ہو تو جلد اطلاع

(۶) ترجمان اسلام کے خریدار زیادہ تر بنائیں۔

(محمد اعظم الحسینی) ناظم ...

ضلع حبیب آباد کے ناظم دفتر جمعیۃ کا تبلیغی دورہ

۱۴ فروری	قریہ شیر علی بروہی	تحصیل کندہ کوٹ
۱۵ ” ”	” تگیہ خاں کھوسہ	”
۱۷ ” ”	” حفیظ اللہ خاں کھوسہ	”
۲۰ ” ”	” مچھی بنارڈو	”

تشکیل قریہ حاجی تگیہ خاں کھوسہ

امیر	مولوی دُر محمد صاحب
نائب امیر	محمد قاسم صاحب
ناظم	اسرار احمد صاحب
سالار	عبدالسمیع صاحب
خزانچی	محمد یوسف صاحب

لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا کہ ہماری جان و مال جمعیۃ کے قربان ہے۔

(محمد اعظم الحسینی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام صرف قرآن و سنت کا نظام چاہتی ہے

۱۲ فروری۔ جناب مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان میں اسلام کے سوا کوئی نظام نہیں چل سکتا۔ یہ ملک اس لئے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں غیر اسلامی نظام الحاد اور بے دینی کو پھیلنے پھولنے کا موقع دیا جائے۔ برصغیر میں مسلمانوں نے بے پناہ قربانیاں دے کر یہ ملک صرف اسلام کے لئے حاصل کیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام، پاکستان میں قرآن و سنت کے نظام کے سوا اور کسی بھی نظام کو برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ سوشلزم، کمیونزم، سرمایہ داری یا کسی اور ازم کو چلنے نہیں دے گی۔ جمعیۃ جتنی امریکی سامراج کے خلاف ہے۔ اتنی ہی سوشلزم، کمیونزم کے خلاف ہے۔ ہم غریب مزدور کسان کے معاشی مسائل کو اسلام کے معاشی نظام کے تحت حل کرنا چاہتے ہیں

نومولود کا نام جمال عبدالناصر رکھا گیا

یکم مارچ ۱۹۷۰ء کو جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کے کاتب جناب بشیر احمد راؤ کو اللہ تبارک و تعالےٰ نے چاند سا بیٹا عنایت کیا ہے۔ انہوں نے مولود کا نام متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر مجاہد اسلام جمال عبدالناصر کے نام پر اپنے بیٹے کا نام رکھا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچے کی عمر دراز کرے۔ اور جوان ہو کر دین کی سربلندی کے لئے کام کرے۔

(... الرزاق سالار اعلیٰ ضلع بہاولنگر)

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

ٹبی قیصرانی۔ یہاں کے چند معززین علاقہ نے پی۔ ڈی۔ پی سے استعفےٰ دے کر اپنے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا جس میں ڈاکٹر عالم شیر خاں پی، ڈی، پی کے جنرل سیکرٹری صف اول میں ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے کہا، جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کا بغور مطالعہ کیا۔ واقعی منشور بالکل اسلام اور حقیقت پر مبنی ہے۔ جس میں غریب عوام، مزدور یونانی حکماء۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے حقوق، ایلوپیتھک ڈاکٹروں کے برابر رکھے گئے ہیں۔ یہ اقدام بالکل انصاف پر مبنی ہے۔ میں عوام سے پرزور اپیل کرتا ہوں، کہ پاکستان اور اسلام کی بھلائی کے لئے سرمایہ داری اور سوشلزم کے خلاف ان لوگوں کے عزائم خاک میں ملا دیں اور جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر اسلام کی بقا کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیں۔ حکیموں اور ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی ملک کے اپنی طبی خدمات کے ساتھ ساتھ اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ (قاضی بشیر احمد ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام تحصیل تونسہ)

ٹبی قیصرانی میں جمعیۃ کا قیام

۲۲ فروری سنہ ۱۹۷۰ء بمقام توحیدیہ دوا خانہ شمالی ٹبی قیصرانی کی مقامی شاخ قائم کر کے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

امیر	جناب قادر بخش خاں
نائب امیر	صوفی محمد یامین صاحب راجپوت
”	محترم علی محمد خاں
ناظم اعلیٰ	ڈاکٹر عالم شیر خاں
نائب ناظم	صوفی غلام حسن گورمانی سائیکل سروس
خازن	صوفی غلام حسین صاحب مجاہد

مجلس ذکر و جلسہ عام

بمقام جامع مسجد حضرت مولانا عبدالغفور صاحب دروازہ مہتانوالہ قصور مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مجلس ہوگی۔ جلسہ عام بعد نماز عشاء ہوگا۔ مولانا جمیل احمد صاحب میواتی خلیفہ مجاز حضرت رائپوریؒ، مولانا محمد طیب صاحب نائب امیر جمعیۃ حلقہ لاہور شہر و دیگر علماء کرام شریک ہونگے (حبیب اللہ قصوری)

جمعیتہ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

ہفتہ وار اجلاس خیرپور ٹامیوالی

اجلاس کی کارروائی جناب قاری محمد اقبال صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد جناب عبدالغفور صاحب ناظم جمعیتہ طلباء اسلام نے تقریر کی جس میں جمعیتہ کے اغراض ومقاصد اور نصب العین پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس نظام تعلیم کو ختم کرنا چاہتے ہیں جو اسلام دشمنی کی بنا پر ماضی میں مرتب کیا گیا تھا، اور پاکستان بن جانے کے بعد آج تک وہی نظام تعلیم ہم پر مسلط ہے۔ اسی وجہ سے عربی پڑھنے والے طلباء اور انگریزی پڑھنے والے طلباء میں افتراق کی خلیج حائل ہے۔ ہم کالج، سکول اور عربی مدارس کے طلباء متحد ہو کر غیر اسلامی نظام تعلیم کے خلاف کی کوشش کریں گے

آخر میں غلام محمد صاحب جنرل سیکرٹری جمعیتہ طلباء اسلام نے ایک قرارداد پاس کی جو متفقہ طور پر پاس کی گئی۔ کہ حسب سابق اس سال بھی خیرپور ٹامیوالی میں مشترک کا سنٹر رکھا جائے۔

جمعیتہ طلباء اسلام بھکر

جمعیتہ طلباء اسلام بھکر کے صدر اور کالج یونین کے جائینٹ سیکرٹری رانا محمد اشرف نے حکومت پاکستان کے گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج بھکر کو ڈگری کالج بنانے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ اس فیصلے کا اعلان کمشنر سرگودھا ڈویژن نے میانوالی کے سالانہ میلہ میں ایک سپاسنامہ کے جواب میں کیا ہے۔

آپ نے کہا تحصیل بھکر میں ڈگری کالج کی کمی شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ یہاں ڈگری کالج نہ ہونے کی وجہ سے طلباء کو مزید تعلیم کے لئے بیرونی کالجوں میں جانا پڑتا ہے۔ بیرونی کالجوں کے اخراجات کے غیر متحمل غریب طلباء اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے۔ یہاں کے عوام عرصہ دراز سے یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ موجودہ کالج کو ڈگری کا درجہ دیا جائے۔ تاکہ غریب طلباء بھی اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

آپ نے کہا کہ حکومت نے یہاں کے لوگوں کا دیرینہ مطالبہ مان کر یہاں کے تعلیمی مسائل میں بہت حد تک کمی کر دی ہے اس طرح وہ غریب طلباء جو بیرونی کالجوں کے گرانقدر اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے اپنی مزید تعلیم جاری رکھ سکیں گے۔ اور ملک اور قوم کے لئے بہتر خدمات سرانجام دیں گے۔

آخر میں آپ نے حکومت سے اپیل کی کہ اس منصوبے کو التوا میں ڈالے بغیر جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔

(دستخط ریاض احمد ناظم نشر واشاعت جمعیتہ طلباء اسلام بھکر)

جمعیتہ طلباء اسلام کلورکوٹ کا اجلاس

مورخہ ۲۷ فروری دفتر جمعیتہ طلباء اسلام میں ایک اجتماع ہوا۔ جس کی صدارت ملک عطاء اللہ صاحب نے فرمائی۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اجلاس میں انتخاب نو ہوا اور چند قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

صدر	محمد اختر صاحب
نائب صدر	محمد رمضان صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد اسحاق صاحب
ناظم	قاضی مسعود الحسن صاحب
خازن	ملک عطاء اللہ صاحب

جمعیتہ طلباء اسلام کلورکوٹ میانوالی

کلورکوٹ۔ مورخہ ۲۲ فروری کو جمعیتہ طلباء اسلام کا ایک اجتماع ہوا۔ جس کی صدارت محمد کبیر صاحب نے فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی حافظ سراج دین صاحب نے تلاوت کلام سے شروع کی۔ ان کے بعد مقامی جمعیتہ کے رکن قاضی مسعود الحسن نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ جماعت طلباء میں اسلامی جذبہ اجاگر کرنا چاہتی ہے۔ طلباء کی اس جماعت میں یہ خصوصیت ہے کہ اس میں دینی مدارس، سکول، کالج کے طلباء شامل ہیں۔ بھکر کالج یونین کے صدر جناب محمد رمضان صاحب نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ سیاسی لیڈروں سے ہوشیار رہیں۔ آپ نے طلباء کو یہ مشورہ بھی دیا کہ وہ ملک اور قوم کی خدمت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

ان کے بعد مہمان خصوصی مولانا محمد سعید صاحب نے طلباء سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ جدید تعلیم یافتہ طلبہ اسلام سے بے بہرہ نہیں ہے۔
سے فارغ ہونے والے ان طلباء کی
جن میں مولانا محمد علی جوہر جیسے آدمی پیدا
نے طلباء کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ
کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔

جمعیتہ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ
طاہر نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے
اسلام کے ارکان اسلامی نظام تعلیم کے
اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔
کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔
تقریر کے دوران ایم بی ہائی سکول کی
عمارت کو دوبارہ بنانے اور سکول میں
طرف ٹاؤن کمیٹی کلورکوٹ کی توجہ مبذول
کلورکوٹ میں کالج کے قیام پذیر ہونے پر
کے بعد طلباء کی طرف سے مہمان خصوصی کو
دعوت عصرانہ دی گئی۔

جمعیتہ طلباء اسلام کی ماہانہ مجلس

لاہور یکم مارچ۔ آج تقریباً دس بجے دن جمعیتہ
کے مرکزی دفتر واقع ۵ میکلوڈ روڈ ماہانہ
جناب اے الیس صاحب ہمدانی صدر جمعیتہ
لاہور کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

مجلس کا آغاز جناب ڈاکٹر ظفر الدین
کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) کی تلاوت کلام پاک
بعد ازاں جناب سید مطلوب علی صاحب نے
کے سامنے جمعیتہ طلباء اسلام کے اغراض
روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مجلس مذاکرہ
خطیب پاکستان حضرت مولانا عبدالرحمان
خطیب بادشاہی مسجد لاہور نے ختم نبوت
پر طلباء کو خطاب فرمایا۔

حضرت جامی صاحب نے تقریر جاری
ارشاد فرمایا۔ کہ آنحضرت کی ختم نبوت پر اگر
جائیں تو ممکن نہیں کہ ان کا احاطہ ہو سکے۔ کیونکہ
بحر بے کنار ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے انتہائی خوشی ہوئی
جمعیتہ طلباء اسلام تحفظ ختم نبوت کے لئے
رہی ہے۔ آخر میں صدر مجلس نے سامعین
مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ مجلس مذاکرہ میں
بڑی تعداد نے شرکت کی اور قرار داد پیش کی
سے منظور کی گئی۔

ودی

...ریب کا پوسٹ مارٹم

...ذیب و شرافت کا عملی نمونہ

...ت صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان،

...احب تلوار میان میں کر لیجئے۔ آپ کہیں یا نہ کہیں احکام اسلام کا ...اری کرے گا۔ اس کو اتنے حصے کے جاری کرنے والا کہا جائے گا باقی ...الی کے ہاں ہے۔

...ذرا سوچ لیتے تو اچھا تھا کہ جب وہ شرعی سزا کا اعلان کر دے تو پھر کون ...ب جرم کی جرأت کرے گا۔

...لیجئے ایک طرف وہ شراب اور چکلوں کا لائسنس دیتی ہے۔ دوسری ...ب اور زنا کی شرعی سزاؤں کا اعلان کرتی ہے۔ تو پہلے لائسنس یا ...سے زنا حلال نہیں ہو جاتا اور نہ اس کی شرعی سزا کم ہوتی ہے۔ ...علان کے بعد اس کا ارتکاب آسان بات نہیں ہے۔ اگر کیا بھی تو شرعی حد ...کار نہیر ہو گا۔ اور اس سے لائسنس کے باوجود کوئی بھی اقدام ...نہ کرے گا۔

...کی یہ منطق بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مقابلے میں صرف فریب نظر ہے۔ ...ہے کہ ان سزاؤں کے صرف اعلان سے جرائم ۹۹ فیصدی ختم ہو جائیں گے سعودی ...ثال ہمارے سامنے ہے۔

...رحال عبارت نمبر ۷ کے بعد آپ نے بعد کی ان عبارتوں میں پھر یہی ثابت ...ت اگر سزا دے تو یہ شرعی سزا نہیں کہلا سکتی اور نہ شریعت کے ٹکڑے ...یں۔

...کا مطلب یہ ہے کہ آپ جہاں سے چلے تھے وہیں آ پہنچے اور جس الزام سے پہلو ...ہے تھے پھر اسی الزام میں پکڑے گئے۔

دین کے ٹکڑے

...بارت نمبر ۸ میں آپ کے دین کے ٹکڑے کہہ کر ذہنیتوں پر غلط دباؤ ڈالنے ...شش کی ہے۔

...لماء اسلام تو کہتے ہیں کہ تمام دین پر عمل کرنا فرض ہے۔ کسی حصہ کو ترک کرنا ...ناہ ہے۔ ہاں اگر خدانخواستہ کوئی شخص کسی حصہ کو ترک کر رکھے اور ...دوسرے حصہ پر عمل کر لے۔ تو اس کے دوسرے کام کو برا نہ کہا جائے گا ...گنہگار کہلائے گا۔

...مودودی صاحب خود دین کے ٹکڑے کرتے ہیں۔ مگر پوری مکاری کے ساتھ

اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ عبارت نمبر ۱۵ میں فرماتے ہیں کہ اب ہم کو نئے سرے سے تعمیر کا آغاز کرنا ہو گا تو اس صورت میں بنیادوں سے تعمیر شروع ہو گی۔ نہ کہ اوپر کی منزلوں سے۔"

مودودی صاحب کا مطلب صاف ہے۔ کہ آہستہ آہستہ ہم اوپر کو چلتے جائیں گے۔ یکدم سے اسلامی سزائیں جاری نہ کریں گے۔

کیا دین کے ٹکڑے نہ ہوئے کہ اوپر کی منزل تک پہنچنے کے لیے درمیان میں مودودی صاحب جو دین کے بہت سے حصوں پر عمل نہ کرتے ہوں گے۔ کیا اس وقت وہ اپنے کہنے کے مطابق مسلمان سمجھے جائیں گے؟

کیا دین کے ٹکڑے کرنے کی اسکیم وہ پیش کر رہے ہیں یا علماء اسلام؟

علماء اسلام کا مسلک یہ ہے کہ بحمدہ تعالیٰ دین کے بہت سے حصوں پر باوجود ناپاک عہد فرنگی کے اب تک عمل ہو رہا ہے۔ اس لیے جن حصوں پر نہیں ہے ان کو حاصل کرنے کی سعی ہونی چاہیے۔ اور اگر اسلامی سزائیں جاری ہو گئیں تو معاشرہ دنوں میں نہیں تو مہینوں میں درست ہو جائے گا۔

مودودی صاحب پہلے کلمہ سکھائیں گے، پھر نماز، پھر روزہ، پھر زکوٰۃ اور آخر میں حج۔ اور سزاؤں کا نمبر بہت بعد میں آئے گا۔

مودودی صاحب! آپ خدا نہیں ہیں۔ جس نے اپنے احکام آہستہ آہستہ نازل فرمائے، آپ ناچیز اور حقیر بندے ہیں۔ اور بندوں کا کام حکم ماننا ہے۔

سنیے اور اجتہاد کے زعم سے علیحدہ ہو کر سنیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں جتنے احکام نازل ہوتے چلے گئے۔ ان سب پر عمل فرض ہوتا چلا گیا۔ ایسا نہیں ہوا کہ نازل شدہ احکام میں سے کسی مصلحت یا حکمتِ عملی کے تحت عمل ملتوی کیا جاتا۔

اگر ایسا ہوتا تو اُس عورت کا ہاتھ نہ کاٹا جاتا جو بڑے گھرانے کی تھی۔ اور جس کے لیے بڑی سفارش کی گئی تھی۔ کیونکہ اس وقت بڑے لوگوں کو سزا دینے کا رواج نہ تھا۔

مگر سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی مصلحت یا حکمت عملی کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حکم کو ملتوی نہیں کیا۔

ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر جاری کرنے کی طاقت نہ ہو تو ہم ماخوذ اور گناہ گار نہ ہوں گے۔ طاقت ہو اور پھر جاری نہ کریں تو گناہِ عظیم ہو گا۔ چاہے معاشرہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ کیوں کہ دین کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے۔ کہ پہلے اتنا کام کرو اور پھر اتنا۔

آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ایک نظیر نہیں بتائی جا سکتی کہ جتنے احکام نازل ہو چکے تھے ان میں سے کسی کو ملتوی کیا جاتا ہو۔

شراب کے برتن اور بھٹی مدینہ کے گھر گھر اور گلی گلی میں موجود تھی معاشرہ میں شراب پاک اور حلال تھی۔ عوام خواص خوگر تھے۔ مگر جب حرمت کا حکم نازل ہوا ایک دم تمام برتن توڑ دیئے گئے۔ اور مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں شراب کی ندیاں بہنے لگیں۔

(باقی آئندہ)

সাপ্তাহিক WEEKLY

তর্জুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE

جمعیت علمار اسلام کا تحفظ اسلام فنڈ

کل پاکستان جمعیت علمار اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے ظالمانہ سامراجی نظام، اشتراکیت اور ماڈرن اسلام کے خلاف عملی جہاد اور پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کے لیے تحفظ اسلام فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور تمام اہل اسلام سے اپیل کی ہے کہ اسلام اور پاکستان کو امریکی برطانوی سامراج سوشلزم اور ہر طرح کی بے دینی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ معاونت کریں۔

جمعیت علمار اسلام کے دیگر رہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور، حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ:-

○ جمعیت علمار اسلام کے دینی محاذ کو مالی لحاظ سے مضبوط و مستحکم بنانے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جمعیت علمار اسلام اس ملک میں اسلامی عادلانہ نظام کے نفاذ اور دینی سیاسی فتنوں کے مقابلہ میں سرگرم عمل ہے۔

ماضی میں دین و ملک کے خلاف جو سازش بھی ہوئی۔ جمعیت علمار اسلام نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور آج بھی علمار حق کی یہ سب سے بڑی تنظیم، اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کے نفاذ، برطانوی دور کی منحوس یادگار، سیاسی، اقتصادی و معاشرتی اور عدالتی نظام کے خاتمہ، غیر اسلامی افکار و نظریات کا پرچار کرنے والوں اور صحابہ کرام رضہ وسلف صالحین رح کا راستہ چھوڑ کر قرآن و سنت کی من مانی تشریحات کرنے والوں کے مقابلہ اور غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور متوسط طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد و جہد کر رہی ہے۔

اس لیے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمعیت علمار اسلام کے اس محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

○ تحفظ اسلام فنڈ میں ایک، پانچ، دس، پچاس، ۱۰۰ روپے کی علیحدہ علیحدہ رسیدوں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے کسی بھی دفتر میں یہ چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اور اگر جمعیت علمار اسلام کے ذمہ دار عہدہ داران رسید بکیں حاصل کرنا چاہیں تو جمعیت کے مرکزی دفتر ملتان اور صوبائی دفتر لاہور سے حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
جمعیۃ علماء اسلام کا
انتخابی نشان کھجور کا درخت

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

عن انس وعن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی الباب احادیث وصحاح مایدل علی ہذا المعنی۔ مشکوٰۃ ص ۴۲۵)

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے عیال نہیں لیکن اس سے بڑھ کر اس کے لیے اس کی مخلوق ہے تو اس کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا وہ ہے جس کی نظروں میں اس کی مخلوق سب سے پیاری ہو جیسا کہ والد کو سب سے پیارا وہ شخص معلوم ہوتا ہے جس کی نظروں میں اس کی اولاد سب سے پیاری ہو۔

شرح :- عیسائیت یہ کہتی ہے کہ خدا اور ابن آدم کے درمیان جو رشتہ تھا وہ ابنیت کا رشتہ تھا اسی لیے اس کا گمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں جگہ جگہ جب اپنے خدا کو پکارا ہے آے باپ! آے باپ! ہی کہہ کر پکارا ہے لیکن اسلام یہ کہتا ہے کہ خدائے قدوس اور ایک مخلوق میں بشر کیا ہے وہ اس تعبیر کو مجاز اور استعارہ کے رنگ میں بھی ناقابل برداشت سمجھتا ہے۔ یہاں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اچھا اگر اس کی مخلوق اس کو ڈھونڈھنا چاہے اور یاد کرنا چاہے تو پھر کس رشتے سے ڈھونڈھے اور یاد کرے اسلام کہتا ہے کہ اس کا صرف ایک رشتہ، محبت ہے اور یہ اس کی تمام مخلوق میں مشترک ہے اور لفظ اب (باپ) کی بجائے رب (یعنی پالنے والا) کا تصور پیش کرتا ہے اسی لیے صورۃ الحمد میں اللہ کی صفات میں سے پہلی صفت رب العلمین ہے ورنہ یوں تو کسی درجہ کی ربوبیت ہر باپ میں اپنے بیٹے کے لیے موجود ہوتی ہے، اگر اللہ وہ نہیں جس کی ربوبیت اتنی سطحی اور اتنی محدود ہو اس کی ربوبیت ربوبیت حقیقیہ ہے اور اتنی وسیع ہے کہ اس کے احاطہ میں اس کی ساری مخلوق داخل ہے۔ اسی لیے اسلام کی تعلیم کردہ محبت میں ایک انسان ہی نہیں بلکہ اس کی تمام مخلوق کو بھی حصہ رسد ملا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ ایمان اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے محبت کرنے کا ... دوسرا نام ہے لیکن خدا کی محبت براہ رسول کی محبت میں پھر صحابہؓ کی محبت میں اور اسی طرح درجہ بدرجہ عام مومنین کی محبت میں پھر اس کی تمام مخلوقات کی محبت میں سے ہو کر گزرتی اس لیے خدا کی محبت تک رسائی کے لیے ان محبتوں کو عبور کرنا ناگزیر ہے۔

جو ان محبتوں سے گزر جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی محبت پاکر رہتا ہے ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کی صورتیں مختلف ہیں ظاہر ہے کہ جب کوئی عضو سڑ جاتا ہے تو اس کا کاٹ دینا ہی عین محبت ہے اور جیسا کہ کوئی درخت اگر بالکل خشک ہو جائے تو اس پانی دیئے چلا جانا کھلی ہوئی حماقت اور بے وقوفی ہے۔

خلاصہ کلام یہ نکلا کہ اسلامی نظریہ میں خدا تعالیٰ صرف معبود ہی نہیں بلکہ محبوب بھی ہے اور محبوب وہ کہ اس کی محبت میں فنا ہو اسکی پیدا کردہ ساری مخلوق بھی نظروں میں محبوب بن جائے اور وہ بھی صرف زبانی حد تک نہیں بلکہ اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کا وہ سلوک کیا جائے جو اس کے دعوئی محبت کے لیے شاہد صادق بن سکے۔

اسلام پر اعتراض کرنے والے تاریخ سے پوچھ کر دیکھیں کہ جب تک کوئی جماعت یا فرد خدا کی پیاری مخلوق کے لیے کانٹا بن کر تہ رہ جائے۔ اسلام نے اس کی طرف کبھی بھی انگلی اٹھائی ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول یوم القیامۃ یا آدم مرضت فلم تعدنی قال یارب کیف اعودک وانت رب العلمین قال ما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یارب کیف اطعمک وانت رب العلمین قال ما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذالک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یارب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلانا فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ وجدت ذالک عندی

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۱۳۳)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک حدیث قدسی میں کہ قیامت میں خدائے قدوس اپنے ایک بندے سے مخاطب ہو کر فرمائے گا کہ آے ابن آدم! میں بیمار پڑا اور تونے میری عیادت نہ کی۔ وہ عرض کرے گا۔ آے رب العلمین، تیری شان اس سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے میں تیری عیادت کیا کرتا اور کیسے کرتا۔ ارشاد ہوا کہ میرا ایک بندہ بیمار ہوا تھا تونے اس کی عیادت نہ کی۔ تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا (یہی میری عیادت کا مطلب ہے) آے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا مگر تونے مجھ کو کھانا نہ کھلایا، وہ عرض کرے گا۔ میں تجھ کو کھانا بھلا کیسے کھلاتا؟ تو تو خود تمام جہانوں کے پالنے والا ہے

ارشاد ہوگا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تونے اس کو کھانا نہیں کھلایا، تجھ کو اتنی خبر بھی نہیں کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کا نتیجہ آج میرے حضور خود دیکھ لیتا، آے ابن آدم؟ میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تونے مجھ کو پانی نہیں پلایا۔ وہ عرض کرے گا میں تجھ کو بھلا پانی کیا پلاتا تو خود رب العلمین ہے ارشاد ہوگا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تونے اس کو پانی نہیں دیا تھا اس لے اگر تو اس کو پانی پلاتا تو آج میرے ہاں اس کا بدلہ پالیتا۔

شرح :- ظاہر ہے کہ بیمار کے ساتھ محبت کرنا یہی ہے کہ اس کی بیمار پرسی کی جائے اور ایک بھوکے اور پیاسے کیساتھ محبت کا ثبوت یہی ہے کہ اس کو کھانا کھلایا جائے اور پانی پلا یا جائے۔ یہ تمام نسبتیں وہ ہیں جن سے خدائے قدوس کی ذات منزہ و مبرا ہے۔ لیکن آج یہاں ایک محبت کی یہ تمام نسبتیں کس طرح اس کے بندوں میں سے گزر کر کتنی شائستہ تعبیر کے ساتھ خود خدائے قدوس کی طرف منتقل ہو گیئں۔ تعبیر شائستگی یہ ہے کہ پہلے سوال کے بیں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ لوجدتنی عندہ یعنی تو یہ محسوس کرتا ہے کہ میں اس بندہ کے پاس گویا خود موجود ہوں کھانا پینا اگرچہ مرض کی طرح ان عوارض میں سے ہے، جس سے حق تعالیٰ شانہ، کی ذات پاک منزہ و مبرا ہے۔

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هفت روزه ترجمان اسلام لاهور

جلد ۱۳ | جمعہ ۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۷۰ء، قیمت ۴ پیسے | شمارہ ۴۵

شذرات

احمد حسین کمال

مفتی محمود صاحب کی تقریر اور ایک معاصر کا اعتراف

معاصر عزیز روزنامہ "جسارت" ملتان نے محترم مفتی محمود صاحب کی نشری تقریر پر جس لب و لہجہ کے ساتھ تبصرہ کیا ہے وہ ایک اچھے آغاز کی علامت ہے اس روزنامہ کے اجراء کے دن سے لے کر آج تک یہ اس کی پہلی تحریر ہے، جس میں معزز معاصر نے حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے مفتی صاحب کی نشری تقریر کو قابل اعتناء سمجھا، اور یہ اعتراف کیا کہ:

"اس تقریر کو سن کر اسلام سے دلچسپی رکھنے والا ہر فرد خلوص دل سے تمنا کریگا کہ ایسا ہی صاف ستھرا، پاکیزہ اور مومنانہ لب و لہجہ اگر تمام اسلام پسند جماعتیں اپنالیں تو اس ملک میں اسلام کو غالب و مقتدر کرنے کے لئے ۱۲۰ دن کی مدت تو بہت ہے، صرف ۱۲۰ گھنٹے ہی کافی ہوں گے"۔

(جسارت ملتان ۲ ، نومبر ۱۹۷۰ء)

نیز یہ بھی تسلیم کیا کہ:

"مفتی محمود نے نشری تقاریر کے پروگرام میں ریڈیو اور ٹیلیویژن سے جو تقریر کی ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کی ایسی صحیح ترجمانی ہے کہ شاید پاکستان میں کوئی ایک بھی مسلمان ایسا نہ ہوگا جسے مفتی صاحب کے کسی ایک جملے پر گرفت کی گنجائش میسر آسکے"۔ (حوالہ بالا)

ہم معاصر موصوف کو اس کی اس پہلی حقیقت بیانی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ جس کشادہ دل و دماغ کے ساتھ اس نے حضرت مفتی محمود صاحب کی اس تقریر کا مطالعہ کیا، اور صحیح نتیجہ تک پہنچا ہے، اسی طرح وہ جمعیۃ کے دوسرے اکابر کی تقریروں کا بھی مطالعہ کریگا، اور اس سچائی کو وہاں بھی پائے گا۔

معزز معاصر نے اپنے اس تبصرہ کے نصف آخر میں جن شکایات کا اظہار کیا ہے، ہم بر بنائے اخلاص اس کی خدمت میں عرض کرینگے کہ یہ صرف ان طویل غلط فہمیوں کا نتیجہ ہے جو جمعیۃ اور اس کے اکابر سے متعلق اسے اور اس کے حلقہ کو چلی آرہی ہیں۔

مفتی محمود صاحب کی یہ نشری تقریر چونکہ از اول تا آخر من و عن سنی گئی اور بجنسہٖ اخبارات میں شائع ہوئی، رپورٹنگ کی ہر کمی بیشی سے مبرا تھی۔ اس لئے معاصر موصوف کو صحیح بات سمجھنا چنداں مشکل نہیں رہا اور اس نے سچائی کا اعتراف کرلیا، لیکن بدقسمتی سے اس نشری تقریر کے علاوہ جمعیۃ کے بارے میں اکثر اخباری رپورٹیں خود ملاحظہ

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

باتوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ من گھڑت الزامات سے پر کی جاتی ہیں۔ تقریروں کے مواد کو ادل بدل کر دیا جاتا ہے حتی کہ جو بیانات جمعیۃ کی طرف سے باقاعدہ جاری کئے جاتے ہیں وہ بھی جوں کے توں نہیں شائع کئے جاتے اس کا نتیجہ وہ غلط فہمیاں ہیں۔ جن کو بطور شکایات محترم معاصر نے اپنے اس قابل قدر اداریہ میں درج کر دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ کا کوئی مقرر کبھی بھی بدکلامی اور بدزبانی کا مرتکب نہیں ہوا۔ یہ ساری تہمت اسی پر ان عناصر کی عائد کردہ ہے جو اس ملک میں صحیح اسلام کا بول بالا نہیں چاہتے۔

بیشک تمام جماعتوں سے زیادہ جمعیۃ کے کارکنان اور رہنماؤں کے خلاف موجودہ مارشل لاء کی دفعات کا استعمال کیا گیا ہے اور انہیں قید و بند کی سزاؤں میں مبتلا کرایا گیا ہے۔ لیکن اگر معاصر موصوف فوجی عدالتوں کے فیصلوں کے ریکارڈ ملاحظہ کرے گا تو اسے اس میں کسی فرد یا گروہ کے خلاف بدکلامی اور بدزبانی کے الزام کے بجائے زیادہ تر جمعیۃ کے ان مبلغوں کو پر حکومت کی کسی پالیسی، انتظامیہ کے کسی طرز عمل یا غیر اسلامی فرقوں کے کسی ناروا فعل پر نکتہ چینی کا الزام ملے گا، یا بعض مخبروں کی کارستانیوں کے نتیجہ میں سخت گوئی کی فرد جرم عائد کر دی گئی ہوگی۔

نیپ بھاشانی کے ساتھ جمعیۃ کے اتحاد کی بات بھی ٹھیک اسی طرح غلط اور بے بنیاد ہے۔ جس طرح بھٹو اور پیپلز پارٹی کے ساتھ اتحاد کی بات واقعات کی کسوٹی پر غلط اور جھوٹ ثابت ہو چکی ہے۔

معاصر کا یہ گلہ کہ :

"یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ جماعت اسلامی یا جماعت کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے افکار و نظریات کی بنیاد پر وہ اس جماعت کے قریب آنے کی گنجائش نہ پاتے ہوں، مگر کیا دوسری اسلام پسند جماعتوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے؟"

اس صورت میں زیب نہیں دیتا جبکہ اسلام پسندوں کے محاذ، قرب اور اتحاد کے پارہ پارہ ہونے کی المناک داستان پورے صحن چمن میں بکھری پڑی ہے۔

جمعیۃ نے تو اس اتحاد و قرب کے لئے سالہا سال انتظار میں گنوا دیئے اور بے شمار زخم کھائے۔ لیکن اپنی زبان پر تالے لگائے رکھے۔ مگر وقت نے جلد بتا دیا کہ اس اتحاد و قرب کے ظاہری نعروں کا انجام کیا ہے۔

تاہم جمعیۃ کا پلیٹ فارم اسی قرب و اتحاد کے لئے اب بھی کھلا ہوا ہے۔ بشرطیکہ اسی کشادہ دل و دماغ کے ساتھ کام کیا جائے۔ جس کے ساتھ معاصر موصوف نے اپنے اس تبصرہ کے ابتدائی حصہ میں لیا ہے، اور ہم اس پر اسے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

امریکی سفیر کی ملاقاتیں

جمعیۃ وحدت اسلامیہ کے صدر صاحبزادہ فضل رسول صاحب کا ایک بیان روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کے یکم نومبر ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے جس میں مولانا موصوف نے انکشاف کیا ہے۔ کہ خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی کی سرگودھا میں امریکی سفیر فارلینڈ سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد سنی کانفرنسوں کا جال بچھا دیا گیا۔

صاحبزادہ فضل رسول صاحب بریلوی مکتب فکر کے مشہور عالم و محدث مولانا سردار احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادہ ہیں اور ایک جماعت کے صدر بھی ان کا یہ بیان غیر ذمہ دارانہ نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے یہ بات یقینی اطلاعات و معلومات کی بنا پر ہی کہی ہوگی، ہمیں اس نزاع سے کوئی غرض نہیں ہے۔

جس نزاع کے سلسلہ میں صاحبزادہ موصوف نے یہ بیان دیا ہے۔ ہم پاکستان کے عوام اور موجودہ حکومت کی توجہ پھر اس تلخ بات کی طرف موڑنا چاہتے ہیں کہ عرصہ سے امریکی سفیر کی در پردہ ملاقاتوں اور انتخابات کی مہم میں مداخلت کے چرچے ہو رہے ہیں اور صاحبزادہ صاحب کا بیان اس میں ایک اور اضافہ ہے۔ کیا حکومت اب بھی اس صورت حال کا نوٹس لینا ضروری نہیں سمجھتی؟

بہرحال عوام کے سامنے یہ بات واضح ہو کر آ رہی ہے کہ اسلام کی بلند بانگ مدعی بہت سی جماعتوں کے بارے میں یہ شبہ قوی تر ہو گیا ہے کہ موجودہ انتخابی مہم میں انہیں امریکی سفیر فارلینڈ کی کسی نہ کسی واسطے سے پشت پناہی حاصل ہے۔ اور یہ بات پیپلز پارٹی کے سربراہ جناب بھٹو صاحب کے بارے میں بھی شہرت پکڑ چکی ہے۔

ان حالات میں عوام کو انتخابات کے موقعہ پر اپنے ووٹ کا استعمال بہت کچھ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔ اگر وہ دو باتیں سامنے رکھ لیں تو یقیناً اس تلبیس سے محفوظ رہ سکیں گے۔

—— جس امیدوار کو وہ ووٹ دیں یہ دیکھ لیں کہ وہ عملاً اسلامی احکام کا حامل، اسلام کا عالم اور صحیح اسلامی حلقہ سے وابستہ ہے اور یہ کہ وہ غریب عوام میں سے ہی ہے۔ یقیناً اس معیار کا امیدوار غیر ملکی سازشوں کے دائرے سے باہر ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام نے اسی وجہ سے ایسے ہی امیدوار عوام کو نامزد کیا ہے۔ جو دین کے عالم اور علماء حق کے قافلہ سے وابستہ رہے ہیں۔ نیز وہ غریب عوام کے ہی فرد ہیں اس نازک موقعہ پر نہایت حزم و احتیاط سے اپنے ووٹ کا استعمال ضروری ہے تاکہ

—— نہ تو سامراجی طاقتوں کو مداخلت کا موقعہ ملے

—— نہ اشتراکی عناصر اپنا راستہ بنا سکیں

—— نہ مفاد پرست طبقے حاوی آ سکیں۔

صرف اسی طرح خالص اسلامی اور عوامی اقتدار کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

خانہ ساز جھوٹ

لاہور کے ہفت روزہ "چٹان" کی جو روش جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے رہنماؤں و کارکنوں کے بارے میں ہے۔ اس کا سوقیانہ پن سب پر عیاں ہے اور اکابر جمعیۃ کی ہدایت پر ترجمان اسلام میں اس گالی روش کا نوٹس لینا قطعی بند کر دیا گیا ہے۔

تاہم بعض باتیں ایسی ہیں جو ناواقف و سادہ دماغوں میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہیں اور بہت سوں کو گمراہ کر سکتی ہیں۔

منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ ۲ر نومبر ۱۹۷۰ء کے چٹان کے شمارہ میں یہ بے پر کی اڑانے کی کوشش کی گئی ہے کہ :

"غلام غوث ہزاروی اور خلیفہ ناصر احمد (جماعت ربوہ) کے مابین ذوالفقار علی بھٹو کی وساطت سے ملاقات ہوئی ہے۔"

شاید دروغ گوئی کا یہ آخری حربہ ہے جو اس ہفت روزہ کی طرف سے جمعیۃ کے خلاف استعمال کیا گیا ہے۔

اس ہفت روزہ نے مدتوں نظم و نثر کے ذریعہ یہ تشہیر کی کہ جمعیۃ اور پیپلز پارٹی کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے اور جمعیۃ کی طرف سے کی جانے والی ہر تردید کی تغلیط کرتا رہا۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

محمد افضل الحسینی صدر مدرس جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد لائلپور

کھجور اور قرآن حکیم

جمعیتہ کا انتخابی نشان قرآن و سنت کی روشنی میں

الیکشن کمشنر نے ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کو انتخابی نشانات کی الاٹمنٹ کر دی ہے۔ اکثر سیاسی جماعتوں کے معتمد علیہ حضرات نے اپنے اپنے انتخابی نشانات پر اظہار خیالات بھی فرمایا ہے کہ ہمارے انتخابی نشانات کامیابی کے مظہر ہیں۔ جبکہ ہر جماعت اپنے لئے نیک فال کا واسطہ تلاش کر رہی ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام کو جو انتخابی نشان (کھجور) کی الاٹمنٹ کر دی گئی ہے۔ اس کے متعلق تحقیق کی جائے کہ کھجور کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے اور کیا تعلق تھا۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے اس کے متعلق کوئی ارشاد ہے کیا قرآن حکیم میں اس کا ذکر ہے۔

ہم نے آپ حضرات کے سامنے کھجور کی نیک فال کا جو ذکر کرنا ہے۔ یہ دیگر سیاسی جماعتوں سے بالکل ممتاز اور جداگانہ ہوگا۔ بلکہ یہ جماعت جس طرح اپنے نام سے جانی پہچانی ہے کہ ملک کے مایۂ ناز جید محقق محدث متقی، پرہیزگار علماء اس میں موجود ہیں۔ اس کے مناسب تذکرہ ہوگا۔ کوئی گھڑے ہوئے قواعد ڈھکوسلے پیش نہیں کئے جائینگے۔ اس مقالہ کو ہم نے تین عنوانات پر منقسم کر دیا ہے۔

اول کیا کھجور کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے۔
دوم۔ کیا اس درخت کھجور کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔
سوم۔ کیا کھجور کے پھل کے متعلق حضور اکرم صلعم کے ارشادات ہیں۔

ذیل کے بیان میں ہم ان تینوں سوالوں کا جواب عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ جمعیتہ علماء اسلام کے انتخابی نشان (کھجور) کی قرآن و احادیث میں کس قدر عظمت اور منقبت موجود ہے۔

وَهُزِّيٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ تُسَٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝

(ترجمہ) اور اس کھجور کے تنہ کو اپنی طرف ہلاؤ، آپ پر تر و تازہ کھجوریں جھڑیں گی۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى ٱلسَّمَآءِ ۝ تُؤْتِىٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

(ترجمہ) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالے نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے کلمہ طیبہ کی کہ وہ مشابہ ہے ایک پاکیزہ درخت کے۔ جس کی جڑ خوب گڑھی ہوئی ہو اور اس کی شاخیں اونچائی میں جا رہی ہوں۔ وہ خدا کے حکم سے ہر فصل میں اپنا پھل دیتا ہو، اور اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کے واسطے اس لئے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ خوب سمجھ لیں۔

اس آیت کی تفسیر میں امام بخاری رح نے ایک حدیث نقل کی ہے۔ جس میں اس شجرہ مبارکہ کی تشریح فرمائی گئی ہے وہ ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے۔

عن ابن عمر قال كنا عند رسول الله صلعم فقال اخبروني بشجرة تشبهه او كالرجل المسلم لا يتحات ورقها ولا ولا ولا، تؤتي اكلها كل حين قال ابن عمر فوقع في نفسي انها النخلة ورأيت ابابكر وعمر لا يتكلمان فكرهت ان اتكلم فلما لم يقولوا شيئا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي النخلة فلما قمنا قلت لعمر يا ابتاه والله لقد كان وقع في نفسي انها النخلة فقال ما منعك ان تتكلم قال لم اركم تكلمون فكرهت ان اتكلم او اقول شيئا قال عمر لان تكون قلتها احب الي من كذا وكذا

(بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۶۸۱)

(ترجمہ) ابن عمر رض سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلعم کے پاس موجود تھے۔ آپ نے صحابہ کرام رض سے اس درخت کے متعلق استفسار فرمایا۔ جو درخت مومن کے متشابہ ہو۔ اور جس کے پتے نہیں جھڑتے اور جس کا پھل منقطع نہیں ہوتا اور جس کی گٹھلی معدوم نہیں ہوتی اور جس کا نفع باطل نہیں۔ ہر فصل میں اپنا پھل دیتا ہو۔ عبداللہ بن عمر رض فرماتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات واقع ہوئی کہ یہ تو کھجور کا درخت ہے۔ اور ابوبکر و عمر رض کو میں نے دیکھا کہ وہ خاموش ہیں اور میں نے اس بات کو ناگوار خیال کیا کہ میں جواب دوں۔ جب صحابہ کرام رض نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ شجرہ" کھجور ہے۔ جب ہم مجلس سے کھڑے ہوئے تو میں نے کہا حضرت عمر رض سے۔ اے ابا جان میرے دل میں تو یہ القاء ہو گیا تھا کہ یہ درخت کھجور کا ہے۔ حضرت عمر رض نے فرمایا۔ پھر کس چیز نے تجھ کو جواب دینے سے روک دیا۔ عبداللہ بن عمر رض فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو جواب دیتے ہوئے نہ دیکھا تو اس کو مکروہ جانا کہ میں کلام کروں اور کوئی جواب دوں۔ حضرت عمر رض فرماتے ہیں۔ اگر آپ جواب دے دیتے تو مجھ کو زیادہ محبوب ہوتا فلاں فلاں نعمتوں سے۔

اس آیت میں جو کلمہ طیبہ کو شجرہ مبارکہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس کی حکمت پر اور تفصیلی نکات پر اپنے رسالہ (جمعیتہ کا انتخابی نشان) میں مفصل کلام کر دی گئی ہے۔ اس رسالہ کو ضرور پڑھیں۔

کھجور کا درخت اور ارشادات نبوی صلعم

عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكرموا عمتكم النخلة فانها خلقت من الطين الذي خلق منه آدم عليه السلام وليس من الشجر شجرة تلقح غيرها۔ (درمنثور جلد ۴ صفحہ ۲۶۹)

(ترجمہ) حضرت علی رض سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اپنی پھوپھی کھجور کا اکرام کیا کرو کیونکہ یہ اس مٹی سے پیدا کی گئی ہے جس سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ نہیں ہے درختوں میں سے کوئی درخت جس کے نر کے شگوفہ کو مادہ کے شگوفہ میں ڈالا جائے علاوہ کھجور کے۔

عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب استند الى جذع نخلة

من سواری المسجد فلما صنع له المنبر فاستوی علیه صاحت النخلة التی کان یخطب عندها حتی کادت ان تنشق منزل النبی صلعم حتی اخذها فضمها الیه فجعلت تائن ائین الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر۔
(مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۶)

(ترجمہ) حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے ستونوں میں سے ایک ستون کھجور کے تنا کا تھا۔ جس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ کے لئے منبر تیار کیا گیا تو آپ اس منبر پر تشریف فرما ہوئے تو وہ کھجور کا تنا جس کے ساتھ آپ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے قریب تھا کہ پھٹ جائے (آپ کے فراق سے) تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اس تنا سے معانقہ فرمایا۔ یعنی اس کو تسلی دی۔ پس شروع ہوا وہ ستون کہ رو رہا تھا مثل اس بچہ کے جس کو خاموش کرایا جاتا ہے رونے سے۔ حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ رویا یہ ستون اس لئے کہ سنتا تھا ذکر یعنی قرآن تسبیح وتہلیل۔

کھجور کا پھل اور ارشاداتِ نبویؐ

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم نعم سحور المومن التمر (مشکوٰۃ شریف)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر طعام مومن کی سحری کا کھجور ہے۔

عن علیؓ ابن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم اکرموا عمتکم النخلة فانها خلقت من الطین الذی خلق منه آدم علیه السلام ولیس من الشجر یلقح غیرھا وقال رسول اللہ صلعم اطعموا نساءکم الولد الرطب فان لم یکن رطب فالتمر ولیس من الشجر شجرۃ اکرم علی اللہ من شجرۃ نزلت تحتها مریم بنت عمران
(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۳۹)

(ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی کھجور کا اکرام کیا کرو۔ کیونکہ یہ کھجور اس مٹی سے پیدا کی گئی ہے۔ جس مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا ہے اور نہیں ہے درختوں میں سے کوئی درخت بھی جس کے نر کے شگوفہ کو مادہ کے شگوفہ میں ڈالا جائے علاوہ کھجور کے اور فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو تازہ کھجوریں کھلایا کرو۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوں تو خشک کھجوریں کھلایا کرو۔ اور نہیں درختوں میں سے کوئی درخت عزت والا اللہ کے ہاں اس درخت سے جس کے نیچے حضرت مریمؑ کا نزول ہوا

عن عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلعم قال ان اللہ عزوجل یحبّ من یحب التمر۔ (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۴۲)

(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عمرو روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ اس شخص کو محبوب سمجھتے ہیں جو کھجور کے پھل کو محبوب سمجھتا ہو۔

کھجور کا درخت اور جمعیۃ کا انتخاب

ان آیات اور احادیث کے پیش نظر اکابر جمعیۃ نے انتخابی نشان کھجور کو منتخب فرمایا کہ یہ کھجور اپنے اندر بہت ساری خوبیوں کو لئے ہوئے ہے۔ اس سے زائد اور کونسی عظمت و رفعت ہو سکتی ہے کہ یہ کھجور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہے۔ اسی لئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس شخص سے محبت فرماتے ہیں۔ جس کو کھجور محبوب ہو آپ حضرات سے گذارش ہے کہ اگر آپ بھی اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بننا چاہتے ہیں تو اس درخت سے محبت رکھو۔ اور اسے اپنا انتخابی نشان بنانے والی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی ہر طرح سے معاونت کرو۔

آپ حضرات کے سامنے کھجور کا مختصر سا تذکرہ کر دیا ہے۔ اگر مزید اس کے متعلق کچھ دیکھنے کا خیال ہے کہ ہمارے رسالہ "جمعیۃ کا انتخابی نشان" کی طرف رجوع فرما دیں۔ اس رسالہ میں اس کھجور کے متعلق بارہ ۱۲ آیات سترہ ۱۷ احادیث نبوی ذکر کی گئی ہیں اور ان پر تفصیلی بحث کر دی گئی ہے۔ اس موضوع پر یہ رسالہ (جمعیۃ کا انتخابی نشان) اپنی انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ اس پتہ سے طلب کریں۔ (مکتبہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی۔ لائلپور)

قومی اسمبلی کے امیدوار پیر محمد کامران ایک حادثے میں شہید ہو گئے

پیر صاحب مولانا حامد علی صاحب کے ساتھ اپنے حلقے کا انتخابی دورہ کر رہے تھے کہ ۲۸ اکتوبر کو ٹیکسلا اور حسن ابدال کے درمیان ایک ویگن نے ان کی جیپ کو ٹکر مار دی۔ جس سے پیر صاحب مرحوم کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ مولانا حامد علی صاحب کو بھی سخت چوٹ آئی۔ پیر صاحب مرحوم کا ۳۰ اکتوبر رات کو ہسپتال ہی میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۳۱ اکتوبر کو پیر صاحب مرحوم کو اپنے گاؤں رجوعیہ حویلیاں میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ میں بطل حریت مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کے سینکڑوں کارکن، رضاکار، علماء کرام اور پیر صاحب کے مریدین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جنازے میں اس کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے کہ اس سے قبل اس علاقے میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

پیر صاحب مرحوم کے ایک قریبی رشتہ دار اور جمعیۃ علماء اسلام حیاہ نیکٹری کے ایک بزرگ نے بتایا کہ پیر صاحب نے اپنے اس انتخابی چہار روزہ دورہ میں جو تقاریر فرمائیں۔ ان میں آپ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر دین اسلام کے نفاذ کا ذکر ضرور کرتے تھے۔ اور آخری جملے یہ ہوتے تھے کہ "میں موت تک علماء حق کا ساتھ دوں گا" الحمد اللہ کہ پیر صاحب کی یہ دلی آرزو پوری ہو گئی۔ ایک اور بات پیر صاحب کی بیہوشی کے عالم کی ہسپتال میں دیکھنے والوں نے بتائی وہ یہ تھی کہ آپ کی زبان سے حادثے کے بعد صرف اللہ اللہ کا پیارا نام ہی نکل رہا تھا۔ پیر صاحب کی رحلت کے بعد ان کے حلقہ کیمبلپور کے تمام کاغذات کالعدم ہو گئے ہیں اور اب ۱۰ نومبر کو نئے سرے سے کاغذات نامزدگی طلب کئے جائیں گے (حادثے کی تحقیقات ہو رہی ہے) اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(عزیز الرحمٰن ہزاروی عفی عنہ)

فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ کا انٹرویو
جو سید صاحب موصوف نے روزنامہ مشرق پشاور کو دیا آئندہ شمارہ میں مفصل ملاحظہ فرمائیے
(ادارہ)

مولانا محمد امین اورکزئی کراچی

قسط نمبر ۲

عصمتِ انبیاء اور مودودی

(۱) گر یہ توجیہ کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اوریا سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو آپ کے لئے طلاق دے دے لوگوں نے اس لئے قبول نہیں کیا کہ یہ عصمتِ انبیاء کے خلاف ہے۔

(۲) ان لوگوں کا خیال اس لئے صحیح نہیں، کہ عصمتِ انبیاء کے لوازم ذات میں سے نہیں، حفاظت خداوندی کے اٹھ جانے کی صورت میں ان سے بھی عام انسانوں کی طرح بھول چوک ہو سکتی ہے۔

(۳) حق تعالیٰ نے ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں سرزد ہونے دیں تاکہ لوگ انہیں خدا نہ سمجھیں۔

ان تمام باتوں سے مجموعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ مودودی صاحب انبیاء سے کبھی کبھار عصمت کے اٹھائے جانے کے قائل ہیں۔ اور اس حالت میں وہ عام انسانوں کی سطح پر آجاتے ہیں۔ اس لئے ان سے خلاف عصمت بات کا صدور محل تامل نہیں ہو سکتا۔

محولہ بالا عبارت میں لغزش اور خطاء کے الفاظ استعمال کر کے دجل و تلبیس سے کام لیا گیا ہے ورنہ قرائن سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ مراد عصمت کا اٹھ جانا ہی ہے۔ اور عصمت کے اٹھ جانے کی صورت میں صدور معصیت کا اعتراف ہے۔ اولاً اس لئے کہ

(۱) اوریا کی بیوی کے متعلق حضرت داؤد ع کی خواہش اور درخواست کو صرف لغزش اور خطا نہیں کہا جا سکتا۔ ہمارے اس گئے گذرے دور میں بھی کسی دوسرے کی منکوحہ بیوی کے متعلق اس قسم کی خواہش ظاہر کرنا اور اس کے شوہر سے طلاق دے دینے کی درخواست کرنا نہایت پست اخلاقی اور دنائت کی نشانی سمجھی جاتی ہے۔ چاہے محرکات کتنے اچھے ہی کیوں نہ ہوں، تو پھر خدا کے بارہ میں یہ تصور کیسا کیا اچھرے کے اخلاقی فلسفہ میں اپنے سر بند مداحین کے بارہ میں اس قسم کا تصور عیب نہیں سمجھا جاتا ؟

(۲) ثانیاً امت میں کسی ایسے شخص کا نام پیش نہیں کیا جا سکتا جو انبیاء سے زلت اور لغزش کے صدور کا قائل نہ ہو اور لغزش کو بھی عصمت انبیاء کے خلاف سمجھتا ہو، بلکہ پوری امت لغزش کے صدور کے جواز پر متفق ہے۔ حضرت داؤد ع کی طرف اوریا کی بیوی کی خواہش کا انتساب اس لئے علماء نے خلاف عصمت سمجھا ہے کہ وہ معصیت ہے مندرجہ بالا عبارت میں اسی معصیت ہی کے صدور کا اعتراف کیا گیا ہے۔ ورنہ یہ پھر کہنا کافی ہوتا کہ لیکن ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ زیر بحث واقعہ معصیت کے تحت نہیں آتا، بلکہ وہ تو ایک لغزش تھی، جس کا صدور انبیاء سے ہو سکتا ہے اور یہ ان کی عصمت کے خلاف نہیں۔

(۳) ثالثاً۔ اس عبارت میں جزوی طور پر عصمت کے منفک ہو جانے کا اقرار کیا گیا ہے۔ اور عصمت تمام امت کے نزدیک معصیت سے ہوتی ہے۔ جب عصمت نہ رہی تو معصیت کا صدور ممکن ہو گا۔ عام انسانوں سے عصمت سے محرومی کی وجہ سے صرف بھول چوک نہیں ہوا کرتی بھول تو معصوم سے بھی بالاتفاق ہو سکتی ہے۔ بلکہ عام انسان معاصی کا ارتکاب کر لیتے ہیں تو انبیاء بھی کر سکیں گے معاذ اللہ۔

(۴) رابعاً۔ لغزش اور خطا شیطان کی استیلاء اور نفسانی خواہش کی وجہ سے نہیں ہوا کرتا ہے، اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقعہ پر تنبیہہ کی گئی ہے کہ ہوائے نفس کی پیروی نہ کرنا ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی۔

(تفہیم القرآن ص ۱۶۱/۱۳۰ طبع پنجم)

انبیاء علیہم السلام کی نفوس قدسیہ کو شریر کی نسبت کرنا یہ کونسی شریعت میں جائز ہے، سوائے یہودیوں کے محرف مذہب کے اس سے ہم اب بحث نہیں کرنا چاہتے یہاں یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ اس عبادت کی روشنی میں جب ہم تفہیمات کی عبارت کو پڑھتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس نئے مجتہد کے نزدیک اوریا کی بیوی کا معاملہ نفس شریر کی رہزنی کا نتیجہ تھا۔ العیاذ باللہ

(۵) اسی طرح دیگر انبیاء کے متعلق جا بجا گستاخی کرنا مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کی طرف جذبہ جاہلیت کا انتساب اور حضرت ابراہیم کو قبل از بعثت متردد فی التوحید اور عارضی طور پر مبتلائے شرک قرار دینا اور نبوت سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت بڑے گناہ کا مرتکب قرار دینا حضرت یونس ع کو فریضہ رسالت میں کوتاہی کرنے والا بتلانا وغیرہ فذالک من الخرافات اس بات کی شاہد ہیں کہ اس نئے مجتہد کا عقیدہ عصمت انبیاء کے بارہ میں تمام امت کے خلاف ہے۔

الغرض ان وجوہات کی بنا پر یقینی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مودودی صاحب انبیاء سے وقتی طور پر عصمت کے ارتفاع اور صدور معصیت کے قائل ہیں۔ ہم اس چیلنج دینے والے جونیر کے مفتی صاحب کے ممدوح و مقتدا اور اس کے تمام اذناب و اتباع کو چیلنج دیتے ہیں، کہ آپ نے ہر نبی سے وقتی طور پر حفاظت خداوندی کے اٹھائے جانے اور ایک دو لغزشیں صادر ہو جانے کا جو دعوےٰ کیا ہے۔ ہم تمام انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اس دعوے کے ثبوت کی دلیل طلب کرنے کے بجائے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ اس سے کب اللہ تعالیٰ نے حفاظت اٹھائی، اور کونسی لغزش اس سے صادر ہوئی؟ حضرت عیسیٰ کا زمانہ چونکہ قریب ہے اس لئے آپ کو زیادہ مشقت نہ ہو گی۔ اور پھر آپ کے ذکر کردہ نکتہ کا تقاضا بھی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ع سے زیادہ سے زیادہ لغزشیں سرزد ہو جانی چاہئیں، کیونکہ ایک عظیم اکثریت اس کی الوہیت یا ابنیت کی قائل ہے۔ سنہ ۱۹۶[illegible] کے اواخر میں ہم نے "ترجمان اسلام" کے ذریعہ سے یہ چیلنج دیا تھا اور آج پھر اس کو دہرا رہے ہیں۔ کیا ہے کوئی ثبوت پیش کرنے والا ؟ آج تک تم اس چیلنج کا جواب نہ دے سکے اور یقیناً آئندہ بھی نہیں دے سکیں گے تو کیا تمام انبیاء سے وقتی طور پر حفاظت اٹھائے جانے کا اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا صریح افتراء علی اللہ نہیں ہے۔ "ومن اظلم ممن افترىٰ على الله الكذب"

اس بحث کو ہم زیادہ طول نہیں دینا چاہتے۔ عنقریب ہمارے ایک فاضل دوست کی اس موضوع پر نہایت محققانہ کتاب منصۂ شہود پر آرہی ہے انشاء اللہ

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

محمد عبدالجلیل مدرس مدرسہ مظاہر العلوم رجبڑ کوٹ ادو

فضائل و مسائل رمضان المبارک

فضائل

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (پ ۲)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

ف۔ یعنی اصل میں روزہ کا مقصد یہ ہے کہ انسان میں تقویٰ، پرہیزگاری، خوف خدا پیدا ہو جائے اور اپنی خواہشات کو قابو میں کر سکے۔ اگر کوئی شخص روزہ دار ہوتے ہوئے بھی اسی طرح بدستور جان بوجھ کر شریعت کی خلاف ورزی پر اصرار کرتا ہے۔ تو اسے بھوکا پیاسا رہنا ہی نصیب ہوتا ہے۔ روزہ کا اجر و ثواب اس پر مرتب نہیں ہوتا۔

عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ الخ (بخاری ص ۲۵۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے ایک دروازے کا نام ریّان ہے۔ اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

ف۔ روزہ دار سے مراد وہ ہیں جو رمضان کے علاوہ نفلی روزے کثرت سے رکھتے ہوں۔ اور ریان کا معنی سیراب ہونے والا ہے۔ چونکہ روزہ دار کو بھوک کی بہ نسبت پیاس کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے اس مناسبت سے اس دروازہ کا نام ریان رکھا گیا

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل شھر رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین۔ (نسائی ص ۲۴۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں

ف۔ جنت اور دوزخ کے دروازوں کا کھلنا اور بند ہونا یا تو حقیقی ہے یا مجازی ہے کہ نیک کاموں کی زیادہ توفیق اور برے کاموں سے رکاوٹ ہوتی ہے جس کی وجہ سے دروازے کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔ بعض روایات میں سرکش شیاطین کے قید ہونے کا ذکر ہے۔ ان پر کوئی اشکال نہیں ہے۔ البتہ اس روایت پر شبہ ہو جاتا ہے کہ جب تمام شیاطین قید ہو جاتے ہیں تو رمضان میں معاصی کا صدور کیسے ہوتا ہے۔ ایک جواب تو یہی ہے کہ اس روایت میں مراد بھی شریر شیطان ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ شیطان جیسا جنوں میں ہوتا ہے ایسے ہی انسانوں میں بھی ہوتا ہے اس کی وجہ سے گناہ ہوتے ہیں۔ یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس (القرآن) میں اس کا ذکر ہے۔ تیسرے جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو دل پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے اور بار بار کرنے سے قلب سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے گناہ ہوتے رہتے ہیں۔ ہر وقت شیطان کا وسوسہ ڈالنا ضروری نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (بخاری ص ۲۵۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ تعالےٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی پرواہ نہیں۔

ف۔ جھوٹی گواہی دینا۔ نااہل کو ووٹ دینا، سینما، فلم، تھیٹر، ڈرامہ، تاش و شطرنج بازی وغیرہ یہ سب بری باتیں ہیں۔ جن کے چھوڑے بغیر روزہ کا حقیقی اجر و ثواب مرتب نہیں ہوتا۔ اسی طرح جھوٹ بولنا۔ ایک دوسرے کی چغلی، غیبت کرنا۔ مار پیٹ، لڑائی جھگڑا کرنا، ظلم و ستم کرنا۔ الغرض تمام ناجائز امور سے انسان بچنے کی کوشش کرے ورنہ بھوکا پیاسا مرنا ہی نصیب ہوگا۔

مسائل:-

مسئلہ۔ ہر عاقل و بالغ مسلمان پر روزہ فرض ہے۔ حیض و نفاس کی حالت میں روزہ صحیح نہیں۔ بعد میں قضاء کرے۔

جو شخص اڑتالیس میل یا زیادہ سفر پر ہو، اسے جائز ہے کہ بعد میں اس کی قضا کرے۔ لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو، تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔

مرض کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو۔ یہ بھی بعد میں اس کی قضا کرے۔ قضا میں اختیار ہے لگاتار رکھے یا متفرق طور پر۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(۱) بھول کر کھانا پینا وغیرہ (۲) آنکھوں میں سرمہ یا دوا ڈالنا، خواہ اس کا اثر تھوک میں بھی محسوس ہو۔ (۳) بدن پر تیل وغیرہ کی مالش کرنا (۴) گرد و غبار اور مکھی وغیرہ کا بے اختیار حلق میں چلا جانا (۵) خود بخود قے آنا کم ہو یا زیادہ (۶) کھٹی ڈکاریں آنا (۷) آئی ہوئی قے کا خود بخود واپس ہو جانا (۸) بوقت ضرورت کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا (۹) دانتوں میں اٹکی ہوئی چنے سے کم کوئی چیز منہ سے نکالے بغیر نگل جانا (۱۰) مسواک کرنا خواہ خشک ہو یا نیم کی تر ہی کیوں نہ ہو (۱۱) عطر، کیوڑہ، گلاب وغیرہ بغیر دھونئیں والی خوشبو سونگھنا (۱۲) ٹیکہ لگوانا (کیونکہ یہ دوا رگوں کے ذریعہ بدن میں جاتی ہے۔ اور روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے۔ جو براہ راست جوف، دماغ یا معدہ میں پہنچ جائے۔ جیسے غسل وغیرہ میں مسامات کے ذریعہ پانی بدن میں سرایت کرتا ہے۔ یا سانپ وغیرہ کاٹ جاتا ہے۔ اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حالانکہ تمام بدن میں زہر کا اثر ہوتا ہے۔ یہی معاملہ ٹیکہ کا ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند) البتہ جس ٹیکہ سے براہ راست جوف دماغ یا معدہ میں دوا پہنچائی جائے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مکروہات روزہ

(۱) بلا ضرورت زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوکنا (۲) کوئلہ منجن وغیرہ سے دانت صاف کرنا، جبکہ ان کے اجزاء حلق میں نہ جائیں ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا (اسی طرح ٹوتھ پیسٹ بھی استعمال نہ کرے کہ اس کے اجزاء حلق میں چلے جاتے ہیں

(باقی آئندہ)

کالجوں میں یونین انتخابات

جاوید پراچہ نے تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ گورنمنٹ کالجوں کے اندر جمعیۃ طلباء اسلام کے اراکین جہاں کہیں بھی یونین کے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں وہ جلد از جلد دفتر جمعیۃ طلباء اسلام سے رابطہ قائم کریں تاکہ انتخابات میں ان کو ہدایات بھیجی جاسکیں۔ اور بعض جگہوں پر جمعیۃ طلباء اسلام کے اراکین کامیاب ہوچکے ہیں وہ اپنے پتے ارسال کریں تاکہ ان کی فہرست مرتب کی جاسکے۔ رابطہ مندرجہ ذیل پتہ پر رکھیں۔ (۱) (دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۵۶ میکلوڈ روڈ نزد لاہور ہوٹل لاہور) (۲) جاوید ابراہیم پراچہ - اسلامی یونیورسٹی بہاولپور)

جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخوں کے نام اہم اعلان

تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ خط وکتابت کرتے وقت جوابی لفافہ ضرور لکھیں۔ بصورت دیگر جواب میں دیری ہوسکتی ہے۔ نیز جاوید پراچہ ۲۰ر رمضان سے عیدالفطر تک کوہاٹ ہوں گے۔ اس لئے کوہاٹ میں ان کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:۔
(جاوید ابراہیم پراچہ معرفت حاجی محمد ابراہیم پراچہ کوہاٹ شہر)

—— جاوید ابراہیم پراچہ نے اعلان کیا ہے کہ انتخابی دنوں کے دوران ترجمان اسلام خریدیں، تاکہ صحیح صورت حالات کا علم ہوسکے۔ کیونکہ باقی اخبارات ہماری خبریں صحیح طور پر شائع نہیں کرتے۔ نیز جس طرح پہلے اعلان کیا جاچکا ہے کہ اگر کوئی شاخ جلسہ عام کرانا چاہے۔ تو ماہواری امداد کے لئے ۲۰/ روپے مرکزی امداد ارسال کر کے جلسۂ عام منعقد کراسکتے ہیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام کی خبریں

جمعیۃ طلباء اسلام کی خبروں کے بارے میں ترجمان اسلام میں محمد حنیف سہارنپوری کی مدد سے ایک صفحہ لیا گیا ہے۔ پہلے بھی اس لئے بند کردیا گیا تھا کہ طلباء خبریں ارسال نہیں کرتے۔ جاوید ابراہیم پراچہ نے تمام شاخوں کو مطلع کیا ہے کہ اپنی تمام کارروائی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور کو بھیجیں جمعیۃ طلباء اسلام کے دفتر سے ترجمان اسلام کو بھیجیں گے۔ براہ راست ترجمان اسلام کو بھیجی جانے والی خبر شائع نہیں کی جائے گی۔

گورنمنٹ کالج میرانشاہ ایجنسی کے پرنسپل کا تعلق کسی جماعت سے نہیں

جاوید پراچہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ کالج کے پرنسپل کو تبدیل کیا جائے انہوں نے کہا کہ معلومات حاصل کرنے پر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں و ہزارہ متوجہ ہوں

جاوید ابراہیم پراچہ نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ہزارہ کی شاخوں کو مطلع کیا ہے کہ رمضان کے تیسرے ہفتے ایک ٹیم مفتی محمود صاحب کے حلقہ اور مولانا ہزاروی صاحب کے حلقہ میں کام کرنے کے لئے آرہی ہے۔ جس میں جاوید پراچہ۔ محمد اسلوب قریشی، محمد شفیع، شمس الظفر، عبدالرحمان نیازی، سلمان گیلانی اور دیگر کئی طالب علم ہمراہ ہوں گے لہٰذا ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ہزارہ کی شاخیں مرکز سے جلد از جلد رابطہ قائم کریں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور (رجسٹرڈ) چنیوٹ

امسال شعبان ۱۳۹۰ھ میں مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنیوٹ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ امتحان حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ نے لیا اور درج ذیل الفاظ مدرسہ کی کتاب معائنہ پر تحریر فرمائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ ولا نبوۃ بعدہٗ لا رسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہٗ ابداً ابدا۔ اما بعد متاع ایمان اور دولتِ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کا بہترین ذریعہ دینی مدارس کا قیام اور بقاء ہے۔ اس علاقہ میں سینکڑوں دیہات اور قصبات موجود ہیں لیکن کسی آبادی میں دینی تعلیم پھیلانے کے لئے دینی درسگاہ موجود نہ تھی، الحمد للہ یہ کمی اب پوری کی محترم مولانا مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر مدرسہ جاری کردیا بفضلہ تعالیٰ اس مدرسہ میں اس وقت تک تیس (طلباء وطالبات) قرآن مجید حفظ کر چکے ہیں۔ مدرسہ میں اس وقت (۱۲۰) طلباء وطالبات دینی تعلیم چار مدرسین کی نگرانی حاصل کررہے ہیں۔ مسافر طلباء کرام کے اخراجات کا بہترین انتظام ہے۔ اللہ تعالیٰ منتظمین دوامی وہنگامی معاونین کو بہترین جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ امسال شعبان ۱۳۹۰ھ میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ اور امتحان کا موقعہ نصیب ہوا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے معلمین مدرسہ کے حسن سعی سے طلباء کرام اور طالبات کی تعلیمی حالت نہایت ہی بہتر ہے تعلیم القرآن تعلیم الاسلام کے ذریعہ بچوں میں دینی شعور بھی پیدا کیا جاتا ہے۔ مدرسہ کی مالی حالت کی ترقی سے متعلمین اور معلمین کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوسکتا ہے یہ ادارہ اسلام کا تعمیری کام اور معاونین کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

(مفتی بشیر احمد (صاحب) نقشبندی قادری خطیب جامع مسجد پسرور
امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ لاہور (ڈویژن)

(نوٹ) مدرسہ ہذا حکومت سے رجسٹرڈ ہے جس کی مجلس شوریٰ میں مستند علماء شامل ہیں۔ آپ کی رقوم جائز مصرف میں لائی جاتی ہیں۔ جس کا حساب باقاعدہ رکھا جاتا ہے۔ جس کی سالانہ رپورٹ شائع کردی جاتی ہے۔ مدرسہ کے اخراجات میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا مخیر حضرات خصوصی توجہ فرمائیں۔ مدرسہ کا سفیر مقرر نہیں ہے۔ امدادی رقوم مہتمم کے نام ارسال کریں۔ المشتہر:۔ محمد شفیع ناظم اعلیٰ مدرسہ تعلیم الاسلام
جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنیوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ

سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج ساہیوال اور میونسپل ڈگری کالج اوکاڑہ میں جمعیۃ طلباء اسلام کی شاندار کامیابی

سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج ساہیوال کے انتخابات میں جمعیۃ طلباء اسلام ساہیوال کے محمد اعظم طاہر اور محمد طارق اسلامی جمعیۃ طلبہ کے امیدوار ملک کے مقابلہ میں بھاری اکثریت سے علی الترتیب نائب صدر اور جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔

اسی طرح جمعیۃ طلباء اسلام اوکاڑہ کے جنرل سیکرٹری عبدالقیوم میونسپل ڈگری کالج سٹوڈنٹس یونین کے نائب صدر منتخب ہوئے۔ عبدالقیوم نے اسلامی جمعیۃ طلباء کے امیدوار کے مقابلہ میں تین سو ووٹ زائد حاصل کئے۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عبدالمتین صاحب نے ان ساتھیوں کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فرائض صحیح طور پر نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

گورنمنٹ کالج میراں شاہ میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

گورنمنٹ کالج میراں شاہ شمالی وزیرستان میں جمعیۃ طلباء اسلام قائم کر دی گئی ہے جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں۔

صدر — عزیز خاں
نائب صدر — محمد افضل خاں
جنرل سیکرٹری — منیر خاں
جائنٹ سیکرٹری — عصمت اللہ
خازن — اسلام

اس کے علاوہ کالج کے تین سو طلباء نے شمولیت اختیار کی

اسلامی جمعیۃ طلباء جنڈانوالہ کے پندرہ طلباء جمعیۃ طلباء اسلام میں شریک ہو گئے

جنڈانوالہ، جمعیۃ طلباء اسلام جنڈانوالہ سے اطلاع ملی ہے کہ اسلامی جمعیۃ طلباء کے پندرہ طلباء مستعفی ہو کر جمعیۃ طلباء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔ جن میں خصوصی طور پر اسلامی جمعیۃ طلباء کے ناظم شمشاد حسین منظر قابل ذکر ہیں۔

بقیہ ——— عصمت انبیاء

جس میں عصمت انبیاء پر حملہ آوروں کو منہ توڑ جوابات دیئے گئے ہیں۔ آخر میں عصمت اور حفاظت کے درمیان فرق کی وضاحت کرنے پر ہم یہ گفتگو ختم کرنا چاہتے ہیں وباللہ التوفیق

یہ ایک حقیقت ہے کہ معصیت کا صدور انسان سے تب ہوتا ہے جبکہ اس کا قلب حق تعالےٰ کے ذکر سے غافل ہو۔ استحضار اور شہود کی حالت میں گناہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا اور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہمیشہ استحضار کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ ان کا قلب اطہر ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی ان پر غفلت طاری نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ نوم کی حالت میں بھی جو بشریت کا خاصہ ہے۔ وہ مقام شہود سے باہر نہیں ہوتے۔ تنام عیناى ولا ينام قلبى ان کی شان ہوتی ہے۔ کان یذکر اللہ علیٰ کل احیانہ۔ خلق خدا کے ساتھ تعلقات ان کو اپنے خالق سے غافل نہیں رہنے دیتے۔ ان کا معاملہ "دست بکار دل بہ یار" کا ہوتا ہے۔ علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کان صلی اللہ علیہ وسلم مکلفاً بالاقبال علی اللہ عزوجل وعلی الخلق معاً فی ان واحد لا یحجبہ الخلق عن الحق۔ وہ خلق کے آئینہ میں حق کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

جمعیۃ علماء اسلام روڈہ کے زیر اہتمام قصبہ گروٹ میں جلسہ عام

بتاریخ ۱۱۔ نومبر ۱۹۷۰ء بمطابق ۱۰۔ رمضان المبارک بوقت بعد نماز ظہر جس میں پاکستان کے شعلہ نوا خطیب حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن عوام سے خطاب فرمائیں گے رات قیام کے بعد صبح روڈہ کے لئے روانہ ہوں گے۔

اور اسی طرح بعد نماز ظہر جلسہ عام ہوگا۔ جو کہ جمعیۃ علماء اسلام روڈہ کی قیادت میں ہوگا۔ حضرت کی تقریر سے پہلے نعت خوانی ہوگی۔ اس کے بعد عوام کے پسندیدہ اور منتظر آنکھوں کے چاند حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔

منجانب ملا نا وکیل احمد ناصر
رانا خیر الدین راہی ناظم جمعیۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا

بقیہ ـــــ شذرات

اس الزام کو اسلام کی مدعی ایک جماعت اس ہفت روزہ کی تحریروں کا سہارا لے کر خوب خوب اچھالتی رہی۔ لیکن جلد ہی قدرت نے اس معاندانہ جھوٹ کا پول کھول دیا اور پاکستان کے مسلمانوں نے دیکھ لیا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی سب سے زیادہ پیپلز پارٹی اور سوشلسٹ امیدواروں کا انتخابی مقابلہ کر رہی ہے جبکہ اس ہفت روزہ کی ممدوح جماعت نے کئی ایک مقامات پر پیپلز پارٹی، نیپ ولی گروپ اور سوشلسٹ وسابق کانگرسی امیدواروں کے مقابلہ سے اپنے امیدواروں کے مقابلہ سے اپنے امیدواروں کے نام واپس لے لئے۔

لاہور اور ملتان سے بھٹو کے مقابلہ پر اس جماعت نے اپنے امیدواروں کے نام واپس لئے اور سرحد سے ولی خاں کے مقابلہ میں اس جماعت کے امیدوار نے نام واپس لے لیا۔ جبکہ بھٹو صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں میں مفتی محمود صاحب کا براہ راست مقابلہ کر رہے ہیں اور ٹھٹھہ میں جمعیۃ کے امیدوار کے مقابلہ میں انتخاب لڑ رہے ہیں۔ ملتان میں بھی ان کا مقابلہ جمعیۃ کے امیدوار سے ہی ہے۔

بہرحال اس اتہام کی قلعی تو کھل چکی ہے اور دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ حقیقتاً کون سوشلزم، کمیونزم لادینیت اور کانگریسیت کے خلاف عملاً لڑ رہا ہے اور براہ راست اسلامی نظام کے قیام کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اور کون محض سوشلزم کی مخالفت کے نعروں کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے۔

اس ہفت روزہ نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے بغض و عناد کے زیر اثر جو یہ نیا جھوٹ تراشا ہے اور اپنے جیسے ثقہ دوستوں کے بیان کی معرفت تراشا ہے۔ شاید ہی اسے کوئی باور کر سکے، مولانا غلام غوث صاحب کا دامن جس تک مودودیت کی گرد نہیں پہنچ سکتی۔ وہاں تک مرزائیت کی ہوا پہنچ جائے ممکن ہی نہیں۔

الحمد للہ اس وقت جمعیۃ علماء اسلام کو ہی یہ توفیق وسعادت حاصل ہے۔ کہ وہ پاکستان کے مجوزہ دستور میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت اور اس کے گروہ کو علانیہ قانوناً و غیر مشروط خارج از اسلام قرار دینے کا پروگرام رکھتی ہے۔ جبکہ اس ہفت روزہ کے ممدوح نے اپنی جماعت کے منشور میں یہ شرط عائد کر دی ہے کہ اگر جدید مدعی نبوت گروہ دوسرے مسلمانوں کو کافر قرار دے گا، تب خارج از اسلام تصور ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب کبھی خالص اسلامی نظام قائم ہوا۔ جو ختم نبوت کے عقیدہ اور کتاب وسنت کے احکام کے نفاذ پر مبنی ہوگا۔ تو اس کے لئے پاکستان کی تاریخ میں جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا نام سرفہرست درج کیا جائے گا کہ اس باب میں ان کی بے لاگ مساعی اسلام کی تاریخ کا روشن و تابناک باب بنتی جارہی ہیں۔

اس کے ساتھ ہی تاریخ بہتان طرازیوں کے اس سیاہ باب کو بھی عبرت کے لئے درج کرے گی جن کے ذریعے بعض افراد و گروہوں نے جمعیۃ کی اسلامی مہم کو ناکام بنانے کی ناشکور سعی میں حصہ لیا اور اس ہفت روزہ کی طرح افسانے اختراع کر کے جمعیۃ کے رہناؤں، کارکنوں اور مولانا غلام غوث صاحب کو اپنی سوقیانہ تحریروں کا ہدف بنایا۔ اور خوف خدا سے عاری یہ لوگ پاکستان میں اسلام کی بقا کو تارتار کرنے کی سازشوں میں مصروف رہے۔

حافظ محمد حنیف کی علالت

مسلسل دس بارہ روز سے حافظ محمد حنیف صاحب انچارج ترجمان اسلام سخت بیمار ہیں۔ چہرے اور گردن پر چھوٹے چھوٹے دانے نکلے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے بخار بھی ہے۔ تکلیف کی وجہ سے نہ کھانا کھا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی کام ہو رہا ہے۔

حافظ صاحب کی اچانک علالت کی وجہ سے گذشتہ شمارہ تاخیر سے چھپ سکا ہے اور یہ شمارہ کم صفحات پر شائع کیا جارہا ہے۔ قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے کہ وہ اس ماہ مبارک میں حافظ صاحب کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حافظ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازیں۔ آمین!

(ادارہ)

داخلہ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور میں داخلہ کے لئے عید الفطر تک درخواستیں روانہ کر دیں، کیونکہ داخلہ محدود ہوتا ہے۔ دارالعلوم میں عربی، فارسی کے جمیع علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ طلبہ کو طعام وقیام، کتب، علاج کپڑے اور وظائف کی سہولتیں میسر ہیں۔ درخواستیں مولانا غلام مصطفےٰ ناظم اعلیٰ دارالعلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور کے نام ارسال کریں۔

ایجنٹ حضرات کی غفلت

ایجنٹ حضرات کی ذراسی غفلت ادارہ ترجمان اسلام کے لئے مشکلات کھڑی کر دیتی ہے۔ گذشتہ شمارہ شائع ہونے میں کچھ تاخیر اس وجہ سے بھی پیدا ہوئی۔ کہ کاغذ بغیر رقم دیئے نہیں مل سکا۔ اکثر و بیشتر ایجنٹ حضرات کی غفلت سے ایسا ہوتا ہے کہ ادارہ ادھار کاغذ خرید کر ترجمان اسلام کی اشاعت کرتا ہے اور رقم ملتے ہی کاغذ کی رقم ادا کر دی جاتی ہے لیکن گذشتہ دفعہ کاغذ والے نے رقم کے بغیر کاغذ دینے سے انکار کر دیا۔ جس سے بہت ممکن تھا کہ اشاعت نہ ہوتی۔ یہ تو خدا بھلا کرے پریس والوں کا کہ انہوں نے کاغذ مہیا کر دیا اور رسالہ چھپ گیا۔ لیکن ایجنٹ حضرات ہیں کہ مسلسل لاپرواہی برتتے جا رہے ہیں ہم ایجنٹ حضرات سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ترجمان اسلام کے بقایاجات جلد از جلد ادا کریں۔

(ادارہ)

قصبہ روڈہ میں مولانا سید عبد المجید صاحب ندیم ۱۲ر نومبر بروز جمعرات خطاب عام فرمائینگے

پاکستان کے شعلہ نوا خطیب حضرت مولانا سید عبد المجید شاہ صاحب ندیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں ۱۱ر رمضان المبارک ۱۲ر نومبر بروز جمعرات ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔

(رانا فرزند علی مجاہد دکاندار روڈہ)

جمعیۃ طلباء اسلام کی تمام شاخوں کے نام

انتخابات قریب ہیں اور پولنگ سٹیشن مقرر ہو چکے ہیں۔ لہٰذا تمام طلباء اپنی جگہ پر اپنے حلقہ کے پولنگ اسٹیشن پر کام کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔ کم از کم ایک پولنگ اسٹیشن پر دس افراد کا ہونا لازمی ہے۔ نیز فہرست ممبران کی تقول جلد از جلد تیار کر کے جمعیۃ علماء اسلام کے حوالے کی جائے۔ اور جس طرح پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ جمعیۃ طالبات اسلام کے قیام کے لئے جلد از جلد کوشش کر کے زنانہ پولنگ اسٹیشن پر کام کرنے کے لئے طالبات سے رابطہ قائم کیا جائے۔

پولنگ سٹیشنوں کے متعلق امیدواروں کے فرائض

امیدواران التفات فرمائیں

ہر انتخابی حلقہ کے امیدواران کو چاہیئے کہ وہ اپنے علاقہ کے پولنگ اسٹیشن جاکر دیکھیں۔ اپنے رضاکاروں اور پولنگ ایجنٹوں کو دکھلائیں۔ ہر پولنگ اسٹیشن کے لئے الگ الگ رضاکار مقرر کریں۔ اور وہ رضاکار اپنے اپنے متعلقہ پولنگ اسٹیشنوں کے ووٹروں کو پہچان لیں۔ ان سے رابطہ قائم کرلیں اور انہیں بتادیں کہ انہیں کس پولنگ اسٹیشن میں اپنا ووٹ ڈالنا ہے۔ رضاکاروں کو ان کی ذمہ داری بھی اچھی طرح سمجھادی جائے۔ رضاکاروں کو اپنے متعلقہ علاقوں کے ووٹروں کا بالکل حافظ بن جانا چاہیئے۔ تاکہ ووٹر کو غلط اسٹیشن پر جانے کی زحمت نہ ہو۔ یہ امر تو بالکل یقینی ہے کہ جس ووٹر کو جہاں ووٹ دینا ہے۔ کسی دوسری جگہ دینے کا مجاز نہیں ہے۔ پریذائیڈنگ آفیسر کو بھی اس کا حق نہیں ہے کہ کسی غلط ووٹر کو ووٹ دینے کی اجازت دے۔ کیونکہ پولنگ کا عملہ اس فہرست کے مطابق رائے کی پرچیاں جاری کرتا ہے۔ جو اس پولنگ اسٹیشن سے متعلق ہوں۔ اور جس میں ووٹر کا نام، ولدیت، پیشہ اور پتہ وغیرہ درج ہوگا۔ جس طرح آپ دفتر میں دوسرے کی طرف سے حاضری نہیں دے سکتے اسی طرح دوسرے کی طرف سے ووٹ بھی نہیں دے سکتے اور غلط اسٹیشن پر بالکل نہیں دے سکتے۔ (آفس سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

امیدواران قومی و صوبائی اسمبلی التفات فرمائیں

کیا آپ نے الیکشن ایجنٹ کی تقرری کی ہے؟

ہر امیدوار اپنا ایک الیکشن ایجنٹ مقرر کرسکتا ہے۔ الیکشن ایجنٹ کا نام اس حلقہ کی فہرست رائے دہندگان میں ہونا لازمی ہے۔ جس حلقہ سے امیدوار اسمبلی الیکشن لڑ رہا ہے۔

الیکشن ایجنٹ قانونی طور پر مجاز ہوگا کہ الیکشن کے ہر معاملہ میں امیدوار کی نمائندگی کرے۔ امیدوار الیکشن ایجنٹ کو بدل بھی سکتا ہے اور اس کے مرنے پر کسی اور کو تعین بھی کرسکتا ہے۔

الیکشن ایجنٹ کی تقرری کے لئے امیدوار کو تحریری طور پر ریٹرننگ افسر کو مطلع کرنا ہوگا۔ جس میں مقرر کردہ ایجنٹ کا نام اس کی ولدیت،

اور پورا پتہ درج کرنا ہوگا۔

اگر کوئی امیدوار الیکشن ایجنٹ مقرر نہیں کرتا تو وہ اپنا الیکشن ایجنٹ خود ہی متصور کیا جائے گا۔ یعنی وہ خود ہی امیدوار اور خود ہی الیکشن ایجنٹ ہوگا۔

(آفس سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

پولنگ اسٹیشن

امیدواران دیکھ لیں کہ پولنگ اسٹیشن کے قائم کرنے میں کوئی بنیادی غلطی تو نہیں ہے ہر رائے دہندہ اپنے پولنگ اسٹیشن کی نشاندہی کرلے

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ پولنگ اسٹیشن وہ مقام ہے۔ جہاں ووٹر اپنا اپنی پسند کے امیدواروں کے حق میں ووٹ دیتے ہیں۔ پولنگ اسٹیشن کے لئے ریٹرننگ افسر عمارت کا انتخاب ان ہدایات کے پیش نظر کرتا ہے۔ جو اسے الیکشن کمشن دیتا ہے ہدایات میں مندرجہ ذیل بنیادی باتیں شامل ہیں۔

(الف) عمارت عام طور پر سرکاری ملکیت ہو۔

(ب) کوئی ایسی عمارت پولنگ اسٹیشن کے لئے منتخب نہ کی جائے جو کسی انتخابی امیدوار یا کسی سیاسی جماعت کے زیر اثر ہو۔

(ج) پولنگ اسٹیشن ایسے مرکزی مقام پر بنایا جائے، جہاں ووٹر آسانی سے پہنچ سکیں۔ انہیں اوسطاً تین میل سے زائد فاصلہ طے نہ کرنا پڑے۔

(د) کسی پولنگ اسٹیشن پر اوسطاً ڈھائی ہزار سے زائد ووٹر نہ ہوں۔ پولنگ اسٹیشنوں کی بہت بڑی اکثریت مدارس کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد میونسپل کمیٹیوں کے دفاتر۔ یونین کونسل آفس، مویشیوں کے ہسپتال، فارسٹ آفس، کلبیں، فٹ بال گراؤنڈ اور کھلے میدان جہاں شامیانے تان کر پولنگ اسٹیشن قائم کئے جاتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایک دن کی پولنگ کے لئے محض مرکزیت کی خاطر کوئی عمارت تو تعمیر نہیں کی جاسکتی۔ اندریں حالات ظاہر ہے کہ بعض جگہ شامیانے لگائے جائیں گے کیونکہ کوئی اور متبادل صورت ہی نہ ہوگی۔

بہرحال ووٹر صاحبان اپنے اپنے پولنگ اسٹیشن کو پہچان لیں۔ اور امیدواران اگر پولنگ اسٹیشن قائم کرنے کوئی بنیادی غلطی کی گئی ہو، تو ریٹرننگ افسر سے مل کر ازالہ کرالیں۔ (آفس سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے کہ مسمی نذیر احمد ولد نور احمد ذات سید ٹیکسٹائل ملز کالونی اسماعیل آباد ضلع ملتان جامعہ فرقانیہ مدنیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی کے نام سے چندہ وصول کر رہا ہے، واضح کیا جاتا ہے کہ مذکورہ نامی شخص جامعہ کا سفیر نہیں۔ نہ ہی ہم نے ان کو جامعہ کے کاغذات وغیرہ دیئے ہیں۔ اس نے جعلی رسیدیں چھپوائی ہیں۔ اگر کسی کے پاس چندہ کی وصولی کے لئے آئے تو براہ کرم حوالہ پولیس کرکے جامعہ کو اطلاع دیں مہربانی ہوگی۔ (قاری محمد زرین ناظم جامعہ فرقانیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی)

نواں جنڈانوالہ آئین شریعت کانفرنس میں جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کی تقریریں

نواں جنڈانوالہ ضلع میانوالی کا مشہور مقام اور علاقہ تھل کا تجارتی مرکز ہے۔ وہاں پر جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان دو روزہ آئین شریعت کانفرنس "تالاب گراؤنڈ" میں منعقد ہوئی جس میں ہزاروں افراد بسوں، ٹرکوں، ویگنوں اور پیدل چل کر کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کانفرنس میں ایک اندازے کے مطابق ۴ ہزار کے لگ بھگ افراد نے شرکت کی کانفرنس کی کارروائی شب و روز جاری رہی۔ دیہات ہونے کے باوجود کانفرنس کے لئے منتظمین نے بہت وسیع انتظامات کئے ہوئے تھے۔

تقریریں

آئین شریعت کانفرنس جنڈانوالہ سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے شعلہ نوا خطیب مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن نے کہا کہ:۔

جمعیۃ علماء اسلام نئی بات نہیں کہتی اور نہ کوئی نئی بات ہمیں آتی ہے۔ نئی بات تو وہ کہے جس کو پرانا اسلام بھاتا نہیں یا پھر جن کی انتڑیاں شیطانی اور ناھضمہ اتنا کا فرانہ ہو چکا ہے کہ وہ پرانے اسلام کی باتیں ہضم نہیں کر سکتے۔ جن لوگوں کو یہ توقع ہو کہ جمعیۃ علماء اسلام کوئی نئی بات پیش کرے گی۔ اس کو یہ وہم اپنے دل و دماغ سے نکال دینا چاہیئے۔ ہماری سیاست اسی پرانے ۱۴ سو سالہ اسلام کے دائرے میں گھومتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں تمام تبدیلیاں خواہ وہ داخلی ہوں یا خارجی، اسلام کے بتلائے ہوئے زریں اصولوں کی بنیاد پر کرے گی۔

مولانا ندیم نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام جو قوانین اس ملک میں جاری کرنا چاہتی ہے۔ وہ ایسے قوانین ہیں جو آج ۱۴ سو سال بعد بھی تمام دنیا کے لئے مشعل راہ ہیں۔ گورنمنٹ تو قوانین بنائے یا کوئی بڑے سے بڑا مفکر یا قانون دان وہ اس میں زمانے کے تقاضوں اور حکمت عملیوں کے پیش نظر رد و بدل کرتے رہتے ہیں لیکن خدا کا بنایا ہوا قانون جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ اتنی طویل مدت گذر جانے کے بعد بھی وہ کسی رد و بدل کا محتاج نہیں۔ آپ دیکھیں کہ کس قدر محنت اور غور و خوض کے بعد پاکستان کے لئے ۱۹۵۶ء کا آئین بنایا گیا لیکن چند ہی سال میں وہ رد کر دیا گیا۔ آپ نے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے۔

مولانا ندیم نے کہا کہ پاکستان کے سرمایہ دار خصوصاً ۲۲ خاندانوں نے غیر شرعی اور ناجائز ذرائع سے اربوں روپے جمع کئے ہیں شیش محلوں اور عالیشان کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ جبکہ یہاں کے مزدور کسان اور غریب عوام کس مپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ٹوٹی پھوٹی جھگیوں، کچے اور بوسیدہ مکانوں میں بھوک اور افلاس کی حالت میں زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔ وہ زندگی کی تمام آسائشوں سے محروم ہیں۔ ان کے بچوں کو فیسوں کی زیادتی کی وجہ سے علم اور غربت کی وجہ سے علاج معالجہ کی سہولتیں میسر نہیں۔

مولانا نے کہا۔ اب وقت آچکا ہے کہ اس اونچ نیچ کو ختم کیا جائے۔ مولانا نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے انتہائی بے سر و سامانی کے عالم میں اس اونچ نیچ کو ختم کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ایسا تمام سرمایہ جو ناجائز اور حرام ذرائع سے کمایا ہے۔ وہ چھین کر غریبوں مزدوروں اور کسانوں کے حوالے کر دیا جائیگا

—— پاکستان لیبر پارٹی کے نائب صدر خان طاؤس خان صاحب نے آئین شریعت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو بنے ہوئے ۲۳ سال ہو چکے ہیں۔ پاکستان کے عوام کی بدقسمتی ہے کہ عوام ہر قسم کی ترقی سے محروم ہیں۔ اور ۲۲ خاندان ترقی کر کے کروڑ پتی سے ارب پتی بن گئے۔ اور سب سے زیادہ "اسلام خطرے میں ہے" کا نعرہ بھی وہی لگا رہے ہیں۔ اگر یہاں کے چند خاندان اسی طرح یہاں کی دولت پر سانپ بن کر بیٹھے رہے تو پاکستان کسی صورت میں ترقی نہیں کر سکتا خواہ ہزاروں سال کیوں نہ گذر جائیں۔ ہم دوسرے ملکوں کے بھکاری تو بن سکتے ہیں۔ لیکن ترقی یافتہ شہری یا پاکستانی نہیں کہلائے جاسکتے۔ اب وقت آگیا ہے کہ مزدور جاگیں، کسان جاگیں۔ غریب عوام جاگیں، اور ایسی تبدیلی لائیں کہ یہ ملک چند خاندانوں کے چنگل سے نجات پا جائے۔

کانفرنس سے سرحد جمعیۃ کے نائب امیر مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی، مولانا علاؤ الدین صاحب مولانا محمد موسیٰ صاحب شیخ الادب والفقہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان، مولانا ضیاء الدین فاروقی مولانا فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار، مرزا غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ، مولانا اللہ بخش صدیقی بہل اور جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے ناظم اعلیٰ جاوید ابراہیم پراچہ نے بھی تقریریں کیں۔ مشہور پنجابی شاعر خان محمد کمتر اور فردوسی صاحب نے نظمیں پیش کیں۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا جدید انتخاب

مولانا سید گل بادشاہ امیر منتخب ہوئے

۲۲ اکتوبر ۳ بجے جامع مسجد قاسم علی خاں پشاور میں صوبہ سرحد کے تینوں ڈویژنوں ڈیرہ اسمٰعیلخاں، پشاور، مالاکنڈ کے نمائندوں کا اجتماع زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب منعقد ہوا حسب فیصلہ مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کہ ون یونٹ ختم ہونے کے بعد سابق صوبہ جات کی تشکیل کی جائے، صوبہ سرحد جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر　حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب

نائب امیر ۱　مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں

نائب امیر ۲　مولانا عبدالحی صاحب خطیب مانسہرہ

نائب امیر ۳　مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ضلع سوات

ناظم اعلیٰ　صاحبزادہ عبدالباری صاحب

ناظم　پیر مبارک شاہ صاحب۔ ناظم ۲ قاضی عبدالسلام ڈیر۔ ناظم ۳ مولوی غنی اللہ حجرالی

ناظم دفتر　مولانا محمد یعقوب القاسمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہاول پور کی عظیم دینی درسگاہ دار العلوم مدنیہ

(زیر سرپرستی حضرت درخواستی دامت برکاتہم)

حسابی گوشوارہ بابت سال ۱۳۸۹ھ

آمدنی

مد	رقم
زکوٰۃ و فطرہ	۱۰۲۹۸-۲۵
عطیات عمومی	۵۴۰۶-۷۶
چرم قربانی	۲۷۴۳-۵۰
میزان	۱۸۵۴۸-۵۱
زائد خرچہ	۱۶۷۷-۱۶

جس کی تلافی سابقہ بقایا سے کی گئی۔

خرچہ

مد	رقم
سٹیشنری	۲۴-۳۱
مشاہرات	۷۷۴۳-
مطبخ	۳۷۳۶-۱۶
فراہمی چندہ	۶۷۷-۶۲
ٹیلیفون خرچہ	۴۲۵-۹۳
معالجہ	۲۷-۲۴
بجلی	۲۸۱-۷۱
دارالمطالعہ	۱۱۷-۵۱
متفرق خرچہ	۱۸۵-۷۹
سفر خرچہ	۱۴۳-۶۴
کتب خانہ	۶۷۸-۴۶
وظائف طلبہ	۵۰۲-۶۹
سامان دار الاقامہ	۷۵-۲۵
تعمیر خرچہ مرمتی	۱۳۰-۶
نشر و اشاعت	۷۷-۴۰
ڈاک خرچہ	۵-۸۰
تبلیغی خرچہ	۱۲۱-۳۸
جدید تعمیراتی خرچہ	۵۲۷۱-۴۲
فرنیچر	۲۰-۰
میزان	۲۰۲۲۵-۶۷

محاسب کی رائے

حسب دستور دار العلوم ہذا کا آمد و صرف سال ۱۳۸۹ھ میں نے دیکھا اور پوری پڑتال کی، الحمد للہ حساب بالکل صحیح ہے اور کسی قسم کی کمی بیشی نہیں پائی گئی۔

محمد حسن چغتائی اعزازی محاسب
دار العلوم مدنیہ بہاولپور

شمس العلماء حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی کی رائے گرامی

آج دار العلوم مدنیہ کو دیکھا، جس کو پانچ سال ہوئے ہر چیز میں ماشاء اللہ ترقی نظر آرہی ہے جو اخلاص و قبولیت کی دلیل ہے۔ اس دور فتن میں مدرسہ دینیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس مدرسہ کی اعانت کی طرف خصوصی توجہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ دینی خدمات کو اطمینان کے ساتھ انجام دے سکے اور اعوان و انصار کے لئے ذخیرہ آخرت ہے۔

(شمس الحق افغانی صدر شعبہ تفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور ۲ صفر ۱۳۹۰ھ)

راس الاتقیاء حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں کی رائے گرامی

بعد الحمد و الصلوٰۃ و ارسال التسلیمات و التحیات فقیر خان محمد عفی عنہ کا تعلق اول یوم سے دار العلوم مدنیہ اور اس کے ناظم مولانا غلام مصطفےٰ صاحب سے ہے۔ اور فقیر کی ہمدردیاں پوری طور پر اس ادارہ کے ساتھ ہیں۔ پاکستان میں اور اس پر فتن دور میں دین حنیف اسلام کی اشاعت و صیانت اور علوم اسلامیہ کی خدمت و اشاعت کا مؤثر ترین ذریعہ مدارس اسلامیہ عربیہ ہیں۔ اور اسی سلسلہ کی ایک کڑی دار العلوم عربیہ مدنیہ بھی ہے۔ فقیر کی دعا ہے کہ اللہ جل جلالہٗ اپنے خاص الخاص فضل سے اس مدرسہ کو ترقیات و استحکام نصیب فرمائے اور ناظم مدرسہ اور دیگر اراکین مدرسہ کے اخلاص میں ترقی اور کام میں برکت عطا فرمائے اور ان حضرات کی اس جد و جہد کو قبول فرمائے اور اپنی رضامندی و خوشنودی کا وسیلہ بنائے (آمین)۔ فقیر کی اہالیان بہاولپور اور دیگر مسلمانوں سے پر زور اپیل ہے کہ اس مدرسہ اور اس طرح کے دیگر جمیع مدارس کی امداد و اعانت کو اپنا قومی و ملکی اور ملی و دینی فریضہ سمجھیں اور ہر ممکن امداد سے دریغ نہ فرمائیں۔ علاوہ ازیں مدرسہ کے حساب و کتاب اور آمد و خرچ کا سلسلہ نہایت تسلی بخش ہے اور قابل اعتماد ہے اور اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ والسلام

(فقیر خان محمد عفی عنہ خادم خانقاہ سراجیہ کندیاں ۵ صفر ۱۳۹۰ھ)

نوٹ: گوشوارہ میں گندم کا خرچ درج نہیں ہے اس کو شامل کرنے کے بعد بر دست دار العلوم کا سالانہ خرچہ پچیس ہزار روپے (۲۵۰۰۰) ہے۔ اس وقت ۵ فاضل استاد عربی فارسی اور قرآن پاک حفظ و ناظرہ پڑھا رہے ہیں اور مقامی طلبہ کے علاوہ چالیس مسافر طلبہ بھی رہ رہے ہیں۔ جن کا طعام و قیام، کتب، علاج، کپڑے اور وظائف کا انتظام دار العلوم کی طرف سے ہوتا ہے۔ دار العلوم میں مزید علوم عقلیہ اور نقلیہ کے ماہر تجربہ کار استاد اور ایک قاری کی اشد ضرورت ہے۔ اسی طرح درجہ پرائمری کے لئے عمارت اور عملہ بھی درکار ہے، اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے بھی تقریباً پچیس ہزار روپے مزید خرچ ہونگے۔ یہ سب کچھ مسلمانوں کے تعاون سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔ اہل دل مسلمان اپنی پاک کمائی سے دار العلوم کا بھرپور تعاون کریں اور جملہ رقوم از قسم خیرات و صدقات مولانا غلام مصطفےٰ صاحب ناظم اعلیٰ دار العلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور کے نام ارسال کریں۔

منجانب:- اراکین دار العلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور فون ۲۸۶۳

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے
جمعیۃ علمائے اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے؟
غیور اور مخلص مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔
ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کیلئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علمائے کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔
اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
بایں وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعین فرمادیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔
پاکستان پرنٹنگ ورکس
اکابر جمعیۃ کی
اپیل

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর AHORE

پاکستان کا پہلا اخبار

جو مزدوروں، کسانوں اور پسے ہوئے عوام کے حق میں اپنی جانبداری کا اعلان کرتا ہے

ظلم، سرمایہ داری اور جاگیرداری کے خلاف

مجلس ادارت

حمید اختر
عبداللہ ملک
آئی اے رحمان

عوام دوستی کی پاداش میں ملازمتوں سے نکالے جانے والے صحافی ایک نئی جدوجہد کا آغاز کر رہے ہیں!

لکھنے والے :- مولانا غلام رسول مہر ○ احمد ندیم قاسمی ○ فیض احمد فیض ○ مظہر علی خاں ○ ظہیر بابر ○ ابراہیم جلیس ○ ڈاکٹر احمد حسین کمال ○ مولانا کوثر نیازی ○ حبیب جالب ○ منیر نیازی ○ پروفیسر کرک سپریچ ○ شہزاد احمد ○ انور سجاد ○ افتخار جالب ○ قریشی محمد حفیظ ○ ذوالقرنین۔

روزنامہ آزاد (جرنلسٹس یونائیٹڈ) ۴ لارنس روڈ لاہور

مطبوعہ: مکتبۂ جدید پریس لاہور

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ

قطبِ زماں شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست و مدیر:

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

یکے از مطبوعات:

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مولانا محمد منظور صاحب نعمانی

معارف القرآن

باعزت زندگی اور برتری کے شرائط

قرآن مجید کا یہ خاص مضمون ہے اور اس بارے میں اس قدر آیات ہیں کہ اس مختصر مقالہ میں ان سب کی گنجائش نہیں تاہم جو آیتیں ذیل میں نقل کی جارہی ہیں ۔ ہمارے مدعا کے لیے وہ بھی کافی ہیں ۔

(۱) وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۔

اور حق ہے ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا

(۲) ان اللہ یدافع عن الذین آمنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور ۝

توجمہ اپنے ایمان والے بندوں کی طرف سے (یعنی دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی حمایت کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو اور نہ ماننے والوں کو نہیں چاہتا ——

(۳) ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — ۝

ترجمہ :۔ اور اپنی کمزوری اور اسباب و سائل کی کمی کے خیال سے ہمت نہ ہارو اور (اب تک جو گذر چکا) اس کا غم نہ کرو۔ تم ہی اونچے ہوگے ۔ اگر تم ایمان والے ہو ۔

ان آیات بینات کی روشنی میں ایمان والوں کی نصرت مدد کا اور ان کو باعزت زندگی اور برتری کا مقام عطا فرمانے کا جو وعدہ فرمایا گیا ہے ۔ وہ بالکل واضح اور صاف و صریح ہے ۔ لیکن یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے ۔ کہ قرآن پاک میں ایسے موقعوں پر جہاں جہاں مومنین یا **الذین امنوا** کے خطاب آتے ہیں جن کا ترجمہ " اے ایمان والو " سے کیا گیا ہے ، ان سے مراد وہ قوم ہوتی ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کی لاشریک الوہیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر حقیقی ایمان رکھتی ہو ۔ اور اس کی زندگی اس ایمان کے مطابق ہو — لیکن اگر کسی قوم کا حال یہ ہو کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان تو کہتی ہو مگر اس زندگی ایمانی اور اسلامی زندگی نہ ہو (جیسا کہ موجودہ مسلمان قوم کا حال ہے تو وہ آیتوں کی مصداق نہیں ہے ۔ بلکہ اس کے حسب حال تو وہ وعیدیں اور قہر کی وہ آیتیں ہیں ۔ جو اس سے پہلے عنوان کے تحت نقل کی جاچکی ہیں ۔

جن میں دین سے بے اعتنائی برتنے والے اور خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والے مدعیان ایمان کو دنیا و آخرت میں ذلت و خواری کی سزا دینے کا اعلان فرمایا گیا ہے ۔

اس حقیقت کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ہی بہت سے لوگوں غلط فہمی ہے ۔ کہ مسلمان قوم خواہ کسی حال میں ہو اور اسکی دینی حالت خواہ کیسی ہی ہو ۔ بہر حال غیر مسلموں کے مقابلہ میں وہ اللہ کی مدد کی مستحق ہے ۔ حالانکہ قرآن مجید سے تو صاف یہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اللہ و رسول پر ایمان کا دعویٰ کرنے والی کوئی قوم جب اپنی بداعمالیوں سے ایمانی عہد کو توڑتی ہے اور اللہ کے خلاف چلتی ہے ۔ تو کشمکش حیات میں وہ اللہ کی مدد سے محروم ہوجاتی ہے ۔

اور دنیا میں ذلت و رسوائی اس پر مسلط کر دی جاتی ہے ۔ الغرض قرآن پاک میں ایمان والی قوم کے لیے غیبی مدد اور شوکت اور غلبہ و سلطنت کے جو وعدے فرمائے گیے ہیں انکا اسی قوم اور اسی جماعت سے ہے جو ایمانی زندگی اور ایمانی اوصاف کی حامل ہو

اور دوسری آیات میں ان ایمانی اوصاف کو بھی متفرق طور پر بیان فرما دیا گیا ہے ۔ جن سے انسانی زندگی اسلامی اور ایمانی زندگی بنتی ہے ۔

بلکہ ان اوصاف پر ہی مدد اور نجات ، فلاح و ترقی اور عزت و بالاتری کے وعدے فرمائے گیے جیسا کہ آیندہ درج والی آیتوں سے ظاہر ہے :۔

(۴) فاقيموا الصلوٰة وآتوا الزكوٰة واعتصموا بالله هو مولٰكم فنعم المولٰى ونعم النصير (الحج ع ۱۰)

پس قائم کرو نماز اور ادا کرتے رہو زکوٰۃ اور مضبوطی کے سا[تھ] وابستہ ہوجاؤ اللہ تعالیٰ سے ، وہ تمہارا کارساز ہے ۔ [بس] بہت اچھا کارساز ہے ، اور بڑا اچھا مددگار ہے ۔

(۵) وقال الله انی معكم لئن اقمتم الصلوٰة وآتيتم الزكوٰة وآمنتم برسلی وعزرتموهم واقرضتم الله قرضا حسنا (المائدہ ع ۔)

ترجمہ اور اللہ نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں (میرا فضل اور میری مدد تمہارے ساتھ ہے ، اگر تم قائم کرتے رہے نماز اور ادا کرتے رہے زکوٰۃ اور ایمان لاتے میرے رسولوں پر اور ان کی تعظیم و توقیر کرتے رہے اور اپنا مال و دولت اللہ کے کاموں اور دین کی ضرورتوں پر خرچ کرتے رہے ۔

(۶) ولينصرن الله من ينصره ان الله قوى عزيز (الحج ع ۶)

ترجمہ اور یقیناً اللہ مددگار ہوگا ان بندوں کا جو اس کے دین کی مدد کریں گے ۔ بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا ہے اور غلبہ والا ہے ۔

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کی مس[تحق] قوم ہے جس میں اقامت صلوٰۃ ادائے زکوٰۃ اللہ تعالیٰ [اور] اس کے رسولوں کی توقیر کے لیے اور دین کی ضرورتوں [کے لیے] مال و دولت خرچ کرنے اور دوسرے طریقوں سے [دین] کی مدد کرنے کے اوصاف موجود ہوں ۔

(۷) ومن يطع الله ورسوله ويخش الله ويتقه فاولئك هم الفائزون (سورۃ نور ع ۷)

اور جو اطاعت کریں اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈریں اللہ سے اور بچیں اس کی نافرمانی [سے] تو وہی کامیاب ہوں گے ۔

پھر ان دو آیتوں اس مضمون کو اور زیادہ مؤکد فرما[کر] ارشاد فرمایا گیا ۔

(۸) وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم ا[منا]

اللہ کا وعدہ ہے ان سے جو ایمان لائے تم میں سے اور نیک اعمال کر[یں] زمین میں حکومت دے گا جیسا کہ ان سے پہلوں کو حکومت بخش[ی] دین (اسلام) کو قوت دے گا جو اس نے انکے لیے اور ان کے خوف کو [امن سے]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفتہ وار **ترجمانِ اسلام** لاہور

جلد ۲۱ | جمعہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۳۲

ملک کی سالمیت و استحکام کا تقاضا اور عوام کی ذمہ داری

احمد حسین کمال

حالات کے عجیب و غریب چکر نے پاکستان میں سیاسی صورتِ حال کو نہایت مخدوش و نازک موڑ پر پہنچا دیا ہے۔ اور عوام مختلف سیاسی حلقوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ اسلام جمہوریت اور سوشلزم کا نام الزام تراشیوں کے لئے بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور اصول و مقاصد کے بجائے گروہ بندیوں کا فتنہ زور شور کے ساتھ سر اٹھا چکا ہے۔

عوام کو اصول و مقاصد کے بجائے گروہوں اور پارٹیوں کی حمایت کے لئے بلایا اور جمع کیا جا رہا ہے اور اس طرح عوامی قوت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کا خطرناک کھیل عروج پر ہے۔

یہ صورت حال اگر کسی سازش اور خفیہ منصوبہ کا نتیجہ نہیں ہے تو اسے ملک کی بدقسمتی سے ہی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر اس ملک کے رہنماؤں میں ذرہ برابر بھی ملکی سالمیت اور عوامی استحکام کا احساس ہے، تو انہیں اولین فرصت میں اس تلخ حقیقت کو محسوس کر لینا چاہیئے اور عوامی قوت کے پاش پاش ہو جانے کے خطرہ کو روکنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔

یہ بات اگرچہ جمہوریت پسند طبائع کے لئے ناگوار ہی کیوں نہ ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ملک کی وحدت و سالمیت کا بہت کچھ انحصار فوج پر ہے۔ اس کے اسباب و عوامل خواہ کچھ بھی ہوں۔ اور اس کے لئے خواہ کتنوں کو ہی ملامت کر لیا جائے۔ لیکن گذشتہ ۱۴ سال سے جو سیاسی خلفشار برپا ہے اور جمود و انتشار کے جن جن مراحل سے ملکی سیاست گذرتی ہوئی یہاں تک آئی ہے۔ اس نے کسی بھی ٹھوس سیاسی قیادت، کو جو ہمہ گیر ہو ملک میں پنپنے نہیں دیا۔ اور ملکی سالمیت کو مربوط رکھنے کا واحد سہارا اس اس پورے دور میں فوجی طاقت ہی بنی رہی۔ ملک اس سہارے سے اسی وقت دست بردار ہو سکتا ہے۔ جب ملک میں عوامی اعتماد کی حامل جمہوریت قائم ہو جائے۔

۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ ملک میں ایسی اجتماعی قیادت پیدا ہو جائے۔ جو پورے ملک کو مربوط، مستحکم اور سالم رکھنے کی اہلیت و طاقت رکھتی ہو۔

لیکن گذشتہ پندرہ سال سے بعض عناصر یہ کھیل کھیلتے چلے آ رہے ہیں کہ ایسی اجتماعی قیادت اس ملک میں پیدا ہی نہ ہونے دی جائے اور جب بھی کسی مضبوط اجتماعی قیادت کے نمایاں ہونے کے آثار نظر آئیں۔ اسے فوراً مفلوج کرنے کی کوشش کی جائے۔

پاکستان [illegible] جمہوریت ... ال میں الجھائے رکھنا ملک کے مفاد پرست طبقوں اور دخیل غیر ملکی سامراج کا عین منشاء و مدعا ہے۔ یہ طبقے اور

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

سامراج سے بہرہ ور ہونے والے عناصر برابر یہ کھیل کھیلا رہے ہیں۔

ایوبی اقتدار کو چیلنج کرنے کے لئے مضبوط و متحدہ عوامی طاقت ابھر آئی تھی۔ یہ طاقت جب تک ایوبی اقتدار کو چیلنج کرتی رہی۔ اسے پروان چڑھنے کے مواقع دیئے جاتے رہے۔ لیکن جیسے ہی عوامی طاقت کا رُخ مفاد یافتہ طبقوں اور سامراجی زیر اثرات کی طرف ہُوا، فی الفور اس کے خلاف محاذ آرائی ہو گئی، اور اسلام و جمہوریت کے نام سے محاذ آرائی کی طرح ڈالی گئی۔

ایوبی اقتدار کو چیلنج کرنے میں جمعیۃ علماء اسلام پیش پیش تھی۔ اس نے ۱۹۶۸ء کے اوائل میں ہی عوامی تحریک کا آغاز کر دیا تھا۔ اور خالص دین کی اساس پر عوامی انقلاب کی رہنمائی شروع کر دی تھی۔ اس کی یہ جد و جہد نہایت نتیجہ خیز ثابت ہوئی اور پاکستان کے مسلمان ایک بار پھر اسلامی نظام اور عوامی اقتدار کے مطالبہ کے ساتھ میدان عمل میں نکل آئے۔ اس طرح جمعیۃ علماء نے اسلامی عوامی قیادت کا سامان مہیا کر دیا۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام کی یہ کامیابیاں مفاد پرست گروہوں کے لئے خطرہ بن گئیں۔ وہ تو عوامی اقتدار کے غلبہ سے ہی ہراساں تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے تو اسے اسلام کی اساس دے کر ان کی عیش سامانیوں کے ساتھ ان کی آزادروی تک کو خطرہ میں ڈال دیا۔ اور انہیں اس بات پر مجبور ہو جانے کا راستہ ہموار کرتے لگی کہ وہ اپنی ناجائز دولت ہی عوام کے فائدہ کے لئے وقف کرنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ اسلامی زندگی اختیار کر کے لہو و لعب کی زندگی بسر کرنے سے بھی محروم ہو جائیں۔ چنانچہ مفاد پرست طاقتوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف سازشوں کے جال بچھانا شروع کر دیئے اور سوشلزم کی حمایت کا اتہام لگا کر اس کے خلاف شور و شغب برپا کرانے لگے۔

اس تمام ہنگامہ آرائی اور کذب آفرینی کا مقصد صرف یہ تھا اور یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے خالص اسلامی و عوامی پروگرام کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ یہ عناصر ایسا اسلام اور ایسا اسلامی نظام تو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو ان کے نجی مفادات اور نجی معاملات پر اثر انداز نہ ہو۔ اور جس کا نمونہ مودودی صاحب کے ایک حالیہ بیان سے سامنے آیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ان کی جماعت برسر اقتدار آ کر خواتین کو پردہ کی پابندی پر مجبور نہیں کرے گی اور زبردستی داڑھی نہیں رکھوائے گی۔

(کوہستان ملتان ۲۲ر جولائی ۱۹۷۰ء)

ظاہر ہے کہ ایک ایسا اسلامی نظام جس میں پردہ اور داڑھی جیسے اسلامی احکام کے لئے کوئی قانونی پابندی نہیں ہوگی۔ وہ مفاد پرست عناصر کو کیوں پسندیدہ نہیں ہوگا۔ اور وہ ایسے اسلامی نظام کے حق میں نعرے لگا کر اپنی اسلام پسندی کا ثبوت کیوں نہ دینگے اور جمعیۃ علماء اسلام پر اشتراکیت کا الزام عائد کر کے وہ اس کے ایسے اسلامی نظام سے جان چھڑانے کی کوشش کیوں نہ کریں گے جس میں داڑھی اور پردے کے شرعی احکام پر عمل کرنا پڑے گا اور ساتھ ہی اپنی ناجائز کمائیوں دولت منڈیوں سے محروم بھی ہو جانا پڑے گا۔

اسی طرح ان عناصر نے ملک میں پیدا ہونے والی بہتر عوامی قیادتوں کو ناکام بنانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اور ملک کی سالمیت و استحکام کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ ان حالات میں اب پاکستان کے مسلمان عوام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ آنے والے انتخابات میں اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ ان کی پسند صرف ان طاقتوں کے لئے ہو، جو عوام کے اقتدار کو ملک میں بحال کرنا چاہتی ہیں۔ اور اسلامی احکام کے نفاذ کو اولیت دیتی ہیں۔ ایک ایسے اسلامی نظام کے نفاذ کے نام سے دھوکا نہ کھائیں۔ جس میں کسی شرعی حکم کی پابندی ضروری نہ ہو۔ اس طرح عوام اپنے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کا راستہ بھی ہموار کر لیں گے اور براہ راست اپنے اقتدار کے قیام کو ممکن بنا لیں گے۔ صرف اسی طرح سے ہی ایسی عوامی قیادت ابھر سکتی ہے جو ملک کی سالمیت و استحکام کی پوری طرح ضامن بن جائے اور فوج کو ملکی دفاع کے لئے سبکدوش کر دے۔

حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب کا خط

برادرم شورش صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آپ نے ۱۳ر جولائی کے چٹان میں مجھ سے مطالبہ کیا تھا کہ میں تحریف قرآن، توہین انبیاء علیہم السلام اور تنقیص صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق میں مودودی صاحب کی تحریرات کی نشاندہی کروں۔ اس کے جواب میں میں نے مودودی صاحب سے بالمشافہ گفتگو کر کے اس معاملے کا فیصلہ کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ جسے آپ نے ۲۷ر جولائی کے شمارہ میں شائع کیا۔ مگر آپ نے میری اس مخلصانہ تجویز کو خواہ مخواہ مناظرے اور مجادلے کا نام دے کر بے انصافی کی۔ اور اس پر زور دیا کہ میں اپنے الزامات کو چٹان میں شائع کرا دوں۔ حالانکہ اس طرح معاملے مزید الجھنے کے اسباب پیدا ہوں گے۔

اب ۳ر اگست کے چٹان میں مودودی صاحب کا ایک خط شائع ہُوا، جو میرے مذکورہ خط کے جواب میں ہے مودودی صاحب نے بھی اس خط میں وہی رٹ لگائی ہے کہ میں اپنے الزامات چٹان میں شائع کرا دوں اور وہ چٹان ہی میں اس کا جواب دیدیں گے اور بالمشافہ گفتگو نہ کرنے کی وجہ یہ بیان کی کہ مولانا غلام اللہ خاں صاحب میرے لئے جو زبان اور انداز بیان استعمال کرتے ہیں۔ اس کے پیش نظر مجھ سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ میں ان سے ملنا یا بات کرنا پسند کروں گا۔

مودودی صاحب کے یہ الفاظ ان کی انانیت کے آئینہ دار ہیں اور وہ داعی حق کی شان لایخافون فی اللہ لومۃ لائم سے عاری ہیں۔ بحقیقت مودودی صاحب نے اس طرح بالمشافہ گفتگو سے فرار کی ایک خوبصورت راہ نکالی ہے۔

محترم شورش صاحب۔ امید ہے کہ اب آپ پر مولوی عبیداللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ کی ثقہ روایت کی حقیقت بھی واضح ہو گئی ہوگی کہ ایک ساتھ بیٹھ کر بالمشافہ گفتگو کر کے مسائل کو سلجھانے میں کس کا غرور اور ذاتی وقار آڑے آ رہا ہے نیز تمام امت میں سے بلند ترین صحابہ جیسی شخصیتوں پر مودودی صاحب نے جو زبان استعمال کی ہے۔ وہ خود تو شاید بھول گئے ہوں۔ لیکن ان کی کتاب خلافت و ملوکیت اس پر شاہد ہے۔ وہ تو خاتم النبیین کے اصحاب کبارؓ پر بہتان الزام تراشی اور تنقید و تنقیص کی زبان پوری بے باکی سے استعمال فرمائیں۔ تو ان کی شائستگی میں ذرہ بھر فرق نہ آئے اور کوئی صحابہ رضی اللہ عنہم کی حمایت میں مودودی پر تنقید کرے یا ان کی بہتان طرازیوں کے جواب دے تو وہ بیچارہ زبان کی شائستگی سے محروم سمجھا جاتا ہے

عزیز محترم! آپ جانتے ہیں کہ مودودی صاحب سے میرا قطعاً کوئی ذاتی عناد نہیں صرف حمایت حق میں رضائے الٰہی مقصود ہے۔

امید ہے کہ میری ان معروضات پر ہر صاحب علم خصوصاً آپ ٹھنڈے دل سے غور فرمانے کی تکلیف گوارہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (مولوی غلام اللہ خاں) ۸/۱

مولانا محمد امین اورکزئی کراچی شہر

کراچی کے ایک مفتی کی غلط بیانی اور اصل حقیقت

کافی دن ہوئے کراچی کے مفتی رشید احمد صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ایک مضمون لکھا اور مختلف طریقوں سے اس امر کی اشاعت کی گئی، اس مضمون میں بطور خاص حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو افتراء و اتہام کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اور ان اتہامات کے سلسلہ میں کچھ باتیں ایسی تھیں جن کا تعلق عالم اسلام کے ممتاز ترین عالم دین اور عصر حاضر کے عظیم محدث، علوم انوریہ کے وارث و امین، پیکر اخلاص و یقین سیدی حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری شارح الجامع للترمذی دامت برکاتہم اور استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب ناظم درجۃ التخصص فی علوم الحدیث اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مدرسہ قاسم العلوم کے ایک ممتاز استاذ مولانا محمد موسے سے تھا ان حضرات نے اپنے ایک اخلاقی اور شرعی فریضہ کو ادا کرتے ہوئے ان الزامات کی حقیقت بیان کی۔ چنانچہ ان سب حضرات کے بیانات ترجمان اسلام ۲۶ جون کے شمارہ میں شائع ہوگئے۔ ان وضاحتی اور تردیدی بیانات کے بعد ہمارے چند دوستوں کے سامنے مفتی صاحب نے فرمایا کہ یہ حضرات تو بھول گئے ہیں۔ اور میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان حضرات نے یہ جھوٹ لکھا ہے۔ اور پھر اپنی مخصوص عادت کے مطابق چند کلمات ایسے ارشاد فرمائے جن سے ان کا تقدس اور ان کی پارسائی ظاہر ہوتی تھی۔ چند دنوں کے وقفہ کے بعد مفتی رشید احمد صاحب کا ایک جوابی مضمون اخبارات میں چھپا، اور پھر صوت الاسلام کے ۱۰ جولائی کے شمارہ میں شائع ہوا۔

مفتی رشید احمد صاحب نے اپنے بیان میں ایک تو یہ شکایت کی کہ کشف حقیقت کا لب و لہجہ تلخ و تند ہے اور دوسری شکایت یہ کی کہ میرے دلائل کا جواب دینے کے بجائے مجھ پر الزامات لگائے گئے ہیں۔ مفتی صاحب کی ان ابتدائی شکایتوں کا مختصر جواب یہ ہے کہ "الحق تلخ" ایک زندہ حقیقت ہے۔ حقائق کا سامنا دشوار ہی ہوتا ہے اور رہا آپ کے دلائل کا جواب دینے کا سوال، تو عرض یہ ہے کہ ان حضرات کا یہ مقصد ہی نہیں تھا کہ آپ کی جملہ باتوں کا جواب دے دیں۔ پھر آپ کی تحریر فرمودہ ... کہا ہے اس کی حقیقت بس صرف اتنی ہے کہ اپنی طرف سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر الزامات عائد کئے، غلط باتیں منسوب کیں۔ پھر اس پر یکطرفہ بحث فرمائی۔ آخر اس کا جواب اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ ساری کہانی من گھڑت ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ جھوٹا دعوے کرے کہ فلاں و فلاں کی موجودگی میں مفتی رشید احمد صاحب کے ساتھ میری گفتگو ہوئی۔ وہ العیاذ باللہ مسئلہ توحید یا مسئلہ رسالت وغیرہ کا انکار کر رہے تھے۔ اور میں نے قرآن حکیم اور احادیث نبویہ اور عقلی دلائل کے زور سے اس کو ساکت کر دیا۔ فلاں فلاں آیتیں پڑھیں تو آیا شریک محفل فلاں و فلاں صاحبان اس شخص کے ذکر کردہ قرآنی آیات و احادیث اور عقلی دلائل کا جواب دیں گے، یا اس شخص کی غلط بیانی پر شہادت دینے پر اکتفا کریں گے۔

آگے مفتی رشید احمد صاحب اپنے جوابی مضمون میں فرماتے ہیں کہ احباب کے شدید اصرار کے بعد خیال ہوا کہ علمی انداز میں چند دلائل پیش کر دوں۔ ممکن ہے کہ کسی کو ان پر غور کرنے کی توفیق ہو جائے۔ ہم مفتی صاحب کے بار بار شکایت کی بنا پر مناسب سمجھتے ہیں کہ ان دلائل کا خلاصہ پیش کریں۔ اور پھر اس پر مختصراً کچھ تبصرہ کر دیا جائے۔ مفصل بحث کی نہ ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہر صاحب فہم بلکہ معمولی سمجھ رکھنے والا شخص بھی مفتی صاحب کے ان علمی دلائل کا وزن بآسانی معلوم کر سکتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ مضمون بندہ نے اساتذہ کرام کے مشورہ و اجازت کے بغیر لکھا ہے اس کی پوری ذمہ داری مجھ پر ہی عائد ہوگی۔

مفتی صاحب نے اپنے اس مضمون میں نمبروار سات دلائل ذکر کئے ہیں۔ جن کا خلاصہ مع تبصرہ حسب ذیل ہے:

(۱) مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ کشف حقیقت میں ہے کہ مفتی محمود نے یومیہ مزدور کے اجیر مشترک ہونے پر اصرار نہیں کیا بلکہ مزارعہ کو اجیر مشترک قرار دیا تھا اور بالآخر مجلس نے بھی وہی فیصلہ کیا۔ جو مفتی صاحب کا موقف تھا اس عبارت پر گرفت کرتے ہوئے مفتی رشید احمد صاحب بڑے ... ہوئے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مزارع سے متعلق مجلس تحقیق کے ارکان میں اختلاف تھا سوال یہ ہے کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا آدمی بھی ہے جو مزارع کو اجیر خاص سمجھتا ہو؟ (صوت الاسلام ص ۱)

مفتی صاحب کی خدمت میں ہماری گذارش ہے کہ جب آپ یہ خوب سمجھتے ہیں کہ دنیا میں کوئی ذی فہم مزارع کو اجیر خاص نہیں سمجھتا تو آخر آپ نے جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا محمود صاحب جیسی عظیم علمی شخصیت کے متعلق یہ اعتقاد کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یومیہ مزدور کو اجیر مشترک قرار دینے پر اصرار کیا ہوگا۔ اگر آپ کے نزدیک مفتی محمود صاحب کے متعلق اس قسم کا تصور ممکن ہے تو معاف فرمائیے اور لوگ بھی یہ تصور کر سکتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ مجلس تحقیق کے مفتی رشید احمد نامی ایک شخص نے مزارع کو اجیر خاص سمجھ رکھا ہو۔ اس جواب کے بعد ہم مفتی صاحب سے ادب سے عرض کریں گے کہ آپ نے کشف حقیقت کی نعوذ باللہ عبارت نقل کرنے میں بھی امانت اور دیانت داری کا ثبوت نہیں دیا۔ آپ اپنی عبارت اور کشف حقیقت کی اصل عبارت کا تقابل کر کے دیکھیں۔

(۲) مفتی صاحب نے اپنی دوسری دلیل میں چند باتیں فرمائی ہیں (۱) مفتی محمود صاحب نے الحق میں مضمون دے کر مجلس تحقیق کے اصول موضوعہ کی خلاف ورزی کی اور عہد شکنی کے مرتکب ہوئے (۲) مفتی صاحب نے مجلس تحقیق کی کارکردگی کا تاج بھی خود ہی اپنے سر رکھ لیا ہے (۳) کشف حقیقت نے میرے اس الزام کی تردید اس لئے نہیں کی کہ وہ "الحق" میں شائع ہوا (۴) جب میرا یہ الزام درست ہے تو دوسرے الزامات کو بھی اس پر قیاس کر لیا جائے ... قیاس کن ز گلستان من بہار مرا (صوت ص)

اس دلیل کے متعلق ہماری جوابی گذارش یہ ہے کہ آپ نے یہ بالکل غلط لکھا ہے کہ "الحق" میں مضمون مفتی محمود صاحب نے دیا اور مجلس کی کارکردگی کا تاج خود اپنے سر پر رکھا۔ "الحق" ربیع الاول ۱۳۹۰ھ کا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں مجلس تحقیق کا مرتب کردہ خاکہ شائع ہوا ہے اور ابتدائیہ مدیر الحق جناب سمیع الحق صاحب نے لکھا ہے۔ مفتی صاحب نے نہ تو کوئی مضمون لکھا ہے اور نہ مجلس تحقیق کی سرپرستی کا دعویٰ کیا ہے۔ "الحق" کا مطالعہ کرنے سے ایک طرف مفتی رشید احمد صاحب کی غلط بیانی واضح ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف یہ حقیقت بھی عیاں ہوتی ہے کہ اس مضمون کی اشاعت سے قطعاً یہ مقصد نہ تھا کہ اس کا کریڈٹ جمعیۃ کے حصہ میں آئے ورنہ "الحق" کا فاضل مدیر ہرگز یہ نہ لکھتا کہ یہ سارا کام

غیر سیاسی اور اعلیٰ دینی و علمی سطح پر کیا جا رہا ہے۔ کسی بھی خاص جماعت کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہوگا" اور نہ وہ معاشی خاکہ کے اصول موضوعہ کا ذکر کرتا۔ یہ مفتی رشید احمد صاحب کے گلستان کا حال ہے۔ جس سے ان کی بہار کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(۴) مفتی صاحب کی تیسری دلیل یہ ہے کہ معاشی خاکہ میں ہے کہ اسلامی حکومت کسی کو موات زمین احیاء کے لئے دے اور وہ خود اپنی محنت، یا اپنے اجیر خاص کے ذریعہ اس کا احیاء کرے تو وہ خود اس کا مالک ہو جائیگا۔" اور جمعیۃ کے منشور میں ہے کہ جس نے افتادہ زمین کو آباد کیا وہی اس کا [illegible] قرار دیا جائے گا۔ اس پر مفتی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں کہ اس میں مزدوروں سے آباد کرائی گئی زمین کا حکم لکھنے سے اعراض میں کیا حکمت ہے (صوت ۵)

مفتی صاحب اس میں وہی حکمت ہے جو "مَنْ اَحْیَاءَ اَرْضًا مَیْتَۃً فَھِیَ لَہٗ" کے ارشاد نبوی میں ہے۔ جمعیۃ کے منشور کی عبارت اس حدیث شریف کا ترجمہ ہے اگر منشور میں جمعیۃ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے بغیر کسی حک و اضافہ شامل کیا تو اس میں مفتی رشید صاحب یا دوسرے مسلمان کو چہ میگوئی کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے؟

مفتی صاحب کی چوتھی دلیل کا حاصل یہ ہے۔ اسلامی معاشی خاکہ میں جاگیروں کے ضبط کرنے کے متعلق جو تفصیلات ہیں۔ جمعیۃ کے منشور میں ان کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

مفتی رشید احمد صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پارٹی کا منشور کوئی فقہی کتاب نہیں ہوتی اور نہ رد المحتار کا فتاویٰ ہوتا ہے کہ اس میں مسئلہ کی تمام جزئیات، تفریعات تفصیلات بیان کئے جائیں۔ بلکہ وہ چند اصولی اور کلی دفعات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی جمعیۃ کا منشور بھی ہے کہ اس میں صرف ضروری اور بنیادی امور کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور بار بار تقریراً و تحریراً یہ بات دہرائی جا چکی ہے کہ جمعیۃ جو قانون ملک میں نافذ کرے گی وہ حنفی فقہ کی روشنی میں مرتب ہوگا۔ اس لئے جمعیۃ کا منشور ایک متن ہے اور فقہ حنفی کی ہی روشنی میں اس کی شرح کی جائے گی۔

(۵) مفتی رشید احمد کی پانچویں دلیل یہ ہے کہ زمین وغیرہ کی تحدید ملکیت کا مسئلہ مجلس میں طے نہیں ہوا۔ بلکہ آئندہ کے لئے غور کرنے پر چھوڑا گیا۔ ارکان مجلس سب اس پر متفق تھے کہ تحدید ملکیت فی نفسہٖ جائز نہیں صرف مفتی محمود منفرداً یہ رائے رکھتے تھے کہ بوقت ضرورت، شدیدہ دفع ضرر عام کے لئے اس کی گنجائش ہے۔ بعد میں مفتی صاحب نے از خود اس کے جواز کا فیصلہ کر لیا اور دوسروں کی رائے ظاہر کئے بغیر اس کا اعلان بھی کر دیا (صوت ص ۶)

مفتی رشید احمد صاحب اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ جمعیۃ کا منشور کراچی میں مجلس تحقیق نے تیار نہیں کیا اور نہ اس منشور میں یہ دعوےٰ کیا گیا ہے کہ یہ منشور بعینہٖ انہی دفعات پر مشتمل ہے کہ مجلس تحقیق میں طے شدہ تھے اس لئے آپ جمعیۃ کو مجلس تحقیق کے تیار کردہ خاکہ سے تجاوز کرنے کا الزام نہیں دے سکتے۔ اسی طرح اسلامی منشور بیان المذاہب پر لکھی ہوئی کتاب بھی نہیں حتیٰ کہ اس میں دوسروں کے آراء نقل کئے جاتے۔ پھر یہ بات بھی عجیب سی ہے کہ مجلس تحقیق میں اگر ایک مسئلہ کا فیصلہ نہ ہو سکا، تو مجلس سے باہر اس مسئلہ کو حل کرنا ناجائز اور قابل اعتراض ہوگا۔ اسلامی منشور کی اس دفعہ پر اگر آپ کا کوئی اعتراض ہے۔ تو اشتراکیت اشتراکیت کا ڈھنڈورہ پیٹنے کی بجائے کتاب و سنت اور فقہ حنفی کی روشنی میں منشور کی دفعہ پر بحث کیجئے، اگر واقعی اس دفعہ میں کوئی شرعی سقم ہے تو حسب اعلان اس کی تصحیح شکریہ کے ساتھ کی جائے گی۔ ورنہ آپ کی تشفی کے لئے جواب دیا جائے گا۔

(۶) چھٹی دلیل مفتی رشید احمد صاحب کی یہ ہے کہ مجلس تحقیق کی کاپی میں کارخانوں کی ضبطی سے متعلق کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اور جمعیۃ کے منشور میں ناجائز طریقوں پر قائم کی جانے والے کارخانوں کی ضبطی کا حکم ہے۔ اس سے میرے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ جس میں میں نے کہا تھا کہ مفتی صاحب کارخانوں کی ضبطی کا نظریہ لے کر آئے تھے۔ پھر دلائل کی روشنی میں انہوں نے اس کا عدم جواز تسلیم کر لیا تھا۔ مگر آخر میں فرمایا کہ ناجائز ہونے کے باوجود ہم نے یہ کام کرنا ہے۔

مفتی رشید احمد صاحب مزید تدقیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں "ذرا غور فرمایئے کہ اگر مفتی صاحب نے پیسے کارخانوں کے جواز ضبط سے رجوع نہیں کیا تھا، تو ان کارخانوں کو قومی ملکیت قرار دینے کا مسئلہ مجلس تحقیق کی کاپی میں کیوں نہیں لکھا گیا؟ اگر اس کا عدم جواز تسلیم کر لینے کے بعد انہوں نے یہ کام کرنے کا عزم ظاہر نہیں کیا تھا، تو بعد میں چھپنے والے منشور میں اس کا اعلان کیوں آیا؟ (صوت ص ۶)

مفتی صاحب نے یہ دلیل غالباً ایسی حالت میں تحریر فرمائی جبکہ آنجناب کا دماغی توازن برقرار نہ تھا اور حواس آخر ایک مجلس کی کاپی میں نہیں اور جمعیۃ کے منشور میں ہے۔ اس سے آپ کی ذکر کردہ جھوٹی کہانی کی تصدیق کس طرح سے ہو سکتی ہے۔ معلوم نہیں یہ کونسا انوکھا طرز استدلال ہے۔ جس سے تا حال علمی دنیا بے خبر ہے ہم نے مفتی رشید احمد صاحب کی دعوت قبول کرتے کافی غور کیا تو معلوم ہوا۔ اور مذکورہ بالا خط کشیدہ جملہ کو ایک نظر دیکھتے ہی ہر شخص کو یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر مفتی محمود صاحب نے بقول مفتی رشید احمد صاحب کارخانوں کو ضبط کرنے کے جواز سے رجوع کیا ہوتا۔ اور مجلس کے دیگر ارکان تو پہلے ہی بزعم آپ عدم جواز کے قائل تھے۔ تو اس متفقہ مسئلہ کا مجلس کی کاپی میں آنا ضروری تھا کہ کارخانوں کو قومی ملکیت میں لے لینا جائز نہیں۔ ہم مفتی رشید احمد صاحب سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ مفتی محمود صاحب کے رجوع کے بعد یہ مسئلہ مجلس کی کاپی میں کیوں نہیں آیا ستم ظریفی کی انتہا ہے کہ الٹا مفتی صاحب یہ سوال ہم سے کرتے ہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

مفتی صاحب! جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی مہلت کوشش چھوڑ دیجئے۔ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ جھوٹ بہر حال جھوٹ ہوتا ہے۔ وہ ضرور کہیں سے جھانک کر لوگوں کو اپنا منہ دکھاتا ہے۔ جیسا کہ خط کشیدہ جملہ میں یہ نقشہ آپ کے سامنے ہے اور تعصب، عناد اور خود پسندی کے دوائر سے نکل کر غور فرمایئے کہ یہ کہیں "مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ" کا نتیجہ تو نہیں کہ اللہ جل شانہٗ خود آپ ہی کے قلم سے آپ ہی کی تکذیب کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں۔ بعینہٖ وہی کلمات جس سے آپ مفتی محمود صاحب کو متہم کرنا چاہتے تھے۔ خود آپ ہی کے غلط بیانی کے گواہ ہیں۔ فسبحانہ ما اعظم شانہٗ و نعوذ برضاہ من سخطہ

(۷) ساتویں علمی دلیل کے ضمن میں مفتی رشید احمد صاحب نے استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ ہم اس بارے میں مفتی صاحب بیچارے کو معذور سمجھتے ہیں۔ اور اس کے جواب میں مفتی صاحب کی علمی و عملی پوزیشن واضح کرنے کے بارہ میں کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھتے بلکہ یہ "دلائل سبعہ" ان کی علمی صلاحیت اور استعداد کو معلوم کرنے کے لئے کافی اور وافی ہیں صرف اتنا کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ نے مجلس تحقیق کی کاپیوں کو اپنا جاگیر سمجھ کر یہ اعتراض نہیں اٹھایا کہ آپ لوگوں نے علمی سرقہ کیا ہے بلکہ مجلس تحقیق کے اصول موضوعہ کی بنیاد پر اٹھایا۔ جس کی

مودودی فرقے کے سربراہ کی قلمی آوارگی

مودودی اور انگریز مورخ مسٹر ڈوزی کا فکری اتحاد

حافظ محمد امیر علوی کبیر والہ

آج کل سب سے زیادہ جو سرگرم دین کی ٹھیکیدار جماعت ہے وہ نام نہاد جماعت اسلامی ہے۔ یہ نام ایسا عجوبہ ہے کہ ہر بھولا بھالا اور سیدھا سادہ انسان اس کی گرفت میں بڑی آسانی سے آجاتا ہے اور دام فریب میں گرفتار ہوکر باطل پر اس طرح مصر رہتا ہے کہ اگر کوئی قرآن سر پر رکھ کر کہے کہ صحابہ کرامؓ تنقید سے بالا ہیں ابوالاعلیٰ تنقید کا نشانہ بن سکتے ہیں تو ادنیٰ سا مودودیہ بھی سینہ تان کر کھڑا ہو جائے گا۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ صحابہ کرام میں تنقیص واقع ہو سکتی ہے لیکن جہاں تک ہمارے آقا و مولے کا تعلق ہے۔ یہ تمام عیبوں سے پاک ہیں۔ اس لئے کہ اگر آپ نام کا تجزیہ کریں تو اسی سے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اس تحریک کا تھوڑا سا خاکہ ہم پیش کرتے ہیں کہ یہ ایک انوکھے قسم کا ڈرامہ ہے جس میں گاڑی کو آگے اور گھوڑے کو پیچھے باندھ کر امت محمدیہ کے سادہ دل عوام اور ابلہ مزاج افراد کو جذب کرنے کی غرض سے فتنہ کشی اور فسوں سازی کا کھیل کھیلا جا رہا ہے آپ یقین جانیئے کہ یہ جماعت کسی بھی اسلامی جماعت کی تعریف میں نہیں آتی۔ کیونکہ اس نام نہاد جماعت کا امت مسلمہ کے ماخذ قرآن و سنت اور اسلامی تاریخ کے پس منظر سے کوئی دور کا بھی علاقہ و تعلق نہیں اور مودودی صاحب نے اپنی اس تحریک نامزدہ جماعت اسلامی کے ذریعے سے امت مسلمہ کے دین قیم کے تاریخی سرمایہ کو مٹا کر ذاتی سطح پر اپنی انانیت اور مذہبی امارت کا ایک عظیم بت کھڑا کر دیا ہے۔ اور اس جذبۂ پیشوائی کی تسکین کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سفاکانہ طریقے سے نہایت جارحانہ حملے شروع کر رکھے ہیں۔ جو غیرت مند مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ حد یہ ہے کہ ان دین کے رہزنوں مذہب کے ڈاکوؤں اور انسانیت کے لٹیروں نے محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں چھوڑا اور آپ کی ذات اقدس پر شدید ترین حملے کر کے ناخلفشاری کا ثبوت دیا ہے۔ یہاں تک کہ عصمتِ انبیاء کا انکار کر کے غیر مسلم محرروں سے بھی دو چار آگے چھلانگ سا لگا دی۔

اس جماعت کی غلط کاریوں کی منجملہ وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان میں چھوٹے بڑے عاقل غیر عاقل نیک و بد کی کوئی تمیز نہیں۔ دجل و دروغ گوئی کذب افتراء، مکر و فریب کے لحاظ سے ہر ایک مودودیہ چار سو بیس گز کا ہے۔ اس غیر ناجی فرقے کے لوگ یاوہ گوئی اور کذب بیانی میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی اس طرح کوشش کرتے ہیں۔ جیسے میدان مقابلہ میں بے مہار گھوڑے۔ یہاں تک کہ پیرانہ سالی قبریں کھینچ لینے والی بیماری (جس کے علاج کے لئے مودودی صاحب کو لندن جانا پڑا) قیامت کی بازپرس جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں کا خیال بھی ان کے لئے سد راہ نہیں ہوتا۔

چنانچہ مودودی جماعت کے بوڑھے امیر اعلےٰ ابوالاعلیٰ مودودی برعکس نام نہند زنگی کا فور قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ اس کے باوجود بھی اپنے آقایان امریکہ کو خوش کرنے کے لئے اسلام پر اپنے زہریلے ڈنگ مار کر، بے موقع تیر برسا کر اور شیوۂ کذب و افترا کو اپنا کر اپنے نامۂ اعمال کو تاریک سے تاریک تر کئے جا رہے اور اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ گو کہ مودودی جماعت کے یہ حقیقتیں ضرورت سے زیادہ تلخ ہیں۔ جو ان کی طبع نازک پر یقیناً گراں گذریں گی۔ لیکن مجھے ادب و احترام کے ساتھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ جو تلخ نوشی حقیقت کے جام کے اندر آپ کے لئے دعوت الی الخیر کی حیثیت رکھتی ہو اسے قبول کر کے اپنی عاقبت سنواریں اور مودودی غلو کی اجھروی عینک اتار کر مودودی صاحب کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر مومنانہ فیصلہ فرماتے ہوئے مودودیت سے تائب ہو جائیں۔ مودودی صاحب اسلام کے شدید ترین دشمنوں کی ہمنوائی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے وعظ و تلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا۔ مضبوط دلائل دیئے، واضح حجتیں کیں، فصاحت و بلاغت اور زور خطابت سے دلوں کو گرمایا۔ لیکن وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد جب داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا، اور طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے تھے"۔

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۸)

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی۔ مگر اس بات کا انتظار نہ کیا کہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی اور سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔" (بحوالہ ایضاً)

یہ ہیں وہ ناپاک خیالات جن کا اظہار مودودی صاحب کے ہمخیال انگریز مورخ مسٹر ڈوزی نے ان الفاظ میں کیا:

"فتح مکہ کے بعد جو قبیلہ اب تک بت پرست تھے انہیں معلوم ہو گیا کہ اب مخالفت بے سود ہے۔ ایک نیست و نابود کر دینے والی دھمکی نے ان سے اسلام قبول کرا لیا جس کی تلقین محمد کے جرنیل ایک ہاتھ میں قرآن دوسرے ہاتھ میں تلوار لے کر کرتے تھے"۔

ایک دوسرا مورخ مسٹر اسمتھ لکھتا ہے۔ "پیغمبر اسلام نے اول اول مذہبی آزادی کی تاکید کی تھی۔ مگر رفتہ رفتہ اس کی جگہ زبردستی ہونے لگی"۔

خط کشیدہ عبارت کو بالتکرار پڑھیئے۔ پھر مودودی صاحب کے اور اسلام کے بدترین دشمنوں کے خیالات کا موازنہ کیجئے۔ اگر آپ کی دانست میں ان میں سے ہر سہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک محمد اختر اسلام صاحب
ہڈالی (سرگودھا)

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا!

سرگودھا میں مودودی چیتھڑے کی کذب بیانی

گذشتہ دنوں، ملک کے ممتاز عالم دین اور جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز راہنما حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے ضلع سرگودھا کے اہم مقامات جھاوریاں مٹھہ ٹوانہ، روڈہ کا دورہ کیا۔ دریں اثناء آپ اہل ہڈالی کے اصرار پر ہڈالی بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے بعد نماز ظہر جامع مسجد بالیاں میں ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ تقریر کے ہم آخر میں وہاں گئے۔ نوجوان محمد اختر اسلام صاحب نے ایک رقعہ کے ذریعہ مولانا قاسمی سے چند سوالات کئے۔ مولانا قاسمی صاحب نے ان سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کسان کانفرنس میں کیمپ لگائے تھے۔ دراصل یہ الزام مودودی جماعت کے بغل بچے الطاف حسین قریشی کے ہفتہ وار پرچے "زندگی" المعروف بہ گندگی نے لگائے تھے۔ مولانا نے واضح الفاظ میں اس کی تردید کی جس سے محمد اختر اسلام صاحب مطمئن ہو گئے۔ اور تقریر کے بعد رہائش گاہ پر پہنچ کر اس نوجوان نے مولانا قاسمی صاحب کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ ہڈالی کے عوام نے مولانا قاسمی کی تقریر نہایت اطمینان کے ساتھ سنی اور نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ ہڈالی کے عوام شاہد ہیں کہ مولانا قاسمی نے نہایت پیارے انداز میں قرآن پاک کے ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر پیش کی۔ لیکن کیا کیا جائے مودودیوں کا کہ ان کو قرآن پڑھنا اور اس کی تفسیر بیان کرنا بھی گالی نظر آتا ہے ——— مودودیان سرگودھا ایک عدد ہفتہ وار چیتھڑا "رفاقت" کے نام سے سرگودھا شہر سے شائع کرتے ہیں اور اس میں جمعیۃ کے راہنماؤں کے خلاف لاہور کے بدنام زمانہ ہفتہ وار پرچوں چٹان اور زندگی میں جو جھوٹ بکا جاتا ہے۔ اس کو وہ اپنے انداز میں لکھ کر شائع کرتے ہیں۔

جھوٹ لکھنے والوں اور گھڑنے والوں کی مودودی جماعت کے پاس ویسے بھی کوئی کمی نہیں۔ چنانچہ سرگودھا کے اس چیتھڑے نے "زبانوں کو لگام دیجئے" کے عنوان سے ایک شذرہ سپرد قلم کیا اور اس میں لکھا کہ:-

"حال ہی میں ہڈالی (ضلع سرگودھا) میں ہزارئی بدنام زمانہ مولوی ضیاء القاسمی نے تقریر شروع کی تو ایک نوجوان طالب علم نے چند سوالات کاغذ پر لکھ کر سٹیج پر بھیجے۔ سوال پڑھ کر مولوی صاحب کے اوسان خطا ہو گئے اور جواب دینے کی بجائے ..... مودودی صاحب کے خلاف نعرے لگوانا شروع کر دیئے۔ جب ان سوالوں کے معقول جواب نہ دیئے گئے تو پبلک نے تقریر سننے سے انکار کر دیا۔"

پہلے تو ہم ان کے اس سفید جھوٹ پر لعنت بھیجتے ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ بھی ان کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ نوجوان جس نے مولانا قاسمی صاحب سے سوال کیا تھا محمد اختر اسلام تھا اور اب اس نے ہڈالی میں جمعیۃ بھی قائم کر دی ہے۔

مودودی فرقہ کے تنخواہ دار ایجنٹو!

اب وہی نوجوان تمہاری اس کذب بیانی کا پردہ چاک کرتا ہے ——— (ناظم راؤ)

مکرمی جناب!

بروز پیر مورخہ ۲۷ کا ہفت روزہ "رفاقت" جو کہ اصلاحی منزل کچہری بازار سے شائع ہوتا ہے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں ایک اداریہ "اپنی زبان کو لگام دیجئے" کے نام سے شائع ہوا۔ دیگر قارئین نے بھی اسے ضرور پڑھا ہوگا۔

اس ہفت روزہ اخبار کے ایڈیٹر نے جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف وہ شرمناک، شر انگیز اور گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں، جنہیں ایک با ایمان مسلمان کبھی بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ مذکورہ ایڈیٹر نے جمعیۃ علماء اسلام کو پاکستان پیپلز پارٹی کی "بغل بچہ" جماعت کہا ہے اور اسلام کے علماء کرام کو "نام نہاد" مولویوں کے نام سے پکارا ہے۔ اس ذلیل انسان نے جو علماء کرام کو زبانوں پر لگام چڑھانے کو کہا ہے اور اسلام کو ذلیل اور رسوا کرنے کی شرمناک اور بے حیائی پر مبنی الفاظ علماء کرام سے منسوب کئے ہیں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جو علماء کرام اسلام کے تحفظ اور احیاء کے لئے صدیوں سے اپنے تن من اور دھن کی بازی لگاتے چلے آ رہے ہیں وہ تو سب نام نہاد اور اسلام کو رسوا کرنے والے ٹھہرے اور تم لوگ اسلام کے بڑے حامی اور ٹھیکیدار بن گئے ہیں، جن کے ضمیروں کو سرمایہ کی جھنکار نے خرید لیا ہے۔ جو اپنی عزت و ناموس کا سودا جماعت اسلامی سے کر بیٹھے ہیں اور صرف چند کوڑیوں کے عوض اپنے دین و ایمان کی قربانی بھی دے رہے ہیں۔ یہ اسلام کے تحفظ کے بڑے داعی اور علمبردار ہیں۔ یہ لوگ ہیں، جن کی غیرت مردہ ہو چکی ہے اور جو جھوٹ کو سچ پر ترجیح دیتے ہیں۔ مجھے علامہ اقبالؒ کا وہ شعر یاد آتا ہے ؎

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

دراصل میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کو تربیت ہی ایسی دی گئی ہے کہ علماء حق کے خلاف جھوٹے اور بے بنیاد الزامات عائد کریں اور انہیں ذلیل کرنے کی بے فائدہ کوشش کریں مگر ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اب میں اپنے اصل مقصد کی طرف لوٹتا ہوں جو کہ ایڈیٹر "رفاقت" نے اداریہ میں لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے

قصبہ ہڈالی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں بروز منگل وار بتاریخ ۱۲ جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام تقریباً ۲ بجے زیر صدارت مولانا محمد اسماعیل صاحب (خوشاب) ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد ہڈالی محلہ بالیاں والہ میں منعقد ہوا جس میں ہزارہا افراد نے شرکت کی۔ تقریباً تین بجے قاری عبدالسمیع صاحب (سرگودھا ڈویژن) نے تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے تقریباً ۳½ بجے اپنے ارشادات عالیہ سے سرفراز فرمایا۔ انہوں نے سورۂ یوسف کی چند آیات پڑھیں۔

دوران تقریر میں (محمد اختر اسلام) نے کاغذ پر لکھ کر چند سوالات سٹیج پر بھیجے۔ (باقی صہ ۹ پر)

دہائی دی ہے کہ آپ نے بار بار حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر عہد شکنی کا الزام لگایا ہے۔ حالانکہ "الحق" میں پوری وضاحت اور تفصیل کے ساتھ اس کی اشاعت ہوئی تھی اور حضرت مولانا محمد شفیع صاحب تک کا نام بھی انہوں نے ذکر کیا البتہ "الحق" کے فاضل مدیر سے یہ سنگین غلطی ضرور ہوئی ہے کہ انہوں نے حضرت الشیخ مولانا بنوری صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب کے ساتھ ان ہر دو حضرات سے بڑھ کر فقیہہ اور محتاط مفتی مولانا رشید احمد صاحب کا ذکر نہیں۔ خدا انہیں معاف فرمائے۔

الغرض سوال جاگیر کا نہیں علمی اصول اور دیانت کا ہے۔ غالباً مفتی رشید احمد صاحب اپنے علم و فضل کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود "علمی سرقہ" کی اصطلاح سے بے خبر ہیں۔ جیسا کہ ان کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔

یہ تھے جناب مفتی رشید احمد صاحب کے علمی دلائل اور ان کے جوابات جس پر مجھ جیسے طفل مکتب نے اپنا تھوڑا سا وقت ضائع کیا۔ اور اس ضیاع وقت کا مجھ جیسے ناچیز کو بھی احساس ہے۔ ہمارے اکابر آخر اس قسم کی بیہودہ تحریروں کا جواب دینے پر کیونکر اپنا قیمتی وقت خراب کر سکتے ہیں۔ مفتی رشید احمد صاحب اس قسم کے دلائل جیب میں رکھ کر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے جب گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو مفتی صاحب اگر اس کو فضول اور اسراف فی الوقت سمجھ کر اسے گناہ قرار دیتے ہیں تو ہمارے خیال میں وہ بالکل حق بجانب ہیں۔

مفتی رشید احمد صاحب نے کشف حقیقت کی اشاعت سے یہ دکھلا کر صرف پاکستان کے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے عظیم راہنماؤں کو مباہلہ کی دعوت دی ہے اس کے جواب میں گذارش یہ ہے کہ اولاً تو جو حضرات حضرت بنوری صاحب، حضرت مفتی صاحب، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کو ثقہ سمجھتے ہیں۔ وہ ان حضرات کی بات پر یقین کریں گے۔ اور جو لوگ آپ کو سچا سمجھتے ہیں۔ وہ آپ کے کذبیات پر ایمان لے آئیں۔ ثانیاً اگر مفتی صاحب عام مجالس میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا وظیفہ پڑھتے ہیں تو آپ بھی پڑھتے رہیئے۔ آپ کو کس نے روکا ہے — یہ کھلاہٹ کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر خواہ مخواہ آپ کو مباہلہ ہی کا شوق ہے تو جن حضرات کو آپ نے دعوت دی ہے۔ ان کی شان اس سے بہت ہی بالاتر ہے کہ آپ جیسے لوگوں کے ساتھ مجادلہ، مناظرہ، مباہلہ کرنے لگیں ہمیں ان حضرات کے پاس قریب رہنے کا موقعہ نصیب ہوا ہے اور ان کی صداقت کا پختہ یقین ہے۔ اس لئے ان کی طرف سے ہم آپ کا چیلنج قبول کرتے ہیں۔ دعوت آپ نے دی ہے جگہ کا تعین بھی آپ ہی کر دیں۔ ہمیں پورا اعتماد ہے کہ جھوٹے کو رب العالمین جلدی رسوا کریگا مباہلہ ہو سکے یا نہ ہو سکے

ٹل ضلع ہزارہ میں مولانا ہزاروی کی تقریر

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تشریف آوری پر ان کا پرتپاک خیرمقدم کیا گیا۔ رات بعد از نماز عشاء حضرت مولانا محمد قاسم صاحب ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں ہزارہا کی تعداد میں لوگ شامل تھے۔ حضرت مولانا نے ۲½ گھنٹے مسلسل اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ۲۲ سال تک برسر اقتدار جماعتوں نے مسلمانوں کے ساتھ اپنے مواعید کو بڑی بے شرمی سے فراموش کرتے ہوئے دھوکہ کیا ہے۔ لوگوں کو اقتصادی طور پر تباہ و برباد کیا گیا۔ مذہبی طور پر وہ قوانین رائج کئے گئے، جو کہ شریعت کے بالکل خلاف ہیں۔ اور ابھی تک انگریزی قوانین رائج ہیں۔ بے حیائی۔ عریانی، فحاشی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ رشوت اور اقربا پروری کا زور ہے۔ غریبوں کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اب یہ لوگ اسلام کے نام پر لوگوں کو پھر دھوکہ دے رہے ہیں۔ ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جا سکتا۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ قرآن و سنت کا دستور نافذ کرے گی۔ دبے اور پسے ہوئے لوگوں کے حقوق کو بحال کریگی اور جابر و قاہر طبقہ کے مظالم سے ان کو نجات دلائے گی جمعیۃ علماء اسلام انگریزی قوانین کو ختم کر کے قرآن و سنت و فقہ کے مطابق قوانین نافذ کریگی۔

آپ نے اعلان کیا کہ اگر آئندہ دستور ساز اسمبلی نے قرآن و سنت کے مطابق آئین نافذ نہ کیا تو جمعیۃ علماء اسلام آئین کے خلاف بغاوت کرے گی۔ چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ٹل نے دارالعلوم عربیہ ٹل کی امداد بند کر دی ہے اس کے بارہ میں حضرت مولانا نے اس کو متنبہ کیا کہ وہ فوراً دارالعلوم کو دو سال کی امدادی رقم ادا کرے۔ ورنہ اس کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کر دیا جائے گا۔ جلسہ میں دو قرار دادیں بھی منظور ہوئیں۔ پہلی قرار داد میں چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ٹل کی اس کارروائی کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ جس نے دارالعلوم عربیہ ٹل کی دو سالہ امدادی رقم دینے سے انکار کر دیا ہے اور بلاوجہ اس دینی درسگاہ کو نقصان پہنچایا ہے اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سے استدعا کی گئی۔ کہ وہ چیئرمین کے اس ناجائز فیصلہ کو منسوخ کر کے امداد بحال فرمائیں۔

دوسری قرارداد میں مرکزی حکومت کے نئے عائد کردہ ٹیکسوں پر اظہار رنج و غم کیا گیا اور حکومت سے استدعا کی گئی کہ وہ فی الفور ان ٹیکسوں کو واپس لے لے۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹل ضلع کوہاٹ)

بقیہ — دیتے ہیں دھوکا......

جن کا جواب مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے قرآن شریف اٹھا کر دیا۔ جس سے سب لوگ مطمئن ہو گئے

مولانا صاحب نے سوالات کے جواب دینے کے بعد تقریر ختم کی۔ مگر یہ صاحب لکھتے ہیں کہ مولانا صاحب کے اوسان خطا ہو گئے۔ اور انہوں نے سوالات کے جواب دینے کے بجائے مولانا مودودی کے خلاف نعرہ لگوانے شروع کر دیئے۔ آپ آج بھی قصبہ ڈھالی میں حاضرین جلسہ سے پوچھ سکتے ہیں کہ کیا مولانا مودودی صاحب کے خلاف نعرے لگوائے گئے ہیں۔

یہ صاحب جھوٹ لکھنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کیا ان کو اپنے ضمیر کی قدر نہیں ہے۔ میں اس غلط بیانی کے خلاف احتجاج کرتا ہوں اور من گھڑت واقعہ لکھنے کی پر زور تردید کرتا ہوں۔ قانون کی دہائی دے کر واویلا کرنے والو کیا تم بھی کسی قانون کے پابند

والسلام: محمد اختر اسلام ڈھالی ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام قصبہ ڈھالی میں دفتر کا افتتاح

مولانا ضیاء القاسمی اور دیگر جمعیۃ علماء اسلام کے علماء کی تقاریر کے بعد متفقہ طور پر طے پایا ہے کہ یہاں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر جلد کھولا جائے۔

علامہ محمد بشیر صاحب کو امیر منتخب کیا گیا ہے۔

اور حاجی محمد خاں حامدی نائب امیر قرار پائے

واضح رہے کہ جمعیۃ میں شمولیت کے لئے ان گنت افراد نے پیش کئے ہیں۔ چیدہ چیدہ نام یہ ہیں:۔

حاجی غلام جیلانی بالی۔ حاجی غلام جیلانی امیلا، محمد حسین اعوان۔ مولوی عطاء اللہ۔ مولوی عبدالمالک محمد اختر اسلام عزنی ناظم اعلیٰ۔ ظفر اقبال۔ قربان علی رانا۔ محمد سعید اختر۔ نور اللہ خاں وغیرہ۔

امیر المومنینؓ

احمد خالد عمر، کراچی

"واحد عالمی حکومت" کے نام سے کئی سال سے ایک فرنگی ادارہ [illegible]
اسلامی، واحد عالمی حکومت کا ایک مثالی نمونہ ہے، جس کی بنیاد خود غرض [illegible]
کی تبلیغ اور تنفیذ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ [illegible]
آج بھی دین قرآن میں مفصل موجود ہے۔

السلام اے فاتحِ اکنافِ عالم السلام
السلام، اے ثانیِ صدیق اعظم، السلام

اے عمرؓ فاروق اعظم، اے الٰہی حکمراں
نام سے تیرے لرز جاتا ہے اب بھی جہاں

تو "اشداء علی الکفار" کی تفسیر ہے
تو صفاتِ انبیاءؑ کی دل ربا تصویر ہے

"صاحبینِ اعظمِ احمدؐ" میں ہے تیرا شمار
آج بھی ہے آسماں سے ماورا تیرا وقار

اور تیری برتری کی یہ شہادت ہے جلی
گر نبوت ہو نہ جاتی ختم، "تو ہوتا نبی"

تیری منشاء کے مطابق حکم لائے جبرئیل
آگیا حق اُس طرف جس سمت تھا تیرا رحیل

دجل و مکر و شیطنت کی گرم بازاری ہے آج
حالِ اخلاقِ انسانی کی رسوائی ہے آج

اک عجب بحران ہے دنیا کے ہر گوشہ میں آج
زندگی کے سارے شعبوں میں ہے ابلیسوں کا راج

حد سے زیادہ گر چکی ہے قیمت اب اخلاق کی
منہدم ہونے کو ہے عظمت اب اخلاق کی

اہرمن کے ہاتھ میں آ گیا ہے یہ نظامِ زندگی
پارہ پارہ ہو رہا ہے آج جامِ زندگی

عدل کی مسند پہ دیوِ ظلم ہے جلوہ فگن
صدق کا دعویٰ ہے لیکن کذب میں ہے غوطہ زن

"مجلسِ اقوام" خوابِ ظلم کی تعبیر ہے
"عدل" ہے عنوان، لیکن دجل کی تفسیر ہے

نام ہے "انسانیت" کا اشتراکی تخت پر
اور ششدر ہے حمیت آج اپنے بخت پر

اے عمرؓ! گندی ثقافت کے پجاری مست ہیں
ان کے "اخلاقی" کرشمے انتہائی پست ہیں

غضب ہوتی ہے حیا اور کفر کی تعمیر ہے
سازِ موسیقی کے اندر فسق کی تشہیر ہے

جامۂ "تہذیب" میں پھرتے ہیں جاہل ہر طرف
بھیس میں حق کے ابھر آیا ہے باطل ہر طرف

ہاتھ دھوتا ہے اب انساں بیگناہ کے خون میں
اور لاقانونیت ہے جامۂ قانون میں

نیکیاں مقتول ہیں اب "ارتقا" کے نام پر
ناچ بھی مقبول ہیں اب "ارتقا" کے نام پر

جس مسلماں کی طرف اٹھتی تھی دنیا کی نظر
اتباعِ طرزِ افرنگی ہے اب اس کا ہنر

"فن" کی ظلمت نے ہمارے دل کو بیدم کر دیا
روح کا سر آستانِ جسم پر خم کر دیا

جسم کو بھی ہمت و طاقت سے عاری کر دیا
اشرف المخلوق کو معجونِ خاکی کر دیا

مادیت کے خبائث سے طبیعت بھر گئی
حیف افرنگی کثافت روح میں گھر کر گئی

ہر طرف اخلاق کی تخریب کا ساماں ہے
اور اس تخریب کی تکمیل فلمستان ہے

فسق کا شیطان ہے، تہذیب کا پیکر نہیں
آہ یہ نفسانیت ہے قوم کا "کلچر" نہیں

جامۂ فنکار میں اک دیو ہے تخریب کا
فلم استہزا ہے اپنی قوم کی تہذیب کا

آج "فن" کا نام لے کر ہر غلاظت "پاک" ہے
اور "ادب" کا نام لیکر ہر نجاست "پاک" ہے

آج دنیا میں یہ رتبہ "نصف بہتر" کو ملا
ہر در و دیوار پر نقشہ ہے اس کے جسم کا

امن و آسائش نہ پوچھ انسانیت نایاب ہے
"زندگی گویا ہے فقط جسمانیت کی قید ہے"

عدل و قانون و مساوات و اخوت اب کہاں
ان چراگاہوں کی سرسبزی کی شوکت اب کہاں

کھا رہے ہیں قومِ مسلم کو خدایانِ فرنگ
خونِ مسلم پی کے رنگیں ہیں جوانانِ فرنگ

عالمِ اسلام کو مغلوب کرنے کیلئے
دولتِ مسلم سے اپنا پیٹ بھرنے کیلئے

نسلِ شیطانی کی فوجیں الاماں والحفیظ
ان کی دجالی نگاہیں، الاماں والحفیظ

کاشمر میں چاہتے ہیں وہ فلسطیں کی مثال
باز آجائیں وگرنہ جان لیں اپنا مآل

"دوستوں" کی خامشی بھی آج پُر اسرار ہے
یو، این، او بھی کاغذی تنقید کا انبار ہے

آج یہ دجال، مسلم قوم کے قتال ہیں
اور ہم ان کی نجس تہذیب کے حمال ہیں

کافر و مشرک فنا ہو سکتے ہیں اک آن میں
لیکن افرنگی تو صنم ہیں مسلموں کی جان میں

جن کی فوجیں ناس کر دیں خالدِ جرارؓ نے
توڑ ڈالے جن کے لشکر ایک ذوالعمار نے

آج اپنے گرد کھانے کیلئے آئے ہیں وہ
اپنی طاقت آزمانے کے لئے آئے ہیں وہ

یہ فرنگی آج ابھرے ہیں نئے انداز سے
خون کرنا چاہتے ہیں غمزہ ہائے ناز سے

وہ ہلالی خنجرِ اسلام کو بیٹھے ہیں بھول
بھول بیٹھے ہیں وہ افواجِ ملائک کا نزول

مثل تیرا اے عمرؓ! گر ایک مل جائے ہمیں
زندگی بھر کے لئے اک درس مل جائے ہمیں

روح تیری اس زمانہ میں ہمیں درکار ہے
قومِ دجالِ فرنگی بر سرِ پیکار ہے

تیرے دستور العمل کو ترک کر کے اے عمرؓ
ہم مگن ہیں آج تقلیدِ بتِ افرنگ پر

بھول کر اللہ کو ڈرتے ہیں ہم انسان سے
عہد و پیماں ہو رہے ہیں بے وفا شیطان سے

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

...تی جلسے کرتا رہتا ہے اور اتنی واضح بات بھی لوگ سمجھنا نہیں چاہتے کہ حضرت عمرؓ کی خلافتِ
...کے خانہ ساز قوانین پر نہیں تھی بلکہ اللہ کے دائمی، ہمہ گیر اور واحد دین اسلام پر تھی جس
...ل ہر نبی نے کی۔ کیونکہ ہر نبی مسلم تھا اور اس کے سچے پیرو بھی مسلم ہی کہلاتے تھے

جب وہ چلتے تھے ہمارے دل خدا کے نام سے
ساری دنیا کانپ جاتی تھی ہمارے نام سے

اے عمرؓ! تیری صداقت کی شہادت کی قسم
تیری فاروقی و فرقانی جسارت کی قسم
تیرے انصاف و مساوات و اخوت کی قسم
تیرے پیوندی لباس اور تیری عزت کی قسم
تیری فاقہ مستیوں کی تیری کملی کی قسم
تیری ہمت تیری درویشانہ شاہی کی قسم
تیری ہیبت کی قسم تیری شجاعت کی قسم
عالم اسلام میں تیری امامت کی قسم
قیصر و کسریٰ کے آگے تیری جرأت کی قسم
ہند سے سوڈان تک تیری حکومت کی قسم
اے عمرؓ! تیری خلافت کی ضرورت ہے ہمیں
تیری طاقت تیری قوت کی ضرورت ہے ہمیں
اے عمرؓ! تیرا کمالِ اتقا درکار ہے
تیرا طرزِ کار اور طرزِ ادا درکار ہے
منتظر ہے آج دنیا تیرے ان اوصاف کی
جن کے آگے جھک گئیں پیشانیاں آفات کی
تیری تقدیرِ الٰہی تیرا کردارِ حکیم
تیرے فولادی ارادے تیری گفتارِ سلیم
تیرے غفاری کرشمے، وہ ترا عزمِ صمیم
تیری قہاری و جباری و جبروتِ عظیم
ہو جو موصوف ان خصائل سے وہ انسان چاہیئے
ظاہر و باطن عمرؓ ہو وہ مسلماں چاہیئے

یاد ہیں وہ مومنینِ باوقار و باکمال
جن کی ہیبت سے پگھل جاتا تھا شیطانِ ضلال
یاد ہیں صدیقِ اکبرؓ اور عثمانؓ و علیؓ
عالمانِ باعمل، آشنائے طرزِ نبیؐ
حمزہؓ، طلحہؓ، سعدؓ بن وقاص اب تک یاد ہیں
بو جہا جرؓ اور ابن العاصؓ اب تک یاد ہیں
بوعبیدہؓ، بوذر غفاریؓ، زیدؓ، حارثؓ اور بلالؓ
حاکمانِ ذی الجلال و عابدانِ ذی الجمال
وہ معاویہؓ جو بحری فوج کے سالار تھے
وہ خدا کی راہ میں ہر سمت میں غالب رہے

کاتبِ وحیِ خدا نافذِ دینِ خدا
قاتلِ ابنِ سبا و غازیِ کشور کشا

یاد ہیں وہ مومناتِ ماورائے آب و رنگ
جن کی خاکِ پا کو بھی پہنچی نہیں بنتِ فرنگ
جن کے آگے ہیچ ہیں یہ لولیانِ آبدار
عرش سے وہ ہمکنار اور یہ مثالِ نقشِ مار
امّ ہانیؓ اور زنیرہؓ اور خدیجہؓ یاد ہیں
اور صفیہؓ اور سمیّہؓ اور بریرہؓ یاد ہیں
ام سلمہؓ اور زینبؓ اور حفصہؓ یاد ہیں
ام کلثومؓ اور اسماءؓ اور سودہؓ یاد ہیں
وہ خواتینِ معظم جن کا پرتو بھی اگر
ہم پہ پڑ جائے تو پہنچیں آسمانِ اوج پر
وہ صحابیات جن کی زندگی کا آئینہ
عکس لیتا ہے الٰہی حسنِ لامحدود کا
ایک ہستی چاہیئے ہم کو مثالِ عائشہؓ
تاکہ بن جائیں بناتِ قوم مثلِ فاطمہؓ
اے عمرؓ! مل جائیں ہم کو ہستیاں ایسی اگر
اندلس سے کوریا تک ہو وہی فتح و ظفر
جس کے اندیشہ سے اہلِ کفر کو سرسام ہے
ذکر سے جس کے فرنگی لرزہ براندام ہے

کافر و مشرک کی فوجوں کی ہزیمت کی قسم
لشکرِ مسلم کے حق میں فتح و نصرت کی قسم
"مجلسِ اقوامِ متحدہ" بھی اب جلنے کو ہے
"لیگ آف نیشنس" کی تاریخ دہرانے کو ہے
مرحبا اے غازیانِ مصر و سوڈان لیبیا
مرحبا اے قاطعانِ نسلِ شیطاں مرحبا
اے عراق و شام و اردن کے مجاہد مرحبا
ملنے والا ہے تجھے اس جاں نثاری کا صلہ
الجزائر اور فلسطیں کے جوانانِ وطن
آ گئے میدان میں باندھے ہوئے تیغ و کفن

سنتِ انسانِ اکمل پہ عمل کرنا ہے آج
خود بدل کر منقلب کرنا ہے یہ سارا سماج
یہ شیاطینِ فرنگی یہ بتانِ آذری
توڑ کر ان کو عبادت کر اسی اللہ کی
جس نے ان خاکی کھلونوں کو حکومت بخش دی
چھین کر ان سے وہ تجھ کو بخش دیگا برتری
شرط یہ ہے تجھ میں ہوں اوصاف ایمانی وہی
متصف تھے جن سے اصحابِ رسولِ آخری

جن پرندوں نے گرائے ابرہہ اشرم کے فیل
جن پرندوں نے کیا افواج کو ان کی ذلیل
ہاں وہی چڑیاں فضائے آسمان میں آج بھی
منتظر ہیں حاکمِ ارض و سما کے حکم کی
تم الٰہی رنگ میں رنگیں کرو اپنی حیات
پھر تمہارے آستاں پہ ہو جبینِ کائنات
قوم سے اپنی نکالو یہ وبائے آب و رنگ
چھوڑ دو ابلیسیت آمیز تہذیبِ فرنگ

(باقی صہ ۱۲ پر)

انقلاب اے روحِ مسلم انقلابؑ انقلاب ۔۔۔ رُخ سے اپنے پھر ہٹا دے مادیت کا نقاب
پیکرِ خاکی میں پھر جلوہ دکھا اللہ کا ۔۔۔ دل کے آئینہ کو چمکا دے مثالِ مصطفےٰ
پھر صحابہ اور صحابیات کا طرزِ حیات ۔۔۔ ان کے اخلاقی کرشمے ان کی قرآنی صفات
جذب کر لے اپنے اندر اور پلٹ دے سیم کائنات ۔۔۔ قلبِ عالم پر جما دے سکۂ اخلاقیات
بن کے محکوم خدا آفاق کی تسخیر کر ۔۔۔ ساری دنیا میں خلافت کی وہی تدبیر کر
ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو (اقبال)

قاری محمد منیر قصوری لاہور

قراءِ حضرات اسلامی تعلیمات کے لئے میدان میں آئیں

ملک کے دینی اور عوامی حلقوں نے ایک مرتبہ پھر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں وکالجوں میں قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم کا ٹھوس اور موثر بنیادوں پر فوری انتظام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں تمام تعلیمی اداروں میں قرآنی اساتذہ کی مستقل آسامیاں قائم کر کے ان پر تجوید و قرأت کے ماہر و مستند قاریوں کو مقرر کیا جائے۔ نیز نظریہ پاکستان کے مطابق قرآنی تعلیم کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر تجوید و قرأت کی اسناد کو سرکاری سطح پر تسلیم کر کے علوم اسلامیہ کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کی طرف انقلابی اقدامات کئے جائیں۔ مزید برآں سرکاری وغیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قاری اساتذہ کی تقرری کے لئے سپیشل گرانٹ دی جائے اور ملک کی تمام یونیورسٹیوں اور اساتذہ کے تربیتی مراکز میں فن تجوید کے مستقل شعبے قائم کئے جائیں۔

کس قدر ستم ظریفی کی بات ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے اس ملک کے تعلیمی اداروں میں اب تک قرآن کریم کی ابتدائی ناظرہ تعلیم تک کا معقول اور مناسب انتظام نہیں ہو سکا اور اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے جاری ہونے والے تمام خوش کن اعلانات نقش برآب ثابت ہوئے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ دینی و عوامی حلقوں کے مسلسل مطالبات کے باوجود سابقہ حکومتوں کی طرح موجودہ حکومت بھی قرآنی تعلیم کے انتظامات اور قاریوں کی تقرری کے دیرینہ مطالبے کو قطعی نظر انداز کر رہی ہے۔ حالانکہ یہ بارہ کروڑ پاکستانی عوام کا متفقہ مطالبہ ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری محکمہ تعلیم کے ان ارباب اختیار پر عائد ہوتی ہے۔ جو ملک میں اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے لئے اسلامی نظام تعلیم کی تدوین کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنے ہوتے ہیں۔ جب عوامی دباؤ بڑھتا ہے۔ تو بڑی خوبصورتی سے بجٹ کی کمی کا بہانہ کر کے جان چھڑا لیتے ہیں۔ جس ملک میں کروڑوں روپے سالانہ شراب خانوں، قمار خانوں، ریس کلبوں اور نائٹ کلبوں پر بے دریغ خرچ کئے جاتے ہوں۔ اور جہاں لاکھوں روپے کی غیر ملکی شراب درآمد کی جاتی ہو۔ اور جہاں ملکی آمدنی کا بیشتر حصہ فلم بینی، سیگرٹ نوشی، عریانی، فیشن پرستی، آرائش و زیبائش کی ملکی وغیر ملکی اشیاء کی نذر ہو جاتا ہو۔ وہاں کی قومی حکومت کا قرآنی تعلیم کے انتظامات کے لئے بجٹ کی کمی کا بہانہ تراشنا نہ صرف شرمناک اقدام ہے بلکہ تغافل مجرمانہ کی بدترین مثال ہے۔ ان اندوہناک حالات اور تلخ حقائق کے پیش نظر ملک کے حساس اور دردمند قراء حضرات نے ۱۹۶۲ء میں جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کی تشکیل عمل میں لا کر قرآنی تعلیم کے فروغ کی تحریک کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کیا۔ اب اس کی تنظیم نو کا کام ملکی سطح پر مضبوط بنیادوں پر شروع ہو چکا ہے۔ اور ملک کے ممتاز اور جید قراء کرام نے ایک خصوصی اجلاس میں دس نکاتی منشور کی متفقہ منظوری دے دی ہے۔ جو جمعیۃ کے بنیادی اغراض و مقاصد قرار پائے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ملک بھر کے قراء حضرات اس تحریک میں شامل ہو کر باہمی اتحاد و تعاون سے ٹھوس اور موثر کردار ادا کریں۔

مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے اغراض و مقاصد

(۱) عوام کو مدارس قرآنیہ کے قیام کی ترغیب دینا
(۲) مجالس قرأت منعقد کر کے قرآنی تعلیم کا ذوق و شوق پیدا کرنا۔
(۳) فن تجوید کی کتب نادرہ کی اشاعت و حفاظت کا اہتمام کرنا
(۴) اسلامی ثقافت کے فروغ کے لئے مسلم ممالک میں قراء کرام کے وفود بھیجنا
(۵) قرآنی تعلیمات میں تحریف کرنے والی تحریکوں کا سدِ باب کرنا
(۶) ملک بھر کی قراء کی تنظیموں سے رابطہ قائم رکھنا۔
(۷) سکولوں وکالجوں میں قرآنی اساتذہ کی حیثیت سے قاریوں کے تقرر کے لئے جد و جہد کرنا
(۸) ملک کی تمام یونیورسٹیوں اور اساتذہ کے تربیتی مراکز میں تجوید کے مستقل شعبے قائم کرانے کی کوشش کرنا
(۹) تجوید و قرأت کی اسناد کو سرکاری سطح پر منظور کرانے کی سعی کرنا
(۱۰) ملک کے تمام ریڈیو اور ٹیلی ویژن اسٹیشنوں کے لئے ماہر قراء کی تقرری اور موثر دینی پروگراموں کے سلسلے میں ان نشریاتی اداروں کے منتظمین سے رابطہ رکھنا۔

بقیہ —— مودودی فرقہ کی قلمی آوارگی

اشخاص کی عبارات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا پہلو نکلتا ہے تو خدارا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب جیسے دشمنانِ اسلام کو عوام الناس اسلام پسند بھی لکھنے سے گریز کریں اگر ان عبارات سے حضورؐ کی اہانت کا کوئی پہلو نہیں نکلتا تو ہمیں سمجھا دیں، تا کہ تا کہ ہم اپنے خیالات تبدیل کر لیویں۔

(حافظ) محمد امیر علوی دار العلوم عیدگاہ کبیر والہ

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے تمام پروگرام منسوخ کر دیئے

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور کے حلقہ ۴۹ سے قومی اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی مقامی مصروفیات کی بنا پر تمام پروگرام منسوخ کر دیئے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبلپور کا انتخابی پروگرام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبل پور کے دفتر سے جاری ہونے والے ایک پریس ریلیز کے مطابق جمعیۃ ضلع کیمبلپور کی قومی اسمبلی کی ایک اور صوبائی اسمبلی کی چار نشستوں پر انتخاب لڑنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ قومی اسمبلی کے لئے جناب پیر محمد کامران صاحب آف رنجوعیہ کو نامزد کیا گیا ہے جبکہ صوبائی اسمبلی حلقہ ۱ مشتمل علاقہ چھچھ و یونین کونسل حاجی شاہ کے لئے مولانا قاری سعید الرحمٰن آف جھبودی حلقہ ۲ مشتمل بر تھانہ صدر کیمبل پور و حسن ابدال کے لئے صاحبزادہ محمد اسحاق صاحب آف کٹاریاں حلقہ ۳ تھانہ فتح جنگ و پنڈ سلطانی کے لئے مولانا محمد اشرف صاحب ہمدانی حلقہ ۴ تھانہ پنڈی گھیب و تلہ گنگ کے لئے مولانا عبدالرزاق صاحب آف جنڈ کو نامزد کیا گیا ہے قومی اسمبلی کی سیٹ ۲ اور صوبائی اسمبلی کی سیٹ ۵ کے متعلق تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

(غلام نبی بٹ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کیمبلپور)

جمعیۃ علماء اسلام چیچہ وطنی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ یکم اگست کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ چیچہ وطنی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت پیر جی عبداللطیف صاحب منعقد ہوا۔ جس میں سید میر ریاض الدین صاحب کو متفقہ طور پر قومی اسمبلی کے لئے امیدوار نامزد کیا گیا صوبائی اسمبلی کے لئے امیدواروں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ (ناظم نشر و اشاعت)

ممبران صوبائی پارلیمانی بورڈ توجہ فرمائیں

ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے فرمان کے مطابق صوبائی پارلیمانی بورڈ کے ممبران کی مجلس مشاورت مورخہ ۱۲؍جمادی الاخریٰ یعنی ۱۵؍اگست ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ دن کے نو بجے دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور میں منعقد ہونی قرار پائی ہے، جس میں ان درخواستوں پر غور کیا جائے گا، جو پارٹی ٹکٹ کے لئے موصول ہوئی ہیں۔ اور قومی/صوبائی اسمبلی کے لئے امیدواروں کو نامزد کیا جائے گا۔ انتخابات کی اہمیت کے پیش نظر جملہ ممبران کی شمولیت از حد ضروری ہے۔

ناظم شعبۂ انتخابات
دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

حکیم خلیل الرحمٰن صاحب کمہار پورہ لاہور نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ پہلے میں مجلس احرار اسلام کا ممبر تھا۔ اب میں جمعیۃ علماء اسلام کا رکن بن گیا ہوں۔ لہٰذا مجھے آج سے مجلس احرار اسلام سے مستعفی سمجھا جائے۔

حلقہ مارچ بازار سکھر میں دفتر جمعیۃ کا قیام

سکھر ۱۳؍جولائی ۱۹۷۰ء کو مقامی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مارچ بازار کا افتتاح کیا گیا۔ مقامی عہدیداروں

اور اراکین جمعیۃ کے علاوہ الحاج حضرت مولانا محمد انور صاحب و حضرت مولانا امیر سلطان صاحب اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل عہدیداران کو منتخب کیا گیا

امیر مولانا عبدالغفور صاحب۔ نائب امیر قاری احمد حسن صاحب۔ نائب امیر چوہدری صوفی محمد یاسین صاحب ناظم اعلیٰ حافظ اشفاق احمد صاحب۔ خازن چوہدری عبدالسلام صاحب۔ سیکرٹری نشر و اشاعت عبدالحمید صاحب (مجبور پہلوان)

شمولیت

بلال انڈسٹریز فتح شیر روڈ باغ گل بیگم نیو مزنگ لاہور کے تمام کاریگروں اور تمام مزدوروں نے جناب محمد رفیق و محمد حسن کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

ایک اجلاس میں تمام کارکنوں نے تسلیم کیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا منشور ہی ایسا پروگرام پیش کرتا ہے جس کے تحت ملک میں کارخانہ داروں اور مزدوروں آجر و اجیر اور محنت کشوں اور پسے ہوئے انسانوں کا حل پیش کیا گیا ہے۔ جناب محمد رفیق مینجنگ ڈائرکٹر بلال انڈسٹری نے ...... ملک میں اقتصادی عدم مساوات ناہمواری دور کرنے کے سلسلے میں جمعیۃ کی قیادت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ان پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

قلعہ سوبا سنگھ میں جمعیۃ کا قیام

ضلعی امیر مفتی بشیر احمد صاحب قلعہ سوبا سنگھ میں تشریف لے گئے ضلعی ناظم حافظ عبدالرحمٰن صاحب بھی ساتھ تھے رات کو جامع مسجد میں جلسہ بلایا گیا۔ جس میں مفتی صاحب اور حافظ صاحب نے خطاب کیا۔ صبح مسجد پسروری دروازہ میں اجلاس ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر غلام محمد لون نے کی۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر حاجی غلام محمد صاحب نائب امیر حاجی محمد ابراہیم صاحب۔ ناظم عمومی ڈاکٹر غلام محمد صاحب۔ ناظم قاری عبدالمجید صاحب۔ خازن صوفی محمد رفیق صاحب بھٹی، ناظم نشر و اشاعت محمد یوسف صاحب۔ سالار مولوی محمد رفیق صاحب۔ نائب سالار محمد لطیف بٹ۔ جمعیۃ کا دفتر قائم کر دیا گیا

جمعیۃ حلقہ رسول پارک صدیق پارک علی پارک مزنگ اور باغ گل بیگم کا مشترکہ اجلاس

مورخہ ۲ اگست ۱۹۷۰ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح رسول پارک، صدیق پارک، علی پارک، نیو مزنگ اور باغ گل بیگم لاہور کے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا اجلاس ہوا مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب چوہدری اشتیاق احمد امیر۔ جناب محمد رفیق (مینجنگ ڈائریکٹر ہلال انڈسٹریز) نائب امیر۔ جناب چوہدری خالد لطیف ناظم اعلیٰ۔ جناب حکیم خاں ناظم۔ جناب رانا ابوذر غفاری خزانچی۔ جناب عظیم خاں ناظم نشر و اشاعت محمد حسن سالار اعلیٰ۔ چوہدری امتیاز احمد نائب سالار

انتخاب کے بعد اجلاس کی کارروائی جناب چوہدری اشتیاق احمد امیر جمعیۃ کی زیر صدارت ہوئی۔

جناب امیر نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے کہا جمعیۃ کے کارکنوں سے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد، منشور اور پروگرام کی وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ آپ حضرات نے ایک نہایت کٹھن منزل کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ اس منزل کے حصول کے سلسلے میں بڑے بڑے مصائب آپ کے سر راہ بنیں گے اور گام گام پر مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ انہوں نے کارکنوں کے حوصلے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرات نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ اس لئے آپ کو بھی صحابہ کرام کی اتباع میں تن من دھن کی قربانی دینی پڑے گی اور ہر مشکل اور مصیبت کو خندہ پیشانی سے سہنا پڑے گا اور نہایت بردباری اور تحمل کا ثبوت دینا پڑے گا۔ اس کے بعد انہوں نے چند قراردادیں پیش کیں جو کہ اجلاس میں متفقہ طور پر منظور ہو گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حلقہ رسول پارک، صدیق پارک علی پارک، نیو مزنگ باغ گل بیگم نے جناب مفتی محمود کے کار کے حادثہ میں بال بال بچ جانے کی بنا پر اللہ تعالےٰ کے حضور ہدیہ تشکر پیش کیا۔

(۲) اجلاس نے مغربی پاکستان پی، ڈی، پی کے صدر نوابزادہ نصر اللہ خاں کے اس مذموم منصوبہ کی پرزور الفاظ میں مذمت کی جس کے تحت انہوں نے اسلام اور عیسائیت میں یک جہتی پیدا کرنے کا اعلان کیا ہے اور یہ وضاحت کرتا ہے کہ اب امریکہ کے حاشیہ بردار اپنے اصل روپ میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ اور اب انہوں نے کھل کر عیسائیت اور اسلام کو ملا کر ایک جدید دین الٰہی تشکیل کرنے کا اظہار کر دیا ہے

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حکومت امریکہ سے شدید احتجاج کرے کہ وہ ملبوسات پر آیات قرآنی لکھ کر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے باز آجائے۔ بصورت دیگر حکومت کو امریکہ ایسی قرآن دشمن حکومت سے تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔

نیز جمعیۃ کا یہ اجلاس میاں صلاح الدین امیدوار قومی اسمبلی حلقہ ۷ لاہور نے اپنی انتخابی مہم کے سلسلے میں لوگوں کو فلمیں دکھانے کی جو حرکت شروع کی ہے اس کی مذمت کرتا ہے کہ ان لوگوں نے اسلام کو پامال کرتے ہوئے نہ صرف خود سنیما تعمیر کئے ہیں بلکہ اس لعنت کو اسلام کے نام پر پھیلا بھی رہے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس نے انتخابی مہم کے سلسلہ میں اخراجات کی حد بندی کے لئے جو آرڈیننس نافذ کیا ہے۔ اس کی خلاف ورزی کے سلسلے میں میاں صلاح الدین کو نااہل قرار دے۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ حلقہ رسول پارک لاہور)

فارلینڈ کو پاکستان سے فوراً نکال دیا جائے

مورخہ ۱۴ کی رات کو جمعیۃ طلباء اسلام جنڈانوالہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مقامی صدر جناب حافظ مقبول احمد صاحب نے کی۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ امریکی سفیر فارلینڈ کو پاکستان سے فوراً نکال دیا جائے۔ کیونکہ وہ پاکستان کی سلامتی کے منافی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہے۔

جناب اکرام الحق ایڈووکیٹ سیالکوٹ کی جمعیۃ میں شمولیت

حافظ عبدالرحمٰن صاحب ناظم عمومی ضلع سیالکوٹ نے مجھے جمعیۃ علماء اسلام کا منشور پیش کیا جس کا میں نے بغور مطالعہ کیا ہے۔ اس بحران اور سیاسی کشمکش کے دور میں اس سے بہتر منشور اور نہیں ہو سکتا۔ جس میں تمام مسائل اسلام کی روشنی میں حل کئے گئے ہیں۔ میں اس جماعت کو اسلامی نظام کے نافذ کرنے میں مخلص سمجھتا ہوں اور اس کے رہنماؤں پر اعتماد کرتے ہوئے اس میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں۔

(اکرام الحق ایڈووکیٹ سیالکوٹ)

تحصیل کرخ بلوچستان میں جمعیۃ کا قیام

سب تحصیل کرخ بلوچستان صوبہ بلوچستان ضلع قلات میں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا محمد صدیق صاحب ناظم عمومی قلات ڈویژن نے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں مولانا ابوبکر صاحب خطیب جامع مسجد خضدار امیر جمعیۃ علماء اسلام جھالاوان نے خطاب کیا۔ جماعت کی تشکیل ہوئی۔ جس میں امیر والا گل محمد صاحب، نائب امیر مولانا قاری حافظ محمد ابراہیم صاحب، ناظم قاری عبدالرحمٰن صاحب کرخ۔ نائب ناظم صوفی محمد رمضان صاحب کرخ۔ خزانچی شیخ عبدالغفور صاحب کرخ اور سیکرٹری شیخ عبدالرحمٰن کرخ مقرر ہوئے

(قاری عبدالرحمٰن ناظم جمعیۃ سب تحصیل کرخ (قلات)

جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان

لاہور علی پارک و صدیق پارک نیو مزنگ میں سماجی و سیاسی کارکنوں کے اجلاس میں مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۷۰ء کو رانا ابوذر غفاری بشیر رشید، علیم خاں اور حکیم خاں نے بمعہ اپنے ساتھیوں کے جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے عربوں اور فلسطینیوں کی حمایت اور ملک میں آئین شریعت مساوات محمدی کے نفاذ کے سلسلے میں زعماء جمعیتہ علماء اسلام مولانا حافظ الحدیث عبداللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود، مولانا عبیداللہ انور اور مولانا غلام غوث ہزاروی کی مساعی کو سراہا اور ان پر مکمل اعتماد کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ ملک میں واحد جمعیتہ علماء اسلام ہی ایسی جماعت ہے۔ جو اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے مصروف جہاد ہے اور ملک میں عصمت انبیاء ناموس الصحابہ، عظمت آئمہ، مجتہدین، تقدس، الطہارت امہات المومنین کا دفاع کر رہی ہے۔

(محمد احسان الحق)

مردان — ڈاکٹر غلام قادر ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام حلقہ بائیزئی نے کہا ہے کہ صوفی محمد کریم مبلغ علماء اسلام ضلع مردان نے مودودی خرافات کا مدلل ثبوت پیش کر کے مولانا محمد حنیف ناظم حلقہ جماعت اسلامی کو مطمئن کر دیا۔ اور انہوں نے اجلاس میں اعلان کیا کہ میں صوفی صاحب کی تقریر اور ٹھوس ثبوت سے نہایت مطمئن ہو کر جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں اور مجھے اکابرین جمعیتہ پر پورا اعتماد ہے۔

لاہور ۲۷ جولائی۔ رسول پارک اچھرہ کے سرگرم سماجی و سیاسی کارکن جناب چوہدری خالد لطیف صاحب نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ آج انہوں نے ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ملک انتہائی نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اور صرف جمعیتہ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو پورے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کوشاں ہے۔

آخر میں انہوں نے مولانا مفتی محمود، مولانا ہزاروی اور جناب پیر محسن الدین کی ملک میں اسلامی آئین کے لئے کوششوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

—— علاقہ شکر گڑھ کے مشہور و معروف زمیندار مولوی محمد یعقوب خاں صاحب اپنی برادری سمیت ہزاروں کی تعداد میں جمعیتہ علماء اسلام میں داخل ہو گئے ہیں اور ان کی سرکردگی میں مورخہ ۲۰ بروز سوموار قصبہ کنجروڑ حلقہ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ میں جمعیتہ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا۔ بعد میں جماعت کی تشکیل عمل میں لائی گئی اور باقاعدہ جمعیتہ کے دفتر کا افتتاح اور پرچم کشائی مولانا بشیر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے فرمائی۔ حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

مولوی محمد یعقوب خاں صاحب امیر۔ ملک برکت علی نائب امیر: مولوی محمد شفیع صاحب ناظم اعلیٰ۔ صوفی عبدالحمید صاحب خزانچی۔

مولانا محمد عثمان پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

جہلم ۹ ؍جولائی۔ جمعیتہ علماء اسلام جہلم کے رہنماؤں مولانا حکیم سید علی شاہ اور مولانا عبداللطیف صاحب نے ایک مشترکہ بیان میں مدرسہ فرقانیہ مدینہ راولپنڈی کے صدر مدرس مولانا محمد عثمان پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک و ملت کی ایک دشمن تنظیم غیر ملکی اشاروں پر علماء حق کے خلاف منتقمانہ سرگرمیوں میں مصروف ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام کے رہنماؤں نے اسی لئے یہ مطالبہ کیا ہے کہ پی ایل ۴۸۰ مہم کے امریکی فنڈ سے بیس کروڑ روپے کی جو رقم نکلوائی گئی ہے۔ حکومت اس کے مصرف کی تحقیقات کرے۔ نیز امریکی سفیر مسٹر فارلینڈ کو ان کی پراسرار سرگرمیوں کی بنا پر ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ملک سے نکال دیا جائے۔

ان راہنماؤں نے مزید کہا ہے کہ اب جبکہ انتخابات قریب ہیں اور ملکی حالات معمول کے مطابق اس قسم کی ملک دشمن سرگرمیاں پر امن انتخابات کی راہ میں شدید رکاوٹ پیدا کر رہی ہیں۔ جمعیتہ علماء اسلام امریکی سفیر کی سرگرمیوں پر قطعی مطمئن نہیں۔ ان راہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا غلام غوث ہزاروی اور ان کے بعد مولانا محمد عثمان پر کئے گئے قاتلانہ حملہ کے مجرموں کو جلد از جلد بے نقاب کر کے انہیں قرار واقعی سزا دے۔

د عماد الدین عباسی

ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام جہلم)

پارٹی ٹکٹ اور فیس

ایک ضروری وضاحت

جمعیتہ علماء اسلام کی طرف سے نامزد ہو کر انتخابات میں کھڑے ہونے والے امیدواروں کے لئے جو فیس مقرر کی گئی ہے۔ وہ دراصل الیکشن کے موقعہ پر سیاسی جماعتوں کی طرف سے عائد کردہ "ٹکٹ فیس" جیسی نہیں ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی کو لازمی شرط قرار نہیں دیا گیا ہے، بلکہ پورے ملک میں الیکشن سے متعلق پروپیگنڈا مہم، مخالف عناصر کے پروپیگنڈوں کے جواب اور پورے ملک میں جمعیتہ کی انتخابی مہم کے درمیان رابطہ قائم رکھنے کی غرض سے ہے۔ اس لئے رضا کارانہ طور پر اس ضرورت کے لئے امیدوار جتنی رقم بھی مناسب سمجھیں، اس مد میں بھیج سکتے ہیں اور فیس کے لفظ کو کالعدم سمجھیں۔

بہرحال ہر ضلع میں تمام حلقوں کے جمعیتہ کے امیدواروں کو ایک مشترکہ الیکشن آفس قائم کر کے پورے ضلع میں یکساں اور مؤثر انتخابی سرگرمیاں جاری رکھنا چاہئیں اور ان سرگرمیوں کا ربط صوبہ و مرکز کے الیکشن آفسوں سے بھی برابر قائم رکھنا چاہیئے۔

(شعبہ انتخابات دفتر جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان چوک رنگ محل لاہور)

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

چودھوال ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

صدر احسان اللہ نائب صدر حافظ محمد رمضان
ناظم اعلیٰ عبدالقیوم نائب ناظم مسعود عالم
خازن عبداللہ جان ناظم نشریات محمود نواز صاحبزادہ

مدرسہ دارالہدیٰ بھکر کا انتخاب

صدر ولی محمد نائب صدر حافظ نظام الدین
ناظم اعلیٰ حافظ محمد ادریس ناظم حسام الدین
ناظم نشریات حافظ نعمت علی خازن حافظ عبدالرحیم

ساہی وال میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

۲۴ جولائی ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک کو جناب عبدالمتین چوہدری کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا جس میں متفقہ طور پر ساہی وال میں جمعیۃ طلباء اسلام کے قیام کا فیصلہ کیا گیا اور مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر عبدالمتین چوہدری متعلم گورنمنٹ کالج ساہیوال
نائب صدر محمد اقبال اختر " " "
ناظم اعلیٰ محمد لطیف احسن " " "
ناظم منیر احمد " " "
خازن خالد محمود " " "
ناظم نشریات عتیق الرحمٰن متعلم جامعہ رشیدیہ ساہیوال
ناظم دفتر مسعود احمد " گورنمنٹ کالج "

جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت

مجلس طلباء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری جناب عبدالمتین چوہدری نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت اختیار کرلی اور مجلس طلبہ اسلام کی ابتدائی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔

ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی پانچ روزہ کنونشن مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۷۰ء تا ۱۹ اگست ۱۹۷۰ء تک بمقام گوجرانوالہ شہر میں منعقد ہو رہی ہے۔ شرکت کرنے والے مندوبین حضرات نوٹ فرمالیں۔

صدر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان
۵۶ میکلوڈ روڈ — لاہور

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی قراردادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم الشان اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں اسلامی قوانین نافذ کرے۔

(۲) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے غیر اسلامی قوانین، نظام تعلیم اور نظام معیشت کو بدلا جائے۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں، علماء، طلباء اور تمام مزدور رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔ اور مقدمات واپس لئے جائیں۔ خاص طور پر مولانا غلام ربانی اور ان کے ساتھی شرین گل کو رہا کیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس امریکی سفیر جوزف فارلینڈ کو غیر پسندیدہ شخص قرار دے کر پاکستان سے نکال دیا جائے امریکی سفیر پاکستان کے داخلی امور میں حصہ لیتے ہیں اور انتخابات میں اثر انداز ہونے کی کوشش کررہے ہیں

(۵) آج کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سکولوں، کالجوں میں ہفتہ وار تعطیل اتوار کی بجائے جمعہ کو کی جائے۔ (شیخ محمد یعقوب)

مزدوروں کی کامیابی پر مبارکباد

مظفر آباد۔ جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا ایک وفد ریفرنڈم میں کامیابی پر مبارکباد پیش کرنے کے لئے مظفر آباد آیا۔ مزدوروں کے ایک جلسہ سے مولانا محمد رفیق، شیخ عبدالسلام، شیخ محمد یعقوب نے خطاب کیا اور کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کیا۔ شریف صاحب سیکرٹری یونین نے مہمانوں اور جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم رکن حاجی محمد علی صاحب کے تعاون و معاونت کا شکریہ ادا کیا

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

خانیوال۔ حلقہ لوکو شیڈ خانیوال کی بااثر شخصیت جناب حاجی عبدالکریم صاحب اور مشہور سیاسی اور سماجی نوجوان لیڈر شیخ نسیم صاحب نے اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کردیا۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایسی منفرد جماعت ہے۔ جو صحیح معنوں میں اسلامی نظام کا نفاذ اور عوامی حقوق کی بحالی کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔

انہوں نے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، حضرت مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور ہر قسم کی جانی مالی قربانی دینے کا عہد کیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز صفدر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کو صدمہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے خالہ زاد بھائی اور جمعیۃ کے انتھک مخلص اور بے لوث کارکن جناب الحاج گوہر زمان خاں صاحب گذشتہ دنوں بمقام اچھڑیاں تحصیل مانسہرہ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پابند صوم صلوٰۃ اور جمعیۃ علماء اسلام کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اپنے حلقہ کے ناظم اعلیٰ بھی تھے۔ متعدد بار حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ جمعیۃ کے مرکزی ناظم مولانا مفتی عبدالواحد اور لاہور ڈویژن کے ناظم مولانا زاہد الراشدی نے مرحوم کی وفات کو جماعتی حلقوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعیۃ علماءِ اسلام قصبہ جھنگڑا کا انتخاب

جمعیۃ علماءِ اسلام کے کارکنوں کا اجلاس مولانا حکیم عبدالسلام کی زیرِ صدارت منعقد ہوا اور حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

نگران	مولانا غلام جیلانی صاحب
صدر	بابو محمد شعیب صاحب
نائب صدر	ماسٹر حیات محمد صاحب
نائب صدر دوم	مولانا محمد یوسف شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ	مولوی فضل الرحمٰن صاحب
ناظم	قاری عبدالغفور صاحب
سیکرٹری نشر و اشاعت	مولوی عبدالاحد صاحب
خازن	قاری محمد فردوس صاحب

انورہ تحصیل ہری پور کا انتخاب

مورخہ ۲۳ کو جمعیۃ علماءِ اسلام انورہ (تحصیل ہری پور) ضلع ہزارہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

امیر	مولانا محمد وارث صاحب خطیب انورہ
نائب امیر ۱	علی بہادر صاحب دوکاندار
۲	مستری جمعہ خان صاحب
ناظم شعبہ نشر و اشاعت	ولی محمد صاحب دوکاندار
نائب ناظم	مستری غلام حیدر
خازن	محمد مسکین صاحب

اجلاس میں قائدین جمعیۃ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا کہ ملک میں ہونے والے آئندہ انتخابات میں جمعیۃ علماءِ اسلام کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے گا۔

قصبہ پٹیاں کا انتخاب

سرپرست حاجی ولی محمد خان۔ صدر نوجین محمد خان نائب صدر صوفی عبدالرحیم۔ ناظم اعلیٰ قاری محمد یوسف ناظم حمید اللہ خان۔ ناظم نشر و اشاعت عبدالقیوم سالار عبدالرشید

قصبہ کھکر کا انتخاب

سرپرست مولانا عبدالقیوم۔ صدر عبدالقدوس نائب صدر ملک شاہ زمان۔ نائب صدر دوم میجر عبدالقدیر ناظم اعلیٰ مولانا محمد ادریس۔ ناظم حاجی محمد سلیمان۔ ناظم نشر و اشاعت ملک محمد الیاس۔ خازن سائیں غلام محمد۔

قصبہ کھلابٹ

صدر مولانا حبیب الرحمان خطیب جامع مسجد کھلابٹ فاضل دیوبند۔ نائب صدر مولانا سید احمد شاہ۔ ناظم اعلیٰ جمعدار فضل الرحمٰن۔ ناظم سفیع الزمان۔ ناظم نشر و اشاعت محمد زمان محمد افضل صاحب۔

مولانا محمد اشرف صاحب کا بیان

مانسہرہ۔ جمعیۃ علماءِ اسلام ضلع ہزارہ کے ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد اشرف خان نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ جماعت اسلامی کے کارکنوں کی اشتعال انگیزی اور انتشار پھیلانے کی سرگرمیوں کو قانونی طور پر روکا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی عوامی جماعتوں کی مقبولیت سے بوکھلا کر اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ سامراجی پریس میں جماعت اسلامی کی ایماء پر اخباری نمائندے مخالف جماعتوں اور مخالف رہنماؤں کے خلاف بے بنیاد خبریں اخبارات کو فراہم کرتے ہیں۔ جن سے عوام میں غلط فہمی اور اشتعال پیدا ہوتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ صحت مند صحافت کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کے بدعنوان سامراجی ایجنٹوں کا محاسبہ کر کے اخبارات کی نمائندگی سے برطرف کیا جائے۔ نیز انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ امریکی سفیر فارلینڈ کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر واپس کیا جائے۔

(احقر عبدالقیوم عفی عنہ ناظم دفتر جمعیۃ ہزارہ مقام مانسہرہ)

رابطہ عوام کمیٹی جمعیۃ علماءِ اسلام خویشکی کا دورہ

آج رابطہ عوام کمیٹی جمعیۃ علماءِ اسلام خویشکی کا وفد مسجد جان محمد خان گیا۔ پہلے مسجد کے خطیب کو صدارت کے لئے چنا گیا۔ کلام پاک کی تلاوت کے بعد نائب امیر دوم حافظ نور الحق صاحب نے تقریر فرمائی۔ وفد مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھا۔

مولانا سید علی شاہ صاحب۔ حافظ نور الحق صاحب سالار محمد اکبر صاحب۔ محمد ادریس۔ نبی الرحمٰن۔ محمد نذیر۔ کرامت شاہ۔ قیصر۔ بہادر شیر۔ شیر زادہ۔ وزیر باچہ۔ لیاقت علی محمد اکبر۔ قیصر خان بزرگ استاد۔ ناظم نشر و اشاعت حبیب الدین حبیب۔ گلاب خان۔ شیر بہادر خان۔

ایک وفد مسجد لال خیل، مسجد فضل دین بابا، مسجد عبدالسبحان حاجی زمان بھی گیا۔

ترجمانِ اسلام کا آئندہ شمارہ آئینِ شریعت کانفرنس (کوہاٹ) نمبر ہو گا

کوہاٹ میں جمعیۃ علماءِ اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان آئینِ شریعت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں درہ آدم خیل میں حضرت درخواستی کے استقبال اور کوہاٹ میں آئینِ شریعت کانفرنس کے تین میل لمبے جلوس کا آنکھوں دیکھا حال مفصل درج ہو گا۔

دیر میں جمعیۃ علماءِ اسلام کا قیام

مورخہ ۲۶ خاص دیر میں جمعیۃ علماءِ اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سلسلہ میں جو اجلاس منعقد ہوا۔ اس کی صدارت حاجی محمد امین صاحب نے کی۔ اس خاص میٹنگ کا آغاز مولانا محمد عمر صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی کے علاوہ جامع مسجد دیر کے خطیب نے بھی جمعیۃ اور اس کے اکابرین پر مکمل اعتماد و یقین کے سلسلہ میں خطاب کیا۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر مولانا سید مسلم صاحب۔ نائب امیر مولانا گل احمد ناظم اعلیٰ مولانا محمد ایاز صاحب۔ نائب ناظم محمد یعقوب ناظم نشر و اشاعت حضرت شعیب بہاولپوری۔ خزانچی حبیب رحیم صاحب

کوٹ ادھاکشن میں جلسہ عام

بتاریخ ۱۸ اگست بروز منگل بعد نماز عشاء بمقام ریل بازار حضرت مولانا جمیل احمد صاحب میواتی خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری کی صدارت میں منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماءِ اسلام مغربی پاکستان مولانا قاری نور الحق صاحب قریشی ناظم عمومی جمعیۃ ملتان ڈویژن۔ مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ مولانا عبدالرحمٰن ضیاء قاری عبدالرحمٰن تونسوی اور مرزا غلام نبی جانباز تقریر فرمائیں گے

(جمعیۃ علماءِ اسلام کوٹ ادھاکشن)

حلقہ کبیر والہ سے پیر خورشید احمد اتفاق رائے سے امیدوار منتخب کر لئے گئے

ملتان - جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کبیر والہ کا اجلاس آج دفتر جمعیۃ میں زیر صدارت قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب منعقد ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے منتخب نمائندہ حضرت مولانا پیر خورشید احمد نے بھی شرکت کی۔ مہر محمد اقبال ہراج راؤ محمد جمیل۔ مہر محمود الحسن اور سید خورشید عباس گردیزی اپنے گروپوں سمیت شریک ہوئے۔

بڑی بحث و تمحیص کے بعد قومی اسمبلی کے لئے پیر خورشید احمد خلیفہ مجاز حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے۔

تمام شرکاء نے تائید کی۔ مہر اقبال ہراج نے وعدہ کیا کہ ہراج برادری کا کوئی امیدوار قومی اسمبلی میں پیر خورشید احمد کا مقابلہ نہیں کرے گا۔ بلکہ برادری ہر لحاظ سے مکمل تعاون و معاونت کریگی۔

سردار نواب خاں تمندار قوم وینچی کی جمعیۃ میں شمولیت

آج جناب حضرت مولانا غوث الدین صاحب خطیب جامع مسجد سنجاوی و مولانا محمد سلیم صاحب و حاجی عبداللہ جان صاحب ارکان جمعیۃ علماء اسلام سنجاوی کا ایک وفد ہمارے موضع کڑبی کچھ حلقہ چوتیر (سنجاوی) کے دورہ پر تشریف لائے۔ جن کے ساتھ شرف ملاقات ہوا۔

ارکان جمعیۃ نے تاریخ جمعیۃ علماء اسلام و اغراض و مقاصد جمعیۃ علماء اسلام کی وضاحت فرماتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کی دعوت دی۔

چونکہ میں اور میری قوم وینچی ایک چند کسان کے علاوہ اب تک کسی سیاسی جماعت میں شامل نہیں ہوئی ہے۔ لہذا میں اور میری قوم وینچی کا ابتدا سے حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی و حضرت مولانا مفتی محمود صاحب و حضرت مولانا عبید اللہ انور، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی و جملہ اکابرین جمعیۃ پر مکمل اعتماد اور بھروسہ ہے۔

میں ... جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت فارم $\frac{۵۷۸۹۸}{۶۵۸۱}$ پر کر کے دستخط ثبت کر کے اعلان کرتا ہوں کہ میں خود اور میری قوم وینچی جو کہ آٹھ ہزار پر مشتمل ہے اور تحصیل سنجاوی و تحصیل ہرنائی میں آباد ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں گے اور جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہم کو اکابرین جمعیۃ کی رہنمائی میں اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائیں اور ہماری خدمت اسلام کے لئے قبول فرمائیں۔

خادم۔ سردار نواب خاں تمندار قوم وینچی سکنہ چوتیر تحصیل سنجاوی ضلع لورالائی (بلوچستان)

مولانا حفیظ الرحمٰن کی رہائی

مولانا حفیظ الرحمٰن جن پر میلسی ضلع ملتان میں قابل اعتراض تقریر کی بنا پر مقدمہ مارشل لاء ریگولیشن ۱۶ قائم کیا گیا تھا ملتان جیل سے ضمانت پر رہا کر دیئے گئے۔ (محمد یعقوب شیخ)

شمارہ نمبر ۱۹ جلد نمبر ۱۳ جمعہ ۸ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی مقدس سیرتیں، شمع راہ اور درس عمل ہیں۔ یہ وہ بزرگ تھے، جنہیں کو بار بار "صادق، مصدوق" رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لسان مبارک سے مغفرت اور رضائے خداوندی کی بشارتیں دی گئیں۔ مگر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جس کا درجہ انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے بلند قرار دیا گیا ہے، وہ ایک مرغ کو دیکھتا ہے تو حسرت کرتا ہے کاش میں یہ پرندہ ہوتا تو حساب وکتاب کی کش مکش سے محفوظ رہتا۔ جس کو بشارت دی گئی کہ اس کی زبان میار حق و صداقت ہے اس کے سایہ سے شیطان بھاگتا ہے۔ وہ حسرت کرتا ہے کہ کاش میں لکڑی ہوتا کہ کاٹ کر ختم کر دیا جاتا۔

یہ سب وہی متضاد کمالات ہیں جو مقربین بارگاہ الٰہی کا مخصوص حصہ ہوا کرتے ہیں۔ ظاہر پرستوں کا پرواز فکر بھی اس مقام بلند تک نہیں پہنچ سکتا۔ جہاں انتہائی عروج وترقی اور انتہائی مقبولیت اس طرح تواضع کامل اور انکسار مکمل کے ہم دوش ہوں اسی لیے عارف رومی نے نصیحت فرمائی ہے ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

مولانا محمد یعقوب صاحب مدرس مدرسہ فیض العلوم العربیہ (رجسٹرڈ) چنیوٹ ضلع جھنگ

مذھب حقہ خیر البریہ اسلام کی سربلندی اور نشو ونما اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اعلاء کلمۃ الحق کی قندیلیں روشن نہ کر دی جائیں۔ جن سے بھٹکا ہوا انسان نیکی اور بدی کے مابین کا حقہ تمیز کر سکے۔ اسلام کی آبیاری کے لیے اعلائے کلمۃ الحق کو نہایت درجہ دخل ہے۔ اعلاء کلمۃ الحق کے عشق سے جب تک ہمارے دل دھڑکتے رہیں گے۔ دماغ معمور رہے گا۔ زبانیں اس کی تلاوت سے حلاوت حاصل کرتی رہیں گی۔ تو **لیظھرہ علے الدین کلہ**" کی عملی تصویر قائم رہے گی۔ اور ارباب اقتدار اس کے مزاج کو ضرور بر ضرور پہچانیں گے۔ اور عوام حقیقت شناس ہو جائیں گے۔ جب اس روح نے خون کی طرح دل و دماغ اور زبان میں گردش نہ کی **خسر الدنیا والآخرۃ** کی منزل قریب سے قریب تر ہو جائے گی۔ **اعاذنا اللہ تعالے۔**

آگ کا خاصہ ہے جلانا، پانی کا خاصہ ہے بہہ جانا بعینہٖ اسی طرح امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام کا خاصہ ہے :-

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر۔ (اے امت محمدیہ) تم بہترین امت ہو جو نمایاں ہوئی ہو لوگوں کی اصلاح کے لیے تم نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے ہو۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً فرمایا **جعلت امتی خیر الامم** غرض معروفات کا حکم اور منکرات سے روکنا خصوصی وصف اور مبنیٰ خیریت ہے۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ فرماتے ہیں :- برے کاموں میں کفر، شرک، بدعات اور رسوم قبیحہ اور فسق وفجور ہر قسم کی بداخلاقی اور نامعقول باتیں شامل ہیں۔ اور ان سے روکنا بھی کئی طرح سے ہو گا۔ کبھی زبان سے کبھی ہاتھ سے کبھی قلم سے کبھی تلوار سے غرض ہر قسم کا جہاد اس میں داخل ہے۔ یہ صفت جس قدر عموم واہتمام سے امت محمدیہ میں پائی گئی پہلی امتوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ از تفسیر شیخ الہند ص۸۲

اس آیت کریمہ پر جس قدر آدمی زیادہ سوچے اس کے محاسن آشکارا ہوتے ہیں۔ اور اس کے چہرے میں جس قدر غور و نظر کیا جاوے اس قدر حسن وجمال کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اسی خصوصیت کو محسن انسانیت صلے اللہ علیہ وسلم نے عجیب انداز میں ارشاد فرمایا ہے۔

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہٖ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذالک اضعف الایمان (رواہ مسلم) جو دیکھے تم میں سے برائی پس چاہیے کہ روکے اس کو اپنے ہاتھ سے اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ساتھ روکے اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے برا جانے اور یہ آخری درجہ ایمان کا ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو سرکار طیبہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرے مقام پر یوں فرمایا :-

افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات ظالم حاکم کے روبرو کہہ دی جائے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ہی آپ نے افضل جہاد فرمایا ہے۔ جب آدمی اس آیت مبارکہ کو بار بار پڑھے اور ان احادیث مطہرہ کا مفہوم سمجھنے میں عرق ریزی کرے تو چند سوالات قاری کے ذہن سے ہوتے ہوئے نوک زبان پر آتے ہیں۔ پھر اگر انہیں سوالات پر غور و خوض کرے تو اظہار کلمۃ الحق کی اہمیت خود بخود واضح و مشرح ہو جاتی ہے۔

سب سے پہلا سوال جو ذہن سے ابھرتا ہے یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ امت مسلمہ کی صفت لازمہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمام عبادتوں اور ریاضتوں میں سے مشکل ترین فریضہ برائی سے روکنا اور نیکی کا پرچار ہے۔ باقی عبادات و فرائض نماز روزہ وغیرہ انفرادی عبادات ہیں۔ ان کے ثمرات بھی انفرادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ان کے نتائج کا اثر انفرادی زندگی پر رہتا ہے۔

اگر آپ نماز پڑھتے ہیں یا روزہ رکھتے ہیں تو آپ کو کوئی نہیں روکتا کوئی طاقت آپ کی سدِ راہ نہیں بنتی۔ بخلاف جہاد معروف و منکر کے کہ پابند سلاسل ہونا پڑتا ہے پرائے تو کیا اپنے بھی دشمن بن جاتے ہیں۔ مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جابر اور ظالم امراء کی جبین پر شکن آجاتے ہیں۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

لوگو! نیک کاموں کے کرنے کا حکم دیا کرو اور برے کاموں سے منع کرتے رہو ورنہ جلدی تم پر خدا تعالیٰ عذاب نازل کرے گا۔ پھر اگر دہائی دو گے تو شنوائی نہیں ہو گی۔ او کما قال علیہ السلام

مراد رسول خلیفہ ثانی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ :- جو شخص یہ چاہتا ہے کہ خیر الامم میں شامل ہو جائے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شرط پوری کرے ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنا ہے۔

اور داماد رسول امام مظلوم خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا امراء کی تعریف سے بچو کہ ظالم کی تعریف سے غضب الٰہی نازل ہوتا ہے۔

سوال ثانی جو ذہن میں پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ کیا حکمران ہی ایسے ہیں جن کے سامنے کلمۂ حق کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور اس نیلی چھت کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی طبقہ ماسوا جابر سلاطین کے بستا ہی نہیں۔ باقی تمام طبقات میں ایسے لوگ موجود ہیں جن سے دین کے بارے میں لغزشیں ہوتی ہیں ان کو روکنے کے لیے نہی عن المنکر اور امر بالمعروف ہی کافی ہے۔ اسی کو تبلیغ کہتے ہیں لیکن جن لوگوں کے ہاتھ میں عنان اقتدار ہو ان کے سامنے کلمۂ حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جمعہ ۸ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ
مطابق
۱۵ ر مئی ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳
شمارہ ۱۹
فی پرچہ ۴۰ پیسے
فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ ”
سہ ماہی ۶/۰ ”

سرپرست مدیر
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ
سب ایڈیٹر
محمد حنیف سہارنپوری

انجام پر بھی غور کیجئے

احمد حسین کمال

ملک کے موجودہ حالات سے یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لئے غیر معمولی فہم و دانش کی ضرورت نہیں ہے کہ یا تو یہاں فسطائیت کے لئے راہ ہموار کی جا رہی ہے یا اشتراکیت کے لئے راستہ نکالا جا رہا ہے۔

اور ان مقاصد کے حصول کے لئے وہ عالمی عناصر دلچسپی لے رہے ہیں جن کے سامراجی مفادات کا راستہ پاکستان اور ترقی پذیر و نو آزاد ملکوں کے حالات ابتر ہونے سے ہموار ہوتا ہے۔

افریقہ کے بیشتر علاقوں اور مشرقی ایشیا، مغربی ایشیا و جنوبی ایشیا کے بیشتر حصوں میں یورپ کے سامراجی ملکوں میں تجارتی، اقتصادی، صنعتی اور پٹرول و تیل کے مفادات پھیلے ہوئے ہیں اور گذشتہ دو صدیوں سے پھیلے چلے آ رہے ہیں۔ ان علاقوں میں واقع ملکوں کو سیاسی آزادی دینے کا سودا سامراجی طاقتوں نے اپنے مفادات برقرار رکھنے کی شرط پر کیا، اور آزادی دینے کے بعد ظاہر و خفیہ ایسی تدابیر اختیار کیں۔ اور ابھی تک اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سامراجی طاقتیں اپنے وسیع تر اور روز افزوں اقتصادی مفادات کا بخوبی تحفظ کریں۔

ان تدابیر میں سر فہرست یہ تدبیر ہے کہ ان ملکوں میں ہر وقت سیاسی آویزش اور نظریاتی کشاکش کو خطرناک حد تک قائم و باقی رکھا جائے۔ اور ایسے سیاسی، معاشرتی و معیشتی نظام کے قیام سے ان ملکوں کو محروم رکھنے کی کوشش کی جائے جس کے نتیجہ میں ان ملکوں کے عوام، غریب کسان، مزدور جو ہر ملک کی ۹۹ فیصد آبادی ہوتی ہے حقیقی سیاسی اقتدار اور معیشتی غلبہ پانے کے قابل نہ ہو سکیں۔

چنانچہ پاکستان کے موجودہ حالات اسی تدبیر کی پیدا کردہ کشمکش اور خطرناکی کے آئینہ دار ہیں اور اس کشمکش و خطرناکی کا آخری نتیجہ فسطائیت کے عروج یا اشتراکیت کے فروغ کی صورت میں ہی نمودار ہوگا حالانکہ پاکستان کے مسائل کا حل نہایت سادہ و آسان ہے۔ اور وہ یہ کہ یہاں احکام و قوانین قرآن و حدیث کے نافذ کر دیئے جائیں اور نظام حکومت و معیشت کی باگ ڈور پاکستان کے مسلمان عوام یعنی غرباء، کسان، مزدور وغیرہ جو ملک کی ۹۹ فیصد آبادی ہے، ان حقیقی منتخب نمائندوں کے حوالے کر دی جائے۔

لیکن چونکہ ان دونوں باتوں کے بمجرد عمل میں آتے ہی سامراجیت کے دیرینہ و موجودہ مفادات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اس سے سامراجی عناصر کے حامی طبقے اسلامی قوانین کے براہ راست نفاذ، جمہوری نظام کے قیام کے بہانے موخر کرنے کی سعی کرتے ہیں اور معاشی کشمکش پیدا کر کے سرمایہ دارانہ مفادات و اشتراکی

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ی آویزش کا راستہ کھولتے ہیں، تاکہ اسلام کا نام تو لیا جاتا
ے اور اسے "نظریہ" کا عنوان دے کر مسلمان عوام کو فریب
یں مبتلا رکھا جاتا رہے۔ لیکن سیاسی و معاشی کشمکش ختم
کھنے کے لئے اشتراکیت کو بھی مخالفانہ انداز میں ہوا دی
اتی رہے۔

اس طرح حقیقی اسلام کی منزل دور ہوتی جائے گی
کستان کے مسلمان متحارب گروہوں میں تقسیم ہوتے رہیں گے
سرمایہ داریت و سامراجیت کی محافظ و وظیفہ خوار سلطانی
عناصر عروج حاصل کرتے رہیں اور اشتراکیت کا ردعمل
فروغ پاتا جائے گا۔

اس کا انجام پاکستان کے لئے اسلام کے لئے اور
مسلمانوں کے لئے کیا ہوگا؟

کاش ارباب دانش و کاربردازان سیاست اس
طرف بھی نگاہ بصیرت ڈال سکتے!

"کوس رحلت بکوفت دست اجل"

آخر کار احرار کے "خدنگ آخریں" ماسٹر تاج الدین
انصاری نے بھی پیغام اجل کو لبیک کہہ دیا اور اس بے
وفا دنیا سے وہ بھی ہمیشہ کے لئے کنارہ کش ہو گئے۔

ماسٹر صاحب کی وفات سے نہ صرف احرار کی تاریخ
کا صفحہ آخر ختم ہو گیا بلکہ برصغیر پاک و ہند کی داستان
حریت طلبی کا وہ باب بھی مکمل ہو گیا جس کی خوں چکاں
تابندگی سے مستقبل کا مؤرخ صرف نظر نہیں کر سکے گا۔

ماسٹر تاج الدین انصاری مرحوم تحریک خلافت و احرار
کی زندہ تاریخ اور آخری نشان تھے۔

وہ لیڈروں سے زیادہ ان قومی کارکنوں کی صف
کے آدمی تھے۔ جن کے کارناموں کے قیام سے لیڈریاں
جنم لیتی ہیں۔

ان کے اخلاص سے ملت کے نوجوان ایثار و قربانی
کا ولولہ حاصل کرتے ہیں اور شدائد کے مقابلہ میں بے
پناہ بن کر ڈٹ جاتے ہیں۔

آج کی نسل اور بچھورے اہل سیاست کو کیا معلوم
کہ برصغیر پاک و ہند میں فرنگی جابر کی سنگینوں تلے اور گولیوں
کے سامنے اسلام کی سربلندی اور عوام کی آزادی کا علم
بلند کرنا کیسی جان جوکھوں کا کام اور اس رسم عاشقی کا
آغاز کرنا کس دل گردے کا عمل تھا۔

یہ ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری جیسے ہی بیباک
رکن تھے، جنہوں نے فرنگیت کے سنگین جابرانہ حصار

میں اسلام اور آزادی کا نعرہ بلند کیا اور ابوالکلام،
شیخ الہند و شیخ الاسلام کے سپاہی بن کر دنیا کی سب
سے بڑی اور طاقتور کافر حکومت کے مقابلہ میں سینہ سپر
ہو گئے۔ تحریک خلافت میں ماسٹر صاحب کی خدمات و
قربانیوں کا حال ابوالکلام، محمد علی جوہر اور مدنی رحمۃ اللہ
علیہ سے پوچھا جاتا۔

مسلمانان کشمیر کی تحریک حریت میں ماسٹر صاحب کی
جانگسل جد و جہد کا حال امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری
اور چوہدری افضل حق بتا سکتے تھے یا شیخ عبداللہ کے
دل پر اس کا نقش ثبت ہوگا۔

انگریزی حکومت کی سرپرستی میں مرزائیت نے
مسلمانوں پر جس قسم کا سیاسی جنگل کھڑا کرنا چاہا تھا اور اس
کے پاش پاش کرنے کے لئے احرار کے قافلے نے جو شاندار
مساعی انجام دیں، ان میں ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری
کی سرگرمیوں سے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مرحوم جیسے
لوگ پردہ اٹھا سکتے تھے۔

بلاشبہ ماسٹر صاحب قافلۂ احرار کا دل تھے۔ جس
کی دھڑکن نے آج تک احرار کے نام کو تابندہ رکھا۔

میرا قلم جس کی قسمت میں کاروان حریت کے آخری
سالاروں کا ماتم کرنا لکھا ہے۔ ماسٹر صاحب کی موت پر
خون کے آنسو بہا رہا ہے۔

ماسٹر صاحب ایک مجاہد مسلمان، ایک عظیم انسان
اور غریبوں کے ہمدرد و غمگسار بن کر زندہ رہے۔ موت
کے دروازے سے تو ہر جاندار کو گذرنا ہے۔ لیکن مجھے یقین
ہے کہ مرنے کے بعد عالم بالا میں رحمۃ للعالمین خاتم النبیین
اور ان کے نام پر مٹ جانے والے امت کے اسلاف
نے ماسٹر صاحب کی روح کو خوش آمدید کہا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات پر فائز کرے۔
ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(کمال)

ضروری

جمعیۃ کی شاخیں اپنی اپنی خبریں اور تشکیلات کی اطلاع
اپنے ضلع کی جمعیۃ کو بھیجیں، ضلع باقاعدہ رپورٹ کی صورت
میں یہ تفصیلات مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
بیرون لوہاری دروازہ ملتان کے پتہ پر احمد حسین کمال صاحب
کے نام روانہ کرے۔ اسی طرح دوسرے مضامین و تفصیلات
بھی مندرجہ بالا پتہ پر بھیجی جائیں۔ وہاں سے مرتب ہو کر ترجمان
اسلام میں اشاعت کے لئے آسکیں گے۔ (ادارہ)

رضاکارانہ خدمات انجام دینے والے توجہ کریں

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے اپنے ایک
اعلان میں کہا ہے کہ جو لوگ رضاکارانہ طور پر اسلام
کی خدمات انجام دینا چاہتے ہیں وہ ۲۰ مئی ۱۹۷۰ء
تک اپنے نام و پتے دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر "شعبۂ رضاکاران"
میں درج کرانے کے لئے بھیج دیں۔

مجاہدین قدس میں شامل حضرات بھی اپنے نام
و پتے اس شعبہ کے لئے روانہ کریں۔

(ناظم دفتر)

جھوٹ کے نت نئے نمونے

۱۷ اپریل کو شورکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام
ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا جس کی کامیابی سے مودودی
جماعت اور ان کے طفیلی گروہ بوکھلا اٹھے۔ انہوں نے جسارت
"ندائے ملت" اور "نوائے وقت" میں یہ من گھڑت باتیں شائع
کرائیں کہ:

—— جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن سے نہیں کیا گیا
حالانکہ اس جھوٹ کے خلاف سارا مجمع گواہ ہے۔

—— یہ کہ مولانا اختر صاحب لائلپوری نے فرمایا کہ ان شاء اللہ
نہیں کہنا چاہیئے۔ یہ جھوٹ اتنا احمقانہ ہے جس پر بے عقل
آدمی بھی اعتبار نہیں کر سکتا۔

—— نیز یہ کہ مولانا موصوف نے مزدوروں کو جاہل کہا۔
یہ مولانا کے ان الفاظ کی تفہیم جس میں انہوں نے فرمایا تھا
کہ مزدوروں کو اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور کرنا چاہیئے۔

بہر حال اس افترا پردازی سے یہ ثابت ہو گیا
کہ جمعیۃ کے مخالفین کس قدر بوکھلائے ہوئے ہیں۔

شبیر احمد شبیر
ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام
شورکوٹ روڈ

مودودیات

عبدالرؤف بزاز
ظہیر پور

حضرت یوسفؑ — یا — مسولینی
مودودی فکر کا ایک کرشمہ

مودودی جماعت اپنی تمامتر جمہوریت پسندی کے باوصف جن فسطائی حربوں پر اتر آئی ہے وہ منطقی نتیجہ ہے اس ذکر کا جس کا پرچار اس گروہ کے "امام اعظم" ایک مدت مدید سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ خود جماعت کے اندر یہ صورت حال ہے کہ اس کے یوم تاسیس سے اب تک محض ایک شخص آمر مطلق بنا بیٹھا ہے۔ اور جب کبھی کسی نے اس شخص سے اختلاف کیا یا اس کی آمریت کو چیلنج کیا اسے جماعت سے علیحدگی اختیار کرنا پڑی۔ مولانا امین احسن اصلاحی عبدالغفار حسن، سعید ملک، راؤ خورشید علی، مولانا کوثر نیازی اور بیشمار دیگر بزرگوں کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ جنہوں نے جماعت کے لئے شبانہ روز کام کیا اور اپنی پوری علمی و فکری کاوشیں اس کے کاروبار کے لئے وقف رکھیں۔ مگر جہاں کہیں انہوں نے مودودی صاحب کی آمریت کے خلاف آواز اٹھائی۔ انہیں جماعت سے الگ ہونا پڑا۔ جمہوریت کی موجودہ جدوجہد میں بھی اس جماعت نے جس فسطائی طرز عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ بھی اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ قرآن کریم کے جلائے جانے کا واقعہ ہو یا عبدالمالک کی شہادت کا۔ پلٹن میدان کا حادثہ ہو یا صحافیوں اور اساتذہ کی ملازمتوں سے برطرفی، یہ طریق کار بہرحال اس امر کا غماز ہے کہ یہ جماعت جمہوریت کے نام نہاد دعاوی کے باوجود شدید فسطائی ذہنیت کی مالک ہے۔ اور اسی طریق حیات کا فروغ چاہتی ہے، جسے ہٹلر اور مسولینی نے اختیار کر کے پوری دنیا کو جنگ کی آگ میں دھکیل دیا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہٹلر اور مسولینی نے یہ کام مذہب کا لبادہ اوڑھے بغیر کیا تھا اور مودودی جماعت یہ سب کچھ اسلام اور نظریۂ پاکستان کے نام پر کر رہی ہے۔ قرآن کریم کی من مانی تفسیر اور احادیث رسولؐ کی حسب منشاء تشریح، تو گویا مودودی صاحب کا شعار رہی ہے۔ اور اس بارہ خاص میں انہوں نے جو قلابازیاں کھائی ہیں۔ ان کی نشاندہی علماء امت وقتاً فوقتاً کرتے رہے ہیں۔ آج کی اس صحبت میں مودودی صاحب کی فکر کا ایک شاہکار ملاحظہ فرمائیے کہ بیسوی صدی کے اس مجتہد نے کیونکر ایک برگزیدہ پیغمبر کے مقابلے میں مسولینی کو لا کھڑا کیا۔ اور یوں وہ ایک ایسی گستاخی کے مرتکب ہوئے جس کا روادار شاید وہ شخص بھی نہ ہوگا جو محض برائے نام مسلمان ہو۔ وہ "تفہیمات" (حصہ دوم صفحہ ۹۲ اشاعت دسمبر ۱۹۵۵ء بار دوم شائع کردہ مکتبہ جماعت اسلامی پاکستان اچھرہ لاہور) میں اس آیت شریفہ... اجعلنی علی خزائن الارض کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

"یہ محض وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہیں تھا، جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں، بلکہ یہ ڈکٹیٹر شپ کا مطالبہ تھا اور اس کے نتیجے میں سیدنا یوسفؑ کو جو پوزیشن حاصل ہوئی۔ وہ قریب قریب وہی پوزیشن تھی جو اس وقت (۱۹۴۲ء میں) اٹلی میں مسولینی کو حاصل ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ اٹلی کا بادشاہ مسولینی کا معتقد نہیں بلکہ محض اس کی پارٹی کے اثر سے مجبور ہے اور مصر میں بادشاہ خود حضرت یوسفؑ کا مرید ہو چکا تھا۔"

اس عبارت کے مالہٗ و ماعلیہ پر خود قارئین غور کر سکتے ہیں۔ ایک پیغمبر کو ڈکٹیٹر کہنا، اور پھر کسی ڈکٹیٹر سے اس کی مشابہت تلاش کرنا جو اپنے ظلم و ستم اور جبر و جور کے باعث جدید سیاسی فکر میں ضرب المثل کی سی حیثیت اختیار کر گیا ہے، صرف اور صرف مودودی صاحب کے ذہن رسا کی کرشمہ کاری ہو سکتا ہے۔ اس کے پس منظر میں جو نفسیاتی عوامل ۱۹۴۲ء میں کار فرما تھے۔ ان کا عملی اظہار اب ہو رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کہ لوگوں کی گردنیں مار نے، زبانیں گدی سے کھینچ لینے، ان سے روزی کے ذرائع چھین لینے اور انہیں کافر بنانے کے فعل کو کسی طرح (نعوذ باللہ) سنت پیغمبری کی پیروی قرار دیا جا سکے۔

یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ پیغمبروں کو ڈکٹیٹر کہنے والے کسی طور بھی جمہوریت پسند نہیں کہ پیغمبری ڈکٹیٹر شپ نہ تھی۔ یہ تو خدا کی طرف سے اس کے برگزیدہ بندوں کو انسانوں کی صلاح و فلاح کے لئے عطا کی جاتی تھی اور بس۔

فرقہ مودودیہ کے امیر کی سلف صالحین سے بغاوت و سرکشی

(سید خلیل احمد، فاضل دیوبند، بفہ ضلع ہزارہ)

سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "اگلی امتوں میں بہتر فرقے ہوئے میری امت میں تہتر ہوں گے۔ صرف ایک ان میں "ناجی" یعنی جنتی ہوگا۔ صحابہ کرامؓ کے استفسار پر فرمایا: "میرے اور میرے اصحابؓ کے نقش قدم پر چلنے والے ہی ناجی ہوں گے" چنانچہ حضور اکرم کے قول صادقہ کی تصدیق خارجیہ، جبریہ، معتزلہ وغیرہ سے شروع ہوتی ہے۔ ایک فرقہ تازہ آج جنم لے رہا ہے۔ وہ ہے "فرقہ مودودیہ" جس کے امیر کا شیوہ ہی یہی ہے کہ امت مسلمہ کے اکابر صحابہ کرامؓ سے سرکشی، بغاوت، بغض اور عناد کا بیج بویا جائے۔ قرآن حکیم کی تفسیر کرتے وقت اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب قرآن ہیں کے ارشاد عالی کے متعلق یہ بھی نہ سوچا کہ "جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے یا عقل سے کرے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ملاحظہ ہو ان کی تفسیر عن الرائے:"

قرآن حکیم کے پہلے اور آٹھویں پارے میں اللہ تبارک و تعالے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی سرکش قوم بنی اسرائیل کا تذکرہ فرماتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے اس قوم کے انکار پر ان کے سروں پر کوہ طور کھڑا کر دیا"۔ قرآنی الفاظ یہ ہیں:-

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ

اس کے متعلق مودودی صاحب اپنی خود ساختہ تفسیر تفہیم القرآن میں یوں رقمطراز ہیں:-

---

[1] اس کا مطلب یوں سمجھنا چاہئے کہ پہاڑ کے دامن

میں میثاق لیتے وقت ایسی خوفناک صورت حال پیدا کر دی گئی تھی کہ ان کو ایسا معلوم ہوتا تھا، گویا پہاڑ ان کے سر پر آ پڑے گا کچھ اسی قسم کا نقشہ سورۂ اعراف رکوع ۲۱ میں بھی کھینچا گیا ہے"۔

اب تفصیل اور وضاحت کے لئے سورۂ اعراف کی محولہ بالا عبارت بھی پڑھیں۔ مودودی صاحب سب تفاسیر کو بھول کر منسوخ شدہ اور مسخ شدہ کتاب بائبل سے اپنی من مانی تفسیر کا ثبوت لاتے ہیں۔

"اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شہادت نامہ کی سنگین لوحیں عطا کئے جانے کے موقع پر کوہ سینا کے دامن میں پیش آیا تھا بائبل میں اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اور موسےٰ لوگوں کو خیمہ گاہ سے باہر لایا کہ خدا سے ملائے اور وہ پہاڑ کے نیچے آ کھڑے ہوئے اور کوہ سینا اوپر سے نیچے تک دھوئیں سے بھر گیا۔ کیونکہ خداوند شعلہ میں ہو کر اس پر اترا اور دھواں تنور کے دھوئیں کی طرح اوپر کو اٹھ رہا تھا۔ اور سارا پہاڑ زور سے ہل رہا تھا"۔

(ملاحظہ ہو تفہیم القرآن صفحہ ۹۵ حاشیہ ۱۳۲)

مودودی صاحب بحوالہ خروج (بائبل) ۱۹-۱۷ تا ۱۹)

قطع نظر اس کے کہ مودودی صاحب قرآن کی تفسیر میں مسخ شدہ اور منسوخ شدہ کتاب بائبل کا حوالہ دے رہے ہیں۔ اس جگہ وہ واقعہ کی اصل جائے وقوعہ کو ہی سمجھنے میں غلطی کر گئے۔ یہ واقعہ خدا سے ملانے کے وقت کا نہیں بلکہ یہ واقعہ کوہ طور سے بنی اسرائیل کے اصرار پر احکام الٰہی لانے کے بعد اُسے مشکل پا کر بنی اسرائیل کے انکارِ عمل کے بعد کا واقعہ ہے۔ خدا سے ملانے کا واقعہ اس سے پہلے گذر چکا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب بائبل کی اس بے موقع عبارت کو بنیاد بنا کر مزید تشریح فرماتے ہیں۔

"اس طرح اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل سے کتاب کی پابندی کا عہد لیتے ہوئے خارج میں آن پر ایسا ماحول طاری کر دیا جس سے انہیں خدا کے جلال اور اس کی عظمت اور برتری کا اور اس کے عہد کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہوا۔ اور وہ اس شہنشاہ کائنات کے ساتھ میثاق استوار کرنے کو کوئی معمولی بات نہ سمجھیں یہ گمان نہ کرنا چاہیئے کہ وہ خدا کے ساتھ میثاق استوار کرنے پر آمادہ نہ تھے اور انہیں زبردستی خوفزدہ کر کے اس پر آمادہ کیا گیا۔ صفحہ ۹۵ حاشیہ ۱۳۲

تفہیم القرآن مودودی

عبارت بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ماحول خواہ مخواہ طاری کیا گیا۔ بنی اسرائیل نے میثاق استوار کرنے سے انکار نہ کیا تھا۔ صرف ان پر خدا نے اپنی عظمت اور جلال کے اظہار کی خاطر یہ ماحول طاری کیا حالانکہ یہ بات صریحاً خدا کی عظمت پر بہتان و افترا ہے حقیقت یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے جب احکام الٰہیہ کو مشکل پایا تو انکار کر دیا۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے انہیں ڈرا کر ان سے احکام قبول کرائے۔ مودودی صاحب نے یہ نئی تفسیر کیوں کی؟ اس لئے کہ خدا نے جبر سے احکام قبول کروائے۔ حالانکہ "لا اکراہ فی الدین" دین میں کوئی جبر نہیں لیکن مودودی صاحب اصل حقیقت کو چھپانے لگے۔ انہوں نے یہ نہ سوچا کہ آن پہ اکراہ دین کی قبولیت کے لئے نہ تھا۔ وہ موسےٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے اور انہیں کے اصرار پر حضرت موسیٰ علیہ السلام احکام لائے تھے۔ جب احکام لائے گئے، انہیں مشکل پایا تو انکار کر دیا۔ اس انکار کی بدولت انہیں عذاب سخت سے ڈرایا گیا۔

ملاحظہ ہو دیگر مفسرین کرام کی تفاسیر

(۱) مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ "اور ہم نے کوہ طور اٹھا کر تمہارے اوپر محاذات میں معلق کر دیا کہ جلدی قبول کرو"۔ قرآن مجید مترجم صفحہ ۱۵ مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ

(۲) تفسیر حسینی فارسی۔

ورفعنا فوقکم الطور برداشتیم بر زبر شما۔ کوہ را تا پیمان بستند بنی اسرائیل بعد نزول این آیت تمرد نہادند و گفتند احکام این کلام بغایت دشوار آمد باگردن نمی نہیم حق تعالےٰ کوہی از کوہیان فلسطین کہ آں را طور گفتند سے (در تفسیر قرطبی آمدہ کہ آں کوہ منسوب بود بہ طور ابن اسماعیل) حق تعالےٰ فرمان داد تا برز بر سر ایشاں ایستادہ۔ و در پیش روئے ایشاں آتشے افروخت و در عقب دریائے زخار پدید آمد چوں گریز گاہے ندیدند بروئے خود افتادہ متحیر شدند

(ترجمہ) نزول آیت یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل نے تورات کے احکام کو مشکل پایا تو انکار کیا۔ اس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے کوہ طور کو کہ فلسطین کے پہاڑوں سے ایک پہاڑ ہے اور (تفسیر قرطبی کی رو سے طور اسماعیل کے نام سے منسوب ہے) بنی اسرائیل کے سروں پر لا کھڑا کیا۔ ان کے آگے یعنی سامنے سے آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ اور پیچھے سے دریا موجیں مارتا ہوا دکھا اور بچاؤ اور بھاگنے کی راہ نہ دیکھی تو اوندھے منہ گرے (توبہ کر لی) اور تورات پر عمل کرنے کا عہد کیا۔

(۳) تفسیر جلالین شریف۔ ورفعنا فوقکم الطور الجبل اقتلعنا من اصلہ علیکم لما ابیتم قبولہا

(ترجمہ) پہاڑ کو ہم نے جڑ سے اکھاڑ کر تمہارے سروں پر کھڑا کیا جس وقت تم نے (توراۃ کے احکام کو) قبول کرنے سے انکار کیا تھا۔ تفسیر جلالین برحاشیہ تفسیر جمل صفحہ ۶۲

(۴) تفسیر بیضاوی۔ ورفعنا فوقکم الطور روی ان موسیٰ علیہ السلام لما جاءھم بالتوراۃ فقرأ وما فیہا ابوا قبولہا من التکالیف الشاقۃ فامر جبریل علیہ السلام بقلع الطور فظللہ فوقہم حتی قبلوہ

(ترجمہ) روایت ہے کہ موسےٰ علیہ السلام جس وقت توراۃ لائے تو بنی اسرائیل نے اس کے احکام کو پڑھا اور انہیں مشکل پا کر انکار کیا۔ ان کے قبول کرنے سے تو جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ کوہ طور کو جڑ سے اکھیڑ کر ان کے سروں پر چھتری کی مانند کھڑا کر دے۔ یہاں تک کہ (مجبور ہو کر) بنی اسرائیل نے احکام قبول کئے) جلد اول صفحہ ۳)

(۵) تفسیر جمل۔ ورفعنا فوقکم الطور قولہ اقتلعنا۔ ای اقتلعہ جبریل علی قدر عسکرھم کان قدرہ فرسخا فی فرسخ فرفعہ فوق رؤسھم قدر قامتھم کالظلۃ وقیل لھم ان لم تقبلوا التوراۃ وانزلتہ علیکم وضعت رؤسکم بہ فقبلوہ

(ترجمہ) یعنی جبریل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے کوہ طور کو جڑ سے اکھیڑ کر ان کی فوج کے ٹھکانے پر بمقدار فرسخ در فرسخ بقدر قامت انسان ان کے سروں پر لا کھڑا کر دیا کہ اگر قبول نہ کرو گے تو کچلے جاؤ گے پس انہوں نے احکام توراۃ کو قبول کر لیا (تفسیر جمل جلد اول صفحہ ۶۲)

(۶) تفسیر کبیر۔ ورفعنا فوقکم الطور

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

مسائل و افکار

زاہد الراشدی
(ناظم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن)

۱۱۳ علماء کا فتویٰ

حقائق و واقعات کی روشنی میں

کونسل لیگ اور متوازی جمعیۃ کے مشترک راہنما مولانا احتشام الحق صاحب نے اپنے ایک مفصل مضمون میں جو بیشتر روزناموں میں شائع ہوا ہے ۱۱۳ علماء کرام کے فتویٰ پر عوامی ردعمل کا اپنے مخصوص نقطۂ نظر سے جائزہ لیتے ہوئے اس فتویٰ کے حق میں کچھ وضاحتی دلائل دینے کی کوشش فرمائی ہے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس فتویٰ کے پس منظر کا کچھ جائزہ لیا جائے تاکہ اصل حقیقت عوام کے سامنے بے نقاب ہو سکے۔

(۱) فرنگی سامراج نے اپنے دور اقتدار میں عوامی انقلابی تحریکات کے مقابلہ میں فرنگی کی حمایت و اعانت کرنے والے غداروں پر مشتمل ایک طبقہ کو سرکاری مراعات و مفادات اور عنایات و نوازشات کے ذریعہ اس قدر پروان چڑھایا اور اسے قوم کی معاشی، سیاسی اور معاشرتی زندگی پر اس انداز سے مسلط کیا کہ پوری کی پوری زندگی اس طبقہ کے ہاتھوں کا کھلونا بن کر رہ گئی۔ اس طبقہ نے ملت سے غداری کر کے انگریزی اقتدار کی عمر کو طول دیا اور برصغیر میں فرنگی سامراج کے مفادات کی پوری جرأت سے حفاظت کی۔ بدقسمتی سے فرنگی کا پروردہ اور اس کے مفادات کا محافظ یہی طبقہ قیام پاکستان کے بعد بھی ان شعبوں پر قابض و متصرف رہا۔ سیاسی سطح پر بقول سردار بہادر خان امریکہ کے اشاروں پر حکومتیں بنتی اور بگڑتی رہیں، اقتصادی طور پر بنیادی صنعتوں میں ملک کو خود کفیل ہونے سے روکنے کی سازشیں کی گئیں جس کی ایک مثال سابق وزیر تجارت غلام فاروق کے اس بیان سے پیش کی جا سکتی ہے کہ پاکستان میں فولاد کے کارخانے کا قیام سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت حیلوں بہانوں سے ٹالا جاتا رہا ہے۔

اور پاکستان کو یورپی مال کی مستقل منڈی بنائے رکھنے کی آج بھی سرتوڑ کوششیں ہو رہی ہیں۔ بیرونی ممالک سے بھاری قرضے لے کر اسی طبقہ کے افراد میں تقسیم کئے جاتے رہے ہیں اور ان قرضوں پر مستزاد اس طبقہ نے مزدوروں کے حقوق غصب کر کے خود ساختہ مہنگائی کر کے اشیاء کی قیمتیں بڑھا کے اور اجارہ داریاں قائم کر کے بے پناہ دولت لوٹی ہے۔ زرعی میدان میں ملک کی بیشتر آباد زمینوں پر فرنگی سامراج کی عنایت سے اسی طبقہ کے افراد مالک و متصرف ہیں۔ معاشرتی سطح پر ملک میں اسلامی اقدار کو مٹانے اور یورپی تہذیب کو رائج کرنے کی کوششیں شروع ہیں۔ اور ان تمام جرائم میں فرنگی نظام کے اہم پرزہ "نوکر شاہی" کا بھرپور تعاون اس مفاد پرست اور استحصال پسند کو حاصل رہا ہے اور آج بھی حاصل ہے۔

(۲) ملک اکثریتی طبقہ یعنی عوام جو مزدوروں، کاشتکاروں، چھوٹے درجوں کے ملازموں، چھوٹے تاجروں اور علماء کرام پر مشتمل ہیں مسلسل ۳۲ سال تک فرنگی ساخت کے پروردہ طبقہ کی نیش زنی کا شکار بنے رہے ہیں انہیں آج تک آزادانہ اظہار رائے اور حقیقی عوامی نمایندگی کے حق سے یکسر محروم رکھا گیا ہے۔ اور اگر کسی وقت برائے نام رائے دہندگی کا نعرہ لگایا گیا۔ تو بھی برادری، دھونس، دھاندلی، سرمایہ اور چھو رائٹ نے ایسے سنہری جال بن دیئے کہ حقیقی نمائندگی کا دعویٰ فریب نظر معلوم ہونے لگا۔

مزدور کارخانوں میں محنت مشقت کر کے اور صحت و جوانی مشینوں کی گرمی اور بھاپ کی بھینٹ چڑھا کر بھی باعزت اور خوشحال زندگی کے مواقع و وسائل سے محروم رہا ہے۔ اس کی محنت کا معاوضہ اس قدر بھی نہیں دیا گیا کہ وہ اپنے بچوں اور کنبہ کے افراد کو پیٹ بھر کھانا مہیا کر سکے، رہنے کے لئے اپنا کوئی مکان بنا سکے۔ اپنے بیمار بچوں کا علاج کرا سکے۔ اور اپنی اولاد کی تعلیم کے مصارف کا متحمل ہو سکے۔ کسان و کاشتکار باوجود خود کاشت کرنے کے اپنے گندم کے لئے آٹا منڈی سے خریدنے پر مجبور ہے۔ زندگی کی ضروریات کے سلسلہ میں اس کا حال بھی مزدور سے کسی طرح مختلف نہیں ہے درجہ اول کو چھوڑ کر نچلے طبقہ کے ملازموں کا حال یہ ہے کہ بے چارے زندگی کی دوڑ میں "سفید پوشی" کو ساتھ لیکر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن "سفید پوشی" کا خون کی طرح ان کے لباس و بدن کے ساتھ ساتھ دل و دماغ کو بھی چھلنی کئے جا رہے ہیں۔ یہی حال "تاجروں" کا ہے۔ جو خود اجارہ دار نہیں بلکہ اجارہ داروں اور ذخیرہ اندوزوں کے سامنے مجبور محض بن کر رہ گئے ہیں۔ ان طبقوں میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے بے پناہ مظالم کے خلاف نفرت آہستہ آہستہ بڑھتی ہوئی آج انتہائی کو پہنچ چکی ہے اور اس نفرت کو کسی طرح چھپایا نہیں جا سکتا

(۳) وہ علماء کرام جنہوں نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا تھا، اسلامی نظام کے لئے آج تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ قوم نے ان پر اعتماد کر کے تحریک پاکستان کو کامیاب بنایا تھا لیکن انہوں نے قوم کے اعتماد کا کچھ پاس نہیں کیا بلکہ وہ سیاسی خوانین کے اور شاہوں سے تعاون کرتے رہے۔ اس پر مستزاد ان بزرگوں نے اپنے رہن سہن، بول چال، خورد و نوش اور عملی زندگی کے دیگر مظاہر کو عوامی سطح پر رکھنے کی بجائے سرمایہ دار، جاگیردار اور نوکر شاہی کے کل پرزوں کے اونچے اونچے اور سوسائٹی کا عکاس بنا دیا اور غریب عوام کا ساتھ دینے کی بجائے اونچے لوگوں کا ساتھ دینا پسند فرمایا۔

(۴) غریب عوام کی بڑھتی ہوئی غربت اور مفاد پرستوں کی وسعت پذیر خرمستیوں نے جب غریب عوام کو اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے کھڑا کر دیا۔ پاکستان بنانے والے علماء کا یہ فرض تھا کہ وہ مظلوم کا ساتھ دیتے۔ ظلم کے خلاف آواز بلند کرتے۔ عوام کے حقوق کا تحفظ کرتے اور عوام کو اعتماد میں لے کر اسلامی نظام کی جدوجہد کو آگے بڑھاتے۔ مگر ہمارے ان بزرگوں کے نزدیک یہ وقت بھی سردمہری کا تھا۔ چنانچہ انہوں نے خاموشی کے مسلک پر ہی عمل فرمایا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ لوگ آگے بڑھے۔ انہوں نے تحریک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا یہ ناسمجھ تھے اور قرآن و سنت کی تعلیمات سے ناواقف اس لئے ان کی زبانوں سے کچھ ایسے نعرے نکل گئے جو اسلامی تعلیمات سے مطابق نہ تھے۔ ابھی وقت تھا کہ پاکستان بنانے والے علماء آگے بڑھ کر ان غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے۔ مگر انہوں نے ذرہ بھی جنبش نہ جنبید گل محمد کا مظاہرہ کیا۔ جب ان حضرات کی طرف سے عوامی

تحریک، کے ساتھ عدم دلچسپی اور لاتعلقی کا مظاہرہ مکمل اور عام ہو گیا۔

(۵) اسلامی سوشلزم کو وقتاً فوقتاً ماضی میں بھی سیاسی رہنماؤں کی زبان پر آتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ خود مولانا احتشام الحق تھانوی کی جماعت کونسل لیگ کے ایک ذمہ دار راہنما خواجہ ناظم الدین مرحوم نے ۱۹۶۳ء میں لائلپور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی سوشلزم کو کونسل لیگ کا نصب العین اور پاکستان کا بنیادی اصول قرار دیا تھا اور اس کی تشریح میں دولت کی منصفانہ تقسیم کا ذکر کیا تھا۔ اس کے علاوہ قائد اعظم مرحوم قائد ملت مرحوم اور دوسرے راہنماؤں نے بھی بارہا اس اصطلاح کا ذکر کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان اکابر کا مراد ہرگز وہ نظام نہیں ہو سکتا تھا جو کارل مارکس اور لینن کا نظام تھا۔ بلکہ انہوں نے اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کے لئے ہی یہ اصطلاح استعمال کی ہوگی۔ انہی اکابر کی پیروی میں آج کچھ لوگ یہ اصطلاح اسلامی عدل و انصاف اور اسلامی مساوات کے معنوں میں استعمال کر رہے ہیں اور علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری مراد چین و روس کا سوشلزم نہیں بلکہ اسلامی مساوات۔ اب اصولی بات ہے کہ اس تعبیر و تشریح کے بعد ان اکابر اور ان کے موجودہ پیروکاروں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ اگر کہا جا سکتا ہے تو وہ صرف یہ کہ انہوں نے "اسلامی مساوات" کی اسلامی سوشلزم کے ساتھ غلط تعبیر کی ہے۔ لیکن اتنی سی بات پر ان حضرات کے خلاف کفر کے فتویٰ کا جواز نہیں ملتا اس واقعاتی پس منظر کی روشنی میں ۱۱۳ علماء کرام کے فتویٰ کو پڑھا جائے تو سوائے اس کے اور کچھ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ یہ فتویٰ عوامی تحریک کو دبانے اور سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام کو تحفظ دینے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ خصوصاً جبکہ یہ فتویٰ ان علماء کی طرف سے جاری ہوا ہے۔ جنہوں نے عوام پر فرنگی سامراج کے پروردہ طبقہ کے ظلم کی کبھی مذمت نہیں کی۔ اب ظاہر بات ہے کہ ظلم پر خاموشی اختیار کرنے مظلوم کے "ردعمل" کو کفر قرار دینا عقل و خرد کی دنیا میں ظالم کی طرفداری ہی کہلائیگا۔

ان مختصر گذارشات کے بعد قابل صد احترام ۱۱۳ علماء کرام کی خدمت میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خدا کے لئے اپنی روش پر نظر ثانی کیجئے۔ آپ ساری عمر سائے کو پکڑنے کی کوشش کرتے رہے۔ وہ کبھی آپ کے ہاتھ میں نہیں آئے گا۔ جب تک کہ آپ ذی سایہ وجود کو گرفت میں نہیں لیں گے۔ سوشلزم ملعون سرمایہ دارانہ نظام کی پیداوار، سفید و سیاہ کے مالک اور ستم رانیوں کے خلاف مظلوم عوام کی آہ و احتجاج ہے۔ مظلوم کی چیخوں کو بند کرنے سے پہلے ظالم کا ہاتھ پکڑنا ضروری ہے۔ آپ وقت کے دھارے کو سمجھنے کی کوشش کریں اور غریب عوام کا ساتھ دے کر ان کے ایمان کو بچائیں۔ یہ وقت ہے۔ اگر عوامی تحریک کی قیادت کے لئے آپ آگے بڑھے اور ظالمانہ نظام کو آپکے ہاتھوں شکست ہوئی تو پھر اس ملک میں اسلام ہوگا۔ قرآن و حدیث ہوگا۔ اور آپ کا منصب و مقام بھی محفوظ رہے گا اور اگر آپ نے عوامی تحریک کے مقابلہ میں ظالم کی صفوں میں ڈٹے رہنا ہی پسند کیا تو پھر ظالم کے ساتھ آپ اور آپ کے ساتھ دینی اقدار و روایات بھی خاکم بدہن محفوظیت سے محروم ہو جائیں گی۔ پھر عوامی تحریک کی باگ ڈور دوسروں کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور وہی کچھ ہوگا۔ جو وہ چاہیں گے اور اس کو آپ روک نہیں سکیں گے۔ میں ان گذارشات کو معاصر روزنامہ نوائے وقت کے ۱۷۔ فروری ۱۹۷۰ء کے اداریہ کے اختتامی الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ فاضل مدیر فرماتے ہیں:۔

"پاکستان میں جن خرابیوں سے دردمند لوگ پریشان اور عامۃ المسلمین بدحال ہیں ان کی فہرست طویل ہے۔ لیکن ان میں سب سے بڑی اور سرفہرست وجہ ہر قسم کے سرمایہ داروں کا ظالمانہ استحصال ہے جو علماء کرام اسلام کی خاطر سوشلزم کے محاذ پر سرگرم عمل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے وجود کو سرمایہ دارانہ استحصال کے لئے سب سے بڑا خطرہ بنا دیں تاکہ جب سوشلزم کے حامی اور علمبردار یہ کہیں کہ اسلام کی حمایت کرنے والے سرمایہ داروں کے ایجنٹ اور استحصال کے پرچارک ہیں تو ہر شخص ایسی بات پڑھنے کے بعد یہ کہہ سکے کہ یہ سفید جھوٹ اور سراسر اتہام ہے۔ یقین جانیے اگر سوشلزم کے خلاف مہم میں سرمایہ دارانہ استحصال کے ہاتھ مضبوط ہو گئے تو پھر ایک سو تیرہ نہیں ایک لاکھ تیرہ ہزار علماء کا فتویٰ بھی سوشلزم کے سنگی، حریت سوز اور آمرانہ سیلاب کے سامنے خس و خاشاک کا بند ثابت ہوگا۔

جھنگ میں جلسۂ عام

جمعیۃ طلباء اسلام جھنگ کے زیر اہتمام اسلام کے معاشی نظام کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی اور رات بعد نماز عشاء تالاب گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا۔ ہم ماڈرن اسلام کے بجائے خالص اسلام چاہتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام امریکی، پرویزی اور سوشلزم جیسے نظریات کا فروغ نہیں چاہتی۔ وہ تو ملکی اور ملی اسلام چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا کام پیغام حق پہنچانا ہے منوانا نہیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا۔ لیکن اسلام کے لئے آج تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

انہوں نے کہا کہ آج نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ یہاں کے عوام ۲۳ سالہ عرصے میں منزل سے دور ہوتے چلے گئے۔ شراب پر پابندی نہیں لگائی گئی۔ دفتری اوقات میں نمازوں کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے اس وعدے پر یہ ملک قائم کیا تھا کہ اسلام کا نظام عدل جاری ہوگا۔ قاضی صاحب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ ایسے لوگوں کو آگے لائیں جو خالص اسلام کا قانون نافذ کریں۔ جلسے سے فاتح ربوہ مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی

مساواتِ انسانی کا پہلا پیغام

مفکر احرار چوہدری افضل حق مرحوم

مساواتِ انسانی اور مساواتِ جنسی کے متعلق کوئی اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتا ہے۔ نسل اور خون کے فخر نے دنیا میں انسانی خون کی ایسی ارزانی کی ہے کہ اس کے تصور سے جان کانپ اٹھتی ہے۔ نسل اور خاندان کی قربان گاہ پر جس قدر بھینٹ دی گئی ہے۔ اس کا اندازہ ہمالیہ سے بھی بڑے کشتوں کے پشتے اور گنگا جمنا سے بڑے خون کے ندی نالوں سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ نسبی فوقیت کی جنگ میں جو جیت جائے وہ آقا اور ہارا نصیب کا مارا غلام کہلائے۔ غالب قوم سردار اور مغلوب کمین کہلاتی ہے۔ جس کی ساری زندگی غالب قوم کی ٹھوکریں کھانے اور ذلتیں اٹھانے کے لئے وقف ہو جاتی ہے۔ کمین قوموں کی کیفیتِ قلب ان کی اپنی زبانِ بے زبانی سے کیا پوچھتے ہو۔ دیہات میں جا کر اب بھی ان کی حالتِ زار ملاحظہ کرو اور جا کر دیکھو کہ اعلیٰ ذات کے لوگوں یعنی اربابِ اقتدار نے اپنے نقشۂ حکومت میں اپنے ہم وطنوں اور ہم جنسوں کو کن کن ذلتوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ جس میں شرافت ہے کسی کو کمینہ اور ذلیل نہیں سمجھتا۔ البتہ ادنیٰ صفت کے لوگ اپنے سوا سب کو کیڑا مکوڑا ہی سمجھتے ہیں۔

شرافت اور نجابت کے مدعی لوگو! اگر تقدیر تمہارے ساتھ مذاق کرتی کہ تم اتفاق سے کمین گھر میں پیدا ہوتے تو کیا باوجود علم و عقل کے تم بھی ٹھوکریں نہ کھاتے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نسل اور نسب پر فخر کرنے والوں کو یہ کہہ کر تنبیہہ کی کہ تمام انسان ابنِ آدمؑ ہیں۔ اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہوئی ہے۔ مٹی اور آب کے پتلے! غرور کا پتلا نہ بن۔ یہ غرور آخر خاک میں مل جائے گا۔ موت کے بعد خون خشک ہو جائے گا۔ جسم مٹی بن جائے گا۔ عمل کی بنا پر جو درجہ میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ وہی غیر فانی ہے۔ باقی دنیا ہیچ اور کارِ دنیا ہیچ۔

دوست اور دشمن کو اس بات کا اقرار ہے کہ اس گئی گذری حالت میں بھی اسلام ہی وہ برادری ہے۔ جہاں مساوات کی روح نمایاں نظر آتی ہے۔ باقی مذاہب اور سوسائٹیوں میں اسلامی برادری کی شان نہیں ملتی۔

بنی نوعِ انسان کو نہ صرف نسل کی تقسیم اور غلام و آقا کے امتیاز نے مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ بلکہ عورت ہمیشہ تختۂ مشقِ ظلم بنی رہی۔ اس شخص کو فخرِ کائنات کیوں نہ کہا جائے جس پر آیت اتری کہ عورت اور مرد نفسِ واحد ہے۔ نسلی، سیاسی، اقتصادی اور جنسی امتیاز اللہ کے نزدیک قبول نہیں۔ کالا، گورا، آقا، غلام، سرمایہ دار، مظلوم، مرد اور عورت۔ ان میں سے کسی کو کسی پر فوقیت نہیں دی، وہی فائق ہے، جس کا عمل اچھا ہے۔

خطبے کے بعد آنحضرتؐ نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ سامنے وہ خون کے پیاسے سردارانِ قریش سرافگندہ و شرمندہ کھڑے تھے۔ جن کا مقصدِ حیات اسلام دشمنی تھا۔ رحمتِ عالمؐ نے جسے انتقام لینا پسند نہیں تھا، مجمع سے پوچھا "کہو! میں آج تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟" لوگوں نے کہا "تو شریف بھائی ہے اور شریف برادرزادہ ہے"۔ کدورتوں سے پاک مولاؐ ان عزیزوں کے عجز کو ..... دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور کہا "جاؤ تم پر کوئی الزام نہیں"۔ کہو دنیا نے کوئی ایسا فاتح دیکھا ہے۔ جو اپنے دشمنوں کی عاجز حالت پر خود رونے لگے۔ اللہ! اللہ! دنیا پر کس پاکیزہ انسان کے اخلاق کا ظہور ہوا۔ مہاجرین نے بڑھ کر کہا "حضور! ہمارے املاک واپس دلائے جائیں"۔ حکم ہوا "فاتحین! اپنے حقوق سے دستبردار ہو جائیں"۔ عفو اور رعایت کی اس نرالی شان کو دیکھ کر لوگ پھڑک اٹھے۔ ڈرے، دبکے، دوڑے آگئے۔ ایسی سعادتمندی کو دیکھ کر کافر مومن ہو گئے۔

طائف کے سردار اور محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

(مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب مرحوم)

پیغمبر کا ہر عمل درس کی ایک دنیا ہوتا ہے۔ جو لوگ گوش ہوش رکھتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہانِ زخم سے تیرہ سو سال کی نکلی ہوئی اور فضا میں بکھری ہوئی آواز کو اب بھی سن سکتے ہیں کہ محمدؐ خالق ارض و سما کے بس میں ہے مگر خالق مخلوق کے بس میں نہیں۔ دنیا کے قوی اور جری، غنی اور ولی سب اس کے تابع فرمان ہیں کوئی اس کی مصلحت اور رائے کا مالک نہیں۔ طائف میں آنحضرت کی بے بسی کی اس نمائش سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی کہ کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی خدا کی خدائی میں تصرف نہیں کر سکتا۔ فطرت انسانی کا نبض شناس آقا جانتا ہے کہ امراء الا ماشاء اللہ اخذ خیر کی قابلیتوں سے محروم ہوتے ہیں۔ طائف میں جانا یا نہ جانا اگر ان کے بس کی بات ہوتی تو شاید ادھر کا رخ نہ کرتے۔ مگر پیغمبروں کا ارادہ کسی اور ارادے کے ماتحت ہوتا ہے۔ وہ جاتے نہیں بلکہ لے جائے جاتے ہیں۔ پیغمبر کو تو امیر و غریب تک پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ عمل کرانا اس کا فرض نہیں۔ علاوہ ازیں مشیت اس حقیقت کو واشگاف کرانا چاہتی ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گذر سکتا ہے۔ مگر دولت مند کے لئے جنت میں جانا سہل نہیں۔ یہ سچائی بہت سے پیغمبروں نے بیان کی۔ حضورؐ کے عمل سے مکہ اور طائف میں ظاہر ہوئی۔ دونو مقامات کے امراء کی مخالفت، امت کے اربابِ اقتدار کے لئے تنبیہہ ہے۔ یاد رکھو! دولت اور اقتدار حرام نہیں ہاں ان کا نشہ حرام ہے۔ دنیا کماؤ تو امت کے کام میں لاؤ۔ خود استعمال کرو گے تو خمار چڑھے گا۔ دنیا کے ہوش کھو کر عاقبت خراب کرو گے۔

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

موسیٰ زئی قبیلے کے تیس ہزار افراد نے جمعیۃ کی حمایت کا اعلان کر دیا

ٹل ضلع کوہاٹ۔ آج مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۰ء کو ایک وفد بشمول حافظ حمزہ اسلام ہنگو امیر تحصیل و حاجی اکبر خان و حاجی حبیب شاہ سالار و حاجی بیاتو خان خزانچی و حبیب خان سالار و مشتاق احمد ناظم و غلام نبی ناظم و اور خان و حاجی گلاب خان، مولوی احمد حسین، مولوی شاہ محمد و حاجی طور گل، برکات دین و ناظم خان اور حاجی عبدالرحمن نے دوآبہ، غزیاب، طوراوڑی، دوکمند، ماموں یانڈہ درش گرگری اور خشک کے مختلف علاقے میں دورہ کیا اور جلسے منعقد کئے گئے۔ سینکڑوں افراد جمعیۃ کے رکن بنے۔ نیز مولانا منیر محمد خان ولد بادشاہ میر قوم موسیٰ زئی نے اعلان کیا ہے کہ موسیٰ زئی قوم کے ۳۰ ہزار قبائل جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہر قسم کی قربانی جانی و مالی دینے کو تیار ہیں۔ (غلام نبی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹل ضلع کوہاٹ)

تحصیل جڑانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل جڑانوالہ کے علماء کرام مولانا سید محمد ہارون شاہ، حکیم بابا سلطان احمد، رائے احمد علی قاری عبدالحمید، مولانا محمد صدیق، صوفی محمد بشیر خان نے گذشتہ روز مندرجہ ذیل چکوک کا دورہ کیا۔

کوٹ کبیر جکسی ۲۵۳ ر ب۔ جھوک سموں خان۔ جھوک ستھیلہ چک نمبر ۱۳۵۔ وہاں جمعیۃ قائم کی گئی۔ اس کے بعد چک ۱۳۰ گئے اور جمعیۃ قائم کی۔ وہاں سے چک ذخیرہ گئے۔ وہاں کی شیخ مسلم برادری جو کہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کا اعلان کیا۔ (صوفی محمد بشیر خان ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ)

حلقہ مزنگ لاہور

میں جمعیۃ کی شاخ قائم ہوئی اور عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

نوردی تحصیل ہری پور ہزارہ

جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ قائم ہوئی

کوہاٹ میں جمعیۃ کی نئی شاخیں

(۱) موضع گمبٹ غیل (۲) شیخان (۳) تورخ والا (۴) موضع بڑہ

اس کے علاوہ شکر درہ، گمبٹ، غوروفتا، مچی خیل نیاب اور دوسرے کئی قصبوں اور گاؤں میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین و عہدیداروں نے دورے کئے۔

(شبیر حسین رکن جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ)

سب ڈویژن لائلپور میں جمعیۃ کی جدید شاخوں کا قیام

(۱) رحمت آباد لائلپور (۲) وزیر والا (۳) گوکھوال

(محمد اکرام ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور)

پنوں عاقل ضلع سکھر میں جمعیۃ کی کارگزاریاں

جمعیۃ کا دفتر مین روڈ شاہی بازار میں مقرر کیا گیا دفتر کا افتتاح جناب حضرت صاحبزادہ محمود احمد سجادہ نشین اور حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی امیر ضلع حضرت مولانا منظور الدین صاحب نے کیا۔ تقریباً پندرہ حلقے جمعیۃ کے قائم ہو چکے ہیں۔ جمعیۃ پنوں عاقل کی طرف سے حضرت قائد جمعیۃ مفتی اعظم اور مولانا ہزاروی صاحب کے لئے جلسے کے پروگرام کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جو نہایت کامیاب رہا۔

مقامی حلقوں کی تفصیل

(۱) حلقہ ایجی شریف (۲) حلقہ تھریچانی شریف
(۳) حلقہ گوٹھ حسین چاچڑ (۴) حلقہ گوٹھ سائیڈ نو چاچڑ
(۵) گوٹھ لسکانی (۶) حلقہ گوٹھ کوبٹو (۷) حلقہ گوٹھ برڑہ
(۸) حلقہ گوٹھ سید علی انڈھیڑ (۹) حلقہ کمال خان گوٹھ
(۱۰) حلقہ ملاحی گوٹھ (۱۱) حلقہ گوٹھ صلاحی چاچڑ

ٹنڈو محمد خاں ڈسٹرکٹ حیدر آباد

۱۷ اپریل کو جمعیۃ کا وفد جو مولانا عبدالرؤف صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن، حافظ محمد شفیع صاحب ناظم اعلیٰ ڈویژن حیدرآباد، مولانا غلام رسول صاحب خطیب لال مسجد ہیرآباد اور عبدالحق احقر ناظم نشر و اشاعت ڈویژن حیدرآباد پر مشتمل تھا، ٹنڈو محمد خان گیا۔ قبل نماز جمعہ حافظ محمد شفیع صاحب نے تقریر کی۔ اور بعد نماز جمعہ ٹنڈو محمد خاں میں جمعیۃ کی تشکیل کی گئی۔

بعدہٗ یہ وفد گوٹھ پانار پہنچا۔ بعد نماز عشاء حافظ محمد شفیع صاحب نے تقریر کی اور جمعیۃ کا منشور پیش کیا وہاں بھی جمعیۃ کی تشکیل کی گئی۔

(اور انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(عبدالحق احقر)

منزل بہ منزل

جمعیۃ علماء اسلام کی ملک بھر میں سرگرمیاں

جدید تشکیلات — دورے — تقریریں — بیانات

موضع بیلہ علیخانہ تحصیل شورکوٹ

موضع بیلہ علیخانہ میں جمعیۃ کا قیام ہو چکا ہے اور کسانوں میں جمعیۃ کے منشور کا پرچار کیا جا رہا ہے جمعیۃ کا انتخاب بھی ہو چکا ہے۔

(حق نواز خاں سیکرٹری نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام بیلہ علیخانہ ضلع جھنگ)

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ کی شاخیں قائم کی گئیں

(۱) موضع ملانہ (۲) موضع رسکی (۳) موضع رمضان خیل

(ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں)

تحصیل خوشاب میں جمعیۃ کی شاخوں کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام مردوال کے ناظم عمومی مولانا بشیر محمد اور جمعیۃ علماء اسلام قائد آباد کے مولانا شمس الرحمن نے تحصیل خوشاب کے درج ذیل چکوں کا دورہ کیا۔ اور جمعیۃ کی شاخیں قائم کیں۔

(۱) چک نمبر ۴۵ (۲) موضع ناڑی (۳) کٹھوالی گراں

جمعیۃ میں شمولیت

جیکب آباد۔ مورخہ ۲۲ اپریل قریہ کامن خان سندرانی میں مولانا عبدالعزیز صاحب کھوسہ نے تقریر کی اور لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے واقف کروایا اور لوگوں نے پورے عزم و استقلال کے ساتھ جمعیۃ کا ساتھ دینے کے لئے اعلان کیا۔ اور زمیندار جناب حاجی فیض محمد سندرانی نے بمع احباب خود جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ (محمد اعظم الحسینی کندھ کوٹ)

کراچی میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

کراچی۔ ۱۵ اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی احسان الرحمٰن صاحب اور نائب ناظم مولانا محمد فضل صاحب نے بنارس کالونی، فرنٹیئر کالونی اور قصبہ کالونی کا تفصیلی دورہ کیا۔ بنارس کالونی میں تمام متعلقہ علاقوں کی ایک تنظیم بنائی۔ اس تنظیم کا انتخاب کیا گیا۔

امیر — مولانا محمد حلیم خطیب مسجد سبحانی فرنٹیئر کالونی
نائب امیر — سمیع اللہ صاحب امام مسجد مدینۃ ذکی قصبہ کالونی
ناظم اعلیٰ — حفیظ الرحمن حقانی مسجد فرنٹیئر کالونی
نائب ناظم — مولانا خیر علی صاحب بنارس کالونی
سالار — ممتاز الرحمن صاحب مسجد حقانیہ فرنٹیئر کالونی
ناظم نشر و اشاعت — احقر محمد سعید صابر بیت المکرم کالونی

اس کے بعد منتخب امیر جناب مولانا محمد حلیم صاحب نے دعا فرمائی۔

(محمد سعید صابر ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام بنارس کالونی منگھوپیر روڈ کراچی ۲۹)

خان پور

حسن آباد میں حضرت مولانا مفتی غلام حیدر صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام پر تقریر کی۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں علماء کرام کے متفقہ ۲۲ نکات کی اسلامی طرز پر آئین کی بنیاد رکھی جائے۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام خان پور)

بیٹ بھتر تحصیل لیاقت پور

مورخہ ۲۰ اپریل جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بیٹ بھتر

منزل بہ منزل

جمعیۃ علماء اسلام کی ملک بھر میں سرگرمیاں

جدید تشکیلات ـــ دورے ـــ تقریریں ـــ بیانات

ضلع ڈیرہ غازیخاں کے ایک ہزار رضاکار آئین شریعت کانفرنس میں شرکت کے لئے لاہور پہنچ رہے ہیں

ڈیرہ غازی خاں ۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے ڈیرہ غازیخاں کے مختلف مقامات کا دورہ فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت اور پیغام کو لوگوں تک پہنچایا ۔ اس سلسلہ میں مولانا قاسمی نے ایک خصوصی میٹنگ میں شرکت کی اور مولانا نے جمعیۃ کی آئین شریعت کانفرنس کے سلسلہ میں شرکت کی اپیل کی ۔ مولانا قاسمی کی اپیل پر آئین شریعت کانفرنس میں ضلع ڈیرہ غازیخاں کی طرف سے ایک ہزار رضاکار لاہور پہنچ رہے ہیں ۔ ڈیرہ غازیخاں جمعیۃ کے ضلعی اور مقامی عہدہ دار نیز اراکین جمعیۃ آئین شریعت کانفرنس میں بڑھ چڑھ کر دلچسپی لے رہے ہیں ۔

موضع بیلہ علیخنانہ تحصیل شورکوٹ

موضع بیلہ علیخنانہ میں جمعیۃ کا قیام ہو چکا ہے اور کسانوں میں جمعیۃ کے منشور کا پرچار کیا جا رہا ہے جمعیۃ کا انتخاب بھی ہو چکا ہے ۔

(حق نواز خاں سیکرٹری نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام بیلہ علیخنانہ ضلع جھنگ)

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ کی شاخیں قائم کی گئیں
(۱) موضع کلاشہ (۲) موضع رسک (۳) موضع معشوق خیل
(ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں)

تحصیل خوشاب میں جمعیۃ کی شاخوں کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام مردوال کے ناظم عمومی مولانا بشیر محمد اور جمعیۃ علماء اسلام قائد آباد کے مولانا شمس الرحمٰن نے تحصیل خوشاب کے درج ذیل چکوں کا دورہ کیا ۔ اور جمعیۃ کی شاخیں قائم کیں ۔
(۱) چک نمبر ۴۸ (۲) موضع ناڑی (۳) کٹھہ سگرال

جمعیۃ میں شمولیت

جیکب آباد ۔ مورخہ ۲۴ ۔ اپریل قریہ کامن خاں سندرانی میں مولانا عبد العزیز صاحب کھوسہ نے تقریر کی اور لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے واقف کروایا اور لوگوں نے پورے عزم و استقلال کے ساتھ جمعیۃ کا ساتھ دینے کے لئے اعلان کیا ۔ اور زمیندار جناب حاجی فیض محمد سندرانی نے بمع احباب خود جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کر دیا ۔ (محمد اعظم الحسینی کندہ کوٹ)

کراچی میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

کراچی ۔ ۱۰ ۔ اپریل ۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا حافظ احسان الرحمٰن صاحب اور نائب ناظم مولانا محمد فاضل صاحب نے بنارس کالونی ، فرنٹیئر کالونی اور قصبہ کالونی کا تفصیلی دورہ کیا ۔ بنارس کالونی میں تمام ملحقہ علاقوں کی ایک تنظیم بنائی ۔ اس سے تنظیم کا انتخاب کیا گیا ۔

امیر ۔ مولانا محمد رحیم خطیب مسجد سبحانی فرنٹیئر کالونی
نائب امیر ۔ سمیع اللہ صاحب امام مسجد ساریۃ الجبل قصبہ کالونی
ناظم اعلیٰ ۔ حفیظ الرحمٰن حقانی مسجد فرنٹیئر کالونی
نائب ناظم ۔ مولانا عنبر علی صاحب بنارس کالونی
سالار ۔ ممتاز الرحمٰن صاحب مدرس مسجد حقانی فرنٹیئر کالونی
ناظم نشر و اشاعت ۔ احقر محمد سعید صابر ساریۃ الجبل قصبہ کالونی

اس کے بعد منتخب امیر جناب مولانا محمد رحیم صاحب نے دعا فرمائی ۔

(محمد سعید صابر ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام بنارس کالونی منگھو پیر روڈ کراچی ۱۶)

خان پور

حسن آباد میں حضرت مولانا مفتی غلام حیدر صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام پر تقریر کی ۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں علماء کرام کے متفقہ ۲۲ نکاتی اسلامی فارمولہ پر آئین کی بنیاد رکھی جائے ۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام خان پور)

بیٹ بھتر تحصیل لیاقت پور

مورخہ ۲۰ ۔ ۴ ۔ ۷۰ ۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بیٹ بھتر تحصیل لیاقت پور کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا ۔ جس میں علاقہ کے نمائندگان کے علاوہ حافظ حضور بخش صاحب نے شرکت فرمائی اور جمعیۃ کی تشکیل کی گئی ۔

احمد پور شرقیہ میں جمعیۃ کی کارگذاری

۱۰ ۔ صفر ۱۳۹۰ھ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام علاقہ احمد پور شرقیہ میں دورہ رکھا گیا تھا اور جگہ جگہ جلسہ عام منعقد کئے گئے تھے ۔ احمد پور شرقیہ میں ایک اجتماع سے حضرت درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے خطاب کیا ۔

اسماعیل پور میں بھی حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے تقریر کی ۔

بہادلپور گھلواں میں ایک اجتماع سے خطاب فرمایا اسی جلسہ سے سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری ، مولانا عبد الشکور صاحب ، سید محمد علی شاہ صاحب ، مولانا الٰہ بخش صاحب امیر عالم خاں لغاری ، مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری ، مولانا شمس الدین انصاری نے بھی خطاب کیا ۔ (خدا داد الرحمٰن درخواستی)

سرہاری میں جمعیۃ کا قیام

ٹنڈو آدم ۱۸ ۔ اپریل ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد عرفان قادری قصبہ سرہاری کے دورہ پر گئے ۔ جہاں ٹاؤن بازار مسجد میں قبل نماز جمعہ تقریر کی

سرائے نورنگ ضلع بنوں

۲۰ ۔ ۴ کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ سرائے نورنگ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا ۔ جس میں نو وفد بنائے گئے ۔ ہر ایک وفد کو خاص علاقہ دیا گیا ۔ جس میں وہ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے تبلیغی پروگرام پیش کرے گا ۔

آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں ۔
(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی ختم کئے جائیں ۔
(۲) ریڈیو سٹیشنوں میں فحش گانوں کی بجائے تبلیغ اسلام کا انتظام کیا جائے ۔
(۳) علاقہ مار ضلع بنوں میں نہری پانی کی بہت قلت ہے ۔ اس قلت کو دور کیا جائے ۔
(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان اور تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کرتا ہے کہ حکومت امن و امان کا بحالی انتظام کرے اور پارٹیاں باہمی اتحاد اور یکجہتی کا ثبوت دیتے ہوئے جلسوں میں ہنگامہ آرائی نہ کریں ۔

(از طرف مولوی صاحب خان)

آئین شریعت کانفرنس میں شرکت کیجئے

وناڑی ۔ جمعیۃ علماء اسلام وناڑی کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر حضرت مولانا عبد الستار صاحب خطیب مسجد باغوالی منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام لاہور میں ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کا خیر مقدم کیا گیا اور فیصلہ ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام وناڑی اور ملحقہ علاقہ کی دیگر جمعیتوں کے نمائندہ وفد جناب مولانا عبد الستار صاحب امیر اور حکیم عبد الواحد صاحب ناظم اعلیٰ کی زیر قیادت اس کانفرنس میں شریک ہوں گے ۔

اجلاس میں اکابرین جمعیۃ کو یقین دلایا گیا کہ ملک میں اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد میں وناڑی جمعیۃ کے اراکین ہر قسم کی قربانی دیں گے

۱۲

یہ صفحہ قابل مطالعہ ہے - کاپی پر نقل کیجئے

رشید احمد

۲۹ سال قبل کی ایک تحریر

مودودی جماعت کے بارے میں ایک قدیم استفتاء اور مفتی محمد شفیع صاحب کا جواب

(از مولانا محمود الحسن صاحب مدراسی)

سوال نمبر ۱

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مولانا مودودی صاحب کی تحقیق جو بعض جگہوں میں ہمارے اکابرین کی تحقیق کے خلاف نظر آتی ہے وہ کوئی بڑی چیز نہیں ہے۔ ایسا جزئی اختلاف تو زمانۂ حال کے علمائے راسخین کے درمیان بھی پایا جاتا ہے۔ اور یہ قابل برداشت ہے۔ اور ایسے امیر کا دستیاب ہونا جس کی ہر تحقیق سے ساری دنیا متفق ہو، یقیناً محال ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

سوال نمبر ۲

اسلامی جماعت کے حامی جماعتی زندگی کو لازم قرار دیتے ہوئے جن احادیث کو پیش کرتے ہیں مثلاً انا امرکم بخمس الحدیث فمن شذ شذ فی النار. کیا اس کا واقعی وہی مدلول ہے جو وہ پیش کرتے ہیں؟ ہمارے بزرگوں کی کسی کتاب میں اس شدت کے ساتھ جماعت کے التزام پر کوئی مضمون نظر سے نہیں گذرا۔ کیا واقعی بغیر جماعتی زندگی کے (جو ایک امیر کے ماتحت ایک خالص نظام کے ساتھ ہو) ہماری زندگی زمانہ جاہلیت کی زندگی ہے؟ (ملاحظہ ہو ترجمان القرآن جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ ص ۵) اگر جماعتی زندگی کی اس قدر اہمیت ہے تو پھر ہمارے بزرگوں نے کس وجہ سے اس کی طرف توجہ نہ دی؟

السائل محمود حسن غفرلہٗ از پیام پیٹ (مدراس)

۱۰ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

جواب (۱)

احقر کے خیال میں درست نہیں۔ مولانا مودودی صاحب کی سب سے بڑی اصولی چیز جس کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ احقر کے نزدیک یہ ہے کہ اپنے آپ کو مجتہد مطلق کا درجہ دیتے ہیں۔ سلف کا اتباع ان کی نظر میں کوئی وقیع چیز نہیں حالانکہ ہمارے نزدیک یہی بنیادی چیز ہے جس کے ذریعہ تمام مفاسد عملی و اعتقادی کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ اس کے سوا کوئی پناہ نہیں اور یہ کوئی ہم جیسے متاخر بے مایہ کی رائے نہیں ہے بلکہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا ایک خط ہے۔ جو ابوداؤدؒ کتاب السنہ ص $\frac{285}{24}$ پر درج ہے۔ شروع اما بعد فاوصیک بتقوی اللہ والاقتصاد فی امرہ سے ہوا ہے۔ جس کا حاصل یہی ہے کہ:

"سلف کا اتباع کئے بغیر کوئی پناہ نہیں۔ قرآن و حدیث کے الفاظ سب کے سامنے ہیں۔ مگر اس کی مراد کی تعیین اگر سلف کے طرز پر نہ کی جائے تو گمراہی کے راستے ہر جگہ کھلے ہوئے نظر آویں گے"۔

یہ صحیح ہے کہ ایسا امیر جس کی تحقیقات سے ساری دنیا متفق ہو کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن کم از کم اتنا تو معلوم ہو جائے کہ اس کو ان تحقیقات و اجتہادات کا حق بھی حاصل ہے یا نہیں؟

ہمارے نزدیک علامہ مودودی جو سلف اور ائمہ فقہا کی رہبری سے بالکل آزاد ہو کر تحقیقات کرتے ہیں۔ یہ ایک مجتہد مطلق کا مقام ہے جو ہمارے نزدیک مولانا مودودی ہوں یا عہد حاضر کے دوسرے علماء کسی کو حاصل نہیں۔ میں ان کی حسن نیت یا جذبۂ جہاد کا منکر نہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہم ان کو ابوحنیفہؒ و شافعیؒ یا کم از کم ابن ہمامؒ اور شاہ ولی اللہؒ کا درجہ دے کر تحقیقات کے اختلاف میں معذور سمجھ سکتے ہیں یا نہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امیر کی تحقیقات سے سب کا متفق ہونا شرط نہیں ہے۔ لیکن یہ شرط ہے کہ وہ امیر تحقیقات میں اپنی حد سے تجاوز نہ کرے۔ سلف کے خلاف تحقیقات رکھنے والا یقیناً حد سے متجاوز ہے۔

تنبیہ یہ سارا بیان امیر منتخب کے متعلق ہے جو متامر د

۱۵ رمئی ۷۱ء

متسلط کا سوال زیر بحث نہیں کہ اس میں فاسق کا بھی غیر معصیت میں اتباع واجب ہے۔

جواب (۲)

جو حضرات دعاوی مندرجہ سوال کے مدعی ہیں پہلے ان سے یہ سوال کرنا ہے کہ احادیث مذکورہ میں جماعت سے آپ کے نزدیک کیا مراد ہے اگر مطلق جماعت مراد ہے تو وہ اہل باطل کو بھی شامل ہے اور اگر خاص اہل حق کی جماعت مراد ہے تو مافوق الواحد کو بھی شامل ہے اور اگر جماعت کبیرہ مراد ہے تو وہ بھی عالم میں ہزارہا ہو سکتی ہیں۔ ایسی صورت میں ہر جماعت کو علیحدہ علیحدہ ان احادیث پر عامل کہا جائے گا یا ہر جماعت صرف اپنی حقانیت کی معتقد ہو کر دوسروں کی تذلیل کرے گی۔ اور اگر کسی خاص شان و صفات کی جماعت مراد ہے وہوا الصحیح تو اس کی تعیین حدیث ہی کی تصریح یا قرائن قویہ سے ہونا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ آج تک علماء امت نے اس جماعت کی کیا مراد سمجھی ہے۔ کیسی جماعت کے التزام کو احادیث کا محمل قرار دیا ہے۔

پھر یہ غور کرنا ہے کہ علامہ مودودی اور ان کی جماعت ان صفات کی حامل ہے یا نہیں۔ اس لئے فتح الباری شرح صحیح بخاری کی ایک عبارت نقل کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ اس سے احادیث کی مراد بھی واضح ہو جائے گی اور یہ بھی کہ جماعت اسلامی ہرگز وہ جماعت نہیں جس کا التزام ہر فرد مسلم پر واجب ہو اور اس سے علیحدہ رہنے پر مستحق وعید ہو۔

"قال البخاری فی کتابہ الصحیح باب وکذالک جعلنکم امۃ وسطاً وما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلزوم الجماعۃ وھو اھل العلم قال الحافظ ابن حجر فی الفتح محصلہ وورد الامر بلزوم الجماعۃ فی عدۃ احادیث منھا ما اخرجہ الترمذی مصححاً من حدیث الحارث ابن الحارث الاشعری فذکر حدیثا طویلا وفیہ وانا امرکم بخمس امرنی اللہ بھن السمع والطاعۃ والجہاد والھجرۃ والجماعۃ فان من فارق الجماعۃ قدر شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ و فی خطبۃ عمر المشہورۃ التی خطبھا بالجابیۃ علیکم بالجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشیطان مع الواحد وھو من الاثنین ابعد وفیہ ومن اراد بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ وقال ابن بطال (الی قولہ) والمراد بالجماعۃ اھل الحل والعقد من کل عصر وقال الکرمانی مقتضی الامر بلزوم الجماعۃ انہ یلزم المکلف

متابعۃ ما اجمع علیہ المجتہدون وھم المراد بقولہ وھم اھل العلم (فتح الباری کتاب الاعتصام بالسنۃ ص۲۶۶ ج ۱۳)

امام بخاری کی تصریح کے موافق وہ جماعت جس کے اتباع و التزام کا امر ہے وہ اہل علم و اجتہاد یعنی مجتہدین کی جماعت ہے اور حدیث کی مراد حسب تصریح کرمانی یہ ہے کہ جس مسئلہ پر مجتہدین امت کا اتفاق ہو جائے اس سے خروج کرنا حرام ہے نہ یہ کہ ہر کوئی مدعی اجتہاد جو دو چار آدمیوں کی جماعت بنالے اس کا التزام و اتباع سارے عالم کے مسلمانوں پر ضروری ہو جائے۔ اور اس میں شامل نہ ہونے والے کو گمراہ مستحق وعید بالنار سمجھا جائے۔ بلکہ ایسا اعتقاد خود اتفاق مجتہدین کے خلاف ہونے کی وجہ سے خروج عن الجماعۃ ہے۔ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ علامہ مودودی کی جماعت اسلامی میں جو شخص شامل نہ ہو وہ احادیث مذکورہ کی وعید کا مستحق اور گمراہ ہے۔ وہ بلاشبہ اس جماعت سے خارج ہے جو حدیث میں مراد ہے۔ یعنی مجتہدین امت۔ کیونکہ مجتہدین امت میں کسی کا یہ مذہب نہیں۔

الغرض حق تعالیٰ فتنہ سے محفوظ رکھے مودودی صاحب کی جماعت کا اگر یہی عقیدہ ہے تو وہ التزام جماعت کے شبہ میں خود جماعت سے علیحدہ جا رہے ہیں اور خوف ہے کہ وہ خود احادیث مذکورہ کی وعید کا مورد نہ بن جائیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عامہ مقلدین بحمداللہ احادیث جماعت پر عامل ہیں اور مجتہدین کا اتباع چھوڑنے والے اس شذوذ عن الجماعۃ میں مبتلا ہیں۔

اور اگر حسب تصریح ابن بطال جماعت سے اہل حل و عقد کی جماعت مراد لی جائے تو ظاہر ہے کسی نام نہاد امیر کی جماعت کو اہل حل و عقد نہیں کہا جا سکتا، ورنہ ہر گھر میں امیر اور ہر گھر میں جماعت ہو سکتی ہے۔ مولانا مودودی صاحب کی جماعت کی کیا خصوصیت ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ علماء امت ان احادیث کی مراد میں دو رائے رکھتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اہل حل و عقد جن کا حکم سب مسلمانوں پر نافذ ہو۔ ان کی جماعت کا اتباع (غیر معصیت میں) واجب اور ان کا خلاف کرنا حرام ہے جیسا کہ احادیث کثیرہ السمع والطاعۃ وغیرہ اس پر شاہد ہیں۔

دوسرے یہ کہ اس سے مراد اہل علم و اجتہاد کی جماعت ہے اور یہ کہ جب وہ کسی چیز پر مجتمع اور متفق ہو جائیں۔ تو اس کا خلاف حرام ہے۔

جماعت اسلامی جو جماعتی زندگی کو لازم و واجب قرار دیتی ہے۔ اگر اس کی مراد انہیں دو معنی میں سے کوئی معنی ہیں تو اس سے کسی کو اختلاف نہیں۔ کیونکہ دوسرے معنی کے لحاظ سے جمہور اہل اسلام بحمداللہ اس وقت بھی ایک امام مجتہد امام اعظم ابو حنیفہؒ کے تابع اور ان کی جماعت سے وابستہ ہیں انفرادی زندگی نہیں رکھتے۔

اسی طرح دوسرے مسلمان جو امام شافعیؒ یا امام مالکؒ یا امام احمد بن حنبلؒ کے متبع اور ان کی جماعت میں شامل ہیں وہ بھی اس حدیث کی وعید میں نہیں آتے۔ بلکہ ان احادیث کی وعید ان لوگوں کے لئے رہ جاتی ہے، جو جمہوریت اور ائمہ امت کے خلاف کوئی نئی راہ نکالیں اور جمہور امت سے منفرد ہو کر کوئی رائے رکھیں۔ جماعت اسلامی کو اس جگہ خود اپنے عمل کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کہیں وہ خود ہی ان احادیث سے انحراف تو نہیں کر رہی ہے۔

اور دوسرے معنی کے لحاظ سے کسی مسلمان کو اس سے اختلاف نہیں کہ جس جگہ کسی مملکت کا امیر اور اہل حل و عقد مسلمان ہوں۔ ان کا اتباع و اطاعت غیر معصیت میں سب پر لازم ہے۔ ان کے جھنڈے کے نیچے سب کو جہاد کرنا ہے۔

اور جہاں کوئی ایسا امام و امیر نہ ہو، اس کا فیصلہ انہیں احادیث میں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوال کے جواب میں فرما دیا ہے

بعض صحابہ نے سوال کیا فان لم یکن ثم امام ولا امیر یعنی اگر وہاں کوئی امام و امیر نہ ہو تو ہم کیا کریں؟ اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ ایسی صورت میں تم خود اپنے عمل کو درست رکھنے کی فکر کرو، دوسروں کی فکر چھوڑ دو۔

اگر جماعت اسلامی ایسی حالت میں بھی جماعتی زندگی کو لازم و واجب قرار دیتی ہے۔ تو وہ اس فرمان رسولؐ کی مخالفت کی خود ذمہ دار و جوابدہ ہے نہ یہ کہ الٹا دوسروں کو الزام دے۔ واللہ الموفق للسداد

(محمد شفیع خادم دارالافتاء دارالعلوم دیوبند اواخر رجب المرجب ۱۳۶۱ھ)

جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ

کمالیہ۔ محمد اقبال صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ نے حلقہ کمالیہ کے متعدد چکوک کا دورہ کیا اور مندرجہ ذیل جگہ جمعیۃ کی شاخیں قائم ہوئیں

(۱) پیر محل (۲) چک نمبر ۶۶۹/۱۰

بقیہ ـــــ طائف کے سردار

طائف میں حضورؐ کا ورود جہاں امراء کے لئے تنبیہ ہے وہاں علماء کے لئے درس عبرت ہے۔ خدا کی بندگی کا دعویٰ محض زبانی عبادت پر موقوف نہیں بلکہ پتھروں کی بارش میں خون سے وضو کر کے نماز کی نیت کرنا پڑتی ہے خوب سمجھ لو کہ کار دنیا سے کار دین مشکل ہے۔ تقویٰ فروشیوں اور عبادت گذاریوں کی نشر و اشاعت سے متبعین کی تعداد میں اضافہ کرنا دین نہیں ہاں جانکاہ خدمت گذاریوں سے بنائے ملت کو استوار کرنا باعث اجر ہے۔ اس شمع ہدایت کی روشنی میں دین کا دشوار گذار راستہ ڈھونڈو، ادھر ادھر ہٹنے میں ٹھوکر کا احتمال ہے۔ حجروں سے نکل کر میدان میں آؤ۔ میدان ہی مخلص اور ریاکار کی امتحان گاہ ہے۔ اسلام کو دین مسیحی تصور نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مصیبتوں کو ملت کے گناہوں کا کفارہ سمجھ کر خود تن آسانیوں اور راحت پسندیوں میں مبتلا ہو جاؤ۔

ضلع لائلپور میں انتخابی سرگرمیاں

مولانا محمد اقبال صاحب امیر جمعیۃ کمالیہ نے متعدد چکوک کا دورہ کیا اور جمعیۃ کی شاخیں درج ذیل مقامات پر قائم کیں:۔

(۱) یونین کونسل ۱۵۹ حلقہ چک ممدانہ گاؤں

(۲) یونین کونسل ۱۵۹ حلقہ چک موضع لنگاہ

(محمد یعقوب اختر)

آئینِ شریعت کانفرنس کیلئے مجلس استقبالیہ کی تشکیل

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب صدر اور قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ ناظم منتخب ہوئے

۳۰ اپریل سنہ ۱۹۷۰ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان میں منعقدہ لاہور شہر کی جمعیۃ اور معززین شہر کے ایک اجلاس میں ۲۶، ۲۷، ۲۸ جون کو لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کے لئے مجلس استقبالیہ کی تشکیل عمل میں آئی۔

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ متفقہ طور پر صدر استقبالیہ منتخب ہوئے۔ ناظم کے لئے جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان کو منتخب کیا گیا۔ نائب صدر حضرت مولانا محمد اجمل صاحب، نائب ناظم حضرت مولانا محمد اکرم صاحب، ناظم نشر و اشاعت مولانا مجاہد الحسینی اور خازن جناب حاجی شمیم صاحب عثمانی المستان لاہور منتخب کئے گئے۔

جمعیۃ کسی غیر اسلامی قانون کو قبول نہیں کرے گی — (مولانا محمد اکرم)

چوہڑکانہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسہ سے مولانا محمد اکرم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک کا دستور اسلامی نہ بن سکا اور کوئی غیر اسلامی قانون مسلط کیا گیا تو جمعیۃ اسے ہرگز قبول نہیں کرے گی۔ پاکستان لیبر پارٹی کے نائب صدر خان طاؤس صاحب نے کہا ہم اسلام کے اندر رہ کر اپنے حقوق کے لئے جد وجہد کرتے ہیں اس سے سرمایہ دار بھیجتے ہیں۔ خان صاحب نے چوہڑکانہ میں سکولوں میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کھیلوں اور تفریح کی گراؤنڈوں کا بھی مطالبہ کیا۔

قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ لاہور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایسا نظام حکومت چاہتے ہیں۔ جو دور خلافت راشدہ میں تھا۔

انہوں نے کہا کہ "جماعت اسلامی قانون کے معاملہ میں مخلص اور صداقت پر قرار نہیں دی جا سکتی۔ جو انبیاء پر تنقید اور صحابہؓ کی تنقیص کرے۔" قاضی صاحب نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا آپ اسلامی قانون کے لئے جمعیۃ کا ساتھ دیں گے۔ لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے ساتھ دینے کا یقین دلایا۔ جلسہ میں محلہ درس والا چوہڑکانہ میں دو مسجدوں اور دینی مدرسہ کے درمیان سینما کی تعمیر پر قرارداد مذمت پاس کی گئی۔

رہنمایانِ جمعیۃ کا دورہ

مولانا محمد یعقوب صاحب ربانی ناظم عمومی جمعیۃ ضلع شیخوپورہ نے خانقاہ ڈوگراں شیخوپورہ، منڈی ڈھاباں سنگھ کا دورہ کیا بعض مقامات پر امیر ضلع مولانا قاضی محمد امین صاحب اور ڈویژنل ناظم اعلیٰ مولانا محمد الطاف صاحب نے بھی شمولیت کی

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پھلور

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پھلور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ سے قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ ناظم عمومی جمعیۃ ملتان ڈویژن نے خطاب کیا۔ قاری صاحب نے عوام کو خبردار کیا کہ اگر آپ نے ظالموں کے نرغے میں آ کر ان کو ووٹ دیئے۔ تو یاد رکھو جہاں قیامت کے دن یہ لوگ عذاب الٰہی میں ماخوذ ہوں گے۔ وہاں تمہارا حشر بھی انہی غلط کاروں کے ساتھ ہوگا۔

مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور نے بھی خطاب کیا اور فرمایا کہ جیسے مکہ کے سرمایہ دار شمع اسلام کو پھیلنے سے نہیں روک سکے۔ اسی طرح سے جمعیۃ علماء اسلام کی اسلامی تحریک کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی اور انشاء اللہ اس ملک میں قرآنی آئین کا نفاذ ہو کر رہے گا۔ (محمد صدیق عتیق ناظم اعلیٰ جمعیۃ ٹوبہ)

بقیہ — مودودیت

خذو ما آتینکم بقوۃ خذ والکتاب فابو فرفع فوقہم الطور خذ الکتاب والا طرحنا علیکم فاخذوا وذالک کان رفع الطور آیۃ باھرۃ عجیبۃ وللتغییر العقول و تورد الکذاب الی التصدیق والشاک الی الیقین فلما راوہ وعرفوا آیۃ قبلہ تعالٰی۔

یعنی جب تورات کے احکام سے بنی اسرائیل نے انکار کیا تو ان کے سروں پر اٹھا کر کھڑا کیا گیا۔ اور کہا گیا احکام کو قبول کرو ورنہ یہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے، اور ملیامیٹ ہو جاؤ گے۔ جب انہوں نے یہ محیر العقول عجیب نشانی کو ظاہر و باہر دیکھا۔ تو شک یقین کی صورت اختیار کر گیا۔ یعنی سچائی اور حقیقت پانے کے اس عذاب کو من جانب اللہ ہونے پر یقین کر لیا۔ (جلد اول صفحہ ۳۲۱)

پس حضرات کرام و قارئین محترم ہم نے مفسرین قرآن میں سے چند ایک کے حوالے سے یہ بات واضح کر دی کہ

(۱) رفع طور کا واقعہ بنی اسرائیل کے انکار پر پیش آیا (۲) رفع طور سے مراد کیفیت خوفناک اور ڈراونی صورت حال پیش کرنا نہیں بلکہ طور کو اللہ کے حکم سے جبریل امین نے جڑ سے اکھیڑ کر ان کے سروں پر چھتری کی طرح معلق کر دیا تھا۔ ان ہر دو سے مودودی صاحب کو تعرض ہے۔ اور ساتھ من مانی تفسیر کی دلیل اس کتاب (بائیبل) سے پیش کی جس میں انبیاء کرام کے نفوس قدسیہ پر عجیب عجیب نازیبا الزام (بائیبل کے ماننے والوں نے) درج کئے ہیں مثال کے طور پر چند ایک حوالے درج ہیں۔

۱۔ حتی کی بیوی اوریا کو داؤد نے لوگوں کو بھیج کر بلایا اور وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی اور وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی۔ وہ اپنے گھر چلی گئی اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔

(ملاحظہ ہو سموئیل صفحہ ۲۵۳ باب ۱۱ آیت ۴، ۵)

۲۔ لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں العیاذ باللہ صفحہ ۱۹ پیدائش باب ۱۹ آیت۔ مزید تفصیل سے حیا مانع ہے۔ ورنہ آپ دیکھئے کہ مودودی صاحب کی کتاب نے اسلام پر کس طرح چھری چلائی ہے۔ چنانچہ بائیبل کے قوی عالم ہونے کے باعث آپ نے بائیبل کی روشنی میں متعدد مقامات پر لکھ ہی دیا ہے

(۱) اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی راہزنی کے خطرے درپیش آتے ہیں۔

(تفہیم القرآن جلد اول صفحہ ۱۹۱)

(۲) اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں۔ العیاذ باللہ

(تفہیم القرآن صفحہ ۴۲ - جلد دوم)

قارئین کرام نے دیکھ لیا ہوگا کہ بائیبل کے محولہ بالا حوالے مودودی صاحب کی تفہیم القرآن سے کس قدر مماثل ہیں۔

تاریخ اسلام کے مردانِ کار

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

احوال الصحابہؓ

جناب مولانا محمد فاضل صاحب خطیب
جامع مسجد رشیدیہ بی ایریا کورنگی ۳۱/۶ کراچی

زمانہ کی ستم ظریفی دیکھئے کہ بزعم خویش ہر نیا مجتہد اور مجدد اپنی علمی برتری کی ابتداء محسن امت کے اس طائفہ پر سب و شتم سے کرتا ہے۔ جس کے واسطہ کو درمیان سے نکال دینے کے بعد کفر و ضلالت کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ شمع نبوت اور نور رسالت کی مصابیح اور نبوت کے اقوال کے صحیح ترجمان اور اسی طرح نبی علیہ السلام کے مجمل بیان کی شرح ہیں بلکہ اگر یوں کہا جائے تو مبالغہ آمیزی نہ ہو گی کہ نبوت کی زبان ہیں۔

ان کو مجروح و مقبوح تصور کر لینے سے نبوت کی رداءِ طاہرہ اور اس سے صادر شدہ احکام ظاہرہ اس طرح بے قدر و قیمت ہو جائیں گے کہ دین و ایمان کے بازار میں تلاش کرنے سے بھی ان کا کوئی خریدار نہ ملے گا۔ اس لئے ان پر تنقید و تبصرہ خود نبی علیہ السلام پر تبصرہ ہوگا۔ محبت و عداوت میں نبی علیہ السلام اور صحابہ لازم و ملزوم ہیں یعنی صحابہؓ سے محبت نبیؐ سے محبت اور اسی طرح صحابہؓ سے عداوت و بغاوت نبی سے عداوت و بغاوت کے مترادف ہے۔ جس کی دلیل میں یہ حدیث پیش کی جا سکتی ہے۔

مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ
وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ
(الحدیث)

جس نے صحابہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے ان سے محبت کی، اور جس نے صحابہؓ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بھی بغض رکھا۔

اس حدیث میں نبی اور صحابہؓ کے مابین کتنا گہرا تعلق بیان کیا گیا ہے کہ صحابہ سے محبت بعینہٖ نبی علیہ السلام سے محبت ہے۔ اور یہی حال عداوت و بغض کا ہے۔ یہ حدیث ان لوگوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے جن کا محبوب مشغلہ ہی صحابہ کی ذات کو زیر بحث لانا ہے۔

عام حالات میں صحابہ کرام کی تعریف میں رطب اللسان رہنا باعث برکت ہے لیکن بحالت موجودہ ان کے مناقب و محامد کو بیان کرنا ہر مسلمان اہل علم پر بدو وجہ اہم اور ضروری ہے۔ اوّلاً — اس لئے کہ کسی کی تعریف اس سے محبت کی دلیل ہوتی ہے اور صحابہ سے محبت کا حال آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ بعینہٖ نبی علیہ السلام کی محبت کو مستلزم ہے

ثانیاً — اس لئے بھی کہ جو شخص ان احوال کے پیش نظر جن سے ہم دوچار ہیں صحابہ کے مناقب کو بیان نہ کرے وہ اس شخص کی مانند ہے۔ جو سرے سے شریعت و اسلام کا قائل ہی نہ ہو۔ اس لئے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ اگرچہ وہ باقی تمام احکام کا امتثال یا بندی ہی سے کیوں نہ کرتا ہو، اور اس کی دلیل نبی علیہ السلام کا یہ فرمان ہے

اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ وَشُتِمَ اَصْحَابِي فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فَكَتَمَهُ فَهُوَ كَجَاحِدِ مَا اُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ
(المدخل صـ۲ ۱۲۰)

جب مختلف فتنے معرض وجود میں آ جائیں اور میرے صحابہ کو برا کہا جانے لگے تو جو شخص علم رکھتے ہوئے اپنے علم کو ظاہر نہ کرے وہ نبی علیہ السلام کی شریعت کا منکر ہو۔

(باقی آئندہ)

شیخ الشیوخ شاہ عبد القادر صاحب رائے پوریؒ

(مولانا محمد طیب صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام قصور)

۱۹۴۳ء میں راقم الحروف جالندھر شہر کے عربی مدرسہ میں زیر تعلیم تھا کہ میرے بزرگ عم سید غلام محی الدین خیرپوریؒ کا مکتوب ملفوف ملا۔ اس میں ہدایت کی گئی تھی۔ کہ دوسرا ملفوف حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ میں نے مولانا خیر محمد صاحب مدظلہم سے اس محلہ تک جانے کی اجازت طلب کی۔ جہاں حضرت مقیم تھے فرمایا۔ میں بھی ان کی ملاقات کے لئے جا رہا ہوں۔ میرے ہمراہ چلے چلو۔ اس شرف ہمراہی کو غنیمت تصور کیا۔ جب حضرت کی خدمت میں پہنچے۔ تو آپ نے مصافحہ اور معانقہ کے بعد انتہائی شفقت کا اظہار فرمایا۔ حالانکہ مطلقاً کوئی تعارف نہ تھا اور یہ سلوک بس ایک طالب علم سے کیا جا رہا تھا۔ میں نے جب ملفوف پیش کیا تو پتہ کو ملاحظہ فرما کر شاید رسم الخط سے اندازہ لگایا ہوگا۔ فرمانے لگے۔ حضرت شاہ صاحب تو ہمارے بزرگ ہیں اور پھر دعا کے لئے مجھے فرما رہے ہیں۔ اور پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا محنت نہ کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں۔ معمولی توجہ سے بھی تمہارا کام چل جائے گا۔

میں ان دنوں سہ ماہی امتحان میں ناکامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے بعد میں نے دیکھا کہ مطالعہ کر کے سبق پڑھا اور ایک دفعہ دہرا لیا۔ مزید کبھی ضرورت نہ پڑی اور ہمیشہ امتحان میں ۵۰/۵۰ نمبر حاصل کرتا رہا۔ بلکہ ڈابھیل میں داخلہ کے امتحان میں مفتی محمد شفیع صاحب نے بحیثیت ممتحن ۵۱/۵۰ نمبر عطا کئے۔ اور یہ سب حضرت کی توجہ اور دعا کا نتیجہ تھا۔

اس کے بعد بارہا حضرت کی زیارت کا موقعہ میسر آیا ہے۔ عجیب محبوبیت کا عالم تھا۔ جہاں مسلم لیگی رہنما صوفی عبد الحمید خاں سابق وزیر زراعت پاکستان آپ کی غلامی پر فخر کر رہے ہیں وہاں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ان کے دامن فیض سے وابستہ ہیں۔ اگر مولانا ابوالحسن علی ندوی اور مولانا منظور نعمانی جیسے فاضل اس آستانہ پر اپنی کشکول امداد دست لئے کھڑے ہیں تو دوسری طرف امیر شریعت جیسے زبان آور خطیب۔ ان کی بارگاہ میں دم بخود بیٹھے ہیں۔ ان کی مجالس میں باقاعدہ طور پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ کی تصنیفات سنائی جایا کرتی تھیں۔ اور شیخ الحدیث کا تعلق تو ظاہر ہے کہ شیخ رائے پوری کی وفات کے بعد باوجود ضعف و پیری و معذوری کے سفر صرف ان کی قبر کی زیارت کے لئے کر رہے ہیں۔ آپ کی مجالس میں بیٹھنے والوں کو آپ کے توکل، زہد، جود و سخا، قناعت، تحمل و بردباری، عالی ظرفی کے بارہا مناظر نظر نواز ہوتے رہتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت لاہور میں صوفی عبد الحمید صاحب کی کوٹھی ۲/۲ میں تشریف فرما ہوئے تھے۔ بندہ بھی حاضر تھا۔ بعد نماز عصر ایک صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے بعد سلام و مصافحہ کے دوزانو ہو کر حضرت کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضرت نے انتہائی محبت کا اظہار فرمایا اور پوچھا کہ چوہدری صاحب کیسے آنا ہوا (ان چوہدری صاحب کی ہیئت کذائی یہ تھی کہ سر پہ طرہ دار پگڑی اچکن ریشمی لنگی پہنے بڑی بڑی مونچھیں اور ڈاڑھی تازہ منڈھی ہوئی) چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں صوفی صاحب کی پارٹی کا ممبر اسمبلی ہوں

(باقی صـ۱۶ پر)

پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کی جدوجہد

(گذشتہ سے پیوستہ) اور مودودی صاحب (قسط نمبر ۲)

(مولانا بشیر احمد صاحب حامد حصاری مہتمم جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خاں)

مگر میں نے تاریخ وسیاست اور اجتماعیات کا جو تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے۔ اس کی بنا پر میں اس کو ناممکن سمجھتا ہوں۔ اور اگر یہ منصوبہ کامیاب ہوجائے تو میں اس کو ایک معجزہ سمجھوں گا"۔

"اب میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ قومی اسٹیٹ جمہوری طرز پر قائم ہوگا۔ وہ اس بنیادی اصلاح میں آخر کس طرح مددگار ہوسکتا ہے"۔
(کشمکش سوم ص ۲۲۱)

"ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ مسلم اکثریت کے صوبوں میں حاکمیت جمہور کے اصول پر خود مختار حکومت کا قیام آخرکار حاکمیت رب العالمین کے قیام میں مددگار ہوسکتا ہے۔ جیسی مسلم اکثریت اس مجوزہ پاکستان میں ہے ویسی ہی بلکہ عددی حیثیت سے بہت زیادہ سے زیادہ میں حکومت افغانستان، ایران، ترکی اور مصر میں موجود ہے۔ اور وہاں اس کو وہ "پاکستان" حاصل ہے جس کا یہاں مطالبہ کیا جارہا ہے۔ پھر کیا وہاں مسلمانوں کی خود مختار حکومت کسی درجہ میں بھی حکومت الٰہیہ کے قیام میں مددگار ہے یا ہوتی نظر آتی ہے؟ مددگار ہونا تو درکنار میں پوچھتا ہوں۔ کیا آپ وہاں حکومت الٰہی کی تبلیغ کرکے پھانسی یا جلاوطنی سے کم کوئی سزا پانے کی امید کرسکتے ہیں"۔

"آخر اسلامی انقلاب کے راستہ میں مسلمان قوموں کی ان آزاد حکومتوں کے سد راہ ہونے کا سبب کیا ہے؟ اس معاملہ کی جتنی تحقیق آپ کریں گے، جواب اس کے سوا کچھ نہ پائیں گے کہ دراصل اصطلاحاً و نسلاً مسلمان ہونا اور چیز ہے اور نظریۂ حیات و مقصد زندگی کا اسلامی ہونا بالکل ایک دوسری چیز! جو لوگ روح و اخلاق کے اعتبار سے مسلم نہ ہوں بلکہ محض اصطلاحی و نسلی حیثیت سے مسلمان ہوں۔ ان کو اگر بیرونی اثر و اقتدار سے کامل آزادی نصیب بھی ہوجائے اور اگر ان کے جمہور کو خود اپنی پسند کے مطابق نظام حکومت قائم کرنے کا پورا اختیار بھی حاصل ہو۔ تب بھی حکومت الٰہی وجود میں نہیں آسکتی۔ وہ دنیوی مفاد کے پرستار رہتے ہیں"

"جہاں ایسے لوگوں کی اکثریت ہو۔ وہاں کبھی یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ عام انتخاب میں ان کے ووٹوں سے وہ صالحین منتخب ہوں گے۔ "جو منہاج نبوت" پر حکومت کرنے والے ہوں"۔ (کشمکش سوم ص ۱۷۴ تا ۱۷۵)

خلاصہ

ان اقتباسات سے یہ امور واضح ہوکر سامنے آتے ہیں:

(۱) دین ایک سٹیٹ ہے جس میں مصطلح جمہوریت کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔

(۲) جمہوریت شرک ہے، مخالف اسلام ہے۔ خواہ اسے انگریز قائم کریں یا مسلمان؟

(۳) کوئی مسلمان اس ناپاک تدبیر کو اختیار کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاسکتا اور کسی سچے آدمی کی زبان اس کی حمایت میں نہیں کھل سکتی

(۴) یہ خیال غلط اور ناممکن ہے کہ پہلے جمہوری حکومت قائم ہوجائے۔ پھر اسلامی حکومت کا قیام آسان اور ممکن ہوجائے گا۔

(۵) یہ عذر غلط ہے کہ جمہوریت نہ ہو تو دعوت اسلام کا کام نہیں ہوسکتا۔ یا فریضۂ اقامت دین کی کامیابی جمہوری نظام کے برپا ہونے پر موقوف ہے۔

(۶) ایک طرف غیر اسلامی نظام حکومت والی مسلمان حکومتوں (جیسے مصر، افغانستان، ایران، عراق، شام اور اردن و فلسطین وغیرہ) کی حمایت کرنا ساتھ ہی جمہوری اصولوں پر خود اپنی حکومت کے قیام کی فکر کرنا اور دوسری طرف اسلام کی تبلیغ کرنا اس کی خوبیاں گنوانا۔ اسلامی اصولوں کی فضیلت بیان کرنا، اسلامی نظام حکومت کی تبلیغ کرنا اسلامی نظام معاشی کی تشریح کرنا وغیرہ یہ متضاد باتیں ہیں جو ایک ساتھ کبھی نہیں نبھ سکتیں اور نہ اس طرز عمل سے دنیا کوئی تاثر لے سکتی ہے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ ـــــ شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری

معلوم ہوا کہ آپ ان کے پیرو مرشد ہیں۔ اس لئے زیارت کرنے آیا ہوں۔ حضرت نے انتہائی ملاطفت کا سلوک فرمایا۔ حالات دریافت فرماتے رہے اور انتہائی محبت سے چوہدری صاحب کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ کیا آپ کے والد صاحب اور دادا جان بھی اسی شکل ... رکھتے تھے بس اتنا فرمانا تھا کہ چوہدری صاحب نے زار و قطار رونا شروع کردیا۔ اور توجہ کی یہ کیفیت تھی کہ چوہدری صاحب نے وعدہ کرلیا کہ داڑھی نہ منڈوائیں گے اور نماز کی پابندی بھی کریں گے جس کی صداقت آئندہ سال ان کا چہرہ بشرہ دے رہا تھا۔ واپسی پر انہوں نے آپ کے مصلے کے نیچے سو سو کے پانچ نوٹ رکھنے کی کوشش کی۔ حضرت نے ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا۔ یہ آپ کیا کررہے ہیں۔ عرض کرنے لگے کہ آپ کے لنگر میں کام آجائیں گے۔ فرمایا، میں تو ہندوستان جارہا ہوں۔ وہاں یہ نوٹ کام نہیں آتے۔ اور پھر آپ مجھے خواہ مخواہ بزرگ نہ بنادیں۔ لوگ کہیں گے کہ فلاں بزرگ کے مصلے کے نیچے سے دس کا نوٹ نکلتا ہے اور یہ تو بہت بڑے بزرگ ہیں کہ ان کے مصلے کے نیچے پانچسو کے نوٹ نکلتے ہیں۔ بہرحال آپ نے یہ روپیہ قبول نہ فرمایا۔

میرے ایک دوست جو کٹر اہلحدیث تھے۔ میں نے ایک دفعہ انہیں نماز پڑھتے دیکھا نہ تو وہ رفع یدین کررہے تھے اور نہ ہی آمین بالجہر کہتے ان کو سنا۔ میں حیران ہوگیا کہ ساری عمر کا طریقہ کس طرح ترک کر بیٹھے۔ سوال کیا تو ہچکچائے۔ پھر کہنے لگے۔ لاہور ایک کام کے سلسلے میں گیا تھا کسی سے حضرت کی آمد کے متعلق معلوم ہوا۔ زیارت کی کشش ہوئی۔ حاضری دی۔ بیعت کا سلسلہ شروع ہوا بلا ارادہ میں نے بھی ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔ فرمایا، آپ اہلحدیث ہیں؟ اور بس بیعت لے لی اور مولانا احمد علی رح کی خدمت میں حاضر ہوتے رہنے کی تاکید فرمائی۔ اب جو عصر کی نماز میں شامل ہوا ہوں۔ باوجود کوشش کے نہ تو الحمد یاد آرہی ہے اور نہ رفع یدین۔ حتیٰ کہ ساری نماز حنفی طریق پر ادا کی۔ اور ساری عمر کا طریق کار ہمیشہ کے لئے ذہن سے محو ہوگیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے سے

پرورش دل کی اگر مدنظر ہے تجھ کو
مرد مومن کی نگاہ غلط انداز ہے بس

خبریں

قاہرہ ریڈیو کی اطلاعات کے مطابق آج صبح سویرے دو سو مصری چھاپہ ماروں نے نہر سویز عبور کر کے متعدد مورچے تباہ اور پوری یہودی بٹالین ہلاک کر دی۔ گولہ بارود کے ذخیرے سے آگ بھڑک اٹھی۔ شامی طیاروں نے جولان کے پہاڑی علاقے میں اسرائیلی قلعہ بندیوں اور فوجی جنگھٹوں پر بمباری کر کے اسرائیلی فوج کو سخت مادی اور جانی نقصان پہنچایا۔

برطانیہ میں تشدد پسند نوجوانوں کے ایک گروہ نے پاکستانیوں کی ایک دکان میں گھس کر گڑبڑ مچا دی۔ جس سے پاکستانیوں اور ان کے درمیان سخت تصادم ہوا تین آدمی زخمی ہو گئے۔

چینی سائنسدانوں اور انجینیروں نے جمعہ کے روز ایک مصنوعی سیارہ زمین کے مدار میں پہنچا دیا۔ وہ بدستور زمین کے گرد چکر کاٹ رہا ہے۔ امریکہ کے لئے یہ مصنوعی سیارہ تشویش انگیز ثابت ہوا۔ کیونکہ چین اب دنیا کے ہر حصے پر راکٹ برسا سکتا ہے۔

خانیوال کے جلسہ میں گڑبڑ کرنیکی کوشش ناکام

دو حملہ آور گرفتار کر لئے گئے باقی روپوش

خانیوال کے جلسہ عام میں ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت چند غنڈوں نے حملہ کر دیا۔ کئی کارکن زخمی ہوئے چند حملہ آور بھی زخمی اور گرفتار ہوئے۔ پولیس نے مارشل لاء ضابطہ ۱۰ کے تحت مقدمہ درج کر کے گرفتاریاں شروع کر دی ہیں، دو حملہ آور گرفتار اور ۵ روپوش ہیں۔ شہر کی کئی جماعتوں نے اس غنڈہ گردی کی سخت مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مجرموں کو سخت سزائیں دی جائیں۔

جلسہ میں مولوی منور صاحب تقریر کر رہے تھے ہنگامہ کے بعد جلسہ دوبارہ شروع ہوا اور مولانا بشیر احمد صاحب حصاروی نے تقریر کی۔ غنڈوں نے ٹیوبوں اور لاؤڈ اسپیکروں کو بھی نقصان پہنچایا۔

(نامہ نگار)

خانیوال کے جلسہ میں دنگا فساد کرنیوالوں کو سخت سزا دی جائے

(مولانا مفتی محمود صاحب)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے خانیوال میں جمعیۃ کے پرامن جلسہ میں دنگا فساد کرنے والے حملہ آوروں کی سخت مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ خانیوال میں جمعیۃ علماء اسلام کے پرامن جلسہ پر حملہ کرنے، زدوکوب کرنے اور لاؤڈ اسپیکر و ٹیوبوں کو نقصان پہنچانے کے حالیہ واقعہ سے بہت افسوس ہوا۔ بغیر کسی وجہ کے جلسہ گاہ میں سینکڑوں حملہ آوروں نے جو لاٹھیوں اور تیز دھار ہتھیاروں سے مسلح تھے، حملہ کر کے شہر کی پرامن فضا کو بھی برباد کیا اور مارشل لاء کے ضابطہ ۱۰ کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

اس طرح کے تشدد آمیز واقعات غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخابات کے لئے سد راہ بن سکتے ہیں، اور ان سے جمہوری قدروں کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ اس لئے میں ضلعی انتظامیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس واقعہ کے مجرموں کو سخت سزا دے کر عوام کو مطمئن کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

پیپلز پارٹی بہاولپور شہر کے چیئرمین جناب ابوالقاسم خیر محمد صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کا اعلان فرمایا ہے اور اپنے تحریری بیان میں جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

قومی اسمبلی کیلئے نشستوں کی ضلع وار تعداد متعین کر دی گئی

لاہور یکم مئی۔ قومی اسمبلی میں پنجاب کی ضلع وار نشستوں کی تعداد کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پنجاب اسمبلی میں ہر ڈویژن اور ضلع کی نشستوں کی تعداد بھی مقرر کر دی گئی ہے۔

پنجاب قومی اور صوبائی اسمبلی کی نشستوں کی تفصیل یہ ہے

نام ڈویژن ضلع	قومی اسمبلی	صوبائی اسمبلی
ڈویژن راولپنڈی	۱۳	۲۸
ضلع راولپنڈی	۴	۸
کیمبل پور	۲	۵
جہلم	۳	۵
گجرات	۴	۱۰
ڈویژن سرگودھا	۱۹	۴۲
ضلع سرگودھا	۵	۱۰
میانوالی	۲	۵
جھنگ	۳	۸
لائلپور	۹	۱۹
ڈویژن لاہور	۲۱	۴۵
لاہور	۸	۱۷
گوجرانوالہ	۴	۹
شیخوپورہ	۴	۸
سیالکوٹ	۵	۱۱
ڈویژن ملتان	۲۱	۴۷
ملتان	۹	۱۹
ڈیرہ غازی خان	۲	۶
مظفرگڑھ	۳	۷
ساہیوال	۷	۱۵
ڈویژن بہاولپور	۸	۱۸
بہاولپور	۵	۵
بہاولنگر		۶
رحیم یار خاں	۳	۷

سرخ نشان

جن خریداروں کی چٹ پر سرخ نشان لگے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے آئندہ ان کے نام وی پی آئے گا۔

مستقبل کے معمار میدانِ عمل میں

دورے — جلسے — تقریریں — تشکیلات

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا دورہ

حال ہی میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ایک سہ رکنی وفد نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن اور بھکر کا دورہ کیا۔ اس وفد کی قیادت جناب محمد اسلوب قریشی مرکزی ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام نے کی۔ یہ دورہ ڈیرہ اسماعیل خاں کے ڈویژنل کنوینر جناب فضل الٰہی کی دعوت پر کیا گیا۔ وفد دریا خاں سے ہوکر ڈیرہ پہنچا۔ وہاں طلباء کا ایک اجتماع ۱۵۔اپریل کو زیر صدارت جناب عبدالرشید خاں صاحب متعلم گورنمنٹ کالج بنوں ہوا۔ اس میں عبدالعزیز اور عبدالشکور ملک نے تقریریں کیں۔ پھر عبدالرشید صاحب اور محمد اسلوب قریشی صاحب نے خصوصی خطاب کیا۔ ڈیرہ کے بعد ٹانک گئے۔ جمعیۃ طلباء اسلام کی باقاعدہ تشکیل ہوئی جناب محمد رفیق خاں صاحب کو صدر مقرر کیا گیا۔ یہاں یہ جناب عبدالرشید بنوچی نے طلباء کو خطاب کیا اور جناب اسلوب قریشی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ٹانک کے بعد بنوں گئے۔ وہاں جناب شوکت خاں صاحب صدر اور قبلہ ایاز خاں صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام بنوں اور جناب قریشی صاحب نے ٹی سٹیڈیم میں طلباء اور نوجوانوں کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ بعد ازاں سرائے نورنگ کے مقام پر قبلہ ایاز صاحب اور قریشی صاحب نے طلباء سے خطاب کیا۔ ایسی بھکر میں طلباء کے ایک اجلاس سے خطاب کیا گیا۔

جنڈانوالہ

۲۳۔اپریل سنہ ۱۹۷۰ء کو ڈی۔ بی ہائی سکول جنڈانوالہ کے طلباء کے سامنے اپنا پروگرام پیش کیا۔

جناب محمد وکیل صاحب نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا آپ کے بعد قاضی محمود الحسن نے طلباء کو جماعت کے اہم پہلوؤں کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے بعد جمعیۃ کلور کوٹ کے صدر جناب محمد اختر صاحب نے اپنے مختصر سے وقت میں جماعتی پروگرام سے طلباء کو آگاہ کیا۔

ہائی سکول بخشاپور ضلع جیکب آباد کے انتخاب

صدر	امان اللہ
ناظم عمومی	محمد عبداللہ
ناظم	عبدالغفور
خازن	قمرالدین
ناظم دفتر	سید مراد شاہ صاحب

جمعیۃ میں شمولیت

گرم سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج بنوں کے صدر جناب صفدر خاں اور نائب صدر حافظ نجیب اللہ نے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متفق ہوکر اس میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ گورنمنٹ کالج بنوں کی لائبریری میں جمعیۃ کے مطالبہ پر ترجمان اسلام اور ماہنامہ تبصرہ کی منظوری بھی دے دی گئی ہے۔

عیسےٰ خیل

عیسیٰ خیل جمعیۃ طلباء اسلام کے قیام کے سلسلے میں صدر جمعیۃ طلباء اسلام میانوالی شیخ رفیع السلام تشریف لائے اور سکول کے طلباء کے سامنے انہوں نے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد پر تفصیل سے بحث کی۔ جمعیۃ طلباء کا قیام عمل میں لایا گیا۔

صدر	محمد اعجاز خاں نیازی
نائب صدر	محمد امتیاز خاں
ناظم اعلیٰ	فخرالزمان
خازن	محمد رمضان صاحب

فورٹ منڈیمین

۲۳۔اپریل۔ مسجد سرینز ٹاؤن میں بعد نماز عشاء طلباء کا ایک جلسہ زیر صدارت ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان سید محمد شمس الدین منعقد ہوا۔ جناب محمد سلیم صاحب نے تقریر فرمائی۔ اجلاس میں عبدالشفیع صاحب نے بھی خطاب کیا۔

(ناظم نشر واشاعت جمعیۃ طلباء اسلام فورٹ سنڈیمن)

کھٹیال ضلع ملتان کا انتخاب

صدر	غلام شبیر
نائب صدر	حافظ عبدالحمید
ناظم اعلیٰ	فداء الرحمٰن
ناظم	عبدالخالق
خازن	محمد ظفر عشاق

ضروری اعلان

جو حضرات ترجمان اسلام کے طلباء کے صفحے میں اجلاس کی کارروائی اور انتخاب بھیجنا چاہیں وہ براہ کرم دو لفظیں اور خوشخط لکھ کر بھیجا کریں ورنہ اشاعت ہرگز نہیں کی جائے گی۔

مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام لاہور

احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے ناظم نشر واشاعت اکرم شاہد نے ایک اخباری بیان میں اس بات پر شدید احتجاج کیا ہے کہ ۲۴ کے مشرق اخبار میں شائع شدہ اشتہار "زانہ وار کرو" نامی فلم کے ساتھ قرآن کریم کی سورۃ الرحمٰن کی دو ریلیں غلامی لگی ہیں اور اس طرح قرآن حکیم کی بے حرمتی کرکے عوام کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس فلم پر پابندی لگائی جائے اور قرآن حکیم کی بے حرمتی کو روک کر عوام کے جذبات کا پاس کیا جائے۔

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর AHORE

سوشلزم کو روکنے کیلئے ملک میں اسلام کو نافذ کیا جائے

ہم امریکی سامراج کے خاتمہ کی جدوجہد کر رہے ہیں، مفتی محمود کی پریس کانفرنس:

کراچی جمعیت علماء اسلام کے رہنما مفتی محمود نے کہا ہے کہ ملک میں سوشلزم اور کمیونزم کو روکنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ یہاں خلوص اور دیانت داری کے ساتھ اسلام کو نافذ کر دیا جائے۔ آج یہاں پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہم نے جس طرح برطانوی سامراج کو ختم کیا اسی طرح ملک میں امریکی سامراج کا نفوذ ختم کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گذشتہ ۲۲ سال کے دوران کوئی بھی حکومت امریکی مداخلت کے بغیر قائم نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں یوں تو سب ہی پارٹیاں اسلام کا نام لیتی ہیں مگر وہ اس کے نفاذ کے معاملے میں مخلص نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر موجودہ طریق انتخاب برقرار رہا تو اسمبلی میں لازماً سرمایہ دار کارخانہ دار پہنچیں گے اور ان کو غریبوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہوگی۔ سرمایہ داری کا نظام برقرار رہا تو سوشلزم اور کمیونزم زور پکڑ جائے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ ۲۲ برس میں ہونے والے مظالم نے ان تحریکوں کو دعوت دی ہے، اور ظالم لوگ ہی ملک میں سوشلزم لانے کے ذمہ دار ہیں۔ اب سوشلزم کو روکنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ خلوص و دیانت داری کے ساتھ اسلام کو نافذ کیا جائے۔ اور اگر اپنے مفادات کے لیے اسلام کا نام سیاسی جماعتوں نے استعمال کیا تو اس کا نتیجہ خراب نکلے گا ہم نے اسی لئے تجویز پیش کی ہے کہ پارٹی کی بنیادوں پر حکومت ملک میں انتخاب کرائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت غیر جانب داری کے اعلان کے باوجود جانبداری سے کام لے رہی ہے۔ صدر کے طرز عمل سے تو قوم کو شکایت نہیں۔ مگر وزراء اور بالخصوص وزیر اطلاعات جانب داری سے کام لے رہے ہیں۔ چنانچہ ہمارے معاملے میں سرکاری تشہیری اداروں اور پریس ٹرسٹ کے اخبارات کا رویہ جارحانہ ہے۔ اور ہمارے ساتھ ناانصافی کا رویہ روا رکھا گیا ہے۔ اس طرح سے الیکشن میں غیر جانب داری کا احترام نہیں کیا جا رہا۔

انہوں نے کہا ہم بڑے بڑے کارخانے قومی تحویل میں لینے کے حق میں ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ قانون کے تحت مزدوروں کو انتظامیہ میں نصف نمائندگی ملے جو آمدنی پر کنٹرول کرے اور اجرت میں تعین کرے۔ مزدوروں کو بونس شیئرز کی شکل میں دیا جائے۔ تاکہ وہ ملکیت میں شریک ہوں جو کارخانے ناجائز دولت سے بنائے گئے ہیں انہیں حکومت قبضے میں لے لے۔ اسی طرح جو اراضی سیاسی رشوت میں الاٹ کی گئی ہو، اسے واپس لیا جاوے۔

انہوں نے کہا میں نے سوشلزم نظام کی کبھی حمایت نہیں کی کیونکہ میں اسلام کے عادلانہ نظام پر یقین رکھتا ہوں، اگر کسی شخص کے نزدیک سوشلزم کی اصلاح کا مطلب اسلامی مساوات ہو تو اسے کافر نہیں کہا جانا چاہئے۔ جہاں تک ۱۱۳ علماء کے فتوے کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں کہ اس پر کچھ کہا جائے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مسلمان کسی بیرونی اصلاح کا محتاج نہیں ہوا کرتا ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہماری پارٹی نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کانفرنس میں شرکت نہیں کی میں چیلنج کرتا ہوں ہمارے نمائندے کی شرکت ثابت کی جائے۔

پروگرام دورہ حضرت مولانا

محمد ضیاء القاسمی صاحب

تاریخ	ایام	مقام	تاریخ	ایام	مقام
۱۶ مئی	ہفتہ	نوشہرہ	۳۱ مئی	اتوار	ایبٹ آباد [illegible]
۱۷ ”	اتوار	راولپنڈی	یکم جون	پیر	بنوں
۱۸ ”	پیر	دینہ	۲ ”	منگل	ڈیرہ اسماعیل خاں
۱۹ ”	منگل	سیالکوٹ	۳ ”	بدھ	”
۲۰ ”	بدھ	گوجرانوالہ	۴ ”	جمعرات	سفر
۲۱ ”	جمعرات	شیخوپورہ	۵ ”	جمعہ	لائل پور
۲۲ ”	جمعہ	لائل پور	۶ ”	ہفتہ	کراچی
۲۳ ”	ہفتہ	چنیوٹ	۷ ”	اتوار	”
۲۴ ”	اتوار	سیانوالی (سیالکوٹ)	۸ ”	پیر	حیدرآباد
۲۵ ”	پیر	جھنگ	۹ ”	منگل	سکھر
۲۶ ”	منگل	سرگودھا	۱۰ ”	بدھ	رحیم یار خاں
۲۷ ”	بدھ	”	۱۱ ”	جمعرات	پیر محل
۲۸ ”	جمعرات	ملتان	۱۲ ”	جمعہ	لائل پور
۲۹ ”	جمعہ	لائل پور	۱۳ ”	ہفتہ	جڑانوالہ
۳۰ ”	ہفتہ	حسن ابدال	—	—	—

نوٹ :- مولانا قاسمی کے پروگرام کے دوران دن میں ضلعی میٹنگ جس میں علاقہ کے رضاکار بھی شامل ہوں اور رات کو جلسۂ عام کا اہتمام کیا جاوے۔

(۲) مذکورہ بالا پروگرام پر جلسہ ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں لاہور دفتر جمعیت علماء اسلام اور مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب خطیب جامع مسجد غلام محمد آباد لائل پور کے پتہ پر فوری اطلاع دیں۔

(۳) بعض مقامات پر مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گھمہ اور مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری بھی شرکت فرمائیں گے۔

(تفصیل آئندہ)

آئین شریعت کانفرنس کی تاریخیں ۲۶، ۲۷، ۲۸ جون

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ۱۹۷۰ء

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعیت علمائے اسلام

کے

اسلامی منشور

میں

نظامِ حکومت کا خاکہ

پاکستان کو ایک صحیح اور مکمل اسلامی مملکت بنانے کے لیے مندرجہ ذیل امور عمل میں لائے جائیں گے۔

۱ : مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔

۲ : مملکت کا دستور تمام فرقوں کے نمائندے و جید علماء کے مرتب کردہ ۲۲۔ اسلامی نکات پر مبنی ہوگا۔

۳ : صرف قرآن و سنت کے احکام ہی ملک کے اساسی قوانین قرار پائیں گے۔

قسط ۲

صلحاءِ اُمّت کا

تلاوتِ قرآن اور دیگر عبادات سے شغف

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری

۵ —— بے نظیر سخاوت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بدری صحابی ہیں مدینہ منورہ میں رہتے تھے نہایت ہی خوبصورت اور حسین وجمیل نوجوان تھے، حد درجہ سخی تھے قرض اٹھا اٹھا کر بھی محتاجوں کی امداد کیا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک مرتبہ قرض لیا، جب قرض خواہوں نے بہت مجبور کیا تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے التجا کی کہ آپ میرے قرض خواہوں سے فرمادیں کہ کچھ قرض معاف کردیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تمام ساز وسامان فروخت کرکے قرض خواہوں کا قرض ادا کیا اور فتح مکہ کے دن یمن کے صوبہ میں کسی حلقے کا امیر بنا کر بھیج دیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۳۵ برس کی عمر پاکر ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں اردن میں شہید ہوئے۔

:- نوٹ :-

عمواس رملہ اور بیت المقدس کے درمیان ایک آبادی ہے۔

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں طاعون کی ابتدا اسی بستی سے ہوئی۔ اس لیے اس طاعون کو طاعون عمواس کہتے ہیں۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا مقبرہ بیان کی شرقی جانب ہے۔ اس بستی میں حضرت عیسٰے علیہ السلام ۳۳ برس کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

(تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۱۲ ج ۱)

۶ —— عبادت اور تجارت

حکیم الامت حضرت ابوالدرداء عویمر انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے رہنے والوں میں سے تھے تجارتی کاروبار کیا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور میں نے اسلام قبول کیا تو میرا تجارتی کاروبار نہایت وسیع پیمانے پر تھا میں نے بیحد کوشش کی کہ تجارت اور عبادت دونوں کا سلسلہ چلتا رہے لیکن تجارت کے ساتھ عبادت کا سلسلہ قائم نہ رہ سکا تو میں نے تجارت کو چھوڑ کر عبادت کو پسند کرلیا۔

خدا کی قسم! میرا دل پسند نہیں کرتا کہ میری دوکان مسجد کے دروازے پر ہو اور جماعت کے زائل ہونے کا احتمال بھی نہ ہو اور ایک لاکھ کی روزانہ آمدنی ہو اور عبادت کے ساتھ جمع کروں۔ بلکہ میں اتنی کھلی تجارت کے مقابلے میں عبادت کو ہی پسند کرتا ہوں۔

کسی نے کہا کہ آپ تجارت سے اتنا گریز کیوں کرتے ہیں؟

فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں حساب کے خطرے کی وجہ سے میں فقر کو پسند کرتا ہوں تاکہ احکام کی پابندی کرسکوں اور بیماری کو پسند کرتا ہوں تاکہ گناہ جھڑتے ہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ قرآن مجید کے حافظ اور قاری تھے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی اللہ تعالےٰ نے ان کو وہ عزت وشوکت بخشی تھی کہ ان کی مجلس شاہی دربار کی طرح علم حاصل کرنے والوں سے بارونق رہتی تھی۔

(صفحہ ۲۹)

۷ —— تقویٰ اور جن کا قتل

ام المؤمنین سیدۃ النساء حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک جن کو قتل کردیا۔ پھر انہیں خواب میں کہا گیا کہ خدا کی قسم آپ نے تو مسلمان جن کو قتل کردیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب ہی میں جواب دیا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو ازواج رسول کے ہاں کیوں آتا؟ کہا گیا کہ آپ کے ہاں تو اس وقت آیا تھا جب کہ آپ نے کپڑے پہن رکھے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس خواب سے گھبراہٹ کے ساتھ جاگ ہوگئیں اور احتیاطاً ۱۲ ہزار روپیہ فی سبیل اللہ خون بہا کے مصارف خیر میں خرچ کردیا۔ حد درجہ کی بے تقویٰ کی۔

آپ کو قرآن کریم یاد تھا اور آپ نے اپنا حجرہ مبارک مبلغ ایک لاکھ روپے کے عوض سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر فروخت کردیا اور یہ رقم ایک ہی دن میں غروب آفتاب سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں تقسیم کردی۔ آپ کی وفات [illegible]ھ میں ہوئی۔ (صفحہ ۲۹۰ ج ۱)

اس طرح بسر ہو جیسے بھیڑیوں کے غول میں بکری ہوتی ہے۔ بکریاں بسر کرتی ہیں اور نہ انہیں دنیا کا حریص بنایا کہ وہ لیے پاگل کتوں کی طرح ہوجائیں جو اگر گوشت نہ بھی تو چیتھڑے بھی کپڑے تو پھاڑ ڈالیں۔

آپ نے ان کے دلوں میں اللہ پر ایمان کی حرارت پیدا کی۔ ان کے اندر باطل کے خلاف ڈٹ جانے کی روح پیدا کی، ظلم کے خلاف قدم اٹھانے اور رذیل وکمینہ چیزوں سے بلند رہنے کا جذبہ پیدا کیا۔ انسانی رحمدلی کی بہترین مثالیں پیدا کی۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کی تربیت فرمائی۔

غرضیکہ عالم انسانیت کی اصلاح کے لحاظ سے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نظام کافی وشافی ہے۔ اس نظام میں جو صلاحیت ہے، دنیا کی فلاح وبہبود ہے۔ وہ تمام عالم انسانیت کو مادیت کے جہنم اور روحانیت کی کمی سے دور رکھنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور یہ قوانین، جن کی عدل ومساوات میں کوئی نظیر نہیں، تمام سوشلسٹ مذاہب کے عیوب سے پاک اور ان سب کے محاسن ان کے اندر موجود ہیں۔

عالم انسانیت کی اصلاح کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اولین اجتماعی اور مساواتی حکومت کی بنیاد رکھی اور تاریخ میں عدل ومساوات والا پہلا معاشرہ قائم کیا اور ایک ایسی تہذیب کی بنیاد ڈالی، تاریخ جس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ
مطابق
۱۶ جنوری ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳
شمارہ ۳
قیمت ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ "
سہ ماہی ۶/۰ "

سرپرست
حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مرتب و انچارج
حافظ محمد حنیف سہارنپوری

چوہدری محمد علی صاحب اور سوشلزم

سوشلزم کے لفظ کو اسلام کے مقابلہ میں لاکر جن لوگوں نے گذشتہ ایک سال سے ملک کو ذہنی خلفشار کا بھرپور میدان بنا رکھا تھا۔ کچھ عرصہ سے اس کی شدت میں کمی آنا شروع ہوگئی تھی اور امید کی جانے لگی تھی کہ یہ بحث جلد ہی اپنی موت آپ مرجائے گی۔

مسلمان بہرحال اسلام کے مقابلہ میں کسی بھی نظریہ و نظام کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوسکتے، اور وہ سرمایہ داری و سوشلزم دونوں نظاموں کے باہمی نزاع میں اسلام کو اُلجھائے بغیر صرف اسلامی نظام کے ذریعہ اپنے ملک کے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن اسے پاکستان کی بدقسمتی سے تعبیر کیجئے یا کیا کہیئے کہ خود وہ لوگ جو سوشلزم کے لفظ و اصطلاح اور نظام کی بڑی بلند آہنگی کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں وہ خود بار بار اس مسئلہ کو چھیڑ کر سوشلزم کی اصطلاح کے استعمال کا جواز مہیا کرتے رہتے ہیں۔

چوہدری محمد علی صاحب جو پاکستان کی بڑی شخصیت سمجھے جاتے ہیں اور سوشلزم کے نعرہ باز مخالفین کے نزدیک مودودی صاحب کے بعد دوسرے درجہ کے قائد ہیں۔ ان کا ایک بیان ۶ جنوری ۱۹۷۰ء کے اخبارات میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ قائد اعظم نے سوشلزم یا اسلامی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کی تھی۔

"ندائے ملت" ۶ جنوری کے صفحہ ۲ پر اس کی سرخی ہے:۔

"قائد اعظم نے "سوشلزم" کی اصطلاح صرف اس معاشرتی انصاف اور اجتماعی بہبود کے لئے استعمال کی ہے"۔

"نوائے وقت" اور بعض دوسرے اخبارات نے بھی اسی قسم کی سرخیوں کے ساتھ چوہدری صاحب کا یہ بیان شائع کیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی اگر یاد کرلی جائے تو بہتر ہوگا کہ پاکستان میں اسلامی سوشلزم کی اصطلاح کا استعمال اور قائد اعظم سے اس کی نسبت کا ذکر چوہدری محمد علی صاحب نے ہی سب سے پہلے اپنے ایک پمفلٹ میں کیا تھا۔ جہاں سے دوسرے لوگوں نے اس اصطلاح کو اٹھایا۔

چوہدری صاحب نے اس موقعہ پر یہ بیان دینا کیوں ضروری سمجھا، اسے تو وہ خود ہی سمجھتے ہونگے۔

لیکن ایسے لفظ و اصطلاح کو بار بار قائد اعظم سے منسوب کرنا اور اسے اسلام کے معاشرتی انصاف اور سماجی بہبود کے معنیٰ کا ترجمان بتانا، پھر اس کے بعد اسے کفر و الحاد اور معاشرتی ظلم و ستم کا ہم معنیٰ ثابت کرنا عجیب و غریب انداز فکر ہے جس کی کوئی توجیہہ نہیں کی جاسکتی۔

قائد اعظم ۱۹۴۸ء میں فوت ہوئے۔ روس کا اشتراکی انقلاب ان کی زندگی میں رونما ہوا، تاشقند و سمرقند کے واقعات ان کی آنکھوں کے سامنے گذرے۔

کارل مارکس کا نظریہ اور سوشلزم کے جدید معنیٰ، الحاد و مادیت، ان کے زمانہ میں عام ہوچکے تھے۔ وہ ان تمام حقائق سے بے خبر نہیں رہ سکتے تھے۔

اگر اس سب کے باوجود چوہدری محمد علی صاحب قائد اعظم سے یہ منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے سوشلزم کا لفظ اسلام کے معاشرتی انصاف کے معنیٰ میں استعمال کیا تو وہ خود اس ملک میں اسلامی سوشلزم اور سوشلزم کے لفظ و اصطلاح اور اس سے ماخوذ نظام کے جواز کا راستہ پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

چوہدری صاحب کو یا تو یہ بتانا چاہیئے کہ قائد اعظم، سوشلزم کے جدید معنیٰ سے باخبر نہیں تھے۔ انہیں کارل مارکس کے نظریہ اور سوشلزم کے الحاد و مادیت کے معنی نہیں معلوم تھے۔ وہ روس کے اشتراکی انقلاب کے الحادی وغیر جمہوری پہلوؤں کا بھی علم نہیں رکھتے تھے۔ انہیں تاشقند و سمرقند و روسی ترکستان میں سوشلزم کی بدولت کروڑہا مسلمانوں کے قتل و غارت و الحاد و دہریت میں مبتلا ہوجانے کا کوئی علم نہیں تھا۔

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا۔

فکر و نظر

نظریات کی آویزش اور اعتدال کا راستہ

احمد حسین کمال

یکم جنوری ۱۹۷۰ء کے شروع ہوتے ہی جوں ہی سیاسی سرگرمیوں پر پابندیوں کا رسمی خاتمہ ہوا۔ سیاسی جماعتیں اور قائدین سیاست کے میدان میں کود پڑے ہیں۔ کراچی سے پشاور تک اور لاہور سے ڈھاکہ تک جماعتوں کے سیاسی اعلانات کا بازار گرم ہوگیا ہے۔

اس موقعہ پر علاقائی اور انتخابی مسائل پر بحث و نظر کا سلسلہ چھڑ جانا، مختلف مطالبات پر مبنی آوازیں بلند ہونا اور مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان رسہ کشی کا جاری ہو جانا ایک ناگزیر اور قدرتی امر ہے۔

دس بارہ سال کے دبے ہوئے سیاسی ولولے جو گذشتہ سال محض ایوبی آمریت کے خلاف جذبات کے اظہار تک محدود رہے، اب کھل کر منصۂ شہود پر آجائیں گے، اور جب موجودہ اقتدار تنقید کا نشانہ نہیں ہے تو لازماً سیاسی جماعتیں اور سیاسی قائدین ہی اپنے ماضی و حال کے سیاسی کردار کی بنا پر ایک دوسرے کا ہدف انتقاد بنیں گے

اس امر سے تو کسی طرح مفر نہیں ہے کہ بہر حال ملک کو عظیم تبدیلیوں کی ضرورت ہے اور ہر گروہ و جماعت تبدیلیوں کے مطالبہ کی آواز بلند کر رہی ہے۔

لیکن یہ تبدیلیاں کیسی ہوں اور کس طرح لائی جائیں اختلاف رائے یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ جواب رفتہ رفتہ کھل کر سامنے آرہا ہے۔

دو انتہا پسند عناصر کی آویزش

ایک طرف وہ عناصر ہیں جو انگریزی حکومت کے دور میں پیدا ہوئے یا انگریزی حکومت نے انہیں پیدا کیا، اور اس دور میں پروان چڑھتے رہے۔ یہ عناصر مذہبی بھی ہیں اور اقتصادی بھی ــــ معاشرتی بھی ہیں اور علمی و فکری بھی۔ ان عناصر کا رجحان بہر صورت اس جانب ہے کہ پاکستان میں سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تبدیلیاں، برطانوی نہج کی ہی آئیں۔ اس قسم کی تبدیلیاں پہلے سے کسی نہ کسی درجہ میں موجود ہیں ہی۔ امریکہ کی رفاقت نے ان تبدیلیوں کو کچھ اور گہرا بھی کر دیا ہے اسلئے اب ان پر صرف مضبوط سیاسی مہر تصدیق ثبت کرنا باقی ہے۔

اس مقصد کے لئے ہی ماضی میں بھی ان عناصر نے ۱۹۵۶ء کے دستور پر اتفاق کیا تھا اور اسی کے اجرا کے لئے وہ گذشتہ کئی سالوں تک ہاتھ پیر مارتے رہے ہیں۔

اب بھی ان کے پیش نظر صرف یہ ہی ہے کہ بعض جزوی تغیرات کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں ۱۹۵۶ کے دستور کے مشتملات اپنا لئے جائیں۔

یہ عناصر بالائی سطح پر دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں ان میں انگریزوں کے دور کا جاگیردار طبقہ، سرمایہ دار ٹولہ قادیانیت کی قسم کے مذہبی و نیم مذہبی فرقے عوامی سیاست کے مخالف نظریاتی و دینی حلقے حتیٰ کہ مودودی صاحب کی جماعت تک شامل ہے۔ لیکن جہاں تک پاکستان کی نوے فیصد آبادی اور مسلمان اکثریت کا تعلق ہے، نفوذ کے سوا، ان عناصر کی ان تک کوئی براہ راست رسائی نہیں ہے۔

دوسری طرف وہ عناصر ہیں جو برطانوی نہج کے سیاسی، اقتصادی اور سماجی نظام کے ردعمل میں ظاہر ہوئے ہیں اور انیسویں و بیسویں صدی کے سرمایہ دارانہ استعمار سے نجات کی راہ صرف اشتراکیت میں پاتے ہیں۔

اور چونکہ روس و چین وغیرہ ملکوں کی مثال ان کے سامنے موجود ہے، جہاں سے مغربی، برطانوی و امریکی استعمار کا خاتمہ اشتراکیت کی بدولت ہوا۔ اس لئے وہ اس طرح کی تبدیلی پر زیادہ سے زیادہ زور دیتے ہیں ــ

لیکن روس و چین میں اشتراکیت، الحاد و دہریت کا مثنیٰ بن کر آئی۔ اس لئے مذہبی دائرے میں اس کے لئے گنجائش پیدا ہونا ممکن نہ تھا۔ نیز اول الذکر عناصر کو اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے اشتراکیت کے خلاف الحاد و دہریت کے الزام کا حربہ نہایت سود مند معلوم ہوا۔ ان کے اس پروپیگنڈا نے بھی مذہبی حلقوں کو اشتراکیت کے اثرات سے متعلق چوکنا کر دیا۔ اسی واسطے عوام دوست تغیرات کے دعووں کے باوجود، اشتراکی عناصر بھی بالائی سطح کے ایک فکری حصہ سے زیادہ اپنے لئے جگہ نہیں بنا سکے۔

پس سیاسی و نظریاتی آویزش کا یہ معرکہ اول الذکر اور ثانی الذکر عناصر کے درمیان محض بالائی سطح تک محدود ہے۔ جس میں اول الذکر عناصر کا پلڑا بظاہر بھاری دکھائی دے رہا ہے۔

پاکستان کے مسلمان عوام اور اعتدال کی راہ

لیکن پاکستان کے نوے فیصد عوام اس آویزش سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ انہیں کسی حالت میں بھی نہ تو برطانوی امریکی طرز کا سیاسی، سماجی و معاشی نظام مطلوب ہے اور نہ روسی و چینی طرز کا اشتراکی نظام۔

وہ صرف مسلمان ہیں اور صرف پاکستانی ہیں۔ انہیں اسلام کی عظمت اور پاکستان کی حفاظت پر مبنی ایسا نظام چاہیئے، جس کے نظم و انصرام کی باگ ڈور خود ان کے ہاتھوں میں ہو، اور جس کے وسائل سے وہ براہ راست متمتع ہو سکیں۔

مذکورہ بالا ہر دو عناصر کی راہ انتہا پسندانہ ہے اور قیام پاکستان کے حقیقی مقصود تک لے جانے والی نہیں ہے اگر یہاں برطانوی نہج کا سیاسی و سماجی نظام قائم رہتا ہے تو پاکستان کسی نہ کسی طور سے اینگلو امریکی بلاک کے ساتھ نتھی رہے گا۔ اور اگر یہاں اشتراکی طرز کی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں تو رشتۂ اشتراک چین یا روس کے ساتھ جوڑا رکھنا پڑے گا۔

ان حالات میں صحیح اور اعتدال کی راہ وہی ہے جس کی نشاندہی جمعیۃ علماء اسلام اور اس کا اسلامی منشور کر رہا ہے۔ اپنا آزاد اسلامی بلاک قائم کرنا۔

ہمیں نہ صرف پاکستان کو بہ حیثیت پاکستان کے قائم رکھنا اور مستحکم بنانا ہے بلکہ اسے اسلامی احکام و قوانین کے نفاذ کے ذریعہ اتنا مضبوط بنا دینا ہے کہ وہ دوسرے مسلمان ملکوں اور دنیا بھر کے لئے مغربی استعمار کی لعنت اور اشتراکیت کی ظلمت کے درمیان روشنی کا مینار ثابت ہو

قیام پاکستان کا مقصود

پاکستان کے قیام کا مقصود صرف یہ ہی نہیں تھا، کہ برصغیر کے مسلمانوں کو شمال اور مشرق کے دو گوشوں میں سمیٹ کر محدود کر دیا جائے۔

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

احمد حسین کمال

بشکریہ ماہنامہ تبصرہ لاہور

مفتی محمود صاحب کی شخصیت

محترم مدیر "تبصرہ" کا بیحد اصرار ہے کہ میں بھی "مفتی محمود نمبر" کے لئے کچھ لکھوں۔

لیکن حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے متعلق کچھ لکھنا جتنا آسان ہے اتنا ہی مشکل بھی ہے۔

اس لئے کہ جہاں تک حضرت مفتی صاحب کی ذاتی اور گھریلو زندگی کا تعلق ہے وہ اتنی سادہ اور عام ہے کہ اس میں کہیں بھی کسی قسم کا امتیاز و تفوق نظر نہیں آتا۔

نہ ان میں کسی قسم کا عالمانہ کبر و تبختر ہے، نہ بلند و بالا رہنے کا کوئی ادنیٰ سا داعیہ ہے۔

رہنے سہنے میں، کھانے پینے میں، اٹھنے بیٹھنے میں بولنے چالنے میں۔ غرضیکہ معاشرت کے کسی بھی طور طریق میں آپ انہیں عام انسان سے ذرہ برابر بھی مختلف اور بالا نہیں پائیں گے۔ سوائے ان شرعی احکامات کی پابندی کے جو روزمرہ کی معاشرت سے متعلق سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور طریق اسلاف رحمہم اللہ نے متعین کر دیئے ہیں

ان تک ایک عالم و فاضل اور امیر و دولت مند سے لے کر ایک جاہل و عامی شخص بھی رسائی حاصل کر سکتا ہے

اور وہ ہر شخص کی بات نہایت توجہ سے سنیں گے اور بالکل اسی کی طرح اس کے ساتھ گفتگو میں حصہ لینگے

لیکن دوسری طرف جہاں تک ان کی علمی اور سیاسی شخصیت کا تعلق ہے۔ اس کی بلندی، وسعت اور گہرائی کا احاطہ کرنا بڑے بڑے فاضلین کے لئے بھی مشکل ہے

انہیں قرآن و حدیث پر کلام کرتے دیکھئے۔ فقہ و تصوف پر بولتے ہوئے سنیئے۔ قانون و سیاست پر گفتگو کرتے ہوئے ملاحظہ کیجئے۔ حتیٰ کہ سائنس و فلسفہ پر ریمارک کرتے ہوئے سنیئے۔ آپ حیران ہو جائیں گے کہ علم و دانش کا ایک بحر بیکراں ہے۔ جس کا کنارہ حد قیاس سے بھی آگے نکلا جا رہا ہے۔

اور ان کے یہ تمام کمالات علمی، ان کی سادہ اور تصنع سے پاک و صاف زندگی کی آڑ میں اس طرح چھپے ہوئے ہیں۔ جس طرح ایٹم کے ذرات میں اس کی غیر محدود توانائی بند ہوتی ہے۔

اور چونکہ میرے سامنے ان کی شخصیت کے یہ دونوں پہلو موجود ہیں۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ ان کے بارے میں کچھ لکھنا میرے لئے قطعی آسان نہیں ہے۔

میں ان میں عہد حاضر کے اکابر علماء حق (رحمہم اللہ علیہم اجمعین) کی جھلک بہ اتم پاتا ہوں اور سلف صالحین کے فہم و طریق کا وہ عکس دیکھتا ہوں۔ جسے تاریخ نگاروں نے اپنے تذکروں میں کہیں کہیں قلمبند کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام جس کے پاس مالی وسائل بالکل مفقود ہیں اور جو موجودہ دور کے پروپیگنڈائی ہتھیاروں سے قطعی ناآشنا ہے۔ اس کی تمام تر شہرت، عظمت اور کامیابی اس کے غیر معروف اور مخلص کارکنوں کے علاوہ ان تین بزرگوں حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی شبانہ روز کاوشوں اور ان کی غیر معمولی شخصیتوں کے اثرات کی رہین منت ہے۔

اور ان تینوں میں ہر شخصیت اپنے علم و کردار کی عظمت کے اعتبار سے اپنا منفرد مقام رکھتی ہے۔

مشرقی پاکستان میں بھی جمعیۃ کو ایسی ہی تین عظیم شخصیتیں حضرت مولانا شیخ لبشیر احمد صاحب شیخ باگھا حضرت مولانا عبدالکریم صاحب (سلہٹ) اور حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب کی صورتوں میں میسر ہیں۔

حضرت مفتی محمود صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی سیاسی اہمیت کو ملک بھر میں قابل تسلیم بنانے میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں انہیں جمعیۃ اور ملک کی تاریخ سے محو نہیں کیا جا سکتا۔

نہ صرف یہ بلکہ سیاسی میدان میں علماء دین کے سکہ کو پھر سے رائج کر دینے کا سہرا بھی یقیناً مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی کے سر ہی بندھتا ہے۔

تحریک ختم نبوت کے بعد ملک کی سیاست سے علماء کے اثر کو جس طرح ختم کیا گیا اور علماء کو محض مساجد، مدرسوں اور خانقاہوں تک محدود کر دیا گیا تھا، وہ سب کو معلوم ہے ملک کی کسی سیاسی جماعت میں علماء دین کو کوئی اہم مقام حاصل نہیں رہا تھا اور نہ اب ہے۔

۱۹۵۶ء کے دستور نے علماء دین کے آگے آنے کا راستہ ہمیشہ کے لئے مسدود کر دیا تھا۔

ملک کی سیاست کلیتاً ایک محدود اور برطانوی اقتدار کے پیدا کردہ طبقہ کے ہاتھوں میں چلی گئی تھی۔

اور وہ تمام بڑے بڑے علماء دین جن کی عظمت کے ستون قیام پاکستان کے ساتھ نصب ہوئے تھے۔ رفتہ رفتہ اپنے مدرسوں اور مسجدوں میں خاموش ہو کر بیٹھ گئے تھے۔

۱۹۵۶ سے لے کر ۱۹۶۹ کے آغاز تک ملک کی سیاسی زندگی سے علماء بالکل الگ تھلگ ہو کر رہ گئے تھے۔ اس دوران علماء کی آواز بلند کرنے والے صرف یہ دو شخص یعنی مفتی محمود اور مولانا غلام غوث تھے۔

۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۹ء تک حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں اور ان کے بعد اب تک مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی امارت میں جمعیۃ علماء کے پلیٹ فارم پر ان دونوں حضرات نے سیاسی میدان میں دین اور علماء دین کا نام زندہ و بالا رکھا۔

اس تاریخی حقیقت سے مخالفین کتنی ہی آنکھیں بند کرنا چاہیں۔ لیکن وہ اس پر ہرگز پردہ نہیں ڈال سکتے کہ ۱۹۵۶ سے لے کر ۱۹۶۱ کے اوائل تک عوامی سطح دی اور صوبائی اسمبلیوں میں سیاسی میدان اور ملک میں ہونے والے ہر تغیر کے موقعہ پر اجتماعی حیثیت میں علماء دین کے موقف کو پیش کرنے والے یہ ہی دو عالم دین یعنی مفتی محمود اور مولانا غلام غوث تھے۔

حتیٰ کہ مصر کے بین الاقوامی علماء کے اجتماعات میں بھی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کی معیت میں ان دونوں حضرات نے ہی پاکستانی علماء کی نمایندگی کا فریضہ انجام دیا۔

بے شک مخالف کی تنگ نظری اس کا اعتراف کرنے میں بخل سے کام لیگی۔ لیکن تاریخ کے حقائق کس طرح جھٹلائے جا سکتے ہیں۔

۱۹۵۶ء کے بعد سے ڈیک کی تشکیل اور ایوبی گول میز کانفرنس تک کے واقعات میں مفتی محمود صاحب کی شخصیت کے سوا اور کون ہے جو دین اور علماء دین کی نمایندگی کرتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

- وہ ۱۹۵۶ء میں دین کی سربلندی اور علماء دین کی اہمیت تسلیم کرانے کے لئے ملتان میں علماء کا کنونشن بلاتے نظر آ رہے ہیں۔
- وہ ایوبی مارشل لاء کے دور میں عائلی قوانین کے خلاف علماء کو جمع کرنے دکھائی دیتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

ایک طالب العلم بارگاہ شیخ العرب والعجمؒ میں!

(مولانا محمد طیب صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام قصور)

بلاد عجم تو کیا بلاد عرب کے ہزاروں علماء و فضلاء جس کے حلقہ تلمذ میں شامل ہوں اور لاکھوں صلحاء نے جس کے ذریعہ مدارج سلوک طے کئے ہوں اور جس نے سالہا سال تک مواجہہ نبویہ میں حاضر رہ کر براہ راست فیوض و برکات اپنے دامن میں سمیٹے ہوں۔ ان سے تعارف کی ابتدا اپنے عہد طفولیت میں اس وقت ہوئی جبکہ وہ جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور کی صدارت فرما رہے تھے۔ اور امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ ان کی زیر صدارت قوم سے خطاب کر رہے تھے۔ مجلس احرار کے رضاکار اپنی گلگوں وردیوں میں جمعیۃ کے اہتمام میں جابجا پھر رہے تھے۔ جیسے سبزہ زار میں گل لالہ بہار دے رہے ہوں۔

حضرت شیخؒ کا خطبہ صدارت تھا کہ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے ابواب کا ایک عظیم دستاویز جس کے ورق پہ ورق الٹے جا رہے تھے۔ دلائل و شواہد کا ایک انبار تھا اور غیر ملکی ظلم و استبداد کے خلاف ایک نعرہ مستانہ جس کے ایوان حکومت میں تہلکہ مچا دیا تھا حضرت شیخؒ کی اس جرأت و دلیری نے قلب پر گہرے نقوش مرتسم کر دیئے۔

بعد ازاں ۱۹۴۰ء میں حصول علم کے شوق نے راقم کو کشاں کشاں دیوبند کے معہد علمی میں پہنچا دیا۔ جہاں حضرت کے شب و روز کا مطالعہ ہر دیدۂ بینا کو جلا بخش رہا تھا۔ میرا اولین و آخریں تاثر یہ تھا کہ تواضع و انکساری، زہد و عبادت، دلیری و جرأت، مجاہدہ و ریاضت، تقویٰ و طہارت کا پیکر مجسم دیکھنا ہو تو حضرت مدنی رحؒ کی شخصیت ایسی ہی تھی۔ جو اخلاق و سنت نبویہ کا چلتا پھرتا نمونہ تھی۔ دار الحدیث کو تشریف لے جاتے ہیں۔ راستہ میں زیارت کنندگان اور طلبہ کے [illegible] کے [illegible] گئے۔ ہر طرف سے انتہائی تواضع و انکساری کے [illegible] رہے ہیں۔ ہر ایک کی لغویات سن رہے ہیں اور ہر ایک کے سوال کا شافی جواب دے رہے ہیں۔ [illegible] پھر دار الحدیث [illegible] ہوتا تھا یہ معلوم ہوتا کہ علوم نبویہ کا ایک [illegible] ایک [illegible] علم و حکمت کے سوتے پھوٹ رہے ہیں۔

ہر قسم کے متعلق و غیر متعلق سوالات کی بوچھاڑ ہو رہی ہے جہاں حدیث سے متعلقہ سوالات ہیں۔ وہاں دور حاضر کی سیاسیات تو کہاں رہی ایسے سوالات بھی ہوتے جنہیں ذاتیات پر حملہ شمار کیا جا سکتا۔ لیکن ہر موقعہ پر آپ کوہ علم و وقار ثابت ہوتے۔ اور تحمل و بردباری سے کسی سوال کے جواب دیتے وقت آپ کی پیشانی پر شکن نہ پڑتے۔ اس زمانہ میں ایثار و قربانی، فیاضی و مہمان نوازی۔ قناعت و استغناء۔ احتیاط و تقویٰ کے ایسے مناظر نظر نواز ہوئے۔ جن کے بیان و اظہار کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔

شعبان ۱۳۶۲ھ میں ایسے وقت میں حاضری کا اتفاق ہوا۔ جبکہ دار العلوم میں امتحانات ہو رہے تھے اور حضرت دیوبند میں تشریف نہ رکھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ کسی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ بہرحال واپسی پر بقایا اسباق ضرور پڑھائیں گے (یاد رہے کہ جلسوں وغیرہ اسفار کی بنا پر جو اسباق کے ناغہ ہو جاتے ان کی تکمیل کے لئے دوران امتحان جو بھی وقت میسر آتا، حضرت کا درس جاری رہتا تھا) اگرچہ ان ایام کی تنخواہ آپ واپس کر دیتے تھے۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر دار الطلبہ جدید میں بندہ سو رہا۔ رات ایک بجے کا عمل ہوگا کہ دار العلوم کا گھنٹہ بجا۔ ہڑبڑا کر اٹھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ طلبہ دار الحدیث کو سرعت سے رواں دواں ہیں بندہ بھی جلدی جلدی وہاں پہنچ گیا۔ دار الحدیث طلبہ سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور حضرت حدیث کی تلاوت میں مشغول نصف شب کو سہانا سناٹا اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ایک صاحب دل کی زبان سے ادا ہو کر عجب کیف و مستی کا عالم طاری کر رہے تھے۔ دار الحدیث کے در و دیوار بھی گوش بر آواز۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ کیف و مستی کے اس بحر ناپیدا کنار میں سارا عالم غوطہ زن ہے۔ تقریباً دو گھنٹے تک یہ مجلس درس جاری رہی۔ حضرت کی قیامگاہ کے قریب ایک پرانی سی مسجد ہے۔ درس کے بعد آپ وہاں جا کر نوافل میں مشغول ہو گئے۔ جس میں تلاوت بالجہر کا معمول تھا۔ جب کا سوز اب تک کانوں میں رس گھول رہا ہے۔ نوافل میں [illegible] عن [illegible]

سو منظر آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اختتام پر صرف چند پہلو پر لیٹ کر آرام کرنے کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے۔ چونکہ مؤذن ابھی بیدار نہیں ہوا تھا۔ آپ نے خود ہی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کا آواز بلند کر کے الصلوٰۃ خیر من النوم کا اعلان کر کے وقت کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اعلان کر دیا۔ اور اب جو نماز فجر کی امامت فرمائی تو حضور قلب کی کیفیت میرے جیسے نابکار کے قلب پر اس طرح منعکس ہوئی۔ کہ حقیقت میں نعبد اللہ کانک تراہ کا مطلب سمجھا اور پیچ فان لم تکن تراہ فانہ یراک کا منظر آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور نماز میں یہ کیف و سرور محسوس کرنے کو اب تک طبیعت ترستی ہے۔ لیکن شیخ مدنیؒ کو پائیں تو کہاں جن کی اقتدا میں ایسی کیفیت پیدا ہو۔ نماز کے بعد مختصر اذکار سے فارغ ہو کر آپ نشست گاہ میں تشریف لے گئے تاکہ منتظر واردین و صادرین کا مداوا بن سکیں۔ وہاں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سادہ سا وسیع کمرہ ہے جس میں صفیں بچھی ہوئی ہیں اور حضرت زیارت کنندگان کے جھرمٹ میں بغیر کسی تکیہ و مسند کے فروکش ہیں۔ بندہ اگرچہ نووارد اور غریب الدیار طالب علم تھا۔ لیکن حضرت کی عنایات ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں:۔

"آگے تشریف لے آیئے" آگے بڑھا تو مصافحہ و معانقہ کے بعد خیریت دریافت فرمائی۔ اب ارشاد ہوتا ہے اور کے، جو ابھی نو عمر بے ریش و بروت طفل مکتب ہے۔ "حضرت کہاں تشریف لائے ہیں"۔ عرض کیا۔ پنجاب کا باشندہ ہوں۔ دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد دوران سفر آپ کی زیارت کا شوق یہاں کھینچ لایا ہے۔ فرمایا "ماشاء اللہ آپ تو عالم دین ہیں۔ میرے لئے دعا فرمایا کریں"۔ اور پھر تواضع و انکسار میں جو کچھ فرمایا۔ قلم کو یارا نہیں کہ صفحہ قرطاس پر منتقل کر سکے۔ بڑے بڑے علماء صلحاء امراء آپ کی مجلس میں اس طرح دم بخود بیٹھے تھے کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ کا منظر پیش ہو گیا۔ چونکہ صبح کی چائے کا وقت تھا۔ سب موجودین کے لئے چائے منگوائی گئی۔ پنجابی ہونے کی وجہ سے میرے پیالہ میں دودھ زیادہ ڈالنے کا حکم فرمایا۔ دوپہر کے کھانے کی تاکید پر معذرت کی کہ حضرت عثمانیؒ نے پہلے ہی فرما رکھا ہے فرمایا: "ہاں بھئی وہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ ان کی دعوت کو چھوڑ کر مجھ غریب کے کھانے پر آپ کب توجہ دینے لگے"۔ بہرحال انتہائی محبت کے نقوش ثبت فرما کر رخصت فرمایا اور باوجود اصرار کے دروازہ تک مشایعت فرمائی۔ لیکن آہ شومئی قسمت کہ پھر سنت نبویہ کے ایسے پیکر کی زیارت سے محرومی ہی رہی اور اب جبکہ وہ روح و ریحان و جنت النعیم میں محو گلگشت ہیں چشم تصور کے علاوہ انہیں کبھی نہ دیکھا جا سکے گا۔ رحمہ اللہ و ارضاہ۔

سارا قرآن پاک مانو!

از حضرت مولانا مفتی ادام غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

میں نے عید کے دن صدر راولپنڈی میں گورنمنٹ دفتر کے سامنے کے عظیم پارک میں نماز عید سے پہلے تقریر شروع کی۔ تو ایک بچے کے ذریعے کسی نے رقعہ بھیج دیا کہ سیاسی تقریر نہ ہونی چاہیئے۔ غالباً یہ رقعہ کسی مودودی نے بھیجا تھا۔ اس لیے کہ میری تقریر سے لیس انہیں کو پڑتے رہیں۔

میں نے رقعہ پڑھ کر کہا کہ قرآن پاک سے دو حصے خارج کر دیں۔ صرف ایک تہائی عبادات اور صوم و صلوٰۃ والا رہنے دیا جائے۔ یہ لوگ ایک طرف تو دین و سیاست کو ایک بتاتے ہیں اور ان میں امتیاز کرنے کو غیر اسلامی کہتے ہیں۔ دوسری طرف مسلمانوں کو سیاسی حقائق سے غافل رکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کا الو سیدھا ہوتا رہے۔

جب تک مسلمانوں کو عالمی حالات کفر اسلام کی موجودہ آویزش اور فتح و شکست کے حقیقی اسباب اسلام کی روشنی میں نہ بتائے جائیں تو ان کی دماغی تربیت اور سیاسی ذہنیت کیسے ترقی کرے گی۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تحفظ ختم نبوت والے کیوں سیاسی کام نہیں کرتے بلکہ سیاست کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔

کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب ملکی سیاسیات پر اکثر بحث کرتے رہتے ہیں۔ اور بسا اوقات تقریروں میں بھی اس طرح کے حصے آجاتے ہیں۔

مگر ان کی جماعت کا اصل مقصد فتنہ قادیانیت کا دفاع اور مسئلہ ختم نبوت ہے گروہ نہ یہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی روشنی میں سیاسی کام کرنا جائز نہیں ہے۔ اور نہ دوسروں کو صحیح سیاسی کام کرنے سے روکتے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر انتخابات میں صحیح آدمی کامیاب ہو جائیں تو جہاں اور اسلامی اقدار کے لیے کام کیا جا سکے گا وہاں مسئلہ مرزائیت کے حل کرنے اور مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ و استقرار کے لیے بھی مفید کام ہو سکے گا۔

اگر کسی محلہ کی ایک پارٹی نماز کمیٹی بنا کر نمازیوں کی تعداد بڑھانے کی کوشش کرے تو اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ وہ باقی اسلامی احکام پر عمل کرنے کے خلاف ہے۔

اسی طرح ہماری ایک تنظیم اہلسنت بھی ہے جو ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تحفظ کے لیے عرصۂ دراز سے کام کر رہی ہے مگر انہوں نے کبھی صحیح اور اسلامی سیاست کی مخالفت نہیں کی ہے اور علماء یہ بات کیسے کر سکتے ہیں کہ وہ دین کے کچھ حصے کے لیے کام کریں اور باقی حصے کی مخالفت کریں۔ چنانچہ آپ کو ہمارے ان بزرگوں کی تقریروں میں ملک کے تمام فتنوں اور تمام بے دینیوں کے خلاف زیادہ سے زیادہ مواد ملیگا۔ ہاں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میری جماعت کے مقاصد کے سوا باقی جماعتوں کے مقاصد غلط ہیں یا وہ سب غلط کار ہیں تو اس بات کے غلط ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ جیسے مودودی صاحب نے احرار، کانگرس، مسلم لیگ، جمعیۃ العلماء وغیرہ ساری جماعتوں کو اور لیڈروں کو گم کردہ راہ بتایا ہے۔

اس وقت کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام جس کی تنظیم درۂ خیبر سے لیکر سلہٹ کی پہاڑیوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ ملک میں اسلامی نظام کے قیام اور شرعی اقدار کے نفاذ کے لیے جد و جہد کر رہی ہے اس کے سرپرست اور راہنماؤں میں حضرت حافظ الحدیث درخواستی صاحب مدظلہ۔ جانشین حضرت مفسر قرآن لاہوری رح حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور۔ مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بلبل حریت مجاہد سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی۔ خلیفہ مجاز شیخ الاسلام مدنی رح حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال۔ خلیفۂ اعظم حضرت مدنی رح مولانا سید نور رشید احمد صاحب عبدالحکیم ضلع ملتان۔ خلیفۂ اعظم حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رح حضرت مولانا محمد صاحب لائل پور۔ خلیفہ مجاز حضرت شاہ رائے پوری رح عالم بے بدل حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میانچنوں۔ حضرت مولانا حافظ اسعد صاحب ہالیجی شریف سکھر۔ حضرت خلیفہ مجاز ہالیجی شریف مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف سندھ لاڑکانہ۔ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلمی خلیفہ حضرت لاہوری رح یادگار مجاہد سرحد حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول سندھ۔ استاذ العلماء حضرت مولانا نور محمد صاحب ملہوالی حضرت مولانا غلام ربانی صاحب رحیم یار خاں۔ اور مشہور دینی مبلغ اور مرکز اولیاء دین پور شریف کے بے مثال عابد و زاہد بزرگ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب اور مشرقی پاکستان کے حضرت پیر و مرشد محسن الدین صاحب ڈھاکہ اور حضرت شیخ الاسلام مدنی رح کے بیسیوں خلفاء و علماء سلہٹ اور ان کے سوا ہزاروں علماء و صلحاء اور لاکھوں دیندار مسلمان شریک ہیں۔

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام نے ملک بھر میں مسئلہ ختم نبوت کے سلسلے میں تبلیغی سرگرمیوں کے سوا۔ جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان کو بھی اپنے شرعی مطالبات سے واقف کرایا اور متعدد بار اس مسئلہ کے اسرار نہائی سے وقت وقت کو مطلع کیا۔ صحابہ کرام رض کی ناموس کے لیے جمعیت علماء اسلام سرد مہری کی بازی لگا دی جس کا عملی اعتراف معزز و بلند پایہ ارکان تنظیم اہل سنت نے کیا۔ جنہوں نے عرصۂ دراز سے اس میدان تبلیغ کو گرم کر رکھا ہے۔

اسی طرح جمعیت نے بے حیائی۔ بے غیرتی۔ بے پردگی ناچ رنگ۔ شراب جوا۔ سود و رشوت کے خلاف جو مؤثر اقدام سارے ملک میں کئے وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔ انہی وجوہ کی بنا پر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے سینکڑوں علماء دین کے خلاف قانون حرکت میں آتا رہا۔ اور وہ آج تک قید و بند گرفتاری۔ نظر بندی۔ زبان بندی۔ اور دیگر پابندیوں کے نشانہ بنتے رہے مگر انہوں نے اہل اسلام کی کسی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا اور بحیثیت مجموعی گزشتہ چھ سال میں تقریباً دس ہزار تقریریں کیں وہ مختلف مقامات پر متعصب افسروں کے تعصب کے شکار بھی ہوئے مگر کبھو تعالیٰ ملک کے کونے کونے میں یہ اللہ کے بندے ہر باطل کے مقابلہ میں ڈٹے رہے۔

کالجوں کے طالب علم

جمعیۃ علماء اسلام نے کالجوں کے نونہالوں کی ہمت افزائی میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ ان کے ہر جرأت مندانہ اقدام کی تائید کی۔ اور ان کو ملحدوں اور مودودیوں کی گمراہ کن تحریکوں سے بچانے کی پوری پوری جد و جہد کی اور ساتھ ہی ان کے مطالبات کی پوری تائید اور ان کے وظائف کے لیے استخارہ سالِ عمر کی پرزور موافقت کی۔

مزدوروں کا معاملہ

آپ جانتے ہیں کہ کمیونزم عموماً مزدوروں کے راستے سے آیا کرتا ہے۔ جمعیۃ نے اللہ کا نام لے کر یہ جد و جہد شروع کر دی کہ پچاس لاکھ مزدوروں کو کمیونسٹوں کے حملوں سے بچایا جائے۔ جمعیۃ نے ان کو یقین دلایا کہ اسلام میں تمام مشکلات کا علاج موجود ہے اس لیے آپ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر کمیونسٹوں کی بات پر کان نہ دھریں۔

بہرحال جمعیۃ علماء اسلام کا ایمان ہے کہ قرآن پاک میں انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے ہدایات موجود ہیں اور کسی حصے کو قرآن پاک سے نکالا نہیں جا سکتا نہ قرآنی سیاست اور اسلامی نظام کے قیام کی جد و جہد کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ اس کو برا کہا جا سکتا ہے۔ تقسیم کار کا اصول صحیح ہے۔

مگر اس امر کو اچھی طرح سوچ لیں کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ سیاسی قوت کا حصول ضروری ہے۔ تاکہ گمراہ لوگوں کی عیاریوں اور زیادتیوں کو سرکاری قوت سے بھی ختم کیا جا سکے۔ اگر وہ

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آرزو کے مطابق وحی الٰہی کا نزول

حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب ...... لائلپور

مسئلہ شراب میں وحی الٰہی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موافقت

شراب کے متعلق قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی حرمت بتدریج نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن نہایت قلق اور اضطراب سے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شَافِعًا

اس پر جبریل امین سورہ مائدہ کی آیتیں لیکر نازل ہوئے۔ ارشاد ربانی ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

(پ سورۂ مائدہ)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے، سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق وحی الٰہی کا نزول ہوا۔

آیات طلاق میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت ازواج مطہرات کو نصیحت فرمائی تھی۔ نصیحت میں جو الفاظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استعمال کیے تھے وہی اللہ تعالیٰ نے سورۃ التحریم نازل فرما دیے۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَیِّبَاتٍ وَّاَبْکَارًا۔

(پ۲۸ سورۃ التحریم)

ترجمہ:۔ اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو ابھی اس کا رب بدلے میں دے دے اس کو عورتیں تم سے بہتر۔ حکم بردار۔ یقین رکھنے والیاں۔ نماز میں کھڑی ہونے والیاں۔ بندگی بجالانے والیاں۔ روزہ رکھنے والیاں۔ بیاہیاں اور کنواریاں۔

اس آیت کریمہ کے جو الفاظ ہیں مفسرین کرام نے وضاحت فرمائی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کو نصیحت کرتے ہوئے انہی الفاظ کو استعمال فرمایا تھا۔

خدا احسن الخالقین ہے

حضرت عمر کی رائے وحی بن گئی۔

جس وقت قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ ۝ پ۱۸ سورۂ مومنون۔

ترجمہ:۔ اور ہم نے بنایا آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً فرمایا کہ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (پ)

ترجمہ:۔ سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے جس طرح یہ جملے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے انہی جملوں کو آیت ربانی بنا کر نازل فرما دیا۔ کسی لفظ میں نہ ہی اضافہ فرمایا۔ اور نہ ہی کوئی ترمیم کی گئی۔

واقعۂ افک میں وحی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موافقت

مادر امت صدیقۂ کائنات حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا پر منافقین نے غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر جو تہمت لگائی۔ وہ تاریخ کا ایک عظیم المیہ ہے قرآن و حدیث میں اس واقعہ کو نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم منافقین کے مکروہ پراپیگنڈے سے نہایت کبیدہ خاطر تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس صدمہ سے بیمار پڑ گئی تھیں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ پر مختلف اصحاب سے مشورہ فرمایا۔ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے سب نے حضرت عائشہ کی صفائی بیان کی اور منافقین کے مکروہ پراپیگنڈے کی تکذیب فرمائی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب حضور نے حضرت عائشہ کی تہمت کے بارہ میں دریافت فرمایا تو آپ نے جواب میں عرض کیا کہ

من زوّجک لھا۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا اللہ ...... تو حضرت عمر نے فوراً عرض کیا کہ سُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ ۔

حضرت عمر فاروق کی زبان مبارک سے یونہی یہ جملہ نکلا تو اللہ تعالیٰ نے وہی جملے وحی الٰہی بنا کر نازل فرما دیے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے متعلق قائم فرمائی تھی اس کی تائید اللہ تعالیٰ نے فرما دی۔

استغفار منافقین کا مسئلہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن ابی منافق کا لڑکا نہایت مخلص مسلمان تھا۔ ان کی ہمیشہ یہی آرزو رہی کہ میرا والد اسلام لے آئے اگرچہ اس بدبخت کو نہ اسلام نصیب ہونا تھا نہ ہوا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے کہ آپ میرے والد کی بخشش کے لیے دعا فرمائیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی دلداری کے لیے فرما رہے تھے۔ کہ حضرت عمر نے سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اس کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں یا نہ مانگیں اس کو ایمان نصیب نہیں ہوگا۔ آپ خواہ ستر مرتبہ بھی دعاء مانگیں مگر اس کی مغفرت نہیں ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یونہی یہ جملے ارشاد فرما دیے۔ وحی ربانی انہی الفاظ کو لیکر نازل ہوئی۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ (سورہ منافقون پ)

ترجمہ:۔ برابر ہے ان پر تو معافی چاہیے ان کی یا نہ معافی چاہیے ہرگز نہ معاف کرے گا اللہ ان کو۔

مودودی منشور اور دینی تقاضے

زاہد الراشدی ناظم جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن

یادش بخیر! مودودی صاحب کی پارٹی نے بھی آئین ساز اسمبلی کا الیکشن لڑنے کے لیے اپنے انتخابی منشور کا اعلان کر دیا ہے۔ اور بڑے احترام والتزام کے ساتھ وسیع پیمانے پر اس کی نشر و اشاعت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ چونکہ یہ منشور اسلام اور قرآن و سنت کے نام سے منظر عام پر آیا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ دستوری و آئینی سطح پر دین و شریعت کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر اس منشور کا جائزہ لیا جائے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ یہ منشور کہاں تک اسلامی تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔؟ اس اہم ضرورت کے پیش نظر اجمالی طور پر ایک مختصر سا جائزہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

سب سے اہم اور بنیادی بات جو اس منشور کو ممتاز کرتی ہے۔ یہ ہے کہ ۵۶ء کے رسوائے زمانہ غیر اسلامی دستور کو منشور کا جز بنایا گیا ہے۔ اور سارے منشور کی بنیاد ۵۶ء پر رکھی گئی ہے۔ اس غیر اسلامی دستور کے بارے میں یہ بات علمی حلقوں میں طے شدہ ہے۔ کہ اس میں ایسی دفعات ہیں جو قرآن و سنت سے صریحاً ٹکراتی ہے۔ اور ان کو حذف کیے بغیر اسے کسی صورت میں اسلامی منشور نہیں قرار دیا جا سکتا۔ چنانچہ جمعیت علماء اسلام کی دستوری کمیٹی نے ۱۴ جون ۵۶ء کو ان غیر اسلامی دفعات کی نشان دہی کی اب مودودی پارٹی نے اس دستور کو بنیاد بنا کر پیش کیا ہے لیکن اس کی غیر اسلامی دفعات میں ترمیم کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی۔

مثلاً ۵۶ء کے دستور کی چند اہم غیر اسلامی دفعات یہ ہیں۔

(۱) بنیادی حقوق کے تحت مسلمان کو مذہب تبدیل کر کے مرتد ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۲) غیر اسلامی تعلیم کو غیر مسلموں کے اولاد وں تک محدود نہیں کیا گیا۔

(۳) غلامی کی مطلقاً نفی کی گئی ہے۔ جس کے تحت اسلامی جہاد میں قید ہونے والے کافروں کی غلام بنانے کی ممانعت ہو گئی۔

(۴) ملازمتوں کے معاملہ میں مذہب اور جنس کی وجہ سے امتیاز کی نفی کر کے عورتوں اور غیر مسلموں کو بلا امتیاز تمام ملازمتوں کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

(۵) صدر مملکت کے لیے شریعت کا پابند ہونے کی شرط نہیں صرف مسلمان کی شرط ہے۔

(۶) مسلمان کی قانونی تعریف متعین نہیں کی گئی۔ جس سے ہر ملحد و زندیق و مرتد اپنے آپ کو مسلمان قرار دے سکتا ہے۔

(۷) وزیر اعظم، وزراء۔ صوبائی گورنر، وزیر اعلیٰ، وزراء، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ کے ججوں اور الیکشن کمیشن کے افسران اور اسمبلی کے سپیکر و ڈپٹی سپیکر کے لیے مسلمان ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔ نیز سپریم و ہائی کورٹ کے ججوں کے لیے دینی علوم سے واقفیت اور قرآن و سنت سے آگاہی کی کوئی شرط نہیں ہے۔ حالانکہ انہوں نے قرآن و سنت کے مطابق فیصلے کرنے ہیں۔

(۸) اسمبلی کے لیے عورتوں کے لیے دس نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔

(۹) غیر مسلموں کو اسمبلی کا ممبر بننے اور اسلامی قانون سازی میں حصہ لینے کا حق دیا گیا ہے۔

(۱۰) صدر مملکت کو عدالتوں کی دی ہوئی سزائیں معاف کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ حالانکہ شرعی سزاؤں کو کوئی اتھارٹی معاف نہیں کر سکتی۔

(۱۱) شراب کو کلیتہً حرام نہیں کہا گیا۔ اور الکحلی شراب کے علاوہ باقی مسکرات کے استعمال کی گنجائش رکھی گئی ہے نیز الکحلی شراب کی فروخت کا بھی جواز رکھا گیا ہے۔

تلک عشرۃ کاملۃ

یہ وہ دس امور ہیں جو صریحاً قرآن و سنت کے منافی اور دینی تقاضوں کے خلاف ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ایسی دفعات ہیں۔ بلکہ سرے سے دستور کی روح اسلام کے خلاف ہے۔ لیکن مودودی پارٹی نے ان دس دفعات میں سے کسی ایک کو بھی منسوخ نہیں کیا۔

مودودی منشور میں ۵۶ء کے دستور میں اس کے نفاذ سے قبل پانچ ترامیم کی گئی ہیں۔ پہلی ترمیم دو ایوانی مقننہ قائم کرنے کے بارے میں۔ دوسری ترمیم ون یونٹ توڑ کر صوبے بحال کرنے کے بارے میں تیسری ترمیم دفاع، امور خارجہ، کرنسی ذرائع، آبیات اور بیرونی و بین الاقوامی تجارت و مواصلات مرکز کی تحویل میں دینے کے بارے میں اور پانچویں ترمیم آزاد سرحدی علاقوں کو پاکستان میں ضم کرنے کے بارے میں ہے۔

ان پانچ ترمیموں میں جو دستور ۵۶ء کے نفاذ سے قبل اپنے منشور کے مطابق مودودی پارٹی کرے گی غیر اسلامی دفعات میں سے کسی میں بھی ترمیم نہیں ہوگی اور ان دس دفعات سمیت ملک میں یہ آئین نافذ کر دیا جائے گا۔

منشور میں اس آئین کے نفاذ کے بعد بعض کچھ ترامیم تجویز کی گئی ہیں لیکن ان میں سے کوئی ترمیم یا منشور کا کوئی حصہ مندرجہ بالا دس غیر اسلامی دفعات کی تنسیخ و ترمیم کی ضمانت نہیں دیتا بلکہ اس کے برعکس ان دفعات کی تائید کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً جداگانہ انتخابات کا طریقہ رائج کر کے غیر مسلموں کو اسمبلی کا ممبر بننے اور اسلامی قانون سازی میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۲) بنیادی حقوق کے ضمن میں دستور ۵۶ء میں دیئے گئے حقوق من و عن قبول کر لیے گئے ہیں۔

(۳) صدر وزراء اور دوسرے اہم عہدہ داروں کے لیے پرانی شرطوں کو بحال رکھا جائے گا۔ اور صدر کے علاوہ کسی عہدہ دار کے لیے مسلمان کی شرط نہیں لگائی گئی۔

(۴) دستور میں عورتوں کے لیے دس نشستوں کے تعین کے مسئلہ پر خاموشی اختیار کر کے رضامندی ظاہر کر دی گئی ہے۔

(۵) ججوں کے لیے قانون شریعت سے آگاہی کی شرط نہیں لگائی گئی۔

غرضیکہ دس کی دس غیر اسلامی دفعات بعینہٖ بحال رکھی گئی ہے۔ بلکہ ان کے علاوہ دو اہم باتیں منشور میں ایسی درج کی گئی ہیں جو شرعی نکتہ نظر سے محل نظر ہیں۔

مثلاً زرعی اصلاحات کے ضمن میں زرعی زمین کی ملکیت کی حد ۱۰۰ سے ۲۰۰ ایکڑ کے درمیان محدود کر دی گئی ہے۔ حالانکہ اگر کسی کے پاس جائز زمین ہزاروں ایکڑ سے بھی زیادہ ہو تو اسے چھینا نہیں جا سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ فضول اور احمقانہ شق بھی بڑھا دی گئی ہے۔ کہ یہ تحدید عارضی ہے۔ ملک کی موجودہ زمینوں کو اس عارضی تحدید کے ذریعے تقسیم کر کے اس ضابطہ کو ختم کر دیا جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ جب اس ضابطہ کے تحت تمام زمین زائد از حد چھین کر تقسیم ہو چکے گی تو پھر عارضی اور مستقل کا سوال ہی کب رہے گا؟ اور پھر اس ضابطہ کو منسوخ کرنے کا کیا فائدہ ہو گا؟ اور لطف کی بات یہ ہے کہ خود اسی منشور میں تحدید ملکیت کے نظریے کو غیر اسلامی قرار دیا گیا ہے۔

اسی طرح آئینی اصلاحات کی شق ۱۰ میں کہا گیا ہے کہ

"جو لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کو مانتے ہیں اور اس کی نبوت پر ایمان نہ لانے والے کو کافر قرار دیتے ہیں انہیں

نعیم اقبال قریشی سابق چیئرمین ڈیموکریٹک یوتھ فورس

رازِ درونِ پردہ

کیا لاہور میں قرآن حکیم مودودی جماعت نے خود تو نہیں جلایا تھا؟

میاں طفیل صاحب کے مرکزی وزیر تعلیم بننے کے علاوہ اور بہت سی سرگوشیاں ہوتی رہتی تھیں۔ چونکہ میں ان باتوں کی صحت کے متعلق پوری طرح واقف نہیں ہوں۔ اس لئے میں ان کا تذکرہ "ہنگاموں کی اس کہانی" میں نہیں کر رہا ہوں۔

اس دفعہ میں اس راز پر سے پردہ اٹھانا چاہتا ہوں جو ابھی تک ہر پاکستانی کے ذہن میں ایک سوال بنا ہوا ہے اور جس کی وجہ سے لیگ کی بعض پارٹیوں پر الزام تراشیاں بھی کی جارہی ہیں۔ اور جس کی ملک کے علاوہ غیر ممالک میں بھی پبلسٹی کی گئی تھی۔ میری مراد قرآن پاک کی آتشزدگی کے واقعہ سے ہے۔

۹ رمارچ کو ڈیموکریٹک یوتھ فورس کا ہفتہ وار اجلاس فورس کے مرکزی دفتر پرانی انارکلی میں ہوا اور اسی دن نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ مولانا بھاشانی جو مغربی پاکستان کے دورے پر تھے، موچی دروازہ میں ایک عام جلسہ سے خطاب کیا تھا۔ مولانا بھاشانی کی تقریر کے دوران چند نوجوانوں نے جن کی قیادت ایک طالبعلم رہنما کر رہا تھا۔ جلسے پر پتھراؤ کیا۔ جلسہ کی جانب سے جوابی کارروائی کی گئی یہاں سے ہجوم مشتعل ہو کر جماعت اسلامی کی طرف آیا۔ کیونکہ جس طالب علم رہنما کی سرکردگی میں پتھراؤ کیا گیا تھا وہ جماعت اسلامی کا ایک خاص آدمی تھا۔ ادھر پرانی انارکلی میں فورس کی میٹنگ نماز عصر کے بعد شروع ہوئی۔ ابھی کسی مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی کہ مغرب کی نماز کا وقت آ گیا اور میٹنگ کو چند منٹ کے لئے روک لیا گیا۔ چند لڑکے نماز کے لئے چلے گئے اور باقی دفتر میں گپ شپ کر رہے تھے کہ اتنے میں جماعت اسلامی حلقہ پرانی انارکلی کے ناظم کا بھتیجا جو ہمارے جنرل سیکرٹری کا بھائی تھا بھاگتا ہوا آیا اور اس نے بتایا کہ جماعت اسلامی کے دفتر پر حملہ ہو گیا ہے اور حملہ آور جماعت کے دفتر کو آگ لگا رہے ہیں۔ وہاں سے سب لڑکے جماعت اسلامی کے دفتر کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب ہم پرانی انارکلی کے سرے پر پہنچے تو ایک صاحب جو جماعت کے متفق ہیں راستے میں ڈنڈے تقسیم کر رہے تھے۔ اس وقت فورس کے لڑکوں کی تعداد بیس یا پچیس کے قریب تھی اور وہ چار چار پانچ پانچ کی ٹولیوں میں نعرے لگاتے ہوئے جماعت

خود تو نہیں جلایا تھا؟

کے دفتر کی طرف بھاگ رہے تھے۔ جس وقت ہم جماعت اسلامی کے دفتر واقع نیلہ گنبد پہنچے تو وہاں پر اڑھائی سو کے قریب افراد جماعت کے دفتر کے فرنیچر کو آگ لگا رہے تھے اور یہ فرنیچر انہوں نے جماعت کے دفتر کے اوپر سے نیچے پھینکا تھا۔ فورس کے ارکان نعرے لگاتے ہوئے ان پر ٹوٹ پڑے۔ اس وقت وہاں سڑک پر کوئی روشنی نہ تھی اور اندھیرا تھا۔ جس کی وجہ سے کچھ مظاہرین فورس کی طاقت کا اندازہ کئے بغیر بھاگ کھڑے ہوئے کچھ لڑکے دفتر سے نیچے اترتے ہوئے پکڑے گئے اور ان کی خوب پٹائی ہوئی۔ اس کے بعد وہاں پر باقاعدہ مقابلہ شروع ہو گیا اور دونوں طرف سے پتھراؤ ہو رہا تھا۔ ادھر دوسری طرف ہلکی ہوا کے ہونے کی وجہ سے فرنیچر میں آگ پوری طرح لگ چکی تھی اور فرنیچر کے علاوہ اس ڈھیر میں پمفلٹ وغیرہ بھی پڑے ہوئے تھے اور ہماری تنظیم کا جنرل سیکرٹری بھاگ کر دفتر کے اوپر پہنچے تو وہاں پر محلہ کے دو تین نوجوان کھڑے تھے۔ جن کے ہاتھ میں بجلی کے سوئچ تھے۔ وہاں سے ہم دوبارہ نیچے آ گئے۔ اس وقت سڑک پر پڑے ہوئے سامان کی آگ اوپر بجلی کے تاروں کو چھو رہی تھی اور یہ آگ جماعت کے دفتر کو جانے والی گلی کے بالکل سامنے تھی۔ جس کی تپش سے گلی میں داخل ہونا یا نکلنا بہت مشکل تھا جس وقت دفتر سے واپسی پر جنرل سیکرٹری صاحب آگ کی تپش سے بچنے کے لئے جلدی سے باہر نکلے تو ایک پتھر ان کی آنکھ کے قریب آ کر لگا جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو گئے اور انہیں اسی وقت ہسپتال پہنچانا پڑا۔ اس وقت الاؤ کے قریب میں جماعت اسلامی راوی روڈ کے ناظم کا بیٹا اور ہمارا آفس سیکرٹری حملہ آوروں پر پتھراؤ کر رہے تھے یہ لڑائی تقریباً چالیس یا پینتالیس منٹ جاری رہی۔ اسی اثناء میں پولیس وہاں پر پہنچ گئی۔ جس کو دیکھ کر حملہ آور بھاگ نکلے۔ اس وقت الاؤ تقریباً ختم ہو چکا تھا اور الاؤ

کے شعلوں کی وجہ سے اوپر بجلی کی تاریں جل چکی تھیں اس وقت سب لڑکے تھک چکے تھے اور جماعت کے دفتر کے نیچے تھڑوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور چیئرمین صاحب تقریر کرنے میں مصروف تھے۔ اس وقت اسلامی جمعیۃ طلباء کے لڑکے بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ بعض نوجوانوں کا خیال تھا کہ ہمیں اسی وقت پیپلز پارٹی کے دفتر پر جا کر حملہ کرنا چاہیئے۔ لیکن لڑکے کیونکہ بہت تھک چکے تھے اس لئے انہوں نے ایسی کارروائی کرنے سے انکار کر دیا۔

جس وقت فرنیچر اور پمفلٹوں میں لگی ہوئی آگ تقریباً بجھ گئی۔ تو اس وقت میں نے مولوی حمید اللہ اور فورس کے ایک نوجوان نے الاؤ میں ڈنڈے پھیر کر دیکھا کہ کوئی کتاب تو نہیں جل گئی۔ لیکن وہاں پر راکھ کے سوا کچھ نہ تھا البتہ گلی میں ادھ جلے پمفلٹ بے شمار بکھرے پڑے تھے۔ جن میں بعض پر کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا تھا۔ لیکن ان میں نہ تو کوئی کتاب ملی اور نہ قرآن مجید کا کوئی نسخہ۔

آگ لگنے کی خبر جماعت کے مرکزی دفتر بھی جا چکی تھی اور چند لڑکوں کو مرکزی دفتر کی حفاظت کے لئے ٹیکسیوں میں بھیج دیا گیا۔ دفتر پر حملہ ہونے کے ڈیڑھ یا دو گھنٹے کے بعد جماعت اسلامی لاہور کے قیم صفدر حسین صدیقی مجلس شوریٰ کے رکن عبدالحمید کھوکھر اور چند ارکان کے ہمراہ ایک ویگن نما کار میں وہاں آئے اور جلدی سے گلی میں سے گزر کر دفتر کے اوپر جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے اور اسی وقت سیڑھیوں میں ہی شور مچا دیا گیا کہ "قرآن جل گیا"۔ "قرآن جل گیا"۔ میں اور دوسرے ساتھی دفتر میں کھڑے تھے۔

اس وقت میں نے خود دیکھا کہ صفدر صدیقی نے دفتر میں داخل ہونے کے بعد ایک کپڑے میں سے جلا ہوا قرآن نکالا اور وہاں پر فوراً اس کے جلنے کی پبلسٹی ہونے لگی۔ ایک بات میری سمجھ میں

(باقی صفحہ ۲۱ پر)

مولانا بشیر احمد صاحب حصاری

پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کی جدوجہد اور مودودی صاحب

(آخری قسط)

اور اس سے بھی بڑا تعجب آپ کو اس بات پر ہوگا کہ مسلم قوم کا (بشمول دینی حلقوں کے) وہ انبوہ عظیم جن کی ۹۹ فی ہزار اکثریت موصوف کے نزدیک اسلام کے علم سے بے بہرہ حق و باطل کی تمیز سے ناآشنا، اخلاقی اور ذہنی رویہ کے لحاظ سے اسلام سے پھرے ہوئے جن کے ووٹوں سے وجود میں آنے والی حکومت موصوف کی اصطلاح میں مسلمانوں کی کافرانہ حکومت کہلاتی تھی۔ ابھی یہ ہے اور اگلے ہی لمحے حقیقت یکسر بدل جاتی ہے۔ اور اب یہی انبوہ عظیم حق و صداقت کا معیار بن کر رہ گیا ہے۔ ان کی اکثریت کا فیصلہ حق کا فیصلہ ہے، ان کی اکثریت کی رائے مشیت حق کا اظہار، ان کی آزادیٔ رائے سے قائم شدہ حکومت اسلام کی صحیح نمائندہ حکومت قرار پائی ہے۔

پھر سیاسی تحریکوں میں چونکہ لیگ ہی عملاً میدان میں رہ گئی اور وہ بھی مقبولیت و محبوبیت کی آن بان کے ساتھ۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ عوام کی بدحالی کا رونا رویا جائے تاکہ انہیں حکومت سے برگشتہ کر کے لیگ کی مقبولیت ختم کی جاسکے۔ اور تصادم کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ حریف گروہ لازماً برسراقتدار ہو۔ اگر وہ محروم اقتدار ہوکر پبلک لائف میں آجاتا تو تصادم بے سود ہوکر رہ جاتا چنانچہ لیگی لیڈروں لیاقت علی خاں، خواجہ ناظم الدین، عبدالرب نشتر، عبدالقیوم خاں، دولتانہ، سہروردی وغیرہ جو جو اقتدار سے محروم ہوتا گیا، وہ موصوف محترم کی نوازشہائے منتقمانہ سے بھی محروم ہوتا گیا۔ جبکہ ان میں سے ہر فرد اپنے زمانہ اقتدار میں مجسم شر متصور ہوتا تھا اور ان کی جگہ جو نیا آتا گیا۔ وہ اپنے اپنے وقت میں نشانۂ فساد قرار پاتا رہا۔ بالآخر ایوب خاں جب خم ٹھونک کے کھڑا ہوگیا تو معاملہ ذرا نازک ہوگیا۔ اس لئے کہ زندگی جب تصادم سے عبارت ہوئی تو ضروری ٹھہرا کہ تصادم ہمیشہ نو بہ نو صورت اختیار کرتا رہے۔ اس سے زندگی کو تازگی ملتی ہے۔ اور ہر نیا تصادم اپنے دامن میں لوگوں کے لئے دلچسپی کے نئے سامان لئے ہوتا ہے اور انسانی طبیعت چونکہ عجوبہ پسند واقع ہوئی ہے۔ اس لئے ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی واقعہ کی حقیقی صورتِ حال کے بجائے انسانی توجہات اس کے ایسے مناظر پر مرکوز ہو کے رہ جاتی ہیں جو دلچسپ اور جاذب نظر ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ تصادم طویل المیعاد نہ ہو، ورنہ اس میں ٹھہراؤ اور جمود کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ جس سے لوگوں کی دلچسپی رفتہ رفتہ کم ہونا شروع ہوجاتی ہے اور یہ اندیشہ قوی تر ہو جاتا ہے کہ کہیں توجہات ظاہری سطح سے آگے بڑھ کر اس کے پس منظر میں جھانکنا شروع نہ کردیں۔ خدانہ کرے۔ اگر ایسا ہوا تو نہ جانے کیا کیا رازہائے درون طشت ازبام ہوکے رہ جائیں جس کے نتیجہ میں گوناگوں خطرات گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ لیکن ایوب خاں کچھ اس انداز سے آئے کہ جلدی جانا متوقع نہ تھا۔ اس کے ردعمل میں سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو ان سخت جھنجلاہٹ پیدا ہو گئی۔ ظالم تو وہ تھا ہی اور اپنے پیشرو ظالموں سے کہیں بڑھ کر! لیکن یہاں جو تصادم ہوا، وہ اس کے ظلم سے نہیں بلکہ اس کے اقتدار سے تھا۔ جیسے کہ اب تک کا رویہ شاہد ہے۔ کیونکہ اگر مقابلہ ظلم سے ہوتا۔ جیسے کہ دعوے کیا جاتا ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ انگریز جیسی ظالم، غاصب و وحشی اور انسانیت دشمن قوم کے لئے ہمدردی اور صلح جوئی کی روش کیوں ہے۔ اس کے برعکس یہ مقابلہ خواجہ ناظم الدین، لیاقت علی خاں اور عبدالرب نشتر جیسی ہستیوں سے ان کے ایام اقتدار میں کیوں ٹھنا رہا؟ حالانکہ اس حقیقت میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں کہ ان حضرات میں سے کوئی بھی ظالم یا مفاد پرست نہ تھا۔ ہاں اتنا قصور ان کا ضرور تھا کہ دھونس و دھاندلی یا سازش سے نہیں بلکہ قوم کی مرضی اور عدل و انصاف کے رویہ سے بھی اسباب اقتدار کے زمرے میں شامل ہونے کی غلطی کر بیٹھے تھے اور بس! یہی بات ایوب خاں کے معاملہ میں بھی پیش آئی لیکن دونوں جگہ صورت حال قدرے مختلف ہے۔ مسلم لیگ کے سرکردہ لیڈروں کے خلاف مہم کا کامیاب ہونا موصوف محترم کی نئی ابھرتی ہوئی تنظیم کے خوشنما وعدوں اور اسلامی دستور کا سٹنٹ کھڑا کرنے کے نتیجہ میں تھا۔ کیونکہ اس وقت تک موصوف محترم اور ان کی جماعت کے کردار، اخلاق اور عزائم کی بلی تھیلے سے باہر آچکی تھی۔ اس لئے اب قوم کو محض سبز باغوں کے وعدے پر ٹرخانا نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن قسمت کی بات ہے کہ ایوب ظالم اور جابر ثابت ہوا۔ اور یہی ایک نسخۂ تصادم کی کامیابی میں تیر بہدف نکلا۔ ورنہ درحقیقت یہاں بھی اصل مقصد جذبۂ حب تصادم ہی تھا، نہ کہ انسداد ظلم و جور!

اور ایوب خاں کے خلاف نفرت پھیلانے میں انہوں نے عوام کے ایسے جذبات بھی مشتعل کرنے کی کوشش کی جو اخلاقی معیار سے فروتر ہیں —— مثلاً یہ کہ افواج پاکستان جو کہ ہماری محافظ اور محسن ہیں اور جو اپنی جانیں دے کر ہماری جان آبرو کی حفاظت اور ضمانت مہیا کرتی ہیں۔ ان کی اس جاں نثاری پر ہم قربان، ہمارے مال و جان قربان، ان قابل صد احترام نفوس کو ہمارے ملازم، نوکر اور ہمارے چوکیدار ایسے گھٹیا الفاظ سے یاد کرنا پست اخلاقی کی بھونڈی مثال ہے۔ چنانچہ اس طرح کے بے شمار الفاظ ان کی اس عرصہ کی تقریروں، خطابات اور پریس کانفرنسوں میں باعادہ و تکرار بڑی کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً وہ فرماتے ہیں۔

"جن کی کوششوں سے ملک بنا تھا اور جن کے دیئے ہوئے ٹیکسوں سے حکومت چل رہی تھی۔ ان کے لئے تو سیاست حرام ہوگئی اور ان سپاہیوں کے لئے وہ حلال ہوگئی جن پر دراصل حرام ہونی چاہیئے تھی۔ جو ان باشندوں سے تنخواہ اس بات کی نہیں پاتے تھے کہ ملک کا اندرونی نظام چلائیں گے۔ بلکہ اس کام کے لئے نوکر رکھے گئے تھے کہ دشمن کے حملوں سے ملک کو بچائیں"۔

(تحریک جمہوریت صفحہ ۳۰)

"ملک کے باشندے تو اپنے ملک کے متعلق بات کرنے کے مجاز نہ ہوں اور ملک کا ایک ملازم ملک کے معاملات کے متعلق صرف بات ہی کرنے کا نہیں فیصلہ کرنے کا بھی مجاز ہو"۔ (تحریک جمہوریت صفحہ ۵۹)

چاہئے ہمیں تسلیم کہ ہماری قابلِ احترام افواج موصوف

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

یوم اسلامی منشور، جہلم میں

جہلم۔ ۲۰ جنوری۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی ہدایت کے مطابق آج جمعیۃ علماء اسلام نے جہلم اور نواح کالا گوجراں، دینہ، جادہ، شاہلیانوالہ، جونترہ، سرائے عالمگیر میں یوم اسلامی منشور منایا۔ سب سے بڑا اجتماع جامع مسجد گنبد والی جہلم شہر ہوا۔ اسلامی آئین کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے فرمایا کہ خلافت راشدہ کی حکومت آثار دادوام کو اسلامی نظام حکومت کے جزئیات متعین کرنے کے لئے معیار قرار دیا جائے۔

انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی نومنتخب اسمبلی جب آئین سازی کا کام شروع کرے تو خلافت راشدہ کی حکومت کو اساسی حیثیت دے۔

مولانا موصوف نے اس بات کو واضح کیا کہ اسلام ہی ایک ایسا رشتہ ہے جس سے ملکی وحدت قائم و دائم رکھی جا سکتی ہے۔ اسلام ہی کے لئے پاکستان وجود میں آیا۔ اس لئے اسلام کے بغیر کوئی قانون یہاں چل نہیں سکتا۔

انہوں نے انتباہ کیا کہ اگر آئندہ انتخابات میں اسلامی ضابطوں کو پس پشت ڈال دیا گیا تو خطرہ ہے کہ ملکی سالمیت کو نقصان پہنچے۔

"اسلامی منشور" پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے مولانا موصوف نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے منشور کا ہر ہر جز اسلام کی روشنی میں تیار کیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے نزدیک اسلام ہی اصل چیز ہے۔ اس لئے اسلام کی بالادستی قائم کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے علماء حق کا ساتھ دیں۔ جو عین اسلام کے اس ملک میں حقیقی بہی خواہ ہیں۔

قبل ازیں جہلم کی سیاسی جامد فضا میں ارتعاش پیدا کرتے ہوئے آج صبح جمعیۃ علماء اسلام کے پچاس رضاکاروں کے ایک جیش نے وہمدر کی طرف مارچ کیا۔ جہاں علماء اسلام کی صوبائی کانفرنس ہو رہی تھی۔

(عماد الدین عباسی ناظم دفتر جمعیۃ ضلع جہلم)

اجلاس حلقہ مغربی باٹسرزی

مورخہ ۲۲ $\frac{۱۲}{۶۹}$ کو صبح ۱۰ بجے بمقام شیر گڑھ آڈہ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ مغربی باٹسرزی کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد علیم صاحب منعقد ہوا۔ درج ذیل قرارداد میں پاس ہوئیں:-

(۱) یہ اجلاس صدر مملکت سے اپیل کرتا ہے کہ علماء کے ۲۲ نکات کو آئین کی بنیاد مقرر کریں۔ یعنی آئین ان ۲۲ نکات پر تیار کی جائے۔

(۲) یہ اجلاس یہ واضح اعلان کرتا ہے کہ ہم اسلامی نظام کے علاوہ اور کسی نظام کو کسی صورت میں بھی قبول نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس ملک کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مالاکنڈ ایجنسی کو جلد ہی مغربی پاکستان میں ضم کریں اور جرگہ شاہی سے عوام کو نجات دلائی جائے۔

نثار محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ مغربی باٹسرزی
(شیر گڑھ ضلع مردان)

نواں جنڈانوالہ (میانوالی) میں

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعہ نواں جنڈانوالہ (میانوالی) میں "یوم اسلامی منشور" منایا گیا۔ شہر جنڈانوالہ کی تمام جامع مساجد میں جمعہ کے اجتماعات پر اسلامی منشور کی اہمیت اور حیثیت بیان کی گئی جو چند ماہ قبل جمعیۃ علماء اسلام نے شہر سرگودھا میں پاس کیا۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب فیروز پوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اسلامی منشور میں ایسا شرعی نظام حکومت پیش کیا گیا ہے۔ جس سے بہتر دنیا میں کوئی نظام نہیں ہو سکتا۔ کسی مخالف جماعت نے بھی اس پر تنقید نہیں کی اور نہ گنجائش ہے۔ اسلامی منشور کے پڑھنے کے بعد وہ تمام الزامات غلط معلوم ہوتے ہیں جو جمعیۃ پر عائد کئے جاتے ہیں آخر میں آپ نے پرزور اپیل کی کہ آئندہ انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

تقریر مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ ڈیرہ ڈویژن
اسلامی منشور کی خصوصیات

یوم منشور پر امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کی تصریحات

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن نے ۱۰ جنوری ۱۹۷۰ء کو یوم منشور کی تقریب سے جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس منشور کی چند خصوصیات یہ ہیں:-

(۱) اس منشور کی بنیاد قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات پر رکھی گئی ہے۔

(۲) اس منشور میں (حنفی مذہب جو اس ملک کے ۹۰ فیصد سے زائد مسلمانوں کا مذہب ہے) سے خروج نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے بجا طور پر یہ دعویٰ کیا جاسکتا

کاروانِ اسلام

ہے کہ یہی وہ منشور ہے جو اس ملک کے جمہور کی صحیح آواز کہلانے کا مستحق ہے۔

(۳) اس منشور کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اسلامی دستور کے ان ۲۲ دفعات کو تسلیم کیا گیا ہے۔ جن کو ملک کے تمام اسلامی فرقوں نے بالاتفاق نہ صرف یہ کہ تسلیم کیا ہوا ہے بلکہ خود مودودی صاحب کا اقرار ہے کہ

> شاید تاریخ میں پہلا موقعہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام بڑے بڑے فرقوں کے اکابر علماء نے بالاتفاق یہ اصول مرتب کئے ہیں۔ جن پر قرآن و سنت کے منشاء کے مطابق ایک اسلامی ریاست کی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے۔ (حوالہ ذیل)

مودودی صاحب نے ترجمان القرآن بابت جنوری ۱۹۵۱ء میں ان ۲۲ اصولوں کو شائع کرتے ہوئے تمہید میں نہ صرف یہ کہ اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ان اصولوں پر مسلمانوں کے تمام بڑے بڑے فرقوں کے اکابر علماء کا اتفاق ہے اور انہیں پر قرآن و سنت کے منشاء کے مطابق ایک اسلامی ریاست کی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ بلکہ انہوں نے اپنی تحریر کردہ اور شائع کردہ تمہید میں یہ بھی کہا ہے کہ جو کوئی ان بنیادی اصولوں سے ہٹ کر دستور مرتب کرے گا وہ اسلامی دستور نہ ہوگا۔ البتہ اس پر صرف اسلام کا لیبل ہوگا۔ اور جعلی نوٹ تصور ہوگا۔ جس کا چلانے والا پکڑا جائے تو یقیناً سخت سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ مودودی صاحب کے الفاظ یہ ہیں:

> "اب ان بنیادی اصولوں کے مرتب ہونے کے بعد کسی کے لئے یہ موقع باقی نہیں رہا ہے کہ اپنے خود ساختہ بنیادی اصولوں اور دستوری خاکوں پر "اسلامی" کا لیبل لگا کر جعلی نوٹوں کی طرح انہیں بازار میں چلا سکے۔"
>
> (ترجمان القرآن جنوری فروری ۱۹۵۱ء)

اب یہ مودودی صاحب کی جرأت رندانہ ہے کہ یا تو دھڑلے کا یہ اعلان کہ ان ۲۲ بنیادی اصولوں کے بغیر جن اصولوں پر دستور بنایا جائے گا۔ وہ خود ساختہ ہوں گے وہ اسلامی دستور نہیں ہوگا۔ اس پر صرف لیبل اسلام کا ہوگا وہ جعلی نوٹ ہوں گے۔ اور یا اب کھلم کھلا یہ انحراف کہ ہم تو ۵۶ء ہی کے دستور سے چمٹے رہیں گے۔ چاہیے اس کی

منزل بمنزل

ایک ایک دفعہ ۲۲ متفقہ بنیادی اصولوں کی نفی بھی کر رہی ہو۔ ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

(۴) اس منشور کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اس منشور والوں نے سیاسی انقلاب کے طور پر اس ملک میں انفرادی انتخاب کی جگہ جماعتی انتخاب کا ایسے وقت میں قلندرانہ نعرہ لگایا۔ جبکہ ملک کے کسی فرد اور کسی جماعت نے اس طریقہ کی نشاندہی کی جرأت نہیں کی تھی۔ جن لوگوں سے یارانہ لگانے کا جمعیۃ کو طعنہ دیا گیا ہے یعنی بائیں بازو کی جماعتیں وہ بھی طبقاتی انتخاب کی آواز بلند کر رہے تھے۔ لیکن جمعیۃ نے آوازۂ حق کا اعلان کرنے میں الحمدللہ کوئی تردد نہ کیا اور اپنے اسلامی منشور منظور کردہ اجلاس ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۹ء میں اس کا کھلم کھلا اعلان کر دیا کہ ،

انتخابات کا نظام شخصی مقابلہ کی بجائے
جماعتی مقابلہ پر قائم کیا جائے گا۔ اور افراد
کی بجائے جماعتیں اپنے منشور اور پروگرام
کی اساس پر انتخابات میں حصہ لیں گی۔

جمعیۃ کے اس اعلان سے لوگوں کی آنکھیں کھلیں تعمیر اور نصرت کے علاوہ مودودیان کرام نے بھی جماعتی انتخاب کا نعرہ لگایا۔ چٹان میں اس کے فوائد پر ابوالآفاق صاحب نامی نے اس پر مفصل مضمون لکھا۔ یاد رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے آرگن ترجمان اسلام نے اس سے پہلے اس کے فوائد پر ایک ضروری مضمون لکھ دیا تھا۔ "نوائے وقت" میں متعمیار اس پر لکھا گیا۔ مگر موجودہ دور کے صحافتی دیانت کے عین مطابق ہے۔ مجال ہے کہ اس طرف اشارہ بھی آ گیا ہو کہ یہ تجویز ملک کے سامنے سب سے پہلے بوریا نشینوں کی ایک جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے پیش ہوئی ہے۔ جسے ہمیشہ سیاست سے ناواقفیت کا طعنہ دیا گیا ہے۔ شکر ہے کہ مقبولان بارگاہ امریکہ نے بھی اس تجویز کو پسند کیا ہے یا اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ورنہ صرف "نصرت" لاہور اس کی تائید کرتا تو جمعیۃ علماء اسلام کے جرائم میں ایک اور شدید جرم کا اضافہ ہو جاتا اور کہہ دیا جاتا۔ دیکھئے نا یہ لوگ سوشلسٹ نہ ہوتے تو نصرت جیسا پرچہ ان کی اذان پر کیوں کلمہ پڑھ لیتا۔

(۵) امیر جمعیۃ نے کہا۔ اس منشور کی پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار کی تصریح اور وضاحت موجود ہے۔ اسلام کے واضح احکام کو حکمت عملی کی بھینٹ چڑھا دینے والے مدعیان اسلام کو ناممکن ہے آپ یہ جرأت دلاسکیں۔

(۶) اسلامی منشور کی چھٹی خصوصیت بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ہم نے کھلا اعلان کر دیا ہے کہ اگر قرآن و سنت کی روشنی میں اس منشور میں تبدیل و ترمیم اور اضافہ کی کوئی تجویز آج منشور کو منظر عام پر آ جانے سے پورے تین ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن جہاں تک میں جانتا ہوں کسی معتمد دینی شخصیت نے دینی اور اسلامی لحاظ سے اس کے متعلق کوئی تجویز ارسال نہیں فرمائی۔ جس کے معنی ہی یہ ہیں کہ حلقہ جمعیۃ سے باہر علماء کے نزدیک بھی اس منشور کے اسلامی ہونے پر اتفاق ہے۔

بلکہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری دامت برکاتہم جیسی دینی اور مذہبی شخصیت جو اپنے علمی تبحر اور دینی تصلب کے علاوہ ناراض علماء کے بھی نہ صرف معتمد علیہ بلکہ مسلم ثالث ہیں۔ انہوں نے واضح الفاظ میں اس منشور کی تائید و تحسین فرمائی۔

(دیکھئے بینات بابت رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ)

اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس منشور کی اشاعت میں عملاً بھی بھرپور حصہ لیا۔ ماشاءاللہ الحمدللہ۔

قاضی صاحب نے تنگی وقت کا عذر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ چند خصوصیات صرف بطور نمونہ کے عرض کر دی گئی ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اس منشور کی تفصیلات کو ملک کے گوشہ گوشہ تک پہنچا دیں اور وقت کے اس اہم فریضہ میں ذرا بھی کوتاہی سے کام نہ لیں۔ آپ نے کہا۔ اگر قوم نے ملک وملت اور اسلام کے مفاد کی خاطر اس موقعہ پر بھی دنیاوی لالچ پارٹی بازی اور اغراض دنیہ کو پس پشت نہ ڈالا تو آنیوالی نسل کبھی بھی اس کو معاف نہیں کرے گی۔

(محمد زماں ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی شہر)

شورکوٹ روڈ

گذشتہ جمعہ کو شورکوٹ روڈ میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے یوم اسلامی منشور منایا گیا۔ مدنی جامع مسجد میں حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب مدظلہ نے تقریر کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ ملک میں اسلام کے خلاف کوئی قانون یا ازم نہیں چلنے دیا جائے گا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جمعیۃ کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود صاحب کا نام لے کر کہا کہ وہ اس ملک میں خالص اسلامی نظام حیات کو برپا کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ گذشتہ حکومتیں اسلام سے روگردانی کرتی رہی ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ آپ ان لوگوں کا ساتھ دیں جو خالص اسلام کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

رات کو مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہ العالی نے جمعیۃ علماء اسلام کے متعلق مختصر تقریر کی اور جمعیۃ کی ترقی کے لئے دعا فرمائی۔ صبح کو ناظم اعلیٰ مولانا قاری غلام محمد صاحب نے قرآن پاک کا درس دیا۔

(شبیر احمد شبیر ناظم نشر و اشاعت شورکوٹ روڈ)

بہاول پور

۱۰ر جنوری بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں زیر صدارت مولانا عطاء الرحمٰن صاحب یوم منشور منایا گیا جس میں مولانا شمس الدین انصاری نے خطاب فرمایا۔ مولانا نے کہا۔ جمعیۃ علماء اسلام ہی ملک کی واحد خیرخواہ جماعت ہے۔ ہمارے پاس ایک عظیم مقصد ہے۔ جو کہ صرف اسلام ہے اسی مقصد کی خاطر ہم کوشاں ہیں۔ مولانا نے کہا ملک کو بنے ہوئے آج ۲۲ سال گذر چکے ہیں۔ جس مقصد کے لئے ملک بنایا گیا تھا۔ اس مقصد کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ اسی مقصد کے لئے عوام نے ہر قسم کی قربانیاں دی تھیں۔

مولانا نے اسلامی منشور پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ جمعیۃ نے اپنے مرکزی اجلاس میں اپنا اسلامی منشور مرتب کیا ہے وہ خالص اسلامی ہے۔ جس کے اندر تمام دفعات موجود ہیں۔ آخر میں مولانا نے کہا۔ سابق حکمرانوں نے مقصد کو فراموش کیا۔ نتیجہ یہ نکلا۔ ملک میں ہر بد معاشی کو فروغ ہوا۔ بدکاری بڑھی، فحاشی کی ترقی ہوئی۔ مولانا نے عوام کو کہا کہ جمعیۃ میں شامل ہو جائیں اور متحد ہو کر کام کریں۔ اجلاس میں مولانا شفیق صاحب اور جناب عبدالقادر صاحب ربانی نے بھی خطاب کیا۔

(عبدالمجید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور)

چوک منڈا ضلع مظفر گڑھ

۱۰ر جنوری جمعۃ المبارک کے موقعہ پر جمعیۃ علماء اسلام چوک منڈا کے امیر حضرت مولانا عبدالمجید صاحب نے جمعیۃ کے پروگرام سے عوام کو روشناس کرایا۔ پچھلی اقوام کی مثالیں پیش کیں۔ جن کوتاہیوں کی وجہ سے ان پر عذاب آئے آئندہ قوم کو الیکشن میں نیک امیدوار حق کو ووٹ دینے کی تلقین کی۔ آخر میں قرارداد پیش کی۔ جس کی سب لوگوں نے تائید کی۔

قرارداد۔ چوک منڈا کے علاقہ کے عوام صرف اسلامی نظام کو قبول کریں گے۔ جو صحابہ کرام سے سلف صالحین کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی قانون منظور نہیں کیا جائیگا۔
(محمد یونس)

سلانوالی

۲۱ر جنوری - جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اعلان کے مطابق جمعہ کو سلانوالی میں یوم اسلامی منشور منایا گیا - جمعیۃ کے دفتر و دار المطالعہ پر اسلامی پرچم لہرائے گئے اور مدنی مسجد کے ارد گرد مطالبات پر مشتمل کئی بینر لگائے گئے جن میں اسلامی آئین نافذ کرانے، قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے - خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین وغیرہ کو منسوخ کرنے کے بینر خاص طور پر قابل ذکر ہیں - مدنی مسجد سلانوالی میں مولوی محمد سعید الرحمٰن علوی نے ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب عوام سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی، تاریخ وغیرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی -

آپ نے ۲۲ نکاتی اسلامی آئینی خاکہ کی خصوصیت کے ساتھ تفصیلی بحث کی اور اس کی روشنی میں تیار ہونے والے اسلامی منشور کی مختلف دفعات و نکات کی بلیغ انداز میں وضاحت کی - آنے والے انتخابات ملک کیلئے فیصلہ کن حیثیت کے حامل ہوں گے - اس لئے ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھایا جائے - جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی نے انتخابی مہم کا آغاز کر دیا ہے -

(حافظ محمد ادریس پانی پتی)

خان پور

خان پور - گذشتہ جمعیۃ علماء اسلام خان پور کے زیر اہتمام مرکزی ہدایات کے مطابق ۲ر جنوری کو یوم اسلامی منشور منایا گیا - اسی سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلوس عیدگاہ خانپور سے نکلا اور یہ جلوس شاہی روڈ خان پور سے گذرتا ہوا غلہ منڈی پہنچا - پھر ریلوے روڈ سے گذر کر سینما روڈ سے ہوتا ہوا محلہ خواجگان سے گذر کر مدرسہ عربیہ مخزن العلوم میں پہنچا - جلوس کی قیادت امیر جمعیۃ علماء اسلام (ڈویژن) بہاولپور میاں سراج احمد دین پوری نے کی اور جلسہ کی صدارت بھی کی -

جلسہ عام میں جمعیۃ علماء اسلام خان پور کے ناظم مولانا فدا الرحمان درخواستی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اسلام کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دیں گے - انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ علماء کرام کے مرتب کردہ بائیس نکات کو دستور کی بنیاد بنا کر پارٹی سسٹم کے تحت انتخابات کرائے جائیں -

مولانا محمد بشیر صاحب اختر الہ آبادی نے اسلامی منشور کی دفعات پڑھ کر عوام کو سنائیں اور کہا، کہ واقعی جمعیۃ کے منشور نے ثابت کر دیا کہ اگر اسمبلی میں اسلام کا دستور بنایا جائے تو دس دن میں تیار ہو سکتا ہے جمعیۃ علماء اسلام ہر نشست پر انتخاب لڑے گی، اور انشاء اللہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گی -

انہوں نے کہا کہ ملک میں اسلامی منشور نافذ کر کے تمام طبقات کو سہولتیں دی جائیں - انہوں نے سامراجی ممالک کی ریشہ دوانیوں پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ بیت المقدس کی آزادی کا حل صرف جہاد میں ہے ہماری حکومت کو چاہیئے کہ بیت المقدس کی آزادی کے لئے جہاد کا اعلان کر کے عوام کو مطمئن کرے - جلسہ و جلوس میں تقریباً دس ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے

جمعیۃ علماء اسلام کے منشور میں ہر طبقہ کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے

حکیم عبد القادر جنرل سیکرٹری جمعیۃ تحفظ حقوق اطباء پاکستان کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام کا مرتب کردہ اسلامی وملکی منشور نہایت ہی موزوں ترین ہے - صدر کو چاہیئے کہ بلا تاخیر اسے ملک میں نافذ کر دے - کیونکہ اس میں معاشی پروگرام کے علاوہ ہر طبقہ کے حقوق اور خصوصاً اطباء، ویدوں اور ہومیوپیتھک معالجین کے حقوق کی کما حقہ حفاظت کی گئی ہے - ان باتوں کا اظہار حکیم عبد القادر ربانی جنرل سیکرٹری جمعیۃ تحفظ حقوق اطباء پاکستان نے کیا -

موصوف نے مطالبہ کیا ہے - چونکہ پاکستان کی موجودہ صحت پالیسی نہایت ہی بحران کا شکار ہو چکی ہے اور ملک کے دیہی عوام علاج معالجہ کی سہولتوں سے محروم ہیں - یہ مسئلہ اسی صورت میں فوراً حل ہو جائیگا جبکہ اس میں اطبا کو شریک کیا جائے - اطباء کے اندر عوامی ہمدردی کافی حد تک موجود ہے اور ان کا اکثر طبقہ دیہاتوں میں اقامت پذیر ہے - جو دیہاتی عوام کی طبیعت کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں - اگر حکومت انہیں دیہاتوں میں معقول حقوق عطا کر کے تعینات کر دے تو یقیناً ہم صحت کے میدان میں چین و امریکہ کو پیچھے چھوڑ جائیں گے -

نئی آبادی جیاموسی کا انتخاب

آج بروز جمعرات ۲۷ر شوال ۱۳۸۹ھ معززین حلقہ جیاموسیٰ لاہور کا اجتماع ہوا - جس میں متفقہ طور پر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی - حضرت مولانا عبید اللہ انور و حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دام فیوضہم کے اسلامی منشور پر اعتماد کیا گیا اور ان کی سعی جمیلہ کو سراہا گیا اور ان کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ پورا تعاون کرنے کا عہد کیا گیا - ہنگامی طور پر جمعیۃ کے لئے چندہ بھی کیا گیا - بعد ازاں جمعیۃ کی تشکیل کی گئی - مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے

امیر　حضرت مولانا محمد شریف صاحب ربانی خطیب جامع مسجد محمدیہ نئی آبادی جیاموسیٰ

نائب امیر	قاری محمد سعید صاحب جیاموسیٰ
〃 〃	حاجی محمد شفیع صاحب 〃
ناظم اعلیٰ	حاجی محمد حسین 〃 〃
نائب ناظم	〃 محمد ابراہیم 〃 〃
〃 〃	〃 ڈاکٹر عبد الحفیظ 〃 〃
خازن	حافظ عبد الرحمٰن صاحب 〃
سالار	حافظ تنویر احمد 〃 〃

سیکرٹری نشر و اشاعت　عبد الرحمٰن

قاضی صاحبان کو صدمہ

مولانا محمد اکرم صاحب کا اظہار تعزیت

مجھے یہ خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا کہ حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی اور حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب کی والدہ محترمہ اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف انتقال کر فرما گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون - میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور برادر حضرات و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - احقر قاضی صاحبان کے غم میں برابر کا شریک ہے -

(محمد اکرم ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور)

ادارہ ترجمان اسلام اپنے قارئین سے گذارش کرتا ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں

(ادارہ)

مودودی کا غیر اسلامی استدلال

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے

اور ایسے جھوٹے نبی کو ماننے والا بھی غیر مشروط طور پر کافر ہے

جماعت اسلامی کے امیر کا مفصل منشور پبلک کے سامنے آچکا ہے۔ اس کی کئی شقوں سے ہمیں اختلاف ہے۔ ہم مسلم خواتین کو مردوں کے ساتھ مشترکہ ایوان میں نمائندگی دینے کی بجائے اُن کے لئے الگ ذیلی ایوان بعنوان نسائیت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی طرح غیر مسلموں کو کتاب و سنت کی حکمرانی کے ماتحت قانون سازی میں شریک نہیں کرتے اس معاملہ میں ان کو رائے دینے کا کوئی حاصل نہیں البتہ ان کے لئے ایک علیحدہ ایوان "ایوان رفاقت" کے نام سے قائم کیا جاسکتا ہے۔ بحیثیت پاکستانی شہری کے اُن کے حقوق کسی سے کم نہیں۔ لیکن ایک نظریاتی ریاست میں وہ بنیادی ذمہ داری سے مستثنیٰ ہیں۔

مندرجہ بالا مسائل پر دو رائیں ہوسکتی ہیں۔ لیکن مودودی صاحب کے منشور کا یہ فقرہ کہ:-

"جو لوگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کو مانتے ہیں اور اس کی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ ان کو مسلمان تسلیم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ پاکستان کے مسلمان غیر مسلم اکثریت ہیں"۔

سخت قابل اعتراض ہے۔ اس کا صریح منشاء یہ ہے کہ تمام مرزائی صرف اسی صورت میں کافر ہیں جبکہ وہ غیر احمدی مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ مولانا صاحب کا یہ خیال سواد اعظم کے عقاید سے متصادم ہے۔ قادیانیوں نے انکوائری کمیشن کے سامنے بالوضاحت تسلیم کیا تھا کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کا منکر کافر نہیں بلکہ انہوں نے غیر احمدیوں کو مسلمان تسلیم کیا ہے۔ امت محمدیہ کے علماء نے اس اعلان و اقرار کے باوجود مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج دیا ہے۔ وہ ایک غیر مسلم اقلیت ہیں اور جب تک وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو علیٰ وجہ البصیرت کافر تسلیم نہ کریں وہ کسی طرح سے بھی امت محمدیہ میں شامل نہیں کئے جاسکتے۔ ان کی حیثیت ایسی ہوگی جیسی دوسری غیر مسلم اقلیتوں یعنی ہندو، سکھ عیسائی، یہودی، جینی اور بدھ مت والوں کی ہے۔

ہم مرزائیوں کی جان، مال، عزت، آبرو کا کامل تحفظ چاہتے ہیں اور پاکستانی شہریت کے جملہ حقوق دینے کو تیار ہیں۔ صرف یہ احتیاط ملحوظ رکھنا چاہتے ہیں کہ ختم نبوت کا منکر چاہے کوئی کیوں نہ ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہے۔ مجھے امید ہے کہ مولانا مودودی صاحب اس عقیدہ سے رجوع فرمائیں گے فقط

(داعی تحریک خلافت پاکستان)
عبدالستار خاں نیازی ۲۱ $\frac{12}{69}$

اسلامی آئین تمام مسائل کا حل ہے

للہ شریف۔ ۵ جنوری۔ گذشتہ روز الحاج حضرت مولانا فضل محمد سجادہ نشین للہ شریف نے ایک اجتماع عظیم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک سے فحاشی اور بے دینی اسلامی آئین کے ذریعے ہی دور کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ ہمیں دوسروں پر نکتہ چینی کرنے کے بجائے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کو سراہتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ کا واحد مقصد اسلامی آئین کا نفاذ ہے۔ لہذا عوام کو چاہیئے کہ جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کریں

کراچی میں

اسلامی منشور کتابی اور چارٹ دونوں صورتوں میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی معرفت حافظ محمد اسماعیل صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی سے خرید فرمالیں۔

اسلامی منشور کتابی صورت میں قیمت فی نسخہ ایک روپیہ

بقیہ۔ اسلامی نظام حکومت کی جدوجہد

محترم کے بقول دشمن کا حملہ روکنے کے لئے نوکر رکھی گئی ہیں اور ملک کی محافظ و نگہبان نہیں بلکہ اہل ملک کی ملازم ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ کرائے کے سپاہی ہیں۔ لیکن میں عرض کردوں گا کہ موصوف خود تو ملک کے باشندوں میں سے شمار ہونا چاہتے ہیں اور کیا افواج پاکستان کہیں باہر کرایہ پر درآمد کی گئی ہیں کہ وہ ملک کے باشندوں میں شمار ہونے کی حقدار نہیں .... ؟

اور سنیئے مزید ارشاد ہوا ہے:-

"اس نے (انگریز نے) صرف اپنی آزادی ہی کی حفاظت نہیں کی بلکہ ہندوستان جیسے عظیم ملک کو اور روئے زمین کے بیسیوں دور دراز علاقوں کو مدت دراز تک اپنا غلام بنائے رکھا۔ مگر ہم میں من حیث القوم ان اوصاف کی اتنی کمی ہے کہ ہم خود اپنے ملک میں پورے چھ سال بھی اپنے ملازموں کو قابو میں نہ رکھ سکے"۔

(تحریک جمہوریت ص۸۶)

کیا ۔ فرمایا! گویا انگریز کے مظلوم اقوام کو شکنجۂ ظلم میں کسے رکھنے اور غلام بنائے رکھنے کی موصوف محترم اسوۂ حسنہ کے طور پر اپنانے کے خواہشمند ہیں اور انہیں اپنی قوم سے یہ سخت شکایت ہے کہ وہ اتنی نا اہل ہے کہ ظالم انگریز کے اسوۂ حسنہ کو پورا تو کہاں اپنا سکے گی۔ اس سے تو اپنی فوج کے شعبہ میں بھی اس پر عمل نہ ہوسکا! کیا خوب کہا داد دیئے چلے جانے کو جی چاہتا ہے۔ ایک دفعہ اور موصوف کے الفاظ کو پڑھ کر لطف لیجئے کہ انگریز نے ہندوستان جیسے عظیم ملک۔ اور روئے زمین کے بیسیوں دوسرے دور دراز علاقوں کو مدت دراز تک اپنا غلام بنائے رکھا مگر ہم میں من حیث القوم (دوسروں کو غلام بنا کر رکھنے والے) ان اوصاف (ظلم و جور) کی اتنی کمی ہے کہ ہم خود اپنے ملک میں پورے چھ سال بھی اپنے ملازموں کو قابو میں نہ رکھ سکے"۔ شاید کسی ایسے ہی موقعہ کے لئے کسی کی فکر رسا نے کہا تھا ؎

غصے میں ان کو کچھ نہ رہا تن بدن کا ہوش
کیا لطف ہم نے شب کو اٹھائے عتاب میں

پچیس پیسے — اسلامی منشور چارٹ و کیلنڈر کی صورت میں فی عدد چھ روپے۔

مراسلات

آپ کا صفحہ

شریفانہ گفتگو کی تلقین!

اخبار نوائے وقت لاہور ۴ر جنوری میں ...... "گفتگو تو شریفانہ چاہیئے" کے عنوان سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو تلقین کی گئی ہے۔ کہ انہوں نے مریم جمیلہ گروپ کہہ کر گویا شرافت کا دامن ہاتھ سے جانے دیا۔ مضمون میں فاضل مدیر نے خاصی متانت کا ثبوت دیا ہے۔ مگر آپ کا عنوان کہ گفتگو تو شریفانہ چاہیئے۔ خود آپ کی تلقین کے خلاف ہے۔ ہم آپ کی نیت پر حملہ نہیں کرتے اگر لکھنے والا وہ شخص ہے جو مودودی جماعت سے وابستہ ہے تو تو شکایت ہی نہیں۔ لیکن اگر معزز اداریہ نگار اخبار کے ذمہ دار بزرگ ہیں۔ تو ہم آپ کو اس طرح کی تنقید و تلقین کا حق دیتے ہیں۔ مگر آپ کے دلائل یک طرفہ ہیں جماعتوں کی شناخت کی خاطر کسی کارکن کی طرف منسوب کرنا اور بات ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو حضرت درخواستی گروپ یا حضرت مفتی گروپ کہنا چاہیئے تھا۔ یا پہلی جمعیت علماء اسلام لیکن ہزاروی گروپ لکھنے والوں کو ہم جانتے ہیں۔ یہ نام ان لوگوں نے دوسری جمعیت علماء اسلام کے اعلان سے پہلے ہی استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔ جس کا مقصد امتیاز نہ تھا۔ مودودی حضرات مولانا پر گالیوں اور غلط بیانیوں کے الزامات عائد کرنے اور ان کے خلاف ملک گیر پروپیگنڈے کرتے ہوئے یہ نام جمعیت کی تحقیر کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں۔ اب خیر سے خود مودودیوں کی شرکت اور تحریک پر جب دوسری جمعیت سامنے آئی تو ان کے ناظم صاحب نے جو میرے بڑے متین ہیں جمعیت علماء اسلام کے علماء کو اشتراکی علماء کہہ کر ان کے خلاف ایک رسالہ لکھا جب کمیونزم اور اشتراکیت کفر ہے تو پھر جمعیت علماء اسلام جیسی ملک گیر دینی جماعت کے علماء کرام کو اشتراکی علماء کہنا کتنی بڑی خباثت ہے۔ مگر کسی بزرگ نے ان کو نہیں ٹوکا۔ اگر کوئی ان کو اس کے مقابلے میں سامراجی مولوی لکھیں تو یہ شرافت سے دور سمجھا جائے گا۔ معزز مدیر نوائے وقت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مولانا غلام غوث کے خلاف ایک کتابچہ مولوی ہزار داستان بھی لکھا گیا ہے اور آئے دن جتنا جھوٹ اور افتراء زندگی اور ندائے ملت اور بعض دیگر اخبارات میں مولانا موصوف کے خلاف گندے الفاظ میں لکھا جاتا رہا ہے۔ کیا وہ سب شرافت کی تعریف میں داخل ہے۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اسلام نے برائی کا جواب بھلائی سے اور سختی کا نرمی سے دینے کو زیادہ پسند فرمایا ہے۔ مگر قرآن پاک نے زیادتی کے جواب میں اتنی زیادتی کی صریح اجازت بھی دی ہے۔ اور اس کا یہ پہلو اس لحاظ سے زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ جب مقصد کسی پیچ دینی ملمع کے دھوکے سے مسلمانوں کو بچانا ہو۔ یا کسی ایسے شخص کو جس کی پالیسی دشمنان اسلام کے لیے مفید ہو کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو کمزور کرنے کا سبب بنتی ہو۔

ہم محترم مدیر نوائے وقت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جمعیت علماء اسلام کے مخالف کیمپ کے بعض مولوی قادیانیوں کی نکاح خوانی کے مجرم ہیں۔ آپ فرمائیے اگر کوئی عالم یہ کہے کہ جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھ کر مسلمان لڑکی کا نکاح ان سے پڑھتا ہے وہ خود دائرہ اسلام سے خارج اور اس کی اپنی بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے۔ تو اب اس کو بھی غیر شریفانہ کہیں گے کیا ایسے لوگوں کے تقدس کا پردہ چاک کر کے مسلمانوں کو بچانا ضروری نہیں۔ بہر حال ہم تمام اخبارات اور پارٹیوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کی شناخت کے لیے یا تو پہلی جمعیت علماء اسلام لکھیں یا کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام لکھیں اور اگر رہنما کا ہی نام لینا ہے تو حضرت درخواستی گروپ لکھ دیں۔ ورنہ ہم کو یہ حق حاصل ہو جائے گا۔ کہ ہم بھی کسی پارٹی کا نام خود تجویز کر کے لکھا کریں۔ ہم محترم نوائے وقت کی تلقین کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اور ان کے دلائل کی بھی قدر کرتے ہیں مگر مندرجہ بالا واقعات کی موجودگی میں کبھی پردہ چاک کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی چاہے اشارۃً ہو۔ پھر ہم نے مضمون کے عنوان کو ان کی تلقین کے خلاف سمجھا ہے۔ اور اسی لیے یہ سطور حوالہ قلم کی ہیں۔

اس کے بعد دوسری اشاعت میں نوائے وقت میں خالد کاشمیری نے مولانا موصوف کے خلاف مریم جمیلہ کے ذکر کو بھی اہمیت دیکر اس پر لمبا چوڑا مضمون لکھ مارا ہے۔ ان کو یہ تکلیف ہے کہ ایک کلمہ گو مسلمان عورت کے نام کو عریاں کر دیا۔ پھر یہ مصرعہ نقل کیا ہے ؎

غضب ہے سطر قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے

ہمیں افسوس ہے کہ خالد کاشمیری نے مریم جمیلہ کے ذکر کو تو برا منایا۔ مگر مریم جمیلہ کو سطر قرآن سے تشبیہ دیکر ان کو قرآن پاک کے احترام کا [illegible] بنا دیا۔

اور ان بزرگوں سے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ مریم جمیلہ امریکن لڑکی [illegible] یہودی نژاد ہے۔ اس نے اسلام کا اعلان کیا اور مودودی صاحب نے اس کو ساتھ لاکر اپنے گھر میں بٹھا دیا پھر نامعلوم وجوہ کی بنا پر اس کو چوکی کے ایک حکیم کے ہاں پہنچا دیا گیا جہاں وہ پاگل ہو گئی پھر اس کو لاہور کے پاگل خانے میں داخل کیا گیا۔ اور روزانہ اس کے [illegible] ہوتے رہتے۔ بعد میں اس کو ایک مودودی کی قید نکاح میں لایا گیا۔

اس ساری داستان سننے کے بعد ہر شخص کا حق ہے کہ وہ امریکہ۔ مودودی۔ مریم جمیلہ کے تعلقات کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اس پر تو آپ اتنے چیں بجبیں ہیں مگر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویوں کے بارے میں کوئی افسوس نہ ہوا جن کے بارے میں مودودی نے لکھا ہے کہ وہ زبان دراز ہو گئیں تھیں...... دیکھئے اخبار ایشیا

کیا مریم جمیلہ مودودی یا کسی اور کے گھر والے امہات المؤمنین (ازواج مطہرات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں) سے زیادہ قابل احترام ہیں۔

حافظ خلیل احمد روڈہ ضلع سرگودھا۔

مولانا غلام غوث صاحب پر نکتہ چینی کا جواب

اخبار مشرق لاہور ۴ر جنوری میں مولانا غلام غوث صاحب کے بیان پر نکتہ چینی کے عنوان کے تحت ڈیموکریٹک یوتھ فورس کے مسٹر ارشد نے کہا ہے۔ کہ جس اشتہار پر مولانا غلام غوث نے اعتراض کیا ہے وہ قرآن کی ایک آیت پر مبنی ہے۔ اور مولانا کو زیب نہیں دیتا کہ وہ قرآنی آیات پر اس طرح کے تبصرے کریں۔

میں مسٹر ارشد سے عرض کروں گا کہ خارجیوں نے إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ (کہ فیصلہ اور حکم صرف خدا کے لیے ہے) کی آڑ لیکر حضرت علی رض اور حضرت معاویہ رض اور تمام صحابہ رض کے خلاف تلوار اٹھائی کہ انہوں نے اس آیت کے خلاف ثالثی فیصلہ کیوں قبول کیا مگر اکابر دین نے فرمایا۔ كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا الْبَاطِلُ۔ کہ سچی بات کہہ کر اس کو باطل کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ (باقی بر صفحہ ۱۷)

سیاست پر قابض ہوں۔ اور ہم صرف مساجد میں وعظ کرتے رہیں تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ کسی طرح کامیابی کی شکل میں نمودار نہیں ہو سکتا۔

اس وقت سارے فتنے اوپر سے اگر مسلط ہونا چاہتے ہیں اور اوپر ہی سطح پر صحت مندانہ اقدامات کی ضرورت ہے۔

تبلیغی جماعت

اسی طرح تبلیغی جماعت جو ہمارے اکابرین کی یادگار ہے۔ وہ اگرچہ سیاست میں حصہ نہیں لیتی مگر کسی خادم دین جماعت اور سیاست کی مخالفت میں بھی لب کشائی نہیں کرتی۔ بلکہ اہل حق کے لیے دعائیں کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لاکھوں انسانوں کو انہوں نے نمازی بنا ڈالا۔ لاکھوں کے عقیدے درست کر دئے۔ ان کی ہمدردیاں یقیناً خدمت دین کرنے والی ساری جماعتوں سے ہیں مگر انہوں نے اپنے لیے ایک لائحہ عمل تیار کیا ہے جس میں بڑے لوگوں کو بھی خدمت کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ انسان کا ماحول بدل کر اس کو متاثر کرتے ہیں۔ ان کے کام کو یا کسی جماعت کے کام کو برا کہنا یا اس کو غیر ضروری بتانا اسلام کی خیر خواہی نہیں ہے۔ سارا قرآن پاک واجب العمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص و توفیق عمل عطا فرمائیں۔ آمین۔

بقیہ مودودی منشور اور دینی تقاضے

غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا"

اب اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم قرار دینے کیلئے۔ مدعی نبوت پر ایمان لانا اور اسے نبی نہ ماننے والوں کو کافر قرار دینا شرط ہے تو کیا مدعیٔ نبوت کو مسلمان سمجھنے والا یا اس کو نبی مان کر نہ ماننے والوں کو کافر نہ کہنے والا یا حیات عیسیٰ علیہ السلام جیسے اجماعی عقیدہ یا کسی بھی اجماعی عقیدہ کا انکار کرنے والا یا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجت نہ سمجھنے والا یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خصوصاً حضرات شیخین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ و سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر معاذ اللہ کفر کا فتویٰ لگانے والا کافر نہیں پاسکے گا؟ مودودی منشور کی اس دفعہ کی رو سے تو یہ سب مسلمان قرار پاتے ہیں۔

بہر حال مودودی پارٹی نے ۱۹۵۶ء کے دستور کو اس کی غیر اسلامی اور قرآن و سنت سے صریحاً ٹکرانے والی دفعات حذف کیے بغیر اپنے منشور میں شامل کیا ہے۔ اور خود منشور میں امت مسلمہ کے اجماعی عقائد سے ٹکرانے والی دفعات رکھی گئی ہیں۔ جن کی موجودگی میں اس منشور کو کسی طرح اسلامی منشور قرار نہیں دیا جا سکتا اور اس منشور میں دینی و شرعی تقاضوں کو پامال کرنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔

بقیہ آپ کا صفحہ

اور اسی لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان خارجیوں سے جہاد فرمایا۔

ایک طرف اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہیں کہ ہم پاکستان کو انڈونیشیا بنائیں گے۔ کبھی زبان کو گدی سے کھینچنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ کبھی سر پر کفن باندھنے کا اعلان کیا جاتا ہے کبھی آخری جہاد پاکستان میں لڑنے کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔

ان حالات میں تلوار دکھا کر آیت کے معانی میں سے نکلو کو سرخ روشنائی سے موٹا لکھ کر بڑے اشتہار پر شائع کیا جائے تو ہر مسلمان کے دل میں لازماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کن سے جہاد کے لیے نکلیں یہ تلوار کس کے خلاف استعمال کریں آیا سابقہ اعلانات کے ساتھ اس کو ملا کر پڑھنے سے اس اشتہار سے ملک میں خانہ جنگی کی دعوت دینے کا شبہ نہیں ہو سکتا اب وہ وقت نہیں رہا کہ کوئی شخص ایک آیت کریمہ کو اپنے منحوس مطلب کے لیے استعمال کر کے پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے لیے میدان صاف کرے اس لیے مولانا نے مارشل لا گورنمنٹ کو جو توجہ دلائی وہ بالکل بر وقت اور صحیح اقدام ہے آپ کو گھبرانا نہیں چاہیئے فقط۔

حکیم اعظم بیگ
عزیزیہ دواخانہ
کشمیری بازار لاہور۔

مفتی محمود عظیم قائد

عظیم قائد! تیری قیادت میں عہد رفتہ کی رفعتیں ہیں
کہیں سیادت کی شوکتیں ہیں کہیں صداقت کی عظمتیں ہیں
تمہارے دامن کی وسعتوں میں وفورِ دانش، کمالِ حکمت
میں سوچتا ہوں کہ اس زمانے میں کس زمانے کی سطوتیں ہیں
جمال نغمہ خطاب تیرا، جلال عریاں کلام تیرا
نظر اٹھاؤ تو چار جانب محبتیں ہی محبتیں ہیں
حقیقتوں کی ضیا ہے رقصاں، دیانتوں کا خلوص جاری
عجب ہے محفلِ فقیراں نہ خلوتیں ہیں نہ جلوتیں ہیں
وجیہہ چہرا، جمیل آنکھیں، بڑی ہی سادہ تری شباہت
گماں یہ ہوتا ہے جیسے اسلاف کی فروزاں روائتیں ہیں
اطاقِ تدریس کی فضا میں ترے ترانوں کی دھوم سن کر
مغنیوں کے لبوں پہ لرزاں بڑی ہی اطہر حکایتیں ہیں
لبوں کی دہلیز پہ سحر کے سعید نغمے تڑپ رہے ہیں
بنام محمود آج دن سے مرے وطن کی سیادتیں ہیں
یہ تیشہ و زر کی کشمکش ہے دلیل و دانش کے ناخدا تو!
حضور محمود جا کے پوچھو کہ آج کیا کیا ہدایتیں ہیں
شعورِ مسعود نوجواں ہے مگر بڑھاپے کا راز داں ہے
مرا موقف بڑا گراں ہے کہ قدسیوں کی شہادتیں ہیں!

مسعود منور

بشکریہ ماہنامہ تبصرہ مفتی محمود نمبر

مودودی کی گمراہی ـــ اور ـــ دو علماء کا تازہ فتویٰ

(۱)

محترم و معظم حضرت مولانا! السلام علیکم و رحمۃ اللہ

اس خط کے ساتھ ایک اخباری تراشہ ارسال ہے۔ جس میں مولانا مودودی صاحب نے حوروں کے بارے میں عجیب و غریب نظریہ پیش فرمایا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ شہادت حق کا فریضہ ادا کرتے ہوئے اس سلسلے میں قرآن و سنت کی روشنی میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں کہ

کیا مودودی صاحب کا یہ نقطۂ نظر صحیح ہے؟

نیز یہ کہ

آپ کے نزدیک اس طرح کے عقیدے رکھنے والے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

آپ کی سہولت کے لئے جوابی لفافہ ارسال خدمت ہے　　مخلص

قاری فاروق احمد۔ لاہور

(۲)

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی مدظلہٗ کا جواب

الجواب

حامدا و مصلیا و مسلما۔ مودودی صاحب نے اگرچہ کفار کی نابالغ لڑکیوں کے حور ہونے کی تعیین ظن کے درجہ میں کی ہے۔ مگر یہ بھی غلط ہے۔ وہ ایک مخلوق ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں پیدا کیا ہے۔ ماہیت کے اعتبار سے انسان ہی ہیں۔ لہٰذا اس سے مودودی صاحب کا قیاس فاسد ہو جاتا ہے۔ اور قرآن پاک میں ہے۔ انا انشاءنٰہن انشاء اور کئی نصوص و روایات ہیں۔ لہٰذا یہ تعیین و تحدید فاسد الاعتبار ہے جس پر کوئی دلیل نہیں اور مودودی صاحب کے اور بھی اسی قسم کے فاسد نظریات ہیں۔ اس لئے ہم ان غلط نظریات کی وجہ سے گمراہ کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح
ظفر احمد عثمانی
۱۱ شعبان ۱۳۸۹ھ

کتبہ محمد وجیہہ غفرلہٗ
مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ
ٹنڈو الہ یار ـــ ضلع حیدر آباد
۱۱ شعبان ۱۳۸۹ھ

(مہر دار الافتاء)

(۳)

حضرت مولانا غلام اللہ خان آف راولپنڈی

مکرم و محترم!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کا نوازش نامہ ملا تھا۔ میں بوجہ دورہ تفسیر قرآن مجید کے سخت مصروف تھا جواب جلد نہیں دے سکا

مودودی کے ملعون حملوں میں سے یہ بھی ایک بدترین حملہ ہے۔ ایسے شخص کے نظریات کو ماننے والوں کے خلاف بیان کرنا ضروری ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

دعاگو

بندہ غلام اللہ خان راولپنڈی
۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۶۹ء

(شہاب ۹ر جنوری سنہ ۱۹۷۰ء)

بلوچستان کی خبریں

از فیاض حسن سجاد

۳۰ ہزار کوئلہ کان کے مزدوروں اور بلوچستان ٹریڈ یونین نے

جمعیت علماء اسلام میں شمولیت اور اتحاد کا اعلان کر دیا

نیشنل مائن ورکرز یونین کے صدر جرگہ ممبر گہا خان یوسفزئی نے کہا کہ منشور اسلامی کو بنانے اور ملک میں قرآن و سنت کو رائج کرنے کے لیے ۳۰ ہزار کوئلہ کان مزدور جمعیۃ علمائے اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتے ہیں۔

بلوچستان یونین جس میں پی ڈبلیو ڈی لیبر یونین۔ ارگنیشن لیبر یونین ایم۔ ای۔ ایس اور کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کی لیبر یونین شامل ہے۔ اس کے صدر سردار محمد حسین نے کہا ہے کہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر یہ ملک ہمارا ہے ہم کو اس کی اصلاح مقصود ہے۔ اور ہم مسلمان ہیں ہم اسلامی نظام چاہتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اسلامی نظام کے بارے میں مخلص ہے۔ اس لیے ہم جمعیت علمائے اسلام میں شامل ہوتے ہیں۔

ہم مجاہد الملت مولانا غلام غوث ہزاروی اور مفتی محمود صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ مزدوروں کو حق دلانے میں ہمارے ساتھ ہیں۔ اور جس وقت ہم بھوک سے سوشلزم کی گود میں جا رہے تھے۔ انہوں نے ہم کو ملحد اور کافر کے القاب سے نوازنے کی بجائے دین حق اسلام کا سچا راستہ دکھایا۔ ہم کو ان کی کوئی پرواہ نہیں جو مزدوروں کے حقوق حاصل کرنے کی تحریک کو سوشلزم کا نام دیکر ہم کو ملحد اور کافر کہتے ہیں۔ ہمیں نبی آخر الزمان کا اسلام چاہیئے۔ امریکہ سے برآمد شدہ اسلام کو ہم اس ملک میں نیست و نابود کر دیں گے۔

آئین شریعت بنانے کے لیے جمعیۃ علمائے اسلام کی زبردست انتخابی مہم

صوبہ بلوچستان میں ۴ جنوری کو یوم منشور اسلامی منایا گیا

ناظم مرکزیہ جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود اور مجاہد الملت مولانا غلام غوث ہزاروی کے حکم مطابق اسلامیان بلوچستان نے قرآن و سنت پر مبنی دستور بنانے کے لیے دستور ساز اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں زبردست مہم شروع کر دی ہے۔ امیر جمعیت بلوچستان کی ہدایت پر تمام علاقائی جمعیت کی شاخوں نے انتخابی مہم کے سلسلے میں اجتماعات شروع کر دیئے ہیں۔

کوئٹہ ضلع پشین کی نگرانی۔ مولانا عبدالغفور امیر حلقہ مولانا عرض محمد کریں گے۔

ہر جمعہ کو مختلف مساجد میں حضرت مولانا منیر الدین۔ قاضی حبیب الرحمٰن۔ مولانا عبدالواحد۔ مولانا غلام سرور۔ قاری عبدالحق حقانی بلوخو۔ مولانا عبدالصمد۔ مولانا عبدالستار شاہ۔ تقریر فرمائیں گے۔

ضلع لورالائی کی انتخابی مہم کی نگرانی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب فرمائیں گے۔

ہر جمعہ کو تقریری پروگراموں میں حاجی محمد علی۔ مولوی نیاز احمد موسیٰ خیل مولانا محمد ہاشم۔ مولوی عطاء محمد کبزئی۔ مولوی آغا محمد۔ مولوی عبدالحق صاحب۔ صاحبزادہ فیض اللہ صاحب۔ مولوی ولی محمد قاری محمد دین۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ حصہ لیں گے۔

امیر جمعیت علماء اسلام لورالائی۔ علاقہ پشین اور چمن۔ گلستان بوستان کا دورہ کریں گے ان کے امیر مولوی غلام حید ر صاحب ہوں گے۔

ضلع ژوب کی انتخابی پروگرام کی نگرانی شیخ الحدیث مولانا میرک شاہ مسلم دیل کریں گے۔

حضرت مولانا مولوی رحمت اللہ۔ مولوی عبدالرحمٰن۔ صوفی محمد علی خزنے ژوب۔ صوفی لبشیر احمد ریسی اور دیگر علماء تقاریری پروگراموں اور رو داووں میں حصہ لیں گے۔

نشر و اشاعت کے فرائض عبدالغفور حنفی انجام دیں گے۔

علاقہ سنجاوی دکی میں لوراللہ آغا صاحب صاحبزادہ مولوی دین محمد صاحب۔ اور قلعہ سیف اللہ۔ ہندو باغ میں ملا عبدالکریم مولانا عبدالرحیم صاحب۔ حضرت مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب۔ تبلیغی فرائض انجام دیں گے۔ مولوی محمد صالح صاحب ہندو باغ میں انتخابی مہم کی نگرانی کریں گے۔

قلات ڈویژن کی انتخابی مہم کی نگرانی حضرت مولانا محمد عمر صاحب مرکزی ممبر مجلس شوریٰ جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا محمد افضل صاحب کریں گے۔

مقررین حضرات:۔ حضرت مولانا ابو بکر۔ مولانا احمد شاہ۔ مولانا عبدالرزاق مشکاف مولوی سعد اللہ کچی ڈھادر۔ مولوی محمد صدیق مستونگ۔ مولانا حضرت عزیز مستونگ۔ مولوی نور حبیب قلات مولانا خیر محمد صاحب ناظم مدرسہ ریاض العلوم۔

۴۔ جنوری کو کوئٹہ کی تمام جامع مساجد میں یوم منشور اسلامی کے سلسلے میں اجتماعات ہوئے۔ سب سے بڑا اجتماع مرکزی جامع مسجد میں ہوا۔ دوسرا اجتماع جامع مسجد سنہری میں ہوا۔ یہاں مولانا منیر الدین جمعیت علماء اسلام کے منشور کی وضاحت کی۔ اسلامیان بلوچستان نے جمعیت علماء اسلام کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس میں بلوچستان کی نمائندگی

جمعیت علماء اسلام صوبہ غربی کی مجلس شوریٰ کانفرنس میں وقت کی قلت کی وجہ سے صرف دو نمائندے جا سکے۔ وفد میں مفکر اسلام مفتی بلوچستان حضرت مولانا عبدالغفور صاحب امیر جمعیت علماء اسلام بلوچستان اور خطیب نوجوان قاطع مودودیت مولانا عبدالصمد جامع مسجد بلوچی اسٹریٹ شامل ہیں۔

اسی ماہ کے شروع میں کوئٹہ میں جمعیت علماء اسلام کے دفتر کا باقاعدہ افتتاح ہو رہا ہے۔ اور جمعیت کا پرچم لہرایا جائے گا۔

افتتاح مولانا منیر الدین صاحب کریں گے۔

۹۔ جنوری کو کوئٹہ مستونگ۔ فورٹ سنڈیمن میں جمعیت کے جلسہ عام ہوں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ ـــــ اداریہ

اس لئے انہوں نے "سوشلزم" کا لفظ اسلام کے معاشرتی انصاف کے معنیٰ میں اور "اسلامی سوشلزم" کی اصطلاح کی صورت میں استعمال کیا۔

یا اگر یہ سب کچھ جانتے ہوئے قائد اعظم نے سوشلزم کا لفظ استعمال کیا، اور سوشلزم و اسلامی سوشلزم کے الفاظ و اصطلاح کو اختیار کیا۔ جو چوہدری صاحب اور ان کے ہم نفسوں مودودی صاحب وغیرہم کے نزدیک الحاد و دہریت کے ہم معنیٰ ہیں تو کم از کم چوہدری صاحب اور ان کے حامی حضرات میں اتنی جرأت ہی ہونی چاہیئے کہ وہ قوم سے کہہ دیں کہ قائد اعظم نے سوشلزم و اسلامی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کر کے غلطی کی ہے۔

ورنہ جن معنیٰ میں قائد اعظم نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ اگر اس معنیٰ میں کچھ اور مسلمان استعمال کرتے ہیں، تو ان پر بھی الحاد و دہریت کا فتویٰ کیوں لگایا جاتا ہے۔

ہم ان برطانیہ دوست عمر رسیدہ حضرات سے گذارش کریں گے کہ خدا کے واسطے قائد اعظم سے آپ کوئی ایسی بات منسوب نہ کریں جسے آپ ملک و ملت کے لئے ہلاکت کا باعث بتاتے رہتے ہیں۔

اس طرح آپ قائد اعظم کی توہین کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور مسلمانوں میں ذہنی انتشار پیدا کرنے کا جرم بھی سرزد فرما رہے ہیں۔

انتخابات اور آئین سازی کی مہم کو خیر و خوبی سے گذر جانے دیجئے۔ ورنہ آپ کی یہ ذہنی اکھاڑ پچھاڑ قوم کو کسی منزل تک بھی نہیں پہنچنے دے گی۔

پروگرام دورہ مولانا ہزاروی برائے ضلع گوجرانوالہ

۱۸ جنوری بروز اتوار بعد نماز عشاء شہر میں طلباء سے خطاب۔ ۱۹ جنوری بروز پیر قبل نماز ظہر قلعہ دیدار سنگھ و بعد نماز عصر روانگی برائے حافظ آباد

۲۰ جنوری بروز منگل صبح ½۔۱۰ بجے حافظ آباد سے بذریعہ شاہین ایکسپریس علی پور چٹھہ روانگی اور وہاں سے سہ پہر ½۔۳ بجے کی گاڑی پر وزیر آباد اور وزیر آباد سے عشاء سے قبل گکھڑ پہنچنا ہے۔ گکھڑ ۲۱ جنوری صبح ۱۰ بجے تک قیام کر کے سوہدرہ روانگی اور وہاں نماز ظہر کی ادائیگی کے فوراً بعد گوجرانوالہ اور وہاں سے واہنڈو براستہ ایمن آباد رات واہنڈو قیام۔ صبح پہلی بس سے واپسی اور ۹ بجے تا رات ۱۱ بجے گوجرانوالہ شہر میں قیام۔

جامعہ رشیدیہ بھکر کا عظیم الشان سالانہ جلسہ

مورخہ ۳۰، ۳۱ جنوری و یکم فروری ۱۹۷۰ء کو نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے۔

جس میں

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی صوبائی ناظم عمومی۔ پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب گوجرانوالہ فخر شبان العلماء مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور کے علاوہ دیگر متعدد ممتاز علماء اسلام و شعراء شرکت فرما رہے ہیں۔ احباب تاریخیں نوٹ فرما لیں۔

مورو میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

پڈعیدن: تحصیل مورو ضلع نواب شاہ میں مولانا تاج الدین بسمل نقشبندی ناظم عمومی ضلع نواب شاہ ضلعی دورہ کرتے ہوئے مورو پہنچے۔ جہاں زیر صدارت مولانا محمد انس صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ کورائی ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا نقشبندی مولانا عبد العزیز صاحب وغیرہ نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کے لئے ہنگامی چندہ جمع ہوا اور ماہانہ چندہ بھی دوستوں نے لکھایا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر	مولانا نور محمد صاحب مدرس
نائب امیر	مولوی محمد عبد اللہ صاحب
ناظم عمومی	مولوی عبد العزیز صاحب
ناظم	حافظ محمد عبد اللہ
خزانچی	چوہدری عبد الحمید

مولانا حافظ حبیب اللہ و دیگر یاراں ارکان پر مجلس شوریٰ کا انتخاب ہوا۔

اسی طرح کلوڈرا اسٹیشن پر بھی جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا۔

امیر	حافظ عزیز اللہ خطیب جامع مسجد
ناظم	حاجی ولی محمد و دیگر اراکین کا انتخاب

مجلس شوریٰ عمل میں آئی۔

تصحیح

گذشتہ شمارہ میں اداریہ کے ساتھ تاریخ ۹۔ جنوری کے بجائے ۷ جنوری سہواً درج ہو گئی ہے۔ قارئین تصحیح فرما لیں۔

لاتعلقی کا اظہار

میں مسمی احمد بخش کسان بورڈ میں محض نمائشی لیبل دیکھ کر شامل ہو گیا تھا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ نام نہاد جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم ہے۔ یہ کسانوں کے مفاد کے لئے بلکہ جماعتی نمائش اور کسانوں کو دھوکہ دہی کی خاطر بنائی گئی ہے۔ میں ایسی نام نہاد تنظیم سے علیحدہ ہوتا ہوں اور آئندہ ان نام نہاد ذیلی اداروں سے کوئی تعلق نہیں ہے

(احمد بخش جنرل سیکرٹری ولد محمد جمال صاحب واہی سکنہ نور پور نور نگا)

جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کی تین سال کے بعد نئی تشکیل

مورخہ ۶۹/۱۲/۲۷ دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ بوقت بعد بعد از نماز مغرب زیر صدارت جناب احمد خاں صاحب منعقد ہوا۔ جس میں (مولانا محمد شریف خطیب جامع مسجد مدنیہ سکرنڈ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور اسلامی اقدار کو غالب کرنے کے سلسلے میں مفصل بیان کیا۔ بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر	قاضی محمد اعظم صاحب میڈیکل سٹور شاہی بازار سکرنڈ
جنرل سیکرٹری	جناب احمد خاں صاحب
پروپیگنڈہ سیکرٹری	خدا بخش صاحب ٹیلر ماسٹر

ممبران مجلس شوریٰ

(۱) محمد شریف خطیب جامع مسجد مدنیہ سکرنڈ (۲) محمد یعقوب صاحب (۳) محمد ادریس صاحب (۴) پاندی خاں (۵) محمد چمن خاں (۶) قاری محمد انور صاحب (۷) نور محمد صاحب (۸) محمد منظور صاحب (۹) عبد الرحمٰن صاحب (۱۰) مستری عبد الرحمٰن صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

مورخہ ۲۸ دسمبر نماز عصر کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام کنڈہ کوٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:۔

امیر	مولانا خدا بخش جکھرانی مہتمم مدرسہ دار الفیوض کنڈہ کوٹ
نائب امیر	حافظ محمد شفیع کھوسہ ناظم الطلبہ
ناظم عمومی	میاں قمر الدین صاحب کھوسہ متعلم " "
نائب ناظم	" عبد العزیز صاحب کھوڑائی " "
ناظم نشر و اشاعت	عبد الرحمٰن صاحب " "
خازن	عبد الصمد صاحب " "

بقیہ — قرآن حکیم جلانے کا واقعہ

نہیں آئی، کہ جس وقت صفدر صدیقی نے قرآن نکالا اس کے چند منٹ کے بعد فوٹوگرافر کس طرح آگیا، جو اس کی تصویریں لے رہا تھا۔

یہاں صفدر صدیقی قرآن کو چھوڑ کر کہیں گئے اور واپس آنے کے فوراً بعد نورس کے دس بارہ لڑکوں کو ساتھ لیکر اخبارات کے دفتر میں گئے۔ P.P.I کے رپورٹروں نے اس واقعہ کو ماننے سے انکار کر دیا تو ان کو دھمکی دی گئی، کہ اگر انہوں نے یہ خبر نہ دی تو ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

اس وقت قرآن کا سٹنٹ چل چکا تھا اور لوگوں کو یہ جلا ہوا قرآن دکھایا جارہا تھا اور ہم سب خاموشی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ رات کو ہماری ڈیوٹی جماعت کے دفتر میں لگ چکی تھی اور ہمیں ڈنڈوں کے علاوہ دو بندوقیں بھی مہیا کی گئیں۔ رات کو جب ہنگامہ ذرا ختم ہوا تو ہم نے مولوی حمید اللہ سے پوچھا کہ یہ قرآن کہاں سے آگیا؛ تو مولوی صاحب نے پہلے تو ہمیں ٹالنے کی کوشش کی۔ لیکن بعد میں جواب دیا کہ یہ ہمارے جنرل سیکرٹری نے نکالا تھا۔ تو میں نے جواب دیا کہ میں اور جنرل سیکرٹری ایک ساتھ تھے اور وہ تو شروع میں ہی سخت زخمی ہو گئے تھے۔ اور اس وقت وہاں الاؤ میں سے کوئی چیز نکالنا تو ایک طرف آگ کے قریب انسان کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ یہ قرآن ہمارے آنے سے قبل محلہ کے ایک دس بارہ سال کے لڑکے نے نکالا تھا۔ اب یہیں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن محلہ کے لڑکے نے نکالا اور لے صفدر صدیقی صاحب لے کر آگئے اور ایک بارہ سال کا لڑکا تین سو مظاہرین کے ہجوم میں سے قرآن کو نکال کر لے گیا جبکہ ابھی آگ نہیں لگائی جا سکی تھی تو قرآن کہاں سے جل گیا۔ ہم نے مولانا حمید اللہ سے کہا کہ جناب یہ ہمیں آپ کون سا افسانہ سنا رہے ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ آپ لوگوں کو اس وقت خاموشی اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ اسلام کا معاملہ ہے اور اگر کوئی غلط بات ہوئی، تو لوگ اسلام سے متنفر ہو جائیں گے۔ اس کی وجہ سے ہم خاموش ہو گئے۔

اس حادثہ پر افسوس کا اظہار کرنے کے لئے ملک کے نامور قانون دان میاں محمود علی قصوری وہاں آئے، تو نورس کے لڑکوں نے ان کی سخت بے عزتی کی اور نعرے لگائے۔ "قرآن تم نے جلایا ہے"۔ "قرآن تم نے جلایا ہے"۔ اس حملہ کی جو رپورٹ پولیس کے پاس درج کرائی گئی۔ وہ انتہائی غلط تھی۔ رپورٹ میں جن نوجوانوں کے نام حملہ آوروں کے طور پر لکھوائے گئے۔ وہ پیپلز پارٹی کے پر جوش رکن تھے اور ہر جلسہ و جلوس میں شرکت کرتے تھے۔ جماعت والوں نے ان لوگوں کو راستے سے ہٹانے کے لئے رپورٹ میں ان کا نام درج کروایا۔ رپورٹ میں جن گواہوں کے نام تھے ان میں ایک نام میرا بھی تھا۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ کہ میری جگہ پولیس کے روبرو مولوی حمید اللہ نے بیان دیا۔ اور مجھے اگلے دن کی شام کو بتایا گیا کہ تمہارا نام بھی گواہوں کی لسٹ میں ہے اور فلاں فلاں نام یاد کر لو۔ اگر تم سے پوچھا جائے تو کہہ دینا کہ یہ لوگ تھے۔ حالانکہ ان ناموں میں سے جو مجھ کو بتائے گئے تھے اکثر سے میں واقف تک نہ تھا۔ ۱۰ مارچ کو P.P.I کی جو رپورٹ اخباروں میں شائع ہوئی۔ اس میں قرآن مجید کی بجائے کیش رجسٹر جلنے کی خبر تھی۔ اس پر جماعت والوں نے ایک وکیل (جس کا دفتر جماعت اسلامی کے دفتر والی بلڈنگ میں تھا) کو استعمال کیا اور خود صفدر صدیقی نے ہمارے سامنے بیان تیار کر کے اخباروں کو دیا۔ جس میں وکیل صاحب کی زبانی کہا گیا تھا کہ میں نے خود ایک لڑکے کو قرآن نکالتے ہوئے دیکھا ہے جو سراسر جھوٹ تھا۔ اس بیان کو بعد میں ہینڈ بل کی صورت میں تقسیم کیا گیا۔ وکیل صاحب کا بیان جھوٹ پر مشتمل تھا کیونکہ جس وقت پتھراؤ ہو رہا تھا وہاں سڑک پر آنا موت کو دعوت دینا تھا (اس واقعہ سے محلہ کے لوگ بخوبی آگاہ ہیں اور وہ اس کی گواہی دے سکتے ہیں) لیکن خدا جانے وکیل صاحب کہاں سے آگئے جبکہ اس روز اتوار تھا۔ اور وکیل صاحب پرانی انارکلی میں اپنے گھر آرام فرما رہے تھے۔ وہاں پر بجلی کا کوئی انتظام نہ تھا اور سخت اندھیرا تھا۔ آخر وکیل صاحب وہاں اس اندھیرے میں کیا کر رہے تھے۔

(شہاب لاہور — ۹ جنوری ۱۹۷۰ء)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ڈرگ کالونی کے دفتر کا افتتاح

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ڈرگ کالونی کے زیر اہتمام تقریب عید ملن اور افتتاح دفتر جمعیۃ کے موقعہ پر اہالیان کالونی کا ایک عظیم اجتماع گذشتہ دنوں منعقد ہوا۔ جس میں نوجوان عالم مولوی یوسف کاشمیری اور مولوی عبد الرشید نے اسلامی آئین کے نفاذ اور اسلام کے مذہبی، معاشرتی، معاشی سیاسی، اقتصادی، تہذیبی اور تمدنی اصولوں کے عملی قیام کی جد و جہد میں علماء حق کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس جد و جہد میں علماء دین کی واحد تنظیم جمعیۃ علماء اسلام کا بھر پور ساتھ دیں۔ ناظم حلقہ قاری عبد الباسط مرزا نے بھی تفصیلاً جمعیۃ کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور مخالفین کے جھوٹے اور گمراہ کن پروپیگنڈہ سے لوگوں کو ہوشیار رہنے کی تلقین کی۔ نیز قرار پایا کہ جمعہ ۹ جنوری کو حلقہ ڈرگ کالونی کے زیر اہتمام "یوم اسلامی منشور" منایا جائے۔

(عبد الستار بروہی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

سرگودھا میں عظیم الشان جلسہ عام

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ بمقام کمپنی باغ سرگودھا میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن۔ حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب، ایم اے ایڈووکیٹ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔

شاعر انقلاب مرزا جانباز ایڈیٹر "تبصرہ" اپنا کلام پیش کرینگے اسلامی نظام کے قیام کی جد و جہد میں جمعیۃ سے تعاون فرماتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔

(ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

خان گڑھ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعلان کے مطابق خان گڑھ کی تمام مساجد میں حضرت مولانا سید صدر الدین شاہ صاحب، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب و مولانا قاضی بشیر احمد صاحب و مولوی احمد یار صاحب نے اسلامی نظام کی اہمیت اور استحکام پاکستان کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مسلمانان خان گڑھ نے عہد کیا کہ اسلامی نظام کے لئے ہم اپنی جد و جہد جاری رکھیں گے اور اسلام کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ آخر میں دعائیں مانگی گئیں۔ اللہ تعالےٰ جمعیۃ کو مزید ترقی عطا فرمائیں۔

تھانہ قریشی

۲ جنوری بروز جمعہ جامع مسجد چوک تھانہ قریشی ضلع مظفر گڑھ میں زیر صدارت حضرت مولانا عبد المالک صاحب نقشبندی امیر جمعیۃ علماء اسلام تھانہ قریشی مولانا عبد الغفور نے منشور جمعیۃ علماء اسلام پر روشنی ڈالی اور یہ قرارداد منظور کرائی کہ تمام فرقوں کے متفقہ ۲۲ اصول کو دستور کی بنیاد بنایا جائے۔ اور نیز انتخابات جماعتی طریق پر ہونے چاہئیں۔

(عبد اللطیف ہاشمی نائب ناظم تھانہ قریشی)

بقیہ — فکر و نظر

تقسیم ہند کے غلط فارمولے سے جو زخم ملت اسلامیہ کو پہنچے ہیں، ان کا بھرا جانا بھی نہایت ضروری ہے۔

پاکستان کی سالمیت کو بھارت سے مستقل خطرہ درپیش ہے اور اس کا مکمل دفاع اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک پٹھانکوٹ سے کچھ کے ساحل تک تحفظ کی ایک صحیح لائن قائم نہیں کر لی جاتی۔

کشمیر، پنجاب کا مشرقی حصہ، سندھ سے ملحقہ راجستھان کے ریگستانی حصے اور ساحل کاٹھیاواڑ و جوناگڑھ تک کچھ کا علاقہ ٹھیک اسی طرح مغربی پاکستان کا جغرافیائی حصہ ہیں جس طرح آسام و اڑیسہ میں ناگا قبائل کی پہاڑیوں تک کا علاقہ مشرقی پاکستان کا جغرافیائی حصہ ہے۔

ان دونوں حصوں کو حاصل کر کے اور مضبوط بنا کر ہی اس پاکستان کی تکمیل کی جا سکتی ہے جس کی نشان دہی ۱۹۴۰ء کی قرارداد لاہور نے کی تھی۔

ہمیں سیاست کی موجودہ گرم بازاری میں اس اہم حقیقت کو نہیں بھول جانا چاہیئے۔

آنے والی سیاسی تبدیلیوں کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے کہ ہمارے نعرے اور جہاد پاکستان کے اندر اپنے سیاسی حریفوں پر ہی ختم ہو کر رہ جائیں۔

تکمیل پاکستان کے تقاضے

— ہمیں کشمیر حاصل کرنا ہے۔

— ہمیں مشرقی پاکستان کو مضبوط و محفوظ بنانے کے لئے آسام و اڑیسہ کے ملحقہ علاقوں کے حصے ...... کرنا ہے۔

— ہمیں مغربی پاکستان کے تحفظ و سلامتی کے لئے کشمیر سے جوناگڑھ تک کا علاقہ واپس لینا ہے۔

— اشتراکیت کی زبانی مخالفت و نعروں سے آگے بڑھ کر ہمیں روس میں منجم تاشقند و سمرقند کے کروڑوں مسلمانوں اور چین میں شامل سنکیانگ کے کروڑہا مسلمانوں کے دین و ایمان کے تحفظ کی خاطر ان کی آزادی کا سروسامان بھی کرنا ہے۔

— اور ہمیں بھارت میں گھرے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کی نجات کی راہ بھی نکالنی ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ملک کے موجودہ مسائل کو وسعت ظرف اور حوصلہ مندی کے ساتھ حل کیا جائے۔ انتہا پسندانہ آویزشوں سے باز رہا جائے۔ اینگلو امریکی بلاک کے طوق سے گلو خلاصی حاصل کی جائے۔ روسی و چینی بلاک سے

بقیہ — مفتی محمود کی شخصیت

• — وہ ۶۳-۱۹۶۲ء کی قومی اسمبلی میں کتاب و سنت کے ناقابل تردید حوالوں سے عائلی قوانین وغیرہ کو خلاف اسلام ثابت کر رہے ہیں۔

• — وہ اسمبلی کے بجٹ سیشن کے موقعوں پر بجٹ کے غیر اسلامی پہلوؤں پر تقریریں کر کے پوری اسمبلی کو ہلا رہے ہیں۔

• — وہ اسمبلی میں ایسی مذہبی آزادی کی دفعات کو رد کر رہے ہیں جس کے ذریعہ ارتداد کا دروازہ کھلتا ہے۔

• — وہ دستور کی ایک ترمیم میں اس چور دروازہ کو بند کر رہے ہیں جس کے ذریعہ پاکستان جیسی خالص مسلم ریاست کا سربراہ کسی وقت ایک غیر مسلم بھی بن سکتا تھا۔

• — وہ تحریف دین کے فضل الرحمانی فتنہ کی ہر موقعہ پر خبر لے رہے ہیں۔

• — وہ بے حیائی کے مظاہر ثقافتی جشنوں کے خلاف ملتان میں احتجاج کرتے ہوئے اپنے چند رفقاء کے ساتھ سوئے زنداں جا رہے ہیں۔

• — وہ شورش کاشمیری کی گرفتاری، چٹان کی بندش چٹان پریس کی ضبطی اور آغا شورش صاحب کے مرن برت پر ملک بھر میں احتجاجی جلسوں اور جلوسوں کا انتظام کر رہے ہیں۔

• — وہ ایوب خاں کی آمریت کے خلاف ہونے والے مظاہروں اور جلسوں میں قائدانہ حیثیت سے پیش پیش ہیں اور اس کے لئے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے مختلف حصوں کا سفر کر رہے ہیں

• — وہ آٹھ جماعتوں کے اس اشتراک میں اہل دین اور علماء دین کی نمائندگی کر رہے ہیں، جو ملک کو ایوب خاں کی آمریت سے نجات دلانے کے لئے جمہوری مجلس عمل کے نام سے وجود میں آیا تھا۔

• — اور وہ راولپنڈی کی گول میز کانفرنس میں ان ۲۲- اسلامی نکات کے مطالبہ کی دستاویز پڑھ رہے ہیں جسے ۱۹۵۱ء میں ملک کے ۳۱ مقتدر علماء و شخصیتوں نے متفقہ طور پر پاکستان کے دستور و آئین کی اساس کے طور پر پاکستان کے دستور و آئین کی اساس کے طور پر ترتیب دیا تھا۔

یہ ہیں مفتی محمود جنہیں ہم سیاست کے ہر موڑ پر قائدانہ حیثیت میں قافلۂ سیاست کے آگے آگے دیکھتے ہیں۔ جن کے ایک ہاتھ میں علماء دین کی نمائندگی کا علم ہے اور دوسرے ہاتھ میں ۲۲- اسلامی نکات کے مطالبہ کی وہ دستاویز ہے۔ جس کے نفاذ سے ہی اس ملک کا مستقبل اسلامی بن سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سیاست کے میدان کی ان وادیوں کو عبور کرنے والے مفتی محمود کو ہم مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی درسگاہ میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتے ہوئے وقت کا فقیہہ و محدث بھی پاتے ہیں۔

اور پھر دین و سیاست کے دائرہ علم و قیادت سے باہر مفتی محمود صاحب، شیخ محمد یعقوب صاحب (ملتان) کے احاطے میں دوستوں، ملاقاتیوں کے جھرمٹ میں بیٹھے ہوئے بھی ملتے ہیں۔ جہاں میرے جیسے کم سواد اور بے علم افراد سے بے تکلفانہ اور دلچسپ گفتگوئیں کر رہے ہوتے ہیں اور اس موقعہ پر ذرہ برابر نہ علمی برتری کا اظہار ہے اور نہ سیاسی عظمت کی نمود ہے۔

مفتی محمود صاحب کی شخصیت کے یہ گوناگوں پہلو ایسے ہیں کہ جن پر قلم اٹھانا کم از کم مجھ جیسے کم علم انسان کے لئے انتہائی مشکل ہے۔

چنانچہ ان سطور پر ہی میں اکتفا کرتا ہوں، تاکہ محترم مدیر تبصرہ کے ارشاد کی تعمیل بھی ہو جائے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں ان کے قلمی عتاب کی زد میں نہ آ جاؤں۔ حق تو یہ ہے کہ مفتی صاحب کی شخصیت بعض لوگوں کے خود ساختہ "نابغوں" و "عبقریوں" سے کہیں بلند و بالا ہے اور ان کی علمی و سیاسی حیثیتوں کا احاطہ کرنے کے لئے بھی علم و سیاست کے دیدہ ور ماہر کی ضرورت ہے۔

ع سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے

... امیدیں نہ باندھی جائیں — سیاست کی پر اعتدال راہ اختیار کی جائے تاکہ پاکستان کے مسلمان عوام کی طاقت و ضمانت پر مبنی اسلامی نظام کی حامل حکومت قائم کر کے ان مقاصد کے حصول کے لئے تیاری کی جائے جو پاکستان کے قیام کا مقصود ہیں اور جن کا مختصراً ذکر اوپر کیا گیا۔

پندرہ روزہ درس قرآن و حدیث

۱۷- جنوری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد حنفیہ اہل سنت والجماعت پرانا دھرم پورہ لاہور بالمقابل لکڑ منڈی میں مولانا حسین علی صاحب وادبرچھن ناظم اعلیٰ جمعیت درس دیں گے۔

محمد ابراہیم دھرم پورہ لاہور!

مودودی دجل و فریب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان

۵ - آج یہ لوگ نہایت مکاری کے ساتھ کہتے ہیں کہ جب ہم شرعی سزاؤں کے نفاذ کے لیے کوئی بل پیش کرتے ہیں تو الحاد پرست ممبروں کی طرف سے ہماری مخالفت اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ مودودی نے یہ فتویٰ دیا ہے۔

۶ - مجھے یقین ہو چکا ہے کہ یہ لوگ خدا اور آخرت سے بالکل بے خبر ہیں۔

۷ - بلکہ ان کے انداز گفتگو میں دیانت تو درکنار شرافت تک کے آثار نہیں پائے جاتے۔

۸ - میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی کسی بات کی طرف التفات نہ کروں گا۔

۹ - اور صبر کے ساتھ اپنا کام کرتا رہوں گا۔

۱۰ - اور عنقریب ان ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا کیا مآل ہونے والا ہے۔

یہ ہے خلاصہ مودودی صاحب کے جواب کا۔

اس دس نمبری جواب میں پہلے کے چار نمبروں پر غور کیجیے اور تفہیمات والی اس عبارت کو ذرا دوبارہ پڑھیے۔ وہ اردو کی عبارت ہے۔ کیا یہ مفہوم علماء زبردستی اس میں داخل کرتے ہیں۔ یا وہ عبارت خود پکار پکار کر آپ کی دریدہ دہنی اور گستاخی کا اعلان کر رہی ہے۔ کیا اس میں ظلم کا لفظ نہیں ہے؟ کیا اس میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بولا گیا کہ اس نے ایسی سوسائٹی کے لیے یہ سزائیں مقرر ہی نہیں کیں اور کیا آپ زانی کے جرم کو ہلکا نہیں کر رہے کہ اس کا غیر معمولی مجرم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

آپ اپنی اس عبارت کی اشاعت کی ذمہ داری بھی علماء پر ڈال رہے ہیں کتنا مکر و فریب ہے۔ کیا کتاب آپ نے چھپانے کے لیے چھاپی تھی یا اشاعت کے لیے .... اور کیا کتابیں آپ کے تنخواہ دار مریدین بیچ بیچ کر پیٹ نہیں پالتے؟ اور کیا آپ نے اسی رسالہ میں مضمون کے آخر میں پھر نہیں لکھا کہ اسلام کے احکام تدریجاً جاری کرنے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ دو سیٹیں اسمبلی میں ملیں اور شرعی سزاؤں کا بل پیش کر دیا۔ کیا اس طرح آپ اپنی اندر کی گندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے الحاد پسندوں کے ہاتھ مضبوط نہیں کر رہے۔

کیا آپ عالمانہ جہالت سے کام لے کر یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی کتاب سے الحاد پسند فائدہ نہیں اٹھاتے اور صرف علماء ہی آپ کی تحریریں بتاتے ہیں۔

مودودی صاحب کی تحریروں کا زہر

ہم مودودی صاحب سے پوچھتے ہیں کیا آپ نے اپنی کتاب حقوق الزوجین میں خلع کی بحث میں نہیں لکھا کہ عورت کو اگر خاوند ناپسند ہو تو وہ خلع لے سکتی ہے اور قاضی کو ضروری نہیں ہے کہ وہ یہ تحقیق کرتا پھرے کہ وہ خاوند کو کیوں ناپسند کرتی ہے۔ اس طرح عورت ہر پانچ سال خاوند تبدیل کر سکتی ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ لاہور پی۔ ایل۔ ڈی ۱۹۵۹ء کے صفحہ ۵۹۶ پر ایک مقدمہ کے سیکنڈ اپیل پر یہ فیصلہ ہائی کورٹ کے تین ججوں نے نہیں کیا کہ مودودی کی کتاب حقوق الزوجین کے بیان کے مطابق عورت خاوند کو بد صورتی جیسی بات پر بھی خلع کر سکتی ہے۔ اور کیا آپ اپنے اسی اشتہار سے آنکھیں بند کر کے دنیا کو بھی اندھا سمجھتے ہیں۔ جو اشتہار آپ کی کتاب منصب رسالت کے ساتھ ہے۔ اور اس میں آپ کی کتاب مذکورہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ عدالتیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کی کتابوں کی گمراہی کا اثر کہاں کہاں جا پہنچا ہے۔ آپ تحریف و تلبیس یا فریب ساحرانہ کر رہے ہیں کہ آپ کی عبارتوں کی اشاعت صرف آپ کے مخالف علماء ہی کر رہے ہیں۔

مودودی صاحب کی صالحانہ گالیاں

مذکورہ عبارتوں میں مودودی صاحب نے [1] میں اور اس کے بعد جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مودودی صاحب کے باطن میں علماء دین کے خلاف کتنی نفرت و حقارت اور کتنا غیظ و غضب بھرا ہوا ہے۔ اقتدار کی خواہش اور علماء حق سے حسد کی آگ میں جل بھن کر وہ آپے سے باہر ہو کر کس طرح تہذیب و شرافت کی مٹی پلید کرتے اور صالحانہ شرافت کا کتنا اونچا معیار پیش کرتے ہیں۔

۱ - آپ نے علماء کرام کی نیت پر بھی حملہ کیا کہ سائل کو کیا خبر ہے کہ اس کی تہ میں کیا ہے؟ مودودی صاحب تہ نہ تلاش کیجیے۔ علماء دین نہ امریکہ کے ایجنٹ ہیں نہ سعودی عرب سے روپے لیتے ہیں۔ نہ کسی ملحد اور طبع زاد مجتہد کے سامنے ہاتھ ٹیکنے کو تیار ہیں۔ اور نہ ہی وہ حکومت کے گماشتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ ہر فتنے کی سرکوبی کریں۔ آپ تہ کی بات کہہ کر کہیں اپنے آئینے میں اپنا منہ تو نہیں دیکھ رہے۔

آپ نے انتقام کی خوب کہی کہ مجھ سے انتقام لے رہے ہیں۔ ایاز قدر خود بشناس۔ آپ سے علماء کو کیا خطرہ؟ آپ سے بڑے بڑے دینی فتنہ پردازوں کی دال علماء نے نہیں گلنے دی آپ کا فرقہ کیا کامیاب ہوگا۔

۲ - آپ نے علماء کرام کے بارے میں مکار کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ اوروں کو اپنی طرح سمجھ رہے ہیں۔ کیا بلند بانگ دعویٰ تہذیب کا یہی عملی نمونہ ہے۔ آپ اندھے ہیں کیا آپ کو معلوم ہی نہیں کہ اسمبلی میں کوئی ایسا بل اب تک پیش نہیں ہوا۔ اور نہ ہی قومی اسمبلی کے ممتاز عالم نے اس سلسلہ میں کوئی تقریر کی۔ آپ یونہی غصے میں دامن تہذیب کو پارہ پارہ کر رہے ہیں۔

۳ - آپ کو علماء کے انداز گفتگو میں شرافت کے آثار تک نظر نہیں آتے آپ دوسروں پر تنقید کریں، پیغمبروں کی باتوں میں کیڑے نکالیں، امام ربانی مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ تک کو معاف نہ کریں تو عین شرافت ہو اور علماء کرام آپ کی پلید اور بدبو دار تحریروں کا نوٹس لیں تو آپ کا پارہ چڑھ جائے۔ کیا صالحانہ شرافت کا یہی نمونہ ہے۔

۴ - آپ کو یقین ہے کہ علماء خدا اور آخرت سے بالکل بے فکر ہیں۔ خدا جانے آپ کو یہ علم یقین کہاں سے حاصل ہوا۔ بخاری شریف کی روایت سے تو آپ کو یقین نہیں آتا مگر علماء دین کے خلاف اتنی بڑی بدگمانی بلکہ اتنا یقین کہ خدا اور آخرت سے بے فکر ہیں۔

مودودی صاحب آپ وحی کا دعویٰ تو نہیں کر سکتے وحی تو اب صرف شیطان ہی اپنے دوستوں کو کرتا ہے۔ نبوت تو ختم ہو چکی ہے پھر یہ تقوی و ولایت کی طرح علماء دین کے خلاف یہ غیبت یقیناً کس طرح حاصل ہو گیا۔ اگر کوئی اہل اللہ یہ کہہ دے کہ مودودی میں ایمان کی رتی تک نہیں تو کیا آپ ناراض تو نہ ہوں گے۔ خدا کے لیے غصہ تھوک دیجیے اور علماء کے کہنے کے مطابق تمام گمراہانہ باتوں سے توبہ کر کے اپنی عاقبت درست کریں۔

۵ - آپ نے کہا کہ میرا فیصلہ ہے صبر سے کام کرتا جاؤں اور ان کی طرف کوئی التفات نہ کروں گا۔

کیا التفات نہ کرنے کا یہی معنی ہے جو آپ نے اختیار کیا اور کیا صبر کا یہی مطلب ہے کہ علماء کو شرافت سے عاری، مکار اور خدا سے بے خوف لکھ کیا فرمایا ضرور دو یہ اسی تہذیب و شرافت کا علمبردار ہے۔ (باقی آئندہ)

[1] یہ بات قطب العالم حضرت مولانا محمد علی صاحب لاہوری [illegible]

WEEKLY
TARJUMAN E ISLAM
LAHORE

ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ

قطب عالم شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست و مدیر:

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

یکے از مطبوعات:

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

سیاست افرنگ

(۱) سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں اگر دو مچھلیاں باہم دگر برسرِ پیکار ہوں تو سمجھ لیجئے کہ اس چپقلش میں بھی سیاستِ افرنگ کی کار فرمائیاں ہوں گی۔

فلسفہ انقلاب

(۲) کسی قوم کی جدّوجہد کی مثال اس عمارت کی سی ہے جس پر ہر آنے والی نسل پتھر رکھتی جا رہی ہے۔ عمارت کو بلند کرتی جا رہی ہے۔ اور جس انداز میں دیوار کا ہر پتھر اپنے نچلے پتھر سے جڑا ہوا اور مربوط ہوتا ہے بعینہٖ قوموں کی جدّوجہد میں تمام واقعات باہم دگر پیوستہ اور مربوط ہوتے ہیں یعنی ہر ایک واقعہ کسی گزشتہ واقعہ کا نتیجہ ہے۔

اور کسی ایسے واقعے کا پیش خیمہ ہے جو ہنوز ضمیر غیب اور بطن مستقبل میں پوشیدہ ہے۔

السیّد جمال عبدالناصر رحمۃ اللہ علیہ

قسط ۲

نماز کے اہم اور ضروری مسائل

حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب مفتی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

مسئلہ ۷۶:۔ سجدہ کی صحت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ کم از کم ایک ہاتھ اور ایک پاؤں زمین پر رہے۔ اگر ایسا سجدہ کیا کہ دونوں ہاتھ زمین پر نہیں لگتے۔ جیسے ہاتھ باندھ کر سجدہ کرے اور پورے سجدہ کے اندر ہاتھ کھول کر زمین پر نہیں رکھے تو سجدہ باطل ہو جائے گا دوبارہ کرنا ضروری ہوگا۔ اگر ایک ہاتھ زمین پر رکھ دیا تو سجدہ ادا ہو جائے گا۔ مگر مکروہ ہوگا۔ کیونکہ سنت کے خلاف ہے۔ اگر کوئی عذر ہو تو معذور معذور ہے۔ اس کیلئے کوئی محذور نہیں۔ ایسے ہی اگر سجدہ کے وقت دونوں پاؤں زمین سے اٹھا لیے اور پورے سجدہ میں کم از کم ایک پاؤں کی انگلیاں بھی زمین پہ نہیں لگائیں تو سجدہ نہیں ہوگا اور اگر کم از کم ایک پاؤں زمین پہ ایک تسبیح کا اندازہ لگا لیا۔ تو سجدہ ادا ہو جائیگا۔ مگر مکروہ۔ اور اگر سجدہ کے اندر کسی وقت دونوں پیر اتنے اٹھ گئے کہ دیکھنے والا یوں سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ کلابازی لینا چاہتا ہے تو نماز ٹوٹ گئی۔ ہر وہ کام جس سے نماز کی ہیت اور شکل و صورت کسی دیکھنے والے کے خیال میں باطل ہو جائے۔ اور وہ یہ خیال کرے کہ یہ نماز میں نہیں تو ایسے کام سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ مثلاً دونوں ہاتھ سے کوئی کام کرنا یا جیسے سینہ کو قبلہ سے پھیرنا وغیرہ وغیرہ۔ مفسدات کا بیان مستقل آئے گا۔

مسئلہ :۔ ۷۷ بعض لوگ دستار کو ماتھے پر باندھے رکھتے ہیں یعنی دستار کو سامنے کی طرف جھکا کر ماتھے پر رکھ دیتے ہیں۔ اور اسی طرح نماز میں کھڑے ہو جاتے ہیں تو سجدہ دستار پر ہوتا ہے۔ یہ سجدہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ اور اس طریقہ پر دستار کا باندھنا بھی ناجائز ہے۔ ماتھے کو ڈھانپ لینا تمام دنیا سے قبل یہود نے اختیار کیا تھا۔ کہ ان کے ماتھے پر روزمرہ کے گناہ قدرتاً تحریر ہو جاتے تھے تو اس تحریر کو چھپانے کے لیے دستار جھکا کر ماتھے کو ڈھانپ دیتے تھے۔

لہٰذا یہود کا اقتدا یہودی مزاج اور یہود نواز کوئی ہو تو کرے۔ مگر اسلامی مزاج اور سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق یہود کا طور طریق دیکھ بھی نہیں اختیار کیسے کرے۔

مسئلہ ۷۸:۔ سجدہ کا مقام اگر بلند ہو تو قدموں کی جگہ سے ایک فٹ کا اندازہ بلندی معاف ہے۔ سجدہ صحیح ہو جائے گا۔ اور اگر پیروں اور سجدہ کا مقام ایک فٹ سے زیادہ فرق رکھتا ہے یعنی سجدہ کا مقام بلند ہو تو ادا نہیں ہوتا۔ البتہ اگر کوئی اور جگہ نہ مل سکے تو پھر اجازت ہے۔ اور اگر کوئی مریض سجدہ کے لیے سر جھکا نہ سکے۔ اور سجدہ کے لیے کوئی تختہ رکھنا پڑے جو ایک فٹ سے زیادہ بلند ہو تو پھر ایسا مریض سجدہ نہ کرے بلکہ اشارہ کر کے سجدہ کو ادا کرے یعنی فقط سر جھکا کر سجدہ کرے مگر ایک فٹ سے زیادہ بلندی پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۷۹:۔ بعض علمائے تکبیر تحریمہ کو نماز کے اندر شمار کیا ہے۔ اور فرائض کی تعداد چھ لکھی ہے۔ اور بعض نے اپنے اختیار نماز کو ختم کرنا بھی فرض بتایا ہے۔ تو فرائض کی تعداد سات ہو گئی۔ مگر صحیح یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ نماز سے پہلے ہے وہ شرط ہے۔ جیسے طہارت اور خروج بالفعل فرض نہیں ہے۔

واجباتِ نماز

مسئلہ ۸۰:۔ واجب ہر اس فعل کو کہا جاتا ہے۔ جس کے ترک کرنے سے نماز میں سجدہ سہو لازم آجاتا ہے۔ اگر بھول کر ترک ہو جائے۔ اور اگر قصداً ترک کیا گیا تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۸۱:۔ نماز میں چودہ واجب ہیں۔ ان میں بھول کر اگر کوئی ترک ہو جائے تو سجدہ سہو لازم آجاتا ہے۔

واجبات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ ثنا کے بعد سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف کا پڑھنا۔

۲۔ سورۃ فاتحہ کے بعد کم از کم تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت بڑی کا پڑھنا۔ اس کو اصطلاحِ فقہ میں ضم سور کہا جاتا ہے۔

۳۔ سورۃ فاتحہ کو پہلے پڑھنا اگر کوئی اور سورۃ پہلے پڑھی گئی اور بعد کو الحمد شریف پڑھا اور بھول کر ہوا تو سجدہ سہو لازم ہو گیا۔ اور قصداً ایسا کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اور اعادہ ضروری ہے۔

۴۔ تعدیل ارکان یعنی ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنا تعدیل ارکان کے لیے ہر رکن میں کم از کم ایک تسبیح کا اندازہ ٹھہرنا۔ مثلاً اگر رکوع میں ایک تسبیح کا اندازہ نہیں ٹھہرا تو سجدہ سہو لازم آگیا اور اگر ایک تسبیح کا اندازہ دیر تک کر لی۔ مگر رکوع کی تسبیح (سبحان ربی العظیم) تین بار نہ کہا تو فرض ادا ہو جائیگا۔ اس لیے کہ تسبیحوں کا کہنا سنت ہے۔ اور ایک تسبیح کی قدر ٹھہرنا واجب اور صرف رکوع فرض ہے۔

۶۔ چھٹا واجب قعود اول میں تشہد کا پڑھنا یعنی جیسے پہلا قعود بیٹھنا واجب ہے۔ ایسے ہی پہلے قعود میں التحیات للہ سے عبدہ ورسولہ تک پڑھنا بھی واجب ہے۔

۷۔ آخری قعود میں تشہد کا پڑھنا بھی واجب ہے۔ آخری رکعت میں بیٹھنا فرض ہے۔ اور تشہد کا پڑھنا واجب ہے۔ تشہد سے مراد یہی ہے کہ التحیات للہ عبدہٗ ورسولہٗ تک پڑھنا اس سے آگے درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

۸۔ آٹھواں واجب **قومہ** ہے یعنی رکوع سے کھڑا ہونا۔

۹۔ نواں واجب **جلسہ** ہے یعنی پہلے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنا۔

۱۰۔ دسواں واجب السلام علیکم ورحمۃ اللہ آخر نماز میں کہنا۔ یعنی نماز کو ان الفاظ سے ختم کرنا۔ **تنبیہ**:۔ سلام دیتے ہوئے۔ السلام علیکم کے وجوب میں تو اتفاق ہے مگر کتنے لفظ واجب ہیں اس میں اختلاف ہے۔ بہرحال سلام پھیرنے کے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا چاہیئے۔

۱۱۔ گیارھواں واجب وتر کی نماز کے مخصوص ہے یعنی دعائے قنوت کا پڑھنا۔ وتر کی تیسری رکعت میں رکوع میں جانے سے قبل تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔ اور اس کا پڑھنا واجب ہے۔ بعض علماء نے دعائے قنوت سے پہلے جو تکبیر کہی جاتی ہے۔ اس کو واجب بتایا ہے۔ بہرحال دعائے قنوت کا پڑھنا بالاتفاق واجب ہے۔

۱۲۔ جہری نماز میں امام کے لیے واجب ہے کہ وہ قراۃ قرآن میں جہر کرے اور اکیلا نماز پڑھنے والا جہری نماز میں اختیار رکھتا ہے چاہے تو جہر سے قراۃ کرے اور چاہے تو اخفا کرے۔

۱۳۔ سرّی نماز میں امام ہو یا اکیلا نماز پڑھنے والا ہو دونوں کے لیے اخفا واجب ہے۔ یعنی قراۃ کو پست آواز سے پڑھنا واجب ہے۔ کہ اپنے کان سے آواز باہر نہ جائے۔ احیاناً کبھی ایک دو کلمہ کا جہر ہو جانا کوئی نقص پیدا نہیں کرتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۱۴ ر شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۴۱

شذرات

احمد حسین کمال

۲۳ سال کا تجربہ صحیح فیصلہ کے لئے کافی ہے

الیکشن کمشنر نے الیکشن پروگرام کا اعلان کردیا ہے اور ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو اسمبلی کی ممبری کے امیدواران اپنے کاغذات نامزدگی داخل کردینگے۔ اس طرح الیکشن مہم اپنے آخری مرحلہ میں داخل ہوجائے گی۔ تمام امیدوار کھل کر میدان میں آجائیں گے۔ اور تمام جماعتیں و متعلقہ گروہ اپنے اپنے امیدواروں کے حق میں پروپیگنڈا تیز تر کردیں گی۔

ابھی یہ بات توثیقین سے نہیں کہی جاسکتی کہ کسی ناگہانی صورت حال کے پیش آجانے یا کھڑی کردیئے جانے کی وجہ سے الیکشن پھر ملتوی کردیئے جائیں گے یا بہرصورت اب مقررہ وقت پر الیکشن کرا دیئے جائیں گے۔ تاہم کاغذات نامزدگی طلب کرنے کی تاریخ مقرر ہوجانے کے بعد غالب توقع یہی رکھنی چاہیئے کہ اب الیکشن وقت پر ہوجائیں گے۔ اگرچہ دوسرے پہلو کا بھی بعید اور دھندلا سا امکان موجود ہے بالخصوص مشرق وسطیٰ کے بگڑتے ہوئے حالات اگر خراب تر اور وسیع تر ہوگئے۔ تو دوسرے پہلو کا امکان قوی ہونے لگے گا۔

بہرحال فی الوقت الیکشن کا پروگرام اپنے آخری مرحلہ کی پہلی منزل میں داخل ہوگیا ہے الیکشن میں جو جو عناصر حصہ لے رہے ہیں، پاکستان کے عوام سے اب وہ ڈھکے چھپے نہیں رہے ہیں۔ پاکستان کے عوام ان عناصر کے حقیقی مقاصد اور ان کے ماضی و حال کے حالات سے بے خبر بھی نہیں ہیں۔

ایک قوم کے لئے صحیح و غلط اور اپنے حقیقی خیرخواہوں اور مفاد پرستوں کے درمیان تمیز کرنے کے لئے اس دور میں ۲۳ سال کا عرصہ اور تجربہ نہایت کافی ہونا چاہیئے۔

۲۳ سال کی مدت نے ہر عنصر کو بے نقاب کردیا ہے اور ان مسائل کو بھی اجاگر کردیا ہے جن کے صحیح حل پر پاکستان کے مستقبل کا انحصار ہے۔

آزادی کے بعد پاکستان کے مسلمانوں کا مقدر، دو طبقوں کے ہاتھوں میں آیا۔ وہ سیاست دان جو مسلم لیگ کی تحریک پاکستان کے آخری مرحلہ پر مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ انگریزوں کی نہایت وفادار بیوروکریسی (افسر شاہی) کے ارکان جنہوں نے پاکستان کی نئی حکومت کے اعلےٰ مناصب سنبھالے۔

پہلے طبقہ کے لوگوں میں نواب مشتاق احمد گورمانی صاحب جیسے حضرات تھے اور دوسرے طبقہ میں مرحوم غلام محمد، سر محمد ظفر اللہ (مرزائی) چوہدری محمد علی صاحب جیسے حضرات شامل تھے۔

مرکزی وزارت میں اگرچہ خان لیاقت علی خاں مرحوم جیسے تحریک پاکستان کے بے لوث افراد موجود تھے۔ تاہم یہ کابینہ ایک طرف جوگندر ناتھ منڈل جیسے وزیروں کے خفیہ منصوبوں کی زد میں تھی۔ جو موقعہ ملتے ہی بھارت فرار ہوگئے۔ اور دوسری طرف ملک غلام محمد جیسے انگریزی بیوروکریسی کے وفادار افراد کی سازشوں کا نشانہ تھی جنہیں جیسے ہی موقعہ ملا، پاکستان کی جمہوری و دستوری بساط کو لپیٹ کر رکھ دیا۔

اس کے ساتھ ہی صوبہ سرحد، پنجاب وغیرہ کے انگریز گورنروں کی پراسرار سرگرمیوں کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ جو کئی سال تک پاکستان کی علاقائی سیاست و انتظام میں برطانوی بیوروکریسی کے ذہن کے ساتھ دخیل رہے۔

علاوہ ازیں فوج کا نظام بھی پاکستان میں ایک عرصہ تک انگریز کمانڈر انچیف (گریسی) کی تحویل میں رہا جو اپنے خاکہ کے مطابق فوجی افسران کی تنظیم کر کے اپنا قابل اعتماد جانشین ایوب خاں کو مقرر کر کے رخصت ہوئے۔

اس سیاسی و انتظامی پس منظر کے سایہ میں پاکستان کے ابتدائی سال پروان چڑھے۔ جس کے خطرناک نتائج کا آغاز پاکستان کے پہلے وزیراعظم جناب خان لیاقت علی خاں کے قتل کی اندوہناک واردات کے ساتھ ہوا۔ اور اگر یہ روایت صحیح ہے کہ قائداعظم کے آخری ایام نہایت بے بسی کے ساتھ گذرے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ پاکستان میں تخریبی اور استحصالی عناصر کی سازشوں کا آغاز قائداعظم کی زندگی میں ہی ہوچکا تھا۔

ملک جب آزاد ہوا تو یہاں کے مسائل صرف تین تھے ۱۔
پہلا مسئلہ یہ تھا کہ ملک کا دستور مسلمان عوام جن کی ۹۹ فیصد اکثریت سنی حنفی مسلمانوں پر مشتمل تھی ان کے مسلک کے مطابق بن جائے۔ اور اگر اس کو دوسرے ملکوں

(ورق الٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ گیٹ سے شائع کیا

سے تعلق رکھنے والے لوگ پسند نہیں کرتے تھے، تو سنی حنفی مسلمان اکثریت نے ایثار سے کام لے کر ایک ایسے فارمولے کو قبول کرنے پر رضامندی کا اظہار کر دیا تھا۔ جو شیعہ و اہل حدیث حضرات کے لئے قابل قبول تھا۔ یعنی ۳۱ علماء کے متفقہ ۲۲ نکات جس میں آگے چل کر سب کی رضامندی سے ختم نبوت کے عقیدہ کا تحفظ بھی شامل کر لیا گیا تھا۔ یہ پہلا مسئلہ نہایت صاف، واضح اور متفق علیہ تھا۔ لیکن جن ہاتھوں میں اقتدار تھا اور جو گروہ دستور سازی کے لئے مقرر تھا۔ وہ اسے ٹالتا رہا، ٹالتا رہا۔ تا آنکہ اسلامی دستور کا مسئلہ نزاعی مسئلہ بنا دیا گیا۔

اسلامی دستور سازی سے سیاسی اقتدار کی وہ شکل سامنے آ سکتی تھی جو اسلام کو مطلوب ہے لیکن جب اسلامی دستور ہی نہیں بنا تو اسلامی اقتدار کے برپا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور مسلمان عوام کے اقتدار کے قیام کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی تھی۔ دستور سازی پر ہی اقتدار کی جمہوری شکل کا بھی انحصار تھا۔ قوم اس سے بھی محروم رہی اور یہاں جمہوری نظام بھی برپا نہیں ہو سکا۔

بالآخر ملک سیاسی آمریت کے تسلط میں چلا گیا اور مسلم لیگ کے ہی بہت سے مقتدر سیاست دانوں نے اس آمریت کے دست و بازو بننا قبول کر لیا۔ ملک غلام محمد، سکندر مرزا اور ایوب خاں کا طویل دور سیاسی آمریت کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

اسلامی دستور اور سیاسی آزادی سے محرومی کے بعد اقتصادی اور معاشی آزادی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پاکستان کا دوسرا مسئلہ یہ ہی تھا کہ انگریزوں کے حاکمانہ تسلط اور ہندوؤں کے اقتصادی غلبہ سے نجات حاصل کرنے کے بعد یہاں معیشت کا ایسا نظام قائم کیا جانا چاہیئے جو غریبی اور امیری کے بھیانک تفاوت کو ختم کر دے۔ کاشتکار جس زمین پر کاشت کاروں کو زمینیں مل جائیں۔ مزدوروں کے اشتراک و تعاون سے صنعتیں قائم ہوں وہ کارخانوں میں حصہ دار کی حیثیت سے کام کریں۔ سرمایہ لگانے والے اپنے سرمائے کا جائز حصہ لیں اور مزدور اپنے دماغ و جسم کی محنت کا پورا پورا حصہ پائیں۔

تجارت کے شعبہ کی بھی اسی طرح تشکیل ہو، اس طرح پاکستان میں اسلامی احکام حلال و حرام پر مبنی معیشت کا نظام برپا ہو۔ اور کسی کو کسی سے ناجائز استحصال کا موقعہ نہ ملے۔ لیکن جب ملک سیاسی آمریت کے شکنجہ میں جکڑا گیا، تو اب عوام کی اقتصادی آزادی کی حفاظت کس طرح ممکن تھی۔ چنانچہ جلد ہی پاکستان کی معیشت پر چند خاندانوں کی اجارہ داری قائم ہونا شروع ہو گئی اور ملک کی پیداوار پر گنے چنے گھرانے قابض ہو گئے۔ ان کو بین الاقوامی سہارا برطانیہ اور امریکہ کے بڑے بڑے صنعت کاروں اور سرمایہ داروں نے دیا اور اس طرح پاکستان کا اقتصادی و معاشی ڈھانچہ اسٹرلنگ اور ڈالر کا غلام بنا دیا گیا۔

پاکستان کا تیسرا مسئلہ نظم و نسق کے شعبوں سے متعلق تھا۔ یہ شعبے جس انتظامیہ کی تحویل میں تھے۔ اسے انگریزوں نے اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے عوام سے بالاتر رکھا تھا، پولیس کا محکمہ، مال کا محکمہ اور اسی طرح کے دوسرے تمام محکمہ جات کی تنظیم اس طور سے کی گئی تھی کہ کروڑوں عوام اس کے دست نگر بن کر رہ جائیں۔ چنانچہ وہ انگریزوں کے دور حکومت افسر شاہی شکنجے میں جکڑے رہے۔ پولیس کا ایک سپاہی عوام کے لئے فرعون وقت ثابت ہوتا اور کسانوں کے لئے پٹواری کی حیثیت ہامان سے کم نہیں تھی۔

پاکستان کے قیام کے بعد اگر فوراً ہی اسلامی دستور سازی ہو جاتی۔ اسلام کے شورائی نظام کے مطابق اقتدار کی کنجیاں براہ راست مسلمان عوام کے ہاتھوں میں آ جاتی اور ملک کے نظام معیشت میں بدکردار امراء کا طبقہ وجود نہ پاتا، پولیس اور حکام کو بدعنوانیوں کی ترغیب دلانے والے دولت مندی کے سامان نہ ہوتے۔ تو یہاں اسلام کے نظام امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مطابق انتظامیہ کی تشکیل ہوتی اور قوم افسر شاہی کے ظالمانہ نظام سے نجات پا لیتی۔ غرضیکہ ان تینوں مسائل پر عوام کی مکمل محرومیوں نے بھیانک اثر ڈالا، اور آج پاکستان سیاسی آمریت اقتصادی تغلب اور انتظامی جبر و بدعنوانی کی شدید ترین لپیٹ میں آیا ہوا ہے۔

موجودہ مارشل لاء نے جو عبوری اقدامات کئے ہیں۔ ان کی مخلصانہ سرگرمیوں کے باوجود ان سے متوقع نتائج نمودار نہیں ہو سکے ہیں۔ اور وہ عناصر پوری آزادی بلکہ ایک حد تک غالب حیثیت میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ جو نہ تو ملک کو ایسا دستور و نظام دینے کے لئے آمادہ ہیں جس کے ذریعہ اسلامی احکام کا فوری نفاذ ہو جائے اور اقتدار پاکستان کے غریب عوام مزدوروں کسانوں اور محنت پیشہ افراد کے حقیقی نمائندوں کی طرف منتقل ہو جائے۔ نہ وہ اقتصادی غلبہ کی موجودہ صورت حال کو بدلنے کے لئے تیار ہیں کہ کسان اور مزدور باعزت اور مطمئن زندگی بسر کرنے کے قابل بن جائیں۔ اور نہ وہ انتظامیہ میں کسی ایسی تبدیلی کو پسند کرتے ہیں جس سے انگریزی اور نوکر شاہی و افسر شاہی کا غلبہ ختم ہو۔ شہری انتظام میں شہریوں کو مکمل عمل و دخل حاصل ہو جائے۔ اور سرکاری حکام و ملازمین کی حیثیت عوامی خادموں کی بن جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام جس پروگرام کے ساتھ الیکشن کے میدان میں آئی ہے۔ اس کا مقصد ان خرابیوں کی مکمل اصلاح اور انقلاب احوال ہے۔ اس وقت ملک میں جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے جس کی صفیں ان عناصر سے پاک ہیں جو کسی نہ کسی واسطے سے ان خرابیوں کے ذمہ دار ہیں۔

ماضی کے اصحاب اقتدار، ریٹائرڈ سول و فوجی افسران اور سرمایہ دار، جاگیردار طبقہ قریب قریب ہر صف میں گھس گئے ہیں اور سب ہی نے اسلام کے نام... اور پاکستان کی خیر خواہی کی نقاب چہرے پر ڈال لی ہے۔ اس کے باوجود امید ہے کہ ۲۳ سال کے تجربہ کی روشنی میں عوام ان عناصر اور ان کے حامی گروہوں کے چہروں کو پہچاننے میں غلطی نہیں کریں گے اور اس فیصلہ کن مرحلہ پر وہ محض خوش آئند و علامتی نعروں اور ہنگاموں سے متاثر ہو کر اپنے مستقبل کو داؤ پر نہیں لگائیں گے۔ اس لئے کہ ۲۳ سال کا تجربہ ایک قوم کو صحیح و غلط میں تمیز کرنے کے لئے کافی ہے۔

اردنی حکومت اور فلسطینی مجاہدین کے درمیان باہمی تصادم کی حقیقت

امریکہ اور اسرائیل کے لئے یہ امر توقع کے بالکل خلاف ثابت ہوا کہ اس کی پیش کردہ امن تجاویز مصر و اردن اور ان کے حامی عرب ممالک قبول کر لیں گے۔ امریکہ اور اسرائیل کو اس امر کا پورا یقین تھا کہ مصر و اردن ان تجاویز کو یکسر مسترد کر دیں گے۔ اور اسرائیلی جارحیت برقرار رکھنے اور امریکی طرف سے اسرائیل کا مکمل تحفظ کرنے کے لئے عالمی جواز کی راہ ہموار کر دیں گے۔ لیکن مصر کی طرف سے ان تجاویز کی قبولیت نے امریکہ اور اسرائیل دونوں کی خفیہ توقعات پر پانی پھیر دیا۔ اور وہ ایک ایسی مشکل میں گرفتار

(باقی صـ ۱۷ پر)

قومی اسمبلی

مغربی پاکستان کیلئے ریٹرننگ اور اسسٹنٹ ریٹرننگ افسروں کی حلقہ وار فہرست جاری کر دی گئی

اسلام آباد ——— آج یہاں حکومت نے مجوزہ انتخابات میں قومی اسمبلی کے حلقوں کے لئے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں میں ریٹرننگ اور اسسٹنٹ ریٹرننگ افسروں کی مندرجہ ذیل فہرست جاری کی ہے۔

صوبہ سرحد

قومی اسمبلی کا حلقہ نمبر	ریٹرننگ افسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر
این ڈبلیو/۱ پشاور ۱	اسسٹنٹ کمشنر (صدر) پشاور	—
〃 〃 /۲ 〃 ۲	سٹی مجسٹریٹ پشاور	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (۱) پشاور 〃 〃 〃 (۱) چارسدہ
〃 〃 (۳) 〃 (۳)	اسسٹنٹ کمشنر چارسدہ	—
〃 〃 /۴ 〃 ۴	〃 〃 نوشہرہ	—
〃 〃 /۵ ہزارہ ۱	〃 〃 بٹگرام	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بٹگرام
〃 〃 /۶ 〃 ۲	〃 〃 مانسہرہ	ڈویژنل فارسٹ افسر کاغان
〃 〃 /۷ 〃 ۳	〃 〃 ایبٹ آباد	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (۱) ایبٹ آباد
〃 〃 /۸ 〃 ۴	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ہزارہ ایبٹ آباد	〃 〃 〃 〃 ہری پور 〃 〃 〃 (۳) ایبٹ آباد
〃 〃 /۹ مردان ۱	اسسٹنٹ کمشنر مردان	〃 〃 〃 (۲) مردان
〃 〃 /۱۰ 〃 ۲	〃 〃 صوابی	〃 〃 〃 (۱) صوابی
〃 〃 /۱۱ مردان ہزارہ	ایڈیشنل کمشنر پشاور	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ہزارہ ایبٹ آباد
〃 〃 /۱۲ کوہاٹ	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کوہاٹ	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (۲) صوابی 〃 〃 〃 کوہاٹ 〃 〃 〃 ہنگو 〃 〃 〃 کارک
〃 〃 /۱۳ ڈی آئی خاں	ڈپٹی کمشنر ڈی آئی خاں	〃 〃 〃 ڈی آئی خاں 〃 〃 〃 ٹانک 〃 〃 〃 کلاچی
〃 〃 /۱۴ بنوں	ڈپٹی کمشنر بنوں	〃 〃 〃 بنوں 〃 〃 〃 لکی
〃 〃 /۱۵ چترال، دیر سوات	ڈپٹی کمشنر چترال	ایجنسی سرجن چترال تحصیلدار کوہستان ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (۱) سوات ماتا
〃 〃 /۱۶ سوات ۱	ایڈیشنل کمشنر مالاکنڈ ڈویژن سیدو شریف	اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر مالاکنڈ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کوز سوات سیدو شریف
		ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بر سوات ماتا 〃 〃 〃 بنیر ڈگر 〃 〃 سوات مالاکنڈ 〃 سام رانی زئی درگئی
این ڈبلیو/۱۷ سوات	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سوات سیدو شریف	〃 〃 کمشنر شانگلا پیسر الپوری 〃 〃 〃 بار سوات ماتا 〃 〃 〃 کوز سوات سیدو شریف
این ڈبلیو/۱۸ دیر	اسسٹنٹ کمشنر دیر شیر گڑھ	〃 〃 〃 دیر تحصیلدار ہریا
این ڈبلیو/۱۹ قبائلی علاقہ ۱	پولیٹیکل ایجنٹ مہمند ایجنسی پشاور	اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر مہمند ایجنسی آمیکا گھنڈ
این ڈبلیو/۲۰ قبائلی علاقہ ۲	پولیٹیکل ایجنٹ کرم ایجنسی پارا چنار	اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر کرم ایجنسی پارہ چنار
این ڈبلیو/۲۱ قبائلی علاقہ ۳	پولیٹیکل ایجنٹ خیبر ایجنسی پشاور	اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر خیبر ایجنسی پشاور
این ڈبلیو/۲۲ قبائلی علاقہ ۴	ایڈیشنل کمشنر ڈی آئی خاں ڈویژن ڈی آئی خاں	پولیٹیکل ایجنٹ نارتھ وزیرستان ایجنسی ڈپٹی کمشنر میران شاہ
این ڈبلیو/۲۳ قبائلی علاقہ ۵	ایڈیشنل کمشنر ڈی آئی خاں ڈویژن ڈی آئی خاں	پولیٹیکل ایجنٹ ساؤتھ وزیرستان ایجنسی ڈپٹی کمشنر ڈی آئی خاں
این ڈبلیو/۲۴ قبائلی علاقہ ۶	اسسٹنٹ کمشنر ہنگو	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (۲) پشاور پولیٹیکل تحصیلدار کوہاٹ
این ڈبلیو/۲۵ قبائلی علاقہ ۷	اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ باجور — منارہ	پولیٹیکل تحصیلدار سالار زئی پولیٹیکل نائب تحصیلدار اتمان خیل علی زئی

صوبہ پنجاب

قومی اسمبلی کا حلقہ نمبر	ریٹرننگ افسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر
این ڈبلیو/۲۶ راولپنڈی ۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) راولپنڈی	اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی
این ڈبلیو/۲۷ 〃 ۲	〃 〃 راولپنڈی ۲	〃 〃 〃 〃

قومی اسمبلی کا حلقہ نمبر	ریٹرننگ افسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر
این ڈبلیو/۲۸ راولپنڈی ۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) راولپنڈی	۲۔ اسسٹنٹ کمشنر مری
		〃 ۱ 〃 〃 مری
		۲ 〃 〃 کہوٹہ
این ڈبلیو/۲۹ راولپنڈی ۴	〃 〃	۱ 〃 〃 گوجرخان
		۲ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ریونیو) راولپنڈی
این ڈبلیو/۳۰ کیمبل پور ۱	اسسٹنٹ کمشنر کیمبل پور	۱۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ریونیو) کیمبل پور
این ڈبلیو/۳۱ کیمبلپور ۲	ایڈیشنل کمشنر (جنرل) کیمبلپور	۱۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۲ کیمبلپور
		۲۔ 〃 〃 ۳ 〃
این ڈبلیو/۳۲ جہلم ۱	اسسٹنٹ کمشنر جہلم	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (۲) جہلم
〃 〃/۳۳ 〃 ۲	〃 چکوال	ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چکوال
〃 〃/۳۴ 〃 ۳	〃 پنڈدادنخان	〃 پنڈدادنخان
〃 〃/۳۵ گجرات ۱	〃 گجرات	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (۲) گجرات
〃 〃/۳۶ 〃 ۲	〃 کھاریاں	〃 〃 ۲ کھاریاں
〃 〃/۳۷ 〃 ۳	〃 منڈی بہاؤالدین	〃 ۲ منڈی بہاؤالدین
〃 /۳۸ 〃 ۴	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (کنسالیڈیشن) گجرات	〃 〃 ۳ گجرات
		〃 〃 ۱ کھاریاں
		〃 ۱ منڈی بہاؤالدین
〃 〃/۳۹ سرگودھا ۱	اسسٹنٹ کمشنر سرگودھا	〃 〃 ۲ سرگودھا
〃 〃/۴۰ 〃 ۲	〃 بھلوال	〃 〃 ۱ بھلوال
〃 /۴۱ 〃 ۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) سرگودھا	۱ 〃 〃 ۳ سرگودھا
		۲ 〃 〃 ۲ بھلوال
〃 ۴۲ 〃 ۴	اسسٹنٹ کمشنر خوشاب	〃 کمشنر ۱ خوشاب
〃 ۴۳ 〃 ۵	ایڈیشنل کمشنر (کنسالیڈیشن) سرگودھا	۱ 〃 〃 ۲ 〃
		۲ 〃 〃 شاہ پور
〃 ۴۴ میانوالی ۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) میانوالی	اسسٹنٹ کمشنر میانوالی
		〃 عیسیٰ خیل
〃 ۴۵ میانوالی ۲	اسسٹنٹ کمشنر بھکر	اکسٹرا اسسٹنٹ کالونائزیشن افسر بھکر
〃 ۴۶ جھنگ ۱	〃 جھنگ	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھنگ
〃 ۴۷ 〃 ۲	〃 چنیوٹ	〃 〃 چنیوٹ
〃 ۴۸ 〃 ۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) جھنگ	〃 (ریونیو) جھنگ
		〃 شورکوٹ
〃 ۴۹ لائلپور ۱	اسسٹنٹ کمشنر لائلپور	〃 ۳ لائل پور
〃 ۵۰ 〃 ۲	〃 〃	〃 ۳ 〃
〃 ۵۱ 〃 ۳	〃 〃	〃 ۳
〃 ۵۲ 〃 ۴	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) لائلپور	〃 ۱ ٹوبہ ٹیک سنگھ
		〃 ۴ لائلپور

قومی اسمبلی کا حلقہ نمبر	ریٹرننگ افسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر
این ڈبلیو/۵۳ لائلپور ۵	اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۱ ٹوبہ ٹیک سنگھ
〃 〃/۵۴ لائلپور ۶	〃 〃	〃 〃 ۱ 〃
〃 〃/۵۵ 〃 ۷	〃 جڑانوالہ	〃 ۱ جڑانوالہ
〃 〃/۵۶ 〃 ۸	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) لائلپور	〃 ۱ 〃
		〃 ۱ سمندری
〃 〃/۵۷ 〃 ۹	اسسٹنٹ کمشنر سمندری	〃 ۱ 〃
〃 〃/۵۸ لاہور ۱	سٹی مجسٹریٹ لاہور	—— انچارج بینوولنٹ فنڈ برانچ لاہور
〃 〃/۵۹ 〃 ۲	اسپیشل ریلوے مجسٹریٹ لاہور	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۱ 〃
〃 〃/۶۰ 〃 ۳	کنٹونمنٹ مجسٹریٹ لاہور	سب رجسٹرار لاہور
〃 〃/۶۱ 〃 ۴	کارپوریشن مجسٹریٹ لاہور	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نمبر ۳ 〃
〃 〃/۶۲ 〃 ۵	اسسٹنٹ کمشنر لاہور	〃 〃 نمبر ۲ 〃
〃 〃/۶۳ 〃 ۶	〃 قصور	〃 قصور
〃 〃/۶۴ 〃 ۷	〃 چونیاں	〃 〃 چونیاں
〃 〃/۶۵ 〃 ۸	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (کنسالیڈیشن) لاہور	(۱) 〃 (ریونیو) قصور
		(۲) 〃 〃 〃 چونیاں
〃 〃/۶۶ شیخوپورہ ۱	ایڈیشنل ڈپٹی (جنرل) شیخوپورہ	〃 نمبر ۱ شیخوپورہ
〃 〃/۶۷ نمبر ۲	اسسٹنٹ کمشنر شیخوپورہ	〃 (ریونیو) 〃
〃 〃/۶۸ نمبر ۳	〃 فیروزوالہ	〃 نمبر ۱ فیروزوالہ
〃 〃/۶۹ نمبر ۴	〃 ننکانہ	〃 ننکانہ
〃 /۷۰ گوجرانوالہ نمبر ۱	سٹی مجسٹریٹ گوجرانوالہ	〃 III گوجرانوالہ
〃 〃/۷۱ نمبر ۲	اسسٹنٹ کمشنر 〃	〃 (ریونیو) 〃
〃 〃/۷۲ نمبر ۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) گوجرانوالہ	۱ 〃 III 〃
		۲ 〃 〃 وزیر آباد
〃 〃/۷۳ نمبر ۴	اسسٹنٹ کمشنر حافظ آباد	〃 I حافظ آباد
〃 〃/۷۴ سیالکوٹ نمبر ۱	〃 سیالکوٹ	〃 (ریونیو) سیالکوٹ
〃 〃/۷۵ نمبر ۲	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) سیالکوٹ	(۱) 〃 〃 پسرور
		(۲) سیٹلمنٹ افسر سیالکوٹ
〃 〃/۷۶ نمبر ۳	اسسٹنٹ کمشنر نارووال	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نارووال
〃 〃/۷۷ نمبر ۴	〃 شکرگڑھ	〃 I سیالکوٹ
〃 〃/۷۸ نمبر ۵	〃 ڈسکہ	〃 II 〃
〃 〃/۷۹ ملتان نمبر ۱	〃 ملتان	〃 (ریونیو) ملتان
〃 〃/۸۰ ملتان نمبر ۲	〃 〃	〃 I ملتان
〃 〃/۸۱ نمبر ۳	〃 کبیروالہ	〃 (ریونیو) کبیروالہ
〃 /۸۲ نمبر ۴	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ملتان	(۱) 〃 〃 〃 ملتان
		(۲) 〃 I خانیوال
〃 〃/۸۳ نمبر ۵	اسسٹنٹ کمشنر خانیوال	〃 I 〃
〃 〃/۸۴ نمبر ۶	〃 وہاڑی	〃 II وہاڑی

(باقی صہ ۱۵ پر)

مغربی پاکستان میں صوبائی انتخابات کے لئے ریٹرننگ اور اسسٹنٹ ریٹرننگ افسروں کی فہرست کا اعلان

اسلام آباد۔ حکومت نے مجوزہ عام انتخابات میں مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کے انتخابی حلقوں کے لئے درج ذیل ریٹرننگ اور اسسٹنٹ ریٹرننگ افسروں کی تقرری کا اعلان جاری کر دیا ہے۔

صوبہ سندھ

صوبائی اسمبلی کا انتخابی حلقہ	ریٹرننگ افسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر
پی، ایس ۱ جیکب آباد ۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جیکب آباد	۱- مختار کار گڑھی خیرو
		۲- ″ ″ جیکب آباد
		۳- ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز جیکب آباد
″ ۲ ″ ۲	اسسٹنٹ کمشنر کندھ کوٹ	۱- مختار کار ٹھل
		۲- ″ ″ کندھ کوٹ
″ ۳ ″ ۳	″ ″ ″	۱- ″ ″ ″
		۲- ″ ″ کاشمور
″ ۴ سکھر-۱	″ میرپور ماتھیلو	۱- ″ ″ میرپور ماتھیلو
		۲- ″ ″ اوباڑو
″ ۵ سکھر-۲	″ ″ گھوٹکی	۱- ″ ″ گھوٹکی
		۲- ″ ″ پنوعاقل
″ ۶ سکھر-۳	ایکسٹرا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر سکھر	سیٹلمنٹ مختار کار سکھر
″ ۷ سکھر-۴	اسسٹنٹ کمشنر شکارپور	مختار کار شکارپور
″ ۸ سکھر-۵	سٹی مجسٹریٹ سکھر	۱ ـــــ مختار کار سکھر
		۲- سیٹلمنٹ مختار کار ″
″ ۹ ″ ۶	اسسٹنٹ کمشنر سکھر	مختار کار روہڑی
″ ۱۰ لاڑکانہ ۱	″ ″ شہداد کوٹ	۱- مختار کار شہداد کوٹ
		۲- ″ میرو خاں
″ ۱۱ ″ ۲	″ ″ قمبر	۱- ″ وارہ
		۲ ″ قمبر
″ ۱۲ ″ ۳	″ ″ لاڑکانہ	مختار کار ڈوکری
″ ۱۳ ″ ۴	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاڑکانہ	۱- ″ رتوڈیرو
		۲- ″ لاڑکانہ
″ ۱۴ نواب شاہ-۱	اسسٹنٹ کمشنر نواب شاہ	″ نواب شاہ
″ ۱۵ ″ -۲	سٹی مجسٹریٹ نواب شاہ	″ سکرنڈ
″ ۱۶ ″ ۳	اسسٹنٹ کمشنر مورو	″ مورو
″ ۱۷ ″ ۴	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نواب شاہ	″ کنڈیارو
″ ۱۸ ″ ۵	اسسٹنٹ کمشنر نوشہرو فیروز	″ نوشہرو فیروز
″ ۱۹ خیرپور ۱	ایکسٹرا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر خیرپور	″ خیرپور
پی، ایس ۲۰/ خیرپور ۲	اسسٹنٹ کمشنر خیرپور	مختار کار گمبٹ
″ ″ ۲۱ ″ ۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر خیرپور	۱- ″ کوٹ ڈیجی
		۲- ″ نارا
″ ″ ۲۲ ″ ۴	اسسٹنٹ کمشنر میرواہ بمقام کوٹ ڈیجی	۱- ″ فیض گنج
		۲- ″ میرواہ
″ ″ ۲۳ حیدرآباد ۱	″ ″ ہالہ	″ ہالہ
″ ″ ۲۴ ″ ۲	ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ٹنڈو الہ یار	″ ٹنڈو الہ یار
″ ″ ۲۵ ″ ۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (۱) حیدرآباد	چیف آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل حیدرآباد
″ ″ ۲۶ ″ ۴	″ ″ ″ (۲) ″	سٹی مختار کار حیدرآباد
″ ″ ۲۷ ″ ۵	علاقہ اور میونسپل مجسٹریٹ حیدرآباد	ڈیولپمنٹ آفیسر ٹنڈو محمد خاں
″ ″ ۲۸ ″ ۶	اسسٹنٹ کمشنر صدر سب ڈویژن حیدرآباد	تعلقہ مختار کار حیدرآباد
″ ″ ۲۹ ″ ۷	″ ″ ٹنڈو محمد خاں	مختار کار ٹنڈو محمد خاں
″ ″ ۳۰ ″ ۸	ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ماتلی	۱- ″ ماتلی
		۲- ″ ٹنڈو باگو
″ ″ ۳۱ ″ ۹	اسسٹنٹ کمشنر بدین	۱- ″ بدین
		۲- ″ ٹنڈو باگو
″ ″ ۳۲ دادو ۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر دادو	۱- ″ جوہی
		۲- ″ کے این شاہ
″ ″ ۳۳ ″ ۲	اسسٹنٹ کمشنر دادو	۱- ″ دادو
		۲- ″ جوہی
″ ″ ۳۴ ″ ۳	″ ″ کوٹڑی	۱- ″ سیہون
		۲- ″ کوٹڑی برائے کوٹڑی اور محال کوہستان
″ ″ ۳۵ تھرپارکر ۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) میرپور خاص	مختار کار میرپور خاص
″ ″ ۳۶ ″ ۲	اسسٹنٹ کمشنر میرپور خاص	″ ″ جیمس آباد
″ ″ ۳۷ ″ ۳	″ ″ ناراوادی بمقام میرپور خاص	″ ″ عمرکوٹ
″ ″ ۳۸ ″ ۴	″ ″ ریگستان بمقام مٹھی	″ ″ نگرپارکر

صوبائی اسمبلی کا انتخابی حلقہ	ریٹرننگ افیسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افیسر
پی، ایس ۳۹ تھرپارکر ۵	اسسٹنٹ کمشنر ریگستان بمقام مٹھی	مختار کار مٹھی
" " ۴۰ سانگھڑ - ۱	" شہدادپور	" " شہدادپور
" " ۴۱ " - ۲	" " "	" " سنجھورو
" " ۴۲ " ۳	" " سانگھڑ	۱ " " کھپرو ۲ " " سانگھڑ ۱ " " ٹھٹہ
" " ۴۳ ٹھٹہ ۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ٹھٹہ	۲ " " سجاول
پی، ایس ۴۴ " ۲	سب ڈویژنل مجسٹریٹ سجاول	۱ " " میرپوربٹھورو ۲ " " جاتی ۳ " " شاہ بندر
" " ۴۵ " ۳	" " " ٹھٹہ	۱ " " میرپورساکرو ۲ " " گھوڑاباڑی
" " ۴۶ کراچی - ۱	ڈپٹی کلکٹر (تعلقہ) کراچی	" " (تعلقہ) کراچی
" " ۴۷ " ۲	اسسٹنٹ کمشنر (ہاربر) کراچی	ڈسٹرکٹ سرٹیفکیٹ آفیسر کراچی
" " ۴۸ " ۳	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کورٹ نمبر ۲۴ کراچی	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کورٹ نمبر ۸ کراچی
" " ۴۹ " ۴	میونسپل مجسٹریٹ میونسپل بلڈنگ کراچی	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کورٹ نمبر ۲۱ کراچی
" " ۵۰ " ۵	اسسٹنٹ کمشنر ناظم آباد کراچی	" " " نمبر ۱۲ کراچی
" " ۵۱ " ۶	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کورٹ ۱ کراچی	" " " ۲۶ "
" " ۵۲ " ۷	" ۱۹ " "	" " ۱۶ "
" " ۵۳ " ۸	اسسٹنٹ کمشنر (نیوٹاؤن) کراچی	اسسٹنٹ سٹی سروے افیسر دفتر ڈپٹی کمشنر کراچی
" " ۵۴ " ۹	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کورٹ نمبر ۱ "	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کورٹ نمبر ۳ کراچی
" " ۵۵ " ۱۰	اسسٹنٹ کمشنر (اولڈ ٹاؤن) "	ویزا آفیسر کراچی
" " ۵۶ " ۱۱	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کورٹ نمبر ۲۲ "	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کورٹ نمبر ۱ کراچی
" " ۵۷ " ۱۲	اسسٹنٹ کمشنر (سول لائنز) "	" " ۱۸ "
" " ۵۸ " ۱۳	" " (کنٹونمنٹ) کراچی	" " ۳۰ "
" " ۵۹ " ۱۴	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کورٹ ۴ "	" " ۴ "
" " ۶۰ " ۱۵	" " ۱۳ "	" " ۲ "

صوبہ بلوچستان

صوبائی اسمبلی کا انتخابی حلقہ	ریٹرننگ افیسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افیسر
پی، بی ا کوئٹہ - ۱	ڈپٹی کمشنر کوئٹہ پشین کوئٹہ	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر I کوئٹہ
" " ۲ " ۲	اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ	—
" " ۳ " ۳	" " پشین	—
" " ۴ " ۴	" " چمن	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر II کوئٹہ
" ۵ سبی ۱	ڈپٹی کمشنر پولیٹیکل ایجنٹ سبی	اسسٹنٹ کمشنر ماری بگٹی
" " ۶ " ۲	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) "	" " سبی
" " ۷ " ۳	سب ڈویژنل مجسٹریٹ نصیرآباد	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر I نصیرآباد بمقام جھٹ پٹ

صوبائی اسمبلی کا انتخابی حلقہ	ریٹرننگ افیسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افیسر
پی، بی ۸ لورالائی ۱	ڈپٹی کمشنر لورالائی	۱۔ اسسٹنٹ کمشنر موسیٰ خیل ۲۔ " " ڈوکی ۳۔ " " برخان
" " ۹ لورالائی ژوب	کمشنر کوئٹہ	۱۔ پولیٹیکل ایجنٹ ژوب ۲۔ ڈپٹی کمشنر و پولیٹیکل ایجنٹ لورالائی
" " ۱۰ ژوب	اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ ژوب	اسسٹنٹ کمشنر فورٹ سنڈیمان
" " ۱۱ چاغی	پولیٹیکل ایجنٹ چاغی	اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ چاغی
" " ۱۲ کچھی I		۱۔ اسسٹنٹ کمشنر کچھ ۲۔ " " ڈھاڈر
" " ۱۳ " ۲	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کچھی	۱ " " "
" " ۱۴ کچھی قلات	" " ڈھاڈر	۱ " " بٹ فیڈر ۲ " بمقام ٹمپل ڈیرہ بھاگ ۳۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر I اپر جھلوان
" " ۱۵ قلات	۱ " " قلات بمقام خضدار	اسسٹنٹ کمشنر سراوان بمقام مستونگ
" " ۱۶ "	۲ اسسٹنٹ کمشنر اپر جھلوان بمقام خضدار	" " لوئر جھلوان بمقام خضدار
" " ۱۷ مکران	۱ ڈپٹی کمشنر مکران بمقام تربت	۱ " " پنجگور ۲ " " تربت
" " ۱۸ "	۲ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر مکران بمقام تربت	۱ اسسٹنٹ کمشنر گوادر ۲ " " تربت
" " ۱۹ خاران	ڈپٹی کمشنر خاران	۱ " " خاران ۲ " " مشخیل
" " ۲۰ لس بیلہ	" " لس بیلہ بمقام اتھل	۱ " " حب ۲ " " بیلہ

صوبہ سرحد

صوبائی اسمبلی کا انتخابی حلقہ	ریٹرننگ افیسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افیسر
پی، ایف ا پشاور ۱	اسسٹنٹ کمشنر (صدر) پشاور	اسسٹنٹ ریٹرننگ افیسر
" " ۲ " ۲	" " پشاور	" "
" " ۳ " ۳	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر III "	" "
" " ۴ " ۴	سٹی مجسٹریٹ پشاور	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر II چارسدہ
" " ۵ " ۵	اسسٹنٹ کمشنر چارسدہ	۲۔ " " I پشاور
" " ۶ " ۶	" " I	" "
" " ۷ " ۷	" " نوشہرہ	" "
" " ۸ " ۸	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر I نوشہرہ	" "

صوبائی اسمبلی کا انتخابی حلقہ	ریٹرننگ افیسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افیسر
پی، ایف ۹ ہزارہ ۱	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بٹگرام	پولیٹیکل تحصیلدار اوگی تحصیل باٹاگرام
، ، ۱۰ ہزارہ ۲	ڈویژنل فارسٹ افسر قبائلی قبائلی ڈویژن باٹاگرام	
، ، ۱۱ ، ، ۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ہزارہ ایبٹ آباد	۱- ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول باٹاگرام ۲- ایڈیشنل فارسٹ مجسٹریٹ مانسہرہ
، ، ۱۲ ، ، ۴	اسسٹنٹ کمشنر مانسہرہ	تحصیلدار مانسہرہ
، ، ۱۳ ، ، ۵	، ، ، ،	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز مانسہرہ
، ، ۱۴ ، ، ۶	، ، ایبٹ آباد	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر I ایبٹ آباد
، ، ۱۵ ، ، ۷	، ، ، ،	، ، (ریونیو) ، ،
، ، ۱۶ ، ، ۸	، ، ہری پور	، ، ، ، ہری پور
، ، ۱۷ ، ، ۹	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ہزارہ، ایبٹ آباد	۱- ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تربیلا ۲- ٹریفک مجسٹریٹ ایبٹ آباد
، ، ۱۸ مردان ۱	اسپیشل ٹریفک مجسٹریٹ مردان	کین اسسٹنٹ مردان
، ، ۱۹ ، ، ۲	اسسٹنٹ کمشنر مردان	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر I مردان
، ، ۲۰ ، ، ۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر مردان	تحصیلدار مردان
، ، ۲۱ ، ، ۴	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر II مردان	منیجر کورٹ آف وارڈز۔ مردان
، ، ۲۲ ، ، ۵	اسسٹنٹ کمشنر صوابی	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر I صوابی
، ، ۲۳ مردان ہزارہ	ایڈیشنل کمشنر پشاور	۱- ، ، ، ، ، ، صوابی ۲- اسسٹنٹ کمشنر I ہری پور
، ، ۲۴ کوہاٹ ۱	اسسٹنٹ کمشنر (صدر) کوہاٹ	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر I کوہاٹ
، ، ۲۵ ، ، ۲	، ، ، ، ہنگو	، ، ، ، ہنگو
، ، ۲۶ ، ، ۳	، ، کارک	، ، ، ، (صدر) کوہاٹ
، ، ۲۷ ڈی آئی خاں ۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ڈی آئی خاں	۱- اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر شرانز دارابن ڈی آئی خاں ۲- اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (جوڈیشل) ڈی آئی خاں
، ، ۲۸ ڈی آئی خاں ۲	اسسٹنٹ کمشنر ڈی آئی خاں	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (جوڈیشل) ڈی آئی خاں
، ، ۲۹ ڈی آئی خاں بنوں	ایڈیشنل کمشنر ڈی آئی خاں	۱- اسسٹنٹ کمشنر ٹانک ۲- ، ، ، ، لکی
، ، ۳۰ بنوں ۱	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر II بنوں	۱- اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لکی ۲- تحصیلدار بنوں
، ، ۳۱ ، ، ۲	اسسٹنٹ کمشنر بنوں	۱- اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر II بنوں ۲- اسپیشل ٹریفک مجسٹریٹ بنوں
، ، ۳۲ چترال	ڈپٹی کمشنر چترال	۱- ایجنسی سرجن چترال ۲- سب ڈویژنل افسر شاہراہ دروش ۳- ، ، ، ، بلڈنگ ، ،
، ، ۳۳ زیر تحفظ علاقہ مالاکنڈ	اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر مالاکنڈ	۱- اسسٹنٹ ، سوات۔ مالاکنڈ ۲- اسسٹنٹ سامرانی زئی درگئی
پی، ایف ۳۴ سوات ۱	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہنز ڈگر	، ،
، ، ۳۵ سوات ۲	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر شانگلہ پار الپورائی	، ،
، ، ۳۶ ، ، ۳	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بار سوات ناتا	، ،
، ، ۳۷ ، ، ۴	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سوات سیدو شریف	، ،
، ، ۳۸ دیر سوات	ایڈیشنل کمشنر مالاکنڈ ڈویژن	۱- اسسٹنٹ کمشنر مالاکنڈ ڈویژن سیدو شریف ۲- تحصیلدار تیمرگارا ۳- ، ، ادین زئی
، ، ۳۹ دیر ۱	اسسٹنٹ کمشنر دیر تیمرگارا	۱- تحصیلدار باردا ۲- ، ، بالمیاٹ ۳- ، ، باروال
، ، ۴۰ دیر ۲	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دیر	۱- تحصیلدار کوہستان ۲- ، ، دیر

اسمبلیوں کے امیدواروں کیلئے ہدایات

جمعیۃ علماءِ اسلام کے تمام امیدواروں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ الیکشن کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات کا خاص خیال رکھیں۔

(۱) اپنا نام ووٹروں کی فہرست میں دیکھ کر اچھی طرح جانچ پڑتال کر لیں۔

(۲) امیدواری کے فارم داخل کرنے سے پہلے اس بات کی تصدیق ایک فارم پر کر لیں کہ فلاں ابن فلاں ساکن فلاں ووٹروں کی فہرست حلقہ فلاں میں فلاں نمبر پر درج ہے جس طرح قانونی ضرورت ہو اس کے مطابق یہ فارم بھی درخواست کے ساتھ ، دسمبر کو داخل کرنا پڑے گا۔

(۳) جماعتی نشان کا اعلان ہوتے ہی ہر ہر ووٹر کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ تم نے فلاں نشان کے سامنے پرچی لگانی ہے۔

(۴) یہ بات پوری طرح سمجھا دیں کہ بیلٹ پیپر سب کے سامنے ملے گا اور اس پر پرچی کا نشان اندر جا کر علیحدگی میں لگانا ہوگا۔ پھر اس کو موڑ کر چھپا کر باہر آ کر سب کے سامنے بکس میں ڈالنا ہوگا۔

(۵) کوشش کریں کہ ووٹروں کی فہرست سے کون کون سے ووٹر غیر حاضر یا مر گئے ہیں۔ ان کی جگہ کوئی فرضی ووٹر پول نہ کرا دے۔

(۶) تمام پولنگ اسٹیشنوں کے لئے ایجنٹ کا تقرر و تعین پہلے سے کر دیں۔

(۷) باقی تمام سرکاری اعلانات کو اس سلسلہ میں پڑھا کریں۔ تاکہ ان پر عمل ہو سکے۔ (باقی آئندہ)

(غلام غوث ہزاروی)

عبدالقیوم مانسہرہ

ضلع ہزارہ کی سیاسی اور انتخابی پوزیشن

ضلع ہزارہ یوں تو ملک کے پسماندہ اضلاع میں شمار ہے۔ مگر یہاں کے باشندے ملک بھر میں پھیلے ہوئے مختلف طریقوں سے ملک وملت کی خدمات میں مصروف ہیں۔ اور اب مخالفین اسلام نے جمعیۃ علماء اسلام کو ہزاروی گروپ لکھ لکھ کر یہ تصور دینا چاہا تھا کہ اس طرح جمعیۃ علماء اسلام کو عوامی نظروں سے گرایا جائے۔ اگر ان کی نیت صحیح ہوتی۔ تو وہ جمعیۃ علماء اسلام کو ایسا نہ لکھتے۔ اس لئے کہ جمعیۃ کے کارکن نہ تقسیم ہوئے نہ ان میں پھوٹ پڑی۔ مولوی احتشام وغیرہ ہماری جمعیۃ میں نہ پہلے داخل ہوئے نہ بعد کو۔ باہر کے افراد جو چاہیں کریں۔ اس کو جمعیۃ علماء اسلام کی گروپ بندی قرار دینا غلط ہے۔ بہرحال ان لوگوں کی بدنیتی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہزاروی گروپ کے نام میں بھی برکت ڈال دی اور اہل ہزارہ نے اپنا نام یورپ و امریکہ اور ساری پارٹیوں میں مشہور ہوتا دیکھا تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور ملک کے کارکن تو جمعیۃ اور مولانا ہزاروی کے نام سے پہلے سے مانوس تھے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کی تنظیم دس گنا بڑھ گئی۔

ہزارہ میں جمعیۃ کی پوزیشن

چنانچہ جس ہزارہ میں پہلے اہل حق کی آواز نہ ہونے کے برابر تھی۔ آج وہاں کے عوام وخواص اور خاص کر علماء دین میدان میں نکل آئے ہیں اور اسلام کی برتری کے لئے رات دن کوشاں ہیں۔

اس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ یہاں تازہ ملحقہ علاقہ اور ضلع مردان کی مشترکہ سیٹ ملا کر کل ۵ قومی اسمبلی کے حلقے ہیں۔ ان پانچوں حلقوں میں ملک کے نامور علماء کرام اور بلند پایہ فرزندان اسلام نامزد کیے گئے ہیں۔ ان میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جیسے مجاہد اسلام پیش پیش ہیں نیز دوسرے تمام ممبران بھی بہترین شہرت کے مالک اور علمی خدمات کے حامل ہیں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی حضرت مولانا حکیم محمد عبدالسلام صاحب ہری پور۔ حضرت مولانا قاضی محمد نواز صاحب نوان شہر ایبٹ آباد۔ حضرت عبدالہادی صاحب شاہ منصور کو کون نہیں جانتا انہوں نے دین کی خاطر اپنی خدمات پیش کردی ہیں اور سب کی انتخابی حالت تمام پارٹیوں سے بہتر ہے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کا مقابلہ بھی بڑے سرمایہ داروں اور سابق پارلیمانی چیف سیکرٹری اور بعض وکیلوں اور مودودیوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کی پوزیشن بہت اونچی ہے۔

دوسری جماعتیں

اس ضلع میں دوسری جماعتوں میں سے قیوم گروپ اور ولی گروپ بھی قسمت آزمائی کر رہا ہے۔ مودودیے برائے نام ہیں۔ لیکن یہ پانچواں سوار بھی دہلی سے آتا ہے۔ پیپلز پارٹی کا ضلع میں تھوڑا بہت اثر ہے۔ مگر وہ شاید دو صوبائی اور ایک قومی اسمبلی کے لئے قسمت آزمائی کر رہی ہے۔

بڑے بڑے لوگوں اور رئیسوں نے ابھی سے پلاؤ کی دیگیں پکائی اور روپوں کو پانی کی طرح بہانا شروع کر دیا ہے۔ مگر عوام ان سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ اب وہ دھوکا نہیں کھانا چاہتے۔

جمعیۃ علماء اسلام کو فروغ

یوں تو ضلع بھر میں جمعیۃ علماء کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ مگر بعض مخیر اور اونچے طبقہ میں جمعیۃ کی مقبولیت خاص بات ہے۔ چنانچہ تحصیل مانسہرہ کا بڑا رئیس خان سچاں کلاں نے جمعیۃ میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا ہے جس پر چاروں طرف سے تحسین اور مبارکباد دی جا رہی ہے

اسی طرح شنکیاری کے رئیس حاجی عبدالحنان صاحب بھی عرصہ سے جمعیۃ میں شامل ہو چکے ہیں جو عرصہ تیس سال تک مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے قوم کی خدمت کرتے رہے۔ اب قرآنی نظام کی خاطر جمعیۃ میں آگئے ہیں تازہ ملحقہ علاقہ میں سے بہت سے رئیس اور خاص کر خان مولانا فقیر محمد صاحب نے شمول کا اعلان کر کے اچھی مثال قائم کر دی ہے۔

ضلع ہزارہ کی انتظامیہ

ان حالات میں ضلع ہزارہ کے اندر ناممکن تھا کہ دشمنان اسلام اپنی ریشہ دوانیاں شروع نہ کرتے چنانچہ ایس۔ پی۔ ڈی سی وغیرہ کی شرافت کے باوجود شنکیاری اور بالاکوٹ کی پولیس نے ایسے اقدامات کئے جو جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف اور ایک خاص پارٹی کے حق میں تھے۔

جس سے ملک میں اضطراب بھی پھیلا۔ اس وقت ضلع ہزارہ مختلف سیاسی پارٹیوں کی آماجگاہ ہے۔ جب کسی پارٹی کی دال دوسری جگہ نہیں گلتی تو وہ ہزارہ میں آپہنچتا ہے۔ مگر یہاں جمعیۃ علماء اسلام کے کام کے سامنے بوکھلا کر گالیوں پہ اتر آتا ہے۔

مودودی اس سلسلہ میں خاصے پریشان ہیں ایک تو ان کی مذہبی گمراہیوں کا بھانڈا پھوراہے میں پھوٹ چکا ہے۔ دوسرے وہ سیاسی رقابتوں میں کل کے بچے نظر آتے ہیں۔ عوام مطمئن ہیں کہ اب ان کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔

خان طاؤس خاں صاحب کو صدمہ

مورخہ ۲۸ ستمبر بروز سوموار معراج النبیؐ کی شب مزدور راہنما خان طاؤس خاں صاحب نائب صدر پاکستان لیبر پارٹی کے بڑے بھائی خان اللہ داد خاں صاحب جو قیوم لیگ ایبٹ آباد کے صدر رہتے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ مرحوم نے اپنے پس ماندگان میں ایک بیوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین! قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا کسی جماعت کے ساتھ انتخابی معاہدہ نہیں ہے

جمعیۃ علماء اسلام کا سیاسی رول یہ رہا ہے کہ وہ اپنے نصب العین اور موقف پر مضبوطی سے قائم رہے اور اسے عوام میں پیش کرتی رہے۔ اس سلسلے میں جب تک کوئی جماعت اس کی مخالفت نہیں کرتی وہ کبھی اس جماعت سے لڑائی مول نہ لے۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیۃ کی طرف سے تینوں مسلم لیگوں، مشرقی پاکستان کی پی، ڈی، پی۔ عوامی لیگ، نیپ کے دونوں گروپ، پیپلز پارٹی وغیرہ وغیرہ جماعتوں اور ان کے راہنماؤں کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں کہی گئی۔ اس کے باوجود کہ ان سب ہی جماعتوں سے جمعیۃ علماء اسلام کو اصولی اختلافات ہیں اور اسی اختلاف کا اظہار جمعیۃ کے نصب العین اور پروگرام میں موجود ہے۔

البتہ اس کی طرف سے یہ پیشکش ہمیشہ ہوتی رہی کہ جس جماعت وگروہ کو جمعیۃ علماء کے منشور سے مکمل اتفاق ہے ہم اس سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

پس جمعیۃ علماء اسلام کا طریق کار یہ رہا اور ہے کہ

(۱) اپنے مسلک وموقف پر مضبوطی کے ساتھ ڈٹے رہو

(۲) جو جماعت جمعیۃ کی مخالفت نہ کرے اس سے نزاع میں نہ الجھو۔

(۳) جو گروہ جمعیۃ کے منشور سے اتفاق کرے اسے خوش آمدید کہو۔

(۴) البتہ جو جماعت جمعیۃ اور اس کے راہنماؤں کی مخالفت کرے اس کا جواب دو اور دفاع کرو، اور

(۵) جس جماعت اور گروہ کی طرف سے اسلام کے معتقدات اسلام کی تاریخ اور اسلامی شخصیتوں پر حرف گیری کی جائے اس کا شدت کے ساتھ رد کرو۔

اس طریق کار سے نہ تو یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا کہ جمعیۃ علماء اسلام جن جماعتوں کی مخالفت نہیں کرتی ان سے وہ کسی درجہ میں بھی اتفاق رکھتی ہے اور نہ یہ نتیجہ اخذ کرنا درست ہوگا کہ جن جماعتوں ساتھ اس کے علانیہ اختلافات ہیں۔ ان کی وہ خواہ مخواہ مخالف ہیں۔

اسلام کے معاملہ میں اس کا اختلاف ہر اس جماعت کے ساتھ ہے۔ جو اسلام کے علاوہ کسی ازم کو چاہتی ہے یا اسلام کے ساتھ کسی ازم کو نتھی کرتی ہے۔ خواہ وہ مغربی جمہوریت ہو یا روسی و چینی اشتراکیت اور خواہ اسلام کے ساتھ جمہوریت کا پیوند جوڑا جائے یا سوشلزم کا پیوند لگایا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ جب بھی سوشلزم کی حامی یا علی الاعلان یا اعلانیہ مغربی جمہوریت کے حامی گروہوں نے یہ چاہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کو اپنا حامی بنا لیں، جمعیۃ نے ان کی پیشکش کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ خواہ وہ مسلم لیگیں، عوامی لیگ وغیرہ جماعتیں تھیں یا نیپ اور پیپلز پارٹی وغیرہ۔

حال ہی میں پیپلز پارٹی کے اخبار نے ایک خبر کی صورت میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ انتخابات کے سلسلے میں بعض سیٹوں پر جمعیۃ اور اس کے درمیان مفاہمت کا امکان ہے۔

ہم ان سطور کے ذریعہ اس غلط توقع اور مغالطہ انگیز خبر کی تردید ضروری سمجھتے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے ساتھ ہمارا دوہرا اختلاف ہے۔ اولاً یہ کہ اس نے سوشلزم کو اپنا نصب العین بنایا ہوا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اب اس جماعت میں تیزی کے ساتھ سرمایہ دار اور جاگیردار غالب آرہے ہیں۔ سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی آمد کے بعد پیپلز پارٹی کی سامراج دشمنی کا بھرم باقی نہیں رہا۔ اور سرمایہ داریت و سامراجیت کا عملی اختلاف اس میں باقی نہیں رہا۔

جمعیۃ علماء اسلام کسی بھی جماعت کے تعاون کے بھروسہ پر الیکشن میں حصہ نہیں لے رہی ہے۔ بیشک، ہم دوسری جماعتوں سے تصادم بھی نہیں چاہتے لیکن جمعیۃ کی اپنی ایک متعین پالیسی ہے، نصب العین ہے منشور ہے، پروگرام ہے۔ وہ ان سب کو کامیاب بنانے کے لئے صرف اپنے ہی امیدواروں کو اسمبلیوں میں بھیج رہی ہے۔ اسلامی احکام کا نفاذ، ختم نبوت کے عقیدہ کا تحفظ۔ سرمایہ داری و جاگیرداری کے موجودہ ظالمانہ معاشی نظام کے بجائے خالص اسلامی معاشی نظام کا اجراء اور اسلامی نظام تعلیم کا فروغ، یہ جمعیۃ علماء اسلام کے بنیادی مقاصد ہیں۔ ان کا حصول جب ہی ممکن ہے کہ اسمبلیوں میں اس کے معیار کے مطابق یعنی علماء دین اور دین کے ماہر پہنچیں۔ چنانچہ جمعیۃ نے بیشتر نشستوں پر قابل اعتماد، ثقہ اور جید علماء دین کو نامزد کیا ہے۔ جو گروہ یا جماعت اس سلسلہ میں جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرے گا، جمعیۃ اس کی شکر گذار ہوگی اور وہ جماعت وگروہ اللہ کے یہاں اپنے اس تعاون کا اجر پائے گا۔ لیکن جمعیۃ اس تعاون کے لئے نہ اپنے مقاصد سے دستبردار ہوسکتی ہے نہ کسی جماعت سے سیٹوں کا سودا کرسکتی ہے۔ جمعیۃ کو نہ تو حضرت درخواستی کی نشست پر، نہ مفتی محمود صاحب کی نشست پر، نہ مولانا ہزاروی کی نشست پر اس بات کی ضرورت ہے کہ پیپلز پارٹی یا کوئی اور جماعت اس کے مقابلہ سے دستبردار ہو۔ بلکہ وہ ان کے مقابلہ کا خیر مقدم کرتی ہے۔ تاکہ پاکستان کے مسلمان عوام کو اپنی فیصلہ کن رائے کے اظہار کا پورا موقعہ ملے۔

جمعیۃ علماء اسلام صرف اسلام کے لئے الیکشن لڑرہی ہے۔ اسلام کے لئے جس نے اس کے ساتھ تعاون کرنا ہے کرے اور اس کا اجر اپنے اللہ سے پائے۔

جمعیۃ کسی درجہ میں بھی سوشلزم اور لادینی جمہوریت کی حامی کسی جماعت کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔ اور اس قسم کی تمام خبریں اس کے بدباطن مخالفوں کی من گھڑت ہیں یا بعض گروہوں کی مغالطہ انگیزیاں۔ جمعیۃ نے اپنے منشور سے ہٹ کر نہ پہلے کسی جماعت سے معاہدہ کیا ہے۔ نہ اب کوئی معاہدہ ہوا ہے اور نہ آئندہ کوئی معاہدہ ہوسکتا ہے۔ البتہ جو گروہ وجماعت اس کے منشور کو تسلیم کرلیتا ہے۔ اس کے لئے اس کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

عظیم حادثہ

فائیزال۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ سبزی منڈی فائیزال کے ناظم صابر حسین قاسمی نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر السید جمال عبدالناصر کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ قاسمی صاحب نے کہا کہ صدر ناصر عرب دنیا کے عظیم محسن، عالم اسلام کے نامور فرزند، اور امریکی سامراج کے بہت بڑے دشمن تھے انہوں نے مصر میں وہاں کے عوام کی فلاح و بہبود۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور عالم عرب کے اتحاد کے سلسلہ میں بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں، جو تاریخ اسلام میں سنہرے حروف میں لکھے جائینگے۔

ملتان اور سرگودھا میں عظیم الشان ریفرنڈم

ندیم راقم

سرگودھا شہر میں جمعیتہ علماء اسلام کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں کی تمام پارٹیوں (مودودی فرقے سمیت) کے جلسوں سے جمعیتہ علماء اسلام کے جلسوں میں حاضرین کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر اور جماعتوں کے جلسوں میں سو ڈیڑھ سو آدمی شریک ہوں تو جمعیتہ علماء اسلام کے ایک چھوٹے سے جلسے میں بھی دس ہزار تک افراد کی حاضری ہوتی ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ حاضرین کو باہر سے درآمد نہیں کیا جاتا محبت اور خلوص سے عوام کشاں کشاں جمعیتہ علماء اسلام کے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔

دوسری سیاسی جماعتیں خاص طور پر مودودی جماعت اس صورتِ حال سے حد درجہ پریشان اور بوکھلائی ہوئی ہے۔ گذشتہ دنوں سے سرگودھا میں جمعیتہ علماء اسلام کے کافی جلسے ہو چکے ہیں۔ ان جلسوں سے مشہور خطیب مولنٰا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم نے خطاب کیا۔ مولنٰا کی ایک ہی تقریر نے سرگودھا شہر کے عوام کے دل موہ لئے۔ اور انہوں نے محلہ وار جلسے رکھنے شروع کر دیئے۔

مولنٰا ندیم کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے اور کسی جماعت کو بوکھلاہٹ ہوئی نہ ہو مودودی جماعت خاصی پریشان ہو گئی اور اس نے مولنٰا عبدالمجید ندیم کے مقابلہ میں جلسہ رکھ لیا جمعیتہ علماء اسلام کا جلسہ کچہری بازار میں مسجد گول چوک کے نزدیک رکھا ہوا تھا۔ اور مودودیوں نے اپنا جلسہ کارخانہ بازار میں نوری گیٹ کے قریب رکھا ہوا تھا۔ وہاں کے مودودیے یہ کہتے پھر رہے تھے کہ آج سرگودھا میں ریفرنڈم ہوگا میں نے سوچا کہ آج کے ریفرنڈم کا مشاہدہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس دن میں نے جلسہ نہیں سُنا۔ صرف ریفرنڈم دیکھنے کے لئے دونوں طرف آتا جاتا رہا۔

بلاشبہ یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اس دن سرگودھا میں ریفرنڈم ہوا اور بہت شاندار ہوا۔

جمعیتہ علماء اسلام کے جلسہ میں کچہری بازار، گول چوک سے لے کر دونوں سڑکوں پر امین بازار کے چوک تک اتنا عظیم الشان اجتماع تھا جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے اور یہی حال جمعیتہ کے دوسرے جلسوں کا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ مودودیے آج کے دونوں جلسوں کو ریفرنڈم قرار دے رہے ہیں ذرا ان کے جلسے کا بھی مشاہدہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ میں نوری گیٹ کی طرف روانہ ہوا لیکن دل ہی دل میں یہ خیال کرتا رہا کہ جمعیتہ تو بے وسائل علماء کی جماعت ہے اور دوسری طرف بادسائل لوگوں کا جلسہ ہے۔ انہوں نے ہزاروں افراد کو باہر سے بھی منگوایا ہوگا اعلان بھی ان کی تین چار جیپوں سے ہوتا رہا۔ پروپگنڈا انہوں نے بہت زیادہ کیا ہے۔ اس جلسہ میں جمعیتہ علماء اسلام کے جلسہ سے کم از کم تین گنا نہیں دوگنا اجتماع تو ضرور ہوگا۔ لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

نوری گیٹ کے پاس پہنچ کر مجھے اپنے خیالات کی غلطی کا احساس ہوا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ حاضرین سے زیادہ بجلی کی ٹیوبیں اور بلب لگے ہوئے تھے۔ جب میں نے جلسے کے اخراجات کا سرسری جائزہ لیا تو اس سے پتہ چلا کہ فی کس پندرہ روپے خرچ کئے ہونگے اس جلسہ میں حاضرین کی کل تعداد چار سو تھی۔

لیکن مبالغہ ملاحظہ فرمائیے اس وقت اسٹیج پر ڈاکٹر علی گجراتی اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

”لوگو! ہمارا راستہ بند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ہمارے لئے مشکلات پیدا کی جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود لاکھوں آدمی ہمارے جلسہ میں حاضر ہوتے ہیں“۔

میں نے سوچا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت والا کی بینائی میں کچھ فرق ہے۔ کیونکہ عینک لگائی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے مقرر موصوف نے جمعیتہ علماء اسلام کے جلسہ میں شامل افراد کو بھی اپنا ہی اجتماع سمجھ لیا ہوگا۔ جبھی تو اس قسم کا مبالغہ کر رہے ہیں۔

بہرحال سرگودھا کے مودودی فرقہ کے لوگ آج کل بہت زیادہ پریشانی میں مبتلا ہیں اور وہاں جمعیتہ علماء اسلام کے نامزد امیدوار مولنٰا قاری عبدالسمیع صاحب کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے بہت زیادہ بوکھلائے ہوئے ہیں۔

میں نے دونوں جلسوں کو دیکھ کر خیال کیا کہ مودودیے تو یہ کہتے پھر رہے تھے۔ آج ریفرنڈم ہوگا۔ آج دونوں جلسوں سے معلوم ہوا کہ سرگودھا کے عوام نے اس ریفرنڈم میں جمعیتہ علماء اسلام کے امیدوار مولنٰا قاری عبدالسمیع صاحب کے حق میں فیصلہ دیدیا اب سُنا ہے کہ اس ریفرنڈم سے ان کو اپنے امیدوار کی شکست یقینی طور پر نظر آرہی ہے وہ اس شکست سے بچنے کے لئے اپنے امیدوار کو انتخابات میں بٹھانا چاہتے ہیں۔ اب دیکھیئے مودودیوں کی سیاست کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

عوام جانتے ہیں کہ جمعیتہ علماء اسلام کے پاس کوئی پریس نہیں اور نہ ہی کوئی اخبار ہے۔ اس وجہ سے جمعیتہ کی صحیح خبریں عوام الناس تک نہیں پہونچ سکتیں۔ مودودیوں کا پورے قومی پریس پر بواسطہ نوابزادہ شبیر علی خاں مکمل قبضہ ہے۔ صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح بنا کر پیش کریں تو کوئی روکنے ٹوکنے والا موجود نہیں۔

میں نے یہ مضمون لکھ کر ابھی بھیجنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ میرے سامنے مودودیوں کا ایک پرچہ آگیا۔ اس میں کیا دیکھتا ہوں کہ لکھا ہے۔

”اگست کے تیسرے ہفتے میں سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں ریکس سینما کے سامنے بالکل سڑک کے فٹ پاتھ پر ہزاروی گروپ نے جلسہ کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ رات کے ایک بجے میرا وہاں سے گذر ہوا گذر نہیں سینما شو سے فارغ ہو کر باہر نکلا (راقم) تو یقین جانیئے کہ گنتی کے چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے باقی جھنڈیوں کی بھرمار تھی۔ ساتھ والے ہوٹل پہ ریکارڈ بج رہا تھا (معلوم ہوا ہے وہ ہوٹل بھی کسی مودودیے کا تھا واللہ اعلم راقم) اور ادھر سوشلسٹ مولوی قرأت کر رہے تھے۔

مودودیوں کا ایک ہفتہ وار پرچہ مورخہ ۱۸ر ستمبر لاہور

اول تو میرے خیال میں وہاں پر جمعیتہ کا جلسہ ہی نہیں ہوا۔ اگر ہوا بھی تو اس میں حاضرین کی تعداد غلط لکھی ہے۔ اس خبر میں اخبار اور نامہ نگار کے جھوٹ کا اندازہ صرف ایک جملے سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بجے میرا وہاں سے گذر ہوا ــــ اور ادھر سوشلسٹ مولوی قرأت کر رہے تھے۔

میں مودودیوں سے پوچھتا ہوں کہ رات کے ایک بجے جلسہ شروع ہوا تھا جو اس وقت تلاوت قرآن کی گئی۔

اسی طرح کی خبریں شائع کرنے سے صاف واضح ہوتا ہے کہ مودودیے جمعیتہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے بوکھلا چکے ہیں۔

ملتان میں بھی ریفرنڈم ہوا

ملتان شہر میں گذشتہ دنوں کیرانوی گروپ نے مودودی گروپ، پی ڈی پی (مودودی کا ذیلی گروپ) اہلحدیث، ظہیر گروپ جمعیتہ علماء پاکستان، حامد علی گروپ، مودودی جمعیتہ الطلبہ اور ملتان کے بڑے بڑے سرمایہ داروں کے تعاون سے ابن قاسم باغ میں ایک شریعت کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس کی کامیابی کا سب سے زیادہ سہرا اشتاق احمد گورمانی کے سر ہے جس نے ضلع مظفر گڑھ سے کرایہ کے افراد سے بھرے ہوئے چھ ٹرک بھیجے۔ باقی سرمایہ داروں خصوصاً ملتان کے کارخانہ داروں نے اپنے مزدوروں کو سختی کے ساتھ ہدایات دی تھیں کہ آج وہ کانفرنس میں ضرور شریک ہوں۔ سُنا ہے ملازمت سے برطرف کرنے کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ وہاں کے سرمایہ دار یہ سمجھتے تھے کہ آج ان علماء کا جلسہ ہے جو موجودہ غریب اور امیر کی جنگ میں ہمارے محافظ اور نگہبان ہیں۔ سُنا ہے کہ مولوی کیرانوی صاحب وہاں کے بڑے سرمایہ دار مختار شیخ کی کار میں بیٹھ کر ابن قاسم باغ پہنچے۔

(باقی صلا پر)

مولانا عبد المعبود صاحب راولپنڈی

مودودی صاحب کی مخالفت خدا رسول کی مخالفت ہے

جو لوگ جماعت اسلامی میں شامل نہیں وہ یہودی ہیں

گزشتہ اشاعت میں مودودی صاحب کا یہ دعویٰ پیش کیا گیا تھا کہ جو جماعت میں شامل نہیں وہ مسلمان نہیں۔ لہٰذا داخل جماعت ہونے کے لئے شہادتین کی ادائیگی ضروری ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک اور کڑی ملاحظہ ہو:۔

"جماعت اسلامی کے نام سے کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ اس جماعت سے باہر جو لوگ ہیں۔ ان کو ہم غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ ہم ہرگز یہ فرض نہیں کرتے اور ایسا فرض کرنے کا ہم کو حق نہیں ہے کہ ایمان بس اسی جماعت کے اندر منحصر ہے اور اس کے باہر جو لوگ ہیں وہ مومن نہیں"۔ (ترجمان القرآن مئی ۱۹۴۱ء صفحہ ۴۲۔ رسائل و مسائل حصہ دوم طبع پنجم صفحہ ۴۹۸)

اگر مودودی صاحب اس معاملہ میں مخلص ہوتے اور دو بیڑیوں میں ٹانگ نہ اڑاتے تو جماعت میں شمولیت کے لئے شہادتین کے اقرار کو شرط لازم قرار نہ دیتے جس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ جماعت کے باہر کوئی بھی مسلمان نہیں۔

مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

"جو شخص اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ کہنے کی جرأت کرے صرف وہی جماعت اسلامی میں داخل ہو سکتا ہے خواہ وہ پیدائشی غیر مسلم ہو اور ابتداً یہ شہادت ادا کرے یا پیدائشی مسلمان ہو اور از سر نو ایمان لائے"۔ (ترجمان القرآن مئی ۱۹۴۱ء صفحہ ۴۳)

اس شرط کے ساتھ ہی مودودی صاحب نے یہ دعویٰ بھی کر دیا کہ امیر کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والا خدا اور رسول کے نافرمانوں کی طرح گنہگار ہے۔ تاکہ ان کی اس منافقانہ چال پر کسی کو اعتراض کی جرأت ہی نہ ہو سکے۔

"امیر جماعت یا اپنے مقامی امیر کے احکام و منشاء سے بے اعتنائی برتنا ویسا ہی گناہ ہے۔ جیسے کہ خدا اور رسول کے احکام و منشاء سے بے اعتنائی برتنے کا گناہ ہے"۔ (ترجمان القرآن مئی ۱۹۴۱ء صفحہ ۳۰ روداد جماعت اسلامی حصہ چہارم صفحہ ۵۱)

یہ ہے خدا رسول کی ہمسری کا ادعا جس نے مودودی صاحب کی "ابوالاعلیٰ" کی حیثیت کو مزید اجاگر کر دیا ہے۔ ائمہ ھدیٰ، بزرگانِ امت کا اتباع تو گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے؟ مگر مودودی صاحب کے ماڈرن اور ان کے میر جعفروں میر صادقوں کا اتباع فرض عین ہے۔ ان کی مخالفت ناقابل معافی جرم ہے بلکہ اس کو امت مسلمہ کی فہرست سے بیک جنبش قلم خارج کر کے "یہودی قوم" کا تمغہ مل جاتا ہے۔

"اس موقعہ پر ایک بات نہایت صفائی کے [illegible] دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اس قسم کی ایک دعوت کا جیسی ہماری یہ دعوت ہے کسی مسلمان قوم کے اندر اٹھنا اس کو ایک بڑی آزمائش ڈال دیتا ہے۔ - - - - - - جب پورا حق بالکل بے نقاب ہو کر اپنی خالص صورت میں سامنے رکھ دیا جائے اور اس کی طرف سے اسلام کا دعویٰ رکھنے والی قوم کو دعوت دی جائے تو اس کے لئے ناگزیر ہو جاتا کہ یا تو اس کا ساتھ دے۔ اور اس خدمت کو سر انجام دینے کے لئے اٹھ کھڑی ہو جو امت مسلمہ کی پیدائش کی اصل غرض ہے یا پھر اس کو رد کر کے وہی پوزیشن اختیار کرے جو اس سے پہلے یہودی قوم اختیار کر چکی ہے۔ [illegible] صورت میں ان دو راہوں کے سوا کسی تیسری راہ کی گنجائش اس قوم کے لئے باقی نہیں رہتی غیر مسلم قوم کا معاملہ اس سے مختلف ہے لیکن مسلمان اگر حق سے منہ موڑ لیں اور اپنے مقصد کی طرف صریح دعوت کو سن کر الٹے پاؤں پھر جائیں تو یہ وہ جرم ہے جس پر خدا کسی نبی کی امت کو معاف نہیں کرتا"۔ (روداد جماعت اسلامی حصہ دوم بار دوم صفحہ ۱۳ طبع چہارم صفحہ ۲۵)

اصلی اور حقیقی جمعیۃ علماء اسلام

روزنامہ الفلاح پشاور کا تبصرہ

"اصلی اور حقیقی جمعیۃ علماء اسلام جس کے امیر الحاج مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی ہیں اور جس کے بڑے رکن جناب مفتی محمود صاحب اور جناب الحاج مولانا غلام غوث ہزاروی ہیں۔ یہ جماعت ملک بھر میں بہت زیادہ مقبول ہے اور ملک کا مذہب پرست طبقہ اسی جماعت کے ساتھ ہے۔ اس جماعت کے جلسے اور جلوس رونق دار ہوتے ہیں۔ اور اس جماعت کے مقررین کی زبان میں تاثیر ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ بے لوث قومی خادم اور پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد خواں۔ دینی علوم و فیوض کے سرچشمے اور روحانی طور بہت پاکیزہ ہستیاں ہیں اور کیا نہیں پاکیزہ سیرت لوگوں کے لئے خاتم النبیین والمرسلین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہوں گے۔ یعنی جیسے بنی اسرائیل کے لوگوں کو سمجھانے کے لئے ہر علاقہ میں الگ الگ نبی بھجوائے جاتے تھے، جو توحید کی تبلیغ فرماتے تھے اسی طرح میری امت میں یہ فریضہ علماء امت ادا کریں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین بھی واقعی وہی فریضہ انجام دے رہے ہیں اور موجودہ دور میں اسلام دشمنوں اور دینی منافقوں، یہودیوں کے ایجنٹوں کا مقابلہ یہی جمعیۃ علماء اسلام کر رہی ہے۔ جس پر یقین کیا جاتا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ حق ہے اور وہ کر دکھائیں گے۔ اور اگر اس ملک میں اسلامی نظام قائم ہوگا تو درخواستی اور مولانا ہزاروی کی جماعت آڑے آئیں گی۔ باقی سب قوم کو دھوکہ دے رہے ہیں، بھلا جو لوگ پانچ وقتہ نماز نہیں ادا کر سکتے، روزے نہیں رکھ سکتے۔ شراب نہیں چھوڑ سکتے۔ نوجوان لڑکیوں کے ناچ دیکھتے ہیں کلبوں کی آبادی اور مسجدوں کی بربادی کے ذمہ دار ہیں۔ وہ کیسے اسلامی نظام قائم کریں گے۔ جو صرف کلمہ طیبہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ وہ لا الٰہ الا اللہ کی لام کو زبر کی بجائے زیر سے پڑھتے ہیں جنہیں نماز جنازہ اور نماز وتر کی دعائے قنوت نہیں آتی۔ اس لئے ملک کا ۹۵ فیصد طبقہ جو امریکی دین اور انگریزی دین کے خلاف ہے وہ اسی جماعت کا حامی ہے اور اسی جمعیۃ سے اسلامی نظام قائم کرنے کی امید رکھتا ہے اور جب حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی تقریر فرماتے ہیں یا مولانا ہزاروی بیان کرتے ہیں تو لوگ جھوم جھوم کر داد دیتے ہیں۔ اور ان کی تقریریں اخلاص اور اسلام پر مبنی ہوتی ہیں"۔

مودودی صاحب نے بانگ دہل یہ اعلان کر دیا کہ ان کی دعوت قبول نہ کرنے والے یہودی ہیں اور ان کی دعوت قبول نہ کرنا ایک ایسا جرم ہے جس کو اللہ نے کسی نبی کی امت کو بھی معاف نہیں کیا۔ استغفر اللہ!

کہاں مودودی صاحب کی یہ لن ترانیاں جن کا دامن توہین انبیاء کرام اور تنقیص صحابہ عظام سے آلودہ، ان کا اتباع نہ کرنا اتنا عظیم جرم ہے۔

بادہ عصیاں سے تر بتر ہے دامن شیخ کا
پھر بھی یہ دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

بایں ہمہ عوام کو پھر بھی دھوکہ دیا جاتا ہے کہ ہم جماعت سے باہر والوں کو بھی مسلمان سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی اسلام کو اپنے نام الاٹ بھی کرا رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"اللہ کا شکر ہے کہ اسلام جماعت اسلامی کے نام الاٹ ہو چکا ہے۔"

(ایشیا ۱۲ ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء)

یہ اسلام کے ٹھیکیدار جو اسلام اسلام کا دن رات راگ الاپتے رہتے ہیں، درحقیقت یہ اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ جو اسلام کو ملیامیٹ کرنے کی کوشش میں سرگرداں ہیں۔ ان کے چہرے سے "اسلام" کا پردہ اٹھا کر انشاء اللہ ان کے اصلی ... چہرہ کا نقشہ ظاہر کر کے رہیں گے۔

اپیل

راولپنڈی۔ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی جو کہ ایک مثالی ادارہ ہے اس وقت مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ اساتذہ کی تنخواہیں اور طلباء کے کھانے پینے کی اشیاء جو بازار سے ادھار لائی جاتی ہیں۔ ان کا بل مدرسہ کے ذمہ تقریباً چار ماہ سے باقی ہے۔ اس کے علاوہ درسگاہ کی تعمیر کی وجہ سے مدرسہ پہلے ہی مقروض تھا۔

منتظمین مدرسہ نے عامۃ المسلمین سے درخواست کی ہے کہ وہ علوم دینیہ کے اس چشمہ فیض کو اپنے صدقات، خیرات، زکوٰۃ و دیگر عطیات میں یاد رکھیں۔

(قاری محمد زین ناظم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی)

بقیہ — ریفرنڈم

گیرانوی کی آمد کے موقعہ پر وہاں کے سرمایہ داروں نے ہوائی اڈہ سے لے کر شہر تک استقبال اور ساتھ ہی پریس کانفرنس کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔

مولوی گیرانوی صاحب کے استقبال میں ٹرکوں کاروں، جیپوں کی کثرت تھی اور عوام کی قلت۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ عوام نے بائیکاٹ کر دیا ہے۔

دوسری طرف خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب، کو جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے دعوت دی گئی تھی، ان کا بھی ملتان کے عوام نے استقبال، پریس کانفرنس اور خطاب عام کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ جس وقت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ملتان تشریف لائے تو ان کے استقبال کے لئے کم از کم پندرہ ہزار تک کی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ عوام کا جوش و خروش قابل دید تھا۔ جس وقت ہوائی جہاز کا دروازہ کھلا۔ تو عوام جوش محبت میں ہوائی اڈے کا جنگلہ پھاند کر جہاز کی سیڑھیوں پر چڑھ گئے۔ عوام کا یہ جوش دیکھ کر وہاں کی انتظامیہ انتظام کرنے سے عاجز آگئی۔

مولانا کے استقبال میں ٹرکوں اور کاروں کی بھرمار نہیں تھی بلکہ عوام پیدل سفر کر رہے تھے۔

مولانا قاسمی نے بعد نماز عصر پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں اچھرہ میں کھیلے گئے ڈرامہ پر روشنی ڈالی گئی۔ رات کو باغ لانگے خاں میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں کم و بیش ۵۰ ہزار کا اجتماع تھا۔ جس سے مولانا قاری نور الحق صاحب قریشی ایم اے حلقہ ملتان سے جمعیۃ کے قومی اسمبلی کے نامزد امیدوار، مولانا عبدالشکور دین پوری سامراج دشمن محاذ کے صدر حاجی محمد افضل صاحب اور آخر میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے ولولہ انگیز خطاب کیا۔

اب دوسری طرف کی بھی سنیئے۔ قاسم باغ میں جو اجتماع تھا، ایک صحیح اندازے کے مطابق زیادہ سے زیادہ اس میں چار ہزار تک کی نفری ہوگی۔

اس طرح مودودی نوازوں اور مودودی گروپ کے مقابلہ میں عوام نے ملتان کے اس ریفرنڈم میں بھی جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیا اور مودودی گروپ کو دونوں جگہ شکست فاش نصیب ہوئی۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (ادارہ)

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کی
کنونشن

۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو دارالعلوم سرحد پشاور میں منعقد ہو رہی ہے

کشور علی درانی آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام
دفتر جمعیۃ طلباء اسلام نوشہرہ صدر ضلع پشاور صوبہ سرحد

جمعیۃ طلباء اسلام کا صدر ناصر کی وفات پر اظہار غم

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر جمعیۃ میکلوڈ روڈ لاہور میں ہوا جس میں بطل حریت صدر مصر جناب جمال عبدالناصر کے انتقال پرملال پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ اور ان کی موت کو عالم اسلام کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ مرحوم تا وقت آخر اسلام دشمن عناصر خصوصاً امریکی سامراج سے برسر پیکار رہے۔ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ عالم اسلام کو متحد کیا جائے حالیہ اردن کی خانہ جنگی کو ختم کرانے کے لئے انہوں نے جو کارنامہ سرانجام دیا۔ وہ انہی کا حصہ تھا۔ مرحوم دوست اور دشمن کو پہچاننے میں خاص بصیرت رکھتے تھے۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور تار کے ذریعہ مصری سفیر پاکستان سے ان کے عظیم رہنما کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔

آخر میں اراکین جمعیۃ نے عہد کیا کہ ہم سب جمال عبدالناصر مرحوم کے نقش قدم پر چل کر سامراج کے خلاف عالم اسلام کی سربلندی کے لئے سینہ سپر رہیں گے۔

حلقہ دھرمپورہ لاہور کا انتخاب

گذشتہ سے پیوستہ شمارہ میں حلقہ دھرمپورہ لاہور کے انتخاب میں ناظم اعلیٰ کی جگہ مولوی محمد ابراہیم کا نام لکھا گیا ہے۔ ناظم اعلیٰ حافظ محمد صادق بی۔ ڈی ممبر ہیں اور ناظم مولوی ابراہیم صاحب ہیں۔

قومی اسمبلی کا حلقہ نمبر	ریٹرننگ افسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر
این ڈبلیو/۸۵ ملتان نمبر۷	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ملتان	(۱) ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ریونیو) میلسی (۲) 〃 〃 〃 وہاڑی
〃 〃/۸۶ ملتان نمبر۸	اسسٹنٹ کمشنر لودھراں	〃 〃 لودھراں
〃 〃/۸۷ 〃 نمبر۹	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ملتان	(۱) 〃 〃 شجاع آباد (۲) 〃 〃 لودھراں
〃 /۸۸ ڈی جی خان نمبر۱	ڈپٹی کمشنر ڈی جی خان	(۱) اسسٹنٹ کمشنر تونسہ (۲) 〃 〃 ڈی جی خان (۳) پولیٹیکل اسسٹنٹ کمشنر 〃
〃 〃/۸۹ ڈی جی خان نمبر۲	〃 〃	(۱) اسسٹنٹ کمشنر جام پور (۲) 〃 〃 راجن پور (۳) پولیٹیکل 〃 ڈی جی خان
〃 〃/۹۰ مظفرگڑھ نمبر۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل)، مظفرگڑھ	(۱) ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لیہ (۲) 〃 〃 〃 کوٹ ادو
〃 /۹۱ مظفرگڑھ نمبر۲	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) مظفرگڑھ	(۱) 〃 〃 〃 کوٹ ادو (۲) 〃 〃 〃 مظفرگڑھ
〃 〃/۹۲ 〃 نمبر۳	〃 (انشائیات) مظفرگڑھ	(۱) 〃 〃 〃 علی پور (۲) 〃 〃 〃 مظفرگڑھ
〃 〃/۹۳ ساہیوال نمبر۱	اسسٹنٹ کمشنر ساہیوال	ایکسٹرا اسسٹنٹ (۱) ساہیوال
〃 〃/۹۴ 〃 نمبر۲	〃 〃	〃 〃 (۲) 〃
〃 〃/۹۵ 〃 نمبر۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) 〃	(۱) کالونی اسسٹنٹ ساہیوال (۲) ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر I اوکاڑہ
〃 〃/۹۶ 〃 نمبر۴	اسسٹنٹ کمشنر اوکاڑہ	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۲ اوکاڑہ
〃 〃/۹۷ 〃 نمبر۵	〃 دیپالپور	〃 〃 〃 دیپالپور
〃 〃/۹۸ 〃 نمبر۶	〃 پاک پتن	کالونی اسسٹنٹ پاک پتن
〃 〃/۹۹ 〃 نمبر۷	〃 〃	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر 〃
〃 /۱۰۰ بہاولپور نمبر۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) بہاولپور	(۱) اسسٹنٹ کمشنر حاصل پور (۲) 〃 〃 بہاولپور
〃 〃/۱۰۱ 〃 نمبر۲	〃 〃	(۱) 〃 〃 احمد پور شرقیہ (۲) 〃 〃 بہاولپور
〃 /۱۰۲ بہاولنگر بہاولپور	ایڈیشنل کمشنر بہاولپور ڈویژن بہاولپور	(۱) ڈپٹی کمشنر بہاولنگر (۲) 〃 〃 بہاولپور
〃 〃/۱۰۳ بہاولنگر نمبر۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) بہاولنگر	(۱) اسسٹنٹ کمشنر بہاولنگر (۲) 〃 〃 منچن آباد
〃 〃/۱۰۴ 〃 نمبر۲	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) بہاولنگر	(۱) 〃 〃 بہاولنگر (۲) 〃 〃 فورٹ عباس (۳) 〃 〃 ہارون آباد
〃 〃/۱۰۵ رحیم یار خاں نمبر۱	〃 رحیم یار خاں	(۱) 〃 〃 لیاقت پور (۲) 〃 〃 رحیم یار خاں (۳) 〃 〃 خان پور

قومی اسمبلی کا حلقہ نمبر	ریٹرننگ افسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر
این ڈبلیو/۱۰۶ رحیم یار خاں نمبر۲	ڈپٹی کمشنر رحیم یار خاں	۱- اسسٹنٹ کمشنر رحیم یار خاں ۲- 〃 〃 خان پور
〃 〃/۱۰۷ 〃 نمبر۳	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) رحیم یار خاں	۱- 〃 〃 صادق آباد ۲- 〃 〃 رحیم یار خاں
	صوبہ سندھ	
این ڈبلیو/۱۰۸ جیکب آباد	ڈپٹی کمشنر جیکب آباد	اسسٹنٹ کمشنر کندکوٹ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جیکب آباد
〃 /۱۰۹ سکھر نمبر۱	اسسٹنٹ کمشنر شکارپور	مختارکار شکارپور مختارکار گڑھی یاسین
〃 〃/۱۱۰ 〃 نمبر۲	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سکھر	مختارکار سکھر مختارکار روہڑی
〃 〃/۱۱۱ 〃 نمبر۳	اسسٹنٹ کمشنر گھوٹکی	مختارکار پنوعاقل مختارکار گھوٹکی
〃 /۱۱۲ نوابشاہ نمبر۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نوابشاہ	مختارکار سکرنڈ
〃 /۱۱۳ نوابشاہ	اسسٹنٹ کمشنر نوشہرو فیروز	〃 〃 نوشہرو فیروز
〃 /۱۱۴ خیرپور نمبر۱	〃 خیرپور	〃 〃 خیرپور
〃 〃/۱۱۵ 〃 نمبر۲	〃 میراں کوٹ ڈیجی	〃 〃 گمبٹ
〃 /۱۱۶ لاڑکانہ نمبر۱	ڈپٹی کمشنر لاڑکانہ	〃 لاڑکانہ مختارکار ڈوکری۔ مختارکار رتوڈیرو
〃 /۱۱۷ لاڑکانہ نمبر۲	اسسٹنٹ کمشنر کمبر	مختارکار شہداد کوٹ مختارکار میروخاں مختارکار وارہ
〃 /۱۱۸ حیدرآباد نمبر۱	اسسٹنٹ کمشنر سب ڈویژن حیدرآباد	سٹی مختارکار حیدرآباد
〃 /۱۱۹ حیدرآباد نمبر۲	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (۲) حیدرآباد	چیف افسر ڈسٹرکٹ کونسل حیدرآباد۔ مختارکار تعلقہ حیدرآباد
〃 〃/۱۲۰ حیدرآباد نمبر۳	اسسٹنٹ کمشنر ہالہ	مختارکار ہالہ مختارکار ٹنڈو الہیار
〃 〃/۱۲۱ 〃 نمبر۴	اسسٹنٹ کمشنر بدین	مختارکار ماتلی۔ مختارکار ٹنڈو باگو۔ مختارکار بدین
〃 /۱۲۲ تھرپارکر نمبر۱	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل)، میرپور خاص	مختارکار میرپور خاص
〃 〃/۱۲۳ 〃 نمبر۲	اسسٹنٹ کمشنر مٹھی	مختارکار مٹھی
〃 〃/۱۲۴ دادو	〃 دادو	مختارکار دادو۔ مختارکار کے این شاہ مختارکار میہڑ
〃 〃/۱۲۵ دادو نمبر۲	〃 کوٹڑی	مختارکار جوہی مختارکار سیہون مختارکار کوٹڑی برائے تعلقہ کوٹڑی اور محل کوہستان
〃 〃/۱۲۶ سانگھڑ	اسسٹنٹ کمشنر سانگھڑ	مختارکار شہدادپور۔ مختارکار سنجھورو۔ مختارکار سانگھڑ مختارکار کھپرو
〃 〃/۱۲۷ ٹھٹھہ	ڈپٹی کمشنر ٹھٹھہ	سب ڈویژنل مجسٹریٹ ٹھٹھہ

قومی اسمبلی حلقہ نمبر	ریٹرننگ افسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر
این ڈبلیو/۱۲۸ کراچی ۱	اسسٹنٹ کمشنر کینٹ کراچی	سب ڈویژنل مجسٹریٹ سجاول ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ عدالت ۲ لانڈھی کراچی
″ ″/۱۲۹ کراچی ۲	ڈپٹی کلکٹر (تعلقہ) کراچی	مختارکار (تعلقہ) کراچی
″ ″/۱۳۰ کراچی ۳	اسسٹنٹ کمشنر ہاربر کراچی	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ عدالت ۲ کراچی
″ ″/۱۳۱ ″ ۴	اسسٹنٹ کمشنر ناظم آباد	ویزا افسر کراچی
″ ″/۱۳۲ ″ ۵	اسسٹنٹ کمشنر نیو ٹاؤن کراچی	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ عدالت ۳۱ کراچی
″ ″/۱۳۳ ″ ۶	اسسٹنٹ کمشنر سول لائنز کراچی	ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ عدالت ۱۵ کراچی
″ ″/۱۳۴ ″ ۷	اسسٹنٹ کمشنر (اولڈ ٹاؤن) کراچی	اسسٹنٹ سٹی سروے افسر ڈپٹی کمشنر آفس کراچی

صوبہ بلوچستان

قومی اسمبلی حلقہ نمبر	ریٹرننگ افسر	اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر
این ڈبلیو/۱۳۵ کوئٹہ ۱	کمشنر کوئٹہ	ڈپٹی کمشنر کوئٹہ پشین کوئٹہ ″ ″ پولیٹیکل ایجنٹ ورلائی پولیٹیکل ایجنٹ ژوب
″ ″/۱۳۶ کوئٹہ ۲	ایڈیشنل کمشنر کوئٹہ	ڈپٹی کمشنر سبی ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کوئٹہ پولیٹیکل ایجنٹ - چاغی
″ ″/۱۳۷ قلات ۱	کمشنر قلات۔ خضدار	ڈپٹی کمشنر کاچی - دھادن ″ ″ قلات - خضدار
″ ″/۱۳۸ قلات ۲	کمشنر قلات۔ خضدار	″ ″ مکران ″ ″ لس بیلہ ″ ″ خاران

پرچہ نامزدگی کی مختصر روداد

انتخابات میں حصہ لینے والے امیدوار فارم نمبرا میں اپنی نامزدگی کی تجویز داخل کریں گے۔ ریٹرننگ افسر فارم نمبر۲ میں سکیورٹی ڈپازٹ کا اندراج کرے گا۔ ریٹرننگ افسر سکیورٹی ڈیپازٹ کی رسید متعلقہ امیدوار کو دے گا اور ڈیپازٹ کی رقم سرکاری خزانہ میں داخل کر دے گا۔

اگر کسی امیدوار کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کیا جائے تو وہ اس کے خلاف متعلقہ صوبہ کے الیکشن کمشنر کے سامنے اپیل کر سکتا ہے۔ نامزدگی کے کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد نامزد ہونے والے امیدواروں کے ناموں کی فہرست ریٹرننگ افسر کے دفتر میں کسی نمایاں جگہ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ اگر کسی ایسے امیدوار کی اپیل منظور ہو گی جس کے کاغذات پہلے مسترد کر دیئے گئے تھے تو اس کا نام بھی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا۔

انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کے نام انگریزی زبان میں حروف تہجی کی ترتیب سے لکھے جائیں گے اور ناموں کے وہ انتخابی نشانات بنے ہوں گے جو انہیں دیئے گئے ہیں۔

(ناظم شعبہ انتخابات)

ہدایات دربارۂ پرچہ ہائے نامزدگی

(الف) کوئی بھی رائے دہندہ جس کا نام فہرست رائے دہندگان میں درج ہے کسی بھی حلقہ سے بطور امیدوار اسمبلی کھڑا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا تائید کنندہ اور مزید تائید کنندہ کا نام اس فہرست رائے دہندگان میں ہونا لازمی ہے جس حلقہ سے امیدوار کھڑا ہو رہا ہے۔

(ب) امیدوار کو یہ تحریر بھی دینی ہو گی کہ وہ اسمبلی کی رکنیت کے لئے کبھی نااہل قرار نہیں دیا گیا

(ج) تائید کنندہ اور مزید تائید کنندہ کو تحریراً اقرار کرنا ہو گا کہ انہوں نے کسی اور امیدوار کی تائید نہیں کی۔

(د) تائید کنندہ اور مزید تائید کنندہ کے دستخط پرچۂ نامزدگی پر خوشخط ہونے چاہئیں جو صاف پڑھے جائیں۔

(س) پرچۂ نامزدگی اس حلقہ کے مقرر کردہ ریٹرننگ افیسر کو مقررہ تاریخ پر پیش کرنا ہو گا۔ ریٹرننگ افیسر پرچۂ نامزدگی وصول کرنے کے بعد امیدوار کو وصولی کی رسید دے گا جس پر وہ وصولی کی تاریخ اور وقت درج کرے گا۔ اور امیدوار کو مطلع کرے گا کہ کس دن اور کس وقت پرچہ ہائے نامزدگی کی جانچ پڑتال ہو گی۔

(ص) ریٹرننگ افیسر مختلف امیدواروں کی واقفیت کے لئے موصول شدہ پرچہ ہائے نامزدگی کے امیدواروں کے نام ان کے تائید کنندہ اور مزید تائید کنندہ کی تفصیلات کی فہرست اپنے دفتر میں ایک نمایاں جگہ پر آویزاں کرے گا۔

(نوٹ) گو حکومت نے پرچہ نامزدگی کا فارم نہایت آسان بنا دیا ہے۔ پھر امیدواروں کو چاہیے کہ کسی وکیل صاحب یعنی قانونی مشیر کی خدمات مستعار لیں تاکہ جانچ پڑتال کے دن اگر کوئی اعتراض کرے تو وکیل صاحب دلائل سے اعتراض رد کر سکیں۔

(ناظم شعبہ انتخابات)

امیدوارانِ قومی و صوبائی اسمبلی نوٹ فرمالیں

انتخابی پروگرام ایک نظر میں

قومی اسمبلی

کاغذات نامزدگی ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء — جانچ پڑتال ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۰ء

کاغذات نامزدگی کی واپسی ۲۴ اکتوبر — انتخابات ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء

صوبائی اسمبلی

کاغذاتِ نامزدگی ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء — جانچ پڑتال ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء

کاغذاتِ نامزدگی کی واپسی ۲۸ ″ ″

انتخابات ۱۷ دسمبر ۱۹۷۰ء

ناظم شعبۂ انتخابات

بقیہ شذرات

ہو گئے۔ جس سے بچ کر نکلنا ان کے لئے مشکل ہو گیا۔

اس مقصد کے لئے پہلا حربہ انہوں نے یہ استعمال کیا کہ مصر پر فائر بندی کی خلاف ورزی کا الزام اسرائیل نے عائد کرنا شروع کیا اور یہ الزام اس عجیب غریب نوعیت کا تھا جس کی کوئی نظیر دنیا کی صلح و جنگ کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یعنی مصر نے نہر سویز سے متصل اپنے علاقے میں میزائل نصب کئے ہیں۔ اسرائیل نے اس الزام کی بڑی شہرت کی، لیکن یہ ایسا نامعقول الزام تھا جس سے دنیا کی رائے عامہ کو مصر کی امن پسندی کے خلاف نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے ساتھ ہی یہ امکان بھی موجود تھا کہ اگر مقبوضہ عرب علاقوں کی واپسی اور امن کے قیام کی راہ میں صرف اتنی سی بات حائل ہو گئی ہے کہ مصر نے چند میزائل نہر سویز سے متصل نصب کر لئے ہیں تو وہ انہیں ہٹا کر اسرائیل کی اس کٹ حجتی کو بھی باقی نہیں رہنے دے گا۔

چنانچہ اس اعلان کے پھسپھسے اور بودے پن اور بے نتیجہ رہنے کے اندیشے نے بالآخر اسرائیل اور امریکہ کو ایک خطرناک اور گہری سازش کی تکمیل کی طرف متوجہ کیا۔

فدائین اور عرب عوام میں اشتعال پیدا کرنے کے لئے اسرائیل نے ایک انتہائی لاقانونی اقدام کر ڈالا، اور الجزائر کے چند معزز مسافروں کو زبردستی اپنے ہوائی اڈے پر اس ہوائی جہاز سے اتار لیا جو انہیں یورپ سے الجزائر لے جا رہا تھا۔ اسرائیل کا یہ اقدام ہر اعتبار سے ناجائز اور اخلاقی جرم کا حامل تھا۔ لیکن اس پر امریکہ و برطانیہ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ اسرائیل کے اس اقدام سے فدائین میں اشتعال پھیل جانا قدرتی امر تھا۔ فدائین نے جوابی کارروائی شروع کر دی۔ انہوں نے نہایت دلیری سے کئی امریکی برطانوی اسرائیلی ہوائی جہاز اغوا کر ڈالے۔ ان کی اس کارروائی میں اردن کے بعض حکام سد راہ بننے لگے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ اردنی حکومت اور فدائین کے درمیان تصادم کی موجودہ ہولناک صورت میں نمودار ہوا۔

اردن کی سلطنت بذاتہ قدیم اور تاریخی سلطنت نہیں ہے۔ یہ اس غداری کے صلے میں وجود میں آئی تھی۔ جو موجودہ شاہی خاندان کے جد امجد شریف مکہ کی خلافت ترکیہ کے خلاف انگریزوں کے ساتھ ساز باز کی شکل میں نمودار ہوئی تھی۔ اس کے بارے میں علامہ اقبال مرحوم نے یہ دردناک شعر کہا تھا ؎

بیچتا ہے ہاشمی ناموس دین مصطفےٰ
خاک و خوں میں مل رہا ہے ترکمان سخت کوش

اس سلطنت کا حقیقی انتظام ایک انگریز مسٹر گلب کے ہاتھوں میں تھا اور چند بدوی قبائل کے سرداروں کے وظائف مقرر کر کے ان پر مشتمل شاہی فوج اس انگریز نے تشکیل کی اور شاہی خاندان کے افراد کے وظیفے مقرر کر دیئے۔

اور ان کی موجودہ حکومت کے نظام میں سب سے زیادہ موثر عنصر موجودہ شاہ کے چچا وغیرہ ہیں اور بدوی قبائل کے سردار ہیں۔ جو ابھی تک یا قاعدہ بھاری وظیفے انگریزوں و امریکیوں سے وصول کرتے رہتے ہیں اور خود کو ابھی تک انگریزوں کا وفادار تصور کرتے ہیں

یہ عنصر فلسطینی مہاجروں کا اول دن سے مخالف چلا آ رہا ہے۔ اس عنصر نے فلسطینی مہاجروں کو اردن میں مستقل حقوق حاصل نہیں ہونے دیئے اور نہ ہی حکومت میں ان کی نمایندگی کو جگہ دی۔ علاقہ ۱۹۴۹ء میں جب فلسطین تقسیم ہوا تو اس علاقہ پر اردن کے انگریز کمانڈر گلب نے زبردستی قبضہ کر لیا تھا اور اس علاقہ کے فلسطینی باشندوں نے ایک مسلمان اور عرب حکومت سمجھ کر اپنا مستقبل اردن کے ساتھ وابستہ کر دیا تھا۔ ورنہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ۱۹۴۸ء میں ہی آزاد عرب فلسطین حکومت قائم ہو جاتی — جو اسرائیل کے لئے براہ راست چیلنج بنی رہتی اور موجودہ بے بسی کی صورت حال رونما نہ ہوتی۔ فلسطینی عربوں کے اس ایثار کا صلہ انہیں برسہا برس کی خانہ ویرانی کی صورت میں ملتا رہا۔ انہیں اردن خاص کے شہروں میں جانے کی ممانعت تھی۔ وہ کوئی ہتھیار نہیں رکھ سکتے۔ وہ اپنی تنظیم قائم نہیں کر سکتے تھے اور اقوام متحدہ کی خیرات پر گذر بسر کرنے کے لئے مجبور تھے

یہ صورت حال برسہا برس جاری رہی۔ فلسطین کا مسئلہ سرد پڑ گیا۔ اور اسرائیل کے ساتھ اردن سمیت تمام عرب ملکوں نے بواسطہ برطانیہ غیر رسمی معاہدہ صلح کر لیا۔

مصر میں صدر ناصر کے برسراقتدار آنے سے صورت حال بدلی۔ فلسطین کا مسئلہ زندہ ہوا۔ فلسطینی مہاجروں کے حقوق کی صدا بلند ہوئی۔ فلسطینی مہاجروں کی تنظیم احمد شکیری کی سربراہی میں بنی۔ اور ایک بار پھر فلسطینی مہاجروں نے دنیا کو اپنے وجود کا احساس دلایا۔ آج فلسطینی مہاجروں کی یہ تمام طاقت اور سرگرمیاں جمال عبدالناصر کی سامراج دشمن عرب دوست اور فلسطینی مہاجروں کے حق میں حوصلہ افزا پالیسی کا نتیجہ ہیں۔ صدر ناصر کے بارے میں اور فلسطینی مہاجروں کے لئے سامراجی طاقتوں اور سامراج دوست عرب ملکوں کا رویہ زبردست معاندانہ رہا۔ اس سے امریکہ اور اسرائیل نے فائدہ اٹھایا اور عربوں کے درمیان اختلاف کو خوب ہوا دی۔ تاہم صدر ناصر کے قدم کامیابی کی طرف اٹھتے رہے۔ اور عرب دنیا جاگ پڑی۔ عرب عوام نے صدر ناصر کی پالیسیوں کی پرزور حمایت کی اور اسرائیل کا قانونی وجود ہلتا نظر آنے لگا۔ اس مرحلہ پر ایک خطرناک سازش اور جارحیت کے ذریعہ صدر ناصر اور مصر کو کمزور بنانے کی کوشش کی گئی۔ جون ۱۹۶۷ء کی جنگ اسی کا پیش خیمہ تھی۔

اس جنگ میں اردن کے شاہی خاندان کے بااثر افراد کا کردار انتہائی پراسرار تھا جس کی وجہ سے اردن اور شام کے محاذ پر اسرائیل کو کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ اور لیبیا کے امریکی برطانوی اڈوں سے مصری افواج کی پشت پر حملوں نے مصر کو ہزیمت اٹھانے پر مجبور کر دیا۔

جنگ کے بعد صدر ناصر نے اپنی پالیسی میں مناسب تبدیلیاں کر ڈالیں اور ڈپلومیسی کے ذریعہ اسرائیل اور امریکی و برطانوی سامراج کا مقابلہ کرنا شروع کیا فلسطینی مہاجروں کی تنظیم نو کی بنیاد یاسر عرفات کی سربراہی میں رکھی۔ یہاں پھر اردنی حکومت کے شاہی عناصر آڑے آئے۔ چند جوابی خود ساختہ تنظیمیں بنائی گئیں۔ تاہم فلسطینی مہاجروں کے درمیان افتراق و تصادم پیدا کرنے کی کارروائیاں ناکام رہیں لیکن کھچڑی پکتی رہی۔ امریکہ اور اسرائیل اس میں دلچسپی لیتے رہے۔ اردن پر بار بار حملے کر کے وہ شاہی خاندان کو یہ احساس دلاتے رہے کہ اگر فلسطین کے مہاجروں کو تم بے بس بنا دو تو یہ حملے روکے جا سکتے ہیں۔ کئی بار اردن کی کابینہ میں اس مسئلہ پر اختلاف رونما ہوئے شاہ حسین کو صدر ناصر کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا اور صدر ناصر کو شاہ کی خاطر کا خیال رکھنا پڑا۔

امریکی امن تجاویز کی قبولیت نے جو مشکل امریکہ اور اسرائیل کے سامنے کھڑی کر دی ہے۔ اس سے جان چھڑانے کا طریقہ یہ ہی ہو سکتا تھا کہ یا تو عرب حکومتوں کے درمیان تصادم برپا ہو۔ یا فلسطینی مہاجروں کے

درمیان قتال شروع ہو جائے۔ یہ دونوں صورتیں تو پیدا نہ ہو سکیں۔ اگرچہ اس کے لئے بھی ہر ممکن کوشش وسازش کی گئی۔ اب اس کے بعد آخری چارہ کار اردن اور فلسطینی مہاجروں کے درمیان تصادم برپا کرنا رہ گیا تھا۔ یہ تصادم برپا ہوا۔ اور ایسے حالات پیدا کئے گئے۔ کہ یا تو شاہ حسین ملک سے فرار ہو جائیں تاکہ اسرائیل و امریکہ کو اپنے مفادات کی سلامتی و تحفظ کے نام پر فوجی مداخلت کا جواز ہاتھ آ سکے۔ یا اردن اور فدائین کی جنگ میں عرب ممالک ایک دوسرے کی حمایت میں باہم فریق بن جائیں۔ اور اس خونریزی و نزاع کا سبب امن تجاویز کی قبولیت کو ٹھہرایا جائے تاکہ مصر اور اردن مجبور ہو کر ان تجویزوں کو مسترد کر دیں، اور امریکہ و اسرائیل کی جان چھوٹ جائے۔ وہ ایک سخت مشکل سے نکل جائیں۔ اور اسرائیل کو مقبوضہ علاقے خالی نہ کرنے پڑیں۔

لیکن صدر ناصر ایک طرف شاہ حسین کو حوصلہ دلاتے رہے اور دوسری طرف فدائین کو تسلی دیتے رہے اور تیسری طرف امریکن فوجوں کی مداخلت کے امکان کو رد کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جب شام کی فوجوں کے اردن میں داخلے کے معاملے پر امریکہ اور برطانیہ نے بھی اردن میں فوجیں داخل کرنے کی کارروائیاں شروع کرنا چاہیں تو ٹھیک اسی موقعہ پر صدر ناصر نے امن تجاویز پر بات چیت جاری رکھنے کے لئے پیشکش کر دی کہ وہ نہر سویز کے محاذ سے اپنے میزائل ہٹانے کے لئے تیار ہے۔

اس اعلان نے اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر اور سلامتی کونسل کے اندر امریکی سازش کو ناکام بنا دیا، اور اردن میں اس کی براہ راست مداخلت کی راہ میں دنیا کی رائے عامہ کو حائل کر دیا۔

اس کے ساتھ ہی صدر ناصر اردنی حکومت اور فدائین کے درمیان صلح کی کوشش کرتے رہے۔ بالآخر بالآخر وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔

بلاشبہ اس خونریز جنگ میں ہزارہا قیمتی جانیں تلف ہوئیں۔ بھائی نے بھائی کو مارا، اور بے پناہ نقصانات ہوئے۔ اس کا قلق مدتوں ہر مسلمان کو رہے گا۔

لیکن اس سلسلہ میں امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کا منصوبہ جس طرح ناکام رہا۔ اسے بھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ یہ طاقتیں کوئی مقصد حاصل نہیں کر سکیں۔ نہ تو مصر اور اردن سے امن تجاویز مسترد کرا سکیں نہ فدائین کی تنظیموں کو ختم کرا سکیں، نہ عرب ملکوں کے درمیان مستقل جنگ برپا کرا سکیں اور نہ مشرق وسطیٰ کے مطلع سیاست پر کوئی تبدیلی لا سکیں۔

امید ہے کہ اس جنگ کے بعد ایک نئے اور مضبوط تر عرب اتحاد کا دور شروع ہوگا جو اسرائیل مغربی سامراج اور اس کے دوستوں کیلئے ہلاکت آفریں چیلنج ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

امیدواران قومی وصوبائی اسمبلی توجہ فرمائیں!

پرچہ نامزدگی کے لئے زرضمانت

امیدوار قومی اسمبلی کے لئے	ایک ہزار روپے
امیدوار صوبائی اسمبلی کے لئے	پانصد روپے

(الف) زرضمانت نقد ریٹرننگ آفیسر کو پرچہ نامزدگی پیش کرتے وقت ادا کی جائے گی۔ یا

(ب) نیشنل بنک کی کسی برانچ میں مطلوبہ رقم جمع کرا کے اس کی رسید پرچہ نامزدگی کے ساتھ ریٹرننگ افیسر کو پیش کرنی ہوگی۔

اگر ایک سے زائد پرچہ ہائے نامزدگی ایک ہی حلقہ میں داخل کئے جائیں تو پھر بھی زرضمانت قومی اسمبلی کے لئے ایک ہزار روپیہ اور صوبائی اسمبلی کے لئے پانصد روپیہ ہوگی۔

الیکشن ایجنٹ کا تقرر

ہر امیدوار اسمبلی اپنا ایک الیکشن ایجنٹ مقرر کر سکتا ہے۔ جو کہ الیکشن کے جملہ امور میں امیدوار کا نمائندہ ہوگا یاد رہے کہ الیکشن ایجنٹ کا نام فہرست رائے دہندگان میں اس حلقہ کی فہرست میں ہونا لازمی ہے۔ جس حلقہ سے امیدوار اسمبلی کا الیکشن لڑ رہا ہو۔

پرچہ نامزدگی کے رد ہونے کی صورت میں اپیل

اگر پرچہ نامزدگی ریٹرننگ آفیسر کسی اعتراض کی بنا پر رد کر دے تو اس کے خلاف اپیل تین روز کے اندر اندر ہو سکتی ہے۔ اپیل الیکشن کمشن کے نام پر ہونی چاہیئے۔ اور الیکشن کمشن کے سیکرٹری یا صوبائی الیکشن کمشنر کو پیش کی جا سکتی ہے۔

اپیل ایک یادداشت کی صورت میں ہونی چاہیئے۔ جس میں پرچہ نامزدگی کے رد ہونے کے جملہ کوائف درج ہوں۔ یعنی کس تاریخ اور کس بنا پر پرچہ نامزدگی کو رد کیا گیا اور اپیل کے لئے دلائل پیش کئے جائیں۔ اپیل کے ساتھ ریٹرننگ افیسر کے حکم کی ایک مصدقہ نقل جس کی رو سے انہوں نے پرچہ نامزدگی رد کیا ہے شامل ہونی چاہیئے

کسی دوسرے حلقہ میں کاغذات نامزدگی داخل کرنے کا طریقۂ کار

اگر کوئی امیدوار اس حلقہ کی بجائے جس میں اس کا ووٹ درج کیا گیا ہو کسی اور حلقہ سے انتخاب لڑنا چاہے تو اسے کاغذات نامزدگی کے ساتھ اس حلقہ کی انتخابی فہرست کی مصدقہ نقل منسلک کرنا ہوگی جس میں ووٹر کی حیثیت سے اس کا نام درج کیا گیا ہو۔

کمیشن نے رجسٹریشن افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے ایسے امیدواروں کو مصدقہ نقول مفت فراہم کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے نامزد امیدواران برائے قومی وصوبائی اسمبلی

جمعیۃ علماء اسلام نے قومی اسمبلی کے لئے مزید امیدواران کو نامزد کیا ہے۔ صوبائی اسمبلیوں کے لئے بھی یک صد امیدواران کو نامزد کیا گیا ہے۔ جن کو فرداً فرداً بذریعہ ڈاک اطلاع دے دی گئی ہے۔

(ناظم شعبۂ انتخابات جمعیۃ علماء اسلام)

اسلام کے عادلانہ نظام کے
نفاذ کیلئے
اکابر
جمعیۃ
کا
جمعیۃ علمائے اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے
مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علمائے اسلام
ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات انجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد
آفرین قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی، عریانی، مرد و زن کے اختلاط
کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔
معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے، عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا
ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کے لیے عظیم جدوجہد کی
ضرورت ہے، علماء اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں
اسی لئے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ
جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد
فرماویں، اور رجب، شعبان، رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات
از قسم زکوٰۃ و عطیات مرکزی دفتر جمعیۃ علمائے اسلام ملتان کے پتہ پر
روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل فرماویں۔ بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی
تعیین فرمادیں تاکہ اسے شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے۔
محمد عبد اللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علمائے اسلام (خانپور)
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علمائے اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان بیرون
لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر روانہ فرماویں۔
کاتب عبدالحق حقانی

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132
তরজুমানে-ইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM
লাহোর LAHORE price

جمعیتہ علماء اسلام کے نمائندے اسمبلیوں میں پہنچ کر

- تمام مسلمان فرقوں (شیعہ، سُنی، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث وغیرہ) کے نمائندہ علماء کے تجویز کردہ ۲۲ نکات اور ختم نبوت کے نکتہ پر مبنی اسلامی دستور کی تدوین کریں گے۔
- پاکستان کے سیاسی، تہذیبی، تعلیمی، معاشرتی، اقتصادی اور معاشرتی اداروں و شعبوں کو انگریزوں کے دو سو سالہ دور اقتدار کے اثرات سے پاک وصاف کریں گے۔
- پاکستان کے سیاسی نظام کو مغربی اثرات سے نکال کر کے خالص اسلام کے شورائی نظام پر قائم کریں گے۔
- پاکستان کے اقتصادی و معاشی نظام کو موجودہ مغربی سرمایہ دارانہ نظام اور انگریزوں کے دور کے جاگیردارانہ نظام کے تسلط سے نجات دلا کر نیز اشتراکی نظام کے متوقع خطرے سے محفوظ رکھ کر خالص اسلامی احکام حلال و حرام پر از سر نو مرتب کریں گے۔
- پاکستان کے تعلیمی نظام کو مغرب کے ملحدانہ افکار اور آوارہ طریقوں سے پاک کر کے کتاب و سنت کی تعلیمی بالادستی و ہمہ گیری کے ساتھ از سر نو قائم کریں گے۔
- پاکستان کی تہذیب و معاشرت کو، انگریزی و امریکی اثرات سے پاک کر کے اسلام کی پاکیزہ حدود کے اندر فروغ پانے کے مواقع بہم پہنچائیں گے۔
- کشمیر کی آزادی کے لئے بھرپور کوششوں کی راہ ہموار کریں گے تاکہ پاکستان کے تحفظ، سلامتی، استحکام اور ترقی کے لئے آئندہ کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔
- تمام مسلمان ملکوں کے ساتھ بلا امتیاز برادرانہ تعلقات استوار کرنے کی راہ صاف کریں گے۔
- پاکستان میں اسلامی نظام حیات کامیاب بنا کر دوسری قوموں کے لیے ایک مثالی نمونہ قائم کریں گے اور خلفاء راشدین کے دور کی یاد تازہ کریں گے۔
- اسلام کے غلبہ اور بالادستی کے ساتھ دنیا میں مغرب کے لادینی جمہوری اور اشتراکی نظاموں کو ناکام بنائیں گے۔

کمال

ترجمانِ اسلام لاہور

شمارہ نمبر:- ۱۵ : ۱۷ اپریل بروز جمعہ جلد: ۱۳

اللہ نور السمٰوٰتِ والارض ○ ھو الاول والآخر والظاہر والباطن ○ نحن اقرب الیہ من حبل الورید

اللہ جل جلالہ

لیس کمثلہ شیء

قصیدہ

قالها بلسانه ونظمها بجنانه مولانا الادیب محمد موسیٰ الروحانی البازی المدرس بقاسم العلوم ملتان فی مدح الرحلة العبقری الاحوذی مولانا السید محمد اسعد المدنی ناظم جمعیة العلماء بالهند ، الوارد بقاسم العلوم

۱۱ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ کو علماء کے ایک بہت بڑے اجتماع میں بندہ روحانی بازی نے علماء کی طرف سے بطور ترحیب کے سنایا۔ حضرت ممدوح نے بعد میں غائبانہ اس قصیدے کے مضمون و فصاحت کی بہت تعریف کی

اهلاً بمعتلّ النسیم ومرحبا — ومذکری عهد الصحابة والصبا

حمل الشذا من دیوبند واهلها — وابان عنهم بالمقال واعربا

فعرفت عرفهم الشذی وبعده — انکرت صبرا عن فؤادی نکبا

ارض بها اشیاخنا قد خیموا — قد زرتهم مذحقبة متصحبا

جنجوه، دلی، دیوبند وتانبن — سرهند والاجمیر کانت اسقبا

والیوم قد حالت جبال بیننا — حیران ابکی دونها مکتئبا

یالهف نفسی هل ازورن ساعة — دارالعلوم وهل ازورن عصبا

ارض الاحبة ضاء فیها انجم — منها اهتدی من جاءها مستوهبا

یاقلب، طب قدجد سعدك إذاتی — شیخ الوری الاتقی الحبیب لمجتبی

یااسعد المسعود ساعد جدکم — بل جد سعدکم سعیداً مطلبا

رحبتکم حفاوة ومودة — اهلاً علیٰ رغم الوشاة ومرحبا

یاعاذلی کن عاذری فی ودهم — لم الق للسلوان عنهم مذهبا

لاتلح فیهم بعد ما جربتنا — نجد الغرام بهم لذیذاً طیبا

یاسیدی لاتنکرن ماهدنا — فی حبکم ویدوم هذا حقبا

لاسیما المحمود قائد رکبنا — فی ارض باکستان شیخا قلبا

صلب ذا اعوج الزمان ولم یکن — لیلین خوفا او یری مضطربا

شیخ الحدیث بقاسم العلم الذی — مازال یهدی من علوم صیبا

لاسیما ماوی الوری درخواستی — شیخ الشیوخ فذاك یهدی کوکبا

۱ اہلاً وسہلاً، اے نسیم جلیل تو نے مجھے محبت اور بچپن کا زمانہ یاد دلایا۔

۲ باد صبا دیوبند والوں کی خوشبو لے آئی ہے اور ان کا حال بزبان حال خوب سنایا۔

۳ میں ان کی بے نظیر مہک پہچان گیا لیکن افسوس کہ انکی یاد کی وجہ سے صبر دل سے نکل گیا۔

۴ سرزمین دیوبند میں ہمارے بزرگ خیمہ زن ہیں مدت بیت چکی ہے کہ میں انکی زیارت و رفاقت سے مستفید ہوا۔

۵ گنگوہ، دہلی، دیوبند، تھانہ بھون سرہند اور اجمیر پہلے بہت قریب تھے۔

۶ لیکن آج ہمارے اور ان کے درمیان بلند پہاڑ حائل ہیں۔ حیران و سرگرداں ان کے فراق میں رو رہا ہوں۔

۷ واحسرتا! کیا میں ایک لمحہ میں دارالعلوم اور وہاں کے بزرگوں کی زیارت کا موقع پا سکوں گا۔

۸ وہ ہمارے بزرگوں کی زمین ہے اس میں علمی ستارے چمکتے ہیں۔ ان کی روشنی کے ذریعے ہر طالب حق ہدایت پاتا ہے۔

۹ اے دل غمگین! مبارک ہو تیری قسمت بارآور ہوئی کیونکہ شیخ عالم متقی محبوب برگزیدہ رہنما آ گیا۔

۱۰ اے مولانا اسعد! آپ نیک بخت ہوں آپ کا بخت معاون و موافق ہو، سعادت کامل نصیب ہو۔

۱۱ میں انکو محبت سے خوش آمدید کہتا ہوں اہلاً و مرحباً، چاہے مخالف جل کر بھی ناراض ہو جائیں۔

۱۲ اے ملامت کنندہ! ان کی محبت میں مجھے معذور سمجھ، انکو چھوڑ کر کوئی اور راستہ مل سکتا نہیں۔

۱۳ اب ملامت چھوڑ دے جبکہ تو نے آزمایا کہ ہمیں ان کی محبت بڑی عزیز ہے۔

۱۴ اے ہمارے محترم! آپ پر مخفی نہیں وہ تکلیفیں جو ہمیں تمہاری محبت میں پہنچیں اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

۱۵ خصوصاً ان دنوں میں مفتی محمود جو پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے قائد اور شیخ و مدرس کے مرکز ہیں۔

۱۶ وہ امور دینیہ میں پختہ ہیں اگرچہ اہل زمانہ ٹیڑھے ہو جاتے ہیں مگر انکو خوف سے کبھی متزلزل و مضطرب نہیں دیکھا۔

۱۷ وہ قاسم العلوم کے شیخ الحدیث ہیں، ان کے علوم سے طلباء کی پیاس ہمیشہ بجھتی رہتی ہے۔

۱۹ خصوصاً مفتی صاحب کا منشا ہے حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی صاحب [illegible] شیخ المشائخ [illegible] کے ساتھ وہ بھی تھے۔

باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعہ ۱۰ صفر ۱۳۹۰ھ
مطابق
۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء
جلد ـــــ ۱۳
شمارہ ـــــ ۱۵
فی پرچہ ـــــ ۴۰ پیسے
ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ "
سہ ماہی ۶/۰ "

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ
سب ایڈیٹر
محمد حنیف سہارنپوری

آئینِ شریعت کانفرنس کی تاریخوں کا اعلان

جیسا کہ گذشتہ شمارہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ ماہ مئی میں صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی آئینِ شریعت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اور اس میں مغربی پاکستان کے ہر گوشے اور ہر علاقے سے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام، مشائخ عظام، اراکین جمعیۃ اور انصار الاسلام پاکستان کے رضاکار کاروان در کاروان لاہور پہنچ رہے ہیں۔ الحمدللہ اس اعلان پر جمعیۃ کے بعض علاقوں سے حوصلہ افزا خبریں پہنچ رہی ہیں۔

اب جمعیۃ کے رہنماؤں نے کانفرنس کی تاریخوں کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ کانفرنس ۱۵، ۱۶ مئی ۱۹۷۰ء کو نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوگی۔

اس سے قبل ٹھیک آج سے تین سال قبل اسی ماہ میں جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تاریخی کانفرنس اس دور میں منعقد ہوئی تھی، جب یہاں ایوبی آمریت مسلط تھی۔ اس وقت دس ہزار سے زائد علماء اور ہزاروں کی تعداد میں اراکین جمعیۃ نے لاہور کی سڑکوں پر پُرامن مظاہرہ کر کے آمریت کے خلاف ایک عظیم عوامی تحریک کی بنیاد رکھی، اور پہلی مرتبہ دنیا کو اپنی قوت و شوکت کا احساس دلایا تھا۔ اس تحریک کی کامیابی کا سہرا یقیناً جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین کے سر ہے۔ جن کی جد و جہد آمریت کے لئے موت کا پیغام ثابت ہوئی۔

اب ملک میں سیاسی سرگرمیاں عروج پر ہیں اور ہر جماعت اپنے مقاصد کے حصول کے لئے تگ و دو کر رہی ہے۔ عوامی حکومت کے قیام کے لئے دوڑ دھوپ میں مصروف ہیں۔ چونکہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد آئینِ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا نفاذ ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام ٹھیک تین سال بعد لاہور کے اسی میدان اور اسی مہینے میں عظیم الشان تاریخی آئینِ شریعت کانفرنس منعقد کرنے کے لئے سیاسی دور میں نئی سیاسی تحریک کی بنیاد ڈال رہی ہے۔

جس طرح آپ نے اس وقت تحریک کی ابتدا کر کے آمریت کے خاتمہ میں کامیابی حاصل کی تھی، اب بھی پاکستان میں آئینِ شریعت کے نفاذ اور صحیح عوامی حکومت کے قیام میں آپ ہی کی کامیابی ہوگی انشاءاللہ

(باقی صفحہ ۲۱ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

تحریر :- محمد حنیف سہارنپوری

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنماؤں کا ورود مسعود

جمعیۃ کا جلسۂ عام ★ چالیس ہزار انسانوں کا عظیم اجتماع

۲۰ اپریل جمعہ کا دن اسلامیانِ لائلپور کے لئے تاریخی اور بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ آج کے دن جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے زیرِ اہتمام دھوبی گھاٹ (اقبال پارک) میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا۔ میرے اندازے کے مطابق چالیس ہزار کے لگ بھگ عوام نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ لائلپور میں سیاسی پابندیاں اٹھنے کے بعد یوں تو بیسیوں جلسے منعقد ہو چکے ہیں۔ لیکن اجتماع کے لحاظ سے یہ دوسرا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ لاہور کے موچی دروازہ کی طرح لائلپور کا دھوبی گھاٹ ایک اہم مرکزی مقام ہے۔ لاہور کے موچی دروازہ کی طرح لائلپور کے دھوبی گھاٹ پر بھی کئی آئے اور گذر گئے۔ جہاں پر بہت سی سیاسی جماعتیں آئیں اور اپنے اپنے راگ الاپ کر اور بھانت بھانت کی بولیاں بول کر چلی گئیں یہ دھوبی گھاٹ کی وسیع النظری اور بلند حوصلگی کا ثبوت ہے، کہ اس نے ان لوگوں کو بھی اجازت دی۔ جو ہر چڑھتے سورج کے پجاری ہیں اور جن کا اسلام اسلام کا نعرہ محض زبانی جمع خرچ تک محدود ہے۔ جنہوں نے پاکستان میں آمریت کو پروان چڑھایا۔ ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بنے اسلامی قوانین کی جگہ غیر اسلامی عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی کو نافذ کیا۔ ڈاکٹر فضل الرحمان اور پرویز جیسے ملحد اور منکرین ختم نبوت کو مسلمانانِ پاکستان پر مسلط کیا۔ آج ان کو بھی اسلام کی فکر لاحق ہو گئی اور اسلام خطرے میں نظر آنے لگا۔

اس مقام پر وہ جماعتیں بھی اپنی ڈفلی بجا گئیں۔ جن کی زبان و قلم سے انبیاء علیہم السلام کی عصمت، صحابہ کرامؓ کی عظمت ائمہ دین اور بندگانِ دین کی عزت محفوظ نہ رہ سکی — جن کی سرگرمیاں اسلام سے زیادہ اس ملک میں مغربی سامراج کی جڑیں مضبوط کرنے تک محدود رہیں۔ یہ سب کچھ یہاں ہوتا رہا لیکن لائلپور کا یہ دھوبی گھاٹ ان جماعتوں کی خلافِ اسلام سرگرمیوں اور زبانی جمع خرچ کے باوجود سوائے حسرت بھری آہوں کے کچھ نہ کہہ سکا۔ البتہ زندہ دلانِ لائلپور نے ایمانی غیرت کا بڑھ چڑھ کر ثبوت دیا۔ یہ جماعتیں سوائے کرائے کے چند آدمیوں کے لائلپور کے عوام سے خطاب کر سکیں۔

آج کا دن دھوبی گھاٹ کے لئے ہی نہیں بلکہ لائلپور کے غیور مسلمانوں کے لئے مسرت اور شادمانی کا دن تھا۔ کیونکہ آج کے دن وہاں پر اسلام کے عادلانہ نظامِ حیات کے سچے شیدائی۔ انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرامؓ، ائمہ دین اور سلف صالحینؒ کے سچے اور پکے عاشق دلوں میں جذبۂ اسلام لئے دھوبی گھاٹ کے خوشنما فرش اور خوبصورت شامیانوں کے سائے میں جلوہ افروز تھے۔ جن کے روشن چہروں اور نورانی پیشانیوں سے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلکیاں نظر آ رہی تھیں۔

لائلپور کے عوام کیوں خوش نہ ہوں۔ اس لئے کہ آج وہاں پر شاہ ولی اللہ، سید احمد شہید بریلوی، شاہ اسماعیل شہید دہلوی، مولانا قاسم نانوتوی، شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا شاہ عبدالرحیم شاہ، عبدالقادر رائے پوری، مولانا تھانوی، مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا احمد علی لاہوری رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے حقیقی جانشین اور وارث ان اکابر کا فکر ان کا خلوص اور ان کا جذبہ جہاد لئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کے عہد کا اعادہ کرنے اور دنیا کو یہ بتانے کے لئے جمع ہوئے تھے کہ جس طرح اس سرزمین پر مغربی سامراج جیسی طاغوتی طاقت کے پاؤں نہیں جم سکے تو ان کے ایجنٹوں اور حاشیہ برداروں کی دال بھی یہاں نہیں گل سکتی۔

بہرحال جلسہ ہوا اور بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ یہ دوسری بات ہے کہ پریس پر چونکہ مودودی فرقہ کا مکمل کنٹرول ہے۔ اس وجہ سے اس کی کارروائی اور اکابرین جمعیۃ کی تقریروں کو پریس والے نظر انداز کر دیں یا پھر ایسی جگہ پر شائع کریں جس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اس عظیم الشان جلسۂ عام کے ساتھ بھی اخبارات نے یہی سلوک کیا ہے۔ خدا جانے مودودی فرقہ کے چنگل سے پاکستان کی صحافت کب آزاد ہو گی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے اس عظیم الشان جلسۂ عام کی کارروائی نمازِ جمعہ سے قبل شروع ہوئی۔ جمعہ کی نماز سے پہلے ضلعی رہنماؤں مولانا محمد عمر صاحب، مولانا محمد اختر صاحب صدیقی، مولانا محمد اقبال صاحب کمالیہ، مولانا مہابت خاں صاحب، حکیم بابا سلطان احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔

- مولانا محمد عمر صاحب، ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

ہم نے اس ملک میں قرآن و حدیث کے مطابق اسلام کو جاری کرنے کے لئے علماء کرام کی قیادت میں اسلامی انقلاب برپا کرنا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں بڑی سے بڑی طاقت سے بھی مرعوب نہیں ہوں گے۔

- مولانا محمد اقبال صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں واحد ایک سیاسی اور مذہبی جماعت ہے۔ جس کے ساتھ مشائخ اور علماء کرام کی کثرت ہے۔
- مولانا مہابت خاں صاحب نے کہا کہ جمعیۃ کو جو بات تمام جماعتوں سے ممتاز کر دیتی ہے وہ اس کا اسلامی منشور ہے جو خالص کتاب و سنت اور مذہب اہلسنت کے عقائد و نظریات کے عین مطابق ہے
- مولانا محمد اختر صاحب صدیقی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور نے کہا کہ:۔

ملک میں جو جماعتیں اس وقت کام کر رہی ہیں۔ ان کا مقصد کرسئ اقتدار کے سوا اور کچھ نہیں۔ لیکن جمعیۃ کرسی کے لئے نہیں صرف اسلام کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

- حکیم بابا سلطان احمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ نے کارکنانِ جمعیۃ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

"وہ اسلام کی حفاظت اور ملک و ملت کی سالمیت و استحکام کے لئے مجاہد بن کر کھڑے ہو جائیں اور باطل کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

ضلعی رہنماؤں کی مختصر تقاریر کے بعد پاک و ہند کے عظیم انقلابی شاعر مرزا غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ لاہور کا اعلان ہوا۔ مرزا صاحب نے اپنی تازہ نظم "امیروں کا دور جانے والا ہے" پیش کر کے حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمایا۔ اس وقت

اس وقت حاضرین کا جوش و خروش قابل دید تھا

جمعیۃ علماء اسلام کسی غیر اسلامی آئین کو پاکستان میں نہیں چلنے دے گی۔

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی کا اعلان

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ آج جمعہ کا دن ہے۔ دن بھی مبارک، وقت بھی مبارک جو قرآن پڑھا جا رہا ہے وہ بھی مبارک رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آنے والا وقت بھی مبارک بنائے۔ اے نوجوانو! بوڑھو! رب کو منانے کا وقت ہے رب کو منالو۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت راضی ہو سکتا ہے، جب تم اس کے دین کے لئے کام کرو۔ اگر تم نے اب بھی دین کی حفاظت اور اسلامی نظام کے لئے کوشش نہیں کی تو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ رحمت کا دریا موجزن ہے۔ قسمت والے شیدائی بن رہے ہیں۔ بدقسمت حلوائی بن رہے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں شیدائی بنو گے یا حلوائی؟ لوگوں نے جواب دیا شیدائی۔ حضرت نے ہاتھ کھڑے کرنے کو فرمایا تو جلسہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہاتھ ہی ہاتھ نظر آنے لگے۔

حضرت نے فرمایا۔ آج مختلف تحریکیں جنم لے رہی ہیں۔ کوئی سوشلزم کو رائج کرنا چاہتا ہے۔ کوئی مغربی جمہوریت کو۔ مغربی سامراج کے جرائم کو پھیلایا جا رہا ہے۔ غریبوں کے حقوق غصب کرنے کے لئے سرمایہ دارانہ نظام مسلط ہے۔ مودودی والے بھی اپنا نیا اسلام پیش کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا تم صحابہ کرام رضی کے دشمنوں اور مخالفوں کا ساتھ دو گے؟ لوگوں نے حضرت کے حکم پر ہاتھ کھڑے کرکے پھر کہا — نہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نہ سوشلزم کی حامی ہے نہ مغربی جمہوریت اور سرمایہ داری کی۔ جمعیۃ علماء اسلام صرف محمدی اسلام اس ملک میں رائج کرے گی جس کو صحابہ کرام نے چلا کر دکھایا تھا۔ جب اسلامی حکومت قائم تھی۔ دنیا عدل و انصاف سے بھری ہوئی تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے مسلمان کا تعلق جڑا رہتا تھا۔ وہ دریا کے نام رقعہ لکھتے تو پانی رواں ہو جاتا تھا۔ جنگل کے شیر کو حکم دیتے تو وہ پاؤں میں سر رکھ دیتے اور دم ہلانے لگتے اور گمشدہ راستہ پر چھوڑ کر آتے۔ جو اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔ مسلمان طوفانوں کا مقابلہ خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے۔

آپ نے پھر پوچھا۔ کیا تم اسلام کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کو ووٹ دو گے؟ لوگوں نے پھر جوش و خروش کے عالم میں ہاتھ اٹھا کر جواب دیا۔ دینگے۔

ایک نوجوان نے جوش میں آکر نعرہ لگایا تو وہ کچھ ہلکا تھا۔ حضرت نے از راہ مذاح فرمایا۔ لائلپور والوں نے نعرہ ایسا لگایا ہے کہ کہیں یہ شامیانہ ہی نہ اڑ جائے۔ بس پھر کیا تھا، ایسا زبردست نعرہ لگا کہ ایوان باطل میں زلزلہ برپا ہو گیا۔

حضرت نے فرمایا۔ جمعیۃ والوں نے مجھے امیر بنا دیا ہے کبرنی موت الکبراء۔ بڑوں کی موت نے مجھ جیسوں کو بھی بڑا بنا دیا۔ من آنم کہ من دانم۔ بہرحال میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام کسی غیر اسلامی آئین کو ملک میں برداشت نہیں کرے گی اور نہ کسی غیر اسلامی آئین کو چلنے دے گی۔ جمعیۃ علماء اسلام قدیمی اسلام پیش کرتی ہے۔ جس کو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ جبکہ دوسری جماعتیں نیا اسلام پیش کرتی ہیں۔ جمعیۃ کا محمدی اسلام آئے

جمعیۃ علماء اسلام کا مسلک — نو نکات

حضرت امیر مرکزیہ نے فرمایا کہ جمعیۃ کا مسلک ان نو باتوں میں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کو لوگوں تک پہنچاؤ۔ لوگوں نے ہاتھ کھڑے کرکے پہنچانے کا وعدہ کیا۔ نو نکات یہ فرمائیں یہ ہیں

۱۔ اللّٰہ ربنا — اللہ ہمارا پالنے والا ایک ہے

۲۔ محمد النبی قائدنا — حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی اور قائد ہیں۔

۳۔ والاسلام دیننا — ہمارا دین اسلام ہے۔

۴۔ والقرآن کتابنا — قرآن ہماری کتاب ہے جو کہ ایک مکمل نظام حیات ہے۔

۵۔ والکعبۃ قبلتنا — اور کعبۃ اللہ ہمارا قبلہ ہے۔

۶۔ والایمان بختم نبوۃ خاتم الانبیاء مسلکنا — اور آخری نبی کی ختم نبوت پر ایمان لانا ہمارا مسلک ہے

۷۔ وحب اصحاب خاتم الانبیاء محبتنا — اور حضرت خاتم الانبیاء کے صحابہ کا عمل ہمارے لئے محبت ہے

۸۔ وشفاعۃ خاتم الانبیاء وسیلتنا — اور آخری نبی کی شفاعت ہمارے لئے ذریعہ نجات ہے

۹۔ واحترام المشائخ والعلماء مشربنا — اور مشائخ اور علماء کا احترام ہمارا شیوہ ہے

آپ نے فرمایا یہ ہے جمعیۃ علماء اسلام کا مسلک اور عقیدہ۔ جمعیۃ اسی کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ آخر میں آپ نے نصیحت فرمائی کہ اسلام کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دو۔ لوگوں نے ہاتھ کھڑے کرکے وعدہ کیا کہ ہم جمعیۃ کا ساتھ دینگے۔ بعد ازاں حضرت نے خطبہ پڑھا اور اس کے بعد ہزاروں جبینیں بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہو گئیں۔ حضرت نے نماز پڑھائی۔ دعا مانگی اور نماز کے بعد جلسہ کی دوسری نشست شروع ہوئی۔

دوسری نشست

نماز جمعہ کے بعد جلسہ کی دوسری نشست حضرت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ جناب مرزا غلام نبی صاحب جانباز کی نظم کے بعد پاکستان کے مایہ ناز شاعر جناب سید امین گیلانی صاحب کا نام لیا گیا۔ جوں ہی شاہ صاحب کا اعلان ہوا تو جلسہ عام میں بیٹھے ہوئے ہزاروں افراد کے چہروں پر جوش و خروش کھیلنے لگا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ شاہ صاحب سٹیج پر تشریف لائے اور اجتماع کو اپنی سحر انگیز آواز اور ولولہ انگیز نظم سے گرمایا۔ جب شاہ صاحب نے نظم پیش کی تو ہر شعر پر نعرہ ہائے تکبیر سے عوام نے شاہ صاحب کو داد دی۔

شاہ صاحب کی نظم کے بعد ملک کے مشہور و معروف وکیل قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور نے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ انسان کی زندگی میں خوشی اور غمی کا وقت آیا کرتا ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ ہماری جمعیۃ کے سربراہ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب انور مدظلہ کے پیٹ پر ڈنڈے مارے جا رہے تھے اور ان کی داڑھی نوچی جا رہی تھی۔ دراصل یہ جمعیۃ کے لئے بقا اور آمریت کے لئے فنا کی دلیل تھی۔ آج مقام مسرت ہے کہ آپ لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمعیۃ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس وسیع و عریض میدان میں جمع ہوئے ہیں۔ قاضی صاحب نے کہا کہ آپ کے لئے یہ موقع ہے کہ آپ لوگ خلفاء راشدین کے نظام کو جاری کرکے اہم کردار ادا کریں۔

خان طاؤس خان نائب صدر پاکستان لیبر پارٹی

خان طاؤس خان صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان میں جو کرسی پر بیٹھا۔ اس کی زبان پر یہی تھا کہ

اسلام کے بغیر یہ ملک نہیں چل سکتا۔ جب ووٹ لیتے ہیں تو اسلام کو بھول جاتے ہیں۔ جب یہاں کے عوام اکثریت کے ساتھ اسلام کا مطالبہ کر رہے ہیں تو پھر اسلام یہاں کیوں نہیں آتا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ منکرین ختم نبوت مرزائیوں کے تحفظ، سود، سودی کاروبار اور سرمایہ داروں کے مفادات کی حفاظت کے لئے اسلام کو یہ لوگ نہیں آنے دیتے۔ اسلام کے راستہ میں سرمایہ دار رکاوٹ بنے رہتے ہیں۔ جو آدمی یہ کہے کہ شراب بھی رہے، بے دینی اور بے حیائی بھی رہے اور پھر اسلام کا دعوےٰ بھی کرے۔ آپ ہی بتایئے کہ وہ اسلام کے معاملہ میں مخلص کیسے ہو سکتا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ جب مفتی محمود اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی قومی اور صوبائی اسمبلی میں تھے۔ تو ان حضرات نے عائلی قوانین کے خلاف اسمبلیوں کو اپنا ہمنوا بنا لیا تھا لیکن اس کے باوجود آج تک عائلی قوانین کیوں منسوخ نہیں کئے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بیرونی طاقت ہے جس کے اشارے پر قوانین اب تک بحال رکھے ہوئے ہیں۔

طاؤس خان صاحب نے صاف کہا کہ ہم تو صرف اسلام چاہتے ہیں اور اسلام ہی کے لئے علماء حق سے جڑے ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مسائل کا حل اسلام کی روشنی میں حل کرو۔ اور اس ملک میں خالص اسلام نافذ کرو۔ خان صاحب نے ۱۱۳ فتوے باز علماء پر بھی تنقید کی۔

ہم یہاں کملی والے کا نظام عدل اور خلفاء راشدین کا دور انصاف دیکھنا چاہتے ہیں

(مولانا ضیاء القاسمی)

طاؤس خان صاحب کے بعد پاکستان کے نامور خطیب اور مجاہد جلیل حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا!

اگرچہ باتیں بہت سی ہیں۔ لیکن میں قلت وقت کے پیش نظر صرف چند باتیں عرض کرتا ہوں۔ بعض سستی شہرت حاصل کرنے والوں نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کے متعلق بعض الٹی تلٹی باتیں کی ہیں۔ مولوی فرید نے لائلپور میں حضرت مفتی صاحب کے متعلق زبان درازی کی۔ میں کہتا ہوں کہ اس کی زبان کو روکو۔ ورنہ پھر ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں اور جواب دینا جانتے ہیں۔ مولانا قاسمی نے مفتی صاحب کے پاؤں سے جوتا نکال کر ہاتھ میں اٹھا کر کہا کہ جو لوگ مفتی صاحب کی تنقیص کرتے ہیں۔ ان کو اور ان کے پشت پناہ سرمایہ داروں کو ہم مفتی صاحب کے جوتے کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔ ہم مفتی صاحب اور جمعیۃ کے رہنماؤں پر تنقید کی تو اجازت دیتے ہیں لیکن تنقیص کی اجازت نہیں دے سکتے۔

انہوں نے کہا کہ علماء حق کی ایک تاریخ ہے۔ اس سرزمین پر جب انگریز نے اپنے پنجۂ استبداد کو جما کر اسلام کے خلاف سازشیں کیں اور علماء حق کو درختوں پر لٹکا کر سولی دی تو علماء حق نے اس وقت بھی کہا تھا کہ ہم کٹ تو سکتے ہیں۔ لیکن کسی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے جھک نہیں سکتے۔ یہی علماء حق شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جیسے عظیم مجاہدین کی قیادت میں جنگ آزادی نہ لڑتے تو پاکستان کا وجود اس طرح آپ کے سامنے نہ آتا۔ ان لوگوں نے جد وجہد کی پاکستان بنا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر میدان میں آئے۔ ہر حکومت نے یہ طے کر لیا تھا کہ یہاں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اسلام نہیں ہو سکتا۔ جب سیاسی لیڈر گول میز کانفرنس میں وزارتوں کا سودا کر رہے تھے۔ تو صرف ایک مرد درویش مولانا مفتی محمود صاحب تھے جنہوں نے ایوب آمریت کے سامنے علم حق بلند کیا۔ ان علماء کا تعلق امریکہ، برطانیہ روس اور چائنا سے نہیں بلکہ ان کا تعلق مکے اور مدینے سے ہے۔ ہم کملی والے (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نظام عدل اور خلفاء راشدین کا دور انصاف اس ملک میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ کو وصیت کی تھی کہ مجھے مرنے کے بعد نیا کفن نہ دینا، وہ کسی بیوہ اور یتیم کے کام آئے گا۔ مجھے میرے پھٹے پرانے کپڑوں کا کفن دینا۔ جمعیۃ سوشلزم اشتراکیت امپیریلزم، کیپٹلزم نہیں چاہتی۔ وہ صرف محمدی نظام چاہتی ہے۔ مولانا قاسمی نے زوردار الفاظ میں کہا کہ ہم پر امن جدوجہد کے قائل ہیں۔ لیکن اسلام کے لئے شہید ہونا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ اسلام کے لئے ہمارے جسم کے ٹکڑے ہو جائیں۔ ہمارے خون کے ذرے ذرے سے اسلام زندہ باد کے نعرے بلند ہوں گے۔

قاسمی صاحب نے مودودی جماعت کی قرارداد پر جس میں مولانا بھاشانی کی گوریلا جنگ کی دھمکی کا مقابلہ کرنے کے لئے رضاکار بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے، تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک کو مزید خانہ جنگی اور انتشار کی طرف لے جانے کا ایک قدم ہے۔

انہوں نے کہا کہ جس طرح ہم مشرقی پاکستان کے بھاشانی کی گوریلا جنگ کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اسی طرح اچھرے کے بھاشانی کے ناپاک عزائم بھی ناکام بنا دیں گے۔

اگر علماء نے اسلام کے عادلانہ نظام سے عوام کو آگاہ نہ کیا تو یہاں سوشلزم آکر رہے گا

(قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب)

مولانا ضیاء القاسمی کے بعد قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر یحییٰ خان نے ایک تاریخی اعلان کے ذریعہ قومی اسمبلی کے انتخابات کا اعلان کیا ہے۔ اب قوم نے فیصلہ کرنا ہے کہ وہ ملک میں کیسے نمائندوں کو منتخب کریں۔ اگر قوم نے اپنی ذمہ داری کو نہ پہچانا اور ایسے نمائندوں کو منتخب کر دیا، جو اسلام کے معاملہ میں مخلص نہیں تو یہ ملک پھر لادینیت کی گود میں چلا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ملک میں اسلام کے سیاسی، قانونی، معاشرتی، اخلاقی اور معاشی نظام کو انشاء اللہ نافذ کرے گی اور اس ملک کو اسلامی دستور دلائے گی۔ ۲۲، سال تک جو اس ملک پر قابض رہے۔ انہوں نے اس ملک کو اسلامی نظام کی برکات سے محروم رکھا اور کوئی ایسا اصلاحی قدم نہیں اٹھایا، جس سے یہاں کے عوام یہ محسوس کریں کہ یہ ملک اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔

آج ملک میں معاشیات کا مسئلہ بڑے زور وشور سے اٹھا ہوا ہے۔ اس معاملہ میں ہمارا موقف واضح ہے کہ یہاں کے عوام جو فاقہ مستی، افلاس اور ضروریات زندگی کی سہولتوں سے محروم ہیں۔ ان کے غصب شدہ حقوق واپس کئے جائیں۔

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ۲۲ سال تک مزدور، کسان اور یہاں کا چھوٹے درجے کا ملازم اور غریب عوام صبح شام کی روٹی سے ترستے ہیں۔ یہاں کا کوئی باشندہ خود کو باوقار اور باعزت تصور نہیں کرتا۔ سرمایہ داروں اور جاگیرداروں سے ان کی عزت و ناموس تک محفوظ نہیں۔ وہ اس لئے ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کہ غریب ہے۔ ایک ظالم سرمایہ دار کو اس لئے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کہ وہ دولت مند ہے اور اس کے دامن پر غریب عوام کے خون کے دھبے نمایاں نظر آ رہے ہیں۔ ایک غریب پر ہسپتالوں کے

دروازے اس لئے بند ہیں کہ وہ ڈاکٹروں کی فیس ادا نہیں کر سکتا۔ جب اس کے پاس اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے ایک وقت کی روٹی میسر نہیں تو وہ ڈاکٹروں کی فیس کیسے ادا کر سکتا ہے۔

یہاں کے سرمایہ داروں کے لئے ہسپتال کے دروازے کھلے ہیں، ان کو دیکھنے کے لئے چار چار ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں کوئی ہاتھ اور پاؤں کی نبض دیکھتا ہے۔ کوئی اس کے پیشاب کا معائنہ کرتا ہے اور کوئی اس کے پاخانے کو ٹیسٹ کرتا ہے سرمایہ دار کا پاخانہ ٹیسٹ کرنے سے ان کو گھن اور تعفن محسوس نہ ہو۔ لیکن ایک غریب کا ہاتھ دیکھنے سے وہ بدبو محسوس کریں۔ آخر یہاں کے عوام سے یہ سلوک کیوں کیا جا رہا ہے

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے یہاں کے عوام کو یہ احساس دلانا ہے کہ اسلام کے پاس تمہارے مسائل کا مکمل حل موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم اسلام کی روشنی میں عوامی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مولوی سوشلسٹ ہو گئے ہیں۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ جنگ جس کو کفر اور اسلام کی جنگ کہا جاتا ہے۔ یہ حقوق کی جنگ ہے۔ کفر اور اسلام کی جنگ نہیں۔ اگر یہ لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں کہ یہ کفر اور اسلام کی جنگ ہے تو پھر سن لو۔ اسلام غریبوں کا طرفدار ہے اور کفر ظالموں اور سرمایہ داروں کا۔

مفتی صاحب نے ۱۱۳ علماء کے فتوے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب ہمارے اکابر انگریز سے لڑ رہے تھے اور انہوں نے ترک موالات کیا تھا تو اس وقت یہ ۱۱۳ کہاں تھے۔ میں ان مولویوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے انگریز کے خلاف فتویٰ دیا تھا؟ ہاں تم لوگوں نے یہ فتوے دیا تھا کہ انگریز اہل کتاب ہیں۔ ان سے لڑنا جائز نہیں۔ سنہ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں جب ہم جیلوں میں تھے تو تم نے یہ فتوے دیا تھا کہ یہ اسلامی حکومت کے باغی اور غدار ہیں۔ اور آخری رات تحریک کی پیٹھ میں چھرا گھونپ کر تحریک کو فیل کرنے کی کوشش کی تھی۔ آپ نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے کہ ان میں سب کے سب علماء شامل ہیں۔ ملتان کا ایک شخص جو کل تک بسوں اور ریل گاڑیوں میں چندہ مانگا کرتا تھا اور جس کا علم منشی فاضل تک محدود ہے اس کے بھی اس پر دستخط موجود ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ۲۳ سال تک تم نے سرمایہ داروں اور ظالموں کے خلاف کیوں فتوے نہیں دیا۔ اب جبکہ غریب عوام نے حقوق کا مطالبہ کیا تو تمہیں فتوے دینے کی سوجھی، آپ نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔ اب غریب کے حقوق کو کوئی نہیں دبا سکتا۔ اگر ان مولویوں نے سرمایہ داروں کا تحفظ جاری رکھا اور اسلام کے عادلانہ نظام سے لوگوں کو آگاہ نہیں کیا تو پھر یہاں سوشلزم آ کر رہے گا اور اس کی ذمہ داری ان مولویوں پر عائد ہوگی۔

مکرمی ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ——— مزاج گرامی! پچھلے دنوں جو شورش نے حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ قائد جمعیۃ علماء اسلام پر ناز یبا طور پر قاسم باغ میں کیچڑ اچھالا تھا اس سے متاثر ہو کر چند اشعار زیر قلم ہوئے وہی آپ کی خدمت میں ارسال کئے جاتے ہیں۔ امید ہے اپنے موقر جریدہ میں اگر مناسب سمجھیں، تو شائع فرما دیں گے۔ فقط والسلام! فدوی، منصور الحق ناصر کبیر والا ضلع ملتان)

محمدؐ کی سنّت پہ جرأت کو دیکھو

نزاکت کے پہلو میں نفرت کو دیکھو
شرافت کے پہلو میں ذلت کو دیکھو

سخاوت کے پہلو میں سطوت کو دیکھو
حماقت کے پہلو میں دولت کو دیکھو

سراپا وہ محمود شفقت بنے ہیں
وہ شورش کے پہلو میں قسوت کو دیکھو

متانت کے آثار محمود پر ہیں
جبیں پر منقّش سعادت کو دیکھو

گھٹاٹوپ آندھی و اندھیرے میں بھی
فروزاں چراغِ نبوّت کو دیکھو

برس کر نبی کے غلاموں پہ شورش
عذابِ الٰہی کی دعوت کو دیکھو

یوں لرزہ براندام ہیں عرش و کرسی
یہ آثارِ قربِ قیامت کو دیکھو

بڑے ہیں فصاحت بلاغت پہ نازاں
سب و شتم کی اس غلاظت کو دیکھو

نبیؐ کی میں ہیئت پہ قربان جاؤں
تم آئینہ میں اپنی صورت کو دیکھو

شعائر کی ایسی اہانت کو دیکھو
محمدؐ کی سنّت پہ جرأت کو دیکھو

ہے ایسی جسارت پہ معذور شورش
وہ ماتھے پہ گندہ شقاوت کو دیکھو

صلے میں اہانت کے دوزخ ہے ناصر
ندامت کے پہلو میں جنت کو دیکھو

افکار و مسائل

احمد حسین کمال

مغربی سامراجیت و سرمایہ داری کا آخری سہارا

مغرب کی صلیب پرست عیسائی قومیں جن کے سرخیل اب برطانیہ اور امریکہ ہیں۔ ان کی گرفت اور غلبہ کا آخری سہارا وہ سرمایہ دارانہ نظام ہے، جسے انہوں نے اپنی چار صدیوں کی سازشوں اور استعماری چالوں سے ہزار سالہ مسلم اقتدار پر پیہم ضربیں لگا کر دنیا میں قائم کیا اور پھیلایا

سیاسی اور فوجی اعتبار سے انہیں گذشتہ بیس سال میں ہر جگہ ناکامی نصیب ہوئی ہے۔ اور وہ ایشیا، افریقہ مشرقی یورپ اور لاطینی امریکہ کے عوام کی جد وجہد آزادی و جذبۂ حریت کو فوجی قوت اور سیاسی مکر کے ذریعہ شکست نہیں دے سکے ہیں اور اب صرف معاشی و اقتصادی غلبہ کے ذریعہ جو انہیں انڈونیشیا سے مراقش تک کے مسلمان ملکوں اور ایشیا و افریقہ کی بیشتر قوموں پر حاصل ہے اپنی عالمی برتری کو قائم رکھنے کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں

اس مقصد کے لئے انہوں نے اقتصادی و فنی امداد کا جو جال پھیلایا ہوا ہے، وہ اب کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہا ہے۔

ہر ملک میں سینکڑوں تجارتی ادارے، بینک، زر مبادلہ کی ایجنسیاں، انشورنس اور بیمہ کمپنیاں، صنعتی کارپوریشنیں جو نجی سیکٹر کے دائروں میں پھیلی ہوئی ہیں کسی نہ کسی شکل میں برطانیہ اور امریکہ کے سرمایہ دار اداروں کے ساتھ نتھی ہیں۔ اور ملک کے درآمد و برآمد کے تمام کاروبار برطانوی پونڈ و اسٹرلنگ اور امریکی ڈالر کے محتاج ہیں۔

پٹرول، گیس، فولاد، ربڑ، ٹین، چائے وغیرہ کی صنعتوں پر برطانوی امریکی سرمایہ داروں کو ملایا، پاکستان اور بھارت سے لے کر ایران، ترکی، سعودی عرب اور مراقش و تیونس تک اجارہ داری حاصل ہے۔ اور کانگو سے سرموڈیشیا اور جنوبی اور وسطی افریقہ تک کے جنگلات و سونے چاندی کی معدنیات پر بھی ان کا ہی قبضہ ہے۔

اب امریکہ اور برطانیہ اپنی اس اقتصادی گرفت کو برقرار رکھنے کے لئے اس وقت تین ذرائع سے کام لے رہے ہیں۔

ایک یہ کہ ان ملکوں کو اقتصادی و فنی امداد کے پیچیدہ اور نہ ختم ہونے والے چکر میں ڈالے رکھا جائے۔

دوسرے یہ کہ ہر جگہ مقامی لوگوں کا ایک ایسا طبقہ [illegible] بنایا جائے، جو اپنے اپنے ملک کے اقتصادی وسائل کی لوٹ کھسوٹ میں امریکی و برطانوی اداروں کی در پردہ معاونت کرتے ہیں اور ایجنٹ و واسطے کا کام دے کر مفاد حاصل کرتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ ان ملکوں کی غذائی پیداوار آئے دن کم کرائی جاتی رہے اور مغربی ملکوں امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ وغیرہ کی فاضل غذائی پیداوار کا محتاج خریدار بنائے رکھا جائے، جو بصورت دیگر ضائع کر دینی پڑتی تھی۔

چنانچہ یہ ملک ہر سال غذائی قلت کا شکار رہتے ہیں اور یہ قلت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جس کے لئے انہیں ہر سال امریکہ کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے۔ اور اس کے بدلے امریکی سرمایہ داروں کے مفادات کے لئے اپنے ملک کے دروازے اور کشادہ کرنے پڑ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اوپر بیان کردہ پہلی شق، اقتصادی و فنی امداد کی محتاجی بھی بڑھ جاتی ہے جس کے لئے ماہرین کے جتھے ان ملکوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور وہ سیاسی و اخلاقی انتشار پھیلانے کا فریضہ انجام دیتے ہیں

نیز ان دونوں صورتوں یعنی غلہ اور اقتصادی امداد کے حصول کے لئے وہ مقامی طبقہ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ہر طرف سے اپنے ہاتھ رنگتا ہے اور اس عمل کی بدولت ہر ملک میں بیس بائیس ایسے خاندان پیدا ہو جاتے ہیں جو اسی، نوے فیصد وسائل معیشت کے مالک بن جاتے ہیں جس کی واضح مثال ارض پاک آج کے سامنے موجود ہے۔

اس طرح ہر اس ملک میں جسے امریکہ و برطانیہ نے، اقتصادی و غذائی امداد بہم پہنچائی ہے، تین طاقتیں و تین عناصر اس ملک کے دروبست پر چھا جاتی ہیں۔

— وہ انتظامی مشینری جو ان امدادوں کے حصول کا اہتمام کرتی ہے۔ یہ حکومت وقت کے اعلیٰ کارکنوں کا طبقہ ہوتا ہے

— وہ تاجر و صنعت کار جو ان امدادوں کی تقسیم کے حصہ دار بنتے ہیں اور مقامی طور پر کارخانے وغیرہ قائم کرتے، آمدہ امدادی غلہ وغیرہ فروخت کرتے اور مصنوعات پیدا کر کے درآمد و برآمد کے اجارہ دار ہو جاتے ہیں۔

— اور وہ ایجنٹ تنظیمیں و ادارے جو اس لوٹ کھسوٹ کے خلاف عوامی ردعمل و احتجاج کا رخ دوسرے معاملات کی طرف موڑنے کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

جن ملکوں میں امریکی برطانوی امداد، فوجی امداد کے جلو میں آتی ہے وہاں صورت حال دوسرے ملکوں سے زیادہ سنگین بن جاتی ہے اور مذکورہ بالا ہر سہ عناصر و طاقتیں یکے بعد دیگرے شدت کے ساتھ عوامی جد وجہد کے خلاف مصروف عمل رہتی ہیں۔

پاکستان کے موجودہ حالات پر اگر نظر ڈالی جائے تو یہ قدرتی نتیجہ ہے۔ امریکی برطانوی امداد کے مختلف دائروں کا جب پاکستان کو اس امداد کے جال میں جکڑنے کا منصوبہ طے ہوا تو سب سے پہلے

- اس ملک کو جو اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ خوراک پیدا کرتا تھا، مصنوعی طور پر غذائی قلت کا شکار بنایا گیا۔
- پھر اس پر حکومت کی انتظامی مشنری، افسر شاہی کو سیاسی طور پر غالب کیا گیا۔
- اور اسے بھی ناکافی سمجھ کر فوجی انقلاب کی راہ ہموار کی گئی۔
- اس کے بعد چند خاندانوں کے ہاتھوں میں ملک کے تمام وسائل معیشت دے دیئے گئے۔

۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۵ء تک بارہ سال میں ملک کے عوام کو امریکی سرمایہ دار اور مقامی سرمایہ داروں کا مکمل محتاج بنا دیا گیا۔

عوام میں اس کا ردعمل لازماً پیدا ہونا تھا۔ وہ پیدا ہوا اور عوام میں بددلی، مایوسی، بے زاری و اضطراب کی لہر دوڑنے لگی۔

اس کو ختم کرنے کے لئے ستمبر ۱۹۶۵ء میں بھارت سے حملہ کرا کر پاکستان کے خاتمہ کی ہی اسکیم بنالی گئی۔

لیکن پاکستان کے عوام کے جوش و جذبہ اور جہد و عمل نے حملہ آوروں کے قدم روک دیئے اور چین کے الٹی میٹم نے امریکہ، برطانیہ و بھارت کی ناپاک ملی بھگت و سازش کو ناکام بنا دیا۔ پاکستان خدا کے فضل سے بچ گیا۔ اگرچہ معاہدۂ تاشقند کے ذریعہ اس کے پیروں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں۔

مگر اب عوام اپنے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کو خوب پہچان گئے تھے اور انہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ اس ملک کا بنیادی دشمن وہ سرمایہ دارانہ نظام ہے۔ جس کی بدولت امریکہ و برطانیہ کو اس ملک کے معاملات میں دخیل ہونے کا موقعہ ملا۔ اور چند خاندانوں پر مشتمل سرمایہ داروں کا ٹولہ ان کی ساری معیشت پر قابض ہو گیا۔

چنانچہ اس سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کر کے ہی وہ ہر مصیبت اور ہر لعنت سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

امریکہ کے اثر و رسوخ سے، بھارت کی جارحیت سے

داخلی انتشار سے، بیرونی سازشوں سے، اندرونی ایجنٹوں سے، غرض ہر خطرہ سے صرف اسی وقت چھٹکارا مل سکتا ہے اور اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔ جب ملک سے سرمایہ دارانہ نظام ختم ہو جائے۔

سرمایہ دارانہ نظام کے ختم ہو جانے کے بعد افسر شاہی بھی ختم ہو جاتی ہے اور سیاسی غنڈہ گردی بھی۔

اس نظام کے خاتمہ کے بعد ہی عوام کو خوشحالی بھی نصیب ہو گی، وہ سیاسی آزادی بھی حاصل کر سکیں گے۔ اپنے ملک کی غذائی قلت پر بھی قابو پا سکیں گے۔ اور اپنی عوامی، فوجی قوت بڑھا کر اپنے ہر دشمن کا کامیاب مقابلہ بھی کر سکیں گے

نیز صرف اسی صورت میں ہی وہ اپنا مرغوب و مطلوب اسلامی نظام بھی اپنی سرزمین پر قائم کرنے کے قابل بنیں گے چنانچہ عوام کا یہ احساس ہی تھا۔ جو ۱۹۶۸ء کے وسط سے ایک طوفان بن کر نمودار ہوا۔

اس طوفان کو روکنے اور عوام کی توجہ پھیرنے کے لئے مغربی سامراج اور اس کے گماشتوں نے ۱۹۵۶ء کے مردہ و ناکام دستور کی بحالی کا نعرہ بلند کرایا۔ سوشلزم کا ہوّا کھڑا کیا اور برطانیہ کے پارلیمانی نظام کے قیام کی آواز لگائی۔ حد یہ ہے کہ گول میز کانفرنس میں اسلامی مطالبات کو بھی اس عنصر نے پس پشت ڈال دیا۔

حالانکہ بیس سال کے بدترین اور تلخ ترین تجربوں نے یہ بات واضح کر دی تھی کہ سب سے پہلے اس ملک سے اس لعنت یعنی سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کیا جائے۔ جو تمام خرابیوں اور برائیوں کی جڑ ہے۔ اور اس کی جگہ پاک و صاف خالص اسلامی نظام قائم کر دیا جائے۔ جس کے تحت انتخابات ہوں۔ اور عوام کو مکمل اور صحیح صحیح نمائندگی ملے۔ لیکن یہ صورت سامراجی عناصر کو منظور نہیں تھی۔ وہ اسلام کے نام کو تو اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن اسلامی احکام و اصولوں کے نفاذ کو گوارا نہیں کر سکتے وہ عوام کے نام سے اپنی سیاسی بالادستی تو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن عوام کے زیر دست طبقوں کسانوں و مزدوروں کو ان کی آبادی کے تناسب سے نمائندگی دینا پسند نہیں کرتے وہ آرڈیننسوں و مارشل لاء ضابطوں کے ذریعہ یہ تو قبول کر لیتے ہیں کہ اسمبلی قائم کی جائے۔ انتخابات کرا لئے جائیں۔ صوبوں کی خود مختاری کا فیصلہ کر دیا جائے۔ ون یونٹ توڑ دیا جائے وغیرہ وغیرہ، لیکن متفقہ اور غیر نزاعی ۲۲ اسلامی نکات کا نفاذ، سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ اور کسانوں، مزدوروں و غریب عوام کے لئے ان کی آبادی کے تناسب سے نمائندگی مقرر کرنا کسی آرڈیننس یا مارشل لاء ضابطہ کے ذریعہ انہیں منظور نہیں۔ اس سے ان کی حبِ جمہوریت لرزنے کا پتہ

لگتی ہے۔ "ووٹ" ان کے لئے "اسلام و ایمان" سے بھی زیادہ قیمتی شے ہے۔ اور "ووٹ" پر غریب عوام کی بھوک پیاس سب قربان کی جا سکتی ہے۔

کیونکہ مسلط "سرمایہ دارانہ نظام" کی حفاظت و بقاء کا آخری سہارا اب برطانوی سیاسی نظام کی پیدا کردہ "جمہوریت" اور اس کا "ووٹ" ہی تو رہ گئے ہیں۔

الغرض آج سرمایہ دارانہ نظام کے بقاء کی امیدیں، اسلام اور سوشلزم کے نام پر پاکستان کے مسلمان عوام کے درمیان سر پھٹول جاری رکھنے اور اس گڑبڑ و انتشار کے سایہ میں برطانوی طرز کی پارلیمانی جمہوریت قائم کر لینے پر آ گیا

پس جو افراد و گروہ اس مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں، عوام ان کے عزائم پر شک و شبہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔

سرمایہ دارانہ نظام بیس سال تک افسر شاہی کے سایہ میں امریکی امداد کی سرپرستی میں، ایوبی مارشل لاء کی حکمرانی میں اور ۲۲ خاندانوں کی لوٹ کھسوٹ میں پروان چڑھتا رہا ہے۔ بیس سال تک اس نظام کے تلے دبے رہنے کے بعد پاکستان کے عوام نے ان ہاتھوں کو پہچان لیا ہے جو ان کے مصائب و آلام کے ذمہ دار ہیں اور اس لعنت سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر محرومیوں کا عذاب مسلط ہے۔

وہ یہ سمجھ چکے ہیں کہ سرمایہ دارانہ نظام کے خاتمہ سے ہی انہیں سیاسی، اقتصادی اور معاشی آزادی نصیب ہو سکتی ہے اور وہ اسلام کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کے قابل بن سکتے ہیں۔

اب جو لوگ اس دو ٹوک حقیقت سے نظریں چرا کر عوام کو مجرد اسلام اور جمہوریت کے نام سے فریب دینا چاہتے ہیں وہ یقیناً سرمایہ دارانہ نظام اور اس کی حامی مقامی و بین الاقوامی طاقتوں کا آلۂ کار بن رہے ہیں اور یہ بجائے خود اسلام و مسلمانوں کے ساتھ غداری ہے۔

اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد اور دعوے

برصغیر پاک و ہند میں اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کسی وقت بھی سرد نہیں پڑی اور علماء حق کا ایک گروہ ہمیشہ اس مقصد کے لئے سرگرم رہا ہے۔

اس سلسلے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تک اور ان کے جانشین شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، جماعت سید احمد شہیدؒ و اسماعیل شہیدؒ

اور ان کے اخلاف مولانا قاسم نانوتویؒ، مولانا محمود الحسن شیخ الہندؒ اور ان کی جماعت کے افراد کی تاریخ اس امر کا بین ثبوت ہے لیکن مسلمانوں میں جب بھی کوئی طالع آزما شخص ابھرنا چاہتا ہے تو وہ اولاً یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ اس سے قبل کسی نے بھی اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد نہیں کی اور یہ مقصد عرصہ سے تشنۂ عمل چلا آ رہا ہے۔ اس کے بعد ناقص المطالعہ اور کور بصیرت افراد کا ایک حلقہ وہ اپنے گرد جمع کر لیتا ہے۔ جو اس کی اس آواز میں اپنی آواز ملا کر مسلمانوں کو یہ باور کرانے میں لگ جاتا ہے کہ اب اسلامی نظام کے قیام کا دارومدار اس نوخیز شخصیت پر ہی ہے۔

امت مسلمہ میں فرقہ سازی اور فرقہ بندی کی ساری تاریخ طالع آزما افراد و گروہوں کے ان دعووں و تحریکوں کے ارد گرد ہی گھومتی ہے۔

برطانوی دور حکومت میں ہندوستان کے مسلمانوں نے سب سے پہلے یہ آواز قادیان کے مرزا غلام احمد اور ان کے حواریوں کی زبانی سنی اور وہ اپنے اس زعم باطل میں اتنے آگے نکل گئے کہ ایک جدید نبوت کی ضرورت کے داعی بن گئے اور پھر نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے۔

تاہم مجموعی طور پر امت مسلمہ نے اس دعوے کو رد کر دیا اور مرزا کے ماننے والے ایک علیحدہ و خارج از اسلام فرقہ بن کر رہ گئے۔

مرزا کے بعد اور بھی کئی لوگوں نے قسمت آزمائی کی لیکن بدلتے ہوئے سماجی و سیاسی حالات نے مسلمان عوام کو اتنا باشعور کر دیا تھا کہ انہوں نے نبوت و مہدیت وغیرہ دعووں کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔

لیکن سن ۱۸۵۷ء کے بعد ہندوستان میں سیاسی تعطل نے مسلمانوں کو اپنے سیاسی مستقبل کے متعلق شدید تشویش میں مبتلا کر دیا تھا، اور اضطراب، تذبذب و مایوسی کی وہ کیفیت ان پر طاری ہو گئی تھی جیسی کہ ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی کی ناکامی کے بعد لاحق ہوئی تھی۔ جس کے رد عمل سے فائدہ اٹھا کر مرزا اور ان کے رازدانوں نے ایک نئی نبوت کا شاخسانہ کھڑا کر دیا تھا۔

اب نبوت، مہدیت و مسیحیت کے دعووں کی گنجائش نہیں رہی تھی، تاہم مسلمانوں کو جوش دلانے کے لئے "تجدید احیاء دین" کے پرزور دعوے کا ضرور موقعہ تھا۔ اور اس مقصد کے لئے یہ تاثر پھیلایا جا سکتا تھا کہ اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کسی طرف سے نہیں ہو رہی ہے اور اب یہ کام فلاں اولوالعزم شخص شروع فرما رہے ہیں۔

مودودی صاحب نے ۱۹۳۵ء سے اپنی تحریری مہم کا آغاز اسی نقطہ سے شروع کیا۔ اور اس میدان

میں وہ اپنے تمام پیش رووں سے بازی لے گئے۔

انہوں نے اس تاثر کو اس حد تک پہنچایا کہ اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد نہ صرف انگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے بعد سے نہیں ہو رہی ہے بلکہ عہد رسالت کے بعد سے ہی ایسے حالات پیدا ہوتے چلے گئے کہ چند سال کے بعد ہی اسلامی نظام کی گاڑی پٹڑی سے اتر گئی اور پھر اسے پٹڑی پر لانے کی کوئی بھرپور جدوجہد نہیں کی گئی اور کچھ کہا گیا بھی تو وہ کئی پہلوؤں سے ناقص اور غلط تھا۔

ظاہر ہے کہ مودودی صاحب کا یہ دعوے سراسر تاریخی حقائق کے خلاف تھا۔ لیکن مسلمانوں پر جو بددلی اس وقت چھائی ہوئی تھی۔ اس میں تموج پیدا کرنے کا ایک کارگر حربہ ضرور تھا۔

کچھ لوگ اس دعوے سے متاثر ہو سکتے تھے اور وہ اپنے موجودہ اکابر و اخلاف و اسلاف کو اپنی نامرادیوں کا ذمہ دار قرار دے کر مودودی صاحب کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو سکتے تھے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تاہم اس وقت ہندوستان کی مسلمان اکثریت کو یہ غلط دعویٰ باور نہیں کرایا جا سکا اور موجود اہل علم کی ایک بڑی جماعت اس حقیقت کو سمجھتی تھی کہ جدید سیاسی حالات میں اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد برابر جاری ہے اور اپنی صحیح سیاسی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے

اس لئے چند گنے چنے افراد کے سوا مودودی صاحب کے گرد وپیش مسلمان ملت جمع نہیں ہوئی۔

لیکن اگست ۱۹۴۷ء کے بعد جبکہ ملک تقسیم ہوا، پاکستان بنا، لاکھوں مسلمان بے گھر ہوئے اور پورا معاشرتی نظام متزلزل ہوگیا۔ ایک بالکل ہی نئی صورت حال سے مسلمان عوام کو حادثۃً پیش آگیا۔

کشت وخون، تباہی و بربادی اور نقل مکانی و فرار نفری کی اس افتاد نے ماضی سے ان کا رشتہ منقطع کردیا

اس کے ساتھ ہی خود غرض ارباب اقتدار نے جنہوں نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا تھا۔ پاکستان کو اپنی اغراض کا شکارگاہ بنالیا۔ اور مسلمانان ہند کی تمام امیدیں پاش پاش ہوتی چلی گئیں۔

اس چیز نے بڑا زریں موقعہ مودودی صاحب اور ان کے ہمخیال حضرات کو بہم پہنچایا کہ وہ اپنے دعووں کو اس ذہنی ماحول میں شد و مد کے ساتھ پھیلادیں۔

چنانچہ انہوں نے خلافت وملوکیت جیسے مضامین و کتابیں لکھ کر حضرت عثمانؓ کے دور تک کی تاریخ اسلام پر ہاتھ صاف کرڈالا اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اسلام تو اپنی پیدائش کے بیس سال بعد ہی حضرت عثمانؓ کے بقول

مجروح ہوچکا تھا۔ جس نے چند سال بعد حضرت معاویہ نے بالکل ہی ذبح کرڈالا۔ اور اب تاریخ میں پہلی مرتبہ ان کی (مودودی صاحب کی) مساعی سے اس کے از سر نو زندہ ہوجانے کی امید پیدا ہوئی ہے۔

چنانچہ ۱۹۶۵ سے مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے ان واضح ذہنی خطوط پر اپنی مہم کو نئی ترتیب دی ہے اور برطانوی امریکی طرز کے سیاسی نظام کے نفاذ کو اپنا مقصود اول بنا کر وہ پاکستان و عالم اسلام کے موجودہ سیاسی حالات کے رد وقبول کا نیا معیار قائم کر رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اگر اس گمراہ کن صورت حال کا بروقت نوٹس نہیں لیا گیا۔ اور قوم وملت کو یہ نہیں بتایا گیا، کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے دعووں کے علی الرغم اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد ہر دور میں جاری رہی اور کسی ایک فرد و جماعت کے سہارے نہیں بلکہ علماء حق اور امت مسلمہ کے مجموعی طرز عمل کے ذریعہ جاری رہی تو کچھ عرصہ کے بعد اندیشہ ہے کہ مسلمان اپنی ماضی کی تاریخ سے اس حد تک فرار ہوجائیں گے کہ یا تو اسلام سے ہی دستبردار ہو جائیں گے یا پھر کسی نئے مدعی نبوت کے جال میں پھنس جائیں گے یا اسلام کو محض اپنا علامتی نشان بنا کر امریکی برطانوی سامراج کی سرپرستی کو اپنے لئے غنیمت تصور کریں گے۔

اور اس تیسری صورت حال کے پیش آجانے کا زیادہ خطرہ ہے۔ کہ اس کے لئے مراکش سے انڈونیشیا تک پاکستان سے سعودی عرب تک زمین ہموار کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

ہفت روزہ "ترجمان اسلام" مالی مشکلات میں مبتلا ہوگیا!

ایجنٹ حضرات کی طرف سے غفلت، کسی بھی وقت اشاعت میں التوا کا باعث بن سکتی ہے

ہفت روزہ ترجمان اسلام کے ایجنٹ حضرات نے "ترجمان اسلام" کی رقم پھر روک لی ہے۔ جس کی وجہ سے ترجمان اسلام مالی بحران کا شکار ہوگیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی اشاعت میں التوا نہ ہوجائے۔ ترجمان اسلام کے ایجنٹ حضرات بار بار توجہ دلانے کے باوجود بھی رقوم ارسال نہیں کرتے۔ ایسے ایجنٹ ادارہ ترجمان اسلام کو اپنے نام اور پتے شائع کرنے پر مجبور کر رہے ہیں لیکن اب کسی قسم کی تاخیر کو برداشت نہیں کیا جائے گا

ایجنٹ حضرات سے گذارش ہے کہ وہ آٹھ دن کے اندر اندر رقوم فوراً روانہ کردیں۔ اگر اس میں ایک دن کی بھی تاخیر ہوگئی، تو شاید آپ کا نام بھی فہرست میں نہ آجائے۔ رقم ساری کی ساری ارسال کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی شاندار کامیابی

۲۰؍۳؍مارچ ۱۹۷۰ء کو بمقام جامع مسجد خونداں مدرسہ تعلیم القرآن دہوا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت علامہ الحاج مولانا محمد عبدالستار صاحب تونسوی مدظلہ، مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن۔ مولانا غلام فرید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازیخان۔ مولانا سید عبدالرزاق شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفرگڑھ۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب مبلغ تنظیم اہلسنت ملتان۔ جناب خان صاحب کمتر جیسے مقتدر علماء کرام و شعراء عظام و دیگر مقامی علماء کرام نے شرکت فرما کر اپنے اپنے بیانات میں امریکی، برطانوی، روسی نظریات کی سخت مذمت کی۔ جس کا عوام پر بے حد اثر ہوا۔

(قاضی بشیر احمد ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ تحصیل تونسہ)

جمعیۃ علماء اسلام چک ۲/ای۔بی ضلع ساہیوال کی تشکیل

آج یہاں حضرت مولانا شبیر احمد صاحب حسینی امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ عارف والا نے بعد نماز عشاء چک ہذا کی مسجد میں تقریر فرمائی۔ اور مولانا سید نور حسین نے بیان کیا۔ دونوں حضرات نے عوام کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور جمعیۃ کے منشور پر روشنی ڈالی۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا خوشی محمد صاحب
ناظم	مولانا محمد رمضان صاحب
خزانچی	جناب محمد حسین صاحب

(میاں غوث محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملکہ ہانس تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال)

اہلحدیث کانفرنس ملتان میں

مفتی محمود صاحب پر دشنام طرازیاں

جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف شورش صاحب اب تک قلمی گلکاریاں فرماتے رہے ہیں۔ لیکن اب انہوں نے تقریر کے جوہر بھی آزمانا شروع کر دیئے ہیں۔ اور سعادت ملتان کی حالیہ اہلحدیث کانفرنس کو حاصل ہوئی ہے۔ جس نے اپنے سٹیج کی رونق دوبالا کرنے کے لئے مودودی پی، ڈی، پی ازم اور شورش ازم تینوں کی پناہ لی۔

ظاہر ہے کہ ان تینوں ازموں کا واحد مقصد اب صرف "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" رہ گیا ہے۔ اور سامنے جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ اس لئے مولوی فرید، مودودیت زدہ افراد اور شورش تینوں ہی اپنے پنجوں کی آزمائش اسی پر کرنا چاہتے ہیں۔

اس سلسلے میں ان تینوں پہلوانوں نے مفتی محمود صاحب کی ذات کو نشانہ بنایا ہے۔

— مولوی فرید پشاور میں چہکے ہیں

— میاں طفیل اور ان کے حواری در بدر صدائے طعنہ لگاتے پھرتے ہیں

— اور شورش صاحب نے "چٹان" کی بے بسی و ناکامی دیکھ کر "توحید و سنت" کے متوالوں، اہلحدیث حضرات سے کاندھوں کو منتخب کر کے مفتی صاحب کے خلاف دشنام طرازانہ مورچہ بندی کی ہے۔ اور اہلحدیثوں کو "توحید و سنت" کا ایک نیا "نکتہ" عطا فرمایا ہے۔

اہلحدیث، جن کے اسٹیج پر ماضی میں غیر شرعی پاجامہ پہننے والا تک نہیں آسکتا تھا۔ اور "توحید و سنت" کے سوا کوئی دوسری بات ان کے لئے قابل برداشت نہیں ہوا کرتی تھی۔ اب ان کا اسٹیج نورالامین صاحب جیسے سیاسی لیڈر اور شورش جیسے "اس بازار" کے مصنف و صحافی کے قدموں کی زینت بن گیا ہے۔ اور ملتان کے مسلمانوں کو پہلی مرتبہ یہ معلوم ہوا کہ اہلحدیث کے دو نکتوں "توحید" اور "سنت" کے ساتھ ایک اور "نکتہ" بھی ہے۔ اور وہ "مفتی محمود صاحب پر دشنام طرازی" کرنا ہے۔ جس کے اعلان و اظہار کے لئے اہلحدیث کانفرنس نے خطیب بے بدل جناب آغا شورش صاحب کو منتخب کیا۔

شورش صاحب اپنی موجودہ "حیثیت" برقرار رکھنے اور اپنے نئے سرپرستوں کی نظر التفات اپنی طرف قائم رکھنے کے لئے مجبور رہیں کہ مفتی صاحب مولانا غلام غوث صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے خلاف اپنی دیرینہ عادت کے مطابق ہرزہ گفتنی و دشنام طرازی سے کام لیتے رہیں کہ اس سے ان کی صلاحیتوں کا نرخ بالا سے بالا ہوتا ہے۔

پی، ڈی، پی کو بھی اپنے عزائم کی ناکامی کی جھنجھلاہٹ اکسانی رہتی ہے کہ اپنے دل کی بھڑاس جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف پرنس کو نکالتی رہے۔

نورالامین صاحب کا احساس شکست پرانا ہے۔ جب وہ سنہ ۱۹۵۴ء میں ایک معمولی اسکول ماسٹر کے مقابلہ میں الیکشن ہار کر وزارت تک ہاتھ سے کھو بیٹھے۔ پہلی مرتبہ گول میز کانفرنس کے موقعہ پر ان کی امیدوں کے چراغ روشن ہوئے۔

لیکن۔ "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

مجیب الرحمٰن کو کوستے ہوئے وہ پھر گوشۂ ناکامی میں چلے گئے۔ مشرقی پاکستان میں ان کی بات کوئی سنتا نہیں ہے تو مغربی پاکستان کے چند شکست خوردہ سیاسی کھلاڑیوں نے ان کی کہنہ سالی کا سہارا لے کر اپنے جلسوں کی رونق کا سامان کرنا چاہا ہے۔

مولوی فرید صاحب کے ساتھ مشرقی پاکستان کے عوام نے جو سلوک کیا ہے۔ وہ ہر ایک کو معلوم ہے۔ یہ صاحب اپنے گھر کے عوام سے تو آنکھیں چار کر نہیں سکتے۔ لیکن اپنی "خدمات" مغربی پاکستان کے عوام میں انتشار برپا کرنے کے لئے دے رکھی ہیں۔ سو یہ مشق گذشتہ سال سے جاری ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہاں بھی کچھ زیادہ پذیرائی نصیب نہیں ہوئی، تو اب اپنے اسلحہ خانے کا رخ جناب والا نے بھی جمعیۃ علماء اسلام اور مفتی محمود کی طرف کر دیا ہے۔

تو جہاں تک ان عناصر کا تعلق ہے۔ یعنی فرید و شورش وغیرہ کا، تو ان کی "چہلیں" غیر متوقع نہیں اور جن طاقتوں کے ساتھ انہوں نے اپنا حال و مستقبل وابستہ کر رکھا ہے وہ انہیں ایسے محاذ کے خلاف ہی استعمال کرینگے جس کا مقصود سرزمین پاکستان سے اسلام اور عوام دشمن مفادات کا خاتمہ ہے۔

لیکن کیا "اہلحدیث" بھی ایسی طاقتوں کے ہاتھوں "گروی" ہو چکے ہیں؟

کم از کم ملتان میں ہونے والی اہلحدیث کانفرنس کے اسٹیج سے مودودی گروہ کے افراد اور فصیح الملت جناب شورش صاحب نے جو "راگنی" سنائی ہے۔ اس سے بجا طور پر یہ شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جہاں ہم ان "کوتاہ آستین" دوستوں، کا "دراز دستیوں" کا جواب دینا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔

اہلحدیث اسٹیج پر مفتی محمود صاحب کے خلاف شورش صاحب نے جو کچھ کہا۔ اس میں ایک بات بھی صحیح نہیں تھی۔ اور ایک لفظ بھی شریفانہ نہیں تھا۔ اس لئے اس کے بارے میں کچھ کہنا وقت ضائع کرنا ہے۔

حق و صداقت کی جس راہ پر جمعیۃ اور اس کے رہنما و کارکن گامزن ہیں۔ وہ عزائم پرستوں اور مفاد طلبوں کی امیدوں کے لئے چیلنج بن گیا ہے۔

اس بنا پر جمعیۃ ان کی طرف سے گالیوں کی ہی توقع کر سکتی ہے۔

لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنی تمام یاوہ گوئیوں اور دشنام طرازیوں کے باوجود جمعیۃ پر دباؤ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

- جمعیۃ ہر قیمت پر اس ملک میں مسلمان عوام کی باہمی سر پھٹول اور تصادم کو روکنے کی کوشش کرتی رہے گی
- جمعیۃ مسلمان ملت کو کفر و اسلام کے نام سے باہمی آویزش سے بچانے کا ہر جتن کرے گی۔
- وہ انگریزوں کے پروردہ اور سامراجی طاقتوں کے فرستادہ عناصر کے خلاف آواز بلند کرتی رہے گی۔
- وہ اب اس ملک کو سامراجیوں کے گھر شے کی مچھلی بننے سے بچائے گی۔
- وہ یہودیوں کی یہ آرزو پوری نہیں ہونے دے گی کہ پاکستان کے مسلمان صیہونیوں اور امریکی سامراج کے ساتھ نبرد آزما عرب ملکوں سے نفرت کرنے لگیں اور بے تعلق ہو جائیں۔
- وہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور ۲۲۔ اسلامی نکات کے نفاذ کے لئے اپنی مہم جاری رکھے گی۔ اور صحابہ کرام کی عظمت و اعتماد کو مجروح نہیں ہونے دے گی۔

(باقی صفحہ ۲۱ پر)

از محترم مولانا تاج محمود صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ لولاک لائلپور

کچھ ان فتووں کے بارے میں

گذشتہ دنوں سوشلزم کے خلاف اخبارات میں ۱۱۵ علماء کرام کا ایک فتوےٰ شائع ہوا تھا۔ یہ بات تو صیغۂ راز میں رہی کہ اس فتویٰ کے حاصل کرنے والا ملک کے دونوں حصوں میں دوڑ دھوپ کر کے علماء کرام سے دستخط لینے والا کون تھا۔ کچھ لوگ جماعت اسلامی کی طرف یہ نیک نامی یا بدنامی منسوب کرتے تھے کہ یہ فتوےٰ انہوں نے حاصل کیا تھا اور اپنا نام پوشیدہ رکھا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے اس پردہ زنگاری کے پیچھے کون تھا۔ کیونکہ جماعت اسلامی نے ستم ظریفی یہ کی کہ فتوےٰ کے شائع ہونے کے اگلے روز ہی اعلان کر دیا کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ ہم تو ہر کلمہ گو کو مسلمان کہتے ہیں۔

مذکورہ فتویٰ میں سوشلزم کے حامیوں، داعیوں کو دائرہ اسلام سے خارج ان کے جلسوں جلوسوں میں شریک ہونا ناجائز اور انہیں چندہ وغیرہ دینے کو فسق اور گناہ قرار دیا گیا تھا۔ فتویٰ دینے والوں میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ سے لے کر بعض ایسے مولوی صاحبان کے اسمائے گرامی بھی درج تھے۔ جو مسجدوں اور مدرسوں کے لئے گاڑیوں میں چندہ مانگتے رہے ہیں، البتہ خلاف توقع اس فتویٰ پہ مولانا احتشام الحق تھانوی مدظلہ کے دستخط نہ تھے۔ جس کی بعد میں وجوہات اور تفصیلات شائع ہوئیں۔

ملک میں ان دنوں کچھ اور فتوے بھی شائع ہوئے جن کی تفصیلات کا تذکرہ یہاں مفید اور مناسب نہیں ہے ملک کے اخبارات و رسائل میں ان فتوؤں پر طرح طرح کے ریمارکس اور فتوے شائع ہوئے۔ بعض لوگوں نے تو علماء کرام کے پچھلے صدیوں پرانے فتووں کا تذکرہ بھی کیا۔ قائد اعظم اور علامہ اقبال کو کافر قرار دینے کے جو فتوے شائع ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ آیا۔ روسی براند فیض احمد فیض نے بھی کچھ لکھا۔ برطانوی براند ربوہ کے مصنفوں نے بھی موقعہ کو غنیمت جانا۔ غرضیکہ بھانت بھانت کی بولیاں بولی گئیں۔ کچھ شریف لوگوں نے کچھ اس طرح معروضات بھی پیش کیں کہ اے علماء کرام تم ہمارے دینی پیشوا ہو۔ ہمارے بچوں کو قرآن پڑھاتے ہو۔ ہمارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کے کانوں میں اللہ رسول کا نام بلند کرنے کے لئے اذان کہتے ہو۔ اگر کوئی مر جائے تو اس کا جنازہ پڑھا دیتے ہو۔ ہمیں کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور حلال حرام کا مسئلہ بتا دیتے ہو۔ ہم تمہاری علماء سمجھ کر عزت کرتے ہیں۔ پس عزت کا خیال رکھو اور ان دنیا داروں، اقتدار کے بھوکوں کی لڑائی میں خواہ مخواہ اپنی پگڑی نہ اترواؤ۔ یہ سیاسی لوگ بڑے شاطر ہیں۔ الیکشن کا دنگل گرم ہے۔ یہ تمہیں اپنے سیاسی حریفوں کو زک پہنچانے کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ جب الیکشن ختم ہو جائیگا اور جیتنے والوں کو اقتدار مل جائے گا تو سب اللہ اور اس کے رسول کا نام لینے والے بے قدر ہو کر رہ جاؤ گے یہ تمہیں پھر منہ نہیں لگائیں گے۔ زیادہ اخلاص کا ثبوت دو گے اور کلمہ حق بلند کرو گے تو یہ تمہیں حسب سابق جیلوں میں بند کر دینگے۔ تمہیں یاد نہیں رہا۔ یہ لوگ پہلے بھی تمہارے ساتھ ایک دفعہ یہی کھیل کھیل چکے ہیں۔

سوشلزم کے خلاف اس فتویٰ پر ... لے دے کچھ کم ہوئی تھی اور علماء کرام کا یہ بے اثر دار لوگوں کے حافظہ سے محو ہو ہی چلا تھا کہ پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہ کا ایک نیا فتویٰ صادر ہو گیا ہے سوال اور جواب کی عبارت حسب ذیل ہے:-

سوال:- ایک شخص سوشلزم کو جامع نظام حیات نہیں مانتا، صرف اقتصادی پروگرام کی حیثیت دیتا ہے جیسے کہ مختلف ملکوں میں سوشلزم کا تجربہ اقتصادی حیثیت سے کیا جا رہا ہے۔ برما، ہندوستان، انگلستان اور دوسرے ممالک میں سرمایہ داری کے مقابلہ میں اس نظام کو اپنایا گیا ہے اور یہ شخص اسلام کے نظام حیات کو جامع بھی قرار دیتا ہے اور کسی اصول کے انکار کو کفر بھی قرار دیتا ہے۔ اللہ رسول، آخرت پر ایمان بھی رکھتا ہے۔ کیا ایسا شخص کافر ہے یا مسلمان؟

محمد یعقوب شیخ سیکرٹری اتحاد اسلامی پاکستان
۵۵/۲ حسین آگاہی ملتان

جواب:- ایسے شخص کو کون کافر کہہ سکتا ہے البتہ جب اسلام میں وہ چیز موجود ہے تو پھر سوشلزم کے ترک کو اس میں شامل کرنا کونسی عقلمندی ہے۔ کفر صرف اس پر عائد ہوتا ہے جو اسلام کے اقتصادی نظام کو ناقص کہے اور سوشلزم سے اس کی تکمیل کرنا چاہے۔

والسلام: (محمد شفیع دار العلوم کراچی ۱۴)

سبحان اللہ! اب ہم اپنے بزرگوں کو کیا کہیں یہ بہر حال ہمارے بزرگ اور اکابر ہیں۔ خیر سے اس ملک میں دین کے ستون ہیں۔ سادگی کا یہ عالم ہے کہ پہلے استفتاء پر بھی دستخط فرما دیئے۔ اور اب دوسرے استفتاء پر بھی دستخط ثبت کر دیئے ہیں۔ حالانکہ پہلے فتوے کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ علماء کرام جو مزدوروں، کسانوں اور غریب عوام کی ہمدردی میں کچھ کہتے رہتے ہیں۔ انہیں بدنام کر دیا جائے۔ اور ملک سے معاشی ناہمواری کے خلاف جہاد کرنے والوں اور معاشی عدل و انصاف کا نعرہ لگانے والوں کو ذلیل کر دیا جائے۔ مثلاً پہلے فتویٰ پر دستخط کرنے والے ۱۱۵ علماء کرام کو لے لیا جائے۔ ان کی انفرادی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے مجھے اس سے انکار نہیں کہ وہ اسلام اسلام کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک ایک مفتی محمود مدظلہ اور مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ کو ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہا۔ اور یہ فتویٰ درحقیقت مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی پر ہی ایٹم بم کے طور پر پھینکا گیا تھا۔ ورنہ یہ فتویٰ سوشلزم اور سرمایہ دارانہ نظام دونوں کے خلاف ہوتا۔ حالانکہ مفتی محمود صاحب نے بارہا اعلان کیا اسلام کے مقابلہ میں سوشلزم اور کیمونزم کفر ہے۔ البتہ جو لوگ نادانی سے اسلام کے معاشی نظام کو اسلامی سوشلزم کہتے ہوں۔ لیکن اللہ، رسول، قیامت، پر ایمان اور دین اسلام کے کامل مکمل نظام ہونے پر یقین رکھتے ہیں انہیں کافر نہ کہا جائے۔ بلکہ انہیں سمجھایا جائے۔ ورنہ ملک کی کثرت سے زیادہ آبادی کو کفر کی گود میں دھکیل دینا ہوگا۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ انقلاب ناگزیر ہے۔ انگریز کا سرمایہ دارانہ نظام زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے علماء حق کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھیں۔ غریبوں، مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کے لئے اسلام کے دائرہ میں رہ کر جدوجہد کریں۔ اگر ہم ایسے وقت میں خاموش رہے تو اس کا نتیجہ ہوگا کہ ہمارے ملک کے لاکھوں غریب، مزدور اور کسان جو پکے مسلمان ہیں۔ وہ بے دین اور دہریہ کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کی جھولی میں چلے جائیں گے اور روٹی کی تلاش میں نکل کر ایمان کی دولت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

ان سطور کے لکھنے سے غرض یہ ہے کہ جب اسلام

(باقی صد ۲۱ پر)

بنوں

تحریر قاری حضرت گل!

شمع اسلام کے پروانوں کا عظیم اجتماع

آئین شریعت کانفرنس ○ اکابرین جمعیۃ کا خطاب

بنوں - ۱۸ اور ۱۹ مارچ کو بنوں میں جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان و تاریخی دوروزہ آئین شریعت کانفرنس منعقد کی گئی۔ ۱۹۳۰ء کے بعد بنوں کی تاریخ میں یہ ایک عظیم اجتماع تھا۔ پہلے روز شمالی اور جنوبی وزیرستان سے بسوں اور ٹرکوں کا ایک طویل قافلہ جن میں ہزاروں کی تعداد میں اسلام کے شیدائی سوار تھے۔ اور جن کے ہاتھوں میں جمعیت کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔

جمعیت کے اکابرین کے استقبال کے لیے بنوں سے ۲۲ میل کے فاصلے پر پہنچنے لگے۔ اسی طرح کوہاٹ، پشاور، مردان، میانوالی اور ڈیرہ اسماعیل خان سے بھی ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہونے لگے۔ لتبر سے بنوں شہر تک لاکھوں افراد کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا جم غفیر سڑک کے دونوں کنارے کھڑا تھا۔ گورنمنٹ کالج کے طلباء کی ایک بس ان سب میں نمایاں تھی۔ جس کی قیادت جمعیت طلباء اسلام کے صدر مسٹر شوکت اور جنرل سیکرٹری تبلہ آیاز کر رہے تھے۔

راستے میں جابجا خوبصورت گیٹ بنائے گئے تھے۔ جمعیت کے اکابرین حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ۔ حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب مدظلہ وغیرہ کو بسوں، ٹرکوں موٹر سائیکلوں سکوٹروں اور سائیکلوں ا . . . . . . کاروں اور جیپوں کے قافلے کی صورت میں بنوں لایا گیا۔ اور ان کے پیچھے لاکھوں پیدل چلنے والوں کا ہجوم غفیر تھا۔ جب مہمان جناح پارک پہنچے۔ تو پورا بنوں شہر نعرہ تکبیر "اللہ اکبر" اور جمعیت علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس عظیم اجتماع کو قابو میں رکھنا مشکل ہو گیا۔ لیکن انجمن تحفظ سوکڑی کے جنرل سیکرٹری سردار علی رطل اور انجمن کے رضاکار اور جمعیت کے مقامی رضاکاروں نے نہایت خوش اسلوبی سے اجتماع کو کنٹرول میں رکھا۔ چاق و چوبند رضاکاروں نے عوام کے لیے سائے اور پانی کا بہترین بندوبست کیا تھا۔ بالخصوص رضاکاروں کے انچارج ماسٹر امیر خان کا تدبر اور فہم و فراست قابل دید تھی۔

اسی طرح بنوں شہر دلہن کی طرح آراستہ کیا گیا تھا۔ اور ۹۰ فی صد دوکانات، بالاخانوں اور مکانات پر جمعیت کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ اور جابجا آرائشی دروازے بنائے گئے تھے۔ الغرض ایسا معلوم دے رہا تھا کہ ضلع بنوں پر رحمت خداوندی کی بارش ہو رہی ہے۔ اور اسلام کے متوالوں کی زبان پہ درود کا ورد جاری تھا۔

پہلی نشست زیر صدارت مولوی عبدالوہاب منعقد ہوئی تلاوت کلام پاک کے بعد مولوی محمد نور صدر مجلس استقبالیہ نے مندرجہ ذیل خطبہ استقبالیہ پڑھا۔

الحمد لله وكفیٰ وسلام علےٰ عباده الذين اصطفیٰ اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمٰن الرحيم ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولٰئك هم المفلحون وفى مقام آخر - والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وان الله لمع المحسنين -

محترم علماء کرام و مہمانان عزیز! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میرے لیے اور مجلس استقبالیہ کے اراکین کے لیے یہ وقت کتنی خوش نصیبی کا ہے کہ آج ہم بنوں کے اس تاریخی مقام پر ملت اسلامیہ کے بلند پایہ علماء دین، وارثان انبیاء علیہم السلام اور دین و ملت کی سربلندی کا داعیہ و جذبہ رکھنے والے حضرات کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔

ہم اپنی اس خوش نصیبی پر خدائے بزرگ و برتر کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ کہ آپ حضرات نے باوجود کثیر مصروفیات کے دور دراز کی زحمت گوارا فرمائی۔ یقیناً یہ دین کی خدمت گذاری اور ملک و ملت کی بہی خواہی کا وہ مخلصانہ جذبہ ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ ہم اس کے سوا کہ تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کریں آپ کی اس زحمت فرمائی کا کوئی بدل مہیا نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہم آپ کے آرام و آسائش کا اتنا حق بھی ادا نہیں کر سکتے ہیں۔ جتنا کہ ضروری تھا۔

حضرات علماء کرام! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی طرف سے منعقد کی جا رہی ہے۔ اور اس کے ذریعہ ایک بار پھر اس رابطہ و رشتہ کو مستحکم اور استوار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو علماء حق اور امت مسلمہ کے درمیان گذشتہ چودہ صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ جمعیت علماء اسلام برصغیر پاک و ہند میں اس رشتہ و رابطہ کا سب سے بڑا تاریخی مظہر ہے یہ کانفرنس اس تاریخی مظہر کو اور درخشاں کرنے والی ہے۔

حضرات! علماء حق کی دینی مساعی تاریخ اسلام کا سب سے اہم اور روشن ترین باب ہے۔ اسلام کے مخالفوں کی یورشوں اور امت مسلمہ کے داخلی فتنوں کے باوجود اسلامی تعلیمات اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا چرچا و تذکرہ علماء دین کے حق کوشانہ مساعی کا نتیجہ ہے۔

علماء حق کی جد و جہد کا باب صرف اتنے ہی پر ختم نہیں ہوتا بلکہ آیت کریمہ مندرجہ بالا کی روشنی میں دشمنان اسلام کی ان یلغاروں کے سامنے بھی سد سکندری بن کر دین کی خدمت علماء حق ہی کرتے رہے ہیں۔ دوسرے مسلمان ملکوں کی تاریخ سے قطع نظر، پاک و ہند کی گذشتہ تاریخ بھی اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ حالات و تغیرات کے ہر موڑ پر اسلام اور مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا بن کر علمائے کرام ہی سامنے آئے۔

اس برصغیر میں غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں لانے کی عظیم ترین اور کامیاب کوششوں کے علاوہ علماء حق نے ان فتنوں کا بھی بھرپور توڑ مقابلہ کیا جن کا منشا اللہ کے دین کو مسخ و محرف کرنا تھا۔ شہنشاہ اکبر کا "دین الٰہی" خارجیت اور زندیقیت اور اعتزال و تشیع کے بعد جنم لینے والا سب سے بڑا گمراہ کن فتنہ تھا۔ لیکن اس کا مردانہ وار مقابلہ جس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے کار علماء کرام نے کیا وہ دینی تاریخ کا نہ بھلائے جانے والا باب ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سرزمین پر علمائے کرام نے باطل کے خلاف حق کا محاذ اسی وقت سے قائم کر رکھا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ، مرزا مظہر جان جاناں اور شاہ عبدالعزیز رحمہم اللہ اجمعین نے اس محاذ کو اتنا ہمہ گیر۔ وسیع تر بنا دیا کہ اس نے نہ صرف پاک و ہند میں بلکہ شام و روم، عرب و ایران اور ایشیا و افریقہ کے ہر حصہ میں مخالف اسلام طاقتوں کے حملوں کا مقابلہ کیا گیا۔ حتیٰ کہ تیرھویں صدی ہجری کے وسط میں علمائے حق کی جماعت نے حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ اور حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں سکھوں اور انگریزوں کی مسلم کشی کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ اور اسی صدی کے آخر میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کی سربراہی میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے علمائے حق کی جماعت کے ساتھ انگریزی یلغار کے خلاف معرکہ جہاد قائم کیا۔ (باقی آئندہ)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

سندھ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مندرجہ ذیل مقامات پر کامیاب اجلاس ہوئے۔

۱۲ر مارچ خانپور تحصیل میرپور ماتھیلو زیر صدارت مولانا عبدالعزیز صاحب رتودیرو

۱۳ر مارچ۔ عادل پور تحصیل گھوٹکی زیر صدارت مولانا مولانا عبدالعزیز صاحب رتو دیرو

۱۴ر مارچ۔ جروار تحصیل میرپور ماتھیلو۔ زیر صدارت سید محمد شاہ صاحب امروٹی۔

۱۹ر مارچ۔ ماتھیلو تحصیل گھوٹکی زیر صدارت مولانا محمد مراد صاحب۔

۲۰ر مارچ۔ سرحد تحصیل گھوٹکی زیر صدارت مولانا عبدالوہاب

۲۶ " حسین بیلی " " " سید محمد شاہ امروٹی

۲۷ " قادر پور " " " "

۲ر اپریل۔ علی نواز خاں گھوٹو " " سید عبداللہ شاہ سکھر

۳ " مولوی حاجن گوٹھ " " " "

ان تمام پروگراموں میں جمعیۃ کے منشور اور حالات حاضرہ پر تقریریں ہوئیں اور جمعیۃ علماء اسلام کو ووٹ کے لئے وعدہ لیا گیا۔ ہر جلسہ میں تقریباً ۵، ۵ ہزار آدمی موجود تھے اور تقریباً ۵ ہزار آدمیوں نے سید محمد شاہ کے ہاتھ پر بیعت کی (۱) مولوی مظہر الدین صاحب (۲) مولوی عبدالمجید دھاندھو۔ (سید ابوالمنیر محمد شاہ سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف)

لاکھڑا ضلع لس بیلہ میں جمعیۃ کا قیام

کراچی۔ لاکھڑا ضلع لس بیلہ کے علماء اور عوام کی دعوت پر جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن کا ایک وفد ڈویژنل امیر مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کی قیادت میں لاکھڑا ضلع لس بیلہ کے دورہ پر ۱۲ر مارچ کو کراچی سے روانہ ہوا۔ اس وفد میں حاجی رحمت اللہ نوشیروانی مولانا غلام مصطفیٰ کاشمیر اور محمد حسین لاسی بھی شامل تھے۔ وفد نے تحصیل لاکھڑا اور تحصیل لیاری کا تفصیلی دورہ کیا۔

لاکھڑا کی جامع مسجد میں جمعہ کے اجتماع سے مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب نے خطاب کیا اور حاضرین کو تفصیل کے ساتھ اسلامی معاشی اور عادلانہ نظام سمجھایا جمعیۃ کے منشور سے متعارف کرایا۔ اور جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی۔ نماز جمعہ کے بعد اجلاس ہوا جس میں اہم شخصیتوں اور معززین علاقہ نے شمولیت کی اور جمعیۃ علماء اسلام علاقہ لاکھڑا ضلع لس بیلہ کی تشکیل عمل میں آئی۔ حسب ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر	مولانا غلام قادر قوم گونگہ
نائب امیر	حاجی عبداللہ رونجھ
ناظم اعلیٰ	عبدالغفور حاجی داؤد
خازن	محمد عیسیٰ محمد عثمان
ناظم	علی محمد یار محمد

ان کے علاوہ درج ذیل حضرات ممبران شوریٰ منتخب ہوئے۔ ولی محمد، دوست محمد۔ محمد عثمان انگارہ۔ کریم بخش سونجہ۔ سیٹھ حاجی یار یا وغیرہ

کراچی میں سیرت کانفرنس

کراچی ۹ ۲ر مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بروز اتوار دفتر جمعیۃ میں ڈویژنل امیر مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا گیا۔ نیز اجلاس میں یہ طے پایا گیا کہ ربیع الاول میں بڑے پیمانہ پر کراچی جمعیۃ کے زیر اہتمام دوروزہ سیرت کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا مفتی محمود اور دیگر مرکزی اکابرین بھی خطاب کریں گے۔ متعدد قراردادیں بھی بالاتفاق منظور کی گئیں۔

(۱) داؤد ملز لانڈھی کے مزدوروں کے جائز مطالبات کی حمایت کی گئی۔ نیز انتظامیہ سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ مزدوروں کو انتقامی کارروائی کا نشانہ نہ بنایا جائے اور ان کے حقوق واگذار کئے جائیں۔ مزدوروں پر تشدد کی مذمت کرتے ہوئے ان سے ہمدردی کی گئی۔

(۲) باوانی ملز میں مزدوروں کی چھانٹی جس بیدردی سے کی جا رہی ہے۔ اس پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ اس قسم کی حرکتیں فی الفور بند کی جائیں۔

(۳) شہر اور مضافاتی بستیوں میں مواصلات کا نظام بہتر بنایا جائے۔ کرایوں میں کمی کے سلسلہ میں کئے گئے وعدے پورے کئے جائیں۔ بسوں میں مستورات کی پارٹیشن کا معقول بندوبست کیا جائے۔

(عبدالستار بروہی ناظم دفتر جمعیۃ کراچی ڈویژن)

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کسانوں کی آبادکاری کے پیش نظر زرعی اراضیات کا نیلام بند کیا جائے۔ اس کے متعلق پہلے بھی مختلف قراردادوں کے ذریعہ اپیلیں کی جا چکی ہیں۔ یہ مسئلہ حکومت کی فوری توجہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جو کسان زرعی زمین کے نیلام کے سلسلہ میں گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان کو فوراً رہا کیا جائے۔

(مولوی قائم الدین نائب امیر جمعیۃ نوابشاہ)

حلقہ راج گڑھ لاہور کا انتخاب

سرپرست	مولانا قاضی عزیز اللہ صاحب
امیر	حاجی بشیر احمد صاحب
نائب امیر	فقیر محمد خاں صاحب لودھی
ناظم اعلیٰ	حافظ محمد یوسف صاحب
ناظم	حافظ غلام نبی صاحب
خازن	حافظ غلام قادر صاحب

تھانہ کوٹ نجیب اللہ

کوٹ نجیب اللہ تحصیل ہری پور کے کارکنوں کا اجلاس مولانا حکیم عبدالسلام ہزاروی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل اصحاب کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر	مولانا محمد اسماعیل تھانہ کوٹ نجیب اللہ
نائب صدر	مولانا عبدالحکیم
"	مولانا عبداللطیف
ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالرشید
ناظم	صوفی محمد ارشاد
خزانچی	مولانا عبدالجبار
ناظم نشر و اشاعت	مولانا عبدالکریم

جمعیۃ قصبہ مانک رائے

امیر	مولانا محمد یعقوب صاحب
نائب امیر	عمر بخش
ناظم اعلےٰ	صوفی غلام کبریا

ناظم مولانا عبدالسلام۔ ناظم نشریات محمد عمران

ڈیرہ اسماعیل خاں

۳۰ اپریل ۔ حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب ناظم اعلیٰ ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن اور حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ نے آج سے ضلع ڈیرہ کا دورہ شروع کر دیا ۔ اسی سلسلے میں آج پروا تشریف لے گئے اور ہر دو حضرات نے تقریریں کیں ۔ بعد ڈیرہ اسمٰعیل خاں جمعیۃ علماء اسلام کی پروا شاخ کا قیام عمل میں لایا گیا ۔

سرپرست	مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب
امیر	موسم خان صاحب
نائب امیر	ملک احمد بخش صاحب
نائب امیر دوم	حافظ فرید احمد صاحب
ناظم اعلیٰ	جمعہ خان صاحب
نائب ناظم	رب نواز خاں
خازن	اللہ ڈیوایا دکاندار

موضع بھیں میں دو روزہ سنی کانفرنس

عظیم کامیابی سے تکمیل پذیر ہوئی

۳۱ مارچ و یکم اپریل کو موضع بھیں تحصیل چکوال میں دو روزہ عظیم الشان سنی کانفرنس منعقد ہوئی ۔ جس میں ملک کے متعدد علماء کرام تشریف لائے اور خدام اہلسنت کے سٹیج سے عوام کی عظیم اکثریت سے خطاب فرمایا ۔ بھیں کی تاریخ میں اتنا بڑا اجتماع کبھی نہ ہوا تھا ۔ قریباً ۴۰ قصبات کے لوگ دو روز کے لئے جلسہ میں اپنے تمام مشاغل ترک کرکے آئے ہوئے تھے فی الحقیقت یہ عظیم مسلکی بیداری اور علماء حق کی آواز پر لبیک کہنے کا جذبہ پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کی انتھک شبانہ روز مساعی جمیلہ کا ثمرہ تھا ۔

مفکر اسلام حضرت علامہ خالد محمود صاحب کی تقریر سے عوام و خواص مسرور ہوئے ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے امیدوار جوکہ ایم ۔ اے پاس ہیں اور نہایت دیندار آدمی ہیں ۔ انہوں نے بھی خطاب فرمایا اور عوام نے بار بار ہاتھ اٹھا کر جمعیۃ کو کامیاب کرانے کا وعدہ کیا ۔

کانفرنس میں مولانا عبدالقیوم صاحب گوجرانوالہ مولانا محمد طیب صاحب لاہور ۔ مولانا سید منظور احمد کھوڈ بکا ، مولانا سید علی شاہ صاحب ڈومیلی ۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب مولانا خالد محمود صاحب لاہور ۔ مولانا نذیر اللہ خاں صاحب و دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی اور اکثر نے خطاب فرمایا ۔

آخر میں حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے ارشاد پر ۲۵ دیہات کے افراد پر مشتمل میٹنگ ہوئی ۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندہ کو انتخابات میں کامیاب کرانے کی تدابیر پر غور کیا گیا ۔ (محمد الیاس مدرسہ رشیدیہ لاہور)

حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری کی تقریر

رستم ۔ ۱۵ محرم الحرام کو مدرسہ جامعہ دینیہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ۔ مولانا شمس الدین صاحب مبلغ مرکزی تنظیم اہلسنت ملتان اور مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے نہایت مدلل تقریر فرمائی ۔ جلسہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی ۔ مولانا عبدالشکور نے علماء ربانی کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور ہزاروں آدمیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ۔ اس وقت جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دو ۔ یہی علماء کرام پاکستان میں قرآن و سنت کا قانون نافذ کریں گے ۔ پاکستان صحیح معنی میں ایک فلاحی اسلامی ریاست بن جائے گا ۔ مولانا صاحب نے مودودی پر سخت تنقید کرتے ہوئے فرمایا ۔ کہ مودودی سے علماء کا اختلاف مذہبی ہے ۔ مودودی نے اپنی تحریر سے ثابت کر دیا ہے کہ مطالبہ تو اسلامی نظام کا باقی اندر سے اسلام کے لئے دیمک کی شان رکھتی ہے عوام مودودی اسلام سمجھ چکے ہیں ۔ مولانا عبدالشکور صاحب کی تقریر کے بعد مولانا عبدالحیٔ صاحب ناظم جمعیۃ رستم مودودیوں کی ایک چٹھی پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ۔ مودودی جماعت کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے ۔ اس واسطے کہ مودودی سے علماء کا اختلاف اصولی و اعتقادی ہے نہ فروعی ۔ اس لئے وقتاً فاسق کے پیچھے نماز جائز ہو جاتی ہے ۔ باقی مودودیوں کے پیچھے نہ پڑھنی چاہیئے ۔ کیونکہ جید علماء نے مودودی کو ضال مضل کہا ہے ۔ آخر میں یہ قرارداد پاس کی گئی ۔

(۱) صدر مملکت پاکستان محمد یحییٰ خاں کو عائلی قوانین کو شریعت کے موافق کرنے کے لئے جید علماء کی کمیٹی مقرر کرنی چاہیئے ۔

(۲) صدر مملکت پاکستان آغا محمد یحییٰ خاں پاکستان کا بنیادی آئین ۳۱ علماء کے متفق کئے ہوئے ۲۲ نکات منظور فرمائیں ۔

(۳) رستم و گرد و نواح رستم کے ۴۰ ہزار باشندوں کو راستوں کی خراب حالت ہونے کی وجہ سے تکالیف و مصیبتیں ہیں ضلع سکھر کے حکام بالا سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ۲۲ سال سے اس علاقہ کے راستوں کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ اس کی جائے ۔ آخر کیا وجہ ہے جو بڑے بڑے سرمایہ داروں کے ایک ایک میل کے لئے لاکھوں روپے منظور کئے گئے ۔ مگر غریب پبلک کے لئے راستوں کی بالکل سہولت نہیں ۔

(عبدالحیٔ ناظم عمومی جمعیۃ رستم ضلع سکھر)

جمعیۃ علماء اسلام موضع ابا خیل کا انتخاب

امیر	صاحبزادہ عبدالرحیم صاحب
نائب امیر	مولانا عطاء الرحمان
" " ۲	مولانا محمد گل صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد نواز صاحب
ناظم ۱	مولانا محمد اسحاق "
" ۲	مولانا محمد خاں "
خازن	حاجی فضل الرحمٰن "
سالار	محمد ہاشم خاں "

ممبران شوریٰ

ورے خاں ، ملک نسیم گل ، ماسٹر رب نواز شب روز دین ، جنگی ۔ پشم خاں سابق چیئرمین ۔ ملک مہر دل خاں ، ملک شب روز خاں ۔ ممبر میر عباس خاں ۔ ممبر غلام محمد ، عبداللہ ملک مستی خاں ۔ میر سدہ خاں ۔ سیف الرحمٰن ، مولانا کستی خان رسول خاں ۔ عبدالحمید ۔ نورنگ ۔ شیر غلام ۔ عندلیب شاہ ہیبت خاں ۔ قاسم شاہ ۔ شیر مست ۔ محب اللہ خاں ۔ یعقوب خاں ۔ بازگل ۔ غلام نبی ۔ عبداللہ جان ۔ محمد خاں کریم خاں ، حیات خاں ۔ زر ولی خاں ۔ عظیم خاں ، فتح خاں محب اللہ ۔ سید میر علی خاں ۔ ممبر مستی خاں بشیرین عبدالغنی ۔ گل خاں ۔ دوست محمد ۔ فیض اللہ خاں ۔ ایاز خاں ممتاز خاں ۔ سردار علی خاں ۔ ملک سے خاں ۔ غلام داؤد ، غلام ربانی ۔ ملک بہادر خاں ۔ عبداللہ جان ۔ محمد ایوب خان فیض اللہ خاں ۔ خان سردار خاں ۔ جوہر خاں ، نسظیم خاں اکرم خاں ۔ احمد اللہ خاں ۔ ایاز خاں ۔ سہایل خاں ۔ میرام شاہ عبدالباقی ۔ صالح خاں ۔ مبین شاہ ۔ غنی الرحمٰن ۔ معز اللہ خاں میر عالم ۔ ملک شیر ۔ عبداللہ جان ۔ اکبر زمان ممبر ۔ محمد ایوب خاں بادشاہ خاں ۔ میرداد خاں ۔ غازی خاں ۔ محمد اللہ جان ۔ گل شاہ ملک موسم خاں ۔ ملک سردار خاں ۔

دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام قصور کے کارکن جناب غازی محمد صاحب لیدر مرچنٹ دین گڑھ کئی روز سے شدید علیل ہیں ۔ ۱۰ اپریل کو لاہور میو ہسپتال میں اپریشن بھی ہو چکا ہے ۔ جمیع احباب موصوف کے لئے شفائے کاملہ کی دعا فرمائیں

(قاری محمد شریف قصوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام قصور)

فورٹ عباس میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

حاجی محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ہارون آباد مولوی محمد قاسم صاحب فقیر والی ۔ حافظ ولی محمد صاحب فقیر والی کی کوششوں سے بحمد اللہ فورٹ عباس میں جمعیۃ کی شاخ قائم ہو چکی ہے ۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہو چکے ہیں ۔

امیر	حاجی فتح محمد صاحب آڑھتی فورٹ عباس
نائب امیر	حافظ محمد انور صاحب "
ناظم اعلیٰ	چوہدری برکت علی " آڑھتی
نائب ناظم	محمد حنیف صاحب بنولہ مرچنٹ
سالار	حافظ عبد الغنی صاحب

فورٹ عباس میں قاری نور الحق صاحب اور مولانا بشیر احمد حامد کا خطاب عام

مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز اتوار بعد از نماز عشاء غلہ منڈی فورٹ عباس میں قاری نور الحق صاحب قریشی ایم اے ناظم اعلیٰ جمعیۃ ملتان ڈویژن نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کی پالیسی اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی ۔

آپ نے فرمایا کہ اس وقت ملک کو سوشلزم سے جو خطرہ درپیش ہے ۔ وہ کوٹھیوں میں بیٹھ کر بیان دینے اور رسالوں اخباروں سے نہیں رکے گا ۔ سوشلزم کو روکنے کا واحد حل یہی ہے کہ غریبوں ، کسانوں ، مزدوروں کو گلے لگایا جائے ۔ اور ان کے جائز حقوق انہیں دیئے جائیں ۔

آپ کی تقریر کی روانی اور الفاظ کی آمد اس قدر تھی کہ بڑے بوڑھوں سے یہ سنا گیا کہ اس عمر میں ایسا اچھا بولنے والا ہم نے نہیں دیکھا ۔ آپ کی تقریر کیا تھی ۔ ایک جادو تھا جو لوگوں پر کر دیا گیا تھا ۔

آپ کی تقریر کے بعد مولانا بشیر احمد صاحب حامد نے سوالوں کا جواب دیا ۔ صالحین کی ایک مخصوص جماعت نے دل کھول کر چٹوں کے ذریعے سوالات کئے تھے ۔ مولانا موصوف نے سوالات کے اس قدر مدلل مسکت اور مسقط جواب دیئے کہ لوگ حیران رہ گئے ۔ بہت سے لوگ جو مودودی جماعت کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر انہیں اچھا سمجھ رہے تھے ۔ وہ ان صالحین کو چھوڑ کر جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ۔ غرضیکہ ہر دو حضرات کا دورہ ہر اعتبار سے نہایت ہی کامیاب تھا ۔

(محمد قاسم قاسمی فقیر والی)

جمعیۃ علماء اسلام نے تحصیل وہاڑی کی قومی و صوبائی اسمبلیوں کے لئے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا

ملتان ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مفتی محمود صاحب نے ۴۔ اپریل کو میلسی اور وہاڑی میں دو عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا ۔

وہاڑی کے جلسہ عام میں مولانا عبد الستار صاحب خطیب مسجد باغ والی امیر جمعیۃ علماء اسلام وہاڑی نے اعلان کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام صوبائی و قومی اسمبلیوں کے انتخابات میں حصہ لے گی ۔

مفتی صاحب کے علاوہ مولانا ضیاء القاسمی نے بھی جلسہ کو خطاب کیا ۔ قاسمی صاحب نے کہا کہ جمعیۃ کسی ازم کی حامی نہیں ۔ جمعیۃ تو صرف اسلامی نظام چاہتی ہے ۔ ایسا نظام جس میں مہنگائی ، آدم جی اور داؤد نہیں معاملات ہو ۔

مفتی محمود صاحب نے کہا کہ اگر حق کی بات ہے تو حق غریبوں کے ساتھ ہے ۔ مفتی صاحب نے انتباہ کیا کہ انتخابی مہم کو کفر و اسلام کی جنگ نہ بناؤ ۔

مرکزی دفتر میں آمدہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ راناواہن کے مشہور صوفی بزرگ سلطان سکندر اپنے ہزاروں مریدوں سمیت جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں ۔

ضلع مظفر گڑھ کے مشہور سیاسی بزرگ سید جمیل احمد شاہ نے بھی اپنے خاندان سمیت جمعیۃ میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ (محمد یعقوب ناظم دفتر)

مرکزی جمعیۃ (تھانوی گروپ) کوٹ ادو کی صدارت سے استعفا

صاحبزادہ قاضی فخر الحسن جانشین حضرت مولانا قاضی ابو الحسن رح کو مرکزی جمعیۃ علماء اسلام (تھانوی گروپ) کوٹ ادو کا امیر چنا گیا تھا ۔ انہوں نے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام (تھانوی گروپ) کوٹ ادو سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کی جمعیۃ علماء اسلام پر مکمل اعتماد ہے ۔

(محمد یوسف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو)

صوفی محمد یار صاحب کی جمعیۃ میں شمولیت

ملتان ۔ صوفی محمد یار صاحب خلیفہ سید فضل علی قریشی نے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کر لی ہے ۔ ایک خط میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو شیخ المشائخ پیر طریقت صوفی محمد یار صاحب نے کہا ہے کہ جمعیۃ کے منشور نے مجھے بہت متاثر کیا ہے ۔ یہ اسلامی منشور حقیقتاً اسلام کے اقتصادی ، معاشی اور سیاسی نظام کا ترجمان ہے ۔

مولانا نے اپنے ہزاروں رفقاء و مریدوں اور ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شمولیت اختیار کی ہے ۔

جمعیۃ علماء اسلام راناواہن کا انتخاب

سرپرست	حاجی پیر صاحب
امیر	حافظ غلام یٰسین صاحب
نائب امیر	خان صادق محمد خاں صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا حافظ سلطان سکندر
سالار	خان حفیظ اللہ خاں صاحب
خازن	صوفی اللہ دسایا صاحب

گوٹھ کمال خاں کا انتخاب

حیدر آباد ۔ مولانا عبد القیوم خارانی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدر آباد نے نیو سعید آباد کے قریب گوٹھ کمال خاں کا دورہ کیا ۔ جس میں مولانا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے گوٹھ والوں کو واقف کرتے ہوئے جمعیۃ میں شامل ہونے کی اپیل کی ۔ جس پر سارے گوٹھ والوں نے اکابرین جمعیۃ پر اعتماد کرتے ہوئے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے ۔

امیر	کمال خاں
نائب امیر	بدل خان
ناظم	مولوی محمد حیات خارانی
نائب ناظم	ملاں نور الدین اور محمد عمر
خزانچی	احمد خاں
سالار	محمد اعظم

مجلس شوریٰ

ملاں نور محمد ، بہاؤ الدین ۔ نواب خاں ۔ محمد خان محمد حسین ۔

(محمد امین شیخ
پروپیگنڈا سیکرٹری جمعیۃ نیو سعید آباد)

انتقال پر ملال

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں جناب حاجی سراج الدین صاحب خازن ضلعی جمعیۃ نواب شاہ کے انتقال پر ملال پر اظہار تعزیت کیا گیا ۔ اور آپ کی خدمات کے پیش نظر آپ کو خراج عقیدت پیش اور آپ کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی ۔

شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب شجاع آبادی بہلوی

کے اعزاز میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی دعوت استقبالیہ

سرگودھا ۲۰ مارچ۔ آج بعد نماز عصر دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ کے اعزاز میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے ایک استقبالیہ دعوت دی گئی۔ حضرت مولانا موصوف کے علاوہ حضرت کے متعلقین اور اراکین جمعیۃ کے علاوہ مقامی علماء کرام حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب، حضرت مولانا صالح محمد صاحب، حضرت مولانا قاری شہاب الدین صاحب و دیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن نے حضرت مولانا مدظلہ کی دفتر میں تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ حضرت قاری صاحب نے فرمایا کہ اس وقت یہی اکابرین جمعیۃ کی سرپرستی کر رہے ہیں جن پر ہمیں فخر ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جو لوگ سرمایہ داروں کی ایجنٹی کر رہے ہیں اور ان بزرگ علماء کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان لوگوں نے ہمیشہ علماء حق کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔

قاری صاحب کے بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ میں اور میرے متعلقین مریدین جمعیۃ کے ساتھ ہیں اور فرمایا کہ جمعیۃ ہی اس ملک میں صحیح اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد میں مصروف ہے آپ نے اپنے متعلقین کو تلقین کی کہ وہ بڑھ چڑھ کر جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں۔ (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ یار محمد

سرپرست	مولانا برکت اللہ صاحب
امیر	یار محمد خاں
نائب امیر	نور محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد حنیف صاحب
ناظم	عرض محمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت	بھائی خان
خازن	صوفی امیر محمد

ضلع بھر کے دس ہزار راجپوتوں کی مالی قربانی

اور جانی ہمدردی جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہے

مولانا عبدالرشید کا بیان

ٹنڈو آدم۔ جمعیۃ علماء اسلام قصبہ بیرانی کے امیر مولانا حافظ عبدالرشید صاحب نے ٹنڈو آدم کے قریب ایک گوٹھ برڑہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ضلع سانگھڑ میں میری تمام راجپوت برادری کے تقریباً دس ہزار افراد ... کی مالی و جانی قربانیاں اور تمام قسم کی ہمدردیاں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہیں۔

مولانا نے اس ضلعی انتخابی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اور میری پوری برادری کو جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے اکابرین پر پورا پورا اعتماد ہے اور ہم حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کی دینی خدمات کو کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ جو اس پرفتن دور میں حضور اکرم کی گالیاں کھانے اور برا بھلا سننے والی سنت مبارکہ کو زندہ رکھنے کی مثال پیش کرتے ہوئے امید افزا منزل کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اپنے شیخ کامل حضرت مولانا درخواستی کی قیادت میں دین مصطفیٰ کا پورا پورا دفاع کریں گے۔

سانگھڑ کے حادثہ پر مفتی محمود صاحب کا بیان

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مفتی محمود صاحب نے سانگھڑ کے حادثہ کی شدید مذمت کی ہے اور مسٹر بھٹو پر حملہ کو سوچی سمجھی سازش قرار دیا ہے۔

آپ نے کہا کہ اس طرح کی کارروائیوں سے کسی فریق کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس قسم کی حرکات کا مقصد موجودہ حالات کو برقرار رکھنا اور تبدیلیوں کو روکنا ہے۔ اس سے نہ صرف جمہوریت کے کاز کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں دشواریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

ہنگامے اور تشدد برپا کرنے والے عناصر، مفاد پرست عناصر کا آلہ کار ہوتے ہیں اور اپنے خصوصی مفادات کے تحفظ کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

لیکن عوام دوست طاقتیں اس سے ہرگز ہراساں ہونے والی نہیں ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان تمام دشواریوں کے باوجود، پاکستان کے عوام اپنے حقوق حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

سرمایہ داری اور سامراجیت کا طلسم ٹوٹے گا، اور اسلامی عدل و انصاف و اخوت کا بول بالا ہوگا۔

لاہور ڈویژن کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

لاہور ڈویژن میں جمعیۃ کی تمام اضلاعی شاخوں کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ اکابر جمعیۃ کے فیصلہ کے مطابق مئی میں عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں پنجاب، سرحد، بلوچستان، سندھ اور مشرقی پاکستان سے ہزاروں علماء کرام و کارکنان جمعیۃ شرکت فرما رہے ہیں۔ اس لئے تمام شاخیں اپنے اپنے حلقہ میں کانفرنس کی کامیابی کے لئے رابطہ عوام کی مہم کو تیز تر کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ رضا کار بھرتی کریں۔ اللہ ڈویژنل دفتر واقع بالائی مسجد تھانیوالہ گوجرانوالہ کو اپنی کارکردگی سے مسلسل آگاہ رکھیں۔

(محمد الطاف عفی عنہ ناظم عمومی لاہور ڈویژن حافظ آباد)

خون سے دستخط کر کے مفتی صاحب کی حمایت کا اعلان

نواں جنڈانوالہ ضلع میانوالی کے بیسیوں افراد نے اقرار کیا ہے کہ ملک میں صحیح اسلامی نظام کے لئے صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی کوشاں اور سرگرم عمل ہے اور مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور یہ اقرار کیا کہ تادم زیست مفتی اعظم حضرت مفتی محمود صاحب کا ساتھ دیں گے۔ اور اس اقرار پر اپنے اپنے خون سے دستخط کر کے ثابت کر دیا کہ اگر دین اسلام کی حفاظت اور سربلندی کے لئے قربانی کی ضرورت پڑی تو حضرت مفتی صاحب کے اشارے پر خون کا آخری قطرہ بھی بہا دیں گے۔

(خادم العلماء محمد یوسف فیروزپوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواں جنڈانوالہ)

لاہور

خلیل احمد رانا نمائندہ ترجمان اسلام لاہور

راجگڑھ میں اکابرین جمعیۃ کی تقریریں

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ راجگڑھ کے زیر اہتمام مدرسہ محمدیہ چوبرجی لاہور میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت ملک کے ممتاز وکیل جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر نے فرمائی۔ مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر ایم، اے او کالج لاہور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

ملک کی تمام جماعتیں اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ یہاں اسلام کی حکومت ہونی چاہیئے۔ اگر یہاں اسلامی حکومت قائم ہو جائے تو پھر یہاں کسی ازم کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لیکن اسلام کے معاملہ میں مخلص صرف وہی جماعتیں ہو سکتی ہیں۔ جو تین چیزوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنالیں۔ وہ یہ ہیں۔ قرآن، سنت اور صحابہ کرامؓ۔ ان تینوں چیزوں کی اہمیت قرن اول میں بھی محسوس کی گئی تھی۔ جب حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا، تو اس وقت آئندہ خلیفہ مقرر کرنے کے لئے چھ صحابہؓ کو منتخب کیا گیا تھا۔ اس وقت حضرت عبدالرحمٰنؓ ابن عوف نے کہا تھا کہ آئندہ جو خلیفہ منتخب ہو۔ اس کو تین چیزیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ قرآن سنت اور سیرت شیخین رضی اللہ عنہما۔

آپ نے کہا کہ قرآن و حدیث کی وہی تعبیر معتبر ہو سکتی ہے جس کی بنیاد صحابہ کرامؓ کی تعلیمات پر رکھی جائے کیونکہ خالی قرآن و حدیث کے دعوے سے کوئی جماعت اسلامی دستور میں مخلص قرار نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت اسلام کے نام پر جو جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ ان میں جماعت اسلامی پیش پیش ہے۔ لیکن مودودی صاحب جو اسلام پیش کرتے ہیں اور قرآن و حدیث کے متعلق جو نظریہ پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں نے قرآن و حدیث کو ماضی و حال کے اسلاف سے بے نیاز ہو کر سمجھا ہے۔ اور علماء کرام کو مودودی صاحب سے اختلاف ہی یہ ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ اور اسلاف سے بے نیاز ہو کر اسلام کی تعبیر پیش کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جن کو صحابہ کرامؓ کا اسلام قبول نہیں ان کو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ یہاں کے عوام اس جماعت کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کریں گے۔ ہمیں نیا اسلام نہیں چاہیئے بلکہ پرانا اسلام چاہیئے جس کی بنیاد صحابہ کرامؓ نے اپنے دور خلافت میں رکھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مودودی صاحب اسلام کے نام پر اپنے مخصوص نظریات کا پرچار کر رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے صوبائی ناظم مولانا محمد اکرم صاحب نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں یہ بحث چل رہی ہے کہ نظریہ پاکستان کا تحفظ کرنا چاہیئے۔ لیکن آج تک ہم یہ متعین نہیں کر سکے کہ نظریہ پاکستان کیا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں نظریہ پاکستان کے نام پر اپنے غلط نظریات کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ نظریہ پاکستان صرف اسلام ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے دوسرے ناظم مولانا قاری محمد اجمل صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاست کو مانتی ہے اور اسی کے لئے کوشش کر رہی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کے ناظم اعلیٰ جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ نے بھی مختصر خطاب فرمایا۔

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

جمعیۃ علماء اسلام قصور کی تبلیغی سرگرمیوں اور جمعیۃ کے "منشور" سے متاثر ہو کر شہر کے سولہ سیاسی و سماجی رہنماؤں اور کارکنوں نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے جن میں چوہدری محمد شفیع جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام قصور، حاجی عبدالحمید صاحب مالک احمد ٹیکسٹائیز دین گڑھ قصور، حاجی محمود حسین رنگ والے، حکیم عبدالرحمٰن صاحب میواتی۔ جناب حافظ ظفر اللہ سلیم امام مسجد کھجور والی کوٹ رکن دین خصوصی قابل ذکر ہیں۔

دریں اثناء سادات ہمدانیہ کے چشم و چراغ اور حضرت مولانا پیر سید مبارک علی رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الرشید صاحبزادہ سید شاہ صاحب ہمدانی بھی اپنے تمام رفقا سمیت جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں۔ آپ نے اپنے جمیع احباب سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نازک دور میں علماء حق کے دینی موقف کو تقویت پہنچانے کے لئے جمعیۃ میں شریک ہو جائیں۔

(قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ قصور)

ضلع ہزارہ کے وفد کا دورہ

جمعیۃ علما اسلام کا ایک وفد زیر قیادت حضرت مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب علاقہ کونش تحصیل مانسہرہ کے دورہ پر موضع کرڈنگ ترلا آیا۔ وہاں کے سینکڑوں لوگوں نے خان عظیم اللہ خاں و حاجی ملک امان خاں کی سرپرستی جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ شمولیت کا اعلان کیا۔ اور کوٹلی بالا میں جمعیۃ علماء اسلام کی مندرجہ ذیل تنظیم ہوئی۔

سرپرست	حضرت مولانا قاضی محمد ہارون صاحب
امیر	عبدالواحد خاں
نائب امیر ۱	ملک محمد زمان خاں
″ ″ ۲	مولانا نور محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا غلام سرور صاحب
ناظم ۱	فقیر خاں
″ ۲	علی گوہر خاں
خزانچی	مولانا حاجی حضرت دین صاحب

اور شوریٰ کا انتخاب درج ذیل ہوا

حاجی پیر احمد صاحب، گل احمد خاں۔ حاجی امان الملک خاں۔ داؤد خاں بابا صاحب۔ حاجی ہمدل خاں۔ غندل خاں۔ نورعز خاں۔ خوشحال خاں۔ مستری سید احمد صاحب مظفر خاں۔ دوست محمد خاں۔ اسلم خاں۔ گوہر امان خاں غازی خاں۔ محمد ارشاد خاں۔ عبدالستار خاں، جہانگیر خاں علی گوہر خاں۔ سیف اللہ خاں۔

ملک امان بدرچھ، یعقوب بدرچھ۔ عبدالقدوس بدرچھ۔ مہر حیدر بدرچھ اور ان کے ساتھ تمام گاؤں و مضافات کے سینکڑوں مسلمانوں نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا وعدہ کیا۔ اور موضع کنڈ ترلا و مضافات کے سینکڑوں مسلمانوں نے جناب سید اختر علی شاہ صاحب رئیس کنڈ ترلا کی سرپرستی میں جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام حویلیاں کا انتخاب

صدر محمد اکرم صاحب نائب صدر ملک فرید صاحب ناظم اعلیٰ ملک فضل خالق صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت حبیب الرحمٰن صاحب۔ خازن مختار احمد صاحب

مولانا مفتی عطا محمد صاحب چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

مودودی منشور کا ایک خطرناک فقرہ

مودودی کے منشور میں زیر عنوان "آئینی اصلاحات" کے فقرہ ۱۲ میں لکھا گیا ہے:۔

"جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہیں اور اس کی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے"۔ (آئین ۲۲)

اس فقرہ پر مولانا عبدالستار خان نیازی کی ایک مختصر اور بامعنی تنقید ۱۶ جنوری سنہ کے ترجمان اسلام میں شائع ہو چکی ہے۔ مگر ضرورت ہے کہ اس دجل آمیز فقرہ کی پوری حقیقت اور اس کے مضرات مفصل بیان کر دیئے جائیں نیز اس کی "تاریخ ایجاد" اور ضرورت ایجاد بھی واضح کر دی جائے۔ جس سے ہر ذی علم شخص کو یہ اندازہ کرنا آسان ہو کہ یہی فقرہ بمع اپنے مضرات قبیحہ کے اس منشور میں درج ہو کر "اسلامی منشور" کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ جبکہ یہی مضرات قبیحہ باجماع امت اسلام کے منافی ہیں۔ تاریخ ایجاد اور ضرورت ایجاد کے لئے اقتباس ذیل ملاحظہ ہو۔

مودودی صاحب اپنے عدالتی بیان ۱۲ کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:۔

"پھر مارشل لاء کے زمانہ میں ۲۰ مارچ کے قریب خواجہ نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور سے میری ملاقات ہوئی اور ان سے میں نے کہا کہ آپ مرزا بشیر الدین محمود صاحب سے خود جا کر ملیں اور ان کو مشورہ دیں کہ اگر وہ واقعی مسلمانوں سے الگ ہونا پسند نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ ان کی جماعت اسی ملت کا ایک جزو بن کر رہے تو وہ صاف الفاظ میں حسب ذیل تین باتوں کا اعلان کر دیں (۱) ....

(۲) یہ کہ وہ مرزا غلام احمد کے لئے نبوت یا کسی ایسے منصب کے قائل نہیں جسے نہ ماننے کی وجہ سے کوئی شخص کافر ہو (۳) ......

...... "اھ

اقتباس بالا سے حسب ذیل امور واضح ہو رہے ہیں

(۱) یہ کہ اس فقرہ کو مودودی صاحب نے تحریک ختم نبوت کے مارشل لاء کے زمانہ میں ایجاد کیا ہے۔

(۲) اور یہ کہ یہ فقرہ مقام شفقت اور خیر خواہی سے صادر ہوا ہے۔

(۳) اور یہ کہ اس کا مورد بھی خاص مرزا بشیر الدین محمود اور اس کی جماعت ہے۔ جن کے جزو ملت بنانے کے لئے اسی فقرہ کو بطور مشورہ کے انہیں پہنچایا گیا۔

(۴) اور یہ کہ صرف قادیانیوں کو جزو ملت بنانا اس فقرہ کی غرض و غایت ہے۔

اقتباس مذکور میں تامل کریں کہ اس کا فقرہ ۲ جو کہ خاص ہے قادیانیوں کے لئے اور عنوان ۱۲ منشور والا اگرچہ عام ہے۔ مگر دونوں اپنے مضمرات اور غرض و غایت میں متحد ہیں۔ جیسا کہ عنقریب واضح ہو رہے گا، انشاء اللہ۔ اس لئے ہم نے اسے ایک فقرہ قرار دیا ہے۔ مگر حقیقت بیان کرنے میں عنوان ۱ سے ہماری مراد اقتباس بالا کی عبارت ۲ ہو گی۔ اور عنوان ۲ سے ہماری مراد عبارت مندرجہ منشور والی مقصود ہو گی۔ اسے ذہن میں رکھ لیجیے اور اسی فقرہ کے دونوں عنوانوں کی حقیقت ملاحظہ کریں۔

عنوان ۱ کا معنی تو واضح ہے کہ اس میں مودودی صاحب مطالبہ اقلیت کی علت اسی دعوی نبوت کو قرار دے رہے ہیں کہ جس کے ساتھ تکفیر منکرین بھی ہو۔ جس کا دوسرا معنی یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور شخص کے لئے منصب نبوت کا دعوی تو کرتا ہے۔ مگر اس کے منکر کو وہ کافر نہیں کہتا۔ تو یہ شخص مودودی صاحب کے اس منشور کے لحاظ سے مطالبہ اقلیت کا مستحق نہیں ہے۔

عنوان ۱ کو ذرا کرّات مرّات دیکھ لیں۔ اس میں تردید کی دوسری شق یا کسی ایسے منصب کے قائل الخ پر غور کریں۔ کیا سوائے نبوت کے اور کوئی ایسا منصب جس کے لئے تکفیر و عدم تکفیر کا سوال پیش ہو سکے، آپ کے ذہن میں آ سکتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے اور امر واقعہ یہی ہے کہ سوائے نبوت کے اور کوئی ایسا منصب جس پر تکفیر و عدم تکفیر کو بنا کیا جائے نہیں ہے۔ تو اس وقت ہم کہتے ہیں کہ مودودی صاحب کہنا تو یہ چاہتے تھے کہ "مرزا کے لئے فقط منصب نبوت یا نبوت جس کے لئے اس کے منکر کی تکفیر بھی ہو کے قائل نہ بنیں"۔ مگر بطور تفنن فی التعبیر کے "یا کسی ایسے منصب الخ" کا جملہ ارشاد کر دیا ہے۔

بناءً علیٰ ہذا ہم کہتے ہیں کہ عنوان ۱ کی دوسری شق بعینہ عنوان ۲ ہے۔ جو کہ منشور میں بطور علت مطالبہ کے لائی گئی ہے اور مشورہ میں بطور "مانع جزو ملت بننے کے" رکھی گئی ہے۔

البتہ شق اول قابل توجہ ہے۔ کیونکہ اس کے اعتبار سے معنی مشورہ کا یہ ہو گا کہ قادیانیوں کے جزو ملت بننے کا مانع "ان کا مرزا صاحب کے لئے منصب نبوت کا دعوی ہے"۔ جس کا مطلب یہ ہوا۔ اگر وہ مرزا صاحب کے لئے یہ دعوی چھوڑ دیں تو ان سے مانع جزو ملت بننے کا مرتفع ہو جائے گا اور وہ جزو ملت ہو رہیں گے۔

یہ ہے مختصر اور مکمل حقیقت اس فقرہ کی۔

اب اس کے بعد اس فقرہ کے ہر دو عنوانوں پر مرتب نتائج اور مضمرات کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

عنوان ۱ کی شق اول کے اعتبار سے جب حاصل یہ ہوا کہ "قادیانیوں کے جزو ملت بننے کا مانع ان کا مرزا صاحب کے لئے منصب نبوت کا دعوی ہی ہے"۔ تو اس کا دوسرا معنی یہ ہو گا کہ اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو دعوی نبوت کرنے کے باوجود مسلمان یقین کرے یا ولی و مجدد تسلیم کرے مگر جب اس نے مرزا صاحب کے لئے منصب نبوت کا دعوی نہیں کیا، تو وہ شخص جزو ملت ہے۔ اسے ملت کا جزو بنانے کے لئے نہ کسی حیلہ کی ضرورت ہے اور نہ کسی مشورہ کی۔ تو اس سے لازم ہوا کہ

(۱) مرزائیوں کا لاہوری طبقہ جو کہ مرزا صاحب کو صرف مجدد کہتا ہے۔ مودودی صاحب کے نزدیک مسلمان ہیں اور جزو ملت ہیں۔

(۲) اگر قادیانی طبقہ بھی مرزا صاحب کے لئے دعوئے نبوت کا چھوڑ کر لاہوری عقیدہ کو اختیار کرے، تو وہ بھی مسلمان قرار دیئے جائیں گے اور جزو ملت بن جائیں گے۔ جیسا کہ خود مودودی صاحب نے اپنے بیان ۱۲ کے صفحہ ۲۵ پر لکھ دیا ہے کہ

"قادیانیوں کے مسلمانوں میں شامل رہنے کی اگر کوئی صورت ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ وہ مرزا صاحب کی نبوت کا عقیدہ چھوڑ دیں۔"

(۳) اگر کوئی مسلمان مدعی نبوت کے دعوی نبوت کو غلط کہتا ہوا اس کو مسلمان یقین کرے۔ تو ایسا شخص مودودی صاحب کے نزدیک مسلمان ہی رہے گا۔ جیسا کہ بیان ۱۲ کے صفحہ ۲ پر تصریح کرتے ہوئے مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

ضلعی جمعیتیں متوجہ ہوں

جس ضلع میں جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی پارلیمنٹری بورڈ بنا دیئے گئے ہیں۔ ان کے نام مکمل پتے فوری طور پر دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ہیرک رنگ محل لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

سکھر شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام
عظیم الشان کانفرنس

مورخہ ۲۰/۲۱ اپریل ۱۹۷۰ء کو منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں اکابرین جمعیۃ تشریف لا رہے ہیں۔

پیر طریقت حضرت فقیر احمد نور صاحب کی جمعیۃ میں شمولیت

موضع یا مک میں ایک عظیم الشان جلسہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد پیر طریقت حضرت فقیر احمد نور صاحب نے اپنے ہزاروں مریدوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کا اعلان کیا اور قائدین جمعیۃ حضرت مولانا درخواستی۔ مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

حضرت صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آئندہ انتخابات میں جہاں اس ملک کے لئے آئین تیار کرنا ہوگا۔ وہاں غریب کے لئے بھی آخری موقع ہوگا کہ وہ ظالم سرمایہ داروں سے نجات حاصل کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس دفعہ بھی ہم نے غفلت اور سستی سے کام کیا تو ممکن ہے کہ ہم مستقبل میں کبھی بھی اپنے حقوق حاصل نہ کر سکیں گے۔

بقیہ —— اہلحدیث کانفرنس

* وہ اسلامی نظام کے قیام کو مغربی جمہوریت کا تابع اور دُم چھلا نہیں بننے دے گی۔
* وہ پاکستان کے غریب عوام، کسانوں، مزدوروں، محنت کاروں، استادوں، طالب علموں اور چھوٹے درجہ کے ملازموں دکانداروں کے مفادات وحقوق کے لئے برابر جد وجہد کرتی رہے گی اور ان کے مطالبات کی ہمنوائی کرتی رہے گی۔
* وہ اس ملک سے انگریزوں کے قائم کردہ اور امریکی سرمایہ داروں کے پروان چڑھائے ہوئے ظالمانہ سرمایہ دارانہ وجاگیر دارانہ نظام کو ختم کرانے اور اس کی جگہ اسلام کے اقتصادی احکام پر مبنی نظام قائم کرنے کی جد وجہد جاری رکھے گی۔
* وہ مسلمانوں کو خانہ جنگی سے بچاتے ہوئے یہاں نہ تو اسلام پر مغربی جمہوریت کو فوقیت حاصل کرنے دے گی اور نہ اشتراکیت کو اسلام پر حاوی ہونے دیگی
* جمعیۃ کا مقصد خالص اسلامی نظام کا قیام ہے اور حکومت، اقتدار و ملک کے وسائل معیشت میں غریب مسلمان عوام کو جو ملک کی ۹۹ فیصد آبادی ہے اس حصہ کے مطابق شریک کرنا ہے

وہ اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہے گی۔

بے شک ان باتوں سے مودودی جماعت۔ پی، ڈی، پی، مولوی فرید، شورش اور اس درجہ وقماش کے دوسرے افراد وگروہوں کو جن میں شاید اب اہلحدیث بھی شامل ہو گئے ہیں، اختلاف ہو سکتا ہے اور وہ اس اختلاف کے اظہار کے لئے "شورشی سب وشتم" کا شور برپا کر سکتے ہیں۔

لیکن جمعیۃ علماء اسلام کو، مفتی محمود صاحب کو، مولانا غلام غوث صاحب کو حتیٰ کہ جمعیۃ کے کسی ادنیٰ کارکن کو بھی ان حربوں اور ہتھکنڈوں کے ذریعہ حق وصداقت اور عوام دوستی کی راہ سے روکا نہیں جا سکتا۔

نہ ماضی میں کبھی ایسا ہوا، نہ اب ہو سکتا ہے نہ آئندہ ہو سکے گا۔ یہ تو حق کا قافلہ ہے۔ جو تاریخ کا سینہ چیرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اسے ہر دور میں شور وشر کے ان ہنگاموں اور شورشوں سے سابقہ پڑتا رہا ہے اور مخالفتوں کی کتنی ہی چٹانیں اس قافلہ کی راہ میں کھڑی کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن اللہ کے فضل سے حق کے اس قافلہ نے اپنا سفر جاری رکھا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

(م۔ ا۔ ح)

بقیہ — کچھ ان فتووں کے بارے میں

کو مکمل نظام یقیناً کرنے والا مسلمان ہی بہت کم نہیں ہے۔ جہالت اور نادانی کی وجہ سے بعض لوگ سوشلزم کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو انہیں کافر کہہ کر ان کی اصلاح نہ کی جائے۔ علماء کرام آپس میں کفر کے فتوے دے کر ان کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ بلکہ آپس میں متفق ہو کر اسلام اور صرف اسلام کا نعرہ لگائیں۔ عوام کو بتائیں کہ اسلام سے مراد صرف نماز روزے کے احکام ہی نہیں بلکہ اسلام جمہوریت، اشتراکیت، سرمایہ داری، ظلم، استحصال کے خلاف بے ایمان غریبوں، کسانوں اور مزدوروں کے حقوق کا محافظ اور پوری قوم کی معاشی، معاشرتی اور سیاسی ضرورتوں کا کفیل ہو سکتا ہے۔ (بہ شکریہ ہفت روزہ لولاک لائلپور ۳/ اپریل ۷۰ء)

بقیہ —— اداریہ

اس کانفرنس کی کامیابی ہم سب کے فرائض میں داخل ہے۔ آپ نے اس ملک سے انسانیت کش سرمایہ داری کو مٹانا اور الحاد وآفریں اشتراکیت سے قوم کو بچانا ہے۔

کانفرنس میں ابھی ایک ماہ باقی ہے۔ ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیجئے۔

(محمد حنیف)

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کوٹ رادھا کشن آئینگے

۲ مئی ۱۹۷۰ء جمعیۃ علماء اسلام کوٹ رادھا کشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔ اور ان کے ہمراہ مولانا عبید اللہ انور صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور قاضی محمد سلیم صاحب ایڈیٹر [illegible] تشریف لا رہے ہیں۔

(عبد الغنی انبالوی
ناظم نشریات)

جمعیۃ طلباءِ اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام رحیم یار خان کا ہنگامی اجلاس

جمعیۃ طلبہ اسلام رحیم یار خاں کا ہنگامی اجلاس جمعیۃ کے دفتر میں ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام تعلیم نافذ کرے

حلقہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

لاہور ۹ ؍ مارچ۔ جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کا اجلاس مسجد انیکسی بلاک صبح ۹ بجے منعقد ہوا۔ اجلاس تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا

مہمان خصوصی حضرت مولانا سعید احمد سرگودھوی نے صحابہ کرامؓ کی خدمات دین حق کی تشریح و اشاعت میں کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے صحابہ کرامؓ کی دوران تبلیغ تکالیف اور خدمات سے تفصیلاً روشناس کراتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ آج کچھ لوگ مستشرقین کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر صحابہؓ پر ناجائز تنقید کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و احادیث سے صحابہؓ کے فضائل اس قدر ثابت ہیں کہ جن کا احاطہ ناممکن ہے لیکن کچھ لوگ تاریخ کی جھوٹی اور غلط روایات کی آڑ میں ان پاک ہستیوں پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔ انہوں نے طلباء کو ایسے لٹریچر کے نہ پڑھنے اور ایسے لوگوں سے بچنے کی تاکید فرمائی بعد میں جمعیۃ کی لائبریری کے قائم کرنے کا اعلان کیا گیا اور حضرت ولی اللہؒ کے فلسفہ فکر ولی اللّٰہی پر لیکچرز کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ (محمد رمضان مجاہد ناظم نشر و اشاعت)

جمعیۃ طلباء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ

تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا محمد عبدالرؤف صاحب فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا اور قوم سے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم اس ملک میں قرآن و سنت کے مطابق قوانین نافذ کریں گے اور سکولوں، کالجوں کا نصاب اسلام کے مطابق بنا دیا جائے گا۔ مگر افسوس کہ ابھی تک ایسا نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا۔ جمعیۃ طلباء اسلام اس صورت حال کو بدلنے کے لئے میدان عمل میں آئی ہے

جمعیۃ طلباء اسلام کا مقصد طلباء میں اسلامی عقائد و نظریات خدا و رسول کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا ہے

جمعیۃ طلباء اسلام ٹھل نو

جمعیۃ طلباء اسلام ٹھل نو کے کنوینر جناب صفی اللہ خاں نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ طلباء پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ طلبہ کو باطل کے خلاف سینہ سپر ہو جانا چاہیئے۔ حق بات کہتے ہوئے جان کی قربانی بھی دینی پڑے تو دریغ نہ کریں۔

طالب علم رہنما عبدالواحد بلوچ نے بھی طلباء سے کہا کہ آج کا دن ہمارے لئے مبارک دن ہے کہ ہم نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کی۔

جمعیۃ طلباء اسلام فورٹ سنڈیمن

اجلاس کی ابتدائی کارروائی قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد جناب راز محمد صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعمال کی بنیاد نیت پر ہے۔ لہذا ہمیں چاہیئے کہ پاکستان میں اعلاء کلمۃ اللہ کا جب نعرہ کا نعرہ لگائیں تو نیت صحیح ہو۔ اس طرح نہیں کہ نعرہ تو اسلام کا ہو۔ مگر اندر میں دوسرے ملک کی ایجنٹی کر رہا ہو۔ جس طرح ہمارے ملک میں صالحین کی جماعت کام کر رہی ہے۔ اس کے بعد جناب محمد اختر صاحب نے اس حدیث کے تحت تقریر فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے لوگو۔ جب بھی تم میرے اخلاق عادات کو بگڑتے ہوئے دیکھو، تو اس کو اپنے ہاتھ سے روکو، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں ہے تو پھر زبان سے روکو۔ یعنی امر بالمعروف نہی عن المنکر۔ ساتھ ساتھ یہ فرمایا کہ اب میدان میں نکلنے کا وقت ہے۔ جبکہ امریکی سامراج دن رات کوشش کر کے اسلام کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔

دریا خاں میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

جمعیۃ طلباء اسلام بھکر کے ارکان نے دریا خاں کا دورہ کیا۔ اسکولوں اور دینی مدارس کے طلباء سے ملاقاتیں کیں۔ انہیں جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد اور منشور سے مکمل آگاہ کیا۔ تمام طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد اور منشور پر بھرپور اعتماد کیا اور جمعیۃ کے لئے کام کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے

صدر	حافظ محمد قاسم صاحب
ناظم ملی	جناب عبدالقیوم صاحب
ناظم نشر و اشاعت	" شبیر احمد عثمانی
خازن	رحیم بخش

جمعیۃ طلباء اسلام کلورکوٹ کا اجلاس

۲۲ ؍ مارچ ؁ء بروز سوموار جمعیۃ طلباء اسلام کا اجتماع منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محمد اختر صاحب صدر جمعیۃ طلباء اسلام نے کی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز جمشید احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

اس کے بعد صدر صاحب نے مہمان خصوصی قاری نور الحق صاحب ایڈوکیٹ ملتان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کا بیحد شکرگذار ہوں کہ آپ نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود ہمیں اپنا قیمتی وقت عنایت فرمایا آپ نے کہا کہ طلباء کی یہ جماعت طلباء میں اسلامی جذبہ اجاگر کرنا چاہتی ہے۔

قاری نور الحق صاحب ایڈوکیٹ نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اپنے اندر جذبہ خدمت خلق کی تلقین فرمائی۔ نیز والدین کا فرمانبردار رہنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے کہا کہ طلباء کو چاہیئے کہ وہ کچھ نہ کچھ وقت نکال کر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے رہا کریں

میانوالی میں دفتر جمعیۃ طلباء اسلام کا افتتاح

۵ ؍ مارچ بروز بدھ مفکر اسلام مفتی اعظم مولانا مفتی محمود صاحب نے دفتر کا افتتاح کیا۔ کئی ہزار افراد نے مفتی صاحب کا استقبال کیا۔ نماز عصر کے بعد مفتی صاحب ہرنولی سے میانوالی تشریف لائے۔ حضرت کے پہنچنے سے پہلے ہی لوگ چوک کمیٹی سے لے کر کچہری تک سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہو کر انتظار کر رہے تھے۔ وہاں سے مفتی صاحب کو جلوس کے ذریعہ دفتر لایا گیا۔ جہاں پر انہوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں طلباء کا مشکور ہوں کہ وہ نازک ترین دور میں خالص اسلام کی سربلندی کے لئے کام کر رہے ہیں۔

فهو الذي سمق الكرام بهديه — وهو الذي خلف الكرام معقبا

لولاه كنا كالعباري حيرة — ونسير في خلف كجلد اجربا

والله لاننسى حسين احمد علي — رغم اللعاط وان دلجنا لهبا

فهو الامام المقتدى بفعاله — وجعلته لرضاء ربي سببا

انى لأسد خوف لومة لائم — انى لصب ان يخاف الرقبا

امجاهدا ابن مجاهد طوبى لكم — فلانتم الاعلون حقا نسبا

انتم كما انتم فلن نستطيع ان — نحصي ثناء الألقين حسبا

غبتم وانتم حاضرون بمهجتي — فبمهجتي افدي الحضور الغيبا

يا ضيفنا الهندي، جئت بنافج — فاحت فاضحى كل قلب طيبا

بضياء طلعتكم اضاءت ارضنا — منكم رأينا اليوم فيها كوكبا

تلك العنادل عندلت في ايكها — هذا هزار البان غرد مطربا

والقمر غنت والبلابل قد شدت — انظر حمام الروض سجع في الربا

هو انصح الفصحاء يدخل لفظه — في الاذن قبل اذننا مستعذبا

كالنجم بل كالبدر بل كالشمس بل — قد فاقها غابت وذا لن يحجبا

كالغيث بل كالعين بل كالبحر اذ — اهدى فيوضا من نأى اوكثبا

نور رياض بل كنور نورها — غنم ربيع بل ربيع مكسبا

شمنا ربيع القلب منك فاخصبت — ارواحنا طرا وكانت اجدبا

الأريحي العبقري من الذي — مأتى ابيه وصار نجما ثقبا

ذو نهضة جياشة مواجة — ربطت قلوب الناس الامن ابى

ابعدتم وقربتم في قلبنا — بابي الذي ينأى وامسى اقربا

سر حيث شئت فقد اسرت قلوبنا — وملكتها طرا فلن تتغربا

اهداك بازك حلة منظومة
كن حيث كنت فعده متقربا

○ ◎

اتنی کرم‌ستانی میں علما طبقہ کی طرف کو مڑتے ہیں۔ آپ اسلاف کے بہترین جانشین ہیں۔

اگر وہ خود ہی کی رہنمائی نہ ہوتی تو ہم حیرانی میں سرگرداں رہتے اور خارشی اونٹوں کی طرح بے کار ٹھہرتے۔

واللہ مولانا حسین احمد صاحب کی خدمت کو ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ جیسے آگ میں کود جانا ہے۔

وہی امام مقتدی ہیں ان کی محبت اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

ہم شیر ہیں تیری ملامت سے کیونکر ڈرتے، ہم ان کے محب ہیں، محب صادق، تیری بات سے نہیں ڈرتا۔

اے مجاہد بیٹے مجاہد کے تمہیں یہ شان مبارک ہو۔ آپ حضرات باعتبار نسب بہت بلند ہیں۔

تمہاری شان وہی ہے جیسے ہم میں یہ طاقت کہاں ہو کہ تعریف کرنے والوں کی تعریف کا حق ادا کریں۔

آپ حضرات بظاہر ہم سے غائب ہیں لیکن دل میں حاضر ہیں۔ میری روح قربان ہو ان حاضرین و غائبین پر۔

معزز مہمان آپ نافہ مشک لائے ہیں۔ جس سے دل معطر ہو گئے۔

آپ کے چہرے کی روشنی سے ہمارا ملک چمکنے لگا۔ آپ کی ذات ہمارے اندر درخشاں ستارہ ہے۔

عندلیب باغ میں اور وہ خوشی کے نغمے سنا رہی ہیں اسی طرح بلبل ہزار داستان بھی۔

قمری بھی اپنے شوق میں اور بلبلوں کی طرح نغمہ گا رہی ہے۔ دیکھئے گلشن کی بلند جگہ پر کبوتر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔

ایسے فصیح و بلیغ ہیں کہ الفاظ شستہ ہونے کی وجہ سے کانوں میں بے اجازت گھستے چلے جاتے ہیں۔

آپ علمی ستارہ بلکہ بدر بلکہ آفتاب ہیں۔ بلکہ آفتاب سے بھی بڑھ کر کیونکہ آفتاب ڈوب جاتا ہے اور آپ غروب نہیں کرتے۔

آپ کا فیض بارش بلکہ چشمہ بلکہ سمندر کی مانند ہے جو قریب و بعید سب کو روحانی فیض کے دریا بخشتے ہیں۔

باغ کی کل جلوہ گری کی چمک ہیں۔ بہار کی غنیمت بلکہ عطا خود بہار بنے ہوئے ہیں۔

آپ کی آمد ہمارے دلوں کی بہار ہے۔ سو ہماری روحیں خزاں زدہ ہونے کے بعد خوشحال ہو گئیں۔

خوش طبع سردار باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے روشن ستارہ ہو گئے۔

آپ جو شیلے موجزن و عزت والے ہیں یا جو سوائے حاسد کے سب لوگوں کے دلوں کو مربوط کر دیا ہے۔

دور بھی ہو دل میں قریب ہیں۔ میرا باپ قربان ہو ان پر جو بعید ہوتے ہوئے بھی قریب ہیں۔

آپ جہاں بھی ہوں گے ہمارے دل آپ کی قید و ملک میں ہیں۔ سو آپ ہم سے دور نہیں ہو سکتے۔

آپ کا خادم محمد مصطفےٰ بازی یہ منظوم خراج عقیدت پیش کر رہا ہے۔ آپ جہاں بھی ہوں اسے اپنے قریب میں شمار کیجئے۔

○

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর AHORE price

جمعیت علمار اسلام کا تحفظ اسلام فنڈ

کل پاکستان جمعیت علمار اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے ظالمانہ سامراجی نظام، اشتراکیت اور ماڈرن اسلام کے خلاف عملی جہاد اور پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کے لیے تحفظ اسلام فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور تمام اہل اسلام سے اپیل کی ہے کہ اسلام اور پاکستان کو امریکی برطانوی سامراج سوشلزم اور ہر طرح کی بے دینی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ معاونت کریں۔

جمعیت علمار اسلام کے دیگر رہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ:-

- جمعیت علمار اسلام کے دینی محاذ کو مالی لحاظ سے مضبوط و مستحکم بنانے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جمعیت علمار اسلام اس ملک میں اسلامی عادلانہ نظام کے نفاذ اور دینی سیاسی فتنوں کے مقابلہ میں سرگرم عمل ہے۔

ماضی میں دین و ملک کے خلاف جو سازش بھی ہوئی جمعیت علمار اسلام نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور آج بھی علمار حق کی یہ سب سے بڑی تنظیم، اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کے نفاذ، برطانوی دور کی منحوس یادگار، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور عدالتی نظام کے خاتمہ، غیر اسلامی افکار و نظریات کا پرچار کرنے والوں اور صحابۂ کرام رض و سلف صالحین رح کا راستہ چھوڑ کر قرآن و سنت کی من مانی تشریحات کرنے والوں کے مقابلہ اور غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور متوسط طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد و جہد کر رہی ہے۔

اس لیے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمعیت علمار اسلام کے اس محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

- تحفظ اسلام فنڈ میں ایک، پانچ، دس، پچاس، ۱۰۰ روپے کی علیحدہ علیحدہ رسید وں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے کسی بھی دفتر میں یہ چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اور اگر جمعیت علمار اسلام کے ذمہ دار عہدہ داران رسید بکیں حاصل کرنا چاہیں تو جمعیت کے مرکزی دفتر ملتان اور صوبائی دفتر لاہور سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مطبوعات جمعیۃ

(۱)	اسلامی منشور	کاغذ اعلیٰ	۱/۰۰
(۲)	〃	کاغذ سادہ	۰/۷۵
(۳)	علمار حق		۰/۵۰
(۴)	تعارف جمعیت		۰/۴۰
(۵)	دستور جمعیت	سادہ کاغذ	۰/۳۰
(۶)	اسلام، سوشلزم، جمہوریت		۰/۴۰
(۷)	عالمانہ و مجاہدانہ تقریریں		۰/۲۵
(۸)	نظام معیشت کیا ہے؟ اور اسلام کیا چاہتا ہے؟		۱/۵۰
(۹)	فری میسن تحریک کی حقیقت		۰/۷۵
(۱۰)	اشرف المقال فی رویۃ الہلال		۰/۲۵

ماتحت جمعیتوں کے دفتری و تنظیمی نظام کے لیے رجسٹر، فارم وغیرہ۔

(۱)	فارم نمبر ۱ برائے اندراجات کوائف جمعیتہائے ماتحت ابتدائی جمعیت، ضلعی جمعیت، صوبائی جمعیت	فی فارم	۰/۲۵
(۲)	فارم نمبر ۲ برائے اندراج کاروائی اجلاسہائے جمعیت ہفتہ وار، ماہانہ، ہنگامی	فی فارم	۰/۲۵
(۳)	فارم نمبر ۳ برائے رپورٹ حسابات جمعیتہائے ماتحت ماہانہ	فی فارم	۰/۲۵
(۴)	رجسٹر اجرار اشیار	فی عدد	۲/۰۰
(۵)	رجسٹر حسابات برائے یک سال	فی عدد	۴/۰۰

یہ فارم اور رجسٹر اس لیے طبع کرا دیے گئے ہیں کہ ابتدائی جمعیتوں سے لیکر مرکز تک دفتری نظام اور تنظیمی کارگزاریوں میں یکسانیت پیدا ہو جائے۔

خط و کتابت اور دیگر ضروریات کے رجسٹر وغیرہ بھی طبع کرائے جا رہے ہیں نیز بلّے، جھنڈے، جھنڈیاں وغیرہ بھی چھپ رہے ہیں۔

- مطلوبہ کتب و اشیار کے لیے محصول ڈاک بذمہ خریدار
- پیشگی پوری قیمت آنے پر نصف محصول ڈاک ادارہ ادا کرے گا۔
- اور نصف خریدار۔
- دو روپیہ سے کم کا کوئی آرڈر قابل تعمیل نہیں ہوگا۔
- جواب کے لیے بیس پیسے کے ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔
- زیادہ مقدار کے آرڈر پر رعایت دی جائے گی۔

پتہ

ناظم مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علمار اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

آج مجھے امید نظر آرہی ہے کہ اسلام کا انقلابی دور آنے والا ہے

حافظ الحدیث حضرت درخواستی دامت برکاتہم کی ایک تقریر کا خلاصہ

یہ لاکھوں انسان کہاں سے آگئے، وہ کونسا جذبہ تھا جوان کو شدت کی گرمی میں یہاں کھینچ لایا، وہ کونسی لگن ہے جسکے لیئے یہ لاکھوں کا اجتماع سر جوڑے بیٹھا ہے، پنڈال کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آرہا ہے۔

صرف اور صرف ایک ہی جذبہ، ایک ہی محبت اور ایک ہی لگن تھی جو لاکھوں انسانوں کو لاہور کھینچ لائی اور وہ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظامِ حیات کا احیاء اور شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا نفاذ تھا۔ جس نے گرمی کی شدت، راستے کی صعوبت، دن کا چین اور رات کی نیند چھوڑنے اور تکالیف جھیلنے پر مجبور کر دیا۔

آج مجھے امید نظر آرہی ہے کہ اسلام کا انقلابی دور آنے والا ہے۔ آکر رہے گا۔ انقلاب تقریروں سے نہیں نگاہوں سے بھی آسکتا ہے:-

میں لاکھوں کے اجتماع میں اعلان کرتا ہوں کہ جمعیت علماء اسلام اس ملک میں صرف اسلام کا نظام قائم کرنا چاہتی ہے اور اسلام کیلئے اپنی جد جہد کو جاری رکھے گی۔

میں تو جمعیۃ کا شیدائی ہوں مجھے جذبۂ اسلامی اور محبت نبوی تڑپا رہی ہے میں اوروں کو تڑپانے کیلئے آیا ہوں۔

ہم نے تو اسلام چھوڑا ہے نہ چھوڑیں گے ہم نے اپنے لیئے جو راستہ تجویز کیا ہے وہ حق کا راستہ اور انبیاء علیہم السلام کا مشن ہے۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم
امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی آئین شریعت کانفرنس میں ایک تقریر کا خلاصہ

(محمد حنیف سہارنپوری)

احوال الصحابہ

محمد فاضل خطیب جامع مسجد رشیدیہ بی ایریا کورنگی نمبر ۶ کراچی نمبر ۳۱

انصار کے درو دیوار مکان من حیث المکان بظاہر تمام برابر ہوتے ہیں ــــ

مگر بعض مکانات کو کسی رفیع اور قابل قدر شخصیت کی طرف نسبت ہو جانے کی وجہ سے دیگر مکانات سے فضیلت اور برتری حاصل ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ جمہور علماء کے نزدیک مدینہ منورہ۔ مکہ مکرمہ سے افضل ہے اس لیئے کہ۔

؎ مدینہ ہمارا ہے مکہ سے افضل،
مکاں کو فضیلت ملی ہے مکین سے

مدینہ کی جھونپڑیاں، کچے مکان اور گھروندے سب ہی برابر تھے، لیکن نبی علیہ السلام مدینہ کے ان گھروں میں خیر و برکت کو مشاہدہ فرماتے ہیں، جن میں انصار اپنی زندگی کے شب و روز گذار رہے تھے۔ اور انصار کے ایک قبیلے کا نام لیکر ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کے گھر خیر و برکت کے مرکز ہیں ــــ چنانچہ ارشاد ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ
دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْ النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ
عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوْ الْحَارِثِ
بِنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَۃِ
وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ (بخاری ج ۱ ص ۵۳۴)

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ انصار کے مکانوں میں سب سے افضل مکان قبیلہ بنو نجار کے ہیں اس کے بعد بنو عبد اشہل کے اور پھر بنو حارث کے اس کے بعد بنو ساعدہ کے (ویسے خیر قدرِ مشترک ہے جو) تمام انصار کے گھروں میں ہے۔

انصار کی بعض احکام میں تخصیص انصار صرف نبی علیہ السلام ہی کے چہیتے نہ تھے بلکہ خدا کے نزدیک بھی یہ محبوبیت کے اس عالی مقام پر کمندیں ڈال چکے تھے، جہاں پر کسی فردِ امت کی رسائی ناممکن اور غیر متحمل ہے۔

بعض روایات کو دیکھ کر طبیعت پھڑک اٹھتی ہے اور زبان بے ساختہ گویا ہوتی ہے کہ

؎ یہ رتبہ بلند ملا جسکو مل گیا،
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

انصار کے لیئے (بسبب اعانت و نصرتِ رسول ؐ) کچھ ایسی چیزیں جائز قرار دی گیئں جو دیگر افراد کے لیئے ناجائز ہیں ــ

مثلاً قربانی میں اس بکرے کو ذبح کرنے کا حکم ہے جسکی عمر کم از کم ایک برس کی ہو۔ اگر کوئی شخص ۶ ماہ کی عمر کا بکری کا بچہ ذبح کرے تو اس کی قربانی مردود اور ناقابلِ قبول ہے۔ مگر یہی ۶ ماہ کا بکری کا بچہ اگر انصاری ذبح کرے تو اس کی قربانی کو جائز قرار دیا جاتا ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔

کہ ایک نبی علیہ السلام نے عید الضحیٰ کے روز تقریر فرمائی جس میں آپ نے قربانی کے مسائل و احکام کو بیان فرمایا منجملہ ان مسائل کے ایک یہ مسئلہ بھی بیان فرمایا کہ جس شخص نے نمازِ عید سے قبل اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کیا اس کی قربانی جائز نہیں بلکہ نماز کے بعد دوبارہ اس پر قربانی لازم ہے اس کے بعد ایک انصاری کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے ــ

یارسول اللہ!

مجھ سے تو ایسا ہو چکا ہے۔ اب آپ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ مجھ پر دوبارہ قربانی لازم اور ضروری ہے قربانی تو میں کروں گا مگر اب اشکال یہ ہے کہ میرے پاس ۶ ماہ کی بکری کا بچہ موجود ہے۔

(اور نئے بکرے کو خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا)، لیکن وہ بچہ اتنا موٹا تازہ اور مسمّن ہے کہ ایک سال کی عمر والے بکرے سے بھی بہتر ہے۔

قَالَ اِذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِیْ جَذْعَۃٌ عَنْ
اَحَدٍ بَعْدَکَ (بخاری ج ۱ ص ۱۳۲)

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اسی کو ذبح کر لے لیکن تیرے بعد کسی اور کے لیئے چھ ماہ کے بکرے کی قربانی جائز نہیں "

" اسی قسم کا ایک واقعہ اور ہے۔ جس میں صاحب واقعہ کے بارے اگرچہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ مہاجر تھے یا انصاری تھے مگر مشابہت فی التخصیص کی بناء پر اس کو ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور دریافت کرنے لگا کہ یارسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر چکا ہوں اب مجھے کیا کرنا چاہیئے ـ آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو، اس نے عرض کیا کہ غلام آزاد کرنے کی مجھ میں استطاعت نہیں ہے۔

پھر آپ نے فرمایا ساٹھ روزے پے در پے رکھو اس نے عرض کیا یہ میرے بس کی بات نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کھانا کھلاؤ ــ

اس نے عرض کیا مجھ میں اس کی بھی گنجائش نہیں (اس کے بعد مجلس میں تھوڑی دیر کے لیئے خاموشی کا عالم رہتا ہے ـ

اتنے میں ایک شخص کھجوروں سے بھرا ہوا تھیلا نبی کریم علیہ السلام کو بطور ہدیہ پیش کرتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے وہ تھیلا اس آدمی کو دیدیا (جو ابھی ابھی کفارۂ صوم کا مسئلہ دریافت کر رہا تھا) اور فرمایا کہ ان کھجوروں کو ضرورتمندوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دو ــــ اس نے عرض کیا کہ میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج اور ضرورت مند کوئی شخص نہیں تو ـ

نبی علیہ السلام ارشاد فرمایا:ـ
کہ پھر اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے "

قال فاطعمه اهلك

(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۶)

ان روایات کو پیش کرنے سے میرا مقصد اگرچہ واضح ہے مگر پھر بھی قدرے تفصیل سے عرض کرتا ہوں، جس کے سمجھنے کے لئے اولاً دو باتوں کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے ـ

اول ـ شریعت کے اصول و قوانین خدا تعالیٰ بناتے ہیں۔ اور اس کے رسول مخلوق کو بتاتے ہیں۔ رسول کا کام صرف اتنا ہے کہ وہ خدا کے بنائے ہوئے قوانین کو لوگوں تک پہنچا دے رہی قوانین کی توضیع اور ان میں ترمیم و تنسیخ سو نہ رسول کا یہ کام ہے ــ اور نہ ہی وہ اس کا مختار ہے =

(باقی ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ
مطابق
۱۷ جولائی ۱۹۷۰ء

جلد	۱۳
شمارہ	۲۸
فی پرچہ	۴۰ پیسے

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

سرپرست مدیر
حضرت مولانا
عبید اللہ انور مدظلہ

مالک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

جدوجہد کا نیا مرحلہ

احمد حسین کمال

آئین شریعت کانفرنس کے اثرات حسب توقع نہایت امید افزا نکلے۔ کانفرنس میں شمولیت کے بعد واپس جانے والوں نے کانفرنس میں دیئے گئے پیغامات کو گھر گھر پہنچایا اور حقائق کی وہ صدا جو باغ بیرون دہلی دروازہ کے وسیع و عریض پنڈال سے بلند ہوئی تھی، اس کی گونج اب ملک کے گوشہ گوشہ سے سنی جا رہی ہے۔

آئین شریعت کے نفاذ کا مطالبہ اب ملک گیر مطالبہ بن گیا ہے اور غریب عوام، کسان، مزدور، عام آدمی، جو ملک کی ۹۹ فیصد سے زیادہ آبادی ہے اس کی سربلندی، سیاسی بالادستی اور اقتصادی و معاشی حقوق کے حصول کی جدوجہد کا صحیح اسلامی محاذ ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کھل گیا ہے۔

یہ بات ملک کے ہر شہری پر واضح ہو گئی ہے کہ عوام کی فلاح اور ملک کا استحکام جمعیتہ علماء اسلام کے پروگرام میں ہے۔

اور ملک کا ہر شخص یہ سمجھ گیا ہے کہ اس کے حقوق کی صحیح پاسداری اور اس کی معاشرتی و معاشی مشکلات کا پائدار حل جمعیتہ علماء اسلام کے پروگرام کی کامیابی سے ہی ممکن ہے۔

آج جبکہ ملک میں سرمایہ داری کے غلبہ نے ایک خطرناک صورت حال پیدا کر دی اور نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں کے لئے بلکہ ہر جگہ کے مسلمانوں کے لئے مغربی سامراج کی ریشہ دوانیوں اور لوٹ کھسوٹ نے بدترین مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ اس سے نجات پانے کا واحد راستہ مسلمان عوام کا سیاسی و اقتصادی غلبہ اور آئین شریعت کا نفاذ ہے اور اس کے لئے صحیح سمت میں کام کرنے والی جماعت اس وقت صرف جمعیتہ علماء اسلام ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام نے اپنی ہر پالیسی دو ٹوک طریقہ پر واضح کر دی ہے

(۱) یہ کہ جمعیتہ علماء اسلام صرف اور صرف آئین شریعت پر مبنی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلامی نظام ملک میں نافذ کرنا چاہتی ہے۔

(۲) یہ کہ ملک پر مسلط سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام کو ختم کر کے اسلامی اصول کی روشنی میں ہر فرد کی ضروریات پوری کرنے کا ضامن اقتصادی و معاشی نظام برپا کرنا چاہتی ہے۔

(۳) یہ کہ اسلامی احکام و قوانین نافذ کر کے وہ اشتراکیت کے نفوذ کا راستہ ہمیشہ کے لئے بند

کر دینا چاہتی ہے۔

(۴) یہ کہ صدیوں کی پسماندگی کے شکار غریب عوام کسان و مزدور وغیرہ کثیر آبادی کو موجودہ مشکلات و پسماندگی سے نکال کر سیاسی، سماجی اور معاشی اعتبار سے یکساں حیثیت پر لانا چاہتی ہے اور ملک سے ایسے تمام امتیازات مٹا دینا چاہتی ہے۔ جن کی وجہ سے غریب عوام، کسان و مزدور وغیرہ سیاسی، سماجی و اقتصادی معاملات میں اپنی تعداد و طاقت کے مطابق حصہ لینے سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

(۵) یہ کہ جمعیۃ علماء اسلام تمام مسلمان ملکوں کے درمیان گہرے برادرانہ رشتے قائم کر دینا چاہتی ہے

(۶) یہ کہ عرب سرزمین سے اسرائیل کے غاصبانہ اور امریکی و برطانوی سامراج کے اثرات کو ختم دیکھنا چاہتی ہے۔

(۷) یہ کہ کشمیر کے مسلمانوں کے لئے آزادی کے حصول اور بھارت کے مسلمانوں کے لئے پرامن باعزت و خوشحال زندگی بسر کرنے کے مواقع قریب تر لانا چاہتی ہے

(۸) یہ کہ مسلمانوں کو نظریاتی کشمکش اور باہمی تصادم سے بچا کر صرف اور صرف اسلام پر عمل پیرا کرانا چاہتی ہے

جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کی یہ تمام باتیں اول دن سے عوام کو معلوم ہیں اور آئین شریعت کانفرنس نے ان باتوں کو پوری طرح عیاں اور واضح کر دیا ہے یقیناً یہ ایسا پروگرام ہے۔ جس سے پاکستان کے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا اور ہر مسلمان اس کی تکمیل کی جد و جہد کو اپنا دینی و ملی فرض گردانتا ہے۔

چنانچہ آئین شریعت کانفرنس کے بعد ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور ان مقاصد کے حصول کی جد و جہد ایک نئے مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔

اب رائے عامہ کو جمعیۃ علماء اسلام کے مذکورہ بالا پروگراموں کی یاد دلاتے رہنا اور انتخابات کے موقعہ پر اس پروگرام کے حق میں اسے بروئے کار لانا بنیادی اور اہم ترین کام ہے۔

اس کے ساتھ ہی حسن تدبیر سے ان عناصر کی مخالفانہ مہم کو ناکام بنانا ہے جو چاہے اسلام کا نام کتنے ہی بلند بانگ دعووں کے ساتھ لیتے ہوں۔ لیکن نہ تو غریب عوام کو سیاسی و اقتصادی اعتبار سے سرمایہ داروں کے برابر اور سربلند ...... دیکھنا چاہتے اور نہ موجودہ مغربی سامراج کی گرفت کو ختم کرنے دینا چاہتے ہیں۔

لیکن انشاء اللہ تعالیٰ جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم تلے پاکستان کے مسلمان عوام اپنے تمام مقاصد حاصل کرکے رہیں گے۔ آئین شریعت کانفرنس کے عظیم اجتماعات کی کامیابی نے یہ حقیقت دو ٹوک طور پر واضح کر دی ہے۔

پاکستان کو ایک حق گو اور آزاد اخبار کی ضرورت ہے

"جرنلسٹس یونائیٹڈ" کے ساتھ بھرپور تعاون کیجئے

اکابر جمعیۃ کی پر زور اپیل

"ہمیں یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی ہے کہ ملک کے ممتاز صحافیوں نے جنہیں نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات امروز اور پاکستان ٹائمز سے نکالا جا رہا ہے۔ "جرنلسٹس یونائیٹڈ"... کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ اس ادارے میں بلند پایہ ادیب اور مفکر حریت جیسے ڈاکٹر احمد حسین کمال اور مولانا کوثر نیازی بھی شریک ہیں اس ادارے کے تحت جلد ایک روزنامہ جاری کیا جا رہا ہے۔ جو آزاد صحافت کا نشان اور مزدوروں اور علماء حق کی خبریں شائع کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ایک ایسے دور میں جبکہ ملک کے اخبارات پر سامراجیت اور اس کے حامیوں کا قبضہ ہو چکا ہے، ایسے اخبار کی نہ صرف اشد ضرورت ہے بلکہ صد مسرت اور طمانیت کا باعث ہے۔ لہٰذا ہم مسلمانان پاکستان سے بالعموم اپیل کرتے ہیں کہ جرنلسٹس یونائیٹڈ کے ...... ساتھ زبردست تعاون کریں اور ادارہ جرنلسٹس یونائیٹڈ کے حصص خریدیں"۔

اس مشترکہ بیان پر مندرجہ ذیل رہنمایان ملت کے دستخط ہیں :۔

حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی۔ مولانا عبید اللہ انور۔ جناب بشیر احمد بختیار۔ مولانا شمس الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ مولانا محمد اشرف علی ناظم عمومی سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام، مولانا ابو الحسن نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ مولانا محی الدین خان ایڈیٹر ہفت روزہ نیازمانہ ڈھاکہ۔ حضرت قبلہ معتصم باللہ مہتمم دار العلوم مدینہ ڈھاکہ۔

حصص کی رقوم مندرجہ ذیل پتوں پر بھیجئے اور رسید حاصل کیجئے۔

ریگل سینما بلڈنگ ۶۵ دی مال لاہور

محمد حنیف سہارنپوری دفتر ترجمان اسلام لاہور

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہاری گیٹ ملتان شہر

تصحیح

حضرت علامہ شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ کے گرانقدر مضمون کی جو پہلی قسط گذشتہ شمارے میں آئی اس میں کاپی جوڑتے وقت غلطی ہو گئی۔ صفحہ ۱۶ کے بعد صفحہ ۱۷ پر بھی مضمون جاری تھا اور صفحہ ۱۷ کے بعد "باقی آئندہ" لکھنا چاہیئے تھا۔ لیکن غلطی سے یہ ۱۶ پر درج ہو گیا اور اس جگہ مندرجہ ذیل عبارت بھی درج ہونے سے رہ گئی۔ اس عبارت کو اس کے ساتھ شامل فرمالیں۔

وقفہ طہر کی حکمت لیکن پھر بھی رجوع کا حق قائم رہے گا۔ اس وقت تک کہ سوم طہر حیض کے بعد آ جائے اور پھر سوم طلاق دے سے اس طویل عرصہ وقفہ کا موقعہ دینے سے عائلی زندگی کو انتشار سے بچانے کے لئے کس قدر حکیمانہ قانون رکھا، نہ طلاق سے بالکل ممانعت کر ڈالی کہ غضب کا وقت اور فطرت انسانی [illegible] اعضا سے مجبور رہے بلکہ زمانہ

قاتلِ سبائیت

امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں
- اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں
- سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں

خطیب اہلسنت حضرت الحاج مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مدظلہٗ لائلپور

ابن سباء اور اس کا گروہ اسلام اور مسلمانوں کا پرانا دشمن ہے۔ اصحاب رسول اور بالخصوص امام مظلوم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سب وشتم اس کا خاص مشغلہ ہے۔ پاکستان میں ابن سباء کی جانشینی کا شرف مودودی صاحب کو حاصل ہے انہوں نے تاریخ کی موضوع اور بے بنیاد روایات کو آڑ بنا کر حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ پر وہ ظالمانہ تنقید کی ہے جس سے ایک مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے۔

جن کتابوں کو انہوں نے ماخذ قرار دیا ہے ان میں ایسا مواد بھی موجود ہے جس سے حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت معاویہؓ کی عظمت عیاں ہوتی ہے۔

مگر مودودی صاحب نے غلاظت پسند مکھی کی طرح اپنے لئے ایسا مواد ہی منتخب کیا جس سے ان پاکیزہ ہستیوں پر چھینٹے پڑتے ہوں۔ حالانکہ صحت و سچائی کے اعتبار سے علماء کے ہاں ان روایات کا کوئی درجہ نہیں۔

پاکستانی سبائی "خلافت و ملوکیت" پر علماء کی تنقید کے بعد اصحاب رسول کی وکالت کی بجائے مودودی صاحب کی وکالت کرنا اپنے منشور کا تقاضا تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے خرمن ایمان کی مکمل تباہی کا خطرہ ہے۔

پیش نظر مضمون حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر مشتمل ایک حقیری کوشش ہے۔ مَن اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ کے مصداق روز حشر اس ناکارہ کو بھی محبت مصطفوی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلاموں میں جگہ ملے۔ (محمد ضیاء القاسمی)

حضرت معاویہؓ حضورؐ کی نظر میں

عن عبد الرحمن بن عميرة المزني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لمعاوية اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ اسے کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے محفوظ رکھنا۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۸۷۔ البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۲۱)

اس دعائے نبوت میں حضرت معاویہؓ کے لئے تین چیزوں کی دعا فرمائی گئی ہے۔ تعلیم کتاب، تعلیم حساب، حفاظتِ عذاب!

تعلیم کتاب میں حضرت معاویہؓ کو کتاب اللہ کا خصوصی علم عطا کرنے کی دعا کی ہے۔ کتاب اللہ کے علم کا یہ معنی نہیں ہے کہ صرف ظاہری الفاظ کا علم میسر آ جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کتاب اللہ علمی اور عملی اعتبار سے ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے۔ کتاب اللہ جن کی زندگی کا علمی اور عملی حصہ بن جائے۔ اس پر آمریت اور مطلق العنانی کے آوازے کسنا یہ اسی شخص کا کام ہو سکتا ہے۔ جو خود نبوت کی دعا اور اس کی روح سے ناآشنا ہو۔

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت معاویہؓ کی زندہ کرامت ہے کہ ایک مقام پر مودودی کو تسلیم کرنا پڑا ہے کہ حضرت معاویہ کے دور میں بھی عدالتوں کا نظام قرآن وسنت کے مطابق چلتا تھا۔ چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں:

"اگرچہ ان کے عہد میں بھی (یعنی حضرت معاویہؓ) مملکت کا قانون اسلامی قانون ہی رہا۔ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کی آئینی حیثیت کا ان میں سے کسی نے انکار نہیں کیا عدالتیں اسی قانون پر فیصلے کرتی تھیں اور عام حالات میں سارے معاملات شرعی احکام ہی کے مطابق انجام دیئے جاتے تھے"۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۷۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم کتاب اللہ کی خصوصی دعا فرمائی تھی یہ اس کا اثر ہے کہ مودودی صاحب کو بادل نخواستہ یہ تحریر کرنا پڑا ہے کہ عدالتوں کا نظام قرآن وسنت کے مطابق تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی اور عملی زندگی کا جزو لاینفک تھی۔ یہ دعائے نبوت کا معجزانہ اثر ہے۔

تعلیم حساب میں حضرت معاویہؓ کی خلافت اور مسلمانوں کی امارت کی طرف بلیغ اشارہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اسے مولا کریم کتاب اللہ کا صرف علم ہی عطا نہ فرما بلکہ اسے عملی شکل میں نافذ کرنے کی توفیق بھی دینا۔ مملکت کے سربراہ کی حیثیت سے جو حساب و کتاب کی ذمہ داری ان پر عائد ہو۔ اسے بھی انہیں بدرجہ اتم عطا فرما۔

حفاظت عذاب اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر ان سے کوئی خطائے اجتہادی نسیان ہو جائے تو اس کی وجہ سے ان کا مواخذہ نہ فرما۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کے لئے دربار خداوندی سے حفاظت خداوندی کا پروانہ حاصل کر رہے ہیں مگر پاکستان کا ابن سباء اور اس کی گندی مکھیاں ان کے مواخذہ کے فکر میں ہیں۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ

۲۔ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ وَقِهِ الْعَذَابَ۔

ترجمہ: اے اللہ (معاویہؓ) کو علم کتاب عطا فرما اور شہروں کی حکومت عطا فرما۔ اور عذاب سے محفوظ فرما۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۲۱)

اس دعائے نبوت میں پہلی دو دعاؤں کے علاوہ "شہروں کی حکومت" کے سلسلہ کی عظیم دعا فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کی خلافت ان کی اپنی جدوجہد اور ذاتی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ عطیہ الٰہی اور انعام خداوندی ہے۔ عطائے خداوندی کو ملوکیت کا نام دینا یہ اسی آدمی کا کام ہو سکتا ہے جو خود ملوکیت پسند اور شاہ پرست ہو، اور اس کی ساری جماعت کا نظام سراسر ملوکیت اور آمریت کے نظام پر مبنی ہو۔

(باقی آئندہ)

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مقامِ شریعت

(نمبر۲) آخری قسط)

تجارت

تجارت میں بھی متوسط طبقے کے افراد کی کمپنی بنائی جائے اور اس کی امداد کر کے درآمد و برآمد کردہ اشیا کے اموال سے جو منافع ہوگا وہ وضع اخراجات کے بعد حصہ داروں پر تقسیم ہونے سے ان کی مالی حالت بہتر ہو جائے گی۔ اسی طرح آجر کے پانچ ذرائع اکتساب جن کے ذریعہ سرمایہ دار طبقہ بتدریج خوشحال بنتا جائے گا۔ جب متوسط طبقہ کسی قدر بلند ہو جائے تو اس سے نیچے طبقہ کو ان کی جگہ پر اوپر لایا جا کر خوشحال بنانے کی فکر کی جائے اور جب تک خوشحال نہ ہو تو نظام زکوٰۃ و عشر و اوقاف و صدقات و بیت المال کی مناسب مدات سے ان کی دستگیری کی جائے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ عرصہ قلیلہ میں اسلامی معاشرہ میں امیر تر اور غریب تر کا وجود ختم ہو کر معتدل خوشحال طبقہ ظہور پذیر ہوگا۔ اگرچہ کسی نہ کسی درجہ میں غیر مالک نصاب افراد ضرور موجود ہوں گے اور ہونے چاہئیں۔

اسلامی حکومت کے فرائض

شریعت اسلام میں حاکم اسلام کا نام خلیفہ ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ زمین میں اپنا نائب بناؤں گا۔ لیستخلفنھم فی الارض۔ اللہ کا اہل ایمان و عمل صالح والوں سے وعدہ ہے کہ ان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنائے گا۔ اب اس حیثیت سے اسلامی حکمران جو کام کرے گا۔ خالق کائنات کے نائب اور خلیفہ یا اسسٹنٹ کی حیثیت سے کرے گا۔ اب روزی کے متعلق حاکم حقیقی نے یعنی رب العالمین نے قرآن میں یہ اعلان کیا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا کہ زمین کے ہر جاندار کو روزی پہنچانا اللہ کے ذمہ ہے۔ تکویناً تو اس نے اسباب رزق مہیا کر دیئے اور تشریعاً یہ قانون عطا کیا۔ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ کہ قواعد شرع کے تحت سب کو ان سے استفادے کا حق دیا۔ اور خلیفہ جو اس کا نائب ہے اس کے فرائض میں اس کو داخل کیا۔ باقی شرعی قانون کے بغیر کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ کسی کی ناحق ملکیت چھینے یا اپنی رائے سے ملکیت پر تحدید کی پابندی لگائے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مجموعہ مجموعہ کے لئے ہے نہ کہ ہر جزئی ہر شخص کے لئے۔ اور جب ہر شخص اپنی ملکیت سے مستفید ہوا تو مجموعہ اشخاص مجموعہ فوائد سے مستفید ہوا۔ شخصی ملکیت چھیننا کتاب و سنت و اجماع دونوں کے خلاف ہے

امام یوسفؒ کتاب الخراج ص۶۵ میں لکھتے ہیں۔

ولیس للامام ان یخرج شیئا من ید احد الا بحق ثابت معروف۔ حاکم اسلام کے لئے جائز نہیں کہ کسی شخص کی شخصی ملکیت ضبط کرے۔ الا اس صورت میں کہ کسی کا حق ثابت ہو۔ روزی کی ذمہ داری کے سلسلہ میں ہم نے جو کچھ لکھا وہ حکومت اسلام کا فرض ہے کہ وہ محتاجوں کو خواہ ذمی ہوں ضروریات حیات سرکاری خزانے سے ادا کرے۔ امام ابویوسفؒ کتاب الخراج فصل کنائس والبیعہ میں اس کی تصریح کی ہے۔ ہم نے اسلام کے معاشی نظام کے سلسلہ میں اپنی کتاب سرمایہ دارانہ سوشلزم اور اسلام میں سب کچھ واضح کیا ہے، وہاں دیکھ لیا جائے۔

شریعت خدا کی بندگی ہے اور قانون انسان کی بندگی ہے

انسان کے لئے تین حالات کا تصور کیا جا سکتا ہے۔

(۱) کہ اس کی زندگی نہ پابند شرع ہو اور نہ پابند قانون یہ زندگی حیوانی زندگی سے بھی بدتر ہے۔ حیوان کے لئے بھی قانون زندگی ہے اور وہ اس کا پابند ہے۔ اگرچہ وہ قانون تکوینی ہے نہ تشریعی۔ کیونکہ تشریعی قانون کے لئے عقل کی ضرورت ہے جو حیوانات میں نہیں۔ حیوانات جس تکوینی قانون کے پابند ہیں وہ یہ ہے کہ درندے گوشت کھاتے ہیں مثلاً شیر، چیتا، بھیڑیا۔ اور گھاس نہیں کھاتے لیکن بہائم مثلاً گائے، بیل، اونٹ گھاس کھاتے ہیں گوشت نہیں کھاتے۔ اس قانون کے خلاف وہ نہیں کرتے ورنہ ان کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اب اگر انسان کسی قانون کا پابند نہ ہو تو وہ جانور سے بدتر قرار پائے گا۔ اس کے علاوہ انسان اس صورت میں بندہ نہ رہے گا۔ کیونکہ بندہ وہ ہے کہ وہ خدا کے حکم میں بند ہو بلکہ وہ لا بندہ ہوا۔ درحقیقت بندگی میں اصلی کامیابی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ انسان پابند ہو لیکن انسانی قانون کا نہ شرعی اور خدائی قانون کا۔ یہ بھی حقیقت میں انسان کے مقام شرف کے خلاف ہے کہ انسان انسان کا بندہ ہو اور خدا کا بندہ نہ ہو۔ یعنی انسانی قانون میں بند ہو جائے، اور خدا کے قانون سے آزاد ہو جائے۔ جب ادنیٰ اور اعلیٰ انسان میں ایسا کرنا درست نہیں کہ ایک آدمی چپراسی کے حکم کا پابند ہو اور صدر مملکت کے حکم سے آزاد ہو، تو ایسا کب جائز ہے کہ انسان اپنے جیسے انسان کا بندہ تو بن جائے لیکن خدا سے آزاد ہو۔ پھر خدا کے قانون سے آزادی تمام تر بربادی ہے، اور اس کے حکم میں بند ہونا سراسر کامیابی ہے۔ تخم کا دانہ خدائی حکم تکوینی کے تحت جب زمین کی مٹی میں بند ہو جاتا ہے تو ایک دانہ سے ہزار بن جاتے ہیں۔ طعام جب معدہ میں بند ہو جاتا ہے تو زندگی کا خون اس سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بنولہ زمین میں بند ہو کر خوشہ کپاس پھر چرخہ میں بند ہو کر تار، پھر کھڈی میں بند ہو کر کپڑے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح صدف اور سیپ کی پابندی موتی بنانے کا سبب ہے۔ یہی پابندیوں کی گردش بے پناہ کامرانیوں کو اپنی آغوش میں رکھتی ہے جس کے لئے وقت درکار ہوتا ہے ؎

نہفتہ باید کہ تا یک پنبۂ از آب و گل
شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن
روزہا باید کشیدن انتظار بے شمار
تا کہ در بیوزف در صدف باراں شود دُرِّ عدن

بہرحال انسان کے لئے صرف تیسری صورت متعین ہے کہ وہ الٰہی و شرعی قانون کا پابند ہو۔ اور یہی مضمون آیت مذکور میں بیان ہوا ہے۔ ثم جعلناک علی شریعۃ من الامر۔ ہم نے آپ کو اپنی شریعت پر حکم دے کر قائم کیا ہے۔ فاتبعھا اسی شریعت کی پیروی کرو۔ ولا تتبع اھواء الذین لا یعلمون۔ اور ان قوانین کی پیروی نہ کرو جو ان لوگوں کی خواہشات کا نتیجہ ہے جو حقیقی علم سے خالی ہیں۔

(باقی ص۱۶ پر)

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

- سامراج کے خلاف جد و جہد آزادی کی
- ——— ولولہ خیز روایات کی امین
- خلفائے راشدین کے نظام خلافت کی داعی

جمعیۃ علماء اسلام برطانوی سامراج کے خلاف آزادی کی جد و جہد کی ولولہ خیز روایات کی امین ہے۔ جمعیۃ اپنا انتخابی منشور شائع کر چکی ہے۔ وہ پاکستان کو ایک مثالی مملکت بنانے کا عزم رکھتی ہے اور خلفاء راشدین کا عہد بالخصوص حضرت فاروق اعظم کا نظام سیاست اس کے پیش نظر ہے۔ جو تمام عبادات، احکام و شعائر اسلامی کی پابندی کرائے گا۔ پورے ملک میں حکومتی سطح پر شعبۂ تبلیغ اور دعوت و ارشاد کے تحت تمام احکام شرعیہ کی پابندی اور محرکات و منکرات شرعیہ سے اجتناب کا اہتمام کرے گا، زنا، شراب خوری مسکرات کا استعمال قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل مصالحت جرائم ہوں گے۔ ان پر شرعی سزائیں، حد زنا، حد سرقہ، حد رہزنی اور حد شراب خمر و حد قذف وغیرہ جاری کرے گا۔ غیر قانونی درآمد و برآمد، ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری پر شرعی سزائیں نافذ کرے گا۔ قانونی سطح پر ملک سے فحاشی عریانی، بے حیائی اور ثقافت کے نام پر کئے جانے والے رقص و سرود وغیرہ کی نیز اخبارات و رسائل اور تجارتی اشتہارات میں شائع کئے جانے والے مخرب اخلاق فوٹو اور تصاویر کی اشاعت کو قابل سزا جرم قرار دیگا۔

نظام تعلیم مکمل اسلامی ہوگا۔ تعلیم کی بنیاد اسلام پر اسلام کی تاریخ پر اور مادری زبان کی اساس پر رکھی جائیگی دسویں (میٹرک) جماعت تک تعلیم مفت ہوگی۔ اوپر کے درجات میں بھی تعلیم کو سستا اور سہل الحصول کر دیا جائے گا اور بتدریج دس سال کے اندر تمام درجات میں تعلیم مفت کر دینے کی کوشش کی جائے گی۔ فنی اور سائنسی تعلیم کے ادارے بکثرت اور جگہ جگہ کھولے جائیں گے۔ تعلیم کا دروازہ سب کے لئے یکساں طور پر کھلا رکھا جائیگا اور داخلوں پر کسی قسم کی رکاوٹ عائد نہیں رہنے دی جائیگی

ملک میں اعلیٰ پیمانہ پر حفظان صحت اور علاج کا ایک وسیع ترین ادارہ تشکیل دیا جائے گا۔ جس کے منصوبہ میں دیہات کی کسان آبادیوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں اور شہر کے غریبوں کا خاص خیال رکھا جائے گا ہر علاقہ میں مناسب طبی امداد کے مراکز، زچہ خانے اور صفائی کا باقاعدہ انتظام کیا جائے گا۔ ان مراکز میں مستند و ماہر معالج متعین کئے جائیں گے۔ علاج کی تمام سہولتیں بلا معاوضہ مہیا کی جائیں گی۔ ہر تحصیل میں ایک بڑا ہسپتال قائم کیا جائے گا۔ جس میں تشخیص و علاج کا جدید انتظام ہوگا۔ غریب عوام کو علاج کی خصوصی سہولتیں وہاں حاصل ہونگی ہر ضلع میں کم از کم ایک نرسنگ کالج قائم کیا جائے گا۔ جس میں لیڈی ڈاکٹری ابتدائی طبی امداد اور نرسنگ کی تعلیم و تربیت کا مکمل انتظام ہوگا۔ تاکہ ان کالجوں سے تربیت یافتہ افراد اپنے قریبی علاقہ میں رہ کر عوام کی زیادہ سے زیادہ علاج و معالجہ کی خدمات انجام دے سکیں۔

ملک میں ہر قسم کی دوا سازی کا اعلیٰ پیمانے پر انتظام کیا جائے گا۔ اور دواؤں کے سلسلے میں ملک کو خود کفیل بنایا جائے گا۔ ملک میں دیسی، یونانی، ہومیوپیتھک اور ایورویدک طب کو فروغ دیا جائے گا۔ ان طریق ہائے علاج کے ماہرین کو بھی ایلوپیتھک معالجین کے برابر حقوق دیئے جائینگے اور ان طریق ہائے علاج کے کالج و شفاخانے اور دواساز ادارے جا بجا قائم کئے جائیں گے۔ مشرقی و مغربی پاکستان میں ایک ایک اعلیٰ ترین میڈیکل یونیورسٹی اور ہر ڈویژن میں ایک ایک میڈیکل کالج قائم کیا جائے گا۔

کے لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم

(اغنیاء کے درمیان دولت محصور نہ رہنے پائے) کے مطابق ملکی دولت کو چند خاندانوں اور مخصوص طبقہ میں سمٹ آنے کے تمام ذرائع کو بند کر دیا جائے گا۔ سودی کاروبار سٹہ بازی اور انشورنس وغیرہ جیسے کاروبار جن کے ذریعہ عوام کا اقتصادی استحصال کیا جاتا ہے۔ اور ملکی دولت ایک خاص طبقہ کے اندر سمٹتی جاتی رہتی ہے۔ ان کی بیخکنی کر کے یا ان کی شرعی احکام کے مطابق اصلاح کر کے ملکی دولت کو ملک بھر کے عوام میں دائر و سائر رکھنے کے وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ سودی کاروبار اور سودی لین دین کی ہر شکل کو ہر شعبہ سے بالکل خارج کر دیا جائے گا۔ اور آئندہ کے لئے سودی کاروبار ممنوع اور سخت تعزیر کا موجب قرار دیا جائے گا۔ پاکستان بننے کے بعد بینکوں وغیرہ نے جن لوگوں سے سود لیا ہے۔ خواہ اس کی تعداد اربوں تک ہی پہنچ گئی ہو واپس لے کہ اگر اس کے جائز وارثوں کا پتہ چل سکا تو انہیں واپس کر دیا جائے گا۔ تمام سرکاری و غیر سرکاری بینکوں اور اداروں کو مضاربت یا شرکت کے اصول پر مشترک سرمایہ سے چلنے والی صنعتی اور تجارتی کمپنیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ جن لوگوں نے ناجائز اور حرام طریقوں سے مثلاً سود، سٹہ، قمار، رشوت چور بازاری، سمگلنگ ناجائز اور غیر قانونی اشیاء کی درآمد و برآمد یا ناجائز زرمبادلہ کے ذریعہ دولت حاصل اور جمع کی ہے ان کی ایسی تمام دولت واپس لے کر اول کوشش کی جائے گی کہ جن لوگوں سے انہوں نے یہ دولت حاصل کی تھی انہیں واپس کر دی جائے ورنہ ملک کے محتاج اور مفلس طبقوں میں حسب ضرورت تقسیم کر دی جائے گی۔ جیسا کہ اس قسم کا محاسبہ حضرت فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں عام طور پر کیا جاتا رہا ہے۔ ملک کے قدرتی وسائل معیشت، معدنیات، گیسیں، پانی وغیرہ کسی ایک فرد یا خاندان یا ادارہ کی ملکیت و اجارہ داری میں نہیں رہنے دیئے جائیں گے۔ اس پر تصرف کا حق پاکستان کے تمام عوام کو یکساں طور پر حاصل ہوگا۔ جسے بروئے کار لانے کے طریقے پاکستانی عوام کے منتخب کردہ نمائندے شریعت اسلامیہ کے مطابق متعین کریں گے۔ حکومت کے اخراجات میں اندرون و بیرون ملک زیادہ سے زیادہ تخفیف کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ سرکاری تقریبات کے اخراجات سفارت خانوں کے اخراجات، صدر مملکت کے اخراجات حکام بالا کے اخراجات، ممبران شوریٰ کے اخراجات اور تمام محکمہ جات کے اخراجات کی چھان بین کے لئے ایک اعلیٰ کمیشن قائم کیا جائے گا۔ جو نمائشی، غیر ضروری اور فاضل اخراجات کی نشاندہی کرے گا۔ وہ صرف نہایت ضروری اخراجات کا تعین کرے گا۔ اس کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں تمام فاضل غیر ضروری اور نمائشی اخراجات ختم کر دیئے جائیں گے اور صرف ضروری اخراجات قائم و باقی رکھے جائینگے۔

تجارت ۔ تجارت میں اجارہ داری اور سٹہ بازی بالکل ممنوع قرار دیا جائے گا۔ قرآنی حکم احل اللہ البیع وحرم الربوا اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کر دیا ہے اس لئے تجارت کو سود کی ہر قسم سے پاک کر دیا جائے گا۔ چھوٹے تاجروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ ملک بھر میں اشیا کی قیمتیں غریب عوام کی قوت خرید کے مطابق

مسٹر مودودی کی مغربی سامراجی ذہنیت

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۲۷ بعنوان "اسلام کی دعوت")

"مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے نزدیک یہ امر بھی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا کہ ہندوستان کو انگریزی امپیریلزم سے آزاد کرایا جائے"۔ (مودودی)

مودودی نے یہ اس زمانے میں لکھا تھا جبکہ پورے غیر منقسم ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف ایک پُر زور اور منظم تحریک چل رہی تھی۔ قربان جایئے مودودی کے عقیدۂ توحید اور اس کے نیو اسٹائل ماڈرن اسلام کے

(اسلامی نظام زندگی صفحہ ۲۸۴ بعنوان "بنیادی اخلاقیات")

"جو لوگ نہ مادی وسائل سے کام لیں، نہ بنیادی اخلاقیات سے آراستہ ہوں اور نہ اجتماعی طور پر ان کے اندر اسلامی اخلاقیات ہی پائے جائیں وہ کسی طرح بھی امامت کے منصب پر فائز نہیں رہ سکتے۔ خدا کی اٹل بے لاگ سنت کا تقاضا یہی ہے کہ ان پر ایسے کافروں کو ترجیح دی جائے جو اسلامی اخلاقیات سے عاری سہی، مگر کم از کم بنیادی اخلاقیات اور مادی وسائل کے استعمال میں تو ان سے بڑھے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو ان کی بہ نسبت انتظام دنیا کے لئے اہل تر ثابت کر رہے ہیں"

(مودودی)

(تنقیحات صفحہ ۲۳۶ بعنوان "مسلمانوں کے لئے جدید تعلیمی پالیسی اور لائحہ عمل")

"مغربی علوم و فنون بجائے خود سب کے سب مفید ہیں اور اسلام کو ان میں سے کسی کے ساتھ بھی دشمنی نہیں بلکہ جواباً میں یہ کہوں گا کہ جہاں تک حقائق علمیہ کا تعلق ہے اسلام ان کا دوست ہے اور وہ اسلام کے دوست ہیں"

(مودودی)

(ماہنامہ ترجمان القرآن صفحہ ۶۲/۶۴ بابت ماہ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ مطابق فروری ۱۹۵۸ء جلد ۴۹ عدد ۵)

"یورپ کے بہت سے ایسے ممالک ہیں جن میں معاشرتی فلاح کے لئے بہت مفید اور کار آمد سکیمیں جاری ہیں۔ وہاں اجتماعی عدل کے حصول کے لئے کئی ایک مؤثر تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ وہاں شخصی آزادی کی حفاظت اور پاسبانی کے لئے دستور و قانون میں تحفظات موجود ہیں۔ وہاں تعلیم و تعلم کا ایک اچھا نظام رائج ہے، وہاں غریب اور پسے ہوئے طبقوں کو اٹھانے کے لئے جد و جہد کی جا رہی ہے وہاں جمہوریت اور جمہوری اقدار کا دلوں میں احترام ہے۔ اور کوئی بڑے سے بڑا آدمی ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا وہاں لوگوں کا ایک سیاسی اخلاق اور کردار ہے اور اسی کے مطابق وہ اپنی اجتماعی زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہاں کے سربراہ کاروں کو اپنے وطن اور قوم سے محبت ہوتی ہے اور وہ اپنے ہموطنوں میں اپنی کبریائی کے ٹھاٹھ نہیں جماتے۔ وہ قوم کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں"۔

(مودودی)

(تجدید احیائے دین صفحہ ۱۲۴ تا ۱۲۸ بعنوان "تیسرا سبب")

"جس دور میں ہمارے شاہ ولی اللہ صاحبؒ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ پیدا ہوئے، اسی دور میں یورپ قرون وسطیٰ کی نیند سے بیدار ہو کر نئی طاقت کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور وہاں علم و فن کے محققین مکتشفین اور موجدین اس کثرت سے پیدا ہوئے تھے کہ انہوں نے ایک دنیا کی دنیا بدل ڈالی۔ یہی دور تھا جس میں ہیوم کانٹ فشتے، ہیگل، کومت، شلائر ماشر اور مل جیسے فلاسفر پیدا ہوئے۔ جنہوں نے منطق و فلسفہ اخلاقیات و نفسیات اور تمام علوم عقلیہ میں انقلاب برپا کیا۔ یہی دور تھا، جب طبیعات میں گیلویؔ اور وولٹا علم الکیمیا میں لاوو زیر پرلیسٹلے، ڈیوی، ہائی دی اور برزیلیس حیاتیات میں لینے، ہالر، بیشات اور وولف جیسے محققین اٹھے، جن کی تحقیقات نے صرف سائنس ہی کو ترقی نہیں دی، بلکہ کائنات اور انسان کے متعلق بھی ایک نیا نظریہ پیدا کر دیا۔ اسی دور میں کولیس نے، ٹرگوٹ، آدم سمتھ اور مالتھس کی دماغی کاوشوں سے معاشیات کا نیا علم مرتب ہوا۔ یہی دور تھا جب فرانس میں روسو، والٹیر، مونٹیسکو، ڈینس ڈالائیر و لامیٹری کیبانیس، لبقون، روبینیہ، انگلستان میں ٹامس پین، ولیم گوڈون، ڈیوڈ ہارٹلے، جوزف پریسٹلے، اراسمس ڈارون اور جرمنی میں گوئٹے ہرڈر، شیلر، ونکلمان، لسنگ اور بیرن ڈی ہولباش جیسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اخلاقیات ادب، قانون، مذہب، سیاسیات اور تمام علوم عمران پر زبردست اثر ڈالا اور انتہائی جرأت و بیباکی کے ساتھ دنیائے قدیم پر تنقید کر کے نظریات و افکار کی ایک نئی دنیا بنا ڈالی پریس کے استعمال، اشاعت کی کثرت، اسالیب بیان کی ندرت اور مشکل اصطلاحی زبان کے بجائے عام فہم زبان کو ذریعۂ اظہار خیال بنانے کی وجہ سے ان لوگوں کے خیالات نہایت وسیع پیمانے پر پھیلے۔ انہوں نے محدود افراد کو نہیں بلکہ قوموں کو بحیثیت مجموعی متاثر کیا۔ ذہنیتیں بدل دیں۔ اخلاق بدل گئے۔ نظام تعلیم بدل دیا نظریۂ حیات اور مقصد زندگی بدل دیا اور تمدن و سیاست کا پورا نظام بدل دیا۔

اسی زمانے میں انقلاب فرانس رونما ہوا جس سے ایک نئی تہذیب پیدا ہوئی۔ اسی زمانے میں مشین کی ایجاد نے صنعتی انقلاب برپا کیا۔ جس نے ایک نیا تمدن نئی طاقت اور نئے مسائل زندگی کے ساتھ پیدا کیا۔ اسی زمانے میں انجینئرنگ کو غیر معمولی ترقی ہوئی۔ جس سے یورپ کو وہ قوتیں حاصل ہوئیں کہ پہلے دنیا کی کسی قوم کو حاصل نہ ہوئی تھی۔ اسی زمانے میں قدیم فن جنگ کی جگہ نیا فن جنگ، نئے آلات اور نئی تدابیر کے ساتھ پیدا ہوا۔ باقاعدہ ڈرل کے ذریعہ سے فوجوں کو منظم کرنے کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ جس کی وجہ سے میدان جنگ میں پلٹنیں مشین کی طرح حرکت کرنے لگیں،

بقیہ — مسٹر مودودی کی سامراجی دوستی

اور پرانے طرز کی فوجوں کا ان کے مقابلے میں ٹھہرنا مشکل ہوگیا۔ فوجوں کی ترتیب اور عساکر کی تقسیم اور جنگی چالوں میں بہم تغیرات ہوئے اور ہر جنگ کے تجربات سے فائدہ اٹھا کر اس فن کو برابر ترقی دی جاتی رہی۔ آلاتِ حرب میں بھی مسلسل نئی ایجادیں ہوتی چلی گئیں۔ رائفل ایجاد ہوئی، ہلکی اور سریع الحرکت میدانی توپیں بنائی گئیں۔ قلعہ شکن توپیں پہلے سے بہت زیادہ طاقتور تیار کی گئیں، اور کارتوس کی ایجاد نے نئی بندوقوں کے مقابلے میں پرانی توڑے دار بندوقوں کو بیکار کرکے رکھ دیا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ یورپ میں ترکوں اور ہندوستان میں دیسی ریاستوں کو جدید طرز کی فوجوں کے مقابلے میں مسلسل شکستیں اٹھانی پڑیں۔ اور عالم اسلام کے عین قلب پر حملہ کرکے نپولین نے مٹھی بھر فوج سے مصر پر قبضہ کرلیا۔

معاصر تاریخ کے اس سرسری خاکے پر نظر ڈالنے سے بآسانی یہ بات معلوم ہوجاتی ہے کہ ہمارے ہاں تو چند اشخاص ہی بیدار ہوئے تھے۔ مگر وہاں قومیں کی قومیں جاگ اٹھی تھیں یہاں صرف ایک جہت میں تھوڑا سا کام ہوا اور وہاں ہر جہت میں ہزاروں گنا زیادہ کام کر ڈالا گیا۔ بلکہ کوئی شعبۂ زندگی ایسا نہ تھا جس میں تیز رفتار پیشقدمی نہ کی گئی ہو۔ یہاں شاہ ولی اللہؒ صاحب اور ان کی اولاد نے چند کتابیں خاص خاص علوم پر لکھیں جو ایک نہایت محدود حلقے تک پہنچ کر رہ گئیں، اور وہاں لائبریریوں کی لائبریریاں ہر علم و فن پر تیار ہوئیں جو تمام دنیا پر چھا گئیں اور سارے دماغوں اور ذہنیتوں پر قابض ہوگئیں یہاں فلسفہ، اخلاقیات، اجتماعیات، سیاسیات معاشیات وغیرہ علوم پر طرح نو کی بات چیت محض ابتدائی اور سرسری حد تک رہی۔ جس پر آگے کچھ کام نہ ہوا۔ اور وہاں اس دوران میں ان مسائل پر پورے پورے نظام فکر مرتب ہوگئے، جنہوں نے دنیا کا نقشہ بدل ڈالا یہاں علوم طبیعہ اور قوائے مادیہ کا علم وہی رہا جو پانچسو سال پہلے تھا اور وہاں اس میدان میں اتنی ترقی ہوئی اور اس ترقی کی بدولت اہل مغرب کی طاقت اتنی بڑھ گئی کہ ان کے مقابلے میں پرانے آلات و وسائل کے زور سے کامیاب ہونا قطعاً محال تھا۔

(ماخوذ از محاسبہ مودودی)

عفونت زدہ نظامِ کہن

روزنامہ مغربی پاکستان لاہور کا اداریہ

جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مولانا عبداللہ درخواستی نے بصیرت افروز آئین شریعت کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ مملکتِ پاکستان سے، جو دینِ اسلام کی فکری اساس پر معرض وجود میں آئی ہے، فرنگی دورِ اقتدار کی تمام نشانیاں ختم کر دی جائیں گی۔ جب تک فرنگی سامراج کا عفونت زدہ سرمایہ دارانہ نظام اس ملک سے رخصت نہیں ہو جاتا، پاکستان کے بارہ کروڑ کلمہ گو عوام چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ اس عزم صمیم کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ پاکستان میں دینِ محمدی کا نظام چلے گا اور انسان کا کوئی بھی خود ساختہ ازم قابلِ قبول نہیں ہوگا۔

شریعت کانفرنس میں کلمۂ حق کہنے والے علماء کی ایمان پرور تقاریر سے عوام کا یقین محکم ہو گیا ہے کہ اس ملک خداداد میں گزشتہ بائیس سال کے تاریک دور میں انہیں افلاس و عسرت کا شکار بنانے اور چند گنے چنے خاندانوں کو ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بنانے کے لئے اسلام کے نام پر فریب دیا جاتا رہا ہے۔ غیر ملکی نظامِ کہن کو سہارا دینے کے لئے افسر شاہی اور اقتصادی اجارہ داروں نے ملک کی ایک نام نہاد سیاسی پارٹی جماعت اسلامی کو سازش میں شریک کیا۔ اور اس نے صالحیت کا لبادہ اوڑھ کر طالع آزما افراد کے ہاتھ مضبوط کئے، اور پاکستان بد ترین غیر ملکی ریشہ دوانیوں کا شکار ہو گیا۔

لیکن اب اس ملک کے عوام دینِ اسلام کے پرچم تلے اکٹھے ہو چکے ہیں اور دورِ آمریت میں عوام کو جہالت کا طعنہ دینے والے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ آمرانہ نظام کی طرح ملکی سرمایہ دارانہ نظام بھی اس ملک سے رخصت ہو جائے گا۔ ملکی اور غیر ملکی سرمایہ داروں کے ایجنٹ ابھرتے اور بڑھتے ہوئے عوام کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکیں گے اور وہ صبح انقلاب آکر رہے گا، جس کا مژدہ اقبال اور قائد اعظم نے سنایا تھا۔

لاہور کے تاریخی شہر میں جمعیۃ علماء اسلام اور دینِ مبین کی عظمت پر مرمٹنے والے کلمہ گو عوام کا عظیم الشان جلوس، آئین شریعت کانفرنس کے پرہجوم اجتماعات اور لاہور کی لامتناہی وسعتوں تک پھیلے ہوئے دین دار افراد کے خیمے اس بات کی بین شہادت ہیں کہ پاکستان کے بارہ کروڑ عوام شریعت محمدی کا آئین چاہتے ہیں۔ ایک ایسا آئین جس میں معاشرتی انصاف، اخوت اور مساوات کے چشمے جاری و ساری ہوں گے، جس سے علاقائی، نسلی اور لسانی امتیازات مٹ جائیں۔

یہ بات موجبِ اطمینان ہے کہ پاکستان کے عوام نے اپنی تمامتر مجبوریوں اور خستہ سامانیوں کے باوجود ہر نازک موقع پر فہم و فراست، جرأت مندی اور جذبۂ ایمانی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ وہی قوم ہے جس نے ۱۹۴۷ء میں سرمایہ دار اکثریتی فرقہ اور فرنگی سامراج کے مذموم عزائم کو شکست دی تھی۔ پاکستان اس قوم پر مشتمل ہے جس نے ۱۹۶۵ء میں پانچ گنا طاقتور دشمن کو سرحدوں پر روک کر اقوام عالم کو محوِ حیرت کر دیا تھا۔ آمریت کا پہاڑ بھی اسی قوم کے جذبات کی تند و تیز موجوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوا تھا۔ اس نازک موڑ پر بھی اسی جرأت ایمانی اور مومنانہ فراست کی ضرورت ہے۔ اگر کردار و ادراک یکجا ہو جائیں تو کوئی موقعہ پرست جماعت یا فرد قوم کو دھوکہ نہیں دے سکے گا اور نہ دینِ اسلام کو دنیا کمانے کا ذریعہ ہی بنایا جا سکے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین اور جمہوریت اور سوشلزم پر اس

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

اسلام کی برکات

...لام سے پہلے عربوں کی حالت

اسلام سے پہلے ...لوگ ریگستانوں میں رہتے تھے۔ بکریاں اور اونٹ ...گذارہ کرتے تھے۔ چند کھجوریں یا دودھ ان کی غذا ... وہ نہروں، سڑکوں، گیہوں اور چاول سے محروم ...ہاں سکول، کالج، عدالتیں اور ہائیکورٹ نہ تھے ...نہ ہی ملیں فیکٹریاں تھیں۔ نہ زراعت تھی نہ صنعت ...خانہ بدوش قومیں آباد تھیں۔ پانی تک کی تنگی تھی ...مذہب بت پرستی تھا۔ بعض انسانوں کو بعض ...ستاروں کو پوجتے تھے۔ رہزنی اور آپس کی خانہ جنگی نے ...تباہ کر دیا تھا۔ حرامی اولاد اپناتے اور لڑکیاں ...زندہ درگور کرتے۔ غرضیکہ وہاں ہر طرح گری ہوئی ...بگڑی ہوئی قومیں تھیں۔

...سلام کے بعد

ان قوموں میں ایک قوم قریش بھی ...یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بلکہ ان کے ایک ...بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد اور ...کعبہ کی مجاور تھی۔ سارا عرب ان کو عزت کی نگاہ سے ...تھا۔ عربوں کی قسمت جاگی۔ دنیا والوں کا نصیب ...بیدار ہوا۔ اس قبیلہ قریش کے اعلیٰ خاندان بنی ہاشم ...گھرانے میں ایک پیغمبر پیدا ہوئے۔ جن کا اسم گرامی ...حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ انہوں نے قوم کو ...توحید کی طرف بلایا۔ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے اور ...قیامت کے حساب و کتاب کا عقیدہ پیش فرمایا۔ بت ...پرستی وظلم وستم سے روکا۔ خالق و مخلوق کے حقوق ...بتائے۔ ابتداءً سوائے محدود و معدود افراد کے ساری ...قوم نے مخالفت کی۔ ایسا کوئی ظلم نہ تھا جو انہوں نے ...آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر روا نہ رکھا ہو، مگر آپ ...نے کوہ وقاری اور پورے استقلال و استقامت سے ...اپنے کام کو جاری رکھا۔

آپ کو مکہ معظمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ جانا پڑا۔ دشمن ...نہ پر بھی حملے کرتے رہے۔ مگر چند سالوں کے اندر اندر ...عرب کا بڑا حصہ مسلمان ہو کر آپ کے تابع فرمان ہو گیا ...مکہ معظمہ فتح ہوا۔ اور لوگ جوق در جوق اللہ کے دین ...میں داخل ہونے لگے۔

...سلام کا قانون

آپ نے جو قانون پیش فرمایا وہ ...سراسر رحمت اور عدل و انصاف پر مبنی تھا۔ اس میں خالق و مخلوق کے حقوق متعین تھے۔ مردوں اور عورتوں کے احکام موجود تھے۔ اخلاق و معاملات کی اعلیٰ تعلیم تھی۔ عبادات اور اللہ سے لگاؤ پر خاص توجہ تھی۔ اس قرآنی آئین میں امیروں کی جائدادیں اور غریبوں کی عزتیں محفوظ تھیں۔ مگر عزت و شرافت اور بڑے ہونے کا معیار نہ جائداد تھی نہ دولت نہ ذات پات اور نہ رنگ و نسل۔ اسلامی برادری میں سب ہی ایک باپ آدم علیہ السلام کی اولاد اور بھائی بھائی سمجھے جانے لگے۔ وہاں عزت و شرافت کا معیار کارکردگی اور کردار کی بلندی تھا۔ جو زیادہ خدا ترس اور زیادہ جاں نثار تھا۔ علم و عمل میں آگے تھا۔ خدا و رسول کا فرمان بردار تھا وہی بڑا اور اچھا سمجھا جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صحبت سے ان کے دل پاکیزہ، اخلاق عمدہ اور ہمتیں بلند ہو چکی تھیں۔ وہ اصلی انسانیت اور انسانی کمالات کا مزہ چکھ چکے تھے۔ وہ اپنے خالق و مالک سے پختہ تعلق کے مقابلہ میں دنیا و مافیہا کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ ان کو اپنے فرائض و ذمہ داری کا احساس تھا کہ وہ دنیا بھر کی رہنمائی و پیشوائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی آخری شریعت کے وہ امین اور کامل و مکمل دین کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔

(ترجمہ) تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تم اچھائیوں کا حکم دیتے (ان کو پھیلاتے ہو) اور برائیوں سے روکتے ہو، اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین بھروسہ اور ایمان رکھتے ہو۔

ان کے اندر ایمان باللہ کی صفت اتنی مضبوط تھی کہ اس کے بھروسے پر ساری دنیا سے ٹکرا گئے، اور جہاں گئے فتح و نصرت نے ان کے پاؤں چومے، بلکہ مفتوح اقوام نے ان کے صدق و صفا، دیانت و امانت اور عدل و انصاف نیز خدا تعالیٰ سے سچا اور بے لوث تعلق دیکھ کر دین اسلام کو قبول کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ نے صحابہ کرامؓ کو بلکہ سارے عربوں کو خدا تعالیٰ کا سپاہی اور دین حق کا فدائی بنا ڈالا۔

> وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
> عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

اسلام ساری دنیا پر چھا گیا

اپنی پاک تعلیمات پاک اخلاق اور پاکیزہ اصول کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام دنیا کے بیشتر حصوں پر چھا گیا۔ اگر ابن قتیبہ نے بخارا ترکستان کا محاصرہ کیا تو محمد بن قاسم نے سندھ و پنجاب سے آگے بڑھ کر ملتان کو فتح کر لیا حضرت عمرو بن العاصؓ نے مصر فتح کر لیا۔ پھر صحابہ کرامؓ تمام شمالی افریقہ کو فتح کر کے مراکش جا پہنچے۔ وہاں سے حضرت طارق نے یورپ پر حملہ کر کے اندلس میں اسلامی علم لہرایا۔ جو سات سو سال تک لہراتا رہا۔ اور علوم و فنون سے سیراب کرتا رہا۔

دنیا نے کیا دیکھا

دنیا نے دیکھا کہ شیر خدا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک معمولی یہودی جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔ اور قاضی شریح امیر المومنین کو عدالت میں طلب کرتے ہیں اور جب قاضی صاحب گواہ مانگتے ہیں تو حضرت علی اپنے بیٹے امام حسنؓ کو پیش فرما دیتے ہیں۔ مگر قاضی صاحب یہ کہہ کر کہ میں بیٹے کی گواہی کو باپ کے حق میں نہیں قبول کرتا — فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیتے ہیں۔ چنانچہ یہودی اسلامی اصول کی پختگی اور ان پر پختہ عمل کو دیکھ کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ دنیا دیکھتی ہے کہ اسلام میں شاہ و گدا قانون کی نگاہ میں برابر ہیں۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھی کھانا چھوڑ دیا ہے کیونکہ ملک میں قحط پڑا ہوا تھا اور عوام گھی نہیں کھا سکتے تھے کسی نے عرض کیا صحت کی بحالی کے لئے گھی کھانا چاہیئے آپ نے فرمایا۔ جب تک باقی لوگ گھی نہیں کھا سکتے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔

آپ نے بیت المال سے تمام لوگوں کے روزینے مقرر فرما دیئے۔ ایک نصرانی بوڑھا بھیک مانگتے دیکھا اس کا وظیفہ بھی بیت المال سے مقرر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایک کتا دریائے فرات کے کنارے بھوکا مر جائے گا، تو مجھ کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جواب طلبی کریں گے (اللہ اکبر)

پھر دنیا نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بیت المال سے معمولی سا روزینہ مقرر ہے۔ انہوں نے چند دنوں کے بعد گھر میں میٹھا پکا دیکھا۔ پوچھا یہ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے کہا کہ ہم نے روزینے میں سے ایک ایک پیسہ بچایا ہے اور آج یہ اس کا میٹھا تیار کیا ہے۔ آپ نے اسی وقت بیت المال کو حکم دے دیا کہ آئندہ میرے گھر میں ایک پیسہ کم بھیجا جائے کیونکہ میرا گذارہ ایک پیسہ کم سے بھی ہو سکتا ہے۔

لوگوں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھرے دربار میں بلکہ حج کے اجتماع میں گورنروں کے خلاف رعایا کی شکایات سن رہے ہیں۔ بلکہ ایک بار ایک مسلمان نے آپ کا وعظ سننے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آپ کا کرتہ دو چادروں سے بنا ہے۔ حالانکہ سب مسلمانوں کو مال غنیمت میں سے صرف ایک ایک چادر حصہ میں آئی ہے۔ آپ خاموش ہو گئے اور بیٹے کی طرف اشارہ فرمایا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی حصہ کی چادر بھی اپنے باپ امیر المومنین کو دے دی تھی۔ اس لئے دو چادروں سے ان کا کرتہ تیار ہوا۔ اس مسلمان نے کہا کہ اب وعظ فرمایئے ہم سنتے ہیں۔ نہ ایک طرف جھکاؤ تھی نہ دوسری طرف طبیعت پر بوجھ تھا۔

دنیا نے دیکھا کہ اسلامی حکومت میں کافر فرقے کے

کا نصب العین اور جمہوریت اور سوشلزم پر اسلام کی برتری

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

مفتوح اقوام نے ان کے صدق و صفا، دیانت و امانت اور عدل و انصاف نیز خدا تعالیٰ سے سچا اور بے لوث تعلق دیکھ کر دین اسلام کو قبول کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ نے صحابہ کرام کو بلکہ سارے عربوں کو خدا تعالیٰ کا سپاہی اور دین حق کا فدائی بنا ڈالا ے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

اسلام ساری دنیا پر چھا گیا

اپنی پاک تعلیمات پاک اخلاق اور پاکیزہ اصول کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام دنیا کے بیشتر حصوں پر چھا گیا۔ اگر ابن قتیبہ نے بخارا ترکستان کا محاصرہ کیا تو محمد بن قاسم نے سندھ و پنجاب سے آگے بڑھ کر ملتان کو فتح کر لیا حضرت عمرو بن العاص رض نے مصر فتح کر لیا۔ پھر صحابہ کرام رض تمام شمالی افریقہ کو فتح کر کے مراکش جا پہنچے۔ وہاں سے حضرت طارق نے یورپ پر حملہ کر کے اندلس میں اسلامی علم لہرایا۔ جو سات سو سال تک لہراتا رہا، اور علوم و فنون سے سیراب کرتا رہا۔

دنیا نے کیا دیکھا

دنیا نے دیکھا کہ شیر خدا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک معمولی یہودی جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔ اور قاضی شریح امیر المومنین کو عدالت میں طلب کرتے ہیں اور جب قاضی صاحب گواہ مانگتے ہیں تو حضرت علی اپنے بیٹے امام حسن رض کو پیش فرما دیتے ہیں۔ مگر قاضی صاحب یہ کہہ کر کہ میں بیٹے کی گواہی کو باپ کے حق میں نہیں قبول کرتا ـــــ فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیتے ہیں۔ چنانچہ یہودی اسلامی اصول کی پختگی اور ان پر پختہ عمل کو دیکھ کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ دنیا دیکھتی ہے کہ اسلام میں شاہ و گدا قانون کی نگاہ میں برابر ہیں۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھی کھانا چھوڑ دیا ہے کیونکہ ملک میں قحط پڑا ہوا تھا اور عوام گھی نہیں کھا سکتے تھے کسی نے عرض کیا صحت کی بحالی کے لئے گھی کھانا چاہیئے آپ نے فرمایا۔ جب تک باقی لوگ گھی نہیں کھا سکتے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔

آپ نے بیت المال سے تمام لوگوں کے روزینے مقرر فرما دیئے۔ ایک نصرانی بوڑھا بھیک مانگتے دیکھا اس کا وظیفہ بھی بیت المال سے مقرر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایک کتا دریائے فرات کے کنارے بھوکا مر جائے گا، تو مجھ کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے جواب طلبی کریں گے (اللہ اکبر)

پھر دنیا نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بیت المال سے معمولی سا روزینہ مقرر ہے۔ انہوں نے چند دنوں کے بعد گھر میں میٹھا پکا دیکھا۔ پوچھا یہ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے کہا کہ ہم نے روزینے میں سے ایک ایک پیسہ بچایا ہے اور آج یہ اس کا میٹھا تیار کیا ہے۔ آپ نے اسی وقت بیت المال کو حکم دے دیا کہ آئندہ میرے گھر میں ایک پیسہ کم بھیجا جائے کیونکہ میرا گذارہ ایک پیسہ کم سے بھی ہو سکتا ہے۔

لوگوں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھرے دربار میں بلکہ حج کے اجتماع میں گورنروں کے خلاف رعایا کی شکایات سن رہے ہیں۔ بلکہ ایک بار ایک مسلمان نے آپ کا وعظ سننے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آپ کا کرتہ دو چادروں سے بنا ہے۔ حالانکہ سب مسلمانوں کو مال غنیمت میں سے صرف ایک ایک چادر حصہ میں آئی ہے۔ آپ خاموش رہ گئے اور بیٹے کی طرف اشارہ فرمایا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی حصہ کی چادر بھی اپنے باپ امیر المومنین کو دے دی تھی۔ اس لئے دو چادروں سے ان کا کرتہ تیار ہوا تھا۔ اس مسلمان نے کہا کہ اب وعظ فرمایئے ہم سنتے ہیں۔ نہ ایک طرف جھجک تھی نہ دوسری طرف طبیعت پر بوجھ تھا۔

دنیا نے دیکھا کہ اسلامی حکومت میں کافر ذمی کے حقوق محفوظ ہیں۔ کیا مجال کہ کوئی مسلمان کافر رعایا کے مذہبی تہواروں یا عبادت گاہوں میں مداخلت کرے بلکہ لوگوں نے دیکھا کہ ایک ذمی کو قتل کرنے کے عوض میں مسلمانوں کے ہاں مسلمان کو قصاص میں قتل کیا جاتا ہے اہل جہاں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے سارے کام مشورے سے طے پاتے ہیں۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ہے:۔ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کہ مسلمانوں کے کام آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ۔ اور ان سے حکومت کے کاموں میں مشورہ کیا کیجئے۔

اس کے مقابلہ میں

اہل اسلام ان اسلامی اخلاق و اعمال کے ساتھ آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ دنیا والے تابع فرمان ہو رہے ہیں۔ اسلام پھیلتا جا رہا ہے نہ ایشیا کی قومیں مقابلہ کر سکتی ہیں نہ افریقہ کی اور نہ ہی یورپ کی۔ ان کے ہاں ظالم بادشاہتیں تھیں۔ بادشاہ کی زبان قانون تھی۔ جو چاہتا کرتا۔ چاہے اپنے بیوکش خون آشامی میں سینکڑوں بے گناہوں کو قتل کر دے چاہے اپنی ہوا پرستی کے شوق میں ہزاروں عصمتیں لوٹ لے۔ وہ رعایا کی لڑکیاں اپنے لئے حلال اور عوام کا مال اپنے لئے سامان عیش و عشرت اور ماں کا دودھ سمجھے ہوئے تھے۔ مذہبی پیشوا اور پادریوں کا حال اس سے بھی بدتر تھا۔ وہ جس چیز کو چاہتے حرام کر دیتے اور جس چیز کو چاہتے حلال قرار دیتے۔ غریب رعایا کی عصمتوں سے کھیلنا اور بادشاہوں کے لئے فتوے دینا اور ان کی دلالی کرنا ان کا شیوہ تھا۔ گرجے گناہ کے اڈے تھے اور عوام ظالم حکومت اور غلط مذہب کے دو پاٹوں کے درمیان پس رہے تھے۔

حق و باطل کی کش مکش

حق و باطل کی اسی کش مکش میں ایشیا اور افریقہ تو اسلام کے نور سے منور ہوتے گئے۔ وہ زیادہ تر اسلامی اصول و اخلاق سے متاثر ہو گئے، یا مسلمان ہو گئے یا تابع فرمان۔ مگر یورپ نے مقابلہ کی ٹھان لی۔ اور جب دیکھا کہ شاہ روم کی سب سے بڑی سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ پٹ گئی اور سلطان صلاح الدین ایوبی کے جوش جہاد کے مقابلے میں سارے یورپ کی متفقہ طاقت ناکام ہو کر رہ گئی۔ پھر بعد کے زمانے میں سلطنت عثمانیہ (ترکی خلافت) کا مقابلہ کرتے کرتے سارا یورپ تھک گیا تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ ہماری حکومت اور ہمارا مذہب دونوں ناقص ہیں۔ چنانچہ اہل مغرب نے دونوں کے خلاف بغاوت کر دی اور بادشاہوں کو معزول کر کے ان کی جگہ جمہوری حکومتیں قائم کر دیں۔ مذہب کو گرجا کے اندر قید کر دیا جس کو ملکی معاملات اور سیاسیات میں کوئی دخل نہ ہوگا۔

اس انقلاب کی نحوست

چونکہ یورپ کا یہ انقلاب آسمانی ہدایات کے تابع نہ تھا۔ اس لئے اس میں نحوست ہی نحوست پیدا ہوتی چلی گئی۔ پہلے مذہب کی کچھ نہ کچھ اہمیت تھی۔ لوگ اگرچہ جھوٹے خداؤں کے شکار تھے۔ مگر مذہب و آخرت کا کسی نہ کسی درجہ تصور باقی تھا۔ اب آہستہ آہستہ سارا یورپ لامذہب اور دہریہ ہو کر رہ گیا۔ مذہب کا نام وہ سیاست کے طور پر یا عوام کو "آلو" بنانے کے لئے لیتے ہیں۔ مگر درحقیقت اب ان میں دین و مذہب کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ اور اسی وجہ سے دہریت مادہ پرستی اور انکار خدا کا طوفان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ دوسری طرف مذہب کی جگہ جمہوریت اور قومیت نے لے لی اور یورپ کی ہر قومی جمہوریہ دوسری قومی جمہوریہ کی مخالف اور اس سے سیاسی و اقتصادی طور پر نبرد آزما ہو گئی۔ ان کی یہی باہمی رقابت و عداوت مسلمانوں کے لئے تنزل کے زمانہ میں رحمت ثابت ہوئی۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔ وَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ: اور ہم نے ان کے درمیان بغض و عداوت کی آگ قیامت تک بھڑکا دی۔

ان باطل قوموں کا یہی باہمی بغض اور سیاسی اکھاڑ پچھاڑ ہمارے لئے امن و بقا کا سامان ہے۔

اہل یورپ کا اقدام

اہل یورپ نے یہ انقلابی اقدام اپنی قوموں کی حفاظت کے لئے کیا تھا۔ مگر

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

اس کی دینی اور دنیاوی مضرتیں اس کو چمٹ گئیں اور اب وہ قہر الٰہی میں مبتلا ہیں۔ ایک طرف قومیت اتنی ابھری کہ اس نے مذہب سے بھی زیادہ اہمیت حاصل کر لی اور اب ان کے سامنے دوسری قوم کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ سامان تعیش اور سیاسی برتری حاصل کرنے کے لئے جنگ ہو رہی ہے۔ دوسری طرف مذہب کا تصور ختم ہونے سے ان میں اتنی اخلاقی برائیاں گھر کر گئیں کہ ان کے ذکر سے شرم آتی ہے۔ اور اب عذاب الٰہی کے کنارے کھڑے ہیں۔

آخری انقلاب

یورپ کے بعد سب سے آخری انقلاب روس میں آیا۔ روس میں سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ تک زار روس کی استبدادی حکومت کے نیچے عوام پس رہے تھے اور ان کا مذہبی راہنما "راس پوٹین" تھا۔ جو زار روس کا دلال تھا۔ یہ راس پوٹین زار روس کے لئے دلالی کرتا اور اس کی عیاشی کا سامان مہیا کرتا۔ اور زار روس کی بیوی زارینہ اس راس پوٹین سے محبت کی پینگیں بڑھا رہی تھی۔ اس طرح لوگوں نے بادشاہت کو زار روس کی شکل میں اور مذہب کو راس پوٹین کی شکل میں دیکھا اور دونوں سے بیزار ہو گئے اور موقع ملتے ہی حکومت کا تختہ بھی الٹ دیا۔ اور مذہب کا سرے سے انکار کر کے خدائے برتر سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ اب روس میں کمیونسٹ گورنمنٹ قائم ہو گئی۔ جس کے اجزائے ترکیبی میں دین و مذہب کا انکار ہے اور سارے اختیارات قوم کے نام سے ایک مخصوص گروہ (کمیونسٹ پارٹی) کے ہاتھ میں ہیں۔ نہ کوئی زمین کا مالک ہے نہ کارخانے کا۔ نہ کسی جائداد کا۔ نعرہ یہ ہے کہ سب کام کرو اور کھانا کھاؤ۔ نہ وہاں اخلاقی قدروں کا احترام ہے۔ نہ کسی انسان میں دنیوی ترقی کا احساس نہ ذمہ داری۔ ایک طرح حیوانی زندگی بن کر رہ گئی ہے۔ یہ سب کچھ نتیجہ اسلام کی غلط نقل ہے۔ اسلامی مساوات خدا کی رحمت تھی اور روسی مساوات خدا کا عذاب۔ (باقی آئندہ)

سید سلمان گیلانی گورنمنٹ انٹر کالج شیخوپورہ

عروجِ آدمیت چاہتے ہیں

سکون و امن و راحت چاہتے ہیں — ہم آئینِ شریعت چاہتے ہیں

خدا کی جب ہے یہ ساری خدائی — اُسی کی حاکمیت چاہتے ہیں

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ — ہم انکی سی خلافت چاہتے ہیں

کسی بھی ازم کے حامی نہیں ہم — فقط قرآن و سنّت چاہتے ہیں

خدا شاہد کہ ہم خلقِ خدا میں — مساوات و اخوّت چاہتے ہیں

کرے انسان کیوں انساں سے نفرت — محبّت ہی محبّت چاہتے ہیں

یہ مال و زر نہیں عزّت کا معیار — ہم انسانوں کی عزّت چاہتے ہیں

معیشت میں یہ بندر بانٹ کیوں ہے — ہم انصافِ معیشت چاہتے ہیں

خدا تک ہو رسائی آدمی کی — عروجِ آدمیّت چاہتے ہیں

کسی صورت نہ حق پر حرف آئے — بہر صورت حفاظت چاہتے ہیں

جو بزدل ہیں مرینگے کیا وہ سلمان
شہادت اہلِ ہمّت چاہتے ہیں

موجودہ زمانہ کے ایک مودودی سیاسی رہنما کے حضور میں بلا تبصرہ

حضرت شیخ جی! یہ بھی آپ نے فرمایا ہے۔ نمبر ۱

یہ باغی اور سازشی پارٹی کسی علاقہ کے بھی نمائندہ نہ تھے بلکہ سازباز سے انہوں نے اپنی ایک پارٹی بنائی تھی۔ جب یہ مدینہ کے باہر پہنچے تو حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کو انہوں نے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ مگر تینوں بزرگوں نے ان کو جھڑک دیا اور حضرت علیؓ نے ان کے ایک ایک الزام کا جواب دے کر حضرت عثمانؓ کی پوزیشن صاف کردی۔ مدینے کے مہاجرین اور انصار بھی جو در اصل اس وقت مملکت اسلامیہ کے اہل حل و عقد کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے ہمنوا بننے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ مگر یہ اپنی ضد پر قائم رہے اور بالآخر انہوں نے مدینہ میں گھس کر حضرت عثمان کو گھیر لیا

(خلافت و ملوکیت صہ ۱۱۷)

اور واللہ یہ بھی آپ نے فرمایا۔ نمبر ۲

حضرت عثمانؓ کے خلاف جو شورش برپا ہوئی، اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ کسی سبب کے بغیر محض سبائیوں کی سازش کی وجہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی، تاریخ کا صحیح مطالعہ نہیں ہے۔ اگر لوگوں میں ناراضی پیدا ہونے کے واقعی اسباب موجود نہ ہوتے اور ناراضگی فی الواقع موجود نہ ہوتی تو کوئی سازشی گروہ شورش برپا کرکے اور صحابیوں اور صحابی زادوں تک کو اس کے اندر شامل کر لینے میں کامیاب نہ ہوسکتا۔ ان لوگوں کو اپنی شرارت میں کامیابی صرف اس وجہ سے حاصل ہوئی کہ اپنے اقربا کے معاملہ میں حضرت عثمانؓ نے جو طرز عمل اختیار فرمایا۔ اس پر عام لوگوں میں نہیں بلکہ اکابر صحابہ تک میں ناراضی پائی جاتی تھی۔

(خلافت و ملوکیت صہ ۲۲۸، ۲۲۹)

اب عبارت نمبر ۱ و نمبر ۲ کا خلاصہ اور ان کا تضاد ملاحظہ فرمائیں

خلاصہ نمبر ۱۔ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے ایک ایک الزام کا جواب دیا۔ اور حضرت عثمان کی پوزیشن کو بالکل صاف کر دیا۔

اور خلاصہ عبارت نمبر ۲ جو پہلی عبارت کا بالکل ضد ہے۔

(۱) حضرت عثمانؓ کے خلاف جو سازش برپا ہوئی وہ بلا سبب نہ تھی۔ یہ سازش برپا ہی اس لئے ہوئی کہ حضرت عثمانؓ اقربا نواز اور کنبہ پرور تھے۔

(۲) مدینہ کے تمام مہاجرین اور انصار جو اس وقت مملکت اسلامیہ کے ارباب حل و عقد تھے۔ سازشیوں کے ہمنوا بننے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

— اگر لوگوں میں ناراضی پیدا ہونے کے واقعی اسباب موجود نہ ہوتے اور ناراضگی فی الواقع موجود نہ ہوتی تو کوئی سازشی گروہ شورش برپا کرکے اور صحابیوں اور صحابی زادوں تک کو اس کے اندر شامل کر لینے میں کامیاب نہ ہوسکتا۔

(۳) حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور تمام مدینہ کے مہاجرین اور انصار کو حضرت عثمانؓ پر کوئی اعتراض نہ تھا، سب نے سازشیوں کو جھڑک دیا اور حضرت عثمانؓ کی پوزیشن صاف کردی اور ایک ایک الزام کا جواب دیا۔

— ان لوگوں کو اپنی شرارت میں کامیابی صرف اس وجہ سے ہوئی کہ اپنے اقربا کے معاملہ میں حضرت عثمانؓ نے جو طرز عمل اختیار فرمایا۔ اس پر عام لوگوں میں نہیں بلکہ اکابر صحابہ تک میں ناراضی پائی جاتی تھی۔

کشتہ ہم بھی تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے ۔۔۔ او زمانہ کی طرح رنگ بدلنے والے

شیخ جی! آپ نے یہ عبارت طبری سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔

حضرت عثمانؓ نے اپنی حکومت کے آخری ۶ سالوں میں اپنے رشتہ داروں اور خاندان کے لوگوں کو حکومت کے عہدے دیئے اور مروان کے لئے مصر کا خمس لکھ دیا۔ اپنے رشتہ داروں کو مالی عطیے دیئے اور اس معاملہ میں یہ تاویل کی کہ یہ صلہ رحمی ہے۔ جس کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ انہوں نے بیت المال سے روپیہ بھی لیا اور قرض بھی اور کہا ابوبکر و عمر مال میں سے اپنا حق چھوڑ دیا تھا اور میں نے اسے لے کر اپنے اقربا میں تقسیم کیا ہے۔

(خلافت و ملوکیت صہ ۳۲۶ - نقلاً عن طبری)

اور واللہ یہ روایت بھی طبری میں ہے۔

حضرت عثمانؓ منبر کے قریب بیٹھے ہیں۔ اصحاب رسول اللہ نے ان کو گھیر رکھا ہے، وہ حمد و ثنا کے بعد سبائی معترضین کا جواب دیتے ہیں اور فرمایا۔ واما اعطاء هم فانی ما اعطيهم من مالی ولا استحل اموال الناس لنفسی ولا لاحد من الناس وقال الملحدون ما قالوا ـ رہا اپنے رشتہ داروں کو مال دینا تو میں ان کو اپنے مال سے دیتا ہوں۔ اور بیت المال کا مال اپنے لئے اور نہ دوسرے لوگوں کے لئے استعمال کرتا ہوں اور ملحدوں نے کہا جو کچھ کہا، صحابہ یہ سن کر راضی ہوتے ہیں اور سبائیوں کو قتل کرنے کو کہتے ہیں۔ لیکن حضرت عثمان معاف کر دیتے ہیں۔

(طبری ج ۳ صہ ۳۸۵)

جناب مودودی صاحب اصحاب رسول اللہ کے متعلق یہ بھی تحریر کرتے ہیں۔

جب دونوں طرح کی روایات موجود ہیں اور سند کے ساتھ بیان ہوئی ہیں تو آخر ہم کیوں ان روایات کو ترجیح نہ دیں جو ان کے مجموعی طرز عمل سے مناسبت رکھتی ہیں اور خواہ مخواہ وہ روایات کیوں قبول کریں جو اس کی ضد نظر آتی ہیں۔

(خلافت و ملوکیت صہ ۳۴۷، ۳۴۸)

تو اب غور طلب بات یہ ہے کہ طبری میں دونوں قسم کی روایات موجود ہیں۔ حضرت سیدنا عثمانؓ کی منقبت کی بھی اور ان کی شخصیت کی عظمت کی بھی۔ اور تحقیق سے بھی یہی کچھ معلوم ہوتا ہے کہ وہ روایت جس سے سیدنا عثمان کی عظمت معلوم ہوتی ہے زیادہ قوی اور معتبر ہے اور حضرت عثمان کی سابقہ زندگی اور طرز عمل سے بھی یہی روایت مناسبت رکھتی ہے۔

تو مودودی صاحب پھر کیوں سیدنا عثمانؓ کی ہجو کی روایت کو قبول کرکے اپنی کتاب میں درج کر دیتے ہیں اور دوسری روایت جو سیدنا عثمان کے طرز عمل کے مناسب ہے ترک کر دیتے ہیں۔ کیا مودودی صاحب کا یہ طرز عمل مرض بغض عثمان پر دلالت نہیں کرتا؟ اگر یہی بات ہے اور یقیناً یہی بات ہے تو مودودی صاحب سیدنا عثمانؓ کے اس لفظ کو بطور سند رکھ لیں کہ وہ سبائیوں کو ملحدین کے لفظ سے یاد فرما رہے ہیں اور یہ بھی سن لیں کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کا جنازہ محض اس لئے نہ پڑھا تھا کہ وہ حضرت عثمانؓ کے ساتھ بغض رکھتا تھا۔ (ترمذی مناقب عثمان)

(غلام محمد مولوی فاضل و فاضل دیوبند
ساکن راجن پور۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں)

آہ! الحاج خان خیر اللہ خاں

؎ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

علماء حق کثر اللہ سوادہم کے شیدائی تحریک خلافت سے لے کر جمعیتہ علماء اسلام تک اہل حق کی ہر تحریک و جماعت سے وابستہ اور حضرو کے مشہور قومی کارکن الحاج خیر اللہ خان داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

۲۵ جون کو علی الصبح وہ حضرو سے بقصد لاہور چلے۔ حسب پروگرام رات گوجرانوالہ گذاری۔ جمعہ کو لاہور پہنچے۔ آئین شریعت کانفرنس کے دوسرے فقید المثال اجتماع کی پوری کارروائی سنی۔ اسی وقت انہوں نے حرارت سی محسوس کی۔ اتوار صبح وہاں سے چل پڑے۔ راستہ میں ہی طبیعت مزید بگڑ گئی۔ بالآخر حضرو اس حالت میں پہنچے کہ بیہوشی کا عالم طاری تھا۔ اڈہ سے ہی ہسپتال پہنچایا گیا جہاں چند گھنٹے موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر تحریک ختم نبوت کا وہ عظیم سپاہی اور علماء حق کا جاں نثار خادم ۲۹ جون صبح ۹-۱۰ کے درمیان موت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا۔

موت کی خبر آگ کی طرح پورے چھچھ میں پھیل گئی۔ علاقہ بھر کے علماء، سماجی کارکن اور عوام امڈے چلے آئے اور منگل صبح ۸ بجے مولانا حبیب الرحمٰن نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع کیمبل پور جنازہ پڑھانے کے بعد اس عظیم فرزند جمعیتہ کو آغوش لحد کے سپرد کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

جمعیتہ کے حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ علماء دل پکڑ کر بیٹھ گئے اور کہہ و مہہ نے اس صدمہ کو محسوس کیا۔ جمعیتہ ایک انتھک اور مخلص کارکن سے محروم ہو گئی۔

یاد رہے کہ گذشتہ چند دنوں میں اس علاقہ میں شدت گرمی سے متعدد اموات واقع ہوئیں۔ ایک ایک دن میں آٹھ آٹھ دس دس جنازے اٹھے۔

(محمد سعید الرحمٰن علوی جامع مسجد حضرو)

ادارہ ترجمان اسلام خان صاحب کے غم میں ان کے متعلقین اور پسماندگان کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ قارئین سے گذارش ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالٰی خان صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(ادارہ)

امریکی سفیر پاکستانی لیڈروں سے خفیہ ملاقاتیں کر رہے ہیں

مفتی محمود کا خصوصی انٹرویو

کوئٹہ ۶ جولائی۔ جمعیتہ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود نے امروز کے لئے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکی سفیر مسٹر فارلینڈ مختلف سیاسی لیڈروں سے خفیہ ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ ان کی پراسرار سرگرمیوں اور ان کی موجودگی کے باعث اندیشہ ہے کہ انتخابات آزادانہ نہیں ہو سکیں گے۔

مفتی صاحب نے مطالبہ کیا کہ مسٹر فارلینڈ کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر فوراً ملک سے نکال دیا جائے۔

مفتی صاحب نے عوامی لیگ کے چھ نکات کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ الگ کرنسی اور مرکز ٹیکس لگانے کے اختیار سے محروم کرنے کی تجویز ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔ ان دو نکات سے ہمیں شدید اختلاف ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ شیخ مجیب الرحمٰن ان دو نکات پر نظر ثانی کریں گے۔

انہوں نے بلوچستان کی مجوزہ اسمبلی کی نشستوں کی تعداد دوگنی کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا صرف بیس ارکان پر مشتمل اسمبلی حکومت کے قیام کی ضامن نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے انتخابات میں حصہ لینے کے متعلق سوال کے جواب میں فرمایا کہ جمعیتہ علماء اسلام بلوچستان سے قومی وصوبائی اسمبلیوں کی تمام نشستوں کے لئے امیدوار کھڑے کرے گی۔ مفتی صاحب نے کہا کہ بلوچستان راسخ العقیدہ اور سچے مسلمانوں کا وطن ہے اور خوش قسمتی سے یہاں امریکی سامراج کا زیادہ عمل دخل نہیں ہے۔ اس لئے یہاں جمعیتہ علماء اسلام کی کامیابی کے روشن امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے پاکستان، ایران اور افغانستان کی کنفیڈریشن قائم کرنے کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا جمعیتہ تمام اسلامی ملکوں کے اتحاد اور ایک اسلامی بلاک کے قیام کی حامی ہے۔ لیکن خان عبدالقیوم خاں جس کنفیڈریشن کی تجویز پیش کر رہے ہیں اس کی حمایت اس لئے نہیں کی جا سکتی، کہ اس کے عوامل سے سامراجی طاقتوں کا مفاد وابستہ ہے اور سامراجی طاقتیں اکثر و بیشتر اپنے مقاصد کی تکمیل کی خاطر اسلام کے نام پر اسلامی ملکوں کے اتحاد کی کوششیں کرتی ہیں۔ سامراجی طاقتیں اس خطہ میں دراصل چین کے خلاف حصار قائم کرنا چاہتی ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا۔ پاکستان کو سیٹو اور سنٹو کے دفاعی معاہدوں سے الگ ہو جانا چاہیئے۔

انہوں نے کہا کہ جمعیتہ بہاولپور کو الگ صوبہ بنانے کی حامی ہے۔ یہ معاملہ ریفرنڈم کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ مولانا نے مرکزی بجٹ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسے کسی طور پر عوامی بجٹ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ حکومت کو اس پر نظر ثانی کرنی چاہیئے اور سونے چاندی اور برقی کھڈیوں پر عائد کردہ ڈیوٹی فی الفور ختم کر دینی چاہیئے۔ تاکہ ان پیشوں اور صنعتوں سے وابستہ لاکھوں افراد بیروزگار ہونے سے محفوظ رہیں۔ انہوں نے انتخابات سے پیشتر طلباء اور سیاسی نظربندوں کو رہا کرنے کا مطالبہ بھی کیا تاکہ وہ بھی انتخابات میں اپنا حق رائے دہی استعمال کر سکیں۔

خط و کتابت
کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا مفتی محمود امریکی اسلام کے مخالف ہیں

لطیف شیخ ایم اے

کون نہیں جانتا کہ مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا مفتی محمود نے اس امریکی اسلام کو بے نقاب کر ڈالا ہے جس کی ناقص تفسیر و تشریح نے نوجوان نسل کو اسلام ہی سے منحرف کرنا شروع کر دیا تھا۔

یہ وہ امریکی اسلام ہے کہ جس کے حسین اور یزید میں خط امتیاز مٹ چکا ہے۔ آج جمعیۃ علماء اسلام کے سچے بے لوث اور حقیقی جذبۂ دین کی وجہ سے پاکستان کے گلی کوچوں میں یزید کے حامیوں کا تعاقب شروع ہے اور کالی کملی والے رسول کے دین کے حامی حضور کے اسوۂ حسنہ کو عملی شکل میں وطن عزیز میں نافذ کرنے کے لئے اس کرب و بلا میں حسین کے جھنڈے تلے جمع ہو چکے ہیں۔

پاکستان کے گلی کوچوں میں مزدوروں اور کسانوں اور طالب علموں نے اپنی صفوں کو آراستہ کرنا شروع کر دیا ہے ان میں اتحاد بڑھ رہا ہے۔ لہر در لہر اور موج در موج ان کے جذبۂ ایمانی میں حرارت اور قوت بڑھ رہی ہے وہ وقت بہت دور نہیں کہ امت محمدیہ کا یہ بے کس و لاچار طبقہ آگے بڑھ کر ان غاصبوں کو بے نقاب کر ڈالیگا جن کے قبیح اعمال کی وجہ سے پاکستان کے کروڑوں عوام کی محنت کا ثمر صرف ۲۲ خاندانوں کو مل رہا ہے اور بھوک بیماری اور بیروزگاری کے سائے محنت کشوں کے شب و روز پر مسلط ہیں۔

سامراج اور سرمایہ دارانہ نظام معیشت کے نام نہاد اسلام پسند محافظ اب بکھرنے جا رہے ہیں۔ ان کی صفوں میں انتشار ہے۔ ان کی نیندیں کافور ہو رہی ہیں صورت حال یہ ہے کہ ان کی تقریروں کو سننے کے لئے کرائے کے سامعین منگوانے کی ضرورت ہے۔ ان کے اخبار و رسائل امریکہ بہادر لاکھوں کی تعداد میں خرید کر بحیرۂ روم کی نظر کر دیتا ہے۔ تاکہ اس طرح امریکی اسلام کے یہ نام نہاد محافظ کوٹھیوں، کاروں اور دوسری آسائشوں سے بہرہ ور رہیں۔ امریکی ڈالر پاکستان میں ناکام ہو چکا ہے۔ پاکستان کے غیور، بہادر، محنت کش عوام اس ڈالر کی چمک دمک میں غیرت ملی کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج دیکھ رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہی ڈالر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی سالمیت کے خلاف سب سے بڑا خطرہ بن کر ابھرا۔ یہی ڈالر ویت نام میں بہادر حریت پسندوں کا خون بہا رہا ہے۔ اسی ڈالر کی وجہ سے مسلمانوں سے قبلہ اول چھن گیا اور مشرق وسطی میں آگ و خون کا بازار گرم ہے۔ یہی وہ ڈالر ہے جو کشمیر میں حق خودارادیت کے راستہ میں حائل ہے۔ اسی ڈالر کی وجہ سے مزدوروں کسانوں اور طالب علموں کی جد و جہد کو نظریہ پاکستان کے خلاف گردانا جاتا ہے۔ جب اکابرین ملت کے ناقدان لوگوں کی جانب بڑھتے ہیں۔ جن کے معدے ڈالر کھا کھا کر خراب ہو رہے ہیں تو ایک نعرۂ تحقیق بلند ہوتا ہے کہ "اسلام خطرہ میں ہے"۔ اسی پس منظر میں آئین شریعت کانفرنس میں مخالفوں پر گالیوں کی بوچھاڑ قسم کے جو کھٹے اخباروں میں نظر آتے ہیں۔

تعجب ہے کہ مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملہ عین اسلام پسندی اور نظریۂ پاکستان کے سامراجی تقاضوں کے مطابق قرار پاتا ہے۔ مگر جب یہی مجاہد امریکی اسلام کے مجتہد اعظم کی پہلودار شخصیت کے پردے چاک کرتا ہے تو ندائے ملت پکار اٹھتا ہے کہ ہزاروی گالی دیتا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہے۔ کیا عوامی دکھوں، دردوں، آہوں اور آنسوؤں کا ذکر کرنے والے علماء حق سب کے سب گمراہ ہیں۔ ندائے ملت کے لئے یہ بہت بہتر ہوتا کہ وہ اپنے ادارتی کالموں میں مولانا ہزاروی کے خیالات سے اختلاف رائے کرتا۔ مگر ان کی تقریر کی غلط رپورٹنگ کر کے صحافتی دیانت کا یوں مذاق اڑانا ہمارے نزدیک کسی بھی طرح مستحسن نہیں۔

(روزنامہ مغربی پاکستان لاہور)

حضرت مدنی رح کے کفن پر کس نے حملہ کیا؟

(سجاد رشید)

لاہور کے ایک ہفت روزہ نے اپنی اشاعت ۷ جولائی سنہ ۱۹۷۰ء پر ایک ادارتی نوٹ بعنوان "مولانا ابوالکلام آزاد رح اور مولانا حسین احمد مدنی رح کے کفن پر حملے" تحریر کیا ہے۔ اس نوٹ میں مدیر بے تدبیر نے "ندائے ملت" کے کسی مضمون کا حوالہ دیا کہ ندائے ملت نے مولانا آزاد اور مولانا مدنی پر طعن کیا ہے اور یہ طعن اس وجہ سے کیا ہے کہ مولانا غلام غوث نے کچھ زبان درازیاں کی ہیں۔ اس طرح مولانا آزاد اور مولانا مدنی کے کفنوں پر حملہ ہو گیا جس کے ذمہ دار مولانا غلام غوث ہیں ایک مقولہ بہت مشہور ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔

مولانا غلام غوث اور ندائے ملت کی بات تو دور کی بات ہے خود مدیر بے تدبیر نے ایک ہفتہ قبل ہی اپنے ہفتگی کی اشاعت ۹ جون سنہ ۱۹۷۰ء میں ایک مضمون بعنوان "گفتنی ناگفتنی" شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں جمعیۃ علماء ہند کو جو طعنے دیئے گئے ہیں وہ حافظہ نباشد کی سنہری مثال ہے ملاحظہ ہوں

(۱) "یہ (جمعیۃ علماء والے) لوگ صرف پاکستان سے اپنا ذہنی انتقام لے رہے ہیں۔ چونکہ پاکستان ان کی مرضی کے خلاف بنا تھا، تب کانگرس کے ساتھ مل کر انہوں نے آخری وقت تک کوشش کی کہ پاکستان نہ بنے، لیکن پاکستان بن گیا"۔

(۲) "عجیب بات ہے کہ جب پاکستان بن رہا تھا، یہ لوگ حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگا رہے تھے۔ اور اس قانون ربانی کے لئے وہ انڈین نیشنل کانگرس میں ہندوؤں کے شانہ بشانہ "بندے ماترم" الاپ رہے تھے"۔

(۳) "جمعیۃ علماء اس وقت بھی تھی، جمعیۃ علماء اسلام آج بھی ہے۔ لیکن عملاً اس وقت ہندوؤں کے ساتھ تھی آج سوشلسٹوں کے ہاتھ میں ہے"۔

ہم اس مرحلہ پر مدیر بے تدبیر سے پوچھنا چاہتے ہیں

(الف) پاکستان بننے کی مخالفت کیا صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی نے کی تھی یا اس میں مجلس احرار بھی شامل تھی

(ب) "بندے ماترم" کا ترانہ جمعیۃ علماء ہند کے مفتی کفایت اللہ، مولانا مدنی، مولانا احمد سعید ہی الاپ رہے تھے یا مولانا آزاد بھی ان کی رہنمائی کر رہے تھے۔

(ج) اور کیا یہ مضمون شائع کر کے ایڈیٹر ہفتگی نے مولانا آزاد رح، مولانا مدنی رح، مفتی کفایت اللہ رح اور مولانا احمد سعید رح کے کفنوں پر حملہ کیا ہے یا نہیں۔

پہلے تو لو — پھر بولو

(بقیہ مقام شریعۃ)

سے سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے
اک وہی ہے حکمراں باقی بتانِ آذری

انسانی دیوانی قوانین روح مقصد سے خالی ہیں۔ قانون دیوانی میں اگر حقیقی انصاف ہوتا اور جلد ہوتا تو اس کا اثر یہ ہوتا کہ دیوانی مقدمات کم ہوجاتے ــــ اور حقیقی انصاف کے خوف سے مقدمہ بغرض تجارتی کاروبار کوئی نہیں لڑتا۔ لہٰذا دیوانی مقدمات کی روح مقدمات کو کم کرنا ہے۔ لیکن انسانی قانون کے نقص نے مقدمات میں اضافہ کردیا۔ یعنی قانون کی روح کو اس نے ختم کردیا اسی طرح فوجداری قوانین کی روح اور اس کا مقصد جرائم کو کم کرنا ہے۔ لیکن ہمارے موجودہ فوجداری انسانی قوانین نے جرائم اور مجرمین کی تعداد میں سوگنا اضافہ کردیا جس سے معلوم ہوا کہ انسانی قانون خواہ دیوانی ہو یا فوجداری اپنے مقصد سے خالی ہے۔ اور اس پر جو خرچ حکومت اور فریقین مقدمہ کا ہوتا ہے۔ وہ سب رائیگاں جاتا ہے فوجداری قانون مثلاً قتل اس کی سزا موجودہ انسانی قانون میں نامعقول اور غیر فطری ہے۔ فطری سزا یہ ہے کہ قتل عمد میں اگر جرم ثابت ہو، تو سزا موت یعنی قصاص ہو۔ تاکہ تشفی صدر و ازالہ غیض وسدباب فساد وتحصیل عبرت ہو۔ اور اگر قتل عمد نہ ہو یا ہو، یا بعض افراد ورثہ مقتول عمد کا قصاص لینا نہ چاہے تو دیت دے وہ بھی فطری امر ہے کہ دیت کی رقم سے جو بیس تیس ہزار (سو اونٹ) کے مابین ہے۔ مقتول کی کمائی سے محرومی کا بدل پورا ہوسکتا ہے اور زخم مندمل ہوسکتا ہے۔ لیکن موجودہ قانون میں سزائے قید نامعقول ہے کہ زید کا باپ قتل کیا گیا، اور زید کو اپنے مقتول باپ کے عوض میں نہ قصاص حاصل ہوا اور نہ رقم دیت بلکہ اس کے باپ کے قاتل کو یہ سزا ہوئی۔ کہ وہ حکومت کے لئے کسی افسر کے بنگلے میں کام کرے گا یا چکی پیسے گا۔ اس سے ورثۂ مقتول کو قید ہو کر کیا فائدہ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ جیل خانہ جات میں دیکھیں تو مجرمین کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ انگریزی قانون میں سزائے موت ایک فیصد بھی نہیں ہوتی۔ اکثر بار مجرم بری ہوجاتا ہے ورنہ قید۔ اب بھی جن ممالک میں شرعی سزائیں جاری ہیں۔ وہاں جرائم بہت کم ہیں۔ بلکہ کالعدم ہیں۔ جیسے سعودی عرب۔ یہ مسلمانوں کی بدبختی ہے کہ اللہ کا قانون چھوڑ کر اللہ کو بھی ناراض کیا۔ کروڑوں روپے بھی قانون پر خرچ ہوئے۔ قوم بھی مقدمہ بازی میں مفلس ہوئی مجرم کو بھی حقیقی سزا نہ ملی مستغیث بھی انصاف سے محروم رہے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ حالانکہ قرآن کا ارشاد ہے

فلا وربك لا یومنون حتیٰ یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ تیرے پروردگار کی قسم کہ یہ لوگ مومن نہیں۔ جب تک آپ کے لائے ہوئے قانون کو دائر شدہ جملہ مقدمات میں فیصلہ کن نہ مانیں اور پھر اس سے دل میں تنگی بھی محسوس نہ کریں اور اس کے آگے گردن نہاد ہوں

نمک کے کاروبار پر اجارہ داری کے خلاف احتجاج

آئین شریعت کانفرنس کے ایک اجتماع میں نمک کے کاروبار پر اجارہ داری کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا احتجاج میں کہا گیا ہے کہ نمک کی تقسیم کا کام مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ہاتھوں میں ہے اور اس کے باوجود کہ نمک کی تقسیم صرف ان کاروباریوں کو ہی ہونا چاہیئے جو نمک کے باقاعدہ تاجر ہیں لیکن نمک کی تقسیم کی اجارہ داری کی وجہ سے بہت ایسے سفارشی افراد نمک کے کاروبار پر حاوی ہوگئے ہیں جو سرے سے یہ کاروبار ہی نہیں کرتے۔ یہ ڈیلر نمک کی بند پیٹیاں فروخت کرتے ہیں۔ جس کا اثر صارفین پر پڑتا ہے۔ محکمہ نے نمک کے پرانے تاجروں میں سے لاہور میں صرف ۳۵ ڈیلر مقرر کئے ہوئے ہیں جبکہ ۱۷۰ کے قریب سفارشی لوگ ڈیلر بنا دیئے گئے ہیں اور یہ لوگ مال کی بلٹیاں زیادہ نرخ پر بیچتے رہتے ہیں۔ جائز ڈیلروں کو چار چار ماہ تک کوٹہ نہیں ملتا۔ اور ان مصنوعی ڈیلروں کو ہر ماہ کوٹہ مل جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں نمک کا باقاعدہ کاروبار کرنے والوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور صارفین کو بھی نمک مہنگا خریدنا پڑتا ہے۔

چنانچہ حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس صورت حال کو بدلے۔ نمک کے کاروبار سے پابندیاں ہٹائے اور جائز وباقاعدہ نمک کا کاروبار کرنے والوں کے سوا کسی کو نمک کا کوٹہ نہ دے۔

آئین شریعت کانفرنس کے لئے جو رقم مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی معرفت مرکز میں ادا کی گئی

جمعیۃ ضلع لائلپور	۱۲۰۰ ـــ ۰
جمعیۃ ضلع جھنگ	۵۰۰ ـــ ۰
″ ″ سرگودھا	۸۰۰ ـــ ۰
″ ″ میانوالی	۵۰۰ ـــ ۰
″ ″ سیالکوٹ	۳۵۰ ـــ ۰
″ ″ بہاولنگر	۹۶۰ ـــ ۰
جناب غلام قاسم خان ضلع ڈیرہ غازیخان	۵۰۰ ـــ ۰
قصور ضلع لاہور	۲۰۰ ـــ ۰
راولپنڈی ڈویژن	۲۵۰ ـــ ۰
کل رقم	۵۱۶۰ ـــ ۰

خان حق نواز خان ایڈووکیٹ مانسہرہ جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

مانسہرہ ہزارہ۔ تحصیل مانسہرہ کے ایک بڑے رئیس اور دیندار گھرانے کے چشم وچراغ خان حق نواز خان آف سچہ کلاں ایڈووکیٹ مانسہرہ بمعہ اپنے پورے خاندان وسیاسی کارکنوں کے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوگئے ہیں۔ خان موصوف نے گذشتہ دنوں دفتر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ میں بموجودگی حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلع اور دیگر عہدہ داران جمعیۃ وکارکنان جمعیۃ دفتر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ میں ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کام کے لئے کسی قسم کی جانی مالی قربانی دینے سے دریغ نہیں کروں گا۔ اسی وقت جمعیۃ کی ممبر سازی کا فارم پر کیا گیا اور دعائے خیر ہوئی۔

نیا مرکزی میزانیہ انتہائی مایوس کن ہے عوام پر مزید بوجھ ڈال دیا گیا ہے

لاکھوں افراد کو لاحق بیروزگاری کا شدید خطرہ دور کیا جائے

نیوز پرنٹ، پاور لومز، سونے چاندی اور ان کی مصنوعات پر ٹیکس کا کوئی جواز نہیں (مولانا ہزاروی)

مانسہرہ ۶ر جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے نئے مرکزی میزانیہ پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور اسے غریبوں کے لئے انتہائی مایوس کن قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بجٹ میں عام آدمی کی بہتری کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا بلکہ عوام پر مزید ٹیکسوں کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ مولانا نے نیوز پرنٹ، سونے چاندی اور ان کی مصنوعات اور پاور لومز پر ایکسائز ڈیوٹی کو قطعاً ناجائز قرار دیا

انہوں نے کہا کہ سونے چاندی اور ان کی مصنوعات پر ۲۵ فیصدی ایکسائز ڈیوٹی کا کوئی ڈیوٹی کا کوئی بھی جواز نہیں۔ اس سے ملک میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان نئے ٹیکسوں سے جہاں ایک طرف لاکھوں افراد کے بیروزگار ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے وہاں دوسری جانب ملکی معیشت کے توسیع پذیر رجحان پر اس کے تباہ کن اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ مولانا نے حکومت پر زور دیا کہ وہ سونے چاندی اور ان کی مصنوعات، اخباری کاغذ پاور لومز اور اس طرح کی دیگر اشیا پر عائد کردہ نئے محصولات فوری طور پر واپس لے لے۔

مولانا ہزاروی نے مزید کہا کہ آخر اخبارات کے اشتہارات پر ٹیکس واپس لیا ہی گیا ہے۔ لہٰذا مذکورہ دیگر محصولات کی تنسیخ کو حکومت کے وقار کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیئے۔

انہوں نے مرکزی وزیر خزانہ نواب مظفر علی قزلباش سے اپیل کی کہ جس طرح انہوں نے اخباری اشتہارات کے مسئلہ پر مالکان اخبارات کی با اثر برادری کے درست مؤقف کو فراخدلی سے تسلیم کر لیا ہے۔ اسی طرح وہ ملک وملت کے لاکھوں محنت کش افراد کے روزگار سے متعلق غلط اثرات کے حامل مذکورہ دیگر ٹیکسوں کے سلسلے میں بھی فراخدلی کا ثبوت دیں۔ پی پی آئی کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی سیکرٹری نے مزید کہا ہے کہ نیا مرکزی میزانیہ نہ صرف غریب طبقوں کے لئے بلکہ خود درمیانہ طبقہ کے لئے بھی سخت نقصان دہ ہے اور اضافی محصول کاری ان دونوں طبقوں کو مزید مالی دشواریوں اور تنگدستی سے دوچار کرے گی۔ حالانکہ قومی ضرورت اس امر کی تھی کہ نئے میزانیہ سے ان دونوں طبقوں کی مالی حالت میں کچھ بہتری پیدا کی جاتی۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ عوام خصوصاً نچلا طبقہ روزمرہ کی ضروریات کی چیزوں میں گرانی کے آئے دن کے رجحان سے پہلے ہی عاجز آ چکا ہے اور نیا میزانیہ اس رجحان میں مزید شدت پیدا کر کے ان کی مصیبتوں کو اور بھی بڑھا دیگا

قصبہ روڈہ ضلع سرگودھا میں

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان

جلسۂ عام

بتاریخ ۲۱ر جولائی ۱۹۷۰ء بروز منگل

جس میں

پاکستان کے نامور خطیب اور شعلہ نوا مقرر حضرت مولانا

محمد ضیاء القاسمی صاحب

خطاب فرمائیں گے

(نوٹ) گزشتہ شمارہ میں ۲۲ر جولائی درج تھا چونکہ وہ مولانا کی پیشی کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے اب ۲۱ر جولائی کو مولانا تشریف لے جائیں گے احباب تاریخ نوٹ فرما لیں۔

(محمد حنیف، سہارنپوری)

مراسلات

مودودیوں نے اپنا جھنڈا آپ پھاڑا

مکرمی! السلام مسنون!!

حال ہی میں ہفت روزہ "ایشیا" و "نشان" میں ایک جھنڈے کے فوٹو شائع کرکے یہ تاثر پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ بنوں میں اس جھنڈے کو جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے پھاڑ دیا ہے۔

لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے

در اصل بنوں کے عوام جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ اتنا والہانہ تعلق رکھتے ہیں کہ ۹۹ فیصد مکانوں پر لوگوں نے جمعیۃ کے جھنڈے لگا رکھے ہیں۔

مودودی جماعت۔ اور اس کے ساتھ بعض دوسری جماعتوں کے افراد نے کئی جتن ایسے کئے کہ کسی طرح عوام اپنے مکانات پر سے یہ جھنڈے اتار دیں۔ حتیٰ کہ حکام کو درخواستیں دیں کہ جھنڈے دفتر پر لگانے چاہئیں نہ کہ مکانات پر۔ اس طرح انتشار پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ان ہتھکنڈوں سے قطعی کام نہیں چلا۔ تو ۵ رجون کو جب یوم جہاد کا جلوس جمعیۃ کی طرف سے نکلا۔ اس موقعہ پر خود ہی اپنے جھنڈے کو قینچی سے کاٹ کر مشہور کر دیا کہ جمعیۃ والوں نے ہمارا جھنڈا پھاڑ ڈالا ہے۔

چنانچہ فوٹو میں بھی بغور دیکھ کر یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ جھنڈا قینچی سے کاٹا گیا ہے۔

اور یہاں بھی وہی کھیل کھیلنے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ لاہور میں نعیم اقبال قریشی صاحب کے انکشاف کے مطابق اسٹریٹ سے قرآن شریف کو جلا کر مشہور کیا گیا تھا کہ سوشلسٹوں نے قرآن جلادیا ہے۔

(قاری حضرت گل بنوں)

مناظرہ سے فرار

مسٹر معین الدین نائب امیر جماعت مودودی پشاور ریجن اور امیر جماعت ڈیرہ ڈویژن نواب صاحب آف ٹیری کو تین بار اپنی جماعت میں شمولیت کی دعوت دینے کے لئے آئے۔ نواب صاحب ٹیری نے جو ساٹھ ہزار بارک خٹک قوم کے سربراہ ہیں جواب میں کہا کہ چونکہ جماعت مودودی پر ملک کے علماء کے ہزاروں اعتراضات ہیں۔ میں جب آپ کی جماعت میں شمولیت کر دوں گا کہ آپ ثابت کریں کہ جماعت حق پر ہے۔

معین نے جواب میں کہا کہ مورخہ ۱۳ کو بمقام ٹیری میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مناظرہ کر دوں گا۔ اس کے بعد نواب صاحب مولوی نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کے پاس گئے اور ان کو کہا کہ معین الدین نے ۱۳ کو مناظرہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے آپ سے استدعا ہے کہ آپ مذکورہ تاریخ کو ٹیری تشریف لے آئیں۔ تاکہ فیصلہ ہو جائے اور عوام کے لئے ایک قابل عمل راہ متعین ہو جائے۔

مولوی نعمت اللہ صاحب نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ مناظرے میں حاضر ہونے کا وعدہ کر لیا۔ مقررہ تاریخ پر مولوی نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ موضع ٹیری پہنچے۔ ٹیری پہنچنے پر معلوم ہوا کہ مسٹر معین الدین موجود نہ تھے۔ بہانہ تراشی سے کام لیتے ہوئے نواب صاحب ٹیری کو جواب بھیجا کہ چونکہ میرا ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پروگرام ہے۔ لہٰذا حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی جماعت کے دو اور حضرات مسٹر منہاج الدین اور مسٹر عبدالہادی بھیج دیئے۔ مولوی نعمت اللہ صاحب نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ چلو مسٹر معین الدین نہ سہی۔ ان کے یہ دو چیلے ہی کافی ہیں۔ ساتھ یہ شرط عائد کی کہ ان کی ہار جیت معین الدین کی ہار جیت ہو۔ فیصلہ اس پر ہوا کہ فریقین کے دو تین حضرات بحث کریں۔ اور اکابرین ٹیری میں سے دس حضرات موجود ہوں۔ جن میں نواب صاحب آف ٹیری بھی موجود ہوں۔ یہ اس لئے تھا کہ جماعت مودودی والے کھلی جگہ مناظرہ کرنے سے انکار کرتے رہے۔ وہ کوٹھی میں مناظرہ کرنے پر تیار ہوئے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اتفاق کیا۔ لیکن کہا کہ لاؤڈ سپیکر نصب ہوں اور عوام سنیں۔ ٹھیک بارہ بجے دن کے یہ فیصلہ ہوا۔ ضلع کوہاٹ کے تمام اطراف سے جمعیۃ علماء اسلام کے سینکڑوں کارکن بڑی دھوم دھام سے ٹیری پہنچے۔ خورد و نوش کا انتظام نواب آف ٹیری نے کیا تھا۔ خورد و نوش کے بعد نواب صاحب ٹیری کی وساطت سے جماعت مودودی کے مسٹروں کی طرف سے مولانا نعمت اللہ صاحب کو پیغام بھیج دیا گیا کہ وہ مناظرہ کے لئے تیار نہیں۔ نواب صاحب کے بار بار اصرار پر وہ کوٹھی سے نہ نکلے۔ کوٹھی میں رہے خدا کرے کہ اسی طرح کوٹھی میں رہیں۔ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام نے ایک عظیم الشان اور شاندار جلسہ کیا۔ جس میں مسٹر مودودی کے تمام خرافات بیان کرکے سامعین کو سنائے اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے تمام ارکان اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے گئے۔

قصہ بالا جمعیۃ علماء اسلام کے خادم مولوی محمد زبیر سکنہ لتمبر کی موجودگی میں ہوا۔ جسے اس نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا۔ جس کو حافظ صاحب محمد یٰسین آف لتمبر نے تحریر کیا۔

(حضرت گل بنوں)

خاندانی منصوبہ بندی کا راز سوئیکارنو کو معلوم تھا

لندن ۲ر جولائی۔ انڈونیشیا کے عظیم لیڈر ڈاکٹر احمد سوئیکارنو مرحوم خاندانی منصوبہ بندی کو پسماندہ اقوام کے خلاف مغربی اقوام کی ایک سوچی سمجھی سازش تصور کرتے تھے۔ اس بات کا انکشاف جناب قدرت اللہ شہاب نے اپنے ایک مضمون میں کیا ہے۔ جو لندن کے ہفت روزہ "مشرق" میں شائع ہوا ہے۔ شہاب صاحب نے جو ڈاکٹر سوئیکارنو سے ۱۹۴۵ء سے ذاتی طور پر متعارف تھے اپنے اس مضمون میں لکھا ہے کہ جب ایک دفعہ صدر سوئیکارنو سے پوچھا گیا کہ آپ انڈونیشیا جیسے غریب ملک میں خاندانی منصوبہ بندی کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تو انہوں نے ایک تلخ سا قہقہہ لگاتے ہوئے اقوام متحدہ کے شائع کردہ اعداد و شمار کا حوالہ دیا۔ جن کے مطابق دنیا میں ہر جگہ سفید فام آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ جبکہ رنگ دار آبادی میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ دنیا کے مسائل یا تو بیلٹ (ووٹ) سے طے ہوتے ہیں یا بلٹ (گولی) سے۔ دونوں صورتوں میں فیصلہ انسانوں کی استعداد سے نہیں بلکہ تعداد سے ہوتا ہے۔ ایشیا اور افریقہ کے عوام کو یہ حقیقت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے۔

تاریخ اسلام کے مردان کار

علماء حق کی شان

ایم ظریف بی اے ۔ موہنمند کوخیل تحصیل لکی مروت

خبردار! یہ مت کہا کرو یہ باتیں تو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی) عادات سے متعلق ہیں (عبادات سے متعلق نہیں) اور یہ کہہ کر ان کو چھوڑ دو۔ کیونکہ انکا چھوڑنا سعادت کے دروازوں میں سے بہت بڑے دروازے کو بند کر دے گا۔ باقی عبادات میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرنے کے لیئے میرے خیال میں کسی کے پاس کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ سوا اس کے کہ اس کے دل میں کفر چھپا ہوا ہو۔ یا پورا احمق ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو اس سے بچائیے۔

" ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

صحابہ کرام میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صحابہ سب کے سب ہدایت پر ہیں (رضی اللہ عنہم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا :-

کہ میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی پیروی کروگے ہدایت پالوگے۔

صحابہ کے درمیان جو اختلافات (نزاعات) ہوئے ہیں ان کے (تذکرے) سے زبان روک لینا واجب ہے اور (بجائے اس کے) ان کے محاسن (و کمالات و مناقب و خوبیاں بیان کرنا چاہیئں۔ ان سے محبت رکھنا چاہیئے۔ ان کی تعریف کرنی چاہیئے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ صحابہ سے محبت رکھو۔ ان کے ذکر تذکرہ سے برکت حاصل کرنے کی کوشش کیا کرو۔

اور ان جیسے اخلاق حاصل کرنے کی کوشش کرو احقر راقم الحروف عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ بالا جامع نصیحت خاتم النبیین جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور حضرات صحابہ کرام کی مکمل پیروی کرنے اور ان کے ساتھ محبت رکھنے کے بارے میں کتنی اہم اور مفید ہے۔ ہر سعادت مند مسلمان کے لیئے نہایت ہی لازمی ہے۔ کہ حضرت شیخ رح کی اس نصیحت کو حرز جان بنائے۔ اور اس پر عمل کرنے کی سعی بلیغ سے کام لے۔

کتنے افسوس کا مقام ہے۔ کہ اگر ایک معمولی حیثیت کا آدمی بھی کسی کو یہ کہہ دے کہ فلاں راستہ پر فلاں جگہ میں کچھ ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو بھی اس راستہ پر جائے ڈاکو اس کو لوٹ لیتے ہیں۔

اس آدمی کی اس بات پر فوراً یقین آجائے۔ لیکن صادق مصدوق جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ جن کی شان یہ ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ کے ارشادات گرامی پر ایک مسلمان کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے آپ کو پیروکار بھی کہلائے۔ (معاذ اللہ) یقین نہ آئے۔ ایک روایت میں آتا ہے۔

جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جب ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک بچہ فوت ہوا۔ تو آپ غمگین تھیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"

کہ وہ جنت کے مرغزاروں میں ہے۔ اور اگر آپ چاہیں تو میں خدائے پاک سے دعا کروں۔ کہ وہ آپ کو جنت میں آپ کے بچے کو دکھائے۔ حضرت ام المؤمنین نے فرمایا کہ بس مجھے یقین آگیا۔ کسی نے کہا آپ نے کیوں انکار فرمایا۔ جنت کو بھی دیکھ لیتیں۔ اور اپنے بچے کو بھی دیکھ لیتیں۔ فرمایا کہ اس صورت میں تو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی پر تو یقین نہ ہوتا (سبحان اللہ) ایمانداری کی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر رب العزت نے ذرہ برابر بھی ایمان و یقین اور ہدایت کی روشنی سے نوازا ہو۔ تو ہر مومن و مسلمان کی ایسی ہی شان ہو۔ کہ اپنی عقل و فہم اور اپنی رائے اور اپنے علم و اجتہاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کے مقابلہ میں بالکل ہیچ در ہیچ بلکہ معدوم سمجھتا ہو۔ ایسے ہی اگر گناہوں کی نحوست نہ ہو۔ اور قلب زنگ

جن کی شان میں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ (اللہ ان سے راضی ہوا، اور وہ اللہ سے راضی ہوئے) وارد ہے۔ سے ضرور اختیاری و اضطراری دونوں طور پر محبت رکھے گا۔ ان کی تعریف کرے گا ان کے فضائل کو بیان کرے گا اور ان کے اختلافات و نزاعات کو ہرگز ہرگز بیان کرنے کو دل گوارا نہیں کرے گا۔

" ایک بزرگ نے فرمایا :-

اگر کسی شان و شوکت والے بادشاہ کے دو شاہزادے کسی بات پر آپس میں جھگڑا کر رہے ہوں اور ایک دوسرے کو برا بھلا کہہ رہے ہوں اور پاس کوئی آدمی کھڑا دیکھ رہا ہو اس کو بھی جوش آجائے۔

اور دونوں شاہزادوں میں سے کسی ایک شاہزادے کو یا دونوں کو وہ بھی گالی دینا شروع کر دے۔ تو کیا کوئی منصف مزاج آدمی اس آدمی کے اس فعل کو اچھا کہہ سکے گا اور کیا بادشاہ اس آدمی کو اس نامناسب حرکت کی وجہ سے سزا نہیں دے گا۔

نیز ایک بات اور بھی سمجھ میں آتی ہے۔

کہ ایک آدمی دوسرے کے اوپر اس صورت میں تنقید کر سکتا ہے جب کہ وہ خود اس دوسرے شخص سے علم و فضل۔ تقویٰ و طہارت اور درجہ میں بڑا ہو۔ اور جبکہ صحابہ کرام کے مقابلہ میں امت کے کسی فرد کو ظاہر ہے کہ ایسا حاصل نہیں ہوتا۔

تو کسی کو ان کے اوپر تنقید کرنے کا حق بھی حاصل ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

خدائے پاک ہم سب مسلمانوں کو خاتم النبیین حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع نصیب فرما دے۔ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت اور ان کی سیرت و کردار اور ان کے اخلاق و اعمال کی پیروی نصیب فرما کر دنیا و آخرت کی کامیابی سے سرفراز فرما دے۔

(آمین)

"مضامین نگار حضرات سے گذارش ہے کہ وہ قسطوار مضامین نہ بھیجیں ایک صفحہ سے زائد مضمون شائع نہیں کیا جائے گا"

(ادارہ)

ترجمان اسلام لاہور

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর

AHORE

price

عوامی جدوجہد کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنا دیا جائے گا ''

(مولانا مفتی محمود)

" جمعیۃ العلماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ ملک کے محنت کشوں، کسانوں، مزدوروں، طالب علموں اور متوسط طبقہ کے افراد نے اپنے حقوق کے لیئے جو جدجہد شروع کر رکھی ہے، اسے اسلام کے منافی قرار دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سامراجی ایجنٹوں اور مل مالکوں کے زرخرید ایجنٹوں کی طرف سے ملک میں خلافِ شرع سرمایہ داری اور جاگیرداری نظام کے بتوں کو پاش پاش کرنے کی عوامی جدجہد کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنا دیا جائے گا۔

مفتی محمود نے کہا کہ آئین سازی کا مسئلہ وقت کا اہم ترین مسئلہ ہے اور اگر عوام اسلام کی سربلندی چاہنے والوں کو منتخب کرنے میں ناکام رہے تو پاکستان میں اسلامی آئین کا معاملہ ہمیشہ کے لیئے کھٹائی میں پڑ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کی پیدائش اور پرورش خالص انگریزی ماحول ہوئی اور انگریزوں کی بخشی ہوئی سیاسی، اقتصادی مراعات سے قوم پر مسلط ہو گئے تھے انکی ہمیشہ یہ آرزو رہی ہے کہ اس خطۂ زمین پر جو بھی تبدیلیاں آئیں۔ ہر حال میں ان کو حاصل شدہ مراعات اور مفادات محفوظ رہیں اور پاکستان انکی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنے انہوں نے کہا آئندہ انتخابات فیصلہ کن کردار ادا کریں گے اور اگر اس پر قوم ایسے نمایندے اسمبلیوں میں بھیجنے میں کامیاب ہو گئی جو دین کو پوری طرح جاننے والے اور دین کو غالب لانے کے خواہاں ہوں تو دستور سازی اسلام کے مطابق ہو سکتی ہے ورنہ معاملہ پھر کھٹائی میں پڑ جائے گا انہوں نے کہا کہ آئین شریعت کانفرنس یہ ثابت کرنے کیلئے کافی ہے کہ قوم صرف اور صرف اسلام چاہتی ہے لیکن اسلام کے نام پر مفاد پرستوں اور بیرونی سامراجیوں کو ہرگز تحفظ نہیں دیا جائیگا۔

جمیعت علمأ اسلام کی تاریخی کانفرنس سے مودودی فرقہ بوکھلا گیا

" لاہور ۲۸ رجون (نمایندہ خصوصی) لاہور میں جمیعت علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عظیم الشان تاریخی آئین شریعت کانفرنس سے جماعت اسلامی بہت بوکھلا گئی ہے۔

اور وہ اپنے آرگن اخبارات کے ذریعے اس عظیم کانفرنس کو ایک معمولی سی کانفرنس کرنے کی ناپاک کوشش کر رہی ہے۔

اس سلسلے میں کل کراچی کے ایک روزنامہ نے ایک جلوس کی ایک فوٹو شائع کی تھی جس میں مولانا غلام غوث ہزاروی کار میں سوار تھے۔ حالانکہ یہ تصویر ۵ رجون کے کاروانِ جہاد کے جلوس کی تھی۔

اسی طرح لاہور کے ایک اخبار نے صحافتی بدیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کانفرنس کو معمولی کانفرنس ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ اور وہ برابر اس کے خلاف لکھ رہا ہے۔

امریکی سامراج کی ایجنٹ جماعتِ اسلامی کے اس چھیتڑے نے غلط بیانی کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ آئین شریعت کانفرنس نے اس کے آقاؤں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ اور یہ چھیتڑا اپنے آقاؤں کو تحفظ دینے کے لیئے جو ادٹ پٹانگ لکھ رہا ہے۔

اسے حق نمک ادا کرنے کی ایک صورت بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ عوام نے اس اخبار کی ہرزہ سرائی سے جو اثر لیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہفتہ کی شب کی نشست میں لاکھوں حاضرین نے اس اخبار کی جانبداری پر اس کے خلاف نعرے لگتے جماعت اسلامی کی بوکھلاہٹ کی بڑی وجہ ۲۶ رجون کا وہ عظیم الشان جلوس ہے جو لاہور کی تاریخ کا سب سے بڑا جلوس تھا۔

اور جس میں سخت گرمی کے باوجود لاکھوں فرزندانِ اسلام منظم اور پر وقار شریک ہوئے "

("روزنامہ" مغربی پاکستان لاہور)

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

دعوت و تبلیغ

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہٗ نے انسانوں کی تمام کامیابیوں کا دارومدار انسان کے اندرونی مایہ پر رکھا ہے۔ کامیابی اور ناکامی انسان کے اندر کے حال کا نام ہے۔ باہر کی چیزوں کے نقشے کا نام کامیابی اور ناکامی نہیں عزت و ذلت، آرام و تکلیف، سکون و پریشانی، صحت و بیماری انسان کے اندر کے حالات کا نام ہے۔ ان حالات کے بننے یا بگڑنے کا باہر کے نقشوں سے تعلق بھی نہیں۔ اللہ جل شانہٗ ملک و مال کے ساتھ انسان کو ذلیل کر کے دکھادیں اور فقر کے نقشے میں عزت دے کر دکھادیں۔ انسان کے اندر کی مایہ اس کا یقین اور اس کے اعمال ہیں۔ انسان کے اندر کا یقین اور اندر سے نکلنے والے عمل اگر ٹھیک ہوں گے۔ تو اللہ جل شانہٗ اندر کامیابی کی حالت پیدا فرمادیں گے۔ خواہ چیزوں کا نقشہ کتنا ہی پست ہو۔ اللہ جل شانہٗ۔ تمام کائنات کے ہر ذرے کے اور ہر فرد کے خالق و مالک ہیں۔ ہر چیز کو اپنی قدرت سے بنایا ہے۔ سب کچھ ان کے بنانے سے بنا ہے۔ وہ بنانیوالے ہیں۔ خود بنے نہیں اور جو بنا ہوا ہے۔ اس سے کچھ بنتا نہیں۔ جو کہ قدرت سے بنا ہے۔ وہ قدرت کے ماتحت ہے۔ ہر چیز پر ان کا قبضہ ہے۔ وہ ہی ہر چیز کو استعمال فرماتے ہیں۔ وہی اپنی قدرت سے ان چیزوں کی شکلوں کو بھی بدل سکتے ہیں

جاری کردہ:

قطبِ زمان شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

○

سرپرست و مدیر:

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

○

یکے از مطبوعات:

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

معارف الحدیث

وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انّ الرجل لیکون من اھل الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج والعمرۃ حتی ذکر سھام الخیر کلھا وما یجزیٰ یوم القیامۃ الّا بقدر عقلہ ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نماز بھی پڑھتا ہے روزہ بھی رکھتا ہے ۔ زکوٰۃ بھی دیتا ہے، اور حج بھی کرتا ہے اور عمرہ بھی کرتا ہے ۔ یہاں تک کہ جتنے بھلائی کے کام ہیں آپ نے سب کا ذکر فرمایا لیکن آخرت جو ثواب اس کو ملتا ہے وہ صرف اس کے علم و عقل کے مطابق ملتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

شرح :۔ دنیا میں آج بھی یہی دستور ہے ۔ کہ کسی انسان کی ظاہری محنت و مشقت پر نظر نہیں کی جاتی بلکہ اس کی عقل و فہم پر نظر کی جاتی ہے اسی لیے چھوٹی تنخواہ کے ملازمین کو دیکھیے کہ وہ کتنی مشقت اٹھاتے ہیں اور اس کے بدلے میں تنخواہ کتنی کم ملتی ہے ۔ اور اونچے ملازمین کتنی راحت سے ایرکنڈیشن کمروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور ان کو تھوڑے وقت میں تنخواہ بڑی ملتی ہے ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت مطہرہ میں عقل انسانی کو کتنی اہمیت دی ہے ۔ یہاں کام کی کثرت پر نظر نہیں کی جاتی بلکہ ضابطہ آئین یعنی بروقت ادائیگی، کیفیت اور اس قسم کے امور کا لحاظ رکھا جاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے کا ثواب صحابہ کرام کے مٹھی بھر جَو کے صدقہ کے ثواب کے مقابلہ میں کم ہے ۔ تو جو شریعت عقل کا اتنا لحاظ کرتی ہو ۔ بلکہ بے عقل سے خطاب نہیں کرتی جیسے بچہ مجنون وغیرہ ایسی شریعت کے متعلق یہ غلط فہمی کہ اس کے احکام پر عمل کرنا بے عقلوں اور بے وقوفوں کا حصہ ہے کتنی بے عقلی ہے ایک بی اے، ایم اے یا ایک کروڑپتی تاجر دنیا کے دائرہ میں کتنا ہی عقلمند سمجھا جاتا ہے لیکن شریعت کی نظر میں اس کا نام بے وقوفوں کی فہرست میں ہے ۔

اگر وہ خدا کی عطا کردہ فہم بصیرت کو اس کے صحیح محل میں صرف نہ کرے ۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر کوئی بڑے سے بڑا افسر غیر متعلق شعبوں میں اپنے وقت اور تجربہ کا بہترین حصہ صرف کرتے اور اپنے متعلقہ شعبے کو معطل کر دے تو حکومت کی نظر میں اس کی اس لیاقت کی کوئی حیثیت نہ ہوگی ۔

میرے ان متفرق کلمات پر اگر آپ غور کریں گے تو شریعت مطہرہ کے متعلق آپ کے دل سے بہت سی بدگمانیاں دور ہو جائیں گی اور یہ یقین ہو جائے گا کہ دین کا میدان بے عقلوں کے حوالے کرنے کا نہیں تھا ۔ اس میں اہل عقل کو آنا چاہیے مگر حسرت ہے کہ یک من علم را دہ من عقل باید ۔

گوئے توفیق و سعادت درمیاں افگندہ اند
کس بمیداں در نمی آید سواراں را چہ شد

ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار
(اسی میں عبرت ہے دیکھنے والوں کے لئے) پارہ ۳ ع ۱۰)

وعن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف عن الحرام ولا حسب کحسن الخلق ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ)

ترجمہ :۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوذر! سوچ کر کام کرنے سے بڑھ کر دانشمندی کی بات کوئی اور نہیں ہے ۔ اور جن باتوں سے شریعت نے روکا ہے اس سے باز رہنا کوئی تقویٰ نہیں اور اخلاق اچھے ہوں اس سے زیادہ اور کوئی شرف کی بات نہیں ۔

شرح :۔ حدیث کے ان تین مختصر جملوں میں معاش کا ذکر اور معاد کے سب اصول جمع کر دیئے گئے ہیں بشرطیکہ عقل سلیم اور نور بصیرت کے ساتھ آپ ان کو غور کے ساتھ پڑھیں اور ان کا مطلب سمجھ کر ان کے اوپر عمل کرنے کی کوشش کریں، یہاں صرف ایک مختصر جملہ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ عوام نہیں بلکہ بعض مرتبہ حکومتیں بھی عبادت کی کثرت پر نظر کر کے اسی کو معراج تقویٰ تصور کر لیتے ہیں ۔ حالانکہ بعض مرتبہ ان عبادات کے ساتھ کبھی کبھی شیطانی اغوا سے ایسی ایسی لغزشیں ہو جاتی ہیں جو ان تمام عبادات کے ثواب برابر کر دیتی ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا ۔ جانتے ہو مفلس کون ہے ؟ انہوں نے وہی جواب دیا جو سب کو معلوم ہے ۔ یعنی مفلس وہ ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ مفلس وہ ہے جو قیامت میں ہر قسم کی عبادتیں لیکر حاضر ہوگا، لیکن اس کی یہ تمام عبادتیں دوسروں کے حقوق کے عوض میں تقسیم کر دی جائیں گی ۔ اور وہ خالی کھڑا رہ جائے گا ۔ یہ ہے درحقیقت مفلس، جس کے پاس سب کچھ ہو لیکن بوقت ضرورت کچھ نہ رہے ۔

اس لیے حدیث میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے ۔ کہ تقویٰ کا معیار یہ ہے کہ تمام منہیات شرعیہ سے پرہیز کرے ۔ محرمات تو در کنار مشتبہ کاموں کے پاس نہ پھٹکے ۔ اس کے بعد اگر عبادتیں بھی نصیب ہو جائیں تو یہ سونے پر سہاگہ ہے ۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اگر خطرناک مریض دوا کے ساتھ پرہیز نہیں کرتا تو اس کو شفا کی امید رکھنا بیکار ہے

واللہ ولی التوفیق ۔

عن ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت الرجل یعمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اگر ایک شخص کوئی نیک عمل کرے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کریں اور اس سے محبت رکھیں تو کیا ریا میں داخل نہیں؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا ۔ یہ تو مسلمان کے لیے دنیا ہی میں نقد بشارت ہے ۔ اور آخرت اجر اس کے لیے محفوظ ہے ۔

شرح :۔ بنیادی لحاظ سے کسی عبادت کے اخلاص یا ریاکاری کے لیے ہونے کا دار و مدار اس عمل کے شروع کرنے کے وقت اس کی نیت پر ہے ۔ اگر عبادت شروع کرنے کے وقت خالص اللہ تعالیٰ کے لیے تھی اور اتفاقاً اس کی اس عبادت کو کسی نے دیکھ لیا تو اس کی عبادت میں نقص تو کیا پیدا ہوتا بلکہ اس کے لیے یہ باعث بشارت ہے ۔

ضروری اعلان

بعض حضرات ترجمانِ اسلام کی رقوم ملتان کے پتہ پر بھیج دیتے ہیں، حالانکہ بار بار یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ ترجمانِ اسلام کی خریداری کی رقوم، اعلان وغیرہ کی رقوم لاہور کے پتہ پر آنا چاہئیں تاکہ اندراجات میں تاخیر نہ ہو اسی طرح مضامین اور خبریں بھی براہ راست لاہور کے پتہ پر آنا چاہئیں ۔ بار بار اس امر کا بھی اعلان کیا جا چکا ہے !!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۷۰ء | قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۳۷

شذرات

احمد حسین کمال

انتخابات اور اسلام کی مدعی جماعتوں کے

قول و فعل کا امتحان

آنے والے انتخابات کا سر فہرست مقصود ملک کے لئے دستور تیار کرنا ہے۔ دستور کے بارے میں پاکستان کے مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ ہے کہ وہ خالصتاً اسلامی ہو اسلامی کا مطلب دستور کا قرآن و سنت کے احکام کے مطابق ہونا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا دستور صرف علماء دین ہی تیار کر سکتے ہیں۔ گذشتہ ۲۲ سال تک اگر ملک اسلامی دستور سے محروم رہا ہے تو صرف اس لئے کہ علماء دین کو دستور سازی کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ پہلی اور دوسری دستور ساز اسمبلیاں اگر اسلامی دستور بنانے میں ناکام رہیں تو صرف اس لئے کہ یہ اسمبلیاں علماء دین سے خالی تھیں۔ چنانچہ آنے والے انتخابات میں علماء دین کو کامیاب بنانا سب سے بڑا اسلامی فریضہ ہے۔ ہر وہ جماعت جو اسلام کا نام لیتی ہے، لیکن اسمبلیوں میں علماء دین کو بھیجنے کے لئے تیار نہیں ہے یا چند ایک سے زیادہ اور اکثریت کے ساتھ نہیں بھیجنا چاہتی، اس کا اسلامیت کا دعویٰ کسی حالت میں بھی قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔ آج اسلامیت کے دعوے کی کسوٹی یہ ہے کہ انتخابات میں اسلام کے عالموں کی کتنی تعداد بھیجی جا رہی ہے۔

دستور ساز اسمبلی میں وہی دستور تیار ہو کر منظور ہو سکتا ہے۔ جس کے پیش کرنے والے وہاں غالب اکثریت رکھتے ہوں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دستور ساز اسمبلی میں علماء دین کی غالب اکثریت کا پہنچنا ضروری ہے (باقی صفحہ ۱۴ پر)

سانحۂ ملتان کیا سبق دیتا ہے؟

ملتان میں پولیس اور عوام کے درمیان تصادم کا جو المیہ رونما ہوا۔ اس نے ملک کے تمام امن پسند اور بہی خواہ افراد کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ اس سانحہ میں متعدد قیمتی جانیں تلف ہوئیں اور سارا شہر بدامنی و اضطراب کی لپیٹ میں آگیا۔ کتنے ہی گھر سوگوار بن گئے اور کتنے ہی خاندانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

اس سانحہ کی تحقیقات کے لئے گورنر صاحب پنجاب نے ہائیکورٹ کے ایک جج صاحب کو مقرر کر دیا ہے۔ پولیس پر اس المیہ کی کتنی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کے لئے تحقیقات کے نتائج کا انتظار کرنا ہوگا۔

واقعات کے اعتبار سے اس کی ذمہ داری خواہ پولیس پر عائد ہو یا اس ہجوم پر جو پولیس کے مبینہ تشدد سے ہلاک ہونے والے شخص کی ہمدردی میں پولیس کے خلاف احتجاج کرتا ہوا سڑکوں پر نکل آیا تھا۔ اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہے کہ عوام پولیس اور نوکر شاہی کے موجودہ ڈھانچے سے قطعی مطمئن نہیں رہے ہیں انگریزوں کے دور کے اس نظام سے ہر شخص بیزار ہے اور انگریزوں کا عطا کردہ نظم و نسق کا یہ نظام فی الحقیقت خرابیوں اور بدعنوانیوں سے اتنا بھر چکا ہے کہ اس کی اصلاح کی تمام کوششیں بیکار جا چکی ہیں۔ اگر اس نظام میں تھوڑی بہت کوئی خوبی کبھی رہی بھی ہوگی تو وہ انگریزوں کے ساتھ ہی رخصت ہو چکی ہے اور وہ خوبی بھی دراصل حاکم قوم کے حق میں جانے والی تھی۔ عوام ہمیشہ ہی اس نظام باقی ص۱۳ پر

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ورنہ آئندہ بھی زیادہ سے زیادہ ۱۹۵۶ اور ۱۹۶۲ جیسے ہی دستور بن سکیں گے۔ جن کا حشر قوم دو بار دیکھ چکی ہے۔ اور جن کے دور میں اسلام کا جو کچھ گت بنتی رہی ہے۔ وہ بھی سب نے دیکھ لی ہے۔

جمیعۃ علماء اسلام اس حقیقت کو اول دن سے سمجھتی چلی آرہی ہے اور اس کی جد و جہد کا سارا رخ اس امر کی طرف رہا ہے کہ علماء کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو اسمبلیوں میں بھیجا جائے۔ آج بھی اس نے اکثر جگہ ایسے افراد کو نامزد کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اپنے اپنے علاقوں میں مسلمہ، معروف اور قابل اعتماد، دین کے عالم ہیں۔ اور مرکزی دینی شخصیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ اس میدان میں حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب قصبہ عبدالحکیم والے، حضرت مولانا عبداللہ صاحب بھلی والے (شجاع آباد) حضرت مولانا عبید اللہ انور صا[illegible] (لاہور) حضرت مولانا سراج احمد صاحب (دین پور) حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب (امروٹ) حضرت مولانا اسعد صاحب (رہیمی) حضرت مولانا پیر علی احمد صاحب (اسکرنڈ) جیسے گوشہ نشین مشائخ وقت کو لے آئی ہے۔ اسی قسم کے مسلمہ دینی افراد کو وہ مشرقی پاکستان سے بھی نامزد کر رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب اس درجہ کے علماء و مشائخ دستور ساز اسمبلی میں پہنچیں گے اور ان کی وہاں غالب اکثریت ہوگی، تو یہ بات بالکل یقینی ہو جائے گی کہ پاکستان کا دستور قرآن وسنت کے احکام کے عین مطابق بن جائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے اور آپ کی شریعت کے آخری و کامل شریعت ہونے کا قانونی نفاذ ہو جائے۔

جمیعۃ علماء اسلام کی یہ مہم ان عناصر کے لئے وجہ تشویش بنی ہوئی ہے۔ جو اسلام کو صرف سیاسی مقاصد اور تحریر فروشی کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو یہ تشویش اس وقت سے ہی لاحق ہو گئی تھی۔ جب جمیعۃ علماء اسلام کے قائد مفتی محمود صاحب نے گول میز کانفرنس میں اسلامی مطالبات کی آواز بلند کر دی تھی۔ ان عناصر نے ایوب خاں کی گول میز کانفرنس کی ناکامی کے بعد ہی محسوس کر لیا تھا کہ اب جمیعۃ علماء اسلام، اسلامی نظام کے قیام کی مہم کو براہ راست چلائے گی اور موجودہ رائے عامہ جو اس کے حق میں جا رہی ہے، مزید اس کی ہمنوا بن جائے گی۔ یہ عناصر نہیں چاہتے کہ ملک میں واقعتاً قرآن وسنت کے احکام نافذ ہو جائیں۔ اور ختم نبوت کو قانونی تحفظ حاصل ہو جائے۔ اس لئے کہ اس طرح ان کی تمام سیاسی گرم بازاری سرد پڑ جائے گی اور یہ اپنی مفاد پرستی کے تقاضے پورے کرتے رہنے سے محروم ہو جائیں گے بلکہ ان کی وہ تمام نام و نمود ماند پڑ جائے گی جو اسلام کا نام استعمال کرنے سے قائم ہے اور ساری تحریری شہرت خاک میں مل کر رہ جائے گی۔

چنانچہ ان عناصر نے گول میز کانفرنس کے فوراً بعد ہی جمیعۃ علماء اسلام کا راستہ روکنا شروع کر دیا تھا اور ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے مسئلہ کی اہمیت کو زائل کرنے کے لئے اسلام اور سوشلزم کی جنگ کا ساز چھیڑ دیا تھا۔ حالانکہ اگر پاکستان میں جمیعۃ علماء اسلام کے مطالبہ کے مطابق اسلامی نظام قائم ہو جائے۔ تو اسلام اور سوشلزم کی جنگ کا پاکستان کی سرزمین پر کوئی موقعہ باقی نہیں رہ جاتا۔ لیکن یہ عناصر اسلامی نظام کے قیام کے تو خود خواہاں نہیں مگر اپنی مفاد پرستانہ سرگرمیوں اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کے نام سے کوئی نہ کوئی کشمکش جاری رہے تاکہ وہ بھی اپنا کاروبار جاری رکھ سکیں۔ اس لئے انہیں جمیعۃ علماء اسلام سے زیادہ کوئی عنصر اپنا دشمن نظر نہیں آتا۔ جو شریعت اسلامیہ کو نافذ کر کے ہمیشہ کے لئے اس کشمکش اور مفاد پرستی کا خاتمہ کر دینا چاہتی ہے اور مغرب کی لادین جمہوریت واشتراکیت کے فروغ کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہنے دینا چاہتی

بہرحال جمیعۃ علماء اسلام ان عناصر کی تمام ہرزہ سرائیوں، الزام تراشیوں اور بدگوئیوں کے باوجود اسلامی نظام کے قیام کے مقصد کے لئے سرگرم عمل رہی اور اب اپنی انتخابی مہم کے ذریعہ اس نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کے پیش نظر صرف اسلام کا قیام ہے اور اس کے مخالفین اب تک جو جو الزام تراشیاں کرتے رہے وہ یکسر غلط اور بے بنیاد تھیں۔

جمیعۃ اور اس کے مخالفین کے درمیان حق و باطل کا امتیاز صرف اس ایک واقعہ سے ہی قائم ہو جاتا ہے کہ جمیعۃ انتخابات میں اکثر و بیشتر صرف علماء دین اور مشائخ ملت کو لا رہی ہے جبکہ اس کے مخالفین ابھی تک اس بارے میں مذبذب ہیں اور ان عناصر کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ جن کے چہرے مہرے تک اسلام سے بغاوت کی گواہی دے رہے ہیں۔

جمیعۃ کے مخالفین کا سہارا اب جمیعۃ کے خلاف جھوٹے افسانے گھڑنے تک رہ گیا ہے۔ یہ افسانے جمیعۃ کے مخالف اخبارات کا سرمایۂ اشاعت ہیں۔ لیکن سچ کی روشنی جھوٹ کی تاریکیوں پر بالآخر غالب آکر رہتی ہے اور انتخاب کا عملی مرحلہ اس غلبہ کو نمایاں کر رہا ہے۔

بقیہ شذرات: سانحہ ملتان کیا سبق دیتا ہے

کے ظلم کی چکی میں پستے رہے ہیں۔ اور اب اس نظام کے تمام بدترین خدوخال ابھر کر اوپر آچکے ہیں۔ جن کا سامنا پاکستان کے عوام کو ہر روز کرنا پڑ رہا ہے۔

پاکستان کی سب سے بڑی ضرورت نظم ونسق کے اس فرسودہ اور ظالمانہ نظام کو یکسر تبدیل کر دینا ہے لیکن یہ ضرورت اس وقت تک تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی جب تک عوام کو مکمل سیاسی آزادی اور عوامی حاکمیت کے حقوق حاصل نہیں ہو جاتے۔

بارہا کے تجربہ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ دیرپا اور مؤثر انتظامی اصلاح نہ تو سخت گیر قوانین سے ہو سکتی ہے نہ آمرانہ طریقوں سے۔ اگر یہ معاملات اصلاح پذیر ہو سکتے ہوتے تو مارشل لاء سے زیادہ مؤثر طریق اور کیا ہو سکتا تھا۔ لیکن نتائج سامنے موجود ہیں۔ ۱۹۵۸ء سے اب تک کی تاریخ سب کے سامنے ہے۔ سول انتظامیہ اسی ڈگر پر چل رہی ہے جس ڈگر پر انگریزوں کے دور میں تھی اور اپنی بدعنوانیوں و سخت گیریوں میں اس دور سے کہیں آگے نکل چکی ہے

مسلمان ملت کی روایت ہے کہ ایک غیر معروف بوڑھی عورت بھی وقت کے خلیفہ کا دامن پکڑ کر احتساب کر سکتی ہے۔ اور انگریزوں کی قائم کردہ انتظامیہ میں ایک بڑے سے بڑے شہری کو معمولی سے سپاہی و چپراسی سے بھی کوئی سوال کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ پاکستان جیسے ملک میں جو اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ آخر اسے ۲۳ سال ہونے کو آئے۔ وہ شہری آزادی کیوں نہیں دی جاتی جس کے بل پر وہ بھی اس بوڑھی عورت کی طرح وقت کے حاکموں سے سوال کر سکے۔ اس کے برعکس اسے بار بار پولیس کے تشدد اور انتظامیہ کی سخت گیری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پولیس اور انتظامیہ کے افراد بھی مجبور ہیں کہ وہ جس قسم کے نظام سے منسلک ہیں اس کا خاصہ ہی ایسا ہے جو انہیں اسلامی بھائی چارہ اور مساوات کی سطح پر نہیں آنے دیتا۔ اور یہ خرابیاں انہیں ورثہ میں ملی ہیں۔

پس ملتان کا المیہ چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ یہاں اسلامی اخوت و مساوات کا وہ نظام جلد از جلد قائم قائم کر دیا جانا چاہیئے۔ جس کا نمونہ خلفاء راشدین نے پیش کیا تھا۔

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کے کسی رہنما اور کارکن کی زندگی کو خطرہ لاحق ہُوا

تو اس کی ذمہ داری مودودی صاحب اور ان کے حواریین پر عائد ہو گی

مفتی محمود صاحب کا سخت ترین انتباہ

۹ ستمبر ۱۹۷۰ء کو کھروڑ پکا میں ایک عظیم جلسہ عام میں پچاس ہزار سے زیادہ سامعین کے سامنے تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود صاحب نے پرزور الفاظ میں فرمایا کہ مودودی صاحب اور ان کے دوست جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف خطرناک منصوبوں کے ساتھ کھل کر میدان میں آ گئے ہیں۔

آپ نے کہا کہ مودودی صاحب نے اچھرہ لاہور میں اپنی کوٹھی کے اندر اپنے قتل کے جس ڈرامائی منصوبہ کا انکشاف کیا ہے، اور اس میں نام لے کر جمعیۃ علماء اسلام کو ملوث کرنا چاہا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جمعیۃ کے رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف بدترین حربہ اختیار کرنے پر اتر آئے ہیں۔

مودودی صاحب نے پندرہ منٹ میں طلب کردہ کانفرنس میں جو بیان دیا ہے اور ۱۳ سالہ لڑکے سے جو کچھ کہلوایا ہے، اس کا مقصد جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں اور کارکنوں کو اپنے انتقام کا نشانہ بنانے کی راہ ہموار کرنا ہے

مفتی صاحب نے فرمایا کہ یہ فرض تو حکومت کا ہے کہ وہ اس واقعہ کی اصلیت کا پتہ چلائے اور ملک کو خطرناک حالات میں جانے سے بچائے لیکن میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ اس طرح کی کارروائی کر کے مودودی صاحب نے ملک میں بدترین سیاسی انتشار برپا کرنے کی کوشش کی ہے اور جمعیۃ کے خلاف اشتعال کی فضا پیدا کر کے جمعیۃ کے رہنماؤں کارکنوں کی زندگیوں کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

مفتی صاحب نے مارشل لاء حکومت اور صدر یحییٰ خاں کو متوجہ کیا کہ وہ مودودی صاحب کے تیار کردہ اس واقعہ کے مضمرات کی چھان بین کریں۔ اور اس سے پیدا ہونے والے خطرات کو سمجھیں اس سے نہ صرف یہ کہ آئندہ انتخابات کا تمام منصوبہ خاک میں مل جائیگا بلکہ سیاسی کارکنوں کے لئے آزادی اور اطمینان سے کام کرنا مشکل ہو جائے گا۔ مفتی محمود صاحب نے صاف صاف انتباہ کیا کہ اگر آئندہ جمعیۃ علماء اسلام کے کسی رہنما یا کارکن کو خطرہ لاحق ہُوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری مودودی صاحب کی جماعت پر ہو گی اور اس ذمہ داری میں سب سے بڑے حصہ دار مودودی صاحب سمجھے جائیں گے، جنہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کا نام لے کر اسے اپنی اس سازش کا نشانہ بنایا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کے قومی اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار

سلہٹ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کے ایک پریس ریلیز کے مطابق اس ضلع کے قومی اسمبلی کی کل گیارہ نشستوں میں سے نو نشستوں پر اور صوبائی اسمبلی کی دس نشستوں کے امیدواروں کے نام کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ باقی نشستوں کے امیدواروں کے نام کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

مولانا مخلص الرحمٰن صاحب (حبیب گنج)

مولانا سید رشید الحسن صاحب سابق جج (بابیا چنگ وغیرہ)

حضرت مولانا شرف الدین صاحب شیخ بھیڑا کالی (باہوبل وغیرہ) حضرت مولانا شیخ بشیر الدین صاحب کلورا (مولوی بازار) حضرت مولانا شیخ الحدیث نور الدین صاحب (گلاب گنج بالا گنج، بشونا تھ فینچو گنج) حضرت علامہ مشاہد علی صاحب شیخ الحدیث دار العلوم کنائی گھاٹ سابق ایم این اے۔ الحاج اے۔ ایس۔ ایم مبارک بی۔ ایل صاحب (صدر سلہٹ) حضرت مولانا محمود علی صاحب (چھاتک جگنا تھ پور) حضرت مولانا شیخ امین الدین صاحب (یاتو) حضرت مولانا شیخ عبد الحق صاحب

(نوٹ) نشست نمبر ا میں جو دو بزرگوں کا نام ذکر کیا گیا ہے ان میں کسی ایک کا عنقریب فیصلہ کر دیا جائیگا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف خطرناک سازش

پاکستان میں جس جماعت کی پالیسی، موقف، پروگرام طریق کار، تقریریں اور تحریریں سب سے زیادہ امن پسند، معتدل اور عوام میں اتحاد و خیر سگالی پیدا کرنے والی ہیں وہ جماعت صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جس کی قیادت و رہنمائی، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جیسے اکابر اور پختہ کار افراد کر رہے ہیں اور جس کے مایہ ناز کارکنوں میں مولانا ضیاء القاسمی، قاری نورالحق، عبدالشکور دین پوری اور ان جیسے سیکڑوں ہزاروں نوجوان علماء دگریجویٹ شامل ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام آج کچھ گروہوں اور لوگوں کی نظروں میں صرف اس لئے مغضوب بنی ہوئی ہے کہ اس نے ان کی ایسی پالیسیوں میں ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان کے مسلمانوں کے درمیان خطرناک کشت و خون برپا ہو سکتا تھا۔

جمعیۃ علماء اسلام سے ایک طبقہ ناراض ہی اس لئے ہے کہ اس نے ایسے سیاسی فتووں کی حمایت کیوں نہیں کی۔ جن کی رو سے مسلمان ملت کا ایک حصہ کافر بن جاتا ہے اور جن کے ساتھ ملت کے دوسرے حصہ کا خونریز تصادم ممکن ہو سکتا ہے۔

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کے اتنے واضح موقف کی روشنی میں جو فرد اور گروہ اس پر اشتعال انگیزی اور دشنام طرازی کا الزام عائد کرتا ہے۔ یقیناً اس کے دل میں خطرناک چور سمایا ہوا ہے۔

مودودی صاحب پر حملہ کا جو منصوبہ ان کی قیامگاہ اچھرہ لاہور سے ملک بھر میں نشر کیا گیا ہے۔ اس کی مشکوکیت سے قطع نظر اس منصوبہ کے ذریعہ مودودی صاحب نے بہ نفس نفیس اور بزبان خود جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب کو بطور خاص ہدف الزام بنایا ہے۔

اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے خلاف اشتعال پھیلاتی ہے۔ حالانکہ جہاں تک مودودی صاحب کے افکار و عقائد اور سیاسی نظریات کا تعلق ہے جمعیۃ علماء اسلام سب سے آخری جماعت ہے۔ جس نے دوسروں کی نسبت کم سے کم اور محتاط تر تنقید کی ہے

مودودی صاحب کے غلط سیاسی مسلک پر پاکستان کے قائم ہونے ہی سب سے پہلے مسلم لیگ کی صفوں سے اعتراضات ہوئے۔ سب سے پہلے نوائے وقت کے مدیر مرحوم حمید نظامی نے ان کی پاکستان دشمن سیاست کو بے نقاب کیا۔ سب سے پہلے تحریک پاکستان کے مسلم لیگی کارکنوں نے ان کی سیاسی روش کی غلطیوں کا مواخذہ شروع کیا اور مفصل کتابیں لکھیں۔

اسی طرح ان کے مذہبی نظریات پر گرفت کرنے والے سب سے پہلے افراد و گروہ علماء اہلحدیث، بریلی اور علماء تھانوی ہیں۔ اہل حدیث عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے ان کے مخفی نظریۂ انکار حدیث کو سب سے پہلے واضح کیا۔ مولانا سلیمان ندوی مرحوم نے سب سے پہلے ان کی مدعیانہ تحریکیت کے خلاف قلم اٹھایا۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مرحوم نے ان کی تحریروں میں بے دینی کی بو محسوس کی۔

علماء بریلی میں سے مولانا احمد سعید صاحب کاظمی اور مولانا محمود رضوی صاحب جیسے حضرات نے ان کے افکار کی خرابیوں پر گرفت کی۔

غرضیکہ خالص دینی اساس پر علماء اہلحدیث، علماء دیوبند و تھانہ بھون، علماء ندوہ، علماء بریلی، علماء شیعہ نے مودودی صاحب کے افکار کی غیر اسلامیت کو نمایاں کیا اور سیاسی و ملی بنیاد پر سب سے پہلے حمید نظامی مرحوم اور مسلم لیگ کے سابق کارکن حضرات نے مودودی صاحب کی سیاست کی تباہ کن روش کی نشان دہی کی۔

جمعیۃ علماء اسلام کا قصور یہ ہے کہ اس نے مذکورہ بالا مذہبی و سیاسی حلقوں کی زبانی و تحریری کوششوں سے آگے بڑھ کر سیاست و مذہب کے عملی میدان میں مودودی صاحب کی غیر اسلامی پیش قدمیوں کو روکا اور عوامی سطح پر ان کے ایسے افکار و روش کو تنقید کی سان پر رکھا۔ جن سے اسلامی عقائد، اسلامی تاریخ اور پاکستان کی اسلامی سیاست پر سخت ضرب پڑتی ہے اور جو پاکستان کے مسلمانوں میں تصادم برپا کرنے کا موجب بن رہے ہیں

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ قصور مودودی صاحب اور ان کے حواریین کے قریب سخت ناقابل معافی ہے۔ اس لئے کہ ان کے سیاسی عزائم اس طرح متاثر ہوتے ہیں چنانچہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت اور ان کے وابستگان پوری قوت کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف میدان میں نکل آئے اور مخالفت کا ہر ورہ حربہ اختیار کیا، جو بد سے بدتر ہو سکتا ہے کبھی کانگریسیت کا طعنہ دیا۔ حالانکہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نامۂ اعمال میں پاکستان کی شدید مخالفت کا سیاہ ترین باب ابھی تک موجود چلا آرہا ہے۔ کبھی اشتراکیت کا الزام جمعیۃ کو دیا۔ حالانکہ مغربی جمہوریت سرمایہ دارانہ نظام اور مغربی بلاک کی سامراجانہ پالیسیوں کے ساتھ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی موافقت یا عدم مخالفت ناقابل تردید ہے۔ اور کبھی یہ تاثر دیا کہ یہ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جو ان پر توہین انبیاء و صحابہ کا الزام عائد کرتی ہے۔ درآنحالیکہ مودودی صاحب کی بے شمار تحریریں آج بھی یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ ان سے کیسی کیسی زد انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام و اسلاف عظام کے مقام و مرتبہ پر پڑتی ہے۔

لیکن جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف یہ سب حربے ناکام ثابت ہوئے، اور مودودی صاحب اپنی ہر آن بدلتی ہوئی سیاسی و مذہبی روش کی بدولت اور سستی مقبولیت حاصل کرنے کی جا و بے جا کوششوں کے نتیجہ میں روز بروز اپنی جماعت کا وقار عوام میں کھوتے رہے۔ جبکہ جمعیۃ علماء اسلام اپنے ٹھوس اور خالص اسلامی طرز عمل کی وجہ سے عوام کے بہت قریب آگئی۔

اس صورت حال نے غالباً مودودی صاحب کو شدید مایوس و مضطرب کر دیا ہے اور اب وہ ایک نہایت ہی اوچھے حربے کے ساتھ جمعیۃ کے خلاف اترے ہیں ۱۲ سال کے ایک بچے کے نام سے ان کے قتل کے منصوبہ کے واقعہ پر انہوں نے جس ردعمل کو پریس کے حوالہ کیا ہے۔ وہ صاف صاف جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف ان کے منتقمانہ ارادوں کا ... آئینہ دار ہے اور ان کے اس جذبہ کا مظہر ہے کہ وہ اب جمعیۃ کے رہنماؤں کے خلاف متشددانہ لہر پیدا کرنا چاہتے ہیں اور کسی خفیہ گٹھ جوڑ کے سہارے ان پر حکومت کی ضرب بھی لگانا چاہتے ہیں۔

انہوں نے اس موقعہ پر جس طرح مارشل لاء کی دفعہ ۶۰ کا ذکر کیا ہے۔ اس سے ان کے عزائم کا اظہار ہو جاتا ہے۔

(باقی صفحہ [illegible] پر)

جمعیۃ علماء اسلام مودودی صاحب اور ان کے دوستوں کی دھمکیوں سے ہراساں نہیں ہو سکتی۔

وہ اسلام اور پاکستان کے مسلمان عوام کی سیاسی و مذہبی خدمت سے دست بردار نہیں ہوگی۔

وہ کسی فرد اور گروہ کو اسلام کی شریعت اور تاریخ پر دست درازی کی اجازت نہیں دے گی۔

البتہ ہم موجودہ حکومت سے یہ گذارش کریں گے کہ مودودی صاحب نے اپنے قتل کے جس منصوبہ کو جمعیۃ علماء اسلام کے بدنام کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس نے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں و کارکنوں کے لئے بعض خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر اور ارکان پر اس سے پہلے بھی حملے اور فائرنگ ہو چکی ہے اور متعدد مقامات سے ہمارے پاس یہ اطلاعات آئی ہیں کہ وہاں جمعیۃ کے کارکنان کو مودودی جماعت کے افراد کی انگیخت پر مقامی انتظامیہ کے بعض افراد نے پریشان کیا ہے۔

اس واقعہ کے بعد ان باتوں میں بہت کچھ اضافہ ہو سکتا ہے۔ جمعیۃ کے افراد کی زندگیاں خطرے کا شکار ہو سکتی ہیں۔ جمعیۃ کے کارکنان کو مقدمات میں پھانسا جا سکتا ہے۔

اگر جمعیۃ جیسی امن پسند اور معتدل جماعت اس طرح کی سازش کا نشانہ بن جاتی ہے تو اس کے بعد ملک میں سیاسی تصادم کے بہت زیادہ بڑھ جانے کے امکانات ابھر آئیں گے۔ اور یہ صورت حال ملک کے استحکام کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ کیا حکومت سیاسی اعتبار سے ناکام ہو جانے والی جماعتوں کے افراد کو یہ کھیل کھیلنے کی چھٹی دے دیگی؟

اس وقت یہ سوال پاکستان کے مستقبل کے لئے وجۂ تشویش بن گیا ہے۔ (ک)

لائل پور اور سرگودھا میں جمعیۃ گارڈ قائم کر دیا گیا

مولانا ضیاء القاسمی کی اپیل پر نوجوان دھڑا دھڑ اپنے نام لکھوا رہے ہیں

لائلپور۔ کل حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب کی سرپرستی میں نوجوانانِ اسلام کا ایک ولولہ انگیز اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا نے جمعیۃ گارڈ کے قیام کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ تمام ممالک اور خصوصاً اسلام کی تاریخ سے واضح ہے کہ ہر دور میں اٹھنے والی تحریک کو ہمیشہ نوجوانوں نے ہی تقویت پہنچائی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں نوجوانوں کا کردار بالکل واضح ہے۔ اسی طرح تحریک پاکستان میں بھی نوجوانوں کا حصہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ذرا ایک سال پیچھے کی طرف نظر دوڑائیں، تو یہی نوجوان طبقہ ہی تھا۔ جس نے ایک آمر کو مسندِ حکومت کو چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اسی طرح آج ہمارا ملک جن حالات سے دوچار ہے۔ اور مختلف جماعتیں صرف بنیادی نظریات کے لئے کام کر رہی ہیں۔ اور وہ نوجوانوں کو ان لادینی نظاموں کے لئے منظم کر رہی ہیں۔ ان حالات میں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ نوجوانوں کو صرف اور صرف محمدی نظام لانے کے لئے منظم کیا جائے۔ جو ہر باطل قوت کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ چند ایک جماعتیں اسلام کا نام بھی استعمال کر رہی ہیں۔ انہوں نے اسلام کا نام بطور سٹنٹ تو استعمال کیا۔ لیکن بجائے اسلامی قوانین نافذ کرنے کے انہوں نے اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی سازشیں کیں۔ اگر وہ اسلام کے نعرہ میں مخلص ہوتیں تو آج اس ملک میں اس قدر فحاشی، بددیانتی اور معاشی ناہمواریاں نہ ہوتیں۔ میں نہایت ہی ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اگر اس ملک میں محمدی نظام کے نفاذ کے لئے کوئی جماعت کام کر رہی ہے تو وہ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ہے۔ لہٰذا میں نوجوان طبقہ کو بھی اس نیک مقصد میں علماء حق کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

مولانا نے پھر اس بات کا اعادہ کیا کہ ہم ایسے اسلام کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے سے دریغ نہیں جو کہ مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔ اور جس نے قیصر و کسریٰ کے محلات کی دیواریں ہلا دیں۔

انہوں نے فرمایا کہ ہماری معمولی سی اپیل پر سینکڑوں نوجوانوں کا جمعیۃ گارڈ میں جوق در جوق شامل ہونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ قوم ہمارے ساتھ ہے۔ جبکہ دوسری جماعتوں کے قومی امیدواروں کے جلسوں میں پچاس سے لے کر سو تک حاضری ہوتی ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ گارڈ کے نوجوانوں نے اس بات کا عہد کر لیا ہے کہ وہ اپنے اس مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ اور اپنا تن، من، دھن کلمے والے کے اسلام پر قربان تو کر دیں گے۔ لیکن اس کو ذرہ بھر بھی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

مولانا ضیاء القاسمی سرگودھا بھی تشریف لے گئے تھے انہوں نے وہاں بھی جمعیۃ گارڈ قائم کر دیا ہے اور نوجوان دھڑا دھڑ جمعیۃ گارڈ میں اپنا نام لکھوا رہے ہیں۔

مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے کہا کہ نوجوانوں کا جمعیۃ گارڈ میں شامل ہونا مولانا درخواستی کے خلوص کا عکس، مفتی محمود صاحب کے تدبر اور فراست اور مولانا ہزاروی جذبہ جہاد کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عنقریب جمعیۃ گارڈ کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔

مولہ خذرانی ضلع قلات میں دفتر جمعیۃ کا قیام

مورخہ ۴ ستمبر بروز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا افتتاح ہوا۔ جس میں سرپرست جمعیۃ مولہ مولانا عبدالواحد صاحب فاضل دارالہدیٰ ٹھیڑی نے پرخلوص تقریر فرمائی۔ بعد میں اپنی موجودگی مندرجہ ذیل انتخاب کیا۔

امیر جان محمد صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد عمر صاحب ناظم اعلیٰ مولانا نور محمد صاحب۔ نائب ناظم محمد رمضان دکاندار مشیر محمد خان مہتمم مدرسہ بدر العلوم۔ سیکرٹری مولانا محمد عالم خازن صوفی رضا محمد صاحب

مجلس مشورہ

نائک محمد مراد صاحب اعلیٰ دینجو۔ محمد عمر درزی نفیس بشیر احمد صاحب۔ محمد شریف صاحب۔ مولا بخش صاحب

حلقہ چوڑیگر بازار شکار پور میں دفتر کا افتتاح

شکارپور۔ ۱۷ اگست ۷۰ء کو مقامی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوڑیگر بازار کا افتتاح کیا گیا۔ رسم افتتاح حضرت مولانا محمد عثمان صاحب (علی پور) کے دست مبارک سے انجام پایا۔ مقامی عہدیداران اور اراکین جمعیۃ کے علاوہ مولانا غلام نادر صاحب (شکارپوری)، حاجی عبدالمجید (سکھر)، مولوی بشیر احمد (سکھر) نے بھی شرکت کی مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ امیر نور محمد صاحب نائب امیر حافظ محمد صدیق (کلاں)، ناظم عمومی حافظ محمد صدیق (خورد) خازن حافظ نعمت اللہ۔ ناظم نشریات محمد اسماعیل۔

انتخاب علاقہ تحصیل شجاع آباد

جلال پور پیروالا

امیر — قاری محمد یعقوب صاحب
نائب امیر — صوفی بشیر احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ
ناظم اعلیٰ — مولانا غلام محمد صاحب
نائب ناظم — حکیم محمد قاسم صاحب
" " — محمد یعقوب گھڑی ساز
ناظم نشریات — سیٹھ ستار احمد بی اے
خازن — عبدالغفار صاحب نقشبندی

جھنڈ میانی علاقہ جلالپور پیروالہ

امیر — مولانا غلام رسول صاحب
نائب امیر — منشی محمد قاسم صاحب
" دوم — حاجی غلام محمد صاحب
ناظم اعلیٰ — صوفی غلام سرور
نائب ناظم — حافظ غلام قادر
خازن — صوفی اللہ بخش

عنایت پور

امیر — مولانا رحمت اللہ صاحب
نائب امیر دوم — گل محمد صاحب
ناظم اعلیٰ — ملک محمد یار صاحب
نائب ناظم — منشی احمد دین
ناظم نشرو اشاعت — مولوی ضیاء الدین
خازن — حاجی غلام قادر

میرپال پور

امیر — ملک الٰہی بخش نمبردار
نائب امیر — مولانا محمد پناہ
ناظم اعلیٰ — مولوی رسول بخش
نائب ناظم — مولوی منظور احمد
خازن — سیٹھ اللہ ڈیوایا

خان بیلہ

امیر — چوہدری محمد رمضان صاحب
نائب امیر — چوہدری شان محمد
نائب امیر دوم — حاجی اللہ وسایا صاحب
نائب امیر سوم — ڈاکٹر احمد بخش
ناظم اعلیٰ — ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
نائب ناظم — چوہدری شیر محمد
ناظم نشرو اشاعت — ڈاکٹر محمد رمضان
خازن — حافظ غلام قادر

معاونین — بستری نادر بخش، شیخ امیر احمد شیخ عبدالحکیم۔

غازی پور

امیر — حضرت مولانا شبیر احمد شاہ صاحب
نائب امیر — قاضی سعید احمد صاحب
ناظم اعلیٰ — خواجہ محمد شفیع صاحب
نائب ناظم — مولانا ثناء اللہ صاحب
خازن — حافظ عزیز الرحمٰن صاحب

ماضی کی ایک اور شمع فروزاں بجھ گئی

عظیم دینی اور علمی شخصیت کی وفات حسرت آیات کا المناک سانحہ

میاں چنوں ضلع ملتان کے معمر اور عظیم ترین بزرگ پیر طریقت مولانا محمد ابراہیم صاحب کا بھی انتقال ہو گیا ہے۔

مولانا نہ صرف اس علاقہ ہی کی بزرگ شخصیت تھے بلکہ اس وقت مغربی پاکستان کے گنے چنے باقیات السلف میں سے تھے۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائے پوری جیسے اسی صدی کے اوائل کے بزرگ ترین نفوس سے اکتساب فیض کیا اور دینی علوم حاصل کئے تھے۔

خود نہایت متقی، پرہیزگار اور عالم باعمل تھے بے شمار افراد نے آپ سے استفادہ کیا اور تربیت حاصل کی۔

مولانا نے تمام دینی وسیاسی تحریکات میں بیش از بیش حصہ لیا اور تحریک خلافت سے تحریک ختم نبوت تک برابر حصہ لیتے رہے۔ حتیٰ کہ ان تحریکات کے سلسلے میں دار و رسن کی منزلیں بھی طے فرمائیں۔

آپ کا وجود دینی حلقوں کے لئے نہایت غنیمت تھا۔ آپ کی وفات سے ایک ایسا خلاء پیدا ہوا ہے جس کا پُر ہونا نہایت مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان اور وابستگان کو صبر عطا کرے۔

مولانا کی جدائی ملت اسلامیہ کا مشترکہ غم ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بھلوال سے قومی اسمبلی کے امیدوار

جناب صوفی احمد یار صاحب کو نامزد کیا گیا ہے

مولانا جلال الدین صاحب امیر جمعیۃ بھیرہ نے تحصیل کے پندرہ اہم مقامات کا دورہ کیا۔ چک ردا اس۔ خان محمدہ، چک میرلن، حافظ آباد، کوٹ مومن۔ ڈوڈیاں۔ دیوان پور۔ ٹبی والا۔ ہجن۔ بھلوال شہر، بھیرہ شہر۔ منڈی بھلوال۔

مولانا نے ہر جگہ جمعیۃ علماء اسلام کے منشور پر روشنی ڈالی

مجلس شوریٰ اور پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ اور پارلیمنٹری بورڈ کا مشترکہ اجلاس ۲۶ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ ملتان مدرسہ قاسم العلوم میں منعقد ہو رہا ہے پہلا اجلاس شام کو ۴ بجے شروع ہوگا۔

اجلاس میں بعض نہایت ضروری امور اور انتخاب میں امیدواروں کی درخواستوں پر غور کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔

اجلاس کی صدارت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام فرمائیں گے۔

محمد اکرم
ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

مولانا مجاہد الحسینی کو صدمہ

بڑے افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاری ہے کہ خدام الدین کے محترم مدیر جناب مولانا مجاہد الحسینی صاحب کی پھوپھی صاحبہ رحلت فرما گئی ہیں۔ مولانا کے لئے پھوپھی صاحبہ کا وجود والدہ کا درجہ رکھتا تھا۔ ان کی وفات سے مولانا کو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ ہم مولانا کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

مودودیات

احمد حسین کمال

مودودی ازم کا ایک تازہ ترین نمونہ

ہفت روزہ "ایشیا" لاہور سے ماخوذ

مودودی جماعت کا آرگن ہفت روزہ ایشیا لاہور کے ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں ایک طویل مضمون صفحہ ۱۵ سے صفحہ ۱۶ تک اور صفحات کی ترتیب بگڑ جانے کی وجہ سے صفحہ ۱۲ سے صفحہ ۱۴ تک شائع ہوا ہے جس میں مفتی محمود صاحب، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے منسوب اقتباسات اخبارات کے حوالوں سے نقل کر کے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ یہ سب کچھ سوشلزم کی حمایت میں ہے — صفحہ ۱۳ پر روزنامہ "مساوات" لاہور میں شائع ہونے والی میری تحریروں کے بھی چند اقتباسات دے کر میرے اشتراکی ہونے کا ثبوت بھی بزعم خویش مہیا کیا گیا ہے

یہاں جھوٹ اور الزام تراشی کے اس طومار اور پلندے کا تجزیہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ایک حوالہ کا ذکر کر کے یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ حضرات دوسروں کی تحریروں میں قطع برید کر کے کیا کیا ہاتھ کی صفائی دکھا جاتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے آقاؤں کا حق نمک ادا کر کے (معاف کیجئے گا میرے بارے میں بھی ایشیا کی اس تحریر میں یہ ہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، جو "عطائے تو بہ لقائے تو" کے مطابق دالیس ارسال ہیں) دوسروں پر الزام تراشی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

ایشیا کے اس مضمون میں ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء کے "مساوات" میں شائع ہونے والے میرے مضمون کا ایک ٹکڑا دیا گیا ہے۔ جس کے درمیان سے نہایت عیاری کے ساتھ ایک جملہ حذف کر دیا ہے۔ جس سے اس ٹکڑے کا مفہوم قطعی بدل جاتا ہے۔ تحریف کا یہ شاہکار آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ پہلے ایشیا میں نقل ہونے والا اقتباس پڑھیں۔

> "دین کی روشنی میں ضابطے اور قوانین مقرر کئے جا سکتے ہیں اور اس روشنی میں نوع انسانی کے ان تجربوں کی صداقت کو پرکھا جا سکتا ہے، جو اس نے علمی، اخلاقی، معاشرتی، تہذیبی، سیاسی، اقتصادی اور معاشی میدانوں میں اب تک کئے ہیں۔ ان میں سے جو تجربات دین کی روشنی میں صداقت کے حامل نکلیں، انہیں نوع انسانی کے فائدہ و نفع کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خواہ وہ فکری و نظریاتی علوم ہوں یا جمہوری و اشتراکی تجربات ہوں"۔
>
> (ایشیا لاہور ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء)

اب آپ ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء کا "مساوات" نکالیں۔ اور اس میں نشان زدہ آخری فقرہ ملاحظہ کریں۔ لکھا ہے:

> "انہیں نوع انسانی کے فائدہ و نفع کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے، ورنہ سب کے سب رد کر دیئے جانے کے قابل ہیں۔ خواہ وہ فکری و نظریاتی علوم ہوں یا جمہوری اور اشتراکی تجربات ہوں"۔

دیکھا! اس جملے میں سے نشان زدہ حصہ حذف کر کے کس طرح ان اسلام پسند صالحیت کے مدعیوں نے میری عبارت کا ایک خود ساختہ مفہوم تیار کیا اور اسے مجھ سے منسوب کر کے میرے اشتراکی ہونے کی دلیل بنا لیا۔ وہ عبارت جس میں میں نے جمہوری اور اشتراکی تجربات کے قابل رد ہونے کا ذکر کیا تھا، "ورنہ سب کے سب رد کر دیئے کے قابل ہیں" کا ٹکڑا درمیان سے حذف کر کے اس سے جمہوری و اشتراکی تجربات کے قابل قبول ہونے کا مفہوم پیدا کیا۔

یہ ہے اس جماعت کے ذمہ داروں کی علمی تحقیق کا حال۔ اور اس ایک مثال سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دوسروں پر الزام تھوپنے کے لئے ان کی عبارتوں میں یہ حضرات کیا کیا قطع برید کر ڈالتے ہیں اور پڑھنے والوں کو کیسا کیسا گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

"ایشیا" میں اپنی تحریر کا یہ اقتباس پڑھ کر میں خود چونک اٹھا۔ کہ میری قلم سے یہ کیا نکل گیا۔ لیکن فوراً ہی ان لوگوں کی ہاتھ کی صفائیوں کا خیال آیا اور "مساوات" کا ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء کا پرچہ نکال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ صالح قلم کی عیاری نے عبارت کے درمیان سے ایک ٹکڑا حذف کر کے یہ مفہوم پیدا کیا ہے۔

اندازہ کیجئے کہ ایسے لوگوں سے علم کو، دین کو، صداقت کو، دیانت کو، شرافت کو کیسے کیسے خطرات لاحق ہیں اور قلم کے سہارے سے یہ لوگ کیا کیا بگاڑنے پر اترے ہوئے ہیں۔

مجھ جیسے ناچیز آدمی کی تحریروں کے ساتھ ان کا یہ طرز عمل ہے تو بڑوں اور اسلاف کی تحریروں کو انہوں نے جس طرح مسخ کیا ہوگا اس کا تو تصور بھی آسان نہیں ہے۔

اس مثال سے اس سارے پروپیگنڈے کی قلعی کھل جاتی ہے جو وہ جمعیۃ علماء اسلام کو اور دوسرے اہل حق کو اشتراکی، کانگرسی وغیرہ ثابت کرنے کے لئے برپا کئے ہوئے ہیں۔

ضروری اعلانات

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد اسلوب قریشی نے کہا ہے کہ جو جھنڈا گذشتہ کنونشن میں بنایا گیا تھا، بعض ناگزیر حالات کے باعث منسوخ کر دیا گیا ہے۔ جمعیۃ طلباء اسلام کی کوئی شاخ ابھی کسی قسم کا جھنڈا استعمال نہ کرے۔

اعلان داخلہ

مدرسہ شمس العلوم بستی مولویاں ضلع رحیم یار خاں میں دورہ قراٰۃ و میراث کا یکم شعبان ۱۳۹۰ھ سے شروع ہو کر ۲۰ رمضان شریف تک ہوگا۔ (محمد شریف اللہ مہتمم مدرسہ شمس العلوم)

پرچم نبوی کے اقسام وکیفیات

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کی حدیث میں دو قسمیں آئی ہیں (۱) اللواء (چھوٹا جھنڈا) (۲) رایۃ (بڑا جھنڈا) چنانچہ نہایہ میں: الرایۃ العلم الضخم کہ رایۃ بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں وکان اسم رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقاب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔ اور مغرب میں یوں تحریر ہے کہ لواء لشکر کے چھوٹے جھنڈے کا نام ہے اور رایۃ لشکر کے بڑے جھنڈے کا نام ہے۔ اور اس کو ام الحرب (اصل جنگ) بھی کہا جاتا ہے۔ اور علامہ توربشتیؒ نے فرمایا کہ رایۃ وہ مرکزی جھنڈا ہوتا تھا۔ جس کو جنگ کا سپہ سالار سنبھالے ہوئے تھا۔ اور اس کے اردگرد معرکۂ جنگ بپا ہوتا تھا اور لواء چھوٹا پرچم ہوتا تھا۔ جو محض امیر کے مقام و خیمہ کی علامت ہوتا تھا۔ جہاں کہیں امیر کی رہائش منتقل ہوتی تھی، وہ بھی وہیں منتقل کر دیا جاتا تھا۔ ہاں البتہ بعض محدثین نے لواء بڑا جھنڈا قرار دیا ہے۔ لیکن وہ باعتبار میدان حشر کے ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا۔ جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور بقیہ بنی نوع انسان ہوں گے۔

رہی یہ بات کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں کے رنگ کیسے تھے تو حدیث شریف میں ہے کہ لواء (چھوٹا جھنڈا) سفید رنگ کا تھا اور بڑے جھنڈوں میں ایک احمر (سرخ رنگ) اغبر (مٹی رنگ) صفراء (زرد رنگ) کا پرچم بھی احادیث میں آیا ہے لیکن جمہور محدثین صفراء، احمر و اغبر کی روایت میں سے صرف اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کو سفید و سیاہ دھاریوں والا قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی مرکزی جھنڈے کا نام عقاب ہے۔ اور اسی کو معرکۂ بدر و غزوۂ موتہ میں صحابہ کرامؓ نے لہرایا و سربلند کیا۔

ماخذ حوالہ جات

(۱) مغرب جلد اول ص۲۲۲ و جلد دوم ص۲۷ و ص۲۴ (۲) کشف الغمہ جلد ۲ ص۱۶۳ (۳) اشعۃ اللمعات ج سوم ص۳۷ (۴) انوار المحمود ج ۳ ص۱۱۹ (۵) مختصر علی فقط منذری ج ۳ ص۴۰ (۶) التعلیق الصبیح ج ۴ ص۲۵۶ (۷) مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۵ ص۳۲۱۔

یورپ کے بعض مستشرقین کی فریب خوردگی

چونکہ احادیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب ذکر کیا گیا ہے۔ اس لفظ عقاب کی بنا پر بعض مستشرقین نے یہ لکھ دیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے پر عقاب (شاہین) کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرکزی جھنڈے کا نام عقاب تجویز فرمایا۔ جس میں مومن کی عسکری پرواز کی سربلندی کی طرف اشارہ تھا۔

ذکر و بیان احادیث

(۱) عن موسیٰ بن عبیدہ مولیٰ محمد ابن القاسم قال بعثنی محمد ابن القاسم الی البراء بن عازبؓ یسئلہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال کانت سوداء و مربعۃ من نمرۃ

(مسند احمد ابن حنبل و ترمذی و ابن ماجہ)

محمد ابن قاسم کے غلام موسیٰ ابن عبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے براء بن عازبؓ کے پاس بھیجا۔ تاکہ میں ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں کہ وہ کس قسم کا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا جھنڈا چوگوشہ سیاہ و سفید دھاریوں والا تھا۔

فائدہ :- اس حدیث شریف میں لفظ نمرہ کے معنی سیاہ و سفید دھاریوں کے ہیں جیسا کہ رئیس المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بذل المجہود فی حل ابی داؤد ج ۳ ص۲۳ اور دنیائے اسلام کے عظیم محدث ملا علی القاری نے مرقاۃ ج ۷ ص۲۲۵ اور حاشیہ ابی داؤد للعلامہ سید علی بن سلیمان ص۱۱۳ اور لمعات کے مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لمعات ص۳۷ ج ۳ میں غرضیکہ تمام شارحین حدیث محدثین اس پر متفق ہیں کہ نمرہ اس چادر کو کہا جاتا ہے جس میں سیاہ و سفید دھاریاں ہوں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا اسی نمرہ سے بنایا جاتا تھا نیز اس حدیث کے لفظ مربعۃ کی تشریح قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے کوکب الدری ج ۱ ص۲۳ پر یوں منقول ہے :- قولہ مربعۃ من نمرۃ ولعلہا انتصفت حتیٰ صارت مربعۃ فان النمرۃ لا تکون مربعۃ بل طولہا ازید عن عرضہا کما فی الرداء۔ یہ عبارت علماء کرام کے لئے

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم

احادیث کی روشنی میں

مولانا عبدالعلیم جالندھری مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔ ـــــ لائلپور

دعوت فکر ہے ۔ (۲) عن ابن عباسؓ قال کانت رایۃ النبی (صلی اللہ) علیہ وسلم سوداء ولواءہ ابیض (ترمذی وابن ماجہ)

پرچم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تحقیقی نظر

ترجمہ حدیث رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؒ بن قاسم کے غلام موسیٰ بن عبیدہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ صحابی کی خدمت میں یہ سوال پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کیسا تھا؟ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا: چوگوشہ کالے رنگ کا سفید و سیاہ دھاریوں کا تھا جیسے چیتے کی کھال ہوتی ہے۔" (مشکوٰۃ شریف ص۳۳۸)

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم

احادیث کی روشنی میں

مولانا عبدالعلیم جالندھری مدرس مدرسہ اشرف المدارس ۔ ——— لائلپور

دعوتِ فکر ہے ۔ (۲) عن ابن عباسؓ قال کانت رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوداء ولواء ابیض (ترمذی وابن ماجہ)

پرچم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

...نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تحقیقی نظر

ترجمہ حدیثِ رسول ... صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؒ بن قاسم کے غلام موسیٰ بن عبیدہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ صحابی کی خدمت میں یہ سوال پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کیسا تھا؟ حضرت براء بن عازب نے فرمایا: چوگوشہ کالے رنگ کا سفید و سیاہ دھاریوں کا تھا جیسے چیتے کی کھال ہوتی ہے“۔ (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۳۸)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ و سفید دھاریوں والا تھا اور آپ کا چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

فائدہ ۔ حدیث شریف میں لفظ سودا ء پر تمام محدثین نے یہی لکھا ہے کہ اس سے مراد خالص سیاہ نہیں ہے بلکہ سیاہ و سفید دھاریاں مراد ہیں ۔ جیسا کہ حضرت گنگوہیؒ سے کوکب الدری ج اول صہ ۳۱۴ پر منقول ہے

ثم انما ذکر من سوداء فانما ھو تغلیب اونیا وعلیٰ ما کان یبصر من بعید والا فقد کان فیہ خطوط سودٌ وبیض (فافہم واستقم)

اے معشر علماء کرام مذکورہ بالا عبارت پر غور فرمایئے

نوٹ ۔ علامہ ابو الشیخ اصبہانیؒ المتوفی ۳۶۹ھ نے اپنی کتاب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء یعنی چھوٹا جھنڈا اور رائۃ یعنی بڑے جھنڈے پر بارہ احادیث نقل فرمائی ہیں ۔ اختصار کے پیش نظر ہم صرف ایک حدیث اور ذکر کرتے ہیں ۔

(۳) عن الحسنؓ قال کانت رائیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسمّی العقاب ۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے بڑے جھنڈے کا نام عقاب رکھا جاتا تھا ۔

صحابہ کرام کی جاں نثاری

حدیث شریف میں آتا ہے کہ غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہؓ پرچم نبوی تھامے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ کفار نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا ۔ یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے ۔ ان کے شہید ہوتے ہی حضرت جعفر طیارؓ دوڑ کر آگے بڑھے ۔ اور پرچم نبوی کو فضاء میں سربلند کر دیا ۔ حضرت جعفرؓ نے بہت سے کفار کو قتل کیا ۔ آخر ان کا گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا اور وہ پیادہ دشمن سے لڑتے رہے ۔ دشمنوں نے جب ان کو بھی اپنے نرغہ میں لے لیا ۔ بالآخر ان کا دایاں ہاتھ کٹ کر الگ جا پڑا ۔ مگر انہوں نے بائیں ہاتھ سے جھنڈے کو سنبھالے رکھا ۔ اور جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو پرچم نبوی کو گردن سے لگا کر سینے سے سنبھالے رکھا ۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں شہید ہو گئے ۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے آگے بڑھ بڑھ کر علم نبوی کو اپنے ہاتھ لے لیا ۔ تھوڑی دیر لڑ کر یہ بھی شہید ہو گئے اور اسلامی پرچم گر گیا ۔ اتنے میں حضرت ثابت بن اقرمؓ نے جھٹ آگے بڑھ کر پرچم نبویؐ کو اٹھا لیا اور تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت خالد بن ولید اس پرچم کو لے کر دشمنوں پر حملہ آور ہوئے اور ان کے بعد ان کی یکے بعد دیگرے سات تلواریں اس جنگ میں ٹوٹیں ۔ اور آخر فاتح ہوئے ۔

حرفِ آخر

آخر میں ان علماء کرام کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے جو محض تعصب و طعنہ زنی کی بنیاد پر جمیعۃ علماء اسلام کے پرچم کے خلاف اخبارات میں بیان بازی کرتے ہیں ۔ کہ تاریخ بنو امیہ، بنو عباس کی آڑ لے کر احادیث نبویؐ کو جھٹلانا کم از کم ہمارے اکابر کا طریق نہیں ہے ، اور بعض بیچارے تو بالکل جاہل قسم کے لوگوں نے خوابوں میں کالے رنگ نظر آئے تو وبا کی علامت ہے کہہ کر چاند پر تھوکنے کی کوشش کی ہے ۔ ایسے لوگوں کو ادب سیکھنا چاہیئے کہ جس جھنڈے کا تذکرہ احادیث میں واضح طور پر موجود ہو ۔ اس کو جھٹلانے کے لئے خوابوں کی تعبیروں کی کتابوں کا سہارا لینا جائز نہیں ہے ۔ ہاں اس حد تک میں ان طعنہ زن حضرات کا ممنونِ کرم بھی ہوں کہ اگر وہ طعن و تشنیع کا راہ اختیار نہ کرتے تو اتنی کتب کی اوراق گردانی کی مجھے سعادت نصیب نہ ہوتی ، کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ جہل علم سے نہ ٹکرائے تو علم کے مخفی پہلو واشگاف نہیں ہو سکتے ۔

آخر میں تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ جماعت جس کے اکابر نے اپنے پرچم میں بھی اتباع سنت کو ملحوظ خاطر رکھا ہو ، بھلا وہ کب کسی غیر اسلامی ازم کو قبول کر سکتی ہے ۔ لہذا اپنا دستِ تعاون بڑھائیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر اس مملکت خداداد میں اسلامی آئین کے نفاذ کی جدوجہد میں شریک ہو کر پرچم نبوی کو سربلند کرنے کا عزم و عہد کریں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا ناصر و مددگار ہو (آمین)

امتنان و اعتذار

اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ بندہ سے کوئی طرز استدلال میں خامی ہو گئی ہو ، تو شفقت سے تنبیہ فرما دیں اور (والعذر عند کرام الناس مقبول) پر عمل پیرا ہوں ۔

نیز بندہ مولانا فضل امین صاحب صدر مدرس مدرسہ جامعہ قاسمیہ کا ممنون و مشکور ہے کہ انہوں نے کتب احادیث کے حوالہ جات کے لئے برابر محنت کی اور بندہ سے پورا پورا تعاون فرمایا ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ وصحابہٖ اجمعین ۔

محمد اسلم بیگ

گلہائے رنگا رنگ

● — مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کونسل مسلم لیگ میں شامل ہوجائیں گے — علامہ حسن جارچوی

(حریت ۹ر اگست)

اور مولانا احتشام الحق اپنے آپ کو پیپلز پارٹی سے وابستہ کرلیں گے۔

● — پولیس نے خانہ دار خواتین کو نیم برہنہ حالت میں مکان سے نکال دیا — ایک خبر

آخر پولیس جو ٹھہری۔

● — پاکستان میں ایرانی شہنشاہیت کی ۲۵۰۰ ویں سالگرہ دھوم دھام سے منائی جائے گی۔

(ایک خبر)

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے قومی خزانے میں لاکھوں کی رقم فالتو پڑی ہے۔

● — پیپلز پارٹی سرحد سے ۹۵ فیصد نشستیں حاصل کرے گی — محمد حیات شیرپاؤ

(مساوات ۹ر اگست)

معلوم ہوتا ہے شیرپاؤ صاحب کو بھی میاں طفیل محمد والی بیماری لاحق ہوگئی ہے۔

● — جماعت اسلامی آئندہ انتخابات میں ترازو کو اپنا انتخابی نشان بنائے گی — ایک خبر

— ڈنڈی ماروں کے لئے لمحہ فکریہ

● — مزدور کارخانہ داروں سے تعاون کریں —

(مسٹر مشیر احمد پیش امام کا مشورہ)

— لیکن آپ یہ مشورہ بحیثیت "مشیر" دے رہے ہیں یا بحیثیت "پیش امام"۔

● — سوات کے ضلعی افسر رشوت ستانی کے خلاف درخواستیں پھاڑ کر پھینک دیتے ہیں — ایک شکایت

— اگر یوں نہ کریں تو افسر کیسے کہلائیں؟

● — انتخابی جدوجہد "اسلامی نقطہ نظر" سے جہاد ہے (امیر جماعت اسلامی سرگودھا)

— جبکہ مودودی نقطہ نظر سے انتخابی جدوجہد حرام قرار دی جا چکی ہے۔

● — بھارت میں ہزاروں کسانوں نے جاگیرداروں کی زمینوں پر زبردستی قبضہ کرلیا — ایک خبر

— پاکستانی جاگیرداروں کے لئے مقام عبرت

● — "مسٹر بھٹو یوں بھونکتے ہیں جس طرح کتے بھونکتے ہیں"

(جناب بروہی سابق وزیر قانون)

— حالانکہ مسٹر بھٹو کو جناب بروہی جیسی پارلیمانی زبان استعمال کرنی چاہیئے۔

● — عوامی لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو آزادیٔ کشمیر کے لئے مؤثر اقدامات کررہی ہے۔

(عوامی لیگ میں شامل ہونے والے چند کشمیریوں کا بیان)

— لیکن آپ عوام کو کیوں ان "اقدامات" سے بے خبر رکھنا چاہتے ہیں۔ زیادہ نہیں تو دو ہی کی نشاندہی کردیجئے تاکہ دوسرے بھی آپ کے شریک سفر ہوسکیں۔

● — فلمی اداکار سنتوش کمار میاں طفیل محمد کے مقابلے میں قومی اسمبلی کا انتخاب لڑیں گے۔

(ایک خبر)

— جیت کس کی ہوتی ہے، فلمی اداکار کی یا سیاسی اداکار کی؟ یہ تو بعد کی بات ہے۔ البتہ فی الحال یہ پیشینگوئی ضرور کی جاسکتی ہے کہ اگر لوگوں نے اداکاری کو سامنے رکھ کر ووٹ دیئے تو میاں طفیل محمد سنتوش کمار سے بازی لے جائیں گے۔

● — عوام آزمائے ہوئے سیاستدانوں سے ہوشیار رہیں — صاحبزادہ فیض الحسن

— جی ہاں اس کے ساتھ ساتھ ہم آزمائے ہوئے علماء سے بھی اچھی طرح باخبر ہیں۔

● — لاہور کا سنسر بورڈ اس لئے ختم کیا گیا ہے کہ یہاں کے ممبر کرپٹ" (بدعنوان) ہوگئے تھے۔

(نوابزادہ شیر علی خاں)

— تو کیوں نہ اس استدلال کی روشنی میں ان تمام سرکاری محکموں کو بھی توڑ دیا جائے۔ جن میں ۳۰۳ بدعنوان افسر شامل تھے اور اب بھی نہ جانے کتنے افسر موجود ہیں؟

● — شہروں میں سیاسی پارٹیوں کے پرچم لہرانے کی وبا میں اضافہ — (ایک خبر)

— کپڑا بیچنے والوں اور درزیوں کی بے رمضان کی عید!

● — کشتیہ میں ہیضہ پھیلنے سے ۸۵ افراد ہلاک ہوگئے — (ایک خبر)

— خاندانی منصوبہ بندی والوں کے لئے مژدۂ جانفزا۔

● — "کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو شورش کاشمیری کی قلم یا زبان کو خرید سکے"۔

(آغا شورش کاشمیری)

— ویسے بعض چیزیں مفت بھی تو حاصل کی جاسکتی ہیں۔

● — فلمسازوں کو نظریہ پاکستان پر مبنی فلمیں بنانی چاہئیں — (نوابزادہ شیر علی خاں)

— بالکل اسی طرح جیسے آج کل نواب زادہ صاحب کے دائرہ اختیار میں آنے والے ٹیلی ویژن پر نظریہ پاکستان پر مبنی غیر ملکی انگریزی فلمیں دکھائی جا رہی ہیں۔

لاہور پالی ٹیکنیک کا مرزائی پرنسپل

جب سے شیخ عبدالحمید کا تقرر بطور پرنسپل گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ ہوا ہے۔ اس ادارہ میں مرزائیت کی تبلیغ بڑھ گئی ہے۔ پرنسپل مذکور ہر وقت "مرزائیات" کے موضوع پر نہ صرف خود تبلیغ کرتے ہیں بلکہ لاہوری جماعت احمدیہ کے کارندوں کو پالی ٹیکنیک کی بلڈنگ میں بلا کر انہیں کی معرفت طلباء میں مرزائیت کا لٹریچر مفت تقسیم کراتے ہیں۔ اس وقت ۱۲ طلباء انہی کی تبلیغ کی بدولت مرزائی بن چکے ہیں۔

اگر اس نارروا تبلیغ بابت مرزا غلام احمد کو روکا نہ گیا تو خطرہ ہے کہ ۵۰ فیصدی طلباء مرزائیت قبول کرلیں گے۔

(قاری نور محمد — لاہور)

جلسۂ عام

مدرسہ تجوید القرآن (رجسٹرڈ) مسجد حق نواز خان بنوں کا پہلا عظیم الشان جلسۂ عام بتاریخ ۱۰-۱۱ر اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں مدرسہ سے فارغ شدہ طلباء کی دستار بندی بھی کی جائیگی۔ جلسے سے مولانا مفتی محمود صاحب مولانا غلام غوث ہزاروی مولانا عبید اللہ انور، مولانا محمد اجمل، ڈاکٹر فدا حسین، مولانا عبد الحکیم اور دیگر علماء خطاب فرمائیں گے۔

(قاری حضرت گل مہتمم مدرسہ تجوید القرآن (رجسٹرڈ) مسجد حق نواز بنوں شہر

زکوٰۃ کے فضائل و مسائل

(از محمد عبد الجلیل مدرس مظاہر العلوم کوٹ ادو)

زکوٰۃ اسلام کا ایک ایسا رکن ہے جس کا منکر کافر یعنی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس دور میں بعض افراد تو ایسے بھی ہیں جو زکوٰۃ دیتے ہی نہیں۔ بعض دیتے تو ہیں لیکن مسائل کی کم علمی سے ادائیگی میں قصور رہ جاتا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ چند آیات و احادیث زکوٰۃ کی فضیلت اور تارکین پر وعید اور کچھ مسائل تحریر کر دیئے جائیں۔ واللہ الموفق وھو یھدی السبیل۔

(۱) ورحمتی وسعت کل شیئٍ فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ھم بایٰتنا یومنون۔ (پ ۹ رکوع ۸)

اور میری رحمت (ایسی عام ہے) کہ تمام چیزوں کو محیط ہے پس اس کو ان لوگوں کے لئے (خاص طور سے) لکھوں گا جو (خدا تعالیٰ سے) ڈرتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

ف۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت دنیا میں ہر شخص کو شامل ہے خواہ بھلا ہو یا برا، لیکن آخرت میں یہ رحمت خاص طور سے متقی لوگوں اور نیکوکاروں کے لئے ہے جو خداوند تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ نیز اس کے تمام احکام کو تسلیم کرتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں۔

(۲) وما اٰتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون (پ ۲۱ رکوع ۷)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ تم اس غرض سے دو گے کہ سود بن کر لوگوں کے مال میں بڑھوتری کا سبب بنے پس یہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو کچھ زکوٰۃ دو گے جس سے اللہ تعالےٰ کی رضا مقصود ہو تو ایسے افراد (اپنے دیئے ہوئے مال کو اللہ کے پاس) بڑھاتے رہتے ہیں۔

ف۔ معلوم ہوا کہ جو ہدیہ یا دعوت اور نذرانہ وغیرہ اس نیت سے دیا جائے کہ اس کا بدلہ دنیا میں مل جائے۔ اس کا ثواب آخرت میں نہیں۔ اس لحاظ سے جو لوگ زکوٰۃ وغیرہ کا مال دے کر یہ امید رکھیں کہ وہ ہمارے احسان مند رہیں وہ اس بدنیتی کی وجہ سے اپنے ثواب میں خود کمی کرتے ہیں۔

(۳) عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الزکوٰۃ قنطرۃ الاسلام (فضائل صدقات ص ۳۱۰ ج ۱ ناقلا عن الطبرانی۔

(ترجمہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا زکوٰۃ اسلام کا (مضبوط) پل ہے۔

ف۔ یعنی جس طرح مضبوط پل آنے جانے کا ذریعہ اور سہولت کا سبب ہوتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے ذریعہ اسلام کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے۔ یا اللہ جل شانہٗ کے دربار میں جانے کا پل ہے۔ گویا کہ زکوٰۃ دینے والا پل صراط پر سہولت سے گذر جائیگا

(۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام اسلامکم ان تؤدوا زکوٰۃ اموالکم (حوالہ بالا)

ترجمہ:۔ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔

(۵) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتاہ اللہ مالاً فلم یؤد زکوٰتہ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعاً اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک (بخاری ص ۱۸۸ ج ۱)

آپؐ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائیگا اس کے دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ پھر وہ سانپ اس کے گلے میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا۔ جو اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں

ف۔ شجاع سانپ مذکر ہوتا ہے۔ عند البعض جو دُم پر سیدھا کھڑا ہو جائے۔ گنجا اس لئے کہا کہ اس میں زہر زیادہ ہوتا ہے۔ دو نقطے ہونا بھی زہر کی زیادتی اور طویل عمر کی علامت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَا منع قوم الزکوٰۃ اِلَّا ابتلاھم اللہ بالسّنین
(فضائل صدقات صـ ۳۳۷)

ترجمہ:۔ آپ کا پاک ارشاد ہے کہ جو قوم زکوٰۃ کو روک لیتی ہے۔ اللہ جل شانہ اس کو قحط میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ف۔ قحط کی وبا ہم لوگوں پر ایسی مسلط ہو رہی ہے کہ اس کی حد نہیں۔ ہزاروں تدبیریں اسے زائل کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ لیکن کوئی بھی کارگر نہیں ہوتی شریعت نے اصل مرض کی تشخیص کی ہے۔ اس کا علاج ہونا چاہیئے۔ بعض احادیث میں آتا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے پر بارش بند ہو جاتی ہے۔ اگر جانور وغیرہ نہ ہوں تو ایک قطرہ بھی بارش نہ ہو۔

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ اُمرنا باقام الصلوٰۃ وایتاءِ الزکوٰۃ ومن لم یزکّ فلا صلوٰۃ لہٗ (حوالہ بالا صـ ۳۲۷)

ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ اس کی نماز بھی (قبول) نہیں۔

ف۔ یعنی نماز پر جو ثواب باری تعالیٰ کی طرف سے نماز کی ادائیگی پر ملتا ہے وہ نہیں ملے گا۔ اگرچہ فرض ادا ہو جائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص زکوٰۃ نہ دے۔ اس کا دین (کامل) نہیں۔ بہر حال ترک زکوٰۃ پر مختلف افراد کے لحاظ سے مختلف صورتوں میں عذاب ہوتا ہے واللہ اعلم!

مسائل

زکوٰۃ ہر اس عاقل و بالغ مسلمان پر ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی مالیت کا تجارتی سامان یا نقد روپیہ رکھتا ہو

مسئلہ:۔ زکوٰۃ سال گذرنے پر ہوتی ہے جو رقم پہلے ختم ہو جائے۔ اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

مسئلہ:۔ اگر فقط چاندی ۵۲½ تولہ سے کم یا فقط سونا ۷½ تولہ سے کم ہو تو زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر کچھ چاندی ہے اور کچھ سونا یا تجارتی سامان و نقد روپیہ وغیرہ ہے تو تمام کی مجموعی رقم اگر ۵۲½ تولہ چاندی کو پہنچ جاتی ہے تو زکوٰۃ ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ:۔ اگر سال کے اول و آخر میں مالدار یعنی صاحب نصاب ہو اور درمیان سال نصاب سے کم رہا تو بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ درمیان میں کم ہونے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔ البتہ اگر سب مال جاتا رہے تو جب مال ملے اس وقت سے سال کا حساب ہوگا۔

مسئلہ:۔ قرضہ کی رقم نفی کر کے زکوٰۃ فرض ہوگی۔ مثلاً کسی شخص کے پاس آٹھ سو روپے ہیں اور تین سو روپیہ کا یہ مقروض ہے تو زکوٰۃ پانچسو روپیہ کی دی جائے۔ اگر قرضہ اتنا ہے کہ اس کے پاس کچھ نہیں بچتا، یا نصاب سے کم رہتا ہے تو زکوٰۃ نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ چاندی اور سونے کا زیور ہو یا برتن استعمال میں ہو یا نہ ہر صورت میں زکوٰۃ ہے۔ ان کے علاوہ اور دوسری اشیاء مثلاً لوہا، تانبا، پیتل، کپڑا اناج وغیرہا تمام کا یہ حکم ہے کہ اگر تجارت کے لئے ہوں اور مقدار نصاب ہو تو زکوٰۃ ہے۔ اگر تجارت کے لئے نہیں بلکہ استعمال کے لئے ہیں اناج گھر میں کھانے کے لئے اور کپڑا پہننے کے لئے ہے تو زکوٰۃ نہیں البتہ اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ:۔ کئی مکان وغیرہ بنوا کر کرایہ پر چلا رکھے ہوں۔ پھر بھی ان کی مالیت پر زکوٰۃ نہیں۔

مسئلہ:۔ تجارت کے لئے وہ مال کہلاتا ہے جس کو تجارت کی نیت سے خرید کیا ہو۔ اگر گھر میں استعمال کی نیت سے خرید کیا ہو اور بعد میں تجارت کا خیال کر لیا ہو۔ تو جب تک فروخت نہ ہوگا زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ البتہ تجارت کی نیت سے خرید کئے ہوئے سامان کے متعلق محض استعمال کی نیت کرنے پر بھی زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی۔

(عمدۃ الفقہ)

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مولانا قاری محمد نور الحق قریشی کا دورہ سندھ

۳۱ جولائی۔ جناب قاری محمد نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن ملتان سے بذریعہ ریل شہدادپور ضلع سانگھڑ پہنچے اور وہاں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ۵ بجے شام ٹنڈوآدم پہنچنے کا پروگرام تھا۔ معززین اور نوجوانانِ شہر نے شہر سے ایک میل دور پہنچ کر معزز مہمان کا پرجوش استقبال کیا۔ وہ منظر قابل دید تھا۔ آگے آگے کافی تعداد میں سائیکل سوار جنہوں نے سائیکلوں پر پرچم نبوی لگا رکھے تھے پرچم لہراتے آرہے تھے۔ درمیان میں جیپ گاڑی تھی جس پر معزز مہمان سوار تھے۔ رات کو متصل مسجد فاروقیہ ایک جلسۂ عظیم ہوا جس میں قاری صاحب نے تفصیل کے ساتھ حالات حاضرہ پر تبصرہ فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت دی۔ اس جلسہ سے فارغ ہوکر حیدرآباد پہنچے۔ رات کو میانی روڈ پر عظیم الشان جلسہ سے خطاب کیا

۲ اگست کو رات ٹنڈو الٰہ یار جو حیدرآباد ضلع کی تحصیل ہے اور ۲۲ میل دور ہے وہاں پہنچے اور ایک جلسہ عظیم سے خطاب فرمایا اور سیاست حاضرہ پر خوب سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔

صبح ۳ اگست کو حسب وعدہ پھر حیدرآباد لوٹے اور شیخ برادری کے سرکردہ جناب حاجی منظور احمد کے مکان پر معززین شہر اور تاجروں کو خصوصی خطاب فرمایا شیخ برادری کے معزز رکن تہمیر حسین نے معزز مہمان کو پرخلوص لفظوں میں خوش آمدید کہا۔ اور کہا کہ ہمارے دلوں میں جو جمعیۃ کے متعلق شبہات تھے کہ یہ سوشلسٹ ہوگئے ہیں۔ آپ نے جس انداز سے جمہوریت، اسلامی جمہوریت اور سوشلزم اور اسلامی سوشلزم اور اسلامی نظام کی تشریح کی ہے سب ختم ہوگئے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ ہم دل و جان سے آئندہ جمعیۃ کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ وہاں سے روانہ ہوکر ۳ اگست کو رات ڈگری ضلع تھرپارکر پہنچے۔ اور رات کو ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

۴ اگست کو بذریعہ ریل گاڑی میرپور خاص پہنچے۔ رات کو میونسپل گراؤنڈ میں ایک جلسۂ عظیم سے خطاب ہوا ۵ اگست صبح میرپور خاص سے بذریعہ کار روانہ ہو کر ۱/۲ ۱ بجے سجاول ضلع ٹھٹھہ پہنچے۔ بڑا شاندار استقبال ہوا اور عظیم الشان جلوس نکلا۔ ۲ بجے دن سے ۱/۲ ۴ بجے تک ایک جلسۂ عظیم سے خطاب فرمایا اور ۱/۲ ۴ بجے وہاں سے بذریعہ کار روانہ ہوکر رات کو نو بجے جھول ضلع سانگھڑ پہنچے اس دن تقریباً تین سو میل سفر کیا۔ رات کو جھول میں ایک جلسہ عظیم سے خطاب فرمایا۔

صبح ۶ اگست کو سنجھورو ضلع سانگھڑ پہنچے اور رات کو جلسۂ عام سے خطاب فرمایا۔ اور ۷ اگست شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ میں بعد از نماز جمعہ جلسۂ عام سے خطاب فرمایا۔ ہر جگہ پر آپ نے موجودہ سیاست، جمہوریت اور سوشلزم اور اسلام کی ایسی وضاحت کی کہ لوگوں نے پرجوش نعروں میں جمعیۃ کے ساتھ لگاؤ کا والہانہ اظہار کیا۔

۷ اگست رات کو آپ واپس ملتان کے لئے روانہ ہوگئے۔ مجموعی طور پر یہ آٹھ دن کا دورہ بہت ہی کامیاب رہا۔

قراردادیں

جو یکم اگست حیدرآباد کے جلسے میں پیش کی گئیں اور عموماً ہر اجلاس میں یہ ہی پیش کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مشرقی پاکستان میں سیلاب زدگان کی فوری مدد کی جائے۔

(۲) مزدوروں اور طلباء اور سیاسی گرفتار شدگان خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کے گرفتار شدہ اراکین کو فوراً رہا کیا جائے۔

(۳) حکومت کے بعض افسران جانبداری سے کام لے رہے ہیں۔ ان پر کڑی نظر رکھی جائے۔

(۴) امریکی سفیر جوزف فارلینڈ کو ناپسندیدہ شخص قرار دے کر پاکستان سے فوراً نکال دیا جائے۔

(۵) حیدرآباد میں غیر آباد لوگوں کو مستقل آباد کرکے زندگی کی دیگر سہولتیں پانی اور بجلی وغیرہ مہیا کی جائیں

حلقہ مصطفےٰ آباد (دھرمپورہ) لاہور کا انتخاب

امیر	جناب حاجی محمد علی صاحب
نائب امیر	ڈاکٹر محمد حسین صاحب بوستان کالونی
ناظم اعلیٰ	محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع مسجد رحمانیہ
نائب ناظم	جناب حافظ بشیر احمد صاحب
سالار	حافظ قاری عبدالرحیم صاحب۔ محمد رفیق صاحب و مولوی امان اللہ مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن دھرمپورہ
خازن	ماسٹر غلام حسن نائب خازن محمد ابراہیم

مجلس شوریٰ

قاری حافظ سراج دین صاحب۔ مولوی تاج دین۔ بھائی نور احمد مالک نیو کوثر آئس فیکٹری۔ نواب دین مولوی فقیر محمد۔ مجاہد محمد اسلم رجناب عبداللہ جناب نواب دین نیو دھرمپورہ) محمد یونس۔ حافظ عبدالمجید مسجد نور۔ ملا عبدالوحید۔ عبدالوحید متعلم دیال سنگھ کالج لاہور۔ محمد طالب ایم، اے، او کالج لاہور۔ عبداللطیف گلستان کالونی محمد اسلام قاری مقبول احمد۔

(محمد ابراہیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام دھرمپورہ لاہور)

مغلپورہ گنج لاہور میں جمعیۃ کا قیام

۱۶ اگست۔ مدرسہ تعلیم القرآن مغلپورہ گنج متصل سوشل ویلفیئر سوسائٹی ہسپتال حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ حلقہ مغلپورہ نیز دیگر حلقوں کے احباب نے شرکت کی۔ دفتر کا افتتاح ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

امیر	جناب محمد عبداللہ صاحب
نائب امیر	قاری عطاء اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ	جناب منظور احمد صاحب
ناظم	جناب جاوید اقبال صاحب
خزانچی	عطاء اللہ صاحب
سالار	جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب

مجلس شوریٰ کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے جناب عبدالکریم صاحب، حاجی رحمت اللہ صاحب۔ جناب الطاف محمود صاحب۔ محمد حنیف صاحب۔ حافظ عبدالخالق صاحب۔ حافظ آصف جاوید صاحب۔ جناب صفدر رضا صاحب طارق محمود صاحب۔ محمد یونس صاحب

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

موضع تھہ علاقہ گڑھی حبیب اللہ کے ایک مشہور سماجی و سیاسی کارکن سردار رحمت اللہ نے نیشنل عوامی پارٹی (ولی گروپ) سے علیحدہ ہوکر اپنے بے شمار ساتھیوں سمیت

جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ انہوں نے اس موقع پر ایک اخباری بیان دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے چند دن بیشتر موجودہ سیاسی صورت حال کے پیش نظر نیپ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ مگر مجھ پر جب حقیقت واضح ہوئی اور میں نے اس دوران تمام پارٹیوں کی چھان بین کی، تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ موجودہ صورت حال کے پیش نظر آئندہ انتخابات میں جمعیتہ علماء اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو کہ اسلامی آئین کے نفاذ کی خاطر کوشش کر رہی ہے۔ لہذا میں نے نیپ سے علیحدگی اختیار کرلی ہے۔ اور میں اب باقاعدگی سے جمعیتہ علماء اسلام میں شامل ہوگیا ہوں۔ انشاء اللہ میں پوری کوشش سے بمعہ گوجر برادری کے آئندہ انتخابات میں قومی اسمبلی میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور صوبائی اسمبلی میں مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح کا ساتھ دوں گا۔

انہوں نے جمعیتہ کے رہنماؤں خصوصاً حضرت درخواستی مفتی محمود اور مولانا ہزاروی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

حضرت مفتی محمود صاحب نے تاشقند میں ہونے والے مؤتمر المسلمین کے اجلاس کا دعوت نامہ منظور کرلیا

مرکزی دفتر جمعیتہ علماء اسلام کے ایک ہیڈ آفس میں بتایا گیا ہے کہ اکتوبر میں تاشقند میں منعقد ہونے والے موتمر المسلمین کے اجلاس میں جس کا مقصد دنیا بھر کے مسلمانوں میں اتحاد کے امکانات کو فروغ دینا اور مسلمانوں کی دشمن استعماری قوتوں کے خلاف اپنے تحفظ و دفاع کا جائزہ لینا ہے شرکت کے لئے کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو مفتی ضیاء الدین خاں رئیس الامارۃ الدینیہ وسط ایشیا و قازقستان کی طرف سے خصوصی دعوت نامہ ملا ہے۔

مفتی محمود صاحب نے شرکت کی دعوت قبول کرتے ہوئے مفتی ضیاء الدین صاحب رئیس ادارہ الدینیہ کو لکھا ہے کہ میں ہر اس اقدام کی جس سے امت مسلمہ کو آزادی، استحکام اور اتحاد حاصل ہو، اور اسلام کی سربلندی کی راہ ہموار ہو سکے تائید کرتا ہوں۔

قبائلی علاقہ میں جمعیتہ علماء اسلام کی شاخوں کا قیام

تحصیل بٹگرام کے حلقہ لے سے قومی اسمبلی کے امیدوار حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب جب رابطہ عوام کی مہم کے سلسلے میں قبائلی علاقہ کے دورے پر گئے تو مختلف مقامات کے قبائلی سرداروں، علماء اور مشائخ کرام نے جمعیتہ علماء اسلام کے وفد کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ آزاد علاقہ کے مسلمانوں میں اپنی روائتی شان کے مطابق ہوائی فائر کرکے ہر مقام پر استقبال کیا۔ اس دورہ میں قبائل کے وفود جمعیتہ علماء اسلام کی رہنمائی کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ ساتھ جاتے رہے۔ ہزاروں کی تعداد میں عوام نے جمعیتہ علماء اسلام کا ساتھ دینے کا عہد کیا۔ اس دورہ میں قبائلی علاقے میں جمعیتہ علماء اسلام کی باقاعدہ شاخیں قائم ہوئیں پرچم لہرائے گئے اور دفاتر کا افتتاح ہوا۔

علاقہ کیکول کے امیر مولانا سراج الحق صاحب ناظم اعلیٰ مولانا علیم الزمان صاحب مقرر ہوئے۔

علاقہ بگوڑہ لسی خیل میں مولانا بدیع الزمان صاحب آف کوٹکی امیر۔ مولانا اسرار الحق صاحب آف شنگئی ناظم اعلیٰ۔

علاقہ جدباہ، امیر حضرت مولانا عبداللہ صاحب ناظم عمومی، مولانا فضل سبحان صاحب

علاقہ جگکاد سرپرست مولانا فضل مولے صاحب ناظم اعلیٰ - موسم خاں صاحب

ملکوٹ علاقہ نصرت خیل۔ سرپرست مولانا محمود دین صاحب۔ امیر مولانا حاجی محمد نبی صاحب۔ ناظم اعلےٰ عبدالدیان صاحب۔

علاقہ اکازئی - امیر مولانا بدیع اللہ صاحب بلیانی، ناظم اعلیٰ مولانا عبیداللہ صاحب لاسنورہ۔

حلقہ چمن کالش شنگل دار - سرپرست حضرت مولانا عبدالغفار صاحب غلام کالش۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا رفیع اللہ صاحب چمن کالش۔

حلقہ ڈڈا جعفرزئی:۔ امیر مولوی محمد ہاشم صاحب ناظم اعلیٰ مولوی عبدالسلام صاحب مقرر ہوئے۔ اور ہر حلقہ انتخاب میں پینتیس پینتیس افراد معززین سے مجلس شوریٰ کے رکن مقرر ہوئے۔ جمعیتہ کی تمام شاخوں نے اپنے اپنے علاقے میں اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں اور عوام میں اسلامی دستور کے نفاذ کے لئے جمعیتہ کے ساتھ اکٹھا کام کرنے کا جذبہ تیز ہوگیا ہے۔ غیور پٹھان اپنا جوش و خروش دکھا رہا ہے۔

(مولانا رفیع اللہ ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام آزاد قبائل جعفرزئی ہزارہ)

جمعیتہ ضلع جہلم کی انتخابی مہم

رپورٹ مولانا عماد الدین عباسی

جمعیتہ علماء اسلام جہلم کے دیہات میں اپنی انتخابی مہم کا آغاز بڑے زور شور سے شروع کر دیا ہے۔ جمعیۃ کے ضلعی انتخابی بورڈ نے تحصیل جہلم سے علاقے کی مشہور دینی شخصیت حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب آف ڈومیلی امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم کو قومی اسمبلی کے لئے اپنا امیدوار نامزد کردیا ہے۔

رابطہ عوام کی مہم سے واپسی پر جمعیتہ کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف صاحب نے ایک ملاقات میں بتایا کہ ہر جگہ عوام نے جمعیتہ علماء اسلام کے منشور، موقف اور پروگرام سے اتفاق کیا۔ اور آئندہ انتخابات میں ہر قسم کی جانی و مالی قربانی دینے کا وعدہ کیا۔

انہوں نے مزید بتایا کہ اب تک سنگھوئی، چوبالہ، علنگ، دلاور، جکری۔ نکہ کلاں، خلاص پور، چک جہدہ، ڈھوک بدر، شینی۔ کوٹلی جھنتہ۔ جونترہ۔ جنجلوٹ ڈومیلی۔ سنگاوہ۔ سرگدھن، ٹبی بنگلہ شیر کیال۔ بودلہ بھوگی چک کا دورہ مکمل کرلیا ہے۔ کئی ایک مقامات پر جلسے بھی ہوئے۔ معززین علاقہ سے ملاقاتیں ہوئیں۔ رابطہ عوام کی مہم جاری ہے۔ دیہات کے دیندار عوام انشاء اللہ جمعیتہ علماء اسلام کا ساتھ دینگے۔

مولانا انوری رح کی اہلیہ محترمہ وفات پاگئیں

مورخہ 15 اگست 1970ء بروز ہفتہ کی رات حضرت مولانا محمد صاحب انوری مرحوم کی اہلیہ محترمہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے حضرت مولانا سعید الرحمان صاحب جانشین حضرت مولانا محمد صاحب انوری رح صاحب و امیر جمعیتہ علماء اسلام شہر لائلپور نے تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی جائے اور دعائیں مانگی جائیں۔

(محمد اکرم ناظم ضلعی جمعیتہ لائلپور)

بقیہ ـــ شذرات

اسلام کی عطا کردہ شہری آزادیوں کے نفاذ و اجراء سے ہی اس صورت حال کو بدلا جاسکتا ہے۔

جب بھی پاکستان کے مسلمان عوام کو یہ نعمت نصیب ہوگئی۔ انہیں اسلام کے عطا کردہ سیاسی سماجی معاشی و اقتصادی حقوق حاصل ہوگئے۔ وہ حاکمیت و سرمایہ داریت کے اس امتیاز سے نجات پاگئے، جسے انگریزوں نے جنم دیا تھا اور اسلامی اخوت و مساوات سے بہرہ ور ہوگئے تو اسی دن سے ملتان جیسے المیوں کے ظہور کا سلسلہ ختم ہوجائے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام اسی مقصد کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔

مرزائیت پر عدالت کا فیصلہ

جیمس آباد کے فاضل سول جج نے تنسیخ نکاح کے ایک مقدمہ کے فیصلہ میں نہایت تفصیل کے ساتھ مرزائیت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ تفصیل مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہوچکی ہے اور اس سے ایک بار پھر یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی اور اس کو ماننے والے دائرہ اسلام میں شمار نہیں کئے جاسکتے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد اور اس کے ماننے والے اس عدالتی فیصلہ کے مطابق خود کو مسلمان کہنے کے مستحق نہیں ہیں۔

پاکستان میں دستور سازی کی راہ میں حائل سنگین ترین مسئلہ مرزائیت کا بھی رہا ہے اور شاید کا شمار بھی حائل ہو۔

اس وقت جو سیاسی جماعتیں پاکستان کے ہونے والے انتخابات میں حصہ لے رہی ہیں اور دستور سازی کے لئے اسلام کا نعرہ بلند کررہی ہیں۔ ان میں صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ جماعت ہے جو ختم نبوت کے مسئلہ کو ایک مستقل شق کی صورت میں اپنے پروگرام کا ایک حصہ بنائے ہوئے ہے

جمعیۃ کے مرکزی قائد مفتی محمود صاحب نے گول میز کانفرنس کے موقعہ پر بھی اس مسئلہ کو مستقل طور پر پیش کیا اور ۲۲۔ اسلامی دستوری مطالبات کے ساتھ ختم نبوت کی اساس پر مسلمان کی تعریف متعین کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس سے پہلے ایوب خاں کے عہد میں مرزائیت کے بڑھتے ہوئے اثرات کے خلاف احتجاج کی پر زور آواز بھی جمعیۃ نے بلند کی تھی اور مئی ١٩٦٨ء کی لاہور کانفرنس میں جس نے ملک کی سیاسی تاریخ کو ایک نیا موڑ بخشا تھا۔ مرزائیت کے مسئلہ پر ایوب حکومت کو علانیہ چیلنج دیا تھا۔ ستمبر ١٩٦٩ء میں جمعیۃ نے ملک کے سامنے اپنا اسلامی منشور رکھا۔ اس میں بھی واضح طور پر ختم نبوت کے مسئلہ کا ذکر کیا اور اسے قانونی اساس بنایا۔

غرضیکہ جمعیۃ علماء اسلام کے بنیادی مقاصد میں ختم نبوت کے عقیدہ کا تحفظ شامل ہے

جمعیۃ علماء اسلام جیمس آباد کی عدالت کے فاضل سول جج کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتی ہے جس کی رو سے مرزا غلام احمد کے ماننے والے دائرہ اسلام میں شمار نہیں کئے جاسکتے۔

روس اور مغربی جرمنی کا معاہدہ

روس اور مغربی جرمنی کے حالیہ ناجنگ معاہدے سے یورپ ایک نئے تاریخی دور میں داخل ہوگیا ہے۔ ١٩٤٥ء کے بعد یہ یورپ کی سیاست کا سب سے اہم واقعہ ہے دنیا بھر کے پریس نے اس پر مختلف زاویوں سے گفتگو کی ہے اور سیاسی مبصرین نے اس کے کئی ایک پہلوؤں کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس معاہدہ کا چرچا ابھی تک دنیا کے سیاسی حلقوں میں جاری ہے۔ اس کے ساتھ ہی امریکہ کی پیش کردہ امن تجاویز پر مصر کا رضامند ہوجانا بھی عرب دنیا کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔

روس اور مغربی جرمنی کے معاہدہ سے یہ نتیجہ اخذ کرنا تو قطعی غلط ہے کہ اس کے ذریعہ عالمی جنگ کے خطرات ٹل گئے ہیں اور یہ کہ آئندہ روس اور امریکہ ایک دوسرے سے اور زیادہ قریب ہوسکیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ مغربی جرمنی اور روس کا معاہدہ خالصتاً یورپ کا مسئلہ ہے اور یہ اس لئے عمل میں آسکا ہے کہ یورپ تیسری عالمی جنگ میں فریق بننے سے بچنا چاہتا ہے۔ یورپ سے ہی تیسری عالمی جنگ کا آغاز یورپ کی مکمل تباہی کا باعث بن جائے گا۔ اس لئے یورپ ان حالات کو دور کرنے میں کوشاں ہے جس سے تیسری عالمی جنگ یورپ میں چھڑ سکتی ہے۔

اس معاہدہ میں امریکہ کے جنگ پسند ٹولے کا منشاء شامل نہیں ہے۔ اس کی اجازت اور اس کے لئے راہ ہموار فرانس نے اور برطانیہ نے کی ہے اور ان کے ہی اشارے پر مغربی جرمنی روس سے معاہدہ کرنے پر تیار ہوا ہے۔

لیکن اس سلسلہ میں قابل غور امر یہ ہے کہ یہ معاہدہ ایک وقتی تدبیر کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس کے ذریعہ یورپ کے کسی مسئلہ کو بھی حل نہیں کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ جرمنی کی تقسیم، برلن کا معاہدہ اور دونوں جرمنوں کی حیثیت کسی چیز کے بارے میں بھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

امریکہ جس کے لئے مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے مسائل کا زبردست الجھاؤ پیدا ہوگیا ہے۔ اسے یورپ کے معاملات میں شدید مداخلت کا یارا نہیں رہا ہے اور مغربی جرمنی سمیت مغربی یورپ کا وہ ذمہ دارانہ تحفظ نہیں کرسکتا ہے۔ مغربی جرمنی اور مغربی یورپ کے ممالک امریکہ کے تحفظ کے سہارے روس کے زیادہ دن تک مخالف نہیں رہ سکتے۔ اس صورت حال نے یہ وقتی ضرورت پیدا کی کہ کسی طرح مغربی جرمنی اور اس کے توسط سے مغربی یورپ کے ممالک روس سے ہی اپنے تحفظ کا سامان کریں دو سال پہلے زیکوسلاویکیہ کے معاملہ میں یورپ روس کے مزاج و حیثیت کو بخوبی دیکھ چکا ہے اور اس سلسلہ میں امریکہ کی بے بسی بھی اس کے سامنے موجود تھی۔ ناجنگ معاہدہ نے وقتی طور پر یورپ کے مسائل کو ٹھنڈا کردیا ہے۔ لیکن جرمنی کی تقسیم، برلن کا معاملہ اور مغربی و مشرقی یورپ کا کھچاؤ کسی وقت بھی سر اٹھا سکتا ہے۔ اور ایک بار پھر یورپ سے ہی امن عالم کے لئے خطرات نمودار ہوسکتے ہیں۔

یہ بات بالکل متوقع ہے کہ اس معاہدہ کے بعد روس مغربی یورپ کے ملکوں میں سوشلسٹ عناصر کو طاقتور بنانے کی کوشش کرے گا۔ تاکہ وہ ان ملکوں کی سیاست پر حاوی ہوسکیں۔ اور امریکہ پورے یورپ کو سوشلزم کے آغوش میں جاتا ہوا نہیں دیکھ سکے گا۔ اس طرح اسے شاید سنگین مداخلت پر اترآنا پڑے۔ اس کے بعد ظاہر ہے کہ یورپ تیسری عالمی جنگ کا پہلا میدان بن جائے گا۔ یوں اس معاہدے نے جہاں وقتی طور پر یورپ کے لئے امن مہیا کیا ہے۔ وہاں مستقبل میں ایسے نزاع پھیل جانے کے امکانات بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ جو انجام کار خطرناک جنگ تک لے جانے والے ثابت ہوں گے۔

احباب متوجہ ہوں

مولانا محمد اشرف ہمدانی انتخابی مہم کے سلسلہ میں اپنے آبائی ضلع (کیمبلپور) میں مقیم ہیں۔ لہذا جملہ احباب پتہ ذیل پر مولانا ہمدانی سے رابطہ فرمایا کریں۔

پتہ:۔ مولانا محمد اشرف ہمدانی دفتر جمعیۃ علماء اسلام H.٥٧ کیمبلپور شہر

مکتوب بنوں

زندہ دلانِ بنوں اور اسلام پسند

(قبلہ ایاز جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام، گورنمنٹ کالج بنوں)

ترجمان اسلام کے گذشتہ ایک شمارے میں میں نے "بنوں کے سیاسی زاویئے" کے عنوان کے تحت ایک مضمون میں یہ ظاہر کرایا تھا کہ بنوں سے جمعیۃ کے امیدواروں کی کامیابی یقینی ہے۔ اب میرا خیال ہے کہ بنوں میں" نام نہاد اسلام پسندوں" کے ساتھ زندہ دلان بنوں کی دلچسپی پر تبصرہ کروں، اس مضمون کے ایک ایک لفظ کی صحت کا میں ذمہ دار ہوں۔

بنوں میں جمعیۃ کی دو روزہ آئین شریعت کانفرنس اور اس موقع پر ۲۲ میل لمبے جلوس نے جماعت اسلامی کے پیٹ میں "اسلامی مروڑ" اٹھایا اور انہوں نے بھی ایک جلسے کا اہتمام کیا۔ منادی کرتے وقت یہ اعلان کیا گیا کہ آئین شریعت کانفرنس میں ہمارے اوپر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان کا مفصل اور مدلل جواب دیا جائیگا چنانچہ جب یہ "عظیم الشان" جلسۂ عام شروع ہوا تو انہوں نے جوابات دینے سے گریز کیا اور سینکڑوں جھوٹوں کو نظرانداز کیا اور اپنے مخصوص حربے یعنی جھوٹ پر اتر آئے (مودودی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ مصلحت کی وجہ سے جھوٹ بولنا نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے) تو ایک منچلے مسٹر حمید الدین ... اٹھ کر سٹیج پر آگئے اور بڑی دلیری اور بہادری سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی آیت پڑھ کر اسلام پسندوں کا پول کھول دیا۔ یہ جلسہ عام "جوابات" دیئے کے بغیر ختم ہوگیا۔

اس کے بعد انہوں نے میاں طفیل صاحب کو دعوت دی۔ جب وہ جلسۂ عام میں تقریر کرنے کے لئے اٹھے تو یہ دیکھ کر بڑے حیران و پریشان معلوم ہوتے تھے کہ لوگ ان کے سامنے بیٹھنے کی بجائے پیچھے کی طرف جانے کو ترجیح دیتے تھے۔ لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ اسلام کی سب سے بڑی دعویدار جماعت کے سربراہ کا سر بھی اسلامی طریقے کی بجائے انگریزی طریقے پر بنایا گیا ہے۔ جب ان سے ایک چٹ کے ذریعے یہ سوال کیا گیا تو سٹیج سیکرٹری نے اس سوال کو بالکل بدل کر کہا کہ کسی نے پوچھا ہے کہ طفیل صاحب نے قراقلی ٹوپی کیوں پہنی ہے"؟ سوال و جوابات کی نشست کا اہتمام رات کے وقت کیا گیا تھا۔ جلسۂ عام میں عوام کی "بہت" بڑی تعداد دیکھ کر طفیل صاحب دل ہی دل میں اپنی جماعت کے مقامی کارکنوں کو کوستا رہا۔ اور جب بنوں سے نکلے تو ایک پریس کانفرنس میں بیان دیا کہ بنوں میں کسی نے انہیں گھاس نہیں ڈالی"۔ بالفاظ دیگر یہ بیان بنوں میں جماعت کے کارکنوں کو تنبیہ تھی کہ وہ امریکی ڈالر حلال کرنے کے لئے اپنی کوششیں تیز کردیں۔

بنوں کے پرجوش مسلمانوں میں جمعیۃ کی مقبولیت دیکھ کر احتشامی گروپ نے بھی ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کی (پاؤں مرکزی جمعیۃ کے اپنے تھے اور ہاتھ مقامی سرمایہ داروں کے تھے) آئین شریعت کانفرنس کے جواب میں احتشام الحق کیرانوی (زبان پر بار خدایا یہ کس کا نام آیا) مائل بہ پرواز ہوکر آئے اور نظام شریعت کانفرنس کے نام پر اجتماع سے خطاب کیا جھوٹوں کی بھرمار تھی۔ بعض سوالات کے غلط جوابات دیئے اور "شہاب" کے اس سوال کو یہاں بھی گول کر دیا۔ کہ "اگر احمدیوں کے نکاح پڑھانے کا انکشاف غلط ہے" تو آپ مقدمہ کیوں نہیں چلاتے"؟ اس کے بعد مرکزی جمعیۃ والوں نے ایک اور جلسۂ عام کیا جس میں پشاور کے رحمت الہادی وغیرہ نے خطاب کیا۔ ایک مقرر سامعین کی تعداد سے جل بھن کر اٹھا اور یوں گویا ہوا۔

" ہزاروی گروپ والے ہر گاؤں اور ہر دیہات میں تین تین چار چار جلسے کرچکے ہیں۔ ان کے پاس بسیں ہیں، موٹریں ہیں اور جیپیں ہیں۔ ہم بھی اب یہی کریں گے"۔ انہیں کیا معلوم کہ بنوں کے شہر اور دیہاتوں میں سفید اور کالی دھاری کے جھنڈے کے بغیر دوسرا جھنڈا لہرانا ہر للو پنجو کے بس کا روگ نہیں۔

اس کے بعد مودودی صاحب کے بغلی تنظیم اسلامی جمعیۃ طلباء کو جلسہ کرنے کی سوجھی۔ چنانچہ جلسہ عام کا اہتمام کرلیا گیا۔ محتاط اندازے کے مطابق (سی، آئی ڈی والوں کے ساتھ) سامعین کی کل تعداد ۵۰ تھی۔ ایک پولیس والے نے دست بستہ عرض کی کہ "ہم تو جلسہ سننے والے نہیں اور باقی آپ خود ہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہوگا کہ یہ "عظیم الشان" جلسۂ عام برخاست کردیا جائے"۔ لیکن اسلام پسند نہ مانے اور ہری ہری گھاس کو سامعین سمجھ کر زور زور سے چیختے رہے کہ "سوشلزم کفر ہے اور اسلام خطرے میں ہے"۔

اس سے پہلے جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک بہت بڑا جلسۂ عام ہوچکا تھا۔

معافی والے خان عبدالقیوم خاں کے حامی طلبہ کی تنظیم مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے بھی نعل لگوانے کے شوق میں جلسۂ عام کی کوشش کی۔ یعنی گھوڑوں کی پیروی میں مینڈکوں نے بھی نعل لگوانے کا پروگرام بنوایا۔ بہرحال لاؤڈسپیکروں پر زور و شور سے اعلانات کرنے کے بعد جب "ملک کی حفاظت کے لیے" کے حکیم یہ نوجوان گراؤنڈ میں اکٹھے ہوئے تو انہیں اندازہ ہوگیا کہ بنوں کے لوگوں نے ان کا سوشل بائیکاٹ کیا ہے۔ پشاور یونیورسٹی کے لیاقت علی نے اپنی تقریر کے دوران شکایت کی کہ "جب ہم ایوب خاں کے خلاف لڑ رہے تھے اور اس گراؤنڈ میں جلسہ عام کا اہتمام کیا تھا تو یہاں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی لیکن اب یہ کیا ہوگیا ہے"۔ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے زیر لب کہا کہ اس وقت آپ لوگ عوام کے حقوق کے لئے ایوب خان اور اس کے ساتھیوں کے خلاف لڑ رہے تھے اور اب ایوب خاں کے ساتھیوں کے لئے عوام کے خلاف لڑ رہے ہو"۔

اسلام پسند اپنی طرف سے بنوں کے عوام کی بے توجہی دیکھ کر عوام کو ذہنی انتشار میں مبتلا کرنے کے لئے وقتی طور پر اب "مناظروں کے چیلنجوں" کا حربہ آزما رہے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ چیلنج دینے کے بعد وہ خود غائب ہو جاتے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ کسی شمارے میں اسلام پسندوں کے اس حربے کے متعلق واقعات و شواہد کی روشنی میں ایک مفصل مضمون لکھ کر عوام کے سامنے پیش کروں گا۔ بہرحال جماعت اسلامی اور ان کے دم چھلوں کی نہ صرف بنوں بلکہ پورے پاکستان میں جو سیاسی پوزیشن ہے وہ سب کو معلوم ہے۔

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے
جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے
عزیز اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں، معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کیلئے عظیم جد و جہد کی ضرورت ہے۔ علمائے کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
اکابر جمعیۃ کی
اپیل
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام
کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔ اور رجب شعبان،
رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات
مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرماویں تاکہ اسے
شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)
محمد عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ملتان کے پتہ پر روانہ فرماویں۔

No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7152
তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE Price [illegible]

ندائے حق

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ملک عطا کر کے کتنی عظیم نعمت سے نوازا۔ ہم نے بحیثیت مجموعی کفرانِ نعمت کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب شدید کو دعوت دی ہے ——

—— ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ اعاذنا اللہ منہ ——

کاش! میرے پاس اسرافیلی صور ہوتا اور میں کسی طرح اپنی آواز آپ کے دلوں پر پڑے ہوئے دبیز پردوں میں سے گزار کر آپ کے عمیق قلب میں اتار سکتا ——

کاش! میں اپنے دل کے احساسات و جذبات سے آپ کو روشناس کرا سکتا اور آپ کو خوابِ غفلت سے جگا سکتا۔ —— (از قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم مرکزیہ) ——

بھولئے نہیں

اسلام کیخلاف جو سازشیں خفیہ و علانیہ دشمنوں اور نام نہاد دوستوں کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ اگر آج آپ اور ہم سب مل کر ان کے دفاع کے لیے حرکت میں نہیں آئے تو کل قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے اس کی بازپرس سے کوئی ایک فرد بھی ہم سے بری الذمہ نہ ہو سکے گا ——

اس لیے آئیے اور بلا تامل دفاع و تحفظ اسلام کی اس جدوجہد میں شامل ہو جائیے جسے جمعیت علماء اسلام اپنی بے سروسامانی کے باوجود اس وطن عزیز میں جاری رکھے ہوئے ہے ——
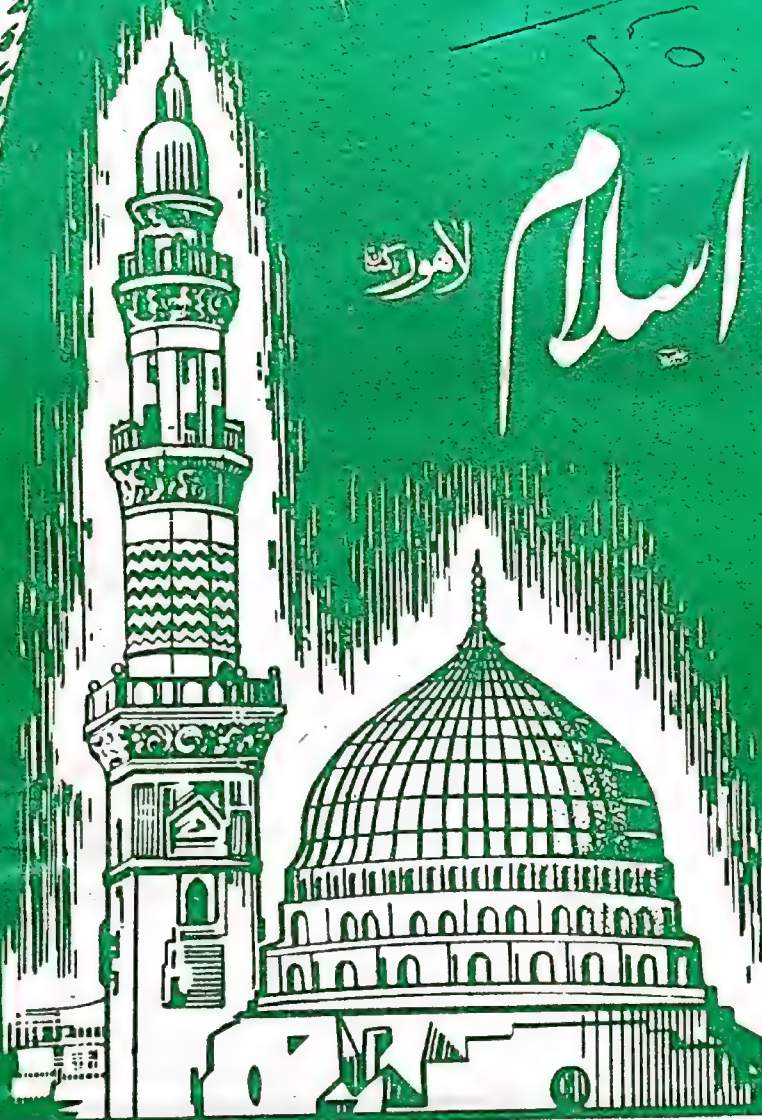
پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
بروز جمعۃ المبارک ۱۸ شوال ۱۳۹۰ھ
۱۸ دسمبر ۱۹۷۰ء

مولانا محمد منظور صاحب نعمانی

معارف القرآن

باعزت زندگی اور برتری کے شرائط

قرآن مجید کا یہ خاص مضمون ہے اور اس بارے میں اس قدر آیات ہیں کہ اس مختصر مقالہ میں ان سب کی گنجائش نہیں تاہم جو آیتیں ذیل میں نقل کی جارہی ہیں۔ ہمارے مدعا کے لیے وہ بھی کافی ہیں۔

(۱) وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اور حق ہے ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا

(۲) ان اللہ یدافع عن الذین اٰمنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور ۝

ترجمہ اپنے ایمان والے بندوں کی طرف سے (یعنی دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی حمایت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو اور ناشکرے والوں کو نہیں چاہتا ——

(۳) ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین —— ۝

ترجمہ :۔ اور اپنی کمزوری اور اسباب و وسائل کی کمی کے خیال سے ہمت نہ ہارو اور (اب تک جو گزر چکا) اس کا غم نہ کرو۔ تم ہی اونچے ہوگے۔ اگر تم ایمان والے ہو۔

ان آیات بینات کی روشنی میں ایمان والوں کی نصرت مدد کا اور ان کو باعزت زندگی اور برتری کا مقام عطا فرمانے کا جو وعدہ فرمایا گیا ہے۔ وہ بالکل واضح اور صاف و صریح ہے۔ لیکن یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے۔ کہ قرآن پاک میں ایسے موقعوں پر جہاں جہاں مومنین یا الذین اٰمنوا کے خطاب آئے ہیں (جن کا ترجمہ " اے ایمان والو" سے کیا گیا ہے) ان سے مراد وہ قوم ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی لاشریک الوہیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر حقیقی ایمان رکھتی ہو۔ اور اس کی زندگی اس ایمان کے مطابق ہو — لیکن اگر کسی قوم کا حال یہ ہو کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان تو کہتی ہو مگر اس زندگی ایمانی اور اسلامی زندگی نہ ہو (جیسا کہ موجودہ مسلمان قوم کا حال ہے) تو وہ آیتوں کی مصداق نہیں ہے۔ بلکہ اس کے حسب حال تو وہ وعیدیں اور قہر کی وہ آیتیں ہیں۔ جو اس سے پہلے عنوان کے تحت نقل کی جاچکی ہیں۔

جن میں دین سے بے اعتنائی برتنے والے اور خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والے مدعیان ایمان کو دنیا و آخرت میں ذلت و خواری کی سزا دینے کا اعلان فرمایا گیا ہے۔

اس حقیقت کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ہی بہت سے لوگوں غلط فہمی ہے۔ کہ مسلمان قوم خواہ کسی حال میں ہو اور اسکی دینی حالت خواہ کیسی ہی ہو۔ بہرحال غیر مسلموں کے مقابلہ میں وہ اللہ کی مدد کی مستحق ہے۔ حالانکہ قرآن مجید سے تو صاف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ و رسول پر ایمان کا دعویٰ کرنے والی کوئی قوم جب اپنی بداعمالیوں سے ایمانی عہد کو توڑتی ہے اور اللہ کے خلاف چلتی ہے۔ تو کشمکش حیات میں وہ اللہ کی مدد سے محروم ہوجاتی ہے۔

اور دنیا میں ذلت و رسوائی اس پر مسلط کردی جاتی ہے۔ الغرض قرآن پاک میں ایمان والی قوم کے لیے غیبی مدد اور شوکت اور غلبہ و سلطنت کے جو وعدے فرمائے گیے ہیں انکا اسی قوم اور اسی جماعت سے ہے جو ایمانی زندگی اور ایمانی اوصاف کی حامل ہو

اور دوسری آیات میں ان ایمانی اوصاف کو بھی متفرق طور پر بیان فرمادیا گیا ہے۔ جن سے انسانی زندگی اسلامی اور ایمانی زندگی بنتی ہے۔

بلکہ ان اوصاف پر ہی مدد اور نجات یا فلاح و ترقی اور عزت و بالاتری کے وعدے فرمائے گیے جیسا کہ آیندہ درج والی آیتوں سے ظاہر ہے :۔

(۴) فاقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واعتصموا باللہ ھو مولٰکم فنعم المولٰی ونعم النصیر (الحج ۔ ۱۰)

پس قائم کرو نماز اور ادا کرتے رہو زکوٰۃ اور مضبوطی کے ساتھ وابستہ ہوجاؤ اللہ تعالیٰ سے، وہ تمہارا کارساز ہے۔ پس بہت اچھا کارساز ہے، اور بڑا اچھا مددگار ہے۔

(۵) وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ واٰتیتم الزکوٰۃ واٰمنتم برسلی وعزرتموھم واقرضتم اللہ قرضا حسنا (المائدہ ع ۳)

ترجمہ اور اللہ نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں (میرا فضل اور میری مدد تمہارے ساتھ ہے، اگر تم قائم کرتے رہے نماز اور ادا کرتے رہے زکوٰۃ اور ایمان لاتے میرے رسولوں پر اور ان کی تعظیم و توقیر کرتے رہے اور اپنا مال دولت اللہ کے کاموں اور دین کی ضرورتوں پر خرچ کرتے رہے۔

(۶) ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ قوی عزیز (الحج ع ۶)

ترجمہ۔ اور یقیناً اللہ مددگار ہوگا ان بندوں کا جو اس کے دین کی مدد کریں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا ہے اور غلبہ والا ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کی مستحق وہی قوم ہے جس میں اقامت صلوٰۃ اداے زکوٰۃ اللہ تعالیٰ سے وابستگی اس کے رسولوں کی توقیر کے لیے اور دین کی ضرورتوں کے لیے مال و دولت خرچ کرنے اور دوسرے طریقوں سے بھی دین کی مدد کرنے کے اوصاف موجود ہوں۔

(۷) ومن یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ھم الفائزون (سورۃ نور ع ۷)

اور جو اطاعت کریں اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈریں اللہ سے اور بچیں اس کی نافرمانی سے تو وہی کامیاب ہوں گے۔

پھر ان دو آیتوں اس مضمون کو اور زیادہ مؤکد فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا گیا۔

(۸) وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا (النور ع ۷)

اللہ کا وعدہ ہے ان سے جو ایمان لائے تم میں سے اور نیک اعمال کریں ان کو ضرور زمین میں حکومت دے گا جیسا کہ ان سے پہلوں کو حکومت بخشی تھی اور ان کے اس دین (اسلام) کو قوت دے گا جو اس نے انکے لیے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۸ شوال المکرم ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۵۰

مستقبل کے لئے راہِ عمل

احمد حسین کمال

۲۳ سال کی طویل مدت کے بعد پاکستان کے عوام کو "ووٹ" کے ذریعہ ملک گیر سطح پر اپنے نمائندے منتخب کرنے کا موقعہ ملا، اور ایسے حالات کے پس منظر میں یہ موقعہ ملا، جبکہ عوام کی دینی، سیاسی اور اقتصادی محرومیاں انتہا کو پہنچ چکی تھیں ۔۔۔ ملک کا استحکام و سالمیت تک کئی مرتبہ خطرہ میں پڑ چکے تھے۔

پاکستان کا قیام ہندوستان کے مسلمانوں کی تاریخ کا سب سے بڑا انقلابی موڑ تھا۔ یہ موڑ برصغیر کی نصف مسلمان آبادی کو قربان کرکے اور ہمیشہ کے لئے انہیں ہندو بھارت کی غلامی میں دے دینے کے بعد حاصل ہوا تھا۔

مسلمانوں نے اپنی تاریخ کی یہ سب سے بڑی قربانی اور سب سے بڑا نقصان اس لئے قبول کیا تھا کہ وہ اپنے لئے ایسا خطۂ زمین چاہتے تھے جہاں وہ ہر قسم کے سیاسی، معاشی اور نوکرشاہی کے دباؤ سے آزاد ہوکر بھائی چارے اور اخوت کی مساوات آفریں زندگی بسر کرسکیں ۔ جسے انگریز کی حکومت اور ہندو کے استحصال نے ناممکن الحصول بنادیا تھا اور وہاں خدا کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین حق کے احکام امر و نہی کے مطابق نظام قائم کرسکیں۔

اس مقصد کے لئے انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کی قیادت پر اعتماد کیا اور پاکستان کی زمامِ اقتدار کلیتہً مسلم لیگ کے ہاتھوں میں سونپ دی۔

لیکن قائدِ اعظم کی شدید علالت اور وفات نے مسلم لیگ کے زعماء میں احساس ذمہ داری کا شائبہ تک باقی نہیں رہنے دیا اور یہ لوگ نہ صرف اپنے وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں کو قتل کئے جانے سے محفوظ نہیں رکھ سکے بلکہ اپنی صفوں میں بدترین عناصر کو چھا جانے کا موقعہ دیتے رہے اور بہت جلد ہی انتظامی بدعنوانیاں سیاسی خرابیاں، مذہبی کمزوریاں، اخلاقی تنزل اور معاشی لوٹ کھسوٹ کا آماجگاہ بن گیا۔

جاگیردار و سرمایہ دار ملک کی دولت اور اس کے وسائل پر حاوی ہوگئے، ملک کی نوکرشاہی ان کی محافظ بن گئی۔ نام نہاد مذہبی پیشوا ان کے حامی و ناصر ہوگئے اکثر سیاسی شخصیتیں اور جماعتیں ان کی وظیفہ خوار بن کر رہ گئیں۔

اس صورتِ حال سے مغربی سامراج اور امریکی استعمار نے فائدہ اٹھایا۔ پاکستان کو اپنے سیاسی گھڑے کی مچھلی بنالیا، اس کے بال بال کو اپنے قرضوں کے جال میں باندھ لیا۔ اور اس پر فوجی آمریت مسلط کرکے بزعم خویش ہمیشہ کے لئے اپنا فوجی و اقتصادی پابند بنا ڈالا۔

پاکستان کے مسلمان عوام کی مذہبی فکر کا رخ سامراج کی طرف موڑنے کے لئے ایسے نظریات کو فروغ دیا گیا، جس کا منطقی نتیجہ امریکی پالیسیوں کی حمایت ہو ۱۹۵۱ء کے بعد سے لے کر ۱۹۶۹ء کے اوائل تک پاکستان کی تاریخ نوکرشاہی اور افسرشاہی کے غلبہ کی تاریخ، فوجی آمریت کی تاریخ، ایک فرد واحد

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

کی حکمرانی کی تاریخ، امریکی استعمار کے اثر و نفوذ کی تاریخ، اسلام کی تحریف کی تاریخ، دین سے انحراف کی تاریخ، عوام سے غداری کی تاریخ، عوام کے مفادات کو پامال کرنے کی تاریخ اور پاکستان اور پاکستان میں اسلام کے مستقبل کو تباہ کرنے کی تاریخ ہے۔

اس دوران ایک ہی طبقہ کے افراد ادل بدل کر سیاست کے نام سے مذہب کے نام سے، اقتدار کے نام سے، لیڈر شپ کے نام سے قوم وملت کے نام سے آتے رہے۔ اور عوام کے صد چاک دل ان سے بے زار ہوتے رہے۔ کتنی حیران کن اور عجیب بات تھی کہ وہی لوگ جنہوں نے قوم وملت کے احساسات کو ۱۹۵۳ء کے مارشل لاء کے ذریعہ مجروح کیا اور مسلمان ملت کے جیالوں کو خاک وخون میں تڑپایا۔ وہی لوگ جنہوں نے اپنے سیاسی مفادات کے لئے ملک میں نوکر شاہی و افسر شاہی کے ہاتھ مضبوط کئے وہی لوگ جنہوں نے دس سال سے زیادہ تک اقتدار میں رہتے ہوئے ملک کو اسلامی نظام اور آئین سے محروم رکھا اور ملک میں بے دینی، بد اخلاقی، فحاشی اور بدعنوانی کو فروغ دیا۔ وہی لوگ جنہوں نے ۱۹۵۸ء میں فوجی آمریت کے تسلط کا راستہ ہموار کیا۔ وہی لوگ جنہوں نے ایوبی اقتدار کے آگے سر خم کر دیا۔ وہی لوگ جنہوں نے اس ملک کو امریکی استعمار کے شکنجہ میں جکڑا۔ وہی لوگ جن کی مذہبی تشریحات نے اسلام کو سرمایہ دارانہ مفادات اور امریکی سیاست کا محافظ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ غرضیکہ وہی لوگ جو لیاقت علی خاں کے سانحۂ قتل سے لے کر ۱۹۶۹ء کی گول میز کانفرنس تک ملک کی تمام خرابیوں کے بالواسطہ اور بلاواسطہ ذمہ دار تھے۔ موجودہ انتخابات کے موقعہ پر حب وطن، حب دین، حب اسلام، حب عوام کے دعووں اور نعروں کے ساتھ میدانِ انتخاب میں اتر آئے پاکستان کے حقیقی محافظ ہونے کا دعوے کرنے لگے۔ اور پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کے نقیب بن گئے۔

عوام خواہ کتنے ہی ناخواندہ سہی، سیاسی شعور سے کتنے ہی بے بہرہ سہی۔ لیکن ۲۳ سال کے ان حالات و واقعات کو وہ کس طرح بھول سکتے تھے۔ جو ان کے سروں پر سے گزرے ہیں اور ماضی کے فریب کاروں سے وہ پھر کیسے دھوکہ کھا سکتے تھے۔ وہ کسی صورت بھی ماضی کی زنجیروں کو اپنے اوپر مسلط کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے تھے۔ چنانچہ انتخابات کے موجودہ نتائج چاہے کتنے ہی حیران کن ہوں۔ لیکن واقعات کی منطق کے اعتبار سے غیر متوقع نہیں ہیں۔

ماضی کی مفاد پرست طاقتوں اور استحصالی عناصر نے جو محاذ بنایا۔ اگرچہ اسے انہوں نے اسلام کا اور ملک وملت کے استحکام کا نام دیا، لیکن اس محاذ کے سربرآوردہ افراد کا کردار اور فکر و نظر عوام کے سامنے تھا۔ اس سے عوام کا فیصلہ ہرگز ان کے حق میں جانے والا نہیں تھا خواہ پروپیگنڈے اور الیکشن لڑنے کے زبردست وسائل ان کی پشت پر موجود رہے۔

دوسری طرف وہ عناصر تھے جنہوں نے عوام کی دکھتی ہوئی رگ یعنی ان کی ۲۳ سالہ محرومیوں پر انگلی رکھی ہوئی تھی۔ وہ اس تار کو اول دن سے چھیڑ رہے تھے اور آخر تک چھیڑتے رہے۔ اور اس شرارت کے ساتھ چھیڑتے رہے کہ ملک کا عام آدمی کسان اور مزدور اس جادو کا شکار بننے پر مجبور ہو گیا۔

سیاسی کشمکش کے اس نازک مرحلہ پر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے عوامی راہ سے، اسلام کی بالادستی قائم کرنے کی جدوجہد کا جانگسل کام شروع کیا۔ اس نے کسان اور مزدور کو اپنے پرچم تلے جمع کرنے کی کوشش کی۔ اس نے عوامی مسائل کو سیاسی فیصلوں کی اساس بنانے پر زور دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی یہ مہم بڑی حد تک کامیاب رہی۔ لیکن بدقسمتی سے مختلف مذہبی طبقوں نے نہایت غیر دانشمندانہ طور پر اپنا زور اور طاقت جمعیۃ کے خلاف صرف کرنا شروع کر دیا۔ اور جمعیۃ وسائل کے فقدان کی وجہ سے اس کا ازالہ نہ کر سکی۔

تاریخ، اسلام کے نام کی مدعی جماعتوں کی اس بے بصیرتی پر ہمیشہ ماتم کرے گی کہ عوامی تبدیلیوں کے اس نازک ترین اور فیصلہ کن مرحلہ پر خوش فہمیوں اور فریب خوردگیوں کے زیر اثر انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے اس عوامی طریق کار کو ذرا بھی نہیں سمجھا جو عملاً دائیں اور بائیں بازوؤں کی کشمکش کے درمیان خالص اسلامی بالادستی کی راہ ہموار کر رہا تھا اور تاریخ ان افراد و گروہوں کی اس نادانی کو بھی معاف نہیں کرے گی کہ انہوں نے عوام کو اپنے اعتماد میں لینے کے بجائے سارا زور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف اسے عوام میں بے اثر بنانے پر صرف کر ڈالا۔

یہ بات بالکل واضح تھی کہ پاکستان کے ہی نہیں، بلکہ ایشیا و افریقہ کے مسلمان عوام، امریکہ کے زیر سرپرستی قائم ہونے والے نام نہاد اسلام کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ عہد حاضر کی ایک خالص سیاسی نفسیات کی بات ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اسے اچھے اچھے عالمان دین نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اور وہ جمعیۃ علماء اسلام کی مخالفت میں ہمنوا بن آوازوں کی ہمنوائی کرتے رہے جن کی صدا کا آخری حصہ ہمیشہ امریکہ پسند اسلام کے حق میں پایا جاتا ہے۔ اور جو محض پروپیگنڈے کے بل پر خود کو اسلام کا آخری محافظ و سند ثابت کرنے پر تلے رہے۔

اس کے باوجود الحمد للہ صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام اپنی اہمیت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے اور وہ اب بھی اس پوزیشن میں ہے کہ جو کچھ کھویا جا چکا ہے۔ اس کی تلافی کر سکے۔ بشرطیکہ اس تجربہ کے بعد اسلام کے حقیقی بہی خواہوں کی آنکھیں کھل گئی ہوں۔ وہ آئندہ جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط بنانے میں سرگرمی سے حصہ لیں۔ عوام سے اپنا رابطہ استوار کریں۔ عوامی مسائل کو اپنی پالیسیوں کی اساس بنائیں منفی رجحانات سے اپنے فیصلوں کو پاک رکھیں اور نمائشی دعووں والے نام نہاد اسلام سے خود کو دور کر لیں۔

موجودہ انتخاب کے نتائج عوام کا آخری فیصلہ نہیں ہے۔ یہ تو محض ایک تبدیلی ہے اور آخری فیصلہ کے لئے تیاری کا آغاز ہے۔

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے آپ از سر نو اپنی صف بندی کا سلسلہ شروع کر سکتے ہیں۔ اسی میں مستقبل کی کامیابی کا راز ہے۔

کمال ——— ۸ دسمبر ۱۹۷۰ء)

مولانا عبد الجبار صاحب فاضل دیوبند انتقال کر گئے

مولانا عبد الجبار صاحب خویشگی انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ میں کافی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ مولانا مرحوم نے جمعیۃ علماء اسلام کا فارم پُر کیا تھا۔ لیکن بیماری کی وجہ سے کام نہیں کر سکتے تھے اور ہر وقت جمعیۃ کے لئے دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالے جمعیۃ کو کامیاب بنائے۔ جمعیۃ کے جلسہ میں باوجود بیماری کے شریک ہوتے تھے۔

آج جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مولانا مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالے مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز اجلاس میں مولانا عبید اللہ انور صاحب کے چھوٹے بھائی حافظ حمید اللہ صاحب کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ اور دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالے حافظ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی)

کلمۂ طیبہ شجرۂ طیبہ

کھجور کے متعلق ایک تحقیقی مقالہ

(از حضرت مولانا مفتی عبدالحسیلم صاحب ضیا پانی پتی جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ صدر)

ہمیں بہت افسوس ہے کہ یہ قیمتی مقالہ دیر سے موصول ہوا جبکہ قومی اسمبلی کے الیکشن ہو چکے ہیں اور صوبائی کے ہو جائیں گے۔ چونکہ مفتی صاحب نے اسے بڑی محنت سے ترتیب دیا ہے اور ہے بھی تحقیقی اس لئے اس کو ناظرین ترجمان کے افادے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ کھجور کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا احترام کریں۔

کلمۂ توحید اور کھجور کا درخت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ كَلِمَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (نور) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ النَّخْلُ (ترمذی) یعنی توحید و ایمان کھجور کے مبارک درخت کے مشابہ ہے۔ جیسے اس کی جڑ مضبوط شاخیں اونچی اور پھل ہمہ وقتی ہے۔ اسی طرح عقیدہ توحید مومن کے دل کی گہرائیوں میں جاگزیں اور اعمال صالحہ کی شاخیں آسمان قبولیت سے جا لگتی ہیں اور اس پر رضا الٰہی کا لطیف اور شیریں ثمر دائمی ہے۔

ولادت مسیح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی درخت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کھجور سے بڑھ کر مرتبہ والا نہیں حضرت مریم کو اس کے تلے جگہ دی اور عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے (ابن کثیر) قرآن پاک میں ہے کہ جب حضرت مریم بامر الٰہی حاملہ ہو گئیں اور وقت ولادت قریب ہوا تو غم سے نڈھال ایک خشک کھجور کے تنہ کی آڑ میں بیٹھ گئیں۔ غیب سے آواز آئی۔ فکر نہ کر تیرے پاؤں تلے پانی کا چشمہ اور سامنے کھجور ہے۔ ذرا ہلانے سے تر و تازہ کھجوریں ملیں گی۔ یہ کھانا پینا حاضر اور بچہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اگر کوئی بچہ کے متعلق پوچھے تو تم کچھ نہ کہنا۔ ہم اس بچہ ہی کی زبانی تمہاری پاکدامنی عیاں کردیں گے۔

فائدہ:۔ (۱) پانی پینے سے طبعی فرحت ملے گی اور پیاس رفع ہو گی۔ اور اس پانی میں چونکہ سخونت ہے (گرمی ہے) تو اس وقت اس کا پینا دافع فضلات اور مقوی طبیعت ہے (۲) کھجور کثیر الغذا، مولدم، مسمن بدن، مقوی گردہ و کمر اور مفاصل ہونے کی وجہ سے زچہ کے لئے بہترین غذا اور دوا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زچہ عورتوں کو تازہ کھجوریں کھلاؤ۔ نہ ملیں تو پھر خشک کھجوریں ہی کھلا دیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں نزول مریم کی وجہ سے بھی بڑی ذی عزت ہے (مجمع الزوائد)

ایک حدیث میں ہے کہ زچہ کو کھجوریں کھلانے سے بچہ بردبار ہوتا ہے یہ مریمی غذا ہے۔ بیشک علم خداوندی میں ان کے لئے اس سے بہتر کوئی غذا نہیں تھی (درمنثور)

کھجور کی کاشت

حضرت سلیمان نے عرض کیا۔ میری آزادی ۳۰۰ کھجور کے درخت لگانے سے اور بار آور ہونے پر ہو تو حضور نے اپنے دست مبارک سے تین سو کھجوریں لگائیں اور وہ سب اسی سال بار آور ہوئیں۔ پھر حضرت سلیمان آزاد ہوئے۔

فائدہ:۔ یہ باعث صد افتخار ہے کہ آپ نے کھجور کو خود بویا۔

نقرئی آواز اور پرسوز لحن۔ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ (قرآن) ہر مخلوق قالی یا حالی سے خدا تعالیٰ کی خوبیاں بیان کرتی ہے۔ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ (قرآن) ہر چیز اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے طریقہ بندگی و تسبیح خوانی کے مطابق اپنا وظیفہ ادا کرتی رہتی ہے۔ اس کے بارے میں علم نباتات کے ماہرین کا بیان ہے کہ جو لطافت طبع نقرئی آواز اور پرسوز لحن کھجور کا ہے کسی درخت کا نہیں۔

سدا بہار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ درخت معلوم ہے جس پر خزاں نہیں اور اس کا پھل ہمیشہ ملے بلکہ پھل گٹھلی اور اس کا نفع نہ ختم ہونے پائے اور وہ بھی مسلمان کے مشابہ۔ عرض کیا گیا۔ آپ ہی بتا دیجئے فرمایا۔ وہ کھجور ہے (ترمذی)

اپنے پھل کی خود محافظ اور حیوانات کے مشابہ

کھجور قوۃ ارادی سے بھی خالی نہیں بڑھتے بڑھتے جانوروں کی دست اس سے اپنے پھل کو بچاتی ہے۔ اور جانوروں کی طرح سر کٹنے سے یہ درخت ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ بات کسی اور درخت میں نہیں۔

پھوپھی کی عزت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھجور کی عزت کرو، یہ تمہاری پھوپھی ہے۔ جو مٹی آدم کے خمیر سے بچی تھی اس سے یہ درخت اگا ہے (ابن کثیر)

تجزیہ

عربی میں درخت کو نخل، خوشہ کو خدق خوشہ کی ٹہنی جس پر کھجوریں لگتی ہیں شمراخ، ریشہ کو مسد۔ مغز درخت کو جمار، پتہ کو خوص، بور کو طلع، چھلکے کو کفری اور کفری میں بہار خرما کو دلیسح کہتے ہیں

انسانی ضروریات

کھجور کی ہر چیز کارآمد ہے۔ جڑ، تنہ، ریشہ، ڈنڈل چھال، شاخ، پتہ، کلی، پھول، پھل، خوشہ، میوہ گٹھلی، چھلکے سب کام کی چیزیں ہیں اور طب میں ان کے علیحدہ علیحدہ افعال و خواص درج ہیں۔ اس کے علیحدہ پتوں کے زنبیل، چٹائیاں، پنکھے۔ ریشہ سے بان رسے رسیاں بنتے ہیں اور گدوں میں بھرا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چمڑے کا تکیہ اور گدیلا کھجور کے ریشہ سے بھرا ہوا تھا جس پر آپ آرام فرماتے تھے۔ (بخاری مسلم) خوشہ سے جھاڑو۔ شاخ سے باڑ ڈنڈا

لاٹھی اور تلوار۔ چنانچہ جنگ احد میں حضرت عبداللہ بن جحش کی تلوار ٹوٹ گئی۔ آپ نے کھجور کی لکڑی ان کو دے دی جو بہترین تلوار ہوگئی اور ہمیشہ ان کے پاس رہی (تاریخ)

شب قدر

شب قدر کی صبح کو راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ کی پیشانی مبارک پر گارے کا نشان دیکھا۔ چونکہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں اور پتوں کی تھی اور فرش کچا تھا۔ رات کی بارش سے چھت ٹپکی اور گارا ہوگیا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوگی (بخاری) ڈنڈوں کا ایندھن ہوتا ہے اور تنہ کے ستون اور شہتیر ہوتے ہیں۔ شہتیر گارڈر اور لینٹر سے بھی مضبوط ہوتا ہے۔ زیادہ بوجھ کی وجہ سے جھک تو سکتا ہے مگر ٹوٹتا نہیں۔ ہمارے یہاں نہر اور راجباہوں پر اس کا بطور پل استعمال تھا۔

عاشق رسول مسجد نبوی میں کھجور کا ایک ستون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں خطبہ کے وقت یکبارگی اس زور سے رویا کہ پھٹ جاتے۔ آپ منبر سے اترے اور اسے سینے سے جب لگایا، تو وہ ستون بچہ کی طرح ہچکیاں لے لیکر چپ ہوا۔ اور عرض کیا۔ جنت میں آپ کی رفاقت چاہیئے۔ فرمایا منظور ہے۔ یہ ہمارے لئے مقام عبرت ہے (مواہب) میوہ انسانی غذا، گٹھلی مویشیوں کی غذا ہے۔ اور اس کے شیرہ کی مصری بنتی ہے۔

تابیر عربی میں نر کھجور کے شگوفہ کو مادہ کھجور پر ڈالنے کو تابیر کہتے ہیں۔ یہ پھلوں میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے (مسلم) آج یہ محکمہ زراعت کی خصوصی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور ویسے قدرت خداوندی نے اس کام پر ہوا کے جھونکوں بھونروں اور شہد کی مکھیوں کو بھی لگا رکھا ہے۔

جنتی میوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عجوہ (مدینہ کی خاص یا عمدہ) کھجور جنت سے آئی ہے۔ (ترمذی) یا بہشت میں ہوگی یا بہشتی پھلوں کی طرح سود مند اور راحت بخش ہے۔ فرمایا۔ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے سے جنت میں ایک کھجور کا درخت ملتا ہے (ترمذی) اور فرمایا۔ اے عائشہ۔ جہاں کھجور ہو وہاں بھوک نہیں ہوتی (مسلم) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی خدمت میں جب کوئی شخص مدینہ پاک کی کھجوریں پیش کرتا تو بڑے ادب و احترام سے لیتے اور رکھتے۔ پھر تقسیم فرماتے۔ جیسے نعمت غیر مترقبہ اور جنت کا میوہ ہاتھ آگیا ہے۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے صحن کی تین کھجوریں حضرت گنگوہی کی خدمت میں پیش کیں تو آپ نے بڑے اہتمام سے ان کے بہت زیادہ حصے کئے۔ پھر اپنا ایک حصہ لے کر اقرباء احباب اور مریدین میں تقسیم فرما دیئے۔ نیز مدینہ پاک کی کھجوروں کی گٹھلیوں کو نہ پھینکتے نہ پھینکنے دیتے بلکہ کتر کر یا کوٹ کر نوش فرماتے۔

کھجوریں تر و تازہ پھل کو کھجور اور عربی میں تمر کہتے ہیں اس کی بہت سی قسمیں ہیں اور جدا جدا نام ہیں۔ حجاز مقدس اور بصرہ کی کھجور مشہور ہے۔ عرب کی بہترین پیداوار ہے اور دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عزیز ترین تحفہ ہے یہ موسم گرما اور گرم ممالک میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ ہمیشہ کھائی جاتی ہے۔ دن رات گرمی سردی، پختہ، نیم پختہ اور خشک کھجور میں ایک خاص قسم کی خوشبو اور اس کا ذائقہ نہایت شیریں ہوتا ہے۔

مزاج اس کا مزاج گرم خشک ہے۔ اطباء نے اس کا مصلح بادام اور آب انار دکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مکھن، دودھ، تربوز، ککڑی اور روٹی وغیرہ کے ساتھ نوش فرما کر اعتدال کی راہ بتائی۔ کذا فی الحدیث) بعض لوگ کھجور کو آٹے میں گوندھ کر روٹی اور کھجور چاول پکاتے ہیں۔

نام نامی اسم گرامی

کھجور جب نمودار ہوتی ہے تو اسے طلع پھر خلال پھر بلح پھر بسر پھر رطب۔ اور جب پک جائے تو تمر کہتے ہیں۔ کھجور تازہ دودھ یا مکھن میں ملائی ہوئی کو صفول اور میتھی کے ساتھ پکائی ہوئی کو فریقہ کہتے ہیں صفول بھی اور سمن بدن اور فریقہ زچہ کے لئے مفید ترین غذا ہے۔

نوٹ: چونکہ یہ درخت ہندوستان کا نہیں اس لئے اردو میں اس کے اتنے نام بھی نہیں۔

فائدے

درخت نر کی بہار کو نفوع کے طور پر ہر سال بچوں کو ایک دو دن پلانے سے خسرہ اور چیچک نہیں نکلتی۔ اگر نکل آئے تو بخار اور تکلیف نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عجوہ زہر کے لئے تریاق ہے (ترمذی) فرمایا برنی (عمدہ) بہترین کھجور ہے۔ اس سے بیماری دور ہوتی ہے۔ خود اس میں کوئی خرابی نہیں (مجمع الزوائد) اور فرمایا، جو شخص نہار منہ سات عدد کھجور عجوہ کھائے تو اس پر اس دن کوئی زہر اور جادو اثر نہیں کرے گا (بخاری) ایک روایت ہے کہ عوالی مدینہ کی کھجور عجوہ ہے۔ صبح سویرے کھانا شفاء اور تریاق ہے (مسلم) آپ درد دل (وجع القلب) کے ایک مریض کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ عجوہ کھجوریں گٹھلی سمیت کوٹ کر کھلاؤ۔ (ابوداؤد)

گٹھلی اس کا سفوف دستوں کو بند کرتا ہے اور جلی ہوئی گٹھلی کا سفوف خون بہنے کو بند اور زخموں کو صاف کرتا ہے اور منجن دانتوں کو جلا دیتا ہے۔ اگر گٹھلی کو نمک کے پانی میں تمام دن بھگو کر صبح کو بوئیں تو اس کے درخت کا میوہ بڑا شیریں اور خوشگوار ہوتا ہے۔ گٹھلیوں کو اگر گیلی زمین میں دبا دیا جائے تو یہ پھوٹ آتی ہے۔ اس وقت گٹھلیوں کا سخت چھلکا اتار لیا جائے تو اندر سے نرم گودا نکلتا ہے جو نہایت مقوی باہ ہے۔ بعض اطباء اس میں دیگر ادویات ملا کر معجون بناتے ہیں۔

گواہی ایک دیہاتی نے عرض کیا، حضور! اس کھجور کا خوشہ زمین پر آکر کلمہ شہادت پڑھے اور پھر اپنی جگہ جاکر لگ جائے تو مجھے اسلام منظور ہے آپ کے دعا فرمانے سے ایسا ہی ہوا اور وہ اعرابی مشرف باسلام ہوا (ترمذی)

تحنیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی شخص نومولود بچہ لاتا، تو آپ اس کو دعائے برکت دیتے اور تحنیک فرماتے، (مسلم) فرمایا۔ اے عائشہ (اسماء (بہن) کے یہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ میں خود اس کا نام رکھوں گا۔ چنانچہ آپ نے عبداللہ نام رکھا اور اپنے دست مبارک سے کھجور کے ساتھ تحنیک فرمائی (ترمذی) کھجور یا کوئی میٹھی چیز چبا کر گھٹی سے پہلے بچہ کے تالو میں لگا دینے کو تحنیک کہتے ہیں۔ کسی بزرگ سے تحنیک کرانا مستحب ہے۔

دعوت ولیمہ

حضرت ام سلیمؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ میں کھجور گھی اور پنیر کے حلوہ کا اہتمام کیا۔ اور حضرت انسؓ کے ذریعہ ایک پیالہ میں پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا انسؓ! فلاں فلاں اور جتنے تمہیں سب کو بلا لاؤ۔ انسؓ فرماتے ہیں۔ واللہ تقریباً تین سو آدمی کھا کر جب فارغ

(باقی صا۱ پر)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

(از مولانا عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری خلیفہ مجاز شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

(قسط نمبر ۲)

جانبین سے وہ نکتہ سنجیاں اور باریک بینیاں ہوتی تھیں کہ باید و شاید۔ ایک بار ایک استاد نے دونوں کی گفتگو سن کر یوں فیصلہ کیا کہ قاسم ذہین آدمی ہے اپنی ذہانت سے قابو میں نہیں آتا ورنہ اس مسئلہ میں رشید حق پر ہے۔

(الخ تذکرۃ الرشید صفحہ ۳۰)

علوم عربیہ کی اکثر تمام کتابیں آپ دونوں حضرات نے مولانا مملوک علی صاحب سے پڑھی ہیں۔ البتہ حدیث شریف حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحبؒ سے حرفاً حرفاً پڑھی ہے

ذوق ادب یا شاعری

آپ کو بچپن ہی سے شعر و شاعری کا شوق تھا حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ فرماتے ہیں "آپ خطری شاعر تھے" اور اپنے بچپن کے کھیل اور قصے نظم کر لیتے تھے اور اتفاق سے آپ کو استاد (یعنی حضرت مولانا مملوک علی صاحب) بھی ایسے ہی ملے تھے۔ جن میں کافی ادبی مذاق تھا چنانچہ مولانا محمد صدیق صاحب مراد آبادی خلیفہ حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں:۔

حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ وغیرہما تلامذہ مولانا مملوک علی صاحب کو دہلی کے شعراء ذوق، مومن، غالب اور امام بخش صہبائی وغیرہم کے مشاعرے کے مشاعرے یاد تھے یہ ان حضرات کی عالی ظرفی ہے کہ زبان پر شعر کا نام تک نہیں آتا۔ فرماتے ہیں کہ مولانا مملوک علی صاحب مع اپنے تمام شاگردوں کے دہلی کے مشاعروں میں جایا کرتے تھے تاکہ طلباء میں جولانی طبع پیدا ہو۔ الخ

(رسالہ دار العلوم دیوبند مارچ ۱۹۵۶ء)

بہر حال آپ ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ کا منظوم کلام موجود ہے۔ جو طبع ہو چکا ہے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بطور نمونہ چند اشعار پیش کر دیئے جائیں۔ آپ کے نعتیہ کلام کے چند شعر ہیں:۔

اڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار

و لے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار

جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار

جو یہ نصیب نہ ہو پھر کہاں نصیب مرے
کہ ہوں سگان حرم کی میں تیرے قطار

شجرۂ منظومہ چشتیہ کے چند ابتدائی شعر ملاحظہ ہوں۔

الٰہی غرق دریائے گناہم ... تو میدانی و خود ہستی گواہم
گناہ بے عدد را بار بستم ... ہزاراں بار توبہ ہا شکستم
زمن دارد سگ نصرانیاں عار ... کہ ہست او بیگناہ و من گنہگار
حجاب مقصدم عصیان من شد ... گناہ موجب حرمان من شد

شعروں کے ہر ہر لفظ سے درد ٹپک رہا ہے، بلند پروازی، نازک خیالی اور سوز و گداز آپ کے یہاں ذوق، مومن، غالب، میر وغیرہم سے کم نہیں ہے۔

ایک غزل کے چند اشعار جو آپ نے ذوق، مومن، غالب کی زمین میں کہے ہیں ملاحظہ فرمایئے:۔

رقیب مہر کے قابل عدو وفا کے لئے
بنے تھے ہم ہی فقط آپ کی جفا کے لئے

ہمیں تو صبر کو کہتے ہیں شیخ و واعظ سب
انہیں تو کوئی بھی کہتا نہیں وفا کے لئے

وہ بات کیا ہے کہ مر کر بھی قاتل بے رحم
قتیل تیرے تڑپتے رہے جفا کے لئے

نازک خیالی ملاحظہ ہو:۔

پڑے نقش پا کی طرح یہ جہاں ہم
وہیں مر مٹے ناتوانی تو دیکھے

نہ ہو دل کو تسکین نہ کچھ آس ٹوٹے
ذرا آپ کی خوش بیانی تو دیکھو

دیگر

اپنی مشت خاک اور یہ آرزو ... کوچۂ دلدار میں برباد ہو
آرزوئیں ہو گئیں سینہ میں خاک ... دل لگا کر خاک کوئی شاد ہو

یہ ہی نہیں بلکہ حضرت قدس سرہ مشکل سے مشکل زمین میں شعر کہتے تھے۔

قطعہ

بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر
میں کیا کروں کہ پر ترے ناوک کا جانشیں
رکھتا تھا اس کو داغ سے دور اور شکستہ پر

(ماخوذ از دار العلوم ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ)

(باقی آئندہ)

مولانا درخواستی اور مولانا غلام اللہ خاں ڈیرہ اسماعیل خاں میں

ڈیرہ اسماعیل خاں۔ مفتی محمود صاحب کی بھاری اکثریت سے کامیابی کی اطلاع پاتے ہی امیر مرکزیہ حضرت درخواستی اور مولانا غلام اللہ خاں ڈیرہ اسماعیل خاں پہنچ گئے، اور حضرت مفتی صاحب کی کامیابی پر مبارکباد دی۔

مفتی محمود صاحب کو مجیب الرحمٰن کی مبارکباد

ڈیرہ اسماعیل خاں۔ عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن نے ڈیرہ اسماعیل خاں میں مفتی محمود صاحب کو بھاری اکثریت سے کامیابی پر مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خاں میں چراغاں

ڈیرہ اسماعیل خاں۔ اخباری اطلاع کے مطابق جب وہاں مفتی صاحب کے مقابلہ میں مسٹر بھٹو کو شکست ہوئی تو وہاں کے عوام میں مسرت و شادمانی کی لہر دوڑ گئی۔ اور پورے شہر میں چراغاں کر کے خوشی کا اظہار کیا گیا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی سیاست سے دستبردار نہیں ہونگے

گوجرانوالہ ۸ دسمبر کی شب کو جب ریڈیو پاکستان سے نتائج کا اعلان ہو رہا تھا تو ریڈیو نے شروع میں مسٹر بھٹو کی کامیابی کا اعلان اور مفتی صاحب کے ووٹوں کی تعداد تھوڑی بتائی۔ پیپلز پارٹی گوجرانوالہ کے کارکن جمعیۃ علماء اسلام کے رکنوں کے گھروں پر جا کر یہ طعنے دینے لگے۔ کہ مولانا ہزاروی سے کہو، سیاست سے دستبردار ہو جائیں۔ لیکن ان کو معلوم نہیں تھا کہ بھٹو صاحب وہاں سے زبردست کھائیں گے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سیاست سے دستبردار نہیں ہوں گے۔

علاماتِ قیامت

رقص و سرود کی محفلیں

ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ میری امت کے بہت سے لوگ شرابوں کے نام تبدیل کر کے ان کو استعمال کرنے لگ جائیں گے۔ ان کے سروں پر طبلے، ستار، سارنگیاں بجتی ہوں گی۔ ان کی محفلیں گانے والوں سے گرم ہونگی وقت آئے گا کہ خداوند عالم ان لوگوں میں سے بہت سوں کو زمین میں دھنسا دے گا۔ اور بہتوں کو بندروں اور سوروں کی شکل میں تبدیل کرے گا۔

ایک دوسرے موقع پر اسی مضمون کو آپ نے اس طرح بیان فرمایا کہ میری امت کے لوگوں پر بھی ایسا زمانہ آئیگا کہ ان میں سے بہتوں پر آسمان سے پتھر برسائے جائینگے اور بہتوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اور بہتوں کی شکلیں سوروں اور بندروں جیسی تبدیل کر دی جائینگی اس پر کسی صحابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول، ایسا وقت امت پر کب آئے گا؟ فرمایا، جب گانے والیوں کا اور طبلہ سارنگی کا اور شراب خوروں کا زور ہوگا، تو ایسا ہوگا۔

ایک تیسرے موقع پر اسی مضمون کو آپ نے اس طرح بیان فرمایا کہ امت پر تباہی کا ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ قہر الٰہی کبھی سرخ آندھیوں کی شکل میں، اور کبھی بھونچالوں کی شکل میں اور کبھی زمین میں دھنسائے جانے کی شکل میں اور کبھی صورتوں کی تبدیلی کی شکل میں اور کبھی پے در پے ٹوٹی ہوئی لڑی سے دانے گرنے کی طرح مختلف شکلوں میں نمودار ہوگا۔

پندرہ برائیاں

حضرت علیؓ ابن ابی طالب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میری امت میں پندرہ برائیاں پیدا ہوجائیں گی۔ ان پر مصیبتوں کے پہاڑ نازل ہونا شروع ہوجائیں گے۔ دریافت کیا گیا کہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا، جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنا لیا جائے، امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جائے۔ زکوٰۃ، جرمانہ یا چٹی محسوس ہو۔ خاوند، بیوی کا اطاعت گذار اور ماں کا نافرمان بن جائے۔ آدمی دوستوں سے بھلائی کرے اور باپ پر ظلم و ستم کرنے لگے۔ مساجد میں شور و غل برپا کیا جائے۔ کمینے لیڈری سنبھالیں۔ آدمی کی عزت اس کی شرارت کے خوف سے کی جائے۔ نشہ آور چیزوں کا عام استعمال ہو۔ مرد ریشمی لباس پہننے لگیں گانے والی عورتوں اور آلاتِ موسیقی، طبلے سارنگیوں کا دور دورہ ہو۔

اس امت کے بعد میں، آنے والے لوگ سلف صالحین پر زبان درازی اور لعن طعن کرنے لگیں، تو لوگوں کو چاہیئے کہ ہر وقت قہر الٰہی کے منتظر رہیں، خواہ وہ سرخ آندھی یا زلزلہ کی شکل میں آئے، یا صورتیں مسخ ہوجانے کی شکل میں آئے۔

(ترمذی اردو ترجمہ
صفحہ ۱۰۹
باب علامات قیامت)

ہم جیت گئے

آئین ساز اسمبلی میں اسلام کا پرچم جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ میں ہوگا

آئین ساز اسمبلی کے الیکشن آئے اور گذر گئے، جو جماعتیں کامیاب ہوئی ہیں، وہ ناکام جماعتوں کو تقریر و تحریر میں طعنے دے رہی ہیں۔ ایسا ہوتا آیا ہے اور جب تک دنیا کی گاڑی چل رہی ہے ایسا ہوتا رہے گا۔ جو جماعتیں اس الیکشن میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئیں، ان کا بھی اور جو بہت کم تعداد میں نشستیں حاصل کر سکی ہیں ان کا بھی آئندہ چل کر امتحان ہوگا، اور امتحان بھی بہت سخت قسم کا۔

لیکن بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے والی جماعتیں جمعیۃ علماء اسلام کو بھی اسی صف میں لا رہی ہیں۔ جس میں وہ دوسری جماعتوں کو کھڑا کر رہی ہیں۔ حالانکہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام واحد ایسی جماعت ہے، جس نے سرمائے کی قلت کے باوجود بھی اپنے سات امیدوار منتخب کرلئے جبکہ پورے ملک کے پریس اور تشہیری اداروں نے جمعیۃ کے بیانات دینے اور نشر کرنے سے احتراز کیا تھا۔ نوابزادہ شیر علی خاں کی تلوار ان اداروں میں کام کرنے والے صحافیوں اور کارکنوں پر مسلط رہی۔ اس صورت حال سے ہم قطعاً مایوس تھے، کہ شاید ہمارا کوئی امیدوار بھی کامیاب نہ ہوسکے۔

لیکن ہم نے کبھی سرمایہ پر بھروسہ نہیں کیا اور نہ ہی ان اداروں کو اپنے امیدواروں کی کامیابی کا مدار قرار دیا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اللہ کے دین کی عظمت اور سربلندی کے لئے الیکشن میں حصہ لیا تھا اور اسی کے فضل و کرم سے جمعیۃ علماء اسلام کے سات امیدواروں نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ خصوصاً اس بات پر

جمعیۃ کے ہر کارکن نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا کہ ہمارے دو راہنما مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کامیاب ہوگئے۔ نہ صرف ہمارے کارکن ہی خوش تھے بلکہ ہمارے ان ان امیدواروں کا سر بھی فخر سے سربلند ہے جو وقتی شکست کا شکار ہوئے کیونکہ حضرت مفتی صاحب نے (باقی صفحہ ۱ پر)

ہم جیت گئے

آئین ساز اسمبلی میں اسلام کا پرچم جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ میں ہوگا

آئین ساز اسمبلی کے الیکشن آئے اور گذر گئے، جو جماعتیں کامیاب ہوئی ہیں، وہ ناکام جماعتوں کو تقریر و تحریر میں طعنے دے رہی ہیں۔ ایسا ہوتا آیا ہے اور جب تک دنیا کی گاڑی چل رہی ہے ایسا ہوتا رہے گا۔ جو جماعتیں اس الیکشن میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئیں، اُن کا بھی اور جو بہت کم تعداد میں نشستیں حاصل کر سکی ہیں اُن کا بھی آئندہ چل کر امتحان ہوگا، اور امتحان بھی بہت سخت قسم کا۔

لیکن بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے والی جماعتیں جمعیۃ علماء اسلام کو بھی اسی صف میں لا رہی ہیں، جس میں وہ دوسری جماعتوں کو کھڑا کر رہی ہیں۔ حالانکہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام واحد ایسی جماعت ہے، جس نے سرمائے کی قلت کے باوجود بھی اپنے سات امیدوار منتخب کرلئے جبکہ پورے ملک کے پریس اور تشہیری اداروں نے جمعیۃ کے بیانات دینے اور نشر کرنے سے احتراز کیا تھا۔ نوابزادہ شیر علی خاں کی تلوار ان اداروں میں کام کرنے والے صحافیوں اور کارکنوں پر مسلط رہی۔ اس صورت حال سے ہم قطعاً مایوس تھے، کہ شاید ہمارا کوئی امیدوار بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

لیکن ہم نے کبھی سرمایہ پر بھروسہ نہیں کیا اور نہ ہی ان اداروں کو اپنے امیدواروں کی کامیابی کا مدار قرار دیا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اللہ کے دین کی عظمت اور سربلندی کے لئے الیکشن میں حصہ لیا تھا اور اسی کے فضل و کرم سے جمعیۃ علماء اسلام کے سات امیدواروں نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ خصوصاً اس بات پر

جمعیۃ کے ہر کارکن نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا کہ ہمارے دو راہنما مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کامیاب ہو گئے۔ نہ صرف ہمارے کارکن ہی خوش تھے بلکہ ہمارے ان ان امیدواروں کا سر بھی فخر سے سربلند ہے جو وقتی شکست کا شکار ہوئے کیونکہ حضرت مفتی صاحب نے (باقی صفحہ ۱ پر)

پرانے سیاستدان انتخاب میں شکست کھا گئے

پاکستان میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر جو پہلے انتخابات ہوئے ہیں ان سے ملک کی سیاست ایک نیا رخ اختیار کرے گی۔ قومی اسمبلی کے انتخابی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام نے پرانے سیاستدانوں کی بجائے نئی قیادت پر اعتماد کیا ہے۔ قومی اسمبلی کے انتخابات میں دونوں حصوں کے ایسے سیاست دان بھی ہار گئے ہیں۔ جنھوں نے انتخابات میں کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھا۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو گزشتہ ۲۳ برس کسی نہ کسی شکل میں برسر اقتدار رہ چکے ہیں۔ ان میں سندھ کے مرد آہن ایوب کھوڑو اور چاٹگام کے "شیر" فضل القادر چودھری بھی ہار گئے ہیں۔

کنونشن لیگ کے صدر مسٹر فضل القادر چودھری، پی ڈی پی کے نائب صدر مولوی فرید احمد، پی ڈی پی کے نائب صدر مسٹر محمود علی۔ سیکرٹری مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مولانا صدیق احمد، امیر جماعت اسلامی مشرقی پاکستان پروفیسر غلام اعظم، صدر مشرقی پاکستان کونسل لیگ خواجہ خیرالدین۔ جنرل سیکرٹری مشرقی پاکستان کونسل مسلم لیگ اے کیو ایم شفیق الاسلام نظام اسلام پارٹی کے صدر مولانا اختر علی۔ پاکستان مسلم لیگ قیوم گروپ کے نائب صدر مسٹر وحید الزمان۔ مشرقی پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر مسٹر عبدالسلام خاں۔ مشرقی پاکستان نیپ ولی خاں کے صدر پروفیسر مظفر احمد، مشرقی پاکستان نیپ کے جنرل سیکرٹری سید الطاف حسین۔ کونسل لیگ کے سیکرٹری جنرل ابوالقاسم۔ قیوم لیگ کے قاضی قادر

صوبہ پنجاب

نائب امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد۔ تحریک استقلال کے کنوینر ائیر مارشل اصغر خاں۔ قیوم لیگ کے چیف آرگنائزر مخدوم زادہ حسن محمود۔ کنونشن لیگ کے سیکرٹری جنرل محمد قاسم۔ سابق مرکزی وزیر کرنل عابد حسین پی ڈی پی کے صدر نوابزادہ نصراللہ خاں۔ کونسل لیگ کے محمد حسین چٹھہ۔ جمعیۃ علماء پاکستان کے مولانا حامد علی۔

پنجاب میں ان کے علاوہ جو اصحاب ناکام رہے ہیں۔ ان میں سید علمدار حسین۔ مخدوم زادہ حامد رضا گیلانی امیر جماعت اسلامی پنجاب سید اسعد گیلانی۔ سردار اسلم جلوانہ، مولانا عبدالستار خاں نیازی، پیر شمس الدین میاں رفیق سہگل، ملک نور حیات نون، میجر جنرل امراؤ خاں ریٹائرڈ جنرل سرفراز۔ ڈاکٹر جاوید اقبال۔ علی اصغر شاہ مسٹر حمزہ، مرزا ابراہیم۔ میاں عارف افتخار۔ میاں یاسین وٹو۔ سید احمد سعید کرمانی شامل ہیں۔

صوبہ سرحد

کونسل لیگ کے سردار بہادر خاں۔ پیپلز پارٹی حیات محمد خاں شیرپاؤ، کونسل لیگ سرحد کے صدر مسٹر یوسف خٹک۔

صوبہ سندھ

سندھ متحدہ محاذ کے صدر جی ایم سید۔ سابق وزیر اعلیٰ محمد ایوب کھوڑو کونسل لیگ۔ سابق وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار آزاد۔ سابق وزیر اعلیٰ قاضی فضل اللہ کنونشن لیگ والے کے برہی آزاد۔ امیر جماعت اسلامی سندھ مولانا جان محمد عباسی۔ کونسل لیگ کے حسن اے شیخ، کونسل لیگ کے زیڈ ایچ لاری۔ مزدور رہنما کنیز فاطمہ آزاد مسٹر اے کے سومار، مسٹر سعید ہارون۔

صوبہ بلوچستان

مغربی پاکستان کونسل لیگ کے صدر یحییٰ بختیار قیوم لیگ کے صدر میر نبی بخش زہری۔ نیپ کے عبدالصمد اچکزئی

بقیہ: ـــــ ہم جیت گئے

اس لیڈر کو شکست دی ہے جس کو پانچ مقامات سے کوئی امیدوار نہیں ہرا سکا۔

شکست انہوں نے کھائی جنہوں نے پورے پریس اور تشہیری اداروں پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ ملک کے اخبارات جن کے لئے وقف تھے۔ ہزاروں تنخواہ دار کارکن شب و روز انتخابی جدوجہد میں مصروف تھے اور پروپیگنڈے پر کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہایا۔

ناکام وہ ہوئے، جن کا ۲۲ زبانوں میں لٹریچر موجود ہے۔ جن کی تصنیفات و تالیفات کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہے۔ غیر ممالک سے جن کے مراسم ہیں اور آج وہ بمشکل صرف پانچ امیدوار کامیاب کرا سکے ہیں۔ آج ان کے ہاں صف ماتم ہے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ہر کارکن کا چہرہ خوشی اور مسرت سے چمک رہا ہے۔ کیونکہ ہمارے دو عظیم راہنما اسمبلی میں چلے گئے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ

ہم جیت گئے

کیونکہ آئین ساز اسمبلی میں ایوبی آمریت کے پہلے الیکشن میں ہماری ایک آواز تھی اور اب آٹھ آوازیں بیک وقت اٹھیں گی۔ جو اسلام کی سربلندی اور ملک کے کروڑوں عوام کے لئے نیک فال ثابت ہو گی۔ جو امریکی دلالوں اور سامراجی ایجنٹوں کے لئے موت کا پیغام ہونگی وہ آوازیں اس تمام تانے بانے کا تیا پانچہ کر کے رکھ دینگی جو اس ملک میں عوام اور غربت کے نام پر کھیلا گیا۔

پاکستان کے مسلمان سرحد اور کوئٹہ کے عوام کے ممنون ہیں

پاکستان کے عوام اور دیندار طبقہ سرحد کے غیور مسلمانوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ کیونکہ پاکستان کے عوام خواہ وہ کسی علاقے کے بھی باشندے ہوں، یہ سمجھتے ہیں اور انہیں پورا یقین ہے کہ عوام کی صحیح اور بھرپور نمائندگی صرف علماء حق ہی کر سکتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ گذشتہ الیکشن کے موقعہ پر سرمایہ دار اور جاگیردار اسلام کا نام لے کر کامیابی حاصل کر لیتے تھے۔ اور اب بچے کھچے وہ عوام کا نام لے کر کامیاب ہوا ہے، جو لوگ اسلام کے معاملہ میں مخلص نہیں تھے۔ وہ عوام کے معاملہ میں مخلص نہیں ہو سکتے۔ ان کا یہ خیال ہے کہ علماء ہی ایسی جماعت ہیں جن کا براہ راست تعلق عوام سے ہوتا ہے اس وجہ سے پورے ملک کے عوام سرحد کے بہادر عوام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اسلامی پرچم

پاکستان کے عوام مفتی محمود صاحب اور جمعیۃ کے دوسرے راہنماؤں کی کامیابی پر اس لئے خوش ہیں کہ آئین ساز اسمبلی میں اسلام کا پرچم صرف جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ میں ہوگا ان رہنماؤں کی کامیابی سے مغربی بلاک میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ ان کی تمام کوششوں پر پانی پھر چکا ہے۔ فارلینڈ کی سازشیں ناکام ہو چکی ہیں۔

انشاء اللہ العزیز

وقت ثابت کرے گا کہ اسلام اور عوام کے معاملہ میں مخلص کون تھا اور غیر مخلص کون؟

ارشادات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) جس میں ایک ایسا درود شریف بھی ہے کہ جمعہ کے دن اسی مرتبہ پڑھنے سے اسی سال کے گناہ معاف ہو جانے کی خوشخبری سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔

(۲) جس میں وہ دعا بھی ہے جس کے بازار میں داخل ہونے کے وقت پڑھنے سے دس لاکھ گناہ معاف ہونے اور دس لاکھ نیکیاں ملنے اور دس لاکھ مرتبے بلند ہونے کی بشارت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

(۳) اور جس میں ایسی دعا بھی ہے۔ جس کے رات کو تین مرتبہ پڑھ لینے والے کے متعلق سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا کہ کسی بھی زہریلے جانور کا زہر اثر نہیں کریگا ایسی تقریباً چالیس دعاؤں کا مجموعہ۔

ملنے کا پتہ:۔ مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

مدرسہ اشرف العلوم ہرنولی کا داخلہ

مدرسہ اشرف العلوم ہرنولی ضلع میانوالی کا داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہے۔ ابتدائی کتب اور قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ نیز نادار طلباء کی رہائش، خوراک اور دیگر ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔

(مولانا) محمد یعقوب مدرسہ اشرف العلوم ہرنولی ضلع میانوالی

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ رجسٹرڈ کوٹ ادو

اس مدرسہ میں قرآن پاک اور حدیث شریف، فقہ حنفیہ کے علاوہ متداولہ علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس چشمۂ فیض کی بنیاد بحکم و بزیر سرپرستی شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ میں چند مخلص اور دینی جذبہ رکھنے والے احباب نے رکھی۔ اس مدرسہ عالیہ نے حضرت العلامہ مولانا محمد مسعود صاحب کے زیر اہتمام جو ترقی کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ چنانچہ پہلے سال ہی ابتدائی فارسی سے لے کر ہدایہ اخیرین اور مشکوٰۃ شریف تک پچیس طلباء نے فیض حاصل کیا۔ تئیس طلباء نے درجہ قرآن مجید میں حفظ و ناظرہ کی صورت میں سیراب ہوئے دار الافتاء کے اہم کام کو حضرت مہتمم مولانا محمد مسعود صاحب مدظلہ ایسی سنجیدگی کے ساتھ فی سبیل اللہ سر انجام دیتے ہیں۔ جس کی بدولت ضلع بھر کے فتاوے یہاں سرانجام پاتے ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ مدارس عربیہ کے دستور کے مطابق ادارہ کو چلانے کے لئے دو مجلسیں قائم ہیں (۱) مجلس انتظامیہ (۲) مجلس شوریٰ۔ مجلس انتظامیہ کو مدرسہ ہذا کے سرمایہ املاک اور نظم و نسق کے اختیارات حاصل ہیں اور مجلس شوریٰ مدرسہ ہذا کے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور انتظام کو بحال رکھنے کے لئے مہتمم ناظم اعلیٰ جیسے اہم ارکان کو منتخب کرتی ہے مدرسہ کا مسلک و مشرب عقائد اہلسنت والجماعت فقہ حنفی کے مطابق اور فکر و عمل وہی ہے جو اکابرین علماء دیوبند کا مسلک و مشرب ہے۔ مدرسہ عالیہ دار العلوم مدنیہ دین کا ایک اہم ترین مرکزی ادارہ ہے جس میں نہایت خلوص اور دیانت کے کام ہونے کے باوجود اپنا رقبہ نہیں ہے جس میں مکان تیار کرا کے مطمئن ہو کر کام ہو سکے۔ اس وقت عارضی طور پر ایک مکان میں مدرسہ چل رہا ہے۔ جو کہ مدرسہ کے اہم کارکن جناب صوفی بشیر احمد صاحب زرگر اور ان کے برادران حضرات نے تا حد وسعت دیا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں مدرسہ ہذا کو اس وقت اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ اپنی ملکیت کا رقبہ خرید کر اس تکلیف کو دور کیا جا سکے۔ اس واسطے دینی جذبہ رکھنے والے حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ مالی امداد سے تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ زمین کے واسطے جو حضرات رقم بھیجتے ہیں اس کو زمین ہی پر خرچ کیا جاتا ہے۔ تاکہ تعاون کرنے والے حضرات کا دائمی ثواب کا مقصد پورا ہو سکے اپنے عطیات و صدقات واجبہ زکوٰۃ وغیرہ چرم ہائے قربانی مدرسہ میں بھیج کر دوہرا ثواب حاصل کریں۔ ترسیل زر کا پتہ، محمد مسعود مہتمم مدرسہ دار العلوم مدنیہ کوٹ ادو

بقیہ — کلمہ طیبہ شجرہ طیبہ

ہوئے تو کھانا پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا (بخاری) اسی طرح آپ نے حضرت صفیہ کے ولیمہ میں اسی حلوہ کا انتظام فرمایا تھا (بخاری)

نوٹ :- یہ اہل عرب کا مرغوب کھانا تھا۔ پنیر وہ ہے۔ جو دہی کا پانی نچوڑ کر ٹکیاں بناتے ہیں۔

سحر و افطار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور مسلمان کی بہترین سحری ہے (ابوداؤد) فرمایا۔ روزہ کھجور سے افطار کرو، کیونکہ کھجور میں برکت ہے (ترمذی) آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز مغرب سے قبل چند کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے ورنہ پھر چھوہاروں سے (ابوداؤد) نیز آپ کو تین کھجوروں سے افطار کرنا پسند تھا۔

فائدہ :- خلو معدہ چونکہ کھانے کی خواہش ہوتی ہے تو معدہ بھی غذا کو خوب قبول کرتا ہے۔ خاص کر شیرینی جو قویٰ میں جلد سرایت کرتی ہے اور قوت بدن کے لئے مفید تر ہے۔ نگاہ تیز کرتی ہے اور شیرینی سے دل کی سختی دور ہوتی ہے اور مقتضائے ایمان بھی ہے۔

جشن عید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں چند کھجوریں یعنی طاق عدد کھا کر تشریف لے جاتے (بخاری)

فائدہ :- ہر کھجور چونکہ شیریں ہے۔ اس لئے قوت بدن کے لئے خصوصاً خلو معدہ کے وقت مفید نیز اس سے روزوں کے ضعف کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے۔

صدقہ و خیرات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تھوڑی سی کھجور کا صدقہ بھی جہنم سے نجات کا ذریعہ بن جائے گا (ترمذی) فرمایا اے عائشہ کسی مسکین کو خالی نہ رکھنا چاہیئے۔ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

برکتی کھجور

حضرت جابر کے جب اُحد میں شہید ہو گئے تو لوگوں نے قرض کی ادائیگی کا زیادہ تقاضا کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی سی کھجوروں میں برکت کی دعا فرمائی، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم نے تول تول کر سب کا قرض چکا دیا اور ہماری کھجوریں جوں کی توں رہیں (بخاری)

حضرت ابوہریرہ آنحضرت کی خدمت میں کچھ چھوہارے لائے اور برکت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کے بعد فرمایا کہ تھیلہ میں رکھ لو۔ جب جی چاہے ہاتھ ڈال کر نکال لینا۔ مگر الٹ کر نہ جھاڑنا۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں پھر کیا تھا۔ منوں تو راہِ خدا میں دے دیں اور خود بھی ہمیشہ کھاتا کھلاتا رہا۔ مگر شہادت عثمان غنی یعنی ۳۰ سال کے بعد اس کا ڈورا کمر سے ٹوٹ گیا اور تھیلہ کہیں گم ہو گیا (ترمذی)

نبوی راشن

کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کا ہدیہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کون سی کھجور ہے عرض کیا جذامی (سرخ) کھجور ہے۔ فرمایا خداوند! جذامی میں تو بہت ہی برکت دے (مجمع)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور بڑی مرغوب تھی انس کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ اکڑوں بیٹھے ہوئے کھجوریں نوش فرما رہے تھے (ترمذی) آپ کی خدمت میں ایک مرتبہ بہت ہی پرانی کھجوریں پیش کیں۔ آپ نے ان کو چیر کر صاف کیا اور نوش فرمائیں (ابوداؤد)

آنحضرت اور شیخین ابو الہیثم کے باغ میں تشریف لے گئے تو انہوں نے مختلف کھجوروں سے مہمان نوازی کی (ترمذی) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کی وفات تک ہم کو کھجور اور پانی سے بھی پیٹ بھرنا نصیب نہیں ہوا، بلکہ چولہے میں آگ جلے مہینہ مہینہ گذر جاتا۔ مگر ہمارے ہاں سوائے کھجور اور پانی کے اور کچھ نہ ہوتا تھا (بخاری)

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فقراء صحابہ کو ایک ایک کھجور ملتی تھی (ترمذی)

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ فتح خیبر سے پہلے ہمیں کھجور بھی پیٹ بھر کر میسر نہ تھی (بخاری)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہر ڈول کے عوض ایک ایک کھجور پر یہودی کا باغ سیراب کر کے گذارہ کیا (ترمذی)

جنگ تبوک میں ایک ایک کھجور دو دو سپاہیوں پر تقسیم ہوئی۔ پھر بہت سے مجاہدین ایک ہی کھجور چوس کر پانی پی لیتے تھے جبکہ اونٹوں کی الائش نچوڑ کر پینے کی نوبت آئی۔ یہ تھا صحابہ کا جذبہ وفاداری۔

کھجور کے پسند کرنے پر خدا تعالیٰ کا پیار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں جو کھجور کو پسند کرتے ہیں۔

سے تجھے چاہوں تیرے میں چاہنے والوں کو چاہوں

جنات کو بھی پسند

حضرت ابو ایوب انصاری کی ایک بخاری کھجوروں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک جنیہ آتی اور کچھ نکال کر لے جاتی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے فرمایا۔ اب اگر آئے بسم اللہ اَجِیبِی رَسُولَ اللّٰہ کہہ کر پکڑ لینا۔ چنانچہ وہ آئی اور پکڑی گئی اور جب قسم کھائی کہ اب نہیں آؤں گی تو اسے چھوڑ دیا گیا (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ صدقہ فطر کے کھجوروں کے نگران تھے۔ رات کے وقت آ کر کسی نے کھجوریں اٹھائیں۔ آپ نے پکڑ لیا اور کہا کہ صبح آنحضرتؐ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے معذرت کی۔ آپ نے ترس کھا کر چھوڑ دیا۔ تین رات مسلسل اسی طرح ہوتا رہا۔ ادھر آنحضرت اس کے بارے میں دریافت فرماتے۔ وہ آپ سے اس کی بات نقل کر دیتے آخر میں نے ارادہ کر لیا کہ اب نہ چھوڑوں گا۔ کہنے لگا کہ ایک وظیفہ بتاتا ہوں۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ رات بھر تمہاری نگرانی کرتا رہے گا کسی شیطان کو قریب [illegible] تے دیگا آپ نے فرمایا بات تو صحیح کہہ گیا۔ مگر وہ تو جھوٹا شیطان تھا

فطرہ

آنحضرتؐ نے فطرانہ کے لئے ایک صاع تین سیر کھجور (وغیرہ) مقرر فرمائی (بخاری) تاکہ ہر بری بات اور بیہودگی سے روزہ پاک ہو جائے۔

خواب

خواب میں کھجور یا کوئی اور شیرینی کھانے کی تعبیر یہ ہے کہ اسے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی حضرت علیؓ نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی اور مجھے بلا کر اپنے دست شفقت سے میرے منہ میں کھجور دی، اس کے بعد ایک اور دی۔ بعد ازاں میں بیدار ہو گیا۔ صبح نماز فجر کے بعد حضرت عمرؓ نے اسی طرح ایک ایک تقسیم فرمائیں اور مجھے بلا کر ایک کھجور میرے منہ میں دی، پھر ایک اور دی۔ میں نے عرض کیا۔ امیرالمومنین ایک اور دے دیجئے۔ فرمایا رات اگر تیسری ملتی تو ہم بھی دے دیتے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

جمیعۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کی کامیابی پر اظہارِ مسرت

مولانا دین پوری جذبات میں آگئے

مولانا عبدالشکور دین پوری نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے نام جذبات سے پُر ایک خط تحریر فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوری جمیعۃ کا سہرا آپ کے سر ہے خدا جانے اگر آپ بھی ...... کہا جاتے ہم مرجاتے الحمدللہ ہزارہ نے ہزارہا خوشیوں سے ہمکنار کیا۔ واہ رے جرنیل تیری ہمت مبارکباد، تادم زیست شکر ہے۔

(دین پوری)

مولانا دین پوری خود بھی قومی اسمبلی کے ناکام امیدواروں میں سے ہیں۔ لیکن جب اکابر کی کامیابی کی خبر سنی تو سب غم دھل گئے۔

مولانا غلام قادر سربراہ تنظیم اہلسنت کی مبارکباد

مولانا غلام قادر صاحب نے اپنے مکتوب میں کہا ہے۔ موجودہ الیکشن اکابر جمیعۃ کی کامیابی پوری جماعت کی کامیابی ہے۔ پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ چکی ہے تمام اراکین و مبلغین کرام تنظیم اہلسنت کی طرف سے ہزار مبارکباد۔ خدا کرے ملک میں آئین و نظام خلافت راشدہ تیار ہو۔

(اس کے علاوہ)

مختلف حضرات نے خطوط اور تاروں کے ذریعے مبارکباد کے تار ارسال کئے ہیں۔

آزاد کشمیر کے علماء کی طرف سے اظہار مسرت

یہ خبر آزاد کشمیر کے عوام کے لئے عموماً اور علماء کرام کے لئے خصوصاً باعث مسرت ہے کہ جمیعۃ علماء اسلام کے سربراہ مولانا مفتی محمود اور مولانا ہزاروی ان فیصلہ کن انتخابات میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔ جبکہ ان کا مقابلہ ایسے سرمایہ داروں سے تھا۔ جن کی جڑیں کافی مضبوط تھیں۔ مگر ان مردان راہ حق کے مقابلہ میں ہیچ ثابت ہوئیں ہم ان تمام اکابرین جمیعۃ کو آزاد کشمیر کے مسلمانوں کی طرف سے اور علماء کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مولانا مفتی محمود صاحب کا تاریخی مقابلہ پاکستان کی آئندہ تاریخ میں ضرور زینت اوراق ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان اکابر کا سایہ ملت اسلامیہ پر ہمیشہ رکھے اور باطل کے مقابلہ کے لئے ان کی غیبی امداد فرمائے۔ باطل کی اگرچہ کثرت ہے مگر حق انشاء اللہ غالب ہی رہے گا۔ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ۔

(قاری محمد انور خطیب جامع مسجد نعمان پور باغ آزاد کشمیر)

حضرت مولانا مفتی محمود اور مولانا ہزاروی کی کامیابی پر مبارکباد

ہم اہالیان جمیعۃ علماء اسلام گوجرہ ضلع لائلپور فخر قوم مفتی صاحب اور مولانا ہزاروی کی کامیابی پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اکابر کو اور تمام جمیعۃ کے کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتی ہے۔

(احمد خاں برڑہ ناظم اعلیٰ جمیعۃ سکرنڈ)

ڈیرہ کے عوام کو مبارکباد

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے غیور مسلمانو! تم نے اپنی غیرت اسلامی کا ثبوت دیا، میں تم کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔ پولنگ کے دن ڈیرہ میں فارلینڈ کی موجودگی اور اسلام دشمنی کے باوجود تم نے امریکہ کا منہ کالا کر دیا اور خدا و رسول کی خوشنودی کو پالیا۔ والسلام! (ظہیر احمد) جمیل بک ڈپو سرگودہا

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو صدر یحییٰ خاں کی مبارکباد

ڈیرہ اسماعیل خاں۔ صدر یحییٰ خاں نے قومی اسمبلی کے منتخب رکن حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ وہ قابل عمل آئین بنانے میں مؤثر امداد دینگے۔ صدر نے ان کی کوششوں کی کامیابی کی دعا کی ہے۔

مفتی اعظم جناب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ جبکہ بڑے بڑے لیڈروں کو بھٹو صاحب کے نمائندوں نے اچھے خاصے نمبروں سے ہرا دیا ہے ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں مفتی صاحب کا بھٹو صاحب کے مقابلے میں اچھے نمبروں پر جیت جانا خدا کی مہربانی ہے جس کے لئے ہم سب اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شکر گذار ہیں۔

دوسرے قابل قدر بزرگ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شیر سرحد کی کامیابی پر بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جمیعۃ علماء اسلام سکرنڈ

سکرنڈ جمیعۃ علماء اسلام سکرنڈ اکابر جمیعۃ حضرت

تبصرہ

ارشادات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مع الافادات

حضرت مولانا محمد مسعود صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ کوٹ ادو نے مذکورہ بالا نام کا ایک بیش قیمت کتابچہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس کے شروع میں اہلسنت کے مشہور اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا علامہ دوست محمد صاحب قریشی نے کتابچہ کے متعلق اپنے زریں خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

مذکورہ کتابچہ میں سو کر اٹھنے سے لے کر دن بھر میں پڑھی جانے والی تمام دعائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں یکجا کر دیا ہے۔ اور ان دعاؤں کا ترجمہ بھی نہایت سہل اردو میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتابت اور طباعت اور کاغذ بھی بہت عمدہ ہے۔ یہ کتابچہ ہر مسلمان کو اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ ہدیہ صرف تیس پیسے۔ ملنے کا پتہ صوفی بشیر احمد زرگر جی ٹی روڈ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔

خبریں، اخبارات کے آئینہ میں

مسلمان ہادیٔ برحق کے سچے پیرو بن جائیں تو ساری دنیا مشرف بہ اسلام ہو جائے۔ کرنل قذافی

اسلام نے مارکس، لینن اور ماؤ سے صدیوں پہلے تمام مسائل کا مؤثر حل پیش کیا تھا

عیسائی مشنری اداروں کے ہتھکنڈے ناکام بنانے کی تجویزوں پر غور

طرابلس۔ لیبیا کے صدر کرنل قذافی نے کہا ہے کہ اسلام کو ہر نظریے پر برتری حاصل ہے۔ مارکس، لینن، ماؤزے تنگ اور کاسترو تو اس صدی کی مخلوق ہیں۔ ہمارے دین نے تمام انسانی مسائل کا مؤثر اور صحیح ترین حل آج سے چودہ سو سال پہلے پیش کر دیا تھا۔

کرنل قذافی نے اعلان کیا کہ اگر مسلمان ہادیٔ برحق رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق جوش و جذبے سے کام کریں تو ساری دنیا مسلمان ہو جائے، کیونکہ ہمارا مذہب سچا ہے اور تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

لیبیا کے صدر کرنل قذافی نے پہلی اسلامی مشنری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ اگر مسلمان اسلام کی تبلیغ کریں تو ساری دنیا میں اسلام پھیل سکتا ہے آج یہاں شروع ہونے والی پہلی اسلامی مشنری کانفرنس میں لیبیا، مصر، تونس، سعودی عرب، شام برطانیہ اور یوگوسلاویہ کے پچاس سے زیادہ مسلمان مبلغین شریک ہوئے۔ لیبیا کے صدر کرنل قذافی نے کانفرنس کا افتتاح کیا اور کہا کہ جدید تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا بغور مطالعہ ضروری ہے اور اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ غیر مسلم ممالک میں بار بار ہونا چاہیئے۔

انہوں نے کہا اسلام پر رجعت پسندی کا الزام غلط ہے۔ اسلام بڑا ترقی پسند مذہب ہے اور عصر حاضر کے تقاضوں کو بخوبی پورا کرتا ہے۔ کرنل قذافی نے مزید کہا ہے۔ کمیونزم دنیا کے تمام مذاہب کو رد کرتا ہے لیکن اسلام کمیونزم سے کہیں زیادہ ترقی پسند مذہب ہے۔

اسلامی کانفرنس کے چیئرمین اور لیبیا کے سابق وزیر خارجہ جناب صلاح لبشیر نے عیسائی مشنری اداروں پر الزام لگایا کہ وہ نوآبادیاتی نظام کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اطالوی دور میں لیبیا میں قائم ہونے والے رومن کیتھولک گرجے گرائے نہیں جائیں گے لیکن انہیں مساجد میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

- نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی نے آزاد بنگال کا نعرہ لگا دیا ہے اور مغربی پاکستان کی نیشنل عوامی پارٹی سے قطع تعلق کا اعلان کر دیا ہے۔
- مغربی پاکستان کی نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ جناب سی آر اسلم نے کہا ہے کہ مولانا بھاشانی مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا فیصلہ کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔
- عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی کی بھاری اکثریت سے کامیابی کے بعد بازار حصص میں سنگین بحران پیدا ہو گیا ہے۔ حصص کے بھاؤ میں کمی اور کاروباری حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کراچی کے بنکوں میں رقم نکلوانے والوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔
- عوامی لیگ کے شیخ مجیب الرحمٰن نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ آئین چھ نکات کی بنیاد پر بنایا جائیگا
- مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی کے اعلان لاتعلقی کے بعد عارف افتخار نے جو مغربی پاکستان نیشنل عوامی پارٹی کے جائنٹ سیکرٹری ہیں اپنے عہدے سے استعفےٰ دے دیا ہے۔
- مولانا بھاشانی نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی پاکستان کی آزادی کے سلئے ریفرنڈم کرایا جائے گا۔
- مسٹر ذوالفقار علی بھٹو مرکزی حکومت کے لئے زیادہ اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کرینگے عوامی لیگ کے راہنما شیخ مجیب الرحمٰن علاقائی خود مختاری کے حامی ہیں۔ دونوں رہنماؤں کو اپنے موقف میں لچک پیدا کرنی ہو گی۔ غیر ملکی اخبارات کے تبصرے۔
- مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ زرعی اصلاحات کو تمام دوسرے امور پر فوقیت دی جائے گی۔
- محمد پور اور پرانے ڈھاکہ کے چند شہریوں نے قیوم لیگ کے نائب صدر وحید الزمان کو چوڑیوں کا ایک بنڈل بھیجا ہے اور ایک سلے ہوئے ساڑی پارسل کر کے بھیجی ہیں۔ یاد رہے کہ وحید الزمان نے اعلان کیا تھا۔ اگر میں ہار گیا تو چوڑیاں پہن کر گھر بیٹھ جاؤں گا۔
- اخبارات کی اطلاعات کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ تینوں مسلم لیگیں نورالامین صاحب کی قیادت میں متحد ہو جائیں گی۔
- نئے آئین میں ملک کے ایک حصے پر دوسرے کی بالادستی قائم نہیں ہونے دی جائے گی۔ خیال ہے کہ صدر یحییٰ خاں قانونی ڈھانچہ میں ضروری ترامیم کریں گے۔
- عوامی لیگی ذرائع کا کہنا ہے کہ مغربی پاکستان کے دس آزاد امیدوار عوامی لیگ میں شامل ہو جائینگے اس مقصد کے لئے عوامی لیگ کے سیکرٹری جنرل قمرالزمان صاحب مغربی پاکستان کا دورہ کرینگے۔
- جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے جنرل سیکرٹری مفتی محمود نے اعلان کیا ہے۔ اگر اسلام کے خلاف قانون بنایا گیا تو ہم اسمبلی سے واک آؤٹ کر جائینگے اور پورے ملک میں تحریک چلائیں گے۔
- جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا ہے کہ پاکستان میں کوئی غیر اسلامی آئین نہیں بننے دیا جائے گا۔ جمعیۃ انتشار پھیلانے والوں کے خلاف جہاد کرے گی۔

بقیہ ــــ خبریں

میں برطانوی طرز کے سوشلزم کا حامی ہوں

ہم نے کمیونزم کا راستہ روک دیا ہے (بھٹو)

لندن ۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے صدر مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ میں نے اسلامی سوشلزم کا پرچار کر کے کمیونزم کا راستہ روک دیا ہے ۔ یہ بات مسٹر بھٹو نے لندن ٹائمز کے نمائندے کو ایک انٹرویو میں کہی ۔ مسٹر بھٹو نے مزید کہا کہ امریکیوں نے میری داخلہ اور خارجہ پالیسیوں کو غلط انداز میں سمجھا ۔ امریکہ نے ایشیا میں اپنے تمام وسائل اور روپے پیسے کا استعمال کیا ۔ اس کے باوجود دنیا کے اس حصہ میں کمیونزم روکنے کے لئے میں نے جو کچھ کیا ہے وہ ان کی کوششوں سے کہیں زیادہ ہے مسٹر بھٹو نے کہا کہ میں سچا سوشلسٹ ہوں ۔ ایک ڈیموکریٹک سوشلسٹ ۔ جو ولی برانڈٹ یا برطانوی طرز کے سوشلزم کا پرچار کرتا ہے ۔

(امروز ، مشرق و دیگر اخبارات ۔ ۴ دسمبر ۷۰ء)

صدر یحییٰ کو صدارت کی پیشکش

ڈھاکہ ۔ ایک مقامی اخبار نے راولپنڈی میں اپنے نمائندہ کے حوالہ سے یہ خبر دی ہے کہ شیخ مجیب اور مسٹر بھٹو صدر یحییٰ کو عہدۂ صدارت کی پیشکش کرینگے ۔

دار الحکومت اسلام آباد سے منتقل نہیں کیا جائے گا

راولپنڈی عوامی لیگ کے مسٹر ریاضت حسین چشتی نے کہا ہے کہ عوامی لیگ دار الحکومت اسلام آباد سے منتقل نہیں کرے گی ۔

دفاع ، امور خارجہ ، کرنسی مرکز کے پاس ہونگے

مسٹر چشتی نے کہا ہے کہ عوامی لیگ دفاع ، امور خارجہ اور کرنسی مرکز کے پاس رکھے گی ۔ تجارت کے معاملہ میں پالیسی لچک پیدا کرے گی ۔

مساوات محمدیؐ اور مودودی

مشرقی پاکستان مودودی جماعت کے امیر پروفیسر غلام اعظم نے ۵ دسمبر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عوام نے مساوات محمدی کے حق میں فیصلہ دے دیا ۔ پروفیسر موصوف نے اس موقف کو بھی دہرایا کہ شیخ مجیب الرحمٰن نے

کبھی علیحدگی پسندی کا نعرہ نہیں لگایا ۔

فضل القادر مستعفی

ایوب خاں کی کنونشن مسلم لیگ کے سربراہ حالیہ الیکشن میں شکست کھا کر پارٹی کی قیادت سے مستعفی ہو گئے

ناکامی کا انعام

کوئٹہ قیوم لیگ کے نائب صدر نبی بخش زہری نے کہا ہے کہ ہم نے اسلام کی سربلندی کا نعرہ لگایا اور ناکامی "انعام" میں مل گئی ۔ نئی نسل نے مجیب اور بھٹو کو تمام اختیارات دے دیئے ۔

خطرہ ، خطرہ ، زبردست خطرہ

کراچی تھانوی گروپ کے سربراہ مولانا احتشام الحق تھانوی نے کہا ہے کہ دائیں بازو کی جماعتوں کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے ۔ انتخابات میں زبردست شکست سے ہم نے کوئی سبق حاصل نہیں کیا ۔

کنونشن لیگ غائب

پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ سردار عبد القیوم خاں نے کہا ہے کہ کنونشن لیگ پاکستان کے سیاسی افق سے غائب ہو چکی ہے ۔ اور کونسل لیگ دولتانہ گروپ کا حصہ بن گئی ہے ۔

بھٹو اور مجیب کی ذمہ داری

مودودی جماعت کی مجلس عاملہ نے قرار دیا ہے کہ اسلامی آئین بنانا اب بھٹو ، مجیب اور صدر مملکت کی ذمہ داری ہے ۔

سب سے کم ووٹ

حالیہ الیکشن میں سب سے کم ووٹ پی ڈی پی کے اعجاز چشتی کو ملے ۔ وہ لائلپور کے حلقہ نمبر ۹۴ سے قومی اسمبلی کے امیدوار تھے اور ان کو ۴۰ ووٹ ملے ۔

بھاشانی کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

شیخ مجیب الرحمٰن نے مشرقی پاکستان کی آزادی کا نعرہ لگانے اور مغربی پاکستان کے خلاف نفرت پیدا کرنے پر مولانا بھاشانی کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے ۔ اس کا انکشاف

بقیہ ــــ شجرۂ طیبہ

چھوہارہ جب کھجور گدرا جاتی ہے تو اسے توڑ کر کھولتے ہوئے پانی میں جوش دے کر خشک کر لینے کو چھوہارہ کہتے ہیں یہ غذائیت سے بھرپور سمن بدن بھی مغلظ منی مقوی دل و دماغ اور معدہ ہے ۔

شربت حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کے لئے مشکیزہ میں نبیذ بناتے تھے اور پھر آپ صبح والی شام کو اور شام والی صبح کو نوش فرماتے ۔ ایک روایت میں ہے کہ بچی ہوئی کسی خادم کو پلا دیتے یا پھر گرا دیتے (مسلم شربا پانی

میں چند روز رکھنے سے شربت سا بن جاتا ہے اور ہلکی سی تیزی اس میں آ جاتی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تین دن کے بعد نوش نہ فرماتے ۔ یہ نافع بدن قوت حافظہ اور حفظان صحت کے لئے نہایت مفید ہے ۔ اس کے علاوہ آپ کبھی نقیع کا شوق بھی فرماتے ۔ انگور یا کھجور کو پانی میں کچھ دیر کے لئے ڈال دیں کہ اس کی شیرینی کی وجہ سے پانی بغیر گرم کئے میٹھا ہو جائے اسے نقیع کہتے ہیں ۔ یہ بھی ہاضم لذیذ اور نافع بدن ہے ۔

سید ریاضت حسین چشتی نے کیا ۔

پنجاب میں پارٹی پوزیشن

پارٹی	حاصل کردہ ووٹ	فیصد اوسط
پاکستان پیپلز پارٹی	۴۵،۲۵،۴۴۶۴	۴۰٫۷۲
کونسل مسلم لیگ	۱۳،۷۲،۹۶۶	۱۲٫۳۶
آزاد امیدوار	....	۱۲٫۰۳
جمعیۃ علماء پاکستان	۱۰،۷۶،۴۸۱	۹٫۶۸
کنونشن مسلم لیگ	۵،۷۹،۱۹۲	۵٫۲۱
جمعیۃ علماء اسلام	۵،۶۴،۶۱۷	۵٫۰۶
مسلم لیگ قیوم گروپ	۵،۵۸،۴۵۷	۵٫۰۲
جماعت اسلامی	۵،۱۲،۵۵۴	۴٫۶۱
پاکستان جمہوری پارٹی	۲،۴۳،۵۴۲	۲٫۱۹
عوامی لیگ	۷،۹۵۷	۰٫۰۷

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

معارف الحدیث

وعن ابی الدرداءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول انا اللہ لا الٰہ الا انا مالک الملوک..................

......قلوب الملوکِ فی یدی وان العباد اذا اطاعونی حولت قلوب ملوکھم علیھم بالرحمۃ والرأفۃ وان العباد اذا عصونی حولت قلوبھم بالسخطۃ والنقمۃ فساموھم سوء العذاب فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوک ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کی اکفیکم

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خبر دار کرتا ہے کہ میں خدا ہوں، میرے سوا کوئی نہیں، بادشاہوں کا مالک ہوں اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، دنیوی سب بادشاہوں کے دل میرے قبضے میں ہیں، تو یاد رکھو کہ جب میرے بندے میری فرماں برداری کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دل ان کی محبت و شفقت سے بھر دیتا ہوں (تو وہ اپنی رعایا سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب میرے بندے میری نافرمانی پہ کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔

تو میں ان کے دلوں کو پھیر دیتا ہوں اور ان کے دلوں میں غصہ اور ناراضگی اور سختی ڈال دیتا ہوں تو پھر بادشاہ ان کو بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا کرتے ہیں، لہٰذا تم اپنے بادشاہوں پر صرف بددعاؤں کے بیکار مشغلے میں نہ لگے رہو بلکہ سب سے پہلے اپنی اصلاحِ حال کی طرف توجہ دو تاکہ ان کی ظالمانہ حرکات سے میں خود تمہارے لیے کافی ہو جاؤں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۳)

شرح:۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ ہمیشہ ظالم کی طرف نظر کرتا ہے۔ اور چونکہ ظاہر میں اپنے نفس کو وہ اسی کے ظلم کا شکار دیکھتا ہے اس لیے ہمہ تن بددعا میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنے حال کی طرف اس کی توجہ نہیں رہتی۔

اسلوبی نقطہ نظر سے اس عمل کی عقیدۂ توحید پر بڑی زد پڑتی ہے۔ اس لیے اسلام چاہتا ہے کہ ایک موحد مسلمان کی نظر اتنی اونچی اور بلند ہو کہ ہر خیر و شر میں اپنے خالق کی طرف متوجہ رہے اور اپنے دل میں یہ یقین رہے۔ کہ ظاہری اسباب مشیت الٰہیہ کا صرف ایک عکس ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے عکس سے ہٹ کر خود اصل کی طرف توجہ نہ کی جائے اور مفت میں کیوں ایک مخلوق اپنے جیسی ایک مخلوق کا منہ تکے۔ اس لیے اس کی سربلندی اس میں ہے کہ وہ پہلے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو تاکہ جو فاعل حقیقی ہے یعنی اللہ تعالیٰ وہ خود ظالموں کی گردنیں توڑ کر ان کے سامنے جھکا دے اس لیے اس حدیث سے یہ سمجھنا نہیں چاہیئے کہ اس میں ظالم بادشاہوں کے لیے بددعا کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ بلکہ ایک ایسے اہم گوشے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جس کی طرف وحی الٰہی کی تنبیہہ کیے بغیر مظلوم کی نظر جا ہی نہیں سکتی اور اس لیے ظالموں کے پنجے سے اس کی رستگاری نصیب ہی نہیں ہو سکتی۔ آج جیسا کہ دنیا کے حالات پر نظر ڈالنے سے اس مضمون کی تصدیق بے روز روشن کی طرح ہو جاتی ہے۔ یعنی رعایا کی توجہ صرف اپنے مخالفوں پر لگی رہتی ہے۔ اور ان کے مظالم میں تخفیف کی بجائے اور زیادتی ہوتی رہتی ہے۔

اگر کاش ہم اپنے حالات طرف بھی توجہ کر لیں اور انکی اصلاح کر لیں تو یقیناً ان مظالم کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

موجودہ حکومتوں کا دستور بھی یہی ہے کہ جب کسی جگہ پر عوام سرکشی اور حکومت کے خلاف باغیانہ حرکات شروع کرتے ہیں تو دنیوی حکومتیں بھی ان پر ایسا سخت حاکم مقرر کرتی ہیں جو ان کی کافی سرکوبی کر کے ان کو حکومت کی فرمانبرداری پر مجبور کر دے۔

پھر اس سلسلہ میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ ایسی سختی کر گزرتا ہے جو حکومت کے منشا کے بھی خلاف ہوتی ہے اور اس دنیوی حکومتوں میں تنزلزل پیدا ہوتا رہتا ہے۔

لیکن قدرت کاملہ کے ملک میں یہ صورت نہیں کیونکہ حکم صرف اس کا چلتا ہے۔

واللہ غالب علیٰ امرہ (اور اللہ غالب ہے اپنے کام میں) (پارہ ۲۰ رکوع ۱۳) اور کسی باغی کی بغاوت کا اس کا مچھر کے پر کے برابر بھی کچھ بگاڑ نہیں سکتی بلکہ دنیا اپنے فسادات کا خمیازہ خود ہی بھگتا کرتی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو اس زمانہ میں خاص کر اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے اور جب وہ یہ کریں گے تو ان کی دعائیں اور بددعائیں بھی سب قبول ہونگی اور ذلت و نکبت کے سب بادل ان کے اوپر سے چھٹ جائیں گے اس تحریر کا مقصد کوئی نافہم یہ نہ سمجھے کہ یہاں دنیوی اصلاحات کا قدم اٹھانے سے روکنا مقصود ہے بلکہ جس اصل کے بغیر یہ سیاسی اصول اور اصلاحی قدم کا کام نہیں ہو سکتا۔ ان پر تنبیہ کرنی مقصود ہے۔ یہاں شریعت کا ایک زریں اصول یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں شریعت بین الفریقین کوئی نظام قائم کرنا چاہتی ہے وہاں جانبین کو علیحدہ علیحدہ اس طرح سمجھاتی ہے۔ کہ ایک کو یہ توہم ہونے لگتا ہے۔ کہ شاید اس کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔ حاکم محکوم کا معاملہ بھی اسی قسم میں داخل ہے۔ یہاں جو حدیثیں رعایا کے متعلق ارشاد ہوئی ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام تر ذمہ داری ان ہی پر عائد ہوتی ہے۔

اور رعایا سے گویا کوئی بازپرس ہی نہیں۔ اس لیے تیسرے شخص کے لیے لازم ہے کہ وہ طرفین کی حدیثیں سامنے رکھ کر نتیجہ نکالے صرف یک طرفہ حدیثوں پر نظر ڈال کر کوئی رائے قائم کر لینی ایک ناقص اور ادھوری نظر ہے۔ اور در حقیقت کسی صحیح اور محکم نظام کے قائم رکھنے کی یہی سب سے بہتر صورت ہے کہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک کو اس کے حق تفہیم کی جائے تاکہ جدل و بحث میدان ہی تنگ ہو جائے۔

جو حدیثیں حکام کے متعلق تشدید کی آئی ہیں ان کا یہاں ذکر مقصود نہیں اس کا اندازہ صرف ذیل کے واقعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

امیر المؤمنین عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کو قاضی بنانے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں عرض کیا کہ آپ مجھے اس منصب سے معاف فرمادیں تو بہتر ہے۔ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم قاضی بننے سے کیوں انکار کرتے ہو؟

جب کہ تمہارے والد بھی قاضی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود فرماتے سنا کہ قاضی اگر منصف بھی ہو تو اگر برابر سرابر چھوٹ جائے تو بھی غنیمت ہے۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ نے سکوت فرما لیا اور ان سے اصرار نہیں فرمایا۔

(ترمذی شریف)

وما علینا الا البلاغ المبین ○

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price

ندائے حق

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ملک عطا کر کے کتنی عظیم نعمت سے نوازا۔ ہم نے بحیثیتِ مجموعی کفرانِ نعمت کر کے اللہ تعالیٰ کے عذابِ شدید کو دعوت دی ہے۔

ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ اعاذنا اللہ ساعتہ

کاش! میرے پاس اسرافیلی صور ہوتا اور میں کسی طرح اپنی آواز آپ کے دلوں پر پڑے ہوئے دبیز پردوں میں سے گزار کر آپ کے عمیق قلب میں اتار سکتا۔

کاش! میں اپنے دل کے احساسات و جذبات سے آپ کو روشناس کرا سکتا اور آپ کو خوابِ غفلت سے جگا سکتا۔ (از قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم مرکزیہ)

بھولئے نہیں

اسلام کیخلاف جو سازشیں خفیہ و علانیہ دشمنوں اور نام نہاد دوستوں کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ اگر آج آپ اور ہم سب مل کر ان کے دفاع کے لیے حرکت میں نہیں آئے تو کل قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے اس کی بازپرس سے کوئی ایک فرد بھی ہم سے بری الذمہ نہ ہو سکے گا۔

اس لیے آئیے اور بلا تامل دفاع و تحفظ اسلام کی اس جد و جہد میں شامل ہو جائیے جسے جمعیت علماء اسلام اپنی بے سر و سامانی کے باوجود اس وطن عزیز میں جاری رکھے ہوئے ہے۔

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

ملفوظات شیخ الاسلام

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

پاکستان میں Tanzan

کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب سے کنارہ کشی فرمائی اور تقدیر اور وعدہ ہائے الٰہیہ پر اعتماد کر کے گوشہ نشینی اور چلّہ کشی اختیار کی - نہیں نہیں -
آپ باوجود بڑھاپے اور سنگلاخ زمین اور پرخار ریگستان اور گرم ملک ہونے کے کبھی بدر کے میدان میں ہیں -
کبھی احد میں - کبھی مدینہ کے گرد خندق کھود رہے ہیں تو کبھی مکہ پر چڑھائی کر رہے ہیں -
کبھی حنین میں ہیں -
تو کبھی خیبر میں بدن پر دو دو زرہیں ہیں - تلوار میان میں لٹک رہی ہے، نیزہ ہاتھ میں ہے کبھی اونٹنی پر ہیں کبھی خچر پر........ کبھی پیدل، اس بڑھاپے میں حجرہ میں بیٹھ کر ذکر و مراقبہ اور تعلیم و تلقین فرماتے - تو بظاہر بہت بہتر ہوتا آپ اور میرے جیسے کم ہمتوں کے لیے بڑی اچھی راہ نکل آتی -
مگر ہم تو دیکھتے ہیں کہ باوجودیکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سید المتوکلین جمیعاً" ہیں اور خانہ تکوین و ایجاد اور کارخانہ قضاء و قدر کے سب سے بڑے عالم اور ماننے والے اور منوانے والے ہیں - اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر سب سے زیادہ یقین رکھنے والے ہیں -
آپ کی مدینہ منورہ کی زندگی نہایت پرآشوب اور بے چینی اور تکالیف برداشت کرنے کی زندگی ہے - لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اللہ تعالیٰ بھی بندوں کو بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پرآشوب حالت ہی کی تابعداری کا حکم دیتا ہے - ما كان لاهل المدينة ومن حولهم من الاعراب (الآیۃ) ان آیتوں میں اور ان کے معانی پر غور فرمائیے "

کاروانِ جہاد

حقانی

جلوس کی قیادت کے بعد گول باغ میں مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

کا نعرۂ مستانہ سُنکر

ایسے لگتا تھا کہ روحوں کا سمندر ہے رواں — یوں گماں ہوتا تھا جسموں کے سوا کچھ بھی نہیں

میں نے دیکھا تیری آواز کی سرکش لہریں — مجمعِ عام میں افراد پہ یوں نافذ تھیں''

جیسے آواز کی لہروں کے سوا کچھ بھی نہیں...... — صوت و آہنگ کے شہروں کے سوا کچھ بھی نہیں

میں نے دیکھا تھا سرِ عام وہ سرتاب ہجوم — جس میں اک شعلہ بیاں خطبۂ نو دیتا تھا

قوم کے دردِ فراواں کا مسیحائے عظیم — جس کی تدبیر میں اک ولولہ نو دیتا تھا

تیری للکار ہے سینا کی فضاؤں پہ محیط، — تو نے طاغوت کے طوفاں کا فسوں توڑ دیا

لحنِ یٰسین سے باطل کو وہ مضروب کیا — تو نے تاریخ کی امواج کا رُخ موڑ دیا

لوگ ماضی کا الم بھول گئے، بھول گئے — تو نے آئینِ مساوات کو دہرایا ہے

تیرے بے باک صداقت کے ترانے سنکر — آسمانوں سے فرشتوں کا سلام آیا ہے

مسعود منور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعۃ المبارک ۱۴ ربیع الثانی ۹۰ھ
مطابق
۱۹ جون ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳
شمارہ ۲۴
فی پرچہ ۴۰ پیسے

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۲۰/۰۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰۰ روپے
سہ ماہی ۶/۰۰ روپے

سرپرست و مدیر
حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ

آئین شریعت کانفرنس لاہور

ملک کے دینی و سیاسی مستقبل کے لیے ایک موڑ

اس ملک کا وہ طبقہ، جس کی مفاد پرستیوں کا حساب لیا جائے تو اس کا رواں رواں، پاکستان کے استحصال سے داغدار ملے گا۔ اور جس کا گذشتہ ۲۳ سال سے صرف یہ کام رہا ہے۔ کہ پاکستان کے وسائل اپنے اغراض کے لئے استعمال کرے، جمعیۃ علماء اسلام کی زبردست روزافزوں مقبولیت سے جل بھن بھی رہا ہے۔ اور سراسیمہ بھی ہو رہا ہے۔ گذشتہ ۲۳ سال سے اس طبقہ کا سب سے بڑا حربہ، اسلام کا نام رہا ہے۔ اس طبقہ نے اسلام کے نام سے ملک کے کسانوں، مزدوروں اور غریب عوام کو اپنے حقوق اور سیاسی مقام کے مطالبہ سے باز رکھنے، کا مسلسل جتن کیا۔ اور ان کے مفاد کے لئے اٹھنے والی ہر آواز کو اشتراکیت اور الحاد کا نام دے کر نہ صرف اس آواز کو ہی دبانے کی کوشش کی۔ بلکہ کسانوں، مزدوروں اور غریب عوام کو بھی اس اندیشہ میں مبتلا رکھنا چاہا۔ کہ اگر استحصال کا موجودہ معاشی و سیاسی نظام بدلا گیا۔ تو ان کا دین و مذہب ہی ختم ہو جائے گا۔ اور موجودہ حالت سے بھی بدتر زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

اس فریب کو کامیاب بنانے کے لئے اسلام کے نام سے اس طبقہ نے دُنیا کا بڑے سے بڑا جھوٹ پھیلایا۔ اس کے ساتھ ہی حقیقی اسلامی نظام کے قیام کو روکنے کے لئے بھی یہ طبقہ مختلف تدبیروں میں مصروف رہا۔ جو پاکستان کی ۲۳ سالہ تاریخ میں واضح طور پر نمایاں ہیں۔ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے جذبات پرستی کی لے میں اسلام کا نعرہ لگانے کے بعد اسلام کے قانون و احکام کے نفاذ کو اس طبقہ نے درپردہ روکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور ۲۳ سال تک یہاں اسلام کا قانون نافذ نہیں ہونے دیا۔ قوم کو دستور سازی اور نظریاتی بحثوں کے چکر میں الجھا کر اصل اسلام سے اسے دُور کرتا رہا۔ لیکن ہر فرعونے را موسیٰ کے مصداق اس طبقہ کی ان عوام دشمن اور اسلام سوز حرکات کا سب سے بڑا محاسبہ جمعیۃ علماء اسلام نے شروع کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اس طبقہ کی اسلام پسندی کا بھی پردہ چاک کیا۔ اور پاکستان کے غریب عوام، کسانوں، مزدوروں وغیرہ کو بھی یہ احساس دلایا۔ کہ اسلام سرمایہ داریت کے خلاف اور غریبوں کے حقوق و مساوات کا سب سے بڑا حامی ہے۔ غریب عوام اپنے حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد سے نہ تو اشتراکی اور ملحد بن جاتے ہیں۔ اور نہ موجودہ معاشی نظام کی تبدیلی سے انہیں کسی نئی افتاد کا شکار بننا پڑتا ہے۔ جمعیت علماء اسلام نے پاکستان کے مسلمانوں کو اسلامی قانون و احکام کے نفاذ کے مطالبہ پر جمع کیا۔ اور پاکستان کے غریبوں کو بتایا۔ کہ اس ملک کے اقتدار و وسائل کے اصل مالک تم ہو۔

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھپوایا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اس لئے کہ پاکستان میں تمہاری تعداد ۹۹ فی صد سے بھی زیادہ ہے جمعیۃ علماء اسلام کے اس موقف نے پاکستان کے مسلمان عوام میں اسلامی احکام کے نفاذ کی سچی تڑپ اور اپنے سیاسی حقوق حاصل کرنے کی گہری لگن پیدا کردی۔

اس صورت حال نے تمام مفاد پرست طبقوں اور سامراج دوستوں و سامراجی طاقتوں کو بوکھلا دیا۔ پاکستان میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ اور پاکستان کے غریب عوام کے اقتدار کے قیام کا امکان قریب تر نظر آنے لگا۔ اور چونکہ پاکستان کے مسلمان عوام میں اس مقصد کے حصول کا ولولہ جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی کی بدولت پیدا ہوا تھا۔ اس لئے سامراج دوست اور مفاد پرست طبقوں نے اپنا سارا زور جمعیۃ اور اس کے قائدین کے خلاف لگانا شروع کر دیا۔ اس کے لئے ان طبقوں نے جھوٹ اور فریب کا اپنا دیرینہ ہتھیار کھلم کھلا استعمال کیا۔ اور استعمال کر رہے ہیں۔ پروپیگنڈے اور نشر و اشاعت کے بیشتر وسائل پہلے ہی سے ان کے ہاتھوں میں تھے۔ چنانچہ یہ تمام وسائل جمعیۃ اور قائدین جمعیۃ کو بدنام کرنے کے لئے وقف کر دیے گئے ہیں۔

بدنام کرنے کے لئے اس طبقہ کے پاس دو چار تکنیکیں ہی ہیں۔ ایک یہ کہ جمعیۃ علماء اسلام کو کانگریس کا ساتھی اور مسلم لیگ کا مخالف بتایا جائے۔ دوسرے یہ کہ جمعیۃ پر اشتراکیت کا الزام عائد کیا جاتا رہے۔ تیسرے یہ کہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب سے من گھڑت اور جھوٹی باتیں منسوب کی جاتی رہیں۔ کبھی ایوب خان کو ووٹ دینے کا جھوٹ، کبھی دو سو جیپوں کا واویلا۔ کبھی کار کی بات۔ ان اوچھے ہتھکنڈوں اور الزامات کے ساتھ اس طبقہ کے گماشتوں نے جمعیۃ کے خلاف محاذ کھول لئے ہیں۔ اور پریس و ریڈیو وغیرہ پر قائم اپنے اثرات سے یہ اُمیدیں باندھے ہوتے ہیں۔ کہ دھیرے دھیرے ہم مسلمان عوام اور جمعیۃ علماء اسلام کے درمیان بعد پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔؟ کیا اسلام کے نام پر عوام کو اب بھی دھوکہ دے کر سامراجیت اور سرمایہ داریت کو ملک پر مسلط رکھا جا سکے گا۔؟

کیا اسلام کے نعروں کے ساتھ مسلمان عوام کو ورغلا کر اسلامی احکام، حدود، حرام و حلال کے قوانین کے نفاذ کو روکا جا سکے گا۔؟ کیا حقیقی اسلامی نظام کا بدل جذباتی نعروں کو بنا دیا جائے گا! کیا اسلام کا ماڈرن و خود ساختہ ایڈیشن، پاکستان میں پھیلایا جا سکے گا؟

کیا ختم نبوت کا تحفظ۔ صحابہ کرام کی عظمت کی حفاظت اور اسلام کے ۲۲ نکات پر مشتمل دستور و آئین اب بھی نہیں بننے دے گا؟ کیا پاکستان کے ۹۹ فی صد غریب عوام کو یکساں اور برابر کے سیاسی و معاشی حقوق اب بھی نہیں مل سکیں گے؟

یہ ہیں وہ سوالات جو اس وقت ہر پاکستانی مسلمان کے دل میں خلش پیدا کر رہے ہیں لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس ان سوالات کے پس منظر میں منعقد ہو رہی ہے اور پاکستان کے سیاسی مستقبل میں، اسلام کے مقام اور ۹۹ فی صد غریب عوام کی سیاسی حیثیت کا مسئلہ اس کانفرنس کا اہم ترین موضوع ہے۔ یہ کانفرنس جس پیمانہ پر کامیاب ہوتی ہے۔ ملک میں ہونے والی تبدیلیوں میں بھی پیمانہ پر حقیقی اسلام اور مسلمان عوام کے دخیل ہونے کا امکان ابھرے گا۔

یاد رکھیئے پاکستان میں اسلام کے مستقبل اور غریب مسلمان عوام کی سیاسی بالادستی و معاشی خوشحالی کا اب زیادہ سے زیادہ دار و مدار کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام و منشور کی کامیابی پر ہے۔ اور اس کامیابی کا آغاز ۲۶، ۲۷ جون کو لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کی کامیابی سے ہوگا۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے

میانوالی ۲۹ مئی جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کے امیر مولانا محمد رمضان نے جمعہ پر موتی مسجد میں ایک عظیم اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس کے ساتھ کسی پیوند لگانے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ سابقہ انبیاء کسی ایک خطہ، گاؤں کے لئے آتے رہے بعض مرتبہ سینکڑوں انبیاء کرام ایک ہی زمانے میں پائے گئے۔ اور کسی تاریخ میں نہیں ہے۔ کہ ان کی آپس میں لڑائی ہوئی ہو۔ حاجی امداد اللہؒ فرماتے ہیں۔ کہ اگر چاند، ستاروں اور دنیا میں کہیں بھی انسان رہتے ہوں۔ تو ان کے لئے بھی حضورؐ کی اتباع کے لئے نجات نہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اتباع رسول سے روگردانی کرنے والے قرآن کی رو سے جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ جب کہ انسان کی تخلیق کا واحد مقصد ہی عبادت ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ ہمیشہ طاغوتی قوتوں کے سامنے علماء حق نے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا۔ آخر میں انہوں نے تمام پاکستان کے باشعور مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ دشمنان رسول و صحابہؓ کے ہتھکنڈوں سے باخبر رہیں۔

جمعیۃ علمائے اسلام میں شمولیت کا اعلان

مظفر گڑھ، شیخ عبدالعزیز ایڈووکیٹ، حکیم الدین ... منظور حسین قریشی۔ حافظ نذر حسین۔ گاموں خان، اپنے تمام ساتھیوں اور احباب سمیت جمعیۃ علمائے کرام میں شامل ہوئے ہیں۔ شیخ عبدالعزیز صاحب ایڈووکیٹ، مظفر گڑھ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ۔ منصور سجا۔ اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی شخصیت پر ہم کو مکمل اعتماد ہے۔

جمعہ کے روز علمائے اسلام مظفر گڑھ شہر نے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ دفتر جمعیۃ سے ملتان روڈ، اڈا پٹرول پمپ سے ہو کر واپس دفتر جمعیت پر ختم ہوا جلوس میں یہودیوں کے مظالم اور امریکی سامراج کے خلاف زبردست نعرے لگائے۔

میاں غلام رسول قریشی کی جمعیت میں شمولیت

کوٹ ادو۔ ضلع مظفر گڑھ تحصیل کوٹ ادو کی مشہور سیاسی شخصیت جناب میاں غلام رسول قریشی اپنے احباب، سیاسی کارکنوں اور گروپ سمیت جمعیۃ میں، شامل ہو گئے ہیں۔ میاں صاحب کے رفیق خاص مہر غلام محمد بھی اپنے احباب سمیت جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں۔ علاقہ کے بہت سے اور لوگوں کی بھی جمعیۃ میں شمولیت متوقع ہے۔

مسائل و افکار

- مشرقی پاکستان کے ایک عالم، کاش انہیں علمِ دین اور محدثیت کا دعویٰ نہ ہوتا!
- اسلام اور پاکستان کی تاریخی اقدار میں ترمیم و تحریف کی کوشش!
- مولانا ادریس صاحب کاندھلوی کے نہاں خانہ خیال و خزانہ وہم کی باتیں!

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

کاش! انھیں علمِ دین کا دعویٰ نہ ہوتا

مشرقی پاکستان سے شائع ہونے والے کتابچہ "علماء اسلام کو دعوتِ فکر" کی کذب بیانیوں کا ایک نمونہ آپ نے ترجمان اسلام ۵ رجون میں ملاحظہ فرمایا۔ اس کتابچہ کے مؤلف جنہوں نے خود کو محدث، مولانا اور ناظم تعلیمات بھی لکھا ہے۔ اور جن کا نام نامی حافظ عبد الحنان صاحب ہے۔ ترجمان اسلام کے حوالہ جات نقل کرنے میں جس "دست کاری" کے "فن" کا مظاہرہ فرمایا ہے اس کے بھی چند نمونے ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

موصوف نے پہلا حوالہ ۶ رمارچ ۱۹۷۰ء کے ترجمان اسلام سے لیا ہے۔ جو ان کے کتابچہ کے صفحہ ۲۶ پر درج ہے۔

حوالہ کی نقل شدہ ترجمان اسلام کی عبارت کے درمیان آپ چند نقطے اس صورت میں ..... دیکھیں گے۔ یہاں محدث صاحب نے یہ کیا۔ کہ ترجمان اسلام کے ایک پیراگراف کی چند سطریں لے کر نقطے لگا کر درمیان کی ۸ سطریں چھوڑ دی ہیں۔ اور پھر دوسرے پیراگراف سے تین سطریں لے کر انہیں جوڑ کر ایک عبارت بنائی ہے۔ اور اسے ترجمان اسلام کے حوالے کے طور پر نقل کیا ہے۔

محدث صاحب موصوف نے ایسا کیوں کیا۔ اس راز پر سے وہی پردہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہم نے صرف نشان دہی کر دی ہے۔ آپ ان کی کتاب کے صفحہ ۲۶ پر درج ترجمان اسلام کا حوالہ بھی پڑھ لیجئے۔ اور ۶ رمارچ ۱۹۷۰ء کے ترجمان میں، درج اصل مضمون کو بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔ اس قطع برید کا بولتا ہوا ثبوت آپ کے سامنے ہوگا۔

ترجمانِ اسلام کا دوسرا حوالہ۔ حضرت موصوف نے ۳۱ جنوری ۱۹۶۹ء کے شمارہ سے لیا ہے۔ جس کے ذریعہ انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ترجمان اسلام کا مدیر، احمد حسین کمال بین الاقوامی کمیونسٹ پارٹی کا ممبر ہے۔

حوالہ میں جو عبارت محدث صاحب نے اپنے کتابچہ کے صفحہ ۲۸ پر درج کی ہے پہلے اسے پڑھ لیجئے۔

"سوشلزم اور اسلام کے درمیان جو اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ سوشلزم انسانی مساوات کی اساس۔ معاشی یکسانیت اور عدم تفاوت تک محدود کر دیتا ہے۔ جبکہ اسلام انسان کو ایک مکمل وحدت میں رکھنے کی ہدایت کرتا ہے۔ جس میں اس کا ہر جزو ہم مرتبہ اور آزاد ہو۔"

اس عبارت میں موصوف نے جو قطع برید کی ہے اس کا ذکر تو ہم آگے چل کر کرتے ہیں۔ صرف اتنے سے حصہ سے ہی آپ سوچتے ہوں گے۔ کہ سوشلزم کے حق میں کیا ثابت ہوتا ہے۔ اس میں تو واضح طور پر سوشلزم پر اسلام کی برتری اور اس سے اسلام کے معاشرتی فرق و اختلاف کو ثابت کیا گیا ہے۔ لیکن نہیں محدث موصوف نے یہاں، اپنی علمی نکتہ وری کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ کہتے ہیں کہ

"اس عبارت کا سیدھا مفہوم تو یہی ہوتا ہے کہ سوشلزم صرف اقتصادی مساوات کا نام ہے۔ اور اسلام اقتصادی مساوات کے ساتھ ساتھ تمام شعبہ حیات کی، مساوات کا علم بردار ہے۔ تو اسلام سوشلزم سے عام ہوا۔ اور عام کے ضمن میں خاص کا موجود ہونا مسلّم ہے۔ لہٰذا سوشلزم اسلام کے اندر بھی موجود ہے۔ کیا آپ اس کو گوارا کر سکتے ہیں۔" (کتابچہ مذکور صفحہ ۲۹)

آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ موصوف نے عبارت کا "سیدھا مفہوم" کیا نکالا ہے۔ جس کے سمجھنے کے لئے کسی منطق کی کتاب میں مغالطہ کا باب پڑھنا ضروری ہے۔ "اگر سیدھا، مفہوم" اسی کا نام ہے۔ تو خدا معلوم موصوف کے نزدیک، "ٹیڑھا مفہوم" کس قسم کا ہوتا ہوگا۔

اب یہ بھی دیکھ لیجئے کہ "سیدھا مفہوم" ثابت کرنے کے لئے اس عبارت کے کون سے پہلے اور آخری جملے موصوف نے اڑا دیئے ہیں۔ جن کے بعد حوالہ پیش کر کے موصوف نے یہ "سیدھا مفہوم" نکالا ہے۔

اصل اور مکمل عبارت ملاحظہ فرمایئے: "یہ بات کہنا قطعی غلط ہے۔ اور بے خبری پر مبنی ہے کہ اسلام اور سوشلزم کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے۔ جس شخص نے سوشلزم اور اسلام دونوں کا تفصیل سے مطالعہ کیا ہے۔ وہ یہ امر ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا ہے۔ لیکن سوشلزم اور اسلام کے درمیان تضاد و اختلاف کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اسلام سرمایہ داریت کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے۔ اور اس معنی میں سوشلزم کا مخالف ہے۔ بلکہ سوشلزم اور اسلام کے درمیان جو اختلاف ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سوشلزم انسانی مساوات کی اساس معاشی یکسانیت اور عدم تفاوت تک محدود کر دیتا ہے۔ جبکہ اسلام انسانی مساوات کو ہر شعبۂ حیات تک وسیع کرتا ہے۔ اسلام سیاسی، سماجی، اخلاقی۔ تمدنی، مجلسی معاشی حتیٰ کہ نسلی و وطنی تفریق تک کا روادار نہیں ہے۔ اور ہر اعتبار سے وہ نوع انسانی کو ایک ایسی مکمل وحدت میں رکھنے کی ہدایت کرتا ہے۔ جس میں اس کا ہر جزو ہم مرتبہ اور آزاد ہو۔ الا یہ کہ صفت "تقویٰ" اسے دوسروں سے ممتاز کر دے۔ اور یہ امتیاز بھی اللہ کی نظروں میں اسے بلند کرنے والا ہے۔ انسانی سوسائٹی میں اسے خصوصی مراعات لینے کا ذریعہ نہیں ہے۔"

ترجمان اسلام صفحہ ۵ ، ۳۱ جنوری ۱۹۶۹ء زیر عنوان "فیصلہ کن گھڑی" (احمد حسین کمال)

اس عبارت کے ماقبل کو لفظ "بلکہ" سمیت حذف کیا۔ اور "آزاد ہو" کے مابعد کی ساری عبارت بھی حذف کر دی درمیان کا نامکمل ٹکڑا لے کر اس سے ایک منطقی مغالطہ پیدا کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ کہ ترجمانِ اسلام کا مدیر اور جمعیۃ والے سوشلسٹ ہیں۔

اس مضمون میں محدث صاحب کی "دست کاری" صرف اس پر ہی ختم نہیں ہو جاتی۔ آگے پھر اس سے متصل اور جاری عبارت کا ایک ٹکڑا چھوڑ کر ایک نامکمل ٹکڑا حوالہ میں نقل کر کے اور درمیان کی کافی عبارت چھوڑ کر ایک مزید ٹکڑا نقل کر کے دونوں کو نہایت عیاری کے ساتھ ایک ہی مربوط سی عبارت کی شکل دینے کے بعد بھی جب الزام تراشی کا کام چلتا ہوا دکھائی نہیں دیا۔ تو چپکے سے بریکٹ میں (سوشلزم) کا لفظ اپنی طرف سے اضافہ کر ڈالا اور دہائی مچا دی کہ ترجمان اسلام سوشلزم کا پروپیگنڈہ کر رہا ہے۔

پہلے محدث صاحب کا نقل کردہ یہ حوالہ ملاحظہ فرمایئے جو ان کی اس کتاب کے صفحہ ۲۹ پر درج ہے۔

"تاہم اس اختلاف کے باوجود سرمایہ دارانہ نظام حیات کے مقابلہ میں اسلام کی کوئی جنگ سوشلزم کے ساتھ نہیں ہے۔" (یہاں درمیان میں تھوڑا سا خلا چھوڑا گیا ہے)

"پس جہاں تک سرمایہ دارانہ نظام کے طوق پائے سلاسل سے نوع انسانی کو نجات دلانے کا کام ہے۔ اسلام سوشلزم کا حریف اور مقابل نہیں۔ بلکہ اس راہ (سوشلزم) کا اولین قائد رہنما ہے۔"

یاد رہے۔ کہ یہاں لفظ " اس راہ " کے آگے بریکٹ میں (سوشلزم) کا جو لفظ ہے۔ وہ ترجمان اسلام کی اصل عبارت میں نہیں، بلکہ جناب محدث صاحب نے اضافہ فرمایا ہے۔ تاکہ اس طرح ترجمان کو ایڈیٹر ترجمان کو اور جمعیتہ والوں کو سوشلسٹ بنایا جاسکے۔

اب آپ وہ ساری عبارت ملاحظہ فرمایئے۔ جو ترجمان اسلام میں ہے۔ اور جس سے قطع برید کرکے موصوف نے یہ حوالہ اختراع فرمایا ہے۔

" اس اہم بنیادی اختلاف کے بعد وہ تمام اختلافات بھی سامنے آجاتے ہیں۔ جو دین اخلاق، معاشرت اور تاریخ فہمی کے اعتبار سے اسلام اور سوشلزم کے درمیان پائے جاتے ہیں۔" تاہم اس اختلاف کے باوجود سرمایہ دارانہ نظام حیات کے مقابلہ میں اسلام کی کوئی جنگ سوشلزم کے ساتھ نہیں ہے۔ اس لئے کہ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام اس قارونی دولت مندی پر مبنی نظام ہے جس کے ساتھ اللہ کے پیغمبروں کو مستقل جنگ کرنا پڑی ہے۔ اسلام کا مقابلہ اول دن سے عرب و عجم کے سرمایہ دار امراء سے رہا ہے۔ اور اس نظام کی الجھنیں اتنی وسیع۔ گہری اور ہمہ گیر ہیں۔ کہ انہیں کسی قیمت پر بھی پھیلنے پھولنے کا موقعہ نہیں دیا جاسکتا۔ یہ وہ نظام ہے۔ کہ جو انسان کو کفر و شرک سے بدتر زندگی یعنی منافقت اختیار کرنے پر آمادہ و مجبور کر دیتا ہے۔

معاشرتی تفریق، مجلسی تفاوت، حاکمانہ امتیاز، معاشی استبداد، نسلی علیحدگی، وطن پرستانہ تعصب، سیاسی منافقت۔ سرمایہ دارانہ نظام کے وہ فطری خواص ہیں۔ جن سے کسی حالت میں بھی محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اسلام کی نظر میں یہ تمام باتیں کفر و شرک سے قریب تر ہیں۔ بلکہ یہ سب کفر و شرک کے ہی اہم اجزا ہیں پس جہاں تک سرمایہ دارانہ نظام کے طوق ہائے سلاسل سے نوع انسانی کو نجات دلانے کا کام ہے۔ اسلام سوشلزم کا حریف مد مقابل نہیں بلکہ اس راہ کا اولین قائد و رہنما ہے لیکن جہاں تک مثبت نظام حیات کے قیام کا معاملہ ہے۔ وہاں وہ کسی طرح بھی سوشلزم کے نفاذ کا حامی نہیں ہے۔ اس لئے کہ انسانی مساوات کی جن اعلیٰ اقدار کا وہ حامل ہے سوشلزم میں دور دور تک ان کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ اور اگر سوشلزم کا مقصد واقعی یہ ہی ہے۔ کہ نوع انسانی سرمایہ دارانہ تغلب سے نجات پا جائے۔ تو اس کی بے داغ تکمیل صرف اسلام کے ذریعہ ہی ہوسکتی ہے "

یہ ہے وہ تمام عبارت جو فیصلہ کن گھڑی کے عنوان سے ترجمان اسلام ۳۱ جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی۔

اس مضمون میں اسلام اور سوشلزم کی ہم آہنگی کے دعوے کو رد کیا گیا ہے۔ ان دونوں کے درمیان تضاد و اختلاف کو واضح کیا گیا ہے۔ اور اشتراکیت پسندوں کے اس مغالطہ کو رفع کیا گیا ہے۔ کہ اسلام اور سوشلزم کے درمیان بہت سے امور میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ نیز سوشلسٹ حضرات سرمایہ دارانہ نظام کے مقابلہ میں سوشلسٹ نظام کی جن خوبیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ان خوبیوں سے متعلق بھی اسلام کی برتری واضح کی گئی ہے۔ اور یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ ان کی تکمیل صرف اسلام کے ذریعہ ہی ہوسکتی ہے۔ اور ان مقاصد کے حصول کے لئے بھی اسلام، سوشلزم کا حامی نہیں۔ سوشلزم کے اتنے واضح رد کو محدث موصوف نے اپنی فن کارانہ دستکاری قطع برید اور اضافے کے ذریعہ سوشلزم کی حمایت میں تبدیل کرنے کی جو کاوش فرمائی ہے۔ اسے ہم جیسے گنہگار کیا نام دے سکتے ہیں۔ اگر اسے ان کے عیارانہ ذہن کا کرشمہ کہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی نہایت پرفریب ٹیکنیک سمجھیں تو گستاخ کہلائیں گے۔ اس لئے یہ ہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ کاش ——— انہیں علم دین کا ذوق نصیب ہوتا

یاد رہے کہ سوشلزم کے رد میں یہ مضمون ڈیڑھ دو سال قبل اس وقت کا لکھا ہوا ہے۔ جب جمعیتہ پر ترجمان اسلام پر اور احمد حسین کمال پر ان علماء حضرات کی طرف سے اشتراکیت کا الزام عائد نہیں ہوا تھا۔

اس کتابچہ میں ترجمان اسلام کے متعلق حوالوں، اور مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی وغیرہم سے منسوب باتوں کے حوالے میں بھی محدث موصوف نے ایسی ہی ہاتھ کی صفائیاں دکھائی ہیں۔ اور آخر میں کراچی سے مفتی رشید نامی صاحب کی جو تحریر اضافہ کی ہے۔ اس کا سرتاپا کذب و افترا ہونا ایسی کھلی حقیقت ہے۔ جس کے بیان کرنے کی یہاں چنداں ضرورت نہیں ہے

امید ہے۔ کہ اس کتابچہ کے ان چند حوالوں میں برتی گئی بددیانتی کے واضح ہو جانے کے بعد کتابچہ میں کی گئی دوسری بددیانتوں اور مفتی رشید صاحب کے کذب افترا کے ثبوت کے لئے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

اسلام اور پاکستان کی تاریخی اقدار میں ترمیم و تحریف کی کوشش

اسلام کے نام سے مودودی صاحب نے جشن یوم شوکت مناکر پاکستان کی تاریخ اور اسلام کی تاریخ کے تمام اہم دنوں پر زلزلے کا طمانچہ رسید کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور چونکہ اس جشن کے لئے ہفتہ کے دنوں میں سے اتوار کا دن منتخب کیا گیا تھا۔ اس لئے بالواسطہ طور پر جمعہ کے دن کی اہمیت بھی گھٹانے کی سعی کی گئی ہے۔ مودودی صاحب نے اگر ایسا کیا تو ان کی تحریک تجدید کا یہ مدعا و منشا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے یہ جاننے کے باوجود کہ اتوار کے دن کو اور ۳۱ مئی کو نہ تو اسلام کی تاریخ میں اور نہ پاکستان کی تاریخ میں کوئی اہمیت حاصل ہے۔ شوکت اسلام کے نام سے اس دن اور تاریخ پر جشن منایا وہ بھی اسلام کی تاریخ اور پاکستان کی تاریخ سے غداری کے مرتکب ہوئے ہیں

مودودی صاحب کے افکار و نظریات کی رفتار و تقاریر پر نظر رکھنے والے لوگ اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں۔ کہ مودودی صاحب اسلام اور اسلام کی تاریخ کی نئی تعبیر کے ساتھ اسلام کا ایک نیا ماڈل تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ اور اس کوشش کا منطقی تقاضا یہ ہے۔ کہ اسلام کی روایاتی اقدار کو بدلا، دیا جائے بالخصوص جذباتی اقدار کا رخ موڑ دیا جائے چنانچہ ۳۱ مئی اتوار کے دن اسلام کے نام پر یوم شوکت مناکر نہایت خوبصورتی کے ساتھ مودودی صاحب نے اس مقصد کے حصول کے لئے پہلا قدم اٹھا دیا ہے۔ ورنہ پوری تاریخ اسلام میں کوئی ایک مثال ایسی نہیں ملتی۔ کہ عیدین کے مقررہ ایام جشن و مسرت کے سوا کسی دن کو بھی شوکت اسلام کے دن کے طور پر منایا گیا ہو۔ حتیٰ کہ ۱۲ ربیع الاول کے دن کو بھی یوم میلاد النبی تو کہا گیا لیکن یوم شوکت اسلام نہیں کہا گیا۔ یہ پہلی مثال ہے۔ جسے مودودی صاحب نے قائم کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ چند دنیاساز لیڈران و قلم کاروں کے سوا کسی بھی طبقہ خیال کے عالم دین نے حتیٰ کہ شیعہ حضرات کے بھی کسی متقدر فقیہہ و مجتہد نے اس نام نہاد جشن میں تائید یا شمولیت نہیں کی۔ اور اسلام کی تاریخ میں ایک خطرناک ترمیم و تحریف کے مؤید نہیں بنے۔

رہا یہ دعویٰ کہ اس دن جشن منانے کی غایت بھاشانی صاحب کے یکم جون کے مبینہ اشتراکی پروگرام کے جواب میں ہے۔ تو غالباً یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس سے بھاشانی صاحب مجیب صاحب، ولی صاحب، بھٹو صاحب وغیرہ کے پروگراموں پر ذرہ برابر بھی اثر نہیں ہوا۔ اور بھاشانی صاحب یکم جون سے اپنے پروگرام کے مطابق روانہ ہوگئے۔ بلکہ اس طرح تو اشتراکیت کی طرف مائل حضرات کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں۔ اور جشن کے ثروت پرستانہ مظاہروں نے ان کے لئے یہ موقع مہیا کر دیا ہے۔ کہ وہ مزدور، کسان اور غریب عوام کو یہ تاثر دیں۔ کہ اسلام کے نام سے سرمایہ دار طبقہ آگے آئے گا۔ اور جاہ و ثروت کے ایسے ہی مظاہرے کیے جائیں گے۔ حالانکہ، اشتراکیت کو نہ تو اسلام اور پاکستان کی تاریخ اور ان کے تاریخی ایام بدل کر روکا جاسکتا ہے۔ اور نہ جاہ و ثروت کے مظاہرے سے اس کے اثرات پہ بند لگایا جاسکتا ہے۔ اس کو تو صرف اسلامی شریعت، اسلامی احکام، حلال و حرام اور خلافت راشدہ کا نظام حیات اپنا کر اور سرمایہ دارانہ و سامراجی نظام کے موجودہ بت کو پاش پاش کرکے ہی شکست دی جاسکتی ہے آج ملت اسلامیہ ہر طرف سے خطرات میں گھری ہوئی ہے افریقہ سے مشرق بعید تک ہر جگہ وہ دشمنوں کے جن حملوں کا

بقیہ صفہ ۲۰ پر

متشاعر

(۸ر جون کی شب کو موچی دروازے کے باغ میں ایک صحافی کا بھنگڑا)

اعترافِ شکست

کوئی دشنام کا ناوک نہیں ہے؟
تمہارے ہاتھ میں چابک نہیں ہے؟
مری چمڑی ادھیڑو، مار ڈالو
مجھے پیٹو، گریباں پھاڑ ڈالو
مرے یارو! میں پاگل ہو گیا ہوں

کہاں ہو شر فروشو! تم کہاں ہو
غلامِ غوث پر خنجر چلاؤ
وہ اہلِ حق کا قائد ہے تو کیا ہے؟
تم اس مفتی پہ بھی تہمت لگاؤ
مرے یارو! میں پاگل ہو گیا ہوں

شریفِ شہر ہوں میں اک ولی ہوں
میں کشمیری ہوں لیکن کابلی ہوں
مرے کرتے کے ٹکڑے توڑ ڈالو
مری ٹوپی مرے سر سے اچھالو
مرے یارو! میں پاگل ہو گیا ہوں

وہ کوثر لال سوہا مولوی ہے
مگر ظالم ارادے کا دھنی ہے
ٹولنٹن میں ملے تو بھاگ جاؤ
سرِ اخبار پھر محشر اٹھاؤ
مرے یارو! میں پاگل ہو گیا ہوں

مرا جثہ بڑا ہی قیمتی ہے
مری آنکھوں کا موسم شربتی ہے
بکاؤ مال ہوں کوئی اٹھاؤ
کوئی آؤ مری قیمت لگاؤ
مرے یارو! میں پاگل ہو گیا ہوں

مرا محبوب کب حجرے میں ہوگا؟
وہ ربوے میں نہیں اچھرے میں ہوگا
وہ کوٹھی کا مکیں، "مردِ جری ہے"
نئے مذہب کا بانی یا نبی ہے
مرے یارو! میں پاگل ہو گیا ہوں

ذرا حملوں کا ریلا تیز کر دو
خدا را تیز کر دو تیز کر دو
وہ ہر سرپی (PDP) کا قائد جی رہا ہے؟
وہ اب تک کس لئے زندہ بچا ہے؟
مرے یارو! میں پاگل ہو گیا ہوں

ارے نالائقو! میرا قلم دو
مرے ہاتھوں میں اچھرے کا علم دو
میں مودودی کا درباری گدا ہوں
تعلّی ہوں، میں بڑ ہوں بے سرا ہوں
مرے یارو! میں پاگل ہو گیا ہوں

مکتب
مکتب
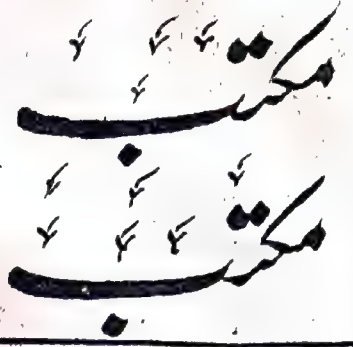
ذکر مادام "لاہور نامہ" والی کا

جب بات یا کوئی نکتہ دانشوری کے نرغے سے نکل بھاگے تو طالب علم کا فرض ہے کہ وہ "بوانوں کو پیروں کا استاد کر" جیسا معقول مشورہ شاعرانہ قبول کرتے ہوئے ملّا انتظار حسین صاحبہ کو بھی تھوڑا سا سبق پڑھا دیں۔

یہ مادام "لاہور نامہ" تحریر کرتی ہیں۔ سنا ہے کبھی نانی اماں سے سنی سنائی کہانیاں بھی رسالوں میں نقل کرتی تھیں۔ مگر جب سے اچھرے کی مینڈکی زکام میں مبتلا ہوئی ہے اخباری دنیا کا دایاں بازو چھینکوں کے دوروں میں مسلسل آچھوں کی راگنی الاپ رہا ہے اور ان راگیوں میں "مادام" کا درجہ لتا منگیشکر سے کم نہیں ہے۔ ۹ جون کے کالم میں مادام نے کچھ نکات سے خطوط بنانے کی کوشش کی ہے مگر جیومیٹری اور وہ بھی کالم نگاری کی کھیل بچوں کا نہیں۔ موصوفہ نے جھک کیا ماری ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ تحریر فرماتی ہیں :-

"ہم تو آپ کو بس اتنا بتا سکتے ہیں کہ پروفیسر عثمان نے بھی کچھ نکات پیش کر دیئے ہیں۔ یہ نکات اُنیس نکات کے مقابلہ میں تو بہت قلیل ہیں۔ گیارہ نکات سے بھی خاصے کم ہیں البتہ چھ نکات کے قریب پہنچ گئے ہیں بس ایک نکتے کا فرق رہ گیا ہے۔ مگر پتہ چلا کہ ایک نکتے کا فرق بھی بہت ہوتا ہے۔ ایک نکتہ بڑھا دو تو آدمی پروفیسر عثمان سے بڑھ کر شیخ مجیب الرحمٰن بن جاتا ہے۔ ایک نکتہ گھٹا دو تو آدمی شیخ مجیب الرحمٰن سے گھٹ کر پروفیسر عثمان رہ جاتا ہے"۔

قارئین! آپ نے یہ نرالا استدلال ملاحظہ فرما لیا ہے۔ اسے کہتے ہیں منطق، مگر یہ ذرا ڈھور ڈنگروں پہ ہی استعمال ہو سکتی ہے۔ آدمی تو اس کا متحمل نہیں ہو سکتا اگر آدمی مدنی الطبع ہونے کی بجائے محض خوشی الطبع ہوتا، یعنی باورچی خانے کا جانور تو شاید ایسی تاویلوں کو گھاس سمجھ کر منہ مار ہی لیتا ہے۔ مگر کیا کیا جائے ؎

اور بھی غم ہیں زمانے میں "حماقت" کے سوا

یہ کالم طالب علم نے لکھا ہے

پہلے تو مادام کا یہ کالم پڑھ کر طالب علم کو غصہ آیا مگر یہ غریب ایڈیٹر چیان تو نہیں کہ ایک آدھ شذرہ یا دو اور دو چار کی زبان میں کوئی ہجری رقم کر دیتا البتہ اپنے دوست منیر نیازی کے اس مصرعے کو کہ

؎ اس شہرِ سنگدل کو جلا دینا چاہیئے

جب ادام کی اصلاح یعنی ؎ اس شہرِ بے وفا کو جلا دینا چاہیئے کے ساتھ پڑھا تو نہائی شفقت کی نظروں سے دیکھا کہ لے بیچارے ذرا یہ تو بتا کہ تیرا وہ کون سا قصور تھا جس کی پاداش میں یہ حلیہ بنا دیا گیا۔ پھر خود ہی یہ سوچ کر خاموش ہو گئے کہ جس سے گھیراؤ، جلاؤ کی بو آتی ہے اس کے ساتھ یہی حشر ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن اصل قصہ ابھی بحث طلب ہے۔ ہوا یہ ہے کہ جو جس کا درجہ ہے اس کے مطابق ہی الزامات عائد کرتا اور ملزم گرفتار کرتا ہے اچھرے کے حسن بن صباح کے حصے میں تو یہ شوکت آئی کہ حضرت عثمان غنیؓ اول فول حجت بازیوں سے ناحق شناس (نقل کفر کفر نباشد) ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مادام کا جی چاہا کہ وہ بھی کسی سے پیچھے کیوں رہ جائے سو اس نے جب دیکھا کہ اب حضرت عثمان غنیؓ کا دامن آلودہ کرنا اپنے گورو کے ستھنوں پر جھپٹنے کے مترادف ہے تو وہ پروفیسر عثمان تک جا پہنچے۔ اور نکتوں کی ہیرا پھیری سے انہیں شیخ مجیب الرحمٰن ثابت کرنے کی کوشش کی یعنی اگر پروفیسر عثمان شیخ مجیب الرحمٰن ہیں تو ٹیکسٹ بک بورڈ لا محالہ اگرتلہ ہوگا۔ اور اس قسم کا کالم لکھ کر مادام جسٹس ایس اے رحمان بننے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تاکہ اچھرے والے کو ایوب خاں کی مسند پر فائز کیا جا سکے۔

یقین جانیئے شام ہمدرد کے مغنّے کا کوئی تضیبہ نہیں، اصل قصہ اس مضمون کا ہے جو پروفیسر عثمان صاحب نے گذشتہ ماہ روزنامہ مشرق میں شائع کروایا تھا۔ مضمون کا عنوان تھا۔ کہ "اردو کو دفتری زبان بنا دینے سے کئی نئے مسائل پیدا ہوں گے"۔ اس مضمون میں ان مسائل کی نشاندہی کی گئی تھی جو اردو کے راستے کی رکاوٹ ہیں۔ یہ مسائل حسب ذیل ہیں :-

(۱) اگر مغربی پاکستان میں تعلیم اور دفتر کی زبان اردو ہوگی اور مشرقی پاکستان میں بنگلہ تو مرکزی دفاتر اور مراکز کی تحقیقی اور تعلیمی اداروں کی زبان کون سی ہوں؟

(۲) جب مغربی صوبوں میں اردو کا مکمل عمل دخل ہوگا۔ تو مشرقی پاکستان میں یکسر بنگلہ بولی اور لکھی جائے گی۔ تو مسلح افواج اور ارباب تعلقات خارجہ کس زبان سے کام لیں گے۔

(۳) جب مغرب میں عدالتی اور اعلیٰ عدالتی فیصلے اردو میں دیئے جائیں گے اور مشرقی پاکستان ہائیکورٹ اپنے فیصلے بنگلہ میں سنائے گی۔ تو سپریم کورٹ میں اپیلیں کس زبان میں دائر ہوں گی۔ اور ملک کی اعلیٰ ترین عدالت کس زبان میں اپنے فرائض انجام دے گی۔

(۴) جب ادنیٰ سے اعلیٰ ترین سطح تک ادھر اردو اور ادھر بنگلہ کا راج ہوگا تو مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان رابطہ زبان کون سی ہوگی؟ بین الصوبائی ذریعہ اظہار کیا ہوگا۔

یہ ہیں وہ چار نکات جو شعبۂ معارف اسلامیہ کے پیر تسمہ پا سے لے کر مادام "لاہور نامہ" والی تک سب کو کھٹکے ہیں۔ طالب علم کی رائے ہے کہ سوالات معقول ہیں۔ ان کے جوابات سوچنے کی بجائے ٹیکسٹ بک بورڈ میں اگرتلہ ڈھونڈنے والوں کو عقل کے ناخن لینے چاہئیں۔ اگر پروفیسر عثمان سرکاری ملازم نہ ہوتے اور طالب علم کی ان سے یاد اللہ ہوتی تو شاید شاید اس سے بھی زیادہ کچھ لکھا جاتا۔ اور یہ نکات کیوں کھٹکے ہیں سو اس کا جواب اگر ہم عرض کریں گے تو ان کو شکایت ہوگی۔

بقیہ۔ مسائل حاضرہ

سے پاک ہے۔ نہایت اسلم، اوسط اور بہتر ہے۔ اور جن کا موقف اس کے برعکس ہے۔ وہ صرف بحث برائے بحث ہے اور کچھ نہیں، اس قسم کے بحث مباحثے اور اس طرح کی ذہنی بازیوں سے نہ کوئی مسئلے حل ہوتے ہیں۔ اور نہ ہوں گے بلکہ عہد ماضی کے ریکارڈ تو یہ بتلاتے ہیں کہ اس طرح کے مناظرے اور مقابلے سے تو مسائل اور بھی پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نہایت ادب و اخلاص سے علماء کرام۔ سیاسی زعماء اور صحافیان والا مقام سے یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کے واسطے اب اس سلسلے کو بند کر دیں۔

(شہری)
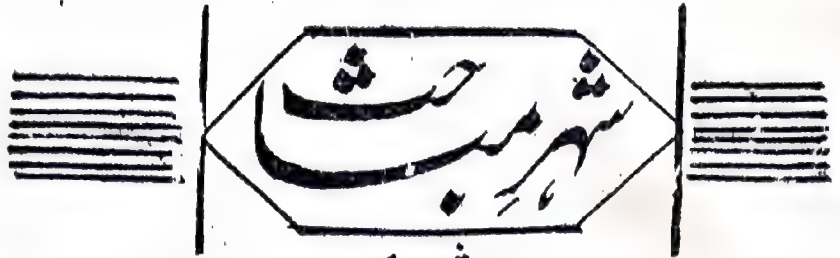
۸ جون کو دو بڑے اہم اعلانات ہوئے ہیں۔

نیشنل عوامی پارٹی کے رہنما مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی نے بدعنوان سرکاری افسروں کو نوٹس دیا ہے کہ ایک ماہ کے اندر وہ راہ راست پر آ جائیں ورنہ انہیں خوفناک نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک کروڑ من اناج ہر سال پاکستان سے بھارت اسمگل کر دیا جاتا ہے۔ جو عوام کے ساتھ بڑی دشمنی ہے۔ مولانا بھاشانی نے سرکاری حکام کو مشورہ دیا کہ وہ عوام کے ساتھ نوآبادیاتی حکام کا رویہ اختیار نہ کیا کریں۔ انہیں اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ وہ ایک آزاد ملک کے شہری ہیں۔ افسرین کر وہ آقا نہیں ہو جاتے بلکہ عوام کی خدمت ان پر فرض ہو جاتی ہے۔ (مشرق ۹ جون صفحہ اول)

دوسری خبر روزنامہ "نوائے وقت" سے ماخوذ ہے۔

پی پی سرفروش تنظیم کے شوہر نامدار آغا شورش کاشمیری نے موچی دروازے میں فرمایا۔

"مولانا غلام غوث ہزاروی امریکی ایجنٹ ہیں انہوں نے صدر یحییٰ خاں سے اپیل کی کہ وہ ان کے جرائم کی تحقیقات کرائیں تاکہ جلد از جلد ان کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔ عربوں کی حمایت میں نکالے جانے والے جلوس کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے آغا شورش کاشمیری نے کہا کہ میں گالیاں کھاتے کھاتے پاگل ہو گیا ہوں اب اگر یہ گالیاں بند نہ ہوئیں تو ان کا مقابلہ کیا جائیگا انہوں نے اعلان کیا کہ سرفروش تنظیم آئندہ پروگرام کے تحت جوئے خانوں کو ختم کرے گی اور جواریوں کو قانون کے حوالے کیا جائے گا۔"

سامعین دونوں پڑھ چکے ہیں۔ نہ جانے مولانا بھاشانی کو آئے دن کیا سوجھتی ہے کہ حق و صداقت کی جنگ لڑنے کا پروگرام بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ انہیں یہ بخوبی علم ہے کہ مسٹر مودودی اور مسٹر غلام اعظم کی موجودگی میں پاپائیت کے سائے تلے صرف نوآبادیاتی مقاصد کی ہی حفاظت ہو سکتی ہے اور بدعنوان افسروں نے بھی انہی دو اکابرین سیاست امریکیا کے ہی ڈھنگ سیکھے ہیں۔ ہم نے مصلحتاً میاں طفیل محمد اور چوہدری رحمت الٰہی کا ذکر نہیں کیا۔ ان دونوں حضرات کا نام لیتے ہی ہمارے تو کانوں میں مینڈکوں کے ٹرانے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں اور پھر جھینگروں کی جھیں جھیں کی دلنواز موسیقی بھی اس میں شامل ہو جاتی ہے۔

جس گھر کو عقل و ہوش عزیز ان کی گلی میں جائے کیوں

ہم مولانا کو مشورہ دینگے کہ وہ بدعنوان افسروں کو نوٹس دینے کی بجائے مندرجہ بالا چاروں اکابرین فرقۂ امریکیا عرف مودودی سوشلسٹ ٹولے سے رجوع فرمائیں۔ اور دھمکی کا مضمون یہ ہو کہ اگر انہوں نے سامراج نوازی کا تسلسل بند نہ کیا تو ہم کولمبس کی سرزمین میں اتر کر واشنگٹن کا گھیراؤ کر لیں گے۔ کیونکہ یہ حضرات اسی ملک اور حکومت کے مفادات کی خاطر یہاں بیٹھے ہیں اور اس کے گھیراؤ جلاؤ کا سن کر فوراً راہ راست پر آ جائیں گے کہ انہیں اس سامراجی دیس کا نقصان منظور نہیں۔

جہاں تک دوسری خبر کا تعلق ہے وہ ہماری ملکی سیاست کے منظر شاہ کی بڑھک ہے اور بس۔ مگر نئی نسل اس سے بڑھکیں مارنے کا جو بھونڈا انداز مستعار لے گی وہ ان معصوم اذہان کے لئے چنداں مفید نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

گالیاں اور پٹاخے

فیلڈ مارشل کے ان بڑھیا چوہدری محمد حسین کو مودودی ٹولے کے جلوس میں شامل دیکھ کر ہم سمجھتے تھے کہ میاں دولتانہ بھی کہیں نہ کہیں احمد سعید کرمانی کی طرح ذاتی طور پر کسی نہ کسی تانگے یا جیپ میں موجود ہوں گے۔ مگر شہر کی گلیوں میں دیواروں پر انجمن تحفظ "مودودی ٹولے" کی جانب سے میاں صاحب کے نام کو رنگا رنگ گالیوں سے بھرپور ایک پوسٹر جا بجا چپکا ہوا دیکھا۔ بلکہ گذشتہ کئی راتوں سے چپکایا جا رہا ہے۔ میاں صاحب کو صرف اسی لئے یہ نشانات اور ایوارڈ دیئے گئے ہیں کہ وہ مودودی ٹولے کے جلوس میں کیوں شریک نہ ہوئے اور صرف اسی ایک پوسٹر پر ہی بس نہیں کی گئی بلکہ ملتان میں ان کے جلسۂ عام میں پٹاخے بھی چلائے گئے۔

میاں صاحب! شکر کیجیئے کہ آپ کی کتابوں کی کوئی دکان نہ تھی۔ ورنہ جلسے میں پٹاخے چلانے کی بجائے کسی رات کو اس کے اندر صرف ایک پٹاخہ چلتا اور آپ اپنے سارے اثاثے سے محروم ہو جاتے۔ اور یہ دگرد کا شکر ادا کیجیئے کہ آپ کسی اخبار کے مدیر نہیں ورنہ ٹولنٹن مارکیٹ میں آپ پر غنڈوں سے حملہ کیا جاتا اور پھر یہ بھی کہتے چور چور۔ اگر آپ علماء حق کی صف میں ہوتے تو حویلیاں میں آپ پر خنجر اٹھتا۔ اگر آپ قومی سیاست میں کسی اہمیت کے حامل لیڈر ہوتے تو ایک ساگھڑ میں کیا شہ شہر آپ پر بندوقیں داغی جاتیں۔ اگر آپ ایک غریب شاعر ہوتے تو آپ کی شان میں ہجویں رقم کی جاتیں مگر آپ تو صرف میاں صاحب اور صرف میاں صاحب ہیں

ندائے ملت ہیر کٹنگ سیلون

۵ جون کے ندائے ملت میں ایک خبر شائع ہوئی ہے خبر کی سرخی کچھ یوں ہے۔ "مسجد میں تشدد، گھیراؤ اور جلاؤ کی ٹریننگ دی جاتی ہے"۔ یہ خبر لاہور کے مشہور دینی مدرسے جامعہ مدنیہ کے بارے میں ہے۔ یہ مدرسہ اپنی شاندار تعلیمی روایات کے اعتبار سے برصغیر پاک و ہند میں اپنا مقام رکھتا ہے۔ جامعہ کے فارم داخلہ کی دفعہ ۱۲ میں ہر طالب علم کے لئے سیاسیات اور جلسوں جلوسوں سے اجتناب کا معاہدہ تحریر ہے۔ اس پر ہر طالب علم سے دستخط لئے جاتے ہیں اس صورت میں مدرسہ کے بارے میں گھیراؤ جلاؤ والی خبر کا ایجاد ہونا دو وجوہ کے پیش نظر ممکن ہے۔ ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ندائے ملت کی اشاعت بڑھانے کے لئے یہ گھٹیا انداز اختیار کیا جائے یا ممکن ہے کہ مجید نظامی صاحب کی نسبت سے ان کے رفقائے کار جب خبریں مرتب کرتے ہیں تو قلم کو "استرا قینچی" سمجھتے ہیں۔ حالانکہ نظامی صاحب کو یہ آبائی پیشہ ترک کئے عرصہ بیت چکا ہے اور بفرض محال اگر وہ اسی نوع کی خبریں ہی شائع کرنا چاہتے ہیں۔ تو شہری کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ نمونے کے طور پر خبروں کی چند ایک سرخیاں حاضر خدمت ہیں۔

(۱) ندائے ملت ہیر کٹنگ سیلون میں خواتین ہیر ڈریسر بال کاٹتی ہیں۔

(۲) واہ آرڈیننس فیکٹری میں مرغیوں کے انڈے اور موتی چور کے لڈو تیار کئے جاتے ہیں۔

(۳) باٹا شو کمپنی میں توپ کے گولے دھڑا دھڑ بنائے جا رہے ہیں۔

(۴) ٹولنٹن کے جنگلات میں شیر کا شکار

مسائل حاضرہ

علماء کرام کو الفاظ کے استعمال کرنے میں بہت محتاط ہونا چاہیئے

مولانا محمد داؤد صاحب جون پوری

بزرگوں نے کہا ہے ذَلَّۃُ الْعَالِمِ ذَلَّۃُ الْعَالَم کہ عالِم کی لغزش عالَم کی لغزش ہے۔ واقعہ ہے کہ علمائے باعمل سے بڑھ کر اور کون ذمہ دار ہو سکتا ہے؟ قرآن کریم میں ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ کہ بندگانِ خدا میں سے خدا سے ڈرنے والے علماء ہوتے ہیں۔ چونکہ علماء کو خدا کی ذات و صفات کا اور اس کے احکام کا علم زیادہ ہوتا ہے اس لئے وہ اپنی اسی معرفت علم کی بدولت خداوند عالم سے ڈرتے بھی زیادہ ہیں۔ نیز اسی علم و عمل کی بدولت عوام میں ممتاز بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ عوام الناس میں چونکہ علم و شعور اتنا نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ علماء کو اپنا پیشوا اور رہنما مان کر ان کے قول و فعل کے آگے اپنا سر نیاز و عقیدتمندی خم کر دیا کرتے ہیں۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں علماء کو اپنے قول و فعل دونوں ہی میں بہت زیادہ محتاط ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی غلطی، بے عملی اور بے احتیاطی کے اثرات و نتائج عوام کے حق میں کافی مضر اور خراب ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی باخبر اور صاحب جرأت و ہمت علماء کی ان غلطیوں پر ان کو متنبہ اور خبردار نہ کرے اور بالکل خاموشی اختیار کر لے تو عوام ان غلطیوں کو اپنی جگہ پر بالکل صحیح سمجھ کر انہیں کے مطابق عمل درآمد کرنے لگیں گے اور علماء بھی اپنی غلطیوں پر آگاہ نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے ایسے ..... کی معصیت رساں غلطیوں پر نیک نیتی کے ساتھ تنبیہ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اسی قسم کی فی الحال صرف ایک غلطی پر جو اس وقت الیکشن کی وجہ سے عام طور پر سیاست حاضرہ میں حد سے زیادہ دلچسپی لینے کے باعث سیاسی علماء کرام سے ہو رہی ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں وہ غلطی میری کوتاہ نظر میں یہ ہے۔ اسلام پسند علماء اپنی اس وقت کی الیکشنی تقریروں اور تحریروں میں نہ جانے کس رو میں یہ جملہ بڑے شد و مد کے ساتھ استعمال کرتے ہیں کہ اسلام میں کسی غیر ملکی نظریہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اب انصاف سے بتایا جائے کہ یہ نظریہ اسلام پرستانہ ہے یا ملک پرستانہ؟ کیا ہمارے سیاسی علماء کرام اس جملے کو یوں استعمال نہیں فرما سکتے کہ اسلام میں غیر اسلامی نظریہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے؟ آخر ملکی اور غیر ملکی نظریہ کی قید لگانے کی کیا ضرورت۔ میں پوچھتا ہوں کہ غیر ملکوں کی ہر بات خواہ وہ اچھی ہی کیوں نہ ہو کیا اس کو بھی اختیار کرنے اور اپنانے سے اسلام نے مسلمانوں کو منع فرمایا ہے؟

غزوۂ خندق کے سلسلے میں حضرت رسالتمآب صلعم نے حضرات صحابہ رضؓ سے مشورہ فرمایا کہ مختلف قبیلوں کی کفریہ طاقت نے مل کر مدینہ پر حملہ کی ٹھانی ہے۔ بتاؤ مدافعت اور مقابلے کے لئے کونسی تدبیر اختیار کی جائے؟ صحابہؓ نے اپنے اپنے نظریے پیش فرمائے۔ انہیں اصحاب باصفا میں سیدنا حضرت سلمان رضؓ بھی تھے جو فارسی ہونے کی وجہ سے غیر ملکی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے ملک کے لحاظ سے اپنا نظریہ پیش فرمایا کہ جب دشمن اس طرح حملہ آور ہوتا ہے تو اہل فارس یہ تدبیر کرتے ہیں اور اس طرح دشمن سے مدافعت کرتے ہیں۔ ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غیر ملکی طریقۂ جنگ کو پسند فرمایا اور اس کے مطابق عمل فرمایا۔ بتایا جائے کہ اگر غیر ملک کی ہر بات اسلام کی نظر میں ناپسندیدہ قابل ترک اور نالائق عمل ہے تو سرکار دو عالم صلعم نے خود کیوں اس کو اختیار فرمایا؟

قیام بیت المال کے سلسلے میں سیدنا حضرت عمر فاروق نے اپنے عہد کے اہل مشورہ سے مشورہ فرمایا۔ اس میں سیدنا حضرت علی رضؓ کی رائے کچھ تھی۔ سیدنا حضرت عثمان کی رائے کچھ تھی۔ ولید بن ہشام نے بھی ایک رائے دی۔ کہ میں نے ملک شام کے بادشاہوں کے یہاں دیکھا ہے۔ وہاں خزانے اور دفتر کا محکمہ الگ ہے۔ حضرت عمرؓ کو یہ غیر ملکی طریقہ پسند آیا چنانچہ موصوف نے اس کے مطابق عمل فرمایا۔ اب سوال یہ ہے کہ آخر حضرت عمرؓ نے غیر ملکی طریقہ کیوں اپنایا؟

ارشاد رسول صلعم ہے اُنظر الیٰ ما قال ولا تنظر الیٰ من قال کہ تم قائل کے قول کو دیکھو اور قائل کو نہ دیکھو۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی نظر اس پر نہ ہونی چاہیے کہ کہنے والا خود کیسا ہے اور کیا ہے؟ بلکہ اس کی تمامتر توجہ اسی پر ہونی چاہیے کہ کہنے والا جو بات کہہ رہا ہے وہ کیسی ہے۔ اگر وہ بات اصول اسلام کے خلاف نہیں ہے تو اس کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ وہ بات ملکی ہو یا غیر ملکی۔ اہل اسلام کا مشہور مقولہ ہے خذ ما صفا ودع ما کدر کہ اچھی چیزیں لے لو اور خراب چیزیں چھوڑ دو۔ اسی طرح اسلام کا یہ زرّین مقولہ ہے کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن کہ حکمت و دانائی کی باتیں مسلمانوں کے لیے گمشدہ چیزوں کی طرح ہیں۔ مطلب یہ کہ ایسی باتوں کو جہاں پاؤ اور جس سے پاؤ لے لو خواہ یہ ملکی ہوں یا غیر ملکی۔ حدیث نبوی ہے السعید من وعظ بغیرہ کہ سعادت مند وہ ہے جو غیر سے نصیحت و عبرت حاصل کرے۔ مطلب کہ نصیحت گیری اور عبرت پذیری کیلئے ملکی و غیر ملکی کی کوئی قید نہیں ہے۔ اگر کسی کی کوئی بات یا کہیں کا کوئی طریقہ لائق نصیحت ہے تو اس سے سبق حاصل میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حاصل کلام یہ کہ یہ اسلامی نظریہ اسلام پرستانہ ہے۔ نہ کہ ملک پرستانہ ملک کو اس سے غرض نہیں کہ کون کس ملک کا ہے۔ یا کونسا طریقہ کہاں کا ہے وہ تو بس یہ دیکھتا ہے کہ کسی کی اور کہاں کی اور کونسی بات از روئے حق و انصاف انسانیت کے لئے کارآمد اور مفید ہے۔ تجربات انسانیت کے لئے سودمند اور نتیجہ خیز ہوتی ہے اسلام اس کو اپنا لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ لہٰذا جب حقیقت یہ ہے تو ہمارے علماء کرام کو بجائے "غیر ملکی نظریہ" کے "غیر اسلامی نظریہ" کے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں۔

فتوے کے متعلق

مولانا محمد داؤد صاحب قاسمی جون پوری کی علماء کرام سے درخواست

ایک سو تیرہ (۱۱۳) علماء کی طرف سے تکفیر کا یہ فتویٰ شائع ہوا ہے اس پر موافقت اور مخالفت میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا چکا ہے۔ موافقت اور مخالفت کرنے والوں میں زیادہ تر علماء کرام ہی ہیں اور کچھ وہ حضرات بھی ہیں جو گو اصطلاحی عالم تو نہیں ہیں مگر اچھی اور وسیع سمجھ بوجھ کے حامل ہیں۔ بہرحال اس اختلاف و اتفاق سے یہ بات تو کھل کر سامنے آگئی ہے کہ "فتویٰ" متفقہ نہیں ہے اور جب یہ حقیقت ہے

(باقی ص ۱۷ پر)

نئی پود اور شوقِ جہاد

نظام الطلباء پاکستان کے زیر اہتمام یوم جہاد نہایت جوش و خروش سے منایا گیا اس سلسلہ میں نظام الطلباء پاکستان کے مرکزی دفتر میں ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت ناظم خاص جناب اے بی سہیل نے کی اور سیکرٹری کے فرائض مسٹر ایم آئی رانا نے انجام دیئے۔ ناظم شہر عبدالوحید عارف نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آزادیٔ فلسطین کشمیر اور قبرص کے لیئے عسکری تربیت حاصل کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل عرب ممالک کے مقابلہ میں کم آبادی رکھنے کے باوجود قوانین فطرت پر پورا اتر رہا ہے اور اس کا بچہ بچہ عسکری تربیت سے لیس ہے۔ کیونکہ یہ قانون قدرت ہے کہ جو قوم عسکری تربیت سے منظم ہوگی۔ وہ ہر اس قوم پر جو اس کے مقابلہ میں کم منظم ہوگی غالب آکر رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ اسرائیل عربوں پر مزید ظلم کر سکے کہ اب تحریک الفتح اس عزم سے اٹھ کھڑی ہوئی ہے کہ وہ اسرائیل کو اس ظلم کا مزا چکھا کر رہے گی۔ اور عرب قوم کے بچے بچے کو عسکری تربیت سے لیس کر دیگی تاکہ اسرائیل کو منہ توڑ جواب دیا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے الفتح کے نڈر اور دلیر مجاہدین نے جو مسلسل جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ اس پر ہم انہیں کامیابی و کامرانی کی خوشخبری سناتے ہیں۔

مسٹر اعجاز احمد ناظم کرشن نگر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام سپاہیانہ زندگی کا نام ہے۔ لیکن پاکستان میں سپاہیانہ زندگی اختیار کرنے والوں پر مختلف قسم کے آرڈیننس نافذ کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح "الفتح" پر سے پابندیاں ختم کر دی گئی ہیں اور اس نے ٹھوس بنیادوں پر کام شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح پاکستان میں بھی ایسے آرڈیننس ختم کر دینے چاہئیں تاکہ یہاں بھی ٹھوس بنیادوں پر کام کیا جا سکے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سکولوں اور کالجوں میں عسکری تربیت لازمی قرار دی جائے اور ڈگری دیتے وقت طالب علموں کی عسکری تربیت میں نمایاں پوزیشن بھی مدنظر رکھی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلسطین، کشمیر اور قبرص کی آزادی کا واحد حل مکمل عسکری تربیت اور جہاد میں ہے

آخر میں جناب صدر محترم اے۔ بی سہیل صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ صرف سکولوں اور کالجوں ہی میں نہیں بلکہ پوری کی پوری قوم کو عسکری تربیت حاصل کرنی چاہیئے کہ ہمیں اپنے عرب بھائیوں کی مدد کرنی ہے۔ یہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے مظلوموں کی مدد کرنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان قوم تو اس خدا پر یقین رکھتی ہے، جو "رب العالمین" ہے اور اس رسول پر ایمان رکھتی ہے جو رحمۃ للعالمین ہے۔ اس جہت سے مسلمان قوم پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ ظلم خواہ دنیا کے کسی گوشہ میں ہو رہا ہو، اس کے خلاف آواز بلند کرے۔ خواہ مظلوم مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔ خواہ ظلم فلسطین، کشمیر، قبرص اور ہندوستان کی اقلیتوں پر ہو رہا ہو۔ یا کمبوڈیا، ویت نام اور امریکہ کے حبشیوں پر مسلمانوں پر ہر مظلوم کو اس کا حق دلوانے کے لئے جہاد واجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے انہوں نے ان آرڈیننسوں کی شدید مذمت کی جو عسکری تربیت عام کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہیں انہوں نے کہا کہ عسکریت اسلام کا ایک جزو ہے۔ اس لئے ایسے آرڈیننس جو اس کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ مداخلت فی الدین ہے۔ صاحب صدر نے سرکاری حکام سے ایسے آرڈیننسوں کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔

(باقی صد ۱۷ پر)

وقائع نگار

کلاسیک کا المیہ

پاکستان میں نازی ازم کا زھرناک پودا

ہٹلر یورپ میں مر چکا ہے مگر ایشیا میں ابھی زندہ ہے

اگر آپ کو یہ اطلاع دی جائے کہ کسی بدبخت نے جرمنی میں طبع شدہ قرآن حکیم کے متعدد نادر اور بیش قیمت نسخوں کو اپنے ناپاک ہاتھوں سے نذرِ آتش کر دیا ہے تو آپ کا ردِ عمل کیا ہوگا۔ اگر آپ کو خبر ملے کہ کلام پاک کی ڈکشنری، شیخ الاسلام حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف صحابہ عظام رض کے سوانحی خاکے، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی داستانِ حیات اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں ارادتاً جلا دی گئی ہیں تو آپ پر کیا گزرے گی۔ مگر رائے ہو اُس شاتم عثمان غنی رض پر جس کے سیہ کار پیروؤں نے لاہور کی مال روڈ پر واقع "کلاسیک" کی دکانِ کتب میں آتشیں دھماکے سے اتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ وہی جلاد ہے جس کی یک جنبشِ انگشت پر تیں بھاڑے کے ٹٹوؤں نے گذشتہ ہفتے مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مودودی فاشسٹ ٹولے کے عزائم اس دہشت پسندی کے پس منظر اور پیش منظر میں ابھر کر بالکل واضح ہو گئے ہیں اور اب اس راز سے بھی پردہ اٹھ گیا ہے کہ اسلحے کے ذخائر کی تباہی اور واپڈا ہاؤس میں بھڑکنے والے شعلوں کے پیچھے کون سے ہاتھ کام کر رہے ہیں۔

آخر ان ظالموں نے آغا امیر حسین مالک کلاسیک کو کس خطا کی سزا دی - وہ بھی سن لیجئے۔

آغا صاحب "شہاب" کیوں بیچتے ہیں۔ آغا صاحب کی دکان پر "ترجمان اسلام"۔ "نصرت"، "الفتح"، "لیل و نہار"، "خدام الدین" اور "کمبیٹ" کیوں فروخت ہوتا ہے ان کی دکان پر ایسا لٹریچر کیوں رکھا گیا ہے۔ جس میں مودودیت کے بخیئے ادھیڑے گئے ہیں۔ صرف اتنے سے قصور کی پاداش میں ڈیڑھ لاکھ روپے کی مالیت کی نایاب اور قیمتی کتب کا ذخیرہ راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

اس دلدوز سانحے اور جگر خراش المیے کی کہانی اکتوبر ۱۹۶۹ء سے شروع ہوتی ہے۔ اس وقت چین اور روس سے درآمد شدہ کتابوں کی نمائش کلاسیک نے منعقد کی تھی۔ جس پر مودودی فاشسٹ ٹولے کی جانب سے دھمکیوں کا آغاز ہوا۔ دورانِ نمائش مودودیت کے دو ایجنٹوں نے یکے بعد دیگرے دو حملے کئے پہلی یورشں اسٹائلش ٹیلرز کے مالک ماسٹر بشیر نے اپنے بھانجوں، بھتیجوں اور چند دوسرے مودودیوں کی قیادت کرتے ہوئے کی۔ اور دوسرا اداکارہ مریم جمیلہ کے شوہر نامدار یوسف خاں (فلمی ہیرو نہیں) کی طرف سے ہوا (یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے حلقۂ ذہنِ جدید کے دفتر سے عوامی فکری محاذ کا بورڈ چوری کر لیا تھا یہ کہانی کبھی پھر سنائی جائے گی) ماسٹر بشیر نے ہاتھا پائی اور دشنام طرازی سے بائیں بازو کی نظریات کی کتب کی فروخت رکوانے کی کوشش کی تو یوسف خاں نے بلڈنگ کے مالک (جس میں کلاسیک کی دکان ہے) مسٹر حیات کو دھمکایا کہ اگر کمیونسٹوں کا اڈہ کلاسیک بند نہ ہوا تو آپ کی بلڈنگ جلا دی جائیگی متعدد بار ڈیموکریٹک یوتھ فورس کے بدسرشت غنڈوں کو بھیج کر کاروباری سلسلہ درہم برہم کرانے کی کوششیں ہوئیں۔ دکان کے سامنے ہاتھا پائی کا سلسلہ بھی رہا مگر ہفت روزہ "شہابؔ" کے نئے انداز میں اجراء نے مودودی ٹولے کی دہشت پسندانہ طینت کو مزید ابھار دیا۔ انہوں نے متعدد حربوں سے شہاب کی فروخت بند کروانے کی کوشش کی۔ اور ٹھیک اس روز جب شورش کاشمیری نامی ایک عجیب الخلقت صحافی اور خود ساختہ لیڈر نے ممتاز عالم دین مولانا کوثر نیازی کے دامن پر دستِ تعدی دراز کیا تھا۔ بشیر احمد پروپرائٹر سٹائلش ٹیلرز نے شہاب کا ضمیمہ بلاقیمت اٹھا کر پرزے پرزے کر دیا۔

آغا صاحب کو ان کے دو ٹیلیفون ۶۱۸۳۰ ۔ ۵۴۸۴۰ کے ذریعے ان گنت دھمکیاں دی گئیں کہ اگر انہوں نے ہمارے مخالف جرائد اور کتب کی فروخت بند نہ کی تو انہیں بھاری مالی اور جانی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ جب اس طرح بھی مطلوبہ نتیجہ برآمد نہ ہوا تو ایک باقاعدہ مہم کے تحت اڑوس پڑوس کے دکانداروں کو آغا صاحب کے خلاف بھڑکایا گیا۔

نام نہاد "شوکت اسلام" کے جلوس کی تیاری کے دوران بلڈنگ کے مالک حیات صاحب کشمیر ڈیری کے مالکان اور فوکس آرٹس سٹوڈیو کے پروپرائیٹر نے آغا صاحب کو اطلاع دی کہ ایک خفیہ میٹنگ میں جماعت کے کارکنوں نے کہا ہے کہ ۳۱ مئی کو آغا امیر حسین شرارتاً دکان کھول رہا ہے۔ اگر کوئی جھگڑا ہوا تو اس کی ساری ذمہ داری خود ان پر ہوگی۔ جس کے جواب میں مذکورہ بالا حضرات نے وضاحت کر دی کہ یہ دکان ہمیشہ اتوار کو کھلی رہتی ہے۔ کیونکہ آغا صاحب کی دکان پر اخبارات اور رسائل باقاعدگی سے آتے ہیں اور وہ چھٹی سے مستثنےٰ ہیں۔

ان حالات کی بنا پر پیدا شدہ صورتِ حال کے پیشِ نظر آغا صاحب نے ڈی ایس پی علاقہ سول لائنز محمد اصغر خاں کو ایک تحریری درخواست بھیجی کہ مخصوص نظریہ رکھنے والی ایک جماعت کی طرف سے دھمکیوں کا ایک طویل سلسلہ ظاہر کرتا ہے کہ میری جان اور مال خطرے سے دوچار ہیں اور پولیس سے حفاظت اور مدد کی استدعا بھی کی گئی تھی۔ چنانچہ ۳۱ مئی کی صبح کو نو بجے اسپیشل گارد دکان پر بھیج دی گئی اور رات نو بجے تک متعین رہی۔ لیکن شہاب کا تازہ شمارہ جس میں مودودی صاحب کا کارٹون چھپا ہے جب فروخت کے لئے آیا تو بعض مودودی فاشسٹوں نے راہ چلتے آوازیں لگا لگا کر کہا کہ تم یہ پرچے بیچتے ہو، اب اس کی سزا کے لئے بھی تیار رہو۔ اور یہ سزا ۲ جون کی صبح کو آغا صاحب نے پالی۔

واقعات

چوکیدار وزیر خاں کے بیان کے مطابق ۴ بجے صبح دھماکے کی آواز سنی گئی۔ وہ دوڑ کر دروازے پر آیا اور شیشے سے جھانک کر دیکھا کہ اندر شعلے بھڑک رہے

ہیں۔ ان روڈ کے چوکیدار کا کہنا ہے کہ فجر کی نماز کے وقت دھماکے کی تین آوازیں یکے بعد دیگرے سنائی دیں ہیں آواز کی سمت دوڑ کر آیا تو دیکھا کہ کلاسیک آگ میں لپٹا ہوا ہے۔ مال روڈ کے نخنے میاں نذیر نو والے نے بتایا کہ میں وضو کی تیاری کر رہا تھا کہ زبردست دھماکے سے بوکھلا کر مکان سے باہر آیا اور دیکھا کہ دھوئیں اور آگ کے مرغولے کلاسیک کو گھیرے ہوئے ہیں۔ فوکس آرٹ سٹوڈیو کے خان صاحب کی شہادت کے مطابق دھماکہ اتنا شدید تھا کہ پوری عمارت لرز گئی۔

اس آگ کی لپیٹ میں کلاسیک کے علاوہ خان ریڈیو اینڈ ٹیلیویژن ایکسپرٹ کی دکان آگئی۔ چوکیدار نے یونائیٹڈ بنک کے ٹیلیفون سے فائر بریگیڈ کو اطلاع دی اور دو ڈھائی گھنٹے کی تگ و دو کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا (کرشن نگر میں) آغا صاحب کی دکان کے ملازم محمد یعقوب نے آغا صاحب کو ۷½ بجے گھر پر اس ناگہانی حادثے کی اطلاع دی۔ آغا صاحب ۷½ بجے پہنچے تو سب اثاثہ خاکستر ہو چکا تھا۔ آغا صاحب نے بتایا کہ محمد یعقوب روزانہ ۷½ بجے منڈی سے اخبارات اور رسالوں کے بنڈل لے کر دکان پر آیا کرتا تھا۔ ۷½ بجے خان ریڈیو کے مالک اور آغا صاحب نے ۳۰ مئی کی درخواست کے حوالے سے پولیس کو رپورٹ لکھوائی۔ ردعمل کے طور پر ایک پولیس پارٹی تحقیقات کے لئے فوری طور پر بھیج دی گئی۔ جو مختلف لوگوں کے بیانات قلمبند کر رہی ہے۔

نقصان کا اندازہ

ایک اندازے کے مطابق ½ ۱ لاکھ کی بیش قیمت اور نایاب کتب راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئی ہیں، جل جانے والی کتب میں جرمنی میں طبع شدہ قرآن حکیم کا پورا پیکٹ (بھاری تعداد میں) مولانا ابوالکلام آزاد کی تصانیف، تفاسیر قرآن، صحابہؓ اور مشاہیر کے سوانحی خاکے، قومی موضوعات پر طبع شدہ مواد، اردو اکیڈمی بہاولپور کے مجلہ "الزبیر" کا آزادی نمبر (کتابت شدہ) کئی ناولوں کے کتابت شدہ مسودے، اردو اکیڈمی بہاولپور کی مطبوعات، چینی اور [illegible] کتابچوں کا اشتراکی لٹریچر اور قائد اعظمؒ کی کتب [illegible] ہیں۔ علاوہ ازیں دکان کا سارا فرنیچر تباہ ہو گیا اور سب بچے کاغذات پانی سے اس قدر تر بتر ہو گئے کہ ایک صفحہ بھی استعمال کے قابل نہیں رہا۔

اقبال ساجد

حضورِ سیّدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

شریک تیرا نہیں ربِّ ذوالجلال کوئی
مرے نبیؐ کی بھی لیکن نہیں مثال کوئی

سجا نہ پھر ورقِ کائنات تیرے بعد
بکھر سکا نہ کہیں رنگِ لازوال کوئی

وہ تیرے جسم کا پیکر ہے اے شہِ کونینؐ
کہ جس میں خد بھی نہیں کوئی اور نہ خال کوئی

تری نگاہ کی وسعت ہے ماورائے شعور
پہنچ سکا نہ جہاں طائرِ خیال کوئی

خدا کے نور کا پرتو پہن لیا تو نے
ترا جواب نہیں پیکرِ جمال کوئی

پھر اپنے عہدِ صداقت کی یاد تازہ کر
جہاں میں معجزہ ہو جائے حسبِ حال کوئی

نبیؐ کی یاد سے ساجد تو کر محل تعمیر
کہ دشتِ دل میں بسا شہر بے مثال کوئی
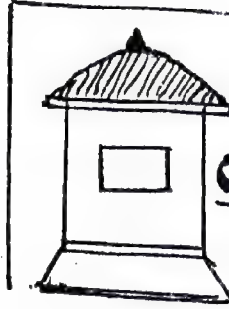
نامہ ہائے رنگا رنگ

یہ صفحہ آپ کے خطوط کے لئے مخصوص ہے۔ اپنی آراء سے ادارے کو مطلع کیجئے۔ ہم اسے ان کالموں میں شائع کرینگے — (ادارہ)

محترمی! السلام علیکم!!

بذریعہ اخبار جنگ معلوم ہوا ہے کہ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۰ء کو بعد نماز جمعہ شریف حویلیاں میں چند شر پسند عناصر نے جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی پر قاتلانہ حملہ کیا ہے، مگر بفضلہ تعالےٰ مولانا صاحب اس ناگہانی حملہ سے بالکل محفوظ رہے (الحمدللہ) اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شر پسند حملہ آور اپنے مکروہ فعل میں کامیاب نہ ہوئے

دعا ہے کہ خداوند کریم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جملہ ارکان کو درازیٔ عمریں عطا فرمائیں۔ تاکہ مستقبل میں بھی دین و اسلام کی خدمت احسن طریقے سے جاری وساری رہے۔　(مولوی گل رحیم ہربانکوٹ فیروز شاہ کھرڑی تاتی خیل)

محترمی! السلام علیکم!

ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی پر منظم اور مسلح حملہ کی خبر سن کر غلہ منڈی اور لکڑ منڈی کے عوام میں حیرت، افسوس اور غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ان کے بال بال بچنے پر اظہار تشکر کرتے ہیں۔ اور اس مبینہ حملہ کی پر زور مذمت کرتے ہوئے حکومت کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ ملک میں ۹۵ فیصدی غریب عوام کے عوامی، سیاسی اور دینی اکابرین و بے لوث رہنماؤں کی حفاظت کے لئے ہر قدم اٹھائے۔ سرمایہ داری کی تمام موجودہ عوام کچل تنظیمیں فوری طور پر خلاف قانون قرار دی جائیں۔ یوتھ فورسس، سرفروش وغیرہ فورسز کا قیام دراصل عوام میں لڑائی، دنگا فساد اور ملک و قوم میں دھڑا بندی و حقارت کے جذبات پیدا کرنے میں ممد ثابت ہوتی ہیں۔ جبکہ ان کا مقصد بھی صرف پاکستانی عوام کو کچلنے کا ہی ہے۔ اور ان فورسز کے ذریعے چند سیاستدان اپنے نام کو تقویت دینا چاہتے ہیں۔

اللہ کریم پاکستان کا نگہبان ہے۔ اس کے دشمنوں کے خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوں گے اور خداوند کریم صدر مملکت کی عمر دراز کرے۔ جنہوں نے مارشل لاء کے ہوتے ہوئے بھی ہر طرح کے سیاستدانوں کو پوری آزادی دے رکھی ہے اور یہ لوگ اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں

(محمد یاسین نائب امیر حلقہ لکڑ منڈی)

مکرمی تسلیم!

بعض شر پسند و اسلام دشمن عناصر نے پاکستان کے مشہور و نامور عالم دین حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ پر قاتلانہ حملہ کی ناقابل برداشت و مذموم جسارت سے عالم اسلام کے وقار کو مجروح کیا ہے حضرت مولانا ہزاروی پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی و سیاسی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے شہرہ آفاق حق گو راہنما ہیں جنہیں لاتعداد روحانی پیشواؤں اور مذہبی معتقدوں کی سرپرستی و قیادت حاصل ہے۔ آپ نے نازک سے نازک دور میں بھی تختِ منبر و تختۂ دار پر حق گوئی کا یکساں مظاہرہ فرمایا ہے۔ آپ قیام پاکستان سے لے کر اب تک پاکستانی و اسلامی حفاظت کے لئے تمام توائے باطلہ کے سامنے سینہ سپر رہے۔ اسلامی خدمت میں آپ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر بعض مفاد پرست و دولت کش آپ پر سوشلسٹ ہونے کا الزام لگاتے رہے۔ جب انہیں اپنے مقصد میں ناکامی نظر آئی، تو پھر قاتلانہ حملے کے ناکام منصوبے کا اقدام کیا۔ جس سے بالخصوص مسلمانانِ پاکستان کے دل مضروب ہوئے ہیں راقم الحروف حضرت مولانا سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حملہ آوروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائے۔

(محمد یامین ہٹیاں بالا آزاد کشمیر)

محترمی! السلام علیکم!

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گوجرہ کے ہنگامی اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا مسعود الرحمٰن پر سامراجی اور سرمایہ داروں کے ایجنٹوں کے قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کی گئی۔

(محمد اکرم - غازی محمد صادق)

محترمی! السلام علیکم!!

شہر کمالیہ کی مختلف انجمنوں علماء کرام اور عام شہریوں کے ہنگامی اجلاس میں متفقہ طور پر جمعیۃ علماء اسلام مغربی کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی گئی اور حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ حملہ آوروں کو ایسی عبرتناک سزا دے کہ آئندہ غنڈہ عناصر کو اس قسم کا قبیح فعل کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

(محمد یعقوب اختر)

محترمی! السلام علیکم

انجمن شبان اسلام گڑھی افغاناں ضلع راولپنڈی کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر حملے کی شدید مذمت کی گئی اور سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔　(محمد ریاض)

محترمی۔ السلام علیکم!

مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کوٹ نجیب اللہ ہزارہ میں مولوی عبدالرشید خطیب جامع مسجد ترکھاناں نے مولانا غلام غوث صاحب پر مبینہ حملے کی مذمت کی۔ اور حکومت پاکستان پر زور دیا کہ اس کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت اقدام کیا جائے۔

مکرمی۔ السلام علیکم!

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد اسلوب قریشی نے مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر حویلیاں میں ہونے والے قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے ارباب اقتدار سے کہا ہے کہ اگر حملہ آوروں کے خلاف کارروائی نہ کی گئی اور ان کی پشت پناہی کرنے والے سیاسی غنڈوں کو بے نقاب نہ کیا گیا تو صورت حال کی تمام تر ذمہ داری حکومت وقت پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سامراج نے عوامی لیڈروں کو قتل کرانے کا ناپاک منصوبہ بنایا ہے۔ لیکن اس طریقہ سے بارہ کروڑ پاکستانی عوام کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ اراکین جمعیۃ طلباء اسلام نے لاہور میں نکلنے والے احتجاجی جلوس میں کثیر تعداد میں شرکت کی۔

رفتار جمعیۃ

لاہور سے روزنامہ سعادت کا اجرا

لاہور ۸ رجون ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین اور ہمدرد اس خبر سے یقیناً مسرور ہوں گے کہ روزنامہ سعادت لائلپور کے ساتھ اب لاہور سے بھی شائع ہوا کرے گا ۔ ادارہ سعادت ہمیشہ کی طرح اب بھی جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کا یقین دلا رہا ہے۔ سعادت کے مدیر مسئول جناب ناسخ سیفی اور مدیر جناب انوار جلیس اس پرچے کو اسلام کی اقدار کا صحیح نقیب بنانے کے لئے جمعیۃ کے احباب کی اعانت کے خواہاں ہیں۔ احباب درج ذیل پتے پر اس سلسلے میں رابطہ قائم کریں۔

روزنامہ سعادت ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی عبوری ضمانت

لاہور ۸ رجون ۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی جن پر ۲۴ مئی کی شب کو شیخوپورہ کے جلسہ عام میں قابل اعتراض تقریر کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۲ پبلک سیفٹی ایکٹ ۱۹۶۶ سیکشن ۵ کے تحت میاں فیض کریم اے ڈی ایم شیخوپورہ کی عدالت میں طلب کیا گیا تھا۔ لیکن بوجوہ سمن کی تعمیل نہ ہو سکی عدالت نے مولانا موصوف کو اشتہاری ملزم قرار دے کر وارنٹ جاری کر دیئے تھے ۔ مولانا کی عبوری ضمانت لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس مشتاق حسین منیر کی عدالت میں ۳۰۰۰ روپے کے مچلکے کے عوض منظور کر لی گئی ہے۔

گمشدہ ڈائری اور پروگرام

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی ڈائری ڈیرہ اسماعیل خان میں کہیں کھو گئی ہے۔ جس میں آئندہ کے پروگرام درج تھے وہ کسی صاحب کو ملے تو مندرجہ ذیل پتے پر اطلاع دیں اور جن صاحبان نے مولانا سے تاریخیں لی ہوئی تھیں وہ ایک خط لکھ کر اطلاع دیں۔

مولانا منظور احمد صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے لئے تین ماہ وقف کر دیئے ہیں۔ جو حضرات پروگرام بنانا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

مولانا منظور احمد جامعہ عربیہ تحصیل روڈ چنیوٹ

چکوال میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

چکوال ۲۴ مئی۔ جامع مسجد کالج والی میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب جالندھری کے زیر سرپرستی جمعیۃ طلباء اسلام کی تشکیل کی گئی۔ جن میں مولوی محمد سلیم شاہ صاحب صدر، مولوی فتح محمد صاحب نائب صدر، مولوی عبد الغفار شاہ صاحب ناظم اعلیٰ، مولوی فیض الرحمٰن صاحب ناظم، مولوی حبیب الرحمٰن صاحب خزانچی متفقہ طور پر منتخب کئے گئے ہیں۔ مختلف طلباء اسلام نے تقریریں فرمائیں۔ جن میں جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مرکزی الحاج حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور ہر جمعرات کو ہفتہ وار اجتماع کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹل کا جلسہ

ٹل ۵ ۲۷ مئی۔ ۹ بجے شب لاری اڈہ میں جمعیۃ علماء اسلام ٹل کے زیر انتظام منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) باشندگان ٹل کا یہ جلسہ عام جو کہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر انتظام منعقد ہوا ہے۔ مجاہد اسلام بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان پر منظم سازش کے ماتحت قاتلانہ حملہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پر واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ ایسے متشددانہ واقعات سے امن عامہ درہم برہم ہو جائے گا ۔ یہ جلسہ ضلع ہزارہ کے ذمہ دار حکام کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ وہ حملہ آوروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں اور حکومت مغربی پاکستان کو چاہیئے کہ وہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے عامۃ الناس کو مطمئن کرے۔

(۲) صدر پاکستان نے اعلان کیا تھا کہ ہر سیاسی پارٹی کو انتخاب کے لئے مکمل سیاسی آزادی ہو گی۔ لیکن یہ امر نہایت جانبدارانہ رویہ کا اظہار کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے علماء کرام اور مبلغین پر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے ضلع ساہیوال میں داخلہ پر پابندی لگائی گئی ہے اور مبلغ جمعیۃ ڈاکٹر سید فدا حسین صاحب پر ضلع بنوں اور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں داخلہ پر پابندی لگائی گئی ہے۔ یہ پابندیاں جمعیۃ کے اراکین پر کسی طور بھی غیر جانبدارانہ نہیں۔

ڈاکٹر سید فدا حسین صاحب نے اس موقعہ پر ایک پر جوش تقریر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے اندوہناک واقعہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور حکومت کو متوجہ کیا کہ اگر خدانخواستہ حضرت مولانا شہید ہو جاتے تو اس کا نہایت خطرناک نتیجہ برآمد ہوتا۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ حملہ آوروں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ اور جو افراد اس منظم سازش میں شریک ہیں۔ ان کو بھی منظر عام پر لایا جائے۔

اس کے بعد مبلغ جمعیۃ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور اسلامی آئین کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے مودودی کے غلط عقائد کو ثابت کرنے کے لئے چیلنج کیا کہ وہ کسی مناسب مقام پر مولانا مودودی صاحب کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

حملہ کی مذمت

راولپنڈی ۷ مئی ۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر حویلیاں کے مقام پر قاتلانہ حملہ دراصل انتخابات کی راہ میں سنگین رکاوٹ پیدا کرنے کے مترادف ہے ۔ اور اس حملہ سے سامراج کے ناپاک عزائم منظر عام پر آگئے ہیں۔ اس بات کا انکشاف جمعیۃ علماء اسلام علاقہ تیل ہزارہ کے ناظم نشرواشاعت قاری محمد یعقوب نے راولپنڈی کے ایک مقامی ہوٹل میں کیا۔ قاری صاحب نے مزید کہا کہ یہ تخریب پسند عناصر جمعیۃ کی روز افزوں ترقی و مقبولیت سے بوکھلا گئے ہیں جس کی وجہ سے ایسی ناشائستہ حرکات کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ قاری صاحب نے حکومت سے پر زور مطالبہ کیا کہ وہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے ۔ تاکہ آئندہ ایسی حرکتیں نہ ہوں۔

—— جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے ایک اجلاس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کو سوچی سمجھی سکیم کے تحت بتایا گیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حملہ آوروں کا سختی سے محاسبہ کیا جائے۔

—— جمعیۃ علماء اسلام تحصیل علی پور کی ایک ہنگامی میٹنگ میں مولانا غلام غوث صاحب پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی گئی ۔ (عبد الرحیم اخبار فروش)

خبرنامہ جمعیۃ طلباء اسلام

تشکیل و انتخاب

جمعیۃ طلباء اسلام اوکاڑہ

صدر محمد حنیف نائب صدر مشتاق احمد
ناظم اعلیٰ محمد قاسم مدنی۔ ناظم ذوالفقار علی
خازن، پرویز خالد

سندھ یونیورسٹی جمعیۃ طلباء اسلام

صدر	حافظ نثار احمد
ناظم اعلیٰ	حضور بخش شیخ
ناظم نشریات	صدرالدین
خازن	حفیظ اللہ بلاچ

جمعیۃ طلباء اسلام کوئٹہ

۱۲ مئی کو مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (بروری روڈ) میں طلباء کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں جناب امان اللہ عزیز اور بشیر محمد صاحب نے خطاب فرمایا اور جمعیۃ طلباء اسلام قائم کی گئی۔

صدر	محمد حیات صابر
نائب صدر	محمد اسماعیل
جنرل سیکرٹری	امان اللہ عزیز
ناظم	شیر محمد
نائب ناظم	عبدالخالق
ناظم نشر و اشاعت	محسین احمد
خازن	امین الحق

حلقہ کالا گوجراں ضلع جہلم

صدر	نثار احمد
نائب صدر	مشتاق احمد
ناظم اعلیٰ	بشیر احمد جہتاب
ناظم	محمد سلیم
خازن	شرافت علی شرافت

شہر جہلم

صدر	محمد ممتاز پاشا (فورتھ ایئر)

ناظم اعلیٰ	صلاح الدین چوہدری (سیکنڈ ایئر)
ناظم	افسر خان افریقی (مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام)
ناظم نشر و اشاعت	حافظ بدرالاسلام (خواجہ ادہم)
خازن	عبدالغفور راظہر (فرسٹ ایئر)

بالیہ اشرف العلوم مدرسہ (مومن شاہی)
(مشرقی پاکستان)

صدر	عبدالمومن صاحب
نائب صدر	ابوالقاسم صاحب
ناظم اعلیٰ	نور محمد صاحب
ناظم	محمود الحسن صاحب
خازن	غلام سرور صاحب
ناظم نشر و اشاعت	عبدالسلام صاحب

ضلع مومن شاہی مشرقی پاکستان

صدر عبدالمومن نائب صدر ابوالقاسم

جنرل سیکرٹری	نور محمد
جوائنٹ سیکرٹری	محمود الحسن
خازن	غلام سرور
ناظم نشر و اشاعت	عبدالسلام نیاز

رانا محمد اشرف برطرف کر دیئے گئے

بہاولنگر ۴ مئی۔ آج یہاں ایک اجلاس میں جو کہ محمود احمد ضلعی کنونیر کی زیر صدارت ہوا۔ رانا محمد اشرف ناظم دفتر جمعیۃ طلباء اسلام کو برطرف کر دیا گیا انہیں جمعیۃ طلباء اسلام کی بنیادی رکنیت سے بھی خارج کر دیا گیا۔ کیونکہ رانا محمد اشرف نے دستور کی خلاف ورزی کی تھی۔

ضروری اعلان

جو حضرات طلباء کے صفحہ میں اجلاس کی کاروائی یا انتخاب بھیجنا چاہیں وہ برائے مہربانی خوشخط اور تین نقلیں مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام لاہور میں بھیجا کریں، ورنہ اشاعت ہرگز نہیں کی جائے گی۔

جمعیۃ طلباء اسلام

صوبہ سندھ اور بلوچستان کی شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کا ایک دو رکنی وفد جون کے دوسرے ہفتہ میں صوبہ سندھ اور بلوچستان کا دورہ کرے گا۔ حافظ عزیز الرحمٰن صاحب (ایم اے) متعلم لاء کالج لاہور کنونیر جمعیۃ طلباء اسلام لاہور ڈویژن اور جاوید ابراہیم پراچہ جنرل سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین جامعہ اسلامیہ بہاولپور و کنونیر جمعیۃ طلباء اسلام بہاولپور ڈویژن وفد میں شامل ہوں گے۔ ان طالب علم رہنماؤں کے دورے کی تفصیلات طے ہو رہی ہیں۔ تمام شاخوں کو اطلاع دی جائے گی۔ اس دورہ میں تنظیمی امور پر طلباء سے تبادلہ خیال ہوگا۔ اور ضروری ہدایات دی جائینگی، نیز ۲۸ جون کو لاہور میں ہونیوالی کل پاکستان کنونشن کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے گا۔ دورے کی تفصیل کے لئے صوبہ سندھ کی تمام شاخیں اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

(غلام حسین کنونیر جمعیۃ طلباء اسلام خیرپور معرفت جناب محمد خان صاحب عزیز رسول منزل خیرپور)

تلمبہ ضلع ملتان

صدر محمد سعید۔ نائب صدر مہر غلام قادر۔ ناظم اعلیٰ محمد حیات۔ ناظم ملک جاوید اقبال۔ خازن غلام رسول ناظم نشریات محمد اکرم۔

منڈی صادق گنج

صدر	رانا انیس الرحمٰن
نائب صدر	حافظ محمد یونس
ناظم اعلیٰ	محمد اسلم بھٹی
ناظم	عطا محمد صاحب
ناظم نشریات	محمد عالم
خازن	رانا محمد طفیل

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کے دورے پر

جن جماعتوں نے رقم دینے کا وعدہ کیا ہے وہ جلدی روانہ کر دیں۔

جن علاقوں اور ضلعوں کی جمعیتوں نے مولانا کے موصوف پروگرام کے دوران آئین شریعۃ کانفرنس کے لئے رقم دینے کا وعدہ کیا ہے وہ ۲۰ رجون سے پہلے ...... بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں

محمد اکرم ناظم صوبائی جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور

بقیہ — مسائل حاضرہ

تو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایسی صورت میں علمار سلف اور اکابرین امت کا مسلک یہ ہے۔ لایفتی بتکفیر مسلم کان فی کفرہ خلاف۔ کہ جس مسلمان کے کفر میں اختلاف ہوا۔ اس میں اسکے اوپر کفر کا فتویٰ نہ لگایا جائے نیز ان کا ارشاد ہے۔ اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر و واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ، کہ جب کسی مسئلہ میں کفر کی کئی وجہیں پائی جائیں جو موجب کفر ہوں اور ان میں کوئی ایک وجہ ایسی ہو جو مانع کفر ہو تو فتویٰ دینے والے کو چاہیئے کہ وہ مانع کفر کی وجہ کو ترجیح دے۔ اور کفر کا فتویٰ اصادر نہ کرے۔

موجودہ صدی کے نامور۔ ممتاز اور باکمال عالم دین حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ اگر کسی خاص شخص کے متعلق یا کسی خاص جماعت کے متعلق حکم بالکفر میں تردد ہو۔ خواہ تردد کے اسباب علمار کا اختلاف ہو۔ خواہ قرائن کا تعارض ہو یا اصول کا غموض ہو تو اسلم یہ ہے کہ نہ کفر کا حکم کیا جاوے نہ اسلام کا۔

علامہ ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا بیان ہے کہ

(۱)۔ جن لوگوں کے اندر حقیقی کفر محسوس ہوتا ہے انکو کافر کہنے اور انکی تکفیر کا اعلان کرنے پر اصرار نہ کیجئے۔

(۲)۔ جب قضائے شرعی موجود نہیں ہے۔ اور ایسا نظام ہے۔ کہ جو شخص اسلامی نظام جماعت سے نکال دینے کے قابل ہے۔ اسکو واقعی نکال دیا جائے تو تکفیر اور خروج از ایمان کے اعلانات کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

(۳)۔ مسلمان کی تکفیر کے معاملے میں انتہا درجہ کی احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیئے۔ اتنی ہی احتیاط جتنی ایک شخص کے قتل کا فتویٰ صادر کرنے میں ملحوظ رکھی جاتی ہے۔ ہر شخص جو مسلمان ہے اور لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہے۔ اس کے حق میں یہی گمان ہونا چاہیئے کہ اس کے دل میں ایمان ہے۔

غرضیکہ ان حضرات کا یہ موقف عین ایمانی روح، اور اسلامی مزاج اور منشاء خداوند کے مطابق ہے۔ افراط و تفریط

(باقی صفحہ ۴ پر)

بقیہ — شہر مباحث

دوسری وجہ ہماری سمجھ میں یہ آئی ہے کہ اس سے کے طالب علموں نے چونکہ اپنے معاہدے کے مطابق مودودی ڈوبے میں شرکت نہیں کی تھی۔ اس لئے اس نوع کی بہتان تراشیاں کی جارہی ہیں۔ اگر خبر کی سرخی یہ ہوتی کہ تسنتوش یونیورسٹی میں تشدد، گھیراؤ اور جلاؤ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یونس سی سے وائس چانسلر مولانا عبدالحمید خاں بھاشانی کا بیان؟ تو شاید ہم کسی حد تک خبر کو ایک نکاہیہ سمجھ لیتے ——— مگر اب کیا کیا جائے۔ ندائے ملت کے اسی انداز نے تو مدتوں سے ہیں لوگوں کو پاگل بنا دیا ہے۔

آئین شریعۃ کانفرنس
اور دینی مدارس کے طلباء

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے دینی مدارس کے ان طلباء کے لئے جو آئین شریعۃ کانفرنس میں شریک ہونا چاہتے ہیں فرمایا ہے کہ کانفرنس کے موقعہ پر ان کے کھانے کا انتظام جمعیۃ کے ذمہ ہوگا، البتہ مہتمم مدرسہ کا تصدیقی کارڈ طلباء کے پاس ہونا ضروری ہے۔

(ادارہ)

بقیہ — شوق جہاد

آخر میں ایک قرارداد پاس کی گئی جس میں امریکی سامراج کے پروردہ اسرائیل کے عربوں پر حملہ کی شدید مذمت کی گئی اور آزادی فلسطین کے سلسلہ میں مجاہدین الفتح کی مسلسل جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور مجاہدین الفتح کو نظام الطلباء کی طرف سے ہر قسم کے تعاون اور امداد کا یقین دلایا گیا۔

مولانا بشیر احمد حامد حصاری رحیم یار خان

(قسط نمبر ۱)

اسلامی نظام حکومت کی جدوجہد اور مودودی صاحب

اخلاقی اوصاف کی فہرست ابھی لمبی ہے۔ طوالت کے خوف سے میں اسے درمیان میں چھوڑتا ہوں۔ جو میں نے ذکر کئے ہیں یہ بھی کہاں کم ہیں۔ اتنے سارے اخلاق اگر کسی کو حاصل ہو جائیں تو اسے دنیا میں اور کیا چاہیئے میں تو کہتا ہوں کہ ان کا دسواں حصہ بھی اگر کسی فرد میں پایا جا سکے تو دنیا و مافیہا سے بہتر اور قیمتی ہے گویا یوں کہیں کہ اخلاقِ حسنہ کی وہ بھرمار ہے کہ ہمارے لئے گننے بھی مشکل ہیں۔ یہ سارے اخلاق بیان فرما کر آخر میں یہ فرمایا ہے کہ:۔

"یہ ہیں وہ اخلاقیات جن کو میں "بنیادی اخلاقیات" کے لفظ سے تعبیر کرتا ہوں"۔

اور موصوفِ محترم ان بنیادی اخلاقیات سے اہل اسلام کو محروم نصیب اور انگریز قوم کو ان سے بے شمار اخلاقِ عالیہ سے بہرہ مند ثابت فرما کر اہل اسلام پر اس کی برتری کا اعلان فرما رہے ہیں۔ خدا را سوچیئے کہ اخلاقِ فاضلہ کی یہ طول طویل فہرست جس قوم کے عمل میں سما جائے۔ اس قوم سے کوئی بڑا صالح زیادہ خوش نصیب اور بنی نوعِ انسان کے لئے باعث رحمت و برکت بھلا اور کون ہوگا؟ میں پوچھتا ہوں آیا فی الواقع یہ مکار قوم ایسی ہی تھی جیسا موصوفِ محترم نے اسے سمجھ رکھا ہے؟ اور کیا انگریز قوم کو ان اعلیٰ انسانی صفات میں سے کسی ایک کی ہوا بھی لگی تھی؟ یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ موصوف کو ایک صدی قبل کے مسلم معاشرے میں اسلامی اخلاق کے علاوہ بنیادی اخلاق کی بھی کوئی رمق دکھائی نہ دی۔ اور کس قدر ذلت آمیز ہیں وہ ریمارکس جو موصوفِ محترم ہمارے ایک صدی قبل کے اس معاشرے کے متعلق دے رہے ہیں۔ جن کی زندگیاں اسلام کی روح میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کی عام اخلاقی پستی اس حد کو پہنچ گئی کہ ان کے عوام سے لے کر بڑے بڑے ذمہ دار لوگوں تک کسی میں بھی اپنی ذات کے سوا دوسری کسی چیز کی وفاداری باقی نہ رہی جو انہیں دین فروشی قوم فروشی اور ملک فروشی سے روکتی"۔

(بناؤ بگاڑ صہ ۱۲)

لیکن انگریز قوم صرف اسلامی اخلاقیات کو چھوڑ کر جنہیں وہ اپنے غیر مسلم ہونے کے سبب نہیں اپنا سکتی تھی اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ باقی تمام اعلیٰ سے اعلیٰ انسانی صفات سے متصف ہی نہیں بلکہ درجۂ کمال پر فائز نظر آئی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

"سوال یہ ہے کہ اس تعلیم میں خدا پرستی اور اسلامی اخلاق نہ سہی آخر وہ اخلاق کیوں نہ پیدا ہوئے۔ جو انگریزوں میں، جرمنوں میں، امریکیوں میں اور دوسری ترقی یافتہ مغربی قوموں میں پیدا ہوتے ہیں؟ ان کے اندر بنیادی، انسانی اخلاقیات تو بدرجۂ کمال پائے جاتے ہیں۔ یہاں وہ بھی مفقود ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے"؟

وجہ اس میں کیا ہوتی تھی۔ بارِ خاطر نہ ہو تو عرض کروں کہ سب سے بڑی وجہ تو نگاہِ آنجناب کی نامسلمانی ہے۔ اب اس کے بعد انگریز قوم کو اسلامی اخلاقیات کی ضرورت بھی کیا باقی رہی۔ کیونکہ وہ اتنی لمبی چوڑی تو ہیں نہیں صرف چار ہی تو ہیں۔ جو موصوف نے باقی چھوڑے ہیں۔ یعنی ایمان، اسلام، تقویٰ، احسان باقی اخلاق کی پوری فہرست جن سے خود ان چاروں کا وجود عبارت ہے۔ انہیں پہلے ہی موصوفِ محترم سمیٹ سماٹ کر اور بنیادی اخلاقیات کی تفصیلی ڈال کر "تحفۂ درویش برگ سبز" کے طور پر انگریز کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ اب اگر زندگی ان ڈھیروں اخلاقیات کے زیور سے آراستہ ہو جاتی ہے تو پھر یہ چار ساتھ نہ بھی شامل ہوں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ یہی بات ہے نا کہ مسلمان نہ کہلائیں گے اور اس کی انہیں حاجت بھی نہیں۔ شریف ترین اور قابل ترین انسان بن جانے کے بعد مسلمان ہونے کی ترنگ نہ بھی لگی تو کیا حرج واقع ہو جائے گا۔ اِدھر مسلمان ہیں کہ بنیادی اخلاق ویسے ان کے پلے نہ تھے اور اسلامی اخلاقیات سے بھی تہی دست ہو گئے تو بتایئے کس معنیٰ کی رو سے آپ انہیں بنی نوع انسان کے زمرے میں شامل سمجھیں گے؟ اور اس کے ساتھ موصوف کا وہ فتویٰ بھی شامل کر لیں۔ جس میں موصوف نے ایک غیر مسلم کے استفسار پر بااخلاق کافر کو بے عمل مومن سے بہتر اور عنداللہ اجر کا حقدار فرمایا ہے۔ کینیڈا کے ایک عیسائی پروفیسر نے موصوفِ محترم سے یہ سوال کیا کہ کیا ایک منکرِ خدا جو ایماندار ہے اس خدا پر ایمان لانے والے فرد سے بہتر (اور اس وجہ سے خدا کی نظر میں زیادہ پسندیدہ) نہیں جو بددیانت ہے؟ اس کے جواب میں موصوفِ محترم ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک آدمی کے غلط عقیدے کی برائی اپنی جگہ سہی۔ لیکن بدکار اور بددیانت آدمی کی بہ نسبت اچھے اخلاق کا راست باز آدمی بہرحال بہتر ہے اور اس سے ہم زیادہ اچھی طرح یہ توقع کر سکتے ہیں کہ کسی وقت وہ غلط عقیدے کی برائی بھی محسوس کر کے صحیح عقیدہ اختیار کرنے پر آمادہ ہو سکے گا"۔ (تفہیمات سوم صہ ۲۰۰)

بتایئے اس حقیقت کے بعد کسی انگریز کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ مسلمان ہونے کی زحمت اٹھائے۔ جبکہ وہ "غلط عقیدے کی برائی" کے باوجود "خدا پر ایمان لانے والوں" سے "بہتر اور خدا کی نظر میں زیادہ پسندیدہ" ٹھہرا۔ اس لئے کہ یہ منکرِ خدا بنیادی انسانی اخلاق سے متصف ہے۔ جبکہ خدا پر ایمان لانے والے موصوف کے بقول بنیادی انسانی اخلاق کے علاوہ اپنے اسلامی اخلاق سے بھی محروم نصیب ہیں — پھر خیال فرمایئے یہ مسلم معاشرہ جسے موصوف انگریز کے مقابلہ میں ہر پہلو سے کمتر اور اخلاق کی صفت سے بے بہرہ بتا رہے ہیں یہ مجدد الف ثانی رح اور شاہ ولی اللہ رح جیسے مصلحین اور مجددین کے زمانے کا مسلم معاشرہ ہے۔ جس کے معراجِ انسانیت پر فائز ہونے میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں ہاں! ایک قلیل عنصر ہر زمانے میں ایسا ضرور موجود رہا ہے جسے اپنے مفاد سے زیادہ اور کوئی چیز عزیز نہیں ہوتی۔

(باقی)

مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب (گجرات) اور مولانا غلام اللہ خان صاحب (راولپنڈی) کے مکتوب

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نام!!

من عنایت اللہ، گجرات

بخدمت گرامی قدر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے دو نمائندے برائے صلح جنگیں، حضرت کی خدمت گرامی میں بھیجے جا رہے ہیں۔ حالات زبانی مفصل عرض کریں گے۔ جناب کے اخلاق حمیدہ سے توقع ہے۔ کہ اس کا جواب پہلی فرصت میں تحریر فرما جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ کو ممنون فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور فضل و رحمت سے تمام علماء میں دین حق کی سربلندی اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے دلی اتفاق واتحاد نصیب فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

(دونوں نمائندوں کے نام حضرت مولانا سید سجاد صاحب و محترم پروفیسر قاضی کفایت اللہ صاحب)

عنایت اللہ۔ گجرات مسجد جامع

مکرم و محترم المقام جناب مولانا عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں خود حاضر ہوتا۔ لیکن گجرات ضرور جانا تھا۔ وہاں رات تقریر تھی۔ ہماری جماعت کے دو نمائندے حاضر خدمت ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کی خواہش ہے۔ اللہ کرے کہ علماء دیوبند اور اکابر میں کوئی صورت اتفاق کی پیدا ہو جائے۔

لہٰذا آپ شفقت فرماتے ہوئے کوئی صورت بنا کر فرما دیں۔ تو انتہائی مہربانی ہوگی۔

لا شئے، دعاجو

غلام اللہ۔ راولپنڈی

مورخہ ۱۰ ۴/۷

---

۱۰ اپریل ۷۰ء کے لکھے ہوئے یہ دونوں خط قارئین کے سامنے ہیں۔ عنایت اللہ شاہ صاحب آج جس قسم کی باتیں جمعیۃ اور حضرت مفتی محمود صاحب کے خلاف، کرتے پھر رہے ہیں۔ ان سب کا کوئی وجود ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء سے پہلے نہیں تھا۔ ورنہ مفتی محمود صاحب کی خدمت میں اپنی جمعیۃ کے دو نمائندے صلح کے لئے بھیجنا کیا معنے!

دراصل وہ ان عناصر سے جل کھا گئے۔ جو اس صلح میں عین وقت پر حائل ہوئے۔ اور اب وہ ایک خانہ ساز افسانہ کے ذریعہ ان عناصر کے مقصد کی تکمیل کر رہے ہیں۔ بہرکیف ہم نے حقیقت حال کے طور پر عنایت اللہ شاہ صاحب کا خط پیش کر دیا ہے۔ اس خط سے یہ ظاہر ہے۔ کہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء تک مفتی محمود صاحب ان الزامات سے پاک و بری تھے۔ جو اب شاہ صاحب ان پر عائد کر رہے ہیں۔

پانچ سو افراد کی جمعیت میں شمولیت

جگی والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں حضرت مولانا نصیر الدین صاحب کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر قائم ہو گیا ہے۔ پانچ سو سے زیادہ آدمی جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور بھی بہت سے لوگ جمعیۃ میں شامل ہو رہے ہیں۔

جمعیۃ علمائے اسلام کے خوبصورت بیج

مرکزی دفتر جمعیۃ علمائے اسلام نے رولڈ گولڈ کے سنہری بیجز بنوائے ہیں۔ یہ بیج بہت خوبصورت اور پرکشش ہیں۔ ایک بیجز کی قیمت پچاس پیسے ہے۔ ایک سو سے زیادہ منگوانے والے حضرات کو پچیس فیصد رعایت دی جائے گی۔ ڈاک خرچ ذمہ خریدار خریدار ہوگا۔ منگوانے کا پتہ:۔

دفتر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان شہر۔

بلوچ قبائل کی جمعیۃ میں شمولیت

ٹنڈو آدم۔ بلوچ قبائل کے سرکردہ لوگ جمعیۃ علمائے اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔ گل محمد، محمد صالح، عبدالقادر، بھائی بلوچ ٹنڈو آدم سے اپنے خاندان و دوست احباب سمیت جمعیۃ میں شریک ہوئے ہیں۔

جلہ ارائیں کے دس ہزار افراد جمعیۃ میں شامل ہو گئے

جلہ ارائیں ضلع ملتان کے تمام لوگ اور علاقہ کی اکثریت جمعیۃ میں شامل ہو گئی ہے ان حضرات کی تعداد دس ہزار سے بھی زائد ہے۔ مولانا اللہ بخش صاحب کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام میں شریک ہوئے ہیں۔ دفتر قائم ہو گیا ہے۔ اور علاقہ میں کام سرگرمی سے شروع ہو گیا ہے۔

ملتان شہر کے مشہور کارکن کی جمعیۃ میں شمولیت

ملتان شہر ملتان کے مشہور سیاسی کارکن اور پرجوش سماجی رہنما جناب شیخ قمر الدین صاحب اپنے احباب سمیت جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس کا اعلان انہوں نے دینی محاذ کے جلسہ عام میں کیا۔

نشانہ بنی ہوئی ہے۔ لاکھوں عرب مسلمانوں کو یہودی و امریکی سامراج نے بے گھر بے در بنا ڈالا ہے۔ اور ہر روز سینکڑوں عرب مسلمان بچے، عورتیں، بوڑھے اس سامراج کی سفاکیوں کا ہدف بنتے رہتے ہیں۔ کشمیر کے لاکھوں مسلمان بھارتی سامراج کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بھارت کے کروڑوں مسلمان آئے دن ہندو فرقہ پرستی کے خوفناک مظالم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اور ابھی تک مسلمان ملکوں میں سے کسی ملک میں بھی، اسلامی شریعت کا نظام نافذ نہیں ہوا ہے اور غلبہ اسلام کی راہیں مسدود ہیں۔ ان حالات میں جو شخص بھی اسلام کے نام پر جشن شوکت مناتا ہے۔ وہ یا تو نہایت سنگ دل ہے۔ یا وہ ملت کے زخموں پر نمک پاشی کے ذریعہ کسی قسم کا نفسیاتی سکون تلاش کر رہا ہے۔ یا پھر اسلام کے دشمنوں مغربی سامراج کا دانستہ یا نادانستہ آلہ کار بنا ہوا ہے۔

عالم اسلام کے کرب و الم کے اس نازک ترین مرحلہ پر جشن شوکت اسلام منانے کی حرکت بالکل ایسی ہی ہے جیسی کہ ۱۹۱۸ء میں، خلافت ترکیہ پر برطانوی تسلط کے وقت ہندوستان کے انگریز پرست مسلمانوں نے جشن فتح منایا کی تھی۔ افسوس ہے۔ کہ غیرت ملی کے اس چیلنج کو آزاد پاکستان میں بھی، دہرایا گیا۔

نہاں خانہ خیال و خزانہ وہم کی باتیں

حال ہی میں لاہور سے ایک نو زائیدہ ہفت روزے کا اجراء ہوا ہے۔ ہفت روزہ کے پہلے شمارہ میں کئی جگہ دیدہ دانستہ صداقت و دیانت کو بالائے طاق رکھ کر جمعیۃ علماء اسلام کے متعلق زہر افشانی کرتے ہوئے دروغ گوئی اور افترا پردازی کا جو مظاہرہ کیا گیا ہے ——— اسی وقت اس تمام فاسد مواد سے بحث مقصود نہیں۔ اس لئے کہ بار بار اس کی تردید "ترجمان اسلام" اور اکابرین جمعیت کر چکے ہیں۔ سر دست مذکورہ بالا ہفت روزہ کے ایک مضمون کے ایک حصہ پر مختصراً کلام کرنا ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے مولانا محمد ادریس صاحب نے "اسلام اور کمیونزم" کے موضوع پر جو کچھ لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کا مقصد "عنوان بالا" سے بحث کرنا نہیں بلکہ جن حضرات سے ان کا اختلاف ہے۔ ان پر کیچڑ اچھالنا اور بہتان تراشی کر کے ان کو بدنام کر دینا اور اپنے دل کی بھڑاس نکالنا مقصود ہے۔

چنانچہ وہ اصل عنوان پر مختصر اور سطحی سا کلام کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ کہ جن نام نہاد علماء کا یہ خیال ہے کہ ہم سوشلسٹ جماعتوں کے ساتھ اشتراک عمل کر کے امریکی سامراج کا خاتمہ کر دیں گے۔ پھر ملک میں اسلامی نظام لائیں گے۔ یا پھر مزدوروں کو ساتھ لیکر اسلامی نظام قائم کریں گے۔ یہ سب باتیں سراسر دھوکہ اور فریب ہیں۔ آگے چل کر فرماتے ہیں۔ کہ یہ طبقہ سوشلسٹ گروہ کا تابعدار بنا ہوا ہے۔ منکرین خدا سے بغل گیر اور ان سے شیر و شکر ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے ہم مولانا ادریس صاحب سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ آپ نے جن علماء کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایمانی جرأت اور شریعت مطہرہ کے اصول کا تقاضا یہ ہے کرآپ وضاحت سے ان لوگوں کی نشاندہی کرتے۔ تاکہ عامۃ الناس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوتے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ مزدوروں کو ساتھ لیکر نظام اسلام لانے والے علماء سے آپ کی مراد کون سے حضرات ہیں۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کے پاس اپنے اس جھوٹے الزام کا کیا جواز ہے کہ ان حضرات نے اشتراکیوں سے اشتراک عمل کیا ہوا ہے۔ وہ کونسی اشتراکی جماعت ہے۔ اور کونسے ملعون منکرین خدا ہیں۔ جن سے بغل گیر ہو کر علماء دین انکی تابعداری کر رہے ہیں۔ کیا تقویٰ و تقدس کے مدعی کو اتنا بڑا اور سنگین جھوٹا الزام لگاتے ہوتے کچھ بھی خوف خدا کا احساس نہیں ہوا۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ منکرین خدا سے شیر و شکر ہونے والے علماء کا وجود صرف مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی کے نہاں خانہ خیال اور خزانہ وہم سے باہر کہیں نہیں ہے اس لئے علماء کی طرف مذکورہ بالا بے بنیاد باتیں منسوب کرنا، علماء حق کو بدنام کرنے کی مکارانہ کوشش ہے۔ امریکی سامراج اور ملعون انگریز اور ان کے شیطانی نظام کے اثرات کو مٹانے کی جدوجہد کو سوشلسٹوں سے تعاون اور اشتراک عمل کا نام دینا آقایان مغرب کی نمک حلالی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے اور غریب اور نادار مسلمانوں کو ساتھ لے کر اسلامی نظام کے قیام کی مساعی کو فریب اور دھوکہ کہہ دینا سرمایہ داروں اور جاگیرداروں سے وفاداری کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا یہ کہنا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ کہ مزدور طبقہ کو ساتھ لیکر اسلامی نظام قائم کرنا۔ مجذوبانہ خیال اور محال ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ پاکستان سے سامراجی اثرات کو مٹائے بغیر اور غریب اور مزدور طبقہ کو ساتھ لئے بغیر شرعی نظام کا نفاذ ناممکن ہے۔ اور جب بھی، پاکستان میں اسلام کا نظام عدل آئیگا۔ تو علماء حق اور غریب اور مزدور طبقہ کے باہمی تعاون ہی سے آئیگا۔ انسانیت کی تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں غریب نے حق تعالیٰ کے فرستادہ برگزیدہ نفوس قدسیہ کا ساتھ دیا۔ اور سب سے پہلے حق کی آواز پہ لبیک کہی۔ جبکہ سرمایہ دار طبقہ کی ساری تاریخ یہ رہی ہے۔ کہ انکی اکثریت نے ہمیشہ حق کو جھٹلایا۔ اہل حق کے درپے آزار رہے۔ اور دین الٰہی کے قیام کے راستہ میں رکاوٹ بنے۔ طوالت کا خوف ہے ورنہ قرآن و سنت اور تاریخ عالم کی سینکڑوں شہادتیں اس بارے میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ دولت اور تنعم کے نشہ میں آکر غریبوں کو حقیر سمجھتے ہوئے ٹھکرا دینا وہ خوفناک عمل ہے۔ جس کے نتیجہ میں کمیونزم جیسے شدید عذاب کے ملک پر نازل ہونے کا خطرہ ہے۔ مولانا فرماتے ہیں۔ کہ "نصرانیت کے مقابلہ میں لادینیوں کی مدد کرنا اور دہریت کو اپنے اوپر مسلط کرنا بلا ریب حرام ہے"۔ ہم بھی آپ کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ "من شک فی ذالک فقد کفر"۔ لیکن معاف فرمایئے گا اگر میں کہوں کہ آپ نے مندرجہ بالا عبارت سے جو کچھ دنیا چاہا ہے۔ وہ محض فریب ہی فریب ہے۔ کہ امریکن اور برطانوی سامراجیت کو "نصرانیت" قرار دیا جائے۔ اور اس کے مخالفین کو لادین، لامذہب، دہری! کیا مولانا محترم کو معلوم نہیں۔ کہ آج کی مغربی دنیا عملاً اور اعتقاداً "نصرانیت" کو خیر باد کہکر پرلے درجہ کی دہری اور مادہ پرست بن چکی ہے روزمرہ انکے اخبارات میں خدا اور آخرت اور دیگر مذہبی تصورات کا تمسخر اڑایا جا رہا ہے۔ ان بے ایمانوں کا جو بھی مخالف ہو آپ کی نظر میں کیوں صرف وہی منکر خدا ہے۔ یا منکر خدا کا معاون، آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے!

حماقت کی انتہا ہے کہ جو قوم چودہ سو سال سے مسلمانوں اور دین اسلام کی دشمن چلی آ رہی ہے۔ اور اس کی اکثریت منکر خدا اور لامذہب ہے۔ روزمرہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے تمسخر ان کا معمول بن چکا ہے۔ ایشیا اور افریقہ اور سرزمین عرب کے صحراؤں میں وہ مسلمانوں کے سروں سے کھیل رہی ہے۔ ان کے چہرے اور ہاتھ، فرزندان اسلام کے خون سے رنگین ہیں۔ انہوں نے ہر جگہ مسلمانوں کے پیٹ میں چھری گھونپ دی۔ اور تو اور ہمارا اپنا ملک پاکستان ان کی سازشوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔ اسلامیان پاکستان کو آزادی کے بعد ان کے منحوس نظام کے تحت مقید کر کے غلام بنائے رکھا۔ اس خبیث قوم کی، شرارتوں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ اس کیلئے دفتر کے دفتر چاہئیں۔ ایسی منحوس قوم کو تو "نصرانی" کہہ کر درپردہ انکے لئے رحم کی اپیل کی جائے۔ اور جو برادران وطن اسلام پر پختہ یقین و ایمان رکھتے ہوئے سامراج کے دشمن ہیں۔ ان کے نظام ظلم و جبر کو ختم کرنے کے لئے اٹھتے ہیں۔ اور بین الاقوامی سطح پر بھی انکی بالادستی کو ختم کرنے کے خواہاں ہیں۔ اپنے ان بھائیوں کو کافر، ملحد، منکرین خدا۔ اور قابل گردن زنی قرار دیں۔

ـــ بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است:

اسلام کی تاریخ اور عیسائی دنیا کی موجودہ بین الاقوامی پالیسی دونوں اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کا سب سے بڑا دشمن یہ نام نہاد نصرانی اور یہودی سامراج رہا ہے۔ اس لئے امت مسلمہ کا اہم ترین فریضہ، اپنے اس ازلی دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور مختلف قسم کی بہانہ تراشی کر کے ان کی دشمنی اور مقابلہ سے پہلو تہی وہی

باقی ص ۲۴

ترجمان اسلام لاہور
۲۱
مرقات شرح مشکوٰۃ اور تفسیر روح المعانی کے نرخوں میں خاص رعایت
یہ خصوصی رعایت "جمعیتہ علماء اسلام" کی ۲۶ جون کو لاہور میں شروع ہونیوالی "آئین شریعۃ کانفرنس" کے موقع پر ہی دیجائیگی
تفصیلی کوائف :-
مرقات شرح مشکوٰۃ (عربی)
- گیارہ جلدوں میں مکمل طبع ہو چکی ہے۔
- کاغذ بہترین آرٹ۔ - طباعت عمدہ ٹائپ
- پہلی جلد سے دسویں جلد تک غیر مجلد عام قیمت ۲۲/۵۰
- گیارہویں جلد " " ۲۵/۰۰
- کامل گیارہ جلد " ۲۵۰/۰۰
- مرقات کی ابتدائی جلدیں کم تعداد میں باقی ہیں۔
تفسیر روح المعانی (عربی)
دو جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔
پہلی جلد اعلیٰ کاغذ غیر مجلد عام قیمت ۲۰/۰۰ - سفید گلیز ۱۶/۰۰
دوسری جلد " " ۱۸/۰۰ - " " ۱۴/۰۰
کامل کتاب سولہ جلدوں میں تیار ہو گی۔
کامل کتاب اعلیٰ کاغذ عام قیمت ۳۰۰/۰۰ روپے
" سفید گلیز " ۲۵۰/۰۰ روپے
نوٹ :- اگر کتاب مجلد درکار ہو تو فی جلد ۳/۵۰ مزید شامل فرمائیں۔
"آئین شریعت کانفرنس لاہور" کی "ایمان افروز" اور "پرمسرت" تقریب پر تشریف لانے والے حضرات مذکورہ بالا عام قیمتوں میں خاص رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔
- لاہور میں بارعایت ملنے کے پتے :- (۱) شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور (۲) جلسہ گاہ - آئین شریعت کانفرنس - لاہور
المشتہر :- مکتبہ امدادیہ - ٹی - بی - ہسپتال روڈ - ملتان شہر (پاکستان)
توانائی اطفال
طاقت کا بے نظیر سرچشمہ اور بہترین ٹانک
لقمان لیبارٹریز رجسٹرڈ منصور آباد لائلپور
توانائی :- کمزور اور دبلے پتلے بچوں کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے۔
توانائی :- کا استعمال پندرہ دن کی قلیل مدت میں بچوں کے وزن میں ۲ پونڈ کا اضافہ کرتی ہے
توانائی :- نظام ہضم کو درست اور اکثر بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔
توانائی :- چڑچڑے پن کو دور کرتی ہے اور بشاشت پیدا کرتی ہے۔
توانائی اطفال :- نباتاتی روغنیات اور شہد کا ایسا مرکب ہے کہ پلانے سے قبل اس کو بہت اچھی طرح ہلا لینا بہت ضروری ہے۔ نوٹ :- اگر اسکے پلانے سے دست آنے لگیں تو اس سے قبل ماء العزائب کی ایک شیشی پلائیے تاکہ معدہ اور آنتوں میں اس طاقتور دوا کو ہضم کرنے کی قوت پیدا ہو سکے خوراک ۲ ماہ کی عمر سے چھ ماہ کی عمر کے بچوں کیلئے ایک چھ چائے والا ۶ ماہ سے اوپر عمر کے بچوں کے لئے ڈیڑھ چمچ تک

افراد یا جماعتیں کر سکتے ہیں۔ جن کی ضمیر اور خمیر میں انگریز سے محبت رچی ہوئی ہو اور ماضی میں انگریز کے خلاف تحریک میں نہ صرف یہ کہ شریک نہیں ہوئے۔ بلکہ مجاہدین کو باغی تک قرار دیتے چلے ہوں۔ اور قادیانی امت کی طرح انکی پالیسی "برطانیہ عظمٰی کو مت چھیڑو" رہی ہے۔ اور جنکی ہملہ وہاں اسلامیان ہند کے بجائے مغرب سے آئے ہوئے انسان نما سفید بھیڑیوں کے ساتھ رہ چکی ہیں۔ آج یہی لوگ مختلف حیلوں سے کام لیتے ہوئے سامراجیوں کے ساتھ نرمی برتنے کا درس دے رہے ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کا واضح اعلان ہے۔ کہ ماضی و حال کے واقعات کی روشنی میں ہمارا سب سے بڑے دشمن سامراجی ہیں۔ انکو اگر کوئی کتا بھی بھونک کر تکلیف دے رہا ہو۔ تو ہم اس کے راستہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ کمیونسٹ نظریاتی لحاظ سے ہماری ویسے ہی دشمن ہیں۔ جیسے کہ امریکی اور یہودی لیکن جب تک سامراجیوں کی طرح وہ پاکستان یا دوسرے اسلامی خطہ میں مسلمانوں کے ساتھ برسر پیکار نہیں ہونگے۔ اس وقت تک ہم کو ان کے ساتھ لڑنا نہیں چاہیئے۔ ان کا نظام سوشلزم اور کیمونزم کافرانہ اور ملحدانہ نظام ہے۔ لیکن پاکستان یا دوسرے اسلامی ملک میں اس کا راستہ محض نعروں اور فتووں سے نہیں روکا جاسکتا۔ جب تک اس نظام کا خاتمہ نہ کیا جائے۔ جس کا ردعمل سوشلزم ہے۔ اور صحیح اسلامی نظام عدل، قائم نہ ہو۔ اس وقت تک اس عذاب کو نہیں ٹالا جاسکتا مولانا محمد ادریس صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم سوشلزم اور کمیونزم کے عملاً مخالف ہیں۔ جب کہ آپ محض نوشتہ دیوار ہی [illegible] لیکن ہم اسلامی طب کے اصول کے ماتحت مرض کے اصل اسباب اور عوامل کو ختم کرنے کی جد وجہد کر رہے ہیں۔ اور آپ اپنی پسندیدہ قوم انگریز کے طرز علاج کے مطابق آثار اور علامات اور وقتی طور پر مرض دفع کرنے کی فکر میں ہیں۔

آخر میں مولانا خلاصہ کلام پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو سیاسی جماعت اسلامی حکومت کے قیام اور نظام شریعت کے نفاذ کی مخالف ہو وہ از روئے قواعد شریعت مسلمان نہیں ایسے لوگوں کی معیت اور اعانت قطعی حرام ہے۔ ہاں جناب والا ٹھیک ہے۔ مگر یہ فتویٰ صرف مستقبل کے لئے نہیں ہونا چاہیئے بلکہ جو جماعت ماضی میں اس قسم کی حرکت کر چکی ہو۔ اس پر بھی یہی فتویٰ لاگو ہونا چاہیئے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ تیئیس ۲۳ سال تک ملک کی زمام اقتدار کن ہاتھوں میں رہی۔ کیا آپ کی محبوب جماعت مسلم لیگ نے تقریباً اس طویل عرصے میں اپنے ملک پر حکومت نہیں کی؟ کیا وہ اسلامی حکومت تھی۔ اور کیا انہوں نے باوجود قدرت کے نظام شریعت کو نافذ کئے رکھا؟ اور کیا آپ خود اور آپ کے ساتھی آپ کے فتویٰ کی روشنی میں ان لیگی "غیر مسلموں" کے ثناخواں نہیں رہے۔ اور انکی معیت اور اعانت تا حال آپ کا شیوہ نہیں ہے؟

"جنوں کا نام خرد رکھ لیا خرد کا جنوں۔ جو چاہے ترا حسن کرشمہ ساز کرے"۔ کیا صاف لفظوں میں یہ جواب دے سکتے ہیں۔ کہ قائد اعظم سے لیکر صدر یحییٰ تک تمام حکمرانوں نے استطاعت کے باوجود، اسلامی نظام نافذ نہیں کیا۔ کیا یہ لوگ مسلمان رہ سکتے ہیں۔

مولانائے محترم نے اپنے مضمون میں اور بھی عجیب و غریب باتیں کہی ہیں۔ جن سے بڑھاپے کی وجہ سے آنجناب کے ضعف قویٰ اور اضمحلال حواس کا پتہ لگتا ہے۔ ہم اتنی گذارشات پر اکتفار کرتے ہوئے آخری گذارش مولانا سے یہ کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے مضمون میں آیۂ کریمہ "یا ایہا الذین اٰمنوا ان تطیعوا فریقاً من الذین اوتوا الکتاب یردوکم بعد ایمانکم کافرین"۔ کے معنے یہ بیان کیا ہے۔ اے مسلمانو! اگر تم کافروں کے ایک گروہ کے کہنے پر چلنے آئے تو اندیشہ ہے۔ کہ رفتہ رفتہ تم کو ایمان کے بعد کافر اور مرتد بنا کر ہی چھوڑیں گے۔ عرض یہ ہے۔ کہ آپ نے "فریقاً من الذین اوتوا الکتاب" کے صاف اور صحیح ترجمہ سے گریز کرکے ابہام کیوں پیدا کیا۔ کیا یہ انگریز نوازی اور سامراج دوستی کا کرشمہ تو نہیں ہے۔ اور عیسائیوں نصرانیوں اور یہودیوں پر پردہ ڈال کر ہمدردی کا اظہار تو نہیں؟

نسئل اللہ سبحانہ الھدایۃ ونعوذ باللہ من الغوایۃ والغبارۃ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

دیجہ محسن ادرک زئی ک[illegible]

یوم جہاد

سرگودھا۔ ۵ جون، متحدہ دینی محاذ کے صدر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی اپیل پر پورے شہر سرگودھا اور ضلع کے اکثر و بیشتر مقامات پر آج جمعہ کے روز عربوں کی حمایت میں یوم جہاد منایا گیا۔ تمام مساجد میں خطباء کرام نے جمعہ کی تقریروں میں اسرائیل اور اس کے سرپرست امریکہ کی شدید مذمت کی گئی۔ اور عربوں کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ علماء کرام نے بھارتی مسلمانوں پر بھارتی ہندوؤں کی بربریت کی بھی شدید مذمت کی۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ بھارتی مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ٹھوس قدم اٹھایا جائے۔ صرف احتجاج کافی نہیں ہے پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں اور قصبات میں بھی نہایت جوش و خروش کے ساتھ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ہر جگہ یوم جہاد منایا گیا۔

حیدرآباد میں یوم احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے زیر اہتمام مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان پر قاتلانہ حملہ ہونے پر یہاں [illegible] مذمت

ترجمان اس[illegible]

شہر کوئٹہ میں [illegible]
علماء اسلام بالائی من[illegible]
بلوچی سٹریٹ سے و[illegible]
دوکاندار منظور [illegible]
[illegible]

جل[illegible]

مدرسہ تعلیم القرآن محلہ [illegible]
کا سالانہ جلسہ یکم جولا[illegible]
مسجد مومن پورہ میں [illegible]
فاضل نوجوان مبل[illegible]
بیان حضرت مولانا عبد[illegible]
خطاب فرمائیں گے آپ[illegible]
محلہ[illegible]

علماء حق کی شان

تاریخ اسلام کے مردانِ کار

ایم ظریف بی اے ۔ موضع ذلو خیل تحصیل لکی مروت

مدنہ میں نے اس مقام پر اتنے اولیا کو گمراہ کیا ہے ۔ کہ کوئی جاہل (بے علم) پیر ہوتا ۔ تو اپنے مریدوں سے کہتا ۔ کہ آج اللہ تعالیٰ نے مجھے نمازیں معاف فرمادی ہیں ۔ جو میری بیعت کرے گا اس کو بھی نماز کی کوئی ضرورت نہیں ہے

بزرگوں کی مندرجہ بالا ملفوظات وطیبات کی روشنی میں ہر آدمی یہ سمجھ سکتا ہے ۔

علماء حق ۔ علماء ربانی ۔ وعلماء حقانی مشائخ کرام وصوفیاء عظام کا وجود جہاں والوں کے لیے کتنی بڑی رحمت ہے ان ہی حضرات کی برکت سے خدائے پاک مخلوق کے اوپر رحم فرماتے اور عذاب سے بچاتے ہیں ۔

جو انسان بھی ان برگزیدہ حضرات کا ساتھ دیتے ہیں ۔ ان کی صحبت میں بیٹھتے اور ان کے ساتھ محبت وعقیدت رکھتے ہیں ۔ خداوند عالم فضل وکرم سے اپنے ان پیارے اور مقبول بندوں کی برکت سے ایسے انسانوں کو بدبختوں کی فہرست سے نکال کر نیک بخت اور سعادتمند لوگوں کی فہرست میں داخل فرما دیتے ہیں ۔

یہ حضرات علمائے حق دنیا میں اللہ کے کارندے ہیں ۔ انہوں نے اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو زندہ کرنے اور رواج دینے کی خاطر اپنے مال ۔ اپنے اوقات اور اپنی جانوں کو بے قیمت بنا دیا بلکہ بالکل وقف کر دیا ۔

ان کو نہ دن کو چین ہے نہ رات کو ۔

ان حضرات نے اپنی پوری قوتوں ۔ ہمتوں اور صلاحیتوں کو خدا کے دین کو غالب کرنے اور چمکا دینے کی خاطر مخصوص کر دی ہیں "

قریہ بہ قریہ ۔ بستی بہ بستی ۔ گاؤں بہ گاؤں ۔ شہر بہ شہر ۔ اور ملک بہ ملک ۔ یہ حضرات اسی دین کی فکر میں مارے مارے پھرتے رہتے ہیں ۔

پشاور ڈویژن کے ایک بزرگ نے عجیب مثال بیان فرمائی کہ مجھ سے ایک شخص نے پوچھا ۔ کہ یہ کیا وجہ ہے ۔ آپ حضرات علماء کرام اپنے گھروں میں چین سے نہیں بیٹھتے ۔ آج یہاں ، کل وہاں ۔ آج پشاور میں ۔ تو کل کراچی میں آج لاہور میں ۔ تو کل حیدرآباد میں ۔ وغیرہ ۔

وہ بزرگ فرمانے لگے ۔ کہ میں نے اس سے کہا ۔ کہ یہ تو آپ جانتے ہیں ۔ جب ایک کسان کھیت کو پانی دیتا ہے تو سارا سارا دن اور ساری ساری رات گزر جاتی ہے ۔

مگر وہ نہ سوتا ہے ۔ نہ آرام سے بیٹھتا ہے پانی کی نالی کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھرتا رہتا ہے ۔ کبھی یہاں ، کبھی وہاں ۔ وجہ کیا ہے یہی تو ہے ۔ کہ اس کسان کو یہ فکر ہوتی ہے ۔ کہ اس نالی کے پانی کو کوئی دشمن کاٹ نہ لے ۔

کوئی چوہا وغیرہ اس میں سوراخ نہ کر دے ۔ اور پانی ضائع ہو کر اس کی محنت رائیگاں نہ جائے ۔ . . . .

وہ بزرگ فرمانے لگے ۔ کہ میں نے اس شخص سے کہا ۔ کہ یہی حال علمائے کرام کا ہے ۔ جو دین کی نالی ۔ جو آب فیض وآب رحمت کی نالی تاجدار مدینہ جناب رحمت العٰلمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صدقے میں اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور سلف صالحین کے خون پسینہ کی محنت کے طفیل سے ان حضرات علمائے حق کو میراث میں ملی ہے ۔

اور اس ورثہ کی نگرانی ان کے سپرد کی گئی ہے ۔ اس کی حفاظت کی خاطر ان کو پھرنا پڑتا ہے ان کو یہ فکر لگی رہتی ہے کہ کوئی دشمن دین اس نالی میں کہیں کوئی سوراخ نہ کر لے ۔

ارشاد خداوندی ہے "

میں نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا ہے ۔ کہ میری بندگی کریں ۔ لہٰذا ہر مسلمان کے لیئے ضروری ہے کہ اپنے مقصد تخلیق کو پیش نظر رکھے ۔ اور دنیاوی آرائش و زیبائش کی طرف منہ ہی نہ کرے ۔

کیوں کہ اس گھر کو دوام نہیں ۔ اور ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ۔ یہ دنیا دوسری جگہ پہنچانے والی سواری ہے ۔ یہ مسرت وخوشی کا مقام نہیں ۔ پس بیدار ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگی بندگی واطاعت میں گزار رہے ہیں ۔ اور عاقل ودانا ہیں ۔ جو پرہیزگاری ونیکوکاری کو اپنا شیوہ بنائے ہوئے ہیں ۔

جب دنیا کی بے ثباتی اور عدم بقا کا یہ حال ہے ۔ اور ہمارا مقصد تخلیق وہ ہے جو بیان کیا گیا ہے ۔ تو اب ہر عاقل وبالغ مسلمان کی دنیا وآخرت کی کامیابی اس میں ہے ۔

کہ وہ خود کو پسندیدہ لوگوں کی راہ پر ڈالے ۔ اور عاقل ودانا انسانوں کے مسلک کو اپنائے ۔ اور ایسے حضرات صرف اللہ والے علمائے حق ہیں ۔

یا وہ لوگ ہیں جو ان علمائے حقانی کی تعلیمات کی روشنی [illegible] اللہ جل شانہ کے احکام کو حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طریقوں سے پورا کرنے والے ہیں ۔ لہٰذا عقل کا تقاضا یہ ہے ۔

کہ ہر عاقل وبالغ مسلمان اپنے آپ کو ان پسندیدہ [illegible] کی راہ پر ڈالے ۔ اور ان کا مسلک اختیار کرے

حضرت سید احمد کبیر صاحب رفاعی قدس [illegible] جو وقت کے غوث اعظم اور عالم ربانی تھے [illegible] سے بہت باتیں بطور کرامت صادر ہوئیں [illegible] نادر اور مشہور کرامت آپ کی یہ ہے ۔ کہ جب [illegible] میں زیارت بیت اللہ شریف کو تشریف لے [illegible] رسالت پناہ کے روضہ مقدس کی زیارت [illegible] حاضر ہوئے "

(باقی آئندہ [illegible]

No. 67715 সপ্তাহিক তরজুমানেইসলাম লাহোর
WEEKLY REGD. L. No. 7132
TARJUMANE ISLAM
LAHORE price 20 paise

- اسلام اور پاکستان کے دشمنوں پر واضح کر دیجئے کہ اس خطۂ زمین پر اللہ کا قانون نافذ ہو کر رہے گا۔
- سامراجیت کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔
- پاکستان سے اسلام کے غلبہ کی نئی تاریخ کا آغاز ہوگا۔
- اس سرزمین پر مکمل اسلامی مساوات و اخوت قائم ہو کر رہے گی۔
- ڈیموکریٹک ازم (جمہوریت) کمیونزم (اشتراکیت) کسی بھی ازم کو اسلام کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

آئیے! لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے دشمنوں پر حق کے غلبہ کی آواز کا سکہ بٹھا دیں۔

— آج ہی سے ان قافلوں کو تیار کرنے لگ جائیں جو پاکستان کے گوشہ گوشہ سے اس کانفرنس میں حصہ لیں گے۔

— اس کانفرنس میں مغربی پاکستان کے ہر حصہ سے علماء، صلحاء، مشائخ، دانشور طلباء، اساتذہ، وکلاء، پروفیسر، تجار، کسان، مزدور، ملازم پیشہ غرضیکہ ہر شعبۂ حیات سے تعلق رکھنے والے عوام و خاص بھرپور شرکت کر رہے ہیں۔

— اس کانفرنس میں پاکستان کے مسلمان نوجوان جذبۂ ایثار و قربانی اور اولوالعزمی و عمل کے ساتھ جوق در جوق شریک ہو رہے ہیں۔

۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ رجون ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

کو جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی یہ کانفرنس برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں سب سے بڑی اور یادگار زمانہ کانفرنس ہوگی

اس کانفرنس کے ذریعہ

پاکستان کے مسلمان یہ واضح کر دیں گے کہ:—

- ★ وہ اس ملک میں ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی دستور کے سوا کسی دستور کو تسلیم نہیں کرتے۔
- ★ وہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کی قانونی حکمرانی اور دستوری نظریہ کے سوا کسی دوسری حکمرانی اور نظریہ کو نہیں مانتے۔
- ★ ختم نبوت کے عقیدہ کے آئینی تحفظ اور صحابہ کرام کی عظمت کے آئینی انتظام کے بغیر کوئی نظام ان کے لیے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔
- ★ وہ اسلام کے مقابلہ میں مغرب کی جمہوریت اور اشتراکیت دونوں کو ہی رد کرتے ہیں۔

آپ کو ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں؟ اگر عزیز ہیں اور بیشک ہر مسلمان کو عزیز ہونا چاہیئے تو پھر اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیے۔ اور جو بھی اس کانفرنس کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھیے کہ اسے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں۔ وہ اسلام، اسلامی اشتراکیت اور اسلامی جمہوریت نام سے آپ کو فریب دینا چاہتا ہے۔ اس فریب کے جال کو توڑ دیجیے اور اللہ کے خالص دین کے قیام کے لیے اٹھ کھڑے ہو جیے۔ آئین شریعت [کانفرن]س اللہ کے دین کی طرف ایک اہم ترین اور کامیاب قدم ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس کی کامیابی میں آپ کا جتنا حصہ ہوگا، خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی ہی رضا کے آپ حقدار بنیں گے۔

ا
کیا
اور
پسند
اور وہ
آ
کہ جو سیا
کے نفاذ کا
ایسے لوگوں
ٹھیک ہے۔
بلکہ جو جماعت
پر بھی یہی فتویٰ
کہ تیئیس ۲۳ سال تک
کیا آپ کی محبوب
عرصے میں اپنے ملک
تھی۔ اور کیا انہوں نے
نافذ کیے رکھا؟ اور کیا
فتویٰ کی روشنی میں ال
رہے۔ اور انکی معیت اور

ہفت روزہ
ترجمان الاسلام
لاہور (پاکستان)

پاکستان
میں حفاظت اسلام کا
علمبردار

علمائے حق کی شان

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اقوالِ سلف کی روشنی میں

ایم ظریف بی، اے، موضع دلوخیل۔ تحصیل لکی مروت

یہ بات تجربہ سے ثابت ہے، کہ جو مسلمان بھی ان خوش نصیب علماء حق کی صحبت اختیار کرتا ہے، اور ان سے محبت و عقیدت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو محبوب بنا کر دنیوی و اخروی سعادتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

کیوں کہ قاعدہ ہے کہ محبوب کے محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہے۔ چوں کہ علماء حق حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، اور حضور اللہ جل شانہٗ کے محبوب ہیں۔

جو مسلمان ان علماء ربانی کو محبوب رکھے گا، رب العزت اس کو بھی محبوب بنا کر بہت سی نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

اور اس میں ایک اور راز بھی ہے۔ چونکہ حضرات علماء ربانی کے قلوب اللہ جل شانہٗ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت سے آگ کی طرح گرم ہوتے ہیں اس لیے جو مسلمان بھی ان کی صحبت اور محبت کو اختیار کرتا ہے۔ اس گرمی کا اثر اُس کے قلب پر پڑھ کر اُسی کو زندگی بخشتا ہے۔

مثال کے طور پر انڈا ایک بے جان چیز ہے۔ لیکن مرغی کے سینے کی گرمی سے رب العزت اس میں جان پیدا فرما دیتے ہیں۔

ایک حدیث قدسی میں ہے :-

"جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میری طرف سے اس کو اعلان جنگ ہے"

چونکہ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ ہر وہ مسلمان جو اللہ کے احکام کو پورا کرے۔ اور گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے، اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کمل تابعداری کرے۔ اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک طریقوں کو اپنائے۔ اللہ رب العزت ایسے مسلمان کو اپنے فضل و کرم سے مرنے سے پہلے ہی ولایت نصیب فرماتے ہیں۔

اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہر عالم باعمل اللہ کا ولی ہی ہوتا ہے۔

اس بات کو جاننا مشکل نہیں کہ کون باعمل ہے اور کون بے عمل، اگر رب العزت نے ذرا بھی فہیم سلیم اور عقل سلیم سے نوازا ہو تو باعمل اور بے عمل کو آدمی آسانی سے پہچان سکتا ہے۔

ہر چیز کے لیے علامت ہوتی ہے۔ انسان کے اعمال و اخلاق، حرکات و سکنات کردار و گفتار اور روزمرہ کی زندگی سے یہ معلوم کر لینا مشکل نہیں، کہ وہ کس زمرہ میں سے ہے۔

اگر دل کی آنکھ نہ بھی ہو تو عقل کی آنکھ سے بھی ایک باعمل انسان کو پہچانا جا سکتا ہے۔

اور سب سے بڑا معیار یہ ہے کہ انسان کو استقامت فی الدین اور استقامت علے الشریعت حاصل ہو۔

اگر کسی میں یہ دو وصف نہیں اور وہ دین و شریعت پر کمل طور پہ چلنے والا نہ ہو تو وہ ہرگز کامل و باعمل انسان نہیں۔ چاہے ہوا میں اڑنے والا ہو چاہے پانی پہ چلنے والا ہو، چاہے گفتار کا غازی ہو، اور بڑی ضخیم تصانیف کا مالک ہو۔ وہ انسان اصل ہدایت سے ہٹا ہوا ہے۔

کیوں کہ اصل ہدایت یہ ہے کہ :-

اللہ جل شانہٗ کے اوامر و نواہی کی پوری پابندی و مستعدی سے بجا آوری ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک طریقوں پر پورا پورا عمل ہو۔

ایک روایت میں آتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ :-

قیامت کے روز ایک شخص کو دیکھا جائے گا کہ اس کی آنتیں باہر نکلی پڑی ہیں۔ اور وہ ان کے گرد گھوم رہا ہے۔ لوگ اس سے اس سزا کا سبب پوچھیں گے اور وہ یہ کہے گا کہ میں اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تھا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں ایک جماعت کو دیکھا۔ [illegible] کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کترے جا رہے ہیں۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ لوگ آپ کی امت کے واعظ و مقرر ہیں کہ دوسروں کو نصیحت کرتے تھے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ اہل جنت کے چند لوگ اہل جہنم سے جا کر پوچھیں گے کہ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ ہم تو جنت میں تمہاری ہی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی بدولت پہنچے ہیں۔

وہ کہیں گے، کہ ہم تم کو تو نصیحت کرتے تھے، مگر خود ہم اُس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

غرضیکہ یہ بہت بڑا وبال ہے۔ کہ اللہ رب العزت کسی مسلمان کو علم دین کی لازوال نعمت سے نواز دے، اور وہ اس کی ناشکری کر کے خود اس پر عمل نہ کرے زبانی جمع تفریق سے کچھ نہیں بنتا۔

کتنی بدنصیبی اور محرومی کی بات ہے کہ انسان اس بہت بڑی نعمت کی ناقدری کرے صرف چند روزہ زندگی کے چین و آرام کی خاطر یا دوسرے لفظوں میں صرف پیٹ کی خاطر موت کے وقت کی بے چینی اور سختی، قبر کی بے چینی اور آخرت کی ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کی بے چینی اور مصیبت مول لے۔

اے خدائے پاک! ایسی بری حالت سے ہم سب کو محفوظ فرما اور ہم سب کو ہدایت کے راستوں پر چلا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ
مطابق
۲۰ مارچ ۱۹۷۰ء

شمارہ ——— ۱۱
جلد ——— ۱۲
فی پرچہ ——— ۴۰ پیسے

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ ″
سہ ماہی ۶/۰ ″

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

ایڈیٹر
احمد حسین کمال

صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں سے اکابرین جمعیۃ کی ملاقات

مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے گئے

۱۵ مارچ ۱۹۷۰ء کو حضرت مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور صوبائی ناظم حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے صدر مملکت جناب آغا محمد یحییٰ خاں سے ملاقات کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے موقف سے صدر کو آگاہ کیا۔ ملک کے سیاسی حالات پر اپنا نقطۂ نگاہ بیان کیا اور مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے:۔

(۱) ملک کی آئندہ دستور سازی کے لئے جس طرح بعض حدود متعین کر دی گئی ہیں، اسی طرح مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نمائندہ وجید علماء کرام کے مرتب کردہ متفقہ ۲۲ اسلامی نکات کو آئندہ بننے والے آئین کی بنیاد قرار دے دیا جائے۔

(۲) طرز انتخاب جماعتی صورت کا رکھا جائے تاکہ انتخاب شخصی اثر، سرمایہ کے زور اور دھاندلیوں کے بجائے خالص اصولوں کی بنیاد پر لڑا جا سکے۔ اس طرح ذاتی عداوتوں، تشدد انگیزیوں، ناجائز ترغیبوں سے بھی ووٹروں کو نجات مل جائے گی۔

جماعتیں اپنے اپنے منشور کی قدر و قیمت پر ووٹ حاصل کریں گی اور ملک کے تمام عوام کو پوری پوری نمائندگی مل جائے گی۔

(۳) مصر کے صدر جمال عبدالناصر کی اپیل کی طرف حکومت پاکستان پوری توجہ کر کے اسرائیل کے خلاف عربوں کی بھرپور امداد و رفاقت کا اعلان کرے۔

(۴) عائلی قوانین میں قابل اعتماد علماء کی رہنمائی میں شریعت کے مطابق ترمیم کر دی جائے۔

(۵) جدید تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا جائے۔ اساتذہ اور لیکچراروں کے مطالبات منظور کئے جائے اور طلباء کے مطالبات بھی تسلیم کئے جائیں۔ مستند عربی مدارس سے فارغ شدہ طلباء کو بھی کالجوں کے مساوی درجہ دیا جائے

(۶) واپڈا سے ملک کے عوام کو جو شکایات بڑھتی جا رہی ہیں، ان کے ازالہ کا بندوبست کیا جائے

(۷) ڈیرہ اسماعیل خاں کے مسائل و مشکلات کی طرف جلد توجہ دی جائے اور ہزارہ کے غریب عوام کے مسائل بھی حل کئے جائیں۔ ڈیرہ اسماعیل خاں کی کمشنری برقرار رکھی جائے۔ (ورق اُلٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

(۸) سوئی گیس جن اضلاع میں آ رہی ہے، اسے ہزارہ اور پشاور تک وسیع کر دیا جائے۔

(۹) عربوں کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا بند کرایا جائے۔

(۱۰) ملک میں فرقہ وارانہ امن و امان کی طرف پوری توجہ دی جائے۔

نمائندگانِ جمعیۃ نے ان مسائل پر صدر محترم سے تفصیلی گفتگو کی اور ان کے ضمن میں دوسرے معاملات کی طرف بھی ان کی توجہ مبذول کرائی۔

صدر صاحب نے نہایت توجہ سے تمام باتیں سنیں اور ان پر مکمل غور و خوض و مناسب فیصلوں کا یقین دلایا۔

مولانا سید منظور احمد شاہ کہروڑی کی گرفتاری

یہ خبر انتہائی دکھ کے ساتھ پڑھی اور سنی گئی ہے کہ ضلع جھنگ کی انتظامیہ نے مولانا سید منظور احمد شاہ کہروڑی کو گرفتار کر کے ایک ماہ کے لئے جیل میں نظر بند کر دیا ہے مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب کی اس گرفتاری اور نظر بندی کے جواز میں جھنگ کی ضلعی انتظامیہ نے تا حال کوئی وضاحت نہیں کی کہ انہیں کس جرم کی پاداش میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔

غالباً انتظامیہ کا موقف یہی ہوگا کہ محرم کی آمد سے پہلے احتیاطی نظر بندی کی کارروائی کی گئی ہے۔ اول تو ہمیں ان دوسرے سنی مسلمان کارکنوں کی گرفتاریوں پر بھی انتہائی رنج اور افسوس ہے کہ ظالم اور مظلوم، گنہگار اور بے گناہ کا فرق کئے بغیر اندھا دھند وہاں کارروائی کر دی گئی ہے لیکن مولانا منظور احمد شاہ صاحب کی گرفتاری آخر کس فلسفہ کے تحت اور کس جرم کی پاداش میں ہوئی۔ اس معمہ کو ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔

ضلع جھنگ کی انتظامیہ اور صوبائی حکومت دونوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مولانا منظور احمد شاہ صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور مبلغ ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کسی کارکن اور رہنما پر یہ الزام تو لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے قادیانیت کے محاسبہ میں نقد و جرح کی زبان تیز کر دی تھی یا طنز و تنقید کا کوئی نشتر چبھو دیا تھا۔ لیکن ان پر یہ الزام عائد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ملک میں مسلمان فرقوں کے اتحاد کے لئے کوئی نقصان دہ بات کر سکتے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے بنیادی مقاصد اور اس کے متن میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ملک سے اور امت سے فتنۂ ارتداد و منکرین ختم نبوت کے استیصال کے واسطے دوسرے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ بیان کر سکتے ہیں۔

اسی ضلع جھنگ میں ابھی دو ماہ بیشتر آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کے موقعہ پر جہاں دوسرے دیوبندی، اہلحدیث، بریلوی فرقوں کے اکابر نے تقاریر کیں۔ وہاں ممتاز شیعہ عالم اور رہنما سید مظفر علی شمسی نے حضور سرور کائنات کی ختم رسالت پر بڑی ولولہ انگیز تقریر کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں سے بعض سنی تنظیموں کے اکابر اس بات پر ناراض ہو گئے لیکن ہم نے اس کی پرواہ نہیں کی کیسی دوست یا بزرگ کی شخصی ناراضگی کی وجہ سے امت کے اتحاد کے عظیم مقصد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

خود جھنگ صدر اور جھنگ شہر میں شیعہ سنی مسئلہ کو سلجھانے اور فضا کو پر امن رکھنے کے لئے جتنی مؤثر مساعی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد علی جالندھری اور مولانا منظور احمد شاہ صاحب وغیرہ نے کی ہیں۔ اتنی ضلعی انتظامیہ نے نہیں کی ہوں گی۔ ان حقائق کے باوجود حضرت شاہ صاحب کی گرفتاری ایک المیہ سے کم نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک بھر میں شاہ صاحب کی گرفتاری کا عوام کو صدمہ ہوا ہے۔ اور اس پر سخت احتجاج کیا گیا ہے۔

ہم گورنر مغربی پاکستان جناب لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمان صاحب سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ خود اس مسئلہ میں ذاتی دلچسپی لیں۔ مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب کی رہائی کے احکام جاری فرما کر ضلع جھنگ کی انتظامیہ سے جو سہو اور غلطی ہوئی ہے۔ اس کی تلافی فرمائیں۔ تاکہ جھنگ کے فرقہ وارانہ حالات کو پر سکون بنانے والے اور امن و امان میں گہری دلچسپی رکھنے والے عناصر کے ہاتھ زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں

اعتذار

جیسا کہ گذشتہ شمارہ میں بعض اہم مضامین کا اعلان کیا گیا تھا۔ وفاق المدارس کے نتائج کی وجہ سے وہ مضامین شامل اشاعت نہ کئے جا سکے۔ ان شاء اللہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)

آہ! حضرت مولانا عبد الواحد صاحب شفیق درخواستی رح

حضرت مولانا عبد الواحد صاحب شفیق درخواستی، حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے داماد تھے کافی عرصہ بیمار رہنے سے بعد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ حضرت مرحوم کو مدرسہ مخزن العلوم کے ساتھ نسبی تعلق اور دلی لگاؤ تھا۔ علاوہ ازیں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے بھی دلچسپی رکھتے تھے حضرت مرحوم کی وفات حسرت آیات مدرسہ مخزن العلوم کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

ادارہ ترجمان اسلام اور عملہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان حضرت مرحوم کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم، مولانا مرحوم کے پسماندگان، متعلقین اور مدرسہ مخزن العلوم کے دیگر اساتذہ و طلباء کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

حضرت مولانا عبد الواحد صاحب رح کا انتقال بلال لاہور کے میو ہسپتال میں ہوا تھا۔ جہاں وہ کئی ماہ سے زیر علاج تھے۔ مرحوم کچھ عرصہ ملتان میں بھی زیر علاج رہے۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم مولانا کی وفات کے دن سرگودھا میں تشریف فرما تھے۔ بذریعہ ٹیلیفون وہاں اطلاع پہنچی تو حضرت اسی دن لاہور تشریف لے آئے اور مولانا کی میت کو بذریعہ ریل خانپور لے گئے۔ مولانا کی نماز جنازہ لاہور میں بھی ادا کی گئی۔ جس میں لاہور کے سینکڑوں شہریوں اور علماء و طلباء نے شرکت کی۔

ادارہ ترجمان اسلام اپنے تمام قارئین سے گذارش کرتا ہے کہ وہ مولانا مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (ادارہ)

خانپور

گذشتہ روز مورخہ یکم مارچ کو مولانا عبد الواحد صاحب کی موت کی خبر شہر خانپور میں آگ کی طرح پھیل گئی اور شہر میں ایک کہرام سا مچ گیا۔ مولانا موصوف اسلام کے سچے خادم اور جمعیۃ کے مخلص کارکن تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ اسلام ہی کی تبلیغ میں گذرا۔ آپ رسالہ مخزن العلوم کے بھی ایڈیٹر رہے اور انہوں نے اس دور میں بھی پورے طور پر اسلامی نظام کے قیام کے لئے جدوجہد کی۔ انہوں نے علماء کرام کے تحفظ کی خاطر انجمن نوجوانان اسلام کی سرپرستی قبول کی ہوئی تھی مسجد خانپور میں خطیب بھی تھے اور ہر جمعہ خطبہ میں ہر آمر و جابر حکومتوں پر کڑی تنقید فرماتے تھے۔ (باقی صفحہ ۱۹ پر)

احمد حسین کمال

یہودی اور عالم اسلام

یہودیت کا عالمی اثر و نفوذ — یہودی پروپیگنڈے کے جدید نفسیاتی حربے — مودودی صاحب کا ایک فقرہ — مرعوبیت اور نخوت پر مبنی سوچ

یہودیوں نے عالمی سطح پر جو زبردست اقتصادی اثر و رسوخ حاصل کر رکھا ہے اور اس کے ذریعہ وہ عالمی سیاست کے بعض پہلوؤں پر جس طرح اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے تقریباً تمام ملک اور تمام قومیں واقف ہیں اور اسے محسوس کرتی ہیں۔

اس موضوع پر انگریزی میں اور یورپ کی دوسری زبانوں میں سیکڑوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور وقتاً فوقتاً اخبارات میں مختلف لوگوں کی طرف سے مضامین بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران ہی یہ محسوس کیا جانے لگا تھا کہ یہودی اپنی سرمایہ داریت اور دولت کے بل پر اور اپنے فنی و بنیادی تغلب کے ذریعہ مختلف ملکوں کے سیاسی معاملات پر در پردہ اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جرمنی میں ہٹلر کی نازی تحریک کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ جرمن سے اور دنیا بھر سے یہودیوں کے اثر و رسوخ کا خاتمہ کیا جائے۔

سب سے پہلے ہٹلر نے ہی بڑی تفصیل کے ساتھ اپنی تقریروں و تحریروں میں یہودیوں کی ان حرکات کا نوٹس لیا لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ایک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ یہودیوں کو بین الاقوامی طور پر اس طرح استعمال کرنے کا رویہ برطانوی استعمار نے شروع کیا تھا۔

اس نے اپنے محکوم اور دوسرے ملکوں میں یہودی عنصر کو سمجھایا کہ اس سے در پردہ مختلف مقاصد حاصل کئے۔ ان ملکوں کی معاشی حیثیت کو زبردست نقصانات پہنچائے۔ ان کی سیاست کو غیر مستحکم بنایا اور اس طرح اپنے استعمار کو وسیع تر کرنے و مضبوط تر بنانے کا کام برطانیہ نے یہودیوں سے لیا۔

یہودی چونکہ ابتدا سے ہی سرمایہ پرستانہ ذہانت اور عیارانہ فطانت کے مالک چلے آ رہے تھے اور اس کے لئے کوشاں رہے تھے۔ اس لئے فنی حیثیت سے اور دولت مندی کے اعتبار سے وہ ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں اور ان کے تمام کاموں میں "عیارانہ حکمت عملی" کا پہلو ہمیشہ غالب رہا ہے

برطانوی استعمار کی حوصلہ افزائی نے انہیں اپنے آپ کو مضبوط کرنے اور اپنا اثر و رسوخ عالمی سیاست میں داخل کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ اور وہ برطانیہ سمیت تمام دنیا کے سرمایہ کے سب سے بڑے حصہ دار بن گئے۔ اسی لئے علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا۔

"فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے"

جہاں تک یہودیوں کے عالمی اقتصادی تغلب اور یورپین ملکوں و امریکہ کی سیاست پر اثر انداز ہوتے رہنے کا تعلق ہے۔ وہ ایک حقیقت ہے اور ایشیا کے نو آزاد ملکوں بالخصوص مسلمان ملکوں کو اس سے بے خبر و بے پروا نہیں رہنا چاہیئے۔

چنانچہ مصر و شام وغیرہ عرب ملکوں کی اس امر پر گہری نظر ہے۔ اور آج سے پندرہ سولہ سال پہلے مصر نے ہی "بغی الیہود" کے نام سے ایک ضخیم کتاب یہودیوں کی ان کارستانیوں سے متعلق وسیع پیمانہ پر شائع کر دی تھی۔ اس کتاب میں ہی سب سے پہلے یہودیوں کے بعض ایسے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہودی ساری دنیا پر حکمرانی کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ نیل سے فرات تک کے علاقہ کو اپنا قومی مرکز بنانا چاہتے ہیں اور دنیا بھر کے اقتصادی و سائنسی وسائل پر اپنا قبضہ جمانے کا جتن کر رہے ہیں

اسی کتاب میں "پروٹوکول" نامی اس دستاویز کا بھی ذکر تھا۔ جو ۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ اور جس کا چرچا کبھی کبھی ہمارے یہاں کوئی صاحب "ایک اہم جدید انکشاف" کی صورت میں کر دیا کرتے ہیں۔

اس کتاب سے یہ بھی واضح ہوتا تھا کہ انقلاب امریکہ اور انقلاب فرانس کے موقعہ پر بعض سرکردہ یہودیوں نے کیا کردار ادا کیا تھا۔ اور ان انقلابات کی عوامی سطح کی کامیابی کے رخ کو مخصوص مفادات کی طرف موڑنے کی کیا کیا کوششیں کی تھیں۔ اور پھر ان انقلابات کا کریڈٹ خود لینے کے لئے پروپیگنڈے و موقعہ پرستی کے کیا کیا حربے اختیار کئے گئے تھے۔

اور یہ بات تو جدید یورپ کی سیاسی تاریخ سے واقف ہر شخص جانتا ہے کہ جب روس میں فروری ۱۹۱۷ء کے عوامی احتجاجات کے نتیجہ میں جنگ سے متعلق زار روس کے احکام کی تعمیل سے "ڈوما (پارلیمنٹ)" نے انکار کیا۔ اور اس کے جوہر دن زار کو تخت و تاج چھوڑنا پڑا تو نئی انقلابی حکومت کی تشکیل میں جو شہزادہ "ایلووف" کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی یہودیوں نے بھرپور، دخیل ہونے کی کوشش کی تھی اور امریکہ کے سرمایہ دار یہودی اس پر اثر انداز ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ کیرنسکی کا وزیر اعظم بنایا جانا اور "کیرنسکی" اور کمانڈر انچیف کورنی لوف کے درمیان مستقل و مسلسل نزاع و کشمکش کے پیچھے یہودیوں کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔ حتیٰ کہ نومبر ۱۹۱۷ء کے انقلاب نے اس صورت حال کا خاتمہ کیا۔ اگرچہ در پردہ آویزشوں اور سازشوں کا سلسلہ عرصہ تک چلتا رہا۔

غرضیکہ امریکہ اور یورپ کے یہودیوں کی ان کارستانیوں سے دنیا واقف نہیں ہے۔ لیکن دنیا یہ بھی سمجھتی ہے، کہ یہودیوں کی ان تمام شرپسندیوں اور شر انگیزیوں کا سرچشمہ برطانوی استعمار اور اس کے کمزور ہونے کے بعد اب امریکی استعمار ہے۔

یہ استعمار یہودیوں کی زر اندوزانہ و فنی صلاحیتوں کو اپنے استعماری مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے اور یہودی اس کے عوض اپنے دیرینہ خوابوں کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں۔

برطانوی اور امریکی استعمار کا سارا انحصار سرمایہ داریت کے اس نظام پر ہے جو "مغربی جمہوریت" کے سیاسی لباس میں محفوظ و مستحکم ہو کر قائم ہے اور ساری دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتا ہے۔

چنانچہ یہودیت کا یہ سارا اثر و فساد اسی دن نیست و نابود ہو سکتا ہے۔ جس دن دنیا سے امریکی برطانوی استعمار کے سرمایہ دارانہ مفادات کا خاتمہ ہو جائے اور "بقائے جمہوریت" جس کے اندر یہ "دیو استبداد" محفوظ ہے، اس کو اسلامی شورائیت اور اسلامی مساوات کی "قبا" سے بدل دیا جائے۔ عیارانہ یہودی ذہن نے دوسری عالمگیر جنگ کے وقت سے دنیا کی رائے عامہ کو متاثر و مرعوب کرنے کا ایک نیا انداز اختیار کیا ہے۔

سالہا سال تک وہ یہودیوں پر نازیوں کے فرضی و نیم واقعی مظالم کی داستانیں تراش تراش کر "ڈائجسٹوں" کے ذریعے پھیلاتے رہے اور بلا مبالغہ لاکھوں افسانے دنیا بھر کے اخبارات و رسائل میں آج تک شائع ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ جن میں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ یہودی مظلوم رہے ہیں، ان کے دشمنوں نے انسانیت سوز مظالم ان پر ڈھائے ہیں اور پھر یہود بڑے ثابت قدم بڑے جری بڑے باہمت

مودودی دنیا کی یہودیت نوازی - نیچے لکیر زدہ الفاظ ملاحظہ فرمائیے

یہودی جابر اور بڑے ہوشیار ہیں کہ ان مظالم کو برداشت کیا۔ ان کے خلاف جدوجہد کی اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے تمام قوموں و افراد سے بڑھ کر قربانیاں و خدمات انجام دیں۔

اس اثر کو بہت زیادہ عام کیا گیا اور ابھی تک عام کیا جا رہا ہے۔ اب بھی گاہے بگاہے اخبارات و رسائل میں دوسری عالمی جنگ کے دوران کے ایسے افسانے شائع ہوتے رہتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی نئی نسل اور نوخیز ذہنوں کو یہ بھی باور کرایا جا رہا ہے کہ آج تک دنیا میں جتنے بھی انقلابات آئے۔ جتنی بھی سیاسی، سماجی، اقتصادی، سائنسی نظریات پیش کئے گئے اور حکومت و اقتدار کی جہاں جہاں تبدیلیاں آئیں اور حریت و آزادی و عوامی اختیارات کی تحریکیں چلیں۔ ان سب کے پیچھے یہودی ذہن اور یہودی عنصر کارفرما رہا ہے۔

بالخصوص عالم اسلام کی گذشتہ ایک صدی کی تحریکات کی تہہ میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر اور واضح کر کر کے ایسے عنصر کی نشان دہی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس سے یہ تحریکیں یہودی عناصر کی کرشمہ کاری ثابت ہوں۔

اس زد سے نہ جمال الدین افغانی کی تحریک محفوظ ہے نہ ترک نوجوانوں کی تنظیم اتحاد و ترقی نہ برصغیر پاک و ہند کی حصول آزادی کی تحریکیں اور نہ مصر و شام کے انقلابات۔

ایشیائی و مسلمان ملکوں میں یہ پروپیگنڈا زور شور کے ساتھ جاری ہے کہ:-

- یہودی دنیا بھر کی اقتصادیات پر قابض ہیں۔
- یہودی دنیا کے بیشتر صنعتی، ٹیکنیکل اور سائنسی اداروں پر مسلط ہیں۔
- یہودی مسلمان قوموں و ملکوں کے سیاسی انقلابات و تغیرات میں در پردہ دخیل ہیں۔
- دنیا کی تمام بڑی بڑی حکومتیں خواہ وہ امریکہ ہو، برطانیہ ہو، فرانس ہو، روس ہو، سب یہودیوں کی آلہ کار ہیں۔ حتیٰ کہ اب چین کے بارے میں بھی بتایا جاتا ہے کہ وہاں بھی سرخ انقلاب یہودی سازش سے ہی عمل میں آیا تھا۔

ظاہر ہے کہ یہودیوں کے بارے میں یہ تاثر اگرچہ بظاہر ان کی شر انگیزیوں اور ریشہ دوانیوں کی وسعت ظاہر کرتا ہے۔ لیکن وہ قومیں جن کی اقتصادیات، جن کی صنعت، جن کی تجارت، جن کی فنی ضرورت، جن کی حربی احتیاج، جن کی زرعی حاجات، سب کی سب ان قوموں سے وابستہ ہیں۔ جن پر یہودیوں کا زبردست دخل و اثر بتایا جاتا ہے۔ تو اس سے یہودیوں کے خلاف جہاں بیزاری کا ردعمل پیدا ہوتا ہے، وہاں اپنی مجبور و بے بس حالت کا احساس، مایوسی کا ردعمل بھی پیدا کرے گا۔ اور یہودیوں کی برتری کا اثر ذہنوں پر قائم ہو جائے گا۔ جس کا نتیجہ مسلمان اقوام میں یہودیوں سے ذہنی مرعوبیت کی عام فضا ہمدردی کی صورت میں نمودار ہوگا۔

چنانچہ یہ وہ "نفسیاتی حربہ" ہے۔ جس سے اب یہودیوں کے خلاف عربوں و مسلمانوں کی مسلسل جدوجہد اور باوجود شکستوں کے ان کے روز افزوں عزم و ولولہ کو مایوسی کا شکار بنانے کے لئے کھیلا جا رہا ہے۔

اور اس حربہ کے اثرات ظاہر بھی ہونے لگے ہیں۔ جس کا اندازہ کرنے کے لئے مودودی صاحب کے ایک بیان کا ایک فقرہ نقل کر دینا ہی کافی ہوگا۔ جسے ان کی جماعت کے آرگن ہفت روزہ "ایشیا" لاہور نے اپنی ۹ نومبر ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں شائع کیا ہے۔

عالم اسلام اور ملکی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے مودودی صاحب نے فرمایا تھا کہ:-

> "ہم بھی یہ سوچ سکتے ہیں کہ عربوں کی خاطر ہم ساری دنیا کے یہودیوں سے اپنے تعلقات کو کیوں خراب کریں۔ یہودی دنیا کی تمام بڑی بڑی طاقتوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ وہ ہمیں بھارت سے زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔"
>
> (ایشیا لاہور ۹ - نومبر ۱۹۶۹ء)

مودودی صاحب کا یہ چھوٹا سا فقرہ اس یہودی اور یہود نواز پروپیگنڈا کے اثر کا زبردست مظہر ہے۔ جس کے یہودیوں کی ذہنی، فنی، اقتصادی، سائنسی اور سیاسی برتری و فوقیت کا تاثر عام کیا جا رہا ہے اور مسلمان اذہان کو مرعوب بنایا جا رہا ہے۔

مودودی صاحب کے اس فقرہ میں یہودیوں سے ذہنی مرعوبیت اور ان سے پہنچ سکنے والے نقصان کے اندیشے کی جو بھرپور جھلک موجود ہے۔ اس کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں ہے اگر مودودی صاحب یہودیوں کے تفوق، برتری اور ہمہ گیر اثر و نفوذ کے پروپیگنڈے سے متاثر و مرعوب ہو سکتے ہیں۔ اور ان سے تعلق خراب نہ کرنے یا بہ الفاظ دیگر ان سے تعلقات استوار کرنے کی بات، خواہ کسی بھی سیاق و سباق و پس منظر میں سوچ سکتے ہیں تو ان کی ذہنی لائنوں پر غور و فکر کرنے والے اور ان کی رہنمائی کو حق سمجھنے والے ان سے زیادہ اس مرعوبانہ احساس کے ساتھ یہودیوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔

اور یہ ہی موجودہ پروپیگنڈہ کا مقصد و مدعا ہے اور یہ سب کچھ اس بات کا نتیجہ ہے کہ ایسے مفکرین و قائدین اور ان کے ہم خیال حضرات کی کھیپ امریکی برطانوی انداز سیاست کے آگے سپر انداز ہو چکی ہے۔

جو افراد اور گروہ سیاسی اعتبار سے مغرب کی پارلیمانی جمہوریت کو اپنی منزل حقیقی قرار دے چکے ہیں امریکہ کے سرمایہ دارانہ نظام کے انفرادی ملکیت کے نظریہ کو اقتصادی حیثیت سے تسلیم کر چکے ہیں۔ وہ ان دونوں باتوں کو اسلامیت کا لباس پہنانے کے باوجود ذہناً سامراجیت کے آگے مسخر ہو چکے ہیں۔ اور یہودیوں کے بارے میں ان کا مرعوبانہ و تعلق مندانہ احساس جس کا اظہار مودودی صاحب کے مندرجہ بالا فقرہ سے بخوبی ہو رہا ہے۔ ان کی اس سوچ کا منطقی اور فطری نتیجہ ہے۔

یہودیت کے اس اثر و نفوذ کی طاقت کا سارا راز مغربی طرز جمہوریت اور انفرادی ملکیت کے موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کے اندر پوشیدہ ہے۔

اور بدقسمتی سے ایسی سوچ رکھنے والے حضرات جمہوریت و سرمایہ داریت کے اس نظام سے اپنا مستقبل وابستہ کرنے کے خواہاں ہیں اور اس نظام کو ہی اسلام کے نام سے قبول کر لینا چاہتے ہیں۔

اس صورت میں دنیا سے یہودیت کے اثر و نفوذ کے ازالہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اس لئے مودودی صاحب جیسی سوچ نمایاں ہونے لگی ہے۔

یہودی اثرات کا خاتمہ سیاست و معیشت کے سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کو مکمل عوامی اجتماعی نظام میں تبدیل کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔

آج اگر دنیا سے سرمایہ داریت اور سرمایہ و زر کے بل پر قائم ہونے والی مغربی جمہوری سیاست کا طلسم پاش پاش ہو جائے اور سیاست و معیشت پر عوام کو مکمل بالادستی مل جائے تو پھر دنیا میں یہودی اثر و نفوذ کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہ سکتی اور اسلام و مسلمانوں کو لاحق خطرات سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

خالص اسلامی نظام یہ مواقع مہیا کرتا ہے۔ لیکن مغربی جمہوریت اور سرمایہ دارانہ انفرادی ملکیت کا اسلام کو تابع بنا کر تو یہ ہی سوچا جا سکتا ہے کہ:-

"یہودیوں سے تعلقات کو کیوں خراب کیا جائے"۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا دورہ علاقہ سون

حضرت مولانا غلام صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیت ۲۱ مارچ کو صبح ۱۰ بجے پیل ضلع سرگودھا میں جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے اور یکم اپریل کو صبح ۱۰ بجے نوشہرہ میں ۳ بجے دن کو اوچھالی میں تقریر فرمائیں گے

قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

کا ضلع سرگودھا میں انتخابی دورہ

قائد جمعیۃ مفکر اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے گذشتہ دنوں ضلع سرگودھا کا دورہ فرمایا۔ دورہ بہت زیادہ کامیاب رہا اور سرگودھا کے مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس دورہ میں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ نے بھی مختلف مقامات پر تقریریں فرمائیں۔ اس دورہ کی مختصر کارروائی قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سلانوالی تشریف لے گئے۔ عصر کی نماز کا وقت تھا۔ وہاں کے دیندار مسلمان ہزاروں کی تعداد میں شہر سے باہر استقبال کے لئے جمع تھے اور جن لوگوں کے پاس سائیکلیں تھیں وہ شہر سے ایک میل دور حضرت مولانا حکیم شریف الدین ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی قیادت میں نہر کے پل پر جمع تھے۔ جب وقت کار شہر کے قریب پہنچی تو سلانوالی کی فضا نعرہ تکبیر، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، قائد جمعیۃ زندہ باد، علماء حق زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ کار آہستہ آہستہ روانہ ہوئی اور سلانوالی کے عوام ایک جلوس کی صورت میں کار کے ساتھ شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ جلوس میں ضلع سرگودھا کے شعلہ بیان خطیب حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار بھی تھے۔ حضرت مفتی صاحب کی قیام گاہ مدرسہ حسینیہ حنفیہ میں رکھی ہوئی تھی۔ وہاں پہنچے، نماز عصر ادا کی اور مختلف حضرات جن میں وہاں کے معزز شہری، سلانوالی کے قرب وجوار سے آئے ہوئے علماء جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین نماز مغرب تک ملاقات کرتے رہے۔

رات کو بعد نماز عشاء سلانوالی کے عین وسط میں ایک بہت بڑا جلسہ عام ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض پیر طریقت حضرت مولانا سید نذیر احمد شاہ صاحب خلیفہ مجاز حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے انجام دیئے۔ اس کے بعد حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے نہایت شستہ انداز میں خطاب فرمایا۔ آپ نے موجودہ اٹھنے والے نئے نئے مسائل پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔

اس کے بعد قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کا خطاب شروع ہوا۔

آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر یحییٰ خان صاحب نے تاریخی اعلان کے ذریعے دستور ساز اسمبلی کے انتخابات کے لئے ۵۔ اکتوبر کی تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ یہ اسمبلی ایک سو بیس دن کے اندر اندر پاکستان کے لئے دستور مرتب کرے گی۔ اگر آنے والی اسمبلی ایسا دستور قوم کو نہیں دے گی جو اسلام کے عادلانہ نظام پر مشتمل ہو، اور اس میں قومی احساسات وجذبات کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو، تو وہ دستور پاکستان کے عوام کے لئے ناقابل قبول ہوگا اور یہ ملک پھر تعطل اور بدنظمی کا شکار ہو جائے گا۔

یہ سات ماہ بہت اہم ہیں اور ہم سب کو یہ سوچنا ہوگا کہ آئندہ انتخابات میں ہم اپنی رائے کو صحیح معنی میں استعمال کرکے اسلامی نظام کے حامیوں کو آگے لائیں۔

آپ نے فرمایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستان ہمارے ساتھ ہی آزاد ہوا۔ وہاں دستور نافذ ہو چکا اور کئی انتخابات اسی دستور کی روشنی میں کرائے گئے۔ لیکن ہمارا ملک اب تک دستور سے محروم ہے۔ پاکستان میں دو دستور سنہ ۵۶ء اور سنہ ۶۲ء کے نام سے آئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں دستور پاکستانی عوام کے صحیح ترجمان نہیں تھے۔

آپ نے فرمایا کہ بعض جماعتیں سنہ ۵۶ء کے دستور کو بعض ترامیم کے ساتھ ملک میں دوبارہ رائج کرنے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ لیکن یہ آئین نہ تو اسلامی ہے اور نہ جمہوری۔ آپ اس دستور کا مطالعہ کریں تو پتہ چل جائے گا کہ یہ دھوکہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس کی دفعہ ۱۹۸ میں یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان میں قرآن وسنت کے خلاف کوئی آئین نہیں بنایا جائے گا۔ لیکن اسی دفعہ کی ضمن ۲ میں یہ لکھا گیا ہے کہ اگر اس دستور کی کسی دفعہ سے یہ دفعہ ٹکراتی ہو، تو اس دفعہ پر عمل نہیں کیا جائے گا بلکہ ان دفعات پر عمل کیا جائے گا۔ اس طرح اس دستور میں قرآن وسنت کی کوئی اہمیت نہیں۔ سنہ ۵۶ء کے دستور میں بیسیوں دفعات ایسی موجود ہیں، جو قرآن وسنت کے خلاف ہیں۔ بنیادی حقوق کی دفعہ ۱۸ میں مذہبی آزادی کی دفعہ کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان کا ہر شہری جو مذہب چاہے، اختیار کر سکتا ہے۔ ہندو، سکھ، یہودی، قادیانی، عیسائی بننے کی کھلی اجازت ہے۔ دستور کی اس دفعہ نے مسلمانوں کو مرتد ہونے کی اجازت دی ہے اور اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ چونکہ یہ دفعہ مرتد ہونے کی کھلی اجازت دے رہی ہے تو اس کو اسلامی دستور کیسے کہا جا سکتا ہے۔

مفتی صاحب کی تقریر تقریباً رات کے بارہ بجے تک جاری رہی اور وہاں کے باشندے سخت سردی اور ٹھنڈی ہوا کے باوجود آخر وقت تک جم کر بیٹھے رہے۔ سلانوالی کے جلسہ عام میں عائلی قوانین کی منسوخی کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔

حضرت مفتی صاحب نے رات کو سلانوالی میں ہی قیام فرمایا۔ صبح نماز فجر کے بعد سلانوالی اور قرب وجوار سے آئے ہوئے جمعیۃ کے کارکنوں سے مدرسہ حسینیہ حنفیہ کے وسیع ہال میں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے خصوصی خطاب فرمایا اور کارکنوں کو ہدایات دیں۔ اس کے بعد جمعیۃ کے راہنماؤں کا یہ قافلہ سرگودھا کی طرف روانہ ہوا۔ سرگودھا پہنچنے تک تقریباً نو بج چکے تھے۔ مدرسہ سراج العلوم میں پہنچنے کے بجائے حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رائے پوری جانشین قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضری دی اور حضرت سے دعائیں لیں۔ وہاں سے خوشاب کے لئے تیاری ہوئی۔ چنانچہ اس سفر میں حضرت مولانا صالح محمد صاحب، حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب وغیرہ دیگر حضرات بھی ساتھ تھے۔ سرگودھا سے نکلتے ہی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔ خوشاب کے نزدیک اس میں اور اضافہ ہو گیا۔ خوشاب پہنچے تو بارہ بج چکے تھے۔ جمعہ کی نماز کا وقت قریب تھا۔ خوشاب کے لاری اڈے پر کالج کے طلباء اور خوشاب کے معزز شہریوں نے حضرت قائد جمعیۃ کا پرجوش استقبال کیا۔ سرگودھا ضلع کی جمعیۃ کے نائب امیر حضرت مولانا علی محمد صاحب بھی باوجود نقاہت کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ چنانچہ بارش کے باوجود جلوس کی شکل میں حضرت مفتی صاحب کو ان کی قیام گاہ جامع مسجد

گجرانوالی تک پہنچایا۔ جو خوشاب شہر کے آخری سرے پر دریائے جہلم کے نزدیک واقع ہے۔ جمعہ کی نماز کا وقت ہو چکا تھا، اذان ہوئی اور تھوڑی دیر میں لوگوں کا اتنا ہجوم ہوا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ وہاں حضرت مفتی صاحب نے ایک گھنٹہ تک ملکی حالات پر مدلل تقریر فرمائی۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ جوہرآباد تشریف لے گئے۔ جہاں مولانا محمد اکرم صاحب نے جمعہ کی نماز سے قبل ملکی حالات، اسلامی آئین کی خوبیوں، سوشلزم اور مغربی جمہوریت کے متعلق جمعیۃ کی پالیسی، جمعیۃ کا پروگرام اور منشور پر نہایت تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ جمعہ کی نماز کے بعد جوہرآباد کے چوک فوارہ میں وہاں کے مقامی کارکنوں اور حضرت مولانا غلام ربانی صاحب نے جلسۂ عام کا اہتمام کیا ہوا تھا جس سے حضرت قائد جمعیۃ نے خطاب کرنا تھا۔ وہاں کے مودودیوں نے کافی عرصے سے بڑے زور شور سے پروپیگنڈا شروع کیا ہوا تھا کہ مفتی محمود سوشلسٹ ہیں۔

جمعیۃ کے خلاف ایک پمفلٹ جو پرنٹ لائن سے خالی تھا

وہاں پر ایک اشتہار جو جھوٹ کا پلندہ تھا اور جس میں ذاتی قسم کے الزامات لگائے گئے تھے۔ اور جو "انجمن تحفظ ناموس رسالت قائدآباد" کی طرف سے شائع کیا گیا تھا گھر گھر میں اس اشتہار کو پہنچایا گیا تھا۔ لیکن اس پروپیگنڈے کا وہاں کے عوام پر خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔ وہاں کے غریب عوام جو سرمایہ داروں اور مل اونروں کے ظلم وستم سے تنگ آ چکے ہیں اپنے مسائل کے حل کے متعلق حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم سے سننے کے لئے پہنچ گئے۔ اس دن علاقہ بھر میں جھڑی لگی ہوئی تھی۔ چوک فوارہ میں کھلے میدان میں جلسہ نہ ہو سکا۔ حضرت مفتی صاحب نے برآمدے میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی اور لوگ چاروں طرف برآمدے میں کھڑے ہو کر نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ حضرت قائد جمعیۃ کا خطاب سنتے رہے۔ بہت سے لوگ چھتریوں اور درختوں کے سائے میں کھڑے رہے۔ اس طرح نماز عصر تک حضرت مفتی صاحب کا خطاب ہوا نماز عصر کے بعد بلاک نمبر ۔ میں بارش میں ہی وہاں کے دینی مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ وہاں سے فراغت کے بعد جھاوریاں کے لئے تشریف لے گئے۔ راستے میں سڑک پر کیچڑ بہت زیادہ تھا اور بوندا باندی اسی طرح جاری تھی، تاہم جمعیۃ کے رہنماؤں کا یہ قافلہ اسلامی جذبے اور قومی خدمت کے پیش نظر اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا۔ رات کی تاریکی میں یہ قافلۂ اسلام جھاوریاں پہنچا، جہاں حضرت مولانا مولا بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا مقامی جمعیۃ کے کارکنوں کے ہمراہ خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ چنانچہ جھاوریاں کی جامع مسجد جدید میں جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نماز عشاء کے بعد جلسہ ہوا۔ حضرت مولانا محمد اکرم اور حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم نے خطاب فرمایا۔ رات وہیں قیام فرمایا نماز فجر کے بعد جمعیۃ کے رہنما بھلوال کے لئے روانہ ہوئے

بھلوال میں کارکنان جمعیۃ اور کالج کے طلباء نے حضرت مفتی صاحب کا پرجوش استقبال کیا۔ نماز ظہر کے بعد تین بجے دفتر جمعیۃ پر حضرت قائد جمعیۃ نے رسم پرچم کشائی ادا کی۔ بھلوال میں جمعیۃ کا دفتر بالائی منزل پر صدر بازار میں واقع ہے۔ رسم پرچم کشائی کے وقت ہزاروں کی تعداد میں وہاں کے شہری بازار میں جمع ہو گئے۔ حضرت مفتی صاحب نے دفتر کی بازار کی جانب والی کھڑکی میں کھڑے ہو کر جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کو واضح کیا۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام ایک جامع اور مکمل مذہب ہے جس میں ہمارے تمام مسائل کا بہترین حل موجود ہے۔ آپ نے پاکستان کے ۲۳ سالہ دور پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی۔ ایک گھنٹہ تک حضرت مفتی صاحب کا خطاب ہوا۔ اس کے بعد آپ نے مقامی صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ کالج کے طلباء کافی تعداد میں دفتر میں حضرت مفتی صاحب سے ملاقات کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ چنانچہ صحافیوں کے سوالات اور جوابات سے فارغ ہو کر طلباء سے ملاقات کی اور ان کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ ان میں ایک سوال ۱۱۳ علماء کے حالیہ فتویٰ سے متعلق بھی تھا۔ مفتی صاحب نے جہاں اس فتویٰ کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ وہاں یہ بھی فرمایا کہ :-

جس مفتی کی کوٹھی کار
اس کا فتویٰ ہے بیکار

طلباء اپنے سوالات کا تسلی بخش جواب پاکر مطمئن ہوئے۔ نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ جامع مسجد میں نماز ادا کی اور اس کے بعد کامران ہوٹل میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں مقامی شہری اور صحافی حضرات بھی شریک تھے

بھیرہ - رات کو بھیرہ شہر میں جمعیۃ کی طرف سے جامع مسجد پراچگان میں ایک جلسہ عام کا اہتمام تھا دعوت عصرانہ سے فارغ ہو کر حضرت مفتی صاحب بھیرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ بھیرہ پہنچنے تک نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ نماز مغرب ادا کی۔ شہر اور قرب وجوار میں جلسہ عام کی اطلاع ہو چکی تھی۔ کافی تعداد میں دور و دراز کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ نماز عشاء تک ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ نماز سے فارغ ہو کر جامع مسجد پراچگان میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام سے خطاب فرمایا۔ اجتماع بہت زیادہ تھا۔ مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی اور اوپر کی چھتیں بھی بھری ہوئی تھیں۔ اس جلسہ سے شعلہ بیان مقرر مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب اتلاوی نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت سرگودھا کی طرف روانگی ہوئی۔ تقریباً رات کے دو بجے تھے کہ حضرت مفتی صاحب اور مولانا محمد اکرم صاحب سرگودھا پہنچ گئے چند گھنٹے وہاں آرام فرمایا۔ نماز فجر کے بعد سیالکوٹ کا سفر شروع فرمایا۔

حافظ آباد:

تقریباً ساڑھے نو بجے تھے جب کار حافظ آباد پہنچی۔ کار ابھی ریلوے پھاٹک سے کوئی پچاس قدم کے فاصلے پر تھی کہ پھاٹک بند ہو گیا۔ وہاں نوجوانوں نے حضرت مفتی صاحب کو کار میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو جوش محبت سے نوجوان پھولے نہ سمائے، کار سے اتار لیا اور چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ ایک نوجوان خوش مولانا محمد الطاف صاحب کو بھی بلا لایا۔ تقریباً بیس منٹ تک پھاٹک بند رہا۔ اس دوران کافی تعداد میں نوجوان اکٹھے ہو گئے۔ پھاٹک کھلنے کے بعد نوجوانوں نے محبت بھرے جذبات سے حضرت مفتی صاحب کو روانہ کیا۔ وہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے گیارہ بجے گوجرانوالہ پہنچے۔ اور دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ایک پریس کانفرنس اور مقامی کارکنان جمعیۃ کے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ چونکہ سیالکوٹ میں حضرت مفتی صاحب نے ایک جلسۂ عام سے خطاب کرنا تھا اس لئے وہاں سے فارغ ہو کر سیالکوٹ کی طرف روانہ ہوئے

سیالکوٹ:

سیالکوٹ پہنچنے تک دن کا ایک بج چکا تھا۔ گوجرانوالہ سے جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اور حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ بھی دوسری کار میں سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا علی اکبر صاحب کے گھر کھانے کا انتظام تھا۔ وہاں مہمان حضرات نے کھانا تناول فرمایا۔ نماز باجماعت ادا کی۔ سیالکوٹ میں جلسہ عام کا اہتمام رام تلائی کے میدان میں کیا ہوا تھا کھانے اور نماز سے فارغ ہو کر علمائے کرام رام تلائی کے میدان میں تشریف لے گئے۔ وہاں سب سے پہلے مولانا بشیر احمد صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن نے سب سے پہلے خطاب فرمایا اور اس کے بعد مولانا عبد الحکیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ راولپنڈی ڈویژن کی تقریر ہوئی اور اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ آخر میں مولانا محمد اجمل صاحب کی تقریر ہوئی۔ سیالکوٹ کے جلسہ

سے فارغ ہوکر حضرت مفتی صاحب نے واپس سرگودھا تشریف لے جانا تھی۔ چنانچہ اسی وقت سرگودھا کا سفر شروع ہوا اور تقریباً سوا نو بجے سرگودھا پہنچ گئے۔

سرگودھا میں حضرت ناظم عمومی کی خدمت میں دس ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی

سرگودھا میں مدرسہ سراج العلوم کا سالانہ جلسہ دستار بندی تھا جس میں جمعیۃ کے دیگر رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ نمبر ۲ بلاک کے وسیع و عریض میدان میں ہوا۔ سب سے پہلے مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ سرگودھا ڈویژن نے خطاب فرمایا۔ بعدازاں حضرت مفتی صاحب جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے سب سے پہلے دورۂ تفسیر کے فارغ التحصیل طلباء کو سندیں تقسیم کی گئیں۔ حضرت مولانا مولا بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے ضلعی جمعیۃ کی طرف سے مبلغ دس ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔ اور اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے دو گھنٹہ تک مسلسل خطاب فرمایا۔

فاطمۃ الزہرہ رضؓ کی توہین۔ اسعد گیلانی کی مذمت

کمالیہ۔ یہاں پر علاقہ کمالیہ کے ۲۵ علماء کرام اور مذہبی کارکنوں کے ہنگامی اجلاس میں متفقہ طور پر ان لوگوں کی مذمت کی گئی۔ جنہوں نے سوشلزم کی مخالفت کے سلسلہ میں مہم چلاتے وقت بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضؓ کو درمیان میں لاکر اسلام کی توہین کا قبیح مشغلہ اختیار کر رکھا ہے۔ ان عناصر کو خبردار کیا گیا کہ وہ اس قسم کی بیہودیانہ روش ختم کر دیں۔ اجلاس زیر صدارت مولانا محمد اقبال امیر جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ منعقد ہوا جس میں مہتمم مدرسہ نعمانیہ صوفی غلام رسول صاحب، الحاج صابر علی صاحب نائب صدر تحفظ ختم نبوت، جناب مولانا حافظ ولی محمد صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن مسجد نیم والی چوہدری ضیاء الدین صاحب صدر بار ایسوسی ایشن کمالیہ مولانا حافظ ولی محمد صاحب خطیب جامعہ صادقیہ، الحاج میاں اللہ بخش صاحب مہتمم جامعہ کریمیہ قاری عبدالرشید صاحب امام مسجد غلہ منڈی، قاری عبدالمجید صاحب، مولانا عبدالخالق صاحب ناظم مدرسہ منور الاسلام چک ۶۹/۱۰۔ مولانا نور محمد صاحب و دیگر مذہبی کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی جس میں سید اسعد گیلانی امیر جماعت اسلامی سرگودھا ڈویژن کے ان الفاظ کی مذمت کی گئی جو اس نے سیدہ فاطمہؓ کے متعلق ستیلانہ بنت ستالن کے بالمقابل کسان ورڈ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے استعمال کیے۔ (محمد اقبال امیر جمعیۃ کمالیہ)

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کے زیر اہتمام شہدائے ختم نبوت کا یوم شہادت منایا گیا

راولپنڈی ۶ مارچ۔ آج بموقعہ نماز جمعہ اسلام کا راولپنڈی صدر اور ڈویژن کے دوسرے مقامات پر اجتماعات جمعہ میں مقررین وخطباء حضرات نے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور عوام کو ناموس ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت سمجھائی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملت اسلامیہ کی عظیم اکثریت کا یہ دیرینہ مطالبہ منظور کیا جائے۔ ۶ مارچ ۱۹۵۳ء میں لاہور میں شہید ہونے والے شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مشہور مشہور خطیبوں کے نام یہ ہیں :۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب تعلیم القرآن۔ مولانا فضل حق صاحب گنج منڈی مولانا عبدالستار صاحب نیا محلہ۔ مولانا عبدالحکیم صاحب مقبول پورہ مولانا حبیب الرحمان صاحب مسجد کیلیاں والی۔ مولوی عبدالحق صاحب کیاڑی مسجد۔ مولانا غلام حیدر صاحب مسجد حجازی۔

نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کرپائی بازار مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کے سامنے سے جلوس مرتب ہوکر نبی چوک، چوک امام باڑہ جامع مسجد روڈ سے ہوتا ہوا راجہ بازار پہنچا۔ جلوس کے راستہ میں عوام کی بھاری اکثریت نے دورویہ کھڑے ہوکر عقیدت ومحبت سے خاتم النبیین کا ذکر مبارک سنا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے چوک نبی۔ چوک امام باڑہ، مسجد اہلحدیث کے سامنے تقریر کی۔ راجہ بازار میں مدرسہ تعلیم القرآن کے سامنے ایک عظیم الشان ہجوم نے جلوس کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر قاضی مصطفےٰ صاحب نے تعلیم القرآن کے برآمدے پر کھڑے ہوکر خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں شہدائے ختم نبوت اور تحریک ختم نبوت چلانے والے مجلس عمل میں شریک رہنماؤں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ جناب شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب نے چوک فوارہ میں اس عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ علماء حق کی یاد ہمیشہ تازہ ہوتی رہیگی گولیوں کی بوچھاڑ میں علماء حق کو نہ دبایا ہے اور نہ آئندہ دبایا جاسکتا ہے۔ شہدائے ختم نبوت نے اپنی جانیں دے کر پیغمبر اسلام کے ناموس مبارک کے تحفظ کا راستہ بتایا ہے۔ اگر مسئلہ ختم نبوت کا تصفیہ نہ ہوا تو تاجدار مدینہ کے بعد دجال اور کذاب لوگوں کو مسلمانوں کو مرتد کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

آپ نے کہا کہ ہم اپنے اسلاف علماء دیوبند کی قربانیوں کی یادگار کو تازہ کرتے رہیں گے۔ اور پاکستان میں قرآن و سنت اور ختم نبوت کے تحفظ ناموس صحابہ کی حفاظت کے لئے ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد کو تازہ کیا جائے گا۔ جلوس میں شرکاء کے عظیم الشان مجمع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں ناموس ختم نبوت کے لئے جانیں دینے والے طلباء مزدور اور عام غریب مسلمان تھے۔ میں آج کس طرح پیغمبر اسلام کی امت پر کفر کا فتوے لگانے کی اجازت دوں۔

آپ نے کہا کہ جو عوام ختم نبوت کے لئے جان دیتے ہیں وہ مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کو کافر کہنا بذات خود کفر ہے۔ آپ نے کہا۔ عالم اسلام کے لئے یہودیت، مرزائیت اور مودودیت عظیم خطرہ ہیں۔ کیونکہ سامراج کی ضرورت ان باطل فرقوں سے پوری ہوتی ہے۔ اسلام کا بدترین دشمن امریکہ اپنے انہی اسلام کے غداروں کو بچانے کے لئے عالم اسلام کے چھ ملکوں اور پاکستان کے عوام پر کفر کا فتوے لگا رہا ہے

آپ نے عوام کو خبردار کیا کہ ختم نبوت کے منکر صحابہؓ کرام کے دشمن اور انبیاء کرام کی توہین کرنے والے مسلمانوں کے دشمنوں سے ہوشیار رہیں۔ آپ نے کہا کہ آج ووٹ کی خاطر اسلام اسلام کرنے والے خود غرض لوگ آپ کے سامنے آئیں گے۔

جلوس جب شہید چوک پہلوی روڈ پر پہنچا، تو جناب مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنڈی ڈویژن نے شہدائے تحریک جمہوریت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان کے لئے دعا کرائی اور مختصر تقریر کے بعد چوک کوہاٹی بازار سے ہوتا ہوا دفتر جمعیۃ علماء اسلام پر جاکر جلوس بخیر و عافیت ختم ہوا۔ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کے گیٹ کے سامنے شرکاء جلوس سے مولانا عبدالحکیم صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ کتنا افسوس کا مقام ہے کہ علاقائی زبان کے لئے شہید ہونے والوں سے پوچھا تک نہیں جاتا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے کہا کہ پاکستانی عوام کی تمام پریشانیوں کی ذمہ دار بائیس سال حکومت کرنے والی پارٹیاں اور ان کے لیڈر رہیں۔ جنہوں نے اپنے دور اقتدار میں اسلام پیغمبر اسلام کے خلاف خطرناک سازشیں کیں۔ اسلام کا حلیہ بگاڑا۔ آج وہ اقتدار کے لالچ میں پھر اسلام اسلام پکارتے ہیں۔ آپ نے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مطالبہ ختم نبوت منوانے کے لئے متحدہ جدوجہد کرو۔ اس موقعہ پر آپ نے سب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی۔

مودودی صاحب سے چند سوالات

چوہدری نور محمد ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور!

مودودی صاحب نے اپنی تقریر جو انہوں نے یکم جنوری ۱۹۷۰ء میں اپنے منشور کی اشاعت کے موقعہ پر مشرق میں شائع کروائی ہے تحریر کیا ہے کہ ان کی جماعت نہ صرف مذہبی، سیاسی اور اصلاحی جماعت ہے۔ بلکہ اصولی جماعت ہے چونکہ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی اب پوری تیاری کے ساتھ آئندہ انتخابات میں حصہ لے رہی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جو شبہات بحیثیت ووٹر میرے ذہن میں ان کے موجودہ منشور، ان کی ذات گرامی اور آن کی تحریرات اور ان کے ماضی کے بارے میں ابھرے ہیں وہ مودودی صاحب کے روبرو بھی پیش کروں تاکہ وقت کی مناسبت کے مطابق مودودی صاحب بہتر ڈھنگ میں اس کا جواب تحریری یا تقریری طور پر جو ۱۱ جنوری بروز اتوار کو بیرون موچی گیٹ کر رہے ہیں دے سکیں۔

سوال نمبر (۱)

کیا یہ درست نہیں ہے کہ تمام المسلمین اپنے اور اپنے بچوں کے نام اللہ تعالیٰ کے اسم ذاتی یا اسماء صفاتی سے پہلے لفظ عبد بڑھا کر مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم وغیرہ رکھتے ہیں۔ تاکہ ناموں کی برکت سے کسی وقت بھی اسم بامسمٰی بن جائیں۔ یا کم از کم وہ صفات اپنے اندر پیدا کر لیں۔

مگر مودودی صاحب آپ نے اپنے نام "ابوالاعلیٰ" یعنی اللہ کے اسم صفاتی "الاعلیٰ" سے قبل "ابو" کا لفظ بڑھا کر (جس کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کی صفت اعلیٰ ہے کے باپ) رکھنے میں کیا فلسفہ ہے۔

سوال نمبر (۲)

کیا وجہ ہے۔ کہ تمام سابقہ حکومتیں جیسا کہ آپ کے رفیق میاں محمد طفیل صاحب روز انہ کسی نہ کسی بیان میں یہ تذکرہ کرتے ہیں۔ آپ پر مقدمات بناتی رہیں۔ اور وہ تمام اسلام دشمن تھیں۔

اگر تمام حکومتیں آپ پر مقدمات کرنے کی وجہ سے اسلام دشمن قرار پائیں تو کیا پھر آپ کسی ایسی حکومت کا ذکر کر سکتے ہیں جو اسلام دشمن نہ تھی، ایسے بیانات سے آپ کیا تاثر قائم کرنا چاہتے ہیں؟ کیا یہی تاثر کہ آپ کے سوا تمام اسلام دشمن ہیں اور تھے؟

سوال نمبر (۳)

کیا لیاقت علی خاں مرحوم شہید ملت بھی اسلام دشمن تھے۔ کیوں آپ کی جماعت کی ایک کتاب مولانا مودودی کی نظر بندیاں کیوں کے صفحہ ۲۳، صفحہ ۲۳ پر تحریر ہے۔

"پاکستان کے پہلے وزیراعظم جنہوں نے مولانا مودودی پر محض اس بنا پر زیادتیاں کیں کہ مولانا کے متعلق ان کو خدشہ تھا کہ کہیں ہماری جگہ یہ شخص امیر المومنین نہ بن جائے۔"

یہ مضمون ایک پمفلٹ سے نقل کیا ہے جس کو ایڈووکیٹ صاحب مذکور نے شائع کرایا ہے ہم بلا تبصرہ ایڈووکیٹ صاحب کے شکریہ سے قارئین ہفت روزہ ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں!

ادارہ

آپ کے رفیق میاں محمد طفیل صاحب نے عجیب منطق استعمال کی ہے۔ زیادتیاں ہوں جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی پر اور مرحوم کو قتل کرے کوئی سوشلسٹ؟

سوال نمبر (۴)

آپ کون سے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں؟ کیا جماعت اسلامی تمام فرقوں سے علیحدہ فرقہ ہے؟

سوال نمبر (۵)

کیا یہ درست ہے کہ مندرجہ ذیل آپ کی ہی کتب سے استدلال ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو آپ نے آج تک تردید کی ہے۔ جب کہ ان حوالہ جات کا تذکرہ مودودی شہ پارے کتاب میں ہو چکا ہے؟

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

صدیق اکبر جن سے غلطیاں صادر ہوئیں اور انہوں نے نام لے لے کر غلطیاں گنوائیں۔

(رسالہ ترجمان القرآن جلد ۲۲ نمبر ۲ صفحہ ۹۹)

اتباع سنت

حقیقی مومن، مسلم اور متقی بنائے بغیر لوگوں کو متقیوں کے ظاہری سانچے میں ڈھالنے کی کوشش اور نقل اتروانا اتباع سنت نہیں جعلسازی ہے۔

(تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں طبع سوم صفحہ ۵۰)

احرار

تحفظ ختم نبوت کی آڑ میں خدا و رسول کے نام سے محض اپنا اغراض کے لیے کھیلنے والا گروہ جس نے مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کیا۔

(مولانا مودودی)

(تسنیم ۱۲ جولائی ۱۹۵۵ء)

پیشہ وکالت

قانون الٰہی کے خلاف ملکی بغاوت اور زناں بازی کے بعد دوسرے نمبر پر کسب حرام۔

(رسائل و مسائل طبع اول صفحہ ۱۳۲)

اسلام

فاشسزم اور اشتراکیت سے ایک گونہ مماثلت جس میں خارجیت اور انارکزم کے لیے گنجائش نکل آتی ہے۔

(حوالہ شہریت کے حقوق صفحہ ۱۰ صفحہ ۳۱ شائع کردہ مکتبہ جماعت اسلامی)

اسلامی تاریخ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر مصطفےٰ کمال تک کی پوری تاریخ جسے مسلمان غلطی سے اسلامی تاریخ بتاتے ہیں دراصل اس کا ایک بڑا حصہ اسلام کے نظام حق سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔

(ترجمان القرآن جلد ۲۸ نمبر ۱ صفحہ ۷)

اسلامی فرقے

مثلاً اہل حدیث، حنفی، بریلوی، دیوبندی، شیعہ، سنی یہ سب جہالت کی پیداوار ہیں؟

ملاحظہ ہو خطبات صفحہ ۷۸ طبع بار ہفتم)

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ عقل کی پیداوار صرف جماعت اسلامی

جلسہ
مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر
ستر ہواں (۱۷) سالانہ

۱۱-۱۲-۱۳ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

زیر صدارت :- پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔

مندرجہ ذیل علماء کرام ومشائخ عظام شرکت فرمائیں گے

• حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان • مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (ملتان) • جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ صاحب انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان (لاہور) • مجاہد اسلام مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان • مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ • مولانا محمد اجمل صاحب • مولانا دوست محمد صاحب قریشی • مولانا قاضی مظہر حسین صاحب • مولانا قاضی عبد الکریم • مولانا عبد الحکیم صاحب • مولانا محمد رمضان صاحب • مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری • حضرت مولانا محمد رمضان صاحب • مولانا قاری نور الحسن صاحب ایڈووکیٹ • مولانا قاری محمد حنیف صاحب ملتان • مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی • مولانا محمد اشرف صاحب ہمدانی • جناب سید امین صاحب گیلانی

نوٹ :- پہلا اجلاس ساڑھے بارہ بجے دن کے شروع ہوگا۔ نماز جمعہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پڑھائیں گے۔

اراکین مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ، مسجد طویلہ گیٹ بھکر ضلع میانوالی

آئین شریعت کانفرنس
دو روزہ
بمقام کمیٹی باغ بنوں
زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام بنوں

بتاریخ ۱۹-۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ - اتوار

اسمائے گرامی علمائے کرام و مشائخ عظام

• شیخ الاسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ • مفکر اسلام قائد جمعیۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام۔ • جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور • مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور • مولانا خان محمد صاحب کندیاں • مولانا عبد الواحد صاحب • مولانا سید گل بادشاہ صاحب • مولانا محمد اکرم صاحب • مولانا محمد اجمل صاحب لاہور • مولانا عبد الحق صاحب اکوڑہ • قاضی مظہر حسین صاحب • مولانا عبد الحکیم صاحب • مولانا عبد القیوم صاحب • مولانا محمد علی صاحب جالندھری • مولانا محمد رمضان صاحب • قاضی عبد الکریم صاحب • قاری عبد السمیع صاحب • مولانا علاء الدین صاحب • مولانا قاری نور الحق صاحب • مولانا نعمت اللہ صاحب • مولانا پیر مبارک شاہ صاحب • مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور • مولانا محمد یعقوب القاسمی پشاور • مولانا فخر الاسلام صاحب ہنگو • مولانا محمد صادق صاحب سرگودھا •

قراء حضرات :- قاری منہاج الدین • قاری عبد الصمد • قاری عبد الرزاق • قاری عبد الحلیم • شعراء :- مرزا غلام نبی جانباز وغیرہم

مولانا محمد نور صدر مجلس استقبالیہ • قاری حضرت گل ناظم استقبالیہ مولانا علی اکبر خازن استقبالیہ بنوں

اسلامی ممالک

افغانستان، ترکی، ایران وغیرہ ممالک جہاں حکومت الٰہی کی تبلیغ کرنے والوں کو پھانسی کی سزا ملتی ہے۔ (سیاسی کشمکش حصہ سوم طبع اول ص۱۱۶)

حضرت امام مہدی علیہ السلام

جدید ترین طرز کا انقلابی لیڈر جسے خود بھی خبر نہ ہوگی کہ وہ مہدی موعود ہے۔ یہ راز اس کے مرنے کے بعد اس کے کارناموں سے کھلے گا۔ وہ خالص اسلام کی بنیادوں پر نیا مذہب فکر پیش کرے گا۔ اور اس کے کام میں کرامات خوارق، کشوف والہامات اور چلوں اور مجاہدات کے لیے کوئی جگہ نہ ہوگی۔ حوالہ

(تجدید احیائے دین طبع ۱۹۶۳ء صد ۵۲ تا ۵۴)

ان نشانیوں کو آپ کے رفقاء اسعد گیلانی صاحب اور نعیم صدیقی صاحب نے آپ پر چسپاں کیا ہے۔ اور آپ نے آج تک تردید نہ کی ہے۔

کیا اس سے یہ عیاں نہیں ہوتا ہے کہ آپ امام مہدی کے دعویدار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے تمام مسلمان فرقوں سے علیحدہ ایک جماعت اسلامی قائم کی ہے۔ اور یہ پسند نہ کیا کہ آپ کے ہم خیال کسی دیگر فرقہ سے اپنے آپ کو متعلق رکھیں۔ نیز صرف اپنے پیروکاروں کو صالح قرار دیا اور تمام دیگر فرقوں کو جہالت کی پیداوار جیسا کہ پہلے حوالے میں درج ہے۔ اور ضالین قرار دیا جیسا کہ اس حوالے سے عیاں ہے

ملاحظہ ہو سیاسی کشمکش حصہ سوم ص۸۲ طبع اول زیر عنوان اسلام کی دعوت اور مسلمانوں کا نصب العین۔

اصل الفاظ درج ذیل ہیں۔

• جماعت اسلامی کے سوا برصغیر پاک وہند کی تمام مذہبی وسیاسی جماعتیں لیڈر اور علماء گمکردہ راہیں

اور پھر اسی پر بس نہ کی بلکہ انتباہ کر دیا کہ:-

جماعت اسلامی سے جو خارج ہوگا وہ مرتد اور جہنمی ہوگا اور اس کا انجام بُرا ہوگا۔

ملاحظہ ہو ارشاد مودودی صاحب، روداد جماعت اسلامی حصہ اول ص۵ طبع اول)

جماعت اسلامی سے پلٹ جانا:-

وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

(باقی آئندہ)

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۳۸۹ھ

ملک بھر میں وفاق المدارس العربیہ سے ملحق فوقانی مدارس کا آخری امتحان (دورہ حدیث شریف) وفاق کے زیر نگرانی اس سال بھی حسب معمول لیا گیا۔ ۳۲۳
درجہ ادنیٰ (تھرڈ ڈویژن) میں ۱۳۹، اور ضمنی امتحان میں ۷ طلباء کامیاب ہوئے اور ۷ طلباء کا ضمنی امتحان (کمپارٹمنٹ) آیا ——— مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کرا
مظفر گڑھی ۰۰ ۷ میں سے ۴۲۰ نمبر لیکر دوم نمبر کامیاب ہوئے۔ اور مدرسہ عربیہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی سعد الرشید بن حافظ محمد سعادت شاہ (پشاور) ۰۰
مرکزی ادارہ وفاق المدارس العربیہ تینوں حضرات کی شاندار کامیابی پران کے مدارس، اساتذہ اور والدین کو مبارکباد پیش کرتا ہے ——— (محمود عفا اللہ عنہ

مدرسہ عربیہ دار العلوم اکوڑہ خٹک

رول نمبر	نام	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱	عبدالجلیل	چشم گل	۳۲۶	وسطیٰ
۲	داداللہ	محمد ولی	۳۵۲	〃
۳	عبدالاحد	ملا عبدالجید	۳۳۱	〃
۴	فتح الرحمٰن	گل رحمان	۳۲۰	〃
۵	عبدالعزیز	جمعہ خان	۲۷۴	ادنیٰ
۶	احسان الحق	انبہ گلاب	۲۴۱	〃
۷	حبیب محمد	ب	۳۳۹	وسطیٰ
۸	محمد یوسف	محمد گل	۲۹۵	ادنیٰ
۹	حضرت محمد	محمد حسین	۲۵۷	〃
۱۰	عبدالشکور	عبدالقدوس	۳۳۸	وسطیٰ
۱۱	محمد گل	محمد علم	۲۵۸	ادنیٰ
۱۲	عبدالستار	حاجی محمد عمر	۲۵۲	ضمنی بخاری
۱۳	نعمت اللہ	رحیم اللہ	۳۳۳	وسطیٰ
۱۴	فضل واحد	عبدالغفور	۳۰۶۴	علیا
۱۵	شمس العابدین	صاحبزادہ محمد یوسف	۲۹۸	ادنیٰ
۱۶	عبیداللہ	الحسن	۳۷۲	علیا
۱۷	شیر اللہ	حاجی محمد یوسف	۳۶۶	〃
۱۸	ا م الدین	مرجان	۲۴۰	ادنیٰ
۱۹	عبید اللہ	میرداد	۲۴۱	〃
۲۰	عبدالقدوس	محمد ایوب	۲۹۷	〃
۲۲	محمد غوث	محمد عثمان	۲۷۸	〃
۲۴	نورالحق	مولوی یاسین	۲۹۰	〃
۲۵	محمد وصیل	عبدالحق	۳۸۹	علیا
۲۶	زرد قلم خان	بادشاہ خان	۳۵۱	وسطیٰ
۲۷	نجم الدین	بخت جمال	۳۷۴	علیا
۲۸	محمد علی شاہ	سردار علی شاہ	۳۳۸	وسطیٰ
۲۹	میر سعدی جان	محمد جان	۲۴۱	ادنیٰ
۳۱	عبدالقیوم	مصلح الدین	۲۴۹	〃
۳۱	نواز علی خان	محمد حلیم	۳۱۳	وسطیٰ
۳۲	گلزار	یوسف خان	۲۸۶	ادنیٰ
۳۳	شمس الدین	شیر علی	۲۵۸	〃
۳۴	محمد اعظم	محمد گل	۳۸۴	علیا
۳۵	عطاء اللہ	حبیب اللہ	۲۵۹	ادنیٰ
۳۶	عبدالحنان	عبدالقیوم	۲۶۷	ضمنی ترمذی
۳۷	عبدالمتین	فضل احمد	۳۲۶	وسطیٰ
۳۸	محمد عمر	محمد قاسم	۳۳۶	〃
۳۹	بادشاہ زرین	خان زرین	۳۷۳	علیا
۴۰	محمد عیسیٰ	محمد موسیٰ خان	۳۲۴	وسطیٰ
۴۱	نور محمد	لعل محمد	۳۴۳	〃
۴۲	احمد شاہ	عبدالقیوم	۴۱۳	علیا
۴۳	سعد الرشید	حافظ محمد سعادت شاہ	۴۱۶	〃 (دوم)
۴۴	محمد نسیم	فضل حکیم	۲۸۹	ادنیٰ
۴۵	عبدالحکیم	عبدالغنی	۳۵۲	وسطیٰ
۴۶	غلام حبیب	جمع دین	۲۴۹	ادنیٰ
۴۷	محمد فیروز خان	دوا جان	۲۵۰	〃
۴۸	عبدالودود	راہبت شاہ	۲۸۱	〃
۴۹	امیر تیمور شاہ	جالندھر شاہ	۲۵۲	〃
۵۰	بشیر احمد عرف شیر گل	گلام الدین	۲۸۳	〃
۵۱	شیر علی	عبدالکریم	۲۵۲	〃
۵۲	محمد اسماعیل	محمد حسنین	۲۷۴	〃
۵۳	محمد شریف	محمد صف.ر	۲۵۳	ضمنی بخاری
۵۴	مرزا محمد	فتح محمد	۲۸۲	ادنیٰ
۵۶	غلام نبی	دین پیاؤ	۲۷۴	〃
۵۷	فضل ربانی	گل زرین	۲۴۹	〃
۵۸	عبیداللہ	لعل کریم	۳۸۰	علیا
۵۹	محمد ظاہر شاہ	فضل الرحمان	۳۱۹	وسطیٰ
۶۰	عبدالغفور	ملک ملا	۳۵۹	〃
۶۱	سراج الدین	باز گل	۳۱۲	〃
۶۲	محمد سلام	محمد کلام	۲۴۱	ادنیٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

...اء شریکِ امتحان ہوئے۔ کل ۳۲۳ طلباء میں سے ۲۸۳ طلباء کامیاب قرار دیئے گئے۔ درجہ علیا (فسٹ ڈویژن) میں ۳۲ - درجہ وسطیٰ (سیکنڈ ڈویژن) میں ۹۸،
...۵ کے مولوی غلام رسول بن محمد شریف افغانستانی ۶۰۰ میں سے ۴۳۳ نمبرے کر سب سے اول نمبر کامیاب ہوئے۔ مدرسہ عربیہ دارالعلوم کبیر والا کے مولوی عبدالقادر بن حافظ غلام...
...میں سے ۴۱۶ نمبرے کر سوم نمبر کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ان ہونہار نوجوانوں کو صلاح و تقویٰ اور خدمت علم و دین کی سعادت عطا فرمائیں ۔
...لم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان)

۶۳	عبدالودود	محمد اسحاق	۲۷۵	ادنیٰ
۶۴	عنایت اللہ	محمد رضا	۳۵۶	وسطیٰ
۶۵	عبداللطیف	فقیر محمد	۲۶۳	ادنیٰ
۶۶	نور محمد	گل رحمان	۳۱۹	وسطیٰ
۶۹	عبدالرحیم	ملاخدائے رحم	۲۷۲	ادنیٰ
۷۰	محمد مزمل	رحمت گل	۲۵۰	"
۷۱	فضل مولا	عبداللہ	۳۲۳	وسطیٰ
۷۲	عمادالدین	ابوسعید	۲۹۰	ادنیٰ
۷۳	امیر محمد	عبدالغنی	۲۵۱	"
۷۴	دلارام خاں	سید محمود	۲۷۴	ضمنی ترمذی
۷۵	ضیاءالحق عرف میرباز خان	رضا خاں	۲۵۵	ادنیٰ
۷۶	نیازالرحمٰن	معیش الدین	۲۸۲	"
۷۷	نعمت گل	محمد شاہ	۲۵۸	"
۷۸	رحمت شاہ	عالم شاہ	۲۹۰	"
۷۹	نورالحق	پیر سید	۲۵۷	"
۸۰	خان ولی	محمد ولی	۲۶۷	"
۸۲	گل بخت	ملا جلاد	۳۱۵	وسطیٰ
۸۳	اکرام اللہ	عبداللہ جان	۲۹۳	ادنیٰ
۸۵	عبدالغنی	صحبت خان	۲۹۸	"
۸۶	نورالحق	جاراللہ	۳۰۸	وسطیٰ
۸۸	شریف احمد	قاضی عبدالکبیر	۲۶۷	ادنیٰ
۸۹	محب اللہ عرف حجاب	عبداللہ عرف جورہ	۲۶۷	"
۹۰	عبداللہ	مولانا عبدالخالق	۳۳۷	وسطیٰ
۹۱	عزیزالرحمٰن	خالشتہ خاں	۲۸۳	ادنیٰ
۹۲	محمد گل	جہان شاہ	۲۷۳	"
۹۴	رسول حبیب	لعل حبیب	۴۸	فائز
۳۳۲	رضوان اللہ	میرا گل	۵۵	"
۳۳۹	عبدالحکیم	عبدالستار	۴۱	"

مدرسہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵

۹۶	عبدالستار	محمد قاسم	۳۵۲	وسطیٰ
۹۷	نجم عالم	مولوی سیف الرحمٰن	۳۹۹	علیا
۹۸	حسین احمد	عبدالحمید	۳۹۸	"
۹۹	بوستان	برکت شاہ	۲۷۸	ادنیٰ
۱۰۰	فیض الرحمٰن	بادرشاہ	۳۰۵	وسطیٰ
۱۰۱	محمد یار	محمد امام بخش	۳۲۷	"
۱۰۲	محمد یحییٰ العثمانی	محمد صدیق الرحمٰن	۳۲۱	"
۱۰۳	گل محمد	عبداللطیف	۳۱۷	"
۱۰۴	شرف الدین	عبدالکریم	۳۳۳	"
۱۰۵	محمود الحسن	محمد کلیم الدین احمد	۳۹۵	علیا
۱۰۶	غلام محمد	غلام حسن	۳۱۷	وسطیٰ
۱۰۷	محمد فرید	عبدالجلیل	۳۵۹	"
۱۰۸	رحیم اللہ	عبیداللہ	۳۱۱	"
۱۰۹	علی اکبر	زرباز خاں	۳۲۳	"
۱۱۰	غلام رسول	محمد شریف	۴۳۳	علیا (اول)
۱۱۱	محمد ابراہیم	عبدالصبور	۳۳۲	وسطیٰ
۱۱۲	عبدالسلام	عبدالعزیز	۳۸۳	علیا
۱۱۴	محمد عبدالمقتدر	عبدالمتین	۳۴۶	وسطیٰ
۱۱۵	فضل معبود	نعیم اللہ	۳۳۴	"
۱۱۶	غلام محمد	بشیر محمد	۳۰۶	"
۱۱۷	رفیق احمد	عبدالقادر	۳۳۲	"
۱۱۸	گل محمد	عرض محمد	۳۰۳	
۱۱۹	محمد اعزاز الحسن شاہ	سید راجہ شاہ	۳۸۵	علیا
۱۲۰	سلطان محمد	امیر جان	۲۹۶	ادنیٰ
۱۲۱	محمد اعظم	امیر عالم	۳۲۷	وسطیٰ
۱۲۲	فضل الحق	وعظ الدین	۲۸۸	ادنیٰ
۱۲۳	محمد عبدالحی	عبدالعزیز	۳۲۶	وسطیٰ
۱۲۴	لطف الرحمان	سیف الرحمان	۲۹۶	ادنیٰ
۱۲۵	عبدالباسط	عبدالغنی	۲۹۱	"
۱۲۶	محبوب عالم	شیخ عبدالرشید	۳۱۲	وسطیٰ

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی ۲

۱۲۷	عبدالقادر	غلام حسین	۲۷۷	ادنیٰ
۱۲۸	کریم بخش	مولوی قمرالدین	۳۴۰	وسطیٰ
۱۲۹	محمد حسین	محمد مراد	۲۴۲	ادنیٰ
۱۳۰	محمد عمر ڈیروی	احمد خاں	۲۶۷	〃
۱۳۱	حافظ رب نواز	محمد سرفراز	۲۴۲	〃
۱۳۲	گل شیر	حقیق اللہ	۲۴۳	〃
۱۳۳	عبدالقدوس	عبدالستار	۲۹۲	〃
۱۳۴	غلام کبریا	مولوی محمد یحییٰ	۲۵۱	〃

مدرسہ دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

۱۳۷	طلاء محمد	محمد عبدالباقی	۲۴۶	ادنیٰ
۱۳۸	یار محمد	جان محمد	۲۴۰	〃
۱۳۹	عبدالحی	محمد ایوب	۲۸۳	〃
۱۴۰	عبدالمالک	محمد شجاع	۲۴۰	〃
۱۴۱	میرا جان	محمد امین	۲۹۶	〃
۱۴۲	اختر محمد	سردر خاں	۲۵۵	〃
۱۴۵	عاشور بیگ	مخمور بیگ	۲۶۴	〃
۱۴۶	عبداللہ خاں	حیات خاں	۲۷۵	〃
۱۵۰	فیض اللہ جان	محمد جان	۲۶۸	〃
۱۵۱	صاحب جان	لعل دین	۲۴۶	〃
۱۵۳	محمد عمر	شمس الدین	۲۶۵	〃
۱۵۴	صاحب جان	سربلند	۲۵۴	〃
۱۵۵	عبدالجلیل	محمد سلیم	۲۷۰	〃
۱۵۶	سید بادشاہ	نورالحق	۲۶۷	〃
۱۵۷	فضل الرحمان	گل محمد	۳۵۵	وسطیٰ
۱۵۸	غلام سید	سید نور	۲۸۸	ادنیٰ
۱۵۹	محمد عیسیٰ	شیر گل	۳۱۸	وسطیٰ
۱۶۱	محمد امین	عبدالسلام	۲۸۰	ادنیٰ
۱۶۲	سعادت خاں	عبدالسلام	۲۷۴	〃
۱۶۳	تاج محمد	گل احمد	۲۵۹	〃
۱۶۴	سید لعل بادشاہ	خائستہ سعید	۲۴۷	ضمنی بخاری
۱۶۶	جمال الدین	گلاب دین	۲۶۹	ادنیٰ
۱۶۷	محمد مہدی	عبدالجلیل	۲۶۲	ضمنی بخاری
۱۷۰	سید محمد ابراہیم	سید حیدر	۳۱۷	وسطیٰ
۱۷۱	نجم الدین	محمد اکبر	۲۷۰	ضمنی ترمذی
۱۷۲	محمد اسلم	محمد حسن	۲۷۶	ادنیٰ
۱۷۴	سیف الدین	امیر	۲۶۲	〃
۱۷۵	زرتغون شاہ	محمد ضدری	۲۸۶	〃
۱۷۶	لعل محمد	حاجی وزیر محمد	۲۷۸	ادنیٰ

مدرسہ عربیہ مطلع العلوم کوئٹہ

۱۷۷	عبدالسلام	نبی بخش	۲۸۲	ادنیٰ
۱۷۸	محمد حیات	رحمت اللہ	۳۰۹	وسطیٰ
۱۷۹	عبدالہادی	حاجی یار محمد	۲۸۹	ادنیٰ
۱۸۱	رحمت اللہ	نصراللہ	۳۴۵	وسطیٰ
۱۸۲	سعداللہ	بہاالدین	۲۷۶	ادنیٰ
۱۸۳	عبدالحق	عبدالغفور	۲۷۰	〃
۱۸۴	محمد نواز	محمد ایاز خاں	۳۴۰	وسطیٰ
۱۸۵	محمد صدیق شاہ	عظیم شاہ	۳۰۹	〃
۱۸۶	محمد اکرم	امراؤ خاں	۲۶۷	ادنیٰ
۱۸۷	بشیر احمد	غلام غوث	۳۰۳	وسطیٰ
۱۸۸	اللہ نور	سلطان جان	۲۶۴	ادنیٰ

مدرسہ عربیہ معراج العلوم، اندرونی لکی گیٹ بنوں

۱۸۹	محمد علیم	رجب گل	۲۶۰	ادنیٰ
۱۹۰	عبدالرؤف	شیر زمان	۲۶۵	〃
۱۹۱	مصلح الدین	شرف الدین	۲۸۶	〃
۱۹۲	گل شیر محمد خاں	مولوی امیر جلیب خان	۲۸۲	〃
۱۹۵	محمد جان	مہربان	۲۷۰	〃
۱۹۶	محمد قاسم شاہ	شاہ حسن	۲۹۵	〃
۱۹۷	حبیب اللہ	عبدالحنان	۲۷۴	〃

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم لائل پور

۱۹۹	خلیل احمد	محمد شفیع	۲۷۹	ادنیٰ
۲۰۰	عبداللہ	ریحان الدین	۲۴۵	〃
۲۰۲	عبدالباسط	عبدالماجد	۲۵۰	〃
۲۰۳	عبدالقادر	نورالسلام	۳۶۲	علیا
۲۰۴	محمد یوسف	سراج الدین	۲۷۳	ادنیٰ
۲۰۵	عبیداللہ سلیم	حاجی محمد سلیمان	۴۶	فائز

مدرسہ عربیہ اشرف المدارس - لائلپور

۲۰۶	محمد ناصرالدین	احمد علی	۲۹۲	ادنیٰ
۲۰۷	عبدالرشید	عبدالعزیز	۲۶۰	〃
۲۰۸	محمد الیاس	محمد ابراہیم	۲۷۷	〃
۲۰۹	عبدالرؤف	حافظ اکبر علی	۲۶۹	〃

مدرسہ عربیہ دارالعلوم سرحد، محلہ آسیا پشاور شہر

۲۱۰	محمد دلاور	احمد جی	۲۴۱	ادنیٰ

۲۱۱	محمد سعید	احسان اللہ	۲۹۴	ادنیٰ
۲۱۳	محمد سعید	ملک خاں	۳۱۱	وسطیٰ
۲۱۹	سلطان شاہ	عبداللطیف	۲۵۵	ادنیٰ
۲۲۲	قدیر محمد	امیر احمد	۳۰۸	وسطیٰ
۲۲۵	شناب گل	حضرت گل	۲۶۴	ادنیٰ
۲۲۶	پیاؤ خاں	بادل خاں	۲۵۱	〃
۲۲۷	خان محمد	زیدی گل	۲۷۳	〃
۲۲۸	گل محمد	حضرت میر	۲۷۶	〃
۲۲۹	محمد انور	فدا محمد	۲۵۴	〃
۲۳۰	در مختار	رسول برکت	۲۵۵	〃
۲۳۱	نظر محمد	فضل محمد	۲۷۰	〃
۲۳۲	عبدالوہاب	بولہ	۲۹۷	〃
۲۳۳	محمد غفران	رسول برکت	۳۰۱	وسطیٰ
۲۳۴	عنایت اللہ	حنیف اللہ	۲۴۶	ادنیٰ
۲۳۵	اللہ داد	محمد عیسےٰ	۲۶۵	〃
۲۳۶	عبدالحمید	محمد ضیاء	۲۵۸	〃

مدرسہ عربیہ دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی ضلع پشاور

۲۳۹	حافظ عبیداللہ	عبدالحکیم	۲۹۲	ادنیٰ
۲۴۰	عباداللہ	فضل الٰہی	۳۸۵	علیا
۲۴۳	رحمت اللہ	رسول گل	۳۰۲	وسطیٰ
۲۴۵	صالح محمد	فقیر محمد	۲۸۷	ادنیٰ
۲۴۷	سیف الرحمان	عبدالخالق	۲۹۱	〃
۲۴۸	عبدالواسع	عبدالقیوم	۴۰	فائز
۲۵۰	بادشاہ حضرت	گل حضرت	۳۱۴	وسطیٰ

مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان

۲۵۷	حامد علی	مولوی عبدالحی	۳۱۳	وسطیٰ
۲۵۸	غلام مرتضےٰ	مولوی عبدالمجید	۳۶۲	علیا
۲۵۹	محمد اسلم	سردار خاں	۳۸۰	〃
۲۶۰	رشید احمد	محمد شریف	۳۸۸	〃
۲۶۲	عبدالرحمٰن	عبدالکریم	۳۱۳	وسطیٰ
۲۶۳	عبدالحمید	مولوی محمد قاسم	۳۳۴	〃
۲۶۴	محمد سلیمان	حافظ غلام رسول	۳۶۵	علیا
۲۶۵	عطاء الرحمٰن	حاجی شاد محمد	۳۰۰	وسطیٰ
۲۶۶	حبیب اللہ	اللہ بخش	۳۵۵	〃
۲۶۷	عبدالجبار	مہربان علی انصاری	۳۴۶	وسطیٰ
۲۶۸	محمد فاضل	رانا رحیم بخش	۲۷۴	ادنیٰ
۲۶۹	عبدالخالق	نور محمد	۲۹۲	〃
۲۷۰	مظفر احمد	مولوی منظور احمد	۳۲۳	وسطیٰ
۲۷۱	عبدالرحیم	صوفی سکندر خاں	۳۷۱	علیا
۲۷۲	عبدالمجید	مولوی اللہ رکھا	۳۶۹	〃
۲۷۳	منظور احمد	بہاول بخش	۳۴۱	وسطیٰ
۲۷۵	عبدالرحمٰن	محمد امین	۳۵۶	〃
۲۷۶	غلام یٰسین	خان محمد	۳۱۰	〃
۲۷۷	خلیل احمد	پیر بخش	۲۸۰	ادنیٰ
۲۷۸	عزیز احمد	مولانا محمد عبداللہ صاحب	۳۳۳	وسطیٰ
۲۷۹	سید محمد ضیاء بخاری	مولانا علی اکبر شاہ بخاری	۲۷۳	ادنیٰ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال

۲۸۰	عبدالغفار	عبدالعزیز	۳۷۶	علیا
۲۸۱	غلام رسول	مولوی عمر دین	۳۳۷	وسطیٰ
۲۸۲	محمد ارشد	مولوی شاہ محمد	۳۳۰	〃
۲۸۳	احمد دین	مولوی عبدالرحمٰن	۳۵۹	〃
۲۸۴	اللہ بخش	قادر بخش	۳۶۳	علیا
۲۸۵	حافظ نور احمد	رحمت علی	۳۳۳	وسطیٰ
۲۸۶	رشید احمد	قاری محمد صدیق	۳۳۷	〃
۲۸۷	محمد اسحاق	مولوی محمد صدیق	۳۱۷	〃
۲۸۸	فضل الحق	اللہ یار	۳۰۷	〃
۲۸۹	عبدالغنی	محمد اسماعیل	۲۹۴	ادنیٰ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

۲۹۰	محمد ابراہیم	مولوی عبدالکریم	۳۴۰	وسطیٰ
۲۹۱	ریاض الدین	عزت خاں	۳۰۸	〃
۲۹۲	محمد ڈیروی	محمد امین	۳۷۲	علیا
۲۹۳	حسن محمد معین الدین	الحاج عمر دنہ علی	۳۵۳	وسطیٰ
۲۹۴	سعید علی ضیاء	مولانا فیض احمد صاحب	۳۴۰	〃
۲۹۵	عبدالکریم	محمد رمضان	۲۹۳	ادنیٰ
۲۹۶	غلام حیدر	غلام حسن	۲۸۵	〃
۲۹۷	محمد اسحاق	تاج محمد	۳۳۴	وسطیٰ
۲۹۸	محمد حسن	عبدالرحمٰن	۲۷۲	ادنیٰ
۲۹۹	محمد یعقوب	غلام محمد	۳۶۹	علیا
۳۰۰	حافظ عبدالجلیل	عبدالحق	۳۰۲	وسطیٰ
۳۰۱	شبیر احمد	غلام محمد	۲۸۳	ادنیٰ
۳۰۳	محمد ارشد	دوست محمد	۲۴۲	〃
۳۰۴	عبدالرؤف	الٰہی بخش	۲۹۴	〃
۳۰۵	عزیز اللہ	حاجی عطا محمد	۲۶۹	〃
۳۰۶	عبدالرشید	کریم بخش	۳۰۳	〃
۳۰۷	غلام محی الدین	مولوی نور محمد	۳۳۲	وسطیٰ
۳۰۸	سمیع اللہ قریشی	مولوی عبدالقدوس	۳۳۰	〃

۳۰۹	گل محمد	محمد حلیم	۳۱۴	وسطےٰ
۳۱۰	محمد حنیف	غلام رسول	۲۵۳	ادنیٰ
۳۱۱	محمد شفیق	حاجی خدائے رحم	۳۲۰	وسطیٰ
۳۱۲	منظور الحق	امام بخش	۲۴۳	ادنیٰ
۳۱۳	الٰہی بخش	غلام حسن	۳۱۶	وسطیٰ
۳۱۴	محمد نواز	عبد الرحیم	۳۲۲	؍؍
۳۱۵	اللہ بخش	محمد مسلم	۲۸۵	ادنیٰ
۳۱۶	نذیر احمد	رحمت اللہ	۲۹۵	؍؍
۳۱۷	محمد عبد الرزاق	مفتی عبد القدوس	۳۳۲	وسطیٰ
۳۱۸	محمد عبد المالک خلیل	مفتی عبد القدوس	۳۲۰	؍؍
۳۱۹	عطاء اللہ	رحمت اللہ	۲۷۸	ادنیٰ
۳۲۰	محمد عبد اللہ	غلام رسول	۲۴۰	؍؍
۳۲۱	شیر محمد	مولوی صالح محمد	۲۹۸	؍؍
۳۲۲	حفیظ الرحمٰن	غلام سرور	۳۱۹	وسطےٰ
۳۲۴	تاج الدین	فقیر محمد	۳۲۲	؍؍
۳۲۵	محمد داؤد	مولوی غلام احمد	۳۶۸	علیا
۳۲۶	عبد الرحمٰن	مولوی عطا محمد	۳۶۴	؍؍
۳۲۷	منظور احمد	شیخ محمد یار	۳۲۲	وسطےٰ
۳۲۸	محمد عبید اللہ	میاں عبد الخالق	۳۳۲	؍؍

مدرسہ عربیہ دار العلوم عیدگاہ کبیروالہ

۳۲۳	عبد القادر	حافظ غلام سرور	۴۲۰	علیا (دوم)
۳۲۵	محمد خان	محمد یعقوب	۳۴۱	وسطےٰ
۳۲۶	غلام یٰسین	عبد الرشید	۳۲۷	؍؍
۳۲۷	عبد الشکور	غلام مرتضےٰ	۲۵۹	ادنیٰ
۳۲۸	محمد اسلم	محمد اشرف	۳۵۰	وسطےٰ
۳۲۹	محمد قاسم	عبد السلام	۳۷۸	علیا

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

۳۳۱	حسین احمد	عبد الواحد	۳۵۷	وسطےٰ

اپنا شعار

نہ گھبرا فتوے بازی سے یقیں کامل تو رکھ اپنا
غریبوں کی مدد کرنا شعار اپنا ہے دیں اپنا
یہی مذہب یہی ملت یہی اسلام ہے اپنا
غریبوں بیکسوں کا تو غم ہے اصلی غم اپنا

(صوفی نور احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ ملتان)

ہری پور کا موشے دایان

کافی مدت سے ہری پور کے ایک ہفت روزہ میں تمیم اثری کے فرضی نام سے ایک صاحب اوراق کی سیاہ کاری میں مصروف ہیں۔ موصوف کو کسی مسخرے نے یہ باور کرا دیا ہے کہ ظفر علیخاں کے بعد اگر کوئی صحافی ہے تو آپ ہی ہیں۔ بس اس پر یہ حضرت جامے سے باہر نکلنے کی کوشش میں عرصے سے مصروف ہیں۔ اور اس کوشش میں بار بار ننگے ہونے کے باوجود اس پر مصر ہیں کہ میرے قلم کا لوہا ماننے والے گردن زدنی ہیں۔ یہ حضرت اسلام، نظریۂ پاکستان کے ہری پور میں واحد اجارہ دار ہیں۔ جونہی آپ سے کسی نے اختلاف کیا، آپ قلم کی ٹیڑھی لٹھ لے کر اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ لیکن ہر بار منہ کی کھانے کے باوجود اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتے کچھ عرصہ قبل آپ نے ہری پور میں ذوالفقار علی بھٹو کے عظیم الشان جلسے کو محض چند سو افراد کا اجتماع قرار دے کر چاند پر تھوکنے کی کوشش کی تھی۔ مسٹر بھٹو سے اختلاف رائے رکھنا اور بات ہے۔ مگر جھوٹ بولنا گوہ کھانے کے برابر ہے۔ ہمارا تو خیال تھا کہ موصوف اپنی "طبعی مجبوری" کی وجہ سے ہزاروں کو لاکھوں میں بدلنے کی سعی فرمائیں گے۔ کیونکہ بزرگوں کا کہنا ہے کہ موشے دایانیوں کو ایک چیز دو نظر آیا کرتی ہے۔ لیکن ہزاروں کو سینکڑوں میں تبدیل کرنے کا کارنامہ اس خلائی دوڑ کے زمانے میں اور وہ بھی امریکہ جیسے مالدار اور ترقی یافتہ ملک کے لئے کوئی زیادہ حیران کن نہیں۔ موصوف کو بھی اس بت کافر سے کچھ نسبت ہے ہی۔ اس لئے آپ نے لمحوں میں یہ کارنامہ سرانجام دے دیا۔ اس کے بعد آپ نے جمعیۃ علماء اسلام ہری پور کی چند شخصیتوں کے اجلے دامنوں پر اپنی گندگی کے چھینٹے پھینکنے کی کوشش کی اور ان سے یہ پوچھنے کی جسارت کر بیٹھے کہ یہ حضرات بھٹو صاحب سے کیوں ملے تھے۔ گویا کسی سے ملنے کے لئے ان صاحب سے پرمٹ یا اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری تھا۔ دو دن بعد اخبارات میں ان کے مرشد عام لاہور میں ایک تقریب کے دوران بھٹو صاحب سے ملتے نظر آئے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر آپ شرمندہ ہونے اور توبہ کرنے کے بجائے کھمبا نوچنے لگے اور مقامی پیپلز پارٹی پر یوں برسنے لگے کہ ان کو میٹرک پاس چیئرمین تک نہیں مل سکا۔ حالانکہ حضرت کو جس مرشد کی بیعت حاصل ہے انہوں نے کبھی سکول کا منہ تک نہیں دیکھا۔ اور بڑے دھڑلے سے کہتے ہیں کہ میں نے نہ تو کسی دار العلوم میں اور نہ ہی کسی مدرسے میں زانوئے تلمذ تہہ کئے ہیں۔ بتائیے حضرت! آئینہ دیکھا تو اپنا سامنہ لیکر رہ گئے — کیوں آیا کچھ خیال شریف میں

ص ص

ص ص ہم نے کبھی بھی آپ کی ژاژ خائی کی طرف مطلق توجہ نہیں دی۔ کیونکہ ہم ان صاحب کو منہ لگانا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔

ہم آخر میں بصد ادب آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ سکول کے چند بچوں میں بیٹھ کر دوسروں پر کیچڑ اچھالنے کی ہرگز کوشش نہ کیجئے۔ ورنہ

گھوم پھر کر آپ ہی کے سر پہ آئے گی حضور
چاہے جس قدر بھی خاک چاند پر اچھال لیے

(محمد اسلم نائب ناظم
جمعیۃ علماء اسلام ہری پور ہزارہ)

کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

مبلّغ جمعیۃ ضلع ملتان کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے مبلغ شاعر جمعیۃ مولانا محمد شریف ماہی نے ضلع ملتان کا دورہ کیا۔ تقاریر کیں اور جمعیۃ کے منشور کی وضاحت فرمائی اور درج ذیل مقامات پر انتخابات عمل میں آئے۔

چک نمبر ۴ ڈبلیو تحصیل وہاڑی

امیر　مولانا محمد امین صاحب فاضل دیوبند
نائب امیر　چوہدری جلال الدین صاحب
ناظم عمومی　محمد اشرف صاحب ساجد قادری
خازن　چوہدری عبدالعزیز صاحب کریانہ مرچنٹ

چک نمبر ۲۲۷ تحصیل وہاڑی

امیر　مولانا شاہ محمد صاحب
نائب امیر　حاجی گلاب خاں صاحب
ناظم　حافظ یار محمد صاحب
خازن　عاشق حسین صاحب

بستی اشرف شاہ تحصیل میلسی

امیر　حافظ جان محمد صاحب
نائب امیر　حاجی نظام الدین صاحب
ناظم　چوہدری اللہ رکھا صاحب
خازن　حافظ خان محمد صاحب

چک نمبر ۱۳۲ تحصیل خانیوال

امیر　حاجی محمد اسماعیل صاحب
ناظم　چوہدری محمد صدیق صاحب
خازن　چوہدری ولی محمد صاحب

بستی صمدال تحصیل کبیر والہ

امیر　مولانا عطاء اللہ صاحب
نائب امیر　مولانا دین محمد صاحب
ناظم عمومی　نیاز احمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت　خورشید احمد صاحب
خازن　مولا بخش صاحب

چک نمبر ۱۲۱ تحصیل خانیوال

امیر　مولانا عبدالغفور صاحب
نائب امیر　چوہدری محمد اسماعیل صاحب
ناظم　ماسٹر بشیر احمد صاحب
خازن　عبدالغنی صاحب

بستی کندن کسی تحصیل کبیر والہ

امیر　مہر رب نواز خاں صاحب
نائب امیر　چوہدری غلام محمد صاحب
ناظم　مولوی نذیر احمد صاحب
خازن　حاجی پہلوان صاحب

اوکاڑہ میں قائد جمعیۃ کی آمد اور پروگرام

قائد جمعیۃ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اوکاڑہ مورخہ ۲۰ کو تشریف لا رہے ہیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے:

دس بجے اوکاڑہ بار سے خطاب
ساڑھے گیارہ بجے پریس کانفرنس
بعد نماز جمعہ چوک فوارہ میں خطاب عام ہوگا۔

اوکاڑہ میں جمعیۃ کی طرف سے انتخابی مہم

مورخہ ۷ مارچ بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ چوک فوارہ میں منعقد ہوا۔ جس میں جناب حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب خطیب پاکستان اور جناب بشیر بختیار صاحب صدر پاکستان لیبر پارٹی، طاؤس خاں صاحب نائب صدر پاکستان لیبر پارٹی نے خطاب کیا۔ تینوں لیڈروں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں ۳۱ علماء کے متفقہ ۲۲ اصولوں کی روشنی میں

ہندوستانی مسلمانوں کے عظیم راہنما
مولانا سید اسعد مدنی کی دین پور شریف اور ملتان میں آمد

ہندوستانی مسلمانوں کے عظیم راہنما، جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا صاحبزادہ سید اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم کراچی سے ۱۸ مارچ کو خیبر میل سے صادق آباد کے لئے روانہ ہوں گے۔ وہاں سے آپ رحیم آباد جائیں گے۔ وہاں عصر تک قیام فرمانے کے بعد آپ بذریعہ کار دین پور شریف تشریف لے جائیں گے۔ رات کو دین پور شریف ہی میں آپ کا قیام ہوگا۔ ۲۰ مارچ کو آپ کوئٹہ میل سے ملتان پہنچ رہے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نماز جمعہ ملتان میں ہی ادا کریں گے۔

اسلامی قانون نافذ کرنے کا حکم جاری کیا جائے۔ پارٹی سسٹم پر انتخابات کرائے جائیں۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو جلد منسوخ کیا جائے۔

(امیر حسین گیلانی ناظم عمومی ضلع ساہیوال)

ترنڈہ مولویاں تحصیل خانپور کے علماء کا بیان

(۱) فقیر اعظم مولانا عبدالغفور (۲) مولانا محمد عبداللہ فاضل دارالعلوم کراچی (۳) مولانا خدا بخش صاحب فاضل خیر المدارس اور (۴) مولانا محمود احمد صاحب فاضل مخزن العلوم خانپور نے متفقہ بیان دیا ہے کہ ہمارے نزدیک تمام جماعتوں سے جمعیۃ علماء اسلام فائق اور ووٹ کی زیادہ حقدار ہے۔ اس لئے کہ اس میں اکثر و بیشتر جید علماء کرام اور صلحاء امت موجود ہیں۔ جن سے نفاذ اسلام کی ہمیں پوری توقع ہے۔

اور ان علماء نے یہ مشورہ دیا کہ جس قدر ہو سکے اسلام کی خیر خواہ تمام جماعتیں متحد ہو کر امریکی نظام کو ختم کر دیں۔ اور سوشلزم کی گندگی سے بھی ملک و ملت کو پاک کریں خصوصاً رحیم یار خاں کی جمعیۃ سے اپیل ہے کہ اسمبلیوں کے لئے وہ نمائندے منتخب کریں جو اسلام کے عالم اور اس پر عامل بھی ہوں، اور ہم ہر لحاظ سے جمعیۃ کی حمایت کا اعلان کرتے ہیں۔ ان تمام علماء کے دستخط موجود ہیں۔

(ابو الفداء محمد عبدالکریم نیاز ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل راجن پور)

اکوڑہ خٹک میں مولانا ہزاروی کی بصیرت افروز تقریر

۵ ۲ فروری بعد از نماز ظہر ۲ بجے دربار مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام اکوڑہ خٹک کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت قطب المشائخ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے فرمائی۔ اس اجلاس میں دور و دراز سے علماء کرام، فضلاء، جذبۂ اسلام سے سرشار حضرات تشریف لائے تھے۔ مولانا شمس الرحمان صاحب ناظم جمعیۃ نے ماسٹر عبدالرزاق سنگین کی نظم (جو جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے کے بارے میں تھی) سنائی۔ بعدازاں امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اکوڑہ مولانا شیر علی شاہ صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ نے جمعیۃ کی تاریخ بیان کی اور اکابرین جمعیۃ کی عظیم قربانیوں کو سراہا اور اکوڑہ اور آس پاس سے آئے ہوئے فضلاء، علماء اور ائمہ مساجد کو دعوت دی کہ اب جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اس ملک میں نظام اسلامی کے قیام کے لئے اپنی کوششوں کو صرف کر دیں۔ انہوں نے کہا۔ اگر اب بھی یہ پاسبانِ دین میدان میں نہ آئے تو پھر طاغوتی نظام کو کرھًا وجبرًا اس ملک میں نافذ کر دیا جائے گا اور علماء اس کے ذمہ دار ہوں گے۔

مجاہد ملت ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی تقریر پونے تین بجے شروع ہوئی۔ جس کے لئے حاضرین جلسہ بڑی بے تابی سے منتظر تھے۔ حضرت مولانا نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں جمعیۃ کے منشور اور موجودہ دور میں علماء کے فرائض کا ذکر فرمایا۔ انہوں نے عرصہ بائیس سال میں مختلف برسر اقتدار پارٹیوں پر تنقید فرمائی کہ نہ تو انہوں نے دنیوی معاملات میں ہماری اعانت کی ہے اور نہ مذہب کے لئے انہوں نے کچھ کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان سے قبل چینی کپڑا۔ دوائی اور تمام ضروریات زندگی کی اشیاء ارزاں نرخوں پر ملتی تھیں اور اب جبکہ یہاں چینی، کپڑے وغیرہ کی ملیں اور مشینیں قائم کی گئیں تو یہ چیزیں مہنگی ہوئیں۔ اور انگریز کے زمانے میں اتنی بے حیائی، عریانی بے دینی نہیں تھی جو کہ آج کل ہم اپنے چاروں طرف دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ اگر عوام علماء کے ساتھ مل کر کام کریں تو وہ وقت بہت قریب ہے کہ اس ملک میں خلافت راشدہ کے طرز پر ایک حکومت قائم ہو جائے مولانا نے فرمایا کہ اب پاکستان کے عوام بیدار ہو گئے ہیں اور بے دین لیڈروں کے کھوکھلے نعروں پر اب دام فریب میں نہ پھنسیں گے رات کو مولانا صاحب تورڈھیر تشریف لے گئے۔

جلوس و جلسہ

کندہ کوٹ ۵ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے کندہ کوٹ شہر میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا اور قاسم پارک میں ایک جلسۂ عام منعقد کیا گیا۔ درج ذیل حضرات نے خطاب فرمایا۔

مولانا مظہر الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر۔ مبلغ جمعیۃ مولانا فاروق احمد صاحب ضلع جیکب آباد محمد اعظم الحسینی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد درج ذیل قرارداد پاس ہوئیں:

(۱) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جلد ختم کریں اور جلد اسلامی آئین کا اعلان کریں۔

(۲) کشمور سے تنگوانی اور کندہ کوٹ سے ٹھل کے روڈوں کی جلد مرمت کی جائے۔

(۳) مزدور و کاشتکاروں پر مظالم ختم کئے جائیں۔

(۴) میٹرک تک تعلیم مفت مہیا کی جائے۔

(۵) ہر بالغ مسلمان کو فوجی ٹریننگ دی جائے۔

ناظم عمومی ضلع جیکب آباد کی تبلیغی سرگرمیاں

۲۸ ۲/۱۔ ٹھل سے ناظم عمومی صاحب بمعہ مولوی خدا بخش و حضور الدین صاحب قریہ نورل فقیر جاما گیا۔ وہاں عوام سے خطاب کیا گیا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی۔

(۲) بمعہ مولوی شہنواز و امیر صاحب ضلع جیکب آباد قریہ فیضی خان باجکانی وہاں تشکیل بھی کی گئی۔

(۳) ۲۹ ۲/۱ بمعہ مولوی شہنواز و امیر صاحب و علی بخش خان بجارانی۔ قریہ ہوران ۲ ڈبلیو۔ (۲) درس جان (۳) عبدالرحمٰن خان باجکانی (۵) میر جمال خان باجکانی (۶) نبی داد خان بجارانی۔ ان گاؤں کے زمینداروں کو جمعیۃ کی دعوت پیش کی گئی۔ انہوں نے وعدہ کیا۔

۳۰ ۲/۱۔ قریہ لشکر خان بجارانی و غلام حسین خان (۲) اسلام خان (۳) سلیم خان (۴) شہزاد خان بجارانی (۵) کندہ کوٹ ہر ایک ذیلدار لوگوں سے جمعیۃ کے سلسلہ میں ملاقات کی گئی۔ (محمد اعظم الحسینی)

تحصیل سکھر کی جمعیۃ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل سکھر کی میٹنگ آج بتاریخ ۱۵ ذی الحجہ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۷۰ء چک شہر میں ہوئی۔ میٹنگ کی صدارت مولوی محمد یعقوب صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولوی عبدالواحد صاحب محبوب گوٹھی اور حاجی والی ڈنہ صاحب کنڈو ماہی اور مولوی عبدالقادر صاحب نے خطاب فرمایا تحصیل سکھر کے مختلف گوٹھوں سے آئے ہوئے حضرات جن کی تعداد ساٹھ تھی شمولیت کی۔ جن میں کافی علماء کرام موجود تھے۔ تحصیل سکھر کا انتخاب اس طرح ہوا

امیر	مولوی عبدالواحد صاحب
نائب امیر ۱	مولوی محمد یعقوب صاحب
نائب امیر ۲	مولوی عبداللہ شاہ صاحب
ناظم عمومی	مولوی حزب اللہ صاحب چک
نائب ناظم ۱	مولوی عبدالحق رستمی
" " ۲	حاجی والی ڈنہ
" " ۳	مولوی ثناء اللہ صاحب
خازن	حکیم حاجی کریم بخش صاحب چک

مجلس شوریٰ کے ممبران ۱۷ چنے گئے۔ اور تحصیل کی گوٹھ گوٹھ میں جمعیۃ کی [illegible] سے انتخابی جلسے رکھے گئے آخر میں درج ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی منسوخ کئے جائیں۔

(۲) قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

کنڈیارو میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کی شاخ کا افتتاح

امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن حضرت مولانا عبدالکریم قریشی بیر شریف والے بتاریخ ۲۷ ذوالحجہ کنڈیارو میں رونق افروز ہوئے۔ آپ نے جمعہ کے دن دس بجے جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کنڈیارو کے ایک خصوصی اجتماع کو خطاب فرمایا۔ بعدہٗ جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح کیا۔ پھر جمعہ کی نماز کے وقت اجتماع عام کو اپنے پُرتاثیر خطاب سے نوازا۔

اسی دن چار بجے شام خانواہن کی طرف تشریف لے گئے۔ قصبہ خانواہن میں مغرب کی نماز کے بعد خطاب فرمایا۔ بعد میں خانواہن کے قریب ایک گاؤں عباس کونذر میں بعد نماز عشا تقریر فرمائی اور ہفتہ کے دن کنڈیارو واپس تشریف لے آئے۔ اور رات کو میمن مسجد میں ایک شادی کی تقریب میں خطاب فرمایا

(محمد جمیل مزیّن ناظم نشر و اشاعت)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم

جہلم ۷ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم کے ایک خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے فرمایا کہ جب تک اقتدار اعلیٰ ایسے طریقوں میں منتقل نہیں ہوتا۔ جو دستوری و قانونی حیثیت سے ہر برائی کو روکیں اور نیکی کا حکم دیں اس وقت تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے اراکین اجتماع کو تلقین کی کہ وہ اپنے موقف پر جم کر کام کریں۔ انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

اجتماع میں شہر جہلم کی اور سب کمیٹی برائے الیکشن بھی متفقہ طور پر تشکیل کی گئی۔ جس کے ارکان حسب ذیل ہیں

بابو عبد الخالق صاحب صدر الیکشن کمیٹی برائے جہلم
نثار احمد صاحب ناظم " " " "
حاجی محمد دین صاحب رکن " " " "
عبد الخالق صاحب میرپوری " " " " "
چوہدری محمد انور پاشا " " " " "
چوہدری محمد حسین صاحب " " " " "
محبوب علی صاحب خزانچی " " " "

اجلاس میں ضروری امور کے لئے فنڈ کی فراہمی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک جیپ کی خریداری کرنے کی بھی تجویز پاس کی گئی۔ نیز دیہات میں کام کے لئے تجاویز پاس ہوئیں۔ عنقریب زور شور سے جمعیۃ کا رکن دیہات میں کام شروع کر دینگے۔

حکیم بابا سلطان احمد کا بیان

جڑانوالہ۔ مشہور سماجی و سیاسی رہنما و جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ کے ناظم اعلیٰ حکیم بابا سلطان احمد نے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام پر زور دیا ہے کہ وہ باہمی فروعی اختلافات ختم کر کے متحد ہو جائیں اور امیر و غریب کی موجودہ طبقاتی کشمکش کو کفر و اسلام کا معرکہ قرار دینے کے بجائے ملک کے مفلوک الحال غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور محنت کشوں کی قرآن و سنت کی روشنی میں بھرپور اور موثر رہنمائی کریں۔

جمعیۃ میں شمولیت

جڑانوالہ۔ شہر سے تین میل دور "کوٹ کمیر" کے مشہور زمیندار جناب انجارج راشد خان محمد صاحب اپنے رفقاء سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔ نیز علاقہ کے مشہور روحانی پیشوا جناب پیر سید سردار حسین صاحب سبزواری نے بھی اپنے ہزاروں متوسلین کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ جس سے پورے علاقہ میں خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

(حکیم بابا سلطان احمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ)

ڈاک اسماعیل خیل میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۵ مارچ جمعہ مولانا شیر علی شاہ مدرس دار العلوم حقانیہ امیر جمعیۃ علماء اسلام اکوڑہ خٹک کی دعوت پر ڈاک اسماعیل خیل کے تمام علماء و ائمہ مساجد اور دیندار طبقہ بعد از نماز عشاء جامع مسجد میں جمع ہوا۔ تمام حاضرین نے متفقہ فیصلہ پر حضرت مولانا حافظ شاہ محمد صاحب کو امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈاک اسماعیل خیل مقرر کیا گیا اور پیر صاحب مولانا محمد کریم کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ پیر صاحب کے سینکڑوں مرید اور عقیدت مند جمعیۃ علماء اسلام میں منسلک ہوئے۔ جلوزی کے مولانا قاضی نور البصر فاضل دار العلوم حقانیہ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جلوزئی بھی اس تقریب میں شریک تھے۔ نائب امیر اور نائب ناظم وغیرہ کا انتخاب مقامی علماء کرام کرینگے

دعائے مغفرت

حافظ محمد شفیع صاحب غلہ منڈی بھکر جن کی جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان سے دلی ہمدردی ہے کی والدہ محترمہ جو ایک نیک خاتون تھیں ۷۰ سال کی عمر پا کر ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۷۰ء مطابق ۲۲ شوال ۱۳۸۹ھ بروز ہفتہ اس دنیاء فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین قارئین کرام سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ (منشی اللہ راضی خازن جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

قاری صاحبان توجہ فرمائیں

سکولوں اور کالجوں میں متعین ہونے کے خواہشمند قاری صاحبان کا تیسرا تربیتی کورس ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۷۰ء سے اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور میں شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں قاری بشارت علی صاحب ناظم اعلیٰ شعبہ تجوید اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور کے نام ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۷۰ء سے پہلے پہلے ارسال فرمائیں جس میں تمام تعلیمی کوائف درج ہوں اور اسناد ہمراہ لائیں۔

(قاری بشارت علی اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور)

بقیہ — مولانا عبد الواحد شفیق درخواستی

خانپور کی سرزمین ان کی شخصیت سے معروف تھی۔ مجھے یاد ہے کہ جب نام نہاد اسلام پسند ٹولہ نے جمعیۃ کے خلاف الزام تراشیاں اور من گھڑت جھوٹ بنانے شروع کئے تو سب سے پہلے انہوں نے مجاہدانہ اقدام کیا اور نام نہاد مودودی جماعت کو دلیل سے جوابات دینے شروع کئے تو مودودی گروہ کو منہ کی کھانی پڑی۔ تحریک ختم نبوت میں بھی مولانا مرحوم نے بھرپور حصہ لیا۔ ۶۵ء کی جنگ میں جب جمعیۃ علماء اسلام نے دفاعی فنڈ کا اعلان کیا تو اس میں بھرپور حصہ لیا۔ مولانا مرحوم ایک درویش صفت قسم کے انسان تھے۔ ہمدردی ان کا شعار تھا۔ مظلوموں کی حمایت میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ ہر اچھی تحریک میں نمایاں حصہ اور کردار ادا کرتے تھے۔ چنانچہ جب ان کی میت لاہور سے خانپور پہنچی تو ہائی سکول میں ہزاروں انسان آنسو بہاتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ خانپور کی پہلی تاریخ ہے کہ اتنی کثیر تعداد میں انسانوں نے جنازہ میں شرکت کی ہو۔ مولانا مرحوم کا جب آخری دیدار کرایا گیا تو تمام انسانوں کی آنکھیں پرنم تھیں۔ مولانا مرحوم کی نماز جنازہ حضرت درخواستی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(عبد الصبور ڈاہر ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان)

کلاچی

۲۹ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے اراکین اور مدرسہ نجم المدارس کے اساتذہ اور طلباء کے ایک اہم اجتماع میں حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس و امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن نے حضرت مولانا عبد الغنی صاحب سابق شیخ الحدیث مدرسہ تعلیم القرآن کوہاٹ اور حضرت مولانا عبد الواحد صاحب داماد حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہما کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان حضرات کی دینی، تعلیمی، تدریسی اور سیاسی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور ان حضرات کو ایصال ثواب کے لئے قرآن مجید کا ختم کیا گیا

آپ نے ان حضرات کے متعلقین بالخصوص حضرت درخواستی دامت برکاتہم سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اور مدرسہ عربی نجم المدارس کے خدام اور متعلقین حضرت کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں اور بارگاہ خداوندی میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازیں

(محمد زمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

جناب محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان کی خدمت میں

جناب والا! بنوں کے اساتذہ کے اغوا کا واقعہ نہ صرف افسوسناک ہے بلکہ انتظامیہ کی ذمہ داری کے احساس کو بھی مجروح کر رہا تھا۔ آپ کا اخباری بیان اور ذاتی دلچسپی باعث تسکین ہے۔

جناب والا! یہ تمام امور تمام دنیا میں ہمارے لئے رسوا کن ہیں۔ اغوا کی یہ وارداتیں تمام قبائلیوں کی مشترکہ حرکت نہیں ہے بلکہ یہ شر و کا نتیجہ ہے۔ یہ بعض غیر ذمہ دار لوگ دنیا کی خاطر کرتے اور ساری قوم کو بدنام کرتے ہیں۔ ان واقعات سے تمام دنیا میں ہماری سبکی ہو سکتی ہے۔ ان سے جہاں ہمارے معزز شہریوں کو ناقابل برداشت تکالیف کا سامنا ہوتا ہے وہاں بے عزتی اور بدنامی بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ نیز ان واقعات سے ہمارے قبائلی بھائیوں اور ملکی باشندوں میں یا یوں کہنا چاہیے کہ مسلمانوں کے اندر مسلمانوں سے نفرت کی تخم ریزی ہوتی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ ان حرکات میں معزز قبائلی اور عام مسلمان ملوث نہیں۔ مگر اس وجہ سے جرائم پیشہ لوگوں کو کھلی چھٹی نہیں دی جا سکتی۔

جناب محترم! یہ امر قابل غور ہے کہ تقریباً چالیس ڈاکوؤں کی روانگی کی اطلاع بعض آدمیوں نے دے دی۔ پھر بھی انسدادی و حفاظتی انتظامات میں کمی رہی۔ اور بالآخر ہمارے معزز اساتذہ کی جانیں خطرہ میں پڑ گئیں اور سنا ہے کہ خبر دینے والے اس آدمی کے ساتھ سختی کی گئی جس پر تشدد کیا گیا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ آئندہ کوئی شخص اس طرح کے جرائم کی اطلاع کبھی نہ دیا کرے۔ جناب محترم! یہ خوش قسمتی ہے کہ مارشل لاء حکام اس طرح کے چند واقعات کی تلافی کرنے اور متعلقہ آدمیوں کی عزت و آبرو بچانے میں کامیاب رہے۔ مگر ہماری درخواست ہے کہ اس طرح کے واقعات بعض لوگوں کے مشورہ یا ہمرازی کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے مارشل لاء حکام کو پہلے سے زیادہ انتظامیہ اور پولیٹیکل افسران اور خاص کر ذمہ داران حفظ امن پر نگرانی کی ضرورت ہے تاکہ یہ احتمال نہ رہے کہ ہمارے بعض غلط کار افراد ایسی منافی کی خاطر ان جرائم کی سازش میں شریک ہو سکتے ہیں۔

جناب والا! ہمیں بنوں اور تمام ملک کے شہریوں کی جان و مال اور آبرو تمام دوسری باتوں سے زیادہ عزیز ہے۔ استدعا ہے کہ ٹھوس اقدامات کے ذریعہ ان وارادات کا مکمل تدارک کیا جائے اور ساری رعایا کی دعائیں لیں۔ جمعیۃ علماء اسلام جناب سے اس سلسلہ میں ہر طرح کا تعاون کرنے کیلئے تیار ہے۔

از۔ غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
عبد الحکیم عفی اللہ ناظم اعلیٰ راولپنڈی ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ

کی مجلس عمومی کا اجلاس

بحکم امیر ڈویژن لاہور جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس عمومی کا اجلاس مورخہ ۲۷ محرم ۱۳۹۰ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۷۰ء بروز اتوار دس بجے دن بمقام جامع مسجد پسرور طلب کیا ہے۔ تمام ضلع کی شاخوں کو دعوت نامے دیئے ہیں۔ اگر کسی کو خط نہ ملے تو اسی اطلاع کو کافی سمجھیں۔ مہربانی فرما کر وقت کی پابندی کا خیال رکھتے ہوئے ضرور تشریف لائیں۔

ایجنڈا:

(۱) دس بجے سے گیارہ بجے تک ضلع کی تمام شاخوں کی گذشتہ کارگذاری پر ایک نظر۔ (۲) گیارہ سے ساڑھے بارہ بجے تک ضلعی عہدیداروں کا انتخاب جدید نیز مجلس شوریٰ کا انتخاب (۳) پارلیمانی بورڈ کا انتخاب (۴) تحصیلوں کی سطح پر کنوینروں کا تقرر (۵) ضلع میں ایک مبلغ کے تقرر کی منظوری (۶) دیگر امور بہ اجازت امیر

ایک بجے کھانا کھلایا جائے گا، دو بجے ظہر کی نماز ادا کی جائے گی۔ اڑھائی بجے نئی منتخب شدہ مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں انتخابی جلسوں کا نظام تیار کیا جائیگا چار بجے اجلاس برخاست کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

(عبد الرحمٰن ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

گورنر مغربی پاکستان سے اپیل

از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

اس وقت ملک بھر کے باشندے لیکچرار ایسوسی ایشن کی ہڑتال کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اساتذہ کا معاملہ تمام قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کی پریشانی سے لاکھوں طالب علم اور ان کے کروڑوں متعلقین پریشان ہو رہے ہیں۔ ہم نے محترم المقام صدر پاکستان کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ تعلیمی پالیسی پر فوراً عملدرآمد کا حکم دیں۔ مگر ان کے فرمان کے مطابق معلوم ہوا کہ تعلیمی رپورٹ نے ابھی تعلیمی پالیسی کی شکل اختیار نہیں کی۔

میں مغربی پاکستان کی معزز حکومت بلکہ صدر محترم سے التماس کرتا ہوں کہ اساتذہ کے مسائل پر جلد توجہ مبذول کر کے لیکچرار ایسوسی ایشن جیسے مفید اور معمار قوم محکمہ کو مطمئن فرمائیے۔

(غلام غوث ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

کارروائی مجلس شوریٰ مدرسہ تعلیم الاسلام (رجسٹرڈ) جامع مسجد نور مع جامع

چنوں موم ضلع سیالکوٹ

آج مورخہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ بروز پیر جامع مسجد نور میں زیر صدارت حافظ عبد الرحمٰن مہتمم مدرسہ ہذا مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں درج ذیل کارروائی ہوئی۔

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری سرپرست مدرسہ ہذا کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

(۲) حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب جانشین حضرت انوری کو مدرسہ ہذا کا سرپرست مقرر کیا گیا۔

(۳) گذشتہ سال کی آمد و خرچ کی پڑتال کی گئی۔ کل آمدنی ۲۰۷۰۵ روپے ۱۴ پیسے ہوئی۔ کل خرچ ۱۶۶۷۶-۶۶ ہوا۔ اراکین و معاونین کو عموماً اور مہتمم صاحب کو خصوصاً مبارکباد پیش کی جاتی ہے اور دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(۴) آئندہ سال کے لئے متوقع آمدنی دس ہزار روپے کے اخراجات کی منظوری دی گئی ہے۔ جس میں مسجد کے میناروں کی تعمیر اور تیاری شامل ہے۔

نیز طے ہوا کہ آئندہ بیرونی طلباء کے لئے دونوں وقت کا کھانا مدرسہ کی طرف سے پکایا جائے۔ محلہ سے نہ لیا جائے۔

رپورٹ محاسب

میں نے مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنوں موم ضلع سیالکوٹ کا حساب آمد و خرچ بابت سال ۸۹-۱۳۸۸ھ پڑتال کیا اور درست پایا۔ امسال کل آمدنی ۲۰۷۰۵ روپے ۱۴ پیسے ہوئی۔ کل خرچ ۱۶۶۷۶ روپے ۶۶ پیسے ہوا۔ مدرسہ ہذا کا حساب بہت صاف، باسلیقہ اور اطمینان بخش ہے۔

سراج الدین فاروق (بی اے۔ بی کام)
آڈیٹر دفتر ڈپٹی کمپٹرولر پوسٹ ٹیلیگراف اینڈ ٹیلیفون لاہور

محمد شفیع ناظم اعلیٰ
مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور
چنوں موم ضلع سیالکوٹ

(اشتہار)

جمعیۃ علماء اسلام بنوں کی انتخابی مہم

تحریر :- قاری حضرت گل

جمعیۃ علماء اسلام بنوں نے یکم جنوری سے بعد جب حکومت نے سیاسی آزادی دی، انتخابی مہم شروع کی اور ۱۰ جنوری کو بمقام مسجد حق نواز خان ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں بنوں تحصیل کے تقریباً ڈیڑھ سو نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کے بعد ۱۱ کو بمقام میرا خیل جلسہ عام، ۱۲ کو تاجی کلہ، ۱۳ کو غوریوالہ، ۱۴ کو سورنگی ممش خیل، ۱۵ کو پیپل بازار، ۱۷ کو ممہ خیل خیرکی، ۱۸ کو ہویدا، ۲۰ کو نورڑ، ۲۱ کو برکزئی، ۲۲ کو منڈیو، ۲۳ کو یوم احتجاج عائلی قوانین کے خلاف منایا گیا، ۲۴ کو تیرکی سورانی، ۲۵ کو نیٹلہ بازار، ۲۶ کو بازار احمد خان، ۲۷ کو ککی، ۲۸ کو ل کلہ، ۲۹ کو ڈومیل، ۳۱ کو ممند خیل اور یکم فروری کو بمقام جناح پارک (کمیٹی باغ) ایک عظیم الشان جلسہ جو کہ بنوں کی تاریخ میں عظیم جلسہ تھا منعقد ہوا۔ باہر سے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی، مولانا ڈاکٹر فدا حسین صاحب پشاور نے بھی شرکت کی۔ جلسہ گیارہ بجے سے لیکر سوا ایک اور دو سے لے کر چار بجے تک جاری رہا۔ اس جلسہ سے بنوں میں کافی اثر پڑا اور دھڑا دھڑ عوام اور ملکان نے جمعیۃ میں شمولیت کے اعلانات شروع کر دیئے۔ اس کے بعد علاقہ خوجڑی، امندی، بکا خیل، خدری ممند خیل، بنی خیل، اسماعیل خیل، کوٹی سادات، دردڑ بیز، سورانی، سرائے نورنگ میں جلسہ عام منعقد کئے۔ ان جلسوں سے حضرت مولانا صدر الشہید صاحب مولانا علی اکبر صاحب، مولانا شمس الاسلام صاحب، مولانا اصل دین صاحب، قاری حضرت گل، مولانا محمد یعقوب صاحب خطاب فرماتے تھے اس انتخابی مہم کی کامیابی کی وجہ سے بنوں کے علاقہ امندی علاقہ ممش خیل، سورانی، خوجڑی، بھرت، بزن خیل، نورڑ، منڈیو اور برکزئی کے عوام اور ملکان نے جمعیۃ میں سب کے سب شریک ہونے کا اعلان کر دیا۔ دوسرے علاقوں کے عوام بھی جمعیۃ میں دھڑا دھڑ شریک ہو رہے ہیں۔ بنوں شہر کے معززین نے بھی جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کر دیا، اور فارم رکنیت بھر دیئے (۱) حاجی گل رحمٰن (رحمٰن ڈرگ ہاؤس) (۲) حاجی گل کرم (گڈ منڈی) (۳) حاجی شبیب شاہ (بینٹ ہاؤس) (۴) حاجی بختیار شاہ جنرل مرچنٹ (۵) حاجی میر بیادو خان حلوائی (۶) حاجی گل شیر خان (۷) ملک شریف اللہ خاں میوہ منڈی (۸) ملک عبید اللہ خاں (۹) حاجی خان زمان مصالحہ منڈی (۱۰) حاجی میر اسلم (۱۱) حاجی خان محمد لکی گیٹ، (۱۲) میر زمان خاں (۱۳) ملک گل نواز خاں (۱۴) محمد احمد چیف بوٹ ہاؤس۔ اس کے بعد ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں انتخابی کمیٹی بنائی گئی۔ ہر علاقہ سے ایک آدمی اور ہر حلقہ میں علیحدہ کمیٹی ہوگی۔

یہی کمیٹیاں آئین شریعت کانفرنس جو کہ ۲۸، ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہی ہے۔ کے لئے انتظامات بھی کریں گی۔ ان پر ایک سب کمیٹی مالیاتی بنائی گئی۔ جو کہ آمدن و خرچ کا ذمہ دار ہوگی۔ ان کی تعداد سات ہے۔

ضروری اعلان

جمعیۃ کے ذیلی دفاتر اور شاخیں متوجہ ہوں

مرکزی دفتر نے جمعیۃ کے نام سے حسابات کے گوشواروں کے لئے فارم و رجسٹر طبع کرائے ہیں، تاکہ ملک بھر میں جمعیۃ کے دفتروں میں آمد و خرچ کے حساب کتاب کا نظم یکساں ہو جائے۔

نیز دوسری کارروائیوں کے لئے بھی اسی طرح کے فارم و رجسٹر طبع ہو رہے ہیں۔ رجسٹر کی قیمت دو روپے پچاس پیسے ہے۔ اور فارم فی عدد بیس پیسے ہے۔

مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری دروازہ
(ملتان)

اسلامی کیلنڈر

دو روپے سینکڑہ

نئے سال ۱۳۹۰ھ کے رنگین کیلنڈر جن پر متعدد اسلامی طغرے طبع کرائے گئے ہیں یک صد اصل لاگت دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر فوراً منگوائیں، اور اپنے حلقۂ احباب کو محمدی تقویم سے روشناس کرائیں ڈاک خرچ معاف۔ آج ہی ٹکٹ بھیجیں۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام، حمیدہ منزل نزد قریب شاہ مزار۔ نیو کمہار واڑہ روڈ۔ کراچی ملے

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی

مجلس شوریٰ کا اجلاس

حیدرآباد ۷ مارچ۔ بعد نماز جمعہ مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم میں حضرت مولانا محمد عبدالرؤف صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن حیدرآباد کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی مجلس شوریٰ کا خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں اراکین جمعیۃ کے علاوہ معززین شہر نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی۔ اجتماع نے حالات حاضرہ اور آئندہ انتخابات پر سیر حاصل بحث کی اور جمعیۃ کے منشور اور دعوت کو عام لوگوں تک پہنچانے کا پروگرام بنایا گیا اور چند قراردادیں منظور کی گئیں۔ جو درج ذیل ہیں۔ اور یہ اجتماع نماز عصر تک جاری رہا۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن و سنت کے سوا کوئی نظام نہیں چل سکتا۔ پاکستان میں نائٹ کلب اور ناچ گھر اور فحاشی کے اڈے پاکستان کے چہرے پر سیاہ داغ ہیں۔ اور نوجوان نسل کو تباہی کی طرف لے جانے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس لعنت سے پاکستان کو پاک کیا جائے۔

(۲) آج کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ یہودی جو مسلمانان عالم کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ پاکستان سے حاصل کئے ہوئے سرمائے سے عربوں کا قتل عام کرنے کے لئے امریکہ سے اسلحہ حاصل کرتے ہیں لہٰذا پاکستان میں یہودیوں کے کاروبار کو قومی ملکیت میں لے کر عربوں کی عملی مدد کی جائے۔

عارف والا میں دفتر اور دار المطالعہ کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام عارف والا کا دفتر اور دار المطالعہ کارخانہ بازار میں قائم کر دیا گیا۔ جس کا افتتاح مولانا محمد ارشد ہمدانی نے ۲۸ فروری کو فرمایا۔ دفتر جمعیۃ میں ۶ مارچ سے مرکز تعلیم بالغاں نے بھی کام شروع کر دیا ہے۔

(حافظ ریاض احمد ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ عارف والا)

جلسہ

مورخہ ۲۲ مارچ بروز اتوار مدرسہ جامعہ اسلامیہ قصور میں جمعیۃ علماء اسلام قصور کی طرف سے جلسہ ہوگا جس میں مولانا محمد اجمل صاحب مولانا محمد اکرم صاحب ناظمین صوبائی جمعیۃ اور دیگر حضرات تقریر فرمائیں گے۔

خبر نامۂ جمعیۃ طلباء اسلام

جمعیۃ طلباء اسلام نوشہرہ کے انتخابات

صدر کشور علی درانی فورتھ ایئر گورنمنٹ کالج نوشہرہ
نائب صدر میر توثیق علی خاں سیکنڈ " " " "
ناظم عمومی میر گلین خاں " " " " " "
ناظم نخشل محمد " " " " "
ناظم نشر و اشاعت ریاض حسین پراچہ " " " " "
خازن حفیظ الدین " " " " "

جمعیۃ طلباء اسلام خانپور کے انتخابات

صدر محمد عبداللہ کھوکھر صاحب
نائب صدر خان محمد خان صاحب
ناظم عمومی فدا احمد صاحب
ناظم قاری غلام رسول صاحب
خازن چوہدری فضل الحق صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع بہاولنگر کی مجلس عاملہ کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام بہاولنگر کے دفتر میں پورے ضلع کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں ہارون آباد، چشتیاں فقیر والی۔ منچن آباد کے نمائندے شریک ہوئے۔ اجلاس میں جماعت کے تنظیمی امور پر غور کیا گیا۔

علاقائی تحصیل خانپور کے انتخابات

صدر محمد شرلہ صاحب نائب صدر محمد صدیق صاحب
ناظم عمومی بشیر احمد صدیقی " ناظم اصغر علی "
خازن قاری محمد اقبال صاحب

اجلاس سے مولانا محمد علی صاحب حجازی نے خطاب فرمایا

جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ کالج بنوں کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام بنوں کے کنوینر جناب عزنی خان نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ طلباء پر بہت سی ذمہ داریاں ملک و ملت کی طرف سے عائد ہوتی ہیں طلبہ کو باطل کے خلاف سینہ سپر ہو جانا چاہیئے۔ حق بات کہتے ہوئے جان کی قربانی بھی دینی پڑے تو دریغ نہ کریں۔ طالب علم رہنما قبلہ ایاز خاں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن ہمارے لئے مبارک دن ہے کہ ہم نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کی۔

ایک اور طالب علم رہنما جناب شوکت علی خاں نے طلبہ سے اپیل کی کہ ہمیں موقع پرست سیاست دانوں سے بچنا چاہیئے اور اسمبلی میں صحیح نمائندے بھیجنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

جمعیۃ طلباء شجاع آباد کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام شجاع آباد کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے فرمایا کہ طالب علم ہر دور میں ملک و ملت کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ جان کر انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ جمعیۃ طلباء اسلام اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ طلباء کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرا رہی ہے۔

اجلاس سے نصیر الدین ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام شجاع آباد نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ہم اس طاقت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ جو اسلام کے نام پر امریکی سامراج کے ہاتھ مضبوط کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلامی جمعیۃ طلباء کے سرکردہ لیڈروں نے وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی پر جو حملہ کیا تھا۔ اس سے ان کے ناپاک عزائم پر سے پردہ اٹھ گیا ہے۔ طلبہ کو اسلام کے نام پر دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے۔ اور ایسے پیشہ ور طلباء سے بھی بچنا چاہیئے۔

ضلع پشاور کی شاخیں متوجہ ہوں

السلام علیکم! جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخیں ضلع پشاور میں جہاں کہیں بھی بن چکی ہیں۔ ان سب عہدیداروں کے ناموں سے وہاں کے صدر صاحبان مجھے جلد مطلع فرمائیں، اور جہاں ابھی تک عہدیداروں کی تشکیل نہیں ہوئی۔ وہاں پر برائے مہربانی انتخاب آنے والے دو ہفتوں میں مکمل کر کے مجھے مطلع کر دیں تاکہ اس کے بعد ضلعی میٹنگ طلب کر کے ضلعی انتخاب کیا جا سکے اور اس طرح ضلع پشاور میں کام صحیح نہج پر شروع ہو کر ہم انشاء اللہ کامیاب ہو سکیں۔ (کشور علی درانی کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام بالمقابل ناردرن آمی پریس بازار نوشہرہ)

جمعیۃ طلباء اسلام ٹیکسلا کے انتخابات

صدر محمد ابراہیم نفیس
نائب صدر عشرت علی
سیکرٹری محمد فریدون
خازن شیخ افتخار احمد
ناظم نشر و اشاعت اورنگ زیب خاں

تنظیم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ صوابی جنوبی حصہ

امیر جناب شیخ القرآن مولانا عبدالہادی شاہ منصور
نائب امیر ۱ مولانا حافظ غلام رسول صاحب ٹھنڈ کوئی
" " ۲ مولانا خلیل الرحمٰن ہزاروی زیدہ
ناظم اعلیٰ گل مست خان صاحب زیدہ
ناظم ۱ مولانا سعید اللہ صاحب کالابٹ
" ۲ مولانا احسان الحق صاحب
ناظم نشر و اشاعت جناب صدیق اکبر
معاون رحمت کریم احسان اللہ
خازن جناب صدیق اکبر صاحب
پروپیگنڈہ سیکرٹری جناب قدرت اللہ

تنظیم جمعیۃ علماء اسلام زیدہ

سرپرست مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا عبدالمالک
امیر جناب خان عبدالغفار خاں صاحب
نائب امیر ۱ " قمر الدین کاکا زیدہ
" " ۲ " حیات محمد حنیف "
ناظم اعلیٰ " نور البصیر صاحب "
ناظم ۲ " رفیع اللہ صاحب "
" ۳ " عبدالحق صاحب "
" نشر و اشاعت " فضل سبحان صاحب
پروپیگنڈہ سیکرٹری " حافظ محمد قمر صاحب
خازن " عبدالستار خاں صاحب

مودودی

دجل وفریب کا پوسٹ مارٹم

مدعیان تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان

اسی طرح جب سارا قرآن نازل ہو گیا، تو اب سارے قرآن پر عمل فرض ہو گا، اب کوئی تدریج نہ ہو گی، کہ آہستہ آہستہ پیچھے سے تعمیر شروع کریں گے۔ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ قوت و طاقت ہو گی تو تمام کے نفاذ کا مطالبہ ہو گا۔

اب بتائیے کہ دین کے ٹکڑے کرنے کے حق میں آپ ہیں یا کہ علماء کرام ہیں؟

عبارت نمبر ۱۲ کا جواب!

لگے ہاتھوں ہیں عبارت نمبر ۱۲ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرا دوں، جس میں آپ کہتے ہیں۔

"ہمیں پہلے اس امر کی کوشش کرنی چاہیے۔ کہ ملک کا انتظام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں منتقل ہو جائے۔ جو دین کی سمجھ بھی رکھتے ہوں وغیرہ وغیرہ"

اس عبارت میں جو لفظ پہلے لکھا ہے، اس کو غور سے پڑھیں کہ پہلے حکومت بدلو پھر شریعت جاری کریں گے۔ کیا یہ دین اور شریعت کے ٹکڑے نہ ہوئے۔ کہ پہلے حکومت حاصل کرنے والے حکم پر عمل کرو تاکہ مودودی کے صالحین کے ہاتھوں میں عنان حکومت آجائے اس کے بعد دوسرے حکموں پر عمل ہو گا۔

کیا یہ پہلے اور پیچھے شریعت کے ٹکڑے کرنے نہیں ہیں۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ شاید آپ اسلامی احکام اور شرعی حدود کا نفاذ ہی نہیں چاہتے۔

کیوں کہ نہ صالحین کی حکومت بنے گی اور نہ شریعت پوری کی پوری جاری ہو سکے گی۔ آپ اس طرح آئین آئین کہہ کر اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر اس طرح سیدھا نہ ہوا تو کسی محمد علی کی اقتدار میں اقتدار کی کرسی پر پہنچنے کے لیے بھولے بھالے تنخواہ دار مودودیوں کی مساعی وقف کریں گے۔ ورنہ امریکہ اور اس کے ایجنٹ تو آپ ہیں ہی۔

عبارت نمبر ۹ کا جواب!

آپ نے یہ کہا کہ صرف جائز و ناجائز کے فیصلے سے یہ بات طے نہیں ہوتی۔ بلکہ حکمت عملی کی رو سے دیکھنا ہو گا۔ یہی بات آپ نے عبارت نمبر ۱۲ میں بھی لکھی ہے۔

مودودی صاحب کی گمراہی کا سبب!

اسی حکمت عملی کے تصور، علمی گھمنڈ اور رسول کے نبض شناس ہونے کے خیال نے آپ کو صراط مستقیم سے بھٹکا دیا ہے۔ آپ ہر بات میں درایت اور حکمت عملی کو دخیل بناتے ہیں۔ حدیث کو جو محدثین کے ہاں بالکل صحیح ہو آپ اپنی درایت سے رد کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ آپ میں اور منکر حدیث پرویز میں کیا فرق ہے؟

وہ قرآن پاک کے پرانے منقول و متواتر معانی و مطالب کو مرکز ملت کی رائے سے (بدلنا چاہتے) ہیں اور آپ قرآن حدیث کے احکام میں حکمت عملی سے تبدیل و ترمیم کے قائل ہیں۔ اور پھر یہ بہتان سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر باندھتے ہیں کہ آپ نے بھی ان اصولوں کو جن کی تبلیغ آپ عمر بھر کرتے رہے آخری وقت حکمت عملی کے تحت تبدیل کر ڈالا[1]

إنا لله وإنا إليه راجعون

آپ کے اس دعوے کی وضاحت کر کے اس کا تفصیلی جواب اگرچہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اپنے رسالہ **میثاق** میں اور مولانا حکیم محمد صاحب اشرف اپنے رسالہ **المنبر** میں اور مولانا منظور احمد صاحب نعمانی اپنے رسالہ **الفرقان** لکھنؤ میں دے چکے ہیں۔

یہاں بھی وہی حکمت عملی کا بت آپ کے سامنے کھڑا ہے اور آپ جائز و ناجائز کے مسئلہ میں بھی پہلے اپنے اس بت سے استصواب کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ایک مسلمان کے لیے اتنا کافی ہے کہ یہ امر خدا تعالیٰ نے جائز یا ناجائز قرار دے دیا ہے۔ اس کے بعد کسی مسلمان کو مجال گفتگو نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۝

(یعنی جب اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول فیصلہ کر دیں تو پھر کسی مسلمان مرد یا عورت کے لیے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ ان کا بھی اختیار باقی رہے۔)

جب شریعت نے ایک حکم فرض کر دیا، سزائیں جاری کرنی لازم قرار دے دیں اور اس کی قوت بھی موجود ہے۔ تو پھر ان کو ٹالنا یا اس کے ٹالنے کے لیے یہ مسالہ مہیا کر کے ملحدوں کے ہاتھ میں دینا کہ پہلے معاشرہ درست کرو بعد میں یہ سزائیں جاری کرو کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔

عبارت نمبر ۱۰ کا جواب!

اس عبارت میں مودودی صاحب نے قرآن پاک کے بعض احکام ترک کرنے اور بعض کو نافذ کرنے کے خلاف ایک مثال دی ہے بالفاظ دیگر مرغی کی ایک ٹانگ۔ مودودی صاحب وہی راگ الاپ رہے ہیں۔ کہ ہو تو پوری شریعت ہو ورنہ تعزیرات اسلام جاری کرنا ظلم ہے۔

اس کی مثال آپ نے عبارت نمبر ۱۰ میں پڑھ لی ہے کہ ایک حکیم کا لکھا ہوا ایک نسخہ کسی اناڑی کو مل گیا۔ اس اناڑی نے اس نسخے کے ذریعے بیماروں کا علاج شروع کیا۔ نسخے کے بہت سے اچھے اجزا نکال دیئے۔ صرف سمیات (زہریلے اجزاء) رہنے دیے اب کوئی عقل مند پوچھتا ہے کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ وہ جواب میں کہتا ہے کہ یہ زہریلے اجزا ہی سہی لیکن لکھے ہوئے تو اسی نسخے ہیں۔

(باقی آئندہ)

---

[1] دیکھو رسالہ ترجمان القرآن اشاعت دسمبر ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۳۶

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7152
তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE

جمعیت علماء اسلام کا تحفظ اسلام فنڈ

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے ظالمانہ سامراجی نظام، اشتراکیت اور ماڈرن اسلام کے خلاف عملی جہاد اور پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کے لیے تحفظ اسلام فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور تمام اہل اسلام سے اپیل کی ہے کہ اسلام اور پاکستان کو امریکی برطانوی سامراج سوشلزم اور ہر طرح کی بے دینی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ معاونت کریں۔

جمعیت علماء اسلام کے دیگر رہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ:-

- جمعیت علماء اسلام کے دینی محاذ کو مالی لحاظ سے مضبوط و مستحکم بنانے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جمعیت علماء اسلام اس ملک میں اسلامی عادلانہ نظام کے نفاذ اور دینی سیاسی فتنوں کے مقابلہ میں سرگرم عمل ہے۔

ماضی میں دین و ملک کے خلاف جو سازشیں بھی ہوئی۔ جمعیت علماء اسلام نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور آج بھی علماء حق کی یہ سب سے بڑی تنظیم، اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کے نفاذ، برطانوی دور کی منحوس یادگار، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور عدالتی نظام کے خاتمہ، غیر اسلامی افکار و نظریات کا پرچار کرنے والوں اور صحابہ کرام رض وسلف صالحین رح کا راستہ چھوڑ کر قرآن و سنت کی من مانی تشریحات کرنے والوں کے مقابلہ اور غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور متوسط طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد وجہد کر رہی ہے۔

اس لیے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمعیت علماء اسلام کے اس محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

تحفظ اسلام فنڈ میں ایک، پانچ، دس، پچاس، ۱۰۰ روپے کی علیحدہ علیحدہ رسیدوں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے کسی بھی دفتر میں یہ چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اور اگر جمعیت علماء اسلام کے ذمہ دار عہدہ داران رسید بکیں حاصل کرنا چاہیں تو جمعیت کے مرکزی دفتر ملتان اور صوبائی دفتر لاہور سے حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعیۃ علماءِ اسلام کا
اِنتخابی نشان کھجور کا درخت

ایم ظریف بی اے دلّو خیلی

علمائے حق کون ہیں؟

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے حق کی نشانیاں تفصیل سے ذکر کی ہیں۔ احقر راقم الحروف ان نشانیوں کو رسالہ فضائل صدقات (حصہ دوم) مؤلفہ حضرت مولانا الحاج المحدث محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی سے اختصار کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔

(۱) پہلی نشانی یہ ہے کہ اپنے علم سے دنیا نہ کماتا ہو عالم کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ دنیا کی حقارت کا اس کے کمینہ پن کا اس کے مکدر ہونے کا اس کے جلد ختم ہو جانے کا اس کو احساس ہو آخرت کی عظمت اور اس کا ہمیشہ رہنا اس کی نعمتوں کی عمدگی کا احساس ہو۔ اور یہ بات اچھی طرح جانتا ہو کہ دنیا اور آخرت دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں

(۲) دوسری علامت یہ ہے کہ اس کے قول و فعل میں تعارض نہ ہو دوسروں کو تاخیر کا حکم کرے اور خود اس عمل نہ کرے۔

(۳) تیسری علامت یہ ہے کہ ایسے علوم میں مشغول ہو جو آخرت میں کام آنے والے ہوں نیک کاموں میں رغبت پیدا کرنے والے ہوں۔ ایسے علوم سے احتراز کرے جن کا آخرت میں کوئی نفع نہیں ہے یا کم نفع ہے۔

(۴) چوتھی نشانی یہ ہے کہ کھانے پینے کی اور لباس کی عمدگیوں کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ بلکہ ان چیزوں میں درمیانی رفتار اختیار کرتے اور بزرگوں کے طرز کو اختیار کرتے۔

(۵) پانچویں نشانی یہ ہے کہ سلاطین اور حکام سے دور رہیں بلا ضرورت ان کے پاس ہرگز نہ جائیں۔ بلکہ وہ خود بھی آئیں تو ملاقات بہت کم رکھیں

(۶) چھٹی علامت علمائے حق کی یہ ہے کہ فتویٰ صادر کر دینے میں جلدی نہ کریں۔ اور مسئلہ بتانے میں احتیاط کریں۔ حتی الوسع اگر کوئی دوسرا اہل ہو تو اس کا حوالہ کر دے۔

ابو حفص نیساپوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عالم وہ ہے کہ جو مسئلہ کے وقت اس سے خوف کرتا ہو کہ کل قیامت میں یہ جواب دہی کرنا پڑے گی کہ کہاں سے بتایا تھا۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین چار چیزوں سے بہت احتراز کرتے تھے،

امامت کرنے سے۔ وصی بننے سے (یعنی کسی کی وصیت میں مال وغیرہ تقسیم کرنے سے) امانت رکھنے سے۔ اور فتویٰ دینے سے۔

ابن حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے جلدی فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ وہ مسئلہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوتا تو سارے بدر والوں کو اکٹھا کر کے مشورہ کرتے۔

(۷) ساتویں علامت یہ ہے کہ اس کو باطنی علم یعنی سلوک کا اہتمام بہت زیادہ ہو اپنی اصلاح باطن اور اصلاح قلب میں بہت زیادہ کوشش کرنے والا ہو۔ کہ یہ علوم ظاہریہ میں بھی ترقی کا ذریعہ ہے۔

(۸) آٹھویں علامت یہ ہے کہ اس کا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ شانہٗ کے ساتھ بڑھا ہوا ہو۔ اور اس کا بہت زیادہ اہتمام اس کو ہو یقین ہی اصل راس المال ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یقین ہی پورا ایمان ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یقین کو سیکھو اور اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یقین والوں (جن میں علمائے حق۔ علماء ربانی۔ مشائخ کرام اور صوفیائے عظام ممتاز و بے نظیر ہیں) کے پاس اہتمام سے بیٹھو ان کا اتباع کرو۔ تاکہ اس کی برکت سے تم میں یقین کی پختگی پیدا ہو اس کہ حق شانہٗ کی قدرت کاملہ اور صفات کا ایسا یقین ہو جیسا کہ چاند اور سورج کے وجود کا وہ اس کا کامل یقین رکھتا ہو کہ ہر چیز کا کرنے والا صرف وہی ایک پاک ذات ہے اور یہ دنیا کے سارے اسباب اس کے ارادہ کے ساتھ مسخر ہیں جیسا کہ مارنے والے کے ہاتھ میں لکڑی کہ اس میں لکڑی کو کوئی شخص بھی دخیل نہیں سمجھتا۔ نیز وہ نیک کام کرنے پر ثواب کا ایسا یقین رکھتا ہو۔ جیسا کہ روٹی کھانے سے پیٹ بھرنا۔ اور برے پر عذاب کو ایسا ہی یقین سمجھتا ہو جیسا کہ سانپ کے کاٹنے سے زہر کا چڑھنا۔

(۹) علامت یہ ہے کہ اس کی ہر حرکت و سکون سے اللہ جل شانہٗ کا خوف ٹپکتا ہو۔

اس کی عظمت و جلال اور ہیبت کا اثر اس شخص کی ہر ادا سے ظاہر ہوتا ہو۔ اس کے لباس سے اس کی عادات سے اس کے بولنے سے، اس کے چپ رہنے سے، حتیٰ کہ ہر حرکت اور سکون سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے ہو۔ اس کی صورت دیکھنے سے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی یاد تازہ ہوتی ہو۔ سکون، وقار، مسکنت، تواضع اس کی طبیعت بن گیا ہو۔

(۱۰) دسویں نشانی علماء حق کی یہ ہے کہ اس کا زیادہ اہتمام ان مسائل سے ہو جو اعمال سے تعلق رکھتے ہیں، جائز ناجائز سے تعلق رکھتے ہیں۔ فلاں عمل کرنا ضروری یا فلاں عمل سے بچنا ضروری ہے۔

اس چیز سے فلاں عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسے علوم سے زیادہ بحث نہ کرتا ہو جو محض تفریعات اور تفریعات ہوں تاکہ لوگ اس کو محقق اور مجتہد سمجھیں حکیم اور فلاسفر سمجھیں۔

(۱۱) گیارہویں علامت علماء حق کی یہ کہ اپنے علوم میں بصیرت کے ساتھ نظر کرنے والا ہو محض لوگوں کی تقلید میں اور اتباع میں ان کا قائل نہ بن جائے۔ اصل اتباع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کا ہے اور اسی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اتباع ضروری ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو دیکھنے والے ہیں۔

(۱۲) بارھویں علامت علماء حق کی یہ ہے بدعات سے بہت شدت اور اہتمام سے بچنا ہے۔ کسی کام پر آدمیوں کی کثرت کا جمع ہو جانا کوئی معتبر چیز نہیں ہے۔

بلکہ اصل اتباع حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور یہ دیکھنا ضروری ہے کہ صحابہ کرام کا کیا معمول رہا ہے اور اس لیے ان حضرات کے معمولات اور احوال کا تتبع اور تلاش کرنا اور اس میں منہمک رہنا ضروری ہے۔

رسم پرچم کشائی

آج مورخہ ۱۱/۶ دفتر جمعیۃ علماء اسلام ممتاز آباد ملتان کا افتتاح اور پرچم کشائی کی تقریب زیر صدارت جناب مولانا مسعود احمد (کوٹ ادّو والے) قاری محمد حنیف اور مولانا عبدالشکور دین پوری امیدوار قومی اسمبلی تحصیل ملتان کے دست مبارک سے انجام پائی۔

اور ان حضرات نے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا جس میں ملتان سے قومی اسمبلی کے امیدوار جناب بابو فیروز دین انصاری صاحب اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب جالندھری نے شرکت فرمائی۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام برکت علی چوہدری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۴۶

شذرات

پاکستان کے مسلمان عوام اور جمعیۃ علماء اسلام

احمد حسین کمال

اس وقت جبکہ الیکشن کی مہم تیاری کے مختلف مراحل سے گزر کر آخری مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے، پاکستان کے مسلمان عوام کے سامنے ایک کڑی اور انوکھی آزمائش کی گھڑی آ گئی ہے۔ اور انہیں اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اپنے مستقبل کی تشکیل کی باگ ڈور کن ہاتھوں میں دینا پسند کرتے ہیں۔

ماضی کا ۲۳ سالہ تجربہ ان کے آگے ہیں اور ہر سیاسی چہرے کے خدوخال ان کے سامنے اجاگر ہو چکے ہیں۔ وہ (عوام) اس تجربہ کی روشنی میں اور سیاسی چہروں کے تمام خدوخال کو دیکھتے ہوئے آسانی کے ساتھ یہ تمیز کر سکتے ہیں کہ ان کا دوست اور بہی خواہ کون ہے؟

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی تاریخ عبرت ناکیوں کا ایک مرقع ہے پاکستان کی ۲۳ سالہ تاریخ نے اس مرقع میں مزید عبرت ناکیوں کا اضافہ کیا ہے اور اب مسلمان ملت کو تاریخ کا یہ دھارا تبدیل کرنا ہے۔ چنانچہ الیکشن کے اس مرحلہ پر پاکستان کے مسلمان عوام کا صحیح فیصلہ ہی اس دھارے کو موڑنے والا ثابت ہو سکتا ہے۔ ورنہ ایک بار پھر ہم عبرت کا نمونہ بن کر رہ جائیں گے اور شاید سے پہلے سے زیادہ سنگین نمونہ بنیں گے۔

اس وقت ہمارے گردوپیش مختلف طاقتیں اور مختلف رجحانات برسر عمل ہیں، اور ان سب کے سرے کسی نہ کسی واسطے سے دنیا کی سامراجی طاقتوں سے جا ملتے ہیں۔ وہ سامراجی طاقتیں جن کی نشوونما، اسلام دشمنی کے خمیر سے ہوئی ہے اور جو تیرہ سو سال سے مسلسل اس کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ دنیا سے مسلمانوں کا وجود مٹا دیں۔

پاکستان ان طاقتوں کے سیاسی، اقتصادی اور فوجی گھیرے میں آیا ہوا ہے اور پاکستان کے جاگیردار و سرمایہ دار طبقہ نے اپنے مفادات کے تحفظ اور اغراض کی تکمیل کے لئے سامراجی طاقتوں کے ساتھ پاکستان کی وابستگی کو لازمی بنا رکھا ہے۔

پاکستان کے عوام اگر آج صحیح اور حقیقی اسلام سے محروم ہیں، مغربی طاقتوں کے اقتصادی شکنجہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ملک کے انتظامی امور سے بے دخل ہیں۔ بھارت کے بدعزائم کا ہدف ہیں۔ اشتراکیت کے خطرہ کا شکار ہیں۔ اسرائیل کے خلاف عرب بھائیوں کی جدوجہد سے دور ہیں کشمیر کے مسلمانوں کو آزاد کرانے میں ابھی تک ناکام ہیں۔ بھارت میں رہ جانے والے کروڑوں مظلوم و بے بس مسلمانوں کی مدد کرنے سے قاصر ہیں اپنے ملک سے ظلم و استحصال کی قوتوں کو ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ملک کے اقتدار اور اس کے وسائل معیشت پر ایسا طبقہ قابض و متصرف چلا آ رہا ہے جو اپنے اجارہ دارانہ، جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ مفادات کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتا ہے کہ ملک کے

مالک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اسلامی قوانین کے راستے کی رکاوٹیں؟

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ

مولانا مفتی محمود کی معرکتہ الآراء تقریر

قال اللہ تبارک و تعالےٰ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ ۳ ۔ ۱۰۴

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (رواہ مسلم)

جناب صدر محترم ! حاضرین ، بزرگو ، دوستو ، اور عزیز بھائیو ! میں نے آپ کے سامنے اللہ تعالےٰ کی کلام میں سے ایک آیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پڑھی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت موجود تھی ۔ اور مسلمان یہ محسوس کر رہے تھے کہ معروف کی اشاعت بھلائی کا حکم دینا ، اور اچھی باتوں کی دعوت دینا ، برائیوں اور منکرات و خواہش کی روک تھام ہمارا فرض ہے اور اسے محسوس کر کے مسلمانوں نے اسے انجام دیا ، اس وقت تک امت مسلمہ کی حالت اچھی تھی ۔ جب اس فریضہ کو ترک کر دیا گیا اس وقت سے ہماری حالت بدتر ہوتی جا رہی ہے ۔ آج اس پُرفتن دور میں ہماری حالت کیا ہو گئی ہے ؟ فتنوں نے ہر طرف سے حملہ کر کے اسلام کو شکست دینے کے لئے ایک بھرپور حملہ کیا ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اس ملک میں جسے اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا تھا ، اس دور میں ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں اور ہم کیا کر رہے ہیں اس کے متعلق چند امور بیان کروں گا ۔

آپ جانتے ہیں کہ ہم نے اس ملک کو یہ کہہ کر حاصل کیا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ ۔ اور ہندوستان اور یو ، پی ۔ کلکتہ کے مسلمان جس مقدار میں بھی ہیں ، سب کے سب آپ کے ہمنوا تھے ۔ جب تک تمام مسلمانوں بیک وقت یہ نعرہ نہیں لگایا تھا ۔ اس وقت تک پاکستان حاصل نہیں ہوا ۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ یو ، پی اور کلکتہ والوں نے پاکستان زندہ باد کا نعرہ کیوں لگایا ۔ کیا انہیں یہ نظر نہیں آرہا تھا کہ ہم پاکستان بننے کے بعد — ہندوؤں ہی میں رہیں گے ؟ جب انہیں معلوم تھا کہ ہم ہندوؤں کے غلام بن کر رہیں گے ۔ باوجود اس کے کہ ان کا پاکستان زندہ باد کہنا کیا معنی رکھتا ہے ؟ حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ دیکھنے کے بعد انہوں نے ایثار کیا ۔ یعنی انہوں نے یہ خیال کیا کہ اگر کسی ذریعہ سے اسلام کے نام پر مسلمان حکومت قائم کر سکتے ہیں تو ہم یہ قربانیاں پیش کر سکتے ہیں ۔ پاکستان کے قیام میں اگر پانچ کروڑ کی قربانی نہ ہوتی تو کسی صورت میں بھی یہ ملک وجود میں نہ آتا ۔ ہم نے تو اسلام کے نام پر قربانیاں دی تھیں لیکن یہاں پر ایک دن بھی اسلامی قانون نافذ نہیں ہوا ۔ کیا وجہ ہے ؟ اگر یہ سارا ہندوستان کفرستان ہوتا ۔ اور ہم ان کے ساتھ اکٹھے ہوتے تو کیا یہ کشمیر کا مسئلہ ہوتا ، اور کیا یہ جنگ ہوتی ؟ ہمیں ڈوب جانا چاہیئے ۔ آج مسلمانوں کے آنسو بہہ رہے ہیں اور ان کے دلوں میں ناسور پیدا ہو گیا ہے ۔ میں کہتا ہوں اگر آج بھی اسلامی قانون نافذ کر دیئے جائیں تو ان کے دلوں کو خوش کیا جا سکتا ہے ۔ (باقی صفحہ ۱۳ پر)

نظام میں عوامی مفاد کی تبدیلیاں نہ آئیں اور اپنے مفادات کے تحفظ و بقاء کے لئے پاکستان کا تابعانہ رشتہ سامراجی طاقتوں سے جڑا رہے ۔

ظاہر ہے کہ الیکشن کے موقعہ پر اس طبقہ کی زبردست کوشش یہ رہے گی کہ کسی طرح اس کے معیشی مفادات برقرار رہیں اور اس مقصد کے لئے مذہب کے مقدس نام اور جمہوریت کے دل فریب نعروں سے رائے عامہ کو جتنا بھی گمراہ کیا جا سکے کر دیا جائے اور اس طرح ایسے امیدواروں کو کامیاب کرا لیا جائے ۔ جو آئندہ دستور سازی اور انتظامی تبدیلیوں کے موقع پر اس طبقہ کے دیرینہ مفادات کے تحفظ کی خدمت انجام دے سکیں ۔ اور آگے جا کر بھی مذہب اور جمہوریت کے نام پر عوام کو فریب میں مبتلا رکھ سکیں ۔

لیکن ۲۳ سال کے تلخ ترین تجربات نے پاکستان کے جمہور مسلمانوں کو اتنا باخبر کر دیا ہے کہ وہ محض نعرہ بازیوں اور بلند بانگ دعوؤں کے جھانسے میں نہیں آئیں گے ۔

ان کے سامنے اپنی منزل کا نقشہ بھی ہے ، اور انہیں اپنے موجودہ حالات کی سنگینیوں کا احساس بھی ہے وہ یقیناً معاش کے نام پر اسلام کو ہرگز خیرباد نہیں کہہ سکتے ۔ اسی طرح وہ اسلام کے نام پر اپنے سیاسی و معاشی حقوق پر سرمایہ داروں ، جاگیرداروں اور سامراج پسندوں کی اجارہ داری بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

مسلمان عوام اچھی طرح جان چکے ہیں کہ انگریز نے اپنے استبداد کے شکنجے میں انہیں جکڑے رکھنے کے لئے جو زنجیریں تیار کی تھیں ۔ وہ جاگیرداری ، سرمایہ داری نوکر شاہی اور جعلی مذہبی تحریکوں کی زنجیریں تھیں اور انگریز کی سیاسی حکمت عملی یہ تھی کہ مسلمان عوام کو علماء حق سے جو حریف پسند تھے دور تر کر دے ۔

لیکن اب انگریز کا یہ طلسم ٹوٹ چکا ہے ۔ جب ملت نے انگریز کے استبداد سے نجات حاصل کر لی ہے تو اسے سرمایہ داری ، جاگیرداری ، نوکر شاہی ، جدید سامراجیت اور خود ساختہ مذہبی تحریکوں کی زنجیروں میں بھی جکڑے انہیں رکھا جا سکتا ۔ مسلمان اپنے حقیقی رہنماؤں ، علماء حق کے قریب آ چکے ہیں ۔ وہ علماء کی رہنمائی میں ان تمام زنجیروں کو توڑ دیں گے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کامل اسلام کے سایہ میں اپنی ملی حیات نو کا آغاز کریں گے ۔ جس کے لئے پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام سرگرم عمل ہے ۔

آج جمعیۃ علماء اسلام ہی ملک میں وہ واحد جماعت ہے جس پر پاکستان کے مسلمان عوام کو کلی اعتماد ہے اور جمعیۃ کا تمام تر تعلق بھی براہ راست مسلمان عوام سے رہا ہے ۔

چنانچہ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں پہلی بار پاکستان کے مسلمان عوام جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم تلے اپنی گم گشتہ منزل ، اسلامی نظام کا سراغ پا کر اس حد تک پہنچنے کے لئے جادہ پیما ہو چکے ہیں ۔ اور انشاء اللہ یہ قافلہ جلد ہی اس منزل پر جا کر دم لے گا ۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

بقیہ — شذرات

ووٹ ڈالنے والوں کی ذمہ داری کا مرحلہ آپہنچا ہے

پاکستان کے پہلے ملک گیر عام انتخابات قوم کو کیا دیتے ہیں اور اس کے مستقبل کا کون سا رخ متعین کرتے ہیں۔ اب اس کا تمام تر انحصار رائے دہندگان کے ووٹوں پر آگیا ہے۔ اب یہ ذمہ داری ان رائے دہندگان پر آگئی ہے۔ جو ۷، دسمبر ۱۹۷۰ء کو اپنے پسندیدہ امیدوار کو ووٹ ڈالیں گے۔

پاکستان کی اسلامیت، پاکستان کی عوامیت، پاکستان کی حاکمیت، پاکستان کی وحدت غرضیکہ ہر بات کا دارومدار اب ووٹروں کے فیصلہ پر ہے کہ وہ کیسے امیدواروں کو منتخب کرتے ہیں۔

پاکستان کے واضح ترین مسائل چار ہیں۔

اولاً یہ کہ یہاں اسلام کے احکام پر مبنی دستور و نظام نافذ ہوتا ہے یا نہیں۔

ثانیاً یہ کہ یہاں سے غریبی اور امیری کا موجودہ بھیانک تفاوت ختم ہوتا ہے یا نہیں

ثالثاً یہ کہ یہاں پر عوام کی براہ راست حاکمیت قائم ہوتی ہے یا نہیں اور

رابعاً یہ کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی مغربی ملکوں کی وابستگی سے نجات حاصل کرکے مکمل آزادانہ ہوتی ہے یا نہیں۔

ان چاروں باتوں کا فیصلہ اب ووٹروں کی پسند اور شعور پر منحصر ہوگیا ہے۔

ووٹر اگر اکثریت کے ساتھ ایسے امیدواروں کو منتخب کرلیتے ہیں۔ جن کے پروگرام میں اسلامی احکام پر مشتمل دستور و نظام کا نفاذ، غریبی اور امیری کے موجودہ بھیانک فرق کا خاتمہ، عوام و جمہور کے براہ راست اقتدار کا قیام اور سامراجی و اشتراکی ملکوں کے ساتھ یک طرفہ وابستگی کی پالیسی سے آزاد خارجہ پالیسی شامل ہے تو بلاشبہ مستقبل کا پاکستان ایک مکمل اسلامی، عوامی، آزاد مثالی ریاست بن سکتا ہے اور مسائل کے موجودہ سنگین بحران سے نجات پا سکتا ہے۔

لیکن اگر ووٹروں نے فیصلہ میں ذرا سی بھی کوتاہی برتی اور وہ دولت مندوں، سامراج دوستوں، غیر اسلامی نظریات کے حامیوں اور خود ساختہ اسلام پسندوں کے نعروں، دعووں اور صرفِ دولت کی نمائشوں سے فریب کھا گئے، تو ایک اسلامی، عوامی آزاد مثالی پاکستان تو بہت دور کی بات ہوگی۔ عام سطح کے موجودہ مسائل کو حل کرنے کا بھی کوئی امکان باقی نہیں رہے گا۔

گذشتہ ۲۳ سال کی تمام دھاندلیاں، تمام فریب تمام ظلم، تمام بدعنوانیاں۔ تمام استحصال اور سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ دباؤ پہلے سے کہیں زیادہ شدید ہوجائیگا اور سامراج کی موجودہ گرفت ختم ہونے کے بجائے مضبوط تر ہوجائے گی۔

انتخابات کے غلط اور غیر مستحکم نتائج کی صورت میں یا تو مجبوراً ملک پر فوجی اقتدار برقرار رہے گا اور اگر موجودہ فوجی حکومت نے غلط انتخابی فیصلہ کو عوام کی پسند قرار دے کر اقتدار ان نمائندوں کو منتقل کردیا۔ جن کے ہاتھ پاکستان کی ۲۳ سالہ تاریخ کے خون سے رنگین ہیں اور بیرونی عناصر کے ساتھ جن کی وابستگیاں سب پر عیاں ہیں اور جن کے سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ مفادات قائم ہیں تو پھر پاکستان کے غریب عوام، کسانوں، مزدوروں، باضمیر دانشوروں اور اہل حق علماء کو ایک اور تاریک مستقبل کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور امریکی سامراج کی اقتصادی و سیاسی گرفت کے شدید تر ہو جانے کا انتظار کرنا چاہیئے۔

درحقیقت اس الیکشن میں عوام اپنا مستقبل متعین کرنے کا ووٹ ڈالنے جائیں گے۔ وہ امیدواروں سے زیادہ خود اپنے آپ کو ووٹ دینگے۔ اس ووٹ کے ذریعہ وہ اپنا مستقبل یا روشن بنائیں گے یا تاریک۔ اور یہ ووٹ یا تو ان کی موجودہ محرومیوں اور بے بسیوں کے خاتمہ کا باعث بنے گا یا ان کی محرومی اور بے بسی میں اضافہ کا موجب ثابت ہوگا۔

ہر بات ان کے سامنے نمایاں ہوچکی ہے۔ ہر دعویٰ کسوٹی پر پرکھا جا چکا ہے۔ تمام چہرے جانے پہچانے، ہر جماعت کا ماضی و حال ان کے سامنے موجود ہے۔ امیدواروں کی حیثیت ان کے روبرو ہے۔ ملک کا حقیقی مسئلہ بھی وہ خوب اچھی طرح جان چکے ہیں۔ یہ بات اب ڈھکی چھپی اور ابہام میں نہیں رہی ہے کہ جو امیدوار اور جماعتیں دولت کے بل پر انتخاب کا کھیل کھیل رہی ہیں وہ کبھی بھی ان کے مسائل کا حل نہیں کریں گی۔ ایسے امیدوار منتخب ہونے کے بعد ایک دن کے لئے بھی ان کے پاس نہیں بھٹکیں گے۔ نہ وہ عوام کا دین بنائیں گے اور نہ دنیا۔ صرف وہی امیدوار اور وہی جماعت عوام کے کام آسکتی ہے، ان کے دین اور دنیا کو سنبھال سکتی ہے جو غریب ہو اور غریبوں میں سے ہو۔

اس بنیادی حقیقت کو صرف جمعیۃ علماء اسلام نے اب تک پیش نظر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے ایسے امیدوار نامزد کئے ہیں جو غریب عوام میں سے ہیں غریبوں کے دکھ درد کو جاننے اور سمجھنے والے ہیں اور ہمیشہ غریبوں کے لئے کام کرتے رہے ہیں۔ جمعیۃ خود بھی سرمایہ داری اور جاگیرداری کی لعنت سے ہمیشہ پاک وصاف رہی ہے اور اس کے امیدوار بھی غریب اور اوسط درجہ کے آدمی ہیں۔ نیز وہ علم و عمل کے اعتبار سے دیندار ہیں۔ دین سے واقف ہیں اور دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کئے ہوئے ہیں۔

چنانچہ عوام کے لئے یہ فیصلہ کرنا اب دشوار نہیں رہا ہے کہ وہ اپنے مستقبل کی بہتری کے لئے کن امیدواروں اور کس جماعت کے امیدواروں کو ووٹ دیں۔

بہرحال اب انتخابات کی آخری ذمہ داری عوام کی صوابدید پر ہے۔ اسلام اور عوامی خوشحالی اور آزادی کی وہ شاہراہ بھی ان کے سامنے ہے۔ جس کی نشاندہی جمعیۃ علماء اسلام کر رہی ہے اور وہ پر پیچ گھاٹیاں بھی اب چھپی ہوئی نہیں رہی ہیں۔ جن کی طرف مختلف شکاری انہیں ہانک کرلے جانا چاہتے ہیں۔ ان دونوں میں پسند و انتخاب کا فیصلہ اب عوام کے ہاتھ میں اس ایک دن ۷، دسمبر اور اسی ایک لمحہ کے لئے آگیا ہے جب وہ بیلٹ پیپر (پرچی) پر اپنے پسندیدہ امیدوار اور اس کے نشان کھجور یا کوئی اور کے سامنے اپنی رائے و پسند کی مہر لگاتے ہیں۔ اس کے بعد پھر ان کے پاس شاید فریاد و شکوہ کا بھی موقعہ باقی نہیں رہے گا۔

آزاد کشمیر کے نئے صدر

آزاد کشمیر کے صدارتی انتخاب مکمل ہوگئے ہیں اور جیسی کہ توقع تھی، سردار عبدالقیوم خاں صاحب بھاری اکثریت کے ساتھ آزاد کشمیر کے صدر منتخب ہوگئے ہیں۔ سردار صاحب تحریک آزادیٔ کشمیر کے اولین مجاہدین میں سے ہیں۔ اور وہ اپنے اس مشن میں برابر سرگرم کار رہے ہیں اس مقصد کے لئے ان کی دوڑ دھوپ پاکستان کی ہر جماعت اور ہر حلقے تک سراہی گئی ہے اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کو فخر ہے کہ اس نے کشمیر کی آزادی کی مہم

کے سلسلہ میں سب سے پہلے سردار عبدالقیوم خاں کو اپنا اسٹیج پیش کر دیا تھا۔

مئی ۱۹۶۸ء میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے لاہور میں جو عظیم الشان سہ روزہ تاریخی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جس نے ایوبی آمریت کے سنگھاسن کو سب سے پہلے کاری ضرب لگائی تھی۔ اس کانفرنس کے اسٹیج پر سردار عبدالقیوم صاحب کو بھی یہ موقعہ دیا گیا تھا کہ وہ اپنے منصوبوں اور پروگرام کا باقاعدہ عوامی اعلان یہاں سے کر دیں۔ اور اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا اسٹیج ان کے لئے ہمیشہ کھلا رہا۔ اور عوام میں ان کے مقاصد و پروگرام کی پذیرائی ہوتی رہی۔

سردار عبدالقیوم خاں اب آزاد کشمیر کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ آزاد کشمیر کی ترقی اور وادی کشمیر کی آزادی کے لئے وہ جو بھی صحیح قدم اٹھائیں گے جمعیۃ علماء اسلام کی بھرپور حمایت و اعانت انہیں حاصل رہے گی۔

پاکستان اس وقت جن نازک ترین سیاسی حالات سے گذر رہا ہے۔ اس کے اثرات سے آزاد کشمیر اور وادی کشمیر کی آزادی کی مہم خالی نہیں رہ سکتی۔ آزاد کشمیر کا بقاء اور وادی کی آزادی کی مہم کا اجراء پاکستان کے سیاسی حالات کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر آزاد کشمیر کی آئندہ حکومت کی پالیسیاں متعین ہونا ضروری ہے

پاکستان کے موجودہ انتخابات میں جیسی کہ توقع ہے۔ اگر جمعیۃ علماء اسلام کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو کشمیر کی آزادی اور اس کے لئے پورے پاکستان میں جہاد کی تیاری جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام و منشور کا جزء ہے۔

سردار صاحب نے اب تک کشمیر کی آزادی سے متعلق اپنے جن خیالات و پالیسیوں کا اظہار کیا ہے۔ ان کی مناسبت سے پاکستان میں وہ تبدیلیاں ضروری ہیں۔ جو جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام میں بتائی گئی ہیں۔

پاکستان میں صحیح اسلامی نظام کا قیام اور سماجی واقتصادی دوائر میں برادرانہ اخوت کا ماحول ایک ایسی متحدہ مسلمان پاکستانی ملت کی تشکیل کر سکتا ہے جو اپنے آزاد کشمیر کے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر نہ صرف وادی کشمیر کے مسلمانوں کو آزاد کر سکتی ہے، بلکہ بھارت کے ۶ کروڑ مظلوم مسلمانوں کی باعزت زندگی بسر کرنے کی ضمانت حاصل کر سکتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے یہ ہی مقصود اور منزل ہے۔

اور آزاد کشمیر کے نئے صدر اور نئی حکومت کو بھی اسی رخ پر اپنے اقدامات کی ابتدا کرنی چاہیئے۔

ہم سردار صاحب کو ان کے صدر منتخب ہونے پر بہترین توقعات کے ساتھ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں پورے کشمیر کو آزاد کرانے کا سامان عطا فرمائے۔

کراچی ایرپورٹ کا المناک سانحہ اور بعض امکانی خطرات

کراچی ایرپورٹ پر جو المناک سانحہ پیش آیا ہے جس کے نتیجہ میں پولینڈ کے وزیر خارجہ اور چند پاکستانی ہلاکت کے آغوش میں چلے گئے اور پولینڈ کے صدر اور روس کے سفیر بال بال بچے۔ اس کے بارے میں کسی قسم کا اظہار رائے اب اس تحقیقات کے نتائج کے سامنے آنے پر ہی کیا جا سکے گا۔ جسے پاکستان کے سب سے سینئر چیف جسٹس مکمل کریں گے۔ اس مرحلہ پر کسی قسم کی بھی قیاس آرائی، ملک کے لئے زبردست نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

لیکن اس سانحہ کے بعد حکومت اور عوام دونو کو ہی ان خطرات سے باخبر ہو جانا چاہیئے۔ جن کا ہدف پاکستان بن سکتا ہے۔

خدا کرے کہ یہ واقعہ ایک شخص کے پاگل پن کا ہی نتیجہ ثابت ہو۔ اور اس امر کو پولینڈ کی حکومت، عوام اور باہر کی دنیا پر شواہد کے ساتھ واضح کیا جا سکے۔ تاہم امکانی خطرات کی طرف سے بے پرواہ ہو کر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔

اس حقیقت کو پس پشت نہیں ڈال دینا چاہیئے کہ گذشتہ ۲۳ سال کے سیاسی عدم استحکام اور عوامی طاقتوں کے مغلوب رہنے سے جن بیرونی سامراجی عناصر اور ان کے آلۂ کار اندرونی مفاد پرست عنصر نے اپنے گہرے اور عریض و وسیع مفادات کے جو جال پاکستان بھر میں پھیلا رکھے ہیں وہ موجودہ انتخابات کا عوامی رخ موڑنے کے لئے اور عوامی اقتصادی تبدیلیوں کے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لئے بدترین حربے سے کام لینے سے نہیں چوکیں گے۔ حتیٰ کہ محض اپنے مفادات و مرتبوں کے تحفظ کے لئے وہ ملک وملت کو بھی داؤ پر لگا سکتے ہیں۔ ماضی کی تاریخ ان مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اگر میر جعفر و قاسم بنگال کی اسلامی حکومت کو اور میر صادق دکن کی مسلمان سلطنت کو اپنے مفادات کے لئے انگریز کے ہاتھ فروخت کر سکتے ہیں اور برصغیر سے مسلمان اور حکومت کے ہزار سالہ نشان کو مٹا سکتے ہیں تو عہد حاضر کے جعفر قاسم وصادق بھی یہ سب کچھ انجام دے سکتے ہیں، اور جس طرح ان جعفروں، قاسموں اور صادقوں نے اپنے قومی غداری کے جرم کی پردہ پوشی کے لئے بڑی بڑی مسجدیں، خانقاہیں اور مدارس تعمیر کئے۔ اسی طرح آج جعفر، قاسم، صادق بھی اسلام کے مقدس نام کی آڑ لیکر مسلمان عوام کو دھوکہ دینے کی سعی کر سکتے ہیں۔

بعض یہ سانحہ ان خطرات سے خبردار رہنے کی ایک دردناک تنبیہ ہے، جسے نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے

یہ بات بڑی غنیمت ہے کہ پولینڈ اور دوسرے سوشلسٹ ممالک نے اس حادثہ کی کربناک تلخی کے باوجود پاکستان کے متعلق کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہیں کیا جبکہ سامراجی ملکوں بالخصوص امریکہ وبرطانیہ کے اخبارات نے اسے خطرناک حد تک اچھالا اور نمایاں کیا۔ حتیٰ کہ بی بی سی لنڈن نے سب سے پہلے یہ خبر نشر کی اور بار بار نشر کی کہ ملزم ڈرائیور نے اس مجرمانہ کارنامہ کے فوراً بعد کمیونزم مردہ باد اور اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے اور اپنی مجرمانہ کامیابی کا اعلان کیا۔ اس قسم کی تشہیر سے یقیناً ان سامراجی طاقتوں کا منشاء یہ تھا کہ پولینڈ اور سوشلسٹ ممالک اس پر پاکستان کے خلاف ناگواری کا اظہار کریں اور سخت رویہ اختیار کریں، تاکہ پاکستان موجودہ حالات میں اپنے تحفظ کی خاطر امریکی برطانوی بلاک کے بالکل قریب آ جائے۔

خود یہ حادثہ کسی سازش کا نتیجہ تھا یا نہیں، اس کا فیصلہ تو تحقیقاتی کمشن کرے گا۔ لیکن اس سانحہ سے پیدا ہونے والے ردعمل کے لئے سامراجی طاقتوں نے نئی سازش کا آغاز ضرور کر دیا ہے۔ اور وہ اسے مختلف زاویوں سے پاکستان اور سوشلسٹ ملکوں کے موجودہ پراعتماد باہمی تعلقات میں رخنہ ڈالنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

اس سانحہ سے رونما ہونیوالے امکانی خطرات میں سرفہرست اس خطرہ کا ہی اندیشہ ہے۔ جسے فی الحال پولینڈ، روس وغیرہ سوشلسٹ ملکوں کے قابل تعریف تحمل پسندانہ رویہ نے ابھرنے سے روک رکھا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں ارتکازِ زر کے خاتمہ کے لئے زکوٰۃ اور عشر کا نظام نافذ کرے گی

اسلام میں ملک کو درپیش اقتصادی سیاسی مسائل کا قابل عمل حل موجود ہے

جمعیۃ علماء اسلام صرف اسلامی اقدار کے احیاء کے لئے انتخابات میں حصہ لے رہی ہے

صوبوں کو انتظامی معاملات میں زیادہ سے زیادہ خود مختاری ملنی چاہیئے

انگریزی کی بجائے عربی کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے

بیرونی جارحیت کے مقابلہ کے لئے مضبوط مرکز ناگزیر ہے

سوال۔ صوبہ سرحد کا نام کیا رکھنا چاہیئے۔ دفتری زبان اور ذریعہ تعلیم کیا ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ سرحد حقیقت میں کوئی نام نہیں ہے اسے بدلنے کی ضرورت ہے۔ اور اس سلسلہ میں عوام کی رائے معلوم کرنا ضروری ہے۔ ویسے تو آسان طریقہ یہ ہے کہ آئندہ انتخابات کے بعد جو آئین ساز اسمبلی بنے۔ اسے اس سلسلہ میں مکمل اختیارات دے دینے چاہئیں۔ وہ جو نام بھی چاہے تجویز کر کے رکھ دے۔ کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔ جہاں تک دفتری زبان اور ذریعہ تعلیم کا تعلق ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس بات کی قائل ہے کہ پاکستان میں اردو کو پہلی حیثیت اور علاقائی زبانوں کو ثانوی حیثیت دی جانی چاہیئے۔ اردو کو جو مسلمانوں کی زبان ہے اور جس میں وسیع علمی ذخیرہ موجود ہے۔ کل پاکستان بنیاد پر سرکاری زبان کی حیثیت ملنی چاہیئے۔ اور ملکی سطح پر اسے سرکاری زبان بھی ہونا چاہیئے۔ دارالعلوم دیوبند تک میں جو ہماری مادری علمی ہے اور دنیا کی عظیم مذہبی درسگاہ ہے اردو ہی ذریعہ تعلیم ہے۔ دیوبند میں ہر خطہ کے مسلمان علم کے حصول کے لئے آتے ہیں۔ اور تاشقند سے لے کر الجزائر تک دیوبند کی وجہ سے اردو بین الاقوامی زبان بن چکی ہے۔ اسے دنیا کی تیسری سب سے بڑی زبان ہونے کا فخر حاصل ہے۔ ہمیں اس زبان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنی چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ضروری ہے کہ علاقائی زبانوں کو بھی ان کا جائز مقام دیا جائے۔ جمیعۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ سرحد میں میٹرک تک ذریعہ تعلیم پشتو ہونا چاہیئے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی سطح پر اردو ذریعہ تعلیم ہونا چاہیئے۔ ان دفاتر میں جن کا تعلق صوبہ سرحد کے معاملات تک ہو، دفتری زبان پشتو اور جن دفاتر کا تعلق دوسرے صوبوں یا مرکز سے ہو، ان میں دفتری زبان اردو ہونی چاہیئے۔ مادری زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت دینے سے نوجوانوں اور بچوں کو علم و ہنر میں مہارت حاصل کرنے میں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اور اس طرح ملک و قوم نوجوانوں کی صلاحیتوں سے پوری طرح استفادہ کر سکے گی۔ جمعیۃ یہ بھی چاہتی ہے کہ عالم اسلام کو قریب تر لانے کے لئے تمام اسلامی ممالک میں عربی زبان کو فروغ دیا جائے۔ اور انگریزی کی بجائے عربی کو بین الاقوامی زبان کی حیثیت سے اپنایا جائے۔

سوال:۔ صوبہ سرحد کو صوبائی خود مختاری کس حد تک ملنی چاہیئے؟

جواب:۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں شرعی نظام کے نفاذ کے لئے سرگرم عمل ہے اور وہ اسلام کو تمام مسائل کا حل تصور کرتی ہے۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اسلام نے ایک واضح نظام حکومت اور نظام معیشت پیش کیا ہے۔ جس کے تحت مرکز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط ہونا چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ صوبوں کو بھی اس حد تک خود مختار ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے معاملات خوش اسلوبی سے چلا سکیں اور مرکز کے ساتھ مضبوط رابطہ رکھیں۔ غیر مبہم الفاظ میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ مرکز کے پاس دفاع، امور خارجہ، مواصلات اور کرنسی کے محکمے رہنے چاہئیں۔ آمدنی کے دو بڑے وسائل اور عشر کی وصولی کا کام بھی مرکز کی تحویل میں ہونا

چاہیئے۔ مرکز زکوٰۃ اور عشر کی وصولی کے بعد اسے صوبوں کو ان کی ضرورت اور اہمیت کے مطابق تقسیم کرسکتا ہے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے تمام حصوں میں بسنے والے باشندوں کو بحیثیت مسلمان ایک دوسرے کا بھائی سمجھتی ہے۔ اور بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کی ترقی و خوشحالی کے لئے قربانی دیں۔ ہم کچھ علاقوں کو زیادہ ترقی یافتہ اور کچھ کو پسماندہ نہیں دیکھنا چاہتے۔ اسلامی آئین کے نفاذ کے بعد جب آمدنی کے تمام تر وسائل مرکز کے پاس ہوں گے تو مرکز کا فرض ہوگا کہ وہ پہلے پسماندہ علاقوں کی ترقی پر زیادہ توجہ دے۔ اور جب تمام علاقے یکساں طور پر ترقی یافتہ ہوجائیں تو پھر تمام صوبوں کو انتظامی معاملات میں خود مختار دیکھنے کے حامی ہیں۔ کیونکہ مفاد عامہ کا تقاضا یہ ہے کہ عوام کو پیش آنے والے مسائل موقعہ پر ہی حل کئے جائیں۔ بعض سیاسی جماعتوں کا موقف ہے کہ مرکز کو اپنی ضروریات کے لئے ٹیکس لگانے کے اختیارات دینے چاہئیں۔ ہمیں ٹیکس لگانے کے طریق کار سے اختلاف ہے ہم تو زکوٰۃ اور عشر کے اسلامی نظام کو پھر سے رائج کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے بعد ٹیکس لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ سال ۱۹۶۹ء میں پاکستان میں لوگوں کا سرمایہ انہتر ہزار کروڑ روپے تھا۔ اگر اس میں سے زکوٰۃ وصول کی جاتی۔ تو حکومت کو تقریباً اٹھارہ سو کروڑ روپے کی آمدنی ہوتی۔ جو ہماری آمدنی کے بجٹ سے سو چند زیادہ ہے۔ چنانچہ جب اسلامی حکومت کے قیام کے بعد زکوٰۃ کی وصولی شروع ہوگی۔ تو پاکستان کی آمدنی اربوں تک پہنچ جائے گی جس سے ہمارے ملک کی تمام ضرورتیں پوری ہوسکیں گی اور پاکستان کے کسی بھی علاقے میں نہ کوئی بھوکا رہے گا نہ ننگا ہوگا اور نہ ہی بے گھر ہوگا۔ جب ہر صوبے کے عوام کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں گی۔ معاشرہ کی بنیاد پھر اخوت اور محبت پر استوار ہوں گی تو پھر نہ تو کسی صوبے کا دوسرے صوبے سے اختلاف ہوگا۔ اور نہ مرکز اور صوبوں میں کسی قسم کا تنازعہ سر اٹھائے گا۔ امیر اور غریب کے درمیان فرق بھی ختم ہوجائے گا۔

جمعیت علماء اسلام نے نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کی بقاء اور تحفظ کے لئے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اس عرصہ میں ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی فلاحی مملکت بنا سکیں۔ لوگوں میں نفرت و حقارت کے جذبات ختم کردیں اور مذہب کو اس حد تک بالادستی دلادیں کہ پھر کبھی اس ملک میں اسلام کے سوا کسی اور نظریہ کو چاہنے والے پیدا نہ ہوں اور نہ پاکستان کے استحکام سالمیت اور اتحاد کو کوئی خطرہ پیش آسکے۔ جب اس ملک میں اسلامی نظام آئے گا تو دنیا دیکھے گی۔ کہ پاکستان مختصر سی مدت میں کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے اور پھر اس وقت صوبوں اور مرکز کے اختیارات کی تقسیم کے بارے میں کوئی واویلا نہیں ہوگا۔

سوال:۔ صوبہ سرحد کی سالانہ آمدنی اخراجات کے مقابلے میں کم ہے۔ اس کمی کو کس طرح پورا کیا جاسکتا ہے ون یونٹ کے خاتمے کے بعد اب اس علاقے کے فنی ماہرین یا ڈاکٹروں، انجینیروں وغیرہ اور تعلیم یافتہ افراد کو ہمیں روزگار فراہم کرنا پڑے گا۔ کیا ہم ایسا کرنے کے قابل ہوسکیں گے؟

جواب:۔ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ ملک میں شرعی نظام کا نفاذ ہی ہمارے تمام مسائل کا حل ہے شرعی نظام کے نفاذ کے بعد آمدن اور خرچ دونوں پر کنٹرول ممکن ہوسکے گا۔ ایک طرف آمدنی کے وسائل بڑھا کر لوگوں کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جاسکیں گی۔ دوسری جانب سرکاری افسروں کی جاہ و حشمت پر خرچ ہونیوالی رقوم کو بچا کر عوام کی بہبود کے لئے استعمال کیا جائیگا بڑی بڑی تنخواہیں، لمبی لمبی گاڑیاں۔ ایرکنڈیشنڈ دفاتر ختم ہوجائیں گے۔ اور نظام حکومت اہل، دیانتدار، سادگی پسند اور مخلص مسلمانوں کے ہاتھ میں ہوگا۔

اسی طرح جب وسائل آمدنی میں اضافہ ہوگا، تو زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے ہنرمند لوگوں کی ضرورت پڑے گی۔ آبپاشی کے لئے ڈیم، مواصلات کے لئے بہتر سڑکیں، پل اور مفت طبی سہولتوں کی فراہمی کے لئے ہسپتال قائم کئے جائیں گے اور اس صورت میں بیروزگاری ختم ہوجائے گی۔ اور اگر کوئی بیروزگار ہوا بھی تو حکومت اس کی ایک حد تک ضروریات پوری کرنے کی پابند ہوگی۔

سوال:۔ نیم خود مختار اور خود مختار اداروں کی آمدنی اور اخراجات میں صوبہ سرحد کے حصے کی حد کس طرح مقرر کی جائے گی؟

جواب:۔ جو ادارے ناقابل تقسیم ہیں انہیں مرکز کی تحویل میں رہنا چاہیئے اور مرکزی حکومت کو مالیات کی تقسیم عادلانہ طریقے سے کرنی چاہیئے۔ جو خود مختار یا نیم خود مختار ادارے قابل تقسیم ہوں۔ انہیں عوام کی سہولت کے پیش نظر تقسیم کردینا چاہیئے۔

سوال:۔ صوبہ سرحد کی صنعتی زرعی اور تجارتی اور نجی سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جانے چاہئیں۔

جواب:۔ اسلام نجی سرمایہ کاری کے فروغ کا حامی ہے۔ اس مقصد کے لئے سرمایہ کاروں کو جائز حد تک سہولتیں دی جانی چاہئیں۔ صنعتی، زرعی اور تجارتی ترقی سرمایہ کاری کے فروغ کے ذریعے ہی ممکن ہے ہم اگر برسر اقتدار آئے تو حکومت کے تمام وسائل کو بہتر طور پر استعمال کریں گے۔ اور اس صوبے کے معدنی ذخائر آبی اور برقی وسائل اور جنگلات کی دولت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے گا۔

سوال:۔ وہ کون سے ذرائع ہیں جنہیں اختیار کرکے صوبہ سرحد کا انتظامی ڈھانچہ عوام کے لئے زیادہ سہولت بخش بن سکتا ہے اور سرکاری اخراجات میں بھی کمی ہوسکتی ہے؟

جواب:۔ وہ ذریعہ صرف اور صرف شرعی نظام ہے۔ جس سے عوام کو بھی سہولت مل سکتی ہے اور اخراجات بھی کم ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ شریعت کسی کو تعیش اور فضول خرچی کی اجازت نہیں دیتی بلکہ اسلام میں اصراف زر کو پسند نہیں کیا گیا ہے۔ اخراجات میں کمی کے لئے بھی ہمیں اسلام کے اصولوں کو اپنانا ہوگا۔

سوال:۔ سوات، دیر اور چترال کے اضلاع میں پاکستانی قوانین نافذ کئے جانے چاہئیں یا نہیں؟ یا آپ کے نزدیک کوئی اور قابل عمل تجویز ہے۔

جواب:۔ میں نے حال ہی میں ان تینوں اضلاع کا دورہ کیا ہے۔ دیر اور چترال بہت پسماندہ ہیں۔ اور اس کی بنیادی وجہ ان علاقوں میں ناانصافی پر مبنی قوانین کا نفاذ تھا۔ چترال سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ جہاں کے عوام صلح پسند اور انتہائی مذہب دوست لوگ ہیں۔ وہاں کے علماء بھی باوقار اور معتمد ہیں۔ وہاں اس وقت اکثر پرانے قوانین نافذ ہیں۔ ان قوانین کی رو سے "مہتر" اور ان کے خاندان سرسبز علاقوں پر قابض ہیں اور انہوں نے لوگوں کی جائدادیں غصب کر رکھی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ چترال میں فی الفور پاکستان کے انتظامی قوانین کا نفاذ کیا جائے۔ اور جو شرعی قوانین اور شرعی عدالتیں قائم ہیں انہیں برقرار رکھا جائے۔

دیر میں بھی اس وقت عوام گوناگوں مشکلات سے دوچار ہیں۔ گزشتہ نوابی دور میں لوگوں کی سہولتوں کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ عوام بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ یہاں بھی شرعی عدالتیں قائم ہیں انہیں برقرار رکھا جائے اور زیادہ مضبوط بنایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ انتظامی قوانین بھی نافذ کئے جائیں سوات

میں سابق والئی سوات نے عوام کے لئے کافی مفید کام کئے ہیں۔ لیکن وہاں کے خوانین نے ظالمانہ طور طریقے اپنا رکھے ہیں۔ عوام کی سہولت اور بہبود کے لئے ان اضلاع میں پاکستان کے قوانین نافذ کئے جائیں۔ عوام کو ظالموں سے چھٹکارا دلایا جائے اور دینی درسگاہوں کو زیادہ فعال اور موثر بنانے کے لئے زیادہ فنڈ مہیا کئے جائیں۔ اس کے علاوہ اگر عدالت عالیہ کا دائرہ چترال دیر اور سوات تک بڑھایا جائے تو عوام کو انصاف حاصل کرنے میں کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

سوال :- صوبہ سرحد میں رہائشی مسئلے کو حل کرنے کے لئے آپ کی جماعت کیا پروگرام رکھتی ہے؟

جواب :- ہم ملک میں شرعی نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ جب شرعی نظام قائم ہوگیا تو ملک کا ایک بھی باشندہ بے گھر نہیں رہے گا۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ایک کارپوریشن قائم کرے۔ جس کے تحت مناسب قیمت پر زمین حاصل کی جائے گی۔ اور اسی زمین پر کارپوریشن سرکاری خرچ سے مکانات تعمیر کرے گی۔ اور بے گھر لوگوں کو جہاں وہ آباد ہونا پسند کریں گے مفت مکان مہیا کرے گی۔ کیونکہ اسلامی حکومت کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لوگوں کو رہائش کی سہولتیں مہیا کرے اور ان کی رہائشی ضروریات کو ہر صورت میں پورا کرے۔

سوال :- قبائلی علاقے مرکز کی تحویل میں رہنے چاہئیں صوبے کے ساتھ شامل ہوں یا اضلاع میں بدل دیئے جائیں

حکومت برطانیہ نے ایک گہری سازش کے تحت پٹھانوں کے اتحاد کو ختم کرنے اور ان پر بالادستی برقرار رکھنے کے لئے قبائلی باشندوں کو صوبہ سرحد سے علیحدہ کرکے ان کے علاقوں کو خاص حیثیت دے دی تھی اور ایجنسیاں قائم کردی تھیں۔ یہ ایجنسیاں بدستور قائم ہیں۔ جو قبائلی باشندوں کے لئے بے حد ضرررساں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ پولیٹیکل حکام نے جو بادشاہت قائم کر رکھی ہے اور جو جرگہ سسٹم قائم ہے۔ اسے کلی طور پر ختم کیا جائے اور قبائلی علاقوں کو فی الفور پاکستان کے ساتھ ضم کر دیا جائے۔ اور ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب ملک میں شرعی نظام قائم ہو۔ ہم حکومت پاکستان کے اس فیصلے کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے جس کے تحت اس نے صرف قبائلی ملکوں کو ووٹ کا حق دیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام قبائلی باشندوں کو ووٹ کا حق دیا جائے۔ اس سلسلے میں ہم نے شمالی اور جنوبی وزیرستان میں ایک تحریک بھی شروع کر رکھی ہے۔ جو یقیناً کامیاب ہوگی۔ اور اگر عوام کو اپنے ووٹ استعمال کرنے کا حق نہ دیا گیا، تو اس کے نتائج خوشگوار برآمد نہیں ہوں گے اور عوام بدستور محرومیوں کا شکار رہیں گے۔ اس لئے کہ خوانین ان کے مفادات کی بہتر طور پر حفاظت نہیں کریں گے۔ جن خوانین کا اب عوام پر تسلط ہے اور اگر وہی اسمبلیوں کے ارکان منتخب ہوگئے تو ظاہر ہے کہ وہ غریب عوام کے مفادات کے لئے کچھ نہیں کریں گے۔

سوال :- صوبہ سرحد میں خوشگوار سیاسی ماحول برقرار رکھنے اور انتخابات پر امن فضا میں کرانے کے لئے کیا اقدامات ہونے چاہئیں؟

جواب :- خوشگوار سیاسی ماحول برقرار رکھنے کی ذمہ داری تنہا حکومت پر عائد نہیں ہوتی۔ تمام سیاسی جماعتوں کو اس مقصد کے لئے بھرپور تعاون کرنا چاہیئے ہر جماعت کا فرض ہے کہ وہ نہایت دیانتداری اور وقار کے ساتھ عام جلسوں میں اپنا پروگرام اور منشور پیش کرے اور سیاسی سٹیج کو ایک دوسرے پر ذاتی حملے دشنام طرازی اور گمراہ کن الزامات لگانے کے لئے استعمال نہ کرے۔ اس سلسلے میں خاص طور پر شرعی حدود کا خیال رکھا جائے۔ اور ہمارے مذہب نے تنقید کے لئے جو حدود متعین کی ہیں ان پر پوری طرح عمل کیا جائے۔

پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ آئین سازی ہے۔ تقریباً تمام بیرونی طاقتیں جن میں امریکہ، روس، چین اور بھارت پیش پیش ہیں چاہتی ہیں کہ پاکستان کا نیا آئین کسی بھی صورت میں اسلامی نہ ہو۔ ان ملکوں کا مشترکہ مفاد اسی میں ہے کہ پاکستان ایک سیکولر سٹیٹ ہو۔ اور اس کا آئین بھی مذہب کی بنیاد پر نہ بنے۔ یہ صورت حال دراصل پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ ہم سب کا یہ نصب العین ہونا چاہیئے کہ ہم پاکستان میں قرآن و سنت پر مبنی شرعی نظام نافذ کرنے کے لئے ہر ممکن قربانی دیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پر مختلف اطراف سے الزام لگایا جاتا ہے کہ ہمارا لب و لہجہ عموماً سخت ہوتا ہے۔ اور ہم رواداری کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ یہ ایک غلط الزام ہے۔ ہم اپنے اسٹیج سے اگر کسی سیاسی جماعت پر کوئی تنقید کرتے ہیں تو اس کا ٹھوس ثبوت بھی پیش کرتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم لوگوں کو اسلام کی روح سے روشناس کرائیں۔ جو لوگ مذہب کو اپنے رنگ میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔ یا لوگوں کے عقائد کو متزلزل کرنے میں کوشاں ہیں ان کے عزائم کو بے نقاب کرنا بھی ہمارا دینی فرض ہے۔ ہم انسان کے بنائے ہوئے ہر قانون کی چاہے وہ سوشلزم ہو یا کیپٹلزم مخالفت کریں گے کیونکہ اللہ کے بنائے ہوئے قانون کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اسلام کے دفاع کے لئے ہم جو زبان استعمال کرتے ہیں وہ شائستہ ہوتی ہے۔ اس پر اعتراض نامناسب ہے۔ چونکہ سچی بات ہمیشہ تلخ ہوتی ہے۔ اس لئے مخالفین سچی اور حقائق پر مبنی باتیں سننا گوارہ نہیں کرتے۔ اور ہم پر ناشائستہ تقریریں یا گفتگو کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔ حالانکہ ہزاروں افراد کے جلسوں میں ناشائستہ یا اخلاق سے بعید باتیں کرنے کی کوئی ہمت کر ہی نہیں سکتا ہے۔ چہ جائیکہ کسی عالم دین سے یہ توقع رکھی جائے کہ وہ اخلاقی حدود سے تجاوز کریگا۔

سوال :- کہا جاتا ہے کہ اس علاقے کے لوگوں کا کروڑوں روپیہ ملکی بنکوں میں جمع ہے۔ اس سرمائے کو اس علاقے کی بہبود اور ترقی کے لئے کس طرح خرچ کیا جانا چاہیئے۔

جواب :- ہم بینکاری کے موجودہ سودی نظام کو حرام تصور کرتے ہیں۔ اگر ہماری خواہش کے مطابق ملک میں شرعی نظام نافذ ہوگیا۔ تو بنک ختم ہو جائیں گے، اور سرمایہ تجارتی صنعتی اور زرعی ترقی پر خرچ ہوگا۔

سوال :- اس علاقے میں مقیم مہاجرین اور دوسرے صوبوں کے عوام کے کیا حقوق ہونے چاہئیں؟ مغربی پاکستان کے نئے صوبوں کے تعلقات کی آئندہ نوعیت کیا ہوگی؟

جواب :- مہاجرین اور مقامی باشندوں کو اب ایک دوسرے کو مہاجر یا مقامی کہنے سے گریز کرنا چاہیئے ہم سب کو یہ بات پوری طرح ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ ہم اسی دھرتی کے حقیقی باشندے ہیں۔ ہم میں کوئی امتیاز نہیں ہے اور ہمارے حقوق میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جہاں تک دوسرے صوبوں کے عوام کے حقوق کا تعلق ہے۔ اگر وہ لوگ مستقل طور پر یہاں آباد ہیں ان کے اور یہاں کے لوگوں کے حقوق میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ مغربی پاکستان کے صوبوں کے تعلقات کے بارے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ صوبے پاکستان کا جزو لاینفک ہیں، اور انہیں زندہ رہنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ بہتر تعلقات رکھنے ہوں گے۔ جہاں تک مہاجرین کا تعلق ہے وہ بہتر سلوک کے مستحق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے قیام پاکستان کے لئے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ گھر بار چھوڑا ہے لیکن اب مہاجرین کو خود اس معاشرہ میں اس طرح بس جانا چاہیئے جیسے وہ یہیں کے رہنے والے ہیں۔

سوال :- تربیلا ڈیم مرکز کی تحویل میں ہونا چاہیئے ر

ہم برسر اقتدار آنے پر پسماندہ علاقوں کی طرف سب سے پہلے توجہ دیں گے

(بقیہ انٹرویو صہ ۹)

یا صوبہ سرحد کے پاس؟ زونل فیڈریشن کا قیام مفید ثابت ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ تربیلا ڈیم صوبہ سرحد میں زیر تعمیر ہے۔ اس لئے اسے صوبہ سرحد کی حکومت کی تحویل میں ہونا چاہیئے۔ زونل فیڈریشن کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے لہٰذا اس پر اب بحث کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔

سوال:۔ قبائلی علاقوں سے سمگلنگ کا انسداد کس طرح ہونا چاہیئے۔ شہری علاقوں میں جرائم کی وارداتیں کرنے والے قبائلی علاقوں میں پناہ لے لیتے ہیں جس سے جرائم کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں۔ اس مسئلے کو کس طرح حل ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ یہ دونوں مسئلے اسی صورت میں بہ آسانی حل ہو سکتے ہیں۔ جب قبائلی علاقوں کو پاکستان میں ضم کر دیا جائے اور شرعی قوانین نافذ کر دیئے جائیں۔

سوال:۔ صوبہ سرحد کے جنوبی اور شمالی علاقے دوسرے اضلاع کی نسبت پسماندہ ہیں۔ اس تفاوت کو کس طرح دور کیا جانا چاہیئے؟

جواب:۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کوہاٹ بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے بعض علاقے انتہائی پس ماندہ ہیں ان علاقوں میں لوگ پینے کے پانی کو ترستے ہیں۔ ان علاقوں میں کرک، لکی اور ڈیرہ بالخصوص اس حد تک پسماندہ ہیں کہ وہاں جا کر احساس ہوتا ہے کہ صدیوں سے ان علاقوں میں تہذیب و تمدن کی روشنی نہیں پڑی اور لوگ قرون اولےٰ کے رہنے والے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ ۲۳ سال میں جو لوگ برسر اقتدار آئے ہیں انہوں نے علاقوں پر کوئی توجہ نہیں دی اور افسوسناک حد تک غفلت برتی۔ حالانکہ اگر تھوڑی سی بھی کوشش کی جاتی تو یہ پسماندہ علاقے تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کر سکتے تھے۔ بہرحال اگر ہم برسر اقتدار آ گئے تو ان علاقوں پر سب سے پہلے توجہ دینگے۔ اور خاندانی منصوبہ بندی جو اسلام کے منافی ہے۔ ہر سال اس پر جو ۹ کروڑ روپے ضائع ہوتے ہیں۔ آئندہ اس رقم میں سے کم سے کم دس کروڑ روپیہ لکی، کرک، ڈیرہ اور بنوں و کوہاٹ کے پسماندہ علاقوں پر خرچ کئے جائیں گے۔ ہم ان اضلاع میں سرکاری افسروں کو برائے نام قیمت پر بخشی جانے والی زمینیں بھی واپس لیں گے اور کاشتکاروں میں تقسیم کر دینگے۔

سوال:۔ صوبہ سرحد کے عام لوگوں کی خوشحالی، گرانی دور کرنے، اقتصادی مسائل حل کرنے اور رشوت اور دوسری معاشرتی برائیاں ختم کرنے کے لئے آپ کی جماعت کا کیا پروگرام ہے؟

جواب:۔ ہمارے منشور میں اس سلسلے میں مکمل پروگرام موجود ہے۔ ہم اقتدار میں آنے کے بعد عوام کو بنیادی سہولتیں فراہم کرینگے۔ تعلیم اور علاج مفت ہوگا اور بڑے چھوٹے کی تمیز ختم ہو جائے گی۔ بیروزگاری کا خاتمہ کر دیا ہر شخص کو رہائش، خوراک اور کپڑے فراہم کئے جائینگے گرانی تو ویسے ہی شرعی نظام کے بعد ختم ہو جائے گی کیونکہ ناجائز منافع خوری، ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ حرام ہوگی۔ رشوت اور معاشرتی برائیوں کا خاتمہ بھی ایک پاکیزہ ماحول کے قیام سے ممکن ہو سکے گا۔ ہم طبقاتی کشمکش کو بھی ایک پاکیزہ ماحول کے قیام سے ممکن ہو سکیگا ہم طبقاتی کشمکش کو بھی جو فرنگی نظام کی پیداوار ہے ختم کر دینگے۔ اور اسلام کے عادلانہ نظام کے ذریعے امیر اور غریب کے درمیان جو وسیع تر فرق ہے اسے ختم کر دینگے۔ اور دونوں طبقوں کے حقوق و مفادات کے تحفظ کے سلئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

سوال:۔ کیا صوبہ سرحد کی حد تک آپ کی جماعت کا دوسری سیاسی جماعتوں سے انتخابی اتحاد کا کوئی امکان ہے؟

جواب:۔ جب تک کوئی جماعت ہمارے منشور کو من وعن قبول نہیں کرے گی۔ ہم اس سے اتحاد نہیں کریں گے۔ صوبہ سرحد کی حد تک ہمارا کسی سیاسی جماعت سے فی الوقت اتحاد کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ویسے بھی ہم نے صوبہ سرحد کی ہر قومی اور صوبائی اسمبلی کی نشست کے لئے امیدوار نامزد کر دیئے ہیں۔ جو انتخاب میں حصہ لیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ پاکستان اسلامی نظام کے قیام کے لئے معرض وجود میں آیا ہے۔ اس ملک کے عوام کی غالب اکثریت دین دار مسلمانوں پر مشتمل ہے لہٰذا ہم ۲۳ سال کے بعد پہلی بار اسلامی نظام کے قیام کے لئے ملنے والے ایک نادر موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور ۷ دسمبر کو اس بات کا ریفرنڈم کرا لینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے عوام صحیح اسلامی نظام چاہتے ہیں یا کوئی دوسرا نظام پسند کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا منشور اسلامی تعلیمات پر مبنی ہے۔ اگر کوئی جماعت اس منشور کو بہتر سمجھتی ہے تو ہمارے ساتھ اشتراک کرے۔ اور اگر ایسا نہیں سمجھتی تو ہم اس کے ساتھ تعاون کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم برسر اقتدار آنے کے بعد پاکستان کے اندر اسلام کے خلاف تحریر و تقریر کی اجازت نہیں دینگے اور اسلام سے متصادم نظریات کی تبلیغ یا پرچار پر مکمل پابندی لگا دی جائے۔

بعض عناصر کی طرف سے یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اور پاکستان پیپلز پارٹی کے درمیان انتخابی اتحاد ہو جائے گا۔ یہ بے بنیاد پروپیگنڈہ ہے اور ہمارے مخالفین ایک خاص مقصد کے تحت یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ہم میں اور ہمارے مخالفین میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ہم اسلام کو اپنی اغراض کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ جبکہ ہمارے مخالفین اسلام کو اپنی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنا کر لادینی نظام کے لئے بالواسطہ طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اسلامی اصولوں کے مطابق ہم ایسے لوگوں کو جو اسلامی سوشلزم یا سوشلزم کا نعرہ لگاتے ہیں اور اسلام پر عقیدہ رکھتے ہیں کافر نہیں سمجھتے بلکہ مسلمان سمجھتے ہیں۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو بھی ہم مسلمان تصور کرتے ہیں۔ اگر اسلامی سوشلزم سے ان کی مراد اسلامی مساوات ہو تو یہ کسی صورت میں کفر نہیں ہے۔ ہم کئی بار واضح کر چکے ہیں کہ سیاسی جماعتوں کا پروگرام مختلف ہو سکتا ہے۔ اس پروگرام کو غلط بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر پیش کرنے والے مسلمان ہیں تو ہم انہیں اور ان کے پروگرام کو کفر قرار نہیں دے سکتے۔ ہماری اسی پالیسی کے پیش نظر ہمارے مخالف ہمارے بارے میں یہ افواہیں اڑاتے رہتے ہیں کہ ہمارا پیپلز پارٹی کے ساتھ سمجھوتہ ہو گیا ہے جو صحیح بات نہیں ہے

آئینِ شریعت کے نفاذ کا وقت آگیا

اپنی صائب رائے سے وطن عزیز کی قسمت بدل دو

ووٹ ڈالنے کے طریقہ کار کی وضاحت

ملک میں پہلی بار ہونے والے عام انتخابات عوام کو اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کا موقعہ فراہم کر رہے ہیں تاکہ وہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے اپنے نمائندے چن سکیں۔

یہ انتخابات ملک اور قوم کے لئے غیر معمولی اہمیت کے حامل ہوں گے۔ لہذا ضروری ہے کہ عوام کو انتخابات کے معاملات اُن کے حقوق اور الیکشن کے طریقۂ کار سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اپنا حق رائے دہی ملک کے بہترین مفاد میں استعمال کر سکیں۔

طریقۂ کار کی وضاحت

الف — آپ کو اپنے کیمپ سے ایک پرچی لینی ہوگی جس پر فہرست رائے دہندگان میں آپ کا نمبر شمار۔ نام، ولدیت، پیشہ اور جو بھی پتہ درج ہے اس پرچی پر لکھا ہوگا۔

ب — یہ پرچی لیکر آپ پولنگ سٹیشن کی طرف قدم بڑھائیں۔ وہاں پہلے کمرہ میں پولنگ افسر اور امیدواروں کے پولنگ ایجنٹ بیٹھے ہوں گے۔ پولنگ افسر کو آپ اپنی پرچی دکھائیں گے۔ اور وہ فہرست رائے دہندگان کو دیکھ کر اس بات کی تصدیق کرے گا، کہ واقعی آپ کا نام فہرست رائے دہندگان میں درج ہے، فہرست رائے دہندگان میں آپ کے نمبر شمار کو مارک کرے گا۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ آپ کو بیلٹ پیپر مل گیا ہے بیلٹ پیپر کی پشت پر آفیسر متعلقہ اپنی مہر لگا دے گا۔ تاکہ جعلی بیلٹ پیپر کا احتمال نہ رہے۔

ج — بیلٹ پیپر دینے سے قبل آپ کی انگلی کو انمٹ سیاہی لگا دی جائے گی۔ جو کسی بھی کیمیکل مادہ سے مٹ نہیں سکتی۔ اس طرح آپ کو ایک آدمی ایک ووٹ کے اصول کا پابند کیا جائے گا۔ کیونکہ کسی ایسے شخص کو بیلٹ پیپر جاری نہیں کیا جائے گا جس کی انگشت پر پہلے سیاہی کا نشان ہوگا۔

د — اگر مخالف امیدوار یا اس کا ایجنٹ اعتراض کرے کہ آپ کے پاس ایک سے زائد بیلٹ پیپر ہیں تو آپ انہیں مطمئن کریں کہ آپ کے پاس ایک ہی بیلٹ پیپر ہے۔ کیونکہ رائے دہندہ ایک سے زائد بیلٹ پیپر اپنے پاس رکھنے کا مجاز نہیں ہے۔

س — بیلٹ پیپر لینے کے بعد آپ کو اس کمرہ میں جانا ہوگا۔ جہاں آپ نے توقف کرنا اور ایک لمحہ سوچنا ہوگا۔ کہ آپ نے آئین شریعت کے لئے ووٹ دینا ہے یا کافرانہ نظام کے لئے۔

ص) پھر اس کمرہ میں داخل ہونا ہے۔ جہاں آپ نے بیلٹ پیپر پر نشان لگانا ہے۔ جہاں پریذائیڈنگ افیسر آپ کو مہر دے گا۔ یہ مہر آپ اپنے پسند کے امیدوار کے نام کے سامنے لگائیں گے۔

ط — آپ بیلٹ پیپر پر نشان لگانے کے بعد اسے طے کریں گے اور اسے بیلٹ بکس یعنی صندوق میں ڈال دیں گے۔ جو پریذائیڈنگ افیسر کے سامنے میز پر رکھا ہوگا۔

ع — آپ کو صندوق میں بیلٹ پیپر ڈالنے کے بعد جلد از جلد کمرے سے باہر نکل جانا ہوگا اور باہر جانے کے راستہ سے باہر جانا ہوگا۔ کیونکہ ایک دروازہ پولنگ اسٹیشن کے اندر جانے کا ہوگا اور ایک باہر جانے کا۔ (سید اے، آر جعفری آفس سیکرٹری شعبہ انتخابات)

آؤ پولنگ اسٹیشن کی سیر کریں

پولنگ اسٹیشن اندر سے کیسا ہوتا ہے۔ اسے آپ کوئی عجوبہ عمارت نہ سمجھئے یہ توقع نہ رکھئے کہ آپ پولنگ اسٹیشن کے اندر جائیں گے تو اسے دیکھ کر ششدر رہ جائیں گے کیونکہ اس کے اندر کوئی غیر معمولی چیز نہیں ہوگی۔ وہی سب کچھ ہوگا۔ جو آپ روزانہ کی معمول زندگی میں دیکھتے ہیں۔ صرف ترتیب کا فرق ہوگا۔ پبلک جلسے کا فرنیچر کسی اور طرح جمایا جاتا ہے اور امتحان کا فرنیچر کسی اور طریقے سے۔ ڈرائینگ روم کی نشست و برخاست کھانے کے کمرے سے مختلف ہوتی ہے۔ یہی حال پولنگ اسٹیشن کا ہے البتہ ایک پولنگ اسٹیشن دوسرے پولنگ اسٹیشن سے رقبے، کشادگی وغیرہ میں تو مختلف ہوگا، اور کوئی کچی عمارت یا میدان میں شامیانے تان کر بنایا ہوگا۔ لیکن جہاں تک عملے اور عملے کے زیر استعمال آنے والے ساز و سامان کا تعلق ہے۔ وہ سب یکساں ہوں گے۔ نوعیت، تعداد اور تقسیم بالکل یکساں۔ ایک انتخابی حلقے کا اعلیٰ اختیارات رکھنے والا افسر ریٹرننگ آفیسر ہوتا ہے۔ جس کے تحت پریذائیڈنگ افیسر اور اس کے تحت چند پولنگ افسر ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک انتخابی حلقے کے لئے ایک ریٹرننگ افسر ہوتا ہے جو اپنے حلقے کے تمام انتخابی امور کا نگران اور افسر اعلیٰ ہوتا ہے۔ اس طرح ہر انتخابی امیدوار کا ایک الیکشن ایجنٹ ہوتا ہے جو ایک لحاظ سے امیدوار کے سارے معاملات کے قانونی اختیارات رکھتا ہے۔ چونکہ ایک حلقے میں بہت سے پولنگ اسٹیشن ہوتے ہیں۔ جہاں امیدوار اور اس کا الیکشن ایجنٹ بار بار نہیں جا سکتا۔ اور صبح سے شام تک پولنگ اسٹیشن کی نگرانی نہیں کر سکتا اس لئے ہر پولنگ اسٹیشن کے لئے امیدوار کے الگ الگ پولنگ ایجنٹ ہوتے ہیں جو صرف اپنے اسٹیشن کے انتخابی معاملات اور امور کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

پولنگ اسٹیشن کی سب سے اہم جگہ وہ ہے۔ جہاں پریذائیڈنگ افسر بیٹھتا ہے۔ اس کے دو اسباب ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہی پولنگ اسٹیشن کا افسر اعلیٰ ہوتا ہے اور اسی کے احکامات اور ہدایات کی روشنی میں عملہ کام کرتا ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ پریذائیڈنگ افسر کی میز پر ہی بیلٹ بکس رکھا ہوتا ہے۔ یعنی وہ بکس جس میں پولنگ کے دن رائے کی پرچیاں ڈالی جاتی ہیں۔ یہی وہ خزانے کا صندوق ہے جو کسی کو منعم اور کسی کو مفلس بنا دے گا، یعنی جو جیتا وہ منعم، جو ہارا وہ مفلس۔

پریذائیڈنگ افیسر کے دائیں بائیں پولنگ افسروں کی نشستیں ہوں گی، اور یہ مختلف فرائض انجام دیتے رہیں گے۔ مثلاً نہ مٹنے والی روشنائی کا نشان لگانا۔ ووٹر کی فہرست دیکھ کر تصدیق کرنا کہ رائے کی پرچی مانگنے والے شخص کا نام فہرست میں موجود ہے کہ نہیں اور رائے کی پرچی تصدیق کے بعد ووٹر کو بیلٹ پیپر دینا وغیرہ۔

مختلف امیدواروں کے پولنگ ایجنٹ ایک ساتھ اس طرح بٹھائے جائیں گے، کہ انہیں صاف دکھائی دے کہ ووٹر اور پولنگ افسر کیا کر رہے ہیں۔ ایک کمرہ ہوگا جسے الیکشن کی انگریزی اصطلاح میں پولنگ بوتھ کہتے ہیں۔

یہی وہ جگہ ہے جہاں ووٹر رائے کی پرچی پر نشان لگائے گا۔ اس بوتھ میں ووٹر کے علاوہ کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تاکہ ووٹر پوری رازداری کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کر سکے۔ اور کسی کو پتہ نہ چل سکے کہ اس نے کس امیدوار کے حق میں رائے دی ہے کسی پولنگ اسٹیشن پر چار سے زائد پولنگ بوتھ نہ ہوں گے۔

خواتین کے لئے الگ پولنگ اسٹیشن ہوں گے۔ عورتیں صرف انہیں اسٹیشنوں میں ووٹ دیں گی۔ جہاں ان کے ناموں کی فہرست ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ

(باقی صفحہ 12 پر)

صوبائی اسمبلی کے امیدوار

(پشاور، ہزارہ، کوہاٹ، مردان، بنوں، ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

نمبر شمار	امیدوار	ج۔ع	حلقہ	مقابلہ میں
۱	عبدالرحمٰن	″	حلقہ ۱	۸
۲	مولانا محمد امیر	″	″ ۲	۱۱
۳	عبداللہ	″	۳	۴
۴	فدا حسین شاہ	″	۴	۸
۵	مولانا فضل مولا	″	۵	۳
۶	مولوی عزیز الرحمٰن	″	۶	۸
۷	تاج محمد خاں	″	۷	۴
۸	عبید خاں	″	۸	۵
۹	سراج الحق	″	۹	۷
۱۰	حافظ محمد جمیل	″	۱۰	۴
۱۱	حق نواز خاں	″	۱۱ ہزارہ	۸
۱۲	حاجی عبدالحنان	″	۱۲ ″	۱۰
۱۳	محمد اسمٰعیل ذبیح	″	۱۳ ″	۶
۱۴	قاضی شمس الدین	″	۱۶ ″	۷
۱۵	پیر مبارک شاہ	″	مردان ۱	۶
۱۶	مولانا امین گل	″	″ ۲	۹
۱۷	حاجی صفدر علی	″	″ ۳	۶
۱۸	حاجی جہان بہادر خاں	″	″ ۴	۶
۱۹	مولوی گلستان	″	″ ۲۲	۵
۲۰	محمد اقبال	″	″ ۲۳	۱۳
۲۱	احمد گل	″	کوہاٹ ۲۴	۶
۲۲	مولانا حبیب گل	″	″ ۲۵	۸
۲۳	پیر غلام	″	۲۶	۸
۲۴	قاضی عبداللطیف		ڈیرہ اسمٰعیلخاں ۲۷	۷
۲۵	مولانا علاؤالدین	″	″ ۲۸	۹
۲۶	احمد جان		بنوں ۲۹	۹
۲۷	مولوی محمد یعقوب		″ ۳۰	۸
۲۸	مولوی عبدالسلام		″ ۳۱	۹

لاہور

نمبر	امیدوار		حلقہ
۱	محمد اعظم	جمعیۃ علماء اسلام	حلقہ ۱
۲	قاضی محمد سلیم	″	۵
۳	حاجی عبدالرحمٰن	″	۵
۴	عبدالرشید	″	۶
۵	قاری محمد ابراہیم	″	۱۶

راولپنڈی

نمبر	حلقہ	امیدوار
۱	حلقہ ۳	عبدالسلام
۲	″ ۵	عزیز احمد
۳	″ ۶	نور محمد

کیمبل پور

نمبر	حلقہ	امیدوار
۱	″ ۱	سعید الرحمٰن
۲	″	قاضی محمد بشیر

بہاولپور

نمبر	حلقہ	امیدوار
۱	حلقہ نمبر ۱	سیٹھ عبید الرحمٰن
۲	″ ″ ۳	سید محمد علی شاہ
۳	″ ″ ۴	محمد شریف

جہلم

نمبر	حلقہ	امیدوار
۱	″ ″ ۱	مولوی عبداللطیف
۲	″ ″ ۲	حاجی فضل الٰہی

ملتان

نمبر	حلقہ	امیدوار	تحصیل
۱	″ ″ ۴	حاجی محمد اکرم	تحصیل ملتان
۲	″ ″ ۶	محمود الحسن	″ کبیروالہ
۳	″ ″ ۹	میاں اللہ بخش	″ خانیوال
۴	″ ″ ۱۰	غلام فرید	″ ″
۵	″ ″ ۱۳	ظہیر احمد	″ میلسی
۶	″ ″ ۱۴	میاں محفوظ نواز	″ ″
۷	″ ″ ۱۵	محمود علی	″ لودھراں
۸	″ ″ ۱۶	رب نواز خاں	″ ″
۹	″ ″ ۱۷	اللہ داد	″ ″
۱۰	″ ″ ۱۹	شان احمد	″ شجاع آباد
۱۱	″ ″ ۷	خورشید احمد گردیزی	″ کبیروالہ
۱۲	″ ″ ۱	شیخ محمد یعقوب	شہر ملتان
۱۳	″ ″ ۳	ڈاکٹر محمد محمد	″
۱۴	″ ″ ۵	مولانا عبدالشکور	تحصیل ملتان

ضلع مظفر گڑھ

نمبر	حلقہ	امیدوار
۱	حلقہ ۱	ملک امام بخش
۲	″ ۲	محمد رمضان شاہ
۳	″ ۴	حفیظ مبارک
۴	″ ۵	میاں غلام رسول
۵	″ ۶	فیض محمد خاں
۶	″ ۷	مشتاق احمد

بہاولنگر

نمبر	حلقہ	امیدوار
۱	حلقہ ۲	محمد جہانگیر

ساہیوال

نمبر	حلقہ	امیدوار
	″ ″	عبدالحق

ترجمان اسلام کے ایک مضمون سے رجوع کا اعلان اور معذرت

میری علالت کی وجہ سے ترجمان اسلام کے شمارہ ۴۲؍ میں ایک مضمون بعنوان "میر علی کانفرنس مذہبی لیڈروں کے لئے پیغام اجل" شائع ہوا ہے اس مضمون کے آخر میں کچھ غیر ذمہ دارانہ باتیں شائع ہو گئی ہیں، چونکہ میں یہ پرچہ علالت کی بنا پر ترتیب نہیں دے سکا تھا۔ اس وجہ سے اس مضمون کے آخری جملوں سے ادارہ ترجمان اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کا کوئی تعلق نہیں ادارہ اس عظیم غلطی پر معذرت خواہ ہے اور اس مضمون کے آخری حصہ سے رجوع کا اعلان کرتا ہے۔

محمد حنیف سہارنپوری
انچارج ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

لائل پور

نمبر	حلقہ	امیدوار
۱	حلقہ نمبر ۶	انوار الحق
۲	″ ″ ۷	ریاض احمد
۳	″ ″ ۹	سلطان
۴	″ ″ ۱۲	صوفی عبدالحمید
۵	″ ″ ۱۸	عبدالوحید

بقیہ پولنگ اسٹیشن کی سیر

اپنے شوہر، بھائی یا والد کے ساتھ جا کر مردوں کے پولنگ اسٹیشن پر ووٹ دے سکیں۔ جس طرح مردوں اور عورتوں کے الگ الگ پولنگ اسٹیشن بنائے جائینگے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ بعض جگہ انتظام نہ ہو سکے۔ اگر ایسا ہو تو اس صورت میں اس امر کا لحاظ رکھا جائے گا کہ اسٹیشن گو ایک ہو۔ لیکن مستورات کے لئے بوتھ الگ ہوں۔ اسٹیشن کے اندر جانے اور باہر جانے کا راستہ بھی مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ ہو گا۔

(سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

بقیہ ــــ مفتی محمود صاحب کی معرکتہ الآراء تقریر

محترم بزرگو! ہمارے ملک میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف افسوسناک ہے۔ لیکن ہم بفضل اللہ تعالیٰ مایوس نہیں ہم علماء کی جماعت اور دیندار وں کا طبقہ اور جمعیتہ علماء اسلام کا گروہ اس وقت تک سکون سے نہیں بیٹھے گا۔ جب تک کفر کا قانون نہیں ٹوٹے گا۔ ویکون الدین کلہ للّٰہ جب تک فتنہ اور کفر صفحہ ہستی سے مٹ نہ جائے۔ اس وقت تک ہم جدوجہد میں رہیں گے آپ نے کیا سمجھا ہے؟ کہ ہم زندہ ہیں؟ دین کے نام سے تو ہماری خوراک ہے اور اسی کے نام سے ہماری پوشاک ہے۔ ہمیں کوئی سلام کہتا ہے تو اسلام کی وجہ سے اور عزت بھی ہے تو ہماری اسی دین اسلام سے۔ اگر آج اسی اسلام کو ہماری جان کی ضرورت ہو، تو کیا ہم اس سے اپنی جان کو بچا سکتے ہیں۔ جبکہ ہم نے ایک دن مرنا بھی ضرور ہے۔ اور سب سے بہترین موت اسلامی موت ہے۔ ہماری زندگی اور موت کا مالک وہی ہے۔ تو اگر ہماری زندگی اسلام کی سربلندی کے لئے خدا تعالےٰ کو قبول ہو جائے تو کیا خوش قسمتی ہے

محترم دوستو! حالات کچھ اس طرح کے ہیں، کہ کوئی بھی قانون اسلام کے نام سے نہیں بنا۔ جب یہ قوانین نافذ کئے گئے تھے تو لاہور میں جمعیتہ علماء اسلام نے قرارداد پیش کی تھی کہ ہم قرآن وحدیث کے خلاف قانون نافذ نہیں کرنے دینگے۔ قوانین کے سلسلہ میں اتنا کہتا ہوں کہ جب یہ قانون نافذ ہوئے تو حکومت کی طرف سے یہ کہا جا رہا تھا کہ یہ قوانین اسلامی ہیں لیکن آج حکومت ان قوانین کو اسلامی قوانین ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتی۔ جب اسمبلی میں آرڈیننس کے قوانین کے نسخ پر بحث ہو رہی تھی۔ تو میں ایک قرآن مجید صحیح بخاری اور ائمہ اربعہ کی کتب اور شیعہ فرقہ کی کتب اپنے ساتھ لے گیا۔ اور تمام کتب سے حوالے دے کر ثابت کیا کہ یہ قوانین صرف کتاب وسنت کے خلاف ہی نہیں بلکہ ائمہ کے اجماع کے بھی خلاف ہیں۔ چنانچہ تمام موجود ممبروں نے اقرار کیا کہ واقعی یہ قوانین غیر شرعی ہیں۔ میری تقریر کے بعد ایک خاتون ممبر نے تقریر کی۔ اور میری تقریر کا حوالہ دیا تو اسپیکر نے اسے ٹوکا اور کہا کہ یوں کہو کہ مفتی صاحب کی فاضلانہ تقریر۔ یعنی مطلق تقریر کا لفظ نہ بولو۔ وہ بحث وہیں رہ گئی۔ اس کے بعد ڈھاکہ کے دوسرے اجلاس میں بھی سپیکر نے کہا کہ مفصل اور مدلل تقریر تو ہو چکی جب اس پر مدد ٹنگ ہوئی تو سپیکر نے رولنگ یہ دی کہ اس میں تو کوئی اختلاف باقی نہیں رہا کہ یہ قوانین غیر شرعی ہیں۔ البتہ اختلاف اس میں ہے کہ آیا ان میں ترمیم کر دی جائے یا انہیں منسوخ کر دیا جائے۔ اس وقت شکور خان صاحب جو قائد ایوان تھے کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہیں اور یہ قوانین شرعی نہیں اور وعدہ دیا کہ ان میں ترمیم کر دی جائے گی۔ اور ایک ترمیم کمیٹی بھی اسمبلی میں قائم ہوئی جس میں تین خواتین اور چار مرد شامل تھے۔ اس کمیٹی میں مجھے بھی بعد ازاں شامل کر دیا گیا۔ اگست ۱۹۶۱ء راولپنڈی میں کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں بیگم سرفراز نے ایک بات کی دلیل پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ "مسوط" کتاب میں فلاں بات ہے۔ میں نے سوچا کہ مسوط کونسی کتاب ہوگی۔ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کس کی لکھی ہوئی ہے؟ وہ کہنے لگیں کہ شمس الامت کی۔ میں نے کہا کہ وہ کتاب "مبسوط" ہے اور اس کے مصنف شمس الائمہ ہیں۔ آخر کار وہ شرمندہ ہوئیں اور یہ قرارداد پاس ہوئی کہ رپورٹ پیش کی جائے۔ جب رمضان المبارک ڈھاکہ میں اجلاس ہوا تو میں نے اس رپورٹ کے پیش کرنے کا مطالبہ کیا تو جواب ملا کہ وہ تو گم ہو گئی ہے۔ اسے بہت تلاش کیا گیا۔ لیکن وہ نہ مل سکی۔ ہم نے دوبارہ کمیٹی قائم کی اور اس رپورٹ کو دوبارہ مرتب کیا۔ چنانچہ اسمبلی کا آخری دن تھا۔ اور عصر کے بعد اس اجلاس نے ختم ہو جانا تھا اور پھر نئے انتخاب ہونے تھے۔ تو ایک صاحب نے تقریر میں کہا کہ اس رپورٹ کو ترمیم کی غرض سے مشاورتی کونسل میں بھیج دیا جائے۔ مقصد یہ تھا کہ اسے بھی گم کر دیا جائے۔ جب اس نے تقریر ختم کی تو میں نے سپیکر کی اجازت سے کھڑے ہو کر تقریر کی۔ جس میں تمام واقعات کو پیش کیا کہ ہم نے پہلے ایک رپورٹ کو مرتب کیا تھا۔ اسے دیدہ دانستہ گم کر دیا گیا۔ پھر یہ رپورٹ دوبارہ مرتب کی گئی ہے۔ کمیٹی کے ممبروں کو اس طرح بے عزت کیا گیا۔ ہمارے رات دن کیوں ضائع کئے گئے ہیں؟ چنانچہ اس رپورٹ کی کاپی جو میرے ہاتھ میں تھی۔ میں نے اسے ان کے سامنے پھینک دیا اور تجویز پیش کی کہ اگر اسے مشاورتی کونسل میں پیش کیا جا رہا ہے تو مشاورتی کونسل اس میں ایک ماہ کے اندر اندر ترمیم پیش کرے۔ لیکن انہوں نے میری تجویز کو نہ مانا بلکہ کہا کہ کم از کم ترمیم کے لئے تین ماہ چاہئیں۔ چنانچہ یہی مدت مقرر ہو گئی۔ ۲۲ جنوری ۱۹۶۵ء وہ تاریخ تھی اور ۲۲ اپریل کو اس رپورٹ کو آ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن آج تک وہ رپورٹ نہیں آئی۔ اب تم خود اندازہ لگا سکتے ہو۔ کہ ان کے دلوں میں کیا ہے عائلی قوانین ہو یا کوئی اور غیر شرعی قانون ہم اسے منسوخ کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔ کفر کا قانون اگرچہ کفر کے نام سے برا ہے۔ لیکن کفر کا قانون اسلام کے نام سے اس سے بڑھ کر بدترین ہے۔ اس سے تو اسلام میں تحریف کرنا لازم آتا ہے۔ کسی گورنر اور کسی عہدیدار کو یہ حق حاصل نہیں کہ ہمارے ملک میں غیر اسلامی قوانین نافذ کرے۔ بنیادی حقوق میں مسلمان کو غیر مسلم بننے کا کیوں حق دیا گیا ہے۔ میں نے جب یہ رپورٹ پیش کی تو محمد علی اور مودودی صاحب نے میرے خلاف ووٹ دیا۔ اور ان قوانین غیر اسلامی میں ترمیم نہ کرنا چاہی۔ ہم اپنی مرضی سے کسی مسلمان کا مرتد ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ مسلمان کو مرتد، کافر ہونے کا بنیادی قانون بن بھی نہیں سکتا۔ نظام اسلام اور اس کے ہمنواؤں (مودودی جماعت) نے کہا کہ تم یہ قانون نافذ کر دا کے ہزاروں عیسائیوں اور مرزائیوں وغیرہ کو روکنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ ہاں ہاں! روکنا چاہتا ہوں اور یہی کرنا چاہتا ہوں ہم اپنی مرضی سے کسی مسلمان کا مرتد ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ ہزاروں عیسائیوں اور مرزائیوں کا مسلمان نہ ہونا تو برداشت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان کا مرتد ہونا ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر خدانخواستہ کوئی مسلمان حقیقت میں مسلمان نہ ہو۔ بلکہ محض ظاہری مسلمان ہو۔ تو تم اس کا کیا علاج کرو گے؟ میں نے کہا۔ خدانخواستہ خدانخواستہ اگر ایک پاکستانی اس ملک میں رہ کر غداری کرے، تو اسے پھانسی پر لٹکایا جائے گا۔ لیکن اسلام اور خدا اور رسول سے غداری کرنے والے کو سزا کیوں نہ دی جائے؟

محترم بزرگو! ملک میں فتنے ہر طرف سے سر اٹھا رہے ہیں۔ ہمارا نہ اقتصادی نظام اسلامی ہے اور نہ ہی معاشی نظام۔ ملک کا تمام کاروبار بنک کے ذریعہ چل رہا ہے اور بنک میں سود عام ہے۔ کیا ہمارا نظام سودی نہیں ہے؟ حالانکہ رب تعالےٰ نے فرمایا ہے

کہ فان لم تفعلوا - (الآیہ) یعنی اگر تم سود کے لین دین سے باز نہ رہے تو خدا اور رسول کے ساتھ جنگ کا اعلان کرو گے - اور تم ۲۳ سال سے یہ اعلانِ جنگ کر رہے ہو۔ آج اگر گورنمنٹ مجھے اختیار دیدے تو میں صرف ایک رات میں بغیر سود کے نظام چلا سکتا ہوں - قاہرہ سے میں ۲۰ جون ۱۹۶۵ء کو واپس آیا، تو اسی دن اخبار میں پڑھا کہ کراچی میں بغیر سود کے ایک بنک کھولا گیا ہے جو کہ اب تک باقی ہے۔ ہم سب کچھ کر تو سکتے ہیں۔ مگر کرتے نہیں۔

تم خود فیصلہ کرو کہ فرنگی کے زمانے میں سینما گھر زیادہ تھے یا آج زیادہ ہیں۔ معاشرہ گندہ ہو رہا ہے۔ اخلاق تباہ ہو گئے ہیں۔ کوئی ایسا شخص ہے جو سخت ضرورت کے وقت جھوٹی گواہی نہ دے۔ کوئی کام بغیر رشوت کے ہو رہا ہے؟ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ آپ بتلائیں کہ ہمارا معاشرہ کس طرح درست ہو سکتا ہے ہمارے ہر ادارے اور محکمے میں چھٹی اتوار کے دن ہوتی ہے۔ جو کہ عیسائیوں کے ہاں محترم ہے۔

میں نے اسمبلی میں اس مسئلہ کو بھی پیش کیا تھا، تو خان حبیب اللہ خاں کہنے لگے۔ کہ چونکہ ہمارے تعلقات دوسرے ملکوں سے وابستہ ہیں اور ان میں اتوار کے دن تعطیل ہوتی ہے۔ اسی لئے ہمارے محکموں میں بھی اتوار کے دن تعطیل منائی جاتی ہے - حالانکہ کویت، لبنان وغیرہ باوجودیکہ چھوٹے چھوٹے ملک ہیں، ان میں جمعہ کے دن تعطیل منائی جاتی ہے۔ اگر ان کے کاروبار چل سکتے ہیں۔ تو ہمارے تعلقات کیوں نہیں چل سکتے۔ ہندو کا بھی لباس اپنا ہے۔ مگر افسوس! کہ ہمارے ملک میں ہمارا کوئی لباس مروج نہیں ہے۔ کاش! کہ ہمارا بھی کوئی لباس ہوتا۔ آج تو بغیر ٹائی اور پتلون کے دفتر میں کوئی نہیں جا سکتا۔ ہماری تو کوئی بھی قومی زبان نہیں ۲۳ سال ہو گئے ہیں کہ جج، وکیل اور ملزم اور تمام گواہ باوجودیکہ سب کے سب پنجابی ہوتے ہیں۔ لیکن کارروائی کی زبان انگریزی ہوتی ہے۔ ملزم اپنے وکیل کی وکالت کو ذرہ بھر بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر یہ بحث اردو میں کی جاتی تو ملزم اپنے وکیل کی جرح و قدح کو سمجھ سکتا اور اپنی صفائی پیش کر سکتا تھا۔ آخر یہ ظلم نہیں؟ مصر جو کہ یورپ کا دروازہ ہے - اور یورپ سے زیادہ متاثر، اس کے باوجود اس کے کسی بورڈ پر کوئی بھی انگریزی لفظ نظر نہیں آتا - اگر ایران کی ایرانی زبان یعنی فارسی ایران میں اور عرب کی عربی زبان عرب میں قومی زبان ہو سکتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں اردو کو قومی زبان کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ یہ باتیں چھوٹی نہیں ہیں - میں کہتا ہوں ملک میں اسلامی انقلاب لے آؤ۔ ہم تو امر بالمعروف کرتے رہیں گے۔ خواہ تمہیں اچھا محسوس ہو یا بُرا۔ کیا بنیادی حقوق ان گدھوں کو حاصل ہیں جو مرزائی اور عیسائی ہیں۔ ہمیں کیوں یہ حق حاصل نہیں۔ ہم مداخلت کرتے رہیں گے۔ حدیث کے انکار، آخرت اور حشر ونشر کے انکار کو کیوں آزادی دی گئی ہے اور اس جیسی کتابیں چھپی ہوئی ہیں انہیں کیوں ضبط نہیں کیا گیا۔

آخر میں ایک سیاسی بات بھی مذہبی رنگ میں بتاتے جاؤں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ مجیب الرحمٰن نے چھ نکاتی پروگرام پیش کیا ہے کہ دونوں ملکوں کی کرنسی بھی الگ الگ ہو۔ گویا کہ اس نے ایک ملک کو دو ٹکڑے کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جب میں پچھلے دنوں ڈھاکہ گیا تو وہاں اجلاس ہو رہا تھا۔ جس میں صدر صاحب نے کہا کہ ہمارے ملک کی بقاء اسلام سے ہی ہو سکتی ہے۔ ہم صدر صاحب کی اس بات کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کی ہر شئے مختلف ہے حتیٰ کہ خوراک تک۔ مگر اسلام ہی قدر مشترک ہے۔ جو دونوں میں متحد ہے۔ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ تعلیم اسلام کے تحت کہیں گے کہ پہلے مشرقی پاکستان کی ضروریات کو پورا کرو تو وہ بھی ضرور کہیں گے کہ پہلے مغربی پاکستان کی ضروریات کو پورا کرو - میں کہتا ہوں کہ صرف اسلام کا نام لینے سے کچھ نہیں ہو گا۔ جب تک کہ اسلامی قوانین کو نافذ نہیں کیا جاتا۔ سب سے پہلے میں علماء سے اپیل کروں گا کہ اگر انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا تو ہمارا حشر وہی ہو گا جو بنی اسرائیل کا ہوا تھا، ہمارا فرض ہے کہ حکومت کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے واقف کرائیں۔ ہمیں پھانسی پر لٹکائے یا گولی مارے ہم حاضر ہیں۔ برے کو برا اور اچھے کو اچھا کہیں گے خواہ کوئی عوام سے ہو یا حکومت سے۔ دوسرے نمبر پر دیندار عوام کو بھی کہوں گا کہ وہ علماء کا ساتھ دیں - ان علماء نے ہی تو عوام کو بچایا ہے۔ انگریز کے دور میں کسی مولوی نے کوئی جاگیر نہیں بنائی۔ مساجد میں بیٹھ کر تمہارے بچوں کو تعلیم دی ہے۔ علماء نے قربانیاں دی ہیں اور اب بھی محکوم و مظلوم ہیں، علماء کا ساتھ دے کر آخرت کو بھی سنوار دو اور دنیا میں بھی عزت سے رہو۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کی توفیق بخشے اور ہر مسلمان کو ہدایت فرمائے - آمین!

ختم نبوت کے پروانو!
مرزائی امیدواروں کو ناکام بنا دو

اُٹھو! ورنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

ہفت روزہ لولاک ۶ نومبر کی رپورٹ کے مطابق پیپلز پارٹی نے مندرجہ ذیل مرزائیوں کو پارٹی ٹکٹ دیا ہے - ان علاقوں کے سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ مرزائی امیدواروں کو ناکام بنا کر اپنی دینی حمیت کا ثبوت دیں -

(۱) بشیر احمد ولد انور حسین ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ امیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ

(۲) راجہ منور احمد - امیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ چکوال ضلع جہلم۔

(۳) میجر غلام حیدر چیمہ - امیدوار قومی اسمبلی حلقہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

(سیکرٹری شعبہ انتخابات)

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے
جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے؟
مخیّر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی عریانی مرد وزن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں معاشی نظام سود کی بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔ ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کیلئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔
اور رجب شعبان،
رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ وعطیات
مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرمادیں تاکہ اسے
شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔
پاکستان بیرن لوبارٹی
اپیل
اکابر جمعیۃ کی

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7152

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর AHORE price paise

لاہور کے غیور مسلمانوں سے

انگریز دوسوسال ہمارے ملک پرناجائز قبضہ جمائے رہا اس سرزمین پراس نے اسلام، اسلامی تعلیمات اسلامی تہذیب و تمدن اسلامی قوانین کو حتی الامکان نقصان پہونچایا، گمراہ فرقوں کو جنم دیا، بے حیائی بداخلاقی، بے راہروی، بے دینی، فسق و فجور عام کیا یہاں تک کہ نئی نسل اسلام سے برگشتہ ہوتی چلی گئی علماء حق کی جماعت ہر دور میں انگریز مردود اور اس کی دسیسہ کاریوں کا پردہ چاک کرتی رہی۔

یہاں تک علماء حق نے انگریز کو شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحؒ کی قیادت میں اس ملک سے نکل جانے پر مجبور کردیا انگریز چلا گیا اور مسلمانوں کو انکی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایک خطۂ زمین پاکستان مرحمت فرمایا بدقسمتی سے جن نیک مقاصد کیلئے یہ خطۂ زمین حاصل کیا تھا وہ حاصل نہ ہو سکا یعنی حکومت الٰہیہ اور اسلام کے قانون اب تک پاکستان کی سرزمین اور پاکستان کے عوام کی نگاہیں حکومتِ الٰہیہ اور اسلام کے قانون کو ترس رہی ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ قائداعظم رحؒ کے بعد انگریز کے روحانی فرزندوں نے اس سرزمین پر وہی نظام مسلط رکھا جو انگریز وراثت میں اپنی روحانی اولاد کے سپرد کرگیا تھا اس نظام سے امیر امیر سے امیر تر اور غریب غریب سے غریب تر ہوتا چلا گیا، یہ تشویشناک صورتحال ان علماء حق کیلئے پریشان کن تھی جو مغربی سامراج سے لڑتے چلے آرہے ہیں اسی وجہ سے اب علماء حق نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جسطرح اس سرزمین کو انگریز سے پاک کیا تھا اسی طرح اسکو انگریز کے سامراجی نظام سے بھی پاک کرنے کی جدوجہد جاری رکھی جائیگی یہ اسی وقت ممکن ہے کہ صدر مملکت آغا یحیٰ خان کے اعلان کے مطابق آئندہ انتخابات میں علماء حق کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں دستور ساز اسمبلی میں پہونچایا جائے جمعیۃ علماء اسلام نے لاہور شہر کے حلقہ نمبر ۱ سے قطب زمانہ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحؒ کے جانشین اور فرزند حضرت مولانا عبیداللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کو اپنا امیدوار نامزد کیا ہے لاہور کے غیور مسلمانوں سے اپیل ہے کہ مولانا کو بھاری اکثریت سے کامیاب کرائیں مولانا کا انتخابی نشان کھجور کا درخت ہے۔

حکیم اعظم بیگ عزیزیہ یونانی دواخانہ کشمیری بازار لاہور
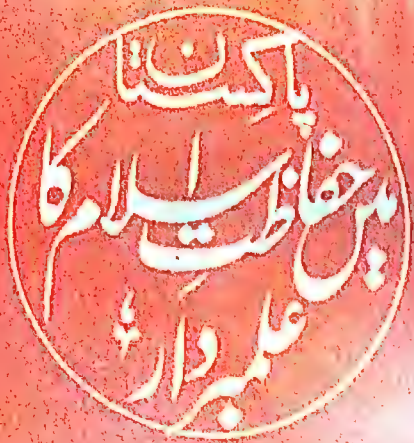
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جمعیۃ علماءِ اسلام کا موقف

◎ جمعیۃ اس ملک میں قرآن و سنت کے احکام کا نفاذ و اجرا چاہتی ہے۔

◎ جمعیۃ اس ملک میں ختمِ نبوت کے عقیدے کا قانونی تحفظ مانگتی ہے

◎ جمعیۃ ختمِ نبوت اور اسلام کے کسی بھی بنیادی عقیدہ کے منکرین کو قانوناً خارج از اسلام قرار دینے کی طالب ہے:

◎ جمعیۃ دستور سازی کے لیے ۱۹۵۲ء میں علماء کے طے کردہ متفقہ ۲۲ اسلامی نکات کو اساس بنانے کا مطالبہ کرتی ہے۔

◎ جمعیۃ ملک میں سیاسی، انتظامی، عدالتی، اقتصادی، معاشی، غرضیکہ ہر شعبہ میں امریکی اور برطانوی عہد کے اثرات مٹا کر خالصتاً شریعت کے قوانین نافذ کرنا چاہتی ہے:"

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

معارف الحدیث

وعن ابی الدرداءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ قال قال رسُولُ اللہِ صلّی اللہ علیہ وسلّمَ ان اللہ تعالیٰ یقول انا اللہ لا الٰہ الّا انا مالِكُ الملوكِ .... قلوب الملوكِ فی یدی وان العباد اذا اطاعونی حوّلتُ قلوب ملوکھم علیھم بالرحمۃ ولوفقۃ وان العباد اذا عصونی حوّلت قلوبھم بالسخطۃِ والنقمۃِ فساموھم سوءَ العذابِ فلا تشغلوا انفسکم بالدعاءِ علی الملوكِ ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کی اکفیکم

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خبردار کرتا ہے۔ کہ میں خدا ہوں، میرے سوا کوئی نہیں، بادشاہوں کا مالک ہوں اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، دنیوی سب بادشاہوں کے دل میرے قبضے میں ہیں، تو یاد رکھو کہ جب میرے بندے میری فرماں برداری کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دل ان کی محبت وشفقت سے بھر دیتا ہوں (تو وہ اپنی رعایا سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب میرے بندے میری نافرمانی پہ کمربستہ ہو جاتے ہیں۔

تو میں ان کے دلوں کو پھیر دیتا ہوں اور ان کے دلوں میں غصہ اور ناراضگی اور سختی ڈال دیتا ہوں تو پھر بادشاہ ان کو بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا کرتے ہیں، لہٰذا تم اپنے بادشاہوں پر صرف بددعاؤں کے بیکار مشغلے میں نہ لگے رہو بلکہ سب سے پہلے اپنی اصلاح حال کی طرف توجہ دو تاکہ ان کی ظالمانہ حرکات سے میں خود تمہارے لیے کافی ہو جاؤں۔ (مشکوٰۃ صـ ۳۲۳)

شرح: انسان کی فطرت ہے کہ وہ ہمیشہ ظالم کی طرف نظر کرتا ہے۔ اور چونکہ ظاہر میں اپنے نفس کو وہ اسی کے ظلم کا شکار دیکھتا ہے اس لیے ہمہ تن بددعا میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنے حال کی طرف اس کی توجہ نہیں رہتی۔

اسلوبی نقطہ نظر سے اس عمل کی عقیدۂ توحید پر بڑی زد پڑتی ہے یا اس لیے اسلام چاہتا ہے کہ ایک موحد مسلمان کی نظر اتنی اونچی اور بلند ہو کہ ہر خیر وشر میں اپنے خالق کی طرف متوجہ رہے اور اپنے دل میں یہ یقین رہے۔ کہ ظاہری اسباب مشیت الٰہیہ کا صرف ایک عکس ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے عکس سے ہٹ کر خود اصل کی طرف توجہ نہ کی جائے اور مفت میں کیوں ایک مخلوق اپنے جیسی ایک مخلوق کا منہ تکے۔ اس لیے اس کی سربلندی اس میں ہے کہ وہ پہلے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو تاکہ جو فاعل حقیقی ہے یعنی اللہ تعالیٰ وہ خود ظالموں کی گردنیں توڑ کر ان کے سامنے جھکا دے اس لیے اس حدیث سے یہ سمجھنا نہیں چاہیئے کہ اس میں ظالم بادشاہوں کے لیے بددعا کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ بلکہ ایک ایسے اہم گوشے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کی طرف وحی الٰہی کی تنبیہ کیے بغیر مظلوم کی نظر جا ہی نہیں سکتی اور اس لیے ظالموں کے پنجے سے اس کی رستگاری نصیب ہی نہیں ہو سکتی۔ آج جیسا کہ دنیا کے حالات پر نظر ڈالنے سے اس مضمون کی تصدیق نصف روز روشن کی طرح ہو جاتی ہے۔ یعنی رعایا کی توجہ صرف اپنے مخالفوں پر لگی رہتی ہے۔ اور ان کے مظالم میں تخفیف کی بجائے اور زیادتی ہوتی رہتی ہے۔

اگر کاش ہم اپنے حالات طرف بھی توجہ کر لیں اور انکی اصلاح کر لیں تو یقیناً ان مظالم کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

موجودہ حکومتوں کا دستور بھی یہی ہے کہ جب کسی جگہ پر عوام سرکشی اور حکومت کے خلاف باغیانہ حرکات شروع کرتے ہیں تو دنیوی حکومتیں بھی ان پر ایسا سخت حاکم مقرر کرتی ہیں جو ان کی کافی سرکوبی کر کے ان کو حکومت کی فرمانبرداری پر مجبور کر دے۔

پھر اس سلسلہ میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ ایسی سختی کر گزرتا ہے جو حکومت کے منشا کے بھی خلاف ہوتی ہے اور اس دنیوی حکومتوں میں تنزلزل پیدا ہوتا رہتا ہے۔

لیکن قدرت کاملہ کے ملک میں یہ صورت نہیں کیونکہ حکم صرف اس کا چلتا ہے۔

واللہ غالب علیٰ امرہٖ (اور اللہ غالب ہے اپنے کام میں)

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۳) اور کسی بانی کی بغاوت کا اس کا مجرکے پر کے برابر بھی کچھ بگاڑ نہیں سکتی بلکہ دنیا اپنے فسادات کا خمیازہ خود ہی بھگتا کرتی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو اس زمانہ میں خاص کر اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے اور جب وہ یہ کریں گے تو ان کی دعائیں اور بددعائیں بھی سب قبول ہونگی اور ذلت ونکبت کے سب بادل ان کے اوپر سے چھٹ جائیں گے اس تحریر کا مقصد کوئی نافہم یہ نہ سمجھے کہ یہاں دنیوی اصلاحات کا قدم اٹھانے سے روکنا مقصود ہے بلکہ جس اصل کے بغیر یہ سیاسی اصول اور اصلاحی قدم کا کام نہیں ہو سکتا۔ ان پر تنبیہ کرنی مقصود ہے۔ یہاں شریعت کا ایک زریں اصول یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں شریعت بین الفریقین کوئی نظام قائم کرنا چاہتی ہے وہاں جانبین کو علیحدہ علیحدہ اس طرح سمجھاتی ہے۔ کہ ایک کو یہ توہم ہونے لگتا ہے۔ کہ شاید اس کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔ حاکم ومحکوم کا معاملہ بھی اسی قسم میں داخل ہے۔ یہاں جو حدیثیں رعایا کے متعلق ارشاد ہوئی ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام ترذمہ داری ان ہی پر عائد ہوتی ہے۔

اور رعایا سے گویا کوئی بازپرس ہی نہیں۔ اس لیے تیسرے شخص کے لیے لازم ہے کہ وہ طرفین کی حدیثیں سامنے رکھ کر نتیجہ نکالے صرف یک طرفہ حدیثوں پر نظر ڈال کر کوئی رائے قائم کر لینی ایک ناقص اور ادھوری نظر ہے۔ اور درحقیقت کسی صحیح اور محکم نظام کے قائم رکھنے کی یہی سب سے بہتر صورت ہے کہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک کو اس کے حق تفہیم کی جائے تاکہ جدل وبحث کا میدان ہی تنگ ہو جائے۔

جو حدیثیں حکام کے متعلق تشدید کی آئی ہیں ان کا یہاں ذکر مقصود نہیں اس کا اندازہ صرف ذیل کے واقعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

امیر المؤمنین عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کو قاضی بنانے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں عرض کیا کہ آپ مجھے اس منصب سے معاف فرما دیں تو بہتر ہے۔ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم قاضی بننے سے کیوں انکار کرتے ہو؟

جب کہ تمہارے والد بھی قاضی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود فرماتے سنا کہ قاضی اگر منصف بھی ہو تو اگر برابر سرابر چھوٹ جائے تو بھی غنیمت ہے۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ نے سکوت فرمایا اور ان سے اصرار نہیں فرمایا۔

(ترمذی شریف)

وما علینا الا البلاغ المبین ۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۹ھ ۲۱ اگست ۱۹۷۰ء قیمت پیسے

شمارہ ۳۳

شذرات

احمد حسین کمال

مشرقی پاکستان سیلاب کی زد میں

مشرقی پاکستان کے حالیہ سیلاب کی تباہ کاریاں، ماضی کی تباہیوں سے کہیں زیادہ آگے نکل گئی ہیں۔ صوبہ کے ۱۹۔ اضلاع میں سے ۱۴۔ اضلاع زیر آب آگئے ہیں اور ڈھاکہ کے نواح تک یہ سلسلہ پہنچ گیا ہے۔ ان سطروں کے لکھنے تک یعنی ۵۔ اگست ۱۹۷۰ء تک سیلاب کی تباہ کاریاں جاری ہیں اور ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس مرحلہ پر پہلی ضرورت فوری امداد کی کارروائیوں کی ہے۔ یہ اطمینان کی بات ہے کہ حکومت اس طرف متوجہ ہوگئی ہے اور صدر یحییٰ خاں نے اعلان کیا ہے کہ حکومت تمام غیر ملکی وسائل کو بروئے کار لائے گی، اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریگی (اخبارات ۵ اگست ۱۹۷۰ء)

سیلابوں کی آمد مشرقی پاکستان کا سنگین ترین مسئلہ ہے اور ایسی تدابیر بروئے کار لانے کی ضرورت ہے کہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے سیلابوں کی ہر سال آمد نے مشرقی پاکستان کی پوری معیشت کو تباہ اور غیر متوازن کر دیا ہے۔ ہر سال کروڑہا انسان اس سے متاثر ہوتے ہیں، اور لاکھوں خاندان اجڑ جاتے ہیں۔ زمینی پیداوار اور کھڑی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں اور خوراک کی قلت کا مسئلہ بار بار پیدا ہوتا رہتا ہے، اور پھر اس سے مختلف قسم کی وبائی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں۔ جن پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ مشرقی پاکستان کے عوام کی یہ مستقل مصیبت ایسی ہے جسے بہر صورت ختم کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اور موجودہ ترقیاتی منصوبہ کو اگر اس مقصد کے لئے وقف کر دیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

ماضی کی حکومتوں کے نامۂ اعمال کا یہ سیاہ ترین باب ہے کہ انہوں نے اس ملک میں چند ارب پتی خاندانوں کی پیدائش میں تو حصہ لیا، لیکن مشرقی پاکستان کے عوام کی اس ہمہ گیر مصیبت کے ازالہ کا ذرا بھی اہتمام نہیں کیا گیا۔

موجودہ صدر مملکت یحییٰ خاں اگر یہ تمام کام کر گذریں تو پاکستان کی تاریخ میں ان کے لئے سب سے اونچا مقام بن سکتا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے کارکنان نہایت تن دہی کے ساتھ سیلاب زدگان کی خدمت میں منہمک ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ مغربی پاکستان کے عوام بھی ان کی امداد میں بیش از بیش حصہ لیں گے۔

اس موقعہ پر یہ بات کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ اس ملک کے ارب پتی خاندانوں میں سے کسی کو کبھی بھی یہ توفیق نصیب نہیں ہوئی کہ وہ اپنی دولت کا قرار واقعی حصہ سیلاب زدگان کی امداد اور سیلاب روکنے کی تدابیر پر صرف کرنا گوارا کرتا۔

ملک میں کوئی مصیبت آئے۔ کسی بھی نازک صورت حال کا مقابلہ پیش آجائے یہ صرف ملک کے غریب عوام، کسان، مزدور، چھوٹے تاجر اور محنت سے کمانے والے کاروباری و ملازم پیشہ افراد ہوتے ہیں جو اپنی ضروریات کی تکمیل روک کر ان امدادی کاموں میں حصہ لیتے ہیں اور چندہ دیتے ہیں۔ خواہ وہ آزادی کشمیر کی مہم ہو، بھارت سے آنے والے مہاجرین کی امداد ہو۔ پاکستان پر بھارت کا جارحانہ حملہ ہو۔ مغربی پاکستان کے کسی حصہ کے آفت زدگان ہوں یا مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان۔

(دورق الٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

امداد کنندگان اور چندہ دہندگان کی فہرستوں میں ملک کے سرمایہ داروں کا کوئی قابلِ ذکر نام اور حصہ نہیں ہوگا۔

اس کے باوجود نہ تو حکومت اس ظالمانہ نظام کو ختم کرنے کی تدابیر سوچتی ہے اور نہ لیڈرانِ کرام اور رہنمایانِ نظام ہی اس کے خاتمہ پر متفق ہوتے ہیں۔ بلکہ الٹا اس نظام کو برقرار رکھنے کے لئے اسلام کی سند لانے کا جتن کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ جس نظام کے حامل اہل ثروت ایسی تمام مصیبتوں کے وقت بھی عوام کی خدمت و مدد کے لئے تیار نہیں اور قرآن و حدیث کی ان ہدایات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں جن میں حاجت مندوں کی مدد کا بار بار مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس نظام کے حق میں بعض جماعتیں اور مدعیانِ علم دین قرآن و حدیث کی سندیں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ سچی بات یہ ہے کہ محض سرمایہ داروں کی نفع اندوزی اور ذخیرہ گری کی وجہ سے کشمیر کی جنگ آزادی سے لے کر مشرقی پاکستان کے سیلابوں کی تباہ کاریوں تک ہر قومی معاملہ حل ہونے میں نہیں آرہا ہے اور پاکستان کے عوام کی شب و روز کی وہ محنت جو کھیتوں، کارخانوں، بازاروں و دفتروں میں جاری ہے۔ اس کا تمام تر مفاد صرف سرمایہ پرستوں کے سرمایہ میں اضافہ کی صورت میں رونما ہو رہا ہے قومی مصائب و بحرانوں کے ازالہ کے لئے قطعی کام نہیں آرہا۔

الیکشن کے غیر جانبدارانہ ہونے کی ضمانت

صدر محترم نے اپنی ۲۸ر جولائی کی تقریر میں ایک بار پھر اپنے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ انتخابات انتظامیہ اور حکومت کے اثر سے آزاد اور غیر جانبدارانہ فضا میں ہوں گے۔ صدر کے اس عزم کو ہر شخص خوش آئند سمجھے گا۔ لیکن کاش ایسا ممکن ہو سکے۔ اس لئے کہ بہت سے ایسے واقعات سامنے آچکے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف انتظامیہ کے بہت سے ذمہ دار افراد بلکہ کابینہ کے بعض معزز ارکان تک ملک کی بعض سیاسی جماعتوں و حلقوں کے ساتھ دلچسپی اور پرانی وابستگی کی روایات رکھتے ہیں۔ ملک کے دیہاتی علاقوں میں جاگیردارانہ اثرات ابھی تک پوری قوت سے قائم ہیں اور دولتمندوں کے تفوق کا عالم بھی ویسا ہی موجود ہے۔ سرمایہ دارانہ حیلہ گری قدم قدم پر چل رہی ہے اور برطانوی عہد کے سیاسی، سماجی و اقتصادی نظام کے حق میں مذہبی فتووں کی اشاعت عام ہو رہی ہے۔

ظاہر ہے کہ ان حالات میں صدر صاحب کے عزم کے باوجود انتخابات میں فضا کی آزادی کا کم سے کم امکان رہ جاتا ہے۔ اور غیر جانبداری کی کوئی واضح صورت سامنے نہیں آتی۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جناب صدر چند ایک ٹھوس اقدامات کر کے انتخابی فضا میں غیر جانبداری کے امکانات کو مضبوط تر بنائیں۔

انتظامیہ کے غیر جانبدار رہنے کی واضح ہدایات ہوں۔ جن کا علم عوام کو بھی ہو۔ تاکہ وہ کسی افسر و ملازم کے جانبدارانہ رویہ کو بروقت روک سکیں۔ اس قسم کے رویہ پر واضح طور سے سخت ترین سزا اور فوری معطلی کے احکامات ہونے چاہئیں۔

انتخابات کے موقعہ پر کابینہ کی موجودگی بھی زبردست شکوک کا موجب ثابت ہوگی۔ اس لئے کہ بہت سے وزراء کے بارے میں جانبداری کے شبہات اب بھی گردش کر رہے ہیں۔

امریکی سفیر اور سفارت خانہ کی سرگرمیوں کو روک دینا بھی ضروری ہے اور پی ایل گندم کی امریکی رقم کو بھی تقسیم سے روک دینا لازمی ہے۔ تاکہ یہ خدشات بھی باقی نہ رہیں۔

عوام کو اس کی ضمانت ملنی چاہیئے کہ انتخابات کے سلسلہ میں جاگیردارانہ و سرمایہ دارانہ دھمکیوں و ترغیبوں سے ان پر دباؤ نہیں ڈالا جائے گا

مشرقی پاکستان کے حالیہ سیلاب سے ۱۴ اضلاع متاثر ہوئے ہیں۔ اور اب اکتوبر تک دیہات کے علاقوں میں ایسے نارمل حالات پیدا نہیں ہو سکتے کہ ایک دن میں تمام ووٹر آسانی سے پولنگ اسٹیشنوں تک پہنچ سکیں چنانچہ اب الیکشن چند ماہ کے لئے ملتوی کر دینا الیکشن کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ اگر پچاس فیصد یا اس سے زیادہ افراد ووٹ ڈالنے سے محروم رہ گئے۔ تو الیکشن کو کامیاب قرار نہیں دیا جا سکتا۔

بلکہ کیا ہی اچھا ہو کہ ان دو ماہ کے لئے تمام پارٹیاں اپنے الیکشن پروگرام ملتوی کر کے سیلاب زدہ لوگوں کی مدد کا کام جاری کر دیں۔ اس کے بعد الیکشن مہم میں مصروف ہوں اور حکومت ... بھی پوری توجہ کے ساتھ سیلاب زدہ علاقوں کی امداد میں لگ جائے۔

امریکی تجاویز کا پہلا مرحلہ

امریکہ کی امن تجاویز کے بارے میں بالآخر اسرائیلی کابینہ انتشار کا شکار بن گئی۔

(نوائے وقت لاہور ۵ر اگست ۱۹۷۰ء)

گاہل پارٹی کے ارکان مخلوط وزارت سے علیحدہ ہوگئے۔ اور جیسا کہ ہمارا اندازہ تھا۔ مصر کی طرف سے ان تجاویز کو قبول کر لینا اسرائیل و امریکہ کو مخمصہ میں ڈال دینے کا باعث بن گیا ہے۔

مصر اگر ان تجاویز کو رد کر دیتا تو سب کی مشکل آسان ہو جاتی۔ اسرائیل بھی اپنے عزائم پورے کرنے میں آزاد رہتا۔ امریکہ بھی اس کی علانیہ سرپرستی پر اتر آتا! امریکہ کے دوست عرب ممالک ناصر پر امن شکنی کے الزامات عائد کرتے رہتے اور امریکہ نواز حلقے ناصر کے خلاف اپنی پروپیگنڈا مہم تیز تر کر دیتے۔

صدر ناصر نے امریکی تجاویز قبول کر کے فلسطین کے حریت پسندوں کو ضرور مضطرب کر دیا تھا۔ اور یہ عین متوقع تھا۔ کہ بعض مقامات پر احتجاجی مظاہرے بھی ہوں گے۔ تاہم اس کا اعتراف سب کو ہے کہ صدر ناصر نے کامیاب ڈپلومیسی سے کام لیا۔ اور اسرائیل و امریکہ پر تمام تر ذمہ داری ڈال دی۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کسی عرب ملک نے ان تجویزوں کو مسترد کر دیا یا فلسطینی عربوں کی تنظیموں میں سے کچھ ناراض ہوگئیں۔ اس لئے کہ آئندہ اقدامات کی یہ کڑیاں ہیں۔ اور انہیں اسی طرح ہی ظہور میں آنا چاہیئے۔ البتہ جن عرب ملکوں کے امریکہ و برطانیہ کے ساتھ سیاسی و اقتصادی معاہدے ہیں۔ وہ شاید اپنے لئے اس صورت حال کو نقصان دہ سمجھیں اور شاہ فیصل کی اس مہم پر اثر پڑے۔ جو حال ہی میں انہوں نے مسلمان ملکوں کے دورے سے شروع کی تھی۔

بہرحال اپنے پہلے مرحلہ میں امریکی تجاویز، صدر ناصر کی منظوری کے اعلان کے بعد اسرائیل کے لئے خوش آئند ثابت نہیں ہو سکیں۔

محکمہ اوقاف کی امتحانی سکیم

معلوم ہوا ہے کہ محکمہ اوقاف ائمہ اور خطباء کے گریڈ میں ترقی کے لئے امتحانات کا سلسلہ جاری کر رہا

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

ختم نبوت کا انکار کرنے والا کافر اور مرتد ہے

قادیانیوں کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نکاح غیر قانونی ہے، مرزا قادیانی نے نئی شریعت وضع کی ہے

تنسیخ نکاح کے مقدمہ میں سول جج جہلم آباد شیخ محمد رفیق گریجہ کا فیصلہ

ساہیوال ۔ ۹، اگست ۔ سول جج جمیس آباد شیخ محمد رفیق گریجہ نے قرار دیا ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور ایک مسلمان لڑکی کا کسی قادیانی کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ فاضل جج جنہیں فیملی کورٹ کے جج کے بھی اختیارات حاصل ہیں یہ فیصلہ امتہ الہادی کی طرف سے تنسیخ نکاح کے ایک مقدمہ میں سنایا ہے ۔ جو انہوں نے اپنے شوہر حکیم نذیر احمد برق کے خلاف دائر کیا تھا۔ فیصلہ انگریزی ٹائپ کے ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے اور اس احمدیوں کے مذہبی عقائد سے تفصیلی بحث کی گئی ہے ۔ اور اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف سے متعدد اقتباسات کے علاوہ قرآن و حدیث کے بے شمار حوالے دیئے گئے ہیں اور علامہ اقبال، سر امیر علی اور دوسرے مسلمان اکابر کی آراء بھی درج کی گئی ہیں ۔ فاضل جج نے مدعا علیہ کو مقدمے کے اخراجات ادا کرنے کا حکم بھی دیا ہے ۔ اس مقدمے میں مدعیہ کی پیروی مسٹر محمد عثمان ایڈووکیٹ نے کی ۔ مسماۃ امتہ الہادی نے تنسیخ نکاح کا دعویٰ اس بنیاد پر دائر کیا تھا کہ مارچ ۱۹۶۷ء میں جب اس کی عمر صرف ساڑھے چودہ برس تھی ۔ اس کے باپ نے اس کا نکاح دھوکہ سے ساٹھ سالہ بوڑھے حکیم نذیر احمد برق سے کر دیا تھا۔ شادی کے فوراً بعد وہ اپنے گھر واپس آ گئی اور ان میں میاں بیوی کے تعلقات بھی قائم نہیں ہوئے مدعیہ نے اپنے دعوے میں مزید کہا کہ اس کے اور شوہر کے درمیان مذہبی اختلافات کے علاوہ اس شادی کے باعث اس کے اپنے رشتہ داروں کے درمیان فوجداری مقدمہ بھی چل رہا ہے اور وہ مدعا علیہ کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی ۔ مزید برآں فریقین کے درمیان یہ نکاح غیر قانونی اور غیر موثر ہے ۔ کیونکہ مدعیہ سنی مسلمان ہے

جبکہ مدعا علیہ احمدی فرقے سے تعلق رکھتا ہے ۔ فاضل جج نے اس مقدمہ میں نو نکات پر غور کیا ۔ ان میں سب سے اہم نکتہ یہی تھا کہ آیا فریقین کے درمیان نکاح جائز تھا یا نہیں ۔ انہوں نے اپنے فیصلے میں بھی سب سے زیادہ بحث اسی نکتے پر کی ہے ۔ اور اس سلسلے میں وکیل صفائی مسٹر لطیف کے اس اعتراض کو مسترد کر دیا کہ مسلم عائلی

فیصلہ کا مکمل متن آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمایئے

جناب شیخ محمد رفیق گریجہ نے مرزائیوں کے متعلق جو فیصلہ فرمایا ہے ۔ اس فیصلہ کا مکمل متن ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے ۔ (ادارہ)

قوانین کے آرڈی ننس کی دفعہ ۲۳ کے تحت عدالت کو شادی کے قانونی جواز پر غور کرنے کا حق نہیں ہے فاضل جج نے اس سلسلہ میں یہ قرار دیا ہے کہ اس دفعہ کا اطلاق صرف ان شادیوں پر ہو سکتا ہے ۔ جن میں فریقین مسلمان ہوں ۔

اس کے بعد فاضل جج نے تفصیل کے ساتھ مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت اور احمدی فرقے کے ظہور کے پس منظر سے بحث کی ہے اور یہ قرار دیا ہے کہ مرزا غلام احمد مسلمانوں میں انتشار و افتراق پھیلانے کے لئے انگریزوں کے آلۂ کار تھے ۔

فاضل جج نے یہ بھی لکھا ہے کہ احمدیوں کے بارے میں اسی طرح کے خیالات مسٹر جسٹس منیر اور مسٹر جسٹس کیانی نے پنجاب میں ۱۹۵۳ء کے فسادات کے متعلق اپنی رپورٹ میں بھی ظاہر کئے ہیں ۔ اس کے بعد فاضل جج نے مرزا غلام احمد کی تحریروں سے چند اقتباسات پیش کئے ۔ جن میں انہوں نے نبوت کا دعوے کیا ہے ۔ پھر انہوں نے قرآن و حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی شہادت پیش کی ۔ اور آخر میں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں صرف فلسفیانہ اختلافات ہی نہیں ان کے درمیان عقیدے اور اعلان نبوت کے بارے میں بھی ایسے اختلافات موجود ہیں ۔ جو فاضل جج کی رائے میں کسی شخص کو مرتد قرار دینے کے لئے کافی ہیں ۔ انہوں نے لکھا ہے کہ احمدی مسلمانوں سے الگ مذہب کے پیرو ہیں ۔

فاضل جج نے لکھا ہے کہ احمدیوں کو بلاشبہ احمدی رہ کر زندگی گذارنے کا حق حاصل ہے خود آنحضرت صلعم نے غیر مسلموں کو اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے کی پوری آزادی عطا کی ۔ اور کسی قسم کا جبر کبھی روا نہیں رکھا ۔ لیکن ایک الگ فرقے کی حیثیت سے زندگی گذارنے کا حق احمدیوں کو یہ اختیار نہیں دیتا کہ مسلمانوں کے پرسنل لاء میں مداخلت کریں اور خود کو محض احمدی مسلم قرار دے کر انہیں اپنا ہی ایک فرقہ تسلیم کرنے پر مجبور کریں ۔

فاضل جج نے قرار دیا ہے کہ اسلام میں امتی نبی یا ظلی اور بروزی نبی کا کوئی تصور نہیں ۔ مرزا غلام احمد نے اپنے پیروؤں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو غیر احمدیوں کے نکاح میں نہ دیں اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں ۔ اس طرح مرزا غلام احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے انحراف کر کے اپنے پیروکاروں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مشرق وسطیٰ کی سیاست

جمال عبدالناصر کی کامیابی

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ)
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

جب ۱۹۶۷ء کی جنگ اور لیبیا کے امریکی ہوائی اڈے کے حملوں کے نتیجہ میں عربوں کو نقصان عظیم اٹھانا پڑا۔ اور یہود نے جنگ بندی کے بعد بھی شام کی پہاڑیوں اور نہر سویز کے کنارے پہنچ کر اپنے کو محفوظ بنا لیا۔ اس وقت دنیا بھر میں یہودی جارحیت کی سخت بدنامی اور امریکی فریب و خود غرضی اور اسلام دشمنی کا پورا مظاہرہ ہوا تو اقوام متحدہ نے ایک قرارداد پاس کر دی۔ جس میں مقبوضہ علاقوں کو خالی کرنا بھی تھا سویز و عقبہ میں جہاز رانی کی آزادی بھی شامل تھی۔ عربوں نے ان شرائط کو مان لیا۔ مگر یہودیوں نے اقوام متحدہ کے فیصلے کو ٹھکرا دیا۔ یہود کی کیا ہستی تھی۔ دراصل امریکہ نے عالمی رائے سے متاثر ہو کر ایسا کر لیا تھا۔ مگر اندر سے یہودیوں کی پشت پناہی کر رہا تھا اور اسی کے بل بوتے پر یہودی اپنی جارحیت پر خوش اور جامے سے باہر تھا۔

صدر ناصر کو اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کے لئے اور زیادہ مفید بنائے۔ اس نے تین سال کی مسلسل جدوجہد سے عربوں میں گوریلا تحریکیں پیدا کیں۔ یورپ کے دوسرے ممالک سے اسلحہ حاصل کیا۔ فوجوں کو از سر نو ترتیب دی۔ اسلحہ کی ٹریننگ دی اور عمدہ سیاست کے ذریعہ عام عربوں کی حمایت اور بعض عربوں سے مالی امداد بھی حاصل کی۔ اور تمام تیاریوں کے ساتھ ساتھ یہودی حملوں کی روک تھام بھی کرتا رہا۔

اب تین سال کے عرصہ میں شام، عراق، اردن مصر وغیرہ فوجی قوت بن گئے۔ اور لیبیا میں امریکی فوجی اڈہ آزاد ہو گیا۔ اب مصر کو پیچھے سے نہ صرف یہ کہ کوئی خطرہ نہیں رہا۔ بلکہ وہ لیبیا کو اپنے ملک کی طرح استعمال کر سکتا ہے۔

اب وہ اس قابل ہے کہ امریکہ کے دیئے ہوئے چھ چھ فینٹم طیارے تباہ کرے اور نہر سویز پار کر کے یہودی استحکام کے پرخچے اڑا دے۔

ناصر نے درست کہا تھا کہ ہم کو طویل جدوجہد کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور آخری فتح ہماری ہے یہی ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عربوں کے حوصلے بلند ہیں۔ اب یہود پر حملے کرنے اور بڑی جنگ لڑ کر اپنے علاقے واپس لینے کی پوزیشن میں ہیں۔ اور ایک بڑا انقلاب یہ ہوا۔ کہ روس نے بقاء باہمی کی آڑ میں بحیرہ روم میں اپنا بحری بیڑہ پہنچا دیا۔ جہاں پہلے صرف امریکہ کی اجارہ داری تھی۔ اور جس کے جہازوں نے مصر کو نقصان پہنچایا تھا۔

اب خود امریکہ نے امن کی شرائط پیش کیں۔ یہ شرائط وہی نومبر ۱۹۶۷ء کی شرائط ہیں۔ صدر ناصر نے کمال ہوشیاری سے ان کو مان لیا۔ اور یہود کو بھی اب چار و ناچار ماننا پڑا۔ اس کو کیا ماننا تھا۔ اس کے چچا امریکہ نے کہہ دیا ہو گا۔ بیٹا اب میں تمہیں نہیں تھام سکتا۔

بعض لوگ مصر کے ان شرائط کو ماننے سے تعجب کرتے ہیں۔ مگر وہ نہیں سوچتے۔ کہ سارا علاقہ بغیر جنگ کے واپس آ جائے اور صرف منت سے نہیں بلکہ پوری جنگی تیاری کے بعد نہایت خودداری سے، تو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے۔ ان حضرات نے نہیں سوچا کہ لاہور سے آٹھ میل دور شہید ملت لیاقت علی خان نے جو چھوٹی سی نہر بنائی تھی۔ وہ لاہور کے بچنے کا ایک سبب تھی۔ ہندو آخر تک اس کو عبور نہیں کر سکا۔ جنگ کے دنوں میں دریائے اردن اور نہر سویز کو عبور کرنے کے لئے عربوں کو کم از کم بیس ہزار عربوں کی قربانی دینی ہوتی۔ اگر یہ سب کچھ سہ سالہ جنگ اور عربوں کی پامردی اور استقلال کے نتیجہ میں مل جاتا ہے اور اب یہود و امریکہ بھی ان شرائط کو ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں تو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ صدر ناصر کی عظیم الشان فتح ہے۔

اب امریکی سی آئی اے عربوں اور حریت پسندوں میں یہ پروپیگنڈا کرے گی کہ صدر ناصر نے شکست تسلیم کر لی اور یہودی سے صلح کی شرائط مان کر غلط اقدام کیا ہے حالانکہ صدر ناصر پر ناکام قاتلانہ حملے کی وجہ یہی بنا ہے اور یہ بات خود دلیل ہے کہ صدر ناصر کی پالیسی سے امریکہ سخت پریشان ہے۔ صدر ناصر نے ابھی تک بلاواسطہ گفتگو پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔ یہود یہود سے یہ گفتگو بالواسطہ ہو رہی ہے۔

رہی یہ بات کہ خلیج عقبہ اور نہر سویز سے جہاز رانی کا حق سب کو بشمول یہود کے حاصل ہو گا۔ تو یہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ جب امریکن گروپ کے جہاز گزرتے ہیں تو یہود کے گزر جائیں تو کونسی قیامت آ جائیگی۔ جبکہ مصر کو ان جہازوں کی تلاشی کا حق حاصل ہوگا، اور جبکہ مصر ہر جہاز سے گزرنے کا ٹیکس وصول کر کے اربوں روپیہ کماتا ہے۔ اور جبکہ اس کو بند کر دینا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور ...... آئندہ یہودیوں کی پیرہ دستیوں سے ہر معاہدہ منسوخ بھی ہو سکتا ہے۔

سوچنے والے یہ نہیں سوچتے کہ معاہدات کوئی چیز نہیں۔ اصل بات طاقت ہے۔ اگر طاقت نہیں تو معاہدہ کی پابندی نہ بھارت کرتا ہے نہ امریکہ۔ اگر طاقت ہے تو سب پابندی پہ مجبور بھی ہو سکتے ہیں اور خودداری کے خلاف اقدامات پر معاہدات کو منسوخ بھی کر سکتے ہیں۔

صدر ناصر کی پالیسی کی کامیابی کی ...... ایک دلیل یہ ہے کہ تیونس نے مصر سے سفارتی تعلقات بحال کر دیئے۔ اردن نے اپنی سیاست ناصر کے حوالہ کر دی سعودی گورنمنٹ نے ۸ کروڑ پونڈ کی مالی امداد مصر کو دوبارہ دینے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ شام، سوڈان لیبیا، لبنان، مصر اور اردن سب ہی طرابلس کانفرنس میں شریک ہو گئے۔ موشے دیان نے شرائط کو مان لینے کی خبر سنی تو وہ لیٹ گیا۔ اس کی کمر ٹوٹ گئی۔ اس کے نزدیک یہود کا ان شرائط کو مان لینا بدترین شکست اور مجبوری کا درجہ رکھتا تھا۔

بہرحال آج کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ صدر ناصر نے کوئی نئی شرائط تسلیم کی یا یہود سے ڈر کر ایسا کیا بلکہ اس کے مخالف اب مجبوراً اس نتیجہ پر پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ناصر کا ناصر و مددگار ہو۔

درۂ آدم خیل میں امیر مرکزیہ کے استقبال کا منظر

گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے درہ کے سر بفلک پہاڑ گونج اٹھے

محمد حنیف سہارنپوری

کوہاٹ میں ۱۴ / اگست سے آئین شریعت کانفرنس شروع تھی۔ صبح سے ہی سرحد کے ہر علاقے سے ہزاروں افراد کاروں اور کاروان کوہاٹ پہنچ رہے تھے۔ احقر تقریباً ساڑھے دس بجے کوہاٹ پہنچا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ امیر مرکزیہ حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم ایک عظیم جلوس لے کر درہ آدم خیل پہنچ رہے ہیں۔ چنانچہ احقر اسی وقت درہ آدم خیل روانہ ہو گیا۔

وہاں درہ آدم خیل اور ارد گرد کے علاقوں کے ہزاروں افراد والہانہ محبت اور جذبے کے تحت صبح سے ہی جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ظہر کی نماز تک بہت بڑا اجتماع ہو چکا تھا۔ مقامی حضرات نے صبح سے ہی جلسے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اور مقامی علماء کرام پشتو زبان میں خطاب فرما رہے تھے۔ اچانک عوام میں ہلچل پیدا ہوئی۔ پتہ چلا کہ حضرت درخواستی کی کار آ رہی ہے لوگ بے قابو ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور آن واحد میں ہزاروں قبائلی پٹھان سڑک کے دونوں طرف نہایت احترام و عقیدت کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جس وقت حضرت امیر مرکزیہ اجتماع کے قریب پہنچے تو عوام نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد حضرت درخواستی زندہ باد کے نعرے لگا کر ان کا استقبال کیا۔ نوجوانوں کا ایک جم غفیر اپنی بندوقوں اور رائفلوں سے مسلح مکانوں اور دکانوں کی چھتوں پر جمع تھا۔ جس وقت حضرت کا قافلہ وہاں پہنچا۔ تو نوجوانوں نے شدت جذبات سے بے قابو ہو کر ہوائی فائرنگ شروع کر دی فائرنگ اس قدر زیادہ تھی کہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے درہ کے ارد گرد کے بلند و بالا پہاڑ گونج اٹھے۔ ایک منٹ میں سینکڑوں کی تعداد میں گولیاں رائفلوں، بندوقوں اور پستولوں سے نکل رہی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ درہ آدم خیل نہیں بلکہ میدان جہاد ہے اور ہزاروں مجاہدین اسلام کسی بڑی طاغوتی طاقت کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان جہاد میں اترے ہوئے ہیں۔ دراصل یہ میدان جہاد نہیں تھا۔ درۂ آدم خیل ہی تھا۔ لیکن وہاں کے مجاہدین امیر المجاہدین حضرت درخواستی کا استقبال کر رہے تھے۔ اور یہ بتانا چاہتے تھے کہ ہماری یہ بندوقیں یہ رائفلیں، یہ پستولیں اور گولیاں امیر المجاہدین کے اشارے کی منتظر ہیں۔ جب بھی کوئی طاغوتی طاقت اسلام اور پاکستان کے خلاف کوئی سازش یا منصوبہ تیار کر کے ان کو مٹانے کی کوشش کرے گی یا ان کی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھے گی۔ ہمارا یہ تمام اسلحہ مخالفین اسلام و پاکستان کے سینوں کو چھلنی کرنے کے لئے کافی ہے

بہر حال مجاہدین درہ آدم خیل میں منٹ تک برابر فائرنگ کرتے رہے اور فائرنگ میں برابر تیزی ہی آتی رہی۔ یہاں تک کہ گولیوں کی گھن گرج میں نعروں کی آواز بھی دب کر رہ گئی۔ ہزاروں مجاہدین نے حضرت امیر مرکزیہ کی کار کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ کار جلسہ گاہ کے قریب جا کر رکی۔ حضرت امیر اترتے ہی سٹیج پر تشریف لے گئے۔ جہاں ان کی خدمت میں جناب زر محمد صاحب سیکرٹری اتحاد قبائل نے سپاسنامہ پیش کیا۔

جناب زر محمد صاحب نے کہا کہ:-

" علماء حق نے ہر دور میں عوام اور مسلمانوں کی راہنمائی کی ہے۔ اس دور میں بھی علماء کرام اسلامی نظام کے لئے جو جد و جہد کر رہے ہیں۔ اس پر پاکستان کے مسلمان عوام بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔ ہم اہالیان درۂ آدم خیل اس عظیم جد و جہد کے لئے آپ سب علماء کرام کو اپنے دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتے اور وعدہ کرتے ہیں کہ اس جد و جہد میں اہالیان درہ آدم خیل آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کے ساتھ رہیں گے "۔

جناب زر محمد صاحب کے بعد امیر مرکزیہ نے زریں خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ:-

" اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری راہنمائی کرتا ہے یہ دین خدا کا دین ہے اور خدا ہی اس کا محافظ ہے۔ بعض لیڈروں کا یہ نعرہ لگانا کہ اسلام خطرے میں ہے یا اسلام مٹ جائے گا بالکل غلط ہے جس کا محافظ خود خدا ہو، اس کو دنیا کی کوئی طاقت، کفر کی پوری قوت مغربی سامراج کی ساری دولت، یورپ کے فلسفی مدبر اور سائنسدان ہرگز ہرگز نہیں مٹا سکتے اور نہ اسلام کو کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، غیر اسلامی طاقتوں اور لادینی نظریات اور ازموں کو کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ مولانا درخواستی نے مجاہدین اسلام درۂ آدم خیل کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت کی مختصر تقریر کے بعد فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

خدا کے فضل و کرم سے پٹھانوں کو اسلام اور علماء کرام سے محبت ہے۔ آپ نے جس خلوص، محبت اور گرمجوشی سے ہمارے امیر حضرت درخواستی مدظلہ کا استقبال کیا۔ یہ آپ کی دینداری اور علماء سے محبت کی سب سے بڑی نشانی ہے۔ میں اہالیانِ درۂ آدم خیل کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ پر خدا کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ آج عالم اسلام کے بہت بڑے ولی اللہ جو علوم شرعیہ اور علوم نبویہ کے بڑے عالم ہونے کے ساتھ حافظ القرآن والحدیث ہیں آپ کے شہر میں تشریف فرما ہیں اور آپ ان کے گرانقدر خیالات عالیہ سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ حضرت درخواستی کی زیارت اور ملاقات سے آپ کی زندگی میں برکت ڈالے گا۔ آپ نے جس گرمجوشی سے استقبال کیا، میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا استقبال نہ بادشاہوں کا ہوا، نہ گورنروں اور وزیروں کا اور نہ ارباب حکومت کا یہ استقبال آپ کے دینی جذبات کی صحیح عکاسی ہے۔

(باقی صفحہ [illegible] پر)

ندیم راؤ

سرحد کے غیور مسلمانوں کا آئین شریعت کے لئے عظیم الشان مظاہرہ

- تاریخ جمعیۃ میں شاندار اضافہ
- سامراجی طاقتوں کی بوکھلاہٹ
- اہل کوہاٹ کی مہمان نوازی

راقم کو کوہاٹ میں پہلی دفعہ حاضری کا اتفاق ہوا ۔ سرحد کے عوام کے متعلق یہ سنا جاتا تھا کہ ان کو اسلام اور علماء سے بڑی عقیدت ہوتی ہے ۔ لیکن آنکھوں سے اس کا مشاہدہ اب تک نہیں کر پایا تھا ۔ کانفرنس سے دو دن قبل جاوید ابراہیم پراچہ کا ٹیلیفون آیا کہ آپ کوہاٹ ضرور پہنچیں ۔ سفر بڑا طویل تھا ۔ لیکن میں نے سفر کی تطویل کے باوجود فیصلہ کر لیا کہ اس دفعہ کوہاٹ ضرور جانا ہے اور وہاں کے پٹھانوں اور دیگر باشندوں کے متعلق جو روایات سنتے چلے آ رہے ہیں ۔ اس کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنا ہے ۔ چنانچہ میں کوہاٹ پہنچا ۔ معلوم ہوا کہ شام کو ۴ بجے جلوس نکالا جائے گا ۔ جس کی قیادت حافظ الحدیث حضرت درخواستی فرمائیں گے ۔ اس ضمن میں کافی دیر شہر میں گھوم پھر کر دیکھتا رہا ۔ میں نے سرحد کے غیور پٹھانوں کے متعلق جو روایات سنی تھیں ان کی تصدیق ہو گئی ۔

مجھے اس علاقہ کی جس بات نے متاثر کیا اور میرے دل و دماغ پر گہرے نقوش چھوڑے ۔ وہ اس علاقہ کے عوام کا شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ختم نبوت ، صحابہ کرامؓ ، علماء حق اور مشائخ عظام سے قلبی تعلق ہے ۔ یقیناً اگر کوئی شخص دیانتداری سے اس علاقہ کے عوام کا جائزہ لینے کے لئے جائے تو وہ بھی میری اس رائے سے اتفاق کرے گا مجموعی طور پر کوہاٹ اور گرد و نواح کے علاقہ کے عوام اسلام پابند اور شریعت کے سچے عاشق اور محب ہیں اور ان کی محبت کی سب سے بڑی دلیل یہ آئین شریعت کانفرنس تھی ۔ جو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۴/۵ اگست بروز منگل بدھ منعقد ہو رہی تھی ۔

اجتماع کی چند خصوصیات

آج کوہاٹ کے کمپنی باغ میں اسلامی قافلے نے پڑاؤ کیا ہوا تھا ۔ اور ابھی برابر قافلے بسوں ، ٹرکوں اور ٹیکسیوں پہ ہاتھوں میں علم نبوی لہراتے ہوئے پہنچ رہے تھے ۔ پشاور ، درہ آدم خیل ، مردان ، نوشہرہ بنوں ، شمالی وزیرستان ، جنوبی وزیرستان ، لکی مروت ٹل ، ہنگو ، کیمل پور ، ڈیرہ اسمٰعیل خاں وغیرہ سے ہزاروں کی تعداد میں عوام پہنچ چکے تھے ۔ گرمی بہت شدت کی پڑ رہی تھی ۔ لیکن آنے والے لوگوں کا حوصلہ اتنا بلند تھا کہ انہوں نے نہ سفری صعوبتوں کی پرواہ کی اور نہ ہی گرمی کی شدت ان کے ارادوں کو متزلزل کر سکی ۔ تین بجے تک ہزاروں افراد کمپنی باغ میں جمع ہو چکے تھے ۔ کمپنی باغ کے وسیع رقبہ میں منتظمین کانفرنس نے رہائش کے لئے شامیانے اور قناتیں لگا رکھی تھیں آنے والے آتے اور خدائی فرش پر اپنا ڈیرہ ڈال دیتے ۔ آج کوہاٹ میں ایک نیا شہر آباد ہو چکا تھا بلکہ یوں سمجھئے کہ کوہاٹ کی آبادی میں اچانک دوگنا اضافہ ہو گیا ۔

ایک بات جو ان لوگوں کی پیاری اور بھلی معلوم ہوئی ۔ وہ ان کا جذبۂ مہمان نوازی تھا ۔ جس وقت میں اور حاجی بشیر احمد صاحب راتوں رات سفر کر کے ساڑھے دس بجے کوہاٹ پہنچے ۔ تو سب سے پہلے ہماری خواہش کے مطابق ٹھنڈے پانی سے ہماری تواضع کی تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان آیا اور بڑے محبت بھرے انداز میں اس نے یہ دریافت کیا کہ آپ نے لاہور سے سفر کیا ہے سفر خیریت سے تو گزر گیا ۔ اس کا مقصد تھا کہ سفر میں آپ کو کسی قسم کی تکلیف تو نہیں ہوئی ۔ میں نے کہا ۔ الحمدللہ سفر بالکل بخیریت گزرا ہے ۔ وہ بہت خوش ہوا ۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ہمارے لئے چائے لے کر آیا ۔ نہ صرف ہمارے ساتھ ہی یہ معاملہ تھا بلکہ باہر سے آس پاس کے علاقوں سے جو لوگ وہاں پہنچ رہے تھے ۔ سب کی وہ لوگ نہایت خلوص ، محبت سے خدمت کر رہے تھے ۔

اطاعت امیر کا جذبہ

اس علاقہ کے عوام اس وجہ سے خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ ان حضرات میں اطاعت امیر کا جذبہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے ۔ یہ حقیقت اس وقت عیاں ہوئی جس وقت آئین شریعت کے جلوس کا اعلان ہوا تو حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے خصوصی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر ، اسلام زندہ باد ۔ آئین شریعت زندہ باد ، قرآنی نظام زندہ باد ۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد ۔ ناموس صحابہ زندہ باد ۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے جائیں ۔ اور کسی کے خلاف مخالفانہ نعرے نہ لگائے جائیں ۔ آپ نے مزید ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بوڑھے استغفار اور درود شریف کا ورد کریں ۔ نوجوان حسبنا اللہ و نعم الوکیل کا اور بچے نصر من اللہ و فتح قریب کا ورد کریں ۔ چنانچہ سب نے ہاتھ کھڑے کر کے عہد کیا کہ ہم کسی کے خلاف نعرے نہیں لگائیں گے ۔ انہوں نے اس عہد کو آخر وقت تک نبھایا ۔ پورے جلوس میں کسی کے خلاف نعرہ نہیں لگا ۔ اور ہر ایک فرد کی زبان پر ان نعروں کے علاوہ تسبیح و تحمید ، استغفار اور درود شریف کا ورد جاری رہا ۔ اس کے بعد حضرت درخواستی نے ہدایت دی کہ سب حضرات جلوس سے فارغ ہو کر نماز عصر یہیں ادا کریں ۔ چنانچہ سب حضرات نے نماز باجماعت ادا کی اور جو ایک جماعت سے رہ گئے انہوں نے مختلف ٹولیوں اور گروہوں کی صورت میں مختلف

(باقی صـ ۱۲ پر)

آئینِ شریعت ک

منعقدہ ۴ر۵ اگس

سوا لاکھ انسانوں کے اجتما

از قلم .

> پاکستان میں غریبوں مزدوروں کسانوں طالب علموں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کے حقوق کے لئے جو جدوجہد اس وقت جاری ہے اور خلاف شرع سرمایہ داری اور جاگیرداری کے بتوں کو پاش پاش کرنے کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں اس کو خلاف اسلام ٹھہرانے کی امریکی اور مغربی سازش کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جائے گی۔
> (مفتی محمود)

کوہاٹ - جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود صاحب نے آئین شریعت کانفرنس کوہاٹ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:-

آج پاکستان کے لئے سب سے اہم مسئلہ آئین اور دستور کا ہے۔ پاکستان اس وقت تک بغیر آئین اور دستور کے چل رہا ہے۔ یہاں حکومتیں بنتی اور بدلتی رہیں۔ جو لوگ بھی برسر اقتدار آئے اور انہوں نے جس قسم کا دستور قوم کو دیا۔ وہ دستور سراسر عوامی خواہشات و جذبات کے خلاف تھا۔ اس طرح پاکستان آئین سازی کی ۲۲ سالہ طویل کشمکش میں مبتلا رہا بعض مفاد پرستوں نے ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء کے آئین بنائے لیکن قوم نے یہ دونوں آئین رد کر دیئے۔ کیونکہ یہ آئین نہ تو اسلام کے مطابق تھے اور نہ ہی عوامی حقوق کی ان میں ضمانت دی گئی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو دستور سے محروم رکھنے میں امریکی سامراج کا بھی عمل دخل تھا۔

انہوں نے کہا۔ اب ضرورت ہے کہ قوم ایسے نمائندوں کو آگے لائے۔ جو عوامی تقاضوں کو پورا کر سکیں۔ اور ملک کو ایسا آئین تیار کر کے دیں۔ جس کی بنیاد خالص کتاب و سنت کے مطابق ہو۔ جس کے ذریعے سیاسی جبر، اقتصادی رشوتیں اور سرمایہ پرستانہ مراعات اور بیرونی اثرات کا بالکلیہ خاتمہ کر دیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ آج کوہاٹ میں یہ لاکھوں انسانوں کا اجتماع سیاسی لیڈروں کی آنکھیں کھول لینے کے لئے کافی ہے کہ پاکستان کے عوام اس ملک میں صرف اور صرف اسلام کا نظام چاہتے ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ پاکستان میں غریبوں مزدوروں، کسانوں، طالب علموں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کے حقوق کے لئے جو جدوجہد اس وقت جاری ہے۔ اور خلاف شرع سرمایہ داری اور جاگیرداری کے بتوں کو پاش پاش کرنے کے لئے جو کوششیں ہیں۔ اس کو خلاف اسلام ٹھہرانے کی امریکی اور مغربی سازش کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جائے گی۔ جو سامراجی ایجنٹ اور مل مالکوں کے زرخرید غلام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوشلزم اور کمیونزم کی مخالفت کی آڑ میں سرمایہ داریت اور جاگیرداریت کا تحفظ ہرگز ہرگز نہیں ہونے دیا جائے گا۔

مفتی صاحب نے واضح الفاظ میں کہا کہ جو سیاسی لیڈر سوشلزم کی مخالفت کا نعرہ محض اپنے سامراجی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنی اقتصادیات درست کرنے کے لئے لگا رہے ہیں وہ خائب و خاسر ہوں گے۔ عوام کا امڈتا ہوا سیلاب ان کے تمام منصوبوں کو پانی کی طرح بہا کر لے جائے گا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ پاکستان کے گذشتہ ۲۲ سال کے تلخ تجربات نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ مزدوروں، کسانوں اور غریب عوام کے حقوق اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتے۔ جب تک آئین ساز اسمبلیوں اور اقتدار کے اندر عوام کے وہ نمائندے نہ پہنچیں جو اسلام کی تعلیمات سے بہرہ ور اور ان کی حقیقی نمایندگی کا جذبہ نہ رکھتے ہوں۔

انہوں نے کہا کہ جب تک پاکستان کو اندرونی و بیرونی سازشوں اور مغربی سامراج کے ظالمانہ نظام کو ختم کر کے اس کی جگہ اسلام اور عوامی تقاضوں کے مطابق آئین تیار نہیں کر دیا جاتا۔ اس وقت تک مفاد پرستوں کی یلغار سے پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس عظیم مقصد کے لئے ہر ہر جگہ اپنے نمائندے کھڑے کر رہی ہے کہ قانون ساز اداروں میں اور اقتدار پر عوام کے حقیقی نمائندے بھیجے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ بیرونی طاقتیں اب اس سازش میں مصروف ہیں کہ پاکستان کے عوام کے موجودہ اضطراب کو خانہ جنگی میں تبدیل کر دیا جائے۔ چنانچہ سیاسی محاذ پر کفر کے فتووں کی بارش برسائی جا رہی ہے اور مسلمانوں کو باہم لڑانے کا سامان مہیا کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام کا سیاسی شعور اب بیدار ہو چکا ہے۔ اور وہ پاکستان میں کی گئی اندرونی بیرونی سازشوں کو ناکام بنا کے رکھ دیں گے۔

محترم دوستو!

وہ لوگ جن کو اسلامی قانون سے واقفیت نہیں ان کو اگر ۲۲ سال اور حکومت مل جائے تو وہ ہرگز ہرگز اسلامی قانون نہیں لا سکتے۔ انہوں نے کہا اگر اسلامی حکومت قائم ہو جائے تو ایسے لوگوں کے خلاف مقدمے چلائے جائیں گے اور عوام سے اور ان کے حقوق سے غداری کرنے کے جرم میں ان کو اسلام کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ پاکستان کے مسلمان اسلام چاہتے ہیں۔ پھر یہاں کیوں اسلام نہیں آتا۔ کالے فرنگی جن کا دل و دماغ انگریز کی طرح ہے۔ جن کی تہذیب خوراک و پوشاک تمام فرنگیوں کی طرح ہیں وہ اپنی عیش پرستی کی بنا پر یہاں اسلام نہیں آنے دیتے جو لوگ خود اپنے گھر اور اپنے جسم پر اسلام نافذ نہیں کر سکتے۔ وہ اس ملک میں اسلام کیسے نافذ کر سکتے ہیں

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں پہلے ہی غربت کی کون سی کمی تھی۔ لیکن ملک جوں جوں ترقی کر رہا ہے غربت میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ سہگل اور آدم جی کے پاس اتنی دولت ہے کہ ان کو کارخانے بنانے کے لئے زمینیں نہیں ملتیں۔ لیکن عوام کی یہ حالت ہے کہ ان کو نہ رہائش کی سہولت میسر ہے اور نہ ہی ان کے بچوں کو خوراک تعلیم اور صحت کا انتظام ہے۔ دوسرے علاقوں میں کارخانے تعمیر ہو چکے ہیں لیکن یہ علاقہ قحط اور مصیبت کی زندگی میں مبتلا ہے۔

اسلام میں قصاص ہے۔ جس میں امیر و غریب کا فرق ختم کر دیا گیا ہے۔ لیکن موجودہ نظام میں امیر و غریب کا فرق موجود ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ ہمارا صاف اعلان ہے کہ اسلام نے غریب کو جو حق دیا ہے۔

...نفرنس کوہاٹ

...۱۹ء بروز منگل، بدھ
...سے اکابر جمعیۃ کا ولولہ انگیز خطاب

...یف سہارنپوری

ہم بھی غریب کو وہی حق دینگے۔ ہم صرف حلال اور حرام کی تحقیقات کرینگے۔ حرام دولت چھین لی جائیگی اور حلال کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ حلال اور شرعی طریقے سے جو شخص جتنی دولت چاہے کمائے اجازت ہے اب وہ لوگ جن کے پاس حرام کی دولت موجود ہے وہ اپنی اس دولت کو بچانے کے لئے ہم پر سوشلسٹ ہونے کا الزام لگا رہے ہیں۔

امریکی سفیر کی سرگرمیاں

یہاں پر امریکہ کا بدنام سفیر مسٹر جوزف فارلینڈ اپنی سرگرمیاں بہت تیز کئے ہوئے ہے۔ یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ ہوتی مسٹر امیر خان سے گفتگو کی۔ اس نے کیا گفتگو کی وہ تو معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن ایک بات سامنے آئی ہے کہ اس گفتگو کے بعد امیر ہوتی قیوم لیگ میں شامل ہو گیا ہے۔ مفتی صاحب نے پاکستان سے اس کے اخراج کا مطالبہ کیا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ

آئین شریعت کانفرنس سے ضیغم اسلام مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :-

اگر اسمبلی میں اسلامی دستور بنانے والے نمایندے بھیج دیئے گئے۔ تو صحیح دستور بن جائے گا۔ اگر غدار اور قوم چلے گئے تو یہ ملک پھر دستور سے محروم ہو جائے گا اور یہ ملک اور قوم سے دشمنی ہوگی۔ آپ غور کریں کہ یہ ملک بنانے وقت قرآن اور شریعت کا وعدہ کیا گیا تھا اور غریبوں کو ان کے مسائل حل کرنے کا یقین دلایا تھا۔ مگر ۲۳ سال تک یہ ملک اسلام کے عادلانہ نظام حیات سے محروم رہا۔ آپ نے کہا کہ اس وقت جو لوگ اسلام کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ وہ نماز بھی پڑھتے ہیں کہ نہیں۔

مولانا ہزاروی نے کہا کہ ہمارا مقصد اس ملک میں اسلام کے نفاذ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ وہ لوگ جو ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم سوشلزم چاہتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم سوشلزم، کمیونزم، کیپٹلزم اور دیگر خلاف اسلام قوانین پر لعنت بھیجتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان میں اسلام کا نظام آگیا تو یہ بچ جائے گا۔ اگر نہیں آیا تو ملک کی سلامتی خطرے میں ہے۔ جو لوگ جمعیۃ علماء اسلام پر سوشلسٹ ہونے کا الزام لگاتے ہیں وہ یہودی اور امریکی سامراج کے ایجنٹ ہیں۔ وہ اسلام کا نام غلط استعمال کر کے اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں اسلام کے خلاف جو سازش بھی کی جائے گی، پاکستان کے عوام اس کو ناکام بنا دیں گے۔

مولانا نے کہا کہ پاکستان کے عوام و خواص تمام پاکستان کے وقت ایک آس لگائے بیٹھے تھے کہ پاکستان میں اسلام کا عادلانہ نظام رائج ہو جائے گا اور عوام اسلام کے سایہ میں ہر قسم کے اقتصادی معاشی حقوق حاصل کر لیں گے۔ خالص اسلام کا نظام انہیں موجودہ دور کی لاقانونیت سے محفوظ کرے گا۔ ملک کا ہر ایک فرد خوشحالی کی زندگی بسر کرے گا۔ لیکن سیاسی لیڈروں نے عوام کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ یہ ملک جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا وہ مقصد حاصل ہو جائے اور وہ صرف اسلام کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے منشور کو کتاب و سنت کے مطابق ترتیب دیا ہے۔ میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اگر وہ منشور ملک میں رائج ہو جائے تو اس گئے گذرے دور میں بھی خلافت راشدہ کے نظام کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

> جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے منشور کو کتاب و سنت کے مطابق ترتیب دیا ہے میں پورے یقین سے کہتا ہوں۔ اگر وہ منشور ملک میں رائج ہو جائے تو اس گئے گذرے دور میں بھی خلافت راشدہ کے نظام کی یاد تازہ ہو جائے گی۔
>
> (مولانا ہزاروی)

مولانا ہزاروی صاحب بر کا تہم نے فرمایا کہ ہم ان لوگوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ جو صحابہ کرام کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ مولانا نے مودودی کے غلط عقائد و نظریات اور اس کی صحابہؓ دشمنی پر مفصل روشنی ڈالی

حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ

مولانا محمد اجمل صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنی شعلہ بیانی سے حاضرین جلسہ کو محظوظ فرماتے ہوئے قرن اول کی تاریخ، خلافت راشدہ کے نظام اسلامی فتوحات، اسلام کے لئے صحابہ کرام کی قربانیوں پر مفصل روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ دور اول میں اسلام کے نظام حیات نے پوری کائنات کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ جو شرابی تھے وہ تہجد گذار بن گئے۔ آئے تو ابو بکر تھے۔ اسلام قبول کیا تو صدیق اکبر بن گئے۔ اسی طرح جو شخص اسلام میں داخل ہوا، وہ کامیاب ہوا۔

مولانا نے کہا کہ ہم قرآن و سنت کے قوانین کے علاوہ اور کوئی قانون برداشت نہیں کریں گے۔ مولانا نے مودودی کے غلط عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ مودودی اور اس کے تمام متبعین گمراہ ہیں۔ لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے مودودی کی گمراہی کا اقرار کیا۔

الحاج میاں محمد ابراہیم صاحب پراچہ

الحاج میاں محمد ابراہیم صاحب پراچہ ناظم اعلیٰ مجلس استقبالیہ آئین شریعت کانفرنس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح مسلمانوں نے فرنگی کو نکالنے کے لئے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں۔ اسی طرح کفر کے موجودہ نظام کو ختم کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دی جائے گی۔ یہ آئین شریعت کانفرنس اس بات کا بین ثبوت ہے کہ پاکستان کے عوام خدا کی زمین پر خدا کا نظام چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ... اسلام کے نفاذ اور کفریہ نظام کو مٹانے کے لئے پاکستان کے مسلمان تختہ دار پر لٹکنا عین سعادت تصور کرینگے۔

قبلہ ایاز سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام بنوں

حضرات! ملک میں اس وقت دو طبقے ہیں۔ ایک غریب کا دوسرا امیر کا۔ ہم ان دو طبقوں میں سے غریب کو ساتھ لے کر ان کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں۔ ایاز صاحب نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام اسلام کی حفاظت

کے لئے علماء حق کی قیادت و راہنمائی میں سرگرم عمل ہے۔ جمعیۃ یہ چاہتی ہے کہ ہمارا نوجوان طبقہ اسلامی تعلیمات سے آراستہ و پیراستہ ہو۔ اور ہمارے کالجوں اور سکولوں میں تعطیل اتوار کے بجائے جمعہ کے دن ہو۔

آئین شریعت کانفرنس کوہاٹ کی قراردادیں اور مطالبات

آئین شریعت کانفرنس کوہاٹ کا یہ لاکھوں انسانوں کا اجتماع صدر یحیٰی خاں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح بگٹی، منگل، بلوچستان اور مالاکنڈ ڈویژن میں بالغ رائے دہی کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے، اسی طرح درہ کوہاٹ، شمالی وزیرستان، جنوبی وزیرستان وغیرہ آزاد قبائل میں بھی بالغ رائے دہندگی کا طریق رائج کیا جائے۔ درہ کوہاٹ اور شمالی و جنوبی وزیرستان میں جو ملک سسٹم رائج ہے۔ وہ سراسر وہاں کے غریب عوام پر ظلم اور ناانصافی ہے۔ اس لئے وہاں سے ملک سسٹم کو ختم کر کے ان علاقوں کے عوام کو ملکوں کی دستبرد سے بچایا جائے۔

— آئین شریعت کانفرنس کا یہ اجتماع صدر یحیٰی خاں صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ جہاں آپ نے بہت سی اصلاحات ملک میں نافذ کی ہیں۔ وہاں یہ مارشل لاء کی ایک دفعہ جاری کی جائے۔ جس کے ذریعہ یہ اعلان ہو کہ پاکستان کا دستور تمام مکتبۂ فکر کے علماء کے مرتب کردہ ۲۲، اسلامی نکات کی بنیاد پر بنایا جائیگا

کسانوں کی بیدخلی بند کی جائے

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ موضع شاہ پور ضلع کوہاٹ کی جو زمینیں کیانی خاندان کو اجارہ پر دی گئی ہیں۔ اور جن کو گذشتہ دو سو سال سے بڑی محنت اور مشقت سے آباد کیا ہے۔ وہ زمینیں کیانیوں کو فروخت کرنے کے بجائے انہیں غریب کاشتکاروں میں مناسب قیمت پر فروخت کی جائیں اور ان کی بے دخلیوں کو بند کر کے ان غریبوں کے ساتھ انصاف کیا جائے۔

پانی کی سہولت دی جائے

یہ اجتماع عام موضع گل حسن، ہانڈہ اور پرشئی میں پانی کی قلت پر ازحد تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ وہاں کے عوام کو پانی نہ ہونے کے سبب بہت تکلیف کا سامنا ہے۔ یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ان علاقوں میں پانی کا اس طریقے سے بندوبست کیا جائے کہ وہاں کے عوام کی پانی کی تکلیف رفع ہو جائے۔

امریکی سفیر کو فوراً نکالا جائے

یہ اجلاس پاکستان میں امریکی سفیر کی سیاسی سرگرمیوں اور اس کے مختلف مقامات کے دوروں اور سیاسی لیڈروں سے ملاقات پر سخت اضطراب محسوس کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس بدنام زمانہ امریکی سفیر کو ملک سے فوراً نکالا جائے۔

آئین شریعت کانفرنس لاہور کی قراردادوں کی حمایت

یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی طرف سے ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کی قراردادوں اور مطالبات کی پرزور حمایت کرتا ہے۔

آئین شریعت کانفرنس کوہاٹ میں شریک ہونیوالے علماء کرام

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی
پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف کندیاں۔
مفتی اعظم مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہٗ
فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب
مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور
حضرت مولانا احمد جان صاحب لکی مروت
حضرت مولانا نور محمد صاحب جنوبی وزیرستان
حضرت مولانا رکن الدین صاحب خلف الرشید حضرت غور غشتوی
مولانا حبیب الرحمان صاحب شمالی وزیرستان
حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب شیخ الحدیث
حضرت مولانا محمد امیر صاحب عرف بجلی گھر پشاور
مولانا احمد جان صاحب چارسدہ
ڈاکٹر سید فدا حسین صاحب مبلغ اسلام پشاور
مولانا چراغ الدین شاہ صاحب راولپنڈی
جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ
جناب محمد اسلوب قریشی صاحب جمعیۃ طلباء اسلام
جناب قبلہ ایاز صاحب بنوں " " "
جناب جاوید ابراہیم پراچہ صاحب " " "

شعراء

(اردو)

مرزا غلام نبی جانباز مدیر تبصرہ لاہور
سید امین گیلانی شیخوپورہ
(جمعیۃ طلباء اسلام)

(پشتو)

شاہ جہان صاحب مردان
احمد جان صاحب
شریعت خان سائل

(نوٹ) قراء حضرات اور دیگر بہت سے علماء کرام کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔ اس لئے جن حضرات کے نام نہ آ سکے۔ ادارہ ان سے معذرت خواہ ہے (ادارہ)

مولانا محمد اشرف ہمدانی صاحب کی ضمانت منظور

لاہور۔ ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد اشرف صاحب ہمدانی کی ضمانت قبل از گرفتاری ہائیکورٹ کے جسٹس شوکت علی صاحب نے منظور کر لی ہے۔ مولانا موصوف کے ڈیرہ غازیخاں میں ایک قابل اعتراض تقریر کی بنا پر وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے تھے۔

حلقہ چھچھ وطنی سے جمعیۃ کے قومی اسمبلی کے امیدوار سید میر ریاض الدین مقرر کر دیئے گئے

جمعیۃ علماء اسلام چھچھ وطنی کا اجلاس حضرت پیر جی عبداللطیف صاحب مدظلہٗ کی صدارت میں ہوا جس میں چھچھ وطنی کے حلقہ سے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جناب سید میر ریاض الدین صاحب کو قومی اسمبلی کے لئے امیدوار نامزد کیا گیا ہے۔

کوہاٹ کی آئین شریعت کانفرنس

اہل کوہاٹ کو مبارکباد

(از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

۴ر۵ راگست کو حسب اعلان کوہاٹ میں آئین شریعت کانفرنس منعقد ہوئی ضلع کوہاٹ کے باشندے اور خاص کر کوہاٹ کے شہری قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے شریعت کے احترام اور شوق آئین اسلامی کے نفاذ میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ امیر مرکزی حضرت درخواستی مدظلہ کا استقبال اور خاص کر درہ کوہاٹ کے پٹھانوں کا مذہبی ولولہ قابل دید تھا۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے سینکڑوں برس سے اسلام کی حفاظت کی ہے۔ اور سچ پوچھیں تو برطانوی قوت بھی ان کو سرنگوں نہ کر سکی۔

عصر کی نماز کے بعد کا پہلا عام جلسہ قابل دید تھا۔ انتظامات مکمل تھے۔ جمعیۃ طلباء اسلام اپنے پورے اسلامی جوش سے خدمت میں مصروف تھی۔ عام اہل اسلام کا سکون اور مذہبی خدمات کے سلئے دلی اطمینان قابل دید تھا۔

رات کا اجلاس بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ ایسا اجتماع کبھی دیکھنے میں نہیں آیا، اجلاس ۵ راگست کو بھی جاری رہا۔ جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کی شاخوں کے نمائندے خاص کر ٹل اور ہنگو کے ذمہ دار حضرات موجود تھے۔ مختلف علاقوں سے مسلمانان علاقہ اپنی اپنی بسیں لائے تھے۔ کانفرنس کیا تھی۔ دو دن کوہاٹ میں اسلامی جشن تھا۔ ہر مسلمان کا دل اسلامی آئین کے نفاذ کے سلئے جمعیۃ علماء اسلام کے ہمراہ ہر قربانی کے لیے بیقرار تھا۔ ۵ راگست ہی کے دن ضلع بنوں کے پکے مسلمانوں نے بھی اپنے ایمانی جوش و خروش کا مکمل ثبوت دیا۔ بنوں سے آگے ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی سڑک پر جا بجا مسلمانوں کے عظیم اجتماعات اور استقبالی تیاریاں تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سارے ضلع بنوں میں مذہبی انقلاب آگیا ہے۔ خاص کر سرائے نورنگ میں ایسا عظیم الشان اجلاس دن اور رات کو منعقد ہوا۔ جس کی نظیر وہاں کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ مودودیت کا جنازہ نکل گیا عوام اہل ایمان نے جمعیۃ کے ساتھ مکمل تعاون کا وعدہ کیا۔ دن کو میری اور رات کو حضرت مفتی محمود صاحب کی تقریر ہوئی۔

دراصل آج کل رحمت خداوندی کی ہوائیں چل رہی ہیں۔ سارے ملک میں اسلامی نظام کے سلئے لاکھوں مسلمان جمعیۃ علماء اسلام سے مل رہے اور اپنے ایمانی ......
.. تقاضوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

چنانچہ انہی دنوں جھنگ صدر، جھنگ شہر میں اور پھر سرگودھا میں تاریخی اجتماعات سے اکابر جمعیۃ نے خطاب کیا۔ ۸ر اگست کو سرگودھا کی سیرت کانفرنس جو کمپنی باغ میں ہوئی اپنی نظیر آپ تھی۔ وہاں ۵ بجے عصر کو حضرت مولانا محمد اکرم صاحب لاہور اور حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب اور حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب کی قیادت میں عظیم الشان جلوس نکلا۔ دراصل مسلمانان سرگودھا و مضافات اسلام کے سلئے قربانیوں میں اور خاص کر مالی قربانی میں اول نمبر پر ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی جدوجہد کو قبول فرمائیں۔ میں ان تمام مقامات کے بلند ہمت کارکنوں کو ان کی کامیاب جدوجہد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(غلام غوث ہزاروی بقلم خود)

آزاد صحافت کا علمبردار

روزنامہ "آزاد" لاہور

عنقریب شائع ہو رہا ہے

پاکستان کے ممتاز صحافیوں نے جرنلسٹس یونائیٹڈ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ اس ادارے میں بلند پایہ ادیب اور مفکر شامل ہیں۔ اسی ادارہ کے زیر انتظام عنقریب روزنامہ آزاد جاری ہو رہا ہے، جو آزاد صحافت کا نشان اور علماء حق، مزدوروں کی خبریں شائع کرنے میں ایک اہم رول ادا کرے گا۔

ایک ایسے دور میں جبکہ ملک کے اخبارات اور پریس پر سامراجیوں اور اس کے ایجنٹوں کا تسلط اور قبضہ ہے آزاد اخبار کی اشد ضرورت ہے۔

اکابر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبیداللہ انور، پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف اس ادارہ کے حصص خریدنے کی اپیل کر چکے ہیں۔ میں مزید اپیل کرتا ہوں کہ روزنامہ آزاد کے نام سے عنقریب وہ روزنامہ شائع ہو رہا ہے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ حصص خریدیں۔ ایک حصہ کم از کم دس روپے کا ہے۔ دس روپے سے لے کر جتنے زیادہ حصص خریدنا چاہیں خریدیں اور رقم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت ارسال کریں۔

(مولانا) محمد اکرم (صاحب) ناظم جمعیۃ علماء اسلام
مغربی پاکستان چوک رنگ محل لاہور

تبلیغی جلسہ

۲۰ر رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۴ر ستمبر ۱۹۷۰ء بروز جمعہ کو مدرسہ عربیہ سراج العلوم منڈی فورٹ عباس کا پہلا سالانہ عظیم الشان جلسہ ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری، حضرت مولانا قاری نورالحق صاحب ایڈوکیٹ ملتان۔ حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ، حضرت مولانا قمرالدین صاحب و دیگر علماء کرام خطاب کرینگے۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب کی آمد متوقع ہے۔

رشید احمد ناظم مدرسہ

خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

چوہدری صالح محمد جسپال سابق ایم پی اے کی جمعیۃ میں شمولیت

چوہدری صالح محمد جسپال سابق ایم پی اے رئیس اعظم موضع سالم خان پھلروان بمعہ اپنی پارٹی جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں اور انہوں نے اکابرین جمعیۃ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی و حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر مکمل اعتماد کا اظہار فرمایا ہے۔

تحصیل احمد پور شرقیہ کے انتخابات

احمد پور شرقیہ - آج دفتر جمعیۃ علماء اسلام احمد پور شرقیہ میں زیر صدارت مولانا سیف الرحمٰن صاحب نائب امیر ضلع بہاولپور ایک اجلاس ہوا اور متفقہ طور پر تحصیل کی باڈی کے لئے مندرجہ ذیل انتخابات زیر عمل لائے گئے۔

امیر	مولانا منظور احمد صاحب (کھوڑہ)
نائب امیر ۱	منشی غلام محمد صاحب (گردان)
،، ،، ۲	مولانا محمد صدیق صاحب (اوچ شریف)
ناظم اعلیٰ ۱	ملک محمد اکرم صاحب (اسماعیل پور)
ناظم ،، ۲	قاری محمد عبداللہ صاحب (کھوارڈہ)
ناظم	محمد یوسف صاحب (چنی گوٹھ)
خازن	محمد احمد شاکر (احمد پور شرقیہ)

احمد پور شرقیہ میں عوامی رابطہ مہم کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام احمد پور شرقیہ نے رابطہ عوامی مہم کے سلسلہ میں انتخابی کمیٹی کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا۔ جو کہ جناب خان غلام حسن خان صاحب۔ جناب غلام حیدر صاحب۔ حاجی عبدالحمید صاحب قریشی، چوہدری غلام نبی صاحب۔ ڈاکٹر شبیر احمد صاحب۔ جناب نور احمد صاحب آنرری ریجنٹ۔ حافظ مشتاق احمد صاحب پر مشتمل ہیں۔ یہ کمیٹی شہر میں عوامی رابطہ کی مہم چلائے گی۔ زندہ و با اثر افراد سے مل کر جمعیۃ علماء اسلام کے قومی اسمبلی کے امیدوار مولانا حبیب اللہ صاحب گمانوی کے حق میں انہیں ہموار کیا جائے گا۔

مودودی اخبار کوہستان اور نوائے وقت کی غلط بیانی

جھنگ صدر۔ گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت حافظ عبدالرحیم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ شہر منعقد ہوا۔ جس میں انتخابی پروگرام مرتب کیا گیا۔ اور نوائے وقت، کوہستان وغیرہ میں جمعیۃ علماء کے اختلاف کی من گھڑت شائع شدہ خبر کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں میں مکمل اتحاد و اتفاق ہے۔ جمعیۃ نے کسی کنونشن لیگی کو ٹکٹ نہیں دیا۔ بلکہ جمعیۃ علماء اسلام کے عہدیداروں اور کارکنوں نے متفقہ طور پر صوبائی اسمبلی کے لئے شیخ محمد اقبال صاحب وائس چیئرمین بلدیہ جھنگ کو نامزد کیا ہے۔ جو جمعیۃ علماء اسلام میں باقاعدہ طور پر شامل ہیں اور جمعیۃ کے منشور سے کامل اتفاق رکھتے ہیں

۱ - ملک علی محمد	امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ	
۲ - سید غلام مصطفےٰ شاہ	ناظم اعلیٰ ،،	،، ،،
۳ - قاری غلام محمد	امیر ،، ،،	جھنگ صدر
۴ - حافظ عبدالرحیم	،، ،، ،،	جھنگ شہر
۵ - شیخ عبدالکریم	نائب امیر ،، ،،	،، ،،
۶ - قاری عبدالعزیز	ناظم اعلیٰ ،، ،،	،، ،،
۷ - محمد عمر صاحب	خازن ،، ،،	،، ،،

خان محمد علی خان آف وانڈہ قیوم لیگ سے مستعفی جمعیۃ میں شمولیت

آج مورخہ ۳ اگست ۱۹۷۰ء کو خان محمد علی خان آف وانڈہ آمیر لکی مروت یونین کونسل بیگوخیل صدر آل پاکستان مسلم لیگ حلقہ یونین کونسل بیگوخیل نے اپنے معہ دیگر بیشمار رفقاء کی معیت میں جو مواضعات وانڈہ آمیر، چوکی چنڈ وانڈہ نصرالدین، نار کوٹکہ نصرالدین۔ زنگی خیل۔ شاہ حسن خیل وانڈہ سمندی میں واقع ہیں سینکڑوں کی تعداد میں پاکستان مسلم لیگ قیوم گروپ سے استعفیٰ دے کر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے خان محمد علی خان نے اعلان کیا کہ آج ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام کے لئے صرف اور صرف جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے منشور پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں بمعہ دیگر رفقاء جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہر قسم کی امداد و تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ والسلام!

(از دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت
مولوی لطف اللہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام
تحصیل لکی مروت)

صحابہؓ کرام اور ان پر تنقید

مصنف — مولانا محمد عبداللہ صاحب
کتابت طباعت آفسٹ — کاغذ سفید
ٹائیٹل دیدہ زیب۔ قیمت تین روپے علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ:- مکتبہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال

مودودی صاحب نے خلافت و ملوکیت کے نام سے جو کتاب تحریر کی تھی۔ اس پر علماء کرام نے مختلف کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ جن میں حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری کی "عادلانہ دفاع" اور حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی کی "تجدید سبائیت" دونوں لاجواب کتابیں تھیں۔

مذکورہ کتاب جس کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے تصنیف فرمایا ہے، خلافت و ملوکیت کی تردید میں ایک لاجواب اور مفصل و مدلل کتاب ہے اور اس موضوع پر ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ کتاب کی اہمیت کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس پر استاد العلماء محقق وقت حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور نے تقریظ لکھی ہے۔

اس کے علاوہ کتابت، طباعت، کاغذ وغیرہ بھی موجودہ دور کے لحاظ سے بہت عمدہ ہیں۔ اور قیمت بھی بالکل مناسب ہے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ اس کتاب کو اپنی لائبریریوں، دار المطالعوں میں ضرور رکھا جائے۔

آئین شریعت کیلئے تئیس سالہ جدوجہد کا جائزہ

مولانا زاہد الراشدی ناظم جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن

یہ بات اتنی مرتبہ دہرائی جا چکی ہے کہ رفتہ رفتہ مفہوم و مطلب کے لباس سے عاری ہو کر روزمرہ کے تکیہ کلام کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اگر آئین شریعت کے نفاذ کا تعلق اس حقیقت کے لفظی تکرار کے ساتھ ہوتا، تو پاکستان اس وقت دنیا کی مثالی اور معیاری اسلامی سلطنت کا روپ دھار چکا ہوتا۔ لیکن کہیں نعروں اور جملوں کے بار بار تکرار سے بھی کسی قوم کی تقدیر بدلتی ہے؟ بد قسمتی سے ہمارے یہاں تئیس سالوں سے نعروں اور لفظوں کے بے مقصد تکرار کا یہ کھیل پوری منصوبہ بندی کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔ اور قوم کو ایک بار پھر اس سٹیج پر پہنچا دیا گیا ہے کہ آئین شریعت کے شانہ بہ شانہ (خاکم بدہن) کئی غیر اسلامی نظام بھی قوم کے سامنے بن سنور کر شرفِ قبولیت کے امیدوار بن کر آ رہے ہیں

تئیس سال میں اسلامی نظام کے ساتھ لفظی و ظاہری وارفتگی اور عملی و حقیقی بے اعتنائی کا یہ خطرناک کھیل کیوں کھیلا گیا؟ کون سے لوگ اور طبقات تھے۔ جنہوں نے نظریہ پاکستان کو شرمندۂ تعبیر ہونے سے روکے رکھا اور ان افراد و طبقات کو آئین شریعت کے نفاذ سے کیا خطرات درپیش تھے؟ یہ سوالات اس وقت انتہائی اہمیت اختیار کر چکے ہیں اور آئین شریعت کے نفاذ سے دلچسپی رکھنے والے ہر دردمند مسلمان کے لئے اس شرمناک کھیل کے پس منظر اور پیش منظر سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

اس حقیقت و واقعیت سے کوئی ذی شعور انکار کی جرأت نہیں کر سکتا کہ فرنگی سامراج نے برصغیر میں عوامی انقلابی تحریکات کو ناکام بنانے، اپنے اقتدار کو طول دینے اور اپنے معاشی و اقتصادی مفادات کو محفوظ رکھنے کے لئے اسی ملک کے باسیوں میں ایک مفاد پرست اور ابن الوقت طبقہ کو جنم دے کر عوامی رہنماؤں پر بھونکنے اور انہیں کاٹنے کے لئے اپنے اقتدار کے دروازے پر باندھ دیا تھا۔ سامراج مختلف عہدوں، جاگیروں، اقتصادی و تجارتی مراعات اور بے معنی القابات و خطابات کی شکل میں اس طبقہ کے افراد کے آگے وقتاً فوقتاً خوراک ڈالتا رہتا تھا۔ اور اس کے صلہ میں اس طبقہ نے عوامی انقلابی تحریکات کو سبوتاژ کرنے اور عوامی رہنماؤں کے دامن کو تار تار کرنے کا فرض انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اس طبقہ کے وجود اور اس کے شرمناک سیاہ کارناموں سے آنکھیں موندی نہیں

پاکستان کا قیام آئین شریعت اور قانون اسلامی کے نفاذ کیلئے عمل میں آیا

جا سکتیں یہ طبقہ سروں، خان بہادروں، نوابوں اور بڑے بڑے جاگیرداروں پر مشتمل تھا۔ اور آزادی کے بعد اس غدار طبقہ کی کم سے کم سزا یہ تھی کہ اسے ان عہدوں، جاگیروں اور اقتصادی مراعات سے محروم کر دیا جاتا۔ لیکن بد قسمتی سے آزادی کی تحریک کو منزل کے قریب دیکھ کر اس غدار طبقہ نے بھی اپنے آپ کو عوامی سیلاب و طوفان کے اس دھارے میں شریک کر لیا جسے روکنے کی ہمت اور سکت اب اس میں باقی نہیں رہی تھی۔ اور آزادی ملک کے بعد قوم نے دیکھا کہ جو لوگ تحریک آزادی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ تھے اور جنہوں نے فرنگی سامراج کے حق میں کتوں سے بھی بڑھ کر وفاداری اور جاں نثاری کا مظاہرہ کیا تھا۔ وہی لوگ اب آزادی کے سب سے بڑے علمبردار بن کر ملت کی قیادت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے چکے تھے۔ یہ قوم و ملک کی بد قسمتی کی انتہا تھی کہ آزادی کے حصول کے بعد بھی حقیقی آزادی کی راہیں مسدود ہو چکی تھیں۔ اسی بد قسمتی سے آئین شریعت کے نفاذ میں تاخیر و تعطیل کی سازشوں کا آغاز ہوتا ہے۔ اور واقعات کا تسلسل ہمیں بتاتا ہے کہ فرنگی سامراج کے پروردہ طبقہ نوابوں، جاگیرداروں، سروں اور خان بہادروں نے فرنگی نظام کے کل پرزوں یعنی نوکر شاہی کے افراد سے مل جل کر تئیس سال تک آئین شریعت کی راہ روکی۔ ورنہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو قرارداد مقاصد کی منظوری کے بعد اپنے اردگرد کے ساتھیوں اور ارباب اقتدار سے مایوس ہو کر علماء کرام کو متحد و متفق کر کے جدوجہد کا آغاز کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ تمام مکاتب فکر کے ۳۱ نمائندہ علماء کو علامہ سلیمان ندوی کی صدارت میں غیر سرکاری سطح پر اسلامی دستور کا خاکہ مرتب کرنا نہ پڑتا۔ عوام الناس فرنگی سامراج کے خود کاشتہ پودے (قادیانیت) کا محاسبہ کر نے اور حکومت سے عوام کو اس پودے کے خبیث برگ و بار کے منحوس سائے سے نجات دلانے کے مطالبہ پر مجبور نہ ہوتے نوکر شاہی کے کل پرزوں خان بہادروں اور بیسویں صدی کے نام نہاد اسلامی مجتہدین کی ملی بھگت سے اسلام کے نام پر ۱۹۵۶ء کا رسوائے زمانہ غیر اسلامی دستور نافذ نہ ہوتا۔ عام انتخابات میں دیندار قیادت کے ابھر آنے کے خوف سے ۱۹۵۸ء میں مارشل لاء نافذ نہ کیا جاتا۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۹ء تک سوا دس سال کا وہ منحوس و ملعون دور اس ملک پر مسلط نہ ہوتا۔ جس میں دین و شریعت سے لے کر جمہوریت و سیاست تک ہر اصول کی بری طرح مٹی پلید کی گئی۔ اور ایوب خاں کی گول میز کانفرنس میں مولانا مفتی محمود صاحب کی طرف سے آئین شریعت کے نفاذ کے مطالبہ پر نام نہاد اسلام پسندوں سمیت تمام لیڈروں کو سانپ نہ سونگھ جاتا۔ یہ تمام واقعات و حقائق پکار پکار کر آئین شریعت کے نفاذ میں رکاوٹوں کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ محض آنکھوں پر پٹی باندھ لینے سے ان رکاوٹوں کا وجود ختم نہیں ہو جاتا۔

ایک جانب ان شدید رکاوٹوں کو نگاہ میں رکھتے

ہوئے دوسری جانب اسلامی نظام کی جانب معقدت انداز میں چلائی جانے والی مہم کا جائزہ لیجئے اور اندازہ لگانے کی کوشش فرمایئے کہ یہ مہم تیئیس سال کے طویل عرصہ میں بھی کیوں بارآور ثابت نہیں ہوئی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی نظام کا نعرہ لگانے اور اس کے لئے کوشش کرنے والے لوگ عموماً تین قسم پر مشتمل رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔

(۱) وہ علماء جنہوں نے تحریک پاکستان میں عملی حصہ لیا۔ اور انہیں بجا طور پر یہ دعویٰ ہے کہ تحریک پاکستان کی کامیابی اور عوامی مقبولیت کافی حد تک ان کی مرہون منت ہے اور انہی کی جدوجہد نے تحریک پاکستان کو کامیابی کی منزل کے قریب کیا ہے لیکن غالباً ان بزرگوں نے تحریک پاکستان میں عملی حصہ لینے کو ہی کافی سمجھ لیا اور قیام پاکستان کے بعد قرارداد مقاصد کی منظوری اور ۱۹۵۱ء میں ۳۱ علماء کرام کی طرف سے ۲۲ نکاتی اسلامی دستوری فارمولا کی تدوین کے بغیر اسلامی نظام کے لئے عملاً کوئی محنت نہیں کی۔ اصولی طور پر نظام شریعت کے نفاذ کی جدوجہد انہی علماء کی ذمہ داری تھی۔ کیونکہ انہوں نے ہی قوم سے وعدہ کیا تھا کہ پاکستان بن جانے کی صورت میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے گا۔ اور قوم نے انہی کے بھروسہ پر تحریک کو کامیاب بنایا تھا۔ لیکن ان علماء کرام اور بزرگان دین نے قومی اعتماد کا پاس نہ کیا اور چند مدارس و مساجد کی تعمیر پر صابر و شاکر ہوکر بیٹھ رہے۔ قوم پر بے دینی و الحاد کے طوفان آتے رہے۔ کفر و ارتداد کی آندھیاں چلتی رہیں۔ مگر ان بزرگوں نے مدارس و مساجد کی چار دیواری سے باہر جھانکنا بھی گوارا نہ کیا۔ جب نظام اسلامی کے اصل داعی اپنے مطالبہ سے کنارہ کش ہوکر گوشہ نشینی اختیار کر گئے تو دوسری دو قسموں کے افراد آگے بڑھے اور اسلامی نظام کو قوت بخشنے کے لئے میدان میں کود پڑے۔ ان میں سے پہلی قسم کے لوگ وہ تھے جنہوں نے قیام پاکستان سے قبل "احیاء دین" کے لئے محض "عوامی اصلاح و تبلیغ" کو ہی واحد راستہ قرار دیا تھا اور سیاسی بکھیڑوں اور اقتدار کے چکروں میں پڑنے کو احیاء دین کے منافی بلکہ شجر ممنوعہ و خبیثہ قرار دیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے تحریک پاکستان میں حصہ لینے والے علماء کی عزلت گزینی کے بعد اسلامی نظام کی جدوجہد سے فائدہ اٹھانے کا میدان اپنے لئے خالی پایا تو وہ اپنی سابقہ پالیسی اور موقف پر خط تنسیخ کھینچتے ہوئے اس شجر خبیثہ کی خالی ٹہنی پر پینگ ڈال کر اس میں جھولنے لگے۔ اور اس کے برگ و بار کا خبیث سایہ انہوں نے قبول کر لیا۔ میری مراد یہاں جناب ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کے ساتھیوں سے ہے۔ جنہوں نے یکایک اصلاح و تبلیغ کے منصب سے چھلانگ لگا کر سیاسی و جمہوری راہ نما کے مقام تک پہنچنے کے لئے اپنی پوری تنظیمی و فکری قوت کو میدان سیاست میں جھونک دیا۔ لیکن چونکہ اصل مقصد اسلامی نظام کا نفاذ نہیں۔ بلکہ اس نعرے سے فائدہ اٹھا کر میدان سیاست میں اپنے لئے اونچا مقام حاصل کرنا تھا۔ اس لئے یہ لوگ اپنی جدوجہد کو کامیابی کے منطقی راستہ پر لے جانے سے دیدہ دانستہ گریز کرتے رہے۔ اور بجائے اس کے کہ ملک میں بسنے والے مختلف طبقوں کے درمیان اتحاد و یگانگت کی فضا پیدا کرتے اور انہیں اعتماد میں لے کر آگے بڑھتے الٹا فروعی و نظریاتی اختلافات کو ہوا دینے بلکہ نت نئے فروعی و نظریاتی مسائل کھڑے کرنے میں انتہائی قوت صرف کرتے رہے۔ عصمت انبیاء کرام علیہم السلام، مقام و عدالت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ناموس ائمہ کرام و اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ اور دوسرے اہم امور پر نامناسب گفتگو کر کے ملت اسلامیہ کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی اور تفرقہ کو ختم کرنے کی جگہ مزید فرقہ بندی کے باعث بنے۔

اس افسوسناک صورت حال نے علماء کرام کے اس طبقہ کو میدان سیاست میں دھکیلا جنہوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی اور قیام پاکستان کے بعد اپنی سیاسی شکست تسلیم کر کے دینی خدمات میں مصروف ہو چکے تھے۔ یہ علماء تحریک پاکستان کے حامی بزرگوں کی مصلحت کوشی اور مودودی اور ان کے حواریوں کی منافقانہ روش سے مجبور ہوکر آگے بڑھے۔ لیکن پہلے ہی مرحلہ میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلانے کے بہانے انہیں جیل کی کال کوٹھڑیوں میں بند کر دیا۔ جیل جانے والوں میں دوسرے طبقہ کے بھی علماء شامل تھے۔ لیکن اس طبقہ کے سرکردہ اکابر نے عوامی تحریک کا ساتھ دینے کی بجائے اس کو سبوتاژ کرنے کا راستہ زیادہ پسند فرمایا۔ دوسرے مرحلہ میں دستور سازی کے نام سے سیاست کے بالائی حلقوں میں وہ ناٹک رچایا گیا۔ جس نے عوامی سیاسی زندگی کو معطل کر کے رکھ دیا۔ اور جب اس ناٹک کا ڈراپ سین ۱۹۵۶ء کے دستور کی صورت میں نمودار ہوا تو قوم نے دیکھا کہ پہلے طبقہ کے علماء اور مودودی صاحب اس دستور کی غیر اسلامی دفعات سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس سے مصالحت کر چکے تھے۔ لیکن کچھ "دیوانے" ایسے بھی تھے۔ جو اسلام کے لیبل میں اس کفر مرکب کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے اور اس کے خلاف عوامی تحریک کا آغاز کیا۔ یہ تیسرے طبقہ کے علماء کرام تھے۔ جنہوں نے ۱۹۵۷ء میں "جمعیۃ علماء اسلام" کو عوامی سطح پر منظم کرنے اور اسلامی نظام کے نفاذ کی دلی تمنا کرنے والوں کو مضبوط عوامی سٹیج دینے کی غرض سے جدوجہد شروع کی۔ یہ جدوجہد ابھی ابتدائی مراحل میں ہی تھی کہ ۱۹۵۸ء کا مارشل لاء مسلط ہو گیا۔ مگر یہ جدوجہد مارشل لاء کے دور میں بھی "نظام العلماء" کے نام سے جاری رہی اور نظام العلماء نے مارشل لاء کے غیر اسلامی اقدامات و قوانین کی پوری قوت سے مزاحمت کی۔ مارشل لاء اٹھا۔ اور نام نہاد جمہوری حکومت بنی تو اس دور میں بھی ۱۹۶۹ء تک مسلسل نظام اسلامی کے منطقی راہ پر یہی لوگ "جمعیۃ علماء اسلام" کے نام سے گامزن رہے جبکہ مودودی گروپ اپنے سابقہ کردار کو برقرار رکھے ہوئے تھا۔ اور تحریک پاکستان میں حصہ لینے والے علماء بدستور گوشہ نشین و عزلت گزین رہے۔

یہ ہے آئین شریعت کے لئے مختلف طبقات کی تیئیس سالہ جدوجہد کا ایک اجمالی جائزہ جس کی روشنی میں حال کے رہنماؤں کے چہرے اچھی طرح پڑھے جا سکتے ہیں۔ یہ ماضی کا آئینہ دار حال کے رجحانات اور مستقبل کے اندیشوں کی اچھی طرح عکاسی کرتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

بقیہ — سول جج کا فیصلہ

کے لئے ایک نئی شریعت وضع کی ہے۔ مسیح موعود کے بارے میں بھی ان کا تصور اسلامی تصور سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ جہاد کے بارے میں بھی انہوں نے مسلمانوں سے بالکل مختلف نظریہ پیش کیا ہے اور مرزا غلام احمد کے مطابق اب جہاد کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ ان کا یہ تصور قرآن حکیم کے ارشادات کی نفی کرتا ہے۔ فاضل جج نے فیصلہ کے آخر میں قرار دیا ہے کہ مرزا غلام احمد اور مدعا علیہ دونوں نبوت کے جھوٹے مدعی ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کے اس اجماع کا بھی حوالہ دیا ہے کہ حضرت محمد صلعم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ اگر کوئی شخص اس کے برعکس عقیدہ رکھتا ہے تو وہ کافر اور مرتد ہے۔ (حریت کراچی)

بقیہ ــــــ شذرات

ہے، محکمہ اوقاف کا یہ اقدام کسی صورت میں بھی مناسب قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم آج تک محکمہ اوقاف کی کارکردگی پر اپنے آپ کو مطمئن نہیں کر سکے۔ ہم شروع سے ہی اس امر کو غلط سمجھتے رہے ہیں کہ خطابت و امامت کے معاملہ میں حکومت یا اس کا کوئی محکمہ دخیل ہو۔ اور دین کی اس عظیم خدمت کو پیشہ ورانہ و دفتری نظام کی حیثیت میں تبدیل کر دے۔ ملت اسلامیہ کی تیرہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ امام و خطیب کا تعلق مسلمان عوام سے براہ راست رہا ہے۔ مسلمان عوام نے امام و خطیب کی رہنمائی و مسند و ارشاد کو برضا و رغبت قبول کیا اور اس کی مخلصانہ و بے لوث معاونت کو اپنا دینی فرض سمجھا ہے۔ جبکہ امام و خطیب نے بھی اپنی اس خدمت کو ہمیشہ للّٰہ و فی اللّٰہ انجام دیا۔

یہ دونوں فریق یعنی مسلمان عوام اور امام و خطیب کے مخلصانہ تعلق کی ہی برکت تھی کہ سینکڑوں انقلابات کے باوجود ملت اسلامیہ کا معاشرتی وجود برقرار رہا۔ اور اس کی دینی حیثیت مستحکم رہی۔ نیز اسلامی تعلیمات بے داغ فروغ پاتی رہیں۔ محکمہ اوقاف نے اس سے قبل کہ پاکستان میں صحیح اسلامی حکومت قائم ہوتی۔ اس مقدس و مفید تر روایت کو مجروح و ختم کر ڈالا، اور خطیبوں و اماموں کو پیشہ ور ملازموں کی حیثیت دے دی۔ اب اس ظلم میں مزید اضافہ یہ ہے کہ ان کی اس طرح درجہ بندی کی جائے کہ کوئی دنیوی اعتبار سے بلند ہو اور کوئی کم تر۔ حالانکہ امام و خطیب خواہ وہ کسی چھوٹی سے چھوٹی مسجد سے تعلق رکھتا ہو، یا بڑی سے بڑی مسجد کے ساتھ وابستہ ہو، جس فریضہ کو وہ انجام دیتا ہے وہ ہر جگہ یکساں حیثیت رکھتا ہے پھر ان کے درمیان گریڈ اور درجہ بندی کی کیا معقول بنیاد ہو سکتی ہے۔ اس طرز عمل کا اس کے سوا اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ائمہ و خطباء کے درمیان بھی اخلاص عمل باقی نہ رہے۔ اور اب ان کی امامت و خطابت محض گریڈ اور ترقی کے لئے وقف ہو جائے۔

برصغیر پاک و ہند میں علماء دین نے خواہ وہ دیوبندی ہوں، بریلوی ہوں، اہلحدیث ہوں اور سنی ہوں یا شیعہ ہوں، امام و خطیب کی حیثیت سے سوکھی روٹیاں کھا کر ملت اسلامیہ کی جو خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی قدر و قیمت ان گریڈوں و ترقیوں کی طلب گار نہیں تھی۔ اور ملی استحکام کی ایسی مضبوط دیوار تھی۔ جسے نہ تو ہندو کی قربت نقصان پہنچا سکی۔ اور نہ انگریزی حکومت کا استبداد اسے کمزور کر سکا۔

ہم محکمہ اوقاف سے گذارش کرینگے کہ وہ امامت و خطابت کو پیشہ ورانہ درجہ بندی سے اور نہ اسے محکمانہ دفتریت کا شکار بنائے۔ ورنہ یہ قوم جو ابھی تک ہزارہا فتنوں سے بچتی ہوئی چلی آ رہی ہے اور جس کی دینی حیثیت کا استحکام و وقار اپنے محلہ کے امام و خطیب کے ساتھ وابستہ رہا ہے، پیشہ ورانہ امامت و خطابت کے بعد اس وقار و استحکام سے محروم ہو جائے گی۔

امام و خطیب کی پر اعتماد حیثیت کو سب سے پہلے مرزائیت نے کمزور بنایا۔ اس کے بعد مودودیت نے اس کے وقار کو گرانے کی کوشش کی۔ محکمہ اوقاف کا یہ طرز عمل مرزائیت و مودودیت کے ان عزائم کو بروئے کار لانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس لئے امتحانات وغیرہ کے فساد کو راہ نہیں دی جانی چاہیئے اور گریڈ و ترقی کے ایچ پیچ پیدا کر کے امامت و خطابت کے تقدس و احترام و وقار کو زائل نہیں کر دینا چاہیئے۔

اماموں اور خطیبوں کی تنخواہیں یکساں ہونی چاہئیں البتہ مساجد کے فرق کے ساتھ ان کے کم و بیش الاؤنس مقرر کئے جا سکتے ہیں اور ترقیاں بھی سالانہ اضافہ کی صورت میں ہونا چاہیئے نہ کہ امتحانات کے ذریعہ۔ اور ان تمام کاموں میں بھی علماء کے احترام کی روایات کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔

انتخابی نشان

جمعیۃ علماء اسلام نے "درخت" کو بطور انتخابی نشان منتخب کیا ہے اور اپنے اس فیصلہ سے الیکشن کمشنر کو مطلع کر دیا ہے۔ تاکہ نشان الاٹ کرتے وقت جمعیۃ کی پسند کو مدنظر رکھا جائے۔

اگر انتخابی نشان امیدواران قومی و صوبائی اسمبلی کو انفرادی طور دیئے گئے تو پھر بھی جمعیۃ کے امیدواران اس نشان کو ترجیح دینگے

ناظم انتخابات
جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم

خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

پرچم ھے

یہ پرچم خیر و برکت کا مجموعہ، امن و راستی کا پیغام اور اسلام کے عادلانہ نظام حیات کی علامت ہے۔ اس کو اپنے اور اپنے احباب کے گھروں پر لگانے کی مہم تیز تر کر دیجئے اور خیر و برکت حاصل کیجئے ــــــــ رانا خلیل احمد قیصر ـ لاہور

لاہور کے احباب بالکل قلیل ہدیہ پر پرچم نبوی ؐ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل سے حاصل کریں

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب مدظلہ کا قراء کے نام پیغام

قراء حضرات جمعیۃ اتحاد القراء کی تنظیم کو مضبوط بنائیں

معلوم ہوا ہے کہ محترم مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری نے قاری حضرات کی تنظیم کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اس کام کی اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے مسلمانوں کا ایمان قرآن پر ہے۔ قرآن پاک کی حفاظت کا بڑا حصہ قاری حضرات پورا کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمتوں میں برکت دے اور اخلاص میں اور زیادتی فرمائے۔ آمین!

مگر آج کل کسی طبقہ کی قوت وطاقت کا دارومدار تنظیم پر ہے۔ اگر قاری حضرات اس جمعیۃ اتحاد القراء کی تنظیم میں شامل ہوجائیں، بلکہ اس کو مضبوط تر بنالیں تو وہ ملک ملت کی بڑی خدمت انجام دینگے، میں اس کوشش پر مبارکباد دیتا اور ترقی کے لئے دعا کرتا ہوں، فقط

(حضرت مولانا) غلام غوث ہزاروی

ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

ایجنٹ حضرات فوری توجہ دیں

ترجمان اسلام کے ایجنٹ حضرات سے ہم بار بار گذارش کرچکے ہیں کہ وہ ترجمان کے واجبات جلد از جلد ادا کردیں، لیکن افسوس ہے کہ ہماری تمام گذارشات پر ایجنٹ حضرات کوئی توجہ نہیں دیتے۔ بعض ایجنٹ ایسے ہیں جن کی طرف کئی ماہ کے بقایا جات چلے آرہے ہیں۔ کاغذ کا نرخ بہت زیادہ چڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے ادارہ مالی مشکلات میں مبتلا ہوگیا ہے۔

ادارہ ترجمان اسلام ایجنٹ حضرات کے سر پر چل رہا ہے نہ اس کو اشتہارات کی آمدنی ہے اور نہ ہی یہ ادارہ کسی سرمایہ دار اور کارخانہ دار کے گھر کا طواف کرتا ہے۔ لے دے کے اس کا توکل خدا پر ہے یا اپنے دوستوں اور کارکنان جمعیۃ کا تعاون حاصل ہے۔ اب اگر وہ بھی اس طرف توجہ نہ دیں اور رقم روک کے رکھیں تو یہ ادارہ کیسے چل سکتا ہے۔ اس لئے گذارش ہے کہ اس اعلان کے پڑھتے ہی اپنے بقایا جات روانہ فرمائیں۔ رقم بھیجتے وقت ایجنسی نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

۲ — ادارہ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے ذمہ دار حضرات سے بھی گذارش کرتا ہے کہ وہ اپنے ایجنٹ سے رابطہ قائم کرکے فوری طور پر رقم بھجوانے کا انتظام کریں۔

۳ — اگر کسی ایجنٹ کی طرف سے ایک ہفتہ کے اندر اندر رقم بھیجنے میں کوتاہی ہوئی تو اس کو آئندہ پرچہ قطعاً نہیں بھیجا جائے گا۔ بہت سی ایجنسیاں ایسی ہیں جن کی طرف کافی رقم ہوجانے کی وجہ سے پرچہ بند کرنے پر غور کیا جارہا ہے۔ اگر کسی مقام پر پرچہ نہ ملے تو سمجھ لیجئے کہ وہاں کے ایجنٹ نے رقم ادا نہیں کی ہے۔ (ادارہ)

قاریوں کی خدمت میں

جیسا کہ آپ حضرات پڑھ چکے ہیں کہ ملکی سطح پر قاریوں کی مؤثر اور مضبوط تنظیم کی تشکیل کے لئے رکنیت سازی کا کام شروع ہوچکا ہے۔ جمعیۃ اتحاد القراء کے دس نکاتی منشور سے اتفاق رکھنے والے قراء حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبے اور علاقے میں قاریوں کو منظم فرمائیں اور جمعیۃ مذکورہ کے دفاتر قائم فرمائیں۔ فارم رکنیت شائع ہوچکے ہیں۔ فارم منگوانے اور دیگر معلومات کے لئے اس پتہ پر خط وکتابت فرمائیں۔ (قاری محمد شریف قصوری جنرل سیکرٹری جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان چوک رنگ محل لاہور)

ضروری اعلان

مدرسہ دارالتوحید والسنۃ کے ابتدائی مراحل ہیں اس لئے ہمیں ایک مخلص حافظ یا قاری کی ضرورت ہے جو بمعہ خورد ونوش پچاس روپے ماہوار تنخواہ پر اس دینی خدمت کو ہمارے ساتھ سرانجام دے سکے۔ مشتاقین حضرات اس پتہ پر خطوط بھیجیں منجانب۔ خان بادشاہ صدر مدرس ومہتمم مدرسہ دارالتوحید والسنۃ منڈیالہ تیگہ ڈکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

آئین شریعت کانفرنس سرگودھا

کی کارروائی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)

ایک طالبہ کے قلم سے

صنفِ نازک پر مغربی تہذیب کے اثرات

مذہب سے بیگانگی اور مغربی تہذیب کی نقالی کے باعث پوری قوم جس زبردست سیلاب کی زد میں ہے اس کی روک تھام آسان نہیں ہے۔ کسی قوم کی اخلاقی حالت خراب ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ مردوں کے کردار مسخ ہو چکے ہیں اور عورتیں اعلیٰ صفات کی حامل اور مذہبی روایات کی پابند نہیں رہیں، خصوصاً عورت کو اس سلسلے میں زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ وہی مردوں کے اخلاق و کردار پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ مختلف اوقات میں مختلف رخوں سے مرد کے خیالات پر چھائی رہتی ہے۔ کبھی ماں بن کر بچوں کی ذہنی و جسمانی پرورش کرتی ہے۔ کبھی بہن ...... مہر محبت اور ایثار و قربانی کا سبق دیتی ہے۔

کبھی بیٹی کے روپ میں شرم و حیا اور عزت و ناموس کا احساس دلاتی ہے۔ وہ بیوی کی حیثیت سے مرد کی شریکِ حیات ہوتی ہے۔ تو زندگی کے راز سربستہ کو بے نقاب کرتی ہے۔ غرض روزِ آفرینش سے آج تک کوئی زمانہ اور کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں اس کی ذات کائنات کا مرکز نہ بنی رہی ہو۔

اور زمانہ اس کے اثر نفوذ سے خالی رہا ہو۔ قوموں کے عروج و زوال کا باعث بھی یہی بنی رہی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت صنفِ نازک ہونے کے باوجود ایک عظیم قوت کی مالک اور زبردست اہمیت کی حامل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جس وقت کسی قوم کی عورتوں کا کردار مثالی، پاکیزگی اور ایثار و قربانی کا پیکر بنا رہتا ہے وہ قوم ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جب عورتیں اپنی نسوانی شرم و حیا اور حجاب کو بالائے طاق رکھ کر اور اخلاقی اقدار کو پس پشت ڈال کر روایات کی دیواریں پھاند جائیں تو معاشرے میں گمراہی و آوارگی کا زور ہو جاتا ہے۔

اور وہی قوم ترقی کی بجائے اخلاقی پستی اور ذہنی افلاس کا شکار ہونے لگتی ہے۔

اسلامی معاشرے میں عورت کی جائز جگہ گھر کی چار دیواری ہے۔ جس سے وہ کسی مجبوری یا اشد ضرورت کے تحت ہی باہر قدم رکھ سکتی ہے۔ اس کے لئے صوم و صلوٰۃ کا پابند اور اسلامی تعلیمات سے واقف ہونا بھی لازمی ہے اس کے لیے فضول زیب زینت اور نمائش کے لئے زیبائش و آرائش کرنا ممنوع ہے۔ اس لئے کہ نامحرم سے بات کرنا یا اس کے سامنے بے پردہ ہونا انتہائی معیوب ہے۔ اور قریباً ایک صدی قبل تک برصغیر میں ان اصولوں سے سرمو روگردانی نہیں کی جاتی تھی۔ بچیوں اور بچوں کو گھر پر یا مساجد میں دینی تعلیم دلائی جاتی تھی۔ قرآن کریم کے علاوہ ابتدائی کورس بہشتی زیور، آئینہ اخلاق، اور گلستان بوستان جیسی اصلاحی کتابوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ طرزِ معاشرت میں بھی یہ احتیاط برتی جاتی تھی۔ کہ مردان خانہ اور زنان خانہ علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے عورتیں پردے کی اس قدر پابند ہوتی تھیں کہ جس گھر میں ان کو بیاہ کر ان کی ڈولی جاتی تھی پھر مرنے کے بعد وہاں سے ان کا جنازہ ہی نکلتا تھا۔

۱۸۵۷ء کے بعد مسلمانوں کو ذہنی طور پر غلامی قبول کرنے کے لیے انگریز بیگمات نے مسلمان امراء و رؤسا اور معززین کے گھروں میں آنا جانا شروع کیا اور ایک منظم تحریک کے ذریعہ ان میں بے پردگی کی بدعت پیدا کی اول اول امیر گھرانوں کی خواتین کو باپردہ حالت میں اپنی بگھیوں میں باغات وغیرہ کی سیر کے لیے لے جاتی رہیں اور پھر پارٹیوں میں کھینچ لے گئیں۔

مسلمان خواتین نے جب انگریز عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش چلتے شانہ بشانہ بیٹھتے اور تخلیہ میں قہقہے لگاتے دیکھا تو وہ صرف حیران ہوئیں بلکہ شرم حیا سے پانی پانی ہو گئیں۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد وہ وقت آ گیا، جس کا اظہار اکبر الہ آبادی مرحوم نے ان اشعار میں کیا ہے

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے کہ پردہ تمہارا وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

اور وہ پردہ جو انگریز کی اس سیاسی چال نے مسلمان خواتین کے سروں سے اتار کر مسلمان مردوں کی عقلوں پہ ڈال دیا تھا آج پوری قوم کی عقل پہ پڑ چکا ہے۔ بلکہ اب تو یہ پردہ وہ "کالا کمبل" بن گیا جس میں سے اگر یہ دیکھنا بھی چاہیں تو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اس طرح تعلیم نسواں کی جو تحریک چلی تھی اس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ آج لڑکوں اور لڑکیوں میں تمیز کرنا مشکل ہے۔ آج کی لڑکیاں اسکولوں سے گرہستن بن کر نکلنے کی بجائے نمود و نمائش کی ایک مکمل تصویر بن کر نکلتی ہیں۔ آج وہ اعلیٰ سیرت کردار کی بجائے محض ظاہری حسن بناوٹ پہ جان دیتی ہیں۔ انہیں مرأۃ العروس بہشتی زیور اور دیگر اسلامی و اصلاحی کتابوں کے بجائے گھٹیا رومانی ناول پڑھنے کا شوق ہے۔ نماز روزہ کی بجائے فلم اور ڈرامہ پسند ہے۔ قرآنی آیات کی بجائے فلمی گانے اور عشق و محبت کے مکالمے یاد ہیں۔

دراصل جس طرح منظم تحریک کے ذریعے پوری قوم کے مزاج کو مسخ کیا گیا تھا، اسی طرح جب تک بھرپور انداز میں ایسی کوششیں نہیں کی جائیں جس سے ہماری خواتین جو ملت کی مائیں ہیں بے پردگی ترک کر کے اپنی قدیم روایات کو اپنانا شروع کر دیں۔ اس وقت تک رقص و سرود پر پابندی کے باوجود اچھے نتائج برآمد ہونے کی توقع عبث ہے۔

ہماری موجودہ اور آئندہ نسل اسی صورت میں ایک باعزت اور صحیح معنوں میں مسلمان قوم کے قالب میں ڈھل سکتی ہے۔ جب کہ ہماری خواتین اپنے جائز مقام کو پہچان لیں۔

اپنے ملک کی ماؤں بہنوں، اور بیٹیوں سے میری پرزور استدعا ہے کہ ہمیں فوراً اپنی موجودہ روش بدل لینی چاہیے۔ ورنہ وہ وقت دور نہیں جب کہ ہمارا بھی وہ حشر ہوگا جو مغرب کی عورت کا ہے۔

اس حقیقت سے پورا مشرق واقف ہو چکا ہے..... کہ مغرب کی عورت اپنے نسوانی اخلاق کی پستی کو بری طرح محسوس کر رہی ہے۔

آج وہ اپنے کیے پر پچھتا رہی ہے۔ کہ کیوں اس نے آزادی کا نعرہ لگایا جس کی وجہ سے وہ اپنی نسوانیت کھو بیٹھی اور خود اپنی نظروں میں ذلیل ہو کر رہ گئی ہے۔ اسے احساس ہو گیا ہے۔ کہ اس کی ترقی ہی نے اس کے لیے تباہی کے اسباب پیدا کیے ہیں۔

اور اسی لیے وہ عیاشی و فحاشی اور آزادی و عریانی کے نتیجہ سے باخبر ہو کر اپنی پہلی دنیا میں لوٹ آنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ترجمانِ اسلام لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

شمارہ: ۲۰ جلد ۱۳ جمعہ ۱۵ ربیع الاول

ارشاداتِ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

محترما! یہ دنیا چند روزہ ہے اس کے لمحات ضائع نہ فرمائیے۔ عمر عزیز کا ہر حصہ گراں مایہ جوہر ہے اس کو کسل مندی اور غفلت میں ضائع کرنا انتہائی خسارہ ہے اس کو ذکر اور فکر اور ایسے علوم و فنون و اعمال میں صرف کیجئے۔ جو کہ بوقت نزاع اور اس کے مابعد کام آئیں۔ آخرت کے لیے تیار رہئے تاکہ کفِ افسوس نہ ملنا پڑے ؎

چراغ صبح پیری میں وہ لیں حسرت کے خمیازے
جو کھوتے خواب غفلت میں شب قدر جوانی ہیں

یہ جوانی اور قوت کا زمانہ مردانہ وار کوششوں سے مزین کیجئے۔ اور علم نافع و عمل صالح، اتباع سنت سنیہ سے منور فرمائیے۔ طلبہ علوم دینیہ کے ساتھ شفقت کیجئے۔ کتابوں کو مطالعہ شروح و حواشی کے ساتھ پڑھائیے۔ لوگوں کے ساتھ خلط ملط بقدر ضرورت رکھئے اور بس ؎

از خلائق دور بہ جو عزلت باش

ذکر میں جس قدر ممکن ہو انہماک رکھئے۔ دعوات صالحہ سے ننگِ اسلاف کو فراموش نہ فرمائیے

والسلام

ننگِ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ ۲۷ شوال ۱۳۷۶ھ دیوبند

درسِ قرآن و حدیث

اعلاءِ کلمۃ الحق :

(۲)

مولانا محمد یعقوب صاحب مدرس مدرسہ فیض العلوم العربیہ، [illegible] چنیوٹ ضلع جھنگ

کا اظہار صرف جہاد ہی نہیں بلکہ افضل جہاد ہے تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ ارباب حل و عقد کے سامنے حق بات کہنا مصائب و آلام کو دعوت دینا ہے اور دار و رسن کی پرخار وادیوں کو عبور کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ بھی ہے کہ عام آدمیوں کی غلطی محدود ہوتی ہے اور سربراہوں کی ادنیٰ لغزش بھی تباہی کا سبب بن جاتی ہے۔

سرپرست کی غلطی دربار تک محدود نہیں رہتی بلکہ درباریوں سے ہوتی ہوئی مختلف جماعتوں تک پھیلتی ہے۔ اور پھر یہ آندھی تمام سلطنت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اگر مملکت کا سربراہ بد دین ہو تو تمام عوام الناس میں بد دینی کا رجحان عام ہو جاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصلاحِ عوام کے لیے اصلاحِ سلاطین ضروری ہے۔ کیوں کہ :-

الناس علی دین ملوکھم لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ کس طبقہ نے ادا کیا۔ تو اس کا جواب یقیناً یہ ہے کہ علمائے حق ہی ہیں جنہوں نے اس ہمارے پتھر کو چوما ہی نہیں بلکہ تا دمِ حیات اٹھائے رکھا۔

اگرچہ لوگ اور بھی مدعی دار و رسن تھے اور ہیں۔ لیکن یہ لوگ **رجماً بالغیب** کا مصداق ہیں۔ کہ ہوا کو پتھر لگا رہے ہیں اور اڑتی چڑیا کے پر شمار کر رہے ہیں۔ زبان سے بات کو اگل دیتے ہیں مگر ان کا ضمیر ان کو ملامت کرتا ہے۔ یہ توفیق علمائے حق کو ہی نصیب ہوئی۔ اسی وجہ سے کامیابی اور کامرانی نے ان کے قدم چومے۔

ماضی کے علمائے حق کو اور ان کے کارناموں کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ تاریخ کے ہر دور میں ان کا خون بہایا گیا، بے دریغ بہایا گیا اور پانی کی طرح بہایا گیا۔ ان نفوس قدسیہ کے خون کی ہولی کھو لی گئی۔ تاریخ کے اوراق ان کے خون سے سرخ ہیں۔ اور یہ بلند مرتبہ انہیں کو نصیب ہوا۔

اسی اعلاء کلمۃ الحق کی عملی تصویر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ہیں جن کی زندگی پسِ دیوارِ زنداں گذری۔

کمزور انسان مواقع کے انتظار میں رہتے ہیں اور طاقتور خود مواقع پیدا کر لیتے ہیں۔ جد و جہد میں کامیابی کا راز مضمر ہے قربانی اور عزم و مرام لازم و ملزوم چیزیں ہیں۔ جہاں جد و جہد اور قربانی نہیں ہے وہاں کامیابی کا وجود بھی عنقا سمجھو!

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا :- آج تم زلزلوں سے ڈرتے ہو کبھی تم خود ایک زلزلہ تھے۔ آج اندھیروں سے کانپتے ہو کیا یاد نہیں کہ تمہارا وجود ایک اجالا تھا۔ یہ بادلوں کے پانی کی سیل کیا ہے کہ تم نے بھیگ جانے کے خدشے سے پائینچے چڑھا لیے ہیں۔ وہ تمہارے ہی اسلاف تھے جنہوں نے سمندر کو چیرا، پہاڑوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا، بجلیاں گریں تو مسکرا دیے، بادل گرجے تو قہقہوں سے جواب دیا۔ صرصر اٹھی تو رخ پھیر دیا، آندھیاں آئیں تو کہا یہ ہمارا راستہ نہیں روک سکتیں۔

یہ ایمان کی جان کنی ہے کہ شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے آج خود اپنے گریبانوں کے تار نوچ رہے ہیں۔ شاہجہاں کی مسجد کے مینار تم سے تعجب سے سوال کرتے ہیں کہ تم نے اپنی تاریخ کے صفحات کو کیوں کھو دیا۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہیں تمہارے سوا کوئی زیر نہیں کر سکتا یہ خوف تم نے خود فراہم کیا ہے۔ میں تمہیں کیا کہوں کہ ابھی سفر کی تب ختم نہیں ہوتی اور ادھر گمراہی کا خطرہ بھی پیش آ گیا تمہارے نزدیک فقدانِ ہمت کا نام تقدیر ہے۔

قارئین کرام :- یہ کارواں امام ابوحنیفہؒ سے چلا امام احمد بن حنبلؒ سے ہوتا ہوا شاہ ولی اللہ قدس سرہ، شاہ اسماعیل شہیدؒ، مولانا محمود الحسنؒ تلامذہ شیخ الہند اور آج کے علمائے حق تک پہنچا ہے۔

بقیہ عظیم مبلغ و مصلح

مشکلات و تکالیف راہ میں صبر و تحمل سے کام لینے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ اور اس کام میں اس حد تک مشغول ہیں کہ زمانہ نبوت علی صاحبہا الف الف تحیۃ اور خیر القرون کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

اس زمانہ میں جب کہ مادیت کے فروغ میں کل دنیا مصروف ہے۔ اور جس کی وجہ سے دلوں کو سکون و اطمینان چھن چکا ہے۔ اگر روحانی مناظر کو اس گئے گذرے زمانے میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہو تو اب بھی مولانا مرحوم کے جاری کردہ طریق تبلیغ میں شامل ہو کر دیکھ لیجئے۔ اور پھر دیکھئے کہ قلبی سکون و طمانیت سے آپ کیسے مالا مال ہوتے ہیں۔

سچ ہے اور پھر کیوں نہ ہو اصدق القائلین کا ارشاد ہے۔ **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** ۔ توکل۔ بے نفسی اور ایثار اور پھر **رحماء بینھم** کی عملی تفسیر آپ کو یہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

مولانا مرحوم نے اپنی تقریر جو یکم اپریل ۱۹۶۵ء کو جلال پارک لاہور میں فرمائی وہ عجیب و عمل نصائح کا مجموعہ تھی اس تقریر کے بعد ابھی ۴۸ گھنٹے بھی اس دنیائے ناپائیدار میں نہیں گذارے۔ **رحمہ اللہ وارضاہ**

جمعہ ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۰ھ
مطابق
۲۲ مئی سنہ ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳
شمارہ ۲۰
فی پرچہ چالیس پیسے

ٹیلیفون : ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/- روپے ،
ششماہی ۱۰/- روپے ،
سہ ماہی ۶/- روپے ۔

سرپرست و مدیر
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ ،
سب ایڈیٹر :-
محمد حنیف سہارنپوری

اِنتخابی اتحاد کی کوششیں اور سیاسی جماعتوں کے رجحانات

احمد حسین کمال

انتخابی اتحاد کے لئے مختلف جماعتوں کے درمیان سلسلۂ پیام اسلام کا آغاز ہوگیا ہے۔ اگرچہ ابھی ایسی خبروں سے لاعلمی کا اظہار کیا جاتا رہے گا۔ لیکن اخبارات میں چھپنے والی یہ خبریں کہ ، مولانا احتشام الحق تھانوی اور ان کے گروپ کی جمعیۃ کونسل لیگ سے اتحاد کر رہی ہے ۔ مودودی جماعت عوامی لیگ اور شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ اتحاد کے لئے کوشاں ہے۔ نیپ کا ولی خان گروپ بھی عوامی لیگ کے ساتھ ملنا چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ یکسر بے بنیاد بھی نہیں ہیں۔

موجودہ جماعتوں کے درمیان شدید اختلافات کے باوجود ان کے دو رجحانات بالکل نمایاں ہوچکے ہیں ایک رجحان یہ ہے کہ چین کے ساتھ پاکستان کا تعلق محض رسمی اور سفارتی سطح تک رہے اس سے زیادہ آگے نہ بڑھے اور بین الاقوامی امور میں جمہوری نظام و سرمایہ دارانہ نظام رکھنے والے ممالک امریکہ برطانیہ وغیرہ کی طرف جھکاؤ ہے۔ اس میں بھارت اور اسرائیل بھی شامل کئے جاسکتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا نظام بھی مغربی طرز کا جمہوری اور سرمایہ دارانہ اقتصادیات پر مبنی ہے ۔

اس رجحان کی حامل جماعتیں سب کے سامنے موجود ہیں ۔ زیادہ وضاحت و تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں ہے ، دوسرا رجحان یہ ہے کہ چین کے ساتھ گہرے روابط قائم کئے جائیں اور اقتصادی نظام میں بنیادی تبدیلیاں لائی جائیں۔ ان بین الاقوامی رجحانات کے علاوہ سب سے زیادہ مؤثر عامل انتخابی اتحاد میں مقامی معاملات بھی ہونگے

اس سلسلے میں بھی دو قسم کے رجحانات کام کر رہے ہیں۔ ایک رجحان یہ ہے کہ یہاں مغربی جمہوریت کا سیاسی نظام تو قائم کر دیا جائے لیکن اقتصادی معاملات میں بنیادی تبدیلی نہ لائی جائے۔ یہ رجحان فطری طور پر یہاں کے قدیم جاگیرداروں و جدید سرمایہ داروں کے طبقہ کا ہے اور چونکہ اس طبقہ کی مالی امداد سے یہاں کے بہت سے مذہبی ادارے ، تنظیمیں ، مدارس وغیرہ قائم ہیں اور چل رہے ہیں۔ اس لئے ان کا رجحان بھی اس طرف ہونا ایک فطری امر ہے ۔

اس کے ساتھ ہی وہ سیاسی جماعتیں جو بین الاقوامی طور پر چین کے مقابلہ میں مغربی جمہوری نظام رکھنے والے ملکوں ، امریکہ ، برطانیہ وغیرہ سے قربت کو مفید اور مناسب سمجھتے ہیں ، وہ بھی اس رجحان سے متفق ہیں ۔ بلکہ اس میں پیش پیش ہیں ۔

یہ جماعتیں دگروہ اپنے کردار و رجحان کیساتھ سب کے سامنے موجود ہیں اور اپنے مقاصد کے لئے

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

یہ سب اسلام کے نام و نظریہ کے الفاظ کو بے محابا استعمال کر رہے ہیں۔ یہ کھل کر مغربی جمہوریت و سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ مفادات کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ البتہ اسلام کے نام سے ان کی حمایت آسانی کے ساتھ کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

دوسرا رجحان یہ ہے کہ جمہوریت مغربی طرز کی نہ ہو۔ بلکہ عوامی طرز کی ہو جس میں مزدوروں اور کسانوں اور عوام کے دوسرے طبقوں کو بالادستی حاصل ہو۔ اور اقتصادی نظام اس حد تک تبدیل کر دیا جائے کہ وہ انفرادی ملکیت کے بجائے اجتماعی ملکیت پر استوار ہو۔ اس کے لئے اس رجحان کے حامل کبھی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو کبھی اسلامی سوشلزم کا نام لیتے ہیں اس رجحان میں بھی پیش پیش بھاشانی صاحب کی نیپ اور بھٹو صاحب کی پیپلز پارٹی ہے۔ اور یہاں بھی داخلی معاملات سے متعلق ان دونوں متضاد رجحانات کے درمیان ایک راہ وہ ہے جسے کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام نے اختیار کیا ہے اور جو اس کے منشور سے ظاہر ہے جس کی رو سے پاکستان کے ہر شہری کو اپنی تمام معاشی و اقتصادی ضروریات حاصل کرنے کا یکساں طور پر حق حاصل ہے اور فراہم کرنے کی کلی ذمہ داری حکومت کی ---- ہونی چاہئے۔ جو ملک کے اقتصادی و معاشی قدرتی وسائل کا اس طرح انتظام کرے جس سے کسی فرد یا طبقہ کو اجارہ دارانہ تسلط حاصل نہ ہو۔ بلکہ پاکستان کے ہر باشندے

کی تمام ضروریات کی پوری پوری تکمیل ہوتی رہے۔ اور قرآن وسنت کے حرام وحلال و نجی ملکیت کے احکام پر، اقتصادی و معاشی معاملات کی بنیاد ہو۔ نیز جس طرح سیاسی معاملات میں فیصلہ کن حیثیت عوام کو حاصل ہو اسی طرح اقتصادی و معاشی امور میں بھی بنیادی حیثیت عوام کو ہی حاصل رہے۔ اور شریعت کا ایک ایک حکم و قانون اس دائرے میں بھی نافذ و جاری کیا جائے۔

اس مطالعہ و تجزیہ سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حقیقتاً و عملاً یہاں کن [illegible] کے درمیان کشمکش برپا ہے۔ اور [illegible] کی حامل جماعتیں ایک دوسرے کے ساتھ انتخابی اتحاد کریں گی۔ اس کے کیا کیا دور رس اثرات نکلیں گے۔ اور اس کشمکش و گٹھ جوڑ دل کی تگ و دو کے درمیان اعتدال، امن، سلامتی و حقیقی امن کی راہ وہی ہے جسے کل پاکستان جمعیت علماء اسلام نے اختیار کر رکھا ہے۔

مدیر "چٹان" کے تازہ ہفوات معلوم ہوتا ہے کہ مدیر چٹان کو اب اپنے اعصاب پر بالکل قابو نہیں رہا ہے اور انہیں جمعیتہ علماء اسلام کی دشمنی نے اتنا اندھا بنا دیا ہے کہ ہر وقت ان کے اعصاب پر جمعیتہ کے ساتھ عناد کی دھن سوار ہے۔ ایک طرف وہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ ملک میں جمعیتہ صرف چند افراد کا نام ہے اور دوسری طرف بھٹو کے جلسوں میں جلوسوں میں بھاشانی کی کانفرنس میں یکم مئی کے مزدوروں کے مظاہروں میں لاکھوں کی حاضری کے اندر انہیں غالب ترین تعداد جمعیتہ علماء اسلام کے کارکنوں کی ہی نظر آتی ہے۔ اندھی دشمنی انسان کو ایسے ہی تضاد فکری میں مبتلا کر دیتی ہے۔ حالانکہ جمعیتہ علماء اسلام نے ابھی تک اپنے اجتماعات کے سوا کسی دوسرے اجتماع میں شرکت نہیں کی۔

ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کی وفات کے سلسلہ میں بھی مدیر چٹان جمعیتہ پر کیچڑ اچھالے بغیر نہیں رہے اور انہیں یہ نظر نہیں آیا کہ ان کے موجودہ آقا ممدوح مودودی صاحب باوجود اچھرہ میں ہونے کے کیوں ماسٹر صاحب کے جنازہ میں شریک نہیں ہوئے۔ ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں مدیر چٹان کے ان ہفوات پر تفصیلی نظر ڈالیں گے۔

خبریں اور مضامین وغیرہ ارسال کرنے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں

(۱)۔ جمعیتہ علماء اسلام کی شاخوں کی تشکیل و انتخاب کی اطلاع اپنے ضلع کی جمعیتہ کو دیں۔ ضلع سے موصول ہونے والی رپورٹ کا مواد ہی شائع ہو سکتا ہے۔

(۲)۔ اسی طرح جمعیتہ سے متعلق تمام خبریں و پروگرام بھی ضلعی جمعیتہ کی معرفت وصول ہونا چاہیئے۔

(۳)۔ مضامین۔ خبریں وغیرہ کاغذ کے ایک طرف اور ہر سطر کے بعد فاصلہ رکھ کر خوش خط تحریر کئے جائیں گنجلک اور صاف نہ پڑھی جانے والی تحریریں شائع نہیں کی جائیں گی۔

(۴)۔ خبریں اور مضامین وغیرہ کی اشاعت و عدم اشاعت کا فیصلہ ادارہ ترجمان اسلام کی صوابدید پر ہوگا

(۵)۔ خبروں اور مضامین کی ایک نقل خبر نگار و مضمون نویس حضرات اپنے پاس رکھیں۔ ناقابل اشاعت یا شائع نہ ہو سکنے والے مضامین۔ خبریں وغیرہ کی واپسی ادارہ کے لئے ضروری نہیں ہوگی۔

(۶)۔ تمام خبریں، مضامین۔ مراسلے وغیرہ پتہ ذیل پر بھیجئے۔

شعبہ ترجمان اسلام، مرکزی دفتر جمعیتہ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ۔ ملتان شہر

کمبوڈیا ــــ مشرق بعید میں امریکی جارحیت کا نیا منصوبہ ــــ امریکہ کے خلاف عرب ملکوں کا متحدہ محاذ

ایوب خان کے دور کی انتظامیہ کے بعض اعلیٰ افسران کی سرپرستیاں ــــ موجودہ طریق انتخاب عوامی و ملکی مسائل حل نہیں کر سکتا۔

ملک کی موجودہ سیاست میں ریٹائرڈ فوجی حضرات کا کردار ــــ پریس کی قوت پر ڈاکہ زنی

ــــ اور ــــ دوسرے تماشے ــــ

آئینۂ عالم

ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

احسن کمال

کمبوڈیا ــــ مشرق بعید میں امریکی جارحیت کا نیا منصوبہ۔

یہ بات جلد ہی ظاہر ہو گئی ہے کہ کمبوڈیا میں شہزادہ سہانوک کی حکومت کا تختہ الٹنے میں امریکہ کا پورا ہاتھ تھا۔ اور جنوب مشرقی ایشیا میں نئی جنگی لائن قائم کرنے کا یہ تازہ امریکی منصوبہ ہے۔ لیکن امریکی فوجوں نے اس منصوبہ پر عمل کرنے میں جس عجلت اور بے صبری کا مظاہرہ کیا ہے اس سے یہ امید بندھ رہی ہے کہ یہ منصوبہ بھی نہائیت بری طرح سے ناکام ہو جائے گا۔

کمبوڈیا میں ویت کانگ کے مشتبہ ٹھکانوں پر امریکہ کی زبردست بمباری نے کوریا کی لڑائی کی یاد تازہ کر دی ہے جبکہ امریکہ اور اس کی اتحادی فوجوں نے شمالی کوریا پر زبردست بمباری کر کے جنوب ایشیا کے اس خطہ کے عوام میں مدافعت کا ایسا ولولہ و جوش پیدا کر دیا تھا کہ امریکہ اپنے تمام اتحادیوں سمیت شمالی کوریا پر تسلط جمانے میں ناکام رہا اور بالآخر صلح کی ذلت پر مجبور ہو گیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ امریکہ کو پھر ایک بار نئی ذلت سے دوچار کرنے کا سامان کر رہی ہے۔

ــــــــ

۲۔ امریکہ کے خلاف عرب ملکوں کا متحدہ محاذ۔

تازہ ترین خبروں سے پتہ چلا ہے کہ اسرائیل کے لئے امریکہ کی فوجی امداد کے خلاف صدر ناصر عرب ملکوں کا ایک اہم متحدہ محاذ تشکیل دینے والے ہیں۔

وہ عرب ممالک جو اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے اب تک امریکہ کے ساتھ نتھی چلے آ رہے ہیں اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ان کی بقاء و تحفظ کا راز مصر کی مدافعانہ مساعی میں مضمر ہے اور انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ وہ اب تک اسرائیل کا لقمۂ تر بننے سے اسی لئے بچے ہوئے ہیں کہ اسرائیل کے خلاف مصر میدان میں ڈٹا ہوا ہے۔

اسی وجہ سے اسرائیل اور امریکہ کا یہ خیال ہے کہ مصر کو کمزور کر کے اور صدر ناصر کو ناکام بنا کر ہی دوسرے عرب ملکوں پر اسرائیل کا تسلط جمایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں اسی کوشش میں مصروف ہیں۔ امریکہ پر اعتبار کرنے والے عرب ممالک اس صورت حال سے بہت پریشان ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ صدر ناصر امریکہ کے خلاف ایک اور جاندار متحدہ محاذ بنائیں۔

ــــــــ

۳۔ ایوب خان کے دور کی انتظامیہ کے بعض اعلیٰ افسران کی سرپرستیاں

حال ہی میں بعض واقعات سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ چند اعلیٰ افسران ملک کے ایسے سیاسی عناصر کی سرپرستیاں کر رہے ہیں جو پاکستان میں برطانوی امریکی طرز کی سیاسی تبدیلیوں کے علم بردار ہیں۔ اور عالمی سطح پر ایسے ذہن کے ساتھ وابستگی رکھتے ہیں جس کا منشاء امریکہ اور اس کے اقتصادی مفادات کو ساری دنیا پر چھا جانے کا موقع دینا ہے۔

پاکستان میں قرآن و سنت کے احکام کے اجراء اور ایسی سیاسی و معاشی مساوات کا قیام جس سے پاکستان کے غریب عوام، جن میں کسانوں اور مزدوروں کی اکثریت ہے ملک کے نظام پر غالب آجائیں۔ ان اعلیٰ افسران کے لئے بھی خطرہ کا موجب بنا ہوا ہے جو انگریز کے زمانہ میں اور اس کے بعد ایوب خاں کی آمریت کے دور میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ ایسے فرقوں کے افسران بھی اس زمرہ میں شامل ہیں جنہیں پاکستان کی مسلمان اکثریت جو پاکستان کی ۹۷ فی صد آبادی ہے، ختم نبوۃ وغیرہ جیسے بنیادی عقائد سے روگرداں ہونے کی وجہ سے مسلمان نہیں سمجھتی۔

یہ سب عناصر براہ راست اسلامی احکام کے نفاذ اور پاکستان کے عوام کی سیاست و معیشت پر حقیقی بالادستی سے خوفزدہ ہیں۔ ان سب کو خطرہ ہے کہ اگر ایسی تبدیلیاں آگئیں تو ان کے ماضی و حال کے تمام سرکاری مفادات ختم ہو جائیں گے۔ اور جو معاشی تغلب ایک محدود طبقہ کو حاصل ہے وہ بھی مٹ جائے گا۔ اس لئے صرف اس حد تک یہاں تبدیلیاں لائی جائیں کہ برطانوی طرز کا پارلیمانی نظام قائم ہو جائے۔ اور اس کی بقاء و حفاظت کا سہارا امریکہ کے ساتھ وابستگی ہی رہے۔

اس تبدیلی کے لئے مسلمان عوام کو ذہنی طور پر تیار کرنے کے لئے برطانوی جمہوریت کو اسلامی ثابت کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اور معاشی تبدیلیوں و غریب مسلمان عوام کسانوں، مزدوروں وغیرہ کو ان کی تعدادی مناسبت سے سیاسی، سماجی و معیشی حقوق کے مطالبہ کو اشتراکیت سے تعبیر کر لیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں اسلام کا نام، علامہ اقبال کا نام اور قائد اعظم کا نام استعمال کیا جا رہا ہے۔

حال ہی میں ملتان میں علامہ اقبال کے سلسلے میں جو تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت ایک اعلیٰ افسر نے کی اس میں ایک ایسے صحافی کو تقریر کے لئے بلایا گیا جس نے نہ تو کبھی علامہ اقبال سے ملاقات کی اور جو قیام پاکستان تک علامہ اقبال کے نظریات کا شدید مخالف رہا۔

بیشتر قدیم سیاسی سماجی و تعلیمی کارکنوں نے اس پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ پروفیسر سلیم چشتی اور مولانا غلام رسول مہر جیسے علامہ اقبال سے براہ راست فیض حاصل کرنے والوں اور مستند اہل علم و کلام . . . . . . اقبال پر عبور رکھنے والے افراد کے بجائے علامہ کی آخری زندگی کے عقل مکتب افراد اور انکے نظریات کے سابق کٹر دشمن لوگوں کو اعلیٰ سرکاری افسران کی صدارت میں اقبال پر بولنے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔

کہیں اس سے ان مقاصد کو تو پورا کرنے کی کوشش نہیں کی جا رہی ہے۔ جن کا منشاء پاکستان کو امریکی برطانوی جمہوریت کا تابع بنائے رکھنا ہے۔ اور اس پر اسلام کا لیبل و علامہ اقبال و قائداعظم کے نام کی تصدیق چسپاں کر دینا ہے۔

مذکورہ صحافی جیسے متقرر لوگ ان مقاصد کے پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

---

۴ ۔ موجودہ طریق انتخاب عوامی و ملکی مسائل حل نہیں کر سکتا

گذشتہ ہفتہ کراچی پریس کلب میں جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ طریق انتخاب سے ملک میں ایسی عوامی حکومت قائم نہیں ہو سکتی جو ملک کے مسائل کو حل کر سکے۔

مفتی صاحب نے واضح کیا کہ اس طریق انتخاب سے پاکستان کے غریب عوام برسر اقتدار نہیں آ سکتے۔ سرمایہ دار اور جاگیردار ہی اس طریق انتخاب میں کامیاب ہوں گے۔ ایسی حالت میں مفتی صاحب نے تنبیہ کیا کہ اس ملک میں اشتراکیت کے فروغ کی راہ ہموار ہو گی۔ اس لئے کہ جب ۹۹ فی صد عوام کے نمائندوں کے بجائے اقتداری کرسیوں پر سرمایہ دار اور جاگیردار اور ان کے نمائندے ہی بیٹھیں گے تو وہ اپنے مفاد کا ہی تحفظ کریں گے۔ اور اسی کو اسلام کا نام دیں گے اسی طرح عوام مذہب سے بھی مایوس ہوں گے۔ اور جمہوریت سے بھی بیزار ہو جائیں گے۔ جس کا انجام بالآخر اشتراکی انقلاب اور لادینیت کی صورت میں نکلے گا۔ حیرت ہے کہ حکومت و ارباب دانش اس کھلی بات کی طرف کیوں توجہ نہیں دیتے۔ اور مفتی محمود صاحب کے انتباہ سے کیوں نہیں خبردار رہتے۔

---

۵ ۔ ملک کی موجودہ سیاست میں ریٹائرڈ فوجی حضرات کا کردار

پاکستان کی خدمت ہر پاکستانی کا حق اور فرض ہے۔ لیکن اس حق اور فرض کو ادا کرنے کے لئے صداقت دیانت اور خلوص کی زبردست ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ہی دلی لگن اور محنت بھی ضروری ہے۔

پاکستان میں سیاسی جماعتوں کا کردار زمانہ ماضی میں ایسا نہ تھا جس پر پوری طرح فخر کیا جا سکے اور نہ موجودہ حالات میں ان کا کردار اچھا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

اس وقت ملک نظریات و مفادات کی کشمکش کا ایسا اکھاڑہ بن گیا ہے کہ اسے ایک پرخلوص قیادت سے ہی اب پار لگایا جا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں فوج سے ریٹائرڈ ہو کر سیاست میں حصہ لینے والے حضرات اچھا کردار ادا کر سکتے تھے جس سے قوم موجودہ سیاسی بحران سے نکلنے کا راستہ پا لیتی۔

لیکن افسوس ہے کہ فوج سے ریٹائرڈ ہو کر سیاست میں حصہ لینے والے بیشتر لوگ ان سیاسی گروہ بندیوں میں آلودہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے جنہوں نے اس عزیز از جان ملک کو ایک تماشا گاہ بنائے رکھا ہے۔

یہ جنرل اور میجر جنرل حضرات جو اس وقت وزارت کے عہدوں پر کام کر رہے ہیں، یا سیاسی پلیٹ فارم پر ہیں ان کی ہمدردیاں بھی براہ راست عوام کے ساتھ ہونے کے، بعض سیاسی گروہ بندیوں کی مرہون ہو گئی ہیں۔

ایک جنرل صاحب جو ملک کی ایک اہم وزارت پر فائز ہیں دانستہ یا نادانستہ ایسی جماعت و افراد کو بے پناہ فائدہ پہنچا رہے ہیں جس جماعت و افراد کے بارے میں عوام کے شبہات روز افزوں ہو رہے ہیں اور جسے سامراجیت کا آلہ کار سمجھا جاتا ہے۔

بعض جنرل صاحبان متحارب سیاسی جماعتوں میں شامل ہو کر ایسی باتوں پر اتر آئے ہیں جن سے ملت پاکستان کے درمیان تصادم کو شہ ملتی ہے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ یہ سب حضرات اگر ملک کی خدمت کے لئے سیاست میں حصہ لینا چاہتے تھے تو غیر جانبدار رہ کر فوجی اسپرٹ کے ساتھ صرف عوام کے لئے کام کرتے اور قوم کو موجودہ بحران سے نکالنے میں معاون بنتے۔

۶ ۔ پریس کی قوت پر ڈاکہ زنی ۔

پاکستان کے پریس و اخبارات پر اس وقت جو عناصر غالب آ گئے ہیں انہوں نے پراپیگنڈا پالیسی یہ بنالی ہے کہ سامراج نواز جماعتوں اور عوام دشمن گروہوں کی چھوٹی سی بات کو بھی اتنی بڑی بنا کر شائع کریں جس سے یہ معلوم ہو کہ ملک میں صرف ان کا ہی دور دورہ ہے اور اس سلسلے میں نہ صرف واقعات و حقائق سے روگردانی ہی کی جائے۔ بلکہ انہیں جتنا بھی مسخ کیا جا سکتا ہو کر دیا جائے۔

اور جو جماعتیں عوام میں مقبول ہیں ان کی اعلیٰ سے اعلیٰ کارکردگی و مقبولیت کو اتنا گھٹا کر بیان کیا جائے کہ سرے سے ان کا وجود ہی ناقابل اعتبار نظر آنے لگے۔ لیکن دھوکہ دھڑی کا کاروبار آخر کب تک چل سکے گا۔ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے یہ کوشش کب تک جاری رہ سکے گی۔ اور کب تک اس یکطرفہ ٹریک کو عوام سب کچھ سمجھتے رہیں گے۔ ایسے ذہین دماغ حضرات تو اس حقیقت سے بے خبر رہ کر بھلا اپنے مقاصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر دنیا کے حقائق پر نظر ہو تو یہ خوش فہمی کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

اگر ایک واقعہ پریس و اخبار میں صحیح صورت میں نہیں آتا تو وہ پھر اپنی صحیح صورت سے کئی گنا بڑھ چڑھ کر عوام کے کانوں تک پہنچے گا۔ اور جو بات جھوٹ کا ملمع پہنا کر پھیلائی گئی ہے اس پر پھر اور بھی ملمع چڑھیں گے۔

اس طرح کا حربہ وہی جماعتیں اختیار کرتی ہیں جن کو اپنے موقف و مقصد کی صداقت پر یقین و اعتبار نہیں رہتا۔

اپنی کامیابی کا غلط ڈھنڈورہ شکست کو فتح میں نہیں بدل سکتا۔ اور دوسروں کی کامیاں پردہ ڈالنے سے چھپا نہیں رہ سکتیں۔

پاکستان میں سامراجیت و سرمایہ داری و جاگیرداری کے خلاف عوام

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

مسائل و افکار

- پرچم نبوی کا مختصر تعارف ——— قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب - کیمبل پور !
- حصول اقتدار کے لئے اسلام کا نعرہ ——— مولانا عبدالحکیم صاحب کوٹلہ شادی خاں بنوں !
- امراء کی اکثریت حق کی مخالف رہی ہے ——— مولانا فیض احمد صاحب - ملتان !

★ پرچم نبوی کا تعارف

سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروریات جنگ میں سے ان تمام چیزوں کو مہیا فرمایا ہوا تھا۔ جو اس دور میں، ضروری تھے - جیسا کہ آپ کے ہاں دفاع کی سواریاں اونٹ گھوڑے موجود تھے۔ اسلحہ میں سلاح اور متاع دونوں موجود تھے - کمانیں - تیر - ڈھالیں - زرہیں - کافی تعداد میں موجود تھیں - ان متداول آلات حرب کے علاوہ فولادی گولہ - منجنیق - دبابہ - عرادہ وغیرہا بھی موجود تھے - اسی طرح آپ کے پرچم بھی تھے - جن میں سے مشہور عقاب ہے۔

عقاب کی لفظی تحقیق میں امام ارباب لغت سید محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی نے فرمایا والعقاب علم ضخم واسم رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما ورد فی الحدیث جلد ۳ ص ۴۱۴

علیٰ ہذا القیاس امام لغت الحدیث علامہ محمد طاہر نے فرمایا۔ کان اسم رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقاب وھی العلم الضخم۔ مجمع البحار ۳ ص ۴۰۵

یہ عقاب آپ کا ذاتی پرچم تھا۔ فتح مکہ کے دن پرچم آپ کے پاس تھا۔ غزوہ موتہ میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت اسی پرچم کی حفاظت میں ہوئی۔ جیسا کہ ان کے مرثیہ میں موجود ہے - اسی پرچم کو نمریہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں سفید اور سیاہ لکیریں تھیں۔ جیسا کہ چیتے کا رنگ ہوتا ہے۔ یہ بہادری کی علامت ہے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ رنگ دھوپ میں بھی چمکتا ہے۔ اور دور سے نظر آتا ہے - مگر سب سے صحیح بلکہ صحیح وہی وجہ ہو سکتی ہے جو خود سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ فتح مکہ کے بعد آپ نے اپنا پرچم، لہراتے ہوئے فرمایا۔

الاسود والابیض آمن الا ابن اخطل (مبسوط سرخسی کتاب ص ۲۹) - آج بھی مہذب کہلانے والے غیر مسلم صرف رنگت کی بنا پر ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں - رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنے اس پرچم کو سیاہ اور سفید دھاریوں سے بنا کر اعلان فرمایا۔ کہ میرے پرچم تلے رنگوں کا کوئی امتیاز نہیں - بلکہ سب کو امن حاصل ہے - صرف ابن اخطل کو آج جہنم رسید کر دیا جائے گا - کہ وہ مرتد تھا۔ معلوم ہوا کہ عقاب میں یہ دھاریاں نظام عدل کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

مقام تعجب ہے کہ مشہور مستشرق ہیٹی نے عربی زبان سے لاعلمی کی بنا پر یا کسی اور مصلحت کی بنا پر اپنی کتاب ہسٹری عرب میں پرچم نبوی "عقاب کا ترجمہ (ایگل) یعنی باز کر دیا۔ کیونکہ عربی زبان میں باز کو بھی عقاب کہتے ہیں۔ اور پھر ایک مسلمان مترجم نے لاعلمی کی بنا پر اسی مستشرق کی بات کو دلیل بناتے ہوئے اس کا ترجمہ یوں کیا ا۔

علم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس پر عقاب بنا ہوا تھا۔ (عربوں کا عروج و زوال ص ۵۸)۔

جو نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم شرک اور کفر کو مٹانے کے لئے تشریف لائے، وہ کس طرح اپنے پرچم پر عقاب بنا سکتے تھے - عربی نہ جاننے کی بنا پر یہ مغالطہ لگا۔

سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے چار سو سال پہلے قریش نے ایک جھنڈا بنا لیا تھا - جسکو لواء کہا جاتا تھا - اور ان کے ہاں ایک خاص شعبہ علمبرداری بھی قائم تھا - جسکو عاقب کہا جاتا ہے - جب اسلام آیا تو سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں تیار فرمائیں - مگر غزوہ خیبر کے موقع پر آپ نے تین پرچم تیار کرائے - ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیا۔ اور ایک حباب کو، اور ایک سعد بن عبادہ کو دیا تھا (رضی اللہ عنہ) ان کے علاوہ اور پرچم بھی تھے - ایک کا رنگ زرد تھا - ایک سفید رنگ کا بھی تھا - جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا - ایک سبز رنگ کا بھی تھا - اور ایک ایسا بھی تھا - جس میں ایک ہلال بنا ہوا تھا - مگر جس پرچم کو سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی پرچم ہونے کا شرف حاصل ہے - اور جسکو فتح مکہ کے دن لہرایا گیا - اس کا نام عقاب ہے۔ صلی اللہ علیٰ رافعہ وسلم

★ حصول اقتدار کے لیے اسلام کا نعرہ

پاکستان میں سیاسی عوامی اور مذہبی رہنما آئندہ الیکشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اسلام کے مقدس نام کو استعمال کر رہے ہیں. مسلمانوں اور پاکستان کی ترقی و بقا اسلامی احکام میں سمجھتے ہیں - اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ان سیاسی جماعتوں اور لیڈروں میں اسلام کی خیر خواہی مسلمانوں کی فلاح و ترقی کا جذبہ صحیح طور پر کتنا موجزن ہے . شاید ان حضرات کو ۲۳ سالہ طویل عرصہ میں اسلامی اصولوں کو اپنانے اور نافذ کرنے کا موقع دستیاب نہ ہوا ہو - لیکن یہ بات اہل ملک پر ہرگز مخفی نہیں - کہ ۲۳ سالہ طویل دور میں ان سیاسی لیڈروں نے نہ صرف اسلامی احکام کو اپنانے سے کنارہ کشی اختیار کی ہے، بلکہ اسلامی اصولوں کو مٹانے اور غیر مذاہب کو اپنانے میں کوئی کسر تک نہیں چھوڑی ہے . ۱۹۴۷ء میں ملک تقسیم ہو رہا تھا تو اس وقت بھی ہمارے رہنما یہ کہہ رہے تھے - کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ - لیکن جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی قربانی کی بدولت یہ خطہ عطا فرمایا تو ہمارے رہنماؤں کو چاہیئے تھا - کہ ایفائے عہد پر عمل کر کے بغیر کسی تاخیر کے اس سرزمین پر اسلامی احکام عملاً جاری کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے - اور مسلمانوں کو مطمئن کرتے - لیکن ان لیڈروں نے اپنے عہد اقتدار میں اسلامی احکام کے بجائے مغربی قوانین اور فرنگی تہذیب کو فروغ دیا۔ ان حضرات کی قومی ملی اور اسلامی خدمت اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی عوام الناس پر مخفی نہیں - اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں کے ساتھ ظلم و تشدد ختم نبوت کے موقع پر مسلمانوں پر گولیاں چلانے اسلام میں تحریف وغیرہ کے واقعات کسی شخص کے لئے بھلا دینے کے قابل نہیں۔

۱۹۵۸ء میں جب ایوب خان برسر اقتدار آئے - تو انہوں نے مسلمانوں کی مرضی بغیر قرآن و حدیث اجماع امت کے منافی عائلی قوانین اسلام کے نام پر جبراً عوام پر مسلط کئے - چنانچہ اس سلسلہ میں علماء کرام نے مسلمانوں کو عائلی قوانین کی خلاف شریعت دفعات سے آگاہ کر کے جلسوں اور احتجاجات وغیرہ کے ذریعے شدید مخالفت کی.

۳ جولائی ۱۹۶۳ء کو مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی نے مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی کوششوں سے عائلی قوانین کے تنسیخ کا بل پاس کیا۔ لیکن جب قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کا بل بحث کے لئے پیش کیا گیا۔ تو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ۷ منٹ کی تقریر میں قرآن کریم، احادیث نبوی، آئمہ اربعہ بلکہ شیعہ تک کی کتابوں سے حوالہ جات پیش کر کے ایوان پر واضح کر دیا۔ کہ عائلی قوانین سراسر شریعت کے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے گوشے گوشے سے مسلمانوں اور خصوصاً اراکین جمعیۃ نے عائلی قوانین کی منسوخی کے لئے صدر مملکت، وزیر قانون، سپیکر اور اراکین قومی اسمبلی کو لاکھوں خطوط اور ہزاروں تاریں بھیجیں۔ لیکن برسر اقتدار طبقہ کو تنسیخ کی ہمت نہ ہوئی۔ بالآخر جنوری ۱۹۶۵ء میں ڈھاکہ کے اجلاس میں جب دوبارہ عائلی قوانین پر بحث شروع ہوئی۔ اور اختلاف وحمایت پر ووٹنگ کرائی گئی۔ تو حضرت مولانا مفتی محمود اور مولوی محمد یوسف نے شدید مخالفت کر کے مخالفت میں اپنے ووٹ استعمال کئے۔ اور حزب اقتدار کے لیڈروں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے اپنی آخرت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عائلی قوانین کے حق میں ووٹ استعمال کئے

روزنامہ کوہستان ملتان ۲۳ جنوری ۱۹۶۵ء اور دیگر اخبارات شاہد ہیں۔ کیا اس وقت قومی اسمبلی کے ممبر مسلمان نہ تھے۔ کیا ان حضرات پر عائلی قوانین کے خلاف شریعت ہونے کا علم نہ تھا۔ اب پھر یہی حضرات منظر عام پر جلوہ گر ہو کر اسلام اسلام کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اسلام کا خیر خواہ اور مسلمانوں کا ہمدرد ثابت کر کے اسلام کے نام پر دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ آخر اس ۲۳ سالہ طویل عرصہ میں ان کو اسلام کے نفاذ سے کس نے روکا تھا۔ اور خاص موقعوں پر ان حضرات نے اسلامی احکام کے بجائے مغربی قوانین اور فرنگی تہذیب کی حمایت اور کوشش کیوں کی؟

اگر ان سیاسی لیڈروں کے دلوں میں صحیح طور پر اسلامی نظام حکومت نافذ کرنے کا ارادہ اور جذبہ موجود ہو۔ تو اختلافات کی ضرورت کیا ہے! اسلام مکمل طور پر موجود ہے۔ قرآن کریم احادیث نبویؐ اور فقہ کی روشنی میں مکمل دستور موجود ہے۔ بغیر الیکشن اور ووٹوں کے اسلامی نظام کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ تمام کا صحیح مقصد اسلام اور اسلامی نظام حکومت ہو۔

کاش کہ یہ سیاسی لیڈر اور قوم کے رہنما گول میز کانفرنس میں اسلامی آئین کے نفاذ پر سمجھوتہ کر کے، مارشل لاء نافذ کرنے کا موقع فراہم نہ کرتے۔ لیکن مخالف اور موافق دونوں گروپ (۱) بالغ رائے دہی اور پارلیمانی نظام حکومت پر تو متفق ہو گئے۔ اور علماء کے متفقہ ۲۲ نکات کی بنیاد پر اسلامی آئین کے مطالبے کی تائید نہ کی۔ بلکہ بعض حضرات نے تو گول میز کانفرنس میں اسلامی آئین کے مطالبے کو مذہب کے خلاف قرار دیکر مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کر دیا۔

الحمد للہ اب پاکستان کے مسلمان بیدار ہو چکے ہیں جس شخص نے آج تک اپنے پانچ فٹ کے جسم پر باوجود قدرت کے اور کسی مانع کے ابھی تک اسلام کے احکام عملاً نافذ کرنے سے لاپرواہی اور غفلت اختیار کر رکھی ہو اس شخص اور لیڈر سے مسلمان قطعاً یہ امید نہیں رکھتے کہ وہ آئندہ اسمبلی میں جا کر ملک میں اسلامی قوانین کے لئے کوشش کرے گا۔ بلکہ ووٹ کا صحیح حقدار موجودہ وقت میں حضور علیہ السلام کا صحیح جانشین اسلامی اصول

سے باخبر دیندار اور متشرع آدمی ہے۔ اللہ تعالیٰ، مسلمانوں کو زبانی اسلام کے نعرہ لگانے والوں سے محفوظ رکھ کر ملک وملت کی فلاح وترقی کے اسباب مہیا فرمائیں۔ آمین!

احقر عبدالحکیم کوٹلہ شادی خان ضلع بنوں۔ فاضل مدرسہ قاسم العلوم۔ ملتان

بڑے لوگوں کی اکثریت ہمیشہ حق کے مخالف رہی ہے

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اسلام، انسانیت کے تمام طبقوں کے لئے یکساں نظام ہدایت اور پیغام رحمت ہے۔ ہر دور میں غرباء کے شانہ بشانہ بعض سعادت مند امراء نے بھی دل وجان سے اس کی خدمت کی ہے۔ اسلام کی خاطر مال وجان کی قربانی دینے والوں میں جہاں عمار، یاسر، بلال صہیب جیسے نادار اور غریب لوگ نظر آتے ہیں وہاں حضرت عثمان غنیؓ اور عبدالرحمن بن عوف جیسے دولت مند بھی دکھائی دیتے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں واقعہ کے اس پہلو سے بھی کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ کہ تاریخ کے ہر دور میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کے قبول کرنے۔ نظام ہدایت کے قائم کرنے، باطل اور اہل باطل کے ساتھ ٹکرانے اور حق کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے میں غریب اور متوسط طبقہ کی غالب اکثریت ہمیشہ پیش پیش رہی ہے۔ دنیا کے ہر لحاظ سے، بڑے لوگوں کی غالب اکثریت نہ صرف یہ کہ انبیاء علیہم السلام کے لائے ہوئے نظام سے دور رہی ہے۔ بلکہ ہر دور میں اس نے حق اور اہل حق کو مٹانے کی سر توڑ کوشش کی ہے قرآن وحدیث اور مسلمہ ومصدقہ متواتر تاریخ سے اس پر بے شمار شواہد پیش کئے جا سکتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام تقریباً ایک ہزار سال مسلسل اپنی قوم کو حق کی دعوت دینے اور ان پر محنت کرنے، میں صرف کرتے ہیں۔ غریب لوگ آپ کی دعوت پر لبیک کہتے اور آپ کا ساتھ دیتے ہیں۔ لیکن آپ کی قوم کے بڑے لوگ (ملأ) اپنے مال ودولت کے گھمنڈ میں اور اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر نوح علیہ السلام پر مختلف قسم کے ناروا الزامات لگاتے ہیں۔ اور بہتان تراشی کر کے آپکے مقدس مشن کو ناکام بنانے کی ناکام سعی کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے عبرت وموعظت کے لئے حضرت نوحؑ اور آپکی قوم کے مکالمات۔ حالات اور واقعات کو بار بار دہرایا ہے۔ ان میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں۔

لقد ارسلنا نوحاً الیٰ قومہ .... قال الملأ من قومہ انا لنراک فی ضلال مبین (اعراف رکوع ۸)

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

بے شک بھیجا ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف۔ پس اس نے کہا۔ اے میری قوم۔ بندگی کرو۔ اللہ کی۔ کوئی نہیں تمہارا معبود اس کے سوا۔ میں خوف کرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔ بولے سردار۔ اس کی قوم کے ہم دیکھتے ہیں۔ تجھ کو صریح بہکا ہوا۔"

سورہ ہود کے پورے دو رکوع (۳۔۴) حضرت نوحؑ اور آپکی قوم کے واقعات کے بیان میں نازل ہوئے۔ ابتدائی آیات کا ترجمہ وتشریح پڑھیئے۔

ولقد ارسلنا نوحاً ... فقال الملأ الذین کفروا من قومہ (ہود۔ ۳)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

باقی صـ۱۵ پر

پاکستان کی انیس ۱۹ دینی جماعتوں نے متحدہ دینی محاذ قائم کرلیا

اسلامی اقدار کی حفاظت اور مخالفِ اسلام سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے باہمی تعاون و تناصر سے کام کرنیکا عہد

لاہور۔ آج ۱۳ مئی ۱۹۷۰ء کو شیرانوالہ گیٹ لاہور میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پر ملک کی انیس ۱۹ دینی جماعتوں اور ممتاز افراد امت کا اجلاس منعقد ہوا جس میں فیصلہ ہوا کہ متحدہ دینی محاذ قائم کر کے اسلامی اقدار کی حفاظت اور مخالف اسلام سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مشترکہ جدوجہد کی جائے۔ اجلاس پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف کندیاں کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا محمد اجمل صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان، مولانا عبدالستار خاں نیازی، صفدر سلیمی صاحب خاکسار تحریک، بشیر احمد بختیار پاکستان لیبر پارٹی، مولانا کوثر نیازی مدیر شہاب نے اجلاس کے اغراض و مقاصد پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی (۱) تمام جماعتوں اور اجلاس میں شریک ممتاز افراد نے اپنی ذاتی اور جماعتی حیثیت سے مندرجہ ذیل مقاصد کی خاطر باہمی تعاون و تناصر سے کام کرنے کا عہد کیا۔

(۱) تحفظ مسئلہ ختم نبوت (۲) تحفظ ناموس و عصمت انبیاء علیہم السلام (۳) تحفظ ناموس صحابہ کرام و اہلبیت (ذریۃ طیبہ و ازواج مطہرات) (۴) الحاد، بے دینی کمیونزم و سوشلزم، مودودی ازم اور سرمایہ داری کی مخالف اسلام سرگرمیوں کی روک تھام (۵) قرآنی دستور کی ترتیب و تدوین (۶) اسلامی قوانین کا نفاذ (۷) کسان مزدور محنت کش، غریب عوام کے حقوق کا تحفظ (۸) مغربی تہذیب اور سامراجی سامراج کے مکروہ اثرات کو محو کرنا (۹) آنے والے ملکی صوبائی و مرکزی انتخابات میں صحیح نمائندوں کو کامیاب بنانا۔

(۲) اس مقصد جلیل کی خاطر مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندوں نے مل کر جدوجہد کرنے کا عہد کیا۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ جمعیۃ علماء پاکستان، خاکسار تحریک۔ پاکستان لیبر پارٹی۔ جماعت اہلحدیث، تنظیم اہلسنت پاکستان، مجلس تحفظ ختم نبوت۔ جمعیۃ فدایان اسلام پاکستان، شبان الاسلام پاکستان، ندوۃ العلماء پاکستان، خدام الدین لاہور، خدام الدین نوشہرہ، جمعیۃ طلباء اسلام، نظام الطلباء، حضرات مشائخ، مسلم یوتھ فورسس، مدنی جماعت اسلامی پاکستان، انجمن فدایان اسلام پاکستان۔ مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء۔

ان کے علاوہ ممتاز شخصیتوں میں سے مولانا عبدالستار خاں نیازی، مولانا کوثر نیازی مولانا قاری نور الحق ایڈووکیٹ، قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے شرکت فرمائی۔

بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر — حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

نائب صدر (۱) مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری تنظیم اہلسنت

(۲) جناب ابوشوکت صفدر سلیمی صاحب خاکسار تحریک۔

ناظم اعلیٰ — مولانا سید محمود شاہ صاحب گجراتی (جمعیۃ علماء پاکستان)

ناظم - (۱) مولانا کوثر نیازی صاحب مدیر شہاب لاہور (۲) جناب بشیر احمد بختیار صاحب پاکستان لیبر پارٹی (۳) قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لاہور

خازن — مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

اجلاس میں عہدہ داران کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات کو مجلس شوریٰ کا رکن منتخب کیا گیا۔ طاؤس خاں صاحب لیبر پارٹی۔ مولانا صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب سرگودھا جمعیۃ فدایان اسلام پاکستان۔ صلاح الدین صاحب ٹیکسلا جمعیۃ شبان الاسلام پاکستان۔ شیخ محمد یعقوب صاحب نائب مدار النظام خاکسار تحریک۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا حافظ محمود احمد صاحب روپڑی جماعت اہلحدیث لاہور۔ مولانا غلام قادر صاحب تنظیم اہلسنت پاکستان، مولانا محمد شریف صاحب جالندھری مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ حافظ خلیل الرحمٰن صاحب ضیاء انجمن فدایان اسلام گوجرانوالہ، مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدنی جماعت اسلامی ٹوبہ ٹیک سنگھ نعیم اقبال قریشی صاحب مسلم یوتھ فورسس، محمد اسلوب قریشی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان۔ قائم الکبیر صاحب نظام الطلبہ۔ مولانا مجاہد الحسینی صاحب ندوۃ العلماء

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

جمعیتہ کا پرچم

اس پرچم کی شان ہے اونچی اس کا رتبہ عالی ہے — اس کا ماضی فخر کے قابل اس کا حال مثالی ہے
اس کے پھریرے پاک ہیں اس کا رنگ جمالی ہے — اک اک دھاری نری سفید تو اک اک دھاری کالی ہے

یہ پرچم جمعیتہ کا ہے اس کی شکل نرالی ہے
اس کی عظمت فاروقیؓ ہے اس کی شان بلالیؓ ہے

اس پرچم کو اللہ اللہ بدر و حنین سے نسبت ہے — اک صدیقِ اکبر سے اک ذوالنورین سے نسبت ہے
فاتحِ خیبر شیرِ خدا سے حسنؓ حسینؓ سے نسبت ہے — اور تو اور رسولِ پاکؐ سے اس کی نسبت عالی ہے

یہ پرچم جمعیتہ کا ہے اس کی شکل نرالی ہے
اس کی عظمت فاروقی ہے اس کی شان بلالیؓ ہے

فاقہ کش مزدوروں کو ہم اپنے گلے لگائیں گے — انشاء اللہ دار پہ بھی توحید کے نغمے گائیں گے
سوئے مقتل اکڑ اکڑ کر سینہ تانے جائیں گے — بچپن سے ہی تیغِ قاتل ہم نے دیکھی بھالی ہے

یہ پرچم جمعیتہ کا ہے اس کی شکل نرالی ہے
اس کی عظمت فاروقی ہے اس کی شان بلالیؓ ہے

ہم نے چوما ہر میدان میں بڑھ بڑھ کر تلواروں کو — قربانی کی ہر منزل میں روندا ہے انگاروں کو
اپنے خونِ دل سے سینچا رنگا رنگ بہاروں کو — پتی پتی ہم نے الفت کے سانچے میں ڈھالی ہے

یہ پرچم جمعیتہ کا ہے اس کی شکل نرالی ہے
اس کی عظمت فاروقی ہے اس کی شان بلالیؓ ہے

دولتمند کیا سمجھے ہو ہم عاجز مسکینوں کو — مَل رکھی ہے اس کے سنگِ در کی خاک جبینوں کو
سوزِ نبی سے کر رکھا ہے روشن اپنے سینوں کو — دل میں ہے ایمان کی دولت جیب اگرچہ خالی ہے

یہ پرچم جمعیتہ کا ہے اس کی شکل نرالی ہے
اس کی عظمت فاروقی ہے اس کی شان بلالیؓ ہے

مولانا عبداللہ صاحب مخدومی مفتی محمود — ہے اسلاف کا ایک نمونہ دونوں کی ذاتِ مسعود
دین کی عظمت واللہ باللہ ان کا ہے اصلی مقصود — اک گلشن کا رکھوالا ہے ایک چمن کا مالی ہے

یہ پرچم جمعیتہ کا ہے اس کی شکل نرالی ہے
اس کی عظمت فاروقی ہے اس کی شان بلالیؓ ہے

صرف جلسوں میں پڑھنے والے شوقین حضرات کے لئے

حبیب تلونڈوی
چشتیاں منڈی

ایک طالبعلم نے مودودی کو لاجواب کر دیا

جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور کے ایک طالب علم "نور محمد" مودودی صاحب کی مجلس میں گئے اور ان سے تحدید ملکیت کے بارے میں سوال کیا۔

طالب علم:۔ جناب! ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ہم قرآن و سنت کا آئین نافذ کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف آپ نے زمین کی ملکیت کی حد بندی کر دی ہے۔ حالانکہ ایک شخص جائز ذرائع سے کتنی ہی زمین کا مالک ہو جائے، قرآن و سنت کی رو سے آپ کو یہ حق نہیں کہ دو سو ایکڑ سے زائد زمین اس سے چھین لیں۔

مودودی:۔ اگر کسی جگہ سڑک یا نہر نکالی جا رہی ہو تو کیا حکومت کے لئے جائز نہیں کہ مالکان اراضی کے انکار کے باوجود حکومت بقدر ضرورت ان سے زمین چھین لے۔

طالب علم:۔ وہاں معاوضہ دے کر حکومت ان سے زمین لے سکتی ہے۔

مودودی:۔ تو جس طرح وہاں زمین چھیننا جائز ہے یہاں بھی جائز ہے۔

طالب علم:۔ جناب! وہاں تو یہ مجبوری ہے کہ نہر یا سڑک فضا میں تعمیر نہیں کی جا سکتی۔ لیکن یہاں تو ایسی کوئی مجبوری نہیں۔

مودودی:۔ (قدرے توقف کے بعد) میں اس سوال کا جواب سوچ کر آئندہ کبھی دوں گا۔

(محمد تفضیل ہاشمی)

بقیہ ــــ متحدہ دینی محاذ

حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف (مشائخ کی طرف سے) مولانا عبید الانور انجمن خدام الدین لاہور۔ مولانا تاج حسین صاحب طاہر ایم، اے جمیعۃ علماء پاکستان۔ مولانا قاری محمد شریف قصوری مرکزی جمیعۃ اتحاد القراء پاکستان۔

(نوٹ) مجلس تحفظ ختم نبوت نے نمائندوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا، البتہ انتخابات میں حصہ لینے سے انہوں نے جماعتی فیصلہ کی وجہ سے معذرت ظاہر کی جس کو قبول کر لیا گیا۔

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جدوجہد

اور مودودی صاحب

(قسط نمبر ۸)

(مولانا بشیر احمد حامد حصاری صاحب رحیم یار خان)

آئیے دیکھیں کہ خود موصوف محترم اور ان کی جماعت اپنے پیش کردہ اصولوں پر قائم اور عامل ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر میں ثبوت کے لئے کوئی مثال نہ بھی پیش کروں، تو بھی جماعتِ مذکور کا طرزِ عمل عوام میں اس قدر متعارف ہے کہ آپ میں سے ہر شخص برملا پکار اٹھے گا کہ نہیں ان اصولوں کی ہوا بھی انہیں نہیں لگی۔ بلکہ آپ یہ شبہ کریں گے کہ شاید یہ سارے اقتباسات ان کے کسی حریف نے ان کی کتابوں میں چوری چھپے داخل کر کے شائع کر دیئے ہیں کیونکہ یہ باور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ پاکستان کی اسلامی جماعت کے امیر سید ابو الاعلیٰ مودودی کی تحریروں کے یہ اقتباسات ہیں۔ اور یہ کہ وہ سید ابو الاعلیٰ جس کی یہ تحریریں ہیں یہ وہی ہیں جو پاکستان میں تحریکِ جمہوریت کے سالار ہیں۔

کوئی کہنا چاہے تو کہہ سکتا ہے کہ موصوف محترم جس جمہوریت کی دوڑ میں سرگرداں ہیں وہ اسلامی جمہوریت ہے۔ جو فریضۂ اسلامی ہے۔

اس سے قطع نظر کہ اسلامی جمہوریت کی اصطلاح ہی بذاتِ خود غیر اسلامی ہے

خیر چلئے ہمیں تسلیم! لیکن کاش! حقیقت بھی یہی ہوتی۔

حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ جس جمہوریت کے ہجر نے رات کی نیندیں اڑا لیں۔ اس جمہوریت کی تعریف بھی موصوف نے خود ہی بیان فرما دی۔ پہلے تو اس کے ہجر میں آنسو بہانا دیکھیں۔ جس سے آپ خود ہی جان جائیں گے کہ یہ ذکرِ نشاط انگیز کس دلربا کا ہے۔

شرک فرض ہو گیا

"ہم پاکستان کے باشندوں کو یہ احساس دلانا چاہتے ہیں کہ ان کے وہ حقوق سلب کر لئے گئے ہیں۔ جو اس سرزمین کے باشندے ہونے کی حیثیت سے خدا کی بنائی ہوئی فطرت نے ان کو بخشے ہیں اور ان سلب کردہ حقوق کو واپس لینا ان کا فرض ہے۔ اور جب تک انہیں یہ حقوق واپس نہ مل جائیں۔ اس وقت تک ان کی زندگی کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اسی احساس نے ملک کی پانچ بڑی جماعتوں کو متحد کیا ہے۔"

"ہر ایک (جماعت) اپنے کچھ مقاصد رکھتی ہے۔ لیکن ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم سے کسی کا کوئی پروگرام بھی اس وقت تک عمل میں نہیں آ سکتا۔ جب تک ملک کے باشندوں کی طرف حکمرانی کے اختیارات منتقل نہ ہو جائیں۔"

"اگر لوگوں کو سرے سے فیصلے کے اختیارات ہی حاصل نہ ہوں"۔ "تو اس صورت میں مختلف جماعتوں کا کوئی نظریہ اور پروگرام رکھنا اور ملک کے مسائل کا کوئی حل پیش کرنا بھی بے معنی ہو جاتا ہے۔"

"اسی وجہ سے ضرورت محسوس کی گئی۔ کہ سب سے پہلے ہم سب متحد ہو کر یہاں جمہوریت کو بحال کرنے کی کوشش کریں۔" (تحریکِ جمہوریت ص۳۰۲)

جمہوریت کونسی؟

"جمہوریت حقیقت میں یہاں عملاً قائم ہی نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے یہ دعویٰ کرنا غلط ہے کہ وہ ناکام ہو گئی جمہوریت کے معنی یہ ہیں کہ ملک کے باشندوں کے ہاتھ میں اپنے ملک کی حکمرانی کے اصل اختیارات ہوں اور وہ یہ فیصلہ کرنے والے ہوں کہ کن لوگوں کے سپرد وہ اپنے معاملات کریں اور کن کے سپرد نہ کریں"۔ (بحوالہ تحریکِ جمہوریت)

یہ ایک اقتباس ہی میرے خیال میں اس بات کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے کہ موصوف کے نزدیک کس طرح کی جمہوریت مطلوب و مقصود ہے۔ اور غالباً یہ وہی ہے جو "شرک" تھی، "غیر اسلامی فعل تھی" "ایک ناپاک تدبیر" تھی۔

ایک دوسری جگہ موصوف نے اس تعریف کو اور زیادہ واضح کر دیا۔ فرماتے ہیں۔ "جب وہ شخص یہ دعوے کرتا ہے کہ پاکستان کے لوگ براہ راست "بالغ رائے دہی" سے کوئی جمہوری نظام نہیں چلا سکتے۔ تو گویا وہ یہ کہتا ہے کہ مسلمان ایک غبی اور نہایت نالائق قوم ہے۔ اس کے ساتھ تعلیم و تربیت پانے والے ہندو تو اس قابل ہیں کہ اس طرح کی جمہوریت چلا سکیں۔ مگر یہ اس قابل نہ ہو سکی (تحریکِ جمہوریت ص۲۹)

اس پیرے میں موصوف نے دو باتوں کو واضح کیا ہے۔ ایک یہ کہ ہم آخر ہندوؤں جیسی جمہوریت کیوں نہیں چلا سکتے۔ دوسری یہ کہ مسلمان قوم نہایت ذہین اور لائق قوم ہے۔ ایسی ذہین اور لائق جیسی کہ ہندو قوم ہے یہ تشبیہ بھی کچھ اس قسم کی ہے۔ جیسے کسی نے اپنے صاحب سے کہا تھا۔ کہ آپ کا خانساماں آپ کو گدھے کے برابر بھی نہیں سمجھتا۔ اس نے خانساماں کو ڈانٹتے ہوئے پوچھا کہ تو ایسے نازیبا الفاظ کیوں کہتا ہے؟ تو اس نے دست بستہ عرض کی۔ حضور نہایت غلط بات ہے۔ یہ عاجز تو آپ کو گدھے سے کہیں بڑھ کر سمجھتا ہے۔"

ایسے ہی موصوف محترم نے مسلمانوں کی عزت افزائی فرماتے ہوئے ہندو قوم کے برابر کا ذہین بنا ڈالا۔ لیکن پھر بھی موصوف اس خانساماں سے بہرحال پیچھے ہی ہے کیونکہ اس نے صاحب کو گدھے سے بڑھ کر سمجھا تھا۔ اور موصوف اہل اسلام کو بیش از بیش ہندو قوم کے برابر تک بڑھا سکے ہیں۔ پھر یہی جمہوریت جو شرک تھی، غیر اسلامی تھی، ناپاک تدبیر تھی۔ دیکھئے موصوف نے اسے غسلِ طہارت دے کر عقل، انصاف اور فطرت کا تقاضا بنا کے رکھ دیا ہے۔ ؎

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

فرماتے ہیں: "آپ غور کریں گے تو آپ کو محسوس ہوگا اور ہر آدمی کی عقل اس بات کی گواہی دے گی، اور انسانی فطرت انصاف کا جو تصور رکھتی ہے وہ خود اس بات کی شہادت دے گا۔ کہ ایک ملک کے نظام کو چلانے کے لئے اور پہلی بنیاد اس بات کو تسلیم کرنا ہے، کہ ملک کسی شخص کا نہیں۔ کسی خاندان یا گروہ کا نہیں بلکہ اپنے سارے باشندوں کا ہے۔ ملک کے متعلق جب اس بات کو تسلیم کر لیا جائے۔ کہ وہ سارے باشندوں کا ہے کسی شخص یا خاندان یا گروہ کا نہیں ہے تو پھر عقل اور انصاف دونوں اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ملک کا نظام ملک کے باشندوں کی مرضی اور ان کی منشا کے مطابق چلنا چاہیئے۔ (دیکھئے تحریکِ جمہوریت [illegible])

بہاولپور کے حالیہ المیہ پر اظہار افسوس

الحاج والیڈنہ صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر و سید کبیر احمد کاظمی سیکرٹری الیکشن بورڈ ضلع سکھر نے ایک مشترکہ بیان میں بہاولپور کے حالات پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ جمہوری روایات کو برقرار رکھ کر بہاولپور کے مستقبل کا فیصلہ اہالیان بہاولپور کی رائے کے مطابق کیا جائے۔

(آفس سیکرٹری)

ڈھرکی کے واقعہ پر تشویش کا اظہار

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت ناظم عمومی ضلع منعقد ہوا۔ جس میں ڈہرکی میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین پر حملہ کی کوشش کے واقعہ اور تاحال اس پر حکومت کی طرف سے اقدام پر غور کیا گیا۔ موصول شدہ اطلاعات کے مطابق مقامی پولیس نے تحقیقات اور کارروائی کے سلسلے میں مندرجہ ذیل امور پر ابھی تک نوٹس نہیں لیا ہے

(۱) جلسہ کے دوران پورے شہر کی بجلی بند کرنے والوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔

(۲) جلسہ کا اعلان کرنے والوں پر حملہ آوروں میں سے صرف ایک آدمی کو گرفتار کیا گیا ہے۔

(۳) جلسہ میں تقریبًا پانچصد حملہ آوروں میں سے اب تک صرف چند آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کے گرفتار شدہ سرغنہ کے ذریعہ سب کے نام معلوم ہو سکتے ہیں

(۴) معلومات کے مطابق ڈی، ایس، پی بغیر یونیفارم جلسہ کے انتظام کے لئے گئے تھے۔ جس سے حملہ آوروں کو شہ مل گئی تھی۔

مندرجہ بالا حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اس اجتماع نے صدر یحیٰی خاں، مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مغربی پاکستان۔ گورنر مغربی پاکستان۔ انسپکٹر جنرل پولیس مغربی پاکستان ڈی، آئی، جی خیرپور۔ کمشنر خیرپور، ڈپٹی کمشنر سکھر و ایس پی سکھر سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرا کر سب ملزمین کو قرار واقعی سزا دی جائے ورنہ غنڈہ گردی کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور انتخابات غیر جانبدار نہیں ہو سکیں گے۔ آفس سیکرٹری

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کے ناظم نشر و اشاعت نے بھی اس غنڈہ گردی کے بارے میں غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ اور مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

مودودیت کی تردید

الحاج حضرت مولانا علی محمد صاحب خطیب جامع حنفیہ مٹھہ ٹوانہ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے جمعہ ۲۴ اپریل کو خطاب کرتے ہوئے دجال کے موضوع پر مودودیت کی مدلل تردید فرمائی۔ جس سے سامعین نہایت متاثر ہوئے۔ (جمشید احمد راہی)

دورۂ نوشکی و خاران

۱۰ اپریل سنہ ۱۹۷۰ء کو مولانا عرض محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ نے حافظ عبدالواحد صاحب و الحاج مولانا محمد خیر صاحب کے ساتھ نوشکی گئے۔ جامع مسجد نوشکی میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر تقریر فرمائی۔ دوسرے دن قریہ جمال دینی میں زیر صدارت حاجی صالح محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تیسرے دن خاران گئے۔ مولانا عبدالرزاق صاحب اور قاری احمد جان صاحب کے مشورہ سے خاران کے متعدد مواضع میں جلسے ہوئے۔ اور دفتر قائم ہوا۔ مولانا عبدالرزاق صاحب نے وہاں کے کام کو سنبھالا ہے اور اطراف خاران میں دورے و ممبر سازی کر رہے ہیں

یکم مئی کو پنج قلات میں جمعیۃ کی تشکیل کی گئی۔ قبل نماز جمعہ مولانا محمد عمر صاحب نے خطاب فرمایا۔

(محمد صالح ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ بالائی منزل، میزان مارکیٹ کوئٹہ)

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

یکم مئی سنہ ۱۹۷۰ء کو حضرت مولانا علی محمد صاحب نے جمعہ پر خطاب فرماتے ہوئے جمعیۃ کے پروگرام سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ علاوہ ازیں مقامی طور پر احقر نے فردًا فردًا مل کر لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ چنانچہ الحمد للہ بہت سے لوگ جمعیۃ میں شامل ہو گئے۔

(جمشید احمد راہی مٹھہ ٹوانہ شہر ضلع سرگودھا)

عائلی قوانین فورًا منسوخ کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام باغ فقیریہ ضلع راولپنڈی کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد صدیق صاحب منعقد ہوا ناظم اعلیٰ مولانا بشیر احمد صاحب۔ مولانا امانت اللہ صاحب مولانا عبدالمعبود صاحب نے تقریریں کیں۔ جمعیۃ کی پالیسی پر روشنی ڈالی۔ اور عائلی قوانین کی فوری منسوخی کا مطالبہ کیا۔

(حکیم محمد عبداللہ باغ فقیریہ)

منزل ...

جمعیۃ علماء اسلام

جدید تشکیلات • دورے

گھوٹکی ضلع سکھر میں قائدین جمعیۃ کی آمد

۹ صفر کو گھوٹکی میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک جلسۂ عام منعقد ہوا۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مولانا عبدالشکور دین پوری نے خطاب فرمایا۔ مولانا عبدالوہاب امیر جمعیۃ گھوٹکی اور مولانا شمس الدین نے بھی خطاب کیا۔ ۱۲ صفر کو جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی عصر کے وقت تشریف لائے۔ حضرت مفتی صاحب تو اسی وقت ڈہرکی روانہ ہو گئے۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ایک مجمع کو خصوصی خطاب فرمایا۔ جس میں کئی سو خصوصی مدعوئین حاضر ہوئے تھے۔

جس وقت دونوں رہنما پنوعاقل سے بذریعہ کار گھوٹکی میں وارد ہوئے۔ تو ہزاروں آدمیوں نے ان کا استقبال کیا۔ اور فضا اللہ اکبر، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، اسلامی قانون زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اسی طرح جب حضرت ہزاروی جلسہ گاہ سے روانہ ہوئے۔ تو ہزاروں آدمیوں نے شہر کے باہر تک جا کر رخصت کیا۔

(عبدالوہاب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ ضلع سکھر)

اکابرین جمعیۃ کا جیکب آباد میں ورود مسعود

۲۲ اپریل کے دن قائدین جمعیۃ کا بے مثال استقبال جیکب آباد سے باہر جالی ماہ پر ہزارہا افراد نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، مفتی اعظم زندہ باد مجاہد اعظم زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ آئین اسلامی زندہ باد کے نعروں سے کیا۔ لوگ استقبال سے فارغ ہوتے ہی جلسہ گاہ میں پہنچے۔ جلسہ کا انتظام ٹاؤن ہال میں کیا گیا تھا۔ جب جلسہ پونے دس بجے شروع ہوا تو تاحد نظر انسان ہی انسان دکھائی دے رہے تھے تلاوت کلام پاک قاری محمد علی صاحب نے کی۔ شاعر جمعیۃ صفی خان

...ے بہ منزل

...ں ملک بھر میں سرگرمیاں

...تقریریں • بیانات

بلوچ نے جمعیۃ کے منشور پر سندھی زبان میں نظم پڑھی الحاج سید احمد شاہ صاحب صدر جلسہ تھے۔ حضرت مفتی اعظم قائد جمعیۃ مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ مسلمان کی کامیابی کا راز اتباع قرآن اور سنت میں مضمر ہے اور جمعیۃ کے منشور پر بھی روشنی ڈالی۔ ... دو گھنٹہ سے زیادہ مفتی صاحب کی تقریر جاری رہی۔ ۱۲½ بجے حضرت مجاہد اعظم محبوب ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے تقریر شروع کی۔ آپ نے امریکی سامراج اور اسلام دشمن قوتوں کا پوسٹ مارٹم کیا۔ ملکی حالات اور جمعیۃ کے منشور کی بھی وضاحت فرمائی۔ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ دو بجے رات تک رہا۔

(خادم جمعیۃ فیض محمد متقیؔ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم جیکب آباد)

سندھ کی مشہور دینی درسگاہ ٹھیڑی کے

مہتمم صاحب، مدرسین کی جمعیۃ میں شمولیت

مدرسہ دارالہدیٰ ٹھیڑی میں مدرسہ کے علماء اور شہریوں کی ایک میٹنگ زیر صدارت مولانا قاضی فضل اللہ صاحب مہتمم منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے قاضی امداد اللہ صاحب نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا۔ اس کے بعد مولانا قاضی محمد فضل اللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ ٹھیڑی و چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ٹھیڑی نے جمعیۃ علماء اسلام میں باقاعدہ شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مفتی محمود کے ساتھ گفتگو سے ہمارے وہ سارے شکوک ختم ہو گئے۔ جو مخالفین پروپیگنڈہ ذہنوں میں پیدا کر چکے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت پاکستان میں باطل فرقے پوری قوت کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر منظم طریقہ سے اسلامی دستور کے لئے جدوجہد کریں۔ آپ نے یہ کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے کام کرنا میں اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں۔

آپ نے مدرسہ کے استادوں سے بھی درخواست کی کہ عملی میدان میں نکل کر لوگوں کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام واضح طور پر پیش کریں۔

اس سے قبل جمعہ ۲۹ صفر کو جامع مسجد ٹھیڑی میں مولانا محمد امین صاحب مدرس مدرسہ ٹھیڑی و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کے اندر روٹی کپڑا مکان اور وہ ضرورت موجود ہے۔ جو دوسرے نظریات کے نام سے لوگوں کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔ آپ نے فرقہ مودودیہ اور کتاب خلافت و ملوکیت کا بھی مدلل طریقے سے رد فرمایا۔

جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان

مولانا عبدالغفور ایرانی مہتمم مدرسہ حمادیہ شکارپور نے اپنا ایک تردیدی بیان برائے اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کو ارسال کیا ہے۔ جس میں مولانا نے کراچوی جمعیۃ سے قطع تعلق اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستگی کا اظہار کیا ہے۔ مولانا نے حضرت مولانا عبداللہ درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے سپاہی کی حیثیت سے کام کرنے کو قابل فخر بتایا ہے۔

تعزیت

تلہ گنگ کے مشہور مذہبی و سماجی بزرگ اور جمعیۃ علماء اسلام کے خاص رکن ملک غلام جعفر صاحب بروز اتوار ۳ مئی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(حافظ عبدالحمید فاروقی ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام تلہ گنگ ضلع کیمبل پور)

جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینے کی تلقین

حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب لائلپوری جانشین حضرت علامہ مولانا محمد صاحب انوری لائلپوریؒ ۵ مئی کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ میں تشریف لائے اور آپ نے حضرت والا مرحوم سے عقیدت رکھنے والوں کو تاکید کی کہ وہ اپنا تعلق کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام سے قائم کریں۔

(حکیم محمد یونس ناظم جمعیۃ علماء اسلام بازار تھانیوالہ شہر گوجرانوالہ)

ضروری اعلان!

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں شرکت کرنے والے نمائندگان اور رضا کاروں کی تعداد اور رپورٹ کی اطلاع ۳۱ مئی ۱۹۷۰ء تک صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور میں پہنچنا ضروری ہے۔ نیز ممتاز شخصیتوں اور مشائخ کے اسماء بھی ۳۱ مئی تک دفتر مذکور میں آجانے چاہئیں۔

صدر استقبالیہ	ناظم استقبالیہ
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب	جناب قاضی محمد سلیم صاحب

جمعیۃ علماء اسلام چترال کے زیر اہتمام جلسے اور جلوس

جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد جناب مولانا عبداللہ صاحب کی سرکردگی میں چترال کے انتخابی دورے پر گیا۔ وہاں ایک زبردست جلوس نکالا۔ جلوس کے بعد جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت جناب قاضی عبدالرؤف جعفور نے کی۔ مولانا امام الدین صاحب مولانا شیخ الاسلام اور مولانا شیخ الاسلام اور جناب عبداللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ اجلاس کے اختتام پر لوگ جلوس کی شکل میں دفتر تک آئے۔ جہاں پرچم کشائی کی گئی، اور جماعت کی تشکیل دی گئی۔

جناب عشاق اللہ صاحب نے اپنے دو ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور چترال کے عوام نے یقین دلایا۔ کہ ہمیں جمعیۃ کے اکابرین حضرت مولانا عبداللہ درخواستی، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود اور مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر مکمل بھروسہ اور اعتماد ہے اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

محمد نصیر الدین قاضی
ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام
ضلع چترال

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا اجلاس

۲۶ را پریل کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس شاہ پور چاکر میں زیر صدارت مولانا عبدالقیوم صاحب منعقد ہوا۔ محمد عرفان قادری، مولانا محمد حسن صاحب اور مولانا قائم الدین صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا۔ حکیم نواب دین صاحب نے بھی شرکت کی۔ درج ذیل قرار دادیں بھی منظور کی گئیں۔

(۱) ڈھیر کی میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلسۂ عام میں ناکام غنڈہ گردی کی سخت مذمت اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ۔

(۲) کراچی کے تمام ہڑتالی مل مزدوران کے جائز مطالبات کی حمایت۔

(۳) ۲۲ نکات پر مشتمل اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ۔

(۴) ہفت روزہ چٹان و روزنامہ مہران کی اسلام دشمن و سامراجی پالیسی کی سخت مذمت

(۵) قصبہ نوآباد کی مختصر سی آبادی پر نئے ٹیکس وغیرہ لگائے جانے پر سخت تشویش کا اظہار اور کمشنر حیدرآباد سے اپیل کہ اس قصبہ کے غریب دکانداروں پر یہ نیا ٹیکس لگا کر ان کی پریشانی میں اضافہ نہ کریں۔

(۶) آئندہ ماہانہ اجلاس مورخہ ۲۴ رمئی بروز اتوار ۱۲ بجے دن گوٹھ علی بخش کھوکھر نزد گیجانی (سنگھ دشہداد پور سے شاہ پور چاکر براستہ گیجانی) مقرر کیا گیا ہے۔

(نوٹ) مفتی اعظم مولانا مفتی محمود صاحب نے ضلع سانگھڑ کے لئے ۸ رجون بروز سوموار کی تاریخ عنایت فرمادی ہے

احمد پور شرقیہ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

تحصیل احمد پور شرقیہ میں ۳ مقامات پر مزید تشکیل ہوئی (۱) اسماعیل پور (۲) کلور (۳) مکھو واڑہ۔

اندرون شہر جمعیۃ علماء اسلام احمد پور شرقیہ کے زیر اہتمام مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ اور امیر جمعیۃ حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم اور مولانا عبدالستار صاحب تونسوی نے مختلف تواریخ میں چار اجلاس طے سے خطاب فرمائے باقی تین اجلاس ضلع دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے ملتوی کر دیئے گئے

اس کے علاوہ حضرت امیر جمعیۃ محمد عبدالصمد صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے تحصیل احمد پور شرقیہ میں قصبہ

ضلع بہاولنگر کے ڈیڑھ ہزار نوجوان رضاکار لاہور پہنچیں گے

مولانا محمد ضیاء القاسمی کی اپیل پر ضلع بہاولنگر کے نوجوانوں کا فیصلہ

بہاولنگر۔ ۱۰ رمئی کو ضلعی جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کا ایک اجلاس حضرت مولانا محمد شریف صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے نمائندے شریک ہوئے۔ پاکستان کے ممتاز عالم دین اور جمعیۃ علماء اسلام کے ترجمان رہنما حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے اجلاس سے خصوصی خطاب فرمایا۔ مولانا قاسمی صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی آئین شریعت کانفرنس کے لئے اراکین جمعیۃ کو متوجہ کیا۔ الحمدللہ تمام حضرات نے کانفرنس کو کامیاب کرانے کے لئے پورے عزم و استقلال سے کام کرنے کا وعدہ کیا۔ نیز کانفرنس کے اخراجات کے سلسلہ میں بہاولنگر کی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔

بعد ازاں مولانا قاسمی نے رضاکار بھیجنے کی اپیل کی۔ مولانا قاسمی صاحب کی اپیل پر بہاولنگر کے ڈیڑھ ہزار نوجوان رضاکار آئین شریعت کانفرنس میں شرکت کے لئے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ جس کے لئے ابھی سے مولانا محمد یوسف مولانا محمد اسلم مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا محمد رفیق اور مولانا محمد یوسف ہارون آبادی نے ضلع کا دورہ شروع کر رکھا ہے۔

اسماعیل پور، دھوڑ کوٹ۔ بہاولپور گھلوان۔ طاہر والی جن پور میں مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری اور مولانا عطاء اللہ خاں صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام احمد پور شرقیہ کے ہمراہ انتخابی دورہ فرمایا

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اجتماعات میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو فی الفور ختم کیا جائے۔

(۲) بہاولپور کو بطور صوبہ بحال کیا جائے۔

(۳) مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری کی ضلع مظفر گڑھ سے زبان بندی کو فوراً ختم کیا جائے۔

اس کے علاوہ ایک بیان پریس کو جاری کیا اور وہ یہ ہے:۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب بہاولپوری و دیگر اسیران کو جلد رہا کر دیا جائے۔

احمد پور شرقیہ۔ ۲۹ را پریل۔ مولانا محمد احمد شاکر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے گورنمنٹ پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور ڈویژن اور دیگر اسیران بہاولپور اور صادق عباس انٹر کالج کے طلباء کو جلد رہا کرے۔

مولانا نے فرمایا کہ حکومت کو بہاولپور کے عوام کی خواہش کے مطابق بہاولپور کو بطور صوبہ بحال کر کے انہیں مطمئن کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح ان کے ایک جائز اور دیرینہ مطالبہ کو جلد از جلد تسلیم کر کے موجودہ کشیدگی کو ختم کرنا چاہیئے۔ تاکہ آئندہ کے انتخابات پر امن ماحول میں ہو سکیں۔

اطلاعات

—— گل رحمان صاحب دکاندار علاقہ تالاش مقام زیارت ضلع دیر سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ مودودی جماعت سے بیزار ہو کر جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔

—— مصلح الدین صاحب جو مندرجہ بالا علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے بھی جمعیۃ میں شمولیت کی اطلاع دی ہے۔

—— جمعیۃ علماء اسلام شہر مظفر گڑھ کا جدید انتخاب ہو گیا ہے۔

—— گوٹھ رئیس صحبت خاں متصل ٹیو سعید آباد میں جمعہ کے دن مولانا محمد حیات صاحب فارانی بلوچ نے ایک اجتماع سے خطاب کیا اور جمعیۃ کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ رئیس صحبت خاں معہ اپنے احباب کے جمعیۃ میں شامل ہو گئے۔ اور وہاں جمعیۃ کی شاخ قائم کر دی گئی۔

سجاول میں جمعیۃ طلباء اسلام کے دفتر کا افتتاح

۲۷ را پریل کو حضرت مولانا نور محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن و مہتمم مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ نے پرچم کشائی کی بعد دفتر جمعیۃ طلباء اسلام سجاول کا افتتاح فرمایا۔ بعد میں حضرت نے اپنے مختصر سے خطاب میں جمعیۃ طلباء کی اہمیت پر زور دیا۔

امروٹ کانفرنس میں

امروٹ شریف میں جہاں کے مرد درویش تاج الاولیاء مولانا سید تاج محمود نور اللہ مرقدہٗ کے فیض عام سے پورے برصغیر نے استفادہ کیا اور جن کی تعلیم و تربیت سے حضرت حماد اللہ ہالیجویؒ ۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ جیسے لعل وجواہر ظاہر ہوئے ۔ اسی مبارک مقام پر ایک عظیم الشان کانفرنس ۱۲، ۱۳، ۱۴ صفر المظفر ۱۳۹۰ھ بروز ہفتہ ، اتوار حضرت مولانا محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ کی کوششوں سے منعقد ہوئی ۔ جس میں مریدین و متعلقین و عوام مسلمان قافلوں کی صورت میں جوق در جوق شریک ہوئے ۔ پہلے دن سندھ کے ممتاز و جید علماء کرام حضرت مولانا عبد اللہ صاحب چانڈیہ و حضرت مولانا قاری عزیز احمد صاحب ٹھیڑی صدر المدرسین مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھیڑی ، مولانا محمد زین صاحب ٹھیڑی ، مولانا سلطان احمد صاحب ستہ ڈیرہ کے نام سرفہرست ہیں ۔

حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب کا خطاب

حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب ایڈوکیٹ نے خطاب فرمایا ۔

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کا خطاب

اگرچہ پہلے دن ہی حضرت الشیخ مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام تشریف لا چکے تھے ۔ مگر دوسرے دن حضرت سٹیج پر تشریف لائے ۔ اور بوجہ عالالت کے مختصر دعائیہ کلمات پر اکتفا فرمایا ۔

حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف نے حضرت مولانا کے سامنے اٹھ کر اپنے مریدین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہیں مال بھی قربان کریں گے اور جان بھی قربان کریں گے ۔ بچے بھی قربان کرینگے ۔ اور تم بھی قربانی دو ۔

اس سے قبل حضرت مفکر ملت قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجاہد ملت ضیغم اسلام مولانا ہزاروی خطاب کر چکے تھے ۔

حضرت ہزاروی کا خطاب عام

حضرت ہزاروی مدظلہ نے دوران تقریر فرمایا کہ ہمارے نزدیک حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے ۔ قانون اللہ تعالیٰ کا نازل شدہ چلے گا ۔ ملک اللہ تعالیٰ کا ہے ۔ ہم یہاں اسلام محمدیؐ کے سوا کوئی ازم برداشت نہیں کریں گے ۔

آپ نے فرمایا کہ آؤ ! ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر علماء کرام کی زیر قیادت قربانی کرو ۔ سیاسی لیڈروں سے قرآنی قانون اسلام نظام قائم کرنے کی امید مت کرو ، یہ لوگ بڑے شاطر ہیں ۔ اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے اسلام کا نام لیتے ہیں ۔

آپ نے فرمایا کہ ہم جب ڈھاکہ سے واپس آ رہے تھے تو راستہ میں کچھ لیڈروں نے ہوائی جہاز پر شراب کی بوتلیں اٹھائیں ۔ جب لاہور کے ہوائی اڈہ پر اترے تو ان کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے اور اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے گئے ۔ میں کہتا ہوں ۔ ان لوگوں کا اسلام شرابوں میں ہے ۔ ہمارا اسلام قرآن و حدیث میں ہے ۔

قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب کے ارشادات

آپ نے فرمایا کہ صدر یحییٰ نے ۵ ، اکتوبر ۱۹۷۰ء کو اسمبلی کے انتخابات کا اعلان کیا ہے ۔ آپ لوگوں کا مذہبی و ملی فرض ہے کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام کو کامیاب کریں ۔ زمانہ بہت نازک ہے ۔ نہ معلوم آج کے بعد حالات کیا ہوں ۔ عزیز دوستو ہم نے اب تک کئی جنگ لڑی ہے مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ۔ کئے گئے وعدے پورے نہ ہوئے ۔ میں نے اسمبلی میں ثابت کر دکھایا کہ عائلی قوانین کسی مذہب میں صحیح نہیں ۔ نہ حنفی مذہب میں نہ شافعی میں نہ مالکی میں نہ حنبلی میں ۔ حتیٰ کہ میں شیعوں کی کتابوں تک لے گیا تھا ۔ جب بنیادی حقوق کا مسئلہ آیا تو اسمبلی میں مودودی جماعت کے رکن نے اس بات کے حق میں ووٹ دیا کہ ہر ایک پاکستانی کو حق حاصل ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کرے ۔ میں نے کہا کہ مسلمان کو ارتداد کا حق نہیں ہوگا ۔ تو اس صاحب نے کہا کہ خدا نخواستہ اگر کسی کا ذہن اسلام سے پھر جائے ۔ تو اس کو کیا کیا جائے ۔ میں نے کہا کہ خدانخواستہ اگر کسی کا ذہن پاکستان کے وجود کو تسلیم نہ کرے تو اس نے کہا ، کہ اس کو گولی سے اڑا دیا جائے گا ۔ کیونکہ وہ ملک کا غدار ہے ۔ میں نے کہا کہ پھر اسلام کے غدار کو توپ سے اڑا دیا جائے ۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے سوشلسٹ کہا جاتا ہے اور بھٹو کا حامی ۔ مگر سنو ، میں جب اسمبلی میں تھا تو اس وقت بھٹو صاحب سے میری ملاقات اتفاقاً ہوئی تھی ۔ اس کے بعد میری بھٹو صاحب سے ملاقات تک نہیں ہوئی ۔

ایک سو تیرہ علماء کے فتوے پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے ایک سو دس تو ایسے ہیں کہ ان کو خطاب کرنا عبث ہے ۔ ان کی کوئی علمی حیثیت نہیں البتہ ان میں تین شخص اہل علم ہیں ۔ سو میں ان حضرات سے مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ جب میں نے عائلی قوانین کی مخالفت کی تھی ۔ تو اس وقت آپ کی انگلیوں کو کیا ہو گیا تھا کہ فتویٰ صادر نہ فرمایا کہ تائید ہو جاتی ۔ آپ ہی تو ہیں کہ ہمیں باغی قرار دیا تھا ۔ جب ہم ختم نبوت کی حفاظت کے لئے جیلوں میں تھے ۔ اور انگریزوں کو اہل کتاب قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کرنے کو آپ نے بغاوت کہا تھا ۔

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب بیر شریف کا خطاب

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب بیر والے نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ملک میں واحد جماعت ہے ۔ جو خدمت دین کر رہی ہے ۔ آپ کسی سے امید نہ رکھیں کہ نظام اسلامی لائیں گے ۔ پہلا فیصلہ تو یہ ہے کہ جب وہ اپنے وجود پر اسلامی احکام نافذ نہیں کر سکتے وہ ملک میں اسلام کیسے لائیں گے

جلسہ پیر کی رات تقریباً ایک بجے تک جاری رہا ۔ سامعین پروانہ وار ہر مقرر کی تقریر سنتے رہے ۔ ہر نشست کی ابتداء میں حضرت قاری محمد علی المدنی کی تلاوت اور قاری گل محمد صاحب مدرس مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھیڑی کی تلاوت قرآن مجید جلسہ کی رونق کو دوبالا کرتی رہی ۔ اور شاعر جمعیۃ جناب صفدر صاحب کے کلام نے مخاطبین کو بہت گرمایا ۔ پیر کی صبح کو سامعین دولت ایمان سے مالا مال ہو کر واپس ہو رہے تھے ۔ بس پر سوار جماعت کے قافلوں نے نعرہ ہائے تکبیر سے راستہ کو جگمگا دیا تھا ۔ اللہ والے کی کرامت معلوم ہوتی تھی ۔ سچ کہا ہے کہ :

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جان دیگر است

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
کی مجلس شوریٰ کی
مکمل کارروائی آئندہ شمارہ میں
ملاحظہ فرمائیں

تشکیل و انتخابات شاخہائے جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

کوٹلی باوا ضلع سیالکوٹ میں

زیر سرپرستی جناب چوہدری شاہ نواز صاحب ٢٠ مئی بروز اتوار سکول کالج دینی مدارس کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ مولانا رشید احمد صاحب نے خطاب کیا اور جمعیۃ طلباء اسلام کی تشکیل ہوئی

سرپرست	جناب چوہدری شاہ نواز
صدر	محمد انور زاہد
نائب صدر	محمد حسین صاحب متعلم ایف اے
ناظم اعلیٰ	نذیر احمد ایف اے
ناظم	چوہدری محمد الیاس صاحب
خازن	بہادر خاں
ناظم نشر و اشاعت	محمد انور متعلم جماعت دہم

اسلامیہ کالج چنیوٹ

صدر	شیخ غلام یٰسین صاحب
نائب صدر	شیخ جاوید اقبال صاحب تھرڈ ایر
جنرل سیکرٹری	شیخ الطاف احمد صاحب
جوائنٹ سیکرٹری	خاں نجیب اللہ خاں فسٹ ایئر
خازن	شیخ صغیر احمد تھرڈ ایر
ناظم نشر و اشاعت	شیخ الطاف احمد سیکنڈ ایر

مدرسہ دار الہدیٰ حبیب آباد ٹھیڑی (سندھ)

صدر	محمد عمر صاحب
نائب صدر	محمد احمد صاحب
ناظم اعلیٰ	نظام الدین صاحب
ناظم	محمد عبید اللہ
ناظم نشر و اشاعت	حافظ اللہ بخش
خازن	عبد السلام ہزاروی

سیالکوٹ میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

١١ اپریل کو سیالکوٹ کے مختلف تعلیمی اداروں گورنمنٹ پولی ٹیکنیک کالج، مرے کالج اور اسلامیہ کالج وغیرہ کے طلباء کا اجلاس ہوا۔ آفتاب الحق نے طلباء سے مخاطب ہو کر اسلام کی خاطر جد و جہد کی تلقین کی ضلعی سطح پر شاخ قائم کر دی گئی۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر	جناب ناظر حسین صاحب
ناظم عمومی	میاں اکرام الحق
ناظم نشر و اشاعت	چوہدری آفتاب الحق
خازن	سید صبیح الحسن

نیز رام تلائی سیالکوٹ میں ضلعی دفتر قائم کیا گیا

مٹھہ ٹوانہ

صدر	محمد شاہد
نائب صدر	چوہدری محمد اسلم
جنرل سیکرٹری	محمد سلیم راجہ
جوائنٹ سیکرٹری	چوہدری غلام نبی
خازن	محمد یوسف

چک نمبر ٢٩٤ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

صدر	جناب محمد امین صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد حنیف صاحب
ناظم نشریات	محمد سرور "
خازن	محمد سلیم "

قائد آباد ضلع سرگودھا

صدر	جناب عبد الستار صاحب عاصی
نائب صدر	" نثار احمد صاحب ناصر
ناظم اعلیٰ	" محمد اقبال " جاوید
ناظم	" محمد اقبال " شاد
ناظم نشریات	" غلام یحییٰ " نقشبندی
خازن	" عطاء اللہ صاحب

پسرور ضلع سیالکوٹ

سرپرست	مولانا رشید احمد
صدر	محمد سعید صاحب ایف اے
نائب صدر	محمد مشتاق فائنل ٹیکنیکل انجینئر کورس
ناظم اعلیٰ	حافظ غلام فرید
ناظم	محمد اسلم دانا بی، اے
ناظم نشریات	مجیب الرحمٰن
خازن	مرزا مشتاق احمد

اسلام کا سب سے بڑا دشمن کون ہے؟

جمعیۃ طلباء اسلام کے زیر اہتمام مجلس مذاکرہ میں مولانا غلام غوث صاحب کا خطاب

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ لاہور کے زیر اہتمام ماہانہ مجلس مذاکرہ ١٠ مئی سنہ ١٩٧٠ء میں صبح ١٠ بجے دفتر جمعیۃ واقع میکلوڈ روڈ لاہور منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد طالب علم احمد حسین نے نظم پڑھی۔ پھر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کا دشمن وہ ہے جو اسلام کے علمبردار ملک پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس طرح اسلام، پاکستان، پاکستانی عوام بالخصوص طلباء کے مستقبل کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ آپ نے طلباء کو خبردار کیا کہ وہ سامراج کے اشاروں پہ چلنے والے سیاستدانوں کے ہتھکنڈوں سے بچ کر رہیں۔ انہوں نے اس امر پہ خوشی کا اظہار کیا کہ جمعیۃ طلباء اسلام طلباء میں خالصتہً اسلامی شعور کو فروغ دے رہی ہے۔ مجلس مذاکرہ میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(١) ایم اے او کالج کے سزا یافتہ طلباء کی رہائی کا مطالبہ، کیونکہ انہوں نے اسلام دشمن اخبار "لندن ٹائمز" کے خلاف مظاہرہ کیا تھا۔

(٢) ماسٹر تاج الدین انصاری کے انتقال پر ملال پہ دعائے مغفرت۔

(٣) اسرائیل کے مقبوضہ عرب علاقوں میں ظلم و تشدد کی مذمت۔

(٤) حکومت سے یہ مطالبہ کہ وہ امریکہ کی کمبوڈیا پر جارحیت کے خلاف عالمی امن کے لئے بین الاقوامی سطح پر احتجاج کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا انتخاب

ٹنڈو آدم۔ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا جدید انتخاب عمل میں آگیا ہے۔ نیز طے پایا ہے کہ شہر میں ممبر سازی کی مہم چلائی جائے اور عوام کو جمعیۃ کے منشور سے روشناس کرایا جائے۔

(محمد عرفان قادری)

- ماسٹر تاج الدین انصاری کی وفات!
- کمبوڈیا میں امریکی جارحیت!
- مودودی جماعت کی موجودہ سرگرمیاں!
- ایک روزنامہ کی غلط بیانی کی مذمت!
- شوخ و گستاخ بہ پستی کے مکیں....
- ایک ڈائری کا کچا چٹھا۔

مفتی محمود صاحب کے بیانات

ماسٹر تاج الدین انصاری کی وفات پر حضرت مفتی محمود صاحب کا تعزیتی بیان

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود صاحب نے ایک تعزیتی پیغام میں قائد احرار جناب ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

پیغام میں آپ نے کہا کہ ماسٹر صاحب کی موت سے ملک ایک نہایت مخلص اور سیاسی بصیرت رکھنے والے رہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ ماسٹر صاحب کی ملی و دینی خدمات پاکستان اور برصغیر کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔

وطن کو انگریزوں سے آزاد کرانے اور مسلمانوں کو ہندؤں کے غلبہ سے نجات دلانے میں جو گراں قدر خدمات ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری نے انجام دیں ان کی یاد ہمیشہ باقی رہے گی۔

مجلس احرار کے وہ دل تھے اور ان کے اخلاص و دانش مندی کے دوست و دشمن سب ہی قائل تھے۔

مفتی صاحب نے ماسٹر صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کے اظہار کے ساتھ ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا اور ماسٹر صاحب کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

کمبوڈیا میں امریکہ کی تازہ جارحیت انسانیت کشی کی بدترین مثال ہے (مفتی محمود صاحب کا بیان)

اخبارات کے نام جاری کردہ ایک بیان میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے کہا ہے کہ کمبوڈیا میں امریکہ کی جارحیت، سامراجیت کے اس سلسلہ کی کڑی ہے جس کے ذریعہ امریکہ تمام دنیا کو اپنے سیاسی　　میں لے لینے کے درپے ہے۔

کمبوڈیا میں امریکہ کے اس جارحانہ اقدام کی مذمت ہر آزادی پسند انسان کرے گا۔ مشرق بعید اور مشرق وسطیٰ میں امریکہ کا یہ کھیل کسی دن پوری دنیا کے امن کو خاکستر بنا سکتا ہے کمبوڈیا میں امریکہ کے اس شرمناک کارنامے کے بعد امریکہ نواز حلقوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئے۔ کہ امریکہ کس طرح چھوٹے ملکوں کی آزادی و خود مختاری پر حملہ آور ہوتا ہے اور اشتراکیت کا ہوا کھڑا کر کے ان ملکوں کو اپنی سیاسی و اقتصادی غلامی کے شکنجے میں جکڑ لینا چاہتا ہے مجھے امید ہے کہ پاکستان کا ہر شخص امریکہ کے اس مذموم فعل پر لعنت بھیجے گا۔ اور پاکستان کو خبردار رہنا چاہئے کہ امریکہ کسی وقت ایسا کھیل یہاں بھی کھیلنے کی شرارت کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ ایشیا و افریقہ کی تمام قومیں مل کر امریکہ کے خلاف محاذ بنائیں اور ایشیا و افریقہ سے اس کے اثرات کا مکمل خاتمہ کر دالیں۔ صرف اس طرح ہی اس علاقہ میں اور دنیا بھر میں امن و سلامتی ممکن ہے۔ اور امریکی اثرات کے خاتمہ کے بعد مشرق بعید کے ملکوں کے تنازعات اور عرب سرزمین سے اسرائیل کی جارحیت کا خاتمہ ہو سکتا ہے

مودودی صاحب پاکستان کے مسلمانوں کو خانہ جنگی کی طرف لیجا رہے ہیں۔
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی کا بیان

مفتی محمود صاحب نے پریس کے نام اپنے ایک بیان میں اس امر پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ملک میں خانہ جنگی کے رجحانات کو ہوا دی جا رہی ہے۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی نے کہا کہ بھاشانی صاحب کے یکم جون کے مظاہرو ولانگ مارچ کے اعلان سے ہی یہ خطرہ بڑھ رہا ہے کہ کسی قسم کا نیا ہنگامہ ملک میں کھڑا نہ ہو جائے کہ مودودی صاحب نے اس کے جواب میں دن منانے کا اعلان کر کے صورت حال کو اور پرخطر بنا دیا ہے۔ اس سے قبل ۱۹ اپریل و یکم مئی کی ہڑتال و جلوس کے سلسلہ میں بھی مودودی صاحب نے یہی روش اختیار کی تھی لیکن عین موقعہ پر ان کی جماعت و ہمنواؤں کی خاموشی سے کوئی تنازع پیدا نہیں ہوا۔ لیکن اب جب کہ ایک طرف بھاشانی صاحب اپنے پروگرام کا اعلان کر چکے ہیں اور دوسری طرف سے جوابی اقدام کا اعلان کر دیا ہے۔ تو اندیشہ ہے کہ کوئی ایسی خطرناک صورت نہ اٹھ کھڑی ہو جس پر قابو پانا مشکل ہو جائے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ مودودی صاحب اپنے مقاصد کے لئے اسلام کے نام کی آڑ لیکر سامنے آتے ہیں۔ جیسا کہ اس موقع پر بھی انہوں نے "شوکت اسلام" کا نام لیا ہے اس سے حالات کے مزید خراب تر ہو جانے کا اندیشہ ہے اس قسم کا تصادم مسلمانوں میں برپا کرانا، امریکی سامراج کی عین حکمت عملی ہے۔ اور اس سے مقصد اسرائیل کو تقویت پہنچانا اور مشرق وسطیٰ و ایشیا میں امریکی بلاک کے مفادات و تسلط کو قائم رکھنا اور مضبوط بنانا ہے۔

مفتی صاحب نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس صورت حال کی طرف توجہ دے۔ فریقین کے ان اقدامات کا نوٹس لے اور ایسے حالات پیدا ہونے سے روکے جس کے نتیجہ میں پاکستان کے مسلمان باہم کفر و اسلام کے نام سے الجھ کر اپنے وجود کو خطرہ میں ڈال دیں۔ . . .

شوخ و گستاخ بہ پستی کے مکین کیسے ہیں! (عبدالمجید خطیب جامع مسجد نور کبیر والا)

روزنامہ جسارت کی ۳ مئی کی اشاعت میں کبیر والا کی سیاسی ڈائری کے عنوان سے کسی نامعلوم شخص کا مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار کوئی پیشہ ور دروغ گو اور عبقری فطرت کا انسان ہے جس نے خوف خدا اور ملامت خلق سے بے پرواہ ہو کر شرافت کا آنا منہ چڑایا کہ ابلیسیت سر پیٹ کے رہ گئی۔ یا کوئی مفلوک الحال بے روزگاری میں مبتلا مفلس ہے۔ جس نے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی حمایت میں مجاہد ملت مفتی محمود صاحب کی دشمنی کو بطور کاروبار اختیار کر کے پیٹ کے جہنم کو بھرنے کی تدبیر کی ہے۔ ۱۴ جنوری ۱۹۷۰ء کے جلسہ کی کاروائی پر تبصرہ ۳ مئی ۱۹۷۰ء یعنی ۳½ ماہ بعد شاید یہ سمجھ کر کیا ہوگا کہ لوگوں کا حافظہ کمزور ہے وہ سب باتیں بھول گئے ہونگے۔ اس لئے وہ اس جھوٹ کا پردہ چاک نہیں کر سکیں گے اور اس طرح وہ یہ تاثر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ کبیر والا میں مفتی اعظم زید مجدہ کا کوئی اثر نہیں بلکہ کسانوں اور مزدوروں کا خون چوسنے والے سرمایہ داروں، جاگیرداروں کو تسلط و غلبہ حاصل ہے اگر نامہ نگار کی یہی خواہش ہے تو یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی۔ چھپ کر دزدانہ وار کرنے کی بجائے جرأت کر کے سامنے آؤ اور علی الاعلان کہو کہ ہم اسلامی نظام نافذ نہیں ہونے دیں گے۔ مفتی محمود صاحب سے ہمیں اس لئے بغض ہے کہ

ماضی کھلے ورق کی طرح شاہد ہے کہ وہ اسلامی نظام اور مساکین وغربا رکسان مزدور کی ہمدردی کے نعرہ میں مخلص ہے۔ اور ہم ابھی دو ر کھڑے اسلام کو پسند ہی کر رہے ہیں۔ اور اسلام خطرہ میں ہے کا نعرہ ہم نے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے ان داتا جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا حق نمک ادا کرنے کے لئے لگا رکھا ہے۔ اگر تمہیں وراثت میں بلا فصلہ ایمان کا ذرہ ملا ہے تو اس کا تقاضا یہی ہے کہ دل کی بات کہو منافقانہ روش چھوڑ دو

کارکن اشخاص سے اگر کسی جماعت کے باطن کو معلوم کرنے کا کوئی اصول دنیا میں ہے تو کم از کم ملتان ڈویژن کے لوگ یہ انداز ے لگانے میں کوئی دقت محسوس نہیں کریں گے۔ کہ مسلکہ علماء صلحائے کے مرکز ملتان میں کام کرنے کے لئے جس جماعت کو ابوالحسن قاسمی ادیب الشیخ محمد شفیع کے علاوہ اور کوئی کارکن نہیں ملا۔ اس جماعت کی حقیقت کیا ہے ان دونوں کے علمی مقام اور اخلاقی کردار سے عوام خوب آگاہ ہیں۔ مضمون نگار کی تمام ہفوات کی تردید بالتفصیل سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف ایک چیز منظر عام پر لانا چاہتا ہوں۔ سیاسی ڈائری میں لکھا گیا۔

"مرکزی جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا محمد شفیع صاحب نے جلسہ شروع ہونے سے پہلے انکشاف کیا کہ ہزاروی گروپ کے زیر اہتمام چلنے والے دارالعلوم کے مہتمم مولانا منظور الحق نے ناکام کوشش کی کہ تھانوی صاحب یہاں تشریف نہ لائیں۔ انہوں نے جلسہ کو ناکام بنانے کی پوری کوشش کی جلسہ میں گڑ بڑ پھیلانے کا پروگرام بنایا"

دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا نے استاذ العلماء سابق مدرس دارالعلوم دیوبند مولانا عبدالخالق صاحب کی سرپرستی میں قلیل مدت میں جو شاندار ترقی کی وہ علاقہ کبیروالا ہی نہیں ملک بھر میں معروف ہے جس کا بیّن ثبوت ملک کے گوشہ گوشہ سے بلکہ مشرقی پاکستان برما ایران سے آمدہ طلباء کا جم غفیر ہے۔ مستقل رہائش پذیر طلباء تقریباً ۲۵۰ ہیں۔ مولانا شفیع کی دکانداری ختم ہوئی اس لئے وہ اپنی لیرادی آخرت کی پرواہ کئے بغیر دارالعلوم کے خلاف زبان کھولے ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالخالق صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت کے سامنے اس کی حیثیت طفل مکتب کی بھی نہیں تھی اس لئے لاؤڈ سپیکروں پر گلا پھاڑنے کے باوجود عوام کو دارالعلوم سے توڑنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ مولانا رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ان کا خیال ہوگا کہ ویسی کوئی شخصیت باقی نہیں رہی اس لئے کامیابی حاصل ہوجائیگی۔ لیکن دارالعلوم کی مقبولیت عنداللہ کہیے کہ مولانا رحمہ اللہ کے برادرزادہ مولانا منظور الحق صاحب زید مجدہ کے زیر اہتمام دارالعلوم کی ترقی کی رفتار نہ صرف بحال رہی ہے بلکہ تیز تر ہوگئی جب چاہیں آپ تشریف لاکر اس کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ اس لئے محمد شفیع کے لئے مولانا منظور الحق صاحب کے خلاف زبان کھولے بغیر چارہ کار نہیں رہا۔ معلوم نہیں کہ اس سیاسی ڈائری نویس نے اپنی ضمیر فروشی کی شفیع صاحب سے کیا قیمت وصول کی ہے ورنہ دارالعلوم اور اس کے مہتمم کے خلاف زبان کھولنا چاند پہ خاک ڈالنا ہے۔ ڈائری نویس اور امیر مرکزی جمعیت مولوی محمد شفیع کو شرافت کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ اس الزام کا کوئی ثبوت ہے تو سامنے لاؤ۔ ورنہ ڈرو اس گھڑی سے جو سر پر کھڑی ہے۔

عبدالمجید
خطیب جامع مسجد نور کبیروالا ضلع ملتان
فیض علی شاہ مدرس مدرسہ دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا۔
ظہور الحق عفی عنہ۔
علی محمد عفی عنہ
محمد امین عفی عنہ۔

مولوی شاہ محمد کی بدزبانی ——— "جسارت" کی غلط بیانی

اور قاضی عبیداللہ کی سرد مہری

۲۱ اپریل۔ راجن پور میں جمعیۃ تھانوی گروپ کے تحت ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولوی شاہ محمد نے حافظ الحدیث حضرت درخواستی مدظلہ، قائدین جمعیت حضرت مفتی محمود اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی ذات گرامی کے لئے شدید توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اور شیخ الاسلام حضرت مدنی رح اور امیر شریعت حضرت بخاری رح پر بھی رکیک حملے کئے جس سے سامعین کے جذبات مجروح ہوئے اور انہوں نے مقرر کو ٹوکا کہ وہ بزرگان دین پر کیچڑ اچھالنے کے بجائے اپنا پروگرام مثبت انداز میں پیش کرے۔ اس پر جماعت مودودی کے صالحین نے بوکھلا کر پولیس کی دھمکی دی۔ سامعین احتجاج کرتے ہوئے جلسہ گاہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور مودودی جماعت کی کوششوں کے باوجود جلسہ قائم نہیں رہ سکا۔ یہ تھی جلسہ کی اصل حقیقت جسے روزنامہ جسارت مورخہ ۲۴ اپریل نے افسانہ بنادیا۔ ہم اس بدنام روزنامہ کی صریحاً کذب بیانی کی سختی کے ساتھ مذمت کرتے ہیں۔ اور اس پر بھی اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ قاضی عبیداللہ صاحب کی موجودگی میں علماء حق اور بزرگان دین کو مغلظات سے نوازا جاتا رہا لیکن قاضی موصوف کی دینی غیرت ٹس سے مس تک نہ ہوئی۔

ہم ایں احتجاج کنندگان

(۱) مولانا عبدالخالق صاحب رحمانی مہتمم مدرسہ کاشف العلوم راجن پور۔
(۲) ابوالغفار مولانا عبدالکریم نیاز مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ روجھان۔
(۳) مولانا عبدالرحیم فاضل خیر المدارس و صدر مدرس مدرسہ مرکز العلوم راجن پور۔
(۴) مولانا محمد شفیع صاحب غوری مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن الہ آباد کالونی۔
(۵) مولانا شبیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام بستی لاکھا۔
(۶) مولانا حکیم عبدالرحیم مہتمم مدرسہ قاسم العلوم عمرکوٹ۔
(۷) مولانا غلام یٰسین مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم کوٹ مٹھن شریف۔
(۸) مولانا غلام قادر صاحب کوکب مہتمم مدرسہ انوار العلوم فاضل پور۔
(۹) مولانا عبیداللہ خان صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ شکارپور۔
(۱۰) مولانا قاری غلام یٰسین مہتمم مدرسہ عربیہ بستی بخاری۔
(۱۱) مولانا محمد کبیر صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بستی شیر علی
(۱۲) مولانا خواجہ اللہ بخش صاحب فاضل پور (۱۳) مولانا غلام محمد صاحب فاضل دیوبند راجن پور
(۱۴) مولانا علم دین صاحب فاضل دیوبند فاضل پور (۱۵) مولانا علی محمد صاحب صدیقی خطیب جامع مسجد النہار کالونی (راجن پور)
(۱۶) مولانا محمد رفیق صاحب اختر خطیب کوٹلہ نصیر۔
(۱۷) حافظ واحد بخش صاحب خطیب جامع مسجد محلہ راجن (۱۸) حافظ فاروق احمد صاحب قریشی راجن پور
(۱۹) جناب مولوی غلام قادر صاحب صدر تنظیم اہلسنت راجن پور۔
(۲۰) ڈاکٹر عابد حسین سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت راجن پور۔
(۲۱) مولانا دوست علی سیکرٹری تنظیم اہلسنت راجن پور۔
(۲۲) مولانا الہیری صاحب خطیب موتی جامع مسجد۔ راجن پور۔
(۲۳) حافظ یار احمد صاحب خطیب آسنی۔
(۲۴) صوفی محمد حسین صاحب فاضل پور۔
(۲۵) حافظ سید نذیر احمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد چھاؤنی۔

"اور ہم نے نوح کو انکی قوم کے پاس رسول بنا کر بھیجا۔ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو۔ میں تم کو صاف صاف ڈراتا ہوں۔ میں تمہارے حق میں ایک بڑے تکلیف دینے والے دن کے عذاب کا اندیشہ کرتا ہوں۔ سو انکی قوم میں کافر سردار تھے۔ وہ کہنے لگے کہ ہم تو تم کو اپنا ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمہارا، اتباع انہیں لوگوں نے کیا ہے۔ جو ہم میں باطل رذیل ہیں۔ اور ہم تم لوگوں میں کوئی بات اپنے سے زیادہ بھی نہیں پاتے۔ بلکہ ہم تمکو جھوٹا سمجھتے ہیں"۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ ان آیات کے حواشی میں کفار کے اعتراضات کی تشریح میں..... فرماتے ہیں۔ یعنی رسول کو تمام قوم کے مقابلہ میں کوئی نمایاں امتیاز ہونا چاہیئے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تم ہماری طرح جنس بشر سے ہو۔ آسمان کے فرشتے نہیں۔ جس کے سامنے، خواہ مخواہ۔ انسانوں کی گردنیں جھک جائیں۔ پھر بشر بھی ایسے نہیں کہ جسے کوئی خاص تفوق اور بڑائی ہم پر حاصل ہوتی۔ مثلاً دولت مند یا جاہ و حکومت کے مالک ہوتے۔ جو لوگ تمہارے پیرو ہوئے۔ وہ بھی ماشاء اللہ سب کے سب مفلس، رذیل، پست اور ادنیٰ طبقہ کے لوگ ہیں۔ جن کے ساتھ بیٹھنا بھی ہم جیسے شریفوں کے لئے ننگ و عار کا موجب ہے۔ تو ساری خدائی میں سے تم ہی ملے تھے۔ جنہیں خدا نے اپنے منصب سفارت پر مامور فرمایا۔ آخر ہم تم سے حسب نسب۔ مال دولت خلق و خلق۔ کس بات میں تم سے کم تھے؟ جو ہمارا، انتخاب اس عہدہ کے لئے نہ کیا گیا۔ کم از کم آپ کا اتباع کرنے والے ہی کوئی معزز اور بڑے آدمی ہوتے۔ بھلا ان موچیوں اور حجاموں کا تابع ہو جانا آپ کے لئے کیا موجب فضل و شرف ہو سکتا ہے۔ اور کس طرح صداقت کی دلیل بن سکتا ہے۔ ایسے سطحی لوگوں کا جن کی پستی اور رذالت بالکل عیاں ہے۔ بے سوچے سمجھے اور بدوں غور و تامل کے ظاہری اور سرسری طور پر ایمان لے آنا آپ کا کونسا کمال ہے۔ بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی سب جھوٹے ہو۔ تم نے ایک بات بنائی اور چند بیوقوفوں نے ہاں میں ہاں ملا دی۔ تاکہ اسطرح ایک نئی تحریک اٹھا کر کوئی امتیاز اور بزرگی حاصل کریں۔ یہ ان ملعونوں کی تقریر کا ماحصل تھا۔ نوح علیہ السلام نے جو جواب دیا۔ آگے، آتا ہے۔ اس کا جواب کا ایک حصہ یہ ہے۔

"وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا"......

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ پڑھئے

"اور اے میری قوم میں تم سے اسپر کچھ مال تو نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ صرف اللہ کے ذمہ ہے۔ اور میں تو، ایمان والوں کو نکالتا نہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ لیکن واقعی میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں۔ کہ جہالت کر رہے ہو۔ اور اگر میں انکو نکال بھی دوں۔ تو مجھ کو خدا کی گرفت سے کون بچائے گا۔ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

ان آیات کی تشریح علامہ عثمانی ؒ کے قلم سے پڑھئے:۔

"یعنی میں تبلیغ کے کام پر کوئی تنخواہ تم سے نہیں مانگتا۔ جو مالی خود غرضی کا شبہ ہو۔ میں اپنے پروردگار کا نوکر ہوں اسی کے یہاں سے روزی ملے گی۔ بحمد اللہ نہ مجھے تمہارے مال کی طلب ہے۔ نہ ضرورت ہے۔ پھر غریبوں کو چھوڑ کر مالداروں کی طرف کیوں جھکوں"۔ اگر تم میرے اتباع کو محض ان کے افلاس یا پیشہ کی وجہ سے حقیر و ذلیل سمجھتے ہو۔ تو خوب سمجھ لو کہ میں وہ نہیں۔ دولت ایمان کے سرمایہ داروں کو ظاہری خستہ حالی کی بنا پر جانوروں کی طرح دھکے دیکر نکال دوں۔ انہیں ایک روز اپنے پروردگار سے ملنا ہے۔ وہ میری شکایت اسکی دربار میں کریں گے۔ کہ آپ کے پیغمبر نے متکبر کی خاطر ہم غریب وفاداروں کو نکال دیا تھا۔ میں ظاہر حال کے خلاف یہ کیونکر سمجھ لوں۔ کہ ان کا ایمان محض ظاہری سرسری ہے۔ دلوں کو چیر کر دیکھنا میرا کام نہیں یہ پروردگار کے ہاں پتہ چلے گا۔ کہ ان کے دلوں کی کیا حالت تھی۔ جہل و حماقت سے انجام پر نظر نہیں کرتے۔ صرف انکی ظاہری شکستگی دیکھ کر حقیر سمجھتے ہو۔ اور ایسی مہمل درخواست کرتے ہو۔ کہ انکو ہٹا دیا جائے۔ تو ہم تمہارے پاس آئیں۔ کیا غربت اور کسب حلال کوئی عیب ہے؟

یہی تو چیز ہے جو حق کے قبول کرنے میں مزاحم نہیں عموماً دولت و جاہ کا نشہ انسان کو قبول حق سے محروم رکھتا ہے۔ اسی لئے ہرقل کی حدیث میں آیا کہ انبیاء کے متبعین ضعفاء ہوتے ہیں۔ بہرحال تم نہیں جانتے ہو۔ کہ سب کو خدا کے پاس جمع ہونا ہے۔ وہاں پہنچ کر ظاہر ہوگا کہ اپنے کو ان سے بہتر سمجھنا تمہارا جاہلانہ غرور تھا.....

مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہرقل کی جس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ وہ صحاح کی مشہور و معروف اور طویل روایت ہے۔ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہرقل روم اور ابوسفیان کا پر مغز مکالمہ درج ہے۔ ہرقل نے ابوسفیان سے آپ کے متعلق مختلف سوالات کئے تھے۔ ان میں سے ایک سوال یہ تھا۔ وَمَن يَتَّبِعُهُ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاءُهُمْ۔ کہ آپکے پیروکار کس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بڑے لوگ ہیں یا کمزور۔ ابوسفیان نے اس کا یہ جواب دیا تھا۔ بل ضعفاءهم۔ آپ پر ایمان لانے والے زیادہ تر کمزور لوگ ہیں۔ اسپر ہرقل نے کہا۔

وهم اتباع الرسل کہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت پر لبیک کہنے والے یہی کمزور لوگ ہوتے ہیں۔ حافظ ابن حجر ؒ نے فتح الباری میں علامہ قاری ؒ نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں اور علامہ نووی ؒ نے حدیث کے مذکورہ جملوں کی تشریح میں جو نوٹ لکھے ہیں۔ ان کا حاصل یہی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت پر سب سے پہلے لبیک کہنے والے عموماً یہی کمزور اور غریب لوگ ہوتے ہیں۔

علامہ قاری ؒ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس حقیقت کا آج بھی علماء اور اولیاء کی اتباع کرنے والوں اور حق کا ساتھ دینے والوں میں مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

كما هو المشاهد في اتباع العلماء والاولياء

دسورہ مومنون (رکوع ۲) میں حضرت نوح علیہ السلام پر متکبر بڑے لوگوں کا یہ اعتراض بھی نقل کیا گیا ہے۔

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا تشریحی ترجمہ ملاحظہ ہو

"پس نوح علیہ السلام کی یہ بات سنکر، انکی قوم میں جو کافر رئیس تھے۔ (عوام سے) کہنے لگے۔ کہ یہ شخص بجز اس کے کہ تمہاری طرح کا ایک (معمولی) آدمی ہے۔ اور کچھ (رسول وغیرہ) نہیں ہے انکا (اصل) مطلب یہ ہے۔ (یعنی جاہ و ریاست مقصود ہے"۔ ہر زمانہ کے بڑے لوگوں نے حق کی دعوت دینے والوں کو اس بہتان سے بھی نوازا ہے۔ کہ ان کا مقصد قوم کی اصلاح و بہبود نہیں۔ یہ تو محض ایک ڈھونگ ہے۔ اصلی مقصد اقتدار اور کرسی ہے۔ سورہ شعراء (ع۔ ۶) میں ہے

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰي رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ

ترجمہ:- وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم تمکو مانیں حالانکہ رذیل لوگ تمہارے ساتھ ہو لئے ہیں۔ نوح ؑ نے فرمایا۔ کہ انکے کام سے تو مجھ کو کیا بحث؟ ان سے حساب کتاب لینا بس خدا کا کام ہے۔ کیا خوب ہو۔ کہ تم اس کو سمجھو۔ اور میں ایمان داروں کو دور کرنے والا نہیں ہوں۔ (بیان القرآن)

علامہ عثمانی ؒ اپنے قرآنی فوائد معاندین کے اعتراض کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "یعنی تھوڑے سے کمینے اور نیچ قوم کے لوگ اپنی نمود کیلئے تیرے ساتھ ہو لئے ہیں۔ بھلا یہ کیا اونچے کام کرینگے اور فضل و شرف کب اجازت دے سکتا ہے کہ ان کمینوں کے دوش بدوش تمہارے مجالس میں بیٹھا کریں۔ پہلے تو ان کو اپنے یہاں سے کھسکا یئے۔ پھر ہم سے بات کرنا"۔

علامہ موصوف آگے حضرت نوح ؑ کے جواب کی توضیح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "یعنی مجھے ان کا صدق و ایمان قبول ہے۔ انکے پیشے یا نیت یا اندرونی کاموں کے جاننے سے کیا مطلب؟ اسکا فیصلہ اور حساب تو پروردگار کے یہاں ہوگا۔ باقی میں تمہاری خاطر

مودودی صاحب کا امریکی دسترخوان

مودودی صاحب کے امریکی دسترخوان کی ریزہ چینی کے بولتے ہوئے شاہکار چٹان اور مدیر چٹان نے اپنے ۱۱ر مئی کے شمارہ میں پھر جمعیتہ علماء اسلام اور مفتی محمود صاحب کے منہ آنے کی شوخی دکھلائی ہے۔

یکم مئی کے جلوسوں سے امریکی زلہ ربائوں کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس کی جھنجھلاہٹ میں یہ جمعیتہ علماء اسلام کو بھی گالیاں دینے پر اتر آئے ہیں۔ چنانچہ چٹان کے مدیر شہیر نے اداریہ میں بھی اپنی اور اپنے گروہ کی جھنجھلاہٹ کا اظہار کیا ہے۔ اور زبان شعر میں بھی ایک "مغلوات" رقم فرما کر پھر ابن مکرم کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ اس طرز بیان کا حدود اربعہ بھی ناپیں۔

آگے چل کر "مفتی محمود" کے نام کو عنوان بنا کر شذرہ کا ایک حصہ سپرد قلم فرمایا ہے۔

جس میں اپنی فطرت کے مطابق جھوٹ اور افتراء کی کیچڑ اچھالنے کی، ناکام کوشش کی گئی ہے۔

مفتی محمود صاحب کے بیان پر یہود نواز، سامراج پرست، عرب دشمن اور پاکستان کے ...... خواہ تو چڑ سکتے ہیں۔ لیکن "اسلام پسندوں" کا درد شاید ان سے بھی سوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کے دسترخوان کا چٹخارہ اور امریکی ڈالروں کی چمک دمک نے ان لوگوں کے دماغوں سے رہی سہی عقل بھی خارج کر دی ہے

اور اب انہیں ہر چہار طرف ایک ہی چیز نظر آتی ہے۔ سوشلزم، سوشلزم!

مفتی صاحب یا کوئی اور شخص ان کی اس سرسامی کیفیت کا مداوا نہیں کر سکتے۔

جو لوگ خدا اور رسول کے نام کی آڑ لے کر عوام کو دھوکہ دینے پر اترے ہوئے ہوں۔ وہ خود فریبی کا شکار ہونے کے بعد اسی قسم کی سرسامیت ہی میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ اور ان کی چیخ و پکار و بے ہودہ گوئی اسی طرح کی ہوتی ہے۔ جیسی کہ اس شذرہ میں اور نظم میں مدیر چٹان نے کی ہے۔

حق نمک ادا کرنے کا یہ عجیب ڈھنگ ہے۔ جو ان لوگوں نے، سامراج کو خوش و راضی رکھنے کے لئے اختیار کر رکھا ہے۔

شاید سامراج اور سامراج پرستی کی یہ فطرت ہے۔ کہ خوب جھوٹ بولو۔ خوب گالیاں نکالو۔ اور یہ سمجھتے رہو۔ کہ بس ہمارا ہی بول بالا ہے۔ خواہ اس کا انجام دنیا اور آخرت کی روسیاہی و نامرادی میں نمودار ہو۔ مدیر چٹان کی یاوہ گوئی شرافت کی حدود پار کر چکی ہے اور اب ہم اپنے محترم بزرگوں سے گذارش کریں گے۔ کہ کم از کم اس یاوہ گوئی کی دھجیاں اڑانے کی تو ہمیں اجازت دی جائے۔

بقیہ :- گفتنی ناگفتنی

اور معاہدوں کی پیش کش کر دیتی ہے۔

بھٹو سے ملاقات کا جو انکشاف خود مودودی صاحب نے کیا ہے اس سے ان گروہوں میں بڑی بے اعتمادی پیدا ہو گئی ہے۔

یکم مئی کو لاہور وغیرہ مقامات پر نکلنے والے مزدوروں کے عظیم الشان جلوسوں سے اب یہ سب بوکھلا گئے ہیں اور اپنی عوامی کامیابی سے مایوس ہو کر اس کوشش میں لگ پڑے ہیں کہ سامراج کی کھل پشت پناہی حاصل کر لی جائے

معلوم ہوا ہے کہ یکم مئی کو یہ لوگ اتنے خوف زدہ تھے کہ بعض نے اپنے گھروں پر پولیس کی مکمل حفاظت حاصل کی۔

حالات تیزی سے رخ بدلتے جا رہے ہیں اور آئندہ نئے نئے انکشافات کی توقع ہے۔

کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کی پے در پے عوامی کامیابیاں ان کیلئے ایک قلق بن گئی ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے ہاتھ اخبارات کے ذریعہ جمعیتہ کے خلاف نت نئے جھوٹ تراش تراش کر بھی کچھ حاصل نہیں کر سکے۔

بقیہ :- ہوتا ہے تماشا...

کا ذہن بن چکا ہے۔

اور مسلمان عوام اپنے رسول پاک کے اسوہ کو جانتے ہوئے اور قرآن حکیم کو سمجھتے ہوئے، یہ باور ہی نہیں کر سکتے کہ اسلام غریب عوام کے بجائے دولت مندوں کا حامی ہے۔ اور امریکی سامراج سے دوستی کو جائز قرار دیتا ہے۔

چنانچہ جو جماعتیں عوام کے درد و احساس میں شریک ہیں ان کی آواز سننے کے لئے جمع ہونے والے لاکھوں افراد کو چند سو یا چند ہزار اقرار دے کر عوامی رجحان کے رخ کو بدلا نہیں جا سکتا۔

اور عوام کے درد و احساس کے خلاف سامراجیت و سرمایہ داریت کے بالواسطہ تحفظ کا سامان کرنے والی جماعتیں عوام میں اپنی آواز کو بار نہ پا کر اپنے چند سو سامعین کو لاکھوں شمار کر کے عوام کو اپنے اعتماد میں نہیں لے سکتیں۔ اور ان کی کوتاہیاں پروپیگنڈے کے سہارے کامیابی میں نہیں بدل سکتیں۔

یہ طرز عمل سراسر عوام اور اسلام کے ساتھ دھوکہ ہے۔ اور خوش فہمی و خود فریبی کا مضحکہ خیز نمونہ۔

گفتنی ناگفتنی — دانائے راز

روٹی کمانے کا دھندا یا دل کی جلن اور کسک

اس ہفتہ کا چٹان آپ نے پڑھا۔ اگر نہیں پڑھا۔ تو سن لیجئے کہ اس ہفتہ کے چٹان میں کتنی مرتبہ جمعیۃ علماء اسلام پر کیچڑ اچھالا گیا ہے اور کتنی مرتبہ جمعیۃ کے اکابر مولانا غلام غوث صاحب۔ مفتی محمود صاحب حتیٰ کہ مولانا درخواستی صاحب پر بھی طعنہ کیا گیا ہے۔

(۱)۔ جمعیۃ کا ذکر۔ اداریہ میں ایک جگہ

(۲)۔ "مفتی محمود کا متبنیٰ" ایک ادارتی نوٹ

(۳)۔ ایک اور ادارتی نوٹ میں مولانا غلام غوث صاحب اور دوسرے کارکنان جمعیۃ کے خلاف ژاژ خائی حتیٰ کہ حضرت درخواستی پر طعن

(۴)۔ پھر ایک اور ادارتی نوٹ مولانا غلام غوث صاحب اور جمعیۃ کے کارکنوں کے خلاف

(۵)۔ اور مجلس احباب کے عنوان کے نیچے ۶ جگہ۔ خطوط کے روپ میں!

یہ ہے صرف اس ہفتہ کے چٹان میں، جمعیۃ پر شورش کا تبرا!

اس سے قبل کے چٹان کے شماروں میں نظموں اور کارٹونوں کی شکل میں جو کچھ کہا جاتا رہا ہے۔ اس کے حد و شمار کے ذکر کی ضرورت نہیں!

سوال یہ ہے۔ کہ اس اخبار اور اس کے ایڈیٹر کو جمعیۃ اور علماء جمعیۃ کے ساتھ اتنی کد کیوں ہے؟ ظاہر ہے کہ اس کے دو سبب ہی ہو سکتے ہیں یا تو جمعیۃ و اکابر جمعیۃ کی بڑھتی ہوئی شہرت و مقبولیت اس کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اور حسد و جلن کی آگ۔ قلم کو گندگی کی پوٹ بکھیرنے پر مجبور کرتی رہتی ہے۔ اور جس تناسب سے جمعیۃ کی عظمت و مقبولیت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اسی نسبت سے اس اخبار اور اس اخبار نویس کے سینہ میں حسد و جلن کی آگ بھی تیز تر ہو جاتی ہے۔

یا پھر اس کے لئے روٹی کمانے کا دھندا واحد ذریعہ کے طور پر یہ ہی رہ گیا ہے۔ کہ مختلف زاویے بنا بنا کر جمعیۃ اور اکابر جمعیۃ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا رہے شاید یہ دوسری بات زیادہ درست معلوم ہوتی ہے یا یہ کہ دونوں ہی باتیں جمع ہو گئی ہیں۔

بہرحال دوسری بات کو اس لئے فوقیت حاصل ہے کہ سامراجی اور، سی۔ آئی۔ اے کیمپ سے نکلنے والے نئے ہفت روزوں اور روزناموں میں جمعیۃ اور علماء جمعیۃ کے بارے میں یہ ہی رویہ اختیار کیا جاتا ہے

چٹان اور صاحب چٹان کی اس مذموم روش کے خلاف۔ کبھی کبھار ترجمان اسلام میں سخن گسترانہ انداز کا کوئی مضمون یا نظم آجاتی ہے۔ تو وہ کچھ ایسی اُتھی ثابت ہوتی ہے۔ کہ صاحب موصوف آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اپنی روایتی بولی کے دھانے کھول دیتے ہیں؟

ترجمان اسلام ابھی پھر طرح دے رہا ہے۔ لیکن دوست و احباب نوٹ کر لیں۔ کہ جب بدگوئی اور بدزبانی حد سے گذرتی چلی جائے گی۔ تو ترجمان اسلام کو بھی نظم و نثر میں ہی جواب دینے کا حق حاصل ہوگا۔ اور اس کی یہ روش اول دن سے رہی ہے۔ کہ وہ دیر تک طرح دیتا چلا جاتا ہے۔ اور ہرزہ گوئی سن کر خاموش رہتا ہے۔ مگر پھر ایک بار ہی حساب چکا دیتا ہے۔

اگر مدیر چٹان ہر ہفتہ دس دس بار جمعیۃ اور اکابر جمعیۃ کو اپنی اس دشنام طرازیوں کا ہدف بنائیں تو کبھی کبھار ترجمان اسلام میں ان کے متعلق تھوڑی بہت حقیقت بیانی آجایا کرے۔ تو اس پر انہیں سراپا فریاد و واویلا نہیں بن جانا چاہیئے۔ "ترجمان اسلام" تو ابھی جواب میں اپنے حق سے بہت ہی کم پر قناعت کر رہا ہے۔

مودودی صاحب کا اکابر علماء مرحومین پر ایک اور حملہ

مودودی صاحب کا کردار اتنا پراسرار ہے کہ اس پر سے پردہ مستقبل میں ہی اٹھ سکے گا۔ تاہم بعض باتیں ایسی ہیں جن کا چرچا۔ ان کے اپنے حلقے میں بھی ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

۳۱ مئی کے "ایشیا" کی رپورٹ ہے کہ شام کی نشست میں کسی نے مودودی صاحب سے یہ پوچھ لیا۔ کہ جمعیۃ علماء ہند کے اخبار "الجمعیۃ" کی ملازمت سے آپ کیوں علیحدہ کیے گئے۔

مودودی صاحب نے اس کے جواب میں ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی۔ فرمایا۔ کہ

"اصل بات یہ تھی کہ ہندو مسلم اخبارات کے درمیان ٹھنی ہوئی تھی۔ ہندو اخبارات مسلمانوں کے اخبارات کو گالیاں دیتے اور مسلمان اخبارات ہندو اخبارات کو رگیدتے" الجمعیۃ" کی انتظامیہ کو مجھ سے یہ گلہ تھا۔ کہ آپ سنجیدہ انداز میں لکھتے ہیں۔ اس لئے مسلمان اسے ہاتھوں ہاتھ نہیں لیتے۔ اور اس کی اشاعت متاثر ہو رہی ہے۔ میں نے کہا مجھے گالیاں دینے کا فن نہیں آتا۔ اس لئے میں اس سے علیحدہ ہوتا ہوں۔"

اس جواب میں مودودی صاحب نے ایک تو یہ تاثر دیا۔ کہ علماء اول دن سے غیر ثقہ لغیانہ گالیاں دینے دلانے والے اور غیر سنجیدہ ہیں۔ دیاد رہے کہ اس زمانہ کی جمعیۃ دونوں حلقوں پر مشتمل تھی، یعنی مولانا مدنی رح اور مولانا عثمانی رح کے حلقوں پر، اور اس میں اہل حدیث علماء بریلوی علماء ندوی علماء بھی برابر کے شریک تھے۔ اس لئے مودودی صاحب کا یہ الزام۔ اس وقت کے سب ہی علماء پر عائد ہوتا ہے۔ جن میں،

"سفید بالوں والوں کے سفید جھوٹ ملاحظہ فرمائیے"

"نام نہاد جماعت اسلامی کا آئینہ"

رشید احمد انور پوری

مولانا مدنی۔ مولانا عثمانی۔ مولانا سلیمان ندوی۔ مولانا عبدالماجد بدایونی۔ مولانا کفایت اللہ۔ مولانا انور شاہ۔ مولانا ثناء اللہ۔ مولانا حبیب الرحمٰن جیسے اکابر علماء شامل تھے۔ الجمعیۃ کی انتظامیہ ان ہی افراد پر مشتمل ہوگی۔

گویا ان علماء نے مودودی صاحب سے جن کی عمر ابھی بالی عمریا کی حدود میں تھی۔ ان سے دشنام طرازی کے لئے کہا۔

دوسرا تاثر مودودی صاحب نے اپنے بارے میں یہ دیا کہ اس بالی عمریا میں بھی وہ اتنے شریف اور سنجیدہ تھے۔ "الجمعیۃ" سے علیحدگی اختیار کرلی۔ لیکن غیر سنجیدہ زبان استعمال نہیں کی۔

(شاید اس لئے کہ ایسی زبان ہندوؤں کے خلاف استعمال کرنا شرافت کے خلاف تھا۔ لیکن صحابہ کرامؓ۔ بالخصوص حضرت معاویہؓ اور حضرت ابوسفیانؓ کے خلاف استعمال کرنا۔ عین اسلام اور عین شرافت ہے۔ جیسا کہ اپنی کتاب "خلافت و ملوکیت" میں اس طرح کی زبان استعمال کی)۔

حالانکہ ایک زمانہ میں "الجمعیۃ" سے علیحدگی کی — مودودی صاحب نے یہ وجہ بتائی، کہ "الجمعیۃ" کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ مہینوں تنخواہیں نہیں دی جاسکتی تھیں۔ اس لئے مجبوراً مجھے علیحدہ ہونا پڑا (دیکھئے کتاب "مولانا مودودی اپنی اور دوسروں کی نظر میں)

لیکن الجمعیۃ سے مودودی صاحب کی علیحدگی کے کچھ اور ہی قصے ان دنوں دہلی میں مشہور تھے۔ جن میں صحیح یا غلط سر فہرست ان کی سابق اہلیہ اور موجودہ اہلیہ جو ان کی سالی تھیں کے متعلق کوئی معاملہ تھا۔ جس کی وجہ سے انہیں فوراً دہلی چھوڑ کر حیدرآباد دکن جانا پڑ گیا تھا۔ اور پھر واپس آکر کافی عرصہ بھوپال رہنا پڑا تھا۔

اس کے علاوہ جمعیۃ کے سربراہوں کو ان کی آزاد روش سینما بینی۔ ریش تراشی۔ رقص و سرود کے شوق۔ نماز روزہ سے بے پروائی! اور دہلی میں موجود انگریزی حکومت کے ملازم ایسے افسران سے ربط و ضبط جو تحریک آزادی کے مخالف تھے۔ شکایت تھی۔ انکی آزاد روش کا تذکرہ۔ حیدرآباد دکن کے ان کے ساتھی، فاران کے ایڈیٹر ماہر القادری صاحب نے بھی کیا ہے۔ دیکھئے کتاب "مولانا مودودی اپنوں اور دوسروں کی نظر میں" اور جوش ملیح آبادی نے بھی کراچی کے ایک اخبار میں مودودی صاحب کے ساتھ اپنی "باہم نوشیدنی" کا ذکر کیا۔

کہا جاتا ہے۔ کہ ان وجوہات کی بناء پر الجمعیۃ سے مودودی صاحب کی علیحدگی عمل میں آئی۔ اور اس پر سب سے زیادہ گرفت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ نے فرمائی تھی۔ جس کی چبھن مودودی صاحب کے دل میں ابھی تک باقی ہے۔ اور جس کا اظہار مولانا مدنیؒ کی مخالفت کی صورت میں ان کے کئی مضامین میں ہو چکا ہے۔ اور اب بھی ہوتا رہتا ہے۔ جیسا کہ ایک جملہ اب بھی علامہ اقبالؒ پر کی گئی۔ انکی حالیہ تقریر میں بھی موجود ہے۔

بہرحال "الجمعیۃ" سے مودودی صاحب کی علیحدگی کی بعض ادائیں ناگوار قسم کی بھی ہیں۔ جن کا دہلی میں مدتوں چرچا رہا۔

"الجمعیۃ" سے علیحدگی کی جو وجہ مودودی صاحب نے اب بیان کی ہے۔ اسے ان کے حلقے گذشتہ دو تین سال سے اچھال رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کسی پوشیدہ علت و اسرار کے حامل ہیں۔

بدقسمتی سے الجمعیۃ کے اب وہ پرانے بزرگ ہی باقی نہیں رہے۔ جو کہ مودودی صاحب کی علیحدگی کے اسرار پر سے پردہ اٹھاتے۔ بہرحال مودودی صاحب ابتدا سے ہی ایسی پراسراریت کے حامل رہے ہیں۔ جس کی وجہ ان کی ہر روش اور ہر واقعہ ایک راز بن کر رہ گیا ہے۔ جس کے زیادہ سے زیادہ واقف نیاز فتح پوری تھے۔ نیاز فتح پوری کا وہ حلقہ ممکن ہے جو "یاران نجد" کے نام سے انہوں نے بنایا تھا۔ اس کی پراسراریتوں کے ساتھ مودودی صاحب کا بھی گہرا تعلق رہا ہو۔ اور اسی بناء پر "الجمعیۃ" سے ان کی علیحدگی عمل میں آئی ہو۔

بہرحال "الجمعیۃ" سے علیحدگی کی مودودی صاحب کی بیان کردہ، توجیہہ کو وہی تسلیم کر سکتا ہے۔ جو مولانا شبیر احمد عثمانیؒ۔ مولانا سید انور شاہؒ۔ مولانا مدنیؒ۔ مولانا حبیب الرحمٰنؒ۔ مولانا ثناء اللہؒ۔ مولانا کفایت اللہؒ۔ مولانا سلیمان ندویؒ۔ مولانا عبدالماجد بدایونیؒ جیسے قابل ترین علماء وقت کو غیر سنجیدہ اور غیر شریف گالیاں، دینے دلانے والا یقین کرلے۔ کہ اس زمانہ کی جمعیۃ علماء ہند، ان ہی جیسے افراد پر مشتمل تھی۔ جن کے ساتھ مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علیؒ۔ مولانا ابوالکلامؒ۔ حکیم اجمل خانؒ۔ ڈاکٹر انصاریؒ جیسے لوگ بھی تھے۔

کیسے کیسے لوگوں پر مودودی صاحب نے اس توجیہہ کے ذریعہ ہاتھ صاف کر ڈالنے کی راہ نکال لی ہے۔ کاش اندھے عقیدت مند اب بھی کچھ سوچیں!

انتخابات میں حصہ رسدی کے سوال پر سامراج گروپوں میں شدید اختلافات کا اندیشہ

مرزائیوں سے گٹھ جوڑ کرنے میں ایکدوسرے پر سبقت کی کوشش

ڈیرہ غازی خاں، ۱۴ر مئی۔ باخبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ سامراجی گروپوں میں انتخابات کے مسئلے پر زبردست کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ مودودی جماعت اپنی ہم مسلک دوسری جماعتوں سے بالا ہی بالا حکومت کے سامراج دوست ارکان، مرزائی فرقے اور سامراج سے تعلق رکھنے والے کاروباری اداروں سے گٹھ جوڑ کر رہی ہے۔

جب سے مودودی صاحب کے لڑکے کے ربوہ جانے کی خبر شائع ہوئی ہے۔ دوسری سامراج جماعتیں پریشان ہوگئی ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ خراب پوزیشن پی ڈی پی (جمہوری پارٹی) کی ہے۔ مودودی جماعت اسے اپنی جیب کا کاغذ سمجھتی ہے اور در پردہ گفت و شنید میں اسے شامل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ بلکہ اس کی طرف سے خود ہی سودے

بقیہ صد ۱۶ پر

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

تاریخ اسلام کے مردانِ کار

تحریر
مولانا محمد فاضل صاحب عفا اللہ عنہ
خطیب جامع مسجد رشیدیہ پی ای بی ایریا
کورنگی نمبر ۶ کراچی نمبر ۳۱

احوال الصحابہؓ

(۲)

بنابریں ضروری ہوا کہ شمع رسالت کے پروانوں کے حالات سے امت مسلمہ کو روشناس کرایا جائے .... اس سے قبل کہ میں ان پاک طینت ہستیوں کے احوال کا سلسلہ شروع کروں یہ سمجھ لیجئے کہ صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجر ہر دو جماعتوں کی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔

اولاً میں انصار اور ثانیاً مہاجر صحابہ سے متعلق اپنی علمی بساط کے مطابق ذیل میں ان تمام احادیث کو ذکر کر رہا ہوں جن میں ان کی جلالت قدر کا تذکرہ ہے۔ تاکہ ابتداءً مجموعی اعتبار سے قارئین کے ذہن پر صحابہ کی عظمت قائم رہے۔ اور اس کے بعد فرداً فرداً ان تمام صحابہ سے متعلق احادیث پیش کی جائینگی۔

انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین

انصار ان صحابہ کرام کو کہتے ہیں جنہوں نے مکہ کے لٹے پٹے صحابہؓ کو اپنے گھروں میں جگہ دی اور اپنے مال اثاثہ میں ان کو برابر کا شریک قرار دیا، یہاں تک کہ اگر کسی انصار کی دو بیویاں تھیں تو اس نے ایک کو طلاق دے کر اس مہاجر صحابی کو دے دی، جس کی اپنی بیوی نہ تھی۔ اور اس پر طرہ یہ کہ اس مہاجر کو اختیار دے دیا کہ ان دونوں میں سے جو آپ کو خوبصورت معلوم ہو وہ کہہ دیں میں اسی کو طلاق دے کر آپ کے حوالہ کر دوں۔

بخاری شریف میں اس واقعہ کو ان الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔

حدثنا اسماعیل بن عبداللہ قال حدثنی ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن جدہ قال لما قدموا المدینۃ آخی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین عبدالرحمن وسعد بن ربیع فقال لعبد الرحمن انی اکثر الانصار مالاً فاقسم مالی نصفین ولی امرأتان فانظر اعجبہما الیک فسمہا لی اطلقہا فاذا انقضت عدتہا فتزوجہا۔

بخاری صفحہ ۵۳۳ جلد ۲

اسماعیل بن عبداللہ نے کہا کہ مجھے ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ دادا سے یہ بات بتائی کہ جب وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو نبی علیہ السلام نے عبدالرحمنؓ و سعدؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا (سعدؓ چونکہ انصار تھے اور عبدالرحمن ابنؓ مہاجر اس لیے) سعد نے عبدالرحمن سے کہا کہ میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ہوں تجھے اختیار دیتا ہوں کہ میرے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھا تو لے لے اور آدھا مجھے دے دے۔ علاوہ ازیں میری دو بیویاں ہیں ان میں جو تمہیں زیادہ خوبصورت معلوم ہو اسے نامزد کر دے، میں اسے طلاق دے دوں گا جب اس کی عدت پوری ہو جائے گی اس سے نکاح کر لینا۔

(باقی ہے)

عظیم مبلغ و مصلح

مولانا سید محمد طیب صمدانی، امیر جمعیت علماء اسلام قصور

تقسیم ملک سے کچھ عرصہ پہلے تک ہمارا علاقہ تبلیغی جماعت سے متعارف نہیں تھا، انفرادی طور پر وقتی صورت میں لوگوں کے گھروں میں جا کر نماز کی تلقین کی جاتی۔

۱۹۴۰ء میں حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری قصور میں تشریف لائے اور تبلیغی جماعت کے قیام کی ضرورت کی وضاحت فرمائی اور ترغیب بھی دی بلکہ تاکید فرمائی۔ اور ہمارے سابقہ طریق کار کی توثیق فرمائی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ تقسیم ملک کے بعد مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی لاہور اور رائے ونڈ میں تشریف لائے زیارت اور تقریر سننے کا موقع ملا۔ لیکن جو کیفیت نظام الدین کے قیام کے دوران میں پائی اسکا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ہندوستانی تاریخی مقامات کی سیاحت کے دوران ۱۹۶۲ء کو حضرت نظام الدین ریلوے اسٹیشن پر اتر کر حضرت کی زیارت کے لیے مسجد میں پہنچا۔ پریشان تھا کہ سامان کہاں رکھوں کیونکہ تھانہ میں آمد کی رپورٹ کرنی تھی۔ ایک صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ جس کمرے میں چاہو رکھ دو اور جب چاہو اٹھا لینا۔ ایک کمرے کو جو دیکھا تو مسافروں کے سامان سے اٹا پڑا تھا۔ وہیں میں نے اپنا سامان رکھ دیا۔ اور مسجد سے متصل تھانہ میں پہنچ کر رپورٹ حاضری دی۔ انچارج ایک ہندو جوان تھا جس نے فوری رپورٹ کا اندراج کر کے فارغ کر دیا۔ اسی وقت شام کی آذان ہو گئی۔ مسجد میں داخل ہوا تو تل دھرنے کو بھی جگہ نہ تھی بمشکل جگہ ملی۔ عشاء کی نماز کے لیے اگلی صف میں شمولیت کا اہتمام کیا جس میں کامیابی ہو گئی امامت کے فرائض خود حضرت جی نے انجام دئیے۔ نماز اگرچہ ہلکی پھلکی پڑھائی لیکن شیخ الاسلام مدنیؒ کے بعد اگر نماز میں حضور قلب اور خشوع و خضوع کی لذت حاصل ہوئی تو آپ ہی کی اقتداء میں۔ اور پھر دعا میں جو عجز و زاری اور شدت طلب اور الحاح و تضرع کا منظر دیکھا وہ کہیں نہ پایا۔ نماز سے فراغت کے بعد درس حدیث کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت نے انتہائی آسان پیرایہ اور سلیس دہلوی اردو میں تشریح فرمائی۔ چند اصحاب ممالک عربیہ کے بھی شامل تھے، اور سلسلۂ تبلیغ اپنے علاقوں سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن میں دو عراقی، تین شامی، ایک مصری اور ایک یمنی تھا اور سب کے سب اردو زبان سے نا واقف۔ بندہ حضرت جی کے قریب ہی بیٹھا تھا۔ عرض کیا کہ آپ کی تشریحات قیمہ سے یہ ہمارے عرب ساتھی تو محروم ہی رہ جائیں گے۔ اگر مختصر طور پر عربی میں بھی ارشادات ہو جاویں تو انہیں بھی فائدہ ہو جاوے اور ہم طالب علموں کی ضیافت ہو جائے۔ مسکراتے ہوئے درخواست قبول فرمائی۔ اور ہر حدیث کی تشریح پہلے عربی اور پھر اردو میں فرمانی شروع کر دی۔ عربی میں ان کی اس سلاست اور قادر الکلامی نے ان کی بزرگی اور صلاح و تقویٰ کے ساتھ ساتھ ان کی علمی قابلیت کا بھی معترف بنا دیا۔ تین شب و روز میرا وہاں قیام رہا۔ کسی وقت بھی آرام و سکون سے ان کو بیٹھا نہیں دیکھا۔ ہر وقت ہمہ تن تبلیغ میں مشغول ہیں۔ سیکڑوں مہمانوں کی آمد و رفت جاری ہے ان کے قیام و طعام۔ وارد دین و صادرین کو ہدایات دی جا رہی ہیں۔ اثنائے تبلیغ سب نشیب و فراز سے انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جمعیت علماء اسلام

— کے —

اسلامی منشور

— میں —

نظامِ حکومت کا خاکہ

۴:- ملک کے دستور اور قانون میں ، اسلام کے کامل و مکمل دین ہونے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا دستوری و قانونی تحفظ کیا جائے گا۔

۵:- خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ادوار حکومت و آثار کو اسلامی نظام حکومت کے جزئیات متعین کرنے کے لیے ، معیار قرار دیا جائے گا۔

قسط ۳

صلحاء امت کا

تلاوتِ قرآن اور دیگر عبادات سے شغف

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری

تسبیح کا وجود

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اوراد و اشغال اور وظائف پورا کرنے کے لیے گنتی میں آسانی اور سہولت کے لیے تسبیح استعمال کرتے ہیں۔ لیکن بعض بے علم اور جاہل تسبیح کے استعمال کو بدعت کہتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک موٹا دھاگہ لے کر اس پر دو ہزار گرہیں دے رکھی تھیں، سونے سے پہلے دو ہزار مرتبہ تسبیح پڑھ کر آرام فرمایا کرتے تھے۔ ان کی والدہ محترمہ بھی مشرف با سلام ہوئیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں عبادات کا یہ معمول تھا کہ ایک حصہ رات کا ان کا ایک غلام عبادت کیا کرتا تھا، اور ایک حصہ ان کی بیوی عبادت کرتی رہتیں تھیں اور ایک یہ خود عبادت و تہجد وغیرہ میں مشغول رہتے۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ کے ڈپٹی کمشنر رہے ۵۸ھ میں وفات پائی۔ (ص۳۲ ج ۱)

(۸) اظہارِ حق

حجاج بن یوسف اپنے ظلم و ستم اور جبر و قہر میں بہت ہی زیادہ مشہور رہا۔ اور ہے۔ ان کے سامنے بہت تھوڑے لوگ جرأت کے ساتھ بات کر سکتے تھے۔ اپنی سیاست کو برقرار رکھنے کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار بے گناہ انسانوں کو شہید کیا۔

ایک دفعہ حجاج بن یوسف خطبہ دینے کے لیے منبر پر بیٹھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر فرمایا تو اللہ کا دشمن ہے۔ تو نے بیت اللہ شریف کی عزت و حرمت کو برباد کیا اور اولیاء کرام کو شہید کیا۔

حجاج نے کہا یہ کون ہے؟ کہا گیا یہ عبد اللہ بن عمرؓ ہیں۔ حجاج نے کہا اے بوڑھے چپ ہو جا۔ جب حجاج تقریر سے فارغ ہوا تو اپنے ایک خاص الخاص کارکن کو حکم دیا اس نے حجاج کے حکم کے مطابق ایک زہر آلود ہتھیار حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاؤں پر مار کر زخمی کر دیا۔ زہر کے اثر سے حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے حجاج پوچھنے کے لیے گیا تو حضرت عبد اللہؓ نے نہ اس کے سلام کا جواب دیا اور نہ اس سے بات چیت کی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ساٹھ سال تک زندہ رہے اور ۷۳ھ میں وفات پائی۔ (ص۳۵ ج ۱)

(۹) کثرتِ صوم و صلوٰۃ

شیخ الاسلام حضرت سعید بن المسیب جلیل القدر اور مشہور تابعی ہیں۔ ان کے پاس ایک ہزار روپیہ تھا۔ روغن زیتون کی تجارت کر کے گذر اوقات کرتے تھے، حکومت سے وظیفہ لینے سے انکار کر دیا تھا، صائم الدھر اور قائم اللیل تھے، چالیس حج کیے ۹۱ھ یا ۹۳ھ میں وفات پائی۔ (ص۴۴ ج ۱)

(۱۰) فہیم قرآن

حضرت قتادہ جلیل القدر اور مشہور تابعی ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تلامذہ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس میں تفسیر کا علم حاصل کیا اور فرماتے ہیں کہ میرے استاد ابن عباس رضی اللہ عنہما، مجھے چارپائی پر اپنے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ جب کہ بڑے بڑے معزز قریشی فرش پر اس چارپائی پر بیٹھتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم کے ذریعے اسی طرح عزت بلند ہوتی ہے۔ امراء نیچے اور مفسرین عزت کے مقام پر ہیں۔ (ص۴۸ ج ۱)

(۱۱) تلاوتِ قرآن

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ بہت بڑے محدث اور اپنے شہر میں بہت بڑے عالم تھے، ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ اور روزہ کی حالت میں ہی وفات وفات پائی، روزانہ ساڑھے سات پارے قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ عمر بھر تہجد کو ناغہ نہیں ہونے دیا، رات کا اکثر حصہ عبادت میں گذارتے تھے ۹۴ھ میں وفات پائی۔ (ص۵۹ ج ۱)

(۱۲) حضرت ابو رجاء عمر بن طہان البصری جلیل القدر تابعی ہیں، نہایت کثرت کے ساتھ نمازیں اور بہت زیادہ قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں دس دن کے اندر تراویح میں قرآن مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔ ایک سو برس کی عمر میں وفات ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔ (ص۶۲ ج ۱)

(۱۳) حضرت ابراہیم نخعی رح بہت بڑے فقیہ تھے اور صراف تھے حجاج بن یوسف کی موت پر بہت خوش ہوئے اور سجدہ شکر ادا کیا، ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے ۹۶ھ میں وفات پائی۔ (ص۷۰ ج ۱)

(۱۴) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ اللہ کی راہ میں شہادت کا درجہ پایا، ان کی شہادت کا واقعہ اور حجاج بن یوسف کے سامنے بے مثال اظہار حق کا واقعہ مشہور ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ کے ارشد تلامذہ میں ہیں۔ اللہ کے خوف سے اتنا روتے تھے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں۔ تلاوتِ قرآن کا اتنا شوق تھا کہ ہر رات میں پندرہ سپارے تلاوت کیا کرتے تھے۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ

مطابق

۲۳ جنوری ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳

شمارہ ۴

قیمت ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدلِ اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ ″

سہ ماہی ۶/۰ ″

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مرتب و انچارج

حافظ محمد حنیف سہارنپوری

جمعیۃ علماء اسلام کا منشور

۲؍ جنوری ۱۹۷۰ء کو جمعیۃ علماء اسلام اپنا انتخابی منشور پاکستان کے مسلمان عوام کے سامنے پیش کر کے اپنی سیاسی انتخابی مہم کا آغاز کر چکی ہے۔

یہ منشور ۳ ماہ قبل ستمبر ۱۹۶۹ء کے آخر میں ہی طبع ہو کر ترجمان اسلام، خدام الدین، بانگ حرم اور دوسرے اخبارات کے ذریعہ عوام کے سامنے آ چکا تھا، اور باقاعدہ کتابی صورت میں رمضان المبارک کے آخر میں پیش کر دیا گیا تھا۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا منشور ہے، جس نے پہلی مرتبہ سیاسی، معاشی، اقتصادی، انتظامی، تعلیمی، معاشرتی اور ملک کے تمام داخلی و خارجی امور پر خالص اسلامی و احکام کی روشنی میں ایک مکمل نظام کا خاکہ پیش کیا ہے اور بعض نہایت دور رس تبدیلیوں و اصلاحات کی طرف ملک و ملت کی توجہ منعطف کرائی ہے۔

اگر پاکستان کو واقعی ایک اسلامی ریاست بنانا مقصود ہے تو پھر اس منشور کو اختیار کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔

در اصل اس وقت دنیا جن دو نظاموں کی کشمکش سے گذر رہی ہے اور سامراجیت و اشتراکیت کے ذہنی و سماجی تصادم نے دنیائے انسانیت کو جس عذاب الیم میں مبتلا کر رکھا ہے، اس سے انسانوں کو نجات دلانے کا واحد راستہ اسلام ہے اور اس راستہ کی مکمل نشاندہی جمیعۃ علماء اسلام کا یہ منشور کر رہا ہے۔

مسلمانانِ عالم کے لئے سامراجیت و اشتراکیت کا یہ تصادم و تنازع دوگونہ عذاب کی صورت رکھتا ہے۔

وہ اپنی گذشتہ تین سو سالہ زوال پذیر سیاست کی بدولت سامراجی مغربی ملکوں کی حاکمانہ و جابرانہ گرفت میں مبتلا رہے ہیں اور آج ان کی حیاتِ انفرادی و اجتماعی کے ہر ہر گوشہ پر مغربیت کی چھاپ لگ چکی ہے۔ بالخصوص ان کے سیاسی و اقتصادی معاملات کلی طور پر مغرب کی سامراجی طاقتوں کے حلقۂ اثر اور غلبہ کے ہنوز رہین ہیں۔

اور یہ المناک صورت حال صرف اتنے پر ہی ختم نہیں ہو جاتی، بلکہ خود مسلمانوں کے اندر مغربی سامراج کی بالا دستی کے طفیل ایک ایسا مضبوط حلقہ پیدا ہو گیا ہے، جس کے تمام مفادات کے قائم و باقی رہنے کا انحصار برطانوی امریکی بلاک کے عالمگیر اثرات کی بقاء و فروغ پر ہے۔

اس حلقہ کے فکری، تعلیمی، سماجی، سیاسی، اقتصادی، مجلسی اور انفرادی معاملات برطانوی امریکی رجحانات کا چربہ بن چکے ہیں اور اب وہ ان سب پر اسلامیت کی مہر لگا کر چاہتا ہے کہ پاکستان کا حال و مستقبل اسی طرح اس کے اثرات کے تابع بنا رہے۔ جس طرح پاکستان کا ماضی، برطانوی حکومت و امریکی معاونت کے سہارے اس کے اثرات کا تابع بنا رہا تھا۔

اس مقصد کے لئے جس طرح ماضی میں اسے بعض نام نہاد مذہبی حلقوں کی سند جواز کا سہارا ملا تھا، اور جب یہ سہارا ناکافی نظر آیا تو ایک خود ساختہ نبوتِ کاذبہ نے اسے مکمل جواز کی سند عطا کی تھی۔

وہ اب بھی اس کے لئے کوشاں ہے کہ اینگلو امریکی بلاک کے ساتھ اپنے سیاسی و اقتصادی رشتہ کو قائم و برقرار رکھنے کے لئے مذہبی جواز کی ایک اور نئی سند حاصل کرے (ورق الٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اور برطانوی جمہوریت کے سیاسی نظام وامریکی معیشت کے سرمایہ دارانہ نظام کو اسلامی جمہوریت و اسلامی معیشت کا نام دے کر ملک وملت کے اوپر مسلط رکھے، تاکہ اب تک کے عوامی استحصال و فرنگی مراعات سے حاصل کردہ اپنے مفادات کا بنام اسلام مکمل تحفظ کر سکے۔

اس صورت حال نے مظلوم و ستم زدہ عوام میں مایوسی و محرومی کے شدید احساسات پیدا کئے اور رفتہ رفتہ وہ اس امر پر مجبور ہو گئے کہ اس پورے نظام کے خلاف سراپا احتجاج بن کر کھڑے ہو جائیں اور گذشتہ پچاس سال سے روس سے چین تک اشتراکیت کے نام سے سامراجیت کے خلاف جس کامیاب ردعمل کا ظہور ہوا ہے۔ اسے ہی اپنے اس درد کا درماں سمجھتے ہیں۔

اس طرح ایک طرف ملک کی ۹۹ فیصد آبادی اپنی محرومیوں اور مایوسیوں سے نالاں ہو کر اشتراکیت کی طرف نظریں اٹھائے ہوئی تھی اور دوسری طرف ایک فیصد آبادی اپنے معاشرتی، سیاسی، اقتصادی و معاشی تفوق کو برقرار و محفوظ رکھنے کے لئے ہر طرح کے حربے و انتظامات استعمال کرنے پر اتر آئی تھی حتیٰ کہ اس نے ملک میں ایک طویل فوجی آمریت کے قیام کا راستہ ہموار کیا۔ ملک کو امریکہ کی اقتصادی و دفاعی بالادستی میں دے دیا اور ایک جابر و سخت گیر انتظامیہ کے ذریعہ عوام کی فریادوں کو دبائے رکھنے کا انتظام مسلط کر دیا۔

تاآنکہ حالات اس نہج پہ آ گئے کہ یا تو ملک پر فوجی آمریت قائم رہے گی یا پھر عوام کو برطانوی طرز کا جمہوری سیاسی نظام اور امریکی طرز کا اقتصادی معیشتی نظام قبول کر کے بالواسطہ اینگلو امریکی بلاک کے ساتھ نتھی رہنا پڑے گا اور اسی کو اسلامی نظام کا نام دینا ہوگا۔

اس طرح پاکستان کے غریب عوام اور ۹۹ فیصد آبادی کو دو طرفہ حصار میں لے کر مجبور و بے بس بنا دینے کی کوشش جاری رکھی گئی۔

اسلام کے نام سے انہیں جو کچھ دیا جا رہا تھا وہ برطانیہ کا سیاسی جمہوری نظام تھا۔ وہ اگر اسے نہیں قبول کرتے ہیں تو پھر اسلام اور پاکستان کے تحفظ کے نام فوجی آمریت کے آگے سر جھکانا پڑے گا۔

اس دو طرفہ حصار کو توڑنے کی پھر ایک ہی راہ عوام کو دکھائی دے رہی تھی کہ وہ اشتراکیت کے آغوش میں پناہ لیں۔ ۱۹۶۹ء کے اوائل تک ملک وملت کے سامنے یہ ہی تین راہیں تھیں۔

(۱) یا مغربی جمہوریت و امریکی معیشت بنام اسلام

(۲) یا فوجی و شخصی آمریت بنام تحفظ پاکستان۔

(۳) یا پھر ان دونوں صورتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے روس و چین کی "اشتراکیت"۔

اور یہ تینوں راہیں انجام کار کفر کی منزل تک لے جانے والی تھیں۔ جن میں سے کسی ایک کو انگیز کرنے کے لئے پاکستان کے مسلمان عوام مجبور کر دیئے گئے تھے اور مجبور کئے جا رہے تھے۔

ظلمتوں اور تاریکیوں کے اس بے پناہ ہجوم و دباؤ میں جمعیۃ علماء اسلام کی وہ تاریخی کانفرنس روشنی کی ایک کرن بن کر نمودار ہوئی جو مئی ۱۹۶۹ء کے اوائل میں لاہور میں منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس نے پہلی مرتبہ واضح طور پر یہ پکار بلند کی کہ اسلام کے نام پر قائم کئے جانے والے اس ملک پاکستان میں نہ تو

(۱) مغربی جمہوریت وامریکی معیشت بنام اسلام قائم ہونے دی جائے گی۔

(۲) شخصی آمریت "بنام تحفظ پاکستان" ملک پر مسلط رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔

(۳) اور نہ اشتراکیت کو یہ موقعہ دیا جائے گا کہ وہ اقتصادی و سیاسی آمریت سے نجات دلانے کی مدعی بن کر پاکستان کے در و بست پر قابض ہو جائے۔

بلکہ

کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر مبنی خالص اسلامی نظام کو اس ملک میں نافذ و رائج کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی جائے گی۔

اور درحقیقت یہ بازی لگا دی گئی۔ جسے ناکام بنانے کے لئے ایوبی آمریت اور نام نہاد حزب اختلاف نے گول میز کانفرنس کے انعقاد تک ملی بھگت سے ہزار کھیل کھیل ڈالے۔

لیکن عین گول میز کانفرنس میں جمعیۃ علماء اسلام کے قائد جناب مفتی محمود صاحب نے مسلمان کی تعریف کے تعین اور ۲۲ متفقہ اسلامی اصول کے نفاذ کے مطالبہ کو پیش کر کے ملی بھگت کے اس کھیل کو ناکام بنا کر رکھ دیا۔

اس کے بعد ملک میں مغربی جمہوریت، شخصی آمریت اور اشتراکیت کے دعویوں کے مقابلہ میں حقیقی اسلام کا دعویٰ بھی ابھر کر سامنے آ گیا۔

لیکن چونکہ مغربی جمہوریت کے حامی اسلام کا لیبل لگا کر مغربی جمہوریت اور امریکی معیشت کے خدوخال پیش کر رہے تھے اور اشتراکیت کے مدعی مزدوروں اور کسانوں کو اقتصادی استحصال سے نجات کا مژدہ، اشتراکی اصولوں کو اختیار کر کے ہی بتا رہے تھے: اور پھر دونوں یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے تھے کہ اسلام کا اپنا کوئی مستقل و جداگانہ سیاسی و معاشی نظام نہیں ہے حتیٰ کہ مودودی صاحب تک نے یہ کہہ دیا کہ

"اسلام نے یقیناً ایک معاشی نظام تجویز کیا ہے، اس کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ ایک مفصل معاشی نظام اس نے ہر زمانہ کے لئے بنا کر رکھ دیا ہے، جس میں معاشی زندگی کے متعلق تمام تفصیلات طے کر دی ہیں، بلکہ دراصل اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے ہمیں ایسے بنیادی اصول دیئے ہیں جن کی بنا پر ہم ہر زمانے کے لئے ایک معاشی نظام خود بنا سکتے ہیں"۔

(اسلامی نظام معیشت کے اصول و مقاصد کتابچہ از مودودی صاحب)

ان حالات میں نہایت ضروری تھا کہ اسلامی نظام کا ایک مکمل خاکہ عوام کے سامنے آ جائے۔ اور اس پروپیگنڈہ و تاثر کا ازالہ کر دیا جائے کہ سیاسی و اقتصادی تبدیلیوں کے لئے مغربی جمہوریت یا اشتراکیت اختیار کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔

حالات کے اس پس منظر اور تقاضوں کے تحت جمعیۃ علماء اسلام نے اپنا منشور مرتب کر کے پیش کیا۔

اور الحمدللہ ملک میں اس کی زبردست پذیرائی ہوئی اور پذیرائی کی جا رہی ہے۔ چنانچہ جمعیۃ کے منشور کے ذریعہ

ملک کی سیاست میں ان ۲۲ اسلامی نکات کی پھر گونج برپا ہو گئی، جنہیں گذشتہ ۱۸ سال سے سب ہی اسلام کی مدعی جماعتوں نے سرد خانہ میں ڈال دیا تھا حتیٰ کہ گول میز کانفرنس میں جب مفتی محمود صاحب نے ان ۲۲ نکات کو پیش کیا تو مودودی صاحب، چوہدری محمد علی صاحب اور نصر اللہ خاں صاحب سمیت سب ہی اسلام کے دعویداروں نے چپ سادھے رکھی۔

۲۲ اسلامی نکات سے ملک میں سیاسی حاکمیت کی جو عمارت تعمیر ہوگی۔ وہ یقیناً برطانوی امریکی جمہوریت

(باقی صفحہ ۹ پر)

انڈونیشیا عیسائیت کی لپیٹ میں

دنیائے اسلام عبرت اور نصیحت حاصل کرے

انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر عبدالرحیم سوکارنو کے زوال کے بعد یہ مسلم ریاست عیسائیت کی زد میں آ گئی ہے۔ اس کا انکشاف موتمر عالم اسلامی کی سروے رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مختلف اسلامی ممالک میں انقلابات کی جو لہریں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس کا پس منظر کیا ہے اور کن مقاصد کی تکمیل کے لئے یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔

سروے رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ عیسائیوں نے بیس سال میں جاوا اور پچاس سال میں باقی انڈونیشیا کی آبادی کو مسیحیت کا حلقہ بگوش بنانے کے لئے نہایت جامع قسم کا پروگرام تیار کر رکھا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۶۱ء میں سرا بیا (جاوا) میں منعقد ہونے والی مسیحی کانفرنس میں اس منصوبے پر غور کیا گیا۔ کانفرنس میں بحث کے دوران فلپائن کی مثال پیش کی گئی۔ جہاں کسی زمانے میں مسلمانوں کی غالب اکثریت تھی۔ مگر آج وہاں کے مسلمان اقلیت میں ہیں۔ رپورٹ کے مطابق عیسائی مشنری یہ کہہ کر یورپ اور امریکہ سے امداد حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ انڈونیشیا قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال ہے۔ جسے ابھی کام میں نہیں لایا گیا۔ چنانچہ اس ملک کو عیسائی بنانے سے مغربی دنیا کو فائدہ پہنچے گا۔

رپورٹ کے مطابق انڈونیشیا میں عیسائی مشنریوں کو خاص طور پر ۱۹۶۵ء سے برابر مادی امداد مل رہی ہے ملک کے اندرونی حصوں میں ابتر معاشی حالات سے فائدہ اٹھا کر عیسائیوں نے مقدس جنگ شروع کر دی ہے۔ جس میں خوراک، کپڑوں، دواؤں اور روزگار کی سہولتوں کو بطور ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ مشنریوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ۱۹۶۷ء میں منظر عام پر آئیں۔ جبکہ امریکی جریدہ "ٹائم" نے انڈونیشیا میں لوگوں کو عیسائی بنانے کی مہم کی زبردست کامیابی کے متعلق خبریں شائع کیں۔ "ٹائم" نے اعتراف کیا کہ یہ کامیابی زیادہ تر اُن علاقوں میں حاصل ہوئی ہے۔ جہاں کمیونسٹوں کا زبردست اثر و رسوخ ہوا کرتا ہے۔ اس سال کے شروع میں ایک انڈونیشی اخبار "انگاتن بارو" ذیلی نسل ہے نے سنگاپور میں منعقد ہونے والی ریجنل کرسچین کانفرنس کے بارے میں ایک خبر شائع کی جس کے مطابق مشنری تنظیم نے یہ دعویٰ کیا کہ ۲۵ لاکھ انڈونیشی مسلمانوں کو عیسائی بنایا جا چکا ہے اور مزید ۲۵ لاکھ مسلمانوں کو عیسائیت قبول کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے ممکن ہے اس خبر میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا مقصد یورپ اور امریکہ کی مشنری تنظیموں سے مزید امداد حاصل کرنا ہو۔ تاہم انڈونیشیا کے سرکاری حلقوں نے آج تک اس خبر کی تردید نہیں کی۔

انڈونیشیا میں مشنریوں کی مہم میں بیرونی امداد کے بعض واقعات بیان کرتے ہوئے مسلم ورلڈ نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ایک عالمی عیسائی تنظیم کے نمائندہ برائے ایشیا (مقیم ہانگ کانگ) نے اس سال فروری میں انڈونیشیا کے مختلف مقامات پر ساٹھ لاکھ ڈالر کی لاگت سے چھ ہائی سکول قائم کئے اور ان کے لئے چوبیس لاکھ ڈالر سالانہ امداد پیش کش کی۔ اس تنظیم کا صدر مقام امریکہ میں ہے۔ امریکہ کی ایک مشنری فضائی کمپنی کے نمائندہ مسٹر وارنگٹن نے بورنیو کے لئے نئی سروس جاری کرنے کی غرض سے وہاں کے صوبائی حکام کے ساتھ صلاح مشورہ کیا۔ اس سروس سے مشنری ملازمین اور عام لوگوں کو بھی سفر کرنے کی اجازت ہوگی۔ بلجیم کی مشنری یونیورسٹی (واقع لوئیفن) میں انڈونیشی طلباء کو سالانہ وظائف دیئے جاتے ہیں۔ جرمن مشنریوں نے سماٹرا کے مغربی ساحل کے قریب واقع جزیرہ نیاس میں ایک مکمل ہسپتال کا عطیہ دیا ہے۔ یہ اور اس جیسے دوسرے سینکڑوں مشنری ہسپتال سرگرمیوں کے مرکز بنتے جا رہے ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پوپ نے ۱۹۶۷ء میں ایک انڈونیشی دار مجوونو کو اپنا کارڈینل مقرر کر دیا — یہ صاحب وسطی جاوا کے ایک مسلم گھرانے میں پیدا ہوئے تھے لیکن ان کی پرورش ایک کیتھولک پادری نے کی تھی۔ وہ جنرل سوہارتو کے آبائی گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انڈونیشیا میں گرجا گھروں کی ایک کونسل بھی موجود ہے۔ جس کے سربراہ انڈونیشی فوج کے ایک ریٹائرڈ کمانڈر انچیف لیفٹننٹ جنرل ڈاکٹر ٹی بی سمالوپانگ ہیں۔ ملک کے دو بااثر اخبارات کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کی ملکیت ہیں۔ ملکی کابینہ کے بعض اہم شعبوں کے وزیر عیسائی ہیں۔ جن میں وزیر سماجی بہبود، وزیر مواصلات اور وزیر صحت شامل ہیں۔ ان کے علاوہ فوج کے کمانڈر انچیف جنرل پنگا بین گورنر سنٹرل بنک ڈاکٹر ریڈینس پرادیرا بعض صوبائی گورنر اور بعض علاقائی کمانڈر بھی عیسائی ہیں۔ کابینہ میں امور مذہبیہ کی ایک وزارت موجود ہے جس کے سربراہ نہضۃ العلماء پارٹی کے لیڈر کے۔ ایم دہلان ہیں۔ ان کے ماتحت مسلمانوں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں اور جزیرہ بالی کے ہندوؤں کے معاملات کے لئے چار ڈائریکٹر جنرل مقرر ہیں۔ اسلامی امور کے ڈائریکٹوریٹ میں جو سب سے بڑا ہے تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار ملازمین (بشمول دینی اساتذہ) کام کرتے ہیں۔ اور اس کے تحت دینی تعلیم کے ۹۱۳۱ چھوٹے بڑے ادارے چل رہے ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ وزارت امور مذہبیہ عملے کے اعتبار سے دوسری سب سے بڑی وزارت ہے۔ اس وزارت کی کارگزاری اور عوام میں بعض تنظیموں کے کام کے باوجود عیسائی مشنری اپنا اثر و نفوذ پیدا کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ وہ نہایت منظم ہیں، اور ان کو بیرونی حکومتوں اور تنظیموں کی امداد حاصل ہے۔ (بشکریہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور)

انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کریں

تمام ماتحت جماعتوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ کی انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کریں۔ کہیں کسی کا نام درج ہونے سے نہ رہ گیا ہو۔

(دفتر صوبائی جمعیۃ)

بقیہ ـــــ اداریہ

اور روسی و چینی اشتراکیت سے بالکل جدا، اسلامی شورائیت پر مبنی ہوگی۔

اور یہ مقصد صرف اسی طرح حاصل ہو سکے گا کہ یہ ۲۲ نکات من و عن ملکی دستور کا اہم و بنیادی جزبن جائیں۔

اگر یہ نکات اپنی جداگانہ حیثیت کے ساتھ قائم رہتے ہیں تو ملک کا سیاسی ڈھانچہ اسلام میں تبدیل کر سکتے ہیں لیکن اگر انہیں دوسری دفعات میں ضم کیا جاتا ہے تو یہاں کی حقیقت کو بے اثر کرنے کی کوشش ہوگی۔ اور مسلمانوں کو فریب دینے کا حربہ سمجھا جائے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے منشور نے نظام حکومت کو نظام شرعی میں تبدیل کرنے کی واضح تجاویز کے ساتھ تعلیم، صحت، رہائش، معاش، مالیات و اقتصادیات، تجارت، سرمایہ، زرمبادلہ، صنعت، زراعت، عدلیہ انتظامیہ، نشر و اشاعت، اوقاف، اقلیتیں، خارجہ پالیسی دفاع وغیرہ مسائل پر مستقل دفعات کے ذریعہ ایک مفصل اسلامی نظام کا خاکہ پیش کر دیا ہے۔

اور ایک اسلامی مملکت کے دائرے میں آنے والے ایمان سے لے کر جہاد تک کے تمام امور کا احاطہ کر لیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ملک میں سیاسی نزاع کی سب سے بڑی بنیاد جس نے پورے قومی اخلاق کو تباہ کر ڈالا ہے اور ملک میں شدید سیاسی بحران پیدا کئے ہیں۔ یعنی "انتخاب" کا معاملہ جو آج بھی شخصی اور طبقاتی کے اختلاف کے ساتھ موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ اس کے لئے "جماعتی طریق انتخاب" کا فارمولا اپنے منشور میں پیش کر کے نصف سے زیادہ سیاسی بدعنوانیوں اور سیاسی بحرانوں کے خطرات کی پیش بندی کی راہ سجھا دی ہے۔

جماعتی طریق انتخاب اگر رائج کر دیا جاتا ہے تو ملک ہر قسم کے نظریاتی تصادم، فرقہ دارانہ نزاع، برادریوں کے تعصبات، سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ دباؤ، شخصی گروہی اثرات اور متعدد بدعنوانیوں سے نجات حاصل کرے گا اگر رائے دہندگان کے سامنے افراد و اشخاص نہ ہوں۔ برادریاں اور گروہ بندیاں نہ ہوں۔ صرف جماعتوں کے منشور و پروگرام ہوں تو ان کے لئے یہ فیصلہ کرنا چنداں مشکل نہیں رہے گا۔ کس جماعت کے منشور و پروگرام میں صحیح اور مکمل اسلام ہے، کون سی جماعت غریب عوام، کسانوں، مزدوروں اور کم آمدنی رکھنے والے لوگوں کی محرومیوں کو دور کر سکتی ہے اور کس جماعت کا نقطہ نظر مسلمان ملکوں کو باہم متحد کرنے اور یہودیت، سامراجیت اور ہندو بھارت کے خطرات سے محفوظ رکھنے کا ہے

غرضیکہ جماعتی طریق انتخاب کے ذریعہ ملک کو حال و مستقبل کے بے شمار سیاسی بحرانوں اور خطرات سے نجات دلائی جا سکتی ہے اور عوام کو اپنی صوابدید کے مطابق صحیح فیصلہ کرنے کا موقعہ مہیا کیا جا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں جمعیۃ کے اس منشور میں پہلی مرتبہ مسلمان محکوم علاقوں کشمیر و فلسطین وغیرہ کو غیروں کی محکومیت سے نجات دلانے کے پروگرام کے ساتھ اشتراکی ملکوں روس و چین میں واقع مسلم اکثریت کے علاقوں کے مسلمانوں کی آزاد مملکتیں قائم کرنے کی جدوجہد جاری کرنے کی شق خارجہ پالیسی کی دفعات میں شامل کی گئی ہے۔ جبکہ اشتراکیت کی مخالفت کے بلند بانگ مدعی اپنے ملک میں اپنی ہی ملت کے خلاف اشتراکیت کا الزام عائد کر کے تصادم کا محاذ تو قائم کر رہے ہیں۔ لیکن کسی کو اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ روس و چین کے جن مسلم اکثریت کے علاقوں میں اشتراکیت کے مظالم کی وہ نشاندہی کرتے رہتے ہیں، ان کی آزادی کا بھی اہتمام کریں اور اپنے منشوروں ہی میں ذکر کریں۔ یہ توفیق بھی الحمدللہ جمعیۃ کو ہی ہوئی ہے۔ باوجودیکہ یہ عناصر آئے دن اسے اشتراکیت کی حمایت کا طعنہ دیتے رہتے ہیں

بہرحال جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے منشور کے ذریعہ ملک کی سیاست کو اسلامی خطوط پر تعمیر کرنے کا واضح راستہ تجویز کر دیا ہے۔ اور اب یہ اسلام کے شیدائیوں مسلمانوں کے بہی خواہوں، غریب عوام، کسانوں، مزدوروں اور کم آمدنی والے لوگوں کے ہمدردوں، ملک کے محبوں اور ظلم و بدعنوانی کے خاتمہ کے خواہاں افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ سب مل کر جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کو کامیاب بنائیں اور جمعیۃ کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کریں۔

جمعیۃ کا منشور اس ملک میں اسلام کی بالادستی قائم کرنے کا ایک اہم موقعہ مہیا کر رہا ہے۔ اور ملت کو کسی نظریاتی و داخلی کشمکش میں مبتلا کئے بغیر اسلامی نظام کے قیام کی راہ ہموار کر دینے والا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مضبوطی کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف اپنا دست تعاون بڑھا دے۔ اور اس ہنگامہ خیز سیاسی معرکہ آرائی کے موقعہ پر جمعیۃ کی پیش کردہ راہ حق و صواب پر استقامت کے ساتھ گامزن ہو جائے۔ موجودہ حالات اسلام کی طرف سے عائد ذمہ داریوں کا یہ سب سے بڑا تقاضا ہے

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

(احمد حسین کمال)

مزدور لیڈر گجا خاں کا بیان

کوئٹہ ۔ ممتاز سواتی لیڈر نیشنل مائن ورکرز یونین کے صدر ڈسٹرکٹ جرگہ ممبر گجا خاں یوسف زئی نے پاکستانی عوام سے درخواست کی ہے کہ مملکت اسلامیہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ جس کے لئے لاکھوں مسلمانوں نے قربانی دی تھی تاکہ ایسا ملک حاصل کیا جائے۔ جس میں قرآن و سنت کی حکومت ہوگی۔ مگر افسوس کا مقام ہے۔ آج تک اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکا۔ حالانکہ تمام مکتبہ فکر کے علماء نے اسلامی نظام کی حمایت کی ہے اور آج کچھ لوگ پاکستان میں سوشلزم اور کچھ لوگ مغربی جمہوریت ۱۹۵۶ کے آئین کو قرآن و سنت کے مقابلے میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ میں پاکستانی قوم کو آگاہ کرتا ہوں کہ ہماری غربوں سے تعداد بہت کم ہے۔ یہ نہ ہو کہ ہم اسلام چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جائے۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو دستور بنانے کا موقع دیا ہے۔ اب ہم کو اسلامی دستور بنانے کی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنے گھروں اور ملک کو مکمل اسلامی بنائیں۔ ہم دستور اسلامی کے سلسلے میں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی حضرت مولانا مفتی محمود احمد۔ مجاہد الملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا سید گل بادشاہ۔ پیر محسن الدین۔ مولانا عبیداللہ انور، مولانا عبدالغفور اور دیگر اکابرین جمعیۃ علماء اسلام کو مکمل حمایت کا یقین دلاتے ہیں۔

آخر میں میں اعلیٰ حکام کی توجہ کوئٹہ کے چکلہ (المعروف بازار حسن) کے مبینہ واقعات کی طرف دلاتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ گرفتار شدگان مزدوروں کو رہا کریں کیونکہ ان افراد کو بے گناہ پکڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مزدور سادہ ہیں۔ دیگر مزدوروں کی گرفتاری سے یہ تاثر لیں گے کہ حکومت عصمت فروشی اور زناکاری کی سرپرستی کر رہی ہے۔

انہوں نے حکام سے اپیل کی ہے کہ وہ گرفتار شدگان مزدوروں کو جلد از جلد رہا کریں۔ کیونکہ ان مزدوروں کی گرفتاری سے دوسرے ہزارہا مزدور جن کی تعداد ۳۰ ہزار ہے میں بے چینی پھیلے گی۔

(صدر نیشنل مائن ورکرز یونین ڈسٹرکٹ جرگہ ممبر گجا خاں یوسف زئی)

پنجاب یونیورسٹی پر جماعتِ مودودی کی یلغار

مودودی کے ایجنٹ اُستاد طلباء کو گمراہ کر رہے ہیں

(رانا مختار احمد)

یکم جنوری کو ملک میں سیاسی سرگرمیوں کی ابتدا کے ساتھ ہی جمعیت علمائے اسلام کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے عوام کی توجہ اس اہم فتنہ کی طرف دلائی جو جامعہ پنجاب میں مودودی صاحب کے ایجنٹ استادوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ یہ استاد جن میں شعبہ اسلامیات کے خالد علوی انگریزی کے اسمٰعیل بھٹی اور اورنٹیل کالج کے یحییٰ صاحب پیش پیش ہیں۔ یونیورسٹی میں بڑی سرگرمی کے ساتھ افکار مودودی کے پرچار میں مصروف ہیں۔ جماعتِ مودودی کی تکنیک پر عمل کرتے ہوئے یہ لوگ بڑی ڈھٹائی کے ساتھ مودودی صاحب کے غیر اسلامی خیالات پھیلانے کے لئے اسلام کا متبرک نام اور مسجد کا متبرک مقام تک استعمال کرنے سے نہیں چوکتے۔

اسمٰعیل بھٹی صاحب جو اولڈ کیمپس میں پڑھاتے ہیں۔ اپنے سکوٹر پر ہر روز نیو کیمپس کے ہاسٹلوں میں آکر نہ صرف طلبار کو گمراہ کرتے ہیں، بلکہ یونیورسٹی کے انتخابات میں مودودی جمعیت طلبا کی انتخابی مہم بھی چلاتے ہیں۔ خالد علوی صاحب جمعہ کی نماز کے لئے اولڈ کیمپس سے شعبۂ امور طلبا کی کار میں نیو کیمپس آتے ہیں۔ اور جمعہ کے خطبہ میں مودودی صاحب کے خیالات کا پرچار کرتے ہیں۔ اور انہیں نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں خالد علوی صاحب جماعتی اساتذہ کی تنظیم اساتذہ پاکستان کے نائب صدر بھی ہیں۔ اور پی ڈی پی اور جماعت مودودی کے ان اجلاس میں جو طلبار کے پردوں میں کئے جاتے ہیں جا کر تقاریر بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے ۴ر جنوری کو شیخوپورہ میں ایک ایسے جلسے سے خطاب کیا ہے۔ جس میں تقریر کرتے والے دیگر افراد میں رانا نذر الرحمان، خواجہ رفیق اور ملک اسلم حیات ایسے متنازعہ فیہ سیاسی لیڈر شامل تھے انہوں نے اس جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا ملک میں طلباء پر اسلامی نظام نافذ کرانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ علوی صاحب "اسلامی نظام" سے کیا مراد لیتے ہیں۔ یہ ان کے اور مودودی صاحب کے تعلقات سے بالکل واضح ہے۔ علوی صاحب نے حال ہی میں یونیورسٹی میں طلباء کی یونین کے انتخابات کے سلسلے میں جو سرگرمی دکھائی ہے، اس کا ثبوت شعبہ اسلامیات میں سیاستدان طالب علم حفیظ ادریس ناظم مودودی جمعیت طلبا کا داخلہ ہے۔ ادریس صاحب فارسی کا ایم اے کر چکے ہیں۔

یونیورسٹی میں مودودی کے گماشتوں کی ریشہ دوانیوں کی داستان طویل ہے۔ ابھی گذشتہ دنوں یونیورسٹی کی جامعہ مسجد کے سنگِ بنیاد رکھے جانے پر مودودی صاحب بھی موجود تھے

> ### جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ حضرات کیلئے
>
> جمیعۃ علماء اسلام اس ملک میں کتاب وسنت پر مبنی خالص اسلامی نظام حیات کا نفاذ چاہتی ہے۔ یہاں کے غریب عوام کسانوں، مزدوروں کو جو مسائل درپیش ہیں، ان کو اسلام کی روشنی میں حل کیا جائے گا۔
>
> الحمدللہ جمیعۃ علماء اسلام نے جو اسلامی منشور مرتب کر کے قوم کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس کی علماء کرام، محنت کش، دانشور اور دیگر عوامی حلقوں میں تائید کی گئی ہے۔ اس لئے اب ضرورت ہے کہ جمعیۃ کے مؤقف اور پروگرام کو کھل کر پیش کیا جائے۔ چونکہ جمعیۃ کے پیش نظر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا ایک مثبت کام ہے۔ اس لئے جماعت سے وابستہ جملہ حضرات پوری تندہی سے اس کام میں کوشاں رہیں اور دیگر سیاسی جماعتوں کے افراد یا لیڈروں پر تنقید سے اجتناب کریں۔
>
> (از غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

سیاستدانوں میں وہ واحد انسان تھے جنہیں اس تقریب پر بلا کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ ان کا اور مسجد کا نعوذ باللہ کوئی خاص تعلق ہے۔ اس خاص مہربانی کی وجہ یہ تھی کہ جناب خالد علوی صاحب استقبالیہ کمیٹی کے رکن تھے۔ اور اپنے گرو کو انہوں نے ہی دعوت دی تھی۔

یونیورسٹی کے نام نہاد "اسلام پسندوں" کی سرگرمیاں اور ان کے کردار کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا مناسب ہے کہ

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

اس مودودی گروہ کی طاقتیں عموماً شعبۂ جغرافیہ میں ڈاکٹر مس مریم الٰہی کے کمرے میں ہوتی ہیں جنہوں نے مودودی صاحب کے ہاتھ پر بیعت حال ہی میں کی ہے، یہ خاتون کہنے کو تو "اسلام پسند" ضرور ہیں، لیکن حقیقتاً اسلام سے انہیں اتنا ہی واسطہ ہے جتنا مودودی صاحب کا ——— اگر کوئی شخص انہیں شام ڈھلے یونیورسٹی کے ایک اور "اسلام پسند" میر محمد وارث کے ہمراہ کار میں بے پردہ کار چلاتے ہوئے دیکھے تو اسے مشکل ہی سے یقین آئے گا کہ یہ غیر شادی شدہ، تنہا ملکِ انگریز جا کر تعلیم حاصل کرنے والی خاتون جو مردوں کی محفلوں میں ستار بجانے سے بھی نہیں چوکتیں "اسلام" کا نعرہ لگاتی ہیں۔ واللہ مودودی صاحب نے کیا کیا اسلام پسند تلاش کئے ہیں۔ ایک اور بڑے اسلام پسند میر وارث کا محبوب مشغلہ پنجابی کی مشہور ایکٹرس فردوس کی ہر فلم دیکھنا اس کے جسم کے مختلف زاویوں پر رائے کا اظہار کرنا اور وہی وہانوی کے وہ ناول پڑھنا ہے جن پر حکومت کی طرف سے پابندی ہے۔

انگریزی کے استاد اسمٰعیل بھٹی صاحب کا مودودی صاحب سے کتنا گہرا ربط ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے حال ہی ترکی کے ایک طالب علم مصطفےٰ اسین کو جو بدنام زمانہ اخوان المسلمین سے تعلق رکھتا ہے مودودی صاحب سے دو سو روپیہ ماہوار وظیفہ دلوایا ہے۔

یونیورسٹی کے ان نام نہاد اسلام پسندوں کے کردار تحریر کرنے کے لئے کئی سو صفحات درکار ہیں۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان افراد کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ چنانچہ مسجد کے سنگِ بنیاد رکھے جانے والی تقریب پر جب دیگر روزہ دار نماز پڑھنے میں مصروف تھے۔ اس وقت میر وارث، اسمٰعیل بھٹی اور دیگر نام کے مسلمان مودودی صاحب کے ہاتھوں کو بوسے دینے کے بعد افطاری کی پلیٹوں پر ہاتھ صاف کرتے رہے۔

غرض مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان "اسلام پسندوں" نے یونیورسٹی اور حکومت کے تمام قواعد کو پس پشت ڈال کر مودودیت کے پرچار کے لئے ہر حربہ استعمال کرنا شروع کیا ہوا

مراسلات — آپ کا صفحہ

حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی کی خدمت میں

جماعت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ اور ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور کے مدیر مسئول حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی بڑی متنوع طبیعت اور مناظرانہ ذہن کے مالک بزرگ ہیں۔ اور آج کل جناب مودودی صاحب کے دفاع کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ خیر یہ حق تو ان سے کوئی نہیں چھین سکتا کہ دیوبندی، اہلحدیث اور بریلوی مکاتب فکر کے سربرآوردہ علماء کرام کے مقابلہ میں مودودی صاحب کو اگر وہ حق وصواب پر سمجھتے ہیں تو ان کا پورا طرح دفاع کریں۔ لیکن ہم اتنی گذارش ضرور کریں گے کہ اس سلسلہ میں انہیں امت مسلمہ کی نمائندگی کا لیبل چسپاں کر لینے کا حق نہیں پہنچتا۔ مثلاً ۹ جنوری ۱۹۷۰ء کے تنظیم اہلحدیث میں مودودی جماعت کے منشور کی یہ شق انہوں نے پیش کی ہے کہ:۔

"جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہیں اور اس کی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں انہیں غیر مسلم قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ ان کو مسلمان تسلیم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ پاکستان کے مسلمان غیر مسلم اکثریت ہیں"۔

اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ملک میں یہ ایک سیاسی جماعت ہے جس نے اپنے منشور میں مسلمانوں کے ایک دیرینہ اور جائز مطالبہ کی طرف توجہ دی جائے"۔

ہمیں جناب روپڑی صاحب سے یہ شکایت بھی نہیں ہے کہ مودودی منشور سے تین ماہ قبل شائع ہونے والا جمعیۃ علماء اسلام کا اسلامی منشور ان کے دفتر میں موجود ہوتے ہوئے بھی ان کی نظر سے اوجھل کیوں رہا؟ یا اس منشور میں مسلمان کی قانونی تعریف اور منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی شق بھان کی نگاہ کیوں نہ پڑی؟ ہم صرف اتنی بات پوچھنا چاہتے ہیں کہ روپڑی صاحب! خدا کے لئے دل پر ہاتھ رکھ کر فرمائیے۔ کیا آپ مودودی منشور کی اس مندرجہ بالا شق کو واقعی مسلمانوں کا مطالبہ سمجھتے ہیں؟ کیا غیر مسلم قرار دینے کے لئے مدعی نبوت پر ایمان لانے اور نہ ماننے والوں کو کافر قرار دینے کی دو شرطوں کو آپ کے ہاں بھی قبولیت کا شرف حاصل ہے؟

اگر خدانخواستہ واقعی ایسا ہی ہے تو ازراہ کرم یہ فرمائیے کہ (۱) مدعی نبوت کو مجدد یا مسلمان سمجھنے والوں (۲) مدعی نبوت پر ایمان لا کر نہ ماننے والوں کو کافر قرار نہ دینے والوں (۳) حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنے والوں (۴) انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی توہین کرنے والوں (۵) حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حجت تسلیم نہ کرنے والوں (۶) اور کسی بھی اجماعی عقیدہ سے انحراف کرنے والوں کے بارہ میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟

کیا فرماتے ہیں حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی اور ان کے ہمنوا بیچ اس مسئلہ کے؟ بینوا توجروا

(زاہد الراشدی گوجرانوالہ)

اسلام کی نئی تعبیر

امیر جماعت مودودیہ مغربی پاکستان میاں محمد طفیل کی "میمن برادری" کی تقریر کا متن اخبار "حریت" مورخہ جنوری نظر سے گذرا۔ بعد از مطالعہ دل سے ایک سرد آہ نکلی اور زبان پہ یہ شعر آیا ؎

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میاں محمد طفیل نے ان بادیہ نشین بے مثال ہستیوں پر جس دیدہ دلیری سے آوازہ کسا ہے۔ اس میں ان کو ذرا بھر بھی شرم محسوس نہ ہوئی میاں صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان چٹائی پر سونے والے مسلمانوں نے "قیصر و کسریٰ" کی شان و شوکت کو اپنی ٹھوکروں سے پاش پاش کر کے ان کے نخوت و غرور کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ اور زمانہ کو مساوات کا ایک ایسا اچھوتا درس دیا کہ جس پہ آج بھی مسلمانوں کو بجا ناز ہے۔ اور اقوام عالم کے لئے سبق آموز لائحہ عمل! یہ ہے انسانیت پر ان بادیہ نشینوں کا احسان عظیم۔

تاریخ شاہد ہے کہ "بیت المقدس" شہر کی چابی سے رہے عیسائیوں کا اسقف اعظم (بڑا پادری) ایک اونٹ سوار عظیم شخصیت کو چابی پیش کرنے کے لئے چشم براہ تھا۔ مگر جب یہ عظیم انسان نمودار ہوتا ہے تو اس شان سے کہ خود تو اونٹ کی نکیل تھامے ہوئے ہے اور دوسرا انسان اونٹ پر سوار ہے۔ اللہ اللہ! یہی کردار تو اسلام کا سرمایہ حیات ہے اور اغیار کے لئے مشعل راہ .....

میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ اسلامی نظام اونٹوں کی سواری، چٹائی پر سونے اور جھونپڑیوں میں رہنے کا نام نہیں درا صل یہ تقریر تو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ نے یہ تقریر غریب میمن برادری میں نہیں بلکہ امیر میمن سوسائٹی میں کی ہوگی۔ اس لئے کہ تقریر ہذا کا ہر ہر لفظ سرمایہ دارانہ ذہنیت کا آئینہ دار ہے۔ یقیناً سرمایہ دار ایسی تقریر کو گوارا کر سکتے ہیں۔ یا یہ کہ آپ نے سامراجی قوتوں کی داد خواہی کے لئے یہ فرض ادا کیا ہو۔

ہاں تو جناب! اگر سادگی، نیکی اور شرافت میں اسلام کا نظام نہیں۔ تو پھر ہوائی جہاز۔ صوفہ پر سونے اور بنگلوں میں رہنے کا نام تو اسلامی نظام ہے۔

بجا فرمایا! "ماڈرن نظام اسلام" کی جانب آپ نے برموقع اشارہ فرما دیا۔ مگر ہمارے آقا و پیشوا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل فرما دیا تھا کہ اسلام کو غریبوں میں پاؤ گے۔ اللہ کا شکر ہے۔ آپ کے امیرانہ بیان سے ہادی برحق کی تائید پھر ہوئی۔

پھر فرمایا ہے کہ اسلام کو یک لخت اور اچانک نافذ کرنے کی بجائے اسلام کو بتدریج رائج کیا جائے گا خری سینوں۔ یہودیو۔ جاگیردارو اور سرمایہ دارو اچھلو کودو اور خوشی سے بغلیں بجاؤ۔ اس لئے کہ جماعت اسلامی کے دعویدار بھی قطعی طور پر تمہارے ڈھب پر آ چکے ہیں۔ (غلام محمد صابری قلعہ ...)

جمعیۃ طلباء اسلام پشاور کا انتخاب

جمعیۃ طلباء اسلام پشاور کا انتخابی اجلاس زیر صدارت جناب رؤف نیاز منعقد ہوا۔ جناب نجم الدین اظہر او رصدر اجلاس نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا:۔

صدر سید محمد شاہ زراعتی کالج سال چہارم نائب صدر رؤف نیاز سال چہارم۔ جنرل سیکرٹری محمد اقبال سال سوم سیکرٹری محمد نواز انجینئرنگ کالج سال دوم خزانچی عبدالرحیم زراعتی کالج سال پنجم۔ ناظم نشر و اشاعت غلام محمد زراعتی کالج سال دوم

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جدوجہد ——— اور مودودی صاحب

مسلسل ——— ٥ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب حصاری (رحیم یارخاں)

بات اتنے پر بس نہیں ہوتی بلکہ اس جھنجھلاہٹ میں وہ اس حد تک اتر آئے جہاں انہیں تقسیم سے قبل نسلی مسلمان دکھائی دیتے تھے۔ تو انہوں نے طعنہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"تمہارا معیار اخلاق وانسانیت کس قدر گر گیا کہ تم جس اسلام کی نمائندگی کا دعویٰ کرتے ہو وہ دنیا میں یہ اصول قائم کرنے آیا تھا کہ انسان کا محض مقصد ہی پاک نہ ہونا چاہیئے بلکہ اس کو حاصل کرنے کے ذرائع بھی پاک ہونے چاہئیں مگر تمہارا یہ حال ہے کہ جس ذریعہ سے بھی تم کو کامیابی کے حصول کی امید نظر آتی ہے خواہ وہ کتنا ہی ناپاک اور رذیل ذریعہ کیوں نہ ہو تم دوڑ کر اسے دانتوں سے پکڑ لیتے ہو" (کشمکش سوم صفحہ ۲۹)

لیکن ایوب دشمنی نے کچھ اس طرح مغلوب طیش بنا ڈالا کہ یہ سارے کام خود ہی کر ڈالے! وہی حاکمیتِ جمہور اور جمہوری نظام جو کبھی شرک تھا اگر مسلمان قائم کریں تو مسلمانوں کی کافرانہ حکومت کہلاتی تھی اب وہ عینِ حق، عینِ انصاف اور تقاضائے فطرت قرار پا گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کی واحد صورت ہمیں یہ بتائی کہ

"ہمیں سیدھی طرح یہ اصول مان لینے چاہئیں کہ "ملک باشندوں کا ہے کسی شخص یا گروہ یا برادری کا نہیں ہے اس لئے اس کا نظام باشندوں کی مرضی سے ہی بننا اور چلنا چاہیئے"

حالانکہ تقسیم سے قبل موصوف کے بقول اللہ تعالیٰ کا اصول اس کے برعکس تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء میں آپ نے انگریز کو الوداع کہتے ہوئے جو اس کی مدح میں خطبہ دیا تھا اس میں اللہ تعالیٰ کا اصول یوں بیان ہوا ہے کہ

"خدا کے قانون نے پھر ایک مرتبہ انسانوں کے اس من مانے اصول کو توڑ دیا جو انہوں نے بغیر کسی حق کے بنا رکھا تھا کہ "ہر ملک خود ملکیوں کے لئے ہے خواہ وہ اسے بنائیں یا بگاڑیں" اس نے تاریخ کے اٹل فیصلہ سے ثابت کیا کہ نہیں ملک تو خدا کا ہے وہی یہ طے کرنے کا حق رکھتا ہے کہ اس کا انتظام کس کے سپرد کر دے"
(بناؤ بگاڑ صفحہ ۱۳)

اور یہ لے اس قدر بڑھی کہ ۱۹۶۴ء کے صدارتی انتخاب میں محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کو نہ صرف ناجائز بلکہ پوری قوم پر فرض اور واجب قرار دے دیا حالانکہ یہ ان کے ہاں ۱۹۵۲ء سے بھی پہلے سے لے کر حرام تھا اور ۱۹۵۲ء میں موصوف کا فتویٰ بڑی شد و مد کے ساتھ قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ سے مدلل شائع ہو چکا تھا۔ جس میں موصوف نے عورت کے لئے میدان سیاست میں حصہ لینے کی کسی ادنیٰ سی گنجائش کا بھی امکان باقی نہیں رہنے دیا تھا۔ لیکن قلابازی جو کھائی تو جواز تو ایک طرف رہا اسے واجب سے بھی کچھ بہت آگے فرض کر ڈالا۔ حالانکہ ایوبی ڈکٹیٹر شپ کو مٹا کر جس پارلیمانی نظام کے ہجر میں آپ نے اتنے بڑے حرام کو مزے لے لے کر نہ صرف کھایا بلکہ ہر مسلمان کے لئے اس کا کھانا اور پیٹ بھر کر کھانا فرض فرمایا اس سے عاشقانہ روابط قائم ہونے سے پہلے اس کے متعلق آپ کی رائے کچھ اس طرح کی تھی

"ڈکٹیٹر شپ یا مطلق العنان بادشاہی کو مٹایا جائے گا تو حاصل کیا ہوگا یہی نا کہ ایک انسان یا ایک خاندان خدائی کے مقام سے ہٹ جائے گا اور اس کی جگہ پارلیمنٹ خدا بن جائے گی مگر کیا فی الواقع اس طریقے سے انسانیت کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے؟ کیا ظلم اور ربغی اور فساد فی الارض سے وہ ممالک خالی ہیں جن میں پارلیمنٹ کی خدائی ہے"
(کشمکش سوم صفحہ ۱۱۱)

یعنی حکومت پہ اگر انگریز قابض ہے اور اس نے مسلمانوں کو غلامی کی زنجیروں میں یوں جکڑ رکھا ہے جیسے فرعون نے بنی اسرائیل کو تو موصوف فرماتے ہیں یہ اس کا حق ہے اور یہ اصول کہ ملک اس ملک کے باشندوں کا ہے یہ اصول غلط اور خود ساختہ ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے جس کو چاہے اپنے ملک کا انتظام سپرد کر دے۔ اور اس صورت میں ڈکٹیٹر شپ بھی درست اور اس کے مقابلے میں پارلیمانی جمہوریت غلط اور باطل! لیکن اگر حکومت پہ انگریز کی بجائے کوئی مسلمان متمکن ہو جاتا ہے تو یہ اس کا حق نہیں کیونکہ ملک ملک کے باشندوں کا ہے انہی کی مرضی سے اس کا نظام بننا اور چلنا چاہیئے اور اب ڈکٹیٹر شپ خلافِ فطرت اور نشانِ ظلم ہے اور پارلیمنٹ عین فطرت اور تقاضائے حق و صداقت ہے۔ غالباً ایسے ہی کسی موقعہ پر کسی نے کہا ہوگا کہ

؎ جنوں کا نام رکھ دیا خرد اور خرد کا جنوں
جو چاہے سو آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے!

لیکن ایوب پھر نہ اترا تو اب تصادم کے لئے نیا محاذ کھولنا ضروری ہو گیا! چنانچہ جب تحریک جمہوریت وجود میں آئی ہے تو ہماری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ آیا مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی یہ ایک سیاسی غلطی ہے جس پہ اسے پچھتانا پڑے گا یا یہ سیاسی چال ہے کسی اور محاذ پہ نمودار ہونے کے لئے۔ کیونکہ جب ایوب سے مقابلہ پہ کئی جماعتوں کا ایکا ہو گیا تو اب تصادم کے نتیجے میں جماعت مذکور کا نام نہیں چمک سکے گا بلکہ یہ پوری قوم کی طرف منسوب ہوگا۔ تو پھر جماعت کو اپنی توانائی کے لئے غذا کہاں سے ملے گی؟ کیا وہ زوالِ ایوب تک روزہ رکھ لے گی؟ اسی اثناء میں جمعیۃ علماء اسلام کی لاہور کانفرنس منعقد ہو گئی جس سے جماعت اسلامی کے وہ اندازے جو انہوں نے علماء کی طاقت کے متعلق اپنے ذہن میں قائم کر رکھے تھے سب غلط ثابت ہو گئے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے جواب تک سرد جنگ کے ذریعے علماء کے خلاف بیزاری اور نفرت کی مہم جاری رکھی تھی اس سے انہیں اندازہ تھا کہ علماء کا اثر معاشرے سے یقیناً اٹھ گیا ہے اور اب وہ قابلِ ذکر طاقت نہیں رہے۔ لیکن لاہور کانفرنس نے یہ غلط فہمی دور کر دی، جبھی ہمارا ماتھا ٹھنکا تھا کہ اب کے سید ابوالاعلیٰ مودودی علماء کے خلاف سرد جنگ کو بے نتیجہ سمجھ کر کھلی جنگ لڑیں گے اور یہ حملہ بہت سخت اور بھرپور ہوگا جس میں کوشش یہ ہوگی کہ علماء کو سیاسی اور تنظیمی لحاظ سے سنبھلنے کا موقعہ نہ دیا جائے کہ اس سے پہلے ہی کچل کے رکھ دیا جائے۔ ہم ابھی اس خیال میں گرفتار تھے کہ موصوف محترم کے لندن سے تشریف لانے نے ملک کو بالکل ہی ایک نئی صورتِ حال سے دوچار کر دیا۔ وہ یہ کہ

قوم کو سوشلزم کا ہوا دکھایا اور یکایک بھٹو کے خلاف صف آراء دکھائی دینے لگے بس پھر کیا تھا اتنے زور کا رن پڑا کہ توبہ بھلی. اس تصادم میں جو بھٹو سے ہوا اس میں ایک نئی بات یہ تھی کہ اس دفعہ موصوف نے توقع کے بالکل خلاف اپنی امن پسندی اور امن دوستی کی روایات کو بھی پاؤں تلے روند ڈالا جن کے وہ اب تک زبردست پرچارک رہ چکے ہیں اور بظاہر اس پر کسی حد تک عامل بھی رہ چکے ہیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ جس حملہ کا خدشہ علماء کے لئے کیا جا رہا تھا اس کا رُخ بھٹو وغیرہ کی طرف پھر گیا اور اب علماء سے تصادم کی بجائے شاید تعاون کا رویہ مفید سمجھا جائے۔ ہرگز نہیں اس سے اگلا حملہ یقیناً علماء پر ہوگا اور اتنا شدید اور ہمہ گیر ہوگا کہ اس کا مقابلہ آسان نہیں سمجھ لینا چاہئے۔ اور موجودہ حملہ اس آنے والے حملے کی درحقیقت تمہید ہے اور اپنی مسلح کارروائیوں سے انہوں نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ ہماری کارروائیوں کو تحریر و تقریر کے دائرے میں پروپاگنڈے اور گالم گلوچ تک محدود سمجھنے کی غلطی نہ کی جائے، ہم جیسے منہ میں زبان رکھتے ہیں بازو میں کس بل بھی رکھتے ہیں!

(۵)

کچھ لوگ اس اندیشے کو حقیقت بتاتے ہیں کہ یہ اہلِ مغرب کی طرف سے ایک گہری سازش ہے۔ مثل فری میسن اور قادیانی وغیرہ کے —— اور وہ بھی اپنے موقف پر بہت سے دلائل پیش کرتے ہیں جن میں سے کچھ کا بطورِ مثال ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

اس خیال کے لوگ ایک دلیل تو یہ دیتے ہیں۔ کہ ۱۹۴۶-۴۷ء کا وہ زمانہ ہے جب برصغیر کا ہر فرد خواہ کسی بھی مسلک یا گروہ سے تعلق رکھتا تھا جنگ آزادی میں شامل ہو چکا تھا حتیٰ کہ مرزائی گروہ جس کا خمیر ہی انگریز کی خوشامد اور کاسہ لیسی سے اٹھا تھا جن کا الہام تک انگریز کے اشارۂ ابرو کا مرہونِ منت تھا جن کی زندگی ہی انگریز کے لئے سلامتی کی دعاؤں کے سہارے کھڑی تھی۔ انہوں نے بھی جنگِ آزادی میں شریک ہوئے بغیر کوئی چارہ نہ دیکھا ایسے میں یہ بات ناقابلِ فہم ہے کہ سید ابوالاعلیٰ مودودی جنگ آزادی سے نہ صرف علیحدہ رہتے ہیں بلکہ تمام تحاریکِ آزادی کی مخالفت پر کمربستہ اور غیظ و غضب سے بھرپور تنقید میں مصروف ہو جاتے ہیں بلکہ اس سے بھی ایک قدم آگے وہ جہاں حضرت عثمانؓ سے لے کر تا ہنوز مسلم معاشرے کی پست کرداری اور اخلاقی افلاس سے سخت بیزار ہیں وہاں وہ انگریز کی بلند کرداری اور اخلاقِ عالیہ کی علمبرداری کے بے مداح اور مبلغ بھی ہیں۔ جیسے آپ اُن کے ہاں اسلامی معاشرے کے کسی دور کی تعریف و توصیف میں ایک جملہ بھی نہیں دکھا سکتے۔ ایسے ہی ان کے ہاں آپ کو انگریز کی مذمت میں کوئی تحریر یا تقریر نہیں مل سکتی۔ اس عرصہ میں ان کی مثال ایک ایسے مستشرق کی ہے جو اہلِ اسلام سے سخت بغض رکھتا ہو اور اپنی یہودیت میں انتہائی متعصب ہونے کے ساتھ اپنی طبیعت پر اتنا قابو بھی رکھتا ہو کہ وہ اہلِ اسلام کو اپنے ماضی سے برگشتہ اور حال و مستقبل سے مایوس و ناامید کر کے احساسِ کہتری میں مبتلا کرتے وقت ان کے جذبات کا ٹھیک ٹھیک لحاظ رکھ سکے اور اپنی اس حکیمانہ تدبیر سے جہاں وہ اپنی قوم کے لئے سیاسی بالادستی کا حق اور اخلاقی و فطری بالاتری اہلِ اسلام سے منوا لے وہاں ان کے اپنے اسلاف کو ناقابلِ اعتماد، اعلیٰ صفات سے محروم، اخلاق و کردار سے عاری، اور تدبیر و سیاست سے تہی دست ثابت کر کے اُن سے بدگمان اور متنفر کرنے کی خدمت انجام دے۔ انشاپردازی اور عرضِ مدعا کے باب میں بلاشبہ یہ بہت اونچا مقام ہے کہ آپ اپنے مدعا کو اس اسلوب میں پیش کرنے پر قادر ہوں کہ آپ کے نظریات وہ کتنے ہی غلط اور گمراہ کن کیوں نہ ہوں ذہنوں میں غیر محسوس طریقے پر بیٹھتے چلے جائیں اور دلوں پر قابو پاتے چلے جائیں حتیٰ کہ آپ سے بالکل برعکس نظریات کا حامل شخص آپ کو اپنا حامی سمجھتے ہوئے آپ کا مبلغ بن جائے اور ساتھ ہی یہ بھی سمجھتا رہے کہ وہ اپنے ہی عقیدہ و نظریہ پر قائم ہے۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ مہارت اور کمالِ فن کے لحاظ سے یہ صفت جتنی ارفع ہے مقصد و نتیجہ کے لحاظ سے اتنی ہی مذموم اور قابلِ نفرت بھی ہے۔

بعض لوگ سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی طرف سے انگریز کی مذمت میں کچھ ایسے جملے بطورِ شہادت پیش کرتے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ وہ فرماتے ہیں: "قومی تعصب کی عینک اتار کر اس دور کی تاریخ اور بعد کے حالات کو دیکھیں گے تو آپ کا دل گواہی دے گا۔ دوسرے امیدواروں میں سے کسی میں بھی بناؤ کی وہ صلاحیتیں نہ تھیں جو انگریزوں میں تھیں اور جتنا بگاڑ انگریزوں میں تھا اس سے کہیں زیادہ بگاڑ مرہٹوں، سکھوں اور مسلمان امیدواروں میں تھا۔ جو کچھ انگریزوں نے بنایا وہ ان میں سے کوئی نہ بناتا اور جو کچھ انہوں نے بگاڑا اس سے بہت زیادہ یہ امیدوار بگاڑ کر رکھ دیتے۔" (بناؤ اور بگاڑ صـ۱۳)

سید ابوالاعلیٰ مودودی کی طرف سے جواب دینے والے کہتے ہیں کہ اس پیرے میں "بگاڑ" کا لفظ دو دفعہ صرف منسوب کیا گیا ہے۔ جس سے انگریز کی مذمت کا مفہوم نکلتا ہے —— ایسے ہی ایک اور اقتباس انگریز مذمت میں پیش کیا جاتا مثلاً وہ فرماتے ہیں: "مطلقاً دیکھئے تو انگریزوں میں بہت سے پہلوؤں سے بے شمار برائیاں آپ کو نظر آئیں گی۔ مگر مقابلتہً دیکھئے تو اپنے ہمعصر حریفوں (مرہٹے، سکھ اور مسلمان) سے ان کی برائیاں بہت کم اور ان کی خوبیاں بہت نکلیں گی۔" صـ۱۳ بناؤ اور بگاڑ۔

صفائی پیش کرنے والوں کا کہنا یہ ہے کہ اس پیرے میں ایک نہیں "بے شمار برائیاں" کی نسبت انگریز کی طرف کی گئی ہے جس سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ موصوف یقیناً انگریز کی مذمت کیا کرتے تھے۔ (جاری ہے)

جمعیت علماءِ اسلام تحصیل خانپور کی ہفتہ وار کارروائی

جمعیت علماء اسلام خانپور نے عوامی رابطہ مہم کے سلسلہ میں ایک ہفتہ کا دورہ کیا۔ جس میں مندرجہ ذیل مقامات پر دورہ کیا گیا۔ یہ دورہ چار جنوری سے شروع ہو کر گیارہ جنوری کو ختم ہوا۔ وفد میں شرکاء حضرات مولانا محمد شریف صاحب بہاولپور۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درخواستی امیر جمعیت جمعیت علماء اسلام تحصیل خانپور اور مولانا عبدالعفور ڈاہر شریک ہوئے۔ ان مقامات پر دورہ کیا گیا۔

بستی بہار کھاکھی۔ گبران۔ ڈھبورہ۔ بستی ڈہراں، بستی درخواست۔ حسن آباد۔ ظاہر پیر۔ بھٹہ شیخاں۔

ان مقامات پر بہت بڑے اجتماعات منعقد ہوئے ان میں جمعیت علمائے اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا گیا۔ اسلامی منشور عوام میں بہت مقبول ہوا۔ اسلامی منشور کی ہر دفعات مکمل طور پر عوام کو سمجھائی گئی۔ جماعت کے کاموں کو عوام نے بہت سراہا۔ ان اجلاسوں میں علماء کرام کے مرتب کردہ بائیس نکات کی اہمیت بھی بیان کی گئی۔ مملکتِ خداداد پاکستان میں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے پر زور مطالبہ کیا گیا۔ مہاجرین نوازملکوں اور ان کے دلالوں کی پرزور مذمت کی گئی۔ کسانوں مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ ووٹ کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت بھی وضاحت کے ساتھ سمجھائی گئی۔ ان اجلاسوں میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) پاکستان میں آئندہ انتخابات پارٹی سسٹم کی بنیاد پر کرائے جائیں اور علمائے کرام کے مرتب کردہ بائیس نکات کو دستور کی بنیاد بنایا جائے۔

(۲) یہ جماعت اسلامی کے منشور کی آئینی اصلاحات کی شق ۱۱ کی پرزور مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ عوام سے معافی مانگی جائے۔

حفاظت خداوندی ـــــ اور قرآن کریم

حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم - اے خطیب جامع سنت گھر انارکلی ــ لاہور

قــرآن کریم

قرآن کریم کلام الٰہی ہے ۔ یہ کتاب عظیم تمام آسمانی کتب کا لب لباب ہے ۔ اس کی تعلیم ہمہ گیر، اور عالمگیر سارے علوم کا سرچشمہ اور تمام امور کلیات کو جامع ہے ۔ ایک سو چودہ سورتیں ، چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات اور ۷۷۴۳۰ کلمات ہیں ۔ احکام کی پانچ سو آیات ہیں ۔ جن سے امام ابوحنیفہؒ نے تیرہ لاکھ اور باقی مجتہدین نے ایک کروڑ مسائل استنباط کئے ۔ قرآن کریم سے جن علوم کا استنباط ہوا بقول ابن عربی ستتر ہزار ہیں ۔ لیکن حقیقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے ۔ جیسا کہ ایک عربی شاعر نے کہا ہے ۔

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ
تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ

قرآن پاک کی معجزانہ حفاظت

ایک ہزار چار سو سال بیت گئے جب سے قرآن ہمارا پاسبان اور ہم اس کے پاسبان ہوئے ہیں ، یہ چودہ صدیاں قرن ہا قرن کی عمر ہے ۔ اس طویل عرصے میں انسانی ذہن و فکر کے زمین و آسمان بدل گئے ۔ نظریات و خیالات میں کیسے انقلاب آئے ؟ معاشرت میں کتنی تبدیلیاں رونما ہوئیں ؟ مگر یہ زندہ کتاب آج تک اپنی اصلی اور حقیقی شان کے ساتھ ان ہی الفاظ میں اور اسی ہی زبان میں بجنسہٖ محفوظ ہے جس حالت میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا ۔

یہ کتاب مبین ہر تغیر سے پاک اور ہر تبدیلی سے مبرّا ہے ۔ ابتدائے نزول سے اب تک نہ اس میں کوئی ترمیم و تنسیخ ہوئی ہے اور نہ آئندہ کبھی ہو سکتی ہے ۔ ایک حرف اور ایک لفظ بھی اس کا کسی عہد اور کسی دور میں نکالا یا بڑھایا نہیں گیا ۔ جس طرح حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر نازل ہوا تھا ایک نقطے کی کمی بیشی کے بغیر آج ہمارے ہاتھوں میں ہے اور یقیناً ہمیشہ اسی طرح رہے گا ۔

ہم صرف مسلمان ہی اس کی صداقت کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ ہمارے مذہبی دشمنوں اور مخالفوں کو بھی ایک لمبے تجربے اور طویل تحقیقاتوں کے بعد مجبوراً اس عظیم الشان حقیقت کا صاف طور پر اعتراف کرنا پڑا کہ قرآن کریم میں کوئی تغیر کوئی تبدل ، کوئی کمی ، کوئی بیشی کوئی ترمیم کوئی تنسیخ اور کوئی ردّ و بدل ہرگز نہیں ہوا ۔ چنانچہ ہندوستان میں انگریزی کا ایک سابق لیفٹننٹ گورنر اور لائف آف محمدؐ (کا مؤلف سر ولیم میور لکھتا ہے ۔

" اس بات کی تسلی اور قابل اطمینان اندرونی اور بیرونی شہادت موجود ہے کہ قرآن اس وقت ٹھیک اسی شکل و صورت میں محفوظ و مامون ہے جس حالت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اُسے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا ۔ (دیباچہ لائف آف محمدؐ ص۱۵)

قرآن حکیم کے متعلق اندرونی اور بیرونی شہادت کی کیفیت بیان کرنے کے بعد سر ولیم میور قرآن حکیم کی حفاظت کے سلسلے میں خود اپنا خیال ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ۔

" ہم یہ بات پورے یقین اور کامل وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیت اور ہر سورت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے سے لے کر آج تک کامل اور مکمل طور پر اپنی اصلی حالت اور غیر محرّف شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے ۔ اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔

(دیباچہ ص۲۶)

جن یورپین مستشرقین (European Orientalists) نے اس امر میں انتہائی کوششیں کی ہیں اور ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا ہے کہ قرآن کریم کو کسی طرح محرّف اور مبدّل کریں ان کے متعلق جرمنی کے مشہور مستشرق نولڈیکی (Noeldeke) کا فتویٰ پیش کیا جاتا ہے ۔

" یورپ کے جن مصنفین نے اس بات کے معلوم کرنے میں زبردست جد و جہد اور سعی کی ہے کہ کسی طرح قرآن میں تحریف ثابت کریں وہ اپنی اس تمام کوشش میں حیرت انگیز طور پر ناکام ثابت ہوئے ہیں ۔ "

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا Encyclopaedia Britannica) زیر بحث لفظ قرآن ۔

" جس حفاظت سے قرآن ہم تک پہنچا ہے اس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی " انسائیکلوپیڈیا آف اسلام "

رحیم یارخاں میں یوم اسلامی منشور

رحیم یارخاں میں یوم اسلامی منشور کے سلسلے ایک عظیم الشان جلوس ترتیب دیا گیا ۔ ہزاروں افراد نے جلوس میں شرکت کی ، مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع رحیم یارخاں اور مولانا عبدالغنی صاحب نے جلوس کی قیادت کی ۔ جلوس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام ربانی نے فرمایا ۔ ان خان بہادروں ، نوابزادوں اور سروں نے ڈیڑھ سو سال تک دین اسلام کو مٹانے کی انتہائی کوشش کی ۔ مگر اللہ کے فضل سے علماء نے غربت کی زندگی بسر کر کے اسلام کی حفاظت کی ۔ خان بہادروں اور نوابزادوں کی اولاد اب عیش و مستیاں کرنے اور اسلام کو ختم کرنے کے لئے اسلام کا نعرہ لے کر ملک پر قبضہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں ۔ اب علماء کرام غیر اسلامی افکار کی بیخ کنی کیلئے میدان میں نکل آئے ہیں ۔ ہم انگریز کے لے پالکوں کو کھل کھیلنے کی اجازت نہیں دیں گے جاگیرداریوں کو ختم کر کے دم لیں گے ۔ جیبین احمد نے منشور اسلامی کے مزدوروں اور کسانوں سے متعلق حصوں کی تشریح کرتے ہوئے کہا جاگیرداری اور سرمایہ داری اپنے آخری سانس لے رہی ہے ۔ غریبوں کو آگے بڑھ کر جاگیرداری نظام کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دینی چاہیئے ۔ جلوس نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر ۔ اسلامی منشور زندہ باد ۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد ۔ ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے ۔

جلوس دفتر جمعیۃ علماء اسلام شاہی روڈ سے شروع ہوا ۔ غلہ منڈی اور بازاروں کا چکر لگا کر ٹاؤن ہال سے ہوتا ہوا واپس دفتر جمعیت پہنچ کر منتشر ہو گیا ۔

عائلی قوانین کے خلاف ۲۳ جنوری جمعہ کے دن

پُرزور یوم احتجاج منائیے!

مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی جمعیۃ علماء اسلام کی

تمام شاخوں کو ہدایت

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے اخباری بیان میں کہا ہے کہ

"جمعیۃ علماء اسلام ۲۳ جنوری ۱۹۷۰ء جمعہ کے دن عائلی قوانین کی تنسیخ کے سلسلہ میں پورے ملک میں یوم احتجاج منائے گی۔ اس دن جلسے اور جلوس نکالے جائیں گے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ عائلی قوانین پاکستان کے ۱۲ کروڑ مسلمانوں کے لئے کھلے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں جو ایوبی دور کی اسلام کے خلاف ایک سازش ہے، جن کو موجودہ حکومت نے بھی جوں کا توں بحال رکھا ہوا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام یہ قدم اٹھانے پر اس لئے مجبور ہوئی ہے کہ موجودہ حکومت نے جہاں اور اصلاحات ملک میں نافذ کی ہیں، اور ایوبی دور کے بہت سے کالے قوانین کو منسوخ کیا ہے وہاں عائلی قوانین کو کیوں باقی رکھا ہوا ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اسلام ہی اس ملک کی ترقی و استحکام کا ضامن ہے۔ اس قسم کے خلافِ اسلام قوانین مسلمانانِ پاکستان کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ مولانا مفتی محمود صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدائت کی ہے کہ وہ ۲۳ جنوری ۱۹۷۰ء کو جمعہ کے دن پورے ملک میں عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے

پُرزور یومِ احتجاج منائیں

اس دن جلسہ عام کا اہتمام کریں اور جلوس نکالیں اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا جائے کہ وہ ایوبی دور کی خلاف اسلام سازش عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کرے۔

جاری کردہ

صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور — فون نمبر ۶۷۷۱۵

سرمایہ داروں کو ناجائز تحفظ دینے والا آئین دریائے سندھ میں غرق کر دیا جائے گا۔

علماء کے بائیس نکات پر مبنی اسلامی آئین نافذ کیا جائے

بنجر اراضی کو کاشت کرنے والے کاشتکار ہی اس کے مالک ہیں،

جمعیت علماء اسلام کے اجتماع سے مولانا مفتی محمود کا خطاب،

ملتان ۱۰ جنوری جمعیت علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ اگر پاکستان میں کوئی ایسا آئین نافذ کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو علماء کے ۲۲ نکات پر مبنی نہ ہو۔ اور سامراجی و استحصالی طبقوں کے مفاد کا تحفظ کرے۔ تو جمعیت علماء اسلام ایسے آئین کے خلاف بغاوت کرے گی۔ اور اسے دریائے سندھ میں غرق کر دے گی۔ مولانا مفتی محمود نے یہ بات آج یہاں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ کتنی بڑی ستم ظریفی ہے کہ آئین کے مسئلے پر آج ہم اس جگہ کھڑے ہیں۔ جہاں آج سے ۲۲ سال قبل تھے۔ ۱۲ کروڑ پاکستانی آج قیام پاکستان کے وقت سے بھی زیادہ پریشان ہیں اور ۲۲ سال کے عرصہ میں جو لوگ پاکستان میں برسر اقتدار رہے انہوں نے قوم کے جذبات کا مذاق اڑایا اور اسلام کے نام کو اپنی اغراض کے حصول اور ناپاک خواہشات کی تکمیل کے لیے استعمال کیا۔ مفتی صاحب نے کہا کہ "حکمرانوں کا یہ ٹولہ" قومی مجرموں کا گروہ ہے جنہوں نے پاکستانی قوم کو تباہی اور بربادی کے اندھیرے غار میں دھکیل دیا۔ انہوں نے کہا کہ ۲۲ سال کا عرصہ ایک طویل مدت ہے اس عرصہ میں دوسری قومیں کہاں سے کہاں پہنچ گئیں۔ پاکستان سے بعد آزادی حاصل کرنے والے ممالک ترقی کی دوڑ میں ہم سے کہیں آگے نکل گئے۔ لیکن پاکستانی قوم آج بھی ان غلط کار اور نام نہاد رہنماؤں کی غلطیوں کا خمیازہ بھگت رہی ہے۔ جو اس ۲۲ سال کے عرصہ میں برسر اقتدار رہے۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں نے اسلام کے اصولوں سے غداری کی۔ جمہوریت کا گلا گھونٹ کر عوام کو بری طرح لوٹا اور آج پھر وہی لوگ بھیس بدل کر عوام کے سامنے آئے ہیں انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام نے "امر مجبوری" انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ ہماری جمعیت سمجھتی ہے کہ اس وقت علماء حق کی خاموشی ملت کو نقصان پہنچائے گی۔ اس لیے ہم انتخابات سے قبل کے ۹ ماہ میں عوامی شعور کی بیداری کے لیے بھرپور کوشش کریں گے۔ تاکہ عوام اپنی سادگی اور خلوص کی وجہ سے پھر اسی غلطی کا اعادہ نہ کریں جو آج سے بیس سال قبل کی تھی اور پھر وہی استحصالی طبقے جاگیردار اور سرمایہ دار اقتدار پر قابض نہ ہو جائیں۔

مفتی صاحب نے خبردار کیا کہ ایسا کوئی آئین قبول نہیں کیا جائے گا۔ جو علماء کے مرتب کردہ ۲۲ نکات پر مبنی نہ ہو۔ اور اگر کسی طاقت نے ایسے دستور کے نفاذ کی کوشش کی جو اسلام کے خلاف ہو۔ ظالموں اور جابروں کی حمایت کرتا ہو۔ جاگیرداروں سرمایہ داروں اور سامراجیوں کے مفاد کا تحفظ کرتا ہو۔ اور ان کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذمہ نہ لیا گیا ہو تو جمعیت علماء اسلام ایسے آئین کے خلاف "بغاوت" کرے گی۔ اور اسے دریائے سندھ میں غرق کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر اس طاقت سے ٹکرائیں گے جو اسلام کے خلاف ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ جو لوگ آج اسلام کا نام لیتے ہیں انہوں نے ختم نبوت کی تحریک سے غداری کی۔ اور اس تحریک کو ناکام بنانے کے لیے سارا زور صرف کیا۔ آج وہ لوگ بھی اسلام کا نام لے رہے ہیں۔ جن کے دامن پر آج بھی غریبوں کے خون کے نشانات نظر آ رہے ہیں جو اپنے دور اقتدار میں ظالم ترین حکمران تھے۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اسلام کے نام پر سامراجی اور استحصالی طبقوں کا تحفظ چاہتے ہیں۔ جو غریبوں کے خلاف صف آرا ہیں اور اپنی تجوریوں کو بھرنے کی فکر میں ہیں لیکن یہ تمام لوگ اور جماعتیں اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ ایسے لوگوں کے فریب میں نہ آئیں اور ووٹ دیتے وقت ان کے ذاتی کردار کو دیکھیں کیونکہ جو لوگ اپنے آپ کو اسلام کے اصولوں کا پابند نہیں کر سکتے۔ وہ قوم کی رہنمائی کی اہلیت بھی نہیں رکھتے اور یہ لوگ اسلام کا نام لے کر دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

چہ دلاور است دزدے ......؟

مفتی صاحب نے جمعیت کی طرف سے پیش کردہ منشور پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ منشور اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہے۔ اور اس منشور کی بنیاد علماء کے بائیس نکات پر ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ اس منشور کو جماعت اسلامی اور اس کے امیر مولانا مودودی "سوشلسٹ منشور" کہہ رہے ہیں۔ لیکن جب گول میز کانفرنس میں میں نے اسلامی آئین کی بات چھیڑی اور علماء کے بائیس نکات پیش کیے تو مولانا مودودی کو میرے اس مطالبہ کی تائید کی توفیق بھی نہ ہوئی۔ اور وہ چپ سادھ کر بیٹھے رہے۔ ہمارے منشور میں جائیداد پر پابندی نہیں لگائی گئی۔ کیونکہ اسلام ملکیت کی حد بندی کے خلاف ہے۔ اس کے برعکس جماعت اسلامی کے منشور میں ملکیت کی تحدید کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور یہ سوشلزم کے بنیادی اصول ہے۔ اس کے باوجود جماعت اسلامی ہمیں سوشلسٹ ہونے کا طعنہ دیتی ہے۔

مفتی صاحب نے سوال کیا کہ جماعت اسلامی کے منشور میں ملکیت زمین کی حد مقرر کی گئی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ عارضی اصول ہے۔ لیکن یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ جب ایک شخص سے اس کی زمین لے کر کسانوں میں تقسیم کر دی گئی تو پھر "عارضی سے کیا مراد" ہے کیا چار یا پانچ برسوں کے بعد پھر وہ زمین کسانوں سے واپس لے کر اصل زمینداروں کو لوٹا دی جائے گی؟

مفتی صاحب نے کہا کہ یہ تصور قطعاً غیر اسلامی ہے کیونکہ اسلام میں حد ملکیت کا تصور نہیں۔ اس کے برعکس اسلام ذرائع دولت پر کنٹرول کرتا ہے۔ لیکن جماعت اسلامی کے منشور میں ان دونوں اصولوں کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ اور اس کے باوجود جمعیت کے علماء کو سوشلسٹ کہا جا رہا ہے اور خود اسلام کے ٹھیکیدار بن رہے ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ۔

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"

مفتی صاحب نے کہا کہ اسلامی اصول کے مطابق جو لوگ بنجر زمینوں کو اپنی شبانہ روز کی محنت سے آباد کرتے ہیں وہی لوگ ان زمینوں کے مالک ہیں وہ ان کی ذاتی ملکیت ہے وہ اسے ہبہ کر سکتے ہیں۔ فروخت کر سکتے ہیں لیکن آج تک یہ ہوتا رہا ہے کہ جب کسی کسان نے اپنا خون پسینہ ایک کر کے بنجر اور ویران زمینوں کو چمن زار بنایا اور اس کی محنت سے

(باقی صہ۱۲۶ پر)

کاروانِ اسلام

میانکوٹ میں یوم اسلامی منشور

۱۶ جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک کو چک نمبر ۱۸۳ ج ب میانکوٹ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں یوم اسلامی منشور منایا گیا۔ میانکوٹ کی جامع مسجد میں قبل از نماز جمعہ فاضل اشرفی مولانا محمد عالم صاحب مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی بہاولنگر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن پاک ہمارے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن پاک ہماری پوری پوری رہنمائی کرتا ہے۔ لہٰذا ہم قرآن پاک کے دستور کے علاوہ کسی دوسرے آئین کو نہیں چاہتے۔ مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے تمام مکاتب فکر کے ۳۱ نمائندہ علماء کرام کے منظور کردہ ۲۲ اسلامی نکات اور جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہی منشور قرآن پاک یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی صحیح ترجمانی کرتا ہے لہٰذا اس اسلامی منشور کے مقابلہ میں اور کسی کا وضع کردہ کوئی منشور کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ مولانا نے اسلامی سوشلزم اور اسلامی جمہوریت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دونوں ازم اسلام کے بالکل خلاف ہیں۔ جو لوگ جمہوریت اور سوشلزم پر اسلام کا لیبل لگا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش میں معروف ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان کی تمامتر کوششوں کو خاک میں ملا دیں گے۔

مولانا نے فرمایا کہ اسلامی سوشلزم اسلامی جمہوریت اور اسلامی جماعت ہم معنی ہیں۔ مولانا نے عوام کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ آیندہ انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام کو کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کریں۔ کیونکہ اس ملک میں یہی واحد جماعت ہے۔ جو اسلامی دستور کا نفاذ چاہتی ہے۔ اور شب و روز اسی کوشش میں مصروف ہے۔

(محمد صدیق صدیقی ہزاروی خطیب میانکوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام مستونگ کا جلسہ

۲ جنوری بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام مستونگ کے زیر اہتمام جامع مسجد مستونگ میں زیر صدارت مولانا خدا بخش صاحب صدر مدرس دارالعلوم ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا موصوف و مولانا محمد صدیق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مستونگ و مولانا جان محمد صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے عام اجلاس سے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے سوشلزم و کیمونزم کے خلاف تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ خداداد مملکت پاکستان کے حاصل کرتے وقت یہی عزم تھا کہ اس ملک میں قانون خداوندی کا نفاذ ہوگا اور اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر قربانیاں دی گئی تھیں تاکہ انگریز کی غلامی سے مسلمان نجات حاصل کر کے بحیثیت ایک آزاد مسلم اپنی آزادانہ زندگی بسر کر سکیں۔ لیکن اس بائیس سال کے اندر برسر اقتدار حضرات نے ہمیں اپنا تختۂ مشق بنا کر قسم قسم کے خلاف شرعی قوانین ہمارے اندر رائج کر کے بدعہدی کی۔ انہوں نے فرمایا کہ آج پھر ہمیں ایک نایاب اور زریں موقع ملا ہے۔ انشاء اللہ ہم ہر قسم کی قربانیاں دے کر قانون شرعی کو نافذ کریں گے اور اپنے ووٹ ایک صحیح مسلم نمائندہ کو دینگے۔ آخر تقریر میں مولانا نے ان حضرات کی ہدایت کے متعلق اجلاس سے دعا کی استدعا کی جو کہ سوشلزم کے مسموم اثرات کو ملک میں پھیلانا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد محترم مولانا محمد صدیق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مستونگ نے مولانا کی تائید کرتے ہوتے فرمایا کہ مملکت پاکستان جس مقصد کے لئے وجود میں آئی تھی وہ صرف اسلام ہی تھا۔ جس کے لئے حساس مسلمانوں نے مال، متاع اور جان کی قربانیاں دے دیں۔

بعد ازاں حضرت مولانا جان محمد صاحب خطیب جامع مسجد پڑنگ آباد نے حقانیت اسلام کے دلائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کے چیلنج کو آج تک کسی نے قبول نہ کیا انہوں نے فرمایا کہ ایسا نظام کہ جس کے چیلنج کا چودہ سو سال تک بھی کسی نے جواب نہ دیا۔ آخر اس سے زیادہ کیا نظام چاہیئے انہوں نے اپنے بیان میں جمعیۃ علماء اسلام سے ہر قسم کے تعاون کی دعوت دی اور اجلاس نے بڑی دلچسپی سے لبیک کہہ کر اجلاس کو کامیاب کیا۔ نیز اجلاس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے پمفلٹ اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

(حاجی محمد عمر نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مستونگ
(بلوچستان)

جمعیۃ طلباء اسلام سکھر کا ہفتہ وار اجلاس

آج مورخہ ۲ جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعہ کو طلباء اسلام پاکستان سکھر کا ہفتہ وار اجلاس دفتر جمعیۃ طلبا اسلام نزد نیاز ہوٹل غریب آباد میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن مجید جناب قاری عبدالرزاق صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد درس قرآن جناب مولانا قاری عبدالستار میرٹھی امیر جمعیۃ طلباء اسلام سکھر نے دیا۔ اس کے بعد شیخ محمد اقبال ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام سکھر نے خطاب کیا۔ آخر میں مولانا قاری عبدالستار میرٹھی امیر جمعیۃ طلباء اسلام سکھر نے فرمایا کہ یکم جنوری ۱۹۷۰ء سے پورے ملک میں سیاسی آزادیاں بحال ہو گئی ہیں اور پاکستان کی ۲۲ سالہ تاریخ کا یہ روشن ترین واقعہ ہے۔ اس سے پورے ملک کے عوام خواہ وہ علماء ہوں یا طلباء ہوں یا وکلاء ہوں یا لیڈر حضرات ہوں یا صحافی ہوں صنعتکار ہوں یا تجار ہوں، سب پر بڑی ذمہ داری عائد ہو گئی ہے۔ لہٰذا تمام حضرات اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور اس امانت کو صحیح حقدار لوگوں تک پہنچائیں۔

آخر میں جناب میرٹھی صاحب نے طلبہ سے بھی اپیل کی کہ اسلام کو عملی طور پر اپنائیں اور حکومت سے بھی اپیل کی کہ وہ لوگ جو وطنیت یا قومیت یا لسانیت کو ابھار کر قوم کے شیرازہ کو بکھیرنا چاہتے ہیں۔ ان کو سخت ترین عبرتناک سزا دی جائے۔ (عبدالستار میرٹھی)

پنوعاقل کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام کے سہ سالہ انتخابات بتاریخ ۲۶ دسمبر بعد از نماز ظہر جامع مسجد پنوعاقل میں منعقد ہوئے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

امیر	جناب حافظ محمود اسعد صاحب سجادہ نشین درگاہ ہالیجی شریف
نائب امیر اوّل	مولوی فیض محمد صاحب ہالیجوی
" " "	حاجی محمود احسن " ہالیجوی
ناظم اعلیٰ	الحاج ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ
خازن	حاجی گل محمد شیخ

ناظم نشر و اشاعت و ناظم دفتر۔ لالہ عبدالخالق

انتخابات کے بعد عوام سے رابطہ کرنے کے لئے ایک رابطہ کمیٹی عمل میں آئی۔ جس کی سربراہی مولانا فیض محمد ہالیجوی کے ذمہ کی گئی۔ ان کے علاوہ مزید چار افراد رابطہ کمیٹی میں شریک ہیں۔ مزید جمعیۃ کی انتخابی مہم کو عوامی سطح پر تیز تر کرنے کے لئے جلسوں وغیرہ کا انتظام۔

(لالہ عبدالخالق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام پنوعاقل)

درخواست دعا

برادر مکرم مولانا عبدالواحد صاحب شفیق درخواستی خطیب کی مسجد خان پور نشتر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آپ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن اور حضرت حافظ الحدیث دامت برکاتہم کے عزیز ہیں۔ تمام حضرات شاگردوں، مریدوں، طلیبوں اور عقیدتمندوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(مطیع الرحمٰن درخواستی)

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولانا عبد الصمد صاحب رحمانی بہاد ،

انکا نام زید بن سہل تھا۔ ان کا قبیلہ مسجد نبوی سے مغربی جانب باب الرحمت کی طرف سکونت پذیر تھا۔ حضرت ابو طلحہ رضؓ اپنے زمانے میں اپنے محلہ کے رئیس تھے۔ یہ بھی ان سرفروشوں میں سے تھے۔ جنہوں نے عقبہ کی گھاٹی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی۔ اور اقرار کیا تھا کہ ہم یہ سمجھ کر بیعت کر رہے ہیں کہ ساری دنیا سے جنگ مول لے رہے ہیں چنانچہ پامردی کے ساتھ وہ آخر دم تک اس عہد پر قائم رہے۔

جنگ اُحد میں ذات رسالت کی حفاظت میں جاں بازی ،

جنگ اُحد میں جب فتح شکست سے بدل گئی اور بدحواسی میں بہادروں کے بھی پاؤں اکھڑ گئے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر کفاروں کا ہر طرف سے نرغہ ہوا تو اس وقت حضرت طلحہ رضؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں حال یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سینہ تانے کھڑے تھے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کی پشت پر تھے۔ انہوں نے ڈھال سے چہرۂ مبارک پر اوٹ کر لی تھی اور بے تحاشا تیر تیر پہ تیر چلاتے جاتے تھے۔ یہ مشہور تیر انداز تھے۔ انہوں نے اتنے تیر برسائے کہ دو تین کمانیں ان کے ہاتھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر رہ گئیں جب یہ تیر چلاتے تے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نگاہ اٹھا کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں پڑتا ہے۔ اس وقت حضرت ابو طلحہ سینہ بلند کر دیتے تاکہ آپ کو تیر نہ لگ جائے اور عرض کرتے کہ آپ گردن نہ اٹھائیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی تیر لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینہ کے سامنے ہے۔ (اسد الغابہ وغیرہ)

اس موقع پر یہ شعر ان کی زبان پر تھا جس کو جوش ایمانی میں والہانہ انداز میں پڑھتے تھے۔ ؎

نفسی لنفسك الفداء

وجھی لوجھك الفداء

میری جان آپ کی جان پہ قربان اور میرا چہرہ آپ کے چہرے کی سپر ہو۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کی آواز کو سنتے تو فرماتے کہ ابو طلحہ رضؓ کی آواز فوج میں سو آدمیوں سے بہتر ہے۔ (اسد الغابہ)

حضورؐ کے بچاؤ میں اتنے وار ہاتھ پہ روکے کہ ہاتھ شل ہوگیا ،

احد میں جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت کعب بن مالک رضؓ کی نظر پڑی۔ اور انہوں نے پکار کر کہا کہ ”مسلمانو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں ہیں“ تو جہاں یہ سن کر ہر طرف سے بکھرے ہوئے بدحواس مسلمان جان کو ہتھیلیوں پر لے کر لوٹ پڑے۔ کفار نے بھی اب ہر طرف سے کٹ کر اسی رخ پر زور دیا۔ دشمنان دین کا دل بادل ہجوم کر کے بڑھا اور تیر و سنان سے حملہ شروع ہوگیا۔ اس وقت حفاظت رسول میں حضرت ابو طلحہ رضؓ نے ہاتھ کو بچاؤ کے لیے آڑ بنالیا۔ نرغہ
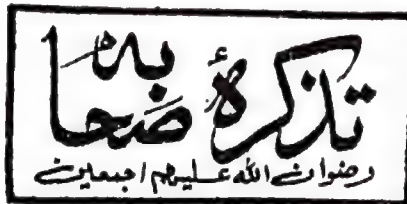
کا بے پناہ عالم تھا۔ اس بچاؤ میں ان کا ہاتھ شل ہوگیا مگر اس مرد جانباز نے اُف نہیں کی۔

شوق جہاد

حضرت ابو طلحہ رضؓ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے۔ بیعت عقبیٰ کے سرفروشوں میں سے ہیں۔ ان کی زندگی مقصد صرف دین اور پیغامبر دین کی حفاظت اور دعوت حق کی اشاعت تھی۔ اس لیے وہ عہد نبوی کے ہر غزوہ میں شریک ہوئے اور اللہ کی راہ میں جان کو ہتھیلیوں پہ لے کر نکلے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی برابر میدان جہاد کے شہسوار رہے یہاں تک کہ جب ان کی عمر ستر سال کی ہوگئی اور بڑھاپے کی وجہ سے لاغر و ضعیف ہو گئے تھے شوق جہاد کی آگ ان کے دل میں جوانوں کی طرح اس وقت بھی دہک رہی تھی ایک دن سورۂ برأت پڑھتے ہوئے جب اس آیۃ پر پہنچے کہ ”انفروا خفافا وثقالا“ اللہ کی راہ میں جاہد ہلکے ہو یا بوجھل (نکلو)

تو گھر والوں سے کہنے لگے کہ اللہ نے جوان، بوڑھے، سب پر جہاد فرض کیا ہے۔ میں جہاد میں جاؤں گا۔ سامان سفر درست کرو۔

گھر والوں نے کہا۔ اللہ آپ کے حال پر رحم فرمائے آپ تو عہد نبوی کے کل غزوات میں شریک ہو چکے ہیں۔ پھر عہد شیخین یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی خلافت میں برابر جہاد کرتے رہے ہیں اب آپ کی طرف سے ہم لوگ جہاد میں جائیں گے۔

حضرت ابو طلحہ رضؓ نے کہا کہ بس جو کچھ میں کہتا ہوں اس کی تعمیل کرو۔ چارو ناچار سامان سفر درست کر دیا گیا۔ اور یہ ستر برس کا بوڑھا مجاہد اللہ کی راہ میں چل کھڑا ہوا۔ جہاد بحری تھا۔ جہاز پر سوار ہوئے۔ جہاد سے پہلے وقت مقررہ آگیا۔ اور روح عالم قدس کو پہنچ گئی۔ سات دن کے بعد جب جہاز ساحل پر پہنچا تو مرد مجاہد کے جسد اقدس کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

خطرات میں حضورؐ کی معیت ،

حضرت ابو طلحہ رضؓ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ہمیشہ پیش نظر رہتی تھی۔ اس لیے وہ نازک سے نازک تر موقع میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑتے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں کچھ دشمنوں کا خوف سمجھا گیا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضؓ کا گھوڑا عاریۃً منگوایا اور سوار ہو کر۔ آپ خطرات کی ٹوہ میں جس طرف اندیشہ تھا نکل گئے۔ حضرت ابو طلحہ رضؓ بھی پیچھے پیچھے ہو لیے۔ یہ تو اس مقام تک پہنچ بھی نہ پائے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ راستہ میں ملاقات ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ تمہارا گھوڑا بہت تیز رفتار ہے۔

رسول اللہؐ کی محبت

حضرت ابو طلحہ رضؓ کے اندر چونکہ جان نثارانہ محبت اگ و پے میں طاری وساری تھی۔ تو اس کا ظہور معمولی چیزوں میں بھی ہو جاتا تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو گوشت پسند تھا۔ ایک دفعہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ اور حضرت ابو طلحہ رضؓ ان کے علاتی والد تھے خرگوش پکڑ کر لائے تو حضرت ابو طلحہ رضؓ نے اپنے ہاتھ سے اس کو ذبح کیا۔ جب پک کر تیار ہوا تو ایک ران حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی آپؐ نے ان کی محبت کی قدردانی کے لحاظ سے قبول فرما لیا۔

(مسند)

ایک دفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کو جو مہمان رکھے گا۔

بقیہ بر صفحہ ۲۶

بقیہ حضرت ابوطلحہ رضہ انصاری

خدا اس پر رحم فرمائے گا۔ حضرت ابوطلحہ رضہ اشناس تھے۔ سمجھ گئے کہ سرکار میں مہمان کی مہمانی کا سامان نہیں ہے فوراً اٹھ کر عرض کیا میں لے جاتا ہوں جا کر خود ان کے گھر کچھ نہ تھا۔ صرف بچوں کا کھانا تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضہ نے اپنی بی بی سے کہا کہ بچوں کو تھپک کر سلادو۔ اور مہمان جب کھانے بیٹھے تو چراغ گل کر دینا۔ اس طرح مہمان کھالیں گے اور ہم فرضی طور پر مہمان کے ساتھ منہ ہلاتے رہیں گے۔

اس طور پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان کو کھلا کر پورے گھر نے رات فاقہ سے گذار دی۔ صبح کے وقت بارگاہ نبوتؐ میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کی اس محبت بھری مہمان نوازی پر فرمایا کہ اللہ کو رات تمہارے کام سے بڑا تعجب ہوا۔

(مسلم)

شوق زیادت

سرکار رسالت سے جو قلبی تعلق اور محبت تھی وہ وصال کے بعد بھی رہی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اسی بنا پر کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "فتنہ کی آندھی میں ایمان کا چراغ شام میں محفوظ رہے گا"۔ (مسند) حضرت ابوطلحہ رضہ نے شام کی اقامت اختیار فرمائی تھی۔ لیکن فرط محبت کی بنا پر سرکار رسالت کی یاد ہر وقت تازہ رہتی تھی جب زیادہ پریشانی قلب کو ہوتی تو مہینوں کا سفر طے کر کے مدینہ منورہ حاضر ہو کر مرقد مبارک کی زیارت کرتے اور اس طرح سکینت قلب حاصل کرتے۔

رحمت عالم سے موئے مبارک کی نوازش

ان کی قربانی۔ جاں سپاری۔ محبت کی قدر سرکار رحمت عالم کے قلب میں بھی تھی۔ اسی بنا پر خصوصی نوازشات سے نوازے بھی جاتے تھے۔

چنانچہ حجۃ الوداع میں جب آپؐ نے منیٰ میں حلق کرایا تو داہنی جانب کے موئے مبارک تمام صحابہ میں تقسیم فرمائے اور بائیں جانب کے کل موئے مبارک حضرت ابوطلحہ رضہ کو مرحمت فرمائے۔ اس پر حضرت ابوطلحہ رضہ اتنے شاداں اور فرحاں ہوئے کہ کونین کا خزانہ ان کو مل گیا۔ ۔

بقیہ حضرت مفتی محمود صاحب کی تقریر

وہ زمین قابل کاشت بنی تو حکومت نے ان کسانوں کو بے دخل کر دیا اور وہ زمین چند سرکاری افسروں کو دے دی گئی۔

انہوں نے کہا کہ یہ ظلم ناقابل برداشت ہے اور جمعیۃ علماء اسلام اس ظلم کے خلاف سینہ سپر ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کاشت کاروں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ اکثریت کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا اور اس کے برعکس یہاں کے جاگیردار اور سرمایہ دار انتہائی تعیش کی زندگی گذارتے ہیں اس کے کتوں کو جو خوراک اور لباس مہیا کیا جاتا ہے وہ غریب کسان کے گھر کے پورے اثاثے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان میں کسی کا گھر بھی نہیں اور اس کی عزت و آبرو بھی محفوظ نہیں تو وہ خود کو پاکستانی کیسے محسوس کرے گا اس لیے ضروری ہے کہ عوام کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کیا جائے

انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام نے مزدوروں اور کسانوں کی بہتری اور بھلائی کا بیڑہ اٹھایا ہے اور ہم اس مقصد کے حصول کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے کیوں کہ اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واضح طور پر کہا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوک سے مر گیا تو قیامت کے روز اس کی موت کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔

تو جب ایک بھوکے کتے کی ذمہ داری اسلام پر عاید ہوتی ہے۔ تو پھر کسی مسلمان کی موت کے بارے میں کیوں نہیں پوچھا جائے گا۔

مفتی صاحب نے مطالبہ کیا کہ خلاف اسلام عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ اور پاکستان میں اسلامی قانون رائج کر کے اسلامی اصولوں کے مطابق سزائیں دی جائیں۔

جلسے میں قاری نورالحق قریشی ایڈوکیٹ۔ مولانا عبدالقادر قاسمی۔ اور مولانا غلام مصطفےٰ نے بھی تقاریر کیں ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ لاہور کے ہوٹل میں منعقد ہونے والے فیشن شو پر پابندی عائد کی جائے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعے بجلی کمپنی ملتان اور واپڈا کی دھاندلیوں پر احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ شہریوں کو ان دونوں اداروں کی زیادتیوں سے نجات دلائی جائے۔ جلسے کی صدارت جناب ہدایت اللہ نے کی۔

سیالکوٹ میں ضلعی دفتر کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کا ضلعی دفتر نزد رام تلائی سیالکوٹ شہر میں قائم کر دیا گیا ہے۔

ضلعی عہدہ داروں کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ دفتر میں تحریری پیغام بھیجیں زبانی پیغام پر عمل کرنا ناممکن ہو گا۔

تمام ارکان جمعیۃ کو چاہئیے کہ اپنے اپنے حلقے میں ووٹروں کی فہرستوں کی دیکھ بھال کریں۔ اگر کوئی نام وغیرہ رہ جائے تو فوراً اپنا ووٹ درج کرانے کی کوشش کریں۔

دفتر صبح ½ ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک کھلا رہے گا۔ فون نمبر ۲۵۲۰ پر بھی رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

حافظ عبدالرحمٰن ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ

منزل بہ منزل

سندھ میں منافرت پھیلانے والوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد میں کنونشن منعقد کریگی

حیدرآباد - ۳ جنوری - جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن حیدرآباد ڈویژن اور خیرپور ڈویژن کا ایک مشترکہ کنونشن منعقد کیا جائے گا جس میں کراچی کو سندھ میں شامل کرنے مہاجر اور مقامی باشندوں کے درمیان اتحاد اور تعاون بڑھانے اور شر پسند عناصر کی روک تھام وغیرہ مسائل پر غور کیا جائے گا۔ کنونشن کے سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب اور ناظم محمد عثمان الوری پہنچے اور حیدرآباد ڈویژن کے ناظم حکیم نواب الدین اور دوسرے حضرات جناب مولوی عبدالرؤف صاحب، مولانا شمس الدین صاحب۔ شبیر احمد صاحب مولانا غلام رسول صاحب۔ عبدالستار صاحب۔ مولانا محمد عرفان قادری ٹنڈو آدم والے جو شریک تھے تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے اس امر پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے کہ سستی شہرت کے خواہشمند بعض عناصر اپنی لیڈری چمکانے کے لئے سندھی مہاجر اور غیر سندھی کے درمیان نفرت پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس قسم کی سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا پاکستان بننے کے بعد سندھیوں نے بڑی فراخدلی سے مہاجروں کا خیر مقدم کیا تھا اور اب بھی وہ کسی تعصب سے کام نہیں لیتے۔ سندھ میں آباد تمام باشندے چاہے وہ سندھی ہوں یا مہاجر پٹھان یا پنجابی سب آپس میں بھائی ہیں اور آئندہ بھی خلوص اور محبت سے رہیں گے۔ ہر اس سازش کو ناکام بنا دیا جائے گا جو آپس میں پھوٹ ڈالنے کے لئے کی جائے گی۔ سندھی اور غیر سندھی کی مہم چلا کر مقامی باشندوں اور مہاجروں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی سازش کا مقابلہ کرنے کے لئے جمعیۃ کے تینوں ڈویژنوں کا ایک مشترکہ کنونشن جلدی منعقد کیا جائے گا۔

(حکیم نواب الدین ناظم جمعیۃ حیدرآباد ڈویژن)

شورکوٹ روڈ میں جمعیۃ کا انتخاب

امیر	منشی رحیم بخش صاحب
نائب امیر	چوہدری محمد صدیق صاحب
ناظم اعلیٰ	قاری نظام الدین صاحب

نائب ناظم	ملک سردار علی صاحب
خازن	حافظ عبداللطیف صاحب
نشر و اشاعت	شبیر احمد صاحب شبیر

مجاہدین قدس

مولوی محمد صاحب چک نمبر ۲۷۲ - حافظ محمد مشتاق

حافظ مقبول احمد - حافظ محمد طاہر

بہاولپور

۲ جنوری ۷۰ء بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور میں یوم اسلامی منشور منایا گیا۔ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جس سے مولانا شمس الدین انصاری نے خطاب فرمایا اور کہا کہ جس مقصد کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا تھا بائیس سال گذرنے کے باوجود وہ اب تک حاصل نہیں ہو سکا لیکن علماء اسلام ابتداء سے اسلامی قانون کے نفاذ کی کوشش کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اسلامی منشور مرتب کر کے ملت اسلامیہ پر عظیم احسان کیا ہے۔ جلسہ کے آخر میں اسلامی منشور کی تمام حاضرین نے تائید کی اور اجلاس سے مولانا عتیقی صاحب اور عبدالقادر صاحب ربانی نے بھی خطاب فرمایا۔

(ابو محمد عطاء الرحمٰن امیر جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور)

خویشگی

۲ جنوری بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی نے یوم اسلامی منشور منایا۔ دفتر جمعیۃ مسجد حاجی فتح خاں میں ایک اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مولوی محبوب الرحمٰن صاحب نے کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا اور منشور کی دفعات سنائیں۔ مولانا گل شیر نے اجلاس سے کہا کہ منشور کی تمام دفعات اسلام کے بالکل مطابق ہیں۔ اور اگر یہ منشور ملک میں رائج ہوا، تو پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بن جائے گا۔ مولانا گل شیر نے کہا کہ اسلامی منشور جس محنت سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس پر ہمارے جمعیۃ کے اکابرین اور خصوصاً مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی کوشش و سعی پر ہم ان کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ جمعہ کی تقریروں میں بھی مولانا سید علی شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام خویشگی حافظ نور الحق نائب امیر حافظ محمد حنیف۔ مولوی محبوب الرحمٰن خازن جمعیۃ مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی نے منشور کی کئی دفعات لوگوں کو سنائیں۔ اجلاس سے حافظ نور الحق نے بھی خطاب کیا تھا۔ اجلاس میں حسب ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا یہ اجلاس صدر مملکت کے اعلان انتخابات ون یونٹ توڑنے، سابقہ صوبے بحال کرنے، سیاسی سرگرمیوں کی اجازت پر صدر یحییٰ خان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ صدر صاحب انتخابات پارٹی سسٹم پر کرائیں۔ ہر پارٹی اپنا منشور پیش کرے اور اس پر انتخابات لڑے۔

(۲) یہ اجلاس ۵۶ء کے آئین منسوخ ہونے پر مسرت کا اظہار کرتا ہے اور صدر صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین میں ۳۱ علماء کا تیار کردہ اسلامی خاکہ (۲۲ نکات) آئین کا جزو بنائے۔ تاکہ آئین اسلامی آئین بن جائے۔

(گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ خویشگی)

جمعیۃ علماء اسلام دینہ ضلع جہلم کا انتخاب

دینہ ضلع جہلم - ۲ جنوری کو بعد از نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد صادق صدیقی منعقد ہوا جس میں جمعیۃ کا سالانہ انتخاب عمل میں لایا گیا اور مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا:-

سرپرست	مولانا محمد صادق صدیقی مہتمم مدرسہ اشرف المدارس دینہ
امیر	چوہدری عبدالمجید صاحب سابق بی ڈی ممبر
نائب امیر اول	چوہدری حاجی محمد بشیر صاحب
" " دوئم	حافظ عبدالحق صاحب
ناظم عمومی	چوہدری حاجی رحمت اللہ صاحب ناظم دوئم چوہدری محمد مسلم
ناظم اول	میاں شعیب احمد ناظم دوم چوہدری عبدالشکور انصاری
خزانچی	صوفی ظہور احمد انعام اینڈ کو

اس کے علاوہ مجلس عمومی کے دس رکن چنے گئے۔

مبلغ اسلام ڈاکٹر فدا حسین صاحب پشاور

مودودی صاحب کا چیلنج اور اس کی حقیقت

آج اخباروں میں مودودی صاحب کا یہ چیلنج شائع ہوا ہے کہ جماعت اسلامی نے کبھی تحریک پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ اور اگر مخالفین کے پاس جماعت کے خلاف کوئی ثبوت ہو تو پیش کریں۔

یقین نہیں آتا کہ مودودی صاحب کا حافظہ کمزور ہو گیا ہوگا کہ وہ اپنی سابقہ تحریروں کو یاد نہ رکھ سکے ہونگے۔ بہرحال یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ مشتے از خروارے اس سلسلے میں ان کی چند تحریروں کو پیش کر سکوں تاکہ یہ حق پرست خود فیصلہ کر سکے کہ مودودی صاحب کے اس چیلنج کی حقیقت سوائے ایک سیاسی فریب کے اور کچھ نہیں ہے۔

مودودی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ جماعت اسلامی کی تشکیل سے قبل ان کی کتابوں کا حوالہ نہ دیا جائے۔ کوئی پوچھے کیوں؟ جماعت اسلامی کے قیام سے اب تک مودودی صاحب ہی اس کے امیر رہے ہیں۔ اور امیر جماعت کے خیالات اور عقائد کا جماعت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ خاص طور سے امیر جماعت کی سیاسی پالیسی کا تو جماعت کو پابند رہنا ہی ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے مودودی صاحب کا جو سیاسی نظریہ جماعت کی تشکیل سے قبل تھا، جماعت اسلامی کے قائم ہونے کے بعد اسی نظریہ کی پابند ہے۔ بہرحال مثالوں سے فائدہ؟ پھر بھی مودودی صاحب کی کتاب "سیاسی کشمکش" کا حوالہ نہیں دوں گا، تاکہ ان کے لئے راہ فرار باقی نہ رہے اور تمام حق پرست مسلمانوں سے استدعا کروں گا کہ وہ غیر جانبدار رہ کر غور فرمائیں کہ مودودی صاحب کے چیلنج کی حقیقت کیا ہے۔

فاقول وباللہ توفیق۔

"یہ بزعم (یعنی قائد اعظم اور مسلم لیگ) خود اسلامی نصب العین تک پہنچنے کی امید رکھتے ہیں۔ ان کی تجویز یہ ہے کہ پہلے اسی جمہوری دستور کے مطابق جو انگریزی حکومت یہاں نافذ کرنا چاہتی ہے مسلم اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں کی اپنی حکومت قائم ہو جائے۔ پھر کوشش کی جائے گی کہ یہ قومی حکومت اسلامی نظام حکومت میں بتدریج تبدیل ہو جائے لیکن یہ ویسی ہی غلطی ہے۔ جیسی "آزادی ہند" کو مقدم رکھنے والے حضرات کر رہے ہیں۔ ان کی تجویز پر جتنے اعتراضات ہیں بعینہ وہی اعتراضات ان کی تجویز پر بھی ہیں۔ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ مسلم اکثریت کے صوبوں میں حکومت جمہور کے اصول پر خود مختار حکومت کا آخرکار حاکمیت رب العالمین کے قیام میں مددگار ہو سکتا ہے"۔

(ترجمان القرآن صفر ۲۷ ۱۳۶۰ھ)

غور فرمایئے مسلم لیگ جس کی قیادت قائد اعظم محمد علی جناح اس وقت کر رہے تھے مسلمانوں کے لئے ایک الگ حکومت کے قیام کے لئے جدوجہد کر رہی تھی۔ اسی وقت ہندوستان کے ہندو لیڈر سر توڑ کوشش کر رہے تھے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اس مطالبے کے خلاف ابھاریں تاکہ قائد اعظم اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر مسلمانوں کے لئے ایک الگ آزاد حکومت قائم نہ کر سکیں۔ مودودی صاحب نے اپنے طور پر مسلمانوں کو قائد اعظم کے نظریے سے متنفر کرنے کے لئے اپنے رسالے ترجمان القرآن میں یہ بیان شائع کر کے اسلامی خدمت کا جو نمونہ پیش کیا، وہ خاص طور سے توجہ کے قابل ہے۔ اور پاکستان جیسی نعمت کو بہت ہی حقیر چیز کہتے ہیں

"اسی طرح کی ریاست جس طرح افغانستان میں افغانیوں کی۔ ایران میں ایرانیوں کی اور ترکی میں ترکیوں کی۔ اگر فی الواقعہ یہی چیز پیش نظر تھی تو میں عرض کروں گا کہ بڑی ہی حقیر چیز کے لئے مسلمان قوم نے اپنی بہت بڑی چیز قربان کی اور یہ ساری قربانی خسر الدنیا والآخرہ کی مصداق ہے"۔

(ترجمان القرآن جون ۱۹۴۹ء)

مسلمانوں کی سیادت و قیادت کو تو مسلمانوں کے لئے تباہ کن بتایا جا رہا ہے اور متحدہ ہندوستان میں رہ کر ہندوستان کی سیاست و قیادت مودودی صاحب کے خیال میں اسلام کے لئے سودمند ہوتا۔ حیف صد حیف!

"اگر ایک مرتبہ لادینی جمہوری اسٹیٹ قائم ہو گیا تو کچھ دنوں تک تو ممکن ہے کہ یہ صورت قائم رہ سکے کہ آپ مسلمان رہیں اور آپ کی حکومت کافر۔ لیکن زیادہ زمانہ نہیں گذرے گا کہ آپ کی اسٹیٹ اس دورنگی کو مٹا کر رہے گی اور بالآخر اسٹیٹ کے ساتھ آپ کو بھی کافر بننا پڑے گا"۔

(ترجمان القرآن جون ۱۹۴۹ء)

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لیجئے پاکستان کی حکومت اور پاکستان کے رہنے والے سب جن میں مودودی صاحب بھی خیر سے شامل ہیں۔ مودودی صاحب کے الفاظ میں سب کو بالآخر کافر بننا پڑے گا۔

یہ پاکستان کے خلاف بدترین اور ذلیل ترین قسم کی دشمنی اور نفرت کا اظہار نہیں تو اور کیا ہے۔ اپنے مخالفین کو چیلنج دینے سے پہلے ذرا گریبان میں تو جھانک لیا ہوتا۔

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست
نہ ہر کہ مو بتراشد قلندری داند

موسیٰ خیل کا جدید انتخاب

مورخہ یکم جنوری بروز جمعرات ۸ بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام زیر صدارت جناب حاجی غلام مصطفےٰ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں تمام کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس کی کاروائی قرآن پاک کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ اجلاس کی کاروائی شروع ہونے سے پہلے دفتر میں قرآن پاک ختم ہوا، جو کہ جناب محمد امیر صاحب امیر جماعت جمعیۃ کی وفات جو کہ دو ہفتے پہلے وفات پا گئے تھے بخشا گیا۔

جناب شیخ عبداللہ صاحب کو امیر جماعت منتخب کیا گیا جماعتی فنڈ کو مضبوط اور ضلعی امداد کے لئے چندہ اکٹھا کیا گیا آئندہ پروگرام بنایا گیا کہ زیادہ سے زیادہ نئے ساتھی بھرتی کئے جائیں اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے جدوجہد کریں۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔

عہدہ	نام
امیر	جناب شیخ عبداللہ صاحب
نائب امیر	جناب ملک سلطان صاحب
ناظم اعلیٰ	〃 خواجہ نور محمد صاحب
نائب ناظم	〃 حاجی احمد صاحب
خزانچی	〃 محمد عبداللہ صاحب
ناظم نشر و اشاعت	〃 ملک غلام رسول صاحب

کاروائی کے بعد اجلاس دعا کے ساتھ ختم ہوا

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل)

عبدالواحد حیدرآباد سندھ

منصورہ میں مودودی فرقہ کی خرمستیاں

منصورہ بستی میں مودودیوں نے اپنی دکانداری چمکانے کی غرض سے ایک نام نہاد درسگاہ لوگوں کو فریب دینے کے لئے قائم کر رکھی ہے۔ اس نام نہاد درسگاہ کی آڑ میں مودودی کے چیلے کس طرح شکم پرستی کر رہے ہیں۔ اس حقیقت کو سندھی زبان کے اخبار "ہلال پاکستان" میں ایک مقامی باشندہ کے قلم سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کو پڑھ کر ہر آدمی جو ذی شعور ہو، اندازہ لگا سکتا ہے کہ مودودی ازم کتنا پُر فریب و خطرناک ہے۔

منصورہ بستی میں مودودی جماعت اسلام کی آڑ میں ایک نام نہاد دینی ادارہ سیاسی و تجارتی اغراض کے لئے چلا رہی ہے۔ ایک مقامی اخبار میں مودودیوں نے ایک بیان بڑے کروفر سے داغ دیا ہے جسے پڑھ کر بہت افسوس ہوا کہ اسلامی نظام کے داعیوں کو غلط بیانی کرتے ہوئے کچھ شرم محسوس نہیں ہوتی۔ اس بیان میں مودودیوں نے اپنی اصلی روایت قائم رکھتے ہوئے بڑی شدومد سے دعویٰ کیا ہے کہ ہم محض اسلام کی خدمت اور اس کی بقا و تحفظ کی خاطر بڑی ملازمتیں، بہترین تنخواہیں۔ عالیشان رہائش گاہیں اور شہری زندگی کی مسرتیں ترک کر کے آئے ہیں۔ ہم ان کی حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ آیا واقعی یہ دین کی خدمت کے لئے حاضر ہوئے یا اپنے جذبہ مجبورالارض کی تسکین کی خاطر تشریف فرما ہوئے ہیں۔ اس ادارہ میں جو اشخاص سرفہرست ہیں۔ پہلے ان کی خدمتِ دینی کی جھلک پیش کی جاتی ہے۔

مینجر (جماعت کے اڈہ) جو کہ تعمیر ملت کے نام سے قائم ہے) کا مینجر ایک غیر مقامی آدمی ہے۔ اس کے متعلق ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی تنخواہ پہلے ایک سو روپیہ تھی لیکن اس وقت وہ پکا چوہدری بنا ہوا ہے۔ بستی منصورہ تحصیل ہالا میں وقف شدہ زمین پر جو دہ دکانیں بنائی گئی تھیں۔ جن میں سے چار دکانیں اور ایک کیبن مذکورہ مینجر کے نام ہیں۔ ان کا کرایہ بھی خود وصول کرتا ہے اور یہ مشہور کر رکھا ہے کہ یہ دکانیں میری زرخرید ہیں۔

(۲) وقف شدہ زمین پر دو پلاٹ گھر کے لئے اور دو پلاٹ (مال) کے لئے خرید کر لئے ہیں۔ صبح کے وقت جب اس کا مال جس میں بھیڑیں بھینسیں وغیرہ شامل ہیں باہر نکالتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی بڑے زمیندار کا مال جا رہا ہے۔

(۳) گھر کے پلاٹوں میں عالیشان عمارتیں تعمیر کرائی گئی ہیں۔ جن میں ایک کے بیت الخلاء کی تعمیر پر ۱۲۰۰ روپیہ صرف ہوئے ہیں۔

(۴) اس زمین (وقف) پر یہ محض بارہ ایکڑ مال کے لئے گھاس کی کاشت کراتا ہے۔ جس کا آبیانہ ادارہ (تخریب ملت) ادا کرتا ہے

(۵) منصورہ کے پاس اس شخص نے چار ایکڑ زمین خریدی ہے۔ باقی زمین کے لئے سرگرداں و حیران ہے۔ اب آپ ہی اندازہ لگائیں کہ ایک سو روپیہ میں درآمد شدہ مینجر اتنی بڑی جائداد کا کس طرح مالک بن گیا (جان محمد بھٹو) یہ صاحب پہلے ۶۰ روپیہ تنخواہ پر گورنمنٹ کے اسکول میں عربی ٹیچر تھا وہاں سے مستعفی ہو کر منصورہ کے مال غنیمت میں حصہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہے۔

(۱) وقف کی زمین پر تعمیر شدہ دکانوں میں سے دو دکانیں بھٹو نے اپنے قبضہ میں کر لی ہیں۔ جن کا کرایہ بھی خود وصول کرتا ہے۔

(۲) اسی زمین کے دو پلاٹوں میں دو پلاٹ اپنے تصرف میں لے رکھے ہیں۔ جن پر بہترین عمارتیں تعمیر کرا لی ہیں۔

(۳) منصورہ کے قریب اسلام کے اس خادم نے سولہ ایکڑ زرعی زمین خریدی ہے۔ جہاں عالیشان عمارت بنائی ہے

(۴) جماعت کے اجورہ کے علاوہ مذکورہ ادارہ کی جانب سے ساڑھے چار سو روپیہ تنخواہ بھی وصول کرتا رہتا ہے

(۵) ادارہ کی طرف سے بھٹو صاحب کو دوائیں خرید کر دی گئی ہیں۔ جس سے وہ شفا خانہ چلاتا ہے۔ محض اپنی جائداد بڑھانے کے لئے تاہنوز مولانا کو خیال ہے کہ اگر ایک سو ایکڑ زمین مل جائے تو بہتر ہے۔ مولانا موصوف کے ایک عزیز کے نام وقف کی دکانوں میں ایک دکان اور صدر کسان بورڈ ... کے نام دوسری دکان الاٹ شدہ ہیں۔

صدر کسان بورڈ پہلے پرائمری ماسٹر تھا اور اب منصورہ میں تین ہزار کی بلڈنگ ایک دکان اور ایک گھر کے پلاٹ کا مالک ہے۔

ڈاکٹر کلو ٹی نام کے کوئی ڈاکٹر ہیں۔ پہلے ہم دیکھتے تھے کہ ایک چائے کی دکان چلاتے تھے۔ اس وقت تعمیر ملت ادارہ کے باقاعدہ مشاہرہ پر ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ڈاکٹر کے پاس کونسی ڈگری ہے۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ موصوف جماعت کے سرگرم کارکن اور نمبر اول چندہ گیر واقع ہوئے ہیں ڈاکٹر صاحب بھی اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں، جو عنقریب دولت مند بن جائے گا

(پرنسپل سلیم اللہ) موصوف کی رہائش گاہ پر ۳۵ ہزار روپیہ صرف ہوا ہے اور وقف شدہ زمین پر ایک دکان بھی الاٹ کر رکھی ہے۔ جس کا کرایہ بھی خود وصول کرتا ہے۔

(وصی مظہر ندوی) کے نام ایک دکان الاٹ ہے۔

یونین زیر پیر کے تعاون سے لڑکیوں کا ایک مڈل سکول منصورہ میں بیالیس ہزار روپیہ سے بنا ہے۔ ایک تو یہ عمارت ایسی جگہ بنی ہے۔ جہاں کوئی آدمی تعلیمی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ دوم باہر سکول کا بورڈ آویزاں ہے اور اندر جماعت کے تنخواہ دار ملازم مکانات بنا کر رہ رہے ہیں ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارت سکول کی نہیں جماعت کے ملازموں کی رہائش گاہ ہے۔

دیہات کی پوسٹ عموماً پرائمری ماسٹروں کے حوالہ ہوتی ہے۔ لیکن یہاں جماعت کے ہاتھ میں ہے۔ جس کی وجہ سے عموماً لوگوں کو ڈاک دی ہی نہیں جاتی۔ اگر دی جاتی ہے تو بھی بہت پریشان کر کے جس سے لوگوں کو بہت دقت ہوتی ہے۔

یہ ہیں اسلام کے اجارہ داروں کے کارہائے زریں کتنا درد ہے بیچاروں کو پیٹ کا اور نام لیتے ہیں اسلام کا۔

حضرت مولانا غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دین پور شریف

از شیخ الاسلام حضرۃ مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ابو السراج غلام محمد صاحب دین پوری مرحوم ۔ مرحوم موضع دین پور علاقہ خانپور ریاست بہاولپور کے باشندے اور حضرت مولانا حافظ محمد صاحب بھرچونڈوی کے خلیفۂ اول تھے ۔ ان اطراف میں ان کی بہت شہرت ہے ۔ بہت زیادہ لوگ ان سے بیعت ہو کر مستفید ہوتے ۔ دین پور شریف بھی اس تحریک آزادی کا مرکز تا نوی تھا ۔ جس کے صدر خود مولانا ابو السراج صاحب موصوف تھے ۔ آپ کے صاحبزادے اور خدام مشن کے ممبر تھے ۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق مولانا عبید اللہ صاحب کے ذریعے سے پیدا ہوا اور انہیں کے ذریعے سے پیدا ہوا ۔ اور انہیں کے ذریعہ سے مشن کی تحریک میں شریک ہوئے ۔ چونکہ مولانا عبید اللہ صاحب کے پیر بھائی اور ان کے پیر و مرشد کے خلیفہ تھے اس لیے آپس میں بہت زیادہ تعلق وارتباط تھا ۔ مولانا عبید اللہ صاحب کابل جاتے وقت اپنی صاحبزادی کو انہیں کی کفالت میں چھوڑ گئے تھے ۔ کچھ عرصہ کے بعد مولانا ابو السراج مرحوم نے ان سے عقد نکاح کر لیا ۔ جن سے صاحبزادہ پیدا ہوا اور وہ اب نہایت صالح جوان ہیں ۔ ریشمین خط آپ کے پاس بھی پہنچا تھا ۔ انقلاب کی تیاری کے لیے سامان یہاں جمع کر لیے گئے تھے ۔ اور مزید کوششیں جاری تھیں کہ فوج کی بڑی مقدار اسٹیشن خانپور پہنچی ۔ وہاں کے مخلصین نے فوراً یہاں مرکز میں خبر کر دی ۔ راتوں رات میں تمام سامان رائفلیں کارتوس وغیرہ منتشر کر دیا گیا ۔ صبح کو جب افسر انگریز معہ فوج دین پور پہنچا اور تفتیش کی تو کوئی چیز موجود نہ تھی ۔

ریشمی خط کو بھی تلاش کیا وہ ایک ڈبہ میں بچوں کے کھلونوں کے نیچے رکھا ہوا تھا ۔ انگریز افسر نے اس ڈبہ کو اٹھایا مگر اوپر کے کھلونوں کو دیکھ کر رکھ دیا غرضیکہ کوئی چیز جس کی مخبروں نے خبر دی تھی اور کوئی مشتبہ چیز پائی نہ گئی ۔ دوڑ آنے کی خبر اطراف و جوانب میں پھیل گئی تو ہزاروں آدمی جمع ہو گئے ۔ اس لیے دین پور میں گرفتار نہ کر سکے ۔ افسر نے استدعا کی چونکہ ہمارا بڑا افسر خانپور میں رہ گیا ہے ۔ اس لیے آپ خانپور تشریف لے چلیے اور اس سے گفتگو کر لیجئے ۔ وہاں جانے پر کہا کہ یہاں معلوم ہوا کہ وہ بہاولپور چلا گیا ہے ۔ اس لیے بہاولپور تشریف لے چلیے ۔ پھر وہاں سے پنجاب لے گئے ۔ اور غالباً جالندھر میں نظر بند کر دیئے ۔ کچھ عرصہ کے بعد کسی ثبوت نہ ہونے اور عوام کے اشتعال کی بنا پر چھوڑ دیئے گئے ۔ موصوف مرحوم کے کئی صاحبزادے نیک اور جوان صالح ہیں ۔ دار العلوم دیوبند میں علم حدیث وغیرہ پڑھا ہے ۔ بڑے صاحبزادے مولانا عبد الہادی صاحب گدی نشین ہیں ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ وارضاہ ۔

تذکرۂ اسلاف

شیخ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سندھی

شیخ عبد الرحیم صاحب مرحوم سندھی حیدر آباد سندھ کے باشندے اور مولانا عبید اللہ صاحب کے مخلص اور وفادار دوست (نومسلم) تھے ۔ نہایت دین دار اور مشن کے نہایت سرگرم ممبر تھے ۔ مولانا عبید اللہ صاحب نے ان کو ہموار کر کے مشن میں داخل کیا تھا ۔ مولانا عبید اللہ صاحب کو سرحد افغانستان تک پہنچانے میں انہوں نے بہت زیادہ مدد کی تھی ۔ موصوف مسٹر اچاریہ کرپالانی کے بڑے بھائی تھے ۔ یہ عرصہ دراز تک تعلیم یافتہ غیر مسلم سندھیوں کو مسلمان بنانے میں نہایت سرگرمی کے ساتھ کوشاں رہے اور بحمد اللہ تعالیٰ اس میں بہت زیادہ کامیاب ہوئے ۔ اور بہت سے لوگ ان کی مساعیٔ کاملہ سے مشرف با سلام ہوئے ۔ انہیں میں سے ڈاکٹر شمس الدین بھی ہیں ۔ موصوف شیخ صاحب کی جد و جہد سے مسلمان ہوئے ۔ شیخ صاحب نے اپنی صاحبزادی سے ان کا نکاح کر دیا ۔ جنگ عمومی اول سے کچھ دیر پہلے یہ مدینہ منورہ چلے گئے تھے ایام جنگ میں وہاں ہی رہے ۔ بعد میں مشکلات کی وجہ سے حیدر آباد سندھ آگئے اب وہ مع متعلقین کے حیدر آباد میں مقیم ہیں ۔ ان کے سمجھانے کا طریقہ اس قدر عمدہ اور دلچسپ تھا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی ۔

مولانا عبید اللہ صاحب تحریک آزادیٔ ہند میں جب سے داخل ہوئے تو انہوں نے ان کو بھی اپنا ہم خیال بنا لیا اور اس راستہ میں نہایت عظیم الشان خدمات انہوں نے انجام دیں ۔ کابل جانے کے بعد مولانا عبید اللہ کی خط و کتابت انہیں سے ہوتی تھی ۔

ایک مرتبہ خطوط گورنمنٹ ہند کے ہاتھ لگ گئے تھے ۔ اور راز فاش ہو گیا تو سی آئی ڈی ان کے پیچھے لگ گئی ۔ ان کی گرفتاری کے لیے بہت زیادہ کوشش گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہوئی ۔

مگر یہ روپوش ہو گئے ۔ اور اخیر وقت تک سی آئی ڈی کے ہاتھ نہیں آئے ۔ نہایت راز دار ، سمجھدار ، متقی اور پرہیزگار تھے ۔ کہا جاتا ہے کہ سرہند میں بیمار ہو کر انتقال فرما گئے ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ ان کے روپوش ہو جانے سے مشن برانچ حیدر آباد سندھ کا کام تقریباً ختم ہو گیا ۔

ارکان جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کا اجلاس

۸ جنوری ۱۹۷۰ء کو رات کے ۸ بجے جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی ایک میٹنگ جامع مسجد کلاں میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں ہوئی۔

اجلاس کی کارروائی مولوی فریدالدین صاحب کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ملک آج کل بہت نازک دور سے گذر رہا ہے۔ یہاں تک کہ آج وہ افراد جن کے ہاں کل تک جلوت کے بجائے خلوت زیادہ مرغوب تھی وہ بھی اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اسلام کا نام لے کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ غریب عوام اسلام ہی میں دارین کی نجات سمجھتے ہیں لیکن عوام اب بیدار ہو چکے ہیں اور وہ دوست و دشمن کو پہنچانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کے دونوں حصوں میں مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام نے ملک گیر بنیادوں پر آئین ساز اسمبلی کے لئے انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ جمعیۃ کی سب سے بڑی دولت جذبہ اسلامی ہے۔ ہمارے پاس نہ دولت کا گھمنڈ ہے نہ سرمایہ داری کا۔ اگر جمعیۃ کو ناز ہے تو صرف اللہ پر جس نے ہر وقت ہماری مدد فرمائی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام آئین شریعت کانفرنس کا انعقاد جو ملک وملت کے لئے صحیح بنیادوں پر کام کرنے کا ایک موزوں ذریعہ تھا۔ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ نے اراکین کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے منشور کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔ جس کو قرآن کریم، احادیث نبویہ اور فقہ حنفیہ کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس ملک میں غالب اکثریت حنفی مسلک کے مسلمانوں کی ہے۔

نیز آپ نے فرمایا کہ ہمارا منشور نام نہاد اسلام کے علمبرداروں کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اگر اس میں اسلام کے خلاف کوئی بات ہے تو وہ اس کو منظر عام پر لائیں۔ ورنہ اگر وہ اسلام کے صحیح دعویدار ہیں تو جمعیۃ میں شامل ہو جائیں۔ آج تک کسی اخبار یا کسی جماعت کو اس منشور پر تنقید کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ البتہ اس کی تائید کی گئی۔ ہمارے منشور میں جماعتی بنیاد پر انتخاب کرانے کی دفعہ موجود ہے۔ جس کی تائید بہت سے اخبارات اور بعض جماعتوں نے بھی کی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم اس ملک میں عوام کو یکساں حقوق دینے کے قائل ہیں اور ذریعہ معاش کے تمام وسائل پر تمام قوم کو یکساں مواقع فراہم کرنا ہماری جماعت کا اولین مطالبہ ہے اور ہمارے منشور میں یہ بات صراحتاً درج ہے۔ جو دولت حرام ذرائع سے حاصل کی گئی ہے وہ ضبط کر لی جائیگی اور حلال ذرائع سے حاصل کردہ دولت میں سے ایک پیسہ بھی نہیں لیا جائے گا۔ انشورنس کمپنیاں اور بینک قومی ملکیت میں لے لئے جائیں گے۔ اس ذریعے سے حاصل کردہ سود ان لوگوں کو واپس کر دیا جائے گا۔ جن سے یہ حاصل کیا گیا ہے، ورنہ اس کو مساکین میں تقسیم کر دیا جائیگا۔

آپ نے فرمایا۔ ۲۲ اسلامی نکات کے مطابق جو آئین بنایا جائے گا وہی آئین اسلامی ہوگا۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے ۲۲ نکات مرتب کئے تھے اپنی اغراض کے لئے ان سے اعراض کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ مودودی صاحب نے ۵۲ء میں کہا تھا کہ ۲۲ اسلامی نکات سے ہٹ کر جو آئین بنایا جائے گا۔ اس کی مثال جعلی نوٹ کی سی ہوگی مگر آج وہی سب سے زیادہ ان نکات سے ہٹ چکے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مدعا اسلام کے سوا کوئی اور ہے اور گول میز کانفرنس میں جب قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب نے ان ۲۲ نکات کا مطالبہ کیا۔ تو انہیں اس کی تائید تک کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔

آپ نے آخر میں فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی اس ملک میں عوام اور اسلام کی نمائندہ جماعت ہے۔ آپ حضرات اس میں اسلامی جذبہ سے شامل ہو کر کام کریں۔ بعد ازاں جمعیۃ کی توسیع و تنظیم کے سلسلے میں مختلف تجویزیں پاس ہوئیں۔

(ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

جلسہ عام کی تاریخ ملتوی کردی گئی

اراکین جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کوئٹہ نہایت معذرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا جلسہ عام جو ۹ جنوری کو ہو رہا تھا۔ اس کی تاریخ بڑھا دی گئی ہے۔ کیونکہ امیر حلقہ بلوچستان مولانا عبدالغفور کوئٹہ نہیں پہنچے ہیں۔

آئندہ تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ ناظم مرکزی

کیا وجہ ہے کہ ہمیشہ مزدور جیل جاتا ہے

کبھی کارخانے دار جیل نہیں جاتا

ملتان ۹ جنوری مفتی محمود صاحب نے مطالبہ کیا ہے کہ گرفتار ہونے والے مزدوروں اور مزدور رہنماؤں کو فوری طور پر رہا کیا جائے انہوں نے اپنی تقریر میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ دولت کا خالق مزدور جیلوں میں سڑ رہا ہے جبکہ لوٹنے والے مل مالکان عیش کر رہے ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اگر مزدوروں کو مل مالکان سے جھگڑے کی بنا پر گرفتار کیا ہے تو مل مالکان کو کیوں گرفتار نہیں کیا گیا؟

انہوں نے کہا کہ اس طرح حکومت نے مل مالکان کا ساتھ دیا ہے۔ جو انتہائی غلط بات ہے۔

مفتی صاحب نے یہ بھی کہا کہ گذشتہ بائیس سال میں کوئی بھی مل مالک کبھی جیل میں نہیں گیا۔ بلکہ مزدور کو مزدوروں میں جیل کی کال کوٹھڑیوں میں بند کیا گیا۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ مزدور رہنماؤں اور مزدوروں کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی بھی آمد متوقع ہے۔

جلسۂ عام

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شاہدرہ اسٹیشن نئی آبادی لاجپت نگر کے زیر اہتمام جامعہ قاسمیہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام زیر صدارت حاجی بشیرالدین صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ قاسمیہ لاجپت نگر بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۷۰ء بروز اتوار بعد نماز عشاء منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام تشریف لا رہے ہیں:-

مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ● مجاہد جمعیۃ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ● خطیب بے بدل حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ● مولانا قاری عبدالرشید صاحب خطیب جامعہ قاسمیہ لاجپت نگر۔ قراء حضرات قاری مقصودالرحمٰن صاحب قاری عبدالحمید صاحب خطیب نورانی مسجد قلعہ لچھمن سنگھ لاہور

(مستری سراج الدین ناظم جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر لاہور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی انتخابی مہم

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے ۷ جنوری سے انتخابی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ سب سے پہلے انتخابی جلسہ تحصیل کے مشہور قصبہ ڈیلوالہ میں ہوا۔ جس میں مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن اور مولانا غلام قادر صاحب نے تقاریر کیں۔ اور علاقہ کے مشہور عالم دین مولانا عبدالعزیز صاحب جیجو شریف نے صدارت کی۔ اس کے بعد دریا خاں، کوٹلہ جام بہل۔ نوتک اور بھکر میں جلسے ہوئے۔ جن میں مذکورہ علماء کے علاوہ مولانا الٰہی بخش صاحب صدیقی، مولانا محمد رمضان صاحب بھکر۔ مولانا محب اللہ صاحب۔ حافظ ممتاز علی صاحب اور دوسرے علماء نے شرکت فرمائی۔

ایجنٹ حضرات سے گذارش

ادارہ ترجمان اسلام بار بار نمائندہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں گذارش کر چکا ہے کہ وہ بلوں کی ادائیگی کی طرف فوری طور پر توجہ فرمائیں۔

ترجمانِ اسلام کے صفحات میں اضافہ کی وجہ سے اخراجات میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے ہمیں افسوس ہے کہ بعض ایجنٹ ہماری بار بار کی توجہ کے باوجود رقم ادا نہیں کرتے جس سے ادارۂ ترجمانِ اسلام کو قرض لے کر اپنے اخراجات پورے کرنے پڑتے ہیں۔

قبل اس کے کہ نادہند ایجنٹ حضرات کے نام اور پتے ترجمانِ اسلام میں شائع کئے جائیں وہ رقم کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دیں۔ ورنہ ادارہ مجبور ہوگا کہ ان کے نام اور مکمل پتے ترجمان اسلام میں شائع کر دیئے جائیں۔

(ادارہ)

مدنیہ مسجد مہاجر آباد ملتان روڈ کوٹ نواں کے

وسیع میدان میں جلسہ عام ۲۵ جنوری بروز اتوار صبح ۱۰ بجے سے ہو رہا ہے جس میں فخر شبان العلماء حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور، حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی گوجرانوالہ، حضرت مولانا قاری عبدالحی صاحب عابد لاہور، حضرت مولانا منظور الحق صاحب سعدی پارک لاہور، مولانا قاری عبدالعزیز صاحب جلالی لاہور اور شاعر اسلام سید امین گیلانی شرکت فرما رہے ہیں۔

(احسان اللہ فاروقی خطیب مدنیہ مسجد مہاجر آباد لاہور)

داخلہ مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن

مدرسہ ہذا ایک عرصہ سے جاری ہے جس میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ پڑھایا جاتا ہے اور غریب طلباء کو کھانا و کپڑا اور رہائش مدرسہ سے دیا جاتا ہے۔ محنتی طلباء جلدی داخلہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز مخیر حضرات اپنے صدقات و خیرات مدرسہ میں دے کر ذخیرہ آخرت بنائیں۔

الداعی الی الخیر — محمد شریف ربانی

خادم مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن جامع مسجد محمدیہ نئی آبادی جیا موسیٰ نزد شاہدرہ لاہور

تفسیر روح المعانی (عربی)

تفسیر روح المعانی (عربی) کا مقدمہ مع تفسیر سورۃ فاتحہ طبع ہو چکا ہے جس کا ہدیہ

کاغذ امی ٹیشن آرٹ　۵/۰ روپے

سفید گلیز　۴/۰ "

علاوہ محصولڈاک

پہلے پارہ کی مکمل تفسیر عید الضحیٰ ۱۳۸۹ھ تک طبع ہو جائیگی انشاء اللہ۔ یہ تفسیر پارہ وار اور بہت جلد شائع ہوتی رہے گی

مکمل تفسیر روح المعانی کا ہدیہ

کاغذ امی ٹیشن آرٹ　۳۰۰/۰ روپے

کاغذ گلیز سفید　۲۵۰/۰ "

نوٹ (۱) اصل مصری نسخہ کا عکس بغیر کسی حک و اضافہ کے شائع کیا جا رہا ہے، اور مصنف قدس سرہٗ کی علمی امانت بدوں کسی ترمیم و تصرف کے قارئین کرام تک پہنچائی جا رہی ہے۔ ۲۹ ذیقعد ۱۳۸۹ھ تک بیس ۲۰/ روپے پیشگی ایک مکمل نسخہ کیلئے جمع کرانے پر امی ٹیشن آرٹ ۲۵۰/۰ اور کاغذ سفید گلیز ۲۰۰/۰ روپے میں دیا جائیگا۔ محصولڈاک بہرکیف خریدار کے ذمہ ہوگا

مرقات شرح مشکوٰۃ (عربی)

از

سلطان العلماء ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۰۱۴ھ

دس جلدیں ہمارے ہاں طبع ہو چکی ہیں گیارھویں (آخری جلد) زیر طبع ہے

فی جلد غیر مجلد　۲۲/۰ روپے

کامل سیٹ کے خریدار کو ۱۲½ فی صد رعایت دی جائے گی

پوری قیمت پر

الگ الگ جلد بھی مل سکتی ہے

محصولڈاک

بذمہ خریدار

ہوگا

مکتبہ امدادیہ ٹی، بی ہسپتال روڈ (مقبول روڈ) ملتان (پاکستان)

تبدیلی نام

میں نے آج سے اپنا نام ملک ماہی کی بجائے ملک محمد نواز رکھ لیا ہے آئندہ مجھے ملک محمد نواز کے نام سے پکارا جائے۔

ملک محمد نواز (سابق ملک ماہی)
متعلم نہم ب گورنمنٹ ہائی سکول
ملک ڈیرہ اسمٰعیل خاں

دعائے صحت کی درخواست

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم کے داماد تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ پہلے نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہے اب مولانا منتقل ہو کر لاہور میڈیم وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

(مطیع الرحمٰن درخواستی خانپور
حال - لاہور)

(۶) آخر میں آیت پڑھ کر آپ ایک طرح کی دھمکی دیتے ہیں کہ ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔ مودودی صاحب آپ سے پہلے مرزا قادیانی اور بہت سے گمراہوں نے علماء کو اسی طرح دھمکایا مگر وہ خود قعر مذلت میں جا گرے علماء نے اپنا فرض ادا کرنا تھا، ادا کیا، اور انشاء اللہ ادا کرتے رہیں گے۔ آپ کس معصومانہ انداز میں اپنے مرید دل پر اپنے صبر کا سکہ بٹھانا چاہتے ہیں۔ کیا صبر کا یہی معنی ہے کہ علماء کو بے نقط گالیاں دو اور صبر شریف کے شریف بنے رہو۔ اس کے بعد دوسرے سوال اور جواب کا ذکر ہوگا۔ جس میں مودودی کی علمی قابلیت اور صالحانہ فریب کی قلعی کھولی جائے گی۔

مودودی صاحب سے کسی مفتی صاحب نے ان کی تحریر کے بارے میں مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا ہے۔ اس سوال نے مودودی صاحب کا دماغ چکرا دیا ہے۔ مودودی صاحب پر علماء کا فتویٰ ہے کہ وہ گمراہ ہے اور اس فتویٰ میں علماء سہارنپور، علماء دیوبند مولانا مہدی حسن صاحب مفتی دار العلوم دیوبند اور خاص کر شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح، مفسر قرآن قطب زمان حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رح، حضرت شیخ المشائخ مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف سکھر اور حضرت شیخ الحدیث خلیفہ اعظم حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی سب شریک ہیں۔

مگر یہ بات مانی ہوئی ہے کہ مودودی صاحب اچھے منشی ہیں، بہترین قلم کار ہیں اور وہ غلط بات کو بھی صحیح ثابت کرنے لگتے ہیں تو بہتوں کو فریب دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

لیکن اس سوال نے ان کو ایسا چکرایا ہے کہ جواب میں جو کچھ لکھا ہے اس سے ان کی پوزیشن اور زیادہ گندی ہو گئی ہے۔ وہ متضاد باتیں لکھتے اور زور قلم سے حق و صداقت پر پردہ ڈالتے، یا اپنی گمراہانہ تحریر کو درست ثابت کرتے ہیں۔ عنقریب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس خود ساختہ مجتہد کا مبلغ علم کیا ہے۔

سوال

(۱) اسلام کے اصول و قوانین قطعی طور پر ناقابل تجزیہ ہیں؟ یا کچھ گنجائش ہے۔ مثلاً اگر حکومت اجراء حدود قانون پاس کر دے اور جج حضرات ان قوانین کے عملی نفاذ کے مجاز ہو جائیں۔ لیکن معاشرے کی حالت یہی رہے جو آب ہے اور اصلاح معاشرہ کے لیے کوئی قانون نافذ ہی نہ کیا جائے تو اس صورت میں شرعی ثبوت کے بعد رجم اور جلد و درّہ کی سزا ظلم ہوگی یا نہیں؟

(۲) آپ نے تفہیمات میں لکھا ہے کہ نکاح طلاق، اور حجاب شرعی کے اسلامی قوانین اور اخلاق معنوی کے متعلق اسلام کی تعلیمات سے ان حد[...] نہیں کیا جا سکتا۔

حالانکہ مندرجہ بالا صورت میں یہ پارلیمنٹ [...] ذمہ دار ہوں گے (پارلیمنٹ یا حکومت) یقیناً ان کا یہ فعل نامناسب ہوگا مگر کیا ان قوانین کی رو سے عدالت جو حکم اور حد جاری کرے گی کیا وہ ظلم ہوگا۔؟

(۳) کیا حکومت کو اصلاح معاشرہ کے لیے اجرائے حدود کو کچھ مدت کے لیے ملتوی رکھنا چاہیئے اور احکام اسلامی کے اجراء میں کسی خاص ترتیب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے؟

جواب از مودودی صاحب

اس کے جواب میں مودودی صاحب نے جو جواب دیا ہے اس کو ہم آسانی کی خاطر چند حصوں میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ چنانچہ جواب کے اجزاء یہ ہیں:

(۱) تفہیمات کے حصہ دوم میں جہاں یہ مضمون درج ہے۔ وہیں آخر میں یہ نوٹ بھی موجود ہے۔ کہ یہ مارچ ۱۹۳۹ء میں لکھا گیا تھا۔
ظاہر ہے کہ اس وقت کوئی حکومت ایسی موجود نہیں تھی جس میں یہ سوال درپیش ہوتا۔ کہ اب یہاں حدود شرعیہ جاری کی جائیں یا نہیں پھر مضمون کا موضوع بھی یہ نہیں تھا کہ یہاں اجرائے حدود کی کیا صورت ہے۔

(۲) اس کا موضوع تو ان لوگوں کے اعتراضات کا جواب دینا تھا جو زنا اور قذف اور سرقے کی شرعی سزاؤں کو انتہائی سخت قرار دیتے تھے اور وحشیانہ سزا کہنے سے بھی نہ چوکتے تھے۔

(۳) سوال یہ ہے کہ اس بحث میں جن لوگوں نے یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ میں اجرائے حدود شرعیہ کا مخالف ہوں، وہ کس حد تک نیک ہیں اور ان کی یہ نکتہ آفرینیاں کہاں تک قابل التفات ہیں؟

(۴) اس وقت اگر کوئی مسلمان حکومت اسلام کے تمام احکام و قوانین اور اس کی ساری ہدایات اصلاحی معطل رکھ کر اس کے قوانین میں سے صرف حدود شرعیہ کو الگ نکال لے اور عدالتوں میں ان کے نافذ کرنے کا حکم دے دے تو جو قاضی یا جج کسی زانی یا سارق یا شارب خمر پر حد جاری کرنے کا حکم دے گا وہ تو ظالم نہیں ہوگا البتہ وہ حکومت ضرور ظالم ہوگی۔ جس نے شریعت الہیہ کے ایک حصے کو معطل اور دوسرے کو نافذ کرنے کا حکم دیا۔
میں ایسی حکومت کو اس آیت کا مصداق سمجھتا ہوں جس میں فرمایا گیا ہے۔ افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض۔ فما جزآء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الحیوٰۃ الدنیا و یوم القیٰمۃ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ہ

(۵) میں یہ تسلیم نہیں کرتا کہ جو حکومت خود شراب بنانے اور بیچنے کے لائسنس دیتی ہو۔ اور جن تقریبات میں خود حکومت کار فرما اور ان کے معزز مہمان شراب سے شغل کرتے ہوں۔ اس کے قانون میں اگر شارب خمر کے لیے ۸۰ کوڑے لگانے کی سزا مقرر کر دی جائے تو ہم اسے اسلامی قانون نافذ کرنے والی حکومت کہنے میں حق بجانب ہوں گے۔

(باقی آئندہ)

সাপ্তাহিক WEEKLY
তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E IS
লাহোর LAHORE

ترجمان اسلام لاہور
جمعیۃ علماء اسلام ضلع
جمعیۃ علماء اسلام ضلع

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ

قطب زماں شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب

لاہوری رحمۃ اللہ

سرپرست و مدیر:

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

یکے از مطبوعات:

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام کا موقف

جمعیۃ علماء اسلام کے اس واضح موقف و پالیسی کے باوجود اگر مخالف الزامات تراشتے ہیں اتہامات عائد کرتے ہیں تو سمجھ لیجئے کہ وہ آپ کی راہ روکنا چاہتے ہیں۔ اس لیے جمعیۃ علماء اسلام کے سوا کسی بھی جماعت کی اتنی واضح اور دو ٹوک پالیسی و موقف نہیں ہے۔

اس لیے ایسے تمام الزامات پر لعنت بھیجئے جھوٹوں اور فریب کاروں کو ان کے مقدر کے حوالے کیجئے اور عوام مسلمانوں کو اپنا منشور، اپنا موقف پیش کر کے اسلام کی فتح کی راہ ہموار کیجئے۔ پاکستان کے مسلمان عوام جمعیۃ کے ساتھ ہیں اور اللہ کی نصرت اسے حاصل ہے۔ اس کی جد و جہد کسی دنیوی کامیابی کیلئے نہیں۔ صرف اللہ کی رضا کیلئے ہے اور یہ مقصود اسے ان شاء اللہ ہر حال میں حاصل ہے۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ) فقیر والی ضلع بہاولنگر مغربی پاکستان

اکابر علماءِ کرام و مشائخ عظام اور اعلیٰ حکام و افیسران کی نظر میں!

حضرت مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الادب والفقہ دار العلوم دیوبند تحریر فرماتے ہیں کہ

"میں مدرسہ اسلامیہ فقیر والی کے حالات نیز اس کے مہتمم مولانا فضل محمد صاحب سے بہت اچھی طرح واقف ہوں مجھکو یقین ہے کہ مدرسہ مذکورہ حضرت ممدوح کے زیر اہتمام پورے اخلاص اور کمال دیانت کے ساتھ شریعت اسلام اور اس کے احکام کی اشاعت میں مصروف ہے اسکی امداد صحیح معنی میں اپنے لیے آخرت کے ثواب کا ذخیرہ ہے۔ امید ہے کہ اہل خیر حضرات اسکی امداد کی طرف بہت زیادہ توجہ فرما دیں گے۔

"حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند تحریر فرماتے ہیں کہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ریاست بہاولپور کے نواح میں ہمارے علمی سلسلہ کا اولین سرچشمہ ہے۔ اس کی تعلیم کا معیار بلند ہے۔ اور تربیت کے اصول پسندیدہ ہیں۔ اور نظم کا سلسلہ دوسرے اداروں کے لیے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ مولانا فضل محمد صاحب اس درسگاہ کے نظام شمسی کے آفتاب ہیں۔ ان کا فضل و کمال اور صلاحیت و استعداد اور سلیقہ کار روز بروز مدرسہ کو ترقی کی طرف لئے جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ امید سے بڑھ کر یقین ہے کہ وہ دن جلد آئیگا جب حق تعالیٰ کی قدرت سے یہ مدرسہ پنجاب اور سندھ کے طلباء کے لیے سب سے بڑا مرکز علم و تربیت ہوگا۔ اور اہل خیر حضرات اس کے ترقی پذیر منصوبوں کی تکمیل کے لیے آگے بڑھ کر حصہ لیں گے آج کل اجنبی طاقتیں برسر اقتدار ہیں ہمسایہ قومیں ترقی کی راہ پر گامزن ہیں جن طبقوں کو زندگی کا سلیقہ بھی نہ تھا اب وہ زندگی کے راہنما ہیں۔ انگریزی زبان اور تمدن نے اسلامی علوم و فنون کو اپنے شکنجے میں لے لیا ہے مسلمان دنیا کی رونق پر جان دے رہے ہیں۔ اور سرمایہ دار دنیا کو دنیا میں خرچ کرکے خالی ہاتھ آخرت کا سفر کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے حالات میں وہ لوگ بہت ہی اجر و ثواب کے مستحق ہیں جو علم دین کے لیے اپنے سرمایہ کو وقف کردیں مجھے مخیر مسلمانوں بہاولپور کے امراء اسلام اور مخلص عوام سے توقع ہے کہ وہ مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی کو ہر ممکن امداد دیں گے۔ اور اس کی ترقی اپنی حقیقی مذہبی اور روحانی ترقی تصور کریں گے۔ بزرگانِ دیوبند کی دعائیں اس درسگاہ کے ساتھ ہیں۔ خدا اس کو پروان چڑھائے آمین ثم آمین۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سابق مفتی دار العلوم دیوبند حال مہتمم دار العلوم کراچی تحریر فرماتے ہیں کہ

مولانا فضل محمد صاحب اور یہاں کے مدرسین کی محبت و عنایت کی وجہ سے کئی روز یہاں قیام کا اتفاق ہوا مدرسہ کی مجموعی حالت و کیفیت سے بے حد مسرت ہوئی جس کی سب سے بڑی وجہ میرے سامنے یہ تھی کہ حضرت مہتمم صاحب و عامہ مدرسین و طلباء کو علم و عمل اور اخلاق و معاشرت میں سلف صالحین کے طرز پر پایا خصوصاً مولانا فضل محمد صاحب مہتمم و بانی مدرسہ کا اخلاص اور انتھک مساعی میرے لیے بہت زیادہ عبرت انگیز اور سبق آموز ثابت ہوئیں۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا اس زمانہ میں قحط نظر آتا ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کو روز افزوں ترقیات ظاہرہ و باطنہ سے نوازے۔

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر شرعیہ قلات حال و شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور تحریر فرماتے ہیں کہ

"میں نے مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی کا معائنہ کیا نظم و ضبط دیانت و امانت حسن تعلیم و کمال تربیت کے اعتبار سے مدرسہ قابل رشک ہے۔ مدرسہ کے ادنیٰ فرد سے لے کر اعلیٰ تک میں خلوص و للٰہیت موجود ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس مدرسہ کی بیش از بیش امداد فرماویں تاکہ یہ چراغ تعلیم نبوی گل نہ ہونے پائے۔

حضرت العلام مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ فضل محمد صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور ان کے پودہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی کو دیکھا جسطرح مولانا نے اس علمی پودہ کی آبیاری کی ہے اور کر رہے ہیں اور جس مخلصانہ انداز سے اساتذہ اور طلبہ سے ان کا معاملہ دیکھا اور مدرسہ کی ظاہری و باطنی میں ساعی ہیں دل سے دعا نکلی کہ اللہ حضرت موصوف کی مساعی جمیلہ کو خلعت سے نوازے اور ان کی شخصیت کو مزید قبولیت عطا فرما دے اور مدرسہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرما دے اور اس کا فیض تا قیامت جاری رکھے۔"

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"فقیر والی مدرسہ قاسم العلوم میں حاضر ہوا میرا یہ آنا یہاں پہلی بار نہ تھا

بقیہ بر صفحہ ۱۹

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی کی عمارت کا جنوبی و شرقی حصہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی کی جامع مسجد کا ایک دلکش منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۴۲

احمد حسین کمال

حکومت اور سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری

انتخابات کے دن جیسے جیسے قریب آ رہے ہیں، حکومت کی اور سیاسی جماعتوں کی ذمہ داریاں اسی نسبت سے زیادہ تر ہوتی جا رہی ہیں۔

انتخابات سے اگر واقعی یہ ہی مقصود ہے کہ پاکستان میں صحیح طور پر عوامی اقتدار کا نظام قائم ہو جائے تو موجودہ حالات میں اس کے لئے جو آخری چیز ضامن ہو سکتی ہے وہ موجودہ حکومت کی اوپر سے لے کر نیچے تک مکمل غیر جانبداری کی روش ہے

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو فرنگی عہد کے بعض نہایت گہرے اثرات کا ابھی تک شکار ہے۔

انگریزوں نے یہاں کے عوام کو بے بس و مجبور رکھنے کے لئے کئی شکنجوں میں جکڑا تھا۔

پہلا شکنجہ ریاستوں، نوابیوں اور سرداریوں کا تھا۔ اس طرح نہ صرف عوام کو تقسیم در تقسیم کر دیا گیا تھا بلکہ ہر جگہ صرف ایک شخص کو موروثی طور پر ان کے مقدر کا مالک بنا دیا گیا تھا، جو انگریزوں کا پروردہ اور آلہ کار ہوتا تھا۔

دوسرا شکنجہ اقتصادی تغلب و استحصال کا تھا۔ تمام پیداواری زمین اور فاضل زمینیں جاگیرداروں و بڑے بڑے زمینداروں کو دے دی گئی تھیں، اور کسان و کھیت مزدوروں کے تابع و محتاج بنا دیئے گئے تھے۔

پیداوار و اجناس و مصنوعات کی خرید و فروخت پر سرمایہ دارانہ نظام مسلط کر کے ملک کی پوری معیشت چند ہاتھوں میں دے دی گئی تھی۔

تیسرا شکنجہ نظم و نسق کے جابرانہ نظام کا تھا۔ جس میں ادنیٰ ترین سرکاری ملازم سپاہی، چوکیدار اور پٹواری تک عوام سے فائق اور ان پر جابر بن گیا تھا۔

چوتھا شکنجہ فوجی بالادستی کا تھا جو پورے ملک پر حاوی تھا قیام پاکستان کے بعد فوج تو قومی اور ملکی بن گئی اور وہ اب شکنجہ کے بجائے ملک کی محافظ ہو گئی۔

لیکن بقیہ اول الذکر تینوں شکنجے ہنوز قائم و مسلط ہیں۔ نوابیاں اور ریاستیں اگرچہ نہیں رہی ہیں تاہم علاقائی سرداریاں اور مقامی برتریاں رکھنے والا گروہ ہنوز موجود ہے اور سابقہ رعایتوں و تحفظات سے مستفید ہو رہا ہے۔

جاگیرداری، زمینداری اور سرمایہ داری کی صورت میں اقتصادی شکنجہ بھی عوام پر مسلط ہے۔

نیز سول سروس کا انتظامی شکنجہ بھی پہلے سے کہیں زیادہ موثر حیثیت میں کام کر رہا ہے۔

ان تینوں شکنجوں کی موجودگی میں آزادانہ عوامی و جمہوری انتخابات کا عمل میں آنا قطعی ممکن نہیں تھا۔ چنانچہ ماضی کا کوئی بھی انتخاب بد عنوانیوں، جانبداریوں اور دھاندلیوں سے پاک و صاف نہیں رہ سکا

موجودہ مارشل لاء حکومت نے اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر کے عوام میں یہ امید روشن کی تھی کہ ان تینوں شکنجوں کی موجودگی کے باوجود شاید انتخابات آزادانہ ہو جائیں اور واقعی اقتدار حقیقتاً عوام و جمہور کی طرف منتقل ہو جائے۔

لیکن جنوری ۱۹۷۰ء سے لے کر اب تک کے واقعات نے جو نقشہ کھینچا ہے۔ اس نے اس امید کو مضمحل کر دیا ہے۔

موجودہ حکومت نے انتخاب کا وہی طریقہ رکھا جو سابق میں تھا یعنی انفرادی بنیاد پر انتخاب میں حصہ لینا۔ اس سے با اثر طبقوں کے افراد کو کھلی چھٹی کے ساتھ انتخاب میں حصہ لینے کا موقعہ

مل گیا۔ وہ اپنی دولت کی ریل پیل اور اپنے اثر و رسوخ کے استعمال سے غریب نمائندوں کو ناکام بنانے کی پوزیشن میں آ گئے۔ اگر طریق انتخاب جماعتی بنیاد پر ہوتا۔ یا پیشہ ورانہ تناسب آبادی کے مطابق یا اقتصادی حیثیت کے تناسب کے مطابق آبادی کے نمائندوں کی نشستیں مخصوص کر دی جاتیں تو ایک حد تک بااثر طبقوں کے اثرات سے انتخابی مہم مسموم نہ ہوتی۔

تاہم اس کے باوجود یہ امید ہے کہ حکومت کے تمام کل پرزے اگر انتخاب میں بالکل غیر جانبدار رہے اور پوری توجہ سے آزادانہ انتخاب کرانے میں کامیاب ہو گئے تو ایک حد تک عوام کو بھی نمائندگی مل جائیگی جو آئندہ کے سیاسی عمل سے وسیع تر ہو سکتی ہے۔

لیکن اس سلسلہ میں ایک اور صورت حال اثر انداز ہوئی ہے۔ یعنی یہ کہ بہت سے ریٹائرڈ اعلیٰ سول و فوجی افسران کئی سیاسی جماعتوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان افسران کی سابقہ پوزیشن بہر حال کچھ نہ کچھ اثر رکھتی ہے۔ اور ان پہلے عام انتخابات کی غیر جانبداری کو وہ متاثر کر سکتے ہیں۔

تاہم اس کے باوجود ابھی تک انتخابات کے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ہونے کی توقع موجودہ حکومت سے ہی کی جا سکتی ہے اور جناب آغا محمد یحییٰ خاں صاحب کے سابقہ اعلانات ہی ابھی تک اس امر کے ضامن ہیں کہ انتخابات منصفانہ ہوں۔

موجودہ حکومت اس ملک کے عوام کی آخری امید ہے۔ وہ صدر مملکت اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ آئندہ انتخابات میں انتظامیہ کے کسی کارکن کی غلط و جانبدارانہ روش سے نتائج عوام کی توقع کے خلاف نکلے تو اس سے نہ صرف عوام کی امید و اعتماد کو زبردست دھکا لگے گا۔ بلکہ قوم پر خطرناک مایوسی کے بادل چھا جائیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انتخابات کے موقعہ پر کوئی بھی سیاسی کارکن جیلوں میں نہ ہو اور کسی جماعت کو حکومت کی طرف سے اس پر کسی خاص پابندی کی شکایت نہ رہے۔

انتخابات کے پرامن ہونے کی ذمہ داری بیشتر سیاسی جماعتوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ بہت سی سیاسی جماعتوں نے مارشل لاء کے متعلقہ قوانین پر پورا پورا عمل نہیں کیا اور ملک میں کشیدگی کی بدترین فضا پیدا ہوئی۔ چند جماعتوں نے اپنی نیم فوجی تنظیموں کے ذریعہ حالات کو بد سے بدتر بنا دیا ہے۔ اب بھی یہ ذمہ داری سیاسی جماعتوں کی ہی ہے کہ وہ آئندہ انتخابات کی تکمیل تک مارشل لاء کے قواعد پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہوں اور کوئی جماعت دوسری کو یہ موقعہ نہ دے کہ وہ مارشل لاء کے ضابطوں کی آڑ لے کر اسے نقصان پہنچا سکے۔

حکومت کو بھی ایسی اطلاعات پر فوری اقدامات سے پہلے دونوں طرفوں کے دعووں کی پوری پوری چھان بین کر لینی چاہیئے۔ لیکن سیاسی جماعتوں کو تو اس معاملہ میں مکمل احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

عوام اب اچھی طرح ہر جماعت کو، اس کے دعووں کو اور اس کے پروگرام کو سمجھ چکے ہیں۔

انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ حقیقتاً کون اسلام چاہتا ہے اور کون صرف اسلام کے نام کو استعمال کر رہا ہے کس کا پروگرام سرمایہ داری اور جاگیرداری کے خلاف ہے اور کس کا پروگرام عوامی مساوات کے مخالف ہے۔ کس جماعت میں کیسے افراد ہیں اور کون سی جماعت اپنے دعووں و اعمال میں مخلص ہے۔

الحمد للہ جمعیۃ علماء اسلام نے اول دن سے جس موقف کا اعلان کیا ہے وہ اس پر قائم ہے۔ اس نے اسی موقف

(باقی صـ ۱۶ پر)

شاعرِ جمعیۃ مرزا غلام نبی جانباز

سانگھڑ اور نواب شاہ کے دوران سفر میں جمال عبد الناصر رحمۃ اللہ علیہ کی ناگہانی وفات کی خبر سُن کر

سرزمینِ نیل کا وارث

سرزمینِ مصر سے وہ مردِ میداں چل بسا
کانپتا تھا جس سے یورپ وہ مسلماں چل بسا

اے عرب! تیرا مقدّر اب خدا کے ہاتھ ہیں
نصرتِ حق جس سے تھی وہ مردِ دوراں چل بسا

دجلہ و فرات میں طوفان ہے کہرام ہے
وقت کا ناصر کہ عربوں کا نگہباں چل بسا

چھوڑ دو چارہ گرو! تم اُن کی بالیں چھوڑ دو!
بیٹھ جا اے دردِ دل، اب تیرا درماں چل بسا

وندناؤ خانۂ افرنگ کے بازی گرو!
روباہ کو ہو مبارک شیرِ یزداں چل بسا

احمد حسین کمال

جمال عبدالناصر کا مشن جاری رہے گا

مغربی پریس اور ریڈیو نے صدر ناصر کی وفات کے فوراً بعد ان کی شخصیت کی عظمت کا جو بلند آہنگ چرچا کیا ہے اور ابھی تک کر رہے ہیں، اس میں مرحوم جمال عبدالناصر کی عظیم شخصیت اور کارناموں کے اثر کا بھی بے شک دخل ہے، اور اور ان کے بدترین دشمن بھی مجبور ہیں کہ انہیں خراج عقیدت پیش کریں۔

صدر ناصر کے اقدامات اور پالیسیوں نے دنیا کی تاریخ پر جتنا گہرا اثر ڈالا ہے، گذشتہ کئی صدیوں کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ برطانوی استعمار کو نہ تو یورپ کی عظیم جنگیں اتنا نقصان پہنچا سکیں، نہ ہٹلر اور مسولینی کی فسطائی و نازی تحریکات سے اسے اتنی زک اٹھانی پڑی اور نہ روس اور چین کے اشتراکی انقلابات نے اسے اتنا درماندہ بنایا جتنا نقصان، جتنی زک اور جتنی درماندگی اسے مصر کے انقلاب اور جمال عبدالناصر کے اقدامات نے پہنچائی۔

چنانچہ مغربی پریس اور مغربی طاقتوں کی طرف سے ان کی عظمت کا اعتراف ایک امر مجبوری ہے۔ تاہم ان کا یہ خراج عقیدت ایک خطرناک سیاسی چال بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔

مغربی پریس اور مغربی مدبرین کی روش یہ رہی ہے کہ وہ مشرقی قوموں بالخصوص مسلمان ملکوں کے عوام کی حریت و استقلال اور اقتصادی و معاشی آزادی کی جد و جہد کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ اور ان مقاصد کے لئے برپا کی جانے والی تحریکات کو تخریبی قرار دیتے ہیں۔ ان کے مخالفِ دین و مذہب ہونے کا شدید پروپیگنڈا کرتے اور کراتے ہیں، اور ان تحریکات کے خاتمہ کے لئے جارحانہ اقدامات سے بھی باز نہیں رہتے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کے قومی رہنماؤں کی عظمت کا ایسا خاکہ کھینچتے رہتے ہیں، جیسے کہ یہ تمام جدوجہد، تحریکات اور اقدامات صرف ان رہنماؤں کے ذاتی عزم و ہمت کا نتیجہ ہیں۔ خود ان کی قوم و ملت کا کوئی شعور، کوئی ولولہ اور کوئی اجتماعی احساس ان میں شامل نہیں۔ بالخصوص جب ان قوموں کا کوئی بڑا رہنما وفات پا جائے، تو اس کی شخصیت کو اتنا بلند و بالا کر کے پیش کرتے ہیں، جس کے آگے اس کی قوم بالکل پست نظر آنے لگتی ہے۔ اور مایوسی کا یہ احساس ابھرنے لگتا ہے کہ اب اس رہنما کی موت کے بعد ہمارا کیا بنے گا۔

مغربی پریس نے گاندھی جی، مسٹر جناح، پنڈت نہرو وغیرہ مشرقی قوموں کے عظیم رہنماؤں و قائدین کی وفات کے موقعہ پر بھی اسی قسم کا تاثر عام کیا، حتیٰ کہ ہوچی منہہ کی وفات کے موقعہ پر بھی یہ ہی تاثر دیا کہ شمالی ویت نام میں اتنی بڑی شخصیت کی جگہ اب کون لے سکتا ہے۔

جمال عبدالناصر کے بارے میں بھی اسی قسم کا راگ الاپ کر مغربی پریس یہ تاثر دے رہا ہے کہ عرب دنیا اور عرب عوام ناصر کے بعد بالکل بے سہارا اور یتیم ہو کر رہ گئے ہیں۔ تاکہ عربوں میں مایوسی کی خطرناک لہر دوڑ جائے اور وہ اس عزم و ولولے سے خالی ہو جائیں جس کا نشان جمال عبدالناصر تھے۔

لیکن مشرق کی دوسری قوموں کی نسبت عرب قوم مغربی پریس کے اس پروپیگنڈے سے کم ہی متاثر ہوگی۔ اس لئے کہ عرب عوام کی بیداری اور ان کے سیاسی شعور کی پختگی ایک مسلسل تاریخی عمل کا نتیجہ ہے۔ عروج و زوال کے کئی مراحل سے گذرنے کے باوجود عرب عوام میں زندگی کی لہر ہمیشہ موجود رہی ہے اور وہ برطانوی استعمار کے خلاف ہمیشہ سینہ سپر رہے ہیں۔ بے شک عرب کے شیوخ و شاہیوں نے برطانوی استعمار سے ساز باز کر کے اپنے اپنے علاقوں کو مغربی طاقتوں کے تصرف میں دیا، لیکن عرب عوام نے اس کے خلاف ہمیشہ احتجاج کیا اور چشم براہ رہے کہ انہیں کوئی ایسا قائد میسر آئے جو مغربی استعمار کے خلاف ان کے جوش و جذبہ اور حرکت و عمل کی رہنمائی کرے۔ جمال عبدالناصر ان کی اس دیرینہ آرزو کا مظہر بن کر آئے اور وہ فوراً ہی عرب عوام کے ہیرو بن گئے۔ آج عرب عوام جوش و ولولہ کے ساتھ نظم و ضبط کے مستحکم سلسلہ میں مربوط ہیں۔ اور اگرچہ ان کے درمیان مفاد پرست طاقتیں موجود ہیں۔ لیکن وہ ایک ہو کر اپنے داخلی اور خارجی دشمنوں سے برسر پیکار ہیں۔ جمال عبدالناصر نے جو راہ عمل ان کے سامنے کھول دی ہے، اور ان کے محبوس حوصلوں کو جو آزادی و جلا بخشی ہے۔ اس نے آج عرب کے بچہ بچہ کو جمال عبدالناصر بنا دیا ہے۔ عرب عوام کبھی بھی جمال عبدالناصر کو بھول نہیں سکتے۔

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

جمیعۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے نامزد امیدواروں کے نام

صوبائی اسمبلی

ضلع کھلنا	۷	پی ، اے	۹۷	جناب مولانا محمد شوکت علی صاحب
" میمن سنگھ	۱۰	" "	۱۴۸	حضرت مولانا دولت علی صاحب
" "	۱۳	" "	۱۵۱	جناب مولوی محمد یونس علی صاحب
" "	۱۹	" "	۱۵۷	" مولانا برہان الدین صاحب
" ڈھاکہ	۵	" "	۱۷۵	" مولانا عمارت حسین صاحب
" "	۱۶	" "	۱۸۶	" مولانا عبدالحمید صاحب
" "	۲۷	" "	۱۹۷	" مولانا محمد علی چوہدری
" فریدپور	۱۵	" "	۲۱۵	" مولانا محمد سلیمان صاحب
" سلہٹ	۲	" "	۲۲۱	" مولانا غلام مصطفیٰ صاحب
" "	۳	" "	۲۲۲	حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب
" "	۴	" "	۲۲۳	" مولانا حافظ محمد رئیس الدین صاحب
" "	۵	" "	۲۲۴	" مولانا عبدالجبار صاحب
" "	۸	" "	۲۲۷	جناب محمد ہارون حسین
" "	۹	" "	۲۲۸	" اے کے ایم یعقوب علی صا
" "	۱۱	" "	۲۳۰	" الحاج عبدالاحد صاحب
" "	۱۴	" "	۲۳۳	" عبدالمعز صاحب
" "	۱۶	" "	۲۳۵	" مولانا محمد اشرف علی صاحب
" "	۱۷	" "	۲۳۶	" مولانا عبدالحمید صاحب
" "	۱۸	" "	۲۳۷	" مولانا محمد شریف الدین صاحب
" "	۲۱	" "	۲۴۰	جناب عبدالرحمٰن صاحب
" کملا	۲۶	پی ای	۲۲۶	" علی میاں پٹواری صاحب
" نواکھالی	۳	" "	۲۶۹	" مولانا حکیم عبدالحق صاحب
" "	۱۲	" "	۲۷۸	حضرت مولانا عبدالمنان صاحب
" چاٹگام	۳	" "	۲۸۳	جناب مولوی محمد الیاس صاحب

محمد عبدالجبار غفرلہٗ
ناظم دفتر جمیعۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

قومی اسمبلی

ضلع کھلنا	۵	این ای	۵۴	جناب ایڈوکیٹ عبدالحمید صاحب
" میمن سنگھ	۹	" "	۸۴	حضرت مولانا عارف ربانی صاحب
" "	۱۱	" "	۸۶	مولانا محی الدین صاحب
" فریدپور	۸	" "	۱۰۱	حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب
" سلہٹ	۱	" "	۱۲۰	حضرت مولانا مخلص الرحمٰن صاحب
" "	۲	" "	۱۲۱	جناب رشید الحسن صاحب سابق جج
" "	۳	" "	۱۲۲	حضرت مولانا شیخ شرف الدین صاحب
" "	۴	" "	۱۲۳	حضرت مولانا بشیر الدین صاحب
" "	۶	" "	۱۲۵	حضرت مولانا نورالدین صاحب
" "	۷	" "	۱۲۶	حضرت مولانا محمد مشاہد علی صاحب
" "	۸	" "	۱۲۷	جناب الحاج اے، ایس، ایم مبارک ایڈوکیٹ
" "	۹	" "	۱۲۸	جناب مولانا محمود علی صاحب
" "	۱۱	" "	۱۳۰	حضرت مولانا شیخ امین الدین صاحب
" کملا	۲	" "	۱۳۲	جناب مولانا ابوالقاسم صاحب
" "	۱۲	" "	۱۴۲	جناب مولانا فریدالدین عطار صاحب
" نواکھالی	۲	" "	۱۴۶	حضرت مولانا شیخ عبدالحلیم صاحب
" چاٹگام	۱	" "	۱۵۳	جناب مولانا شمس الدین صاحب

ستّر لاکھ قبائلیوں کی جمیعۃ علماء اسلام میں شمولیت

- وہاں کے سردار اور بادشاہ نے جمیعۃ کی حمایت کردی
- وزیرستان، ایک ایسا علاقہ جہاں کے باشندے اسلام کے پابند ہیں
- تین لاکھ قبائلیوں نے آئین شریعت کانفرنس میں مسلح شرکت کی
- مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا شاہانہ استقبال

اور

شمالی وزیرستان آئین شریعۃ کانفرنس کا

آنکھوں دیکھا حال

ندیم راؤ کے قلم سے ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

شیخ عبدالرحیم لدھیانوی لائلپور سے

صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑینگے

لائلپور۔ جمیعۃ علماء اسلام لائلپور کے پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی صدارت میں ہوا، جس میں لائلپور کی شہری صوبائی سیٹ پر جمیعۃ علماء اسلام کی طرف سے انتخاب لڑیں گے۔

عورتوں نے ساٹھ ہزار روپیہ کی رقم ٹھکرا کر

جمعیۃ کا جھنڈا اتارنے سے انکار کردیا

بھیرہ۔ بھیرہ اور بھلوال کے حلقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے صوفی احمد یار صاحب گوندل انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں جس سے وہاں کے سرمایہ داروں کو اپنی شکست یقینی نظر آرہی ہے۔ بھلوال کے ایک مل اونر نے شکست سے بچنے کے لئے ووٹوں کی خرید شروع کردی۔ بھلوال کے مل اونر کا ایک نمائندہ بھیرہ کے ایک غریب محلہ میں وہاں کے ایک شخص کے رشتہ دار کو لے کر گیا۔ مطلوبہ شخص نہیں مل سکا۔ جس گھر وہ نمائندہ گیا۔ اس مکان میں جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم نبویؐ لہرا رہا تھا۔ اس مل اونر کے نمائندے نے عورتوں کو ساٹھ ہزار روپیہ نقد پیش کیا اور کہا کہ یہ جھنڈا اتار دو اور اپنا اور اپنی برادری کا ووٹ بھلوال کے فلاں مل اونر کو دو۔ گھر میں صرف عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے وہ ساٹھ ہزار روپیہ ٹھکرا دیا اور کہا کہ نہ ہم رقم لیتے ہیں اور نہ تمہیں ووٹ دیتے ہیں۔ ہمارے ووٹ صوفی احمد یار کے ہیں۔ مل اونر کا نمائندہ ان کے ایک ایسے رشتہ دار کو لے کر گیا۔ جس کی لڑکی اس خاندان میں بیاہی ہوئی تھی۔ عورتوں نے یہ بھی کہا کہ بیشک اپنی لڑکی کو لے جاؤ۔ لیکن ووٹ جمعیۃ کے سوا اور کسی کو نہیں دینگے۔ معلوم ہوا ہے کہ جس کے پاس وہ لوگ گئے تھے۔ وہ شخص بھلوال میں اس مل اونر کی مل میں ملازم ہے اور ڈیڑھ سو روپے تنخواہ پاتا ہے۔

مولانا حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی کے

حلقہ نمبر ۲۳ سے قومی اسمبلی کا انتخاب لڑینگے

سلانوالی۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے پارلیمنٹری بورڈ کے فیصلہ کے مطابق مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا سلانوالی حلقہ نمبر ۲ سے جمعیۃ کے امیدوار نامزد کردیئے گئے ہیں

ایک مفتی کا کارنامہ

بھیرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک مخلص اور بے لوث عالم دین مولانا جلال الدین صاحب کے پاس میانی کا ایک مفتی گیا (مفتی محمد سعید نہیں) اور مولانا کو بھلوال کے مل اونر امیدوار کے حق میں رام کرنے لگا۔ اس مفتی نے یہاں تک کہا کہ بھلوال کا مل اونر غریب پرور ہے، مظلوم کا حامی، عوام کا دوست۔ اسلام کا پابند، تہجد گذار، شب زندہ دار ہے۔ ایسا نیک انسان ہے کہ بڑے بڑے مولوی بھی ایسے نیک نہیں۔ آپ خواہ مخواہ ادھر ادھر مارے مارے پھر رہے ہیں، اس مل اونر کا ساتھ دیں۔ حالانکہ یہی مل اونر جب ایک گاؤں کی مسجد میں گیا تو جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہوگیا۔ یہ ہے آج کل اسلام پسند مفتیوں کا حال۔
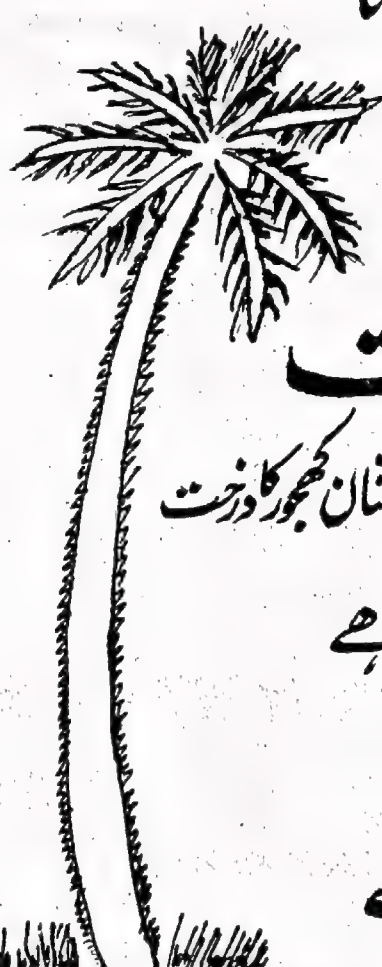
غریبوں کے مال وجان کی حفاظت کی جائے

انتخابی مہم سے گھبرا کر بڑے بڑے زمینداروں اور رسہ گیروں نے غریبوں کو پریشان کرنا اور جان و مال کو نقصان پہنچانا شروع کردیا ہے۔ جب غریب کے گھر چوری ہوجاتی ہے تو رسہ گیر اور ان کے سرپرست ووٹ کے وعدہ پر مال لوٹا دیتے ہیں۔

حال ہی میں بستی جنڈ پرکسی تحصیل کبیروالہ میں ڈاکٹر غلام محمد اور عبدالحکیم کے گھر لوٹ لئے گئے

میں ضلع کی انتظامیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام کی جائے ورنہ انتخابات دھاندلیوں سے متاثر ہونگے۔ (شیخ محمد یعقوب)

تحریر ابن گل بنوں

قیوم خاں نے اپنے دور اقتدار میں دفعہ ۱۴۴ لگا کر نفاذ شریعت کانفرنس کو ناکام بنایا

(حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی)

بنوں۔ گذشتہ روز مدرسہ تجوید القرآن بنوں کے زیر اہتمام مقام جناح پارک دو روزہ عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ پہلی نشست کی صدارت مولانا صدر الشہید امیدوار قومی اسمبلی نے کی۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ یہ جلسہ ایک دینی مدرسہ تجوید القرآن کا ہے اور اس کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ پاکستان میں وہ پارٹی ہے۔ جو عوام کی سیاسی و مذہبی رہنمائی کرتی ہے۔ ہمارا پروگرام وہ ہے جو تجوید القرآن میں پڑھایا جاتا ہے (یعنی قرآن پاک) آپ نے فرمایا کہ اس جماعت کے ساتھ اس وقت ایک لاکھ پندرہ ہزار مستند علماء ہیں۔ اور کروڑوں مسلمان عوام کی حمایت حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ غریبوں کی جماعت ہے اور ہم غریبوں کے حقوق کے لئے لڑیں گے۔ ہم ملک میں خالص اسلامی نظام قائم کریں گے۔ ہم کسی دوسری سیاسی پارٹی کے جھنڈے کو برا جھنڈا نہیں کہتے۔ مگر جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہمارا جھنڈا محمدی جھنڈا نہیں وہ حدیث سے انکار کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس جھنڈے کے نیچے آجائے تو انشاء اللہ دونوں جہانوں میں کامیابی نصیب ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ یحییٰ خاں نے اعلان کیا ہے کہ ملک کے لئے آئین تیار کرو۔ کئی سالوں تک اس ملک میں فرنگی نے حکومت کی۔ اور جب ملک اسلام کے نام پر آزاد ہوا تو برسر اقتدار طبقہ نے تیئس سالوں تک اسلام کو جاری نہیں کیا۔ بلکہ انگریز کو خوش کرنے کے لئے آئین تیار کئے آپ نے فرمایا کہ میں اس اسٹیج سے یحییٰ خاں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ملک میں اسلامی آئین نافذ کرنے کا اعلان کریں۔ اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تمام پارٹیوں کے لیڈروں کو جو اسلام اسلام کے نعرے لگا رہے ہیں گول میز کانفرنس بلائیں اور اسلامی نظام سامنے رکھیں۔ تاکہ پتہ چلے کہ کونسی پارٹی اسلامی نظام چاہتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام حقیقت میں سب سے پرانی جماعت ہے۔ آج سیاسی لیڈر کہتے ہیں کہ یہ علماء کہاں سے آئے۔ درحقیقت ہم یہاں موجود تھے۔ حکمران سے پوچھو کہ وہ مسجد میں کبھی آئے ہیں۔ وہ تو ہوٹلوں میں اور کلبوں میں شراب کے نشے میں مست پڑے ہوئے تھے۔ آپ خود دیکھیں کہ ہم نے انگریز کی تہذیب، مذہب، زبان اور ان کی ہر چیز سے جنگ کی ہے۔ بتائیے کون سے عالم نے پتلون پہنی ہے۔ ٹائی لگائی ہو۔ آپ نے کہا کہ انگریزوں نے ستر ہزار علماء کو قتل کیا اور لارڈ ولنگڈن نے بیالیس علماء کو ریل کے ڈبے میں بند کرکے باہر سے قفل لگایا۔ اور چالیس دن تک وہ پٹڑی پر کھڑا رکھا اور جب کھولا گیا تو سب علماء شہید ہوچکے تھے اور مشک و عنبر کی خوشبوئیں پائی گئیں۔ جس طرح حضرت لاہوریؒ کی قبر سے خوشبوئیں آرہی تھیں۔ ہندو اور انگریزوں نے ہر قسم کا ظلم کیا۔ مگر ہم اپنے پروگرام سے باز نہ آئے۔ اس وقت یہ خان خوانین اور لیڈر کہاں تھے۔ آج مسئلہ آئین کا ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام میدان میں نکل آئی ہے۔ کیونکہ ہمیں علم ہے کہ موجودہ تمام پارٹیاں اسلامی آئین اسمبلی میں نہیں بنا سکتیں۔ کیونکہ ان کی تہذیب اٹھنا بیٹھنا وغیرہ اسلام کے مطابق نہیں۔ دوسرا ہمارا ان سیاسی پارٹیوں پر اعتماد نہیں۔ کیونکہ ہر ایک پارٹی میں سوائے جمعیۃ کے مرزائی، عیسائی وغیرہ موجود ہیں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام خالص وہ جماعت ہے جو ان چیزوں سے پاک ہے۔

آپ نے کہا کہ آج مسئلہ آئین کا ہے۔ اگر ہم غافل ہوئے تو یقین کرو کہ ملک میں چینی روسی یا امریکی نظام رائج ہوگا ہماری کسی سیاسی پارٹی سے کوئی دشمنی نہیں۔ ہماری صرف فرنگی اور سرمایہ دارانہ نظام سے دشمنی ہے۔

آپ کے بعد حضرت مولانا نور محمد صاحب خطیب جنوبی وزیرستان نے خطاب فرماتے ہوئے کہا، کہ وقت کی نزاکت کے باعث آج مسلمانوں کا امتحان ہے اور یہ فیصلہ ہونے والا ہے کہ ان تیئس سال کے بعد کون سا نظام رائج ہوگا۔ اگر پاکستان کے عوام چودہ سو سال پہلے کے نظام کو رائج کرنا چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔

آپ نے کہا کہ سیاسی لیڈروں نے جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی سے جو کھا کر قومیت کا سٹنٹ کھڑا کیا ہے۔ اس لئے یقین کرو کہ اگر قومیت کے نظریہ پر ووٹ ڈالا، تو یقیناً جہنم میں جاؤ گے۔ یہ اسلام میں ایک بت ہے۔ بس ووٹ کے سلسلے میں خدا اور رسول کو سامنے رکھو اور ووٹ استعمال کرو۔

آپ کے بعد مبلغ جمعیۃ صوبہ سرحد مولانا ڈاکٹر نعمان حسین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی نظام رائج کرنے کے لئے میدان میں نکلی ہے۔ مگر یہ آج میدان میں نہیں بلکہ تیئس سال پہلے بھی میدان میں نکلی تھی اور جس نے ملک سے انگریزوں کو نکالنے کے لئے بہت سی قربانیاں دیں۔ بہت سے علماء شہید ہوئے اور بہت سے علماء کو جیل کاٹنی پڑی۔ آپ نے یحییٰ خاں سے اپیل کی کہ پی۔ایل۔۴۸۰ پر پابندی لگا کر امریکی سفیر جوزف فارلینڈ سے بیس کروڑ روپیہ کا حساب لیا جائے۔ دوسرے یہ کہ پچھلے دنوں صدر یحییٰ خاں نے اعلان کیا تھا کہ ملک میں بعض سیاسی پارٹیاں غیر ملکی امداد حاصل کررہی ہیں۔ اس کی فوراً تحقیق کی جائے۔

آپ نے فرمایا کہ پچھلے مارشل لاء حکومت نے جس جماعت پر پابندی لگائی تھی۔ جن میں ایک الزام یہ تھا کہ یہ پارٹی غیر ملکی امداد سے چل رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کونسی پارٹی ہے۔ وہ مودودی پارٹی تھی۔ اس لئے ہم پرزور درخواست کرتے ہیں کہ تحقیقات کرائی جائے۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارے قائد حضرت مفتی محمود صاحب نے جو اعلان کیا ہے کہ اگر ملک میں اسلامی آئین نہ بنا تو جمعیۃ علماء اسلام غیر اسلامی آئین کے خلاف بغاوت کرے گی۔ ہم سب ان کی حمایت کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ ہم جمعیۃ کے اکابرین کے حکم پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ آج ملک میں سینتیس ۳۷ پارٹیاں ہیں۔ یقین کرو کہ سو آدمیوں میں پینتالیس آدمی تمام ملک میں جمعیۃ کے ساتھ ہیں۔ اسی تناسب سے ۵۵ آدمی چھتیس پارٹیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ سب سے زیادہ ممبر جمعیۃ کے ہوں گے (باقی ص ۱۲ پر)

لیبیا میں امریکی جھنڈے کی جگہ اب کالی اور سفید پٹیوں والا اسلامی پرچم لہرا رہا ہے

فوجی اڈے، طوق غلامی

غیر ملکی فوجی اڈوں سے پس ماندہ اور ترقی پذیر ممالک کی سیاسی، معاشرتی، اجتماعی، ثقافتی اور مشرقی کی بے مثال روایتی تہذیب کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ ان اڈوں پر مسلمان دشمن، یہودی فوجی افسران کو خصوصی تربیت دی جاتی تھی اور تربیت مکمل کرنے پر مسلمان ممالک میں بحران، افراتفری اور "انڈونیشیا" بنانے کے لیے بھیج دیا جاتا تھا۔ جتنے بھی فوجی کمانڈر فلسطین چاڈ اور اری ٹیریا وغیرہ مسلم ممالک میں جدوجہد آزادی کو کچلنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ان میں اکثریت ان اڈوں سے تربیت حاصل کرنے والے فوجیوں کی ہے۔ ان اڈوں کا دباؤ اور اثر و رسوخ اس قدر زیادہ اور موثر رہا کہ عرب اسرائیل جنگ کے دوران کسی بھی اسلامی ملک سے، ماسوائے الجزائر سے چار پانچ طیاروں کے فوجی امداد نہ پہنچ سکی۔ ان اڈوں کی تعداد کا نتیجہ تھا کہ ایک ہی خوفناک حملہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کی فضائی قوت آن واحد میں ختم کر دی گئی۔ ان کا پروپیگنڈا اس قدر منظم اور سنسنی خیز تھا کہ ایک ہی وقت میں تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ نہر سویز گذشتہ تین سال سے بند ہے۔ ساری دنیا کی تجارت اس سے متاثر ہو رہی ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی معیشت تباہ ہو گئی ہے۔ لیکن اڈوں کی لگائی ہوئی آگ کی بدولت اس کا پرامن تصفیہ نہیں ہوتا۔ عرب حکومتیں اعلان اور قرار دادیں تو منظور پاس کرتی رہی ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ غیر ملکی اثر و رسوخ نے انہیں اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ بروقت جنگی امداد بھیج سکیں۔ اس طریقے سے حالات کو دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے کہ ہر آدمی کے منہ سے کہلوایا گیا ہے کہ بھلا عرب بھی کوئی قوم ہیں۔ ان کا تو ایمان کمزور ہو گیا ہے کہ کروڑوں کی تعداد کے باوجود چند لاکھ یہودیوں سے مار کھا کر تباہ ہو گئے ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کے بجائے ان کی مذمت کی جا رہی ہے۔

وہیلس کا فوجی اڈہ غیر ممالک میں امریکہ کا سب سے بڑا اور وسیع المقاصد ہوائی اڈہ تھا۔ جہاں پر دنیا کے ہر قسم کے طیارے اتر سکتے ہیں۔ حفاظتی انتظامات کے لحاظ سے انتہائی مضبوط اور ناقابل تسخیر فوجی چھاؤنی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہزاروں مربع میل کا چاروں طرف کا علاقہ ممنوعہ سرزمین کہلاتی تھی۔ جہاں بغیر اجازت لیبیا کا بادشاہ بھی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس خوفناک اور پراسرار اڈے کا بیشتر حصہ زمین دوز اور انتہائی خفیہ ہے جس میں صرف چند مخصوص اعلیٰ امریکی افسروں کو بڑی سخت چیکنگ، شناخت اور تلاشی کے بعد داخلے کی اجازت تھی۔ اڈے سے تعلق رکھنے والے دیگر امریکی افسران اور فوجی داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ اڈے کے ایک حصہ میں ایٹم بم اور ایٹم بردار طیارے رہتے تھے۔ طیاروں میں خینٹم طیاروں کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ ہر قسم کے جیٹ۔ بمبار، فائٹر، ٹرانسپورٹر، جاسوس طیارے، ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ جو ہر وقت جدید اسلحہ، جراثیم گیس نیپام اور بھاری بھرکم بموں کے علاوہ راکٹ اور میزائل وغیرہ سے لیس رہتے ہیں۔

پراسرار لوگ، خطرناک اڈہ

اس اڈے میں ہر قسم کے کاریگر، کارکن اور انجینئر ہر وقت موجود ملتے تھے۔ مکمل ساز و سامان اور آلات سے مزین ورکشاپ بھی موجود تھی۔ کارکنوں کی زیادہ تعداد امریکی یہودیوں کی تھی۔ اٹامک انرجی اور نیوکلیر سائنس کے ماہرین بھی ہر وقت اپنے کام میں مصروف رہتے تھے۔ پراسرار قسم کے نامعلوم آدمی اس اڈے میں غیر ممالک سے آتے جاتے رہتے تھے۔ اس بم پروف اڈے میں ہر وقت پراسرار سرگرمیاں جاری رہتی تھیں۔ خوفناک جنگی مشقیں تو روزمرہ کا معمول تھا۔

بدنام معاہدہ

۱۹۵۴ء میں سیدی محمد ادریس اور امریکن حکومت کے درمیان ایک بیس سالہ معاہدہ ہوا تھا جس میں وہیلس اور اس کے گرد کا ہزاروں مربع میل اراضی، فوجی چھاؤنیاں ہوائی اڈہ، بارودی ذخیرہ اور خطرناک و جاسوسی آلات کے آزادانہ استعمال کے لئے دے دی گئی تھی۔ ٹریپولی کا شہر، بحیرہ روم کا قریبی ساحلی علاقہ، تیل کمپنیوں کی تنصیبات اور دفاتر، قریبی بندرگاہیں تو خیر اس کی قریبی زد میں رہتی تھیں۔ اس کے علاوہ اپنے جدید ترین آلات حرب جاسوسی کی وجہ سے اس اڈے کی زد میں پڑوسی ممالک بھی آ جاتے تھے۔ مثلاً تیونس، الجزائر، سوڈان، فورٹ لیمی۔ نائیجیریا، اری ٹیریا، چاڈ، مصر اور فلسطین وغیرہ کی آزادی کے لئے بھی یہ اڈہ خطرناک ثابت ہوا۔

یہ اڈہ ایک ایسی غلامی کی زنجیر تھی جو طرابلس کے پاؤں میں ڈال دی گئی تھی۔ ایک ایسا طوق غلامی تھا جو لیبیا کے غیور اور حریت پرست عوام کے گلے میں ڈال دیا گیا تھا۔ لالچی اور ڈرپوک بادشاہ نے اس سودے میں تخت و تاج کی حفاظت، من مانی کرنے کی آزادی اور بے حد و حساب دولت حاصل کر لی تھی۔ لیکن لیبیا کے باشندے سابق شاہ کے نخروں پر فلسطین کی آزادی کے جذبات کو قربان نہ کر سکے اور عوام میں اس اڈے کے خلاف زبردست نفرت پیدا ہو گئی۔ اس اڈے کے بل بوتے پر سابقہ حکومت لوگوں سے ہر قسم کی آزادی اور حقوق چھین لئے تھے اگر موجودہ انقلاب بھی نہ آتا، تو حکومت کو عوام کے غم و غصے اور غیظ و غضب کا شکار تو ہونا ہی تھا۔ ایسے حالات میں خدا جانے یہ ملک انڈونیشیا، ویت نام، قبرص، کشمیر یا فلسطین بن جاتا۔ لیکن خدا کو اس ملک کے معصوم لوگوں پر ترس آ گیا۔

انقلابی حکومت کے مجاہدانہ عزائم

انقلابی حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد وہیلس کے اڈے پر نگرانی شروع کر دی۔ کنٹرول ٹاور پر مکمل قبضہ کر لیا۔ رن وے پر رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔ کئی مشتبہ جہازوں کو لینڈ کرنے سے روک دیا۔ یہودیوں کو اڈے سے نکل کر مالٹا وغیرہ میں پناہ لینے کے لئے بھیج دیا۔ لیبیا کی ایئر فورس کو اڈے کا انتظام کرنے کے لئے مقرر کر دیا (یاد رہے کہ

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

تاثرات

عہدِ ناصری

احمد حسین کمال

جمال عبد الناصر کی موت عصر حاضر کا ایک عظیم واقعہ بن کر سامنے آئی ہے۔ ایک شخص کی تدفین کے لئے ستر لاکھ انسانوں کے بے پناہ ہجوم کا جمع ہوجانا اور دنیا بھر میں کروڑوں انسانوں کا سوگوار بن جانا واقعی تاریخ کا عظیم ترین واقعہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صدر ناصر نے ایک نئے تاریخی عہد کی تشکیل کی تھی جس کے پس منظر میں مشرق کی تین صدیوں کی تاریخ کے گہرے عوامل کارفرما تھے اور دنیا کے تاریخی دھارے کو جو دو سو سال سے زیادہ سے ایک ہی رخ کی طرف بہتا چلا آرہا تھا، موڑ دیا تھا۔

چنانچہ ان کی عہد ساز شخصیت کا ہی یہ اثر تھا کہ وہ ۱۸ سال تک عرب قوم کے دل کی دھڑکن، مشرقی اقوام کی امیدوں کا مرکز، عالم اسلام کی بیداری کے نقیب اور سامراجی و فرنگی قوموں کے مستقل حریف کی حیثیت سے زندہ رہے اور جب مرے تو دنیا بھر کے دل و دماغ کو ہلا کر اور جھنجھوڑ کر گئے۔

ان کی قوم اور ان کی ملت کو تو ان کی وفات سے پیدا ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا ہی تھا۔ لیکن ان کے حریف اور مخالف برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل کو بھی اپنی کابیناؤں کے خصوصی اجلاس طلب کرنے پڑے کہ صدر ناصر کی موت سے دنیا کی سیاست پر جو گہرا اثر پڑ سکتا ہے اور پڑے گا۔ اس کے امکانات کا جائزہ لیا جائے۔

جس شخص کی موت اس درجہ عالمگیر اثرات رکھنے والی ہے۔ اس کی زندگی دنیا کی مختلف طاقتوں اور اس کے دوستوں و دشمنوں کے لئے کتنی زبردست اہمیت کی حامل ہوگی۔

مصر کی تاریخی اور جغرافیائی حیثیت مشرق و مغرب دونوں کے لئے تاریخ کے اول دن سے اہم ترین چلی آرہی ہے۔

اس سرزمین کی مذہبی اہمیت بھی اس امر سے ظاہر ہے کہ قرآن حکیم میں خاص طور پر مصر کے حالات کو بار بار عبرت و موعظت اور پیغمبرانہ تاریخ کے تسلسل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

(اسلام کی تاریخ میں بھی مصر کا رول سرفہرست رہا ہے اور کم از کم دو نہایت اہم اور خاص موقعوں پر اسلام کی عظمت کا دفاع مصر کی سرزمین سے ہوا۔

پہلا موقعہ وہ تھا، جب یورپ کی صلیبی طاقتوں نے بڑی زبردست یلغار کے ساتھ ارض فلسطین اور بیت المقدس پر بے پناہ کشت و خون کے ساتھ قبضہ جمالیا تھا۔ اس نازک ترین موقعہ پر مصر کی سرزمین سے ہی صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ علیہ کی سرکردگی میں مجاہدین کا وہ قافلہ نکلا جس نے نہ صرف یہ کہ ارض فلسطین و بیت المقدس کو صلیبی تسلط سے نجات دلائی، بلکہ تمام صلیبی طاقتوں کو شکست فاش دے کر یورپ کی طرف دھکیل دیا۔

دوسرا موقعہ وہ تھا، جب چنگیز و ہلاکو کی قیادت میں تاتاریوں کا سیلاب بلاپورے عالم اسلام کو روندتا ہوا اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجاتا ہوا شام کے میدانوں تک پہنچا اور چاہتا تھا کہ حجاز مقدس یعنی مکہ اور مدینہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے کہ پھر مصر کی ہی سرزمین سے دین محمدؐ کے دیوانوں کا ایک گروہ جن کی رہنمائی امام ابن تیمیہؒ کر رہے تھے سروں سے کفن باندھ کر تاتاری طوفان کے سامنے جا کھڑا ہوا، اور نصرت ایزدی سے اس سیلاب بلا کا رخ پھیرنے میں کامیاب ہوگیا۔

اسلامی تاریخ میں مصر کا یہ کردار ناقابل فراموش ہے۔ سولہویں صدی عیسوی دنیا کی تاریخ میں ایک نئے موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اب تک دنیا کی تاریخ مشرق کی تاریخ تھی، ایشیا کی تاریخ تھی اور مسلمان ملت کی تاریخ تھی۔ سولہویں صدی کے بعد سے تاریخ مشرق کی بجائے مغرب کی ہوگئی۔

سولہویں صدی تک وحشی تاتاریوں کے پے در پے حملوں نے عالم اسلام کو نڈھال کر دیا تھا اور نہ صرف یہ کہ وہ سیاسی اعتبار سے ٹکڑے ٹکڑے ہوچکا تھا بلکہ اس کی متحدہ فوجی قوت بھی تقسیم در تقسیم ہوچکی تھی اور اس کی قوائے فکریہ پر شدید اضمحلال طاری ہوگیا تھا۔

تاتاریوں کے پے در پے حملوں اور تباہ کاریوں نے سب سے بڑا نقصان عالم اسلام کو یہ پہنچایا کہ تاشقند و بخارا اور وسط ایشیا سے افغانستان، ایران، چین، ہندوستان، عراق، شام اور مصر سے گذر کر یورپ اور افریقہ کے ممالک تک جانے والی بری شاہراہیں جن پر مشرق و مغرب کے تجارتی قافلے رواں دواں رہتے تھے اور جو ایشیا، یورپ اور مشرق قریب و بعید کے درمیان سامان تجارت کی ادھر ادھر منتقلی کے قدیم ترین مراکز اور گذرگاہیں بنی ہوئی تھیں۔ وہ سب نہ صرف تباہ و برباد ہو کر رہ گئے بلکہ ان کے تحفظ کی ضمانت کا خاتمہ ہوگیا اور عالم اسلام کی تجارتی شہ رگ قطعی طور پر کٹ کر رہ گئی۔

ادھر عالم اسلام تاتاریوں کی زد میں آیا ہوا تھا ادھر یورپ کی قومیں اس بلا سے محفوظ تھیں عالم اسلام سے گذر کر جانے والے تجارتی و مواصلاتی راستوں کے انقطاع و تعطل نے یورپ کے ملکوں کے ملاحوں کو بحری راستوں سے دور دراز ملکوں تک پہنچنے پر اکسایا، اور پرتگال، فرانس و برطانیہ کی قسمت آزما ٹولیوں نے بحری راستوں سے سامان تجارت لانا لے جانا شروع کر دیا۔ سولھویں صدی عیسوی کے آخر تک یورپ کے ملکوں کے تاجروں کی ٹولیاں بحری راستوں کے ذریعے یورپ سے نکل کر ہندوستان، ملایا، انڈونیشیا اور جنوب مشرق کے ساحلوں تک پہنچ گئیں۔ اور دوسری طرف افریقہ و امریکہ کے خطوں تک انہوں نے رسائی حاصل کر لی۔ جبکہ عالم اسلام تین صدیوں تک متواتر تاتاریوں کی تاخت و تاراج کا نشانہ بنا رہا۔ اور اس کی بین الاقوامی تجارتی پوزیشن جس کی بنا پر وہ پوری دنیا پر چھایا ہوا تھا قطعی ختم ہوکر رہ گئی۔

سولھویں صدی عیسوی میں تجارتی بالادستی یورپی قوموں کے ہاتھوں میں آگئی۔ اور اب مشرق پر مغرب کے غلبہ کی راہیں ہموار ہونے لگیں۔ تجارت کی اس دوڑ کے ساتھ یورپ نے صنعت و حرفت اور ایجادات میں بھی پے در پے کامیابیاں حاصل کرنی شروع کر دیں جس کی بدولت پورا یورپ جلد ہی تجارتی اور صنعتی انقلاب کے دروازے پر پہنچ گیا۔ یورپ نے اپنی تجارت و صنعت کے فروغ و تحفظ کے لئے سیاسی اور فوجی تحفظات ڈھونڈنا شروع کئے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ڈپلومیسی (سیاسی حکمت عملی) کا حربہ استعمال کیا اور ان کا بہترین

شکارگاہ مختلف مسلمان سلطنتیں بنیں۔ یہ سلطنتیں جن پر سب سے پہلے یورپی اقوام نے تجارتی و اقتصادی پنجے گاڑے، جلد ہی ان کے سیاسی شکنجے میں بھی گرفتار ہوگئیں۔ اور اب یورپ کی ہر قوم کو ایشیا اور افریقہ سے تجارتی مفادات حاصل کرنے کے لئے ضرورت لاحق ہوئی۔ کہ مشرق و مغرب کے درمیان اپنا مستقر بنائے۔ اس مقصد کے لئے مصر ہی موزوں ترین جگہ تھی۔ اس کے ایک طرف بحر روم تھا۔ جو یورپ تک پھیلا ہوا تھا۔ دوسری طرف افریقہ کے وسیع خطے تھے تیسری طرف بحر احمر تھا۔ جو خلیج فارس کے ملکوں، ہندوستان اور جنوب ایشیا تک چلا گیا تھا۔ چوتھی طرف دریائے نیل سے گذر کر وسط افریقہ کا علاقہ آ جاتا تھا۔ نیز صحرائے سینا سے ترکی تک کا وسیع خطہ تھا، جس کے ڈانڈے یورپ سے ملے ہوئے تھے۔

اتنی اہم جگہ پر یورپ کی سب ہی قوموں کی نظریں لگ گئیں۔ جن میں پیش پیش برطانیہ و فرانس تھے۔ خلافت ترکیہ جس کی تحویل میں مصر تک کا علاقہ تھا، فرانس، جرمنی، اٹلی، روس اور برطانیہ کی سازشوں کی آماجگاہ بن گئے اور مصر پر قابو پانے کے لئے ہر ایک سرگرم ہو گیا۔

۱۵۱۷ء میں مصر خلافت ترکیہ عثمانیہ کا حصہ بنا، نپولین بوناپارٹ (فرانس) نے ۱۷۹۸ء میں مصر پر حملہ کیا۔ ۱۸۰۲ میں فرانس کا مصر پر قبضہ ختم ہو گیا، اور سلطان ترکی کے ماتحت محمد علی خدیو مصر کا گورنر مقرر ہوا۔ اس کے مشیر فرانسیسی بنے۔ محمد علی نے ۱۸۰۵ء سے ۱۸۴۸ء تک حکومت کی، ۱۸۵۴ء سے ۱۸۶۳ء تک محمد سعید خدیو مصر کا حکمران تھا۔ اس کے زمانہ میں فرانسیسی اثرات بہت بڑھ گئے۔ محمد سعید کے زمانہ میں ہی نہر سویز کی کھدائی کا منصوبہ فرانسیسیوں نے تیار کیا خدیو اسماعیل نے فرانسیسی منصوبہ کو آگے بڑھایا۔ اور ۱۸۶۹ء میں نہر تیار ہو کر کھول دی گئی۔ اس نہر نے جو سو میل لمبی ہے۔ بحر روم کو بحر احمر سے ملا دیا۔ جبکہ اس نہر سے پہلے بحری جہاز بحر روم سے افریقہ کا چکر لگا کر چار ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے بحر احمر یعنی ہندوستان، ایران اور خلیج فارس تک پہنچتے تھے۔ اسماعیل ۱۸۶۳ء سے ۱۸۷۹ء تک حکمران رہا اس کا جانشین خدیو توفیق تھا۔ جو ۱۸۷۹ء سے ۱۸۹۲ء تک سربراہ مصر رہا۔ اسماعیل پاشا نے ۱۸۷۵ میں نہر سویز پر مصر کے حصص ملکیت برطانیہ کے ہاتھ فروخت کر دیئے۔ یہاں سے مصر پر برطانیہ کا اثر شروع ہوا۔ خدیو توفیق کے زمانہ میں مصر کے عوام نے برطانیہ اور فرانس کے اثرات کے خلاف زبردست احتجاجات کئے۔ چنانچہ ۱۸۸۲ء میں برطانیہ کی فوجیں مصر میں داخل ہو گئیں اور ۱۸۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک مصر کا نظم و نسق برطانوی افسر کرومر کے ہاتھ میں رہا۔ ۱۹۱۴ء میں جب ترکی برطانیہ کے خلاف جنگ میں شامل ہو گیا تو برطانیہ نے پورے مصر کو اپنے حلقۂ مملکت میں باقاعدہ داخل کر لیا۔

سعد زاغلول پاشا کے زیر قیادت مصر کے عوام نے تحریک آزادی شروع کی۔ وفد پارٹی تحریک آزادی کی داعی تھی۔ برطانوی حکومت سے سخت کشمکش کے بعد ۱۹۲۲ء میں مصر کو محدود آزادی دی گئی۔ فواد اول توفیق کا بھائی مصر کا بادشاہ مقرر کیا گیا۔ لیکن عملاً انگریز ہی حکمران رہے۔ ۱۹۳۶ء میں فواد کا بیٹا فاروق اس کا جانشین بنا۔ فاروق سے ہی ناصر اور اس کے ساتھیوں نے ۱۹۵۲ء میں اقتدار چھینا اور فروری ۱۹۵۳ء میں مصر کو جمہوریہ بنا دیا گیا۔

ایشیا اور افریقہ میں برطانوی مقبوضات پر تسلط قائم رکھنے کے لئے مصر شہ رگ کی حیثیت رکھتا تھا۔

نہر سویز کے ذریعہ برطانیہ کی فوجی طاقت کا سلسلہ یورپ سے گذر کر ایشیا اور افریقہ کے دور دراز خطوں تک پھیل گیا تھا۔

نہر سویز کی وجہ سے مشرق و مغرب کی تجارت اور بحری شاہراہ پر برطانیہ کا بلاشرکت غیرے قبضہ تھا نہر سویز کے قبضہ کے نتیجہ میں عراق، ایران اور خلیج فارس کے تیل و معدنیات پر برطانیہ کا تصرف قائم ہوا۔

نہر سویز پر مکمل کنٹرول اور مصر پر اثر رکھنے کی وجہ سے برطانیہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت بنا رہا۔ اور تمام مسلمان ملکوں پر اس کا بلاواسطہ اور بالواسطہ قبضہ اور اثر قائم ہو گیا۔

یورپ میں اشتراکی انقلاب آیا۔ دو جنگوں کی بدولت بڑی بڑی تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ حتیٰ کہ ۱۹۴۹ء اکتوبر میں چین میں بھی اشتراکی انقلاب آ گیا۔ ہند چینی کا علاقہ فرانس کے غلبہ سے نکل گیا۔ لیکن ان تمام تبدیلیوں کے اثرات برطانیہ پر کچھ بھی نہیں پڑے۔ اس لئے کہ وہ نہر سویز پر قابض رہا۔ اور مصر اس کے زیر اثر تھا۔

گویا اشتراکی چین کو چھوڑ کر مشرق کا تمام علاقہ اب بھی برطانیہ کے ہی زیر اثر اور زیر سایہ تھا۔ یا پھر کہیں کہیں امریکہ کے قدم بڑھ رہے تھے۔ مجموعی طور پر مشرق ابھی تک مغرب کی محتاجی میں مبتلا تھا اور سولہویں صدی عیسوی کے وسط سے بہنے والا تاریخ کا دھارا ہنوز اسی طرح بہہ رہا تھا۔ اسے نہ تو دنیا کی دو بڑی جنگیں بدل سکیں، نہ روس اور چین کا اشتراکی انقلاب تبدیل کر سکا۔

یہ ہی وجہ تھی کہ ایشیائی و افریقی ملکوں کی تمام تحریکات نے اپنا مستقبل برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ وابستہ کر لیا تھا۔ حتیٰ کہ عالم اسلام یعنی مصر، ہندوستان پاکستان، ایران، ترکی، شام، عراق، سعودی عرب مراکش، تیونس وغیرہ کی بعض دینی تحریکات نے بھی امریکہ کا سہارا پکڑنے کو غلط نہیں جانا اور ایک طرح سے ان تحریکات نے اور نوآزاد ایشیائی قوموں نے اور مسلمان ملکوں نے امریکی اور اشتراکی بلاکوں کی عالمی سرد و گرم جنگ میں امریکی بلاک کی حمایت کو اپنے لئے ناگزیر سمجھا۔

۱۹۵۲ء تک یہ صورت حال تھی، آزادی، جمہوریت ترقی اور اسلام پسندی کے راستے امریکہ اور برطانیہ کے سایہ میں ہو کر ہی گذرتے تھے۔

کہ دفعتاً ۱۹۵۲ء میں مصر میں فوجی انقلاب برپا ہوا۔ اس فوجی انقلاب کو بھی شام کے فوجی انقلابات کی طرح کا ایک عام واقعہ تصور کیا گیا۔ برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل نے اس انقلاب کو چند اقتدار طلب فوجیوں کا کارنامہ تصور کر کے نظر انداز کر دیا، بلکہ انقلاب کے کرتا دھرتاؤں کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کی۔

اشتراکی روس اور چین نے اس انقلاب کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا۔ اور اسے مغربی ملکوں کی شاطرانہ چال تصور کیا۔ اس لئے کہ انقلاب سے پہلے وفد پارٹی کی قیادت میں مصر کے عوام برطانوی اثرات کے خلاف مصروف احتجاج تھے۔ نیم مذہبی جماعتوں... اخوان المسلمون وغیرہ نے انقلاب کو خوش آمدید کہا لیکن خاموش انقلاب قدم جمانے کے بعد رفتہ رفتہ ایک ایسے انقلاب کا روپ اختیار کرنے لگا جس نے مغربی طاقتوں کو خوفزدہ کر دیا۔

یہ انقلاب اندرون مصر بڑی بڑی تبدیلیوں کا موجب بننے لگا۔ اور بیرون مصر پوری عرب دنیا پر اثر انداز ہونے لگا۔ اس انقلاب نے سرزمین مصر سے سب سے پہلے اشتراکی اثرات کو کلیتہً مٹایا، پھر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی مدعی جماعتوں، مرزائیوں اور بہائیوں کو خلاف قانون قرار دیا۔ مصر کو قرآن وسنت کی تعلیم کا مرکز عظیم بنا دیا۔ افریقہ میں عیسائی مشن کے ہمہ گیر اثرات کے مقابلہ کے لئے اسلامی مشن کو دور دور تک پھیلا دیا۔ قاریوں کے ذریعہ قرآن کی آواز امریکہ سے چین تک پہنچا دی۔ مصر کی سرزمین پر مخالف اسلام لٹریچر کی اشاعت ممنوع قرار دے دی۔ ۱۹۵۶ء میں انگریزوں کے فوجی اڈوں سے مصر کو خالی کرالیا۔ نہر سویز برطانیہ کے قبضہ سے واپس لے لی اور مشرق وسطیٰ سے مغربی افریقہ تک کے ملکوں کو تین سو سال کے بعد برطانیہ کے غلبہ اور برتری سے نجات حاصل کرنے کا موقعہ فراہم کر دیا۔

۱۹۵۶ء کے اسرائیلی، فرانسیسی، برطانوی مشترکہ حملے کا کامیاب دفاع کر کے مغرب پر مشرق کی اور مسلمان ملت کی برتری کا سکہ بٹھایا۔ اور ان تمام کارناموں کا جن کا انکار ممکن نہیں ہے روح رواں عبد الناصر تھا۔

اس طرح جمال عبد الناصر نے سولہویں صدی عیسوی کے بعد قائم ہونے والے مغربی تسلط اور برتری کو نہ صرف چیلنج کیا بلکہ تاریخ کے اس دھارے کو ہی موڑ دیا۔ جو ابھی تک صرف برطانیہ کے حق میں بہ رہا تھا۔ اور ایک نئے عہد کی تشکیل کر ڈالی، جسے اگر عہد ناصری کا نام دیا جائے تو وہ اس کا مستحق ہے

مشرق میں چین کے کامیاب اشتراکی انقلاب کے بعد یہ ہی سمجھا گیا تھا کہ مشرقی اقوام کا مقدر یا تو برطانیہ اور امریکہ کے زیر تسلط اور زیر سایہ رہنے میں ہے یا پھر اشتراکیت (کمیونزم) کے آغوش میں جاکر آزادی حاصل کرنے میں ہے۔ لیکن انقلاب مصر کے بعد ناصر کے جرأت مندانہ اقدامات نے ان دونوں سے آزاد تیسری راہ ہموار کر دی۔

برطانیہ، فرانس، اسرائیل اور امریکہ نے ۱۹۵۶ء کی شکست فاش کے بعد جمال عبد الناصر کے خلاف ہر قسم کے پروپیگنڈا اور سازشوں کا بازار گرم کیا۔ اور قدم قدم پر اس کے سامنے مشکلات کھڑی کرنا شروع کر دیں،

مغربی طاقتوں نے پہلے ناصر کو مسلمان مذہبی جنونی کہہ کر بدنام کرنا چاہا۔ پھر اسے اقتدار کا حریص قرار دیا عرب ملکوں کے بادشاہوں اور امراء وشیوخ کو خوفزدہ کیا کہ ناصر تمہارا سب سے بڑا دشمن ہے۔ پھر اسے فرعونی تہذیب کا زندہ کرنے والا کہا۔ پھر اس پر لادین بدمذہب ہونے کا الزام عائد کیا۔ پھر اسے اشتراکیت سے متہم کیا۔ اس کے خلاف دنیا بھر کی مذہبی ونیم مذہبی جماعتوں کے کان بھرے۔ ان سے فتوے صادر کرائے۔ مصر میں مذہبی طبقوں کو اس کے خلاف کھڑا کرنے کی کوشش کی۔ اخوان کو اس کا حریف بنایا۔ حد یہ ہے کہ اسے کبھی امریکیوں کا ایجنٹ کہا۔ کبھی روسیوں کا ایجنٹ اور کبھی یہودیوں کا ایجنٹ، اس کے خلاف یمن میں مشکلات پیدا کیں فلسطینی مہاجروں کے جذبات بھڑکائے۔ اسے آخری اور فیصلہ کن زک دینے کے لئے جون ۱۹۶۷ کی جارحیت کا خفیہ منصوبہ تیار کیا۔ جون سنہ۱۹۶۷ء میں چہار اطراف سے فوجی ضرب اور سازشوں کے ذریعہ مصر کی تمام طاقت تہس نہس کر ڈالی۔ لیکن جمال عبد الناصر مومنانہ شان کے ساتھ ان تمام ابتلاآت اور امتحانات سے کامیاب گذر گیا۔

- اس نے یمن کی آزادی کا تحفظ کیا اور کامیاب ہوا۔
- اس نے اپنے خلاف ہر سازش کو ناکام بنا دیا
- اس نے ہر پروپیگنڈے کو بے اثر کر دیا۔
- اس نے جون سنہ۱۹۶۷ء کی شکست کے اثرات سے نہ صرف اپنے ملک کو بلکہ پورے عرب کو محفوظ رکھا اور از سر نو سامراجیوں کے مقابلہ کے قابل بنا دیا۔
- اس نے شکست کھا کر بھی اپنی عوامی مقبولیت اور عظمت کا علم سرنگوں نہیں ہونے دیا۔
- اس نے امریکی امن تجاویز کی چال کو اپنے دشمنوں پر الٹ دیا اور اردنی افواج و فدائیوں کے درمیان خونریزی کے ذریعہ سامراج اور اسرائیل جو خوفناک منصوبے بروئے کار لانا چاہتے تھے اسے بھی ناکام بنا گیا۔
- اس کی زندگی کا آخری لمحہ بھی عرب ملت کی یکجہتی کے حصول میں کام آیا اور وہ اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے تمام منصوبوں کو ناکام بناتا ہوا فاتح وکامران ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔

اس سے زیادہ کامیاب زندگی کس کی ہو سکتی ہے ناصر نے اپنے عہد کی تاریخ کو بدلا۔ اپنے پورے عہد کو تبدیل کیا اور اپنے پیچھے ایک ایسا عہد چھوڑ گیا، جو اس کے متعین کردہ راستہ پر چلنے کے لئے مجبور ہے

ناصر نے معراج کی شب کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی اور اپنے خالق حقیقی کے پیغام اجل کو لبیک کہا اس کا جسد خاکی لاکھوں انسانوں کی زیارت گاہ بن گیا اور اس کی روح تلاوت قرآن کی آوازوں کے جلو میں اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

انقلاب گزشتہ سال یکم ستمبر کو لایا گیا۔ جبکہ امریکی فوجوں کی مدد سے ایک کٹھ پتلی ٹولے نے ۱۹ ستمبر کو امریکی طرز کا انقلاب لا کر امریکہ پرست حکومت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہوا تھا) اب اس اڈے کو مجاہدین کی تربیت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تربیت یافتہ نوجوانوں کو فلسطین کی آزادی کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ عملاً اس اڈے پر لیبیا کی انقلابی حکومت کا قبضہ ہو چکا ہے۔ شروع شروع میں ان کی نگرانی میں امریکی فوج معمولی کام کاج کر سکتی تھی لیکن فوجی سرگرمیاں ممنوع تھیں۔ تمام اڈے پر جا بجا چند مسلمان سپاہی پہرہ دیتے ہیں۔

قاہرہ ریڈیو نے کئی بار یہ الزام بھی دہرایا ہے۔ کہ ان اڈوں پر یہودیوں کو تربیت دی جاتی رہی ہے۔ یہی اڈے عربوں کی جاسوسی کر کے یہودیوں کو جنگی ہدایات بھی دیتے رہے ہیں۔ حملوں کے دوران ہدایات بھی ان اڈوں سے براڈکاسٹ ہوتی رہی ہیں۔ اور اسلحہ بارود پائیلٹ جنگی نقشے اور جیٹ طیارے بھی مہیا کئے گئے تھے۔

جون جنگ اور ویلس

لیبیا کے عوام کو سو فیصد یقین ہے کہ یہ شرمناک جرائم واقعی سرزد ہوئے ہیں اور ویلس کا اڈہ مشرق وسطیٰ کی جنگ میں شامل رہا ہے۔ امریکہ کی بار بار تردید کے باوجود عرب عوام اس خبر پر یقین رکھتے ہیں کہ ویلس کے اڈے سے متحدہ عرب جمہوریہ اور اردن کو زبردست نقصان پہنچایا گیا۔ اور اس جرم میں الآدم اور طبرق کے برطانوی اڈوں کے ساتھ ساتھ امریکہ کا چھٹا بحری بیڑہ بھی برابر کا شریک رہا۔

چھٹا بحری بیڑہ

امریکہ کا چھٹا بحری بیڑہ جس میں پچاس سے زائد بہت بڑے بڑے جنگی اور ناقابل تسخیر بحری جہاز، تباہ کن کروزر، ٹینک، میزائل، راکٹ اور طیارہ بردار ٹرانسپورٹر، آبدوزیں، راڈار بردار وغیرہ شامل ہیں بیڑہ بحیرہ روم میں فوجی نوعیت کی پراسرار سرگرمیاں جاری رکھتے ہیں در اصل اپنے فوجی مقبوضات کی حفاظت کے لئے متعلقہ ممالک کا گھیراؤ کئے رکھتے ہیں۔ فوجی اڈے اور بحری بیڑہ بشمول سی آئی اے وغیرہ آپس میں ایک دوسرے کی حفاظت کے علاوہ متعلقہ پسماندہ ممالک کے کٹھ پتلی حکمرانوں اور ان کی ڈنڈا فورس کا دفاع بھی کرتے ہیں جس کے صلے میں انہیں ان ممالک کی اندرونی سیاست اور خارجہ پالیسی پر اثر انداز ہونے کا موقع مہیا کیا جاتا ہے۔ عرب اسرائیل جنگ ۱۹۶۷ء میں عربوں کی تمام قوتوں کو مفلوج کر دینا دیگر ممالک سے امداد کی بہم رسانی میں رکاوٹ پیدا کرنا اور یہودیوں کے لئے ایسے مواقع فراہم کرنا کہ عربوں کو تباہ کر سکیں۔ یہ سب کچھ انہی سامراجی قوتوں کے گٹھ جوڑ اور سازشوں کا نتیجہ ہے۔

گو بیک امریکہ

انقلابی حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی اپنی تمام تر توجہ اور جد وجہد امریکی و برطانوی افواج کو نکالنے اور غیر ملکی اڈوں کو ختم کرنے پر صرف کی۔ طبرق اور الآدم کو برطانیہ سے اور ویلس کو امریکہ سے آزاد کروانا دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔ یہ اڈے در اصل غیر ملکی تسلط کے بدترین نمونے تھے۔ ویلس تو بالکل ہی ایک امریکن ریاست اور مکمل طور پر جنگی قلعہ بنا ہوا تھا ہے

مشکلات

لیبیا کی حکومت ایک معاہدے کی وجہ سے بالکل ہی بے دست و پا اور مجبور تھی اور معاہدہ کی تحریک میں یہ نقطہ بھی موجود ہے کہ قانونی طور پر امریکہ اس معاہدہ کو بڑھانے کی فرمائش اور مطالبہ بھی کر سکتا ہے۔ لیبیا کی کمزور اور کم تعداد فوج زبردستی امریکی فوجیوں کو باہر نکال بھی نہیں سکتی تھی۔ اس کے علاوہ بے شمار فنی مجبوریاں اور مشکلات درپیش تھیں۔

گیدڑ بھبکی

دنیا کے کسی شخص کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ کبھی ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ ان اڈوں پر لیبیا کے عوام قابض ہو سکیں گے۔ جب انقلابی حکومت نے پہلے پہل امریکی افواج کے انخلاء کا مطالبہ کیا تھا تو سامراجیوں نے اسے گیدڑ بھبکی سمجھتے ہوئے اس مطالبہ کا مضحکہ اڑایا

حیرت انگیز

لیکن کچھ عرصہ ہی گذرا کہ ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی برطانوی فوج کے انخلاء کے مسئلہ پر برطانوی حکومت نے لیبیا کی حکومت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور ایک ایک کر کے تمام انگریز ان مظلوم لوگوں کے وطن سے نکلنے پر مجبور ہو گئے

آخری فیصلہ

امریکی افسران کا اس مطالبے کو مان لینا ایک حیرت انگیز معجزہ نما واقعہ تھا۔ لیبیا کی حکومت اس سے کم کسی فیصلے پر راضی نہیں ہو رہی تھی۔ لیکن امریکیوں کو بامر مجبوری ندامت و شرمندگی کے آنسوؤں سے یہ فیصلہ وقت کی پیشانی پر لکھنا پڑا۔

عقبہ بن نافع

کل کا ویلس امریکی نو آبادی تھا۔ آج کا ویلس ایک مقدس اسلامی عربی شہر بن گیا ہے۔ اس پر لیبیا کی حکومت کا مکمل قبضہ ہے۔ امریکن افواج جہاں سے جا چکی ہیں اس کا نیا نام "عقبہ نافع" رکھا گیا ہے۔ یہ نام ایک عظیم المرتبت مسلمان فاتح کا نام ہے۔

پرچم نبویؐ

امریکی جھنڈے کی جگہ جو غلامی اور لعنت کا نشان ہے۔ آج عقبہ بن نافع پر کالی اور سفید پٹیوں والا پرچم لہرا رہا ہے۔ یہ ایمان افروز منظر دنیا نے آج سے تیرہ سو سال پہلے دیکھا تھا۔

جب تک جمعیتہ کے کارکن زندہ ہیں اسلام کے خلاف کوئی قانون برداشت نہیں کیا جائیگا

(مولانا عبدالشکور دین پوری)

ملتان صدر میں جمعیتہ علماء اسلام کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالشکور دین پوری نے فرمایا کہ سوشلزم اور اسلام کا اتنا ہی فرق ہے جتنا زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اسلام رحمت ہے اور اللہ کا بنایا ہوا نظام۔ سوشلزم یہودیت کی پیداوار اور سرمایہ داری کا رد عمل ہے۔ علماء حق نے ہر کفر اور باطل کا مقابلہ کیا ہے۔ اگر سوشلزم ملک میں آیا تو سب سے زیادہ مقابلہ ہم نے ہی کرنا ہے مسلمانوں کو کافر بنانا کوئی خدمت دین نہیں ہے۔ مودودی پارٹی مسلمانوں کو گمراہ کر رہی ہے اور علماء کو بدنام کر رہا ہے۔ حالانکہ ضرورت ہے کہ خدمت دین کے لئے علماء متحد ہوں۔ مولانا نے کہا۔ میرا تعلق دین پور سے ہے۔ جنگ آزادی میں دہلی، دین پور، امروٹ اور کھڈہ کراچی مجاہدین کے بڑے بڑے مرکز تھے۔ مجاہدین فرنگی حکومت کا تختہ الٹ کر اسلام کا عادلانہ نظام واپس لانا چاہتے تھے۔ جس طرح ہمارے اکابر نے فرنگی کے خلاف جنگ لڑی۔ ہم فرنگی تہذیب، فرنگی تعلیم اور فرنگی قانون کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ سامراج کے ایجنٹ ہم کو بدنام کرتے ہیں کہ سوشلسٹ ہو گئے۔ یہ الزام غلط ہے اور بے بنیاد ہے۔ ہم الیکشن میں بھی قرآن کے نظام کا مطالبہ کریں گے۔ اگر ہم نے اسلامی نظام سے روگردانی کی تو عوام کو گرفت کرنے کا حق ہے۔ جب تک جمعیتہ کا ایک فرد زندہ ہے اسلامی نظام کے سوا کسی ازم کو پاکستان میں نافذ نہیں ہونے دیں گے۔

بقیہ ــــ بنوں کا جلسہ

اس کے بعد حضرت مولانا علی اکبر صاحب کی صدارت میں آخری نشست سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔ آج ملک پاکستان ہمارا سب کچھ قرآن پر منحصر ہے۔ جس کے پاس قرآن ہو، وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہوگا۔

مولانا نے کہا کہ اس جماعت کی بنیاد اور تحریک آزادی امام محمود الحسن رح شیخ الہند نے شروع کی تھی مسلمانوں کے جذبہ جہاد کی وجہ سے یہ ملک آزاد ہوا تھا۔ آج انگریزوں کے چیتھڑے ہمیں کانگرسی علماء کہتے ہیں۔ کیونکہ تنقید کے لئے تو اور کچھ ان کے ہاتھ میں نہیں۔ جو عوام کے سامنے پیش کریں۔ آج امریکہ کہتا ہے کہ ہندوستان سے مل کر میرے دشمن چین سے لڑو، لیکن جب ہم پر ہمارے دشمن ہندوستان نے حملہ کیا، تو چین نے ہماری مدد کی تھی اور امریکہ نے ہمارے دشمن کی امداد کی۔

آپ نے فرمایا کہ ہم ہندوستان کے ساتھ کبھی بھی بات نہیں کر سکتے۔ جب تک کشمیر کا مسئلہ پانی کا مسئلہ اور ہندوستان میں مسلمانوں کے قتل عام کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا۔ آج ملک میں قرآن پاک کے مقابلہ میں کسی کے پاس اس سے بہتر پروگرام نہیں۔ ہم جب بھی برسر اقتدار آ جائیں گے۔ قرآن کا نظام رائج کریں گے۔ آج کچھ لیڈر کہتے ہیں کہ قومی اسمبلی کے لئے علماء چلے جائیں کیونکہ اس میں آئین تیار ہونا ہے۔ مگر صوبائی میں نہ جائیں میں کہتا ہوں کہ مولانا احمد جان امیدوار صوبائی اسمبلی بنوں کو کس نے گرفتار کیا۔ مولانا محمد امیر صاحب المعروف بجلی گھر کو ۲ ہزار روپیہ جرمانہ اور شریعت خاں سائل کو پندرہ سو روپیہ جرمانہ صوبائی گورنمنٹ نے کیا ہے یا مرکزی نے بلکہ یہ صوبائی گورنمنٹ کے تحت جرمانہ عائد ہوا ہے اس لئے صوبائی اسمبلی میں ہمارے آدمیوں کی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل ایک لیڈر یہ کہتا پھرتا ہے کہ شریعت علماء نہیں بنا سکتے۔ آپ نے کہا کہ ہم نے قیوم کے اقتدار میں پشاور میں نفاذ شریعت کانفرنس منعقد کرنا چاہی۔ ملک کے مایہ ناز علما اس میں حصہ لے رہے تھے۔ ہم نے قیوم خاں سے درخواست کی۔ عباس خاں وزیر کو اس کانفرنس کی صدارت کے لئے اجازت دے دیں۔ لیکن قیوم خاں نے انکار کر دیا اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے نفاذ شریعت کانفرنس کو ناکام بنایا۔ یہ اس لئے ہوا کہ قیوم خاں صوبے میں برسر اقتدار تھے۔ اگر جمعیۃ ہوتی تو ایسا نہ ہوتا۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ خان قیوم اس دفعہ برسر اقتدار نہیں آ سکتے اور انشاء اللہ کامیابی جمعیۃ علماء اسلام کی ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ احتشام الحق کو چاہیئے کہ مجھے مفتی محمود صاحب اور درخواستی صاحب کو بلکہ جمعیۃ کے سب اکابر کو برا بھلا کہے ہمیں منظور ہے۔ مگر حضور صلعم کے جھنڈے کے بارے میں زبان درازی نہ کرے، میں انہیں کچھ نہیں کہتا، میں انہیں معاف کرتا ہوں، باوجودیکہ وہ مجھے اپنے ہر جلسہ میں گالیاں نکالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو مجھے سوشلسٹ کہے گا، میں اسے یہودی کہوں گا۔ آخر میں جمعیۃ کو کامیاب کرانے کی اپیل کی۔

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرپرستی میں جمعیۃ نونہالان اسلام کلور کوٹ کا قیام

کلور کوٹ ۲۰ اکتوبر۔ دفتر جمعیۃ نونہالانِ اسلام میں ایک اجلاس زیر صدارت محمد عالم طالب علم نور ہدایت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں محمد رمضان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام کلور کوٹ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ طلباء قوم کا ایک مایۂ ناز سرمایہ ہیں۔ طلباء کو اسلامی معاشرہ کی تکمیل میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم طلباء انشاء اللہ علماء حق کی قیادت میں دینی خدمات جاری رکھیں گے۔

آخر میں کہا کہ طلباء اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک اس ملک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری کیا ہوا اسلامی نظام تعلیم رائج نہیں ہوتا اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) کلور کوٹ ضلع میانوالی میں انٹرمیڈیٹ کالج قائم کیا جائے۔

(۲) کلور کوٹ ہائی سکول میں اساتذہ کی کمی کو پورا کیا جائے

(۳) سکول کے طلباء کے لئے ایک تفریح گاہ بنائی جائے

آخر میں جمعیۃ نونہالانِ اسلام کا انتخاب ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے۔

صدر	محمد اختر صاحب
نائب صدر	محمود الحسن صاحب
ناظم اعلیٰ	نثار احمد صاحب
ناظم	محمد طارق صاحب
ناظم نشر و اشاعت	محمد الیاس صاحب
خازن	محمد اسحاق صاحب

بقیہ ــ تنقیدات کا جائزہ

بظاہر غلط کار راہ بھول جانے والا سمجھ کر دعا کرتا ہے تو آپ اس کو کیوں برا مناتے ہیں۔ اب بات اتنی مقدار پر ختم کرتا ہوں۔

(۱۰) آپ نے اس بات پر بھی زور قلم خرچ کیا کہ ہر بات میں سچا تو نبی کو جانا جاتا ہے۔ شورش صاحب حضرت مودودی صاحب کو ہر بات میں برحق کیسے مان سکتے ہیں۔ وہ خود دینی مسائل سے خبردار ہے الخ اس کے بعد لکھا کہ وہ مودودی صاحب کی تمام تحریرات کو عین اسلام سمجھنے کی غلطی کیسے کرے گا۔ (مختصراً)

جناب بیشک شورش صاحب کچھ عرصہ پہلے جب کہ مودودی صاحب سے گٹھ جوڑ نہیں ہوئے تھے، مودودی صاحب پر بھی برستے رہے۔ اگرچہ آج سب پر پردہ ڈالا ہوا ہے زیر زمین کر رکھا ہے۔

مولانا شیخ القرآن کا فرمان کہ آپ مودودی صاحب کی سب تحریرات کو عین اسلام ہونے کی غلطی میں مبتلا ہیں۔ اس سے استغراق حقیقی مراد نہیں۔ وہ بھی جانتے ہیں کہ جو شورش صاحب نے گذشتہ ان کے بارہ میں لکھا وہ بھولے نہیں۔ ہاں مصلحت وقتی شاعر مزاج کو کرنی پڑتی ہے۔ مولانا شیخ القرآن کی مراد صرف وہ تحریرات ہیں۔ جن پر علماء کرام نے تنقیدات کیں۔ جن کے صحیح جوابات دینے کے بجائے فسادات کو ہوا دی جاتی ہے۔ جس کے مدافعت کے لئے مولانا شیخ القرآن نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ اس کو استغراق عرفی کہتے ہیں۔ مولانا محمد یوسف صاحب نے غلطی کر کے استغراق حقیقی بنا پر منصب نبوت تک ہاتھ بڑھائے۔ اور تردید شروع کر دی۔ استغراق عرفی کا قرینہ واضح ہے کہ علماء کے بکثرت اعتراضات شائع ہوئے اور شورش صاحب اور ان کے ہمنوا ان پر جلنے مرنے لگے۔ جواب کے بجائے گالیاں دینا پسند کر دیا۔

آخری بات مختصر عرض کہ خطیب بغدادی کی کلام سے جو مخترع حکایت آپ نے نقل کی۔ کیا اس کو آپ سچا سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں تو باطل کی اشاعت سوائے صریح تردید کے کیوں کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی عبد القدیر صاحب کیمبلپوری

مودودی جماعت کے ایک رکن مولوی محمد یوسف کی تنقیدات کا جائزہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۷) آپ کو شاید معلوم ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینی تعلیم میں ایک حکیمانہ یہ ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کو چھینک آئے تو اس کو الحمد للہ کہنا چاہیئے اور اس کے سننے والوں کو یرحمک اللہ پڑھنا چاہیئے۔ یہ جملہ دعائیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔ پھر یہ بتایا کہ چھینک والے کو سننے والے لوگوں کے اس کے جملہ دعائیہ کا جواب یہدیکم اللہ ویصلح بالکم سے دینا چاہیئے (ترمذی شریف) یعنی اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اور تمہارے جملہ احوال کو درست موافق مرضی بنائے۔ اس یہدیکم اللہ کی دعا کا وہی معنی ہے جو شیخ القرآن غلام اللہ خان صاحب نے بیان کیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ راہ راست دکھائے۔

مولانا محمد یوسف صاحب صے پر لکھتے ہیں۔ اس دعا کی ضرورت نہ رہی کہ اللہ تعالیٰ شورش صاحب کو راہ راست دکھائے۔ شورش صاحب تو پہلے سے قائم نظر آتے ہیں الخ۔ (چٹان ۳۱، اگست ۱۹۷۰ء)

کیوں جناب پیغمبر علیہ السلام کا یہ فرمان یہدیکم اللہ جو چھینک والے کو اپنے دعاگو حضرات کے بارہ میں دعا دینے کا ادب بتایا ہے۔ کیا یہ ان لوگوں کے لیئے ہے، جو ابھی راہ راست پر نہیں آئے۔ شورش جیسے لوگوں کو یہ نہیں کہا جائے گا۔ ہم تو بحکم شرع آپ کو اور شورش صاحب اور مودودی صاحب سب کو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ضرور کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ تم کو راہ راست دکھائے۔ آپ ہمیں بھی کہتے پھریں۔ ہم ناراض نہیں ہوتے تعجب تو آپ پر ہے کہ دعا کو مسترد کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ضرورت نہیں۔

کیوں جناب شورش صاحب فرشتہ صورت اور سیرت ہیں کہ اس میں کمی اور خامی آپ کو نظر نہیں آتی آپ کی نظر میں اس کی صورت عین اسلامی وضع پر ہے اور عقیدہ جو ایک باطنی وصف ہے۔ اس میں بھی آپ کو کچھ خامی اور کجی، گفتار کردار میں کچھ نقص قابل دعا نظر نہیں آتا کہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ اس کو راہ راست دکھائے نہیں کہا جا سکتا۔

معلوم ہوتا ہے کہ حدیث سے کبھی آپ کو واسطہ نہ پڑا ہو۔ یا اس پر عمل کرنے سے ذہول ہو گیا ہو، لیکن ذرا مولانا صاحب کو قرآن کریم پر تو نظر رکھنی ہی چاہیئے قرآن میں انا فتحنا لک فتحاً مبیناً میں حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ خطاب فرماتے ہیں۔ ویتم نعمتہ علیک ویھدیک صراطاً مستقیماً اس کا معنی وہی ہے جو گذر چکا۔ اللہ تعالیٰ راہ راست دکھلائے تم کو، ہاں دکھانے میں درجات ہیں۔ لیکن یہ لفظ تو سب کے خطاب میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ پھر آپ کو اس سے چڑ کیوں ہوئی؟ اور کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے سے اس پر قائم نہ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ شورش صاحب تو پہلے سے راہ پر قائم نظر آتے ہیں۔ اس دعا کی ضرورت نہیں۔ کیا حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام سے بعض جلیل القدر حضرات کو یہ دعا نہیں دی۔ اللھم اجعلہ ھادیاً مھدیاً۔ اے اللہ اس کو راہ نما راہ یافتہ بنا۔ کیا آپ یہاں بھی وہ سبق دہرائینگے کہ آپ کی دعا کی ضرورت نہیں۔ وہ تو پہلے سے راہ یافتہ تھے راہ راست پر قائم نظر آتے ہیں۔ اس کلام میں جو توجیہہ کرنی ہو گی۔ وہی شیخ القرآن کی دعا میں کر لیتے تو کیا اچھا ہوتا۔ لیکن شاید بغض اور عناد نے روحانی صفات پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس سے صفراوی کی طرح آپ نے میٹھے کو کڑوا محسوس کیا۔ بلکہ اس کے کڑوے بدمزہ ہونے کو دوسروں پر ظاہر کر رہے ہیں۔ قصور اپنا اور الزام دوسروں پر لگایا جاتا ہے۔

(۸) بغض اور تعصب کی ماں مرے۔ دل کو بے نور آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرہ بنا دیتا ہے، مخالف کی بھلی بات بھی گالی معلوم ہوتی ہے۔ دیکھئے حضور علیہ السلام نے یہدیکم اللہ کی دعا کو (یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں راہ راست دکھائے) ایک محسن کرم فرما دعاگو کے احسان کا بدلہ (مکافات) قرار دیا تاکہ جزاء الاحسان بالاحسان ہو جائے کہ اس نے جب یرحمک اللہ سے تمہاری خیر خواہی کی تم بھی اس کے عوض اس کو یہدیکم اللہ کی دعا کر دو۔

اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے ایک احسان فراموش انسان کو بلا بدل وہی دعا کی، جو احسان کے عوض ہونی چاہیئے۔ پھر بھی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کو ناگوار گذرا۔ اس سے درد ہو گیا۔ اور شورش صاحب کو یہ سمجھا رہے ہیں کہ تمہیں ناگوار بات کہی ہے۔ سبحان اللہ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ اس روشن خیالی کے باوجود فرماتے ہیں کہ میں آپ کے جواہر القرآن کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ شاید اس میں بھی اسی طرح کی گل افشانی فرمانے کا ارادہ ہے۔ جس کی قیمت انشاء اللہ وہی قیمت ملے گی جو آپ دیکھ سن چکے۔ تحریر میں باتیں لمبی ہو جاتی ہیں۔ سامنے گفتگو میں منٹوں کی بات ہوتی ہے۔ یہ کون نہیں جانتا۔ اسی لئے شیخ القرآن نے مناظرہ کا چیلنج کیا تھا۔ جس کو مختلف بہانوں سے ٹالا گیا۔ دیکھئے یہی باتیں دو چار منٹ میں طے ہو جاتیں۔ تحریر میں کتنا طول ہو گیا"

(۹) آپ نے اپنے بیان میں یہ تسلیم کیا کہ المجتہد یصیب ویخطئ اس لحاظ سے مودودی صاحب بھی ہر بات میں صائب نہیں ہو سکتے۔ یہ تو نبی کا منصب ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ ہر صاحب مذہب اجتہادیات میں اپنے مسلک کو راجح بظنون سمجھ کر اس پر عامل ہوتا ہے اور مخالف کو مذہب مرجوع اور اس پر عمل کرنے والے کو مخطئ ضرور سمجھتا ہے۔ اگرچہ عند اللہ دونوں ماجور ہوتے ہیں اس قانون کے لحاظ سے تو یہ (اللہ تعالیٰ آپ کو راہ راست دکھلائے) مودودی صاحب کو بھی کہی جا سکتی ہے۔ جب ان کو محتمل الخطاء قرار دے دیا تو راہ راست مرضی عند اللہ کی طلب ان کے لئے توہین کیوں کر بن سکتی ہے۔ اللہ ادھر آپ ہیں کہ شورش صاحب کو جن کی صورت بھی شرع کے مطابق نہیں ان کو بھی کہنا پسند نہیں کرتے اور گالی سمجھ کر ان کو اکسا رہے ہیں۔

آپ کا کہنا کہ وہ تو بظاہر راست پر ہے دعا کی حاجت نہیں، خلاف واقع ہونے کے علاوہ ان کو غرلی مخالف

(باقی صکا پر)

بقیہ ——— اداریہ

کے مطابق اپنے امیدوار کھڑے کئے اور اسی موقف کے مطابق اپنی پروپیگنڈا لائن بنائی۔ جمعیۃ علماء اسلام نے دائیں اور بائیں بازوؤں کی جماعتوں کی کشمکش سے خود کو علیحدہ رکھا۔ خالص اسلام پیش کیا۔ سرمایہ داری، مغربی جمہوریت، جاگیرداری، سوشلزم وغیرہ کا رد کیا اور قوم و ملت کو باہمی نزاع و تصادم میں الجھنے سے بچایا۔ نیز ملک کو نام نہاد کفر و اسلام کی آویزش کا اکھاڑہ بننے سے محفوظ رکھا ہے۔ ساتھ ہی اس کے کارکنوں نے مارشل لاء حکومت کے قیام امن و امان کی کارروائیوں میں بھی بھرپور تعاون کیا۔ اور انشاء اللہ آخر تک جمعیۃ علماء اسلام اپنے اس موقف و روش پر گامزن رہے گی۔

ہم آخر میں پھر حکومت سے استدعا کریں گے کہ وہ الیکشن غیر جانبدارانہ کرانے کی پالیسی پر سختی سے قائم رہے تمام سیاسی ورکروں کو رہا کر دے۔ تمام سیاسی جماعتوں کو یکساں درجہ پر رکھے۔ انتظامیہ کو بالکل علیحدہ اور غیر جانبدار رہنے کی سخت ہدایات دے اور انتخابات پر کسی قسم کے اثرات کو حاوی نہ ہونے دے تاکہ عوام اپنے ملک کے اِن پہلے عام انتخابات سے مطمئن ہو جائیں اور ملک ۲۳ سال کے سیاسی انتشار و عدم اطمینان سے نجات حاصل کرے۔

نیز ہم تمام جماعتوں سے بھی گذارش کریں گے کہ وہ مارشل لاء حکومت کی آزاد انتخابی پالیسی و پروگرام کو کامیاب بنانے میں تعاون کریں۔ مارشل لاء ریگولیشنز کی مکمل پابندی کریں۔ باہمی اختلافات کو نظریات و پروگراموں کی وضاحت و ابلاغ تک محدود رکھیں تاکہ انتخابات پر امن اور آزادانہ ہو سکیں۔ آئندہ انتخابات کے ہونے نہ ہونے اور ان کے غیر جانبدار و پرامن ہونے کا بہت کچھ انحصار سیاسی جماعتوں کے رویہ پر بھی ہے۔ اگر یہ انتخابات عوام کے لئے نتیجہ خیز نہ ہوسکے تو عوام کے غیظ و غضب سے سیاسی جماعتیں بھی محفوظ نہیں رہ سکیں گی۔ اور ملک کا مستقبل تاریکیوں میں چلا جائیگا۔

گجرات سے قومی اسمبلی کے امیدوار

جمعیۃ علماء اسلام نے حلقہ نمبر ۴، این ڈبلیو ۳۸ منڈی بہاؤالدین گجرات سے قومی اسمبلی کے لئے میاں منیر احمد صاحب کو نامزد کر دیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر کا منڈی بہاؤالدین میں انتخابی دورہ

زیر صدارت: میاں منیر احمد امیدوار قومی اسمبلی منڈی بہاؤالدین حلقہ ۴

۲۱ اکتوبر بروز بدھ بعد از نماز عشاء چوک سبزی منڈی منڈی بہاؤالدین۔

۲۴ اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء۔ ڈنگہ

مولانا نذیر اللہ خاں صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات۔ مولانا عبدالقیوم ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ مولانا احسان اللہ صاحب فاروقی لاہور، صوفی محمد اسلم صاحب صدر تحریک نثاران اسلام گجرات تقاریر فرمائینگے

(قاری محمود الحسن امیر جمعیۃ علماء اسلام منڈی بہاؤالدین)

جمعیۃ علماء اسلام نواں جنڈانوالہ کے زیر اہتمام
دو روزہ عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس

زیر صدارت: شیخ طریقت حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور، مولانا حافظ قاری سراج الدین صاحب امیدوار قومی اسمبلی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بھکر۔

بتاریخ ۲۷/۲۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز منگل، بدھ

جس میں

پروفیسر حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب، حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب شیخ الادب والتفسیر مدرسہ قاسم العلوم ملتان، حضرت مولانا علاؤالدین صاحب ڈیرہ اسماعیل خان، حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم ڈیرہ غازیخان۔ مولانا سید فضل الرحمن شاہ صاحب امیر ترسہ نوالی۔ جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لاہور، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی لائلپور۔ اس کے علاوہ ضلع بھکر کے علماء بھی شریک ہونگے مرزا غلام نبی جانباز اور سید امین گیلانی بھی شریک ہونگے۔

المعلن: اراکین جمعیۃ علماء اسلام و جمعیۃ طلباء اسلام نواں جنڈانوالہ ضلع میانوالی۔

بقیہ ـــ جمال عبدالناصر کا مشن

اور کبھی بھی اس کے مشن سے ہٹ نہیں سکتے۔

جمال عبدالناصر کی عظمت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ دنیا کی عظیم ترین شخصیت تھے بلکہ ان کی اصل عظمت یہ ہے کہ انہوں نے عرب عوام کو کبھی نہ مٹنے والا جذبہ و شعور دیا۔ ہر عرب کو اپنا ثانی بنا دیا۔ اور عربوں کو ان کی منزل سے روشناس کیا اور اس منزل کی طرف گامزن کر دیا۔

یہ منزل عرب اتحاد، افریشیائی اتحاد اور اسلامی اتحاد کی منزل ہے۔ (کمال)

جمعیۃ طلباء اسلام کلور کوٹ کا انتخاب

صدر	حضرت حافظ محمد ذکریا صاحب
نائب صدر	ڈاکٹر احسان الحق احسان صاحب
ناظم اعلیٰ	رانا محمد ادریس موجی صاحب
ناظم	رانا عجاز احمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت	طاہر منصور صاحب
خازن	محمد اقبال صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام مخدوم پور پہوڑاں کا انتخاب

صدر	محمد جمیل صاحب انصاری جماعت ہشتم
جنرل سیکرٹری	شبیر احمد صاحب انصاری 〃 〃
خزانچی	عبدالحفیظ 〃 〃 〃
پروپیگنڈا سیکرٹری	محمد اشرف 〃 〃 جماعت نہم

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کی کنونشن

۲۲، ۲۳، ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو دارالعلوم سرحد پشاور میں منعقد ہو رہی ہے۔

کشور علی درانی آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام
دفتر جمعیۃ طلباء اسلام نوشہرہ صدر
ضلع پشاور صوبہ سرحد

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

بستی مڑل تحصیل تونسہ کی ممتاز شخصیت حافظ محمد بخش بمعہ احباب برادری اور سو افراد جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں۔ انصار کالونی ملتان سے بشیر احمد، انور حسین خادم، صوفی محمد شفیع انصاری اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شامل ہو گئے ہیں۔ (شیخ محمد یعقوب)

جمعیۃ علماء اسلام کا انتخابی نشان
کھجور کا درخت

نامزد امیدواران جمعیۃ فوری اقدام کریں

طویل خط و کتابت اور کافی تگ و دو کے بعد الیکشن کمیشن نے اپنے فیصلہ کی رو سے جمعیۃ علماء اسلام کو کھجور کا درخت بطور انتخابی نشان مرحمت فرمایا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے نامزد امیدواران اپنی اولین فرصت میں اپنے حلقہ کے ریٹرننگ آفیسر سے رابطہ قائم کریں اور انہیں اطلاع دیں کہ بیلٹ پیپر زمیں ان کے نام کے آگے کھجور کے درخت کا نشان دیا جائے۔

اگر اس سلسلہ میں ریٹرننگ آفیسر صاحبان ثبوت مہیا کرنے کے لئے فرمائش کریں تو آپ کے اسم گرامی ترجمان اسلام میں جمعیۃ کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں، آپ ان کو دکھا سکتے ہیں علاوہ ازیں صوبائی اسمبلی کے نامزد اراکین کو ڈاک کے ذریعہ چٹھیاں ارسال کی گئی ہیں جو ایک قسم کے سرٹیفکیٹ ہیں، آپ یہ چٹھیاں دکھا کر بھی متعلقہ ریٹرننگ آفیسروں کو مطمئن کر سکتے ہیں (نوٹ) یہ قدم اس وقت اٹھانا ہے۔ جب آپ کے پرچہ ہائے نامزدگی منظور ہو جائیں کھجور کے درخت کا نشان مشرقی اور مغربی پاکستان کے جمعیۃ کے تمام نامزد امیدواران کے لئے ہے۔

(ناظم انتخابات جمعیۃ علماء اسلام)

مغربی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام سبقت لے گئی
قومی اسمبلی کے لئے مزید امیدواروں کی نامزدگی

(گذشتہ سے پیوستہ)

نمبر شمار	حلقہ نمبر	اسم گرامی
۷۱	این ڈبلیو ۸۳ گجرات — ۴	میاں منیر احمد صاحب سلیمی
۷۲	" " ۱۱ لاہور — ۴	پروفیسر علامہ خالد محمود ڈبل ایم اے
۷۳	" " ۶۳ " ۶	خواجہ محمد اسلم صاحب
۷۴	" " ۹۴ ملتان ۶	حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب
۷۵	" " ۱۲۴ دادو ۱	حضرت مولانا تاج محمد صاحب

(ناظم شعبۂ انتخابات جمعیۃ علماء اسلام)

جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابی نشان کا
پس منظر

جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے انتخابی نشان کے لئے "درخت" کو اس لئے ترجیح دی ہے کہ قرآن پاک میں کلمہ طیبہ کو "پاکیزہ درخت" سے تشبیہ دی گئی ہے۔ قرآن پاک کی آیت کریمہ کا ترجمہ ہے:۔

"وہ کلمہ طیبہ ایسا ہے، جیسے ایک پاکیزہ درخت کہ اس کی جڑ خوب مضبوط ہو اور اس کی شاخیں آسمان سے ملی ہوئی ہوں، وہ درخت اپنے رب کے حکم سے ہر فصل کے موقعہ پر پھل لاتا ہو"

قرآن پاک نے یہ مثال کلمہ توحید کی بیان کی ہے کہ مومن کے دل میں اس کی جڑیں انتہائی مضبوط ہوتی ہیں اور مومن کے نیک اعمال کی بلندی آسمانوں تک پہنچتی ہے اور یہ درخت ایسا ہے کہ اس کے ثمرات دنیا و آخرت میں مرتب ہوتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام نے قرآن پاک کی اس آیت کریمہ کو مدنظر رکھتے ہوئے شجرۂ طیبہ کو اپنی انتخابی علامت قرار دیا ہے۔ کیونکہ جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین اس ملک میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا بول بالا کرنا ہے، اگر پاکستان میں دین اسلام یعنی شریعت اسلامی کا نفاذ ہو جاتا ہے تو اس کے کروڑوں باشندوں کے لئے دنیا اور آخرت میں بہترین ثمرات مرتب ہوں گے اور مملکت خداداد پاکستان حقیقی ترقی کے دور سے ہمکنار ہو گی۔

(سید عطاء الرحمٰن جعفری بی، اے (آنرز)
ناظم شعبۂ انتخابات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

سرکاری ملازمین ڈاک کے ذریعے ووٹ ڈال سکتے ہیں

جو سرکاری ملازمین پولنگ کے روز کسی سرکاری ڈیوٹی پر تعین ہوں اور اُن کا فارغ ہونا از قبیل محالات ہو، انہیں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۰ء کے تحت ڈاک کے ذریعے ووٹ ڈالنے کی سہولت ہو گی۔ ان میں مسلح افواج، سرکاری عہدیداران اُن کی بیویاں اور قیدی وغیرہ شامل ہیں۔

اس سہولت سے وہ افراد بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، جنہیں الیکشن کے سلسلہ میں کسی ایسے پولنگ اسٹیشن پر متعین کیا ہو گا۔ جہاں ان کا ووٹ درج نہیں ہے۔ ایسے افراد کے لئے قانونی طور پر ضروری ہو گا کہ وہ اپنے حلقہ کے ریٹرننگ افیسر کو (جہاں اُن کا ووٹ درج ہو) ۲۵-اکتوبر سے قبل یا ۲۵-اکتوبر تک پوسٹل بیلٹ کے لئے درخواست دیں۔ تاہم انتخابی ڈیوٹی پر افراد اس وقت بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ جب ان کی تقرری پریزائیڈنگ یا پولنگ آفیسر کی حیثیت سے کسی جگہ کر دی جائے۔ ہر ایسا فرد اپنی درخواست میں اپنا نام و پتہ اور فہرست میں اپنے ووٹ کا نمبر لکھے گا۔ ایسے تمام ووٹروں کو جو پوسٹل ووٹ دینے کے مجاز ہیں، ہدایت کی گئی ہے کہ وہ رجسٹریشن افسروں یا یونین کونسل کے دفاتر سے اپنے نام اور ووٹ نمبر کی تصدیق کر لیں۔ ان لوگوں کو اپنی درخواستیں ایک سادہ کاغذ پر بند لفافے میں دینی ہوں گی۔

سید، اے، آر جعفری
ناظم شعبۂ انتخابات

خط و کتابت
کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

فہرست نامزد امیدواران برائے صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد

نمبر شمار	حلقہ نمبر	اسم گرامی
۱	پی ایف نمبر ۱ پشاور نمبر ۱	ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب
۲	〃 〃 ۲ 〃 〃 ۲	مولانا محمد امیر صاحب
۳	〃 〃 ۴ 〃 〃 ۴	ڈاکٹر سید فدا حسین صاحب
۴	〃 〃 ۵ 〃 〃 ۵	مولانا فضل مولیٰ 〃
۵	〃 〃 ۶ 〃 〃 ۶	مولانا عزیز الرحمٰن 〃
۶	〃 〃 ۸ 〃 〃 ۸	جناب عبید خاں 〃
۷	〃 〃 ۱۰ ہزارہ 〃 ۲	حافظ محمد جمیل 〃
۸	〃 〃 ۱۱ 〃 〃 ۳	حق نواز خاں صاحب ایڈووکیٹ
۹	〃 〃 ۱۲ 〃 〃 ۴	حاجی عبدالحنان صاحب
۱۰	〃 〃 ۱۳ 〃 〃 ۵	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فرتیح
۱۱	〃 〃 ۱۶ 〃 〃 ۸	مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب
۱۲	〃 〃 ۱۸ مردان 〃 ۱	مولانا پیر مبارک شاہ صاحب
۱۳	〃 〃 ۱۹ 〃 〃 ۲	ڈاکٹر غلام قادر صاحب قادری
۱۴	〃 〃 ۲۰ 〃 〃 ۳	حاجی صفدر علی صاحب
۱۵	〃 〃 ۲۱ 〃 〃 ۴	جان بہادر خاں صاحب
۱۶	〃 〃 ۲۲ 〃 〃 ۵	مولانا عبدالحنان صاحب
۱۷	〃 〃 ۲۳ مردان ہزارہ کچھ کونسلیں	مولانا محمد اقبال صاحب
۱۸	〃 〃 ۲۴ کوہاٹ نمبر ۱	مولانا پیر غلام صاحب
۱۹	〃 〃 ۲۵ 〃 〃 ۲	مولانا حبیب گل صاحب
۲۰	〃 〃 ۲۷ ڈی آئی خاں ۱	مولانا قاضی عبداللطیف صاحب
۲۱	〃 〃 ۲۸ 〃 〃 ۲	مولانا علاؤالدین صاحب
۲۲	〃 〃 ۲۹ کچھ لوکل کونسلیں ڈی آئی خاں و بنوں	مولانا احمد جان صاحب
۲۳	〃 〃 ۳۳ مالاکنڈ	حاجی محمد زید اللہ
۲۴	〃 〃 ۳۶ سوات نمبر ۳	مولانا عبدالرحمٰن صاحب
۲۵	〃 〃 ۳۷ 〃 〃 ۴	مولانا خیر محمد صاحب
۲۶	〃 〃 ۳۸ دیر و سوات کے کچھ علاقے	صاحبزادہ فضل ودود صاحب
۲۷	〃 〃 ۳۹ دیر نمبر ۱	حاجی محمد امین صاحب
۲۸	〃 〃 ۴۰ 〃 〃 ۲	حاجی حضرت شاہ صاحب

کچھ حلقے ابھی زیر غور ہیں۔

ناظم شعبہ انتخابات
جمعیۃ علماء اسلام

فہرست نامزد امیدواران برائے صوبائی اسمبلی صوبہ سندھ

نمبر شمار	حلقہ نمبر	اسم گرامی
۱	پی ایس ۴ سکھر نمبر ۱	مولانا محمد ابراہیم صاحب لغاری
۲	〃 〃 ۵ 〃 〃 ۲	مولوی مظہر الدین صاحب
۳	〃 〃 ۶ 〃 〃 ۳	مولانا عبدالرزاق 〃
۴	〃 〃 ۷ 〃 〃 ۴	مولانا محمد عالم 〃
۵	〃 〃 ۸ 〃 〃 ۵	مولانا محمد انور 〃
۶	〃 〃 ۱۸ نوابشاہ 〃 ۵	مولوی تاج الدین صاحب بسمل
۷	〃 〃 ۲۴ حیدرآباد 〃 ۲	مولانا محمد عیسیٰ صاحب
۸	〃 〃 ۳۳ دادو 〃 ۱	حضرت مولانا غلام احمد مرتضیٰ صاحب ملکانی
۹	〃 〃 ۳۴ 〃 〃 ۲	سید نور محمد شاہ صاحب
۱۰	〃 〃 ۳۷ تھرپارکر ۲	حافظ محمد شفیع صاحب
۱۱	〃 〃 ۴۳ سانگھڑ ۳	محترم صوبیدار عزیز الرحمٰن صاحب
۱۲	〃 〃 ۴۹ کراچی ۴	مولانا محمد اسفندیار صاحب
۱۳	〃 〃 ۵۰ 〃 ۵	چوہدری عبدالشکور 〃
۱۴	〃 〃 ۵۹ 〃 ۱۴	محترم بشیر احمد صاحب

باقی حلقے زیر غور ہیں۔

(ناظم شعبۂ انتخابات)

حضرو میں آئین شریعت کانفرنس

بتاریخ ۲۵ر اکتوبر جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام حضرو میں ایک عظیم الشان آئین شریعت منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد، مولانا عبدالحکیم صاحب امیر جمعیۃ راولپنڈی ڈویژن، مولانا عبدالحنان صاحب تاجک، مولانا عبدالقدیر صاحب مومن پور، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ویسہ اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب شرکت فرمائیں گے۔

اکابرین جمعیۃ کو جلوس کی شکل میں اٹک سے علاقہ چھچھ لایا جائے گا۔ اکابرین جمعیۃ ویسہ کے چوک میں بھی ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کریں گے۔ اجلاس میں امیر جمعیۃ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی شرکت کی بھی توقع ہے۔ اہالیان علاقہ چھچھ سے التماس ہے کہ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے ہر قسم کی مساعی کریں۔ تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔

(غلام نبی آفس سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام حضرو ضلع کیمبلپور)

مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی

فقیر والی سننے میں بڑی مشہور جگہ ہے مگر یہاں آنے سے معلوم ہوا کہ فقیر والی میں مدرسہ ہی مدرسہ ہے۔ یہاں جنگل تھا سوائے چند سرکاری عمارتوں کے اور کچھ نہ تھا۔ حضرت مولانا فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ نے یہاں آکر مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ اب یہ مدرسہ ایک دار العلوم ہے اور اس کی برکت سے یہاں دو ہزار کے قریب آبادی ہو گئی ہے۔ مدرسہ کی عمارت تقریباً چار ایکڑ زمین پر واقع ہے۔ اور تقریباً دو ایکڑ زمین اس کے علاوہ ہے جس میں طلبہ کی ورزش اور کھیتی باڑی اور باغبانی کے ذریعہ تفریح کا انتظام ہے۔ مدرسہ ملک میں بڑی حیثیت رکھتا ہے۔ سینکڑوں طالب العلموں کی قرآن خوانی اور علوم عربیہ کی تعلیم سے اسلام کا صافی چشمہ جاری ہے۔ مدرسہ کی اپنی عالی شان مسجد ہے۔ علاقہ بھر میں اس مدرسہ نے دینی دلچسپی پیدا کر رکھی ہے۔ بعض طالب علموں کی تقریریں سنیں بڑی مسرت ہوئی کاش مسلمانوں میں سے اہل خیر حضرات پوری توجہ فرمائیں۔ اور حضرت مولانا فضل محمد صاحب کی صلاحیتوں سے اسلام کو غیر معمولی فائدہ پہنچائیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کے فیض کو تا قیامت جاری رکھے۔

" حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان تحریر فرماتے ہیں حسن اتفاق سے مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی آنا ہوا۔ مولانا فضل محمد صاحب کی زیارت سے مشرف ہوا۔ بعض لڑکوں کے اسباق کی جانچ پڑتال کی گئی اس سے اندازہ ہوا کہ یہاں کی تعلیم بہت عمدہ اور تسلی بخش ہے۔ تعمیرات بھی بہت عمدہ اور دلکش ہیں۔ کتب خانہ میں بھی کافی ذخیرہ کتابوں کا موجود ہے۔ طلباء کا بھی جم غفیر ہے۔ اکثر غریب الوطن طلباء کی خوراک لباس و دیگر ضروریات بذمہ مدرسہ ہیں۔ اہل علاقہ کو چاہیے کہ وہ اس مدرسہ کی امداد کر کے ثواب دارین حاصل کریں اس جنگل میں منگل بنانا اور اس علاقہ کو علم نبوی سے سیراب کرنا یہ محض مولانا فضل محمد صاحب کی مساعی کا نتیجہ ہے۔ تحریر ۱۰ صفر ۸۵ھ

" حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان تحریر فرماتے ہیں کہ میں آج مدرسہ میں حاضر ہوا۔ حضرت مولانا فضل محمد صاحب میرے زمانہ طالب علمی کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ زمانہ طالب علمی میں بھی بہت نیک اور صالح تھے۔ ان کی انتھک مساعی سے مدرسہ نے بہت ترقی کی ہے۔ طلباء میں جذبۂ خدمت و انکساری پایا جاتا ہے۔ کتب خانہ بھی بحمد اللہ بہت اچھا ہے۔ مدرسہ میں آکر دل مسرور ہوتا ہے۔ جملہ اہل اسلام کو اس کی امداد کرنی چاہیئے۔ تحریر ۱۰ صفر ۸۵ھ
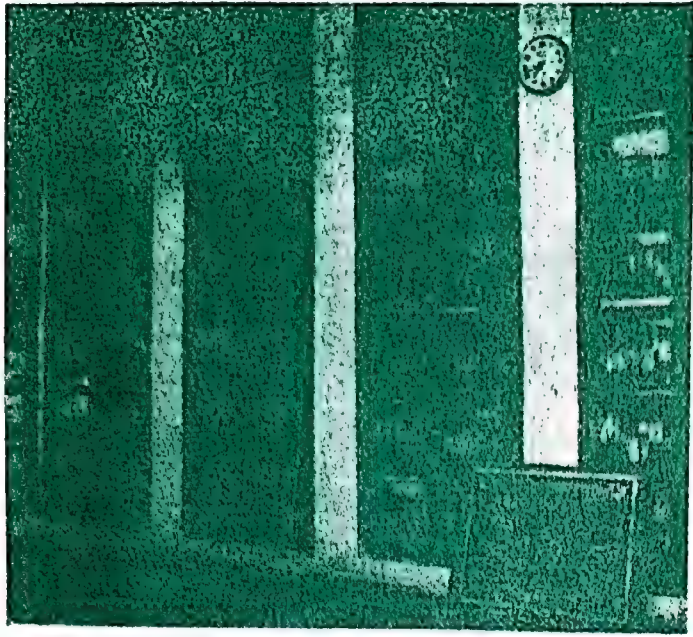
" حضرت مولانا عبد الواحد صاحب خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ و ناظم مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان تحریر فرماتے ہیں کہ "
حضرت مولانا فضل محمد صاحب کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے میں نے مدرسہ میں طلباء مدرسہ کی بعض کتب کا امتحان لیا طلباء بحمد اللہ محنتی ہیں اساتذہ اور منتظمین مدرسہ کی مساعی لائق صد تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ مدرسہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے گا۔

یہ مدرسہ اس دور دراز جگہ میں یقیناً روشنی کا مینار ہے اور ارباب خیر کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔

" جناب سید حسین حیدر صاحب سی۔ ایس۔ پی سابق کمشنر بہاولپور ڈویژن تحریر فرماتے ہیں۔
کہ " مجھے مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی کا معائنہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ مدرسہ کی کارکردگی اور معیار تعلیم میرے لیے مسرت کا باعث ہے۔ جس کے لیے میں منتظمین مدرسہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میرے سامنے مدرسہ کے تین نو عمر طلباء نے جس حسن قراءت کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں نے مدرسہ کے معیار تعلیم کا اندازہ کیا ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ یہ مدرسہ توقعات سے بڑھ کر دینی اور دنیاوی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ خاص طور پر ایک چار سالہ طفل معصوم نے آیات قرآنی کی تلاوت اور ترجمہ کا جو شاندار مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں اسی طرح ایک طالب علم نے منفرد اور دلچسپ انداز میں استقبالیہ تقریر کی ان طلباء کو دیکھتے ہوئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس ادارہ میں صحیح خطوط پر تعلیم دی جاتی ہے۔

جناب مستنصر حسین صاحب زبیری سابق کمشنر بہاولپور ڈویژن تحریر فرماتے ہیں کہ " میں نے مدرسہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا مدرسہ کے انتظامیہ کی کاوش و محنت کا اعتراف کرنا اخلاقی فرض ہے۔ جو کام یہاں ہو رہا ہے وہ میں نے ایسی درسگاہوں میں دوسری جگہ نہیں دیکھا مجھے امید ہے کہ اس درسگاہ کی توسیع میں قوم و حکومت دونوں دلچسپی لیں گے " جناب سید غلام شبیر بخاری ایم۔ اے آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی محکمہ تعلیم بہاولپور ڈویژن انسپکٹر محکمہ تعلیم ملتان ڈویژن تحریر فرماتے ہیں کہ " مدرسہ عالیہ قاسم العلوم کے بار ماحول سے کوئی نو وارد غیر متاثر نہیں رہ سکتا اور یہی اس ادارہ کی افادیت پر بہت بڑی شہادت ہے۔ عالم اسلام میں جا بجا قیمتی " تجربہ گاہیں " میں بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ فقیر والی اپنی بساط سے بڑھ کر یہ خدمت سر انجام دے رہا ہے۔ اور اس کا نصاب تعلیم علوم مفیدہ میں عارضی لو خیز حقیقی حد بندیوں کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کریگا ہر نقش اپنے نقاش کے فنی کمالات پر دلالت کرتا ہے۔ اس ضمن میں مولانا فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ کی خدمات قومی کے اظہار و اعتراف سے سکوت ایک ناقابل عفو جرم ہے مولانا کا نام اس عظیم درسگاہ اور عظیم تحریک خانگی کے جوہر سے زندہ جاوید رہیگا۔ **ادارہ** ہذا کے متعلق کثیر التعداد ارباب گرامی میں سے " مشتے نمونہ از خروارے " چند آراء کا قارئین نے مطالعہ فرما کر ادارہ ہذا کی حسن کارکردگی کا اندازہ لگا لیا ہوگا۔ نیز ضروریات مدرسہ کا اجمالی نقشہ بھی ذہن نشین ہو گیا ہوگا۔

اب آپ حضرات پر پہلے سے زیادہ دینی و علمی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ عموماً اہل خیر حضرات ان دنوں زکوٰۃ و صدقات وغیرہ نکالتے ہیں اس لیے جملہ مخیر حضرات سے پر زور اپیل ہے اس موقعہ پر مدرسہ کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد فرماویں۔ **نوٹ**:- ادارہ ہذا کو دیئے جانیوالے جملہ عطیات سے ۱۵-ڈی انکم ٹیکس ۱۹۲۲ء ۷۱-(۷) (۱۳) آئی-ٹی پی ۴۶ ۱۹ ۷/۴۲ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

مدرسہ کے کتب خانہ کا اندرونی منظر

بندہ فضل محمد مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE Price [illegible]

نماز کے اہم اور ضروری مسائل

حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب مفتی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

نماز کے اندر جو کام سنت کا درجہ رکھتے ہیں ان کا بیان

مسئلہ ۸۲ :- سنت ہر اس فعل کو کہا جاتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو یا فرمایا ہو۔ اس معنیٰ کے اعتبار سے واجب کو بھی سنت کہا جا سکتا ہے۔ اور مستحب کو بھی۔ مگر یہاں سنت سے وہ افعال مراد ہیں جو وجوب کا درجہ نہیں رکھتے بلکہ واجب کو کامل بنانے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ جیسے واجب فرض کو پورا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

مسئلہ ۸۳ :- نماز میں پینتیس سنتیں ہیں۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا اور عورت کا ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا۔

۲۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کی انگلیاں سیدھی کھول کر رکھنا۔ انگلیاں جھکی ہوئی نہ ہوں۔

۳۔ امام کی تکبیر کے ساتھ بلا توقف تکبیر کہنا۔

۴۔ تکبیر کے بعد دایاں ہاتھ اوپر اور بایاں نیچے رکھنا۔

۵۔ مرد کا ہاتھ ناف پر رکھنا اور عورت کا سینہ پر رکھنا۔

۶۔ ثناء کا پڑھنا یعنی سُبحانکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا

۷۔ ثنا کے ختم ہونے پر تعوذ کا پڑھنا یعنی اعوذ باللہ پڑھنا۔

۸۔ ہر دو رکعت میں الحمد شریف سے پہلے تسمیہ یعنی بسم اللہ پڑھنا۔ یہ دونوں سنتیں یعنی تعوذ اور تسمیہ اس کے لیے ہیں۔ جو قرأۃ پڑھے گا۔ یعنی امام یا منفرد اور مقتدی چونکہ قرأۃ نہیں پڑھے گا تو اس کے لیے یہ سنتیں بھی نہیں۔

۹۔ الحمد للہ شریف کے ختم ہونے پر آمین کہنا۔

۱۰۔ رکوع سے اٹھنے پر تحمید کہنا یعنی ربنا لك الحمد کا کہنا

۱۱۔ آمین اور تحمید کو پست آواز سے کہنا۔

۱۲۔ امام کا تکبیرات میں جہر کرنا اور ایسے ہی تسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ امام جہر سے کہے۔

۱۳۔ قیام کے اندر قدموں کے درمیان کم از کم چار انگشت کا فاصلہ رکھنا یعنی قدم ایک دوسرے سے ملا کر نہ رکھنا۔

۱۴۔ فجر کی نماز میں پہلی رکعت کی قرأت کا دوسری سے طویل کرنا۔

۱۵۔ رکوع کے وقت تکبیر کہنا۔

۱۶۔ رکوع میں کم از کم تین تسبیحیں کہنا۔

۱۷۔ رکوع کے اندر گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر رکوع کرنا۔

۱۸۔ رکوع میں گھٹنے پکڑتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر رکھنا۔

۱۹۔ رکوع کے اندر ٹانگیں سیدھی رکھنا اور بازو بھی۔

۲۰۔ رکوع کے اندر سر اور پیٹھ کو برابر رکھنا یعنی سر نیچے بھی نہ ہو اور اوپر اٹھا ہوا بھی نہ ہو۔

۲۱۔ سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین پر رکھنا پھر ہاتھ پھر سر۔

۲۲۔ سجدہ سے اٹھتے ہوئے قیام کرنے کی صورت میں پہلے سر کو اٹھانا پھر ہاتھوں کے بعد میں گھٹنوں کو اٹھانا۔

۲۳۔ سجدہ کی تکبیر کہنا۔

۲۴۔ سجدہ سے اٹھے تو ہر دفعہ کا تکبیر کہنا یعنی سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنا ہو، یا قیام کرنا ہو بہر حال تکبیر کہنا۔

۲۵۔ سجدہ کے اندر سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔ یعنی ہاتھ پیچھے نہ ہوں بلکہ سر کے آس پاس ہوں۔

۲۶۔ جلسہ اور قعدہ میں بایاں قدم بچھانا اور دایاں اٹھا کر رکھنا۔ (عورت دونوں قدم بچھا کر بیٹھے)

۲۷۔ سجدہ کرتے ہوئے بازوؤں کو زمین سے اور اپنے بدن سے جدا کر کے رکھنا۔

۲۸۔ عورت کا سجدہ کے اندر بازوؤں کو پیٹ سے ملا کر سجدہ کرنا۔

۲۹۔ سجدہ میں کم از کم تین تسبیحیں کہنا۔

۳۰۔ جلسہ اور تشہد کے وقت ہاتھ رانوں پر رکھ کر بیٹھنا۔

۳۱۔ آخری رکعت میں تشہد کے بعد درود شریف کا پڑھنا۔

۳۲۔ درود شریف کے بعد دعا کا پڑھنا (رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ الخ) یا کوئی اور دعا پڑھنا جو حدیث شریف میں آئی ہوئی ہو۔

۳۳۔ سلام کے وقت دائیں بائیں منہ پھیر کر سلام کہنا۔ اس میں اکثر نمازی کوتاہی کر بیٹھتے ہیں منہ اتنا پھیرنا چاہیے کہ پیچھے اگر کوئی ہو تو اس کو رخسارہ نظر آجائے۔ فقط اشارہ کرنے سے سلام کی سنت ادا نہ ہوگی۔

۳۴۔ سلام کے وقت پہلے دائیں طرف سلام دینا

۳۵۔ مسبوق یعنی وہ مقتدی جس کی کچھ قدر نماز بقایا ہے۔ اور امام کے ختم کرنے پر وہ بقایا پڑھے گا۔ تو اس کے لیے سنت ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کا انتظار کرے تاکہ معلوم ہو جائے کہ امام اس سلام سے نماز کو ختم کر چکا ہے اور یہ سلام سجدہ سہو کرنے کا سلام نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں سلام کا انتظار کرے اور مسبوق بعد کو کھڑا ہو ورنہ کم از کم دوسرا سلام امام کو شروع کر دے بعد کو اٹھے۔ ہوسکتا ہے کہ پہلے سلام کے بعد مسبوق قیام میں چلا جائے اور امام سجدہ سہو میں تو پھر اس مسبوق کو قیام چھوڑ کر سجدہ کی طرف آنا ہوگا۔

ترجمانِ اسلام

لاہور

شمارہ نمبر :- ۱۶ : ۲۴ - اپریل بروز جمعہ جلد : ۱۳

سورۃ الفاتحۃ مکیۃ وھی سبع آیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۝ الرحمن الرحیم ۝ ملک یوم الدین ۝ ایاک نعبد و ایاک نستعین ۝ اھدنا الصراط المستقیم ۝ صراط الذین انعمت علیھم ۝ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۝

حافظ محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام کراچی ڈویژن

گزشتہ سے پیوستہ

اسلام اور مسائل حیات

قسط نمبر (۷)

وہ مشرقی عیسائیوں کو تاراج کرنا شروع کرنے لگے اور ان کے پیشواؤں کو اس قدر کمزور کر دیا گیا کہ وہ مجبور ہو کر عربوں کو (جو ان ممالک کے اصلی حکمران تھے) صلیبیوں پر ترجیح دینے لگے۔

انفرادی اور ذاتی زندگی میں امن اور سلامتی!

انفرادی اور شخصی زندگی میں اسلامی دستور نے انسانی خواہشات اور مطالبات حیات کے درمیان نیز ان خواہشات میں فلاح و بہبودی کے پیش نظر امن اور سلامتی کو لازم قرار دیا ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

"کچھ لوگ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ اور ہر ایک نے اپنے لیے جگہ مختص کر لی۔ ایک شخص اپنی جگہ پر کلہاڑی چلانے لگا۔ دوسروں نے کہا کہ کیا کرتے ہو۔ اُس نے جواب دیا یہ میری جگہ ہے اس میں جو چاہوں کروں گا۔ اب اگر ان لوگوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ بھی بچ جائے گا۔ اور یہ خود بھی بچ جائیں گے۔ اور اگر انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو خود بھی ہلاک ہوں گے اور وہ بھی ہو جائیگا"

(رواہ نحوہ، مسند احمد و بخاری و ترمذی)

انسانی لذتوں کے بارے میں قرآن کریم کا حکم ہے

قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق، قل ھی للذین اٰمنوا فی الحیات الدنیا۔ (سورۃ الاعراف پ۸)

"اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو "خدا کی زینتیں جو اس نے اپنے بندوں کے برتنے کے لیے پیدا کی ہیں۔ اور کھانے پینے کی اچھی چیزیں کس نے حرام کی ہیں تم کہو یہ نعمتیں تو اسی لیے ہیں کہ ایمان والوں کے کام آئیں دنیا کی زندگی میں"

اور اس طرح اسلام نے عقل کے احکامات سے تجاوز کیے بغیر انسانی خواہشات اور لذات سے متعلق یہ عمدہ حل پیش کیا۔ اسلام نے انسان کی طبیعت پر کوئی ظلم نہیں کیا اور ان حلال اور پاکیزہ چیزوں، زندگی کی ان جائز زینتوں اور مال و ملکیت کو حاصل کرنے کے لیے صرف مشروع اور جائز طریقوں کی شرط لگائی اور ساتھ ہی ساتھ اعمال صالح کی تاکید فرمائی۔

اسلام نے مسلمانوں کو بحیثیت انسان کے یہ تعلیم دی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ نعمتیں دیں اور ان پر احسان کیا اسی طرح وہ بھی دوسرے انسانوں کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ اور زمین پر فساد و فتنہ کی آگ نہ بھڑکائیں۔

اور انہیں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ ہر وہ خاص انسانی طلب یا ضرورت جو ان حدود کو تجاوز کر جائے وہ اس کے لیے حرام ہے۔ کیوں کہ یہ انسان کو امن اور سلامتی کے دائرے سے نکال کر تباہی اور فساد کے دائرے میں لے آتی ہے۔

ان تعلیمات کے بارے میں ارشاد ہے۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (سورۃ النساء پ۵)

"ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ"

اور فرمایا:۔

وابتغ فیما اٰتاک اللہ الدار الاٰخرۃ ولا تنس نصیبک من الدنیا واحسن کما احسن اللہ الیک ولا تبغ الفساد فی الارض ان اللہ لا یحب المفسدین (سورۃ القصص پ۲۰)

"اور تجھ کو اللہ تعالےٰ نے جتنا دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کیا کر اور دنیا سے اپنا حصہ فراموش مت کر اور جس طرح خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی احسان کیا کر اور دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ اہل فساد کو پسند نہیں کرتا"

اٰمنوا باللہ و رسولہ، و انفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ (سورہ حدید پ۲۷)

"تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس مال میں اس نے تم کو دوسروں کا قائم مقام بنایا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔

ان تعلیمات کے ذریعے سے اسلام نے انسان کے لیے اس کے وجود کے مرتبہ اور اس کی خوشحالی کو بطور انسان کے محفوظ کر دیا۔ اسلام نے انسان کو بقدر جائز خوشحالی عطا کی ..... اور اس کے لیے صرف دو شرطیں لازمی قرار دیں

ایک ... اور ... [illegible]

وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ (سورۃ الحجرات پ۲۶)

"اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اللہ کے نزدیک سب سے بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

مسلمانوں سے پہلے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ بعض قومیں حقوق اور سیادت کے اعتبار سے دوسری قوموں پر فضیلت رکھتی ہیں۔ اور بعض قوموں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے بہت سے افراد سے ان کی آزادی کی نعمت چھین لیں اور انہیں انسانی حقوق اور شرف سے محروم کر دیں۔

یہ قدماء کا عقیدہ تھا۔

اور اس جدید دور یعنی عصر حاضر میں بھی اکثر لوگ ہمیں اس نظریہ کے ملتے ہیں۔

لیکن اسلام نے اپنی اس فکر و تعلیم کے ذریعے سے مسلمانوں کے دلوں میں سے یہ خیال خارج کیا اور انہیں یہ ہدایت دی کہ تمام انسان ایک باپ کی اولاد ہیں۔ کسی کو اگر فضیلت حاصل ہے تو صرف تقویٰ کی وجہ سے ورنہ دوسری کوئی نسبی فضیلت نہیں ہے۔

عمومی نظام میں امن اور سلامتی کی ہدایت

عمومی نظام میں بھی اسلامی دستور نے ایک انسان اور اس کے بھائی دوسرے انسان کے مابین امن اور سلامتی کو لازم قرار دیا۔

چنانچہ اسلام نے نہ کوئی طبقہ بنایا اور نہ ہی نسلی امتیاز، اور جنسی فرق رہنے دیا بلکہ تمام انسانوں کو برابر اور مساوی کا قرار دیا۔

اس کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں واضح اعلان فرمایا۔

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لابیض علی اسود الا بالتقوی۔

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں بجز تقویٰ کے"

یہ مقام آج انسانی جد و جہد کا انتہائے مقصود ہے۔ اور جن اصولوں کو انسان کے فطری حقوق کے طور ممالک کے دستوروں میں شامل کیا جانا چاہیے یہ مقام ان کا آخری منتہائے منزل ہے۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۱۷ صفر ۱۳۹۰ھ
مطابق
۲۴ اپریل ۱۹۷۰ء

جلد ـــــــ ۱۳
شمارہ ـــــــ ۱۶
فی پرچہ ـــــــ ۴۰ پیسے

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰ روپے
ششماہی	۱۰/۰ "
سہ ماہی	۶/۰ "

سرپرست
حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

سب ایڈیٹر
محمد حنیف سہارنپوری

آئندہ الیکشن اور عوام کی ذمہ داری

اس ملک کی قیادت اب تک جن لوگوں کے ہاتھ میں رہی ہے، انہوں نے اسلام کو ہمیشہ صرف سیاسی اور انتخابی نعرے تک استعمال کیا ہے۔ اول تو صحیح معنی میں جس کو انتخاب کہا جاسکتا ہے وہ اس ملک میں اب تک ہوا ہی نہیں، اور جو ہوا ہے تو ابن الوقتوں، جاہ طلبیوں اور سیاسی مداریوں کا یہ گروہ اپنے وعدے وعید کی پٹاری لیکر میدان میں آدھمکتا ہے۔ ایوبی آمریت میں ایسے لوگوں کو کافی حد تک آگے آنے کا موقع مل گیا تھا لیکن گزشتہ عوامی تحریک نے اس کو ہلا کر رکھ دیا۔

اب پھر صدر یحییٰ خاں نے جوں ہی ۵ اکتوبر کو آئندہ دستور ساز اسمبلی کے انتخابات کا اعلان کیا تو شعبدہ بازوں اور رنگے بھوکوں کا یہ گروہ پھر میدان میں آدھمکا ہے اور پھر انہوں نے وہی نعرہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے کہ ہم اسلامی حکومت قائم کریں گے اور وعدوں کی ایک طویل فہرست قوم کے سامنے کھول کر رکھ دی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کے غریب عوام کو صرف وعدے وعید پر ہی ٹرخایا جاتا رہے گا اور اسلام کو اس ملک میں جاری کرنے کے لئے کوئی عملی قدم بھی اٹھایا جائے گا یا نہیں۔ ظاہر ہے جب تک ہمارے ملک کی ملکی سیاست چند سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے ہاتھ میں رہے گی قطعاً اس ملک میں اسلامی حکومت اور نظام عدل رائج نہیں ہو سکتا۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے سچ فرمایا ہے کہ جس شخص کی ماضی تاریک ہے اس کے مستقبل کا کچھ اعتبار نہیں۔ جب یہ لوگ اپنے دور اقتدار میں اسلامی قوانین جاری کرنے کی بجائے غیر اسلامی قوانین کی سرپرستی کرتے رہے تو اب ان لوگوں سے یہ امیدیں وابستہ کرنا کہ یہ اسلامی قوانین جاری کریں گے، بالکل ناممکن سی بات ہے۔ ہمارے ملک کی یہ بڑی بدقسمتی ہے جو یہاں کے عوام کو براہ راست آگے آنے کا موقعہ نہیں دیا گیا، بلکہ بقول قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ یہاں ایسی صورت حال پیدا کر دی گئی ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی یہاں کے عوام خود کو غلام محسوس کر رہے ہیں اور ان کو کبھی یہ احساس ہی نہیں دلایا گیا کہ تم آزاد ملک کے آزاد شہری ہو۔ عوام کے نمائندے وہ لوگ ہرگز نہیں ہو سکتے جو ائیرکنڈیشنڈ کوٹھیوں اور بلند و بالا بنگلوں میں بیٹھ کر ملکی مسائل کا حل پیش کرتے ہیں جب ان کو عوام سے براہ راست کوئی واسطہ اور تعلق ہی نہیں ہے۔ ان کو عوام اور ملکی مسائل کا کیا علم ہو سکتا ہے۔

۲۲ سال تک ملک میں جو صورت حال رہی ہے اب اس کو بدلنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ عوام ایسے نمائندوں کو آگے لائیں جو ان میں سے ہوں اور ان کے مسائل کو جانتے ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں واحد ایسی جماعت ہے، جس کے رہنماؤں کا تعلق براہ راست عوام سے ہے۔ اسی وجہ سے ان کو عوام کے صحیح مسائل کا علم ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اپنا جو منشور عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ ایسا منشور آج تک کوئی جماعت اور کوئی پارٹی پیش نہیں کر سکی۔ بلکہ اکثر جماعتوں نے اس منشور کی بعض اہم دفعات کو چرا کر اپنے منشور

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھپا کر مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

مولانا مفتی عطا محمد صاحب چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

مودودی منشور کا ایک خطرناک فقرہ

قسط نمبر (۲)

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ ایک مدعی نبوت کے معاملے میں مکذب لازما صرف اسی آدمی کو نہیں کہتے جو صاف الفاظ میں اس کو جھوٹا کہے۔ بلکہ اس کے دعوے کا انکار بھی اس کی تکذیب ہی ہے۔

یہی ہے مودودی صاحب کی وہ بنیادی غلطی جس پر مشورہ اور مطالبہ بیجا جملہ نتائج کی ساری عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ جیسا کہ ذیل میں واضح ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور یہی غلطی سنگ بنیاد مجموعہ ہے دو غلطیوں کا۔

۱۔ تکذیب کو کفر کے متقابل سمجھنا۔

۲۔ دوسری غلطی یہ ہے کہ پھر اسے خاص رکھنا جھٹلانے والے اور دعوای کا صرف انکار کر دینے والے کو مکذب کے فرد قرار دے دینا جیسا کہ اقتباس بالا سے ظاہر ہو رہا ہے۔

مودودی صاحب کے اس غلط سنگ بنیاد کی پوری حقیقت بیان کرنے سے پہلے حسب ذیل امور کو سمجھ لینا چاہئے۔

۱۔ امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ "ضروریات دینیہ کا منکر کافر ہے" کیوں کہ دین کسی ایک امر کا انکار بھی تکذیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص ایسے منکر کو کافر نہ سمجھے تو وہ بھی مکذب رسول ہے۔

فان اکفار من ینکر ضروریات الا بین من ضروریات الدین

(فیض الباری ص جلد (۳))

۳۔ دین کے اس اجماعی قانون اور متفقہ عقیدہ میں مذکور لفظ "منکر" اور "مکذب" اپنے معانی لغویہ سے مراد نہیں یعنی "انکار کرنے والا" اور "جھٹلانے والا"

بلکہ یہ الفاظ شرعی اصطلاح میں اپنے خاص معانی میں مستعمل اور علماء میں ہیں۔ بلکہ متواتر ہیں۔ تفصیل کتب عقائد میں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ

۴۔ شریعت میں ایمان نام ہے تصدیق و یقین جازم کا بجمیع ما جاء به الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور کفر نام ہے تصدیق و یقین جازم نہ ہونے کا۔ اور اسی کا نام تکذیب اور انکار بھی ہے۔ ملاحظہ ہو شرح المقاصد جلد دوم ص ۲۵۰ ص ۲۶۰ ص ۲۶۳ اور فیصل التفرقہ للامام حجۃ الاسلام الغزالی ص ۱۳۴

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جس طرح ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور فعل قلب ہے۔ اسی طرح کفر تکذیب انکار بھی عدم تصدیق قلبی کا نام اور فعل قلب ہیں۔

پس یہ چاروں لفظ ہم معنیٰ ہیں اور ایک ہی حقیقت کی عبارت ہوئے۔

اس لیے امام حجۃ الاسلام الغزالیؒ قاعدہ کلیہ ارشاد فرماتے ہیں:-

کل مکذب فهو کافر وکل کافر فهو

مکذب للرسل - فیصل التفرقہ ص ۱۳۴

"یعنی ہر مکذب کافر ہے اور ہر کافر مکذب ہے"

مثلاً عقیدہ ختم نبوت میں سوائے یقین جازم کے غالب گمان کے حد پر مثلاً اگر کوئی اسے تسلیم کرتا ہے تو اس تسلیم سے اس نے ایمان ختم نبوت پر حاصل نہیں کیا بلکہ انکار اور تکذیب اور کفر کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایمان و کفر کے مدار قلب کی تصدیق و عدم تصدیق پر ہے نہ زبان کے اقرار و انکار پر اور کفر تکذیب انکار ہم معنیٰ ہیں شرعاً۔

اس تفصیل کے بعد مودودی صاحب کے "اجتہاد" کو ملاحظہ کریں جو کہ درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہوا "مطالبہ" ملائکین تک پہنچتا ہے۔

مرزا صاحب نے انجام آتھم کے ص ۴۹ پر (بحوالہ فیصلہ مقدمہ بہاولپور ص ۱۲۱) مکذب کو کفر کے برابر رکھ کر معنی لغوی اسکا جھٹلانے والا ہے۔ مراد لیتے ہوئے کفر مکذب دونوں اپنے متعلق فرماتے۔

مودودی صاحب بھی ان کی تقلید کرتے ہوئے اپنے بیان ۲ کے ص ۱۲ پر مدعی نبوت کے بارے میں لوگوں کا معاملہ صرف اقرار اور انکار پر تقسیم کرتے ہیں۔ یہ ان کے اجتہاد کا پہلا قدم ہے۔ اور انکار کو مقابل اقرار رکھا جائے تو یہ انکار صرف زبانی انکار ہوگا۔

اور دوسرا اقدام ان کا یہ ہے کہ انکار کو نام کرتے ہوئے اسے تکذیب رکھتے ہوئے۔ اسی ص ۱۲ کے آخر میں ارشاد کرچکے ہیں یعنی "مدعی نبوت کے دعوے کا انکار بھی اس کی تکذیب ہے"۔

۵ مودودی صاحب کے اجتہاد کا تیسرا قدم جو کہ خوں اور انتہائی خیر خواہی کا قدم ہے۔ وہ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے جیسا کہ ہم واضح کر آئے ہیں۔

کہ قادیانی مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ اگر نہ ماننے والوں کو کافر نہ کہیں، تو وہ جزو ملت ہوں گے۔ اور مطالبہ اقلیت کے مستحق نہ رہیں گے"

یہی بات مودودی صاحب نے انہیں تلقین کر دی تھی۔ اور حسب بیان مولانا عبد الستار خان نیازی مسلک کے قادیانی تحقیقاتی عدالت میں اعتراف کر چکے ہیں کہ منکرین کی تکفیر کے قائل نہیں ہیں۔

مودودی صاحب کا یہ نمبر الٹے لفظوں میں تو صورت مطالبہ کی ہے اور باعتبار مآل بخواہ کے "قادیانیوں کے لیے سند برأت اور جزو الخیریت ہونے کی بشارت ہی ہے"

یہی ۵ کا نتیجہ مودودی صاحب کے اجتہاد کی آخری دلیل ہے۔ جس سے مودودی صاحب کی غرض سوائے اس کے اور کیا ہوسکتی ہے کہ "علماء امت کے ستر سال کے جہاد قادیانیت پر پانی پھیر کر اپنے خود ساختہ اسلام کا (جس کا مودودی صاحب نے جماعت کی تشکیل کے وقت اعلان کیا تھا) رشتہ قادیانیوں سے استوار کر دیں۔

مگر اب بفضلہ تعالیٰ علماء کرام کے مسلسل مساعی جمیلہ سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ

۱۔ لاہوری طبقہ اور قادیانی دونوں خارج از اسلام ہونے میں برابر ہیں۔

۲۔ مدعی نبوت کو کافر یقین کرنے کے علاوہ اور کسی صورت میں اسلام میں داخل ہونے کا اور کوئی راستہ نہیں۔

یہ عقائد مسلمانوں کے ہر خاص عام کے ایمان کا جزو بن چکے ہیں۔

مسلمانوں کے ایمانوں سے ان عقائد کو خارج کرنے کی کوشش کرنا جیسا کہ مودودی صاحب کر رہے ہیں اپنے لیے "ملت اسلامیہ" سے خارج ہونے کی سند مہیا کرنے کے مترادف ہے۔

مودودی صاحب نے آج سے اکتیس سال قبل اپنی جماعت کی تشکیل کے پہلے روز سے یہ اعلان کر رکھا ہے۔

باقی آئندہ

ابوالاعلیٰ مودودی اور جاگیرداری

مودودی صاحب نے زمینداریوں اور جاگیرداریوں کو حصارِ عافیت مہیا کیا ہے

مسئلہ تحدید ملکیت کے موضوع پر پاکستان میں خوب بحث جاری ہے، جماعت اسلامی کا موقف بھی اب تبدیل ہو رہا ہے۔ بایں ہمہ اس جماعت کے قائدین اور اس کے ہمنوا جمعیۃ علماء اسلام کی مبنی بر انصاف پالیسی کو ہدفِ تنقید بناتے ہوئے اس کے رہنماؤں کو گالیاں دیتے اور صلواتیں سناتے ہیں۔ "مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور جاگیرداری" کے عنوان سے ہفت روزہ "چٹان" لاہور کا ایک اداریٰ نوٹ ملاحظہ فرمائیے۔ جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جماعت اسلامی جاگیرداروں کی کس طرح حمایت کرتی ہے اور اس کے امیر بڑے بڑے زمینداروں کو کس طرح پشتیبانی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ (یوسف عزیز مدنی)

ملکیت زمین کا مسئلہ ایک مدت سے اخباروں میں زیر بحث ہے۔ اس ضمن میں جماعت اسلامی کی نظریات پر کافی لے دے ہوئی ہے۔ بعض احباب کا خیال تھا کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی جاگیرداری نظام کے حق میں ہیں اور وہ بڑی بڑی زمینداریوں کو اصولاً صحیح سمجھتے ہیں ہم نے اس بحث میں ارادۃً حصہ نہ لیا۔ مولانا جیل میں تھے۔ ان کی ایک تصنیف "مسئلہ ملکیت زمین" پر خوب بحث ہوئی اور اس سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ مولانا اور ان کی جماعت بڑے بڑے زمینداروں کی پشتیبان ہے۔ مگر اصل کتاب کے مندرجات میں بعض ایسے پہلو ضرور تھے۔ جن سے موجودہ زمینداریوں اور جاگیرداریوں کی نفی کا پہلو نکلتا تھا۔ اب کے مولانا نے جیل سے رہا ہونے کے بعد نمایندگان پریس کو خطاب کیا تو ملکیت زمین کے مسئلہ پر روشنی ڈالی بلکہ جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس کا ملخص یہ ہے:۔

> جہاں تک جاگیرداری کا تعلق ہے وہ سسٹم کے طور پر درست ہے۔ البتہ پاکستان میں جو بڑی بڑی زمینداریاں اور جاگیریں ہیں اُن کے جائز و ناجائز ہونے کا فیصلہ ایک مقررہ کمیٹی کر سکتی ہے۔

مولانا کی رائے میں اس کمیٹی کا تقرر حکومت کے ذمہ ہے۔ جب تک یہ فیصلہ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک جماعت اسلامی طبقاتی کشمکش کو طبقاتی مصالحت میں بدل دینے کی متمنی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا کے ان ارشادات میں زبردست تضاد بلکہ کسی حد تک فرار ہے۔ قطع نظر اس کے مسئلہ زمین کی ملکیت کے متعلق ان کا اجتہاد کہاں تک صحیح ہے اور زمیندار و مزارع کے متعلق ان کا نقطۂ نگاہ معیار اسلامیت پر پورا اترتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے اپنے بیان سے ان زمینداریوں اور جاگیرداروں کو حصار عافیت مہیا کیا ہے۔ جن کے حرام قطعی ہونے میں ان کے مالکوں کو بھی شک و شبہ نہیں ہے؟

ایک طرف تو مولانا کے ارشادات کا یہ عالم ہے کہ وہ پاکستان کو قرارداد مقاصد کے بعد ایک اسلامی ریاست مانتے ہیں اور حکومت کو اسلامی بنانے کے داعی ہیں۔ دوسری طرف اسی حکومت کو جسے بقول مولانا کے "ابھی مسلمان ہونا ہے"، ان زمینداریوں کے حرام و حلال کی چھان پھٹک کا حق سونپتے ہیں۔ جن کا وجود ہی خدا و رسول سے بدعہدی کی اساس پر رکھا گیا ہے آخر مولانا ان زمینداریوں اور جاگیروں کے متعلق کس بات کی تحقیق چاہتے ہیں۔ کیا مولانا کو معلوم نہیں کہ بڑی بڑی زمینداریاں یا تو غداری کا صلہ ہیں اور یا رہزنی کا۔

عجیب بات ہے کہ مولانا نے ملک کی سیاسی تحریکوں پر کفر و اسلام کے لیبل لگاتے وقت آج تک چھان پھٹک نہیں کی۔ لیکن ایک ایسا نظام جس سے سواد اعظم دکھی ہے، اور جس کا خوفناک پنجہ انسانوں کا خون نچوڑنے میں نہ صرف یہ کہ بدلگام واقع ہوا ہے بلکہ بے حیا بھی ہے۔ اس نظام کے نیک و بد ہونے کا فیصلہ بھی انہی لوگوں پر چھوڑا جاتا ہے جو اسی نظام کی صالح اولاد ہیں۔

مولانا نے اپنی تمام تحریک میں بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ خیر و شر، معروف و نہی، اسلام و کفر اور حق و باطل کے درمیان مصالحت حرام ہے۔ لیکن آج وہ جانتے ہوئے بھی کہ معاشرہ انسانی کا عالمگیر اضطراب حق ملکیت کے اسی سوتے سے پھوٹتا ہے محنت اور استحصال کے درمیان متمنی ہیں اور ان کی جماعت نے اس غرض سے پر پیچ الفاظ پر مشتمل ایک قرارداد بھی منظور کی ہے۔

ہمیں مولانا کے اخلاص پر شبہ نہیں۔ ہماری رائے میں ان کا علم ہر لحاظ سے قابل احترام ہے ان کی نظر نہایت وسیع ہے اور ان کی فکر میں بھی کچھ زیادہ موج نہیں۔ لیکن جو کچھ انہوں نے زمینداریوں سے متعلق کہا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمینداروں اور مزارعوں کے درمیان مصالحت نہیں کرانا چاہتے بلکہ زمینداروں سے خود مصالحت کر رہے ہیں۔

ایک طرف تو مولانا کو انگریزی قوانین اور انگریزی نظام سے اتنی نفرت ہے کہ وہ بار بار موجودہ ہیئت حاکمہ کو ٹوکتے اور انہیں "نظام باطل" کے چلانے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ دوسری طرف وہ اسی نظام کی منحوس بارگاہ، جاگیرداری کے پشتیبان بنتے ہیں۔

سیدھا سادہ سوال ہے۔ آیا اسلام کا مقصد انسانی اضطراب کو رفع کرنا اور خدا کی زمین پر امن قائم کرنا ہے۔ یا اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے۔ جب مقصود یہی ہے اور مسلمان کا لائحہ عمل صرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے تو پھر ان زمینداریوں اور جاگیروں کے جائز و ناجائز کی تحقیق کیسی؟ جن کے متعلق یہ واضح طور پر معلوم ہے کہ ان سے نہ صرف مخلوقِ خدا کی معیشت کو خطرہ ہے بلکہ انسان کا ناموس بھی خطرے میں ہے جس ملکیت سے خدا کی سرزمین میں شر پھیلے اور لوگوں میں یہاں تک بے چینی ہو کہ وہ اپنی قیمتی متاع کو بیچ کر پیٹ پالنے لگیں۔ اس ملکیت کے حق و ناحق کے لئے شرعی جواز ڈھونڈھنا اور یہ کہنا کہ اسلام انفرادی ملکیت کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ تمام تاویلات کی ایک دلچسپ شعبدہ بازی ہے۔

مولانا ہم سے کہیں بہتر جانتے ہیں کہ انفرادی

ملکیت کے استحصالی نظام ہی نے وہ سب برائیاں پیدا کی ہیں۔ جن سے پورے کا پورا معاشرہ پریشان ہے کاش! جماعت اسلامی کے قابل احترام بزرگ اس معاملہ میں نظریات کی بجائے واقعات کو پرکھتے، تو انہیں معلوم ہوتا کہ جاگیردار اور زمیندار طبقہ سے بڑھ کر اس وقت مخلوقِ خدا کے لئے کوئی گروہ بھی خطرناک ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اس طبقہ نے نہ صرف یہ کہ اولادِ آدم سے اس کا جوہر حیات چھین رکھا ہے بلکہ ہمارے گرد و پیش فقدانِ اخلاق کے جو مظاہر دیکھنے میں آئے ہیں۔ اس کا بہت بڑا حصہ بھی اسی گروہ کا پیدا کردہ ہے ایک ایسے گروہ میں استحصال و محنت کا ملاپ ہی ایسا ہے۔ جیسا مسلمان کمیونسٹ کی اصطلاح۔

(اداریہ چٹان ۱۹ - جون ۱۹۵۰ء و شمارہ ۲۵ جلد ۳)

مجاہد جلیل حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی

پپلاں ضلع میانوالی میں

مورخہ ۲۶-اپریل بروز اتوار شیخ طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام سے خطاب فرمائیں گے۔ مزدور راہنما طاؤس خان نائب صدر پاکستان لیبر پارٹی لاہور بھی تشریف لائیں گے (محمد حنیف سہارنپوری)

مولانا محمد الیاس صاحب مدرس مدرسہ رشیدیہ
لوہاری منڈی لاہور

اسلام
کامل نظامِ حیات ہے

اسلام ایک ایسا نظام زندگی ہے۔ جس میں انسانی فطرت کی جمیع ضروریات کا بدرجۂ کمال لحاظ رکھا گیا ہے اور ہر تقاضائے فطرت کی تکمیل کا پورا سامان اس میں پایا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے اسلام بالکل جداگانہ کامل منفرد اور خالص امتیازی شان رکھتا ہے کہ انسانی فطرت کے سارے تقاضے از خود پورے کر دیتا ہے اور اس میں وہ ہرگز کسی دوسرے مذہب یا نظریۂ زندگی کا محتاج نہیں ہوتا۔

اگر دین اور اس کے مظاہر انسانی نظام حیات کے لئے فطرت کا درجہ رکھتے ہیں تو اسلام میں اس کے عقائد سے لے کر احکامات تک نظریات سے لے کر عملیات تک اور اصول سے لے کر فروع تک کا ہر مسئلہ پوری پوری تفصیلات سمیت آپ کو مل سکتا ہے۔

اگر سیاست و حکومت اور اس کے نشیب و فراز امور فطری کی حیثیت رکھتے ہیں تو اسلام میں اس کی مکمل ہدایات اور جامع ترین راہنما اصول پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح اقتصادیات و معاشیات نظام زندگی کا لازمی حصہ ہیں تو اسلام کے وسیع دامن میں ان کے لئے بھی وہ گراں قدر ہدایات موجود ہیں جن کی افادیت اس وقت تک یقینی ہے۔ جب تک اس کرۂ ارضی پر آفتاب کا طلوع و غروب ہوتا رہے گا۔

اسی طرح اگر اخلاق و معاملات، باہمی رواداری اور اجتماعی زیست و بین الاقوامی روابط، اپنے ملک کے باسیوں یا دوسرے ممالک کے باشندوں سے میل جول کی ضرورتیں نظام حیات کے فطری دواعی ہیں تو اسلام ان راستوں پر بھی رہبری کی قندیلیں لئے آپ کا استقبال کرتا ہے اور اس کی روشنی میں آپ ہر طرح کی تاریکیوں اور ظلمتوں سے نجات پا سکتے ہیں۔ بس اسلام عبادات و سیاسیات میں اقتصادیات و معاشیات میں اخلاق و معاملات میں الغرض زندگی کی جمیع ضروریات و لوازمات میں انسان کے لئے بدرجۂ کامل کفیل ہے۔ اس لئے اس کو قبول کر لینے کے بعد کسی بھی دوسرے نظریۂ حیات کی طرف دوڑنا بلاشک ابدی سعادتوں سے محروم ہونا ہے

ہماری طرف سے پیش کردہ یہ دعویٰ صرف اسلام سے عقیدت و محبت کی بنیاد پر ہی نہیں ہے بلکہ اس دعویٰ کی پشت پر مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ پر عظمت و پر جلال تاریخ کھڑی شہادت دے رہی ہے۔ اگر کوئی شخص ماضی سے اپنی آنکھیں بالکل موند ہی نہ لے اور مسلمانوں کی ملی تاریخ کا یکسر انکار ہی نہ کر دے تو وہ اسلام کی اس جامعیت و ہمہ گیری کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسلام نے جس نظام زندگی کا علم دیا۔ اس علم کو اولاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برت کر اسلامی ریاست قائم فرما دی اور اسی علم کو خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بروئے کار لا کر پوری دنیا سے ہر باطل کا تسلط و غلبہ مٹا دیا اور انسانوں کی آقائی حکومت ہٹا کر ان کو آزاد فضا میں سانس لینے کا موقعہ فراہم کیا۔

پھر دور تابعین سے لے کر ہمارے دور سے چار صد سال پیشتر تک پوری دنیا جس سیاسی و معاشی اور اخلاقی و تمدنی پاکیزہ قیادت سے بہرہ مند رہی ہے۔ اس کا قائد اعظم صرف اور صرف اسلام رہا ہے۔

کیا یہ بات ایک سیکنڈ کے لئے بھی قبول کی جا سکتی ہے کہ اس ہزار سالہ دور اقتدار میں مسلمانوں کو مسائل حیات پیش ہی نہ آئے تھے۔ یا وہ سیاسی و معاشی ضروریات سے ہی فارغ تھے یا امور زندگی کی دشواریاں اس دور میں سرے سے ناپید تھیں۔ اگر یہ مفروضہ غلط ہے، اور یقیناً غلط ہے تو اس عظیم سچائی کو قبول کر لینے میں ادنیٰ تامل بھی غلط ہوگا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو زندگی کے کسی محاذ پر بھی تنہا نہیں چھوڑا ہے۔ اس نے صدیوں مسلمانوں کی شاندار قیادت کرتے ہوئے انہیں اوج ثریا تک پہنچایا ہے۔ اور اسی طرح یہ حقیقت بھی نصف النہار کی طرح روشن اور ہویدا ہے کہ جس تاریخ سے مسلمانوں نے نظام حیات کا اسلامی تاج اپنے سروں سے اتارا ہے اور غیروں کی اتباع کا طوق زیب گلو کیا ہے۔ ان کے زوال و نکبت و ذلت و خواری کی تاریخ بھی ٹھیک اسی دن سے شروع ہوئی ہے۔ اور یہ تاریخ بلاشک اس روز تک طویل ہوتی رہے گی۔ جس روز تک مسلمان پھر سے اپنی متاع گم گشتہ کی طرف واپس نہیں لوٹتے کیا زمانے کی اتنی ٹھوکریں کھانے کے بعد بھی مسلمان یہ بے نقاب حقیقت دیکھنے پر آمادہ نہیں ہیں اور اس طویل و گہری نیند کے بعد بھی وہ کروٹ بدلنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ فیا حسرتنا و یا ویلتا۔

بالاکوٹ جلسہ کی کارروائی میں ایک اہم بات شائع ہونے سے رہ گئی۔ وہ یہ کہ اس جلسہ میں ایک جلوس شنکیاری اور جبوڑی کے علاقے سے دو بسوں اور ایک موٹر پر مشتمل مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب و حاجی سید عبدالحنان صاحب کی قیادت میں بھی آیا تھا۔ قارئین تصحیح فرمالیں

ارشاد علوی رحیم یار خان

میرے نازل کرنے والے مولا! مجھے میرے "پسندوں" سے بچا!

اسلام کی دردانگیز فریاد

یا الٰہ العالمین! میں تیرا نازل کردہ دین ہوں تیرا پسندیدہ آخری اور مستند ضابطۂ حیات ہوں۔ میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک لاکھوں برس کے طویل عرصہ میں سرد وگرم ہر قسم کے حالات دیکھے ہیں۔ بڑی بڑی مشکل گھاٹیاں عبور کی ہیں ـــ مگر ـ بیسویں صدی عیسوی اور چودھویں صدی ہجری کے اس سیاستِ نَو کے دَور میں جس عیارانہ منافقت اور جس سنگدلانہ مذاق سے واسطہ پڑا ہے، اس نے میرے پاک و صاف دل کو مرغِ بسمل کی طرح تڑپا کر رکھ دیا ہے۔

مولائے کریم! میں پھٹی آنکھوں اور حیران نگاہوں سے مسلسل یہ تماشہ دیکھ رہا ہوں کہ پوری دیدہ دلیری کے ساتھ میری ہدایات اور میرے احکام کے خلاف کام کیا جا رہا ہے۔ میرے ہی نام پر اور میری دوستی کا دم بھر کر بدترین قسم کی دشمنی کا مظاہرہ عام ہے۔ میرا ساتھی ہونے کا دعوے کر کے میری ہی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کا فیشن رواج پا چکا ہے۔

خداوندِ قدوس!

جب میں دیکھتا ہوں کہ میرے دیرینہ دشمن، مکار انگریز کا لباس ان کے زیبِ تن، شیطان کے جدید نمائندہ امریکی سامراج کا ناپاک تمدن ان کے گھروں کی زینت اور قارون کے جانشین یہودیوں کا سودی کاروبار ان کا چلن مگر زبانوں پر "اسلام پسندی" کی رٹ، تو میرا کلیجہ شق ہونے لگتا ہے۔

خالقِ کون و مکاں!

جی چاہتا ہے کہ اس دھاندلی پر ان ظالموں کا منہ نوچ لوں۔ اور ان سے چیخ چیخ کر کہوں کہ خدا کے دشمنو! جب تمہیں ہر ادا کفار کی پسند ہے تو میرے مقدس نام کو گھناؤنا کیوں بناتے ہو؟

معبودِ اعظم! یہ عیار لوگ ابھی تک "پسند" کے مرحلہ میں پھرتے ہیں۔ اگر یہ مجھے بہت ہی زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اتنا زیادہ کہ اپنے شور وشغب سے زمین وآسمان سر پر اٹھایا ہوا ہے، تو پھر مجھے "قبول" کیوں نہیں فرما لیتے! مجھے عملاً اختیار کیوں نہیں کر لیتے۔ میرے تابعدار کیوں نہیں بن جاتے، "مسلمان" کیوں نہیں ہو جاتے؟ عیسائی جسٹس کارنیلیس کی طرح "اسلام" کو محض "پسند" کب تک فرماتے رہیں گے۔

بارِ الٰہ! میرے ان "کرمفرماؤں" نے میرے مخلص گرمفلس ماننے والوں اور مجھے دل وجان سے عزیز رکھنے والے مسلمانوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ان کا سرپرست اور میرا دشمن مکار انگریز یہاں سے جاتے وقت ان "اسلام پسندوں" کو غریب مسلمانوں پر مسلط کر گیا۔ پھر ان لوگوں نے پوری بے شرمی کے ساتھ اقتدار کے نشہ میں مست ہو کر عام مسلمانوں اور ان کے وطن عزیز پاکستان کو جی بھر کر لوٹا۔ انگریزی کفر کی ایک ایک رسم مسلم ملک میں اور مسلم عوام پر بزور نافذ کی۔ انگریزی سیاست، انگریزی تعلیم، انگریزی تہذیب، انگریزی زبان، انگریزی لباس اور انگریزی سودی معیشت جبراً مسلمانوں پر مسلط کی مفلوک الحال عامۃ المسلمین اور ان کے درویش صفت علماء حق کی طرف سے میری خاطر شروع کی جانے والی ہر تحریک کو دبا دینے کی کوشش کی ــ آہ! میرے مولیٰ! میں کس طرح کہوں کہ یہ سارا کفر میرے ہی نام پر چلایا میری حرام کردہ ہر ہر چیز کو حلال قرار دے کر اس کے باقاعدہ لائسنس جاری کئے۔ اور غریب مسلمانوں کے سینوں پر مونگ دلتے ہوئے ان کی آبادیوں اور ان کے بازاروں کے عین درمیان شراب، زنا، سود اور ناچ گانے کے شیطانی اڈے قائم کئے۔ حتیٰ کہ میرے ہی نام پر میرے ابدی اور حتمی احکام میں تحریف وترمیم کا کاروبار بھی جاری رکھا۔

رحیم وکریم آقا!

میں "مومنوں" کی اس نئی سیاسی قسم "اسلام پسندوں" سے تنگ آ چکا ہوں۔ یہ نہ تو مجھے صدقِ دل سے قبول کر کے باعمل اور مخلص "مسلمان" بنتے ہیں اور نہ جرأت سے کام لے کر اپنا پسندیدہ "کفر" باقاعدہ اختیار کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے یہ نئی اور عجیب ٹیکنیک اختیار کی ہے، کہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے اور اس کی عالمگیر حقانیت کو مجروح کرنے کے لئے زبان سے اسلام کی رٹ اور عملاً کفر کی تقلید۔

قادرِ مطلق!

کون کون سا زخم دکھاؤں اور کس کس بات کی فریاد کروں! "اسلام پسندوں" کی جس ٹولی کے پاس اقتدار نہیں رہا۔ انہوں نے عوامی سطح پر اسلام کے ایک ایک عقیدے، ایک ایک ادا! ایک ایک امتیازی وصف کو داغدار کرنے کی کوشش کی۔ اپنا خون پسینہ ایک کر کے میری آبیاری کرنے والے انبیاء، صحابہؓ، بزرگان، اولیاء ائمہ اور علماء حق، کوئی بھی تو ان ظالموں کی تنقید کا نشانہ بننے سے نہیں بچا۔ میں حیران ہوں کہ یہ کونسا اسلام ہے جس میں سارے ہی خادمانِ دین غلط، عیب دار اور ناسمجھ۔

علیم و قدیر!

یہ دَورِ "عقلِ کل" کے مدعیوں کا دور ہے۔ اقتدار اور دولت کے نشہ میں مست لوگ اصل چاہتے یہ ہیں کہ اسلام، قرآن، حدیث، علماءِ دین حتیٰ کہ اسلام کا نازل کرنے والا خدا، سب ہی ان کی مکمل تابعداری کریں۔ ان کی ہر ظالمانہ اور کافرانہ حرکت کو سندِ جواز بخش دیں۔ انہیں کچھ بھی نہ کہیں۔ ان کے سامنے وفادار غلام کی طرح ہاتھ جوڑے کھڑے رہیں۔ ان کی طرف سے بس اس قدر بات کافی سمجھ لیں کہ یہ ازراہِ کرم اللہ تعالیٰ کو، رسولِ اکرم کو، علماءِ دین کو، قرآن کو اور اسلام کے نام کو "پسند" فرماتے ہیں۔ بلکہ ان کی خواہش یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ ان کی "نوازش" کے عوض سارے اسلام والے مل کر پوری احسان مندی کے ساتھ ان کا شکریہ بھی ادا کریں۔ کیونکہ اگر وہ "پسند" فرمانے کی بھی "مہربانی" نہ کریں۔ تو اسلام کے نازل کرنے والے [illegible] سے لے کر اسلام کے ادنیٰ خادم عالمِ دین تک ان کا کوئی کیا بگاڑ لے گا۔

خدایا! "اسلام پسندوں" کا یہ گروہ ہٹ دنیاوی جاہ ول کے دھوکہ میں بے انتہا مغرور ہو چکا ہے اور بضد ہے کہ اس کے برسہا برس سے نافذ کردہ "انگریزی کفر" کو اسلام سمجھا جائے۔ اس کی تمام بدعقیدگیوں اور بے دینیوں کو بھی اسلام قرار دیا جائے۔

(باقی آئندہ)

رتیڑہ شہر میں جمعیۃ کا شاندار کامیاب جلسہ

مورخہ ۲۰ ، ۲۱ مارچ کو جمعیۃ علماء اسلام تحصیل تونسہ کے زیر اہتمام بمقام رتیڑہ ایک اجلاس ہوا ۔ جس میں مولانا سید عبدالرزاق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ مولانا غلام فرید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازی خاں ، مولانا محمد یوسف صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت کراچی جیسے جلیل القدر علماء کرام نے جمعیۃ کے اسلامی منشور جو کہ قرآن و سنت کے موافق امیروں ، غریبوں ، کسانوں ، طالب علموں کا واحد اسلام کے موافق حامی ہے سے مطلع کیا سامعین نے جمعیۃ کے اسلامی منشور کی پرزور تائید کی ۔

(قاضی بشیر احمد ناظم نشر و اشاعت تحصیل تونسہ)

جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ کا انتخابی دورہ

۱۴ر مارچ سے ۱۹ر مارچ تک جمعیۃ علماء اسلام نوان جنڈانوالہ کے عہدیداران حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ جناب ملک محمد عباس صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ مولانا محمد یوسف صاحب فیروزپوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ اور جناب منشی خاں صاحب ناظم نے بذریعہ جیپ اپنے حلقہ کے چکوک اور بستیوں کا دورہ کیا ۔ پہلے دن ۱۲ چکوک دوسرے دن بھی ۱۲ چکوک تیسرے دن گیارہ دیہات چوتھے آٹھ بستیوں اور پانچویں دن پانچ مقامات کل ۴۸ چکوک کا دورہ کیا دورہ میں جمعیۃ کے پروگرام کو پیش کیا گیا اور تمام علاقہ میں جمعیۃ کے اسلامی منشور کو تقسیم کیا گیا ۔ ہر جگہ تمام لوگوں نے انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام کی حمایت کے وعدے کئے ۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کی سرگرمیاں

یکم اپریل ۔ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر نے بہت تیزی سے اپنی انتخابی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں چنانچہ مختلف مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کی سیاسی پالیسی متعدد علماء کرام نے بیان فرمائی ۔ چنانچہ ۲۹ر مارچ کو بعد نماز عشاء جامع مسجد محلہ پیپلز والا میں جمعیۃ کا اجتماع ہوا جس میں ناظم جمعیۃ مولانا محمد یٰسین انصاری و امیر جمعیۃ مولانا قاری غلام محمد صاحب نے خطاب کیا ۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد وارث کامل نے ادا کئے ۔ ۳۰ر مارچ کو بعد نماز عشاء مدینہ مسجد جھنگ صدر میں جمعیۃ کا اجتماع ہوا ۔ جس میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد صدیق صاحب نے ادا کئے ۔ مولانا حکیم محمد شفیع ۔ مولانا محمد وارث کامل ۔ مولانا محمد فاروق نے خطاب کیا ۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فوری طور پر مولانا سید سلیمان طارق ۔ مولانا اسد اللہ صاحب قاسمی مبلغ جمعیۃ مولانا حافظ القدوس یا صاحب مبلغ ختم نبوت ۔ مولانا امین الرحمٰن شاہ کو رہا کیا جائے ۔

۳۱ر مارچ کو بعد نماز عشاء جامع مسجد اسلامیہ فاروقیہ محلہ خسانہ جھنگ صدر میں جمعیۃ کا اجتماع ہوا ۔ جس میں مولانا حبیب الرحمٰن ، مولانا قاری غلام محمد ، مولانا قاری محمد صدیق صاحب نے خطاب کیا ۔

یکم اپریل ۔ علاقہ ماچھی سلطان تحصیل جھنگ بعد از نماز ظہر اجتماع ہوا ۔ جس میں مولانا محمد وارث کامل اور مولینا عبدالشکور دین پوری اور مولانا محمد یٰسین انصاری نے خطاب کیا ۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کو صدمہ

امیر جمعیۃ مولانا قاری غلام محمد صاحب کی ۱۰ سالہ ہمشیرہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام ان کے غم میں برابر کی شریک ہے ۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

(محمد یٰسین انصاری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر)

کچھی جمعیۃ کی شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۲۰ر محرم ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۹ر مارچ ۱۹۷۰ء جمعیۃ علماء اسلام ضلع کچھی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بمقام بھاگ زیر صدارت حضرت مولانا سید امام الدین شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کچھی منعقد ہوا ۔ اور مجلس نے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں ۔

(۱) کہ جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ بیل بیٹ بھاگ کے درمیان تیرہ میل کی پکی سڑک بنائی جائے ۔

(۲) بھاگ اور جلال خاں کے درمیان بارش کے علاوہ مہینوں تک سیلابی پانی تقریباً چار میل میں پھیل کر بہتا ہے ۔ سوائے پیدل جانے کے اور کوئی سواری نہیں جا سکتی ۔ لوگوں کو بے حد تکلیف ہوتی ہے ۔ یہ تکلیف ایک پکی سڑک اور دو چار چھوٹے پل بنانے سے رفع ہو سکتی ہے

(۳) کمتور گھاڑی کو دو پل بنائے جائیں ۔ ایک جلال خاں کے بالمقابل اور دوسرا پل نکھن شہر کے قریب بنایا جائے ۔

یہ قرارداد میر غلام مصطفیٰ خان مغربی نے مجلس شوریٰ میں پیش کی اور مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر اس کو منظور کیا ۔

میرپور خاص جمعیۃ کا اجلاس

مورخہ ۳۰ر مارچ ۱۹۷۰ء کو جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص برانچ کا اجلاس زیر صدارت مولوی شمس الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص منعقد ہو کر مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں ۔

مورخہ ۲۷ پیپلز پارٹی کے جلسہ منعقدہ گاماں اسٹیڈیم میرپور خاص میں بعض مقررین کے اخلاق سے گرے ہوئے اور غیر مہذبانہ الفاظ استعمال کر کے علماء کرام اور بعض لیڈران کی کھلی توہین کی گئی ہے ۔ جس کی پر زور مذمت کی جاتی ہے ۔

(۲) مورخہ ۳۱ کو سانگھڑ میں جو المناک واقعہ ہوا ہے ۔ نہایت ہی افسوسناک ، اتحاد اور یگانگت کے خلاف ہے ۔ اس صورت میں جبکہ ملک اور قوم ۲۲ سال کے طویل عرصہ کے بعد مقاصد کے مطابق اسلامی قانون اور جمہوریت کی بحالی کے لئے جد و جہد میں مصروف ہے ۔ اس قسم کے حالات کا درپیش ہونا ملک اور قومی مفاد کے سخت خلاف ہے ۔

قصبہ بیرانی میں ضلعی جمعیۃ کے رہنماؤں کی تقریریں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی جانب سے تیسرا انتخابی جلسہ عام قصبہ بیرانی میں زیر اہتمام برانچ جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا ۔ جس میں ضلع بھر کے علماء و اراکین

نے شرکت کی۔ مولانا عبدالسبحان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب جعفری سالار ضلع سانگھڑ۔ حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ نے علماء دیوبند خصوصاً حضرت شیخ الہند سے لے کر حضرت سید اسماعیل شہیدؒ و حضرت سید احمد شہیدؒ کے حالات اور جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی ضرورت پر مدلل تقریر فرمائی۔

لورالائی کے رہنماؤں نے دورہ شروع کر دیا

ضلع لورالائی کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل حضرات نے ضلع لورالائی کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ جناب امیر جماعت مولانا عبدالکریم صاحب
مولانا غلام حیدر صاحب فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ ناصر العلوم امیر جمعیۃ طلباء، ملا عبدالرزاق صاحب لورالائی یہ دورہ سنجاوی، دوکی، تغل و زیارت نانا صاحب وغیرہ مختلف مقامات پر کیا جائے گا۔
(ناظم جمعیۃ علماء اسلام لورالائی)

سب ڈویژن ٹوبہ میں جمعیۃ کی جدید شاخوں کا قیام

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع لائلپور اور مولانا فیروز خاں صاحب نے گذشتہ روز متعدد چکوک کا تنظیمی دورہ کر کے عوام کو ملکی حالات اور جمعیۃ کے موقف اور اسلامی منشور سے روشناس کرایا۔ اور جمعیۃ کی دعوت دی۔ جس پر لبیک کہتے ہوئے کثیر تعداد میں عوام نے جمعیۃ کی رکنیت اختیار کی۔ اور مندرجہ ذیل شاخوں کا قیام عمل میں لایا گیا

یونین کونسل ۱۳۱ حلقہ چک ۲۴۷ کا انتخاب

امیر	چوہدری ولی محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	چوہدری محمد عبداللہ صاحب
خازن	چوہدری خوشی محمد صاحب

یونین کونسل ۱۲۹ حلقہ ماسری کا انتخاب

امیر	مولانا سید مسعود الرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ	چوہدری عبدالخالق صاحب
خازن	چوہدری فتح محمد صاحب

محمد صدیق عتیق
(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس عمومی کا اجلاس

آج مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۹۰ھ بمقام جامع مسجد پسرور جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب منعقد ہوا حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔ حافظ محمد حنیف صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔

انتخاب جدید

امیر	حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب پسرور
نائب امیر ۱	حضرت مولانا فیروز خاں صاحب ڈسکہ
نائب امیر ۲	حاجی محمد صدیق صاحب نارووال
ناظم عمومی	حافظ عبدالرحمٰن صاحب چونڈہ موم
ناظم اول	مولانا غلام یحییٰ صاحب نارووال
ناظم دوم	مولوی محمد رفیق صاحب گودھا
ناظم نشر و اشاعت	مولانا محمد اسلم صاحب سیالکوٹ
خازن	مولانا محمد علی اکبر صاحب

سالار ضلع کا انتخاب آئندہ اجلاس میں ہوگا۔

مجلس شوریٰ

مولانا عبدالرحیم صاحب شکر گڑھ۔ مولانا امداد الحسن صاحب شکر گڑھ۔ سلیم الدین صاحب ڈسکہ۔ حافظ محمد اسماعیل صاحب ریاڑہ۔ حاجی محمد اسلم صاحب بڈھا گورایہ سید منور حسین شاہ ہلووال۔ حاجی محمد شفیع صاحب پسرور حاجی عبدالحق صاحب سبھوکے۔ مولانا فقیر اللہ صاحب دھیرکے مولانا نذیر احمد صاحب سنکھترہ۔ مولانا محمد نذیر صاحب سمبڑیال مولانا عبدالحق صاحب وڈالہ سندھواں۔ مولانا عبدالتواب دھامونکے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب گلوٹیاں خورد، مولانا سلطان الحق صاحب گلوٹیاں کلاں۔ پیر بشیر احمد صاحب سیالکوٹ۔ پیر شکور احمد صاحب سیالکوٹ۔ مولانا فقیر محمد صاحب رہپوگرہا۔ چوہدری رائے محمد صاحب ہیندل چوہدری محمد شفیع صاحب چونڈہ موم۔ حافظ محمد حنیف صاحب چونڈہ موم۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹ۔ مولانا سلطان محمود صاحب

(۳) مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی کو تحصیلوں کے لئے ناظم انتخابات مقرر کیا گیا۔ ان کو ہدایت کی گئی کہ ایک ماہ کے اندر تمام کام مکمل کر کے ضلع کے دفتر میں اطلاع دیں
(۴) گذشتہ حساب آمد و خرچ پیش کیا گیا۔ اس کی منظوری دی گئی۔

(۵) مجلس عمومی نے فیصلہ کیا ہے کہ ضلع بھر میں پوری تن دہی سے الیکشن میں حصہ لیا جائے گا انشاء اللہ

قراردادیں

قرارداد تعزیت حضرت مولانا محمد صاحب انوریؒ لائلپوری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا
وزارت تعلیم سے مطالبہ کیا گیا کہ نصاب کمیٹی میں اہلسنت والجماعت کے ممتاز علماء کو شامل کر کے ملک کی عظیم اکثریت کو مطمئن کیا جائے۔ صدر مملکت سے درخواست کی گئی ہے کہ مسلمان کی تعریف کر کے عوام کے شکوک دور کریں۔
(محمد اسلم ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

پکا لاڑاں میں قاری نور الحق کی آمد

پکا لاڑاں میں مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے تحت ایک جلسہ ہوا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ناظم عمومی ملتان ڈویژن نے فرمایا۔ افسوس کی بات ہے کہ ۲۲ سال میں پاکستان کا مطلب پورا نہیں ہوا۔
قاری صاحب نے فرمایا کہ اگر پاکستان میں اسلامی نظام کے سوا کوئی دوسرا نظام رائج ہوا تو جمعیۃ علماء اسلام اس کے خلاف علم بغاوت بلند کرے گی۔ ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی دی جائیگی
قاری صاحب نے بتایا کہ جمعیۃ کیا چاہتی ہے اور جمعیۃ ملک کی کیا خدمت کر رہی ہے۔ اس پر روشنی ڈالی اور عوام سے اپیل کی کہ ووٹ جمعیۃ کو دیں کہ ملک میں اسلامی نظام قائم ہو سکے۔ (ریاست علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ پکا لاڑاں)

جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا اجلاس

۱۹ مارچ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا اجلاس مسجد بشکزئی میں زیر صدارت مولانا محمد طاہر صاحب منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا گل شیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خویشگی نے ایجنڈا پیش کیا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مولانا گل شیر نے مولانا عبدالحکیم صاحب کے پشاور ضلع میں بندش پر ڈی، سی پشاور کی سخت مذمت کی۔ بعد ازاں بہت سے لوگوں نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ مولوی محمد طاہر نے کہا کہ میں اپنی قوم سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں۔ شیخ محمد شاہ اور غلام غوث، سمیع الدین جو کہ سابقہ مسلم لیگی تھے کہا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ جمعیۃ ہی ایک واحد جماعت ہے۔ جو کہ اسلامی نظام کی خواہاں ہے۔

کوٹلی ناگرہ میں جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام کوٹلی ناگرہ کے زیرِ اہتمام جلسہ عام مدرسہ تعلیم القرآن میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی پہلی نشست بعد نمازِ ظہر زیرِ صدارت قاری محمد عبداللہ مدرس مدرسہ تعلیم القرآن ہوئی جس میں جمعیۃ کے ضلعی نائب امیر مولانا حکیم نذیر احمد، انصار الاسلام کے مبلغ مولانا غلام کبریا فاروقی اور قاری احمد علی کوٹلوی نے خطاب کیا۔ دوسری نشست بعد نمازِ عشاء زیرِ صدارت حاجی عبدالکریم امیر جمعیۃ کوٹلی ناگرہ منعقد ہوئی۔ جس میں جمعیۃ لاہور ڈویژن کے ناظم مولانا زاہد الراشدی اور تحصیل گوجرانوالہ کے ناظم علامہ محمد احمد لدھیانوی نے خطاب کیا اور قاری محمد رفیق کوٹلوی نے تلاوت کلام پاک کی۔

جلسہ عام میں قرارداد کے ذریعہ کوٹلی ناگرہ میں بجلی مہیا کی جائے اور علاقہ کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قریب ہی ہائی سکول قائم کیا جائے۔ موجودہ ہائی سکول فیروز والہ میں ہے جو بہت دور ہے اور بچوں کو آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہے۔

ایک اور قرارداد میں گوجرانوالہ سے کوٹلی ناگرہ تک راستہ کو پختہ کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ (اکرم شاہد ناظم نشر و اشاعت)

جمعیۃ علماء اسلام قصور کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کا سالانہ اجلاس مورخہ ۱۰؍ اپریل بروز جمعہ بعد نمازِ عشاء بمقام جامعہ اسلامیہ زیرِ صدارت حاجی فضل الٰہی صاحب مدینہ آئرن فیکٹری والے منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کے تنظیمی امور، انتخابی مسائل اور بعض دیگر انتخابی تجاویز پر غور و خوض کیا گیا۔ حسبِ ذیل حضرات سال رواں کے لئے باتفاق رائے عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر	مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی
نائب امیر	حاجی فضل الٰہی صاحب
نائب امیر	حکیم انعام اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا قاری نور محمد صاحب انور
ناظم	الحاج مولانا محمد یوسف صاحب شیخ
ناظم	حکیم محمد اسماعیل عاجز
خازن	حاجی عبدالحمید صاحب
سالار اعلیٰ	صاحبزادہ سید شاہ صاحب ہمدانی
ناظم نشر و اشاعت	قاری حبیب اللہ صاحب

مختلف حضرات پر مشتمل مجلس شوریٰ تشکیل پائی۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ اکابرین جمعیۃ کی ملکی و ملی اور دینی خدمات پر خراجِ تحسین اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ دوسری قرارداد میں امیر مرکزیہ

حضرت درخواستی کے داماد کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی۔

ڈھڈہ رانجھہ میں جمیعۃ علماء اسلام کا قیام

سرگودھا ۔ ۱۰؍ اپریل ۔ گذشتہ روز ایک اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر	مولا بخش صاحب کلاتھ مرچنٹ
ناظم عمومی	حکیم محمد اکرم صاحب

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ راہنمایان جمعیۃ حضرت درخواستی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب، حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور ان کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کرنے والوں کی شدید مذمت کی گئی۔

عظیم الشان جلسہ عام

ڈھڈہ رانجھہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیرِ اہتمام بتاریخ ۶؍ مئی ۱۹۷۰ء ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب، حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب، حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، حضرت عبدالحی صاحب، حضرت مولانا محمد صادق کے علاوہ صوفی اللہ بخش صاحب چشتی بھی تشریف لائیں گے علاقہ کے مسلمانوں سے جلسہ میں شرکت کی درخواست ہے۔

(حکیم محمد اکرم ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈھڈہ رانجھہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

رحمان پورہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

سرگودھا ۔ ۱۰؍ اپریل ۔ گذشتہ روز رحمان پورہ کی مسجد میں مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے درسِ قرآن مجید دیتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ملک میں قرآن کے آئین کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ ملک قرآن کے آئین کے لئے بنایا گیا تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ صرف اور صرف اسلامی آئین چاہتی ہے کیونکہ قرآن ہی تمام مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج ہے۔ غریب کسان، مزدور کے حقوق قرآن کے نظام میں موجود ہیں۔ بعد ازاں جمعیۃ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

امیر	قاری عبدالرحیم صاحب
ناظم عمومی	چوہدری عبدالحمید صاحب

دیگر عہدیداروں کا انتخاب بعد میں کیا جائیگا (محمد صدیق رحمان پورہ)

اعلان داخلہ

اگر آپ اپنے بچوں کو شہروں کی مسموم فضا سے دور پاکیزہ اور دینی ماحول میں تعلیم دلانا چاہتے ہیں تو جامعہ حمیدیہ ہائی سکول سرائے مغل (بھائی پھیرو سے سات میل دور) سے رابطہ قائم کیجئے۔ فیس معمولی، ہوسٹل کے اخراجات نہایت قلیل۔ قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم، تجوید و قرأت کے ساتھ، سرکاری نصاب کے علاوہ عربی درجہ ششم سے لازمی۔ داخلہ پہلی سے دسویں جماعت تک جاری ہے

پرنسپل جامعہ حمیدیہ
سرائے مغل براستہ چھانگا مانگا۔ ضلع لاہور
لاہور میں رابطہ قائم کرنے کے لئے
(چوہدری) بشیر احمد چوہان معرفت فاران جنرل سٹور
چوک چوبرجی ملتان روڈ ۔ لاہور۔

ضرورت اساتذہ

ایسے ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت ہے جو درس نظامی یا حفظ و قرأت کے بھی فارغ ہوں۔ تنخواہ حسب سرکاری سکیل

پرنسپل جامعہ حمیدیہ سرائے مغل
ضلع لاہور

حافظ بدر الدین صاحب کی اپنے مریدوں سمیت جمعیۃ میں شمولیت

جناب حافظ بدر الدین صاحب سکنہ چک جان محمد ارائیں ہٹھار تحصیل بہاولنگر جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور کو سراہتے ہوئے اپنے ۴۰ مریدوں کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اور میرے ساتھی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مکمل طور پر تعاون کا یقین دلاتے ہیں، اور اعلان کرتے ہیں کہ اگر اسلام کی خاطر اکابرین جمعیۃ نے ہمیں پکارا تو ہم تن، من، دھن کی بازی لگانے سے گریز نہیں کریں گے۔

(شیخ عبدالخالق)

تشکیل جمعیۃ اوستہ محمد ضلع جیکب آباد

امیر	حضرت مولانا قاضی محمد فاروق صاحب
نائب امیر	مولوی جان محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	غلام رسول صاحب
نائب ناظم	جناب شہداد صاحب
خازن	علی محمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت	محمد عالم صاحب

جڑانوالہ میں جمعیۃ کا عظیم الشان جلسہ

جڑانوالہ ۱۱ر اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام جڑانوالہ کے زیر اہتمام چوک بازار میں عظیم الشان جلسہ مولانا محمد نواز صاحب نائب مفتی مدرسہ امینیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظموں کے بعد مولانا صاحبزادہ احمد شفیع صاحب امیر حلقہ سمندری، حکیم بابا سلطان احمد ناظم حلقہ جڑانوالہ، مولانا عبد العلیم صاحب جالندھری نائب امیر جمعیۃ سرگودھا ڈویژن نے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں ملک کے ممتاز قانون دان جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر نے اجتماع سے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں نہ ماڈرن اسلام چاہیئے اور نہ ہی ہم امریکی پرویزی اور سوشلزم جیسے نظریات کا فروغ چاہتے ہیں۔ ہم تو صرف مکی اور مدنی اسلام چاہتے ہیں۔

اگر اسلام کے خلاف آئندہ دستور ساز اسمبلی نے کوئی قانون پاس کیا، تو جمعیۃ اس کے خلاف انتہائی قدم اٹھائیگی انہوں نے کہا کہ ہمارا کام پیغام حق پہنچانا ہے منوانا نہیں جمعیۃ صرف علماء کی نہیں سب مسلمانوں کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا وہ وقت بھی یہاں آیا کہ دس سالہ ترقی کے ہمارے سامنے گن گائے جاتے رہے۔ اس دور میں ہمیں یہ تو بتایا کہ اتنے ٹیوب ویل لگے، اتنے کالج قائم کئے۔ لیکن کبھی یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ اسلام کے لئے یہ یہ کام یہاں کئے گئے۔ اتنے لڑکے علوم نبوی پڑھ کر فارغ ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ آج نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ یہاں کے عوام ۲۲ سالہ عرصے میں منزل سے دور ہوتے چلے گئے، بلکہ منزل کا نشان بھی گم کر دیا۔ آج لیگ بھی یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ ہم یہاں اسلام نافذ کرینگے۔ لیکن جب وہ اقتدار پر تھے۔ تو کیا اسلام کسی کارخانے میں مرمت کے لئے گیا ہوا تھا۔ کیا شراب پر پابندی لگائی گئی تھی۔ کیا دفتری اوقات میں نمازوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے اس وعدے پر یہ ملک قائم کیا تھا کہ یہاں اسلام کا نظام عدل جاری ہوگا۔ لیکن یہاں کے عوام اسی وعدے کی چکی میں پستے چلے آرہے ہیں۔ اسلام کا وعدہ کرنے کے بعد بھی یہ لوگ اسلام سے غداری کرتے رہے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ اسلام اس ملک کی روح ہے۔ اگر یہاں اسلام جاری نہیں کرنا تو یہ پاکستان کیسا اور بنایا کیوں گیا۔ انہوں نے کہا کہ صدارت یا وزارت یہ سب آنی جانی چیزیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ منصب دے بھی دیتے ہیں اور لینے کی بھی اسی کو قدرت حاصل ہے ۔۔۔ وہ اگر چھیننا چاہے تو چند بچوں سے جلوس نکلوا کر چھین لے۔

قاضی صاحب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور ایسے لوگوں کو آگے لائیں۔ جو خالص اسلام کا قانون نافذ کریں۔ قاضی صاحب نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔

انجمن شبان اسلام پاکستان ٹیکسلا نے جمعیۃ کی حمایت کا اعلان کر دیا

انجمن شبان اسلام پاکستان کا یہ نمائندہ اجلاس ملک میں علماء حق کے عظیم کارناموں کو بنظر استحسان دیکھتا ہے خصوصاً گزشتہ دور آمریت میں عوامی جدوجہد کے دوران عوام کے دوش بدوش رہ کر غیر اسلامی نظام حکومت کے خلاف ان علماء نے جس بیباکی اور جرأت سے کام کیا ہے۔ وہ اس دور میں قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرتا ہے۔ علماء کی اس جماعت نے ملک کی موجودہ سیاسی فضا میں جبکہ ملک کے نظام حکومت کے لئے ایک طرف مغربی جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام کو قائم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور دوسری طرف سوشلزم جیسے غیر اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کی جا رہی ہے ایسا اسلامی منشور پیش کر کے جس میں ہر قسم کے مسائل کو قرآن وسنت کی روشنی میں حل کر دیا گیا ہے مسلمان قوم پر ایک احسان عظیم کیا ہے اور ملک کی اکثریت کو اسلام سے دور ہو کر غیر اسلامی نظام ہائے زندگی کی گود میں جانے سے بچا لیا ہے۔ یہ اجلاس علماء حق کی اس نمائندہ جماعت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہے کہ شبان اسلام کے سینکڑوں نوجوان دین اسلام کی تبلیغ، مذہبی احساس کے احیاء کی تحریک اور اسلامی آئین کے نفاذ کی خاطر جمعیۃ کے لئے ہر قسم کی جانی و مالی خدمت کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

تحصیل تونسہ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مولانا غلام فرید صاحب ناظم اعلیٰ ضلع ڈیرہ غازیخان نے مندرجہ ذیل مقامات پر دورہ کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کی نئی شاخیں قائم کی گئیں۔

(۱) ہرہو اشہر،

امیر	حاجی فیض اللہ صاحب دکاندار
ناظم اعلیٰ	مولانا حافظ حق نواز خاں

(۲) وہوا شہر تشکیل جمعیۃ طلباء اسلام

امیر	محمد ابراہیم خاں
ناظم اعلیٰ	محمد یعقوب خاں

(۳) تشکیل جمعیۃ علماء اسلام تریق

امیر	مولوی اللہ ڈتہ صاحب
ناظم اعلیٰ	گلزار احمد خاں

(۴) تشکیل جمعیۃ شادن

امیر	سردار غلام حسن خاں
ناظم اعلیٰ	صوفی غلام محمد خاں

(۵) تشکیل جمعیۃ جلو والی

امیر	مولانا عبد الخالق
ناظم اعلیٰ	صوفی اللہ بخش خاں

(۶) تشکیل جمعیۃ لتڑا

امیر	حکیم میاں احمد صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد رب نواز

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

ٹبی قیصرانی تحصیل تونسہ کے مندرجہ ذیل حضرات جو کہ مودودی جماعت میں شامل تھے، اسلامی منشور جمعیۃ علماء اسلام کو پڑھ کر وس کر اس کی حقانیت سے متاثر ہو کر جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔

جناب محمد شفیع صاحب و محمد یامین صاحب و فتح محمد صاحب اقوام راجپوت اور ان کے بہت سے احباب

میر حفیظ اللہ صاحب کھوسہ کی شمولیت

جناب میر حفیظ اللہ کھوسہ زمیندار تعلقہ کندہ کوٹ یونین تنگوانی بی، ڈی ممبر نے جمعیۃ علماء اسلام میں مع اپنے احباب کے شمولیت کا اعلان کر دیا اور وہاں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ ابتدائی قائم کر دی گئی ہے۔ درج ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر	میر حفیظ اللہ خاں کھوسہ
نائب امیر	مولوی عبد العزیز گجرانی
ناظم	احمد اللہ خاں کھوسہ
نائب ناظم	عبد الرشید خاں کھوسہ
خزانچی	منشی گیلو خاں جٹ
سالار	غلام رسول کھوسہ دکاندار

وہاں ایک جلسۂ عام بھی کیا گیا۔

حلقۂ باغبانپورہ لاہور کا انتخاب

امیر	مولانا محمد اسحاق صاحب
نائب امیر	ڈاکٹر عبد الرشید صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد عبد اللہ نائب ناظم محمد اسلم صاحب
خازن	شیخ محمد رفیق صاحب

تشکیل جمعیۃ گڑھی خیرو ضلع جیکب آباد

زیر صدارت حضرت سید احمد شاہ صاحب مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

امیر — مولانا عبدالشکور صدر مدرس مدرسہ باب الہدیٰ گڑھی خیرو
نائب امیر — جناب غلام رسول صاحب
ناظم اعلیٰ — حاجی نبی داد صاحب
نائب ناظم — اللہ بخش صاحب
خازن — عبدالحمید صاحب پروانہ

(عرض محمد بروہی ناظم نشر و اشاعت)

تحصیل شجاع آباد کا انتخاب

۴ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ مطابق ۳ مارچ ۱۹۷۰ء بروز منگل مدرسہ عربیہ اسلامیہ عزیز العلوم غلہ منڈی شجاع آباد میں علماء کرام کا کنونشن منعقد ہوا جس میں تحصیل کے ایک صد سے زائد علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ کنونشن سے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب نے صدارتی خطبہ بیان فرمایا۔ بعد ازاں حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی مدظلہ نے کنونشن کا مقصد اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ بعد میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر — حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد
نائب امیر — مولانا محمد احسن صاحب حافظ والا
نائب امیر دوم — مولانا غلام محمد صاحب جلال پور پیروالا
ناظم اعلیٰ — مولانا عبدالحمید صاحب مدرس مدرسہ اشرف العلوم شجاع آباد
نائب ناظم — اسد حسنین مسعود علی شاہ صاحب لودھڑی
خازن — قاری نظام الدین صاحب شجاع آباد

بعد نماز عشاء ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس سے مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی و قاری نور الحق صاحب نے خطاب فرمایا۔

(محمد سعید اختر ناظم نشر و اشاعت شجاع آباد)

کمالیہ

اراکین جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ہوا جس میں مولانا محمد اشرف ہمدانی نے تقریر کی۔ انہوں نے جمعیۃ کی تنظیم اور ترقی پر زور دیا۔ اجلاس سے مولانا محمد احمد صاحب شیخوپورہ نے بھی تقریر کی۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا محمد سلیمان صاحب طارق خطیب گوجرہ کو فی الفور رہا کیا جائے۔ کیونکہ مولانا موصوف کو اپنے عقیدہ کے اظہار یعنی ختم نبوت پر تقریر کرنے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ایک قرارداد میں اکابرین جمعیۃ پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

مری

جامعہ مسجد حنفیہ مری میں مقامی جمعیۃ کے اراکین شوریٰ کا اجلاس ہوا جس کی صدارت امیر جمعیۃ سید مظفر شاہ صاحب نے کی۔ اجلاس میں جمعیۃ کی انتخابی مہم کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں مولانا محمد عظیم صاحب نائب امیر مقامی جمعیۃ، چیئرمین سید زمان خان، امیر جمعیۃ سید مظفر علی شاہ صاحب، حضرت مولانا محمد داؤد صاحب، مدرس حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب کھنی ناک اور جناب محمد ایوب خان صاحب نے بھی تقریریں کیں۔

جمعیۃ گھوٹکی کے انتخابی جلسے

جمعیۃ گھوٹکی کے زیر اہتمام سب سے پہلے اتھیلو میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا سید عبدالرشید [illegible]، مولانا عبدالوہاب — مولانا عبدالمجید صاحب نے تقریریں کیں۔ بعد ازاں سرحد میں جلسہ ہوا جس کو مولانا محمد مراد، مولانا نصیر محمد صاحب نے خطاب کیا۔ ۱۴ مارچ کو دن میں صیفل گوٹھ اور رات کو کھاوڑ گوٹھ میں مولانا عبدالشکور دین پوری نے عام جلسوں سے خطاب کیا۔ جمعیۃ کی انتخابی مہم کے سلسلے میں ایک جلسہ حسین بیلی میں ہوا۔ جس میں مولانا سید محمد شاہ امروٹی، مولانا مظہر الدین، مولانا محمد مراد، مولانا عبدالمجید اور مولانا عبدالوہاب نے خطاب کیا۔ مورخہ ۱۷ مارچ کو قادرپور میں مذکورہ بالا حضرات نے خطاب کیا۔ مورخہ ۱۴ مارچ پنوں عاقل میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح کیا گیا۔ اس تقریب میں حضرت مولانا محمود اسعد صاحب سجادہ نشین ہالیجی شریف، مولانا سید محمد شاہ امروٹی اور حضرت مولانا مظہر الدین صاحب امیر جمعیۃ ضلع سکھر نے شرکت فرمائی اور خطاب کیا۔

ضلعی امیر بہاولپور کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور کے امیر تنظیمی دورہ پر سمہ سٹہ تشریف لے گئے۔ جہاں چوہدری خادم رسول ضلعی ناظم اعلیٰ اور مقامی اراکین نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے مقامی دفتر کا افتتاح اور رسم پرچم کشائی ادا کی۔ وہاں سے امیر ضلع، ضلعی ناظم اعلیٰ اور سمہ سٹہ جمعیۃ کے امیر حاجی بشیر محمد صاحب اور مولانا بشیر محمد صاحب تنظیمی دورہ پر خانقاہ شریف پہنچے، وہاں پر جمعیۃ کی تنظیم کی گئی۔

مٹھیانی میں جمعیۃ کی تشکیل

دارالعلوم عثمانیہ مٹھیانی میں معززین اور دیندار شہریوں کا اجتماع ہوا۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر — میاں حسن اللہ شاہ صاحب قریشی
نائب امیر — حافظ صابر علی راجپوت
" — چوہدری بشیر احمد راجپوت
ناظم اعلیٰ — سیٹھ محمد ابراہیم راجپوت
ناظم — ڈاکٹر غلام علی خان
" — حافظ غلام مصطفیٰ ملک
ناظم نشر و اشاعت — مولانا شیر علی بھٹو
خازن — محمد یٰسین خان منیار
معاون — سیٹھ اللہ رکھا خان مستوئی

چوہدری محمد شفیع صاحب کا تردیدی بیان

چوہدری محمد شفیع صاحب ٹھیکیدار شورکوٹ روڈ نے ایک بیان میں اس خبر کی جو امروز میں شائع ہوئی ہے، تردید کرتے ہوئے کہا کہ میں نے جمعیۃ سے کوئی استعفیٰ نہیں دیا میں نہایت خلوص اور دیانتداری سے اعلان کرتا ہوں کہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا خادم اور غریبوں کا حامی ہوں۔

(مدرسہ شبیر احمد شبیر شورکوٹ روڈ)

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام قصبہ ملکہ ہانس

ملکہ ہانس ضلع ساہیوال میں ارکان جمعیۃ کا ایک اجلاس جناب میاں محمد سعی ہانس کی صدارت میں ہوا۔ مولانا محمد حنیف رشیدی نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور تاریخ پر روشنی ڈالی۔ جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح ہوا اور جمعیۃ کا پرچم لہرایا گیا۔

اجلاس میں مولانا غلام رسول صاحب نے بھی شرکت کی۔

بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر — مولانا محمد حنیف رشیدی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
نائب امیر — میاں نور محمد ہانس
ناظم عمومی — میاں محمد سعی ہانس
نائب ناظم — میاں ظفر اقبال ہانس
ناظم دفتر — میاں غوث محمد ہانس
ناظم عمومی برائے نشر و اشاعت — جناب ڈاکٹر محمد صاحب نعیم
پروپیگنڈا سیکرٹری — میاں محمد ممتاز خان صاحب کرنالی
خازن — صوفی محمد حنیف صاحب کرنالی

(میاں غوث محمد ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام قصبہ ملکہ ہانس تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال)

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی سرگرمیاں

نیو سعید آباد ۲۰ مارچ - مولانا عبدالقیوم خاصانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد نے ایک اخباری بیان جاری کیا ہے - جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے کہ اس پاک وطن کو تمام غیر ملکی نظاموں سے پاک کیا جائے - اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کیا جائے - جس کے لئے پاکستان عالم وجود میں آیا - قسمتی سے ۲۰ سال کا طویل عرصہ گذر گیا - اب تک ملک آئین سے محروم ہے - اب عوام بیدار ہو چکا ہے - مزید ان کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا - جمعیۃ ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء کا آئین نہیں چاہتی - بلکہ ۱۴۰۰ء کا آئین چاہتی ہے - جو کہ کتاب و سنت کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے -

مولانا نے کہا - جمعیۃ کی مقبولیت عوام میں دن بدن بڑھ رہی ہے - حال ہی میں صرف ضلع حیدرآباد میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے باقاعدہ سات نئی شاخوں کا افتتاح ہوا ہے - جن کی تفصیل یہ ہے (۱) نواب شاہ -

امیر — مولوی عبدالرؤف
ناظم — محمد اسماعیل اوستو
خازن — محمد عیسٰی

(۲) ٹسکیات - میاں محمد امیر - حافظ حبیب اللہ انصاری ناظم - غلام محمد نائب ناظم استر پولس خازن

(۳) گوٹھ مسو بوزدار - مولانا سمیع الرحمان امیر حاجی جعفر نائب امیر - محمد عثمان ناظم - محمد یوسف نائب ناظم حاجی میرو خازن - محمد اسماعیل سالار

(۴) گوٹھ حاجی عبدالرحیم درس - صوفی محمد عثمان امیر - مولوی حاجی محمد عمر داؤد دانی بلوچ نائب امیر - محمد ابراہیم ناظم - عبدالکریم و سان نائب ناظم - حاجی محمد ایوب خازن - پیر محمد سالار -

(۵) (پلی جانی گوٹھ وڈیرہ محمد بچل)

مولوی منظور احمد امیر مولوی عبدالرحمٰن نائب امیر محمد عرس ناظم - محمد دریل نائب ناظم - کریم ڈنہ خازن نور احمد سالار -

(۶) مٹیاری - مولوی محمد معروف امیر - حاجی سائیں الدین نائب امیر - حافظ محمد سہارنو ناظم - حافظ محمد حسن خازن

(۷) تھانہ گوٹھ گلن خاصخیلی)

حاجی گوہر سرپرست - غلام محمد امیر - علی محمد نائب امیر بلاول شاہ ناظم - محمد عمر نائب ناظم - سومار خازن - محمد جمن سالار

جمعیۃ علماء اسلام نیو سعید آباد کا انتخاب

امیر — مولوی عبدالقیوم خاصانی
نائب امیر (۱) — حاجی محمد رحیم
" " (۲) — حاجی محمد رمضان
ناظم — مولوی منظور احمد شاہ
نائب ناظم (۱) — غلام رسول
" " (۲) — عمر الدین
خازن — "
پروپیگنڈا سیکرٹری — محمد امین سالار نیاز محمد

(منظور احمد شاہ ناظم جمعیۃ نیو سعید آباد)

جمعیۃ علماء اسلام شہر سیالکوٹ کی مجلس عمومی کا اجلاس

آج مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۸۷ھ بروز ہفتہ - بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ جمعیۃ علماء اسلام شہر سیالکوٹ کی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سلطان محمود صاحب امیر شہر منعقد ہوا - قرآن مجید کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل اشخاص کو ضلع کے لئے منتخب کیا گیا -

(۱) مولانا سلطان محمود صاحب (۲) مولانا محمد اسماعیل صاحب ناگی (۳) مولانا محمد علی اکبر صاحب (۴) مولانا محمد اسلم صاحب (۵) عبدالرحمٰن صاحب طارق (۶) مولانا محمد ابراہیم صاحب (۷) خواجہ عبدالرؤف صاحب (۸) محمد عمر صاحب سجاد (۹) آغا حسن خاں صاحب (۱۰) سید محمد یوسف صاحب (۱۱) چوہدری محمد اسلم صاحب (۱۲) پیر بشیر احمد صاحب (۱۳) پیر شکور احمد صاحب - اجلاس حضرت امیر کی دعا پر ختم ہوا

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ مرم کی مجلس عمومی

آج مورخہ ۵ محرم بعد نماز جمعہ جامع مسجد نور میں زیر صدارت حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ مرم کی مجلس عمومی کا اجلاس ہوا جس میں حسب ذیل کاروائی عمل میں لائی گئی

انتخاب جدید

امیر — حافظ عبدالرحمٰن صاحب چنیوٹ مرم
نائب امیر اول — محمد شفیع صاحب ٹھیکیدار
نائب امیر دوم — حافظ محمد حنیف صاحب
ناظم عمومی — محمد منیر صاحب
ناظم — محمد رفیق صاحب
خازن — چوہدری محمد شفیع صاحب
ناظم نشر و اشاعت — حافظ محمد رفیق صاحب

سالار — حافظ محمد سلیم صاحب

مجلس شوریٰ

صوفی اللہ بخش صاحب - مستری محمد شفیع صاحب - حکیم [illegible] بخش صاحب - چوہدری عنایت اللہ صاحب - چوہدری محمد رمضان صاحب نمبردار - چوہدری فضل دین صاحب - مستری کمال دین صاحب - مولوی اللہ رکھا صاحب - حاجی چراغ الدین صاحب نمبردار - چوہدری ماسٹر محمد صاحب - مولوی فقیر محمد صاحب - مولوی بشیر احمد صاحب چنیوٹی - مولوی محمد حسین صاحب [illegible] - حکیم احمد صاحب بٹ - چوہدری سراج الدین صاحب - محمد حنیف صاحب

ضلع کے لئے نامزد ممبران

حافظ عبدالرحمٰن صاحب - چوہدری محمد شفیع صاحب - صوفی اللہ بخش صاحب - محمد شفیع صاحب ٹھیکیدار - حافظ محمد حنیف صاحب - محمد رفیق صاحب - چوہدری عنایت اللہ - مولوی محمد منیر صاحب - چوہدری ماسٹر محمد صاحب - مولوی بشیر احمد صاحب - حافظ محمد اکرام الحق صاحب - مولوی فقیر محمد صاحب - مولوی محمد شریف صاحب - میاں محمد حنیف صاحب - مولوی محمد حسین صاحب - حافظ بشارت علی صاحب - حافظ محمد رفیق صاحب - حافظ محمد سلیم صاحب - حافظ محمد الیاس صاحب - حافظ عبدالواحد صاحب -

بہاولپور گھلواں میں جمعیۃ کی تشکیل

جمعیۃ علماء اسلام احمد پور شرقیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد احمد شاکر کی آمد کے موقعہ پر معززین بستی کا ایک اجتماع ہوا - جس میں مولانا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کوشاں ہے - لہٰذا آپ حضرات ان کے ساتھ تعاون کریں - مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

سرپرست — مولانا نور احمد صاحب
امیر — ملک حافظ قادر بخش صاحب
نائب — نور احمد صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ محبوب احمد صاحب
ناظم — محمود الحسن صاحب
خازن — مولوی عبدالرشید صاحب

مشائخ حاجی غلام سرور صاحب - حاجی غلام حسین صاحب - حافظ عبدالرشید صاحب - محمد افضل صاحب مولوی رفیق احمد صاحب اور محمد شفیع صاحب پر مشتمل مجلس شوریٰ تشکیل دی گئی -

کبیرنجھ ضلع مظفر گڑھ میں جلسۂ عام

مورخہ ۲۶ اپریل کو مقامی جمعیۃ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا جس میں فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری مولانا سید عبد الرزاق شاہ صاحب، مولانا عبد الہادی صاحب، چوہدری شوکت علی اور محمد عبد اللہ تونسوی خطاب فرمائیں گے۔ شاعر اہلسنت جناب کوثر صاحب اپنا کلام پیش کریں گے۔

کبیرنجھ میں جمعیۃ کے عہدیداروں کا انتخاب

سرپرست — شیخ الحدیث مولانا عبد الخالق صاحب
امیر — مولانا اصغر علی صاحب
ناظم عمومی — ڈاکٹر محمد ظفر میاں صاحب
ناظم — قاری علی محمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت — میاں محمد حسین آزاد
خازن — چوہدری علی نواز صاحب

کبیرنجھ میں جمعیۃ کا دفتر بھی قائم کر دیا گیا ہے۔

ضروری وضاحت

بعض غیر ذمہ دار افراد مولانا اصغر علی صاحب امیر کبیرنجھ کے متعلق یہ مشہور کر رہے ہیں کہ انہوں نے متوازی جمعیۃ میں شرکت کر لی ہے۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ مولانا موصوف نہ صرف یہ کہ جمعیۃ کے امیر ہیں بلکہ بہت زیادہ سرگرمی اور پرجوش طریقے سے جمعیۃ کا کام کر رہے ہیں۔ ان کی سرگرمی سے سٹ پٹا کر یہ لوگ بدگمانیاں پیدا کر رہے ہیں۔

ساہیوال کے ضلعی مبلغ کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال کے مبلغ مولانا فاروق احمد صاحب نے ضلع کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں چک ۱۶۶ ای بی حلقہ عارف والا کی جامع مسجد کے خطیب مولانا حافظ ہدایت اللہ صاحب جو مودودی جماعت سے متعلق تھے اور چک ۲۹۶ ای بی کے نمبردار چوہدری غلام رسول جو مودودی جماعت کے رکن تھے۔ ہر دو حضرات نے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کر لی اور جمعیۃ کا کام بڑے زور شور سے شروع کر دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام چک ۱۵۲

امیر — حافظ محمد قاسم صاحب
ناظم — شیر محمد صاحب گوجر

خازن — جناب سیٹھ محمد کما صاحب

چک نمبر ۲۰ نزد رینالہ خورد

امیر — مولانا محمد شریف صاحب
ناظم — حاجی عبد الحمید 〃
خازن — مولانا محمد شریف 〃

چک نمبر ۴/۴ آر نزد اوکاڑہ

امیر — حافظ تاج الدین صاحب
ناظم — حافظ عبد الرحمٰن 〃
خازن — راؤ مکرم علی 〃

چک ۳۵ تحصیل اوکاڑہ

امیر — مولانا عبد الخالق صاحب
ناظم — فضل محمد صاحب
خازن — مولانا عبد الخالق صاحب

چک ۶۷ ای بی حلقہ عارف والا

امیر — میاں اللہ جوایا صاحب
ناظم — مولانا بشیر احمد صاحب
خازن — میاں چراغ صاحب

چک ۲۶۵ ای بی حلقہ گگو

امیر — مولانا عنایت اللہ صاحب
ناظم — صوفی محمد اقبال 〃
خازن — مولانا عطاء اللہ 〃

قاری نور الحق صاحب کی تقریر

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ حضرت مولانا قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ ملتان ڈویژن نے گذشتہ روز جمعیۃ کے زیر اہتمام جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ کتاب و سنت کی روشنی میں اپنا اسلامی منشور پیش کر چکی ہے۔ جس کی کسی ایک شق کو بھی کسی جید عالم دین نے غیر اسلامی قرار نہیں دیا۔ قاری صاحب نے کہا کہ آپ لوگ تمام جماعتوں کے منشور پڑھیں اور خود فیصلہ کریں کہ کونسی جماعت نے قرآن و حدیث کے مطابق منشور بنایا ہے۔ مولانا محمد اختر صدیقی نائب امیر ضلع لائلپور، مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ ضلع لائلپور، مولانا عبد الرؤف فاروقی اور جناب رحیم صدیقی نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

لائلپور میں جمعیۃ کی انتخابی سرگرمیاں

مولانا محمد عمر صاحب ضلعی ناظم اعلیٰ نے سب ڈویژن ٹوبہ و سمندری کے متعدد چکوک کا دورہ کیا۔ مندرجہ ذیل انتخابات عمل میں آئے۔

یونین کونسل ۱۴۶ (سب ڈویژن ٹوبہ)

سرپرست — حافظ عبد العزیز صاحب
امیر — چوہدری نواب علی نمبردار
ناظم — چوہدری محمد شفیع نمبردار
خازن — حافظ عبد الرحیم

یونین کونسل ۵۱

امیر — چوہدری محمد بشیر احمد صاحب
ناظم — چوہدری اکبر علی صاحب
خازن — چوہدری عبد القادر 〃

یونین کونسل ۵۴

امیر — مولانا چوہدری سکندر علی صاحب
ناظم — سیٹھ بشیر احمد صاحب
خازن — چوہدری شبیر احمد صاحب

یونین کونسل ۵۷

امیر — چوہدری محمد اسلم صاحب
ناظم — الحاج چوہدری محمد یعقوب
خازن — چوہدری مہربان صاحب

چک ۲۱۳ گ ب تحصیل سمندری

امیر — میاں مجید احمد صاحب
ناظم — چوہدری محمد علی صاحب
خازن — عبد الرحمٰن صاحب

(محمد صدیق عتیق)

شیدرو میں جمعیۃ کے عہدہ داروں کا چناؤ

مولانا محمد عثمان صاحب امیر جمعیۃ تحصیل نوشہرہ شیدرو میں جمعیۃ کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں جلسہ سے خطاب فرمایا۔ مقامی جمعیۃ کے عہدہ داروں کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔

سرپرست — حضرت مولانا عبد الحمید صاحب
امیر — مولانا خورشید علی صاحب فاضل دیوبند

نائب امیر	عبدالعزیز صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا زکریا صاحب
ناظم	مولانا غلام یحییٰ صاحب
ناظم نشر و اشاعت	فضل نبی صاحب
" "	محمد طارق صاحب
خازن	محمد ادریس صاحب
سالار انصار الاسلام	صاحبزادہ صاحب

شیدو میں دوسرا اجلاس ۳۱ مارچ کو ہوا۔ اس میں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ پشاور، مولانا محمد عثمان صاحب امیر جمعیۃ نوشہرہ۔ مولانا عبدالمنان صاحب امیر جمعیۃ جہانگیرہ۔ مولانا شیر علی صاحب امیر جمعیۃ اکوڑہ مدرس دارالعلوم حقانیہ۔ جناب حکیم رفیع الدین صاحب ناظم اعلیٰ نوشہرہ نے شرکت اجلاس سے قبل دفتر پر رسم پرچم کشائی ادا کی گئی۔ بعدہٗ مولانا عبدالمنان کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ قاری غلام فرید، مولانا غلام زکریا۔ حافظ عتیق الرحمٰن کی تلاوت اور محمد شعیب و محمد داؤد کی پرچم نبوی پر نظموں کے بعد مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے تقریر فرمائی۔ دوسری نشست میں مولانا خورشید علی صاحب کی تلاوت سے مولانا محمد عثمان صاحب کی صدارت میں ہوئی مولانا عبدالمنان اور مولانا شیر علی صاحب نے خطاب فرمایا۔

پیر سباک میں جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کے زیر اہتمام پیر سباک قاضی عبدالرقیب صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا انہوں نے صدارتی تقریر میں کہا کہ جمعیۃ کی دعوت نئی نہیں بلکہ اس کا مشن انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام کا ہے۔ جمعیۃ اسلام کے عادلانہ نظام کو رائج کرنا چاہتی ہے۔ حضرت قاضی صاحب جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم ہیں۔ انہوں نے جمعیۃ میں اپنی شمولیت کا اعلان بھی فرمایا۔ اجلاس سے مولانا قاضی عبدالسلام صاحب امیر جمعیۃ نوشہرہ مولانا ڈاکٹر فدا حسین صاحب مبلغ اسلام نے بھی خطاب فرمایا۔

ٹل کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ٹل (ضلع کوہاٹ) کی مجلس شوریٰ اور رضا کاروں کا ایک اجلاس جامع مسجد اڈہ ٹل میں بعدارت مولانا حافظ فخر الاسلام صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ہنگو منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ مولانا حبیب گل اور حاجی اکبر خاں صاحب نے تنظیمی امور پر تقاریر کیں۔ بعدازاں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا حبیب گل مہتمم دارالعلوم ٹل
نائب امیر	پیر صاحب مولانا حمیم الدین صاحب
" "	مولانا محمود شاہ
ناظم	مشتاق احمد صاحب
"	غلام نبی صاحب
خزانچی	حاجی پیاؤ خاں صاحب

پینتالیس حضرات پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ کا انتخاب بھی کیا گیا۔ بعدازاں رضا کار تنظیم کے لئے حبیب خان صاحب کو سالار اور حاجی حبیب شاہ صاحب کو نائب سالار منتخب کیا گیا۔ انتخاب مکمل ہو جانے کے بعد دفتر جمعیۃ علماء اسلام پر پرچم نصب کیا گیا۔

اس موقع پر مولانا تاج محمد صاحب مدرس دارالعلوم عربیہ ٹل نے پرچم اسلامی پر احادیث نبوی بیان کیں اور نعرہ ہائے تکبیر کے بعد رسم اختتام پذیر ہوئی۔

تحصیل علی پور کے امیدوار قومی اسمبلی اور ملک کے مشہور خطیب حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پور کو گرفتار کرلیا گیا

معلوم ہوا ہے کہ مولانا محمد لقمان صاحب علی پور کو ایوبی دور کی ایک تقریر کی بنا پر گرفتار کرلیا گیا ہے حالانکہ مولانا موصوف کی علی پور ضلع مظفر گڑھ کے قومی اسمبلی کے انتخابات میں کھڑے ہونے کی توقع ہے۔ اس سے قبل مولانا محمد سلیمان طارق جو ایک مذہبی مقرر ہیں کو بھی گرفتار کیا جا چکا ہے۔ پورے ملک میں ہر دو حضرات کی گرفتاری پر شدید اضطراب اور غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

صدر مملکت کے نئے اعلان کا یاس انگیز جملہ

"نوائے وقت" پنڈی اور "مشرق" پشاور مورخہ ۲ میں صدر مملکت کی تقریر کا یہ جملہ پڑھ کر انتہائی ناامیدی ہوئی کہ دستور یہ کے بنائے ہوئے دستور کو اگر صدر مملکت منظور نہ کرے تو نہ صرف یہ کہ وہ دستور ہی رد ہو جائیگا۔ بلکہ دستور یہ بھی خود بخود ختم ہو جائے گی۔ اگر واقعی یہی ہے تو پھر دستور یہ کے لئے اس تمام تگ و دو کی ایک بے معنی کھیل سے زیادہ کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔ میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام سے بالخصوص اور ملک کے دیگر ہمہ خواہ جماعتوں سے بالعموم پر زور اپیل کرتا ہوں کہ صدر مملکت کے اعلان کی اس دفعہ کو خاص طور پر غور و خوض کرکے دستور یہ کی پوزیشن کو اس خفت سے بچانے کے لئے متحدہ کوشش کرکے ملک و ملت کی خیر خواہی کا ثبوت دیں۔ گورنر مغربی پاکستان کا یہ خیال کہ صدر یحییٰ خاں اسلام اور سالمیت کے منافی آئین کی منظوری ہرگز نہیں دینگے بھی پریشان کن ہے۔ کیونکہ قرآن و سنت کے خلاف دستور پاکستان جیسے اسلامی ملک کے دستور یہ کے حیطۂ اختیار میں ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ صدر کے رد کرنے پر اسے موقوف رکھنے کے معنی تو یہی ہوئے کہ دستور یہ کے اختیار میں یہ بھی ہے کہ وہ اسلام کے خلاف بھی دستور بنانے کی مجاز ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ نظریہ پاکستان سے کھلی بغاوت کے مترادف ہے۔ بہرحال صدر مملکت کا اعلان اس قابل ہے کہ اس پر ملک کی تمام ہی خواہ جماعتیں خاص طور پر غور و خوض کرکے اس سلسلہ میں کوئی ذمہ دارانہ رائے ظاہر کریں۔ بعض لیڈروں کے عجلانہ بیانات سے اس مسئلہ میں مزید الجھاؤ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

(عبدالکریم عفی عنہ ڈویژنل امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن و رکن مرکزی مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان)

کلاچی میں جمعیۃ کا جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں پارک، پنیالہ، درابن وغیرہ سے کافی تعداد میں جمعیۃ کے اراکین پہنچے۔ جلسہ سے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر ڈویژن ڈیرہ نے خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد مولانا مفتی عبداللطیف صاحب نے چند قراردادیں پیش کیں۔ بعد ازاں مولانا علاؤالدین صاحب۔ مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب نے خصوصی خطاب کیا۔ جلسہ میں دریاخاں میں بس جانے کے حادثہ پر اظہار افسوس اور دعائے مغفرت، اسلامی آئین کے نفاذ اور آئندہ دستور علماء کے ۲۲ نکات کے مطابق بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ سنہ ۵۶ء کے آئین کو نافذ کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں وہ اسلام اور ملک سے غداری کر رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل قراردادیں علاقہ کی پسماندگی اور بیروزگاری کے متعلق منظور کی گئیں۔

— اس انقلابی دور میں جبکہ دستکاری کی بجائے مشینی دنیا پیدا ہو رہی ہے۔ اور وقت کے تقاضا کے مطابق زراعت میں بھی مشینوں کا استعمال عام ہو چکا ہے۔ اس سے دیہات کی بہت بڑی آبادی بے روزگار ہو چکی ہے۔ عرصہ سے قریباً تمام اہل دیہات کا گذر اوقات صرف سوختنی لکڑی کے فروخت پر ہوتا رہا۔ لیکن اب وہ جنگل بھی ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہ اجتماع پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سب سے پہلے روزگار مہیا کرائے ورنہ تمام بدامنی کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

— یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سابق صدر ایوب اور ان کے رفقاء کار کی لوٹ کھسوٹ اور ملک و ملت کے لئے تباہ کن اقدامات کی تحقیقات کرائی جائے اور مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

(محمد زمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی شہر)

بھیرہ کے چیئرمین کی جمعیۃ میں شمولیت

جمعیۃ علماء اسلام بھیرہ کی مجلس عمومی کا اجلاس تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ مقامی امیر مولانا جلال الدین صاحب نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ اجلاس میں بھیرہ کے دلیر نڈر اور بے باک چیئرمین جناب ملک عبدالحمید صاحب نے بمعہ رفقاء کے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ چیئرمین صاحب نے کہا کہ میں صاف اور واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ آج ملک میں صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ایسی جماعت ہے جو محمدی نظام کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ بعد میں مقامی جمعیۃ نے پانچصد روپیہ ضلعی جمعیۃ کی وساطت سے جمعیۃ۔ مرکزیہ کو ملتان بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ (انتظار حسین ناظم دفتر جمعیۃ بھیرہ ضلع سرگودھا)

منڈی بخش خاں میں جمعیۃ کا قیام اور دفتر کا افتتاح

مورخہ ۱۵ مارچ بروز اتوار کو مقامی نوجوانوں کے اصرار پر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری تشریف لائے اور جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب نے جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح کیا اور دعا فرمائی۔ بعدہٗ جمعیۃ کے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

عہدہ	نام
سرپرست	مولانا قاری عمرالدین صاحب زمیندار چک ۱۲۵ نج
امیر	مولانا شاہسوار صاحب
نائب امیر	مولانا عبداللطیف صاحب
〃	صوفی محمد رمضان صاحب
ناظم اعلیٰ	صوفی محمد صدیق صاحب
ناظم	مولانا غلام مصطفیٰ صاحب
ناظم نشر و اشاعت	مولانا محمد یار صاحب
〃 〃 〃	حافظ نور محمد صاحب
خازن	چوہدری غلام رسول صاحب

جمعیۃ علماء اسلام سانگھڑ نے اپنا نمائندہ کھڑا کرنیکا اعلان کردیا

شنڈو آدم - ۲۹ مارچ - جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی اجلاس حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری امیر سانگھڑ کے مکان پر ہوا۔ جس میں جمعیۃ کی مختلف شاخوں کے تقریباً چالیس نمائندوں نے شرکت کی۔ جمعیۃ نے غور و فکر کے بعد بالاتفاق یہ فیصلہ کیا۔ کہ ضلع کی ہر سیٹ سے اپنا نمائندہ کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ پورے ضلع کا جائزہ لینے کے لئے ایک انتخابی بورڈ کی تشکیل کی گئی۔ جو ۲۶ اراکان پر مشتمل ہے۔ اس انتخابی بورڈ کے صدر امیر ضلع مولانا محمد حسن صاحب اور کنوینر حافظ عبدالغفور صاحب جعفری منتخب ہوئے۔

سردار امیر عالم لغاری کی تقریر

کوٹ چھٹان ۲۷ مارچ۔ سردار امیر عالم خاں لغاری نائب امیر ڈویژن بہاولپور نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے غریبوں کو ظالموں کے پنجے سے چھڑانے اور ان کے اسلامی حق دلانے کا عہد کیا ہے۔ ہماری جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک غریب آزاد نہ ہوئے اور اس کا حق اس کو نہ مل جائے۔

سردار صاحب نے فرمایا کہ حضرت مولانا کریم بخش صاحب مرحوم سلسلہ نقشبندیہ کے ممتاز بزرگ نے فرمایا تھا مودودیت سے بچنا اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی ؒ کے سامنے ایک شخص نے مودودی کی خطبات پڑھی۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ کسی گمراہ کی لکھی ہوئی ہے۔ سردار صاحب قبل از جمعہ شیخوں کی بستی میں خطاب کر رہے تھے اور جمعہ کے بعد دعوالہ کے مجمع سے خطاب کیا۔ جہاں پہلے مولانا عبدالکریم صاحب خطاب کر رہے تھے۔

ضلع سانگھڑ جمعیۃ کا جلسۂ عام

ٹنڈو آدم ۲۹ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا پانچواں انتخابی مہم کا جلسہ عام آج گوٹھ کمال بروڑہ میں ہوا تمام حضرات نے جمعیۃ کا پورا پورا ساتھ دینے کا یقین دلایا۔ بروڑہ میں جماعت کا جدید انتخاب بھی کیا گیا۔

عہدہ	نام
امیر	حافظ محمد شفیع صاحب پیش امام
نائب امیر	شمشاد علی صاحب
ناظم	حافظ بہادر علی صاحب
خازن	دوست محمد صاحب
سالار	محمد سلیمان صاحب

(محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ ضلع سانگھڑ)

گوٹھ گاجی لاہو کا انتخاب

مورخہ ۱۸۔ محرم الحرام بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام سعید آباد گوٹھ گاجی لاہو میں بعد نماز جمعہ مولانا مولوی محمد حیات صاحب خارانی بلوچ نے خطاب کیا۔ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

عہدہ	نام
امیر	مولانا محمد حیات خارانی بلوچ
ناظم اعلیٰ	تاج محمد 〃 〃
ناظم	کمال خاں 〃 〃
خازن	بہل خاں 〃 〃

جمعیۃ علماء اسلام دربند کا انتخاب

عہدہ	نام
سرپرست	مولانا قیاس گل خطیب جامع مسجد دربند
امیر	مولانا مسعود الرحمٰن
نائب امیر	مولانا محبوب الرحمٰن
ناظم اعلےٰ	مولانا عبدالقیوم
ناظم	مشتاق احمد
ناظم نشر و اشاعت	نسیم صاحب
خزانچی	مولانا خان بہادر

مولانا خلیل الرحمٰن صاحب کی دربند میں تقریر

دربند۔ ہری پور جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مولانا خلیل الرحمٰن نے دربند کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں وہ اسلام نافذ کرنا چاہتی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج سے چودہ سو سال قبل پیش کیا تھا۔ ہم پاکستان میں ماڈرن اسلام کو نافذ نہیں ہونے دینگے آپ نے کہا۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی بھی ازم کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام دربند کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

موضع بنی میں جمعیۃ کا قیام

۲۲ مارچ بعد نماز عشاء زیر سرپرستی جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب، جامع مسجد خولم موضع بنی تحصیل صوابی ضلع مردان میں جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا محمد اسماعیل صاحب نے مختصر تعارفی تقریر کی۔ بعد میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

سرپرست اعلیٰ	مولانا محمد اسماعیل صاحب
امیر	قاضی سمیع اللہ
نائب امیر	محمد امین صاحب
معاون امیر	آدم خان و فضل رحیم صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد ایوب صاحب
ناظم	جناب مقدر استاد
خزانچی	حاجی میر ہاشم صاحب
پروپیگنڈا سیکرٹری	اسلام حیدر صاحب

اراکین شوریٰ

(۱) جناب محمد سکندر صاحب (۲) مولانا حبیب اللہ صاحب (۳) جناب کپور صاحب (۴) جناب ولی اللہ صاحب (۵) جناب میر اکبر صاحب (۶) قاضی فقیر محمد (۷) شیر افضل صاحب (۸) مولانا حضرت اللہ صاحب (۹) سید حبیب شاہ صاحب وغیرہم۔ (قاضی عبدالصمد ناظم نشر و اشاعت حلقہ بیکا بنی)

گوٹھ علی نواز خاں میں جلسہ

گوٹھ علی نواز خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید عبداللہ شاہ مولانا محمد مراد ناظم جمعیۃ سکھر۔ مولانا عبدالوہاب امیر جمعیۃ گھوٹکی اور مولانا عبدالمجید نے تقریریں کیں۔ شاہ صاحب نے فرمایا۔ جمعیۃ کا مقصد اسلامی قانون کا نفاذ ہے۔ جس کا مقنن اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے۔ مولانا محمد مراد نے فرمایا کہ موجودہ نظام ہر گناہ کی تربیت کر رہا ہے۔ اور اس میں نہ کسی کی عزت محفوظ ہے۔ مولانا عبدالوہاب صاحب نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

حاجی گوٹھ میں بھی جمعیۃ کی طرف سے ایک جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا سید عبداللہ شاہ اور مولانا عبدالوہاب نے تقریریں کیں۔

قراردادیں

(۱) صدر محترم سے اسلامی آئین نافذ کرنے۔ انتخابات افراد کے بجائے پارٹی سسٹم پر کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ سب ڈویژن روہڑی کی انتخابی فہرستوں میں ہزاروں کی تعداد میں جعلی ووٹ داخل کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس علاقہ کی فہرستیں از سر نو مرتب کی جائیں، اور ملزموں کو سخت سزائیں دی جائیں۔

(۲) ضلع سکھر کے حکام نے اسلحہ کے لائسنس غلط طریقہ سے تازہ جاری کئے ہیں۔ صرف تحصیل سکھر کے ایک مخصوص حلقہ کے لئے تقریباً ۱۵۰۰ اور تحصیل گھوٹکی کے اسی حلقہ کے لئے تقریباً ۱۴۰۰ لائسنس جاری کئے گئے ہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ غلط جاری کردہ لائسنس واپس لئے جائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام بیکا بنی کی تشکیل

۱۶ فروری بعد نماز ظہر زیر سرپرستی حضرت مولانا جمال الدین صاحب المعروف مولانا گلستان صاحب جامع مسجد تبرل موضع بیکا تحصیل صوابی ضلع مردان میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی گئی۔ اس موقع پر حضرت مولانا عبدالغفور صاحب نے مختصر تعارفی تقریر کی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

سرپرست	مولانا جمال الدین صاحب
امیر	سید پیر ولی شاہ صاحب
نائب امیر	مولانا انعام اللہ صاحب
نائب امیر ۲	جناب نر اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالغفور صاحب
ناظم	مولانا غلام سرور صاحب
خزانچی	حاجی میر ہاشم صاحب
ناظم نشر و اشاعت	قاضی عبدالصمد صاحب

ممبران شوریٰ

حاجی غلام جان صاحب۔ مولانا عبدالغفور۔ مولانا عبدالحلیم امیر عباس۔ نوجوان حسین احمد صاحب۔ مولانا محمد اسمٰعیل مولانا محمد ایوب۔ جناب مقدر استاد۔ حاجی سمیع اللہ۔ مولانا حضرت اللہ صاحب۔ غلام حبیب صاحب۔ محمد سکندر صاحب محمد امین۔ قاری فقیر محمد۔ قاری فضل احمد۔

تشکیل کے چند دنوں بعد موضع بنی میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر سرپرستی مولانا جمال صاحب ہوا۔ جس میں ضلع پشاور جمعیۃ کے امیر مولانا عزیز الرحمٰن صاحب اور ڈاکٹر فدا حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ صبح کو مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے ایک دفتر کا افتتاح کیا اور پرچم کشائی کی رسم ادا کر کے مختصر بیان کیا اور بعد میں دعا کر کے جلسہ ختم کیا۔

صادق آباد میں شیخ طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی آمد

حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف کی تشریف آوری پر سلسلہ عالیہ کے وابستگان حضرات نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ باضابطہ رکن سازی کے بعد آئندہ جمعہ تک یہ حضرات شہری تشکیل کر لیں گے۔

حضرت موصوف نے جمعیۃ اور اس کے رہنماؤں کی خدمات کو سراہا اور فرمایا کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں پر بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ایک ایسے فتنہ کی نہ صرف بروقت نشاندہی کی۔ بلکہ اس کے خلاف جد و جہد شروع کی۔ یہ فتنہ مودودیہ نہ صرف اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ایک سازش ہے بلکہ یہ مسلک اہلسنت والجماعت کا قاتل ہے۔ مودودی صاحب کا فکر قرن اولیٰ کی سبائیت سے متعلق ہے۔ حضرت نے مستقبل قریب میں مودودی فرقہ سے اتفاق کو ناممکن قرار دیا

حضرت موصوف نے اپنے متوسلین اور لواحقین کو حکم دیا ہے کہ وہ مستقبل میں بننے والے دستور کو اسلامی بنوانے کے لئے بھرپور جد و جہد کریں اور علماء حق کا ساتھ دیں

۲۴ مارچ۔ ایک ملاقات میں مولانا خدا الحق قاسمی فاضل دیوبند نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی خدمات بھی پیش کی ہیں۔ مولانا موصوف حضرت مدنی کے خصوصی تلامذہ میں سے ہیں اور سکھر وغیرہ مقامات پر تبلیغی دینی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ مولانا بلند پایہ خطیب ہیں۔ (غلام مصطفےٰ)

حضرت درخواستی کی دعا کیلنڈر پر

جمعیۃ علماء اسلام کے جملہ ارکان اور احباب کے استفادہ کی خاطر جہاں بقیۃ السلف سراج العلماء حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر مرکزی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی عطیہ کردہ دعا برائے خیر و برکت و کشائش رزق چھوٹے سائز پر دو روپے سینکڑہ اور بڑا سائز مع دعا چھپائی فی سینکڑہ پانچ روپے۔ ڈاک خرچ ہر دو صورت میں معاف۔ رقم بذریعہ ڈاک ٹکٹ بھیجیں۔ وی پی ہرگز نہیں ہوگا۔ فوراً منگوا لیں۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام حمید منزل نزد غریب شاہ نیو کمہار واڑہ روڈ لیاری کی اڈہ کراچی)

پروگرام دورہ اکابرینِ جمعیۃ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ

تاریخ	دن	مقام
یکم مئی ۱۹۷۰ء	جمعہ	کراچی
۲ 〃 〃	ہفتہ	ملتان، واپسی از کراچی
۳ 〃 〃	اتوار	ڈیرہ غازیخان
۴ 〃 〃	پیر	ملتان
۵ 〃 〃	منگل	〃
۶ 〃 〃	بدھ	
۷ 〃 〃	جمعرات	〃
۸ 〃 〃	جمعہ	چوک منڈا اور رات لیہ
۹ 〃 〃	ہفتہ	مظفرگڑھ ضلع
۱۰ 〃 〃	اتوار	〃 〃 〃
۱۱ 〃 〃	پیر	چیچہ وطنی رات
۱۲ 〃 〃	منگل	ساہیوال رات
۱۳ 〃 〃	بدھ	میٹنگ صوبائی جمعیۃ
۱۴ 〃 〃	جمعرات	میٹنگ صوبائی جمعیۃ
۱۵ 〃 〃	جمعہ	آئینِ شریعت کانفرنس
۱۶ 〃 〃	ہفتہ	آئینِ شریعت کانفرنس
۱۷ 〃 〃	اتوار	ملتان
۱۸ 〃 〃	پیر	ملتان
۱۹ 〃 〃	منگل	ملتان
۲۰ 〃 〃	بدھ	ملتان
۲۱ 〃 〃	جمعرات	ملتان
۲۲ 〃 〃	جمعہ	شیخوپورہ
۲۳ 〃 〃	ہفتہ	سیالکوٹ
۲۴ 〃 〃	اتوار	سیالکوٹ
۲۵ 〃 〃	پیر	حافظ آباد
۲۶ 〃 〃	منگل	گجرات
۲۷ 〃 〃	بدھ	و جلالپور جٹاں
۲۸ 〃 〃	جمعرات	جہلم
۲۹ 〃 〃	جمعہ	ہری پور
۳۰ 〃 〃	ہفتہ	صوابی ضلع مردان
۳۱ 〃 〃	اتوار	ایبٹ آباد

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ

تاریخ	مقام
یکم مئی	ولولہ ضلع ہزارہ رات لاہور
۲ 〃	کوٹ رادھا کشن
۳ 〃	شیخم (پتوکی)
۴ 〃	پنڈی
۵ 〃	ودستالہ
۶ 〃	تورڈھیر جہانگیرہ تحصیل صوابی
۷ 〃	پنڈی
۸ 〃	رات لاہور
۹ 〃	〃 〃
۱۰ 〃	جنوئی
۱۱ 〃	چیچہ وطنی
۱۲ 〃	ساہیوال
۱۳ 〃	لاہور
۱۴ 〃	لاہور
۱۵ 〃	لاہور
۱۶ 〃	لاہور
۱۷ 〃	راولپنڈی
۱۸ 〃	〃
۱۹ 〃	〃
۲۰ 〃	〃
۲۱	پڑھنہ شنادل تحصیل مانسہرہ
۲۲	پنڈی
۲۳	اوکاڑہ
۲۴	واں ڈی
—	جھنگ رات
۲۶	سرگودھا
۲۷	سرگودھا
۲۸	پنڈی
۲۹	ہری پور
۳۰	مانسہرہ
۳۱	ایبٹ آباد

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کا پروگرام

بسلسلہ لاہور آئینِ شریعت کانفرنس

تاریخ	دن	مقام
۲۴، اپریل	جمعہ	لائلپور
۲۵ 〃	ہفتہ	گوجرانوالہ
۲۶ 〃	اتوار	پیلاں ضلع میانوالی
۲۷ 〃	پیر	راولپنڈی
۲۸ 〃	منگل	مردان
۲۹ 〃	بدھ	پشاور
۳۰ 〃	جمعرات	شیخوپورہ
یکم مئی	جمعہ	لائلپور شام کمالیہ
۲ 〃	ہفتہ	بہاولنگر
۳ 〃	اتوار	ہارون آباد، فورٹ عباس
۴ 〃	پیر	ملتان
۵ 〃	منگل	بہاولپور
۶ 〃	بدھ	رحیم یار خان
۷ 〃	جمعرات	چیچہ وطنی یا ساہیوال
۸ 〃	جمعہ	لائلپور، چنیوٹ
۹ 〃	ہفتہ	سرگودھا
۱۰ 〃	اتوار	میانوالی
۱۱ 〃	پیر	تاریخ پیشی جڑانوالہ
۱۲ 〃	منگل	مظفرگڑھ

(نوٹ) مرکز کی طرف سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کا پروگرام بسلسلہ کانفرنس رکھا گیا ہے۔ اس موقعہ پر جہاں جہاں پروگرام رکھا گیا ہے۔ دن میں ضلعی میٹنگ اور رات کو جلسہ عام کا انتظام کیا جائے۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

پکالاڑاں دفتر کا قیام

مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ ضلع رحیم یار خاں مولانا بشیر احمد خاکی سعادی، مولانا بشیر احمد اختر الہ آبادی، مولانا محمد مکی صاحب حجازی تحصیل گمرہ، مولانا شمس الدین صاحب و مولانا عبدالعبود ظاہر پکالاڑاں میں تشریف لائے اور بعد نماز ظہر حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری مدظلہ امیر جمعیۃ بہاولپور ڈویژن نے دفتر کا افتتاح کیا۔ بعد دعا جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ حافظ عطاء اللہ صاحب کی تلاوت کے بعد چوہدری یار علی ظفر صاحب نے مقامی جمعیۃ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا مولانا غلام ربانی صاحب نے سپاسنامہ کا جواب دیا۔ بعدازاں مذکورہ بالا حضرات نے اجتماع سے خطاب کیا۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔ چوہدری شاہ نواز صاحب پکالاڑاں سرپرست حضرت مولانا عبدالغفور صاحب خطیب جامع مسجد پکالاڑاں امیر چوہدری حبیب احمد نائب امیر۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب نور پور نائب امیر۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب بستی جاجیڑاں ناظم اعلیٰ۔ مولانا احمد بخش صاحب بستی سالار ناظم۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب ڈیروی امام مسجد پکالاڑاں ناظم۔ چوہدری ریاست علی صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت مولانا محمد بخش صاحب بستی منہ وڑ سالار۔ صوفی محمد یوسف صاحب پکالاڑاں خازن۔ اجلاس میں مختلف افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ بنائی گئی۔

آئینِ شریعت کانفرنس بنوں

گزشتہ سے پیوستہ!

تحریر حضرت قاری گل بنوی

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا بیشتر حصہ علمائے دین کی قیادت میں لڑا گیا۔

انگریزوں کے قبضہ اور تسلط کے خلاف حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے عظیم تلامذہ بالخصوص حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں علمائے دیوبند اور ان سے وابستہ افراد نے جو کارنامے انجام دیئے وہ مسلمانوں کی تاریخ حریت کا سنہری باب ہیں۔

حصول پاکستان کی جد و جہد میں شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء علمائے دین نے جو حصہ لیا اس کی اہمیت کا کون انکار کر سکتا ہے۔

قائدین احرار بالخصوص حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ان خدمات کو بھی ہرگز نہیں بھلایا جا سکتا۔ جو آپ نے برطانوی تسلط اور فتنۂ ارتداد کے خلاف پاک و ہند کے طول و عرض میں انجام دیں۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چالیس سالہ حق کوشانہ خدمت کو کوئی بھی فراموش نہیں کر سکتا۔

اسی طرح مشرقی پاکستان کے علمائے کرام بالخصوص حضرت مولانا شریعت اللہ صاحب اور ان کے رفقاء کی دینی خدمات تاریخ پاک و ہند کا درخشندہ باب ہیں۔ اور حق تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ کے ہر صفحہ پر علماء دین کی چھاپ موجود ہے۔

عقیدۂ توحید کی تبلیغ و حفاظت سے لیکر کتاب و سنت کے احکام کے اعلاء عقیدۂ ختم نبوت و عصمت انبیاء کے تحفظ عظمت صحابہ کے دفاع اور حریت ملی کی جد و جہد تک ہر راہ میں پیش پیش علمائے کرام ہی نظر آتے ہیں۔

چنانچہ حق کی یہی وہ کڑی ہے جس نے امت مسلمہ کو علماء حق کے نہ ٹوٹنے والے رشتے میں باندھ دیا ہے۔

جمعیت علماء اسلام، علماء حق اور اسلاف کرام کے اسی راستہ کی علمبردار ہے۔ وہ پاکستان میں خالص اسلام کو نافذ کرانا چاہتی ہے۔ اسی کی اگر کسی سے دوستی ہے تو صرف اسلام کیلئے اور دشمنی ہے تو صرف اسلام کے لیے۔

آج اس ملک میں اسلام اور مسلمان عوام کے مسائل ایک نہایت ہی نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ ہم تاریخ کے اس فیصلہ کن موڑ پر آپہنچے ہیں۔ ہمارا گرد و پیش خطرات سے پُر پڑا ہے۔

اسلام کی دشمن طاقتیں کشمیر سے فلسطین و قبرص تک مسلمانوں کے خلاف معاندانہ کارروائیوں اور سازشوں میں سرگرمی کے ساتھ مصروف ہیں۔

اور مسلمانوں کے اندر دین کی تحریف کرنے والے علماء حق اور اسلام کی عظمتوں کو ختم کرنے اور صحابہ کرام کے وقار کو مجروح کر دینے والے فتنے سر اٹھائے ہوئے ہیں۔ الحاد و بے دینی کے سامراجی و اشتراکی فتنے بھی جڑ پکڑ رہے ہیں نئی مسلمان نسل اضطراب و بے یقینی کے گرداب میں پھنستی چلی جا رہی ہے۔ اور ہر طرف تاریکیوں کے سائے بڑھ رہے ہیں۔

پاکستان کے قیام کو آج ۲۳ سال گذر گئے ہیں لیکن ہمارے کانوں میں اس نعرہ کی آواز آج بھی گونج رہی ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔

اس نعرہ کا ظہور کب ہوگا۔ تقریباً ربع صدی کا تجربہ اس کا شاہد ہے کہ یہ نعرہ صرف نعرہ ہی تھا۔ ہم کسی بدگمانی میں پڑنا نہیں چاہتے۔

اگر ارباب حکومت آج بھی ان اعلانات کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ کر لیں تو

"چشم ما روشن دل ما شاد"

ہمیں تو نہ حکومت پر قبضہ حاصل کرنا ہے نہ عہدوں اور منصبوں کی ضرورت ہے۔

لیکن اگر پاکستان کا بنیادی مقصد حاصل نہیں ہوتا اور نہ اندریں حالات اس کی توقع کی جا سکتی ہے تو ضرورت ہے کہ علماء حق اپنے فرض منصبی کو پہچانتے ہوئے میدان عمل میں آئیں۔ اور جمعیت علماء اسلام کے پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اور اپنے جملہ وسائل کو بروئے کار لا کر پاکستان میں اسلامی اقدار کے احیاء کی کوشش تیز کر دیں انشاء اللہ آپ کا حامی و ناصر ہوگا۔

ان ہولناک اندھیروں میں امت مسلمہ کو ان چراغوں کی ہی تلاش ہے جنہیں ماضی میں علماء حق نے روشن کیا تھا آج بھی انہی چراغوں کی روشنی سے ان تمام تاریکیوں کو مٹایا جا سکتا ہے اور بجا طور پر مسلمانان پاکستان کی نظریں علماء دین کے جرأتمندانہ اقدام کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

میں مجلس استقبالیہ بنوں کی طرف سے آپ سب کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آخر میں نہایت عاجزی سے عرض کروں گا۔ کہ اگر مجلس استقبالیہ آپ کی مناسب پذیرائی اور خدمت گذاری میں قاصر رہی ہے۔ تو آپ ازراہ کرم چشم پوشی فرمائیں۔

میں اہالیان بنوں و مضافات نیز مقامی اخبارات و جرائد اور علماء دین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہم سے تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کانفرنس کو اس کے مقصد میں کامیاب فرماوے اور مسلمانان پاکستان اور علماء کرام کے درمیان باہمی تعلقات کو مزید مستحکم بنادے تاکہ اللہ کا خالص دین اس سرزمین پر بلند و بالا ہو سکے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

فقط والسلام

محمد نور صدر مجلس استقبالیہ۔

گورنمنٹ کالج کے سال چہارم کے طالب علم عبدالرشید نے مفتی صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

مفتی صاحب نے اہالیان بنوں اور قبائل وزیرستان کے جذبہ ایمانی کو سراہا۔

انہوں نے خطاب کرتے ہوئے نہایت افسوس کے ساتھ کہا کہ ۲۳ سال گذر جانے کے باوجود اس ملک میں لا الہ الا اللہ کی سرپرستی کی کوشش نہیں کی گئی۔ بلکہ اقتدار کے ہر دور میں غیر اسلامی طور طریقوں کی حوصلہ افزائی جاری رہی۔

آپ نے کہا سرمایہ دار تنگ نکل چکا ہے لیکن غریب کو غربت میں بھی چین و سکون کی زندگی نصیب نہیں ہوتی۔ ایک طرف اگر غریبوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے تو دوسری طرف سرمایہ داروں کے کارخانوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ غریب کو ایک وقت کا کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن سرمایہ داروں کے کتوں پر روزانہ لاکھوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ آج وہی لوگ پھر میدان میں آگئے ہیں۔ اور اسلام اور غریب کے نام پر عوام کو دھوکا دے رہے ہیں۔

آپ نے کہا کہ بعض لوگ مجھ پر اور میری پارٹی پر سوشلسٹ کے الزامات عائد کر رہے ہیں۔ لیکن میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس ملک میں اسلام کے سوا کسی ازم پر یقین نہیں رکھتے۔

آپ نے صدر محمد یحییٰ خان سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے صدر صاحب کی خدمت میں وہ مطالبات دہرا دیئے ہیں۔ جس میں ہر طبقہ کے علماء کے متفقہ ۲۲ اسلامی نکات۔ پارلیمانی سسٹم کی بنیاد پر انتخابات اور آئین میں مسلمانوں کی واضح تعریف کا ذکر کیا ہے۔

آپ نے چین کے متعلق کہا کہ ہم چین کے نظریئے کے مخالف ہیں۔ لیکن اس کی دوستی پر ہمیں فخر ہے کیونکہ اس نے انتہائی نازک وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا تھا۔

آپ نے کہا کہ جس دن چین پاکستان کا مخالف ہوگا ہم بھی اسے دشمن کی نظر سے دیکھیں گے۔

آپ نے کہا ہم اس ملک میں قرآن و سنت کے علاوہ کوئی آئین قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ لاکھوں کے مجمع نے نعرۂ تکبیر سے آپ کی تائید کی۔

دوسری نشست جمعرات کو ۹ بجے منعقد ہوئی۔ اس سے مولانا محمد اجمل۔ مولانا عبدالحکیم۔ مرزا جانباز اور امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ نے خطاب کیا انہوں نے اپنی تقریروں میں برسر اقتدار آنے پر اسلامی آئین نافذ کرنے کا وعدہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں نہ صدارت چاہیئے اور نہ وزارت کی ضرورت ہے ہمارا کام صرف اس ملک میں خدا اور اس کے رسول کا قانون رائج کرنا ہے۔

تیسری نشست جمعرات ۲۹ مارچ صبح دس بجے شروع ہوئی اس سے مولانا فدا حسین۔ مولانا محمد رمضان جنوبی وزیرستان کے مولانا نور محمد وغیرہ نے خطاب کیا۔

وانا ایجنسی کے مولانا نور محمد اور شمالی وزیرستان کے مولانا حبیب الرحمٰن نے جمعیت میں شمولیت اور ملک میں اسلامی آئین نافذ کرانے پر ہر قسم کی قربانی دینے کا اعلان کیا۔

چوتھی نشست ظہر کے وقت منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا سید گل بادشاہ اور مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب کیا۔

انہوں نے صدر یحییٰ سے اپیل کی کہ وہ آئندہ انتخابات سے قبل علماء کے متفقہ ۲۲ نکات کی بنیاد پر پاکستان میں اسلامی آئین کے نفاذ کا اعلان کریں۔

انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان کے لوگ آج بھی اسی مقام پر کھڑے ہیں جہاں آج سے ۲۳ سال قبل آزادی کے وقت تھے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام کی موجودگی میں ہمیں کسی سوشلزم اور جمہوریت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ ہم غریب عوام کے حقوق کے لیے جد و جہد برابر جاری رکھیں گے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس ملک کا سرمایہ دار پریشان ہو چکا ہے۔ جو اس ملک کی نوّے فی صد دولت بیس گھرانوں کے قبضے میں ہے۔

انہوں نے اعلان کیا ہے کہ غریب عوام کو اب زیادہ عرصہ تک ان کے حقوق سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔

انہوں مودودی صاحب پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس نے اپنے لیے جدا اور غلط راستہ اختیار کیا ہے۔ اگر وہ اپنے غلط عقائد سے توبہ کرلے تو۔ اور ہمارے ساتھ سٹیج پر امریکی سامراج سے قطع سفارت کی مہم شروع کرے تو ہمارا ان کے ساتھ اس شرط پر اتحاد ہو سکتا ہے۔

گورنمنٹ کالج بنوں کے صدر شوکت علی خان نے خطاب کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ اگر وہ حقیقی معنوں میں اسلام کی سربلندی چاہتے ہیں تو جمعیت علماء اسلام کے ہاتھ مضبوط کریں۔

آپ نے کہا کہ اس بار ہم طلبا نے پختہ عزم کیا ہے کہ علماء حق کی قیادت میں اس ملک میں اسلامی آئین نافذ کرکے دم لیں گے۔ اور اس کے کوئی اور قانون ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

کالج کے جنرل سیکرٹری قبلہ باز نے میونسپلٹی بنوں کی لائبریری کے تعلیمی کمیٹی کے سربراہ پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ وہ لائبریری کے لیے ایسے رسائل اور جرائد منظور کرتا ہے جن میں علماء حق کی توہین کی جاتی ہے۔ لیکن ان کتابوں وغیرہ کی منظوری نہیں دی جاتی۔ جن میں عوام کے سامنے اسلام کا اقتصادی، سیاسی، معاشی نظام کا تذکرہ ہو۔

اور طلبہ بنوں سے مطالبہ کیا کہ تعلیمی کمیٹی کے اس سربراہ کو فوری طور پر ہٹا دے۔ اور سراج العلوم کے عالم یا ذاکر کو خطیب کر دیا جائے۔

آخر میں مفتی صاحب نے جمعیت علماء اسلام گورنمنٹ کالج بنوں کے دفتر کا افتتاح کرتے ہوئے خطاب کیا کہ اسلام کے پر حاصل کئے ہوئے اس ملک میں اب تک اسلام نافذ نہ ہو سکا۔ کسی ملک کے عوام جب سامراج سے آزادی حاصل کر لیتے ہیں تو ان شہیدوں کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان میں یہ معاملہ الٹا ہے۔

اور منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے۔

آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ایک مسلم ریاست ہونے کے باوجود پاکستان میں ہفتہ واری تعطیل اتوار کو ہوتی ہے آپ نے کہا کہ یہاں جمعہ کو تعطیل ہونی چاہئے۔

کانفرنس کے اختتام پر جمعیت علماء اسلام کے ناظم صدر الشہید اسے اکابرین جمعیت علماء اسلام اور فدایان اسلام جمعیت اور رضا کاران کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے آئینِ شریعت کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔

یاد رہے کہ کانفرنس میں حضرت مولانا محمد اکرم صاحب مولانا خان محمد صاحب کندیاں۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا۔ مولانا فخر الاسلام صاحب قاضی مظہر حسین صاحب چکوال نے بھی شرکت کی۔

اس سے قبل مولانا محمد نور صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے مندرجہ بالا خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔

جمعیت علماء اسلام تحصیل راجن پور کے

زیر اہتمام

اجتماعات

زیر سرپرستی حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری

حضرت مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیت ڈیرہ غازیخان:

زیر انتظام پیر عبدالرحمٰن صاحب بھرچونڈی فرزند ارجمند خلف الرشید پیر طریقت جنڈوڈہ شاہ صاحب رح

بتاریخ ۲۲ راپریل بروز بدھ روجھان دس بجے شب میٹنگ

۲۳ راپریل بروز جمعرات کوٹ مٹھن شریف ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر فضل پور ۵ بجے تا ۸ بجے شام۔ فاضل پور ۸ بجے تا ۱۲ بجے رات

۲۴ راپریل بروز جمعہ عمر کوٹ ۱۰ بجے تا ۲ بجے دوپہر۔

روجھان ایک بجے تا ۴ بجے شام منعقد ہوں گے۔ جن میں جمعیت کے مندرجہ ذیل راہنما خطاب فرمائیں گے۔

● حضرت مولانا غلام ربانی صاحب رحیم یارخان ● مولانا محمد مکی صاحب حجازی لیاقت پور ● سید انور علی شاہ صاحب بکھر شریف ● مولانا عبدالصبور ناظم دفتر ● مولانا عبدالخالق رحمانی ● مولانا حمید اللہ صاحب راجن پور ● مولانا محکم الدین صاحب ● مولانا محمد شفیع صاحب راجن پور ● مولانا عبدالرحیم صاحب راجن پور ● مولانا محمد کبیر راجن پور ● مولانا شبیر محمد سالار ● مولانا اللہ بخش خواجہ فاضل پور ● مولانا غلام یٰسین مٹھن شریف ● مولانا علی محمد صدیقی ● صوفی محمد حسین راجن پور ● حافظ فاروق احمد قریشی ● عبدالکریم شاکر شاعر جمعیت ● سید نور حسین عنصر جام پور ● قاری محمد شفیع پانی پتی فاضل پور

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا بیان

مولانا محمد سلیمان طارق جو گوجرہ کے خطیب ہیں۔ ان کو اپنا عقیدہ بیان کرنے پر گرفتار کیا گیا ہے اور مولانا محمد لقمان صاحب جو ملک کے مشہور عالم دین ہیں اور اپنے علاقہ میں زبردست عظمت و اہمیت کے حامل ہیں، مجھے یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہوا کہ ضلع مظفر گڑھ کے ڈی سی صاحب نے ان پر تقریر کرنے کی پابندی لگا دی ہے۔

اس موقعہ پر جبکہ ملک جمہوریت کی طرف بڑھ رہا ہے اعلیٰ شہرت کے عالم دین پر پابندی عائد کرنا اور گرفتاریوں کا سلسلہ جاری کرنا جمہوریت کی رفتار کو روکنے کی کوشش کرنا ہے۔ مولانا محمد سلیمان طارق صاحب کی گرفتاری سے پورے ملک میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے اور مولانا محمد لقمان صاحب پر ڈی سی صاحب کی طرف سے پابندی کا حکم ہوئے ملک خصوصاً مظفر گڑھ کے عوام میں مایوسی و اضطراب کا باعث بن گیا ہے۔

یہ حکم سراسر جانبدارانہ ہے۔ چونکہ مولانا لقمان صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے ایک فعال رکن ہیں۔ ان پر پابندی کا مطلب ضلع مظفر گڑھ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کام کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ میں ڈی سی صاحب کے اس حکم کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ مولانا پر سے یہ پابندی فوراً دور کی جائے نیز مولانا محمد سلیمان طارق کو فوراً رہا کیا جائے۔

(مرسلہ۔ محمد یعقوب)

ایک مراسلہ

مکرمی تسلیم!

معلوم ہوتا ہے کہ مدیر چٹان جناب آغا شورش صاحب کو کوئی بات بھی منہ سے نکالنے سے پہلے اپنے ماضی کا جائزہ ضرور لینا چاہیئے۔ اور یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ خود تو اپنی تحریروں اور تقریروں کو بھول سکتے ہیں — مگر عوام الناس تو انہیں ہرگز فراموش نہیں کر سکتے — میں ترجمان اسلام کے ناظرین کے سامنے ان کے ماضی کی چند جھلکیاں بطور نمونہ پیش کرتا ہوں جس سے آپ بخوبی سمجھ سکیں گے کہ آج کا مودودیت کا علمبردار کل مودودی صاحب کے بارے میں کیا خیال رکھتا تھا۔

(مدیر ہفت روزہ چٹان بابت ۲۴ر جون ۱۹۶۳ء)

"مولانا ابوالاعلیٰ مودودی جو اسلامی نظام برپا کرنے کے سیاسی داعی ہیں۔ ان کے ساتھ ایک بھی دینی جماعت نہیں وہ اپنا چراغ تنہا جلانا چاہتے ہیں۔ اور علماء و آئمہ ہیں کہ ان کے ساتھ ایک قدم بھی چلنے کو تیار نہیں۔ جو لوگ فہم دین کے معاملے میں ممتاز تھے اور ان کے ساتھ تھے۔ اب ایک ایک کرکے کٹ چکے ہیں۔ ہمیں اس میں گونا گوں خطرات نظر آ رہے ہیں۔ جو خود مولانا کی دعوت کے حق میں مفید نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ مولانا کی سیاسی شخصیت اپنی دینی تنہائی کا غیر شعوری طور پر ان لوگوں سے انتقام لینے کی دھن میں اپنا وجود ہی کھو بیٹھے"۔

(آگے چل کر شورش صاحب کا ایک اور فیصلہ ملاحظہ ہو۔ جو ان کے لئے آئینہ کی مانند ہے)

"حق یہ ہے کہ مولانا دین کے سوالوں کو دینی لوگوں ہی کی معرفت حل کیا کریں۔ غالباً انہوں نے اپنی شخصیت کی وسعت کے زیادہ شاسس پر کبھی غور نہیں کیا کہ وہ اپنی دینی جماعتوں اور دینی رہنماؤں سے بلند و بالا ہونے کی کوشش میں اسلام کی اصل طاقت سے محروم ہو گئے ہیں۔ جس گروہ کو وہ ساتھ لے کر چل سکتے تھے۔ وہ ان کے ساتھ نہیں۔ اور جس گروہ کو وہ ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ اس کا سیاسی ضمیر ان کی دعوت سے مطمئن نہیں بلکہ وہ انہیں سیاسی طور پر استعمال کر رہا ہے۔

اس کے بعد شورش صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"مولانا ابوالاعلیٰ مودودی یا ان کے متوسلین نے اسلام کو اپنی میراث بنا رکھا ہے اور بزعم خویش اس وہم میں مبتلا ہیں کہ اسلام کو جس طرح وہ سمجھتے ہیں اور کوئی نہیں سمجھتا گویا باقی سب کے لئے اسلامیت کے باب میں فہم و نظر کے

بقیہ — اداریہ

کو چار چاند لگانے کی کوشش کی ہے۔

آئندہ انتخابات میں عوام پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے نمائندوں کو آگے لائیں جن کو قوم کے مسائل کا علم ہو، اور اسلام کا نعرہ وہ الیکشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے نہ لگاتے ہوں بلکہ ان کی زندگیاں بھی اسلامی تعلیمات کی مظہر ہوں۔

دروازے بند ہو چکے ہیں۔"

تو ابن مکرم نے درست ہی لکھا ہے کہ ار خطابت میں وہ بینگن ہے صحافت میں وہ تھالی ہے

از۔ محمد طلحہ تیسر—
گوالمنڈی لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام ایبٹ آباد کے انتخابات

صدر	محمد آصف طالبعلم ایم۔ ایس۔ سی
نائب صدر	بشیر الحق مدرسہ عربیہ انوار الاسلام
ناظم اعلیٰ	محمد عالم متعلم بی۔ اے
ناظم	قاری محمد نذیر ایف۔ اے
ناظم نشر و اشاعت	فیروز خاں ایف۔ ایس۔ سی
خازن	بہرہ خاں

سجاول ضلع ٹھٹھہ

صدر	محمد عمر صاحب
نائب صدر	محمد صالح 〃
ناظم عمومی	غلام کبریا 〃
ناظم	محمد علی 〃
ناظم نشریات	حافظ نذیر احمد 〃
خازن	محمد عبداللہ 〃

جاوید ابراہیم پراچہ رہا ہو گئے

طالب علم راہنما جاوید ابراہیم پراچہ کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام بہاولپور ڈویژن جنرل سیکرٹری جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور جو مارشل لاء ضابطہ نمبر ۶ کے تحت گرفتار ہوئے تھے۔ حکومت مارشل لاء نے انہیں باعزت طور پر رہا کر دیا ہے۔

انتخابات ڈیرہ اسمٰعیل خاں

جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ کے فضل الٰہی نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر سخت افسوس کا اظہار کیا کہ آج تیئس سال گذرنے کے باوجود بھی ملک اپنی تعمیر و تشکیل کی اصل اساس سے محروم ہے۔ انہوں نے کہا کہ نظریہ پاکستان کی تکمیل کے لئے طلباء آخر وقت تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے بعض سیاسی جماعتوں کے ان رجحانات کی مذمت کی جس کے ذریعہ وہ اپنی سیاسی مقاصد کے لئے طلباء کو آلۂ کار بناتے ہیں۔ آخر میں انتخاب ہوا

صدر — فضل الٰہی نائب صدر — اصغر ملک
جنرل سیکرٹری — محمد اسحاق
ناظم محمد رحیم طاہر — خازن — کلیم اللہ خاں

ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام کی کوئی کارروائی اور انتخابات براہ راست دفتر ترجمان اسلام میں نہ بھیجیں ہرگز شائع نہیں کی جائے گی۔ دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور کی معرفت خبریں قابل اشاعت سمجھی جائیں گی۔

(ادارہ)

جمعیۃ طلباء اسلام ہالانی کے انتخاب

آج بتاریخ ۱۹ کو زیر صدارت جناب عبدالستار صدر جمعیۃ طلباء اسلام کنڈیارو خاں کی قیادت میں دفتر کا افتتاح ہوا۔ اس کے بعد جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔ دوران وضاحت منشور کی حقانیت سے متاثر ہو کر سابق کارکن بنام صدر الدین اسلامی جمعیۃ طلباء سے متاثر ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا بعد میں عہدیدار چنے گئے۔

صدر	جناب صدر الدین صاحب
نائب صدر	〃 عبدالکریم 〃
جنرل سیکرٹری	سید مظفر علی شاہ
جوائنٹ سیکرٹری	محمد انور ارائیں
خازن	قاضی فضل محمد صاحب

حویلیاں کا انتخاب

صدر	محمد اکرم صاحب
نائب صدر	ملک فرید 〃
ناظم اعلیٰ	ملک فضل خالق
ناظم نشریات	حبیب الرحمٰن
خازن	مختار احمد قریشی
ناظم دفتر	صلاح الدین

شہر ڈگری کا انتخاب

صدر	محمد افضل
نائب صدر	حافظ محمد صالح
جنرل سیکرٹری	محمد کفایت اللہ

جوائنٹ سیکرٹری	سہیل اختر
ناظم نشریات	عزیز الرحمٰن
خازن	محمد اکمل

انتخاب جمعیۃ طلبہ اسلام سنجھورو

صدر	وقار احمد صاحب
نائب صدر	ذوالفقار احمد
ناظم اعلیٰ	مقصود احمد
ناظم	محمد یعقوب
ناظم نشریات	محمد حفیظ
خازن	محمد اشرف

علی پور کے انتخاب

صدر	رانا عبداللطیف
نائب صدر	چوہدری منور
ناظم اعلیٰ	چوہدری محمد امین
نائب ناظم	اسرار خاں
ناظم نشریات	غلام رسول
خازن	عبدالرحیم ساقی

جمعیۃ طلباء اسلام کے تحت مذاکرہ

۵ اپریل جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ لاہور کی ماہانہ مجلس مذاکرہ دفتر جمعیۃ واقع میکلوڈ روڈ پر آج صبح ساڑھے دس بجے ہوئی پروگرام کا قاری عبدالرحمٰن صاحب کی تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا۔ جبین احمد صاحب نے نظم پڑھی اور پھر عبدالسلام ہمدانی نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ مجلس مذاکرہ کا موضوع "اسلام کا معاشی نظام" تھا۔ مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامعہ رحمانیہ نے اس موضوع پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام مکمل ترین معاشی نظام پیش کرتا ہے۔ جس میں نہ تو سرمایہ داری اور ذخیرہ اندوزی کی اجازت ہے اور نہ ہی مزدوروں اور ملازموں کے حقوق چھینے کی۔ اسلام بیت المال کے ذریعہ ملکی معاشی مسائل کو حل کرتا ہے۔ جس کے ذرائع آمدنی زکوٰۃ، عشر، جزیہ صدقات و قربانی وغیرہ ہیں۔ اس سے تمام مسکین لوگوں کو اور بچوں اور بوڑھوں کو امدادی وظائف جاری کئے جاتے ہیں اس طرح اسلامی معاشی نظام ایک طرف تو غربا کو ان کے حقوق

[illegible]

مودودی دجل وفریب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

گذشتہ سے پیوستہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان!

(۴) رسول خدا کے سوا کسی کو معیار حق نہ بناؤ۔
(دستور جماعت اسلامی ص۱۲)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رض حضرت فاروق رض حضرت عثمان رض حضرت علی رض اور صحابہ کرام رض کسی کا ارشاد اور کسی کا حکم دلیل قطعی نہیں ہے۔ حالانکہ خود نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری سنت پر چلو اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر چلو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ میرے صحابہ ہدایت کے تارے ہیں۔ جس کے پیچھے چلوگے ہدایت پاؤگے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جنتی فرقہ وہ ہے کہ جو میرے اور میرے صحابہ رض کے طریقے پر ہو۔ اب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بات مانیں یا مودودی صاحب کی۔

(۵) اسی عبارت میں مودودی نے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھو۔ یعنی ہر ایک صحابی پر تنقید کی جا سکتی ہے جس طرح اس نے مجددین کے کارناموں میں کیڑے نکالے ہیں۔

(۶) چودھویں صدی کے اس مجتہد کے دو چار مسئلے بھی سنیں۔ رمضان شریف میں صبح نکلتے وقت کچھ کھا پی لیا کرو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک آدھ منٹ ادھر ادھر ہونے سے کیا ہوتا ہے۔ مودودی صاحب کی تفسیر تفہیم القرآن، آیت حتیٰ یتبین لکم الخیط الابیض کے تحت کتنا غلط مسئلہ ہے۔ اپنے چیلوں کے روزے خراب کرتا ہے۔

(۷) اگر عورت کو خاوند پسند نہیں تو خلع کر سکتی ہے۔ اور عدالت کو یہ تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ عورت کیوں خاوند کو ناپسند کرتی ہے۔ (حقوق الزوجین بحث خلع) دیکھا عورتوں کو فرنگیوں سے بھی زیادہ آزادی دیتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر جو عورت بھی خاوند سے ذرا ناراض ہوئی خلع کرے گی۔ اور ملک میں عظیم فتنہ پیدا ہو جائے گا اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچائے۔

(۸) صاحب علم آدمی کے لیے تقلید ناجائز گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے (رسائل ومسائل حصہ اول ص۲۴۴)

اس عبارت میں اس نے علم والے آدمی کو جو چار اماموں میں سے کسی کی تقلید کرے سخت گناہ گار بلکہ کافر تک بنا ڈالا ہے۔ اس لیے کہ گناہ سے شدید تر چیز تو کفر ہی ہے۔ اگر یہ اوروں کو کافر کہے تو یہ خود کافر کیوں نہ ہو اور اگر فاسق کہے تو خود فاسق کیوں نہ ہو۔ آپ سمجھے اس کی زد کہاں کہاں جا پڑی۔ حضرت پیران پیر رح جو حنبلی تھے۔ حضرت خواجہ اجمیری رح جو حنفی تھے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح جو حنفی تھے۔ ان کے سوا تمام حنفی علماء علامہ انور شاہ رح۔ حضرت شیخ الہند رح حضرت مولانا تھانوی رح۔ حضرت مولانا مدنی رح اور تمام علماء دین جو بھی مقلد ہیں۔ اس کی زد میں آتے ہیں۔ کتنا بے باک اور گستاخ قلم ہے۔

(۹) اس سلسلہ میں مودودی صاحب کی دریدہ دہنی حد سے گذر گئی ہے اور اپنے رسالہ ترجمان القرآن جون، جولائی، اگست ۱۹۴۱ء کے صفحہ ۲۲۱ پر لکھتے ہیں۔

"امید نہیں کہ کسی عالم دین کو کنز الدقائق ہدایہ اور عالمگیری کے مصنفین کے دامن میں پناہ مل سکے گی۔ البتہ جہلا کو جواب دہی کرنے کا موقع خود مل جائیگا۔ ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرائنا فاضلونا السبیلا ربنا اٰتھم ضعفین من العذاب والعنھم لعنا کبیرا"

"کہ اے اللہ ہم نے اپنے بڑوں کی پیروی کی انھوں نے ہمیں گمراہ کیا ان کو دونا عذاب دے اور ان پر لعنت بھیج"

کتنی جرأت ہے کہ مودودی صاحب علماء و فقہاء کو دونے عذاب اور لعنت کا مستحق قرار دے رہے ہیں۔

ختم شد

★

پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کی جدّوجہد

اور

مودودی صاحب!

گذشتہ سے پیوستہ — قسط ۴

مولانا بشیر احمد صاحب حامد حصاروی مہتمم جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان

وہ یہ ہے شروع میں موصوف محترم نے خالص اسلام کی دعوت پیش کی اور اس کے خالص رکھنے پر انہیں یہاں تک اصرار تھا کہ ہمعصر علماء اسلام تو خیر کس شمار میں ہیں ان کے ہاں تو اسلاف امت کی پیروی میں چلنا بھی اس خالص اسلام میں ملاوٹ اور کھوٹ کے ہم معنیٰ قرار پایا تھا۔ صرف اور صرف "الرسول" کی پیروی لازم سمجھی گئی تھی۔ اور اس کو بھی اتنی بلندی پر لے گئے تھے کہ آگے بڑھ کر تیرہ اس مقام پر جا کھڑے ہوئے جو خود صاحب نبوت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے مخصوص ہے۔

سوال اس وقت یہ نہیں کہ موصوف کا یہ پیش کردہ اسلام صحیح تھا۔ یا غلط۔ ہم جو کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اب موصوف اپنے اس خود ساختہ اسلام پر خود بھی قائم نہ رہے۔ بلکہ حالات و مفادات کے بدل جانے سے موصوف کا یہ بے لچک موقف بھی ساتھ ہی بدل جاتا رہا۔

البتہ ان کی انشاء پردازی کا اعجاز تغیر کے اس عمل میں ایسی گراوٹ پیدا کیے دیتا رہا کہ بہت کم لوگ اس تغیر کو محسوس کر پاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں شبہ کرنے والے لوگ یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے نزدیک اگر ان کا وہ موقف حق تھا جسے انھوں نے سائنٹیفک طرز استدلال سے محقق اور محفوظ کیا تھا۔ اور جس کی جامع مانع حدود بیان کر کے متعین اور غیر مبہم کر دیا تھا۔

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE Price

جمعیت علمار اسلام کا تحفظ اسلام فنڈ

کل پاکستان جمعیت علمار اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے ملحدانہ سامراجی نظام، اشتراکیت اور ماڈرن اسلام کے خلاف عملی جہاد اور پاکستان میں اسلامی نظام کے مستحکم نفاذ کے لیے تحفظ اسلام فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور تمام اہل اسلام سے اپیل کی ہے کہ اسلام اور پاکستان کو امریکی برطانوی سامراج سوشلزم اور ہر طرح کی بے دینی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ معاونت کریں۔

جمعیت علمار اسلام کے دیگر رہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ :

- جمعیت علمار اسلام کے دینی محاذ کو مالی لحاظ سے مضبوط و مستحکم بنانے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جمعیت علمار اسلام اس ملک میں اسلامی عادلانہ نظام کے نفاذ اور دینی سیاسی فتنوں کے مقابلہ میں سرگرم عمل ہے۔

ماضی میں دین و ملک کے خلاف جو سازشیں بھی ہوئی۔ جمعیت علمار اسلام نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور آج بھی علمار حق کی یہ سب سے بڑی تنظیم، اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کے نفاذ، برطانوی دور کی منحوس یادگار، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور عدالتی نظام کے خاتمہ، غیر اسلامی افکار و نظریات کا پرچار کرنے والوں اور صحابہ کرام رض و سلف صالحین رح کا راستہ چھوڑ کر قرآن و سنت کی من مانی تشریحات کرنے والوں کے مقابلہ اور غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور متوسط طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد وجہد کر رہی ہے۔

اس لیے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمعیت علمار اسلام کے اس محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

تحفظ اسلام فنڈ میں ایک، پانچ، دس، پچاس، ۱۰۰ روپے کی علیحدہ علیحدہ رسید وں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے کسی بھی دفتر میں یہ چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اور اگر جمعیت علمار اسلام کے ذمہ دار عہدہ داران رسید کہیں حاصل کرنا چاہیں تو جمعیت کے **مرکزی دفتر ملتان اور صوبائی دفتر لاہور** سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مطبوعات جمعیۃ

نمبر	نام		قیمت
(۱)	اسلامی منشور	کاغذ اعلیٰ	۱/۰۰
(۲)	"	کاغذ سادہ	۰/۷۵
(۳)	کلمہ حق		۰/۵۰
(۴)	تعارف جمعیت		۰/۴۰
(۵)	دستور جمعیت	سادہ کاغذ	۰/۳۰
(۶)	اسلام، سوشلزم، جمہوریت		۰/۴۰
(۷)	عالمانہ و مجاہدانہ تقریریں		۰/۲۵
(۸)	نظام معیشت کیا ہے؟ اور اسلام کیا چاہتا ہے!		۱/۵۰
(۹)	فری میسن تحریک کی حقیقت		۰/۶۵
(۱۰)	اشرف المقال فی رؤیۃ الہلال		۰/۲۵

ماتحت جمعیتوں کے دفتری و تنظیمی نظام کے لیے رجسٹر، فارم وغیرہ۔

نمبر	نام		قیمت
(۱)	فارم ۱ برائے اندراجات کوائف جمعیت ہائے ماتحت ابتدائی جمعیت، ضلعی جمعیت، صوبائی جمعیت۔	فی فارم	۰/۲۵
(۲)	فارم ۲ برائے اندراج کارروائی اجلاس ہائے جمعیت ہفتہ وار، ماہانہ، ہنگامی۔	فی فارم	۰/۲۵
(۳)	فارم ۳ برائے رپورٹ حسابات جمعیت ہائے ماتحت ماہانہ۔	فی فارم	۰/۲۵
(۴)	رجسٹر اجرائے اشیار	فی عدد	۲/۰۰
(۵)	رجسٹر حسابات برائے یک سال	فی عدد	۴/۰۰

یہ فارم اور رجسٹر اس لیے طبع کرا دیے گئے ہیں کہ ابتدائی جمعیتوں سے لیکر مرکز تک دفتری نظام اور تنظیمی کارگزاریوں میں یکسانیت پیدا ہو جائے۔

خط و کتابت اور دیگر ضروریات کے رجسٹر وغیرہ بھی طبع کرائے جا رہے ہیں نیز بَیج، جھنڈے، جھنڈیاں وغیرہ بھی چھپ رہے ہیں۔

- مطلوبہ کتب و اشیار کے لیے محصول ڈاک بذمہ خریدار
- پیشگی پوری قیمت آنے پر نصف محصول ڈاک ادارہ ادا کرے گا۔
- اور نصف خریدار۔
- دو روپیہ سے کم کا کوئی آرڈر قابل تعمیل نہیں ہوگا۔
- جواب کے لیے بیس پیسے کے ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔
- زیادہ مقدار کے آرڈر پر رعایت دی جائے گی۔

پتہ

ناظم مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علمار اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان

جمعیتہ علماء اسلام کیا چاہتی ہے

قرآنی دستور ، اسلامی حکومت ، شرعی احکام
اور
ہر مسلمان اور ہر انسان کے ساتھ انصاف

اسلامی حکومت کسی بڑے اور چھوٹے پر ظلم نہ کرے گی نہ کسی کا مال زمین اور جائیداد چھینے گی ۔

مزدور عوام کا معیار زندگی بلند کرے گی اور ہر شخص کے لئے مکان ، روزگار اور باعزت زندگی کی ذمہ دار ہوگی

جمعیتہ علماء اسلام نہ امریکی سرمایہ دارانہ نظام چلنے دیگی نہ چینی سوشلزم نہ روسی کمیونزم اور نہ کسی الحاد وارتداد کی اجازت دے گی ،

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان

جاری کردہ
قطب زماں شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی صاحب ،
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست و مدیر :
جانشین شیخ التفسیر
حضرت مولانا
عبید اللہ انور
مدظلہ العالی

یکے از مطبوعات :
کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام

محمد فاضل خطیب جامع مسجد رشیدیہ بی ایریا کورنگی نمبر ۵ کراچی نمبر ۳۱

احوال الصحابہؓ

دوئم — خداتعالیٰ کسی قانون کا تابع اور محتاج نہیں بلکہ تمام قانون خدا کے تابع اور محتاج ہیں۔ وہ جب اور جس کے لیے چاہیں قانون کو تبدیل کر دیں، وہ جس طرح اصولوں کو بنانے میں قادرِ مطلق ہیں اسی طرح ان کو تبدیل، اور ختم کرنے کے لیے بھی وہی خودمختار و مجاز ہیں۔

قارئین کرام! ان دو واقعات پر غور و فکر کرنے کے بعد اس بات کو یقیناً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ شمع نبوت کے پروانوں کی شان نرالی، اور عام لوگوں سے بالکل جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ اس لیے کہ ان دونوں جگہوں پر قانونِ عام کے خلاف فیصلہ دیا گیا ہے — اور ثانی الذکر واقعہ تو بالکل اچھوتا ہے۔ کہ قصور و خطا پر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے بجائے فرمایا:

کہ کھجوریں مجھ سے لو اور جاؤ خود ہی کھالو کفارہ ادا ہو جائے گا۔

ظاہر ہے کہ نبیؐ نے یہ حکم ان صحابہ کو سنایا اور بتایا تھا آپ نے اپنی طرف سے عام اور رائج قانون میں کوئی ترمیم نہیں فرمائی کیونکہ ترمیم و تنسیخ کا مجاز وہی ہے جس نے ان اصولوں کو بنایا — اور وہ خداتعالیٰ ہے۔ گویا کہ خداتعالیٰ کو یہ بتلانا مقصود تھا کہ میرے نبی کے ساتھیوں کا میرے نزدیک اتنا رفیع اور بلند مقام ہے۔ کہ میں ان کے حالات کے پیش نظر بعض دفعہ انکی خاطر بعض احکام میں اپنے عام قانون کو قربان کر دیتا ہوں۔ تاکہ آنے والے ادوار کے بعد دین اور مجتہدین ذہن نشین کر لیں کہ یہ معلوم ہو جائے کہ قصور کا صدور ان سے بھی ممکن ہے۔ مگر میں ان کے قصور و خطا پر اس طرح قلم عفو پھیر چکا ہوں۔

کہ کسی کو ان پر تنقید کی قلم چلانا ان مورد طعن گردانا اور ان کے عیوب سے مخلوق کو آشنا کرانا جائز نہیں۔

کیونکہ جب ان سے قصور ہوتا ہے تو میں ان کو معاف کرنے کے لیے اپنے قانون کو تبدیل کر دیتا ہوں — پھر کس کو حق ہے کہ ان پر زبان طعن دراز کرے۔

انصار کی عورتیں بھی بہترین ہیں

انصار بہترین ان کے در و دیوار خیر و برکت کے مسکن، غرضیکہ ہر وہ چیز جسے انصار سے کسی بھی طرح کی نسبت ہو گئی، وہ چیز خیر و برکت کا مرکز بن گئی، جیسے ان کے گھر محض ان کے رہنے کی وجہ سے خیر و برکت کے گھر بن جاتے ہیں، اسی طرح ان کی عورتیں محض ان کی طرف منسوب ہو جانے کی وجہ سے خیر النساء ہی نہیں بلکہ ان کے دینی جذبے کا عکس وہ پر تو بھی نظر آتی ہیں۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے ملاحظہ فرمائیں — — —

قَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ ۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۳)

بہترین عورتیں انصار کی عورتیں ہیں۔ دین کے مسائل معلوم کرنے میں حجاب (حیا) ان کے لیے رکاوٹ نہیں بنتا۔

انصار کے پیمانوں کے لیے برکت کی دعا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ

(بخاری جلد ۱ ص ۲۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اے اللہ اہل مدینہ کے کیال، صاع، اور مد میں برکت نازل فرما۔

اس حدیث میں اگرچہ تمام باشندگانِ مدینہ کے پیمانوں کے لیے برکت کی دعا ہے مگر اولیت انصار ہی کو حاصل ہے۔

دودھ سے نبی کی کفالت

مکہ سے مدینہ تشریف لے جانے کے بعد جیسے تمام مہاجرین کی حالت یہ تھی کہ عام ضروریات زندگی کی اشیاء تو دور کی بات ہے — غذا تک کا انتظام نہ تھا، یہی حال نبی علیہ السلام کا تھا — مگر وہ انصار جو آپؐ کے غلاموں کی غربت و مسکنت اور فاقہ مستی کو دیکھ کر لرزہ براندام ہو جایا کرتے تھے۔ اپنا اور اپنے بچوں کا خیال کیے بغیر پہلے انکی غذا اور خوراک کا انتظام کیا کرتے تھے۔ وہ اسے کیوں اور کیسے برداشت کر سکتے تھے، کہ خود کھائیں اور اپنے آقا کو بھوکا دیکھتے رہیں وہ اگرچہ خود بھی غریب تھے مگر نبوت سے ایک لمحہ بھی غفلت کو سخت عار تصور کرتے تھے۔

گو رہا میں رہین ستم ہائے روزگار
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

چونکہ اس زمانہ میں لوگ اونٹ، بکریاں کثرت سے رکھتے تھے اور ان کے دودھ کو بہترین غذا سمجھتے تھے — اور یہ قاعدہ ہے کہ اچھی چیز کو اس کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ جس کی محبت جوف قلب میں جلوہ فگن ہو — انصار کی محبوب غذا دودھ تھی اور محبوب مقتدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

اس لیے وہ محبوب کے گھر محبوب بھیجا کرتے تھے، چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے عروہ بن زبیر سے فرمایا:

کہ ہمارے گھروں میں پیہم تین تین ماہ آگ نہ جلا کرتی تھی یعنی نہ آٹے وغیرہ کا انتظام ہوتا تھا نہ ہی ہم روٹی پکانے کیلئے چولہوں میں آگ جلاتی تھیں۔ عروہ نے عرض کیا کہ خالہ آپ کچھ نہ کچھ تو کھاتے ہوں گے (جس کی وجہ سے زندہ رہے) فرمایا کہ صرف کھجوریں اور پانی ہماری غذا ہوتی تھی اور علاوہ ازیں

قد كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم جيران من الانصار كانت لهم منائح وكانوا يمنحون رسول الله صلى الله عليه وسلم من البانهم فيسقينا

(بخاری ج ۱ ص ۳۲۹)

نبی علیہ السلام کے پڑوس میں انصاریوں کے گھر تھے ان کے پاس اونٹنیاں اور بکریاں تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ کے پاس دودھ بھیجتے تھے جسے آپ ہمیں بھی پلایا کرتے تھے۔

نبوت کی سواری اور انصار کی رائے

ایک دفعہ نبی علیہ السلام سے بعض مسلمانوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عبداللہ بن ابی اگرچہ منافق ہے لیکن) ہماری رائے ہے کہ اگر آپ اس کے پاس تشریف لے چلیں — ممکن ہے کہ آپ کے جانے سے اس پر اتنا اثر ہو کہ وہ حقیقی مسلمان بن جائے

آپ چونکہ ہمہ وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ کہ اسلام کا حلقہ وسیع تر ہو جائے۔ اور لوگ زیادہ سے زیادہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوں،

اس لیے آپ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور حکم دیا کہ میری سواری تیار کر دو، (جو عربی گدھا تھا) چنانچہ صحابہ کرامؓ نے فوراً تیار کر کے حاضر خدمت کیا، آپ جب اس پر سوار ہو کر عبداللہ بن ابی کے پاس روانہ ہونے لگے تو آپ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی ہو لیے چنانچہ یہ مختصر سا قافلہ عبداللہ بن ابی کے پاس اس وقت پہنچتا ہے۔ جب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعہ ۱۹ر جمادی الاول ۱۳۹۰ھ
مطابق
۲۴ر جولائی ۱۹۷۰ء

جلد	۱۳
شمارہ	۲۹
فی پرچہ	۴۰ پیسے

ٹیلیفون ــــ ۶۷۷۱۵

سرپرست
حضرت مولانا
عبید اللہ انور مدظلہ

...ہلی نے تعلیمی پریس میں چھپایا اور مولانا عبید اللہ انور
...دوالہ لاہور سے شائع کیا۔

شذرات

احمد حسین کمال

امریکی سفیر فارلینڈ کی واپسی کا مطالبہ

آئین شریعت کانفرنس منعقدہ لاہور میں لاکھوں سامعین کے سامنے قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب نے واشگاف طور پر پاکستان کے عوام کی توجہ امریکی سفیر "فارلینڈ" کی خطرناک اور پراسرار سرگرمیوں کی طرف مبذول کرائی۔

اس اجتماع میں غازی تحریک کے رہنما اور جریدہ "شہاب" کے مدیر جناب کوثر نیازی صاحب نے بھی مسٹر فارلینڈ کی ان سرگرمیوں کی طرف اشارات کئے جو انہوں نے اب تک ایران، لاطینی امریکہ کوریا اور انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں بحق امریکہ انجام دیں۔

ایران میں ڈاکٹر مصدق مرحوم کی قومی وزارت کو ناکام بنانے میں فارلینڈ صاحب کا ہی ہاتھ تھا۔ اور انڈونیشیا میں لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام اور انڈونیشیا کے قائد عوام ڈاکٹر سوئیکارنو مرحوم و مغفور کو بے بس بنا دینے کا کارنامہ بھی جناب فارلینڈ کی ہی خفیہ منصوبہ بندی کا کرشمہ ہے۔

مسٹر فارلینڈ اپنے ان اسلام دشمن اور تباہ کن کارناموں کے اعزاز کے ساتھ پاکستان میں امریکی سفیر کی حیثیت سے سرگرم عمل ہیں۔

پاکستان پہلے سے ہی امریکہ کی نوازشوں کا شکار چلا آرہا ہے۔ پاکستان کے داخلی اور خارجی معاملات میں امریکہ کی بیجا و بے جا مداخلت ماضی میں عرصہ دراز تک جاری رہی ہے۔

پاکستان کے سرمایہ دار گھرانوں اور مغرب دوست لیڈروں کے روابط امریکہ کے ساتھ ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔

امریکہ کے اثر نے ہی پاکستان کو معاہدۂ بغداد میں اور اس کے سیٹو اور سینٹو کے معاہدوں میں گھسیٹا تھا۔ امریکہ نے پاکستان میں اپنے خفیہ اڈے بنا کر پاکستان کو روس و چین کی نظروں میں مشکوک ٹھیرایا تھا

امریکہ کی وجہ سے ہی عرصہ دراز تک پاکستان کے تعلقات عرب ملکوں کے ساتھ خوشگوار نہیں ہو سکتے تھے اور یہ بات ہر پاکستانی جانتا ہے کہ ۱۹۶۵ء میں پاکستان پر بھارت کا جارحانہ حملہ امریکہ کی شہ پر ہوا تھا پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خاں کے قتل سے پاکستان میں امریکی ریشہ دوانیوں کا آغاز ہوا

(ورق الٹیے)

مرحوم وزیراعظم جب امریکہ کے دورے پہ گئے تو امریکی صدر انہیں اپنے ڈھب پر لانے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے مرحوم وزیراعظم پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کو امریکہ کے ہاتھ رہن رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوئے ۔ اور نہ وہ مغربی بلاک سے یک طرفہ وابستہ ہو جانے پر رضامند ہوئے۔ نیز یہ کہ انہوں نے امریکہ کی اس خواہش کو بھی پورا کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ وہ ایران اور ترکی کی طرح اسرائیل کی ریاست کو تسلیم کر لیں ۔ مرحوم وزیراعظم پاکستان میں امریکی سرمایہ کے آزادانہ داخلے کی اجازت دینے پر بھی رضامند نہیں ہوئے ۔

چنانچہ جب لیاقت علی خاں امریکہ کے دورے سے واپس پاکستان پہنچے تو ان کے خلاف پاکستان میں پروپیگنڈا مہم کا آغاز ہو گیا اور اس کی سعادت سب سے پہلے مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو حاصل ہوئی ۔ اب بھی بہت سے حضرات کو مودودی صاحب کی کراچی کی وہ تقریر یاد ہوگی جس میں انہوں نے لیاقت علی خاں کے دورۂ امریکہ پر ۲۵ لاکھ روپیہ کے اخراجات کا انکشاف فرما کر نکتہ چینی کی تھی ۔ اس کے بعد ہی پاکستان کی سرحدوں کے قریب بھارتی فوجوں کا اجتماع شروع ہو گیا تھا جس کا جواب مرحوم وزیراعظم نے اپنا مشہور تاریخی "مکا" دکھا کر دیا تھا لیاقت علی خاں نے ملک کے مستقبل کے لئے ایک وسیع سیاسی اور اقتصادی منصوبہ تیار کیا اور وہ چاہتے تھے کہ ان اہم بنیادی تبدیلیوں کا جلد سے جلد آغاز کر دیں چنانچہ امریکہ کی ناراضگی اور ملک کے بعض عناصر کی مخالفتوں کے اس پس منظر میں لیاقت علی خاں کے قتل کا اندوہناک سانحہ پیش آیا ۔

اور اس کے فوراً بعد ہی برطانوی دور کی نوکر شاہی پاکستان کی سیاست پر قابض ہوتی چلی گئی ۔ ملک میں مارشل لاء کا جزوی تجربہ تک کر لیا گیا ۔

اس طرح امریکی اثر و نفوذ کے لئے راستہ نکالا گیا ۔ رفتہ رفتہ ملک کا تمام اقتصادی ڈھانچہ اور سیاسی پالیسیاں امریکی منشاء کے مطابق ڈھلنے لگیں اور اشتراکیت کے خیالی ہوّے کے خلاف دار و گیر شروع کر دی گئی ۔

۱۹۵۳ء کے پہلے مارشل لاء سے لے کر ۱۹۵۸ء کے ملک گیر مارشل لاء اور ۱۹۶۵ء کی بھارتی جارحیت سے ذرا قبل تک امریکی اثرات پوری طرح حاوی رہے ۔

اس دوران برطانوی طرز کی پارلیمانی جمہوریت کے قیام کی جد و جہد کے سوا ملک میں معاشی ، اقتصادی اخلاقی اور سماجی تبدیلیوں کی کوششوں کا کلیتہً سد باب کیا جاتا رہا ۔ اور سیاسی عمل کو برطانوی جمہوری نظام کی بحالی کے مطالبہ سے آگے نہیں بڑھنے دیا گیا ۔

ملک کے دوسرے تمام معاملات میں حتیٰ کہ نظام زر تک میں امریکی اور برطانوی سیادت کو اتنا پختہ کر دیا گیا کہ اس کے خلاف آواز بلند کرنے کی گنجائش تک نہیں چھوڑی گئی ۔

اور برطانوی پارلیمانی نظام کو عین اسلامی نظام ثابت کرنے کے لئے کھلی چھٹی دے دی گئی ۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد پاکستان کی امریکہ نواز حزب اختلاف کو ان خطوط پر آگے بڑھایا جاتا رہا ، اور امریکی عمل و دخل کو جمہوریت کی بحالی کی مہم کے پردہ میں محفوظ و مخفی بنایا جاتا رہا ۔

لیکن یہ کھیل عین گول میز کانفرنس کے موقعہ پر بگڑ کر رہ گیا ۔

عوام اپنے اقتصادی و معاشی مسائل اور انتظامیہ کی بدعنوانیوں کا شکوہ لے کر میدان میں نکل پڑے ، اور برطانوی جمہوریت کی محض بحالی کا سراب انہیں فریب نہیں دے سکا ۔

اس کے بعد ۱۵ سال کے امریکی اثرات و نفوذ کا تحفظ پاکستانی عوام کو باہم متصادم کر دینے کے حربہ پر منحصر رہ گیا ۔

چنانچہ انڈونیشیا کی تاریخ پاکستان میں دہرانے کا نعرہ امریکہ نواز حلقوں کی طرف سے بلند ہوا اور اس کے ساتھ ہی مسٹر فارلینڈ پاکستان میں سفیر مقرر ہو کر تشریف لے آئے ۔

پاکستان میں آج بھی سوائے مارشل لاء حکومت کے دائرے کے امریکی اثرات حسب سابق موجود ہیں ۔

پاکستان میں امریکی سرمایہ کی آج بھی ریل پیل ہے امریکی سفیر کو آج بھی پاکستان میں دوسرے ملکوں کے سفیروں سے زیادہ آسانیاں حاصل ہیں اور امریکی سفارت خانے کے ثقافتی ادارے و قونصل خانے جگہ جگہ پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ اور یہ بات دلائل و براہین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ یہاں امریکی سفیر کو سازشوں کے جو مواقع مل سکتے ہیں وہ کسی دوسرے ملک کے نمائندے کو نہیں حاصل ہو سکتے ۔

آنے والے انتخابات میں واضح طور پر دو گروپ حصہ لے رہے ہیں ۔

ایک وہ جو پاکستان میں صرف برطانوی طرز کا پارلیمانی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ اس گروپ کی امریکہ اور مغربی سرمایہ دار ملکوں کے ساتھ وابستگیاں سب پر عیاں ہیں دوسرا گروپ یہاں جمہوریت کا ایسا نظام قائم کرنا چاہتا ہے جس میں سیاسی بالادستی عوام یعنی کسانوں مزدوروں اور غریبوں کو حاصل ہو ۔ جو کہ ملک کی آبادی کا ۹۹ فیصد سے زیادہ حصہ ہیں ۔ (اور ان غریب عوام کو ملک کے وسائل معیشت پر یکساں حق ملے ۔

ظاہر ہے کہ ان دونوں گروپوں کی کشمکش میں امریکہ کی ہمدردیاں پہلے گروپ کے ساتھ ہیں ۔ اور وہ ہر ذریعہ سے اپنے پسندیدہ گروپ کی کامیابی کی کوشش کرے اس موقعہ پر مسٹر فارلینڈ جیسے شخص کا پاکستان میں موجود رہنا اس اندیشہ کو نہ صرف تقویت پہنچا رہا ہے بلکہ اس خطرہ کا بھی احساس دلا رہا ہے کہ یہاں انڈونیشیا جیسے اندوہناک حالات پیدا نہ کر دیئے جائیں ۔

چنانچہ مفتی صاحب کی طرف سے فارلینڈ کو واپس امریکہ بھیج دینے کا مطالبہ نہایت معقول اور بروقت ہے ۔ اور اس مطالبہ کے مبنی برحقیقت ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ اس کے جواب میں امریکہ دوست حلقوں کی طرف سے لیبیا کے سفیر کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ اس لئے کہ ایک مسلمان عرب ملک کے سفیر نے جمعیۃ علماء اسلام کی منعقد کردہ آئین شریعت کانفرنس میں شرکت کی ہے ۔ اور اس طرح مسٹر فارلینڈ کی واپسی کے مطالبہ کو ناکام بنانے کی بالواسطہ کوشش شروع ہو گئی ہے ۔

حالانکہ جہاں تک مسلمان ملکوں کے سفراء اور نمائندوں کا تعلق ہے ان کا پبلک اجتماعات میں آنا اور مسلمان عوام و قائدین سے ملنا جلنا اسلامی اتحاد کی راہ ہموار کرتا ہے اور ایشیائی ملکوں کے باشندوں کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے کی قابل قدر کوشش ہے ۔

اس کے برعکس یورپ و امریکہ کے ملکوں کے سفراء کا خلاء ملاء ان کے ماضی کے کردار اور مسلمان ایشیائی ملکوں پر مغربی طاقتوں کے دیرینہ تسلط اور لوٹ کھسوٹ کی تاریخ کے پس منظر میں سازش اور خطرہ کے امکانات سے خالی نہیں ہو سکتا ۔

اس بناء پر خواہ امریکہ ہو ، برطانیہ ہو ، فرانس ہو ، روس ہو ، کوئی بھی یورپ کا ملک ہو ، کسی کو بھی پاکستان میں آزادانہ و خفیہ سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی بالخصوص امریکہ کے موجودہ عالمی کردار اور پاکستان کے ساتھ اس کے گذشتہ پندرہ سالہ تعلقات کی روشنی میں کسی طرح بھی اس کو کھلی چھٹی نہیں ملنی چاہیئے ، بالخصوص جبکہ فارلینڈ جیسا آدمی اپنی بدنام زمانہ ڈپلومیسی کی وجہ سے علانیہ شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا جاتا ہو ۔ اور وہ پاکستان میں امریکی مفادات کا نگران و ناظم (امور) ہو ۔

(باقی صفحہ پر)

جمعیتہ علماء اسلام کا نصب العین اور جمہوریت اور سوشلزم پر اسلام کی برتری

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ

(قسط نمبر ۲)

یورپ کی جمہوریت

یورپ نے اسلام کو دیکھا کہ اس میں سارے کام مشورے سے ہوتے ہیں اور چھوٹے سے چھوٹا آدمی بڑے سے بڑے آدمی کی گرفت کر سکتا ہے۔ تو انہوں نے اس کو دیکھا دیکھی جمہوریت قائم کرلی کہ سب قوموں کے نمائندوں کے مشوروں سے کام ہو۔ مگر نقل میں غلطی یہ ہوئی کہ اسلام تو خدائی اور آسمانی مذہب تھا۔ اس کے صحیح احکام میں تو مشورے کی ضرورت ہی نہ تھی اور یورپ نے تمام کاموں میں مشورہ لازمی قرار دے دیا۔ دوسرے اسلام کے اندر سب کے حقوق اور حدود مقرر تھیں۔ ان حقوق و حدود سے تجاوز کرنے پر ہر غریب ہر امیر کو ٹوک سکتا اور اس کو خدا تعالیٰ کے احکام کی طرف بلا سکتا تھا۔ مگر یورپ کے ہاں مذہب تو پہلے ہی سے نہ تھا اور نہ ان میں حقوق کا تعین تھا۔ یہ سب کچھ ان کو اپنی ناقص رائے سے کرنا پڑا۔ اس لئے ان کی جمہوریت ناقص خلاف فطرت اور خدا تعالیٰ سے بغاوت کے مترادف ہوگئی۔ اسلام میں شورائی نظام ہے۔ یعنی امیر ارباب بست و کشاد سے مشورہ کرنے کا پابند ہے لیکن یہ تمام مشورے شرعی حدود کے اندر ہی ہو سکتے ہیں خدا اور رسول کے احکام کے خلاف کسی مشورہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس طرح ایک تو ... اہل شوریٰ کا کام بھی ہلکا ہو جاتا ہے اور دوسرے خواص کو شرعی حدود کے اندر رکھنے کی سعی میں طبائع پر بوجھ بھی محسوس نہیں ہوتا۔ بہرحال یورپ کی جمہوریت اسلام کی غلط نقل ہے بلکہ اس میں عوام کی اکثریت کے فیصلے کو خدائی فیصلے پر ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ قطعاً کفر ہے۔

اسی طرح روس کا کمیونزم اسلامی مساوات کی غلط نقل ہے۔ بلکہ روسیوں نے مذہب کے غلط علمبردار راس پوتین اور زار روس کی ملی بھگت سے متاثر ہو کر مذہب ہی کو خیرباد کہہ دیا۔ اب ان کی مساوات انسانی عقل کی پیداوار تو ہو سکتی ہے۔ مگر خدائی تعلیمات کے قطعاً خلاف ہے۔ خدا تعالیٰ نے بندوں کی شکلیں صورتیں اور اخلاق و عادات جدا جدا بنائے۔ اسی طرح ان کی قابلیتیں اور ذہنی طاقتیں بھی متفاوت ہیں۔ ان سب کو ایک درجے دینا اور سب کے لئے ایک ہی قانون بنا دینا کہ سب ہل چلاؤ اور کھانا کھاؤ فطرت انسانی کے خلاف ہے۔

چین کا سوشلزم

یہی حال سوشلزم کا ہے۔ سوشلزم کی بنیاد اجتماعی معاشیات پر ہے کہ اقتصادیات کا نظام سب کے لئے یکساں ہو۔ جس کی صورت یہ تجویز کی گئی کہ ذرائع پیداوار سب سرکاری ہوں اور عوام کو اپنی اپنی محنت یا ضرورت کے مطابق کچھ کھانے اور پہننے کو دیا جائے سوشلسٹ گورنمنٹ کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کی بنیاد صرف اقتصادیات پر ہو۔ اس میں مذہب کا تصور لازمی نہیں ہے۔ یعنی ایسی حکومت جو عوام کو روٹی کپڑا اور مکان مہیا کرے۔ ان کی تعلیم و علاج کا انتظام کرے۔ اس میں دین یا روحانیت کا کوئی دخل نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام حکومت کی بنیاد ہی مذہب پر رکھتا ہے اور اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ ایسی حکومت قائم ہو۔ جو بندوں سے خدائی احکام کی تعمیل کرائے۔ دراصل سوشلزم کے بانیوں نے اسلامی مساوات کو دیکھ کر اس کو رائج کرنا چاہا۔ مگر خدائی رہنمائی کے بغیر وہ قعر ضلالت میں گر گئے۔ اور انسانی معراج کی حقیقت سے کورے رہ گئے۔ الٹے کفر و الحاد کا شکار ہوگئے۔ چین کا یہ سوشلزم بھی روسی انقلاب ہی کا عکس ہے۔

کمیونزم و سوشلزم

چونکہ روسی عوام نے بہت دیر تک ظالم بادشاہت کو نیز غلط مذہب کو برداشت کیا۔ اس لئے جب وہاں اس کا ردعمل شروع ہوا تو وہ بھی سخت تھا۔ اس لئے انہوں نے علی الاعلان مذہب اور ہر طرح کی امتیازی شان کا انکار کر دیا اور غلط کار لیڈروں کے تحت روسی عوام پھر چینی عوام حقیقت سے بہت دور جا پڑے۔

اسلامی نظام حکومت

ان سب کے مقابلے میں اسلامی نظام حکومت کا مطالعہ کریں۔ اس کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ اس کی اساس خدائی احکام پر رکھی جاتی ہے۔ جتنا کوئی زیادہ علم و عمل دیانت و امانت تجربہ و مہارت رکھتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ حکومت میں ذمہ دار بننے کا اہل سمجھا جاتا ہے اور جو حکومت اس طرح کے ذمہ دار افراد سے بنتی ہے یا وہ حکومت بناتے ہیں۔ اس کا پہلا کام خدائی حقوق اور عبادات کا انتظام اور بندوں کے حقوق یعنی اقتصادیات کا انصرام ہوتا ہے۔ لوگوں کا تعلق خدا تعالیٰ سے بھی قائم رہے اور معیشت میں بھی مطمئن ہوں۔ اس کے بعد اسلامی حکومت کا کام تمام اچھی باتوں کا اجراء اور تمام برائیوں کا استیصال ہوتا ہے۔ جس سے سارا ملک جنت نشاں بن سکتا ہے۔ اس کی طرف قرآن پاک کی اس آیت میں ارشادات ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(ترجمہ) (یہ صحابہ) ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار دے دیں تو یہ نمازیں قائم کریں گے۔ زکوٰتیں دیں گے اور اچھے کام کا حکم دیں گے اور برائیوں سے روکیں گے۔

اس میں نماز سے عبادات کا نظام اور زکوٰۃ سے اقتصادی نظام کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ پھر تمام ملک کو اچھائیوں سے بھر دینا اور برائیوں کا قلع و قمع کر دینا ہی اسلامی حکومت کا اصل نصب العین ہے۔ اسلام میں اصل مقاصد ہی یہ ہیں۔ اور اگر ایمان کامل و اعمال صالح کے انعام میں اللہ تعالیٰ حکومت عطا فرما دیں تو اس حکومت کو بھی یہی کام کرنے پڑیں گے۔

جمعیتہ علماء اسلام کا نصب العین۔ کل پاکستان جمعیتہ علماء

اسلام لاکھوں نیک اور باعمل علماء کے اشتراک سے اسی نصب العین کی طرح بڑھ رہی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں یہاں دستور لانا چاہتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلامی قانون جاری کرنا۔ اور اسلامی عدل و مساوات لانا چاہتی ہے۔ جس میں نہ رشوت ہو نہ سود نہ ظلم ہو نہ ستم۔ نہ کسی کی جائداد چھینی جائے نہ اراضی۔ امیر و غریب کے لئے ایک قانون ہو۔ دونوں کے ساتھ انصاف ہو۔ عوام کو ضروریات زندگی مہیا کی جائیں۔ مزدوروں، کسانوں اور محنت کشوں کو اسلامی حدود کے اندر مطمئن کرکے کمیونزم کا خطرہ روکا جائے۔ قرآنی احکام کے مقابلہ میں کثرت آرا سے فیصلہ کرکے اس کو جمہوریت قرار دینے کے دھوکے سے قوم کو نکالا جائے۔ سوشلزم اور کمیونزم کو مشکلات کا علاج سمجھنے کی بجائے اسلام پر مکمل عمل کے ذریعہ تمام مشکلات پر قابو پایا جائے اور دیباچہ میں مذکور خیر القرون کے عمل کی روشنی میں پاکستان کو جنت نشان بنایا جائے۔

بعض عرب ممالک

بعض عرب ممالک میں عرب سوشلسٹ حکومت قائم ہے مگر ان ملکوں میں نہ اسلام کا انکار ہے نہ خدا کا۔ یہ لوگ دین کو مانتے ہوئے بڑی بڑی سرمایہ داری پر ضرب لگاتے ہیں مثلاً مصر میں زمین کی ملکیت کی حدود سو ایکڑ مقرر کی گئی ہے اور پچاس فیصد نمائندگی پارلیمنٹ میں کسانوں کو دی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ سرمایہ دار کے مقابلہ میں پارلیمنٹ کے ممبر نہیں بن سکتے۔ ان کے حقوق محفوظ کر لئے گئے۔ جو بڑے سرمایہ دار (اور لینڈ لارڈ) اپنی جائدادوں کو بڑھانے یا حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے باہر کی دشمن حکومتوں سے ساز باز کرتے ہیں۔ ان کی قوت کو توڑ کر ان کی ملکیت اور جائداد دو سو ایکڑ تک محدود کر دی جائے۔

اسلام میں اس طرح کی ملکیت کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی۔ اور ناگزیر حالات میں حکومت کو بہت سے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ مگر ان کا استعمال غایت احتیاط کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔

عربوں کے خلاف پروپیگنڈہ

اس وقت عربوں کے خلاف یہودیوں کو امریکہ گروپ ہر طرح مدد دے رہا ہے اور خطرناک ہتھیاروں سے یہود کو مسلح کرکے اسلام کے مٹانے کی منحوس کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اب یہودیوں نے ہمارے قبلہ اول کو شہید کرکے ہماری غیرت کو چیلنج کیا ہے اور یہودیوں نے اپنی حکومت کا جو نقشہ لٹکا رکھا ہے۔ اس میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو اپنی حکومت میں دکھایا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہماری غیرت کے لئے اور کیا چیلنج ہو سکتا ہے جس کے مقابلہ میں وہ عرب روس اور چین سے ہتھیار حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ چین نے پچاس ہزار گوریلے عربوں کو ہتھیار مہیا کئے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں، تو دوسری صورت یہی ہے کہ وہ یہود و امریکہ کے سامنے رگڑ کر توبہ کریں اور امریکی سامراج کے غلام بن کر یہود کی برتری مان کر ذلیل زندگی گذاریں اور سارا عالم اسلام ختم کر دیا جائے۔

پاکستان کے اندر بعض پارٹیاں امریکہ کے گن گاتی اور چین و روس کے خلاف نفرت پھیلاتی ہیں۔ حالانکہ کفر میں روس، چین اور امریکہ سب برابر ہیں۔ مگر امریکہ کی پشت پناہی سے کل بھارت نے ہم کو ذلیل کرنا چاہا۔ جس میں امریکہ کی سکیم کو خدا تعالیٰ نے ناکام کر ڈالا۔ پھر یہود سے عربوں پر حملہ کرایا، اور اب تک ان کو ہتھیار دے رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہم امریکہ کی مخالفت تو کر سکتے ہیں، مگر چین کو کیسے گالیاں دیں۔ جن ملکوں سے عربوں کا معاہدہ ہے اور وہ مسلسل ان کو امداد دے رہے ہیں۔ مگر ان کے خلاف کیسے اعلان جہاد کر سکتے ہیں۔ ہاں چینی نظریات یا روسی نظریات کمیونزم ہو یا سوشلزم اس کو ہم اس ملک میں رائج نہیں ہونے دینگے۔ ہم یہاں اسلامی اور صرف اسلامی نظام چاہتے ہیں اور اسلام کا عادلانہ اقتصادی نظام قائم کرنے کے متمنی ہیں۔ دراصل عربوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے امریکی ایجنٹ اور سرمایہ داروں کے نمک خوار ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کیخلاف پروپیگنڈا

امریکی ایجنٹوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف اور کوئی ہتھیار نہ تو نہیں آیا تو انہوں نے یہ بکواس شروع کر دی کہ جمعیۃ علماء اسلام سوشلسٹ ہو گئی ہے۔ ہزاروی سوشلسٹ ہو گیا ہے۔ اس کے جواب میں ہمارے لئے یہ آیت پڑھ لینی کافی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین بلکہ یہ امریکی ایجنٹ یہاں تک جھوٹ بکتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اقتدار پر آ گئی۔ تو وہ لوگوں سے زمینیں چھین لے گی۔ خدا جانے اس جھوٹ کے بدلے ان کو امریکہ سے کتنا مال ملتا ہے۔ جس سے یہ اپنا تنور شکم گرم کرتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا منشور موجود ہے۔ اس کو پڑھیں اور ایمان تازہ کریں۔ علماء حق نے اس میں اسلام کا پروگرام پیش کر دیا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ چھوٹے زمینداروں کا مالیہ معاف کر دیا جائے گا۔ نادار طلبہ کے لئے اعلیٰ تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔ مزدوروں، غریبوں کسانوں اور عام لوگوں کے لئے علاج اور ضروریات زندگی مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ اور کم از کم تنخواہ تین سو روپے اور زیادہ سے زیادہ دو ہزار ہوگی۔ جمعیۃ علماء اسلام نے مزدوروں سے شریعت کے اندر اندر ان کی حمایت کرنے کا وعدہ کرکے پچاس لاکھ مزدوروں کو کمیونزم کی گود میں جانے سے روک دیا ہے۔ مگر جو مولوی مرزائیوں کا نکاح پڑھتے اور سودی قرضہ لیکر کاروبار کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ وہ حسد کی آگ میں جلتے اور یہ لغتی جھوٹ بولتے ہیں کہ جمعیۃ اشتراکیوں کی حمایت کرتی ہے۔ بہر حال عام مسلمانوں نے بائیس برس کے بعد حقیقت کو سمجھ لیا ہے۔ اب وہ سیاسی شاطروں اور ان کے زر خرید مولویوں کے جال میں نہیں پھنستے۔ اس لئے ہر جگہ فوج در فوج مسلمان جمعیۃ میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ملک میں قرآنی دستور نافذ ہو۔ اسلامی مساوات اور عادلانہ نظام قائم ہو۔ دینی اقدار سے ملک منور ہو جائے اور امیر و غریب بھائی بھائی بن کر زندگی بسر کریں۔

مودودی عقائد

یہاں چند مودودی عقائد بیان کروں تاکہ مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہو

(۱) مودودی نے اپنی کتاب رسائل و مسائل حصہ اول میں لکھا ہے کہ پیغمبروں کی توحید کسبی ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے پہل اور پیدائشی طور پر نہ خدا کو جانتے ہیں نہ مومن ہوتے ہیں۔ یہ عقیدہ اسلام کے خلاف ہے۔

(۲) مودودی نے اپنی خود ساختہ تفسیر تفہیم القرآن کے (فلما جن علیہ اللیل کے تحت) لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام درمیانی منزلوں میں خدا نہیں پہچانتے تھے۔ اور آخر میں جاکر انہوں نے رب کو پہچانا (انا للہ وانا الیہ راجعون)

(۳) مودودی صاحب نے رسائل و مسائل حصہ اول میں لکھا کہ نبوت سے پہلے پیغمبروں اور عام لوگوں کے ذرائع علم میں کوئی فرق نہیں ہوتا (صفحہ ۲۵، ۲۶ طبع سوم)

(۴) مودودی صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے کہ نبوت سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا۔ (باقی آئندہ)

تنظیم اہلسنت پاکستان کی عظیم الشان

خلافت راشدہ کانفرنس ساہیوال

۱۰ / ۱۱ جولائی بروز جمعہ، ہفتہ تنظیم اہلسنت پاکستان کی عظیم الشان خلافت راشدہ کانفرنس بمقام ساہی منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے فرمائی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم جامعہ رشیدیہ نے انجام دیئے مسلمانانِ اہلسنت کا یہ پورے علاقہ کا نمائندہ اجتماع تھا جس میں چیچہ وطنی، اوکاڑہ، رینالہ خورد، پاک پتن، ہڑپہ اور عارف والہ کے نمائندے شامل تھے۔ پروفیسر مولانا علامہ خالد محمود صاحب۔ مولانا علامہ عبدالستار تونسوی۔ علامہ دوست محمد قریشی۔ مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا غلام قادر ملتانی خلیفہ خاص حضرت لاہوری، مولانا محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ اور دوسرے کئی حضرات نے مقام صحابہؓ اور خلافت راشدہ پر تقاریر فرمائیں۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

قراردادیں

(۱) خلافت راشدہ کانفرنس ساہی وال کا یہ عظیم الشان اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک جن نازک حالات سے اس وقت دوچار ہے۔ ان کے پیش نظر مختلف مذہبی فرقوں میں باہمی منافرت کو کم سے کم کرنا ازبس ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ لازمی ہے تجربہ شاہد ہے کہ ہر سال... محرم میں مختلف مقامات پر شیعہ سنی فسادات رونما ہوتے ہیں۔ اس کا سبب ماتمی جلوسوں کا سنی آبادیوں، دکانوں اور بازار سے گذرنا ہے۔ لہٰذا ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان ماتمی جلوسوں کو شیعہ حضرات کی عبادت گاہوں تک محدود کر دیا جائے۔ اور شارع عام پر سنی آبادیوں پر نکالنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۲) "خلافت راشدہ کانفرنس"... کا یہ عظیم اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جب شیعوں نے مسلمانوں سے علیحدہ اوقاف اور علیحدہ نصاب تعلیم کا مطالبہ کر کے ملت سے علیحدگی کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس طرح عملاً یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ عامۃ المسلمین سے جدا ایک مستقل اقلیت ہیں اور حکومت نے بھی ان کی اس علیحدگی کو تسلیم کر لیا ہے تو شیعوں کو ہر شعبہ میں علیحدہ حقوق دیئے جائیں۔ آئین ساز اداروں اور ملازمتوں میں بھی ان کو تناسب آبادی کے لحاظ سے حصہ دیا جائے۔ آکاشتی بیچارہ عموماً ماتحت ملازم ہے اور اکثر اعلیٰ اور بااختیار پوسٹوں پر شیعوں ہی کا قبضہ ہے۔ سواد اعظم کا پرزور مطالبہ ہے کہ حکومت اس علیحدگی پسند فرقہ کو ملازمتوں وغیرہ میں بھی علیحدہ کر دے اور کلیدی آسامیوں اور اعلیٰ ملازمتوں میں اس کی تعداد کے تناسب سے حصہ دے۔

محرک:- حضرت مولانا دوست محمد قریشی

موید:- حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل

(۳) "خلافت راشدہ کانفرنس" ساہی وال کا یہ عظیم اجتماع سکولوں میں دینیات کے جدید نصاب سے متعلق تشویش و اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجلاس حکومت کے اس رویہ کو شدید حیرت و استعجاب کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ دینیات کے موجودہ نصاب پر نظرثانی کرنے اور نیا نصاب مرتب کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ اس میں جہاں شیعہ فرقہ کے تین چار ذمہ دار علماء مفتی اور مجتہد شامل ہیں۔ وہاں سنی اکثریت کا ایک بھی آزاد، فارغ التحصیل عالم موجود نہیں ہے سنی اراکین یا تو ماہرین تعلیم ہیں یا شیعہ سنی دونوں کی مشترکہ شخصیت ہیں۔ صدر کمیٹی ان حضرات میں سے کسی صاحب کو بھی سواد اعظم نے کبھی اپنا نمائندہ تجویز و تسلیم نہیں کیا۔ لہٰذا انہیں اہلسنت کی نمائندگی کا کوئی حق حاصل نہیں۔

خلافت راشدہ کانفرنس کا یہ اجلاس اپنی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ دینیات کا نصاب مرتب کرنے والی موجودہ کمیٹی میں اہل شیعہ کی طرح اہلسنت کے صحیح اور فارغ التحصیل علماء کو شامل کر کے "سواد اعظم" کے حقوق و مفاد کا تحفظ کرے۔ تاکہ اس کمیٹی کا مرتبہ نصاب تعلیم ملک کی عظیم اور غالب اکثریت اہلسنت کے قابل قبول ہو۔

محرک — جناب کمتر صاحب پیلانوی

موید — حضرت مولانا محمد عبداللہ

(۴) خلافت راشدہ کانفرنس ساہی وال کا یہ عظیم اجلاس علامہ علاؤالدین صاحب صدیقی کے اس بیان پر کہ "دینیات اور دوسری نصابی کتابوں سے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والے حصے حذف کئے جا رہے ہیں"، شدید اضطراب و پریشانی کا اظہار کرتا ہے۔ سواد اعظم کی اس تشویش و پریشانی میں اس حقیقت کے پیش نظر مزید اضافہ ہو جاتا ہے کہ انہی علامہ صاحب کی سربراہی میں چند سال پہلے بھی دینیات کے نصاب سے خلافت راشدہ کو حذف کر دیا گیا تھا۔

سواد اعظم کا یہ نمائندہ اجتماع متعلقہ افراد و اداروں پر یہ حقیقت واضح کر دینا چاہتا ہے کہ کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے بہانے حضرات صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفائے راشدین کے اسماء و اذکار طیبہ کو حذف کرنے کی مذموم و دل آزار حرکت کی گئی تو سواد اعظم اسے قطعاً برداشت نہیں کرے گا۔ اور ایسے نصاب دینیات کو یک قلم مسترد کر دے گا۔

محرک — جناب خان محمد اجمل خان صاحب

موید — حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل

(۵) خلافت راشدہ کانفرنس ساہیوال کا یہ عظیم اجتماع اپنے اس عقیدے کا علانیہ اظہار کرتا ہے کہ اسلام کے تمام اصولی اور فروعی قوانین کی اساس ختم نبوت ہے۔ اس کے بغیر نہ کوئی دستور آخری شکل اختیار کر سکتا ہے۔ نہ کسی قانون کو ابدی حیثیت حاصل ہو سکتی ہے۔ خلافت راشدہ کانفرنس کا یہ اجتماع مسلمانانِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ انتخابات میں انہی امیدواروں کو منتخب کریں جو عوام کے سامنے حلف اٹھائیں کہ وہ ملک کا آئندہ دستور ختم نبوت کی اساس پر ترتیب دیں گے۔

مجوز — علامہ خالد محمود صاحب

موید — (مولانا) حبیب اللہ صاحب

(۶) خلافت راشدہ کانفرنس ساہیوال کا یہ عظیم اجلاس اقتدار وقت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ امہات المومنینؓ کی ذات پر تنقید و اعتراض

(باقی ص ۱۲۵ پر)

علوی کے قلم سے

مرزا محمود سے میاں طفیل محمد تک

صوبہ بلوچستان کے بارے میں وحدت فکر کا مظاہرہ

۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد بھی برطانوی سامراج سہما سہا ہوا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مسلم قوم جہاد کو فرض سمجھتی ہے اور غیر ملکی اقتدار کو کسی صورت پسند نہیں کرتی۔ گو وہ زخم خوردہ ہے لیکن زخمی شیر کی طرح کسی وقت بھی حملہ آور ہو کر ہمیں مبتلائے مصیبت کر سکتی ہے۔ لہذا کوئی ایسا پروگرام ہونا چاہیئے۔ کہ اسلامی لغت سے لفظ جہاد خارج ہو جائے کہ ؎

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

۱۸۷۰ء میں وہائٹ ہال میں تشکیل پانے والے منصوبہ کے تحت گورداسپور کے قصبہ کادیان کے مرزا غلام احمد نامی شخص کو تیار کیا گیا۔ کہ وہ دعوائے نبوت کریں اور پھر جہاد کے خلاف تبلیغ کریں۔ حکومت ان کی سرپرستی کرے گی۔

مرزا صاحب کے والد صاحب بھی دوسرے قومی غداروں اور میر جعفر و صادق کی طرح اس سے قبل انگریز کی بھرپور خدمت کر کے جاگیریں حاصل کر چکے تھے مرزا صاحب نے کئی روپ دھارے۔ مسلم قوم کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے مناظر اسلام کے رنگ میں سامنے آئے۔ اور پھر دعاوی کا لامتناہی سلسلہ شروع کیا۔ چنانچہ مجدد، مہدی، کرشن، مسیح، ظلی نبی اور مستقل صاحب شریعت نبی سب اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

جب یہ مرحلے طے ہو گئے تو اب جہاد کے خلاف زور قلم صرف کیا جانے لگا۔ چنانچہ بقول خود پچاس الماریاں لکھ کر حق نمک ادا کیا۔ اور پوری دنیا میں برطانوی سامراج کی خدمت کا منصوبہ تیار کیا۔ مرزا صاحب ۱۹۰۸ء میں ہیضہ میں مبتلا ہو کر اس دنیا سے چل بسے اور آنے والی نسلوں کے لئے نشان عبرت بن گئے۔ لیکن ان کے نام لیواؤں اور لگے بندھوں نے اپنے آقا کے نقش قدم پر چل کر برطانوی سامراج کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

بالخصوص آپ کے صاحبزادے اور دوسرے خلیفہ آنجہانی موسیو بشیر الدین نے تو بمصداق بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کمال ہی کر دیا اپنے آقاؤں کی خدمت کے ساتھ اپنے اقتدار کے خواب دیکھنے لگے۔

کادیانی جماعت کا بحق سرکار برطانیہ جاسوسی کے فرائض سرانجام دینا اظہر من الشمس ہے۔ مغربی جرمنی کی حکومت کے ریمارکس اور محمد امین نامی مبلغ کادیانیت کے اعترافات قابل غور ہیں۔

مختلف اوقات میں حیدرآباد دکن، کشمیر وغیرہ خطے نظر میں رکھے گئے۔ تاکہ انہیں مرزائی سٹیٹ بنایا جائے کشمیر کا منصوبہ بڑا خطرناک تھا۔ لیکن خدا اغریق رحمت کرے اقبال مرحوم اور مجلس احرار اسلام کو کہ جنہوں نے اس منصوبہ کو پروان نہ چڑھنے دیا۔

موسیو بشیر الدین کا یہ حال تھا کہ وہ انڈیا کے ساتھ ساتھ روس پر بھی اپنا پرچم لہراتا دیکھ رہے تھے اور ۱۹۴۵ء میں برطانوی راج کی جانشینی کا تو انہیں پورا یقین تھا (منیر رپورٹ)، لیکن جب بعض وجوہات کے باعث ایسا نہ ہو سکا، تو تقسیم ملک کے بعد بلوچستان کو مرزائی اسٹیٹ بنانے کا اعلان کر دیا۔ قاضی احسان احمد مرحوم اور مولانا محمد علی جالندھری کی کوششوں سے یہ منصوبہ ناکام ہوا اس وقت ہمارے ملک کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہیں غیر ملکی سرمایہ کے بل بوتے پر بعض جماعتیں جو ناٹک رچا رہی ہیں۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ خود صدر مملکت غیر ملکی امداد کے سلسلہ میں شبہات کا اقرار کر چکے ہیں۔ اس کے بعد تحقیقاتی مرحلہ کیوں نہیں آ رہا تو اس سلسلے میں سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ

؎ رموز مملکت خویش خسرواں دانند

بالخصوص مودودی جماعت کی پراسرار سرگرمیاں کچھ زیادہ ہی بڑھ رہی ہیں۔ ویسے بھی حضرت مولانا اعزاز علی امروہی شیخ الادب والفقہ دارالعلوم دیوبند نے اس جماعت کے متعلق فرمایا تھا کہ اپنے اسلاف (مرزائیوں) سے زیادہ خطرناک ہے۔

۲۰ جون کے جنگ راولپنڈی میں پی، پی، آئی کی وساطت سے شائع ہونے والی یہ خبر جس میں میاں طفیل محمد نے بلوچستان کی تمام نشستیں جیت کر تاامن ہونے کا اعلان کیا ہے ایک چونکا دینے والی خبر ہے۔ مزید ایک سوال کے جواب میں بلوچستان میں انتظامیہ اور عدلیہ کو الگ رہنے کا مشورہ بھی محل نظر ہے جبکہ یہ ضرورت تو پورے ملک کی ہے۔

اس خبر کے بعد آپ کراچی سے شائع ہونے والے ہفتہ وار رسالہ الفتح کی ۱۸ - ۲۵ جون کی اشاعت میں صفحہ ۵ پر جماعت مودودی کے نئے دولہا "جنرل امراؤ خاں کی پراسرار سرگرمیاں" کے عنوان سے شائع ہونے والے مضمون کو پڑھیں۔ جس میں باوثوق ذرائع سے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ بلوچستان میں ایک ایسا محفوظ مقام حاصل کر لیا گیا ہے۔ جہاں مورچے لگانے کے لئے چٹانیں بھی ہیں اور پناہ گاہ کے طور پر استعمال میں آنے والی غاریں بھی ہیں

اس کے علاوہ دوسرے علاقوں میں بھی اس قسم کے "محفوظ مقامات" کی تلاش جاری ہے۔ جس میں سرحد کے کوہستانی علاقے کے ساتھ ساتھ کراچی کے قریب وہ مقامات بھی پیش نظر ہیں۔ جہاں دریائے سندھ بحیرہ عرب سے ملتا ہے اور پھر یہ علاقہ ڈاکوؤں کی آماجگاہ ہونے کے ساتھ اسمگلروں کا مسکن بھی ہے۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ مودودی جماعت کی دہشت پسند تنظیموں کے لئے علیحدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کے نگران فی الحال جنرل امراؤ خاں ہیں اس شعبہ کے اخراجات کے لئے ضروری فنڈ مہیا کیا گیا ہے اور مزید شنید یہ ہے کہ بیرونی ممالک سے اسلحہ اسمگل کرنے کے منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے نمائندگان کو بھیجا جا چکا ہے۔

میاں طفیل محمد کی ۲۰ جون کی پریس کانفرنس کے بعد جب الفتح کی یہ رپورٹ سامنے آتی ہے تو حیرانی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ جماعت تشدد کی کھلم کھلا تبلیغ کرتی ہے۔ جیسا کہ امیر جماعت کے ارشادات موجود ہیں۔

کہ سر پر کفن باندھ لو، زبانیں گدی سے کھینچ لو۔ سوشلزم ہماری لاشوں پر آئے گا۔ مخالفین کو وہ سبق پڑھا دو، کہ ان کی نسلیں بھی یاد رکھیں اور انڈونیشیا بنا دیں گے وغیرہ ذالک۔

اور مزید یہ کہ ایوب خاں کے آخری دنوں میں برطانوی وزیر خارجہ کا دورہ کرنا نور الامین سے ملنا اور پھر ڈیموکریٹک پارٹی کا بننا۔ میجر جنرل سرفراز خاں کا اس میں شامل ہونا اور اب نوابزادہ نصر اللہ اور میجر صاحب کا اپنے لیڈر نور الامین سے بغاوت کر کے مودودی صاحب کی عقیدت

کا دم بھرنا۔

اور میجر جنرل امراؤ خان کا ایک عرصہ تک واہ فیکٹری کا منیجر رہنا اور بعض حلقوں کی تشویش کہ کہیں اسلحہ خورد برد نہ کیا گیا ہو۔ ان ساری کڑیوں کو ملا کر اگر غور سے دیکھا جائے تو دال میں ضرور کچھ کالا کالا نظر آتا ہے۔

غور طلب امر یہ ہے کہ میاں طفیل محمد نے کس وجہ سے اتنا بڑا اعلان کیا کہ بلوچستان پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا؟ کیا ریٹائرڈ میجر جنرلوں کی وساطت سے تشدد پسند تنظیمیں بنا کر اور انہیں فوجی ٹریننگ دے کر کوئی دوسرا گل کھلانے کا منصوبہ تو نہیں؟ یہ اس قسم کی باتیں ہیں جنہیں آسانی سے ٹھکرایا نہیں جا سکتا ہے۔ ہماری معزز حکومت جس نے سرحدی دفاع کے علاوہ اندرونی امن کی عظیم ذمہ داری اپنے سر لی ہے۔ اس کا یہ فرض ہے کہ وہ حالات کی چھان بین کرے اور انتخابات سے قبل ہی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کر لے۔ تاکہ غیر ملکی سازشوں سے پروان چڑھنے والے مکروہ چہرے کھل کر سامنے آ جائیں۔ یاد رہے کہ ایک موقعہ پر مودودی صاحب کے دست راست مولانا امین احسن اصلاحی نے مودودی صاحب کی جمہوریت کو ہٹلر، مسولینی اور مرزا بشیر الدین جیسی جمہوریت قرار دیا تھا۔

کیا مودودی صاحب اور میاں طفیل محمد اس ملک میں دوسرے مرزا محمود بننا چاہتے ہیں:

اس سوال پر حکومت بھی غور کرے اور ملک و ملت کے سچے بہی خواہ سیاسی لیڈر بھی!

کیونکہ یہ مسئلہ کسی کی ذات سے وابستہ نہیں بلکہ اس کا تعلق پورے ملک سے ہے پوری ملت سے ہے۔

خداوند قدوس ہمارے پیارے وطن کو سازشی عناصر سے محفوظ رکھے اور ہمیں متحد ہو کر تعمیر وطن کا عظیم مقصد پورا کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(از مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد)

صحابہ کرام کے لئے اس سے زیادہ عظمت کیا ہو کہ وہ صحابۂ رسول خاتم النبیین ہیں۔ خوش بختی و خوش نصیبی کی حد ہو گئی کہ انسانیت کے جس دور کے لئے رحمۃ للعلمین کا انتخاب مناسب تھا۔ وہاں یارانِ رسول کی معیت بھی لازم سمجھی گئی۔ سورۂ بقرہ سورہ فاتحہ کے بعد قرآنِ پاک کی وہ پہلی اور بہت بڑی لمبی سورت ہے۔ جس میں اصحاب موسیٰ علیہ السلام کی مفصل تاریخ ہے۔ اور یہودیوں کے حالات کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ کون نہیں جانتا جسے قرآن پاک کے مضامین مقدسہ سے تھوڑی بہت واقفیت ہے کہ ملتِ یہود پر اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ اظہار ناراضگی فرماتا ہے۔ لیکن وہی سورہ بقرہ ہے۔ جس کے ابتدائی جملوں نے صحابۂ رسول عربی کی شان کو چار چاند لگا دیئے اور اظہر من الشمس کر دیا۔ سورت کا دعویٰ ہے۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ۔ یہ کتاب ہے لاریب جو اپنی تعلیم و تربیت کی وجہ سے شانِ امتیازی رکھتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ھدًی للمتقین یعنی جو لوگ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہیں یہ لوگ اس کتاب کی تعلیم سے ایسے صفاتِ عالیہ کے مالک و حامل ہوئے ہیں۔ جن کے مقابلہ میں ملتِ یہود اور مذہب نصاریٰ بلکہ دنیا میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا۔ قرون اولیٰ کو نہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا خلیفہ میسر آیا اور نہ فاروق اعظمؓ جیسا کوئی امیر عادل! چشم فلک نے ایک ذوالنورین دیکھا اور ایک ہی اسد اللہ الغالب دور گیتی مختلف اطوار و ادوار دنیا کے سامنے لایا، پر صحابۂ محمدؐ جیسا کون جن کا تقویٰ قرآن کے لاریب ہونے کی دلیل ہے

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

رحمۃ للعالمین کے صحابہ نے ابلیس اعظم کا راج ختم کیا۔ اور طاغوتی طاقتوں کو نیچا دکھایا۔ شیطانی جنود میں مایوسی و ہراس پیدا ہوا۔ اور اللہ احکم الحاکمین کے دین فطرت کا بول بالا۔

زمین میں امن قائم تھا اور آسمانوں سے مدد لئے شاباش سنائی دیتی تھی۔ فرشتے یا دین جنگ میں شرکت فرماتے اور خلاق عالم صحابہ رسول کا ایثار ملاحظہ کرتا تھا۔ ازل نے اس دور کو نبوت اور صحابیت کا آخری دور قرار دیا۔ اب کوئی لاکھ زور لگائے۔ نہ نبوت موجود ہو سکتی ہے اور نہ صحابیت آ سکتی ہے۔

دوراہ۔ اب چلنے والے مسافر کے لئے دو راہیں پہلا یہ کہ اس نبوت کو آخری نبوت مان کر عقیدۂ قرآن اختیار کرے یا مخبوط الحواس ہو کر سبیل قادیان اختیار کرے۔ اس طرح یارانِ رسول کی زندگی کو قابل اعتماد سمجھ کر چاہے تو راہ تقلید اختیار کرے اور چاہے تو نابغۂ عصر بن کر طریق تنقید اختیار کرے۔

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

تھوڑا عرصہ ہوا۔ مولانا چراغ صاحب تلمیذ ارشد حضرت کاشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا گلزار احمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ اتحاد العلماء پاکستان شجاع آباد تشریف لائے۔ میں نے صبح ناشتہ کی دعوت دی۔ کچھ شہری دوست بھی شریک محفل تھے۔ حضرت مولانا مودودی صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت کے متعلق ساتھیوں نے گفتگو شروع کی جس کا خلاصہ اور جو میرے ذہن میں حالات حاضرہ سے پیدا شدہ صورت تھی عرض کی۔

اول۔ رافضی لوگ کہتے ہیں۔ ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ عقیدہ قائم کیا اور کہا کہ وہ غاصب حق بنت رسولؐ ہیں۔ یعنی حضرت سیدہ بتول کو ورثہ نہ دیا! تو تمام اہلسنت کی طرف سے ہم پر رافضی ہونے کا فتویٰ صادر کیا گیا۔ لیکن آپ کے سنی مولانا مودودی صاحب نے تو حضرت عثمانؓ کو غاصب حقوق امت و عامۃ المسلمین لکھ دیا۔ ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

(ثانی) ارباب اقتدار اور سرمایہ دار لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ اگر اقتدار علماء کو مثلاً مولانا مودودی صاحب کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو نظام مملکت ان کے مطالبوں کے پیش نظر ضروری اسلامی ہوگا! لیکن یہ فرمائیں کہ وہ فلاحی نظام خلافت راشدہ کے نظام سے بہتر ہوگا۔ یا گھٹیا۔

** (باقی کالم اول کے نیچے)

** پہلی صورت میں یہ کون تسلیم کرتا ہے کہ چودھویں صدی کی کوئی جماعت یارانِ رسولؐ سے بہتر نظام قائم کر سکتی ہے چھوٹا منہ بڑی بات!

دوسری صورت میں پھر اعتراض ہوگا کہ جس نظام پر تم نے تنقید کی تھی خود اس جیسا پھر قائم کر لیا۔

تیسری صورت وہ ہے کہ دور صحابہؓ سے گھٹیا قسم کا نظام قائم کیا جائے گا۔ اب یہ کون باور کر سکتا ہے کہ ایک شخص خلافت راشدہ کے نظام کو اقربا پروری، (اقربا نوازی کا) غیر قابل اعتماد دور رکھے۔ اور پھر خود برسر اقتدار ہونے کے

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

جمعیۃ میں شمولیت

محمد اقبال خاں خویشگی بالا کے نیشنل عوامی پارٹی (ولی خاں گروپ) سے مستعفی ہو کر پچاس آدمیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نیشنل عوامی پارٹی پر خوب غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ آج ملک میں اسلام کے لئے صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی لڑ رہی ہے۔ اس وجہ پر میں نے نیشنل عوامی پارٹی (ولی خاں گروپ) سے استعفیٰ دیکر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کی ہے۔

(گل شبیر ناظم اعلیٰ خویشگی)

انصار الاسلام کا قیام

گذشتہ روز خویشگی میں انصار الاسلام کا انتخاب ہوا۔ جس کے لئے محمد اکبر کو خویشگی اور مضافات کا سالار منتخب کیا گیا۔ اور بہت سے لوگوں نے رضا کاروں میں نام لکھائے جو درج ذیل ہیں۔

(۱) منصر خان (۲) طور رستم (۳) گلاب (۴) حبیب الدین (۵) محمد شجاعت (۶) شیخ مومین (۷) امیر زادہ (۸) غلام محمد (۹) شیخ احمد (۱۰) امیر زادہ (۱۱) حافظ محمد حنیف (۱۲) نوشاد خاں (۱۳) خان افضل (۱۴) قاسم شاہ (۱۵) پیر نوروز خاں (۱۷) جیروز خاں (۱۸) فضل رحیم (۱۹) مزمل (۲۰) عالم شیر۔

خویشگی میں جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی سید علی شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام خویشگی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا عزیز الرحمن امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ جلسے سے مولانا عبد الاحد آسی نیستہ اور صوفی محمد کریم قائد جمعیۃ طلباء اسلام مردان نے بھی خطاب فرمایا۔ لوگوں نے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا

چنوں موم ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

مورخہ ۱۲ جون بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام چنوں موم کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں مولانا زاہد الراشدی صاحب نے جمعیۃ کے منشور پر روشنی ڈالی۔ جلسہ آخر تک پر امن رہا۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت ہندوستان کے مسلمانوں کے قتل عام

کل پاکستان جمعیۃ علما

انتخابی دورے

کو بند کرائے۔ عربوں کی ہر قسم کی مدد کی جائے اور عربوں کے خلاف پروپیگنڈے پر پابندی لگائی جائے۔

چنوں موم سے براستہ اکبر آباد سڑک سے ملنے والے راستہ کو پختہ کیا جائے۔ جس کی لمبائی تقریباً ایک میل ہے۔ جس پر عوام نے اپنی مدد آپ کے تحت مٹی ڈلوائی ہے۔

بجلی کے بلوں کی ادائیگی آسان بنانے کے لئے یونائیٹڈ بنک سیالکوٹ کی ہر شاخ میں وصولی کا انتظام کیا جائے۔

چونترہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

اکابرین جمعیۃ کی تقریریں

جہلم ۱۷ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام چونترہ کے زیر اہتمام ایک انتخابی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد علی صاحب جالندھری صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمایا کہ آج ہر طبقہ و جماعت اسلام کی دعویدار ہے لیکن تعجب کی بات ہے کہ بائیس سال گذرنے کے باوجود پاکستان میں اسلامی قانون نافذ نہ ہو سکا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ سوائے ایک کے اسلام کی دعویدار جتنی بھی جماعتیں ملک میں موجود ہیں۔ وہ اپنے دعووں میں نہ صرف جھوٹی ہیں۔ بلکہ اسلامی نظام کے قیام کے لئے انہوں نے مثبت انداز میں ایک قدم بھی نہیں بڑھایا۔

انہوں نے فرمایا کہ آج ملک میں مودودی پارٹی اسلام کی سب سے بڑی دعویدار سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ۱۹۵۱ء میں جب مختلف فرقوں کے نمائندہ علماء نے اسلامی دستوری ڈھانچہ مرتب کرنے کے لئے دعوت نامے جاری کئے تو مودودی صاحب نے شرکت سے انکار کر دیا تھا

مولانا موصوف نے مزید بتایا کہ جب تک ملک میں صحیح اسلامی نظام نافذ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک ہماری مشکلات و مصائب ختم نہیں ہو سکتے

مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں وہ قانون چاہتی ہے۔ جس کا نمونہ خلافت راشدہ کی صورت میں جگمگا رہا ہے۔ ہمیں چودہ سو سال قبل کے اسلام کی ضرورت ہے نہ کہ ماڈرن اسلام کی۔

انہوں نے مزید کہا کہ اسمبلی میں فقہ اسلامی کے ماہرین کے جانے کی ضرورت ہے۔ جو قانون شریعت کے لئے جدوجہد کر سکیں۔

دوسری بات یہ کہ وہ ممبر کامیاب کرنے چاہئیں جن کی زندگی شریعت اسلامیہ کے مطابق ہو۔

• تحصیل جہلم سے جمعیۃ علماء اسلام کے واحد امیدوار مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں سب سے بڑھ کر ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کے عدل و انصاف پر مبنی معاشی نظام نافذ کیا جائے تاکہ ملک کا غریب مزدور و دیگر بدحال طبقہ چین و سکون کی زندگی بسر کر سکے۔

قرار دادیں

جلسۂ عام میں درج ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کے مرتب کردہ بائیس نکات کی روشنی میں اسلامی آئین نافذ کیا جائے۔

اجلاس میں ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی اسلامی نظام کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز اجلاس نے حکومت اور لادینی طاقتوں کو آگاہ کیا کہ اگر شریعت کے منافی آئین بنانے کی کوشش کی گئی تو جمعیۃ اس کے خلاف بھرپور جدوجہد کرے گی۔

اجلاس نے بھارتی مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم کی مذمت کے ساتھ حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ اسلامی ملکوں کے تعاون سے بھارتی مسلمانوں کے جان و مال کے تحفظ کے لئے عملی قدم اٹھایا جائے۔

اجلاس میں ان سرکاری افسروں کی مذمت کی جن کے معاندانہ رویہ کے باعث جمعیۃ کے کارکنوں کو پابند سلاسل کیا جا رہا ہے۔ ڈہرکی میں جمعیۃ کے جلسہ پر حملہ آور

...علماء اسلام کی سرگرمیاں

... — اجتماعات

غنڈوں کو رہا کر دیا گیا۔ جبکہ مولانا عزیز اللہ صاحب ابھی تک جیل میں ہیں۔ اسی طرح رحیم یار خاں کے اکابر کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

قرارداد میں کہا گیا کہ یہ کارروائیاں انتخاب کے راستے میں رکاوٹ اور حکومت کی غیر جانبدارانہ پالیسی کو مشکوک بنا رہی ہیں۔ اجتماع میں کمشنر بہاولپور ڈویژن کے رویہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر حملہ کی مذمت اور حملہ آوروں کو بے نقاب کرنے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں سید امین گیلانی نے نظم اور قاری خبیب احمد نے تلاوت فرمائی

(علاء الدین عباسی دفتر جمعیۃ جہلم)

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی تمام نشستوں سے امیدوار کھڑے کرےگی

لاہور۔ ۱۲ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام نے قومی اسمبلی کے انتخابات میں لاہور کی چاروں نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قومی اسمبلی کے حلقہ نمبرا سے مولانا عبید اللہ انور انتخاب میں حصہ لیں گے۔ باقی تینوں نشستوں کے امیدواروں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ آج جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی پارلیمانی بورڈ کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ یہ اجلاس آج رنگ محل میں مولانا محمد اکرم کی صدارت میں ہوا۔ جس میں لاہور کی تمام تحصیلوں اور حلقوں کے سربراہ شریک ہوئے۔ اجلاس میں اس فیصلہ کے بعد کہ قومی اسمبلی کی تمام نشستوں پر امیدوار کھڑے کئے جائیں۔ سات ارکان کے نام امیدواروں کی حیثیت سے پیش کئے گئے جو یہ ہیں:۔

مولانا عبید اللہ انور، مولانا محمد اکرم، قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ شیخ غیاث محمد سابق اٹارنی جنرل، چوہدری نور محمد خان عرف شمی خاں میواتی۔ مولانا جمیل احمد اور مولانا سید حامد میاں پارلیمانی بورڈ نے مولانا عبید اللہ انور کا نام اتفاق رائے سے منظور کر لیا جبکہ باقی نشستوں کے بارے میں فیصلہ آئندہ اجلاس میں ہوگا

قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں جمعیۃ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور کا ایک اجتماع حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مولانا موصوف نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دور پُرفتن میں ہمیں دوسرے فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنی منتشر قوتوں کو ایک نقطہ پر مجتمع کر کے اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرنا چاہیئے مولانا محمد اجمل صاحب نے مولانا عبد اللہ درخواستی مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا ہزاروی صاحب اور مولانا عبید اللہ صاحب انور کی خدمات کو سراہا اور ان کی قیادت پر اعتماد کا اظہار فرمایا۔ آخر میں جمعیۃ حلقہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور کا انتخاب ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے:۔

امیر	محمد یوسف صاحب
نائب امیر	ملک عبد اللطیف صاحب
نائب امیر	حکیم محمد صدیق صاحب
ناظم اعلیٰ	علیم ارشد صاحب
ناظم ۱	مرزا محمد امجد بیگ صاحب
ناظم ۲	محمد محمود احمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت	احسان الحق صاحب، خان عبد الحمید صاحب

انتخاب عہدیداران علاقہ چیچہ وطنی

۲۶ جون بعد از نماز جمعہ زیر صدارت مولوی عبد الحکیم صاحب خطیب جامع مسجد مدنی منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر	مولوی عبد الجبار صاحب
نائب امیر	حاجی محمد برخوردار خاں
ناظم اعلیٰ	حاجی دولت علی خاں
نائب ناظم	چوہدری محمد شریف صاحب حوالدار، محمد منظور صاحب
نشر و اشاعت	حافظ محمد صدیق صاحب عابد
خزانچی	حاجی محمد طفیل صاحب

کوٹلہ جام میں جلسۂ عام

کوٹلہ جام میں زیر صدارت حکیم قاضی حسین بخش صاحب ۵/۲۷ جولائی بروز ہفتہ منعقد ہوگا۔ جس میں ملک کے نامور مقرر حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری اور یادگار سلف حضرت مولانا عبد العزیز صاحب جنجوعہ شریف و دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

(اللہ داد نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ جام)

مولانا محمد شریف کا سوٹ کیس گم ہوگیا

مولانا محمد شریف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ جو آئین شریعت کانفرنس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ واپسی پر انہوں نے اپنی بچی کے جہیز کے لئے پارچات خریدے۔ بدقسمتی سے وہ بکس لاہور سے سفر کے آغاز پر دفتر سے اسٹیشن پر جاتے ہوئے تانگے میں سے گم ہوگیا۔

مولانا محمد شریف صاحب کو اس نقصان پر مع احباب کو سخت تشویش ہے۔ اگر کسی کو یہ بکس ملے، تو وہ جمعیۃ علماء اسلام رنگ محل لاہور کے پتہ پر پہنچا دیں

(ادارہ)

جمعیۃ طلباء اسلام

جمعیۃ طلباء اسلام کا اہم اجلاس ۱۵، ۱۶ اگست کو لاہور میں ہوگا

محمد اسلوب قریشی کا بیان

جناب محمد اسلوب قریشی ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام نے ایک بیان میں کہا ہے کہ :

اللہ رب العزت ہم سب کو اخلاص و استقامت سے طالب علم برادری میں اعلائے کلمۃ الحق کی توفیق عطا فرمائیں۔ آپ حضرات کی شبانہ روز محنت انشاء اللہ رنگ لائے گی اور وہ دن دور نہیں جبکہ وطن عزیز کی قسمت کے فیصلے آپ کی رائے سے ہوں گے۔

آئین شریعت کانفرنس لاہور کے موقع پر طلباء کا ایک اجلاس ۸، ۲۷ر جون کو صدر دفتر لاہور میں ہوا تھا۔ جس میں تمام شرکاء اجلاس کے مشورے سے ۱۵، ۱۶ر اگست کو لاہور میں ایک اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مستقبل کے لئے اہم فیصلے کئے جائینگے اور مندرجہ ذیل چیزوں پر بھی غور ہوگا

آئین میں ترمیم
تنظیمی امور کا جائزہ
تربیتی پروگرام وغیرہ وغیرہ

اس اجلاس میں ہر شاخ کے دو ایسے نمایندے شریک ہونے چاہئیں۔ جو اپنی شاخ کے مکمل حالات سے واقف ہوں۔ ہر لحاظ سے قابل اور معتمد ہوں۔ تمام اراکین شاخ کی جانب سے انہیں یہ اختیار حاصل ہو کہ اس اجلاس میں ان کا فیصلہ حتمی اور سب کے لئے قابل قبول ہوگا۔ جمعیۃ طلباء کے تعارف اور دستور سے بھی باخبر ہونے چاہئیں سلسلہ تعلیم آئندہ دو سال تک مزید جاری رکھنے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں۔

یہ تو آپ بخوبی جان گئے ہوں گے۔ کہ اس اجلاس میں ہر شاخ سے دو مندوبین کی شرکت لازمی ہوگی۔ اس کے علاوہ آپ حتی الامکان یہ کوشش کریں کہ آپ کی شاخ کے ہر سکول، ہر کالج اور ہر دینی مدرسہ کی نمائندگی کے لئے ایک ایک یا دو دو طالب علم بحیثیت مبصر کے شریک ہوں۔ تاکہ ان ساتھیوں کو بھی ہمارے پروگرام کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملے اور ان میں کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

۱— ہمارا خیال ہے کہ اس موقعہ پر سندھ، پنجاب سرحد اور بلوچستان چاروں صوبوں کے انتخابات بھی ہو جائیں۔ کیا آپ اسے مناسب سمجھتے ہیں؟ اس کا جواب نفی یا اثبات میں ضرور دیں۔

(۲) ہم چاہتے ہیں کہ اس موقعہ پر ان دونوں کے علاوہ ایک پانچ روزہ تربیتی کورس بھی رکھا جائے۔ تاکہ سب ساتھیوں کو اپنی جمعیۃ کی دعوت پروگرام اور طریق کار سے بخوبی واقفیت ہو جائے۔ اور وہ یہاں سے ہر طرح سے ٹرینڈ ہوکر جائیں۔ اس طرح ان ساتھیوں کو کم از کم ۸ دن کا وقت لے کر آنا ہوگا۔ اس تجویز کا جواب بھی نفی یا اثبات میں ضرور آنا چاہیئے۔

(۳) اس اجلاس میں شریک ہونے والے ساتھیوں کے مکمل کوائف بھی ضرور فوراً بھیج دیں۔

(۴) جن حضرات نے ۸، ۲۷ر جون لاہور کے اجلاس میں مرکز کے لئے جو فنڈ لکھوایا تھا۔ وہ بلا تاخیر ارسال فرما دیں اور جن شاخوں کے نمائندے اجلاس میں شریک نہیں تھے وہ ہماری مشکلات کے پیش نظر اسی ماہ جولائی میں کم از کم ۱۰۰ روپے بھیجنے کا انتظام کریں۔

(۵) بیج تیار ہیں۔ ان کا آرڈر فوری ارسال کریں۔

(۶) تا فیصلہ ثانی کسی شاخ کو جلسہ عام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(۷) ارکان اسلام کی پابندی ہر رکن کے لئے نہایت ضروری ہے۔ تمام منکرات بالخصوص ترک نماز اور فلم بینی وغیرہ سے پرہیز کریں اور کرائیں۔

(۸) اپنے ضروری مشوروں اور تجاویز سے بھی مطلع فرمائیں

(نوٹ) ۱— جواب بلا تاخیر ۱۵ر جولائی تک ارسال فرما دیں تاکہ پروگرام ترتیب دیا جا سکے۔

(۲) اس اجلاس میں شریک ہونے والے حضرات کے قیام و طعام کے لئے مناسب انتظام ہوگا لیکن کچھ اخراجات شرکاء اجلاس کو برداشت کرنا ہوں گے۔

محمد اسلوب قریشی
ناظم اعلیٰ
جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

اسلامی معاشیات پر لیکچر

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان حلقہ لاہور نے موجودہ ملکی سیاست میں طلباء کے مسائل کو سمجھتے ہوئے "اسلامی معاشیات" پر باقاعدہ لیکچر شروع کرانے کا اہتمام کیا ہے یہ لیکچر جناب محمد مقبول عالم صاحب بی اے ہر اتوار کو بعد از نماز عصر دیا کریں گے۔ اس سلسلے میں پہلا لیکچر دفتر جمعیۃ واقع ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور بروز اتوار بعد از نماز عصر ۵ بجے شام ہوگا۔ تمام طلباء کو شرکت کی خصوصی دعوت دی جاتی ہے۔

ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی کنونشن جو ۱۵، ۱۶ اگست کو لاہور میں ہو رہی ہے۔ اگر اس کنونشن کے دعوت نامے کسی شاخ کو نہیں ملا۔ وہ فوراً مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام واقع ۵۶ میکلوڈ لاہور سے رابطہ قائم کریں۔

محمد طفیل
مرکزی ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام

جامعہ مدنیہ لاہور پر لگائے گئے تمام الزامات غلط اور بے بنیاد ہیں

حضرت مولانا شمس الدین صاحب قاسمی ناظم عمومی مشرقی پاکستان

مجھے ان دنوں مغربی پاکستان آنے اور ایک دو روز جامعہ مدنیہ لاہور میں قیام کا اتفاق ہوا۔ یہ مدرسہ بحمد اللہ ترقی کی منازل بڑی تیزی سے طے کر رہا ہے اس کے مہتمم مخدوم و منا المکرم حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ حسن سیرت اور اخلاص و للہیت میں معروف مجھے حضرت مہتمم صاحب سے ان کی نیک خصائل اور عظیم علمی خدمات انجام دینے کی وجہ سے بہت عقیدت ہے۔ جامعہ میں قیام کے دوران مجھے اپنے بنگالی طلبہ سے بھی کھل کر باتیں کرنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ کم از کم پینتیس ۳۵ کی تعداد میں یہاں حصول تعلیم کی غرض سے رہ رہے ہیں۔ اس دوران یہ بات بھی میرے علم میں لائی گئی۔ کہ بعض شر پسند اس دینی مدرسہ کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور اس کے خلاف طرح طرح کے جھوٹے بیانات اخبارات میں شائع کر رہے ہیں۔ جن میں سے ایک الزام یہ بھی ہے کہ یہاں بنگالی طلباء پر تشدد ہوتا ہے۔

میں اس من گھڑت الزام کی پرزور تردید اور شدید مذمت کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس عظیم دینی مدرسہ کے خلاف یہ بے بنیاد پروپیگنڈا مودودی پارٹی کی ان سکیموں کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ جو اس پارٹی نے اس ملک سے دینی تعلیم اور دینی درسگاہوں کو ختم کرنے کے لئے تیار کی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مودودی صاحب کے چند وظیفہ خواروں نے فرضی ناموں سے جامعہ کے خلاف بیان بازی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ یہ جماعت ایسے دینی مدارس کو برداشت نہیں کر سکتی۔ جو امر کی اسلام اور مودودی صاحب کے علم و فضل کے منکر ہوں اور ان کے غلط اور باطل نظریات سے متفق نہ ہوں۔ میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ یہاں ادارہ کی طرف سے کسی بھی بنگالی طالب علم پر کبھی بھی کسی قسم کا تشدد نہیں کیا گیا اور نہ ہی اب یہاں کسی بنگالی طالب علم کو کوئی تکلیف ہے۔ حضرت مہتمم صاحب تمام طلباء خصوصاً بنگال کے طلباء سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ اور انہیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ مدرسہ کے تمام اساتذہ بھی غایت درجہ دیانتداری اور شفقت سے دینی علوم کی تعلیم دے رہے ہیں۔

میں حکومت اور عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ دینی مدارس کے خلاف غلط پروپیگنڈا بند کرنے کا بندوبست کریں کسی شخص یا کسی جماعت کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیئے کہ ملک کے اسلامی مدارس کو بہتان تراشی کا نشانہ بنائے۔ اگر اس قسم کے بے بنیاد پروپیگنڈے کا بر وقت تدارک نہ کیا گیا، تو رفتہ رفتہ تمام اسلامی مدارس اس قسم کے بے بنیاد الزامات کا ہدف بن جائیں گے جس کا نتیجہ انتہائی خطرناک اور افسوسناک ہوگا۔

میں ملک بھر کے تمام اسلامی مدارس کے مہتممین و منتظمین سے بھی یہ اپیل کروں گا کہ وہ متفق و متحد ہو کر اس سازش کو ناکام بنا دیں۔ نیز میں جامعہ مدنیہ پر لگائے گئے ان الزامات کی بھی تردید کرتا ہوں کہ یہاں اشتراکیت کی تعلیم اور جلاؤ گھیراؤ کی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ خالص مذہبی علوم کی ایک معیاری درسگاہ ہے اور یہاں صرف تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر اسلامی علوم پڑھائے جاتے ہیں۔

شمس الدین قاسمی غفرلہ
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

دو خاندانوں کا نام نہاد جماعت اسلامی سے اظہار بیزاری اور جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان

ہم بقائمی ہوش و حواس اور برضائے خود اعلان کرتے ہیں کہ ہم جدی پشتی مذہب اہلحدیث کے پیروکار تھے۔ لیکن موجودہ دور میں مذہب اہلحدیث کے رہنماؤں کی گومگو پالیسی اور اکثر و بیشتر کا ابوالاعلیٰ مودودی کا متبع ہو جانا خصوصاً ہمارے شہر جہلم کی جامع مسجد اہلحدیث کے خطیب مولوی عبدالغفور کا مودودی عقاید کو قبول کر لینا ہمارے لئے غیر مقلدین کے مذہب سے نفرت کا موجب بنا ہے۔ ہم مودودی صاحب اور اس کے تمام ہم خیالوں کو گمراہ سمجھتے ہیں اور آج سے ہم اپنے تمام کنبہ سمیت اہل سنت والجماعت دیوبندی مسلک کو قبول کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ آئندہ مرتے دم تک اسی مذہب پر قائم رہیں گے اور ہماری تمام تر خدمات جمعیۃ علماء اسلام کے لئے وقف ہوں گی خداوند تعالےٰ ہمیں استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!

ہم نے اپنے شہر کی جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام (جہلم) کی خدمت میں یہ پیشکش کر دی ہے کہ وہ چاہیں تو ہم اپنے خون سے بھی دستخط کرنے کے لئے تیار ہیں

(دستخط) محمد منیر ظفر کریانہ سٹور راجہ بازار جہلم
" محمد عالم (پہلوان) خالق ہوٹل " "

دار المطالعہ مدینہ کالونی والٹن لاہور کا قیام

لاہور۔ بروز اتوار مورخہ ۵ کو جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منعقد ہوا جس میں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے تحت ایک دار المطالعہ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ اور سال رواں کے لئے متفقہ طور پر حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا

رحمت اللہ صاحب مخفی — امیر
جناب محمد عارف صدر مجلس افکار نو لاہور — نائب امیر
جناب عبداللطیف صاحب — ناظم اعلیٰ
محمد شریف صاحب — معاون خازن
مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ناظم مقرر ہوئے۔

ہرچوکی میں جمعیۃ کا جلسہ

مورخہ ۲۰ کو بعد نماز عشاء مسجد سکول والی زیر صدارت چوہدری عبدالغفور صاحب دہلوی منعقد ہوا۔ جس میں خطیب مسجد سکول والی مولانا مہربان علی نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور منشور سے لوگوں کو روشناس کرایا اور بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ایک جامع مقصد کے لئے کافی عرصہ سے کام کر رہی ہے۔ مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کی خدمات کو سراہا۔ اس کے بعد ہرچوکی جمعیۃ کی تشکیل عمل میں آئی۔

صدر — محمد یامین صاحب دہلوی
نائب صدر — چوہدری فتح محمد صاحب
ناظم اعلیٰ — مہربان علی
خزانچی — دین صاحب دہلوی
ناظم — مولانا مہربان علی

اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ ہمارے ملک میں جو جماعتیں اسلام اور ملک کی سالمیت کے خلاف کام کر رہی ہیں ان کی کڑی نگرانی کی جائے۔

مودودی گروپ سے استعفاء

اسلامی جمعیۃ طلباء ہری پور ہزارہ کے ناظم اعلیٰ نے کہا ہے کہ میں اسلامی جمعیۃ طلباء میں ایک سال قبل یہ سمجھ کر شامل ہوا تھا کہ یہ جمعیۃ طلباء میں اسلامی شعور پیدا کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ لیکن اتنے عرصے میں نے یہ دیکھا کہ اسلامی جمعیۃ طلباء مودودی گروپ کی بغل بچہ ہونے کے علاوہ اس کی اور کوئی حیثیت نہیں اور مودودی صاحب کے گمراہ کن نظریات پھیلانے کے لئے پوری طرح سرگرم ہے۔ اس لئے میں مودودی صاحب کی تمام کتابوں کے بغور مطالعہ کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کی تحریرات سراسر قرآن و سنت کے منافی ہیں۔ اس لئے میں نے اسلامی جمعیۃ طلباء سے استعفاء دیکر جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ نے امیدواروں سے درخواستیں طلب کر لیں

جمعیۃ علماء اسلام نے پاکستان میں صحیح اسلامی قانون نافذ کرنے کے لئے انتخابات میں بھرپور حصہ لینے کا اعلان کیا ہوا ہے۔ مرکزی فیصلہ کے مطابق ضلع شیخوپورہ میں بھی جمعیۃ انتخاب لڑ رہی ہے۔ ضلع کی تمام جماعتیں جو کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر مرکزی یا صوبائی سیٹوں پر کسی کو امیدوار کھڑا کرنا چاہتی ہیں۔ وہ ۱۸ جولائی تین بجے دوپہر تک درخواستیں امیر ضلع قاری محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد عید گاہ شیخوپورہ کے پاس پہنچا دیں۔

(محمد یعقوب ربانی ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ)

بقیہ — قراردادیں خلافت راشدؓ کانفرنس

کو قانونی طور پر جرم قرار دیا جائے۔ کیونکہ یہ مقدس جماعت پاکستان کے سواد اعظم کی دینی رہنما و پیشوا جماعت ہے اس مقدس جماعت کے افراد پر تنقید اور طعن و تشنیع سے اہلسنت کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اور ان کے مذہبی جذبات میں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا امن عامہ اور عامۃ المسلمین کے سکون و اطمینان کے لئے ضروری ہے کہ قانونی طور پر اس فتنہ کا دروازہ بند کر دیا جائے۔

محرک علامہ خالد محمود صاحب لاہور

موئید حضرت مولانا مقبول احمد صاحب نائب ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال

پاکستان کو ایک حق گو اور آزاد اخبار کی ضرورت ہے

"جرنلسٹس یونائیٹڈ" کے ساتھ بھرپور تعاون کیجئے

اکابر جمعیۃ کی پرزور اپیل

"ہمیں یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی ہے کہ ملک کے ممتاز صحافیوں نے جنہیں نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات امروز اور پاکستان ٹائمز سے نکالا جا رہا ہے۔ "جرنلسٹس یونائیٹڈ" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ اس ادارے میں بلند پایہ ادیب اور مفکر حریت جیسے ڈاکٹر احمد حسین کمال اور مولانا کوثر نیازی بھی شریک ہیں اس ادارے کے تحت جلد ایک روزنامہ جاری کیا جا رہا ہے۔ جو آزاد صحافت کا نشان اور مزدوروں اور علماء حق کی خبریں شائع کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ایک ایسے دور میں جبکہ ملک کے اخبارات پر سامراجیت اور اس کے حامیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ ایسے اخبار کی نہ صرف اشد ضرورت ہے بلکہ صد مسرت اور طمانیت کا باعث ہے۔ لہٰذا ہم مسلمانان پاکستان سے بالعموم اپیل کرتے ہیں کہ جرنلسٹس یونائیٹڈ کے ساتھ زبردست تعاون کریں اور ادارہ جرنلسٹس یونائیٹڈ کے حصص خریدیں۔"

اس مشترکہ بیان پر مندرجہ ذیل رہنمایان ملت کے دستخط ہیں:۔

حضرت مولانا مفتی محمود۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی۔ مولانا عبید اللہ انور۔ جناب بشیر احمد بختیار۔ مولانا شمس الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ مولانا محمد اشرف علی ناظم عمومی سلہٹ ضلع جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا ابوالحسن نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ مولانا محی الدین خان ایڈیٹر ہفت روزہ نیا زمانہ ڈھاکہ۔ حضرت قبلہ معتصم باللہ مہتمم دارالعلوم مدینہ ڈھاکہ۔

حصص کی رقوم مندرجہ ذیل پتوں پر بھیجئے اور رسید حاصل کیجئے

ریگل سینما بلڈنگ ۶۵ دی مال لاہور

محمد حنیف سہارنپوری دفتر ترجمان اسلام لاہور

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ لاہور

بقیہ — شذرات

امید ہے کہ حکومت پاکستان جلد ہی عوام کے اس مطالبہ کی تکمیل کی طرف توجہ دے گی اور پاکستان کے پہلے عام انتخابات کو کسی بھی غیر ملکی اثر سے ملوث نہیں ہونے دیگی

مشرق وسطیٰ کی نئی صورت حال

جون ۱۹۶۷ء کی جارحیت کے بعد اسرائیل کی لگاتار کوشش یہ رہی کہ برسرپیکار عرب ممالک بالخصوص مصر و شام و اردن سنبھلنے نہ پائیں اور عرب عوام کی قوت مقاومت نیل ہو جائے۔

اس دوران امریکہ اپنے حامیوں اور وابستہ گروہوں کے ذریعہ غیر عرب مسلمان ملکوں میں عربوں بالخصوص مصر و شام، عراق، الجزائر، سوڈان، لیبیا وغیرہ کے خلاف ایسا مکروہ پروپیگنڈا کراتا رہا جس کے اثر سے مسلمان ملکوں کے عوام عربوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ ختم کر دیں۔ بلکہ یہ احساس پھیلایا گیا کہ اسرائیل سے نمٹنے کے بجائے پہلے ان عرب ملکوں میں سیاسی و اقتصادی تبدیلیاں ضروری ہیں۔

غیر عرب مسلمان ملکوں کے عوام کا انداز فکر یہ بنانے کی کوشش کی کہ جب تک مصر، شام، سوڈان، لیبیا الجزائر اور عراق کی موجودہ حکومتیں ختم نہیں ہو جاتیں، جب تک ان کے روابط روس و چین سے ٹوٹ نہیں جاتے۔ جب تک وہاں عوامی اقتصادی تبدیلیوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ جب تک ان ملکوں میں پرانا شاہی نظام ازسرنو بحال نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک انہیں نااہل، نالائق، اسرائیل سے بدتر اور اسلام سے خارج سمجھا جائے اور ان کی حمایت نہ کی جائے۔

چنانچہ تین سال کا یہ دور عرب عوام کے لئے سخت جانگسل دور تھا۔ اور وہ اچانک ہر طرف سے دشمنوں کی مکروہ ترین سازشوں میں گھر گئے تھے۔

اسرائیل اس پر تابڑ توڑ حملے کر رہا تھا۔ امریکہ ان کے خلاف اسلام کے نام سے بدترین پروپیگنڈا پھیلا رہا تھا۔ اور دنیا بھر کے مسلمان عوام سے [illegible] ربط کو توڑ رہا تھا۔

ان حالات میں مصر، شام و اردن نے اسرائیل کے نو بہ نو اور تازہ بتازہ حملوں کا دفاع کیا۔ جنگ سے برباد شدہ اپنی اقتصادی حالت کو سنبھالا دیا۔ اپنے زرعی وصنعتی منصوبوں کو بروئے کار لانے کا سامان کیا۔ جارحیتوں سے اپنے آپ کی حفاظت کی۔ دنیا میں اپنے دوست پیدا کئے۔ اسلحہ اور سامان حرب مہیا کیا۔ جدید حربی سامان کے استعمال کے طریقوں کو سمجھا۔ اپنے گرد و پیش کے حالات درست کرنے کی کوشش کی۔ اور اسلام کے نام سے کی جانے والی مخالفانہ مہم اور اپنوں کی پشت کی طرف سے خنجر کاریوں کو صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ حتیٰ کہ اب وہ وقت بھی آ گیا کہ وہ اسرائیل کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں آ گئے ہیں۔ گذشتہ چند ہفتوں سے نہر سویز کے محاذ اور شام کی سرحدات پر صورت حال بدلتی جا رہی ہے اور اسرائیل بار بار منہ کی کھا رہا ہے۔ اور ذک اٹھا رہا ہے۔

چنانچہ اب اس نے یہ واویلا شروع کر رکھا ہے کہ روسی ماہرین مصر کی جنگی امداد کر رہے ہیں اور فضائی حملوں میں روسی ہوا باز براہ راست حصہ لے رہے ہیں ظاہر ہے کہ یہ پروپیگنڈا لغو و بے بنیاد ہے۔ بیشک مصر و شام وغیرہ نے روس سے سامان حرب کی امداد لی ہے۔ اس کی ٹیکنیک کو بھی ان سے سیکھا اور سمجھا ہے چند ماہرین مصر و شام وغیرہ میں موجود ہو سکتے ہیں۔ لیکن اسرائیل کے خلاف فضائی حملوں کی کامیابی تمام تر مصری وشامی ہوا بازوں اور فوجیوں کی رہین ہے۔ جبکہ اسرائیل کا سارا تانا بانا امریکی اور مغربی سامراج سے مستعار ہے

اسرائیل کی فوج کا اسی فیصد حصہ امریکی اور یورپی رضاکار اور ریٹائرڈ فوجیوں پر مشتمل ہے۔ تمام جنگی سامان اسلحہ و جہاز وغیرہ سب کے سب امریکہ اور برطانیہ کے فراہم کردہ ہیں۔ اور سالانہ ارب ہا روپیہ کی اقتصادی امداد امریکہ اور یورپ سے اسرائیل کو ملتی رہتی ہے

مشرق وسطیٰ کا تیل اور پٹرول سعودی عرب سے لے کر بحرین و ایران تک امریکی اور برطانوی کمپنیوں کی تحویل میں ہے اور اسرائیل کو بے تحاشا سپلائی ہوتا رہتا ہے

مزید برآں مشرق وسطیٰ میں ترکی کے ساحلوں سے لے کر ایک طرف خلیج فارس تک اور دوسری طرف مراقش کے صحرا تک ابھی دو سو سے زیادہ فوجی اڈے امریکہ اور برطانیہ کے موجود ہیں۔ جو اسرائیل کی حفاظت و مدد کے لئے ہر وقت تیار رکھے جاتے ہیں۔

اس پیمانہ کی امریکی و برطانوی امداد کی موجودگی میں مصر و شام کو ملنے والی روسی امداد اب بھی ہزار درجہ کم ہے۔ اور اسرائیل کا واویلا اس بات کا ثبوت ہے کہ اتنی زبردست اعانت حاصل ہونے کے باوجود مصر و شام کی معمولی سی تیاریاں اس کے لئے خوفناک بن گئی ہیں۔ اور وہ چاہتا ہے کہ امریکہ بالکل ہی کھل کر اس کی امداد کے لئے میدان میں آ جائے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسرائیل سے براہ راست برسر پیکار عرب ملکوں مصر، شام، اردن وغیرہ کو ابھی بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔

وہ اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے اول دن سے آج تک اس پالیسی پر گامزن ہیں کہ اشتراکی بلاک سے امداد تولی جاتی رہے۔ لیکن روس وغیرہ ملکوں کو فوجی اعتبار سے سرزمین عرب پر پیر جمانے کا موقعہ نہ دیا جائے جبکہ ان کا دشمن اسرائیل نہ صرف امریکہ و برطانیہ وغیرہ سامراجی ملکوں سے براہ راست امداد لے رہا ہے بلکہ تحفظ و دفاع کے معاہدوں کے ذریعہ امریکہ کی براہ راست سرپرستی بھی حاصل کئے ہوئے ہے۔

نیز یہ کہ امریکہ و برطانیہ کو مشرق وسطیٰ میں سعودی عرب، ایران، مراقش وغیرہ سے لے کر خلیج فارس کی عرب ریاستوں تک تیل کی اجارہ داری بھی حاصل ہے اور متعدد مقامات پر فوجی اڈے بھی ان کے موجود ہیں اور ان عرب ملکوں کی تجارت اور نظام زر پر بھی بیشتر امریکہ و برطانیہ کا ہی بالواسطہ تسلط ہے۔

اس صورت حال کا تمام فائدہ ہمیشہ اسرائیل کے حق میں جاتا رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں فوجی اور اقتصادی طاقت کلیتہً اب تک امریکہ و برطانیہ کی رہی ہے۔

جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد پہلی مرتبہ بحر روم میں روس کا معمولی سا بحری بیڑہ پہنچا ہے۔ لیکن ابھی اس کی طاقت کا تناسب امریکہ کے چھٹے بحری بیڑہ کے مقابلہ میں نہایت کم ہے اور اس کے ساتھ ہی برطانیہ کا بحری بیڑہ بھی بحیرہ روم میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں بحرالکاہل میں مقیم امریکہ اور برطانیہ کے بحری بیڑے بھی ہمہ وقت پر تیار کھڑے ہیں۔

ان حالات میں یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل امریکہ و برطانیہ کی متحدہ فوجی طاقت کا برابر کا مقابلہ مصر، شام، اردن بلکہ تمام عرب ممالک مل کر کر سکتے ہیں۔ اور روس ان کو مشرق وسطیٰ میں اپنی موجودہ پوزیشن میں جو صرف بحر روم میں چالیس جہازوں کے بحری بیڑے پر مشتمل ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی طاقت کے برابر مدد دے سکتا ہے۔ الا یہ کہ وہ عالمی جنگ کا خطرہ مول لے کر مشرق وسطیٰ کی جنگ میں یورپ میں لڑنے کو تیار ہو جائے۔ یا جس طرح اسرائیل نے امریکہ و برطانیہ کی کلیتہً سرپرستی حاصل کر رکھی ہے، مصر و شام وعرب ممالک بھی روس کی سرپرستی حاصل کر لیں، اور اسے بھی اپنی سرزمین پر فوجی اڈے قائم کرنے کی اجازت

اسی طرح دے دیں۔ جس طرح مراقش سے بحرین تک بہت عرب ملکوں نے امریکہ و برطانیہ کو دے رکھی ہے۔

لیکن ظاہر ہے کہ جب تک ناصر جیسے لیڈران ملکوں میں برسراقتدار ہیں۔ اس کا امکان نہیں ہے۔ اس لئے کہ جو لوگ اپنا سرزمین کو اسرائیل، امریکہ، برطانیہ کے اثرات سے پاک کرنے کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ روس وغیرہ کو کس طرح اجازت دے سکتے ہیں کہ مغربی سامراجیوں کی جگہ وہ لیکسان پر تسلط قائم کرلیں۔ بہرحال جنگی محاذ کا یہ ایک کمزور فوجی و اقتصادی پہلو ہے۔ جس سے برسرپیکار عرب ممالک اب بھی دوچار ہیں۔

لیکن اس کے باوجود ان کے عزم وہمت نے اور پیہم جدوجہد و استقلال نے اسرائیلی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کی پوزیشن اختیار کرلی ہے اور بجا طور پر وہ اللہ کی نصرت اور دشمن پر فتح کی امید رکھتے ہیں

چنانچہ مشرق وسطیٰ کے موجودہ حالات ایک نئے موڑ پر آگئے ہیں۔ جو مستقبل میں اہم واقعات کے رونما ہونے کا موجب بنیں گے۔

دعوے اور طعنے

وہ لوگ جنہوں نے اپنی رہنمائی اور ترجمانی کی باگ ڈور جناب مودودی صاحب، جناب نوابزادہ نصراللہ خاں صاحب، جناب شورش کاشمیری صاحب اور جناب صاحبزادہ فیض الحسن صاحب جیسے تحریک پاکستان اور قائداعظم کے سکہ بند مخالفین کے ہاتھوں میں دے دی ہے، وہ جمعیۃ علماء اسلام کو یہ طعنہ دیں کہ وہ تحریک پاکستان کے مخالف تھے، کانگرس کے ہمنوا تھے۔ گاندھی اور نہرو کے دوست تھے وغیرہ وغیرہ، تو اسے ان لوگوں کی بوکھلاہٹ اور کھسیانہ پن کے سوا اور کیا کہا جائے۔

نظریہ پاکستان اور اسلام کے مدعی گروہوں کا تجزیہ کرکے دیکھ لیجئے۔ کہ ان کی قیادت کون لوگ کررہے ہیں۔ اور کیا ان میں سے کوئی صاحب بھی یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ انہوں نے تحریک پاکستان، آل انڈیا مسلم لیگ اور قائداعظم کا ایک دن کے لئے بھی ساتھ دیا تھا۔

اس محاذ پر یا تو مودودی صاحب اور ان کے اعوان وانصار، نصراللہ خاں اور شورش کاشمیری وغیرہ ہیں۔ جن کی تحریک پاکستان سے مخالفت اور قائداعظم سے اختلاف سب کو معلوم ہے۔

یا اس محاذ پر مشتاق احمد گورمانی صاحب جیسے لوگ ہیں جو آخر وقت تک پاکستان اور قائداعظم کی ذاتی مخالف جماعت یونینسٹ پارٹی کے ساتھ منسلک رہے ہیں۔

یا اس محاذ پر برطانوی حکومت کے دیرینہ سول سروس کے ملازم حضرات ہیں۔ جو اب بھی ان خدمات کے عوض پنشنیں حاصل کررہے ہیں۔

یا اس محاذ پر وہ ریٹائرڈ فوجی حضرات جلوہ افروز ہورہے ہیں جن کی عمر کا اکثر حصہ برطانیہ کی فوجی خدمات میں گذرا ہے۔

ان میں سے کسی نے بھی آزادی وطن کی جدوجہد تو بڑی بات ہے، تحریک پاکستان کے آخری دور میں بھی برطانوی حکومت کی خدمت سے دستبردار ہوکر قیام پاکستان کی جدوجہد میں ادنیٰ سا حصہ تک نہیں لیا۔

اور اب یہ سب گروہ و افراد، دفعتاً نظریہ پاکستان کے بہت بڑے حامی بلکہ پاکستان پر اپنی اجارہ داری کے مدعی بن کر میدان میں نکل آئے ہیں۔

اور اس وقت ان سب کی سیاسی سرگرمیوں کا محور ایک ہی بات ہے کہ جتنی آوازیں براہ راست عوام کو اقتدار منتقل کرنے، وطن کی سرزمین سے امریکی اثرات کا خاتمہ کرنے، مشرق وسطیٰ سے اسرائیل اور امریکہ و برطانیہ کے فوجی و اقتصادی غلبہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے اٹھ رہی ہیں۔ انہیں اسلام اور پاکستان کے مفاد کے خلاف ثابت کیا جائے۔

یہ ہے ان گروہوں کا نظریہ پاکستان اور وہ اس کو کامیاب بنانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے قائدین کے خلاف جھوٹ اور فریب کے حربوں سے مسلح ہوکر میدان میں نکل آئے ہیں۔

لیکن وہ بھول رہے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ پاکستان کے مسلمان عوام کو اب بے وقوف نہیں بنایا جاسکتا۔ عوام ان سب چہروں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور ان کو ان نعروں کی حقیقت بھی معلوم ہے۔

عوام نے ۲۳ سال کے تلخ تجربہ کے بعد یہ جان لیا ہے کہ سچائی کس طرف ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا بقا، پاکستان کا استحکام اور اسلام کی بالادستی قائم کرنے کی راہ کونسی ہے۔

پاکستان کے مسائل اور اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ صرف ایک ہے کہ ملک کا اقتدار غیر مشروط اور غیر پابند صورت میں براہ راست عوام اور غرباء کی طرف منتقل کردیا جائے اور ملک کا کسان و مزدور جو ۹۹ فیصد عددی طاقت رکھتا ہے۔ اسے ملک کے معاملات درو بست پر پورا پورا دخل وعمل حاصل ہو۔ اور وہ نظم طور پر قرآن وسنت کے احکام نافذ کردیئے جائیں۔

ان دو امور کو پس پشت ڈال کر جو گروہ بھی دوسرے مسائل و نزاع چھیڑتا ہے۔ اس کے نظریہ پاکستان کے دعوؤں اور نعروں کا مقصد پاکستان کے مسلمان عوام خوب اچھی طرح سے جانتے اور سمجھتے ہیں۔

نقد و نظر

(۱) سیاست کی راہیں

صفحات ۱۲۸۔ قیمت تین روپیہ پچاس پیسے

ناشر۔ سونار بنگلا پرکاشنی، لاہور نمبر ۸

پتہ۔ ایوان حکمت ایبک روڈ (انارکلی) لاہور

یہ خوبصورت کتاب حافظ الحسینی صاحب کی مرتبہ ہے اس کتاب میں انہوں نے رائج الوقت بہت سی سیاسی اصطلاحات کو ان کی تعریف و توضیح کے ساتھ جمع کردیا ہے۔ اور سیاسی کارکنوں وعوام کے لئے ایک معلومات افزا مجموعہ تیار کرکے دے دیا ہے۔

(۲) وقائع زندگانی ام ہانی

قیمت چار روپے۔ ملنے کا پتہ۔ مکتبہ علم وحکمت سوتر منڈی لاہور۔

مودودی صاحب نے "خلافت و ملوکیت" لکھ کر دور صحابہ کی تاریخ سے متعلق جو غلط اثرات پھیلائے ہیں۔ ان کا ردعمل ابھی جاری ہے

مختلف نقطۂ نظر کے مصنفین اپنے اپنے نقطۂ نگاہ سے مودودی صاحب کے پھیلائے ہوئے تاریخی مغالطوں کو دور کررہے ہیں۔

محمود احمد عباسی صاحب نے بھی "تحقیق خلافت و ملوکیت" کے نام سے اپنے انداز فکر کے مطابق مودودی صاحب کے خیالات کا رد لکھا تھا۔ اب ان کی یہ نئی کتاب، ایک اور تاریخی موضوع سے متعلق سامنے آئی ہے جسے دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔

خریدار وایجنٹ حضرات!

شکایات، آرڈر، رقم بھیجتے وقت نمبر ایجنسی و خریداری لکھنا نہ بھولیئے ورنہ ادارہ تعمیل سے قاصر ہوگا۔

(ادارہ)

حضرت قاری صاحب ضیا کی وفات

ملک کی مشہور قرآنی درسگاہ مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور کے بانی و مہتمم جناب قاری فضل کریم صاحب ایک عرصہ شدید علالت کے بعد مورخہ ۲۲ جون ۱۹۷۰ء کو انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی باقیات میں تجوید و قرأت اور حفظ و ناظرہ قرآنی تعلیم کا مرکزی ادارہ مدرسہ تجوید القرآن سدا بہار گلشن کی طرح قائم و دائم ہے۔ جہاں ملک کے مختلف حصوں اور دور دراز مقامات سے ہر سال ہزاروں تشنگان علوم قرآنیہ اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے قائم کردہ اس چشمۂ فیض سے سند فراغت حاصل کرنے والے ہزاروں قراء حضرات وحفاظ کرام سکولوں وکالجوں، مدارس دینیہ میں قرآنی اساتذہ اور مساجد میں ائمہ و خطباء کی حیثیت سے شب و روز دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ قرآن کریم کا شیدائی اور دینی علوم کی فدائی اس عظیم شخصیت کی وفات پر آج ہر دل سوگوار اور ہر آنکھ اشکبار ہے۔ میں مدرسہ تجوید القرآن کے منتظمین، اساتذہ کرام و طلباء حضرات اور حضرت قاری صاحب کے دیگر جمیع پسماندگان سے گہرے رنج و غم اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے اراکین، دینی مدارس کے منتظمین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حضرت قاری صاحب مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔

شریک غم۔ قاری محمد شریف قصوری خطیب
کناری بازار۔ لاہور

—— ادارہ ترجمان اسلام حضرت قاری صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے اور اس غم میں برابر کا شریک ہے۔

ایجنٹ حضرات!

رقم فوری طور پر ارسال کریں۔ ورنہ پرچہ کی

ترسیل

روک دی جائے گی

(ادارہ)

حضرت نفیس رقم جامعہ مدنیہ میں

محترم جناب سید انور حسین نفیس رقم صاحب مدظلہ آئندہ جامعہ مدنیہ میں قیام فرمائیں گے ملاقات اور خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

جامعہ مدنیہ کریم پارک — راوی روڈ لاہور

پی، ڈی، پی کے جلوس میں عوام نے شرکت کرنے سے انکار کر دیا

(نمائندہ خصوصی)

لاہور۔ ۱۷ جولائی۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے زیر اہتمام جمعہ کے بعد مسجد وزیر خاں سے ایک جلوس نکالنے کا اعلان کیا گیا۔ یہ جلوس مہنگائی اور موجودہ ٹیکسوں کے خلاف تھا۔ لیکن آپ حیران ہوں گے کہ اس جلوس میں عوام ہرگز شریک نہیں ہوئے، کیونکہ عوام جانتے ہیں کہ جو پارٹی خود سرمایہ دارانہ نظام کی حامی ہو۔ وہ عوامی حقوق کے معاملہ میں مخلص نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ اس جلوس میں گنتی کے ۱۷ آدمی اور ۱۲ بچے شامل تھے۔ جن کے ہاتھوں میں کتبے دیئے ہوئے تھے۔ یہ تھا نتیجہ دو دن کے مسلسل اعلان، مقبوضہ اخبارات کے پروپیگنڈے اور مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کی یاد میں جلسۂ عام میں لوگوں کو شرکت کی دعوت دینے کا

اعلان داخلہ

دارالعلوم مدنیہ چنیوٹ ایک دینی ادارہ ہے جو عرصہ سے درس نظامی کے علاوہ فاضل عربی، عالم عربی، ادیب عربی اور میٹرک کی تعلیم دے رہا ہے اور ہر سال بکثرت طلباء اچھی پوزیشن میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے حسب سابق جولائی ماہ رواں کی آخری تاریخ تک شائقین علوم عربیہ وعصریہ کو داخل کیا جا سکتا ہے باہر سے آنے والے طلباء کو کھانا وغیرہ بلا معاوضہ دیا جاتا ہے

(محمد عبداللہ بٹ ناظم دار العلوم المدنیہ چنیوٹ ناظم جمعیۃ چنیوٹ)

بقیہ: — صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بعد امامت بھی گھٹیا نظام قائم کر کے دنیا کو مطمئن کر سکے پھر وہ کیا ہوگا۔ سوائے اس کے کہ قلم تنقید نظام نبوت پر اٹھے اور کوئی اس کو بگڑنے والا نہ ہو۔

ان تمام سوالات کو سن کر مولانا گلزار احمد صاحب نے کہا کہ مولانا مودودی کا بغرض علاج لندن گئے ہوئے ہیں اور عنقریب آنے والے ہیں۔ ان کے سامنے یہ سوالات رکھ دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد مجلس برخاست ہو گئی۔

دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام قصور کے خازن اور احمد ٹینریز کے مالک جناب حاجی عبدالحمید صاحب کا صاحبزادہ چند روز سے شدید علیل ہے۔ جمیع حضرات سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

(قاری محمد شریف قصوری۔ شہر قصور)

فتح الباری شرح صحیح بخاری

اہل علم حضرات کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ ہم حافظ ابن حجر کی نایاب کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری مطبوعہ مصر کا بعینہٖ فوٹو کر کے آفسٹ پر چھپوا رہے ہیں۔ پوری کتاب معہ مقدمہ ۱۴ جلدوں میں شائع ہوگی۔ قیمت فی جلد کاغذ سفید عمدہ مجلد پلاسٹک جلد ۲۰/- روپے ہوگی علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات ۲۰/- روپے پیشگی ارسال فرمائیں گے۔ انہیں محصولڈاک معاف ہوگا۔ اور ہر جلد تیاری کے بعد ان کو صرف ۲۰/- روپے میں وی، پی کردی جایا کرے گی اور ان کے جمع شدہ ۲۰/- روپے آخری جلد میں مجرا کر دیئے جائیں گے۔

خصوصی رعایت

جو حضرات پوری کتاب کی قیمت یکمشت ارسال فرمائیں گے انہیں ۳۰/- روپے کی خصوصی رعایت ہوگی۔ وہ ۲۸۰/- روپے کے بجائے صرف ۲۵۰/- روپے ارسال فرمائیں۔ نمونہ کا صفحہ کارڈ لکھ کر مفت حاصل کریں۔

دائرۃ المعارف نوشہرہ روڈ مسجد لال خاں
گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

اسلامی اصولوں پر مبنی معاشی نظام میں ہی تمام ملکی مسائل کا حل مضمر ہے — مولانا غلام غوث ہزاروی

پشاور ۱۳ جولائی۔ جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی مولانا غلام غوث ہزاروی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ آئندہ عام انتخابات میں قومی و صوبائی اسمبلی کے لئے دیانتدار اور مخلص امیدواروں کو کامیاب بنائیں۔ مولانا ہزاروی پشاور کے نزدیک موضع ترنگ زئی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے عوام کو خبردار کیا کہ "اسلام خطرہ میں ہے" کا نعرہ لگانے والے بعض عناصر کی خطرناک سرگرمیوں سے ہوشیار رہیں جو کہ اس قسم کے نعرے لگا کر رائے عامہ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ مولانا نے توقع ظاہر کی کہ عوام ۲۲ برس تک ان عناصر کی لوٹ کھسوٹ کا شکار رہے ہیں۔ اب ان کے دام فریب میں نہیں آئیں گے اور ان کے مذموم عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دینگے۔

اپنی جماعت کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ میری جماعت اسلامی اصولوں اور نظریات کی روشنی میں ایک ایسا معاشی ڈھانچہ تیار کرے گی۔ جو عوام کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں ممد و معاون ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میری جماعت نے اس مقصد کے تحت انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جمعیتہ علماء اسلام قومی و صوبائی اسمبلی کی ہر نشست پر اپنے امیدوار کھڑے کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

جمعیتہ کے اقتصادی پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ میری جماعت امیر اور غریب کے درمیان موجود فرق کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کرے گی۔ یہ فرق ماضی میں بعض مفاد پرستوں کی "غیر حقیقت پسندانہ" پالیسیوں کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری جماعت برسر اقتدار آگئی تو ملک میں زبردست سماجی و معاشی اصلاحات کرے گی۔ مثال کے طور پر ہر شہری کے لئے تعلیم، روزگار اور معقول رہائش کا بندوبست کیا جائیگا سب کے لئے میٹرک تک مفت تعلیم کی سہولت مہیا کی جائے گی۔

انہوں نے اپنی جماعت کے اس موقف کا پھر اعادہ کیا کہ جمعیتہ علماء اسلام مکمل طور پر اسلامی نظام اور اسلامی اصولوں کی بنیاد پر ملک کا معاشی ڈھانچہ تیار کرے گی کیونکہ اسلامی اصول اور نظریات ہی ایک اچھے معاشرہ کے ضامن ہیں۔ اور آج ملک کو درپیش مختلف مسائل کا حل انہیں اصولوں میں مضمر ہے۔ پاکستان میں غیر ملکی نظریات کو پروان چڑھانے کے سلسلے میں جو کوششیں بعض عناصر کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ ان کا سدباب اسلامی نظریات کو عملی جامہ پہنا کر ہی ہو سکتا ہے۔

مولانا کی تقریر سے قبل جلسہ میں کچھ قرار دادیں بھی منظور کی گئیں جن میں خاص طور پر نئے مرکزی بجٹ پر کڑی نکتہ چینی کی گئی اور پاور لومز اور سونے وچاندی پر ایکسائز ڈیوٹی ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز ملک میں اسلامی نظام کے قیام اور اسلامی آئین کی تشکیل پر زور دیا گیا۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کا ضلع سرگودھا میں دورہ

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ضلع سرگودھا میں مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ فرما رہے ہیں۔

مورخہ ۲۰ جولائی	جھاوریاں
۲۱ جولائی	صبح ایک گھنٹہ کے لئے مٹھہ ٹوانہ
	رات بعد نماز عشاء روڈہ براستہ جوہرآباد

مٹھہ ٹوانہ کا پروگرام ۹ بجے صبح سے دس بجے تک ہوگا (محمد حنیف سہارنپوری)

• قاتلِ سبائیت •
• امیر المومنین •

قسط ۲

سیدنا معاویہؓ

خطیب اہلسنت حضرت الحاج مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب مدظلہ العالی لائل پور

۳:۔ اللھم علّم معاویۃ الحساب وقہ العذاب۔

ترجمہ:۔ اے اللہ معاویہؓ کو حساب سکھا دے اور عذاب سے محفوظ فرما۔

(تاریخ کبیر امام بخاریؒ ص ۳۲۸)

۴:۔ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرا رہے تھے۔ آپ نے وضو فرماتے ہوئے حضرت معاویہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔

یا معاویۃ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۲۲)

ترجمہ:۔ اے معاویہ اگر تجھے حکومت مل گئی تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت معاویہؓ کے مستقبل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روشن دیکھنا چاہتے تھے۔ اس لیے وقتاً فوقتاً ان کی تربیت فرماتے رہے۔ حضرت معاویہؓ چونکہ دربارِ رسالت میں تربیت حاصل کر رہے تھے اس لیے انہوں نے اپنے دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امیدوں کو ایک ایک کر کے پورا کیا۔

۵:۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لمعاویۃ اللھم اجعلہ ہادیا مہدیا۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کے لیے فرمایا کہ اے اللہ ان کو ہادی، مہدی، ذریعۂ ہدایت بنا۔

ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ، اور ذریعہ ہدایت کو مودودی جیسا کہ باطن ہی مجروح و موردِ الزام ٹھہرا سکتا ہے:۔

(۶) یبعث اللہ تعالیٰ معاویۃ یوم القیامۃ وعلیہ رداءٌ من نور الایمان

(کنزل العمال ج ۶ ص ۱۹۰)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت معاویہؓ کو اٹھائیں گے تو ان پر نورِ ایمان کی چادر ہوگی۔

۷:۔ اوّل جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا۔

(بخاری ج ۱ ص ۴۰۹)

ترجمہ:۔ میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جہاد کرے گا اس پر جنّت واجب ہوگی۔

اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامتؓ کے گھر کھانا تناول فرما کر استراحت فرمانے لگے حضرت ام حرامؓ آپ کا سر مبارک کھجلانے لگیں آپ کو نیند آگئی۔ تھوڑی دیر بعد آپ مسکراتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ حضرت ام حرامؓ نے مسکرانے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ سمندر میں جنگ و جہاد کے ارادے سے سوار ہیں۔

حضرت ام حرامؓ نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ وسلم دعا فرمایئں کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں آپ نے دعا فرمائی اور پھر آرام فرمایا کچھ دیر بعد پھر آپ مسکراتے ہوئے اٹھے تو آپ نے اسی خواب کا اعادہ فرمایا۔ حضرت ام حرامؓ نے پھر شرکت کی دعا کے لیے استدعا کی تو آپ نے فرمایا کہ تو پہلی جماعت کے ساتھ ہوگی۔

(بخاری ج ۱ ج ۲ مسلم ج ۲)

تاریخ گواہ ہے کہ سب سے پہلا بحری لشکر جس نے قبرص کو فتح کیا اس کی قیادت حضرت امیر معاویہؓ رضی اللہ عنہ نے فرمائی چنانچہ علامہ ابن الاثیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ۔

وکان امیر ذالک الجیش معاویۃ بن ابو سفیان فی خلافۃ عثمان ومعہ ابو ذر وابو الدرداءؓ وغیرھما من الصحابۃ

(اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۷۵)

ترجمہ:۔ اس لشکر کے امیر سیدنا معاویہ بن ابی سفیان تھے اور یہ مہم سیدنا عثمان رضی اللہ کی خلافت میں شروع ہوئی۔ اور ان کے ساتھ اس مہم میں ابوذر ابوالدرداء و غیر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم شامل تھے۔

اس لشکر میں حضرت ام حرامؓ بھی شریک تھیں اور واپسی پر ایک خچر پر سوار ہوتے وقت گر پڑیں اور وہیں انتقال فرما گئیں۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹۱)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت معاویہؓ جنتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مصداق ہیں۔

حضرت معاویہؓ اصحابِ رسولؐ کی نظر میں

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اہلِ شام سے فرمایا کرتے تھے کہ

ما رئیت اشبہ صلوٰۃ بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امامکم ھذا یعنی معاویۃ۔ منہاج السنۃ ج ۳ ص ۱۸۵

ترجمہ:۔

میں نے تمہارے اس امام یعنی معاویہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جس کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہو۔

حضرت ابی درداءؓ جیسے جلیل القدر صحابی رسولؐ کی نظر میں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نماز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری طرح سنت کا عملی نمونہ تھی۔ مگر مودودی ہیں کہ ان کی زندگی بھر کو سنت نبوی سے دور ہٹی ہوئی ثابت کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں یا للعجب۔

۲:۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیرؓ کو جب حمص کی گورنری سے معزول کر کے حضرت معاویہؓ کو ان کی جگہ لگایا تو بعض لوگوں نے حضرت عمرؓ

(باقی آئندہ)

جمعیۃ علماءِ اسلام کا پیغام

(از قلم مبارک حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان میں مسلمانانِ پاکستان کی واحد مذہبی سیاسی جماعت ہے، جو اعلاءِ کلمۃ اللہ کی علمبردار ہے ————

پاکستان کی عظیم شخصیتوں کے حامل علماءِ حق اس مقدس جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

پاکستان کی تاریخ میں اس مقدس جماعت نے مسلمانانِ پاکستان کی جو مذہبی اور سیاسی راہنمائی کی ہے۔ وہ اس جماعت کی حقانیت کی بڑی نشانی ہے۔

پاکستان میں قرآن وسنتِ رسول ﷺ اور فقہ اسلامی کے نظام کا اجراء جمعیۃ علماءِ اسلام کا پروگرام ہے ————

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے نقشِ قدم پر چلنا جمعیۃ علماء اسلام کا اسوۂ عمل ہے۔

مسلمانانِ پاکستان کی نجات جمعیۃ علماءِ اسلام کے ساتھ وابستگی میں ہے۔

تمام مسلمانانِ پاکستان جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان کے ساتھ وابستہ ہوں تاکہ دین ودنیا کی حسنات حاصل کریں۔

(السید گل بادشاہ غفر لہ اللہ طورو۔ ضلع مردان)

ترجمانِ اسلام لاہور

جاری کردہ
قطبِ زماں شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی صاحب
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست و مدیر:
جانشین شیخ التفسیر
حضرت مولانا
عبید اللہ انور
مدظلہ العالی

یکے از مطبوعات:
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

پرچمِ نبوی ﷺ
کی حفاظت کے لیے صحابہ کرامؓ کی جاں نثاریاں

حدیث شریف میں آتا ہے کہ غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہؓ پرچم نبوی تھامے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ کفار نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے ان کے شہید ہوتے ہی حضرت جعفر طیارؓ دوڑ کر آگے بڑھے اور پرچم نبویؐ کو فضا میں سربلند کر دیا حضرت جعفرؓ نے بہت سے کفار کو قتل کیا آخر ان کا گھوڑا زخمی ہو کر گرا اور وہ پیادہ دشمن سے لڑتے رہے دشمنوں نے جب ان کو بھی اپنے زغہ میں لے لیا بالآخر ان کا دایاں ہاتھ کٹ کر الگ جا پڑا مگر انہوں نے بائیں ہاتھ سے جھنڈا کو سنبھالے رکھا اور جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو پرچم نبویؐ کو گردن سے لگا کر سینے سے سنبھالے رکھا یہاں تک کہ اسی حالت میں شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے آگے بڑھ کر علمِ نبویؐ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تھوڑی دیر لڑ کر یہ بھی شہید ہو گئے۔ اور اسلامی پرچم گر گیا اتنے میں حضرت ثابت بن اقرمؓ نے جھٹ آگے بڑھ کر پرچم نبوی کو اٹھا لیا اور تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت خالد بن ولیدؓ کے سپرد کیا گیا۔

حضرت مولانا سید بدرِ عالم صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ

معارف الحدیث

عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الامم ان تداعیٰ علیکم کما تداعی الاکلۃ الیٰ قصعتہا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولٰکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المہابۃ منکم ولیقذفن فی قلوبکم الوھن قال قائل یا رسول اللہ وما الوھن قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت

رواہ ابو داؤد والبیہقی فی دلائل النبوۃ (مشکوٰۃ [illegible])

ترجمہ:- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ وقت قریب ہے کہ تمہاری مثال اس پیالہ کی سی ہوگی جس میں تیار شدہ کھانا موجود ہو۔ اور لوگ اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے ایک دوسرے کو یہ کہہ کر دعوت دیں کہ آؤ بھائی اس کو کھالیں۔ اس پر ایک شخص نے تعجب سے کہا۔ کیا لوگوں کو یہ جرأت اس لیے ہوگی کہ ہماری مردم شماری اس زمانہ میں بہت کم ہوگی آپ نے فرمایا نہیں نہیں۔ اس دن عدد کے لحاظ تم بہت ہوگے لیکن تمہاری مثال اس خس و خاشاک کی سی ہوگی جو بارش کے بہتے ہوئے پانی کے اوپر تیرتا نظر آتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے (تمہاری بدافعالی کی بدولت) تمہارا خوف اور رعب نکال دے گا۔ اور تمہارے دل میں الوھن کا روگ ڈال دے گا ایک شخص نے پوچھا۔ یا رسول اللہ الوھن کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت کا خوف۔

شرح:- موجودہ دور میں مسلمان اپنے دشمنوں کے درمیان جس طرح گھرے ہوئے ہیں اور ہر طرف سے ان کو عالم سے نیست و نابود کرنے کی جس طرح دشمنوں کی نظریں بڑی لاپرواہی کے ساتھ ہماری طرف لگ رہی ہیں۔ ان کا سب سے سچا فوٹو کیا ان الفاظ سے زیادہ بہتر طریقہ سے کھینچا جاسکتا ہے۔ جو حدیث بالا میں مذکور ہوئے ہیں حیرت یہ ہے کہ ہماری پستی و نکبت کا یہ فوٹو ایسی طاقت کے زمانہ میں کھینچا جارہا تھا جب کہ اس بات کا سمجھنا مخاطبین کو اتنا بعید معلوم ہوتا تھا کہ اس کا سبب پوچھے بغیر آخر ایک شخص سے رہا نہ گیا۔ پھر جن کے سامنے امت کے عروج و نزول کے تمام دور وحی کے قطعی اور یقینی ذریعہ سے سب کے سب کھول کر رکھ دیئے گئے تھے۔ انہوں نے ہمارے اس روگ کی کتنی صحیح تشخیص کی کہ پھر کتنی مختصر کر صرف دو لفظوں میں اس کا لب لباب نکال کر رکھ دیا۔

اگر آج ہم میں حدیث و قرآن پر یقین کی حقیقی روح موجود ہوتی تو ہم اسلام کے ایک اسی لفظ پر قربان ہو جاتے۔ کیا یہ بات نہیں کہ ہماری تعداد بحمد اللہ تعالیٰ اس وقت دنیا میں بہت بڑی تعداد ہے۔

لیکن اس کے ساتھ اگر آپ ہمارے اسلام کو کسوٹی پر کس کر دیکھیں تو آپ کو یہی ثابت ہوگا کہ ہمارا دعوائے اسلام گو بہت بلند آہنگی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ لیکن اس میں حقیقت اتنی بھی نہیں ہے جتنی حدیث کے لفظوں میں خس و خاشاک کی ہوتی ہے۔ کیا آج ہمارے دلوں میں بلکہ رگ رگ میں مال کی محبت گھسی ہوئی نہیں ہے؟ کیا ہم کبھی یہ احتیاط رکھتے ہیں کہ جس مال کی محبت میں فنا ہو رہے ہیں۔ وہ حلال راستہ سے آتا ہے یا حرام راستہ سے۔ ظلم و عدوان کی راہ سے حاصل ہو رہا ہے۔ یا عدل و انصاف کی راہ سے؛ یا آنکھ میچ کر مرغ [illegible] اس کو سمیٹنے میں مشغول ہیں۔ خواہ اس میں ہمیں اپنے قوم و ملک کو کھو دینا ہی کیوں نہ پڑے۔ پھر اسی کے ساتھ اپنے دلوں کی طرف غور کر کے دیکھئے کہ ان میں موت سے خوف کتنا پیدا ہوگیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مال و دولت کی محبت کے ساتھ جاں فروشی

[illegible] روح بھی پیدا نہیں ہو سکتی اس لیے اگرچہ بہادری [illegible] مال کی محبت پہ لفظا آلودہ ہیں۔ مگر ان کی حقیقت ایک [illegible] اس کا احساس دشمنوں کو ہو جاتا ہے کہ کسی قوم میں بہا[illegible] بجائے عیش پرستی کی روح داخل ہو چکی ہے۔ تو [illegible] دلوں سے ایسی قوم کا رعب و خوف نکل جاتا ہے او[illegible] کی دلیری کا باعث بن جاتا ہے۔

متحدہ ہند میں گزشتہ دور میں مسلمانوں کے سا[illegible] پیش آئے جن میں مسلمان نہتے تھے اور مال و دو[illegible] بھی محروم تھے۔ لیکن جب جنگی سرگرمیوں نے ایک بار [illegible] کہ مسلمانوں میں ابھی جان فروشی کی روح باقی ہے۔ تو [illegible] میں مسلمانوں کا رعب ایسا طاری ہوا کہ تبیس دانتوں میں [illegible] ہوکر سالہا سال آرام کی نیند سو لیے۔ کیا ابھی وقت [illegible] ہم اپنی کمزوریوں کا احساس کریں اور مرض و علاج کی صحیح [illegible] کے بعد بھی اس کے معالجہ کی طرف متوجہ نہ [illegible]

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ سو عبرت [illegible] آنکھ والو) پارہ ۲۸، رکوع ۴۔

اس ضمن میں یہ تنبیہہ کر دینی بھی موزوں معلوم ہو[illegible] آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے جو حکم مسلمانو[illegible] وہ یہ ہے۔ واعدوا لہم ما استطعتم [illegible] قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون [illegible] عدو اللہ وعدوکم (اور تیاری کرو [illegible] کے لیے جو کچھ جمع کر سکو قوت سے اور پلے ہوئے گھو[illegible] کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہار[illegible] پر) پارہ ۱۰ رکوع ۴)

یعنی کفار کے لیے جو قوت بھی تم تیار کر سکتے ہو اس کی تیا[illegible] لگے رہو۔ ان میں سے اس وقت کے لحاظ سے ایک بات [illegible] کرنے کے لیے گھوڑے بھی پالو۔ یہ سب تیاری اس [illegible] لیے ہے کہ دشمن پر رعب بیٹھے۔ اور تمہاری دھاک ا[illegible] رہے۔

اس لحاظ سے ہر زمانہ میں جو آلات جدیدہ ایجاد ہو[illegible] بھی زیادہ سے زیادہ جمع کرنا اسی آیت کے حکم میں داخل [illegible] اسلامی نقطۂ نظر سے اعلاء کلمۃ اللہ کا سب سے بڑا ذریعہ [illegible] زندگی اور فوجی ٹریننگ ہے۔ اس لیے ہر ہر مسلمان کا فر[illegible] عیش پرستی کی زندگی چھوڑ کر ایک فوجی جوانمردی اور [illegible] ترقیات کے پیچھے پڑا ہوا نظر آتا ہے۔ اتنا ہی فوجی ٹریننگ [illegible] کا شوقین نظر آئے کیونکہ جو شخص خود اپنے گھر کی حفاظت نہ [illegible] سکتا۔ وہ دین و ملک کی کیا حفاظت کرے گا دنیا [illegible] اور سیاست کی تقسیم علیحدہ علیحدہ ہے۔ لیکن اسلام میں [illegible] جس طرح نماز اور روزہ کا مخاطب ہے اسی طرح د[illegible] کا بھی مخاطب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۔ رجب المرجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۷۰ء قیمت ۲۵ پیسے ۔ شمارہ ۳۸

شذرات

احمد حسین کمال

اسلامی نظام اور عوامی اقتدار کے تقاضے

ت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ پاکستان کی ۲۲ سالہ زندگی میں
ے جو افراد و گروہ برسر اقتدار رہے وہ پاکستان کے مفاد، عوام
اسلام کے مفاد کی کسوٹی پر کھوٹے سکے ثابت ہو چکے ہیں اور ملت
ں ہے۔ ان کو اب پھر قوم کی نمائندگی کے لئے منتخب کرنا قومی اور
دستاویز پر دستخط کرنا ہے۔ ان آزمائے ہوؤں کو پھر آزمانا جہل
ت ہوگا۔ یہ افراد اور جماعتیں وطن پرستی، عوام دوستی اور اسلام
کتنے ہی دعوے کریں، ان کے ماضی کی گواہی کی روشنی میں یہ دعوے
ل اعتبار ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ان افراد و گروہوں کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ اپنے
اور داغدار ماضی کے ساتھ اسلام پسندی، عوام دوستی اور حب
جھوٹے دعوے و نعرے لے کر پاکستان کے مسلمان عوام کے سامنے
دار بن کر آگئے ہیں۔

ل اس کی ذمہ داری اس گروہ پر عائد ہوتی ہے۔ جس نے عوامی جدو
ملک کی مرحلہ پر اسلام اور سوشلزم کی جنگ کا ہوا کھڑا کر کے، نہ صرف
یاب ہونے والی جدوجہد کو منتشر کرنے کی کوشش کی بلکہ ملک میں

اصل مسائل سے عوام کی توجہ ہٹا کر ان میں تصادم برپا کرنے کے لئے انہیں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر دینا چاہا۔ عوامی جدوجہد کو اس طرح سبوتاژ کرنے کی کوششوں نے ماضی کے مفاد پرست اور آزمودہ افراد و گروہوں کو یہ موقعہ بہم پہنچایا کہ پھر دین و ملت کی بہی خواہی کے نعرے کی آڑ لے کر عوام کے سامنے آجائیں۔

تاہم حالات سے یہ ظاہر ہے کہ عوام کا ملی شعور، ماضی کے موقعہ پرستوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے آمادہ نہیں ہے۔ لیکن ان کے سامنے مخمصہ پیدا کرنے والی صورت حال یہ ہے کہ جو نئے گروہ و افراد اسلام اور عوام کی خدمت کے نعروں کے ساتھ سامنے آرہے ہیں۔ ان کے اپنے نظریات و دعووں میں زبردست تضاد اور کردار و عمل میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔

اسلامی نظام کے قیام کے دعوے کا مخلصانہ اور دیانتدارانہ تقاضا یہ ہے کہ اسلام کی صرف اس تعبیر و تشریح کو ہی بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے اصحاب کرام کے قول و عمل پر مبنی ہو۔ اس کے سوا ہر جدید تعبیر و تشریح کو رد کر دینا چاہیئے۔

نیز یہ کہ اسلامی نظام کے قیام کی دستوری و انتظامی باگ ڈور ان افراد

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھپایا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

کے ہاتھوں میں دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جن افراد کا علم وعمل اسلامی ہو۔

اس حیثیت سے جب نظر ڈالی جاتی ہے تو تنہا جمعیۃ علماء اسلام دکھائی دیتی ہے۔ جس نے کھل کر اسلام کی جدید تعبیرات و تشریحات کو رد کیا ہے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و خلفاء راشدین و صحابہ کرام کے اسوہ کو اسلامی نظام کی اساس قرار دیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی یہ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے کہ جو ملک کی آئندہ دستور سازی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے انتظام کے لئے دین کے مستند رجال کو امیدوار نامزد کر رہی ہے۔

نیز یہ کہ ملک میں عوامی جمہوری خطوط پر اقتدار کی تبدیلی کے لئے ضروری ہے کہ عوام کی اکثریت میں سے نمائندہ افراد لئے جائیں۔ عوام کی اکثریت غربا پر مشتمل ہے۔ ملک میں ۹۹ فیصد آبادی غریب افراد کی ہے۔ کسان مزدور عام تاجر اور ملازم پیشہ افراد ہی ملک کی آبادی کا اکثریتی عنصر ہیں۔ عوام کی طرف اقتدار کی تبدیلی صحیح طریقہ پر اسی وقت عمل میں آسکتی ہے، جب غریب عوام کی آبادی کے تناسب تعداد کے مطابق براہ راست ان کے نمایندے اسمبلیوں میں پہنچیں۔ وہاں غالب اکثریت غریب عوام کے غریب نمائندوں کی ہو، نہ کہ ایک فیصد سے بھی کم آبادی رکھنے والے جاگیرداروں، سرمایہ داروں و صنعتکاروں کے نمائندے اسمبلیوں میں پہنچ جائیں اور اقتدار ان کو منتقل ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں اقتدار عوام کو منتقل نہیں ہوگا۔ سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور صنعتکاروں کو منتقل ہوگا۔ اور یہ ایک فرد کے بجائے عوام پر ایک طبقہ کی آمریت مسلط کر دینا ہوگا۔

چنانچہ اس نقطۂ نظر سے بھی صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ایسے افراد کو امیدوار بنا رہی ہے جو عالم دین بھی ہوں اور غریب عوام کی سطح کے لوگ ہوں۔

اس طرح جمعیۃ علماء اسلام نے اسلامی نظام کے قیام اور عوام کی طرف اقتدار کی منتقلی کے تقاضوں کا صحیح جواب مہیا کر دیا ہے۔ اور اب یہ پاکستان کے مسلمان عوام کی قوت فیصلہ کا کام ہے کہ وہ ہر قسم کے دباؤ و سیاسی فریب سے بالاتر رہ کر جمعیۃ علماء اسلام کے مہیا کردہ جواب کا ساتھ دیں۔

اسلامی نظام کے قیام اور عوام کی طرف اقتدار کی منتقلی کا اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں۔ خواہ اسے آج اختیار کیا جائے، خواہ آئندہ کی مزید چند ایک ٹھوکریں کھا کر اپنایا جائے۔

اسلامی نظام وہی قائم کر سکتے ہیں۔ جن کا علم اور جن کا عمل اسلامی ہو۔ اور عوام کی طرف اقتدار اسی وقت منتقل ہو سکتا ہے۔ جبکہ اقتدار کی منتقلی غریب عوام کے غریب نمائندوں کو ہو۔

وسط ایشیا کے مسلمان

وسط ایشیا اور تاشقند کے ادارۂ دینیہ کی طرف سے تاشقند میں منعقد ہونے والے موتمر المسلمین کے اجلاس میں شرکت کے لئے حضرت مفتی محمود صاحب کو ادارہ مذکور کے صدر کی جانب سے دعوت موصول ہوئی ہے۔

موتمر المسلمین ایک قدیم ادارہ ہے جسے وسط ایشیا کے مسلمانوں نے مسلمانان عالم کے درمیان رابطہ قائم کرنے کے لئے ۲۲ - ۱۹۲۳ء میں قائم کیا تھا۔

اس ادارہ کی طرف سے ۵، ۱۰ سال کے وقفہ سے دنیا بھر کے مسلمان و غیر مسلم ملکوں کے چیدہ چیدہ مسلمان علماء اور فاضلین کو مدعو کیا جاتا رہتا ہے اور عالمی سطح پر ایسی کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا رہتا ہے۔

کئی سال ہوئے اس قسم کا ایک اجلاس ہوا تھا، جس میں پاکستان سے مولانا عبدالحامد بدایونی مرحوم اور شاید مولانا راغب احسن صاحب (مشرقی پاکستان) شرکت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

اب کی مرتبہ دعوت حضرت مفتی محمود صاحب کو دی گئی ہے۔ ممکن ہے مشرقی پاکستان سے بھی کسی صاحب کو مدعو کیا گیا ہو۔

وسط ایشیا اور تاشقند کا یہ علاقہ لاکھوں مربع میل میں پھیلا ہوا ہے۔ اور اس میں ۶، ۷ کروڑ کے قریب ترک و تاجک قوموں کے مسلمان بستے ہیں۔

۱۹۱۷ء کے روسی انقلاب سے پہلے یہ سارا علاقہ روس کی زارشاہی کے شکنجہ میں جکڑا ہوا تھا۔ اور بخارا سمرقند و تاشقند کے مسلمان امراء زار روس کے تابع کی حیثیت سے اس علاقہ کے بہت سے چھوٹے چھوٹے حصوں کے حکمران تھے۔

انقلاب روس کے بعد ان علاقوں میں آزاد جمہوریتیں قائم ہوئیں۔ اور ان جمہوریتوں نے مل کر یو، ایس، ایس، آر (متحدہ سوویٹ سوشلسٹ ری پبلک) کے نام سے ایک وفاق تشکیل دیا۔ غالباً اس وقت یہ وفاق پندرہ جمہوریتوں پر مشتمل ہے۔ جن میں ۷ جمہوریتیں وسط ایشیا کے علاقہ کی ہیں۔ ان میں ۵ جمہوریتیں مسلمان قوموں پر مشتمل ہیں

انگریز جو گذشتہ ایک صدی سے ایشیا کے بیشتر علاقہ پر قابض تھا۔ اس کی حکمت عملی یہ رہی ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے سے جدا اور بے خبر رکھے۔ ہمیشہ انگریز حکومت کی یہ پالیسی رہی ہے کہ یہاں وسط ایشیا، جنوب ایشیا اور افریقہ کے مسلمان کٹے رہیں اور صرف ان مسلمان ملکوں سے رابطہ جو انگریزوں کے زیر اثر ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے مسلمان مدتوں وسط ایشیا کے مسلمانوں سے ۱۹۴۷ء تک یعنی آزادی کے حصول تک پاک مسلمانوں کو وسط ایشیا تاشقند وغیرہ کے مسلمانوں کے متعلق براہ راست کوئی معلومات حاصل نہ جو کچھ انگریزی حکومت کا پروپیگنڈا بتاتا ہے ہوتا تھا۔ لیکن ہند و پاک کے مسلمان، انگریز پروپیگنڈے پر اعتماد کرنے کے لئے تیار نہ ۱۹۴۷ء کے بعد موقعہ آیا تھا کہ ایک آزاد قوم سے پاکستان کے مسلمان وسط ایشیا کے بھائیوں سے براہ راست واقفیت حاصل کریں لیاقت علی خاں مرحوم کے عہد میں ایک دو وفد گئے۔ اور ایک دو وفود اُدھر سے آئے۔ لیکن یہاں امریکی اثر و نفوذ مسلط ہونے لگا۔ لیاقت قتل کر دیئے گئے۔ بعد کی حکومتوں نے امریکہ خصوصی معاہدے کر ڈالے۔ سرمایہ دارانہ غالب آگئی۔ اور ایک مدت کے لئے پاکستان کے مسلمان وسط ایشیا، سمرقند و تاشقند وغیرہ سے کٹ گئے۔ اور ان کے درمیان امریکی پروپیگنڈا حائل ہو گیا۔ امریکی اثرات نے ملک میں ایسے سیاست پیدا کر دیئے۔ جنہوں نے یہ مشن بنا لیا کہ پاکستان مسلمان امریکی اثر رکھنے والے مسلمان ملکوں کے دوسرے تمام ملکوں کے مسلمانوں سے کٹے جائیں رہیں۔ بلکہ ان کے بارے میں اس پروپیگنڈے کریں۔ جو خالص سیاسی مقاصد کی خاطر امریکہ، برطانیہ وغیرہ سامراجی ملک پھیلاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مرتبہ امریکی پروپیگنڈے نے نہ صرف روس کے مسلمانوں سے پاکستان کے مسلمانوں کو کاٹنے کی کوشش کی۔ بلکہ کئی ایک عرب ملکوں الجزائر، انڈونیشیا، عراق، سوڈان، لیبیا وغیرہ بنانے کے جتن کر ڈالے۔

یہ صورت حال کئی سال جاری رہی حتی کہ پاکستان کی سیاست خارجہ میں بعض خوشگوار تبدیلیاں آئیں پاکستان نے روس و چین کے ساتھ تعلقات بہتر شروع کئے۔ اس طرح پھر ایک بار موقعہ پیدا ہوا کہ کے مسلمان وسط ایشیا کے مسلمانوں کے متعلق براہ راست

مل کریں۔
پس منظر میں تاشقند میں منعقد ہونے والی
مسلم ہونے میں مفتی محمود صاحب کی شمولیت سے
. . . پاکستان کے مسلمانوں اور
مانوں کے درمیان ربط کا آغاز ہوگا۔
، کروڑ مسلمانوں کے حقیقی حالات سے
گے۔ پاکستان نے اپنی اسلامی حیثیت میں
ایک بڑا کردار ادا کرنا ہے۔ اور نسلی و وطنی
سے بلند ہو کر ملت اسلامیہ کی وحدت کی تشکیل
انجام دینا ہے۔
ایشیا کے مسلمانوں کے لئے یہ امر باعث خوشی
غالباً روس کی جدید تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہوگا
جماعت جو دنیا میں قرآن و سنت کا خالص اسلامی
ل چاہتی ہے۔ اس کا قائد اپنے اس اسلامی
مانو سوشلسٹ روس کی سرزمین پر قدم رکھیگا
ایک نئے دور کا نقطۂ آغاز ثابت ہوگا
نے کیا خوب کہا تھا ؎
ی اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

...ستان کے مظلوم صحافی

ہمارے ملک کا پریس ابتدا سے ہی مشکلات میں
ہے۔ تاہم ان مشکلات کا صحافی برادری نے بڑی
کے ساتھ مقابلہ کیا اور تیئیس سال کے اندر ملک
اتوامی سطح کا ایک اعلیٰ ترین اخباری محاذ تیار کر کے
دیا۔
صحافیوں نے اس سلسلہ میں شب و روز اپنے جگر کا
خون کیا۔ اور اپنے اور اپنے بچوں کی ضروریات
لے میں کیسی کیسی محرومیاں برداشت کیں۔ اگر کبھی پاکستان
کی داستان زمانہ تاریخ مرتب ہوئی۔ تو اس کا باب
المناک کہانی ہی ہوگی۔
اس کا اندوہناک نمونہ روزنامہ کوہستان کی
میں دیکھا جاسکتا ہے۔
روزنامہ ہمارے ملک کا ایک باوقار روزنامہ تھا
بہترین صحافیوں نے اس کی آن بان قائم رکھنے
صرف کیا ہے۔
اس دوران اس پر کچھ ایسے حوادث نازل ہوئے
بند ہو جانے کے خطرات پیدا ہو گئے۔ جدید انتظامیہ
بالکل نظرانداز کر دیا۔ لیکن اس کے صحافیوں نے
ہونے سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ وہ اس

میں کامیاب نہ ہوئے۔ اس عرصہ میں اسلام پسند گروہ آگے
آیا۔ اس نے سرمایہ داری کے جال کے ذریعے کوہستان
پر قبضہ جمالیا۔ اور اب یہ اخبار ایوب خاں کی آمریت
سے چھٹکارا پانے کے بعد اسلام پسند سرمایہ داروں کے
چنگل میں جا پھنسا ہے۔ سرمایہ داری ایک ایسا عذاب ہے
کہ جب یہ کسی جگہ مسلط ہوتا ہے تو وہاں سے مخلص عناصر کو نکال
بھگاتا ہے۔ ہمارے یہاں یہ عذاب اسلام پسندی کے
سایہ میں ہو کر مسلط ہوا ہے۔ اس لئے اس کی مار دوگونہ
بن گئی ہے۔ کوہستان کے صحافیوں کے ساتھ بھی یہی
ہوا۔ اس کا تمام مخلص صحافی عملہ جس کی خدمات کا دیرینہ ریکارڈ
کوہستان کے پورے ماضی کے ساتھ وابستہ ہے برطرف کر دیا
گیا ہے۔ اور اب وہ پکوڑوں کی دوکان لگانے پر مجبور
ہو گئے ہیں۔
افسوس ہے کہ صحافت کے ساتھ یہ ناروا ظلم دن دہاڑے
ہوا ہے۔ لیکن اسلام پسندوں کی بے حسی نے ذرا سی بھی
جنبش نہیں کی ہے۔
کہا جاتا ہے کہ کوہستان اب مودودی جماعت کے
قبضہ میں ہے۔ اس جماعت سے متعلق سرمایہ دار گروہ
اس کا مالک ہے۔ اس طرح صحافیوں کی برطرفی کی ایک
حد تک ذمہ داری مودودی جماعت پر بھی عائد ہوتی ہے
اور یہ حقیقت فاش ہو جاتی ہے کہ صحافت کی آزادی کا
مطالبہ کرنے والے جب خود صحافت کے شعبہ پر قابض
ہوتے ہیں تو ان کا سلوک صحافیوں کے ساتھ اور صحافت
کے ساتھ کیسا ہوتا ہے۔
کوہستان کے برطرف کردہ صحافی اسلام پسندی
اور صحافت کی آزادی کے نام نہاد علم برداروں کی کرم
فرمائی کا عبرت ناک مرقع ہیں۔ اور ان کی مظلومیت پکار
پکار کر بتا رہی ہے کہ پاکستان کے مستقبل کو ایسے افراد
گروہوں سے کیا کیا خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ جن کے
ناوک نے کوہستان کے ان صحافیوں کو صید زبوں بنایا
ہے۔
ایک اخبار پر قبضہ کے بعد ان کا یہ کردار سامنے آیا
ہے۔ پورے ملک کے اقتدار پر قابض ہو کر وہ کیا کچھ کرینگے
اس کا اندازہ ان کے کردار کی اس ابتدائی جھلک
سے کیا جاسکتا ہے اور ان کی اسلام پسندی و صحافت
و ضمیر کی آزادی کے دعووں کی حقیقت کو پرکھا جاسکتا ہے
کوہستان کے برطرف کردہ مظلوم صحافیوں کے حقوق کے خون
نا حق نے ان چہروں کی نقاب الٹ دی ہے۔ اس مرحلہ
پر حکومت کے لئے یہ بات لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے
کہ اگر پاکستان کے مزدور اور محنت کار جن میں اہل قلم

کا طبقہ بھی اب شامل ہے۔ اپنے حقوق کے حصول کے پرامن
ذرائع ہڑتال و احتجاج میں ناکام ہو جاتا ہے اور اتنی طویل
ہڑتالیں جیسی کہ کوہستان کے صحافیوں نے کی ہے بے اثر
رہتی ہیں تو کیا اس کا مطلب پرامن احتجاج کی ناکامی
نہیں ہے؟ اس کے بعد عوام اور مظلوم کے سامنے کیا
ذرائع رہ جاتے ہیں؟

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام کوٹ عبدالمالک

خطیب جامع مسجد صدیقی کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ
و مہتمم دارالعلوم صدیقیہ مولانا محمد صابر کی سرپرستی و نگرانی
میں مندرجہ ذیل عہدہ داران جمعیۃ کی تشکیل کے سلسلے میں
بروز اتوار ۱۳ ستمبر انتخاب ہوا

امیر	صوفی مراد حسین صاحب
نائب امیر	مستری باغ علی صاحب
ناظم اعلیٰ	نصرالدین صاحب
نائب ناظم ۱	امیر حسین صاحب
" " ۲	مرزا بشیرالدین صاحب
خزانچی	ملک فضل دین صاحب

تشکیل جمعیۃ کرور لعل عیسن

۱۷ رجب بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کرور
لعل عیسن تحصیل لیہ کے زیر اہتمام حضرت مولانا عبدالکریم
صاحب نعمانی صدر مدرس مدرسہ عربیہ مدینہ کے زیر صدارت
ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا خدا بخش
صاحب خطیب پنڈی بھٹیاں نے جمعیۃ علماء اسلام کی
پالیسی پر واضح روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب
عمل میں آیا۔

سرپرست	محمد نواز صاحب نمبردار چک ۱
امیر	مولانا عبدالکریم صاحب
نائب امیر	ملک ماہی صاحب
ناظم ۱	صوفی محمود صاحب
ناظم ۲	غلام سرور صاحب اعوان
خازن	مہر موج علی صاحب

اہالیان چک نے مکمل تعاون کا یقین دلایا

شمولیت

شبہ سلطانپور ضلع ملتان کے حاجی منظور حسین، حاجی محمد اسحاق
حاجی محمد صدیق صوفی غلام محمد چوہدری علی محمد راشد اور ایک سو اکا
ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شامل ہو گئے (محمد یعقوب شیخ)

محمد سعید الرحمٰن علوی حضرو

مودودی صاحب کا منشور

علماء کے لئے لمحۂ فکریہ

مودودی پارٹی کا منشور اخبارات و رسائل کے ذریعہ عوام کے سامنے آیا۔ اب خوبصورت کتابچہ کی شکل میں تقسیم ہو رہا ہے۔ اس منشور پر تفصیلی گفتگو اس وقت مقصود نہیں۔ اس لئے کہ ع قیاس کن زگلستان او بہار او کے مصداق ملک کے عوام بالخصوص علماء کرام کی توجہ کے لئے چند چیزیں عرض کی جا رہی ہیں ع

شاید کہ اتر جائے کسی دل میں مری بات

(۱) سب سے پہلی بات جو اس دستور میں کھٹکتی ہے وہ ص۹ کا ضابطہ اخلاق ہے جس میں دوسروں پر تنقید وغیرہ کے لئے کئی نکات مرتب کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کا مقصد یہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح مودودی جماعت عوامی احتساب و تنقید سے بچ جائے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ جس پارٹی کے سربراہ نے الف اپنے دستور میں تنقید کی کھلی اجازت دی ہو ب اور پھر انبیاء و صحابہ سے لے کر ایک عام مسلمان تک پر کھلی تنقید بھی کی ہو ان کے لئے ضابطۂ اخلاق کا درس دینا اخلاقی بانجھ پن نہیں تو اور کیا ہے!

گویا آپ کے لئے سب کچھ جائز اور دوسروں کے لئے ضابطۂ اخلاق؟ ؎

تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامۂ سیاہ میں ہے

(۲) ص۱۱ سے شروع ہونے والی آئینی اصلاحات کے سلسلے میں با اصول جماعت (دیکھیں اس منشور کا ص۲) نے پہلے مرحلہ میں دستور ۱۹۵۶ء کو چند ترمیمات کے بعد ملکی آئین بنانے کا عزم کیا ہے۔

مقام حیرت ہے کہ جمہوریت کے دلدادہ اور جمہوریت کے لئے اسلام کو بھی پس پشت ڈالنے والے بزرگوں کو جمہوریت سے مسترد شدہ آئین کے سلسلہ میں اتنا اصرار کیوں ہے؟ کیوں نہ ہو۔ آخر با اصول جماعت جو ہوئی۔

پھر یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ جناب ڈکٹیٹر مطلق نے مشرقی پاکستان جاتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۵۶ء کے آئین پر ہم اصرار نہ کریں گے۔ اس بیان کا مقصد یہی تھا کہ وہاں کا دورہ کامیاب ہو جائے۔ لیکن مسلسل اسلام دشمنی کی بنا پر جب پذیرائی نہ ہوئی تو واپسی پر فرمایا کہ میری طرف اس بیان کی نسبت غلط تھی۔ ہم تو اسی بچھڑے کی پوجا کریں گے۔

مقام حیرت ہے کہ اتنے دن کی خاموشی کے بعد اس غلط نسبت کے متعلق اعلان کیوں فرمایا؟

کیا کوئی باور کر سکتا ہے کہ مودودی صاحب کے متعلق غلط بات شائع ہو جاتی تو اتنے دن خاموشی اختیار کی جاتی؟

(۳) ص۱۲ پر ہے کہ ۱۹۵۶ء کے آئین کے ملکی دستور بن جانے کے بعد دوسرے مرحلہ میں کوشش ہوگی کہ قرآن و سنت کو بالفاظ صریح قانون کا ماخذ قرار دیا جائے۔ گویا اس صحیفہ مقدسہ میں قرآن و سنت کا بالفاظ صریح کوئی مقام نہیں۔ جبھی تو دوسرے مرحلہ میں اس کی کوشش ہوگی۔ کاش کہ اصلی مسلمان پہلے مرحلہ میں ہی علماء کے مرتب کردہ ۲۲ اسلامی نکات کو بنیاد آئین بنا کر ان رسوائیوں سے بچ جاتے۔

منشور پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ نشہ کے عالم میں کاغذ سیاہ کر دیئے گئے ہیں اور بس۔

(۴) اور اسی کے متصل یہ ہے کہ پھر قابل اطمینان مشینری قائم کی جائے گی۔ جو غیر اسلامی قوانین کو جلدی جلدی اسلامی بنائے گی۔ گویا صحیفہ آسمانی آئین ۱۹۵۶ء کے بعد بھی غیر اسلامی قوانین رہ جائیں گے۔

(۵) اسلام پسندو! اسلام اسلام کی رٹ لگا کر آسمان سر پہ اٹھا رکھا ہے اور دستور وہ ملک میں نافذ کرانا چاہتے ہو جس میں نہ تو قرآن و سنت کا کوئی مقام ہے نہ ہی وہ غیر اسلامی قوانین سے پاک ہے۔

اگر ۲۲ اسلامی نکات کو سمونے کے بجائے (جن پر یہ دعویٰ ہے) بنیاد بنا لیا جاتا تو یہ پیشتر شبہ ...

لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ اسلام پسندوں کو ہر ... لغزشت اور جرم ہے۔ جسے علماء حق کی نمائندہ جماعت ... علماء اسلام اپنائے۔ کیونکہ اگر اس چیز کو کسی کا ... تو پھر "میں" جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قائد جمعیۃ ... اسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمود صاحب کا ان نکات ... اسلامیہ کو گول میز کانفرنس میں پیش کرنا خلاف تدبر ... اگر مودودی صاحب پیش کر دیتے تو عین تدبر ... وہ اسلام پسند ہیں اور مفتی صاحب نے ایسا کیا تو خلاف ... کیونکہ وہ مخلص مومن ہیں۔ فیا للعجب

(۶) ص۱۱ کی شق ۱۱ بسلسلہ آئینی اصلاحات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

"جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہوں اور اس کی نبوت پر ایمان لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہوں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے (یہ بھی خوب ہے کہ اپنے منشور میں ... ہیں جانے جانے کی رٹ ہے جو کہیں بھی نہیں) کیونکہ ان کو مسلمان تسلیم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ پاکستان ... مسلمان غیر مسلم اکثریت ہیں۔" (انتہی بلفظہ)

یہ شق اتنی گمراہ کن اور اتنے فتنوں کا دروازہ کھولنے والی ہے کہ توبہ بھلی! واقفان حال جانتے ہیں کہ حضرت شیخ الادب والفقہ مولانا محمد اعزاز علی مرحوم و مغفور ... فرمایا تھا کہ یہ جماعت اپنے اسلاف (مرزائیوں) سے زیادہ خطرناک ہے۔ چنانچہ

(الف) اس جماعت کے ڈکٹیٹر مطلق نے ۱۹۵۳ء کی مقدس تحریک ختم نبوت کو اپنے نئے نویلے سیاسی حلیف (رسالہ کوثر کراچی) کی ہمراہی میں سبوتاژ کرنے کی بھرپور کوشش کی اور یوں اپنے اسلاف کی بالواسطہ مدد کی۔ گو تحریک اپنے انتہائی مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی۔ لیکن اس حقیقت کا کوئی انکار کرے گا کہ مرزائیت بھی بہ حیثیت تحریک ختم ہو کر ربوہ اسٹیٹ میں منحصر ہو گئی۔

(ب) مودودی صاحب سے اور کچھ نہ بنا تو ایک گروہ مرزائیہ یعنی لاہوری پارٹی کو کفر سے نکال ہی دیا اور قادیانیوں کو مشورہ دیا کہ وہ بھی مانند لاہوریاں ذرا عقائد میں لچک پیدا کر لیں۔ پھر مسلمانوں کے جذبات ٹھنڈے پڑ جائیں گے۔ (دیکھیں بیانات انکوائری کورٹ)

(ج) گذشتہ سال مردان کالج کے ایک طالب علم کے جواب میں فرمایا کہ لاہوری گروپ بین الکفر والاسلام ہے حالانکہ اہلسنت والجماعت کبھی بھی بین الکفر والاسلام ...

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جمعیۃ علماء اسلام دائیں اور بائیں بازو کی کشمکش سے کوئی تعلق نہیں رکھتی

ہم پاکستان میں صرف اسلامی نظام اور غریب عوام کی بالادستی چاہتے ہیں ۔ (مفتی محمود)

محمود صاحب جنرل سیکرٹری آل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے ۴ ستمبر ۱۹۷۰ء
یں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور مندرجہ ذیل بیان پریس کے نمائندوں

پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے اول دن سے ہی اپنی سیاسی سرگرمیوں کو دائیں بازوؤں کی کشمکش سے علیحدہ رکھا ہوا ہے۔ اور ان دونوں بازوؤں کی متصادم یں کسی فریق کا بھی ساتھی اور حامی بننے سے ہمیشہ انکار کیا ہے۔

یۃ علماء اسلام کی پالیسی کے موٹے موٹے نکات اور مطالبات یہ ہیں کہ :-

ستان کا دستور اور نظام قرآن و سنت کے احکام کی اساس اور ختم نبوت کے یدہ کے تحفظ پر خالص اسلامی بنایا جائے ۔

ستان کا اقتدار عوام کے حقیقی نمائندوں کے ہاتھوں میں دیا جائے ۔

پاکستان کے تمام شعبوں کو برطانوی دور کے جاگیرداری اور موجودہ دور کے سرمایہ داری کے اثرات سے نیز انگریزوں کے دور کے خطوط پر چلی آنے والی نوکرشاہی اور افسر شاہی کے غلبہ سے پاک صاف کر کے خالص اسلامی عدل و انصاف کے اصولوں پر ہر شعبہ کو منظم کیا جائے ۔

پاکستان کو اس دور کی ایک مثالی اسلامی مملکت بنانے کے لئے اس کے نظام و انتظام میں نہ تو مغربی جمہوریت کی نقالی کی جائے اور نہ اشتراکی ملکوں کی پیروی کی جائے بلکہ خلفائے راشدین کے عہد کو نمونہ بنایا جائے ۔

پاکستان کے مختلف حصوں کے درمیان اسلامی اخوت کی عملی اساس پر باہمی اتحاد و تعاون کی بنیاد ڈالی جائے ۔

شرقی پاکستان کے مسائل بالخصوص سیلابوں کی مصیبت پر ہمیشہ کے واسطے قابو پانے کے لئے تمام وسائل و تدابیر بروئے کار لائے جائیں اور اس کی زرعی و صنعتی معیشت کو اتنا ترقی دیا جائے کہ وہ ہر اعتبار سے خود کفیل بن جائے ۔

مغربی پاکستان کے پس ماندہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کی تدابیر اختیار کی جائیں ۔

خارجہ پالیسی میں عالم اسلام کے اتحاد کی کوششوں کو اولیت دی جائے ۔

کشمیر کی آزادی اور بھارت کے مسلمانوں کے باعزت اور خوف و ظلم سے آزاد زندگی گزارنے کے مواقع پیدا کرنے کی طرف مکمل توجہ دی جائے اور اس مقصد کے لئے ٹھوس منصوبہ بنایا جائے ۔

بیت المقدس اور عرب سرزمین کو یہودیوں کے غلبہ سے نجات دلانے اور استعماری طاقتوں کے اثرات سے پاک کرنے کی کوششوں میں بھرپور تعاون کیا جائے ۔

جمعیۃ علماء اسلام ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے براہ راست پاکستان کے نظام میں سرگرم کار ہے اور اپنے منشور کی وضاحت کے ساتھ پاکستان کے مسلمانوں کی حمایت حاصل کر رہی ہے۔ وہ سیاسی مقاصد کے لئے کسی ایسے اختلاف میں فریق اور کسی گروہ کا ساتھی بننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جس کے نتیجے میں پاکستان کے مسلمان عوام کے درمیان تصادم برپا ہو سکتا ہے اور جس سے ملک کا استحکام عوام کا اتحاد اور وطن کی سلامتی خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے کسی بھی سیاسی جماعت کی پالیسیوں پر اس حیثیت سے کبھی بھی تنقید نہیں کی، البتہ اسلام کے مسلمہ عقائد اور تاریخ کے کسی حصہ پر اگر کسی کی طرف سے کوئی زد پڑی تو اس نے بلا تامل اس کا سختی سے محاسبہ کیا۔ جیسا کہ ختم نبوت کے منکروں کے عقیدوں سے اور انکار سنت کے فتنوں سے اس نے ہمیشہ مقابلہ کیا ہے۔

مودودی صاحب کی جماعت کے ساتھ بھی اس کے اختلاف کی بیشتر اساس اسی پر ہے۔ مودودی کے عقائد و افکار کے اختلاف سے مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر بریلوی، دیوبندی، ندوی، تھانوی، اہلحدیث، شیعہ وغیرہ نے کیا ہے۔ اور ان حلقوں کی ایسی تحریریں موجود ہیں۔ جن میں مودودی صاحب کے افکار کی گمراہیوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے بھی ...... اس سے زیادہ اختلاف کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن چونکہ انکا مقابلہ سیاسی میدان میں بھی مودودی صاحب کی جماعت سے ہے۔ اس لئے مودودی صاحب اور ان کی جماعت اس سارے اختلاف کی ذمہ داری جمعیۃ علماء اسلام کے سر منڈھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بارے میں کافی عرصہ سے مودودی صاحب نے اور ان کے حامیوں نے ایسا اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا ہوا ہے کہ اس سے متاثر ہو کر متعدد مقامات پر جمعیۃ کے کارکنوں و راہنماؤں پر حملے کئے گئے۔ جن میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کا واقعہ مشہور و معلوم ہے۔ تاہم جمعیۃ کے کارکنان نے ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیا ہے۔

حال میں مودودی صاحب نے ایک اپاہج اور نابالغ بچے کے نام سے اپنے قتل کے منصوبہ کا انکشاف کر کے جمعیۃ علماء اسلام کو براہ راست نشانہ بنایا ہے اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا نام تک لیا ہے۔ اور اب ان کی جماعت کے کارکن اس واقعہ کو شدت سے پھیلا کر ہر جگہ اشتعال اور کشیدگی کی فضا پیدا کر رہے ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کو اپنی زہریلی تنقیدوں اور غلط بیانیوں کا ہدف بنا کر اس کے راہنماؤں اور کارکنوں کے لئے خطرات پیدا کر رہے ہیں۔ اس لئے میں صدر مملکت اور ملک کے ذمہ دار حکام اعلیٰ سے عرض کروں گا کہ وہ اس صورت حال کا بروقت نوٹس لیں اور اس واقعہ کی مکمل تحقیقات کر کے صحیح حقائق سے پاکستان کے عوام کو باخبر کریں ورنہ اگر مودودی جماعت کے کارکن اس واقعہ کو رنگ دے کر جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف اشتعال انگیزی کی مہم چلاتے رہے تو فضا نہایت خراب ہو سکتی ہے جس کی ذمہ داری مودودی صاحب پر ان کی جماعت پر اور حکام کی غفلت پر عائد ہو گی۔ مودودی صاحب اور ان کے حامیوں سے میں کہوں گا کہ اگر وہ واقعی اس ملک میں انتخابات اور عوام کی طرف اقتدار کی منتقلی چاہتے ہیں تو اشتعال انگیزی کے اس رویہ کو ترک کر دیں اور ہمارے صبر و تحمل کا زیادہ امتحان نہ لیں اور میں اپنے معزز پریس سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ بھی ملک کی

(باقی صفحہ [illegible] پر)

علماءِ حق کا قافلہ

میدانِ سیاست میں
میدانِ جنگ میں
میدانِ تبلیغ و تدریس میں

شیخ عبداللہ ایم، اے (سیاسیات)

ان چڑھتے سورج کے پجاریوں اور ہر نئے دور کے پرستاروں نے جن کے دل و دماغ میں مغربی تہذیب و تمدن سرایت کر چکا ہوا ہے، علماءِ حق پر الزام تراشی اپنا روزمرہ کا معمول بنا رکھا ہے۔ اقتدار کی ہوس نے ان کو دیوانہ بنا دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ذرا نہیں شرماتے کہ علماءِ حق نے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اگر کی ہے تو دین فروشی اور مذہبی اجارہ داری سے زیادہ کچھ نہیں مسلمانوں کی پستی اور تنزل کا سبب رہی ہیں۔ اور وہ کیونکر قدامت پسند اور تنگ نظر ہیں۔ اس لئے حکومت نہیں چلا سکیں گے۔

یہ سیاسی پروپیگنڈا عام جاہل اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے ہو رہا ہے۔ جس نے مغربی تعلیم کے سوا اسلامی تعلیمات کو چھوا تک نہیں۔

علماءِ حق نے کیا کچھ نہیں کیا۔ کب انہوں نے دین فروشی کی اور مسلمانوں کی پستی اور تنزل کا سبب بنے۔ افسوس صد افسوس!! وہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمات کو بھول گئے۔ کیا انہوں نے سیاستِ اسلامیہ کو غالب لانے کی خاطر انگریزوں کے ساتھ ٹکر نہیں لی تھی اور انگریزوں کی بری نگاہوں اور ناپاک عزائم کے خلاف باقاعدہ جدوجہد کا آغاز نہیں کیا تھا۔ اس وقت جب انگریز سولہویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں اس ملت کی معیشت ایمان اور عزت لوٹنے آئے تھے۔ شاید ان کو یاد نہ ہوگا کہ اٹھارہویں صدی میں حضرت شاہ ولی اللہ نے اسلام کے اقتصادی، معاشی اور تہذیبی نظام کے عالمگیر اصول متعین کئے تھے۔ جو کہ پوری انسانیت کی فلاح و نجات کے سب سے بڑے ضامن سمجھے جاتے ہیں۔ کارل مارکس جیسے اقتصادی اور معاشی انقلاب کا داعیٔ اول کہا جاتا ہے۔ یہ مفکر اعظم اس سے پچاس سال پہلے آنے والے دور کے اسلام کے سیاسی، اقتصادی، معاشی اور تہذیبی نظام کے اصول پیش کر چکا تھا۔ افسوس کہ ہم بھول چکے۔ وہ شاہ ولی اللہ جن کی جماعت میں حضرت مولانا نور اللہ، مولانا عبدالحی، حضرت مولانا شاہ ابوسعید، حضرت مولانا امین صاحب حضرت شاہ عبدالعزیز جیسے جید عالم شامل تھے۔ کیا ساٹھ سال تک شاہ عبدالعزیز اور ان کے رفقاء نے ملک میں معاشرتی اور مذہبی اصلاح کا ہمہ گیر کام جاری نہیں رکھا تھا جس کا حلقہ اثر ہند سے لے کر عرب، وسط ایشیا اور مشرق بعید تک چلا گیا تھا۔ اور وہ اس کام عظیم کی خاطر سامراج کے ہاتھوں شہید نہیں ہوئے تھے۔ کیا یہ ان کی کوئی کم قربانی تھی۔ وہ سرسید احمد خاں۔ مولانا عبیداللہ سندھی۔ مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد کی خدمات بھول چکے۔ مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی کی حریت اسلام اور مسلمانوں کی پستی کا سبب بنی۔ اور کیا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ۔ حضرت لاہوریؒ اور علامہ مشرقی باطل طاقتوں سے دبے بیٹھے رہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ یہ تمہاری بھول ہے۔ یاد کرو۔ یہ وہ علماء حق تھے۔ جنہوں نے جان کی بازی لگا کر انگریز کے ناپاک عزائم کو تہ خاک کر دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔

یہود و نصاریٰ یعنی مغربی سامراج شروع سے اسلام کے خلاف طرح طرح کی حرکات کرتا چلا آیا۔ اس نے خلعت لالچ دے کر اور ہمیں فریب اور دھوکہ دے کر تمہارے جذبہ حریت پر ڈاکہ ڈالا۔ صبر و استقلال اور عزت و غیرت کو لوٹا۔ یہاں تک کہ تمہارے مذہب و ملت کا مذاق اڑایا۔ ہر دور میں اور ہر طریقہ سے۔ افسوس کہ تم نے محسوس تک نہیں کیا۔ علماء حق پکارتے رہے کہ اسلامی حکومت قائم کرو۔ اور اسلام کو مملکت کی اساس بناؤ۔ مگر ہر دور میں ہمارے ذمہ دار حضرات غفلت، گریز اور تاخیر سے کام لیتے رہے۔ مسائل پیدا ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آج مسائل کے حل کے لئے ہر ایک کی نگاہیں کبھی اشتراکیت کی طرف اٹھنے لگی ہیں اور کبھی مغربی جمہوریت کی طرف۔ کیونکہ سامنے اسلام موجود نہیں۔ مغربی سامراج علماء حق کو اپنے راستے کا پتھر سمجھتا رہا۔ اور انہیں نیست و نابود کروانے کی سازشیں کرواتا رہا۔ مگر اس کے اشارہ پر چلنے والے اور دھن و دولت کے پجاری خاموش تماشائی بنے رہے۔ ان کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ جس شاخ پر بیٹھے تھے۔ اسی کو کاٹتے رہے۔ یاد کرو، یہ علماء حق ہی تھے جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنی دولت، اولاد اور نوجوانوں تک کی پرواہ نہ کی۔ اسلام کی راہ میں قربانی دیتے رہے۔ اگر وہ آگے بڑھ کر باطل طاقتوں کا مقابلہ نہ کرتے تو آج دنیائے اسلام کا نقشہ اور ہوتا۔

آج پھر علماء حق کا قافلہ میدان میں نکلا ہے۔ عدل و انصاف کے ذریعے معاشرہ کو پاک کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ ہر برائی اور ہر مسئلہ کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں ختم کرنے کی کوشش میں رواں دواں ہے۔ اور سر پر کفن باندھ کر میدان میں نکل کھڑا ہے۔ سامراج اضطراب کے عالم میں اپنے پٹھوؤں کے ذریعہ علماء حق کو طرح طرح کے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کبھی ان پر سوشلسٹ ہونے کا الزام لگواتا ہے اور قدامت پسند اور تنگ نظری کا الزام تراشتا ہے۔ مگر اب سامراج کے ناپاک عزائم کو ہرگز پورے نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اب عوام اس قافلہ کے ساتھ ہیں۔ وہ قافلہ جس میں حضرت مولانا عبداللہ درخواستی۔ حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور اور دیگر اکابرین شامل ہیں رواں دواں رہے گا۔ تم جتنا بلیک میل کرنے کی کوشش کرو گے۔ اتنا ہی آگے بڑھے گا میدان سیاست میں۔ میدان جنگ میں اور میدان تبلیغ و تدریس میں۔

وہ حالات سے باخبر ہے۔ قدامت پسند اور تنگ نظر نہیں۔ عوام کے دکھ اور غم کو وہ اپنا سمجھتا ہے۔ وہ ان تمام تکلیفات کو دور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جو ہر ایک کو درپیش ہیں۔ وہ جذبۂ حریت سے سرشار ہے اور اس کا حوصلہ بلند ہے۔ اور پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اسلام کی خاطر قربان ہونا جانتا ہے۔ وہ شمعِ محمدی کو کبھی مدھم ہونے نہیں دے گا۔ وہ شمع جس نے عدل اور انصاف کا سبق دیا۔ آندھیوں، طوفانوں اور تاریک حالات سے ٹکراتا ہوا باطل سے معرکہ آرا ہوگا۔ اپنے خون اور جذبۂ حریت سے اس شمع کو روشن رکھے گا۔ حالات سے بے خطر آگے بڑھے گا اور آگے بڑھتا جائے گا۔ ہر میدان میں سب سے آگے یہ علماء حق کا قافلہ

عوام کو اقتصادی حکومت اسلامی حکومت ہی دے سکتی ہے

معاشی نظام میں انقلابی تبدیلیاں ناگزیر ہو گئی ہیں ۔ مولانا درخواستی

رحیم یار خاں ۱۵ ستمبر ۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ عناصر کے خلاف متحد ہو جائیں ۔ جو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششوں کے مخالف ہیں ۔ وہ ترنڈا سہائے یہاں ایک جلسۂ عام سے خطاب کر رہے تھے ۔

مولانا درخواستی نے کہا کہ لوگوں کو ان عناصر سے ہوشیار رہنا چاہیئے ۔ جنہوں نے گذشتہ ۲۳ سال میں عوام کو روزی سے محروم کر دیا ہے ۔

ترقی پسندوں کے نعروں سے لوگوں کو گمراہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ قوم کے سامنے اہم مسئلہ عوام کو اقتصادی تحفظ فراہم کرنے کا ہے ۔ جسے صرف اسلامی نظام کے تحت قائم ہونے والی حکومت ہی مہیا کر سکتی ہے ۔

مولانا درخواستی نے کہا کہ امیر و غریب کے مابین اتنا وسیع خلا پیدا ہو چکا ہے جسے نظام معیشت میں انقلابی تبدیلیاں کرنے ہی سے پر کیا جا سکتا ہے ۔ انہوں نے کہا جماعت اسلامی اور اس کے امیر تضادات کا مجموعہ ہیں انہوں نے غیر ملکی نظریات کا پرچار کرنے والوں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے سرمایہ داری ، لادینی ، سوشلزم اور کمیونزم کی مذمت کی ۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا موقف قرآنی احکام کی بنیاد پر اسلامی نظام نافذ کرنا ہے ۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ جمعیۃ کے امیدواروں کو ووٹ دیں تاکہ اسلامی نظام تشکیل کیا جا سکے ۔

مولانا نے قوم کو ان لوگوں سے خبردار رہنے کی تلقین کی جو اپنے آپ کو نظریہ پاکستان کا محافظ ظاہر کرتے ہیں بڑا لوگ ہیں ۔ جو اپنے دور اقتدار میں اسلام اور نظریہ پاکستان کو نظر انداز کرتے رہے ۔ پاکستان پریس انٹرنیشنل کے مطابق مولانا نے بالا کے قریب ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ ۲۳ سال میں اسلامی نظام کے قیام کے جھوٹے وعدے کرنے والے پھر کھوکھلے نعرے لگا کر برسر اقتدار آنے کے خواب دیکھ رہے ہیں ۔ لوگوں کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے ۔

حکومت نے انتخابی پروگرام کا اعلان کر دیا

راولپنڈی ۱۵ ستمبر ۔ چیف الیکشن کمشنر نے آج قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابی پروگرام کا اعلان کر دیا جس کے مطابق قومی اسمبلی کے انتخابات ۷ دسمبر اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ۱۷ دسمبر کو ہوں گے ۔ سارے ملک میں پولنگ ایک ہی دن میں مکمل ہو جائے گا ۔

انہوں نے آج یہاں اخباری کانفرنس میں انتخابی پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی کا انتخاب ۷ دسمبر اور صوبائی اسمبلیوں کا انتخاب ۱۷ دسمبر کو ہوگا پولنگ صبح ساڑھے آٹھ بجے شروع ہو کر اسی روز ساڑھے چار بجے ختم ہو جائے گا ۔ ماضی میں پولنگ کئی دنوں میں مکمل ہوا کرتا تھا ۔

انہوں نے کہا کہ اس دفعہ ووٹنگ کے طریق کار کو خفیہ رکھنے کے انتظامات کئے گئے ہیں ۔ ہر ووٹر کو اپنی مرضی کے امیدوار کے حق میں نشان لگانے کے لئے پردے کے پیچھے کھڑے ہو کر نشان لگانے کا انتظام کیا گیا ہے جعلی ووٹوں سے بچنے کے لئے ہر بیلٹ پیپر پر مہر لگائی جائے گی ۔ اور ووٹر پریذائیڈنگ یا اسسٹنٹ پریذائیڈنگ افسر کی موجودگی میں اپنا بیلٹ پیپر بیلٹ بکس میں ڈالیگا

انہوں نے بتایا کہ قومی اسمبلی کے لئے کاغذات نامزدگی پندرہ اکتوبر کو داخل کئے جائیں گے ۔ سترہ اکتوبر کو کاغذات کی پڑتال ہوگی ۔ چوبیس اکتوبر تک کاغذات نامزدگی واپس لئے جا سکیں گے اور پولنگ ۷ دسمبر کو ہوگی ۔

انہوں نے صوبائی اسمبلیوں کے پولنگ شیڈول کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ انیس اکتوبر کو کاغذات نامزدگی داخل کئے جائیں گے ۔ اکیس اکتوبر کو کاغذات کی پڑتال ہوگی ۔ اٹھائیس اکتوبر تک کاغذات نامزدگی واپس لئے جا سکیں گے اور ۱۷ دسمبر کو پولنگ ہوگی ۔

انہوں نے بتایا کہ مقررہ تاریخوں پر ریٹرننگ افسر صبح نو بجے سے شام چار بجے تک کاغذات نامزدگی وصول کریں گے ۔

چیف الیکشن کمشنر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ آزمائشی پولنگ کے دوران بعض دشواریاں سامنے آئی ہیں ۔ جن کا سد باب کیا جا رہا ہے ۔ انہوں نے بتایا کہ انتخابات کے انعقاد کے سلسلے میں سرکاری افسروں کے علاوہ بعض سکولوں کے اساتذہ کا تعاون بھی حاصل کیا جائے گا ۔

ایک سوال کے جواب میں چیف الیکشن کمشنر نے بتایا ۔ کہ اسمبلیوں کے انتخابات کی تکمیل کے بعد ہر صوبہ کے منتخب ارکان خواتین کے لئے مخصوص نشستوں کے لئے انتخاب کریں گے ۔ ضمنی انتخابات اسمبلیوں کی تشکیل کے بعد ہوں گے نتائج کا حتمی اعلان پولنگ کے ایک ہفتہ بعد کر دیا جائیگا

انہوں نے بتایا کہ کاغذات نامزدگی کی واپسی کے بعد بیلٹ پیپروں کی طباعت شروع ہوگی اور یہ کام تقریباً دس روز میں مکمل ہو جائے گا ۔ پولنگ اسٹیشنوں کا انچارج پریذائیڈنگ افسر ہوگا ۔ الیکشن کمیشن مختلف حلقوں میں انتخابات کے نتائج کی فوری فراہمی کے لئے مواصلات کے مؤثر انتظامات کر رہا ہے ۔

---

۵ کروڑ ۶۵ لاکھ ووٹر

۴۳ ہزار پولنگ اسٹیشن

اسلام آباد ۱۵ ستمبر ۔ آئندہ دسمبر میں منعقد ہونے والے پہلے عام انتخابات میں پانچ کروڑ ۶۵ لاکھ ووٹر حصہ لیں گے ۔ انتخابات کے مصارف کا تخمینہ پانچ کروڑ روپے ہے ۔ دو کروڑ روپے اب تک انتخابی فہرستوں اور بیلٹ پیپروں کی طباعت و اشاعت پر صرف ہو چکے ہیں ۔ انتخابات کے لئے اندازاً پانچ سو ریٹرننگ اور چودہ سو اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر ہوں گے ۔ دو ہزار سے تین ہزار تین ہزار ووٹروں پر مشتمل ہر حلقہ کے لئے ایک پولنگ اسٹیشن قائم کیا جائے گا ۔

اندازے کے مطابق مشرقی پاکستان میں ۲۹ ہزار اور مغربی پاکستان میں چودہ ہزار پولنگ اسٹیشن ہوں گے ۔ تیس ہزار پریذائیڈنگ افسر اور تیس ہزار پولنگ افسر ہوں گے ۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے طبع شدہ بیلٹ پیپروں کی کل تعداد ۱۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے ۔

دار العلوم اسلامیہ عربیہ شیر گڑھ

جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

صدر — غلام نبی

نائب صدر — فضل رحمانی

ناظم اعلیٰ — احسان الحق

ناظم — عبد الصبور

ناظم نشریات — نور الحق ، فاروق ، فالبدین

(باقی کالم ۳)

عبدالرشید انصاری پبلسٹی سیکرٹری
ضلعی جمعیۃ لائلپور

لائلپور کی سیاست نے اپنا مسکن بدل لیا

پرانے گھسے پٹے مہرے اب نہیں چلیں گے

یوں تو حق بالغ رائے دہی تسلیم ہونے کے بعد ہی یہ واضح ہو گیا تھا کہ لیڈروں اور غاصبوں کو اب ہزار ہا پاپڑ بیلنے کے بعد بھی حقیقت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑیں گے۔ لیکن یکم جنوری کو باقاعدہ سیاسی آزادی بحال ہوئی۔ ہر پارٹی نے عوام کے سامنے اپنا پروگرام و منشور پیش کرنا شروع کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان و رہنماؤں نے "اسلامی منشور" سے قوم کو متعارف کرانے کے لئے شب و روز و صبح و شام بھرپور جدوجہد کی۔ عوام کا سیاسی شعور بیدار ہوا۔ کھرے کھوٹے میں تمیز اور دوست و دشمن کی پہچان کرنے کی صلاحیتوں کو جلا ملی، وقت گذرتا گیا۔ حالات بدلتے رہے۔ آج سیاسی سرگرمیاں بام عروج پر ہیں۔ لائلپور میں پہلے سیاسی فیصلے جاگیرداروں اور مل اونروں کے بنگلوں میں ہوا کرتے تھے اور عوام پر مسلط کئے جاتے تھے۔ اب فیصلہ عوام خود کرینگے غاصبوں اور جابروں کو مجبوراً یہ فیصلہ قبول کرنا پڑے گا آئین ساز قومی اسمبلی کے انتخابات بڑی بڑی تبدیلیوں کو ساتھ لئے چلے آ رہے ہیں۔ پاکستان میں اسلام کا عادلانہ خدائی نظام حیات نافذ کرانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نے انتخابات میں بھرپور حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امیر کاروانِ اسلام حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ حضرت پیر خورشید احمد صاحب اور مولانا عبداللہ صاحب بہلوی (شجاع آباد) جیسے عمر رسیدہ اکابر علماء حق الیکشن کی پرخار وادیوں میں اتر آئے ہیں۔

لائلپور شہر کے حلقہ نمبر ۹۴ پر قومی اسمبلی کی نشست کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے نامزدگی خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے حصہ میں آئی ہے۔ ان کے ایک مدمقابل خان انور علی خان بلوچ سابق ایم پی اے ہیں۔ جنہوں نے ایوبی دور حکومت میں کنونشن لیگ کے حمام سے باہر قدم ہی نہیں رکھا۔ دوسرے صاحب میاں ناہر سرفراز ہیں۔ جو ایوبی دور حکومت میں اگرچہ بزدل اور نام نہاد اپوزیشن سے رشتہ قائم رکھا۔ لیکن انہوں نے کبھی کسی عوامی تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بڑے سرمایہ دار ہیں۔ آج کل صنعت کاروں کے تعاون کے ساتھ مزدوروں اور غریبوں کے ہمدرد بن کر سامنے آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ایم اے سیاسیات ہیں۔ تیسرے مہربان جناب مفتی سید سیاح الدین کاکاخیل ہیں۔ جو مودودی جماعت کے مذہبی گروپ نام نہاد جمعیۃ اتحاد العلماء مغربی پاکستان کے صدر ہیں۔ اتحادی مولویوں کا آج تک یہ دعویٰ رہا کہ مودودی جماعت کے ساتھ ان کی جمعیۃ کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن مودودی جماعت نے جب ۱۹۵۶ء کے استحصالی غیر اسلامی آئین کو اپنی زندگی اور موت کا مسئلہ بنایا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر رہنماؤں نے ۱۹۵۶ء کے آئین کو ملک و ملت سے دھوکہ اور فراڈ قرار دیا تو یہ جمعیۃ ۱۹۵۶ء کو بچانے کے لئے ڈھال بننے کی کوشش کرتی رہی اور اب اس کے مغربی صدر مودودی جماعت کے ٹکٹ اور علم پہ الیکشن کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام نے ۸ اگست سے اپنی باقاعدہ انتخابی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ روزانہ عظیم الشان جلسوں میں پرجوش سامعین با ہوش مقررین اور مخلص منتظمین لائلپور کی سیاست کو ایئر کنڈیشنڈ بنگلوں، کلبوں اور فحاشی کے اڈوں کو چھوڑ کر عوامی دربار میں آ گئی ہے۔ اپنی کامیابی کی راہوں پہ چلانے کے لئے سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ مولانا ضیاء القاسمی فرماتے ہیں کہ دین و ملت کے غداروں اور پرانے لیڈروں سے بدلہ لینے کا ہمیں پہلی بار موقعہ ملا ہے ہم متلاشیان لیلائے اقتدار کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دینگے اب پاکستان میں فارلینڈ کی سیاست چلے گی نہ امریکی اسلام سامراجی گماشتوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ۲۳ سال کی طویل مدت گذرنے کے بعد اب ظلم و استبداد پریشانی اور بے اطمینانی کی زنجیریں ٹوٹ چکی ہیں حق سربلند ہوگا اور باطل کو میدان چھوڑنا پڑے گا۔

پاکستان کا بقا و استحکام نظامِ شر[یعت میں] مضمر ہے

مردان۔ پیر مبارک شاہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام ... نے ایک عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ... کا استحکام و بقا ملک میں جلد از جلد شرعی نظام ... مضمر ہے۔ پیر مبارک شاہ نے جامع مسجد پرانی ... پاکستان کے سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ... پاکستان کا قیام ہی اسلام کے نام پر عمل میں آیا ... پاکستان کے قیام اور آزادی کے حصول پر تبصرہ کر[تے] ہوئے ناظم پشاور ڈویژن نے کہا کہ علماء حق کی ... جہد و قربانیوں کی بدولت ملک و ملت کو برطا[نوی] استعمار کے جابرانہ غلبہ سے نجات ملی ہے اور ... پاکستان میں مسلمانوں کی آزاد حکومت و مملکت کی ... پڑ گئی ہے۔ لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ ... سال کا طویل عرصہ گذرنے کے باوجود پاکستان میں ... نظام جاری نہ ہو سکا۔ اور بانیٔ پاکستان کا خواب ... تعبیر کا نہ ہو سکا۔ بلکہ پہلے سے اسلام کے نام ... موجود تھے، ان کو ختم کرنے کے منصوبے تیار ہو[تے] ایک غیر اسلامی قانون پر اسلامی لیبل چسپاں کر ... لوگوں پر ٹھونسا گیا۔ ثقافت کے خوشنما نام سے ... میں بے حیائی، فحاشی، عریانی، رقص و سرود کی ... کھلا اجازت دے دی گئی۔ جبکہ یہی وہ بنیادی ... ہے۔ جس کے باعث مسلمانوں سے ان کا ایک ہزار ... دور حکومت چھینا گیا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ کے نام پر حاصل شدہ ملک ... آج پیغمبر اسلام کی توہین کی جاتی ہے۔ پاکستان کو ... اسلام آباد کی لائبریری کے لئے امریکہ سے کتاب ... کی گئی ہے۔ جس میں حضور صلعم کی فرضی تصویریں ہیں ... یہ کتاب یقیناً ملک میں دیگر سرکاری لائبریریوں میں ... ضرور ہو گی۔

اجلاس میں متفقہ مطالبہ کیا گیا کہ یہ کتاب حکو[مت] جلد از جلد بحق سرکار ضبط کرے اور جس نے یہ کتاب درآمد کی ہے۔ اس کو سنگین سزا دلائی جائے۔

معذرت

بازار میں کاغذ کی نایابی کی وجہ سے ترجما[ن] کم صفحات پر شائع کیا جا رہا ہے ا[مید ہے] چند دنوں تک کاغذ دستیاب ہو جائیگا۔ اس دفعہ کم صفحات ... ہو جانے کی وجہ سے ادارہ اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

...کالیں حضرت مفتی اعظم کا خطاب

...ی رات کو کہروڑ پکا میں میونسپل پارک میں
...کے زیر اہتمام عظیم الشان انتخابی جلسہ عام
...اس اجتماع میں ہزاروں افراد شریک ہوئے
...بلی کی جمعیۃ علماء اسلام کے سینکڑوں
...کی صورت میں کہروڑ پکا پہنچے۔ جہاں ان کے
...کا انتظام جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کے صوبائی
...عہدہ دار رانا رب نواز نون کے ذمہ تھا۔ بعد
...جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے
...غلام مصطفےٰ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سب
...بہاولپور نے ادا کئے۔ جلسہ کی صدارت حاجی رب نواز
...جلسہ میں حضرت مولانا مفتی محمود کو جلوس کی
...گیا۔ جلسہ کی فضا نعرۂ تکبیر، مفتی محمود زندہ
...واز سے گونج اٹھی۔ جلسہ میں مرزا غلام نبی جانباز
...کی اور منظوم کلام سنایا۔ بعد ازاں حضرت
...نے خطاب کیا۔

...نے فرمایا کہ ملک بھر میں انتخاب کی مہم زوروں
...سے چل رہی ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں اپنا اپنا
...پیش کر رہی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک کی ایک
...سیاسی جماعت ہے۔ اس کا بھی اپنا منشور ہے
...حالات کا منشور پیش کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے
...میں بطور تمہید یہ عرض کر دوں کہ پاکستان ۲۳ برس
...مقصد کو حاصل نہیں کر سکا جس کے لئے یہ معرض
...آیا۔ جب قیام پاکستان کی تحریک چلائی گئی تھی
...یہ وعدے کئے جا رہے تھے کہ اس میں شریعت
...کا نظام رائج ہوگا۔ خالص اسلامی حکومت قائم
...اور پاکستان کا قانون کتاب و سنت کی بنیاد پر
...ہوگا۔ پاکستان بن جانے کے بعد تمام برائیاں ختم
...جائیں گی۔ پاکستان میں کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ غریبوں
...کے حل ہوں گے۔ یہاں کے کروڑوں عوام خوشحال
...بسر کریں گے۔ اور ان کو زندگی کی ضروریات مہیا
...ہوں گی۔

لیکن ۲۳ برس میں آپ نے دیکھا۔ کیا پاکستان میں
...کا نظام قائم ہوا؟ آج تک فرنگی کا مسلط
...کا قانون اسی طرح رائج ہے۔ جس طرح اس نے
...کیا تھا۔ یہاں غریب کو بھوک سے نجات نہیں مل
...اسے ایک باوقار شہری کی حیثیت حاصل
...صاحب نے کہا کہ میں عام طور پر یہ کہتا ہوں۔
...غریب کی زندگی امیروں کے کتوں سے بدتر
بسر ہو رہی ہے۔ پاکستان کے غریب کو گوشت میسر نہیں
خالص گھی اور دودھ نہیں ملتا۔ لیکن ان حرام خور عیاشوں
کے کتے سیروں خالص دودھ اور مکھن کھاتے ہیں غریب
انسان کے بچوں کو جو کی روٹی نصیب نہیں ہوتی۔

انہوں نے فرمایا کہ سوچیں! جو ایک غریب امیر کے
کتے کو نہلاتا ہے اور جو اپنے ہاتھ سے اسے مکھن کھلاتا ہے
اس کے دل پر کیا گزرتی ہوگی؟ جسے پینے کے لئے لسی تک
میسر نہیں ہوتی۔ ایک غریب آدمی کو وہ سہولت میسر
نہیں۔ جو امیروں کے کتے کو حاصل ہے۔ سردیوں کے
موسم میں کتوں کے لئے ریشمی گدیلے مہیا کئے جاتے ہیں
غریبوں کو میلی کچیلی رضائی میسر نہیں ہوتی۔ پاکستان میں
غریب کو علاج کی کوئی سہولت میسر نہیں۔ غریب کے
ہاتھ پر ڈاکٹر اپنا ہاتھ رکھنا بے عزتی سمجھتا ہے۔ لیکن
اگر کوئی بہت بڑا افسر یا امیر علاج کے لئے ڈاکٹر کے
پاس آئے تو اس کے لئے ہسپتال کے تمام دروازے
کھل جاتے ہیں۔ اس کا علاج صرف ایک ڈاکٹر نہیں کرتا
بلکہ ڈاکٹروں کا ایک بورڈ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
میں اس ظلم کے نظام کو شکست دینے کے لئے میدان
میں آئی ہے۔ ہم اس ملک میں شرعی نظام نافذ کرنے کا
تہیہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے حاضرین سے کہا کہ اگر آپ
چاہتے ہیں کہ اس ملک کا ظلم ختم ہو، تو دل کی گہرائیوں سے
اقرار کرو۔ حاضرین نے ہاتھ کھڑے کر کے اس کا عہد کیا۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں مشرقی پاکستان کا
دورہ کر چکا ہوں۔ وزیرستان اور مالاکنڈ کی ایجنسیوں
کے تمام مسلمانوں سے سوال کر چکا ہوں کہ کیا تم ملک میں
اسلام چاہتے ہو؟ وہاں کے سب لوگوں نے یک زبان
ہو کر اسلام کی تائید کی ہے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا
ہے کہ اگر عوام ملک میں اسلامی نظام چاہتے ہیں، تو
اسلام آتا کیوں نہیں؟ وہ کون سی طاقت ہے جو عوام
کی تمناؤں کا خون کر رہی ہے۔ اس کا جواب صرف یہ
ہے کہ ۲۳ برس تک اس ملک پر جو حکمران رہ چکے ہیں
وہ فی الحقیقت اسلامی نظام کو پاکستان میں رائج کرنے
کے لئے رکاوٹ بنے رہے اور یہ فرنگی زدہ گروہ اپنے
فرائض سے پہلو تہی کر کے اسلام اور پاکستان کے مقصد
کے ساتھ "غداری" کرتا رہا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ جو لوگ اپنی گھریلو اور نجی زندگی
میں اسلامی اقدار رائج نہیں کر سکتے۔ ان سے پاکستان کے
پیمانے پر اسلامی نظام کے نفاذ کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے
انہوں نے کہا کہ اگر ان لوگوں میں غیرت، حیا اور شرم
ہوتی تو دریائے چناب اور سندھ میں ڈوب مرتے۔ لیکن
قوم کے سامنے نہ آتے۔ لیکن یہ لوگ عیار ہیں اور قوم کو
بیوقوف سمجھ کر دھوکہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے عوام
کو تلقین کی کہ جن کو آپ نے مسند اقتدار پر دیکھا ہو وہ
جب بھی آپ کے سامنے آئے تو انہیں کہہ دو کہ تم قوم
کے سب سے بڑے مجرم ہو۔ تم کرسی کے قابل نہیں ہو۔

انہوں نے عوام کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا
کہ گذشتہ ۲۳ سال میں غریب عوام، مزدوروں،
کسانوں اور دوسرے محنت کشوں کی بدحالی میں بے پناہ
اضافہ ہوا۔ آج قوم یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئی ہے کہ اس
آزادی سے فرنگی کا زمانہ بہتر تھا۔ اس وقت میں ضروریات
زندگی سستی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام
کی تحریک کا تعلق انتخاب سے نہیں بلکہ جمعیۃ علماء اسلام
پاکستان کو سرمایہ داری کے علاوہ سامراج سے گلوخلاصی
کرانا چاہتی ہے۔

انہوں نے کہا۔ ہم اس عمارت کو گرانا چاہتے ہیں
جس کی دیواریں غریبوں کے خون سے رنگین ہیں۔ ہم اس
فرنگی عمارت کی اساس بدل کر اسلامی عمارت قائم کرنا چاہتے
ہیں۔ ہمارا مقابلہ آج سے دو صدی پہلے سے فرنگی ظالم
سے ہے۔ اس سے ہماری جنگ صرف اس لئے نہیں تھی
کہ اس کا چمڑا سفید تھا بلکہ ہماری جنگ اس کی تہذیب
و تمدن اور اس کے قانون سے تھی۔ اگر یہی قانون آج
بھی ہم پر مسلط کیا گیا تو ہم اس کے خلاف بھی جنگ لڑیں گے
ہماری یہ جنگ اصولی ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ امریکہ نواز طاقتیں ہم پر
روزانہ نئے نئے جھوٹ تراشتی ہیں۔ مودودی پر قاتلانہ
حملہ کا ڈرامہ صرف اس لئے کھیلا گیا کہ مسلمانوں میں خون خرابہ
پیدا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جو جماعت عوام کی نظروں
سے گر جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ ایسے ڈرامے سٹیج کرتی ہے۔
انہوں نے کہا کہ ہم ایسے ڈراموں کی مذمت کرتے ہیں۔
اور اس قسم کے ڈرامائی منصوبوں کو کبھی کامیاب نہیں
ہونے دیا جائے گا۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم پر سوشلسٹ ہونے کا
الزام لگایا جاتا ہے جو بالکل غلط ہے۔ مولوی کبھی سوشلسٹ
نہیں بن سکتا۔ اور جو سوشلسٹ ہے وہ مولوی نہیں
ہو سکتا۔ یہ لوگ دراصل عوام کو دھوکا دینا چاہتے ہیں
انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ اسلام کا نظام اللہ نے
بنایا ہے اور سوشلزم کو مارکس نے بنایا اور لینن و سٹالن
نے اس کی وضاحت کی۔ یہ منصوبہ انسانی ذہن کی پیداوار

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ہے۔ انسان اور اللہ کی بنائی ہوئی چیز کبھی برابر نہیں ہوسکتی سوشلزم اور اسلام میں اتنا فرق ہے جتنا ان کے بنانے والوں میں۔ اسلام ایک زندہ دین ہے جو قیامت تک چلیگا اس کامل نظام کو سوشلزم سے کوئی نسبت نہیں۔

انہوں نے کہا کہ جو شخص ہمیں سوشلسٹ کہے گا ہم اسے یہودی کہیں گے۔ یہ لوگ اس ظلم کے مورچے سے ہمارا منہ پھیرنا چاہتے ہیں۔ ہماری جنگ اس مورچے پر اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک اسلامی نظام رائج نہیں ہو جاتا۔

مفتی صاحب نے فرمایا۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا دشمن کون ہے۔ لیکن ہمیں صرف اللہ پر بھروسہ ہے۔ جب تک امریکی سامراج اور اس کے اثرات کو نہیں مٹایا جاتا۔ اس وقت تک ظلم ختم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سفیر فارلینڈ کے اخراج کا مطالبہ اس کی ایک کڑی ہے انتخابات میں اس کی دخل اندازی قوم کے دلوں میں شکوک پیدا کر رہی ہے۔ ہمیں پاکستان کے تمام سفیروں کا احترام ہے۔ لیکن کسی سفیر کو باہر جاکر کسی سے کھلی بات چیت کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ مردان میں لوگوں کو چائے کی دعوت دینا کیا معنی نہیں رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی ملاقاتیں بند ہو جانی چاہئیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ پی۔ ایل۔ ۴۸۰ کے فنڈ سے بیس کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت قوم کو مطمئن کرنے کے لئے امریکی سرمایہ کا حساب طلب کرے۔ انہوں نے کہا کہ صدر یحییٰ خاں نے حقائق کی بنیاد پر بیان دیا تھا کہ انہیں بعض سیاسی جماعتوں پر غیر ملکی امداد حاصل کرنے کے شک و شبہات ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اعلیٰ سطح کا ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو امریکی ایڈ کی غلط تقسیم اور سیاسی جماعتوں کے خلاف بیرونی امداد حاصل کرنے کے الزام کی تحقیقات کرے، اور جس سیاسی جماعت میں اس کا خرچ ہونا ثابت ہو جائے اسے انتخاب میں حصہ نہ لینے دیا جائے اور اسے ملک کی غدار جماعت قرار دے کر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

مفتی صاحب نے آخر میں مطالبہ کیا کہ ملک میں آزادانہ انتخابات کرانے کے لئے سرمایہ داروں کی دولت کو تین ماہ کے لئے سر بمہر کر دیا جائے تاکہ وہ دولت کا ناجائز استعمال کرکے ایجامن ما نی نہ کرسکیں۔

(مرتب)

عجمی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام

سب ڈویژن میلسی)

نوشہرہ میں آئین شریعت کانفرنس

۱۶ء اگست بروز اتوار اقبال پارک نوشہرہ صدر میں شریعت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ تحصیل بھر کے لوگ بسوں اور ٹرکوں کے ذریعہ کالے سفید پرچم لہراتے اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی گواہی دیتے نوشہرہ پہنچنے لگے۔

پروگرام کے مطابق نوشہرہ کلاں ڈاگ خانوخیل سے ایک عظیم الشان جلوس حضرت مولانا سید گل بادشاہ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی قیادت میں روانہ ہوا۔ نوشہرہ کلاں اور نوشہرہ صدر میں بیسیوں دروازے بنائے گئے تھے اور ہر طرف پرچم نبوی لہرا رہے تھے۔ عوام نے زبردست جوش و خروش اور عقیدت و احترام کے ساتھ جلوس کا خیر مقدم کیا۔ اور اسلام کے ان پروانوں پر پھول نچھاور کئے۔ اور قائدین جلوس کو ہار پہنائے۔ جلوس نہایت پر امن اور باوقار تھا۔ شرکائے جلوس کلمہ طیبہ کا ورد کر رہے تھے اور اسلامی نظام کے حق میں نعرے لگا رہے تھے۔ جلوس اقبال پارک (جلسہ گاہ) میں پہنچا۔ اقبال پارک کے گیٹ پر استقبالیہ کا دفتر قائم تھا۔ اس جگہ عصر کی نماز با جماعت ادا کی گئی اور اس کے بعد آئین شریعت کانفرنس کی پہلی نشست کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اہالیان نوشہرہ کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ پہلی نشست کی صدارت اکابر سلف کی یادگار شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب کے رفیق اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیر گل صاحب دامت برکاتہم فرما رہے تھے۔ مولانا سمیع الحق نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت کے بعد شاعر حریت سید امین گیلانی کے فرزند ارجمند سید سلیمان گیلانی نے ایک ولولہ انگیز نظم پڑھ کر مجمع کو گرمایا۔ ان کے بعد خان بہادر محمد امین خان آف اکوڑہ خٹک مائیک پر تشریف لائے اور جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں ۴۰ سال مسلم لیگی رہا ہوں۔ لیکن اب میں نے غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا کہ اسلامی نظام کے قیام کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کرلوں اور اپنے مکان پر مسلم لیگ کی جگہ جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم لہرا دوں۔ میں نے صبح کا انتظار نہیں کیا کہ موت کا بھروسہ نہیں راتوں رات مسلم لیگ کا جھنڈا اتار کر جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم اپنے مکان پر لہرا دیا۔

ان کے بعد مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے مختصر سا خطاب کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ صدر یحییٰ کو چاہیئے تھا کہ وہ ملک میں اسلامی قوانین کا اعلان کر دیتے۔ لیکن انہوں نے یہ بات قوم پر چھوڑ دی ہے۔ آج ہر پارٹی اسلام کا نعرہ لگا رہی ہے۔ صدر مملکت ان لیڈروں کی کانفرنس طلب [illegible] دستور کا اعلان کردیں۔

اس کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی اور مغرب مہمانوں کے لئے طعام کا بندوبست کیا گیا تھا۔ نماز پڑھ چکنے کے بعد شریعت کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ اس کی صدارت حضرت شیخ الحدیث صاحب نے کی۔ جو جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کی طرف سے قومی اسمبلی کے امیدوار ہیں۔ الحاج شیر افضل خان استقبالیہ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اور کہا کہ جمعیۃ اس لئے انتخاب میں حصہ لے رہی ہے تاکہ ملک میں اسلامی دستور کا نفاذ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ اسلام کی ہر قربانی دینے کو تیار ہے۔

اس کے بعد حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی نے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں اللہ کی عظمت کے لئے جو جوش و خروش ہے۔ اس کو [illegible] ماہ میں رکاوٹیں آئیں گی۔ ان کو برداشت کرنا ہوگا۔ [illegible] سال سے یہ ملک اللہ کے قانون سے محروم رہا۔ آج حق اس زور سے بلند کرو کہ غفلت کے متوالے بیدار ہو جائیں۔

اجلاس سے مولانا محمد اجمل صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان بنا تو اسلام کے نام پر تھا لیکن ۲۳ سالوں میں انہوں نے اسلام آباد تو دیا لیکن اسلامی نظام نہ دے سکے۔

حضرت مفتی محمود نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام [illegible] اور سیاسی جماعت ہے جو قرآن و سنت کا نظام چاہتی ہے۔ پاکستان کے قیام کے وقت کہا گیا تھا کہ یہاں شریعت کی بالادستی ہوگی۔ غریب خوشحال ہوگا۔ لیکن یہ مقصد ابھی تک حاصل نہیں ہو سکا۔ آج غریب عوام، مزدور، محنت کش کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔ غریب مالدار کے کتوں سے بدتر زندگی گذار رہا ہے۔ وہ صبح و شام کی روٹی کے لئے پریشان ہے۔ اس کا ضمیر اور قوت فیصلہ مجروح ہے۔ غریب کو مالدار کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں۔ وہ اس کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا۔ وہ مالدار کے کتوں کو غسل دیتا ہے۔ وہ کتے جو یورپ سے عیاشی کے لئے آتے ہیں وہ ان کو گوشت کھلاتا ہے۔ لیکن خود جو کی روٹی سے محروم ہے۔ آخر پاکستان میں غریب نے کیا حاصل کیا۔ ان حالات کی ذمہ داری ان کالے انگریزوں پر عائد ہوتی ہے جو اس ملک پر ۲۳ سال سے حکمران ہیں۔ ان کی حکومت برسر اقتدار آکر ان لوگوں پر ملک و مذہب سے غداری کے الزام پر مقدمے چلائے گی۔ ان لوگوں میں غیرت ہوتی تو عوام کا سامنا نہ کرتے۔ اسلامی حکومت ہر غریب کی ضروریات کی کفیل ہوگی۔ (بہ شکریہ انور ناظم نشریات)

محمد عبدالجلیل مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

زکوٰۃ کے فضائل و مسائل

(۲)

مسئلہ :- جو قرضہ آپ نے کسی کو دیا ہوا ہے اگر مقروض اقراری ہے یا اس پر مضبوط گواہ موجود ہیں، تو اس کی بھی زکوٰۃ دی جائے۔ البتہ اگر وصول کی امید ختم ہو گئی ہے تو وصول ہونے پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔ رہا یہ سوال کہ صرف ایک سال کی زکوٰۃ ہے یا گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ دے۔ اس میں قرض کی مختلف صورتیں ہو جانے کی وجہ سے تفصیل ہے بوقت ضرورت کسی معتمد عالم سے دریافت کر لیا جائے۔

مسئلہ :- اگر ملازم تنخواہ سے کچھ رقم پراویڈنٹ فنڈ میں خوشی سے جمع کراتا ہے تو اس جمع شدہ رقم کی ہر سال زکوٰۃ دینی ہوگی۔ البتہ اگر ملازم خوش نہیں بلکہ جبریہ کاٹی جاتی ہے تو وصول ہونے پر زکوٰۃ ہوگی۔

(فتاویٰ دارالعلوم کراچی)

مسئلہ :- مالدار آدمی زکوٰۃ پیشگی بھی دے سکتا ہے حساب کرتا رہے۔ اگر کمی سال کی دے دی ہو تو جس سال مال زیادہ ہو تو اس زیادتی کی زکوٰۃ بھی دینی ہوگی۔

مسئلہ - سال تمام ہونے پر زکوٰۃ دینے سے قبل کل مال چوری ہو جائے یا خیرات کر دیا۔ تو زکوٰۃ معاف البتہ اگر خود ہلاک کر دیا۔ مثلاً آگ لگا دی یا دریا میں ڈال دیا تو زکوٰۃ معاف نہ ہوگی۔

مسئلہ - چاندی، سونا اور تجارتی سامان وغیرہ میں چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ فرض ہے۔ جانوروں کی تفصیل کسی عالم سے دریافت کی جاسکتی ہے۔ سال گذرنے پر جتنی جلدی ہو جائے زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیئے۔ نیک کام میں کیا دیر کرے۔ شاید اچانک موت آجائے۔

مسئلہ - زکوٰۃ خود دینے کی بجائے کسی اور کے ذریعہ مستحق تک پہنچوا دی یہ بھی جائز ہے۔

مستحقین زکوٰۃ

جو شخص ۵۲½ تولہ چاندی کی مالیت کا تجارتی یا ضرورت سے زائد سامان یا نقد روپیہ یا زیور نہ رکھتا ہو، وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ البتہ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت عقیل حضرت جعفر اور حضرت حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کی اولاد کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ یہی حکم صدقات واجبہ کا ہے۔ ان حضرات کی امداد اپنے دوسرے مال سے کرنی چاہیئے۔ اسی طرح باپ، دادا، پردادا، ماں، نانی وغیرہ جن کی اولاد میں خود داخل ہے۔ اور لڑکا، لڑکی اور ان کی اولاد در اولاد ان کو بھی زکوٰۃ دینی جائز نہیں۔ میاں بیوی بھی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ ان کے علاوہ دوسرے تمام رشتہ دار مثلاً چچا اور اس کی اولاد بھائی بہن ان کی اولاد اگر وہ غریب ہوں تو انہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ :- اگر لڑکا یا لڑکی نابالغ اور غریب ہوں اور باپ مالدار ہے تو ان بچوں کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں البتہ اگر بالغ ہیں اور غریب ہیں تو درست ہے۔ اگرچہ باپ کتنا ہی مالدار ہو۔ یا چھوٹے بچوں کا باپ بھی غریب ہے اگرچہ ماں مالدار ہے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ - جس وقت زکوٰۃ دی جائے یا زکوٰۃ کی رقم علیحدہ رکھی جائے۔ کسی ایک وقت زکوٰۃ کی نیت ضروری ہے۔ البتہ اگر وہ چیز محتاج نے صرف نہ کی ہو۔ پھر بھی زکوٰۃ کی نیت کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ :- زکوٰۃ دیتے وقت نیت ہی کافی ہے بتلانا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ بعض افراد شرم کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں لیتے۔ حالانکہ وہ محتاج ہوتے ہیں انہیں بغیر بتائے دینا ہی اچھا ہے۔

مسئلہ - مقروض زکوٰۃ کا مستحق ہو تو اسے قرضہ میں دی ہوئی رقم زکوٰۃ میں نہیں دی جاسکتی۔ اگر اپنے پاس سے اور رقم زکوٰۃ میں دی جائے تو اسے قرضہ میں وصول کیا جاسکتا ہے۔

ضروری توجہ :- اس دور میں جہاں اور افراد زکوٰۃ کے مستحق ہیں وہاں وہ عربی مدارس بھی مستحق ہیں جن میں مسافر طلباء علم دین حاصل کر رہے ہوں کو اس میں فرض کی ادائیگی بھی ہو جاتی ہے اور صدقہ جاریہ بھی ہوتا ہے۔ جب تک یہ تعلیم جاری رہے گی ثواب ملتا رہے گا۔ اس لئے عربی مدارس کی امداد میں خصوصی حصہ لینا چاہیئے

بقیہ — پریس کانفرنس

سیاسی سرگرمیوں کی اشاعت کے بارے میں سب جماعتوں کے ساتھ ایک سا رویہ اختیار کرے اور ہر جماعت کی بات پوری کی پوری عوام تک پہنچائے تاکہ عوام میں غلط فہمیاں نہ پیدا ہوں۔ جو کسی وقت بھی غیر متوقع اور ناخوشگوار نتائج کی صورت اختیار کر سکتی ہیں۔ البتہ پریس کو ہر جماعت کی پالیسی و پروگرام پر تنقید کا مکمل حق حاصل ہے اور جمعیۃ علماء اسلام ان کے اس حق کا احترام کرتی ہے۔

(مفتی محمود)

تردیدی بیان

گوجرانوالہ - جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے ناظم اعلیٰ مولانا امیر الزمان نے راولپنڈی کے ایک اخبار میں اپنی طرف منسوب اس بیان کی سختی سے تردید کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مودودی صاحب اس وقت اسلام کی خاطر سب سے بڑھ کر جہاد کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنے بھتیجے مولوی محمد کلیب کے نام جو مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں زیر تعلیم ہیں ایک خط میں اس بیان کو دجل، بہتان، جھوٹ اور فریب کی بدترین مثال قرار دیا ہے اور کہا ہے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے بارے میں میرا وہی نظریہ ہے، جو قطب الاقطاب حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا تھا اور جناب مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا غلام اللہ خاں کا نظریہ ہے۔ میں مودودی جماعت کو ملک و ملت کے لئے ایک رستا ہوا ناسور سمجھتا ہوں۔ جس سے بچنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میری طرف سے تردیدی بیان بھیجے جانے کے باوجود اس روزنامہ نے اسے شائع کرکے صحافتی اصول کو بری طرح پامال کیا ہے۔ (حماد سواتی)

جمعیۃ طلباء اسلام صدیق آباد ضلع ساہیوال

۱۸ر ستمبر ۱۹۷۰ء کو مدرسہ جامعہ صدیقیہ صدیق آباد ضلع ساہیوال میں جمعیۃ طلباء اسلام کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی مولانا حافظ مختار احمد صاحب رائپوری نے فرمائی۔ حافظ محمد یٰسین صاحب کی تلاوت محمد مسعود اور محمد طفیل صاحبان کی نظموں کے بعد محمد لیاقت صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے علماء حق کے کارناموں پر روشنی ڈالی بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا صدر محمد یٰسین۔ نائب صدر محمد طفیل۔ ناظم عمومی ناظم محمد الیاس۔ ناظم نشر و اشاعت محمد یوسف خازن۔ محمد مسعود۔

بقیہ — مودودی صاحب کا منشور

نظریہ کے قائل نہ ہوئے۔ البتہ خارجی اور معتزلہ گروپ اسی عقیدہ کے قائل تھے۔

(د) سال گذشتہ ایک نوابی کے مقدمہ میں لاہور ہائیکورٹ میں حلف نامہ داخل کیا کہ قادیانیوں کے متعلق ہم نے نہ کچھ سوچا ہے نہ سوچیں گے۔

اگرچہ وہ صحافی صاحب آج کل آنجناب کے وکیل صفائی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ میاں ان کے حال پر رحم فرمائے۔

(س) اور اب گویا یہ آخری مرحلہ ہے کہ منشور (یعنی پروگرام حکومت) میں قادیانیوں کو بھی مسلم ثابت کرنے کے لئے پورا دروازہ کھول دیا ہے۔ گویا ان کے کفر کا مدار اس پر ہے کہ وہ ہمیں یعنی مسلم اکثریت (جو بقول مودودی صاحب نسلی مسلمان ہیں) کو کیا سمجھتے ہیں۔ اگر وہ ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں تو وہ مسلمان ہیں اگر کافر خیال کرتے ہیں تو پھر کافر ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزائی ہمارے متعلق کیا تصور رکھتے ہیں۔ جہاں تک بانی امت کاذبہ کی کتابوں کا تعلق ہے۔ اس میں اپنے نہ ماننے والوں کو جس انداز سے کافر اور خدا جانے کیا کچھ بنایا گیا ہے۔ اس سے اہل علم واقف ہیں۔ لیکن ۱۹۵۳ء کی تحریک میں یہ موقف بدل دیا گیا ہے جیسا کہ منیر انکوائری رپورٹ میں اس بات کی صراحت ہے۔ دیکھیں صفحہ ۲۱۳ ایڈیشن اردو۔

"اس مسئلے پر کہ آیا احمدی دوسرے مسلمانوں کو ایسا کافر سمجھتے ہیں جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ احمدیوں نے ہمارے سامنے یہ موقف ظاہر کیا ہے کہ ایسے لوگ کافر نہیں ہیں" انتہی بلفظہ

جب ممبران تحقیقاتی کورٹ تصریح کر رہے ہیں کہ مرزائی خلیفہ اپنے لاؤ لشکر سمیت یہ موقف اختیار کر چکا ہے کہ مسلمان دائرہ اسلام سے خارج نہیں تو پھر بقول مودودی صاحب وہ مسلم ٹھہرے؟

اندازہ فرمائیں کہ بیان تحریر کے اس شہسوار نے قوم سے کتنا عظیم دھوکا کیا ہے اور باب فتنہ کو کس طرح وا کیا ہے؟ مرزائی مسلم اختلاف کی بنیاد تو ختم نبوت جیسا بنیادی مسئلہ ہے۔ لیکن یہاں الٹی گنگا بہہ رہی ہے

(۶) صفحہ ۲۳ بعنوان زراعت ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں عارضی حد ملکیت کا اعلان ہے۔

واہ رے اسلام پسند! سوشلسٹ تو اکابرین جمعیۃ علماء اسلام اور عارضی حد ملکیت تو قائم کرے۔ سچ ہے

ع عشق میں ہر چیز الٹی نظر آتی ہے
لیلیٰ نظر آتا ہے مجنوں نظر آتی ہے

علماء امت سے دردمندانہ گزارش ہے کہ اس سمیت تمام فتنوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کر کے آئندہ انتخابات میں بے دین اور نام نہاد اسلام پسندوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ ورنہ بعد از مرگ واویلا کسی کام نہ آئے گا جمعیۃ علماء اسلام کا منشور جس کی بنیاد ۲۲ اسلامی نکات ہیں پر متحدہ محاذ بنایا جا سکتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ اس میں کوئی چیز قابل اعتراض ہے تو نشاندہی بھی کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس طرح کٹ کٹا کر رہنا بہت نقصان دہ ہوگا۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز اللہ جان زکوڑی کو صدمہ

بنوں۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز اللہ جان زکوڑی نقشبندی کے فرزند ارجمند صاحبزادہ عبدالصمد زکوڑی نوجوانی کے عالم میں جس کی شادی کی تقریب کے سلسلے میں مدعوئین تشریف لا رہے تھے اچانک نو گھنٹے بیہوش رہ کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ غمناک خبر سن کر دل کو کافی صدمہ ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے اراکین حضرت زکوڑی کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام دے کر والدین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے آمین یا رب العلمین۔

(حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں)

جدید انتخابات

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت ضلع بنوں میں مندرجہ ذیل مقامات پر جدید انتخابات عمل میں لائے گئے

حلقہ شہباز خیل:۔

امیر مولانا سعد اللہ جان صاحب۔ نائب امیر مولانا عبدالرحمان۔ ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر گل محمد۔ ناظم امیر محمد خان خازن بادشاہ خان۔

حلقہ نرنگی خیل:۔

امیر مولانا امیر سعید۔ نائب امیر ۱ مولانا سعد اللہ جان نائب امیر ۲ مولانا محمد جان۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبید اللہ جان ناظم ۱ مولانا عبدالمجید۔ ناظم ۲ مولانا شیر محمد۔ خازن حاجی عبدالباری۔ سیکرٹری ایاز خان دوکاندار۔ سالار ملا ضابطہ خان۔

تشکیل حلقہ دوخیل

امیر مولانا عبدالرحیم صاحب۔ نائب امیر ۱ مولانا شیر خان نائب امیر ۲ مولانا صاحب شاہ۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد خان۔ ناظم ۱ مولانا عبدالمنان (۲) [illegible] سالار میرزا علی خان۔ خازن سید رسول۔

اراکین:۔ قطب شاہ۔ عبدالحنان۔ [illegible] محمد عاشق۔ گل محمد۔ محمد یونس۔ ضابطہ خان۔ سخی جان رحیم گل۔ عبدالجبار۔ خان گل۔ محمد ولی۔ عبدالوہاب۔ [illegible] حبیب خان۔ میاں خان وغیرہ۔

(حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع بنوں)

عالم آباد میں مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب

مورخہ ۱۱ ستمبر بروز جمعۃ المبارک جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمال مغربی عالم آباد (متصل ڈھوک منگٹال) کے دفتر پر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔ مولانا کی آمد پر لوگوں نے اس کا استقبال نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، مولانا غلام غوث ہزاروی زندہ باد سے کیا اور خوشی سے گولے چھوڑے۔ اس پروقار تقریب کے بعد مولانا نے مجمع عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ میں آپ کے جوش و جذبے کی قدر کرتا ہوں۔ اور آج آپ لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہماری جمعیۃ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی۔ جب تک اس ملک میں خلافت راشدہ کا عدل و انصاف پر مبنی اسلامی نظام رائج نہیں ہو جاتا۔ مولانا نے فرمایا کہ ہمارا آج تک کسی پارٹی سے سیاسی یا انتخابی معاہدہ نہیں ہوا۔ ہماری جمعیۃ ہر اس پارٹی کے ساتھ اتحاد کرنے کو تیار ہے جو قرآن و سنت کے مطابق اسلامی نظام رائج کرنے کے لئے کوشاں ہوگی۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام عالم آباد راولپنڈی)

ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے نائب ناظم سے خط و کتابت کا پتہ یہ ہے:۔

عبدالمتین چوہدری نائب ناظم جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کوٹھی نمبر ۲۶۹ بلاک جی فرید ٹاؤن ساہیوال

(نوٹ) خط و کتابت کرتے وقت جوابی لفافہ یا کارڈ ضرور بھیجیں۔

کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے
جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے؟
مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام
ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک
میں موجودہ الحاد آفرین قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی،
عریانی، مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں معاشی نظام سود کی
بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔
ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کیلئے
عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی
خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام
کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔ اور رجب، شعبان،
رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از قسم زکوٰۃ و عطیات
مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعین فرماویں تاکہ اسے
شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)
مفتی محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ملتان کے پتہ پر روانہ فرماویں۔
اکابرین جمعیۃ کی
اپیل

ترجمانِ اسلام لاہور
TARJUMAN E ISLAM
AHORE

پاکستان کے مسلمان عوام کے نام!

آپ پر بہت بڑی ذمہ داری آگئی ہے!!

آپ کو معلوم ہے کہ قومی اسمبلی کیا کام انجام دے گی؟

قومی اسمبلی کا پہلا کام پاکستان کے لئے ایک نیا دستور تیار کرنا ہے
یہ دستور کیسا ہو؟

اس کا فیصلہ

آپ نے اپنے پسندیدہ امیدوار کے انتخاب کے وقت کرنا ہے۔ اگر
آپ نے ووٹ ایسے امیدوار کو دیا جس کا مطمع نظر مغرب کی جمہوریت ہے
تو آپ کے وطن کا دستور برطانوی امریکی طرز کا تو ہو سکتا ہے لیکن
اسلامی نہیں ہو سکتا۔

اگر آپ نے ووٹ ایسے امیدوار کو دیا جس کا مقصد اشتراکیت ہے تو
آپ کے وطن کا دستور روسی یا چینی طرز کا تو ہو سکتا ہے لیکن اسلامی نہیں
ہو سکتا۔

اگر آپ نے ووٹ ایسے امیدوار کو دیا
جس کے اسلام میں انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و
سلف صالحین پر نکتہ چینی اور تنقید روا ہے تو آپ کے وطن کا دستور
ایک خود ساختہ نام نہاد اسلامی تو ہو سکتا ہے لیکن محمد رسول اللہ اور ان
کے اصحاب کے دین کے مطابق خالص اسلامی نہیں ہو سکتا۔

خالص اسلامی دستور صرف ایسے ہی امیدوار بنا سکتے ہیں جن کا قرآن و
حدیث پر پختہ ایمان ہو۔
جن کی زبان و قلم انبیاء و صحابہ اور اسلاف پر تنقیدوں سے آلودہ نہ ہوں
جن کی شخصیتیں خود اسلام کا عملی پرتو ہوں۔
جن کا تعلق عام مسلمانوں سے ہو۔
جن کے جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ مفادات نہ ہوں۔
جن کے نزدیک برطانوی، امریکی سامراج قابل نفرت ہو۔
جن کی نظروں میں مغربی جمہوریت اور اشتراکیت اسلام کے مقابلہ میں ہیچ ہوں
جو صرف اسلام اور اسلام ہی چاہتے ہوں۔ ایسے ہی امیدوار اسمبلیوں میں
پہنچ کر خالص اسلامی دستور تیار کر سکتے ہیں۔

جمعیت العلمائے اسلام، پختہ اسلامی عقائد، پختہ اسلامی علم اور پختہ اسلامی
عمل رکھنے والے، اہل ترین افراد کو امیدوار نامزد کر رہی ہے اور اب
یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ ایسے افراد کو کامیاب کرا کے اسمبلیوں میں بھیجیں
تاکہ پاکستان کا دستور خالص اسلامی بن سکے

(کمال)

پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار
ترجمان اسلام
لاہور
بروز جمعۃ المبارک ۲۵ر شوال المکرم ۱۳۹۰ھ
۲۵ر دسمبر ۷۰ ۱۹ء

مقصدِ زندگی

از شیخ التفسیر قطبِ زمانہ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جس خدا تعالیٰ نے پیدا کیا تھا ان سے کوسوں دور روٹی کے لیے شب و روز دوڑ دھوپ، نمازیں قضا کریں، روزے نہ رکھیں جب کہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہی یہ ہے کہ انسان کی تخلیق فقط عبادت الٰہی کے لیے ہے۔ تو ہم کیوں اس کے منشا کی تعمیل نہ کریں رزق کا دینا تو خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

ایک خدا کے بندے نے فارسی میں کہا ہے ——— ع

خدا خود میر ساماں است ارباب توکل را

سب سے بڑی خرابی یہی ہے کہ رزق کی تلاش میں سرگرداں اور اللہ کی یاد سے غافل ہی بہت بڑا جرم ہے جب کہ خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین پر کیوں نہیں۔ کبھی تو یہ سودا خدا سے کر کے ہی دیکھو ورنہ مقدمہ تو بنا بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو رزق کا ٹھیکہ لیا تھا تم کیوں اتنے سرگرداں ہوئے کہ تم نے میری یاد بھی بھلا دی۔

کیا قرآن نہیں تھا ——— علماء کرام نے نہیں کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قل ان صلوٰتی الآیۃ۔ تو کہہ دے میری زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ کے لیے ہے۔ میری نماز میری زندگی میری موت میری عبادت سب کچھ صرف ایک اللہ کی راہ میں قربان ہے ان کاموں میں خدا کے سوا میرا مقصود حیات کوئی نہیں اور اسی کا نام ہے اسلام ——— وانا اول المسلمین۔ مسلمان اسی کو کہتے ہیں اسی کے بارے میں خود خدا تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ (الاحزاب)

ترجمہ:۔ البتہ تمہارے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں عمدہ نمونہ ہے۔

آپ ہمارے لیے نمونہ ان سب کاموں میں ہیں۔ ارشاد فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہی باتیں آپ سے کہوں وبذالک امرت۔ مسلم کے معنی ماننے والا یا انکار کرنے والا ہم آپ سب سے پوچھتا ہوں ——— بہر تقدیر ہر مسلمان کا یہی زاویہ نگاہ اور نصب العین ہونا چاہیئے۔

من کان للہ کان اللہ لہ (جو اللہ عزوجل کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہو جاتے ہیں) سب انبیاء کرام علیہم السلام یہی کہتے تھے۔

وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العلمین۔

ترجمہ:۔ اور میں اس تبلیغ پر تم سے اجرت طلب نہیں کرتا میری مزدوری تو اللہ پر ہے۔ جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اے دنیا دارو! تم کھاتے ہو رزق اللہ تعالیٰ کا من حیث یحتسب اللہ والے کھاتے ہیں من حیث لا یحتسب قرآن مجید میں آتا ہے:۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب (طلاق رکوع ۱)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اسکے لیے راستہ نکال دیتے ہیں اور اس کو رزق دیتے ہیں جہاں سے گمان بھی نہ ہو تم دکان کا حساب آمدنی وغیرہ لگا کر کھاتے ہو اور اللہ والے من حیث لا یحتسب کھاتے ہیں۔ ع

ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا ست

میں یہ سمجھا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کیا تھا اور آپ کیا کر رہے ہیں آج کل جتنے عقلاء ہیں خدا کی رحمت سے دور ہیں یہ کوتاہ دماغ اتنی بات نہیں سمجھتے باقی ہر بات سمجھتے ہیں پرندے سارے توکل سے کھاتے ہیں بلی کتے کو دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے دیا تو کھا لیا نہ تو کھایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں انسان بنائے انسان وہ ہے کہ انسانیت کا معنی اس میں پایا جائے مقصد انسانیت پورا کرے تو انسان ہے نہ کرے تو انسان نہیں ——— خدا پر اعتماد نہیں۔ ہدایت پر عمل نہیں کرتے ایسے لوگ گدھے سے بد ترین ہیں، بہت سی چیزیں تم کھاتے ہو، جو حرام ہوتی ہیں باطنی بینائی سے پہچانی جاتی ہیں۔

چالیس سال میری طرح بیٹھ جاؤ، معلوم ہوگا، جب انسان کی اکثر غذا حرام ہو تو کیا مسلمان رہ سکتا ہے، یہ احتیاط اور معرفت درس نظامی کی کتابوں سے بھی حاصل نہیں ہوتی ذکر و فکر سے ہوتی ہے۔

اب میں بتلا سکتا ہوں کہ فلاں چیز حلال ہے یا حرام؟ یہ چیزیں میں نے اہل اللہ سے سیکھی ہیں میں نے درس نظامی پورا پڑھا ہے اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے رسالے سارے پڑھ چکا ہوں، ان سے بھی باطنی معرفت حاصل نہیں ہوتی صحبت اولیاء اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔

اب جس نے ساری زندگی اور ہر لمحہ خدا کی یاد میں وقف نہ کیا تو وہ کامل مسلمان نہیں۔ اور یہ چیز کامل مسلمان ہونے کے لئے اولین شرط ہے۔

مجھے جب خدا نے سمجھایا اور نہ کہوں تو کتمان حق ہو جائے گا ہم مجرم نہیں گے کتمان حق سے بچنے کے لیئے کھری کھری باتیں کہہ رہا ہوں۔

آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

ان صلوٰتی الآیۃ ——— انّ تاکید کے لیے آتا ہے جس انسان کا نصب یہ آیت ہو اسے کوئی فکر و باک نہیں۔ اول خدا اس کے بعد اور ——— اول خدا کا یہ فرمان پھر سارا جہان جو چیز اس مقصد حیات سے ٹکرائے ——— اسے ٹھکرا دیا جائے اور جو نبھ سکے اسے لے لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی توفیق دے اگر اصل مسلمان بننا ہے اور قیامت کے دن سے نجات پانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیجئے ——— کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اصل مسلمان تھے اور ان کے نقش قدم پر چل کر ہی دین و دنیا کی سعادتوں سے مشرف ہو سکتے ہیں ——— صحبت صوفیاء کرام سے قال حال بن جاتا ہے اور روحانی کمالات کی طرح یہ بھی توکل اولیاء اللہ کی رفاقت اور شیخ کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس طریقہ پر لائے اور اپنی مرضی پر چلائے آمین۔

رزق کا ذمہ دار خدا کو بنائیں اور خود دین کے لیے ہوں۔ اولیاء اللہ کی خانقاہوں میں جو لنگر چلتا ہے اس کے لیے آیا تو سب کو کھلایا۔

اور اگر نہ آیا تو خاموش ہو کر عبادت کرتے رہے میں نے اپنے شیوخ حضرات کے ہاں یہی دیکھا ہے ——— شجرہ یہاں موجود ہے۔

مولوی عبدالرحمن لایا ہے۔ اس سے آپ لیں اور دیکھیں میرا تعلق دو بزرگوں سے ہے اور پھر یہ سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتا ہے۔

سب اعلیٰ درجے کے متوکل اور ولی اللہ تھے۔

اب میں بس کرتا ہوں زیادہ وقت ایسا نہیں لیا۔ دن کے تھکے ماندے ہونگے ——— اور سعادت دارین کی دعا کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۵۱

نئے سفر کا آغاز

احمد حسین کمال

۱۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو صوبائی انتخابات کے تکمیل کے ساتھ پاکستان کی تاریخ کا ایک نیا باب شروع ہوگیا ہے۔

صوبائی انتخابات کے نتائج بھی بہت معمولی فرق کے ساتھ وہی نمودار ہوئے ہیں جو قومی اسمبلی کے انتخابات کی صورت میں نکلے تھے۔

پاکستان کے عوام پرانی قیادتوں سے تنگ آچکے ہیں اور انہوں نے کہنہ و پارینہ قیادت کا طوق کلیتہً گلے سے اتار کر پھینک دیا ہے

مشرقی پاکستان کے عوام نے عوامی لیگ کے حق میں اور مغربی پاکستان کے دو صوبوں کے عوام کی اکثریت نے پیپلز پارٹی کے حق میں اپنی رائے کا استعمال کیا ہے سرحد و بلوچستان کے عوام کی رائے ملی جلی ظاہر ہوئی ہے، تاہم ان کے رجحانات کا وزن اپنے مقامی و علاقائی مسائل کے ساتھ اسلام کی بالادستی کی طرف بالکل واضح ہے۔

پاکستان کے موجودہ انتخابات میں جن دو پارٹیوں کو واضح اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی انتخابی مہم کے دوران بارہا عوام کو یہ یقین دلایا ہے کہ وہ ملک میں غیر اسلامی اور کتاب وسنت کے منافی قانون نہیں نافذ کریں گے۔ اور ایک پارٹی نے تو اپنے "اسلامی سوشلزم" کے نصب العین کی ہمیشہ اسلامی مساوات اور محمدی مساوات کے لفظوں سے تشریح کی ہے۔

بہرحال انتخابات کے دونوں مرحلے مکمل ہو چکے ہیں اور قوم نے اپنی رائے کا جو کچھ اظہار کرنا تھا کر دیا ہے۔

جن گروہوں کو اس معرکہ میں جیت ہوئی ہے مستقبل کی براہ راست ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اور جو گروہ ہار گئے ہیں، انہیں آئندہ قوم کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے اپنے عزائم اور پروگراموں کی نئے سرے سے منصوبہ بندی کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

پاکستان کا انتخابی معرکہ حقیقتاً جن دو فریقوں کے درمیان برپا ہوا، ان میں سے ایک جمہوریت پر اسلام کا لیبل لگا کر نکلا تھا اور دوسرا علاقائی مسائل کے نعروں اور سوشلزم پر اسلام کی چادر ڈال کر آیا تھا۔

اس معرکہ میں جمعیۃ علماء اسلام وہ تنہا جماعت تھی جس نے ان دونوں فریق سے الگ رہ کر صرف اسلام اور غریب عوام کے مسائل کا پروگرام پیش کیا اور اس نے اس معرکہ میں مجموعی طور پر حریفانہ حیثیت سے قطعی حصہ نہیں لیا۔

چنانچہ اس معرکہ کی فتح و شکست کا اطلاق اس پر ہرگز نہیں ہوتا، بے شک اس کے امیدوار بھی کہیں جیتے ہیں اور کہیں ہارے ہیں۔ لیکن ان کی یہ جیت و ہار ان کے نصب العین اور پروگرام کی جیت و ہار نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کا پروگرام خالص اسلام کی طرف دعوت کا تھا۔ جسے کسی جماعت نے بھی حریفانہ طور پر چیلنج نہیں کیا، اور جو آج بھی سب کے سامنے بعینہٖ موجود ہے۔

جمعیۃ نے الیکشن مہم میں نہ نام نہاد دائیں بازو کا پاس کیا اور نہ نام نہاد بائیں

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع ہوا

بازو کا لحاظ کیا، بلکہ ان دو حریفوں کی انتہا پسندانہ کشاکش سے اسلام کو نکال کر اس کو اپنی اصل اور حقیقی صورت میں عوام کے سامنے پیش کیا۔

جمعیۃ نے نہ ہونے کے برابر وسائل سے کام لیکر اسلامی مقاصد کے حصول کے پروگرام کی جدوجہد کا آغاز کیا اور بے پناہ وسائل و دولت استعمال کرنے والے گروہوں کی حریفانہ گرم بازاری میں اس نے کلمۂ حق کی ادائیگی کا نہایت مشکل و جانگسل فریضہ ادا کیا۔

اس نے باوجود وسائل نہ ہونے کے الیکشن کے نتائج میں جو کچھ حاصل کیا ہے۔ وہ عظیم ترین کامیابی کا نقش اول ہے، جبکہ اپنا سب کچھ اور بہت کچھ جھونک دینے والے گروہوں کے لئے الیکشن کی جیت و ہار ان کے دعووں اور عزائم کی جیت و ہار بن گئی ہے۔ جیتنے والے وسائل کی جیت کو اپنی جیت بتا رہے ہیں اور ہارنے والے اپنی ہار کو معاذ اللہ اسلام کی شکست سے تعبیر کرنا چاہتے ہیں۔

وہ اسلام پسند جنہیں انتخابات کے نتائج پر حیرانی اور حسرت ہے، کاش انہیں احساس ہوتا کہ اس انجام کی خبر جمعیۃ علماء اسلام تین سال پہلے دے چکی تھی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد یہ بات واضح ہونے لگی تھی، کہ پاکستان کے عوام کا سیاسی مزاج بدل رہا ہے۔ معاہدۂ تاشقند کے خلاف جو ردعمل ملک میں پیدا ہوا، اس سے بھی یہ عیاں ہو گیا تھا کہ پاکستان کی نئی نسل اپنے ملک کے بنیادی مسائل سے بے خبر نہیں ہے۔ اور وہ ایک زبردست اضطراب اپنے پہلو میں پرورش کر رہی ہے مستقبل قریب میں جو گروہ اس اضطراب کا ساتھ دے گا۔ قوم کی قیادت کا وہی اہل قرار پائے گا۔

اسلام کے دعویداروں کے لئے یہی موقعہ فیصلہ کن تھا جمعیۃ علماء اسلام نے اس حقیقت کو محسوس کیا۔ اس کے آرگن ترجمان اسلام نے ملک کے کسانوں، مزدوروں اور طالب علموں کے مسائل کی طرف بار بار توجہ دلائی، اور کہا کہ مذہبی رہنماؤں کو آگے بڑھ کر ان مسائل کے حل کی جدوجہد کا آغاز کر دینا چاہیئے۔ لیکن اسلام پسندی کے بیشتر مدعیوں نے اسے کمیونزم کا اثر کہہ کر غلط ٹھہرایا، اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو سوشلزم کے حامی ہونے کے طعن سے نوازا۔

جمعیۃ علماء اسلام نے مئی ۱۹۶۸ء میں اس مقصد کے لئے ایک ملک گیر کانفرنس لاہور میں منعقد کی اور عوامی مسائل کی متوقع ہنگامہ خیزیوں کی طرف متوجہ کیا۔ لیکن جمہوریت اور اسلام کی مدعی جماعتوں نے اسے بھی درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ بلکہ جمعیۃ جتنا ان مسائل کی طرف انہیں متوجہ کرتی،

یہ گروہ اتنا ہی اس کے خلاف شور بلند کرتے اور اسے سوشلسٹ مولوی کا طعنہ دیتے۔

جمعیۃ علماء اسلام آنیوالے خطرات سے انہیں متنبہ کرتی رہی۔ اسلام پسند جمعیۃ کے خلاف محاذ پر محاذ بناتے رہے اور سوشلسٹ نقطہ نظر کے حامی کسانوں، مزدوروں اور طالب علموں کے دروازوں تک پہنچتے رہے۔

جمعیۃ علماء اسلام اخباری ذرائع اور مالی وسائل سے تہی دست تھی۔ وہ ہمہ گیر پیمانہ پر عوام تک اپنی بات تو کیا پہنچاتی، اس کے لئے تو اسلام پسندی کے مدعیوں کے آئے دن کے خانہ ساز الزامات اور جھوٹے پروپیگنڈے کا جواب دینا تک ناممکن ہو گیا تھا۔ چنانچہ عوام کا ایک بہت بڑا طبقہ آخر تک حقائق سے بے خبر رہا۔ عوام کے سامنے دو ہی راستے تھے۔ یا وہ ان لوگوں کے اسلام پسندی اور عوام دوستی کے دعووں کو پھر سے باور کر لیتے جنہیں ۲۳ سال سے آزماتے اور دیکھتے چلے آ رہے تھے اور جن کے گرد و پیش مغربی سامراج کی حمایت کی جھلکیاں صاف نظر آ رہی تھیں یا ان نئے مدعیوں پر اعتماد کرتے، جو سوشلزم کے ذریعہ ان کی ۲۳ سالہ محرومیوں کا مداوا کر دینے کی بات کر رہے ہیں اور یہ وعدہ کر رہے ہیں کہ ان کا سوشلزم اسلام کے خلاف نہیں جائے گا۔

عوام جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت کو لبیک کہنا چاہتے تھے، لیکن قدم قدم پر اسلام پسندوں کے اخبارات، پریس اور پروپیگنڈا ان کے آڑے بن جاتا تھا۔

ان حالات میں انہیں وہی فیصلہ کرنا تھا۔ جو انہوں نے کیا۔ عوام نے جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت اور پروگرام کو رد نہیں کیا۔ انہوں نے دو براہ راست حریفوں میں سے ایک کو اس کے ماضی کے عمل اور کردار کی بنا پر مسترد کر دیا ہے اور دوسرے کو اس کے دعووں کے پیش نظر آزمانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یقیناً عوام کے اس فیصلہ پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایسا کرنے میں حق بجانب تھے۔ تاہم مستقبل کے لئے ان کا سہارا جمعیۃ علماء اسلام ہے جمعیۃ علماء اسلام کو انہوں نے پاکستان کے مستقبل کے لئے ایک ابھرتی ہوئی طاقت کی حیثیت سے منتخب کیا ہے اور جمعیۃ نے اس حیثیت کے ساتھ اپنا آئندہ سیاسی کردار ادا کرنا ہے اور خود کو منظم کرنا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق اب وہ تمام مغالطے رفع ہو جانے چاہئیں۔ جو بعض گروہوں نے اس کے خلاف تصنیف کئے تھے اور اسلام کے ہر مخلص و دیانت دار فرزند کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ کسی ذہنی تحفظ کے بغیر اب بلا تاخیر جمعیۃ کے پرچم تلے آ جائے

اگر اسے پاکستان میں اسلام کا مستقبل عزیز ہے۔

یہ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ہے جو انتخاب میں کامیاب ہونے والی جماعتوں کو راہ راست پر رکھ سکتی ہے۔ ان کی کجروی کو چیلنج کر سکتی ہے۔ انہیں اسلام کی بالادستی ماننے پر آمادہ کر سکتی ہے۔ انہیں عوامی مفاد کے خلاف جانے سے روک سکتی ہے اور مستقبل میں اسلام کی راہ ہموار کر سکتی ہے

یہ بات تسلیم کر لینی چاہیئے کہ واقعات کی منطق انسان کی منطق سے بالکل جدا ہوا کرتی ہے۔ واقعات نے پاکستان کو سیاست کی نئی راہ پر ڈال دیا ہے اور پاکستانی قوم کو نئے سیاسی سفر کا مرحلہ درپیش ہے۔

واقعات نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ اس نئے سفر میں اسلام کی نقیب صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ثابت ہو سکتی ہے۔

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینا اور اسے مستحکم و مضبوط بنانا مستقبل کے سیاسی سفر میں قافلہ کا رخ اسلام کی منزل کی طرف رکھنا ہے۔ اس کے برعکس اگر اب بھی جمعیۃ کے خلاف زہر اگلنے، مورچے بنانے اور الزام تراشیاں جاری رکھنے کو ہی اسلام پسندی کا محبوب مشغلہ بنائے رکھا گیا، تو مستقبل میں اسلام کو خطرات پیش آنے کا وبال بھی اسلام پسندی کے مدعی ان افراد و گروہوں کے سر پر ہوگا

اس موقعہ پر سب سے زیادہ خود احتسابی کی ضرورت اسلام پسندی کے مدعی افراد و گروہوں کو ہے۔ اور سب سے زیادہ احتیاط کی ضرورت جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور رہنماؤں کو ہے۔

۲۳ سالہ ماضی اپنی تمام کارفرمائیوں کے ساتھ لپیٹا جا چکا ہے اور مستقبل کی تشکیل یا تو مشرقی و مغربی پاکستان کے عوام کی خواہشات کے مطابق ہو گی، ورنہ ملک ناقابل بیان بحران کا شکار بن جائے گا۔ ۲۳ سالہ ماضی کے کسی حصہ کو واپس لانے کی کوشش کسی بھی سنگین حادثہ کو جنم دے سکتی ہے۔ لیکن شکستہ آرزوؤں کو جوڑ نہیں سکتی۔ عوامی مسائل کے بھرپور حل اور غریب عوام، کسانوں و مزدوروں کی سربلندی کی جدوجہد کی راہ سے ہی اب اسلامی نظام کی بالادستی کا مقصد حاصل کرنا ہوگا، بلکہ صحیح تر الفاظ میں مکمل اسلامی انقلاب کے لئے عوامی جدوجہد کا راستہ ہموار کرنا ہوگا۔ اور آئندہ یہ کام جمعیۃ علماء اسلام کو انجام دینا ہے۔

اس عظیم اور مقدس ترین مقصد کے لئے آج سے ہی جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو تیاری شروع کر دینا چاہیئے اور ان زبانوں اور قلموں کو اگر معاون نہیں بن سکتے تو خاموش

(باقی ص ۳۰ پر)

پیپلز پارٹی اگر سامراج دشمنی اور استحصال کے خاتمہ پر مبنی نعروں اور دعووں کی بنیاد پر (پنجاب و سندھ میں) کامیاب ہوئی ہے تو وہ اب ایسے موڑ پر آ گئی ہے۔ جہاں بہت جلد اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ کہاں کھڑی ہے۔ پاکستان کے عوام، دانشور، طلباء، مزدور، کسان اور علماء حق یہ جانتے ہیں کہ دنیا بھر کے حریت پسند اور آزادی خواہ انسانوں کا اصل دشمن امریکی سامراج ہے۔ وہ ویت نام کے انسانوں کا قاتل، اور عالم اسلام کے مصائب کا ذمہ دار ہے، وہ بے گناہ عربوں اور لاکھوں فلسطینیوں کو برباد کرنے والا ایسا سفاک اور ظالم مجرم ہے جسے حریت پسند انسانوں کی دنیا میں کبھی نظر انداز کیا جا سکتا ہے نہ معاف یہ امریکی سامراج ہی ہے۔ جس نے آج اریٹیریا، موزنبیق، انگولا، کانگو، گنی، گھانا، انڈونیشیا، رہوڈیشیا، فلسطین قبرص اور کشمیر کے کروڑوں انسانوں کے لئے مصائب و آلام کے پہاڑ محض اپنے اقتصادی اور مادی مفادات کی خاطر توڑے ہیں۔ غرضیکہ لاطینی امریکہ، ویت نام، افریقہ اور ایشیا کے مظلوم عوام آج امریکی سامراج کے اس ظلم کے خلاف ہتھیاروں سے لڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ پاکستان اور پاکستان کے عوام ان مظلوم عوام کی جدوجہد میں ان دنیا بھر کے مظلوموں کی نہ صرف حمایت کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کے دوش بدوش اس جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ پاکستان کے عوام نے بارہا یہ جتا دیا ہے کہ مظلوم عربوں، ویت نامیوں، کشمیریوں اور دنیا بھر کے مظلوموں کی سامراج کے خلاف جنگ اور خود پاک بھارت جنگ میں وہ عوامی جمہوریہ چین کی ہر قسم کی بے لوث حمایت و امداد کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور وہ چین کے عوام اور چین کی عوامی حکومت کے خلاف امریکہ کی کسی سیاسی سازش یا فوجی جارحیت کو برداشت نہیں کریں گے۔ اب مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے... دو صوبوں سے اکثریتی پوزیشن میں منتخب ہونے والی دو بظاہر مختلف انداز کی قیادتوں پر یہ ذمہ داری آ پڑی ہے کہ وہ بین الاقوامی سیاست میں، بالخصوص پاکستان اور پاکستان کے عوام کے سامراج دشمن کردار کی کس حد تک ترجمانی کرتی ہیں اور اسے کس حد تک آگے بڑھاتی ہیں۔

مسائل و افکار

ایم۔ اے غزنوی

سیاسی صورت حال کے خد و خال

صحافت میں ایوب آمریت کے اثرات

مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

قومی سطح پر انتخابات کے نتائج سے ملک کے بعض حلقے خاصے مایوس اور بعض خاصے خوش فہم نظر آتے ہیں بعض کے نزدیک اب کے ووٹ روٹی، روزگار یا سوشلزم کو ملا اور مولوی یا دیگر کسی طرح کی سیاست کو بڑے پیمانہ پر مسترد کر دیا گیا۔ لاہور کے ایک قد آور روزنامہ نے تو مسٹر بھٹو کی کامیابی کو ہی "سوشلزم آ گیا" قرار دے دیا ہے۔ جبکہ بعض دوسرے مایوس حلقے مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی بھاری کامیابی کو دراصل مولانا بھاشانی، جمعیتہ علماء اسلام (پیر محسن الدین) اور دیگر سامراج دشمن طاقتوں کی بے وزنی پر محمول کر رہے ہیں۔ اور ادھر مغربی پاکستان میں سرمایہ دارانہ نظام کے پرانے اور مضبوط حامیوں کی ناکامی سے پیدا شدہ زخموں پر مرہم رکھ کر بظاہر اس خوش فہمی کا شکار نظر آتے ہیں کہ مشرقی پاکستان میں سامراج دشمن تحریک بے اثر ہو چکی ہے۔ جبکہ ادھر مغربی پاکستان کے مخصوص مزاج والے صوبے پنجاب اور سندھ میں بعض معروف اور قد آور سامراج دوست جماعتوں کے نمائندوں کی پیپلز پارٹی کے ہاتھوں شکست سے یہ تاثر لیا جا رہا ہے کہ سامراجیوں اور استحصال پسندوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ بہرحال جبکہ ہر صوبے میں قدرے مختلف صورت حال موجود ہے پھر ایسا کیوں ہے؟ کہ کسی ایک صوبے کی بنیاد پر سوشلزم یا اسلام کے بارے میں یاس و الم یا مسرت و شادکامی کے مبالغہ آمیز تاثرات دیئے جا رہے ہیں۔ ان انتخابات سے اگر تمام صوبوں میں کوئی قدر مشترک سامنے آئی ہے تو وہ ایک حد تک یہ ہے کہ پرانی قیادت کی جگہ ایک نئی قیادت ابھری ہے۔ اور عوام نے اس نئی قیادت ہی کو اب ایوانِ آزمائش میں لا ڈالا ہے۔

نئی قیادت پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو یہ بات مخفی نہیں رہتی کہ اس نئی قیادت کے جلو میں، پرانی قیادت کے معروف دست و بازو بھی نئی آب و تاب اور نئے نعروں کے ساتھ تیزی سے ابھر آئے ہیں۔ ایک سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان انتخابات سے جمعیتہ علماء اسلام کی حقانیت صداقت اور اصابت تسلیم کر لی گئی ہے۔ اسلام کے نام پر استحصالی سیاست کرنے والے جس تیزی سے حرف غلط کی طرح انتخابی سطح سے غائب ہوئے، وہاں جمعیتہ علماء اسلام کے رہنماؤں کی اسلام اور تحفظ اسلام کے نام پر زبردست کامیابی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ملک میں ایک ایسی زبردست طاقت موجود ہے۔ جو نہ تو کمیونزم، سوشلزم سے مرعوب ہے اور نہ اسلام کے نام پر سرمایہ دارانہ، جاگیردارانہ نظام کی بقا چاہتی ہے۔ وہ روٹی، روزگار کی جدوجہد کو اسلام کا ایک جزو سمجھتی ہے۔ اسلام کی نفی تصور نہیں کرتی۔ یہ طاقت جو جمعیتہ کے رہنماؤں کی صورت میں قیادتِ نو منتخبہ میں سخت مقابلہ کر کے ممتاز مقام پر ابھری ہے، اس بات کی علامت ہے کہ اسلام کے نام پر استحصال کی بقا ممکن نہیں، تو استحصال کے خاتمے کے نام پر اسلام کی نفی ناممکن ہے ناممکن۔ مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی کی فتح اس بات کی طرف ایک واضح اشارہ ہے جسے "اسلام پسند اور اسلام ناپسند" دونوں بازوؤں کو اچھی طرح محسوس کر لینا چاہیئے۔ ہمارے آج کے بعض خوش فہم صحافتی حلقے اور بعض اخبارات اس خوش فہمی میں انتہائی دور جا نکلے ہیں۔ وہ دراصل سوشلسٹوں کے "مشرق" "ندائے ملت" اور "جسارت" بننے کی کوشش کر رہے ہیں وہ اسلام پسند ناکام امیدواروں کے استہزا میں اپنی اس خوش فہمی کو لاکھ چھپائیں مگر وہ عیاں ہوتی جا رہی ہے۔

حسن ظن بہت اچھا مگر خوش فہمی سے ذرا دور رہتے ہوئے اب ہم ان قیادتوں کے علاقائی یا صوبائی سطح پر ایک واقعاتی تصویر اپنے قارئین کے سامنے رکھتے ہیں۔ مشرقی پاکستان سے جو قیادت ابھری ہے وہ شیخ مجیب الرحمان

اور ان کی عوامی لیگ کی صورت میں ہمارے سامنے آج ایک زندہ و جاوید حقیقت ہے۔ "تلاش بسیار کے باوجود ہمیں شیخ مجیب الرحمٰن کی سیاست میں کوئی ایسی واضح بنیاد نظر نہیں آتی جس پر ہم بین الاقوامی سامراج دشمن سیاست و جد و جہد میں شیخ صاحب کا کردار متعین کر سکیں، عربوں کے معاملات ہوں یا ویت نامیوں کے، مظلوم کشمیریوں کا مسئلہ ہو یا روڈیشیا کے نسل پرست گوروں کی سفاکی۔ اریٹریا گنی، گھانا، کمبوڈیا کے مظلوم ہوں یا نیپال ناگا میزو اور آسام کے عوام کے ساتھ ناروا ظلم کا معاملہ ہو، اور چین کے ہمدردانہ اور ہندوستان کے معاندانہ رویہ کا معاملہ ہو، غرضیکہ شیخ صاحب نے یا ان کی جماعت نے آج تک نہ تو ان مسائل کو کوئی اولیت دی ہے اور نہ کوئی ایسا واضح موقف اختیار کیا جسے ان کی چھ نکاتی جد و جہد میں شامل و مربوط تصور کیا جا سکے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام مسائل انہوں نے ایک اُلجھن تصور کر کے مولانا بھاشانی کے سپرد کر دیئے اور خود کو صرف مشرقی پاکستان جسے وہ "بنگلہ دیش" کہتے ہیں، اس کی بھی صرف داخلی صورت حال میں محبوس کر لیا اور پورے مغربی پاکستان کو یہاں کے چند اجارہ داروں اور مٹھی بھر سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی سیاست کی بنیاد پر ظالم ٹھہرا کر اپنی چھ نکاتی سیاست کو تیز کیا۔ انہوں نے آج تک مشرقی پاکستان (ان کی اپنی زبان میں بنگلہ دیش) کی جان آسام پر بھارتی اجارہ داری کو نہیں للکارا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ چھ نکاتی بنیاد پر مشرقی پاکستان کی مکمل صوبائی خود مختاری کے حصول میں شیخ صاحب مکمل کامیابی حاصل کرتے ہیں یا جزوی۔ بالفاظ دیگر وہ مغربی پاکستان سے مکمل گلو خلاصی حاصل کرتے ہیں یا مفاہمت کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد خارجی اور داخلی سامراجی اثرات کے خاتمے کے لئے کیا راہ اختیار کرتے ہیں، شاید ان کی اب تک کی پالیسی کا یہی وہ نکتہ ابہام ہے، جہاں سے مولانا بھاشانی کا سردست ناقابل عام فہم نعرۂ "آزاد مشرقی پاکستان" گونجا ہے۔

مغربی پاکستان میں اکثریتی صوبوں سے کامیاب پیپلز پارٹی، شیخ مجیب الرحمٰن کی نسبت خارجہ پالیسی اور سامراج دشمن جد و جہد میں بظاہر زیادہ واضح ہے۔ اگرچہ بھٹو صاحب کے امریکہ کے بارے میں بعض بیانات سے ان کی پوزیشن مشکوک ہوتی اور پھر تردید و انکار کے طولانی چکروں میں پھنس جاتی ہے۔" تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ اس بارے میں ان کے خیالات و افکار اور طور طریقے جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا بھاشانی کی طرح صاف واضح اور دو ٹوک ہرگز نہیں ہیں۔ اب ان کے لئے بھی وقت آ گیا ہے کہ وہ عمل سے ثابت کریں کہ وہ سامراج، جاگیرداری اور سرمایہ دارانہ نظام کے بارے میں کس حد تک مخلص اور سچے ہیں۔ اور سرمایہ داروں اور جاگیرداروں سے اپنی معاشی، اقتصادی اور سماجی بالادستی کی موت پر کس طرح دستخط کراتے ہیں آیا وہ ملک میں سرمایہ داری اور جاگیرداری کا خاتمہ گویا سامراجی اثرات کا ملک سے خاتمہ کر کے امریکہ سے سامراجی کردار کے بجائے تعمیری کردار ادا کروا سکتے ہیں؟ یہ سوالات ابھی جواب طلب ہیں۔

بقیہ — مبارکباد کے مستحق

کے سہارے پر زندہ رہے ہیں، اس ملک میں جو عوام کی بے مثال قربانیوں کے نتیجے میں وجود میں آیا، عوام کے حقوق کو کھلے بندوں پامال کیا گیا۔ انہیں جاہل اور بے شعور قرار دیا گیا۔ لیکن یہ پرانے دور کی باتیں ہیں۔ وہ دور اب کبھی واپس نہیں آئے گا۔ جب عوامی دور کا آغاز اب ہوا ہے۔ وہ عوام کی حکمرانی کا دور ہے اور عوام اپنی قوت اور صلاحیت کا بھرپور مظاہرہ کر چکے ہیں۔ نامناسب نہ ہوگا، اگر ہم اس موقعہ پر نام نہاد اسلام پسندوں کو یہ مشورہ دیں کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور سوچیں کہ عوام نے "اسلام خطرے میں ہے" کے گمراہ کن نعرے کو کیوں رد کیا۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ وہ اسلام کو متنازعہ مسئلہ بنانے کے بجائے عوام کے حقیقی مسائل حل کرنے پر توجہ دیں اور اسلامیانِ پاکستان کو موقعہ دیں کہ وہ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

(آزاد لاہور — ۱۹ر دسمبر ۷۰ء)

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد اسلوب قریشی نے صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا سہ روزہ اجلاس ۲۴ر تا ۲۶ر دسمبر لاہور میں طلب کیا ہے۔ اس اجلاس میں صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد میں تنظیمی سرگرمیوں کی رپورٹ کے علاوہ آئندہ کے لئے لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

تمام صوبائی عہدیداران کو بذریعہ خطوط اجلاس کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اخبار کی اس خبر کو دعوت نامہ تصور کرتے ہوئے تمام عہدیداران ۲۴ر دسمبر کی صبح تک صدر دفتر لاہور میں پہنچ جائیں۔

(محمد اسلوب قریشی)

رحیم یار خاں کی مشہور دینی درسگاہ "جامعہ معارف اسلامیہ"

کے عربی درجات اور درجہ حفظ میں داخلہ شروع ہے۔ ضرورتمند طلبہ حسب ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

بشیر احمد حامد مہتمم جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خاں،

اکابر جمعیۃ کا اظہار تشکر

قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام نے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ان کی کامیابی پر تاروں اور خطوط کے ذریعے مبارکباد کے پیغام بھیجے ہیں۔

مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے ایک اخباری بیان میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے انہیں قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہونے پر مبارکباد کے پیغام بھیجے ہیں۔

محمد اسلم بیگ

آئین ساز اسمبلی کے انتخابات پر ایک نظر

آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے نتائج منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ ان نتائج نے بہت سے خیالی پلاؤ پکانے والوں کو چونکا دیا ہے۔ مبصرین اب تک ان نتائج کے کافی پہلوؤں پر تبصرہ آرائی کر چکے ہیں۔ یہ سطور چند مختلف پہلوؤں پر تبصرہ کرنے کے لئے تحریر کی جا رہی ہیں۔

(۱) ان نتائج سے سب سے بڑی حقیقت یہ واضح ہوئی کہ پروپیگنڈہ عوام کو کتنے اندھیرے میں رکھ سکتا ہے۔ ٹرسٹ کے اخبارات اور دوسرے "اسلام پسند" اخبارات، رسائل اور جرائد شب و روز اس پروپیگنڈے میں معروف تھے کہ جماعت اسلامی ملک کی سب سے بڑی جماعت ہے اور اسے ان انتخابات میں عظیم الشان کامیابی ہوگی، اس سلسلے میں جدید سے جدید طریقے اختیار کئے گئے۔ جی کھول کر پروپیگنڈا کیا گیا۔ پیٹ بھر کر جھوٹ بولا گیا اور عین ۷ دسمبر کے اخبارات میں مودودی صاحب کا بیان بڑی شہ سرخی سے چھاپا گیا کہ جماعت اسلامی کے امیدوار کثیر تعداد میں سیٹیں حاصل کریں گے۔ لیکن ہوا کیا! مودودی صاحب کو ایک تاریخی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور ان کے اور ان کی جماعت کے ماتھے پہ بدنامی کا ایک ایسا داغ لگا جو برسوں تک دھل نہ سکے گا۔ یہی حال اور کئی جماعتوں مثلاً کونسل مسلم لیگ، جمہوری پارٹی، کنونشن مسلم لیگ، تحریک استقلال اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا ہوا۔ ان سب پارٹیوں کو ان انتخابات سے کم از کم یہ سبق ضرور سیکھ لینا چاہیئے کہ بے سروپا جھوٹ اور پروپیگنڈا بعد میں اپنی ہی بدنامی کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ہوائی قلعے بنانے اور دوسروں کو اندھیرے میں رکھنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

(۲) ان انتخابات نے بڑے بڑے پرانے سیاسی بت توڑ ڈالے۔ بعض چوٹی کے لیڈروں کو اتنی ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا کہ ان کی پشتیں بھی یاد رکھیں گی مثلاً فضل القادر چودھری، ایئر مارشل اصغر خان، لے، بی اعوان، ایوب کھوڑو۔ قاضی فضل اللہ۔ خواجہ خیر الدین، یحییٰ بختیار، عبدالصمد اچکزئی۔ میاں طفیل محمد۔ پروفیسر غلام اعظم۔ نوابزادہ نصر اللہ خان۔ محمد حیات ٹمن، پاؤ، اور پیر عبداللطیف زکوڑی وغیرہ۔ ان میں سے بعض کی ضمانتیں تک ضبط ہوگئیں۔ اور یوں شخصیت پرستی اور پیر پرستی کی پرانی رسوم ٹوٹ گئیں۔ اس کے علاوہ ایک دو ایسے لیڈروں کو بھی منہ کی کھانا پڑی جنہیں اپنی شخصیت اور شخصی مقبولیت کے بل بوتے پر جگہ جگہ سے الیکشن لڑنے کا شوق چرایا۔ اس ضمن میں خاص طور پر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی نشست پر مسٹر بھٹو کو مولانا مفتی محمود کے مقابلے میں جو عبرتناک شکست ہوئی۔ اس نے ان کے اپنے اور ان کے جماعتی اخبار "مساوات" کے بے بنیاد دعووں کو یکسر غلط ثابت کر دیا۔ جن میں بڑے طمطراق سے یہ بڑک ماری گئی تھی کہ:

"مفتی محمود کو مسٹر بھٹو کے مقابلے میں عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

اور صرف ایک دن کی اشاعت میں مفتی صاحب کے خلاف پانچ چھ مضامین مختلف صورت میں چھاپے گئے۔ لیکن نتائج نے بتا دیا کہ عبرتناک شکست کا سامنا کس کو کرنا پڑا۔

(۳) بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

کے مصداق بعض بڑی بڑی پارٹیاں اس الیکشن کے سیلاب میں پانی کی طرح بہہ گئیں۔ کونسل مسلم لیگ، کنونشن مسلم لیگ، جمہوری پارٹی اور جماعت اسلامی بزعم خویش ایسی "بڑی پارٹیاں" تھیں جن کا اپنی اپنی جگہ یہ دعویٰ تھا کہ وہ اسمبلی کی اکثریتی پارٹیاں ہوں گی۔ جمہوری پارٹی بیچاری تو اپنے سربراہ کے سوا کوئی سیٹ بھی حاصل نہ کر سکی، کنونشن مسلم لیگ بڑی مشکل سے دو سیٹوں پر قبضہ کر سکی۔ جماعت اسلامی کو اپنے بلند بانگ دعووں، بے پناہ پروپیگنڈے، کثیر سرمایہ، تنخواہ دار کارکنوں، شوکت اسلام کے مظاہروں اور جہازوں سے پوسٹروں کی تقسیم کے باوجود صرف چار نشستیں حاصل ہو سکیں۔ کونسل مسلم لیگ کے سربراہ جناب دولتانہ نے اپنی نشست بڑی مشکل سے حاصل کی۔ اس جماعت کے نائب صدر بھی شکست کھا گئے۔ اور کافی تگ و دو کے بعد کل سات سیٹیں حاصل ہو سکیں۔ اور پھر کئی پارٹیوں کے مجموعہ موسوم بہ "اسلامی متحدہ محاذ" نے ایک سیٹ حاصل کرنے کا تکلف بھی گوارا نہیں کیا۔ مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب کی مرکزی جمعیۃ تو اب تک اپنی محرومی پہ ماتم کناں ہوگی۔ تحریک استقلال کے لیڈروں نے اگرچہ انفرادی حیثیت سے انتخابات میں حصہ لیا۔ لیکن ایک سیٹ بھی حاصل نہ کر سکے۔

ان نتائج سے یہ اندازہ لگانا آسان ہے کہ جلد یا بدیر ان میں سے کئی پارٹیاں محض عملاً ہی ختم نہیں ہو جائیں گی بلکہ برائے نام بھی ان کا وجود باقی نہیں رہے گا۔ اور مناسب بھی یہی ہے کہ یہ ننھی منی پارٹیاں اب ایک دوسرے میں ضم ہو کر کم از کم اپنی برائے نام حیثیت ہی منوانے کی کوشش کریں۔

(۴) انتخابی نتائج نے بعض نام نہاد اسلام پسندوں کے اس انتخابی نعرہ کو بھی غلط ثابت کر دیا کہ یہ انتخابات کفر اور اسلام کی جنگ ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اس کا صاف مطلب یہی نکلتا ہے کہ انتخابات کے نتائج کے مطابق نعوذ باللہ اسلام کو شکست ہو گئی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے پیپلز پارٹی کی واضح اور عملی مخالفت کے باوجود اس نعرے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور دو ٹوک الفاظ میں اعلان کیا کہ یہ انتخابات کفر اور اسلام کی نہیں بلکہ ظالم اور مظلوم کی جنگ ہیں۔ جماعت اسلامی اور اس کی ہمنوا دوسری جماعتوں نے صرف انتخابی مفاد کی خاطر یہ نعرہ لگا کر اسلام سے سخت دشمنی کا ثبوت دیا ہے لہٰذا آئندہ اس قسم کے نعروں سے احتراز کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

(۵) یہ انتخابات دراصل تین سیاسی پارٹیوں کی فتح کا پیغام ثابت ہوئے اور وہ تین پارٹیاں ہیں — عوامی لیگ، پیپلز پارٹی اور جمعیۃ علماء اسلام۔ عوامی لیگ نے اپنے صوبے کی دو کے سوا تمام نشستوں پر قبضہ کیا ہے اور پیپلز پارٹی نے ۸۱ نشستیں حاصل کی ہیں۔ سیٹوں کی تعداد کے اعتبار سے تیسرا نمبر قیوم لیگ کا ہے جس نے نو نشستیں حاصل کی ہیں اور چوتھا نمبر جمعیۃ علماء اسلام کا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے سات نشستیں حاصل کیں۔ بعد ازاں آزاد علاقے سے منتخب شدہ ایک ممبر جناب ملک جہانگیر کے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو جانے سے یہ تعداد آٹھ بن گئی۔ اس طرح جمعیۃ علماء اسلام نے ملک کی چوتھی بڑی پارٹی کی حیثیت حاصل کر لی۔ یاد رہے کہ مغربی پاکستان کی سطح پر یہ تیسری بڑی پارٹی اور صوبہ سرحد اور بلوچستان میں دوسری بڑی پارٹی بن چکی ہے۔ قیوم خاں کی دو فالتو نشستوں کے دوبارہ انتخابات کے بعد ممکن ہے جمعیۃ کی پوزیشن اور زیادہ مضبوط ہو جائے۔

(باقی صلا پر)

ملکی خبریں، اخبارات کے آئینے میں

قبائلی طلباء کا مظاہرہ

کرم ایجنسی کے صدر مقام پارہ چنار میں قبائلی طلباء نے جلوس نکالا اور مظاہرہ کیا جس کے بعد حکام نے بہت سے طلباء کو گرفتار کر لیا۔ جلوس میں شامل طلباء نے قبائلی علاقوں کے لئے بالغ رائے دہی کا مطالبہ کیا۔

اظہار لاعلمی

پی ڈی پی کے صدر نور الامین نے کہا ہے کہ مجھے اس تحریک کا کوئی علم نہیں کہ میری قیادت میں تینوں مسلم لیگوں کو متحد کیا جا رہا ہے۔ ادھر قیوم لیگ نے بھی اس قسم کی افواہوں کی تردید کی ہے۔

آئین تیار ہونے پر صوبائی اسمبلی کا اجلاس

صوبائی گورنر لیفٹیننٹ رحمان گل نے کہا ہے کہ آئین کی تیاری کے بعد صوبائی اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے گا۔

سہروردی کا قتل

عوامی لیگ کے ایک لیڈر محمد عکاس نے کہا ہے کہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم حسین شہید سہروردی کا قتل سازش کا نتیجہ تھا۔

دیوبندی دھرم کی ضبطی

گورنر پنجاب نے دیوبندی دھرم نامی ایک اشتعال انگیز اور کافرگر پمفلٹ کو ضبط کر لیا ہے۔ یہ تصنیف کسی حسن دین نامی شخص کی ہے۔

امریکی فوجی واپس

مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کرنے والے امریکی فوجی اپنا مشن پورا کرنے کے بعد واپس روانہ ہو گئے۔

پیپلز پارٹی کا ہندو نمائندہ کامیاب

سندھ اسمبلی کی نشست تھر پارکر سے آزاد امیدوار رانا چندر سنگھ کامیاب ہو گیا ہے۔ اسے پیپلز پارٹی کی حمایت حاصل تھی۔

نئی عبوری کابینہ

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ کابینہ توڑ کر قومی اسمبلی کے اجلاس سے پہلے نئی عبوری کابینہ کا اعلان کیا جائے گا۔

ہڑتال کی دھمکی

پاکستان ویسٹرن ریلوے یونین نے مطالبات تسلیم نہ کئے تو ۱۹، اور ۲۰، دسمبر کی درمیانی رات سے ہڑتال کر دی جائے گی

شیخ مجیب نے کبوتر اڑائے

ڈھاکہ۔ عوامی لیگ کے شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنی جماعت کی بھاری اکثریت سے کامیابی پر ایک ہزار کبوتر اڑائے۔

نوابزادہ شیر علی چل دیئے

قومی اسمبلی کے انتخابات کے ساتھ ہی مشہور رجعت پسند وزیر نوابزادہ شیر علی خاں مستعفی ہو گئے۔ خیال ہے کہ اخبارات اب جانبدارانہ رویہ ترک کر دینگے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شیر علی خاں عنقریب عملی سیاست میں حصہ لیں گے۔

ضمنی انتخابات اور شیر علی

نوابزادہ شیر علی نے اس خبر پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ قومی اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں حصہ لیں گے۔

فلم میں برہنہ مناظر نہ پا کر تماشائیوں نے ہنگامہ کر دیا

لاہور۔ مقامی سینما میں آج شام شائقین فلم نے سینما میں دکھائی جانے والی انگریزی فلم کے پبلسٹی بورڈوں کے معیار پر پورا نہ اترنے پر ہنگامہ کر دیا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ انہیں فلم کے وہ مناظر دکھائے جائیں۔ جو سینما کے پبلسٹی بورڈوں پر موجود ہیں۔ ہنگامے کی وجہ سے سینما میں آج رات کے دونوں شو نہ چل سکے۔

واقعات کے مطابق سینما میں آج سے دو انگریزی فلموں کا ڈبل پروگرام دکھانے کا اعلان کر رکھا تھا۔ نمائش کنندگان نے مقامی اخبارات اور سینما کے پبلسٹی بورڈوں کے ذریعہ ان فلموں کی جو پبلسٹی کی۔ اس میں صرف بالغوں کے لئے "نوجوان دلوں کے لئے ایٹم بم"۔ ایک ایسے شہر کی کہانی جس میں صرف گناہ ہی گناہ تھے"۔ اور "سینما سکوپ رنگین" کے الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ پبلسٹی کا اثر بڑھانے کے لئے پبلسٹی بورڈوں پر ایکٹرسوں کی عریاں تصویروں کی بھی نمائش کی گئی تھی۔ اس پبلسٹی کے نتیجہ میں فلم کے افتتاحی شو پر عوام کا بے پناہ ہجوم ہو گیا۔ اور شور و غل ہو گیا۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی

صدر یحییٰ خاں نے ان تمام افراد کو فوری معافی دی ہے جو سیاسی سرگرمیوں کے سلسلہ میں مارشل لاء کے مختلف ضابطوں کے تحت گرفتار کئے گئے تھے۔

ایوب خاں پر مقدمہ

پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کے سابق صدر ایوب خاں کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا داخلہ

جامعہ عربیہ سراج العلوم جامع مسجد بلاک ۱۰ سرگودھا کا داخلہ آخر ماہ شوال تک جاری رہے گا۔ طلباء کے طعام و قیام کا معقول انتظام ہے۔ دورۂ حدیث کے طلباء جلد از جلد داخلہ لیں۔

(مولانا) قاری عبد السمیع مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم جامع مسجد بلاک ۱۰ سرگودھا

ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کی تمام شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بنوں میں صوبائی دفتر ایک وسیع و عریض بالاخانے میں قائم کر لیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ فوراً صوبائی دفتر سے رابطہ قائم کریں تاکہ طلباء کو مناسب ہدایات دی جا سکیں اور لٹریچر بھیجا جا سکے۔ تمام طلباء سے التماس ہے کہ وہ اپنے پتے بھی بھیجدیں۔

دفتر کا پتہ (۱) دفتر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد پیپلز گیسٹ بنوں
(۲) شوکت علی خاں صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد معرفت مسلم میڈیکل سٹور چوک بازار بنوں۔

عالمی خبریں، اخبارات کے آئینے میں

ترکی میں ایک اور فوجی انقلاب

ترکی کے اخبارات کی اطلاع کے مطابق ترکیہ کے کمانڈر انچیف جنرل محسن بطوری نے صدر شناسے کو تجویز پیش کی ہے کہ ملک کے سیاسی سماجی اقتصادی مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک گول میز کانفرنس بلائی جائے۔ انہوں نے فوجی حلقوں کی بے چینی کا بھی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی بے چینی کا نتیجہ فوجی انقلاب کی صورت میں رونما ہو سکتا ہے

امریکہ اسرائیل کے خلاف قرارداد کی حمایت نہیں کریگا

امریکی صدر نکسن نے اسرائیلی وزیر اعظم گولڈامیئر کے اپنے ذاتی خط میں کہا ہے کہ امریکہ اسرائیل کی فوجی و اقتصادی مدد جاری رکھے گا اور سکیورٹی کونسل میں اسرائیل کے خلاف کسی قرارداد کی حمایت نہیں کرے گا۔ نیز امریکہ روس پر دباؤ ڈالے گا کہ وہ اسرائیل کی مخالفت نہ کرے۔

چین امریکہ سے دوستی نہیں کرے گا

ہانگ کانگ اسٹینڈرڈ نے لکھا ہے کہ جب تک امریکہ ویٹ نام کے خلاف اپنی جارحیت جاری رکھے گا۔ اس وقت تک چین اس کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

شاہ حسین عرب لیڈروں میں اچھے آدمی ہیں

نیویارک۔ اسرائیلی وزیر جنگ موشے دایان نے کہا ہے کہ شاہ حسین عرب لیڈروں میں سب سے اچھے آدمی ہیں

نیپال بھارت مذاکرات ناکام

نیپال اور بھارت کے درمیان نئی دہلی میں تجارتی تعلقات پر بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔ یہ بات گذشتہ ہفتہ سے جاری تھی۔

مذاکرات نہیں ہو سکتے

اسرائیلی وزیر جنگ موشے دایان نے کہا ہے۔ موجودہ حالات میں جبکہ مصری توپوں کا منہ جارحانہ طرف ہے مشرق وسطیٰ کے امن کے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نکسن نے دستخط کر دیئے

امریکی صدر نکسن نے بیس کھرب ڈالر کے فوجی تخمینہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس طرح امریکہ کا بجٹ سوا ہاسہ بدم سے بڑھ جائے گا۔

اردن کے حالات کو خراب ہونے سے بچایا جائے

فلسطینی مجاہدین کے لیڈر یاسر عرفات نے مصر کے صدر انورالسادات اور شام کے وزیر اعظم حفیظ الاسد سے اپیل کی ہے کہ وہ اردن میں مداخلت کر کے حالات کو مزید خراب ہونے سے بچائیں۔ یہ اپیل اس وقت بھی گئی۔ جب جنرل اسد نے قاہرہ کا دورہ کیا تھا۔

اسرائیل بائیکاٹ کانفرنس

بیروت۔ اسرائیل بائیکاٹ کانفرنس میں شرکت کے لئے متعدد عرب ممالک کے وفود پہنچ چکے ہیں۔ کانفرنس کا ایجنڈا بچاس نکات پر مشتمل ہے۔ جن کے اسرائیل سے تجارت کرنے والے تجارتی اداروں کا عالمی سطح پر بائیکاٹ کرنے پر غور کیا جائیگا۔

جھڑپیں بند کرائی جائیں

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر انورالسادات نے شاہ حسین کے نام ایک پیغام میں اپیل کی ہے کہ وہ اردنی فوج اور فدائین کی جھڑپیں بند کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ جھڑپوں سے فائدہ اسرائیل کو پہنچ سکتا ہے

ہم اپنا چپہ چپہ علاقہ بھی دشمن کے پاس نہیں رہنے دینگے

قیام امن میں امریکہ سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ انورالسادات

قاہرہ ۱۶ر دسمبر۔ مصر کے صدر جناب انورالسادات نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ مشرق وسطیٰ میں جانبداری سے کام لیکر اسرائیل کو جدید جنگی ہتھیار مہیا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے روس سے درخواست کی ہے کہ مصری فوجیوں کو جدید ہتھیاروں کے استعمال کی تربیت میں مدد دے۔

انہوں نے کہا ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں خود امریکہ نے جرمنی سے مقابلہ کے دوران اس سے امداد طلب کی تھی۔ لیکن اب جب مصر نے اسرائیل سے جنگ کے سبب روس سے امداد طلب کی تو کہا جاتا ہے کہ اگر روس نے مشرق وسطیٰ کے معاملے میں مداخلت کی تو بڑی طاقتیں جنگ کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گی جناب انورالسادات نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ اسرائیل کو طیارے ہوا بازی، الیکٹرونی ہتھیار مہیا کر رہا ہے علاوہ سلامتی کونسل کی قرارداد پر عمل کرانے کے لئے بھی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ اس قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اسرائیل فوراً اپ مقبوضہ علاقے خالی اپنی فوجیں واپس بلالے۔ صدارتی محل میں ایک دعوت میں سفارتی نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے جناب انورسادات نے روس کی تعریف کی اور کہا کہ وہ اس علاقے میں امن قائم کرنے کے لئے کوششیں کر رہا ہے اور بلا شرط ہمیں فوجی امداد دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امن پسند ہیں ہم جنگ کے خواہاں نہیں بلکہ امن کے لئے کوشاں ہیں اور خون خرابہ نہیں چاہتے لیکن کسی قیمت پر بھی اپنی زمین کا ایک انچ حصہ کسی کو دینے اور ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے کامیاب امیدواروں کی فہرست آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

اقتباسات اور تراشے

اچھا خیال — مستحسن تجویز

چند دن ہوئے، صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خاں نے یہ بتایا تھا کہ ان کی حکومت بیواؤں اور یتیموں کی فہرست مرتب کرائے گی اور ان میں سے جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں، انہیں گزر اوقات کے لئے الاؤنس دینے کا جائزہ لیا جائے گا۔

یہ خیال یا تجویز بہت مستحسن ہے اور اس پر عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ حکومت آزاد کشمیر کے وسائل آمدنی بلاشبہ بہت محدود ہیں، لیکن غریب اور معذور لوگوں کی فلاح و بہبود کا انحصار صرف آمدنی پر نہیں ہوتا بلکہ ظرف اور دردمندی پر ہوتا ہے۔ آزاد کشمیر میں اگر غیر ضروری اور محض نمائشی سرکاری اخراجات ہی ختم یا کم کر دیئے جائیں تو اس سے بھی لاکھوں نہ سہی سینکڑوں غریب اور یتیم گھرانوں کی بہبود بھلی لیکن آبرومندانہ گزر اوقات کی صورت نکالی جا سکتی ہے، اور کچھ بھی نہ ہونے کے مقابلہ میں محدود لیکن ٹھوس کام بہرحال بہتر ہے۔ اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس قدم اٹھانے کے بعد جب حکومت کی طرف سے یہ اپیل کی جائے گی کہ غریبوں، یتیموں، بیواؤں، معذوروں کی آبرومندانہ امداد کے لئے صاحب حیثیت لوگوں کو بھی اپنے صدقات، زکوٰۃ وغیرہ کی رقوم اس مقصد کے لئے سرکاری فنڈ میں جمع کرانی چاہئیں تو یہ تحریک یقیناً مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہوگی۔

(چٹان ۱۴ر دسمبر ۷۰ء)

نازک ذمہ داری

عوام نے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے لئے اپنے نمائندے منتخب کر لیے۔ انہوں نے یہ ذمہ داری نہایت صحت اور خوبی سے پوری کر دی، اب یہ ان جماعتوں اور رہنماؤں کا فرض ہے کہ وہ عوام کے اعتماد پہ پورا اتریں اور ان سے عہد و پیمان کو استوار رکھیں۔ عوام کی حاکمیت اور بالادستی قائم کرنے کے لئے آئین سازی کا مرحلہ خوش اسلوبی کے ساتھ طے کریں۔ اس باب میں ذرا سی فروگذاشت اور معمولی سی بے احتیاطی بھی ناگوار اثرات مرتب کرے گی اور بے جواز بدمزگی کا موجب ہوگی۔ آئین کی تدوین کسی ایک فرد یا کسی ایک جماعت کی نہیں، تمام منتخب نمائندوں اور منتخبہ جماعتوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس لئے ان جماعتوں کو جن کے منشوروں کی توثیق، عوام نے انتخابات کی صورت میں کی، مفاہمت کی فضا پیدا کرنی چاہیئے تاکہ باہمی مشورت کا اہتمام ہو سکے۔ اس کے بعد آئین کے بنیادی نکات پر تبادلہ خیالات اور بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع کرنا چاہیئے اگر قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کئے جانے سے پہلے عوامی لیگ، پیپلز پارٹی، نیشنل عوامی پارٹی (ولی گروپ) اور دوسری جماعتیں جن کو قومی اسمبلی میں نمائندگی حاصل ہے بیش از بیش دستوری سفارشات پر متفق ہو سکیں، تو آئین سازی میں یقیناً کوئی مشکل پیدا نہیں ہوگی۔ اور اگر کوئی متنازعہ فیہ معاملہ اٹھا بھی تو اسے افہام و تفہیم سے طے کیا جا سکے گا۔ کوئی ایسی دشواری پیش نہیں آئے گی جس کے بارے میں یہ خدشہ ہو کہ وہ بحران کا موجب بن سکے۔

(امروز — ۱۴ر دسمبر ۷۰ء)

ایک غریب آدمی کی موت

محکمہ ڈاک لاہور کا سابق ڈلیوری پیکر نثار احمد ہسپتال میں جاں بحق ہو گیا ہے۔ اس نے ۱۴ر دسمبر کو جنرل پوسٹ آفس کے احاطہ میں اپنے کپڑوں پہ پٹرول چھڑک کر آگ لگائی تھی۔ اس کے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ اسے ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا، اور اسے دوبارہ ملازمت نہیں مل سکی تھی۔ کیونکہ اس کے پاس بعض حکام کو رشوت دینے کے لئے روپیہ نہیں تھا۔

محکمہ ڈاک کے حکام نے متوفی سے رشوت طلب کرنے کے الزام کی تردید کی ہے اور وعدہ کیا ہے، کہ نثار احمد کی خودکشی کے اسباب کی تحقیقات کے لئے غیر جانبدارانہ کمیٹی قائم کی جائے گی۔ تاہم اس واقعہ کے بعد محکمہ ڈاک کے درجہ سوم اور چہارم کے ملازموں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے اور ان کی مختلف یونینوں نے متفقہ طور پہ اپنے غصہ اور برہمی کا اظہار کیا ہے۔

غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ فوری طور پر تسلیم کر کے محکمہ ڈاک نے دانشمندانہ قدم اٹھایا ہے۔ اس کمیٹی میں محکمہ ڈاک کی یونین کے نمائندے اور مرحوم نثار احمد قریشی کے والد بھی شامل ہیں۔ گویا یہ ایک نمائندہ کمیٹی ہے جسے اپنے کام میں محکمہ کے ہر طبقہ کا بھرپور تعاون حاصل ہوگا۔ اور کمیٹی اپنی رپورٹ دس دن کے مقررہ وقت کے اندر پیش کر سکے گی۔

یہ درست ہے کہ نثار احمد قریشی ایک غریب آدمی تھا، لیکن اس کی موت جن المناک حالات میں ہوئی ہے وہ ہم سب کے لئے ایک تازیانہ عبرت کی حیثیت رکھتے ہیں

بقیہ — اداریہ

ہو جانا چاہیئے جنہوں نے گزشتہ دو سال سوشلزم کا عملی مقابلہ کرنے کے بجائے کفر و اسلام کی لفظی بحثوں اور جمعیۃ علماء اسلام کو گالیاں دینے میں ضائع کئے۔ یہ دین و ملت کی ہمدردی اور ان کی دانشمندی کے امتحان کا کم سے کم تقاضا ہے۔ جس کی آخری بار ان سے توقع کی جا سکتی ہے۔ (۱۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء)

ہمارے لئے صرف اتنا کافی نہیں کہ ہر فرد کو رسمی طور پر ملت کا ستارہ قرار دیتے رہیں۔ ہمیں ایسا معاشرہ تعمیر کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارے ملک کا ہر شہری آبرومندانہ زندگی گزارنے کے قابل ہو سکے، اس کے لئے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ملک میں روزگار کے جو مواقع پہلے ہی موجود ہیں وہ موزوں اور مستحق افراد کو مہیا کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں کسی بدعنوانی کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ جو شخص کسی بے قاعدگی کا مرتکب ہو، وہ سخت ترین سزا کا مستحق ہو۔

(مشرق لاہور ۱۸ر دسمبر ۷۰ء)

مبارکباد کے مستحق

پاکستان کی ان سیاسی جماعتوں کے سلئے جنہیں عوام نے اعتماد میں لیا ہے اور جن کی قیادت پر بھروسہ کیا ہے۔ اب یقیناً آزمائش کا دور شروع ہوا ہے، ہم پہلے بھی یہ گزارش کر چکے ہیں کہ ان جماعتوں پر اعتماد کا اظہار کر کے عوام نے ان پہ بہت بھاری ذمہ داری عائد کی ہے۔ انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ عوامی قوت کا جو سیل انہیں اس مقام تک لے آیا ہے وہ ان کو راستے سے ہٹا بھی سکتا ہے۔ ان کے لئے ایسی غلطیوں کے اعادہ کی گنجائش باقی نہیں رہی جو ہمارے حکمران اور مقتدر حلقے بار بار کرتے رہے ہیں۔ اس لئے کہ عوام نے موجودہ انتخابات میں جس شعور اور اخوت کا مظاہرہ کیا ہے اس کے بعد انہیں مزید دھوکے میں رکھنا ممکن نہیں ہے۔ اس ملک عوام ۲۳ برس تک جھوٹے وعدوں

(باقی صفحہ پر)

قانونی ڈھانچہ اور ہماری قومی و صوبائی اسمبلیاں

(از سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے (آنرز) آفس سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

صدر پاکستان نے فرمایا کہ قومی اسمبلی کے تشکیل کردہ آئین میں نظریۂ پاکستان اور ملکی سالمیت کی ضمانت دینی ہوگی ورنہ صدر آئین کی منظوری نہیں دینگے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ وہ ایک سپاہی ہیں اور افواج پاکستان ان کی ہمنوا ہیں۔ لہذا انہیں کوئی بھی صدارت کے منصب سے نہیں ہٹا سکتا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں پانچ پاکستان نہیں بننے دوں گا اور اگر آئین ان کے مقرر کردہ ڈھانچے کے مطابق نہ بنا، تو ملک میں مارشل لاء بدستور نافذ رہے گا۔

حکومت نے انتخابات اور آئین سازی کے لئے ایک قانونی ڈھانچہ کا اعلان کیا ہوا ہے۔ قانونی ڈھانچہ کے مطابق آئین کے پانچ بنیادی اصول ہوں گے۔

(۱) مملکت کا نام اسلامیہ جمہوریہ پاکستان

(۲) نظریۂ پاکستان کا تحفظ یعنی اسلامی آئین کی تدوین اور سربراہ مملکت کا مسلمان ہونا۔

(۳) عدلیہ کی آزادی، شہریوں کے بنیادی حقوق اور جمہوری اصولوں کی پابندی۔

(۴) ملک کی سالمیت کو قائم رکھنا اور مرکز کے تحت صرف ایک حد تک صوبائی خود مختاری

(۵) قومی سرگرمیوں میں تمام علاقے کے لوگوں کی مکمل شرکت اور مقررہ مدت کے اندر ایک صوبہ کے مختلف علاقوں کے درمیان عدم مساوات ختم کرنا

صوبائی اسمبلیاں

قانونی ڈھانچہ کے مطابق صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں بھی تعین کر دی گئی ہیں۔ مشرقی پاکستان کی صوبائی اسمبلی میں تین صد عام نشستیں اور خواتین کے لئے دس نشستیں مخصوص ہوں گی۔ یعنی مشرقی پاکستان کی کل صوبائی نشستیں ۳۱۰ ہونگی۔ مغربی پاکستان میں نشستوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہوگی۔

نمبر شمار	نام صوبہ	عام نشستیں	خواتین کی مخصوص نشستیں	کل نشستیں
۱	سرحد	۴۰	۲	۴۲
۲	بلوچستان	۲۰	۱	۲۱
۳	پنجاب	۱۸۰	۶	۱۸۶
۴	سندھ	۶۰	۲	۶۲

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کی کل ۳۱۳ نشستیں ہوں گی۔ جن میں تیرہ نشستیں خواتین کے لئے مخصوص ہیں۔ مغربی پاکستان کے چار صوبوں اور مرکزی انتظام کے قبائلی علاقہ کے لئے ۱۴۴ نشستیں رکھی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام صوبہ	عام نشستیں	خواتین کی نشستیں	کل نشستیں
۱	مشرقی پاکستان	۱۶۲	۷	۱۶۹
۲	پنجاب	۸۲	۳	۸۵
۳	سندھ	۲۷	۱	۲۸
۴	بلوچستان	۴	۱	۵
۵	سرحد	۱۸	۱	۱۹
۶	مرکزی انتظام کا قبائلی علاقہ	۷		۷
		۳۰۰	۱۳	۳۱۳

جب تک قومی اسمبلی کے منظور کردہ آئینی بل پر صدر مملکت کی منظوری حاصل نہ ہو جائے اور اس کا نفاذ عمل میں نہ آ جائے۔ اس وقت تک صوبائی اسمبلیوں کا اجلاس طلب نہیں کیا جا سکے گا۔

انتخابات ختم ہونے کے بعد قومی اسمبلی ایک بل کی شکل میں جسے آئینی بل کہا جائے گا، آئین تیار کرے گی۔ آئین قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے کے دن سے یعنی پہلے اجلاس کے پہلے دن سے ایک سو بیس دن میں بنانا ہوگا۔ اگر قومی اسمبلی اس مدت میں آئین نہ بنا سکی تو وہ خود بخود ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر نظریہ پاکستان کے مطابق نہ بنایا۔ یعنی غیر اسلامی بنایا، تو صدر مملکت منظوری نہیں دیں گے۔ اور اسمبلی کو معطل کر کے دوبارہ الیکشن کرائیں گے۔ ہر حالت میں آئینی بل پر صدر مملکت کی منظوری ضروری ہوگی۔

بقیہ — انتخابات پر ایک نظر

اگرچہ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب میں بعض متوقع نشستیں حاصل کرنے میں ناکام رہی لیکن بحیثیت مجموعی اس نے جو چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ وہ اس کے شاندار مستقبل کی ضمانت ہے۔ آئین ساز اسمبلی میں جمعیۃ علماء اسلام کی جو ٹیم جا رہی ہے وہ ہر پہلو سے بڑی مناسب ٹیم ہے۔ مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی۔ مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک) مولانا عبدالحق (کوئٹہ) مولانا عبدالحکیم۔ مولانا صدر الشہید اور مولانا نعمت اللہ اپنی اپنی جگہ پر ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ اسمبلی میں اسلامی آئین بنانے میں ایک اہم کردار ادا کریں گے۔ ہمیں ان علماء سے بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ حضرات ان توقعات پر پورا اتریں گے۔

مدرسہ حنفیہ اشرف العلوم ہرنولی ضلع میانوالی

مدرسہ میں امسال شعبہ کتب کے لئے حضرت مولانا قاضی ظہور حسین صاحب دامت برکاتہم جو کہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے سند یافتہ ہیں اور پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال کے فرزند ہیں کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ لہذا حفظ کرنے والے طلباء اور درس نظامی میں شرح جامی تک پڑھنے والے حضرات کو خوشخبری دی جاتی ہے۔ جلد از جلد داخلہ لے لیں۔

(مولوی یعقوب ہرنولی

خادم مدرسہ ہذا)

عبدالرحمٰن لدھیانوی شیخوپورہ

اسلام کا نظامِ سلطنت

(قسط نمبر ۲)

اسی دوسرے حصے کو سلطنت سمجھنا چاہیئے۔ اسلام تجویز کرتا ہے کہ تمام انسان یکساں حقوق رکھتے ہیں۔ پیدائشی طور پر کسی انسان کو دوسرے انسان پر محض خاندان یا قوم کی وجہ سے کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں اپنے اعمال سے ہر شخص کا مرتبہ اور استحقاق بڑھایا گھٹایا جا سکتا ہے۔ تمام سمجھدار لوگ اپنے اندر سے کسی شخص کو منتخب کر کے اپنا امیر اور قانون کے نافذ کرنے کا مہتمم بنا لیں۔ اس امیر کو منتخب ہونے کے بعد شاہانہ اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسے اختیارات حاصل نہیں ہو سکتے کہ وہ مسئول (پوچھا) نہ ہو سکے۔ یعنی وہ قانون شریعت کے قائم کئے ہوئے اصولوں اور حکموں کے ماتحت ملک اور قوم میں انتظام رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور ہر ایک شخص اس کو خلاف قانون کام کرتے دیکھ کر روک ٹوک کر سکتا ہے۔ اور ہر معاملہ میں اس سے جواب طلب کرنے کا آزادانہ حق رکھتا ہے۔ اس امیر یا شہنشاہ کو خلیفہ کہتے ہیں۔ خلیفہ کو بیت المال کا بھی انتظام کرنا پڑتا ہے۔ بیت المال میں جو روپیہ یا مال جمع ہوتا ہے وہ رعایا کا مشترکہ خزانہ ہے۔ خلیفہ کو اپنی ذات یا ذاتی خواہشات کے لئے بیت المال سے کچھ بھی خرچ کرنے کا اختیار نہیں۔ اس کی حیثیت محض ایک امین یا مہتمم کی ہوتی ہے۔ وہ رفاہ رعایا اور مخلوق خدا کے فائدہ کے لئے اس خزانہ کو خرچ کرتا ہے۔ یتیموں، بیواؤں، محتاجوں اور مسافروں کی امداد، پولیس اور فوج وغیرہ کے مصارف میں بیت المال کا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اگر ملک میں بغاوت ہو، تو اس کو دبانے اور بدامنی کو امن و امان میں تبدیل کرنے کی تدابیر عمل میں لاتا ہے۔ مظلوموں کے حقوق ظالموں سے دلاتا اور ہر ایک بدمعاش کو تکلے کی طرح سیدھا بنا دیتا ہے۔ چوروں، ڈاکوؤں، رہزنوں کو سزائیں دیتا اور رعایا کی جان و مال و آبرو کی حفاظت و نگرانی کرتا ہے جھگڑوں کے فیصلہ کرنے میں عدل و انصاف کو مدنظر رکھتا اور مسلم و غیر مسلم کا اس عدل کے معاملہ میں مطلق لحاظ نہیں رکھتا ہے۔ بے حیائی کے تمام کاموں کو روکتا ہے۔

اور لوگوں کو پر امن اور سنجیدہ زندگی لبسر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اور ملک کی حفاظت کے لئے فوج میں بھرتی ہونے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ بیرونی حالات، اندرونی فسادات اور ہر قسم کی بے رہروی کو مٹانے اور دور کرنے نیز رفاہ عامہ رعایا کے اہتمام کے لئے بیت المال میں خزانہ فراہم ہونے کے ذرائع یہ ہیں کہ مسلمانوں سے زکوٰۃ اور عشر کے ذریعہ روپیہ وصول ہوتا ہے۔ جس کی تشریح خود احکام شرع میں موجود ہے۔ اسی طرح غیر مسلموں سے ایک نہایت خفیف اور معمولی ٹیکس جزیہ کے نام سے لیا جاتا ہے غیر مسلموں کو سوائے اس جزیہ کے کوئی اور ٹیکس ادا کرنا نہیں پڑتا۔ لیکن مسلمانوں کو زکوٰۃ کے علاوہ صدقات اور ضرورت کے وقت بڑے بڑے چندے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ مسلمان فوجی خدمات ادا کرنے پر بھی مجبور ہیں اور زکوٰۃ وغیرہ سے بھی کسی حالت میں معاف نہیں کئے جا سکتے۔ غیر مسلم اگر خوشی سے فوجی خدمات ادا کرنے پر آمادہ ہوں تو جزیہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ غیر مسلموں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے جان و مال کو اس سے زیادہ خرچ کیا جاتا ہے کہ یہ نوع انسان کی فلاح و بہبود کے زیادہ خواہاں اور امن و امان کی قدر و قیمت پہچاننے کے سبب اس کے قیام کے زیادہ ذمہ دار ہیں۔ خلیفہ مسلمانوں کو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ عبادات پر قائم رکھنا اور ان چیزوں کے ادا کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ غیر مسلم رعایا کے عبادت خانوں کی حفاظت کا بھی خلیفہ اسی طرح ذمہ دار ہے جس طرح غیر مسلموں کی جان و مال کی حفاظت اس کا فرض ہے۔ راستوں کی حفاظت اور تجارت و صنعت اور زراعت کی ترقی کی تدابیر عمل میں لانا بھی خلیفہ کے فرائض میں داخل ہے۔ خود رو پیداوار یعنی جنگلوں، پہاڑوں اور دریاؤں سے حاصل ہونے والی چیزیں تمام لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہیں۔ ان پر کوئی ٹیکس حکومت سے عائد نہیں کیا جا سکتا۔

اسلامی نظام سلطنت کا کامل نمونہ خلفائے راشدین کی حکومت و سلطنت ہے جو شخص پورے اور مکمل نظام سلطنت سے واقف ہونا چاہے وہ خلفائے راشدین کے حالات کا مطالعہ کرے۔ اسلام نے اپنے سکھلائے ہوئے اخلاق پر چونکہ مدار حکومت رکھا ہے۔ لہٰذا اس نے دوسری قوموں یعنی دوسرے مذاہب کے ماننے والوں پر حکومت کرنے میں کسی بے اعتمادی کے دخل کو مطلق ضروری نہیں سمجھا اور اس بات کی بھی اجازت دے دی کہ تم دوسری قوموں یعنی دوسرے مذاہب والوں کو بھی عاملانہ عہدے دے سکتے ہو۔ کیونکہ اگر مسلمان سچے اور پکے مسلمان ہوں تو کبھی اس قدر کمزور رہ ہی نہیں سکتے کہ دوسروں سے مغلوب ہو جائیں۔ بخلاف دوسرے مذاہب اور دوسری قوموں کے انہوں نے دوسروں پر مطلق اعتماد نہیں کیا خلیفہ اگر بے راہ روی اختیار کرے تو اس کو مسلمانوں کی جماعت فوراً معزول کر سکتی ہے اور دوسرے موزوں شخص کو انتخاب کر لینے کا حق رکھتی ہے۔ لیکن بلا وجہ خلیفہ کے حکم سے سرتابی اور اس کی نافرمانی جرم عظیم اور بغاوت ٹھیرائی گئی ہے۔ خلیفہ کے انتخاب میں کسی وراثت یا کسی خاندانی یا قومی استحقاق کو رتی بھر بھی دخل نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ استحقاق قابلیت کی بنا پر مسلمانوں کے خلیفہ منتخب ہوئے۔ ان کے بعد باوجود اس کے کہ ان کے جوان بہادر عقلمند بیٹے موجود تھے، حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ منتخب ہوئے جو حضرت ابوبکرؓ سے کوئی قریبی رشتہ داری نہیں رکھتے تھے۔ فاروق اعظمؓ کے بعد حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ مقرر ہوئے حالانکہ فاروق اعظمؓ کے نہایت لائق فائق بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ موجود تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ منتخب ہوئے حالانکہ حضرت عثمان غنیؓ کے بیٹے اور قریبی رشتہ دار موجود تھے۔

خلافت راشدہ نے صاف طور پر بتا دیا کہ سلطنت و حکومت کسی خاندان اور مخصوص قبیلہ کا حق نہیں۔ اسلام اگر اس خاندانی حق اور امیر سلطنت میں وراثت کو تسلیم کرتا تو صدر اسلام میں ایسی بے عنوانی ہرگز نہیں ہو سکتی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی نے سب سے پہلے وراثتی شخصی سلطنت کو دنیا سے مٹایا اور بتایا کہ حکومت و سلطنت ایک امانت ہے جو تمام لوگوں کی طرف سے کسی ایک شخص کے سپرد کی جاتی ہے۔ جب وہ شخص فوت ہو جائے یا معزول کیا جائے۔ تو اس کی جگہ پھر سمجھدار لوگ کسی دوسرے شخص کو منتخب کر کے قائم کر دیں۔ اس طرح نہ دنیا میں کوئی شاہی خاندان موجود ہو سکتا ہے نہ کوئی فرمانروا اپنے بیٹے کو ولیعہد بنانے کا خیال دل میں لا سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

شیخ عبداللہ

حرفِ سوالیہ

اسلامی معاشرہ — یا — غیر اسلامی؟

یہ ہمارے سامنے حرف سوالیہ ہے۔ اکثر اوقات انسان کو معلوم نہیں ہوتا کہ حرفِ سوالیہ اس کے سامنے ہے اور اس کی زندگی کا، اس کی اہمیت کا۔ اس کے تواتر کا۔ اس کے بنیادی اخلاق کا جواب طلب کر رہا ہے۔ یہ حرف سوالیہ بھی زندگی میں کئی ڈھنگ سے آتا ہے۔ کبھی ناکام تمناؤں کی طرح تلخ۔ کبھی اس کی تشکیل سرخ انگاروں سے ہوتی ہے اور کبھی آنسوؤں کے نمکین پانی سے۔ لیکن ہر زندگی میں ایک بار تو یہ حرف سوالیہ ضرور آتا ہے۔ آج پھر ہمارے سامنے سوال اٹھا ہے۔ یہی سوال کہ اسلامی معاشرہ یا غیر اسلامی؟

اس ضمن میں ہم پچھلے دنوں کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں تمدن کی مسلسل ترقی جاری ہے۔ اس قوم کی صحت و حرفت اعلیٰ کمال پر پہنچ چکی ہے حکمران طبقہ آرام و آسائش اور زیب و تواتر کی زندگی کو اپنا شعار بنا چکا ہے۔ عام آدمی غلام کی سی حیثیت رکھتا ہے حکمران ٹولہ کا بوجھ قوم کے کاریگر طبقات پر اتنا بڑھ گیا ہے کہ اس سوسائٹی کا اکثر حصہ حیوانات جیسی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ انسانیت کا اجتماعی اخلاق برباد ہو چکا ہے شخصی آزادی ختم ہو چکی ہے۔ اور یہ عالم ہے کہ انسان انسان سے محبت نہیں کرتا، نفرت کرتا ہے۔ حکومت سے، حکومت لوگوں سے۔ ماں باپ بیٹوں سے، بیٹے ماں باپ سے نفرت کرتے ہیں۔ گھر میں، بازار میں، کارخانوں میں، دفتروں میں نفرت کا راج ہے۔ اور یہ معاشرہ صحرائے نفرت ہے۔ بھیانک اور خوفناک صحرا جس میں چاروں طرف نفرت کی ریت ہے، شاید یہاں کی آب و ہوا یہی ہے۔ شاید ہی کہیں محبت کے نخلستان نظر آتے ہوں۔ انسانیت اس سے گھبرا گئی ہے وہ ذہنی افلاس اور روحانی غربت کو دور کرنے کے لئے سہارا ڈھونڈھ رہی ہے اور سوچتی ہے کہ عوام الناس کی فلاح و اصلاح کے لئے کونسا ضابطہ حیات اختیار کرے۔

یہ معاشرہ ہماری روحانی غربت اور ذہنی افلاس کا آئینہ دار ہے۔ اور خارج کے مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل اس معاشرہ کی تمام اخلاقی اور عملی خرابیوں کا باعث اخلاقی خفقان، معاشی اور اقتصادی عدم توازن ہے۔ انسانیت کی تطہیر کے لئے ایک ایسے ضابطہ حیات کی ضرورت ہے۔ جو ان تمام برائیوں کو دور کر کے معاشرہ کو ترقی کی راہ پر چلا سکے۔ ایسے ضابطہ اخلاق کی جو ہماری کھوئی ہوئی اخلاقی اقدار کو واپس لوٹا سکے۔ جو ان تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہو۔

اس ضمن میں ہمیں تمام دنیا میں رائج العمل ضوابط کا بغور مطالعہ کرنا ہے۔ ہر ملک کے اقتصادی، اخلاقی، معاشرتی جغرافیائی، لسانی و دیگر حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی نظام حیات اور اسلامی معاشرہ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ کوئی معاشرہ سامراجیت اور بورژوا ایئت کی وجہ سے ناقص ہے اور انسانیت کی بنیادی خواہشات کو پورا نہیں کرتا۔ اور کسی نظام میں افراد کی شخصی آزادی اور ذاتی اخلاق حکومت کے ہاتھوں سلب ہو چکی ہے۔ افراد ایک مشین کے کل پرزوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے سامنے چین اور روس کی مثالیں موجود ہیں۔ انسان فطرتاً آزادی پسند ہے اشتراکی نظام افراد کی فطری آزادی کو جو اس کا بنیادی حق ہے، حکومت وقت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔ اخلاقیات نظرانداز کر دیتا ہے اور اخلاقی برائیاں گناہ اور جرم نہیں گردانتا۔ انسان کا فطری حق ہے کہ وہ معاشرہ میں رہ کر اپنی بنیادی ضروریات حاصل کرے۔ اس کی شخصی آزادی اور ذاتی اخلاق قائم رہے۔ مگر سامراجی نظام بھی افراد کا یہ حق دینے سے قاصر رہا ہے۔ یہ نظام حکمران طبقہ کے سوا تمام افراد کو غلاموں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ جن ممالک میں یہ نظام رائج ہے وہاں کے حالات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ وہاں کی انسانیت کے لئے اس قسم کے مسائل ہمہ بنے ہوئے ہیں اشتراکی حکومتیں بھی اس گرپ کو آہستہ آہستہ نرم کرنے پر مجبور ہو رہی ہیں۔ گو سامراجی اور اشتراکی نظام مختلف شکلیں رکھتے ہیں۔ مگر افراد کی فطری آزادی اور بنیادی حقوق کے دونوں خلاف ہیں۔ اخلاقی اور روحانی اقدار کے قائل نہیں فرض کیا۔ اس معاشرہ میں اشتراکی نظام رائج کر دیا جائے تو اس قوم اور یہاں کے افراد کا اخلاق مزید خراب ہو جائیگا اور نہ معلوم کہاں تک۔ کیونکہ اس میں اخلاقی اقدار کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ سامراجی نظام کا حال ہم پچھلے ۲۴ برس میں دیکھ چکے ہیں۔ لہذا ان نظاموں سے کوئی بھی ہمارے مسائل کا حل پیش نہیں کر سکتا۔ اجتماعی اخلاقی تعلیم اور معاشی و اقتصادی توازن صرف اسلامی نظام حیات ہی پیش کرتا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ سوشلسٹ پارٹی اکثریت سے کامیاب ہو چکی ہے۔ اس کی کامیابی نے اس سوال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اور یہ حرفِ سوالیہ ہماری زندگی میں تلخ انداز سے نمودار ہوا ہے۔ شاید اس حرف سوالیہ کی تشکیل سرخ انگاروں سے انجام پائے۔ بہرحال ہمیں اس حرف سوالیہ کا جواب دینا ہوگا اور یہ واضح کرنا ہوگا کہ اسلام تمام معاشرتی برائیوں کا حل پیش کرتا ہے تو پھر ہمیں سامراجیت سے نکال کر اشتراکیت کی قید میں کیوں جھونکا جا رہا ہے۔ آج اشتراکی عناصر کی مسکراہٹ میں انسانیت کا خون نظر آتا ہے۔ انسانیت کے لئے اس حرف سوالیہ کو سلجھانے کی خاطر ہمیں ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہوگا۔

ٹھیک ہے لوگ ہمیں گالیاں دینگے۔ بیوفائی، بے حیائی، ننگِ انسانیت کے حوصلہ افزا خطبات سے نوازیں گے۔ یہاں سورج کو ڈوب دینے دیا جائے گا اور تاریکی کو بچا لیا جائیگا یہ سب کچھ ہوگا۔ بہت کچھ ہوگا اور خوب ہوگا۔

یہ محض اس لئے ہوگا کہ انسانیت کو اقتدار کی بھینٹ چڑھا دیا جائے گا۔ ایک مصیبت کو چھوڑ کر دوسری مصیبت کو اپنایا جائے گا۔ اور سفید سامراجیت کے ہاتھوں چھین کر سرخ سامراجیت کے حوالے کر دیا جائے گا۔

ہمیں کسی سے نفرت نہیں، حکمران سے، عوام سے، انسان سے، حیوان سے۔ غریب سے امیر سے۔ سب سے محبت چاہتے ہیں۔ نفرت ہے تو موجودہ نظام زندگی سے۔ غیر اسلامی معاشرہ سے۔ خواہ وہ آج کا غیر اسلامی معاشرہ ہو یا مستقبل کا۔ ہمیں اس سے نفرت ہے۔ جیسے اسلام کو کفر سے۔

اب ہم خاموش تماشائی نہیں بنیں گے اور قومی نمائندوں سے مؤدبانہ التماس کرینگے۔ کہ یہاں کی تمام اخلاقی، سماجی، اقتصادی، معاشی اور دیگر برائیوں کا حل اسلامی معاشرہ ہی پیش کر سکتا ہے لہذا آئین شریعت نافذ کر دیا جائے۔ ورنہ ہماری جلد کے نیچے تیز لہو دوڑ رہا ہے اور احساسات کے ہیولاؤں میں آگ شعلہ زن ہے اور ٹھنڈی یخ بدلیوں میں بجلی کے کوندے مستور ہیں۔

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح

(از مولانا عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری خلیفہ مجاز شیخ الاسلام مولانا مدنی رح)

(قسط نمبر ۳۲)

ان چند اشعار سے حضرت مولانا قدس سرہٗ کا صرف ذوق ادب اور مقام شاعری ظاہر ہے۔ اور ماہر ترین ادیب اور نقاد یہی کہہ سکتا ہے کہ میر تقی میر کے ہم پلہ اشعار ہیں مولانا قدس سرہ العزیز کی شاعری سوز و گداز سے لبریز ہے آپ غالب کی سی مشکل نگاری کو ہرگز پسند نہیں کرتے ہاں ذوق سخن میں ذوق کا رنگ غالب ہے۔ قصائد میں سودا سے آگے بڑھ کر قلم ارتے ہیں۔ لیکن مبالغہ سے کلام خالی ہے۔ مولانا قدس سرہٗ کے قصائد، مراثی اور غزلیات اور منظوم کلام بکثرت موجود ہے۔ یہاں پر صرف نمونہ ہی پیش کرنا مقصود تھا۔ آپ کے کلام پر تبصرہ مقصود نہیں بلکہ اس کے لئے کوئی مستقل رسالہ ہونا چاہیے۔ اسی جگہ مولانا قدس سرہٗ کے کلام کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔

کتابت

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوق کتابت بھی آپ کو شروع ہی سے تھا۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"چھوٹے چھوٹے رسالے اکثر نقل کئے ہیں چنانچہ مخدوم العالم حاجی امداد اللہ صاحب رح سے جو ربط نسب کا تھا حضرت مخدوم کے ننہال ہمارے خاندان میں تھی اور بہن ان کی یہاں بیاہی ہوئی تھی اکثر نانوتہ تشریف لاتے تھے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور وہ نہایت محبت و اخلاص سے فرماتے، جزو بندی کتاب کی حضرت سے ہم دونوں نے سیکھی اور اپنی لکھی ہوئی کتابوں کی جلدیں باندھیں الخ ص۲"

فراغت طالب علمی کے بعد آپ نے کتابت کا کام شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۷ھ کا واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

پھر مولوی صاحب نے مطبع احمدی میں تصحیح کتب کی مزدوری کر لی۔

آپ نے مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کی بخاری شریف کی تصحیح بھی فرمائی ہے اور آخر کے ۵ یا ۶ پارے خود لکھے ہیں۔ غرضیکہ میرٹھ اور دہلی میں پریس میں کافی عرصہ تک کتابت کا کام کیا ہے۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رح مولانا احمد حسن صاحب امروہوی۔ مولانا حکیم محمد صدیق صاحب مراد آبادی کو آپ نے میرٹھ اور دہلی کے زمانہ کتابت میں حدیث پڑھائی ہے۔

درس و تدریس

پڑھانے کا کام بھی آپ نے زمانۂ طالب علمی سے شروع کر دیا تھا۔ مولانا مملوک علی صاحب رح نے حضرت مولانا یعقوب صاحب رح کی صرف و نحو کی کتابیں آپ ہی کے سپرد کر دی تھیں اور آپ ان کو مشق کرایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ زمانہ کتابت میں برابر آپ کا سلسلۂ تدریس جاری رہا ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔ آخر زمانہ میں دار العلوم دیوبند میں بھی پڑھانا شروع کر دیا تھا اور آخر دم تک پڑھاتے رہے۔ آپ کے ممتاز تلامذہ میں سے صرف حضرت مولانا شیخ الہند رح حضرت مولانا احمد حسن صاحب امروہوی رح۔ مولانا فیض الحسن صاحب گنگوہی رح کا ذکر کر دینا کافی ہے۔

سلوک و تصوف

حضرت مولانا قدس سرہٗ العزیز اگرچہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح کے بعد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رح سے بیعت ہوئے۔ مگر عقیدت اور تعلق قلبی بچپن ہی سے تھا۔ اور غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت حاجی صاحب نانوتہ آتے رہتے تھے۔ اور بہت شفقت و محبت سے پیش آتے تھے۔ علاوہ ازیں نسبی ربط بھی تھا۔ چنانچہ آپ حضرت حاجی صاحب کے بہت مداح تھے اور اپنے ساتھیوں کو حاجی صاحب کی کرامات و مکشوفات کے واقعات سنایا کرتے تھے حضرت گنگوہی رح کو آپ ہی نے اس طرف متوجہ کیا تھا۔ چنانچہ صاحب تذکرۃ الرشید رقم ہیں:-

حضرت مولانا قاسم العلوم اپنے ہم جماعت طلباء میں حضرت حاجی صاحب کے کمالات علمیہ و عملیہ کا تذکرہ فرماتے اور خوارق و کرامات کے اظہار و بیان سے آستانہ عالیہ کی طرف ترغیب دلاتے۔ خصوصاً امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح سے چونکہ جلوت و خلوت کی شرکت تھی، بہت ہی خصوصیت کا ذکر ہوتا بلکہ اس کی کوشش تھی کہ حضرت مولانا بھی اس مقدس ہستی کے ہاتھ پر بیعت ہوں الخ۔

آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں:-

"جب میں اور مولوی محمد قاسم صاحب دہلی میں استاد رحمہ اللہ سے پڑھتے تھے۔ ہمارا ارادہ مسلم شروع کرنے کا ہوا لیکن مولانا کو فرصت نہ تھی۔ اس لئے انکار فرماتے تھے۔ بالآخر میں نے عرض کیا کہ حضرت! ہفتہ میں دو بار صرف پیر اور جمعرات یا جمعہ کو پڑھا دیا کریں۔ خیر یہ منظور ہو گیا اور ہفتہ میں دو سبق ہونے لگے تو اس سبق کی ہمیں بڑی قدر تھی۔ ایک روز یہی سبق ہو رہا تھا کہ ایک شخص نیلی لنگی کندھے پر ڈالے ہوئے آ نکلے۔ اور ان کو دیکھ کر حضرت مولوی صاحب مع تمام مجمع کے کھڑے ہو گئے اور فرمایا:- لو بھائی، حاجی صاحب آ گئے۔ اور حضرت مولانا نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا، لو بھائی رشید اب سبق پھر ہوگا مجھے سبق کا بہت افسوس ہوا۔ اور میں نے مولوی محمد قاسم صاحب سے کہا کہ بھئی یہ اچھا حاجی آیا۔ ہمارا سبق بھی گیا۔ مولوی محمد صاحب نے کہا۔ ہا! ہا! ایسا مت کہو یہ بزرگ ہیں اور ایسے ہیں اور ایسے ہیں، ہمیں کیا خبر تھی کہ یہی حاجی ہم کو مونڈے گا۔ اول زیارت ہمیں اس وقت ہوئی تھی۔ اس کے بعد حضرت حاجی صاحب ہم دونوں کا حال دریافت فرمایا کرتے تھے اور یوں کہا کرتے تھے کہ سارے طالب علموں میں دو طالب علم مولانا نانوتوی رح ہوشیار معلوم ہوتے ہیں۔ الخ (تذکرۃ الرشید ص۱۲)

اس تحریر سے جہاں حضرت حاجی صاحب کا تعلق ان ان دو حضرات سے ظاہر ہوتا ہے وہاں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رح کا تعلق بھی بوضاحت ظاہر ہو رہا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"حضرت حاجی صاحب کا کوئی تقویٰ کی وجہ سے معتقد ہے کوئی کرامت کی وجہ سے میں حضرت کے علم کی وجہ سے معتقد ہوں الخ"

(قصص الاکابر ص۲۸ جلد ۲)

بہرحال آپ حضرت مولانا گنگوہی رح کے بعد مرید ہوئے اور نہایت سخت ریاضات اور مجاہدات کئے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رح تحریر فرماتے ہیں:-

(باقی آئندہ)

تقریر ختم بخاری شریف

ازحافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ العالی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

موزخہ ۳۰ رجب ۱۳۸۲ھ بمطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک مدرسہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور میں ختم بخاری شریف کے مبارک سلسلہ میں

تمام انبیاء علیہم السلام مقتدی بنے سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کتنا اونچا تھا۔ یہ سفر کیوں کرایا گیا۔

لنریہٗ من اٰیٰتنا

کچھ عجائبات بتلانے تھے۔ ان عجائبات دیکھنے والی سوائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی آنکھ نہیں ہوسکتی نمونے کچھ تبلائے گئے سب کے سب نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کے لیے کیوں منتخب کیا گیا اس لیے انہٗ ھو السمیع البصیر

وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ہر ایک کی سن رہا ہے ہر ایک کو دیکھ رہا ہے اللہ کے گیت گانے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جتنا کوئی نہیں تھا۔ جیسے خدا حسن رہا تھا گیت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذیکتا اور پہچان میں بھی ذیکتا اس لیے بے مثال نمونے تبلائے گئے۔ شکل وصورت میں بھی یکتا سیرت میں بھی یکتا۔ معراج بھی نرالی شان بھی نرالی ہر چیز نرالی۔ سبحٰن اللہ سے آیت کی ابتداء ہے۔ یعنی یہ کام اللہ تعالیٰ نے کیا جس کی شان تمام عیوب سے پاک ہے۔

اب نماز جمعہ کا وقت ہے۔ نماز کے بعد بخاری شریف کی آخری حدیث شریف پڑھی جائے گی۔ سب حضرات تشریف رکھیں۔

بقیہ خطاب مبارک بعد از جمعۃ المبارک

خطبہ مسنونہ کے بعد بخاری شریف کی آخری حدیث مبارک کلمتان حبیبتان الی الرحمن ثقیلتان الخ پڑھی اور فرمایا :۔

خاتم الانبیاء علیہم السلام کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کثرت سے پڑھا کرو پڑھنا تمہارا کام ہوگا۔ فرشتوں کے ذریعہ سے پیش کرنا میرے رب کا کام ہوگا خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو درود شریف اور ورد حدیث خاتم الانبیاء کا شوق ہے۔ فتنوں کا زمانہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :۔

" عنقریب فتنوں کا دور آنے والا ہے اندھیری رات کی طرح ان خیال رکھنا۔ صبح ایک شخص مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا صبح کافر ہوگا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ اس سے نجات کیسے حاصل کی جائے تو فرمایا کہ :۔

اللہ کی کتاب۔ اس میں پہلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں۔ انصاف ہے، اللہ کی مضبوط رسی ہے صراط مستقیم اور نور مبین ہے۔ جو سرکش اس کتاب کو چھوڑے گا اس کو اللہ رسوا کرے گا۔

اور جو اس کتاب کے علاوہ ہدایت ڈھونڈے گا اسے گمراہ کرے گا۔

سبحان اللہ! نصیب ان صحابہ کا جن کی دن رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر نظریں پڑتی تھیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

" جب پریشانی ہوتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھ لیا۔

" ارشاد کو سن لیا پریشانی جاتی رہی "

" جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے روشنی پھیل گئی اور جب انتقال فرمایا تو ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں سے بچنے کی تدبیر بتلائی کہ کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ یہ کتاب جامع ہے اس جیسی کتاب نہ آئی اور نہ آئے گی۔ یہ کتاب ایسی ہے۔ سبحان اللہ۔

در فیض محمد وا ہے آئے جس کا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جس کا جی چاہے
مریضانِ گنہ کو دو خبر فیض محمد سے !
بلا قیمت دوا ملتی ہے آئے جس کا جی چاہے،

آج کل احادیث پر اعتراض ہوتا ہے کہتے ہیں کہ :۔۔۔

" احادیث کی تدوین بعد میں ہوئی "

میرے پاس وقت زیادہ نہیں ہے ورنہ میں تبلاتا۔ بس صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا :۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون "

قرآن مجید کو ہم نے اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں متن کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ نے کی اور شرح کی حفاظت بھی خود کی۔ حافظ بھی تھے کاتب بھی تھے۔۔۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

خبردار مجھے اللہ نے قرآن دیا قرآن جتنی بلکہ اس سے زیادہ وحی بھی عطا فرمائی۔

وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی

حضور کا ارشاد خواہش پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ وحی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اصحاب رسول کے مزاروں پر رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ آپ نے [illegible] ہے اس کے عقائد کیسے ہیں۔ سنو مسلک اہل سنت والجماعت ہے۔ ہمارے ہندوستان میں امام شاہ ولی اللہ دہلوی ہیں۔ ان کے فیضان سے ہمارے اکابر نے دارالعلوم دیوبند سہارنپور بنائے دیوبند کا فیضان اس وقت اکثر اسلامی ممالک میں ہے۔ خدا کی شان ہے جس جگہ رنگ چڑھائے۔

مٹانے والے مٹ جائیں گے۔ وہ رنگ باقی رہے گا یہ مدرسہ یادگار ہے حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی۔

آج ہمارے اکابر بھی موجود ہیں۔۔۔ دوست بھی موجود ہیں۔۔۔ وہی جمعہ یاد آتا ہے۔ جب دین پور شریف سے میں فارغ ہو رہا تھا۔ حضرت شیخ کی شفقت کا کیا بتاؤں۔ مجھے شیخ کی دعا پہرہ دے رہی ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ہم بزرگوں کو نہیں مانتے۔ میرا اور میرے بزرگوں کا عقیدہ ہے جب تک بزرگ ہوں گے۔ دنیا باقی ہوگی۔ جب دوستان خدا ختم ہو جائیں گے تو دنیا ختم ہو جائے گی۔

یاد رہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کوئٹہ کے ویران جنگل میں بیٹھے تھے ایک شخص آیا اس نے کہا کہ :۔ بیل گم ہوگیا ہے آپ دعا فرمادیں "

باقی صفحہ آخری پر ملاحظہ فرمادیں

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No 7132
তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE Price

بقیہ ختمِ بخاری شریف

توحضرت نے فرمایا کہ :۔

"میں تو سمجھتا ہوں کہ خداکو کوئی ڈھونڈنے والا آگیا۔ تم بیل والے آگئے"

اس نے کہا :

"میری بیوی بڑی پریشان ہے۔ بیل مل جائے تو خدا کے لیے تیرے پاس آجاؤنگا

بیل مل گیا۔ گھر جاکر بیوی سے کہا :۔

لو یہ بیل، اب میں خدا کو ڈھونڈنے کے لیے جارہا ہوں"

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

یا

چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی!

سب نگاہیں برابر نہیں۔ کاملوں کی نگاہ سے ویران دل روشن ہوتے ہیں۔ کاملوں کی نگاہوں سے جاہل عارف، غافل عارف، ڈاکو خدا کے گھر کے پاسبان بن جاتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جب انہیں دیکھا جائے یہ اللہ والوں کی نشانی ہے۔ کہ ان کو دیکھ کر خدا یاد آجائے۔ قرآن وحدیث پڑھنے کا، ذکر اللہ کرنے کا شوق پیدا ہو جائے اور موت، رب کی پیشی، قیامت یاد آجائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسوں کی صحبت سے مستفیض فرمائے۔

اور ایسے لوگوں کی صحبت سے بچائے جن کے ہاں نہ نماز ہے نہ ذکر اللہ ہے۔ نہ قرآن وحدیث کا شوق ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن تشریف لائے حضرت صدیق، حضرت فاروق کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور فرمایا :۔

"گواہ رہو اسی طرح قیامت کے دن اٹھائے جاویں گے"

سبحان اللہ سہ

حبّ النبی رسول اللہ مفترض
وحبّ اصحابہ نور ببرھان!

دین محمدی کے چار یار ہیں۔ ان کی یادگار پاکستان میں جمعیت علماء اسلام موجود ہے۔

ع کبّرنی موت الکبراء
مجھے بڑوں کی موت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

حضرت مدنی دین پور تشریف لائے تھے۔ واپسی میں میں ملتان تک ساتھ گیا۔

حضرت مدنی جلالی بھی تھے۔ جمالی بھی۔

اس کی حقیقت آپ یوں سمجھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے جلال جمال دونوں کا عکس پڑا۔ پھر حضرت فاروق میں جلال، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمال آیا۔

مگر حضرت صدیق اکبرؓ میں جلال وجمال دونوں کا عکس آیا سبحان اللہ! سب صحابہ میں کسی پر جلال اور کسی پر جمال کا عکس پڑا :

ہندوستان میں سب سے پہلے جامع شخصیت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان میں بھی جلال وجمال تھا ان کے بعد کاملین میں سے حضرت نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند اور حضرت شیخ الہند کے شاگردوں میں حضرت تھانوی پر جلال اور اور حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری پر جمال کا عکس پڑا اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ جامع جلال وکمال تھے۔

اسی طرح جلال وجمال کا سلسلہ سندھ میں ہے۔ پیر جھنڈی شریف کے حافظ محمد صدیق صاحب جلال وجمال کا مظہر تھے۔

"حضرت دین پوری میں جمال اور حضرت امروٹی میں جلال آیا اور پھر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ جلال وجمال دونوں صفات تھے۔

"اسی طرح بخاری شریف جلالی بھی ہے جمالی بھی ہے۔ ابتداء جلال سے ہوتی ہے انتہا جمال پر ہوتی ہے۔

آج جو حدیث پڑھی گئی ہے۔ جمالی ہے میں تو رورو کے بوڑھا ہو گیا ویدے دیکھنے سے محروم ہو گئے۔ مکہ معظمہ میں استخارہ کیا معلوم ہوا کہ پاکستان خالی ہو رہا ہے جب واپس کراچی پہنچے تو پہنچنے سے پہلے پہلے حضرت مولانا مفتی حسن صاحب جو اپنے صاحبزادوں کی حج سے واپسی پر استقبال کے لیے آئے تھے ہمارے پہنچنے سے پہلے پہلے انتقال فرماگئے۔ کچھ دنوں بعد حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بھی انتقال فرما گئے اسی طرح دوسرے اکابر بھی پچھلے سال رمضان میں ترجمہ پڑھا رہا تھا اطلاع ملی کہ حضرت لاہوریؒ بھی انتقال فرما گئے جن کی دعاؤں پر ہمیں بھروسہ تھا اور تسلی ہوتی تھی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت رائپوریؒ بھی انتقال فرماگئے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ حضرات چل بسے :۔

(باقی آئندہ)

بسلسلہ آئینِ شریعت کانفرنس

تین فقید المثال جلوس

پہلا جلوس بنوں، کوہاٹ، ٹانک، داناوزیرستان ڈیرہ اسماعیل خاں، میانوالی، سرگودھا، جھنگ، چنیوٹ، پنڈی بھٹیاں اور ان شہروں کے مضافاتی علاقوں اور نواحی دیہاتوں سے چھوٹے چھوٹے قافلے بسوں اور ٹرکوں کے ذریعے جمعرات ۲۵ جون نمازِ عصر تک لائل پور پہنچیں گے۔ لائل پور میں عصر کی نماز کے بعد اسلامی قانون کے نفاذ کی حمایت میں جلوس نکالا جائے گا۔ جمعہ کی رات کو دھوبی گھاٹ کی گراؤنڈ میں ایک جلسہ ہوگا، جس میں حضرت مولانا درخواستی مدظلہ اور مولانا ضیاء القاسمی خطاب فرمائیں گے اور اگلی صبح امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی قیادت میں جلوس لائل پور سے لاہور روانہ ہوگا۔

دوسرا جلوس سرحد کے قبائلی علاقوں، مردان، سوات، پشاور، نوشہرہ، صوابی، کیمل پور، حضرو، ٹیکسلا، ہری پور، ایبٹ آباد، بالاکوٹ، حویلیاں مانسہرہ، گوجر خاں، دینہ، جہلم، گجرات، ڈسکہ اور سیالکوٹ سے چھوٹے چھوٹے قافلے بسوں اور ٹرکوں کے ذریعے جمعرات ۲۵ جون نماز عصر تک گوجرانوالہ پہنچیں گے اور عصر کی نماز کے بعد اسلامی قانون کے نفاذ کی حمایت میں جلوس نکالا جائے گا۔ جمعہ کی رات کو بعد نماز عشاء ایک جلسہ عام ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا ہزاروی مدظلہ، مولانا عبید اللہ انور صاحب، مولانا محمد اکرم خطاب فرمائیں گے اور اگلی صبح بروز جمعۃ المبارک یہ جلوس حضرت مولانا ہزاروی صاحب کی قیادت میں لاہور چلے گا۔

تیسرا جلوس کراچی، حیدر آباد، شہداد پور، نواب شاہ، بلوچستان، قلات، کوئٹہ، سکھر، فورٹ سنڈیمن، رحیم یار خاں، بہاول پور، ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازیخاں بہاول نگر اور چشتیاں سے چھوٹے چھوٹے قافلے بسوں اور ٹرکوں کے ذریعے بروز جمعرات ۲۵ جون نمازِ عصر تک ساہی وال پہنچ جائیں گے۔ ساہی وال میں عصر کی نماز کے بعد اِسلامی قانون کے نفاذ کی حمایت میں جلوس نکالا جائے گا۔ جمعہ کی رات کو بعد از نماز عشاء ایک جلسہ عام ہوگا جس میں حضرت مولانا مفتی محمود اور قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ خطاب فرمائیں گے اور اگلی صبح قائدِ جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کی قیادت میں یہ جلوس لاہور کی جانب روانہ ہو جائے گا۔

مسعود منوّر

لاہور چلو، لاہور چلو

اے مردِ قرآں! لاہور چلو
اے نیک چلن! لاہور چلو
اے دُرِ عدن! لاہور چلو
اے جانِ چمن! لاہور چلو
اے سرو سمن! اے اہلِ وطن
لاہور چلو لاہور چلو

○

آئینِ شریعت کی محفل
اس شہر میں برپا ہو جائے
کچھ دین کی شوکت پیشِ نظر
کچھ عشق کا چرچا ہو جائے
اے سرو سمن! اے اہلِ وطن
لاہور چلو، لاہور چلو

○

اس بار لیں اور عہد کریں
پھر نظمِ خلافت آ جائے
یوں عہدِ سلف کو دہرائیں
پھر دورِ رسالتؐ آ جائے

اے سرو سمن! اے اہلِ وطن
لاہور چلو، لاہور چلو

○

اس شہرِ کہن کی گلیوں میں
تکبیر کے نعرے روشن ہوں
خطبات کی ندیاں بہہ جائیں
تقریر کے دھارے روشن ہوں
اے سرو سمن! اے اہلِ وطن
لاہور چلو، لاہور چلو

○

جو بازی عشق کی بازی تھی
مردانِ سیاست ہار گئے
اس دیس کی بانکی دلہن کو
اغراض کے سر پہ وار گئے
اے سرو سمن! اے اہلِ وطن
لاہور چلو، لاہور چلو

○

آ دیس کے خضری گنبد پر
دو رنگ کا پرچم لہرائیں

اس زخمِ معیشت بھرنے کو
ہم دین کا مرہم لے آئیں
اے سرو سمن! اے اہلِ وطن
لاہور چلو لاہور چلو

○

محمود و غلامِ غوث چلے
انور کی سواری آ پہنچی
درخواستی صاحب کیا آئے
جیوں بادِ بہاری آ پہنچی
اے سرو سمن! اے اہلِ وطن
لاہور چلو، لاہور چلو

○

مردانِ سخن لاہور میں ہیں
سب اہلِ وطن لاہور میں ہیں
مرغانِ چمن لاہور میں ہیں
سب غنچہ دہن لاہور میں ہیں
اے سرو سمن! اے اہلِ وطن
لاہور چلو، لاہور چلو

○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

۲۶ جون ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳

شمارہ ۲۵

فی پرچہ ۴۰ پیسے

ٹیلی فون نمبر ۶۷۷۱۵

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور

ایڈیٹر

احمد حسین کمال

مرتب وانچارج

مسعود منور

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا۔ اور مولانا عبید اللہ صاحب انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اداریہ

ہوتا ہے جادہ پیماں پھر کارواں ہمارا

آج (۲۶ رجون ۱۹۷۰ء) کے دن سے، مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے بلائی ہوئی آئین شریعت کانفرنس، لاہور میں شروع ہو رہی ہے۔ یہ کانفرنس ایک ایسے اہم اور نازک موقعہ پر بلائی گئی ہے۔ جبکہ پورا ملک انتخابی بخار کی شدت و بحران سے گذر رہا ہے۔ آنے والے انتخابات منعقد ہوں یا نہ ہوں۔ ان کی تیاریوں کے نتائج سے ملک کا مستقبل محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور یہ ملک اب ایک عظیم تبدیلی کے موڑ میں داخل ہونے والا ہے۔ ملک میں مختلف عناصر ہیں جو انتخابات کے نتائج کو اپنے حق میں موڑ لینے کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ عناصر جنہیں ہمارے ملک کی گزشتہ تاریخ نے اس سرزمین پر جمع کر دیا ہے۔ اپنے بقاء اور اپنے مستقبل کے تحفظ کی خاطر کوشاں ہیں کہ آنے والی تبدیلی ان کے حق میں آئے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کا وہ ماضی جو انگریزوں کے اقتدار میں گذرا ہے۔ ہمارے ملک میں ایسے عناصر پیدا کرنے کا موجب بنا ہے۔ جن کے نزدیک اپنے مفادات کے تحفظ کا معاملہ۔ ملک کے تمام معاملات پر فوقیت و اولیت رکھتا ہے۔ ان عناصر کے نزدیک ملک کے عوام اور عوام کے مسائل دوسرے اور تیسرے درجہ کی چیزیں ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کو پامال کرنے کے لئے انگریزوں کی سیاسی حکمت عملی نے، ان عناصر کو جنم دیا۔ اور پروان چڑھایا۔ اور انگریزوں کے دور حکومت میں یہ عناصر، اس ملک کے مسلمانوں کے خود ساختہ نمائندے بھی قرار دیئے گئے تھے۔ اس طرح انگریزوں کے دور کی سو سالہ تاریخ نے مسلمان قوم کی نمائندگی و قیادت کے مسئلہ کو نہایت پیچیدہ امر بالائی سطح کا مسئلہ بنا ڈالا ہے۔ اس مقصد کے لئے انگریزوں نے ایک ایسے سیاسی نظام کو یہاں رواج دیا۔ جس کے ذریعہ اگرچہ عوام کو ایک پرچی (ووٹ) ڈالنے کا حق تو مل گیا۔ لیکن خود بے وسیلہ عوام اپنے جیسے کسی آدمی کو اپنا نمائندہ منتخب کرنے کی پوزیشن سے عملاً محروم کر دیئے گئے۔ اور ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا۔ کہ وہ انگریزوں کے پروان چڑھائے ہوئے بالائی سطح کے عناصر میں سے ہی کسی ایک گروپ کے فرد کو اپنا نمائندہ منتخب کر لیں۔ انگریزوں کے رواج دادہ سیاسی نظام میں عوام کے ووٹ کی صرف اتنی سی ہی حیثیت تھی۔ اور پاکستان میں اس حیثیت کو بھی اول روز سے بروئے کار نہیں آنے دیا گیا۔ بالادست عناصر نے عوام کی معمولی ووٹ دہندہ حیثیت کو بھی اپنے مفادات کے لئے خطرہ محسوس کیا۔ اور پاکستان سیاسی و فوجی آمریت کے شکنجوں میں یکے بعد دیگرے گرفتار ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ جناب آغا محمد یحییٰ خاں کی مارشل لاء حکومت نے پہلی بار یہ موقعہ فراہم کیا ہے کہ پاکستان کے عوام ووٹ دینے کی اپنی حیثیت کا براہ راست اظہار کر سکیں۔ اس طرح انگریزوں کے دور کے پروردہ، عناصر کے لئے اب یہ تو چانس باقی نہیں رہا۔ کہ کسی اچانک تغیر و تبدل کے ذریعہ پھر عوام کو ووٹ ڈالنے کے حق سے محروم کر دیں۔ اس لئے کہ جس سب سے بڑی طاقت یعنی فوج کے ذریعہ ماضی میں انہوں نے عین وقت پر پاکستان کے عوام کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کر دیا تھا۔ اب وہی طاقت یعنی فوج خود عوام کو یہ حق سونپ رہی ہے۔ چنانچہ اب ان عناصر نے اپنے بقاء اور مفادات کے تحفظ کے

بقیہ ص ۲۶ پر

مولانا درخواستی صاحب کی جماعت کو اقرب الی الحق اور اقرب الی الاخلاص سمجھتا ہوں

(مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ کراچی)

ایک اہم استفسار اور اس کا جواب

استفسار

مکرم و محترم استاذ الاساتذہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری متع اللہ المسلمین بطول بقائہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

تقریباً عرصہ دس سال سے بیسیوں دفعہ جناب کی خدمت اقدس میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہر حاضری باعث ازدیاد محبت و عقیدت ہوئی لیکن بے تکلف گفتگو کی جرات کبھی نہیں کی۔ اس لئے غالباً آپ مجھے پہچانتے بھی نہیں ہونگے۔ میری عقیدت و محبت کا تو آپکو کیا اندازہ ہوگا۔ بمقتضیٰ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ رواہ ابوداؤد والترمذی۔ اظہار کر رہا ہوں کہ مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔ اور تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

اس وقت آپکی خدمت میں عریضہ ارسال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ علماء دیوبند کی دو جماعتوں میں کشمکش انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ حالات و واقعات جو پیش آرہے ہیں وہ تو کسی پہ مخفی نہیں۔ مرکزی جمعیۃ کی طرف سے جناب کی تحریرات کو کچھ اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے جیسا کہ آپ بالکل ان کے ساتھ ہیں۔ اور دوسری جمعیت سے آپکو بہت شکایت ہے۔ ابھی ابھی ایک کتاب "علماء اسلام کو دعوت فکر" اشرق پاکستان سے شائع ہوئی ہے جس میں خاص طور پر آپکی شخصیت کو اپنا ہم خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ میں تفصیلات میں پڑے بغیر دست بستہ عرض گذار ہوں کہ آپ اپنی اجمالی رائے تحریر فرمادیں کہ آپ کے نزدیک دونوں جماعتوں میں سے ارجح و اولیٰ بالحق کونسی جماعت ہے۔ کچھ تنقیص فرمادیں گے تو تبرع ہوگا۔ یہ بات اپنے اطمنان کے لئے پوچھ رہا ہوں۔ آپکی اجازت کے بغیر اس تحریر کو کسی رسالہ یا اخبار میں شائع نہیں کروں گا۔ مگر گذارش ہے کہ جواب واضح تحریر فرماکر ممنون فرمادیں۔ فقط والسلام۔ عبدالمجید خادم طلبہ دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع ملتان ۸ ربیع الاول سنہ جمعۃ المبارک ۱۳۹۰ھ

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی مفاخر برادر محترم۔ وفقکم اللہ للخیر و زادکم توفیقاً الی کل خیر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

نامہ اخلاص نے ممنون کیا۔ جزاکم اللہ خیرا۔ بینات میں جو کچھ لکھ چکا ہوں وہ میری معتدل رائے کے اظہار اور میرے خیالات کے سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن آپ کے سوال پر جواباً عرض ہے کہ جمعیت علماء اسلام کے افراد اور سربراہ یعنی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مفتی محمود صاحب اور مولانا درخواستی یہ سب حضرات اخلاص میں ممتاز اور بے نظیر ہیں۔ البتہ ان کے بعض کارکن ایسے ہیں جو تنقید سے بالاتر نہیں۔ بلکہ ان کی بعض تحریرات اور تقریرات ان کے لئے بدنامی کا باعث ہیں۔ اور دوسری جماعت جمعیۃ کے بعض افراد اخلاص سے تہی دامن ہیں اور اس وقت جو غلو اور مبالغہ آمیز بیانات شائع کر رہے ہیں۔ سابقہ حضرات کو ان سے بری سمجھتا ہوں اور کوئی بعید نہیں کہ اسکا منشا مخصوص اغراض ہوں اور پس پردہ مخصوص عصبیت کارفرما ہو یا کسی خارجی تدبیر سے متاثر ہوں۔ بہرحال ان دونوں مختلف جماعتوں میں مولانا درخواستی صاحب کی جماعت کو اقرب الی الحق اور اقرب الی الاخلاص سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم،

احوال بحالہ۔ (محمد یوسف بنوری)

عبدالمجید مدرس دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا۔ ضلع ملتان

کرم فرمائے بندہ حضرت فضیلت مآب شیخ بنوری دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ، جواب باصواب موصول ہو کر باعث تسکین خاطر ہوا۔ اشاعت اور عدم اشاعت کے متعلق جناب کی رائے گرامی معلوم نہ ہو سکی۔ اگر اس ہدایت نامہ کو ترجمان اسلام میں یا کسی اور رسالہ میں شائع کر دیا جائے۔ تو بہت سے متردین کے لئے باعث طمانیت ہوگا۔ ورنہ جناب کی ذات گرامی کے متعلق جو غلط تاثر دیا جارہا ہے۔ وہ تو ضرور ہی ختم ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ایک مظلوم جماعت ہے اپنوں کے ہاتھوں اسکو جتنی زک پہنچی ہے۔ باطل اپنی پوری قوت صرف کرکے بھی نہیں پہنچا سکتا تھا۔ لہٰذا طاقت ہم سب پر اعانت ضروری ہے۔ آپ کی یہ تحریر توقع سے زائد تقویت کا ذریعہ بنے گی۔ کوئی مصلحت مانع نہ ہو۔ تو اشاعت کی اجازت عنایت فرماکر۔ پوری جماعت پر احسان فرمادیں۔ دعاجو

عبدالمجید لدھیانوی ۱۳ ربیع الاول سنہ ۹۰ھ

جواب

محترم گرامی قدر۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

جی ہاں بہت اچھا۔ آپ شائع کر سکتے ہیں۔

والسلام

محمد یوسف بنوری عفی عنہ

میں نے یہ بات ان سے بیان نہیں کی

مفتی رشید احمد صاحب کے من گھڑت الزام کا مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی طرف سے جواب

محب محترم جناب مولانا مفتی محمود صاحب زید لطفکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی

آپ کا رقعہ ملا۔ اس سے پہلے میں مفتی رشید احمد کا رسالہ پڑھ چکا ہوں۔ اسے پڑھ کر میں بہت متعجب ہوا۔ میں نے ان سے کسی ملاقات میں یہ ہرگز نہیں کہا کہ مفتی محمود صاحب اشتراکیت کے حق میں بیان دینا چاہتے تھے۔ اور میں نے انہیں روکا ہے۔ اللہ جانے میری کس بات کا انہوں نے یہ ترجمہ کیا۔ بہرحال میں نے یہ بات ان سے بیان نہیں کی۔ والسلام، محمد علی جالندھری عفی اللہ عنہ

مولانا محمد موسیٰ صاحب کیطرف سے تردید

مفتی رشید احمد (کراچی والے) کی جانب سے جمعیۃ علماء اسلام کو بدنام کرنے کی خاطر ایک پمفلٹ شائع ہوا ہے۔ پمفلٹ کیا ہے بس افتراء و اتہام کا پلندا ہے۔ عالم دین، مصنف اور مفتی کہلانے والا۔ اور یہ بہتان تراشی ؟ باعث حیرت ہے۔

؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

اس پمفلٹ میں میری طرف ایک بات منسوب کی گئی ہے۔ وہ یہ کہ مدرسین قاسم العلوم کے ایک وفد نے جس میں بزعم مفتی رشید احمد یہ خاکسار (محمد موسیٰ) بھی شریک تھا۔ علماء کے اجتماع میں قائد جمعیت شیخ اکبر مفتی محمود مدظلہ العالی کے متعلق یہ شکایت کی۔ کہ قائد جمعیت کمیونسٹ یا سوشلسٹ ہے۔ (العیاذ باللہ)

بلا ریب مفتی رشید احمد کی یہ بات سراسر غلط اور بالکل بے بنیاد ہے۔ نہ میں نے قائد جمعیت کے متعلق ایسی شکایت کی ہے اور نہ مدرسین قاسم العلوم نے قاسم العلوم کے کل مدرسین کو حضرت مفتی صاحب، کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔ میرے تو استاذ و محسن ہیں۔ مدت مدید انکی صحبت میں بیتی۔ شب و روز قال اللہ وقال الرسول کے درس و شغل میں مستغرق قائد جمعیت پر کمیونسٹ یا سوشلسٹ ہونے کا الزام و اتہام سرمایہ داروں کی حاشیہ برداری یا سی آئی اے کے بے تحاشا ڈالروں کے بوتے پر بانکنکار کے زور سے پروپیگنڈے ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ میں تو مفتی رشید احمد کی شکل و صورت سے ناواقف ہوں۔ اس سے تعارفانہ ملاقات کجا۔ ؟ اور کسی کی، شکایت کرنا کجا ؟ صرف چند دن پیشتر چند دوستوں نے مذکورہ صدر اس پمفلٹ کا تذکرہ کیا ! تو مجھے گذشتہ سال کا ایک اجتماع یاد آیا۔ دوستوں کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مجلس
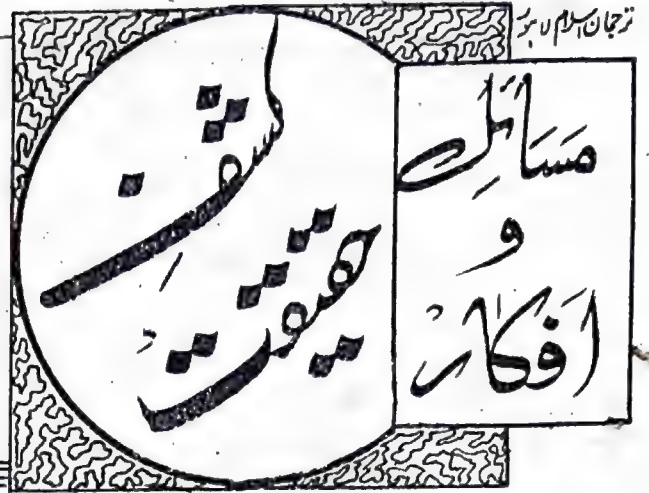
(باقی صفحہ ۲۰ پر)

٭ "میں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ ایک مستند عالم دین مفتی واقعات کو اس انداز سے مسخ کر سکتا تھا ——!"

٭ "خدا شاہد ہے کہ پہلی مرتبہ ہمیں اس حقیقت کا شدید احساس ہوا کہ مفتی محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے علم فقہ میں وہ بصیرت عطا کی ہے کہ ان کے معاصرین میں اس کی نظیر نہیں ملیگی"

—— حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کراچی

٭ "یہ وہ تحریف اور مسخ و تشویہ کا شاہکار ہے کہ یہودی بھی اس کو دیکھتے تو شرما جاتے۔!"

٭ "بیمار ذہنیت اور حبِ جاہ کے مریض ایسی ہی رکیک حرکتیں کیا کرتے ہیں۔"

—— حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کراچی

• غلیظ جھوٹ • انانیت و تکبر کی واضح مثال • کذب و افتراء کا شاہکار

مفتی رشید احمد صاحب کی طرف سے ایک پمفلٹ جس کا عنوان "مفتی رشید احمد صاحب کا مفتی محمود صاحب سے ایک دلچسپ مناظرہ" ہے۔ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ میں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ ایک مستند عالم دین۔ مفتی واقعات کو اس انداز سے مسخ کر سکتا ہے۔ اور ایک عالم کو اس انداز سے متہم کر سکتا ہے۔" ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا الایۃ"

چونکہ اس پمفلٹ میں بار بار میرا نام بھی لیا گیا تھا۔ صرف یہ باور کرانے کے لئے کہ جو کچھ اس میں ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ علمی مجلس تھی نہ کہ مباحثہ اور مناظرہ کی مجلس! نہ اس طرح کے سوال و جواب کا موقعہ کبھی پیش آیا اور نہ نہ کبھی مفتی محمود صاحب کو مراقبہ آخرت کرنے کی تلقین کی نوبت آئی۔ خدا شاہد ہے کہ پہلی مرتبہ ہمیں اس حقیقت کا شدید احساس ہوا۔ کہ مفتی محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے علم فقہ میں وہ بصیرت عطا کی ہے۔ کہ آن کے کسی معاصر میں اس کی نظیر نہیں ملے گی۔ اور اس مجلس میں موصوف کی خدا ترسی، فقہ شناسی اور جامعیت کا پہلی مرتبہ مشاہدہ ہوا۔ نہایت افسوس اور صدمے کی بات ہے۔ کہ موجودہ تحزب و تشیع نے اس حد تک بات پہنچادی ہے۔ کہ اتہام و کذب سے بھی احتراز نہیں کیا جاتا۔ با دل نخواستہ اس وقت اختصار کے ساتھ مولانا محمد ادریس صاحب نے صورت حال واضح کرنے کے لئے حسب ذیل مضمون تحریر فرمایا ہے تاکہ حقائق واضح ہو جائیں۔" (بنوری)

(حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب مدظلہٗ نیو ٹاؤن کراچی۔)

حال ہی میں کل پاکستان مرکزی جمعیت علماء اسلام کراچی نے مفتی رشید احمد مہتمم مدرسہ اشرف المدارس ناظم آباد کراچی کا ایک کتابچہ (پمفلٹ) بعنوان "مفتی رشید احمد صاحب کا مفتی محمود صاحب سے ایک دلچسپ مناظرہ" شائع کیا ہے[1] نیز کل پاکستان مرکزی جمعیت علماء اسلام کی طرف سے ہی اخبارات میں ۱۱۸ علماء کے دستخطوں سے "اسلام کا معاشی نظام" بصورت استفتاء شائع ہوا ہے۔ ہم اس مناظرہ اور اس استفتاء کی اصلیت کو بے نقاب کرنے کی غرض سے ذیل میں گذشتہ سال ماہ مئی میں اسلام کے معاشی نظام کی تدوین و ترتیب اور اس پر ایک مستقل کتاب کی تصنیف سے متعلق حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ کی دعوت پر مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی میں منعقد ہونے والی دہ روزہ مجلس تحقیق مسائل حاضرہ" کی سائیکلو سٹائل شدہ اجمالی رپورٹ اور طے شدہ بنیادی معاشی مسائل پیش کرتے ہیں۔ جو صرف ملک کے سربرآوردہ علماء کرام اور مفتیان عظام سے استصواب رائے کی غرض سے تیار کی گئی تھی۔ نہ کہ عام اشاعت کی غرض سے، واضح رہے کہ اس دہ روزہ مجلس تحقیق مسائل حاضرہ میں جن حضرات نے دس دن مسلسل شب و روز کام کیا ہے ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب از مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ (۲)۔ حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب کی نیابت میں ان کے ہر دو صاحبزادے مولانا محمد رفیع صاحب و مولانا محمد تقی صاحب یہ دونوں حضرات دن بھر کی تمام کارروائی سے حضرت مفتی صاحب کو آگاہ کیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ اس مجلس کی کارروائی سے باخبر رہیں۔ (۳)۔ مفتی رشید احمد صاحب از مدرسہ اشرف المدارس ناظم آباد کراچی (۴)۔ مفتی ولی حسن صاحب از مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ بحیثیت نگران و حکم تقریباً ہر نشست میں موجود رہتے تھے اور مجلس کی کارروائی کو ضبط کرنے کی غرض سے خادم بھی موجود رہا۔ نیز بحیثیت قانونی مشیر ایڈووکیٹ محمد اقبال بھی حسب فرصت موجود رہتے تھے۔ فقہ، افتاء اور قضاء سے متعلق تمام قدیم و جدید اور متداول و غیر متداول کتابوں کی نیز موجودہ معاشیات کی درسی و غیر درسی اردو، عربی کتابوں کی کامل دس یوم تک شب و روز ورق گردانی اور ایک ایک مسئلہ پر گھنٹوں بحث و تحقیق کے بعد اسلامی معاشیات سے متعلق یہ چند بنیادی مسائل متفقہ طور پر طے پائے اور مستند علماء و ارباب فتویٰ کے پاس بغرض استصواب رائے بھیجنے کے لئے مرتب کئے گئے تاکہ ان کی روشنی میں اسلامی نظام پر پیش نظر کتاب مرتب کی جاسکے۔

مفتی رشید احمد نے اس مجلس تحقیق مسائل حاضرہ کی دہ روزہ خالص علمی بحث و تحقیق کی کارروائی کو جس میں مذکورہ بالا علماء نے ہر مسئلہ کو گھنٹوں بحث و تحقیق اور تبادلہ خیالات کرنے اور حوالوں کے لئے متعلقہ کتابوں کی مراجعت اور چھان بین کرنے کے بعد طے کیا تھا۔ ایسا مسخ کیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعی وہ ایک مجلس مناظرہ تھی جو اراکین مجلس کے سامنے مفتی محمود کی زبان سے ان کے سوشلسٹ اور کمیونسٹ ہونے کا اعتراف کرانے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ تاکہ وہ سب بوقت ضرورت یعنی انتخابی پروپیگنڈہ کے موقعہ پر مفتی محمود کے سوشلسٹ یعنی العیاذ باللہ کافر ہونے پر گواہی دے سکیں۔ اور بقول ان کے آٹھ روز تک صرف "احقر" اور مفتی محمود ہی سوال و جواب کرتے رہے ہیں۔ باقی تمام حضرات آٹھ دن کی سولہ نشستوں میں اس مناظرانہ اکھاڑہ پچھاڑ کے تماشائی بلکہ محو حیرت بنے بیٹھے رہے ہیں۔ میزبان مجلس مولانا محمد یوسف صاحب دم مار سکتے ہیں۔ نہ مولوی رفیع اور مولوی تقی کی ہی مجال ہوئی۔ کہ ایک حرف زبان سے نکال سکیں مفتی ولی حسن بے چارے تو ہیں ہی کس شمار قطار میں۔ یاد رکھیئے "احقر" نے جو کہیں کہیں "ہم" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وہ صرف ازراہ استکبار و انانیت ہے۔ دوسرے اراکین کو ظاہر کرنے کیلئے نہیں۔ سچ کہا۔ تجربہ کار لوگوں نے جب کسی بھی علم و فن سے ناآشنا اس علم و فن میں شہرت" حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اس علم و فن کے ماہر ترین عالم فن کی مخالفت کرنا اور اس کو گالیاں دینا شروع کر دیتا ہے۔ عوام میں شیطان کی طرح مشہور ہو جاتا ہے۔ آخر میں مفتی رشید احمد کی علمی حیثیت اور انکی انانیت و تکبر اور کذب و افتراء کی ان کے اسی کتابچہ سے ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں

(۱)۔ مفتی رشید احمد صاحب نے ص ۹ سطر ۲ پر لکھا ہے کہ مفتی محمود نے کہا۔ کہ جو زمین لوہیہ مزدوروں کے ذریعہ آباد کرائی گئی ہیں وہ مزدوروں کی مملوک ہونگی اس لئے کہ لوہیہ مزدور اجیر مشترک ہے۔ لہٰذا اس کا عمل مستاجر کی طرف منسوب نہیں ہوتا۔ اسی صفحہ پر آگے لکھتے ہیں کہ مفتی محمود صاحب اس پر گھنٹوں مصر رہے۔ کہ

(باقی ص ۲۰ پر)

[1] یہ کتابچہ اول ضمیمہ کے طور پر مشرقی پاکستان سے "علماء اسلام کو دعوت فکر" کے نام سے شائع ہونے والی ایک کتاب میں "دلچسپ مناظرہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کے بعد کل پاکستان مرکزی جمعیت علماء کے دفتر سے ہزاروں کی تعداد میں "مفتی رشید احمد کی علیحدگی اور اس کے اسباب" کے نام سے مستقل کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا ہے۔

اسلامی معاشی نظام کا خاکہ

ذیل میں وہ سائیکلو اسٹائل کاپی دی جارہی ہے، جس کا ذکر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے اپنے مضمون میں کیا ہے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد۔ یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے۔ وہ عقائد عبادات۔ سیاست۔ معیشت معاشرت اخلاق غرض زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اپنے مستقل اصول و فروع رکھتا ہے۔ جو دنیا کے ہر مذہب و ملت اور نظام زندگی سے ممتاز اور فائق ہیں۔ لہٰذا وہ کسی بھی مرحلے پر اس بات کو گوارا نہیں کرتا۔ کہ اس کا کسی دوسرے مذہب یا نظام زندگی کے ساتھ لفظی یا معنوی التباس اور تشبہ پیدا کیا جائے۔ چنانچہ معیشت کے، معاملات میں بھی اسلام کا نظام دنیا کے ہر نظام معیشت سے خواہ وہ سرمایہ داری ہو یا اشتراکیت اور اشتمالیت بالکل الگ ہے

لہٰذا اس مجلس کے نزدیک یہ بات قابل تحقیق نہیں ہے کہ سرمایہ داری یا سوشلزم اسلام کے مطابق ہے بلکہ یہ بات مجلس کے نزدیک طے شدہ ہے۔ کہ اسلام ان دونوں کا مخالف ہے، اگر کسی فرعی مسئلہ میں کوئی اتفاقی اتحاد ہوجائے تو اس کی وجہ سے نہ اس نظام کو اسلام کے مطابق کہا جاسکتا ہے۔ اور نہ اس معمولی یا جزوی ترمیم کے ذریعہ اسے (اسلامی) کہا جاسکتا ہے۔ اس کے بجائے: تحقیق طلب یہ امر ہے کہ موجودہ دور میں انسان کے لئے جو معاشی مشکلات پیدا ہوگئی ہیں۔ ان کا حل اسلامی نظام کی روشنی میں کیا ہے اور وہ سرمایہ داری اور اشتراکیت سے کس طرح ممتاز ہے۔ اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل باتیں اصولی طور پر پیش نظر رکھی جائے گی۔

اصول موضوع اور طریقہ کار

۱۔ اسلام کا معاشی نظام جیسا وہ ہے جدید ترتیب اور تدوین کے ساتھ پیش کیا جائیگا۔

۲۔ اس ترتیب و تدوین میں اس بات کا لحاظ رکھا جائیگا کہ اس کو نافذ کرنے کی وہ عملی صورتیں بھی پیش کی جائیں جن میں موجودہ معاشی مشکلات کا صحیح اور قابل عمل حل بھی ہو۔ اور ان کی وجہ سے اسلام کے احکام میں ذرہ بھر تحریف و ترمیم بھی نہ ہو۔ اور کسی دوسرے معاشی نظریہ کا اثر قبول کیا جائے۔

۳۔ اس بات سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ کہ ملک کی نوے (۹۰) فیصد آبادی فقر و افلاس اور دوسری معاشی مشکلات کا شکار ہے۔ اور ان مشکلات کو حل کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا ان کے حل کے لئے مذہب حنفی کو متن قرار دیتے ہوئے تمام مذاہب اربعہ کا مطالعہ کیا جائیگا۔ اور ضرورت کے مواقع پر جس مذہب میں بھی حل میسر آئیگا۔ اس کو ؟ اختیار کیا جائیگا لیکن۔

۴۔ مذاہب اربعہ سے خروج ہر گز نہ کیا جائیگا۔

۵۔ یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ یہ مجلس کسی مسئلہ کا جو حل پیش کریگی۔ وہ اس صورت میں قابل عمل اور لائق افتا سمجھا جائیگا۔ جب کہ صحیح اسلامی حکومت قائم ہو جس کے تمام قوانین و احکام اسلامی شریعت کے مطابق ہوں۔

۶۔ اس موضوع پر ایک کتاب مرتب کی جائے گی۔ جس کے شروع میں ایک بسیط مقدمہ ہوگا۔ جس میں اسلام کے قرون اولیٰ کی معاشی زندگی کو پیش کیا جائیگا۔ اور باقی کتاب موجودہ فن معاشیات کی ترتیب پر مرتب کی جائے گی۔

۷۔ یہ سارا کام اعلیٰ دینی سطح پر ہوگا۔ اس کا کسی بھی جماعت سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ نہ اسے کسی جماعت کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

۸۔ اس کام کی تکمیل کے بعد اسے ہر فرقہ کے علماء کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد اسے اسلامی

اراضی کے مسائل

۱۔ اگر اسلامی حکومت کسی شخص کو اموات زمین احیاء کے لئے دے اور وہ خود اپنی محنت سے یا اپنے اجیر خاص کے ذریعہ اس کا احیاء کرے تو وہ خود اس کا مالک ہوجائے گا۔

۲۔ جو اموات زمینیں سابق حکومتوں نے لوگوں کو دی ہیں اور وہ اب تک آباد نہیں کی گئیں اگر دینے کے وقت سے تین سال نہیں گذرے ہیں تو تین سال کی مدت کے ختم ہونے تک ان کے آباد کرنے کا انتظار کیا جائے گا۔ اور اگر زمین لینے کی تاریخ سے تین سال گذر گئے ہیں تو ان سے واپس لیکر ان لوگوں کو دیدی جائیں گی۔ جن کے پاس زمینیں نہیں ہیں۔

(لمافی الدر المختار ومن حجر ارضا ثم اہملہا ثلاث سنین رفعت الی غیرہ وقبلہا ہو احق بہا وان لم یملکہا (شامی ص۲۷۸ ج۵)

(۳)۔ ایسی اسلامی حکومت جس میں اسلامی نظام حکومت و نیتظم افراد کے ہاتھ میں ہو اسکو یہ اختیار حاصل ہے کہ جو اراضی اموات حکومت پاکستان یا انگریزی حکومت نے کسی کو دیں۔ مگر لینے والے نے ان کا احیاء نہ خود کیا۔ نہ مزدوروں اور ملازمین سے کرایا۔ بلکہ عقد مزارعت کے طور پر مزارعین کو احیاء کے لئے دیدیا اور مزارعین ہی نے ان کا احیاء کیا ایسی تمام اراضی کو احیاء کرنے والے مزارعین کی ملکیت قرار دیدے اور جو مزارعین وفات پاچکے ہیں ان کے ورثاء کو مالک قرار دیدے۔ (لان المعطیٰ لہ لم یملک الارض بمجرد التحجیر فلم تنعقد المزارعۃ وصار المزارع ہو المالک لانہ ہو الذی احیی الارض واما ان الامام فلیس بشرط عند الصاحبین واما عند ابی حنیفۃ فالاذن اللاحق یقوم مقام السابق فاذا اجازت الحکومۃ ذلک وقع الملک للمزارع باتفاقہم)

(۴)۔ جو اراضی اموات احیاء سے پہلے کسی کو مدت معلوم کے لئے کرایہ پر دی گئیں تاکہ کرایہ پر لینے والا زمین کا احیاء بھی کرے اور کاشت بھی اور سالانہ کرایہ آجر کو ادا کرے۔ ایسی زمین کو جب کرایہ دار قابل کاشت بنالیگا۔ تو وہ خود مالک ہوجائے گا۔ اور کسی قسم کا کرایہ اس پر واجب نہ ہوگا۔ بلکہ جو رقم آجر نے وصول کرلی ہوگی وہ واپس کرنی ہوگی۔ (لما ذکرنا ان الماذ لہ لا یملک الارض قبل الاحیاء فلم تنعقد الاجارۃ لعدم الملک وصارت الارض لمن احیاہا)۔

۵۔ اگر موات زمینیں آباد کرنے کیلئے کسی سے یہ معاملہ کیا کہ وہ اس زمین کا احیاء کرے اور اجیر مشترک کے طور پر اس ٹھیکہ کی اجرت بھی مقرر کردی تو یہ احیاء۔ اجیر کی طرف سے سمجھا جائے گا۔ اور اسی کو زمین کا مالک قرار دیا جائے گا۔ اور اس نے آجر سے جو معاوضہ لیا ہوگا۔ وہ واپس کردیا جائے گا۔

(لمافی الدر المختار استاجرہ لیصید لہ او یحتطب لہ فان وقت لذلک وقتا جاز، ولولم یوقت وعین الحطب فسد۔ وفی رد المختار۔ قولہ جاز لانہ اجیر وحد وشرطہ۔ بیان الوقت قولہ لان الصید والحطب للغافل۔ شامی ص۵۹ ج۵)

(۶)۔ اگر کسی مسلمان حکومت نے کسی مسلمان یا ذمی کی آباد زمین کو غصب کیا۔ اور کسی کو بطور جاگیر دے دیا تو زمینیں ان کے مالکوں کو واپس کی جائیں گی۔ (لانہ غصب ولا استیلاء لمسلم علی مسلم)

(۷)۔ انگریزی حکومت نے جو مملوک اور آباد جاگیریں سیاسی رشوت یا ملک و ملت سے غداری کے صلہ میں مسلمانوں کو دی ہیں۔ ان کی تین صورتیں ہیں (الف) اگر وہ مسلمانوں کی آباد زمینیں چھین کر دی گئی ہوں۔ تو اسلامی حکومت ان جاگیرداروں سے لیکر سابقہ مالکان کو یا اگر ان کے ورثاء معلوم ہوں۔ تو ان کے ورثاء کو دے دی جائے گی۔ اگر مالک یا اس کے ورثاء معلوم نہ ہوں تو حکومت ان کو اپنی تحویل میں لیکر پاکستان کے بے زمین لوگوں پر تقسیم کرے گی۔

(ب)۔ اگر وہ آباد زمینیں غیر مسلموں کی تھیں اور ان سے چھین کر جاگیرداروں کو رشوت یا غداری کے صلہ میں دی گئیں

(باقی ص۲۲ پر)

اخبار میں

سیاست و ریاست

بقول مفتی محمود

اسلامی آئین ہی ہماری مشکلات کا حل ہے

ملتان ۱۱ جون۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مفتی محمود نے کہا ہے کہ عوام کی مشکلات کا حل اسلامی اصولوں پر مبنی آئین ہی میں مضمر ہے۔ تلمبہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرمایہ داری نظام ناجائز منافع خوری پر مبنی ہے اور پاکستان میں اس کی قطعی گنجائش نہیں۔ انہوں نے جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کو بھی پاکستان کے مفاد کے منافی قرار دیا۔ (امروز ۱۲ جون ۱۹۷۰ء)

کسی شخص کو روٹی کپڑے کے حصول میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیئے

پاکستان میں اسلام کو نہیں زرداروں کو خطرہ ہے

حیدرآباد ۹ جون۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مفتی محمود نے کہا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور سوشلزم ایک اقتصادی نظام ہے جو اسلام سے لیا گیا ہے۔ موجودہ اقتصادی نظام میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے تاکہ ہر شخص کو خوراک اور کپڑا بغیر کسی دشواری کے مل سکے۔ مفتی محمود نے حیدرآباد سے چالیس میل دور شہداد پور کے مقام پر ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔ البتہ بڑے زمیندار اور صنعت کار اپنے مفادات کو خطرے میں محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں عہد فاروقی کا سا اقتصادی نظام رائج کیا جائے۔ تاکہ ایک آدمی بھی حکومت کی غلط پالیسیوں پر اس کا محاسبہ کر سکے۔ ہم ایک ایسا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں، جہاں مزدوروں اور کسانوں کے حقوق غصب نہ کئے جائیں۔ مفتی محمود نے الزام لگایا کہ جماعت اسلامی بیرونی امداد حاصل کر رہی ہے۔ اس لئے اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

۱۱۳ علماء کا فتویٰ غریبوں کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کیلئے جاری کیا گیا ہے

کراچی ۷ جون۔ کل شب سیرت کانفرنس کے دوسرے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مفتی محمود نے ۱۱۳ علماء کے فتوے پر شدید نکتہ چینی کی اور الزام لگایا کہ یہ فتویٰ سرمایہ داروں کے اشاروں پر غریبوں کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ انہوں نے دعوےٰ کیا ہے کہ تحریک موالات کے دوران یہ علماء انگریز کی کاسہ لیسی میں مصروف تھے۔ پھر یہی لوگ تھے، جنہوں نے تحریک ختم نبوت کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا تھا۔ اور حالیہ گول میز کانفرنس کے دوران ان کی زبانوں پر مہر سکوت لگ گئی تھی اور انہوں نے علماء کے ۲۲ نکات کی اخلاقی حمایت تک کرنے سے گریز کیا۔ انہوں نے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا نام لئے بغیر کہا کہ ان کا ۲۲ لکیروں والا جھنڈا علماء کے ۲۲ نکات کی نہیں بلکہ ۲۲ خاندانوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے پاکستان کی معاشی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کسانوں کی زندگیوں سے کھیلنے والے عیاش وڈیروں کے کتے تک ایر کنڈیشنڈ کمروں میں رہتے ہیں۔ لیکن مزدور اور کسان بنیادی ضروریات سے محروم ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر سرمایہ داروں کے ہاتھوں بکنے والے علماء نے ظلم کا نام اسلام رکھنے پر اصرار کیا تو اس ملک میں سوشلزم کو کوئی نہیں روک سکتا اور اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں بلکہ ان پر ہی ہوگی۔ شوکت اسلام کے مظاہرہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شوکت اسلام کا مظاہرہ ان لوگوں کی قیادت میں نہیں ہوگا بلکہ جب بھی ہوگا ان کے خلاف ہوگا۔ (جنگ کراچی ۹ جون ۱۹۷۰ء)

فرنگی تہذیب کا دلدادہ طبقہ اسلامی نظام کی راہ میں حائل ہے

حمائت آباد ۷ جون۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مفتی محمود نے کہا ہے کہ ملک میں اسلامی آئین نافذ کر کے رہیں گے اور اگر یہاں اسلام کے مقابلہ میں غیر اسلامی آئین نافذ کیا گیا تو ہم جان دے دیں گے۔ لیکن ایسا آئین ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ علاقہ تھل کے دورے کے دوران مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ کے سترھویں سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی پریشانیوں میں اضافہ اسلام سے دوری اور پاکستان کا اپنے مقصد سے محرومی کا نتیجہ ہیں آج پاکستان اسلامی نظام کے لئے ترس رہا ہے اور یہاں کے مسلمانوں کو اسلام کے نظام سے محروم رکھا گیا ہے۔ پاکستان کو قائم ہوئے تیئس برس گذر چکے ہیں لیکن آج تک یہاں اسلامی قوانین نافذ کرنے کی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ اور اس کے مقابلے میں الحاد بے دینی بے حیائی اور بد اخلاقیوں کو فروغ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو آئین بنانے کا حق نہیں دیا گیا۔ اس ملک میں ایک چھوٹا سا گروہ ہے جو فرنگی تہذیب سے متاثر ہے اور یورپ کے تمدن کو اپنا چکا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے ملک سے غداری کر کے انگریزوں کا ساتھ دیا اور ملک وملت کو غلامی کی طرف دھکیل کر ملک میں ان کی حکومت مسلط کرنے میں ان کی مدد کی تھی۔ یہی لوگ اب تک پاکستان میں با اختیار رہے ہیں۔ جس کے سبب اب تک ملک میں اسلامی نظام رائج نہیں ہو سکا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان سے فرنگی قوم کی یادگاروں کو مٹانا ضروری ہے۔ انگریزی زبان آج تک دفتروں میں رائج ہے اور ۲۳ سال گذر جانے کے باوجود فرنگی زبان کو علیحدہ نہیں کیا جا سکا۔ جن لوگوں نے انگریزی زبان کو محفوظ رکھا ہوا ہے وہ پاکستان کے دوست نہیں ہو سکتے۔ ملک میں قانون بھی فرنگی ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق آج تک قانون نہیں بنایا جا سکا۔ انہوں نے کہا کہ ہم چھ ماہ میں تمام قوانین اسلام میں بدل دیں گے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے غریب عوام ذلت کی

(باقی صفحہ پر)

بقیہ ـ سیاست و ریاست

زندگی بسر کر رہے ہیں۔ چار کروڑ کاشتکار مکانوں سے محروم ہیں۔ ملک کی ساری دولت ۲۲ خاندانوں میں سمٹ کر رہ گئی ہے اور غریب عوام انتہائی پریشانی کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ ہسپتالوں میں غریبوں کے لئے دوائی نہیں اور ان کے بدن پر کپڑا نہیں۔ غریبوں کے ذہین بچے تعلیم سے محض اس لئے محروم ہیں، کہ ان کے پاس کتابوں کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم غریبوں، کسانوں محنت کشوں اور نچلے درجے کے ملازمین کے حالات بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ اور ایسی حکومت چاہتے ہیں۔ جس میں غریبوں کو تمام ضروریات زندگی حاصل ہوں۔ حکومت ان کے لئے خوراک، لباس اور رہائش کا بندوبست کرے۔

انہوں نے کہا کہ ہم آخری دم تک سرمایہ داری کا تختہ الٹ دیں گے۔ ہم حرام طریقے سے کمائی ہوئی دولت چھین کر غریبوں میں تقسیم کر دیں گے اور جائز طریقے سے کمائی ہوئی دولت اور انفرادی ملکیت کو ہاتھ نہ لگائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام جائز طریقے سے کمائی ہوئی دولت کے خلاف نہیں ہے۔ ہم حرام طریقے سے کمایا ہوا مال نہیں چھوڑیں گے۔ سیاسی رشوت کے طور پر اور ایوب خاں کے دور اقتدار میں جن لوگوں کو جاگیریں عطا کی گئی تھیں وہ ان لوگوں کے پاس نہ رہنے دی جائیں گی! انہوں نے کہا کہ امریکی اور برطانوی سامراج عالم اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ جب تک ان سامراجی طاقتوں کو ختم نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک عالم اسلام کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ پاکستان کے بہتر مستقبل اور ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں (امروز ۸ر جون ۱۹۷۰ء)

۲۳ برس میں بھی اسلام کا عادلانہ نظام رائج نہیں کیا گیا

لائلپور ۷ر جون۔ گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود نے غلہ منڈی میں ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو قائم ہوئے ۲۲ برس گذر چکے ہیں۔ مگر اس عرصہ میں اس ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام قائم نہیں ہو سکا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ ہم نے اسلام پر کبھی غور نہیں کیا۔ ہم سوچ رہے ہیں کہ برطانیہ کا جمہوری نظام ہو یا امریکہ کا صدارتی نظام، یورپ کی ننگی عریانی، فحاشی، سینماؤں، کلبوں، ناچ گھروں اور تعلیم گاہوں میں عورتوں اور مردوں کے مخلوط ہجوم، یہ بے حیا تہذیب اتنی تیزی سے پھیل گئی ہے کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہمارے ملک کا نظام سراسر غیر اسلامی ہے۔ موجودہ قانون انہیں بنیادوں پر قائم ہے جن بنیادوں پر غاصبوں نے نافذ کیا تھا۔ اس لئے ہمارے مسائل الجھانے کے لئے کفر کا نظام ہم پر مسلط ہو گیا ہے۔ ہم بائیس برس میں اس کو ختم کر کے قرآن و سنت کا نظام نہیں رائج کر سکے۔ اس ملک میں اسلامی عدل و مساوات کا وجود نہیں۔ ملک ۹۰ فیصد آبادی غریبوں کی ہے۔ صرف ۲۲ خاندان ہیں جو ملک کی دولت پر قابض ہیں۔ آج غریب کی عزت اور ایمان کی روشنی کو سلب کیا جا رہا ہے۔ ہمارے ملک میں جب چیز کی صنعت فروغ پا رہی ہے۔ اس کا نرخ کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ حالانکہ نرخ بتدریج کم ہونے چاہئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرمایہ دار حکومت کو خرید لیتے ہیں اور نرخوں پران کا کنٹرول ہوتا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ ان کا احتساب کریں۔ سرمایہ داروں نے چند مولویوں کو یہی فتوی دینے کے لئے اٹھایا کہ غریب باشعور ہو کر اپنا حق نہ مانگیں اور ظلم کی چکی کو توڑ نہ دیں۔ غریبوں کی تحریک کو کچلنے کے لئے فتوے دیئے جاتے ہیں مگر فتووں سے تحریکوں کو نہیں دبایا جا سکتا۔ تحریک کامیاب ہو کر رہے گی۔ ظالموں کی قوت اور طاقت کو فنا کر دیا جائیگا اب یہ شور مچایا جا رہا ہے کہ سوشلزم آ رہا ہے۔ اگر ملک کو سوشلزم سے بچانا ہے تو اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کرو۔

جادُو

مسعود منوّرؔ

فرعون کا، ہامان کا، شدّاد کا جادُو
نکسن کی پٹاری میں ہے امداد کا جادو

اچھرّے کے سپیرے ہیں مگر بین بدیشی
کیا خوب ہے اس دَور کے؛ ہادؔ کا جادو

فن کار کے تیشے میں بڑی آگ بھری ہے
پرویز نے دیکھا نہیں فرہاد کا جادو

ٹوٹے گا قلندر کی سحر کار صدا سے
تعداد کا جادو ہو کہ اعداد کا جادو

دم ہے تو اٹھا عظمتِ فاروقؓ کا پرچم
بے سود گئے دَور کے بغداد کا جادُو

طائر نے سرِ شاخ یہ اعلان کیا ہے
گلبن کے لئے موت ہے صیّاد کا جادو

مسعود ترے قتل کی تدبیر بہت تھی
لیکن نہ چلا خنجرِ جلّاد کا جادو

وقار وحید نے لکھا

تحریکِ آزادیٔ متحدہ فطانی

تھائی لینڈ کے مسلمان بڑی کس مپرسی کے عالم میں ناگفتہ بہ زندگی بسر کر رہے ہیں

جغرافیائی شواہد کے مطابق جزیرہ نمائے ملایا میں کبھی ایک آزاد مسلم ریاست ہوا کرتی تھی۔ اس ریاست کو "فطانی" کہتے تھے۔ آج وہی علاقہ تھائی لینڈ کے چار صوبوں کی حیثیت سے "فاطنی" کہلاتا ہے۔ ان چاروں صوبوں کے الگ الگ نام ہیں۔ یعنی فاطنی، یالا، ناراتھیواس اور ساتول۔ یہ چین کے جنوبی سمندروں کے مشرقی ساحلوں پر واقع ہیں۔ یہ ملائیشیائی سرحد کے قریب ہونے کی وجہ سے شمالی ملائیشیا کہلاتے ہیں۔ مسلمانوں کی کل آبادی ۴۰ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہ لوگ ملائی زبان بولتے ہیں۔ ملائیشیا یا انڈونیشیا کا لباس پہنتے ہیں اور انہی کی روایات پر چلتے ہیں۔ مگر ان کا تمدن اسلامی ہے وہ بلاشبہ تھائی لوگوں سے جدا ہیں۔ اور ایک علیحدہ حیثیت رکھتے ہیں۔

اس سرزمین کا رقبہ تقریباً چھ ہزار مربع میل ہے سب سے بڑی پیداوار ربڑ ہے (ربڑ کی پیداوار میں دنیا بھر میں فطانی کا نمبر چوتھا ہے) قلعی، کوکونٹ، لکڑی، مچھلی اور سونا ہے۔ تھائی لینڈ کی کل آمدنی کا ½ حصہ اس علاقے سے حاصل ہوتا ہے۔

تاریخ کہتی ہے کہ جب ۱۷۸۲ میں سیامی دارالحکومت بنکاک منتقل کیا گیا تو سیامی شہنشاہ نے فطانی پر قبضہ کر لیا اور اپنی مفتوحہ ریاست کی طرح اس پر حکومت کرنے لگا۔ فطانی کا سلطان ہر تیسرے سال سونا بطور خراج ادا کرنے پر مجبور ہو گیا۔ ۱۸۰۰ء میں فطانی نے سیام کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ تب فطانی سیامی جنگ کا آغاز ۱۸۰۰ میں ہوا، اور ۱۸۵۰ تک جاری رہی۔ سیام نے ڈچوں کی مدد سے فطانی کو شکست دے دی تھی۔ اس وقت سے سیام نے "اختلاف پیدا کرو اور حکومت کرو" کی برطانوی پالیسی پر عمل کر کے ملائی مسلمان ریاستوں کی سیاسی قوت کو تباہ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ فطانی کو سات ریاستوں میں بانٹ دیا گیا (فطانی یالا، سائی، رانگ، گے، راعن، نونگ چک اور جے رنگ) ہر ایک کا اپنا سلطان تھا، مگر ہر سلطان سیامی کمشنر کے ماتحت تھا۔ صرف داخلی معاملات میں من مانی کر سکتا تھا۔

۱۹۰۲ کے اینگلو برطانوی معاہدے کے بعد جس کا تعلق ملائے ریاستوں کے اندرونی معاملات سے تھا، سیام نے اچانک اپنی فوج فطانی میں اتار دی اور انتظام خود سنبھال لیا۔ سلطان کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے دستخطوں سے فطانی کو سیام کے انتظام میں دیدے مگر فطانی کے سلطان عبد القادر نے صاف انکار کر دیا جس پر اسے گرفتار کر لیا گیا اور بنکاک اور فسنولوک کے قید خانوں میں رکھا گیا۔ بعد ازیں ریاست کو "من ہن تانی" کا نام دے کر سلطانی نظام کا خاتمہ کر دیا گیا اور حقیقی اختیارات مکمل طور پر سیامی کمشنر کو دے دیئے گئے۔

۱۹۰۵ میں سلطان عبد القادر نظر بندی سے فرار ہو گیا۔ گھر واپس آیا اور ریاست کو خلاف مرضی بدلا ہوا دیکھا۔ تمام مسلمانوں کو دفاتر سے نکال کر ان کی جگہ بدھ افسروں کو ملازمتیں دے دی گئیں تھیں۔ قاضی شریعت تھائی عدالتوں میں حکومت کا کھلونا بن کر رہ گیا تھا۔ سلطان نے اعلان کیا کہ سیامی حکومت اور اقتدار اعلیٰ غیر قانونی ہے اور کیلانٹن (ملایا) کی طرف چلا گیا۔ جہاں اس نے فطانی کی آزادی کے لئے ایک تحریک کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۳۳ میں سلطان تو مر گیا۔ لیکن اس کے نامور بیٹے شہزادہ محی الدین نے منصوبے کو جاری رکھا۔

۱۹۴۱ میں جاپان نے فطانی پر یورش کر دی۔ سیام نے فوری طور پر جاپان سے اتحاد کر لیا اور اتحادیوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ اس طرح فطانی نام نہاد نیپو سیامی ملٹری کے زیر انتظام آ گئی۔ نیپو سیامی اقتدار کے خاتمے اور آزادی کی بحالی کے لئے ملائے کے مسلمانوں نے ایک زیر زمین تحریک قائم کی۔ جس کے سربراہ محی الدین تھے۔ اس تحریک کو "میاجا" کہا گیا۔ "میاجا" ایک اختصار ہے، جس کو پھیلائیں تو "ملائے عوام کی جاپان دشمن فوج" بنتا ہے۔ جب جاپانی شکست کھا گئے تو اتحادیوں نے فطانی کو واپس دے دیا، تاکہ اس طرح ایک خود مختار ریاست کے قیام سے آزادی بحال ہو جائے۔

اس دوران میں برطانیہ نے سیامی چاولوں کا مطالبہ کیا۔ تاکہ مشرق بعید میں امن قائم رہے۔ نتیجے کے طور پر سیام اور برطانیہ میں اتحادیوں کے ایماء پر ۱۹۴۶ میں ایک معاہدہ سنگاپور میں طے کیا گیا۔ ۱۵،۰۰۰،۰۰۰ ٹن سیامی چاول برطانیہ کے حوالے کیا گیا۔ جس کے عوض برطانیہ نے فطانی کو سیامی حکومت کا ایک حصہ قرار دے دیا۔ سنگاپور اور فطانی میں برطانیہ اور سیام کے اس معاہدے کے خلاف احتجاج ہوا۔ عوام نے اس معاہدہ کو ناقابل قبول اور غیر قانونی قرار دیا۔ اس دن سے آزادی اور مختاری کی جنگ آج تک جاری ہے۔

حالیہ سیاسی تحریک کا تاریخی ریکارڈ

(ا) ستمبر ۱۹۴۷ء میں بلوکارساک میں بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ مسلمانوں کے متعدد مکانات جلا دیئے گئے۔ بیگناہ مسلمانوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ عوام نے خود مختاری کے لئے دعویٰ دائر کیا۔ لیکن حکومت نے مطالبہ ماننے کی بجائے طاقت استعمال کی۔

(ب) ۱۹۴۸ء میں ایک مسلمان رہنما اور عالم حاجی سلونگ اپنے چار پیروکاروں کے ساتھ گرفتار کر کے زنداں میں ڈال دیئے گئے۔ اس استبدادیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام نے سیاسی جدوجہد کا آغاز کر کے وائٹ ہال (لندن) سے برطانیہ کی اپنی حکومت کا تحفظ مانگا مگر ناکام ہوئے۔

(ج) جنوری، مئی ۱۹۴۸ء میں تین ماہ مسلسل فسادات ہوئے سینکڑوں مسلمان مارے گئے ۲۰۰۰ افراد اپنے گھروں کو خیرباد کہہ کر ملایا چلے گئے۔

(د) ۱۹۵۱ میں حاجی سلونگ اور اس کے ارادتمندوں کو نامعلوم مقام تک منتقل کر دیا گیا اور ان کی نعشیں تک غائب کر دیں۔

(س) مارچ ۱۹۶۱ء میں کئی مقامات پر ہنگامے ہوئے اسمبلی کے دو ممبر، ایک امام اور تین رہنماؤں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔

(ص) ۱۹۶۴/۶۵ء میں ایک مسلمان استاد پاکو ولندیلا اپنے ۴۰۰ ہمراہیوں کے ساتھ جنگل کی طرف بھاگ گیا اور گوریلا جنگ کا آغاز کر دیا۔ مگر ۱۹۶۷ میں اپنے ۱۸ ساتھیوں کے ساتھ گرفتار ہو کر بنکاک کی جیل میں ڈال دیا گیا اور آج تک ہے

(باقی)

اطہر صدیقی

پاکئ داماں کی حکایت

کچھ لغزشیں ترجمان القرآن کی

سورۂ معارج کی آیات پر تشریحی نوٹ میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

"نمازی ہونا ان کی پہلی صفت، نماز کا ہمیشہ پابند رہنا ان کی دوسری صفت، اور نماز کی حفاظت کرنا ان کی آخری صفت۔ نماز کی حفاظت سے بہت سی چیزیں مراد ہیں۔ وقت پر نماز ادا کرنا، نماز سے پہلے یہ اطمینان کر لینا کہ جسم اور کپڑے پاک ہیں، باوضو ہونا اور وضو میں اعضاء کو اچھی طرح دھونا، ارکان اور واجبات اور مستحباتِ نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا، نماز کے آداب کو پوری طرح ملحوظ رکھنا اور خدا کی نافرمانیاں کر کے اپنی نمازوں کو ضائع نہ کرنا۔ یہ سب چیزیں نماز کی حفاظت میں شامل ہیں"

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۷۳ء صفحہ ۳۰)

واقعی سب باتیں بہت خوب ہیں اور حفاظتِ نماز میں داخل ہیں۔ مگر ذرا غور سے دوبارہ پڑھیئے۔ کہیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بھی لکھا ہے؟ مذکورہ آیات کی تشریح میں تمام مفسرین نے نماز با جماعت کو بطور خاص لکھا ہے اور قرآن بھی واركعوا مع الراكعين میں نماز با جماعت کی تاکید کرتا ہے۔ مگر فاضل مفسر کے نزدیک اس کو نظر انداز ہی کر دیا جائے تو بہتر ہے۔

سورۂ نوح کی ابتدائی تمہید۔

"صدیوں تک انتہائی صبر آزما حالات میں تبلیغ کا فریضہ انجام دینے کے بعد جب وہ (نوح علیہ السلام) اپنی قوم سے پوری طرح مایوس ہو گئے۔ تو انہوں نے یہ "رائے" قائم کی کہ اب اس قوم کے راہِ راست پر آنے کا کوئی امکان باقی نہیں ہے۔ یہ رائے ٹھیک ٹھیک اللہ تعالیٰ کے اپنے فیصلے کے مطابق تھی"

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۷۳ء صفحہ ۲۴)

رائے قائم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وحی کا نتیجہ تھا جس میں فرمایا گیا ہے

واوحى الى نوح انه لن يؤمن من قومك الا من قد آمن (سورۂ ہود)

(ترجمہ) نوح علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ آپ کی قوم میں سے بجز ان لوگوں کے جو ایمان لا چکے ہیں اب مزید ہرگز کوئی ایمان نہ لائے گا۔

سورۂ ہود کی اسی آیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہ رائے ٹھیک ٹھیک اللہ تعالیٰ کے اپنے فیصلہ کے مطابق تھی"۔

دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ یہ نوح علیہ السلام کی رائے کا نتیجہ ہے اور نہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ اب کوئی ایمان نہ لائے گا۔ فیصلہ نہیں خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم غیب کے مطابق قوم نوح کے متعلق خبر دیتا ہے کہ اب کوئی بھی مزید ایمان نہ لائے گا، جس کے نتیجہ میں حضرت نوح علیہ السلام قوم کے لئے ہلاکت کی بد دعا کرتے ہیں۔ سیدھی بات کو کس قدر خبط کیا گیا ہے اسی شمارہ کے صفحہ ۴۸ پر ایک مضمون کی تلخیص میں ارشاد ہو رہا ہے۔

"بہتر ہوگا اگر ہم یہاں ذکر کر دیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ خدا کو بھی "دولت مند" کر کے احسان فرمایا تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دولت مند کہنا کس قدر ناگوار تعبیر ہے۔ آج کی اصطلاح یا بول چال میں دولت مند کے معنی صاف سرمایہ دار کے ہیں۔ جو حُبِّ مال میں مبتلا ہو کر دولت سمیٹتا ہے۔

معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دولت مند ثابت کرنے کے کیا مقصد پیش نظر ہے۔ اس طرح بڑے بڑے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو خوش کر کے نمایاں اپنے ہمنوا بنانے کی خواہش و کوشش فرمائی جا رہی ہے اور لوگوں کا یہ کہنا کچھ غلط بھی تو نہیں کہ جماعت اسلامی سرمایہ داروں کی محافظ جماعت ہے۔

مضمون نگار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آیت کا مفہوم صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مستغنی بنا دیا۔ آپ کو آسودہ حیثی نصیب فرمائی گئی۔ نہ یہ کہ آپ کسی ارتکازِ دولت کے نتیجہ میں سرمایہ دار تھے۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات۔

نئی نئی کتابیں

کتاب: سبیل الرشاد فی تحقیق تلفظ الضاد
مؤلف: استاذ القراء قاری محمد شریف صاحب دامت برکاتہم
صفحات: ۱۷۲
کاغذ: سفید
کتابت و طباعت: گوارا مگر صاف
قیمت: ۳ روپے
ملنے کا پتہ:۔ (قاری) سراج احمد ناظم مکتبۃ القراء متصل مدرسہ دار القراء ماڈل ٹاؤن لاہور

رسالہ سبیل الرشاد فی تحقیق تلفظ الضاد کے بارے میں حضرت مولانا عبد الحمید صاحب مفتی جامعہ مدنیہ لاہور کی رائے گرامی، بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ وکفی وسلم علی عبادہ الذین اصطفی تلفظ ضاد میں عوام ہی کے اندر نہیں بلکہ خواص میں بھی ایک عرصہ سے نزاع شدید و اختلاف چلا آ رہا ہے۔ حتیٰ کہ علماء و قراء کی ایک جماعت اس کو مشابہ بالدال پڑھتی چلی آ رہی ہے اور اہل علم پر جو مشابہ بالضاد پڑھتے ہیں ہمیشہ سے لعن و طعن تشنیع و تثریب تذلیل و تحقیر کرتی رہی ہے! استاذ القراء و شیخہم حضرت قاری و مقری محمد شریف صاحب دامت برکاتہم بانی و مہتمم مدرسہ دار القراء ماڈل ٹاؤن لاہور نے اس مسئلہ پر یہ ایک مبسوط رسالہ لکھا ہے۔ جس میں اس کے جملہ گوشوں کو اجاگر کیا اور اس کے تمام پہلوؤں کو محقق و مبرہن کیا ہے۔ پھر جس طرح ان زائغین کی راہنمائی فرمائی جو ضاد کو دال پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ان غالین کو بھی تنبیہ فرمائی جو ضاد کو عین ظاء سمجھتے اور پڑھتے ہیں اور اس

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

مکتب مکتب

یہ کالم طالب علم نے لکھا

اور اس میں اب شبے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی کہ پاکستان میں مدارسِ دینیہ ہی وہ رسدگاہیں ہیں جہاں وہ مجاہدین اور فدائیانِ اسلام لشکر در لشکر نکل کر دنیا کے گوشے گوشے میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو لے کر پھرتے ہیں۔ اس کے علی الرغم ہمارے کالجوں اور سکولوں میں جو نصاب پڑھایا جا رہا ہے۔ وہ مسلمانوں کو دین سے دور کرنے کے اسی منصوبے کا ایک حصہ ہے۔ جو دشمنانِ اسلام نے ماضی کے نہاں خانوں میں بیٹھ کر تیار کیا تھا۔ لیکن ستم یہ ہے کہ اسلام کی بیخ کنی کرنے والے نظریات کی تبلیغ کے اداروں کو تو ہر سال حکومت کی طرف سے کروڑوں روپے کی رقوم کے نذرانے پیش کئے جاتے ہیں۔ تعلیمی منصوبوں کے نام پر لمبی لمبی رقمیں مختص کی جاتی ہیں۔ مگر دینی مدارس کی سرپرستی کے لئے کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا۔

ہمارے ملک میں دینی مدارس کا نظام ہمارے بعید ماضی کی شاندار تعلیمی روایات کا آئینہ دار ہے دینی مدارس کے طلباء کے جملہ اخراجات، قیام طعام اور کتب کا ذمہ دار مدرسہ ہوتا ہے۔ اگر آج اشتراکی ممالک میں نئی نسل کی تعلیم اور کفالت کی تمام تر ذمہ داری ریاست پر ہے تو ہمارے ہاں اس سے بھی شاندار روایات موجود ہیں کہ ہمارے ادارے حکومت کی سرپرستی کے بغیر عوام کی اجتماعی کوششوں سے چلتے ہیں لیکن سرمایہ داری کے زہر آب نے جس طرح ہر مذہبی اور اخلاقی قدر کو داغدار کیا وہاں اس جراحت سے ہمارا دینی مدارس کا نظام بھی نہیں رہ سکا۔

آج کل کے کالج کے فارغ التحصیل اور اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوان کو ہی لیجئے۔ وہ ہوٹل بازی، سیر و تفریح، قمیصوں اور پتلونوں کے رنگوں، نکٹائیوں کی گرہوں اور بالوں کی وضع و تراش سے لے کر جوتوں کی نوک کی بناوٹ تک کی ہی گفتگو کر سکتے ہیں۔ نماز انہیں پوری طرح نہیں آتی۔ اکثر کو رکعتوں کی تقسیم و ترتیب کا علم نہیں۔ بہت سوں کو وضو کرنے کا طریقہ نہیں آتا۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی کو زبان پر لانے کا سلیقہ نہیں۔ صحابہؓ کا نام لیں تو حیران ہو کر یوں منہ تکتے ہیں جیسے کوئی بچہ یونانی دیو مالا کے کسی حصے کو سن کر مبہوت ہو۔ فلمی گانوں اور انگریزی موسیقی کی دھنیں انہیں ازبر ہیں۔ ناچنا جانتے ہیں ہالی وڈ کے تمام اداکاروں کے شجرہ ہائے نسب سے واقف ہیں۔ فضول خرچ اتنے ہیں کہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ان پر صادق آئے۔ بدکلام اتنے کہ جب بھی بولیں قولو للناس حسنا کی توہین کریں جھوٹ کے اس حد تک عادی کہ لعنت کی جھڑی لگی رہتی ہے۔ قرآن حکیم سے یکسر نابلد۔ احادیث کا نام تک نہیں سنا۔ فرائڈ اور یونگ کے تذکرے کریں گے۔

لیکن دینی مدارس کی مخلوق ان سے یکسر جدا ہے اگر وہ مغرب ہیں تو یہ مشرق۔ درسِ نظامی کے علاوہ جدید سیاست اور معیشت کے اصولوں کو نہیں سمجھتے جمعیۃ علماء اسلام کے وہ علماء کرام جو آج افقِ سیاست پر آفتاب و ماہتاب بن کر درخشاں ہیں وہ شیخ الاسلام حضرت حسین احمد مدنی رحؒ کی وہ دعائیں ہیں جنہیں کارکنانِ فطرت نے تحفظ اسلام کی خاطر اس ملک کی آبرو بنا کر الگ رکھا ہے۔ ان کے علاوہ جو کچھ ہے وہ ناگفتنی ہے طالب علم کو بریلوی علماء کے ایک مدرسے میں کچھ عرصہ حصولِ علم کا موقع ملا۔ اول تو آج کے اساتذہ کی کثرت آدابِ تدریس سے ناآشنا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ استاد کا منصب کیا ہے اور نہ ہی انہیں اس بات کا علم ہے کہ استاد اور شاگرد کے مابین رشتے کی نوعیت کیا ہے۔ اس تقدس کو کیسے برقرار رکھا جائے۔ وہ ماحول کے جبر کے تحت استاد بنا دیئے گئے۔ حالانکہ وہ ایسے ناکارہ مہرے تھے۔ جنہیں ابھی صیقل کر کے بہت کچھ سکھایا جانا تھا۔ طالب علم نے دورانِ طلب علم دیکھا کہ طلباء کو حقیقت میں علم سے کوئی دلچسپی نہیں وہ تو مجبوراً یہاں آئے ہیں بلکہ بھیجے جاتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام سے جہاں اور بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ وہاں بیسویں صدی کا مسلمان یہ آس بھی لگائے بیٹھا ہے کہ ہمارے تدریسی نظام میں ایک انقلابی تبدیلی جمعیۃ کے اکابرین اور قائدین ہی لا سکتے ہیں وہ نہ صرف عصرِ حاضر کے مزاج کو ہی سمجھتے ہیں بلکہ اپنی خداداد بصیرت کے بل پر مستقبل کے بارے میں صحیح اندازے بھی رکھتے ہیں۔ طالب علم ان کی توجہ کا منتظر ہے

مسلمان سوچے

اقتباس خطبہ اپریل ۱۹۴۱ء

(از چوہدری افضل حق صاحب رحؒ)

صرف قرآن کی خوبیاں اور تعلیم اسلام کی فوقیت بیان کرنے کا عہد ختم ہو گیا۔ یہ عہد ہر مسلمان کے مبلغ اور مجاہد بننے کا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہم کردار اور گفتار میں دنیا کے سامنے ہر لحاظ سے انسانیت کا بہترین نمونہ پیش کر سکیں۔

صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کا اعلےٰ طبقہ تو مردہ ہے۔ اسے مرنا چاہیئے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ درمیانی اور غریب طبقہ کے لوگ امراء کی اس موت کے ماتم گسار بن کر روتے ہیں کہ ہم میں امراء کم ہیں اور جو ہیں وہ غفلت اور عیش کے ہاتھوں مر چکے ہیں۔ ان میں روح عمل اور مسلمانوں کی محبت نہیں رہی۔ عزیزو! مردوں کو چھوڑ کر بیماروں کی خبر لو مبادا تمہاری عدم توجہ سے وہ بھی مر جائیں مسلمانوں کو امداد باہمی کے گر سکھاؤ۔ عوام کے نظام سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا، اور ان منحوس ستاروں کے ڈوبنے کا غم نہ کرو امراء تو سرمایہ داری کے ستون ہیں۔ ان کے گر جانے کا کیا افسوس۔ ہمیں تو قوم کے ہر فرد کو مبلغ اور مجاہد بنانا ہے، اور قوم کی قوم کو محنتی چیونٹیوں سے زیادہ کارکن بنا کر نہ صرف اپنے آپ کو ان سرمایہ داروں اور زمینداروں کی اقتصادی زنجیروں کو کاٹ کر رکھ دینا ہے۔

ہر مسلمان میرا مخاطب ہے۔ غریب طبقہ کو بے ہمت نہیں ہونا چاہیئے۔ غرباء کو ہمت قائم رکھنے کی اور بھی ضرورت ہے۔ امراء کی امداد پہ رہنا مایوسیوں میں کھو جانا ہے۔

پہلے "شہاب" کی ایک خبر ملاحظہ فرمایئے :-

میں خانہ کعبہ میں مفتی محمود سے نہیں ملا

"کونسل مسلم لیگ کے لیڈر چوہدری ظہور الٰہی نے نمائندۂ "شہاب" سے ایک ملاقات کے دوران اس بات کی تردید کی ہے کہ انہوں نے حج کے دوران مفتی محمود سے صدر ایوب کے حق میں ان کا ووٹ لینے کے لئے کوئی سودا کیا تھا۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے کہ مجھے اس مقصد کے لئے صدر ایوب نے خاص سیٹ دے کر بھیجا تھا۔ میں حج پر اپنے بیوی بچوں اور ہمشیرہ سمیت گیا تھا۔ وہاں حضرت مفتی صاحب سے خانہ کعبہ میں میری کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔ منیٰ اور مدینہ منورہ میں ملاقات ہوئی۔ مگر وہاں بھی کسی سودے کا کیا سوال؛ ان سے اس طرح کے کسی مسئلے پر میری بات چیت بھی نہیں ہوئی۔"

خبر جو آپ نے پڑھی، جمعرات ۴ر جون ۱۹۷۰ء کے شمارے سے ماخوذ ہے۔ آج جب ۱۷ر جون کو یہ سطور تحریر کی جا رہی ہیں، اس وقت تک مذکورہ خبر کی تردید میں کسی اخبار نے یا ہفت روزے نے الزام لگانے والوں کی طرف سے کوئی بیان شائع نہیں کیا۔ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ اگر چوہدری ظہور الٰہی کا یہ بیان کذب و افترا پر مبنی تھا تو اس کو ثابت کیا جاتا۔ مگر کیا یہ جا رہا ہے کہ بعض حلقوں کی جانب سے مفتی محمود صاحب کے تقدس کو داغدار کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔

اہل شرع کے نزدیک اگر کوئی شخص موردِ الزام قرار پاتا ہے تو دعوے کے ثبوت میں مقررہ تعداد کے مطابق گواہوں کو طلب کیا جاتا ہے تاکہ مقدمے کا فیصلہ کیا جا سکے۔ مگر یہ کیسے عالم دین ہیں، یہ کیسے مفتی ہیں، یہ کیسے قاضی ہیں، یہ کیسے محافظ دین ہیں کہ نہ کوئی عدالت قائم ہوئی۔ نہ ملزم کو صفائی کا موقع دیا گیا اور نہ ہی کوئی گواہ پیش ہوا۔ نہ کسی وکیل استغاثہ اور وکیل صفائی میں بحث و تمحیص ہوئی اور فیصلے دیئے جا رہے ہیں۔ اگر یہ انداز سراسر غیر شرعی ہے تو پھر جو کچھ ہوا اسے کیا نام دیا جائے۔

یہ ہیل ہٹلر کے پروپیگنڈسٹ ڈاکٹر گوئبلز ہیں۔ جن کا ایمان تھا اور ہے کہ اگر جھوٹ کو بار بار اور سلیقے کے ساتھ بولا جائے تو وہ سچ ہو جاتا ہے اور ہم نے اسی نوع کی ایک روسی کہاوت بھی سنی تھی

"کہ جب دنیا میں سچ اس قدر عام ہو جائے کہ جھوٹ معلوم ہو تو اس قدر جھوٹ بولو کہ سچ معلوم ہو"۔

ہمارے مخالفین نے اس روسی کہاوت کے آخری حصے کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ اگر کوئی شخص ہم سے حق و صداقت اور انصاف کے نام پر کسی بھی شے کی وضاحت طلب کرتا ہے تو یہ ہمارا عام انسانی فرض ہے کہ ہم اسے تمام لوازمات بہم پہنچا کر اس کی تشفی کریں۔ لیکن اگر کذابوں کا وطیرہ یہی رہا تو ہم ان کو انجام تک پہنچانا بھی جانتے ہیں۔ ہمارے پاس ایسی دستاویزات موجود ہیں جس سے ہم ان کا وہی حشر کریں گے جو شہاب اور لیل و نہار نے احتشام الحق کیرانوی کا کیا ہے۔

غربت میں عظمت

تاریخ انسانی میں آج سے چودہ سو برس پہلے ایک خوشگوار واقعہ رونما ہوا۔ دنیا نے دیکھا کہ ایک یتیم جس کی جوانی مفلسی کی آغوش میں پرورش پاتی ہے۔ عزم صالح لے کر اٹھتا ہے۔ لوگ اس کی لیڈرشپ اس کی غربت کے باعث قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں مگر وہ برابر غریبوں کی صالح فوج تیار کرنے میں منہمک رہتا ہے تا آنکہ سرمایہ دار دنیا کے قیصر و کسریٰ اس کے سامنے خاک چاٹنے لگتے ہیں۔ امرار کو غریب جماعت اور غریبوں کی نمایندہ ہونے کا دعوٰی ہے۔ مگر یاد رکھو۔ اس دعوے کے ساتھ پیغمبری وقت بھی آن پڑا ہے۔ گزشتہ گیارہ برس کس مشکل سے گزرے اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر اگرچہ ہماری سخت جانی اور سخت کوشی نے تنگی زندگی کا دور ختم کر دیا ہے۔ لیکن ہمیں اس اصل کو نہ بھولنا چاہیئے کہ ہم غریبی کے عزم اور اسی عزم کو لے کر اٹھے ہیں۔ ہم میں سے وہ غدار ہے جو کسی سرمایہ دار نظام سے مطمئن ہونے کی کوشش کرے۔ وقت آنے والا ہے۔ جب ہماری قوت ایمان کا نئے اسلوب و عنوان سے امتحان ہوگا۔ رامزے میکڈانلڈ کی طرح غریب پارٹی سے غداری کر کے امراء کی استواری کا باعث نہ بنناہ امراء کی جماعتوں میں شخصی سربلندی نصیب ہو سکتی ہے۔ یعنی رامزے میکڈانلڈ کی طرح وزارت عظمیٰ بھی مل سکتی ہے لیکن غداری سے غریب کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ بس اپنی غریب جماعت سے وفاداری اول شرط ہے۔ سب کچھ ملے گا انشاء اللہ۔ اسی غیر سرمایہ دارانہ نظام کی برکت سے سب کچھ ملے گا۔ بشرطیکہ خالص خدا کی خوشنودی کے لئے غریب عوام کو سرمایہ داری کے خلاف غلط نظام سے آزاد کرنے کی کوششوں کو جاری رکھا جائے۔

(چوہدری افضل حق مرحوم)

شہری مباحث

(شہری)

پی۔ ایل ۴۸۰

★ —— پُراسرار ہاتھ

★ —— بھاری رقمیں

★ —— خوفناک منصوبے

صدر مملکت جنرل آغا محمد یحییٰ خاں سمیت تمام محب وطن قائدین اور باشعور عوام کو یہ اندیشہ نہیں بلکہ یقین ہے کہ پاکستان کی بعض سیاسی جماعتیں غیر ملکی امداد لیتی ہیں۔ یہ جماعتیں کون ہیں اور کس ذریعے سے وہ رقوم وصول کرتی ہیں، جن کو بعد میں پاکستان کے مخالف سرگرمیوں پر صرف کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ہندوستان کی مثال دی گئی۔ کہا یہ گیا کہ اس ملک کو پاکستان کا وجود شروع ہی سے کھٹک رہا ہے۔ اس لئے وہ اپنے منتقمانہ جذبات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مختلف سیاسی محاذوں پر رقوم صرف کر کے اندرونِ پاکستان خلفشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم ایک اور حوالے کے طور پر امسال ایشیا کے بارے میں امریکہ کے صدر نکسن کی پالیسی تقریر کو پیش کر سکتے ہیں۔ جس میں پاکستان بھارت کنفیڈریشن کی پاکستان دشمن تجویز بھی شامل تھی۔ پاکستان اور ایشیا کے دیگر پاکستان کے دوست ممالک میں اس تقریر کے خلاف شدید ردعمل بھی ہوا۔ اس طرح یہ طے ہے کہ دنیا کے تین ممالک اسرائیل بھارت اور امریکہ یکساں طور پر پاکستان کو سامراجی مقاصد کی راہ میں ایک رکاوٹ تصور کرتے ہیں، اور بین الاقوامی دنیا میں ان ممالک کے گماشتے، جاسوس اور خفیہ تنظیمیں پاکستان کو ہر ممکن حد تک نقصان پہنچانے کے درپے رہتی ہیں۔ بیشتر ملکوں میں مقامی سیاسی جماعتوں کو انقلاب دشمنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کی بھیانک اور خوفناک مثال انڈونیشیا میں عوام کے قتل عام کی صورت میں تاریخ کے طاق ماضی پر دھری ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس کا گریبان پکڑا جائے۔ کس کو غدارِ ملک و ملت قرار دیا جائے۔ معاملہ نہ صرف سنگین بلکہ نازک بھی ہے۔ ہماری نظر میں سبھی لیڈر قابل احترام ہیں۔ ہم آدمیت کی توہین اور انسانیت کی تضحیک کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن ابولہب کا ہاتھ توڑے بغیر چارہ کار بھی نہیں۔ ہم وقت کے ابوجہل کو معوذؓ اور معاذؓ کی تیغ ہائے خون آشام سے بچا کر دینِ حق کی روایات دار پر نہیں کھینچ سکتے۔ مگر فیصلہ کس کے خلاف صادر کیا جائے۔ منصف کون ہو اور وکیل استغاثہ کہاں سے آئیگا؟ اگر عدالت لگی ہے تو الزامات کی ایک طویل فہرست بھی سُن لیجئے۔

(۱) وہ کونسی جماعت ہے جس کے وسائل اتنے لامحدود ہیں کہ کئی روزنامے، متعدد ہفت روزے اور ماہنامے نکال کر خسارے میں رہنے کے باوجود پروپیگنڈے کی مارکیٹ پر ان کا اجارہ ہے۔ آخر اس نشر و اشاعت کے لئے اتنی رقم کہاں سے آتی ہے؟

(۲) وہ کونسی جماعت ہے جس کے تنخواہ دار ایجنٹ گاڑیوں، جیپوں اور سکوٹروں پر ہر وقت دندناتے پھرتے ہیں۔ جس پر لاکھوں روپیہ ماہوار خرچ اٹھتا ہے۔

(۳) وہ کونسی جماعت ہے۔ جس کے دفاتر اور ان کے اخراجات اور کرایوں کا حساب کیا جائے، تو خامہ انگشت بدنداں رہ جائے۔

(۴) وہ کون سی جماعت ہے۔ جو آئے دن کے جلسوں، جلوسوں، پریس کانفرنسوں، ادبی نشستوں اور دوروں پر ہر ہفتے اتنی رقم خرچ کرتی ہے کہ اگر کسی مفلوک الحال شخص کو اس کا تخمینہ بتایا جائے تو وہ غش کھا کر ایسا گرے کہ پھر اٹھ نہ سکے۔

(۵) وہ کونسی جماعت ہے۔ جو تعلیم گاہوں اور مختلف جامعات میں انتخابی مہمات پر ہزاروں اور بعض اوقات لاکھوں روپے گنوا دیتی ہے۔ مگر اس کے بجٹ پر ذرا بھی بوجھ نہیں پڑتا۔

(۶) نوجوانوں کی پارٹیاں اور انڈونیشیا کی "کامی" "کاپی" جیسی نیم فوجی یوتھ فورسز پر لاکھوں روپے صرف کر دینے والے شاہ خرچ کس فرعونی اہرام کے خزانوں کے مالک ہیں۔

(۷) ایک خاص جماعت کے کتب خانوں، دارالمطالعوں اور پروپیگنڈا لٹریچر کے لئے زر کی سپلائی لائن کا انچارج کون ہے؟

(۸) وہ کون سی جماعت ہے جو امریکہ کی مخالفت کرنے والوں کو اشتراکی اور ملحد قرار دیتی ہے۔ اور اس طرح سامراجی قوتوں کی حمایت کا ارتکاب کرتی ہے۔

(۹) وہ کونسی جماعت ہے جو جمال عبدالناصر اور یاسر عرفات کے خلاف گھٹیا انداز میں زہر اگل کر در پردہ اسرائیل کے موقف کی حمایت کرتی ہے۔

(۱۰) وہ کونسی جماعت ہے۔ جس کا رہنما غیر ملکوں میں ہونے والی نام نہاد مسلمان ممالک کی سائنسی تنظیموں کے اجلاس میں شریک ہوتا ہے۔ جس میں کوئی بھی آزادی پسند ملک حصہ نہیں لیتا۔

ابھی اس نوع کے اور بھی الزامات ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جو مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمان کی جماعت اور مودودی فاشسٹ ٹولے میں مشترک ہیں۔

امور سیاست کے سیانوں کے انداز کے مطابق یہ رقم امریکی فنڈ پی، ایل ۴۸۰ سے تقسیم کی جاتی ہے۔ پی، ایل ۴۸۰ امریکہ اور پاکستان کا وہ مالی معاہدہ کہا جا سکتا ہے۔ جس کے تحت امریکہ اس فنڈ کو اندرونِ پاکستان بھی خرچ کرنے کا مجاز ہے یہ روپیہ کن مدات پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے حکومت پاکستان سے مشورے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پاکستان کی سلامتی کا تقاضا ہے کہ اس فنار کے معاہدے کو منسوخ کیا جائے تاکہ فتنہ کی جڑ ہی باقی نہ رہے۔ حکومت نے سیاسی جماعتوں کے خلاف اس سلسلے میں تحقیق کا آغاز کر دیا ہے۔ تمام محب وطن شہریوں اور افسرانِ بالا پر یہ قومی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس تحقیق کو سہولت سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پورا پورا تعاون کریں تاکہ مجرم کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جا سکے

رقومات اور چندے کے سلسلے میں ہدایات

لاہور ۱۲/ جون ۔ مولانا محمد اکرم صوبائی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ صوبائی مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء میں بالاتفاق یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جمعیۃ کے صوبائی دفتر کے اخراجات کے لئے بیس روپے ماہانہ ہر ضلع دیگا جس میں بعض اضلاع سے رقوم وصول ہو چکی ہیں اور بعض کی باقی ہیں ۔ جن اضلاع نے تاحال رقوم نہیں بھیجیں وہ جلد از جلد دفتر ہذا میں ارسال فرمادیں ۔

آئینِ شریعت کانفرنس کے دعوت نامے

لاہور ۔ ۱۲ جون ۔ آئینِ شریعت کانفرنس کے سلسلے میں تمام اضلاع کو فوری طور پر اُن افراد کے نام صوبائی دفتر کو ارسال کر دینے چاہئیں جو آئینِ شریعت کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں تاکہ انہیں باضابطہ طور پر دعوت نامے جاری کئے جاسکیں ۔

قاری اظہار احمد تھانوی کا استعفاء

لاہور ۱۲ جون ۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ لاہور کے قائمقام امیر جناب شمیم عثمانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ۱۴ / اپریل ۱۹۷۰ء میں جمعیۃ کے حلقہ لاہور کے امیر کے سلسلہ میں قاری اظہار احمد تھانوی کی عدم موجودگی میں انتخاب عمل میں لایا گیا تھا ۔ محسوس کیا جارہا ہے ، کہ عنقریب ہی باقاعدہ طور پر نئے امیر کو منتخب کیا جائیگا کیونکہ قاری اظہار احمد صاحب نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باعث معذوری کا بھی اظہار فرمایا ہے اور ان کا استعفا منظور کرلیا گیا ہے ۔

رینالہ خورد میں جمعیۃ علماء اسلام کے تحت جلسہ

لاہور ۱۲ جون بذریعہ ڈاک ۔ عبد الحمید انور ناظم جمعیۃ علماء اسلام رینالہ خورد نے اطلاع دی ہے ، کہ مورخہ ۱۹ جون بروز جمعہ بعد نماز عشا ء چوک صدر بازار میں ایک جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے ۔ جس میں مولانا قاری نور الحق ، مولانا حبیب اللہ صاحب اور حضرت عبد العزیز صاحب خطاب فرمائیں گے ۔

مولانا غلام غوث ہزاروی پر حملے کی مذمت

بنوں ۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے زیر سرپرستی تحصیل لکی مروت کے مغربی حصہ کا دورہ پچیس مئی سے تختی خیل سے شروع

تشکیلات — دورے — جلسے — قراردادیں — مطالبے

رفتارِ جمعیۃ ، کاروانِ منزل بہ منزل

(وہ خبریں ، جنہیں آپ نظر انداز نہیں کرسکتے)

اعتذار

جمعیۃ علماء اسلام کی مختلف شاخوں ، احباب ، دوستوں اور ہمدردوں کی جانب سے ہمیں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ پر حملے کے خلاف غم و غصے سے بھرے ہوئے ان گنت خطوط موصول ہوئے ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے ۔ ہم سب مراسلہ نگاروں کے شکر گزار ہیں ۔ ان کے جذبات حضرت مولانا تک پہنچا دیئے گئے ہیں جگہ کی کمی کے باعث ان خطوط اور خبروں کو شائع کرنے سے معذور رہیں ۔ (ادارہ)

ملک بھر کے قراء کو دعوت اتحاد

لاہور ۱۲ جون ۔ مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا قاری محمد شریف قصوری نے تمام قراء حضرات سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ ملکی حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے متحد ہو جائیں اور ملک کے تمام سرکاری و غیر سرکاری تمام تعلیمی اداروں میں قرآنی تعلیم کا ٹھوس اور موثر بنیادوں پر انتظام کرانے کے لئے منظم طور پر مشترکہ جدوجہد کا آغاز کریں سکولوں اور کالجوں میں قرآنی اساتذہ کی حیثیت سے قاریوں کا تقرر ، تجوید و قرأت کی اسناد کو سرکاری سطح پر منظور کرانے اور قاریوں کے حقوق و مفادات کے تحفظ و حصول کے سلسلہ میں عملی اقدامات کے لئے تنظیم کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس لئے آپ حضرات سے اپیل ہے کہ جمعیۃ اتحاد القراء میں شامل ہوکر اس قرآنی محاذ کو مضبوط کریں تاکہ قرآنی انقلاب کا راستہ ہموار ہوسکے (رابطے کے لئے) قاری محمد شریف قصوری خطیب کناری بازار لاہور

ہوکر پانچ جون جیر دخیل تک کل بیس جلسے مختلف مقامات پر ہوئے اور لوگ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوتے رہے ۔ آدم زئی کے غیرت مند پٹھان سات قصبہ جات پر مشتمل دو ہزار افراد نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور ساتوں قصبوں کی مساجد پر جمعیۃ کے پرچم نصب کئے ۔

انتیس ۲۹ مئی جمعہ کو بنوں اور سرائے نورنگ میں مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کے خلاف جلوس نکالے گئے اور جلسے منعقد کرکے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس سازش کا پتہ لگا کر مجرموں کو قرار واقعی سزا دے ۔

تعاون کا یقین

مستونگ ۔ ۲ مئی ۔ مولانا عرض محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ مستونگ تشریف لے گئے اور جامع مسجد میں قبل از نماز جمعہ خطاب فرمایا ۔ رات پڑنگ آباد میں تشریف لائے ۔ یہاں بھی مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو روشناس کرایا اور لوگوں نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا بعد ازاں علاقہ سریاب والوں کی ایک مجلس ہوئی جناب حاجی قادر بخش صاحب نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا وعدہ کیا ۔ (محمد صالح ناظم دفتر)

ایک اہم ہدایت

آئینِ شریعت کانفرنس کے جلوسوں اور جلسوں میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے حضرات کو خصوصی طور پر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ہر قسم کے اسلحے سے احتراز کریں ۔ کوئی بھی رضاکار یا کارکن آتشیں اسلحہ از قسم پستول ریوالور ۔ بندوق ، چاقو ، چھری ، ٹکوا یا خنجر پاس نہ رکھے تاکہ اسلام دشمنوں کی کسی بھی شرارت کے جواب میں کوئی سنگین انتقامی کارروائی عمل نہ آئے ۔

(مولانا) محمد ضیاء القاسمی

کنوینر عوامی رابطہ کمیٹی ؟

دورے

لورالائی ۲۸ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام لورالائی کا ایک وفد ضلعی دورے کے پروگرام کے سلسلے میں قلعہ سیف اللہ روانہ ہوا ۔ وفد کے اراکین یہ تھے :-

حضرت مولانا غلام حیدر صاحب نائب امیر جمعیۃ لورالائی

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب ناظم اعلیٰ " "

حضرت مولانا عبد الرزاق صاحب ممبر مجلس شوریٰ

ایم ، اے رزاق امیر جمعیۃ طلباء اسلام لورالائی

۲۹ مئی کو قلعہ سیف اللہ اور آس پاس کے علماء کرام جو کہ جمعیۃ میں شامل ہونے کے لئے کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے کی ممبر سازی کا کام شروع ہوا ۔ اس کے بعد جمعیۃ کے عہدہ داران اور مجلس شوریٰ کے ارکان منتخب ہوئے ۔

نماز جمعہ کے بعد جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں حضرت مولانا عبد الکریم صاحب اور حضرت مولانا غلام حیدر صاحب نے تقاریر فرمائیں ۔ ان تقاریر کا لوگوں کے دلوں پر اتنا اثر ہوا کہ جلسہ کے بعد لوگوں نے دھڑا دھڑ ممبر سازی شروع کر دی ۔ نیز قلعہ سیف اللہ میں جمعیۃ کے دفتر کا بھی بندوبست کیا گیا ۔

تشکیل و انتخاب و شمولیت

مانا نوالہ ۱۲ مئی ۔ مانا نوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ممبران کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا ۔ اجلاس سے قاری محمد امین صاحب نے خطاب کیا اور جمعیۃ علماء

دورے ۔ جلسے ۔ قراردادیں ۔ مطالبات ۔ اجتماعات

رفتار جمعیۃ، کاروان منزل بہ منزل

(وہ خبریں، جنہیں آپ نظر انداز نہیں کرسکتے)

اعتذار

جمیعۃ علماء اسلام کی مختلف شاخوں، احباب، دوستوں اور ہمدردوں کی جانب سے ہمیں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ پر حملے کے خلاف غم و غصے سے بھرے ہوئے ان گنت خطوط موصول ہوئے ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ ہم سب مراسلہ نگاروں کے شکرگذار ہیں۔ ان کے جذبات حضرت مولانا تک پہنچا دیئے گئے ہیں جگہ کی کمی کے باعث ان خطوط اور خبروں کو شائع کرنے سے معذور ہیں۔ (ادارہ)

علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو روشناس کرایا اور لوگوں نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا بعد ازاں علاقہ مرہاب والوں کی ایک مجلس ہوئی جناب حاجی قادر بخش صاحب نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا وعدہ کیا۔ (محمد صالح ناظم دفتر)

ایک اہم ہدایت

آئین شریعت کانفرنس کے جلوسوں اور جلسوں میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے حضرات کو خصوصی طور پر وضاحت کی جاتی ہے کہ وہ ہر قسم کے اسلحے سے اجتناب کریں۔ کوئی بھی رضاکار یا کارکن آتشیں اسلحہ از قسم پستول، ریوالور، بندوق، چاقو، چھری، گنڈاسا یا خنجر پاس نہ رکھے تاکہ اسلام دشمنوں کی کسی بھی شرارت کے جواب میں کوئی سنگین انتقامی کارروائی عمل میں نہ آئے۔

(مولانا) محمد ضیاء القاسمی
کنوینر عوامی رابطہ کمیٹی)

دورے

لورالائی ۰ مئی کو جمیعۃ علماء اسلام لورالائی کا ایک وفد ضلعی دورے کے پروگرام کے سلسلے میں

قلعہ سیف اللہ روانہ ہوا۔ وفد کے اراکین یہ تھے:
حضرت مولانا غلام حیدر صاحب نائب امیر جمیعۃ لورالائی
حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ناظم اعلیٰ
حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب ممبر مجلس شوریٰ
ایم، اے رزاق امیر جمیعۃ طلباء اسلام لورالائی

۲۹ مئی کو قلعہ سیف اللہ اور آس پاس کے علماء کرام جو کہ جمیعۃ میں شامل ہونے کے لئے کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے کی ممبر سازی کا کام شروع ہوا۔ اس کے بعد جمیعۃ کے عہدہ داران اور مجلس شوریٰ کے ارکان منتخب ہوئے۔

نماز جمعہ کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب اور حضرت مولانا غلام حیدر صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ ان تقاریر کا لوگوں کے دلوں پر اتنا اثر ہوا کہ جلسے کے بعد لوگوں نے دھڑا دھڑ ممبر سازی شروع کر دی۔ نیز قلعہ سیف اللہ میں جمیعۃ کے دفتر کا بھی بندوبست کیا گیا۔

تشکیل و انتخاب و شمولیت

ماموں کانجن ۰ مئی ۔ ماموں کانجن میں جمیعۃ علماء اسلام کے ممبران کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس سے قاری محمد امین صاحب نے خطاب کیا اور جمیعۃ علماء

علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور حاضرین پر زور دیا کہ وہ پورے خلوص اور جذبے سے جمیعۃ کے ساتھ مل کر کام کریں تاکہ اس ملک میں خلفائے راشدین والا نظام نافذ کیا جاسکے۔ ان کے بعد جامعہ رشیدیہ ماموں کانجن کے خطیب مولانا حبیب الرحمٰن اختر نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔ بعد میں مقامی جمیعۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

— (۲) بہادر پور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں یکم مئی ۷۰ء کو جمیعۃ علماء اسلام کی تشکیل عمل میں آئی۔

قصور میں جلسہ عام

مورخہ ۱۲ر جون بروز ہفتہ جمیعۃ علماء اسلام قصور کے زیر اہتمام چوک مدینہ آئس فیکٹری اڈہ للیانی ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا جس میں مولانا محمد اجمل صاحب مولانا محمد اکرم صاحب قاری نورالحق قریشی خان طاؤس خان۔ قاری محمد سلیم صاحب خطاب فرمائیں گے۔ (قاری محمد شریف قصوری)

جمیعۃ میں شمولیت کا اعلان

پیر طریقت حضرت مولانا محمد رفیق صاحب مدظلہ سجادہ نشین و خلیفہ مجاز حضرت مولانا نور محمد صاحب ٹھیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جمیعۃ علماء اسلام میں اپنے مریدوں سمیت شمولیت کا اعلان کر دیا اور حسب ذیل بیان برائے اشاعت جاری کیا ہے:۔

میں نے جمیعۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور کا بغور مطالعہ کیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس میں حکومت کا وہی نقشہ جھلکتا ہوا نظر آتا ہے جو خلفاء راشدین کا تھا۔ جمیعۃ کے اندر کام کرنے والے بزرگان دین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور اور حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ جیسی ہستیوں کی مساعی مبارک پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اور منشور ہذا سے اتفاق کرتے ہوئے اور مذکورہ بالا بزرگان دین پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے حمایت کا اعلان کرتا ہوں اور اپنے متوسلین سلسلہ قادریہ کو بھی اس منشور کی تائید کی تلقین کرتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس جماعت حقہ سے مل کر دینی پروگرام میں پورا پورا تعاون فرمائیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگان دین کی مساعی کو بار آور فرمائے۔

محمد رفیق سمن آباد بلاک ۳۹ نزد مسجد فاروقیہ لائل پور

تین فقید المثال جلوس

بسلسلہ آئین شریعت کانفرنس

جمیعۃ علماء اسلام کی عوامی رابطہ مہم کمیٹی کے کنوینر جناب مولانا ضیاء القاسمی نے آج جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے دفتر میں اپنی مہم کے پروگرام کی تفصیلات بتاتے ہوئے وضاحت کی کہ آئین شریعت کانفرنس کے موقعہ پر پورے مغربی پاکستان سے تین عظیم الشان اور فقید المثال جلوس لاہور پہنچیں گے۔ یہ کانفرنس ۲۶ر جون سے باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں شروع ہو رہی ہے اس کانفرنس میں ملک بھر سے لاکھوں وردمند اراکین و ہمدردان جمیعۃ علماء اسلام شریک ہو رہے ہیں۔ مولانا نے بتایا کہ ایک اندازے کے مطابق یہ اجتماع برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ایک مثالی اجتماع ہوگا۔

پروگرام کے مطابق پہلا جلوس بنوں، کوہاٹ، ٹانک، ڈیرہ اسمٰعیل خاں، میانوالی، سرگودھا، جھنگ، چنیوٹ، پنڈی بھٹیاں اور ان شہروں کے نواحی اور دیہاتی مضافات سے چھوٹے چھوٹے قافلے بسوں اور ٹرکوں کے ذریعے جمعرات ۲۵ر جون ۴ بجے شام تک لائلپور پہنچ جائیں گے۔ لائل پور میں عصر کی نماز کے بعد اسلامی قانون کے نفاذ کی حمایت میں عالیشان جلوس نکالا جائے گا۔ جمعہ کی رات کو دھوبی گھاٹ کی گراؤنڈ میں ایک جلسہ ہوگا اور اگلی صبح امیر جمیعۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی قیادت میں یہ جلوس لائلپور سے لاہور روانہ ہوگا۔ سڑکوں پر دو رویہ لوگوں کے ٹھٹ ہوں گے۔ جو اسلام کے اس ناموس فرزند کو خوش آمدید کہیں گے۔ اس جلوس میں حضرت درخواستی کے ہمراہ قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ ناظم جمیعۃ شہر لاہور ہوں گے۔

اسی نوع کا دوسرا جلوس سرحد کے قبائلی علاقوں، مردان، پشاور، کیمبل پور، حضرو، ٹیکسلا، ہری پور، ایبٹ آباد، گوجر خاں، دینہ، جہلم، گجرات اور سیالکوٹ سے حسب پروگرام گوجرانوالہ پہنچیں گے۔ جہاں سے مولانا غلام غوث ہزاروی کی قیادت میں یہ سیل بے پناہ لاہور پہنچے گا۔ اس جلوس میں مولانا عبیداللہ انور بھی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کے ہمراہ ہوں گے۔

تیسرا جلوس کراچی، حیدرآباد، نواب شاہ، بلوچستان سے کوئٹہ، سکھر، رحیم یار خان، بہاولپور، ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازیخان، بہاولنگر، چشتیاں سے احباب ۲۵ر جون کو ساہیوال پہنچیں گے اور ساہیوال سے حضرت مفتی محمود صاحب کی قیادت میں لاہور پہنچیں گے اس جلوس میں مولانا محمد اکرم ہمراہ ہوں گے۔ (ناظم دفتر مسعود منور)

—— شاہدرہ۔ مورخہ ۱۵ جون کو بعد نماز عشا جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شاہدرہ لاجپت نگر کے زیر اہتمام جامع مسجد قاسمیہ میں ایک جلسۂ عام منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین نے عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینے کے لئے متحد ہونے کی پر زور تائید کی اور اس پر زور دیا کہ جمعیۃ پاکستان میں قرآن وحدیث کا قانون نافذ کرنا چاہتی ہے۔ قاری مولانا حسن صاحب نے عوام کی طرف سے جمعیۃ کی پالیسی پر مبارکباد دی اور کہا کہ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے اپنی زندگی جمعیۃ علماء اسلام کے مشن کے لئے وقف کر رکھی ہے اور مجاہد ملت پر حملہ کرنے والے امریکی ایجنٹ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ اللہ تعالےٰ ان کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ذلیل وخوار کریں گے۔ لوگوں کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ مجاہد ملت غلام غوث ہزاروی ایک فرد واحد کا نام ہے بلکہ تمام مغربی ومشرقی پاکستان کے عوام کے دل حیثیت رکھتے ہیں۔

سید حامد میاں خلیفہ وجانشین حضرت مدنی رحمۃ اللہ نے جلسہ سے خطاب کیا اور عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسیوں سے متعارف کرایا اور پر وقار لہجے میں عوام کو جمعیۃ کا ساتھ دینے کی تلقین کی۔

—— ڈاکٹر عبدالحق تارڑ ناظم جمعیۃ علماء اسلام منڈی امرید کے نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے عوام کو خبردار کیا کہ وہ اسلام کے لبادہ میں پوشیدہ امریکی ایجنٹوں سے بچتے رہیں۔ اور فرمایا جو لوگ خود اسلام کے خلاف چلتے ہوں۔ وہ عوام کو کیسے اسلام پر چلا سکیں گے۔ رہ گم کردہ است کرا رہبری کند انہوں نے عوام کو تلقین کی کہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس میں جوق در جوق شریک ہو کر اس کو کامیاب وکامران بنائیں۔

—— جمعیۃ علماء اسلام بادامی باغ کے امیر نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ اس ملک میں اپنی زندگیاں قرآن وسنت کے مطابق بسر کر رہے ہیں۔ ان کو سوشلسٹ کہا جاتا ہے۔ جو امریکی اور برطانوی نظام کے حامی ہیں وہ اسلام پسند ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ خدا کے قہر وغضب سے ڈرتے رہو۔ پاکستان میں گذشتہ ۲۲ برسوں میں امیر سے امیر تر ہوگیا ہے اور غریب غریب ترین ہوگیا ہے اور سرعت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوگیا ہے

ان تمام مشکلات کا واحد حل یہ ہے کہ عوام جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں اور آنے والے انتخابات میں جمعیۃ کے امیدواروں کو کامیاب بنائیں۔

—— ۲۵ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام باغ آزاد کشمیر کے ایک اجتماع میں زیر صدارت جناب سید علی اصغر شاہ مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق رائے پاس کی گئیں

(۱) اجلاس ہذا حکومت آزاد کشمیر سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں موجودہ تمام دینی مدارس کی کارکردگی اور حیثیت کے مطابق انہیں محکمہ اوقاف سے مستقل طور پر معقول گرانٹ دی جانی منظور فرمائی جائے۔

(۲) مرکز باغ کا یہ عظیم اجتماع اظہار افسوس کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں تعلیم قرآن کے پچاس تک کے مکاتیب کا جبکہ سیٹھی محمد یوسف نے تعاون بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے مالی بحران کا شکار ہو کر قرآنی تعلیمات کے بند ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ لہٰذا اجلاس ہذا حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان تمام قرآنی مکاتیب کو اپنی تحویل میں لے کر محکمہ اوقاف سے ان کے مصارف برداشت کرنے کے احکام جاری کرے

(۳) اب جبکہ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کے مشہور رہنما پاکستان میں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں تو اجلاس ہذا جناب صدر یحییٰ خاں سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک آرڈیننس کے ذریعے پاکستان میں فوری طور پر اسلامی آئین کا نفاذ کر دیا جائے۔ نیز اجلاس ہذا حکومت آزاد کشمیر سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں بھی اسلامی آئین نافذ فرما کر عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا جائے۔

(۴) باغ کا یہ عظیم اجتماع حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ اور تدوین کے لئے آنے والے انتخابات میں ہر سہ اضلاع سے دو دو نشستیں جید علماء کرام اور دانشور وکلاء کے لئے مخصوص کر دی جائیں تاکہ اسلامی آئین کے نفاذ میں حکومت کو آسانیاں حاصل ہوں نیز اجلاس ہذا حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ افتاء کو مضبوط اور منظم کرنے کے لئے ہر تحصیل، ضلع اور پوری ریاست میں تحصیل، ضلع اور صوبائی مفتیوں کا تقرر فرما کر اس محکمے کو ایک باقاعدہ منظم محکمہ قرار دیا جائے اور جاری شدہ محکمے کے تمام فتوے جات کو عدالت میں قابل ادخال شہادت قرار دیا جائے۔

(۵) حکومت آزاد کشمیر کا علاقہ تین ضلعوں پر مشتمل ہے اور حکومت نے اپنا صدر مقام مظفر آباد میں رکھا ہوا ہے جو بالکل ملک کے کنارے پر واقع ہے۔ اس کے مقابلہ میں راولاکوٹ آزاد کشمیر کے وسط میں واقع ہے لہٰذا اجلاس ہذا حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر کا دارالخلافہ مظفر آباد سے راولاکوٹ منتقل فرما کر پوری ریاست کے عوام کو سہولت عطا فرمائی جائے۔

(۶) یہ اجتماع بھارتی علاقہ میں مسلمانوں کے خلاف منظم منصوبے کے تحت بھارتی درندوں کا ظلم وتشدد لوٹ کھسوٹ، قتل وغارت اور آتشزدگی کے خلاف احتجاجی طور پر سخت غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے ان مظلوم مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے ان بے گناہ مسلمانوں کو بھارت کے ظلم وستم سے فوری نجات دلانے کی اپیل کرتا ہے۔

(۷) مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع حضرت مولانا غلام غوث پر جو بزدلانہ حملہ کیا گیا ہے اس کی پر زور مذمت کرتا ہے اور صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے غنڈہ عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے

میں نے دیکھا میں نے سنا

جنازے کی بجائے بھنگڑا؟

نورالعین سماعی

معاصر عزیز چٹان کے مدیر محترم نے اپنے ایک ادارتی نوٹ (مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۷۰ء) میں ماسٹر تاج الدین انصاری کے جنازے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جمعیۃ علماء اسلام ہزاروی کی رسّہ دار کے سقی القلب ہونے کا اندازہ اس سے کر لیجیئے کہ اسی دن احرار اسلام کے بزرگ رہنما ماسٹر تاج الدین انصاری وفات پا گئے لیکن یہ لوگ ان کے جنازے میں شریک نہ ہوئے بھٹو کے بھنگڑے میں شریک رہے"

شورش صاحب بیچارے کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ وہ مجبور ہیں۔ جب تک جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کو چند گالیاں نہ دے لیں۔ اس وقت تک انہیں سکون نہیں آتا۔ اٹھتے بیٹھتے ان کے دل و دماغ پر صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی سوار ہے۔ بالکل ساون کے اندھے کی طرح ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔

کیا مولانا عبیداللہ انور، مولانا عبدالواحد گوجرانوالہ مولانا محمد اجمل، مولانا محمد اکرم اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر اور جمعیۃ کے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد جمعیۃ علماء اسلام میں شمار نہیں ہوتی؟ یہ حضرات جب نوابزادہ نصراللہ خاں اور مسٹر حمزہ کے ساتھ شریک جنازہ تھے تو کیا بھنگڑا ناچ رہے تھے؟ اور مولانا عبیداللہ انور جب نوابزادہ نصراللہ خاں کے ساتھ شرکاءِ جنازہ کے ایک جھرمٹ میں کھڑے گفتگو کر رہے تھے، اور شورش صاحب انہیں دیکھ کر واپس ہو گئے۔ اور الگ جا کر اکیلے کھڑے ہو گئے تھے۔ تو کیا وہاں بھنگڑا ناچ ہو رہا تھا؟

شورش صاحب کو جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما تو یاد آ گئے اور شریک جنازہ ہونے کے باوجود انہیں بھٹو کے بھنگڑا ناچ میں کھڑا کر رہے ہیں، لیکن نام نہاد داعیٔ اسلام مسٹر مودودی کی "ذات بابرکات" اور ان کی جماعت کے "تنخواہ داروں" کی بابت کیا حکم ہے؟ جو لاہور میں موجود ہونے کے باوجود ممتاز احرار رہنما کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے، صرف اس لئے کہ ایک طالب علم کے جنازے کی طرح یہ جنازہ مودودی صاحب کے لئے پروپیگنڈا لائن نہیں بنتا تھا۔ اور ان کی رعونت و انانیت نے بالکل اسی طرح شریک جنازہ ہونے سے انکار کر دیا۔ جس طرح شورش صاحب کے والد ماجد میاں نظام الدین صاحب مرحوم کے جنازے میں مودودی صاحب سمیت مودودی فاشسٹ ٹولے کے مرکزی رہنما شریک نہ ہوئے تھے؟ شورش صاحب مسٹر مودودی کی رعونت اور انانیت سے واقف نہیں۔ وہ اس حد تک ان کے ساتھ ہیں جہاں تک ان کے مفادات محفوظ ہیں۔ جہاں ان کے مفادات کو خطرہ لاحق ہو گا وہ ان سے اس طرح منہ پھیر لیں گے گویا سرے سے کوئی آشنائی ہی نہیں تھی۔

باقی رہا، ماسٹر تاج الدین انصاری کے ساتھ حضرت شورش کی عقیدت و وابستگی کا معاملہ: تو انہوں نے ماسٹر صاحب مرحوم کے ساتھ جو سلوک کیا۔ اس سے "چٹان" کے عملہ سمیت سب حضرات بخوبی واقف ہیں اور چٹان کے ان پرچوں کی ورق گردانی فرمائیے جن میں مدیر بانتدبیر نے ماسٹر تاج الدین انصاری کی بوڑھی ہڈیوں کو سوکھی لکڑیاں سمجھ کر اپنی شعلہ بیانی سے جلانے کی کوشش کی تھی۔ کیا انہیں وہ نظم یاد ہے جس میں ماسٹر تاج الدین مرحوم کو

"تاج انصاری سے ڈرتا ہوں"

کے زیر عنوان روائتی انداز میں جی کھول کے گالیاں دی تھیں شورش کے "زہریلے قلم" نے کس کو نہیں ڈسا ہے!

بدل اشتراک

سالانہ	۲۰/۰۰ روپے
ششماہی	۱۰/۰۰ روپے
سہ ماہی	۶/۰۰ روپے

جناب مشتاق احمد صاحب پبلشر ہفتہ وار مدینہ اور جناب امان اللہ صاحب نگسی کی جمعیۃ میں شمولیت

جناب مشتاق احمد صاحب پبلشر ہفتہ وار مدینہ بہاولپور نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان فرمایا۔ انہوں نے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ "میں جمعیۃ علماء اسلام کو برحق جماعت سمجھتا ہوں۔ یہی ایک واحد جماعت ہے جو سلف کے طریق پر عمل پیرا ہے۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب، مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا ہزاروی صاحب پر مکمل اعتماد رکھتا ہوں"۔

بہاولپور شہر کے سیاسی و سماجی کارکن جناب امان اللہ نگسی صاحب نے بھی جمعیۃ میں شمولیت کر لی ہے۔ انہوں نے بیان میں کہا ہے کہ میں جمعیۃ علماء اسلام کو برحق جماعت سمجھتا ہوں۔ انہوں نے اکابر جمعیۃ پر مکمل اعتماد کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو حضرات کو استقامت بخشے اور دین کی سربلندی کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ھدایت

برائے رضاکاران آئین شریعت کانفرنس

خاکی قمیص، سفید شلوار، خاکی ٹوپی

لاہور ۱۷ جون۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین اور آئین شریعت کانفرنس کے منتظمین نے آج یہاں ایک نشست میں طے کیا ہے کہ آئین شریعت کانفرنس میں جو رضاکار شرکت کریں گے وہ مندرجہ بالا لباس میں ہوں۔ جو لباس طے کیا گیا ہے وہ خاکی قمیص، سفید شلوار اور خاکی ٹوپی پر مشتمل ہو گا۔

فیصلے کے مطابق تمام رضاکاران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مجوزہ لباس میں آئین شریعت کانفرنس میں شرکت کریں۔

نوجوانانِ ملّت کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام

یہ صفحہ نوجوانان ملّت کے لئے مخصوص ہے - اپنی آراء، مراسلات، خبریں اور روداد یں مختصر صاف، خوشخط اور واضح مگر موثر انداز میں رقم کریں - ادارہ آپ کو ہر لمحہ خوش آمدید کہتا ہے

(مرتب ——— مسعود منور)

تشکیلات

۲۷ مارچ بعد نماز جمعہ گورنمنٹ ہائی سکول قلات کے طلباء کی ایک میٹنگ ہوئی - طلبہ نے بڑی گرم جوشی سے جمعیۃ طلباء کے قیام کو قبول کیا اور تشکیل ہوئی۔
——— منچن آباد میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام عمل میں آیا -

ضروری اعلان

جو حضرات ترجمان اسلام کے طلبہ کے صفحہ میں انتخاب یا اجلاس کی کارروائی بھیجنا چاہیں - وہ خوشخط لکھ کر تین نقلیں مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور میں بھیجا کریں -

——— فقیروالی میں جمعیۃ طلباء اسلام قائم ہوئی
——— کوئٹہ میں ۲۱ مئی کو مدرسہ مطلع العلوم (بروری روڈ) کے طلبہ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا - جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا -
——— نورالائی میں جمعیۃ طلباء اسلام قائم ہوئی -

ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام کل پاکستان کی کنونشن جو ۲۸ جون کو لاہور میں ہو رہی ہے - اگر جمعیۃ طلباء اسلام کی کسی برانچ کو اس کنونشن کا دعوت نامہ نہیں ملا تو وہ فوراً مرکزی دفتر ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور سے رابطہ قائم کریں -

جمعیۃ طلباء اسلام ٹیکسلا کے انتخاب

صدر جناب ظہیر حسین گیلانی ایم اے اردو
ناظم عمومی 〃 غیاث الدین نسیم ایف اے
ناظم نشریات جناب ظہیر الدین بابر 〃 〃
ناظم دفتر افتخار احمد خازن ملک محمد اکرم بی اے

دورے و جلسے

ٹوبہ ٹیک سنگھ - جمعیۃ طلباء اسلام کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت جناب اعجاز رحمانی منعقد ہوا - حافظ محمد یونس صاحب نے خطاب کیا - اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان پر حملہ کرنے والوں اور حملہ کرانے والوں کو عبرت ناک سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔
——— ۴ مئی بہاولنگر - آج یہاں کی مقامی جمعیۃ طلباء اسلام نے مولانا ضیاء القاسمی کی خدمت میں عصرانہ دیا عصرانہ سے پہلے جمعیۃ کے صدر محمود احمد صاحب موصوف کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا - اس کے بعد جناب مولانا نے طلباء سے خطاب کیا -
——— جمعیۃ طلباء اسلام ٹانک کا جلسۂ عام زیر صدارت عبدالرشید خان بنوں ہوا - جس میں گورنمنٹ کالج ٹانک کے طالب علم نعمت گل اور جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ جناب محمد اسلوب قریشی نے طلباء اور عوام سے خطاب کیا - اس کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام ٹانک کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا -
——— کلورکوٹ - ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۸ مئی ۱۹۷۰ء بروز سوموار بعد نماز عشاء ایک جلسہ عام منعقد ہوا - جس کی صدارت جناب محمد اشرف صاحب صدر جمعیۃ طلباء اسلام بھکر نے فرمائی - عبدالعزیز صاحب نے حضور صلعم کی خدمت میں ہدیہ نعت پیش کیا - قاضی شمس الحق صاحب، جناب محمد وکیل صاحب قاضی سعدالحسن صاحب نے مختصر الفاظ میں حضورؐ کی سیرت پر روشنی ڈالی اس کے بعد جناب صاحب صدر نے مفصل خطاب فرمایا

جمعیۃ طلباء اسلام بستی نواز نگر کا انتخاب

سرپرست مولانا محمد نواز شاہ صاحب صدر غلام قادر بی اے - نائب صدر محمد حسین رضا جماعت دہم - ناظم عمومی جناب اللہ یار شہباز - ناظم محمد شریف ساقی

مذمت و احتجاج

یکم جون - جمعیۃ طلباء اسلام دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا غلام غوث صاحب پر قاتلانہ حملہ کے خلاف شدید مذمت کا اظہار کیا
——— خان پور - جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے بروز جمعہ مختلف مقامات پر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا -
(محمد عبدالماجد)
——— جمعیۃ طلباء اسلام فقیروالی ضلع بہاولنگر نے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ اور بزدلانہ حملے کی شدید مذمت کی۔
——— ۲۴ مئی - جمعیۃ طلباء اسلام کلورکوٹ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا - جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کو غم و غصہ کی نظر سے دیکھا گیا -
——— جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا غلام غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملے پر زبردست غم و غصہ کا اظہار کیا گیا -
——— کہروڑ پکا - جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس بمقام شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا زیر صدارت مولانا محمد یوسف سرحدی امیر شبان المسلمین منعقد ہوا - اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا کوثر نیازی پر سامراجیوں اور امریکی پٹھوؤں کے بزدلانہ طفلانہ حملوں کی پرزور مذمت کی گئی -
——— جمعیۃ طلباء اسلام خیرپور کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۵ مئی کو منعقد ہوا - جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر کئے گئے قاتلانہ حملے کو سوچی سمجھی سازش قرار دیا گیا - (حبیب اللہ شیخ ناظم دفتر)

ناظم نشریات محمد یعقوب ساجد جماعت دہم
خازن منظور الحق

یہ صفحہ آپ کے
خطوط کے لئے مخصوص ہے
اپنی آراء سے ادارے کو مطلع کیجئے
ہم اسے ان کالموں میں شائع کریں گے (ادارہ)

مشرقی پاکستان سے ایک خط

مکرمی! السلام علیکم۔

۲۵ مئی کے بنگلہ روزنامہ "سنگرام" میں یہ خبر پڑھ کر بیحد صدمہ ہوا کہ تین غنڈوں نے مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملہ کیا، نیز جمعیۃ کے جلسہ گاہ میں بم کا دھماکہ ہوا۔ اب یہ خبر سن کر ہر سمجھدار طبقہ یہ سوچے گا کہ مولانا پر حملہ کرنا اور بم کا رکھنا کس کا کام ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا حملہ ایک دشمن ہی کسی دوسرے دشمن پر کر سکتا ہے نیز یہ بات قابل غور ہے کہ یہ عداوت کوئی شخصی یا ذاتی عداوت نہیں ہے بلکہ یہ سیاسی اور فرقہ وارانہ عداوت ہے۔ پھر یہ بات بھی تحقیق طلب ہے کہ پاکستان میں وہ کون سی سیاسی جماعت ہے جو جمیعۃ علماء اسلام کی اس قدر جانی دشمن ہے۔ بعض قائدین کے بیانات سے جو بزعم خود "اسلامی جماعت" کے قائدین ہیں اور روزنامہ "مشرق" کے ایک انٹرویو سے جو کسی شیخ الاسلام کی طرف منسوب ہے۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ اب سرزمین پاکستان میں جتنی جماعتیں غیر اسلامی، اسلام دشمن اور اشتراکیت نواز ہیں جمعیۃ علماء اسلام ہزاروی گروپ ان میں سے ایک ہے اور بعض حضرات تو شائع کرتے پھرتے ہیں کہ ہزاروی جمعیۃ علماء اسلامی سوشلزم کی علمبردار ہے اور بعض حضرات نے تو یہاں تک فرما دیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کمیونسٹوں سے مل گئی ہے اور ٹوبہ مزدور کانفرنس میں جمعیۃ کے نمایندے سرخ ناچ میں شریک تھے وغیرہ وغیرہ!

پاکستان میں جن جماعتوں کو لادینی اور اشتراکی خیال کیا جاتا ہے وہ بھٹو، بھاشانی، ولی خاں اور شیخ مجیب کی جماعتیں ہیں۔ اور بقول ان حضرات کے جمعیۃ علماء اسلام عملاً ان کے ساتھ مل گئی ہے اور ان سے دوستی معاہدہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ جس کو روزنامہ سنگرام، جہان نو زندگی، چٹان وغیرہ زور شور سے شائع کر رہے ہیں تو پھر کیا عملی اور نظریاتی اتفاق و اتحاد کے بعد اشتراکیوں کے ساتھ جمعیۃ کے ان گہرے تعلقات کے بعد جمعیۃ والوں پر حملہ کرنا اور گولی چلانا حق دوستی ادا کرنے کے لئے تھا؟ جو لوگ جمعیۃ کو اشتراکیت پسند قرار دیتے ہیں اگر اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ظاہر ہے کہ دوسری اشتراکیت پسند پارٹیوں نے مولانا ہزاروی پر حملہ نہیں کیا ہوگا۔ پھر ہم قادیانیوں کو بھی ملزم کس طرح قرار دے سکتے ہیں؟ کیونکہ چندی روز پہلے روزنامہ جنگ کراچی میں یہ خبر بڑی اہمیت کے ساتھ شائع ہوئی۔ جس کو ایک امیر سندھی نے جمعیۃ پر الزام لگاتے ہوئے بیان فرمایا تھا کہ مفتی محمود نے ہر کلمہ گو کو مسلمان قرار دے کر قادیانیوں کے موقف کی حمایت کر دی اب کون عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ حرکت قادیانیوں نے کی ہے۔ کیونکہ بیچارے قادیانی اس قدر نمک حرام تو ہو نہیں سکتے کہ اپنی حمایت کرنے والوں ہی کو گولی سے اڑا کر اپنے حامیوں کی تعداد کم کر دیں۔ اب عقل سلیم کا یہی فیصلہ ہے کہ قادیانی یا بھٹو، بھاشانی وغیرہ کی جماعتیں اس سے بالکل بری الذمہ ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ کرشمہ کس ہاتھ کا ہے۔ کوئی آسمانی فرشتہ تو ایسا کام نہیں کرے گا؟ سو اس سوال کے جواب میں اگر ہم یہ عرض کریں تو یقیناً بے جا نہ ہوگا کہ یہ شرمناک حرکت وہی لوگ اپنے پروردہ اور زر خرید غنڈوں سے کروا رہے ہیں جو ایک طرف تو اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکیدار خیال کرتے ہیں اور سامراجیوں کے اشارہ پر سوشلزم اور کمیونزم کے خود ساختہ خوفناک بھوت کی تصویر عوام کو اپنی طرف مائل کرانے کے لئے عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں اور انتخاب کے حق میں نعرہ بھی لگاتے ہیں۔ ادھر جمعیۃ کے خلاف تمام تر امریکی قوتوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر صرف کرنے کے باوجود بھی جب جمعیۃ کی روز افزوں ترقی اور عوام میں اس کی شہرت اور بے پناہ مقبولیت دیکھ کر جمعیۃ کی کامیابی کے آثار اور اپنی ناکامی کے قرائن نظر آ رہے ہیں تو یہ آخری حربہ بھی استعمال کر کے شرافت و انسانیت کی سطح سے گرتے جا رہے ہیں۔ اہل تحقیق تسلیم کر چکے ہیں کہ مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب مرد مجاہد ہیں۔ یوں بھی کسی پارٹی کے جلسہ جلوس پر حملہ اور کسی لیڈر پر دست درازی کرنا کسی شریف اور پاکدامن ماں کے بیٹے کا کام نہیں ہو سکتا۔

آخر میں ہم تمام اسلام دشمن سامراجیت زدوں اور اشتراکیت پسندوں کو ہشیار کر دینا چاہتے ہیں کہ حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب یا جمعیۃ علماء اسلام کے کسی بھی فرد پر بری نگاہ اٹھانے کی جرأت نہ کریں اور یہ یقین کر لیں کہ کسی پر حملہ یا گستاخی کر دینا تو آسان ہے مگر اس کا نتیجہ نہایت خطرناک ہو سکتا ہے۔ نیز تمام اسلام دشمن طاقتوں کو یہ بات اچھی طرح جان لینا چاہیئے کہ مفتی محمود صاحب اور غلام غوث ہزاروی صاحب اب ملک میں کسی خاص ذات یا شخص کا نام نہیں رہا بلکہ یہ پاکستان میں چند کروڑ اہل توحید اور عاشقان رسول و اصحاب رسول سے عبارت ہیں۔ اے بزدلو! تمہیں خبر نہیں کہ مفتی محمود یا مولانا غلام غوث کی طرف انگلی اٹھانا کروڑوں جانباز مجاہدین کو چیلنج کرنا ہے اور شیدائیان جمعیۃ کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

لہذا آیندہ کے لئے ہم تمام اسلام دشمن عناصر کو متنبہ کر دینا چاہتے ہیں۔ خواہ وہ سامراجی ہوں یا اشتراکی کہ اس قسم کی حماقت نہ کر بیٹھیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا چاہیئے کہ علماء حقانی صرف مرنا جانتے ہیں مارنا نہیں جانتے۔ علماء حقانی امن پسند ہیں اور امن چاہتے ہیں۔ مگر ان کی امن پسندی سے غلط فائدہ اٹھانا ہرگز مناسب نہیں ہوگا۔

آخر میں ہم صدر محترم جناب محمد یحییٰ خاں سے عرض کریں گے کہ ملک کے متعدد مقامات پر جو مسلسل فسادات خصوصاً بم کے دھماکوں کے جو واقعات ہو رہے ہیں۔ اگر بروقت اس کے انسداد کے لئے موثر اور مضبوط قدم نہ اٹھایا گیا، تو اس پرسکون اور غیر مامون فضا میں صرف آئندہ انتخاب ہی معطل نہ ہو جائینگے بلکہ پورے ملک کے درہم برہم ہو جانے کا بھی قوی اندیشہ ہے۔

لہذا واقعات کی تحقیقات کرنے کے بعد مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کی حرکت کا کسی کو جرأت نہ ہو سکے۔

(علی احمد چاٹگامی مدرس اسلامیہ سینیر مدرسہ ڈاکخانہ سوناغازی ضلع نواکھالی)

محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عرض ہے سیاست کی رنگا رنگی اور ۱۱۳ علماء کے فتویٰ سے متاثر ہو کر چند منظوم سطور ارسال خدمت ہیں ان کو اگر آپ اپنے موقر جریدہ ترجمان اسلام کے معیار کے مطابق پائیں تو کسی قریبی اشاعت کے سپرد کر دیں۔ "ابن مکرم" صاحب کو دکھا لینا مناسب ہے گا تاکہ اصلاح بھی ہو جائے اور ایک نو آموز کی

بلا ترمیم و تبصرہ

مولانا غلام غوث پر حملہ، فسطائیت کی باقاعدہ ابتداء

مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی (ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام پاکستان) پر ۲۳ مئی کو حویلیاں میں باقاعدہ قاتلانہ حملہ ہوا۔ جس پر راولپنڈی کے دکاندار اور ایک مودودی کالج کے لیکچرر کو موقعہ پر گرفتار کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تینوں ملزم مولانائے ممدوح کے ساتھ راولپنڈی سے بس پر سوار ہو کر گئے اور جب مولانا موصوف حویلیاں میں اترنے لگے تو ان پر دو ناکام فائر کر کے حملہ آور ہو گئے۔ مولانا کو معمولی زخم آئے۔ مگر ان کے ساتھی مولانا مسعود الرحمان زخمی ہوئے۔ مولانا غلام غوث بہت سرکردہ عالم دین، سرگرم مبلغ اسلام، صاف گو اور دلیر مجاہد وطن ہیں جنہوں نے اپنی زندگی فروغ اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ آپ اسلام کو مسخ کرنے کی تین تحریکوں کا غازیانہ اور کامیاب مقابلہ کر چکے ہیں۔ آپ نے احمدیت، تذکرہ والی خاکساریت اور مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کو جو خطرناک طور پر بڑھ رہی تھیں تن تنہا یکے بعد دیگرے تبلیغی جہاد سے ان کے خاص مریدوں کے حلقہ تک محدود کر کے توسیع و فروغ سے محروم کر کے رکھ دیا۔ ایک فقیر بے نوا کے یہ کارنامے اسلامی ولولہ، جان بازی اور کامرانی کے تین عظیم جہاد ہیں۔ جن پر ملت اسلامیہ مولانا غلام غوث کی ہمیشہ ممنون رہے گی۔ جماعت اسلامی کے پیروؤں کی طرف سے موصوف پر حملے کئے جانے کا خطرہ کبھی خارج از امکان نہیں۔ شکر ہے کہ اس حملہ میں تائید ایزدی سے موصوف بچ گئے۔ خدا ملت پاکستان کے اس مجاہد کو طویل زندگی اور اچھی صحت سے سرفراز کر کے مودودی فتنہ کو مکمل طور پر اپنی زندگی میں ختم کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

پاکستان میں جمہوریت کے عدم نفاذ کی بے چینی اور امریکی امداد اور وسیع سیاسی مداخلت کے باعث فاشیت و سرمایہ داری نظام کو پر فریب پروپیگنڈہ، غنڈہ ازم اور بغاوت کے ذریعہ قائم رکھنے کی تحریک پاؤں پھیلا رہی ہے۔ جس میں بعض سیاسی عناصر شامل ہیں، جنہیں ہر قسم کی امریکہ کی امداد حاصل ہے۔ اور مودودی صاحب کی جماعت اسلامی اس فاشزم کے مرکز اور قیادت کا فرض انجام دے رہی ہے۔ بلکہ سی، آئی، اے (امریکہ کی ڈالر بکھیر کر سازشیں اور تخریب کرنے والی بین الاقوامی ایجنسی) کی پاکستانی برانچ شمار ہوتی ہے۔ کیونکہ عوامی اور اسلامی تحریکوں کے مخالف کرایہ کش اور کج فہم افراد اور ادارے اب اچھرہ کی رہنمائی اور سرپرستی میں کام کرتے ہیں۔ اس کی "ڈنڈا فورس" مخالفوں کو غنڈہ گردی اور تشدد سے مرعوب اور بے بس بنانے والی رضا کار تنظیم، سیاسی مخالفوں اور طلباء اخبار نویسوں، مزدوروں، کسانوں اور ہر آزاد سیاسی، مذہبی اور ٹریڈ یونین کی آزادی و حقوق سے محروم کرنے کا کام جماعت اسلامی کی دوسری فرضی جماعتوں اسلامی تحریک وغیرہ کے ساتھ مل کر انجام دیتی ہے۔ شورش کی "سٹر فروش" تحریک بھی امریکی ڈالروں کے فاشزم کا مظاہرہ ہے۔ ابھی پچھلے مجاہد پاکستان علامہ کوثر نیازی پر سربازار غنڈوں نے بدمعاشانہ حملہ کیا۔ جماعت اسلامی کے "تنخواہ دار غنڈے صحافیوں" پر اخباروں کے دفتروں میں، طلباء پر یونیورسٹیوں اور کالجوں میں اور خود وائس چانسلر پر حملے کر کے "فاشیہ" کے موجود ہونے کا ثبوت دے چکے ہیں۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا ہزاروی پر حملہ کرنے والوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت فوجی عدالت کرے اور مجرموں کی سزاؤں میں کم و بیش دو درجن کی سربازار بید زنی فی کس ضرور شامل ہو (۲) تمام فاشی جماعتوں خاص کر جماعت اسلامی کی ڈنڈا فورس تحریک اسلامی اور معین الاسلام کالج کو خلاف قانون قرار دے کر توڑ دیا جائے (۳) سیاسی اور رائے کے اختلاف کی بنا پر سیاسی کارکنوں پر حملہ کرنے کی سزا عمر قید بید زنی اور ضبطی جائداد ہو۔ ورنہ ملک میں جمہوریت اور امن وامان کا قیام مستحکم حکومت کا وجود محال ہے

(ہفت روزہ ترجمان سرحد پشاور ۱۲ جون ۱۹۷۰ء)

ہم مولانا ہزاروی پر حملے کی پرزور مذمت کرتے ہیں

حویلیاں میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب پر عوام دشمن عناصر کی جانب سے قاتلانہ حملہ اس ناپاک مہم کی ایک کڑی ہے۔ جس کے تحت سرزمین پاک میں انڈونیشیا کی کہانی "دہرانے" کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور چیئرمین بھٹو، مولانا بھاشانی اور مولانا کوثر نیازی پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان انتشار پسند اور تشدد پیشہ عناصر کو بروقت قانون کی لگام دے ورنہ ملک میں خانہ جنگی چھڑنے کا اندیشہ ہے۔ بہرحال ہم مولانا ہزاروی پر حملے کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اور اس مرد مجاہد کی درازی عمر کی دعا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اسی جوش و خروش سے پاکستانی عوام کی خدمت کرتے رہیں۔

(ہفت روزہ نصرت لاہور)

مشرق اخبار کا اسلام پسندوں کو مشورہ

پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کے جنرل سکرٹری مولانا غوث ہزاروی پر قاتلانہ حملہ ایک انتہائی مذموم اور قابل ملامت فعل ہے۔ مولانا کے بعض نظریات اور انداز فکر سے ہمیں اختلاف ہے۔ ہم ان کے انداز گفتگو کو بھی پسند نہیں کرتے۔ اس کے باوجود انہیں زبردستی خاموش کرنے اور ان کے خلاف تشدد کے استعمال کی مخالفت ہر جمہوریت پسند اور محب وطن کرے گا۔

جمہوریت کی کامیابی کے لئے تحمل اور رواداری سے کام لینا از حد ضروری ہے۔ اس کے بجائے اگر "لاٹھی کی دلیل اور گولی کی منطق سے کام لینا شروع کر دیا گیا تو ہم نہ جمہوریت قائم کر سکیں گے نہ اسلامی فلاحی مملکت اس لئے اسلام پاکستان اور جمہوری قدروں کو عزیز رکھنے والے تمام شہریوں کا فرض ہے کہ وہ صرف اپنے لئے تحریر و تقریر کی آزادی کا مطالبہ نہ کریں دوسروں کی آزادی اختلاف کا احترام بھی کریں۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ذمہ داریاں خود سیاسی رہنماؤں پر عائد ہوتی ہیں۔ جنہیں مسلسل اپنے کردار اور اعمال کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔

(مشرق ۲۴ مئی ۱۹۷۰ء)

مولانا بشیر احمد حامد حصاری رحیم یار خان

(آخری قسط)

پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جدوجہد اور مودودی صاحب

(۱۱)

یہ عنصر بیش از بیش پانچ فیصد ہوگا۔ اسی ضمیر فروش عنصر سے دشمنوں نے اپنا کام نکالا۔ لیکن اس کو آڑ بنا کر معاشرے کے پچانوے فیصد افراد کو ضمیر فروش انسانیت سے بے بہرہ قرار دینا اور جاہد ضعیف الاخلاق اور جاہلیت زدہ قوم کہنا (سیاسی نظریہ) اور انگریز جیسی درندہ صفت اور مکار قوم کو اس کے مقابلہ میں اخلاقِ حمیدہ کے درجۂ کمال پر بتانا ایسا ہی ہے جیسے عبداللہ بن ابی کے حواریوں کو مثال بنا کر جماعتِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو منافقوں اور ایمان فروشوں کا ٹولہ کہدے اور کفار مکہ معراجِ انسانیت پر بٹھلائے اس پہ مزید غضب، موصوف نے یہ ڈھایا کہ اسی خبیث الاخلاق انگریز قوم کو جو موصوف کے بقول نہایت کریم الاخلاق ہے صحابہ سے تشبیہہ دی ہے۔ لیکن اسلوب نگارش کا اعجاز ہے کہ کیا مجال ہے کسی کو محسوس ہونے پائے۔ انگریز قوم کے اخلاقیات میں سلسلۂ کلام کو ختم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور جس کے اثرات تھوڑی ہی مدت گذرنے کے بعد دریائے سندھ سے اٹلانٹک کے ساحل تک دنیا کے ایک بڑے حصے نے محسوس کرلئے اس کی وجہ یہی تو تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا جس کے اندر کیرکٹر کی زبردست طاقت موجود تھی۔ اگر خدانخواستہ آپ کو بودے، کم ہمت، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہی نتائج نکل سکتے تھے؟"

(صفحہ اخلاقی بنیادیں)

دوسرے لفظوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زبردست بنیادی اخلاقیات سے آراستہ قوم مل گئی تو آپ بھی وہ اسلوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بننے کی اہل قرار پا سکی

(العیاذ باللہ) یہ تو ماضی کی مثال تھی۔ اب حاضر کو بھی دیکھ لیں۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ تقسیم سے قبل چونکہ انگریزی حکومت تھی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ موصوف محترم کا یہ موقف ان کے مہمان ہونے کی رعایت کا حامل ہو، یا کسی اور مصلحت پر مبنی ہو لیکن ان کے چلے جانے کے بعد موصوف کا خیال یہ نہیں ہے۔ بلکہ اب وہ مسلمانوں کو انگریزوں سے اونچا خیال فرماتے ہیں۔ آیئے یہ بھی دیکھ لیں۔

پہلے تو یہی سن لیں کہ ابھی جس فتوے کا ذکر کیا گیا ہے "یعنی منکرِ خدا دیانتدار ایمان والے بد دیانت سے خدا کی نظر میں پسندیدہ ہے"! موصوف کا یہ فتویٰ کچھ بہت پرانا نہیں بلکہ یہ ابھی دس گیارہ سال پہلے کا ہے اور یہ نظریہ امت کے اجماعی عقیدے اور نصوصِ قطعیہ کے قطعی خلاف ہے۔

ابھی دو ہی برس موصوف کو انگریزی دور کی یاد نے کچھ اس انداز سے بے قرار کیا ہے۔ جیسے خزاں کے موسم میں مرغانِ چمن کو بہار کی یاد ستاتی ہے تفصیل تو بہت لمبی ہے۔ ایک چھوٹا سا اقتباس مثال کے لئے ذکر کرتا ہوں۔ اپنی قوم کو ملامت کرتے ہوئے بڑی حسرت سے فرماتے ہیں:۔

"آپ نے انگریز سے قانون کی حکمرانی کا ..... نہ صرف سبق سیکھا تھا بلکہ اسی اصول پر اسے کام کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ مگر آپ نے ہر آزمائش کے موقعہ پر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کو اس اصول کی ہوا تک نہیں لگی ہے"۔ (تحریک جمہوریت صفحہ ۸۸)

(لاہور ۲۵ مئی ۱۹۶۸ء)

گویا موصوف محترم مسلمان قوم پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ تم اس قدر نالائق لوگ ہو کہ انگریز کا اسوہ حسنہ تمہارے نصیب میں ہو...... تم اتنے خوش نصیب کہاں! چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ تم تو اپنے آپ کو انگریز قوم جیسے عبقری استاد کا ایک اچھا شاگرد بن کر بھی نہ دکھا سکے۔

غرضیکہ موصوف محترم کی یہ روش یعنی امت کے تمام افراد عام کیا خاص کیا، سلف کیا، خلف کیا، سب کو تنقید کے نشانہ پر دھر لینا اور اس جاذب اصطلاح (تنقید) کی آڑ میں عیب چینی کے جذبۂ سفلی کے تقاضوں کو جی بھر کر پورا کرنا اور قوم انگلش کو معراجِ انسانیت پر دکھانا، ان کی مدح و توصیف میں رطب اللسان رہنا اور خوش: اغیروں کی آڑ میں کچھ خفیہ مفادات کے تقاضوں پر اصولوں کو دلتے رہنا اور ایسے تصوراتی اور دلآویز پروگراموں میں قوم کو الجھا کر جو انسانی زندگی میں کبھی عمل کا جامہ نہیں پہن سکیں حقیقی مسائل اور ان کے صحیح حل سے قوم کی توجہ ہٹائے رکھنا، اور ساتھ ہی اسلام اور اہل اسلام کی زبوں حالی کے غم میں گھلنا اور ان کی ہمدردی و بہی خواہی کا ڈھنڈورا پیٹنا، موصوف محترم کی یہ ناقابلِ فہم اور تضادات کا مجموعہ اور پراسرار قسم کی روش یہ باور کراتی ہے کہ کہیں یہ کسی خفیہ ہاتھ کی کارفرمائی نہ ہو

خیر! یہ تو سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے اصول ساز و اصول شکن موقف کی مختلف توجیہات تھیں۔ جو مودودی صاحب کا مطالعہ کرنے والے مختلف الخیال لوگوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں ان کی رائے ایک دوسرے سے کتنی ہی مختلف کیوں نہ ہو۔ مگر ایک بنیادی حقیقت پر سب کا پورا اتفاق ہے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ موصوف محترم نے تقسیم سے قبل کا اپنا موقف پورے کا پورا ترک کر کے اس کے بالکل متضاد ایک نیا موقف وضع فرمایا اور پھر اس طریقے کو ایک معمول کی حیثیت سے اپنا لیا۔ اختلاف جو کچھ ہے وہ ...... صرف اس امر میں ہے کہ موصوف کو اس اصول شکنی کی ضرورت کیوں پیش آئی .... اور اس کی اصل توجیہہ کیا ہے۔

پھر ان مختلف آراء میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی رائے گو وہ سراسر خوش فہمی پر مبنی ہے۔ تاہم اس لئے وہ اپنا مقام رکھتی ہے کہ اصولوں کی قلابازیوں کا یہ دعویٰ انہوں نے اس وقت کیا تھا۔ جب وہ "جماعت اسلامی" کے ایک اہم عہدے پر فائز تھے۔

اور ویسے جماعت اسلامی والے خود بھی اس بے اصولانہ روش کا انکار نہیں کرتے۔ لیکن چونکہ یہ اصول بیزار روش ان کی اپنی روش ہے۔ اس لئے

اسے مکی و مدنی زندگی کے تقدس میں اشنان دے کر خاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مشابہ سمجھے چلے جانا ایک اہم دینی ضرورت قرار پاگیا ہے۔ اس اس طرح یہ "بے اصولی" انسانی تاریخ میں پہلی دفعہ غسلِ جنابت فرما کر امر الٰہی بنی۔ پھر سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے جدید اصطلاح کے مطابق اسے سائنٹیفک بنانے کے لئے اس پر "دین میں حکمتِ عملی" کا عنوان لگا دیا۔

محترم بھائیو!

یہ ہے صورتِ حال کا حقیقی چہرہ اس میں سب سے زیادہ تعجب اور حیرت کے ساتھ ساتھ قابلِ تعریف بات یہ ہے کہ صورتِ حال کی اس نوعیت کے باوصف بھی علماءِ دین کا تعاون مودودی صاحب کو حاصل رہتا ہے جو اس جذبہ پر مبنی تھا کہ شاید اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اسلامی دستور کی تدوین و تنفیذ کا کام لے لیں۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ اپنے نافرمان بندوں سے بھی دین کا کام لے لیا کرتے ہیں۔ اس لئے شاید یہاں اللہ تعالیٰ کے پیش نظر یہی صورت واقعہ ہو۔ بس اس وا اہم پر علماء کرام کی اکثریت مودودی صاحب کے راستہ سے ہٹ کر تعاون و تائید کی روش پر گامزن رہی۔ گو موصوف کے راہِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہونے کا تقاضا تھا کہ مستقبل قریب میں موصوف کے ایک فتنہ بن جانے کے اندیشہ سے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اس متوقع فتنہ کے سدِ باب کی فکر کرتے۔ لیکن علماء کرام نے پیش آمدہ مسائل کو اقدام سمجھتے ہوئے اور مستقبل کو مستقبل پر چھوڑتے ہوئے تعاون کو مخالفت پر ترجیح دی۔

یہ دلیل ہے علماء کے اخلاص، بے لوثی، دینی تڑپ اور منکسر مزاجی کی۔

اس موقع پر ایک سوال آپ کے ذہن کو بے چین کئے دے رہا ہوگا۔ وہ اس لئے کہ اب تک آپ کو ایک ہی طرف کی بات سنائی گئی ہے اور سنائی جا رہی ہے اس طرح پر ایک محض غلط اور خلاف واقعہ بات بظاہر حقیقت بن کے رہ گئی۔ اور لوگ ایک کھلے جھوٹ کو سچ سمجھ کر مغالطے میں پڑ گئے ہیں۔ بلا دلیل مخالفت ہے، اللہ واسطے کا بیر ہے۔ کوئی اصولی اختلاف نہیں۔ چھوٹے چھوٹے مسائل کو بنیادی اہمیت دے کر اچھالا جا رہا ہے صرف یہ دکھ ہے کہ عربی پڑھنے پڑھانے پر عمر کا بڑا حصہ انہوں نے ضائع کیا۔ لیکن بین الاقوامی عالمانہ حیثیت ان کے بجائے سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو مل گئی۔ وہ بیچارہ تنہا اسلام کا درد لئے الحاد و بے دینی کے مقابلہ میں نبرد آزما ہے اور یہ بے فکرے مدد و حمایت کے بجائے اس کی راہ روکنے اور باطل کی پیٹھ ٹھونکنے کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور وہ غریب اس کھکھیڑ میں پڑے بغیر ان کے معاملے کو اللہ کے حوالہ کرتے اور ان کی گالیوں کا جواب دعائے خیر کے کلمات سے دیتے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہے۔ اسے اسلام کی فکر ہے اپنی ذات کی نہیں۔ جبکہ مولوی حضرات اپنے مفادات کی دھن میں آخرت سے بے خوف ہو کر فی سبیل اللہ فساد میں مصروف کار ہیں۔

آیئے ذرا دیکھیں کہ فی الواقع حقیقت بھی یہی کچھ ہے یا یہ کہ اس میں حقیقت کس قدر ہے اور مبالغہ کتنا ہے۔

اس بحث کا مکمل تجزیہ مولانا بشیر احمد عابد حصاری کی تصنیف "پاکستان میں اسلامی نظامِ حکومت کی جد و جہد اور ابوالاعلیٰ مودودی صاحب" میں ملاحظہ فرمائیں جو انشاء اللہ جلد طبع ہو کر کتابی صورت میں منظر عام پر آ رہی ہے۔

اس کتاب کا پہلا باب قسط وار ترجمان اسلام میں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ باقی کتابی صورت میں ملاحظہ فرمائیں۔

(المرسل۔ محمد طیب محمود معارفی رحیم یار خاں)

بقیہ — نئی نئی کتابیں

مسئلہ میں ان کی کلی تمام غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا اور متعدد ائمہ فن کی تصریحات سے ثابت کیا ہے کہ ضاد مشابہ ظا ہے۔ عین ظا نہیں۔ جیسا کہ لفظ مشابہ خود اس پر دال ہے۔ کیونکہ تشبیہ و مشابہت میں متبہ و متبہ بہ کا وجود ضروری ہے۔ بہرحال اہل حق کے لئے رسالہ مذکور میں شواہد و نظائر دلائل و براہین کا ایک گرانبہا انبار فراہم کر دیا ہے۔ اور اہل باطل کے تمام شکوک و شبہات کو مثل تار عنکبوت شکستہ و ریختہ بے تردد بلکہ مردہ کر دیا ہے۔ یہ کتاب اہل حق کے لئے نشانِ راہ بھٹکے ہوؤں کے لئے راہنما و ہادی ہے۔ اور اہل زیغ پر حجت و برہان ہے چونکہ اس کتاب میں ہر مسئلہ کے اشکال و اغلاق کو آسان پیرایہ میں کھولا اور بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے کتاب مذکور مبتدی و منتہی استاد و شاگرد عوام و خواص ہر ایک کے لئے یکساں طور پر مفید اور کارآمد ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اس کتاب کو شرفِ قبولیت و پذیرائی سے نواز کر مؤلف دامت برکاتہم کے لئے دنیا و آخرت میں ترقی درجات و زیادتی حسنات کا باعث بنائے۔ آمین!

استاذ العلماء بقیۃ السلف مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ کا مکتوب گرامی

حضرت مولانا افغانی صاحب مدظلہ نے مندرجہ ذیل گرامی نامہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے نام ارسال کیا ہے

جامع الشریعت والطریقت روحِ جمعیۃ علماء اسلام زیدت معالیکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اخباری اطلاع کے مطابق قاتلانہ حملہ سے دل بے چین ہے اللہ یحفظکم اینما کنتم۔ بے چینی کا سبب یہ نہیں کہ مرد مجاہد کے لئے شہادت قابلِ تاسف ہے بلکہ اضطراب کا سبب اس خطرے کے تصور کا احساس ہے کہ علماء کی مجلس فاروقی کی شانِ جلالی اور ابوذری کی شانِ جمالی سے محروم ہو جائے گی۔ ہماری دعا ہے کہ درویشی و سلطانی کی یہ شمعِ تاباں ہمیشہ فروزاں رہے۔ اگر سید المتوکلین واللہ یعصمک من الناس کے نزول سے قبل تحفظ کا انتظار فرماتے تھے اور صحابہ جیسے بہادروں کو خدا نے خذوا حذرکم کا حکم دیا کہ اپنے بچاؤ کا سامان عمل میں لاؤ تو آپ کیوں نہ کریں۔ آپ کے دفتر ترجمان کی طرف سے شریعت کانفرنس کے لئے مضمون کا خط آیا۔ مضمون شروع کیا۔ عنقریب تیار ہو کر بھیج دوں گا۔

احقر العباد۔ شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

۲۳
ختم نبوت زندہ باد — اسلام زندہ باد — ناموس صحابہ زندہ باد
قرآن و سنت کے سچے آئین کی علمبردار غریب دوست علماء حق کی نمائندہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی
اپیل
دینِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قائم شدہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت خداداد پاکستان میں صرف اسلام کے عادلانہ خدائی نظام حیات کو عملاً نافذ کرانے کے متفقہ پاکیزہ اور عظیم جذبہ، عقیدہ عزم و مطالبہ کے اظہار کیلئے
مزدورو! کسانو! طالب علمو! دانشورو! علماء کرام
لاہور چلو
بتاریخ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جون ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام باغ بیرون موچی دروازہ لاہور
سہ روزہ آئین شریعت کانفرنس
• تاریخ پاکستان کا اہم ترین دینی اجتماع
• اسلام کے عادلانہ معاشی اخلاقی عدالتی اور اجتماعی انقلاب کا سنگ میل
• ظالم لٹیروں، سامراجی ایجنٹوں اور شیطانی قوتوں کیخلاف اعلان جہاد
اس عظیم کانفرنس کے ذریعہ پاکستان کے غیور اور جانباز مسلمان یہ واضح کر دینگے کہ:
• پاکستان اسلام کا مضبوط قلعہ ہے، شمع رسالت کے جانباز پروانوں کا مسکن ہے۔ یہاں اسلام کا سر بلند ہوگا اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے
• اس ملک میں تمام فرقوں کے جیّد نمائندہ علماء کرام کے مرتب کردہ بائیس اسلامی نکات پر مبنی صحیح اسلامی نظام نافذ ہو کر رہے گا
• غیر ملکی سامراجی لادینی اثرات و نظریات سے وطن عزیز کو پاک کر دیا جائے گا
• عقیدۂ ختم نبوت، ناموس انبیاءؑ، اہلبیتؓ، صحابہ کرامؓ، اکابرین امت، صلحاءؒ و اولیاء ملتؒ کی عزت و عظمت کا تحفظ کیا جائے گا
• لاکھوں فرزندان توحید کی قربانی دیکر حاصل کئے ہوئے عظیم اور محبوب پاکستان کی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دی جائے گی
• آئندہ قائم ہونے والی حکومت نے مسلمانوں کے اجتماعی عقیدہ و فیصلہ خدا کی کتاب اور پیغمبر اسلام کی سنت کے خلاف اگر آئین نافذ کیا تو اس کے خلاف بغاوت کا پرچم بلند کیا جائے گا۔
اس اہم دینی و ملی اجتماع میں شرکت کے لئے تیار ہو جایئے اور اس نیک ارادہ سے مقامی و ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کو مطلع فرما دیجئے
الداعی شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور دفتر گول چنیوٹ بازار، فون ۶۶۹۰-۳۵۱۰

(بقیہ کشفِ حقیقت)

تو یہ مزدور اجیر مشترک ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے۔ کہ یہ بیان تو اس مفتی کے خالص جھوٹ کا شاہکار ہے۔ مفتی محمود صاحب نے تو اجیر میاومتہ" مشاہرۃ" یا مسانہتہ" (یعنی روزانہ اجرت یا ماہنامہ یا سالانہ اجرت، پر کام کرنے والے) سب کو اجیر خاص قرار دیا تھا۔ اور صرف مزارع کو اجیر عام اور اجیر مشترک قرار دیا تھا۔ اور بالآخر مجلس تحقیق نے وہی فیصلہ کیا۔ جو مفتی محمود صاحب کا موقف تھا۔ اس وقت شاید رشید احمد احقر مراقبہ میں تھے۔ اور مراقبہ بھی دروغ سازی کا مراقبہ تھا۔ ورنہ اس طرح کی جھوٹی بات کس طرح بیان کرتے۔

(۲) ایک جگہ رشید احمد احقر نے ص۱۳ سطر ۱۲ پر لکھا ہے۔ کہ مفتی صاحب نے کہا کہ اگر ہم نے کسانوں کو ان کے مطالبہ کے موافق زمین نہ دلائی تو ہم قوم کو کیا منہ دکھائیں گے۔" احقر نے بڑا ناکہ کہ آپ اس کا مراقبہ کریں۔ کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے؟" کذا ثانیہ جھوٹ ہے۔ مفتی محمود صاحب ہم سب کے جانے پہچانے رفیق ہیں۔ ان کے منہ سے ایسی بات نکلنا ناممکن ہے۔ رشید احمد احقر کی انانیت اور تکبر کی اس سے واضح مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ گویا علماء کرام کی بھری مجلس میں مراقبات کی تلقین مفتی صاحب کو کر رہے ہیں۔ اس جھوٹ اور کبر و نفسانیت کی مثال شاید تاریخ بھی پیش کرنے سے قاصر ہو

الغرض یہ وہ تحریف اور مسخ و تلبیس کا شاہکار ہے کہ یہودی بھی اس کو دیکھتے تو شرما جائے۔ بیمار ذہنیت اور حب جاہ کے مریض ایسی ہی رکیک حرکتیں کیا کرتے ہیں۔

نعوذ باللہ من شر الشیطان وشرکہ

اس طرح کل پاکستان مرکزی جمعیۃ العلماء نے اسی مذکورہ بالا مجلس تحقیق مسائل حاضرہ کے طے کردہ بنیادی معاشی مسائل کی کاپی کہیں سے حاصل کر کے اور کتب فقہ کے حوالے اور عبارتیں حذف کر کے باقی معاشی مسائل کو ہو بہو بصورت استفتاء ۱۰۸ علماء سے دستخط حاصل کر کے کل پاکستان مرکزی جمعیت علماء اسلام کی جانب سے "اسلام کا معاشی نظام" بنا کر شائع کر دیا۔ سستی شہرت کے پرستار اسی قسم کی چھچھوری حرکتیں کیا کرتے ہیں۔

ہم نے اس دہ روزہ مجلس کے متفقہ طور پر طے شدہ بنیادی معاشی مسائل کی بعینہ سائیکلو اسٹائل شدہ کاپی کو صرف اس غرض سے شائع کیا ہے کہ قارئین مقابلہ کر کے دیکھ سکیں۔ اور اس علمی سرقہ" کی داد دیں۔ اس دہ روزہ مجلس کے اختتام پر طے پایا کہ مولوی محمد تقی عثمانی مدیر "البلاغ" کراچی پیش نظر کتاب اسلامی معاشیات کے ابواب کا خاکہ مرتب کر کے شرکاء مجلس پر تقسیم کر دیں اور ہر ایک شریک کار اپنے حصہ کا باب تصنیف کر کے مجلس کے آئندہ اجلاس میں پیش کرے۔ چنانچہ دوسرا باب "عوامل پیدائش دولت" خادم کے حصہ میں آیا۔ خادم نے یہ باب لکھ کر مولوی محمد تقی کو دیدیا۔ اور انکی تجویز کے مطابق ترمیمیں بھی کر دیں۔ مگر باقی حضرات اپنی مصروفیت کی وجہ سے کام نہیں کر سکے اور کتاب ابتک مرتب نہ ہو سکی۔

(محمد ادریس)

بقیہ اسلامی معاشی نظام ۔۔۔

تو اب ان کو جاگیرداروں سے بطور "مال فئی" زمین سے محروم لوگوں کو دی جائیں گی۔ (ج) اگر وہ زمینیں بنجر (موات) تھیں تو احیاء موات کے احکام جاری ہونگے جو اوپر گذر چکے ہیں۔ (۹) اسلامی حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ پیداوار کے نصف سے زائد حصے مثلاً دو تہائی مزارع کا حصہ مقرر کرے۔

(۹) ٹھیکہ (اجارہ) کی صورت میں بھی ٹھیکہ کی رقم کے لئے ایسی حد کی تعیین کرے جس سے ٹھیکہ دار کی محنت کا مناسب صلہ اس کو مل جائے۔

(۱۰) عقد مزارعت ایک مجتہد فیہ مسئلہ ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ عقد فاسد ہے۔ صاحبین (...) مزارعت کو عقد صحیح قرار دیتے ہیں۔ جمہور امت کا تعامل بھی یہی ہے لیکن اگر ایک صحیح اسلامی حکومت اگر یہ محسوس کرتی ہے۔ کہ زمیندار اور کاشتکار کا تعلق کسی بھی طرح ایسے صحیح اسلامی طریقہ پر قائم نہیں ہوتا۔ جو شروط فاسدہ اور زمینداروں کے ظالمانہ طریقہ کار سے آزاد ہو تو وہ ضرورت کے وقت یہ حکم جاری کر سکتی ہے۔ کہ زمینوں کو مزارعت کے بجائے اجارہ کے طریقہ پر کاشت کیا جائے۔

۱۱۔ زمینوں اور کارخانوں کی ملکیت پر کوئی تحدید عائد کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ یا نفس ملکیت بالعموم کسی مرحلہ پر بھی جائز ہے۔ یا نہیں؟ اس مسئلہ پر ابھی غور کیا جائے گا

۱۲۔ آئندہ احیاء اموات کی اجازت صرف ان لوگوں کو دی جائے جن کے پاس زمینیں نہیں ہیں۔

رہن کے مسائل

۱۔ جس مرہون زمین میں مرتہن نے انتفاع بالمرہون کی شرط لگائی ہو یا "المعروف کالمشروط" کے طور پر اس سے انتفاع کر رہا ہو وہ رہن فاسد ہے لہٰذا زمین مرہون کو راہن کی طرف رد کیا جائے اور اجرت مثل کو زر رہن (قرض) میں محسوب کیا جائے گا۔ اور اگر اس کی مقدار زر رہن سے بڑھ گئی ہے۔ تو وہ بھی راہن پر لوٹائی جائے گی۔ (لان ذلک لیس برہن وانما ہو اجارۃ فاسدۃ فیجب اجر المثل لما فی رد المحتار قال فی التتارخانیۃ" مانصہٗ۔ ولو استقرض دراہم وسلم حمارہ الی المقرض لیستعملہ الی شہرین حتی یوفیہ دینہ او لیسکنہا فہو بمنزلۃ الاجارۃ الفاسدۃ ان استعملہ فعلیہ اجر مثلہ ولا یکون لاہنا الخ ۱" شامی صفحہ ۳۴۴ ج ۵)

۲۔ اگر مرتہن نے زمین مرہون راہن ہی کو مزارعت پر دیکا تو یہ رہن باطل ہو گیا۔ لہٰذا ساری پیداوار راہن کی ہوگی۔ البتہ اگر بیج مرتہن نے دیا ہو تو اتنا ہی بیج یا اگر مرتہن راضی ہو تو اس کی قیمت راہن ادا کرے گا۔

تجارت کے مسائل

۱۔ سود کی تمام اقسام کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائیگا۔ اور بنکوں کا کاروبار شرکت مضاربت کے اصول پر قائم کیا جائے گا۔ اور قیام پاکستان سے لیکر اب تک بنکوں بیمہ کمپنیوں اور دوسرے بھی سرکاری یا نیم سرکاری، تجارتی اداروں نے جتنا سود وصول کیا ہے۔ اسے ضبط کر کے غریبوں پر تقسیم کیا جائے گا۔

۲۔ قمار اور سٹہ کی جتنی صورتیں رائج ہیں مثلاً بیمہ وغیرہ ان سب کو ممنوع قرار دیا جائے گا۔ اور ان کے ذریعہ جو آمدنی اب تک ہوئی ہے۔ اسے ضبط کر کے غریبوں میں تقسیم کیا جائیگا۔

۳۔ تجارت کو آزاد کیا جائیگا۔ یعنی درآمد برآمد پر چند افراد کی اجارہ داری کو ختم کیا جائے گا۔

۴۔ غیر مسلم ممالک کے بنکوں میں پاکستان کے سرمایہ داروں کو سرمایہ جمع کرنا منع قرار دیا جائے گا۔

اور موجودہ جمع شدہ رقم کو کسی نہ کسی طرح ملک میں واپس منتقل کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔

۵۔ شراب اور دیگر اشیاء محرمہ اور سامان تعیش کی درآمد بالکل ممنوع قرار دی جائے گی۔

۶۔ تمام اشیاء صرف میں احتکار (ذخیرہ اندوزی) کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی شخص اس کا ارتکاب کرے تو اشیاء محتکرہ کی بیع پر اسکو مجبور کیا جائیگا۔ (اخذاً بقول ابی یوسفؒ فی ان الاحتکار فی کل ما اضر للعامۃ بہ (الہدایہ ص۴۷۴ ج ۴)

کارخانوں کے مسائل

۱۔ کارخانوں کے ملازمین کی ایسی اجرتیں اسلامی حکومت مقرر کر سکتی ہے جو ایک طرف انکی نوعیت کار کے لحاظ سے انکی محنت کا مناسب صلہ بھی ہوں۔ اور دوسری طرف انکو معاشی طور پر خود کفیل بنانے اور آگے بڑھنے میں بھی مدد دیں۔ (۲)۔ کارخانہ داروں کا ایسا اتحاد جس سے مفاد عامہ کو نقصان پہنچتا ہو مثلاً کارٹیل مرجر اور سنڈیکیٹ وغیرہ کے طرح کی اجارہ داریاں اسلامی حکومت انکو ممنوع قرار دے گی۔ (لما فی الہدایہ ولا یجبر القاضی الناس علی قاسم واحد معناہ لا یجبرہم علی ان یستاجروہ لانہ لا جبر علی العقود ولانہ لو تعین لتحکم بالزیادۃ علی اجر مثلہ" ولا یترک تا آخر الہدایہ ص۴۱۸ ۔ ومثلہ فی البدائع ص۱۹ ج ۷ والعالمگیریہ)

جمعیۃ میں شمولیت

مولانا محمد حسینی صاحب زیارتی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور اور حال خطیب جامع مسجد کانسی روڈ کوئٹہ نے بھی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے

لئے عوام کے اس حق پر دوسرے طور طریقوں سے اثر انداز ہونا شروع کیا ہے۔ اور یہاں ایسے مسائل کھڑے کرتے ہیں۔ جن کے دباؤ سے عوام اپنے ووٹ کا یہ حق ان عناصر کے حق میں استعمال کرنے پر آمادہ و مجبور ہو جائیں۔

یہ عناصر جو تین رجحانات کے حامل گروہوں پر مشتمل ہیں۔ عوام کو دین کے نام پر آزمائش میں ڈال لینے پر اتر آئے ہیں۔ انگریزوں کے دور میں ان عناصر میں شامل گروہوں میں سے بعض نے اسلام کی خود ساختہ تعبیروں کے محل تیار کئے جس میں ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ سے لے کر سنت رسول۔ اعتماد صحابہؓ اور عظمت اسلاف سے انکار تک کا ذہن کارفرما ہے۔ بعض نے اسلام کے نام سے انگریزوں کے قائم کردہ سیاسی۔ معاشی و مجلسی نظام کو ذہناً قبول کر لیا۔ اور بعض نے دنیوی مفادات و جاہ و منصب کے حصول کے ساتھ عالمی سرمایہ داریت و سامراجیت کو اپنا سرپرست و محافظ قرار دے لیا۔ ان تینوں رجحانات کے حامل عناصر اپنے جدا جدا دائروں کے باوجود اس بات پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ انگریزوں کے دور کی حاصل کی ہوئی اپنی حیثیت کو اور پاکستان کے گذشتہ ۲۲ سالوں میں سمیٹے ہوئے اپنے اقتصادی، سیاسی اور گروہی مفادات کو اسلام کے نام سے غالب و محفوظ رکھنے کا ہتھیار بنالیں۔ اور اشتراکیت کے خطرہ کو، سامنے لا کر عوام کو ایسے مخمصہ میں ڈال دیں۔ کہ اگر وہ ان عناصر کے ..... خلاف ہو جائیں۔ تو انہیں اپنے، دین سے ہاتھ دھونے کا خطرہ محسوس ہو — ورنہ —— پھر ان عناصر کا ہی ساتھ دیں۔ اور اپنے اقتصادی، معاشی اور سیاسی حقوق کے مسائل کو اولیت نہ دیں۔ ان عناصر کو اپنے اس مقصد میں سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کے موقع بے موقع اور غیر ذمہ دارانہ نعرے لگانے والوں سے بھی تقویت حاصل ہوئی ہے اور انہوں نے نہایت عیاری و زیرکی کے ساتھ عوامی مسائل پر پردہ ڈال کر موجودہ، سیاسی کشمکش کو، اسلام اور سوشلزم کی لڑائی بنا ڈالا ہے چنانچہ اس وقت صورت حال یہ بن گئی ہے۔ کہ اسلام کے بلند بانگ نعرے کے پیچھے، ختم نبوت کے منکرین سے لیکر اعتماد صحابہ و عظمت اسلاف سے انکار کرنے والے تک سبھی جمع ہو گئے ہیں۔ تاکہ عوامی تغیر و تبدل کے ایسے رخ کو روک دیں۔ جس کی زد میں ان کا نرمی مذہب اور خود ساختہ دین آسکتا تھا۔

اور اقتصادی و معاشی اجارہ داریاں رکھنے والے اور جاہ و منصب کے خواہاں عناصر بھی اس نعرے کی آڑ میں ان گروہوں کے دوش بدوش آکھڑے ہوئے ہیں۔ تاکہ آئندہ کوئی ایسا عوامی تغیر و تبدل رونما نہ ہو جس کی وجہ سے ان کی متعلقہ اجارہ داریاں و سرمایہ داریاں اور سیاسی بالادستیاں ختم ہو جائیں۔ اور عالمی سامراجیت کی سرپرستی سے وہ محروم ہو جائیں۔ اس صورت حال کے مقابلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا وجود ہے۔ جو یہ چاہتی ہے کہ انگریزی ولا کے دور کے ان تمام عوامل اور لعنتوں کا خاتمہ کر دیا جائے جن سے مسلمانوں کے عقائد۔ دینی اور ملی وحدت میں رخنے ڈالے گئے —۔ اور ایسا سیاسی و اقتصادی نظام بروئے کار لایا جائے۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان کا ہر مسلمان اپنے آپ کو کار حکومت میں شریک سمجھے، خوش حالی سے بہرہ ور ہو۔ یہاں قرآن و حدیث کے احکام نافذ ہوں۔ مسلمان ملت ختم نبوت کے عقیدہ اعتماد صحابہ و عظمت اسلاف کی حامل و نمائندہ بن جائے۔ اور کوئی فرد کسی فرد پر سیاسی و معاشی تغلب کی راہ نہ پا سکے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ موقف مذکورہ بالا عناصر کے لئے ایک چیلنج ہے۔ چنانچہ ان عناصر نے اپنی جنگ کا سارا رخ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف پھیر دیا ہے۔ اور گذشتہ چند ماہ سے وہ کھلے تشدد و جارحیت پر اتر آئے ہیں۔

نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات اور ... مقبوضہ پریس کے ذریعہ جمعیۃ پر گھناؤنے الزامات کا حملہ کر رہے ہیں۔ اور جمعیۃ کو نشر و اشاعت کے تمام ذرائع سے بالکل محروم بنا دینا چاہتے ہیں۔

حکومت کے نشریاتی ادارے ریڈیو وغیرہ پر بھی ان کا تسلط قائم ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ اس ذریعہ کے دروازے بھی جمعیۃ علماء اسلام پر بند کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی کئی مقامات پر انہوں نے تشددانہ کارروائیاں کی ہیں — اور حیرت و افسوس کے ساتھ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہوں پر انتظامیہ کا رویہ ان عناصر کی منشاء کے عین مطابق جمعیۃ کے خلاف رہا ہے۔ ان حالات کے اندر آئین شریعت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔

اور یقیناً یہ اجتماع اپنے تاریخی اثرات پورے ملک اور پوری ملت کے حال و مستقبل پر چھوڑ جائے گا۔

پاکستان کے مسلمان عوام جو اپنے ملک میں صرف اسلام کا نظام حیات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ان کے بنیادی معتقدات و روایات کا تحفظ ہو۔ انہیں ملک کی سیاست و معیشت میں پورے تناسب کے ساتھ عمل و دخل ملے۔ انگریزوں کے چھوڑے ہوئے اثرات اور امریکی سامراج کے پیدا کردہ مفادات۔ اس ملک سے ختم ہوں۔ اور اشتراکیت کے اندیشوں سے انہیں نجات مل جائے۔ ان کی یہ آرزو یقیناً صرف اور صرف جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کو کامیاب بنانے سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ اور یہ عظیم الشان کانفرنس پاکستان کے مسلمان عوام کی اس آرزو کی تکمیل کی طرف ایک قدم ہے جو ملت کی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

میں مفتی رشید احمد صاحب بھی براجمان تھا۔ کہ انہوں نے یہ بھی مجھے بتایا۔ کہ اس اجتماع میں جس شخص نے فلکیات کے متعلق بہکی بہکی باتیں کیں۔ اور میں نے جب اسے بحث میں لاجواب کر دیا۔ تو اس نے کرہ کرہ کا رٹ طلاس بانعتہ ہو کر لگانا شروع کر دیا۔ وہی مفتی رشید احمد تھا۔

واقعہ کی تفصیل

تقریباً مارچ ۱۹۶۹ء کے ہنگاموں میں علماء کا ایک اجتماع قاسم العلوم ... میں منعقد ہوا۔ ایک مجلس میں بعض علماء واردین نے میری، تصنیفات خصوصاً مؤلفات ریاضی کا ذکر کیا۔ ایک مولوی صاحب نے (اب معلوم ہوا کہ وہ مفتی رشید احمد تھا) شاید اپنی ریاضی دانی جتانے کے خلاف طول بلاد اور عرض بلاد کے لحاظ سے تعین قبلہ کے متعلق اپنی رائے پیش کی۔ میں نے اس کی رائے رد کر دی۔ بحث طویل ہو گئی۔ اس کے دعویٰ کو میں نے عقل و نقل و مشاہدہ کے خلاف ثابت کر کے لاجواب کر دیا۔ حضرت المحترم مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ العالی نے میری تائید کی۔ اور اس کی تغلیط۔ مجھے واقعی وہ دعوائے مہارت کے باوجود ریاضی کے اصولوں کی تفصیل سے ناواقف معلوم ہوا۔ اسی وجہ سے ان دنوں تک میں نے کسی سے اس کا حال دریافت کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ اگر اس کی باتیں کچھ وزنی ہوتیں۔ تو فطرت انسانی کے تقاضے کے پیش نظر مجھے ضرور اس کا حال و پتہ معلوم کرنا چاہئے تھا۔ ماہر فن کا حال معلوم کرنا فطرت کا تقاضا ہے۔ بے چارہ اس مجلس میں معاون و مؤید نہ ملنے سے، شرمندہ ہوا۔ " مگر ملا آں باشد کہ خاموش نہ شود۔

(۲)۔ اسی مجلس میں یہ ذکر بھی آیا تھا۔ کہ دشمنان اسلام اور امریکی ازم کے ہمنوا اگ اکابرین جمعیت کی باتیں الٹ دیتے ہیں۔ اکابرین جمعیت کی تقریروں میں غریبوں کی ہمدردی کے ذکر نا جائز منافع کے چھیننے کے اعلان، امریکہ کے سفاکانہ رویہ پر اعتراض اور اس کی ظالمانہ سرمایہ دارانہ نظام پر تنقید کو یہ لوگ سوشلزم کے مترادف سمجھتے ہیں۔

دشمنان علماء کے اس رویہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کا ذکر اس مجلس میں کیا گیا تھا۔ اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں آج بھی علماء کرام کے ان دشمنوں کا حال یہی ہے۔ کہ ہمارے اکابرین جب غریبوں اور مزدوروں کو اسلامی حقوق دلانے کا ذکر کرتے ہیں تو یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ علماء سوشلزم کی دعوت دیتے ہیں۔

(۳)۔ یہ ہے اصل واقعہ۔ مفتی رشید احمد کا بیان کئی وجوہ سے غلط ہے۔ (۱)۔ مہمانوں سے ملاقات کرنے والوں کو ... سمجھا۔

(۲)۔ دشمنان دین کی کج فہمی پر افسوس کو اکابرین کے طریقہ سے شکایت پر محمول کیا۔

(۳)۔ صرف مجھے مدرسین کی جماعت سمجھا۔

(۴)۔ الفاظ میں محتاط رہنے کے مشورے کو اعتراض و تنقید پر محمول کیا۔

بہرحال مفتی رشید احمد کا بیان سراسر غلط ہے۔

محمد موسیٰ عفی عنہ روحانی بازی

۲۱-۲۲-۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۲۶-۲۷-۲۸ جون ۱۹۷۰ء جمعہ ہفتہ اتوار

اس کانفرنس میں شرکت کیلئے مغربی پاکستان کے ہر علاقے سے بیس ہزار بلند پایہ مشائخ عظام و اکابر علماء کرام اور جمعیۃ علماء اسلام کے ہزاروں رضاکار **لاہور** پہنچ رہے ہیں

جلوس عظیم الشان

اس موقع پر علماء کرام اور رضاکاران جمعیۃ کا ایک شاندار جلوس نکلے گا جو لاہور کی مختلف سڑکوں پر مارچ کرتے ہوئے بادشاہی مسجد پر آکر ختم ہوگا

الداعیان: (جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا) **عبید اللہ انور** صدر • (جناب قاضی) **محمد سلیم** ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ناظم اعلیٰ

مجلس استقبالیہ: آئین شریعۃ کانفرنس: لاہور: فون ٦٧٧١٥

WEEKLY
REGD. L. No. 7132
TARJUMANE ISLAM
LAHORE
عوام کیا سوچتے ہیں
مزدور کیا سوچتا ہے — کسان کیا سوچتا ہے — علمائے حق کیا سوچتے ہیں
دکاندار کیا سوچتا ہے — طالب علم کیا سوچتا ہے — اُستاد کیا سوچتا ہے
پاکستان کے بارہ کروڑ غریب شہری کیا سوچتے ہیں
پاکستان کے عوام کا اپنا اخبار
روزنامہ مساوات لاہور
زیرِ ادارت * محمد حنیف رامے
ان درد بھری سوچوں کو انقلابی زبان عطا کریگا
مساوات ۱۲ کروڑ مظلوم عوام کا نعرۂ تکبیر ہے
مساوات — یہ پیغام لے کر آیا ہے کہ — اُٹھو! میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
مساوات — یہ اعلان کرنے آیا ہے کہ — گیا دورِ سرمایہ داری گیا
مساوات — یہ خوش خبری سنانے آیا ہے کہ — سلطانیٔ جمہور کا آتا ہے زمانہ
مساوات آ رہا ہے تاکہ سرزمینِ پاکستان کا گوشہ گوشہ مساواتِ محمدیؐ کے نور سے جگمگا اُٹھے
جون ۱۹۷۰ء کی کسی تاریخ سے شائع ہو رہا ہے
روزنامہ "مساوات" ۹۔ بی — داتا دربار مارکیٹ لاہور

پرچم اسلام

جمعیت علماء اسلام کا سیاہ و سفید پرچم جو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا پرچم ہے کو دیکھ کر۔

وہ بدر کی آواز، وہی اُحد کی آواز
گونجی ہے نئے عہد میں پھر زُھد کی آواز
قربت نے سنی رزم میں کس بُعد کی آواز
ہاتف کے اشاروں میں نئی جُہد کی آواز
جمعیت اسلام کا پرچم ہے سرافراز
دو رنگ دکھاتے ہیں نئی صبح و نئی شام

اے پرچم اسلام

اِک رنگ سحر رنگ ہے سورج کی نشانی
اِک رنگ ہے راتوں کے تقدس کی کہانی
قربان ہے اس روپ پہ شاعر کی جوانی
عریاں ہے مری آنکھ پہ تصویر نہانی
عرفات کا میدان ہے خطبہ ہے نبیؐ کا
باندھے ہیں سبھی یار ترے رنگ کا احرام

اے پرچم اسلام

آفاق کا بستان ہے، خیمے سے گڑے ہیں
جمعیت اسلام کے ارباب کھڑے ہیں
یا خاتم اقوام میں یاقوت جڑے ہیں
کونین کے گلزار سے کچھ پھول جھڑے ہیں
محمود کے ہاتھوں میں ہے اسلام کا پرچم
ہاں ٹوٹ گئے ٹوٹ گئے کفر کے اصنام

اے پرچم اسلام

مسعود منور
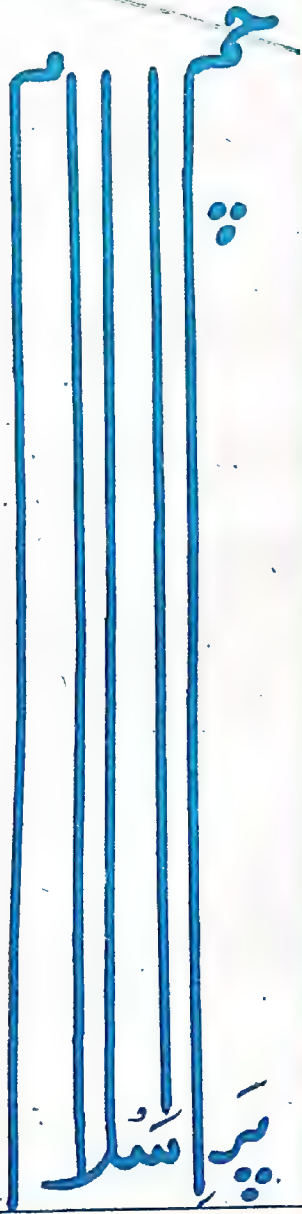
قائد جمعیت مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی۔

جمعیت علماء اسلام کے متعلق ایک صاحب کے

چند سوالات اور ان کا مدلل جواب

قسط ۳

از حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن

الجواب :-

سائل کا مقصد یہ ہے کہ اگر جمعیت والے اپنے اس دعوٰی میں ہیں کہ ہم صرف اسلام چاہتے ہیں۔ روس اور چین کے سوشلزم اور کمیونزم کے حامی نہیں ہیں تو پھر یہ سوشلسٹ تمہارے جلسوں کی رونق کیوں بنتے رہتے ہیں ....

جواباً گذارش ہے کہ رونق بننے سے مراد کیا ہے اگر یہ ہے کہ ہم نے کسی جماعتی جلسہ یا میٹنگ ان کو بلا کر صدر بنایا ہو یا ان کی رائے کو جماعتی طور پر کوئی وقعت دی ہو تو برائے مہربانی اس کی کوئی مثال پیش کر دی جائے۔

ایسی نہ کوئی صورت پیش آئی ہے اور نہ کوئی ہی مثال پیش کی جا سکتی ہے ....

اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ کسی وقت کسی مشترک مقصد کے لیے جمعیت والے اور نیشنل وغیرہ پارٹی والے کوئی مشترک جلسہ کیوں کر لیتے ہیں۔ جس طرح انٹی فرنٹ اسرائیل کے جلسہ میں اکٹھا ہونا وغیرہ ....

سو یہ یکجائی وغیرہ اسی طرح ہے جس طرح صدر ایوب کو ہٹانے، بالغ رائے دہی حاصل کرنے، پارلیمانی طرز حکومت وغیرہ کے سلسلہ میں جمعیت علماء اسلام نیشنل پارٹی، پی ڈی ایم اور مجیب گروپ یک جا جلسے کرتے رہے۔ اس میں نیشنل پارٹی اور مجیب گروپ کے ساتھ مودودی پارٹی والے بھی مشترک جلسوں کی رونق بنا کرتے تھے۔ مگر اس کے باوجود بھی نہ مودودی پارٹی سوشلسٹ بنی اور نہ جب تک یہ ساتھ رہے جمعیت علماء اسلام کو سوشلسٹ بننے کا طعنہ دیا گیا۔

تم رقیبوں سے ملو تو مصلحت ہو اور ہم انہیں جھانک بھی لیں تو گردن زدنی۔

> جو تیری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
> وہ تیرگی جو مرے نامۂ سیاہ میں ہے

ہاں ع عشق است و ہزار بدگمانی۔ یار لوگ اس غم میں بھی گھلے جا رہے ہیں۔

کہ باصطلاح ان کے یہ بائیں بازو کے اخبارات اور ان کے ہم خیال کیوں جمعیت کی خبروں کو شائع کر رہے ہیں۔ اور کیوں ان کے جلسوں میں عمومی شرکت سے اس طرح نہیں کتراتے جس طرح کہ امریکی بلاک والوں سے۔

پھر اس کے بین السطور یہ پڑھ کر کہ اس سے جمعیت والوں کی غریب طبقہ میں شہرت ہو رہی ہے اور پروپیگنڈہ بڑھ رہا ہے گھبرا جاتے ہیں کہ مبادا انتخابات میں یہ جمعیت کی کامیابی کا ذریعہ بن گیا تو ۱۹۵۶ء جیسے اسلامی دستور کو جس میں ارتداد ملک کی اجازت ہو کیسے جگہ مل سکے گی ....

جناب والا :- بائیں بازو کے اخبارات جمعیت کے اطلاعات کو ہو سکتا ہے زیادہ شائع کرتے ہوں۔ سوشلسٹ لوگ اور ان سے متعلق غرباء ہو سکتا ہے کہ آپ کے جلسوں کی نسبت جمعیت کے جلسوں کو غنیمت سمجھتے ہوں مگر اس لیے نہیں کہ وہ جمعیت کے منشور اور اپنے مطالبات میں فرق نہیں سمجھتے۔ بلکہ یہ اس کہ ہم جس طرح ان کے نہیں ان کے رقیبوں کی گود میں بھی نہیں ...... اس لیے وہ آپ کے مقابلے میں ہم کو غنیمت جان کر کہہ سکتے ہیں کہ

> شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
> گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

فعلنا لبغض معاویۃ رضی اللہ عنہ لا لحب علی رضی اللہ عنہ کا مقولہ تو بہت مشہور ہے ......

یعنی انہیں ہم سے محبت نہیں ہے جاں نثاران امریکہ کے ساتھ بغض کے باعث وہ ہمیں دیکھ کر برداشت کر لیتے ہیں۔

چوتھا سوال :-

یہ ہے۔ اس ہفتہ کا ترجمان اسلام پڑھئے اس میں صفحہ ۵ پر لکھا ہے۔

" سامراجی اور مخالف اسلام فتنوں سے خبردار رہنے کے لیے ...
.... ترجمان پڑھئے۔

اعتراض یہ ہے کہ سامراجی کے ساتھ اشتراکی کا لفظ کیوں نہیں آیا اور پھر وہ کہتے ہیں کہ اگرچہ مخالف اسلام فتنوں کے ضمن میں اشتراکی داخل ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب سامراجی کی تصریح کی گئی ہے۔ تو پھر اشتراکی تصریح سے کیوں گریز کیا گیا ہے۔

گویا انہیں شبہ یہ ہے کہ جب اس اعلان میں اشتراکی تصریح نہیں تو ہو نہ ہو یہ تمہارے سوشلسٹ ہونے کی دلیل ہے۔

ہم پہلے سوال کے اعتراض میں یہ بتلا چکے ہیں۔ کہ اشتراکیت کے الزام کی حقیقت کے عنوان سے بالاقساط ترجمان میں مفصل مضمون آ چکا ہے۔

۱۱ر نومبر ۱۹۶۹ء کے شمارہ صفحہ ۵ میں کئی حوالے ایسے موجود ہیں جس میں آپ کے رقیب اشتراکی حضرات کو خوب لتاڑا ہے۔ ۸ر دسمبر ۱۹۶۹ء کے ترجمان میں عنوان ہے۔ " اسلام مغربی جمہوریت اور سوشلزم کے نرغے میں " ۲ر فروری ۱۹۷۰ء میں عنوان ہے۔ " بھٹو صاحب کا سوشلزم " ۱۹ر جنوری ۱۹۶۸ء کا اداریہ ہے " نئی نسل کو اشتراکیت کے آغوش میں جانے سے بچائیے " ۲ر اگست ۱۹۶۹ء " سرخ سفید سامراج " ۲ر اگست ۶۸ء " اشتراکیت کا خطرہ " کیوں صاحب کچھ تسلی ہوئی۔ سفید کے ساتھ سرخ سامراج بھی تو موجود ہے۔ مغربی جمہوریت کے ساتھ ساتھ سوشلزم کا لفظ بھی پڑھ لیا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ

مطابق

۲۷ فروری ۱۹۷۰ء

شمارہ ۸

جلد ۱۳

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدلِ اشتراک

سالانہ ۲۰/- روپے

ششماہی ۱۰/- ″

سہ ماہی ۶/- ″

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

سامراج دوست طبقے کی پریشانیاں

سامراج دوست طبقوں کے لئے اس وقت پاکستان میں دو باتیں سخت پریشانی اور تشویش کا موجب بنی ہوئی ہیں ایک یہ کہ اس ملک میں حقیقی یعنی غیر ترمیمی اسلام کا نظام نافذ ہو۔

دوسرے یہ کہ پاکستان کی زمام اقتدار و انتظام مسلمانوں کے نادار طبقے، کسانوں، مزدوروں اور عام شہریوں کے حقیقی نمائندوں کے ہاتھوں میں چلی جائے۔

سامراجی طبقے ان دونوں باتوں کے غلبہ کو قریب تر پاکر بوکھلا اٹھے ہیں اور اب وہ سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ جو لوگ پاکستان میں حقیقی اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں انہیں مفروضہ و مبینہ "نیشنلسٹ علماء" کا الزام دے کر پاکستانی عوام کو ان کی طرف سے بدظن بنا سکیں، اور جو لوگ کسانوں، مزدوروں و غریب عوام کو پاکستان کی سیاست و معیشت میں ان کا جائز حق دلانے کے لئے کوشاں ہیں، انہیں "اشتراکیت زدہ" قرار دے کر پاکستانی عوام کی تائید سے انہیں محروم رکھ سکیں۔

اور چونکہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام غیر ترمیمی حقیقی اسلام کو نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ ملک کی سیاست و معیشت پر پاکستان کے غریب مسلمان عوام کسانوں و مزدوروں وغیرہ کو جو ملک کی آبادی کا ۹۹ فیصد حصہ ہیں، بلا امتیاز ان کے حصہ کے مطابق غالب لانا چاہتی ہے۔

اس لئے سامراجی طبقوں کی نظروں میں جمعیۃ بیک وقت "نیشنلسٹ علماء" کا گروہ بھی ہے اور "اشتراکیت" کا حامی بھی۔

حالانکہ یہ سیاسی لطیفہ نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ اس وقت سامراجی طبقہ جن گروہوں و جماعتوں کو پاکستان میں اسلام کا علمبردار اور پاکستان کی سالمیت کا اجارہ دار قرار دے رہا ہے۔ ان کی سربرآوردہ شخصیات میں مودودی صاحب اور نوابزادہ نصر اللہ خاں صاحب نمایاں ترین شخصیتیں ہیں اور یہ دونوں اپنی اپنی جماعتوں سمیت سرے سے تحریک پاکستان کے ہی شدید مخالف تھے اور اپنے سیاسی نظریات ہی نہیں بلکہ مذہبی معتقدات کی بنا پر مسلمان قومیت کے تصور کے ہی منکر تھے اس کے ثبوت کے لئے مودودی صاحب کی ۱۹۴۸ء تک کی تحریریں اور نصر اللہ خاں صاحب کا سیاسی موقف آج بھی بلاخوفِ تردید پیش کیا جا سکتا ہے۔

لیکن چونکہ ان دونوں صاحبان کے موجودہ نقطۂ نظر و سیاسی روش سے سامراج دوست طبقوں کو تائید حاصل ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ دونوں شخصیتیں اپنی اپنی جماعتوں سمیت اپنی ماضی کی واضح تاریخ کے علی الرغم سامراج دوستوں کے نزدیک اسلام کے علمبردار بھی ہیں اور پاکستان کی سالمیت کے اجارہ دار بھی۔

خود غرضانہ سیاست کا اس سے بڑا نمونہ شاید ہی کسی ملک کی سیاست میں وقوع پذیر ہوا ہو، جیسا کہ پاکستان میں سامراج نواز طبقے پیش کر رہے ہیں۔

"نیشنلسٹ علماء" کا لفظ پاکستان کی نئی نسل کے لئے حیرت انگیز ہی نہیں بلکہ یہ لفظ و اصطلاح ہی بجائے خود کبھی "شرمندۂ معنیٰ" نہیں کی جا سکتی۔

بعض اخبارات اور بعض کتابوں کے صفحات اس لفظ و اصطلاح سے سیاہ دیکھنے میں آتے رہتے ہیں لیکن ہزار غور کرنے کے باوجود ان کا مدعا عنقا ہی نظر آتا ہے۔

اگر اس اصطلاح اور لفظ سے مقصد برصغیر کی تحریک آزادی میں حصہ لینے والے علماء و اشخاص ہیں تو شاید ہی کوئی بدنصیب اور انگریزوں کا بہت ہی پختہ وفادار شخص و گروہ ہوگا جو ان مجاہدین آزادی کو تحقیر و استخفاف کی نظر سے دیکھے گا۔ اور ان کے حق میں "نیشنلسٹ علماء" کا لفظ و اصطلاح بطور طنز و تعریض کے استعمال کرے گا۔

پاکستان میں "نیشنلسٹ علماء" کا لفظ "ہجو" کے طور پر استعمال کرنے والا شخص، انگریز حاکموں سے اپنی دیرینہ وفاداری کے اظہار کے سوا اور کیا مقصود حاصل کر سکتا ہے۔ اور تعجب ہے کہ آزاد پاکستان میں وہ کیوں اس دیرینہ وفاداری کا

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اظہار کر رہا ہے۔ غالباً آج کے امریکی سامراج سے رشتہ وابستہ رکھنے کا یہ واحد ذریعہ ہے کہ اس طرح جدید سامراجیت کو بھی باور رہے کہ کم از کم یہ شخص، گروہ ایسا ہے جو بدلے ہوئے حالات میں انگریزوں کی جگہ امریکی سامراج کا بھی پختہ کار وفادار ثابت ہو سکتا ہے۔

ورنہ ظاہر ہے "نیشنلسٹ" ہونا کسی جرم کی ذیل میں نہیں آتا۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے دن تک برصغیر پاک و ہند کا ہر فرد، "انڈین نیشنل" تھا۔ خواہ وہ تحریک پاکستان میں شامل تھا یا نہیں تھا۔ اور ہر محب وطن و محب آزادی اپنی اس سرزمین کو انگریزوں سے آزاد کرانے کا خواہاں تھا۔ اس محاذ پر علماء بھی موجود تھے۔ اور ایک صدی سے پیش پیش چلے آ رہے تھے۔

آج ہم سب "پاکستانی نیشنلسٹ" ہیں، اور وہ شخص و گروہ بھی "پاکستانی نیشنلسٹ" ہونے سے انکار نہیں کر سکتا جو آئے دن "نیشنلسٹ علماء" کے طنز سے علماء کی جماعت کو مطعون کرنے کی احمقانہ و بچکانہ کوشش کرتا رہتا ہے رہا یہ کہ مسلمانان برصغیر پاک و ہند کے علماء و غیر علماء کا وہ گروہ، جس نے تقسیم ہند کے منصوبہ کو اسلام و مسلمانوں کے مفاد کے خلاف سمجھ کر اس کی حمایت نہیں کی اور استخلاص وطن و ملت کے لئے انگریزوں کے خلاف براہ راست جہاد آزادی میں سرگرم کار رہا۔ وہ حصول آزادی کے بعد ہند میں بھی اور پاکستان میں بھی سیاسی جھمیلوں سے بالکل الگ تھلگ ہو کر صرف مسلمانوں کی مذہبی و ملی خدمات کے لئے وقف ہو گیا۔

البتہ انگریزوں کے آخر وقت تک وفادار و ملازم رہنے والے اشخاص جن میں نمایاں ترین نام چوہدری محمد علی صاحب کا ہے اور تحریک پاکستان و تقسیم ملک کی خالص اسلام کی بنیاد پر مخالفت کرنے والے، لیکن انگریز کے خلاف ایک قدم تک نہ اٹھانے والے افراد جن میں گراں ترین شخصیت مودودی صاحب کی ہے۔ پاکستان کے اصل مالک اور نظریہ پاکستان کے سب سے بڑے مدعی بن کر سامنے آ گئے۔ اور حقیقتاً پاکستان کی بیس سالہ سیاست ان کے ہی نعروں اور منصوبوں کی گونج سے پرشور و خارزار بنی رہی۔ جس کا انجام ایک طرف ملک میں شدید غربت بدحالی، معیشتی عدم توازن، سیاسی انتشار، مغربی طاقتوں و امریکہ کی خیمہ برداری، باہمی تصادم، نفرت، عدم اعتماد اور یکے بعد دیگرے مارشل لاء کی صورت میں نمودار ہوا اور دوسری طرف مغربی برطانوی جمہوریت کا تابع ترمیمی اسلام ان کی دینی و ملی مساعی کا سیاسی شاہکار بن کر پاکستان کے مسلمان عوام پر مسلط ہونے کی راہیں تلاش کرنے لگا۔ جس کے جواب میں اشتراکیت کا دیو بھی اپنے بازو پھیلا کر میدان سیاست میں اتر آیا ہے۔

قوم و ملت کو تباہی کے اس دوراہے پر پہنچا دینے کے باوجود کہ یا تو برطانوی جمہوریت کا تابع ترمیمی اسلام قبول کرو ورنہ اشتراکیت کا شکار بن جاؤ۔ اب بھی بعض بزعم خود غلط افراد و گروہوں کی آنکھوں میں علماء کا وجود ہی "نیشنلسٹ علماء" کے نام سے کانٹا بن کر کھٹک رہا ہے حالانکہ اگر قوم و ملت اور دین و مذہب کا ذرہ برابر بھی احساس ان کے سینوں میں باقی ہوتا اور سامراج دوستی نے ان کو بالکل ہی اندھا نہ کر دیا ہوتا، تو تیئس سال کے تلخ تجربات و مسلسل قومی محرومیوں کے بعد وہ یہ غنیمت سمجھتے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے خالص اسلام پر مبنی ۲۲ نکات پر مشتمل اسلامی نظام کے نفاذ کا خاکہ پیش کر دیا ہے اب ملک کا انتظامی ڈھانچہ اس پر مرتب ہونے دیا جائے اور ۲۲ سال کے غلط کار لیڈروں و گروہوں سے پاکستان کے مسلمان عوام کو بچا کر ملک کی باگ ڈور اب غریب عوام کے ہاتھوں میں چلی جانے دی جائے۔ اس لئے کہ اب اس ملک کی آخری امید خالص اسلام اور پاکستان کے غریب عوام رہ گئے ہیں۔

اگر خدانخواستہ اس مرتبہ بھی برطانوی جمہوریت کے تابع ترمیمی اسلام کے ذریعہ غریب عوام کو دھوکہ دے دیا گیا اور ملک پھر ایک بار سامراج دوستوں و سرمایہ داروں کے نمائندوں کے قبضہ میں چلا گیا تو خاکم بدہن آئندہ اس ملک میں نہ اسلام کا کوئی مستقبل ہوگا نہ عوام کا، اور خود پاکستان کا وجود و سالمیت زبردست خطرہ سے دوچار ہو جائیں گے۔

پاکستان کے مسلمانوں کے لئے برطانوی جمہوریت کا تابع ترمیمی اسلام بھی اسی طرح قابل رد ہے جس طرح روس و چین کی اشتراکیت۔

اسلام کا ایک ایسا ایڈیشن جو برطانوی، امریکی طرز سیاست و نظام معیشت کے ڈھانچہ کا تابع ہو کھلے الحاد سے کہیں زیادہ تباہ کن اور اسلام کش ثابت ہوگا اس اسلام کی مثال ایوب خان کے دور کے ان مخالف اسلام عائلی قوانین کی ہوگی، جنہیں اسلامی عائلی قوانین کا نام دیا گیا تھا اور ادارہ تحقیقات اسلامی کے اس اسلام کا نمونہ ہوگا، جس نے کتاب و سنت کے اسلام کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت کی تھی۔

کیا کوئی بھی سچا مسلمان اس صورت حال کو برداشت کر سکتا ہے؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہے۔

لیکن "نیشنلسٹ علماء" کا طنز کرنے والے پاکستان کے مسلمانوں کو اس راہ پر لے جانا چاہتے ہیں۔

وہ مسلمانان پاکستان کو اشتراکیت سے خوفزدہ کر کے براہ راست اسلام نہیں، بلکہ برطانوی نظام جمہوریت اور امریکی نظام اقتصادیات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کو ۵۶ء کے دستور میں منضبط کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور اس مغربی جمہوریت کی متابعت میں اسلامی نظام کے نفاذ کا خواب عوام کو دکھلا رہے ہیں۔

اس کے برعکس جمعیۃ علماء اسلام سب سے پہلے ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی اسلامی نظام نافذ کرنا چاہتی ہے اور اسی کی متابعت میں دوسری سیاسی، جمہوری، اقتصادی و معیشتی تبدیلیاں لانا چاہتی ہے۔

اور چونکہ اس طرح بیک وقت سامراجیت کا بھی قلع قمع ہو جاتا ہے اور اشتراکیت کا خطرہ بھی ٹل جاتا ہے لیکن سامراج دوستوں کو یہ منظور نہیں ہے۔

اس لئے جمعیۃ پر کبھی "نیشنلسٹ علماء" کا طنز ہے اور کبھی "اشتراکی"۔

لیکن کیا اس طرح وقت کے حقائق کو ختم کیا جا سکتا ہے؟ تاریخ و سیاسیات کا معمولی سا شعور رکھنے والا شخص بھی اسے تسلیم نہیں کرے گا۔

پُرپیچ راہوں سے منزل تک پہنچنا ممکن نہیں ہوا کرتا اور سیاسی قافلے ہمیشہ ان راہوں میں گم ہو جایا کرتے ہیں پاکستان کو اس وقت ایک سیدھی اور صاف سیاسی راہ کی ضرورت ہے۔

پاکستان کے مسلمانوں کو حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اسلام چاہیئے اور وہ اب سرمایہ داروں جاگیرداروں، صنعت کاروں، سامراج پسندوں، اشتراکیت دوستوں، ترمیمی اسلام کے داعیوں کی مختصر ٹولیوں کے سیاسی و انتظامی غلبہ کے بجائے خود پاکستان کی حفاظت و نظم و نسق کی ذمہ داری اٹھانا چاہتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام نے ان مقاصد کے حصول کی صاف و سیدھی راہ ان کے سامنے کھول دی ہے۔

سامراج دوست اس راہ میں روڑے تو اٹکا سکتے ہیں۔ لیکن مسلمانان پاکستان کا رخ سامراجیت کی طرف نہیں موڑ سکتے۔ خواہ وہ علماء کو "نیشنلسٹ" ہونے کا طعنہ دیں یا "سوشلسٹ" ہونے کا۔

پاکستان کے تحفظ، سالمیت، استحکام اور اس کی دینی حیثیت کو جو زبردست نقصانات پاکستانیت کے اجارہ داروں، اسلام کے نئے مدعیوں اور ترمیمی

(باقی صفحہ ۹ پر)

عبرت انگیز

احمد حسین کمال

زود پشیمانی

لاہور کے ایک ہفت روزہ نے اعلان کیا ہے کہ اس میں شائع ہونے والے مواد کو اس کی اجازت کے بغیر اگر کوئی شائع کرے گا، تو وہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا حق رکھتا ہے۔

اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس ہفت روزہ میں جناب دولتانہ کے بارے میں ایک مضمون شائع ہُوا تھا، جسے راولپنڈی میں کسی من چلے نے پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے اس جلسہ عام میں تقسیم کر ڈالا۔ جس کو دولتانہ صاحب خطاب کر رہے تھے۔

اخبارات و رسائل میں جو کچھ شائع ہوتا ہے وہ اسی لئے ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسے پڑھیں۔ خاص طور سے وہ اخبار و رسالے جو اس دعوے کے ساتھ نمودار ہوئے ہیں کہ ملک میں صحت مند سیاست کو عام کرینگے اور ملک کی سیاسی زندگی میں جو غیر صحت مندانہ مواد داخل ہو گیا ہے اسے نکال باہر کریں گے۔

کم از کم اس نو زائیدہ ہفت روزہ کا یہی دعویٰ رہا ہے، اور اس کے لئے اس نے پاکستان اور عالم اسلام کی ہر شخصیت و ملک کو ہدفِ تنقید و تنقیص بنایا ہے سوائے ان اشخاص و ممالک کے جن کا کسی نہ کسی واسطے سے اینگلو امریکی بلاک سے ربط و ضبط ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کے صفحات پر شائع ہونے والا مواد اگر دوسری صورتوں میں پھیلتا ہے تو وہ اس کے لئے باعث مسرت ہوتا۔

لیکن شاید قلم آرائی کے زور میں ایسی شخصیات بھی زد میں آ گئی ہیں جو اینگلو امریکی بلاک کے نقطۂ نظر سے ناپسندیدہ نہیں ہیں۔ اور آئندہ بھی ایک خاص شخصیت کی مدح سرائی کے ضمن وہی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے کسی طرف سے ٹوکا گیا ہے کہ ایسا مناسب نہیں اور چنانچہ اس کے لئے پیش بندی کے طور پر رسالہ میں شائع ہونے والے مواد کی نقل اجازت سے مشروط کر دی گئی ہے۔

خانہ ساز باتوں کا حشر یہی ہوتا ہے اور بالآخر ایسی باتیں اپنی ہوا خیزی خود کرنے لگتی ہیں۔ جس کا ایک عبرتناک نمونہ اس ہفت روزہ کا یہ اعلان ہے۔

انگریزوں کی مدح سرائی

"انگلستان کے ایک فلسفی اور ریاضی دان "برٹرینڈ رسل" کا پچھلے دنوں انتقال ہو گیا ہے

جہاں تک برٹرینڈ رسل کی عالمی شہرت اور امن پسندی کا تعلق ہے اس کی تعریف کرنا چنداں غیر مناسب نہیں اور جن لوگوں نے اس کی موت پر اس طرح کے تعریفی کلمات کہے ہیں انہیں قابل اعتراض نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن ایک صاحب نے "برٹرینڈ رسل" کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

" انیسویں صدی میں انگریزوں میں بڑے بڑے انسان پیدا ہوئے۔ ایسے انسان شاید پھر کبھی دنیا دیکھ نہ سکے۔ فی الحقیقت ملکہ وکٹوریہ کا دور انگریز کی تاریخ میں ایک سنہری دور ثابت ہُوا"۔

اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں ذرا غور سے پڑھیئے،

" اتنے عظیم انسان ایک ہی وقت ایک ہی قوم میں سطح زندگی پر ابھر آئیں، ایسی کیفیت انسانی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی تھی برٹرینڈ رسل اس دور کی آخری یادگار تھا اب پھر نہ ڈزرائیل نظر آئے گا نہ گلیڈ اسٹون نہ جان مارلے نہ روز بری، نہ ایچ جی ویلز نہ برنارڈ شا، نہ چرچل، نہ ایلیٹ اور نہ یہ برٹرینڈ رسل"۔

(روزنامہ جنگ کراچی سنڈے ایڈیشن ۹، فروری ۱۹۷۰ء)

(مضمون مشرق و مغرب۔ پیر علی محمد راشدی کے قلم سے)

آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ انگریزوں کو کتنا شاندار خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے اور یہاں تک تاثر دیا گیا ہے کہ پوری انسانی تاریخ اس عظمت سے محروم ہے جی ہاں اسی تاریخ میں مسلمانوں کی قدیم و جدید تاریخ بھی شامل ہے۔ ان خیالات کے لکھنے والے صاحب اہل قلم کے اس قافلہ کے فرد ہیں جو زور شور کے ساتھ اسلام کا نام لیتے ہیں اور دوسروں کو اشتراکیت کے طعن سے مجروح کرتے رہتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کا مرکز عقیدت انگریز ہیں۔ خواہ ان کے ممدوح بعض انگریز، سوشلسٹ خیالات کے حامل ہی کیوں نہ ہوں۔ اور خدا، آخرت و دین ہر چیز کے منکر ہوں۔ خود "برٹرینڈ رسل" جس کی وفات پر یہ مدح سرائی ان صاحب نے فرمائی ہے۔

نظریات کے اعتبار سے دہریہ، خدا کا منکر، لادین اور سوشلسٹ معیشت کا حامی تھا۔ لیکن انگریز تھا۔ اس لئے ان حضرات کے نزدیک صاحب عظمت تھا، بہت بڑا انسان تھا۔ قابل فخر تھا۔ اور یہی نہیں بلکہ دوسرے انگریز، جن کے نام سے کر ان صاحب نے ان کی عظمت کا پھریرا اڑایا ہے۔ انگلستانی ہونے کی وجہ سے بہت بڑے انسان تھے، حالانکہ ایک دو کو چھوڑ کر جتنے افراد کے ان صاحب نے نام لئے ہیں۔ وہ سب انگریز، اسلام اور عالم اسلام کے کٹر دشمن اور مسلمان ممالک کو غلامی و محکومی کی زنجیریں پہنانے والے تھے۔ ان کے ہاتھوں ہی ترکی کی خلافت کا خاتمہ ہُوا۔ بیت المقدس کا علاقہ یہودیوں کے تسلط میں دیا گیا اور مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے۔

مودودی جماعت کے مشرقی پاکستان کے پروفیسر اعظم صاحب نے بھی برٹرینڈ رسل کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

انگریز پرستی کے اس ذہنی پس منظر کے ساتھ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ پاکستان اور عالم اسلام میں برطانوی جمہوری سیاسی نظام قائم ہو۔

حالانکہ جو لوگ یہاں سوشلزم کی بات کرتے ہیں، ان میں سے کسی نے بھی ایسا شاندار خراج عقیدت مارکس، لینن، ماؤ وغیرہ کو پیش نہیں کیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ کشتنی و گردن زدنی اور یہ حضرات برملا ان انگریزوں کی مدح و ثنا بیان کریں۔ جن انگریزوں نے اسلام کو مسخ کرنے اور مسلمانوں کو تباہ کرنے میں کسر نہیں اٹھا رکھی۔ اور خود یہ انگریز خدا و رسول کے منکر بعض بالکل لامذہب اور سوشلزم کے بھی حامی ہوں اس کے باوجود یہ حضرات اسلام دوست اور پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنیوالے۔ "تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو"۔

کیا مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ عبرت انگیز اور شرمناک بات کوئی اور ہو سکتی ہے۔ اور کیا اس سے یہ بات ظاہر نہیں ہو جاتی کہ جب یہ لوگ برطانوی جمہوریت کو اسلام کا لبادہ پہنا کر لانے کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور دوسروں کو اشتراکی کی گالی دیتے ہیں تو ان کے ذہنی پس منظر میں انگریز کا غلبہ و اثر کہاں تک سرایت کئے ہوئے ہوتا ہے ان کی شخصیت و افکار کا دوہرا پن اس سے بخوبی ظاہر ہے۔

شاعر تو وہ اچھا ہے......

(از نعیم آسی سیالکوٹ)

لاہور سے ایک ہفت روزہ نکلتا ہے۔ جس کے مدیر ایک طناز ادیب و شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ بے مثال مقرر بھی ہیں، جس کا ایک زمانہ معترف ہے۔ لیکن ایک بات زبان زدِ خاص و عام ہے کہ ان کی طبیعت میں ٹھیراؤ نہیں ہر چھ ماہ بعد نظریہ بنتا بدلتا رہتا ہے۔ ان کی اگلی پچھلی تحریریں سامنے رکھ کر پڑھیں، تضادات کا مجموعہ معلوم ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں یار لوگوں میں بہت سی کہانیاں مشہور ہیں۔ مثلاً ایوب فاطمہ الیکشن میں جب انتخابی مہم پر ایوب خاں لاہور آئے تو سٹیج پہ ایک جانب صاحبزادہ فیض الحسن تھے تو دوسری طرف موصوف۔ یہی نہیں بلکہ ان دنوں اپوزیشن اور خصوصاً "جماعت اسلامی" پر خوب خوب برستے رہے ایوب خاں کی مخالفت اور فاطمہ جناح کی حمایت میں ایک نقطہ تک نہ لکھا ـــــ لیکن آج کل یہی صاحب جب ایوب خاں کی غلطیوں کا پٹارا کھولتے ہیں تو سب سے بڑی غلطی یہ قرار پاتی ہے کہ ایوب خاں نے فاطمہ جناح سے الیکشن لڑا۔ ایک زمانے میں بھٹو ان کی آنکھ کا تارا اور سب سے پیارا تھا۔ لیکن آج وہ ہر طرح سے معتوب و مغضوب ہے کبھی مودودی صاحب سب سے بُرے تھے، اب یک بیک چہیتے ہو گئے ہیں۔ مفتی محمد حسین نعیمی جو ماضی میں

باعثِ رسوائیِ دینِ حنیفہ ہو گیا
مفتیِ لاہور آوارہ لطیفہ ہو گیا

کا مصداق تھے، اب انہیں کا فوٹو سرورق پر چھپ رہا ہے مولانا محمد علی جالندھری میں ہر دہ کیڑا نکالا، جو بہر حال نہیں نکالنا چاہیئے تھا۔ لیکن آج انہیں کی تصویر سرورق کی زینت ہے۔ جب مخالفت پر کمربستہ ہوتے ہیں تو ہر قسم کے حدود قیود پھلانگتے چلے جاتے ہیں۔ اور جب حمایت پر آتے ہیں تو ایک نوخیز بچے کو علامہ اقبال سے تشبیہ دینے لگتے ہیں۔ حقیقت کا انکار اور افسانے کا اقرار ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ طرح دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ "ترجمان اسلام" کے کسی پرچے میں چھپا کہ مودودی صاحب نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض اور حضرت حفصہ رض کو (معاذ اللہ) زبان دراز لکھا ہے۔ اس پر سیخ پا ہو گئے۔ فرمایا:۔

"ہم ببانگِ دہل اعلان کرتے ہیں کہ مولٰنا مودودی کے خلاف توہینِ ازواج مطہرات کا الزام بجائے خود توہینِ ازواج مطہرات ہے اور زبان دراز کے الفاظ اُن سے منسوب کئے گئے ہیں۔ کیا وارثانِ انبیاء اپنے اس افترا کو ثابت کر سکتے ہیں؟"

جب "ترجمان اسلام" نے جواباً لکھا:۔

"حال ہی میں لاہور کے ایک ہفت روزہ نے ببانگ دہل اعلان کیا ہے کہ مولانا مودودی کے خلاف توہین ازواج مطہرات کا الزام بجائے خود توہین ازواج مطہرات ہے اور زبان دراز کے الفاظ ان سے منسوب کئے گئے ہیں۔ کیا وارثین انبیاء اپنے اس افتراء کو ثابت کر سکتے ہیں"؟

ہم یہاں قارئین کرام کے ملاحظہ کے لئے مودودی صاحب کی وہ عبارت درج کر رہے ہیں جو ۱۹۔ نومبر ۱۹۶۷ء کے ہفت روزہ "ایشیا" (لاہور) میں شائع ہوئی ہے:۔

"بخاری و مسلم اور دوسری کتب احادیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رض کا بیان ہے کہ میں نے خود حضرت عمر رض سے پوچھا تھا کہ اس آیت میں جن ازواج کا ذکر ہے اس سے مراد کون سی ازواج ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ تھیں۔ پھر انہوں نے تفصیل واقعہ بیان فرمایا کہ یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کچھ زیادہ جری ہو گئی تھیں اور حضور سے زبان درازی کرنے لگی تھیں"

اس کے بعد "ترجمان اسلام" نے لکھا تھا:۔

"یہ بات واضح ہے کہ یہاں مودودی صاحب نے حدیث کے الفاظ نقل کر کے ان کا ترجمہ بیان نہیں فرمایا ہے، جس سے جری اور زبان دراز کہنے کی ذمہ داری حضرت ابن عباس رض یا حضرت عمر رض پر ڈال کر خود کو بری قرار دے لیا جائے بلکہ حدیث کا مفہوم بیان کرنے کے لئے خود ان الفاظ کا انتخاب کیا ہے۔ کیا اس سے بھی زیادہ اب کسی ثبوت کی ضرورت رہ جاتی ہے۔ اب ہم اس ہفت روزہ کے مدیر سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ کیا مودودی صاحب کو بچانے کے لئے آپ قصداً اس الزام کو افترا قرار دے رہے تھے یا واقعی آپ کو علم نہ تھا۔ اور اب جبکہ آپ کے سامنے ثبوت پیش کر دیا گیا۔ کیا آپ اخلاقی جرأت کر کے یہ اعلان کریں گے کہ وارثین انبیاء علیہم السلام نے سچ کہا تھا اور میں نے ان کی بات کو افترا کہا تھا۔ اور مودودی گمراہ نے ازواج مطہرات کے بارہ میں زبان درازی کے الفاظ لکھ کر خبیث جسارت کا ارتکاب کیا ہے"؛ (ترجمان اسلام ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء)

تو ایسی چپ سادھی کہ اس مسئلہ پر ابھی تک زبان حرکت میں نہیں آئی اور قلم کو جنبش نہیں ہوئی۔ حالانکہ استکبار اتنا تھا کہ ببانگِ دہل اعلان داغا:۔ "مولانا مودودی کے خلاف توہین ازواج مطہرات کا الزام بجائے خود توہین ازواج مطہرات ہے اور زبان دراز کے الفاظ ان سے منسوب کئے گئے ہیں، کیا وارثانِ انبیاء اپنے اس افترا کو ثابت کر سکتے ہیں"؟

ہم نے "خلافت و ملوکیت" کے متعلق یہ ریمارکس پڑھے:۔

"وجدان کہتا ہے علامہ اقبال رح زندہ ہوتے تو اس کتاب کے مطالعے سے جھوم جھوم اٹھتے۔ ان کی بالغ نظری اس کتاب کے مطلب پر سر دھنتی، صرف وہی لوگ اس کے معارف سے انکار کر سکتے ہیں جنہیں قدرت نے فکر و نظر کے ریگستان میں عجز فہم کے حوالے کر رکھا ہے، جن کے دماغ بوسیدہ ہو گئے ہیں اور انہیں تاریخ کی نزاکتوں کا مطلقاً احساس نہیں ہے"۔

تو اپنی آنکھوں پر شبہ ہونے لگا کہ مبادا کہیں خواب نہ ہو خوب آنکھیں مل کر پڑھا تو پھر پتہ چلا کہ خواب نہیں بلکہ امر واقعہ ہے۔

آج (۲۶ جنوری ۷۰ء) کے "ندائے ملت" میں صفحہ اول پر انہیں صاحب کی ایک تقریر دو کالمی سرخی کے ساتھ چھپی ہے۔ جس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد ہوا ہے:۔ "خلافت و ملوکیت میں صحابہ کرام کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کی گئی ہے۔ عوام کو اور بالخصوص نوجوانوں کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے"۔

(باقی آئندہ)

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کی جدوجہد جاری رکھے گی

پارک لگژری ہوٹل لاہور میں قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ کی طرف سے دی گئی دعوتِ استقبالیہ میں

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا خطاب

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعزاز میں جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ نے پارک لگژری ہوٹل میں دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں لاہور شہر کے ممتاز وکلاء، صحافی اور علماء کرام نے شرکت فرمائی تھی۔ تقریر مفصل تھی۔ عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج کے سلسلہ میں خبریں زیادہ ہوگئیں۔ اس وجہ سے یہ تقریر قبل ازیں ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش نہ کی جا سکی۔ اب اس تقریر کی افادیت کے پیش نظر قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

لاہور ۲۸ جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود نے آج یہاں انکشاف کیا کہ گول میز کانفرنس میں خان عبدالولی خان اور شیخ مجیب الرحمٰن اسلامی دستور کے فوری نفاذ کا مطالبہ منظور کرنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن مولانا مودودی اور نوابزادہ نصراللہ خان نے مطالبے کی مخالفت کی۔ مفتی صاحب نے الزام لگایا کہ ان دونوں نے صدر ایوب خان سے سودے بازی کی کوشش میں نیشنل عوامی پارٹی اور عوامی لیگ کے مطالبات کے ساتھ جمعیۃ کا مطالبہ بھی مسترد کرا دیا۔ مفتی صاحب نے واضح کیا کہ سرمایہ داری کا ظالمانہ نظام اور اشتراکیت کا ملحدانہ نظام دونوں پاکستان کے لئے نقصان دہ ہیں اور صرف اسلام کا عادلانہ نظام ہی ملک کے معاشی اور معاشرتی مسائل کے اطمینان بخش حل کا ضامن ہو سکتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کی جدوجہد جاری رکھے گی۔

مولانا مفتی محمود ایک مقامی ہوٹل میں ایک استقبالیہ دعوت میں سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے۔ دعوت کا اہتمام سپریم کورٹ کے ایڈوکیٹ قاضی محمد سلیم نے کیا تھا۔ اور اس میں علماء دین کے علاوہ مزدور لیڈر، وکلاء، طلباء اور کئی ممتاز شہری موجود تھے۔ مفتی صاحب آج ہی ملتان سے لاہور پہنچے۔ وہ کل صبح جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے لئے ڈھاکہ جا رہے ہیں۔

مفتی صاحب نے کوئی ایک گھنٹہ کی تقریر کے دوران ملک کے دستوری اور معاشی مسائل کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ان کے بارے میں جمعیۃ کے موقف کی وضاحت کی آخر میں آپ نے حاضرین کے سوالوں کا جواب بھی دیا۔ اور ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جو لوگ قرآن و حدیث کے احکامات کی روشنی میں وضع کئے جانے والے کسی معاشی نظام کو اسلامی سوشلزم کہتے ہیں۔ انہیں تعبیر یا اصطلاح کی غلطی کا مرتکب تو بتایا جا سکتا ہے۔ لیکن مرتد یا کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

مولانا مفتی محمود نے اپنی تقریر میں کہا کہ مودودی جماعت اور بعض متصلہ جماعتوں نے ملک میں پروپیگنڈے کا ایک طوفان کھڑا کر رکھا ہے اور لوگ یہ فیصلہ کرنے میں دقت محسوس کر رہے ہیں کہ جو لوگ اسلام پسندی کے دعویدار ہیں وہ فی الحقیقت ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ پسند نہیں کرتے اور اسلام کو محض اقتدار کا زینہ بنا رہے ہیں اس فضا میں جو شخص بھی غریبوں کا نام لیتا ہے اسے سوشلسٹ اور کافر قرار دے دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جمعیۃ علماء اسلام کو بھی سوشلسٹوں کی جماعت کہا جاتا ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اگر پاکستان میں غریبوں کے فائدے کی بات کرنا جرم ہے تو ہم یہ جرم بار بار کریں گے اور مخالفوں کے پروپیگنڈے کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔

مفتی صاحب نے گول میز کانفرنس میں مولانا مودودی اور نوابزادہ نصراللہ خان کی جانب سے اسلامی دستوری تجاویز کی مخالفت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ عجیب معاملہ ہے کہ ہم اسلامی دستور کا مطالبہ کرنے پر بھی سوشلسٹ ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ اس مطالبے کی مخالفت کرنے کے باوجود اسلام پسند کہلاتے ہیں۔

دستور اسلامی کے متعلق گول میز کانفرنس میں مولانا مودودی اور نوابزادہ نصراللہ خان کے رویے پر روشنی ڈالتے ہوئے مفتی محمود نے بتایا کہ کانفرنس میں جانے سے پہلے آٹھ پارٹیوں پر مشتمل جمہوری مجلس عمل کا ایک نمائندہ اجلاس گلبرگ میں چوہدری محمد علی کے بنگلے پر نوابزادہ نصراللہ خان کے زیر صدارت ہوا۔ سوال یہ تھا کہ کانفرنس میں حکومت سے کون سے مطالبے کئے جائیں۔ گفتگو شروع ہوئی۔ بالغ رائے دہی اور پارلیمانی نظام پر تو سب متفق تھے۔ مشرقی پاکستان والوں نے تجویز کیا کہ علاقائی خود مختاری اور آبادی کی بنیاد پر نمائندگی کے مطالبات بھی پیش کئے جائیں اور خان عبدالولی خان کو اصرار تھا کہ ون یونٹ کے خاتمہ کا مطالبہ بھی کرنا چاہیے۔ جب میں نے دیکھا کہ بنیادی مسئلے کو سب نظر انداز کر رہے ہیں تو میں نے تجویز پیش کی کہ ہمیں بائیس دستوری تجاویز کو شامل آئین کرنے کا مطالبہ بھی دہرانا چاہیے مسلمانوں کے تمام فرقوں کے ۳۱ علماء نے ۱۹۵۱ء میں کراچی میں جمع ہوکر یہ بائیس تجاویز مرتب کر کے حکومت کو پیش کی تھیں تاکہ ان کی بنا پر ملک کے لئے قابل قبول اور قابل عمل اسلامی دستور وضع کیا جا سکے۔ مولانا مودودی بھی ۲۲ نکات پر مشتمل دستوری اساس کے مرتبین میں شامل تھے تاہم بعد ازاں آئین سازی کے جتنے بھی مواقع آئے۔ ان ۲۲ متفقہ نکات کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔ جو دستور نافذ کئے گئے۔ ان میں یہ حکم تو ملتا تھا کہ مملکت کا سربراہ مسلمان ہوگا لیکن اس میں مسلمان کی تعریف موجود نہیں تھی۔

مفتی صاحب نے بتایا کہ جب میں نے بائیس نکات منوانے کی تجویز پیش کی تو مولانا مودودی نے گرمجوشی سے میری حمایت کی۔ لیکن جلد ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ گرمجوشی خلوص پر مبنی نہیں۔ یہ سب بھاری بھرکم مطالبات دراصل صدر ایوب کو ڈرانے اور ان سے سودا بازی کرنے کی غرض سے جمع کئے جا رہے تھے اور در پردہ ان کو بتا دیا گیا تھا کہ اگر آپ بالغ رائے دہی اور پارلیمانی نظام کے مطالبات منظور کر لیں گے تو ہم باقی سب مطالبات سے دستبردار ہو جائیں گے مولانا مودودی اور نوابزادہ نصراللہ خان کا خیال تھا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام، اسلامی دستور کا جو مطالبہ کرنا چاہتی ہے اس پر شیخ مجیب الرحمٰن اور عبدالولی خان اتفاق نہیں کریں گے۔ اور وہ دونوں حضرات جو مطالبہ کرنا چاہتے

ہیں انہیں جوابی کارروائی سے رد کر دیا جائے گا۔ اس طرح گول میز کانفرنس کے لئے دو متفقہ مطالبات ہی باقی رہ جائینگے اور یوں صدر ایوب سے اقتدار میں شرکت کا سمجھوتہ ہو جائیگا۔

مفتی صاحب نے بتایا کہ جمہوری مجلس عمل کے باقاعدہ اجلاس میں ہر پارٹی نے اپنے اپنے مطالبات پیش کر دیئے۔ میں نے جمعیۃ کی جانب اسلامی دستور کا مطالبہ کرنے پر اصرار کیا تو اجلاس کے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خاں نے میرے مطالبہ پر شیخ مجیب الرحمٰن اور خان عبدالولی خاں کی رائے طلب کی۔ دونوں نے کہا کہ اگر مختلف مکاتب کے علماء دین کے مرتب کردہ بائیس نکات کو ملک کے آئین کی اساس بنانا مطلوب ہے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ یہ جواب نوابزادہ نصر اللہ اور مولانا مودودی جو ساز باز کر چکے تھے۔ یہ صورت حال اس کی تکمیل کے لئے موزوں نہیں تھی۔ چنانچہ نوابزادہ صاحب نے بطور چیئرمین پینترا بدلا اور یہ فیصلہ سنا دیا کہ گول میز کانفرنس میں بالغ رائے دہی اور پارلیمانی نظام کے مطالبات جمہوری مجلس عمل (آٹھ جماعتوں) کی جانب سے متفقہ طور پر پیش کئے جائینگے لیکن مجلس کی رکن جماعتوں کے نمائندے اگر ان کے علاوہ کوئی اور مطالبات پیش کرنا چاہیں گے تو انہیں ایسا کرنے کی آزادی ہوگی۔

مفتی صاحب نے بتایا کہ گول میز کانفرنس کے اندر مجیب اور عبدالولی خاں نے اپنے اپنے علاقائی مطالبے پیش کئے، اور میں نے اسلامی دستور کا مطالبہ رکھا۔ لیکن نوابزادہ نصر اللہ خاں اور مولانا مودودی نے علاقائی خود مختاری، نمائندگی اور ون یونٹ کے مطالبے سے پہلو تہی کرتے ہوئے اسلامی دستور کے نفاذ کی حمایت سے بھی گریز کیا۔ مودودی صاحب نے کانفرنس میں تجویز پیش کی کہ آج صرف دو متفقہ مطالبے منظور کر لئے جائیں اور باقی معاملات بالغ رائے دہی کی اساس پر منتخب ہونے والی پارلیمنٹ کے فیصلے کے لئے چھوڑ دیئے جائیں۔ نوابزادہ اور مولانا مودودی کی اسلام پسندی کے دعوے کا پول اسی واقعہ سے کھل جاتا ہے کہ گول میز کانفرنس میں انہوں نے بالغ رائے دہی اور پارلیمانی نظام کو دستور اسلامی پر ترجیح دی۔ انہیں دراصل حصول اقتدار کی جلدی تھی۔ وہ ملک کے دستور کو اسلامی بنانے کی ضرورت کو ٹال سکتے تھے۔

مفتی محمود صاحب نے کہا کہ مولانا مودودی اور نوابزادہ نصر اللہ خاں نے آج اپنی اپنی پارٹی کے منشور میں شیخ مجیب الرحمٰن اور خان عبدالولی خاں کے مخصوص مطالبات کو تسلیم کر لیا ہے اور وہ خود ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ لیکن اسلامی دستور کے نفاذ کا اصل فارمولا اب بھی ان کے پروگراموں سے خارج ہے اگر یہ دونوں اصحاب گول میز کانفرنس کے موقع پر اسلامی دستور کے مطالبہ کی تائید کرتے تو وہ مطالبات بھی اسی وقت منظور کر لئے جاتے۔ جو موجودہ حکومت نے قبول کئے اور جن پر مودودی صاحب اور نوابزادہ صاحب نے بھی صاد کر دیا ہے۔ اس طرح ملک میں اسلامی دستور کے نفاذ کے ساتھ ساتھ دوسرے آئینی تنازعات بھی طے پا جاتے اور مارشل لاء کے نفاذ کی نوبت نہ آتی۔

مفتی صاحب نے کہا۔ جب نوابزادہ صاحب اور مودودی صاحب جمہوری مجلس عمل میں خان عبدالولی خاں، میاں محمود علی قصوری اور شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ بیٹھتے تھے تو سوشلزم کے جراثیم محفوظ تھے اور ہمارے ایمان پر بھی انہیں کوئی شک نہیں تھا۔ لیکن انتخابات کی تاریخوں کا اعلان ہوتے ہی دونوں اصحاب نے اسلام اور سوشلزم کی جنگ شروع کر دی اور جو فرد یا جماعت ان کی حاشیہ برداری سے منکر ہوئی۔ اس پر کفر و الحاد کے حکم جڑ دیئے۔ یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ دونوں اصحاب کی اسلام دوستی اور سوشلزم دشمنی سیاسی مصلحتوں کے تابع ہے۔ خلوص قلبی پر مبنی نہیں ہے۔

معاشی مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا۔ دنیا میں کہیں بھی عدل و انصاف کا نظام دکھائی نہیں دیتا سرمایہ داری نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے اور سامراجی اثر و نفوذ سے جان چھڑائی جائے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام نے کوئی معاشی نظام پیش نہیں کیا وہ غلطی پر ہیں۔ اسلامی حکومت شہریوں کی بنیادی ضروریات کی کفیل ہوتی ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اسلام نجی ملکیت کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن آمدنی کے ذرائع پر سخت قدغن لگاتا ہے۔ جو املاک حرام ذرائع سے پیدا کی جاتی ہیں وہ قابل ضبطی ہیں۔ قرآن کی رو سے زمین کا پہلا مالک وہی ہے جو اسے آباد کرے۔ انگریزوں کی بخشی ہوئی جاگیریں اور رشوت کے طور پر ملی ہوئی زمینیں بھی ضبطی کے قابل ہیں۔ بنیادی اور کلیدی صنعتیں بہر حال قومی ملکیت میں ہونی چاہئیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اسلامی معاشرے میں صرف زکوٰۃ اور صدقات کی تنظیم سے اتنی بڑی رقم حکومت کو مل جاتی ہے جو چند سال میں معاشرے کو افلاس سے پاک کر سکتی ہے اسلام کے اخلاقی نظام کے ساتھ معاشی نظام آتا ہے تو ملک میں کوئی غریب باقی نہیں رہتا اور طبقاتی اونچ نیچ سے پیدا ہونے والے بیشتر عوارض رخصت ہو جاتے ہیں۔ مفتی صاحب نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اسلام میں تقویٰ کے سوا کوئی وجہ افتخار نہیں تھی۔ لیکن آج تقویٰ پر کوئی نگاہ نہیں پڑتی۔ رنگ نسل اور دولت کے امتیازات سے انسانوں کی قدر و منزلت متعین ہوتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما نے واضح کیا کہ ہم امیر اور غریب کا فرق مٹانے اور سامراج کو بھگانے کی جد و جہد کرتے رہیں گے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ سامراج کی شہ پر ۱۹۶۵ء میں ہم پر حملہ ہوا، اور آج اسی عفریت نے عربوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں بہت سے لوگ محنت کشوں کے حقوق کی مخالفت کے جوش میں دانستہ یا نادانستہ سامراج کی خدمت کر رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ اسلامی نظام سے جو نظام بھی متصادم ہوگا۔ ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ خواہ اس کا سر چشمہ امریکہ میں ہو یا چین یا روس میں۔ ہمارے پاس چونکہ خدا کا بنایا ہوا نظام حیات موجود ہے اس لئے ہم انسان کا بنایا ہوا کوئی نظام زندگی قبول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اللہ کے نظام میں سقم ممکن نہیں۔ جبکہ انسان کے بنائے ہوئے نظام میں خرابیوں کا امکان ہے۔

مفتی صاحب نے جماعت اسلامی کے منشور کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جماعت کا یہ دعوے صحیح نہیں ہے کہ علماء کے ۲۲ نکات کو اس منشور میں "سمو" دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کا منشور تو مسلمان کی تعریف سے خالی ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ گول میز کانفرنس کی ناکامی کے بعد جب عوام نے دستور اسلامی کے مطالبہ پر مودودی صاحب کی سرد مہری کا محاسبہ کیا تو انہوں نے یہ عجیب و غریب موقف اختیار کیا تھا کہ مفتی محمود نے چونکہ یہ مطالبہ تین متنازعہ فیہ مطالبات کی موجودگی میں پیش کیا اس لئے وہ اس کی تائید نہیں کر سکے۔ مودودی صاحب کے بیان کے مطابق "میرا طریق کار تدبر اور اصول کے لحاظ سے غلط تھا۔ مفتی صاحب نے پوچھا۔ اگر میرا طریق کار غلط تھا تو مجلس عمل کے اجلاس میں مودودی صاحب نے میری پر جوش حمایت کیوں کی تھی اور پھر گول میز کانفرنس کے دوران مولانا محمد اکرم سے جو کانفرنس ہال کے باہر موجود تھے۔ یہ کیوں کہا تھا کہ مفتی صاحب نے اندر اسلامی دستور کا مطالبہ پیش کر دیا ہے یہ بہت اچھا ہو گیا ہے"۔

مفتی صاحب نے اس پروپیگنڈا کو بے بنیاد قرار دیا کہ بعض علماء دین اسلامی سوشلزم کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر عالم دین اسلام کے عادلانہ معاشی نظام کی تبلیغ کا ذمہ دار ہے۔ لیکن کسی عالم دین کو اس نظام کے لئے اسلامی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ یہ مناسب ہے۔ تاہم اگر کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کئے جانے والے کسی معاشی نظام کو اسلامی سوشلزم سے تعبیر کرتے ہیں تو یہ کفر کی بات نہیں ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ پاکستان جن مقاصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا وہ اب مفقود ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ جو لوگ گزشتہ ۲۲ برس برسر اقتدار رہے ان کو دوبارہ حکمرانی کا اختیار نہ دیا جائے۔

بقیہ ——— اداریہ

اسلام کے علمبرداروں کے ہاتھوں پہنچے ہیں۔ وہ بالکل سامنے کی باتیں ہیں اور پاکستان کی سیاسی تاریخ کے ایسے حقائق ہیں جن پر کوئی افسانہ سازی پردہ نہیں ڈال سکتی، اور نہ ان تلخ حقیقتوں کو علماء "پرنیشلسٹ اور سوشلسٹ" نفرہ بازیوں کے ذریعہ چھپایا جاسکتا ہے۔ وہ افراد وگروہ جو علماء کے خلاف اس طعن وتشنیع کے اسلحہ سے لیس ہوکر سامنے آرہے ہیں۔ ان کی انگریزوں کے حضور حلقہ بگوشی سے ایک دنیا واقف ہے اور تحریک پاکستان کے دور میں برطانوی حکومت کے ساتھ ان کی وابستگی اور لندن واشنگٹن ومغربی جرمنی میں ان کی ذہنی تربیت کے دور سے اب پاکستان کے باشعور مسلمان بھی آگاہ ہیں۔ اس لئے اب جھوٹ کو زیادہ دن تک سچ نہیں بتایا جاسکتا اور قوم کو ملمع سے دھوکا نہیں دیا جاسکتا۔

انشاءاللہ یہاں اسلام آئے گا اور حضرت خاتم الانبیاء وصحابہ کرام واسلاف عظام کا اسلام آئے گا اور پاکستان کے غریب مسلمان خواہ وہ کسان ہوں یا مزدور اپنے وطن کے اصل محافظ اور اپنی سیاست ومعیشت کے مالک بن کر رہیں گے۔ سامراجیت بھی یہاں سے ختم کردی جائیگی اور اشتراکیت کو بھی یہاں نہیں آنے دیا جائے گا۔ پاکستان کے مسلمان اپنے کشمیری بھائیوں کو بھی آزاد کرائیں گے اور بھارت کے مظلوم مسلمانوں کی بھی مدد کریں گے۔ پاکستانی عوام اپنی پوری طاقت وقوت کے ساتھ اسرائیل کے خلاف اپنے عرب بھائیوں اور مصر، شام، اردن وعراق وغیرہ کی پوری پوری مدد کرینگے۔ اور یہ سب کچھ خدا کے برتر کے فضل وکرم سے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی رہنمائی میں پاکستان کے غریب عوام اور غریب دوست جماعتیں مل کر سرانجام دیں گی۔

"لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون"

(احمد حسین کمال)

حافظ رفیق احمد

میانوالی والے متوجہ ہوں

آپ اور حافظ عبدالعزیز یہ خبر پڑھتے ہی جلد واپس گھر پہنچ جائیں۔ آپ کے والدین سخت پریشان ہیں خصوصاً والدہ کی حالت بہت نازک ہے

مولوی احمد سعید مسجد زرگراں

میانوالی

احمد حسین کمال

اسرائیل اور مشرق وسطیٰ کی تازہ ترین صورت حال پر ایک نظر

گذشتہ رباط کانفرنس کے بعد یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ عرب دنیا، اسرائیل کے معاملہ میں دو بڑے گروپوں میں تقسیم ہے۔

ایک گروپ ان عرب ملکوں کا ہے جو اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے مغربی طاقتوں بالخصوص امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور ان ملکوں کی معیشت وسیاست پر ایک خاص ومحدود گروہ کا قبضہ ہے۔

اس گروپ کی روش سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اسرائیل کے ساتھ جنگ میں وہ اس حد تک جانے کے لئے تیار نہیں ہے کہ امریکہ وبرطانیہ کے ساتھ اس کے جو اقتصادی وسیاسی روابط چلے آرہے ہیں وہ منقطع ہو جائیں اور اس کے تیل ودیگر معدنیات پر امریکی برطانوی کمپنیوں کی جو اجارہ داری ہے وہ ختم ہو جائے۔

درآنحالیکہ اسرائیل کے ساتھ کامیاب اور فیصلہ کن جنگ کی اولین شرط ہی یہ ہے کہ تمام عرب ملکوں کا سیاسی واقتصادی تعلق امریکہ وبرطانیہ سے ختم ہو رہی ہے کہ اسرائیل کی براہ راست سرپرست طاقتیں یہی دونوں ہیں۔

یہ بات کہ چند عرب ملک سیاسی اعتبار سے امریکہ وبرطانیہ کے ساتھ وابستہ رہیں۔ ان کے تیل پر قابض وہ امریکی وبرطانوی کمپنیاں رہیں جن کے ۹۰ فیصد سرمایہ ونفع کے مالک امریکہ ویورپ کے یہودی ہیں، ان عرب ملکوں میں امریکہ کو تمام فوجی سہولتیں حاصل رہیں۔ اور پھر بعض دوسرے عرب ملک، اسرائیل کے ساتھ جنگ کرکے کامیاب ہوسکیں، کسی طرح ممکن نہیں۔ اسرائیل پر جنگ کے ذریعہ فتح وکامیابی صرف اسی وقت ہی حاصل ہوسکتی ہے جبکہ تمام عرب ملکوں میں امریکہ وبرطانیہ کے مفادات باقی نہ رہیں اور کسی عرب ملک کا ان کے ساتھ سیاسی وفوجی دوستانہ نہ رہے۔

لیکن ظاہر ہے کہ مراقش اور سعودی عرب سے کویت تک کے وہ تمام عرب ممالک جن کا تیل امریکی یا برطانوی کمپنیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اسرائیل کے ساتھ جنگ میں اس حد تک آگے جانے کے لئے تیار نہیں

اسرائیل کے خلاف عربوں کی اب تک کی ناکامیوں کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ بھی صرف یہی ہے۔

یہ عرب ممالک ایک طرف تو امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ اپنے تجارتی واقتصادی روابط کی بنا پر اسرائیل کے

. . . .

ساتھ جنگ کی کھینٹ چڑھانے پر آمادہ نہیں ہیں لیکن دوسری طرف اپنی اس کوتاہی پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ عالم اسلام کا اتحاد اور تمام مسلم ممالک کے سربراہوں کی کانفرنسوں کا اہتمام بھی کرتے رہتے ہیں۔

اس طرح وہ چاہتے ہیں کہ ان کی اس بالواسطہ اسرائیل نوازی کا پردہ اتحاد عالم اسلامی کے نعرہ کے بھرم سے فاش نہ ہونے پائے۔

ان کی اس دوہری روش سے عرب ملکوں کے دوسرے گروپ کو جو اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ کر رہا ہے زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اسرائیل کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے عرب ملکوں کے اس گروپ کے لئے یہ تو ناممکن ہے کہ وہ امریکہ وبرطانیہ سے اسلحہ وغیرہ کی امداد حاصل کرسکیں۔ اس مقصد کے لئے ناچار انہیں ان ملکوں سے سامان حرب وغیرہ لینا پڑتا ہے جو امریکہ وبرطانیہ کے عالمی حریف ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسے ممالک صرف اشتراکی ہی ہوسکتے ہیں۔

اسرائیل کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ جنگ کرنے والے عرب ممالک عرب اتحاد کو مقدم رکھیں کہ اس نفسیاتی طاقت کے ساتھ ہی وہ عربوں کے جمود کو توڑ سکتے ہیں اور انہیں ایک کاز وایک محاذ پر جمع کرسکتے ہیں۔

نیز اسرائیل کے ساتھ جنگ کرنے والے ان عرب ملکوں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں سیاست کا ایسا ڈھیلا نظام نہ رکھیں جس کے نتیجہ میں جمہوریت کا نام لے کر سازشیں کھل کھیل سکیں اور بغیر لڑے بھڑے عربوں کو اسرائیل اور اس کے سرپرست امریکہ کے آگے سرنگوں کردیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی ان کا معاشی وسماجی نظام ایسا نہ رہنے دیا جائے جس میں دولت وثروت ایک چھوٹے

سے طبقہ کے قبضہ میں آجائے اور پھر وہ تمام مسائل پر فوقیت اپنی دولت مندی کے تحفظ کو دے کر اس واسطہ سے پوری عرب دنیا کو امریکہ و اسرائیل کا اقتصادی دست نگر بنا کر رکھ دیں۔

ان پالیسیوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اسرائیل کے ساتھ جنگ کرنے والے عرب ملکوں کا خواہی نخواہی ٹکراؤ ان عرب ملکوں کے ساتھ ہونے لگتا ہے۔ جن کے سیاسی و اقتصادی رشتے امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہیں، اور ان پالیسیوں کی بنا پر انہیں اشتراکی اور اتحاد اسلامی کے مخالف وغیرہ الزامات سے متہم کیا جانے لگتا ہے

یہ صورت حال بوجوہ امریکہ اور اسرائیل کے حق میں جاتی ہے۔ اس لئے وہ وسیع پیمانہ پر اور بھاری رقوم خرچ کر کے پورے عالم اسلام میں ان عرب ملکوں کے خلاف ہر سطح کا زبردست پروپیگنڈا جاری رکھتے ہیں۔ جو اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ کے حامی ہیں۔

ان ملکوں کی معیشتی تبدیلیاں اشتراکیت سے موسوم کی جاتی ہیں۔ ان کے سیاسی نظام و استحکام کو ڈکٹیٹرشپ کہا جاتا ہے اور عربوں کو متحد کرنے کی ان کی سعی و کاوش کو اتحاد اسلامی کے خلاف بتایا جاتا ہے۔

مخالفانہ پروپیگنڈے کی پیدا کردہ ان گوناگوں مشکلات کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آج عراق و شام سے لے کر مصر، سوڈان و لیبیا تک کے اسرائیل کے ساتھ جنگ کرنے والے عرب ملکوں کو دائرۂ اسلام تک سے خارج قرار دینے اور ملحد و بے دین ٹھہرانے کی آوازیں بیک وقت اسرائیل، برطانیہ، امریکہ اور بعض عرب و مسلمان ملکوں سے متواتر بلند ہوتی رہتی ہیں۔

بہرحال گذشتہ رباط کانفرنس کے بعد اسرائیل کے خلاف جو در اصل امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف مورچہ بندی ہے۔ ان عرب ملکوں کو نئی تیاریوں کی ضرورت لاحق ہو گئی ہے۔ جو اسرائیل کے ساتھ براہ راست جنگ کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں مصر کی ذمہ داریاں بے حد بڑھ گئی ہیں مصر کے لئے یہ بات مشکل نہیں ہے کہ وہ ایک زبردست فوجی ہلہ میں اپنا صحرائے سینا کا علاقہ خلیج عقبہ تک واپس لے لے۔ لیکن اس کے نتیجہ میں شام اور اردن پوری طرح اسرائیل کی زد میں آجائیں گے اور امریکہ یقیناً اس مرحلہ پر اسرائیل کو شہ دے گا کہ وہ شام، اردن اور لبنان پر قبضہ جما لے۔

چنانچہ مصر کے لئے مجبوری ہے کہ وہ فی الحال اپنی دفاعی لائن سے آگے نہ بڑھے۔

مصر مشرق وسطیٰ کے مسئلہ میں روس کی براہ راست مداخلت کا بھی روادار نہیں بن سکتا۔ وہ اسے براہ راست مدد کے لئے دعوت نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہ اس کا نتیجہ عالمی اور ایٹمی جنگ ہوگا۔ جس کا میدان مشرق وسطیٰ بن جائے گا۔ اور پورا عرب بلکہ بحر ہند تک کا علاقہ جس میں ایران و پاکستان بھی آجاتے ہیں۔ ایٹمی اسلحہ کی ہلاکت سامانیوں کا نشانہ بن کر تباہ و برباد ہو سکتا ہے۔

اگر یہ اندیشے سامنے نہ ہوتے تو جون ۱۹۶۷ء کی جنگ میں ہی اسرائیل کے باقی رہنے کا سوال نہ رہتا۔ لیکن اس کے ساتھ اس ایندھن میں پوری عرب دنیا بھی جل بھن جاتی۔ اور کم از کم مصر کے صدر ناصر سے اس ہلاکت خیز اقدام کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جون ۱۹۶۷ء میں اس کے باوجود کہ امریکہ و برطانیہ نے لیبیا و مشرق وسطیٰ کے اپنے فوجی اڈوں سے اسرائیل کو براہ راست امداد دے کر اور ظہران کے تیل کے چشموں کو اسرائیل کے لئے کھول کر مصر کے لئے روس سے براہ راست امداد حاصل کرنے کا جواز مہیا کر دیا تھا اور غالباً ۳ دن تک روس اس کا منتظر بھی رہا۔ لیکن جمال عبدالناصر نے مشرق وسطیٰ کے ملکوں اور عرب دنیا کو تیسری عالمی و ایٹمی جنگ کا میدان بننے سے بچانے کے لئے شکست کھالی، مگر روس سے براہ راست فوجی امداد نہیں مانگی۔

غرضیکہ حالات کے نشیب و فراز کے بعد، اسرائیل سے براہ راست جنگ کرنے والے عرب ملکوں کو امریکہ دوست عرب ملکوں سے زیادہ توقع نہ رکھتے ہوئے اسرائیل کے خلاف ایک نئی جنگی پالیسی بنانے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔

اسرائیل اس کو محسوس کر رہا ہے اور اب اس کے غم و غصہ کا نشانہ زیادہ تر مصر ہے کہ نئی جنگی پالیسی کی بنا کا انحصار مصر پر ہی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل کا تنازعہ ایک طویل ترین جنگ کی صورت اختیار کرنے والا ہے۔ جس میں ابتداءً بعض عرب ملکوں کو نقصانات اٹھانا پڑیں گے۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ جنگ عالمی جنگ کی شکل اختیار کرے گی، اور اسرائیل جس طرح پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کی سازشوں کے نتیجہ میں حادثتاً وجود پذیر ہوا۔ اسی طرح تیسری عالمی جنگ کی ہلاکت سامانیوں میں حادثتاً ہی ختم ہو کر رہ جائیگا۔

اس کا انجام مشرق وسطیٰ اور عرب ملکوں کے لئے بھی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔

لیکن امریکہ اور اس کے حلیف عرب و مشرق وسطیٰ کے ملکوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ کیوں اس شعلہ کو بھڑکائے چلے جا رہے ہیں۔

پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کی جدوجہد اور مودودی صاحب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از مولانا بشیر احمد حصاری رحیم یار خاں)

یا مثلاً ایک اور اقتباس ہے جو اس سے بھی زیادہ مذمتِ انگریز اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ موصوف فرماتے ہیں:-

"اب دیکھئے کہ جو کچھ انگریز بنا سکتے تھے وہ بنا چکے۔ ان کے بناؤ کے حساب میں اب کوئی خاص اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اس حساب میں جو اضافہ وہ کر سکتے ہیں وہ دوسروں کے ہاتھوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ مگر دوسری طرف ان کے بگاڑ کا حساب بہت بڑھ چکا ہے اور جتنی مدت بھی وہ یہاں رہیں گے بناؤ کی نسبت بگاڑ ہی زیادہ بڑھائیں گے ان کی فردِ جرم اتنی لمبی ہے کہ اسے ایک صحبت میں بیان کرنا مشکل ہے اور اس کے بیان کرنے کی کوئی حاجت بھی نہیں کیونکہ وہ سب کے سامنے ہے"

("بناؤ بگاڑ" ص۱۵)

دیکھئے اس اقتباس سے انگریز کی کتنی ہی بدائیاں استنباط کی جا سکتی ہیں مثلاً ایک یہ کہ ان کے بناؤ میں اضافہ سے انکار، دوسرے یہ کہ ان کی شان کو اس قدر گھٹا دیا کہ دوسروں (ہندو، سکھ، مسلمانوں) کے برابر لا کھڑا کیا تیسرے یہ کہ ان کے بگاڑ کے حساب کو بناؤ کی نسبت بڑھا ہوا بتایا، چوتھے یہ کہ ان کی فردِ جرم کو لمبا بتایا، حتیٰ کہ وہ ایک صحبت میں بیان بھی نہیں ہو سکتی۔ اور شاید وہ بتا بھی ڈالتے، لیکن ضرورت نہیں، اس لئے کیا فائدہ؟ تو خیر! ہو سکتا ہے کہ اور بھی کچھ ایسے ہی اقتباس ان کی تحریروں میں ڈھونڈنے سے نکل آئیں۔ جن سے انگریز کی مذمت مستنبط ہوتی ہو۔ لیکن یہاں سوال مذمت کے استنباط اور نکل سکنے کا نہیں بلکہ ایسی صریح عبارتوں کا ہے۔ جیسی صریح اور مفصل عبارتیں ان کے ہاں مسلمان عوام، مسلمان حکمران خلافتِ راشدہ کے بشمول، مسلمان اسلاف اور مسلمان علماء کرام کی مذمت میں ملتی ہیں۔ ویسے جہاں تک نکلنے اور مستنبط ہونے کا سوال ہے۔ یوں تو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت بھی قرآن و حدیث کی نصوص ہی سے مستنبط کی گئی ہے۔ گویا ہم یوں کہہ لیں کہ سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے ہاں انگریز کی مذمت ایسے ہی مفقود ہے۔ جیسے قرآن و حدیث میں غلام احمد قادیانی کی نبوت۔

اور اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو یہ مذمت کی جانے والی مثالیں بھی اپنے موصوف (انگریز) کی مدح کے علاوہ کسی اور مفہوم کی گنجائش اپنے اندر نہیں رکھتیں تو جو عبارتیں خالص مدح میں ہوں گی اسی پر قیاس کر لیں۔ کہ جب یہ مذمت کی باتیں ٹھہریں تو مدح کی بھلا شان کیا ہو گی۔ حوالے پیش کئے گئے تو بات طول پکڑ جائے گی۔

ویسے آپ سوچتے ہوں گے کہ یہ جو پوری امتِ مسلمہ کی مذمت و ہجو کا الزام دہرایا گیا ہے اس کا کوئی ثبوت تو ملنا چاہیئے تاکہ اسے کوئی محض الزام برائے الزام کہہ کے نہ ٹال دے۔ لیکن اس کی ضرورت اس لئے نہیں، کہ لٹریچر کا بڑا حصہ اسی طرح کے مواد پر مشتمل ہے۔ صورتِ حالات کے اس نقشہ سے جو طرزِ عمل سامنے آتا ہے، وہ کسی ایسے شخص یا گروہ ہی کا ہو سکتا ہے۔ جو کسی سازشی ہاتھ میں کھیل رہا ہو۔

ایک دلیل اس سلسلہ میں یہ دی جاتی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ہو مغربی طاقتوں کی سازشوں کا شاہکار ہے جیسے پیدا ہی اس لئے کیا گیا تھا کہ پاکستان کو اس میں الجھا کر استحکام سے محروم رکھا جائے۔ گویا کشمیر پر پاکستان کا قبضہ مغربی سازشوں کی کھلی شکست تھی۔ اور اگر یہ مسئلہ حل طلب باقی رہتا ہے تو جہاں دو پڑوسی ملکوں میں ہمیشہ ٹھنی رہے گی وہاں پاک سرزمین ہمیشہ استحکام سے محروم، پریشانیوں کا شکار اور اندرونی خلفشار سے دوچار رہے۔ جس کے نتیجہ میں کبھی کوئی مسئلہ حل نہ ہو سکے گا اور اہلِ پاکستان کی زندگی حقیقی سکون سے کبھی آشنا نہ ہو سکے گی۔ اندریں حالات اسلام یا اہلِ اسلام کا غم کھانے کو کون فارغ ہو گا یا یوں کہہ لیں کہ عرب میں اسرائیل کا مسئلہ اور پاکستان میں کشمیر کا مسئلہ ایک ہی سازش کی دو شاخیں ہیں۔ ایسے میں کشمیر کے اندر مسلمانوں کی جنگ کو جہاد قرار نہ دینا اور ان کی شہادت کو حرام موت کہنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی مسلمان یہودیوں کی طرف سے عربوں کے مقابلہ میں میدانِ کارزار میں کود پڑے۔

لیکن یہاں ہمیں ایک عجیب صورتِ حال سے واسطہ پڑتا ہے کہ جب کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل یا یوں کہہ لیں کہ مغربی سازش کے تار پود بکھیر دینے کی واحد صورت صرف ایک ہی تھی اور ایک ہی ہے جو اس وقت ممکن تھی اور آج دشوار ترین ہے، وہ ہے جنگ اور صرف جنگ! تو جب مسئلہ کے اس حل کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلم مجاہدین میدانِ کارزار میں اتر گئے تو اس نازک وقت میں جبکہ تائید کے لئے ایک ایک آواز بڑی قیمتی ہوا کرتی ہے اس وقت سید ابو الاعلیٰ مودودی نے اپنے تازہ دم جتھے کو لے کر مجاہدین کی پشت میں حرمتِ جہاد کے فتوے کا چھرا گھونپ دیا۔ یہ کوئی بھی نہیں کہتا کہ موصوف کا فتوے وہ واحد وجہ تھی، جس سے جنگ ادھوری رہ گئی۔ بلکہ جن عوامل کی بنا پر جنگ مجبوراً ادھوری چھوڑنا پڑی۔ ان میں ایک بڑا سبب موصوفِ محترم کا یہ فتویٰ بھی تھا اور یہ فتوے دے کر موصوف نے مغربی سازشوں کے ہاتھ مضبوط کرنے سے زائد اور کوئی خدمت انجام نہیں دی۔

ایک دلیل یہ بھی پیش کی جاتی ہے کہ موصوفِ محترم نے اسلامی دستور کا معاملہ بڑی شد و مد سے شروع کیا، لیکن جب گذارش کی گئی کہ آپ اسلامی دستور کی دفعات کا ایک خاکہ مرتب کیوں نہیں فرما دیتے تاکہ دستور ساز کے لئے بھی بات آسان ہو جائے اور اگر وہ ٹال مٹول کرنا چاہے تو ایک معیّن چیز کی موجودگی میں اس کے لئے عذر بہانے مشکل ہو جائیں۔

لیکن موصوف نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ "ہم یہ سمجھنے سے بالکل قاصر ہیں کہ جہاں نہ معاشرہ صحیح معنوں میں اسلامی ہو اور نہ اخلاق اسلامی۔ جہاں کا سیاسی و معاشی اور تعلیمی نظام بھی اب تک غیر اسلامی خطوط پر ترقی کرتا رہا ہو، اور جہاں ایک مجرّد سیاسی تحریک کی بدولت ایک آزاد ریاست بننے کی نوبت آ گئی ہو۔ وہاں اسلامی نظام کا قیام اتنی ہی بات پر اٹکا ہوا ہو کہ ہم ایک دستور مرتب کر کے پیش کریں اور برسرِ اقتدار لوگ لیکر اسے نافذ کر دیں"۔ (ترجمان القرآن ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ) (باقی)

حافظ محمد نذیر ہزاروی بی اے تہکال بالا پشاور (بہ شکریہ بانگ حرم پشاور)

مودودی صاحب کا ماڈرن اسلام

روز نامہ مشرق ۳ فروری ۱۹۷۰ء صلا پر کوئی صاحب سید و شریف سے رقمطراز ہیں کہ "مولانا ہزاروی کو ماڈرن اسلام کی وضاحت کرنی چاہیئے" اس سلسلے میں موصوف نے ہزاروی صاحب پر تین سوال کئے ہیں اور جواب طلب کیا ہے۔ ہم ذیل میں موصوف کے سوال بھی درج کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ جوابات بھی عرض کر دیتے ہیں۔ پھر موصوف سے عرض کرتے ہیں کہ خود ہی انصاف فرمائیں کہ مودودی صاحب کا اسلام "ماڈرن" ہے یا نہیں۔

سوال ۱ ۔ مولانا ہزاروی کی بیشتر تقریریں اخبارات میں پڑھیں اور بعض جلسوں میں ان کی تقریریں سننے کا اتفاق بھی ہوا۔ مولانا کی تقریروں کا بیشتر حصہ الزام تراشیوں، بہتان طرازیوں اور گالیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ کیا مولانا ہزاروی بتائیں گے کہ یہ بات اسلام میں جائز ہے۔

(جواب) سوال میں موصوف نے جس بددیانتی سے کام لیا ہے وہ نہایت ہی تعجب خیز اور افسوسناک ہے۔ اگر موصوف وہ الزام تراشیاں اور بہتان طرازیاں بتلاتے تو ہم عرض کرتے۔ مگر چونکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ لہٰذا ہم کچھ کہنے سے قاصر ہیں۔ جناب بتائیے وہ الزام تراشیاں اور بہتان طرازیاں کون کون سی ہیں، جب آپ نے الزام تراشیاں اور بہتان طرازیاں بتائی ہی نہیں تو جواب کیسے مانگتے ہیں؟ پھر جہاں تک گالیاں دینے کا تعلق ہے تو بجائے ہزاروی کے بڑھ چڑھ کر مودودی نے صحابہؓ کے حق میں بکی ہیں۔ کیا آپ نے کبھی مودودی سے بھی جواب طلب کیا ہے؟ کیا مودودی کی عزت صحابہؓ کی عزت سے بڑھ کر ہے؟ اگر مودودی صحابہؓ کی عزت و آبرو پر حملہ کریں تو آپ ٹس سے مس نہیں ہوتے لیکن اگر ہزاروی مودودی کی قلعی کھولیں تو آپ سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ کیوں؟

اگر آپ کو مودودیوں کی الزام تراشیوں کا علم نہیں تو لیجئے:۔

مودودی نے حضرت معاویہؓ پر الزام دھرا ہے کہ ایک نہایت بدعت حضرت معاویہ کے عہد میں شروع ہوئی تھی کہ وہ خود اور ان کے تمام گورنر خطبوں میں برسر منبر حضرت علی پر سب وشتم کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ حتیٰ جمعہ کے خطبہ کو اس گندگی سے آلودہ کرنا تو دین اور اخلاق کے لحاظ سے سخت گھناؤنا فعل تھا"۔ (خلافت وملوکیت ص۱۷۴)

جناب والا! کیا مودودی نے یہ الزامات حضرت معاویہؓ پر نہیں دھرا؟ کیا معاویہؓ سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ حضرت علیؓ پر سب وشتم کریں؟ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو حافظ ابن کثیر کی زبانی سن لیجئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

کہ "جب معاویہؓ کو علیؓ کے قتل ہونے کی خبر ملی تو وہ رونے لگے۔ ان کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ آپ اب ان کو روتے ہیں۔ حالانکہ زندگی میں ان سے لڑ چکے ہیں معاویہؓ نے فرمایا۔ تمہیں پتہ نہیں کہ آج لوگ کتنے علم وفضل اور فقہ سے محروم ہو گئے ہیں"۔ (البدایہ والنہایہ ۔ ج ۸ ص۱۳۰)

سوچنا چاہیئے کہ معاویہؓ کی اہلیہ نے یہ تو اعتراض کیا ہے کہ کیوں روتے ہیں، جبکہ زندگی میں لڑتے رہے لیکن یہ نہیں کہا کہ ان پر سب وشتم کی بوچھاڑ کرتے رہے۔

۲ ۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بسر بن ارطاۃؓ نے معاویہؓ اور زید بن عمرؓ کی موجودگی میں حضرت علیؓ کو کچھ برا بھلا کہا۔ حضرت معاویہؓ نے ان کو منع کرتے ہوئے فرمایا۔ "تم علیؓ کو گالیاں دیتے ہو، نہ وہ ان کے دادا ہیں (اجری ۲۴۸/۴ ، ابن کثیر ج ۵/۲)

اس کے علاوہ اور بھی سینکڑوں حوالے نقل کئے جا سکتے ہیں۔ مگر طوالت کے خوف سے چھوڑ رہا ہوں اور موصوف سے گذارش کرتا ہوں کہ ذرا مودودی سے بھی پوچھنے کی جسارت کریں کہ آپ نے کیوں جلیل القدر صحابی کے خلاف لب کشائی فرمائی۔

سوال نمبر ۲ ۔ مولانا ہزاروی نے دعویٰ کیا ہے کہ مولانا مودودی نے اپنی تصانیف میں صحابہ کرام کی توہین کی ہے۔ کیا مولانا ان کی تحریروں کی نشاندہی کریں اور دلائل سے ثابت کریں گے تا آخر۔۔۔

جواب ۔ جناب یہ تو ساری دنیا کو معلوم ہے کہ مودودی نے صحابہ کے خلاف اپنی تصانیف میں زہر اگلا ہے، اور خصوصاً خلافت وملوکیت میں مودودی نے صحابہ کے خلاف جو جو خرافات کہی ہیں کسی مسلمان سے اس کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اگر آپ کو دلائل کی ضرورت ہو تو اخبار میں تو اتنی جگہ نہیں ہے کہ آپ کی خدمت میں دلائل عرض کریں، کیونکہ اگر مودودی خرافات کو دلائل سے لکھ کر ثابت کیا جائے تو دفتروں کے دفتر تیار ہو جائیں گے۔

اگر آپ نورالحسن بخاری کی "عادلانہ دفاع"۔ مولانا اسحٰق لکھنوی کی "تجدید سبائیت" کی طرف رجوع فرما دیں تو دلائل کے انبار پالیں گے۔ انہوں نے خوب مودودی کی صحابہ دشمنی کی قلعی کھولی ہے۔ اور عادلانہ دفاع تو بہت ہی مدلل ہے۔ حقیقت حال سے واقف ہو جائیں گے۔

(سوال نمبر ۳ کا جواب) اگر آپ کو مودودی صاحب کے امریکی اسلام کا علم نہ ہو تو لیجئے:۔

۱ ۔ خداوند کریم فرماتے ہیں۔ "اللہ کے راستے میں لڑو ان لوگوں سے جو تمہارے ساتھ لڑتے ہیں"۔ (سورہ البقرہ) دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ "اے نبی مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے"۔

مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ "جہاد کشمیر ناجائز ہے"۔ دیکھئے نوائے وقت ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء اداریہ اور سرراہے۔ بتایئے مودودی کا اسلام امریکی ہوا یا نہ ہوا۔ امریکہ بھی تو مسلمانوں کو ختم کرنا ہی چاہتا ہے۔

۲ ۔ شرح عقائد میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کفر سے ہر وقت محفوظ رہتے ہیں۔ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور اس پر اجماع امت ہے"۔

مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ "انبیاء خود و فکر کرتے کرتے توحید تک پہنچے ہیں اور ان کی توحید کیسی ہوتی ہے"۔ (رسائل و مسائل حصہ اول ص۲۶ ایڈیشن سوم)

۳ ۔ انبیاء کی فطرت ایمان پر ہوتی ہے۔ ان کو نبوت سے پہلے بھی دوسری قسم کی وحی آتی رہتی ہے۔ جیسے یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ "اور ہم نے یوسفؑ کے وحی بھیجدی کہ تم ان بھائیوں کو باتیں بتاؤ گے اور ان کو خبر نہ ہو گی"۔ (سورہ یوسف ع ۲)

مگر مودودی صاحب لکھتے ہیں۔ "انبیاء وحی سے پہلے جو علم رکھتے ہیں۔ اس کی نوعیت عام انسانوں سے مختلف نہ ہوتی تھی"۔ ص۲۵)

فرمایئے مودودی کی تصانیف ان احادیث کے خلاف ہیں یا نہیں اور باوجود اس کے بھی اسلام اسلام کی رٹ لگائی جا رہی ہے۔ کیا یہ اسلام محمد مصطفیٰؐ کا ہے یا امریکہ کا؟ جسے مودودی صاحب ہم پر مسلط کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

جناب والا! مودودی کی خلاف اسلام باتیں ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے منشور پر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک کی رائے

"اب تک کئی سیاسی جماعتوں کے انتخابی منشور سامنے آچکے ہیں مگر جمعیۃ علماء اسلام نے یکم جنوری سے بہت قبل جو اسلامی منشور مرتب کیا اور جس جامع انداز سے ملک کے تعلیمی، اقتصادی، معاشرتی اور انتظامی مسائل کو اس میں کتاب و سنت کی روشنی میں سمویا ہے، اس کی داد نہ دینا ستم ظریفی ہوگی۔ یہ علماء کی طرف سے اپنی قسم کی پہلی جامع اور مؤثر کوشش ہے جس کی تحسین پوری فراخدلی سے کرنی چاہیئے۔ پیش نظر منشور کا قصہ بعض جماعتوں سے جمعیۃ کے مشروط معاہدہ سے قطعی طور پر علیحدہ مسئلہ ہے جمعیۃ کے بعض معاہدوں یا پالیسیوں سے ازروئے اخلاص اختلاف کی گنجائش بھی ہوسکتی ہے اور ہوسکتا ہے کسی کی صوابدید اسے مذکورہ معاملہ میں شرح صدر نہ ہوسکنے دے تاہم یہ بات بالکل اٹل ہے کہ ایسا منشور نہ تو کمیونسٹ نواز جماعتوں کا ہوسکتا ہے اور نہ کوئی سوشلسٹ ذہن اسے ایک لمحہ کے لئے برداشت کرسکتا ہے۔ اگر کسی جماعت یا پارٹی کا لائحہ عمل اس کے منشور سے واضح ہوسکتا ہے تو جمعیۃ کا منشور ان تمام الزامات کا جواب ہے، جو جمعیۃ پر سوشلسٹ ہونے کے لگائے جارہے ہیں۔"

مشرقی پاکستان کی اکثریت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہے

پلٹن میدان کا ہنگامہ مودودی جماعت کا خود ساختہ تھا

کارکنان جمعیۃ سے مفکر اسلام مفتی محمود صاحب کا خطاب

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۵ر فروری۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام بہت ہی مضبوط ہے اور وہاں کے لوگوں کا اسلام کے ساتھ دلی لگاؤ ہے۔ وہ آج جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ کے دفتر میں کارکنان جمعیۃ سے خطاب فرمارہے تھے۔ مشرقی پاکستان میں اپنے پندرہ روزہ دورہ کے حالات بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں ہمارا دورہ بہت ہی کامیاب رہا ہے۔ کئی مقامات پر اجتماعات ہوئے۔ جن میں اہم پلٹن میدان ڈھاکہ، چٹاگانگ اور سلہٹ کے اجتماعات تھے۔

ایک سوال کے جواب میں مفتی صاحب نے کہا کہ ہمارے پلٹن میدان کے جلسہ میں بہت بھاری اجتماع ہوا۔ جس میں لاکھوں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی جن میں کافی سے زیادہ طلباء بھی تھے۔ جلسہ سکون اور اطمینان سے اختتام پذیر ہوا۔ جس کو وہاں کے اخبارات نے بہت بڑی سرخیوں سے شائع کیا۔ صرف ایک اخبار "سنگرام" جو جماعت اسلامی کا اخبار ہے نے ہماری ایک بھی خبر شائع نہیں کی۔

انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں ہماری جماعت کی مقبولیت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک تو وہاں کے غریب عوام کو اسلام سے دلی لگاؤ ہے اور دوسرا وہاں جماعت مودودی اور تھانوی علماء نے غریب کسانوں، کاشتکاروں اور مزدوروں کو صرف اس جرم کی پاداش میں سوشلسٹ قرار دے کر ان پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا کہ وہ غریب ہیں اور حقوق کے طلبگار ہیں۔ اور وہ غریب محض غربت اور افلاس کی وجہ سے اس کفر پر قانع تھے۔ لیکن جب ہم نے ان غریب بے وارثوں سے کہا کہ آپ بھی ہماری طرح کے مسلمان ہیں اور اسلام کی رو سے آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے حقوق کے طلبگار رہیں تو وہ غریب طبقہ بڑا مطمئن ہوا، اور اب ماشاء اللہ مشرقی پاکستان کے تمام غریب عوام جمعیۃ کے ساتھ ہیں۔

مفتی صاحب نے انکشاف کیا کہ پلٹن میدان کا ہنگامہ مودودی جماعت کا خود ساختہ تھا۔ جس کے لئے انہوں نے پہلے سے تیاری کی ہوئی تھی۔ اس کے لئے انہوں نے باقاعدہ ۳۱۳ افراد پر مشتمل ایک جماعت تیار کی ہوئی تھی۔ جن سے حلف وفاداری لیا گیا تھا کہ وہ لڑائی میں شہداء بدر کا کردار ادا کرینگے۔ لڑائی کے لئے انہوں نے ایک خیمہ بھی نصب کیا ہوا تھا۔ جس میں ڈنڈے اور اسلحہ وغیرہ رکھا گیا تھا۔ اس کے لئے ایک کنٹرول آفس بھی بنایا گیا تھا جس میں باقاعدہ لاؤڈ سپیکر وغیرہ نصب تھا۔ جہاں سے بلوائیوں کو باقاعدہ ہدایات مل رہی تھیں

آج بذریعہ طیارہ جب مفتی محمود صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں تشریف لائے تو کارکنان جمعیۃ نے آپ کا ولولہ انگیز استقبال کیا۔

ایک سوال کے جواب میں مفتی محمود صاحب نے کہا کہ جماعت مودودی کے لیڈر دل سے یہ جانتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام سوشلزم سماج کی سخت مخالف ہے انہوں نے فرمایا کہ طفیل محمد نے اپنی تقریر میں واضح الفاظ میں کہا ہے کہ اگر سوشلسٹ حکومت قائم ہوگئی، تو سب سے پہلے مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی کے سر قلم کئے جائیں گے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں کھلا اعتراف ہے کہ یہی وہ مرد مجاہد سوشلزم کے سب سے بڑے مخالف ہیں۔

(ابو معاویہؓ خواجہ محمد زاہد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم سبی کا سالانہ جلسہ

انشاء اللہ العزیز ۲۰-۲۱-۲۲ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۷-۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو مدرسہ کے وسیع احاطہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں ملک بھر کے مقتدر علماء کرام تشریف لائیں گے۔

(۱) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندہری (۲) حضرت مولانا ضیاء القاسمی (۳) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (۴) حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری (۵) حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پور (۶) حضرت مولانا قاری عزیز احمد صاحب کشمیری۔ مولانا سلطان احمد صاحب رتو ڈیرو۔ حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب لاہور۔ (جان محمد خادم مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم سبی)

قاریوں کے لئے خوشخبری

جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے دیرینہ مطالبات کے پیش نظر صوبائی گورنر نے تمام سکولوں میں قرآنی اساتذہ کی حیثیت سے قاریوں کے تقرر کی منظوری دے دی ہے۔ قراء حضرات توجہ فرمائیں۔ (قاری محمد شریف قصوری ناظم تعلیم کناری بازار لاہور)

استفتاء

مودودیوں کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے

مفتی جمیل احمد صاحب کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی صاحب اسلامی مودودی جماعت میں شامل ہے اور مودودی کا معتقد ہے۔ اس کی تمام تحریرات سے متفق ہے۔ مثلاً دجال کا مسئلہ کہ حضور کا قیاس صحیح نہ تھا، اور بندوق کا مسئلہ کہ اس کا شکار حلال ہے جب مر جائے۔ بے وضو سجدہ کا جواز اور تقلید کا مسئلہ کہ اہل علم کے لئے گناہ سے بھی شدید تر ہے۔ اور داڑھی کا مسئلہ کہ اس میں شرعی کوئی حد نہیں ہے۔ متعہ اضطراراً جائز ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا رفع آسمانی قرآن سے ثابت نہیں ہے۔ اور یہ کہ حضرت یونس علیہ السلام نے تبلیغ رسالت میں کوتاہیاں کی تھیں۔ وغیرہ وغیرہ، جوان کی کتب رسائل مسائل وغیرہ میں موجود ہیں۔ ایسے اعتقاد والے مولوی کے پیچھے نماز کیا درست ہے یا ناجائز یا کروہ تحریمہ و تنزیہہ یا مباح۔ بینوا توجروا

سائل۔ عبدالرؤف ساکن (مدرسہ حنفیہ کریمیہ صدر شاہ پور۔ ضلع سرگودھا) ۷؍۲؍۷۰

الجواب

مکروہ تحریمی ہے۔ دور دراز کی تاویلات کے بعد ان کو مسلمان قرار دیا جاتا ہے ورنہ بالکل صحیح نہ ہوتی اب فسق و بدعت کی وجہ سے امامت مکروہ تحریمی ہوگا۔ واللہ اعلم!

کتبہٗ۔ جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور۔ (۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ)

جمعیۃ علماء چترال کا جمعیۃ علماء اسلام سے الحاق

مولانا محمد نائب صدر جمعیۃ علماء چترال کا پریس کانفرنس میں بیان

ہماری جمعیۃ عرصہ سات سال سے قائم ہے اور چترالی قوم کی قومی و ملی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ چترالی قوم نے قیام پاکستان اور تحفظ پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی سے کسی وقت بھی دریغ نہیں کیا ہے۔ اس جمعیۃ کا دائرہ کار چترال کے اندر اور باہر بھی ہے۔ چنانچہ اس مشہور تاریخی مقام پشاور میں بھی ہزاروں کی تعداد میں چترالی قوم آباد ہے۔ ریاستوں کے پاکستان میں ادغام سے قبل اس جمعیۃ کی قومی و ملی خدمات کا دائرہ صرف ریاست چترال کی حدود تک تھا۔ لیکن موجودہ حکومت نے قومی احساسات کا احترام کرتے ہوئے ریاست سوات دیر کے ساتھ ریاست چترال کو بھی پاکستان میں مدغم کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ پاکستان کے دیگر عوام کے دوش بدوش چترالی قوم بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔ ہم محدود علاقے کے مفاد کے لئے خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ اب ہماری خدمت کا دائرہ بھی اپنے علاقہ سے متجاوز ہو کر پاکستان کے دیگر علاقوں سے ملا ہے۔ چنانچہ اب ہماری جمعیۃ کو پاکستان کی سطح پر قومی اور ملی خدمت کرنا ہے اس لئے ہم نے باہمی طور پر سوچ و بچار کیا اور پاکستان کے دیگر سیاسی و مذہبی جماعتوں کا مطالعہ کیا۔ کافی غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ چترال کے باشندے سیاسی اور مذہبی میدان میں صرف جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ ہو کر اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ ہم آئندہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ رہیں گے، اور جمعیۃ علماء اسلام ہی کے پلیٹ فارم سے قومی، ملکی اور ملی خدمات سرانجام دیں گے۔ ہم اس بات کا اظہار کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام نے انتخابات میں منشور کی بنا پر حصہ لینے کا اعلان کر کے قوم پر احسان کیا ہے۔ ہمارے علاقہ کے لوگ یقیناً جمعیۃ علماء اسلام ہی کے نمائندوں کو کامیاب بنائیں گے۔ جبکہ وہ سب کے سب اسلام کے شیدائی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا واحد نصب العین اسلام ہی ہے۔

ہم اسلامی نظام قائم کر کے رہیں گے

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا غلام محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی نے مقامی و ملکی حالات پر مختصر سا تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک جس نازک دور سے گذر رہا ہے اس کے پیش نظر تحفظ اسلام کے لئے شمع رسالت کے پروانوں کو علماء حقانی کی سرپرستی میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے میدان کارزار میں کود پڑنا چاہیئے۔ ورنہ طاغوتی طاقتیں غیر ملکی نظریات کو اسلام کا لبادہ اوڑھا کر ہم پر ٹھونسنے کی پوری شدت سے کوشش کریں گی۔ جو ہماری غیرت کے لئے ایک چیلنج کے مترادف ہے۔

آخر میں صوفی محمد صدیق عتیق ناظم جمعیۃ نے مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں جو اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس شہریوں پر لگائے گئے جدید ٹیکسوں کو غریب شہریوں کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف قرار دیتے ہوئے مقامی ایس، ڈی، ایم وچیئرمین بلدیہ ضلعی افسر اعلیٰ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جدید ٹیکسوں کو فی الفور واپس لے کر عوامی حلقوں کو مطمئن کرے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انتخابات پارٹی سسٹم کی بنیاد پر کرائے۔ نیز آئین کی بنیاد ۲۲ اسلامی دفعات کو قرار دے۔ اور عائلی قوانین کو فی الفور منسوخ کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے کنوینر کا تقرر

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی ناظم جمعیۃ سب ڈویژن ٹوبہ نے حلقہ ۹ کی یونین میں حافظ عبدالعزیز صاحب کو کنوینر مقرر کر دیا ہے۔

(محمد عتیق ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ)

دعائے صحت

جھنگ کے مشہور و معروف سیاسی کارکن جن کی زندگی جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اور اکابرین جمعیۃ سے والہانہ عقیدت و محبت سے لبریز جناب حکیم صوفی شیر محمد صاحب صاحب فراش ہیں۔ سفر میں دو گاڑیوں کے تصادم سے زبردست چوٹیں آئیں۔ اراکین جمعیۃ و ہمدردان ملت سے اپیل ہے کہ صوفی صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد یٰسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ جھنگ صدر)

مولانا محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن

اسلام اور مسائلِ حیات

(قسط نمبر ۲)

(ہماری اس جدید دنیا یعنی عصر جدید میں بھی
انہی اصولوں کی جنگ جاری ہے اور یہ جنگ
اب ڈیموکریسی اور سوشلزم میں منحصر ہے)

اس طرح ان اصولوں اور نظریات میں جنگ جاری رہی اور اب یہ نظریے سمٹ کر ان دو اصولوں میں منحصر ہو گئے ہیں۔

(۱) ڈیموکریسی (جمہوریت)

(۲) سوشلزم

ڈیموکریسی (جمہوریت) کا اس کے سیاسی اور اقتصادی نظام سے اصل مقصد فرد کی آزادی اور ان مسائل کو حل کرنا ہے جو ارسٹوکریسی نظام اور ایک ظالم اور جابر اقلیت کی حکومت میں فرد کو پیش آتے ہیں۔ ڈیموکریسی اپنے مقصد کے لحاظ سے فرد کو اس کی انسانی عزت اور شرف کی حیثیت سے زیادہ سے زیادہ ممکن آزادی دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اور سوشلزم بھی اسی استغلال کو ختم کرنا چاہتا ہے جو ایک ظالم اقلیت کے تسلط سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بھی انہی مشکلات کے حل کا قصد رکھتا ہے جو ڈیموکریسی کا مقصد ہے۔ لیکن ان دونوں کے طریقہ کار میں واضح فرق ہے کیونکہ ڈیموکریسی میں ایسی انتہائی درجہ کی آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔ جس سے انسان الٰہی نظام کا پابند نہیں رہتا۔ اور سوشلزم میں انسان کو ایک خاص حد کے اندر آزادی حاصل ہوتی ہے۔

(ڈیموکریسی اور سوشلزم دونوں حاجت
ضروریہ کی پکار کا جواب تو ہیں لیکن ان دونوں
سے جو برے نتائج پیدا ہوتے ہیں ان کو حل
نہیں کر سکتے)

ڈیموکریسی اور سوشلزم کی بنیادی اور اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں انسانی ضرورتوں میں سے صرف ایک ضرورت کی پکار کا جواب ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان دونوں کو اگر الگ الگ نافذ کیا جائے تو ان کے ردعمل کے طور پر کئی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ذرا غور کریں کہ کس طرح؟

ڈیموکریسی کسی فرد کو آزادی تو دے دیتی ہے لیکن اس میں اتنی استطاعت نہیں کہ معاشرہ کے ہر فرد کے لئے خوشحالی میں مساوی ہونے کی ضمانت دے سکے، کیونکہ ایک طاقتور فرد، ایک کمزور فرد کی نسبت اپنی آزادی سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

چنانچہ اگر ہم نے اس کمزور فرد کو اگر ارسٹوکریسی اور ایک مستبد اقلیت سے جمہوری حکومت قائم کر کے چھڑا لیا تو اس طرح ہم نے اسے نئے سرے سے چند خوشحال اور طاقتور افراد کا محکوم بنا دیا۔

اس طرح فرد کو ہم نے اس کی عزت اور شرف کے پیش نظر جو آزادی دلائی تھی، اسے وہ پھر نئے سرے سے کھو بیٹھتا ہے۔

اسی طرح سوشلزم نے فرد کو جو زندگی کی خوشحالی اور مواقع حصول میں برابری دینے کی ضمانت دی ہے، اس میں اتنی صلاحیت نہیں کہ فرد کو اس کی عزت و شرف اور آزادی کا فطری حق دلائے۔ کیونکہ فرد کو ہم نے اگر ارسٹوکریسی اور ایک مستبد اقلیت سے سوشلسٹ حکومت قائم کر کے چھڑا لیا۔ تو ہم نے دوبارہ اسے چند حکمران لوگوں کا محکوم بنا دیا ہے تاکہ وہ ایک ایسا متحرک آلہ بن جائے جو حکمرانوں کے ارادے کے بغیر حرکت ہی نہ کر سکے۔ اور اس طرح وہ فرد دوبارہ نئے سرے سے صرف اپنا پیٹ بھرنے کے لئے اپنا حق حریت اور شرافت کھو بیٹھتا ہے۔ جس کے لئے وہ جدوجہد کر رہا تھا۔

بعض ممالک میں ایسے شخص اور پارٹیاں بھی ہمیں نظر آتی ہیں جنہوں نے مجبور ہو کر ان دونوں نظاموں کو یکجا کر دیا جیسا کہ برطانیہ کی لیبر پارٹی نے کیا ہے۔ تاکہ ان ہر دو نظاموں کے تنہا نافذ ہونے سے جو خرابیاں جنم لیتی ہیں وہ کم ہو جائیں اور اب ان کا نظریہ یا منشور "جمہوری سوشلزم" ہے۔ حالانکہ ان دونوں نظاموں کے مابین جو تضاد ہے وہ ظاہر ہے۔

(آج ہماری پوری دنیا اس نزاعی انحصار
میں ایک جدید پیغام کے در پر کھڑی ہے وہ
پیغام ہے پرامن بقائے باہمی کا پیغام
لیکن اسے زندگی کے مثبت اور لازمی
اساس میں ڈھالے بغیر)

لیکن آج ہم ایک جدید پیغام کی دہلیز پر کھڑے ہیں جس کی طرف پوری دنیا ایک سیلابی رو کی طرح بہتی چلی جا رہی ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ

- — پوری دنیا ان نظاموں اور نظریوں کے متواتر تصادم سے تھک چکی ہے۔
- — پے در پے عالمی جنگوں نے اسے تباہ و برباد کر دیا ہے۔
- — ان نظاموں کے باہمی تصادم اور ان عالمگیر جنگوں کی وجہ سے پوری انسانیت تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے

اور اب اس جدید پیغام کا ذکر ان متحارب نظاموں کے لیڈروں کی زبان پر جاری ہو گیا ہے۔ اور یہ جدید پیغام "امن کی خواہش کا پیغام" ہے۔ جو ہر خطے کے انسانوں کے درمیان ہو۔ تمام اقوام، مختلف عقائد، مختلف نظاموں اور ادیان کے مابین ہو۔

مگر یہ پیغام ابھی تک واضح نہیں ہو سکا ہے، اور ابھی تک اس کی عظمت اور اہمیت کو کوئی محسوس نہیں کر سکا ہے۔ اور کوئی بھی اسے ایک مثبت اور زندگی کے لازمی اساس کی شکل میں ڈھال نہیں سکا ہے۔

سوائے ان چند منفی اصولوں کے، مثلاً

- * دوسروں کے حقوق پر تجاوز نہ کرنا
  ظاہر ہے کہ یہ منفی اصول ہے۔
- * دوسری حکومتوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رہنا۔
  یہ اصول بھی منفی ہے۔
- * ایک دوسرے کی آزادی اور سیادت کا باہمی احترام
  یہ اصول بھی منفی ہے کیونکہ اس کی بنیاد بھی مذکورہ دونوں منفی اصول ہیں۔
- * مساوات اور باہمی منفعت کا اصول۔
  یہ بھی تقریباً منفی اصول ہے کیونکہ اس کی بنیاد بھی مساوات اور باہمی منفعت کے اصول پر عدم تجاوز ہے
- * پرامن بقائے باہمی کا اصول
  یہ بھی منفی اصول ہے کیونکہ اس کا مدار بھی دو حلیفوں کے درمیان عدم ظلم اور عدم تجاوز پر ہے۔

چند سال قبل جب عوامی جمہوریہ چین اور بھارت کے درمیان پرامن بقائے باہمی کا معاہدہ ہوا تھا تو یہ پانچ اصول اس میں بھی شامل کئے گئے تھے۔ (باقی)

مفتی اعظم فقیہہ اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا حیدر آباد میں ورود مسعود

۱۳ر فروری بروز جمعہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بارہ بجے دن حیدر آباد تشریف لائے ۔ نماز جمعہ کے بعد مدرسہ مفتاح العلوم میں جمعیۃ طلباء اسلام سے آپ نے خطاب فرمایا۔ شہر کے مختلف کالجوں اور میڈیکل کالج کے طلباء کافی تعداد میں جمع ہوئے ۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں فقط اللہ کو زبان سے مان لینا ہی کافی نہیں۔ پہلے یہ سوچنا چاہیئے کہ دنیا میں انسان کی پیدائش کی غرض و غایت کیا ہے ۔ اس دنیا میں انسان کے ذمہ حکومت الٰہیہ کا قیام ہے ۔ فقط زبان سے یہ قبول کر لینا کہ میرا اللہ پر ایمان ہے ۔ لیکن اپنے بنے ہوئے دستور کو نافذ کرنا اللہ کی مرضی سے فرار ہے ۔

انسانوں کے معاشرتی ، معاشی ، سیاسی ، اقتصادی مشکلات کا حل صرف اللہ کے ہوئے قانون میں ہے ۔ انسان کے بنے ہوئے اور خدا کے بنے ہوئے قانون میں اتنا ہی فرق ہے جتنا اللہ اور بندے میں ہے ۔ طلباء پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیا میں اپنے آنے کی غرض و غایت پر بھی نگاہ رکھیں کہ انسان کا مقصد اس کائنات میں حکومت الٰہیہ کا قیام ہے ۔ ، ترکیہ برطانیہ اور اسی طرح کی دوسری حکومتیں زبان سے اللہ کا اقرار کرتی ہیں ۔ لیکن پھر اللہ کے قانون کو پس پشت ڈال کر اپنی مرضی پر عمل کرتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا آج انتشار و افتراق کی دہکتی ہوئی بھٹی پر کھڑی ہے ۔

بعد میں آپ نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا ۔ مولانا مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ صدر پاکستان آغا محمد یحییٰ خاں نے ۵ ۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو ملک کا آئین بنانے کے لئے قوم کو ایک اچھا موقع دیا ہے ۔ اگر قوم نے پھر غلطی کی اور اس قسم کے ممبر منتخب کئے ، جنہوں نے قوم کے احساسات اسلام ، عدل و انصاف اور غریب پروری کے اصول سے پہلو تہی کی اور ملک کو ایک انتشار میں مبتلا کر دیا تو آئندہ نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی اور آخرت میں خدا تعالےٰ کے روبرو بھی شرمندہ ہونا پڑے گا ۔ اس لئے اگر ہم نے سوجھ بوجھ سے کام لیا اور دیانتدار اور اسلام کا درد رکھنے والے افراد کو منتخب کیا تو پاکستان میں حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے یہ ایک اہم قدم ہوگا ۔

آپ نے ۱۹۵٦ء کے دستور پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ کچھ لوگ اب بھی کچھ ترمیمات کر کے اس کو نافذ کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ قوم کے احساسات اور جمہوری تقاضوں سے ناواقف ہیں ۔ جب اس دستور کی ہر بنیادی دفعات میں ترمیم کر دی گئی تو پھر اس کو ۱۹۵٦ء کا دستور کہنا ہٹ دھرمی ہوگا ۔ پھر اس کو ۱۹۷۰ء کا دستور کہا جا سکتا ہے اور جس میں ایک مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت ہو ۔ وہ اسلامی دستور کیسے ہو سکتا ہے ۔ جب پاکستان کے غدار کے لئے سزائے موت ہے تو اسلام کے غدار کو تو توپ سے اڑا دینا چاہیئے ۔

طفیل محمد صاحب جماعت مودودی کے صوبائی امیر کے اس بیان پر کہ ۶ عرب ممالک کفر کی آغوش میں چلے گئے ہیں تبصرہ کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ یہ رجحانات عالم اسلام کے مسائل کو الجھانے کا سبب بن سکتے ہیں ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو ملک امریکی سامراج کے مخالف ہیں ، وہ کافر ہیں ۔ خواہ وہ کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو ۔

آپ نے فرمایا کہ جب لیبیا میں امریکی فوج موجود تھی اور لیبیا کے فوجی اڈوں سے عربوں کا قتل عام ہو رہا تھا تو یہ خوش تھے ۔ لیکن جب لیبیا میں انقلاب آیا اور امریکیوں کو لیبیا سے نکلنا پڑا تو وہ کافر ہو گئے ۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ پاکستان میں امریکی سامراج کے مخالف ہیں ، ان کو سوشلسٹ کے خطاب سے نوازتے ہیں ۔ ان خیالات کے در پردہ امریکی اور صیہونیت کی حمایت کی جا رہی ہے ایسی جماعت کو جماعت اسلامی کہنا درست نہیں ۔

بیگم لیاقت علی خاں کے حال ہی میں اخباروں میں عائلی قوانین کے متعلق شائع شدہ بیان کہ عائلی قوانین اسلام کے خلاف نہیں ہے ۔ اس کو الیکشن سٹنٹ کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے پر مفتی صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اخباروں کی وساطت سے بیگم صاحبہ کی خدمت میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ برازیل میں سفیر تھیں ۔ آپ کو معلوم نہیں ۔ مغربی پاکستانی اسمبلی میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تحریک پر کثرت رائے سے عائلی قوانین کی منسوخی کا بل پاس ہوا ۔ اور قومی اسمبلی سے سفارش کی گئی ۔ کہ اس کو منسوخ کیا جائے ۔ اور قومی اسمبلی میں میں نے قرآن و حدیث اور فقہا اربعہ اور شیعہ فقہ سے ثابت کر دیا کہ قوانین غیر اسلامی ہیں جس میں خواتین ممبران بیگم جی ، اے خان ۔ بیگم زری سرفراز اور بیگم حمیدہ بوگرہ نے بھی میری حمایت کی ۔ قومی اسمبلی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ۔ جس نے ترمیم کر کے غیر اسلامی دفعات کو نکال کر اسلامی دفعات شامل کیں ۔ اور کمیٹی نے متفقہ فیصلہ سے ترمیمات منظور کیں ۔ اور اسمبلی کے آخری اجلاس (جو ڈھاکہ میں ہونے والا تھا) میں پیش کرنے کے لئے صبور خاں کو مسودہ دیا گیا ۔ لیکن یہ صبور خاں نے گم کر دیا ۔

ہم عورتوں کے حقوق کے مخالف نہیں ۔ اسلام میں عورتوں اور مردوں کے حقوق برابر ہیں ۔ ہم ہر شہری کے حقوق کے تحفظ کے لئے لڑ رہے ہیں ۔ اسلام نے جو عورتوں کو حقوق دیئے ہیں کسی غیر اسلامی قانون میں موجود نہیں ہے ۔

ایک صحافی کے جواب میں جناب مفتی صاحب نے فرمایا ، کہ اس وقت جو پاکستان میں سیاسی جنگ لڑی جا رہی ہے ۔ اسلام اور کفر کی جنگ نہیں ، سرمایہ دار اور غریب کی جنگ ہے ۔ سرمایہ داروں نے اپنے بچاؤ کے لئے اسلام کو آڑ بنا رکھا ہے ۔ غریب جب اپنا جائز حق مانگتا ہے تو سرمایہ داروں کے ایجنٹ اس کو کافر اور سوشلسٹ کے خطاب سے نوازتے ہیں ۔ ہم غریب کے ساتھ ہیں ۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہم اسلام کے اصول کے مطابق غریب کو اس کا حق دلا کر رہیں گے ۔

رات کو بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد ڈویژن کے زیر اہتمام منعقد کردہ جلسۂ عام میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب بہت سے لیڈر اور جماعتیں اقتدار حاصل کرنے کے لئے اسلام کا نعرہ بلند کر رہی ہیں ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جو لوگ اپنے پانچ فٹ کے وجود پر اسلام نافذ نہیں کر سکتے اور اپنے چند گز کے گھر میں اسلام نافذ نہیں کر سکتے ۔ وہ اتنے بڑے ملک میں اسلام کس طرح نافذ کریں گے ۔ جن لوگوں کے ہاتھوں میں اقتدار کی باگ ڈور ۲۲ برس تک رہی ہے ۔ انہوں نے اس وقت تو ملک ملت اور اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی ۔ آج اقتدار چھن جانے کے بعد ملک و ملت اور اسلام کا درد اٹھا ہے ۔ ان آزمائے ہوئے لوگوں کو پھر آزمانا حماقت ہے مفتی صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ کا منشور شائع ہو چکا ہے ۔ جو بھی جماعت ہمارے منشور کے تحت ہم سے اتحاد کریگی ۔ جمعیۃ کا دروازہ ان کے لئے کھلا ہے ، اپنے منشور سے ہٹ کر ہم کسی سے اتحاد کرنے کو تیار نہیں ہیں ۔

سپاسنامہ

مفکرِ اسلام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کہروڑ پکا تشریف لے گئے، جہاں ان کی خدمت میں مندرجہ ذیل سپاسنامہ پیش کیا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب والا! میرے لئے کہروڑ پکا اور اس کے مضافات کے رہنے والوں کے لئے اور یہاں موجود سامعین کے لئے آج کا یہ لمحہ بڑا ہی قیمتی اور شرف بخش ہے کہ ہم سب اپنے اس قدیم آبائی شہر میں آپ کا خیر مقدم کر رہے ہیں اور اپنی ناچیز معروضات آپ کے گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

سب سے پہلے ہم آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی گراں ترین مصروفیات میں سے وقت نکالا۔ اور یہاں تک تشریف لانے کی زحمت گوارا کی۔

محترم! ہمارے یہ جذبات محض رسمی نہیں ہیں بلکہ درحقیقت آپ جس سرگرمی اور خلوص کے ساتھ اللہ کے دین کی خدمت کر رہے ہیں، ان کے گہرے احساس و اعتراف پر مبنی ہیں

جناب عالی! پاکستان کا ہر مسلمان اس امر سے پوری طرح واقف ہے کہ آپ اول دن سے اس امر کے لئے کوشاں چلے آرہے ہیں کہ پاکستان میں اسلام کا کلمہ بلند ہو، اور یہاں اللہ کا قانون نافذ ہو۔ ایک طرف آپ ایک جید عالم دین ہونے کی حیثیت سے باقاعدہ قرآن و حدیث کی تدریسی خدمات میں مصروف ہیں اور دوسری طرف انکار و تحریفِ دین کے فتنوں کا بھی مسلسل تعاقب فرما رہے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ میدانِ سیاست میں بھی اللہ کے دین کو غالب لانے کی سعی محمود میں آپ منہمک ہیں۔ ابھی تک پاکستان کے مسلمانوں کو دلوں کی گہرائیوں کے ساتھ یاد ہے کہ آپ نے قومی اسمبلی میں کس طرح ہر موقعہ پر اسلام کی آواز کو بلند کیا۔ آپ نے ملکی بجٹ کو اسلامی بجٹ بنوانے کے لئے کیا کچھ قومی اسمبلی میں کہا اور بار بار کہا۔ آپ نے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کی تنسیخ کے لئے کس طرح آئینی طور پر بارہا حکومت کو چیلنج کیا۔ اور آپ نے ملک میں قانون شریعت نافذ کرنے کے لئے ہر بار قومی اسمبلی میں حکومتِ وقت کو متوجہ کیا۔ جب تک قومی اسمبلی کے ممبر رہے ارباب حکومت اور قانون سازی کے ذمہ دار افراد کو شریعت حقہ کے نافذ کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اتمام حجت فرماتے۔ اور جب آپ ایوب حکومت سے اسلام کے بارے میں مکمل مایوس ہو گئے اور فرمانے لگے کہ یہ حکومت نہ صرف اسلام کو نافذ کرنے سے صریحاً منکر ہے۔ بلکہ اسلام کو تحریف کر دینا چاہتی ہے۔ تو آپ مومنانہ عظمت کے ساتھ اس حکومت کی مخالف اسلام کارروائیوں کے خلاف میدانِ عمل میں نکل آئے۔

مئی ۱۹۶۸ء کے اوائل کا وہ وقت اہل پاکستان ہرگز نہیں بھولیں گے۔ جب لاہور میں ملک کے ۵ ہزار علماء آپ کی قیادت حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی امارت اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی رہنمائی میں اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر ایوب آمریت اور اس کے مخالفِ دین اقدامات کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک عظیم الشان جلوس اور کانفرنس کے ذریعے آمریت سے نجات حاصل کرنے کا پرجوش جذبہ و ولولہ قوم و ملت کو عطا کر دیا۔ ایوب آمریت کے ستون ہلانے اور اس کی تحریفِ دین کی کوششوں کا منہ موڑنے کی اولین سعادت آپ کو اور آپ کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کو ہی حاصل ہوئی۔ اور یہ اتنا بڑا تاریخی کارنامہ ہے جس کا معاصر افراد خواہ اعتراف نہ کریں، لیکن مستقبل کا اسلامی و پاکستانی مورخ اسے تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

یہ ہی نہیں بلکہ جب ملک کی سیاست ایک ایسے موڑ پر آرہی تھی کہ ایوب حکومت کے ساتھ تصفیہ کے لئے ملک کے بعض لیڈروں نے اسلام کو پس پشت ڈال دینے کی کوشش کی اور محض چند سیاسی تبدیلیوں کے مفاد پر قانع ہونے لگے۔ تو آپ نے برملا اسلام کا نام اونچا کیا۔ اور ان ۲۲، اسلامی نکات کو دستور کا جز بنانے پر زور دیا۔ جن کو بیس سال قبل ملک کے بلند پایہ علماء دین و تمام مسلمان فرقوں کے نمائندوں نے مرتب کر کے ارباب حکومت سے ان کے نفاذ کا مطالبہ کیا تھا۔

آج بھی آپ کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام نے جو اسلامی منشور پیش کیا ہے وہ متفقہ ۲۲، اسلامی نکات کے ساتھ ملک کو درپیش تمام سیاسی، اقتصادی، معاشی، انتظامی اور انتظامی اور اندرونی بیرونی مسائل پر حاوی ہے اور پاکستانی مسلمانوں کے جذباتِ دینی کا ترجمان ہے۔ اس منشور میں صحیح اسلامی نظام، قرآن و سنت کے احکام، ختم نبوت اور اعتمادِ صحابہ کے مکمل تحفظ و ضمانت کا انتظام موجود ہے۔ اور یہ ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن بن گیا ہے۔

جناب والا! ہم اس امر سے بے خبر نہیں ہیں کہ ملک کے بعض عناصر آپ کی جماعت کے خلاف سرگرم کار ہیں۔ وہ آپ پر اشتراکیت کی حمایت کے نازیبا الزامات تھوپتے رہتے ہیں۔ لیکن آپ جس استقامت کے ساتھ ان الزامات سے بے پروا ہو کر خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔ وہ درحقیقت آپ ہی کا حصہ ہے۔ اور اس کے لئے ہم آپ کی خدمت میں ہدیۂ تبرک پیش کرتے ہیں۔

محترم! میں اب بعض مقامی امور کے متعلق بھی جناب کی سمع خراشی کرتے ہوئے چند معروضات پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب والا! یہ قصبہ جہاں آپ تشریف فرما ہوئے ہیں۔ پاکستان کے نہایت قدیم ترین قصبوں میں سے ہے اور آبادی کے لحاظ سے ایک چھوٹا سا شہر ہے اور اپنے جائے وقوع کے اعتبار سے ہر طرف کا یہ سنگم ہے۔ لودھراں، (باقی صفحہ ۱۹ پر)

طلباء کا صفحہ

جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا اجلاس

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے ہوا۔ اس کے بعد کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن جناب فضل الٰہی نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسلام اور ملک کی بقاء اور استحکام کی خاطر بے خوف وخطر میدان میں کود پڑیں۔ انہوں نے ملک میں حالیہ ہنگاموں پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ یہ ہنگامے نہ صرف ملک کی سلامتی بلکہ ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کے خلاف ہیں اور یہ ہنگامے سامراج لیڈروں کی طرف سے کئے جا رہے ہیں۔ جس میں انتشار پسند سامراجی طلباء کا ہاتھ ہے۔

انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر پر حملے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان شرارت پسند طلباء کو زیادہ سے زیادہ سزائیں دی جائیں۔ تاکہ کسی طالب علم کو انتشار پھیلانے کی جرأت نہ ہو سکے۔

آخر میں ایک اور طالب علم لیڈر حافظ عبدالمجید صاحب نے ملک میں عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسی لعنت کو ختم کرنے پر زور دیا اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ ملک کو ان لعنتوں سے جلد از جلد پاک کیا جائے۔

طلباء کو ملکی مسائل پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ لاہور کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جناب محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان نے کہا کہ طلباء کو ملکی مسائل پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے اور عملی سیاست میں حصہ نہیں لینا چاہیئے

محمد اسلوب قریشی نے کہا کہ طلباء قوم کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ آئندہ چل کر ملک وملت کی باگ ڈور طلباء نے سنبھالنی ہے تو اس کے لئے ملکی سیاست کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ سیاسی ذہن کو اتنا ابھرنے نہ دیں، کہ ہماری تعلیم پیچھے رہ جائے۔ ان ہنگاموں سے بھی بیزاری کا اظہار کریں جو تعلیم میں حائل ہوں۔ ہمیں اسلام کے نعروں کے بجائے اپنے اندر اسلام کا کردار پیدا کرنا چاہیئے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ آج غیرملکی نظریات اسلام کے نام پر ہی پھیلائے جا رہے ہیں۔ سوشلزم، امریکی سامراج اور مغربی جمہوریت سے طلبہ کو بچنا چاہیئے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارا تعلیمی نظام غیراسلامی ہے، ہمارا نظام حکومت غیراسلامی ہے۔ پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا، ۲۲ سال گذر جانے کے باوجود وہ مقصد پورا نہیں ہو سکا۔ انہوں نے اسلامی جمعیۃ طلباء پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ یہ جماعت اسلام کی رٹ لگا لگا کر غلط نظریات کا پرچار کر رہی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے انتخابات میں اس جماعت کا پول کھل گیا ہے۔ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی رہائش گاہ پر حملہ سے ان کے عزائم پر سے پردہ اٹھ گیا ہے۔ انہوں نے کالج اور یونیورسٹی کی سٹوڈنٹس یونین کے انتخابات میں حصہ لینے والے دوستوں سے کہا ہے کہ صرف الیکشن جیتنا اور کرسیاں حاصل کرنا ہی ان کا مقصد نہیں ہونا چاہیئے بلکہ انہیں طلباء میں ایسا خداترس ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ جس سے ہر شخص طلباء کے بلند کردار کا معترف ہو جائے۔ انہوں نے طلباء کو آگاہ کیا کہ آج ہمارے تعلیمی اداروں میں بعض پیشہ ور طلباء اپنے ناپاک عزائم میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے طلباء میں انتشار پیدا کر رہے ہیں ایسے طلباء کو بے نقاب کر کے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دینا چاہیئے۔

اسلامی نظام حکومت قائم کرا کے رہیں گے

جاوید ابراہیم پراچہ ڈویژنل کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام بہاولپور، جنرل سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین اسلامی یونیورسٹی بہاولپور نے ملتان میں ایک پریس کانفرنس میں جمعیۃ کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ طلباء کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا ہمارا مقصد ہے۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے ملک میں عقیدہ ختم نبوت سے انکار کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام پر تنقید ہوتی ہے اشتراکیت کا پرچار اور سرمایہ دارانہ نظام کی حفاظت کی جا رہی ہے ہم جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے نام سے میدان میں اترے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اسلامی نظام کو اس ملک میں رائج کرا کے رہیں گے۔ جاوید پراچہ نے اسلامی جمعیۃ طلباء پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ جماعت اسلامی کی اس ذیلی تنظیم نے طلباء کو فریب دے رکھا ہے۔ اور اب پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب علامہ علاؤ الدین صدیقی صاحب کی رہائش گاہ پر حملہ نے ان کے شیطانی عزائم کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ انہوں نے مارشل لاء حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ ان شرپسندوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کی خبروں کے متعلق ضروری وضاحت

جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخیں اپنے اجلاس کی کارروائی یا انتخاب کی خبریں ترجمان اسلام کے پتہ پر نہ بھیجیں وہ شائع نہیں کی جائیں گی بلکہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں

دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۵۶ میکلوڈ روڈ — لاہور

آئندہ دفتر سے ملنے والی خبریں اور کارروائی ہی شائع کی جائیں گی۔ (ادارہ)

جاوید ابراہیم پراچہ کا بہاولپور ڈویژن کا دورہ

جمعیۃ طلباء اسلام بہاولپور ڈویژن کے کنوینر اور اسلامی یونیورسٹی بہاولپور سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری جاوید ابراہیم پراچہ نے بہاولپور ڈویژن کا دورہ کیا۔ بہاولنگر، رحیم یار خاں احمد پور شرقیہ و دیگر مقامات پر طلباء کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلباء کو اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے دورے کے دوران تنظیمی امور کا جائزہ لیا اور طلباء کو ضروری ہدایات دیں۔ طلباء کو جماعت کے اغراض ومقاصد سے روشناس کرایا اور طلباء پر زور دیا کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر غیراسلامی نظریات کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں

انتخابات حلقہ لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان حلقہ لاہور کے انتخابات مکمل ہو گئے۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان حلقہ لاہور کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر۔ عبدالسلام ہمدانی صاحب ایم، اے فائنل (عربی) اورینٹل کالج لاہور

نائب صدر۔ عبدالشکور صاحب IV ایئر ایم بی بی ایس کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

ناظم عمومی۔ عبدالحفیظ علوی صاحب بی کام (فائنل) ہیلی کالج آف کامرس لاہور

ناظم۔ محمود اکبر صدیقی بی۔ ایس۔ سی گورنمنٹ کالج لاہور

ناظم نشر واشاعت۔ زاہد اسلام صاحب بی، اے ایم، اے، او کالج لاہور

خازن — محمد ریاض صاحب III ایئر (میکینیکل) انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

(ناظم نشر واشاعت)

میرپور ماتھیلو میں دس ہزار افراد کی مولانا پیر محمد شاہ صاحب امروٹی کے ہاتھ پر بیعت

۳۰ جنوری - آج بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے زیر اہتمام میرپور ماتھیلو میں ایک عظیم الشان جلوس وجلسہ عام میں تقریباً دس ہزار مسلمان عوام نے شیخ العصر حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی کے ہاتھ پر جمعیۃ علماء اسلام کو کامیاب بنانے کے لئے بیعت کی۔ یہ بے نظیر جلوس سید محمد شاہ صاحب صدر الیکشن بورڈ ضلع سکھر و شیخ محمد ادریس ناظم عمومی ضلع سکھر کی قیادت میں شہر کے اہم راستوں سے مارچ کرتا ہوا پارک میں جاکر جلسہ عام کی صورت میں ختم ہوا جہاں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد اور سیاسی تاریخ پر شیخ محمد ادریس نے روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مولانا سید محمد شاہ صاحب نے فرمایا کہ اگر اس ملک میں قرآن وسنت کا قانون چاہتے ہو، تو جمعیۃ علماء اسلام کو کامیاب بنانا پڑیگا شاہ صاحب نے فرمایا کہ اکابرین جمعیۃ پر سوشلسٹوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کا الزام لگانے والوں کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ کیونکہ برصغیر میں احیائے اسلام کی پوری جدو جہد انہی لوگوں کی مرہون منت ہے۔

شاہ صاحب نے فرمایا کہ اسلامی دستور کے ہر عہدیدار کا ماضی اور حال کا تجزیہ کرکے پھر فیصلہ کریں۔ شاہ صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر کے ماضی وحال میں کردار کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو پورے جوش وخروش سے تمام لوگوں نے کہا کہ سیرت صورت میں سنت نبویہ کا نمونہ رہے ہیں۔

مولانا امروٹی نے فرمایا کہ اگر ایسا سمجھتے ہو تو میرے ساتھ بیعت کرو کہ تم اسی جماعت کو کامیاب بناؤگے اور چادر کو ہاتھ لگاکر مجمع کی طرف پھینکا تو پورے مجمع میں جوش کی لہر دوڑ گئی اور اچھل اچھل کر لوگ چادروں کو ہاتھ لگاکر بیعت کی تکمیل کرنے لگے

جمعیۃ طلباء اسلام بہاولپور کا اجلاس

صدر جمعیۃ جناب عتیق الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت ہوا جس میں طبیہ کالج، پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ، گورنمنٹ ایس، ای کالج گورنمنٹ کمرشل کالج اور اسلامی یونیورسٹی بہاولپور میں باقاعدہ تنظیم عمل میں آئی۔ اجلاس سے محمد طاہر علی جوائنٹ سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین اسلامی یونیورسٹی بہاولپور اور جاوید ابراہیم پراچہ نے خطاب کیا

سالانہ جلسہ

بتقریب تقسیم اسناد فارغ التحصیل دورۂ تفسیر جامعہ عربیہ سراج العلوم رجسٹرڈ سرگودھا کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۱، ۲۲، ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۸ رفروری، یکم مارچ ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علمائے کرام ومشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔

شیخ الاسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام۔ مفکر اسلام مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ فقیہہ ملت حضرت مولانا احمد سعید صاحب صدر مدرس جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن۔ مولانا قاری نورالحق صاحب ایڈووکیٹ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب خطیب جامع مسجد گکھڑ والی خوشاب۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن۔ حضرت مولانا سعید احمد صاحب خلف الرشید جانشین رائے پوریؒ۔ شاعر اسلام جناب الحاج سید امین گیلانی صاحب شیخوپورہ۔

(قاری) عبدالسمیع مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

بقیہ - سپاسنامہ

میلسی، دیناپور، بہاولپور اور خیرپور ٹامیوالی کے اطراف سے یہاں سڑکیں آتی ہیں اور آمدورفت کا ایک اہم سلسلہ یہاں سے گذرتا ہے۔ لیکن یہ سن کر اور جان کر آپ کو حیرت ہوگی کہ چالیس ہزار سے زیادہ کی آبادی کے اس قصبہ میں

* نہ تو سرے سے بجلی ہے۔
* نہ ٹیلیفون ایکسچینج ہے۔
* نہ کالج ہے۔
* نہ کوئی فنی ادارہ ہے
* اور پانچ اطراف سے آنیوالے راستوں کو ملانے والے اس قصبہ تک پہنچنے والی کوئی سڑک بھی پختہ نہیں ہے۔ حالانکہ یہ زرعی علاقہ ہے۔ جابجا ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں۔ لیکن بجلی نہ ملنے کی وجہ سے ان سے استفادہ محدود وگراں ہے۔
* سڑک پختہ نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکار فصل اونے پونے بیچ دینے پر مجبور رہتے ہیں۔
* اس کے ساتھ ہی نہ یہاں غلہ منڈی بنائی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے غلہ کی خرید وفروخت پر بھی زبردست برا اثر پڑتا ہے

جناب والا! کہروڑ پکا کے اس مختصر سے تعارف کے بعد میں آپ کی زحمت فرمائی اور تشریف آوری پر ایک بار پھر صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی اس درازنفسی کی معافی چاہتے ہوئے آپ کے اور حاضرین کے درمیان سے ہٹ جانا چاہتا ہوں تاکہ تشریف لائے ہوئے حضرات آپ کے براہ راست ارشادات سے مستفید ہو سکیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیشکردہ :- غلام محمد عباسی خلف شیخ محمد خورشید علی عباسی (صدر استقبالیہ) کہروڑ پکا ضلع ملتان

جمعیۃ علماء اسلام بنوں کے زیر اہتمام دو روزہ عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس

بمقام کمیٹی باغ بنوں بتاریخ ۱۹، ۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۸، ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں شیخ الاسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی حضرت خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مردان۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب لاہور۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث اکوڑہ خٹک۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن۔ قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا۔ قاری نورالحق صاحب ایڈووکیٹ ملتان ودیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

(مولانا) محمد نور صدر مجلس استقبالیہ، قاری حضرت گل ناظم استقبالیہ (مولانا) علی اکبر خازن استقبالیہ آئین شریعت کانفرنس بنوں)

کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے اٹھارہ علماء کرام جمعیتہ میں شامل ہو گئے

ڈسکہ ۔ مورخہ ۸/۲ بروز اتوار بمقام مسجد جامعہ شرعیہ مرہانہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں حضرت الشیخ مولانا غلام احمد صاحبؒ بانی مدرسہ انوریہ حنفیہ کے جملہ متوسلین کا خصوصی اجتماع دو نشستوں میں منعقد ہوا۔ نشست اول دس بجے سے ایک بجے تک دوسری نشست بعد از فراغت نماز ظہر دو بجے سے چار بجے تک جاری رہا۔ اجتماع نے حالات حاضرہ و آئندہ انتخاب پر خوب سیر حاصل بحث کی۔ افہام و تفہیم کے لئے کچھ وقت سوال و جواب کا سلسلہ چلتا رہا۔ تقریباً ملک کی تمام سیاسی جماعتوں پر تبادلہ خیالات کرتے ہوئے بہ اتفاق آراء طے ہوا کہ آئندہ انتخاب میں جمعیۃ علماء اسلام کا پورا پورا ساتھ دے کر اسلام کی سچی خدمت کی جائے۔ تاکہ مملکت پاکستان میں اسلامی قوانین کا اجرا ہو سکے۔ چنانچہ مجلس مذکور نے جماعت کی تشکیل کے لئے مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر کئے۔

(۱) امیر - حضرت مولانا الحافظ استاذ زادہ محمود الحسن صاحب مہتمم مدرسہ انوریہ حنفیہ مرہانہ فاضل انوریہ۔

(۲) نائب امیر - مولانا فقیر اللہ صاحب آف وہیر کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(۳) سیکرٹری - جناب مکرم حضرت حاجی محمد اسلم صاحب سرگرم رکن بڈھا گورایہ

(۴) پروپیگنڈا سیکرٹری - حضرت مولانا حافظ غلام محمد صاحب فاضل دیوبند۔ سلہو کے

(۵) خازن - حافظ محمد اسماعیل صاحب صدر مدرس مدرسہ انوریہ مرہانہ ضلع سیالکوٹ۔ فاضل دیوبند۔

(۶) مشیر امور عامہ - حکیم محمد منظور صاحب حکیم حاذق مرہانہ

(۷) حضرت مولانا مولوی علی حیدر صاحب آف گجہ خطیب جامع مسجد گجہ ضلع سیالکوٹ (۸) مولانا بشیر احمد صاحب عباسی خطیب جامع مسجد میانوالی ضلع سیالکوٹ (۹) مولانا بشیر احمد صاحب خطیب چک سدھے ضلع سیالکوٹ (۱۰) حضرت مولانا حاجی محمد یوسف صاحب فاضل جامعہ عثمانیہ آف مرہانہ (۱۱) مولانا مولوی محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد فیروزوالی ضلع سیالکوٹ (۱۲) حضرت مولانا مولوی محمد رفیق صاحب ربانی خطیب جامع مسجد دھینسر ضلع گوجرانوالہ (۱۳) حضرت مولانا مولوی عبداللہ صاحب فاضل دیوبند آف وہیر کے۔ (۱۴) حضرت مولانا مولوی حافظ محمد اعظم صاحب منشی فاضل مرہانہ (۱۵) حضرت مولانا غلام نبی صاحب کوٹلی سندھواں ضلع سیالکوٹ (۱۶) جناب فیروز الدین صاحب آف سلہو کے (۱۷) جناب مولوی حسین احسین صاحب سلہو کے (۱۸) مولانا مولوی عبدالتواب صاحب واعظ شیریں بیان خطیب جامع مسجد دھامونکے درویش کے۔

مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے منظور کئے گئے

(۱) یہ کہ جملہ علماء کرام اپنے اپنے حلقہ اثر میں جماعت کی برانچیں قائم کر کے اعلاء دین کی خاطر جمیعۃ علماء اسلام کی سعی کو دوبالا کریں۔ اس لئے کہ جماعت مذکورہ ہی اسلام کی خدمت کر رہی ہے اور ہر جماعت کا مرکز مرہانہ ہوگا۔

(۲) یہ کہ جملہ علماء کرام حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ عائلی قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے تاکہ مداخلت فی الدین نہ ہو۔

(۳) یہ کہ جملہ علماء کرام حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ عرب ممالک کی اخلاقی مادی اور سیاسی امداد کی جائے اور امریکہ سے جو غاصب بیت المقدس و ارض مقدس ہے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں کہ یہی غیرت اسلامی کا تقاضا ہے

(نوٹ) حضرت مولانا مولوی الحافظ محمود الحسن صاحب مہتمم مدرسہ انوریہ کی طرف سے چائے اور کھانے کا پرتکلف انتظام کیا گیا تھا اور پرچم کشائی کی رسم بھی حضرت موصوف نے ادا کی۔ اور جلسہ دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا اور پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے پرخلوص دعائیں کی گئیں۔ (حافظ غلام محمد سلہو کے)

کمالیہ میں احتجاج

شہر کمالیہ کی مختلف مساجد میں عائلی قوانین کے خلاف تقاریر کی گئیں۔ جامع مسجد نیم عالی میں مولانا محمد صدیق صاحب مدرس مدرسہ خیر المدارس ملتان اور مولانا محمد اقبال صاحب امیر جمعیۃ کمالیہ نے ارشاد فرمایا کہ عائلی قوانین سراسر اسلام کے خلاف ہیں لہٰذا ان کو فوراً ختم کیا جائے۔ اس کے علاوہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ خلاف اسلام امور کو ختم کر کے نظریہ پاکستان کے مقصد کو پورا کیا جائے مولانا محمد صدیق صاحب نے فرمایا۔ اب وقت ہے کہ عوام مسلمان جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اسلامی قانون کے نافذ کرنے کی کوشش کریں۔ سامعین نے ہاتھ اٹھا کر پرزور تائید کی۔

جمعیۃ علماء اسلام چودھواں کی سرگرمیاں

چودھواں۔ یہاں ۲ر جنوری سے جمعیۃ کی سرگرمیاں از سر نو شروع ہو چکی ہیں۔ ۲۔ جنوری کو شہر کے تمام خطباء نے اسلامی منشور کو سراہا اور عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں۔ جمعیۃ کے نائب امیر حضرت مولانا قطب الدین صاحب نے دیہاتوں کا دورہ بھی شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے موضع گرہ عبداللہ اور موضع کوٹ تنگا کا دورہ کرتے ہوئے عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ عوام نے اسلامی منشور کی پرزور تائید کی اور جمعیۃ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ موضع کوٹ تنگا میں جمعیۃ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر	عالم خاں صاحب
ناظم	حافظ عبدالرحمٰن صاحب
نائب ناظم	حافظ منظور احمد صاحب

انصار الاسلام سیالکوٹ کا اجلاس

مورخہ یکم ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ بروز اتوار ۱۱ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ میں زیر صدارت مولانا محمد اسلم صاحب انصار الاسلام کا اجلاس ہوا جس میں قرآن مجید کی تلاوت کے بعد محلہ وار تنظیم بنانے کے لئے

(۱) حافظ محمد انور صاحب چوک امام صاحب

(۲) خواجہ محمد عرفان صاحب محلہ بجلی گھر

(۳) جناب محمد مشتاق صاحب محلہ احمد پورہ

(۴) جناب محمد حزقیل صاحب محلہ ایبٹ روڈ

سالار مقرر ہوئے۔ اجلاس کے اختتام پر حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب تشریف لے آئے۔ انہوں نے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت اسلام کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ نوجوان اپنی صورت شریعت محمدیہ کے مطابق بنائیں۔ اپنے دوستوں کو تبلیغ کریں۔

جمعیتہ ضلع رحیم یار خاں کی رابطہ کمیٹی اور انتخابی بورڈ کا اجلاس

حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری کی زیر صدارت انتخابی بورڈ اور رابطہ کمیٹی کے ارکان ضلع رحیم یار خاں کے علاوہ مجلس عمومی تحصیل صادق آباد کا اجلاس ہوا۔ اجلاس سے مولانا محمد یوسف صاحب، مولانا حسین احمد صاحب اور غلام مصطفیٰ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیتہ علماء اسلام کا مقصد صرف اسلام کو برسر اقتدار لانا ہے۔ دنیا کے دو نظاموں یعنی امریکی سرمایہ داری اور روسی چینی کمیونزم کو جمعیتہ قطعاً قبول نہیں کرتی۔

جمعیتہ کی جنگ برطانوی سرمایہ دارانہ نظام سے ہے اور یہ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک یہ لعنت اس ملک سے اٹھ نہیں جاتی

انہوں نے کارکنوں سے کہا کہ آپ سب سے پہلے اسلام کا عملی نمونہ بن جائیں۔ اور پھر اپنے ماحول کو اسلامی بنانے کی کوشش کریں۔

اس اجلاس میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب نے مع اپنے رفقاء کے جمعیتہ میں شرکت کا اعلان کیا ہے۔ جناب محمد ممتاز صاحب مسلم آٹوز مع اپنے ساتھیوں کے جمعیتہ میں شامل ہوئے ہیں۔

سردار عبدالواحد خاں صاحب عباسی ممبر ڈویژنل کونسل بہاولپور۔ سردار محمد فاضل خاں صاحب بند وعباسیاں۔ جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب زمیندار ٹھہرہ۔ جناب رئیس شاہنواز صاحب ورندہ۔ جناب حافظ عبدالخالق نے بھی جمعیتہ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ جناب چوہدری ثناء اللہ صاحب زمیندار چک ۱۷۸پی نے ایک پیغام کے ذریعہ جمعیتہ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ اجلاس میں رابطہ کمیٹی صادق آباد کے ارکان کا بھی اعلان کیا گیا۔

(۱) جناب مولانا محمد عثمان صاحب میرے شاہ
(۲) " میر عبدالرحیم صاحب صادق آباد
(۳) " حاجی تاج الدین صاحب
(۴) " سردار عبدالحق خاں صاحب
(۵) " حاجی ابراہیم صاحب ٹھہرہ
(۶) " چوہدری ثناء اللہ صاحب چک ۱۷۸پی
(۷) " سردار خالد مجید خانصاحب لغاری رحیم آباد
(۸) غلام مصطفیٰ
(۹) چوہدری محمد یونس صاحب سنجر پور نو
(۱۰) حافظ عبدالخالق صاحب ماچھی گوٹھ

اجلاس میں یہ قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں:

(۱) عائلی قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔
(۲) انتخابات پارٹی سسٹم پر کرائے جائیں اور علماء کے بائیس نکات کو دستور کی بنیاد بنایا جانا چاہیئے۔
(۳) بی، ٹی، ایم خانپور کے مزدوروں کو بحال کیا جائے اور بی ٹی ایم خان پور ان کے جائز مطالبات منظور کرے
(۴) بہاولپور کی صوبائی حیثیت کے لئے رائے عامہ کا احترام کیا جائے۔

جمعیتہ علماء اسلام نوشہرہ صدر کے دفتر اور دار المطالعہ کا افتتاح

۶ رجنوری بروز جمعہ بعد نماز عصر جمعیتہ علماء اسلام نوشہرہ صدر کے نئے دفتر اور دار المطالعہ کا افتتاح کیا گیا۔ دفتر جامع مسجد روڈ پر قائم کیا گیا۔ حافظ ریاض احمد کی قرأت کے بعد حضرت مولانا سید علی شاہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام اکوڑہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیتہ علماء اسلام کے عظیم دینی کارناموں سے سب واقف ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ سے لیکر آج تک یہ علماء حق اعلاء کلمۃ الحق کر رہے ہیں۔ ملک کے چیدہ اور منتخب علماء اس کے اکابرین میں سے ہیں۔ یاد رکھئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں مل سکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی معصوم زبان سے کہ "علماء انبیاء کے وارث ہیں"۔ اس لئے ضروری ہے کہ علماء حق اور اکابرین ملت کی جمعیتہ اختیار کی جائے۔

آپ حضرات کا فرض ہے کہ جمعیتہ کا ساتھ دیں۔ جس نے ہر فتنہ کا مقابلہ کیا ہے۔ ان علماء حق کی بدولت آج اعلاء حق ہو رہا ہے۔

اس کے بعد جناب حاجی شیر افضل خاں آف بدوستی نے نعروں کی گونج میں پرچم کشائی کی۔ مولانا قاضی عبدالسلام صاحب امیر جمعیتہ نوشہرہ صدر کی دعا پر اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

جمعیتہ حاصل پور کا انتخاب

سرپرست۔ حضرت مولانا قمر الدین صاحب خطیب جامع مسجد منڈی حاصل پور
امیر۔ ڈاکٹر محمد شریف صاحب
ناظم اعلیٰ۔ محمد عبید ناظم مدرسہ اسلامیہ احیاء العلوم منڈی حاصل پور
ناظم نمبر۱۔ مولانا حافظ عبدالکریم صاحب ناظم مدرسہ امدادیہ
ناظم نمبر۲۔ مولانا سعید احمد صاحب مدرس مدرسہ احیاء العلوم
نائب امیر۔ حاجی غلام ربانی صاحب مہتمم مدرسہ احیاء العلوم
نائب امیر حاجی حبیب اللہ صاحب
خزانچی چوہدری بشیر احمد صاحب
پروپیگنڈا سیکرٹری ملک الٰہی بخش صاحب
" " (۲) ملک محمد اشرف صاحب ملوانی
" " (۳) سید شرف الدین صاحب

عہدہ داروں کے علاوہ مجلس شوریٰ کے ارکان جناب ماسٹر شاہ محمد صاحب حکیم شاہ محمد صاحب حاصل پور۔ اس اجلاس میں کئی ایک شرفا کے نام ممبران وارکان میں لکھے گئے۔ اور جمعیتہ کے کام کو بڑھانے کا پروگرام بنایا گیا۔

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی انتخابی مہم

ٹنڈو آدم۔ زیر سرپرستی حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام ٹنڈو آدم میں ایک جلوس نکالا گیا اور بعد نماز جمعہ بمبئی بازار میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں جمعیتہ کے مختلف مقامات کے مقررین علماء کرام نے سامعین کو خطاب کرتے ہوئے جمعیتہ کے اسلامی منشور اور انتخابات میں حصہ لینے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔

جلسہ میں حضرت مولانا مفتی قائم الدین صاحب، حضرت مولانا تاج الدین بسمل صاحب۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب۔ حضرت مولانا محمد حسن صاحب اور حافظ عبدالغفور صاحب جعفری نے خطاب کیا۔ جسے عوام نے بڑی دلچسپی سے سنا اور بار بار نعروں سے اپنے دینی جذبات کا اظہار کیا۔ جلسہ میں چند قرار دادیں بھی پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان ٹنڈو آدم کا یہ عظیم اجتماع صدر مملکت محمد یحییٰ خاں سے اپیل کرتا ہے کہ بذریعہ مارشل لاء آرڈیننس عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کر کے ان کی جگہ قرآن وسنت کے قوانین نافذ فرمادیں۔

(۲) یہ اجلاس ڈھاکہ مشرقی پاکستان اور حیدر آباد ٹھٹھہ سجاول اور دیگر مقامات مغربی پاکستان میں ہونیوالے فسادات کی سخت مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروا کر مجرمین کو سخت سزائیں دی جائیں۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تمام گرفتار شدہ مزدوروں اور طلباء کو فوراً غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔ یا پھر مزدوروں کے ساتھ سرمایہ داروں کو بھی جیل میں بند کیا جائے۔

(۴) سندھی، پنجابی، مہاجر، پٹھان تفریق پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے باہم اتحاد کرنے پر زور دیا گیا۔

(عرفان قادری)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا پروگرام ضلع سرگودھا

نمبر	تاریخ	دن	وقت	مقام
(۱)	۲۶ر فروری	جمعرات کو	بعد نماز عشاء	سلانوالی میں خطاب
(۲)	۲۷	″ جمعہ	″ قبل از نماز جمعہ	جامع مسجد بگڑوالی میں خطاب
(۳)	۲۷	″	″ بعد نماز جمعہ تین بجے	جوہر آباد میں خطاب
(۴)	۲۷	″	″ بعد نماز عشاء	جھاوریاں
(۵)	۲۸	″	ہفتہ گیارہ بجے	بارایسوسی ایشن سے خطاب
(۶)	۲۸	″	″ بعد نماز ظہر	بھلوال میں جمعیۃ کے دفتر پر پرچم کشائی
(۷)	۲۸	″	″ رات کو بعد نماز عشاء	بھیرہ میں جلسۂ عام سے خطاب
(۸)	یکم مارچ	اتوار	صبح دس بجے	سرگودھا میں پریس کانفرنس سے خطاب
(۹)	یکم مارچ	″	رات کو	جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کے سالانہ جلسہ سے خطاب

(محمد صادق)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا پروگرام ضلع سرگودھا

نمبر	تاریخ	دن	وقت	مقام
(۱)	۲۸ر فروری	ہفتہ	بعد نماز ظہر	جھاوریاں میں خطاب
(۲)	۲۸ر	″	″ رات کو	مدرسہ سراج العلوم کے سالانہ جلسہ سے خطاب
(۳)	یکم مارچ	اتوار	بعد نماز ظہر	بجن تحصیل بھلوال میں کارکنان جمعیۃ سے خطاب
(۴)	یکم	″	″	بجن میں خطاب
(۵)	۲	″	پیر رات کو	بھلوال میں جلسہ عام سے خطاب
(۶)	۳	″	″ بعد نماز ظہر	پریس کانفرنس سے خطاب
(۷)	۳	″	″ رات کو	شاہ پور صدر میں خطاب
(۸)	۴	″	″ بعد نماز ظہر	قائد آباد میں خطاب
(۹)	۴	″	″ بعد نماز عشاء	اترا میں خطاب عام

(محمد صادق)

جمعیۃ طلباء اسلام ملتان ڈویژن کی شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخیں اپنے اپنے دفاتر کے پتے یا عہدیداران اپنے ذاتی پتے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں پمفلٹ و اشتہارات بھیجنے میں سہولت رہے

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی شاخیں توجہ کریں

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی تمام شاخوں کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ کالجوں کے انتخابات میں جہاں کہیں بھی جمعیۃ جیتی ہے۔ وہ اپنے شہر، کالج اور عہدیداران کے نام اور پتے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔ کیونکہ ہم نے ملتان ڈویژن کی تمام شاخوں کو اپنی روز افزوں مقبولیت اور کامیابی سے روشناس کرنا ہے

(دفتر جمعیۃ طلباء اسلام سرسید روڈ خانیوال ضلع ملتان)

انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور کے طلباء کا اجلاس ۷۵ زبیر ہال میں ۴ر فروری کو منعقد ہوا جس میں جمعیۃ کا قیام عمل میں لایا گیا پہلے محمد ریاض متعلم سال سوم نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل عہدیداران نامزد کئے گئے۔

صدر محمد ریاض تھرڈ مکینکل انجنیئرنگ
خازن محمد خلیل ″ ″ ″
ناظم نشر و اشاعت محمد رمضان مجاہد سیکنڈ الیکٹریکل انجنیئرنگ

لورالائی میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

لورالائی میں جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں دفتر کے لئے ایک چوبارہ تحصیل روڈ پر کرایہ پر لینا منظور ہوا۔ یہ بھی طے ہوا کہ رکنیت فارم وسیع پیمانے پر لوگوں میں تقسیم کئے جائیں

مورخہ ۶ر فروری بروز جمعۃ المبارک کو پھر جمعیۃ کی شوریٰ کا اجلاس اپنے دفتر واقع تحصیل روڈ پر منعقد ہوا۔ جس میں طے پایا کہ اگلے جمعۃ المبارک کے دن دفتر پر جھنڈا لہرایا جائے گا اور جمعیۃ کا بورڈ بھی آویزاں کیا جائے گا۔ الحمدللہ جمعیۃ علماء اسلام لورالائی نہایت دلچسپی سے جمعیۃ کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔

کوّاس علاقہ زیارت، بلوچستان

آج یہاں کوّاس علاقہ زیارت میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نیاز محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام زیارت نے اعلان فرمایا کہ پاکستان مسلمانوں کی عظیم قربانیوں سے معرض وجود میں آیا ہے۔ اس ملک میں اسلام کے خلاف کوئی قانون یا ازم نہیں چلنے دیا جائے گا۔ ملک کا دستور قرآن و سنت پر مبنی ہوگا۔ مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کی واحد جماعت ہے جو اس عظیم مقصد کے لئے کمربستہ ہے۔ جمعیۃ کے اکابر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ جمعیۃ کے مرکزی اجلاس نے قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی منشور مرتب کرکے مسلمانان پاکستان پر احسان عظیم کیا ہے۔ جلسہ میں علاقہ کے معتبرین اور عام مسلمانوں نے باتفاق آوازیں بلند کیں کہ ہم جمعیۃ کے ساتھ ہیں اور آئندہ انتخابات میں ہم جمعیۃ کو کامیاب بنائیں گے۔ آخر میں جمعیۃ کی ترقی و کامیابی کے لئے دعا مانگی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ سنیانہ ضلع لائلپور کے انتخاب

امیر۔ مولانا حافظ نذر محمد صاحب چک نمبر ۳۹۔ نائب امیر مولانا حافظ نور احمد چک ۱۲۔ ناظم عمومی مولانا محمد صادق صاحب نائب ناظم مولانا حافظ نظام الدین خازن مستری فتح محمد نقشبندی

جمعیۃ ماموں کانجن کا انتخاب

امیر چوہدری غلام رسول صاحب۔ ناظم عمومی مولانا ضیاء الدین صاحب۔ خزانچی چوہدری محمد یوسف صاحب

جمعیۃ حلقہ پیپلز کالونی لائلپور کا انتخاب

امیر ڈاکٹر سید محمد صدیق شاہ ترمذی
نائب امیر مولانا غلام فرید صاحب
ناظم عمومی مولانا قاری عبدالسلام صاحب
نائب ناظم قاری احمد علی
ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد ادریس صاحب میواتی

چک ۲۴۳ لائلپور میں جمعیۃ کا قیام

چک نمبر ۲۴۳ ر۔ب ۔ سر علاقہ روشن والا میں جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر حضرت صاحبزادہ سید محمد منور شاہ صاحب
ناظم عمومی رائے علی محمد صاحب کھرل
خزانچی حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب

(عبدالرشید انصاری ناظم نشر و اشاعت ضلع لائلپور)

مودودیت

دجل وفریب کا پوسٹ مارٹم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمیعت علمار اسلام مغربی پاکستان

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (ترجمہ:- کیا تم لوگوں کو نیکی کا کہتے ہو اور خود اپنے کو بھلا بیٹھتے ہو۔)

یعنی خود نہیں کرتے اور دوسروں کو کرنے کا کہتے ہو۔ کیا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ بادشاہ کو (یا کسی مسلمان کو بھی) یہ حکم دے رہے ہیں کہ تمہارے اپنے عمل خراب ہیں۔ اس لیے اوروں کو اچھے کاموں کا حکم مت دو۔ تم نماز نہیں پڑھتے ملک میں نماز پڑھنے کے احکام جاری نہ کرو۔ خود زکوٰۃ نہیں دیتے بیت المال نہ بناؤ اور رعایا سے زکوٰۃ وصول نہ کرو۔ جو مسلمان خود اچھے کام نہ کرے وہ دوسروں کو اچھے کام کا قطعًا نہ کہے۔ یہ نہ تو آیت کریمہ کا مطلب ہے نہ اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی وکریمی کا یہ تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ جیسے تم اوروں کو نیکی کا کہتے ہو خود بھی نیکی کرو۔ اوروں کو برائی سے روکتے رہا کرو۔ اور خود بھی رکنا چاہیئے۔

یعنی دوسروں کو نیکی کا کہنے سے اللہ تعالیٰ نہیں روکتے۔ بلکہ خود بھی نیک بننے کا حکم دیتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ دو باتیں فرض ہیں: ایک خود نیک ہونا۔ دوسرے اوروں کو نیکی کا کہنا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایک نیکی نہ کرو تو دوسری بھی ترک دو۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی گناہ پر سزا دیں تو ان کا عدل ہے۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ وہ کسی کی ادنیٰ سی نیکی بھی ضائع کر دیں وہ انتہائی شکور اور قدر دان ہیں۔

علمار کا موقف !

علمار کا موقف یہ نہیں کہ بعض احکام کو ترک کرنا صحیح ہے۔ بلکہ علمار یہ کہتے ہیں کہ جن احکام پر عمل ہو جائے وہ نیکی ہے۔ اس کو ظلم کہنا قرآن پاک سے ناواقفی اور جسارت بلکہ کافرانہ بات ہے۔

علمار اسلام کو چیلنج !

مودودی صاحب نے اپنی عبارت ۸ میں اپنے جاہلانہ علمی گھمنڈ میں علمار کو چیلنج دیا ہے کہ اگر کوئی عالم دین اس متضاد طرز عمل کے جواز کے قائل ہوں اور ان کے نزدیک شریعت کے ٹکڑے کرنا اور اس کے اجزار میں سے بعض کو ترک کرنا اور بعض کو اخذ کر لینا ظلم نہیں بلکہ ایک نیکی ہے تو وہ اپنے دلائل ارشاد فرمائیں۔

اس چیلنج میں مودودی نے بقول خود مکاری سے کام لیا ہے۔ اس میں انھوں نے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اپنے فرقہ والوں پر دھاک بٹھانے کے لیے کیسی منشیانہ لفاظی سے کام لیا ہے۔ وہ یہ کہہ کر (کیا شریعت کے ٹکڑے کرنا نیکی ہے) دوسری طرح سے دھوکہ دیتے ہیں۔ ٹکڑے کہہ کر اشتعال دلاتے ہیں۔ اور ٹکڑے کرنے کو نیکی کہہ کر وہ علمار کی پھبتی اڑاتے ہیں۔

یہ تو آپ علمار کے خلاف تب کہہ سکتے تھے کہ علمار اسلام بعض احکام کو ترک کر دینے کو جائز کہتے۔ علمار اس کو نیکی نہیں کہتے۔ بلکہ اسلام کے احکام سے بے اعتنائی برتنے کو پرلے درجے کی بے دینی تصور کرتے ہیں۔ جن حکموں کو بھی ترک کیا جاتا ہے۔ یہ ترک کرنا ظلم، جہالت اور گمراہی ہے۔

(۱) اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ اب وہ سارے کا سارا واجب العمل ہے۔ سارے احکام اسلام پر عمل کرنا فرض ہے۔

(۲) اس میں بھی کسی کو اختلاف نہیں کہ اگر ایک شخص یا حکومت بعض احکام پر عمل نہیں کرتی تو وہ اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ظالم یا گنہ گار ہے۔

(۳) بحث صرف اس میں ہے کہ جن احکام پر عمل کیا جاتا ہے یہ عمل کرنا ظلم ہے یا نیکی؟

علمار کا موقف یہ ہے کہ نیکی نیکی ہے اور بدی بدی۔ جن پر عمل ہوا اُن پر اجر ملے گا اور جن پر نہ ہوا اُن کی سزا ملے گی۔ علما بعض احکام کے ترک کرنے کو نیکی نہیں کہتے بلکہ جن بعض پر عمل ہوا ان کو نیکی کہتے ہیں۔

اور مودودی صاحب ہیں کہ جن پر عمل ہو رہا ہو اس کو بھی برابر قرآن پاک سے ظلم ثابت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ مودودی صاحب کے الفاظ شریعت کے ٹکڑے کر دینے سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض پر عمل نہیں ہو رہا۔ یا نہیں ہو سکتا تو ساری شریعت چھوڑ دو۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور ساری شریعت پر عمل میں ابھی مودودی صاحب کے ہاں بڑی دیر ہے۔ لہٰذا فی الحال سارا دین ملتوی کر دو۔

سبحان اللہ کیا علم اور کتنا زور اجتہاد ہے۔ جب تک پورا معاشرہ ٹھیک اور صالحین کی حکومت نہ ہو جائے اس وقت تک یہ سب کچھ ملتوی کر دو۔ سزائیں جاری کرنا ظلم ہے۔ اسلام کو بدنام کرنا ہے۔

اس کو کہتے ہیں کہ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ اس کے لیے آپ مودودی صاحب کی عبارت ۱۳، ۱۴، ۱۵ پڑھیں۔ اسی لیے بعض لوگ نہایت نیک نیتی سے یہ کہتے ہیں کہ مودودی اسلامی نظام حکومت در اصل چاہتے ہی نہیں بلکہ اس نعرے سے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور اسلام کے مسائل وعقائد میں الجھاؤ اور شکوک پیدا کر کے کسی دشمن اسلام طاقت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اسی لیے وہ اسلام اسلام کہہ کر کمیونزم کی مخالفت تو کرتے ہیں۔ مگر چوہدری محمد علی کے آئین میں بنیادی حقوق میں ہر عقیدہ اختیار کرنے اور اس کی اشاعت کرنے کی جو اجازت ہے اس کی تائید کر کے مودودی صاحب امریکن عیسائی مشن کا راستہ صاف کرتے ہیں۔ خدا کرے لوگوں کا یہ شبہ غلط ہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص اسلامی حکومت چاہتا ہے۔ وہ علمار دین سے لڑائی کیوں مول لے۔ اور بلا ضرورت غلط اور گمراہ کن اجتہاد سے مسلمانوں میں سر پھٹول کیوں پیدا کرے۔

علمار کے دلائل

اب مودودی صاحب علمار کے دلائل سنیں۔

(دلائل آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمادیں)

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE

جمعیّت علماءِ اسلام کا تحفظِ اسلام فنڈ

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے ظالمانہ سامراجی نظام، اشتراکیت اور ماڈرن اسلام کے خلاف عمل جہاد اور پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کے لیے تحفظ اسلام فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور تمام اہل اسلام سے اپیل کی ہے کہ اسلام اور پاکستان کو امریکی برطانوی سامراج سوشلزم اور ہر طرح سے بے دینی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ معاونت کریں۔

جمعیت علماء اسلام کے دیگر راہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور۔ اور حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ:-

● جمعیت علماء اسلام کے دینی محاذ کو مالی لحاظ سے مضبوط و مستحکم بنانے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جمعیت علماء اسلام ملک میں اسلامی عادلانہ نظام کے نفاذ اور دینی سیاسی فتنوں کے مقابلہ میں سرگرم عمل ہے۔

ماضی میں دین و ملک کے خلاف جو سازش بھی ہوئی جمعیت علماء اسلام نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور آج بھی علماء حق کی یہ سب سے بڑی تنظیم اور اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کے نفاذ، برطانوی دور منحوس یادگار، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور عدالتی نظام کے خاتمہ غیر اسلامی افکار و نظریات کا پرچار کرنے والوں اور صحابہ کرام رضؓ و سلف صالحین رحؒ کا راستہ چھوڑ کر قرآن و سنت کی من مانی تشریحات کرنے والوں کے مقابلہ اور غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور متوسط طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد و جہد کر رہی ہے۔ اس لیے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمعیت علماء اسلام کے اس محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

تحفظ اسلام فنڈ میں ایک، پانچ، دس، پچاس، ۱۰۰ روپے کی علیحدہ علیحدہ رسیدوں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ ملک بھر میں جمعیت کے کسی بھی دفتر میں یہ چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اور اگر جمعیت علماء اسلام کے ذمہ دار عہدہ داران رسید بکیں حاصل کرنا چاہیں تو جمعیت کے صوبائی دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
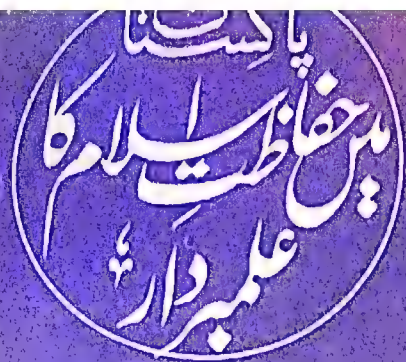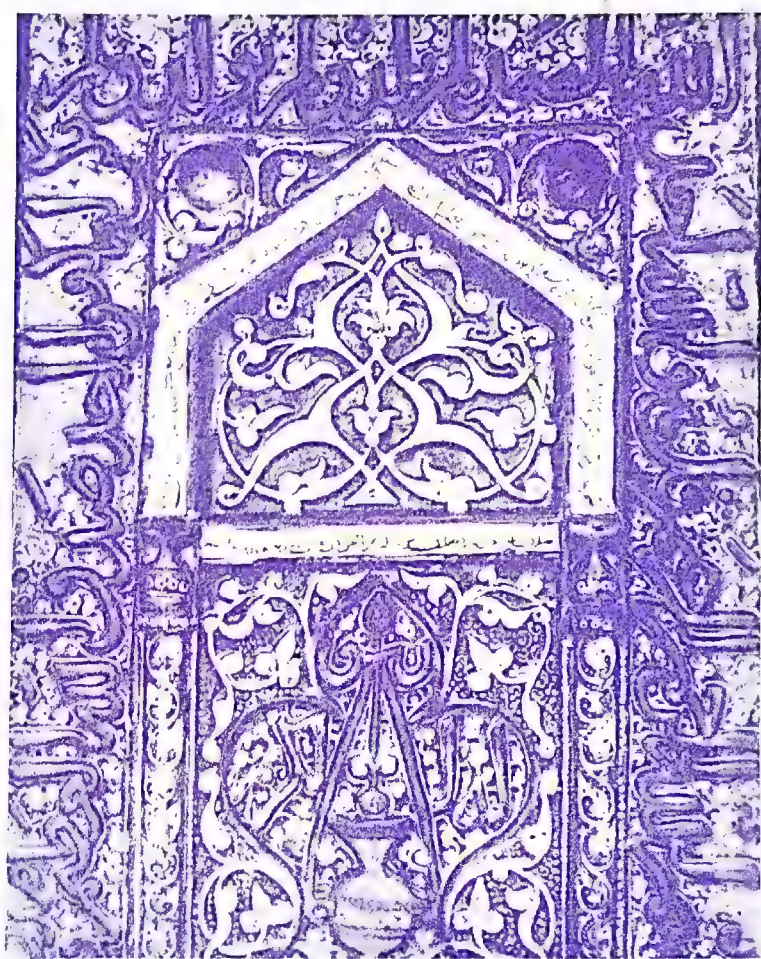
قسط نمبر ۳

اسلام اور مسائل حیات

مولانا محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام کراچی ڈویژن

لیکن چونکہ یہ سب کے سب تقریباً منفی اصول تھے اور ان میں نظریاتی طور پر بھی کافی پیچیدگی ہے۔ خاص طور پر پُرامن لبقائے باہمی کا اصول جو ہمیشہ وضاحت طلب رہتا ہے۔ اور اس میں تحدید کی بھی کافی ضرورت رہتی ہے۔ اس لیے ان پر بہت سے اعتراضات بھی کیے گئے تھے۔

چنانچہ بنڈونگ کانفرنس میں تھائی لینڈ کے وفد کے لیڈر نے بھی یہ اعتراضات کیے تھے۔

اور پھر مزید یہ کہ اگر اس اصول کی تطبیق دو طاقت ور معاہدین پر کی جائے تو یہ بجائے پُرامن لبقائے باہمی کے معاہدے کے دوسرے کمزوروں کے خلاف باہمی پُرامن گٹھ جوڑ ہو جائے گا۔

کیوں کہ اس کے بعد ہر جگہ اور ہر انسان کے لیے پُرامن لبقائے باہمی کیلئے عملاً کوئی بھی آواز نہیں اٹھا سکے گا۔ چاہے وہ آواز منفی صورت میں کیوں نہ ہو۔

> (اسلام میں پُرامن بقائے باہمی کا نظریہ نہایت واضح اور مثبت نظریہ ہے۔)

اسلام نے اس نظریہ کو آج سے چودہ سو سال قبل پیش کیا تھا۔

اسلام نے اس نظریہ کو چند طاقتوں کے درمیان محدود نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی چند قوموں یا اہل ادیان کے کسی فریق کے ساتھ منحصر کیا۔ نیز اس اصول کو منفی اور پیچیدہ بھی نہیں رہنے دیا۔

بلکہ اس کے طور طریقے وضع کئے، اس کی خصوصیتیں واضح کیں، اور اس میں انسانی زندگی (انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی) کے تمام پہلوؤں کو شامل کیا۔

اور پھر بات خود اسلام کا نام بھی "السلم" اور "السلام" کے کلمہ سے مشتق ہے۔

"السلم" اور "السلام" کے معنی ہیں "امن اور سلامتی"۔

اور پھر اسلام نے اپنا شعار بھی "السلام" کے لفظ کو بنایا، اور اس کو اس قدر اہمیت دی کہ قرآن میں حکم دے دیا۔

وَلَا تقولوا لمن القٰی الیکم السلم لست مؤمنا (سورۂ نساء پارہ ۵)

ترجمہ:- جو تمہیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔

> و اسلام میں اس مشکل کا نہایت اور واضح حل موجود ہے، جس سے انسانیت صدیوں سے سسک رہی ہے، اور جو آج بھی سب سے بڑی مشکل بنا ہوا ہے۔ ٥

اس مضمون میں جس میں ہم "اسلام اور مسائل زندگی" یا دوسرے الفاظ میں "شعبہائے زندگی میں اسلام کے دستوری اساس" پر بحث کر رہے ہیں۔

نہایت وثوق کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ اسلام میں اس مشکل کا حل واضح موجود ہے۔ جس سے انسانیت صدیوں سے سسک رہی ہے۔ اور قرنہا قرن سے ان متواتر اور خونریز جھگڑوں میں مبتلا ہے۔ جس میں طاقت ور کمزور کو پیس کر رکھ دیتے ہیں۔ اور انسان اپنے بھائی انسان کو پہچاننے سے انکار کرتا ہے۔

کچھ لوگوں کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو پروردگار کا درجہ دے رکھا ہے۔ اور دوسروں کو ایک ادنیٰ اور ذلیل درجے میں ڈال رکھا ہے۔ اور انہیں زندگی اور وجود کے حق سے بھی محروم کر رکھا ہے۔

یہ کمزور اور ادنیٰ طبقہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ایک جہنمی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ یہی مسئلہ آج عالم انسانیت کا سب سے اہم مسئلہ بنا ہوا ہے۔

قرون اولیٰ کے اختتام اور قرون وسطیٰ کے ابتداء کے بعد جب اقوام عالم اپنی گوشہ نشینی سے باہر آئیں اور ان کا آپس میں ربط و ضبط بڑھا تو اس ربط کے نتیجہ میں عداوتیں اور آپس کی لڑائیاں ظہور میں آئیں۔

اور پھر جس قدر قوموں کا اتصال بڑھتا جا رہا ہے، اسی نسبت سے یہ رابطہ بھی نہایت گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ کیوں کہ آپس کے مفادات مل گئے۔ اور تمدن تیزی سے ترقی پذیر ہے۔ اور پھر ان مفادات نے انسانوں کو ایک دوسرے سے منسلک کر دیا، گویا سب انسان ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔

اب ہونا یہ چاہئے، جب کہ تمام انسانوں کے مفادات باہمی مربوط ہو گئے ہیں، اور دنیا کے تمام انسانوں کے درمیان اس قدر ربط و ضبط اور تعلقات بڑھ گئے ہیں کہ گویا یہ سب ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔ تو ان میں باہمی تعاون، ہمدردی، اور محبت و اخوت بڑھنی چاہئے، جو کہ ایک ہی خاندان کے افراد کا خاصہ ہے۔ اور جتنی بھی عداوتیں اور دشمنیاں ہیں وہ سب ختم ہو جانی چاہئیں۔

پُرامن لبقائے باہمی کا یہی وہ اصول ہے، جس کے اعلان اسلام نے چودہ سو سال قبل، پہلے عربوں میں اور پھر دوسری قوموں میں کیا۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

(سورہ الحجرات پ ۲۶)

ترجمہ:- اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

یہ اعلان تمام انسانوں کی اس حقیقی اور ضروری حاجت کے پورا کرنے کا پیغام ہے۔ اور یہ پیغام کمزور اور سسکتی ہوئی انسانیت کے زخموں کے لیے مرہم کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہی وہ اعلان تھا جس نے عربوں میں ایسی روح پھونک دی کہ وہ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو گئے۔

اور یہی وہ راز تھا جس کی بدولت اسلام جزیرۂ عرب سے نکل کر اس قدر سرعت کے ساتھ دنیا میں پھیلا کہ جس کی نظیر انسانیت کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی، اور دس سال سے بھی قلیل عرصہ میں قیصر و کسریٰ کے تخت تہہ و بالا کر ڈالے۔

> و وہ لوگ غلطی پر ہیں، جو اسلام کو بھی دین کی اس تعریف میں محدود کرتے ہیں، جو مغربی محققین کے ہاں ہے۔ ٥

وہ لوگ غلطی کرتے ہیں، جو دین اسلام کو بھی دین کے اسی معنی میں محدود کرتے ہیں، جو علماء یورپ کے ہاں سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ دین کی سب سے عمدہ تعریف ان کے ہاں جو دینی انسائیکلو پیڈیا میں گوبلیٹ ڈی الفیلا (Goblet D.Alyella) نے وضع کی ہے، یہ ہے۔

و دین وہ طریقہ ہے جس کے ذریعہ سے انسان "اعلیٰ غیبی قوتوں کے ساتھ اپنا تعلق جوڑتا ہے۔" ٥

اسی طرح یقیناً وہ لوگ بھی غلطی کرتے ہیں جو دین اسلام کو یورپی علماء کی وضع کردہ دین کی ایک دوسری تعریف کے ضمن میں مقید کرتے ہیں۔ یہ تعریف جیمس ڈار مسٹیٹر (JAMES. DAD MESTETER) کرتا ہے کہ

و دین وہ ہے جو مشتمل ہو تمام ایسی معلومات اور تمام ایسی قوتوں پر جو علم کے ساتھ اتفاق نہ کریں۔ ٥

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ
مطابق
۲۷ مارچ ۱۹۷۰ء

شمارہ ——— ۱۲

جلد ——— ۱۳

فی پرچہ ——— ۴۰ پیسے

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰ ″
سہ ماہی ۶/۰ ″

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ

ایڈیٹر
احمد حسین کمال

مشرق بعید سے مشرق قریب تک

برطانوی امریکی سامراج کے منصوبے

مشرق بعید میں مسلمان طاقت کے دو بڑے علاقے تھے ۔ انڈونیشیا اور ملایا۔
انڈونیشیا تین سو سال سے زیادہ مدت تک ولندیزی سامراج کا محکوم رہا اور ملایا پر ایک صدی سے زیادہ تک انگریزوں نے حکومت قائم رکھی ـــــ مشرق بعید میں برطانوی مفادات آسٹریلیا سے لے کر لاؤس کی سرحدات تک پھیلے ہوئے ہیں۔
سنگاپور اور ہانگ کانگ کے ساحلی اڈوں سے اور لاؤس و تھائی لینڈ کی سرحدات سے جزائر بورنیو تک برطانیہ نے اپنی حکمرانی کا دائرہ بنائے رکھا اور جاپان و چین کے اثرات کو پھیلنے سے روکے رکھا۔
"ہانگ کانگ" جس پر برطانیہ نے ۱۸۴۱ء میں چین سے چھین کر قبضہ کیا تھا، جغرافیائی اعتبار سے اس خطہ میں برطانیہ کے اقتصادی، سیاسی اور فوجی مفادات و استحکامات کے لئے زبردست اہمیت رکھتا ہے۔
یہ ساحل امریکہ اور آسٹریلیا جانے والے راستہ کا سنگم ہے اور ریل کے ذریعہ چین سے ملا ہوا ہے۔ یہاں سے چین تک کا ہوائی سفر نصف گھنٹہ کا اور امریکہ تک کا چار گھنٹہ کا ہے۔ اور مشرق میں تجارت و سمگلنگ کا یہ سب سے بڑا مرکز ہے، اور چین، جاپان وغیرہ ملکوں سے قریب تر ہونے کی وجہ سے برطانیہ کے لئے اس کی سیاسی اہمیت ظاہر ہے۔
سنگاپور کا حال بھی ہانگ کانگ سے نسبتاً کم لیکن سیاسی، فوجی اور بحری و ہوائی مستقر ہونے کی حیثیت سے اسی اہمیت کا حامل ہے، بلکہ شاید کچھ زیادہ۔ سنگاپور پر برطانیہ نے ۱۸۱۹ء میں قبضہ کیا تھا۔ جبکہ اس نے "جوہور" کے سلطان کو ڈرا دھمکا کر اس سے پٹہ پر لے لیا تھا۔ چنانچہ مشرق بعید میں برطانیہ کے مفادات بالکل عیاں ہیں۔
آسٹریلیا پہ انگریز آبادکاروں کا قبضہ ہے۔ ملائشیا میں چائے کے باغات اور ربڑ کے جنگلات نیز ٹین اور لوہے کی کانوں اور تیل کے ذخیروں پہ انگریز تاجروں کی اجارہ داری ہے۔
ان سب مفادات کا تحفظ اور اقتصادی و سیاسی غلبہ کی برقراری، نیز بحری، بری اور ہوائی راستوں پر کنٹرول، ہانگ کانگ اور سنگاپور کی بندرگاہوں سے ہی انگریزوں نے کیا۔
اور اب اشتراکی چین کے خلاف مشرق بعید میں جو دفاعی حصار تیار کیا گیا ہے۔ وہ ہانگ کانگ سے شروع ہو کر سنگاپور و ملائشیا سے گذرتا ہوا آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ تک پہنچ جاتا ہے۔
برطانیہ کے اس پورے گھیرے کے اندر جس کی پشت پر جاپان سے فارلینڈ تک امریکہ کے اثرات بھی موجود ہیں انڈونیشیا نے ڈاکٹر سوئیکارنو کی سرکردگی میں ولندیزی سامراج سے آزادی حاصل کی اور آزاد و غیر جانبدار پالیسی اختیار کی۔
انڈونیشیا کا اس طرح آزاد و غیر جانبدار بن کر رہنا، اس علاقہ میں پھیلے ہوئے برطانیہ کے مفادات کے لئے ایک خطرہ بن گیا اور امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے لئے رکاوٹ بننے لگا۔ نیز اشتراکی چین کے خلاف مشرق بعید میں جو طویل حصار اور جارحانہ لائن امریکہ اور اس کے اتحادی بنانا چاہتے تھے۔ انڈونیشیا کی آزاد پالیسی اس کو ناکام بنا رہی تھی اور سوئیکارنو کی طرح شیشے میں نہیں اتر رہا تھا۔
انڈونیشیا کی آزاد روی کے اقدام کو ناکام بنانے کے لئے سب سے پہلے ملائشیا کا منصوبہ ترتیب دیا گیا اور ۹۹ فیصد اکثریت رکھنے والے مسلمان ملک "ملایا" کو ملائشیا کا حصہ بنا کر چالیس فیصد با اثر اقلیت کے عمل دخل میں دے دیا گیا۔ اور پھر ملائشیا کو انڈونیشیا کا مخالف اور مقابل بنا کر کھڑا کر دیا۔
اس کے ساتھ ہی زبردست اقتصادی دباؤ اور اندرونی و بیرونی سازشوں کے ذریعہ جن میں لاکھوں انڈونیشیا کے مسلمان قتل کر دیئے گئے، سوئیکارنو کا تختہ الٹا گیا۔ مشرق بعید میں ہانگ کانگ سے نیوزی لینڈ تک کی اس کڑی کو مکمل کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو انڈونیشیا کے بغیر دو حصوں میں منقسم اور بے وزن ہی ہوئی تھی۔ (ورق الٹیئے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اس کی تکمیل کے بعد اب مشرق بعید سے ۱۹۷۱ء کے آخر تک برطانیہ فوجی انخلا کر رہا ہے۔ اور اس علاقہ کو امریکہ کے زیر اثر دے رہا ہے۔ تاہم اس کے اقتصادی و تجارتی مفاد حسب سابق برقرار و محفوظ رہیں گے۔

برطانوی امریکی سامراج کے عالمی غلبہ کے جدید منصوبہ کی راہ میں ۱۹۵۰ کے بعد نو آزاد افریقی ایشیائی ملکوں میں ۵ رکاوٹیں پیش آئیں۔

(۱) ایران میں ڈاکٹر مصدق کے دور کی تحریک جسے ناکام بنا دیا گیا۔

(۲) الجزائر میں احمد بن بیلا کی پالیسی۔ اسے بھی احمد بن بیلا کے زوال کے ذریعہ ختم کر دیا گیا۔

(۳) کانگو میں سابق وزیر اعظم لومبا کے اقدامات جنہیں شومبے کے ذریعہ اور لومبا کے قتل سے ناکام بنایا گیا

(۴) انڈونیشیا میں ڈاکٹر سوئیکارنو کی حکومت جسے ختم کرنے کے لئے لاکھوں انڈونیشی مسلمانوں کو سازشاً قتل کیا گیا اور سوئیکارنو کو معزول بنایا گیا۔

(۵) مصر میں جمال عبد الناصر کی پالیسیاں جس کے خلاف ہر قسم کے حربے اور پروپیگنڈے کا بازار گرم کیا گیا۔ اور متعدد فوجی حملے کرائے گئے۔ لیکن جوتا ابھی تک اپنی جگہ پر قائم اور ڈٹا ہوا ہے۔

چنانچہ مشرق کے موجودہ سیاسی حالات میں امریکی سامراج کا نقشہ کار یہ ہے کہ:۔

- مشرق قریب کا علاقہ سارا کا سارا اس کے زیر اثر ہے۔
- مشرق بعید میں جاپان اور ہانگ کانگ سے نیوزی لینڈ تک ایک سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے
- مشرق وسطیٰ میں ناصر کو ختم کرنے یا رام کرنے کی پالیسی کامیاب نہیں ہو سکی اور اب شاید اس علاقہ کو دو متحارب گروپوں میں تقسیم کرنے کی دریدہ کوششیں جاری ہیں۔ اس کے متعلق اندازہ ہونے والی جدہ کانفرنس کے بعد ہی ہو سکے گا
- بھارت، پاکستان اور افغانستان کو قریب لا کر درۂ دانیال سے بحر ہند تک ایک اور حصار لائن تیار کرنے کی کوششیں۔

اس سلسلے میں جہاں تک اس پورے علاقہ کے مفاد پرست اور مراعات یافتہ طبقوں و عناصر کا تعلق ہے۔ وہ مغربی سامراج کے "اس پلان" کے ساتھ ہیں۔ لیکن ابھی تک ان علاقوں کے عوام، یہ صورت حال قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں"

چنانچہ ان عوام کو فریب دینے، اور فریب میں رکھنے کے لئے علاقائیت اور نام نہاد مذہبیت کے جذبات کو ہوا دے کر انہیں اشتراکیت کے خلاف کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور چونکہ الجزائر سے انڈونیشیا تک، پاکستان سے ترکی تک اور مراقش سے افغانستان تک کے عوام مسلمان ہیں اور اسلام کی سربلندی کے لئے جینے اور مرنے کو وہ ہر بات پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس لئے ہر ممکن جتن یہ کیا جا رہا ہے، کہ انہیں اشتراکیت سے خوفزدہ کر کے ان کی توانائیاں اور طاقتیں اشتراکیت کے خلاف صرف کرا دی جائیں۔ تاکہ اس طرح ایک تیر سے دو شکار کر لئے جائیں۔

نو آزاد مسلمان قوموں و ملکوں کے لئے پہلا مرحلہ اپنی آزادی کا سیاسی، سماجی، اقتصادی، معاشی اور فوجی استحکام تھا اور ضرورت تھی کہ محکومی کے دور میں یورپین طاقتوں انگریزوں وغیرہ نے اسلامی اثرات مٹا کر اپنے معاشی، اقتصادی سیاسی و سماجی نظام میں مسلمان قوم کو ہر جگہ جکڑ دیا تھا۔ اب سے پہلے اسے ختم کیا جائے اور پھر اسلامی قوانین جاری کر کے ہر شعبہ حیات میں خالص اسلامی نظام قائم کر دیا جائے۔

یہ صورت حال برطانیہ اور امریکہ کو کسی طرح منظور نہیں ہو سکتی۔ اس کا غلبہ تو بجائے خود ان کی موت ہے۔ اسی طرح یہ صورت ان عناصر و طبقوں کو بھی منظور نہیں۔ جنہوں نے انگریزوں وغیرہ کے دور حاکمیت میں اور اس کے بعد ان کی ملی بھگت سے بے اندازہ اقتصادی مفادات سمیٹے۔

چنانچہ اب ان دونوں عنصروں کی متحدہ کوشش یہ ہے کہ اسلام کے نام سے یورپ کے سیاسی، سماجی و اقتصادی نظام کو ان ملکوں میں جوں کا توں برقرار رکھا جائے، اور یہ بات مسلمانوں کے ذہنوں میں اتار دی جائے تاکہ اسلامی نظام سے برپا ہونے والا حقیقی سیاسی و اقتصادی انقلاب رونما نہ ہو سکے۔

اور چونکہ دنیا میں برطانوی امریکی، سیاسی و اقتصادی نظام سے اشتراکی نظام کی حریفانہ کشمکش جاری ہے۔ اب اگر مسلمان عوام اسے اسلامی نظام باور کر لیتے ہیں تو وہ بھی اس نظام کے تحفظ کے لئے امریکہ و برطانیہ کی زیر قیادت اشتراکیت کے خلاف صف آراء ہو جائیں گے۔ اس طرح مغربی سامراج انہیں اپنے دفاع کے لئے استعمال کرے گا جس طرح سابق جنگوں میں نازی جرمنی و جاپان کے خلاف ایشیا اور مشرق کی قوموں اور مسلمان ملکوں کو استعمال کیا گیا۔

لیکن ان ملکوں کے عوام اور مسلمان ملت ابھی تک یہ صورت حال قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے ہیں۔

وہ صحیح معنیٰ میں اسلامی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔

وہ جانتے ہیں کہ ہمارے ملکوں میں ماضی میں اور برطانوی اور مغربی سامراج مسلط رہا ہے۔

انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ برطانوی سامراج کی جگہ اب امریکہ لے رہا ہے۔

وہ یہ جانتے ہیں کہ ان کے اقتصادی و تجارتی وسائل پر اب بھی امریکہ و برطانیہ ہی چھائے ہوئے ہیں۔

وہ اس سے بھی بے خبر نہیں ہیں کہ ایک مختصر سا گروہ پہلے بھی اور آج بھی مغربی استعمار اور مغربی سرمایہ داروں کو بہودی بنکاروں کے ذریعہ ان کے ملک کی اقتصادیات پر چھایا ہوا ہے اور اس کی روشنی میں سیاسی گٹھ جوڑ کرتا رہتا ہے۔

اس لئے ان کا یہ بالکل درست اور بجا موقف ہے کہ پہلے مغربی سامراج اور اس کے گماشتوں کا اثر ختم ہو۔ ملک کے سیاسی و معاشی وسائل عوام کے قبضہ میں دیئے جائیں۔ اور یہاں دستور و قانون مکمل اسلامی نافذ کیا جائے۔

اس کے بعد اگر ان کی راہ میں اشتراکیت حائل ہوتی ہے تو وہ اس سے ہر طرح نمٹنے پر قادر ہوں گے۔

لیکن وہ مغربی سامراج اور اس کے گماشتوں کے مفاد کی خاطر اسلام کے نام سے بھینٹ نہیں چڑھائے جا سکتے اس فریب و فراڈ کو ہر مسلمان خوب اچھی طرح سمجھتا اور جانتا ہے۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ، مشرق قریب، مشرق وسطیٰ، مشرق بعید اور ایشیا و افریقہ میں اپنی نئی سیاسی و فوجی حکمت عملیوں کو آخری و فیصلہ کن شکل نہیں دے پا رہا ہے اور اس کوشش میں ہے کہ مسلمان قوم کو کفر و اسلام کے مصنوعی معرکے کھڑے کر کے ایک دوسرے سے متصادم کرے تاکہ عوام کی قوت و اتحاد مضمحل ہو جائے اور پھر وہ اپنے گماشتوں کے ذریعہ اپنے ارادوں و منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے۔

لیکن شاید تاریخ اب اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ (کمال)

جمال عبد الناصر

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کے رکن جناب مشعل خاں کو اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند ارجمند سے نوازا ہے۔ جس کا نام دنیائے اسلام کے عظیم ہیرو جمال عبد الناصر کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ناظم جمعیۃ کرامت اللہ صاحب نے مشعل خاں کو مبارکباد دیتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اس عظیم قائد کے نقش قدم پر چلائے۔

(عبد الشکور ناظم نشر و اشاعت

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر)

"چٹان" اور جمعیۃ

چٹان کے ایڈیٹر صاحب نے اپنی دیرینہ عادت کے مطابق ۹ر مارچ کے چٹان میں مفتی محمود صاحب کے بارے میں "سودا" کی زبان میں پھر گل افشانیاں کی ہیں۔

مفتی صاحب کو "خدا سے ڈرنے" کی تنبیہہ فرمائی ہے ان سے ایک "اہم سوال" کیا ہے اور "سچا کون ہے" کا عنوان باندھ کر مفتی صاحب کے ساتھ مولانا غلام غوث صاحب کو بھی اپنی سخن سازی کا ہدف بنایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ "چٹان" کا وہ شمارہ ہرگز "چٹان" نہ سمجھے جس میں حضرت مفتی محمود اور مولانا غلام غوث صاحب پر شورش صاحب کی ستم آفرینیاں جلوہ پیدا نہ کر رہی ہوں۔

کہتے ہیں کہ "حلقۂ جدید" میں جس پر اب "چٹان" کی فروخت کا دار و مدار رہ گیا ہے، وہ اس شمارہ کو ہزاروں کی تعداد میں خریدتا ہی نہیں۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر و قائدین پر کیچڑ نہ اچھالی گئی ہو۔

اور یہ بات غلط بھی نہیں معلوم ہوتی کہ باوجود بے موقعہ اور بے محل ہونے کے جس تسلسل کے ساتھ جمعیۃ کے خلاف "چٹان" کے صفحات سیاہ ہوتے رہتے ہیں۔ وہ اس امر کے غماز ہیں کہ ایک حلقہ میں اس کی تعداد فروخت کی کثرت کا دار و مدار جمعیۃ کے ساتھ سخن سازیاں کرتے رہنے پر ہے ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر "چٹان" کے صفحات پر اکابر جمعیۃ اور مسٹر بھٹو کے خلاف مسلسل نہ لکھا جائے تو کچھ عرصہ کے بعد ہی اس کی اشاعت اگر بالکل نہیں تو بہت حد تک ضرور ہی ختم ہو کر رہ جائے گی۔

اس صورت میں ہم اپنے ایک ایسے دیرینہ کرم گستر کے فائدہ کی خاطر جن کی کامیابی و کامرانی بہر حال ہمیں ہر دور میں عزیز رہی ہے۔ ان کے تیر و نشتر اپنے مجروح سینہ پر ہنسی خوشی انگیز کرتے رہیں گے۔

ورنہ جہاں تک ان الزام تراشیوں اور فسانہ سازیوں کا تعلق ہے جن کو اچھال کر چٹان کے صفحات کو دیدہ زیب بنایا جا رہا ہے۔ ان کی تردید و وضاحت بار بار کر دی گئی ہے جمعیۃ کے قائدین خواہ وہ حضرت درخواستی ہوں، مفتی محمود صاحب ہوں، مولانا غلام غوث ہزاروی ہوں۔ ان کی ذاتی زندگیاں ایک کھلی کتاب کی طرح سامنے موجود ہیں۔

ان کی شخصی، ان کی مالی حیثیت، ان کی عالمانہ حیثیت ان کی سیاسی حیثیت غرضیکہ ان میں سے کوئی بات بھی صیغۂ راز میں نہیں ہے۔

قیام پاکستان کے وقت سے لے کر آج تک ان کی یہ حیثیتیں بالکل یکساں صورت میں چلی آ رہی ہیں۔

وہ جن ٹوٹے پھوٹے مکانات، موٹے جھوٹے لباس روکھی سوکھی معاش اور قلیل و محدود وسائل کے ساتھ آج سے تیئیس سال قبل زندگی بسر کرتے تھے۔ آج بھی ٹھیک اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اسلام و ملت کی خدمت اور سیاست کے سفر نے ان کی ان ذاتی حیثیات میں ذرہ برابر اضافہ نہیں کیا ہے اب اگر کوئی کور بین شخص ان کے دینی، سیاسی اور ملی خدمات کے کاموں میں اس مفروضہ کے ساتھ تنقید و طعن کرتا ہے کہ انہوں نے کسی حکمران سے، کسی جماعت سے کسی فرد سے کوئی فائدہ حاصل کیا۔ کوئی سازباز کی، کوئی موقعہ پرستی برتی، تو اسے سب سے پہلے ان کی ذاتی زندگیوں میں اس "فائدہ" اور "مفاد" کی نشان دہی کرنی چاہیئے جس کی خاطر انہوں نے ایسا کیا۔

ایک شخص قیام پاکستان سے پہلے کیا تھا۔ قیام پاکستان کے وقت کیا تھا اور قیام پاکستان کے تیئیس سال بعد کیا ہے۔

اس کا رہنا سہنا، اس کی معاش و معاشرت، اس کی زندگی کا موجودہ معیار، خود گواہی دے سکتا ہے کہ اس کے اسلام و دین کی خدمت کے دعوے اور قومی و سیاسی کاموں کی فہرست نے اسے آج کس اقتصادی اور معاشرتی مقام و منزل تک پہنچایا ہے۔

اس ایک معیار پر ہم چیلنج کرتے ہیں کہ "چٹان" کے مدیر صاحب ہوں یا ان کے ممدوحین و مرغوبین آئیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے ایک ادنیٰ کارکن سے لے کر بڑے سے بڑے قائد تک کی زندگیوں کے ساتھ موازنہ کر لیں۔

پتہ چل جائے گا کہ سنہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۰ء تک وہ اسلام دین، قوم، وطن، سیاست، ادب، صحافت کی خدمت کے دعووں کے ساتھ کس مقام اصغر سے مقام اکبر تک پہنچے ہیں۔

اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن و قائدین آج بھی اس اعتبار سے کس مقام پر ہیں۔

مذہب، سیاست، ادب اور صحافت ایک نفع بخش کاروبار کی حیثیت ۱۹۳۵ء سے ہی اختیار کر گئے تھے۔

پس جن لوگوں اور گروہوں نے انہیں ایک کاروبار کی حیثیت سے اختیار کیا۔ اس کی منافع بخشیاں آج ان کی ذاتی حیثیتوں کے مختلف پہلوؤں سے بالکل ظاہر ہیں۔

اور جن لوگوں اور گروہوں نے ان امور کو صرف قوم و ملت کی خدمت کے لئے اختیار کیا۔ اس کا اظہار بھی ان کی ذاتی زندگیوں کی موجودہ حیثیتوں سے عیاں ہے۔

آیئے! اس معیار کی روشنی میں ہم ہر فرد اور گروہ کی دینی، سیاسی، ملی، ادبی اور صحافتی خدمات کا جائزہ لیں اور پھر فیصلہ کریں۔ ان کے کاموں، ان کے نعروں، ان کی موافقتوں اور ان کی مخالفتوں کا حقیقی محرک اور اصل منشاء و مدعا کیا تھا۔

ورنہ بے سروپا باتوں سے اپنے مضامین کی ہوا باندھنا صرف دوسروں کی اغراض کی تکمیل کا سامان کرنا ہے۔ اور اس سے مخلصانہ کام کرنے والوں کو انشاء اللہ کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں و قائدین پر "کانگریسیت" کا طعن، پھر "اشتراکیت" کا طعن اور اسی قسم کے دوسرے طعن جنہیں اجرت کار قلمیں وضع کرتی رہتی ہیں اب اپنا تمام وزن اور اعتماد کھو چکی ہیں۔

الحمد للہ جمعیۃ کا اسلامی موقف، اور اس کا اعتدال پسندانہ پر امن طریق کار کسی سے مخفی نہیں رہا ہے۔ پاکستان کے مسلمان عوام جس جوش و خروش، والہیت اور امیدوں کے ساتھ جمعیۃ کے کاز کی ہمنوائی کر رہے ہیں وہ گذشتہ چند ماہ کی سیاسی رفتار سے بالکل واضح ہو چکی ہے۔

اس حقیقت کو طعن و ملامت اور طنز و تشنیع کی قلمی گل کاریوں سے ماند نہیں کیا جا سکتا۔

اور جو حضرات اس کو اپنے لئے "ذہنی و سیاسی شکست" سمجھ کر جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے کارکنوں کے خلاف تیر و نشتر کی محاذ آرائی میں مصروف ہیں۔ ان کے مجروح احساسات قابل رحم اور ہمدردی کے مستحق ہیں۔

لیکن انہیں خواہ مخواہ اسے اپنے "ذاتی وقار" کا مسئلہ نہیں بنا لینا چاہیئے۔ اور اس طرح سامراج دوست، عرب دشمن یہود نواز اور تفرقہ ساز عناصر کا آلۂ کار نہیں بن جانا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام سب کے لئے اختلاف رائے کا حق تسلیم کرتی ہے اور سب کو اس کا حق دار سمجھتی ہے کہ دین و ملت کے مفاد کے لئے وہ جس بات کو صحیح سمجھتے ہیں، اسے

دلائل کے ساتھ پیش کریں اور جس بات کو غلط سمجھتے ہیں اسے دلائل کے ساتھ ہی رد کریں۔ جمعیۃ علماء اسلام اپنے موقف، مسلک، دستور، منشور اور پالیسی پر ہر ایسی تنقید کو خوش آمدید کہتی ہے۔

شورش صاحب اگر مودودی صاحب اور نوابزادہ نصر اللہ خاں صاحب کی صفائی پیش کرنے کا فریضہ انجام دینے پر مامور ہوئے ہیں۔ قومی اسمبلی میں مفتی صاحب کے ووٹ کو، موجودہ سیاسی نزاع میں ایک حربہ کے طور پر استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہر کلمہ گو شخص کے مسلمان ہونے کے اعلان کو مرزائیت و قادیانیت کے اسلام کی دلیل بنانا چاہتے ہیں ۱۱۳ علماء کے فتوے کو دیوبند سے دیوبند کو لڑانے کی تکنیک برتنا چاہتے ہیں تو انہیں ان باتوں سے کون باز رکھ سکتا ہے۔

لیکن اگر یہ بحث طول پکڑتی ہے تو پھر یہ فریاد و واویلا بجا نہیں ہوگا کہ "جمعیۃ علماء اسلام کا اخبار ترجمان یہ لکھتا ہے اور وہ لکھتا ہے۔"

ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ "چٹان" کس کی حمایت کرتا ہے اور کس کی مخالفت۔

شوق سے وہ جسے چاہے نابغۂ عصر اور عبقری اسلام بناتا رہے اور جسے چاہے دشمن اسلام قرار دیتا رہے ہم اس میں کبھی دخل نہیں دیں گے اور نہ کبھی ہم نے دخل دیا ہے۔ لیکن ہماری اس خاموشی اور غیر جانبداری کے باوجود، وہ یہ ضروری سمجھتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف بھی پنجے تیز کرتا رہے۔ تو اسے بھی ہم بڑی حد تک برداشت کر رہے ہیں اور برداشت کرتے رہیں گے۔

لیکن اب وہ بعض واقعات کو من مانے معنی پہنا کر اور بعض اعلانات کو قطع برید کر کے، اور بعض کے مفاہیم بدل کر اکابر جمعیۃ کو مورد طعن و الزام بنا رہا ہے تو ہمیں حق پہنچتا ہے کہ حقیقت حال کو واضح کریں۔

کیا چٹان کے مدیر محترم اس کے لئے آمادہ ہیں؟

(م - ل - ح)

نذرِ عقیدت

بخدمت جناب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی

(ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

مردِ حق درویشِ یکتا قابلِ صد احترام
دین کی خدمت میں تو مصروف ہے ہر صبح شام
تیرے اندازِ تکلّم پہ ہیں قرباں خاص عام

اہلِ باطل کے لئے ہے تیغ بُرّاں تیرا نام
اہلِ شجاع آباد تجھ کو پیش کرتے ہیں سلام
عصرِ نو کے فخرِ ملّت خادم خیر الانام

غوثِ برحق تو زمانے کے لئے خورشید ہے
یاس میں ڈوبے دلوں کے واسطے امید ہے
تو شریعت ہے سراپا بے پناہ توحید ہے
راحتِ قلب و جگر ہے عید تیری دید ہے

ہیں خس و خاشاک تیری نظر میں تخت و تاج
نام سے لرزاں ہیں تیرے دہر کے یہ سامراج
دشمنانِ دین کو تو نے کیا زیر و زبر
تیری عزّت دل سے کرتے ہیں سب اہلِ نظر
آتشِ نمرود میں کودا ہے تو بھی بے خطر
تیرے خونِ پاک سے شاداب ہے حق کا شجر

آمریت کو کچل ڈالا تری تدبیر نے
اہلِ باطل کو مٹایا ہے تری تقریر نے

زہرِ یورپ کے لئے نایاب تریاقی ہے تو
بادشاہِ عقل ہے اور عشق میں باقی ہے تو
آبروئے دین کا لاریب مشتاقی ہے تو
ہو کے میخانے میں لاالٰہ کا ساقی ہے تو

کیجئے گا صابری کا آپ نذرانہ قبول
آپ کی خدمت میں لایا ہے یہ الفاظوں کے پھول

(نور صابری شجاع آباد)

مفتی محمود کے حضور نذرانہ عقیدت

(ندیم میمنوی)

ہر رہنما دعویٰ کند
اسلام آئینش بود
گر رکنِ شوریٰ او شود
بشنو چنیں گفتارہا
ایشاں کہ دعویٰ می زنند
در پس خلافِ آں شوند
در مقصدِ خود شاطر اند
من آزمودم بارہا

اے عالمِ دینِ مبیں
اے مفتیِ شرعِ متیں
اے واقفِ ہر آن و ایں
دانی؟ چہ باشد ماجرا
کشتیٔ ملکِ پاک ما
افتادہ در امواجہا
بستہ بہ تو امیدہا
اے ناخدا اے ناخدا

اے طوطیٔ شیریں بیاں
اے زیب و شانِ گلستاں
قرباں ندیمِ خستہ جاں
اے رہنمائے دلربا
اے قائدِ خاصانِ ما
اے مرکزِ اہلِ وفا
اے مصلحِ خلقِ خدا
اے مفتیٔ دینِ ہدیٰ

گاہے محدّث باسند
گاہے خطیب معتمد
نازیم بر تو می سزد
اے معدنِ رشد و ضیا
در مؤتمر چوں رفتۂ
حق را تو واضح کردۂ
حقّا کہ غازی گشتۂ
اے خیر خواہِ ملکِ ما

از شوخیٔ گفتارِ تو
باطل شدہ شرمندہ رو
گفتارِ تو شد کو بہ کو
اے خوش بیان و خوش نوا

پندرہ روزہ درس

۲۸ر مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد رحمانیہ اہلسنت والجماعت پیاناد ھرمپورہ بالمقابل لکڑ منڈی میں فاضل نوجوان قاری غلام فرید صاحب شیرانوالہ دروازہ لاہور خطاب فرمائیں گے۔

(محمد ابراہیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام
حلقہ دھرمپورہ لاہور)

مفتی جمیل احمد صاحب یا کفر کا توپخانہ

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام)

اخبارات میں مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نے مولانا مفتی محمود صاحب کے اس بیان پر جو انہوں نے جمیلی دامتِشائی جمعیۃ کے فتوے کے خلاف دیا ہے رد کی ہے۔ ان کو اپنی رائے ظاہر کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ مگر انہوں نے جو زبان استعمال کی ہے اس کو اگر بازاری گالیاں نہ کہہ سکیں تو مولویانہ یا جمیلی گالیاں ضرور کہہ سکتے ہیں۔

(۱) آپ نے ایک تو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کو ہزاروی جمعیۃ کے نام سے یاد کیا۔

مفتی صاحب! اگر آپ کی نام نہاد جمعیۃ کو کوئی سامراجی جمعیۃ یا مودودی جمعیت کہے تو آپ کو ناراض نہ ہونا چاہیئے۔

(۲) آپ نے کفر کا فتویٰ دینے والوں کو بلند پایہ قابل اعتماد اور ثقہ علماء قرار دیا ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ان ثقہ اور قابل اعتماد علماء میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب وہ عالم نہیں جنہوں نے کچھ عرصہ پہلے مشین کے ذریعہ جھٹکہ کئے ہوئے ذبیحہ کے گوشت کا کھانا جائز قرار دے دیا تھا اور اگر مفتی محمود صاحب بروقت تردید نہ کرتے تو انہوں نے تو ۱۲ کروڑ مسلمانوں کو مردار اور حرام کھلانے کا راستہ کھول دیا تھا۔ پھر کیا اسی مفتی شفیع صاحب کے فتووں کی چھان بین کے لئے دارالعلوم دیوبند نے حضرت مولانا علامہ شمس الحق صاحب افغانی کو مقرر نہیں کیا تھا۔

آپ کے دوسرے قابل اعتماد عالم احتشام الحق صاحب ہیں۔ جن کے دستخط کی اطلاع مولوی متین نے اخبارات میں دی ہے۔

کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس قابل اعتماد عالم نے کراچی میں قادیانیوں کا نکاح نہیں پڑھا۔ کیا اس ثقہ عالم نے آغا خانیوں کا تیجا نہیں کیا۔ کیا اس نے ایوب خاں کے بازو پر امام ضامن نہیں باندھا۔ کیا اس نے بینک کے کسی دفتر کا افتتاح نہیں کیا۔ کیا اس کے ذمہ ملک کے بعض آدمیوں کے کرایہ کے روپے باقی نہیں ہیں اور کیا یہ قابل اعتماد بزرگ امام بائیڑوں کی زینت نہیں بنے۔

آپ کے تیسرے قابل اعتبار سید محمد دہلوی ہیں۔ کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ انہوں نے ایسی کتاب کی توثیق و تقریظ لکھی ہے جس میں وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی کی تفسیر میں فحشاء سے مراد صدیق رضؓ منکر سے مراد حضرت عمرؓ اور بغی سے مراد حضرت عثمانؓ لئے ہیں۔

آپ کے ان ثقہ علماء میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے ذمہ داروں کے دستخط بھی ہیں۔ جنہوں نے چند دن پہلے مجھ پر اخبارات کے ذریعہ یہ بہتان باندھا کہ میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کو برا بھلا کہتا رہا ہوں اور آپ بھی ان ثقہ علماء میں شامل تھے۔ کیا آپ لوگ اپنا یہ بہتان سچا ثابت کرسکتے ہیں۔ اگر شرعی ثبوت کے بغیر آپ نے یہ جھوٹ تراشا تھا تو کیا آپ لعنۃ اللہ علی الکاذبین سے نہیں ڈرتے تھے اور کیا حضرت استاذ العلماء مولانا رسول خاں صاحب مدظلہ نے تردید فرما کر بہتان تراشیوں کی قطعی تردید نہیں کر دی تھی

معزز مفتی صاحب! فرمایئے۔ آپ بہتان باندھنے والے مولویوں کو بھی ثقہ اور قابل اعتماد قرار دیتے ہیں؟

اس فتوے پر ایسے حضرات کے بھی دستخط ہیں جن کے بارہ میں خطرناک اور سخت قسم کے الزامات موجود ہیں۔ مگر میں بحث کو طول نہیں دینا چاہتا۔ ہاں اس پر بعض حضرات نے غلط فہمی سے اور بعضوں نے نیک نیتی سے بھی دستخط کئے ہوں گے۔ ان سے ہماری بحث فتویٰ دینے کے طریقہ کار میں ہوسکتی ہے اور اس کا حق آپ کو اور ہم سب کو حاصل ہے۔ مگر زیادہ نام لکھ کر آپ اپنے بہتانوں اور دنیا پرستوں کے فتووں اور اعمال کو نہیں چھپا سکتے۔

(۳) آپ نے لکھا ہے کہ مفتی محمود نے فتوے کی مخالفت کرکے اپنے اور اپنے ہمنواؤں کے سوشلسٹ اور کمیونسٹ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے اور اخبار نوائے وقت کے مطابق آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اب یہ بہروپئے کسی شخص کو دھوکا نہیں دے سکتے۔

مفتی صاحب! کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے لاکھوں علماء و صلحاء کو بہروپئے کہنا اور ان کو اور ان کے کروڑوں معتقدین کو کمیونسٹ اور کافر قرار دینا ہی آپ کی دیانتداری آپ کے اسلام اور آپ کی ذاتی شرافت و متانت کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ مفتی جمیل صاحب کو یہ کہہ دینا چاہیئے کہ اسلام آپ کے نام الاٹ ہو چکا ہے۔ جیسے مودودی نے اخبار "ایشیا" میں یہ لکھ مارا ہے۔

(۴) آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے علماء پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ سوشلسٹوں کو سوشلزم ترک کر دینے کا مشورہ دے کر دھوکہ اور فریب کرتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ذمہ دار حضرات نے سوشلزم کا نعرہ لگانے والوں کو ایک بار نہیں بار بار یہ مشورہ دیا ہے کہ سوشلزم کا نعرہ ترک کر دو۔ اسلام کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی ازم کی ضرورت نہیں، اسلام ہی ہمارے تمام دکھوں کا مداوا ہے۔ ہم یہ کہہ کر اپنا فرض ادا کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ آپ اگر اس کو دھوکہ قرار دیتے ہیں تو یہ صرف تعصب پر مبنی ہے۔ اور یہ بات اگر کوئی اور کہے تو ہم اس کو خبث باطن سمجھتے ہیں۔

(۵) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے تمام عہدہ دار بار بار اعلان کر چکے ہیں کہ اسلام کے سوا اس ملک میں کوئی اور نظام نہیں چلنے دیا جائے گا۔ ہم نہ سوشلزم کو مانتے ہیں نہ سرمایہ دارانہ نظام کو۔ اور ہم قرآن پاک کے ایک حرف ایک بات کے انکار کو بھی کفر سمجھتے ہیں بلکہ ہم آپ کے ہمنوا مودودی کی طرح کسی حکمت عملی کے تحت بھی قرآن و حدیث کے حکم میں تبدیلی کو کفر قرار دیتے ہیں۔

اور اگر غریبوں، کسانوں، مزدوروں، طالب علموں اور متوسط طبقہ پر مظالم کے خلاف آواز بلند کرنے سے آپ کے پیٹ میں مروڑ اٹھیں تو اٹھا کریں۔ اب قوم نے غدار مولویوں کو پہچان لیا ہے۔ اب عامۃ المسلمین امریکی ایجنٹوں، سرمایہ داروں کے آلہ کار، مل مالکوں کے کارندوں، امام ضامنیوں اور غلط کار نکاح خوانوں کے دھوکہ میں نہیں آ سکتے۔

(۶) جمعیۃ علماء اسلام سمجھتی ہے کہ پہلے طفیل محمد مودودی نے مصر، عراق، لیبیا اور سوڈان کا نام لے کر عربوں کو کافر بنایا۔ پھر آپ لوگوں نے ان عربوں کی حمایت کرنے والے پاکستانی مسلمانوں کو بھی کافر بنایا اور مودودیوں نے فوراً آپ کی حمایت کی۔ اب ان کی حمایت میں اور وہ آپ کی حمایت میں کروڑوں مسلمانوں کو کافر بنائیں۔ آپ کے اس منحوس شغل پر ہر سمجھدار مسلمان نفرین کرتا اور لعنت بھیجتا ہے

(۷) امریکہ کے ایماء پر ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ یہودیوں نے اس کی امداد و شہ پر عربوں پر حملہ کرکے تباہی مچائی اور اب تک امریکہ کھلم کھلا یہود کو اسلحہ دے رہا ہے۔ کیا آپ نے امریکہ سے جہاد کرنے کا فتویٰ دیا۔ کیا آپ نے اپنے فتوے میں امریکی سامراج کی مذمت کی۔ تو کیا اگر کوئی شخص آپ کو امریکی کفر اور یہودیت کو بالواسطہ فائدہ پہنچانے کی وجہ سے امریکی ایجنٹ قرار دے دے تو آپ ناراض تو نہ ہوں گے۔

آپ کے اور مودودیے طفیل محمد کے فتووں سے امریکہ

اور یہود کو یقیناً فائدہ پہنچا ہے تو اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے اس طرح اپنے یہودی اور امریکی سامراج کے ایجنٹ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے تو آپ کو اس پر ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔

(۷) مفتی جمیل احمد صاحب کو مسند افتاء چھوڑ دینا چاہیئے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ کفر کے فتوے لگانے میں کتنی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور آپ کے اکابر نے کتنی احتیاط برتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام صرف یہ کہتی ہے کہ جو لوگ سوشلزم اور اسلامی سوشلزم سے صرف اسلامی مساوات یا اسلام کا معاشی نظام مراد لیتے ہیں۔ ان کو کافر نہ کہنا چاہیئے بلکہ ان کو سمجھانا اور ان کی مراد دریافت کرنی چاہیئے۔ اور اگر یہ کہنے والے سمجھے ہیں تو ان کو سوشلزم کا لفظ بھی ترک کر دینا چاہیئے۔ مگر تحقیق کئے بغیر کروڑوں پاکستانیوں اور کروڑوں عربوں کو کافر قرار دینا کسی ادنے سمجھ والے مسلمان کے بھی شایان شان نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ عالم کہلانے والے ایسی بے احتیاطی برتیں۔

اگر مفتی جمیل صاحب کو لفظ سوشلزم اور اسلامی سوشلزم سے چڑ ہے تو ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ لفظ نہ جمعیۃ علماء اسلام نے ایجاد کیا نہ استعمال کیا۔ اس کے بانی تو قائد اعظم وغیرہ حضرات ہیں۔ اگر وہ اس کا صحیح معنے مراد لینے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے تو آپ دوسرے کروڑوں مسلمانوں سے بھی مراد پوچھے بغیر کافر کہنے کی جرأت نہ کریں۔ آپ نے اس اسلامی احتیاط اور مسئلہ کی کیا گت بنا ڈالی کہ ایک مسلمان کے قول میں ۹۹ تاویلیں کفر اور ایک اسلام کی ہو سکے تو اس کو کافر کہنے میں احتیاط چاہیئے۔

(۸) آخر میں مفتی جمیل صاحب سے ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا مولوی نور احمد صاحب پر یہ الزام صحیح نہیں ہے کہ وہ امریکی سفارت خانے سے روپے لیتے ہیں۔ جو مفتی محمد شفیع صاحب کے داماد اور آپ کے رفیق کار ہیں۔ اور کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس فتوے کی اشاعت میں بقول مولوی متین کے جلد بازی کیوں کی گئی؟ اور وہ ترمیمیں کیا تھیں جو مولوی احتشام الحق نے کی تھیں؟ اور کیا اس جلد بازی سے امریکہ کے ہاں کسی جلد باز نے کریڈٹ حاصل کر کے آپ لوگوں کو دھوکا نہیں دیا؟ آپ مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ یہ کیا منصوبہ اور منافقت کی کون سی قسم ہے؟ سوچ کر جواب دینا۔

اور کیا آپ کے نزدیک ان چھ عرب ملکوں پر کفر کا فتویٰ صحیح ہے اور کیا اس سے آپ اور آپ کے ہم سفر مودودیوں نے امریکہ اور یہود کی خدمت نہیں کی؟ اور کیا اس طرح مسلمان آپ کو امریکی سامراج کا آلہ کار نہ کہیں گے؟

ایک عرض اور ہے اگر آپ اجازت دیں تو کہہ دوں کہ آپ میں جرأت ہے تو آپ صفائی سے بیان کریں کہ مجیب، بھاشانی، بھٹو، ولی خاں اور ان کے کروڑوں حمایتی علماء اور وکلاء کافر ہیں؟ اسی طرح یہ چھ عرب ملک بھی کافر ہیں۔ اور یہودیوں سے جنگ میں ان کافر عربوں کی امداد کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔

مفتی جمیل صاحب نے مفت تکلیف فرمائی ہے۔ اگر وہ امریکی ایجنٹ ساطع جمیلی کی طرح صاف صاف کہہ دیتے کہ موجودہ عرب یہود جنگ دراصل کافروں کی کافروں سے جنگ ہے تو اس سے امریکہ بھی بہت خوش ہو جاتا۔ امریکی پٹھو بھی آپ کو داد دیتے۔ اور امریکہ پرست سرمایہ دار اور مل مالکوں کی طرف سے آپ پر روپوں کی بارش برس جاتی، اور آپ کا نمبر امریکہ پرستوں اور یہود نوازوں سے آگے ہو جاتا۔ یہ بیان دے کر آپ نے علماء دین میں ہر چھول کو ہوا دی ہے۔ اگر آپ لاکھوں علماء اور کروڑوں مسلمانوں کو کمیونسٹ اور کافر کہیں، تو دوسروں کو حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ آپ کی پارٹی کو امریکہ کے دلال اور یہود نواز کہہ کر مدافعت اور تلک بہ تلک پر عمل کریں۔

غلام غوث

یہ خبر بڑی خوشخبری کے ساتھ پیش کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام یہود و نصاریٰ اور ان کے ایجنٹوں کے بہت بڑے دشمن حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کے نام پر رکھا ہے۔ جن کے نام سے ہی سامراج دہشت زدہ ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ نومولود غلام غوث کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو بزرگان دین کے نقش قدم پر چلائے اور عمر دراز فرمائے۔ آمین!

(منشی اللہ راضی خازن جمعیۃ علماء اسلام بھکر)
(ضلع میانوالی)

مولانا رحیم اللہ صاحب کو صدمہ

مولانا رحیم اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تہکال بالا پشاور کی بھتیجی مرحومہ ہیلے ۷ بروز بقضائے الٰہی اس دار فانی سے رحلت فرما کر عالم بقا کو تشریف فرما ہو چکی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم جملہ ارکان حضرت مولانا کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہیں کہ خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (حافظ محمد نذیر انجم ہزاروی بی اے تہکال بالا پشاور)

خطرے میں اسلام ہوا ہے؟

خورشید (علیگ)

بھوکے، ننگے جاگ رہے ہیں
روٹی کپڑا مانگ رہے ہیں
زر کے بندے کانپ رہے ہیں
کل کے ڈر سے ہانپ رہے ہیں
بنگلوں میں کہرام بپا ہے
"خطرے میں اسلام ہوا ہے"

محنت کش دہقان بچارے
ننگے بچے بھوک کے مارے
ہوش میں اب آئے ہیں سارے
ٹوٹ گئے ہیں کفر کے دھارے
بنگلوں میں کہرام بپا ہے
"خطرے میں اسلام ہوا ہے"

سود، جوا، سٹہ، بدکاری
رشوت، اسمگلنگ، مکاری
بد تہذیبی، ہرزہ کاری
سب پر ہوگی قدغن بھاری
بنگلوں میں کہرام بپا ہے
"خطرے میں اسلام ہوا ہے"

صیہونی غدار نہ ہوں گے
امریکہ کے یار نہ ہوں گے
دولت کے انبار نہ ہوں گے
پھر راہوں کے خار نہ ہوں گے
بنگلوں میں کہرام بپا ہے
"خطرے میں اسلام ہوا ہے"

دولت کی دیوار گرے گی
امریکہ کی جان پہ بنے گی
ظلم کے گھر کو آگ لگے گی
نکسن کی اولاد جلے گی
بنگلوں میں کہرام بپا ہے
"خطرے میں اسلام ہوا ہے"

وقت کا لکھا ٹل نہ سکے گا
امریکی اب پل نہ سکے گا
کفر کا فتویٰ چل نہ سکے گا
چل نہ سکے گا چل نہ سکے گا
بنگلوں میں کہرام بپا ہے
خطرے میں اسلام نہیں ہے

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی
امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر ایک نظر کی حقیقت

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اواخر ستمبر ۶۹ء کو سرگودھا میں اپنا اسلامی منشور مرتب کر کے ملک و ملت کے سامنے پیش کر دیا جو کہ جماعت کے ہفت روزہ آرگن "ترجمان اسلام" کے علاوہ خدام الدین لاہور، بانگ حرم پشاور، جنگ راولپنڈی اور بعض دوسرے اخبارات میں بھی بروقت شائع ہوا۔ ماہنامہ بینات کراچی میں حضرت العلامہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری دامت برکاتہم نے اس کے ہر قسم دفعات کا خلاصہ بیان کر کے دینی اور مذہبی لحاظ سے اس کی توثیق فرمائی اور سیاسی لحاظ سے اسے نہایت معتدل اور قابل عمل قرار دیا۔

منشور ہذا میں طریق انتخاب کے سلسلہ میں شخصی اور انفرادی کے بجائے ایک نہایت معقول اور مستحسن متبادل تجویز جماعتی انتخاب کا نظریہ پیش کیا گیا۔ تو اس پر "تعمیر" اور "نصرت" کے علاوہ "چٹان" ، "نوائے وقت" اور بعض دوسرے اخبارات نے بھی متعدد مضامین شائع کر کے اس نظریہ کو سراہا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے از راہ دیانت و امانت اور شرعی امور میں مزید حزم و احتیاط کے پیش نظر منشور کے آخر میں یہ بھی تصریح کر دی کہ

منشور ہذا کے دفعات میں قرآن و سنت کے نصوص کی روشنی میں اور ملک و ملت کے مفاد کے تقاضوں کے تحت ترمیم اور اضافہ و کمی کی تجویز پر غور کیا جا سکتا ہے اور انہیں منشور میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

منشور کو ملک میں پھیلے ہوئے اب چار ماہ گذر چکے ہیں نہیں سنا گیا کہ کسی معتمد دینی اور علمی شخصیت نے منشور کے دینی اور اسلامی حیثیت پر کوئی قابل ذکر مواخذہ کیا ہو۔ حالانکہ جمعیۃ کے اکابرین کے بیانات کو روزمرہ اخبارات میں موضوع بحث بنایا جا رہا ہے۔ اور اسی اجلاس کی دوسری کارروائی لیبر جمعیۃ معاہدہ کے متعلق تو سب جانتے ہیں کہ رات دن یاروا غیار کا مشغلہ بنا ہوا ہے۔ منشور کے بارے میں اس طویل خاموشی کے بعد جناب مولانا سیاح الدین صاحب کاکاخیل نے ۵ اور ۶ فروری ۷۰ء کے "بانگ حرم" میں ایک مضمون شائع کیا اور عنوان دیا "تحدید ملکیت جمعیۃ علماء اسلام کے منشور پر ایک نظر"۔ عنوان کو دیکھ کر ہم نے سمجھا تحدید ملکیت کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر علمی بحث ہوگی۔ دینی اور مذہبی حیثیت سے اس کی بعض خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہوگی اور ہمیں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک خادم کی حیثیت سے اس علمی حک و اضافہ پر اکابرین جمعیۃ سے بات چیت کرنی پڑے گی۔

لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ اس پورے مضمون میں جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور کی ایک دفعہ کو بھی نہ تو مذہبی نقطہ نگاہ سے کوئی چیلنج کیا گیا ہے اور نہ ہی یہ بتلایا گیا ہے کہ زراعت یا منشور کے کسی اور عنوان کی فلاں فلاں دفعہ یوں ہے اور قرآن و سنت کی روشنی میں اسے یوں ہونا چاہیئے تھا۔

مولانا سیاح الدین صاحب برافروختہ ہوئے ہیں اخبار جنگ کے ایک بیان پر جس کو اس نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی طرف منسوب کیا ہے اور جس کا تعلق تحدید ملکیت زمین کے مسئلہ سے ہے۔

مولانا کو اقرار ہے کہ اس سلسلہ میں مودودی منشور میں وہی بات کہی گئی ہے جو جمعیۃ علماء اسلام کے منشور میں تسلیم شدہ ہے۔ یعنی جمعیۃ کی طرح مودودی منشور بھی عام حالات میں تحدید ملکیت کا قائل نہیں ہے رہے انتہائی حالات تو اس میں اگر مودودی منشور تحدید ملکیت کو تسلیم کر رہا ہے تو جمعیۃ کے منشور میں بھی تو اس کی گنجائش موجود ہے۔ مولانا سیاح الدین صاحب کو غصہ ہے تو اس پر کہ جب مسئلہ میں اختلاف نہیں تو پھر مفتی محمود صاحب نے بروایت جنگ یہ کیوں کہہ دیا کہ "مودودی صاحب جمعیۃ کے منشور کو شلیسٹ منشور کا نام دیتے ہیں جبکہ یہ حقیقت ہے کہ اس منشور میں تحدید ملکیت کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے اس کے برخلاف جماعت اسلامی نے اپنے منشور میں تحدید ملکیت کی اجازت دی ہے جو اسلام کے خلاف ہے"۔

مفتی صاحب کے الفاظ یہی ہیں جو بروایت "جنگ" مولانا سیاح الدین صاحب نے نقل کئے ہیں یا کچھ اور۔ مفتی صاحب کے الفاظ کچھ بھی ہوں ہمیں اس بحث سے دلچسپی نہیں۔ ہم اس بحث میں پڑے بغیر کہ جمعیۃ کے منشور اور مودودی منشور میں مسئلہ تحدید ملکیت میں فرق ہے یا نہیں اور اس پر تعجب کئے بغیر کہ جو کچھ فرق ہے وہ آپ جیسے مدرس اہل علم پر کیسے مخفی رہا۔ پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ جب اسلامی نقطہ نگاہ سے آپ مسئلہ تحدید ملکیت میں جمعیۃ علماء کے منشور کو مودودی منشور کے عین مطابق قرار دے رہے ہیں تو پھر "جمعیۃ علماء اسلام کے منشور پر ایک نظر" کا عنوان آخر کس مصلحت کی بنا پر دیا گیا۔ اعتراض جب آپ کو محترم مفتی صاحب کے الفاظ پر ہے تو آپ اس کا عنوان "مفتی محمود کا غلط الزام"، "مفتی صاحب کی غلط بیانی" وغیرہ بھی تو رکھ سکتے تھے بلکہ مزید شفاء غیظ کی ضرورت ہوتی۔ اور آپ اپنے ایک پیش رو جناب رحمت الٰہی صاحب کے اتباع میں "مفتی محمود کی بدزبانی" تک کا عنوان بھی دے دیتے تو بھی ہمیں آپ کے اس مضمون سے تعرض کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اس وجہ سے بھی کہ اس اعتراض کا تعلق حضرت مفتی صاحب کے کچھ ذاتی جملوں سے ہوتا نہ کہ منشور کی دفعات سے۔ اس لئے بھی کہ اخباری بیانات میں رپورٹروں کے فہم و دانش کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ آج کل ہمارے اکابرین پہ بیسیوں یا اعتراضات اتنے بڑھ گئے کہ اب "کثرت السؤال علی النصال" کے ماتحت ان پر توجہ نہیں دی جا سکتی۔

مانجی اللہ والرسول معاً من لسان الوریٰ فکیف انا

ہمیں صدمہ پہنچا تو اس سے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا منشور حضرت مفتی صاحب کی جاگیر نہیں۔ یہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا سرمایہ نجات اور توشۂ آخرت ہے۔ مولانا سیاح الدین صاحب کو یقیناً اس کا علم نہیں ہوگا کہ ابتدائی مرتب شدہ مسودہ پر پہلے گیارہ افراد کی سب کمیٹی نے سات گھنٹہ تک مسلسل آزادانہ بحث کی متعدد اہم ترمیمیں دیں اور پھر دوسرے دن صبح سے رات کے دس بجے تک نمازوں کے وقفہ کے علاوہ پوری مرکزی شوریٰ نے تفصیلی بحث کی (باقی)

مولانا محمد اکرم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ علماء اسلام لاہور

اسلام کا معاشی و اقتصادی نظام

اسلام میں اقتصادیات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے

(۱) افراد میں نظام معیشت

اسلام میں تعمیر معاشرہ کے لئے افراد کے کردار اور ذاتی اعمال پر سب سے پہلے زور دیا گیا۔ جس شخص نے ذاتی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر یا حالات زمانہ سے فائدہ اٹھا کر اسباب معیشت زیادہ جمع کر لئے، اسے یہ حکم دیا گیا کہ تیرے پاس جو کچھ آیا ہے وہ صرف اس لئے نہیں ہے کہ تو اپنی حاجات کو پورا کر کے بقیہ کو عیش و عشرت میں ضائع کرے یا اسے منجمد کر کے رکھ دے کہ وہ کسی بھی مصرف کا نہ رہے بلکہ اول تو اپنی حاجت سے زائد کو تنگدستوں اور حاجتمندوں میں تقسیم کر دو۔ کما قال اللہ تعالیٰ (ویسئلونک ماذا ینفقون قل العفو) یا اگر عید الفطر کے موقع پر تمہارے پاس اتنا مال آ گیا ہے کہ سال پورا ہونے پر تم صاحب نصاب بن جاؤ، تو صدقہ فطر ادا کر کے ناداروں کی عید کا سامان کرو۔ اگر عید اضحیٰ پر تمہارے پاس نصاب کے بقدر مال آ گیا ہے تو قربانی خریدو۔ یہ مال کا خرچ بھی ہے، پھر اسے ذبح کرو، بقدر حاجت کھا کر باقی حاجت مندوں میں تقسیم کر دو کہ وہ بھی پیٹ بھر کر گوشت کھا سکیں اور جانور کی کھال بھی کسی کی حاجت مندی میں سہارا بن جائے۔ اگر کسی سے غلطی میں قسم ٹوٹ گئی ہے تو بطور کفارہ دس مساکین کو کھانا کھلائے۔ اگر فرض روزہ عمداً توڑ دیا گیا ہے، اور ساٹھ روزے متواتر رکھنے کی ہمت نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اگر تمہارے گھر میں اللہ نے اولاد دی ہے تو لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک جانور ذبح کر کے بقدر حاجت رکھنے کے بعد فقرا میں تقسیم کر دو۔ اگر حوادث اور بلا سے بچاؤ چاہتے ہو تو صدقہ دیتے رہو۔ اگر مملکت کو دشمنوں سے مقابلہ درپیش ہے تو حسب استطاعت معاونت اور نصرت کرو۔ ان تمام اخراجات کے بعد بھی اگر تمہارے پاس مال رہ گیا ہے اور اس پر ایک سال گذر جائے تو اڑھائی فیصد نقد یا زیورات پر دس فیصد بارانی پانچ فیصد، چاہی یا نہری پیداوار کی ہر فصل پر غربا اور مساکین کو دے دیا کرو۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ یہ زکوٰۃ تو دراصل بخل کی انتہائی حد ہے کہ جو کچھ بھی اللہ کے لئے خرچ نہ کرے وہ چالیسواں حصہ تو دیدے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے مواقع ہیں۔ جن پر مال کو خرچ کرنے کی ترغیبات موجود ہیں۔

ارتکاز دولت کی جتنی روک تھام اسلام نے کی ہے شاید کسی اور نظام یا مذہب میں نہ ملے۔ گویا سب سے پہلے افراد کو ترغیب کے بعد تیار کیا کہ تیرے مال میں غربا مساکین اور حاجتمندوں کا بھی حق ہے۔ اور اگر تو خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ تو اس حق کو پورا کر۔

(۲) نظام اجتماعی اور حکومت میں

اسلام کا نظام معیشت

مملکت اسلامیہ اس پر مامور ہے کہ زکوٰۃ، عشر نصف عشر اور دیگر صدقات واجبہ کو خود جمع کر کے بیت المال بنائے بلکہ اگر مذکورہ بالا مدات کی آمدنی سے معیشتی نظام کی ضروریات پوری نہ ہوتی ہوں تو حسب ضرورت مزید ٹیکس بھی لگائے۔ بلکہ ایسے افراد جن کا کاروبار حوادث زمانہ یا ان کے ذاتی اعذار کی وجہ سے اس قابل نہ رہے کہ ان کے خاندان کی گذر اوقات کے لئے کافی ہو، تو حکومت بیت المال سے قرض دے کر اس کی معاشی حالت کو درست کرنے کی ضامن ہے۔ جو لوگ حادثات، بیماریوں یا فوجی خدمات کی انجام دہی میں مستقل معذور ہو جائیں۔ ان کے لئے تاحیات حکومت کی جانب سے وظیفہ مقرر کیا جائے گا۔ اگر ملک میں عام قحط کے حالات رونما ہو جاتے ہیں۔ تو حکومت وقت صاحب ثروت اصحاب سے بایں قدر جس سے وہ خود افلاس میں مبتلا نہ ہو، لے کر حاجتمندوں میں تقسیم کر سکتی ہے۔ کسی صورت میں بھی حکومت کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا کہ وہ ملک کی معاشی فلاح سے دستبردار ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول اس کے لئے کتنی بڑی سند ہے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے پر ایک کتا بھوک سے ہلاک ہو جائے تو عمرؓ سے قیامت کے دن اس کا سوال کیا جائے گا۔

جس اسلامی نظام میں ایک حقیر ترین جانور یعنی کتے کی جان کے لئے امیر المومنین جواب دہ ہو سکتا ہے اس مملکت میں کوئی انسان فقر و فاقہ میں مبتلا ہو تو حکومت وہ کیسے بری الذمہ ہو سکتی ہے۔

اسی طرح انسانوں کی تعلیم، علاج اور رہائش کے باوقار مواقع مہیا کرنا بھی حکومت کے فرائض میں سے ہے۔ جس کے شواہد اسلام میں موجود ہیں۔ طوالت کے خیال سے ان کو یہاں نقل نہیں کرتا، تاکہ بقیہ نظاموں پر بھی کچھ اجمالی تبصرہ ہو سکے۔

اسلام کا نظام عدل

اسلام میں پہلے تو افراد کی تربیت پر زور دیا گیا۔ تمام عبادات کا حاصل بھی یہ ہے کہ انسان کے دل میں اللہ کا خوف اس درجہ جاگزیں ہو جائے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں تمام اوقات میں حتیٰ کہ رات کی تاریکیوں میں بھی کسی جرم کے کرتے وقت اس تصور سے خالی نہ ہو کہ میرا آقا و مولا مجھے دیکھ رہا ہے۔ اگر اس کے باوجود بھی کسی سے کوئی جرم سرزد ہو جائے تو حکومت کا مقرر کردہ قاضی یا جج موجود ہے کہ جس پر زیادتی ہوئی ہے اس کی فوری تحقیقات کر کے مظلوم کی داد موجودہ نظام میں کسی پر جرم ثابت ہونے کی ذمہ داری استغاثہ یا وکلاء پر عائد ہوتی ہے۔ اگر ان کی شہادتوں سے (جو اکثر و بیشتر فرضی ہوتی ہیں) کوئی مجرم ثابت ہو گیا تو وہ قابل سزا ہو گا ورنہ نہیں۔ جج اس کا ذمہ دار نہیں کہ وہ اپنے پر بوجھ لے کر تحقیق کرے۔ برخلاف اس کے اسلامی نظام کی صورت میں سب سے بڑی ذمہ داری قاضی کی ہے کہ وہ بذات خود معاملہ کی تحقیقات کر کے اس نتیجہ پر پہنچے کہ قصور کس کا ہے اور مجرم کو بلاتاخیر قرار واقعی سزا دے کر مظلوم کے ظلم کا ازالہ کرے۔

اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ مظلوم کی دادرسی میں اتنی تاخیر ہو جائے کہ ظلم کے نشانات ہی ختم ہو جائیں۔ اسلام میں عدل و انصاف کی بعض ایسی شکلیں بھی پائی جاتی ہیں کہ دنیا کے تمام قوانین اس کے سامنے عاجز ہیں۔

مثلاً کسی قتل کے بعد قاتل بھاگ گیا ہے۔ پولیس اور حکومت اپنے اسباب و وسائل کے بقدر کوشش کر کے مایوس ہو کر اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیتی ہے تو اس کے مقدمہ کو داخل دفتر کر دیا جاتا ہے اور اس کا بار بھی اپنے ذمہ نہیں لیتی۔ لیکن اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر حکومت وقت قاتل کو تلاش کرنے میں ناکام رہتی ہے تو مقتول کے وارثوں کو معاوضہ یعنی خون بہا ادا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے اسے بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ قتل کے عام مقدمات میں بھی اسلام میں اتنی وسعت ہے کہ اگر مقتول کے وارث دیت یعنی معاوضہ لیکر یا بلا معاوضہ قاتل کو معاف کر دیں، تو اسلام اس کو مزید کوئی سزا نہیں دیتا۔ لیکن اگر مقتول کے وارث معاف نہ کریں تو قتل عمد کا بدلہ قتل ہو گا۔ پہلی صورت میں فریقین کے درمیان مصالحت سے نہ صرف دونوں خاندان

(باقی صفحہ ۱۱)

تنظیم اہلسنت پاکستان نے جمعیتہ علماء اسلام سے تعاون کا اعلان کردیا

ملتان - مرکزی تنظیم اہلسنت کی مجلس شوریٰ نے کافی غور و خوض کے بعد جمعیتہ علماء اسلام سے تعاون کا فیصلہ کیا ہے - تنظیم میں ایک قرارداد میں یہ فیصلے کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمعیتہ علماء حق کی جماعت ہے اور اسلامی منشور ایسا جامع اور کامل منشور ہے جس سے عوام کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ تنظیم کے تمام مبلغ جمعیتہ علماء اسلام کی پالیسی کی تائید میں پرجوش تحریک شروع کرینگے۔

قراردادیں

(۱) تنظیم اہلسنت پاکستان کی مجلس مبلغین نے اپنے خاص اجلاس میں بالاتفاق یہ فیصلہ کیا ہے کہ وطن عزیز پاکستان میں کتاب و سنت کے مطابق دستور و آئین کی ترتیب و تدوین اور نظام خلافت راشدہ کے احیاء و اجراء کے اعلیٰ نصب العین کے پیش نظر آئندہ انتخابات میں جمعیتہ علماء اسلام کی بھرپور امداد کی جائے اور جہاں تک ممکن ہو، اپنے تبلیغی اجتماعات میں اس بارے میں عامتہ المسلمین کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا جائے۔

(۲) متفقہ طور پر حضرت مولانا غلام قادر صاحب ملتانی کو سربراہ تنظیم اہلسنت کے عہدہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے جو مرکز میں بیٹھ کر پوری تحریک کو کنٹرول کریں گے۔

(۳) بالاتفاق طے پایا کہ آئندہ جماعت کا کوئی مبلغ یا کارکن مرکزی دفتر کی تحریری اجازت کے بغیر کسی تنظیمی یا تبلیغی جلسہ میں اپیل نہ کرسکیں گے۔

(سید نورالحسن شاہ بخاری صدر تنظیم اہلسنت
ملتان پاکستان)

استعفیٰ

منکہ مولوی عطاء الرحمٰن صدیقی ساکن شاہ پور صدر احمد والہ مسمیٰ محمد نواز مودودیے کے دھوکہ میں آکر ان کے فارم پر دستخط کر دیئے تھے کہ شاید یہ لوگ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، مگر علماء دین اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب جو ایک جید عالم مخلص بزرگ متقی پرہیزگار مقرر ہیں - ان کی تقریر شاہ پور صدر سے معلوم ہوا کہ مودودی جماعت مغربی سامراج کی حامی جماعت ہے اور ان کی عبارات سے انبیاء کی سخت توہین اور صحابہ کرام کی ہتک ظاہر ہے اور مفتی جمیل احمد صاحب کا فتویٰ ابھی پڑھا کہ ان کے پیچھے نماز حرام ہے۔ اس لئے بندہ اس جماعت سے مستعفی ہے۔ میرا ان سے آئندہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ بندہ جمعیتہ علماء اسلام میں شامل ہو گیا ہے۔ (عطاء الرحمٰن بقلم خود)

بقیہ اسلام کا معاشی و اقتصادی نظام

مقدموں میں تباہ ہونے سے نسلاً بعد نسلٍ دشمنی اور عداوت سے بچ جاتے ہیں بلکہ مقتول کے نادار وارثوں کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی کسی حد تک مکمل اندکا سانی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

رائج الوقت نظام عدلیہ میں مقدمہ کی تمام کارروائی کی بنیاد استغاثہ کی کہانی شہادتوں اور وکلاء کے دلائل پر ہوتی ہے۔ جج براہ راست تحقیقات کا مکلف نہیں ہوتا، اتنی طویل کارروائی اور عدالتی طریق کار میں بسا اوقات اتنا عرصہ لگ جاتا ہے کہ وقوعہ کی تفصیلات کے نشانات تک ختم ہو جاتے ہیں۔ شاہدوں کے ذہنوں سے واقعات نکل چکے ہوتے ہیں۔ گواہوں کے دلوں میں شبہات پیدا ہو چکنے کی وجہ سے اکثر و بیشتر مجرم شک کا فائدہ اٹھا کر بری ہو جاتے ہیں۔ اسلامی عدلیہ میں تحقیقات کا بار قاضی یا جج پر ہوتا ہے کہ وہ وقوعہ پر پہنچ کر جلد از جلد تحقیقات کر کے مجرم کو سزا کا فوری فیصلہ صادر فرمائے اور مجرم کو جلد از جلد قرار واقعی سزا دے۔

بعض تفصیلات طوالت کے خوف سے نظرانداز کر رہا ہوں۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر معمولی سمجھ کا آدمی بھی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اسلامی نظام حکومت اپنے اندر کتنی خوبیاں رکھتا ہے۔

اسلامی کیلنڈر سن ۱۳۹۰ ہجری المقدس

ایام	محرم الحرام					صفر المظفر					ربیع الاول				
جمعہ	-	۴	۱۱	۱۸	۲۵	-	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
ہفتہ	-	۵	۱۲	۱۹	۲۶	-	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۲	۹	۱۶	۲۳	-
اتوار	-	۶	۱۳	۲۰	۲۷	-	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۳	۱۰	۱۷	۲۴	-
پیر	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸	-	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۴	۱۱	۱۸	۲۵	-
منگل	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۵	۱۲	۱۹	۲۶	-
بدھ	۲	۹	۱۶	۲۳	-	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۶	۱۳	۲۰	۲۷	-
جمعرات	۳	۱۰	۱۷	۲۴	-	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۷	۱۴	۲۱	۲۸	-

ایام	ربیع الثانی					جمادی الاول					جمادی الثانی				
جمعہ	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸	-	۵	۱۲	۱۹	۲۶	-	۴	۱۱	۱۸	۲۵
ہفتہ	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	-	۶	۱۳	۲۰	۲۷	-	۵	۱۲	۱۹	۲۶
اتوار	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸	-	۶	۱۳	۲۰	۲۷
پیر	۳	۱۰	۱۷	۲۴	-	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸
منگل	۴	۱۱	۱۸	۲۵	-	۲	۹	۱۶	۲۳	-	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
بدھ	۵	۱۲	۱۹	۲۶	-	۳	۱۰	۱۷	۲۴	-	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
جمعرات	۶	۱۳	۲۰	۲۷	-	۴	۱۱	۱۸	۲۵	-	۳	۱۰	۱۷	۲۴	-

ایام	رجب المرجب					شعبان المعظم					رمضان المبارک				
جمعہ	۳۰	۲	۹	۱۶	۲۳	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸	-	۶	۱۳	۲۰	۲۷
ہفتہ	-	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸
اتوار	-	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۲	۹	۱۶	۲۳	-	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
پیر	-	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۳	۱۰	۱۷	۲۴	-	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
منگل	-	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۴	۱۱	۱۸	۲۵	-	۳	۱۰	۱۷	۲۴	-
بدھ	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۵	۱۲	۱۹	۲۶	-	۴	۱۱	۱۸	۲۵	-
جمعرات	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۶	۱۳	۲۰	۲۷	-	۵	۱۲	۱۹	۲۶	-

ایام	شوال المکرم					ذوالقعدہ					ذوالحجہ				
جمعہ	-	۴	۱۱	۱۸	۲۵	-	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
ہفتہ	-	۵	۱۲	۱۹	۲۶	-	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۲	۹	۱۶	۲۳	-
اتوار	-	۶	۱۳	۲۰	۲۷	-	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۳	۱۰	۱۷	۲۴	-
پیر	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸	-	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۴	۱۱	۱۸	۲۵	-
منگل	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	-	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۵	۱۲	۱۹	۲۶	-
بدھ	۲	۹	۱۶	۲۳	-	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۶	۱۳	۲۰	۲۷	-
جمعرات	۳	۱۰	۱۷	۲۴	-	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۷	۱۴	۲۱	۲۸	-

تیار کردہ :- التقویم مدرسہ تعلیم الفرقان توحیدی چوک۔ توحید نگر چاکیواڑہ کراچی نمبر ۲

یورپ، ایشیاء، اور افریقہ کے رواں سیاسی حالات کا بنظر جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا کے لیے مستقبل کا سنگین مسئلہ،

"فلسطین پر، یہودیوں کا موجودہ غاصبانہ وجارحانہ قبضہ ہے"

یہ مسئلہ اب رفتہ رفتہ عربوں اور مشرق وسطےٰ کے دائرے سے نکل کر ایشیاء، افریقہ، عالم اسلام، اور پھر دنیا کا نازک ترین مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔

اور عین ممکن ہے کہ "تیسری عالمی جنگ" اس مسئلہ کی شدید سیاسی کشمکش کے نتیجہ میں برپا ہو، جس کے بعد انسان اور انسانیت کے مستقبل کی کوئی پیش بینی نہیں کی جا سکتی۔

فلسطین کا مسئلہ ہو یا کشمیر کا، رہوڈیشیا کا معاملہ ہو، یا لاؤس و ویت نام،

یہ تمام مسائل و معاملات، مغربی سامراجیوں کی دو سو سالہ استعماریت کے پیدا کردہ ہیں۔ اور اپنی لوٹ کھسوٹ کو بدلتے ہوئے حالات میں بھی جاری رکھنے کے لیے مصنوعی طور پہ پیدا کیے گئے ہیں۔

ان مسائل و معاملات نے متعلقہ قوموں کو جس طرح ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار رکھا اور اس مقصد کے لیے ہر فریق کو حربی، فنی، اقتصادی، معاشی وسائل کے حصول کی خاطر ان مغربی سامراجی طاقتوں کا دست نگر بننا پڑا۔ وہ گذشتہ ۲۵ سال سے عالمی، ایشیائی، افریقی اور مشرقی قوموں کی تاریخ کی بالکل سامنے کی تباہیاں ہیں۔

ان قوموں نے، سفید فام حکمرانوں کے استبداد سے آزادی حاصل کی، لیکن جلد ان کے اقتصادی اور حربی دلدل میں گرفتار ہو کر رہ گئیں۔ اور علاقائی و مقامی نزاعات کا ایسا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا، جس میں ایک کی بظاہر نجات، دوسرے کے کلیۃً خاتمہ کی امید پر مبنی سمجھی جانے لگی۔

تاہم "فلسطین" کا معاملہ اب مقامی اور علاقائی سطح سے گذر کر، بڑی سرعت سے عالمی سطح پر آتا جا رہا ہے۔ جس کے شعلوں کی لپیٹ بالآخر، ایک تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

فلسطین میں یہودی حکومت کا قیام، اس برطانوی یورپی کمیشن کی سفارشات کا نتیجہ ہے۔ جسے برطانیہ کے ۱۹۰۵ء کے وزیر اعظم، کیمبل بین، نے مقرر کیا تھا، اور جس نے اپنی سفارشات میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ

"موجودہ برطانیہ اور یورپ و امریکہ کو عالمی برتری اور اقتصادی تغلب کو دنیا کی کسی قوم سے اتنا بڑا خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا جتنا بڑا خطرہ بحر روم کے ساحل سے متصل مشرق وسطیٰ کی قوم، عرب مسلمانوں سے پیش آ سکتا ہے۔

ایشیاء و افریقہ میں صرف یہ ہی خطہ ایسا ہے جو مشرق و مغرب کے عین درمیان اور ایشیا سے یورپ کو جانے والے بحری و ہوائی راستوں کے تمام اطراف میں واقع ہے۔

اور اس خطہ میں بسنے والی آبادی دنیا بھر میں وہ تنہا آبادی ہے جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک یعنی الجزائر المغرب سے شام کے آخری پہاڑوں تک اور خلیج فارس کے دہانے و ساحل عدن سے نجد کے صحراؤں تک، اپنی زبان، اپنی تاریخ اپنی روایات، اپنے کلچر، اپنے شاندار ماضی، اپنے مذہب اور اپنے رجحانات کے اعتبار سے ایک اور بالکل ایک ہے۔

اگر یہ قوم وحدت کی ایک لڑی میں منسلک ہو جاتی ہے تو نہ صرف برطانیہ، امریکہ اور مغربی سامراج کا عالمی استعماری ہیکل پاش پاش ہو جانے کا خطرہ ہے۔ بلکہ یہی قوم بیک وقت مغرب و مشرق والوں پر حاوی ہو جائے گی اور دنیا کی زمام اقتدار اور فیصلہ کن قوت اسی کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔

"کیمبل بین" کے قائم کردہ کمیشن نے اسی رپورٹ کے ساتھ ہی یہ تجویز بھی پیش کی کہ

"اس خطہ میں بسنے والی عرب آبادی کو ایک وحدت ملی میں منسلک ہو جانے سے روکنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے درمیان میں بحر روم کے کنارے سے نیل و عرفات کے میدان میں ایک ایسی اجنبی قوم کو لا بسا دیا جائے اور مضبوط ترین بنا دیا جائے، جو اپنی زبان، اپنے کلچر، اپنے مذہب، اپنی ثقافت وغیرہ کے اعتبار سے عربوں اور ایشیائیوں کی ضد ہو، اور خالصۃً مغربی تہذیب کی پروردہ ہو۔

چنانچہ، یہودیوں کے لیے ایک جداگانہ وطن کا وہ منصوبہ جس کے ذریعے، تھیوڈر ہرزل کے ایک خاص حصہ کو منتخب کر کے انہیں وہاں آباد کرنے کے لیے ۱۹۰۲ء میں یورپ کے مختلف ملکوں نے باہم طے کیا تھا۔ اور جسے یہودیوں کی عالمی تنظیم نے بھی قریب قریب قبول کر لیا تھا۔

برطانوی وزیر اعظم "کیمبل بین" کے قائم کردہ کمیشن کی رپورٹ اور سفارش کی روشنی میں، مذکورہ بالا تجویز بروئے کار لانے کی حراست میں تبدیل کر دیا گیا، جس کی توثیق، یورپ کی تمام حکومتوں اور امریکہ نے بھی کر دی۔

اس طرح ایک خطرناک سازش کے تحت برطانیہ، یورپ اور امریکہ کے عالمی استعمار کو قائم و برقرار رکھنے کے لیے فلسطین کو "وطن الیہود" بنانے کی کوششوں کا آغاز ہوا، جس کی تکمیل ۱۹۱۸ء سے ۱۹۴۵ء تک فلسطین پر برطانوی تسلط کے ذریعے عمل میں لائی گئی۔ اور ایک رسمی کارروائی کے ذریعے اقوام متحدہ سے، اس کی تصدیق کرائی گئی۔

یہودی ریاست کے قیام کا پس منظر، عرب اسرائیل کے تمام تلخ حقائق کی اساس ہے۔

سیاسی تجزیہ وتبص

عالم اسلام کے نا

اس پس منظر کو نظر انداز کر کے، مشرق وسطیٰ کے اس سنگین مسئلہ پر کبھی بھی منصفانہ تبصرہ نہیں کیا جا سکتا۔

دراصل اسرائیل کا وجود، برطانوی امریکی، عالمی استعمار کے بقا کا لازمی جزو ہے۔ جس کا انجام رفتہ رفتہ عرب قوم کا خاتمہ ہے۔

چنانچہ عرب درحقیقت اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور وہ اس وقت تک عرب سرزمین سے یہودی ریاست کا کلیۃً خاتمہ نہیں کر سکتے، جب تک برطانوی امریکی استعمار کو عالمی سطح پر، مشرق وسطےٰ میں سیاسی شکست نہیں ہو جاتی۔

جب ۱۹۴۸ء میں، یہودی ریاست قائم ہوئی تو عملاً عرب دنیا کی پوزیشن یہ تھی۔

...... فلسطین کا سارا علاقہ بیت المقدس سمیت گذشتہ بیس سال سے براہ راست انگریزوں کے قبضہ میں تھا۔ جہاں انہوں نے یورپ سے لا لا کر یہودی حکام کو عربوں پر مسلط کیا۔ تمام افتادہ زمینوں کا یہودیوں کو مالک بنا دیا۔ بڑی بڑی صنعتیں یہودیوں کی اجارہ داری میں قائم کی گئیں۔ تعلیمی نظام تمام تر یہودی دانشوروں کے قبضہ میں دے دیا گیا۔ چھوٹے چھوٹے بہانوں سے عربوں کی زمینیں ہتھیا ہتھیا کر، یورپ سے لائے ہوئے یہودی آبادکاروں کے حوالہ کی جاتی رہیں۔ اور پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ، امریکہ و فرانس کے زیر تربیت و سرپرستی جتنی بھی یہودیوں کی فوجی و نیم فوجی تنظیمیں قائم ہوئی تھیں۔ ان سب کو فلسطین کے مختلف مقامات پر متعین کر دیا گیا۔

...... اردن کی حکومت انگریزوں کے کنٹرول میں قائم کی گئی تھی، اور اس کا کمانڈر انچیف "گلوب" نامی انگریز تھا جو بادشاہ کے پیش منظر میں اردن کا اصل حکمران تھا۔

...... عراق کی حکومت بھی انگریز کے کنٹرول میں تھی۔ انگریزی فوجیں عراق کے مختلف مقامات پر چھاؤنیاں ڈالے پڑی تھیں۔

...... شام فرانس کے قبضہ میں تھا۔

...... مصر نہر سویز انگریزوں کے قبضہ میں تھی، اور سکندریہ کے پاس انگریزوں کا زبردست فوجی اڈہ قائم تھا۔

احمد حسین کمال

صدر ناصر کا پیغام

...... ایران پر بھی ۱۹۴۱ء سے انگریزوں کا کنٹرول چلا آرہا تھا۔

...... خلیج فارس کی عرب ریاستیں، عدن تک انگریزوں کی ماتحتی میں تھیں۔

...... سعودی عرب کے تیل کے چشمے امریکہ کی اجارہ داری میں تھے اور اس کو سیاسی اثر و رسوخ کے مکمل ذرائع حاصل تھے۔

...... لبنان شام ہی کا ایک حصہ تھا اور فرانس وہاں کی عیسائی آبادی کی برائے نام اکثریت کی آڑ لیکر لبنان کو شام سے الگ کر رہا تھا۔

...... دوسری عالمی جنگ کے اختتام میں، بحر روم کے کنارے کنارے ترکی سے الجزائر تک اور عدن ایران سے مراکش تک کے کم و بیش چھوٹے، بڑے امریکہ کے اور برطانیہ کے ایک ہزار فوجی و ہوائی اڈے، عرب علاقوں کے چاروں طرف اور مختلف مقامات پر قائم ہو چکے تھے۔

اس کے ساتھ ہی جرمن و جاپان کو شکست دینے اور دوسری عالمی جنگ جیتنے کے نشے میں، امریکہ، یورپ اور روس سرشار تھے، اور اتحاد کی ایک لڑی میں منسلک تھے۔

...... ان حالات کے زیر سایہ مذکورہ بالا تحفظات کے سایہ میں، یہودی ریاست قائم کرکے برطانوی وزیر اعظم "کیمبل بین"، کا تربیت دیا ہوا چالیس سال قبل کا منصوبہ پائیہ تکمیل کو پہنچا دیا گیا۔

...... اس کے باوجود عرب اقوام نے یہودی ریاست کے قیام کو فوراً ہی چیلنج کیا اور جتنے لوگ جتنا کچھ مقابلہ کر سکتے تھے کیا۔

...... کیا کوئی بھی شخص جس کے دل میں حق و انصاف کی ذراسی بھی رمق باقی ہو عربوں کی اس پوزیشن کا موازنہ یہودی ریاست کو قائم کرنے والی امریکی برطانوی روسی طاقتوں کے ساتھ کرکے، محض عربوں کی تعدادی اکثریت کی بنا پر انہیں ملامت کر سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اتنی بڑی تعداد کے باوجود یہودیوں کی چند لاکھ کی اقلیت کی ریاست کیوں قائم ہونے دی؟

بلکہ انصاف کا تقاضہ تو یہ ہے کہ امریکہ برطانیہ اور یہودیوں کی اتنی زبردست قوت، غلبہ تسلط، وسائل وغیرہ کے باوجود عربوں نے جو نہایت کامیاب ہڑتالیں، مظاہرے اور مقابلے کیے اور اپنے حق کی خاطر جانیں لڑادیں، اور باوجود محکوم، نادار، غفلت اور مجبور ہونے کے اور مقابلہ پر برطانیہ، فرانس و امریکہ جیسی طاقتوں کی موجودگی کے، جن کے قبضہ میں عرب سرزمین کا بہت بڑا حصہ اور تیل و تجارت کے تمام وسائل معیشت تھے۔ اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور آج تک مقابلہ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

یقیناً تاریخ اتنے خطرناک اور نامساعد حالات میں ایسے عزم، حوصلہ اور ثابت قدمی کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے یہ عزیمت صرف عربوں کا ہی حصہ ہے۔

یہ بہر حال، یہودی ریاست کا وجود عمل میں آگیا اور عربوں کو مجبور و بے بس بنا دیا گیا۔ ان کے امراء، سلاطین، شیوخ اور دولت مند، جو انگریزوں کے وظیفہ خوار، زیر دست اور پروردہ چلے آ رہے تھے وہ متواتر ملی سکت کا نمونہ پیش کرتے رہے اور عربوں کی عوامی جدو جہد کی راہ میں سنگ گراں بن کر حائل ہوتے رہے۔

حتیٰ کہ ۱۹۵۲ء میں مصر سے بادشاہت کا خاتمہ ہوا اور ایک نئے تغیر کی بنیاد پڑی۔

اس تغیر کی، بیدار کا شرف، جمال عبد الناصر کو حاصل ہوا۔ جس نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا کہ جب تک برطانوی دور کے جابرانہ و استعمارانہ نظام سے عرب نجات حاصل نہیں کر لیتے۔ اور جب تک عرب سرزمین سے، غیر ملکی غلبہ و اڈے ختم نہیں ہو جاتے۔ اور عرب کے معاشی و اقتصادی وسائل یک جا و عوامی نہیں کر لیئے جاتے، اس وقت تک، یورپ اور امریکہ کے اس چیلنج، یہودی ریاست، کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔

...... جمال عبد الناصر نے سکندریہ سے برطانوی فوجی اڈے کے انخلاء اور نہر سویز پر کنٹرول کر کے، سرزمین عرب سے برطانیہ و یورپ کے غاصبانہ فوجی تسلط و اقتصادی تغلب کے خاتمہ کی مہم کا آغاز کیا۔

...... جمال عبد الناصر نے اردن اور عراق سے برطانوی اثر و غلبہ کے ختم کیے جانے کی آواز بلند کی۔

...... جمال عبد الناصر نے تیل کے چشموں پر قابض اور عرب کی تجارت پر حاوی برطانیہ، امریکہ اور یورپ کی تمام کمپنیوں اور اداروں کو مصر کے اندر قومی ملکیت میں لے لیا اور سرزمین عرب سے ان کے انخلاء کی راہ ہموار کی۔

...... جمال عبد الناصر نے، برطانیہ کی مراعات سے حاصل ہونے والے سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ مفادات کا سرزمین مصر سے کلیتاً خاتمہ کیا۔

...... جمال عبد الناصر نے یہودی ریاست کے مسئلہ پر برطانوی، امریکی بلاک اور روسی اشتراکی بلاک کی متحدہ مزاحمت کو سیاسی تدابیر کے ذریعہ ختم کیا۔ اور روسی اشتراکی بلاک کو عربوں کے موقف کا حامی بنا دیا۔

...... اور اس طرح اسرائیل کی ریاست جو سامراجی اور اشتراکی دونوں بلاکوں کی متفقہ حمایت سے ۱۹۴۸ء میں قائم ہوئی اور ۱۹۵۲ء تک جس کے بارے میں یہ یقین کر لیا گیا تھا کہ اب عرب سرزمین پر اس کا قیام مستحکم ہو گیا ہے اور خود خاد کر کہ عرب دنیا بھی اس پر راضی ہو گئی ہے۔ اور کوئی بڑی مخالفانہ ہلچل باقی نہیں رہی ہے۔

جمال عبد الناصر کی ان مساعی کی بدولت، ایک سنگین نزاعی مسئلہ کی صورت پھر اختیار کر گئی۔ عرب جرأت و حوصلہ کے ساتھ پھر اس کے مقابلہ پر اٹھ کھڑے ہوئے۔

اور آج مشرق وسطیٰ کا یہ مسئلہ زندہ اور دنیا کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ دنیا کی رائے عامہ عربوں کے حق میں اور یہودیوں کے خلاف ہوتی جارہی ہے۔ اور ایک پورا عالمی بلاک عربوں کے موقف و مطالبہ کا حامی ہو چکا ہے۔

...... ۱۹۵۲ء سے پہلے عربوں کی کوئی فوجی پوزیشن نہیں تھی۔ مصر اور اردن کی مختصر فوجی طاقت برطانیہ کے قبضہ میں تھی۔

...... عراق پر بھی برطانیہ کا تسلط تھا، سعودی عرب سوڈان وغیرہ کی کوئی فوجی طاقت نہیں تھی۔ الجزائر اور مراقش پر اور لیبیا وغیرہ پر فرانس اور اٹلی قابض تھے۔

...... عرب سرزمین پر عدن سے نہر سویز تک برطانیہ کے فوجی اڈے پھیلے ہوئے تھے۔ لیبیا اور مراقش میں بھی امریکہ اور برطانیہ اڈے قائم کر چکے تھے۔ پورے بحر روم میں برطانیہ اور امریکہ بڑے قابض تھے۔

...... غرض کسی عرب ملک پاس کوئی آزاد، فوجی طاقت نہیں تھی۔ ہر جگہ برطانیہ امریکہ فرانس یا اس کی اتحادی مغربی طاقتوں کا تسلط تھا۔

...... سیاسی اعتبار سے تھوڑی بہت آزادی جو دی گئی تھی، اقتصادی اور سیاسی گرفت نے اسے بے معنیٰ بنا دیا تھا۔

...... اس کے ساتھ ہی اسرائیل کی حکومت کو امریکہ برطانیہ اور اس وقت کی فرانس برابر مسلح کر رہے تھے۔

...... اسلحہ اور سامان حرب کے وہ تمام ذخائر جو دوسری عالمی جنگ کے دوران مشرق وسطیٰ میں نازی جرمنی کے متوقع حملوں کے خلاف جمع کیے گئے تھے وہ سب اسرائیل کے حوالے کر دیئے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

..... لاکھوں یہودی فوجی و فنی ماہرین جنہیں، دوسری عالمی جنگ میں امریکہ و برطانیہ نے تربیت دی، اسرائیل میں آباد کیے گئے۔ اور ہر طرح کے بھرپور اقتصادی وسائل انہیں مہیا کر دئیے گئے۔

...... اس ساز و سامان، اسلحہ اور پورے تحفظ کی ضمانت کے ساتھ اسرائیل کی ریاست بنائی گئی۔ جب کہ پورا عالم عرب، سیاسی محکومیت، اقتصادی تغلب، علاقائی انتشار اور بے دست و پا بنا کر رکھ دیا گیا تھا۔

۱۹۵۲ء تک ان حالات میں یہود کی تنہا فوجی طاقت فوجی ساز و سامان، حربی و فنی اہلیت بلا مبالغہ ایک سو گنا زیادہ تھی۔ اور عرب دنیا کافی سے زیادہ کمزور پڑ چکی تھی۔ غیر عرب مسلمان ملکوں میں ترقی پذیر ملک پہلے ہی اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کر چکے تھے۔ چند اور مسلمان ریاستیں بالواسطہ اسرائیل کو مان چکی تھیں۔ اور پھر یہ تمام مسلم ممالک امریکہ کے ساتھ سیاسی، فوجی اور اقتصادی معاہدات میں جکڑے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ لیاقت علی خان کے قتل کے بعد، رفتہ رفتہ پاکستان نے بھی امریکہ کے ساتھ اقتصادی اور پھر فوجی معاہدے کیے اور ایوب خان کے زمانہ میں، پشاور کے قریب امریکیوں کے فوجی جاسوسی اڈے قائم کرنے کا موقع بھی دے دیا گیا۔

لیکن جمال عبدالناصر نے، برطانیہ اور امریکہ اس حصار کو توڑا۔

... . اشتراکی ملکوں سے ساز و سامان لینے کا راستہ نکالا۔

..... ملک کی معاشی پس ماندگی کو دور کرنے کے لیے، اقتصادی ڈھانچہ تبدیل کیا۔

.... اپنی جداگانہ ارتقاء شروع کیا۔

اور اس طرح پہلی مرتبہ برطانوی تسلط و اثر سے آزاد ہو کر عرب دنیا میں، اسرائیل کے خلاف عوامی طاقت و قوت کی محاذ بندی کا آغاز ہوا۔

۱۹۵۳ء تک کتنی عجیب صورت حال تھی۔ کہ ایک طرف تمام عرب ممالک فوجی، اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے برطانیہ اور امریکہ کے دست نگر و محتاج بنے ہوئے تھے۔ اور اسی برطانیہ اور امریکہ کے تحفظ و سرپرستی میں، اسرائیل کی حکومت مضبوط تر ہوتی جا رہی تھی۔

..... مصر کے انقلاب اور صدر ناصر کی پالیسی نے اس صورت حال کو بدلا ... تین سال کے بعد ہی

...... نہر سویز پر سے برطانیہ کا دو سو سالہ قبضہ ختم کر دیا گیا۔

..... سکندریہ کا برطانوی فوجی اڈہ خالی کرا لیا گیا۔

..... شام اور عراق میں آزادی کی راہ پر برا آ مد آ گئے۔

.... اردن سے، انگریز کمانڈر انچیف رخصت ہوا۔

...... عرب اتحاد کے نعرے کی گونج ساحل بحر ہند سے صحرائے الجزائر تک سنی جانے لگی۔

الجزائر، مراکش، تیونس وغیرہ ملکوں کی غلامی کی زنجیریں ڈھیلنے لگیں۔

.... .. عرب اسرائیل کے ہی خلاف نہیں بلکہ برطانوی، امریکی استعمار کے خلاف بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

..... بے شک ان کی تیاریاں ابھی اس درجہ تک نہیں تھیں کہ وہ اسرائیل کی فوجی طاقت کا بھرپور مقابلہ کر سکتے۔

...... میدان جنگ میں اسرائیل کا پلہ بہر کیف بھاری رہتا تھا۔ لیکن ان ناکامیوں سے گذر کر ہی، اسرائیل اور اس کے سرپرستوں سے نجات حاصل کی جا سکتی تھی۔

..... سامراجیوں کے رعب و دبدبہ کا جال بہر حال ٹوٹ گیا۔ ہر عرب سر بکف ہو گیا۔ اور یورپ کے ایک سرپرست اشتراکی ملک نے اس کی حمایت سے ہاتھ اٹھا لیا۔ عربوں کو اسلحی و اقتصادی مدد بہم پہنچانے لگا۔ اور اقوام متحدہ میں اس کے موقف کی پر زور حمایت کرنے لگا۔

...... اور سوڈان سے الجزائر تک یکے بعد دیگرے عرب ملکوں نے برطانوی، فرانسیسی تسلط سے آزادی حاصل کر لی۔

...... ۱۹۵۲ء کے انقلاب کے بعد، ناصر نے، اپنے پروگرام کا جو خاکہ، اپنی کتاب فلسفۂ انقلاب میں پیش کیا تھا اس کے تین مراحل تھے۔

.... پہلا مرحلہ عرب ملکوں کی نوآبادیاتی نظام سے آزادی اور عرب عوام کی بیداری اتحاد۔

..... دوسرا مرحلہ عرب ملکوں سے متصل افریقی و ایشیائی ملکوں کی نوآبادیاتی نظام سے آزادی اور عربوں کے ساتھ روابط۔

.... تیسرا مرحلہ عالم اسلام کا اتحاد۔

.... ۱۹۵۲ء سے لیکر اب تک کی مشرق وسطیٰ، عرب ممالک اور ایشیائی و افریقی ملکوں کی جو تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ وہ علیٰ الاعلان یہ گواہی دے رہی ہے کہ صدر ناصر نے اپنے پروگرام کے دو مرحلے تقریباً مکمل کر لئے ہیں۔

...... خلیج فارس سے، الجزائر تک کا عرب علاقہ، برطانیہ اور فرانس کے نوآبادیاتی نظام سے نجات حاصل کر چکا ہے۔ اور ان علاقوں کے عرب عوام بیدار ہو چکے ہیں۔ اور اب اپنے دوست و دشمن کو خوب پہچان رہے ہیں۔

...... افریقی و ایشیائی ممالک کی بھی یہ زنجیریں کافی حد تک ٹوٹ چکی ہیں اور فلسطین میں یہودی ریاست کا قیام امریکی استعمار کی سازش سمجھی جا چکی ہے۔

..... ان مراحل تک پہنچنے میں صدر ناصر کو جن شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔

...... برطانیہ، فرانس، امریکہ اور اسرائیل نے قدم قدم پر اپنی فوجی اور سیاسی طاقت، اپنی عالمی برتری، اپنے اثر و رسوخ اور اپنے اقتصادی غلبہ کے ذریعے جو رکاوٹیں کھڑی کیں ان کو پامال کرتے ہیں۔ صدر ناصر کا ان مراحل کو تکمیل تک پہنچا دینا اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہی کہا جا سکتا ہے۔

ورنہ کون حربہ اور ہتھکنڈہ ہے جسے استعمال نہیں کیا گیا۔

...... داخلی طور پر مصر اور عرب دنیا میں کفر و اسلام کے نام سے عوامی تصادم برپا کرنے کی سازشیں کی گئیں۔

...... ناصر حکومت کا تختہ الٹنے کے منصوبے بنائے گئے۔

...... ناصر اور مصر کے خلاف ملحد، لادینی، فرعون پسند، اشتراکی حتیٰ کہ یہودیوں کا خفیہ ایجنٹ ہونے کی افواہیں پھیلائی گئیں

...... برطانیہ، فرانس، اسرائیل نے مشترکہ طور پر ۱۹۵۶ء میں حملہ کر دیا۔

..... دوسرے عرب ممالک کو خوفزدہ کیا جاتا رہا کہ ناصر تمام عرب پر اپنا اقتدار قائم کرنا چاہتا ہے۔

..... غیر عرب مسلمان ملکوں کی رائے عامہ کو ہر طرح گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اور مصر و ناصر کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا۔

...... عرب بادشاہوں، شیوخ اور تیل کے چشمے، رہنے والے عرب ملکوں کے تاجروں کو ڈرایا جاتا رہا کہ ناصر یہ سب کچھ تم سے چھین لے گا۔

...... اشتراکیت کا مصنوعی ہوا کھڑا کر دیا گیا۔

..... مصر کی جدید اقتصادی و معاشی تبدیلیوں اور سیاسی استحکام کو اشتراکیت کا نام دے دیا گیا۔

...... ۱۹۶۷ء تک ان پروپیگنڈوں و سازشوں کے باوجود ناصر کی مقبولیت و ہمت میں کوئی زوال نہیں آیا تو، شرمے کر جون ۱۹۶۷ء میں اسرائیل سے اچانک حملہ کرا دیا، اور ایسی صورت پیدا کر دی کہ بیک وقت شام، اردن، مصر اس کی لپیٹ میں آ جائیں

...... عرب سرزمین پر واقع امریکی تیل کمپنیوں نے، اسرائیل کے حملہ آور جہازوں کو تیل بے تحاشا تیل کی مفت تقسیم جاری رکھی۔

..... لیبیا کے امریکی ہوائی اڈے سے مصری افواج کی پشت پر تین روز متواتر حملے کیے جاتے رہے۔

...... عربوں کے اطراف میں پھیلے ہوئے امریکی برطانوی فوجی اڈوں سے اسرائیل کی بھرپور مدد کی جاتی رہی۔

...... بحر روم میں موجود امریکی بیڑے اور اس کے جاسوسی جہاز بھیرتے اسرائیل کو زبردست مدد بہم پہنچائی اور مصر کے لیے سمندری راستہ سے گذرنا ناممکن بنا دیا۔

..... لیکن مصر اور عرب عوام اس آخری ابتلا سے بھی صحیح سلامت نکل آئے۔

اور سوڈان سے لیبیا تک اور عراق سے شام تک وہ پورے دم خم، پوری جرأت و ولولہ کے ساتھ پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے شدید ناکامی اور زبردست نقصان کے باوجود ہمت نہیں ہاری۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

جمعیۃ حلقہ نشاط آباد لائل پور کا انتخاب

امیر — سید عبدالماجد صاحب بخاری
نائب امیر — محمد خالد صاحب
ناظم — عبداللطیف صاحب
" — بابو غلام علی صاحب
سالار — خانصاحب محی الدین صاحب

مجلس مشاورت

غلام فرید صاحب۔ قاری عبداللطیف صاحب، عبداللطیف صاحب دکاندار۔ بابا نور محمد صاحب

تلمبہ میں جلسہ

تلمبہ ۵ مارچ۔ آج رات بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام تلمبہ کے زیر اہتمام ایک عظیم اجتماع میں علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر مدظلہ نے خطاب فرماتے ہوئے اسلام سوشلزم اور جمہوریت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام ہر فرد کو اس کی خوراک، لباس کی ضمانت دینے کے ساتھ ساتھ اس کو خالق سے جوڑتا ہے اور تصور آخرت سے ملاتا ہے۔ لہٰذا اسلام جیسے مکمل دین کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی ازم کی ضرورت نہیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ اسلام اور ایمان اعتماد کے ذریعہ آتا ہے۔ بغیر اعتماد کے ایمان میں نقص رہے۔ اور مودودی صاحب سب سے اعتماد ہی کی بنیاد گراتے ہیں۔ حتیٰ کہ صحابہ کو بھی معیار نہیں مانتے۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان نے ادا کئے۔ تقریر کے بعد آپ نے جمعیۃ طلباء اسلام تلمبہ کے دفتر کا افتتاح فرمایا اور طلباء کو اسلامی نظام کے قیام کے لئے کوشاں رہنے اور جد و جہد کرنے کی تلقین فرمائی۔

انتخاب جمعیۃ چک نمبر ۱۰۹/۱۵-ایل رسالہ والا خانیوال

امیر — حضرت مولانا علی محمد صاحب فاضل دیوبند
نائب امیر — رفیع احمد صاحب
ناظم عمومی — مولانا کرم الٰہی صاحب
ناظم — فضل الدین صاحب
ناظم نشر و اشاعت — مولانا الٰہ بخش صاحب
خازن — حاجی حسن احمد صاحب

چک نمبر ۱۱۰/۱۵-ایل تحصیل خانیوال

امیر — حاجی غلام رسول صاحب
نائب امیر — چوہدری شیر محمد صاحب
ناظم عمومی — غلام فرید صاحب
خازن — چوہدری عبدالغفور صاحب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے مبلغ جناب محمد شریف ماہی نے تحصیل خانیوال کا دورہ کیا اور مندرجہ بالا انتخاب عمل میں آیا۔

جمعیۃ علماء اسلام سمہ سٹہ کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۱۰ کو بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام سمہ سٹہ کے ارکان کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت حاجی شیر محمد صاحب عباسی دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ جس میں اراکین جمعیۃ نے حضرت درخواستی مدظلہ العالی کے داماد مولانا عبدالواحد مرحوم کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ مولانا حافظ شیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ تعلیم القرآن سمہ سٹہ نے مولانا مرحوم کی تبلیغی اور دینی و ملی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد ناظم اعلیٰ سمہ سٹہ نے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اسلام کی عظمت و پاکستان کی سالمیت کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس مملکت خداداد میں ہم صرف اسلام ہی کا بول بالا دیکھنا چاہتے ہیں۔ آخر میں ناظم اعلیٰ ضلع بہاولپور نے بھی اراکین سے خطاب کیا اور صدر مملکت سے درخواست کی، کہ آرڈیننس کے ذریعہ اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں اور عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

(شیخ محمد شریف ہاشمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ سمہ سٹہ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا دوسرا جلسہ

سنجھورو ۷ مارچ۔ جمعیۃ علماء اسلام سنجھورو کے زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا دوسرا کامیاب انتخابی جلسہ عام بعد نماز عشاء میونسپل ہال میں منعقد ہوا۔ جملہ سامعین نے جمعیۃ کا پروگرام بڑی دلچسپی سے سنا اور جمعیۃ کے اسلامی منشور اور ترجمان اسلام کی خریداری اور جمعیۃ کے اکابرین سے پورے پورے تعاون کا اعلان کیا۔ مقررین حضرات نے مختصر وقت میں اپنا اپنا پروگرام نہایت اختصار کے ساتھ بڑے جامع انداز میں پیش کیا۔ جلسہ سے مندرجہ ذیل حضرات نے خطاب فرمایا۔ مولانا قائم الدین صاحب امیر جمعیۃ نواب شاہ۔ مولانا عبدالعزیز صاحب امیر جمعیۃ شہداد پور۔ مولانا تاج الدین بسمل نقشبندی ناظم اعلیٰ ضلع نواب شاہ۔ مولانا دوست محمد خطیب مسجد کبیر نواب شاہ۔ حافظ عبدالغفور جعفری سالار ضلع سانگھڑ۔ مولانا محمد حسن صاحب امیر ضلع سانگھڑ۔ مولانا محمد شریف صاحب امیر و خطیب سکرنڈ۔ مولانا عبدالقادر صاحب لغاری امیر سانگھڑ شہر۔

جلسہ کی صدارت بھی حضرت مولانا لغاری صاحب نے فرمائی۔ حافظ محمد طاہر طالب علم مدرسہ تعلیم القرآن ڈگری کی نظمیں بھی جلسہ میں خوب گرمی پیدا کرتی رہیں۔

تحصیل سکھر کے قومی سردار غلام رسول خان بلوچ

مع متعلقین جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے

سکھر۔ مقامی جمعیۃ کے قائد حضرت مولانا سید خیر محمد شاہ صاحب تعلقہ سکھر کا دورہ کرتے ہوئے جب جوگھیور پہنچے تو اس شہر کے بلوچ قوم کے سردار نے معہ اپنی قوم جمعیۃ اور ان کے منشور سے متاثر ہو کر جمعیۃ میں شامل ہونے کا اعلان کیا اور جماعت کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے علماء کی تحریک کو بہت سراہا۔ اس کے علاوہ شاہ صاحب کے دورہ میں لوگ قوم در قوم اور بستی در بستی جمعیۃ میں شامل ہوئے۔ اور اتنے متاثر ہوئے کہ اپنے چوپائے مستورات کے زیورات اسلامی نظام فنڈ میں دیئے۔ بستیوں کے نام یہ ہیں۔

جوگھیور، شاہ پور۔ محمد باغ۔ کوٹ اختر خاں۔ مزار جو دیاہی۔ آڈہ گوٹھ۔ شنڈہ شیر۔ جرگوٹھ۔ جمنا وغیرہ شامل ہیں۔

(محمد بلال قاسمی خادم جمعیۃ علماء اسلام)

جمعیۃ علماء اسلام سبی کا انتخاب

امیر — مولوی خالق داد صاحب خطیب اللہ آباد بستی۔
نائب امیر — جناب نعیم انصاری
" — میر محبت خان
ناظم اعلیٰ — میر بہار خان نودھانی
ناظم — طالب حسین
ناظم نشر و اشاعت — مولوی عبدالرشید، مولوی وزیر محمد
خازن — سید نور شاہ

حافظ عبدالحی صاحب، عبدالرحیم کھوسہ اور مولوی نظام الدین کو مبلغ مقرر کیا گیا۔

مجلس عاملہ۔ عبدالحبیب، میر خالق داد۔ میر عزیز اللہ، محمد امین۔ میر اللہ داد، قاری خان محمد۔ مولوی محمد الیاس۔ سید عبدالعلی جان محمد۔ دفتر قائم کیا گیا۔ (محمد یعقوب)

امیر جمعیۃ علماء اسلام تونسہ کی سرگرمیاں

۱۳ فروری ۷۰ء امیر جماعت نے بمقام تنکانی نماز جمعہ پڑھائی۔ جمعیۃ علماء اسلام کی خالص اسلامی آئین کے لئے سعی بلیغ کا ذکر کیا اور منشور جمعیۃ جس میں عوام، کسان، طلباء، غرباء، مزدور، ملازمین کے حقوق محفوظ ہیں اور خالص اسلامی آئین کا علمبردار ہے کا ذکر کیا اور تشکیل جماعت کی۔ مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب کیا

سرپرست　　قاضی محمد افضل صاحب
امیر　　مولانا سید احمد شاہ صاحب فاضل مدرسہ محمودیہ تونسہ
نائب امیر　　حکیم نذیر احمد خانصاحب

۱۶ فروری بمقام جلوالی جاکر جمعیۃ علماء اسلام کی مقامی شاخ قائم کر کے دفتر کا افتتاح فرمایا اور مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب کیا۔

امیر　　مولانا عبدالخالق صاحب فاضل قاسم العلوم ملتان
ناظم　　صوفی اللہ بخش خاں میرانی
خازن　　حکیم عبدالکریم خاں

۱۷ فروری امیر جمعیۃ علماء اسلام نے بمقام مدرسہ عربیہ معراج العلوم ٹبی قیصرانی میں جمعیۃ طلباء اسلام کا آغاز کر کے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب کیا۔

امیر　　(مولانا) قاضی بشیر احمد صاحب
نائب امیر　　حافظ محمد عمر صاحب
ناظم　　حافظ عبیداللہ صاحب
خازن　　حافظ محمد نواز صاحب

(قاضی بشیر احمد ناظم نشر و اشاعت)

جمعیۃ علماء اسلام تونسہ کی میٹنگ

۱۲ فروری بمقام ٹبی قیصرانی جمعیۃ علماء اسلام تحصیل تونسہ کی طرف سے ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں تحصیل تونسہ کے کارکنوں، علماء کرام نیز ضلعی امیر حضرت مولانا غلام محمد صاحب اور سردار غلام قاسم خاں صاحب ڈیرہ غازیخاں اور مولانا بشیر احمد صاحب ملتانی نے شرکت فرمائی۔ دس بجے دن زیر صدارت حضرت مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازیخاں میٹنگ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قاری شاہنواز خاں مدرس مدرسہ معراج العلوم نے تلاوت قرآن فرمائی۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام تحصیل تونسہ کے امیر مولانا غلام فرید صاحب نے سامعین کو جماعتی کام تیز کرنے اور جمعیۃ علماء اسلام کی مقامی شاخیں قائم کرنے کی پرزور ہدایت کی۔ اس کے بعد ضلعی امیر نے اپنے خطاب میں مولانا غلام فرید صاحب کی تائید اور سامعین کو جماعتی کام کو جانفشانی سے کام کرنے کا جذبہ دلایا اور تحصیل تونسہ کے ایک ہفتہ کے دورہ کا وعدہ فرمایا

مودودی جماعت کا گروہ جمعیۃ میں شامل ہو گیا

۱۳ فروری بمقام جامع مسجد شمالی ٹبی قیصرانی تحصیل تونسہ بعد نماز جمعہ مودودی جماعت کے رکن بشیر احمد چھلنے تقریر کی۔ اختتام تقریر میں ایک نوجوان نے مودودی جماعت کے منشور پر اعتراض کر کے جواب طلب کیا۔ لیکن بشیر احمد جواب نہ دے سکا۔ ناچار ہو کر مسجد سے باہر چلا گیا۔ اس کے بعد سامعین میں سے مندرجہ ذیل حضرات نے بیسیوں ساتھیوں سمیت مودودی جماعت سے بائیکاٹ کر کے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔

(۱) چوہدری فتح محمد صاحب (۲) حافظ محمد شفیع صاحب راجپوت (۳) محمد اختر صاحب راجپوت (۴) محمد یامین صاحب راجپوت (۵) چوہدری مجزالدین بھی شامل ہو گیا۔

جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان

۱۳ فروری بمقام ٹبی قیصرانی تحصیل تونسہ ڈاکٹر عالم شیر خانصاحب سیکرٹری پی، ڈی، پی نے جمعیۃ کے منشور کی حقانیت سے متاثر ہو کر اپنے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا اور آئندہ کے لئے جمعیۃ کا کام سرگرمی سے کرنے کا تہیہ کیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع میانوالی

میانوالی ۵ مارچ۔ جمعیۃ طلباء اسلام ضلع میانوالی کا اجلاس دفتر جمعیۃ طلباء اسلام صدر بازار میانوالی میں بروز جمعرات منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے متعلم محمد امیر نے کیا۔ اس کے بعد شیخ رفیع اللہ عارف صدر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع میانوالی نے جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پاکستان جس دور سے گذر رہا ہے وہ از حد افسوسناک ہے۔ اسلام کے سوا باقی تمام شعبوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جا رہا ہے۔ کالجوں اور سکولوں میں اسلامی نظام تعلیم کا نام تک ہی نہیں۔ طلباء کی یہ جماعت صرف اس لئے میدان عمل میں آئی ہے کہ اسلامی نظام تعلیم کو رائج کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑیں

صدر موصوف کی اس تقریر کے مابعد وقفہ سوالات دیا گیا، تاکہ جو حضرات جمعیۃ سے متعلق جو سوالات کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اسی دوران مشورہ سے یہ طے پایا کہ جمعیۃ طلباء اسلام کا ہفت روزہ اجتماع ہر سوموار کو دفتر میں ہوا کریگا اور دارالمطالعہ روزانہ نماز عصر کے بعد مغرب تک کھلا رہیگا اجلاس سے محمد صدیق صاحب طارق ناظم شعبہ نشر و اشاعت ضلع میانوالی نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

وصی مظہر ندوی کا جھوٹ

ٹنڈو آدم ۲۰ فروری۔ حافظ عبدالغفور جعفری سالار اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ نے ایک اخباری بیان میں وصی مظہر ندوی صاحب کے اس بیان کی سخت مذمت کی۔ جس میں ندوی صاحب نے الزام لگایا ہے کہ حیدرآباد میں مفتی محمود اور میر رسول بخش تالپور نے ایک مشترکہ جلوس کی قیادت کی ہے۔ حافظ صاحب نے اپنے بیان میں کہا، کہ حیدرآباد میں کوئی جلوس نہیں نکالا گیا اور نہ ہی ہمارے جلسہ کے منتظمین سرخ ٹوپی والے رضاکار تھے۔ کیونکہ مودودی جماعت کی بوکھلاہٹ اب اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ان لوگوں نے اب جھوٹ کو اپنا طریقہ کار بنا لیا ہے۔

گوٹھ حاجی ابراہیم درس میں جمعیۃ کا قیام

بتاریخ ۱۲ ذوالحجہ عیدگاہ حاجی ابراہیم درس میں اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا محمد عثمان صوفی منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت مولانا محمد عثمان نے صدارتی تقریر فرمائی۔ بعد میں مولانا عطاء اللہ صاحب اور مولانا محمد عیسےٰ نے بھی تقریر فرمائی۔ بعد میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے

امیر　　مولانا محمد عثمان صوفی
نائب امیر　　مولوی محمد عمر بلوچ
ناظم　　محمد ابراہیم درس
نائب ناظم　　عبدالکریم وسان
خزانچی　　حاجی محمد ایوب درس
سالار　　پیر محمد خاصخیلی

کبیر والا

۲۸ کو جامع مسجد کبیر والا میں جمعیۃ علماء اسلام کے عہدیداروں کا اجتماع منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل امور طے پائے۔

(۱) ہر جمعرات کو باقاعدہ نئی جامع مسجد میں امیر جمعیۃ مولانا علی محمد صاحب درس دیا کرینگے۔ درس کے بعد مشورہ ہوگا ہفتہ بھر کا پروگرام مرتب کیا جائیگا (۲) ہر روز بلا ناغہ ایک وفد عصر و مغرب کے درمیان گشت کیا کرے گا۔ عوام و خواص سے مل کر رکن بنائے گا۔ یہ گشت شروع کر دیا گیا ہے۔

(۳) ہر جمعہ کو شہر کے علماء کے وفود مختلف دیہاتوں کا دورہ کر کے عوام تک اسلامی منشور پہنچا کر دیہاتی عوام و خواص کو رکن بنا دینگے۔

مولانا عبدالوہاب اور مولانا عبدالعزیز کی تقریریں

مورخہ ۱۲ مارچ خانپور (خانگڑھ) میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ حاضرین جلسہ کو مولانا عبدالوہاب امیر جمعیۃ گھوٹکی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سرمایہ دار آئندہ الیکشن میں لاکھوں روپے خرچ کریں گے۔ لیکن انشاء اللہ ان کا یہ سب مال پانی میں بہہ جائے گا۔

عادلپور میں مورخہ ۱۳ مارچ مولانا عبدالعزیز رتو دیرو نے تقریر کی اور فرمایا کہ پاکستان کے تمام مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس وقت چونکہ تمام جماعتیں اسلام اسلام کا ورد پڑھ رہی ہیں۔ اس لئے صدر یحییٰ خاں کو چاہیئے کہ بلا تاخیر اسلامی آئین کے نفاذ کا اعلان کرے اور اس مسئلہ کو اسمبلی کے رحم و کرم پہ نہ چھوڑے۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں دونوں جلسوں میں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ عظیم الشان اجتماع صدر یحییٰ خاں سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ ون یونٹ جیسے نزاعی مسائل حل کرنے کی طرح اسلامی آئین جیسے متفقہ مطالبہ کو بھی فوراً آرڈیننس کے ذریعہ حل کرے

(۲) انتخابات افراد کی بجائے پارٹی سسٹم پر کرائے جائیں

(۳) سب ڈویژن روہڑی میں ہزاروں کی تعداد میں غلط ووٹ داخل کئے گئے ہیں۔ اس لئے فہرستیں از سر نو مرتب کی جائیں اور ملزموں کو سخت سزائیں دی جائیں۔

(۴) جن ۱۱۳ سامراجی ایجنٹوں نے غلط فتویٰ دے کر ملک کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان پر سخت قدم اٹھایا جائے

(عبدالوہاب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ سکھر)

تجوڑی میں جلسہ

۱۲ مارچ بروز جمعرات جمعیۃ حلقہ تجوڑی کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا محمد نور سرائے نورنگ کر رہے تھے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ظاہر شاہ بھٹنی مولانا محمد صدیق شاہ مولانا شریعت خاں نعت خوان جمعیۃ نے جلسہ عام سے نماز عصر تک خطاب کیا۔ بعد از نماز عشاء مولانا علی اکبر، مولانا گل جنان صاحب نے خطاب کیا۔

۱۳ مارچ بروز جمعہ صبح آٹھ بجے مولانا شمس الاسلام، شہباز عظمت خیل، مولانا صدر الشہید نائب امیر ڈیرہ ڈویژن نے خطاب کرتے ہوئے ایک سوال پر تبصرہ کرتے ہوئے مفتی و قائد جمعیۃ کو ہدیۂ تبریک پیش کیا اور فرمایا کہ انہوں نے ایک عظیم گروہ مزدور طبقہ کو سوشلزم سے اسلامی نظام کی طرف لانے کی کوشش کی جو لائق تحسین کارنامہ ہے۔

مولانا صدر الشہید صاحب نے گیارہ بجے سے لے کر ایک بجے تک خطاب کرتے ہوئے آخر میں فرمایا کہ آج پھر ہمیں ایک نایاب اور زریں موقع ملا ہے۔ انشاء اللہ ہم ہر قسم کی قربانی دیکر قانون شرعی کو نافذ کر کے دم لیں گے۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کرائیں۔

قانونی ڈھانچے کا اعلان ۲۲ اسلامی نکات کی بنیاد پر کیا جائے۔ آئندہ انتخاب پارٹی سسٹم پر کرائے جائیں۔ عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی منسوخ کئے جائیں۔ گمبیلا سے تجوڑی تک سڑک پختہ اور مضبوط کی جائے۔ بنوں سے تجوڑی تک ایک جی ٹی ایس مقرر کیا جائے۔ تجوڑی شہر میں بجلی کی سہولتیں دی جائیں تجوڑی ہائی سکول میں دینیات ٹیچر مقرر کیا جائے۔ علاقہ تجوڑی مروت کنال کی چک بندی اور وارہ بندی کی جائے۔ علاقہ تجوڑی کے عوام میں سرکاری اسلحہ تقسیم کیا جائے۔ علاقہ تجوڑی کو بلا سود تقاوی قرضے دیئے جائیں۔ مالیہ ایک سال کے لئے ملتوی کیا جائے۔ (لطف اللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت)

امیر جمعیۃ سلانوالی کی پابندی کیخلاف احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا حکیم شریف الدین کرنالی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مولانا سید فضل الرحمٰن احرار امیر جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کی ضلع جھنگ کی تین ماہ کی پابندی کے خلاف احتجاج کیا اور اسے مذہبی اور سیاسی آزادی کے منافی قرار دیتے ہوئے حکام بالا سے مطالبہ کیا اور اسے مذہبی آزادی کے منافی قرار دیتے ہوئے حکام بالا سے مطالبہ کیا کہ مولانا سے پابندی کا یہ حکم واپس لیکر عوام کے بڑھتے ہوئے اضطراب کا خاتمہ کرے۔

(محمد اسلم سلانوالی)

دین مودودی کی ایک جھلک

بالاکوٹ۔ گزشتہ دنوں یہاں کے ایک گاؤں موضع نڑاہ میں ایک موت واقع ہوگئی۔ تو میت کا جنازہ پڑھا۔ نے میں مودودی دین کا مظاہرہ کچھ اس طرح واقع ہوا کہ جب ایک مودودی قاری محمد سلیمان نے میت کا جنازہ پڑھایا تو صرف تین ہی تکبیریں کہنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ اس پر موضع مذکورہ کے ایک امام نے دوبارہ جنازہ پڑھنے کا سوال اٹھایا۔ مگر دونوں میں تکرار ہوگئی۔ ایک کہتا کہ تکبیریں چار فرض ہیں اور مودودی مولوی کہتا ہے کہ میں نے بارہا جنازہ پڑھایا ہے اور تکبیریں صرف تین فرض ہیں۔ غرض جب دوبارہ جنازہ پڑھایا گیا تو اس میں چاروں تکبیروں کو یکساتھ ملا دیا۔ یہ تھی مودودی دین کی حقیقت۔

پیرپیائی میں جمعیۃ کی تشکیل

بروز جمعرات ۱۲ مارچ بعد عصر مسجد باباخیل میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل ہوئی۔ اس موقعہ پہ تقریر کرتے ہوئے مولانا احمد عبدالرحمٰن صدیقی نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ اس نے ہمیشہ حق کی سربلندی کے لئے کوشش کی ہے اور ہر باطل قوت کا مقابلہ کیا ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ دین کی حفاظت کے لئے جمعیۃ سے تعاون کریں۔ جمعیۃ نے اپنا منشور پیش کر دیا ہے۔ اس پر لبیک کہنا سب مسلمانوں کا فرض ہے درج ذیل انتخاب ہوا۔

سرپرست	مولانا حبیب الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند
امیر	مولانا فضل رب صاحب
نائب امیر	مولانا شاہ جہان صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا فضل حکیم صاحب
ناظم	بنل خان صاحب
خازن	غلام رسول صاحب

گزشتہ روز جامع مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شیر علی شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام اکوڑہ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلام کی سربلندی کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اسلام کے سوا دوسرا کوئی نظام ہماری نجات کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ یہ تمام مشکلات اسلام سے روگردانی کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہیں۔ اب یہ وقت ہے کہ ہم اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ تاکہ اس ملک میں خلافت راشدہ کا سنہری دور پھر آسکے۔

اراکین شوریٰ

مولانا قدیم شاہ۔ مولانا حبیب الحق صاحب۔ مولانا صلاح الدین جناب سیدان گل صاحب، رحمت خان، فردوسی خان، سجاد خان بہادر شاہ، فقیر محمد، صاحب حق۔ حاجی سید الوا منح صاحب

(عبدالشکور ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ نوشہرہ صدر)

جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

سرگودھا ۸ مارچ۔ آج یہاں جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کے طلباء کا ایک اجلاس مولانا غلام اکبر فاضل جامعہ ہذا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی فیض اللہ نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام کے قیام پر زور دیا۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ عنقریب دینی مدارس سکولوں اور کالجوں کے طلباء کا ایک اجتماع ہوگا جس میں دوبارہ انتخاب کیا جائیگا۔

صدر سید عبدالرحمٰن شاہ نائب صدر مولوی غلام اکبر۔ جنرل سیکرٹری محمد اسمٰعیل برمی۔ خازن حافظ فیض اللہ۔ پروپیگنڈا سیکرٹری محمد انور

مرالی والہ میں جمعیۃ کا اجلاس

مرالی والہ ۵ مارچ۔ آج سہ پہر جامع مسجد محمدی مرالی والہ میں علاقہ کے اہم مواضع مرالی والہ، بھاکراں والی، گھمن والا کوٹلو والہ، تتلے عالی اور کھیالی سے جمعیۃ کے کارکنوں کا ایک نمائندہ اجلاس زیر صدارت چوہدری غلام محمد امیر جمعیۃ مرالی والہ منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ کے جماعتی کارکنوں کے علاوہ جمعیۃ کے ضلعی امیر مولانا محمد سرفراز خاں، ڈویژنل ناظم مولانا زاہد الراشدی، ناظم تحصیل گوجرانوالہ علامہ محمد احمد لدھیانوی۔ شہر گوجرانوالہ کے ناظم نشر و اشاعت محمد حنیف چوہدری اور انصار الاسلام کے مبلغ مولانا غلام کبریا فاروقی نے بھی شرکت کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد سرفراز خاں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں خالص اسلامی نظام اور خلافت راشدہ کی طرز کی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ ہمارے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور نہ قیام پاکستان کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔

آپ نے کہا۔ پاکستان کے قیام کا مقصد صرف اسلامی نظام کا نفاذ تھا اور لاکھوں مسلمانوں نے صرف اسلام کے لئے جانیں قربان کی تھیں۔ اس لئے اس ملک میں اسلام کے علاوہ کسی اور نظام کے نفاذ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر کوئی غیر اسلامی نظام نافذ کرنے کی کوشش کی گئی، تو ہم اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

آپ نے کہا۔ اسلام غریبوں، مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور مظلوم کی حمایت کرنے اور اس کا ساتھ دینے کا سبق دیتا ہے۔ مزدوروں کی حمایت کرنا سوشلزم نہیں بلکہ عین اسلام ہے۔ ہم سوشلزم اور کمیونزم کے ہرگز قائل نہیں بلکہ اسے صریحاً کفر کہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم غریبوں کا خون چوسنے والی حرام و حلال کی تمیز سے بے نیاز سرمایہ داری کو بھی کفر سمجھتے ہیں اور کسی قیمت پر اس کی حمایت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ صدر یحییٰ خاں سے مطالبہ کیا گیا کہ علماء کے ۲۲ اسلامی نکات کو آئندہ دستور کی بنیاد بنانے کا اعلان کیا جائے اور انتخابات پارلیمانی سسٹم کی بنیاد پر کرائے جائیں۔

دوسری قرارداد میں گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کی ناگفتہ بہ حالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ اس پر رونق اور مصروف روڈ کی جلد از جلد مرمت کی جائے۔

تیسری قرارداد میں گورنمنٹ مڈل سکول مرالی والہ کو ہائی سکول اور گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کو مڈل سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

چوتھی قرارداد میں مرالی والہ بس سٹینڈ سے قصبہ تک راستہ کو پختہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

پانچویں قرارداد میں واپڈا کے حکام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی کہ مرالی والہ میں بجلی کے بیشتر کنکشن منظور ہو جانے کے باوجود ابھی تک ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے اور متعلقہ عملہ رشوت کا تقاضا کرتا ہے۔ قرارداد میں رشوت خور عملہ کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا اور یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ موضع گھمن والہ، بھاکراں والی میں جلد از جلد بجلی پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔ (محمد حنیف چوہدری)

جلوزئی تحصیل نوشہرہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تاسیس

۲۲ فروری بہ شب پیر مولانا شیر علی شاہ مدرس دارالعلوم حقانیہ امیر جمعیۃ علماء اسلام اکوڑہ خٹک کی دعوت پر جلوزئی کے تمام علماء و ائمہ مساجد اور جذبۂ اسلام سے سرشار حضرات جمع ہوئے۔ مولانا موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور کارہائے نمایاں کو بیان کرتے ہوئے حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ کیا۔

مولانا نے جلوزئی کے جید عالم حضرت مولانا دوست محمد صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ کو امیر منتخب کیا اور حضرت مولانا عبد المعبود صاحب کو نائب امیر اور فاضل مجاہد مولانا نور البصر صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ کو ناظم اعلیٰ اور عبد السعید صاحب کو خزانچی مقرر کیا۔ اور محترم حکیم صاحب جلوزئی سرپرست مقرر کئے گئے۔

رئیس حاجی محمد عثمان خاں جمالی کی گوٹھ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل

۶ مارچ بروز جمعہ مولانا محمد شریف خطیب جامع مدینہ سکرنڈ حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر جمعیۃ سانگھڑ قاضی محمد اعظم امیر جمعیۃ سکرنڈ، عبد الرحمٰن صاحب کابل پوری رفیعن محمد میمن گوٹھ جمالی میں پہنچے۔ مولانا محمد شریف نے بلوچ قوم کے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کی مجاہدانہ قیادت کا مکمل نقشہ پیش کیا اور اسلامی انقلاب لانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ جمالی قوم کے جنرل سیکرٹری عبد اللطیف جمالی اور رئیس مولانا غلام رسول جمالی نے یقین دلایا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے ہماری قوم جمعیۃ کا ساتھ دے گی۔

نماز جمعہ کے بعد حضرت مولانا محمد حسن صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر تقریر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو کہ اس ملک میں صحیح اسلامی معاشرہ اور اسلام کا عادلانہ نظام قائم کر سکتی ہے۔ مولانا صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی قیادت میں اسلامی نظام حیات کے لئے بہت بڑے اجتماع سے عہد لیا جس پر پورے مجمع نے ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ ہم جان اور مال سے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں گے۔ تقریر کے بعد مندرجہ ذیل حضرات پر جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل ہوئی۔

امیر	مولانا غلام رسول صاحب جمالی
ناظم اعلیٰ	حاجی امام بخش جمالی
ناظم	حاجی نبی بخش جمالی
خازن	حاجی محمد حسین جمالی

ممبران:۔ کریم بخش جمالی۔ محمد صالح جمالی۔ مٹھو خاں جمالی۔ حاجی علی خاں جمالی۔ احمد خاں جمالی۔ خان محمد جمالی۔ علی مراد خاں جمالی۔

مصری بانڈہ تحصیل نوشہرہ میں جمعیۃ کا قیام

۲۶ فروری بشب جمعہ مولانا شیر علی شاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام اکوڑہ خٹک و مدرس دارالعلوم حقانیہ بمعہ اراکین جمعیۃ مصری بانڈہ حاضر ہوئے اور وہاں حضرت مولانا عبد الصمد صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ کی مسجد میں گاؤں کے معززین کے سامنے جمعیۃ کا پروگرام پیش کیا۔ بعد ازاں بالاتفاق حاضرین حضرت مولانا عبد الصمد صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ امیر جمعیۃ علماء اسلام مصری بانڈہ منتخب ہوئے۔ اور محترم حافظ نور محمد صاحب ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا شہزادہ نور صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ نائب امیر منتخب ہوئے۔ بقیہ عہدیداروں کا انتخاب امیر جمعیۃ و ناظم اعلیٰ مصری بانڈہ کے سپرد کر دیا گیا

تاجگڑھ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

رحیم یار خاں۔ گذشتہ روز مورخہ ۷ مارچ کو تاجگڑھ تحصیل رحیم یار خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا اجلاس کی صدارت علاقہ کے مشہور و معروف زمیندار الحاج جناب منظور احمد صاحب نے فرمائی۔ مولانا عبد الصبور ڈاہر نے جمعیۃ کے اجتماع میں خطاب کیا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر	مولانا غلام محمد صاحب
ناظم عمومی	حاجی پیر بخش صاحب
خزانچی	صوفی غلام رسول صاحب
پروپیگنڈہ سیکرٹری	جناب جام تھال صاحب

انتخاب کے بعد دفتر حاصل کیا گیا۔ چنانچہ دفتر کا افتتاح مولانا غلام ربانی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ اپریل کے اوائل میں فرمائیں گے۔ (پیر بخش ناظم عمومی جمعیۃ تاجگڑھ)

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی قرار دادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی طرف سے ڈپٹی کمشنر جھنگ کے اس اقدام کی شدید مذمت کی گئی کہ انہوں نے مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار امیر جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی ضلع سرگودھا کی ضلع جھنگ میں دو ماہ کے لئے داخلہ پر پابندی لگادی ہے۔ اہالیان جھنگ اس اقدام کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کی طرف سے ڈپٹی کمشنر جھنگ کے اس اقدام کی شدید مذمت کی گئی۔ کہ انہوں نے پرسکون حالات کے باوجود مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کو جھنگ صدر سے نکل جانے کا حکم دیا اور دو ماہ کے لئے میونسپل حدود چنیوٹ میں پابند کر دیا اور مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب امیر جمعیۃ جھنگ شہر اور محمد اصغر ناظم جمعیۃ جھنگ شہر وغیرہ کو گرفتار کرکے ناپاک عزائم کا اظہار کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا شدید مطالبہ ہے۔ کہ تمام گرفتار شدگان کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ اور تمام پابندیاں واپس لی جائیں۔

(محمد یٰسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر)

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں

جامع مسجد بندکورائی میں جمعہ کے عظیم اجتماع سے حضرت مولانا سید مرید احمد شاہ صاحب نے خطاب کیا۔

آپ کے بعد جناب شیخ عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے بھی تقریر کی۔

آخر میں خواجہ محمد زاہد ناظم اعلیٰ جمعیۃ شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے اپنی شعلہ بیانی سے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ بعد از نماز جمعہ بندکورائی میں جمعیۃ کی تشکیل ہوئی

امیر	مولانا غلام جعفر شاہ صاحب
نائب امیر	انتخاب بعد میں ہوگا۔
ناظم اعلیٰ	مولانا سید چراغ حسین شاہ
ناظم	مولانا سید احمد صاحب
خازن	سید عطاء اللہ صاحب

جمعیۃ علماء اسلام جیمس آباد کا قیام

مورخہ ۲ر ذوالحجہ بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام جیمس آباد کے قیام کے لیے دارالعلوم الرحمانیہ الاسلامیہ میں ایک اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں شہری حضرات نے شرکت کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کو حاضرین کے سامنے پیش کیا گیا۔ تمام نے اتفاق اور اتحاد کا اظہار کیا حسب ذیل اراکین کا انتخاب کیا گیا۔

امیر	مولانا اللہ بخش صاحب
نائب امیر	مولانا محمد اسحاق صاحب بھرگڑی
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد سراج الدین صاحب مہتمم دارالعلوم رحمانیہ
نائب ناظم	حاجی عبدالکریم صاحب کلاتھ مرچنٹ
خزانچی	سیٹھ محمد اکرم صاحب

اور دیگر شہری اراکین۔

(حافظ عبدالشکور رحمانی)

ہم پاکستان میں اسلامی قوانین نافذ کرینگے

—— مولانا قاری نور الحق

ختم نبوت کا غدار ملک و ملت کا وفادار نہیں ہوسکتا

—— مولانا اشرف علی ہمدانی

مظفر گڑھ ۱۱ر مارچ۔ آج یہاں میونسپل پارک میں ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اشرف علی ہمدانی نے کہا کہ سرمایہ داری ایک لعنت ہے۔ جو سرمایہ دار غریبوں کو ان کے جائز حقوق نہیں دیتے۔ ان کی کاروں میں پٹرول کی بجائے ان غریبوں کا خون جلتا ہے، جن کا وہ معقول معاوضہ ادا نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا۔ جو سیاستدان بائیس تئیس سال سے عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اب قوم کا پیچھا چھوڑ دیں۔ کیونکہ اب قوم ان کے فریب میں نہیں آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے غدار بھی میدان سیاست میں آگئے ہیں۔ لوگوں کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ختم نبوت کے غدار ملک و ملت کے وفادار نہیں ہوسکتے۔

قاری نور الحق ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان ہی صرف دنیا میں وہ واحد مملکت ہے جو نظریات کی بنا پر معرض وجود میں آئی۔ جس مقصد کے لئے اسے حاصل کیا گیا تھا۔ وہ تئیس سالوں میں بھی خود غرض سیاستدانوں کی وجہ سے پورا نہیں ہوسکا۔ اب جمعیۃ علماء اسلام اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام لانا چاہتی ہے، امریکی جمہوریت نہیں۔

اگر مزدوروں، کسانوں اور غریبوں کی امداد کرنا ہے تو پھر اسلام کس کا نام ہے۔

(عبدالسلام اسعد)

جماعت اسلامی بھی سوشلسٹ ہوگئی

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام ہوا۔ جس سے مفکر اسلام مفتی محمود صاحب نے خطاب فرمایا تھا۔ جس میں مخالف و موافق ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد جب مفتی صاحب پیدل مدرسہ مفتاح العلوم کی طرف چلے تو لوگ بڑھ بڑھ کر مصافحہ کرنے لگے۔ راستے میں میر رسول بخش صاحب سندھ زون پیپلز پارٹی کے چیئرمین نے بھی مفتی صاحب سے مصافحہ کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ جماعت اسلامی والوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا کہ مفتی صاحب سوشلسٹ ہوگئے۔ حالانکہ چند دن قبل عبدالقیوم روڈ پر جماعت اسلامی کا جلسہ ہوا۔ جس کے لئے بجلی، میز، کرسیاں، گلاس جگ سب پیپلز پارٹی کے رکن شیخ محمد اسلم نے مہیا کئے۔ کل ۱۲ر مارچ کو کمشنر حیدرآباد کی دعوت پر ہر سیاسی پارٹی کے اراکین جمع ہوئے۔ جس میں حاجی کرامت اللہ صاحب جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے ناظم نے بھی شرکت کی۔ ان کے سامنے میر رسول بخش صاحب اور جماعت اسلامی حیدرآباد کے امیر محمد شوکت صاحب بغلگیر ہوکر ملے۔ جب میر رسول بخش کے فقط مصافحہ کرنے سے مفتی صاحب کو سوشلزم کے جراثیم لگ گئے، تو اب یہ سوشلزم کے جراثیم جماعت اسلامی کے امیر کو بدرجہ اتم لگ گئے۔ اب کیا فرماتے ہیں مودودیان متعلق اس مسئلے کے۔

(عبدالحق احقر)

میاں خاں میں درس قرآن

میاں خاں۔ مردان۔ مورخہ ۱۴ر فروری سنہء بمطابق جمعہ مسجد مولوی فضل غنی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تپہ بائیزئی میں شیخ الحدیث مولانا محمد امین گل صاحب نے درس قرآن دیا حاضرین کی تعداد کافی تھی۔

موصوف نے کہا کہ موجودہ وقت میں اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر فضا میں کافی ہیجان پایا جاتا ہے بلکہ تقسیم ہند کے وقت جو ہنگامہ دار وگیر برپا تھا۔ غالباً یہ اس سے خطرناک ہوگا۔ کیونکہ اب اسلامی لباس میں بہت سے دوست نما دشمن فرقے سامنے آئے ہیں اور حقانی علماء کے آگے روڑے اٹکا رہے ہیں۔ مگر آپ بغیر جمعیۃ علماء اسلام کے اور کسی کو ووٹ نہ دینا۔ یہی باخدا، فعال اور کارکن جماعت ہے۔ جو کہ ماضی میں ایک صاف تاریخ رکھتی ہے اور پاکستان میں قرون اولیٰ کا مبارک نظام واپس لانا چاہتی ہے۔

(مولوی فضل غنی ناظم جمعیۃ تپہ بائیزئی۔ مردان)

باغبانپورہ لاہور میں صوبائی ناظم مولانا محمد اجمل اور قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ کی تقریریں

باغبانپورہ لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی مقامی شاخ کے زیر اہتمام جامع مسجد اہلسنت والجماعت جی، ٹی روڈ میں ایک عظیم الشان جلسہ مولانا محمد اسحاق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ و سپریم کورٹ پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں ایک عظیم مقصد کے لئے میدان عمل میں آئی ہوئی ہے اور وہ صرف یہ ہے کہ اس ملک میں جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اللہ کے دین کو غالب اور سربلند کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں اس وقت جو خرابیاں رونما ہو چکی ہیں۔ ان کو صرف اسلام کے ذریعے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔

انہوں نے شہادت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر بھی اپنے مخصوص انداز میں روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی ابتدا بھی قربانی سے شروع ہوتی ہے اور اس کی انتہا بھی قربانی پر ہوتی ہے۔ محرم الحرام سے اسلامی سال شروع ہوتا ہے۔ جس میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قربانی پیش کی۔ اور اسلامی سال کا اختتام ذوالحجہ پر ہوتا ہے۔ جس میں حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بارگاہ خداوندی کے حضور قربانی کے لئے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ان قربانیوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ آج پاکستان میں مختلف نظریات کو پھیلایا جا رہا ہے ہمیں تمام غیر ملکی نظریات سے قطع نظر صرف اسلام کے عادلانہ و مساویانہ نظام کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کر دینا چاہیئے

قاضی صاحب نے فرمایا کہ ہم یہاں اس اسلام کو جاری نہیں کریں گے۔ جس پر امریکہ و برطانیہ وغیرہ کی چھاپ لگی ہوئی ہو، بلکہ ہم یہاں صرف محمدی اسلام کو جاری کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ نہ ہم سوشلزم کے حامی ہیں۔ قاضی صاحب نے کہا کہ اسلام بیت المال سے پیسہ لے کر غریب کو پہنچاتا ہے اور سوشلزم امیر سے دولت چھین کر خزانہ کو بھرتا ہے۔ اسلام ناجائز دولت کو چھوڑتا نہیں اور جائز دولت کو چھوڑتا نہیں۔

قاضی صاحب کے بعد مولانا محمد اجمل صاحب صوبائی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب کرتے ہوئے قاضی صاحب کی تقریر کو بہت سراہا۔ مولانا نے کہا کہ یہ باتیں کسی عالم سے سنتے تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی۔ کیونکہ علماء کا تو رات دن یہی پروگرام اور یہی دعوت ہے بلکہ آج آپ نے یہ باتیں اس شخص سے سنی ہیں جو بیک وقت ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے بلند پایہ وکیل ہیں۔

مولانا محمد اجمل صاحب نے ان لوگوں اور جماعتوں پر سخت تنقید کی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کرتے ہیں۔ انہوں نے وضاحت سے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں صرف خلافت راشدہ کا نظام نافذ کرے گی۔ آپ کی تقریر مؤثر اور مدلل تھی۔ جس کو حاضرین نے نہایت توجہ سے سنا

بقیہ —— صدر ناصر کا پیغام

شکست تسلیم نہیں کی اور آج بھی وہ اپنے دشمن کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہوئے ہیں۔

—— اس ابتلاء کے بعد بھی غیر عرب مسلمان ملکوں میں سامراجی عناصر اور ان کے آلۂ کار گروہوں نے مصر و شام کو اور عربوں کو ملامت، تضحیک اور لعن طعن کا نشانہ بنانے کی پوری سرگرمی جاری رکھی۔ اور یہودیوں کی برتری کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہے لیکن الحمد للہ ثم الحمد للہ، ناصر نے اپنے انقلاب کے دو مراحل مکمل کر لئے ہیں۔ اور اگر یہ رکاوٹیں و مخالفتیں پیش نہ آتیں تو یقیناً یہ دونوں مراحل بہت پہلے احسن کامل طور پر مکمل ہو جاتے۔ لیکن موجودہ صورت میں بھی وہ ایک حد تک تکمیل پا چکے ہیں۔ اور اب تیسرے مرحلے کے لئے یعنی،

عالم اسلام کے اشتراک

کے لئے صدر ناصر نے اپنی طرف سے اعلان کر دیا ہے۔ دیکھیں عالم اسلام اس کا کیا جواب دیتا ہے۔

خط و کتابت

کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

مودودی صاحب سے چند سوالات

چوہدری نور محمد ایڈووکیٹ ہائیکورٹ مصری شاہ لاہور

قسط نمبر (۲)

انتخابی مہم

شکاری کتوں کی دوڑ (کوثر ۲۸ جنوری ۱۹۵۰ء) حیرت ہے کہ مودودی صاحب نے خود اس مہم میں اب کیوں شمولیت اختیار کرلی اور اب سب سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جمہوری اسمبلیاں اور پارلیمنٹیں

جن کی رکنیت بھی حرام ان کو ووٹ دینا بھی حرام (مولانا مودودی کتاب رسائل و مسائل طبع اوّل ص۴۵۶) کیا میں پوچھ سکتا ہوں اب اسمبلیوں کی رکنیت کیسے حلال ہوگئی۔ کیا کوئی نیا انکشاف ہوا ہے؟

پاکستان!

جنت الحمقاء اور مسلمانوں کی کافرانہ حکومت (سیاسی کشمکش حصہ سوم ص۱۱۷ طبع اوّل ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

پاکستانی فوج اور پولیس!

جس نے ۱۹۴۷ء میں بدمعاشی کی سکیم سوچی اور پھر اسے عملی جامہ پہنایا (ترجمان القرآن جون ۱۹۴۸ء ص۴۹) کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس حوالہ کی رو سے پاکستانی فوج اور پولیس نے (نعوذ باللہ) بدمعاشی کی سکیم تیار کرکے پاکستان قائم کر دیا جہاں آپ اب دندنا رہے ہیں۔ مگر اب اپنی اسلامی سکیم تیار کرکے پاکستان کو کیا بنائیں گے۔ اس کا کچھ تصور آپ کی فوج در موج کی طرف سے شائع شدہ ایک اشتہار "نکلو" سے عیاں ہے جس کے الفاظ نکلو کی سرخ سیاہی اور اوپر لٹکتی ہوئی سرخ تلوار بتا رہی ہے کہ یہ تلوار استعمال ہوگی۔ کن کن کے خلاف اس کا کچھ خاکہ اوپر کے حوالے سے ثابت ہے۔ اور کچھ آئندہ ہوگا۔

آئمہ مساجد

مسجد کی روٹیاں کھانے والے فرض دین کو کمائی کا ذریعہ سمجھنے والے جاہل کم حوصلہ اور پست اخلاق (خطبات ص۱۱۰ طبع اوّل) آج کل آپ کیوں ان آئمہ کو اپنی مہم میں شامل کر رہے ہیں۔

تلوار!

جس سے داعی اسلام کو وعظ و تلقین میں ناکامی کے بعد شاندار کامیابی نصیب ہوئی۔ (الجہاد فی الاسلام ص۱۳۷) مولانا مودودی صاحب کیا یہی وجہ تو نہیں ہے کہ آپ بھی اب سمجھتے ہیں کہ نصائح سے کچھ نہیں بنے گا لہٰذا تلوار ہاتھ میں لے کر میدان عمل میں نکلنے کی ٹھان لی ہے۔ اگر تلوار لینی ہی تھی تو اس کا جواز حاصل کرنے کے لیے آپ کو رحمۃ اللعالمینؐ کی ذات سے اسے کیوں منسوب کیا جا رہا ہے۔ کیا اس کا جواز پیش کرنے کی کوئی دلیل آپ کے پاس نہیں ہے؟

جماعت اسلامی

خدائی فوجداروں کی جماعت جس کے لیے اقتدار پر قبضہ کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو تفہیمات حصہ اوّل زیر عنوان جہاد فی سبیل اللہ طبع چہارم ص۷۱)

قرآن کریم

"آسمانی کتاب" جس میں نہ تصنیفی ترتیب پائی جاتی ہے اور نہ کتابی اسلوب۔ (تفہیم القرآن دیباچہ ص۳۲)

فرشتہ

تقریباً وہی چیز جس کو ہندوستان اور یونان میں مشرکین دیوی دیوتا قرار دیتے رہے ہیں۔ حوالہ (تجدید و احیائے دین ص۱۰ حاشیہ طبع چہارم)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جنہوں نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف اپنی دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ (حقیقت جہاد شائع کردہ تاج کمپنی ص۶۵)

قائد اعظمؒ

جن کی قیادت کی غلطیاں اس سے بہت زیادہ ہیں کہ چند سطروں میں انہیں شمار کیا جاسکے (دفتر ترجمان القرآن نومبر ۱۹۴۸ء ص۲۰)

قرارداد مقاصد

برسر اقتدار طبقہ کے لیے جال اور اسلام پسند حلقوں کی نگاہ میں دھوکے کی ٹٹی۔ (حوالہ قاصد انتخابات نمبر ص۱۱ و پمفلٹ مولانا مودودی کی نظر بندی کیوں؟ ص۱۹ شائع کردہ نشر و اشاعت جماعت اسلامی۔

مزید فرمایا ہے۔ یہ قرارداد اسی طرح پاس کی گئی جس طرح ہارا ہوا جواری اپنا آخری داؤ پھینکتا ہے۔ (ترجمان القرآن ۱۹۵۰ء ص۲۱۳)

مسلم لیگ کا ریزولیشن متعلقہ پاکستان

مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں اسے دیکھتا ہوں تو میری روح بے اختیار ماتم کرنے لگتی ہے۔ (سیاسی کشمکش حصہ سوم ص۱۳۵ طبع اوّل زیر عنوان تحریک اسلامی کا تنزل)

گویا اس حوالہ سے ثابت ہو گیا کہ پاکستان کا قیام آپ کے نزدیک تحریک اسلامی کا تنزل تھا تو اب آپ نظریۂ پاکستان کے کس طرح سے محافظ بن گئے۔ کیا اس میں بھی کچھ پردہ داری ہے۔

مسلم لیگی اکابر

بازیگروں کی جماعت (حوالہ۔ پاکستان کے تین اہم مسائل ص۵ شائع کردہ شعبہ نشر و اشاعت جماعت اسلامی گاڑی کھاتہ، حیدرآباد (سندھ)

مسلمان!

وہ انبوہ جس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں، نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔ (سیاسی کشمکش حصہ سوم بار ششم ص۱۱۵، ص۱۱۶)

علامہ مشرقی مرحوم

ایک منافق جو کھلے دشمنان اسلام سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ (الفرقان بریلی بابت صفر و ربیع الاول ص۵۰۶)

ملکی طبقات

مثلاً عوام، تعلیم یافتہ حضرات، سرکاری افسر اہلکار، سیاسی لیڈر، اخبار نویس، اہل حرفہ، زمیندار، کسان وغیرہ جو کریکٹر کے بودے پن اور بے ضمیری میں مبتلا ہیں۔ اور حرام لور حلال کی تمیز سے بیگانہ ہیں۔ (ترجمان القرآن جلد ۳۳ عدد ۳، ۴، ص۱۷۱)

(باقی آئندہ)

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام نواں جنڈانوالہ کا انتخاب

۱۰ مارچ بروز منگل نواں جنڈانوالہ (میانوالی) میں جمعیۃ طلباء اسلام بھکر اور کلور کوٹ کے عہدیداران تشریف لائے اور رانا محمد اشرف صاحب صدر جمعیۃ طلباء اسلام بھکر کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ رانا محمد اشرف صاحب نے صدارتی تقریر میں فرمایا کہ پاکستان اسلام کے لئے حاصل ہوا۔ چاہیئے تھا کہ پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہی یہاں کے سکولوں، کالجوں کا نصاب اسلام کے مطابق بنا دیا جاتا مگر افسوس کہ اب تک ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ بائیس سال گذر چکے ہیں۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں وہی برطانیہ کا فرسودہ نظام تعلیم رائج ہے۔ یہ نظام تعلیم ہمیں کلرک اور مجسٹریٹ تو بنا سکتا ہے۔ مگر ہمیں اسلامی عقائد و نظریات اور اسلامی اخلاق و اعمال سے بہرہ ور نہیں کرتا۔ ہمارے نوجوان طلباء میں غیر ملکی نظریات پھیلانے کے لئے بعض طاقتیں پوری کوشش کر رہی ہیں۔ طلباء میں صحیح اسلامی نظریات و عقائد، خدا و رسول کی صحیح اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا جمعیۃ طلباء اسلام کا مقصد ہے۔

اجلاس سے خلیل احمد صاحب دہلوی نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام بھکر نے بھی خطاب کیا۔ آپ نے طلباء میں غلط نظریات کو پیدا کرنے والے عناصر سے خبردار کیا اور پوری ہمت سے کام کرنے کی تاکید کی۔ اس کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام جنڈانوالہ کا انتخاب کیا گیا، جو حسب ذیل ہے:

صدر — حافظ مقبول احمد صاحب
نائب صدر — زاہد اقبال صاحب
جنرل سیکرٹری — جناب نصیر الدین صاحب
نائب ناظم — " عبدالستار صاحب
ناظم نشر و اشاعت — " عبدالعزیز صاحب
خازن — حافظ محمد امیر

دار المطالعہ جمعیۃ طلباء اسلام کا افتتاح بھی کیا گیا

(عبدالعزیز متعلم مہتمم ہائی سکول جنڈانوالہ)

جمعیۃ طلباء اسلام گھوٹکی کے انتخاب

صدر — قاری عبدالصمد صاحب
نائب صدر — محمد صالح لاکو
ناظم اعلیٰ — محمد عبداللہ صاحب
ناظم — تاج محمد پٹھان
ناظم نشر و اشاعت — کریم بخش بھٹو
خازن — محمد حفیظ صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام کبیر والہ کا انتخاب

صدر — عبدالرحیم خاں نیازی
نائب صدر — ایم اے درانی
ناظم اعلیٰ — محمد طارق گیلانی
ناظم — محمد انور صاحب
ناظم نشر و اشاعت — مسٹر امان اللہ خالدی
خازن — اے، جی انبالوی

حلقہ کریم پارک لاہور کا انتخاب

صدر — حبیب الرحمٰن اشرف
نائب صدر — محب اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ — محمود اختر صاحب
ناظم — محمد فاروق صاحب
ناظم نشر و اشاعت — محمود الحسن صاحب
خازن — نصیر الدین صاحب

میاں چنوں

صدر — سردار محمد
نائب صدر — صوفی محمد خلیل صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد سرفراز خاں صاحب
ناظم — سعید احمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت — محمد ریاض صاحب
خازن — مولوی محمد عالم صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ انجنیرنگ یونیورسٹی لاہور کی رسم افتتاح

مسجد زبیر ہال مورخہ ۱۸ء بروز اتوار انجام پائی تمام ہوسٹلوں کے لڑکوں کی بڑی تعداد صبح نو بجے مسجد میں جمع ہوئی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ صدر جمعیۃ حلقہ انجنیرنگ لاہور کی تعارفی تقریر کے بعد جناب مطلوب صاحب رکن جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کا بیان ہوا۔ انہوں نے احادیث کی روشنی میں واضح کیا کہ عیسائی اور یہودی مسلمانوں اور اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ کبھی وہ عبداللہ ابن ابی کی صورت میں آتے ہیں۔ کبھی نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کی طرح مسلمانوں کے مقدس مقامات کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی چالیں اتنی خطرناک ہوتی ہیں کہ امان اللہ جیسا عظیم حکمران ان کی سازش کا بری طرح شکار ہو گیا۔ اسے اپنے وطن میں بھی جگہ نہ ملی۔ برصغیر ہند و پاک میں بھی بڑے بڑے فتنے کھڑے کئے۔ لیکن علماء حق کی کوششوں کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے۔

آخر لارڈ میکالے کو یہ لکھنا پڑا کہ مسلمانوں کا نظام تبدیل کر دیا جائے۔ تاکہ طالب علم اگرچہ عیسائی نہ ہوں لیکن مسلمان بھی نہ رہیں۔ اسی صورت کا نتیجہ ہے کہ ہمارے نوجوان مسٹر اور ملا دو گروہوں میں تقسیم کر دیئے گئے۔ جمعیۃ طلباء اسلام اس صورت حال کو بدلنے کا عزم لے کر اٹھی ہے۔ اس ملک میں اسلام کا نعرہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ علماء حق اور طلباء میں باہم رابطہ نہ پیدا کیا جائے علاوہ ازیں خدا رسول کے علاوہ ہم صحابہ کرام پر بھی مکمل اعتماد کا اظہار نہ کریں۔ انہیں معیار حق تسلیم کریں اور ان پر تنقید کے دروازے بند کریں۔

اس کے بعد صدر جمعیۃ حلقہ لاہور نے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جمعیۃ کا مقصد یہ بھی ہے کہ ختم نبوت کے منکرین کے عزائم کو ناکام بنایا جائے۔

آخر میں مطلوب صاحب نے دعا فرمائی اور اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(محمد رمضان مجاہد ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ انجنیرنگ یونیورسٹی لاہور)

جمعیۃ کے رہنماؤں کا بہاولنگر کا دورہ

۲۷ مارچ بعد نماز عشاء چشتیاں لائبریری پارک میں مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری اور مولانا بشیر احمد صاحب حامد حصاری۔ ۲۸ مارچ کو ہارون آباد ٹاؤن ہال میں مولانا قاری نور الحق صاحب ایم اے اور مولانا بشیر احمد حامد۔

۲۹ مارچ کو فورٹ عباس غلہ منڈی میں بعد نماز عشاء مولانا بشیر احمد حامد اور مولانا قاری نور الحق صاحب

۳۰ مارچ بہاولنگر بعد نماز عشاء ستلج پارک میں مذکورہ بالا حضرات اور ۳۱ مارچ کو مولانا محمد اجمل صاحب و مولانا محمد اکرم صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ خطاب فرمائینگے سید امین گیلانی صاحب بھی شرکت فرمائینگے۔

(محمد یوسف امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر

مودودی دجل وفریب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب شرافت کا عملی نمونہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ۔

مودودی صاحب کی مراد اس مثال سے یہ ہے کہ قرآن کی شرعی سزائیں جاری کرنا جب کہ دوسرے احکام پر عمل نہ ہو ۔ اسی اناڑی آدمی کی طرح کا کام ہے اور ان سزاؤں کی مثال زہر جیسی ہے ۔ جو بغیر مصلحات کے استعمال کرایا جاتا ہے اس لیے یہ کہنا قطعاً کافی نہیں ہے کہ یہ سزائیں قرآن پاک میں مذکور ہیں ۔ اس لیے ان کا نفاذ صحیح ہے باقی احکام کے بغیر (یعنی مخلوط اور بری سوسائٹی میں) ان کا جاری کرنا زہر کھلانے کی طرح ہے یہ ہے مودودی صاحب کی منطق ۔ آپنے دیکھا کہ کس طرح یہ اپنی ناقص عقل سے قرآن کے احکام کو رد کرتے ہیں ۔ آپ کو پہلے دھوکا ہوا ہوگا کہ شاید مودودی صاحب نے اپنے لفظوں کی کچھ اصلاح کر دی ہے مگر آپ پوری طرح سمجھ گیے ہونگے کہ تیلی کا بیل جہاں تھا وہیں ہے [1]

آئیے اب آپ کے سامنے مودودی صاحب کی عقل نارسا کا پوسٹ مارٹم کریں ۔ آدمی جب پھسلتا ہے تو پھر پھسلتا ہی چلا جاتا ہے مودودی صاحب جو ایک سیڑھی سے لڑھکے ہیں لڑھکتے ہی چلے جاتے ہیں ۔ مثال دی تو وہ بھی غلط ۔ اصل مثال ایک نسخہ کی نہیں ہونی چاہیے ۔

قرآن کی مثال ایک حکیم حاذق کی پوری بیاض کی ہے ۔ ایک لائق طبیب کا بیاض جس میں تمام بیماریوں کے علاج اور مجرب نسخے لکھے ہوتے ہیں ایک آدمی کے ہاتھ لگ گیا ۔ اس آدمی نے اس کتاب (یعنی بیاض) کے بعض نسخوں پر عمل شروع کر دیا ۔ پانچ بیماریوں کے نسخے پسند کر کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بیاض کے مطابق تیار کر کے استعمال کرانے شروع کر دیئے ان سے بیماروں کو شفاء ہونے لگی ۔ کوئی کہے کہ تم ساری بیاض کے نسخے استعمال نہیں کرتے تو جو کر رہے ہو وہ بھی چھوڑ دو ۔ ان سے لوگ مر جائیں گے ۔ یہ بڑا ظلم ہے کہ تم دوسری بیماریوں کا علاج نہیں کرتے ۔ اور صرف دو چار بیماریوں کا علاج اس بیاض کے لکھے ہوئے نسخوں سے کرتے ہو ۔ یہ کہنے والا کتنا بے وقوف ہے ۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ دق ۔ دمہ اور بخار کا یہ علاج یہ شخص کرتا ہے ۔ وہ اچھے ہوتے رہتے ہیں نسخے بھی اس کتاب اور بیاض کے اندر سے لیئے ہوئے ہیں جو نہایت لائق طبیب کی لکھی ہوئی ہے ۔

ظاہر ہے کہ جن بیماریوں کے نسخے وہ استعمال کرتا ہے وہ اچھی ہو جاتی ہیں اور جن بیماریوں کا علاج اس بیاض کے نسخوں سے نہیں کرتا وہ نہیں ہوتیں ۔ اگر یہ تمام بیمارں کا علاج اس کتاب کے نسخوں سے کرتا تو تمام بیماریاں دور ہوتیں ۔

مودودی صاحب کہتے ہیں اور بیماریاں ہیں تو دق بھی رہنے دو اور دمہ بھی ہونے دو ۔ اس نے قرآن پاک کی غلط مثال دی کہ اس کو ایک نسخہ بتایا ۔ حالانکہ قرآن پاک میں ہزاروں نسخے ہیں اور اس میں ہر بیماری کا نسخہ موجود ہے ۔ جس بیماری کا نسخہ استعمال کیا جائے گا شفا ہوگی جس کا نسخہ استعمال نہیں ہوگا شفا نہیں ہوگی قرآن پاک کے جن احکام پر عمل ہوا ان کا اجر ملے گا جن پر نہ ہوا ان کا اجر نہیں ملیگا بلکہ ترک کرنے کی سزا کا خطرہ ہوگا ۔ کتنی سیدھی سی بات ہے مگر مودودی صاحب اس قرآن پاک صرف ایک نسخہ بتاتے ہیں پھر اس کو اناڑی کے ہاتھ دیتے ہیں پھر اس نسخے کے اچھے اور مصلح اچھے اجزا نکالتے ہیں اور آخر کار حدود و تعزیرات کو سمیات یعنی زہر بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے اندر کا نسخہ سمجھ کر دھوکہ نہ کھانا ۔ اور احکام چھوڑ کر شرعی سزائیں دینے لگو گے تو مر جاؤ گے ۔ یہ زہر ہیں [2] یہ ہے مودودی عقل و فکر ۔ جس سے وہ قرآن پاک کے حکموں کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وننزل من القرآن ما هو شفاء الخ

مودودی صاحب جیسے آدمی کی جرات ہے کہ وہ شفا کو زہر سے تشبیہ دے رہے ہیں [3]

(۱) اس پوسٹ مارٹم میں جو الفاظ ذرا سخت استعمال کیے گئے ہیں وہ مودودی صاحب سے سخت نہیں ہیں ۔ جنہوں نے مضمون زیر جواب میں علماء کو خوف خدا و آخرت سے خالی بتایا ہے ۔

بد دیانت لکھا ۔ شرافت سے بھی عاری کہا اور خدا جانے اس تہذیب کے پتلے نے کیا کچھ کہا میں نے صرف اس لیے بتایا کہ یہ لوگ اپنی تہذیب کا بڑا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور علماء کو بد تہذیب بتلاتے ہیں میں نے انہی کے الفاظ ان کے منہ پر دے مارے ہیں ۔ عطائے تو بلقائے تو ۔ مودودی کی دس عبارتوں کا پوسٹ مارٹم کر دیا گیا ہے ۔ باقی پانچ عبارتوں پر بھی اثناء بحث میں کافی روشنی پڑ گئی ہے ۔ ۱۴ ار نومبر کو میں نے نواب شاہ سندھ میں رات کو ایک بڑے مجمع میں تقریر کی ۔ ایک مودودی نے رقعہ لکھا کہ تم جماعت اسلامی سے کیوں نہیں مل جاتے ۔ میں نے اس کی وجہ بتائی تو وہ گھبرا گئے ۔ میں نے کہا کل دو بجے تک میں یہیں ہوں کسی کو کسی عبارت کا آگا پیچھا دیکھنا ہو تو مجھ سے پوچھ سکتا ہے دوسرے دن صاحب علی نام (غالباً) ان کے لیڈر آئے ۔ مودودی کی تفہیمات اور اکتوبر سنہ ۶۲ء کا ترجمان القرآن ساتھ تھا ۔ میں نے پورے چھ صفحے تک ان کی تقریر بھی سنی ۔ اس کے بعد میں نے اصل کتاب اور رسالہ پر تبصرہ شروع کیا ۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ شہر کے معززین حضرات موجود تھے ۔ سب کو معلوم کہ مودودی صاحب زور قلم سے کتنا فریب دیتے ہیں اور کس طرح اسلام کی مخالفت کرتے ہیں ۔ العیاذ باللہ اب عام مسلمان ان کے دام تزویر میں نہیں آتے ۔ اللہ ہر فتنہ سے محفوظ رکھے ۔

آئینے

مودودی صاحب کی گمراہی

اسی حکمت عملی کے تصور ، علمی گھمنڈ اور رسول کے نبض شناس ہونے کے خیال نے آپ کو صراط مستقیم سے بھٹکایا ہے آپ ہر بات میں درایت اور حکمت عملی کو دخیل بناتے ہیں ۔ حدیث کو جو محدثین کے ہاں بالکل صحیح ہو آپ اپنی درایت سے رد کرنے کو جائز سمجھتے ہیں ۔

آپ میں اور منکر حدیث پرویز میں کیا فرق ہے ؟ وہ قرآن پاک کے منقول اور متواتر معانی و مطالب کو مرکز ملت کی رائے سے رد کرتے ہیں ۔ اور آپ قرآن و حدیث کے احکام میں حکمت عملی سے تبدیل و ترمیم کے قائل ہیں ۔ اور پھر یہ بہتان سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر باندھتے ہیں ۔ کہ آپ نے بھی ان اصول کو جن کی تبلیغ آپ عمر بھر کرتے رہے آخری وقت حکمت عملی سے تبدیل کر لیا ۔

انا للہ و انا الیہ راجعون ط

آپ کے اس دعوای کی وضاحت کر کے اس کا تفصیل جواب اگر چہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اپنے رسالہ میثاق میں دے چکے ہیں ۔

مودودی صاحب کی صرف یہ ایک گمراہی نہیں جو اس نے اللہ تعالیٰ کی حدوں اور شرعی سزاؤں کو ظلم لکھ دیا ہے ۔ اس کی بیباکی اور بے راہ روی حد سے بڑھ گئی ہے ۔ اور ہر چند علماء دین نے یہ کوشش کی کہ یہ صاحب قلم آدمی کسی طرح توبہ کر کے اپنی گمراہیوں سے باز آ جائے ۔ مگر اس میں کامیابی نہیں ہو سکی ۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تو نہ کسی عالم سے پڑھا ہے ۔ نہ کسی دارالعلوم کا سند یافتہ ہے ۔ سکول کے زمانے کی معمولی عربی سیکھنے کے بعد مطالعہ کر کے دین میں مجتہد بن بیٹھا ہے ۔ اور خود لکھتا ہے کہ میرا اجتہاد میرے لیے حجت ہے ۔

(باقی ہے)

[1] دیکھو رسالہ ترجمان القرآن اشاعت دسمبر ۱۹۵۶ء ص ۲۳۹

সাপ্তাহিক WEEKLY
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE

مطبوعات جمعیۃ

(۱)	اسلامی منشور	کاغذ اعلیٰ	۱/۰۰
(۲)	؍؍	کاغذ سادہ	۰/۷۵
(۳)	علمارِ حق		۰/۵۰
(۴)	تعارف جمعیت		۰/۴۰
(۵)	دستور جمعیت	سادہ کاغذ	۰/۳۰
(۶)	اسلام، سوشلزم، جمہوریت		۰/۴۰
(۷)	عالمانہ ومجاہدانہ تقریریں		۰/۲۵
(۸)	نظام معیشت کیا ہے؟ اور اسلام کیا چاہتا ہے؟		۱/۵۰
(۹)	فری میسن تحریک کی حقیقت		۰/۷۵
(۱۰)	اشرف المقال فی رؤیۃ الہلال		۰/۲۵

ماتحت جمعیتوں کے دفتری وتنظیمی نظام کے لیے رجسٹر، فارم وغیرہ۔

(۱)	فارم ۱ برائے اندراجات کوائف جمعیتہائے ماتحت ابتدائی جمعیت، ضلعی جمعیت، صوبائی جمعیت،	فی فارم	۰/۲۵
(۲)	فارم ۲ برائے اندراج کاروائی اجلاسہائے جمعیت ہفتہ وار، ماہانہ، ہنگامی،	فی فارم	۰/۲۵
(۳)	فارم ۳ برائے رپورٹ حسابات جمعیتہائے ماتحت ماہانہ۔	فی فارم	۰/۲۵
(۴)	رجسٹر اجراء اشیاء	فی عدد	۲/۰۰
(۵)	رجسٹر حسابات برائے یک سال	فی عدد	۲/۰۰

یہ فارم اور رجسٹر اس لیے طبع کرا دیے گئے ہیں کہ ابتدائی جمعیتوں سے لیکر مرکز تک دفتری نظام اور تنظیمی کارگزاریوں میں یکسانیت پیدا ہو جائے۔

خط وکتابت اور دیگر ضروریات کے رجسٹر وغیرہ بھی طبع کرائے جا رہے ہیں نیز بلے، جھنڈے، جھنڈیاں وغیرہ بھی چھپ رہے ہیں۔

- مطلوبہ کتب واشیار کے لیے محصول ڈاک بذمہ خریدار
- پیشگی پوری قیمت آنے پر نصف محصول ڈاک ادارہ ادا کرے گا۔
- اور نصف خریدار۔
- دو روپیہ سے کم کا کوئی آرڈر قابل متحمل نہیں ہوگا۔
- جواب کے لیے بیس پیسے کے ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔
- زیادہ مقدار کے آرڈر پر رعایت دی جائے گی۔

پتہ

ناظم مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیۃ علمار اسلام بیرون لوہاری دروازہ ملتان

شمارہ (۱۲) - ۱۸ رمحرم الحرام ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۷ رمارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ۔ جلد (۱۳)

جمعیت علمار اسلام کا تحفظ اسلام فنڈ

کل پاکستان جمعیت علمار اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے ظالمانہ سامراجی نظام، اشتراکیت اور ماڈرن اسلام کے خلاف عملی جہاد اور پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کے لیے تحفظ اسلام فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور تمام اہل اسلام سے اپیل کی ہے کہ اسلام اور پاکستان کو امریکی برطانوی سامراج سوشلزم اور ہر طرح کی بے دینی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ معاونت کریں۔

جمعیت علمار اسلام کے دیگر رہنماؤں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا مفتی عبد الواحد صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، حضرت مولانا پیر محسن الدین صاحب اور حضرت مولانا محمد اکرم صاحب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ:-

- جمعیت علمارِ اسلام کے دینی محاذ کو مالی لحاظ سے مضبوط ومستحکم بنانے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جمعیت علمار اسلام اس ملک میں اسلامی عادلانہ نظام کے نفاذ اور دینی سیاسی فتنوں کے مقابلہ میں سرگرم عمل ہے۔

ماضی میں دین وملک کے خلاف جو سازشیں بھی ہوئی۔ جمعیت علمارِ اسلام نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور آج بھی علمارِ حق کی یہ سب سے بڑی تنظیم، اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام کے نفاذ، برطانوی دور کی منحوس یادگار، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور عدالتی نظام کے خاتمہ، غیر اسلامی افکار ونظریات کا پرچار کرنے والوں اور صحابۂ کرام رض وسلف صالحین رح کا راستہ چھوڑ کر قرآن وسنت کی من مانی تشریحات کرنے والوں کے مقابلہ اور غریب عوام، مزدوروں، کسانوں اور متوسط طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لیے جد وجہد کر رہی ہے۔

اس لیے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمعیت علمارِ اسلام کے اس محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

تحفظ اسلام فنڈ میں ایک، پانچ، دس، پچاس، ۱۰۰ روپے کی علیحدہ علیحدہ رسیدوں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کے کسی بھی دفتر میں یہ چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ اور اگر جمعیت علمار اسلام کے ذمہ دار عہدہ داران رسید بکیں حاصل کرنا چاہیں تو جمعیت کے **مرکزی دفتر ملتان اور صوبائی دفتر لاہور** سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعیتہ علماءِ اسلام کا
انتخابی نشان کھجور کا درخت

احکام رمضان المبارک

منجانب دارالعلوم دیوبند

ماہ رمضان کی فضیلت وعظمت

رمضان المبارک اسلام میں ایک مقدس اور برگزیدہ مہینہ ہے اس کی سب سے بڑی اور بنیادی عبادت روزہ ہے۔ جو نفس کو مانجھنے اور صاف کرنے میں خاص اثر رکھتا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا ہو جاتا ہے۔

رمضان شریف کا خاص مشغلہ تلاوت قرآن حکیم اور اپنے اوقات یاد خداوندی سے بھرپور رکھنا ہے۔ روزے میں جھوٹ، چغلی اور غیبت وغیرہ معاصی روزہ کو کالعدم اور روزہ دار کو قریب بہلاک کر دیتے ہیں جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

روزے میں نیت کی ضرورت

روزے میں نیت شرط ہے۔ نیت کے معنی دل سے ارادہ کرنے کے ہیں اگر روزے کا ارادہ نہیں کیا، اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہیں ہوگا۔ رمضان کے روزے کی نیت نصف دن سے پہلے کر سکتا ہے بشرطیکہ صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھایا نہ ہو اور کوئی کام جو مفسد روزہ ہو وہ نہ کیا ہو۔ اس کے بعد اگر نیت کرے گا تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے۔ وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

اگر افطار کے وقت ہی اگلے روزہ کی نیت کر لی تب بھی جائز ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا،

بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا۔ بلا اختیار حلق میں گرد و غبار یا مکھی یا مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا آٹا پیسنے والے اور تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کان میں پانی چلا جائے یا خود قے آ جائے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے اگر خود بخود لوٹ جائے۔ ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں، آنکھوں میں دوا ڈالنے سے روزہ جاتا، خوشبو سونگھنے سے بھی کچھ خلل نہیں آتا بلغم یا تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر قصداً قے کی مگر تھوڑی ہے (یعنی منہ بھر سے کم) تو روزہ نہیں جاتا تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر روزہ میں کوئی شخص بھول کر کچھ کھا پی رہا ہے اور قوی وتندرست ہے تو اس کو یاد دلانا ضروری ہے۔ اور اگر ضعیف وناتواں ہے تو یاد دلانا درست ہے۔

اگر خود بخود یا مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزے میں خلل نہیں آتا۔ اگر نر ابیں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی۔ اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا تو روزے میں خلل نہیں آتا۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہو گئی تو روزے میں ذرا بھی نقصان نہیں آتا۔ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن دماغ اور معدہ میں براہ راست کوئی دوا وغیرہ پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جن چیزوں سے قضا واجب ہوتی ہے

کان میں یا ناک میں دوا ڈالی، قصداً منہ بھر کے قے کرنا، منہ بھر قے آئی تھی اس کو نگل جانا کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا، یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں۔ مگر صرف قضا آئے گی کفارہ نہیں آئے گا۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھائی تو اس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ دن باقی تھا غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے روزہ کھول لیا تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ جان بوجھ کر بدون بھول لینے کے صحبت کرنا کھانا پینا روزے کو توڑتا ہے۔ اور قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی آتا ہے کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ روزے متواتر رکھنا۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کا کھانا کھلانا۔ (مفصل حالات کسی عالم سے دریافت کرلیں

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے

اور جن سے چیزوں سے مکروہ نہیں ہوتا

بلا ضرورت کسی شے کو چبانا یا نمک وغیرہ کا ذائقہ چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے۔ قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے۔ تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے۔ اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے قصداً کرنا، پچھنے لگوانا روزہ میں مکروہ ہے غیبت، بدگوئی، لڑائی جھگڑا روزے کو مکروہ کر دیتے ہیں۔ اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے مسواک کرنا سر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں۔ سرمہ لگانے یا سر مہ لگا کر سو جانے روزہ میں خلل نہیں آتا۔ ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں اگر بیوی کو اپنے خاوند یا نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں ہے۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہو تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے پھر قضا رکھے۔

حاملہ کو بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کر لینا جائز ہے۔ اپنے یا غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔ ہمارے نواح کے چھتیس کوس یعنی اڑتالیس میل لگ بھگ ۷۷ کلومیٹر) کا سفر یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر سفر شرعی کہلاتا ہے یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے واپس آنے کے بعد قضا کرے۔ اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ گیا۔ اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔

اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹے میں ۷۷ کلومیٹر پہنچ جائے گا تو اس کیلئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار میں اجازت حاصل ہو جائے گی۔ بہت بوڑھا ضعیف جس کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر (بوزن انگریزی) یا ایک کیلو ۶۳۳ گرام گندم ایک مسکین کو دے لیکن اگر پھر طاقت آجائے گی تو قضا رکھنی ضروری ہوگی عورت کو یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے روز نفاس کا خون آئے۔ جب خون بند ہو جائے تو روزہ رکھنا چاہیے۔

اور رمضان شریف کے بعد ان دونوں کے روزوں کی قضا ضروری ہے جن دونوں جن لوگوں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ان کو بھی بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہیے بلکہ ان کو بھی تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ کا توڑنا اور اس کی قضا

فرض روزہ کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں۔ پس اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے۔ یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ وہ ضرور مر جائے گا۔ تو روزہ توڑ ڈالنا جائز نہیں بلکہ واجب اور ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۷۰ء قیمت ۴ پیسے | شمارہ ۴۷

شذرات

وقت کی شہادت اور پاکستان کے عوام کا فیصلہ

پاکستان میں سیاسی جماعتوں کی اندرونی نقاب کشائی مکمل ہو چکی ہے اور پاکستان کے عوام نے دیکھ لیا ہے کہ ان میں سے بیشتر جماعتوں کی اصلیت وحقیقت کیا ہے۔ حب وطن، نظریۂ پاکستان اور اسلام کے بلند بانگ دعووں اور نعروں کی اوٹ سے اب جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ سوائے جاہ طلبی اور اقتدار کوشی کے کچھ بھی نہیں ہیں۔ اسلام کے نام پر کتنے ہی محاذ بنے اور ٹوٹے۔ نظریۂ پاکستان کی دہائی کے ساتھ کتنی ہی صفیں آراستہ ہوئیں اور منتشر ہو گئیں اور اب ہر گروہ کا رخ اپنی اپنی جداگانہ منزل کی طرف ہو گیا ہے کیسے کیسے متحدہ جلوس اسلام اور شوکت اسلام کے نام پر نکالے گئے اور کیسی کیسی پاکستان گیر مہمیں، نظریہ پاکستان کے نام پر چلائی گئیں۔ دین وملت کے مخلص خادموں کے خلاف بے بنیاد اور جھوٹے خانہ ساز الزامات کے مکروہ ترین حربے چلائے گئے، مفتی محمود، غلام غوث ہزاروی، عبید اللہ انور، حضرت درخواستی کو سر میں سر ملا کر کس کس طرح کوسا گیا۔ سب وشتم کا نشانہ بنایا گیا۔

لیکن انجام کار آج وہ خود ایک دوسرے کے خلاف تیر و نشتر لیکر نکل آئے ہیں اور اپنی اسلام پسندی اور پاکستان دوستی کا وہ بھرپور مظاہرہ کر رہے ہیں کہ ہر شخص کی گردن شرم سے خم ہو گئی ہے۔ (باقی صفحہ پر)

احمد حسین کمال

عرب ملکوں کا وفاق

صدر جمال عبدالناصر کی وفات کے بعد سامراجی طاقتوں نے جن اندیشوں کو ہوا دی تھی، ان میں سے ہر اندیشہ بے بنیاد رہا ثابت ہو چکا تھا۔

انہوں نے کہا تھا کہ صدر ناصر کے بعد مصر میں اقتدار کی کشمکش شروع ہو جائے گی، لیکن ان کی یہ کینہ سوز آرزو بر نہ آئی اور صدر ناصر کی جانشینی کا مسئلہ کسی نزاع کے بغیر پورے اتفاق کے ساتھ حل ہو گیا۔

انہوں نے بتایا تھا کہ اب ایک نیا فوجی گروہ نمودار ہو کر مصر کے اقتدار پر قبضہ کرے گا۔ لیکن ان کی یہ پُر عناد تمنا بھی پوری نہ ہو سکی۔

انہوں نے خیال ظاہر کیا تھا کہ ناصر کی موت سے مصر کا استحکام متزلزل ہو گیا ہے اور آئین و دستور ناکام ہو جائے گا۔ لیکن وہ یہ معاندانہ امیدیں باندھتے ہی رہے اور مصر میں دستور کے عین مطابق تمام آئینی کارروائیاں تکمیل پذیر ہو رہی ہیں۔

انہوں نے یہ پروپیگنڈا کیا تھا کہ اب عربوں کے درمیان اتحاد و اشتراک کا امکان باقی نہیں رہا، اور ہر عرب ملک اپنا دائرۂ کار الگ رکھے گا، حتیٰ کہ لیبیا بھی اب مصر کا پرجوش رفیق نہیں رہے گا۔ لیکن ملت عربیہ اسلامیہ نے ان کے یہ تمام گمراہ کن اندازے غلط ثابت کر دیئے، اور اب اس تازہ اطلاع نے عربوں کے مخالف کیمپ میں غم اور مایوسی کی لہر دوڑا دی ہے (باقی صفحہ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بقیہ — شذرات

اس پوری ہاؤ ہو اور آز و ہوس کے گرد آلود طوفان میں اگر کوئی جماعت اپنے موقف پر مضبوطی اور سنجیدگی سے قائم رہی ہے اور قائم ہے تو وہ صرف کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام ہے۔

اس نے نہ شوکت اسلام پر جلوس نکالے، نہ نظریہ پاکستان کے نعرے پر دوسروں کو مطعون کرنے کی مہم چلائی۔ نہ الیکشن میں نشستوں کی تقسیم اور بندر بانٹ کے لئے محاذ بنائے۔ نہ اسلام کو خطرے میں بتایا نہ کسی کے خلاف کفر کے فتووں کی توپیں داغیں، نہ پاکستان کی سالمیت و استحکام کے لئے اندیشوں کی ہوا پھیلائی۔

اس نے مسلمان عوام کے سامنے اپنا اسلامی منشور اور پروگرام رکھ دیا۔ اور صاف صاف بتا دیا کہ ملک و ملت کی نجات اس میں ہے کہ باہمی تصادم و تکرار سے علیحدہ رہتے ہوئے اسلامی احکام پر مبنی دستور بنا لیا جائے۔ اور ملک کو سرمایہ داری اور جاگیرداری کی لعنت سے پاک کر کے عوامی خوشحالی و معاشی ہمواری کی اساس پر نظام حکومت چلایا جائے۔ جس پر نہ تو امریکی برطانوی سامراج کا تسلط ہو، اور نہ روسی یا چینی اشتراکیت کا دخل ہو۔

اس مقصد کے حصول کے لئے کسی گٹھ جوڑ کی ضرورت ہے نہ محاذ سازی کی، اور نہ کسی کے خلاف تصادم برپا کرنے کی۔ دین کے جاننے والوں اور دین سے وابستہ افراد جو براہ راست پاکستان کے غریب عوام یعنی ۹۹ فیصد آبادی سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ انہیں الیکشن میں منتخب کر کے بھیجا جائے۔ تاکہ پاکستان کے عوام کے صحیح ترین نمائندوں کے ہاتھوں انجام پائے۔

جمعیۃ علماء اسلام اس حقیقت پر پورا پورا یقین رکھتی ہے کہ پاکستان کے تمام مسائل کا حل یعنی برطانوی دور کے ظالمانہ اور غاصبانہ اثرات سے نجات امریکی سامراج کے عمل دخل سے آزادی، اشتراکیت کے اندیشے سے تحفظ معاشی اور اقتصادی ناہمواریوں کا تدارک، انتظامی بدعنوانیوں کا ازالہ، رشوت خوری کی وبا کا خاتمہ، سرمایہ داری اور جاگیرداری کے اثر و غلبہ سے رہائی اور صحیح اسلامی نظام کا قیام و نفاذ صرف اسی صورت میں عمل میں آ سکتا ہے کہ پاکستان کے سیاسی اقتدار میں پاکستان کے غریب عوام، کسانوں مزدوروں اور عام شہریوں کو مؤثر ترین دخل حاصل ہو

اور پاکستان کے استحکام، تحفظ اور سلامتی کی پائیدار ضمانت بھی صرف اور صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے پاکستان کا ہر شہری اپنی معاش سے، اپنی ضروریات سے، اپنے حالات سے، اپنے ماحول سے بالکل مطمئن ہو۔ اور کسی کا کسی پر دباؤ نہ ہو۔ کوئی کسی پر فوقیت قائم کرنے والا نہ ہو۔

یہ خوشگوار صورت حال اللہ کی کتاب اور آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لینے سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام نے اول دن سے اس حقیقت کو اپنا نصب العین بنایا ہوا ہے اور وہ اسی صراط مستقیم پر گامزن چلی آ رہی ہے

الیکشن کی مہم میں بھی اس نے بجائے گٹھ جوڑ کرنے، محاذ بنانے اور مخالفانہ مورچے کھولنے کے بجائے مذکورہ بالا پروگرام کو ہی اساس بنا کر اپنی دعوتی مہم جاری رکھی ہے اور اپنی صفوں کو منظم کیا ہے۔

چنانچہ اس مخلصانہ جد و جہد کی وجہ سے نہ تو اس کے اندر کسی خلفشار نے سر اٹھایا۔ حالانکہ اس مقصد کے لئے مخالفین نے ہر ممکن کوشش کی۔ نہ اس نے کسی گٹھ جوڑ سے واسطہ رکھا۔ درآنحالیکہ اسے اس جال میں پھانسنے کے لئے کتنے ہی تقدس مآب وجودوں کو آگے بڑھایا گیا۔ اور ہر ناکردہ جرم اس کے سر تھوپ کر اسے ہراساں بنانے کی کوشش کی گئی اور نہ اس نے ملک کے مسلمان عوام کو کفر و اسلام کے نام سے متحارب گروپوں میں تقسیم کرنے میں حصہ لیا، جبکہ اسلام کے بڑے بڑے جغادری نعرہ باز زبان و قلم کی تلواریں اور بغلی تنظیموں کے ریلے کے ساتھ اس پر رعب ڈالنے کی کوشش کرتے رہے۔

الحمد للہ نہ انتخابی ٹکٹوں کی تقسیم کا کوئی نزاع اس کی صفوں میں برپا ہوا۔ نہ کسی کے ٹوٹنے اور جڑنے کے تماشے اس کے اسٹیج سے نشر کئے جاتے رہے۔ اور نہ انتخابی سودے بازی کے اتحاد کے ناٹک اس نے رچائے اور نہ ایسے اتحاد و محاذ کی ٹوٹ پھوٹ کے اس نے تماشے دکھائے۔

دین حق اور پاکستان کے مسلمان عوام کی خدمت کی صاف صاف شاہراہ پر اس کے قدم بڑھتے رہے بڑھتے رہے تاآنکہ الیکشن کے آخری مرحلہ تک قافلہ آن پہنچا ہے۔

پاکستان کے عوام نے کھلی آنکھوں کے ساتھ اس تلخ حقیقت کا مشاہدہ کر لیا ہے کہ جو اسلام پسندی کے دعووں اور اسلام خطرے میں ہے کے نعروں کے ساتھ بڑے بڑے محاذ بنا کر نکلے تھے۔ وہ اب کہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ اور محض انتخاب کی سیٹوں پر ان میں کس قسم کی سر پھٹول جاری ہے۔ اور ان کے نظریہ پاکستان کی سرحدوں کا حدود اربعہ کیا ظاہر ہوا ہے۔

اگر آج محض ممبری کی چند سیٹوں کے لئے ان کی تمام اسلام پسندی اور نظریہ پاکستان دوستی اس عبرتناک صورت میں نمودار ہو سکتی ہے تو کل اگر خدانخواستہ پاکستان کی باگ ڈور ان کے ہاتھوں میں آ جائے گی تو کیا حشر برپا ہوگا۔ جو آج اسلام اور پاکستان دوستی کے بلند بانگ نعروں کے باوصف چند سیٹوں پر متفق نہیں ہو سکے وہ کل متفقہ طور پر پاکستان کا دستور کب بنا سکتے ہیں اور پاکستان کے استحکام کو کب اہمیت دے سکتے ہیں۔

اسی طرح جن گروہوں نے غریبوں، کسانوں اور مزدوروں کی ہمدردی اور نمائندگی کا دعویٰ کیا تھا جب آج وہ الیکشن کی سیٹوں پر غریبوں کو ٹکٹ نہیں دے رہے اور سرمایہ داروں و جاگیرداروں کو ان پر ترجیح دے رہے ہیں، وہ کل کس طرح سرمایہ داری اور جاگیرداری کا خاتمہ کر کے عوام کو معاشی خوشحالی سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔

اس کے برعکس جمعیۃ علماء اسلام نے جو دعوے کئے جو نصب العین بنایا، ٹھیک ٹھیک اس کے مطابق اس نے عمل بھی کیا اور اپنے نمائندے بھی اسی معیار کے مطابق اس نے الیکشن میں نامزد کئے۔

یہ ہے وقت کی عظیم شہادت جسے پاکستان کے عوام کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ قدرت کی طرف سے مہیا کردہ اس شہادت کے بعد اب کسی دلیل اور تجزیہ کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ معمولی سی عقل رکھنے والا آدمی بھی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس کے بہتر مستقبل کے لئے پاکستان سے سامراجیت، سرمایہ داریت، جاگیرداریت کی لعنت کے خاتمہ کے لئے، پاکستان کے غریب عوام کسانوں و مزدوروں کے عمل و دخل پر مشتمل حکومت کے قیام کے لئے، اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے، اور ہر برائی و بدعنوانی کا قلع قمع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے نامزد امیدواروں کو جن کا نشان کھجور کا درخت ہے، ووٹ دے کر کامیاب کرایا جائے۔

اسلام کے نفاذ، غریب عوام کی سربلندی اور پاکستان کی آزادی، تحفظ، سلامتی، یکجہتی، استحکام اور ترقی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے نامزد امیدواروں کی کامیابی ہونی چاہئے۔ اب پاکستان کے مسلمان عوام کھجور کے درخت کے نشان والے امیدواروں کو ووٹ دے کر اپنے اس فیصلہ کا اعلان کریں گے۔

دونوں جمعیتوں میں اختلاف کیوں؟

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی کا جواب

مکرم و معظم جناب قاضی عبدالکریم صاحب دام فیوضہم
السلام علیکم کے بعد از آداب عرض ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام (ہزاروی گروپ) اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام (احتشامی گروپ) میں کیا فرق ہے۔ موجودہ حالات دوسری پارٹیوں کے خلاف ہیں۔ مگر ان کے آپس میں اختلاف کیوں ہیں؟

براہِ کرم جواب سے وضاحت فرمائیں تاکہ دل کو تسکین نصیب ہووے۔ فقط والسلام:
(حافظ غلام احمد واصف عفی عنہ لورالائی)

جواب از حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! بندہ انتخابی مہم کے ایک چودہ روزہ دورہ سے کل واپس آیا اور اب پھر سفر کے لئے پا برکاب ہوں۔ سردست ان جماعتوں کے سلسلہ میں تفصیل سے کچھ عرض کرنے کی نہ فرصت ہے اور نہ ضرورت۔ اللہ تعالیٰ علماء اسلام کو کلمۂ حق پر اتفاق و اتحاد کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ان دونوں جماعتوں میں جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے اسلام کی نمائندگی کے لئے ملک کے مشہور جید عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کو کھڑا کیا ہے اور مرکزی والوں نے ایک وکیل صاحب کو اسلامی آئین کی خدمات کے لئے اپنی ٹکٹ پر کھڑا کیا تھا جس کا اخبارات میں بھی بڑے ناز سے اعلان کیا۔ کل پاکستان جمعیۃ والوں کو ضلع بھر کے معتمد علماء کی حمایت حاصل ہے اور بیسیوں فضلاء دیوبند اپنے نمائندہ کے لئے مساعی جمیلہ میں مصروف ہیں جبکہ مرکزی والوں کو کوئی معمولی پیش امام بھی اپنی نمائندگی کے لئے نہ مل سکا۔

تیسرا فرق یہ ہے کہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اس وقت بھی ہمارے ہاں سوشلسٹوں اور خود بھٹو صاحب کے مقابلہ میں برسرِ میدان کام کر رہی ہے جبکہ مرکزی والے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے اور ان کے نمائندہ نے اپنے کاغذات واپس لے لئے اور اس وقت ان کے افراد جس شخصیت کی علماء دین کے مقابلہ میں امداد کر رہے ہیں۔ وہ اسلامی اور عوامی ہر لحاظ سے ضلع میں بدنام شخصیت ہے۔ اس سے مزید آپ کو کیا فرق لکھوں۔ والسلام:

مولانا عبداللطیف صاحب جہلم کا خطاب

جہلم ۹ر نومبر۔ صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ۱ سے امیدوار مولانا عبداللطیف صاحب نے اپنے حلقہ نیابت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہر اس باطل نظریہ کی مخالف ہے۔ جو ملکی سالمیت کے خلاف ہو اور دین مبین کی بیخ کنی میں معاشرتی پراگندگی کا سبب بنتا ہو۔ وہ جہلم سے ۸ میل دور متیال کے مقام پر عوام کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری جدوجہد آئین شریعت کے پاکستان میں مکمل نفاذ کے لئے ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ محمدی قانون کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواران قومی و صوبائی اسمبلی کی بھرپور امداد کی جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے جہلم سے قومی اسمبلی کے امیدوار حضرت پیر سید ن شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ قانون بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے جتنے بھی انسانی قانون آج تک بنائے گئے۔ وہ سب کے سب عوام نے ٹھکرا دیئے۔ ان میں عوامی مشکلات و مصائب کے خاتمے کی صلاحیت نہیں تھی۔ اس لئے اسلامی نظام ہی الیسارہ گیا ہے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ اسی عالمگیر قانون کی ترویج سے ہی ہماری تمام تر مصائب ختم ہو سکتے ہیں۔ ملک کے عوام اور جماعتیں اس کے حق میں فیصلہ کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم کسی قانون کو تسلیم نہیں کریں گے۔ کوئی غیر اسلامی قانون ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہوگا۔

(محمد اسحاق قریشی دفتر جمعیۃ ضلع جہلم)

سعید علوی

شہیدِ راہِ حق!

جمعیۃ علماء اسلام کے مشہور رہنما اور قومی اسمبلی کے امیدوار برائے این ڈبلیو۔ ۲۰ کیمبلپور جناب پیر کامران صاحب جو ۲۰ر اکتوبر کی شام ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو کر ۳۰ر اکتوبر کو انتقال فرما گئے کے مختصر حالاتِ زندگی درج ذیل ہیں:۔

آپ مشہور بزرگ خواجہ شاہ عنایت اللہ صاحب ولی کے منجھلے صاحبزادے اور رئیس المجاہدین مولانا محمد اسحٰق مانسہروی مرحوم کے بھانجے تھے۔

بہاولپور کے مشہور عالم مدرسہ جامعہ عباسیہ اور اچھرہ کے مدرسہ فتحیہ میں علوم متداولہ کی تکمیل کے بعد دورہ حدیث مظاہر علوم سہارنپور میں پڑھا۔

آپ بڑے خدا ترس، نیک نفس، سراپا خلوص و محبت اور مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا حکمتا چہرہ ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کرتا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت مولانا عبدالقادر مرحوم شاگرد رشید نواب صدیق حسن خاں مرحوم بھوپالی کی مرہونِ منت تھی۔

آپ نے ساری عمر اسلام کی سربلندی کے لئے گذاری اور ۱۹۳۸ء کے انتخابات میں سرحد اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور مسلسل ۹ سال ممبر رہے۔ آپ ابتدا میں کانگرس سے متعلق تھے۔ لیکن علاقے کے کانگرسی حضرات کی پالیسی سے دل برداشتہ ہو کر لیگ سے منسلک ہو گئے۔ آپ پیر صاحب مانکی کے ساتھی تھے۔ اور پاکستان بننے کے بعد پیر صاحب کے ساتھ ۱۶ ماہ جیل میں رہے۔ پیر صاحب مانکی شریف کے ساتھ ہی نئے ملک کے ناخداؤں کی پالیسی سے بیزار ہو کر لیگ سے علیحدگی اختیار کر لی اور کچھ عرصہ گوشہ نشینی کی زندگی گذار کر علماء کے ساتھ مکمل تعاون اختیار کر لیا۔

اس پیرانہ سالی اور کمزوری کے باوجود اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر اسمبلی کا انتخاب لڑنے کی جماعتی درخواست کو قبول کر لیا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی سے قریبی تعلق تھا۔ اور مولانا کی خداداد صلاحیتوں کے بیحد معترف تھے ہسپتال میں آپ نے آنے والوں کو روک دیا، اور فرمایا کہ کام جاری رکھیں۔ آخری وقت میں اپنے مریدین و متعلقین کو دین حق کی سربلندی کی خاطر ڈٹ جانے کی وصیت فرمائی اور یہ راہ حق کا مسافر بعمر ۷۰ سال اپنے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

ندیم

مسٹر بھٹو کی مرزائیت نوازی اور ختم نبوت سے غداری

پیپلز پارٹی کے آرگن کا صحابہ کرامؓ پر حملہ

کروڑوں مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو چیلنج

جمیعۃ علماء اسلام کی پالیسی کے متعلق قائد جمیعۃ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے بارہا یہ اعلان کیا ہے کہ جمیعۃ کا نہ تو پیپلز پارٹی سے کوئی معاہدہ ہے اور نہ ہی کسی اور جماعت سے کوئی معاہدہ ہوا ہے۔ البتہ پاکستان لیبر پارٹی سے جمیعۃ نے معاہدہ کیا تھا۔ وہ بھی سوشلزم کی بنیاد پر نہیں بلکہ اسلامی اصولوں کی بنا پر ہوا تھا۔ لیکن مودودی جماعت نے مقبوضہ پریس کے ذریعہ جمیعۃ علماء اسلام کو بدنام کیا اور باوجود تردید کے بھی یہ کہا جاتا رہا کہ جمیعۃ اور پیپلز پارٹی کا آپس میں معاہدہ ہے۔ اب عملی طور پر مسٹر بھٹو کے رویہ سے یہ بات کھل کر سامنے آچکی ہے کہ جمیعۃ کا بھٹو یا اس کی جماعت سے کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ کیونکہ پیپلز پارٹی ہر مقامات پر جمیعۃ علماء اسلام کے امیدواروں کا مقابلہ کر رہی ہے اور خود مسٹر بھٹو اس وقت حضرت مفتی صاحب کے مقابلہ میں ڈیرہ اسمٰعیلخاں سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔

حضرت قائد جمیعۃ مفتی محمود صاحب سے جب یہ سوال کیا گیا کہ جمیعۃ علماء اسلام مسٹر بھٹو کی اس طرح مخالفت کیوں نہیں کر رہی جس طرح دوسری اسلام پسند جماعتیں مخالفت کر رہی ہیں تو مفتی صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ہم مسٹر بھٹو ہی نہیں بلکہ سوائے مودودی جماعت کے دوسری اسلام پسند جماعتوں کی بھی مخالفت نہیں کر رہے ہیں۔ اگرچہ ہمیں ان کی سیاست سے اختلاف ہے، لیکن مودودی صاحب سے ہمارا سیاسی اختلاف ہی نہیں مذہبی اختلاف بھی ہے۔ مودودی صاحب کی تحریرات سے اسلامی عقائد پر زد پڑتی ہے اور انبیاء علیہم السلام و صحابہ کرامؓ کی توہین ہوتی ہے۔ مودودی صاحب کی ان تحریرات کی بنا پر ہم ان کی مخالفت کرتے ہیں اور یہ مخالفت اب سے نہیں، بہت پہلے سے ہے۔ مفتی صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مسٹر بھٹو کے متعلق جیسا کہ سنا جا رہا ہے وہ مرزائیوں کو پارٹی ٹکٹ دے گا۔ اگر یہ صورت سامنے آگئی تو جمیعۃ کا ہر کارکن اس کی بھرپور مخالفت کرے گا۔

چنانچہ اب مسٹر بھٹو کی مرزائیت نوازی کھل کر سامنے آگئی ہے اور اس نے تیرہ مرزائیوں کو پارٹی ٹکٹ دیا ہے۔

ختم نبوت اور شہدائے ختم نبوت سے غداری

مسٹر بھٹو کا ۱۳ مرزائیوں کو ٹکٹ دینا مسئلہ ختم نبوت اور ان شہدائے ختم نبوت سے غداری ہے جنہوں نے ناموس رسول اکرم کی حفاظت کے لئے لاہور میں جام شہادت نوش کیا تھا۔ پاکستان کے غیور مسلمان مسٹر بھٹو اور اس کی پیپلز پارٹی کی اس صریح غداری اور اسلام دشمنی پر سخت قسم کے جذبات و خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود پیپلز پارٹی کے وہ کارکن جن کے دل عشق نبویؐ کے جذبہ سے سرشار اور ان کے چہروں سے نور ایمان کی شعاعیں روشن ہیں ایک ایک کرکے مسٹر بھٹو کی غلامی کا جوا اتار کر پھینک رہے ہیں۔ کیونکہ وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ جو ان کا غلام ہوتا ہے، وہ کسی فاسق و فاجر انسان کی غلامی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

خطرناک فتنہ

مرزائیت امت مسلمہ کے لئے ایک خطرناک فتنہ ہے۔ علامہ اقبال نے بھی اپنی بہت سی تحریروں میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے علامہ اقبال مرحوم کا یہ نظریہ تھا کہ امت مسلمہ کے تمام پیچیدہ مسائل کا حل کشمیر اور فلسطین کی آزادی وغیرہ صرف جہاد کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت ہمیشہ جہاد کی مخالف رہی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں صراحت کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ میں نے انگریز کی حمایت اور جہاد کی حرمت پر اتنے رسائل اور کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تحریر کی ہیں کہ ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ خاص طور پر ان کو عرب ممالک میں تقسیم کرایا گیا یہی وجہ تھی کہ علامہ اقبال مرحوم کو مرزائیوں کے اس غلط نظریہ پر لکھنا پڑا ؎

وہ نبوت ہے مسلماں کیلئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

مرزائیوں کے جہاد کی حرمت جیسے غلط عقیدہ پر میں زیادہ تفصیل میں جانا نہیں چاہتا، صرف مرزا قادیانی کا یہ شعر ان غلط نظریہ کے ثبوت کے لیے کافی ہے ؎

(باقی صـ پر)

ــه　اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے جہاد اور قتال

یہی غلط نظریہ ہے جس کی بنا پر یہودیوں نے اپنی نام نہاد سلطنت اسرائیل میں مرزائیوں کو تبلیغی اڈے اور دفاتر قائم کرنے کی اجازت دے رکھی ہے تاکہ وہاں سے وہ جہاد کی حرمت پر کتابچے اور رسائل لکھ کر عرب ممالک میں تقسیم کریں اور عربوں کے جذبۂ جہاد کو سرد کرنے کا فریضہ انجام دیں۔

اس صورت حال کے پیش نظر یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ مسٹر بھٹو نے جن ۱۳ مرزائیوں کو اپنی پارٹی کا ٹکٹ دیا ہے۔ اس سے مسٹر بھٹو کا مقصد پاکستان کے بارہ کروڑ مسلمانوں پر مرزائی حکومت قائم کرنا ہے۔ اور اس کے لئے آسان ترین نعرہ عوام دوستی کا ہے جو مسٹر بھٹو جگہ جگہ لگاتے پھر رہے ہیں۔ گویا کہ مسٹر بھٹو نے عوام دوستی کا نعرہ مرزائیوں سے حاصل کیا ہے۔ اگر مسٹر بھٹو عوام دوستی کے نعرہ میں مخلص ہوتے تو ۱۳ مرزائیوں کو پارٹی ٹکٹ دے کر بارہ کروڑ عوام کے عقیدۂ ختم نبوت کو قطعاً نظر انداز نہ کرتے

ہمارے اس دعوے کو (کہ مسٹر بھٹو نے مرزائیوں سے عوام دوستی کا نعرہ لیا ہے) تقویت اس دلیل سے بھی ملتی ہے۔ اگست ۱۹۶۵ء [?] میں لندن میں مرزائیوں کا ایک خفیہ اجلاس ہوا تھا جس میں تمام مغربی ممالک کے مشن اور مرزائیوں کا اسرائیلی مشن شریک ہوا تھا جس میں سر ظفر اللہ قادیانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ مستقبل قریب میں اگر ہماری حکومت قائم ہو جائے تو ہمیں کیسا نظام رائج کرنا چاہیئے۔ اس مسئلہ پر کافی بحث ہوتی رہی۔ بالآخر یہ طے پایا کہ ہم سرمایہ کی از سر نو تقسیم کریں گے۔

اب ظاہر بات ہے کہ وہ اپنی حکومت کے قیام کا خواب افریقہ، عرب اور مغربی ممالک میں نہیں دیکھ رہے تھے بلکہ وہ پاکستان میں اپنی حکومت قائم ہونے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ ان کو ایک آلہ کار کی ضرورت تھی، جو مسٹر بھٹو کی صورت میں مل گیا۔ مسٹر بھٹو کو سرمائے کی تقسیم کا نعرہ مرزائیوں کا دیا ہوا ہے جس کو عرف عام میں مسٹر بھٹو سوشلزم کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسلام کا نظام تو اس ملک میں آیا ہی نہیں تھا جس کے متعلق مرزائی اپنے خیالات کا اظہار کرتے، البتہ مغربی جمہوریت اور مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام کی ناکامی ان کے پیش نظر تھی، پاکستان کے غریب عوام اور سرمایہ داروں و جاگیرداروں کے ظلم و ستم کا وہ بغور مشاہدہ و مطالعہ کر چکے تھے۔ لیکن اسی نظام کو باقی رکھنے کے لئے ان کو ایک نئے نعرے کی ضرورت تھی، جس سے وہ نظام بھی جوں کا توں قائم رہے اور ان کی حکومت بھی قائم ہو جائے۔ وہ مختلف ممالک کے سوشلسٹ انقلاب بھی دیکھ چکے تھے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ان کو لاڑکانہ کے ایک کروڑ پتی مسٹر بھٹو کی شخصیت نظر آئی جس سے سوشلزم، اسلامی سوشلزم اور بعد ازاں اسلامی مساوات اور محمدی مساوات کے نعرے لگوائے۔

ذرا گہری نظر سے سوچا جائے تو مسٹر بھٹو کی شخصیت زیادہ اجاگر ہو کر اسی وقت سامنے آئی ہے جب سے مرزائیوں نے ۱۹۶۵ء [?] میں لندن میں خفیہ اجلاس بلایا تھا۔

اس ساری تفصیل سے یہ بات صاف واضح ہو جاتی ہے کہ مسٹر بھٹو ختم نبوت کے پروانوں کے اس عظیم ملک میں مرزائی حکومت کے قیام کا راستہ ہموار کر رہے ہیں اور مرزائی ۱۹۵۳ء [?] کی تحریک ختم نبوت کا بدلہ مسٹر بھٹو کی پیپلز پارٹی کی صورت میں پاکستان کے مسلمانوں سے لینا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسٹر بھٹو نے اپنی پارٹی کے ٹکٹ یا تو سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کو دیئے ہیں یا پھر مرزائیوں کو دیئے ہیں۔

پیپلز پارٹی کی صحابہؓ دشمنی

مسٹر بھٹو کی مرزائیت نوازی اور ختم نبوت سے غداری کے بعد پیپلز پارٹی کے ایک آرگن "نصرت" لاہور نے اپنی یکم نومبر کی اشاعت میں صحابہ کرامؓ کی ذات قدسیہ پر ایک زبردست حملہ کر کے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو چیلنج کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے لکھا ہے:-

"حضرت جعفرؓ بن ابی طالب ہی نہیں
حضرت زیدؓ اور حضرت علیؓ رسول خدا کے
سامنے جذبۂ مسرت کے اظہار کے لئے
رقص پیش کر چکے ہیں"

دوسرے لفظوں میں جس طرح مسٹر بھٹو اسٹیج پر جذبۂ مسرت کے اظہار کے لئے بھنگڑا ڈالتے ہیں، اسی طرح یہ تینوں اصحابیؓ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھنگڑا ڈلواتے تھے۔

یہ عبارت تحریر کر کے ایک طرف تو پیپلز پارٹی کے آرگن نے غیر مسلموں، انگریزوں، دہریوں میں صحابہ کرامؓ کی جگ ہنسائی کا سامان مہیا کیا ہے اور دوسری طرف پاکستان کے بارہ کروڑ عوام اور خود پیپلز پارٹی کے ان کارکنوں کے ایمانی جذبات کو سخت ٹھیس پہنچائی ہے۔ جو اپنے سینوں میں صحابہ کرامؓ اور اہلبیت کی محبت کا جذبہ لئے ہوئے ہیں۔ کیا پیپلز پارٹی کے آرگن کی صحابہ کرامؓ کے خلاف اس دیدہ دلیری سے پاکستان کے بارہ کروڑ عوام خوش ہوں گے؟ قطعاً نہیں۔

مسٹر بھٹو اور ان کے کارندوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پاکستان کے مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں، لیکن صحابہ کرامؓ اور اہلبیتؓ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور دیدہ دلیری برداشت نہیں کر سکتے۔

یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ پیپلز پارٹی کے باغیرت نوجوان بھی اس پر خوش نہیں کیونکہ وہ پہلے مسلمان ہیں اور بعد میں پیپلز پارٹی کے کارکن۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ بھٹو جیسے کروڑوں فاسق و فاجر انسان صحابہ کرامؓ کے پاؤں کی خاک کے ذرّوں کے مقام اور مرتبے تک کبھی نہیں پہنچ سکتے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے عوام کا یہی اختلاف ہے کہ مودودی کا بے باک قلم صحابہؓ کرام کے خلاف چل نکلا تھا جو عوام مودودی کو معاف نہیں کرتے۔ وہ مسٹر بھٹو کو کیا سمجھتے ہیں؟

پاکستان بھر میں پیپلز پارٹی کے آرگن کی اس دیدہ دلیری کے خلاف زبردست احتجاج ہو رہا ہے اور پیپلز پارٹی کے کارکن بھی اس جماعت سے علیحدگی اختیار کرتے جا رہے ہیں۔

بقیہ — عرب ملکوں کا وفاق

کہ مصر، سوڈان اور لیبیا ایک وسیع تر وفاق کی تشکیل کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس وفاق کو دشمنوں کی نظر بد اور سازشوں سے محفوظ رکھے اور یہ پائیدار ثابت ہو، تاکہ رفتہ رفتہ تمام عرب ملک اس میں شامل ہو جائیں

اس وفاق کی تشکیل کا آغاز ناصر مرحوم کے زمانہ میں ہی ہو گیا تھا۔ پچھلے سال تریپولی میں بہت سے امور پر صدر ناصر کی موجودگی میں ان تینوں ہمسایہ ملکوں نے اشتراک و تعاون کا فیصلہ کر لیا تھا۔

عبدالناصر مرحوم کے بعد پہلی فرصت میں ان ملکوں نے اس اشتراک کو ایک باقاعدہ وفاق کی شکل میں لانے کا تہیہ کیا ہے۔

یقیناً یہ اقدام مرحوم صدر کی روح کے لئے باعث طمانیت ثابت ہوا ہوگا۔ اور درجہ بدرجہ اس منزل کی طرف بڑھنے کا آغاز ہے جس کی نشاندہی ہمیشہ صدر مرحوم کرتے رہے۔ یعنی اول عرب ملکوں کا اتحاد و استحکام اور سامراجی طاقتوں کے اثر و دخل سے مکمل آزادی، پھر عرب اور افریقی ملکوں کا اتحاد اور آزادی اور اس کے بعد اسی مضبوط اساس پر عالم اسلام و ایشیائی افریقی قوموں و ملکوں کا اتحاد اور مضبوط ترین بلاک۔ خدا کرے کہ مصر، سوڈان اور لیبیا کا وفاق عالم اسلام اور افریشیائی وفاق کا نقطۂ آغاز ثابت ہو

پولنگ ایجنٹس کا تقرر

امیدوار یا اس کا الیکشن ایجنٹ پولنگ کے آغاز سے قبل ایک پولنگ بوتھ پر اپنے دو پولنگ ایجنٹس کی تقرری کر سکتے ہیں۔ اور اگر ایک پولنگ اسٹیشن پر ایک سے زائد پولنگ بوتھ ہوں تو پھر چار ایجنٹس مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ اس سے زائد نہیں اس لئے کہ کسی پولنگ اسٹیشن پر چار سے زائد پولنگ بوتھ نہیں ہوں گے۔ ہر پولنگ بوتھ میں امیدوار کا پولنگ ایجنٹ موجود ہوگا۔ جو اپنے امیدوار کے حقوق کا نگران ہوگا۔

سید، اے۔ آر جعفری
آفس سیکرٹری شعبۂ انتخابات

قومی اسمبلی کے لئے مغربی پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام کے مزید ارکان کی نامزدگی

(گذشتہ سے پیوستہ)

نمبر شمار	حلقہ نمبر				اسم گرامی
۸۶	این ڈبلیو	۵۳	لائلپور	۵	مولانا عبدالمجید صاحب صابر
۸۷	〃 〃	۵۶	〃	۸	مولانا صاحبزادہ احمد شفیع صاحب
۸۸	〃 〃	۵۷	〃	۹	حاجی عبدالرحمٰن صاحب
۸۹	〃 〃	۱۱۶	لاڑکانہ	۱	مولانا عبداللہ صاحب بخاری
۹۰	〃 〃	۱۱۷	〃	۲	جناب علی محمد صاحب

(آفس سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

جعلی ووٹوں کا تدارک

انمٹ روشنائی

ووٹ کی پرچی ملنے سے پہلے آپ کی انگشت پر انمٹ سیاہی لگائی جائے گی۔ جب ووٹر پولنگ اسٹیشن کے اندر داخل ہوگا تو پریذائیڈنگ افسر اسے ووٹ کی پرچی دینے سے قبل اطمینان کرے گا کہ وہ فی الواقعی اس پولنگ اسٹیشن کا ووٹر ہے۔ اس ووٹر کے کسی ہاتھ کے انگوٹھے یا انگلی پر نہ مٹنے والی روشنائی سے ایک نشان لگایا جائے گا۔

یہ روشنائی الیکشن کمیشن نے بطور خاص تیار کرائی ہے اور پاکستان میں ہی تیار ہوئی ہے۔ اس کا فارمولا ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی جیسے ممتاز سائنسدان کا تیار کیا ہوا ہے۔ نہ یہ فارمولا کسی اور کو معلوم ہے اور نہ ہی کوئی ادارہ یا شخص ایسی روشنی تیار کر سکتا ہے۔ اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ایک مرتبہ جب اس سے نشان لگا دیا جائے تو پھر تین چار دن تک مٹ نہیں سکتا۔ روشنائی کھال میں جذب ہو جاتی ہے — یہ احتیاطی تدبیر اس لئے اختیار کی گئی ہے کہ ایک ہی شخص ایک سے زیادہ مرتبہ ووٹ ڈالنے کی جسارت نہ کر سکے بیلٹ پیپر دینے سے پہلے جب روشنائی کا یہ نشان لگانے کے لئے ہاتھوں کے انگوٹھے اور انگلیاں دیکھی جائیں گی تو پتہ چل جائے گا کہ اس شخص کے انگوٹھے یا انگلی پر اس سے پہلے ایسی ہی روشنائی کا کوئی نشان لگایا گیا ہے کہ نہیں۔ اگر پہلے نشان موجود نہ ہو تو اُسے نشان لگایا جائے گا۔ اور اگر پہلے نشان موجود ہو تو اس شخص کے خلاف ضابطے کی کارروائی کی جائیگی۔

ووٹروں پر یہ بات بالکل واضح ہو جانی چاہیئے کہ ووٹر متذکرہ نشان لگوانے سے انکار نہیں کر سکتا، آرڈیننس ۱۳ کے سیکشن ۱۳ کے ذیلی سیکشن (۲) الف میں اس کی صراحت موجود ہے۔ یہ ملک کا قانون ہے۔ اس لئے نشان لگوانے سے انکار کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ذیلی سیکشن (۳) میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ اگر کسی شخص نے نشان لگوانے سے انکار کر دیا تو اسے بیلٹ پیپر نہیں دیا جائے گا۔

تمام امیدواروں اور ان کے رضا کاروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ووٹروں کو یہ شق اچھی طرح سمجھا دیں کہ یہ نشان لگوانے سے انکار نہ کریں۔

اس روشنائی سے کوئی نقصان جلد کو نہیں پہنچتا۔ اور تین چار دن کے بعد خود ہی مٹ جائے گا۔ نشان چونکہ بہت ہلکا ہوگا۔ اس لئے کسی قسم کی بدنمائی بھی محسوس نہیں ہوگی۔

(سید اے آر جعفری بی اے (آنرز)
آفس سیکرٹری شعبۂ انتخابات)

معذور رائے دہندہ

اگر رائے دہندہ اندھا یا کسی طرح معذور ہو، اور کسی کی مدد کے بغیر اپنے پسند کے امیدوار کے نام کے سامنے مہر نہ لگا سکتا ہو، تو قانونی طور پر مجاز ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک مددگار ہو جو اس کی رہنمائی کرے (آفس سیکرٹری شعبہ انتخابات)

بھٹو کی مرزائیت نوازی، فارلینڈ دوستی اور مخالف جمہوریت رویے کی وجہ سے

پیپلز پارٹی لاہور کے وائس چیئرمین اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار رانا محمد اکرام مستعفی ہو گئے

لاہور ۱۷ نومبر۔ پاکستان پیپلز پارٹی لاہور کے وائس چیئرمین رانا محمد اکرام ایڈووکیٹ پارٹی کی ابتدائی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ رانا صاحب نے کہا ہے کہ پارٹی کے سربراہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے فاشسٹ طور طریقے اپنا لئے ہیں اور ان کے اردگرد ایسے خود غرض عناصر نے حصار قائم کر لیا ہے جن کے ہاتھوں پارٹی کے اساسی اغراض و مقاصد کا حصول ناممکن ہے۔

رانا محمد اکرام نے جو پیپلز پارٹی کی تنظیمی کمیٹی کے رکن اور پارٹی کی لیبر کمیٹی اور ڈیفنس کمیٹی کے بھی چیئرمین رہے اور جنہیں بھٹو صاحب نے اپنے دستخطوں سے لاہور کے حلقہ نمبر ۱۲ سے پنجاب اسمبلی کے لئے پارٹی کا امیدوار نامزد کیا تھا۔ آج ایک طویل بیان میں کہا کہ پارٹی گو ملک میں جمہوریت کی بحالی کی علمبردار ہے، عام کارکنوں کے پیہم مطالبے کے باوجود اب تک جمہوری اصولوں کے مطابق پارٹی کی تنظیم نہیں کی گئی، اور نہ باقاعدہ انتخابات کرائے گئے ہیں۔

رانا محمد اکرام نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے "جمہوریت ہماری سیاست ہے" کو چار اساسی اصولوں میں شامل کرنے کے باوجود پارٹی کے اندر اس اصول پر عمل کرنے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی، پارٹی کو بنے تین سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ ابھی تک اس کے انتخابات نہیں کرائے گئے۔ بھٹو صاحب سے عقیدت کے باعث اکثر لوگوں کی طرح خاموش رہتے ہوئے بھی میں یہ بات محسوس کرنے سے باز نہ رہ سکا، کہ بھٹو صاحب پارٹی میں کوئی تنقید، مشورہ اور اصلاح پسند نہیں کرتے اور بتدریج ایک فاشسٹ لیڈر کا روپ دھارتے جا رہے ہیں۔ ان کے گرد ان کے چند مخصوص "دوستوں" کا ہالہ قائم ہے جو کسی عام کارکن کو لیڈر تک پہنچنے نہیں دیتے۔

بیان میں کہا گیا کہ انتخابات میں دو ماہ کا التواء ہونے پر پارٹی میں جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور موقع پرستوں کا زبردست ریلا آ گیا، جو پارٹی کے غریب مگر مخلص کارکنوں کو خس و خاشاک کی مانند بہا لے گیا۔ ٹکٹوں کے بارے میں جو پالیسی اختیار کی گئی وہ ہالہ کانفرنس کے فیصلوں کے بالکل منافی تھی۔ کانفرنس نے فیصلہ کیا تھا کہ چونکہ موجودہ ماحول میں صرف سرمایہ دار الیکشن میں کامیاب ہو سکتے ہیں لہٰذا پیپلز پارٹی صرف عوامی تحریک کا راستہ ہموار کرنے کی خاطر انتخابات میں حصہ لے گی۔ لیکن پارٹی میں "موزوں" امیدواروں کی کھیپ کے آ گھسنے پر عوامی تحریک کا راستہ فراموش کر دیا گیا اور الیکشن جیتنے کی خاطر شریف نکودری، میاں محمد علی، رشید محمد بھٹی، ملک غلام جیلانی، احسان اللہ خاں، ضیاء بٹ اور متعدد دوسرے جاں نثار کارکنوں کو "موزوں" امیدواروں پر قربان کر دیا گیا کہ وہ غریب تھے۔

رانا محمد اکرام نے کہا۔ میاں محمود علی قصوری کی سہگل خاندان سے رشتہ داری سے کون واقف نہیں اگر پارٹی میں واقعی جمہوریت ہوتی تو اس کے کارکن بھٹو صاحب کو ایک ایسے فرقے سے سیاسی ناطہ ہرگز نہ کرنے دیتے جسے برطانوی سامراج نے جنم دیا تھا۔ وہ فارلینڈ کے دوست نواب خاکوانی کو بھی پارٹی میں شامل نہ ہونے دیتے۔ ان حالات میں بجا طور پر یہ سوال شدت سے ابھر آیا کہ بھٹو صاحب جس سوشلزم کا دعویٰ کیا کرتے ہیں کیا وہ انہیں سرمایہ داروں کے ذریعہ سے لائیں گے؟ اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بھٹو صاحب نے بخوبی بھانپ لیا تھا کہ اگر عوامی تحریک کے بغیر اور سرمایہ داروں کے ذریعے اقتدار آسانی سے مل سکتا ہے تو کیوں نہ حاصل کیا جائے۔ ان حالات کی موجودگی میں پیپلز پارٹی کے بنیادی اصول کہاں باقی رہ گئے ہیں؟

(امروز لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۷۰ء)

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

سید محمد رمضان شاہ صاحب سابق چیئرمین یونین کونسل واڈیں (تھانہ کینجر) جمعیۃ علماء پاک "۱" سے مستعفی ہو کر بمعہ احباب جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔ سید محمد رمضان شاہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور کو نہایت پسند کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے نیز جمعیۃ علماء پاکستان کے متعلق بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ اس جماعت میں کوئی تنظیم نہیں

محمد یوسف ناظم اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو

تحصیل کبیروالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے امیدوار پیر خورشید احمد کی پوزیشن مضبوط ہوگئی

کبیروالہ۔ درج ذیل حضرات نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ جمعیۃ کے منشور کے ذریعہ ہی ملک میں اسلامی دستور نافذ ہو سکتا ہے اسلامی دستور بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ علماء دین کو ووٹ دے کر کامیاب بنایا جائے تاکہ اسلامی دستور کے ذریعہ غریب کسانوں اور مزدوروں کے مسائل حل کئے جائیں۔ اگر ملک میں الحاد، بے دینی کو ختم کرنا ہے تو بھی ضروری ہے کہ جمعیۃ کے امیدواروں کو ووٹ دیئے جائیں۔

حاجی سرفراز خاں سشیخ تھل نجیب۔ شاکر محمد شیخ ممرال۔ پیر مبارک شاہ ممرال۔ مولانا حافظ عطاء اللہ شیخ قطب الدین خاں ممرال۔ ظہور الدین ممرال۔ حاجی کریم بخش سیال، حاجی اللہ بخش شاہ۔ حاجی حق نواز خاں سیال غلام رسول خاں چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کبیروالہ۔ حاجی حسین شاہ کھنگہ قریشی پیر بدھال۔ احمد شاہ کھنگ۔ چوہدری غلام قادر بندلیشہ نور پور۔ چوہدری شاہ محمد بندلیشہ۔ نور محمد، محمد حیات نور پور۔ غلام احمد، حاجی رحیم بخش تھانگوالہ، مولانا محمد الدین چک نمبر ۱۲ تحصیل کبیروالہ۔

جمعیۃ علماء اسلام نے ضلع ملتان کی تمام سیٹوں سے اپنے نمائندے کھڑے کئے ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

تحصیل کبیروالہ	پیر سید خورشید احمد شاہ صاحب
" خانیوال	سید نیاز احمد شاہ
" "	قاری نور الحق قریشی
" وہاڑی	مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب
" میلسی	مولانا فیض احمد صاحب
" لودھراں	صوفی محمد یار صاحب
" شجاع آباد	حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی
" ملتان	مولانا عبدالشکور دین پوری
ملتان شہر	فیروز دین انصاری

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

اعجاز احمد صاحب جنرل سیکرٹری پیپلز پارٹی محلہ محمود آباد لائلپور نے اپنے ایک صد ساتھیوں سمیت پیپلز پارٹی کو چھوڑ کر جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے پیپلز پارٹی پر الزام لگایا ہے کہ وہ مرزائیوں کو ٹکٹ دے کر اسلام دشمنی کا ثبوت دے رہی ہے۔

لائلپور میں عنقریب پیپلز پارٹی ٹوٹ جائیگی

پیپلز پارٹی سے علیحدگی اور جمعیۃ میں شمولیت

ماسٹر ظفر علی صاحب گوگھووال ضلع لائلپور نے اپنے پچاس ساتھیوں سمیت پیپلز پارٹی چھوڑ کر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے پیپلز پارٹی پر الزام لگایا ہے کہ اس نے قادیانیوں سے اتحاد کر لیا ہے۔

جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان

چوہدری نذیر احمد صاحب گوجر اور چوہدری کمال دین گوجر نے اپنے احباب اور برادری سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے لائلپور کے حلقہ ۵۰ کی قومی اسمبلی کی نشست پر پھگلوں کے مقابلہ میں چوہدری نذیر احمد صاحب کو اپنا نمائندہ نامزد کیا ہے۔

چوہدری غلام مصطفٰے سات ہزار ساتھیوں سمیت پیپلز پارٹی سے علیحدہ ہوگئے

علاقہ چک جھمرہ ضلع لائلپور سے چوہدری غلام مصطفٰے باجوہ نے اپنے سات ہزار ساتھیوں سمیت پیپلز پارٹی کو چھوڑ کر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے اور جمعیۃ کے اکابرین پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے پارلیمانی بورڈ نے چوہدری غلام مصطفٰے باجوہ کو حلقہ چک جھمرہ ۵۵ کی صوبائی نشست کے لئے اپنا امیدوار نامزد کر دیا ہے۔ چوہدری غلام مصطفٰے نے پیپلز پارٹی کے مرزائیت نواز رویے کی شدید مذمت کی ہے۔

ڈیموکریٹک پارٹی سے علیحدگی

محمد اسلم جنرل سیکرٹری جمہوری پارٹی محلہ رضا آباد لائلپور نے اپنے ساتھیوں سمیت جمہوری پارٹی سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے مذمت کی ہے کہ جمہوری پارٹی اسلام کا نام انتخابات کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ حالانکہ جمہوری پارٹی کا کردار اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ محمد اسلم اور ان کے ساتھیوں نے جمعیۃ کے اکابرین پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

بقیہ ـــــ شہید راہ حق

اللہ کو جا ملا۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کے بڑے بھائی پیر محمد ولایت صاحب اور چھوٹے بھائی پیر سلطان العارفین کے علاوہ چار صاحبزادے ہیں، جناب سلطان محمود صاحب سیفی انسپکٹر تربیلا میجر شجاع الملک، ظاہر شاہ اور ہارون الرشید۔

دو صاحبزادیاں ہیں جن کی نسبت صاحبزادہ آفتاب احمد اور صاحبزادہ محمد کیومرس صاحب سے ہے۔

نماز جنازہ قاضی عبدالواحد صاحب خطیب ہزارہ نے پڑھائی۔ مولانا ہزاروی کے علاوہ علاقہ بھر کے علماء رؤسا اور دیندار مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

روجھان میں جمعیۃ کی مقبولیت

تین مزاریوں نے ہزار ہزار دوستوں سمیت مولانا غلام محمد کی حمایت کا اعلان کر دیا

بے باک ممتاز عالم دین مولانا عبدالکریم نیازی کی حق بیانی اور انتھک محنت سے عوام و خواص متاثر ہو چکے ہیں۔

(۱) سب سے اول سردار اللہ یار خاں مزاری
(۲) سردار فخر الدین خاں مزاری
(۳) سردار محمد افضل خاں مزاری

نے ایک ایک ہزار ووٹ سمیت مولانا غلام محمد صاحب امیدوار قومی اسمبلی حلقہ جنوبی ڈیرہ غازی خاں کی حمایت کا تحریری بیان دیتے ہوئے لکھا کہ آئین اسلامی کا نفاذ صرف علماء سے ممکن ہے۔ کچھ لیڈر اسمبلیوں میں آزمائے جا چکے ہیں اور جدید لیڈروں کی زندگیاں بھی قوم کے سامنے ہیں۔ اس لئے مولانا غلام محمد کو ووٹ دینا ہم عین ایمان یقین کرتے ہیں اور ہمہ قسم کی حمایت کا اعلان کرتے ہیں (سردار انصاف علی امیر جمعیۃ روجھان)

پاکستان میں ۱۹۷۰ء کے الیکشن پر

قرآن کریم کا فیصلہ

(از پیر طریقت حضرت مولانا سید نذیر احمد شاہ صاحب نینگوی فرو کہ خلیفہ مجاز حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رح)

مقتدائے دین محمدی یعنی علماء حق اہلسنت مقلدین و اہلحدیث کے سامنے مسلمانان پاکستان کو ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں حصہ لینے کا طریقہ اور اس مشن والی جماعت کی نشاندہی جس پر ہر مسلمان کو عمل کرنا واجب ہے بلکہ اس کے خلاف دوسری جماعت کو طاغوتی مسلک اور قرآن کریم سے اعراض و انحراف کرنے والی سکیم ہونا نص قرآنی سے ثابت کر کے واجب العمل صورت کی تعیین کرتا ہوں۔ هَذَا هُوَ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد آنکہ پارہ پنجم کے پانچ والے رکوع میں آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ سے يُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا تک جس کا ترجمہ ہے :-

"قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کا آپس میں جو جھگڑا پیدا ہو۔ اس میں یہ آپ سے تصفیہ کرائیں۔ پھر اس تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر تسلیم کر لیں۔"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قسم آپ کے رب کی جب تک آپ کی امت والے آپ کو حاکم مان کر آپ کے فیصلہ پر عالی بہ رضا نہ ہوں گے، ایمان والے نہیں ہو سکتے۔ یہ کس سے مخفی ہے کہ قیامت تک آپ کی حاکمیت رہے گی۔ لہٰذا جس ملک میں آپ کے فیصلوں یعنی شرعی آئین پر عمل نہ ہو، بلکہ خود ساختہ نہایت شنیع ضوابط پر حکومت چلائی جائے وہاں اس کو مان کر عمل کرنے والے اس کلام منصوص کی رو سے ایمان والے نہیں کہے جا سکتے۔ بنابریں وقت حاضرہ میں مسلمانان پاکستان کو ملک میں جب حکومت بنانے کا موقعہ سامنے ہے۔ اور نص مذکور نے صرف حضور پر نور شاہ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاکمیت پر ہی اسلام موقوف و مشروط ثابت ہوتا ہے۔ تو بغیر آئین شریعت حکومت بنانے والے اور اس کو ووٹ دینے والے کو بوجہ عدم شرط کے اسلام والا کہنا قرآن کے خلاف ہے۔ نیز حکومت شرعی آئین والی، علماء اسلام کو ہی پہنچتی ہے۔ فرمان نبوی۔ العلماء ورثۃ الانبیاء او کما قال، دوسری جگہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل، اس حق رسی کا مثبت ہے۔ اس نیابت علماء و فرمان رسول اور شریعت صحیح اور پورے طور پر تعبیر اور اجراء کرنے کے لئے متعین فرما کر یہ صاف کر دیا کہ غیر علماء کو حکومت سازی میں ووٹ دینا آئین شرعی سے گریز و انحراف ہے۔ یہاں تک آیۃ کریمہ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ امر متحقق ہو گیا، کہ صرف آئین شریعت پر حکومت چلانا اور ووٹ لینا علماء حق کو ہی صحیح ہے۔ غیر علماء کا اس طرف اقدام اغراض دنیاوی کے لئے سامنے آنا، الحاد و تخریب دین ہے۔ ایسوں کو ووٹ دینا رسول اور اسلام سے فرار و روگردانی ہے۔ کسی مسلمان کو غیر شریعت والی جماعت کو ووٹ دینا ناجائز و حرام ہوگا۔ اس کے بعد علماء کی متعدد جمعیۃ بننے نے خلجان شدید کر دیا جس کو کلام الٰہی ناگواری کے ساتھ متنبہ فرماتا ہے :- (اعتصموا بحبل اللہ جمیعا) علماء وہی قرآن والی کے اہل تھے۔ وہ جمیعا کا مطلب جماعت عمل میں لا کر صورت افتراق پکڑ گئے۔ اب کس سے فتویٰ کس پر لیں سب عالم۔ اب فیصلہ اس طریق تنقید سے ہوگا کہ مدعیان انعقاد حکومت اسلامی حسب ذیل یعنی جماعت اسلامی، جمعیۃ العلماء پاکستان، جمعیۃ علماء اسلام مرکزی، جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان۔ یہ چار ہیں، اول کا بانی مودودی جس کے بارے میں تمام علماء یعنی اکثر نے اس کی کتابوں اور تحریروں سے خلاف سنت اور خلاف دین نہایت وضاحت سے تشہیر کر دیا جس سے اب چشم پوشی عمل میں لانا صریح مداہنت اور بے دینی کو راستہ دینا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ مودودی صاحب اس زمانہ ابتلاء میں حدود شرعی رجم و قطع ید وغیرہ کو ظلم قرار دیتے ہیں۔ یہی مدیجد وا فی انفسہم حرجا مما قضیت کے مرتکب حدف لا یؤمنون ہو کر حکومت سازی و ووٹ گیری سے محروم عندالشرع ہیں۔ باقی تین جمعیۃ مذکورہ کا جائزہ اس طرح ہے کہ تمام مسلمان علماء و غیر علماء تئیس سال کے تجربہ سے روز روشن کی طرح نمایاں کرتے ہیں کہ وہ عنصر پاکستان میں بحیثیت اسلام پاکستان کو تباہ و برباد کرنے والے ثابت ہوتے ہیں۔

اول مدت مذکورہ میں حکمرانی کرنے والے، دوم سرمایہ دار جو پہلوں کی آب پاشی کرتے رہے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ جس جمعیۃ علماء میں جماعت اسلامی یا عناصر مذکورہ کار فرما ہوں گے۔ اس کا خالص جماعت حقہ ہونا دل کو نہیں لگتا۔ اپنی تحقیق میں ایسی صاف جمعیۃ صرف جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان ہی ہے۔ میں اسی کو ووٹ دینا واجب سمجھتا ہوں اور سب کو بھی اسی کا مکلف قرار دے کر وما علینا الا البلاغ کہہ کر سبکدوش ہوتا ہوں۔

اگر کسی کے پاس اس سے صاف اور صحیح معیار امور حاضرہ کے متعلق ہو، ابلاغ اس پر ہے۔ فقط والسلام!

شاعر جمعیۃ مولانا سعید علی ضیاء کو صدمہ

مولانا سعید علی صاحب ضیاء کے جو جمعیۃ کے نوجوان شاعر اور مخلص کارکن ہیں والدگرامی مولانا فیض احمد صاحب بقضائے الٰہی مورخہ ۲ رمضان المبارک کو وفات پا گئے۔ مرحوم عالم دین بزرگ اور عابد و زاہد شخصیت کے مالک تھے۔

قارئین ترجمان اسلام سے گذارش ہے وہ مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور مولانا سعید علی ضیاء صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(ادارہ)

۱۲

انتظامات دربارۂ انتخابات

(۱) پاکستان کی کل آبادی گیارہ کروڑ اور ووٹرز پانچ کروڑ ۶۵ لاکھ ہیں
(۲) انتخابات کے سلسلہ میں ریٹرننگ افیسروں اسسٹنٹ ریٹرننگ افیسرز پولنگ افسروں کی تعداد جو انتخابی فرائض انجام دینگے، تین لاکھ ۴۲ ہزار ہوگی
(۳) عام انتخابات کی نگرانی کے لئے دس لاکھ سرکاری ملازمین کی ضرورت ہوگی
(۴) تمام نشستوں پر مقابلہ کرنے والی جماعت کو چھ لاکھ ستر ہزار پولنگ ایجنٹ اور رضاکار درکار ہوں گے ۔
(۵) ایک لاکھ بارہ ہزار پولنگ بوتھ ہوں گے ۔
(۶) دو ہزار ووٹروں کے لئے ایک پولنگ اسٹیشن ہوگا
(۷) ایک پولنگ اسٹیشن پر بیس پولنگ افیسر ہوں گے ۔
(۸) ساڑھے پانچ لاکھ پولیس فورس متعین ہوگی ۔ اس کے علاوہ ہنگامی حالات کے لئے فوج کے ریزرو دستے ہوں گے
(۹) قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے سلسلہ میں تیرہ کروڑ چھبیس لاکھ بیلٹ پیپر پرنٹ کئے جا رہے ہیں ۔
(۱۰) پولنگ برائے قومی اسمبلی — ۷ دسمبر
برائے صوبائی اسمبلی — ۱۷ دسمبر

(سید عطاء الرحمٰن جعفری بی اے آنرز سیکرٹری شعبہ انتخابات)

پولنگ کا وقت ختم ہونے پر کون لوگ ووٹ دے سکیں گے

پولنگ کا وقت اختتام کو پہنچے اور اس وقت چند یا بہت سے رائے دہندگان پولنگ اسٹیشن کی عمارت کے اندر داخل ہو چکے ہوں تو انہیں رائے دینے کے حق سے کوئی نہیں روک سکے گا ۔ عمارت میں جمع ہونے والے سارے ووٹروں کے رائے دینے تک پولنگ جاری رہے گی ۔ بالفاظ دیگر وقت ختم ہونے کے بعد نئے ووٹروں کو پولنگ اسٹیشن کے اندر آنے کی اجازت نہ ہوگی ۔

سید عطاء الرحمٰن جعفری آفس سیکرٹری شعبہ انتخابات

ضلع مظفرگڑھ کی قومی اسمبلی کی تینوں نشستوں سے

جمعیۃ علماء اسلام انتخاب لڑیگی

حلقہ لیہ سے مولانا عبدالمجید صاحب فاروقی ۔ حلقہ کوٹ ادو و مظفرگڑھ سے علامہ دوست محمد صاحب قریشی اور حلقہ علی پور سے مولانا محمد لقمان صاحب امیدوار قومی اسمبلی منتخب ہوئے ہیں جن کی درخواستیں منظور ہو چکی ہیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام کی عوام سے اپیل ہے کہ آئین اسلامی کے نفاذ کے لئے علماء کرام سے تعاون کریں ۔

جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان

متوجہ ہو !

جاوید ابراہیم پراچہ نے جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان کو اطلاع دی ہے کہ وہ جلد از جلد محترم جناب اسلوب قریشی صاحب سے رابطہ قائم کریں تاکہ عیدالفطر کے بعد انتخابات سے پہلے دو تین طالب علم رہنما بلوچستان میں جمعیۃ طلباء کے ساتھ مل کر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے لئے انتخابی دورہ کر سکیں ۔

مولانا قیام الدین اور شیخ رشید کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے

جاوید ابراہیم پراچہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کوہاٹ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا قیام الدین جو تین ماہ کے لئے ڈیرہ اسمٰعیل خان جیل میں بھیج دیئے گئے ہیں کو اور عظیم طالب علم رہنما شیخ رشید صاحب جو صوبائی اسمبلی کے امیدوار بھی ہیں کو گرفتار کیا ہوا ہے ۔ ان دونوں حضرات کی گرفتاری سے انتخابی مہم حد درجہ متاثر ہوئی ہے ۔ لہذا انتخابات میں غیر جانبدارانہ ماحول کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر دو حضرات کے علاوہ تمام سیاسی قیدیوں، مزدوروں اور طالب علم رہنماؤں کو بھی رہا کیا جائے ۔

ایجنٹ حضرات فوری توجہ فرمائیں

ہفت روزہ ترجمان اسلام کو سرکاری و غیر سرکاری اشتہارات کی آمدنی نہیں ہے ۔ ایجنٹ حضرات کے تعاون سے ہی ترجمان اسلام کا سلسلہ جاری ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض مقامات کے ایجنٹ حضرات کافی رقم دبائے بیٹھے ہیں جس سے ادارہ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ کاغذ اس قدر مہنگا ہے کہ ترجمان جیسے غریب ادارے کی قوت خرید سے باہر ہے ۔ اس لئے ان ایجنٹ حضرات کی خدمت میں گذارش ہے، جنہوں نے ترجمان اسلام کی رقم روکی ہوئی ہے ۔ وہ فوری طور پر رقم پہلی فرصت میں روانہ فرمائیں ۔ بنک کے ذریعے رقم ہرگز نہ بھیجیں بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں ۔

(ادارہ)

جمعیۃ طلباء اسلام کے نام ضروری اعلان

انتخابات کے دوران جس جماعت کے ووٹران جلد از جلد پولنگ اسٹیشن پر پہنچ کر پول ہوگئے وہی کامیاب ہوگی ۔ لہذا طلباء کا فرض ہے کہ وہ ہر حلقہ میں ووٹروں کو تلقین کریں کہ وہ جلد از جلد پولنگ اسٹیشن پہنچیں ۔ نیز انتخابی نشان کھجور سے تعارف کرانا اور ووٹران کو پرچی لگانے کا طریقہ بتانا بہت اہم ہے ۔

درخت کھجور کے بیجز

مرکزی دفتر نے درخت کھجور کے بیجز تیار کرلئے ہیں ۔ انتخابات میں ہر رکن کے پاس اس بیج کا ہونا ضروری ہے ۔ قیمت علاوہ محصولڈاک بیس روپے سینکڑہ ۔ تمام جماعتیں فوری طور پر یہ بیج منگوائیں ۔

جھنگ میں جمعیۃ علماء اسلام کے پاس عوامی قوت ہے

ضلع جھنگ جو پنجاب کا دل اور تاریخ ساز خطہ ہے اپنی معاشی پسماندگی کے باوجود سیاسی اعتبار سے ترقی پسند اور دینی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں جمعیۃ علماء اسلام کے علاوہ کسی سیاسی جماعت کی عملاً تنظیم موجود نہیں۔

کونسل مسلم لیگ کے عہدیدار موجود ہیں۔ لیکن ان کی ممبر سازی نہیں، کوئی دفتر نہیں اور عہدیداران کے درمیان بھی فکری اتحاد کا فقدان ہے۔ کچھ شاہ جیونہ گروپ کے ساتھ ہیں اور کچھ مخالف قیوم لیگ اور فضل القادر لیگ کا وجود ہی نہیں۔

نیشنل عوامی پارٹی کا صدر، سیکرٹری اور دفتر موجود ہے مگر اپنے وجود کے آغاز سے اب تک ضلع کے صدر مقام پر اس جماعت کو جلسہ عام کی توفیق نہیں۔ اس کی وجہ عہدیداروں کی کمزوری ہے ورنہ اس خیال کے لوگوں کی کمی نہیں۔

جماعت اسلامی کا وجود ہے، دفاتر قائم ہیں پروپیگنڈہ مشینری حرکت میں رہتی ہے۔ لیکن ان کا عوام پر صفر برابر بھی اثر نہیں۔ اخبارات میں شہ سرخیوں سے خبریں چھپوا کر خوش ہو لیتے ہیں مذہب سے وابستہ لوگوں میں ان کے خلاف نفرت کے جذبات موجود ہیں اور سیاسی کارکن ان پر اعتماد نہیں کرتے۔

پیپلز پارٹی نے تھوڑے دنوں کے اندر واقعی تنظیم قائم کر لی ہے۔ لیکن قادیانیوں کی وجہ سے اس میں انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ ایک باغی گروپ پارٹی کے خلاف سرگرم عمل ہے اور مفاد پرست سیاستدان اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء پاکستان انتخابات کی پیداوار ہے ممکن ہے اس کی تنظیم انتخابات کے بعد ختم ہو جائے۔

ضلع میں جمعیۃ علماء اسلام واحد سیاسی اور دینی جماعت ہے۔ جس کی ہر قصبہ میں شاخیں موجود ہیں۔ جس کے پاس عوامی و سیاسی قوت ہے اور یہی جماعت بر انسیانیت دونوں جاگیرداروں، مذہبی لیٹروں کے خلاف جہاد کر رہی ہے۔ اس کے پر خلوص اور انتھک کارکن مخالفین کی الزام تراشیوں کے باوجود صبر و تحمل سے منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں شیخ محمد اقبال امیدوار صوبائی اسمبلی جب سے جمعیۃ میں آ گئے ہیں ان کی سیاسی قوت میں مزید اضافہ ہوا ہے اور حالات جمعیۃ کے حق میں ہیں۔

(بلال زبیری)

مودودی جماعت اور دیگر جماعتوں کے مقابلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کو ووٹ دیا جائے

مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور کا

فتویٰ

بعض مداہنت پسند عناصر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی آڑ لے کر مودودیت کا پرچار کر رہے ہیں اور عوام کو یہ غلط تاثر دے رہے ہیں کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مودودی کے ساتھ ہے اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقابلہ پر جماعت اسلامی کی حامی ہے۔ اس لئے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے معروف دینی ادارہ جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتویٰ مع سوال و جواب ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے تاکہ عوام پر حقیقت واضح ہو جائے۔

سوال: جن حلقوں میں اپنی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے نمایندے انتخاب میں حصہ نہیں لے رہے۔ اور وہاں جماعت اسلامی، پیپلز پارٹی، جمعیۃ علماء اسلام کا مقابلہ ہے وہاں ان میں سے شرعی حیثیت سے کس کو ووٹ دیا جائے۔ جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(احقر جمیل الحسن غفرلہ فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
از کاہنہ کہنہ تحصیل و ضلع لاہور — ۴، رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

الجواب: شرعی حق ووٹ یعنی امانت کا اس وقت ادا ہوگا کہ ایسے شخص کو دیا جائے، جس کے اندر علمی، عملی صلاحیت موجود ہو۔ یہ صلاحیت اللہ تعالیٰ نے علماء دیوبند کو عطا فرمائی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام دونوں علماء دیوبند ہیں۔ دونوں میں سے جس ایک کو دے صحیح ہے۔ کوئی دوسرا نہ مستحق ہے اور نہ ووٹ کا حق ادا کر سکتا ہے۔ اس لئے کسی دوسرے کو نہ دیا جائے۔ اگر کسی دوسری جماعت کے نمائندے کو دیا تو امانت میں خیانت ہوگی، گنہگار ہوگا اور سزائے آخرت کا مستحق ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مہر دارالافتاء، جامعہ اشرفیہ لاہور

کتبہ عزیز الرحمٰن دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۸، رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ)

روجھان میں جمعیۃ کے انتخابی دورے

روجھان ضلع ڈیرہ غازیخان۔ بحمد اللہ جمعیۃ علماء اسلام باوجود بے سرمایہ و بے سہارا ہونے کے محض اسلام اور عوام کی سربلندی کے لئے ہر میدان میں سرمایہ داروں کے مقابلے میں ایمان و ایقان کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر برسر پیکار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عوام، غرباء بھی فوج در فوج ہو کر جمعیۃ سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ خصوصاً جب سے ہمارے ضلع کی جنوبی سیٹ پر مولانا غلام محمد کی نامزدگی کا اعلان ہوا ہے تو یہاں کے مظلوم مزارعین مزدور اور غریب لوگوں میں جان آ گئی ہے۔ اور مقامی ممتاز عالم دین مولانا عبدالکریم کو ہر جگہ انتخابی دورے کرنے پڑے۔ جو کم و بیش ۵۰ سے مقامات پر جمعیۃ کے پروگرام سے آگاہ کر چکے ہیں۔ ابھی چک چراغ شاہ کچا بوٹھ وغیرہ کے عوام دعوت دے رہے ہیں اور گذشتہ ہفتہ میں بستی تگستیر سرگانی احمد حاجی نواب خاں میں دورہ کیا۔ جہاں لوگوں نے اسلام زندہ باد، جمعیۃ زندہ باد۔ درخواستی صاحب، مفتی صاحب، ہزاروی صاحب زندہ باد۔ سرمایہ داری، سوشلزم مردہ باد کے نعرے لگائے اور ہاتھ کھڑے کرنے کی بجائے خود کھڑے ہو گئے اور ہر ممکن حمایت کا اعلان کیا۔ اب مولانا غلام محمد کی کامیابی یقینی ہے۔ انشاء اللہ

(انصاف علی مزاری روجھان)

جمعیۃ طلباء اسلام ہزارہ متوجہ ہوں!

جاوید پراچہ نے جمعیۃ طلباء اسلام ہزارہ کو ہدایت دی ہے کہ وہ جلد از جلد دفتر لاہور سے رابطہ قائم کرے۔ تاکہ ڈیرہ کے بعد ہزارہ کا پروگرام بنایا جا سکے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں!

کوہاٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کے تمام امیدوار بھاری اکثریت سے کامیاب ہونگے

جاوید ابراہیم پراچہ نے کہا کہ کوہاٹ سے قومی اسمبلی کے امیدوار شیخ الحدیث حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اور کوہاٹ کی تین صوبائی نشستوں کے امیدوار مولانا احمد گل صاحب برائے تحصیل کوہاٹ۔ مولانا حبیب گل صاحب برائے تحصیل ہنگو اور مولانا پیر غلام صاحب برائے تحصیل کرک بھاری اکثریت سے کامیاب ہونگے وسائل کی کمی کے باوجود ان کی عظیم جدوجہد جو کس مپرسی کے عالم میں ہو رہی ہے ضرور رنگ لائے گی۔ دیگر امیدواران کافی روپیہ خرچ کر کے مارشل لاء کے دفعہ کی صریحاً خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ لیکن مارشل لاء کی دفعہ کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ وہ اپنا روپیہ بھی ضائع کر رہے ہیں

ایک اہم انکشاف

جاوید ابراہیم پراچہ جمعیۃ طلباء اسلام کے ناظم اعلیٰ نے بتایا کہ جماعت اسلامی نے اندرون خانہ سوشلسٹوں سے اتحاد کر رکھا ہے۔ کوہاٹ میں جماعت اسلامی قومی اسمبلی کے لئے ووٹ حاصل کرنے کے لئے پیپلز پارٹی کی صوبائی نشست پر اندرون خانہ خفیہ طریقہ سے حمایت کر رہی ہے نیشنل عوامی پارٹی اور پیپلز پارٹی کے سربراہوں کے مقابلہ میں اپنے امیدواروں کے نام واپس لے لئے ہیں جبکہ جمعیۃ علماء اسلام نے ولی خاں کے مقابلہ میں صاحبزادہ عبدالباری جان اور بھٹو کے مقابلہ میں بابو فیروزالدین اور مفتی محمود صاحب کو کھڑا کئے ہوئے ہیں لہٰذا سوشلسٹ جماعتوں اور سرمایہ دار جماعتوں کا مقابلہ دراصل جمعیۃ علماء اسلام سے ہے

جمعیۃ طلباء اسلام کا قافلہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں روانہ ہوگیا

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں قائد جمعیۃ کے حلقہ میں کام کرنے کے لئے جمعیۃ طلباء اسلام کا قافلہ محمد اسلوب قریشی صاحب کی قیادت میں روانہ ہوگیا۔ جناب جاوید پراچہ کے علاوہ دیگر طلباء و رہنما اس قافلہ میں شامل ہیں۔

گورنمنٹ کالج بنوں یونین میں جمعیۃ طلباء اسلام بھاری اکثریت میں کامیاب ہوگئی

جاوید پراچہ نے اطلاع دی ہے کہ جمعیۃ طلباء اسلام بنوں نے گورنمنٹ کالج کی دو نشستوں کے علاوہ باقی تمام نشستوں پر کامیابی حاصل کر لی ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کی تمام شاخوں کو تلقین

کی جاتی ہے کہ وہ تحصیل وار رابطہ کمیٹیاں قائم کریں، جن کا کام طلباء سے گھروں میں رابطہ قائم کر کے ان کو پروگرام پہنچانا ہو۔ تاکہ کم از کم جنوری سے پہلے ہر اس جگہ پر جہاں ہائی سکول موجود ہے جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخ قائم ہو سکے۔

منجانب: نظام الدین وراتوی ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد)

متحدہ دینی محاذ کی طرف سے مولانا ضیاء القاسمی کی حمایت کا اعلان

لائلپور۔ پاکستان کی انیس ۱۹ جماعتوں پر مشتمل متحدہ دینی محاذ کی لائلپور شاخ کے ایک خصوصی اجلاس نے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے قومی اسمبلی کے امیدوار مولانا ضیاء القاسمی کی حمایت کا اعلان کیا ہے متحدہ دینی محاذ کا ایک اہم اجلاس ½ ۴ بجے جمعیۃ کے انتخابی دفتر میں منعقد ہوا جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت، ندوۃ العلماء، خاکسار تحریک، لیبر پارٹی اور دوسری جماعتوں کے نمائندوں نے شمولیت کی۔

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کو صدمہ

حافظ حمید اللہ صاحب انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ جانشین شیخ التفسیر قطب زمانہ حضرت لاہوری مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب مورخہ ۱۷ رمضان المبارک بعد نماز تراویح انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حافظ صاحب مرحوم ایک مجاہد اور متبحر عالم دین تھے۔ اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے تفسیر قرآن میں بھی مہارت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان المبارک کا درمیانی عشرہ آپ کے لئے منتخب فرمایا حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال بھی ماہ رمضان المبارک کی سترھویں تاریخ کو ہوا تھا۔ حافظ صاحب مرحوم بھی اسی تاریخ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے۔ حافظ صاحب مرحوم ذیابیطس کے مرض میں مبتلا تھے اور میو ہسپتال میں ایک ماہ سے زیر علاج رہے۔

مورخہ ۱۸ رمضان المبارک بروز جمعرات مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ سے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اور قطب زماں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ ادارہ ترجمان اسلام حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ اور ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

مولانا کے مختصر حالات زندگی اور جنازہ کے حالات آئندہ شمارہ میں پیش کئے جائیں گے — (ادارہ)

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے
جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجیے!
مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام
ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک
میں موجودہ الحاد آفریں قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں۔ معاشرتی نظام میں بے حیائی
عریانی اور مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ معاشی نظام سود کی
بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔
ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے
عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علماء کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی
خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام
کو بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔ اور رجب، شعبان،
رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات، قسم زکوٰۃ و عطیات
از راہ کرم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
تاکہ بروقت زکوٰۃ کی رقم کی تعیین فرما کر شرعی مصرف پر صرف کیا جا سکے
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (خانپور)
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام (ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ملتان کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔
اپیل
اکابرین جمعیۃ کی

TARJUMANE ISLAM
LAHORE

مفتی محمود

ہم سوشلزم اور کمیونزم اور دیگر ازموں کو کفر اور لعنت سمجھتے ہیں

مفتی اعظم مفتی پاکستان مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ ملک میں اسلامی نظام کے قیام کیلیے ہم نے منشور تیار کر دیا ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غریبوں کے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور غریب عوام ہی اس ملک کے اصل مالک ہیں لہذا ان کی مرضی کے مطابق ہی اسلام کے نظام کو ملک میں نافذ کرنا ہوگا اور اس کے لیے قوم کو اپنے نمائندے بدل کر اسلامی نمائندے چننے ہوں گے اگر ایسا نہ کیا گیا تو مزید ۲۲ سو سال گزر جائیں تو ملک میں اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکتا۔

آپ نے فرمایا ہم انشاء اللہ جدوجہد کرتے رہیں گے اور غریب عوام کے مسائل اسلام کے معاشی نظام کی روشنی میں حل کرائیں گے۔ ہماری اس کوشش سے سامراجی ایجنٹ بوکھلا گئے ہیں۔ لہذا انہوں نے ہم پر سوشلسٹ ہونے کے الزامات لگانے شروع کر دیئے ہیں۔ حالانکہ ہم سوشلزم کمیونزم اور دیگر ازموں کو کفر اور لعنت سمجھتے ہیں۔

لیبر پارٹی سے اتحاد

لیبر پارٹی کے ساتھ اتحاد کے لیے آپ نے فرمایا کہ ہم نے لیبر پارٹی کے ساتھ اس شرط پر معاہدہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے معاشی نظام پر عمل کرے گی۔ اور اس کے نظام میں عملاً تعاون کرے گی۔ اور ہمارے بنائے ہوئے منشور پر عمل کرے گی۔ دراصل یہ ہم نے اس واسطے کیا کہ ہم ان کو کمیونزم کی طرف جانے سے روکیں لیکن سامراج کے ایجنٹ اس کو کمیونسٹوں کے ساتھ اتحاد سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا ہم پر طرح طرح کے الزامات عائد کرنے والے نہیں چاہتے کہ ملک میں اسلامی انقلاب آئے کیونکہ اس طرح پر ان کی سرمایہ داری کو نقصان پہنچے گا آپ نے فرمایا کہ ہم سوشلزم کمیونزم کے خلاف ہیں۔ اور اسلامی نظام کے سوا کسی اور قانون کو نہیں چاہتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ اسلامی قانون کے ذریعے ان جاگیروں کو ختم کرایا جائے جو ناجائز ذرائع سے حاصل کی گئی ہیں۔ آپ نے امریکہ پر سخت نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ امریکہ کا مقصد یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک میں انتشار پھیلایا جائے آپ نے فرمایا کہ عالم اسلام کے ستر کروڑ مسلمانوں کو متحد ہو کر امریکہ کا مقابلہ کرنا ہوگا اسی طرح تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں چین اور اس کے خلاف موقف کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ایک عقیدہ ہوتا ہے اور دوسرا معاہدہ ہوتا ہے عقیدہ کی رو سے ہم انکو کافر سمجھتے ہیں اور امریکہ کی طرح یہ بھی لعنتیں ہیں لیکن معاہدہ کی رو سے جب جنگ ہوئی تو امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کے مقابلہ میں ہم چین کے موقف کی حمایت کرینگے جبکہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چین نے ہماری بھرپور امداد کی تھی حضرت مفتی صاحب نے امید ظاہر کی کہ اگر قوم نے جمعیت علماء اسلام کا ساتھ دیا تو انشاء اللہ ملک میں اسلامی نظام قائم ہو کر رہے گا۔

مطبوعہ: مکتبہ جدید پریس لاہور

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کا موقف

◎ — جمعیۃ پاکستان کی داخلی پالیسی میں بھی اور خارجی پالیسی میں بھی کسی بیرونی اثر کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ خواہ وہ اثر برطانیہ کا ہو۔ امریکہ کا ہو۔ روس کا ہو۔ چین کا ہو۔ مغربی جمہوریت کے نام سے ہو۔ یا روسی و چینی اشتراکیت کے نام سے ہو۔

◎ — جمعیۃ صرف قرآن وسنت کے احکام پر پاکستان کے معاشرہ اور پاکستان کی ریاست کی تعمیر کی داعی ہے۔

◎ — جمعیۃ کے اس مثبت و واضح موقف سے ملک کی جو جماعتیں اظہارِ اختلاف نہیں کرتیں۔ وہ ان سے خواہ مخواہ مخالفت میں الجھ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی۔ البتہ جو جماعتیں اس پر مختلف اتہامات عائد کرتی رہتی ہیں۔ ان کے دفاع کا اُسے پورا حق حاصل ہے۔ یا جو گروہ دین میں تحریف کرنا چاہتے ہیں دین کو اپنے سیاسی مقصد کا تابع بنانے کے درپے ہیں۔

جاری کردہ

قطبِ زماں شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب،

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

○

سرپرست و مدیر:

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

○

یکے از مطبوعات:

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی

معارف القرآن

تفسیر آیت ولایت :-

آیت ولایت کی صحیح تفسیر تو بیان ہو چکی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس آیت کو خلافت سے کوئی تعلق نہیں مگر شیعہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی رضؓ کی خلافت بلا فصل پر بڑی روشن دلیل ہے۔

شیعہ اس آیت کا ترجمہ یوں بیان کرتے ہیں کہ اے مسلمانو! سوا اس کے نہیں کہ حاکم تمہارا اللہ ہے اور اس کے رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ یعنی صدقہ دیتے ہیں۔

اس ترجمہ پر بھی کچھ کام نہ چلا تو اس کے ساتھ یہ روایت ملا لی گئی کہ حضرت علیؓ ایک روز نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک سائل نے آکر سوال کیا تو حضرت علیؓ نے بحالت رکوع اپنی انگوٹھی اتار کر سائل کو دے دی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ اس روایت کے لیے کتبِ اہلِ سنت کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

اس روایت کے ملانے سے آیت کا یہ مطلب ہوا کہ اے مسلمانو! تمہارا حاکم صرف اللہ ہے اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ایمان والے یعنی حضرت علیؓ جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں انگوٹھی دیتے ہیں۔

اب سنیے کہ اس استدلال میں کتنی لطیف باتیں ہیں۔ پہلا لطیفہ ولی بمعنی حاکم لغت عرب میں کبھی مستعمل نہیں ہوتا۔ والی بمعنی حاکم البتہ آتا ہے۔ آج تک کبھی کسی نے ولی کو بمعنی حاکم نہ کبھی سنا ہوگا۔ ہاں والی کو بمعنی حاکم کہ البتہ مستعمل ہوتا ہے۔ اچھا اب شیعہ خود انصاف کریں جو اپنی اذان میں اشہد ان علیاً ولی اللہ۔ پکارتے ہیں کیا وہاں بھی ولی بمعنی حاکم ہے۔ یعنی حضرت علیؓ اللہ کے حاکم ہیں۔ یقیناً وہاں ولی بمعنی حاکم لینے پر کوئی شیعہ راضی نہ ہوگا۔ پھر اس آیت نے کیا قصور کیا ہے؟ کہ یہاں ولی بمعنی حاکم لیا جائے۔ قرآن شریف میں بیسوں جگہ یہ لفظ مستعمل ہے۔ اور ہر جگہ بمعنی دوست ومحب ہے۔ قولہ تعالیٰ المومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض وغیرہ وغیرہ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ منہاج السنۃ میں لکھتے ہیں کہ یہاں دو لفظ ہیں ایک ولایت بفتح واؤ اس کے معنی حکومت کے ہیں دوسری ولایت بکسر واؤ اس کے معنی دوستی ومحبت نزدیکی کے ہیں۔ ولایت بفتح واؤ سے صفت مشبہ والی آتی ہے۔ اس کے معنی حاکم کے ہوتے ہیں۔ اور ولایت بکسر واؤ سے صفت مشبہ ولی آتا ہے جس کے معنی دوست کے ہوا کرتے ہیں۔

دوسرا لطیفہ :- الذین آمنوا اور یقیمون الصلوٰۃ وغیرہ جمع کے الفاظ سے صرف حضرت علی رضؓ مراد لینا یقیناً مجاز ہوگا اور مجازی معنی بغیر ضرورت اور بغیر قرینہ صارفہ کے مراد لینا قطعاً ناجائز ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہاں اس مجاز کے لئے نہ کوئی ضرورت ہے نہ کوئی قرینہ۔

تیسرا لطیفہ :- وھم راکعون کو شیعوں نے صرف یوتون الزکوٰۃ کی ضمیر سے حال قرار دیا ہے۔ حالانکہ دو جملہ مستانفہ کے بعد اگر حال آتا ہے تو دونوں جملوں یعنی یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ سے حال بنانا چاہیئے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ حالت رکوع میں نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ لیکن حالت رکوع میں نماز پڑھنا اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ لیکن حالت رکوع میں نماز پڑھنا ایسا مہمل کلام ہے کہ شیعہ بھی اس کی جرأت نہیں کر سکے۔

چوتھا لطیفہ :- رکوع سے یہاں نماز کا رکوع مراد لیا گیا۔ حالانکہ یہاں رکوع سے لغوی معنی مراد ہیں یعنی جھکنا اور عاجزی کرنا۔

پانچواں لطیفہ :- زکوٰۃ اصطلاح شریعت میں خاص اس صدقہ مفروضہ کو کہتے ہیں۔ جو صاحب نصاب پر سال تمام ہونے کے بعد فرض ہوتا ہے۔ مگر حضرت علی رضؓ صاحب نصاب نہ تھے۔ لہٰذا ان پر زکوٰۃ فرض نہ تھی۔

لا محالہ زکوٰۃ سے صدقہ نافلہ مراد لیا جائے گا اور یہ مجاز ہوگا اور معنی مجازی بغیر قرینہ وتعذر حقیقت مراد نہیں ہو سکتے۔

چھٹا لطیفہ :- یہ کہ جب قرآن مجید میں اس فعل کی یعنی نماز میں صدقہ دینے کی تعریف کی گئی تو کم از کم اس فعل کو مستحب قرار دینا چاہیے۔ حالانکہ آج تک فریقین میں کوئی اس بات کا قائل نہیں۔ کہ حالت رکوع میں یا حالت نماز کے اندر صدقہ دینا اگر فعل کثیر کے ساتھ ہو تو مفسد نماز ہے۔

ساتواں لطیفہ :- یہ کہ حضرت علی رضؓ کی نماز کی اس میں بڑی توہین ہے۔ کہ نماز میں توجہ کلیتاً اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہیے نہ کہ سائل کی طرف۔ خاصانِ خدا کی تو نماز ایسی ہوتی ہے کہ بسا اوقات ان کو اس عالم کی چیزوں کا احساس بھی نہیں ہوتا جیسا کہ خود حضرت علی رضؓ کے متعلق روایت ہے کہ جنگ احد میں بحالت نماز ان کے پاؤں میں تیر لگ گیا، خون جاری ہو گیا مگر ان کو خبر نہ ہوئی نماز کے بعد جب لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ کے تیر لگا ہے اس وقت ان کو پتہ چلا۔

(اشعار تحفۃ الاحرار)

آٹھواں لطیفہ :- یہ کہ اس مضمون کو صحیح مان لینے سے آیت وسیاق وسباق سے بے ربط ہوئی جاتی ہے۔ اوپر سے یہود ونصاریٰ سے محبت کرنے کی ممانعت ہو رہی ہے۔ اور اس ضمن میں فتنہ ارتداد اور اس کے علاج کا بیان ہے۔ بعد میں بھی یہی مضمون درمیان میں حضرت علی رضؓ کی خلافت اور حالت نماز میں سائل کو دینے کا ذکر نہ ماقبل سے کچھ مناسبت رکھتا ہے اور نہ مابعد سے۔

نواں لطیفہ :- یہ ہے کہ اہلسنت کے نزدیک یہ قصہ اعطائی انگشتری کے بالکل جعلی ووضعی ہے۔ جن تفسیروں میں روایات کے لکھنے کا التزام کیا گیا ہے۔ ان میں اس روایت کا نام ونشان نہیں۔ مثلاً تفسیر جلالین شریف کہ اس کے دیباچہ میں تشریح ہے کہ اقوالِ ناپسندیدہ اس میں درج نہیں کیے گئے اور صحیح روایات لائی گئی ہیں۔ اس تفسیر جلالین میں نہ یہ قصہ ہے اور نہ حضرت علی رضؓ کے حق میں اس کا نازل ہونا لکھا ہے۔ بلکہ اس کے بارہ میں لکھا ہے۔ کہ ونزل لما قال ابن سلام یا رسول ان قومنا ھجرنا۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے ائمہ فن نے اس روایت پر جرح کی ہے اور اس کا جعلی ہونا بیان کیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے منہاج السنہ میں لکھتے ہیں کہ قد وضع بعض الکذبین حدیثا مفتری ان ھذا الآیۃ نزلت فی علی لما تصدق بخاتمہ فی الصلوٰۃ وھذا الکذب باجماع اھل العلم بالنقل وکذبہ بین من وجوہ۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف :- میں لکھتے ہیں۔ رواہ الثعلبی من حدیث ابی ذر مطولاً واسنادہ ساقط حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔ ولیس یصح شئی منہا لضعف اسانیدھا وجہالۃ رجالہا۔

حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں۔ و قصہ موضوع اعطائی انگشتری روایت کنند۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۲۴ جمادی الاخری ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۷۰ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۳۴

مغربی جمہوریت اور سوشلزم کی کشمکش میں جمعیتہ علماء اسلام نے گھر گھر اسلام کا پیغام پہنچایا

احمد حسین کمال

جمعیتہ علماء اسلام کے لئے گذشتہ ایک سال کا عرصہ، اس اعتبار سے سخت جد و جہد اور ابتلاء کا عرصہ تھا کہ اسے بیک وقت کئی محاذوں پر سرگرم عمل رہنا پڑا، اور کئی اطراف سے سوقیانہ مکروہ ترین اور افتراء پردازانہ مخالفتوں کا نشانہ بننا پڑا۔

ایوب خاں کی آمریت کے خلاف اٹھنے والی عوامی تحریک ۱۹۶۸ء کے آخر اور ۱۹۶۹ء کے شروع میں اتنی ہمہ گیر بن چکی تھی کہ ملک ایک مکمل انقلاب کے دروازہ پر آ گیا تھا۔

لیکن بدقسمتی سے اس فیصلہ کن مرحلہ پر ہر گروہ اور جماعت نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا اور گول میز کانفرنس کے وقت وہیں کے بڑے سے بڑے مدعی نے صرف بالغ رائے دہی کے نکتہ پر ایوب خاں کے ساتھ مفاہمت و شرکت اقتدار پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ اس موقعہ پر جمعیتہ علماء اسلام ہی وہ تنہا جماعت تھی، جس کے قائد و نمائندے مفتی محمود صاحب نے بھری گول میز کانفرنس میں صاف صاف کہہ دیا کہ ۲۲۔ اسلامی نکات اور مسلمان کی واضح تعریف کو دستور میں شامل کئے بغیر اور عوام کے سیاسی و معاشی مطالبات تسلیم کئے بغیر وہ مسلمان عوام سے بالاہی بالا کسی مفاہمت کو (باقی صفحہ ۴ پر)

انتخابات کا التواء ایک بروقت اور نہایت صحیح فیصلہ

احمد حسین کمال

صدر مملکت نے مشرقی پاکستان کی سیلابی تباہ کاریوں کی وجہ سے عام انتخابات دو ماہ کے لئے ملتوی کر دیئے ہیں۔ الیکشن کے التواء کا مطالبہ تقریباً سب ہی جماعتیں کر رہی تھیں اور اس زبردست قومی مصیبت کے وقت چاہتی تھیں کہ پوری توجہ سیلاب کی تباہ کاریوں کے ازالہ پر مرکوز ہو سکے۔ صدر محترم نے اس فیصلہ کو پذیرائی بخشی۔ جمعیتہ علماء اسلام نے اس اندیشہ کے پیش نظر جون میں ہی یہ مطالبہ کر دیا تھا کہ بارش کے موسم کے اثرات شدت کے ساتھ اکتوبر کے آخر تک مشرقی پاکستان میں باقی رہتے ہیں، اس لئے انتخابات کو کچھ عرصہ تک ملتوی کر دینا غیر مناسب نہیں ہوگا۔ حالانکہ جہاں تک الیکشن کا تعلق ہے جمعیتہ علماء اسلام اس کے لئے جنوری ۱۹۷۰ء کے بعد سے ہی تیار ہے۔ اور وہ اس میں کسی تاخیر کو مناسب نہیں سمجھتی تھی۔ لیکن مشرقی پاکستان کے حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں نے ناممکن بنا دیا ہے کہ اکتوبر میں ووٹروں کی اکثریت پولنگ میں حصہ لینے کے قابل ہو سکے

بہر حال دو ماہ کے اس التواء میں سب سے پہلی ضرورت تو اس امر کی ہے کہ پوری توجہ اور سرگرمی کے ساتھ مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی مدد کی جائے۔ انہیں دوبارہ آباد کرنے کی ہر ممکن سعی کی جائے (باقی صفحہ ۱۶ پر)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس لاہور میں چھپوایا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ملنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

عوامی تحریک کے موقعہ پر اسلام کو اس طرح نظر انداز کرنے اور اقتدار کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے کی کوششوں کا نتیجہ عوام میں زبردست بے چینی اور بددلی کا باعث بنا اور ان طاقتوں کو عوام کے اندر اپنا اثر و رسوخ پھیلانے کا سنہرا موقعہ حاصل ہوگیا۔ جو پہلے سے ہی اسلام کے بارے میں صاف اور واضح ذہن نہیں رکھتے تھے۔ انہیں عوام کو یہ باور کرانے کا موقعہ مل گیا، کہ دیکھو، اسلام کے بڑے سے بڑے مدعی نے ایوب خاں سے مصالحت کی گفتگو کے وقت اسلام کو بالکل پس پشت ڈال دیا۔ اور ان مدعیوں کی ساری نام نہاد اسلامی جدوجہد اسلامی فکر و نظر کا حاصل یہ نکلا، کہ وہ بالغ رائے دہی کی ترمیم کے ساتھ ایوب خاں کا آمرانہ دستور بھی ماننے کے لئے تیار ہو گئے اور ایوب خاں کے ساتھ اقتدار میں شرکت کی راہیں بھی ڈھونڈھنے لگے تھے۔ چنانچہ گول میز کانفرنس کی ناکامی کے بعد اسلام پسندوں کی ابن الوقتی کی وجہ سے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں خطوں میں ان طاقتوں نے عوام کے اندر تیزی کے ساتھ رسائی حاصل کرنا شروع کردی۔ تاہم ان طاقتوں کو جمعیۃ علماء اسلام پر انگشت نمائی کا یارانہ ہوسکا۔ اس لئے کہ جمعیۃ کے نمائندہ نے ہر مرحلہ پر حتی کہ گول میز کانفرنس میں بھی اسلام کا پرچم بلند رکھا۔ اور عوام کے مسائل کے حل کی آواز بلند کی۔ نہ صرف یہ بلکہ جمعیۃ علماء اسلام کے اس جراءت مندانہ اور مبنی برحقیقت پالیسی کی وجہ سے ان طاقتوں کو اسلام سے علانیہ برگشتہ ہونے اور عوام کو برگشتہ کرنے کی جراءت نہ ہوسکی جمعیۃ علماء اسلام نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اسلام پسندوں نے گول میز کانفرنس میں اسلام کو نظر انداز کر کے عوام کے اعتماد کو جس بری طرح مجروح کر دیا تھا۔ اور مسلمانوں کو اسلام کے دعویداروں کی طرف سے بیزار کر ڈالا تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام نے از سر نو اس اعتماد کو بحال کیا۔ اور عوام کو مسلسل یہ باور کرایا کہ اسلام کی اساس پر تمام سیاسی و اقتصادی مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔ عین اس وقت جبکہ عوام میں سرمایہ داری اور جاگیرداری کے خلاف شدید نفرت کا طوفان امڈا ہوا تھا۔ جبکہ عوام امریکی سامراج کے نام تک سے بیزاری کا بے پناہ اظہار کر رہے تھے، اور اسلام پسندوں کے اسلام سے بے اعتنائی کے رویہ اور امریکہ دوستی و سرمایہ داریت پسندی کے موقف سے بددل ہو کر سوشلزم کے نعرے کی طرف لپک رہے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے قرآن و حدیث کی وضاحتوں کے ساتھ مغربی سرمایہ داری، برطانوی دور کی جاگیرداری اور امریکی سامراج کی اسلام دشمنی کے خلاف مورچہ بندی کی اور سوشلزم کے مقابلہ میں خالص اسلام کا نظام مسلمانوں کے سامنے پیش کیا گذشتہ ایک سال میں جہاں جہاں یہ آواز پہنچی، کہ پاکستان کے مسائل کا حل سوشلزم میں ہے، وہاں وہاں جمعیۃ علماء اسلام نے بغیر کسی قسم کا نزاع چھیڑے ہوئے یہ آواز پہنچائی۔ کہ ہمارے تمام مسائل کا حل اسلامی تعلیمات و احکام میں ہے۔ جہاں جہاں یہ آواز بلند کی گئی کہ جاگیرداری اور سرمایہ داری کو سوشلزم مٹاتا ہے وہاں وہاں جمعیۃ علماء اسلام نے عوام کو یہ بتا دیا کہ اسلام نے ظالمانہ استحصال، جابرانہ دولتمندی اور زمینوں پر غاصبانہ قبضہ، جاگیرداری و اجارہ داری اور سرمایہ داری کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اور جہاں جہاں یہ بتایا گیا کہ امریکی سامراج، اس صلیبی سامراج کا ہی جانشین ہے۔ جو چودہ سو سال سے مسلمانوں کے خلاف ہر حربہ کے ساتھ برسر پیکار چلا آرہا ہے۔ اس کو شکست دینا اور ختم کرنا اسی طرح کا اسلامی فریضہ ہے۔ جس طرح برطانوی استبداد و استعمار کو ختم کرنا فرض تھا۔

غرضیکہ وہ عوامی میدان جس سے اپنے غلط رویہ کی وجہ سے اسلام و جمہوریت کے بلند بانگ مدعی پسپا ہو گئے تھے۔ اور جس کو سوشلزم کے فروغ کے لئے کھلا چھوڑ دیا تھا۔ اس عوامی میدان میں بغیر لڑے بھڑے جمعیۃ علماء اسلام نے اسلام اور اسلام کے نظام حکومت و معیشت کا آوازہ بلند رکھا۔ اور عوام کے دل و دماغ کو اسلام کے پروگرام سے نا آشنا و خالی نہیں رہنے دیا۔ اگر ایک طرف سے لاکھوں مسلمانوں کے کانوں میں سوشلزم کی آواز ڈالی گئی تو دوسری طرف سے جمعیۃ علماء اسلام نے اسلام کا زمزمہ، لاکھوں مسلمانوں کے کانوں میں پہنچا دیا۔ اور الحمد للہ اس کے بہتر نتائج خود ہی ظاہر ہوئے۔ ملک کے گوشہ گوشہ میں سوشلزم کے مقابلہ میں اسلام کی آواز گونج گئی عوام اسلام کے نام سے مردانہ وار میدان عمل میں نکل آئے۔ انہوں نے ہر سیاسی موڑ پر جمعیۃ علماء اسلام کے علم کے نیچے دین حق کا کلمہ بلند کیا۔ حتی کہ گوشہ نشین اہل حق اس جہاد میں حصہ لینے کے لئے کمربستہ ہو گئے آج بیشتر مقامات پر جمعیۃ کی کوششوں سے علماء دین بزرگان ملت، مشائخ اور اسلام کے خادم پاکستان کے لئے اسلامی شریعت پر مبنی دستور مرتب کرنے کے لئے انتخابات میں براہ راست حصہ لینے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے لئے یہ سرگرمی، یہ دوڑ دھوپ قلت وسائل کی وجہ سے بڑی صبر آزما اور جانگسل تھی، جسے خدائے برتر کی توفیق سے اس نے سر کر لیا ہے۔

لیکن جمعیۃ علماء اسلام کی اس مہم میں قدم قدم پر ان عناصر نے بدترین مشکلات کھڑی کرنے کی کوششیں کیں۔ جن عناصر نے اپنی کج فہمی سے اپنی کوتاہ نظری سے اور عوامی تحریک کے زمانہ میں اسلام سے بے اعتنائی اور عوام کے مسائل سے روگردانی کر کے عوام کا اعتماد مجروح کر دیا تھا۔ عوامی میدان کو خالی چھوڑ دیا تھا اور سوشلزم کو چھا جانے کا موقع دے دیا تھا۔

یہ عناصر ایک طرف ملک پر مسلط نظام کے خلاف کوئی عوامی و عملی جدوجہد نہ کرنے کی وجہ سے عوام سے دور ہو چکے تھے۔ دوسری طرف گول میز کانفرنس میں اسلام کو نظر انداز کر کے مسلمانوں میں اپنا اعتماد کھو چکے تھے۔ تیسری طرف عوامی مطالبات کی مخالفت کر کے سرمایہ داری اور سامراج کے بالواسطہ محافظ کہلانے لگے تھے۔ اور چوتھی طرف جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف محاذ بنا کر کھڑے ہو گئے۔ جمعیۃ پر ہر اتہام تھوپتے رہے۔ الزام تراشیاں کرتے رہے۔ اسے عوام کی نظروں میں گرانے کے لئے کبھی اس پر کانگریسی ہونے کی ملامت عائد کرتے رہے، اور کبھی اسے اشتراکی قرار دیتے رہے بلکہ بعض بازاری ذہنیت رکھنے والے قلم کاروں اور زبان بازوں کے ذریعہ جمعیۃ کو ہر ناگفتنی سناتے رہے۔

یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ قوم نے ان باتوں کو وزن نہیں دیا۔ جمعیۃ کے خلاف ان کے پروپیگنڈے کو رد کر دیا اور جمعیۃ کی بات کو شوق سے سنتے رہے۔ ورنہ اگر خدانخواستہ عوام ان کے بھرے میں آجاتے اور جس طرح یہ عناصر اپنی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے عوامی میدان سے دور ہو گئے تھے، جمعیۃ بھی عوام سے کٹ کر رہ جاتی، تو تصور کیجئے کہ آج عوام پر ان کے مسائل کے حل کے لئے سوشلزم ہی سوشلزم کی گرفت ہوتی۔

لیکن الحمد للہ، اللہ کی توفیق بھی جمعیۃ کے شامل حال رہی۔ (باقی صفحہ پر)

احمد حسین کمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مودودی صاحب کا اسلام

خدا کے بارے میں مودودی صاحب کا نکتہ

بالارادہ نبیوں سے لغزشیں کرائیں

"اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں سرزد ہو جانے دی ہیں"۔

(تفہیمات ج ۲ ص۵۷)

تبصرہ:- حالانکہ قرآن خدا کی یہ صفت بیان کرتا ہے:-

واللہ یقول الحق (احزاب ع ا پ ۲۲) اللہ حق بات ہی فرماتا ہے۔

قل اللہ یھدی للحق (یونس ع ۴ پ ۱۱) کہہ دیجئے اللہ حق کی ہی ہدایت کرتا ہے۔

لیکن مودودی صاحب نے یہ نکتہ اخذ فرما رکھا ہے کہ عام آدمی تو ایک طرف ہر نبی سے (جس میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) اللہ تعالے نے ایک دو لغزشیں سرزد ہو جانے دی ہیں۔

کاش مودودی صاحب یہ بھی تصریح کر دیتے کہ وہ کون کون سی ایک دو لغزشیں تھیں جو اللہ تعالے نے بالارادہ ہر نبی سے سرزد کرائی ہیں۔

کیا یہ اللہ تعالے کی ذات پر افتراء نہیں ہے؟ اور کیا ایسی کچھ لغزشیں مودودی صاحب سے بھی اللہ نے سرزد کرائی ہیں؟ اگر ہاں میں جواب ہے تو ان کی تصریح کیجئے۔ اگر نہیں میں جواب ہے تو کیا مودودی صاحب نعوذ باللہ نبیوں سے بھی اونچا مقام رکھتے ہیں۔

مشرکوں کے دیوی دیوتا ہی فرشتے ہیں

مودودی صاحب کا عقیدہ

"اسلامی اصطلاح میں جس کو فرشتہ کہتے ہیں، وہ تقریباً وہی چیز ہے جس کو یونان و ہندوستان وغیرہ ممالک کے مشرکین نے دیوی یا دیوتا قرار دیا ہے"۔

(تجدید و احیاء دین ص۱۴)

تبصرہ:-

مشرکین دیوی دیوتاؤں کو خدا کے برابر درجہ دیتے ہیں۔ کیا اسلام میں بھی فرشتوں کو یہ ہی درجہ دیا گیا ہے؟ مودودی صاحب کے حامی مولوی صاحبان جواب عنایت فرمائیں۔

پیغمبروں پر نفس شریر کے خطرے

مودودی صاحب کی تحقیق

"اور تو اور "بسا اوقات" پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں"۔

(تفہیمات ج ۱ ص۱۵۸)

تبصرہ:-

غور کیجئے۔ مودودی صاحب کہہ رہے ہیں۔

—— پیغمبروں کو نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں۔

—— یہ خطرے کبھی کبھار نہیں، بسا اوقات یعنی بار بار پیش آئے ہیں۔

مودودی صاحب کی اس عبارت سے جب یہ معلوم ہوا کہ پیغمبروں کو بسا اوقات نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں تو ایک عامی مسلمان کو تو بسا اوقات سے زیادہ یعنی ہر وقت نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہوں گے۔

سوال یہ ہے کہ کیا مودودی صاحب کو بھی نفس شریر کے خطرے پیش آتے ہیں؟ اگر آتے ہیں اور وہ پیغمبروں سے مرتبہ میں کم ایک عامی مسلمان کا درجہ رکھتے ہیں تو یہ خطرے بسا اوقات سے زیادہ یعنی ہر وقت ہی پیش آتے ہوں گے۔ چنانچہ ان کی ساری تحریک بھی ان خطرات کا ملغوبہ ہو سکتی ہے۔ اور اگر انہیں نفس شریر کے خطرے پیش نہیں آتے تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ نعوذ باللہ پیغمبروں سے بھی اونچا درجہ رکھتے ہیں۔

بہرصورت جو شخص پیغمبروں کے بارے میں یہ تاثر دیتا ہے کہ انہیں بسا اوقات نفس شریر کے خطرے پیش آتے ہیں اسے اپنے متعلق بھی یہ بتانا چاہئے کہ یہ خطرات اسے بھی پیش آتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر پیش آتے ہیں تو پیغمبروں سے زیادہ یعنی ہر وقت یا پیغمبروں کے برابر یعنی اس کے ہی بقول بسا اوقات یا پیغمبروں سے کم یعنی کبھی کبھی یا بالکل ہی نہیں پیش آتے۔

اس کی وضاحت اگر مودودی صاحب نہیں کرتے تو یہ ذمہ داری ان مولوی صاحبان کی ہے جو ان کے مداح و حامی ہیں۔ اس لئے کہ ایک طرف اللہ کے تمام پیغمبر ہیں۔ جن کے بارے میں مودودی صاحب کا فیصلہ ہے کہ انہیں بسا اوقات نفس شریر کی رہزنی کے خطرات پیش آتے تھے۔ اور دوسری طرف مودودی صاحب ہیں جن کی کسی بھی غلطی کی نشان دہی کو ان کے مداح و معتقدین اسلام کے خلاف قرار دے دیتے ہیں۔

مودودی صاحب کے نزدیک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی

بہترین انسانی مواد کا نتیجہ تھی

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور جس کے اثرات تھوڑی ہی مدت گذرنے کے بعد دریائے سندھ سے لیکر اٹلانٹک کے ساحل تک دنیا کے ایک بڑے حصہ نے محسوس کئے۔ اس کی وجہ یہ ہی تو تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا جس کے اندر کیرکٹر کی زبردست طاقت موجود تھی۔ اگر خدانخواستہ آپ کو بودے کم ہمت ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی۔ تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے"۔

(کتابچہ جماعت اسلامی کی اخلاقی بنیادیں و ترجمان القرآن جلد ۲۶ ص۱۹۴۵ء)

قطع نظر اس امر کے کہ یہ خیال مشہور اسلام دشمن یورپی مورخ ایچ، جی ویلز کی رائے سے مستعار ہے سوال یہ ہے کہ کیا اسلام کی کامیابی کی یہ توجیہہ خدا اور رسول نے بھی بیان کی ہے؟ قرآن نے تو اس کے برعکس رسول اللہ کی تمام کامیابیوں کو، امداد غیبی اور نصرت الٰہی کا نتیجہ قرار دیا ہے:-

جنگ بدر میں آسمان سے فرشتوں نے اتر کر امداد کی (سورہ انفال) اسی طرح جنگ احزاب کی کامیابی کا سبب سورۂ احزاب میں اور جنگ حنین کا سورۂ توبہ میں ملاحظہ کیجئے۔ سیرت ابن ہشام میں اس غیبی امداد کی تفصیلات پڑھیئے۔ ہر جگہ یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی کی خصوصی امداد سے مومنین کفار پر غالب آئے

عادات رسول کا اتباع
مودودی صاحب کے عقیدہ میں
بدعت اور تحریف دین ہے

"آپ کا یہ خیال کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جتنی بڑی ڈاڑھی رکھتے تھے، اتنی ہی بڑی ڈاڑھی رکھنا سنت رسول یا اسوۂ رسول ہے، یہ معنی رکھتا ہے کہ آپ عادات رسول کو بعینہٖ وہ سنت سمجھتے ہیں جس کے جاری اور قائم کرنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام مبعوث کئے جاتے رہے۔ مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں کہ یہ سنت کی صحیح تعریف نہیں ہے بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اس قسم کی چیزوں کو سنت قرار دینا اور پھر ان کے اتباع پر اصرار کرنا، ایک سخت قسم کی بدعت اور ایک خطرناک تحریف دین ہے۔"
(ترجمان القرآن جون ۱۹۴۵ء)

کیا فرماتے ہیں مودودی صاحب کے حامی و مداح مولوی صاحبان کہ اگر کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عادتی طریقہ سنت سمجھ کر اختیار کرے تو وہ مودودی صاحب کے عقیدہ کے مطابق سخت قسم کا بدعتی اور دین میں خطرناک تحریف کرنے والا ہوا یا نہیں؟ اگر نہیں ہوا تو پھر مودودی صاحب کے اس عقیدہ کے بارے میں آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

مودودی صاحب کے نزدیک "تصوف"
ایک بیماری ذیابیطس پیدا کرنیوالی
غذا اور "افیون" ہے

"پہلی چیز جو مجھ کو حضرت مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب اور ان کے خلفاء تک کے تجدیدی کام میں کھٹکتی ہے، وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا۔"
(تجدید احیاء دین)

"پس جس طرح پانی جیسی حلال چیز بھی اس وقت ممنوع ہو جاتی ہے جبکہ مریض کے لئے نقصان دہ ہو، اسی طرح یہ قالب بھی مباح ہونے کے باوجود اس بناء پر قطعی چھوڑ دینے کے قابل ہو گیا ہے کہ اس کے لباس میں مسلمانوں کو افیون کا چسکہ لگایا گیا ہے۔ اور اس کے قریب جاتے ہی ان مزمن مریضوں کو پھر وہی چنیا بیگم یاد آ جاتی ہیں"
(تجدید و احیاء دین)

"اب جس کسی کو تجدید دین کے لئے کوئی کام کرنا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ متصوفین کی زبان، اصطلاحات، رموز و اشارات، لباس، اطوار، پیری مریدی اور ہر اس چیز سے جو اس طریقہ کی یاد تازہ کرنے والی ہو، مسلمانوں کو اس طرح پرہیز کرائے جیسے ذیابیطس کے مریضوں کو شکر سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔" (تجدید و احیاء دین)

"اس جاہلیت کے اثر سے اشراقی فلسفہ، راہبانہ اخلاقیات اور زندگی کے ہر پہلو میں مایوسانہ نقطۂ نظر مسلم سوسائٹی میں پھیلا اور اس نے نہ صرف یہ کہ ادبیات اور علوم کو متاثر کیا بلکہ فی الواقع سوسائٹی کے اچھے عناصر کو مارفیا کا انجکشن دے کر سست کر دیا۔"
(تجدید و احیاء دین)

مندرجہ بالا عبارتوں میں مودودی صاحب نے تصوف کو "افیون"، "مارفیا"، اور "چنیا بیگم" کے ساتھ ٹھیک اسی طرح تشبیہ دی ہے۔ جس طرح یورپ کی صلیب پرستانہ عیسائیت، یہودیت اور راہبانہ مذہبیت کو کارل مارکس افیون کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

اسلامی ریاست مودودی صاحب کے
نزدیک کمیونسٹ ریاست کی طرح ہوتی ہے

"یہاں بھی اسلامی اسٹیٹ اور کمیونسٹ اسٹیٹ میں ایک گونہ مماثلت پائی جاتی ہے۔"
(اسلام کا نظریہ سیاسی صفحہ ۳۵ مطبوعہ جون ۱۹۶۸ء)

"اس لحاظ سے یہ اسٹیٹ فاشستی اور اشتراکی حکومتوں سے ایک گونہ مماثلت رکھتا ہے۔"
(اسلام کا نظریہ سیاسی صفحہ ۳۳)

سوشلزم اور اسلام کا تعلق
مودودی صاحب کے الفاظ میں

"ایک طرف اسلام نے یہ کمال درجہ کی جمہوریت قائم کی ہے اور دوسری طرف ایسی انفرادیت (INDIVIDUALISM) کا سد باب کر دیا ہے جو اجتماعیت (SOCIALISM) کی نفی کرتی ہو"
(اسلام کا نظریہ سیاسی صفحہ ۱۴ مطبوعہ جون ۱۹۶۸ء)

اس عبارت میں مودودی صاحب نے اجتماعیت کا مفہوم بریکٹ کے اندر انگریزی حروف میں لفظ "سوشلزم" لکھ کر ظاہر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اسلام نے اس انفرادیت کو ختم کر دیا ہے جو اس اجتماعیت یعنی سوشلزم کے خلاف ہے۔ اس طرح سوشلزم کو اسلام کا مقصود قرار دیا ہے۔

کیا فرماتے ہیں ۱۱۳ مفتی صاحبان، مودودی صاحب کے اس مسلک کے بارے میں؟

ہندوستان اور پاکستان کے مسلمانوں
کے درمیان شادی بیاہ نہیں ہونا
چاہیئے۔ مودودی صاحب کا اجتہاد

"آئندہ شادی بیاہ کا تعلق پاکستانی اور ہندوستانی مسلمانوں کے درمیان نہ ہونا چاہیئے۔"
(ترجمان القرآن شعبان ۱۳۷۰ھ جون ۱۹۵۱ء)
(اس مسئلہ پر تفصیلی بحث رسائل و مسائل حصہ دوم میں بھی موجود ہے)

مودودی صاحب نے اپنی جماعت کے
دستور سے باہر کے لوگوں کو امت مسلمہ
کے دائرے سے خارج کر دیا ہے

"جو گروہ قرآن کی نصوص قطعیہ سے مرتب کئے ہوئے اس دستور جماعت اسلامی کے حدود کے اندر ہیں، انہیں ہم امت مسلمہ کے اندر شمار کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ان حدود کو پھاند لیا ہے انہیں دائرہ امت سے باہر سمجھنے پر مجبور ہیں"۔ (ترجمان القرآن ج ۲۶)

حق صرف مودودی صاحب کی
"یہ" ہے۔ اس "یہ" کے خلاف
ہر چیز باطل ہے

سیدھی بات ہے کہ جب ہم یقین سے یہ کہتے ہیں
(باقی صفحہ پر)

دنیا میں بہت سی فیکٹریاں قائم ہو چکی ہیں ــــ مگر

بھوک کے علاج کے لئے کوئی فیکٹری قائم نہیں کی گئی

اس زمانہ میں قریب قریب ہر ملک ترقی کی طرف جا رہا ہے۔ جو ملک زیادہ ترقی کر گئے ہیں ان کے مقابلہ میں کم ترقی پاتے والے ممالک کی کوئی اہمیت محسوس نہیں ہوتی۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ جمود کی حالت میں ہیں اور زمانہ کا ساتھ نہیں دے رہے ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ ہر ملک اپنی بساط کے مطابق کروٹیں لے رہا ہے۔ اور اس میں معیار زندگی کو بلند کرنے کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔

لیکن بہت کم لوگوں نے اس پر غور کیا ہوگا۔ کہ ترقی ہے کیا؟ حقیقی اور مصنوعی ترقی میں کیا فرق ہے؟ اور وہ کیا معیار ہے جس پر ہم ترقی اور تنزل کو جانچ سکیں۔

مشکل یہ ہے کہ پروپیگنڈے اور نشر و اشاعت کے ہمہ گیر ذرائع نے صحیح اور غلط معیار میں کوئی امتیاز باقی نہیں رکھا ہے۔

عوام میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ وہ اپنے طور پر کسی معاملہ پر غور کر سکیں! وہ ریڈیو، اخبارات سینما، سرکاری پروپیگنڈے کے بعد اس قابل ہی نہیں رہے کہ اپنی آنکھ سے دیکھ سکیں۔ اپنے دماغ سے سوچ سکیں اور اپنے کانوں سے سن سکیں۔ وہ دوسروں کی آنکھ سے دیکھتے اور دوسرے کے دماغوں سے سوچتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج لیڈروں اور سیاست دانوں کی تو کثرت ہے۔ مگر وہ لوگ پیدا نہ ہو سکے، جنہیں ابوالکلام آزاد کا بدل قرار دیا جا سکے۔

غرض عوام کی سمجھ بوجھ میں بہت بڑی حد تک زوال آ گیا ہے۔ اس لئے ان میں یہ تمیز ہی نہ رہی کہ ترقی کا معیار کیا ہے؟ اور ہمارا زمانہ کس اعتبار سے ترقی اور کس اعتبار سے تنزل کر رہا ہے؟

اگر ترقی کا معیار سرعت ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ موجودہ دور پر تمام ترقیاں ختم ہو چکی ہیں۔ آج کا انسان بڑی سرعت سے ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر لیتا ہے۔ ایک مشین پلک جھپکتے ہی مہینوں کا کام گھنٹوں میں کر ڈالتی ہے۔ بٹن دباتے ہی سارا شہر روشنی سے جگمگا اٹھتا ہے۔ چند منٹوں میں ناگاساکی اور ہیروشیما کو تودۂ خاک بنایا جا سکتا ہے۔

ابھی خبر آئی کہ فلاں لیڈر نے دہلی میں تقریر کی تھوڑی دیر بعد خبر آ جاتی ہے کہ اس نے رنگون میں تقریر کر ڈالی۔ اگر سرعت بذاتِ خود ایک ترقی ہے تو پھر دنیا کو انتہائی عروج پر سمجھنا چاہیئے۔

اگر معیار صنعتی ترقی ہے تو وہ بھی شباب پر ہے اور اس زمین میں مزید ترقی کی گنجائش بھی ہے۔

بے شک ہماری آنکھیں یہ سب کچھ دیکھ رہی ہیں کہ نہروں پر پل باندھے جا رہے ہیں۔ گاؤں گاؤں بجلی پہنچائی جا رہی ہے۔ جگہ جگہ اسکول کھولے جا رہے ہیں ہزاروں میل لمبی سڑکیں بنائی جا رہی ہیں۔ مگر ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ یہ ترقیاں ہماری نفسیات کا ساتھ نہیں دیتیں۔ انجن گاڑی کے بغیر ہی سرپٹ دوڑا جا رہا ہے۔ دوائیں کثرت سے ایجاد ہو چکی ہیں مگر بھوک کی دوا کوئی فیکٹری تیار نہیں کرتی۔

جب ہم صبح ہی صبح جاڑے کے موسم میں مزدوروں کو میلی اور ہلکی چادروں میں ملبوس بھاگ دوڑ کرتے اور عظیم الشان عمارتوں کے نیچے سے گزرتے دیکھتے ہیں تو خیال آتا ہے کہ ترقی کا انجن بہت آگے نکل گیا ہے اور یہ مسافر سوار ہونے سے رہ گئے ہیں۔ اور تو اور ناچ گانوں نے ترقی کی ہے کہ اگر گزشتہ زمانہ کے تمام رنگیلے شاہ بھی واپس آ جائیں تو مقابلہ نہیں کر سکتے۔

لیکن اگر یہ ترقی معیار زندگی کی ترقی کے ساتھ چلتی اور ناچنے کے ساتھ قوت خرید کو بھی پھلنے کا موقع ملتا تو زندگی کے انداز میں توازن پیدا ہو جاتا

ہر دیہات میں غریب دیہاتیوں کے لئے ریڈیو سیٹ لگائے جا رہے ہیں۔ کتنی اچھی بات ہے کہ غریب دیہاتی بھی ریڈیو سے محروم نہ رہیں۔ لیکن اگر ریڈیو کے ساتھ ان کی غربت کو بھی دور کیا جاتا یا انہیں قرضہ کے بار سے نجات دلائی جاتی۔ یا ان کا معیار زندگی ایک مقررہ رفتار سے بلند کیا جاتا تو ریڈیو کی آوازوں میں خاص دل کشی پیدا ہو جاتی۔

ایک کسان جو قرضہ کے بوجھ سے دبا ہوا ہے وہ ریڈیو کے گانے تو ضرور سن لے گا۔ مگر اسے یہ بھی محسوس ہوگا کہ ریڈیو کی مشغولیت نے اسے بہت سے کاموں سے محروم کر دیا ہے۔ ریڈیو نہ سنتا تو وہ آسانی سے اپنے بیمار بیل کی دیکھ بھال کر لیتا۔

مدھیہ پردیش میں جب ایک وزیر صاحب ریڈیو نصب کرانے گئے تو دیہاتیوں نے ادب کے ساتھ عرض کیا کہ آپ ہمیں ریڈیو سے معاف کیجئے۔ کیونکہ ہمارے پاس اتنا نہیں ہے کہ اسے دو وقت کی روٹی دے سکیں۔ جب انہیں بتایا گیا کہ ریڈیو کھانا نہیں مانگتا تو وہ خاموش ہوئے۔

مگر اس خبر سے یہ تو معلوم ہوا کہ دیہاتی اپنی غربت کی وجہ سے کسی کو دو وقت کا کھانا بھی نہیں کھلا سکتے!

اگر معیار زندگی بلند ہونے کے ساتھ دیہاتیوں کو ریڈیو دیئے جاتے تو مادی اور نفسیاتی ترقیوں کا سنگم کچھ اور ہی لطف پیدا کرتا۔

غرض دنیا ترقی کر رہی ہے مگر اس کی یہ ترقی یک رخی ہے اور یہی بے چینی کا سب سے بڑا سبب ہے

(خدام الدین لاہور)

سرگودھا آئین شریعت کانفرنس

اور جلوس کی تفصیلات "مرزائیوں کے متعلق عدالت کا فیصلہ" شائع کرنے کی وجہ سے شامل اشاعت نہ ہو سکا، ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ادارہ)

بقیہ — مودودی صاحب کا اسلام

کو حق صرف "یہ" ہے تو اس سے از خود یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ اس "یہ" کے خلاف جو کچھ ہے، باطل ہے"۔

(ترجمان القرآن ج ۲۶)

آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ العالی نے حال ہی میں عبر و نصائح کے عنوان سے بینات میں ایک مضمون سپرد قلم فرمایا تھا جس میں مودودی صاحب کی ان اغلاط کی نشان دہی کی گئی جو تحریف دین کے مترادف ہیں۔ بنوری صاحب کے مضمون کا جواب مفتی محمد یوسف صاحب نامی کسی شخص نے "ایشیا" لاہور میں رقم کیا ہے۔ بنوری صاحب نے اپنے مضمون میں مودودی صاحب کے اس عقیدہ کی نشاندہی بھی کی ہے جس میں انہوں نے بطور لطیف نکتہ کے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے بالارادہ ہر نبی سے ایک دو لغزشیں سرزد ہو جانے دی ہیں۔ بنوری صاحب نے نہایت احسن طریقہ پر اس گمراہ کن نکتہ کا رد فرمایا ہے لیکن مذکورہ مفتی محمد یوسف نامی صاحب نے ۱۶ اگست ۱۹۷۰ء کے ایشیا لاہور میں نہایت دیدہ دلیری سے یہ چیلنج دیا ہے کہ "مولانا مودودی کی تحریروں سے کوئی ایسی تحریر نکال کر پیش کردیں جس میں مودودی صاحب نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام سے عصمت کا پردہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ نے ان سے دو چار گناہ کرا دیئے ہیں"۔

ہم نے اس مضمون کے شروع میں ہی مودودی صاحب کی یہ عبارت مع حوالہ نقل کردی ہے۔ حیرت ہے کہ مفتی یوسف نامی صاحب کو اپنے پیشوا (مودودی صاحب) کی تحریرات کا اتنا بھی پتہ نہیں ہے۔ پھر وہ ان کے دفاع کی خدمت کس چیز کے صلے میں کیا کرتے ہیں؟ یا اس طرح انہوں نے آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہی ہے

جہلم میں مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا انتخابی دورہ

سوہاوہ ۲۶ اگست بروز بدھ ۹ تا ۱۲ بجے صبح
ڈومیلی " " " ۲ ½ بجے ظہر
دینہ " " " بعد نماز عشاء
سکالا گوجراں ۲۷ اگست بروز جمعرات بعد نماز ظہر
جہلم شہر جوبلی گھاٹ ۲۷ اگست بروز جمعرات بعد نماز عشاء

ایم ظریف بی، اے دلّوخیلی

اللہ تعالیٰ کی نصرت و امداد ہمیشہ اہل حق کے ساتھ رہی

اللہ تعالے کی زمین حق و صداقت کی آواز سے کبھی خالی نہیں رہے گی، تاوقتیکہ حضرت عیسلے علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں اور تمام ادیان و مذاہب باطلہ کو باذن اللہ مٹا کر صرف ایک ہی دین اور ایک ہی مذہب کا سنہری پرچم نہ لہرائیں۔ جس کا نام اسلام ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ اور اس دین کی نصرت و تجدید کے لئے اللہ تعالے کا وعدہ ہے کہ سخت سے سخت دورِ طغیان و فساد میں بھی صالحین امت کی ایک جماعت ضرور اسے قائم رکھے گی۔ جن کے نفوس و قلوب خود اللہ تعالے کی پناہ اور حفاظت میں ہوں گے۔ اور وہ اللہ تعالے کے بغیر کسی سے خوف نہیں کھائیں گے ان کا دل صرف ایک ہی ذاتِ خداوندی سے ڈرے گا اور یہ بالکل ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ جو دل خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ وہ دنیا کی ہر شے سے ڈرنے لگتا ہے اور ایسے بندگانِ خدا کو کسی قوی سے قوی دشمن کا جور و ستم اور طاقت ور سے طاقت ور مخالف کا کوئی ظلم و عدوان بھی حق گوئی سے نہیں روک سکتا۔ وہ جانفروش مومن اپنی شمشیر صاف گوئی سے گلیم پوش ہو کر بھی خواحشات و منکرات کے فلک بوس مجسموں کو چکنا چور کر دیں گے۔ اور ضلالت شیطانی کا ان پر تسلط نہیں ہوگا۔ جو لوگ ان کی مخالفت کریں گے وہ ان کو نقصان پہنچانے میں کبھی بامراد و کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ وہ ہر باطل کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر ہولناک طوفانوں کی بے پناہ موجوں سے کھیلتے ہوئے بھی چراغ ہدایت اور شمع اسلام کو روشن رکھیں گے اور نصرت الٰہی کی کامرانیوں اور اعانتِ خداوندی کی فتح مندیوں کے ساتھ وہ جاں باز و جاں نثار حق کو باطل پر غالب کرنے کے لئے اور باطل کو پامال کرنے کے لئے جانِ عزیز کو ہتھیلی پر رکھ کر جامِ شہادت کے متلاشی اور منتظر ہوں گے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث میں یوں آتا ہے :-

"فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک گروہ ضرور ایسا رہے گا۔ جو اللہ تعالے کے حکم کو تھامے رکھے گا۔ اس کو وہ لوگ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو رسوا اور ذلیل کرنے اور ان کی مخالفت پر تلے ہوں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالے کا حکم آجائے (یعنی قیامت) اور وہ اسی طرح حق پر حق پر قائم ہوں گے"

اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"قیامت تک میری امت میں سے ایک گروہ ضرور ایسا رہے گا۔ جو حق کی خاطر قتال و جہاد کرے گا تا آنکہ حضرت عیسلی بن مریم علیہما السلام نازل ہوں"

"یہ مختلف الفاظ کے ساتھ دیگر متعدد صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔ اس صحیح حدیث سے صاف طور پر یہ واضح ہو گیا کہ امتِ مسلمہ کا ایک حق گو و حق خواہ طائفہ (دوسرے لفظوں میں علمائے حق۔ مشائخ کرام و صوفیائے عظام کا گروہ) قیامت تک قائم و دائم رہے گا۔ اور اس مبارک ٹولہ کی آخری کڑی حضرت عیسلی علیہ السلام سے جڑ جائے گی۔ جو آسمان سے نازل ہو کر حق کو باطل پر غالب و منصور کرنے کے لئے شب و روز کوشاں اور ساعی رہیں گے اور ان کی زندگی ہی میں یہ شادمانی ان کو حاصل ہوگی کہ صرف دین حق ہی باقی رہے گا اور باقی تمام ادیان مٹ جائیں گے۔

اگرچہ سینکڑوں ہی نہیں بلکہ ہزاروں مذہبی اور

سیاسی مخلصانہ اور خود غرضانہ فتنے اس زمین پر ایسے برپا ہو چکے ہیں۔ جن کا تصور کرتے ہوئے بھی جسم کانپ جاتا ہے۔ قلم میں لغزش پیدا ہو جاتی ہے۔ بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور زبان کو طاقتِ گفتار نہیں رہتی۔ جن فتن میں کئی ایک بندگانِ حرص و ہوا اجماع امت کے جادۂ مستقیم کو چھوڑ کر ضالۃ الغنم بن بھی چکے ہیں۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ مجموعی حیثیت سے اس امت مرحومہ کا کبھی بھی ضلالت و گمراہی پر اجتماع نہیں ہوا۔ اور بفضل اللہ نہ تا قیامت ہوگا۔ اللہ تعالے کا دستِ قدرت و نصرت ہمیشہ سے اس جماعت (علماء حق اور ان کے متبعین) پر رہا ہے اور ہمیشہ قیامت تک رہے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی روایت یوں آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"اللہ تعالے میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ تعالے کا ہاتھ جماعت پر رہے گا"

اسی مضمون کی روایت حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی آتی ہے۔ اور حضرت انس بن مالکؓ سے بھی مروی ہے غرضیکہ متعدد روایات اس پر پوری طرح روشنی ڈالتی ہیں کہ مجموعی لحاظ سے من حیث القوم یہ امت کبھی ضلالت پر جمع نہ ہوگی۔ اور چودہ سو سال سے ربِ قدیر کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ امتِ مرحومہ حق پر ڈٹی رہی ہے۔

(تبلیغ اسلام حصہ اول از حضرت مولانا ابو الزاہد محمد سرفراز خاں صاحب صفدر دامت برکاتہم)

بلا تبصرہ

مرزائی کافر اور مرتد ہیں

ان سے کسی مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں

تنسیخ نکاح کے مقدمے میں سول جج جیمس آباد کے فیصلے کا متن

جیمس آباد کے سول جج شیخ محمد رفیق گریجہ پی سی ایس نے جنہیں فیملی کورٹ جج کے اختیارات بھی حاصل ہیں ایک مرزائی کے ساتھ مسلمان لڑکی کے نکاح کو ناجائز اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے جو فیصلہ دیا ہے۔ ذیل میں اس فیصلے کا مکمل متن شائع کیا جا رہا ہے۔

فیملی سوٹ نمبر ۹ ۱۹۶۹ء

مسماۃ امتہ الہادی دختر سردار خاں — مدعیہ

بنام

حکیم نذیر احمد برق — مدعا علیہ

مقدمہ برائے تنسیخ نکاح

فیصلہ: مدعیہ نے یہ مقدمہ مدعا علیہ کے ساتھ اپنے نکاح کی تنسیخ کے لئے مندرجہ ذیل امور کی بنا پر دائر کیا ہے یہ کہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۹ء کو جب مدعیہ کی عمر بمشکل ساڑھے چودہ برس تھی۔ اس کے والد نے محمڈن لاء کے تحت اس کی شادی مدعا علیہ کے ساتھ کر دی۔ مدعیہ کا والد ایک ضعیف شخص ہے اور اپنا ذہنی توازن کھو چکا ہے اور اپنی روزی کمانے کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے مدعیہ اور اس کے دوسرے بہن بھائیوں کی پرورش اس کے بڑے بھائی نے کی جو سرکاری ملازم ہے۔ مدعیہ کا والد مدعا علیہ کے روحانی اثر میں ہے۔ جس کی عمر ساٹھ برس ہے اور جو خود کو ایک ایسا مذہبی مصلح قرار دیتا ہے۔ جس کے روابط اللہ تعالیٰ سے ہیں۔ مدعیہ کا والد عرصے سے مدعا علیہ کے ساتھ ہے اور اس پر ایمان رکھتا ہے اور مذہبی اختلافات کے باعث اس کے تعلقات کنبے کے دوسرے افراد کے ساتھ خوشگوار نہیں ہیں۔ مدعیہ اپنے بھائی کے پاس کنری میں رہائش پذیر تھی اور وہ اپنے باپ کو دیکھنے کے لئے گئی تھی۔ جب موخر الذکر نے اس کی شادی مدعا علیہ کے ساتھ کر دی۔ شادی کے فوراً بعد مدعیہ اپنی ماں کے پاس واپس آ گئی اور اسے دھوکے کی اس شادی اور اس سے اپنی ناراضگی کے بارے میں مطلع کیا۔ مدعا علیہ اور مدعیہ کے درمیان میاں بیوی کے تعلقات ابھی تک قائم نہیں ہوئے تھے۔ مدعا علیہ ساٹھ سال کی عمر کا ایک بوڑھا شخص ہے اور مدعیہ کی برادری کا آدمی نہیں ہے۔ ان کے درمیان مذہبی اختلافات کے علاوہ مدعا علیہ اور مدعیہ کے بھائی میں اس شادی کی بنا پر طویل عرصہ تک فوجداری مقدمہ بازی ہوتی رہی ہے اور یہ کہ مدعیہ اس شادی کے نتیجے میں مدعا علیہ کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔ مدعا علیہ نے دو سال سے زائد عرصہ تک مدعیہ کو خرچ وغیرہ بھی نہیں دیا ہے۔ یہ کہ اب مدعیہ سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے۔ وہ اس عدالت کے دائرہ اختیار میں ہے اور اب اس نے اس مقدمے کے ذریعے اپنا حق بلوغت استعمال کیا ہے۔ یہ کہ بصورت دیگر بھی فریقین کے درمیان یہ شادی غیر قانونی اور ناجائز ہے۔ کیونکہ مدعیہ سنی مسلمان ہے اور مدعا علیہ احمدی (قادیانی) ہے۔

مدعا علیہ نے اس مقدمے کی سماعت کی مخالفت متعدد وجوہ کی بنا پر کی۔ جو اس کے تیرہ صفحات پر مشتمل تحریری بیان میں شامل ہیں۔ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ یہاں اس تحریری بیان کو دوبارہ پیش کروں۔ کیونکہ اس سے فیصلہ غیر ضروری طور پر طویل ہو جائے گا۔ تاہم اتنا کہنا کافی ہے کہ مدعا علیہ نے مدعیہ کے تمام الزامات کی تردید کی ہے۔ اس نے عمر کے بارے میں بھی مدعیہ کے بیان اور مدعیہ کی رہائش کے سوال پر عدالت کے دائرہ اختیارات کو چیلنج کیا ہے اور حق زناشوئی دلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مدعا علیہ نے مدعیہ کے والد سے اپنے تعلقات کی تفصیلات بھی بیان کی ہیں اور اپنے مذہبی عقائد کا تذکرہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ فریقین کے درمیان یہ شادی قانونی ہے۔ فیصلہ میں مناسب موقع پر مدعا علیہ کے موقف سے بحث کی جائے گی۔

فریقین کے بیانات کی روشنی میں مندرجہ ذیل امور تصفیہ طلب قرار پاتے ہیں۔

۱۔ آیا عدالت کو اس مقدمے کی سماعت کا اختیار نہیں ہے؟

۲۔ آیا فریقین کے درمیان سابقہ مقدمہ بازی کا تصفیہ ہو جانے کے باعث اب مدعیہ کو یہ مقدمہ دائر کرنے کا حق نہیں پہنچتا؟

۳۔ آیا مدعیہ شادی کے وقت نابالغ تھی؟

۴۔ آیا مدعیہ کے والد نے مدعا علیہ کے ساتھ اس کی شادی دھوکہ سے کی تھی؟

۵۔ آیا فریقین کے درمیان یہ شادی غیر قانونی تھی؟

۶۔ آیا مدعیہ کو یہ حق حاصل ہے کہ مدعا علیہ کے ساتھ اپنا نکاح فسخ کرنے کا اعلان کرے؟

۷۔ آیا مدعا علیہ دو سال سے زائد عرصے تک مدعیہ کو خرچ وغیرہ دینے میں ناکام رہا ہے؟

۸۔ آیا مدعیہ کو خلع لینے کا حق حاصل ہے اور اگر ہے تو کن شرائط پر؟

۹۔ عدالت اس بارے میں کیا فیصلہ دے؟

میں نے فریقین کے وکلاء کے دلائل تفصیل سے سنے ہیں اور مدعا علیہ کا موقف بھی جو اس نے خود پیش کیا سنا ہے۔ مدعیہ کے فاضل وکیل مسٹر محمد عثمان نے مذہب اور قانون کے بارے میں کئی کتابوں کے حوالے دیئے۔ جن کا تذکرہ میں فیصلے میں کروں گا۔ دلائل کی سماعت اور مقدمے کے شواہد پر غور کرنے کے بعد میں نے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱

مدعیہ نے اپنی درخواست اور عدالت کے روبرو اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ ساہارو میں رہائش پذیر ہے۔

مدعا علیہ نے اس کی نہ تو اپنے تحریری بیان میں تردید کی ہے اور نہ عدالت کے روبرو اسے چیلنج کیا ہے اپنے تحریری بیان کے پیراگراف نمبر ۱۲ میں مدعا علیہ نے اعتراف کیا ہے کہ مدعیہ ساہارو میں اپنے بھائی کے پاس رہائش پذیر رہی ہے۔ اس لئے مدعیہ کی عمومی رہائش گاہ وہی تصور کی جائے گی۔ جہاں وہ واقعی رہ رہی ہے۔ نہ کہ وہ جگہ جہاں اس کا باپ رہتا ہے۔ مغربی پاکستان فیملی کورٹ رولز مجریہ ۱۹۶۵ء کے ضابطہ ۶ کے تحت جس جگہ مدعی رہائش پذیر ہو اس کی عدالت کو تنسیخ نکاح کے مقدمے کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ ساہارو یقیناً اس عدالت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور یہ عدالت زیر نظر مقدمے کی سماعت اور اس کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ چنانچہ زیر بحث مسئلے کا تصفیہ مدعیہ کے حق میں کیا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲

اس مسئلہ کے تصفیہ کی ذمہ داری مدعا علیہ پر ہے جس نے اپنے موقف کی حمایت میں کوئی شہادت پیش نہیں کی۔ وہ یہ ثابت کرنے کے لئے کسی عدالت کا کوئی فیصلہ پیش نہیں کر سکا ہے کہ اب اس مقدمہ کو دوبارہ زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ اس ضمن میں مدعا علیہ کا موقف بے جان ہے اور اس میں کوئی وزن نہیں ہے۔ اس لئے اس مسئلے کا فیصلہ مدعیہ کے حق میں کیا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۵

یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اگر اس کا فیصلہ مدعیہ کے حق میں ہو جائے تو پھر اس مقدمے کے فیصلے کے لئے دوسرے امور پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ فریقین کے فاضل وکلاء نے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مدعا علیہ حکیم نذیر احمد نے اپنے وکیل مسٹر لطیف کی اعانت کے بغیر ہی اس مسئلہ کے قانونی پہلو پر پورے مذہبی جوش و خروش کے ساتھ اپنی خود وکالت کی۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل مسٹر لطیف نے مغربی پاکستان فیملی کورٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۶۴ء کی دفعہ ۲۳ پر انحصار کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ اس عدالت کو شادی کے قانونی جواز کی سماعت کا اختیار نہیں کیونکہ یہ شادی مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے تحت انجام پائی تھی۔ دفعہ ۲۳ میں کہا گیا ہے:۔

"کوئی فیملی کورٹ کسی شادی کے جواز پر غور نہیں کرے گی جو مسلم فیملی لاز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ کے مطابق رجسٹر کی گئی ہو۔ اس سلسلے میں متذکرہ عدالت کے لئے کوئی شہادت بھی قابل قبول نہیں ہو گی۔"

متذکرہ دفعہ ۲۳ کا احتیاط کے ساتھ مطالعہ کرنے پر اس کی زبان ہی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شادی کے جواز پر غور کرنے کے سلسلے میں پابندی صرف اس صورت میں ہے۔ جب کوئی شادی مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے تحت ہوئی ہو۔ اس لئے دفعہ ۲۳ کے مندرجات کا سہارا لینے سے پہلے مدعا علیہ کو یہ ثابت کرنا ہو گا کہ فریقین کی شادی مسلم فیملی لاز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء کے تقاضوں کے مطابق ہوئی تھی۔ مسلم فیملی لاز آرڈیننس کی دفعہ ۱ کی ذیلی دفعہ ۲ میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اس کا اطلاق پاکستان کے تمام مسلمان شہریوں پر ہوتا ہے متذکرہ آرڈیننس کی دفعہ ۵ کے تحت صرف وہ شادیاں رجسٹر کی جا سکتی ہیں۔ جو مسلم لاز کے تحت انجام پائی ہوں آرڈیننس کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ ۱ میں کہا گیا ہے:۔

"ہر وہ شادی جو مسلم لاء کے تحت انجام پائی ہو اس آرڈیننس کے مندرجات کے مطابق رجسٹر کی جائے گی"

مسلم لاء کے تحت کسی مخالف فرقے کے شخص کے ساتھ شادی کرنے کے سلسلے میں ایک مسلمان کے غیر محدود اختیار پر متعدد پابندیاں عائد ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے اہم پابندی فریقین کا مذہب یا عقائد ہیں۔ مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ بیاہ شادی کر سکتے ہیں اور تھوڑا بہت عقائد کا فرق چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ حنفی لاء میں ایک مرد کسی عورت یا کتابیہ سے شادی کر سکتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان عورت مسلمان کے سوا کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی۔ مسلمان عورت کسی کتابی سے بھی شادی نہیں کر سکتی۔ اور کسی بھی غیر مسلم سے جن میں عیسائی یہودی یا بت پرست شامل ہیں۔ اس کی شادی ناجائز ہو گی۔

مدعیہ کے فاضل وکیل نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مدعیہ اور مدعا علیہ کے درمیان شادی غیر موثر ہے — کیونکہ موخر الذکر قادیانی (احمدی) غیر مسلم ہے۔ اس لئے اب یہ سوال تصفیہ طلب ہے کہ آیا فریقین کے درمیان شادی مسلم لاء کے تحت ہوئی ہے۔ اور چونکہ یقینی طور پر شادی مسلم لاء کے تحت جائز نہیں ہے۔ اس لئے اس مقدمے کا تفصیلی جائزہ لینا اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے یہ پتہ چلانا بہت ضروری ہے کہ دونوں فریق مسلمان ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں یہ عدالت فریقین کے عقائد کے بارے میں چھان بین کر سکتی ہے۔ فیملی کورٹس ایسے ہی معاملات کا تعین کرنے کے لئے خاص طور پر تشکیل دی گئی ہیں اس لئے میری رائے یہ ہے کہ فریقین کے درمیان شادی کے جواز کی چھان بین کی جا سکتی ہے۔

مدعیہ کے بیان کے مطابق مدعا علیہ کے ساتھ اس کی شادی غیر موثر ہے۔ اس لئے اگر قانون کی نظر میں بھی نکاح غیر موثر ہے اور ایسا نکاح جو غیر قانونی طور پر مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے تحت رجسٹر کیا گیا ہے۔ کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتا اور یہ فیملی کورٹ ایکٹ کی دفعہ ۲۳ کے تحت مانع نہیں ہو سکتا۔ میں قانون کی اس تعبیر سے متفق ہوں اور یہ قرار دینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا کہ دفعہ ۲۳ کے تحت جو ممانعت کی گئی ہے اس کا اطلاق صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جائز مسلم شادی کو مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے تحت رجسٹر کیا گیا ہو۔ اور اس مقصد کے تحت عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ آیا فریقین کے درمیان جو نکاح ہوا ہے وہ وجود بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مغربی پاکستان فیملی کورٹ ایکٹ میں ترمیمی آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۹ء کے ذریعے ترمیم کر دی گئی ہے۔ جس کے تحت کلاز ۷ کا شیڈول میں اضافہ کیا گیا ہے اور شادیوں کے جواز کے مقدمات کی سماعت کے لئے خصوصی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس اضافے کے پیش نظر میری رائے یہ ہے کہ مغربی پاکستان فیملی کورٹ آرڈیننس کی دفعہ ۲۳ اس حد تک بالواسطہ طور پر منسوخ کر دی گئی ہے اب اس امر کا جائزہ لینے سے پہلے کہ آیا مدعا علیہ ایک غیر مسلم ہے۔ میں حکومت مغربی پاکستان کے خلاف آغا شورش کاشمیری کی رٹ درخواست نمبر ۹۳۷ (۱۹۶۹ء) کے ضمن میں مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے ججوں کے ان مشاہدات کا حوالہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ جن میں قرار دیا گیا ہے کہ عدالت یہ تعین کر سکتی ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اگر اس مسئلے کا تعلق کسی طور پر جائداد یا کسی منصب کے حق سے ہو۔ یہ مشاہدات زیر بحث مقدمے میں میری رائے کی تائید کرتے ہیں کہ عدالت یہ چھان بین کرنے کی مجاز ہے کہ مدعا علیہ قادیانی (احمدی) ہونے کی وجہ سے مسلمان ہے یا نہیں۔ عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے رٹ درخواست نمبر ۹۳۷ (۱۹۶۹ء) میں جو مشاہدات پیش کئے تھے اور جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

"۲۴۔ جہاں تک تجارت اور پیشے کی آزادی اور

تقریر کی آزادی سے متعلق بنیادی حقوق ۸ اور ۹ کا تعلق ہے وہ ہنگامی حالات کے اعلان کی وجہ سے معطل ہو گئے ہیں۔ مذہب پر عمل اور اس کے اعلان کی آزادی ہے۔ لیکن اس پر عمل کا مسئلہ قانون، امن عامہ اور اخلاقیات کے تابع ہے۔ اس لئے یہ قطعی نہیں ہے۔ قانون کے تابع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کے لئے یہی آزادی تسلیم کی گئی ہے جو قانون امن عامہ اور اخلاقیات کے تقاضوں کے تابع ہے۔ درخواست گذار کے فاضل وکیل کے تمام دلائل کا لب لباب یہ تھا کہ احمدی اسلام کا فرقہ نہیں ہیں اور یہ بات کہنے کی ضمانت درخواست گذار کو آئین کی رو سے حاصل ہے۔ لیکن فاضل وکیل یہ حقیقت نظر انداز کر گئے ہیں کہ پاکستان کے شہریوں کی حیثیت سے احمدیوں کو بھی یہ آئینی ضمانت اور آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنے اسلام کے دائرے میں ہونے کا اعلان کریں۔ درخواست گذار دوسروں سے وہ حق کیوں کر چھین سکتا ہے جو وہ خود اپنے لئے طلب کرتا ہے۔ یہ بات ہماری فہم سے بالاتر ہے۔ وہ یقیناً انہیں دھمکا نہیں سکتا۔ اس وقت تصفیہ طلب بات یہ ہے کہ درخواست گذار اور ان کے دوسرے ہم خیال قانونی طور پر احمدیوں کو یہ ماننے سے کیونکر روک سکتے ہیں کہ اسلام کے دوسرے فرقوں کے ساتھ نظریاتی اختلافات کے باوجود وہ اسلام کے اتنے ہی اچھے پیروکار ہیں جتنا کہ کوئی اور شخص جو خود کو مسلمان سمجھتا ہے۔ اس سوال کا جواب درخواست گذار کے فاضل وکیل نے بڑی صفائی سے نفی میں دیا کہ آیا ایسا کوئی مقدمہ یا اعلان جائز ہوگا جس کے ذریعے یہ طے کیا جائے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں یا جس کے ذریعہ احمدیوں کو خود کو مسلمان کہنے سے روک دیا جائے۔ یہ بات قابل اطمینان ہے اور یہ مجرد سوال اس وقت تک نہیں اٹھایا جانا چاہیئے۔ جب تک اس کا تعلق کسی جائداد یا منصب کے حق سے نہ ہو۔ ایسی صورت میں ایک دیوانی مقدمہ جائز ہوگا۔ موخر الذکر کی معروف شکلوں کا تعلق سجادہ نشین یا خانقاہ کے متولی کے عہدوں اور ایسے دوسرے اداروں سے ہے۔ جن میں بعض اوقات مذہبی عقائد ان عہدوں پر فائز ہونے کی بنیادی شرط ہوتے ہیں۔ ہمارے مقاصد کے تحت سب سے موزوں مثال آئین کا آرٹیکل نمبر ۱ ہے۔ جس کے مطابق دوسری خصوصیات کے علاوہ صدارتی انتخاب کے امیدوار کے لئے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے صدارتی انتخاب کے ایکٹ مجریہ ۱۹۶۴ کی دفعہ ۵ کے تحت ریٹرننگ افسر کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے سرسری تحقیقات کرے کہ کوئی صدارتی امیدوار آئین کے تحت صدر منتخب ہونے کا اہل ہے اس میں یہ تحقیقات بھی شامل ہے کہ متذکرہ امیدوار مسلمان ہے۔ اگر کسی امیدوار کے کاغذات نامزدگی اس لئے مسترد کر دیئے جائیں کہ وہ مسلمان نہیں تو پھر الیکشن کمشنر کے روبرو اپیل کی جا سکتی ہے اور اس قسم کی اپیل پر کمیشن جو بھی فیصلہ دے گا۔ وہ قطعی ہوگا۔ آئین کے آرٹیکل نمبر ۱۷۱ میں مزید کہا گیا ہے کہ انتخاب کے سلسلے میں کسی تنازعہ کا تصفیہ صرف طے شدہ طریق کار کے مطابق یا اس مقصد کے لئے قائم شدہ ٹریبونل کے ذریعہ ہوگا کسی اور طرح نہیں۔ آرٹیکل کے کلاز ۲ میں کہا گیا ہے کہ:۔

"جب کسی شخص کے صدر منتخب ہونے کا اعلان کر دیا جائے تو انتخاب کے جواز کو کسی طرح بھی کسی عدالت یا اتھارٹی کے روبرو زیر بحث نہیں لایا جا سکے گا۔"

اس طرح یہ بات ظاہر ہے کہ صدارتی انتخاب کے لئے بھی اس بات کا قطعی تعین کرنے کی غرض سے خصوصی اختیارات وضع کئے گئے ہیں کہ امیدوار مسلمان ہے یا نہیں اور دیوانی عدالت کا دائرہ اختیار محدود کر دیا گیا ہے۔ اب ہم ہر اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ زیر بحث مقدمہ میں فریقین کے درمیان ہونے والی شادی مسلم شادی نہیں ہے۔ کیونکہ مدعیہ کے بیان کے مطابق مدعا علیہ قادیانی (احمدی) عقائد کا پیرو ہونے کے سبب غیر مسلم ہے۔ اس سلسلے میں صرف ایک نکتہ غور طلب ہے اور وہ یہ کہ مدعا علیہ مسلمان ہے یا نہیں۔ جہاں تک مدعیہ کا تعلق ہے وہ حنفی (سنی) مسلم ہے جبکہ مدعا علیہ نے خود اقرار کیا ہے کہ وہ قادیانی (احمدی) ہے۔

مدعا علیہ کے عقیدے اور اس کے مذہب کے بارے میں صحیح رائے قائم کرنے کے لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بیان کے ضروری حصے اور اس کے خطوط اور بعض دوسری تحریریں پیش کر دی جائیں۔ اپنے بیان ایکس ۲۹ میں مدعا علیہ کہتا ہے۔

میں احمدی فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء سے خلیفہ ہوں اور اسی وقت سے سردار محمد خان میرا پیروکار ہے۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا تیسرا خلیفہ ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ سر دست احمدی جماعت کے خلیفہ مرزا نذیر احمد ایم اے ہیں۔ جو مرزا غلام احمد کے دوسرے خلیفہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔

مرزا غلام احمد کے دوسرے خلیفہ بشیر الدین احمد تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ اپنی درخواست کے پیراگراف ۳ میں میں نے بیان دیا تھا کہ مدعیہ کا باپ اسلام کے سنی فرقے سے تعلق رکھتا ہے، میں مرزا غلام احمد قادیانی کا سچا پیروکار ہوں اور ان کی تعلیمات پر مکمل ایمان رکھتا ہوں۔ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ میں نے ایک خط میں لکھا ہے کہ قرآن پاک کے مطالعے سے مجھ پر یہ انکشاف ہوا ہے کہ ۱۳۹۹ھ ہجری میں رمضان کے مہینے میں دو شنبے کی کسی شب کو مجھے امتی نبی اور رسول بنایا جائے گا۔ میں نے ایک اور خط میں لکھا ہے کہ عرش پر اور آسمان میں میرا حقیقی نام محمد احمد ہے، یہ میرا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد میرے روحانی اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے روحانی باپ ہیں اور میں ان کا مکمل روحانی بیٹا ہوں۔

"مجھے مرزا غلام احمد کی تحریروں پر ایمان ہے ... میں اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ مرزا غلام احمد نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا غلام احمد نے خود کو امتی نبی اور رسول قرار دیا تھا ... یہ حقیقت ہے کہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء کے "بدر" کے شمارے میں مرزا غلام احمد کا ایک دعویٰ شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ نبی اور رسول ہیں۔ میں نے مرزا بشیر الدین کی کتاب "حقیقت النبوۃ" پڑھی ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد کو مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی قرار دیا گیا ہے یہ حقیقت ہے کہ جو شخص نبی کے منصب کا منکر ہوتا ہے وہ کافر قرار پاتا ہے ..... میں نے مرزا بشیر الدین کی کتاب آئینہ صداقت پڑھی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو شخص حضرت مرزا غلام احمد کی نبوت پر یقین نہیں رکھتا وہ قطع نظر اس کے کہ اس نے ان کا نام سنا ہے یا نہیں کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ..... مرزا افضل احمد ولد مرزا غلام احمد نے مرزا غلام احمد کی بیعت نہیں کی تھی ..... یہ حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے بیٹے مرزا افضل احمد کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ اپنے عقیدے کے مطابق ہم ان لوگوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے جو مرزا غلام احمد کی نبوت پر یقین نہیں رکھتے ہمارے عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد کی پیروکار کسی عورت کی شادی کسی ایسے شخص سے نہیں ہو سکتی جو ان کا پیروکار نہیں۔"

اگزبٹ ۳۶ میں مدعا علیہ کہتا ہے:۔

"علیم و حکیم خدا تعالیٰ نے اپنے کل وعدوں وغیرہ اور

مرزا غلام احمد کو مسلمانوں میں انتشار و افتراق پھیلانے کے لئے
انگریزوں نے آلہ کار بنایا تھا

ازلی و ابدی ارادوں وغیرہ کے مطابق مجھ عاجز کو ۳۱ ۱۲/۶۷ بروز اتوار اپنے الہامات کے ذریعے یہ علم بخشا کہ ہم نے اپنے ازلی و ابدی ارادوں وغیرہ کے مطابق ۲۷ ماہ رمضان کی شب شنبہ ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۹۶۷ء کی درمیانی رات میں اپنے عرش بریں پر اور کل آسمانوں پر ایک اعلان کر کے یہ حقیقت ظاہر کر دی ہے کہ برق عرش کو (مدعا علیہ) آج کی رات سے محمد مصطفیٰ اور احمد قادیانی کی نبوت و رسالت وغیرہ ظلی و بروزی راہ سے عطا کر کے ان کو روحانی طور پر احمد رسول اللہ اور محمد رسول اللہ ہونے کا کل شرف دے دیا ہے لہذا یہ علم ملا کہ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ کا شمس الانبیاء ہونا کل دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے مجھے قمر الانبیاء یعنی کل رسولوں کا چاند ہونے کا مقام و مرتبہ عطا کر دیا ہے۔"

اگزبٹ ۳۸ میں مدعا علیہ کہتا ہے :-

"میں عاجز آپ لوگوں کے نزدیک تو سب انسانوں سے ہر طرح بدترین ہوں اور آپ لوگ مجھ کو ہر طرح تباہ و برباد کرنا عین نیکی کا کام اور بہت بڑا ثواب وغیرہ جانتے ہیں۔ مگر خدا اور رسول کے نزدیک خدا اور رسول کا بہت ہی شاندار معمول خلیفہ اور امام الزمان اور پندرھویں صدی ہجری کا مجدد اور کل روحانی آسمانوں وغیرہ کا شہنشاہ اور حضرت رسول وغیرہ کا کامل جامع مظہر و مثیل وغیرہ ہوں"۔

اگزبٹ ۴۳ میں مدعا علیہ کہتا ہے۔

"مرزا غلام احمد قادیانی میرے نزدیک بروزی و ظلی طور پر پردہ بشری جو حضرت رسول عربی تھے۔ میں عاجز بروزی اور ظلی طور پر وہی کچھ ہوں۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب تھے۔ آنحضرت میرے لئے روحانی طور پر باپ ہیں اور حضرت مرزا صاحب روحانی طور پر ماں ہیں اور میں ان دونوں سے پیدا ہونے والا کامل اور جامع روحانی بیٹا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے عرش اور آسمانوں پر میرا نام محمد احمد ہے"۔

مدعا علیہ نے اعتراف کیا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کا پیروکار ہے۔ اس لئے یہ معلوم کرنا بیحد ضروری ہے۔ کہ مرزا غلام احمد کی پیروی کرنے اور ان کی تعلیمات پر ایمان رکھنے کے باوجود مدعا علیہ کو مسلمان تصور کیا جا سکتا ہے، یا نہیں۔ اس مقصد کے لئے احمدیوں کی تاریخ کی چھان بین کرنا غیر ضروری نہ ہوگا۔

احمدیت کی تاریخ

اس فرقے کو سمجھنے کے لئے اس دور کا جائزہ لینا پڑے گا جس میں یہ فرقہ معرض وجود میں آیا تھا مرزا غلام احمد اس تحریک کے بانی تھے۔ ان کے والد مرزا غلام مرتضیٰ سکھ دربار میں ملازم تھے۔ مرزا غلام احمد ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی اور وہ صرف عربی۔ فارسی اور اردو پڑھ سکتے تھے۔ ۱۸۶۴ء میں وہ کلرک کی حیثیت سے ڈسٹرکٹ کورٹ سیالکوٹ میں ملازم ہوئے۔ جہاں وہ چار سال کام کرتے رہے۔ بعد ازاں انہوں نے ملازمت چھوڑ دی اور اپنا وقت تصنیف و تالیف اور مذہبیات کے مطالعے میں صرف کرنے لگے۔

مارچ ۱۸۸۲ء میں مرزا غلام احمد نے دعوے کیا کہ خدا کی طرف سے انہیں الہام ہوا ہے پر ۱۹۰۱ء میں انہوں نے نبی اور رسول ہونے کا دعوے کر دیا۔

یہ بات ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ اس سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے برصغیر غیر ملکیوں کی محکومی میں گیا تھا مسلمانوں نے اس خطۂ زمین پر آٹھ سو سال سے زائد مدت تک حکمرانی کی تھی اور معاشرے پر ان کے اثرات۔ کلچر پر ان کی چھاپ اور نظم و نسق میں ان کی اصلاحات ابھی تک تازہ تھیں۔ اب وہ وقت آگیا تھا کہ انحطاط کے اندرونی عمل کے علاوہ جو ان کے اقتدار کی جڑیں کھوکھلی کر رہا تھا بعض ایسی طاقتیں بھی ان کے درپے ہو گئی تھیں جن پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں تھا۔ اور جو عالمی سطح پر کام کر رہی تھیں۔ مغرب میں عیسائیت اسلام کے خلاف سرگرم عمل تھی۔ مشرق وسطیٰ میں عرب معاشرہ جو کسی زمانہ اپنی خوش بختی سے اسلام کا گہوارہ بنا، مکہ میں پیدا ہوا، مدینہ میں پروان چڑھا، دمشق میں روبہ زوال ہوا، اور بغداد میں اس کی قبر کھد گئی۔ یہاں نظریے اور عمل کا ایک ایسا منصوبہ تیار ہوا۔ جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا مسلمانوں کا نظریاتی انتشار شروع ہو چکا تھا اور اس سے برصغیر ہندوستان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ غیر ملکی جو یہاں تجارت کے لئے آئے تھے یہیں رہ پڑے۔ انہوں نے حصول اقتدار کے لئے سازشیں اور ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور بالآخر اپنی حکومت قائم کر لی۔ مسلمان اس ملک کی دوسری قوموں پر اب بھی فوقیت رکھتے تھے۔ اور وہ اس ملک پر دوبارہ اپنی حکمرانی قائم کرنے کے خواہشمند تھے۔ اس صورت حال نے غیر ملکیوں کے ذہنوں کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اور انہوں نے سوچا۔ کہ جب تک مسلمانوں کو بالکل قلاش نہ کر دیا جائے ان غیر ملکیوں کے اقتدار کو دوام نہیں مل سکے گا۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف اپنی عالمگیر سلطنت اور صنعتی اعتبار سے انتہائی ترقی یافتہ معیشت کے تمام وسائل استعمال کرنے شروع کر دیئے اور دغا و فریب کا کوئی حربہ باقی نہیں رہنے دیا۔ ہندو آبادی نے بھی اپنے مفادات غیر ملکیوں سے وابستہ کر لئے اور ان ہی مسلمانوں میں ہی کچھ میر جعفر اور میر صادق میسر آگئے۔ مسلمانوں نے غیر ملکی تسلط کے خلاف سرفروشانہ جد و جہد کی لیکن وہ اس سیلاب کے آگے بند نہ باندھ سکے۔ انیسویں صدی کے وسط میں سارا برصغیر برطانیہ کے زیر نگیں آچکا تھا۔ غیر ملکیوں کے جلو میں عیسائی مشنری بھی برصغیر میں پہنچے۔ اور اس کے بعد مسلمانوں کے لئے ابتلا کا ایک طویل اور صبر آزما دور شروع ہوگیا

انگریزوں کا آلۂ کار

عیار انگریز اس بات سے آگاہ تھے کہ برصغیر کے مسلمان مذہب کے بارے میں بیحد حساس ہیں اور صرف اسلام ہی تھا جس نے انہیں متحد کر کے ایک عظیم طاقت بنا دیا تھا۔ اس لئے انگریزوں نے سوچا کہ اگر کسی طرح مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کر کے ان کا شیرازہ بکھیر دیا جائے تو انہیں غلام بنانا زیادہ آسان ہو جائے گا۔ انگریزوں کو مرزا غلام احمد میں وہ تمام خوبیاں مل گئیں جو مسلمانوں

انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے ضروری تھیں - یہ بات ثبوت کی محتاج نہیں کہ مرزا غلام احمد مسلمان ہیں۔

انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے انگریزوں کے آلۂ کار تھے۔ مسٹر جسٹس منیر اور مسٹر جسٹس کیانی نے بھی ۱۹۵۲ء میں پنجاب کے فسادات کے متعلق اپنی رپورٹ میں جو عام طور پر منیر رپورٹ کہلاتی ہے اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

اپنی کتاب تبلیغ رسالت (جلد ۷ صفحہ ۱) میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں :۔

"اپنے بچپن سے لےکر موجودہ ساٹھ سال کی عمر تک میں بڑی سنجیدگی سے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ یہ کوشش کرتا رہا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں انگریزوں کے لئے محبت اور موانست کے جذبات پیدا ہوں۔ میں یہ بھی کوشش کرتا رہا ہوں۔ کہ مسلمان انگریزوں کے خلاف جہاد کا نظریہ ترک کر دیں"۔

"برطانوی حکومت احمدیوں کے لئے ایک نعمت اور ڈھال ہے اور صرف اسی کے سائے میں وہ پھل پھول سکتے ہیں.... ہمارے مفادات اس حکومت کے تحت بالکل محفوظ ہیں.... جہاں جہاں برطانوی حکومت کے قدم پہنچے ہیں۔ ہمارے لئے اپنے عقائد کی تبلیغ کا موقع نکل آتا ہے"۔

تاریخ رسالت کی جلد ۶ میں وہ کہتے ہیں :۔

"میں اپنے عقیدے کی تبلیغ مدینہ، روم، شام ایران یا کابل میں نہیں کر سکتا۔ لیکن صرف (برطانوی) حکومت کے سائے میں کر سکتا ہوں۔ جس کی خوشحالی کے لئے میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں"۔

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا غلام احمد نے محض اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لئے مسلمانوں میں انتشار و افتراق پھیلانے کا کھلا لائسنس حاصل کر لیا تھا۔ اپنی تحریروں میں انہوں نے خود اس بات کی شکایت کی ہے کہ انہیں برطانوی سامراج کا ایجنٹ قرار دیا جاتا ہے۔

ہونے کی شرائط سورۃ النساء میں درج کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

"اے ایمان والو تم اعتقاد رکھو اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے۔ اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسول کا اور روز قیامت کا، تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا۔

(سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳۶)

قرآن مجید کی متذکرہ بالا آیت میں واضح طور پر سابق پیغمبروں، آسمانی صحیفوں اور رسول پاکؐ اور ان کی کتاب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں کہیں بھی مستقبل کے پیغمبروں اور ان کی کتب کا حوالہ موجود نہیں۔ اس سے اس کے سوا کوئی اور نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ آنحضرت صلعم آخری نبی ہیں اور ان پر جو کتاب نازل ہوئی وہ آخری کتاب ہے - یہی بات سورۃ احزاب

مرزا غلام احمد نے ان لوگوں کو کافر قرار دیا ہے جو اُس کی نبوّت پر ایمان نہیں رکھتے

شہادت القرآن میں وہ کہتے ہیں :۔

"جیسا کہ میں بار بار کہتا رہا ہوں۔ اسلام کے دو جزو ہیں۔ ایک تو یہ کہ خدا کے حکم کی تعمیل کرو اور دوسرے یہ کہ حکومت کے وفادار رہو جو اپنے ساتھ امن لائی ہے۔ اور جس نے ہمیں اس سرزمین کے ظالموں سے نجات دلائی ہے"۔

ایک اور مقام پر وہ کہتے ہیں :۔

"میں نے اردو، فارسی اور عربی میں کئی کتابیں دنیا کے ملکوں کو یہ بتانے کے لئے لکھی ہیں کہ برطانیہ کے راج میں مسلمان بڑے اطمینان اور مسرت کی زندگی گذار رہے ہیں"۔

ایک اور جگہ وہ لکھتے ہیں :۔

"میں یہ بات زور دے کر کہتا ہوں کہ مسلمانوں میں صرف میرا فرقہ ایسا تھا۔ جو برطانوی حکومت کا انتہائی وفادار اور اطاعت شعار رہا اور کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جس سے برطانوی حکومت کو اپنا کام چلانے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہو"۔

۱۹ اکتوبر ۱۹۱۵ء کے الفضل میں انہوں نے لکھا ہے

ان حالات سے بحث کے بعد جن کے تحت یہ احمدی تحریک پروان چڑھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ مسلمان ہونے کی ضروری شرائط کیا ہیں۔ امیر علی اپنی کتاب "محمڈن لاء" میں لکھتے ہیں :۔

"کوئی شخص جو اسلام لانے کا اعلان کرتا یا دوسرے لفظوں میں خدا کی وحدت اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیغمبر ہونے کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہے اور مسلم لاء کے تابع ہے"۔

ایک اور جگہ وہ لکھتے ہیں :۔

"ہر وہ شخص جو خدا کی وحدت اور رسول عربی کی پیغمبری پر ایمان رکھتا ہے دائرہ اسلام میں آ جاتا ہے"۔

سر عبدالرحیم اپنی کتاب "محمڈن جورسپروڈنس" میں لکھتے ہیں :۔ کہ اسلامی عقیدہ خدائے واحد کی حاکمیت اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی کی حیثیت سے مشن کی صداقت پر مشتمل ہے۔ انہی آراء کا اظہار متعدد دوسری کتابوں میں کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں مسلمان

میں زیادہ زور دے کر کہی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

"محمد تم میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے"۔ (۳۳ ، ۴۰)

خود رسول پاک نے بھی کئی حدیثوں میں صورت حال کی وضاحت فرمائی ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں :۔

(الف) جب بنی اسرائیل میں کسی نبی کا انتقال ہوا، تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ گیا۔ لیکن میرا کوئی جانشین نہیں ہوگا۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔ (بخاری)

(ج) میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

(ابن ماجہ)

قرآن پاک اور رسول اکرمؐ کے مندرجہ بالا ارشادات کے بعد یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ مدعا علیہ نے خود کو (نعوذ باللہ) پیغمبروں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے اور اس کے ممدوح مرزا غلام احمد نے بھی اپنے پیغمبر، نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں مدعا علیہ کے عقائد کا پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ جو اس کے بیان اور خطوط میں درج ہیں

احمدیوں اور مسلمانوں کے واضح اختلافات پر روشنی ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد کے نام نہاد انکشافات میں سے بعض کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

ازالہ اوہام میں وہ کہتے ہیں :۔

"میں وہ ہوں جس کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے
مبشراً" برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

ایک اور جگہ انہوں نے کہا ہے :۔

"میں مسیح موعود ہوں"

"معیار الاخیار" میں صفحہ ۱۱ پر وہ کہتے ہیں :۔

"میں مہدی ہوں اور کئی پیغمبروں سے برتر ہوں"

سیالکوٹ کی تقریر میں صفحہ ۳۳ پر وہ دعوے کرتے ہیں :۔

"میں مسلمانوں کے لئے مسیح اور مہدی ہوں اور ہندوؤں کے لئے کرشن"

حقیقت الوحی میں صفحہ ۳۹۱ پر وہ کہتے ہیں :۔

"میں نبی ہوں۔ نبی کا نام صرف مجھی کو عطا کیا گیا ہے"

اسی کتاب میں صفحہ ۹۹ پر وہ کہتے ہیں :۔

خدا نے مجھ سے کہا کہ :۔

"لولاک لما خلقت الافلاک"

اگر تم پیدا نہ ہوتے تو میں آسمان اور زمین تخلیق نہ کرتا۔

وہ پھر کہتے ہیں :۔

"وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین"

خدا نے تمہیں زمین پر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۷ پر وہ مزید کہتے ہیں

خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ "انک لمن المرسلین"
(یقیناً تم رسول ہو)

صفحہ ۳۰۹ پر وہ مزید کہتے ہیں

"مجھے الہام ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے :۔
یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا
(دیکھو خدا نے تم سب کے لئے رسول بھیجا ہے)

صفحہ ۱۷۹ پر انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے :۔

"کفر کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اسلام پر ہی یقین نہ رکھے اور رسول پاک حضرت محمدؐ کو خدا کا پیغمبر تصور نہ کرے کفر کی ایک دوسری شکل یہ ہے کہ کوئی شخص مسیح موعود پر ایمان نہ لائے اور اس کی صداقت کا قطعی ثبوت مل جانے کے باوجود اسے جعلساز قرار دے حالانکہ خدا اور اس کا رسول اس کی حقانیت کی گواہی دے چکے ہوں اور جس کے متعلق سابق پیغمبروں کے مقدس صحیفوں میں بھی تذکرہ موجود ہے چنانچہ جو خدا اور اس کے پیغمبر کا فرمان مسترد کرتا ہے وہ کافر ہے۔ غور کیا جائے تو دونو قسم کے کفر ایک ہی زمرے میں آتے ہیں"

حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳ پر وہ کہتے ہیں :۔

"جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے"

مرزا غلام احمد مزید کہتے ہیں :۔

"میرے ذریعہ خدا نے اپنا چہرہ لوگوں کو دکھایا ہے چنانچہ اسے لوگو جو رہنمائی کے طالب ہو، اپنے تئیں میرے دروازے پر پہنچاؤ۔

خدا نے مجھ پر منکشف کیا ہے کہ جو شخص میری پیروی نہیں کرتا اور میرے حلقہ میں داخل نہیں ہوتا اور میرا مخالف رہتا ہے وہ خدا اور رسول کا باغی تصور کیا جائے گا اور جہنم کا مستحق ہوگا۔

خدا نے مجھ سے کلام کیا ہے۔ اس دور میں خدا کے خلاف حسد پچھلے سارے زمانوں سے زیادہ پھیل گیا ہے۔ کیونکہ متذکرہ رسول کی اہمیت اب بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے خدا نے مسیح موعود کے طور پر مجھے بھیجا ہے"

حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۱۶۳ پر وہ کہتے ہیں :۔

"جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے"

انہوں نے ایک اور جگہ اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے :۔

"میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جسے پیغمبر اعظم نے نبی اللہ قرار دیا ہے"

"میں اللہ تعالے کے فرمان کے مطابق نبی ہوں اور اس حقیقت سے انکار گناہ ہے میں اس سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ جب خداوند تعالے نے خود نبوت کا منصب مجھے عطا کیا ہے۔ میں اپنی زندگی کے آخری سانس تک اس یقین پر قائم رہوں گا۔

خدا نے مجھ پر انکشاف کیا ہے کہ اے احمد ہم نے تمہیں نبی بنایا ہے"

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری زندگی ہے کہ اس نے خود مجھے بھیجا ہے اور اس نے خود مجھے نبی بنایا ہے"

"خدا نے مجھ پر انکشاف کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس تک میرا پیغام پہنچے اور وہ مجھے قبول نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔

"اب یہ خدا کی مرضی ہے کہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے دور رہیں انہیں تباہ کر دیا جائے گا۔ خواہ وہ بادشاہ ہوں یا رعایا۔ میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ وہ انکشاف ہے جو خدا نے مجھ پر کیا ہے۔

فتاویٰ احمدیہ (جلد اصفحہ ۱۸) میں مرزا غلام احمد کہتے ہیں :۔

"ان لوگوں کے پیچھے نماز مت پڑھو جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے"

اس کی دوسری جلد کے صفحہ ۷ پر وہ کہتے ہیں :۔

"اپنی بیٹیاں ان لوگوں کے نکاح میں نہ دو جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے"۔

انوار خلافت میں صفحہ ۸۹ پر وہ کہتے ہیں :۔

"کسی ایسے شخص کی نماز جنازہ مت پڑھو جو مسیح موعود پر ایمان نہیں رکھتا"

"انجام اتھام (ضمیمہ) میں وہ کہتے ہیں :۔

"یسوع مسیح" کی تین نانیاں اور تین دادیاں طوائف تھیں"

"تذکرۃ شہادتین" میں صفحہ ۶۴ پر مرزا غلام احمد کہتے ہیں :۔

وہ وقت آنے والا ہے بلکہ آ پہنچا ہے۔ جب یہ واحد مذہب ہوگا جس کی سب پیروی کریں گے۔ خدا اس مذہب اور اس تحریک پر اپنی غیر معمولی رحمتیں نازل فرمائے گا اور ہر اس شخص کو ختم کر دے گا جو اس کے خلاف معاندانہ عزائم رکھتا ہے ...... روئے زمین پر صرف ایک مذہب اور ایک رہنما باقی رہ جائے گا۔ میں صرف بیج بونے کے لئے آیا ہوں اور میں اپنا کام کر چکا ہوں۔ یہ بیج اب بڑھ کر درخت بنے گا اور پھل لائے گا اور کوئی اس کے نمو کو روک نہیں سکے گا"

"تحفۂ گولڑیہ" میں مرزا غلام احمد کہتے ہیں :۔

"وقت آنے والا ہے بلکہ آ پہنچا ہے جب یہ تحریک عالمگیر بن جائے گی اور اسلام اور احمدیت ایک دوسرے کے مترادف بن جائینگے۔ یہ خدا کی طرف سے انکشاف ہے جس کے لئے کوئی بھی چیز ناممکن نہیں"

صحیح بخاری، صحیح مسلم، بائبل، دانیال اور دوسرے پیغمبروں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں لفظ "پیغمبر" کا اطلاق مجھ پر ہوتا ہے"

"دفاع البلاء" میں صفحہ ۱۲ پر وہ کہتے ہیں

"میں امام حسینؓ سے برتر ہوں" (باقی آئندہ)

بقیہ اداریہ

جمعیۃ نے بھی باوجود ان شدید مخالفتوں کے اور قلت وسائل کے اپنی دوڑ دھوپ جاری رکھی اور پاکستان کے مسلمان عوام کی غالب اکثریت نے جمعیۃ کی باتیں سنیں پروگرام سمجھا۔ اور حق و باطل کو سمجھنے کی کوشش کی، چنانچہ عوام کی بہت بڑی اکثریت جو سوشلزم سے متاثر ہو سکتی تھی، جمعیۃ علماء اسلام کی پیہم جد وجہد کی وجہ سے نہ صرف اسلام کو اپنے مسائل کا حقیقی حل سمجھنے لگی ہے بلکہ جگہ جگہ سے علماء دین کو انتخابات میں آگے لا رہی ہے۔ تاکہ پاکستان کا دستور اسلامی خطوط پر بن سکے مخالفوں کے لئے جمعیۃ کی یہ کامیابی بھی شاید وجہ امتحان بن جائے۔ ان کے مخالفانہ لب ولہجہ میں، حالات کی اس بین شہادت کے باوجود کمی نظر نہیں آ رہی بلکہ بازاری زبان استعمال کرنے والوں کے تیور اور بھی تیز ہو گئے۔ وہ اپنی مسلسل پسپائی اور جمعیۃ کی مسلسل عوامی کامیابی کو اپنا ذاتی معاملہ بنائے ہوئے ہیں اور برابر برس رہے ہیں۔ کاش وہ اس نازک مرحلہ پر حقیقت حال کو سمجھ سکتے اور خدا انہیں توفیق دیتا کہ وہ اب بھی اپنی روش بدل کر جمعیۃ کا ہاتھ بٹاتے کہ قوم و ملت جلد از جلد امریکی سامراج، سرمایہ داری و جاگیرداری کے چنگل سے بھی نجات حاصل کر لیتی اور سوشلزم کے بجائے اسلامی نظام سے بہرہ ور ہو جاتی۔

جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی، اسلام کے ہر فرزند کی کامیابی ہے۔ جو لوگ محض جماعتی عصبیت یا ذاتی عناد کے پیش نظر جمعیۃ کی راہ روک رہے ہیں کاش وہ سمجھتے کہ جمعیۃ کی سربلندی اسلام کی سربلندی ہوگی اور اسلام کی سربلندی میں ان کی اور ہر مسلمان کی سربلندی مضمر ہے۔

بہرحال جمعیۃ نے اسلام کی آواز گھر گھر پہنچا دی ہے اور اس کی جد وجہد ایک مرحلہ سے گذر کر دوسرے مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔ یہ فیصلہ کن مرحلہ ہے، انشاء اللہ پاکستان کے عوام مغربی جمہوریت یا سوشلزم کے بجائے صرف اسلام کے حق میں فیصلہ دیں گے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام اب اس کے لئے ہی سرگرم کار ہے

بقیہ — انتخابات کا التواء

دوسرے یہ کہ اس وقت ملک کے سیاسی ماحول میں جو ناخوشگوار اور تلخ کشاکش تیز ہو گئی ہے۔ اسے ان دو ماہ کے التواء کے دوران بالکل ختم یا کم سے کم کرنے کی کوشش کی جائے۔

خوشگوار اور پرامن ماحول میں ہی انتخابات نتیجہ خیز ثابت ہو سکتے ہیں اور یہ دو ماہ کا التواء سیاسی رہنماؤں اور سیاسی جماعتوں کو ایک دوسرے کے قریب تر ہونے اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقعہ فراہم کرتا ہے۔

اسرائیل کا اضطراب

صدر ناصر نے امریکی امن تجاویز کو منظور کرتے ہوئے صاف صاف اس اندیشے کا اظہار کر دیا تھا کہ اسرائیل اسے کامیاب نہیں ہونے دے گا اور قدم قدم پر روڑے اٹکائے گا۔ صدر ناصر کے اس اندیشہ کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

درحقیقت ان تجاویز پر مکمل عملدر آمد ہو جانے کی صورت میں اسرائیل کا وجود تمام تر عربوں کا رہین منت ہو جائے گا۔ تجاویز پیش کرتے وقت امریکہ وغیرہ، اسرائیل نواز ملکوں کا یہ ہی گمان تھا کہ صدر ناصر اور عرب ممالک، عرب عوام و فلسطینی مجاہدوں کے ناخوشگوار ردعمل کے خوف سے ان تجاویز کو رد کر دیں گے۔ اور اس طرح امریکہ نہ صرف مقبوضہ عرب علاقوں پر اسرائیل کے تصرف کو حق بجانب قرار دے گا بلکہ اسرائیل کی سرپرستی اور حمایت کے لئے دنیا کی رائے عامہ کو متاثر کرنے کی پوزیشن میں آ جائے گا اور روس کی طرف سے عربوں کی امداد کو ناجائز ٹھہرائے گا۔

صدر ناصر نے ان تجاویز کو مان کر امریکہ اور اسرائیل کے لئے یہ تمام مواقع باقی نہیں رہنے دیئے اور اب انہیں الٹا مخمصہ میں ڈال دیا ہے۔ تجاویز پر عملدرآمد ہوتا ہے تو اسرائیل کو مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے پڑتے ہیں۔ تجاویز پر عمل نہیں ہوتا تو اسرائیل پر امن شکنی کا الزام عائد ہوتا ہے اور امریکہ ذمہ دار ٹھہرتا ہے۔ دنیا کی رائے عامہ امریکہ اور اسرائیل دونوں کو ملزم گردانتی ہے۔ دونوں صورتوں میں صدر ناصر اور عرب ممالک کچھ کھوتے نہیں بلکہ پاتے ہیں۔ یہ امر جوں جوں واضح ہوتا جا رہا ہے۔ اسرائیل کا اضطراب بڑھ رہا ہے

اس نے جھنجھلاہٹ میں آ کر فائر بندی کی خلاف ورزیاں بھی شروع کر دی ہیں۔ مصر پر نہر سویز کے کنارے میزائل نصب کرنے کا الزام تراش دیا ہے اور امن مذاکرات کو التواء میں ڈالنے کے جتن کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ اب وہ امریکہ میں امن مذاکرات ہونے سے بھی انکاری ہو رہا ہے امید ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ صدر ناصر کے اس مدبرانہ اقدام کی وضاحت ہوتی جائے گی اور اس کے نتائج عربوں کی آزادی کے حق میں بہتر طور پر نمودار ہوں گے۔

حلقہ شکر گڑھ سے جمعیۃ کے صوبائی اسمبلی کے امیدوار مولانا محمد یعقوب خاں مقرر کر دیئے گئے

جمعیۃ علماء اسلام شکر گڑھ کا اجلاس حضرت مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں ہوا جس میں حلقہ شکر گڑھ سے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے مولانا محمد یعقوب خاں صاحب کو صوبائی اسمبلی کے لئے امیدوار نامزد کر دیا گیا ہے۔

(امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل شکر گڑھ
حلقہ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ)

پیر طریقت پیر محمد شاہ صاحب امروٹی کا پیغام

سندھی قراء جمعیۃ اتحاد القراء کی تنظیم میں شامل ہوں

پاکستان میں قاریوں کی سب سے بڑی منظم و موثر اور فعال تنظیم جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کی ملکی سطح پر تنظیم نو کا کام پوری طرح شروع ہو چکا ہے۔ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اس نازک دور میں قرآنی تعلیم کی وسیع پیمانے پر ترویج و فروغ کے لئے حاملین قرآن قراء حضرات کو متحد کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس مبارک کام کے سلسلے میں مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری کی کوشش و محنت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے صوبہ سندھ کے تمام قاریوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جمعیۃ اتحاد القراء میں شامل ہو کر اس قرآنی محاذ کو مضبوط و مستحکم بنائیں۔

ابوالمنیر محمد شاہ امروٹی
خادم درگاہ امروٹ شریف
حال نزیل لاہور

محمد اسماعیل سیفی بی اے پشاور

وہ آگئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

اس وحشیانہ قاتلانہ حملہ کے بعد مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا دورۂ پشاور فقید المثال رہا۔ کیا جلسہ کیا جلوس، برادران اسلام دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے تھے۔ بالخصوص چارسدہ سے نگی تک شیدائیوں اور فدائیوں نے جو والہانہ استقبال کیا، کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ بڑے بڑے خان خوانین غرق محبت میں پرچم نبوی اٹھائے آئین شریعت سے والہانہ وابستگی بتا رہے تھے۔ اب عالم یہ ہے کہ قریہ قریہ گاؤں گاؤں پرچم نبوی لہرا رہے ہیں۔ شہر پشاور میں جلسہ جمعیۃ تھا، مسلمانان پشاور کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ خطاب سے پہلے مہمان خصوصی کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ سپاس نامہ کیا تھا لائف سکیچ تھا۔ اس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر نذر قارئین ہے۔

سپاس عقیدت

بخدمت اقدس شیر شریعت مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

محبوب العلماء مہمان معظم!

کن الفاظ سے شکر و سپاس بجا لائیں کہ آپ نے گرانبار مصروفیتوں کے باوجود سرزمین سرحد کے دل شہر پشاور کو اپنی آمد کی رونق سے تابندہ کیا۔ ہماری رگ رگ عقیدت و محبت میں ڈوب کر خوش آمدید خوش آمدید پکار رہی ہے۔ ہماری خوشیاں اس لئے بھی بے پایاں ہیں کہ قافلہ حریت کے اولوالعزم جرنیل کو قاتلانہ حملہ میں قادر مطلق نے مامون و محفوظ رکھا۔ یہ پستول آپ کے سینے پر نہیں، حق و صداقت کے خزینے پر تانا گیا۔ آپ کی نورانی داڑھی پر بڑھنے والا ہاتھ، دست انسان نہیں پنجۂ شیطان تھا۔ رب کریم کا احسان عظیم ہے کہ اس نے سامراج کے سب سے بڑے دشمن کو نئی زندگی دے کر سامراج کی موت یقینی کر دی ہے۔

اے مرد مجاہد!

عصر حاضر سے ہٹ کر زمانۂ ماضی پر نظر دوڑائیں تو بھی کسی لمحے آپ کو ملکی و ملی خدمات سے کنارہ کش نہیں پاتے اس طرح آپ کی زندگی ایک جہاد مسلسل ہے۔ زمانہ طالبعلمی ۱۹۱۴ء میں سیماب طبعی رنگ لائی اور دار العلوم دیوبند کے تحت برصغیر میں سب سے پہلے جمعیۃ طلباء کی بنا ڈال کر برٹش گورنمنٹ میں اودھم مچا دیا۔ فارغ التحصیل ہوئے تو دار العلوم دیوبند میں مدرس رہے۔ پھر حیدرآباد دکن میں مبلغ بنے۔ قانون کی سٹڈی کی۔ دکن میں پوجا جانے والا بت توڑا۔ ۔ ۔ ۔ اور اس کے بعد آپ کے بازوئے بت شکن سے کوئی بت سلامت نہ بچا۔ استخلاص وطن کے سلسلہ میں علمی تگ و تاز کے ساتھ ساتھ سیاست کی وادیٔ پرخار میں قدم رکھا تو

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق

کا سماں باندھ دیا۔ ٹوڈیوں سے مقابلے اور مرزائیوں سے مجادلے رہے۔ کوچہ و بازار میں برٹش امپیریلزم کو للکارتے پھرے۔ پھر مکان میں اتنا وقت نہیں گذرا جتنا میدان یا زندان میں! آخر انگریز کو نکلنا پڑا۔

آزادیٔ وطن کے بعد وطن کی خدمت، صحابہ کی عظمت، ختم نبوت اور آئین شریعت کے لئے وقف ہو گئے۔ صداقت صدیق کی شمع روشن کی۔ عدالت فاروق کا پرچم لہرایا۔ حیاء عثمان کا نور پھیلایا اور فقر بوذری کو گلے لگایا۔ اس کربلا میں جہاں اسلام سب سے زیادہ مظلوم تھا۔ آپ نے ہمیشہ سنت حسین کی تب و تاب قائم رکھی۔ جدھر کا رخ کیا صفوں کی صفیں الٹا دیں — مرزائیت کو للتاڑا۔ پرویزیت کو پچھاڑا۔ فضل رحمٰن کو بھگایا۔ مودودیت کو جھاڑا۔ غرض جس فتنہ نے جہاں سر اٹھایا۔ آپ نے حقانیت کے گرز البرز شکن سے اسے کچل کر رکھ دیا۔ مذہب و ملت کو جب بھی ضرورت پڑی آپ شمشیر بے نیام ہو گئے۔

اے روح جمعیۃ!

یہ آپ ہی کی مقناطیسی شخصیت کا فیض و کمال ہے کہ گوشہ نشین علماء کرام اور حجرہ نشین مشائخ عظام کو وقت کی نزاکت و اہمیت کا احساس دلا کر جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے میدان کارزار میں لا اتارا۔

کارناموں کے اس گلستان ہزار رنگ میں بین الاقوامی سیاست پر ماہرانہ عبور آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔

> بہت لگتا ہے جی صحبت میں ان کی
> وہ اپنی ذات میں اک انجمن ہیں

ملکی و بیرونی مسائل پر آپ نے اپنی ژرف نگاہی کی داد پائی۔ اسمبلی میں آپ کی مجاہدانہ للکار نے بڑے بڑوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ مصر میں علماء عالم کے اجتماع عظیم میں کشمیر و فلسطین کو ایک سطح پر لا کر آپ نے پاکستان کی نمایندگی کا حق ادا کیا۔ پاک بھارت جنگ اور عرب اسرائیل جہاد میں آپ کی خدمات جلیلہ چمکتے چاند اور ابھرتے سورج کی طرح ظاہر و باہر ہیں۔ بالخصوص یہود نواز مودودیوں کے عرب دشمن پروپیگنڈے کو بے سروسامانی کے عالم میں وہ مات دی کہ ڈالروں کے قارونی خزانے بھی ماند پڑ گئے۔

محسن ملت!

تاریخ وطن آپ کا یہ احسان نہیں اتار سکتی کہ جس وقت مذہب و سیاست کو آمریت کے ہاتھ کا کھلونا بننا پڑا۔ آپ نے کل پاکستان جمعیۃ کانفرنس بلا کر ملک کے دونوں بازوؤں کو اس کے خلاف کھڑا کر دیا۔ ابھی چند ماہ پیشتر ملکی سیاست پر سامراجی جھکڑ چھا گیا تھا لیکن آپ کے نعرۂ حق نے ظلمت کے پردے چاک کر دیئے۔ حالات کا رخ موڑ دیا اور کروڑوں مسلمان کفر کے فتووں سے بچ نکلے۔

ان شاہکار خدمات اور یادگار اقدامات پر عمر عزیز کی چوہتر (۷۴) بہاریں محیط ہیں۔ لیکن جس قدر آپ بوڑھے ہوتے جاتے ہیں۔ عزم و عمل جوان ہوتا جاتا ہے

> تیری پیری بھی جوانی کی قسم کھاتی ہے
> اس بڑھاپے میں جوانوں کا عالم رہے تو

اے اولوالعزم قائد! قدرت نے آپ کو مقام

(بقیہ سپاسنامہ صفحہ)

عزیمت بخشتا ہے کہ آپ علم و عرفان کے بحر ذخار استقلال و استقامت میں غیر متزلزل پہاڑ۔ زہد و ورع کے تاجدار سیاست کے امیر، شریعت کے علمبردار، شعلہ نوا خطیب اور صاحب طرز ادیب ہیں۔ بے نفسی وللہیت آپ کی آنکھوں کا خمار اور حق وصداقت آپ کے لبوں کا وقار ہے۔ خلاصہ یہ کہ خاتم النبیینؐ کے ارشاد افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان الجائر کی جیتی جاگتی تفسیر ہیں۔ تحریک ختم نبوت سے پہلے آپ نے علی الاعلان کہا تھا کہ مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو پہلا باغی میں ہونگا۔ پھر تحریک کے دوران ثابت کر دکھایا۔ آج بھی یہ رتبہ بلند جمعیۃ علماء اسلام کے حصے میں آیا ہے کہ اسلام کے خلاف قانون بنا تو جمعیۃ بغاوت کرے گی۔

اے انقلاب مجسم!

آپ کو اپنے فضل و کمال کا رعب و جلال مبارک کہ پاکستان میں ہر محاذ پر سامراج کا ریل ٹھوٹ دم توڑ رہا ہے۔ اور یہ اسلام اور عوام کی فتح ہے۔ ہماری قلبی توقعات اور ملک کا اسلامی مستقبل آپ سے وابستہ ہے

(ہم ہیں اس انقلاب میں آپ کے ساتھی

جمعیۃ علماء اسلام پشاور)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شادباغ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شادباغ لاہور کا انتخاب گزشتہ روز عمل میں آیا۔ جس کی صدارت کے فرائض حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نے انجام دیئے۔ مندرجہ ذیل عہدیداران انتخاب کئے گئے۔

امیر	جناب حافظ ولی محمد صاحب
نائب امیر (۱)	" خواجہ محمد صادق صاحب
" " (۲)	" علاؤ الدین صاحب
ناظم اعلیٰ	مرزا محمد شریف صاحب
نائب ناظم (۱)	محمد عبداللہ صاحب
" " (۲)	حافظ مبارک صاحب
خازن	محمد اشرف صاحب
سالار	غلام رسول صاحب بٹ

ممبران شوریٰ

عبدالکریم صاحب۔ محمد اکرم صاحب محمد یاسین صاحب۔ عبدالوہاب صاحب۔ حاجی محمد فاضل صاحب۔ مولانا بدیع الزمان صاحب۔ محمد اکرم باجوہ

(اصغر محمد عبداللہ خاں)

حافظ عبدالرحمٰن صاحب ناظم عمومی جمعیۃ سیالکوٹ کا وضاحتی بیان

ضلع سیالکوٹ کے پارلیمانی بورڈ کے اجلاس میں ضلع کے انتخابی حالات کا جائزہ لیا گیا۔ اور بعض سیٹوں کے لئے نمائندے تجویز کرلئے گئے ہیں۔ جن میں قومی اور صوبائی دونوں اسمبلیوں کے نمائندے شامل ہیں صوبائی بورڈ کی منظوری کے بعد اعلان کر دیا جائے گا۔ جس سیٹ پر جمعیۃ علماء اسلام کا نمائندہ نہیں ہوگا۔ وہاں ہر ایسے شخص کے ساتھ تعاون کیا جائے گا جو جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کو منظور کرے۔ تعاون کا فیصلہ مرکز کی ہدایات اور مقامی حالات کی روشنی میں کیا جائے گا۔ عام نمائندے جو کھڑے ہو رہے ہیں۔ ان کے بارے میں صحیح معلومات سے ضلعی دفتر (جمعیۃ علماء اسلام رام تلائی سیالکوٹ) کو آگاہ کریں۔

(محمد منیر ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

مولانا منظور احمد چنیوٹی بری کر دیئے گئے

مولانا منظور احمد نے دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت میں دس اور گیارہ نومبر ۱۹۶۸ء کی درمیانی رات کو ایک تقریر کی تھی۔ سپیشل برانچ بنوں کے پی ڈبلیو آئی مسٹر سردار خان نے حلفیہ شہادت دی کہ وہ خود جلسہ میں حاضر تھا اور وہاں پر یہ نعرے لگائے گئے۔ ختم نبوت زندہ باد۔ مرزائیت مردہ باد۔ مرزا غلام احمد قادیانی کافر اور مرتد ہے۔ مولوی صاحب نے تقریر میں (مرزائیوں) کو بہت برا بھلا کہا کہ ربوہ کے قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن اور کافر ہیں۔ اور مرزائی (سابق) صدر پاکستان کے اردگرد اکٹھے ہو چکے ہیں۔ اور بڑے بڑے اعلیٰ عہدوں پر ہیں۔ لہذا ملکی سالمیت کو بہت بڑا خطرہ ہے۔ انہوں نے خاندانی منصوبہ بندی کی مخالفت کرتے ہوئے شرعی قانون کی وضاحت کی۔ شراب نوشی کے خلاف بھی تقریر کی۔ سابق صدر پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ انٹرنیشنل زانی اور شرابی ہے اور اس شخص نے شریعت کے قوانین میں مداخلت کی ہے انہوں نے عائلی قوانین۔ عائلی عدالت اور سابق صدر کے دس سالہ جشن ترقی کے خلاف بھی تقریر کی۔ نیز کہا کہ ربوہ کا شہر اسرائیل کی طرح اسلام کے خلاف ایک بہت بڑا خطرناک مرکز ہے اور سابق صدر اس کی سرپرستی کرتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کافر، مرتد، واجب القتل تھا اور جو مرزائیوں کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے

ملزم نے۔ مذکورہ الزام کی تردید کرنے سے پہلے کہا کہ سی آئی ڈی کا عملہ ہمیشہ ان کے خلاف غلط رپورٹیں بناتا ہے اور اس بات کا اعتراف کیا کہ اس نے قادیانیوں کو کافر کہا ہے۔

شہادت کے ریکارڈ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ملزم کی تقریر کسی خطرے کا باعث نہیں بنی اور نہ ہی امن عامہ میں کوئی خلل واقع ہوا ہے۔ دوم قادیانی جلسے میں موجود بھی نہیں تھے کہ کوئی خطرہ ہوتا۔ اور تمام تحصیل ایسی حالت میں اس قسم کے خطرے سے محفوظ ہے۔ مزید برآں یہ کہ عدالت کے نوٹس میں کوئی ایسا واقعہ نہیں لایا گیا جو کہ ملزم کی تقریر کا نتیجہ ہو سکتا ہو۔ اور امن عامہ آرڈیننس کے تحت آسکتا ہو

(فیصلہ) مذکورہ بالا بحث کی رو سے میری رائے یہ ہے کہ استغاثہ ناکام ہو چکا ہے کہ وہ کوئی ایسی وجہ پیش کرے۔ جو امن عامہ آرڈیننس ۱۹۶۰ء کی شق ۱۶ کے تحت آسکتی ہو۔ لہذا میں ملزم مولانا منظور احمد کو بری کرتا ہوں۔ کیونکہ ان کے خلاف مجموعی طور پر کوئی خلاف ورزی ثابت نہیں ہو سکی۔

مجسٹریٹ فرسٹ کلاس لکی مروت

۲۳ بجے

جامعہ رشیدیہ کی اکیسویں سالانہ تعلیمی تبلیغی کانفرنس

ساہیوال کے معروف ادارہ جامعہ رشیدیہ کا سالانہ اجلاس ۲، ۳، ۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء شروع شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ جمعہ ہفتہ اتوار حسب سابق حضرات علماء حقانی ومشائخ ربانی کی سرپرستی میں ہوگا۔ جملہ حضرات متعلقین تاریخیں نوٹ فرمالیں اور جامعہ کی اعانت فرمائیں۔

الداعی :۔ فاضل حبیب اللہ مدیر جامعہ رشیدیہ ساہیوال

جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ کی انتخابی مہم

جمعیۃ علماء اسلام نے فیصلہ کیا ہے کہ اوکاڑہ شہر میں محلہ وار اجلاس منعقد کئے جائیں۔ چنانچہ اس کا پہلا جلسہ سٹلج کاٹن ملز کے سامنے ہوا جس سے امیر حسین گیلانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال نے خطاب کرتے ہوئے فارلینڈ کے اخراج کا مطالبہ کیا اور جمعیۃ کی پالیسی بیان کی۔ جمعیۃ کے نمائندوں کو کامیاب کرنے کا وعدہ لیا۔

اس جلسہ سے حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب طارق نے بھی خطاب کیا۔

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

معارف الحدیث

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسوۃ قلبہ قال امسح رأس الیتیم و اطعم المسکین۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا دل بہت سخت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یتیموں کے سروں پر شفقت کا ہاتھ پھیرا کرو اور مسکینوں کو کھانا کھلایا کرو اس سے تیرا دل نرم ہو جائے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۵)

شرح: کبھی انسان کا دل کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو لیکن ایک سلیم صفات کا دل کسی یتیم کو دیکھ کر بھر آتا ہے۔ جب وہ یہ سوچتا ہے کہ جس طرح میں اپنی اولاد کا ایک مشفق اور مربّی باپ ہوں۔ اس کا بھی اسی طرح کوئی مشفق باپ ہو گا جس کی شفقت سے آج یہ محروم ہے اور اگر اس نیت سے وہ کسی یتیم کے ساتھ رحم کرے گا تو قدرت آہستہ آہستہ اس کی قلبی سختی کو نرمی سے بدل دیتی ہے۔ اس حدیث شریف میں ایک طرف یتیم پر شفقت کی تعلیم ہے۔ اور دوسری طرف اس شفقت کرنے والے کا ذاتی نفع بھی بیان کیا گیا ہے مگر آہ! افسوس کہ آج ہمارے مسلمان بھائیوں کے یتیم بچے ایک طرف اگر قسمت سے اپنے والد کی شفقت سے محروم ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف عام مسلمانوں کی شفقت سے صرف محروم ہی نہیں ہوتے بلکہ ان کی بے رحمی کے شکار ہوتے ہیں۔ اسلام نے بیواؤں، یتیموں اور مساکین کی اتنی توجہ کی ہے کہ قرآن میں کئی مقامات پر خصوصیت کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا گیا ہے جس قوم میں بیکسوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اپنا اولین فرض سمجھا جانے لگے۔ اس قوم کے ذلیل افراد بھی عزیز بن کر زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہاں دل میں ایک خیال یہ بھی گزرتا ہے۔ کہ جن کی شان رحمۃ للعلمین تھی ان کے بے شمار صفات حمیدہ میں سے ایک ممتاز صفت یتیموں کے ساتھ غمخواری تھی چنانچہ شاعروں نے قصائد نعتیہ میں بھی آپ کی اس ممتاز صفت کا ذکر کیا ہے۔ اس اگر کوئی مسلمان یتیموں پر رحم کھا کھا کر ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتا ہے اور اس طرح رحمۃ للعلمین کی اس امتیازی صفت میں ظاہری طور پر کسی ادنیٰ درجہ میں بھی صوری مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے تو دل یہ کہتا ہے کہ ایک نہ ایک دن ارحم الراحمین کی رحمت سے اس کو آپ کے ساتھ صفتِ رحمت میں معنوی مشابہت ومناسبت نصیب ہو کر رہے گی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین چونکہ سایہ کی طرح ہمہ وقت آپ کے ساتھ لگے رہا کرتے تھے اس لیے ان میں بھی آپ کی صفت رحمت کے ایسے آثار نمایاں ہو گئے تھے کہ قرآن کریم نے ان کی امتیازی صفات میں سے ایک صفت یہ بیان کی ہے۔

رحماء بینہم (نرم دل ہیں آپس میں) سورہ فتح پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

ڈاکٹروں نے ہر بیماری کے لیے الٹے سیدھے علاج گھڑ رکھے ہیں مگر کیا ہے کہ کوئی ایسا حکیم یا ڈاکٹر جس کو قلبی قساوۃ (دل کی سختی کا) علاج معلوم ہو؟

یہ صرف رسول اعظم واکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ انہوں نے اس لا علاج مرض کی دوا تجویز فرمائی اور وہ بھی ایسی کہ جو ایک طرف تو مفت اور بے خطا ہے۔ اور دوسری طرف یتیموں کی شیرازہ بندی اور پرورش کا ایک باعزت اور مضبوط نظام ہے۔ باعزت اس لیے کہ اس نظریہ میں یتیم سے زیادہ خود اپنا فائدہ ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما ظھر الغلول فی قوم الا القی اللہ فی قلوبھم الرعب ولا فشا الزنا فی قوم الا کثر فیھم الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان الا قطع عنھم الرزق ولا حکم قوم بغیر حق الا فشا فیھم الدم ولا ختر قوم بالعھد الا سلط علیھم العدو۔ (رواہ مالک مشکوٰۃ ص ۴۵۹)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم کھلم کھلا خیانت کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں خوف وہراس ڈال دیتا ہے۔ اور جب کسی قوم میں عام طور پر زنا کی عادت پڑ جائے۔ تو وہ کثرت کے ساتھ موت کا شکار رہتی ہے۔ اور جب کوئی قوم ناپ تول میں گڑبڑ شروع کرتی ہے۔ تو رزق سے محروم کر دی جاتی ہے۔ اور جب کوئی قوم ناحق فیصلوں کی عادی ہو جاتی ہے۔ تو اس میں باہمی خونریزی کی وبا پھیل جاتی ہے۔ اور جب کسی قوم کو غداری اور بد عہدی کی عادت پڑ جاتی تو اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان کے اوپر مسلط کر دیتا ہے۔

شرح: مذکورہ بالا حدیث میں خاص خاص معاصی کے خصائص یعنی ان کے خاص خاص اثرات بیان کیے گئے ہیں۔ یا یوں کہیے کہ خاص خاص بلاؤں کے معنوی خصائص واسباب ذکر کیے گئے ہیں۔ یہاں جو مناسبت سطحی طور پر سمجھ میں آ سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خیانت کرنے والا جب خیانت کرتا ہے تو پہلے پہلے اپنی حرکت سے وہ خود اپنے دل میں خوفزدہ ہوتا ہے۔ پھر جب اس کو عادت پڑ جاتی ہے۔ تو گو اس کو اس خوف کا احساس نہ رہے مگر رفتہ رفتہ اس کے دل کو یہ روگ لگ ہی جاتا ہے۔ رہا زنا کا ثمرہ موت ہونا تو وہ ظاہر ہے کہ شریعت نے بقاء نسلِ انسانی کا ذریعہ نکاح مقرر فرمایا ہے۔ اب جو شخص اس مشروع راستہ کو چھوڑتا ہے۔ اور دوسرا قبیح اور فحش بقاء نسل کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ تو شریعت بجائے حیات کے اس کا نتیجہ موت کی شکل میں ظاہر فرماتی ہے۔ اب وہ جس راستہ اور جس نوعیت سے بھی آئے اور جس وقت بھی اس کا ظہور ہو؛ کیونکہ اس دنیا میں جزا وسزا کا دستور دست بدست نہیں بلکہ یہاں امہال کا بھی ایک قانون ہے۔ اور جب اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا تو پھر اصل قانون کا نفاذ ہوتا ہے۔

اسی طرح یہ بھی ظاہر ہے کہ تجارت رزقِ انسانی کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن جب اس قدرتی ذریعہ میں بے ایمانی سے کام لیا جاتا ہے تو اس کی جزا بھی ہونی چاہیے کہ ان کا رزق بند کر دیا جائے اب وہ خواہ کسی شکل میں بھی نمودار ہو، بیماریوں میں پیسہ برباد ہو۔ گرانی ہو جائے۔ یا مقدمات میں گرفتار ہو جائے، قدرت کے یہاں اس کے لیے بہت سے دروازے ہیں۔ وہ جس راستے چاہے رزق بند کر سکتی ہے۔

اور اسی طرح شریعت نے عدل وانصاف کا حکم دیا ہے۔ کہ لوگوں میں فتنہ وفساد اور قتل وغارت کی بری عادت پیدا نہ ہو، لیکن جب حکام اس راستہ کو چھوڑ کر ظلم وناانصافی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ تو اب اگر اس کے نتیجہ میں فتنہ وفساد اور خونریزی نمودار ہو تو یہ بالکل ٹھیک اور بجا ہے۔ حدیث شریف کا آخری جملہ بہت زیادہ عمیق اور گہرا ہے۔ کیونکہ اس پر مبنی ہے کہ عہد کی حقیقت اور اس کی اہمیت پہچانی جائے اس کے بعد یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ صریح نقصان پر وفاءِ عہد کرنے والے کے دل میں کتنی قوت اور دشمن کے دل پر اس کا کتنا گہرا اثر پڑتا ہے۔ لیکن جب صورتِ حالات بدل جاتی ہے اور ایک بلند نظر انسان اپنے عہد کی خود پاسداری نہیں کرتا تو وہ اپنی نظر میں تو ذلیل اور خفیف ہوتا ہے۔ لیکن دشمن کی نظروں میں بھی اپنے مقابل کی کوئی حیثیت باقی نہ رہے تو اس کی جرأت اور دلیری اسی قدر ترقی کرتی جاتی ہے اور اس نتیجہ یہ ظاہر ہو کر رہتا ہے کہ جو غالب ہے وہ مغلوب ہو جائے اور جو مغلوب ہے وہ غالب بن جائے۔

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর AHORE price [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام

کل پاکستان سطح پر اصلاح کا ہمہ گیر اور مکمل پروگرام رکھتی ہے

پاکستان میں اس وقت جو نظام قائم ہے وہ انگریزوں کے دور کے استبدادی نظام کا بقیہ ہے۔ انگریزوں نے یہ نظام اپنے استعماری مفادات حاصل کرنے کے لئے قائم کیا تھا۔ انہوں نے اس نظام کے ذریعہ چند ہزار افراد کو سیاسی و معاشی بالادستی دے کر ان کے ذریعہ کروڑہا انسانوں کو اپنا محکوم و تابع بنا لیا اور مجبور و بے کس کر دیا تھا نوکر شاہی، جاگیرداری، اور سرمایہ داری کا تسلط انگریزوں کے اس نظام کی بنیادی خصوصیات ہیں جو سر سے پیر تک ظلم ہی ظلم کی تصویر ہیں۔

اس نظام میں امریکی سامراج کا استحصال اب شامل ہو گیا ہے۔ جس نے اس ظلم کو ہزار گنا زیادہ کر دیا ہے۔ اس ظالمانہ نظام کے غلبہ نے مسلمانوں میں الحاد، واشتراکیت کا دروازہ بھی کھول دیا ہے۔ چنانچہ جب تک اس پورے نظام کو جڑ سے اکھیڑ کر ختم نہیں کر دیا جاتا اور اس کی جگہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کا نظام قائم نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک اس نظام کے ظلم و استبداد سے پاکستان کے مسلمان عوام کو نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ نہ افراد ملت کے بنیادی حقوق کی حفاظت کی جا سکتی ہے اور نہ عوام کو شہری آزادیاں میسر آ سکتی ہیں پس

(۱) امرھم شوریٰ بینھم (ان کے باہمی امور مشورے سے طے پاتے ہیں) کے قرآنی اصول کے مطابق شورائیت پر مبنی حکومت و سیاست کا انتظام

(۲) کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم (دولت کی گردش مالدار طبقے میں محدود ہو کر نہ رہے) کے قرآنی حکم کے مطابق دولت کی معاشی و اقتصادی تنظیم و تقسیم کا انتظام۔

(۳) فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا (اللہ تعالیٰ کے انعام سے تم بھائی بھائی بن گئے) کی قرآنی بشارت کے مطابق برادرانہ مساوات کا حامل معاشرتی نظام۔

(۴) انا انزلنا الیک الکتٰب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ (ہم نے تم کو کتاب دی ہے تاکہ تم اللہ کے حکم کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کرو) کی قرآنی ہدایت کے مطابق عدل و انصاف کا انتظام۔

جمیعۃ علماء اسلام کے پروگرام کے اہم اجزاء ہیں۔ یعنی کتاب اللہ کے احکام کے عین مطابق نظام شورائیت، نظام معیشت، نظام مساوات، اور نظام عدالت پاکستان میں اجراء کیا جائے اس پروگرام کے روبہ عمل لانے کے لئے جمیعۃ علماء اسلام نے، ہر علاقے سے بہتر اور دین دار افراد کو، دستور ساز اسمبلی کے لئے نامزد کر دیا ہے تاکہ انہیں دین و ملت کی خدمت کے لیے مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

اب یہ پاکستان کے مسلمانوں کا کام ہے وہ دین و ملت کے خدمتگاروں کی اس جماعت سے کام لیں اور قرآن و سنت کے مطابق دستور سازی کا موقعہ فراہم کر دیں تاکہ مندرجہ بالا مقاصد حاصل ہو سکیں

یاد رکھیے؟ اس وقت تین راہیں آپ کے سامنے موجود ہیں۔

(۱) برطانوی یا امریکی طرز کی مغربی جمہوریت کے نظام کی راہ۔ اس نظام کا تجربہ لندن واشنگٹن پیرس اسرائیل اور بھارت تک ہو رہا ہے مسلمانوں کے حق میں اس کے جو نتائج نکل رہے ہیں وہ سب پر ظاہر ہیں۔

(۲) روسی اور چینی اشتراکیت کے نظام کی راہ۔ اس کے عواقب و نتائج سے بھی سب آگاہ ہو چکے ہیں۔

(۳) اور جمعیۃ علماء اسلام کی پیش کردہ قرآن و سنت و خلفاء راشدین کے نظام کی راہ جو اس وقت دنیا میں قائم نہیں ہے۔ اور اب آپ جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کو منتخب کر کے، اس خالص اسلامی نظام کے قیام کی راہ ہموار کرنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

(کمال)

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

شمارہ: ۲۱ جلد ۱۳ جمعہ ۲۲ ربیع الاول

ارشاداتِ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

بیشک یہ درست ہے کہ اس مرتبۂ عالی کے لیے وسعتِ عمل کی طرح وسعتِ علم کی بھی ضرورت ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ انما یخشی اللہ من عبادہ العلما وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (ز) ونحوہ وکثیر من الاحادیث فی ھذا المعنیٰ)

کیوں کہ جب تک تفقہ فی الدین نہ حاصل ہو یعنی شریعت کا مزاج شناس اور مقاصدِ ملّتِ بیضا کا نکتہ داں نہ ہو۔ ہر موقعہ اور عمل کے لحاظ سے سنن و مستحبات اور عزیمت و رخصت کو نہ پہچان سکے گا۔ ایسے مواقع بہت سے آتے ہیں، جہاں ترکِ سنت بھی سنت ہو جاتا ہے۔ اور اسی کو عزیمت کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

ایسی مثالیں بھی بیش بہا آتی ہیں۔ جہاں ارتکابِ حرام و فرض اور عزیمت کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔ اور ایسے ہی مواقع پر کہا جاتا ہے۔ ؎

در کفِ جام شریعت در کفِ سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نہ داند جام سندان باختن

حافظ شیرازی نے اسی مقام کی طرف اپنے والہانہ انداز میں اشارہ کیا ہے ؎

بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود زراہ و رسمِ منزلہا!

درسِ قرآن

اہلِ حق کے خلاف پروپیگنڈے کی ابتدا

قارون کو دنیا جانتی ہے کہ وہ اپنے دور کا بہت بڑا سرمایہ دار تھا جس کا ذکر قرآن پاک میں اس کے نام کے ساتھ آیا ہے۔ اس کے پاس بے حد دولت تھی۔ اس کا ذکر قرآن پاک ان الفاظ میں کرتا ہے۔

إن قارون كان من قوم موسیٰ فبغیٰ علیهم وآتیناه من الکنوز ما إن مفاتحه لتنوء بالعصبة أولی القوة قال عن ذنوبهم المجرمون ط

اس کی تفسیر کرتے ہوئے سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بلا شبہ قارون موسیٰؑ کی قوم اور برادری میں سے تھا پھر لوگوں پر زیادتی اور ان کے مقابلہ میں تکبر کرنے لگا اور ہم نے جو خزانے اس کو دیے تھے وہ اتنے تھے کہ اس خزانے کے صندوقوں کی کنجیاں ایک طاقت ور اور زور آور آدمیوں کی جماعت کو گراں بار کر دیا کرتی تھیں۔ جب اس قارون کی قوم نے اس سے کہا کہ تو نازاں نہ ہو اور اترا نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت موسیٰ لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور لاوی کی اولاد میں قارون بھی تھا، اس لیے اس کا خاندانی تعلق حضرت موسیٰ سے تھا۔

قارون بہت خوبصورت تھا، اس لیے اس کو منور بھی کہتے تھے۔ وہ بہت مالدار تھا اور مالداری کی وجہ سے متکبر بھی تھا۔ اس کے خزانوں کی کنجیاں بہت وزنی تھیں چمڑے کی بنوائی گئیں کہتے ہیں وہ بھی بھاری ہوئیں۔ تو پھر چمڑے کی بنوائی گئیں وہ بھی اس قدر بھاری تھیں کہ ایک زور آور جماعت کے آدمی اٹھانے سے تھک جاتے تھے۔ اور اٹھاتے تو لڑکھڑاتے تھے۔ مال کی اس قدر بہتات کے باعث نافرمانی کرنے لگا۔ اور دینِ حق کا باغی بن گیا۔ حالانکہ تورات کا بہت بڑا عالم تھا اور تورات بہت پڑھا کرتا تھا۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ قارون حضرت موسیٰؑ کی جد کی اولاد میں سے تھا۔ فرعون کی سرکار میں پیش ہو گیا تھا بنی اسرائیل پر کار بیگار رہی پہنچایا تھا۔ اور مزدوری اسی کے ہاتھ سے ملتی۔ اس کام میں مال بہت کمایا۔ جب بنی اسرائیل حکم میں آئے حضرت موسیٰؑ کے اور فرعون غرق ہوا اس کی روزی موقوف ہوئی۔ اور سرداری نہ رہی، دل میں ضد رکھتا موسیٰؑ سے منافق ہو رہا، پیچھے عیب دیتا اور تہمتیں لگاتا۔ ایک روز لبرو ایک عورت کو سکھا کر لایا تہمت کی بات اس عورت نے خدا سے ڈر کر سچ کہا کہ اس نے مجھے سکھایا تھا۔ تب حضرت موسیٰؑ کی بددعا سے زمین میں غرق ہوا اور اس کا گھر اور خزانہ بھی غرق ہوا۔

میرا یہ واقعہ نقل کرنے سے مقصد یہ ہے کہ سرمایہ دار اپنے مال و دولت کو بچانے کے لیے ہر ہتھکنڈا استعمال کر کے اپنے مخالفین کو شکست دینے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ آپ ملاحظہ فرما لیجیے کہ قارون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے معصوم اور پاکباز پیغمبر کو بھی جھوٹی الزام تراشی اور بہتان و افترا سے معاف نہیں کیا۔

عربی قصیدہ برائے

تعارف جمعیۃ علماء اسلام

از طرف لال حسین اختر خادم جمعیۃ علماء اسلام بمدرسہ دار العلوم عثمانیہ داجن پور (تحصیل اوباڑو، سندھ)

أیها الإخوان إنی أعظکم أن یا لوا فی الجمعیة فاجهدوا

اے بھائیو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جمعیت میں آؤ اور کوشش کرو!

الجمعیة جهدها لله تعالیٰ کله ظاهر منها المرغوب مقصدها

جمعیت کی تمام کوششیں اللہ کی خاطر ہیں۔ یہ بات اس کے پسندیدہ مقصد سے ظاہر ہے۔

إنها لا تبتغی غیر الأمن والملک یقویه أن لا تفسدوا

جمعیت ملک میں امن چاہتی ہے۔ اور ملک کی قوت و استحکام چاہتی ہے فساد نہ کرو۔

غرضها إجراء أحکام القرآن أخرجوا تهذیب قوم أبعدوا

غرض جمعیت ملک میں احکام قرآنی کا اجرا ہے اور وہ کہتی ہے کہ ملک سے اس قوم (دیگر) کی تہذیب نکال دو۔

الجمعیة علمها علم النبی ﷺ أنجموا سعیاً وطلباً فی الزمان عاهدوا

جمعیت کا پرچم (علم) آقائے نامدار کا پرچم ہے۔ جمعیت والوں کو اس جد و جہد میں کامیاب بنا کر عہد کرو

الجمعیة قائدوها عالمون یخرجون القوم من ظلمات کفر فاشهدوا

جمعیت کے قائد علماء دین ہیں۔ جو قوم کو کفر کی ظلمات سے نکالتے ہیں سو آؤ!

لاح من أفواههم نور الهدیٰ شغلهم درس الحدیث زانهم مسجد

ان کے منہ سے نور ہدایت چمکتا ہے۔ ان کا شغل درس حدیث اور مسجد ان کی زینت ہے

یبکون بالأسحار جافت جنوبهم عن المضاجع والقلب للخیر تعد

یہ لوگ اللہ کے ڈر سے سحر کے وقت روتے ہیں اور ان کے جسم بستروں سے دور ہیں اور دل تیار ہے

فیها المجاهد عبقری ضیغم محمود بطل والعدو یشهد

اس جمعیت میں مجاہد ہیں دین میں طاقت والے حضرت مفتی محمود بہادر ہیں دشمن بھی مانتے ہیں۔

فیها عبد الله غوث محسن عبد هادی شیخ وقت زاهد

اس جمعیت میں حضرت عبد اللہ درخواستی اور مولانا غوث ہزاروی اور پیر محسن الدین حضرت عبد الہادی وقت کے شیخ ہیں زاہد ہیں۔

یا رب اغفر أختراً متضرعاً والفتح له من کل خیر أحمد واسعد

اے رب العالمین لال اختر عاجز کو معاف کر اور اس کے لیے ہر خیر کا دروازہ کھول جب حمد کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ——— ۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

——— مطابق ———

۲۹ مئی ۱۹۷۰ء

جلد ——— ۱۳

شمارہ ——— ۲۱

فی پرچہ ——— ۴۰ پیسے

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ	———	۲۰/۰۰ روپے
ششماہی	———	۱۰/۰۰ روپے
سہ ماہی	———	۶/۰۰ روپے

سرپرست مدیر

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور مدظلہٗ

اداریہ

متحدہ دینی محاذ کا قیام

احمد حسین کمال!

گذشتہ ہفتہ ۱۳ رمئی ۱۹۷۰ء کو پاکستان کی سیاسی و دینی تاریخ میں ایک ایسا اہم واقعہ رونما ہوا ہے جس نے ملک کے مطلع سیاست پر چھائے ہوئے دبیز گرد و غبار کو بہت حد تک صاف کر ڈالا ہے اور اسلام کے شیدائیوں کے لئے امید و فتح کا عظیم الشان دروازہ کھول دیا ہے۔ یہ واقعہ ملک کی ۱۹ دینی و سیاسی جماعتوں کے اتحاد کا ہے جو واضح مقاصد اور واضح لائحہ عمل کے ساتھ وجود میں آیا ہے اور ایسے نو نکات پر مبنی ہے جن کے ذریعے پاکستان کا اسلامی نصب العین یقینی طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے

ان نو نکات کے ذریعہ ملک و ملت کو اس خطرناک کشمکش سے نجات دلائی جا سکتی ہے جو سامراجیت اور اشتراکیت کے حامیوں کے درمیان جاری ہے۔

۱۹ جماعتوں کا یہ متحدہ دینی محاذ اگر پوری سرگرمیوں کے ساتھ برسر عمل رہتا ہے تو ملک میں پیدا شدہ ماضی کی بے شمار سیاسی و دینی خرابیوں کا ازالہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

اس وقت ملک و ملت کے سامنے دو بڑے خطرات موجود ہیں۔

ایک خطرہ جو عملاً ملک پر مسلط ہے۔ سرمایہ داریت و سامراجیت کا ہے۔ جس نے ۲۳ سال سے اس ملک میں صحیح اسلام کے نفاذ کی راہ روک رکھی ہے۔ اور ملک کو ایسے سیاسی و اقتصادی شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔ جس کے نتیجہ میں یہاں کے غریب عوام پستے چلے جا رہے ہیں۔

دوسرا خطرہ جو اس صورت حال کے رد عمل سے رونما ہوا ہے وہ اشتراکیت کی طرف میلان کا ہے۔ اس لئے کہ دنیا کی موجودہ تاریخ میں سرمایہ داریت اور سامراجیت کے خلاف عوام کی بیزاری نے ہر جگہ اشتراکیت کا ہی روپ دھارا ہے۔

پاکستان میں جو اسلام کا نام پر وجود میں آنے والا ملک ہے یہ دونوں ہی صورتیں مسلمانوں کے لئے ناقابلِ قبول ہیں۔

لیکن اس کشمکش کا سب سے زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ سامراج پسند عناصر اس موقعہ پر اسلام کے نام کی آڑ میں اور اشتراکیت کی مخالفت کے نعرے پر اپنی خود ساختہ مذہبیت کو غالب لانا چاہتے ہیں۔ اور بالواسطہ سامراجیت و سرمایہ داریت کا تحفظ کرنے کے در پے ہیں۔

اس خطرناک پہلو کا مقابلہ گذشتہ دس بارہ سال سے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کرتی چلی آ رہی ہے اور عوام کے سامنے ان فتنوں کی نشاندہی کر رہی ہے۔

الحمد للہ کہ اب اس کی اس مہم میں ملک و ملت کی منقتدر ۱۸ دینی و سیاسی جماعتیں طلباء کی جمعیتہ، نوجوانان اسلام کی طاقت اور چند معزز شخصیتیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ اس طرح ایک ایسا متحدہ محاذ وجود میں آ گیا ہے جو اللہ کی مدد کے سہارے بیک وقت سرمایہ داریت، سامراجیت، اشتراکیت، مغربی جمہوریت اور خود ساختہ مذہبیت کے فتنوں سے کامیابی کے ساتھ نبرد آزما ہو گا۔ اور اس کی کوششوں سے اس ملک میں خاتم النبیین کی آخری شریعت کا نظام بلند و بالا ہو گا۔ اور مسلمانوں کی ایسی عوامی اور مستحکم حکومت پاکستان میں قائم ہو سکے گی جو کشمیر کے مسلمانوں کو آزاد کر لے۔ بھارت کے مسلمانوں کی موثر امداد کرنے اور اسرائیل کے مقابلہ میں عرب مسلمانوں کو بھرپور مدد پہنچانے کے قابل بن جائیگی اور جس پر نہ سامراجی طاقتوں کا دباؤ باقی رہے گا اور نہ اشتراکی قوتوں سے کوئی اندیشہ لاحق ہو گا۔

(کمال)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

مسلمانوں میں انتشار برپا کرنے کے برطانوی منصوبے

برطانیہ نے ہندوستان میں اسلام کو نقصان پہنچانے اور مسلمانوں کی ملی وحدت کو انتشار کا شکار بنانے کے لئے جعلی نبوت کا شاخسانہ کھڑا کیا تھا جس سے یقیناً اسلام اور مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور اب تک پہنچ رہا ہے۔

اب اگر اسی برطانیہ نے امریکہ کے ساتھ مل کر درپردہ کارروائیوں کے ذریعہ مسلمان ملکوں اور پاکستان میں اسلام کے ابھرتے ہوئے مستقبل کو مخدوش بنانے اور مسلمانوں کی سیاسی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اسلام اور سوشلزم کی جنگ کا شاخسانہ چھیڑا ہے تو یہ کوئی حیرت ناک امر نہیں ہے۔ کہ اسے اپنے ایشیائی و عالمی مفادات کے تحفظ کے لئے ایسا ہی کرنا چاہئے تھا۔

اشتراکیت کی لادینیت اور اشتراکی ملکوں کی کافریت ایسا معاملہ نہیں ہے جو ایشیا و افریقہ میں بسنے والے مسلمانوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو۔ لیکن انگریزیت کا کافرانہ و مشرکانہ نظام جو دو صدیوں سے زیادہ سے ان کے اوپر مسلط چلا آرہا ہے۔ کیا مسلمان اسے اس لئے قبول کئے رکھیں گے کہ انہیں اشتراکیت کے کفر کا خطرہ درپیش ہے؟ ہمارے ملک کے اسلام پسندوں کی منطق کا تقاضا کم از کم یہی ہے۔ اس لئے کہ وہ ہر اس تجویز اور پروگرام سے پہلو بچا جاتے ہیں جس کا منشا انگریزیت و امریکیت کے کافرانہ مسلط نظام کو ہٹا کر اس کی جگہ فی الفور اسلامی نظام کا قیام ہوتا ہے، لیکن ہر اس تجویز اور پروگرام کے مقابلہ میں اسلام کے نام سے ڈٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں جس کی زد میں انگریزی دور کے بخشے ہوئے اور امریکی اثرات کے عطا کردہ مفادات آتے ہیں۔

اس یکطرفہ لیکن پہلو دار رویہ کا آخر کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ پاکستان اور مسلمان ملکوں میں مسلمان عوام کے مطالبات اور مسلمانوں کی عوامی تحریکات کے دو ہی رخ ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ موجودہ مسلط نظام کو ختم کر کے اس کی جگہ پر اسلام کا صحیح صحیح نظام جو کسی فرد یا گروہ کی اپنی تعبیرات کا فارمولا بن کر سامنے نہ آیا ہو۔ بلکہ بے لاگ طریقہ پر قرآن و سنت اور خلفاء راشدین کے عمل سے ماخوذ و مستنبط ہو، نافذ کر دیا جائے۔

اور دوسرے یہ کہ انگریزی دور کے بخشے ہوئے خصوصی مفادات ہوں یا امریکہ کے ساتھ دوستی کے زمانہ کی حاصل کردہ مراعات ہوں انہیں یکسر ختم کر کے پاکستان کے سیاسی، سماجی، اقتصادی و معیشتی معاملات میں پاکستان کے عوام کو یکساں طور پر پورے پورے دخل کا موقع دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں اسلامیت اور پاکستانیت دونوں کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں اور جو لوگ ان سے صرف نظر کر کے ایک ایسا سیاسی رویہ اسلام کے نام سے اختیار کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں پاکستان کے مسلمان ایک دوسرے سے دست و گریبان ہونے لگتے ہیں تو بالکل ظاہر ہے کہ ان کا یہ رویہ اسلامیت اور پاکستانیت دونوں کے قطعی خلاف ہو جاتا ہے۔ اور اس کا انجام ملک و ملت کے لئے ایک بھیانک خطرہ کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے۔

کمبوڈیا سے فلسطین تک، امریکی نواز عناصر کا رویہ،

کمبوڈیا مشرق بعید کا ایک نہایت چھوٹا سا ملک ہے اور امریکہ سے ہزارہا میل دور واقع ہے۔ اس چھوٹے سے ملک کی آزادی پر امریکہ جس طرح حملہ آور ہوا ہے۔ اس نے تمام دنیا کے ضمیر کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ حتی کہ امریکہ میں بھی اپنی عوام نے خود اپنی حکومت کے اس جابرانہ اقدام کی کھل کر مذمت کی ہے۔ اور اس کے خلاف اتنے زبردست مظاہرے کر رہے ہیں کہ امریکہ کے تمام تعلیمی ادارے جو چار سو یونیورسٹیوں پر مشتمل ہیں بند ہو گئے ہیں لیکن ہمارے ملک کے وہ امریکہ نواز عناصر جو ہنگری و چیکوسلاواکیہ میں روس کی فوجی مداخلت پر ایسے تلملا گئے تھے جیسے کہ روس نے خود ان پر حملہ کر دیا ہو۔ اب بالکل چپ سادھے بیٹھے ہیں۔ یا اگر ان میں سے کسی نے زبان کھولی بھی ہے تو پہلے کمبوڈیا کے سابق آئینی و جمہوری سربراہ کو مذمت کا نشانہ بنایا ہے۔ پھر وہاں کی موجودہ فوجی جنتا کو لتاڑا ہے۔ اور اس کے بعد امریکہ پر تھوڑی سی لعن طعن کی ہے۔ اس انداز تنقید کا نمونہ روزنامہ جنگ کراچی کے کالم نگار راشدی صاحب کے اس مضمون میں دیکھا جا سکتا ہے جو انہوں نے کمبوڈیا پر حال ہی میں لکھا ہے۔

حالانکہ کمبوڈیا میں امریکہ کی فوجی مداخلت سراسر جارحانہ اور ایک چھوٹے سے آزاد ملک پر دن دہاڑے قزاقی ہے۔

کمبوڈیا اور اس کے ساتھ ہی ویت نام۔ کوریا و لاؤس وغیرہ ملک امریکہ سے اتنے طویل فاصلہ پر واقع ہیں کہ وہ کسی طرح بھی امریکہ کے لئے خطرہ نہیں بن سکتے جبکہ ہنگری، مغربی جرمنی اور چیکوسلاواکیہ وغیرہ یورپ کے ممالک روس کی سرحدوں سے بہت قریب کے ملک ہیں۔ اور "نیٹو" کی امریکی بلاک کی فوجی محاذ بندی کی موجودگی میں مشرقی یورپ کے ممالک کا تغیر و تبدل روس کے لئے براہ راست خطرہ کا موجب بن سکتا ہے۔

اس کے باوجود امریکہ نواز عناصر نے روس کے اقدام کی لگاتار مذمت کی اور کمبوڈیا میں امریکہ کے موجودہ شرمناک رویہ پر وہ یا تو خاموش ہیں یا سب سے پہلے کمبوڈیا ہی انہیں مجرم نظر آتا ہے۔

ان عناصر کا یہ رویہ صرف کمبوڈیا کے معاملہ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ شمالی ویت نام کے معاملہ میں بھی ان کا یہی رویہ ہے اور عرب اسرائیل تنازع کے سلسلہ میں بھی انہوں نے یہی رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔

وہ سب سے پہلے عربوں کو مطعون کرتے ہیں اور جب انہیں دنیا کی نظروں میں شیطان سے بھی بدتر قرار دے لیتے ہیں تو یہودیوں کے خلاف تھوڑی سی لب کشائی فرماتے ہیں۔ اور اس کے بعد امریکہ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ روس کو بھی امریکہ سے کہیں زیادہ مجرم اور ذمہ دار بنا دیتے ہیں۔

امریکہ کی کھلی ہوئی جارحیت اور مسلمان دشمنیوں کے بارے میں ان عناصر کا یہ جانبدارانہ رویہ خود اس بات کا ثبوت فراہم کر دیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں بین الاقوامی سطح پر امریکہ کے طرفدار ہیں اور ان کا معیار رد و قبول امریکہ کے حق میں جاتا ہے۔ اگر وہ سچائی کے علمبردار ہوتے تو جس بے باکانہ طریقہ پر چیکوسلاواکیہ کے معاملہ میں انہوں نے روس کی مذمت کی تھی۔ کم از کم اسی بے باکی کے ساتھ وہ کمبوڈیا کے معاملہ میں امریکہ کی بھی مذمت کرتے۔ آخر کسی بات کی یہ پردہ داری ہی تو ہے۔ جو انہیں امریکہ کے جارحانہ اقدامات کے بارے میں تو محتاط بنا دیتی ہے۔ اور روس کے ہر اقدام کے بارے میں بے باک رکھتی ہے شمالی ویت نام پر اگر امریکہ بمباری کرتا ہے تو وہ خاموش رہتے ہیں اور اگر کچھ بولتے ہیں تو پہلے شمالی ویت نامیوں اور روس و چین کو بھی اس جرم میں برابر حصہ دار بنا دیتے ہیں۔

اس طرح جب امریکہ کی کھلی اعانت و شہ پر اسرائیل عربوں کے خلاف جارحیت کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو وہ پہلے مظلوم عربوں کو مجرموں کے صف اول میں کھڑا کرتے ہیں۔ پھر روس کو ملزم ثابت کرتے ہیں۔ اس کے بعد اسرائیل و امریکہ کے خلاف تھوڑی سی لب کشائی کر دیا کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں بعض تنقید نگاروں نے تو یہاں تک ستم ظریفی فرمائی ہے کہ ان کا کہنا

ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

- بھارت میں خونِ مسلم کی ارزانی
- راجہ محمود آباد اور ایم اے ایچ اصفہانی کے نظریات!
- ولی خاں کے جلوس پر قاتلانہ حملہ
- مودودی صاحب کا یوم شوکت...

بھارت میں خونِ مسلم کی ارزانی

ہندوستان کی جمہوری حکومت میں مسلمانوں کا خون، پھر پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ اور اب تک کی اطلاع کے مطابق، بمبئی سے جل گاؤں تک کے ہزار ہا میل کے وسیع علاقے میں سینکڑوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں ہزاروں زخمی اور خانہ برباد کر دیئے گئے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ گذشتہ ۲۳ سال سے بھارت، کے بے گناہ مسلمان قیام پاکستان کی جو اندوہناک خونی قیمت ادا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کیا اہل پاکستان اس کے خاتمہ کی کبھی کوئی موثر اور نتیجہ خیز کوشش کے قابل بن سکیں گے۔

حالت یہ ہے کہ بھارت میں تو مسلمان، وہاں کے جمہوری نظام کے سایہ میں ہندو فرقہ پرستی کے جنون، کا شکار بنے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ اور اب تک لاکھوں جانیں بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔ اور خانہ بربادی و عزت و آبرو کی تباہی کی نہ کوئی حد رہی ہے۔ نہ کوئی شمار۔ لیکن، پاکستان میں مسلمان آمریتوں کے شکنجے میں محبوس رہتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اب اسلام اور سوشلزم کے نام سے ایک دوسرے کے خلاف خونی محاذ آرائی میں جھونکے جا رہے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں اور اسلام کی تباہی کا یہ عجیب المیہ اور معمہ ہے۔ جس کی پیچیدگیوں کا ہنوز کوئی حل نظر نہیں آ رہا۔ اور پاکستان کے مسلمان، پاکستان کے نام پر تباہ و برباد کیے جانے والے بھارتی مسلمانوں کی موثر امداد کے قابل بننے کے بجائے خود خانہ جنگی اور باہمی تصادم کے خطرہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

راجہ محمود آباد اور ایم، اے، ایچ اصفہانی کے نظریات

راجہ محمود آباد اور ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی آل انڈیا مسلم لیگ کے ان لیڈروں میں شمار ہوتے ہیں۔ جو قائد اعظم کے قریب ترین رفیق اور لیگ کے صف اول کے رہنما تھے۔

ان دونوں اصحاب نے یکے بعد دیگرے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ پاکستان کا قیام۔ اسلامی نظریہ کی اساس پر عمل میں نہیں آیا ہے۔

راجہ محمود آباد نے گذشتہ دنوں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ تحریک پاکستان میں ہم نوجوان تو اسلام کے جذباتی پہلو کی طرف مائل تھے۔ لیکن قائد اعظمؒ اسے سخت ناپسند کرتے تھے۔ اور اصفہانی صاحب نے قیام پاکستان کے محرک ۵ اسباب کی نشان دہی کی ہے۔ جن کا آخری مدعا انہوں نے یہی نکالا ہے۔ کہ وہ ایک جمہوری اور سوشلسٹ ریاست ہوگی۔

ہم ان حضرات کے خیالات کو رد و کد کے بغیر صاف۔ صاف یہ عرض کریں گے۔ کہ لیگ اور اس کے رہنماؤں کا کچھ بھی منشا۔ رہا ہو۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کی حمایت صرف اسلام کے لئے کی تھی۔ اور ان کے نزدیک اسلام سے مراد۔ قرآن و سنت کے احکام کا نفاذ تھا۔ اور وہ اس وقت تک پاکستان کی حقیقت کو نامکمل سمجھتے رہیں گے۔ جب تک قرآن و سنت کے احکام ٹھیک ٹھیک طور پر نافذ نہیں کر دیئے جاتے اس سرزمین کے مسلمانوں کے لئے پاکستان کا تصور۔ پاکستان کا نظریہ اور پاکستان کی حقیقت یہی ہے۔ اور اب وہ اس کے حصول کے لئے سربکف ہو کر میدان میں نکل آئے ہیں۔

ولی خاں کے جلوس پر قاتلانہ حملہ

گذشتہ دنوں سوات میں ولی خاں کے جلوس پر جو قاتلانہ حملہ ہوا۔ وہ افراتفری پھیلانے والی اس سازش کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس کے تحت پلٹن میدان ڈھاکہ کی گڑبڑ سے لے کر حیدر آباد کے فسادات سانگھڑ کی فائرنگ اور ڈھرکی۔ خانیوال و کراچی وغیرہ مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کے جلسوں میں تشدد آمیز واقعات کی صورت میں رونما ہوئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جیسے انتخابات قریب تر ہوتے جائیں گے۔ مفاد پرست و سامراج دوست عناصر، اس قسم کی افسوسناک صورت حال اور پیدا کرتے رہیں گے اور عین ممکن ہے۔ کہ خوف و ہراس کی ایسی فضا پیدا کر دیں۔ جس کی وجہ سے غریب عوام کے نمائندوں کو کھڑا ہونے کا موقعہ ہی نہ مل سکے۔ اور نہ کسان مزدور آزاد و پرامن فضا میں آزادانہ طور پر ووٹ ڈالنے کے قابل رہ سکیں۔

مودودی صاحب کا یوم شوکت..."

مودودی صاحب نے ۳۱ مئی کو "یوم شوکت... منانے" کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے اور ان کے حواریوں نے جو بیانات دیئے ہیں۔ ان میں صاف صاف یہ کہا گیا ہے کہ یہ دن بھاشانی صاحب کی یکم جون کو شروع ہونے والی مہم کے مقابلہ میں اسلام پسندوں کی قوت کا مظاہرہ ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ مودودی صاحب مسلمانوں کے درمیان جذباتی تصادم برپا کرنے کا راستہ کیوں کھول رہے ہیں؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔؟ وہ کیوں اسلامی احکام کے نفاذ پر زور نہیں دیتے۔

دن اگر منانا ہی تھا تو قرآن و سنت کے احکام کے نفاذ کے مطالبہ کا دن مناتے۔ انگریزوں کے دور کے کافرانہ اور سرمایہ دارانہ نظام کو بدل کر اس کی جگہ اسلامی نظام کے نفاذ کا دن مناتے۔ ۲۲ اسلامی نکات کا دن مناتے۔ عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی کے خاتمہ کے مطالبہ کا دن مناتے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کے قانونی تحفظ کا دن مناتے۔ اصحاب رسول اللہ کے معیار و قابل اعتماد ہونے کا دن مناتے۔ اور اگر ان مطالبات کے دن منانے کی کوئی گروہ مخالفت کرتا تو اسکی اسلام دشمنی واضح ہو جاتی۔ یوم شوکت اسلام منانے کا وقت تو ان مطالبات کی تکمیل کے بعد اور اسرائیل و بھارت کے خطرات کا انسداد کرنے کے بعد آتا ہے۔ ۴

۴- ان واضح اور دو ٹوک اسلامی مطالبات کے بجائے حریفانہ کشمکش برپا کرنے کے لئے اسلام کے نام سے دن منانا امت میں فساد برپا

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب گمانوی کا ایک اہم پیغام

۱۳ر مئی ۔ حبیب آباد (طاہروالی)۔ خلیفہ خاص شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنیؒ، قبلہ عالم حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ اور ولی عصر مولانا حسین علی صاحب آف واں بھچراں اور ہند و پاک کی برگزیدہ ہستیوں میں شمار ہونے والے رہبر کامل استاذ العلماء سند الفقہاء شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مدظلہ العالی (گمانی ضلع بہاولپور) نے بتوسط برخوردار ربانی اپنے تمام مریدین، معتقدین احباب اور شاگردوں کے نام ایک پیغام جاری فرمایا ہے کہ پاکستان بھر میں جس کسی کو جہاں کہیں بھی میرا یہ پیغام پہنچے وہ جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک ہو جائے اور اسلامی نظام کے قائم کرانے میں حضرت مولانا درخواستی، حضرت مفتی محمود اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی وغیرہم علماء حق کا ساتھ دیں

آپ نے فرمایا کہ اس آڑے وقت میں جذبہ ومحبت اسلام سے لبریز علماء، طلباء - ملازم، کسان - مزدور غرضیکہ ہر طبقہ کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ عزت اور کامیابی کی خاطر اور اسلام کش فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم تلے جمع ہو جائیں - جمعیۃ ہذا ہی علماء حق اور اسلام کے پروانوں کی جماعت ہے جسے ہر ایک سلسلہ (عن السلاسل اہل السنۃ والجماعت) کی سرپرستی حاصل ہے۔

آپ نے تمام ہم عصر شیوخ، علماء، اولیاء کرام اور بزرگان دین سے بھی اپیل کی ہے ۔

عبدالقادر ربانی
عفی عنہ
معتمد

حضرت قبلہ مولانا حبیب اللہ
گمانوی

دین کے جاننے والوں اور غریبوں کے حامیوں کو ووٹ دیجئے

جمعیۃ علماء اسلام گڑھی خیرو کی طرف سے ایک انتخابی جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے مولانا فیض محمد صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد اور مولانا محمد مراد صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام سکھر نے خطاب کیا۔ ان دونوں حضرات نے اپنی تقریروں میں فرمایا کہ آزمائے ہوئے لوگوں کو آزمانا بدترین جرم ہے اس لئے پرانے سیاست دانوں کو دوبارہ اقتدار پر مسلط کرنا اپنے اوپر ظلم کے مترادف ہے - ہمارے یہاں سیاست و دین ایک ہی چیز ہے۔ یہ انتخابات ہمارے لئے امتحان کا موقع ہے ۔ آپ کو علماء کرام کا ساتھ دینا چاہئے ۔ ساری برائیوں کا واحد علاج صحیح اسلامی آئین کا نفاذ ہے ۔ لہٰذا ہم آپس میں مل کر آئندہ انتخابات میں اچھے لوگوں کو برسر اقتدار لانے کی کوشش کریں تاکہ ہمیں صحیح اسلامی آئین ملے۔

عبدالشکور فارانی

جمعیت علماء اسلام اسلامی انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے

بیگو خیل تحصیل لکی مروت جمعیۃ علماء اسلام بیگو خیل کا ایک اجلاس حضرت شمس العالم صاحب صدیقی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے فرمایا کہ ان کی جماعت صحابہ کرام رضکا اسلام چاہتی ہے جس کا نمونہ خلافت راشدہ کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے ۔

مولانا شمس العالم صاحب نے خطاب کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ دستور ساز اسمبلی میں ایسے افراد بھیجے جائیں جو کہ اسلامی قوانین پر پورا عبور رکھتے ہوں۔

مولانا عبدالرحمٰن صاحب عرف ہاتھی خان صاحب نے بھی تقریر کی۔

خبریں اور مضامین وغیرہ ارسال کرنے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں

(۱)۔ جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کی تشکیل وانتخاب کی اطلاع اپنے ضلع کی جمعیۃ کو دیں۔ ضلع سے موصول ہونے والی رپورٹ کا مواد ہی شائع ہو سکتا ہے۔

(۲)۔ اسی طرح جمعیۃ سے متعلق تمام خبریں و پروگرام بھی ضلعی جمعیۃ کی معرفت وصول ہونا چاہیئے۔

(۳)۔ مضامین - خبریں وغیرہ کاغذ کے ایک طرف اور ہر سطر کے بعد فاصلہ رکھ کر خوش خط تحریر کیا جائیں۔ گنجلک اور صاف نہ پڑھی جانے والی تحریریں شائع نہیں کی جائیں گی۔

(۴)۔ خبریں اور مضامین وغیرہ کی اشاعت وعدم اشاعت کا فیصلہ ادارہ ترجمان اسلام کی صواب دید پر ہوگا۔

(۵)۔ خبروں اور مضامین کی ایک نقل خبر نگار مضمون نویس حضرات اپنے پاس بھی رکھیں۔ ناقابل اشاعت یا شائع نہ ہو سکنے والے مضامین، خبریں وغیرہ کی واپسی ادارہ کے لئے ضروری نہیں ہوگی۔

(۶)۔ تمام خبریں۔ مضامین۔ مراسلے وغیرہ پتہ ذیل پر بھیجئے۔

شعبہ ترجمان اسلام، مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام

بیرون لوہاری دروازہ، ملتان شہر

جامعہ ربانیہ ملتان کی خصوصیات

(۱)۔ میٹرک تک تعلیم کے ساتھ عربی صرف ونحو۔ فقہ وحدیث اور ترجمہ قرآن مجید۔

(۲)۔ پرسکون فضا۔ دینی ماحول - اور دین دار، تربیت یافتہ اساتذہ۔

(۳)۔ نماز۔ روزہ اور دیگر اسلامی ارکان کی پابندی۔

(۴)۔ بیرونی طلباء کے لئے مفت رہائش۔ بجلی پنکھا اور باورچی کی سہولت۔

(۵)۔ فیسوں میں رعایت اور مستحق طلباء کو وظائف۔

(۶)۔ چنانچہ اپنے بچوں کی دینی ودنیاوی تعلیم وتربیت کے لئے جامعہ ربانیہ معصوم شاہ روڈ ملتان میں داخل کرائے۔ چھٹی جماعت سے نویں جماعت کا داخلہ جاری ہے۔ غلام محمد بی اے (ہیڈ ماسٹر)

صرف اسلامی نظام کے نفاذ سے ہی سوشلزم کی آمد کو روکا جا سکتا ہے

۲۳ سال قبل ہم جس منزل پر تھے آج ہم اس سے بھی بہت پیچھے جا چکے ہیں

موجودہ سرمایہ دارانہ نظام نے غریب عوام کی آزادی سلب کر لی ہے

مفتی محمود صاحب کا خطاب

اگر پاکستان میں شرعی حدود جاری کر دی جاتیں تو آج معاشرہ میں بےحیائی کا وجود نہ ہوتا

اسلامی نظام کی راہ میں مودودی صاحب بھی زبردست رکاوٹ ثابت ہوئے ہیں

۶ مئی کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے قصبہ مڑل ضلع ملتان میں ایک عظیم اجتماع کو خطاب کیا، جس کا کچھ حصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

خطبہ مسنونہ اور تمہیدی کلمات کے بعد آپ نے فرمایا کہ:۔

"پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ آج تک اس مقصد کو حاصل نہیں کیا گیا۔ بلکہ تیئس سال قبل ہم جس منزل پر تھے، آج اس منزل سے بھی بہت پیچھے ہٹ چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام میں چار سزائیں مقرر ہیں جن کو حدود کہا جاتا ہے۔ ۱۔ حدِ زنا، ۲۔ حدِ سرقہ، ۳۔ حدِ قذف، ۴۔ حدِ شرب خمر۔ زنا کی سزا یہ ہے کہ اگر شادی شدہ مرد نے زنا کیا ہے تو اسے سنگسار کیا جائے۔ اگر غیر شادی شدہ ہے تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں۔ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ تہمت لگانے کی صورت میں اور شراب پینے کی صورت میں اسّی اسّی کوڑے لگائے جائیں۔

آپ نے فرمایا کہ اگر ان چاروں حدود کو پاکستان میں نافذ کیا جاتا تو آج نہ بےحیائی ہوتی اور نہ چوری وغیرہ کے جرائم باقی رہتے۔ مگر جیسے برسرِ اقتدار طبقہ نے اسلامی قانون جاری کرنے کی کوشش نہیں کی، ایسے ہی بعض سیاسی پارٹیاں جو اپنے آپ کو اسلامی قانون نافذ کرنے میں سب سے پیش پیش ہونا ظاہر کرتی ہیں۔ حقیقت میں وہ بھی اسلام کے نظام کو جاری کرنے کے لئے بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ اگر معاشرہ بہت خراب ہو اور مرد و زن کا میل جول بہت ہو، ایسے ماحول میں اگر زنا ہو جائے تو اس پر شرعی سزا جاری کرنا بلاشبہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ اور ایسے ہی اگر غریب بھوک کی وجہ سے مجبور ہو کر چوری کرے تو اس پر شرعی سزا جاری کرنا اور اس کا ہاتھ کاٹنا بھی صحیح نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ مودودی صاحب کی یہ منطق صحیح نہیں۔ کیا صحابہ کرامؓ کا دور فاقہ کشوں کا دور نہیں؟ کیا غزوہ خندق میں صحابہ کرام پیٹ پر پتھر باندھ کر جہاد میں مشغول نہیں رہے تھے؟ اور کیا حضور صلعم کے پیٹ مبارک پر دو دو پتھر بندھے نہیں ہوتے تھے۔ کیا صحابہ کرام کے گھروں میں اور خود حضور صلعم کے گھر مبارک میں دو دو مہینوں تک چولہوں میں آگ نیست و نابود نہ ہوتی تھی؟ کیا اس زمانہ والے لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ فاقہ کش ہیں۔ مگر جب حضور صلعم کے زمانہ میں چوری ہوئی، آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اور ان شرعی سزاؤں کے نافذ کرنے میں قدرت کی یہ حکمت تھی کہ تیرہ سو سال کے بعد کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ یہ سزائیں تو فلاں دور کے لئے ہیں۔ ایسے ہی جب بھی اسلام کے لئے کوئی کوشش کی جاتی ہے، مودودی صاحب اس کے لئے رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ ایک سال قبل گول میز کانفرنس میں میں نے دو مطالبے پیش کئے۔ ایک بائیس نکات جس پر تمام فرقوں کے سرکردہ علماء نے اتفاق کیا تھا۔ تاکہ اس کو دستور کا لازمی جزو قرار دے دیا جائے۔ دوسرا مسلمان کی صاف تعریف دستور میں بیان کی جائے۔ جس سے ختم نبوت کے عقیدہ کا تحفظ ہو۔ مودودی صاحب نے میرے ان دونوں مطالبوں کی تائید سے انکار کیا۔ اور دلیل یہ پیش کی کہ یہ گول میز کے افراد کوئی آئین ساز ادارہ نہیں ہے۔ یہ مسئلہ آئین ساز اسمبلی کا ہے۔ بار بار اگر جب لوگوں نے ان سے اصرار کیا۔ کہ مفتی صاحب کا آپ نے ساتھ کیوں نہیں دیا۔ تو جواب دیا کہ مفتی صاحب کا موقف تدبر کے خلاف تھا۔ مفتی صاحب نے اسلام کے مسئلہ کو اور نزاعی مسئلوں کے ساتھ پیش کیا تھا۔ اس لئے میں نے مفتی صاحب کی تائید نہیں کی۔ حالانکہ اسلام کا مسئلہ پاکستان کے بارہ کروڑ مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ ہے۔ جب عوام نے اس مسئلہ کو متفقہ طور پر طے کر لیا ہے تو آئین میں اس کی منظوری کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آج اگر صدر یحییٰ خاں اسلام کو آرڈیننس سے جاری کر دینے کا اعلان کر دیں تو یہ بارہ کروڑ عوام کے مطالبہ کے عین مطابق ہوگا۔ اور غیر جمہوری قطعاً نہیں ہوگا۔ جب صدر یحییٰ خاں کو جو کہ ایک فرد ہے حق حاصل ہے تو میں کہتا ہوں کہ گول میز کے چالیس افراد کو بھی حق حاصل تھا کہ وہ اسلام کے نفاذ کا اعلان کرتے۔ صدر یحییٰ خاں نے ون یونٹ توڑنے کا حکم دے دیا تو کیا مودودی صاحب کے نزدیک یہ آئین ساز ادارہ ہے۔ مودودی صاحب نے یہاں اعتراض کیوں نہیں کیا؟ کہ ون یونٹ توڑنے کا جواز آئین ساز اسمبلی کو ہے صدر یحییٰ کو نہیں۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ جن نزاعی مسائل کی وجہ سے مودودی صاحب نے ۲۲ نکات کے مطالبہ کو مسترد کیا۔ وہ نزاعی مسائل تین تھے۔ ون یونٹ کا خاتمہ۔ یہ ... خان کا مطالبہ تھا۔ صوبائی خود مختاری ... [illegible] ... پر نمائندگی یہ دو مطالبے شیخ مجیب کے تھے۔ ... نزاعی مطالبے مودودی صاحب نے آئین ساز اسمبلی سے پہلے مان لئے۔ جس پر ان کا منشور واضح ثبوت ہے۔ مگر

(باقی صہ ۱۲ پر)

اسلام کے عادلانہ نظام ہی سے تمام مسائل حل ہونگے (مولانا مفتی محمود)

موجودہ جنگ امپیریلزم، مودودی ازم اور اسلام کی جنگ ہے (صاحبزادہ مولانا سید محمود شاہ)

مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۷۰ء بروز بدھ جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ لاہور میں پاکستان کی انیس دینی و مذہبی تنظیموں کا مشترکہ اجلاس حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف کندیاں کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر "متحدہ دینی محاذ" قائم کیا گیا۔ بعد نماز عصر ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے انیس جماعتوں کے نمائندوں اور عہدہ داروں کے اعزاز میں انجمن اہالیان لاہور شہر کی طرف سے دہلی مسلم ہوٹل انارکلی میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں متحدہ دینی محاذ کے صدر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ

مفتی صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ پاکستان کی موجودہ کشمکش کا اصل سبب عوام کی معاشی بدحالی ہے۔ غریب عوام جو ۲۳ سال تک اپنوں کے ظلم اور بے انصافیاں سہتے رہے ہیں اب بیدار ہو رہے ہیں اور باعزت زندگی کے مواقع حاصل کرنے کے لئے موجودہ نظام کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ مفتی محمود صاحب نے فرمایا۔ یہ کشمکش امیر و غریب کے درمیان ہے۔ اسے اسلام اور کفر کی جنگ کہنا قرین انصاف نہیں۔ کیونکہ اسلام سرمایہ داروں کے مقابلے میں غریبوں کی حمایت کرتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ ملک تو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن یہاں اسلام کا نام لے کر عوام کو دھوکا دیا گیا اور اسلامی نظام رائج نہیں ہونے دیا گیا۔ اس کی بجائے سرمایہ داری کو فروغ دیا گیا۔ غریبوں کی کمائی ہوئی دولت چند خاندانوں نے سمیٹ لی۔ انہوں نے کہا۔ بعض لوگ سوشلزم کے خطرے کا شور بلند کرتے ہیں۔ اس خطرے کے اسباب سرمایہ داری نے مہیا کئے ہیں۔ لہٰذا عوام کا افلاس دور کرنے اور بیرونی نظریات کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ یہاں خلافت راشدہ کی طرز کا اسلامی نظام رائج کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پاکستان میں سوشلزم کی آمد کو کوئی نہیں روک سکے گا۔

مفتی صاحب نے ۱۱۳ علماء کے فتوے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس نوعیت کے فتوے محض انتخابی فتوے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ۵ اکتوبر کے بعد یہاں کوئی کافر نہ ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ اس سرزمین پر برطانوی سامراج مسلمانوں کی سیاسی، دینی، معاشی اور تہذیبی اقدار کو پامال کرتا رہا۔ لیکن ایسے لوگ بھی تھے جو انگریز کو اہل کتاب قرار دے کر اس کی حمایت کرتے رہے۔ اس ملک میں ۲۲ سال سے غریب عوام سرمایہ داروں کے ہاتھوں لٹ رہے ہیں۔ لیکن کسی سرمایہ دار کے خلاف کبھی فتویٰ جاری نہیں ہوا۔ تحریک ختم نبوت کے موقعہ پر عین آخری رات تک مرکزی مجلس عمل میں شامل رہنے والا ایک شخص بھی تھا جس نے اگلے ہی روز تحریک کو شریعت اور حکومت کے خلاف بغاوت کہہ کر اس سے برأت کا اعلان کر دیا تھا ایسے حضرات عوام پر کفر کے فتوے جاری کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ فتوے کے ایک سو دس دستخط کنندگان کو عالم کہنا بھی اہل علم کی توہین ہے۔

مفتی محمود صاحب نے کہا۔ ہمارے نزدیک امریکہ اور اس کے ساتھی سامراجی ملک اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ لیکن بعض عناصر ہر اس ملک کو "کافر" قرار دیتے ہیں جو امریکی سامراج کا دشمن ہے۔ ان کی دوستی اور دشمنی کا یہی معیار ہے کہ امریکہ کا دشمن ان کا دشمن اور امریکہ کا دوست ان کا دوست ہے۔

صاحبزادہ سید محمود شاہ ناظم اعلیٰ متحدہ دینی محاذ نے اپنی تقریر میں کہا کہ موجودہ کشمکش کو اسلام اور سوشلزم کی جنگ کہنا غلط ہے۔ یہ جنگ امپیریلزم، سرمایہ داری اور مودودی ازم کے خلاف اسلام کی جنگ ہے۔ وہ لوگ امریکن اسلام لانا چاہتے ہیں۔ مگر ہم محمد عربی کا اسلام لائیں گے انہوں نے کہا۔ غریبوں کے سب سے بڑے حامی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم تھے اگر غریبوں کی حمایت کرنے پر ہمیں سوشلسٹ کہا جاتا ہے تو ہمیں یہ الزام قبول ہے۔

صاحبزادہ محمود شاہ نے الزام لگایا کہ ۳۱ مئی کو شوکت اسلام کا دن منانے کا مقصد ملک میں خانہ جنگی کی آگ بھڑکانا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ۱۲۔ ربیع الاول سے بڑھ کر شوکت اسلام کا کونسا دن ہوگا۔ جس روز سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تھے۔

انہوں نے چین کے خلاف پروپیگنڈے کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا۔ چین نے ۱۹۶۵ء میں ہماری ڈٹ کر مدد کی تھی۔ پاکستان کے عوام چین کی دوستی میں رخنہ اندازی کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیں گے۔

اس تقریب میں ممتاز کشمیری راہنما سردار عبدالقیوم خاں، مولانا ضیاءالقاسمی، مولانا عبدالواحد، مولانا قاری نورالحق، مولانا عبیداللہ انور، مختلف جماعتوں کے رہنما کارکن اور دیگر حضرات شریک ہوئے۔ حاضرین نے بھارتی مسلمانوں کے قتل عام کے تازہ ترین سانحہ پر سخت غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے کہا کہ امریکہ کی ایجنٹ بھارتی حکومت سے مسلمانوں کے خون ناحق کا بدلہ لینے کا اقدام کرے۔ اس مقصد کی خاطر پاکستانی عوام میں از سر نو جذبۂ جہاد بیدار کیا جائے۔ اخبارات سے اپیل کی گئی کہ وہ مخرب اخلاق اور بیکار مواد سے پرہیز کریں اور عوام میں جذبہ جہاد پیدا کریں۔

مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب جھنگ صدر

تجدید ملت اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے والی نہیں۔ اس لئے قیامت تک آپ کی شریعت کی حفاظت کے سلئے اللہ تعالے کی طرف سے زبردست انتظامات کئے گئے اور ان انتظامات کی پیشین گوئی کر کے امت کو مطمئن کر دیا گیا۔ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں اس کی خبر موجود ہے۔ ہر صدی میں مجدد دین کا ہونا اسی نظام کی ایک کڑی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالے اس امت میں ہر صدی کے آغاز پر ایک مجدد بھیجتا رہے گا جو دین پاک کی تجدید کرتے رہیں گے۔ یعنی جو بدعتیں (دین میں نئی باتیں) رائج ہوں گی ان کو مٹائیں گے اور جو سنتیں (دین کی باتیں) متروک ہو گئی ہوں گی ان کو رواج دیںگے صدی سے ہجری صدی مراد ہے۔ چنانچہ ہر صدی میں مجدد ہوتے رہے اور اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس حدیث کی شرح میں علماء امت کی مستقل تصانیف ہیں علامہ ابن حجر کی کتاب فوائد الجمہ قابل مطالعہ ہے۔

ایک صدی میں ایک سے زائد بھی مجدد ہو سکتے ہیں

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تحقیق اور دوسرے تاریخی واقعات یہ ہیں کہ ایک صدی میں دین کے خاص خاص شعبوں کے سلئے کئی مجدد ہو سکتے ہیں۔ ایک حدیث کا تو دوسرا فقہ کا پھر فقہ حنفی کا ایک فقہ شافعی کا دوسرا کوئی علم کلام کا کوئی سلوک و احسان کا۔

مجدد کی ضرورت

ہر صدی کے شروع میں مجدد کی ضرورت اس سلئے ہوتی ہے کہ اس مدت میں اکثر علماء حق دنیا سے اٹھ جاتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ جب سنتیں ختم ہونے لگیں اور ان کی جگہ بدعات چھا جائیں تو تجدید دین کی ضرورت پڑتی ہے۔ تب اللہ تعالے ان متقدمین کے عوض ایک یا کئی کو ان کا قائمقام بنا دیتا ہے۔ جو دینی خدمات کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

مجدد کے اوصاف ۔ مجدد ظاہری و باطنی علوم و معارف کا ماہر اپنے ہمعصر علماء میں ممتاز اور دینی امور میں مشارٌ الیہ ہے۔ نیز اس کے دینی منافع عام ہوں، حمایت دین اقامت سنت ازالہ بدعت میں اس کی خاص شان ہوتی ہے۔ اور اس کی کوششوں کا توقع سے زائد نتیجہ بھی نکلتا ہے جسے دنیا دیکھتی ہے۔

بعض ضروری امور

مجدد کے سلئے ضروری ہے کہ صدی کے آخر میں موجود ہو۔ ان کی خدمات کا اثر کم از کم ایک صدی تک رہتا ہے مجدد کے سلئے ضروری نہیں کہ اسے اپنے مجدد ہونے کا علم ہو۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام امت کو اس کا علم ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس کی مجددیت اہل علم لوگوں میں مختلف فیہ ہو۔

مجدد دین ملت

باتفاق امت پہلی صدی کے مجدد عمر بن عبدالعزیز دوسری میں امام شافعی، تیسری میں ابن سریج اور اشعری چوتھی میں باقلانی، پانچویں میں امام غزالی، چھٹی میں فخر الدین رازی اور رافعی، ساتویں میں ابن دقیق العید۔ آٹھویں میں الحبر البلقینی، نویں میں علامہ سیوطی۔ دسویں کا مجدد مختلف فیہ ہے۔

مندرجہ بالا حدیث پاک کی تائید

علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں۔ یہ اسی طرح ہے، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر صدی کے آغاز پر ایک امیر (ظالم) ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلی صدی میں حجاج بن یوسف تھا۔ جس کا ظلم اور فساد مشہور رہے۔ اللہ تعالے نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ذریعہ دین کی تجدید فرمائی۔ دوسری صدی میں مامون تھا۔ جس کے دور اقتدار میں معتزلہ نے سر اٹھایا۔ حدوث قرآن وغیرہ کے مسئلہ میں بعض علماء کو قتل کیا گیا۔ بعض کو کوڑے لگائے گئے۔ بعض کو قید کیا گیا۔ امت میں یہ بہت بڑا فتنہ تھا۔ اس سے پیشتر کسی خلیفہ نے کسی بدعت کو اتنا رواج نہیں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت امام شافعیؒ کو پیدا کیا۔ اپنے اپنے علم کا لوہا منوا کر حدوث قرآن کے قائل کو کافر کہا اور واجب القتل کا فتویٰ دیا۔ تیسری صدی میں اکثر شہروں میں قرامطہ کا فتنہ برپا ہوا۔ جنہوں نے مکہ میں پہنچ کر مسجد حرام میں حجاج کو بے دریغ قتل کیا اور چاہ زمزم میں پھینک دیا۔ حجر اسود کو گرز مار مار کر توڑا اور اکھاڑ کر لے گئے چنانچہ بیس سال سے زائد عرصہ تک ان کے قبضہ میں رہا بعد ازاں تیس ہزار دینار میں ان سے خریدا اور مکہ معظمہ میں لا کر اپنی جگہ نصب کیا گیا۔ چوتھی صدی میں حاکم بامر اللہ کا فتنہ ہے۔ جس نے پناہ بخدا لوگوں کو حکم دیا کہ جب خطبہ میں میرا نام آئے تو سجدہ کیا جائے۔ واللہ العظیم اس سے بدتر فتنہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ پانچویں صدی میں ملک شام کے اکثر شہروں میں فرنگی اقتدار ہے انہوں نے صرف بیت المقدس میں ستر ہزار سے زائد آدمی قتل کئے۔ مسلمانوں کی بھاری تعداد ان کے رحم و کرم پر شام سے عراق چلی گئی۔ بیت المقدس ایک دن تین ماہ ان کے قبضہ میں رہا۔ آخر اللہ تعالے نے سلطان صلاح الدین بن ایوب کے ہاتھوں ان کے قبضہ سے چھڑایا۔ چھٹی صدی میں تاتاریوں نے غلبہ پا کر جو اودھم مچایا الامان والحفیظ۔ ساتویں صدی کا فتنہ زبردست قحط اور اس قدر گرانی تھی کہ مصر و شام کے علاقہ کے لوگ گدھے، خچر اور کتے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ اللھم احفظنا۔ آٹھویں صدی میں تیمور لنگ کا وہ فتنہ ہے۔ جو آج تک مٹایا نہیں جا سکا۔ نویں صدی کا فتنہ کہتے ہیں سلیم خاں کا اپنے بھائیوں سے لڑنا اور باہمی قتل و غارت ہے۔ دسویں صدی میں تو بے شمار سلسل فتنے اٹھے جو اب تک چلے آ رہے ہیں اور سارے کے سارے مسلمان دوسرے مسلمانوں کے ساتھ قتل وغیرہ میں کفار جیسا معاملہ کرتا ہے العیاذ باللہ

اولوالعزم انبیاء

جیسے انبیاء علیہم السلام کے بعد تقریباً ایک الف

(ہزار) پر اولوالعزم پیغمبر ہوتا ہے۔ جیسے حضرت آدم کے بعد حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسٰے، حضرت عیسٰے اور حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اسی طرح صدیوں کے مجددین کے بعد الف (ہزار) پر ایک عظیم الشان مجدد (الف) ہونا چاہیئے۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ سیوطی نے جمع الجوامع میں نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں ایک شخص صلہ (مخلوق کو خالق سے ملانے والا شریعت و طریقت کا جامع) ہوگا۔ جس کی شفاعت سے بے شمار لوگ جنت میں جائینگے

فائدہ

خدا کی قدرت یہی لفظ صلہ حضرت مجدد الف ثانی کے قلم سے اپنے لئے نکل گیا۔ اس امت مرحومہ میں آپ سے قبل کسی نے یہ لفظ اپنے لئے استعمال نہیں کیا چنانچہ فرمایا۔ الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ بین البحرین ومصلحا بین الفئتین الخ۔ روضۂ قیومیہ میں روایت ہے کہ گیارھویں صدی کے شروع میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک نورانی شخص میرا ہم نام پیدا ہو جائے گا۔ جس کے ساتھ جنت میں ہزاروں لوگ جائینگے نیز آپ کی نسبت حضرت غوث اعظم شیخ احمد جام مولانا جامی، داؤد قیصری شیخ عبدالقدوس گنگوہی جیسے اکابرین کو برسوں پہلے بشارات بھی ہوئے اور منجمین نے عجیب وغریب پیشین گوئیاں کی ہیں۔

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ سے پہلے الف (ہزار) کا مجدد کوئی نہیں۔ آپ کا مجدد ہونا بھی بڑی چیز ہے۔ الف اول میں خود سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس موجود تھی۔ الف ثانی کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ آپ کی ذات مبارک علم شریعت و علم طریقت دونوں کی جامع تھی۔ دین کے تمام شعبوں کے مجدد ہونے کی وجہ سے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت عامہ اور تامہ حاصل تھی۔ آپ کی مجددیت ایک ہزار سال کے لئے ہے جس کا علم دنیا کے گوشہ گوشہ میں تمام امت کو ہوا، اور سب نے بلا اختلاف اسے تسلیم کیا۔ نیز خود بھی آپ کو اپنے مجدد ہونے کا علم علیٰ وجہ الکمال تھا۔ آپ نے دینی خدمات کے لئے کس کس طرح کوششیں فرمائیں۔ اور کس قدر اس میں آپ کو شغف اور انہاک تھا اس کا کچھ اندازہ آپ کے مکتوبات قدسیہ سے ہو سکتا ہے۔ اور پھر اس پر توارد از توقع ثمرات مرتب ہوئے

عالم اسلام کی تاریخ اس کی شاہد ہے۔ آپ کے مرشد حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ اس وقت زیر آسمان ان جیسا آدمی نہیں

ہندوستان کی حالت

آپ کے زمانہ میں ہندوستان ظلمت کدہ اور طرح طرح کے فتنوں کا مرکز ہو گیا تھا۔ دہلی کی سلطنت پورے عروج پر تھی۔ آپ کا ابتدائی زمانہ عہد اکبری میں اور آخری زمانہ جہانگیری بلکہ شاہجہانی عہد میں گذرا۔ اس وقت ہندوستان کی یہ حالت تھی کہ ایک طرف کفر و الحاد کا طوفان تھا۔ خود اکبر نے اور اراکین سلطنت نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جو کچھ کیا۔ تاریخ سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ دوسری طرف رفض کا فتنہ پوری قوت سے کام کر رہا تھا۔ تیسری طرف علماء سوء کا گروہ تھا جو دنیا کے لئے اپنا دین قربان کر رہا تھا۔ غلط مسائل اور جھوٹے فتووں کا بازار گرم تھا۔ شاہی اشارہ پر انہی لوگوں نے کہا تھا کہ کسی نبی کی نبوت ایک ہزار سال سے زائد نہیں رہی"۔ مطلب یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دور معاذ اللہ ختم ہو گیا، اب کسی اور نبی کی ضرورت ہے۔ چوتھی طرف دوکاندار صوفیوں کا جمگھٹا تھا۔ المختصر اسلام ہندوستان سے رخصت ہو رہا تھا ایسے وقت میں صرف اور صرف آپ کی ذات اقدس تھی کہ ہر قسم کے مصائب کا نشانہ بنے۔ قید خانہ کی سختیاں جھیلیں اور تمام فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسلام کی حفاظت فرمائی۔ بالآخر غیب سے آپ کی امداد ہوئی نوبت بانیجا رسید کہ جہانگیر بادشاہ خود آپ کا مرید ہوا۔ اور اورنگ زیب عالمگیرؒ آپ کے تیسرے فرزند خواجہ محمد معصومؒ کے مرید اور خلیفہ بھی ہوئے۔

آپ کی شان

اتباع سنت اجتناب از بدعت عمل بہ عزیمت آپ کی خاص شان تھی اور اسی پر آپ کے طریقہ عالیہ کی بنیاد ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے اس مجدد اعظم کے ظہور کے لئے اس سرزمین ہندوستان کو منتخب فرمایا

بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ ارحم الراحمین اپنے فضل و کرم سے حضرت ممدوح کے سلسلہ عالیہ میں مبعوث فرمائے اور آپ کی برکات سے محروم نہ رکھے۔ آمین

ماہ جون ۷۰ء میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے پروگراموں کے لئے معذرت

ماہ جون میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے بوجہ علالت معذرت ظاہر کی ہے اس لئے جون میں کوئی نئی تاریخ نہیں دی جائے گی

ضروری اطلاع

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کا جلسوں کے لئے وقت چاہنے والے حضرات براہ راست مولانا موصوف سے خط و کتابت کریں نیز مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ کا کانفرنس تک کا پروگرام بن چکا ہے۔ کانفرنس کے بعد وقت چاہنے والے حضرات صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل سے خط و کتابت کریں۔

محمد اکرم ناظم جمعیۃ علماء اسلام
مغربی پاکستان لاہور

جانباز مرزا کی طرف سے معذرت

میرے والد محترم جانباز مرزا گذشتہ ہفتہ سے صاحب فراش ہیں۔ ان کے گلے میں سخت تکلیف ہے اور ہلکا ہلکا بخار بھی۔ جس کے باعث وہ حسب وعدہ جمعیۃ علماء اسلام کے جلسوں میں شمولیت نہ کر سکے اس سلسلہ میں وہ گوجرانوالہ، جڑانوالہ اور لیہ کے حلقہ احباب سے معذرت خواہ ہیں کہ بیماری کے باعث ان کے اجتماعات میں شرکت نہ کر سکے۔ انشاء اللہ تعالےٰ صحتیاب ہونے پر وہ حسب دستور جماعتی پروگراموں میں مصروف ہو جائیں گے۔ حلقہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ والد صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خالد جانباز

ہائیکورٹ نے حضرت مفتی محمود پر عائد پابندی کو معطل کر دیا

مفتی صاحب کی طرف سے قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ پیش ہوئے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساہیوال نے جو پابندی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر زبان بندی کی دو ماہ کے لئے لگائی تھی، اس کے خلاف مفتی صاحب کی طرف سے عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں منجانب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ وسپریم کورٹ رٹ دائر کی گئی، وہ مورخہ ۲۱/۵ کو ڈویژن بنچ مشتملبر مسٹر جسٹس سردار محمد اقبال اور مسٹر جسٹس ڈاکٹر افضل خاں کے پاس برائے سماعت پیش ہوئی۔ وکیل سائل قاضی محمد سلیم صاحب نے بحث کے دوران عدالت کو بتایا کہ یہ پابندی مارشل لاء ضابطہ ۶۰ کے خلاف ہے۔ جس میں حکومت پاکستان نے تمام سیاسی پارٹیوں کو اپنا اپنا منشور پیش کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہ حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساہیوال کا مارشل لاء ضابطہ ۶۰ کے خلاف جاتا ہے۔ مزید برآں تحفظ امن عامہ آرڈیننس کی دفعہ ۵ کی شق ۵ کے تحت وجوہات جن کی بنا پر مندرجہ بالا حکم صادر کیا گیا تھا، قانون کی منشاء کے مطابق مفتی محمود کو ۲۴ گھنٹے کے اندر وجوہات دینی ضروری تھیں جو کہ مجسٹریٹ مذکور نے نہیں دیں۔ بحث سماعت کرنے کے بعد عدالت عالیہ نے رٹ ہذا کو برائے سماعت منظور کرتے ہوئے حکم دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساہیوال کا حکم معطل کیا جاتا ہے اور فریق ثانی کو نوٹس دیا جاتا ہے۔

شورش کاشمیری اور اس کے غنڈوں کی طرف سے

مولانا کوثر نیازی پر قاتلانہ حملہ

لاہور ۱۶ رمئی۔ آج سرفروش تنظیم کے قائد مسٹر شورش کاشمیری نے مال روڈ لاہور ٹولنٹن مارکیٹ میں مولانا کوثر نیازی پر حملہ کر کے حق وصداقت کی آواز کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن خدا کے فضل وکرم سے اور موقع پر موجود لوگوں کی وجہ سے مولانا صاحب بال بال بچ گئے۔

جیسا کہ شہاب کے گزشتہ شماروں میں مسلسل یہ بتایا جا رہا ہے کہ سرفروش تنظیم کے غنڈوں اور جماعت اسلامی کے کارندوں کی طرف سے مولانا کو ٹیلی فون، خطوط اور دوسرے ذرائع سے قتل کی مسلسل دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ یہاں تک کہ شہاب کے گزشتہ جمعرات کے شمارے میں ایڈیٹوریل بھی انہی دھمکیوں کے بارے میں شائع کیا گیا تھا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی کے کارندے اور اس کے بغل بچے مولانا کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں ان واضح اطلاعات کے باوجود شورش کاشمیری کا کوئی محاسبہ نہ کیا گیا اور اس کی جرأت یہاں تک بڑھ گئی کہ اس نے دن دیہاڑے شہر کی ایک مارکیٹ میں غنڈوں کی قیادت کرتے ہوئے مولانا پر حملہ کر دیا۔

واقعات یوں ہیں کہ مولانا کوثر نیازی اپنے کمسن صاحبزادے فاروق نیازی کو سکول سے ساتھ لے کر گھریلو ضروریات کی چیزیں خریدنے کے لئے ٹولنٹن مارکیٹ گئے۔ اس دوران جماعت اسلامی کے کارندے جو اس مارکیٹ میں موجود رہتے ہیں فوری طور مولانا کی موجودگی سے باخبر ہو گئے اور چند لمحوں کے بعد شورش کاشمیری اپنے ساتھ تین چار مسلح سرفروش غنڈوں کو لے کر مارکیٹ میں آیا اور سیدھا اس دکان پر گیا، جہاں مولانا سودا خرید رہے تھے۔ ابھی مولانا نے دکاندار سے لفظاً با دام ہی کہا تھا کہ شورش ماں بہن کی گالیاں نکالتے ہوئے سامنے آیا اور مولانا نے پلٹ کر اس سے بات کرنا ہی چاہی تھی کہ اس نے مولانا کا گریبان پکڑ کر انہیں ایک شدید تھپڑ لگا دیا اور ساتھ ہی دوسرے غنڈوں نے ان پر حملہ کر دیا جس پر مولانا نے مدافعت کے لئے انہیں زوردار دھکیل دیا اور شورش شیشے کے ایک شوکیس سے ٹکرا گیا جس کے سبب اس کے چہرے پر چند خراشیں آ گئیں یہ دیکھا کر شورش اپنے سرفروشوں پر چلایا اور انہیں شدید حملہ کرنے کے لئے کہا۔ ان غنڈوں نے ملک کے ایک ممتاز عالم دین پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ مولانا کوشش کر کے ان کے وار سے بچتے رہے۔

اس دوران وہاں خاصا ہجوم جمع ہو چکا تھا اور لوگ درمیان میں کود پڑے اور مولانا کو اپنے حصار میں لے کر مارکیٹ کے ایک عقبی دروازے سے باہر نکال لے گئے۔ مولانا کار میں بیٹھے تو یہ غنڈے تعاقب میں آ گئے، اور پستول نکال کر کار کا دروازہ زبردستی کھولنے کی کوشش کی۔ مگر ڈرائیور کار نکال لایا۔

جس کے بعد مولانا سیدھے دفتر آ گئے اور نذیر ناجی کو ساتھ لیکر مارشل لاء ہیڈ کوارٹر اور ایس ایس پی لاہور کے دفتر گئے۔ مولانا کو زخمی اور خستہ حالت میں ڈپٹی کمشنر جناب مسعود مفتی نے بھی دیکھا جو اس وقت ایس ایس پی کے دفتر میں موجود تھے۔ حکام کو تمام صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔

ادھر معلوم ہوا ہے کہ شورش کی پشت پناہ جماعت اسلامی اور اس کے دیگر حواری یہ کوشش کر رہے ہیں کہ مولانا کو حملہ آور ثابت کر کے اپنے جرم پر پردہ ڈال دیا جائے۔ حالانکہ اس کے جواب میں صرف اتنا ثبوت کافی ہے کہ اپنے کمسن بچے کو تنہا خریداری کے لئے جانے والا غیر مسلح شخص حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس شورش نے باقاعدہ مسلح غنڈے لے کر حملہ کیا۔ اس کے علاوہ مولانا نے سیاسی سطح پر شہاب کے ذریعہ شورش اور جماعت اسلامی کو شواہد اور دلائل کی بنا پر لاجواب کر رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص جو قلم سے کسی تنظیم یا کو شکست دے چکا ہو وہ کبھی تشدد پر نہیں اترے گا تشدد پر وہی لوگ اترتے ہیں۔ جو دلائل کے میدان میں شکست کھا چکے ہوں۔ اس کے علاوہ شہاب کے پہلے بھی اس قسم کے حملوں کے امکانات کا اظہار کیا تھا اور تازہ شہاب میں تو باقاعدہ اداریہ بھی لکھا جا چکا ہے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

شورش کاشمیری اور اس کے حواری شہاب کی حق گوئی کا مقابلہ درجنوں رسائل اور اخبارات کے باوجود نہ کر سکے تو تشدد کی کارروائیاں کرنے پر اتر آئے۔

مولانا نے اپنے بیان میں بتایا کہ مودودی احتشام الحق تھانوی اور شورش میرے خون کے پیاسے ہیں۔ اس حملے کی ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوتی ہے اور آئندہ بھی میری جان و مال ان سے محفوظ نہیں۔ میں حکومت کو بروقت مطلع کر رہا ہوں کہ اگر میرے بچوں، گھر اور دفتر اور میری حفاظت کا بندوبست نہ کیا گیا اور کوئی جانی یا مالی نقصان ہوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکام پر عائد ہوگی۔

کل پاکستان جمیعۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری اور متحدہ دینی محاذ پاکستان کے صدر مولانا مفتی محمود نے ہفت روزہ شہاب کے ایڈیٹر اور متحدہ دینی محاذ کے سیکرٹری مولانا کوثر نیازی پر سرفروش تنظیم کے لیڈر شورش کاشمیری اور اس کے ہمراہیوں کے قاتلانہ حملہ کرنے کی سخت مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے قاتلانہ حملہ کرنے پر سخت مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس قسم کے قاتلانہ حملوں سے ملک کی پر امن فضا خراب ہو جائے گی اور کسی فرد یا لیڈر کی عزت محفوظ نہیں رہے گی۔ شورش کاشمیری اور اس کے ہمراہیوں نے مولانا کوثر نیازی پر قاتلانہ حملہ کر کے بعض جماعتوں اور لیڈروں کے ان بیانات کی تصدیق کر دی ہے کہ وہ پاکستان کو قتل و خون ریزی کے حوالے کر کے انڈونیشیا بنانا چاہتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے جنرل سیکرٹری، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے مدیر شہاب پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی ہے اور اسے ملک کے امن و امان کے لئے ایک منحوس فال سے تعبیر کیا ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ میں شورش کاشمیری کو عرصے سے جانتا ہوں اور ان کے کردار سے بخوبی واقف ہوں۔ غنڈہ گردی ان کی سرشت میں داخل ہے۔ اور جب بھی انہیں ان کے کردار کا آئینہ دکھایا گیا ہے وہ ہوش و حواس برقرار نہیں رکھ سکے۔ مولانا نے کہا کہ سرمایہ داری اور سامراج نے پاکستان کے مسلم عوام کے خلاف جو بین الاقوامی سازش کی ہے لاہور میں شورش کاشمیری اس کا سب سے بڑا مہرہ ہے۔ اور انہوں نے اس سازش کی تکمیل کے لئے سرفروش تنظیم کے نام سے کرائے کے غنڈوں کی ایک فوج منظم کی ہے اور مولانا کوثر نیازی پر حملہ اس غنڈہ فورس کا پہلا بڑا کارنامہ ہے۔ مولانا نے کہا کہ پاکستان میں اسلام کی آڑ میں سامراج کی درآمد سرمایہ داری کے تحفظ اور بدکرداری کی پردہ داری کا جو وسیع جال پھیلا دیا گیا ہے۔ عوام کو اس کے تار و پود کی دھجیاں اڑانے کے لئے میدان میں آ جانا چاہئے۔

پاکستان کے ممتاز عالم دین خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ایک بیان میں اس قاتلانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے شورش اور اس کے غنڈوں کو خبردار کیا ہے کہ آئندہ انہوں نے کوئی ایسی قبیح کارروائی کی تو ہر قسم کے نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ اور ایسے بدکردار اور شر پسند عناصر کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

مولانا قاسمی نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ شورش کاشمیری اپنے ہفت روزہ چٹان میں اکابرین ملت کی پگڑیاں اچھالنے کے ساتھ ساتھ اب غنڈہ گردی جیسے شرمناک ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے۔ اس نے اپنے امریکی اور جماعتی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے مولانا کوثر نیازی جیسے محب وطن اور ممتاز عالم دین پر بزدلانہ حملہ کیا۔ بیان میں صدر پاکستان سے اپیل کی گئی کہ اس قاتلانہ حملہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اور ملزموں کو سخت سزائیں دی جائیں۔

جمیعۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ناظم عمومی مولانا محمد الطاف حافظ آبادی نے "متحدہ دینی محاذ" کے ممتاز رہنما مولانا کوثر نیازی پر شر پسند شورش کاشمیری اور اس کے مسلح غنڈوں کی طرف سے قاتلانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو انڈونیشیا بنا دینے کا نعرہ لگانے والے اب اپنے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت تشدد کی راہ پر چل نکلے ہیں۔

جمعیت صرف اسلامی نظام کے قیام کے لئے کام کر رہی ہے

مفتی محمود صاحب

کوٹ ادو جاتے ہوئے۔ تھانہ قریشی ضلع مظفر گڑھ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے دفتر جمعیۃ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اسلامی نظام کا قیام ہے۔ جمعیۃ اسی مقصد کے لئے کام کر رہی ہے۔

مفتی صاحب نے جماعت کی ترقی و استحکام کے لئے دعا کی۔ اور کوٹ ادو تشریف لے گئے۔

شر انگیزیوں کی مذمت

ڈیرہ غازیخان ۱۲ رمئی۔ جمیعۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخان کے ایک خصوصی اجلاس میں ڈہرکی کے شر انگیز واقعہ کی مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ کی بالکل غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے، جمیعۃ علماء اسلام کے جلسہ میں حاضرین پر حملہ کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دے۔

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

گدائی، ۱۲ رمئی۔ حافظ عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ العلماء اسلام حلقہ گدائی ضلع ڈیرہ غازیخان کی دعوت پر اقوام بھوتانی کا عظیم اجلاس ہوا جس میں قوم بھوتانی کے سرکردہ حضرات صوفی عبدالکریم صاحب صوفی سردار اللہ وسایا خان مسلم خان خیر محمد خان۔ اللہ بخش خان۔ محمد حسین خان نے اپنی پوری قوم سمیت جمیعۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا

۱۱۳ کے فتوے کی ایک تصویب کا تجزیہ

(حضرت مولانا عبد اللطیف مفتی و مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی)

چند دن ہوئے کراچی کے ایک دینی ماہنامہ کے مدیر محترم نے اداریہ بعنوان علماء کرام کا فتویٰ تحریر فرمایا ہے جس میں فتوے مذکور کی تصویب کرتے ہوئے چند ایک ایسی باتیں تحریر فرمادی ہیں۔ جو ایک صاحب علم و فکر کے مناسب شان نہیں۔

آں محترم نے لکھا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس فتویٰ میں کسی فرد یا جماعت کو متعین کر کے کافر کہا ہی نہیں گیا بلکہ علماء نے صرف اسلام اور کفر کی حدود کو ممتاز کرنے کا اہم فریضہ ادا کیا ہے۔ جس کی زد میں وہ گنے چنے سوشلسٹ اور کمیونسٹ ہی آتے ہیں۔ جو خدا کے وجود کے منکر ہیں۔ یا قرآن یا حدیث کو حجت نہیں مانتے۔ یا اسلام کو معاشی نظام سے خالی یا سوشلزم کو اسلامی معیشت سے برتر سمجھتے ہیں الخ۔

(الف) کیا جناب نے سلسلۂ سوال وجواب کا مکمل متن پڑھ کر تصویب فرمائی ہے یا صرف سن سنا کر بصورت اول کیا سوال وجواب ایک ہی جماعت کے متعلق ہیں۔ یا چار جماعتوں کے متعلق۔ اگر چار جماعتوں کے متعلق ہیں اور یقیناً چار جماعتوں کے متعلق ہی ہیں تو صرف ایک جماعت کے متعلق جواب کو نقل کر کے یہ تاثر دینا کہ یہ فتویٰ صرف گنے چنے ان سوشلسٹ و کمیونسٹ افراد کے متعلق ہے جو خدا کے وجود کے منکر ہیں الخ۔ کیا جناب کا ضمیر اور دیانت اس کی اجازت دیتے ہیں۔

(ب) سلسلہ سوال وجواب کی چوتھی قسم کی جماعت حسب صراحتہ سوال وجواب صرف علماء کرام کی جماعت ہے۔ جمعیۃ علماء پاکستان کی طرف سے الزام لگاکر فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ تو آپ کا فرمانا کہ یہ فتویٰ کسی فرد یا جماعت کے خلاف نہیں، تحکم یا تجاہل عارفانہ ہے۔ جو ایک عالم کے شایان شان نہیں۔

(۲) آپ نے مزید لکھا ہے کہ اس سلسلے میں انتہائی افسوسناک اور کرب انگیز بات یہ ہے کہ بعض سوشلسٹ نواز علماء بھی اس فتویٰ کی مخالفت کرتے ہوئے ہر کلمہ گو کو مسلمان کہنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ جناب نے اس عبارت میں دو باتیں فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ مفتی محمود اور دیگر اکابرین ومشائخ جمعیۃ علماء اسلام سوشلسٹ نواز ہیں دوسری بات جس پر تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے یہ ہے کہ ان علماء نے کہا ہے کہ ہمارا ایمان ہے کہ ہر کلمہ گو شخص مسلمان ہے۔ پہلی بات کے متعلق عرض ہے کہ جناب نے اپنے اسی مقالہ میں اقرار فرمایا ہے۔ کہ "یہ علماء کرام خود سوشلزم کو کفر قرار دے چکے ہیں"۔ جب یہ علماء کرام سوشلزم کو کفر قرار دے چکے ہیں تو سوشلسٹ نواز کیسے ہو گئے۔ اگر کسی نظریہ کو کفر قرار دینا اس کو نوازنا ہے تو پھر معاف فرمانا، ایک سو تیرہ بھی سوشلسٹ نواز ہو گئے۔ ورنہ آپ کے فتوے کفر اور ان کے فتویٰ کفر میں کیا وجہ فرق ہے کہ وہ اس فتوے کے باوجود سوشلسٹ بن گئے اور آپ بچ گئے۔ اور اگر اس کے علاوہ اور کوئی وجہ ان علماء کرام کے سوشلسٹ نواز بننے کی ہے جو آپ حضرات میں موجود نہیں تو پھر آپ کو اس کی نشاندہی کرنی چاہیئے تھی۔

باقی رہا یہ کہ جب یہ علماء کرام بھی اس نظریہ کو کفریہ نظریہ قرار دے چکے ہیں تو پھر اس فتویٰ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں تو اس کا جواب تفصیلاً پہلے (ایک علیحدہ مضمون میں) عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ فتویٰ صرف کمیونسٹوں کے خلاف ہی نہیں بلکہ علماء کرام کی ایک مقدس جماعت کے خلاف بھی ہے۔

بلکہ حسب بیان بعض اخبارات وتصدیق زبانی سامعین ان ایک سو تیرہ میں سے ایک محترم نے ملتان کے ایک جلسۂ عام میں وضاحت فرمائی ہے کہ ان کا منشاء صرف علماء کرام کے خلاف فتویٰ دینا تھا۔ گویا کہ کمیونزم پر کفر کا فتویٰ صرف تمہید تھی۔ اصل فتویٰ علماء کے خلاف تھا۔ دوسری بات کے متعلق عرض ہے کہ اولاً تو یہ بات تحقیق طلب ہے کہ مفتی محمود صاحب نے یہ بات کہی بھی ہے یا نہ۔ جب تک تحقیق نہ کر لی جائے۔ اس کی تصدیق کرنا اور لوگوں تک پہنچانا حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع (مسلم شریف) کے تحت ممنوع ہے۔ کیا جناب کو معلوم نہیں کہ لاہور کے ایک روزنامہ نے بڑے طمطراق کے ساتھ یہ لکھا تھا۔ کہ مفتی محمود وغیرہ نے سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کے پاس جا کر بڑی منت سماجت کی کہ اپنا فتویٰ واپس لے لو۔ لیکن حضرت شاہ صاحب کے پائے استقلال میں ذرہ بھر جنبش نہ آئی۔ حالانکہ حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے جو اس ملاقات میں مفتی صاحب کے ساتھ تھے بڑی شدت سے اس کا انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ملاقات میں اس فتویٰ کا تذکرہ تک نہ ہوا۔ اسی طرح بیشمار کذبات روزانہ اخبارات کی زینت بنتے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ نوائے وقت کو غلط خبر پہنچائی گئی ہو۔

عالیجاہ! آپ کو معلوم ہے کہ بعض جماعتوں کا کاروبار ہی جھوٹ وافتراء سے پروان چڑھتا ہے۔ ایسی جھوٹی خبریں دینا ان کا شیوہ ہے۔ اگر ان کے کذبات کو شمار کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ آپ کا شرعی فرض تھا کہ پہلے تحقیق فرما لیتے۔ پھر اس کو اپنے دینی رسالہ میں جگہ دے کر تغلیط یا تصویب فرماتے۔

ثانیاً یہ کہ اگر ثابت بھی ہو جائے کہ مفتی محمود صاحب نے یہ الفاظ کہے ہیں تو اس سے یہ کیسے لازم آگیا کہ قادیانی یا منکرین حدیث وغیرہ مسلمان ہیں۔ اگر کوئی شخص یا جماعت کسی کے الفاظ کو اپنے باطل مقصد کے لئے استعمال کرے جبکہ مقصود متکلم یہ نہ ہو تو یہ اس کی اپنی کج فہمی یا ہے متکلم کا اس میں کیا قصور ہے۔ جو لوگ قرآن وحدیث کو اپنے باطل نظریات کے لئے استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ فقط اگر کسی انسان کے کلام کو اپنے نظریات کی تائید کے لئے خلاف مقصود متکلم پیش کریں تو اس سے اس کلام کا بطلان کیسے لازم آگیا۔

کیا جناب کو معلوم نہیں کہ اسی الفرقان ربوہ نے (بابت ماہ فروری ۱۹۷۰ء صفحہ) حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے اس قول کو کہ خلافت راشدہ نبوت کا ضمیمہ اور تتمہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین، تم میری سنت کو دین سمجھو اور خلفاء راشدین کی سنت کو دین سمجھو۔ تم صحابہ عادل ہیں۔ خلافت راشدہ پر تنقید میرے نزدیک نبوت پر تنقید ہے"۔ اپنے ایک باطل دعویٰ پر بطور دلیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے نزدیک بھی خلافت راشدہ کا یہی مقام ہے۔ جو لوگ خلفاء کے اس مقام کو نہیں جانتے۔ وہ الٰہی برکات سے محروم رہتے ہیں۔

کیا کوئی صاحب علم وبصیرت انسان یہ کہنے کے لئے تیار ہے کہ چونکہ مولانا تھانوی کے قول اور حدیث

(باقی صفحہ پر)

خواتین کیلئے

پردہ اور اس کی اسلامی حدود

(قاری عطاء الرحمٰن ڈسکہ)

بیشک انسان فطرتاً آزاد ہے۔ لیکن تمدن اور مذہب نے انسان کی فطری آزادی کو ایک خاص حد تک مقید کر دیا ہے۔ ہر گروہ کے طبعی فرائض تشخیص کئے ہیں اور انہی فرائض کے میدان میں اسے محدود کر دیا ہے اور جو آزادی ان کے فرائض میں خلل انداز ہوتی ہے اسے قطعی جرم قرار دیا ہے۔ اب اس اصول کو ذہن نشین کر کے عورتوں کی حالت پر نظر ڈال کر دیکھا جا سکتا ہے کہ ان کے طبعی فرائض کیا ہیں اور ان فرائض کے لحاظ سے وہ کس آزادی کی مستحق ہیں اور کونسی آزادی ان کو فرائض منصبی سے باز رکھ سکتی ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کی طرف کلام ربانی نے بھی اشارہ فرمایا ہے۔

ربنا الذی اعطی کل شیٔ خلقہٗ ثم ھدیٰ (ہمارا خدا وہ ہے جس نے ہر شے کو اس کا کمل وجود عطا فرمایا۔ پھر اسے اپنے فرائض بجا لانے کی ہدایت کی) اور انا کل شیٔ خلقنٰہ بقدر (ہم نے ہر چیز کو ایک اندازۂ خاص پر پیدا کیا)

مصر کے ممتاز عالم دین فرید وجدی آفندی اپنی مشہور تصنیف "المرأة المسلمۃ" میں لکھتے ہیں:

"عورت کو قدرت نے دنیا میں جس غرض سے تخلیق کیا ہے۔ وہ نوع انسانی کی تکثیر اور اس کی حفاظت و نشو و نما اور اعلیٰ تربیت ہے۔ ان فرائض کی انجام دہی کے لئے جن اعضا میں تناسب کی ضرورت تھی قدرت نے اسے ودیعت کئے ہیں۔ جس طرح مردوں کی طاقت سے یہ امر باہر ہے کہ وہ عورت کے طبعی فرائض میں حصہ لیں۔ اسی طرح عورت کی طاقت سے بھی یہ امر بالکل باہر ہے کہ مردوں کے علمی و تمدنی مشاغل میں شریک ہو۔"

نوع انسانی کی تکثیر اور حفاظت کے لئے قدرت نے مسلسل چار دور قرار دیئے ہیں حمل۔ رضع۔ رضاعت۔ تربیت۔ ان میں سے ہر ایک دور کا زمانہ عورت کی زندگی کا نہایت اہم اور دشوار گذار زمانہ ہوتا ہے اور خاص خاص احتیاطوں اور صحت مند تدابیر کی ضرورت رہتی ہے۔ پہلے تینوں ادوار کی اہمیت تو مسلّم ہے ہی، لیکن آخری یا چوتھا دور درحقیقت بلحاظ اہمیت و اثرات جن پر انسانی زندگی کا تمام تر دار و مدار ہے بہت زیادہ نازک، خطرناک اور غیر معمولی توجہ کا مستحق ہے۔

غور و تدبیر کا مقام ہے کہ جس گروہ کا قدرتی فرض ایسے اہم اور دشوار مرحلوں کو طے کرنا ہے۔ کیا وہ دنیا کی تمدنی کشمکش میں شریک ہو سکتی ہے؟ اور کیا اس قسم کی شرکت اس کے طبعی فرائض میں حارج نہ ہوگی؟ فرض کیا ایک عورت علم و کمال کے اعلیٰ درجہ تک ترقی کر کے کسی پارلیمنٹ میں ممبر ہے یا بیرسٹری کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ لیکن معاشرت کے طبعی نتائج نے اس کو زمانہ حمل کی صعوبات میں بھی مبتلا کر دیا ہے۔ تو ایسی حالت میں اپنے تمدنی عہدہ کے فرائض کو پورا کرے گی یا کہ تدابیر صحت اور قوانین احتیاط پر عمل کرے گی۔ جن کی تعمیل میں ذرا سی غفلت و بے احتیاطی اس کی اور جنین کی ہلاکت کا باعث ہوگی۔ کیا تمدنی فرائض کی بجا آوری اس کے قدرتی فرائض میں خلل انداز نہ ہوگی؟

(باقی آئندہ)

مودودی جماعت کا اسلام

کبھی یہ تھا

اب ہم کو اس امر میں کوئی شک نہیں رہا۔ کہ ہماری اجتماعی زندگی اور قومی سیاست کو جن چیزوں نے سب سے بڑھ کر گندہ کیا ہے۔ ان میں سے ایک امیدواری اور پارٹی ٹکٹ کا طریقہ ہے۔ اس بنا پر جماعت اسلامی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس ناپاک طریق انتخاب کی جڑ کاٹ دی جائے۔ جماعت اسلامی نہ اپنے پارٹی ٹکٹ پر آدمی کھڑے کرے گی نہ اپنے ارکان جماعت کو آزاد امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہونے کی اجازت دے گی۔ نہ کسی ایسے شخص کی تائید کرے گی جو خود امیدوار ہو اور اپنے لئے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرے خواہ انفرادی طور پر یا کسی پارٹی ٹکٹ پر بلکہ جماعت اپنی انتخابی جدوجہد میں خاص طور پر یہ بات عوام کے ذہن نشین کرے گی۔ کہ امیدوار بن کر اٹھنا اور اپنے حق میں ووٹ مانگنا آدمی کے غیر صالح اور نااہل ہونے کی پہلی اور کھلی ہوئی علامت ہے۔ ایسا آدمی جب کبھی اور جہاں کہیں سامنے آئے۔ لوگوں کو فوراً سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ ایک خطرناک شخص ہے۔ جس کو ووٹ دینا اپنے حق میں کانٹے بونا ہے

ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۵۰ء

اور اب یہ ہے

جماعت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ انتخابات میں حصہ لے گی۔ اور مغربی اور مشرقی پاکستان کی تمام نشستوں پر اپنے آدمی کھڑے کرے گی۔

ایشیا۔ مجریہ ۱۴ جنوری ۱۹۷۰ء

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ اسلام پہلے فیصلہ پر عمل کرنے سے قائم رہتا ہے۔ یا دوسرے پر عمل کرنے سے۔

اسلامی منشور کی ایک عبارت میں تصحیح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت جانبین۔ احوال آنکہ۔ اسلامی منشور مجوزہ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے ضمیمہ ۱ کے تحت درج ہونیوالی حدیث لقد استامنت بکمۃ حدیث کا دوسرا ٹکڑا فمن احب ذالک ان لعطیہ من طیب نفس من غیر عوض فلیفعل الخ

یہ الفاظ بخاری کے حوالہ سے نقل کیے گئے ہیں۔ لیکن یہ الفاظ اس طرح ہیں۔ قد کنت استانیت بکم .... فمن احب منکم ان یطیب ذالک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ الخ بخاری ۲۲/۶۱۸

برائے مہربانی ترجمان اسلام میں تصحیح فرما کر مشکور فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

محمد یوسف رنگانی مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ میانچنوں

میانوالی میں سیاست کے زاویے

میانوالی کی سیاسی جماعتوں پر ایک مخصوص گروہ نے کئی دفعہ تبصرہ کیا ہے۔ جس کا حقیقت میں اگر صحیح جائزہ لیا جائے تو اس میں ایک ٹیڈی پیسہ کے برابر بھی سچائی نہیں چہ جائیکہ اس کو صحیح تسلیم کیا جائے۔

میانوالی میں کچھ جماعتیں تو صرف جھوٹ سے کام لے رہی ہیں۔ اور کچھ جماعتیں ابھی تک خاموش ہیں۔ اور کچھ عوام کے سامنے پوری سچائی سے کام کر رہی ہیں۔ جماعت مودودی نے کچھ عرصہ سے اپنے گھروں اور دفتروں میں بیٹھ کر یہ جھوٹا پروپیگنڈا اخباروں کے ذریعہ شروع کیا ہوا ہے کہ میانوالی میں واحد جماعت مودودی ہے۔ جو ہر سیٹ پر الیکشن لڑے گی۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے میانوالی میں جماعت مودودی کا ہر سیٹ پر تو کجا ایک سیٹ پر بھی الیکشن لڑنا مشکل ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ جماعت کا عوام کے اندر بالکل اثر نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس امیدوار بھی نہیں جس کا عوام میں اثر ہو۔ جن حضرات کے نام امیدوار کی حیثیت سے پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے چند لوگوں کے بغیر کوئی متعارف نہیں۔ نیز یہ تمام حضرات جماعت کے رکن بھی نہیں ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ کبھی تو یہ مولانا عبدالستار خاں نیازی کے آگے پیچھے پھرتے ہیں۔ اور کبھی ان کے مقابلہ میں الیکشن لڑنے کا اعلان بھی کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی پوزیشن مشکوک نظر آتی ہے۔ یعنی یہ کسی اچھے امیدوار کی نہ ہی امداد کریں گے اور نہ ہی خود کھڑے ہوں گے۔ اگر کسی علاقہ سے خدانخواستہ کھڑے بھی ہوئے تو اس نیت پر ہوں گے کہ دیانتدار اور اچھے امیدوار کو فیل کرا کے کسی سرمایہ دار کو کامیاب کرائیں۔ لیکن یہ حربہ بھی ناکام رہے گا۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ جماعت کے کارکنوں کے اندر اخلاق کی کمی ہے۔

پانچویں وجہ یہ ہے کہ جماعت کے اندر بہت بڑا انتشار رونما ہے۔ جن حضرات کے نام امیدوار کی حیثیت سے اخباروں میں آئے ہیں۔ ان میں سے چند جماعت سے معطل کئے جا چکے ہیں اور کچھ ویسے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ معطل کئے جانے کی وجہ ڈالر بتائے جاتے ہیں۔ وہ ڈالر کہاں سے آئے اور آپس میں کیوں جھگڑا ہوا۔ اس پر پھر کبھی تبصرہ کیا جائے گا۔

کونسل مسلم لیگ بھی میانوالی میں اپنا وجود جناب خان امان اللہ خاں ایڈووکیٹ کی وجہ سے رکھتی ہے۔ اور ان کے ساتھ چند کارکن بھی ہیں۔ خان امان اللہ خاں جن کا اثر عوام میں ہے اور کچھ مزدوروں میں بھی۔ اور وہ خود مخلص ہیں۔ لیکن جماعت مودودی نے ان کو بھی بدنام کیا ہوا ہے۔ اور کہتے پھرتے ہیں کہ کونسل مسلم لیگ کے خواجہ صفدر صاحب میانوالی میں آئے تو ان کے جلسہ میں چند آدمی تھے۔ لیکن قارئین یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ جب پچھلے ماہ میاں طفیل محمد آئے تو ان کے جلسہ میں ایک سو پینتیس آدمی تھے۔

پی، ڈی، پی میانوالی میں خان سردار خاں آڑھتی غلہ منڈی کی ذات سے وابستہ ہے اور بس۔ کنونشن مسلم لیگ ابھی تک خاموش ہے۔ کنونشن کے سربراہ خان امیر عبداللہ خاں روکھڑی ہیں۔ وہ یا تو خود الیکشن میں حصہ لیں گے یا کسی کی امداد کریں گے۔ لیکن ابھی تک کوئی واضح اعلان نہیں کیا۔ پیپلز پارٹی بھی میانوالی میں اپنا ایک حلقہ اثر رکھتی ہے لیکن عوام کے اندر ابھی اثر بہت کم ہے اور پیپلز پارٹی نے بھی ابھی انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان نہیں کیا۔ نیشنل عوامی پارٹی (بھاشانی گروپ) کا وجود بھی میانوالی میں موجود ہے۔ اس کے صدر خان امیر عالم خاں آڑھتی غلہ منڈی ہیں۔ یہ پارٹی بھی ابھی تک خاموش ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا میانوالی میں حلقہ اثر بہت وسیع ہے۔ عوام کے اندر یہ واحد پارٹی ہے جس کا کیفیت ایک جماعت کے اپنا اثر ہے۔ وہ اس لئے کہ عوام کے ساتھ جماعت کا رابطہ ہے۔ اور پورے ضلع کے اہم مقامات پر جمعیۃ جلسے منعقد کر چکی ہے۔ جو کہ نہایت کامیاب رہے ہیں ان جلسوں کے اندر مفتی محمود صاحب اور مولانا ضیاء القاسمی اور مولانا محمد اشرف ہمدانی خطاب کر چکے ہیں۔ خصوصاً مولانا ضیاء القاسمی کے جلسہ کے اندر پنڈال میں تقریباً چار سو پچاس رقعے دیئے گئے۔ جن کا مولانا نے فرداً فرداً جواب دیا۔ اور سائلین کو مطمئن کیا۔

فصلوں کی کٹائی کے بعد پھر ضلع کے اندر دورہ کا پروگرام بن رہا ہے۔ خصوصاً تحصیل بھکر کے اندر جمعیۃ کا بہت زیادہ اثر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بھکر کی سیٹ پر جمعیۃ بلا مقابلہ کامیاب ہو جائے۔ کیونکہ بھکر کے عوام سے آپ پوچھیں تو آپ کو جمعیۃ کی طاقت کا پتہ معلوم ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف جو جھوٹے اخباروں کے ذریعہ غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ بھی صرف یہی ہے کہ مخالفین جمعیۃ کی طاقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ غلط افواہیں اڑا کر بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام نے الیکشن لڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور امیدواروں کے نام زیر تجویز ہیں۔ باقی ضلع کے اندر چند نمایاں حضرات بھی ہیں۔ جن میں سے ایک مولانا عبدالستار خاں نیازی ہیں۔ بہرحال نیازی صاحب نے بھی الیکشن میں حصہ لینے کا احباب کی مجلسوں میں کئی دفعہ اظہار خیال کیا ہے۔

دوسری نمایاں شخصیت ملک مظفر خاں آف کالاباغ کی ہے۔ ملک صاحب نے الیکشن میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور احباب کو دعوتیں بھی بانٹے رہے ہیں۔ میانوالی میں سب سے زیادہ سخت مقابلہ میانوالی کی سیٹ پر ہوگا۔ کیونکہ اسی حلقہ میں کالاباغ گروپ، روکھڑی گروپ اور تیسرا نیازی صاحب کے درمیان مقابلہ ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ ان تین کے علاوہ ایک چوتھا گروپ بھی میدان میں آ جائے۔ تیسری نمایاں شخصیت کرنل اسلم خاں کی ہے۔ جو کبھی کالاباغ گروپ کے ساتھ ہوتے ہیں اور کبھی کونسل مسلم لیگ کے ساتھ۔ اور بعض لوگ ان کو کنونشن لیگ کا رکن بھی تصور کرتے ہیں۔ ان کا نام بھی انتخاب میں حصہ لینے کے لئے لیا جا رہا ہے۔ یہ ہیں میانوالی کی چند جماعتوں اور شخصیتوں کے حالات

(محمد حیات خاں نیازی میانوالی شہر)

اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کیجئے

پکا لاڑاں جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم چوہدری ریاست علی نے قبل جمعہ جامع مسجد پکا لاڑاں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ۲۳ سال گزر گئے، لیکن ملک میں اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکا۔ چوہدری صاحب نے لوگوں سے کہا کہ وہ اپنے قیمتی ووٹ کا صحیح استعمال کریں۔

چوہدری صاحب نے جمعیۃ کے منشور کی چند دفعات پڑھ کر سنائیں اور عوام سے اپیل کی کہ جمعیۃ ہی ملک میں ایک ایسی سیاسی جماعت ہے جو کہ ملک میں اسلامی نظام قائم کرے گی۔ آپ لوگ جمعیۃ کا ساتھ دیں۔ لوگوں نے تعاون کا یقین دلایا۔

(ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام پکا لاڑاں)

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

اور اہم فیصلے

ایجنڈا:-

(۱) صدر کی انتخابی پالیسی پر مشورہ

(۲) ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد صوبوں میں جمعیۃ کی تنظیم کی سفارشات

(۳) دیگر امور بہ اجازت صدر

صدر اجلاس کی اجازت سے مندرجہ ذیل امور بھی ایجنڈا میں شامل کئے گئے۔

(الف) متحدہ دینی محاذ کے فیصلے کی توثیق

(ب) صوبائی دفتر کے اخراجات کا مسئلہ

(ج) ترجمان اسلام کے نظم و نسق کا مسئلہ

(د) صوبائی پارلیمنٹ بورڈ کی میٹنگ کا مسئلہ

(س) رضاکاروں کی وردی کا مسئلہ

تلاوت قرآن شریف مولانا حافظ محمد صادق صاحب سرگودھا نے فرمائی۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کی عدم موجودگی میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نائب امیر کی صدارت میں کارروائی شروع ہوئی جو درج ذیل ہے۔

(۱) صدر کی انتخابی پالیسی پر غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں

(۲) ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد صوبوں میں جمعیۃ کی تنظیم کے متعلق بحث ہوئی۔ غور و خوض کے بعد طے پایا کہ اس مسئلہ کا فیصلہ مرکزی مجلس شوریٰ اپنے اجلاس میں کرے گی۔

(۳) متحدہ دینی محاذ کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اجلاس نے اکابرین جمعیۃ کے اس اقدام کی تحسین کی اور متفقہ طور پر اس فیصلہ کی توثیق کی گئی۔

(۴) صوبائی دفتر کے اخراجات کے متعلق اجلاس نے فیصلہ کیا کہ ہر ضلعی شاخ اس ماہ سے بیس روپے ماہانہ ادا کرے۔ تمام ضلعی شاخوں کو اس فیصلہ کی اطلاع کر دی جائے۔

(۵) ترجمان اسلام کے نظم و نسق کے متعلق اجلاس نے فیصلہ کیا کہ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزی ہفتہ میں دو دن لاہور تشریف لائیں گے اور ترجمان اسلام کے جملہ معاملات کی دیکھ بھال کریں گے اور تمام پیدا شدہ شکایات کا ازالہ کریں گے۔ مولانا محمد اکرم صاحب بھی ان کے معاون ہوں گے۔

(۶) صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کی تاریخ کے تعین کے لئے اجلاس نے فیصلہ کیا کہ اس کے لئے اجلاس آئین شریعت کانفرنس کے دوران ۲۷ جون کو صبح نو بجے رکھا جائے اور اس کے لئے تمام اضلاع کو اطلاع کی جائے کہ وہ ۲۰ جون تک مغربی پاکستان کے تمام ضلعی پارلیمنٹری بورڈ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کے لئے سفارشات ارسال کریں۔

(۷) رضاکاروں کی وردی کے متعلق اجلاس نے فیصلہ کیا کہ ہر رضاکار کی وردی میں خاکی قمیص، سفید شلوار اور خاکی ٹوپی ہوگی۔ ٹوپیوں کا انتظام حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ میں کریں گے۔ تمام شاخیں اپنی مطلوبہ ضرورت سے مولانا کو اطلاع دیں۔

اجلاس کے خاتمہ سے قبل مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی منظور کی گئیں۔

قرار دادیں:-

(۱) یہ اجلاس بھارت میں مسلمانوں کے قتل عام پر جو اب پھر شروع کر دیا گیا ہے نفرین کرتا اور اس کو مسلمانوں کی نسل کشی کی منظم سازش کا نتیجہ قرار دیتا ہے یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کے خلاف موثر کارروائی کر کے اپنا دینی فرض ادا کرے۔

(۲) یہ اجلاس تحصیل ڈھیر کی ضلع سکھر کے اندر جمعیۃ علماء اسلام کے جلسہ عام میں غنڈوں کی غنڈہ گردی کی مذمت کرتا ہے اور حکام کی ان کے خلاف قانونی کارروائی کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور ساتھ ہی حضرت مولانا عزیز اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ کی بلا وجہ گرفتاری کی مذمت کرتا ہے۔ اور حکام کو خصوصاً پولیس افسروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو رہا کر کے حقیقت پسندی کا ثبوت دیں۔

قرار پایا کہ اس قرار داد کی نقل ڈی، سی سکھر اور ایس، پی سکھر، ڈی، آئی، جی خیرپور ڈویژن کو بھی جائے۔

(۳) یہ اجلاس کراچی کے مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کے تین طالب علموں کی گرفتاری پر احتجاج کرتا ہے۔ جبکہ گڑبڑ کا اصلی سبب مودودیوں کا علماء کرام کو گالیاں دینا تھا۔ یہ اجلاس حکام کراچی سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان طالب علموں کو رہا کر کے انصاف کے تقاضے کو پورا کرے۔

(۴) یہ اجلاس محترم المقام ملک و ملت کے پرانے خادم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کی وفات کو ملک کا عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے آمین!

اجلاس میں مرحوم کے لئے اور محترم میاں جلال الدین صاحب خسر مولانا محمد اکرم ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے لئے رب العزت سے دعائے مغفرت مانگی گئی اور ایصال ثواب کیا گیا۔

نیز یہ اجلاس امیر مرکزی حافظ الحدیث حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ کے داماد کی وفات پر گہرے غم و الم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

اس کے بعد اجلاس دعائیہ کلمات پر اختتام پذیر ہوا

مولانا بشیر احمد حصاری صاحب رحیم یار خاں

(قسط ۹)

پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کی جدوجہد اور مودودی صاحب

"انتہا ہی ہوگئی کہ اب کے موصوف محترم اس شرک اور اس ناپاک تدبیر کو ملک کے بقا کا واحد ضامن بتا رہے ہیں فرماتے ہیں:۔

"اسی بنا پر میں صاف صاف کہتا ہوں کہ جب تک اس ملک میں جمہوری نظام بالکل صحیح اور معقول اصولوں پر قائم نہیں ہوتا اس وقت تک اس ملک کی خیر نہیں ہے" (تحریک جمہوریت ص ۶۹)

اقتباسات بہت طول کھینچ گئے۔ لیکن کیا کیا جائے۔ مدعا واضح کرنے کے لئے ایسا کرنا ناگزیر تھا اور ساتھ ہی اس الزام سے بچنا لازم تھا کہ ناقص اقتباسات کو اپنی مرضی کے معنے پہنا کر وہ مطلب پیدا کیا جاتا ہے جس مطلب کی گنجائش اصل عبارت میں نہیں ہو سکتی۔ اگر ان ارشادات کو جن میں جمہوریت تقاضائے عقل و انصاف اور تقاضائے فطرت قرار پا کر باشندوں کا ایسا فطری حق جس کی بازیابی فرض ہے بن گئی اور ان فرمودات کو جن میں جمہوریت شرک غیر اسلامی حرکت اور ناپاک تدبیر قرار پائی تھی۔ اگر ان دونوں طرح کے اقتباسات کو مقابلہ میں رکھ کر دیکھا جائے تو باور نہیں کیا جاسکتا کہ یہ کسی ایک ہی شخص کی تحریر ہے بلکہ ہر سننے والا یہی کہے گا کہ یہ دونوں قسم کی عبارتیں دو متحارب حریفوں کی ہیں۔ جو ایک دوسرے کے مسلک کے ابطال کے لئے برسر میدان ہیں۔ اور اگر حقیقت یہ ہو کہ ایک ہی شخص کے یہ دو مختلف موقف ہیں۔ جس کا کمال یہ ہے کہ ایک موقف پر عمل پیرا ہو کر دوسرے کے دعوے کو نبھاتے چلا جارہا ہے تو بے ساختہ زبان پکار اٹھتی ہے ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہاں! ایک بات ہے وہ یہ کہ جہاں اس قدر تضاد ہے وہاں دو موقف ایسے بھی ہیں۔ جن میں یکسانیت بحالہ قائم ہے اور وہ پوری طرح وحدت نظر بانی پر مبنی ہیں۔

• ان میں ایک تو ہے "انگریز کی مدح و توصیف اور ان کے کمالات انسانی کا اعتراف"۔

• اور دوسرا ہے "مسلمانوں سے نفرت ان کی مذمت اور کسی بھی بھلائی سے ان کے متصف نہ ہوسکنے کا اقرار" یہ دونوں موقف جیسے روز اول میں تھے آج بھی ٹھیک وہی کیفیت لئے ہوئے ہیں۔

اسے آپ بدگمانی پر محمول نہ کرلیں بلکہ آپ موصوف کے فکری ارتقاء کا جائزہ لیں گے تو یہ بات مبنی بر حقیقت ملے گی کہ فکر کا ہر گوشہ ارتقاء و تغیر کا ایک تسلسل لئے ہوئے ہے۔ اگر کوئی چیز اس ارتقاء و تغیر سے بچی رہ کر اپنی اصلی حالت میں موجود ہے تو وہ یہی ہے۔ یعنی مسلمانوں میں خیر کی نفی اور انگریزوں میں خیر کا اثبات"۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ بے پر کی اڑائی ہے اس لئے چند مثالیں سن لینے کی اور زحمت دوں گا۔

اقتباسات کی طوالت اور کثرت بلاشبہ اکتاہٹ اور بیزاری کا سبب بنتی ہے۔ لیکن اس کو کیا کریں کہ ہم حقیقت کے رخ سے نقاب اٹھائیں اور سمجھا جائے بہتان تراشی کا ایک تفریحی کھیل! اس لئے ناگزیر ہے کہ آپ سے متعلقہ شخصیت کے اپنے ارشادات و فرمودات سننے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ صرف دو اقتباس پیش کروں گا۔ ایک تقسیم سے قبل کا اور ایک زمانہ مختصر کا۔ جس سے یہ بات عیاں ہوجائے گی کہ موصوف اس سلسلہ میں وہی موقف رکھتے ہیں جو موقف آپ کا آج سے ربع صدی قبل تھا جماعت اسلامی کے اجتماع کو اخلاقیات کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"مجھے امید ہے کہ آپ نے یہ بھی اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ مسلمانوں کی موجودہ پست حالی کا اصل سبب کیا ہے ظاہر بات ہے کہ جو لوگ (مسلمان) نہ مادی وسائل سے کام لیں نہ بنیادی وسائل سے کام لیں نہ بنیادی اخلاقیات سے آراستہ ہوں اور نہ اجتماعی طور پر ان کے اندر اسلامی اخلاقیات ہی پائے جائیں۔ وہ کسی طرح امامت کے منصب پر فائز نہیں ہوسکتے۔ خدا کی اٹل، بے لاگ سنت کا تقاضا یہی ہے کہ ان (مسلمانوں) پر ایسے کافروں کو ترجیح دی جائے۔ جو اسلامی اخلاقیات سے عاری ہی۔ مگر کم از کم بنیادی اخلاقیات اور مادی وسائل کے استعمال میں تو ان (مسلمانوں) سے بڑھے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو ان کی نسبت انتظام دنیا کے اہل تر ثابت کر رہے ہیں"۔ (اخلاقی بنیادیں ص ۲۹)

ان ارشادات میں موصوف نے اہل ایمان کو اسلامی اخلاق کیا بنیادی انسانی اخلاق سے بھی تہی دست فرمایا ہے۔ اور انگریز کو جو ظاہر ہے کہ اسلامی اخلاقیات سے متصف بنانا موصوف کے بس کی بات نہ تھی تو موصوف نے بنیادی اخلاق سے مالا مال ہونے کی سند عطا فرما دی۔ حالانکہ ہماری معلومات کا جہاں تک تعلق ہے انگریز کا غلبہ مرہون منت ہے، اس کی عیاری، مکاری، بدعہدی کینہ پروری، دغابازی، انسان دشمنی اور فریب کارانہ سیاست کا۔ لیکن موصوف اسے بنیادی انسانی اخلاقیات میں مسلمانوں سے برتر سمجھ رہے ہیں۔ اور وہ بنیادی اخلاق کیا ہیں۔ جن سے انگریز قوم موصوف کے نزدیک بہرہ مند تھی؟ سنیئے ارشاد ہوتا ہے۔

"بنیادی انسانی اخلاقیات مراد وہ اوصاف ہیں جن پر انسان کے اخلاقی وجود کی اساس ہے۔ وہ اگر کارگر انسان ہوسکتا ہے تو صرف اسی صورت میں جبکہ اس کے اندر ارادے کی طاقت اور فیصلہ کی قوت ہو۔ مستعدی اور جفاکشی ہو۔ اپنے مقصد کا عشق اور اس کے لئے ہر چیز قربان کر دینے کا بل بوتا ہو۔ حزم و احتیاط اور معاملہ فہمی و تدبر ہو۔ حالات کو سمجھنے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے اور مناسب تدبیر کرنے کی قابلیت ہو۔ اپنے جذبات و خواہشات اور ہیجانات پر قابو ہو۔ اور دوسرے انسانوں کو موہنے اور ان کے دل میں جگہ پیدا کرنے اور ان سے کام لینے کی صلاحیت ہو۔ پھر ناگزیر ہے کہ اس کے اندر وہ شریفانہ خصائل بھی کچھ نہ کچھ موجود ہوں۔ جو فی الحقیقت جوہر آدمیت ہیں۔ اور جن کی بدولت آدمی کا وقار و اعتبار دنیا میں قائم ہوتا ہے۔ مثلاً خودداری، فیاضی، رحم، ہمدردی، انصاف اور وسعت قلب و نظر، سچائی، امانت، راستبازی، پاس عہد، معقولیت، اعتدال، شائستگی طہارت و نظافت اور ذہن و نفس کا انضباط"۔

(جاری ہے)

بقیہ ــــ تجزیہ

مذکور سے ایک باطل نظریہ پر دلیل پکڑی گئی ہے ۔ لہٰذا یہ قول اور حدیث بھی (معاذ اللہ) باطل ہیں تو اگر مفتی محمود صاحب کی کلام کو ان لوگوں نے اپنے مخصوص نظریات کی تائید کے لئے پیش کر دیا تو اس سے ان کے کلام کا بطلان کیسے درست ہے ۔

بہر حال جن لوگوں کا محبوب ترین مشغلہ ہی تحریف ہے ان پر تو کوئی افسوس اور تعجب نہیں ۔ افسوس تو جناب جیسے اہل علم و فکر کے اس طریق استدلال پر ہے کہ اتنی سطحی بات سے کیسے مطمئن ہو بیٹھے کہ دوسروں کو اس اطمینان کی دعوت دے رہے ہیں ۔

کیا جناب کو معلوم نہیں کہ اگر کسی شخص کی ایک کلام مجمل ہو اور دوسری مفصل تو مجمل کلام کو مفصل کے ماورا پر محمول کیا جائے گا حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ (جو لا الٰہ الا اللہ کہے جنت میں داخل ہوگا) حالانکہ آپ بھی اس کو اس کے عموم پر حمل نہیں کریں گے ۔ بلکہ یہ فرمائیں گے کہ جو ضروریات دین کا منکر ہوگا ، وہ اس میں داخل نہیں ہے ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے مستحضر ہوتے ہوئے منکرین زکوٰۃ کو مرتد قرار دیا تھا ، د آخر کار تمام صحابہ کو اپنا ہمنوا بنا لیا تھا ۔

اسی طرح جب مفتی صاحب بار بار تفصیل سے ان منکرین ضروریات کو کافر قرار دے چکے ہیں اور اپنے اسلامی منشور میں اس فرقہ باطلہ کے متعلق صراحۃً فرما چکے ہیں کہ :

”جو فرقے اسلام کے کسی بنیادی عقیدہ مثلاً ختم نبوت وغیرہ سے انحراف کے مرتکب ہو چکے ہیں ۔ انہیں غیر اسلامی فرقے قرار دیا جائے گا ۔ اور آئندہ اس قسم کے انحراف کو دستور میں ممنوع اور واجب التعزیر قرار دیا جائے گا ۔“

جس پر الفرقان سرخی جماتے ہوئے ”جمعیۃ علماء اسلام کا منشور“ کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ کسی سیاسی جماعت کو ایسا منشور مرتب نہ کرنا چاہیئے ۔ جو مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے والا اور ملکی استحکام کو نقصان پہنچانے والا ہو ۔ (الفرقان ربوہ بابت ۱۸ فروری ۱۹۷۰ء ص) تو اس مجمل کو ماسوائے منکرین ضروریات دین پر کیوں نہ حمل کیا جائے گا ۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ ”کلمہ گو کو کافر نہیں کہا جائے گا“ اسی حدیث مذکور کا ترجمہ ہے جو توجیہ

بقیہ ـــ مولانا مفتی محمود کا خطاب

۲۲ نکات کے اسلامی مطالبے کو انہوں نے منشور کا لازمی جزو نہیں بنایا بلکہ سمو دیا ہے ۔ یعنی اب تک اس کو صراحتہً ماننے سے انکار ہے ۔ نیز مودودی صاحب نے اپنے منشور میں مسلمان کی تعریف نہیں کی بلکہ منشور میں ایک ایسا خطرناک جملہ لکھ دیا ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ختم نبوت کا منکر کافر نہیں ۔

۱۹۶۲ء میں ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے موقعہ پر بنیادی حقوق کے بل پر مودودی صاحب نے حکومت کا ساتھ دیا ۔ جس میں صراحتہً مرتد ہونے کی اجازت ہے ۔ میں نے جماعت اسلامی کے تین ممبروں سے جن کا تعلق مشرقی پاکستان سے تھا کہا کہ اس میں مرتد ہونے کی اجازت ہے جو اسلام کے بالکل مخالف ہے ۔ انہوں نے ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا خط دکھایا جس میں لکھا تھا کہ اس بل میں حکومت کا ساتھ دو مفتی صاحب نے فرمایا ، میں کہتا ہوں جو انسان مرتد ہونے کی اجازت دیتا ہے ۔ وہ اسلام کا قطعاً دوست نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا ، پاکستان میں اس وقت تک امن و امان قائم نہیں ہو سکتا ۔ جب تک پاکستان کا معاشی نظام صحیح اسلامی اصولوں کے تحت نہ بنایا جائے ۔ یہاں کے سرمایہ دارانہ نظام نے غریب کی آزادی کو سلب کر لیا ہے ۔ اس کی رائے اور حق کو چھین لیا ہے ۔ حالانکہ اسلام نے غریب کو پورا پورا حق دیا ہے ۔ وہ اپنی رائے کو آزادانہ طور پر استعمال کر سکتا ہے ۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک غریب مسلمان اٹھ کر بولنے لگا کہ ہم آپ کی بات سننا نہیں چاہتے ۔ جب تک ہماری بات کا جواب دے کر مطمئن نہ کیا جائے ۔ آپ نے فرمایا ، ضرور پوچھ سکتے ہو ۔ وہ کہنے لگا ۔ آپ نے جس کرتے کو پہن رکھا ہے ۔ یہ بیت المال کا کپڑا ہے ۔ بیت المال سے جو کپڑا ہمیں ملا ہے ۔ وہ کرتے کے لئے کافی نہیں ۔ آپ کا کرتہ کیسے بن گیا ۔ کیا بیت المال میں امیر المومنین اور ہمارا حق برابر نہیں ؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ اس کا جواب دو ۔ وہ اٹھ کر فرمانے لگے کہ اس میں میرا حصہ بھی ہے ۔ میں نے اپنے حصہ کا کپڑا اپنے والد صاحب کو دیا ہے ، تب جا کر کرتہ بن سکا ہے ۔ اس پر وہ سائل مطمئن ہو کر بیٹھ گیا ۔ کیا آج اس کی اجازت ہے کہ ایک محکوم حاکم سے ایک غریب امیر سے اس طرح سوال کر سکتا ہے ، ہرگز نہیں ۔

آپ نے فرمایا کہ یہ کھلی بات ہے ، جب تک غریب کو ، مزدور کو ، کسان کو اس کا پورا حق نہیں دیا جاتا ، پاکستان میں امن قائم نہیں ہو سکتا ۔ ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ جانیں تک بھی قربان کرنی پڑ جائیں ۔ اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے ۔ مگر پاکستان میں اسلام کے عظیم نظام کو ہر قیمت پر قائم کریں گے ۔ ہمارا اسلامی منشور عوام کے سامنے آ چکا ہے ۔ اس کی بنیاد صرف قرآن و سنت پر نہیں رکھی گئی بلکہ فقہ حنفی کے بھی عین مطابق ہے ۔ اسلام اور سوشلزم کے فرق کو بیان کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اسلام دین الٰہی ہے ۔ اس کا بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے ۔ اس کے مقابلے میں کوئی بھی ازم ہو ۔ چاہے سوشلزم ہو یا جمہوری ازم ہو اس کا بنانے والا انسان ہے اور جیسے خدا اور انسان میں فرق ہے وہی فرق اسلام اور دوسرے ازموں میں ہے خدا بہت اعلیٰ اور ارفع ہے ۔ انسان بہت پست اور ناقص ہے ۔ اس کا بنایا ہوا نظام بھی بہت ناقص اور پست ہے سوشلزم سے بچنے کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے وہ حقیقی اور صحیح اسلام ہے ۔ سرمایہ دارانہ نظام جو پاکستان میں تیئیس سال سے چل رہا ہے یہ ظلم ہے ۔ اس پر اگر اسلام کا لیبل لگا کر برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی تو اس سے سوشلزم نہیں رک سکتا ۔ وہ ضرور آ کر رہے گا ۔ اور اس کی ساری ذمہ داری ان لوگوں پر ہوگی جو سرمایہ داری پر اسلام کا لیبل لگا کر عوام الناس کو حقیقی اور صحیح اسلام سے دور رکھنا چاہتے ہیں ۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ سوشلزم سے قبل اسلام کا عادلانہ نظام مکمل طور پر جاری کر دیا جائے تو سوشلزم چین کی سرحد پر اور کمیونزم روس کی سرحد پر اپنی موت آپ مر جائے گا ۔ پھر پاکستان میں در آمد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا ۔

حضرت مفتی صاحب سے قبل مولانا عبدالرحیم صاحب خطیب جامع مسجد مڈل نے تبلیغی انداز میں ایمان افروز تقریر فرمائی ، اور ان کے بعد قاضی عبداللطیف صاحب خطیب شاہی جامع مسجد نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے عوام الناس کو خوب روشناس کرایا ۔ نیز جماعت اسلامی کے منشور کی خرابیوں اور خطرناک جملوں سے عوام کو خبردار کیا ، اور جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور کو مفصل بیان کرتے ہوئے جامع اور نافع منشور قرار دیا ۔

جلسہ ظہر کے بعد شروع ہو کر شام تک بہت اطمینان و سکون سے اختتام پذیر ہوا ۔ مفتی صاحب کو اس سے پہلے سپاس نامہ پیش کیا گیا تھا ۔

ستیر محمد سرحدی
ناظم جمعیۃ مڈل ضلع ملتان

وتاویل آپ وہاں کرتے ہیں ۔ یہاں اس کے خلاف کیوں کرتے ہیں ۔

میں ذمہ داری لیتا ہوں کہ اسلام کے نفاذ کے بعد سوشلزم نہیں آسکتا

چوک منڈا کے عظیم اجتماع میں حضرت مفتی محمود کی تقریر

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صبح دس بجے چوک منڈا تشریف لائے۔ مدرسہ جامعہ قاسمیہ کے اساتذہ و طلباء سے علاوہ کثیر عوام نے حضرت مفتی صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اور جلوس کی شکل میں حضرت کو مدرسہ جامعہ قاسمیہ میں لیجایا گیا۔ جہاں حضرت نے دوپہر کو قیام کیا مختلف حضرات مختلف مسائل پر حضرت سے استفسار فرماتے رہے دو بجے ٹھیک حضرت نے کثیر اجتماع میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس علاقہ میں اتنا بڑا اجتماع کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ جمعہ کے بعد خطبہ استقبالیہ پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ کہ حضرات! مجھے آپ حضرات کے ان خیالات سے جو آپ نے میرے متعلق ظاہر کئے ہیں۔ کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ لیکن بہرحال مجھے اس بات پر خوشی ہے۔ کہ آپ اسی کام سے متعلق ہیں جس کو ہم کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنی طویل تقریر میں فرمایا کہ بائیس سال کا عرصہ گذرنے کے باوجود ہمیں آئین کے بغیر رکھا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ صرف اسلام کی مقرر کردہ چار حدود ملک میں نافذ کر دی جائیں۔ تو یقیناً معاشرہ پاک وصاف ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر اسلامی آئین نافذ کر دیا جائے۔ تو سوشلزم اور کمیونزم وغیرہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر پھر بھی یہ باطل، نظریات آئیں۔ تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی جائے۔ اور اگر تم نے اسلامی آئین نافذ نہ کیا۔ تو اسکی ذمہ داری، تم پر ہے۔

استقبالیہ میں اہالیان چوک منڈا نے حضرت مفتی محمود صاحب کی خدمت میں اپنے دلی جذبات پیش کئے۔ پاکستان میں علماء کی سابقہ خدمات۔ تحریک تحفظ ختم نبوت، اسلام کے خلاف اٹھنے والے پرویزی، فضل الرحمانی، مودودی فتنوں کا ذکر۔ اور انکی مدافعت میں مفتی محمود صاحب و جمعیۃ علماء اسلام کے کارناموں کی تفصیل بیان کرنے کے بعد، موجودہ سیاسی کشمکش کا ذکر کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے موقف اور مقاصد سے مکمل اتفاق کا اظہار کیا۔ اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔

اجتماع میں مندرجہ ذیل قراردادیں بھی پاس کی گئیں۔

قراردادیں

۱۔ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ قصبہ چوک منڈا کی اراضی جو یہاں کے غریب عوام کے زیر قبضہ ہے۔ مقررہ نرخ پر ان کے نام الاٹ کی جائیں۔ نیلام عام کے ذریعہ فروخت ہونے کی صورت میں یہاں کے غریب عوام بے گھر ہو جائیں گے۔

۲۔ اس دفعہ نہری پانی کی قلت کے باعث فصلات کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ وہ غریب عوام کی برداشت سے باہر ہے۔ تھل کے وسیع علاقہ میں نہری پانی کا معقول، بندوبست کیا جائے اور ارسال پانی کی کمی سے نقصان کے باعث آبیانہ میں کمی کی جائے،

۳۔ چوک منڈا اور اس کے نواح کے کثیر باشندوں کے لئے بجلی و ٹیلیفون کا جلد انتظام کیا جائے۔

۴۔ علاقہ میں پانی کی قلت اور سیم وتھور کی کثرت کو دور کرنے کیلئے وسیع پیمانہ پر ٹیوب ویلوں کا انتظام کیا جائے

۵۔ شمالی ویت نام کے بعد کمبوڈیا میں امریکی مداخلت کی پرزور مذمت

۶۔ پٹواریان نہر جو ۲۸ سے ہڑتال پر، ہیں۔ کا مطالبہ یکسانیت تنخواہ کا تسلیم کر کے، ان کو پریشانی سے نجات دلائی جائے۔

جمعیۃ میں شمولیت اس موقعہ پر یونین کونسل تیل منڈ کے چیئرمین محمد یار خان نے اپنی بھاری برادری سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان فرمایا۔ اور اپنی ہر قسمی تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے علاوہ عوام میں جمعیۃ کی مقبولیت میں بے حد اضافہ ہوا۔ والحمد للہ والمنۃ

محمد عبدالمجید عفی عنہ

امیر جمعیۃ علماء اسلام چوک منڈا

جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیکر ہی آپ سوشلزم کو روک سکتے ہیں

بستی نوان شہر ضلع ملتان میں حضرت مولانا شیر محمد صاحب نے ۸ مئی بروز جمعہ بعد از نماز عشاء اراکین جمعیت نوان شہر کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں یہ بات کہی۔ اس اجلاس میں مولانا عبدالعزیز صاحب نے مولانا شیر محمد صاحب کو ایک استقبالیہ پیش کیا۔ مولانا محترم نے جواب میں ایک گھنٹہ سے تقریر کی۔ جسے سامعین نے نہایت توجہ سے سنا آپ نے جمعیۃ کے منشور کی مکمل وضاحت کی۔

پاکستان کی ماضی کی تاریخ اور ایوبی دور کے حالات کا ذکر کر کے لوگوں کو بتایا۔ کہ اب نجات صرف جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دینے میں ہے

الیاس۔ بہاولپوری متعلم

جمعیتہ علمائے اسلام میں شمولیت

ملتان کے مشہور روحانی پیشوا پیر سید محمد حسن شاہ اپنے ایک ہزار مریدوں اور ساتھیوں، اور احباب سمیت جمعیتہ علمائے اسلام میں شامل ہو گئے ہیں پیر صاحب نے بتایا۔ کہ پاکستان میں غریب انتہائی تنگدستی اور زبوں حالی کا شکار ہیں۔ ان کو معاشرے میں مناسب مقام دلانا اسلام ہی کا اصول ہے۔ جمعیتہ علمائے اسلام اس فرض کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس لئے میں نے اس جماعت میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ سوئی ناردرن گیس پائپ لائن ایمپلائیز یونین ملتان کے جنرل سیکرٹری میاں رفیق نے بھی جمعیتہ علماء اسلام کی رکنیت اختیار کرلی ہے

خانیوال سے دو ہزار رضا کار منظم کئے جا رہے ہیں

ملتان۔ مرکزی دفتر میں اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ خانیوال تحصیل میں دو ہزار رضا کار منظم کئے جا رہے ہیں۔ یہ رضا کار آئین شریعت کانفرنس لاہور منعقدہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ جون ۱۹۷۰ء میں بھی شرکت کریں گے۔ سید نیاز احمد شاہ امیر ضلع جمعیتہ علماء اسلام ضلع ملتان ۱۸ مئی کو جلال جیم تحصیل میلسی ضلع ملتان میں پرچم کشائی کی تقریب میں حصہ لیں گے۔ مولوی فرید احمد بھی اس جلسہ میں شریک ہوں گے۔

ایک اہم خبر:-

"امریکی فوجی اڈا لیبیا سے سعودی عرب منتقل کر دیا گیا۔"

(کوہستان ملتان ۱۸ مئی ۱۹۷۰ء)

ایک اہم تبصرہ:

"جہاں کہیں بھی تشدد شروع ہوتا ہے۔ ہمیں سی۔ آئی۔ اے۔ کی کارستانی کا شبہ گذرتا ہے"

"۱۹۶۸ء میں روسی فوج نے چیکوسلواکیہ میں جو تباہی مچائی۔ وہ ویت نام میں امریکہ کی لائی ہوئی تباہی سے کم تھی"

"پچھلی عالمی جنگ کے بعد کسی ملک کے ہاتھوں اتنی بڑی تعداد میں انسانی جانیں ضائع نہیں ہوئیں۔ اور اتنے بڑے پیمانہ پر زمینوں و املاک کی تباہی و بربادی عمل میں نہیں آئی۔ جتنی امریکہ کے ہاتھوں ہوئی ہے"

(مشہور برطانوی مورخ آرنلڈ ٹوائن بی کا اظہار رائے)

(روزنامہ کوہستان ملتان، ۱۸ مئی ۱۹۷۰ء)

جمعیتہ علمائے اسلام میں شمولیت

ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ ۴-۵ کو چودھوان میں حضرت مولانا مفتی عطا محمد صاحب کی مساعی جمیلہ کی وجہ سے چودھوان کے رئیس اعظم بابر نور محمد خان خضر زائی نے مع اپنے ساتھیوں اور مزارعین کے جمعیتہ علماء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ وہاں دفتر بھی قائم ہو گیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب جدید کیا گیا۔

سرپرست حضرت مولانا مفتی عطا محمد صاحب۔ امیر مولانا عبدالحق صاحب۔ نائب امیر۔ مولانا قطب الدین صاحب۔ ناظم اعلیٰ حافظ سراج الدین صاحب۔ نائب ناظم۔ محمد نواز دکاندار۔ خازن حافظ منور دین صاحب

فقط والسلام

محمد زاہد ناظم۔ جمعیتہ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان

مودودی جماعت کی ہلڑبازی ناکام

۳۰ اپریل رات کمیٹی باغ حافظ آباد میں سیاسی متحدہ محاذ کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا جس میں بریلوی خطیب مولوی عبدالستار صاحب نے سیاسی متحدہ محاذ کی ضرورت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم آپس میں فروعی اختلافات چھوڑ کر سیاسی پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے بالمقابل جو علماء غریبوں اور مزدوروں کی حمایت کا دم بھرتے ہیں۔ وہ سوشلسٹ ہیں۔ تو اس غلط بیانی پر کسی نے رقعہ بھیجا۔ کہ مودودی صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیویوں کو زبان دراز لکھا ہے۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کی حکومت کو اٹلی کے مسولینی کی ڈکٹیٹر شپ حکومت سے تشبیہ دی ہے۔ کیا یہ فروعی اختلافات ہیں۔ یہ تو بنیادی اختلاف ہے۔ اس حقیقت کا جواب مولوی صاحب کچھ نہ دے سکے۔ اور تقریر سے اکھڑ گئے۔ سامعین نے اٹھنا شروع کر دیا۔ تو جلسہ کی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے جماعت مودودی کے امیر محمد یوسف نے لاؤڈ سپیکر پر چلانا شروع کر دیا۔ کہ یہ جمعیت طلباء اسلام کے کنوینر قاضی محمد اقبال کی شرارت ہے۔ اسے گرفتار کیا جائے۔ اس کی شہ پر مقامی ڈی۔ ایس۔ پی کے بڑے لڑکے نے قاضی اقبال موصوف پر حملہ کیا۔ جلسہ میں بھگدڑ مچ گئی۔ مقامی انتظامیہ کی مداخلت سے پرامن فضا رہی۔ اس طرح مودودی جماعت کی ہلڑبازی کے خلاف کچھ سامعین نے امریکی ایجنٹ مردہ باد کے نعرے لگائے۔ منتظمین جلسہ نے انتظامیہ پر دباؤ ڈالا۔ کہ وہ مقدمہ بنائیں۔ مگر انچارج تھانہ نے اصل حقائق معلوم کرکے دونوں پارٹیوں کو شہر کی فضا پرامن رکھنے کی تلقین کی۔ اس طرح مودودی جماعت کا جمعیت کے خلاف تیار شدہ منصوبہ ناکام رہا۔ جلسہ کی حاضری بشکل پانچ سو افراد پر مشتمل تھی۔ والسلام

محمد اسمٰعیل سیکرٹری نشر و اشاعت جمعیت علماء اسلام۔ حافظ آباد

مطالعہ و تبصرہ

مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔	قیمت ۶۰
مسخروں کی دنیا یا کادیانی انبیاء	قیمت ۶۰
تفہیم النبوۃ	قیمت ۷۵/-
حکومت مغربی پاکستان سے پانچ سوال اور ان کا جواب۔	قیمت ۶۰

یہ مختصر سے کتابچے بیت التوحید ۱۳۷۔ ای آصف کالونی کراچی ۱۶ نے شائع کئے ہیں ان کتابچوں کا مقصد جعلی نبوت کے اس شجر خبیث کی بیخ و بن اور برگ و بار پر پیہم ضربیں لگانا ہے، جسے برطانوی حکومت کی سیاسی حکمت عملیوں نے انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں برصغیر ہندوستان میں جنم دیا۔

ان کتابچوں میں اس جعلی نبوت کی اصل حقیقت اور خد و خال کو نہایت عمدگی سے نمایاں کر دیا گیا ہے۔ کتابچے ہر مسلمان کے پڑھنے کے لائق ہیں۔

مستفتی :- حافظ محمد حسن (مٹیاری سندھ)

مودودی منشور کی ایک شق پر استفتاء اور اُس کے جوابات

جوابات :- دارالافتاء اکوڑہ خٹک، حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب، مولانا عبدالکریم صاحب بیر والی، مفتی محمد شفیع صاحب کراچی، مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی !

گذارش خدمت ہے کہ جناب والا کئی دن ہوئے کہ جماعت اسلامی کا منشور شائع ہوا ہے جسکے شق ۱۱ کی عبارت حسب ذیل ہے۔

" جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہیں۔ اور اُس کی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاوے۔ کیونکہ، انکو مسلمان تسلیم کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ پاکستان کے غیر مسلم اکثریت میں ہیں۔"

حضرت کیا اس عبارت کا یہی مطلب سمجھا چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہیں۔ ان کو غیر مسلم اقلیت اس وجہ سے قرار دیا جائے کہ وہ لوگ اس مدعی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ پاکستان میں غیر مسلم ملیں اکثریت ہوگی۔ دوسرے الفاظ میں اگر مدعی نبوت کو نبی ماننے والے لوگ اس مدعی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر نہ کہیں، اور انکو مسلمان مان لیں۔ تو دونوں فریق مسلمان ہیں اور مسلم اور غیر مسلم اکثریت اور اقلیت کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو یہ ایک نئے فتنہ کی ایجاد ہے۔ اور اہل سنت الجماعت کے علماء حق کو اس طرف پوری طور پر متوجہ ہونا چاہیئے کہ عوام اس نئے فتنے سے آگاہ ہوں۔ کیونکہ مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے۔ کہ حضور کے بعد ہر مدعی نبوت اور اس کے ماننے والا دونوں قطعی طور پر کافر ہیں۔ اور اس میں ایسی کوئی شرط نہیں کہ ایک فریق دوسرے کو کافر سمجھے مہربانی فرما کر اوپر والی عبارت کے اوپر آپ اپنی دینی رائے سے آگاہ فرماویں۔ کہ اس عبارت کا کیا مطلب سمجھا جاوے۔

فقط آپ کا خیر اندیش حافظ محمد حسن مٹیاری

جواب نمبر ۱

واضح رہے۔ کہ کفر کا دارومدار ضروریات دین کے انکار کرنے پر ہے۔ پس جو لوگ ضروریات دین سے منکر ہوں۔ (مثلاً مرزائی جماعت) تو وہ بہرحال کافر ہوں گے۔ خواہ وہ ہم کو مسلمان قرار دیں یا کافر، لیکن مودودی صاحب سے تعجب ہے کہ اس کے نزدیک کفر کا دارومدار ابھی تک متعین نہیں ہے۔ اور مزید تعجب ہے کہ آواز کرتا ہے سوشلزم، برباد اور منشور میں تحدید ملک کرنے سے سوشلزم کا دروازہ کھولتا۔

فقط محمد فرید عفی عنہ، مفتی دارالعلوم حقانیہ
دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ

جواب نمبر ۲

مودودی کی یہ عبارت سخت ترین اسلام کے خلاف ہے۔ خاتم النبین محمد رسول اللہ کے بعد ہر مدعی نبوت کافر ہے۔ اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔ مودودی کی مخالفت سخت ضروری ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام اللہ صاحب دامت برکاتہم

جواب نمبر ۳

اس میں لاہوریوں کو خصوصی طور پر محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اور قادیانیوں کا بھی بچاؤ ہے۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب

جواب نمبر ۴ حامداً و مصلیاً

کسی مدعی نبوت کی نبوت پر ایمان لانا بلکہ اسکو عام مسلمان سمجھنا قطعی کفر ہے۔ اس میں کوئی شرط نہیں کہ وہ عام مسلمانوں کو کافر ہی کہے۔ اور غالباً جو کچھ جماعت اسلامی کے منشور میں ہے۔ اس کا مقصد بھی شرط لگانا نہیں بلکہ مزید قباحت کا بیان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

بشیر احمد کشمیری دارالافتاء دارالعلوم کراچی
کراچی ۱۲/۸۹ ۲۷ھ

الجواب صحیح :- بندہ محمد شفیع

جواب نمبر ۵

مکرمی! السلام علیکم

مولانا مودودی زندہ ہیں۔ انکی عبارت کا مطلب ان سے ہی دریافت کر لیا جائے۔ پھر فتویٰ لیا جائے۔ اپنی طرف سے مطلب بنانے کی ضرورت نہیں۔

والسلام
ظفر احمد عثمانی
۲۷ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ

ایک گاؤں کے تمام لوگ جمعیۃ میں شامل ہو گئے

مکرمی سلام مسنون!

یکم مئی ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک، حضرت مولانا حافظ محمد طیب صاحب رشیدی۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بورے والہ چک نمبر 164/9.L صدیق آباد تشریف لائے۔ جامع مسجد صدیقیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر خوب سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور علماء کرام کے جنگ آزادی سے لے کر آج تک کے تفصیلی کارناموں سے عوام کو آگاہ کیا۔ تمام لوگوں نے مولانا کی تقریر سے متاثر ہو کر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ اہل قریہ کے اصرار پر مولانا نے رات کو پھر عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ اور جمعیۃ کی مقامی شاخ کی تشکیل کی گئی۔

ناظم عمومی۔ محمد زکریا جاوید ٹبیالوی جمعیۃ علماء اسلام
صدیق آباد۔ ضلع ساہیوال

جمعیۃ کے مبلغ مولانا عزیز اللہ صاحب کو فوراً رہا کیا جائے

(کندہ کوٹ) جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کے مجلس شوریٰ نے مورخہ ۱۱ رمئی کو حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ کہ مولانا عزیز اللہ صاحب مبلغ خیرپور ڈوفران کو جلد رہا کیا جائے۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام کے ایک جلسہ عام جو کہ قریہ ملا صبح صادق خان کھوسہ میں منعقد ہوا۔ وہاں کے عوام نے بھی قرارداد کے ذریعہ حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ مولانا عزیز اللہ صاحب کو جلد رہا کیا جائے۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کندہ کوٹ

اعوان پورہ میں جمعیۃ علمائے اسلام کا قیام

ملتان۔ محلہ اعوان پورہ میں ارکان جمعیۃ کا ایک نمائندہ اجلاس منعقد ہوا جس میں جماعت کا باقاعدہ انتخاب عمل میں آیا۔

ہے کہ اگر روس عربوں کو فوجی و اقتصادی امداد نہ دے تو نہ امریکہ ناراض ہو اور نہ اسرائیل عربوں پر حملہ کرے۔

اس کے ساتھ ہی یہ عناصر ان لوگوں پر اشتراکیت کا فتویٰ فوراً جڑ دیتے ہیں جو عربوں کے خلاف امریکہ کی پالیسی اور اسرائیل کی جارحیت کی مذمت کے مرتکب ہوتے ہیں اور ویت نام کمبوڈیا وغیرہ ملکوں میں امریکہ کی کھلی فوجی جارحیت کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ اور پھر یہ عناصر اسلام کے بھی سب سے بڑے ٹھیکہ دار بن جاتے ہیں۔

بہرحال امریکہ نواز عناصر کا یہ رویہ صاف صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ ان کی ہمدردیوں کا تمام تر جھکاؤ۔ امریکہ کی طرف ہے خواہ وہ اس کی کوئی قیمت لیتے ہوں یا نہ لیتے ہوں اور وہ ایشیا و افریقہ میں امریکی برطانوی مفادات و اثرات کے مفاد و تحفظ کی خدمت انجام دے رہے ہیں خواہ اسے وہ اسلام کی خدمت کا نام دیں۔ یا جمہوریت کی خدمت کا

مفتی صاحبان ان کے بارے میں کیوں خاموش ہیں؟

پی ڈی پی کے لیڈر نواب زادہ نصراللہ خان نے ۱۱ مئی کو ملتان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

"اگر ہم اسلامی نظریے کا فروغ چاہتے ہیں تو ہمیں جمہوری اقدار کو فروغ دینا ہوگا۔
(جسارت ۱۳ مئی)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی نظریہ جمہوری اقدار کا محتاج ہے اور اسلامی نظریہ کی تکمیل جمہوری اقدار سے ہوتی ہے۔

اسی قسم کی بات اس ملک کے وہ تمام جمہوریت پسند کہتے ہیں اور کہہ رہے ہیں جنکی سیاسی منزل برطانوی امریکی نظام جمہوریت ہے۔ حتیٰ کہ مودودی جماعت کے لیڈروں کی طرف سے بھی اسی قسم کا اظہار خیال ہوتا رہتا ہے۔

ہمارے وہ مفتیان کرام جو اقتصادی نظام کے طور پر سوشلزم کا نام لینے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اور انہیں یہ الزام دیتے ہیں کہ وہ اسلام کے اقتصادی نظام کو نا مکمل قرار دیکر سوشلزم سے اس کی تکمیل کے مدعی ہیں اس لئے کافر ہیں۔ وہ جمہوریت پسندوں کے ان صریح اقوال کا یقیناً علم رکھتے ہونگے۔ اس لئے کہ ان کی تمام ہمدردیاں آج ان جمہوریت پسندوں کے لئے وقف ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کے فتوے کی قلم اسلام کے سیاسی نظام کو ناقص ثابت کرنے والے ان جمہوریت پسندوں کے خلاف حرکت میں نہیں آتی۔

ہمیں نہیں معلوم کہ پاکستان میں کسی سوشلسٹ نے نواب زادہ صاحب کی طرح کبھی یہ کہا ہو کہ اسلامی نظریئے کا فروغ، سوشلزم کی اقدار کے فروغ پر منحصر ہے ان کی غلطی یہ ہے کہ وہ سوشلزم کو اسلامی مساوات کا ہم معنی سمجھتے ہیں اور صرف اس پر ہی انہیں کفر کے فتوے کا مورد بنا دیا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک بھی تعبیر کی غلطی کے مرتکب ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ جمہوریت پسند پورے زور و شور کے ساتھ اور بار بار مختلف پیرایوں میں یہ کہتے چلے جا رہے ہیں۔ کہ اسلامی نظریہ کا فروغ۔ اور اسلامی نظریہ کا نفاذ۔ جمہوری اقدار کے فروغ اور جمہوری نظام کے نفاذ کا محتاج ہے۔ اور جمہوری نظام سے مراد برطانیہ کا پارلیمانی نظام ہے۔ اس کا بھی وہ برملا اعلان و اقرار کرتے ہیں مگر اس کے باوجود ہمارے مفتیان کرام کے نزدیک ان کا اسلام معتبر ہے خواہ وہ نماز تک نہ پڑھیں اور دیگر ارکان شرعیہ سے بھی دور رہا گیں۔ بلکہ خود کو صرف اسلام پسند کہیں۔

روزنامہ "الاسلام" کا اجراء اور اپیل

جمعیتہ علماء اسلام اور اہل حق کو اس وقت جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان میں سب سے بڑی مشکل پریس کا طرز عمل ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام کی سرگرمیوں، جلسوں، جلوسوں، جمعیتہ کے رہنماؤں کے دوروں، تقریروں، بیانوں وغیرہ کے بارے میں اول تو خبر ہی شائع نہیں کی جاتی اور اگر کوئی خبر شائع ہوتی ہے تو اسے بالکل مسخ کر دیا جاتا ہے اور غیر اہم بنا دیا جاتا ہے اس کے علاوہ جمعیتہ کے مخالف گروہوں کے حامی اخبارات و رسائل جمعیتہ کے بارے میں بے شمار من گھڑت باتیں و اتہامات تک شائع کرتے رہتے ہیں

ان حالات میں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ پاکستان کے مسلمان عوام کو صحیح صورت حال سے باخبر رکھنے کے لئے ایک ایسا روزنامہ جاری کیا جائے جو جمعیتہ کی خبریں پالیسی، موقف وغیرہ صحیح صحیح اور مکمل شائع کرے

اس مقصد کے لئے جمعیتہ کی طرف سے روزنامہ "الاسلام" کے نام سے ڈیکلریشن حاصل کرنے کی درخواست دے دی گئی ہے۔ اور اگر حکومت غیر جانبدار رہے تو امید ہے کہ جلد ڈیکلریشن مل جائے گا۔

اب اس روزنامہ کے جاری کرنے کے لئے وسائل کی سخت ضرورت ہے۔ اور ان وسائل کو ملک کے وہی مسلمان فراہم کر سکتے ہیں جو اس سرزمین کو سامراجیت و اشتراکیت کے اثرات سے پاک اور ختم نبوت و ۲۲ اسلامی نکات کی اساس پر ملک میں اسلامی نظام کا قیام و نفاذ دیکھنا چاہتے ہیں۔

روزنامہ کے اجراء کے فنڈ میں آپ درج ذیل صورتوں میں سے جو صورت بھی پسند کریں اس کے مطابق حصہ لے سکتے ہیں۔

۱:- بطور قرض حسنہ جتنی بھی رقم آپ دے سکتے ہیں دے دیں۔ ادارہ انشاء اللہ اس کی واپسی کا سلسلہ ایک سال بعد شروع کر دے گا۔

۲:- دس روپیہ سے دس ہزار بیس ہزار روپیہ تک جتنی بھی رقم آپ چاہیں بطور حصہ دے سکتے ہیں۔ روزنامہ جاری ہوتے ہی ایسی تمام رقوم باقاعدہ حصص میں منتقل کر دی جائیں گی۔

۳:- اسے وقت کی سب سے بڑی، اسلامی ضرورت و خدمت سمجھ کر صرف رضائے الٰہی کے لئے آپ جتنی بھی اعانت فرما سکیں فرمائیں۔

جس شق کے مطابق بھی رقم موصول ہوگی اس کی باقاعدہ رسید جاری کر دی جائے گی۔

تمام رقوم پتہ ذیل آنی چاہئیں۔

شعبہ روزنامہ "الاسلام" مرکزی دفتر جمعیتہ علماء اسلام
بیرون لوہاری دروازہ ملتان

نوٹ

جمعیتہ کے ارکان، کارکنان، عہدہ دار اور جمعیتہ و علماء حق سے وابستہ حضرات کا فریضہ ہے کہ وہ روزنامہ کے فنڈ کی فراہمی کے لئے اپنے حلقہ میں پورے زور و شور کے ساتھ کام کریں۔

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

تاریخ اسلام کے مردان کار

جناب مولانا محمد فاضل صاحب
خطیب جامع مسجد رشیدیہ پاپوش نگر ناظم آباد کراچی

٣

انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین

اس واقعہ کو ملاحظہ کرنے کے بعد ہم اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر دل کی دھڑکن سے سوال کریں کہ ایسا کرنے پر ہمیں اپنا ماحول و معاشرہ کیا معاف کر دے گا۔

ہرگز نہیں ......!

اس لیے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ لوگ ان حالات سے دو چار ہوئے ہوں گے جن کے درد و نزول کا اس وقت تصور کیا جا سکتا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ ان دشوار گذار راستوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ گذرنے پر انہیں کس چیز نے آمادہ کیا۔

کیا اپنی کوئی غرض تو مضمر نہ تھی ......! کیا ہیری سے مخلوص کا جذبہ تو درون پردہ کارفرما نہ تھا!

ہرگز نہیں بلکہ ان کے پیش نظر تو صرف یہ تھا کہ یہ کاروانِ دل شکستہ جو کہ فخر کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ اپنے گھر، وطن، مال اور بیوی بچوں کو نبی علیہ السلام سے محبت کی وجہ سے چھوڑ کر مدینہ چلے آئے ہیں انکے غم کا مداوا کیا جائے۔

مندکرہ روایت منبئ انصار کی تائید واضح اور دلیل بیّن ہے کیا شان تھی اس بے مثال قافلہ کی جن کی قربانیاں نبوت کے قلب منور پہ اتنی اثر انداز ہوتی ہیں کہ نبی علیہ السلام فرطِ محبت میں آکر اعلان فرماتے ہیں کہ

الانصار لا یحبھم الا مومن.	انصار سے محبت کرنے والا مومن
ولا یبغضھم الا منافق فمن احبھم.	اور ان سے بغض رکھنے والا منافق ہے
احبہ اللہ و من ابغضھم ابغضہ	ان سے محبت رکھنے والا اللہ کا محبوب
اللہ (بخاری ج ١ ص ٥٣٥)	اور بغض رکھنے والا اللہ کا دشمن ہے

انصار کے علو مرتبت کا اندازہ کیجیے کہ خود نبی علیہ السلام ان کی جانب سے دفاع فرماتے ہوئے اتنے جوش میں آجاتے ہیں کہ ان سے بغض و عناد رکھنے والوں کو منافق یعنی کافر قرار دیتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ زمرہ اللہ کے نزدیک بھی انبیاء کے بعد تمام مخلوق سے بہتر ہے۔

ان سے کینہ وری کا مطلب مشیّتِ باری پر اعتراض ہی نہیں بلکہ اللہ اور انصار کے درمیان محبوبیت کے تعلق کو حقیر و غیر وقیع سمجھنا ہے اور یہ امر واضح اور غیر مبہم ہے کہ ایسی حرکت خفیہ و تبیعہ کا مرتکب اور اس طرح کی عادتِ رذیلہ و خبیثہ کا عادی مجرم کافر ہے۔

(باقی آئندہ)

تاریخ علم و فضل کا ایک گمشدہ ورق

محمد طیب ہمدانی امیر جمعیت علمائے اسلام قصور شہر

تاریخ اسلام میں بیشتر ایسے علمائے ربانیین اور صلحاء کاملین گذرے ہیں۔ جو اپنے علم و فضل اور صلاح و تقویٰ میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور انہوں نے اپنے اخلاص و محنت سے بھرپور زندگی میں تعلیم و تعلم اور اصلاح مسلمین کی بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔

لیکن نام و نمود سے ہمیشہ کوسوں دور رہے اور اپنی خاموش جدوجہد کی وجہ سے گوشۂ گمنامی میں زندگی بسر کر کے دار البقاء کو سدھار گئے اور اب تو شاید چند ہی افراد ان سے متعارف ہوں۔

ایسے ہی بزرگوں میں سے حضرت مولانا محمد دین صاحب خوشابی کی ذات ستودہ صفات تھی۔

آپ خوشاب ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے دوسرے مدارس میں تعلیم پانے کے علاوہ دار العلوم دیوبند کے دور ابتدائی میں حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتوی و مولانا شاہ محمد یعقوب صاحب سے تکمیل تعلیم فرمائی۔

مظاہر العلوم سہارنپور کے ابتدائی دور میں مدرس رہے۔ اور فتحپوری دہلی و گلوٹھی میں عرصہ دراز تک مختلف علوم و فنون کی انتہائی کتب کی بڑی کامیابی سے تعلیم دیتے رہے۔

اس کے بعد معلوم نہیں کیا اتفاق ہوا کہ قصور میں ایک دینی مدرسہ کے صدر مدرس کی حیثیت سے تشریف لے آئے۔

یہ قصبہ اگرچہ علمائے ربانیین اور صلحائے کاملین سے کبھی خالی نہیں ہوا۔ اور قریبی دور میں حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری مجاز حضرت شاہ غلام علی دہلوی جیسے بزرگ بھی گذرے ہیں۔

لیکن اس شہر میں جہاں دین سے شغف تھا وہاں مولانا غلام دستگیر قصوری کے اثرات بھی تھے۔

جن کے محاسن میں تو یہ ہے کہ قادیانی بدبخت کے مقابلہ میں جس نے سب سے پہلے جہاد کیا وہ یہی بزرگ تھے۔ اور دوسرے جس شخص نے مولانا خلیل احمد سہارنپوری سے بہاولپور میں مباحثہ کر کے دیوبندی بریلوی اختلاف کا بیج بویا وہ یہی بزرگ تھے۔ جنہوں نے شدت میں آکر بدعات کی توثیق شروع کر دی اور یہ شہر بریلی سے پہلے بدعت و اہل بدعت کا گہوارہ بن گیا۔

ان حالات میں علامہ خوشابی کا قصور میں ورود ہوا۔ آپ نے مسجد چوہنگاں میں تعلیم شروع کر دی۔ اسی اثنا میں میرے والد ماجد اور عم محترم ان سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔

(باقی آئندہ)

No. 1775 সাপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম লাহোর
REGD. No. 7132
WEEKLY
TARJUMANE ISLAM
LAHORE

- اسلام اور پاکستان کے دشمنوں پر واضح کر دیجئے کہ اس خطۂ زمین پر اللہ کا قانون نافذ ہو کر رہے گا۔
- سامراجیت کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔
- پاکستان سے اسلام کے غلبہ کی نئی تاریخ کا آغاز ہوگا۔
- اس سرزمین پر مکمل اسلامی مساوات واخوت قائم ہو کر رہے گی۔
- ڈیموکریٹک ازم (جمہوریت) کیپٹلزم (سرمایہ داری) سوشلزم (اشتراکیت) کسی بھی ازم کو اسلام کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

آیئے! لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے دشمنوں پر حق کے غلبہ کی آواز کا سکہ بٹھا دیں۔

— آج ہی سے ان قافلوں کو تیار کرنے لگ جائیں جو پاکستان کے گوشہ گوشہ سے اس کانفرنس میں حصہ لیں گے۔

— اس کانفرنس میں مغربی پاکستان کے ہر حصہ سے علماء، صلحاء، مشائخ، دانشور، طلباء، اساتذہ، وکلاء، پروفیسر، تجار، کسان، مزدور، ملازم پیشہ غرضیکہ ہر شعبۂ حیات سے تعلق رکھنے والے عوام وخاص بھرپور شرکت کر رہے ہیں۔

— اس کانفرنس میں پاکستان کے مسلمان نوجوان جذبۂ ایثار و قربانی اور اولو العزمی و عمل کے ساتھ جوق در جوق شریک ہو رہے ہیں۔

۲۶، ۲۷، ۲۸ جون ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

کو جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی یہ کانفرنس برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں سب سے بڑی اور یادگار زمانہ کانفرنس ہوگی

اس کانفرنس کے ذریعہ

پاکستان کے مسلمان یہ واضح کر دیں گے کہ:

- ★ وہ اس ملک میں ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی دستور کے سوا کسی دستور کو تسلیم نہیں کرتے
- ★ وہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کی قانونی حکمرانی اور دستوری نظریہ کے سوا کسی دوسری حکمرانی اور نظریہ کو نہیں مانتے۔
- ★ ختم نبوت کے عقیدہ کے آئینی تحفظ اور صحابہ کرام کی عظمت کے آئینی انتظام کے بغیر کوئی نظام ان کے لیے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔
- ★ وہ اسلام کے مقابلہ میں مغرب کی جمہوریت اور اشتراکیت دونوں کو ہی رد کرتے ہیں

کیا آپ کو ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں؟ اگر عزیز ہیں اور بیشک ہر مسلمان کو عزیز ہونا چاہئے تو پھر اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھئے۔ اور جو بھی اس کانفرنس کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھیے کہ اسے یہ مقاصد عزیز نہیں ہیں۔ وہ اسلام، اسلامی اشتراکیت اور اسلامی جمہوریت کے نام سے آپ کو فریب دینا چاہتا ہے۔ اس فریب کے جال کو توڑ دیجئے اور اللہ کے خالص دین کے قیام کے لیے اٹھ کھڑے ہو جیئے۔ آئین شریعت کانفرنس اللہ کے دین کی طرف ایک اہم ترین اور کامیاب قدم ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس کی کامیابی میں آپ کا جتنا حصہ ہوگا، خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی ہی رضا کے آپ حقدار بنیں گے۔

۳۰ جنوری ۱۹۷۰ء ۲۱ ذیقعد ۱۳۸۹ھ

علماءِ حق کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیجیے

از: حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماءِ اسلام مغربی پاکستان۔ لاہور

ہم سب اس وقت ایک اہم موڑ پر پہنچ چکے ہیں۔ اسلام اور کلمہ کے نام پر حاصل کیے ہوئے ملک میں اسلامی اقدار کا نفاذ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ علماءِ حق اپنی تمام تر صلاحیتوں کو قوم کی خدمت کے لیے وقف کر چکے ہیں اُن کا ہر طریقے سے ہاتھ بٹانا ہمارا آپ کا فرض ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اس ملک میں برسرِ اقتدار آ جائے تو یہی سب سے بڑی کامیابی ہے اور اسی میں ہماری تمام مشکلات کا حل مضمر ہے۔ علماء پر جھوٹے بہتانوں کا جو آج کل مخالف قوتوں نے ایک سلسلہ شروع کر رکھا ہے اُس سے بدظن ہونے کی یا ہمت ہارنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اِنشاء اللہ ظلمت چھٹے گی تو سویرا نمودار ہوگا اور پھر سب کو پتہ چل جائے گا کہ حق پر کون تھا۔ اور حق کے داعیوں پر بے بنیاد اتہام لگانے والوں کو اور کسی کے سامنے نہیں تو خداوندِ جل و علیٰ کے روبرو تو ایک نہ ایک دن جواب دینا ہی ہوگا۔ علماءِ حق اس سرزمین میں کسی اِزم کی ترویج نہیں چاہتے، اُن کا مطمحِ نظر صرف اِسلام کی سربلندی ہے اور بس۔ اِس مقصدِ عظیم کے حصول کے لیے انہوں نے جو جو قربانیاں دی ہیں وہ قوم کے سامنے ہیں، علماءِ حق نہ تو پروپیگنڈے سے خائف ہوں گے اور نہ دنیا کی کوئی قوت علماءِ حق کو خرید سکتی ہے۔ وہ صرف ایک آقا کے غلام ہیں جو آقائے نامدار حضور پُرنور شافعِ محشر ساقیٔ کوثر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔ مَیں پوری ملتِ اسلامیہ کو بالعموم اور اپنے مخلصین کو بالخصوص یہ پیغام پہنچانا اپنا فرضِ منصبی خیال کرتا ہوں کہ اِس ملک کے عوام یہاں سچے دِل سے اِسلام کا نفوذ چاہتے ہیں تو وہ علماءِ حق کا ساتھ دے کر ان کی مساعی کو کامیاب بنائیں تاکہ منزلِ مراد جلد حاصل ہو سکے۔

قسط (۴)

صلحاء امت کا تلاوت قرآن اور دیگر عبادات سے شغف!

(حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری)

(۱۴) موت سے کسی کو مفر نہیں

ایک دفعہ یمن میں حیرت انگیز تباہ کن سیلاب آیا، اس سیلاب کی شدت سے ایک جگہ ننگی ہوئی اور ایک پتھر کا بند دروازہ دیکھا گیا۔ جب تالا توڑا گیا تو اس میں ایک سنہری تخت پر انسان کی میت تھی جس کا قد تقریباً دس فٹ سے کچھ اوپر تھا اور اس پر زربفت کی چادر پڑی ہوئی تھی۔ اور اس کے سر پہ سرخ یاقوت کا تاج تھا اور اس کے قریب ایک سونے کی لاٹھی پڑی ہوئی تھی، اور اس کے سر اور ڈاڑھی کے بال چمکیلے تھے، اس کے بہت لمبے بال (جیسے کہ بلوچستان میں بلوچیوں کے ہوا کرتے ہیں) آدھے دائیں طرف اور آدھے بائیں طرف کر دئے گئے تھے۔ اس کے قریب ایک تختی پڑی ہوئی تھی جس پر یہ مضمون لکھا ہوا تھا۔

"بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ رَبِّ" میرا نام حسان بن عمر ہے اور میں حکمران تھا جب کہ اللہ کے سوا کوئی حکمران نہیں، میں نے اپنی ساری زندگی امنگوں اور خواہشات کے مطابق بسر کی اور اپنی زندگی ختم ہونے پر موت کا پیالہ پیا۔ اس سلطنت پر بارہ ہزار حکمران مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ میں ان سب سے آخری حکمران ہوں میں اس پہاڑ کے دامن میں آیا تھا تاکہ موت کے زبردست پنجے سے اس پہاڑ کی مدد سے بچ سکوں۔ لیکن اس بہت بڑے پہاڑ نے بھی مجھے موت کے پنجے سے نہ بچایا، میری یہ وہ تلوار ہے جس کے سایہ کے نیچے ہزاروں انسان پناہ لیا کرتے تھے، لیکن میری بے کسی و بے بسی کا یہ عالم ہے جو تمہارے سامنے ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۱۵) علامۃ التابعین حضرت عامر بن شراحیل الشعبی ہمدانی کوفی یگانۂ روزگار تھے ۲۰ھ خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے پانچ سو سے زیادہ صحابہ کرام کی زیارت کی، بے انتہا سخی تھے۔ ان کے خویش و اقربا میں جب کوئی غریب رشتہ دار فوت ہو جاتا تو یہ اس کا قرض ادا کر دیا کرتے تھے، اپنے زمانہ میں فقیہ اعظم تھے۔

لطیفہ

حضرت عامر الشعبی سے کسی نے پوچھا کہ ابلیس کی بیوی کا نام کیا تھا؟ جواباً ارشاد فرمایا کہ میں اس مجلس نکاح میں شریک نہیں تھا۔ ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان کے اخص الخاص تلامذہ میں سے تھے۔

(صفحہ ۸۳ ج ۱)

(۱۶) حضرت مجاہد بن جبر مفسر قرآن اور حافظ الحدیث تھے، فرماتے ہیں میں نے تین دفعہ حبر الامۃ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن حکیم کی تفسیر پڑھی ۸۳ برس کی عمر میں ۱۰۳ھ میں وفات پائی۔ (صفحہ ۹۶)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ کر اور حضرت قتادہؒ نے دس دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ کر علم تفسیر حاصل کیا، لیکن ہائے افسوس اور ہزار افسوس کہ اس تاریکی کے دور میں بغیر کسی استاد کے تفسیر و حدیث پڑھے بغیر مجدد، مفسر اور خطیب اعظم بن بیٹھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسائل میں اختلاف اور امت میں افتراق اور پھوٹ بڑھتی چلی جارہی ہے، ناخواندہ مولوی، ناخواندہ پیر، اور بے استاد لیڈر منشی بن کر راہنمائی کے دعویدار ہیں، نہ صحابہ کرامؓ کی عظمت، نہ محققین کی تحقیق پر اعتماد بلکہ اپنی لاعلمی پر فخر اور ناز۔ اس کا نام جہالت ہے۔

آں کس کہ نداند و بداند کہ نداند
او نیز خرِ خویش بمنزل برساند،

آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند
جہلیست مرکب تا ابدالدھر بماند،

(۱۷) اکل حلال

شیخ المحدثین حضرت قاسم بن محمد بن خلیفۃ الرسول سیدنا ابی بکرؓ الصدیق رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ میں ان سے زیادہ سنن نبویہ کا کوئی عالم نہ تھا، بکثرت حدیثیں یاد تھیں تقوای و پرہیزگاری میں نہایت ہی بلند مقام رکھتے تھے۔ بوقت وفات بالکل طیب اور حلال کمائی سے ایک لاکھ نقد میراث چھوڑا ان کے والد شہید کر دئے گئے تھے، پھر اپنی پھوپھی ام المومنین سیدۃ النساء حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تربیت پائی ۱۰۸ھ میں وفات پائی۔

(صفحہ ۹۰ ج ۱)

(۱۸) سخاوت

امام الحفاظ حضرت ابوبکر محمد بن مسلم شہاب الزہری ۵۰ھ میں پیدا ہوئے ۲ ماہ ۲۰ ایام میں قرآن کریم یاد کیا۔ (قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک ایک ماہ میں قرآن پاک یاد کیا) اپنے زمانے میں بہت ہی زیادہ سخی تھے، سخاوت میں ان کا مقام بہت ہی زیادہ بلند تھا۔ ہشام بن عبدالملک کے فرزند کے مؤدب اور معلم تھے۔ اسی سخاوت کی وجہ سے ایک دن ان پر ۲۰-۲۵ ہزار قرض ہوگیا تھا جو کہ ہشام بن عبدالملک نے ادا کیا۔

(صفحہ ۱۱۲ ج ۱)

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جمعہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ
مطابق
۳۰ جنوری سنہ ۱۹۷۰ء

جلد ۱۳
شمارہ ۵
قیمت ۴۰ پیسے

فون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۲۰/۰ روپے
ششماہی ۱۰/۰
سہ ماہی ۶/۰

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ

مرتب و انچارج
حافظ محمد حنیف سہارنپوری

اسلام کی منزل اور راستہ کی مشکلات

یکم جنوری سنہ ۱۹۷۰ء سے سیاسی سرگرمیوں کا جو آغاز ہوا ہے، اسے اب نصف ماہ سے زیادہ ہوگیا ہے۔
اس دوران جہاں بعض جماعتوں نے اپنے منشور اور پروگرام پیش کر کے سیاسی سرگرمی کا آغاز کیا، وہاں بیشتر گروہوں نے زیادہ زور قیادت کے حصول کی کشمکش پیدا کرنے میں لگایا ہے۔
پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی بدقسمتی ابتداء سے یہ چلی آرہی ہے کہ اسے کسی رخ سے بھی مضبوط قیادت حاصل نہیں ہوئی۔
قیام پاکستان کے ایک سال بعد قائداعظم رحلت کر گئے اور یہ نوزائیدہ ملک حقیقی قیادت سے محروم ہوکر رہ گیا۔
قائدملت کی شخصیت نے ایک حد تک اس خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کی جو قائداعظم کی جدائی سے پیدا ہوا تھا لیکن بالآخران کے حادثۂ قتل نے قیادت کے اس ثانوی تار کو بھی قطع کر ڈالا۔
آج اگر اس ملک وملت کو سب سے بڑا ذہنی، فکری، سیاسی ونفسیاتی بحران درپیش ہے تو وہ قیادت کا فقدان ہے۔
سوال یہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ملک میں "قیادت" کیوں نہیں ابھر سکی؟ اور یہ قوم یوں انتظامیہ اور فوج کی بالادستی میں سیاسی زندگی گذارنے پر کیوں مجبور ہوگئی یا مجبور کر دی گئی؟
اس المناک حقیقت کا سراغ جب تک نہیں لگایا جاتا، موجودہ مسائل کی پیچیدگیوں کا سمجھنا نہایت مشکل ہے۔
اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہر گروہ اور اس کا بڑا دوسرے گروہوں اور ان کے بڑوں کو نااہل، غدار، ملت دشمن اور بیرونی عناصر کا آلہ کار ثابت کرکے اپنے حب وطن اور حب اسلام کا ثبوت مہیا کرنے کے درپے ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ صرف اس طرح [illegible] اور میرے گروہ کی قیادت کے قیام کے لئے ملک میں میدان ہموار ہوسکتا ہے۔
غائر نظر سے اگر دیکھا جائے، تو کسی بھی گروہ کی جھولی میں بے لوث ملی خدمت کا کوئی ماضی موجود نہیں ہے اور وہ حال ومستقبل کے لئے خوش آیند نعروں و وعدوں کے ذریعہ اور اپنے حریفوں ورقیبوں پر کیچڑ اچھال اچھال کر عوام کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔
آخر ایسا کیوں ظہور میں آرہا ہے؟
یہ سوال ہر پاکستانی کے دل میں ایک خلش بن کر بار بار نمودار ہوتا ہے۔ عوام کے سامنے اب تقریباً تمام قابل ذکر جماعتیں اور ان کے قائدین کھل کر آچکے ہیں۔
سرحد کے قیوم خاں اور ولی خاں، پنجاب کے دولتانہ اور نصراللہ خاں، بہاولپور کے حسن محمود اور غلام حیدر۔ سندھ کے کھوڑو اور جی ایم سید۔ کراچی کے لاری و عثمانی، کوئٹہ بلوچستان کے اچکزئی اور بزنجو۔ مشرقی پاکستان کے بھاشانی و مجیب، فضل القادر اور مغربی پاکستان کے مودودی اور بھٹو سب ہی پورے زور شور کے ساتھ اور اپنے لاؤ لشکر وساز وسامان سمیت سیاست کے میدانِ حرب وضرب میں اتر آئے ہیں۔
اور یہ تلخ حقیقت ہے کہ ان میں سے کسی ایک پر اعتماد اس کے بغیر ممکن ہی نہیں کہ باقی سب کو غدار، مکار، غلط کار اور بیرونی طاقتوں کا آلۂ کار تسلیم کیا جائے۔
ملکی انتخابات کی جو جنگ آنے والی ہے۔ اس کا اندازہ ان واقعات وہنگاموں سے لگایا جاسکتا ہے۔ جو پی، آئی، اے کی، دو یونینوں اور کراچی وغیرہ مقامات پر کالجوں ویونیورسٹیوں کی یونینوں کے درمیان حالیہ انتخابی کشمکش کے دوران نمودار ہوئے، اور پنجاب یونیورسٹی کے انتخابات کی موجودہ ہیجانی کشمکش میں رونما ہو رہے ہیں۔
پی، آئی، اے کی دو یونینوں کے مابین انتخاب کی جنگ میں ایک کو علانیہ ملحد واسلام دشمن ٹھہرایا جا رہا تھا، جبکہ دوسری کو غدار اور امریکی سامراج کی آلہ کار بتایا گیا۔
یہی صورتِ معرکہ آرائی کراچی کے کالجوں ویونیورسٹیوں کے انتخابات میں سامنے آئی۔ ایک گروہ دوسرے گروہ کے لوگوں کو اسلام اور وطن دشمن قرار دے رہا تھا اور دوسرا گروہ ان کو امریکی سامراج کا آلہ کار بتا رہا تھا (ورق الٹیے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

مغربی پاکستان کے دوسرے حصوں کے کالجوں کے انتخابات میں بھی ایسا ہی کچھ ہوا، اور اب پنجاب یونیورسٹی کے ہونیوالے انتخابات کی تیاریوں د جدو جہد کے دوران بھی یہ ہی کچھ کیا جارہا ہے۔

جب چھوٹی سطح کے یہ انتخابات جن کی تنظیموں کا دائرہ عمل صرف ملازموں اور طالب علموں کے ایسے مسائل تک محدود ہے۔ کفر و اسلام اور سامراجیت و اشتراکیت کے نعروں کے ساتھ لڑے گئے ہیں اور انہی نعروں کو نتائج کے لئے فیصلہ کن بتایا جارہا ہے تو ظاہر ہے کہ پورے ملک کے انتخابات بھی کفر و اسلام اور سامراجیت و اشتراکیت کے الزامات و نعروں پر ہی لڑے جائیں گے۔

ہر گروہ صرف خود کو اسلام کا علمبردار اور پاکستان کا اصلی محافظ باور کرانے کے لئے دوسرے گروہوں کو اسلام کا دشمن اور بیرونی طاقتوں کا آلہ کار ثابت کرنے پر پورا زور صرف کرے گا اور اب بھی صرف کر رہا ہے۔

اس صورت حال کی موجودگی میں کیا یہ امید کی جاسکتی ہے کہ انتخابات بخیریت کے ساتھ منعقد ہو جائینگے، ملک کے لئے دستور سازی کا مرحلہ خیر و خوبی کے ساتھ گذر جائیگا؟ اور جمہوریت کی محبوبہ کا جلوہ ملک کے سیاسی عشاق دیکھ سکیں گے؟

کیا اس کشاکش کا انجام پاکستان کے مسلمانوں کو نہ ختم ہونے والی باہمی سر پھٹول میں مبتلا کر دینے کی صورت میں نمودار نہیں ہوگا؟

اور کیا اس کا نتیجہ بیرونی سامراج عناصر اور اندرونی استحصالی عناصر جو برطانوی عہد سے لادینیت یا تو بھی اسلام کے علمبردار چلے آرہے ہیں، پاکستان پر ان کے تسلط کو دائمی اور مضبوط تر کر دینے کی صورت میں نہیں نکلے گا؟

یکم جنوری ۱۹۷۰ء سے آج تک کے حالات پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالئے، دیکھئے کہ واقعات کا رخ کس سمت ہے اور کس منزل کی طرف قافلہ جارہا ہے۔

—— لاہور میں یکم جنوری کا طلوع آدھی رات کے چسپاں کئے ہوئے ان پوسٹروں کے ساتھ ہوا جن کی پیشانی پر تلوار کا نشان بنا ہوا تھا۔ نیچے کلام پاک کی ایک آیت کا ترجمہ "نکلو، ہلکے یا بوجھل . . . ." درج تھا۔

اہل لاہور حیران تھے کہ اس کا مقصد کیا ہے؟

کیا یہ نفیر جہاد بھارت کے خلاف ہے؟

کیا یہ صدائے قتال کشمیر کی آزادی کے لئے بلند کی گئی ہے؟

کیا یہ ندائے سرفروشی یہودیوں سے فلسطین کی ارض مقدس آزاد کرانے کے لئے اٹھائی گئی ہے؟

کیا یہ آوازِ پیکار امریکی استعمار کے تسلط سے مظلوم و محکوم قوموں کو نجات دلانے کے لئے لگائی گئی ہے؟

کیا یہ نعرۂ حرب و ضرب اشتراکی روس یا اشتراکی چین میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے آزاد مملکت کے حصول کے لئے بلند ہوا ہے؟

ظاہر ہے کہ ان سب باتوں کا جواب نفی میں ہے۔

تو پھر تلوار کی سرخی کے ساتھ اس جملہ کو پوسٹروں کے ذریعہ اور درآمد شدہ چھوٹے چھوٹے بیجوں کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر ٹھیک اسی رات ہی کو کیوں پھیلایا و عام کیا گیا جس کی صبح سے ملک میں سیاسی سرگرمی کا آغاز ہو رہا ہے اور ملک کے عوام آنے والے انتخابات کی تیاریوں کا آغاز کر رہے ہیں؟

اس کا واضح مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ اپنے حریفوں کو مرعوب کر دیا جائے اور اپنے حامیوں کو باور کرایا جائے کہ اس انتخابی مہم میں ہمارے مخالفین اس آیت کے مصداق ہیں اور ان کے خلاف ٹھیک اسی طرح تلوار بدست اٹھنا ہے، جس طرح قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے خلاف نکلنے کا حکم دیا تھا۔

اس طرح ایک گروہ نے سیاسی سرگرمیوں کے آغاز کے لئے اول دن ہی سرخ لکیر کا اہتمام کر ڈالا۔

—— عوامی جلسوں، تقریروں اور بیانات کا سلسلہ اس لب و لہجہ کے ساتھ شروع ہوا کہ

- کونسل لیگ کے سربراہ میاں ممتاز دولتانہ نے "شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکاتی پروگرام پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ ان نکات پر اگر عمل درآمد کیا گیا تو پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا"

(مشرق لاہور جمعہ ۲ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- کنونشن لیگ کے قائمقام صدر فضل القادر چوہدری نے کہ "ہم نے پاکستان عظیم قربانیاں دے کر حاصل کیا ہے۔ اب یہ ہی ملک خطرے میں ہے۔"

(حوالہ بالا)

- مودودی صاحب کی جماعت نے ملتان میں جلوس نکالا۔ اس موقعہ پر ایک مقرر نے کہا۔

"آئین سازی کے کام کے لئے چار ماہ کی مدت بہت کم ہے اور آئندہ منتخب ہونے والی مقننہ کے لئے اس مدت میں آئین بنانا ممکن نہیں ہوگا۔ مقننہ کو ۱۹۵۶ کے دستور میں ہی چند ترامیم کرنے کے بعد قبول کرنا ہوگا۔" (حوالہ بالا)

اور یہ لب و لہجہ جلدی مندرجہ ذیل انداز اختیار کر گیا:

"شیخ مجیب الرحمٰن کو اکثریت حاصل ہو گئی تو ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا"

(حسن محمود - مشرق ۳ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- خان قیوم خاں نے کہا:
"کنونشن لیگ کا ماضی تاریک ہے"۔
"کونسل لیگ کاغذی جماعت ہے"۔

- بھٹو صاحب نے کہا کہ:
"قیام پاکستان کی مخالفت کرنے والے سوشلزم کی مخالفت کر رہے ہیں"

(جنگ کراچی ۶ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- "دولتانہ، مجیب الرحمٰن اور ولی خاں کے اتحاد کا مقصد پاکستان کے ٹکڑے کرنا ہے"۔

(خان قیوم (جنگ ۶ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- "قائد اعظم نے اپنے ساتھیوں کو کھوٹے سکے قرار دے کر مولانا مودودی کی پیشین گوئی درست مان لی تھی"۔

(مودودی جماعت کے میاں طفیل محمد کا دعویٰ جنگ کراچی ۸ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- "بعض عناصر اسلام کے لبادے میں نظریہ پاکستان کو گزند پہنچا رہے ہیں"۔

(نواز کھوڑو جنگ کراچی ۹ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- "کمیونسٹوں کے خاتمہ کے بغیر پیاسی کی پیاس نہیں بجھے گی"۔

(پی، آئی، اے سی ایمپلائز یونین کی ریفرنڈم میں کامیابی کی تقریب کے جلسہ میں ایک تقریر۔ جنگ کراچی ۸ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- "سوشلزم (اشتراکیت) سے کیپٹل ازم (سرمایہ داری) کئی درجہ بہتر ہے"۔

(مودودی جماعت کے میاں طفیل محمد جنگ کراچی ۱۰ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- "سندھ کا ظالم سے ظالم وڈیرہ اور پنجاب کا بد سے بدتر جاگیردار بھی اپنے ملازمین کو جو سہولتیں مہیا کر دیتے ہیں۔ سوشلزم میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"

(میاں طفیل محمد، جماعت مودودی (جنگ کراچی ۱۰ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- "مسلم لیگ پاکستان کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے"۔

(میاں طفیل محمد، جماعت مودودی ۱۱ر جنوری ۱۹۷۰ء)

- "عوام بیرونی نظریات کی حامل پارٹیوں سے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

فکر و نظر

ڈاکٹر احمد حسین کمال

۲۲ اسلامی نکات اور ماضی سے حال تک کا سیاسی ردّ و بدل

انگریزوں اور یورپین قوموں نے لگ بھگ دو سال تک مسلمان ملکوں پر اپنا تسلط جما کے رکھا، خاص طور پر برصغیر پاک و ہند کا علاقہ ہر اعتبار سے ان کی مکمل گرفت میں رہا۔

اپنے قبضہ اور تسلط کے دوران انگریزوں نے مسلمانوں کو چار حیثیتوں میں تباہ و برباد کرنے کی اسکیم پر عمل کیا۔

اول انہیں سیاسی اعتبار سے بے بس بنایا۔ انہیں نہ صرف حکومت کے تمام شعبوں سے بے دخل کیا، بلکہ فوج، انتظامیہ اور عدلیہ ہر شعبہ سے انہیں خارج کر دیا۔ اور ان سب کی جگہ ایک نظام جاری کیا، جو ہر اعتبار سے "انگریزیت" اور "یورپیت" میں ڈوبا ہوا تھا۔

..... عدلیہ میں، شریعت اسلامیہ، کے قوانین کے بجائے، یورپین قوانین جاری کیے۔

..... انتظامیہ کو مغربی طرز پر منظم کیا۔

..... فوج کو جذبۂ جہاد کے بجائے افسرانہ و ماتحتانہ ڈسپلن کے ایسے نظام میں منسلک کیا جس کا مقصد اخلاق و دین کی تمام قیود سے ماوراء رہ کر محض اپنے افسر کے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔

..... اور سیاست کو "اہلیت" و "شورائیت" سے خالی کر کے، جماعتی نعرہ بازیوں اور نام نہاد جمہوری ہنگاموں کی گرفت میں دے دیا۔

دوم :- انہیں تعلیمی اعتبار سے، یورپ کے طریق تعلیم و نظام تعلیم کے سانچے میں ڈھالنا شروع کر دیا۔

قرآن، حدیث اور دوسری اسلامی اخلاقی و روحانی تعلیمات کو محدود تر کر کے، زندگی کے تمام شعبوں کے لیے ایسی فنی تعلیم کے زاویے تیار کئے۔ جن سے مذہب اور اخلاق کا سرے سے کوئی تعلق نہیں رہ گیا۔

سوئم۔ اقتصادی اعتبار سے انہیں آزاد معیشت سے محروم کر کے ایک ایسی معیشت کا تابع بنا ڈالا جو ہر اعتبار سے لندن و واشنگٹن کی کرنسی و زرِ مبادلہ کی محتاج رہے۔

چہارم :- انہیں علاقائی عصبیتوں اور نظریاتی پیچیدگیوں کے ذریعے باہمی عناد و دشمنی کی دلدل میں پھنسا دیا۔

ان چاروں حربوں سے کام لے کر سو سال کے اندر، انگریزوں نے مسلمان قوم کو اور اسلامی سیاست، اسلامی عدالت، اسلامی معیشت، اسلامی تعلیم اور اسلامی وحدت سے بہت بڑی حد تک محروم اور بیگانہ کر دیا۔

اس دوران مسلمانوں میں ایک ایسی نسل کی بھی انہوں نے پرورش کی جس نے انگریزوں کے رائج کیے ہوئے، نظام تعلیم میں علم حاصل کیا اور یورپ کے علوم و فنون کی استعداد بہم پہنچائی۔ یورپ کی معاشرت اختیار کی، یورپ کے نظم و نسق کے طریقوں کو اپنایا اور یورپ کے نظام معیشت پر عمل پیرا ہوئے، چنانچہ ملک کا انتظام اقتصادی منصوبہ بندی، تجارت و زراعت کے پیداواری طریقے۔ سیاسی طور طریق، غرضیکہ ہر طرح وہ اس نظریہ و نظام کے حامل بن گئے۔ جسے انگریزوں اور یورپ کی تاریخ نے سولہویں صدی سے بیسویں صدی کے نصف تک پیدا کیا تھا۔ حتیٰ کہ اپنے دین و مذہب اور اپنی تاریخ و روایات کو سوچنے سمجھنے کے بھی انہوں نے وہی انداز اختیار کیا جو یورپ میں رائج تھا اور رائج ہے۔ اور اسی رخ پر ان کے ذہن و فکر کا ارتقاء ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ آزادی حاصل کرنے کے لیے بھی وہی ڈھنگ اپنائے گئے۔ جن کے ذریعے یورپ کے مختلف ملکوں میں سیاسی تبدیلیاں لائی گئی تھیں۔

انگریزوں کی حاکمیت کے دور میں تو ان سب باتوں کے جواز کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ غلامی و محکومی کی اس حالت میں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ سیاست و معیشت، تعلیم اور معاشرت وغیرہ کے طور طریق اختیار کیے جائیں جنہیں حاکم قوم نے حاکمانہ زور پر مسلط کرایا ہے۔ اور آزادی کے حصول کا بھی وہی سیاسی راستہ اختیار کیا جاتے جسے یہ حکمران سمجھ سکتے اور تسلیم کر سکتے ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں کسی نے بھی نہ مغربی جمہوریت کو اسلامی کہا، اور نہ مغربی معیشت اور اقتصادیات کو اسلامی بتایا، نہ تعلیم معاشرت کو کو اسلام کا نام دیا، اور نہ اشتراکی و غیر اشتراکی مغربی نظریات کے ساتھ مذہب کا پیوند جوڑا۔

اسلام کا جب بھی نام لیا گیا تو اس کا مطلب یہی سمجھا گیا کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد، ہر چیز کو بدل دیا جائے گا اور اسلامی بنا دیا جائے گا۔

گویا اس وقت یہ طے شدہ امر تھا کہ انگریز کے دور کا نہ تو سیاسی نظام باقی رکھا جائے گا۔ نہ معاشی اور اقتصادی نظام اور نہ تعلیمی و تہذیبی نظام۔

آزادی کے اس مفہوم کے ساتھ، مسلمان آزادی کی تحریکوں میں شامل ہوئے۔ اور پاکستان کا وجود عمل میں آیا۔

پاکستان بننے کے بعد یہ توقع تھی کہ ملک کے سیاسی نظام کو فوراً برطانوی نظام سے اسلامی نظام میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

لیکن ۴ سال تک ٹالا جاتا رہا۔ حتیٰ کہ پاکستان کے مختلف مسلمان فرقوں کے نمائندہ علماء نے مل کر وہ ۲۲ اصول بھی مرتب کر کے، ارباب کار کے سامنے رکھ دیئے۔ جن پر ایک اسلامی نظام حکومت کی اساس رکھی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ آرزو، آرزو ہی رہی۔

دراصل معاملہ کی نوعیت یہ تھی کہ انگریزوں کے زمانے سے جن طبقوں نے خود کو انگریزیت اور انگریزیت سے حاصل شدہ مفادات کا حامل بنا لیا تھا، وہ اسلام کے نام سے، کسی ایسی تبدیلی کے لیے تیار نہیں تھے جس کے نتیجے میں، انہیں اپنی سیاسی فوقیت، معاشی تفوق اور دوسرے مفادات سے ہاتھ دھونا پڑ جائیں۔

علماء کے مرتبہ ۲۲ نکات بھی آخر کار ایسی ہی تبدیلیوں تک لے جانے والے ثابت ہو سکتے تھے۔ اس لیے ان کے نفاذ کو ناممکن بنانے کے لیے، بہت سے کھیل کھیلے گئے۔

اور یہ کوشش کی جاتی رہی کہ کسی طرح اسلام کی ایسی تعبیر اختیار کی جائے جس کی بدولت نہ تو ان ۲۲ اسلامی نکات کو نافذ کرنا پڑے اور نہ مغربی نظام کی "برکات" سے ہاتھ دھونا پڑے۔

سیاسی نظام، اقتصادی نظام، ملکی انتظام، تجارت، صنعت، سرمایہ کاری وغیرہ تمام امور ان خطوط پر ہی جاری رہیں جن خطوط پر انگریزوں کے دور سے چلے آ رہے ہیں۔ اور ان کا نام "اسلامی نظام" بھی تسلیم کر لیا جائے۔

اس کام کے لیے "عیب" سے کسی ایسے "مرد کار" کا ہونا ضروری تھا جو مولویوں کا منہ بند کر سکے۔

اور جلد ہی یہ گوہر مقصود ہاتھ آ گیا۔

مودودی صاحب جب ختم نبوت کے دور کے ایام اسیری کی قید سے رہا ہو کر نکلے تو "مغربی جمہوریت" کا نعرہ ان کی زبان پر تھا، اور اسلام کے سیاسی نظام کی حیثیت سے وہ اس جمہوریت کو مسلمانان پاکستان سے متعارف کرانے کے لیے میدان میں اتر پڑے۔

چنانچہ ۱۹۵۶ء کا دستور، اس نعرہ کی روشنی میں تیار ہوا اور اس کے ذریعے نہ صرف انگریزوں کے دور کے تمام معاملات کو جوں کا توں برقرار رکھنے کی پیش بندی کی گئی۔ بلکہ امریکہ کے ساتھ کی گئی تازہ دوستی کے حقوق کا بھی اس میں لحاظ رکھ لیا گیا۔

لیکن امریکہ نے اپنے ایشیائی مفادات کے لیے اسے اس وقت ناکافی سمجھا۔ اور پاکستان پر ایوب خاں کی مارشل لائی حکومت مسلط کر دی گئی۔

تاہم مغربی جمہوریت کو اسلامی لبوس پہنانے کی کوشش جاری رہی۔ مسلط آمریت کے مقابلے میں اسے پیش کر کر کے اس کی افادیت کو اجاگر کیا جاتا رہا۔

لیکن بیس سال کی مسلسل موقع پرستی اور استحصال نے پاکستان کے مسلمان عوام کو سخت مایوس کر دیا تھا اور ملک کی ۹۹ فی صد آبادی، کسان، مزدور وغیرہ مفلوک الحال ہوتے جا رہے تھے۔

اس کے نتیجہ میں معاشی اور اقتصادی تبدیلیوں کا مطالبہ بھی زور پکڑتا چلا گیا۔ رفتہ رفتہ سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ استحصال کے خلاف غریب عوام کھلم کھلا میدان میں نکل آئے۔ اور چونکہ اس کی بہت بڑی ذمہ داری ایوب حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اس لیے ایوب حکومت کے خلاف عوامی احتجاج پھیلنے لگا۔

اس مرحلہ پر جمعیۃ علماء اسلام نے پھر ۲۲ اسلامی نکات اور اسلامی نظام کے نفاذ کی تحریک شروع کی اور ان مسائل کو اسلام کے ذریعہ حل کرنے پر زور دیا۔

لیکن "مغربی جمہوریت کے شیدائی" صرف مغربی جمہوریت پر ہی زور دیتے رہے۔ حتیٰ کہ گول میز کانفرنس میں، جب حضرت مفتی محمود صاحب نے ۲۲ اسلامی نکات کے نفاذ کا مطالبہ اٹھایا تو اس وقت بھی، ان حضرات نے اس مطالبہ کی حمایت ضروری نہیں سمجھی۔

آخر کار، سرمایہ داری اور جاگیرداری کے خلاف احتجاج نے، سوشلزم کا سہارا ڈھونڈا اور جلد ہی ۲۲ اسلامی نکات کے مطالبہ سے گریز و انحراف کرنے والوں کے لیے ایک چیلنج کی صورت اختیار کر لی۔

ملک میں تیسرا مارشل لاء نافذ ہوا، لیکن یہ کشمکش بڑھتی رہی اور اب وہی لوگ جو گول میز کانفرنس تک ۲۲ اسلامی نکات اور اسلامی نظام کے مطالبے کو پس پشت ڈالتے چلے آ رہے تھے۔ سوشلزم کی یلغار سے بچنے کے لیے، اسلام کے نام کی آڑ لینے کے لیے لپکے۔ اور انہیں شدت کے ساتھ اسلام اور نظریہ پاکستان یاد آنے لگا۔

لیکن اب بھی وہ، ۲۲ اسلامی نکات کو اپنانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اور اب بھی ان کی زبان سے، ان اصولوں کے نفاذ کی بات نہیں نکلتی۔

چنانچہ اسلام اور نظریۂ پاکستان کا ان کا نعرہ اب یہی اسلامی نکات کی کسوٹی پر کھوٹا ثابت ہو رہا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ وہ صرف سوشلزم سے بچنے کے لیے اسلام کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ اور ان کا منشا اب بھی صرف برطانوی سیاسی نظام کے نفاذ کا ہے۔

ورنہ آخر کیا وجہ ہے کہ، نواب زادہ نصر اللہ خان، دولتانہ، عبدالقیوم کھوڑو، چوہدری محمد علی، فضل القادر، فرید احمد وغیرہ وغیرہ نظریۂ پاکستان کا تو نام لیتے ہیں، اسلام کا نعرہ تو لگاتے ہیں۔ سوشلزم پر برستے ہیں۔ لیکن ۲۲ اسلامی نکات کا نام نہیں لیتے۔ حتیٰ کہ مودودی صاحب بھی اپنے منشور میں ان کی جداگانہ حیثیت درج نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو تسلی دینے کے لیے کہتے ہیں کہ انہیں اس میں ضم کر لیا گیا ہے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ یہ لوگ ایک طرف تو اسلام کے محافظ ہونے کے دعوے دار ہیں۔ لیکن دوسری طرف حالت یہ ہے کہ ان کا سیاسی مزاج، اقتصادی طریق، اور معاشرتی و معیشتی انداز آج تک وہی ہے۔ جو انگریز کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔

ان کی اولاد انگریزی نظام تعلیم میں پرورش پا کر نکلی ہے۔ اور پرورش پا رہی ہے، اور وہ خود صرف مغربی جمہوریت کے احیاء و قیام کے سوا کسی تبدیلی کے لیے تیار نہیں۔ سوشلزم کے خلاف ان کی جنگ صرف اس مقصد کے لیے ہے۔ ورنہ اگر انہیں واقعی اسلام عزیز ہوتا تو اب تو وہ کم از کم علماء کے متفقہ ۲۲ اسلامی نکات کی مکمل حمایت اور ان کے نفاذ کے مطالبہ کا اعلان کر دیتے اور اپنے اپنے منشوروں میں انہیں شامل کر دیتے۔

لیکن اسلام کے تمام دعووں کے باوجود جو اشخاص انہیں اسلام کی خاطر سوشلزم کا حریف سمجھ رہے ہیں، وہ یا تو خود دھوکے میں ہیں یا دوسروں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، حقیقت یہ ہے اسلام کے بارے میں اسی کا دعوے صحیح ہو سکتا ہے جو ۲۲ اسلامی نکات اور ختم نبوت کا صراحتاً حامی و مؤید ہے۔

پاکستان کی تاریخ کا یہ بہت بڑا اور تباہ کن المیہ تھا اگر ۲۲ اسلامی نکات اور ختم نبوت سے گریز کرنے والوں کو اسلام کا مدعی و محافظ سمجھ کر اس ملک کی قسمت کا مالک بنا دیا گیا۔

اسلام کے ساتھ مکاری و غداری، اشتراکیت سے بھی کہیں زیادہ المناک ثابت ہوگی، جس کی شاید ہی کبھی تلافی ممکن ہو سکے۔

لیاقت علی خان کے قتل سے لیکر، گذشتہ سال کی گول میز کانفرنس تک ہر سیاسی حادثہ کے پیچھے محرک صرف یہی رہا ہے کہ کسی طرح ۲۲ اسلامی نکات اور ختم نبوت کے اصول کو۔ مملکت پاکستان کے سیاسی نظام کا جزو نہ بننے دیا جائے۔ اور ملک کا دستوری و آئینی ڈھانچہ برطانیہ کے پارلیمانی نظام اور اور اقتصادی و معاشی ڈھانچہ امریکہ کے سرمایہ دارانہ نظام کی اساس پر استوار کیا جائے۔ اور اسی کو اسلام کا نام دے دیا جائے۔

یہ ہے وہ اصل منشا جسے حاصل کرنے کے لیے سیاست کا ہر داؤ اور پیچ لڑایا جا رہا ہے۔ اسلام جمہوریت اور سوشلزم کے نعروں کے پیچھے دور تک یہی مدعا کام کرتا نظر آ رہا ہے

کاش اصحاب جبہ و دستار بھی اس حقیقت کو سمجھ سکتے۔ اور جمعیت علماء اسلام کے بوریہ نشین فقراء کے کاز کی اہمیت کو جان سکتے۔

— نعیم اقبال قریشی —

نام نہاد اسلامی جماعت (مودودیوں) کا اسلام

اور ان کی اسلامی حکومت کی حقیقت

ملک میں مودودی پارٹی نے جماعت اسلامی کے پُر فریب نام سے بہت سے نیک نیت مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالے رکھا، مگر خدا بھلا کرے حق گو علماء دین کا، کہ انہوں نے اس کی گمراہی کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا۔ اب اس نے مختلف ناموں سے مسلمانوں میں اپنے موافق تحریکیں شروع کیں۔ ہم کو معلوم نہیں کہ ان کے پاس روپیہ کہاں سے آتا ہے۔ بہرحال ہم بھی اُن کی جماعت ڈیموکریٹک یوتھ فورس میں شامل ہوگئے۔ مگر اس کی سیاست اور مذہب کی اصل حقیقت معلوم ہونے پر ہم نے اس کو چھوڑ کر مسلم یوتھ فورس بنالی جو بفضلہ تعالےٰ ملک میں روز افزوں ترقی پر ہے۔ ہم اپنے بھائیوں کو مودودی پارٹی کے مذہب سے روشناس کراتے ہیں اور آئندہ اس کی سیاسی چالوں پر سے پردہ اٹھائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کتاب کے حوالجات بالکل صحیح ہیں۔ ممکن ہے تازہ ایڈیشنوں میں صفحے انہوں نے بدل دیئے ہوں۔ مگر مضمون اور حوالہ کے ہم ذمہ دار ہیں۔

(نعیم اقبال قریشی کنوینر مسلم یوتھ فورس پاکستان (لاہور)

خطرناک دھوکہ

برادران اسلام! آخری زمانہ ہے۔ اس وقت ایمان بچانا اور سچے اور جھوٹوں میں تمیز کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ ہمارے ملک میں رواپوں کے زور سے چند آدمی اسلامی جماعت کے نام سے ایک تحریک چلاتے اور لوگوں کو اسلامی نظام اسلامی آئین اور اسلامی قانون کے نام سے دھوکہ دے کر علماء دین سے کاٹنے اور اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہوئے اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اب عام اہل اسلام ان کی چالوں اور عقیدوں سے واقف ہوگئے ہیں۔ پھر بھی ہر مسلمان تک حق کی آواز پہنچانا فرض ہے۔

انگریز کے زمانہ میں

انگریز کے زمانہ میں نماز روزے پر کوئی پابندی نہ تھی نہ عام عبادات و معاملات پر تھی۔ ہاں اس کے زمانہ میں

(۱) پیغمبروں کی عزت محفوظ نہ تھی۔ نبوت کے دعوے ہو رہے تھے۔

(۲) صحابہ کو برملا گالیاں دی جارہی تھیں

(۳) زنا اور چوری وغیرہ کی شرعی سزا جاری نہیں کی جاسکتی تھی۔

(۴) مذہبی آزادی کے نام سے مرزائی، عیسائی اور مرتد ہونے کی کھلی اجازت تھی۔

(۵) جو شخص چاہتا شریعت کا حکم کسی حیلے بہانے سے بدل ڈالتا۔ مودودی مذہب میں اس سے بھی زیادہ گمراہی ہے۔ پھر یہ گمراہی اسلام کے نام سے پھیلائی جارہی ہے۔

جگر تھام کے سنیں اور اپنا ایمان بچائیں۔

(۱) مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔ عصمت (اور گناہوں سے پاک ہونا) انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں (دیکھو اس کی کتاب تفہیمات حصہ دوم صـ۴۲)

آپ نے سمجھا۔ مودودی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے۔ حالانکہ جمہور اہلسنۃ والجماعت بلکہ شیعہ تک پیغمبروں کو معصوم مانتے ہیں۔

(۲) مودودی صاحب لکھتے ہیں: حضرت موسےٰ علیہ السلام سے نبوت سے پہلے ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو قتل کردیا تھا۔

(رسائل و مسائل حصہ اول صـ۲۸ ایڈیشن سوم)

حالانکہ وہ آدمی کافر تھا۔ فرعون کی حکومت میں تھا اور قتل کا ارادہ بھی نہ تھا، بلکہ اس کے پنجہ سے ایک مسلمان کو چھڑانے کے لئے صرف گھونسا (مکا) مارا تھا۔ مگر خدا کے برگزیدہ پیغمبر اپنی چھوٹی سی بات کو بھی بڑی سمجھتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ بھی ان کی اس ذرہ سی لغزش پر تنبیہہ کرتے ہیں۔ پھر وہ انبیا علیہم السلام روتے اور گڑگڑاتے ہیں۔ جس سے ان کے درجے لاکھوں گنا بلند ہو جاتے ہیں۔

(۳) مودودی نے تفہیم القرآن میں یونس علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی تبلیغ میں کوتاہیاں ہوئیں (توبہ توبہ) خیال کریں اگر خدا کے پیغمبر پیغمبرانہ فرائض میں کوتاہیاں کریں تو وہ پیغمبر کیسے ہوئے۔ اس سے تو اللہ تعالےٰ کا انتخاب بھی غلط ٹھہرتا ہے

(۴) یہ بحث تو گناہوں کی تھی۔ باقی رہا کفر تو اس مسئلہ میں اجماع امت ہے کہ پیغمبروں پر نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد ایک منٹ کفر کا نہیں گذرتا۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے:۔

انھم معصومون من الکفر قبل النبوۃ وبعدھا بالاجماع۔

(ترجمہ) کہ اللہ تعالےٰ کے پیغمبر کفر سے ہر وقت محفوظ رہتے ہیں۔ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی۔ اور اس پر اجماع امت ہے۔

مگر مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ انبیاء (علیہم السلام) غور و فکر کرتے کرتے توحید تک پہنچتے ہیں اور ان کی توحید کسبی ہوتی ہے۔ (رسائل و مسائل حصہ اول صـ۲۶ ایڈیشن سوم)

دیکھا آپ نے خدا کے پیغمبر بھی پہلے سے موحد نہیں ہوتے نہ مومن ہوتے ہیں۔ یہ توحید وہ کسب کے ذریعہ یعنی زمین و آسمان سورج چاند وغیرہ پر فکر و نظر کرتے کرتے حاصل کرتے ہیں۔ اس حاصل کرنے سے پہلے ان میں توحید نہیں ہوتی۔ اور جب توحید نہیں تو ایمان بھی نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۵) مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام وحی سے پہلے جو علم رکھتے تھے۔ اس کی نوعیت عام انسانی علوم سے کچھ بھی مختلف نہ ہوتی تھی۔ (رسائل و مسائل حصہ اول صـ۲۵ ایڈیشن سوم)

حالانکہ خدا کے پیغمبروں کی فطرت ایمان پر ہوتی ہے ان کو نبوت سے پہلے بھی دوسری قسم کی وحی آتی رہتی ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے وحی بھیجی۔

واوحینا الیہ لتنبئنھم بامرھم ھذا

وھم لا یشعرون۔

(ترجمہ) اور ہم نے یوسف علیہ السلام کے پاس وحی بھیجدی کہ تم ان بھائیوں کو یہ باتیں بتاؤ گے اور ان کو خبر نہ ہوگی۔

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی ماں پہ وحی آئی کہ بچے کو صندوق میں بند کرکے دریائے نیل میں ڈال دینا

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم علیہا السلام سے فرشتوں نے باتیں کیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر سلام کرتے تھے۔

السلام علیک یا نبی اللہ

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو

پیغمبروں اور خود سردار دوجہاں کے بارہ میں یہ کہنا کہ ان کے پاس علم کا کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا، جو عام لوگوں کو حاصل نہ ہو۔ یہ صرف مودودی جیسا گمراہ ہی لکھ سکتا ہے

(۶) سرورکائنات علیہ السلام نے فرمایا:-

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضا من احبھم فبحبی احبھم (آخر حدیث تک)

(ترجمہ) میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد میرے صحابہ کو نشانہ نہ بنانا۔ ان سے محبت میری محبت کی وجہ سے ہے اور ان سے بغض رکھنا مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ہے۔

مگر مودودی صاحب نے اپنی رسوائے عالم کتاب خلافت وملوکیت میں حضرت معاویہؓ حضرت عمرو بن العاصؓ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں جو خرافات لکھی ہیں۔ ان سے اللہ تعالےٰ پناہ دے آمین!

(۷) حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:-

اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا

(ترمذی شریف)

(ترجمہ) اے اللہ معاویہؓ کو اوروں کو ہدایت دینے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا۔

ظاہر ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ جو اس کو مردود کہے وہ خود مردود ہوجاتا ہے

مگر مودودی صاحب نے خلافت وملوکیت میں حضرت معاویہؓ کو قرآن وحدیث کا مخالف اور سنت رسول کو مٹانے والا اور بدعات کو جاری کرنے والا بتایا ہے (العیاذ باللہ تعالےٰ)

(۸) حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے غنیۃ الطالبین میں ص۹۷ پر حدیث نقل فرمائی ہے۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اختارنی واصحابی فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری وانہ سیکون فی اخرالزمان قوم ینتقصونھم فلا تواکلوھم فلا تناکحوھم فلا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم حلت اللعنۃ

(ترجمہ) حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے چن لیا۔ پھر میرے لئے صحابہ چن لئے۔ ان کو میرا انصار بنایا۔ سسرال کا رشتہ دار بنایا۔ اور آخری زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے، جو ان میں نقائص نکالیں گے۔ تو یاد رکھو، ان سے مل کر کھانا نہ کھانا۔ نماز نہ پڑھنا۔ جنازہ نہ پڑھنا۔ ان پر لعنت اتری ہے۔

مگر مودودی صاحب نے تاریخ کی غلط روایتوں سے اپنی اسی کتاب خلافت وملوکیت میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خائن، حضرت عمرو بن العاصؓ جیسے بزرگ صحابی اور فاتح مصر کو چالباز، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جیسے بڑے صحابی کو رشوت دینے والا اور ہزاروں صحابہ کرامؓ کو حق پوشی کا مجرم ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔

اب حضرت سردار اولیاء پیران پیرؒ کی حدیث پھر پڑھیں کہ مودودی کے بارہ میں ان کا کیا فتویٰ ہوا؟

(۹) زنا وغیرہ کی شرعی سزاؤں کے بارے میں مودودی صاحب نے اپنی کتاب تفہیمات حصہ دوم ص۲۸۱ کی بحث تعزیرات میں لکھا ہے کہ جہاں مردوں اور عورتوں کی سوسائٹی مخلوط رکھی گئی ہو۔ جہاں کلبوں، مدرسوں میں خلوت جلوت میں ہر جگہ جوان مردوں اور بنی ٹھنی عورتوں کو ملنے جلنے کا موقعہ ملتا ہو۔۔۔۔ ایسی جگہ زنا کی شرعی سزا جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا۔ رجم اور کوڑوں کی سزا درحقیقت ایسے گندے ماحول کے لئے اللہ تعالےٰ نے مقرر ہی نہیں کی۔

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی سزاؤں کو ظلم کہنا مسلمان کا کام ہوسکتا ہے یا سوسائٹی کے خراب ہونے سے زنا کا جرم ہلکا ہوسکتا ہے یا مودودی صاحب خدا سے پوچھ کر آئے ہیں کہ ایسی سوسائٹی کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ سزا مقرر ہی نہیں کی۔ جو احکام اسلام قیامت تک کے لئے ہیں۔ مودودی صاحب کس طرح ان میں ردوبدل کرتے اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے بڑے بڑے علماء نے اس کو قطعی گمراہ کہا اور حکم دیا کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے

(۱۰) اللہ تعالےٰ نے قرآن میں فرمایا:-

وان تجمعوا بین الاختین

(ترجمہ) کہ (تم پر حرام ہے) کہ دو بہنوں کو ایک شخص کے نکاح میں جمع کردو۔

مگر مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن اشاعت نومبر ۱۹۵۴ء ص ۵۲، ۵۳ میں لکھ مارا ہے کہ دو جڑواں بہنیں ہوں تو ان دونوں کا نکاح ایک مرد سے کرنا جائز ہے۔ اور اس کو ضرورت کے تحت جائز قرار دیا حالانکہ اسلام میں ضرورت اس کا نام نہیں ہے۔ سؤر کی ایک آدھ بوٹی وہاں کھانا جائز ہے جہاں مرنے کا خطرہ ہو۔ اور نکاح مشکل ہونے کی صورت میں تو اللہ تعالےٰ کا حکم قرآن میں یہ ہے کہ وہ پاکدامن رہیں۔ اس میں ذرا خیال بدلنا ہوتا ہے۔ کوئی جان کا خطرہ تو ہوتا نہیں۔ مگر مودودی صاحب نے یہاں صاف قرآن پاک کے خلاف شیطانی اجتہاد کیا۔

(۱۱) قرآن وحدیث کے صاف وصریح حکم کو کسی طرح نہیں بدلا جاسکتا۔ مگر مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۵۶ء ص۲۹۳ پر لکھا ہے کہ حکمت عملی کے تحت شریعت کا ہر حکم بدلا جاسکتا ہے حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کو قریش کے ساتھ خاص کرکے اسلامی مساوات کے عام حکم کو ترک کردیا تھا حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کا کوئی حکم نہیں بدلا بلکہ اہلیت وقابلیت بتائی کہ امامت وخلافت کے لئے سب سے زیادہ اہل قریش تھے۔ اسلام کا یہی حکم ہے کہ کالے گورے اور ملک ونسل کو نہ دیکھو، صرف اہلیت کو دیکھو

(۱۲) مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی حیثیت سے، ایک انسان ہونے کی حیثیت سے یا ایک خاص سوسائٹی میں رہنے والے کی حیثیت سے جو بات کہی وہ حجت شرعی نہیں صرف رسول کی حیثیت سے آپ کی کہی ہوئی بات دلیل شرعی ہے مگر اس کا امتیاز باقی تین حیثیتوں سے مشکل ہے۔ چلو چھٹی ہوئی۔ تین حیثیتوں سے تو آپ کی بات حجت نہیں اور چوتھی حیثیت کا امتیاز مشکل ہے (دیکھو مودودی کی کتاب تفہیمات حصہ دوم)

(۱۳) اللہ تعالےٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کو خاوند کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ مگر مودودی صاحب اپنی کتاب حقوق الزوجین (خلع کی بحث) میں لکھتے ہیں کہ اگر عورت کو خاوند پسند نہ ہو۔ تو خلع حاصل کرسکتی ہے۔ قاضی عدالت کو اس تحقیق

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

فانی مراد آبادی لائلپور

امام اعظم ابو حنیفہ رح

انبیاء کے بعد کچھ بندوں کو بہر مصلحت
اس لئے بخشی گئی تھی زندگی کی منزلت

تاکہ ان کی زندگی انکا عمل انکی زباں
پھر سے تازہ کر سکے قرآن و سنت کا بیاں

کوئی مومن دین کے احکام سے غافل نہ ہو
ماسوا کو چھوڑ کر الحاد پر مائل نہ ہو

بو حنیفہ بھی انہیں بندوں میں شامل ہو گئے
مسکرائی رحمت یزداں تو کامل ہو گئے

سیرت نعمان گمنامی میں کھو سکتی نہیں
آپ کی الفاظ میں تعریف ہو سکتی نہیں

یہ بزرگان سلف کی ہے دعاؤں کا اثر
دین میں رکھتے ہیں رائے اور وہ بھی معتبر

علم کی مشعل سے محفل جگمگا دی آپ نے
از سر نو بخش دی ہے زندگانی آپ نے

نور بن کر پردۂ فکر و نظر پر چھا گئی
آپ کی آواز کوفے سے عجم تک آ گئی

آپ کی تبلیغ سے اسلام کو قوت ملی
آپ کے حلقے میں سب کو دین کی دولت ملی

جن کے باعث تفرقے اسلام میں بڑھتے گئے
مجلس شوریٰ نے ایسے مسئلے بھی حل کئے

ایک قانون مکمل ہر حکومت کے لئے
ایک مدت میں بنایا ایک مدت کے لئے

ان امور فاخرہ کا یہ صلہ کیا خوب تھا
زندگی وقف قفس تھی اور دل مجذوب تھا

یہ وفات قید زنداں زندۂ جاوید ہے
آپ کا علم و عمل اب اختر ناہید ہے

جادۂ نیکی کی جانب اٹھ رہا ہے قدم
حشر تک زندہ رہے گا آپ کا فیض کرم

منقبت سے آپ کی فانی کا دل ہے پرسکوں
ماورائے ہر بلا ہوں۔ کیا خرد۔ کیسا جنوں

طالب اعوان

یہ تو کرسی کے طلبگار لگے پھرتے ہیں

لے کے نعروں کے یہ انبار لگے پھرتے ہیں
جس طرف دیکھئے غمخوار لگے پھرتے ہیں

ان کو دیکھ ذرا گفتار کے آئینے میں
جو بھی یاں صاحب گفتار لگے پھرتے ہیں

پھر وہ کاذب و مکار زمانے بھر کے
بن کے ملت کے وفادار لگے پھرتے ہیں

ان کا اسلام سے کوئی بھی سروکار نہیں
یہ تو کرسی کے طلبگار لگے پھرتے ہیں

بائیس سالوں میں تو اسلام کو نافذ نہ کیا
آج اسلام کے غمخوار لگے پھرتے ہیں

ان کا مذہب تو فقط حرص و ہوا ہے لوگو
یہ جو دولت کے پرستار لگے پھرتے ہیں

آج تک جن کا نہیں ختم نبوت پہ یقیں
ووٹ لینے کو وہ غدار لگے پھرتے ہیں

پھر نئے طور سے محنت کشوں مزدوروں کا
خون پینے کو یہ زردار لگے پھرتے ہیں

فتوے دینے کیلئے کفر کے عربوں کے خلاف
آج نکسن کے نمکخوار لگے پھرتے ہیں

حق تو یہ ہے کہ انہیں منہ نہ لگائیں طالب
یہ جو باطل کے طرفدار لگے پھرتے ہیں

ہماری سیاسی پسماندگی کا حل

طریقہ انتخاب میں فوری تبدیلی

سید کبیر احمد کاظمی سکھر

پاکستان کی تاریخ کے گذشتہ بائیس سالہ دور کے سیاسی تجربات نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ملک میں مستقل سیاسی حکومت کے قیام کے لئے لازم ہے کہ آیندہ ہونیوالے انتخابات میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں۔ یہ اس لئے کہ موجودہ طریق انتخاب سے صرف ایک معمولی اقلیت کی حمایت کا نمائندہ کامیاب ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک حلقہ انتخاب میں ووٹروں کی تعداد تقریبًا دو لاکھ ہے اور اس سیٹ پر انتخابی امیدوار چار ہیں۔ جبکہ صرف ایک آدمی کو اس حلقہ سے کامیاب ہونا ہے۔ منتخب ہونے والے امیدوار نے کل پچاس ہزار ووٹ حاصل کئے جبکہ اس کے مقابل تین امیدواروں نے بالترتیب ۴۷، ۴۵، ۴۰ ہزار ووٹ حاصل کئے۔ مگر ناکام رہے۔ اس طرح کامیاب امیدوار صرف پچاس ہزار ووٹروں کا نمائندہ رہا۔ اور باقی ڈیڑھ لاکھ ووٹروں کا کوئی نمائندہ نہ رہا۔ اور ووٹروں کی ایک بڑی اکثریت نمائندگی سے محروم رہی۔ پھر وہ نمائندہ آزاد ہوتا ہے کہ جو چاہے وہ ان ڈیڑھ لاکھ ووٹروں کی مرضی کے خلاف کام کرتا رہے۔ روز روز ہوس اقتدار کی خاطر اپنی وفاداریاں بدلتا رہے۔ اپنے مخالفین کے خلاف کارروائیاں کرتا رہے۔ موجودہ طریق انتخاب سے ظالم و جابر علم سے بے بہرہ جاگیردار وڈیرے قوم کا خون چوسنے والے کروڑپتی کارخانہ دار صنعتکار یا سرکاری افسروں کے خوشامدی و خوشہ چین نمایندے ہی کامیاب ہو سکتے ہیں اور ایسے لوگ ہی اپنے تنخواہ دار کارندوں اور ایجنٹوں کے ذریعہ مختلف لسانی، علاقائی و برادری کے فتنے کھڑے کراتے ہیں۔ روپیہ کی فراوانی کی وجہ سے غریب ووٹروں سے دھونس، دھاندلی کے ذریعہ ووٹ حاصل کرتے ہیں۔ ایسی سیکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ ایک ایک نمایندہ نے ماضی بعید میں دس دس پندرہ پندرہ لاکھ روپے خرچ کئے۔ غریبوں کی عزتیں لٹوائیں۔ ہاریوں کو ووٹ نہ دینے کی وجہ سے ان کی کاشت کی زمینوں سے بے دخل کیا گیا۔ بعض بعض جگہوں پر تو کئی آدمی قتل بھی کر لئے گئے۔ اس طرح جو لوگ کامیاب ہوتے رہے۔ عوام نے دیکھ لیا کہ وہ سب کے سب اسمبلیوں میں جاکر کیا کچھ نہ کرتے رہے۔ کوئی روٹ پرمٹ حاصل کرتا رہا کوئی امپورٹ لائسنس اور کوئی کارخانے لگاتا رہا کسی نے کواپریٹو بنکوں سے لاکھوں روپے قرضے حاصل کئے۔ کسی نے ہزاروں ایکڑ زمین کوڑیوں کے دام لی۔ یہ سب کے سب لوگ ہمیشہ ہی اقتدار کے ساتھ رہے۔ ان لوگوں نے کبھی خلوص نیت کے ساتھ قانون سازی، اسلامی، عوامی مفاد و جمہوریت کے لئے کچھ بھی کیا۔ اور وہ کرتے بھی کیسے وہ کب عوامی اور اکثریت کے نمایندے تھے۔

ان تمام حالات کے پیش نظر اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری سیاسی زندگی اسلامی، جمہوری طرز پر ہو جائے تو لازم ہے کہ ہم ان تمام سابقہ سیاسی "ستونوں" سے جو ہماری قومی سیاست میں ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ فوری نجات حاصل کریں۔ جو عرصہ بائیس سال میں عوام کے سامنے اپنے سیاسی چولے بدل بدل کر لیڈر اور زعما بن کر پیش ہوتے رہے ہیں اور ہر صاحب اقتدار نے اپنے اقتدار کی مدت بڑھانے کے لئے اپنے دامن میں پناہ دی جس کا نتیجہ یہ نکلا، کہ پاکستان میں آج تک جماعتی سیاست کو کام کرنے کا کوئی موقع نہ ملا اور ملک اب تک اسی جگہ کھڑا ہے جہاں آزادی کے وقت تھا۔ اس عرصہ میں کوئی قومی لیڈرشپ نہ ابھر سکی۔ سیاسی کارکنوں کو ابھرنے نہ دیا گیا۔ اس عرصہ میں تین آئین بنے اور ختم ہوئے۔ ملک ہنگاموں کی نظر ہوا۔ اور بالآخر مارشل لاء ہی ذریعہ نجات بنا۔

اب ہم کو سوچنا چاہیئے کہ آخر اس پستی کا حل کیا ہے۔ بائیس سال کے عرصہ میں اور اس سے قبل بھی اسلام کو اپنانے اور قانون اسلامی بنانے اور نافذ کرنے کا بارہا اعلان ہوتا رہا۔ مگر وائے افسوس کہ ہم آج تک قانون اسلامی کے نفاذ کے لئے عملی طور سے کچھ نہ کر سکے بلکہ ان لوگوں کو ہی کسی نہ کسی طرح اپنے سروں پر مسلط رکھا، جنہوں نے اسلام کی بیخ کنی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ خواص کے ساتھ ساتھ عوام کا بھی قصور ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے خلوص و سادگی سے ان لوگوں کے فریب میں آتے رہے۔ ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا۔ جنہوں نے اپنی عملی زندگی میں اسلام کو نافذ نہ کیا بلکہ صرف انتخاب جیتنے کے لئے اسلام اسلام پکارا۔

اب چونکہ پہلی بار ملک میں بالغ رائے دہی کے تحت عوامی انتخابات ہو رہے ہیں۔ اب وقت ہے کہ ہم جماعتی سیاست کو فروغ دینے کے لئے افراد کی بجائے جماعتوں کو ووٹ دیں اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہر سیاسی جماعت اپنے اپنے منشور کو عوام کے سامنے پیش کرے۔ پھر یہ عوام کا کام ہے۔ وہ یہ دیکھیں کہ کس جماعت کا منشور صحیح معنوں میں اسلامی جمہوری اور عوامی خواہشات کے مطابق ہے اسی جماعت کو ووٹ دیا جائے۔ یہی ایک طریقہ ہے جس سے ملک میں جماعتی سیاست فروغ پائے گی اور افراد کی جگہ پارٹیاں کامیاب ہوں گی۔ ماضی کی طرح ممبروں کی روز روز کی سیاسی قلابازیوں اور ذاتی مفادات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ملک کے ہر حصہ میں ہر سیاسی جماعت اپنا اثر و رسوخ قائم کرے گی اور ان کے کارکن عوامی فلاح و بہبود کا خیال رکھیں گے۔ اچھے افراد جماعتی زندگی میں داخل ہوں گے۔ مارپیٹ، قتل و غارت سیاسی دشمنی سے قوم کو نجات مل جائے گی۔

صدر یحییٰ خاں جہاں دوسرے عوامی مطالبات تسلیم کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ یہ عوامی مطالبہ بھی فوراً مان لیں اور آئندہ ہونے والے انتخابات افراد کی بجائے پارٹیوں کے ذریعہ کرائیں۔ کیونکہ اس طریقہ سے سو فیصد نمایندگی حاصل ہو گی۔ اور ایک مضبوط حکومت بنے گی نیز ملک سے پارٹیوں کی کثرت بھی خود بخود ہی ختم ہوتی چلی جائے گی۔ کیونکہ جو پارٹی انتخابات میں پانچ فیصد سے کم ووٹ حاصل کرے گی وہ خود بخود ہی فیل ہو جائے گی اور جو پارٹی بالکل ہی نمائندگی حاصل نہ کر سکے گی۔ وہ میدان سیاست سے ہٹ جائے گی۔ اس طرح ہی ملک میں صحیح اور صحت مند سیاسی فضا پیدا ہو سکتی ہے اور ہر وہ نظریہ یا منشور اپنی موت آپ مر جائے گا۔ جو عوامی مقبولیت کا حامل نہ ہو گا۔

کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کا اجلاس

۹۔ جنوری بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کا اجلاس زیر صدارت مولانا بشیر احمد صاحب منعقد ہوا۔ سب سے پہلے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	خان خلیل الرحمٰن خاں
نائب امیر	علم الدین صاحب
نائب امیر جونیر	عبدالقدوس عباسی صاحب
ناظم اعلیٰ	قاری عبد [illegible] صاحب
ناظم	نثار احمد صاحب
ناظم جونیئر	رانا عبدالرحمٰن طارق
خازن	محمد یعقوب صاحب

اس کے بعد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں مولانا بشیر احمد صاحب نے شرکاء سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت پاکستان میں حق و باطل کی زبردست کشمکش جاری ہے۔ باطل قوتوں کی تمام تر کوشش اس راہ میں صرف ہو رہی ہے کہ کسی طرح سیدھے سادھے مسلمان عوام کو اسلام اور علماء اسلام سے بدظن کر دیا جائے۔ اس طرح نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری کے مصداق علماء اسلام کا وقار ختم ہو جائے گا تو اسلام کا وقار خود بخود دفن ہو جائے گا حق و باطل کی اس کشمکش میں دائیں بازو کی (امریکن بلاک) جماعتیں براہ راست علماء اسلام پر حملہ آور ہو رہی ہیں: ان جماعتوں کی پروپیگنڈہ مشینری دن رات علماء حق کے خلاف زہر اگل رہی ہے اور تعجب اس پر ہے کہ علماء اسلام کے خلاف یہ پروپیگنڈہ اسلام اور دین کے نام پر جاری ہے

آپ نے فرمایا۔ علماء حق کے خلاف یہ زہریلا پروپیگنڈہ ایک بین الاقوامی سازش کے تحت کیا جا رہا ہے اور پاکستان میں اس کی قیادت مودودی فرقہ کر رہا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر کے دوران اسلامی منشور کے پیش کئے جانے کے بعد مودودیوں کی بوکھلاہٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ علماء پر کیچڑ اچھالنے والے یہ لوگ اپنے منشور میں ملکیت زمین کی حد مقرر کرتے ہیں اور کہیں اسلام کا ذکر تک نہیں کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اپنے منشور کو خالص اسلامی قرار دینے سے بھی نہیں شرماتے ــ حالانکہ زمین کی ملکیت کی حد بندی کرنا سوشلزم کا خاص اور بنیادی اصول ہے اور اسلام کا نام تک کا ذکر نہ کرنا ایک لادینی منشور کا خاصا ہے۔ ڈھٹائی کی حد ہو گئی کہ ہم سوشلزم اور لادینی منشور کی علمبردار جماعت تو اسلامی قرار پاتی ہے اور خالص اسلامی منشور پیش کرنے والی جماعت کو سوشلسٹ ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ آپ نے آگے چل کر جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور پر اعتراض کرنے والوں کی اس منطق پر تعجب کا اظہار کیا کہ جب یہ لوگ ملکیت زمین کی حد بندی کر چکے تو اب کہتے ہیں کہ ہم حد بندی عارضی طور پر کریں گے ان عقل کے اندھوں سے پوچھا جائے کہ حد بندی تو خالص سوشلزم ہے۔ اور جب تم حد بندی کر کے زائد زمین کسانوں اور غریبوں کو فروخت کر دو گے تو کیا چار سال بعد دوبارہ غریبوں سے چھین کر جاگیرداروں کے حوالے کر دو گے؟

آپ نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ داری اور جاگیرداری کی گرتی دیواروں کی حفاظت کی فکر میں یہ لوگ ہوش و حواس کھو بیٹھے ہیں اور عجیب و غریب آوازیں نکالنے لگے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ سوشلزم اور اسلامی سوشلزم غیر اسلامی اصطلاحیں ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ سوشلزم کی مخالفت کو ناجائز جاگیرداری کی حفاظت کا ذریعہ بنا لیا جائے۔ جاگیرداری کی لعنت پاکستانی مسلمانوں پر سوشلزم سے بھی بدتر ہے۔ اس لئے کہ اس ملعون جاگیرداری نے ڈیڑھ سو سال انگریز کی لوٹ کھسوٹ اور ظلم و بربریت کی حمایت و حفاظت کی ہے۔ اور اسلام کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ بنی رہی ہے۔ اور آزادی کے بائیس سال گذر گئے۔ مگر جاگیرداری اور سرمایہ داری اسلام کی راہ میں روڑے اٹکا رہی ہیں۔ سوشلزم کا راستہ صرف شرعی نظام کے نفاذ سے ہی روکا جا سکتا ہے۔ اور شرعی نظام کا نفاذ اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک ہمارے ملک میں جاگیرداری کا موجودہ نظام باقی ہے جب جاگیرداری و سرمایہ داری کے دیو استبداد کا سر نہ کچلا جائے گا۔ اسلام اس ملک میں نافذ نہ ہو سکے گا۔

آپ نے سوشلزم کی مخالفت کے نام پر سرمایہ داری و جاگیرداری کے تحفظ کی راہ ڈھونڈنے والوں کو اسلام کا راستہ روکنے والے قرار دیا۔ آپ نے عوام اور خصوصاً کارکنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت مسلمانوں کی آبرو اور ایمان صرف اسی صورت میں محفوظ رہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں علماء کے متفقہ بائیس نکات پر مبنی آئین نافذ کیا جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا منشور انہی بائیس نکات کی تشریح پر مشتمل ہے۔

اجلاس میں مختلف قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(حسین احمد ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں)

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کی تعزیتی قرارداد

۱۲۔ جنوری جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کے خازن چوہدری عمر دین صاحب مرحوم کی وفات پر شہر کے ہر طبقہ میں رنج و غم کی ایک لہر دوڑ گئی۔ چوہدری عمر دین صاحب نہایت نیک دل، دین کا درد رکھنے والے تھے۔ ان کی ہمدردیاں ہمیشہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ رہیں۔ آپ تاحیات جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے خازن رہے۔ صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جھنگ کے دو روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ آپ کو جب چوہدری صاحب کی وفات کی خبر ملی تو آپ کو دلی صدمہ ہوا۔ آپ بہمراہی مقامی جمعیۃ چوہدری صاحب مرحوم کے مکان پران کے اعزہ و اقربا سے تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

آپ نے ان کے اہل و عیال کو صبر کی تلقین فرمائی اور دعا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اراکین جمعیۃ علماء اسلام جھنگ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء جھنگ نے عارضی طور پر صوفی علی [illegible] صاحب انصاری کو جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر [illegible] خازن مقرر کیا ہے۔

قائدآباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

گذشتہ روز مولانا بشیر محمد صاحب رکن پارلیمنٹری بورڈ [illegible] علماء اسلام ضلع سرگودھا نے قائدآباد کا دورہ کیا۔ مخت[illegible] لوگوں سے ملاقات کے علاوہ جامع مسجد میں خطاب عام کیا اور جمعیۃ کے منشور کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ مندرجہ [illegible] انتخاب عمل میں آیا۔

امیر ــ مولانا سراج الدین صاحب خطیب جامع مسجد غل[illegible]

نائب امیر صوفی جہاں خاں آڑھتی ــ ناظم عمومی مستری علی [illegible]

ناظم ــ منشی یار محمد ــ خازن ملک عطا محمد ــ مجلس شو[illegible]

کے ارکان کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

(مستری علی محمد ناظم جمعیۃ قائدآباد ضلع [illegible])

ملک میں اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے
پُرزور
اپیل
جمعیۃ علماء اسلام ملک میں
کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے احکام کو نافذ کرنے
صحابہ کرام وسلف صالحین کی تعلیمات کو فروغ دینے
اسلامی وحدت، ملی استحکام اور مسلمان عوام کو متحد و با اختیار بنانے
سیاست وحکومت کے تمام شعبوں میں اسلام کو غالب کرنے
اور مخالفین اسلام منکرین سنت وختم نبوت کی ریشہ دوانیوں کو روکنے
اور سامراجی ایجنٹوں سے مسلمانان پاکستان کو خبردار رکھنے کے لئے پرامن جدوجہد کر رہی ہے
بے حیائی، فحاشی، عریانی کے زہریلے جراثیم بڑی تیزی سے معاشرہ میں پھیل رہے ہیں
تعلیمی عدالتی اور قانونی نظام اب تک فرنگی نظام کے مطابق چل رہا ہے۔ معاشی نظام کی بنیادیں سود پر قائم ہیں
اِن تمام خرابیوں کا انسداد اور ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کا نفاذ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے بیت المال کو مستحکم کرنا ضروری ہے۔ اسلئے ہم صحیح اسلامی نظام کے خواہاں حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ عید قربان کے موقعہ پر
قربانی کی کھالیں
جمعیۃ علماء اسلام کو دے کر جمعیۃ کے بیت المال کو مضبوط بنائیں
نوٹ: آپ اپنے مقام پر ہر مقامی جمعیۃ کو کھال یا اس کی رقم دے کر باقاعدہ رسید حاصل کریں
اپیل کنندگان
(حضرت مولانا) محمد عبداللہ درخواستی (صاحب) امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
(حضرت مولانا) مفتی محمود (صاحب) ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
براہ راست کھال ہائے قربانی کی رقم ناظم عمومی کے نام مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
بیرون لوہاری گیٹ ملتان کے پتہ پر ارسال کریں۔

چنیوٹ میں یوم اسلامی منشور، عظیم الشان جلسہ و جلوس

چنیوٹ ۱۷ جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام کے تحت یوم اسلامی منشور بڑے تزک و احتشام سے منایا گیا۔ شہر کی تمام جامع مساجد میں خطباء کرام نے اسلامی منشور پر سیر حاصل تبصرہ فرما کر ووٹ کے صحیح استعمال کی عوام الناس کو تلقین فرمائی اور بعد نماز جمعہ شاہی منڈی چنیوٹ سے جمعیۃ کی زیر قیادت ایک پرامن اور باوقار عظیم الشان جلوس شہر کے تمام اہم حصوں اور بارونق شاہراہوں سے اسلامی نظام حیات کا مطالبہ کرتا ہوا گذرا۔ اور انتخابات پارٹی سسٹم پر پرامن طریقہ سے کرانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ جمعیۃ کا یہ جلوس یہاں کے عوام کی اسلام سے گہری وابستگی اور علماء حق کی تائید و حمایت کا ایک روشن اور زبردست مظاہرہ تھا۔ اس جلوس میں مختلف جماعتوں کے کارکنوں اور شہر کے تمام علماء کرام پیش پیش تھے۔ جلوس کے بعد جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس سے مرزا غلام نبی جانباز۔ مولانا فضل الرحمٰن احرار اور مولانا محمد عبدالوارث اور قاری نور الحق ایڈووکیٹ ناظم جمعیۃ ملتان ڈویژن نے خطاب فرمایا۔

قاری صاحب نے کہا کہ اب تمام پارٹیوں کے منشور عوام کے سامنے آچکے ہیں اور کس قدر حیرت و استعجاب کی بات ہے کہ آج محلاتی سازشوں کے عظیم شاہکار اور پرانے آزمودہ گرگے بھی اسلام اسلام کی رٹ لگا رہے ہیں جنہوں نے اپنے دور اقتدار میں انگریز ملعون کی سنت پر عمل پیرا ہو کر قومی مفادات کی سودے بازی کر کے قومی خواہشات اور تقاضوں کے علی الرغم اسلام کا مذاق اس انداز سے اڑایا کہ الامان والحفیظ۔ اور آج وہ لوگ بھی اسلام کا نام مطلب براری کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ جو اپنے چھ فٹ کے جسم اور چند مرلے کے گھر میں اسلامی نظام نافذ نہیں کر سکے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ پاکستان میں اسلامی قانون رائج کریں گے مودودی صاحب اسلام کا نعرہ لگانے میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ حالانکہ واقعات شاہد ہیں کہ جب بھی کبھی ملک میں اسلامی نظام کے قیام اور قومی مفادات کے تحفظ کے لئے کوئی عملی قدم اٹھا اور گورنمنٹ سے مطالبہ منوانے کا وقت آیا تو مودودی صاحب کی زبان خاموش ہو گئی۔ انہوں نے مودودی جماعت اور دیگر سیاسی گرگوں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مفاد پرست اور خود غرض عناصر نے متفقہ ۲۲ اسلامی نکات کو آئین کی بنیاد قرار نہ دیا تو ہم اس آئین کی کھلم کھلا بغاوت کریں گے۔ عوام کو چاہیئے کہ وہ منشور کے ساتھ ساتھ ان کی پولیٹیکل زندگیوں کا بھی مطالعہ کریں۔ مودودی جماعت کے لیڈر ہمیں اشتراکی کہتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے اپنے منشور صفحہ ۲۳ پر عدم ملکیت واضح انداز میں تسلیم کر کے اور اس شق کو عارضی قرار دے کر اسلام کا مذاق اڑایا۔ حالانکہ یہ اسلام میں حرام ہے اب آپ بتایئے کہ سوشلسٹ ہم ہیں یا جماعت اسلامی! مسلمانوں کی صریحاً تعریف دستور میں کرانے کا وقت آئے تو مفتی محمود صاحب کرائیں۔ گول میز کانفرنس میں ۲۲ اسلامی متفقہ نکات کا مطالبہ پیش کریں تو مفتی محمود صاحب کریں۔ اور عائلی قوانین کے خلاف تحریک چلائیں تو مفتی محمود اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی چلائیں۔ اس کے باوجود بھی ہمیں بدنام کرنے کی خاطر اشتراکی کہا جاتا ہے۔

مولانا محمد عبدالوارث نے مقامی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے حکام بالا کی توجہ شہر میں چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی طرف مبذول کرائی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ چونکہ شہر کی آبادی بڑھ چکی ہے۔ لہٰذا اس میں عوام کی جان، مال آبرو کے تحفظ کے لئے پولیس کی نفری بڑھائی جائے۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے عوام کے بے پناہ ہجوم سے اپیل کی کہ اگر آپ نظریہ پاکستان کا تحفظ اور معاشرے کی برائیوں کا سدباب چاہتے ہیں تو پھر جمعیۃ علماء اسلام کو ووٹ دیں۔ عوام نے اپنے پورے تعاون و حمایت کا یقین دلایا۔ شہر میں انتخابی مہم کے سلسلہ میں یہ پہلا عظیم الشان باوقار و پرامن جلسہ و جلوس تھا۔ جو نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی سے خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ (محمد الیاس قریشی ناظم جمعیۃ)

تبلیغی دورہ

حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے چک سانجھل تحصیل چنیوٹ کا تبلیغی دورہ کیا اور وہاں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی منشور پر سیر حاصل تبصرہ کیا وہاں کے عوام نے جمعیۃ کے اسلامی منشور سے متاثر ہو کر جمعیۃ کو اپنے ہر قسم کے تعاون اور بھرپور حمایت کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو ملک میں اسلامی نظام حیات رائج کرنے میں مصروف ہے۔ وہاں جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا دوست محمد صاحب
نائب امیر	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب
ناظم عمومی	حاجی محمد نواز سلوترا
ناظم	مہر محبوب احمد صاحب
خزانچی	حاجی محمد یوسف صاحب نمبردار

ذکوت شوند ہے

حاجی الٰہ دتہ صاحب نمبردار۔ مہر محمد حنیف صاحب مہر محمود احمد صاحب۔ مہر حاجی حاجا صاحب۔ میاں دریام احمد صاحب۔

جمعیۃ طلباء اسلام شجاع آباد کا انتخاب

مورخہ ۹ دسمبر بعد نماز جمعہ جمعیۃ طلباء اسلام شجاع آباد کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔

امیر	شیر محمد تبسم
نائب امیر	مختار احمد خواجہ
ناظم عمومی	نصیر الدین احرار
ناظم	احمد بخش مجاہد
ناظم نشر و اشاعت	محمد جمیل خالد
خازن	قاضی زین العابدین عابد

جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ کا انتخاب

مورخہ یکم ۱۷ کو بوریوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے

سرپرست	مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب تھانوی
امیر	مظفر طارق عثمانی
ناظم	مولانا حافظ محمد طیب صاحب رشیدی
ناظم دفتر	مولانا حافظ محمد افضل جالندھری
خازن	جناب عبدالحلیم صاحب
ناظم نشر و اشاعت	،، صدیق احمد صاحب عثمانی
مبلغ نمبر ۱	مولانا حافظ وکیل احمد صاحب
مبلغ نمبر ۲	ابوطیب مولانا محمد اقبال قاسمی بی۔ اے

(مظفر طارق عثمانی امیر جمعیۃ بوریوالہ)

بلوچستان ٹریڈ یونین کا جلسہ

کوئٹہ۔ بلوچستان ٹریڈ یونین کا جلسہ عام زیر صدارت سردار محمد حسین منعقد ہوا جس میں پی، ڈبلیو، ڈی کے اورسیئر ایم۔ ای۔ ایس کے عبدالغفار۔ اریگیشن کے محمد اکبر خان اور کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کمپنی کے خیر اللہ نے خطاب کیا۔ جلسہ میں جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ شہر کے ناظم مولانا عبدالستار شاد نے تقریر کی اور جمعیۃ کے منشور کی وضاحت کی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ متعلقہ محکمہ کے ملازمین کو مستقل کیا جائے۔ ان کو سردی الاؤنس اور دیگر سہولتیں دی جائیں۔ انہوں نے کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کے ۵۰۰ ملازمین کو دو ماہ کی تنخواہ نہ ملنے پر افسوس کا اظہار کیا۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام کراچی

اسلام اور مسائلِ حیات

(اسلام کا ظہور اور تیزی سے اشاعت پذیر ہونا)

(قسط نمبر ۱)

آج سے چودہ سو سال قبل ایک وسیع جزیرہ عرب میں اسلام کا ظہور ہوا۔ یہ جزیرہ اس وقت کی ان دو عظیم سلطنتوں فارس اور روم کے اطراف میں واقع تھا۔ جن کی سیادت اور سلطنت کا کوئی مدمقابل اس وقت موجود نہ تھا۔

اسلام کے ظہور کے وقت اس پورے جزیرہ میں بت پرستی کا بڑا زور تھا۔ ہر قبیلہ کا بت تقریباً علیحدہ تھا، اور مکہ کے بڑے قبیلہ قریش کی سیادت سب تسلیم کرتے تھے ایسے پُر آشوب دور میں اسلام کا ظہور ہوا، اور پھر بہت ہی تھوڑے عرصہ میں جزیرہ عرب کے لاکھوں مکین آغوش اسلام میں آ گئے۔ قبائل عرب میں صدیوں سے جو آپس کے تنازعات چل رہے تھے اور وہ تمام سرکشیاں جو ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھیں۔ سب ختم ہو گئیں۔

باوجودیکہ عرب میں بت پرستی کا بہت زور تھا، اور شروع میں انہوں نے اس نئے دین کی بہت سخت مزاحمت کی تھی۔ لیکن اسلام جس قدر سرعت سے پھیلا۔ اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔

عرب کے وہ سرکش قبائل جن کی کبھی بھی آپس میں بنتی نہیں تھی۔ اسلام نے آ کر انہیں باہم متحد کر دیا اور انہیں ایک امت بنا دیا جبکہ ان کے اندر سینکڑوں عصبیتیں موجود تھیں اور یہ کرشمہ صرف ایک اعلان کا تھا کہ

ان هذه امتكم امة واحدة

یہ تمہاری امت دراصل ایک ہی امت ہے

(سورۃ المومنون پ ۱۸)

اسلام نے ان کے اندر ایک نئی روح پھونک دی اور وہ روح تھی۔

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله.

(سورہ آل عمران پ ۴)

(ترجمہ) "تم تمام امتوں میں بہتر امت ہو۔ جو لوگوں (کی ارشاد و اصلاح) کے لئے ظہور میں آئی ہے۔ تم نیکی کا حکم کرنے والے برائی سے روکنے والے اور اللہ پر (سچا) ایمان رکھنے والے ہو۔"

افضلیت اور بزرگی کا معیار خاندانی عصبیت اور قبائلی فخر کی بجائے انسانی بھلائی اور خیر خواہی قرار دیا اسلام نے اپنے ان اصولوں کے ذریعہ عربوں کے اندر وہ جذبہ پیدا کر دیا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام جزیرۃ العرب سے باہر نکلا اور دنیا کی ان دو عظیم سلطنتوں فارس اور روم کو تہہ و بالا کر دیا، جن کا ڈنکا مشرق و مغرب میں بجتا تھا۔

فارس و روم کی یہ عظیم الشان سلطنتیں ان صحرا نشینوں کے قبضے میں آ گئیں اور پھر دس برس بھی گذرنے نہ پائے تھے کہ یہی صحرا نشین ہندوستان اور چین کے دروازوں پر دستک دے رہے تھے۔

ان عظیم فتوحات کی وجہ سے مسلمانوں پر اپنے دینی عقائد کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے مشرق اور مغرب کے راستے کھل گئے۔ اور اس طرح انہوں نے مشرق سے لے کر مغرب تک اپنی دینی برتری پوری دنیا سے منوالی۔

اسلام کی اس قدر تیز اشاعت نے دنیا کے تمام مفکرین اور مورخین کو حیران کر دیا کہ اس کے اس قدر تیزی سے اشاعت پذیر ہونے کے اسباب کیا ہیں۔ جن کی نظیر انہیں کہیں بھی نظر نہیں آتی۔

اشاعت اسلام کی سرعت کا راز کیا تھا؟

(۱) کیا اس قدر تیزی سے اشاعت پذیر ہونے کا سبب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عربوں پر حکومت کا نتیجہ تھا؟ ہرگز نہیں، کیونکہ جس وقت اسلام کا ظہور ہوا عربوں کو کوئی ایسی قابل ذکر طاقت حاصل نہ تھی۔ وہ تو بس چند منتشر قبائل تھے۔ جن کا ذریعہ معاش زیادہ تر لوٹ مار تھا اور فارس و روم کی ان عظیم سلطنتوں کے آگے ان کی حیثیت پرکاہ کے برابر بھی نہ تھی۔

(۲) کیا اس قدر تیزی سے اشاعت پذیر ہونے کا سبب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خوارق عادات معجزات تھے؟ نہیں۔ کیوں؟ ذرا غور کریں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا، اور معجزے کی وجہ سے وہ آگ ان پر گلستان بن گئی لیکن نمرود اور اس کے ساتھی ایمان نہ لائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے اس کے بڑے بڑے جادوگروں کو اپنے معجزۂ عصا سے عاجز کر دیا۔ لیکن فرعون اور اس کی قوم مسلمان نہیں ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کی ضرب سے دریا چیر دیا۔ جس میں فرعون اور اس کے متبعین غرق ہو گئے۔ لیکن بنی اسرائیل پھر بھی بچھڑے کی پوجا کرنے لگ گئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی کے پرندے زندہ کر کے اڑلائے۔ مردوں کو زندہ کر دکھایا۔ اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست کر دیا۔ لیکن ظالموں نے عبرت حاصل نہیں کی بلکہ الٹا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھانے کی ناکام سازش کی۔

لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعینہٖ یہی معجزات نہیں لائے۔ ہاں آپؐ کو بھی دیگر معجزات عطا ہوئے تھے اور یہ خوارق عادات معجزات آپؐ کی دعوت دین کی اساس بھی نہ تھے، مگر اس کے باوجود بھی آپؐ کی حیات مبارکہ ہی میں تقریباً پورا جزیرہ عرب آغوش اسلام میں آ گیا اور پھر آپؐ کی رحلت کے کچھ ہی عرصہ بعد جزیرہ عرب سے باہر بھی دنیا کا ایک بڑا حصہ آپؐ کے اصحاب کے زیر نگین آ گیا۔

آخر یہ کون سا راز تھا جس نے دنیا کے بڑے عقلمندوں بڑے بڑے فلسفیوں اور دنیا کے بڑے مؤرخین اور محققین کو حیران اور دہشت زدہ بنا دیا تھا۔ آخر یہ کون سا عجیب راز تھا۔

وہ راز یہ تھا کہ اسلام ایک ایسی زندگی کی دعوت لایا تھا۔ جو جدید بنیادوں پر قائم تھی اور اسلام کی یہ دعوت ایک ایسی زندگی کی ضمانت دیتی تھی جو تمام تر امن اور سلامتی پر مبنی تھی۔ جبکہ مفکرین عالم اور بڑے بڑے محققین ان بنیادوں کی تحقیق و تلاش سے عاجز آ چکے تھے۔

اور یہ دعوت قرآن حکیم کے ان الفاظ میں تھی۔

يا ايها الذين امنوا استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم

(سورہ انفال پ ۹)

(ترجمہ) اے مومنو! تم اللہ اور رسول کی پکار کا جواب دو جبکہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔

امن اور سلامتی کی طرف اسلام کی یہ دعوت اس وقت بھی تھی جبکہ قدیم تمدن اور تہذیب اس قسم کی سلامتی اور امن کی ضمانت دینے میں ناکام ہو چکا تھا۔ جیسا کہ اس وقت بھی یعنی بیسویں صدی کے اس جدید دور میں جدید تہذیب و تمدن بھی اس قسم کے امن، سلامتی اور آرام و اطمینان کی ضمانت دینے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔

اسلام کا ظہور ایسے پر آشوب دور میں ہوا۔ جبکہ ہر طاقتور ظالم تھا۔ اور ہر کمزور اس ظلم کی چکی میں پس رہا تھا۔ ایک انسان اپنے بھائی دوسرے انسان کی پہچان سے بھی منکر تھا۔ ہر انسان کی زندگی دوسرے انسان کی طاقت اور ظلم کے پنجے میں تھی اور اس وقت کے معاشرے میں انفرادی اور اجتماعی طور پر ظالم بھی تھے اور مظلوم بھی تھے۔ کبھی کسی فرد کا خاتمہ ہوتا تھا تو کبھی پوری جماعت کا خاتمہ کر دیا جاتا تھا

انسانی زندگی کبھی کسی شخصی استبداد اور ظلم کی حکومت کے پنجے میں ہوتی تھی تو کبھی ایک ظالم جماعت کے پھندے میں آ جاتی تھی۔ دونوں صورتوں میں فرد کی زندگی اور اجتماعی زندگی ایک عذاب الیم میں مبتلا تھی۔

یہی وجہ تھی کہ اسلام سے قبل ہر قوم، ہر ملک اور ہر زمانہ میں کچھ ایسے افراد بھی تھے۔ جو ایسے اصولوں اور راہوں کی تلاش میں تھے۔ جن کے ذریعہ سے انسانیت کو اس ظلم اور جبر کی چکی سے نکال کر اور ایسے معاشرہ سے جس میں کوئی نظام نہ ہو، کوئی اصول نہ ہو اور انسانی حقوق کی حفاظت و نگرانی کا کوئی انتظام نہ ہو۔ نکال کر دائرہ امن اور سلامتی کے سائے میں لایا جا سکے۔

چنانچہ انسانی سعادت کے حصول کی ان کوششوں کے سلسلہ میں مفکرین نے مختلف راستے اختیار کئے۔ لیکن کوئی ایسی راہ اختیار نہ کر سکے۔ جو نہایت معتدل اور ہر طرح جامع ہوتی۔ بلکہ ہمیشہ انہوں نے ایسے خطوط پر سوچا جو دوسرے شعبوں سے قطع نظر زندگی کے صرف کسی ایک ہی شعبہ کا حل ہوں۔

اور بسا اوقات انہوں نے اپنے اس انداز فکر میں بھی جو اگرچہ زندگی کے صرف کسی ایک ہی شعبہ کا حل ہوتا تھا۔ ٹھوکریں کھائیں اور ایسی راہوں پر لگ گئے جس سے معاشرہ کا تو کوئی علاج نہ ہوا۔ البتہ درد اور بڑھ گیا۔ ایسے دور میں اور ان حالات میں داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تمام انسانوں کو پکارا

وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه

ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ذلكم وصاكم به لعلكم تتقون۔ (سورہ الانعام پ۸)

(ترجمہ) "اور اس نے بتلایا کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو کہ مستقیم ہے، سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط رکھو۔"

یہ کونسی راہیں تھیں۔ جن میں انسانیت گم ہو چکی تھی۔ اور جن کی وجہ سے ابنائے انسانیت میں یہ تفریق پیدا ہو گئی تھی اور وہ صراط مستقیم کونسی ہے اور کیا ہے۔ جس کی دعوت اسلام نے دی ہے اور جس پر گامزن ہو کر ابنائے انسانیت میں پیدا شدہ یہ تفریق مٹ سکتی ہے۔ یہی وہ مسئلہ ہے جسے ہم حل کرنا چاہتے ہیں۔

زندگی کی مشکلات کے حل کے قدیم و جدید اصولوں پر ایک اجمالی نظر

بہت پہلے زمانہ قدیم سے ہی چین، یونان اور روم میں ایک ایسے فلسفہ کا ظہور ہوا۔ جس کا مطمح نظر یہ تھا کہ حیات انسانی کو اس کے اصلی اور فطری تمدن اور مساوات کی طرف واپس لایا جائے۔ اور زندگی کی ان تمام دشواریوں، خرابیوں، اور تفریق کو ختم کیا جائے۔ جو کبھی تو ایک ڈکٹیٹر کی شکل میں تباہی پھیلاتی ہیں اور کبھی ایک بد نظم جماعت کے اقتدار کی شکل میں نازل ہوتی ہیں۔

چنانچہ اس وقت کے فلاسفر اور مفکرین نے یونان اور روم میں ڈیموکریسی (جمہوریت) کا نظریہ پیش کیا جس کے ذریعہ سے ان کے خیال میں شخصی حکومت یا کسی ایک طبقے کی حکومت کا سدباب ہو سکے۔

اور اسی طرح ہمارے جدید دور میں بھی کئی ایسے نئے اصول اور نظریے ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ جن کے موجدین کا یہی خیال ہے کہ ان نظریوں، نظاموں اور اصولوں کے ذریعہ سے جو انہوں نے بنائے ہیں۔ حیات انسانی کو ظلم اور عدم مساوات سے چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اٹھارویں صدی کے اواخر میں انقلاب فرانس کے بعد حریت، انصاف اور مساوات کے مطالبات بڑھنے لگے اور ایسا نظر آنے لگا کہ یہ مطالبات اور تحریکیں آخر کار یورپ کے جاگیردارانہ نظام کو ختم کر کے ہی دم لیں گی۔ اور اس طرح ان اصولوں کے تحت نئی نئی تنظیمیں قائم ہونے لگیں۔ جنہوں نے مختلف نعرے اپنا رکھے تھے۔ اور ان میں سرفہرست دو نعرے تھے

(۱) ڈیموکریسی (جمہوریت)

(۲) سوشلزم

ان دونوں میں خاص طور پر ہمیں سوشلزم کے معانی میں کافی تنوع نظر آتا ہے۔ چنانچہ سوشلزم کے حامیوں میں بھی مختلف نظریے پیدا ہو گئے۔

(۱) کمیونسٹوں کا سوشلزم یعنی کمیونزم

(۲) نازیوں کے زیر سایہ جرمنی کا قومی سوشلزم (جو کہ کمیونزم کا ازلی دشمن تھا)

(۳) برطانیہ کی لیبر پارٹی کا جمہوری سوشلزم

(۴) مارشل ٹیٹو کا سوشلزم

اور خدا جانے ابھی اور کس قسم کے نظریے پیدا ہوں اور سب کا ایک ہی دعویٰ ہے۔ وہ یہ کہ ڈکٹیٹرشپ یعنی شخصی استبداد کا خاتمہ۔ پوری قوم اور ملک پر کسی ایک طبقہ کی حکومت اور تسلط کا خاتمہ، اور ایک ایسے نظام زندگی اور سوسائٹی کا قیام جس میں ہر شخص کے حقوق محفوظ ہوں۔

اسلام کا ظہور ایسے حال میں ہوا جبکہ فرد کی زندگی ان اصولوں کی باہمی جنگ میں محصور تھی

چودہ صدی قبل جس وقت اسلام کا ظہور ہوا تو دنیا میں انفرادی زندگی ان نظاموں اور نظریوں کے آپس کے معرکوں میں الجھی ہوئی تھی اور انسانی زندگی کے مشکلات کے حل کی راہ ڈھونڈنے کے لئے ان قدیم اور جدید نظریات میں سخت تصادم کی کیفیت موجود تھی

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ اسلام کا موقف

(۱) ان آپس میں متصادم اصولوں اور نظاموں کے بارے میں کیا تھا؟

(۲) اور اس دور جدید یعنی آج کے نظریوں اور نظاموں کے بارے میں کیا ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ ہم سوال کریں کہ

- اسلام کا موقف خود زندگی کے بارے میں کیا ہے؟
- اور اس نے انسانی زندگی کی حفاظت اور اس کی ان مشکلات کا جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں کیا حل پیش کیا ہے؟
- اور زندگی کے مختلف شعبوں اور پہلوؤں کے بارے میں اسلام کے دستوری اساس اور قواعد کیا ہیں؟

ان سوالات کے جواب ہی سے اسلام کے اس قدر تیزی سے پھیلنے کا راز سمجھ میں آئے گا۔ اور اس طرح وہ معمہ بھی حل ہو جائے گا جس کے حل کے متعلق قدیم اور جدید مفکر حیران ہیں

(باقی آئندہ)

کیا جمعیۃ علماء اسلام سوشلزم کی حامی ہے؟

اس الزام کا جواب جمعیۃ کے اکابرین کے اخباری بیانات پر مبنی اقتباسات سے ملاحظہ ہوں

- مارکس ولینن صحابہ کرامؓ کی قائم کردہ مساوات کی نظیر پیش نہیں کر سکتے
  ——— روزنامہ وفاق لاہور ——حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۸ ۳/۶۹
- اسلام کے سوا ہم ہر ازم کو کفر سمجھتے ہیں
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی —حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۲۴ ۸/۶۹
- سوشلزم و کمیونزم سے ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔
  ——— (روزنامہ وفاق لاہور —حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۲۸ ۹/۶۹
- ہم سوشلزم یا کمیونزم کو کسی قیمت پر ملک میں قدم جمانے نہیں دینگے۔
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی —حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۲۰ ۱۰/۶۹
- اسلامی نظام حکومت سے ہمارے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی —حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۲۰ ۱۰/۶۹
- جمعیۃ علماء اسلام سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں کو اسلام کے منافی سمجھتی ہے۔
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی —حضرت مولانا مفتی محمود صاحب —۱۲ اگست ۶۹ء
- پاکستان میں کمیونزم اور سوشلزم کے لئے قطعی طور پر کوئی گنجائش نہیں ہے۔
  ——— (روزنامہ مشرق لاہور —حضرت مولانا مفتی محمود — ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء
- سوشلزم، کمیونزم، مغربی جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام اسلام اور اسلامی اصولوں کے خلاف ہیں
  ——— (روزنامہ حریت — حضرت مولانا ہزاروی صاحب —۳ ستمبر ۱۹۶۹ء
- ہم سرمایہ داری و سوشلزم کے سخت مخالف ہیں۔
  ——— (روزنامہ حریت کراچی) مولانا غلام غوث ہزاروی۔ اگست ۶۹ء
- ہم علی الاعلان کہتے ہیں جو ازم اسلام سے متصادم ہوگا۔ ہم اسے شکست دینے کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھائیں گے۔
  ——— (روزنامہ حریت کراچی) حضرت مولانا ہزاروی صاحب۔ اگست ۶۹ء
- پیپلز پارٹی اور نیشنل عوامی پارٹی سوشلزم کے پروگرام کو ترک کر دیں (مشورہ)
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی) مولانا غلام غوث ہزاروی۔ اگست ۶۹ء
- میں سوشلزم پر لعنت بھیجتا ہوں۔
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی (تقریر سکھر) حضرت مولانا ہزاروی ۱۶ ستمبر ۶۹ء
- سوشلزم اور اسلامی سوشلزم دونوں خطرناک ہیں۔
  ——— (روزنامہ مشرق) حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی۔ ۱۹۶۹ء

- اسلام کو سوشلزم یا کمیونزم یا کیپٹل ازم (سرمایہ دارانہ نظام) کی ضرورت نہیں۔
  ——— (ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور) ۱۴ فروری ۱۹۶۹ء
- سوشلزم کا نعرہ لگانا چھوڑ دیجئے۔ بھٹو کو مفتی صاحب کا مشورہ
  ——— روزنامہ امروز (حیدرآباد ۱۶ اکتوبر۔ مفتی محمود صاحب
- سوشلزم جبر و تشدد، توڑ پھوڑ، تخریب اور زبردستی کا نظام ہے۔
  ——— (روزنامہ وفاق) حضرت مفتی محمود صاحب ۸ مارچ ۱۹۶۹ء
- ہم یہاں سوشلزم کو کبھی رائج نہیں ہونے دیں گے۔
  ——— (روزنامہ ندائے ملت حضرت مولانا عبیداللہ انور۔ ۲۴ ستمبر ۶۹ء
- ہم ماوزے تنگ، کارل مارکس اور امریکی جمہوریت کے سخت مخالف ہیں
  ——— (روزنامہ ندائے ملت) مولانا عبیداللہ انور— ۲۴ ستمبر ۶۹ء
- ہم پر سوشلزم کا حامی ہونے کا الزام بے بنیاد ہے۔
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی) مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ پشاور ۱۶ ستمبر ۱۹۶۹ء
- جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کر کے دم لے گی
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی) مولانا غلام مصطفےٰ صاحب ناظم جمعیۃ بہاولپور ۲ نومبر ۶۹ء
- ہم سوشلزم کو اسلام دشمن نظریہ قرار دیتے ہیں۔
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی) 〃 〃 〃
- ہم نے لیبر پارٹی سے سوشلزم کی روک تھام کے لئے معاہدہ کیا ہے۔
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی) 〃 〃 〃 〃
- صدر پاکستان آرڈیننس کے ذریعے اسلامی آئین نافذ کریں۔
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی) 〃 〃 ۲۴ دسمبر ۶۹ء
- جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں امریکی نظام
  برطانوی جمہوریت، چینی سوشلزم اور روسی کمیونزم نہیں
  بلکہ صرف اور صرف اسلامی نظام
  نافذ کرنا چاہتی ہے
  ——— (روزنامہ جنگ کراچی) مولانا غلام مصطفےٰ صاحب
  ناظم جمعیۃ بہاولپور ڈویژن — ۲ دسمبر ۱۹۶۹ء

مندرجہ بالا بیانات کی روشنی میں اندازہ لگائیں کہ

——— جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے؟ ———

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر

اکتوبر ۱۹۵۸ء کے فوجی انقلاب کا پس منظر

مارشل لاء سے مارشل لاء تک کے مؤلف کی زبانی

بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا اعلان امریکی حکومت کو مطمئن کرنے کیلئے کیا گیا تھا

اکتوبر ۱۹۵۸ء میں جو انقلابات پاکستان میں رونما ہوئے کیا ان میں کسی غیر ملکی ایجنسی کا ہاتھ بھی تھا؟ یہ سوال حال ہی میں قیاسات کا موضوع بن گیا ہے۔ بالکل ان روایات کی بنا پر جو بعض صاحبان لندن سے مسٹر سکندر مرزا کے خود نوشت سوانح حیات کے متعلق لائے۔ اس ضمن میں اس زمانے کے بعض واقعات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ واقعات اب کوئی راز نہیں رہے۔

ایک ذمہ دار راوی نے بیان کیا ہے (یہ بیان اخباروں میں چھپ چکا ہے) کہ سکندر مرزا نے اپنی تحریر میں معروف زمانہ امریکی سی آئی اے کے متعلق اہم انکشافات کئے تھے۔ جب تک یہ تحریر منظر عام پر نہ آئے (جس کی شاید کبھی نوبت نہ آئے گی) یہ کہنا مشکل ہے کہ سکندر مرزا کی "آپ بیتی" کے سلسلے میں انکشافات کس نوعیت کے تھے۔ کیا انہوں نے یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ خود سی۔ آئی۔ اے کی کسی تحریک کا آلہ کار بنے؟ یا اس کا شکار ہوئے یا دونوں باتیں ہوئیں؟ لیکن معلوم واقعات کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس زمانے میں پاکستان کے سیاسی حالات اور سیاسی مستقبل کے متعلق امریکہ کی خاص دلچسپی کی وجوہات موجود تھیں۔

یہ بات محتاج بیان نہیں ہے کہ سی، آئی، اے اور دوسرے ملکوں کے اسی قسم کے ادارے مختلف ممالک میں اپنے اپنے ملک کے مفید مطلب حالات پیدا کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ تگ و دو کرتے رہتے ہیں اور عام طور پر ایک ہی ملک میں کئی مختلف افراد یا عناصر کو نگاہ میں رکھتے ہیں یا ان سے رابطہ رکھتے ہیں جو انہیں اپنے مقاصد کے لئے مفید نظر آتے ہیں۔ مثلاً زید کسی خاص طریق پر دانستہ یا نادانستہ ان کے کام آ سکتا ہے۔ عمر کسی اور طریق پر اور بکر اور خالد کسی اور صورت میں۔ پاکستان کے حالات میں کئی ملک اس قسم کی عام دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن اس عام دلچسپی کے علاوہ امریکہ کے لئے خاص دلچسپی کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک دو طرفہ فوجی معاہدے کی بات چیت ہو رہی تھی۔ یہ بات چیت جولائی ۱۹۵۸ء میں شروع ہوئی۔ کئی مہینے جاری رہی اور بالآخر مارچ ۱۹۵۹ء کو ایک معاہدہ کی صورت میں مکمل ہوئی اور اس معاہدے کے تحت امریکہ کو پاکستان کے علاقے میں اپنا ایک فوجی اڈہ قائم کرنے کی باضابطہ رعایت مل گئی۔ اسی اڈے سے امریکی جہاز "یو ٹو" روس میں جاسوسی کی غرض سے گیا تھا۔ جس پر بعد میں تاریخ کا بہت مشہور ہنگامہ برپا ہوا

جب یہ بات چیت شروع ہوئی تو پاکستان کی حکومت ایسے اصحاب پر مشتمل تھی (سکندر مرزا اور ان کے آخری پارلیمانی وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون) جن کے تعاون پر مغربی ممالک پوری طرح بھروسہ کر سکتے تھے۔ اس کی ایک بہت نمایاں اور تاریخی مثال یہ تھی کہ ۵ رجولائی ۱۹۵۸ء کو وزیر اعظم نون نے لاہور میں ایک پریس کانفرنس بلا کر کسی سوال پر (جس میں مسئلہ کشمیر بھی شامل تھا) بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا وہ اعلان کر دیا جو پنڈت نہرو لیاقت علی خاں سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے تھے۔ لیکن حاصل نہ کر سکے تھے اور جب قومی اسمبلی میں اس کے متعلق سوالات ہوئے تو وزیر اعظم نے صاف بتلا دیا کہ پاکستان میں بعض نعرہ بازوں کے نعروں کی وجہ سے (اس اشارے کے مشارالیہ اس زمانے میں خان عبدالقیوم خاں تھے) فوجی امداد دینے والے دوست ملکوں کو مطمئن کرنے کے لئے یہ اعلان ضروری ہو گیا تھا۔

ظاہر ہے کہ زیر تجویز فوجی معاہدے کے سلسلے میں پاکستان کے حاکموں کی جانب سے تعاون کا یہ رویہ امریکی مدبروں کے لئے اطمینان بخش تھا۔ لیکن اس بات کی کیا امید تھی کہ پاکستان کے یہی حاکم برسر اقتدار رہیں گے؟ بات چیت کی کامیابی کے سلسلے میں امریکی مدبروں کو لازماً یہ

عام انتخابات کی صورت میں یہ خطرہ تھا کہ پاک امریکی معاہدہ کیلئے سازگار فضا قائم نہ رہ سکے گی

بھی سوچنا پڑتا تھا۔ یہ بات مبصرین کے نزدیک بالکل واضح تھی کہ پاکستان کے متوقع عام انتخابات کی صورت میں (اگر انتخابات ہوئے تو) ان دوست ممالک کی امیدوں کا مرکز مسٹر سہروردی تھے۔ انتخاب کی صورت میں غالب امکان بھی یہی نظر آتا تھا کہ وزارت عظمیٰ اور حکومتی اختیارات بھی انہی کے قبضے میں آئیں گے اور صدارت کی مسند بھی انہی کے کسی نامزد امیدوار کو ملے گی۔ لیکن عام انتخابات کی صورت میں اس خطرے کا امکان بہرحال موجود تھا کہ مجوزہ معاہدہ اور اس کے مضمرات انتخابات کا سب سے بڑا مسئلہ بن جائیں اور وہ فضا قائم نہ رہے جو اس کے نازک مضمرات کی کامیابی کے لئے درکار تھی۔ پاکستان کے عوام ابھی اس معاہدہ کی نوعیت سے بے خبر تھے۔ ابھی کوئی شرائط طے ہی نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن دوسرے ملک (بالخصوص روس) چوکنے تھے اور معاہدے کی شرائط طے ہونے سے بہت پہلے انتہائی رازداری کے باوجود روس نے یہ شور مچانا شروع کر دیا تھا کہ امریکہ اپنے فوجی اڈے پاکستان یا ایران میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

اکتوبر ۱۹۵۸ء میں پاکستان کے حکومتی نظام میں جو تبدیلیاں آئیں۔ ان کے متعلق حتمی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ ان میں کوئی غیر ملکی مشورہ شامل تھا یا نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان تبدیلیوں کی وجہ سے پاک امریکہ فوجی معاہدے کے راستے کے تمام خطرات بہت عمدہ اور موثر طریق پر رفع ہو گئے نہ وہ بحثیں چھڑیں جو انتخابات میں اور جمہوری پارلیمان میں ضرور سننے میں آتیں۔ نہ کوئی تنقید ہوئی۔ (باقی صفحہ ۲۰ پر)

بلّی تھیلے سے باہر آگئی

نام نہاد جماعت اسلامی نے کیپٹلزم کی کھل کر حمایت کر دی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتا ہے۔ علماء حق ایک عرصہ سے کہتے چلے آرہے ہیں کہ نام نہاد جماعت اسلامی نہ صرف برصغیر بلکہ پورے ایشیا و افریقہ میں سرمایہ دارانہ نظام (کیپٹلزم) کی حفاظت کرنے کے لئے وجود میں آئی ہے۔ سوشلزم اور کمیونزم کی مخالفت اس کی "اسلام پسندی" کی وجہ سے نہیں بلکہ سرمایہ دارانہ نظام (امریکن بلاک) کے تحفظ کے لئے ہے۔ "اسلام خطرہ میں ہے" یا "اسلام کی حفاظت کرنی ہے" کے نعرے بھی محض عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ ورنہ چودہ سو سالہ اسلامی عقائد و نظریات، اسلامی سیرت و صورت کا اس جماعت کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودی نے حلیہ بگاڑنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ایک ناممکن الوقوع بات کا سہارا لیکر بیوہ بہنوں کا ایک مرد کے ساتھ نکاح جائز قرار دے دیا۔ جو نص قطعی کے صریحاً خلاف ہے۔ فرضی قصہ بنا کر متعہ کو جائز قرار دیا۔ جس سے زنا اور عیاشی کو پھیلنے کا موقعہ ملتا ہے۔ تصویر کشی اور سینما کو جائز بتایا۔ داڑھی کو سنت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو یک مشت سے گھٹا کر صرف نشان تک جائز ہونے کا فتویٰ دیا۔ ائمہ مجتہدین کے اتباع کو پڑھے لکھے لوگوں کے لئے گناہ سے بڑھ کر (جو کہ صرف کفر ہی ہو سکتا ہے) لکھا اور اس طرح ائمہ مجتہدین سے لیکر اب تک کے راسخ العلم علماء کو دائرہ اسلام سے نکال دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معیار نہ مان کر ہر آدمی کے لئے دین میں فتنہ ڈالنے کا دروازہ کھول دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر کھلی تنقید کر کے انہیں خائن، اقربا پرور اور بدعات کا بانی قرار دیا (معاذ اللہ) سب مجددین و مجتہدین کے کمال کا صاف انکار کر دیا۔ تصوف کو "چینیا بیگم" کا خطاب دیکر سب صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کو فیوڈل قرار دیا۔ عورت کی سربراہی کو ایک عرصہ تک ناجائز اور قرآن و اسلام کے خلاف بتانے کے بعد اس کی سربراہی کے نہ صرف جائز ہونے کا فتویٰ دیا بلکہ اس کے لئے جدوجہد بھی کی۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو قصوروار گردانا۔ حتیٰ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قصوروار گردانا حتیٰ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث مبارکہ کو (نعوذ باللہ) غلط اندیشہ کہہ کر اسلام کی بنیاد پر کلہاڑا مار دیا۔ میاں طفیل محمد صاحب جھونپڑیوں میں رہنے اور اونٹ کی سواری کرنے کا مذاق اڑا کر قرون اولیٰ کے مسلمانوں پر ہاتھ صاف کیا۔ کردار یہ کہ کھلم کھلا پاکستان کی تحریک کی مخالفت کرنے کے بعد اب یہ غلط بیانی کہ جماعت اسلامی اور مولانا مودودی صاحب نے تحریک پاکستان کے سلسلے میں قائد اعظم کا ساتھ دیا تھا۔ بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اسلام کی خاطر جدوجہد کریں۔

پچھلے دنوں سے ان لوگوں نے علماء کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی مہم چلا رکھی ہے۔ تاکہ سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کر کے، اسلامی نظام قائم کرنے کی مساعی کو نقصان پہنچے۔ لیکن یہ ان کی آرزو کبھی پوری نہ ہو گی۔ علماء کبھی بھی اسلام کے سوا کسی بھی نظام کی حمایت نہیں کر سکتے۔

جب انہوں نے دیکھا کہ ان اکابر علماء کے سامنے ان کی دال گلتی ہوئی معلوم نہیں ہوتی تو انہی اکابر کی کاٹ کرنے کے لئے میاں طفیل محمد صاحب نے ایک بیان میں کہہ دیا کہ قائد اعظم نے مولانا مودودی سے کہا تھا کہ پاکستان کا دستور آپ بنائیں۔ یہ بیان دے کر کیا میاں صاحب نے یہ تاثر نہیں پیدا کرنا چاہا کہ قائد اعظم اپنے ساتھی علماء حضرات کو اس قابل نہیں سمجھتے تھے کہ پاکستان کا اسلامی دستور بنا سکیں۔ اسی لئے مودودی صاحب سے رجوع کیا تھا۔ اور اب ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ اب تک نام نہاد جماعت اسلامی کو یہ موقعہ ہی نہیں دیا گیا، لہٰذا اب تک دستور نہیں بن سکا۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ دو طرفہ چال چل کر سب علماء کو کاٹ کر ملک کو امریکی استبداد کے چنگل میں پھنسائے رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن مکر و فریب کا لبادہ چاک ہو کے ہی رہتا ہے۔ چنانچہ اب بلی تھیلے سے باہر آہی گئی...

میاں طفیل محمد صاحب جو آج کل انتخابی مہم میں نام نہاد جماعت اسلامی کی ترجمانی کے فرائض انجام دے رہے ہیں ان کی لانڈھی کالونی کی تقریر روزنامہ جنگ مورخہ ۱۰ جنوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

میاں صاحب فرماتے ہیں "سوشلزم کے مقابلہ میں کیپٹلزم کا نظام کئی درجے بہتر ہے"۔ اور کہتے ہیں "سندھ کا ظالم سے ظالم وڈیرہ اور پنجاب کا بدتر سے بدتر جاگیردار بھی اپنے ملازمین کو جو سہولتیں مہیا کر دیتے ہیں سوشلزم میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"۔ اب صاف معلوم ہو گیا کہ یہ جماعت ملک میں بدنام زمانہ سرمایہ دارانہ نظام کو باقی رکھنا چاہتی ہے۔ اور اسلام کا نام محض اسٹنٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بیان میں کھل کر ظالم وڈیروں اور بدتر جاگیرداروں کی جس انداز میں حمایت کی گئی ہے۔ وہ انتہائی قابل مذمت ہے (ہونا یہ چاہیئے تھا کہ میاں صاحب اگر واقعی اسلام چاہتے ہیں تو ان کو سوشلزم کے مقابلہ میں اسلام کی خوبیاں بیان کرنا چاہیئے تھیں۔ اس تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ سوشلزم کی مخالفت اسلام کے لئے نہیں کیپٹلزم کے لئے کر رہے ہیں)

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر اسلام کی دعویدار جماعت کے ماضی اور حال کا تجزیہ کیا جائے۔ محض نعرہ باز جماعتوں کے فریب میں آکر کہیں پھر خود کو اسی سنہرے جال میں نہ پھنسا دیں۔ جس سے نکلنے کی جدوجہد ہم بائیس سال تک کرتے رہے ہیں۔ انتخابات میں کسی بھی جماعت یا فرد کی حمایت کرنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں کہ کون لوگ وہ ہیں جنہوں نے ماضی اور حال میں اپنی زندگی کو اس سانچے میں ڈھالا ہے۔ جس کا نقشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین نے پیش کیا ہے اور کون وہ لوگ ہیں جو اسلام کا نعرہ لگا کر اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات پر ضرب لگا رہے ہیں۔ اس وقت پوری سوچ سمجھ کے ساتھ اگر اسلام کے صحیح متبعین کو آگے لایا گیا تو نظریہ پاکستان کو عملی حیثیت سے پورا کیا جائے گا اور اگر اس وقت ہم غلط ہاتھوں میں کھیل گئے تو پھر شاید اس غلطی کی تلافی کا موقعہ نہ مل سکے۔ اس کے ساتھ ہی مزدوروں اور طلباء کی غلط فہمیاں بھی دور ہو جانی چاہئیں کہ نام نہاد جماعت اسلامی دین پسندی کے پردے میں پھر سرمایہ دارانہ استبدادی نظام کو مسلط کرنا چاہتی ہے۔ لہٰذا انہیں ہر قسم کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہ کر اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اپنا انتخابی اسلامی منشور پیش کر چکی ہے۔ جس میں قرآن پاک و سنت نبویہ کے مکمل اتباع کی روشنی میں ہر مسئلہ کا حل اور طریقہ نظام حکومت کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ فرما کر اگر آپ مطمئن ہوں تو اس جماعت کے ساتھ مکمل تعاون فرما کر ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

بقیہ ــ مارشل لاء سے مارشل لاء تک

ترکی کو بتہ چلا اور معاہدے پر خاموشی کے ساتھ امریکہ کے مقاصد کے مطابق عملدر آمد ہو گیا۔ یہ حالات کئی قیاسات کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ کیا مارشل لاء کے منصوبے میں اس معاہدے کی کامیابی کا مقصد بھی شامل تھا؟ اور اگر تھا تو اس مقصد کے لیے کوئی مفاہمت ہوئی تھی اور کس کس کے درمیان؟

روس کا احتجاج

پاکستان کو روس کے احتجاجی مراسلے اور دھمکیاں اس وقت (دسمبر میں) موصول ہوئیں۔ جب پاکستان میں انقلاب ایک پرانی چیز ہو چکی تھی اور جنرل ایوب خاں ایک مقبول عام ڈکٹیٹر کی حیثیت سے حکومت کی گدی پر بہت مضبوطی سے قائم تھے۔

اکتوبر کے واقعات کے وقت عوام کو نہ زیر تجویز فوجی معاہدے کے متعلق کوئی خبر تھی نہ کسی کی توجہ اس کی طرف جا سکتی تھی اور اس معاہدے کے تحت امریکہ آئندہ جو سہولت مانگنے والا تھا۔ اس کا گمان اکتوبر میں بلکہ اس سے بہت بعد تک شاید ان لوگوں کو بھی نہ تھا۔ جو اس معاہدے کی شرائط کے متعلق گفت و شنید میں شریک تھے۔ پاکستان کے عوام اس بات پر خوش تھے کہ مارشل لاء نے آتے ہی اشیائے ضرورت کی قیمتیں کم کر دیں اور بدنام سمگلروں اور چور بازاری کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی۔ کئی لوگ ایسے تھے جن کے دلوں میں یہ بات تذبذب پیدا کرتی تھی کہ مارشل لاء کے سر پر وہ شخص بدستور صدر مملکت کی حیثیت سے مسلط ہے جو ملک کے اندر سیاسی انتشار اور بحران کا سب سے زیادہ ذمہ دار تھا۔ ان کا تذبذب ۲۷ اکتوبر کی شب کے واقعات نے رفع کر دیا اور سکندر مرزا کے خلاف جو جذبات ملک میں موجود تھے انہوں نے جنرل ایوب خاں کی صدارت کے لئے خیر مقدم کی عام فضا پیدا کرنے میں مدد دی۔

۹ اکتوبر کو دو برطانوی اخباروں کے نمائندوں نے جنرل ایوب خاں سے گفتگو کے دوران یہ سوال بطور خاص پوچھا تھا کہ جو اقدام کیا گیا ہے۔ کیا اس میں کسی غیر ملکی ایجنسی کا ہاتھ بھی تھا۔ جنرل ایوب خاں نے جواب دیا تھا کہ "بالکل نہیں۔ سب کچھ پاکستان کی اندرونی وجوہات سے ہوا ہے"۔ اس پر بات ختم ہو گئی تھی۔

جب روس نے مجوزہ پاک، امریکہ سمجھوتے کے خلاف احتجاج شروع کیا تو اس سے پہلے بھارت میں صدائے احتجاج بلند ہو چکی تھی۔ اس بات نے بھی کسی حد تک مجوزہ معاہدے کے مضمرات کی پردہ پوشی کی اور پاکستان میں اکثر لوگ پشاور کے قریب امریکی فوجی اڈے کے متعلق دیر تک بے خبر رہے اور یہی سمجھتے رہے کہ امریکہ کے ساتھ نئے دفاعی معاہدے کا مقصد صرف پاکستان کا تحفظ ہے۔

(بشکریہ روزنامہ مشرق لاہور ۱۴ جنوری سنہء)

بقیہ ــ مودودیوں کا اسلام

کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا جائز ضرورت کے تحت عورت علیحدگی چاہتی ہے یا محض نفسانی خواہش کے لئے۔

براداران اسلام!

اس کا مطلب صاف ہے کہ جو عورت عدالت کو درخواست دے کہ مجھے خاوند پسند نہیں ہے۔ پس وہ خلع کرا دے گا۔ یہ تو یورپ اور امریکہ سے بڑھ کر آزادی اور خطرناک شر و فساد کا دروازہ کھولنا ہے

(۱۴) پھر اپنی خود ساختہ تفسیر تفہیم القرآن کی بحث خلع میں لکھتا ہے کہ خلع کی عدت بھی تین حیض نہیں صرف ایک حیض ہے۔ جو جمہور اہل اسلام کے خلاف ہے۔

(۱۵) مودودی اپنی اسی تفسیر خود ساختہ میں لکھتا ہے کہ آیت سجدہ پڑھ لی تو سجدہ تلاوت بے وضو بھی کیا جا سکتا ہے۔ قبلہ کی طرف نہ بھی ہو، پھر بھی کر لے۔

(۱۶) مودودی صاحب نے اپنی کتاب حقوق الزوجین (پہلے ایڈیشن) میں لکھا ہے:۔

کہ قیامت کے دن خدا پوچھے گا تو علماء کو کنز الدقائق عالمگیری اور ہدایہ کے مصنفوں کے دامن میں پناہ نہ مل سکے گی۔ مگر جاہل لوگ کہیں گے۔ اے خدا! ہمارے بڑوں اور سرداروں (اماموں) نے گمراہ کیا تھا۔ ان کو دونا عذاب دے اور ان پر لعنت کر۔ اس طرح مودودی نے تمام علماء و فقہا کو لعنت کا مستحق قرار دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مودودی کی اور گستاخی بھی ملاحظہ کریں

(۱۷) مودودی نے لکھا ہے کہ (حرم پاک) کے چاروں طرف گندگی، جہالت، بداخلاقی ....

یہ الفاظ مودودی نے اس پاک سرزمین کے لئے استعمال کئے ہیں۔ جس کا ادب ہمارا ایمان ہے اور جہاں کے لوگوں کا احترام ہمارے رگ و ریشہ میں ہے۔

(۱۸) مرکزی عبادت گاہ (کعبہ شریف) کے مجاوروں کی حالت بنارس کے پنڈتوں کی سی ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

کیا ایک سچا مسلمان ایسے پلید الفاظ کعبہ کے مجاوروں کے بارے میں لکھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مودودی کو اس کی سزا میں دنیا میں بھی رسوا کر دیا کہ فرضی غلاف کعبہ کی پوجا کرائی اور چڑھاوے اس کی جماعت نے لے لئے۔

(۱۹) سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی دو پاک بیویوں کو مودودی نے زبان دراز لکھا (انا للہ و انا الیہ راجعون) دیکھو اخبار ایشیا ۱۹ نومبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۲)

آپ انصاف فرمائیں کہ اگر ہم مودودی کی بیوی یا بیٹیوں پر تنقید کریں تو کیا وہ خوش ہوں گے؛ حالانکہ اس کی ہزاروں بیٹیاں ان پاک بیبیوں کے ایک بال کے برابر نہیں ہیں جو تمام دنیا کے مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

(۲۰) مودودی لکھتا ہے (کہ رمضان میں) اگر عین طلوع فجر کے وقت آنکھ کھل جائے تو جلدی سے اٹھ کر کچھ کھا پی لے (مودودی کی خود ساختہ تفسیر تفہیم القرآن زیر آیت حتیٰ یتبین لکم الخیط الابیض الخ

صفحہ ۱۴۲)

دیکھا آپ نے کہ مودودی نے اپنے آدمیوں کے روزے تباہ کرنے کا کیسے مسئلہ گھڑا۔

(۲۱) مودودی نے لکھا کہ جنت کی حوریں دنیا کے کافروں کی لڑکیاں ہوں گی۔ یہ صریح طور پر خود ساختہ تفسیر ہے۔ مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی نے اس کو غلط اور مودودی کو گمراہ قرار دیا۔

(فتویٰ مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب جو موجود ہے)

یہ ادنیٰ نمونہ ہے مودودی اسلام اور ان کی اسلامی حکومت کا۔ فرمایئے کہ ہم قرآن، رسول کے فرمان اور پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد اور فقہ کی کتابوں کو مانیں یا مودودی کو؟

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس فرقہ سے بچائے۔

آمین!

مسلم یوتھ فورس کے ارکان نے اسی لئے مودودی صاحب کی ہمنوا ڈیموکریٹک یوتھ فورس سے علیحدگی اختیار کر کے مسلم یوتھ فورس بنائی۔

(احقر نعیم اقبال قریشی
کنوینر مسلم یوتھ فورس پاکستان لاہور)

اظہار تعزیت

مجھے حضرت مولانا قاضی عبدالکریم و مولانا قاضی عبداللطیف صاحبان کی والدہ محترمہ کی وفات کی خبر سن کر دلی رنج اور افسوس ہوا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ میں حضرت قاضی صاحبان کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔

(محمد ابراہیم خازن جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور)

بقیہ ——— اداریہ

سے ہوشیار رہیں"۔ (خان قیوم خاں)
جنگ کراچی ۱۲ جنوری ۱۹۷۰ء

● گفتار کی یہ "لے" اگر نصف ماہ کے اندر اس سطح تک بلند ہوسکتی ہے تو انتخابات کا وقت آنے میں ابھی پورے ساڑھے آٹھ ماہ پڑے ہیں۔ اس وقت تک لب ولہجہ کا پارہ کہیں سے کہیں تک پہنچ جائے گا۔ اور انتخاب کا میدان باہمی معرکہ آرائیوں کا ایسا کارزار بن کر رہ جائے گا کہ جس کے تاریک انجام کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔

قابل غور امر یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کو ایک نظریہ قرار دے کر نظریات کی وادی میں اسے گم کر دینا چاہتے ہیں۔ اور پاکستان کو ایک زندہ حقیقت کے بجائے نظریہ کے ابہام میں ملبوس کر کے باہمی فکری نزاع کے حوالے کر دینے پر مصر ہیں۔ وہ دین وملت کی کوئی خدمت انجام دے رہے ہیں یا دین وملت کے راستے میں کانٹے بچھاتے چلے جا رہے ہیں۔

سیدھی اور صاف بات یہ ہے کہ ملک کو بدعنوانیوں اور ناانصافیوں سے پاک انتظام اور آزادی ومساوات پر مبنی معاشرت کی ضرورت ہے۔ جس کی اساس اسلام کے احکام معروف ومنکر پر ہو۔ اسلامی نظام کا حقیقی مفہوم یہی ہے کہ خدا کی کتاب قرآن اور رسول کی سنت احادیث صحیحہ میں حرام وحلال کی جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں انہیں قانونی حیثیت سے نافذ کر دیا جائے اور اس کے نفاذ کا انتظام وانصرام ان نمائندوں کی شوریٰ کے ذریعہ ہو جنہیں مسلمان عوام، کسانوں، مزدوروں وغیرہ ملک کی ۹۹ فیصد آبادی نے بغیر کسی دباؤ، اثر، خوف، لالچ اور عیاری کے گھیراؤ کے منتخب کیا ہو۔

اس سیدھی اور صاف راہ کو نظریات کے الجھاؤ میں گم کرنا اور پھر اسلام کا نام لینا یا اسلام کو مغربی جمہوریت کا تابع وتتمہ بنا کر پیش کرنا یا اس کے ساتھ سوشلزم کا پیوند لگانا، اسلام اور اسلامی شورائیت کی منزل کو دور تر کرنا ہے اور اس منزل تک جانے والے راستہ میں کانٹے بچھانا ہے۔

یہاں اصل کشمکش یہ ہے کہ انگریزوں کے عہد کے مفاد یافتہ اور امریکہ کے باہمی عالمی اثرات سے اقتصادی وسیاسی فائدہ اٹھانے والا طبقہ، اسلام کی من مانی تعبیرات اور نظریہ پاکستان کے خود ساختہ مفاہیم کے نام پر اپنے دیرینہ وموجودہ مفادات وحیثیتوں کے تحفظ کی آخری کوششوں میں مصروف ہے۔ اور وہ لادین برطانوی جمہوریت کو اسلام کے نام سے پاکستان کے مسلمان عوام پر مسلط کر کے اپنے اثر ورسوخ کی آئندہ بقا کا سامان کرنا چاہتا ہے۔

اس طبقہ کا حریف طبقہ سوشلزم کو لانا چاہتا ہے۔ اور وہ بھی مذکورہ بالا مدعی جمہوریت گروہ کی ٹیکنیک کے طور پر اسلام کے نام سے سوشلزم کو پیش کر رہا ہے۔

اس کشمکش کا انجام یقیناً بخیر نہیں ہوگا۔ اس لئے اعتدال کی راہ صرف جمعیۃ علماء اسلام کی پیش کردہ راہ ہے۔ جس کی مکمل وضاحت جمعیۃ نے اپنے اسلامی منشور میں کر دی ہے اس منشور کے اجراء سے ملت کو انگریزی عہد کی سیاسی واقتصادی لعنتوں سے نجات بھی مل جائے گی امریکی سامراج کے موجودہ اثرات سے محفوظ رہنے کا راستہ بھی ہاتھ آجائے گا۔ اور اشتراکیت کے مسلط ہو جانے کا خطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

احمد حسین کمال
۱۵۔ جنوری سنہ ۱۹۷۰ء

ہمیں رسول پاک کے لائے ہوئے آئین کے علاوہ کوئی آئین قابل قبول نہ ہوگا

مانکی ضلع مردان میں مولانا ہزاروی کا خطاب

مانکی۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے دار العلوم مجاہدیہ مانکی ضلع مردان کے سالانہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ ہمیں نہ تو ۵۶ء کا آئین منظور ہے اور نہ ۶۲ء کا آئین قبول ہے۔ بلکہ ہمیں تو صرف سنہ ۱ھ والا آئین منظور ہے۔ جو خدا تعالے نے اپنے رسول کریم علیہ السلام کے ذریعہ انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے مبارک موقعہ پر اس کا اعلان فرمایا۔

مولانا نے مزید کہا کہ یہی وہ آئین ہے جس نے مسلمان کو یہ حق بخشا تھا کہ وہ سر دربار خلیفہ راشد وبرحق حضرت عمر فاروق اعظمؓ کو چیلنج کر سکتا تھا اور اسی آئین کی برکت سے خلیفہ راشد فاروق اعظم کی خلافت کے ۵ سال پورے ہوگئے تھے کہ پوری مملکت اسلامیہ میں کوئی شخص زکوٰۃ لینے والا نہیں رہ گیا تھا۔ کیونکہ سب لوگ زکوٰۃ دینے والے بن چکے تھے۔ اور اس آئین کی یہ برکت تھی کہ یمن سے کر دار الحکومت مدینہ سے ایک خوبصورت نوجوان عورت زیورات سے لد کر ایک اونٹ پر اکیلی وتنہا بصرہ عراق تک سفر کر سکتی تھی۔ اور اس کی جان ومال اور عصمت کو کوئی خطرہ نہ ہوتا تھا مسلمانوں کو یہی آئین چاہیئے۔ اس کے علاوہ کوئی آئین قبول نہ کریں گے۔ خواہ وہ امریکہ وروس کا ہو یا برطانیہ اور چین کا۔

مولانا نے مزید کہا کہ اس آئین کو پاکستان کے سنی، شیعہ اہلحدیث، بریلوی، دیوبندی ہر مکتب فکر کے ۳۱ علماء نے سر جوڑ کر بائیس نکات کی شکل میں حکومت پاکستان کے سامنے پیش کیا تھا۔ مگر صد افسوس کہ اب کچھ حضرات اپنے پیش کردہ نکات سے فرار وگریز کی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔

مولانا نے عوام کو متنبہ کیا۔ جو شخص اپنے پانچ چھ مرلہ کے گھر کے اندر بلکہ اپنے پانچ چھ فٹ کے جسم کے اوپر اسلامی آئین کو نافذ نہیں کر سکتا وہ عوام کو دھوکا دیتا ہے۔ جب وہ یہ کہتا ہے کہ جب وہ برسر اقتدار آئے گا تو وہ اسلامی آئین نافذ کرے گا۔ ۲۲ برس سے عوام کے ساتھ یہی کچھ ہوتا رہا ہے اور عوام دھوکا کھاتے رہے ہیں۔ اب عوام کو ہوشیار ہو کر دیکھنا چاہیئے کہ شخص ان کے سامنے آیا تھا وہ کون ہے۔

مسٹر بھٹو صاحب اور مرزا ناصر احمد

میں نے کسی نمائندہ اخبار کے جواب میں کہا تھا مگر اس سے بعض دوستوں کو پورا حال معلوم نہیں ہو سکا۔ میں کسی مقصد کے لئے بھی کسی مرزائی سے ملنا جلنا غلط سمجھتا ہوں اور الحمد للہ آج تک سلام تک کا بائیکاٹ تک کر رکھا ہے۔ اور میں مسٹر بھٹو صاحب اور ان جیسے دوسرے لیڈروں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرزائیوں کو منہ نہ لگائیں اور ان سے کسی خیر کی توقع نہ رکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا اور اب پھر کہتا ہوں کہ جو لوگ ایک دنیادار وکیل کی اس ملاقات کو اچھالتے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے ان مولویوں کے بارہ میں بھی کچھ کہیں۔ جنہوں نے مرزائیوں کا نکاح پڑھا اور مودودی صاحب سے بھی پوچھیں۔ جس نے لاہوری مرزائیوں کو اپنے عدالتی بیان ۵۳ء میں مسلمانوں میں داخل کیا۔ اسلامی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس قسم کے سارے اقدامات وبیانات کو غلط کہہ کر ان سے بچنے کی تلقین کریں۔ (غلام غوث)

عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے

یوم احتجاج

کی روئداد آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ کے لئے اسلامی نظام نافذ کیا جائے

اقتصادی عدم مساوات کا حل قرآن و سنت میں موجود ہے !!

پشاور ۱۲-جنوری - جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس عمومی کا ایک اہم اجلاس مولانا عزیز الرحمٰن امیر ضلع پشاور کی زیر صدارت شیخ مدرسۃ القرآن میں منعقد ہوا - اجلاس کا آغاز حافظ محمد ایوب کی تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا - اس اجلاس میں بیالیس ارکان عمومی کے علاوہ ڈویژنل جمعیۃ کے زعماء مولانا سید گل بادشاہ مولانا صاحبزادہ عبدالباری - پیر مبارک شاہ مولانا لطف الرحمٰن امیر ضلع مردان بھی شریک ہوئے اجلاس میں مختلف ملکی ملی سیاسی و مذہبی امور پر غور و خوض کیا گیا اور اہم فیصلے کئے گئے - ناظم اعلیٰ ضلعی مولانا یعقوب القاسمی نے گذشتہ اجلاس کی کارروائی توثیق کے لئے پیش کی۔

اس کے بعد مولانا عزیز الرحمٰن امیر ضلعی نے اجلاس کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور ڈویژنل جمعیۃ پشاور کے فیصلوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم اسی موڑ پر کھڑے ہیں جس طرح ۱۹۴۷ء میں تھے - گذشتہ بائیس سال کی سیاسی تاریخ کو دیکھا جائے تو یہ ایک آزاد اور عوامی تاریخ معلوم نہیں ہوتی بلکہ سیاسی اور اقتصادی شہزوں کے باہمی گٹھ جوڑ، شر و فساد اور فتنہ آرائیوں کی تاریخ معلوم ہوتی ہے - جنہوں نے تہیہ کر رکھا تھا کہ پاکستان کے عوام کو کبھی سیاسی آزادی نہیں دیں گے - اب موجودہ حالات سے نمٹنے اور پاکستان میں خالص اسلامی نظام رائج کرنے اور عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ اور حکومت قائم کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے اپنا منشور عوام کے سامنے پیش کر دیا ہے - جس میں تمام اقتصادی و معاشی ناہمواریوں کا حل قرآن و سنت اور فقہ اسلامیہ کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے اور غریب عوام کسانوں مزدوروں کو اپنے وہ تمام حقوق مل سکتے ہیں جو کہ ظالم سرمایہ دار غصب کر چکے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ملک کے ۹۵ فیصد عوام کے حقوق کی ضمانت اسلامی قانون کے علاوہ کسی اور نظام میں نہیں اسی لئے جمعیۃ علماء اسلام نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے منشور کی بنیاد پر انتخابات میں حصہ لے گی۔

مولانا عزیز الرحمان نے ارکان پر زور دیا کہ وہ اہم ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے عوام کے پاس جا کر اپنے منشور سے آگاہ کریں اور صحیح اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے شب و روز کوشش و محنت کریں - اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ ۔۔۔ کے انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل میں ہونے والے مقابلہ حسن پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا، اور واضح کیا گیا کہ جمعیۃ علماء اسلام اور ملک کے کروڑوں مسلمان مغرب کی اس عیاشی و بے حیائی اور فحاشی کی حرکات کو پاکستان میں قطعاً رائج ہونے نہیں دینگے اور ایسے رسوا کن افعال کے خاتمہ کے لئے ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے صدر یحییٰ خاں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس مقابلہ حسن کو فی الفور بند کرنے کے احکامات جاری کر کے مسلمانان پاکستان کو مطمئن کریں۔

(محمد یعقوب القاسمی عفی عنہ)

بقیہ —— بلی تھیلے سے باہر آگئی

کی جد و جہد میں حصہ دار بنیں - جماعت کی پالیسیوں کو سمجھنے کے لئے اس جماعت کے ترجمان "ترجمان اسلام" کا مطالعہ فرمائیے تاکہ جماعت پر عائد کردہ الزامات کے سلسلہ میں غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں مکمل اسلامی آئین کا نفاذ چاہتی ہے - اس کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

(شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام سکھر)

ڈرگ کالونی کراچی میں ترجمان اسلام

قاری عبدالباسط مرزا صاحب ۵/۱۱۰۲ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ سے حاصل کریں۔

تمام ماتحت جمعیتیں متوجہ ہوں

انتخابی فہرستیں تیار ہو چکی ہیں، اعتراضات کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے - اس سلسلہ میں تمام ماتحت جمعیتیں اپنے اپنے حلقے میں انتخابی فہرستوں کی پڑتال کریں - اگر کسی کا نام وغیرہ درج ہونے سے رہ گیا ہو، تو اعتراضات داخل کرا دیں۔

(دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی کی حج کے لئے روانگی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم اعلیٰ اور حضرت لاہوری رحمہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب مسجد گنبد والی جہلم ۲۹ جنوری کی بجائے ۳۰ جنوری ۱۹۷۰ء بعد نماز جمعہ چار بجے بذریعہ تیز رو جہلم سے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے کراچی روانہ ہوں گے

عماد الدین احمد عباسی
ناظم دفتر مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام
جہلم

حضرت مولانا محمد صاحب انوری وفات پاگئے

بذریعہ ٹیلیفون یہ روح فرسا خبر موصول ہوئی ہے کہ لائلپور کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا محمد صاحب انوری خلیفہ مجاز قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہ وفات پاگئے۔

جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کے امیر مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی صاحب نائب امیر مولانا محمد اختر صدیقی اور جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کے کارکنوں نے مولانا کی وفات کو ایک عظیم سانحہ قرار دیتے ہوئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائی ہے۔

مودودی

دجل و فریب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

(۶) میں یہ نہیں مانتا کہ ایک طرف عورتوں اور مردوں کے آزادانہ اختلاط کو رواج دینا، لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک ساتھ کالج میں پڑھانا، عورتوں سے سرکاری دفاتر میں مردوں کے ساتھ کام لینا۔ ننگی تصویروں اور عریاں فلموں اور فحش لٹریچروں کی بے روک ٹوک اشاعت جاری رکھنا۔ ۱۶ سال سے کم عمر کی لڑکی اور ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے کا نکاح قانوناً ممنوع ٹھہرانا۔ اور دوسری طرف زنا پر رجم اور کوڑوں کی سزا دینا فی الواقع اسلامی قانون کا اجراء ہے۔

(۷) مجھے ہرگز تسلیم نہیں ہے کہ سود اور قمار کو حلال کرنے والی اور ان محرمات کو خود رواج دینے والی حکومت چوری پر ہاتھ کاٹنے کا قانون نافذ کر کے اسلامی قانون نافذ کرنے والی حکومت قرار دی جا سکتی ہے۔

(۸) اگر کوئی عالم دین اس متضاد طرزِ عمل کے جواز کے قائل ہوں اور ان کے نزدیک شریعت کے ٹکڑے کرنا اور اس کے اجزاء میں سے بعض کو ترک اور بعض کو اخذ کر لینا ظلم نہیں بلکہ ایک نیکی ہو تو وہ اپنے دلائل ارشاد فرما دیں۔

(۹) دراصل یہ مسئلہ محض اس سادہ سے سوال پر بحث کر کے حل نہیں کیا جا سکتا۔ کہ موجودہ حالات میں شرعی حدود کا نفاذ جائز ہے یا کہ نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول نے ہم کو محض احکام ہی نہیں دیئے ہیں بلکہ ان کے ساتھ کوئی حکمت بھی سکھائی ہے۔

(۱۰) شریعت کا منشاء اس پوری اسکیم کو متوازن طریقے سے نافذ کر کے ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے کسی جزو کو ساقط اور کسی کو نافذ کرنا حکمت دین کے بالکل خلاف ہے۔

(۱۱) اس کے جواز میں یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا کہ جس جزو کو ہم نافذ کر رہے ہیں اس کے نفاذ کا حکم قرآن میں موجود ہے۔ اس استدلال کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک حکیم کا مرتب کردہ نسخہ کسی اناڑی کے ہاتھ آ جائے اور وہ اس کے بہت سے اجزاء میں سے صرف وہ چار اجزاء نکال کر کسی مریض کو استعمال کرائے اور اعتراض کرنے والے کا منہ بند کرنے کے لیے یہ دلیل پیش کرے کہ جو اجزاء میں استعمال کر رہا ہوں وہ سب حکیم کے نسخے میں درج ہیں۔ اس کی اس دلیل کا جواب آخر آپ یہی تو دیں گے کہ بندۂ خدا حکیم کے نسخے میں جو مصلحات اور بدرقے درج ہیں ان سب کو چھوڑ کر صرف سمیات مریض کو استعمال کرا رہا ہے اور نام حکیم کا لیتا ہے۔

(۱۲) اس کے ساتھ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ شریعت آیا اپنے نفاذ کے لیے مومن و متقی کارکن چاہتی ہے۔ یا فاسق و فاجر لوگ اور وہ لوگ جو اپنے ذہن میں اس کے احکام کی صحت کے معتقد تک نہیں ہیں؟ اس معاملہ میں بھی محض جواز اور عدمِ جواز کی قانونی بحث مسئلے کا فیصلہ کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ مجرد قانونی لحاظ سے ایک بات جائز بھی ہو تو یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ حکمت دین کے لحاظ سے وہ درست بھی ہے یا نہیں؟

(۱۳) اس لیے ہم اگر دین کی کچھ خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے دشمنی نہیں کرنا چاہتے تو ہمیں پہلے اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ملک کا انتظام ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں منتقل ہو جائے جو دین کی سمجھ بھی رکھتے ہوں اور اخلاص کے ساتھ ان کو نافذ کرنے کے خواہش مند بھی ہوں۔ اس کے بعد ہی یہ ممکن ہوگا کہ اسلام کی پوری اصلاحی اسکیم کو ہر جہت سے ہمہ گیر طریقے پر نافذ کیا جائے اور اسی سلسلے میں حدود شرعیہ کا اجرا بھی ہو۔

(۱۴) یہ کام بڑا صبر اور بڑی حکمت چاہتا ہے۔ یہ ہتھیلی پر سرسوں جمانا نہیں ہے کہ آج مجلس قانون ساز میں ایک دو نشستیں ہاتھ آ گئیں اور کل حدود شرعیہ جاری کرنے کے لیے ایک مسودۂ قانون پیش کر دیا گیا۔

(۱۵) دوسری حالت وہ ہے جس میں کفر و فسق کا سیلاب سب کچھ بہا لے گیا ہو اور اب ہم کو نئے سرے سے تعمیر کا آغاز کرنا ہو۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ بنیادوں سے تعمیر شروع کرنی ہوگی نہ کہ اوپر کی منزلوں سے۔

ان عبارتوں کا پوسٹ مارٹم

پہلی عبارت کا جواب

آپ نے فریب دے کر انگریزی عہد کا بلا ضرورت ذکر کر کے اپنے فرقہ والوں کو غلط بحث اور غلط مبحث پر آمادہ کیا ہے جب اس وقت یہ بحث ہوتی کہ یہ قانون شرعی نافذ کیوں نہیں ہوتے تو اسکا آسان جواب یہ تھا کہ انگریزی اقتدار میں ہمارا کیا اختیار ہے بالفاظ دیگر چونکہ انکا نفاذ ہمارے بس کی بات نہیں اس لیے نافذ نہیں کیے جا سکتے مگر سوال تو نفاذ اور عدم نفاذ کا تھا ہی نہیں۔ سوال تو اسلام کے اصول کا تھا کہ وہ صحیح ہے یا العیاذ باللہ غلط۔ اور آیا حدود شرعیہ (اسلامی سزائیں) انسانی فطرت کے مطابق ہیں یا سخت اور وحشیانہ ہیں۔

یہ ایسا ہی سوال تھا جیسے لوگ اسلام کے مسئلہ طلاق یا مسئلہ غلامی یا مسئلہ جہاد کے بارے میں کرتے ہیں۔ مگر اس کا یہ جواب دینا صحیح نہیں ہوتا کہ ہم ان مسائل ہی کا انکار کر دیں جیسے کہ ابتدائے مضمون میں ذکر کیا گیا ہے۔ یا یہ کہہ دیں کہ یہ احکام ایسی سوسائٹی کے لیے اللہ تعالےٰ نے دیئے ہی نہیں جو مخلوط یا ناسد ہو۔ یہ تو مخالف کی بات کا اقرار اور اعتراف شکست ہے۔ اس لیے کہ یہ شرعی احکام ہر زمانہ ہر قوم اور ہر ملک کے لیے ہیں۔ ان کی ہمہ گیری اور جامعیت ہی صداقت کی دلیل ہے۔ وہ ہر سوسائٹی کے مناسب حال ہیں۔ آپ نے انگریزی عہد کا ذکر کر کے خواہ مخواہ اپنے پیروؤں کے دماغ کو الجھایا ہے۔ اور وہ فریب خوردہ ہر جگہ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ یہ بات فرنگی کے زمانہ کے لیے تھی حالانکہ اکتوبر ۱۹۴۲ء کے رسالہ ترجمان قرآن میں بھی یہی کچھ کہتے ہیں جو آپ نے فرنگی کے عہد میں کہا تھا۔ جیسا کہ آئندہ عبارتوں سے واضح ہوگا کہ آپ حکمت عملی کے تحت احکام کو درجہ بدرجہ جاری کرنے کے قائل ہیں۔

(باقی آئندہ)

সাপ্তাহিক
WEEKLY
তরজুমানে ইসলাম
TARJUMANE ISLAM
লাহোর
LAHORE
جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کا
اسلامی منشور
کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے!
کتابت، طباعت و ٹائیٹل اعلیٰ، معیاری اور سہ رنگا۔ کاغذ سفید اور نفیس ترین
قیمت فی نسخہ: ایک روپیہ پچیس پیسے۔ علاوہ محصول ڈاک
★ سو یا اس سے زائد منگانے پر رعایت ★ موصولہ آرڈروں کی تعمیل کی جا رہی ہے۔
★ منشور محدود تعداد میں شائع ہوا ہے۔ اس لیے جلد منگوا لیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا
پتہ: ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان۔ بیرون لوہاری گیٹ۔ ملتان
چمپین
ایمپلی فائرز ◎ لاؤڈ سپیکر
مساجد و مدارس عربیہ کے لیے نادر موقع
عمدہ کارکردگی ◎ بہترین ڈیزائن اور مختلف رنگوں میں دستیاب ہیں
فیکٹری اخلاق کارپوریشن ۱۰ کاردار پارک
نزد آرائیں بلڈنگ موہنی روڈ لاہور

ترجمانِ اسلام لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

یادگار

قطبِ زماں شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی صاحب

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

○

سرپرست و مدیر :

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا

عبید اللہ انور

مدظلہ العالی

○

یکے از مطبوعات :

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

جمال عبد الناصر

۱۸ سال تک عرب قوم کے دل کی دھڑکن، مشرقی اقوام کی امیدوں کا مرکز، عالم اسلام کی بیداری کے نقیب اور سامراجی و فرنگی قوموں کے حریف کی حیثیت سے زندہ رہنے اور جب مرے تو دنیا بھر کے دل و دماغ کو ہلا کر جھنجھوڑ کر گئے۔

ان کی قوم اور ان کی ملت کو تو ان کی وفات سے پیدا ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا ہی تھا۔ لیکن ان کے حریف اور مخالف برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل کو بھی اپنی کابیناؤں کے خصوصی اجلاس طلب کرنے پڑے کہ صدر ناصر کی موت سے دنیا کی سیاست پر جو گہرا اثر پڑ سکتا ہے اور پڑے گا اس کے امکانات کا جائزہ لیا جائے۔

جس شخص کی موت اس درجہ عالمگیر اثرات رکھنے والی ہے اسکی زندگی دنیا کی مختلف طاقتوں اور اس کے دوستوں و دشمنوں کے لیے کتنی زبردست اہمیت کی حامل ہے!

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس اللہ سرہٗ

معارف الحدیث

انہوں نے جذبات میں بھر کر یہ جواب دیا۔ جب ہمارے گھر بار تک برباد ہو چکے تو آخر وہ کون سا دن ہوگا جب ہم جنگ کریں گے لیکن انہوں نے ان کے ساتھ پھر وہی کٹ حجتی جاری رکھی۔ آخر جب بڑی بحث کے بعد ان کو جنگ کا حکم دیا گیا تو ان میں سے اکثر بھاگ نکلے صرف کچھ لوگ ہی باقی رہ گئے جو ثابت قدم رہے اور جنگ میں شریک رہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے جس میں ان کے علاوہ جنگ اور دوسرے عواقب و نتائج پر تنبیہ کی گئی ہے۔

قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃً
افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا
اذلۃً وکذلک یفعلون

ترجمہ: کہنے لگی جب گھستے ہیں کسی بستی میں اس کے بادشاہ تو اس کو خراب کر دیتے ہیں اور خراب کر ڈالتے ہیں وہاں کے سرداروں کو بے عزت اور ایسا ہی کچھ کریں گے) (پارہ ۱۹ رکوع ۱۸)

خلاصہ یہ ہے کہ قوی اور مضبوط بادشاہوں سے لڑنا ہنسی اور کھیل نہیں۔ ان کی یہ عام عادت ہے کہ وہ غالب آجائیں جیسا کہ ظن غالب ہوتا ہے۔ تو ملوک و سلاطین کی عام عادت کے موافق تمہارے ملک کو تہ و بالا کر کے رکھ دیں گے اور وہ ایسا انقلاب ہوگا جس میں عزت والوں کو ذلیل و خوار ہونا پڑے گا۔

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ عواقب پر غور و خوض کیے بغیر جنگ کرنے میں عجلت پسندی سے کام نہ لیں۔ بلکہ انکی طاقت طبعی رجحانات نوعیتِ حکومت اور اس بات کا پتہ لگائیں کہ ان کی دھمکیوں کی پشت پر کون سی طاقت اور قوت کارفرما ہے۔ اور یہ کہ واقعی طور پر وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ اور ان تجاویز پر غور کریں کہ اگر جنگ کسی صورت سے بھی ٹل سکتی ہے۔ تو زیادہ بہتر ہے ورنہ ان کا جو کچھ بھی رویہ ہوگا۔ پھر اس کے مناسب کاروائی کرنی پڑے گی۔

اور اس وقت جس چیز کی سب سے اہم ضرورت ہے وہ آخر دم تک صبر و استقامت ایثار و قربانی کی ہے۔ صرف مالی نہیں بلکہ جانی بھی عرب کا ایک بڑا شاعر باوجود خون خوار و فطرتاً جنگجو ہونے کے جنگ کے متعلق اپنے جذبات کو ان الفاظ میں ظاہر کرتا ہے۔

؎ فلمّا صرح الشر فامسی وھو عریاناً
ولم یبق سوی العدوان دناھم کما دانوا

یعنی جب جنگ کھل کر ہمارے سامنے آگئی اور جنگ کرنے کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تو پھر ہم نے ان کے کیے کا اچھی طرح ان کو مزہ چکھا دیا۔

اس موقع پر یہ بھی ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے کہ اسلامی تعلیم و تاکید کے باوجود صدیوں سے ہماری زندگی فوجی باقی نہیں رہی ہے۔ بلکہ عیش کی زندگی بن گئی ہے۔ اور ہم سمجھے ہوئے ہیں کہ جنگ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ملک کے سپاہی کہیں ہم سے دور جا کر ملک کی حفاظت کی خاطر اپنے سر کٹوائیں گے۔ اور ہماری فتح یقینی ہوگی۔ اور ہم اس طرح اپنے گھروں میں اطمینان کے ساتھ کھاتے پیتے رہیں گے۔

حالانکہ موجودہ جنگ میں سب سے پہلے دشمن کی نظروں میں دشمن کا نصب العین یہ رہتا ہے کہ ملک میں جو ترقیات بڑی مشقتیں اور محنتیں اٹھا کر اور بڑے مصارف دانت کر کے کسی حد تک کی ہیں سب سے پہلے ان کو ہدف بنائے۔ اور برباد کر ڈالے اور اتنا نہیں عوام کی اس طرح خانہ ویرانی کر دے کہ عورت کا شوہر نہ رہے۔ بچے یتیم ہو جائیں ہری بھری کھیتاں راکھ کا ڈھیر بن جائے۔ غرضیکہ جو ملک بڑی مصیبتیں جھیل کر سنبھلا تھا چند گھنٹوں میں قبرستان نظر آنے لگے۔

اس ضمن میں جو موت کے گھاٹ اتر جائیں ان کو چھوڑیے لیکن جو باقی رہ جائیں گے۔ ان کو در در کی بھیک مانگنی پڑے گی۔ پہننے کے لیے کپڑا نصیب نہ ہو اور سر چھپانے کے لیے کوئی گھر باقی نہ رہے اب سوچیے اگر یہ مصائب کسی ملک پر خدانہ کرے آپڑیں تو اس کی مکافات ممکن ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو اس کے لیے کتنی مدت درکار ہے۔ پھر اس درمیانی وقفہ کے لیے باقی ماندہ انسانوں کی زندگی جس طرح گزرے گی وہ بھی سامنے رکھنی چاہیے۔ چلیے اگر فوجی اسپرٹ ہو تو اس جفاکشی کی کچھ نہ کچھ مشاق قوم کے اکثر افراد میں موجود ہوتی ہے۔

لیکن جہاں ناشتہ کے بغیر ایک قدم گھر سے باہر نہ نکالا جائے اور ہر وقت ایئر کنڈیشن مکانوں میں رہنے کی عادت ہو بوٹ سوٹ پہننے غرضیکہ زندگی کے ایک ایک شعبہ میں اتنی قیود گلے کا طوق بن چکی ہوں کہ ان میں سے ایک کا بھی چھوڑنا قیامت معلوم ہو اور اس سے تو شاید ہی عوام کا کوئی فرد آشنا ہو کہ آلاتِ جدیدہ تو در کنار کہ پستول اور بندوق بھی کسی جانور کا نام ہے۔

ان حالات میں آیات بالا کی روشنی میں یہ فیصلہ کر لینا اب آپ کا کام ہے۔ کہ جنگ کا جلد بازی سے مول لینا بہتر ہے یا عارضی طور پر صبر کے تلخ گھونٹ بھر لینا بہتر ہے۔

چنانچہ ان ہی حالات و حقائق کے پیش نظر دنیا کی سب سے بڑی دو طاقتوں یعنی امریکہ اور روس نے منہ بہ منہ مقابل ہو کر پھر اپنے عزم کو فسخ کیا۔ اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ اس واپسی دنیا کیا ریمارک کسے گی۔ یہ دوسری بات ہے کہ طاقتور کو فتح ہو یا شکست ہو ہر حالت میں وہ اس کو اپنی فتح سے تعبیر کرتا ہے۔ چھوٹے ملکوں کو چاہیے کہ وہ ان عظیم مملکتوں کے پختہ عزم جنگ اور پھر فوری خاموشی سے سبق حاصل کریں صرف جوش کارآمد نہیں ہوتا اس کے ساتھ کچھ ہوش سے بھی درکار ہے۔

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خلف بن حوشب نے جنگ کی مذمت میں چند اشعار نقل کیے ہیں وہ یہاں مدیۂ ناظرین کر دیے جائیں وہ فرماتے ہیں کہ سلف ان اشعار کو پڑھنا پسند فرماتے ہیں

؎ الحرب اول ما تکون فتیۃً
تسعی بزینتھا لکل جھول

جنگ اول اول تو ایک خوبصورت جوان عورت کی شکل میں نظر آتی ہے۔ جو بناؤ سنگار کر کے ہر جاہل آدمی کو اپنا فریفتہ بنا لیتی ہے۔

؎ حتیٰ اذا اشتعلت وشبّ ضرامھا
ولّت عجوزاً غیر ذات حلیل

لیکن جب مشتعل ہو جاتی ہے اور اسکی لپیٹیں بھڑکنے لگتی ہیں تو ایسی بدنما نظر آتی ہیں جیسے بڑھیا عورت جس کا کوئی شوہر بھی نہ ہو یعنی اس کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا۔

؎ شمطاء ینکر لونھا وتغیّرت
مکروھۃ للشم والتقبیل

ادھیڑ عورت کی طرح بن جاتی ہے جسکا نہ پہلا سا رنگ رہتا ہے نہ روپ اور نہ اس قابل رہتی ہے کہ کوئی شخص اس کی خوشبو سونگھنی پسند کرے یا اسی کو منہ لگائے۔

صحیح بخاری طبع ہند باب الفتنۃ التی تموج کموج البحر ج ۲ ص ۱۰۵۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انچارج
محمد حنیف سہارنپوری

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء | قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۴۳

شذرات

احمد حسین کمال

آخری حجت

کاغذات نامزدگی داخل ہو چکے ہیں اور انتخابات کا آخری مرحلہ شروع ہو گیا ہے یہ مرحلہ ملک و ملت کی آزمائش کا سنگین ترین اور فیصلہ کن مرحلہ ہے۔ یہ مرحلہ ثابت کرے گا کہ پاکستان میں بسنے والی مسلمان ملت اپنی قسمت اور اپنے مستقبل کا کیا فیصلہ کرتی ہے۔

* اس فیصلہ کی روشنی میں ہی ملک کا مقدر آئندہ بنے اور بگڑے گا۔
* اس فیصلہ سے ہی ملک کی تاریخ ایک نئے دور میں داخل ہو گی
* اس فیصلہ کو دیکھ کر ہی پاکستان کے دوست اور دشمن اپنے آئندہ منصوبوں کی تشکیل کریں گے۔

یہ فیصلہ واضح کرے گا کہ پاکستان کے عوام کیا چاہتے ہیں؟

پاکستان کے مسلمان عوام جن کی دینی اور ملی تاریخ حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے آخری پیغام حق سے شروع ہوتی ہے۔ آنے والے انتخابات فیصلہ کریں گے کہ یہ پیغام اس سرزمین پر بلند کیا جا سکتا ہے یا نہیں

پاکستان کے مسلمان عوام کے لئے یہ امتحان کا موقعہ ہے۔

ایسا موقعہ جس میں ذراسی کوتاہی انہیں ان کے تاریخی رشتہ سے منقطع کر سکتی ہے وہ اس امتحان میں ذراسی بھول سے ہمیشہ کے لئے سامراجیت، فرنگی جمہوریت اور مسخ شدہ غلط مذہبیت کے چنگل میں پھنسے رہنے پر مجبور کئے جا سکتے ہیں۔ اور ذراسی لغزش سے لادینیت و اشتراکیت کے جال میں پھانسے جاسکتے ہیں

اور ذراسی لغزش سے لادینیت و اشتراکیت کے جال میں پھانسے جا سکتے ہیں۔

* ان کے سامنے مغربی جمہوریت کے بلند بانگ دعوے بھی ہیں۔
* ان کے سامنے اسلام کے نام پر پیٹے جانے والے سرمایہ داریت کے خوشنما فریب کے جال بھی ہیں۔
* ان کے سامنے ختم نبوت کے مقدس عقیدہ کے دامن کو تار تار کرنے کے سامان بھی ہیں۔
* ان کے سامنے اصحاب رسولؐ کے اسلام کو چیلنج کرنے والے چہرے بھی ہیں
* ان کے سامنے دین کی خود ساختہ تشریحات کے دائرے بھی ہیں۔

پاکستان کے مسلمان عوام کو ان سب سے دامن بچاتے ہوئے اس اسلام کے لئے اپنے فیصلہ کا اعلان کرنا ہے۔ جس کے لانے والے

- اللہ کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔
- جس کو دنیا میں پھیلانے اور قائم کرنے والے رسولِ خدا کے اصحاب رضی اللہ علیہم اجمعین تھے۔
- جس کے تحفظ و بقا کے لئے بدر و احد کے میدان، کربلا کی خاک اور بالاکوٹ کی وادی شہداء کے خون سے سرخ اور لالہ زار ہوئی
- جس کو بلند رکھنے کے لئے پاکستان میں ختم نبوت کے دس ہزار شیدائی

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

خاک و خون میں غلطاں ہو کر حیات جاوداں پا گئے۔

پاکستان کے مسلمان عوام کو اپنے ووٹ سے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان دونوں اسلاموں میں سے کس اسلام کو چاہتے ہیں۔

محمد رسول اللہ، صحابہ کرامؓ، سلف صالحین اور ختم نبوت کے شہیدوں کا اسلام جس کا علم بلند رکھنے والے قافلہ کے سالار، مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ مولانا اسماعیل شہیدؒ، سید احمد شہیدؒ، مولانا فضل حق خیر آبادیؒ، مولانا قاسم نانوتویؒ مولانا شیخ الہندؒ اور شیخ الاسلامؒ رہے۔

یا ان لوگوں کا اسلام جو جعلی نبوت کے دعویدار، تجدد و احیاء دین کے مدعی اور اسلاف و اصحاب رسولؐ سے مسلمانوں کا تاریخی رشتہ منقطع کر کے ایک نئے اسلام کے داعی بنے ہوئے ہیں۔

انتخاب کے مرحلہ نے پاکستان کے مسلمان عوام کو آزمائش کے سنگین ترین دوراہے پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔

انہیں مغربی جمہوریت، فرنگیت، سامراجیت، سرمایہ داریت، خود ساختہ اسلامیت اور اشتراکیت کو رد کر کے اپنی ملی روایات کے مطابق صرف اسلام کے حق میں فیصلہ کرنا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام اول دن سے مسلمان عوام کو اس فیصلہ کی طرف بلا رہی ہے اس کے قائد اور رہنما اس فیصلہ کے نفاذ کے لئے ابتداء سے سرگرم عمل چلے آ رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے ملک کے گوشہ گوشہ میں اس فیصلہ کے لئے آواز بلند کی ہے۔

مفتی محمود صاحب نے سیاسی پارٹیوں کے اتحاد کے موقعہ پر اور گول میز کانفرنس میں اس فیصلہ کے لئے اصرار کیا۔

اور جمعیۃ علماء اسلام ایک واضح اسلامی منشور کے ساتھ عوام کی طرف سے اس فیصلہ کی توثیق حاصل کرنے کے لئے انتخابی میدان میں اتری ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام واحد جماعت ہے جس کے امیدواروں کی ۹۹ فیصد اکثریت دین کے عالموں اور اہل حق پر مشتمل ہے۔

یہ ہی وہ لوگ ہیں۔ جن سے صحیح اسلامی نظام و دستور کی تشکیل و نفاذ کی توقع کی جا سکتی ہے۔

اور ماضی کی تمام خرابیوں، بدعنوانیوں کا تدارک کیا جا سکتا ہے

گذشتہ ایک سال کی سیاسی سرگرمیوں سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ پاکستان کے مسلمان عوام جمعیۃ علماء اسلام کے منشور کے ساتھ ہیں۔ ان کا فیصلہ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد کے حق میں ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں دینِ حق کے قیام و نفاذ کے لئے آخری حجت پیش کر چکی ہے۔

انتخابات میں بیرونی عناصر کی سازشوں کو ناکام بنا دیجئے

اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے دین کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ماضی میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہی اس دین کی حفاظت کی ہے، اور آئندہ بھی وہی اسے محفوظ و باقی رکھیں گے۔

ان افراد و گروہوں کی یہ بڑی ہی خوش نصیبی تھی کہ اس دین حق کی حفاظت میں انہیں جدوجہد اور قربانیاں پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ آج بھی جو افراد اور گروہ اللہ کے دین کے لئے سرگرم عمل ہیں انہیں اپنی فیروز بختی پر ناز کرنا چاہیئے۔

وہ اگرچہ مخالفتوں اور ملامتوں کا نشانہ ہیں اور اللہ کے دین کے کھلے اور چھپے دشمن ان کی تاک میں کمین گاہیں بنائے بیٹھے ہیں۔ لیکن جس راہ حق پر وہ گامزن ہیں، دنیا اور آخرت کی کامیابیاں اس راہ سے حاصل ہونے والی ہیں۔

پاکستان میں اللہ کے دین کی سربلندی اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نے جو تاریخی کردار انجام دیا ہے، اس سے وہ طاقتیں اور عناصر سراسیمہ ہیں، جنہوں نے اس خطۂ پاک کو اپنے مفادات اور عزائم کا شکارگاہ بنا رکھا ہے۔

اس حقیقت سے پاکستان کا بچہ بچہ واقف ہے کہ استحصال کرنے والے بیرونی اور اندرونی عناصر کو سب سے بڑا خطرہ اس اسلام کے نفاذ سے ہے

(باقی صہ ۱۶ پر)

رحیم یار عباسی بہاولپور

صدر جمال عبدالناصرؒ کافر ہے؟

سامراجی ممالک کے اشاروں پر مسلسل یہ ناپاک پروپیگنڈا کیا جاتا رہا کہ مشرق وسطیٰ کے مرد آہن "جمال عبدالناصرؒ" کافر ہے۔ ہمارے نزدیک ناصر نہ فرشتہ تھے نہ شیطان / وہ ایک مسلمان حکمران تھے اور عالم اسلام کے ایک بہت بڑے حصہ کے محبوب لیڈر ......

ناصر کافر تھے۔ کیونکہ ....

- کیونکہ وہ کہتا ہے کہ "دنیا بھر کے مسلمانو اور عرب بھائیو! صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو..... اگر ہم تمام کے تمام مسلمان بھائی اسلام کے احکام کے سامنے سر جھکاتے رہے تو انشاء اللہ ہمیشہ غالب رہیں گے"۔

(چٹان ۴ ستمبر ۶۷ء ترجمہ دیباچہ از ناصر کتاب دعوتِ اسلام)

- کیونکہ اس نے کہا۔ "ہم تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، غیروں نے ہمیں جدا کر رکھا تھا۔ خدا کرے کہ یہ غیریت اور بیگانگی جلد ختم ہو جائے اور ہم اسلامی جذبہ اخوت سے سرشار ہو کر ایک دوسرے سے گلے ملیں"

(ایم طفیل۔ روزنامہ امروز)

- کیونکہ وہ کہتا ہے کہ "یہ الفاظ میرے دل کے قلبی کیفیت کے اظہار کی صحیح ترجمانی کر رہے ہیں۔ یہ میرے دل کے جذبات ہیں۔ وہ دل جس میں اسلام کے لئے انتہا اور بے پایاں جذبۂ محبت ہے۔ کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے۔ جس کی دعوت صحیح قسم کے پائدار امن اور قوت کی ضامن ہے ...... تو کیا پھر آپ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دینے کو تیار ہیں"؟ (چٹان ۴ ستمبر ۶۷ء دیباچہ از ناصر کتاب دعوتِ اسلام)

- کیونکہ وہ کہتا ہے۔ "الحمدللہ ہمارے اندر عزم و ایمان کی کوئی کمی نہیں۔ ہم حق و صداقت اور عدل و انصاف پر قائم ہیں۔ اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے"۔

(ترجمان اسلام ۲۳ مئی ۶۹ء)

- کیونکہ اس نے متحدہ عرب جمہوریہ میں قرآن حکیم کی تعلیم اور اشاعت کا ایک جامع منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت ایک ریڈیو اسٹیشن سولہ گھنٹے روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے قائم ہوا ہے۔ تاکہ لوگ جس وقت چاہیں قرآن حکیم کی تلاوت سے لطف اندوز ہوں۔ مصری حکومت کے خرچہ اور تنخواہ پر ایک ہزار سے زائد قاری حضرات دنیا میں قرآن کی تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ (روزنامہ امروز)

- کیونکہ ناصر کی حکومت جامعہ ازہر کے تمام کالجوں کے طلباء کے فارغ التحصیل ہونے پر پابندی لگا دی ہے کہ وہ قرآن کے حافظ ہوں ورنہ انہیں الازہر سے کامیابی کی سند نہیں دی جائے گی۔

- کیونکہ جب اسرائیل نے ایک خاص منصوبہ کے تحت قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخے افریقہ کے دور دراز علاقوں میں تقسیم کئے تو ناصر نے وہ تمام نسخے جمع کرائے اور ان کو دریا برد کر دیا۔ اس کے مقابلے میں لاکھوں کی تعداد میں قرآن پاک چھپوائے اور ان کو مفت تقسیم کیا۔

(روزنامہ امروز ۲۵ جنوری ۷۰ء)

- کیونکہ ناصر کی حکومت نے ۵ براعظموں میں قائم ۱۲۵۰ اسلامی مراکز کو ... ۳ اسلامی کتب فی مرکز مفت تقسیم کیں۔

(امریکی رسالہ ٹائم ۱۱ جنوری ۶۳ء)

- کیونکہ متحدہ عرب جمہوریہ دنیا کا واحد ملک ہے جو افریقہ میں عیسائی مشنریوں کا منظم مقابلہ کر رہا ہے جس کی وجہ سے عیسائیت کے مقابلہ میں ۹ : ۱ کے تناسب سے مسلمان ہو رہے ہیں۔

(امریکی رسالہ ٹائم ۱۱ جنوری ۶۳ء)

- کیونکہ ناصر نے تمام دنیا کے ممتاز علماء کا ایک بورڈ قائم کیا ہے۔ جس میں ۵۰ سے زیادہ اسلامی ملکوں کے علماء شریک ہوتے ہیں اور دنیائے اسلام کو پیش آمدہ مسائل پر غور کیا جاتا ہے۔ اس اسلامی کانفرنس پر لاکھوں روپے خرچ آتے ہیں اور تمام شرکاء کو آمدورفت کے ہوائی جہاز کا کرایہ حکومت متحدہ عرب جمہوریہ ادا کرتی ہے

(روزنامہ امروز)

- کیونکہ مصر میں کمیونسٹ پارٹی خلاف قانون ہے اور ناصر حکومت نے مرزائیوں اور بہائیوں کے دفاتر ختم کرا دیئے ہیں۔ فری میسن تنظیم پر بھی پابندی ہے

(ترجمان اسلام ۲۳ مئی ۶۹ء)

- کیونکہ ناصر شراب نہیں پیتا اور نہ ہی سوٴر کا گوشت استعمال کرتا ہے۔ اس کا کیرکٹر بے داغ اور اس کی زندگی انتہائی سادہ ہے۔

(مسلم نیوز انٹرنیشنل مارچ ۶۳ء)

- کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا۔ اس لئے جب خروشچیف کی دعوت پر وہ روس گیا۔ تو کھانے پر شراب پینے سے اس لئے انکار کر دیا کہ وہ مسلمان ہے۔ امریکہ نے اس پر طنزاً "مسلم ناصر" کہا۔

(امریکی رسالہ لائف)

- کیونکہ وہ کافر ہے۔ اس لئے سید عطاء اللہ صاحب بخاریؒ صدر ناصر کی فرنگ دشمنی کو بڑی قدر و منزلت سے دیکھتے ......

چونکہ سامراجی سازشوں سے واقف تھے۔ اس لئے کبھی صدر ناصر کے بارہ میں جانی خطرہ کا اظہار کرتے پھر صدر ناصر کو دعائیں دیتے۔

(روزنامہ امروز ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

- کیونکہ وہ نماز پابندی سے پڑھتا ہے اور روزہ سفر میں بھی قضا نہیں کرتا۔

(ایک امریکی مصنف)

- عرب عوام کا محبوب لیڈر اور فرزند اسلام جمال عبدالناصر کافر ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ "خدائے بزرگ و برتر کی قسم ہم بیت المقدس واپس لے کر رہیں گے۔ اسرائیل سے آئندہ جنگ صرف جنگ آزادی نہیں بلکہ تزکیۂ نفس کے لئے جہاد اکبر ہوگا۔ اس جہاد میں ہمارے سپاہی عرب ممالک کے سپاہی نہیں بلکہ اللہ کے سپاہی ہوں گے"۔

(ترجمان اسلام ۵ ستمبر ۶۹ء)

فرمان

حضرت شیخ القراء الحاج مولانا قاری فتح محمد صاحب

دار العلوم نانکواڑہ، کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عزیزوں اور بزرگوں کو یہ بات پوری طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ ووٹ اور رائے حق تعالےٰ شانہٗ کی ایک امانت ہے۔ اس کو بے موقع خرچ کریں گے تو حق تعالیٰ شانہٗ کی ناراضگی اور غصہ میں گرفتار ہونے کا سامان ہوگا۔ ووٹ خالص دیندار علماء کو دیں۔ جو اسلام کا حقیقی نظام اور قانون لانے کی کوشش کریں جو قرآن نے بتایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پاک حدیثوں میں ارشاد فرمایا ہے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے یہ امید قطعاً نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نازل فرمایا ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا دین لائیں گے۔ بلکہ شدید خطرہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے دین کے بجائے اپنا بنایا ہوا دین لائیں گے جس کا ووٹ کسی بے دین آدمی کو یا نیا دین لانے والی جماعت کو دے گا۔ اگر اس کا بے دین نمائندہ کوئی قانون دین کے خلاف بنائے گا۔ تو جب تک اس بدترین قانون اور نظام پر عمل ہوتا رہے گا۔ اس وقت تک اس لادینی نظام کا وبال ان سب پر پڑتا رہے گا جن کے ووٹوں سے وہ نمائندہ کامیاب ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ بے دینوں کو رائے ہرگز نہ دیں، اللہ کی اس امانت کی قدر کرو۔ قوی امید ہے کہ جتنے بزرگان اور عزیزان مجھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ سب میری اس درخواست پر عمل کریں گے اور مجھے ناامید نہیں کریں گے۔ شکارپور گڑھی لیسین کے پانچ نمائندوں میں سے مولوی محمد شاہ صاحب امروٹی (امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ) سب سے بہترین ہیں۔ اور صوبائی اسمبلی کے نمائندوں میں محمد عالم صاحب جرار بھوڑ ووٹ کے صحیح حقدار ہیں اسی طرح سکھر روہڑی حلقہ کے قومی اسمبلی کے امیدوار مولوی عبدالکریم صاحب قریشی بیر والے اور گھوٹکی پنو عاقل وغیرہ قومی اسمبلی کے امیدوار حافظ محمود اسعد صاحب ہالیجوی کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔ یہ دور جس سے ہم گذر رہے ہیں نہایت نازک دور ہے۔ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ العالی کے ارشاد کے موافق اس وقت اسلام دوراہے پر کھڑا ہے۔ یہ انتخاب پہلے انتخابوں کی طرح نہیں رہے۔ اس کے نتیجے میں اگر کامیابی ہوگئی، تو ہمیشہ کے لئے اسلامی نظام قائم ہوجائے گا اور لازوال اور لازوال اور دونوں جہان میں کامیاب آنے والی دولت پاکستان کو صحیح معنی میں پاکستان بنا دے گی۔ اور پھر غریب مزدور امیر سب کے سب حقیقی آرام اور راحت والی زندگی سے ہمکنار ہوجائیں گے۔ اور اگر خدانخواستہ خدانخواستہ اہل حق کو اس انتخاب میں ناکامی ہوئی تو پاکستان سے اسلامی نظام ہمیشہ کے لئے مٹ جائے گا۔ اور پھر یا تو اشتراکی نظام آئے گا جس میں سب کے سب کنگال ہوجائیں گے۔ اور کسی کے پاس کوئی چیز بھی نہیں رہے گی۔ یا سرمایہ دارانہ نظام آئیگا۔ جس میں غریب اور مسکین بھوکی ننگی مخلوق ہمیشہ کے لئے ظالموں کا تختۂ مشق بن جائے گی۔ حق تعالےٰ شانہٗ پاکستانیوں کو اسلامی نظام کا دیکھنا اور اس میں بسنا نصیب فرمائے آمین! یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقط۔

نوٹ۔ یہ سب حضرات جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے بطور امیدوار کھڑے ہیں۔

شائع کردہ	دستخط
نور محمد غلہ مرچنٹ اسٹور گنج شکارپور	حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ۸ر شعبان ۱۳۹۰ھ

بقلم بندہ عبدالعزیز عفی عنہٗ

مولانا محمد یوسف مہتمم دار العلوم پلندری کو کامیاب بنائیں!

مولانا میر الزمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر

نعمان پورہ باغ ۱۴۔ اکتوبر۔ مولانا محمد یوسف صاحب دار العلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ملک میں آکر پوری زندہ دلی سے تعلیم و تبلیغ اور جہاد کے مقدس فریضہ انجام دینے میں مصروف رہے ہیں۔ ایک عرصہ تک ملکی سیاسی جماعت سے مل کر بھی ملک کی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ مگر جماعتوں کے اندرونی انتشار آئین شکنی اور بدنظمی سے تنگ آکر یکسر الگ ہوکر دار العلوم پلندری میں مقیم ہوکر تعلیمی خدمات انجام دینے میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ ان کی متواتر جد وجہد اور کاوش کا نتیجہ آج دار العلوم پلندری کی پرشکوہ عمارت کی صورت میں موجود ہے۔ یہ آزاد کشمیر میں پہلی معیاری درسگاہ ہے کہ جس میں باقاعدہ دورہ حدیث شریف ہوتا ہے اور حکومت آزاد کشمیر نے اس کو گزٹ کرکے مولوی فاضل کا درجہ دے رکھا ہے۔ عوام نے سیاسی جماعتوں اور ان کے افراد کی افراتفری اور متنزلزل پالیسیوں سے مایوس ہوکر ایک دفعہ پھر مولانا کو اس میدان میں ایک آزاد امیدوار کی حیثیت سے لائے کہ وہ اسمبلی کا الیکشن لڑیں۔ تاکہ قانون ساز ادارہ میں جاکر اسلامی آئین کے نفاذ میں گورنمنٹ کی امداد کرسکیں۔ چونکہ مولانا آزاد امیدوار ہیں۔ اس لئے حلقہ منگ، گھوڑا، پلندری، بارل اور بلوچ کے غیور مسلمانوں سے اپیل ہے کہ مولانا محمد یوسف صاحب کو بھاری اکثریت سے کامیاب بناکر اسلامی حمیت کا ثبوت دیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ مولانا شیر علی شاہ اور شاعر جمعیۃ محمد بذیر جو صوابی جیل میں دفعہ ۱۶ کے تحت گرفتار ہیں

انہوں نے اپنے ملاقاتیوں کو ایک پیغام میں کہا ہے کہ ہماری گرفتاری سے ہمارے احباب و رضاکاران جمعیۃ پریشان نہ ہوں۔ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے استحکام و ترقی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے بفضلہ تعالیٰ تیار ہیں! اسلامی آئین کی ترویج و نفاذ کے لئے اگر ہماری روحیں درکار ہوں۔ تو یہ انتہائی سستا سودا ہے۔ اور ہم اپنے سرمایہ حیات کو اس عظیم مقصد کی راہ میں وقف کرنا اپنی سرفرازی و کامرانی سمجھتے ہیں۔ ہمارے سامنے اپنے اسلاف خصوصاً اسیر مالٹا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ اور امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر کی عظیم قربانیاں موجود ہیں۔ انہوں نے برطانوی سامراج و بربریت کو اپنی ایمانی قوت سے پاش پاش کیا۔ مولانا شیر علی شاہ نے اپنے دوستوں کو (جو ان سے ملنے آئے تھے) مشورہ دیا کہ وہ ان ملاقاتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ اب کام کا وقت ہے۔ تغافل و تکاسل مجاہدوں کا شیوہ نہیں۔ مولانا موصوف نے کہا کہ میری ایک درخواست حضرت الشیخ حافظ الحدیث درخواستی صاحب اور مخدومی مفتی محمود صاحب اور مکرم مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خدمت میں پیش کیجئے کہ وہ "ترجمان اسلام" اور دیگر اخبارات کے ذریعہ پاکستان کے تمام رضاکاران جمعیۃ کے نام پرزور ہدایات جاری کریں کہ ہر ایک رضاکار اسلامی آئین کی ترویج و نفاذ کی خاطر تبلیغی مہم پر چل دیں۔ گھروں سے نکل کر اپنے اپنے علاقوں میں پوری جانفشانی اور سرگرمی سے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور اور جمعیۃ کے کارہائے نمایاں سے عوام کو آگاہ کریں۔ علماء کرام اور مبلغین، ائمہ مساجد اور اساتذہ رمضان المبارک میں انتخابی مہم چلانے کے لئے منظم طور پر ہمہ گیر جلسے منعقد کریں۔

موت العالم موت العالم

حضرت مولانا خیر محمدؒ صاحب جالندھری وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون

ملتان کی دینی درسگاہ خیر المدارس کے بانی و مہتمم حضرت مولانا خیر محمد صاحب آج ۲۲ر اکتوبر صبح وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بلند پایہ عالم دین تھے۔ انہوں نے دینی تعلیم کے فروغ کے لئے نمایاں کام کیا ہے۔ مولانا کے ہزاروں کی تعداد میں ملک اور بیرون ملک شاگرد پھیلے ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے، آمین! ادارہ ترجمان اسلام اپنے تمام قارئین سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مولانا مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کریں۔ (ادارہ)

جمعیۃ علماء اسلام کا انتخابی نشان

کھجور کا درخت ہے اسے یاد رکھیئے

کھجور کا درخت اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمْ قِیْلَ وَمَنْ عَمَّتُنَا قَالَ النَّخْلَۃُ (معالم التنزیل)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی پھوپھی کا اکرام کیا کرو صحابہ کرامؓ نے سوال کیا ہماری پھوپھی کونسی ہے آپ نے فرمایا کھجور

کھجور کا پھل اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ

ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی سحری کا بہتر طعام کھجور ہے

مولانا خیر محمد کی وفات سے دینی حلقوں میں بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ مولانا عبید اللہ انور

مولانا محمد عبید اللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے اپنے ایک بیان میں ممتاز عالم دین حضرت مولانا خیر محمد صاحب ملتان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا کی وفات سے مجھے انتہائی ہی صدمہ پہنچا ہے۔ مولانا کی ذات برصغیر کے مسلمانوں کی عزیز متاع تھی۔ مولانا نے اپنی تمام تر زندگی خدمت اسلام اور مسلمانوں کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ برصغیر میں بے شمار ان کے شاگرد ہیں۔ جو دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

مولانا کی وفات سے بلاشبہ دینی حلقوں میں ایک ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا پُر ہونا بظاہر مشکل ہے۔

مولانا عبید اللہ انور نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ مولانا مرحوم کا جمعیۃ علماء اسلام سے گہرا تعلق تھا آخری دنوں میں آپ نے مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ میں ایک نشست کی صدارت بھی کی تھی۔ جمعیۃ اپنے ایک بہت بڑے سرپرست سے محروم ہو گئی ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کے بعد ہمیں سب سے بڑا نقصان مولانا خیر محمد صاحب کی وفات سے پہنچا ہے۔ ہم مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ جمعیۃ کے تمام اراکین ان کے لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

لائلپور میں قائد انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود کی آمد

لائلپور میں ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز بدھ قائد انقلاب مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام تشریف لا رہے ہیں، جہاں آپ ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے اس موقعہ پر خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب بھی خطاب کریں گے۔

ڈیموکریٹک یوتھ فورس سے استعفے اور جمعیۃ میں شمولیت

لائلپور - مودودی جماعت کی ذیلی تنظیم ڈیموکریٹک یوتھ فورس کے مقامی چیئرمین اور مجلس احرار اسلام کمالیہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر محمود الحسن اور حافظ محبوب احمد نے اپنے عہدوں اور اپنی جماعتوں کی ابتدائی رکنیت سے استعفے دے کر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے - انہوں نے اپنے الگ الگ بیانات میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر رہنماؤں مولانا عبد اللہ درخواستی، مفتی محمود، مولانا ہزاروی اور مولانا عبید اللہ انور کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں دین وملت کے صحیح اور مخلص خدمت گذار قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ خدائی نظام حیات کے نفاذ ظالمانہ سامراجی سرمایہ داری کے خاتمہ اور کمیونزم سوشلزم جیسے غیر ملکی لادینی نظریات کے مقابلہ کے لئے غریب دوست علماء حق کی زیر قیادت متحد ہو کر جد وجہد کرنا وقت کا سب سے بڑا دینی وملی فریضہ ہے۔

لائلپور صوبائی نشستوں کے امیدوار

پنجاب اسمبلی کے حلقہ ۵۳ اور ۵۴ کی نشستوں کے لئے شہر لائلپور سے مولانا خیر الدین انصاری اور مولانا سعید الرحمان حنیف مولانا محمد صاحب انوری کو جمعیۃ علماء اسلام کے پارلیمانی بورڈ نے امیدوار نامزد کیا ہے اور دونوں نے کاغذات داخل کر دیئے ہیں

حضرت مولانا محمد شریف امیر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی گرفتاری

۱۶ جمعہ کے دن علی الصبح نواب شاہ پولیس حضرت مولانا محمد شریف نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ اور خطیب جامع مسجد مدینہ سکرنڈ کو دفعہ ۱۶ کے تحت گرفتار کر کے نواب شاہ لے گئی۔ وہاں سات دن کا ریمانڈ پولیس نے لیا ہے اور مولوی صاحب کو زیر جیل نواب شاہ میں رکھا ہے۔ الزام یہ ہے کہ نواب زادہ شیر علی کے خلاف اور مولانا مودودی کے خلاف بولا ہے - افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اس مسلمان حکومت میں حضور صلعم کے گستاخ کے لئے کوئی سزا نہیں لیکن ان گستاخوں کے خلاف کوئی بولے تو اس کی سزا ہے

(احمد خان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ ضلع نواب شاہ)

دعائے صحت کی درخواست

شاعر جمعیۃ مولانا سعید علی صاحب ضیاء کے والد گرامی مولانا فیض احمد صاحب کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

پرچم نبویؐ کا کرشمہ

جماعت اسلامی سے توبہ

ٹنڈو الہ یار (نمائندہ نئی روشنی) گوٹھ پریل شاہ تعلقہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ میں ایک واقعہ پیش آیا۔ ایک شخص زمین پر پانی لگانے کے لئے بارہ ایک بجے رات کو جا رہا تھا، کیا دیکھتا ہے، آسمان سے ایک روشنی جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے پر آ جا رہی ہے۔ اس منظر کو دیکھ کر مارے خوف کے گھر آیا، اور اپنی بیوی کو جگایا، اس کو بھی دکھلایا۔ صبح یہ واقعہ تمام گوٹھ میں ہر شخص کی زبان پر تھا۔ دوسری رات ایک بجے تمام لوگوں نے اس روشنی کو جو آسمان سے جمعیۃ کے پرچم پر پڑ رہی تھی دیکھ کر حیران رہ گئے، تیسری رات بھی اس روشنی کو لوگوں نے دیکھا۔ جن میں قابل ذکر لوگ رسول بخش چانڈیو، زمیندار مصری چانڈیو، زمیندار علی نواز، زمیندار اللہ بچایو اور حاجی جمعہ صاحب ان کے ہاری مزدور اہل گوٹھ مرد اور عورتیں شامل تھیں۔ اس پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم نے جماعت اسلامی میں رہ کر جمعیۃ علماء اسلام کی جو مخالفت کی ہے۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر ہم توبہ کرتے ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوتے ہیں اور ہمارا جان ومال سب (اس پرچم نبوی پر قربان ہے)

(روزنامہ نئی روشنی کراچی ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

احمد حسین کمال

نئے امریکی عزائم

(۱) امریکہ نے مشرق وسطیٰ کے بارے میں امن مذاکرات سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔

(۲) امریکہ نے فوری طور پر اسرائیل کو فوجی و اقتصادی امداد مہیا کرنے کے لئے بیس کروڑ ڈالر کی منظوری دے دی ہے۔

(۳) اس سے ذرا پہلے صدر نکسن نے اعلان کیا کہ وہ بحر روم میں امریکی بیڑے کی طاقت میں اضافہ کریں گے۔ اور مشرق بعید میں برطانوی فوجی اڈے خالی نہ کرنے کے برطانوی فیصلہ کا انہوں نے خیر مقدم بھی کیا ہے۔

(۴) امریکہ اسرائیل کو فینٹم طیاروں کی ایک بڑی کھیپ مہیا کر رہا ہے۔

(۵) امریکی صدر نے کہا ہے کہ اسرائیل کو مضبوط بنانا اس لئے ضروری ہے کہ ایشیا میں وہ تنہا ملک ہے جو کمیونزم کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے اور کمیونزم کے اثر سے خالی ہے۔

یہ ہیں وہ تغیرات جو صدر ناصر کے بعد مشرق سے متعلق امریکی پالیسی میں اچانک رونما ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ صدر نکسن کے ویت نام سے متعلق تازہ اعلان کو بھی سامنے رکھ لیجئے کہ انہوں نے اس میں ویت نام، کمبوڈیا اور لاؤس یعنی پورے ہند چینی سے امریکی فوجوں کی واپسی اور دونوں طرف کے قیدیوں کی مکمل رہائی کی تجویز بھی پیش کر دی ہے۔

ایشیا میں کمیونزم کو روکنے کے لئے اسرائیل کو زبردست فوجی و اقتصادی امداد دینے کی امریکی صدر کی توجیہہ شاید ایشیائی ملکوں کے ان عناصر و جماعتوں کے لئے قابل اطمینان ہو۔ جو رات دن ایشیائی قوموں بالخصوص مسلمانوں کو کمیونزم اور سوشلزم کے ہوّے سے ڈراتے رہتے ہیں۔ کم از کم انہیں تو اب اطمینان ہو جائے گا کہ امریکہ کی طرف سے اسرائیل کی مدد اور سرپرستی اور اسرائیل کا وجود ایشیا میں کمیونزم کو روکنے کا موثر ذریعہ ہے۔ اور اسرائیل کے وجود کی برائی بہرحال کمیونزم کے وجود کی برائی سے کم تر ہے۔ جسے گوارا کرنا امر مجبوری ہے۔

تاہم امریکی صدر کی یہ منطق عرب اور ایشیا و بھر کے عوام اور مسلمانوں کے لئے قطعی قابل قبول نہیں ہے۔ وہ کمیونزم کے نام نہاد خطرے کے خوف سے اسرائیل کے وجود و تسلط کو ہرگز روا رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے اور اسرائیل کے خلاف ان کی جدوجہد بہرحال جاری رہے گی۔

امریکی صدر نکسن کی یہ منطق پیش خیمہ ہے کشمیر پر بھارت کے تسلط کا جواز مہیا کرنے کا۔

چونکہ بھارت کمیونسٹ چین کا دشمن ہے۔ اور چین کی سرحدیں کشمیر کے ساتھ ملتی ہیں۔ اگر کشمیر بھارت کے تسلط سے آزاد ہو کر اس پاکستان کے ساتھ مل جاتا ہے جو اشتراکی چین کا دوست ہے تو کشمیر کے راستے ایشیا کے اس حصہ میں کمیونزم کے اثرات بڑھ جانے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے

بلکہ امریکی صدر کی یہ منطق تو پاکستان کے وجود کو بھی چیلنج کرنے پر اتر سکتی ہے کہ چونکہ پاکستان اور چین کے پر اخلاص دوستانہ تعلقات ہیں، جن کی وجہ سے ایشیا کے اس حصہ میں بھی کمیونزم پھیل سکتا ہے۔ اس لئے خاکش بدہن پاکستان ہی باقی نہیں رہنا چاہیئے

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ نے اپنے ان اعلانات کے ذریعہ کھلم کھلا اپنے ہی امن منصوبہ کو تیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ جسے اس امید پر امریکہ نے پیش کیا تھا کہ صدر ناصر اسے مسترد کر دیں گے۔ اور پھر وہ اسرائیل کی مدد کرتے رہنے کا بین الاقوامی جواز پیش کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

لیکن صدر ناصر مرحوم کی بصیرت قابل داد ہے کہ انہوں نے امریکہ کے اس خفیہ عزم کو بھانپ لیا اور صاف طور پر بتا دیا تھا کہ ہم تو امریکہ کے امن منصوبہ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ لیکن امریکہ خود اس کی خلاف ورزی کرے گا اور اسرائیل بھی اسے کامیاب نہیں ہونے دیگا پھر اسے مسترد کر کے ہم ہی کیوں اس کے رد کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لیں۔

چنانچہ امریکہ نے جب دیکھا کہ اس کی تمام تدبیریں ناکام جا چکی ہیں۔ حتیٰ کہ فدائین اور اردنی حکومت کے درمیان زبردست خونریزی برپا کرانے کے باوجود مصر نے امریکی تجاویز کو طیش میں آ کر رد نہیں کیا، بلکہ اس خونریزی کو ختم کرا کے فریقین میں صلح کرا دی تو امریکہ کے سامنے پھر یہ آزمائش آ کھڑی ہو گئی۔ کہ اپنے پیش کردہ امن منصوبہ پر اسرائیل سے عمل کرائے۔ حتیٰ کہ صدر ناصر کی وفات کے بعد ان کی جانشین قیادت نے بھی صدر ناصر کی امن تجاویز سے متعلق پالیسی پر گامزن رہنے کا اعلان کر دیا ہے تو اب امریکہ کے پاس اپنے ہی بُنے ہوئے جال سے نکلنے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں رہا کہ علانیہ بدعہدی کر کے مذاکرات سے علیحدہ رہا اور اپنے ہی منصوبہ کو خود ناکام بنا دے۔

یہ بات مغربی سامراجی قوموں کی تاریخ میں نئی نہیں ہے۔ امریکہ نے یہ سب کچھ سامراجی تاریخ کی فطرت کے عین مطابق کیا ہے۔

غالباً اس کا گمان ہے کہ صدر ناصر کی وفات سے مشرق میں جو خلا پیدا ہوا ہے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی پوزیشن از سر نو مستحکم کر لے گا اور برطانیہ کی موجودہ ٹوری حکومت اس سلسلہ میں اس کی معاونت کرے گی۔ چنانچہ اسی لئے اس نے دیدہ دلیری کے ساتھ امن مذاکرات سے علیحدگی اختیار کی ہے۔ اسرائیل کی امداد کا اعلان کیا ہے۔ اور مشرق وسطیٰ میں اپنی فوجی طاقت بڑھانے کا منصوبہ بنایا ہے۔

اسے یہ بھی امید ہو گی کہ مسلمان ملکوں اور ایشیائی قوموں کے وہ عناصر جو صدر ناصر کی پالیسی کے شدید مخالف رہے ہیں۔ لیکن صدر ناصر کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ شاید ان کے بعد کامیاب ہو جائیں ۔ اور مغربی جمہوریت کے پرچارک بن کر صدر ناصر کے اثر اور پالیسیوں کو ناکام بنا دیں۔ چنانچہ ان کے اطمینان کے لئے ہی یہ منطق ایجاد کی گئی ہے کہ اسرائیل کی مدد، ایشیا میں کمیونزم کو روکنے کے لئے ضروری ہے۔ اس منطق کا ایک پہلو تو کافی عرصہ سے صدر ناصر کے مخالفین اپنی تقریروں اور تحریروں میں پیش کرتے چلے آ رہے ہیں کہ دیکھئے اسرائیل کی حکومت میں کتنا استحکام ہے، جبکہ عرب ملکوں کی حکومتیں آئے دن بدلتی رہتی ہیں اور ان میں انقلابات آتے رہتے ہیں۔ سازشیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس طرح کا ذہن پہلے سے پیدا کیا جا رہا ہے۔ اس ذہن کے لئے امریکی صدر کی یہ تازہ منطق آسانی کے ساتھ قابل قبول ہو سکتی ہے۔ لیکن مسٹر نکسن اور ان کے ایشیائی نام نہاد

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

ستّر لاکھ قبائلیوں نے جمعیّۃ علماء ا

اگر ہمارے کسی نامزد ممبر نے اسمبلی میں جمعیۃ کا ساتھ نہ دیا تو

ـــــ قبائ

شمالی وزیرستان میں قائدان

علاقہ وزیرستان جہاں ا

• ـــــ تین لاکھ انسانوں کا اجتما

• ـــــ علاقہ میں علم

• ـــــ جنگل ک

ـــــ رپورٹ :

قبائلی علاقہ

قبائلی علاقہ بنوں شہر سے چند میل کے فاصلے سے شروع ہو کر افغانستان کی سرحد تک جا پہنچتا ہے۔ یہ علاقہ دشوار گذار پہاڑیوں میں واقع ہے۔ اسی طرح جنوبی وزیرستان کا قبائلی علاقہ بھی ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ساتھ دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس میں انگریز کے منحوس قدم نہیں پڑ سکے۔ انگریز نے ہاتھ پاؤں بہت زیادہ مارے لیکن اس کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں۔ "ایپی" فقیر کے نام سے یہاں ایک بہت بڑی شخصیت ہے جس پر وہاں کے باشندے اپنی جان نچھاور کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ جس وقت انگریز نے اس علاقہ کو غلام بنانے کی کوشش کی تو قبائلیوں نے ایپی فقیر صاحب کی قیادت میں گوریلا جنگ لڑی تھی، جس میں انگریز کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا، اور بالآخر دم دبا کر وہاں سے بھاگا۔ اس وقت سے لے کر اس علاقہ میں انگریز دشمنی کی بنیاد پڑی۔ وہاں کے تمام باشندے خواہ ان کا تعلق کسی بھی قبیلہ سے ہو، انگریز دشمن پالیسی پر گامزن ہیں۔ اس علاقہ میں انگریز کی تعریف میں کوئی شخص زبان نہیں کھول سکتا۔ اگر کوئی شخص غلطی سے ایسی حرکت کر بیٹھے، تو وہاں کے لوگوں کے پاس اس کا ایک ہی علاج ہے ۔ گولی

انگریز دشمن پالیسی کی وجہ سے وہاں کے تمام باشندے مرزائیوں اور مودودی فرقہ کے سخت مخالف ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ ان دونوں میں ایک برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے اور دوسرا امریکہ کا غمخوار ہے۔ آزاد قبائل میں ان دونوں فرقوں کو تبلیغ وغیرہ کی اجازت نہیں ہے بلکہ ان دونوں کی حمایت میں ایک لفظ بھی کوئی شخص نہیں کہہ سکتا۔ ایک دفعہ مودودیوں نے میران شاہ میں جلسہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ جس کی اطلاع قبائلیوں کو ہوئی، تو وہ بپھر گئے۔ اس کا علم مودودیوں کو ہو گیا، تو انہوں نے اس علاقہ میں جانے کا ارادہ ہی ترک کر دیا اس کے بعد آج تک ان بہادروں کو وہاں جانے کا کبھی خیال نہیں آیا اور نہ انشاء اللہ آ سکتا ہے۔

علماء سے عقیدت اور علاقہ میں اثر

وہاں کے عوام کو علماء سے بہت زیادہ عقیدت ہے۔ علماء کا وہ لوگ اسی طرح احترام کرتے ہیں جس طرح اپنے قبائلی سرداروں کا۔ علماء اکثر و بیشتر دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ کے شاگرد ہیں۔ نوجوان علماء اکثر مدرسہ قاسم العلوم کے فاضل اور مفکر اسلام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے شاگرد ہیں۔ وہاں کے عوام و خواص سیاسی اور مذہبی لحاظ سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کو اپنا مقتداء مانتے ہیں اور ان دونوں بزرگوں سے وہاں کے لوگوں کو گہری عقیدت اور محبت ہے۔ علماء سے محبت کی وجہ سے وہاں کے باشندے اسلام کے پابند اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے کٹر مقلد ہیں۔ نماز کے عوام و خواص، بچے بوڑھے جوان اور عورتیں سب پابند ہیں۔ مساجد میں نماز کے اوقات جگہ نہیں ملتی اور ہر آدمی نے اپنے گھر کے ساتھ نماز کے لئے جگہ مخصوص کی ہوئی ہے۔ اس کے چاروں طرف بطور علامت پتھر رکھ دیئے گئے ہیں۔ نماز کے معاملہ میں وہاں کے لوگوں کو اس قدر پابند پایا کہ اگر بس میں نماز کا وقت ہو جائے تو فوراً بس روک دی جاتی ہے اور مع ڈرائیور کنڈیکٹر سب لوگ بس سے اتر کر نماز ادا کرتے ہیں۔ اگر کوئی عالم دین بس میں موجود ہو، تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز کے ساتھ ساتھ وہاں کے ۹۰ فیصد باشندے داڑھی رکھے ہوئے ہیں ۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ لباس، خوراک کے لحاظ سے بھی وہ لوگ نہایت سادہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

وزیرستان قبائل کے مسائل

وہاں کے لوگوں کو یوں تو بہت سے مسائل کا سامنا ہے لیکن سب سے بڑا مسئلہ ان کی غربت کا ہے۔ گذشتہ ۲۴ سال تک جو حکومتیں بھی برسر اقتدار آئی ہیں۔ انہوں نے ان کی غربت اور افلاس کو دور کرنے پر کبھی غور نہیں کیا، حالانکہ وہ لوگ بہادر اور جانباز ہیں۔ ہتھیار ان کا زیور ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی کا لڑکا پانچ سال تک کا ہو جائے تو اس کے لئے فوراً بندوق خرید کر رکھ دیتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگ ملکی دفاع کے سلسلہ میں اہم کردار انجام دے سکتے ہیں۔ گویا کہ وہ ستر لاکھ کی ایک فوج ہے، جو ہتھیاروں سے لیس ہے۔

حکومت کو اس علاقہ کی غربت دور کرنے کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ اگر اس علاقہ میں چھوٹی چھوٹی صنعتیں قائم کر دی جائیں تو اس طرح وہاں کے عوام کو بہتر طور پر روزگار مہیا ہو سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام سے وابستگی

یوں تو صوبہ سرحد کے تمام علاقے میں ہی جمعیۃ علماء کی جڑیں وہاں کے عوام و خواص میں انتہائی گہری اور

...سلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا

...ولاکھ روپے جرمانہ مکان نذر آتش اور اس کو علاقہ بدر کر دیا جائیگا

...یوں کا اعلان

...لاب مفتی محمود کا شاہانہ استقبال

...یز کے منحوس قدم نہیں پڑ سکے

...ء کا اثر • جمعیۃ سے وابستگی

...یا دشاہ کی جمعیۃ میں شمولیت

...حنیف سہارنپوری

اور مضبوط ہیں اور وہاں پر جمعیۃ علماء اسلام کے امیدوار ں کی پوزیشن سرحد کی دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں زیادہ مستحکم ہے۔ میں نے اگرچہ تمام سرحدی علاقے کو گھوم پھر کر نہیں دیکھا۔ صورت حالات کا صحیح اندازہ تو دیکھ کر ہی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میرا غالب گمان یہ ہے کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اس کے ساتھ جنوبی وزیرستان اور لکی مروت سے لیکر افغانستان کی سرحد تک جمعیۃ علماء اسلام کی پوزیشن ۹۰ فیصد ہے۔ اس علاقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جو امیدوار انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ اپنے مخالف امیدوار کے مقابلہ میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوں گے

مجھے شمالی وزیرستان کی آئین شریعت کانفرنس میں شرکت کے لئے لکی مروت، سرائے نورنگ اور بنوں کے راستے جانے کا اتفاق ہوا۔ تو بس میں بیٹھے ہوئے مسافروں سے جو اسی علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی پوزیشن کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بھی یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ کہی کہ یہاں جمعیۃ علماء اسلام کا زور ہے۔ ویسے بھی لکی مروت شہر سرائے نورنگ اور سڑک کے نزدیک چھوٹی چھوٹی بستی کے لوگوں نے زیادہ تعداد میں اپنے مکانوں اور دکانوں پر جمعیۃ علماء اسلام کے پرچم نبوی لہرائے ہوئے ہیں۔ لکی مروت کے بس سٹاپ پر دو تین جھنڈے لیگ کے اور سرائے نورنگ میں اتنے ہی پیپلز پارٹی کے جھنڈے نصب تھے۔ ان دونوں سے زیادہ نیشنل عوامی پارٹی (ولی خاں) کے جھنڈے تھے۔ سرائے نورنگ میں ایک ہی دکان پر مودودیوں نے بھی چار جھنڈے اپنے فرقے کے لہرائے ہوئے ہیں۔ بنوں شہر میں تو وہاں کے شہریوں نے پرچم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ان گنت تعداد میں لہرایا ہوا تھا۔ باقی جماعتوں کے جھنڈوں کی آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہیں تھی۔

شمالی وزیرستان میں جمعیۃ علماء اسلام

شمالی وزیرستان کے اہم مقام امیر علی اڈہ میں وہاں کی جمعیۃ علماء اسلام نے حضرت مولانا خلیفہ حبیب الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ شمالی وزیرستان کی سرکردگی میں ۱۱، ۱۲ اکتوبر بروز اتوار، پیر وہاں کے تمام قبائل کی ایک نمایندہ کانفرنس بلائی ہوئی تھی۔ جس کو آئین شریعت کانفرنس کا نام دیا گیا تھا۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ وہاں کے لوگوں کو انگریز سے بہت زیادہ نفرت ہے۔ اسی نفرت کے جذبہ کی وجہ سے پاکستان کی واحد انگریز دشمن جماعت "جمعیۃ علماء اسلام" اور اس کے رہنماؤں مولانا مفتی محمود، مولانا ہزاروی اور دوسرے حضرات سے بہت زیادہ عقیدت ہے

شمالی وزیرستان کی یہ عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس اسی عقیدت اور محبت کا عظیم الشان مظاہرہ تھی۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں قبائلی علاقے کے ہر حلقہ سے نمایندے شریک ہوئے جو بسوں، ٹرکوں اور ویگنوں کی صورت میں کارواں در کارواں وہاں پہنچے۔ ہزاروں آدمی ایسے علاقوں سے جہاں ٹریفک کا کچھ انتظام نہیں چالیس چالیس اور پچاس پچاس میل کا پیدل سفر کر کے کانفرنس میں شریک ہوئے۔

امیر علی اڈہ شمالی وزیرستان کا اہم مقام

امیر علی اڈہ جہاں علاقے کی جمعیۃ علماء اسلام نے آئین شریعت کانفرنس کا اہتمام کیا تھا اس علاقے کا اہم مقام اور تجارتی مرکز ہے۔ اس کی اپنی آبادی آٹھ دس ہزار سے زائد نہیں۔ لیکن باہر سے جو حضرات کانفرنس میں شرکت کے لئے پہنچے۔ ان کی تعداد ایک اندازے کے مطابق کم از کم تین لاکھ تھی اور جتنے افراد شریک ہوئے، سب کے سب رائفلوں اور پستولوں سے مسلح تھے۔ جس مقام پر اجتماع رکھا ہوا تھا وہ غیر آباد کھیت تھے۔ جس کا طول و عرض ڈیڑھ فرلانگ تھا شامیانے اور قناتوں کا سوائے اسٹیج کے کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی دریاں بچھائی گئی تھیں، ایک سادہ اور پروقار تقریب تھی جس میں لوگ خدائی فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اجتماع اتنا عظیم تھا کہ مذکورہ جگہ بھی اس کے لئے ناکافی تھی۔ لیکن وہاں کے باشندوں کو علماء اور اکابر جمعیۃ سے محبت عقیدت اور شوق اس قدر زیادہ تھا کہ باوجود دھوپ اور گرمی کے وہ لوگ نہایت آرام اور سکون سے ان کے ایمان افروز خیالات سے محظوظ ہوتے رہے۔

مہمان نوازی

سنتے آئے ہیں کہ عرب کے لوگ بہت زیادہ مہمان نواز ہوتے ہیں۔ لیکن شمالی وزیرستان اور سرحد کے عوام بھی مہمان نوازی میں کسی سے کم نہیں ہیں اور پھر عرب کی سرزمین اور سرحد شمالی وزیرستان میں اس لحاظ سے مماثلت بھی ہے کہ عرب میں بھی پہاڑ اور کھجوریں ہیں اور یہاں کے اکثر حصے بھی پہاڑی اور کھجور والے ہیں اس لحاظ سے مہمان نوازی کی صفت میں بھی یہ لوگ عرب باشندوں سے مماثلت رکھتے ہیں۔ امیر علی اڈہ کی شریعت کانفرنس میں جو لوگ شرکت کے لئے

دور دراز علاقوں سے آئے تھے۔ وزیری باشندے ان کے ساتھ اخلاق کریمانہ اور تواضع و انکساری سے پیش آئے ان کے لئے ایک مکان میں کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا اور کھانے کے لئے کوئی ٹکٹ وغیرہ نہیں رکھا گیا تھا۔ علاوہ ازیں کھانے میں مساوات کا نظام رائج تھا۔ امیر غریب، چھوٹے بڑے سب کے لئے ایک کھانا پکایا گیا تھا۔ ایک وقت میں تقریباً ایک ہزار افراد کھانا کھاتے اور ایک برتن میں پانچ پانچ چھ چھ آدمیوں کو کھانا پیش کیا جاتا تھا

وہاں کے ذمہ دار حضرات سے معلوم ہوا ہے کہ اگر اس علاقہ میں کسی شخص کا مہمان آجاتا ہے تو وہ لوگ کسی دوسرے گھر سے مہمان کے لئے بستر مانگنا معیوب سمجھتے ہیں۔ ہر ایک گھر میں بستروں اور چارپائیوں کی اتنی وافر تعداد موجود ہوتی ہے کہ ان کو کسی دوسرے گھر سے بستر مانگنے کی زحمت گوارہ نہیں کرنی پڑتی۔ اس کے باوجود بھی وہاں کے لوگوں میں جذبہ مہمان نوازی اس قدر زیادہ ہے۔ کہ ہر آدمی دوسرے گھر کے مہمان کو اپنا مہمان سمجھتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کی غذا گوشت ہے۔ آئین شریعت کانفرنس میں شرکت کے لئے باہر سے جو مہمان آئے تھے وہاں کے لوگوں نے ان کے لئے بھی گوشت کا اہتمام کیا ہوا تھا ...

امیر علی اڈہ میں ایک چھوٹا سا بازار بھی ہے۔ اس عظیم الشان آئین شریعت کانفرنس میں انہوں نے بھی منتظمین کانفرنس کا ہاتھ بٹایا اور بھاری مقدار میں مہمانوں کو چائے پلانے کے لئے چینی اور چائے مہیا کی۔

اکابر جمعیۃ علماء اسلام کا شاہانہ استقبال

اس کانفرنس میں یوں تو سرحد کے ممتاز اور جید علماء کرام شریک ہوئے تھے۔ لیکن مہمان خصوصی مفکر اسلام قائد انقلاب، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور مجاہد اسلام بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ تھے۔ ان دونوں اکابر جمعیۃ کا وہاں کے عوام و خواص نے شاہانہ استقبال کیا۔ خصوصاً ۱۲ر اکتوبر کو قائد انقلاب مفتی محمود صاحب مدظلہ کی آمد کے موقعہ پر ان لوگوں نے جس خلوص اور محبت کا مظاہرہ کیا تھا، کسی دنیادار کے لئے ایسا کم دیکھنے میں آیا ہے۔

وہاں کے عوام کو جب یہ اطلاع ملی کہ ہمارے قائد انقلاب حضرت مفتی صاحب بنوں سے امیر علی اڈہ کی طرف روانہ ہوچکے ہیں تو وہ لوگ بسوں اور ٹرکوں پر سوار ہوکر بنوں کی طرف روانہ ہوگئے اور چھ سات میل کے فاصلہ سے بیسیوں ٹرکوں اور بسوں کا جلوس حضرت مفتی صاحب کی قیادت میں امیر علی اڈہ پہنچا۔ وہاں کے باشندے شہر سے باہر ایک میل تک سڑک کے دونوں طرف ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے۔ حضرت قائد انقلاب جن لوگوں کے پاس سے گذر رہے تھے تو وہ لوگ نعرہ تکبیر اور ہوائی فائرنگ کر کے خوش آمدید کہتے۔ دیوانہ وار کار کی طرف لپکتے، ہر ایک فرد کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ حضرت قائد انقلاب سے مصافحہ کی سعادت حاصل کروں۔ ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ بعض لوگ دھکم پیل میں گر گئے۔ تاہم قبائلی ملکوں نے ہجوم کی کثرت کے باوجود نظم و ضبط کو سنبھالے رکھا۔

امیر علی اڈہ سارا بازار لوگوں سے پُر تھا۔ جو آدمی جہاں کھڑا تھا، وہاں سے اس کو ہلنے کی نوبت نہیں آسکی دوسری طرف جانے کے لئے کوئی راستہ نہیں مل سکتا تھا بازار کی تمام دکانوں اور چھتوں پر ہزاروں آدمی جمع تھے

جس وقت حضرت قائد انقلاب کی کار بازار سے گذر رہی تھی تو اس وقت کا منظر قابل دید تھا۔ جتنے آدمی اتنی ہی بندوقیں، کوئی آدمی ایسا باقی نہیں تھا جس نے فائر نہ کیا ہو۔ اس طرح قائد انقلاب کی آمد پر تقریباً آدھ گھنٹے تک لگاتار فائرنگ ہوئی۔ فائرنگ اس قدر شدید تھی کہ امیر علی کی پہاڑیاں میدان جنگ کا نقشہ پیش کر رہی تھیں اور بارود جلنے سے فضا میں تعفن پیدا ہو چلا تھا۔

حضرت مولانا ہزاروی کا خطاب اور جنگل کے بادشاہ کی جمعیۃ میں شمولیت

آئین شریعت کانفرنس کا پہلا اجلاس ۱۱ر اکتوبر کو ۹ بجے شروع ہوا جس میں مختلف حضرات نے خطاب کیا پہلی نشست ۱۲ بجے تک جاری رہی۔ دوسری نشست بعد نماز ظہر شروع ہوئی جس سے مجاہد اسلام بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے خطاب کیا۔ تقریر پشتو زبان میں تھی۔ میں یہ تو نہ سمجھ سکا کہ مولانا نے اپنی تقریر میں کیا فرمایا۔ البتہ یوں محسوس ہوتا کہ مولانا کی تقریر جذبات سے پُر ہے۔ اردو داں حضرات

سرحد میں پرچم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

سرحد کے مسلمانوں میں پرچم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت عشق کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ میں شمالی وزیرستان گیا تو وہاں کچھ اور ہی منظر تھا۔ از ابتداء تا انتہا جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم نبوی ہی لہراتا ہوا نظر آتا ہے، خواہ جنگل میں ایک مکان ہو یا بستی ہو، سب مکانوں پر وہاں کے باشندوں نے پرچم نبوی لہرا رکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس پرچم میں برکت ہے اور ہم نے حصول برکت کے لئے لگایا ہوا ہے۔

قبائلی علاقے میں بنوں سے لے کر افغانستان کی سرحد تک سوائے جمعیۃ علماء اسلام کے اور کسی جماعت کو جھنڈا لہرانے کی اجازت نہیں ہے۔ یوں سمجھ لیجئے، کہ اس علاقہ میں صرف جمعیۃ علماء اسلام کا قبضہ ہے جو لوگ چراگاہوں میں بھیڑ بکریاں چراتے ہیں ان کے ہاتھ میں بھی پرچم نبوی ہوتا ہے۔ جو بسیں اور ٹرک اس علاقہ میں جاتے ہیں، ان سب پر جمعیۃ کا جھنڈا لگا ہوا ہوتا ہے۔

میں بنوں سے بس میں جا رہا تھا، تو مجھے کنڈکٹر نے کچھ پشتو میں کہا۔ میں نے اس کی اور بات تو نہ سمجھی البتہ ایک جملہ "د اسلام زندہ باد" کا سمجھ میں آیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آپ کو کہہ رہا ہے کہ باہر اونٹوں کی قطار دیکھو، ان پر بھی اسلام زندہ باد ہے۔

واقعی جب میں نے اونٹوں کی قطار دیکھی تو سب سے اگلے اونٹ پر سیاہ و سفید دھاریوں والا جمعیۃ کا پرچم نبوی لہرا رہا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اکثر لوگوں نے اپنی قمیص اور ٹوپی پرچم نبوی رنگ کی بنائی ہوئی تھی۔

راستے میں جو بھی بستی آئی تو وہاں کے لوگوں نے کیلے کے پودے کاٹ کر سڑک کے دونوں طرف لگائے ہوئے تھے۔ اور پوری سڑک کو چھوٹے چھوٹے پرچم نبوی اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا ہوا تھا۔ وہاں کے باشندے صبح سے ہی سڑک پر جمع تھے۔ جو بھی بس یا ٹرک گذرتا تو وہ ہاتھ ہلا ہلا کر خوش آمدید کہتے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہاتھوں میں پرچم نبوی اٹھائے ہوئے تھے۔

سے معلوم کیا، تو پتہ چلا کہ مولانا کی تقریر واقعی جذبات سے پر تھی۔ مولانا نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ :۔

"میری چالیس سال سے یہ خواہش تھی کہ میں آپ کی اس سرزمین میں آؤں جہاں انگریز کے قدم نہیں پڑ سکے۔ جب انگریز یہاں رہا، اس وقت پابندیوں کی وجہ سے یہاں نہ آسکا۔ اس کے بعد کوئی ایسا موقعہ نہیں مل سکا جس کی بنا پر میں یہاں پہنچتا، آج میں اس سرزمین میں پہنچ کر فخر اور خوشی محسوس کرتا ہوں"۔

مولانا ہزاروی کی تقریر نماز عصر تک جاری رہی۔ اس ضمن میں وزیر قبائل کے بادشاہ نے جس کو وہ لوگ "جنگل کا بادشاہ" کہتے ہیں اور اس کی حکم عدولی بہت بڑا جرم تصور کیا جاتا ہے، جمعیتہ علماء اسلام میں بمعہ اپنے وزیروں اور منیجروں کے شمولیت کا اعلان کیا، حضرت مولانا ہزاروی نے جمعیتہ علماء اسلام کا چاندی کا تمغہ اپنے ہاتھوں سے اس کے سینے پر آویزاں کیا۔ اس موقعہ پر وزیرستان کی پہاڑی ۔۔ فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر، جمعیتہ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی

جنگل کے بادشاہ کا نام گلزیر خان بتایا جاتا ہے وہ جس طرف بھی جاتے ہیں چالیس نوجوان مسلح ان کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ جنگل کا بادشاہ سادہ سا لباس زیب تن کئے ہوتے ہیں۔ علامت کے لئے کچھ نشانات ان کے سینے پر آویزاں ہیں۔ سادہ لباس ہونے کے باوجود ان کا وہاں کے عوام وخواص پر دبدبہ اور رعب بہت زیادہ ہے

قائد انقلاب حضرت مفتی صاحب کا خطاب

قائد انقلاب حضرت مفتی صاحب نے ۱۲ اکتوبر کو بعد نماز ظہر خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر قبائلی علاقے کے ملک اور جنگل کا بادشاہ بھی موجود تھے، حضرت مفتی صاحب نے بھی تقریر سے قبل جنگل کے بادشاہ کو چاندی کا تمغہ پیش کیا۔ اس موقعہ پر تمام قبائلیوں کے منتخب ملک جناب ملک جہانگیر خاں صاحب نے جمعیتہ میں شامل ہونے کا اعلان کیا اور ساتھ ہی اپنے اور اپنے قبائل کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

آزاد قبائل کے لئے حکومت پاکستان نے مرکزی اسمبلی کے لئے سات ممبر نامزد کرنے کا اعلان کیا ہے ان کے متعلق ملک جہانگیر خاں صاحب نے کہا کہ :۔

"اگر کسی نامزد ممبر نے مرکزی اسمبلی میں پہنچ کر جمعیتہ علماء اسلام کی مخالفت کی یا کسی مخالف جماعت کو ووٹ دیا تو اس پر دو لاکھ روپے جرمانہ لگایا جائے گا اور اس کے مکان کو آگ لگا دی جائے گی۔ نیز اس کو علاقے سے باہر نکال دیا جائے گا۔ ہم صرف اسلام چاہتے ہیں، اور اسلام مفتی محمود اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور دوسرے جمعیتہ علماء سے متعلق (انگریز اور سامراج دشمن علماء کے ذریعے مل سکتا ہے۔ سترلاکھ قبائلی جمعیتہ علماء اسلام کی مکمل حمایت کرتے ہیں، ملک جہانگیر خاں نے کہا کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ہمیں جو حکم دیں ہم اس کے لئے تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

قبائلی مسلمانوں نے ہاتھ کھڑے کرکے اور نعرۂ تکبیر کی گونج میں ملک جہانگیر خاں صاحب کی تائید کی اسی قسم کے خیالات کا اظہار جنگل کے بادشاہ گلزیر خاں صاحب نے بھی کیا۔

بعد ازاں حضرت مفتی صاحب نے پشتو زبان میں نماز عصر تک اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور قبائلی سرداروں کے جمعیتہ سے تعاون کی پیشکش پر شکریہ ادا کیا۔

جھلکیاں

- قبائلی علاقے کے باشندے اگر مقرر کی کسی بات پر خوش ہوتے ہیں تو اس موقعہ پر یا تو نعرۂ تکبیر لگاتے ہیں یا پھر جلسہ گاہ میں بیٹھے بیٹھے ہوائی فائرنگ شروع کر دیتے ہیں، گولیوں کی تڑ تڑ میں مقرر کو اپنی تقریر روک لینا پڑتی ہے۔ حضرت مفتی صاحب اور حضرت ہزاروی کی تقریر میں ہوائی فائرنگ کی وجہ سے بار بار رکاوٹ پیدا ہوتی رہی۔
- مفتی صاحب کی تقریر کے آخری حصہ میں بعض آدمی بسوں میں جگہ رکھنے کے لئے بسوں پر چڑھ دوڑے جس سے کچھ شور برپا ہوگیا۔ جنگل کے بادشاہ جو مفتی صاحب کی تقریر میں آخر تک بیٹھے رہے وہ اس شور کو برداشت نہ کر سکے۔ اور فوراً مائیک کے سامنے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ :۔

"میں حکم دیتا ہوں ان بسوں کو فوراً روکو اگر کوئی ڈرائیور نہیں مانتا تو اس کو سو روپے جرمانہ۔ اگر پھر بھی وہ لیت ولعل سے کام لیتا ہے تو بس کے ٹائر میں گولی مار دو"۔

یہ اعلان سنتے ہی آن واحد میں تمام بسیں خالی ہوگئیں، اور ایک لمحہ کے لئے فضا میں خاموشی چھا گئی۔ بسوں اور ٹرکوں پر جتنے افراد سوار تھے، وہ سب کے سب اتر کر نہایت اطمینان کے ساتھ جلسہ گاہ میں جا کر بیٹھ گئے اور آخر وقت تک بیٹھے رہے۔
- کانفرنس میں ایک مجذوب بزرگ بھی آئے ہوئے تھے۔ جو ایک مکان کی منڈیر پر بیٹھے ہوئے ذکر اللہ میں مشغول تھے اور نیچے ہزاروں آدمی ان کو دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ وہ مجذوب بیٹھے بٹھائے بجلی کی تاروں سے کھیلنا شروع کر دیتے تھے۔ لیکن ان پر بجلی کچھ اثر نہیں ڈالتی تھی۔ کبھی کبھی وہ جوش میں آکر جمعیتہ علماء اسلام اور حضرت مفتی محمود کا نام زور سے پکارتے تھے اور پشتو میں ہی کچھ کہتے تھے میں نے ایک صاحب سے پوچھا کہ یہ بزرگ کیا فرماتے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کہا ہے

"جمعیتہ علماء اسلام کا جھنڈا اسلام کا جھنڈا ہے جس کو مفتی محمود نے اٹھایا ہوا ہے وقت آرہا ہے کہ اسلامی جھنڈا پوری دنیا میں لہرائے گا"۔

وہاں کے باشندے اس مجذوب بزرگ کا بڑا احترام کرتے ہیں۔

اگر جمعیتہ کے کسی راہنما کو کسی قسم کا گزند پہنچا تو وزیر قوم اس کا بدلہ لیگی

وزیر قوم کے ملک شیر علی خاں کا بیان

بنوں۔ وزیر قوم کے ایک ملک اور جمعیتہ علماء اسلام کے ممتاز رکن جناب ملک شیر علی خاں نے کہا ہے کہ تمام وزیر قوم جمعیتہ علماء اسلام میں شامل ہے۔ اور تمام لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ وزیر قوم نے جہاد آزادی میں اہم کردار ادا کیا تھا اور یہ قربانی صرف آئین شریعت کے نفاذ کے لئے دی تھی۔

انہوں نے کہا کہ شمالی اور جنوبی وزیرستان کے لوگ کسی غیر اسلامی آئین کو برداشت نہیں کریں گے اور غیر اسلامی قوانین نافذ کرنے پر بغاوت کر دی جائیگی ملک شیر علی خاں نے متنبہ کیا کہ اگر جمعیتہ کے کسی رہنما کو کسی طرف سے کسی قسم کا گزند پہنچا تو پوری وزیر قوم اور قبائلی اس کا بدلہ لیں گے۔

ملک صاحب نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ جمعیتہ میں شامل ہو کر آئین شریعۃ نافذ کرنے میں مدد دیں۔

مقررین حضرات

آئین شریعت کانفرنس سے بہت سے حضرات نے خطاب کیا۔ جن میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی معلوم ہوسکے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

ڈاکٹر فدا حسین صاحب پشاور۔ قاری شیر زمان صاحب پشاور، مولانا نعمت اللہ صاحب کوہاٹ امیدوار قومی اسمبلی۔ مولانا نور محمد صاحب وانا جنوبی وزیرستان مولانا احمد جان غزنی خیل لکی مروت امیدوار صوبائی اسمبلی مولانا محمد جان پشاور۔ مولانا محمد امیر بجلی گھر، شریعت خان سائل اور دوسرے حضرات۔

شمولیت

طوری خیل قبیلہ کے پانچسو ملک آئین شریعت کانفرنس کے موقعہ پر جمعیۃ میں شامل ہوئے۔ قومی جرگہ میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے لئے ہر طرح کی قربانی دینگے۔ اس موقع پر حاجی سلطان جان جو بارہ ہزار دوڑ قبیلہ کے سردار ہیں انہوں نے بھی جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

قراردادیں اور مطالبات

شمالی وزیرستان جمعیۃ علماء اسلام کی آئین شریعۃ کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ:۔

- ملک میں فوراً اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔
- جس طرح یحییٰ خان نے انتخابات سے قبل ون یونٹ توڑا ہے۔ اسی طرح وہ ۲۲ اسلامی نکات کے مطابق دستور بنانے کا اعلان کریں۔
- اساتذہ کی تمام درخواستیں منظور کی جائیں۔ اور امسال کے لئے کوٹہ زیادہ کیا جائے۔
- خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین منسوخ کئے جائیں۔
- فارلینڈ کو فوراً ملک بدر کیا جائے۔
- جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور راہنماؤں پر پابندیوں کا سلسلہ ختم کیا جائے۔
- متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر السید جمال عبدالناصر مرحوم اور مولانا محمد اکرم صاحب مرحوم کی وفات پہ اظہار رنج و غم۔

جمعیۃ طلباء اسلام جلسۂ عام منعقد نہیں کرسکتی

جاوید پراچہ نے اعلان کیا ہے کہ اگر جمعیۃ طلباء اسلام کے افراد جلسۂ عام کرانا چاہیں تو پہلے ۲۰/- روپیہ مرکز کو چندہ امدادی بھیجیں۔ چندہ بھیجنے کے بعد جلسۂ عام منعقد کرسکتے ہیں۔ نیز مرکزی دفتر کو ماہواری امداد جلد از جلد روانہ کریں۔ بعض شاخیں ماہواری امداد بھیجنے میں کوتاہی کررہی ہیں۔ لہٰذا جلسۂ عام کے لئے بھیجی جانے والی امداد ماہواری امداد سے علاوہ ہوگی۔

تبصرہ

پرچم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مدلل کتابچہ

نام کتابچہ:۔ پرچم جمعیۃ کی حقیقت
تالیف:۔ حضرت مولانا محمد فضل امین صاحب مدرس جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد لائلپور شہر
ناشر:۔ مکتبہ قاسمیہ غلام محمد آباد لائلپور
ہدیہ:۔ ۲۵ پیسے

سامراجی حلقوں نے پرچم جمعیۃ علماء اسلام کو موضوع بحث بنایا ہوا ہے۔ بڑے بڑے مولویت کا دعوے کرنے والے پھسل گئے۔ اور یہ کہنے لگے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے سیاہ و سفید دھاریوں والے جھنڈے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا نہیں کہنا چاہیئے۔ تعصب نے ان کو اس مقام پر پہنچا دیا کہ وہ حدیث نبوی کا بھی انکار کر بیٹھے ہیں۔ بنوں میں کیرانوی گروپ کے مولوی نے تو یہاں تک کہا کہ اگر یہ نبوی جھنڈا ہو تو خدا مجھے غرق کردے۔ اللہ تعالےٰ نے تھوڑی دیر کے بعد فیصلہ فرما دیا اور وہ مرگیا

اس قسم کے مولویوں کی غلط بیانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے جامعہ قاسمیہ لائلپور کے صدر مدرس حضرت مولانا محمد فضل امین صاحب نے "پرچم جمعیۃ کی حقیقت" کے نام سے ایک مدلل کتابچہ تحریر فرمایا ہے۔ جس میں صحیح احادیث نبویؐ کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ و سفید دھاریوں والا بھی تھا۔ ضرورت ہے کہ اس کتابچہ کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے۔ اور ہر جمعیۃ علماء اسلام کا رکن اس کتابچہ کو خرید کر دشمنان پرچم نبویؐ کا منہ بند کرے۔ کتابت طباعت صاف ستھری ہے۔ اس کتابچہ پر خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کی رائے گرامی بھی درج ہے۔

(ندیم)

طلباء کی خبریں

گورنمنٹ کالج میران شاہ کے پرنسپل کو تبدیل کیا جائے

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم اعلیٰ جاوید ابراہیم پراچہ نے مطالبہ کیا ہے کہ میراں ایجنسی میں گورنمنٹ کالج کے پرنسپل کو تبدیل کردیا جائے۔ کیونکہ ان کا تعلق مودودی جماعت سے ہے۔ وہ طلباء میں انتشار پیدا کررہے ہیں جبکہ میراں شاہ ایجنسی میں جمعیۃ علماء اسلام کے سوا اور کوئی جماعت نہیں ہے۔ تمام کالج جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ متفق ہیں۔ لہٰذا ایک ماہ کے اندر اندر اس کو تبدیل کردیا جائے۔ بصورت دیگر اگر کوئی غیر ذمہ دارانہ حرکت قبائل کر بیٹھے تو اس کی تمام تر ذمہ داری ان افراد پر ہوگی۔ جو یہاں پر مودودیت کا پروپیگنڈہ کرکے انتشار پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام سرگودھا متوجہ ہو

جاوید پراچہ نے خالد اقبال صاحب کی رکنیت کو دو ماہ کے لئے معطل کردیا ہے۔ دو ماہ بعد ضلعی کنوینر کی سفارش پر ان کی رکنیت کو بحال کردیا جائے گا۔ سرگودھا میں ۲۷ر اکتوبر کو بعد نماز ظہر ضلعی میٹنگ ہوگی۔ لہٰذا سرگودھا میں ۲۷ر اکتوبر کو دفتر جمعیۃ طلباء اسلام میں حاضر ہوں۔

جمعیۃ طلباء اسلام کے نام ہدایات

جمعیۃ طلباء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ انتخابات شروع ہیں۔ لہٰذا جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لئے مندرجہ ذیل کام کریں۔

(۱) جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام افراد انتخابی فہرستیں پڑتال کریں۔

(۲) پولنگ سٹیشن پر پولنگ ایجنٹ بننے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں سے رابطہ قائم کریں۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کے لئے زنانہ پولنگ سٹیشن پر طالبات ہر ممکن طریقہ سے پیدا کی جائیں۔

جمعیۃ طلباء اسلام کے لئے اہم اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کالجوں کے اندر یونین انتخابات شروع ہونے والے ہیں لہٰذا تمام کالجوں میں یونین کی تمام نشستوں پر جمعیۃ طلباء اسلام کے ٹکٹ پر انتخاب لڑا جائے۔

بقیہ — نئے امریکی عزائم

مسلمان حامی، اس گمراہ کن منطق کے فریب کو ایشیا کے عوام کے دلوں میں اتار سکیں گے ؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔

ایشیا میں معاملات کی باگ ڈور تیزی کے ساتھ حکومتوں کے قبضہ سے نکل کر عوام کے ہاتھوں میں آرہی ہے عوام ہر جگہ منظم ہو رہے ہیں۔ ہر جگہ عوامی تحریکات ابھر رہی ہیں۔ اس رخ کو اب کسی طرح بھی تبدیل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے امریکی صدر کے تازہ اعلان اور اسرائیل کی مدد کے پیچھے امریکہ کے آئندہ صدارتی انتخاب میں دوبارہ کامیابی کی خواہش کارفرما ہو۔

تاہم یہ خطرہ بالکل حقیقی ہے کہ صدر ناصر کے بعد امریکی سامراج برطانیہ کے ساتھ مل کر مشرق وسطیٰ کے سیاسی معاملات میں اپنے منصوبوں کا آخری کھیل ضرور کھیلے گا اور یہ کھیل یقیناً مغربی سامراج کے لئے ہی مہنگا پڑے گا اب عرب عوام، ایشیائی عوام، مشرقی عوام اور مسلمان عوام کی عوامی جدوجہد کو ہرگز ختم نہیں کیا جا سکتا ہے۔

بلوچستان کی صوبائی اسمبلی کیلئے

جمعیۃ علماء اسلام کے نامزد امیدواران

۱ پی بی ۱ مولانا عبدالغفور صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم

۲ 〃 〃 ۲ حاجی عبدالمنان صاحب

۳ 〃 〃 ۳ مولانا میاں سید محمد حسن شاہ صاحب شیخ الحدیث

۴ 〃 〃 ۴ حاجی سید علی آغا صاحب مہتمم مدرسہ تجوید القرآن

۵ 〃 〃 ۶ مولوی جان محمد صاحب مہتمم مدرسہ زیارت

۶ 〃 〃 ۷ مولوی عبدالکریم صاحب استاد محمد

۷ 〃 〃 ۸ مولوی عبدالعزیز صاحب امام

۸ 〃 〃 ۹ مولوی صالح محمد صاحب خطیب جامع مسجد ہندو باغ

۹ 〃 〃 ۱۰ مولوی شمس الدین صاحب اخوندزادہ

۱۰ 〃 〃 ۱۱ مولوی حاجی صالح محمد صاحب خطیب

۱۱ 〃 〃 ۱۲ مولوی محمد صدیق صاحب مہتمم مدرسہ صدیقیہ

۱۲ 〃 〃 ۱۳ مولوی امام دین شاہ صاحب

۱۳ 〃 〃 ۱۴ مولوی عبدالرحمٰن صاحب

۱۴ 〃 〃 ۱۵ مولوی عرض محمد صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم

۱۵ 〃 〃 ۱۶ مولوی ابوبکر صاحب خطیب

۱۶ 〃 〃 ۱۷ مولوی رحمت اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم

۱۷ 〃 〃 ۱۹ مولوی عبدالرزاق صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ خاران

(ناظم شعبۂ انتخابات)

سیال خاندان کی تمام برادری جمعیۃ میں شامل ہو گئی

تحصیل کبیروالہ کے معروف سیال خاندان کی تمام برادری نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی۔ اور باقاعدہ جمعیۃ کی تشکیل عمل میں آئی۔ الحاج حاجی حق نواز صاحب سیال رئیس نڑھال امیر۔ حاجی کریم بخش رئیس نائب امیر۔ غلام قادر خاں صاحب رئیس نائب امیر حکیم محمد شریف صاحب ناظم عمومی۔ محمد نواز خاں صاحب سیال ناظم۔ محمد اصغر خاں پٹھان رئیس ککڑہٹہ ناظم حافظ محمد عظیم نیا شہر نڑھال ناظم نشریات، حاجی اللہ بخش خاں صاحب رئیس خازن اور حافظ کرم حسین صاحب نڑھال مبلغ علاقہ قرار پائے۔

اس کے علاوہ سردار محمد احمد خاں سیال افتخار احمد خاں سیال، کبیر احمد خاں سیال، سردار عبدالرشید خاں عبدالغفار خاں سیال۔ سردار احمد خاں سیال مظفر محمود خاں صاحب سیال سب حضرات نے بالاتفاق جمعیۃ میں شمولیت اختیار کی۔

ضلعی امیر التفات فرمائیں

مغربی پاکستان کے تمام اضلاع کے امیر صاحبان سے استدعا ہے کہ اپنے اپنے ضلع کے قومی وصوبائی اسمبلیوں کے جمعیۃ کے ایسے نامزد اراکین کے متعلق جو کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے بعد جانچ پڑتال کے مراحل سے گذر چکے ہیں اور اب انتخابی جدوجہد کے فیصلہ کن دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ دفتر کو ان احباب کے اسمائے گرامی اور جن حلقوں سے وہ انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں مطلع فرمائیں۔ دفتر کے ریکارڈ کی تکمیل کے لئے ان اطلاعات کی فوری ضرورت ہے ایسی تمام اطلاعات پانچ نومبر سے قبل لاہور میں صوبائی دفتر کو موصول ہو جانی نہایت ضروری ہیں۔

(ناظم شعبۂ انتخابات)

پیر سید غلام دستگیر شاہ صاحب کی جمعیۃ میں شمولیت

پیر طریقت صاحب معرفت حضرت مولانا سید غلام دستگیر شاہ صاحب آف نالائی نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں جمعیۃ علماء اسلام کو حق پر سمجھتا ہوں کیونکہ ملک کے بلند ترین علماء اسلام اس جماعت میں شامل ہیں اور بیشتر کا تعاون حاصل ہے۔

علاوہ ازیں میں نے کئی اسلام کی دعویدار جماعتوں کا گہری نظر سے جائزہ لیا لیکن اسلام کے معاملہ میں کسی کو مخلص نہیں پایا۔ الحمد للہ جمعیۃ علماء اسلام دین محمدی کی سربلندی کی خاطر سرگرم عمل ہے۔ میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پیر محسن الدین پر اعتماد کرتا ہوں۔ آخر میں اپنے مریدین کو حکم کرتا ہوں کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر کام کریں۔

بقیہ — شذرات

جس کے غالب آجانے سے انگریزی دور حکومت کی تمام سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ بخشائشیں تمام مغربی سیاسی نظریات، تمام سامراجی مفادات اور تمام امریکی اثرات کا یکسر خاتمہ ہوجائے گا اور جس کے مضبوط ترین حصار میں اشتراکیت کو معمولی سا رخنہ ڈالنے کی بھی جسارت نہیں ہو سکے گی۔

پاکستان میں اس اسلام کے نفاذ کو ناکام بنانے کے لئے بڑی بڑی سازشیں بروئے کار لائی گئیں کئی بار ملک کے سیاسی ڈھانچہ میں توڑ پھوڑ کی گئی اور کئی مرتبہ پاکستان کے مسلمان عوام کو سنگین آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا۔

عوام کو سرمایہ داری اور جاگیرداری کے تحت سخت ترین شکنجہ میں جکڑ دیا گیا۔ انتظامیہ کے جبر و تشدد کا حصار شدید ترین بنا دیا گیا۔

دس سال تک آمریت کا غلام بنا کر رکھا گیا

تمام اقتصادی وسائل چند خاندانوں کی تحویل میں دے کر پوری قوم کو معاشی محکوم بنائے رکھنے کی سازش بروئے کار لائی گئی۔

علماء حق کو بے وقار اور بے اثر بنانے کا ہر جتن کیا گیا۔

اسلام کے نئے ایڈیشن تصنیف کرائے گئے۔

دین میں تحریف کے دروازے کھولے گئے۔

اسلام کے نام پر ایسی تنظیموں اور تحریکوں کو ابھرنے کا موقعہ دیا گیا۔ جو مسلمانوں کو عصر حاضر کے علماء سے متنفر بنانے والی، اسلاف سے بیزار کرنے والی اور صحابہؓ کرام کے احترام و اعتماد کو مجروح کرنے والی تھیں۔

کوشش کی گئی کہ اسلامی نظام کا مطلب صرف مغربی پارلیمانی جمہوریت سمجھا جائے۔ اور اس طرح برطانیہ و امریکہ کے ساتھ ذہنی و سیاسی رابطہ قائم رہے۔

اور ہر اس مطالبہ کو ناکام بنانے کی کوشش کی گئی، جو خالص اسلام کے نفاذ کی دعوت دینے والا تھا حتیٰ کہ اسلام کے مقابلہ میں اشتراکیت کو لانے کا بھی حربہ استعمال کیا گیا۔

اس پوری مدت کے ان عام بحرانوں میں حقیقی اسلام کے قیام کے لئے، استقامت کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی آواز بلند ہوتی رہی اور جمعیۃ کے رہنماؤں نے ہر مرحلہ پر اسلام کے مطالبہ کو ہی پیش پیش رکھا یہی وجہ ہے کہ بیرونی عناصر اور ان کے پاکستانی ہمنواؤں کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جمعیۃ علماء اسلام ہے۔

اس لئے کہ وہ بیرونی عناصر کی اسلام دشمن پالیسیوں کی سب سے بڑی مخالف ہے۔ اور ان عناصر کے ہمنواؤں کے خود ساختہ اسلاموں کو شدت کے ساتھ رد کرنے والی ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ واقعہ سیاہ روشنائی سے لکھا جائے گا کہ گول میز کانفرنس کو صرف اس لئے ناکام بنایا گیا کہ مفتی محمود صاحب کے پیش کردہ اسلامی مطالبات بھی منظور کرنا پڑتے تھے۔ اور یہ گول میز کانفرنس کے دوسرے شرکاء کو پسند نہیں تھا۔

تحریک ختم نبوت کے خلاف شدید اقدامات سابقہ دونوں مارشل لاء، گول میز کانفرنس کی ناکامی اور ایوب خاں کے مستعفی ہوجانے کے پس پردہ صرف یہی سازش کار فرما تھی کہ کسی طرح خالص اسلامی نظام کا نفاذ پاکستان میں نہ ہونے پائے جس کی داعی جمعیۃ علماء اسلام ہے۔

گول میز کانفرنس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف ہر چہار طرف سے اسلام کے نام پر جو شور و غوغا بلند ہوا۔ اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ اس جماعت کو اور اس کے قائدین کو عوام میں بے اثر کردیا جائے۔ تاکہ آئندہ حقیقی اسلام کے نفاذ کا خطرہ باقی نہ رہے اسلام کے نام سے جیسا بھی نظام پسند ہو نافذ کرلیا جائے اور مغربی سامراج سے ربط برقرار رہ سکے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف بیرونی عناصر کی دلچسپیاں اتنی بڑھی ہوئی ہیں کہ ان کی ایک مثال گذشتہ دنوں ڈیرہ اسماعیل خاں سے سننے میں آئی۔ جہاں ایک ..... بیرونی سفارت خانہ کے ایک سرکردہ شخص نے کہا کہ مفتی محمود کی کامیابی پاکستان کے وجود کے لئے خطرہ ہے۔ جسے بالفاظ صحیح یوں کہنا چاہیئے کہ مفتی محمود صاحب کی کامیابی اس بیرونی ملک کے پاکستان میں بلکہ پورے مشرق وسطیٰ میں قائم مفادات کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔

موجودہ انتخابات پاکستان کے لئے اس اعتبار سے فیصلہ کن ہوں گے کہ اس ملک میں کونسا اسلام نافذ ہو خاتم النبیین، صحابہ کرام اور اسلاف عظام کا اسلام یا موجودہ دور کے کسی جعلی مدعی نبوت یا مدعی تجدید احیاء دین کا اسلام!

اور یہ کہ پاکستان سے انگریزی دور کے جاگیردارانہ و نوکرشاہی کے اثرات اور امریکی سامراج کے سرمایہ دارانہ مفادات کا خاتمہ ہو۔ یا پاکستان کے عوام اس دہری اور تہری غلامی میں ہمیشہ گرفتار رہیں۔

اور چونکہ جمعیۃ علماء اسلام کا موقف و جدوجہد ختم نبوت اور صحابہ و سلف کے اسلام کے قیام اور انگریزی و امریکی سامراج کی لعنت سے نجات، نیز اشتراکیت کے خطرہ سے تحفظ کے لئے ہے۔ اس لئے جمعیۃ کے خلاف بیرونی سامراجی عناصر اور ان کے مقامی ہم سفروں کی مخالفت تیز سے تیز تر ہوتی رہی ہے۔

اب یہ سب مل کر جمعیۃ کو انتخاب میں مکمل شکست دینے کی مہم میں لگ پڑے ہیں۔ بالخصوص جمعیۃ کے اکابر کو ہر طرح ناکام بنانے پر اتر آئے ہیں۔

یہ عناصر سمجھتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈروں اور اکابر کو انتخاب میں ناکام بنا کر ہی حقیقی اسلام کے نفاذ کا راستہ روکنا ممکن نہیں ہو سکے گا اور اپنے مفادات کا تحفظ کیا جا سکے گا۔

اس سلسلہ میں مفتی محمود صاحب کی نشست پر ان سب کی خصوصی توجہ مرکوز ہو گئی ہے۔ اور وہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا عبداللہ صاحب درخواستی اور مولانا عبید اللہ انور صاحب کو ہر قیمت پر انتخاب میں ناکام بنانا چاہتے ہیں۔

مفتی محمود صاحب کو ناکام بنانے کی کوششوں کو وہ اس لئے بھی تیز تر کر رہے ہیں کہ مفتی صاحب کی شخصیت پاکستان میں ہی نہیں بلکہ عالم عرب، عالم اسلام اور پوری دنیا میں جمعیۃ علماء اسلام اور جدید اسلاموں کے مقابلہ میں قدیم و حقیقی اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے متعارف و مشہور ہے۔

ان عناصر کی نظر میں مفتی محمود صاحب کی ناکامی نعوذ باللہ حقیقی اسلام کی ناکامی بن جائے گی اور وہ اپنے عزائم بہ آسانی مکمل کر سکیں گے۔

یقیناً بیرونی عناصر اور ان کے مقامی ہمنوا انتخاب میں کسی ایسے شخص و گروہ کی کامیابی ہرگز پسند نہیں کریں گے جو برطانوی دور کے اثرات کا مخالف ہو۔ جو امریکی سامراج کا دشمن ہو۔ جو مشرق وسطیٰ میں مغربی و اسرائیلی سامراج کے مفادات کا خاتمہ چاہتا ہو۔ جو مغربی و اشتراکی

اثرات سے پاک عالم اسلام کے اتحاد کا خواہاں ہو اور جو اسلام کے خود ساختہ ایڈیشنوں کے مقابلہ میں قدیم اور حقیقی اسلام کو غالب لانے کا پروگرام رکھتا ہو۔

مفتی محمود صاحب کے خلاف ان کے حلقہ میں ان عناصر کی سرگرمیاں اس لئے تیز تر ہو رہی ہیں۔

یہ صورت حال ہر اس شخص کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو پاکستان میں حقیقی اسلام کے نفاذ کا آرزو مند ہے جو اس خطۂ پاک کو برطانوی امریکی اور اشتراکی اثرات سے پاک دیکھنا چاہتا ہے۔ جو عالم عرب سے اسلام کے دشمنوں کے غلبہ کو ختم کرنے کا جذبہ رکھتا ہے۔

پاکستان میں اسلام کے مستقبل کے تحفظ کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ ہر قسم کے تذبذب اور تردد کو خیرباد کہہ کر اسلام کا درد رکھنے والا ہر شخص جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کو کامیاب بنانے کی بھرپور جدوجہد میں لگ جائے۔

اس لئے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے تقریباً ہر سیٹ پر ایسے امیدوار کھڑے کر دیئے ہیں جو جانے پہچانے قابل اعتماد اور ثقہ عالم دین ہیں۔ ان کی دینداری اور پاکیزہ زندگیاں مثالی ہیں اور وہ اسلام کے سوا ہر چیز کو رد کر دینے والے ہیں۔

ماضی کے اس شک و شبہ کو بھی واقعات اور حقائق نے صاف کر دیا ہے۔ جسے جمعیۃ کے مخالفوں نے متواتر پھیلانے کی ناکام کوشش کی تھی کہ جمعیۃ کا اشتراکیت کے مدعیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ ہے اور پیپلز پارٹی کے ساتھ مفاہمہ اتحاد ہے۔ آج ہر جگہ جمعیۃ کے امیدواروں کے مقابلہ میں یکساں طور پر سامراجی و اشتراکی عناصر نے اپنے امیدوار کھڑے کر دیئے ہیں اور پیپلز پارٹی کے سربراہ سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کے سب سے بڑے دعویدار جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو بہ نفس نفیس مفتی محمود صاحب کے مقابلہ میں الیکشن لڑ رہے ہیں۔

اس منہ بولتی شہادت نے مخالفین کے سارے جھوٹے پروپیگنڈے کی ہوا نکال دی ہے اور حق و باطل کے درمیان صاف صاف تمیز قائم ہو گئی ہے۔

اب کوئی بھی شخص جس کے دل میں ایمان، دوستی دیانت داری اور سچائی کی ذرا سی بھی رمق موجود ہے اب وہ سوشلزم کے شبہ کے عذر پر جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں اور مفتی محمود صاحب کی حمایت سے انکار نہیں کر سکتا۔

آج ہر مسلمان کو خواہ وہ عالم دین ہو، اہل قلم ہو، تاجر ہو، ملازم ہو، مزدور ہو، کسان ہو کسی بھی علم و فن کا حامل ہو، اگر وہ اس ملک کو حقیقی اسلام کا گہوارہ بنانا چاہتا ہے۔ امریکی سامراجیت اور اشتراکیت کے اثرات سے پاک دیکھنے کا خواہاں ہے تو اسے جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کی تائید و حمایت اور مدد کے لئے میدان میں نکل آنا چاہیئے۔ ورنہ پاکستان میں آئندہ اسلامی نظام کے قیام کی ناکامی اور سامراجی یا اشتراکی اثرات کی کامیابی کی صورت میں خدا اور عوام کے سامنے وہ بھی جواب دہ اور ذمہ دار ہوں گے۔

مصر میں نئے صدر کا انتخاب اور صدر ناصر کے سیاسی نظام کی کامیابی

حسب توقع مصر میں نئے صدر کی حیثیت سے جناب انوار السادات کا انتخاب عمل میں آگیا ہے مصر کی واحد سیاسی جماعت نے متفقہ طور پر ان کو نامزد کیا اور قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ان کی نامزدگی کی منظوری دے دی ہے۔ اب ملک کے عوام کے استصواب (ریفرنڈم) کا مرحلہ باقی ہے۔ جس میں بھی غالب توقع ہے کہ انوار السادات صاحب کو غالب اکثریت سے عوام کا اعتماد حاصل ہو جائے گا۔

قومی اسمبلی کے سامنے اس عہدہ کی منظوری کے بعد انوار السادات نے جو تقریر کی ہے۔ وہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ:۔

"مجھے آپ نے جمال عبدالناصر مرحوم کے بعد صدر منتخب کر لیا ہے۔ اس سے ملک کی وہ ضرورت تو پوری ہو جاتی ہے، جو عہدۂ صدارت کے اچانک خالی ہونے کی بنا پر پیدا ہوئی ہے۔ اور میں یہ عہد کرتا ہوں کہ اس منصب سے میں اس مشن کی تکمیل کا کام جاری رکھوں گا جو جمال عبدالناصر چھوڑ گئے ہیں۔ لیکن جمال عبدالناصر کی جانشینی میرے منتخب ہو جانے سے مکمل نہیں ہو جاتی۔ کوئی بھی ایک فرد اب اس خلاء کو پر نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے بہر حال اب اجتماعی قیادت پیدا کرنے کی ضرورت ہے"۔

(ریڈیو قاہرہ ۷ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

صدر ناصر کی وفات کے بعد مغربی پریس نے یہ تاثر پھیلانے کی کوشش کی تھی کہ مصر میں اب سیاسی استحکام باقی نہیں رہے گا۔ اور عہدۂ صدارت پر بھی وہاں کشمکش اٹھ کھڑی ہوگی۔ نیز یہ کہ اب وہاں ایک اور فوجی انقلاب کا خطرہ ہے۔

مغربی پریس جس نے اپنے ملکوں میں رائج سیاسی نظام کو ہی دنیا کا اعلیٰ ترین نظام باور کرانے کا پروپیگنڈا پھیلا رکھا ہے اور مغرب سے متاثر بہت سے مشرقی سیاستدان و سیاسی جماعتیں بھی برطانیہ اور امریکہ کے سیاسی نظام کو ہی معیاری سیاسی نظام کی حیثیت سے قبول کر چکے ہیں۔ ایسے لوگوں نے مصر کے سیاسی نظام کے متعلق جو مغربی جمہوریت و اشتراکیت کے نظاموں سے ہٹ کر مرتب کیا گیا تھا، ہمیشہ شک و شبہ کا اظہار کیا ہے۔ اور صدر ناصر کی وفات کے بعد مصر کے نظام و دستور کی ناکامی کی پیشین گوئیاں شروع کر رکھی تھیں

درحقیقت صدر ناصر کے بعد ان کا رائج کردہ سیاسی نظام اور دستور اپنی سب سے بڑی آزمائش کے مرحلہ میں آگیا تھا۔ اور اس کے استحکام و عوامیت کا یہ امتحان تھا کہ آیا مرحوم ناصر کے بعد ان کا جانشین باقاعدہ دستور کے طریق کار کے مطابق منتخب ہو کر آتا ہے یا محض چند افراد کی درپردہ کوشش کے ذریعہ مسلط ہوتا ہے۔

لیکن دنیا نے دیکھا کہ صدر ناصر جیسی ہمہ گیر اور مضبوط ترین شخصیت کے بعد، مصر کی سیاسی زندگی میں کوئی اتھل پتھل نہیں ہوئی۔ اور معمول کے مطابق دستور کے قواعد کی رو سے، جس میں دو مرحلوں کی مشاورت ایک مرحلہ کی منظوری اور ایک مرحلہ کا استصواب شامل ہے۔ صدر ناصر کے جانشین اور نئے صدر کا انتخاب عمل میں آگیا۔

اس طرح صدر ناصر کا دیا ہوا دستور اور سیاسی نظام بھی آزمائش کی کسوٹی پر پورا اترا۔ جس طرح ان کا معاشی نظام اور معاشرتی و تعلیمی اصلاحات کامیاب ثابت ہوئے۔

فی الحقیقت یہ ایک بڑی کامیابی ہے اور مصر کے بدخواہوں اور صدر ناصر کے معاندین کے پھیلائے ہوئے ظنون و شکوک کی شکست فاش ہے

اسلام کے، عرب کے اور مشرق کے ایک فرزند نے اپنی ملت کے اعتماد کے ساتھ سیاسی اور معاشی میدان میں سرمایہ دار ملکوں کی جمہوریت اور کمیونسٹ ملکوں کی اشتراکیت سے ہٹ کر اپنے ملک کے حالات

اور اپنی ملت کی ماضی کی روایات کی روشنی میں ایک کامیاب معاشی و سیاسی نظام قائم کر کے دکھا دیا۔ یہ وہ اعزاز ہے۔ جو مشرق کی نو آزاد قوموں میں صرف مصر اور اس کے مرحوم صدر جمال عبدالناصر کے حصہ میں آیا ہے اور یہ ہی وہ کانٹا ہے۔ جس کی کھٹک مغرب کے سامراجی ملک امریکہ و برطانیہ اپنے دل میں پاتے ہیں۔ اور اسی خلش کا اظہار روس کے سابق وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے بھی کئی بار کیا تھا۔

مغرب والوں کے لئے یہ بات ہمیشہ خطرہ کا الارم بنی ہے کہ مشرق کے کسی ملک میں سیاسی اور اقتصادی سطح پر کوئی ایسا نظام کامیاب ہو، جو مغربی جمہوریت یا اشتراکیت سے علیحدہ ہو۔ اور پھر وہ کامیاب ثابت ہو جائے۔

صدر ناصر سے مغربی سامراجیت کے عناد کا سب سے اہم سبب یہ ہی تھا کہ انہوں نے مغربی جمہوریت اور اشتراکیت سے علیحدہ ایک نیا سیاسی و معاشی نظام کامیابی سے قائم کر دیا تھا۔ جو ان کی وفات کے بعد بھی اپنی سب سے بڑی آزمائش میں سرخرو ہو کر نکلا ہے۔

غریب کی جھونپڑی پر خدا کی رحمت جو خدا کی عبادت اور ذکر اللہ سے معمور ہے

ہڈالی میں حضرت مولانا محمد اجمل صاحب کا خطاب

ہڈالی (ندیم راؤ) جمعیۃ علماء اسلام ہڈالی کے زیر اہتمام جامع مسجد بالیاں والی ہڈالی میں حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب امیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ خوشاب کی زیر صدارت بعد نماز ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور مولانا عبدالحمید کوکب کی جمعیۃ کے متعلق ولولہ انگیز نظم اور صاحب صدر کی مختصر تقریر کے بعد جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ملک کلمہ پڑھ کر اور اسلام کا نام لیکر حاصل کیا گیا۔ لیکن ۲۲ سال تک برابر یہ عظیم ملک اسلام کی نعمت سے محروم ہے اور یہاں پر انگریز کا فرسودہ قانون چل رہا ہے۔ ۲۳ سال میں قوم کو اسلام آباد تو دیا گیا۔ لیکن اسلام نہیں دیا گیا۔ قوم کو اسلام آباد کی ایر کنڈیشنڈ کوٹھیوں کی ضرورت نہیں۔ اس ایر کنڈیشنڈ کوٹھی پر خدا کی لعنت جو خدا کی عبادت اور ذکر اللہ سے دور ہو، اور غریب کی اس جھونپڑی پر خدا کی رحمت جو خدا کی عبادت اور ذکر اللہ سے معمور ہو۔

مولانا محمد اجمل صاحب نے فرمایا۔ ہم ممبری کے لئے جدوجہد نہیں کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس منبر و محراب موجود ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ مملکت پاک کی سرزمین اسلام کی نعمت سے مالا مال ہو جائے۔ اور یہاں کے غریب عوام، مزدوروں اور کسانوں کے مسائل اسلام کی روشنی میں حل ہوں۔ مولانا نے کہا۔ ہمارا ملک بے آئین ہے ۲۳ سال بعد قوم کے لئے امتحان کا وقت آیا ہے۔ اگر اس دفعہ بھی برادری سسٹم کے تحت انتخاب لڑا گیا تو ملک صحیح آئین سے محروم رہے گا۔

انہوں نے کہا کہ ہر فن کے لئے کوئی فنکار ہوتا ہے جہاں تک اسلامی قوانین کا مسئلہ ہے۔ اس کے ماہر صرف علماء ہیں۔ اس ملک کو اسلامی قانون صرف علماء دے سکتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ قائد اعظم مرحوم نے جس مملکت اسلامیہ کا خواب دیکھا تھا اور جس کی بنیاد وہ اپنی زندگی میں رکھ گئے تھے، افسوس ہے کہ مسلم لیگیوں نے مختلف ناموں سے برسر اقتدار رہ کر اس خواب کو شرمندۂ تعبیر نہیں ہونے دیا۔ اب وہ لوگ پھر اسلام کا نام لے رہے ہیں لیکن ان لیڈروں کو اسلام کے معاملہ میں مخلص قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر وہ مخلص ہوتے تو ۲۲ سال تک یہ ملک اسلام کے قوانین سے محروم نہ رہتا۔

مولانا نے فرمایا کہ ہماری نگاہ چین، روس، امریکہ اور برطانیہ کی طرف نہیں، مکہ اور مدینہ کی طرف ہے اور ہم صرف اس ملک میں محمدی نظام لانا چاہتے ہیں۔ ہمیں اقتدار کی ضرورت نہیں۔ آج اگر صدر یحییٰ خان یہ اعلان کر دیں کہ تمام پارٹیاں اور لیڈر اسلام پر متفق ہیں آج میں ۲۲ اسلامی نکات کے مطابق پاکستان کے لئے اسلامی قوانین کا اعلان کرتا ہوں۔ تو ہمیں انتخاب میں حصہ لینے کی ضرورت نہیں۔

مولانا نے کہا کہ اسلام میں ہمارے تمام مسائل کا حل ہے۔ سرمایہ داری کو ختم کرنے کے لئے سوشلزم کی گود میں جا گرنا ایسا ہی ہے جیسے بارش سے بھاگ کر پرنالے یا دھوپ سے بھاگ کر تنور کے پاس کھڑا ہو جائے۔ ہم سوشلزم، کیمونزم سب پر لعنت بھیجتے ہیں اور اسلام چاہتے ہیں۔ مولانا محمد اجمل صاحب نے قبل ازیں چوک فوارہ جوہر آباد میں بھی بعد نماز عصر خطاب کیا۔

ضروری وضاحت

گذشتہ شمارہ میں ایک مضمون بعنوان "لیبیا میں امریکی جھنڈے کی جگہ اب کالی اور سفید پٹیوں والا اسلامی پرچم لہرا رہا ہے"! شائع ہوا ہے۔ وہ مضمون روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱ ستمبر سے لیا گیا ہے۔ سہواً روزنامہ "نوائے وقت" کا نام درج نہیں ہو سکا۔

(ادارہ)

اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے
جمعیۃ علماء اسلام کی دل کھول کر امداد کیجئے؟
اکابر
جمعیۃ
کی
اپیل
مخیر اور ہمدرد مسلمانوں اور اسلامی نظام کے خواہاں حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام
ملک میں خالص اسلامی اساس پر سیاسی اور مذہبی اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ملک
میں موجودہ الحاد آفرین قوتیں دین میں تحریف کرنے پر آمادہ ہیں معاشرتی نظام میں بے حیائی
عریانی مرد و زن کے اختلاط کے زہریلے جراثیم سرعت سے پھیل رہے ہیں معاشی نظام سود کی
بنیاد پر قائم ہے۔ عدالتی اور قانونی نظام اب تک اسلام کے مطابق نہ بن سکا۔
ان تمام خرابیوں کی اصلاح جمعیۃ کے مقاصد میں شامل ہے ان مقاصد کے حصول کیلئے
عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ علمائے کرام اکثر مالی وسائل کے فقدان کی وجہ سے دینی
خدمات کی انجام دہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
اسی لیے
ہم اسلامی نظام کے قیام کے خواہاں حضرات سے پر زور
اپیل کرتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام
کے بیت المال کو مستحکم کرنے میں جمعیۃ کی دل کھول کر مدد فرمائیں۔
اور رجب شعبان،
رمضان کے مبارک مہینوں میں اپنے صدقات از
قسم زکوٰۃ و عطیات
مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے پتہ پر روانہ فرما کر
ثواب دارین حاصل کریں۔
بھیجتے وقت زکوٰۃ کی رقم کی تعین فرمادیں
تاکہ اسے
شرعی مصرف پر صرف کیا
جاسکے
محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
(خانپور)
محمود عفا اللہ عنہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
(ملتان)
رقوم ناظم عمومی کے نام دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ملتان کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔
حمیت
پاکستان بیرن لوہاری

No. 67715 সাপ্তাহিক

WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جاری کردہ
قطب زماں شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی صاحب
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست و مدیر:
جانشین شیخ التفسیر
حضرت مولانا
عبید اللہ انور
مد ظلہ العالی

یکے از مطبوعات:
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام کی واضح پالیسی

جمعیۃ علماء اسلام صرف اور صرف آئین شریعت پر مبنی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلامی نظام ملک میں نافذ کرنا چاہتی ہے۔ ملک پر مسلط سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام کو ختم کر کے، اسلامی اصول کی روشنی میں ہر فرد کی ضروریات پوری کرنے کا ضامن اقتصادی و معاشی نظام برپا کرنا چاہتی ہے۔ اسلامی احکام و قوانین نافذ کر کے وہ اشتراکیت کے نفوذ کا راستہ ہمیشہ کے لئے بند کر دینا چاہتی ہے۔

صدیوں کی پس ماندگی کے شکار غریب عوام کسان و مزدور وغیرہ کثیر آبادی کو موجودہ مشکلات و پسماندگی سے نکال کر سیاسی سماجی اور معاشی اعتبار سے یکساں حیثیت پر لانا چاہتی ہے جن امتیازات کی وجہ سے غریب عوام، کسان و مزدور وغیرہ سیاسی، سماجی و اقتصادی معاملات میں اپنی تعداد و طاقت کے مطابق حصہ لینے سے محروم کر دیئے گئے ہیں ان کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام تمام مسلمان ملکوں کے درمیان گہرے برادرانہ رشتے قائم کر دینا چاہتی ہے۔

عرب سرزمین سے اسرائیل کے غاصبانہ اور امریکی اور برطانوی سامراج کے اثرات کو ختم دیکھنا چاہتی ہے۔

کشمیر کے مسلمانوں کے لئے آزادی کے حصول اور بھارت کے مسلمانوں کے لئے پرامن باعزت و خوشحال زندگی بسر کرنے کے مواقع قریب تر لانا چاہتی ہے۔

مسلمانوں کو نظریاتی کشمکش اور باہمی تصادم سے بچا کر صرف اور صرف اسلام پر عمل کرانا چاہتی ہے۔

احوال الصحابہ

بالآخر دونوں میں باتھاپائی ہوگئی اور نوبت یانیجا رسید کہ دونوں نے ایک دوسرے پر جوتوں اور لاٹھیوں کو آزادانہ استعمال کیا چونکہ نبی علیہ السلام بنفس نفیس موجود تھے۔ اس لیئے بہت ممکن ہے کہ آپ نے اپنے رفقاء سے فرمادیا ہو کہ اس تضیئے کو ختم کرادو جس سے جھگڑا ختم ہوگیا ہو اگرچہ حدیث میں اس کہیں ذکر نہیں لیکن مناسب حال اور قرین قیاس یہی معلوم ہوتا ہے۔

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوگئے۔

(۱) نبی علیہ السلام سے جس چیز کو مناسبت ہو جائے اس کی گستاخی نبی علیہ السلام کی گستاخی سمجھی جائے گی۔

(۲) موہن اور گستاخ سے لڑنا اور اسے مارنا یقیناً منشاء نبوت اور مرضیٔ رسالت کے عین مطابق ہے۔

(۳) جب نبی علیہ السلام کے سواری کے جانور کی توہین نبی علیہ السلام کی توہین کو مستلزم ہے۔ تو کسی صحابی کی گستاخی کرنا بطریق اولیٰ نبی کی گستاخی کو مستلزم ہے۔

مودودی صاحب نے صحابۂ کرام کو معیار حق قرار دینے سے انکار اور اسی طرح ان پر جرح و تنقید کے دروازہ کو وا کرکے اور خصوصاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خائن اور حضرت معاویہؓ کو مرتشی قرار دے کر صرف صحابہ ہی کی توہین نہیں کی بلکہ سرورِ دو عالم کی توہین کے مرتکب ہو کر اہل حق کے نزدیک مبغوض ہو چکے ہیں — بمطابق حدیث مذکور بحالت موجودہ اس جماعت سے لڑنا یعنی جہاد قلمی اور لسانی ضروری ہے۔

البتہ دوسری قسم کا جہاد حکومت وقت کا فریضہ ہے۔ اگرچہ انہوں نے ہمارے خلاف اس جہاد کو عملی جامہ پہنا کر میدان میں کود نے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ مگر ہم حدود شرعیہ سے تجاوز نہیں کرتے البتہ دفاع ہمارا حق ہے وہ ہم کرتے رہیں گے۔

اگر جماعت مودودیہ کی طرف سے یہ جواب دیا جائے کہ ہم نے اپنی طرف سے تو ایک لفظ بھی نہیں لکھا، جو کچھ مورخین نے اپنی کتابوں عربی یا کسی دوسری زبان میں لکھا تھا ہم نے اسی کو اردو میں ٹرانسفر کردیا ہے اگر قصور ہے تو ان مورخین کا ہے۔ جنہوں نے ایسی روایات کو اپنی کتب و تصانیف میں درج کیا ہے —

اس کا صاف اور واضح جواب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ہر روایت کو قرآن و حدیث اور اجماع وغیرہ اصولوں کے معیار پر پرکھنے کے بعد نقل کرنے کی اجازت ہے۔ اگر کوئی روایت ان مذکورہ بالا اصولوں سے متصادم ہو تو اسے ردی کی ٹوکری کی زینت بنانے کے علاوہ اور کوئی مقام حاصل نہیں۔

اگر آپ ہر روایت کو نقل کرنا جائز سمجھتے ہیں تو آیئے میں آپ کو کچھ روایات فراہم کرتا ہوں۔

ان کو بھی نقل فرما کر امت مسلمہ سے مزید داد تحسین حاصل کریں۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد تھے جن کا نام یوسف نجار تھا۔

(۲) ولدکض برجلك الخ سے بعض لوگوں نے ناچ اور ٹھمریوں کا جواز نکالا ہے۔

(۳) فصکت علی وجهها الخ سے رونا پیٹنا، اور ماتم کا جواز نکالا گیا ہے۔

(۴) ابن عربی نے فرعون کو مسلمان لکھا ہے۔

(۵) امام مالکؒ کی طرف نکاح موقت کا جواز منسوب ہے۔

(۶) ابن عربیؒ کی بعض عبارات سے مرزائی اجراء نبوت ثابت کرتے ہیں آپ بھی ان کی یہ عبارات نقل فرما کر مرزائیوں کی معاونت فرمادیں۔

(۷) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی ایک روایت اجراء نبوت کی منسوب ہے۔

(۸) زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام سے نکاح بھی تو منقول ہے جب کہ آپ اپنی تفہیمات میں اس کی پرزور تردید کرچکے ہیں۔

یہ چند روایات مشتے نمونہ از خروارے پیش خدمت ہیں۔ اگر آپ جرأت سے کام لیں اور ان اور ان جیسی دوسری روایات کے نقل کرنے کا وعدہ فرمادیں تو مذکورہ روایتوں کے علاوہ بیسوں نہیں بلکہ سینکڑوں روایتیں مہیا کرنے میں میں آپ کی معاونت کرونگا — بلکہ آپ نبوت کا دعویٰ کریں اور اجرائے نبوت کی تمام روایات میں تلاش کر دونگا۔ اور اگر آپ ان روایات کو غلط اور قابل التفات نہ سمجھیں تو پھر وہ روایات جن سے صحابہ کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہے آپ نے کس جذبہ کے تحت نقل فرمائی ہیں!

ماهو جوابك بهذه الروايات فهو جوابنا بتلك الروايات۔

روایات تو آپ کو ہر مسئلہ اور موضوع پر مل سکتی ہیں اس لیئے کہ امت میں آپ جیسے کلنک اور معاشرے کے رسے ہوئے ناسور ہر زمانے میں موجود رہے ہیں جو اپنے مخترعات اور ہفوات کو اسلامی تعلیمات کا لیبل لگا کر امت میں شائع کرتے رہے ہیں۔

آنے والے افراد کا فرض ہے کہ وہ غلط کو صحیح سے جدا کریں نہ کہ ہر روایت پر مہر تصدیق ثبت کریں۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ جب آپ تنقید کرتے ہیں تو علماء سلف کی پاکیزہ تعلیمات کو فضولیات کا پلندہ اور ان کے ارشادات کو چنیا بیگم سے تعبیر فرماتے ہیں۔ اور جب تسلیم کرنے پر آئے تو ہر روایت کو اس لیئے مان لیا کہ وہ چونکہ مورخین نے اپنی کتب میں لکھ دی ہیں۔

؎ ببیں عقل و دانش بباید گریخت۔

انصار علمبردار نبوت تھے

جیسا کہ ہر مقام پر نبی علیہ السلام نے انصار کی حوصلہ افزائی فرمائی اور اکثر و بیشتر اعزازات میں اول درجہ پر انہیں رکھا — اسی طرح لواء علم بھی رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی نبوت کی خاص علامت تھی جو اسفار میں آپ اپنے ساتھ رکھتے تھے اس کو اٹھانے میں معلوم نہیں کتنے صحابہ کرام کی تمنائیں معلق ہونگی۔

اور ہر ایک اسکو اٹھانے میں اپنی عزت ہی کا باعث نہیں بلکہ فلاح دارین کا ذریعہ بھی سمجھتا ہوگا۔

مگر جیب نبی کا نظر انتخاب اٹھتی ہے تو وہ سوا ایک انصاری نوجوان کے اور کسی کو نامزد نہیں کرتی — چنانچہ حضورؐ کا ارشاد ہے۔

ان قيس بن سعد الانصاری وكان صاحب لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (بخاری ص۱۳۱)

قیس بن سعد انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار تھے۔

انصار رسول اللہ کے خصوصی مشیر تھے

ملکی اور ملی خدمات اور اہم معاملات میں کبھی کبھی نبی علیہ السلام بلاشرکت غیرے صرف انصار کو بلا کر ان سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هفت روزہ **ترجمان اسلام** لاہور

جلد ۱۳ | جمعہ ۲۶ر جمادی الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۳۱ر جولائی ۱۹۷۰ء قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳۰

فیصلہ کا وقت آرہا ھے

(احمد حسین کمال)

الیکشن سے متعلق صدرِ مملکت اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے نیا آرڈیننس جاری ہوگیا ہے اور اب یہ بات قریب قریب یقینی ہے کہ اکتوبر میں آئین ساز اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات عمل میں آجائیں گے اور پاکستان کے عوام کو یہ موقعہ حاصل ہوجائے گا کہ وہ اپنے حال و مستقبل کی باگ ڈور اپنے پسندیدہ ہاتھوں میں دے دیں۔

۱۹۴۶ء کے الیکشن کے بعد جبکہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو یہ موقعہ ملا تھا کہ وہ اپنے مستقبل کے لئے ایک جداگانہ مملکت کے قیام کے حق میں رائے دیں اور مسلمانوں نے اس کے حق میں رائے دے کر پاکستان کے وجود کی راہ ہموار کردی تھی۔ اب ۲۴ سال بعد انہیں اس بات کا موقعہ مل رہا ہے کہ وہ اپنے ملک کے لئے اسلامی آئین کی تشکیل کی راہ ہموار کردیں۔

اس اعتبار سے ۱۹۷۰ء کے انتخابات ۱۹۴۶ء کی طرح نہایت اہم اور فیصلہ کن ہوں گے اور سوجھ بوجھ کے اعتبار سے پہلے سے زیادہ وقتِ نظر اور ٹھیک ٹھیک فیصلہ کے طالب ہیں۔

۱۹۴۶ء میں تو صرف یہ مرحلہ درپیش تھا کہ برطانوی ہند کو جو سیاسی آزادی مل رہی ہے۔ اس میں مسلمان قوم کو بھی اپنے جداگانہ وجود کی صورت میں علیحدہ آزادی مل جائے گی۔ لیکن اب مرحلہ یہ درپیش ہے کہ اس حاصل شدہ علیحدہ آزادی کو دو سو سال کے برطانوی سامراج کے اثرات سے پاک و صاف کرکے اور گذشتہ ۲۴ سال کے امریکی اقتصادی غلبہ کے چنگل سے نکال کر خالص اسلام کے سانچے میں ڈھال لیا جائے۔

پس اگر ۱۹۴۶ء کے انتخابات ایک طرح سے جاں سپاری کا مرحلہ تھے اور مسلمانوں نے اس مرحلہ کو کامیابی سے طے کیا تھا تو ۱۹۷۰ء کے اواخر کے انتخابات کا یہ مرحلہ جاں گسلی کا مرحلہ ہے اور اس مرحلہ سے بھی پاکستان کے مسلمانوں کو کامیابی کے ساتھ گذر جانا چاہیئے۔

اگست ۱۹۴۷ء یعنی قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی اگر قرآن و سنت کے احکام کو ملک کے آئین و قانون کا درجہ دے دیا جاتا، تو چنداں مشکل نہیں تھا، اور آئندہ ملک کا سیاسی ڈھانچہ خواہ کسی شکل کا متعین ہوتا۔ اس کی اساس بہرحال قرآن و سنت کے احکام بنے رہتے اور کم از کم نظم و نسق، عدلیہ تعلیم اور مالیات کا نظام، احکام شریعت کے خطوط پہ استوار ہو جاتا۔

لیکن ابتداء کی اس غفلت نے ملک میں چند در چند ایسے فتنے کھڑے کردیئے ہیں۔ جن کی وجہ سے نہ صرف اسلامی آئین کی تشکیل و نفاذ کا مسئلہ بلکہ مجرد آئین سازی کا مسئلہ ہی مختلف بحرانوں کا شکار بن کر رہ گیا ہے

اس ابتدائی غفلت کی وجہ سے برطانوی دور کے مفاد یافتہ حلقوں کو نئے سرے سے اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کا موقعہ مل گیا اور انگریزوں کے زمانہ کی

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا۔

نوکر شاہی کو نئی مملکت میں اپنے پنجے اچھی طرح گاڑ لینے کی آزادی مل گئی۔ ملک کے سیاسی معاملات، سول سروس اور فوجی جنتا کے نقطۂ نظر کے حامل بن گئے۔

اس ابتدائی غفلت نے حلال و حرام کی تمیز قائم نہیں ہونے دی اور موقعہ پرستوں نے ملک کے وسائل معیشت کو ایک ایک کر کے اپنے قابو میں لانا شروع کر دیا اس طرح جدید سرمایہ داری کا دیو بھی اس نوزائیدہ مملکت پر قابو پانے لگا

مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرق کے بدلتے ہوئے سیاسی حالات نے امریکہ کو پاکستان پر ڈورے ڈالنے کی سوجھائی۔ اور اس نے پاکستان کی مخصوص جغرافیائی پوزیشن سے جائز فائدہ اٹھانے کی تدبیریں شروع کر دیں۔

اپنی پسند کا سیاسی رجحان اور اپنی پسند کی سیاسی گرفت قائم کرنے کے لئے امریکہ نے سازشوں اور اقتصادی و فوجی فریب کا ایک نیا جال یہاں پھینکنا شروع کیا۔

بعض اقلیتی گروہوں نے اپنے مخصوص عقائد و نظریات کے تحفظ اور فروغ کی خاطر اس ملک کو بے آئین رکھنے اور اس میں سیاسی عدم استحکام اور اقتصادی عدم توازن وسیع کرنے میں گہری دلچسپی لی۔

اس طرح یہاں برطانوی دور کے قدیم مفادات اور امریکی اثرات کے جدید مفادات کو ملی بھگت کے ساتھ پاکستان کے تمام معاملات پر حاوی ہو جانے کا موقعہ مل گیا۔

ان مفادات کے حامل طبقوں نے ملک کا نظم و نسق بدترین نوکر شاہی کے تسلط میں دے دیا۔ ملک کی عدلیہ کو فرنگی دور کے قوانین کے خطوط میں محصور کر دیا تعلیمی نظام کی ترتیب سابقہ انگریزی طرز کے ساتھ امریکی طرز پر کر دی۔ ملک کے اقتصادی ڈھانچہ پر جاگیرداری اور جدید سرمایہ داری کی گرفت مضبوط تر بنا دی۔ ملک کو امریکہ کے ساتھ دفاعی معاہدوں میں جکڑ دیا۔ اور سیٹو اور سینٹو کی تنظیمات کا پابند بنا دیا عرب ممالک کے ساتھ تعلقات کمزور کر دیئے اور خارجہ پالیسی کا دائرہ یک رخہ اور محدود کر ڈالا۔ اور سب سے بدترین بات یہ کہ پاکستان کو امریکہ اور اس کے بلاک کے سامراجی ملکوں کا ساڑھے چار ارب ڈالر کا مقروض بنا کر رکھ دیا۔ جس کی قسطوں اور سود کی ادائیگی آئندہ سال سے پاکستان کو ایک ارب روپیہ سالانہ کی صورت میں کرنا پڑے گی۔

اس کے باوجود پاکستان اپنی بعض بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لئے چین اور روس سے قرض و امداد لینے پر بھی مجبور رہا۔

مفاد پرست طاقتوں نے پاکستان کو بالا امریکی و برطانوی قرضوں میں جکڑ دینے اور ملک کے وسائل پر سرمایہ داری کی گرفت مضبوط کر دینے اور پورے نظام کو امریکی خطوط پر اقتصادی آمریت کے شکنجے میں دے دینے کے بعد اس صورت حال کو اسی نہج پر قائم رکھنے کے لئے یہاں اسلام اور سوشلزم کی کشمکش کا ماحول بھی پیدا کر دینا چاہا اور سیاسی تبدیلیوں کے برطانوی امریکی تصور کے فروغ پر زور دینا شروع کر دیا۔

اب صورت حال یہ ہے کہ پاکستان میں داخلی طور پر مفاد پرست عناصر کا غلبہ ہے۔ ملک کی تمام دولت اور وسائل معیشت پر چند خاندان قابض ہیں۔ ان کی دولت مندی اور سرمایہ داری کے ڈانڈے برطانیہ امریکہ اور یورپ سے ملے ہوئے ہیں۔ ملک کا نظم و نسق نوکر شاہی کے قبضہ میں ہے۔ ملک کی عدلیہ انگریزی دور کے خطوط پر قائم ہے۔ ملک کا نظام تعلیم برطانوی امریکی انداز کا ہے۔ ملک کے بعض اقلیتی گروہ بہت با اثر ہیں اور وہ اکثریت کے پسندیدہ اسلامی آئین کے نفاذ کو گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور امریکی برطانوی اثرات کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں

ملک خارجی طور پر بعض ایسے معاہدوں میں جکڑا ہوا ہے۔ جن کی سرپرستی امریکہ و برطانیہ کے ہاتھوں میں ہے۔ ملک کے اقتصادی و تجارتی رشتے بیشتر امریکی برطانوی بلاک کے ملکوں کے ساتھ ہیں۔ ملک امریکی و برطانوی بلاک کے ملکوں کا ساڑھے چار ارب ڈالر کا مقروض ہے۔ اسے ایک ارب روپیہ سالانہ سود اور قرض کی اقساط ادا کرنا ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ امریکہ اور برطانیہ کے تیل کے مفادات ایران و خلیج فارس سے سعودی عرب اور مراکش تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جنوب مشرق میں انڈونیشیا و ملائشیا سے ویٹ نام، کمبوڈیا اور لاؤس تک امریکہ کا فوجی و اقتصادی بلاک "قائم ہے۔ اور جنوب مشرق میں بھی اور مشرق وسطیٰ میں بھی امریکہ اور اس کی پٹھو حکومتوں کے خلاف آزادی کی ایک زبردست جدوجہد جاری ہے۔ عرب عوام اور ان کی عوامی حکومتیں اسرائیل کے خلاف اور اسرائیل کے سرپرست امریکہ و برطانیہ کے خلاف بھرپور طریقہ پر جنگ آزما ہیں۔ ویٹ نام سے کمبوڈیا تک اور لاؤس سے انڈونیشیا تک امریکی سامراجیت کے خلاف فوجی و عوامی جنگ جاری ہے۔

مزید برآں امریکہ کی یہ کوشش بھی منظر عام پر آگئی ہے کہ وہ شمال مشرق میں بھارت کے ساتھ پاکستان کو بھی نتھی کر کے چین کے خلاف محاذ کھڑا کرنا چاہتا ہے۔

گویا پاکستان کو اقتصادی اور انتظامی طور پر اپنے اثر میں کر لینے کے بعد اس کی خواہش ہے کہ اس کی جنگی صلاحیت و طاقت کو چین کے خلاف پوری طرح اور آزادانہ استعمال کرے۔ اس مقصد کے لئے کشمیر کے مسئلہ کو کھٹائی میں ڈال دیا گیا ہے

یہ ہیں وہ داخلی اور خارجی حالات جن میں اس وقت پاکستان گھرا ہوا ہے۔ ایک طرف امریکہ اور برطانیہ کے اثرات ہیں۔ جنہیں وہ قائم رکھنا چاہتے ہیں اور انتخابات میں ایسے عناصر کو آگے بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ جو ان اثرات کی برقراری کے حامی ہوں، اور انہیں جمہوریت و اسلام کے نام سے مستحکم بنا سکتے ہوں۔

دوسری طرف وہ عوامی طاقتیں ہیں۔ جو پاکستان سے بھی امریکی برطانوی اثرات کو ختم کر دینا چاہتی ہیں۔ اور مشرق وسطیٰ، عرب ممالک اور جنوب مشرق سے بھی امریکی برطانوی اثرات کا قلع قمع کر دینے کی خواہاں ہیں تاکہ ان اثرات سے آزاد ہو کر صحیح صورت میں قرآن و سنت کے احکام کا نفاذ عمل میں آسکے۔

چنانچہ ملک میں جو آئین سازی اور قرآن و سنت پر مبنی آئین سازی کا انحصار اس امر پر ہے کہ وہ نمائندے اسمبلیوں میں پہنچیں۔ جو ملک کو برطانیہ و امریکہ کے موجودہ اثرات سے پاک کرنے کا عزم اور واضح پروگرام رکھتے ہوں۔ اور اس کی جگہ قرآن و سنت کے احکام کے اجرا کے سچے اور پختہ ارادے و پروگرام کے حامل ہوں۔

جنوری ۱۹۷۰ء کے بعد سے اب تک ملک میں جو سیاسی ہلچل برپا رہی ہے۔ اس نے یہ واضح کر دیا ہے کہ یہاں ایک عنصر اپنے جاگیردارانہ و سرمایہ دارانہ مفادات کو بہر قیمت برقرار رکھنا چاہتا ہے اور برطانیہ و امریکہ کے موجودہ اثرات کی پناہ میں رہنا چاہتا ہے۔

امریکی سامراج اور اسرائیل کے خلاف عرب عوام کی جدوجہد میں اور جنوب مشرق میں امریکہ کے خلاف ویٹ نام سے انڈونیشیا تک عوام کی جدوجہد میں اسی عنصر کا رویہ واضح طور پر امریکہ کے حق میں رہا ہے۔ اس عنصر کے پاس اسلام اور سوشلزم کی جذباتی جنگ

(باقی صـ ۱۷ پر)

آئین شریعت کانفرنس کے اثرات زائل کرنے کا منصوبہ

اچھرہ میں خفیہ اجلاس

شورش کاشمیری کا بطور خاص بلاوا

ندیم راؤ

آج کل شورش صاحب ایسے وہم میں مبتلا ہیں جن کا علاج کسی حکیم یا ڈاکٹر کے پاس موجود نہیں۔ یہاں تک کہ اب وہ خود بھی نجی محفلوں، جلسوں، ہمارا کانفرنسوں میں اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ روز روز کے جلسوں اور جلوسوں نے مجھے پاگل کر دیا ہے۔ خاص طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے جلسے اور جلوس یا مولانا کوثر نیازی کے شہاب اور مولانا ضیاء القاسمی کی للکار نے اس کی رات کی نیند حرام کردی ہے۔ اب مرض یہاں تک بڑھ گیا کہ ڈاکٹروں نے دو ماہ تک مکمل آرام کرنے کا مشورہ دے دیا۔

خیر میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ صرف آپ کی توجہ شورش کے اس مضمون کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جو اس نے اپنی ہفتگی کی حالیہ اشاعت میں شائع کیا ہے۔ جس میں شورش "خلوتی مراز" کے نام سے جلوہ گر ہوا ہے۔

مضمون پر سوالیہ نشان لگا کر یہ عنوان دیا ہے کہ "قادیانی جماعت نے آئین شریعت کانفرنس کے انعقاد پر دس ہزار روپیہ دیا تھا"؟

یہ مضمون کیوں لکھا اور یہ الزام لگانے کا منصوبہ کیسے تیار کیا گیا۔ یہ مسئلہ غور طلب ہے۔ گذشتہ دنوں شورش صاحب کے ایک دوست سے ملاقات ہوئی۔ باتوں باتوں میں آئین شریعت کانفرنس کا تذکرہ چل نکلا۔ انہوں نے دوران گفتگو کہا کہ آپ کو کچھ معلوم بھی ہے کہ۔ یہ الفاظ کہہ کر وہ کچھ خاموش ہوگئے۔ میں نے اصرار کیا۔ کہ آپ جو بات کہنا چاہتے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کافی اصرار کے بعد انہوں نے بتایا۔ کہ شورش صاحب نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ جس دن آئین شریعت کا لاکھوں آدمیوں پر مشتمل جلوس نکل رہا تھا۔ اس دن مغرب کے بعد اچھرہ میں بطور خاص مجھے بلایا گیا اور خفیہ اجلاس ہوا۔ اس میں مودودی صاحب نے مجھ سے کہا کہ

آغا صاحب! کوثر نیازی کے "شہاب" نے میرے لڑکے فاروق کے ربوہ سے بھیجے ہوئے خط کا عکس شائع کر کے ہمیں بہت زیادہ بدنام کر دیا ہے۔ پاکستان بھر میں اس کے خلاف شدید رد عمل ہے۔

اور پھر ملتان میں شوکت اسلام کے جلوس کی مختار شیخ مرزائی نے قیادت کی۔ اس کا خرچہ برداشت کیا اور روزنامہ جسارت کو بھی وہ ایک ہزار روپیہ ماہوار دیتا ہے۔ ان تمام باتوں سے عوام میں ہمارے خلاف نفرت کی ایک رو چل نکلی ہے۔ شوکت اسلام کا جلوس جو دھوم دھام سے نکلا تھا اور ہماری جو پورے ملک میں دھاک بیٹھی تھی۔ آئین شریعت کے اس جلوس نے ہمارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔

آغا صاحب! آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ چکی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ہزاروں مبلغین اخبارات ہیں آمدہ ان خبروں کی وجہ سے ہمیں خوب بدنام کر رہے ہیں۔ اب کوئی تدبیر ہونی چاہیئے کہ آئین شریعت کانفرنس کے اثرات کو زائل کیا جائے۔ اور ان مولویوں کو بدنام کیا جائے۔ تاکہ عوام کی توجہ ہماری طرف سے ہٹ جائے اور سارا نزلہ جمعیۃ والوں پر گرے۔

شورش صاحب یہ واقعات بیان کرتے جا رہے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ رہے تھے۔ کہ دیکھو جی مودودی صاحب میرا کتنا خیال کرتے اور مجھ کو کتنی اہمیت دیتے ہیں اہم مشورے میرے بغیر انجام نہیں پاتے۔ مزید معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مودودی صاحب جس وقت تمام باتیں کر چکے تو شورش نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر نثار۔ آپ مجھے ہر موقعہ پر فرمانبردار اور وفا شعار پاتے ہیں۔ اس دفعہ پر میں آپ کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں

شورش نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔ اگر حضور والا اس کو منظور فرمالیں تو اس کو آگے چلا دیا جائے اور اپنے تمام کارکنوں کو ایک پروپیگنڈا لائن دے دی جائے۔ مودودی صاحب نے کہا۔ بتایئے!

شورش صاحب یوں گویا ہوئے کہ:۔

جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ عوام میں مرزائیوں کے خلاف شدید نفرت ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے اپنے لڑکے کو ربوہ بھیجا۔ جس پر عوام میں شدید رد عمل ہوا۔ اور یہ بھی درست ہے کہ شوکت اسلام کے جلوس کے تاثرات آئین شریعت کانفرنس کے جلوس نے مٹا دیئے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا عوام میں بہت زیادہ اثر و رسوخ اور اس کی جڑیں انتہائی گہری ہیں۔ میرے خیال میں ان پہ الزام لگا دیا جائے کہ آئین شریعت کانفرنس کے سب اخراجات مرزائیوں نے برداشت کئے ہیں۔

مودودی صاحب نے ٹوکتے ہوئے کہا کہ شورش کیسی بات کہہ رہے ہو۔ اگر سارے اخراجات لکھو گے تو عوام اس پر یقین نہیں کریں گے۔ میرے خیال میں یہ لکھو کہ مرزائیوں نے آئین شریعت کانفرنس میں دس ہزار روپے کا چندہ دیا۔ چنانچہ یہ منصوبہ مکمل ہوگیا۔

ادھر شورش صاحب کی وہ رات اس خفیہ اجلاس میں بسر ہوئی۔ دوسری رات جبکہ آئین شریعت کانفرنس کا دوسرا اجلاس تھا۔ شورش نے اس اجلاس میں شرکت کی۔ اور تمام مقررین کی تقریریں سنیں۔ نیز ایک سفید رنگ کی کار میں کیمپوں کو دیکھتا رہا۔ وہاں سب کچھ دیکھنے کے بعد اس نے یہ مضمون تحریر کر کے مودودی صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ مودودی صاحب نے کہا کہ چونکہ میں مصروف ہوں اور مشرقی پاکستان بھی جانا ہے اس وجہ سے اس کو رکھ دیجئے۔ پھر اس کا مطالعہ کروں گا۔ مودودی صاحب مشرقی پاکستان کے دورہ سے واپس آئے۔ مضمون کا مطالعہ کیا اور شورش کو پھر اپنے پاس بلایا۔ مضمون کی اور شورش کی بہت تعریف کی اور یہ کہا کہ یہ مضمون جلدی آ جانا چاہیئے۔

چنانچہ وہ مضمون چٹان کے حالیہ شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں شورش کاشمیری نے جمعیۃ علماء اسلام پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے آئین شریعت کانفرنس کے لئے مرزائیوں سے دس ہزار روپیہ چندہ وصول کیا ہے۔ یہ ہے اسلام پسندوں کی صحافت جس کی بنیاد ہی جھوٹ پر رکھی جاتی ہے۔

اے، بی اعوان اور مودودی جماعت کی صفائی

(احمد حسین کمال)

اے، بی اعوان صاحب نے پہلے تو ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے قومی اسمبلی کا انتخاب لڑنے کا اعلان کیا۔ پھر اس کے بعد مودودی صاحب کی جماعت کے بارے میں یہ صفائی پیش فرمائی۔ کہ اس پر غیر ملکی امداد لینے کا الزام غلط ہے اس لئے کہ ان کی ۲۴ سالہ ملازمت کے دوران ان کے علم میں کوئی ایسی بات نہیں آئی۔

(جمعہ ۱۰رجولائی کے بعض اخبارات)

سوال یہ ہے کہ اے، بی اعوان صاحب کو قومی اسمبلی کا انتخاب لڑنے کا اعلان کرنے کے بعد مودودی جماعت کے بارے میں یہ صفائی پیش کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اور کیا غیر ملکی امداد کسی جماعت کو، جماعت کی حیثیت میں ملا بھی کرتی ہے؟ اس قسم کی صفائی ایک مودودی جماعت ہی کیا، ہر جماعت کے بارے میں پیش کی جاسکتی ہے۔

حالانکہ جس حکومت کے آپ ہوم سیکرٹری رہے ہیں اسی حکومت کے وزیر داخلہ نے ایک بار مودودی جماعت کے بارے میں غیر ملکی امداد کا الزام عائد کیا تھا اور جماعت پر دونوں صوبوں (مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان) میں پابندی بھی عائد کر دی تھی۔

اگر بات یہ ہی تھی کہ جماعت پر یہ الزام غلط تھا اور آپ بڑے عہدوں پر فائز تھے۔ تو کیا اس وقت آپ کے ضمیر میں اتنا بھی احساس موجود نہ تھا کہ آپ ایک جماعت کے خلاف حکومت کے جھوٹے الزام اور صریح ظلم پر مستعفی ہو جاتے یا اس وقت کی عدالت عالیہ میں اسی پر اپنی شہادت ریکارڈ کرا دیتے۔ آج جبکہ آپ الیکشن لڑنے کا اعلان کر رہے ہیں، جماعت کے بارے میں یہ صفائی سیاسی ضرورت کے سوا اور کیا سمجھی جاسکتی ہے

پاکستان کے عوام مودودی جماعت یا اس قبیل کی دوسری جماعتوں کے بارے میں غیر ملکی امداد حاصل کرنے کا شبہ اس حیثیت سے نہیں کرتے ہیں کہ باقاعدہ معاہدہ کے تحت اور وزارت داخلہ کے سیکرٹری کو اطلاع دے کر انہیں غیر ملکی امداد ملتی ہے۔ تاکہ آپ جیسے ریٹائرڈ سول افسر کی طرف سے صفائی پیش کرتے ہی جماعت کی پوزیشن صاف ہو جائے۔

پاکستان کے عوام کے شبہات جماعت کی اس پالیسی اور موقف کی وجہ سے ہیں۔ جو اس نے ملکی اور بین الاقوامی معاملات میں اختیار کر رکھی ہے اور جو ہر مرحلہ پہ امریکہ کے نقطۂ نظر کی موید ثابت ہوتی ہے۔

ملک میں سرمایہ داریت کے خلاف تحریکوں کی مخالفت سے لے کر مصر، شام، عراق، سوڈان، الجزائر، لیبیا وغیرہ عرب ملکوں اور ویٹ نام، کمبوڈیا، لاؤس، انڈونیشیا وغیرہ جنوب مشرق کے ملکوں کی عوامی حکومتوں کی مخالفتوں تک جو رویہ امریکہ کا ہے۔ وہی پالیسی کم و بیش مودودی جماعت کی ہے۔ آخر اسے محض اتفاق امر تو نہیں سمجھا جاسکتا۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ملک میں بھی وہ تمام عناصر جن کا سر رشتہ ماضی میں اور اب بھی برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ ملتا ہے جماعت کا ربط و ضبط ان سے قریب تر ہے۔

جماعت کے لکھنے والوں کی تحریروں میں ان تمام ملکوں اور اداروں کے خلاف غیض و غضب پایا جاتا ہے جو برطانوی اور امریکی سامراج کے خلاف برسر پیکار ہیں جبکہ امریکہ سے وابستہ اور مغربی سامراج کے حامی ملکوں کے خلاف کوئی بات کہنا تو درکنار بلکہ ان کی توصیف و تحسین ہی ان کی تحریروں میں ملے گی۔

یہ قرائن و شواہد ہیں جن سے عوام کے دلوں میں جماعت کے متعلق امریکہ کے ساتھ خصوصی تعلق کا شبہ پیدا ہوا ہے۔

اس کا ازالہ نہ تو اے، بی اعوان صاحب کی انتخاب لڑنے کی ضرورت پر مبنی صفائی پیش کرنے سے ہوسکتا ہے اور نہ دوسری جماعتوں پر حرف گیری سے کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے تو خود مودودی جماعت کو اپنی پالیسی و موقف میں واضح طور پر ایسی تبدیلی لانی ہوگی۔ جس میں ان تحریکوں اور ملکوں کی حمایت و تائید موجود ہو، جو امریکی سامراج کے اثرات مسلمان ملکوں اور ایشیا و افریقہ سے ختم کر دینا چاہتے ہیں، اور شاہیت، سرداریت، آمریت و سرمایہ داریت کو اپنے اپنے ملکوں سے مٹا کر خالص عوامی اقتدار قائم کرنا چاہتے ہیں "اکہ وہ اپنے دینی و ملی تقاضوں کے مطابق آزادانہ زندگی بسر کرسکیں۔

علاوہ ازیں غیر ملکی امداد کسی جماعت کو براہ راست مل ہی نہیں سکتی۔ اس کے ڈھنگ تو دوسرے ہی ہونگے یہ امداد ان تجارتی اداروں اور شخصیتوں کی معرفت ملے گی۔ جن کے کاروباری تعلقات امریکہ، برطانیہ و یورپ کے ساتھ ہیں۔ یہ امداد کسی بھی جماعت کے لٹریچر رسائل و کتابوں کی بے تحاشا اور بالواسطہ خرید کی صورت میں ملے گی۔ یہ امداد ملک کے اندر موجود غیر ملکی غیر پابند سرمایہ کی تاجرانہ تقسیم سے ملے گی۔ اور یہ امداد سرمایہ دار افراد کے بڑے بڑے عطیات کے ذریعہ پہنچائی جائے گی۔

سوال یہ ہے کہ پاکستان میں اس انداز کی امداد دینے کی پوزیشن میں امریکہ کے سوا کوئی اور ملک ہے اور کیا وہ ایسا نہیں کر رہا ہے۔ اور جن جماعتوں کی پالیسیاں امریکہ کے موقف کی براہ راست یا بالواسطہ مؤید ہوتی ہیں۔ کیا امریکی امداد کا ان پر شبہ نہیں کیا جاسکتا؟

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ضلعی انتخابی بورڈ کا اجلاس

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۰ر جولائی۔ آج ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ضلعی انتخابی بورڈ کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ہوا جس میں کافی غور کے بعد متفقہ طور پر ڈیرہ اسماعیل خاں شہر کی صوبائی سیٹ کے لئے مولانا علاؤ الدین صاحب اور کلاچی تحصیل اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے کچھ علاقہ کی مشترکہ سیٹ کے لئے جناب قاضی عبداللطیف صاحب کو امیدوار نامزد کیا گیا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل قومی اسمبلی کی واحد سیٹ کے لئے جناب قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا اعلان پہلے ہی کیا جاچکا ہے نیز ٹانک تحصیل (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں) لکی تحصیل (بنوں) کی مشترکہ سیٹ کے لئے مولانا احمد جان صاحب ایم این اے قومی مبلغ کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔

(ابو معاویہ خواجہ محمد زاہد)

مولانا غلام مصطفیٰ کی طرف سے شکریہ

مولانا غلام مصطفےٰ صاحب بہاولپوری کی رہائی پر جن احباب نے بذریعہ ملاقات، تار و خطوط مبارکباد دی ہے۔ مولانا نے ان سب کا شکریہ ادا کیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ تحریک بحالی صوبہ جاری رہے گی۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام نے اس مسئلہ پر ریفرنڈم کرانے کا سنجیدگی سے مطالبہ کیا ہے احباب بھی جمعیۃ اپنے فیصلہ پر قائم ہے مولانا نے مطالبہ کیا کہ بہاولپور کے طلباء و سیاسی اسیروں کو رہا کیا جائے

مولانا غلام اللہ خاں صاحب کا شورش کو چیلنج

مودودی کو ایک ماہ کے اندر اندر میرے مقابلہ میں لاؤ

آج ہی سفر سے واپسی پر چٹان دیکھنے کا اتفاق ہوا آپ نے "مولانا غلام اللہ اور ... مودودی" کے عنوان کے تحت جو کچھ سپرد قرطاس کیا ہے۔ اسے پڑھ کر خوشی ہوئی .... اور افسوس بھی ہوا کہ آپ مودودی صاحب کی تمام تحریرات کو عین اسلام سمجھنے کی شدید ترین غلطی میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ میں ان تحریفات کی نشاندہی کروں جو مودودی صاحب نے کلام اللہ میں کی ہیں نیز ان تحریرات سے آگاہ کروں جو اسلام دشمنی کی بنا پر قابل ضبطی ہیں۔ آپ نے "دو باتیں اور سن لیجئے" کے عنوان سے جو دو روائتیں نقل کر کے تعریض کی ہے شاید میرا بیان بھی مودودی صاحب کے متعلق از قبیل لاف و گزاف ہے۔ مجھے ان روائتوں کی صحت سقم سے کچھ سروکار نہیں۔ حضرت مولانا احمد علی مرحوم مغفور تو دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں۔ مگر میں تو بفضلہ تعالےٰ ابھی بقید حیات ہوں۔ آپ کا ممنون ہونگا اگر آپ مودودی صاحب سے وقت اور جگہ متعین کر دیں انشاء اللہ اپنی جماعت کے رفقاء کی معیت میں جائے مقررہ اور وقت متعینہ پر حاضر ہو جاؤں گا۔ مودودی صاحب بھی اپنے معتمد علیہ رفقاء کے ساتھ موجود ہوں۔ پھر آپ کی موجودگی میں ان تمام تحریفات اور اسلام دشمن تحریرات کی نشاندہی کر دوں گا۔ جن کے پیش نظر مودودیت کو عظیم فتنہ سمجھتا ہوں۔ تحریف آیات۔ توہین انبیاء، تنقیص صحابہ کا زہریلا اور غلط مواد مودودی صاحب کی کتابوں سے نکال کر سامنے رکھ دوں گا۔ انشاء اللہ ایک ہی مجلس میں فیصلہ ہو جائے گا ....

میں دیانت و امانت سے صاف کہتا ہوں کہ آپ اصول تفسیر سے ناواقف اور نقد روایات کے معاملہ میں دسترس نہیں رکھتے۔ تفسیریں تو مرزائیوں اور چکڑالویوں نے بھی لکھی ہیں۔ کیا وہ بھی قابل قبول نہیں اور یقیناً نہیں۔ تفسیر کے بارہ میں علماء کے کچھ قواعد وضوابط وضع فرمائے ہیں۔ جو میں موقعہ آنے پر بتاؤنگا ان قواعد و ضوابط سے ہٹ کر جو تفسیر کی جائے گی۔ وہ تفسیر بالرائے اور مردود ہوگی۔ بلکہ وہ قرآن کی تفسیر کی بجائے قرآن کی تحریف کہلانے کی زیادہ مستحق ہوگی اگر ایسی ہی تفسیر کا نقش مودودی صاحب نے نئی پود کے دماغوں میں اتارا ہے اور آپ اسے عین اسلام سمجھیں تو یہ صریح آپ کی غلطی ہوگی۔

آپ کا یہ سوال کہ نئی نسل قرآن وسنت سے عاری ہے۔ جو حسن بن صباح کے گرد جمع ہو رہی ہے۔ اور قرآن کی تحریف کو برداشت کر رہی ہے نہایت دلچسپ ہے وہ نئی نسل جس نے مغربی تہذیب کے گہوارہ میں آنکھیں کھولیں اور مغربی تمدن نے پروان چڑھایا۔ ان کے متعلق آپ کا حسن ظن قابل فہم ہے۔ یہ سوال تو انگریزوں کے خود کاشتہ پودا کی آبیاری کرنے والوں اور پرویز کے گرد جمع ہونے والوں کے متعلق بھی کیا جا سکتا ہے۔ رہا یہ کہ حق پرست علماء نے ہر دور میں فتنوں کا مقابلہ کیا ہے۔ تو میں یہ استفسار کرنے میں حق بجانب ہوں گا کہ آپ مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا۔ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدینؒ غور غشتی۔ مولانا عبدالرحمٰن بہبودیؒ۔ مولانا احمد علیؒ لاہوری۔ مولانا محمد یوسف بنوری۔ مولانا شمس الحق افغانی وغیرہ اور اسی طرح ہزارہا علماء جنہوں نے مودودی صاحب کو ان کی تحریرات کی بنا پر گمراہ کہا ہے۔ کیا وہ سب دیانت اور امانت سے معریٰ تھے۔ میں نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبہ کے تحت کہتا ہوں کہ

خدا را سوچیں

کہ از بریدی و باکہ پیوستی

مودودی صاحب کی خلافت و ملوکیت جس کی مدح سرائی میں آپ عموماً رطب اللسان رہتے ہیں۔ وہ تو اکاذیب و اباطیل سے مملو ہے۔ اکثر روایات کے راوی وضاع۔ کذاب اور متعصب رافضی ہیں۔ اور پھر مودودی صاحب نے اپنی طرف سے عبارات میں خیانت کر کے صحابہؓ کی امانت و دیانت کو داغدار کیا۔

اگر آپ، مودودی صاحب سے گفتگو کا موقع فراہم کر دیں، تو میں آپ کا رہین منت ہوں گا۔ شاید اس میں بہتوں کا بھلا ہو۔ ایک ماہ کے اندر وقت کے تعین سے مجھے مطلع فرما دیں۔ تاکہ میں دوسرے مشاغل سے فراغت حاصل کر سکوں۔

امید ہے کہ آپ اس مکتوب کو اپنے موقر جریدہ میں اشاعت کا شرف بخشیں گے۔

لاشئی

غلام اللہ خاں راولپنڈی ۱۷ جولائی

تحصیل جہلم میں انتخابی جلسوں کا پروگرام

تاریخ	مقام	بروز	وقت
یکم اگست ۱۹۷۰ء	بمقام نئی بنگلہ	بروز ہفتہ	بعد از نماز ظہر ۲ بجے دن
۲ ″ ″	″ سرگ جمن	اتوار	صبح ۸ تا ۱۲ بجے دن
۲ ″ ″	″ کنڈیاں رجال	″	بعد از نماز ظہر ۲ بجے
۳ ″ ″	″ بدر	سوموار	۸ بجے صبح تا ۱۲ بجے ″
۴ ″ ″	″ چک جھنڈہ	منگل	″ ″ ″
۴ ″ ″	″ سنگھوئی	″	بعد نماز عشاء رات
۸ ″ ″	″ سکندر پور	ہفتہ	″ ″
۹ ″ ″	″ جھنگ چک	اتوار	۸ بجے صبح تا ۱۲ بجے
۹ ″ ″	″ رسیلہ کلاں	″	بعد نماز عشاء
۱۰ ″ ″	″ جوہرہ	سوموار	″ ظہر ۲ بجے
۱۰ ″ ″	″ سوہن	″	″ عشاء
۱۱ ″ ″	″ ملوٹ	منگل	بعد نماز ظہر ۲ بجے دن
۱۱ ″ ″	″ گوڑہ احمد	″	″ ″ عشاء

شعبہ اطلاعات و نشریات
جمعیۃ علماء اسلام
ضلع جہلم

کوئٹہ میں مودودیوں نے خفیہ عدالتیں شروع کردیں

عین اسی وقت جبکہ میں دارالعلوم کبیر والہ سے لاہور آئین شریعت کانفرنس میں شرکت کے لئے لاہور روانہ ہونے والا تھا، مجھے کوئٹہ کے ایک اخباری بیان سے معلوم ہوا کہ میرے ایک دوست مولانا غلام اللہ اختر کاشمیری جمعیۃ علماء اسلام کو چھوڑ کر جماعت اسلامی میں شامل ہوگئے ہیں۔ اس کا مجھے بڑا افسوس ہوا۔ اور میں نے یہ عہد کرلیا کہ فی الحال آئین شریعت کانفرنس میں شرکت سے اہم تر مسئلہ انہیں مودودیت کے ظلمت کدہ سے نجات دلانا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کام کو سرانجام دینے کے لئے کوئٹہ کا سفر کیا۔ اور موصوف سے اس سلسلہ میں تفصیلی گفتگو کی۔ اولاً انہوں نے حقیقت حال بیان کرنے سے اعراض کیا اور کہا کہ میری بیتی ہوئی داستانِ ستم کا ایک پہلو ایسا بھی ہے۔ جس کی میں تحقیق کررہا ہوں اور اس راز کو قبل از وقت فاش کرنے سے اندیشہ ہے کہ میرے لئے حالات پہلے سے بھی زیادہ ناخوشگوار ہو جائیں۔ اُن کے انکار کے بعد بھی جب میرا اصرار جاری رہا، تو انہوں نے مودودیوں کی کارستانی کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا شروع کیا۔ جو قارئین کے سامنے من وعن پیش کررہا ہوں۔

(محمد امیر علوی متعلم دارالعلوم کبیر والہ ضلع ملتان)

میں جب سے کوئٹہ آیا ہوں۔ جمعیۃ علماء اسلام سے وابستگی کے جرم میں جماعت اسلامی کے لئے ایک پریشان کن مسئلہ بنا ہوں۔

سب سے پہلے ان لوگوں نے میرے خلاف اس وقت قدم اٹھایا۔ جب میں نے مدرسہ مطلع العلوم کے سالانہ جلسے کے موقع پر شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں کی تقریر سے قبل مودودی صاحب کی ان تحریرات کا مختصر سا تجزیہ کیا، جن میں انہوں نے انبیاء کرام کو ہدفِ تنقید بنایا ہے۔ اس کے بعد ہمیں تسلسل کے ساتھ ڈرانے دھمکانے والے سلام و پیام ایک طویل عرصے تک موصول ہوتے رہے لیکن ہم نے ان کو کسی قسم کا جواب دینا عقل و خرد کے منافی سمجھا۔ انہوں نے جور و جفا کی حد کردی اور ہم نے تسلیم و رضا کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ نتیجتاً ان امریکی گوریلوں نے ہماری اس شرافت کو بزدلی پر محمول کرتے ہوئے ایک نہایت درجہ خطرناک قدم اٹھایا۔ ۹ ا مئی ۱۹۷۰ء کو جب میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ردِ مرزائیت پر تقریر کرنے کے لئے لورالائی گیا، تو انہوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت لورالائی کے جلسہ میں میری تقریر کے دوران اپنی فطری بہیمیت کا دل کھول کر مظاہرہ کیا۔ جب میں آرام کے لئے صاحب جلسہ کے مکان پر پہنچا، تو یہ لوگ رات گئے تک اس مکان کے اردگرد بھوکے گدھوں کی طرح منڈلاتے رہے۔ اور انہوں نے یہ الٹی میٹم بھی دیا کہ "تحفظ ختم نبوت کے یہ مقرر صبح صادق سے قبل ہی لورالائی کو چھوڑ دیں۔ ورنہ ہم کچھ کرنے سے بھی گریز نہیں کرینگے" اس دھمکی کے بعد فوراً میرے میزبان قاری محمد دین صاحب سے ایک خاص دستاویز پر زبردستی دستخط کروائے گئے چونکہ مجھے دعوت دینے والے وہی تھے۔ اس لئے انہوں نے مودودیوں کی دھمکی کے بعد مجھے رخصت کردیا۔ جب میں واپس کوئٹہ پہنچا۔ تو جماعت اسلامی کی طرف سے کوئٹہ کی فضا میرے لئے نہایت مکدر بن چکی تھی۔ چنانچہ ۱۲، مئی بروز جمعرات مجھے ایک فون ملا، جو جماعت اسلامی کے ایک متفق مسٹر حبیب اللہ نے کیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ امیر جماعت اسلامی مولوی عبدالعزیز صاحب نے آپ کو بلایا ہے۔ جب اس غیر متوقع التفات کی وجہ دریافت کی گئی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں فون پر کچھ نہیں بتلا سکتا۔ آپ شام کو مجھ سے ملیں۔ بالمشافہ گفتگو ہوگی۔ شام کو حسب وعدہ میں پہنچا اور اپنی طلبی کی وجہ دریافت کی۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ نے لورالائی میں کوئی تقریر کی ہے۔ جس کی وجہ سے امیر جماعت اسلامی کوئٹہ آپ سے ناراض ہیں۔ میں صرف اتنا کہہ کر کہ وہ مجھ سے خوش ہی کب تھے، مولانا عرض محمد صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ سے ملنے کی غرض سے جانے لگا۔ کیونکہ اس سے ایک دن پہلے میں ان کو ٹیلیفون پر کہہ چکا تھا کہ میں آپ سے ملنے آرہا ہوں۔ انہوں نے انتظار کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس کے بعد میں جنرل پوسٹ آفس کی مسجد میں نماز مغرب ادا کرنے چلا گیا۔ نماز ادا کرنے کے بعد کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا۔ پھر یہ سوچ کر کہ نماز عشاء مولانا کی مسجد میں پڑھی جائے۔ مولانا کی طرف روانہ ہوگیا۔ جب میں چمن پھاٹک کے قریب تھا تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے شانوں پر کسی کے ہاتھ جنبش کر رہے ہیں۔ پلٹ کر دیکھا تو میری آنکھوں کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا کپڑا آچکا تھا اور اسی دوران میں دو افراد مجھے اپنی گرفت میں لے چکے تھے۔ جو مجھے گھسیٹتے ہوئے اور کوئی حربی آلہ پہلو میں چبھوتے ہوئے کہنے لگے۔ خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو۔ ورنہ تمہارا انجام نہایت عبرت ناک ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے گاڑی میں بٹھاتے ہوئے کچھ بے نقط بھی سنائیں اور راستے میں ایک آدھ تھپڑ اور جوتا بھی لگاتے رہے تقریباً دس منٹ کے بعد گاڑی رکی اور مجھے ایک نامعلوم مکان میں پہنچا دیا گیا۔ بہ ایں صورت کہ آنکھوں پر پٹی بدستور موجود تھی۔

اس کے بعد اس پُراسرار عدالت میں ایک مہیب آواز گونجی۔ کسی نے کرخت اور کریہہ آواز میں گالی دیتے ہوئے کہا۔ ہم نے تمہیں بہت مہلت دی۔ لیکن لاتوں کے بھوت باتوں سے کب مانتے ہیں۔ پھر مجھے مجبور کیا گیا کہ میں ایک بیان قلمبند کراؤں۔ جب بیان پورا ہوگیا تو میری گدی پر زور سے ایک مُکا رسید کرتے ہوئے ہاتھ میں قلم تھما دیا۔ اور میری گردن کو نیچے کرتے ہوئے وہی بیان سامنے رکھ کر میری ایک آنکھ سے پٹی اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس پر دستخط کرو۔ میں نے دستخط کر دیئے اور پٹی دوبارہ آنکھ پر سرکا دی اور ایک موٹی سی گالی دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر تو نے یہ راز فاش کیا۔ تو تجھے طلاق ثلاثہ کی قسم۔ میں نے استفہامیہ انداز میں کہا اچھا انہوں نے اسے اقرار باللسان سمجھا۔ اس کے بعد مجھے باہر لایا گیا۔ اور گاڑی پر بٹھا کر سریاب پھاٹک پر لاکر کہا۔ اب اپنی آنکھیں آزاد کرلو۔ اور کپڑا پیچھے سے کھینچتے ہوئے ایک لات رسید کی۔ جس سے میں منہ کے بل زمین پر آگرا جب اٹھا تو گاڑی دور جا چکی تھی۔ افسوس کہ مجھے گاڑی کا نمبر نظر نہیں آیا۔ البتہ گاڑی کا دھندلا سا نقشہ ابھی تک میرے ذہن میں ہے۔

اس کے بعد اخبار میں میں نے وہ بیان بھی پڑھا جس میں انہوں نے مجھ سے منسوب الفاظ کو ایسے انداز میں پیش کیا تھا۔ گویا بیان دینے والا شخص از سرِ نو مسلمان ہوا ہے۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ میں جمعیۃ کا آٹھ سال سے مبلغ ہوں۔ اور یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ آج سے میں اپنا حال و مستقبل جماعت اسلامی سے وابستہ کررہا ہوں اور کہیں اس قسم کے الفاظ بڑھائے گئے۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کا قافلہ روسی ترکستان کی طرف رواں دواں ہے مختصراً یہ کہ انہوں نے وہ سب کچھ کیا۔ جو ایک مسلمان کی شایانِ شان قطعاً نہ تھا۔ اس سلسلہ میں میں

(باقی ص ۱۷ پر)

کوریا اور افریقہ کے مسلمانوں کا ایمان خطرہ میں

(ڈاکٹر - جی، احسن نظام، لائلپور)

مشرق بعید کے دیگر ممالک کی طرح کوریا بھی بدھ مت کے ماننے والوں کی اکثریت کا ملک ہے۔ عیسائی معتد بہ تعداد میں ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کا پودا اس ملک میں ہمارے ترک بھائیوں کے ذریعہ لگوایا۔ اس سے قبل یہاں کوئی کوریائی مسلمان نہ تھا۔ ہوا یوں کہ ۱۹۵۰ء کی کوریائی جنگ میں ترکیہ کا بھی ایک فوجی بریگیڈ امریکی اتحادی فوجوں کی امداد کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ترک فوجیوں کے حسن اخلاق اور اسلام کی ادائیگی سے متاثر ہو کر کچھ پڑھے لکھے کوریائی مسلمان ہو گئے۔ جنہوں نے سیول (دارالخلافہ کوریا) میں مزید لوگوں تک اسلام کا پاکیزہ پیغام پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں جنوبی کوریا میں مسلمانوں کی تعداد چند ہزار ہو گئی۔ جن کے لیڈر حاجی صابری پاکستان بھی تشریف لا چکے ہیں۔

لیکن اسلام کا کوریا میں پھیلنا پاکستان ایک مذہبی تنظیم جو کہ ایک "نئے اسلام" بزعم خود حقیقی اسلام کی مدعی ہے، کو پسند نہ آیا۔ اس تنظیم کا طلسم الحمد للہ پاکستان میں ٹوٹ رہا ہے۔ اس لئے اب اس کا جال بیرون پاکستان خاص طور پر ملائشیا، انڈونیشیا، افریقہ کے مسلمانوں کے درمیان پھیلایا جا رہا ہے۔ جماعت کسر صلیب، قتل خنزیر اور حرمت جہاد کی داعی ہے، اور اس کے بانی نے حکومت انگلشیہ کی وفاداری کو اپنی اولاد و جماعت پر فرض قرار دے رکھا ہے کیونکہ یہ حکومت اس جماعت کی تلوار ہے۔ جس کے سایہ تلے یہ خوب پھلتی پھولتی ہے۔ ہند و پاکستان کی غلامی کے زمانہ میں اس جماعت نے افغانستان، ایران، مصر و سلطنت خلافت عثمانیہ کو سرنگوں کر کے انگریزی زیر تسلط لانے میں تن من دھن سے خوب خوب امداد کی اور انگریزوں کی فتح و کامیابی کو اپنے فرقہ کی کامیابی قرار دے کر قادیان میں چراغاں کئے۔ جبکہ راسخ العقیدہ مسلمانوں کے ہاں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔

ہاں تو! کوریا میں اسلام کا پاؤں جمانا اس فرقہ کو راس نہ آیا۔ اور کوریائی مسلمانوں کو پٹڑی سے اتارنے کے لئے جھوٹ "تبلیغ اسلام" کے نام پر حکومت پاکستان سے غیر ملکی زرمبادلہ منظور کرا اپنا مبلغ میجر عبدالمجید روانہ کر دیا۔ ان میجر صاحب (مبلغ) کی جو رپورٹ "الفضل" ربوہ مورخہ ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۶۹ء میں چھپی ہے اس کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:۔

"یہ عاجز حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد گرامی کے ماتحت فریضہ تبلیغ اسلام کی غرض سے ۸ ستمبر کو ٹوکیو، جاپان پہنچ گیا۔ عارضی طور پر ایشیا سنٹر میں قیام کر کے مختلف لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ جن لوگوں میں تبلیغ کی گئی۔ ان میں ایک دوست ڈاکٹر عیسیٰ (کوریائی مسلمان) صاحب ہیں۔ جو سیول میں پریکٹس کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ان کے چچا حاجی صابری صاحب جنوبی کوریا کے مسلمانوں کی ایسوسی ایشن کے صدر ہیں اور اسلام کے لئے دلی تڑپ رکھتے ہیں۔ لہٰذا حاجی صاحب نے ڈاکٹر عیسیٰ کو مسلمان ممالک کا دورہ کرنے بھیجا۔ تاکہ اسلام کے متعلق صحیح معلومات حاصل کر سکیں۔ میں نے انہیں احمدیت یعنی "حقیقی اسلام" کا پیغام تفصیل کے ساتھ دیا۔ اور ساتھ ہی درخواست کی کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھیں اور خود ربوہ جا کر دیکھیں..... انہیں سیول کے پتہ پر لٹریچر بھجوا دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی حاجی صابری صاحب کی خدمت میں تبلیغی خط لکھ دیا ہے۔"

مندرجہ بالا اقتباس سے عیاں ہے کہ اس نام نہاد حقیقی اسلام کے مدعی نے صلیب توڑنے کے لئے اپنی تبلیغ عیسائیوں سے نہیں بلکہ مسلمانوں سے شروع کی اور یوں بیس ہزار روپے سالانہ خرچ مشن جاپان جو کہ پاکستان زرمبادلہ کی صورت میں دے گا کا مصرف جائز ثابت کیا ہے۔ میرے خیال میں حکومت پاکستان کو اس کوشش کے انعام کے طور پر اس ریٹائرڈ میجر مبلغ کی پنشن اور زرمبادلہ کی سپلائی کو دوگنا کر کے "ثواب دارین" حاصل کرنا چاہیئے کہ اس نے کوریائی نو مسلموں کے ایمانوں کو خطرہ پیدا کر کے امریکی برطانوی سامراج و سیٹو کو استحکام دیا ہے۔

اسی طریق پہ انڈونیشیا، ملائشیا کے مسلمانوں کو اسلام کی پٹڑی پر سے اتارنے کے لئے لاکھوں روپے اور جرمن مبلغ مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اور اب تک ۸۰، ۹۰ ہزار مسلمانوں کو سامراجی اسلام میں داخل کر لینے کے دعوے کئے جا رہے ہیں

خلیفہ صاحب ربوہ نے ماہ اپریل، مئی ۱۹۷۰ء میں افریقہ کے مسلمان ممالک نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، گیمبیا لائبیریا وغیرہ کا دورہ کیا۔ جس پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوا۔ ان ممالک کے صدر و گورنر جنرل صاحبان سے ملاقات کر کے مرزائی ماہرین زراعت وغیرہ مہیا کرنے اور طلباء کو ربوہ میں آ کر پڑھنے کے وظائف کی پیشکش کی۔ امریکہ، برطانیہ کے اشارہ پر خلیفہ صاحب کو صدر غیر ملک سے زیادہ پبلسٹی اور مراعات دی گئیں۔ اور یوں ان ممالک کے مجبور و مقہور مسلمانوں کے ایمانوں کو سرکار دولتمدار کی سرپرستی کے مظاہرہ و داد و دہش سے سلب کر کے اعلیٰ بیعت کیا گیا۔ دورہ کے دوران کے "الفضل" ربوہ کے پرچے اس کی تفصیل سے بھرے پڑے ہیں۔ برطانوی امریکی سامراج کی امداد سے حاصل شدہ کامیابی پر خلیفہ صاحب اور ان کی جماعت پھولی نہیں سماری اور خلیفہ صاحب نے اعلان کر دیا ہے کہ افریقہ کے باقی مسلمانوں سے بھی ان کا ایمان سمیٹ کر پچیس سال میں ان کی بساط لپیٹ کر ان ممالک پر اس فرقہ کی حکومت ہوگی۔ جس کی تیاری کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا اعلان کر کے بڑی عجلت سے اکٹھا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں خلیفہ صاحب نے ۹ جون ۱۹۷۰ء کو اپنے ارشاد میں اشارتاً اپنی جماعت کو کچھ اس طرح سمجھایا (مطابق الفضل ۲۰ جون ۱۹۷۰ء)

"شمالی نائیجیریا مسلمانوں کا علاقہ ہے۔ اس میں کانو اور سکوتو کی ریاستیں بھی ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

مولانا محمد ضیاء القاسمی لائل پور سے قومی اسمبلی کی نشست پر

انتخاب میں حصہ لیں گے

جمعیۃ علماء اسلام لائل پور کے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صدر عوامی رابطہ کمیٹی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لائلپور کے حلقہ سے قومی اسمبلی کے انتخابات میں بھرپور حصہ لیں گے۔ لائلپور کے عوامی حلقوں، مزدوروں اور کسانوں نے مولانا کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور خوشی و مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام انڈسٹریل ایریا

ہری پور (ہزارہ)

۲ مئی بروز اتوار بوقت صبح نو بجے قاضی شمس الدین صاحب، مولانا خلیل الرحمٰن صاحب اور حکیم عبد السلام صاحب نے جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کی پالیسی کی وضاحت فرمائی۔ اس کے علاوہ پرچم کشائی کی گئی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست مولانا شمس الدین صاحب۔ امیر رضا محمد صاحب۔ نائب امیر محمد منظور صاحب۔ نائب امیر محمد اسلم صاحب۔ ناظم عمومی عبد القیوم صاحب۔ ناظم حمید احمد صاحب۔ ناظم فضل محمود صاحب۔ ناظم دفتر محمد ارشاد۔ معاونین۔ محمد ممتاز احمد۔ دلاور خاں۔ خازن عبد الحمید ناظم نشر و اشاعت محمد صفدر جاوید اقبال صاحبان، سالار زاہد حسین صاحب ولایت صاحب۔ ملک امان صاحب۔ پندرہ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ قائم کی گئی۔

دفتر جمعیۃ کا افتتاح

سناتوال کوٹ ادو میں دفتر جمعیۃ کا افتتاح جناب حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ امیر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے فرمایا۔ بعد از افتتاح دفتر جمعیۃ میں خصوصی اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران جمعیۃ علماء اسلام کو منتخب کیا گیا۔

امیر	صوفی نذیر احمد صاحب قریشی
نائب امیر	مولوی محمد حامد صاحب
ناظم اعلیٰ	سید عبد المجید گیلانی
خازن	ملک سونہارا صاحب۔

اس کے علاوہ پچاس افراد نے جمعیۃ میں شمولیت کی۔

امریکی سفیر فارلینڈ کو ملک سے نکالا جائے

میانوالی۔ مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن نے جمعہ پر موتی مسجد میں ایک عظیم اجتماع کو خطاب کیا۔ اور ایک قرارداد پاس کی جس میں مطالبہ کیا کہ حکومت امریکہ کے بدترین سفیر مسٹر فارلینڈ کو ملک سے ناپسندیدہ قرار دے کر فوراً نکالا جائے کیونکہ یہ ملک میں خانہ جنگی کرانا چاہتا ہے اور آزادانہ انتخاب کے راستے میں رکاوٹ ہے۔

۱۴۵ افراد کی جمعیۃ میں شمولیت

جناب رضا محمد صاحب موضع دیگراں تحصیل مانسہرہ نے اپنے کنبے کے ۱۴۵ افراد سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم مرتے دم تک جمعیۃ علماء اسلام کے لئے جانی مالی قربانی کریں گے۔ نیز حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی حضرت مولانا پیر شمس الدین پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔ رضا محمد صاحب ٹی، ٹی کالونی ہری پور میں ملازم ہیں۔

مٹھہ ٹوانہ میں جمعیۃ کے دفتر کا قیام

موجودہ حالات کے پیش نظر عوام کو دینی اقدار سے روشناس کرانے اور دینی لٹریچر کو فروغ دینے کے لئے دفتر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور دفتر کے ساتھ ہی دار المطالعہ بھی قائم کیا گیا۔ جس میں بزرگان دین کے حالات اور ان کی سوانح عمریاں اور کارنامے۔ جمعیۃ کا منشور، جمعیۃ کا دستور اور دیگر خدمات دین اور آئندہ لائحہ عمل

کاروانِ اسلام

ایک سو تیرہ علماء کے فتویٰ سے رجوع

دھوکہ بازوں سے ہوشیار رہنے کی اپیل

اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس فتنہ انگیز زمانہ کے مصائب سے بچائیں اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی نااتفاقی دور کر دیں۔

گذشتہ یکم جنوری کو عالمی تبلیغی اجتماع میں مجھے شریک ہونے کی توفیق ہوئی۔ میں کسی ضرورت کی بنا پر باہر نکلا تھا۔ اچانک ایک پرانے دوست جید عالم دین الجامعۃ القرآنیہ لال باغ ڈھاکہ کے محدث حضرت مولانا مجاز ول صاحب چاٹگامی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے یوں بات مجھ سے کہا کہ اس پر فتن دور میں اشتراکیت کا نہ بہت شدت اختیار کر رہا ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے علماء کرام نے ایک فتویٰ تیار کیا ہے۔ بہت سے علماء کرام کے دستخط ثبت ہو چکے ہیں۔ آپ بھی دستخط دے دیجئے۔ میں نے مولانا موصوف پر اعتماد کرتے ہوئے دستخط کر دیئے۔

بعد میں جب علماء حقانی کے خلاف سامراجیت پسند ۱۱۳ علماء کا فتویٰ نکلا، تو دیکھا کہ اس میں میرا نام بھی درج ہے۔ بہت تعجب اور حیرت ہوئی۔ کہ علماء کرام سامراجیوں کے مفاد کی خاطر علماء حقانی کے خلاف تکفیر کا فتویٰ دیکر دین کا کیا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کا راستہ ہموار کرنے کے لئے یہ لوگ مقدمۃ الجیش کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

مجھے بتلایا کہ اور بھی بہت سے لوگوں سے دجالی سے کام لیا ہے اور رجوع کرنے سے مجبور ہو چکے ہیں۔ میں اپنے دستخط سے رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ان دجالوں سے بچائیں۔ آمین!

(عرضگذار۔ محمد اکرام الحق سندیپی غفرلہٗ)

سے متعلق کافی تعداد میں کتابیں چھپا کی گئی ہیں۔

منزل بہ منزل

علاقہ تھل کا انتخابی دورہ

پچھلے ماہ جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ کے امیر حضرت مولانا علی محمد صاحب ناظم عمومی جمشید احمد راہی نے علاقہ تھل کا انتخابی دورہ کیا۔ جو علی الترتیب ۲ر جون تا ۵ ر جون تک چک ۴۲، ۴۴ ایم، بی۔ چک ۴۲ ایم، بی۔ آدھی کوٹ۔ نور پور تھل کیا گیا۔ چک ۴۲ و ۴۴ ایم بی میں حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ عوام کو اسلامی منشور اور جمعیۃ کے پروگرام سے آگاہ کیا گیا۔ الحمد للہ ہر جگہ پر سامعین نے پرزور تعاون کا یقین دلایا۔

دفتر کی افتتاحی تقریب

مٹھہ ٹوانہ۔ بتاریخ ۲ر جولائی ۱۹۷۰ء کو مقامی دفتر جمعیۃ کا افتتاح کیا گیا جس میں مقامی عہدیداروں اور اراکین کے علاوہ خصوصی طور پر الحاج حضرت مولانا قاری محمد عمرالدین خاں صاحب فاضل دیوبند و حضرت مولانا قاری عزت علی خاں صاحب شریک ہوئے۔ افتتاح کی تقریب مقررہ وقت پر ٹھیک ۱/۲ ۶ بجے صبح شروع ہوئی تلاوت کلام پاک حضرت قاری محمد عزت علی خاں نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد حضرت مولانا علی محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ سرگودھا نے مختصر طور پر جمعیۃ کی کارگزاری اور دفتر کے قائم کرنے کی ضرورت اور اس کی اہمیت پر خطاب فرمایا۔ بعدازاں قاری محمد عمرالدین خاں نے دعا فرمائی۔ دعا نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ کی گئی اس طرح سے یہ مبارک تقریب کلمات خیر پر بخیر و خوبی انجام پائی۔ (جمشید احمد راہی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا)

کمہارپورہ میں دفتر جمعیۃ کا افتتاح

آج مورخہ ۱۹ بجے ۱۹ بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور خطیب جامع مسجد نے قرآن پاک کا وعظ فرمایا اور بعد میں اپنی موجودگی میں انتخاب فرمایا۔ جو حسب ذیل ہے:-

امیر	حضرت مولانا عبدالخالق صاحب
نائب امیر ۱	ملک عطا محمد صاحب
نائب امیر ۲	قاری شبیر احمد صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد بشیر خاں
نائب ناظم	حافظ بشیر احمد صاحب و حسین احمد صاحب
سالار اعلیٰ	خلیل الرحمان صاحب
نائب سالار	امان اللہ خاں سیکرٹری نشر و اشاعت
خزانچی	ملک دوست محمد صاحب

مجلس شوریٰ

ملک محمد افضل، محمد شریف۔ محمد عبداللہ۔ حافظ محمد انوار۔ عبدالرحمٰن۔ بشیر حسین۔ خادم حسین۔ حافظ احمد سعید۔ ملک محمد اسلم۔ محمد صادق

کپوتو خورد مضافات قلات میں جمعیۃ کی تشکیل

کوئٹہ۔ حضرت مولانا سید عزت اللہ شاہ صاحب نے کپوتو خورد میں اس علاقہ کے خواص و عام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ اور مندرجہ ذیل جمعیۃ کے عہدیداران منتخب ہوئے۔

امیر	حاجی ریحان صاحب
نائب امیر	داد محمد صاحب
ناظم	عبدالرحیم صاحب
خازن	جمعہ خاں صاحب

۲۱ر جون کو مولانا عزت اللہ شاہ نے منگچر کے مندرجہ محلوں کا دورہ کر کے جمعیۃ کی تشکیل کرائی۔ اور ہر محلہ میں مفصل تقریر فرمائی اور عوام نے تعاون کا یقین دلایا۔ (۱) محلہ ملنگ زئی (۲) سہڑی شہر (۳) درک زئی (۴) زکریا زئی (۵) محلہ ستھی۔ ان محلوں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ ان محلوں سے جمعیۃ کی تشکیل مندرجہ ذیل ہے۔

امیر	مولانا محمد اسماعیل صاحب
نائب امیر	مولوی محمد نور احمد صاحب
ناظم	مولوی محمد کریم صاحب
نائب ناظم	جناب غلام محمد صاحب
خزانچی	جناب مولوی عبدالحی صاحب

(حافظ حسین احمد کمالی)

میں شرح صدر سے کہتا ہوں جمعیۃ علماء اسلام حق پر ہے

پیر طریقت شیخ التفسیر مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی کا ارشاد

شجاع آباد میں گذشتہ روز مدرسہ حبیب آباد خان گڑھ کے مریدین کے استفسار پر فرمایا کہ موجودہ دور میں جبکہ حق و باطل اور غریب امیر کی ٹکر ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کو انتخاب میں کامیاب کرنا اسلامی فریضہ ہے اور میں بطور تقلید کے نہیں بلکہ شرح صدر سے کہتا ہوں کہ "جمعیۃ علماء اسلام حق پر ہے"۔

آپ نے فرمایا بچہ! یہ قانون تصوف ہے۔ مرید شیخ کے مسلک کا پابند ہوتا ہے۔ اور عدم مطابقت شیخ مسلکاً و سلوکاً مرید کی ترقی کی رکاوٹ کا سبب ہوتا ہے اس پر محمد عمر نے عرض کیا حضرت دعا کیا کریں ہماری جمعیۃ کو واضح اور نمایاں کامیابی ہو۔ جواب میں فرمایا۔ ادھر دعا تو ہو رہی ہے۔ آپ جمعیۃ کے کام میں ہمت سے کام لیں۔ آپ نے آئین شریعت کانفرنس کی کامیابی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

(مرسلہ مولوی احمد یار امیر جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ)

صاحبزادہ امیر خسرو اشعری تونوائی شریف کی جمعیۃ میں شمولیت

میں اپنے تمام عقیدت مندوں سے اپیل کرتا ہوں کہ موجودہ انتخاب سابق انتخاب کی طرح نہیں ہے بلکہ ایک امتحان ہے جس میں اہل پاکستان پر ایک کڑی آزمائش ہے کہ آپ مسلمان پاکستان میں غیر اسلامی قانون چاہتے ہیں یا کہ اسلامی قانون۔ قرآن و سنت کے مطابق چونکہ ہر فریق اپنی اپنی تعارف اسلام کے قانون کے طوفانی دعاوی پیش کر رہا ہے۔ پس آپ کو چاہیے۔ کہ علماء کی جماعت کو جو کہ صحیح اسلام پیش کر رہی ہے اور نئے قسم کے امریکی یا چینی یا روسی برانڈ اسلام سے روک رہی ہے اس کا ساتھ دیں اور وہ اس وقت ملک میں صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ اپنے قیمتی ووٹ کو ضائع نہ کریں اور علماء کو کامیاب بنائیں۔ تاکہ نجات کا ذریعہ بن جائے۔ خدا اور رسول کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔ اسلام کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جو شریعت محمدی کے تمام پہلوؤں سے واقفیت رکھتے ہوں اور اہل ہوں۔ یہ صرف علماء کرام ہی ہو سکتے ہیں۔ پس ان کو نہ بھولیں اور اپنا ووٹ انہی کو دیں۔ تاکہ عنداللہ آپ اجر کے مستحق ثابت ہو جائیں۔

(منجانب خادم العلماء والفقراء صاحبزادہ محمد امیر خسرو اشعری چشتی مانسہرہ ہزارہ تونوائی شریف)

مسئلہ فلسطین اور عالمِ اسلام

(از شوکت علی صدر جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ کالج بنوں)

۱۹۶۷ء کا ۵ جون بھی گذر گیا۔ اس دن پاکستان کے عوام نے مظاہروں، جلسوں اور جلوسوں کے ذریعے عرب بھائیوں کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ اور حمایت کے یقین کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ وہ پاکستان میں عربوں کے خلاف زہر اگلنے والی زبانوں کو بند کرے۔

۵ جون وہ منحوس دن ہے۔ جب اسرائیل نے امریکی سامراج کے اشاروں اور مکمل تعاون سے مظلوم عربوں پر چڑھائی کی۔ ان کی عزت پر ڈاکہ ڈالا۔ ان کی غیرت پر حملہ کیا۔ اور ان کی عصمتوں کے خرمن کو آگ لگا دی۔ آیئے آج ہم پھر اپنے عرب بھائیوں پر سامراجیوں کے حملے، شکست کی وجوہات اور مسئلہ فلسطین کے حل کرنے کی کوششوں پر تبصرہ کریں اور حقیقی صورت حال سے واقفیت حاصل کر کے عربوں کے خلاف سامراج کے زہریلے پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دے سکیں۔

عربوں کی شکست کے اسباب

پوری دنیا میں سامراج کی طرف سے عربوں کے خلاف انتہائی زہریلا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں یہ کام جماعت اسلامی کی وساطت سے پورے زور و شور سے جاری ہے۔ یہ شر انگیز پروپیگنڈا امریکی برطانوی سامراج اور اسرائیل کے جن بدعزائم کا آئینہ دار ہے۔ انہیں بادنیٰ تامل سمجھا جا سکتا ہے۔ تاہم حقیقی صورت حال سے ناواقف افراد اس پروپیگنڈے کا شکار ہو کر عربوں کی طرف سے اس بات پر سخت مایوسی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ کہ ۲۵ لاکھ اسرائیلیوں نے کروڑوں عربوں کو کس طرح شکست دی۔

حقیقت یہ ہے کہ عربوں کی جو فوج اسرائیلیوں کے ساتھ لڑی۔ اس میں صرف اسی ہزار مصری اور بیس ہزار اردنی سپاہی شامل تھے۔ شام نے اس وقت جنگ میں شرکت کی۔ جب آدھی سے زیادہ لڑائی ختم ہو چکی تھی۔ اور قبل اس کے کہ عرب ملکوں کی متحدہ فوجیں اس جنگ میں ہاتھ بٹائیں۔ لڑائی روک دی گئی مصری افواج کا صرف ایک حصہ اور اردنی فوج دشمن کے مدمقابل تھی۔ دوسرے عرب ممالک کی افواج کو میدان جنگ میں پہنچنے کے لئے ایک طویل فاصلہ درپیش تھا الجزائر، سوڈان، عراق، کویت، لبنان اور سعودی عرب کی فوج نے تو دراصل جنگ میں حصہ ہی نہیں لیا تھا یہ سب حقائق اتحاد اسلامی ملتان کے ایک کتابچہ میں محفوظ ہیں۔ جو انگریزی ہفت روزہ ایڈیٹنیس سے لی گئی۔

عرب اسرائیل تنازعہ حل کرنیکی کوشش

عربوں اور اسرائیلیوں کے درمیان تنازعے کو حل کرنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر بہت زیادہ کوششیں ہوئیں۔ لیکن چونکہ یہ پرخلوص نہیں تھیں۔ اس لئے ناکام رہیں۔ حتیٰ کہ اسرائیلی غاصبوں نے مسلمانوں کے قبلہ اول کو آگ لگا کر پوری دنیا کے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا۔ اسرائیل کی اس ناپاک جسارت پر پوری دنیا کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ جس کا نتیجہ بالآخر رباط کانفرنس کی صورت میں ظاہر ہوا۔ آگے جانے سے پہلے ضروری ہے کہ ذرا رباط کانفرنس پر بھی تبصرہ کیا جائے۔

دراصل مسلمانوں کے قبلہ اول کے جلانے سے عالم اسلام کے دلوں میں بہت زیادہ جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ جس سے سامراج کو سخت خطرہ درپیش ہوا اور ہم یہ کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ رباط میں مسلمان ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس سامراج کے اشاروں سے منعقد کی گئی تھی۔ جس کا مقصد مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ جو سامراج کی خواہش تھی۔ یعنی مسلمانوں کے جذبات سرد پڑ گئے اور انہوں نے رباط کانفرنس کے شرکاء سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی امید باندھ لی۔ ورنہ اس کانفرنس میں مودودی صاحب کو شرکت کی دعوت کیوں دی گئی تھی۔ جبکہ وہ کسی بھی مسلمان ملک کا سربراہ نہیں ہے۔

اس کے بعد جدہ میں مسلمان ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں اسلامی سیکرٹریٹ کے قیام کا فیصلہ ہوا۔ یہ بھی سب کچھ سامراج کے اشاروں سے ہو رہا ہے۔ پاکستان کی طرف سے اس کانفرنس میں نوابزادہ شیر علی نے بہت زیادہ سرگرمی دکھائی اور کانفرنس کے فیصلوں پر خوشی کا اظہار کیا۔ نوابزادہ شیر علی وہ شخص ہے۔ جنہوں نے اخبارات وغیرہ سے ہر اس شخص کو نکالا، جو جماعت اسلامی کا مخالف ہو۔

اس کے علاوہ ملائشیا کے نمایندے کو اس کا جنرل سیکرٹری مقرر کر دیا گیا۔ ملائشیا وہ ملک ہے جس نے مسجد اقصےٰ کے جلانے کے سلسلے میں اسرائیل کی مذمت سے انکار کیا تھا۔ اب آپ سوچیں کہ ایسے لوگ فلسطین کا مسئلہ سلجھائیں گے یا کہ مزید الجھائیں گے؟

جمعیۃ علماء اسلام کی عوامی رابطہ کمیٹی کے صدر حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کے تنظیمی و انتخابی دورے کا پروگرام

تاریخ	مقام	تاریخ	مقام
۱ اگست	حیدرآباد سندھ	۱۴ اگست	لائلپور
۲ اگست	ٹنڈو الہ یار	۱۵ "	"
۳ "	ڈگری	۱۶ "	صادق آباد
۴ "	میرپور خاص	۱۷ "	پنوعاقل
۵ "	جھول	۱۸ "	شکارپور
۶ "	سنجورو	۱۹ "	ٹھیڑی
۷ "	شہدادپور	۲۰ "	لائلپور
۸ "	کراچی	۲۱ "	"
۹ "	"	۲۲ "	شنکیاری (ہزارہ)
۱۰ "	"	۲۳ "	ایبٹ آباد
۱۱ "	"	۲۴ "	جبوڑی
۱۲ "	"	۲۵ "	"
۱۳ "	"	۲۶ "	ٹیکسلا

سندھ اور کراچی کے احباب سے گذارش ہے کہ اس پروگرام میں ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال حضرت قاسمی صاحب کے ساتھ ہونگے تمام مقامات پر دن کو طلباء اسلام کے تربیتی اجلاس منعقد کیے جائیں اور شام کو رات جلسہ سے قبل جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی میٹنگوں کا پروگرام ترتیب دے کر دفتر جمعیۃ علماء اسلام گول چنیوٹ بازار لائلپور کو مطلع کریں۔

(عبدالرشید انصاری پبلسٹی سیکرٹری
جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور)

گلہائے رنگارنگ

محمد اسلم بیگ

● — "سیاسی جماعتوں کو اپنے مخالفین پر الزام تراشی سے گریز کرنا چاہیئے"۔

سرگودھا کے جلسہ عام میں ممتاز دولتانہ کا بیان

اور غالباً ان کے اسی جلسہ میں جو ہنگامہ ہوا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ جناب دولتانہ اپنے کسی مخالف کی تعریف کر رہے تھے۔

● — "ملک کے تمام مسائل کا حل جمہوریت کی بحالی میں ہے"۔ — (نور الامین)

جبکہ کل تک اسلام ہی تمام مسائل کا واحد حل تھا۔

ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

● — "جماعت اسلامی روشن کردار کی حامل ہے"۔

— ایک بیان

لیکن ان محترمہ کو کیرکٹر سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آگئی؟

● — "سوشلزم اس وقت سب سے بڑا فتنہ ہے"۔

— (ایک بیان)

جبکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: میری امت کا سب سے بڑا فتنہ مال ہے

● — "خان عبدالقیوم خاں کی حمایت کے جرم کی پاداش میں نواب مظفر علی قزلباش کو برطرف کیا ہے"۔

— (فضل القادر چوہدری)

چوہدری صاحب! خیر منایئے۔ جس کو نے بھی گورنری کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہے۔

● — "تنظیم اساتذہ گجرات کی طرف سے بی اے اساتذہ کو تین سو روپے ماہوار ابتدائی تنخواہ دینے کا مطالبہ — (جنگ راولپنڈی ۲ر جولائی)

یاد رہے کہ اس وقت بی ایڈ اساتذہ کو ابتدائی تنخواہ تین سو روپے ہی مل رہی ہے۔

● — مودودی صاحب کی طرف سے امریکہ کی مذمت۔

— (ایک خبر)

۱۸۴ اسیٹوں کے اخراجات وصول کرنے کا ایک "معشوقانہ گر"۔

● — "اسلام کا حامی مجھ سے بہتر کوئی امیدوار مل جائے تو میں اپنا نام واپس لینے کو تیار ہوں" — ایوب کھوڑو

اور ہمیں یقین ہے کہ بارہ کروڑ کی آبادی میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی کھوڑو صاحب سے بڑھ کر کوئی اسلام کا حامی نہیں ملے گا۔

● — "گذشتہ چند دنوں میں مصر کے فوجی ٹھکانوں پر اسرائیل کے ہوائی حملوں کے دوران اسرائیلی طیاروں کی تباہی نے امریکہ کو بوکھلا دیا ہے"۔

— (مودودی)

مودودی صاحب کی شکایت بجا ہے۔ کیونکہ اب تک موصوف تن تنہا عرب ملکوں کی کامیابیوں پر بوکھلاتے رہے ہیں۔ امریکہ نے کافی عرصہ بعد ان کا ساتھ دیا ہے

خیر پھر بھی ع

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

● — "جماعت اسلامی بلوچستان کی تمام نشستیں حاصل کر لے گی"۔ — میاں طفیل محمد

اور ابھی چند ہی روز میں صوبہ بلوچستان کی پوری کابینہ کا اعلان جماعت اسلامی کے دفتر سے کر دیا جائیگا

● — "فارلینڈ کو پاکستان سے نکال دیا جائے" — (مفتی محمود)

مفتی صاحب! صرف دو اڑھائی ماہ اور صبر کیجئے۔ بڑے بڑے صالحین آپ کے حق میں دعاگو ہوں گے۔

ایک صاحب کا خط اور اس کا مفصل جواب

— (از حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی) —

ذیل میں ایک سوال و جواب دیئے جا رہے ہیں۔ جسے مختلف حضرات نے "ترجمان اسلام" ۲۶ر جون کے حوالہ سے جناب حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن سے بطور سوال تحریراً و مشافہتہً پوچھا ہے — (ادارہ)

سوال - مکرمی و محترمی جناب والاشان (قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخان ڈویژن)

السلام علیکم! ۲۶ر جون ۷۰ء کے ترجمان اسلام لاہور کے صفحہ میں ایک بیان نظر سے گذرا اور جس سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مفتی محمود صاحب سوشلزم کو اسلامی اقتصادی نظام بتا رہے ہیں۔ حالانکہ تمام علماء امت کے نزدیک سوشلزم اقتصادی نظریہ تو ہے لیکن اسلامی اقتصادی نظام کی بالکل ضد ہے۔ جو مارکس نے دنیا کو پیش کیا ہے۔ براہ مہربانی وضاحت فرما کر شکوک و شبہات کا ازالہ فرمائیں۔

(مرسلہ حافظ نور داد سکنہ گمل بازار تحصیل ٹانک)

الجواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ سوشلزم کے متعلق حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا نظریہ وہی ہے، جو تمام علماء اسلام کا ہے۔ اخبار مشرق میں مفتی صاحب کا انٹرویو شائع ہو چکا ہے۔ جلی عنوانات سے اس میں شائع کیا گیا ہے کہ اسلام کے سوا ہم سب ازموں کو کفر سمجھتے ہیں۔ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک میں مفتی صاحب کی تقریر آ چکی ہے کہ سوشلزم ایک فریب ہے۔ اسی ترجمان اسلام شمارہ ۲۶ر جون ۷۰ء کے صفحہ ۸ پر یہ موجود ہے۔ ہم جائز طریقے سے کمائی ہوئی دولت اور انفرادی ملکیت کو ہاتھ نہ لگائیں گے۔ کیا سوشلزم چینی اور روسی دونوں میں جائز اور ناجائز ملکیت کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور کیا اس میں انفرادی ملکیت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسی ترجمان اسلام کے صفحہ کے آخری سطر میں ہے۔ "اگر ملک کو سوشلزم سے بچانا ہے تو اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کرو"۔ اگر سوشلزم اسلام سے لیا گیا ہے تو اس سے بچانے کے لئے اسلام کے عادلانہ نظام کو نافذ کرنے کے کیا معنی۔ بہرحال یہ الیکشن کا زمانہ ہے۔ اس میں سینکڑوں اوہام پیدا کئے جائیں گے۔ آپ کو اعتماد ہوگا تو کام کر سکیں گے ورنہ مشکل ہے۔

جو الفاظ آپ نے لکھے وہ ترجمان اسلام میں ہیں اور یقیناً موہم ہیں۔ لیکن وہ مختلف اخبارات سے لئے گئے ہیں۔ اور اخبارات کے رپورٹر اپنی طبیعت کے موافق الفاظ بنا لیتے ہیں۔ اب رہ گئی تردید تو وہی بات ہے جو میں نے پہلے عرض کی کہ الیکشن کے موقع پر سینکڑوں اس قسم کی خبریں آئیں گی کس کس کی تردید کی جائے گی۔ اور پھر

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علماء کا حصہ

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جن علماء نے قائدانہ حصہ لیا۔ ان میں سے بعض نمایاں حضرات کے نام یہ ہیں

• دہلی اور اس کے اطراف میں علماء کی شرکت کا اندازہ اس فتوے سے ہو سکتا ہے۔ جو انگریزوں سے جنگ کرنے کی ترغیب کے لئے ان کی طرف سے دیا گیا۔ اس فتوے پر ۳۴ اکابر علماء کے دستخط تھے۔

• جنرل بخت جو اس جنگ کے سپہ سالاروں میں سے ایک تھا۔ اس کے پیر و مرشد مولانا سرفراز علی تھے مولانا رحمت اللہ کیرانوی مشہور عالم بھی اس جنگ کے ایک سالار تھے۔ دہلی پر تسلط کے بعد انگریزوں نے جن لوگوں سے انتقام لیا۔ ان میں طبقہ علماء نمایاں تھا۔ امام بخش صہبائی جیسے بڑے عالم دین کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

• اطراف دہلی میں دور دور تک مختلف مقامات پر علماء کی قیادت میں گروہ کے گروہ انگریزوں سے جنگ کرتے رہے۔

• تھانہ بھون اور شاملی کے علاقہ میں حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے باقاعدہ نظم و تنظیم کے ساتھ جدو جہد قائم کر دی تھی۔

• مولانا محمد مظہر صاحب، مولانا محمد منیر صاحب، مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی اس نظام جہاد میں شریک تھے۔

• مولانا عبدالجلیل خلف مولانا ریاض الدین شاہ شاگرد حضرت مولانا شاہ اسحق دہلویؒ نے علی گڑھ کا محاذ سنبھالا ہوا تھا اور اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اس معرکے میں شہید ہوئے۔

• روہیلکھنڈ، بریلی، بدایوں، مراد آباد، بجنور شاہ جہان پور وغیرہ میں نواب خان بہادر خاں نے جو حافظ رحمت خاں کے پوتے تھے انگریزوں سے زبردست مقابلے کئے اور دہلی کے سقوط کے بعد بخت خاں نے بھی یہاں پہنچ کر معرکہ ہائے کارزار گرم کیا۔ اس پورے علاقہ کو جو جذبہ اور جوش و خروش۔ وہ مولوی فیض احمد صاحب بدایونی کی اس کوشش سے ملا۔ جو آپ نے فتویٰ جہاد کی اشاعت میں انجام دیں۔

• انگریزوں کے قبضہ و تسلط کے بعد جگہ جگہ جن لوگوں کو گولیاں ماریں اور پھانسیاں دیں۔ ان میں علماء کی شخصیتیں نمایاں ہیں۔ مثلاً صرف بدایوں میں اکیس اشخاص کو گولی ماری گئی۔ ان میں مولوی تفضل حسین۔ مولوی اشرف علی مولوی ماجد علی اور مولوی رضی جیسے وہاں کے بڑے بڑے عالم بھی شامل ہیں۔ اور ایک سو سترہ اشخاص کو پھانسیاں دی گئیں۔ ان میں بھی بہت بڑی تعداد علماء کی ہے۔

• مراد آباد میں مولانا کفایت اللہ کافی جیسا بے بدل عالم جہاد کی کمان کر رہا تھا۔ آخر میں انگریزوں نے گرفتار کر کے سزائے موت دی۔

• مولانا وہاج الدین منو بھی اس علاقہ کے قائد جنگ تھے جنہیں محاصرہ میں لے کر ان کے گھر میں ایک وفادار ملازم کے ساتھ گولی مار کر شہید کیا گیا۔

• شاہ بھولن سیوہاروی بھی اس سلسلہ جہاد کے ایک فرد ہیں۔ جنہیں گرفتار کر کے انڈیمان بھیج دیا گیا تھا

• شاہ جہان پور اور الہ آباد تک کے کارزار کی نگرانی مولانا لیاقت علی فرما رہے تھے۔

• اس میدانِ سرفروشی کا ایک بڑا مرکزی قائد احمد اللہ شاہ بھی ہے۔ جو مدراس سے دہلی تک اور آگرہ سے سرزمین اودھ تک مصروف عمل رہے۔ دراصل ۱۸۵۷ء کے معرکہ کی روح رواں یہی شخصیت تھی۔ آپ زبردست عالم دین اور صوفی ہونے کے باوجود نہایت زیرک، سیاستدان اور قائد بھی تھے۔ آپ کے تفصیلی حالات کے لئے بڑی طوالت درکار ہے۔

بہرحال اس تحریک میں جو کچھ شدت، استحکام، اور جذبہ تھا۔ وہ اس شخصیت کا ہی پیدا کردہ تھا۔ انگریزوں کی بھی بڑی کڑی نظر ان پر تھی۔ اور یہ بھی ان کو مات دینے میں طاق تھے۔ آخر وقت تک انگریزوں کے داؤں میں نہ آئے۔ لیکن افسوس ہے کہ "داین" میں جو اودھ اور بندھیل کھنڈ کے سرحد پر ایک مقام ہے وہاں کے راجہ نے غداری کر کے دو گڑھی کے اندر گولیوں سے آپ کو شہید کر دیا۔

• اس زمانے کے انگریز جرنیلوں نے [illegible] کی دھاک تسلیم کی ہے۔ "چارلس نال"۔ جنرل ٹامسن اور فلاسٹر نے اپنی تحریروں میں اس کا اعتراف کیا ہے۔

• مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی۔ علامہ فضل حق خیرآبادی، قاضی عنایت علی صاحب بھی اس جنگ کے ہیروؤں میں شامل تھے۔ جنہیں آخر میں کالے پانی کی سزا دی گئی۔

۱۸۵۷ء کا یہ ہنگامہ جب سرد ہو گیا اور انگریزوں کو پورے ملک پر غلبہ و تسلط حاصل ہو گیا تو ان کا دست انتقام دراز ہوا۔ اس کے لئے زندہ جلا دینے گولی مار دینے، اذیتیں دے دے کر قتل کرنے، املاک و بستیاں تباہ کر دینے کے ساتھ ساتھ کالے پانی بھیجے کی سزا بھی ایجاد کی گئی۔ جس کو آباد کرنے والے سب سے پہلے علماء حق ہی تھے۔

اس سلسلہ میں صادق پوری علماء کی داستانِ قید و بند و جلاوطنی تاریخ کا وہ دردناک لیکن ایثار و قربانی کا وہ تابناک باب ہے جسے تاریخ کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتی۔

بقیہ ـــ ایک خط اور اس کا جواب

یا کہ میں نے عرض کیا اسی ترجمان میں اس کی تردید ہو چکی ہے۔ یعنی مفتی صاحب کی جو عبارتیں میں نے لکھیں، وہ ان کے مخالف ہیں۔ اس لئے یہ دونوں عبارتیں اذا تعارضا تساقطا کے حکم سے ساقط سمجھیں۔ اور اصل حکم یا عقیدہ باقی وہی ہے۔ جو اخبار مشرق، الحق اکوڑہ اور خود ہمارے منشور میں موجود ہے اور جس پر مفتی صاحب کے بھی دستخط ہیں۔ اگر شک میں پڑنے والے معاند نہیں ہیں تو یہ کافی سے زیادہ ہے اور معاند اور ضدی لوگوں کا کوئی علاج نہیں۔ والسلام

حضرت مولانا) قاضی عبدالکریم عفی عنہ
۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ)

قبلہ ایاز جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ کالج بنوں

بنوں کے سیاسی زاویے

یکم جنوری سے سیاسی سرگرمیوں پر پابندی اٹھنے کے بعد بنوں میں بھی سیاسی پارٹیوں نے بڑی تیزی سے انتخابی مہم شروع کی۔ اور اب تک ممتاز دولتانہ، قیوم خان، قادر چوہدری، میاں طفیل۔ ماسٹر خان گل، ولی خان، اور ذوالفقار علی بھٹو عام جلسوں سے خطاب کر چکے ہیں ان کے علاوہ تھانوی گروپ کے زیر اہتمام نظام شریعت کے نام سے دو روزہ کانفرنس بھی منعقد ہو چکی ہیں۔

سیاسی پارٹیوں کے علاوہ طلباء کی مختلف تنظیموں نے بھی عام جلسے منعقد کئے ہیں۔ مثلاً اسلامی جمعیۃ طلباء مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن (قیوم گروپ) پختون فیڈریشن اور جمعیۃ طلباء اسلام۔

جہاں تک بنوں کی سیاسی صورت حال کا تعلق ہے تو یہ حقیقت مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہاں عوام کی اکثریت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہے۔ چنانچہ آج بنوں کے بازار اور مختلف دیہاتوں کے ۷۰ بز دکانوں بالا خانوں، گھروں اور حجروں پر جمعیۃ کے کالی اور سفید دھاریوں والے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض سائیکلوں، تانگوں، ٹرکوں اور بسوں پر بھی جمعیۃ کے جھنڈے لہرائے گئے ہیں۔ مختلف دیہاتوں کے عوام نے متفقہ طور پر فیصلے کئے ہیں کہ اس بار ہم جمعیۃ کے امیدوار کو کامیاب کرائیں گے۔ بنوں میں عوام جمعیۃ سے اتنی دلچسپی لے رہے ہیں کہ صرف میٹنگ میں شرکاء کی تعداد اسلام پسندوں کے عام جلسوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ بنوں میں جمعیۃ کا جلسہ یا جلوس ہو تو مختلف دیہاتوں سے لوگ شاداں و فرحاں نعرے لگاتے ہوئے ٹولیوں کی صورت میں آتے ہیں۔ چنانچہ جمعیۃ کا ہر جلسہ و جلوس چالیس پچاس ہزار افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔

آئین شریعت کانفرنس کے موقعہ پر جمعیۃ کے رہنماؤں کا بنوں سے لکی تک ۲۲ میل لمبا جلوس نکلا۔ اس جلوس کی خاصیت یہ تھی کہ یہ قادر چوہدری اور قیوم خاں کے جلوسوں کی طرح صرف تماشائی محرالوں، خالی ٹرکوں، کاروں اور موٹروں پر مشتمل نہیں تھا۔ بلکہ عوام سے بھری ہوئی بیسیوں بسوں کے علاوہ لاکھوں افراد کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر پر مشتمل تھا۔ جو بنوں سے لکی تک ۲۲ میل کے فاصلے پر پھیلا ہوا تھا۔ جمعیۃ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو کم کرنے کے لئے اب اسلام پسند طرح طرح کے ہتھکنڈے اور حربے استعمال کرتے ہیں۔ اسلام پسندوں کی پہلی کوشش یہ تھی کو کسی نہ کسی طرح بنوں کی انتظامیہ سے یہ اعلان کرایا جائے۔ کہ جھنڈے صرف سیاسی پارٹیوں کے دفاتر پر لہرائے جائیں گے۔ اس سلسلے میں انہوں نے کئی بار قسمت آزمائی کی۔ لیکن بری طرح ناکام ہوئے۔ عوام کو ذہنی انتشار میں مبتلا کرنے کے لئے انہوں نے ایک حربہ "مناظروں کے چیلنجوں" کا آزمایا اور جمعیۃ کے لیڈروں کو مناظروں کے چیلنج دیئے۔ جو بخوشی قبول کرلئے گئے لیکن عین مناظرہ کے وقت پتہ لگ جاتا کہ اسلام پسند مناظرہ سے فرار ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ان کا یہ حربہ بھی ناکام رہا۔ پھر انہوں نے نظام شریعت کانفرنس کا حربہ آزمایا۔ جس میں بھی انہیں منہ کی کھانی پڑی۔ یہ ڈھونگ قیوم لیگ کے خرچ پر مودودی پارٹی کے تعاون سے احتشامی گروپ کی طرف سے رچایا گیا تھا۔ پھر میاں طفیل نے دورہ کیا۔ اور عوام کو جمعیۃ سے بدظن کرنا چاہا۔ لیکن جب بازار میں جمعیۃ کے جھنڈے دیکھے تو دل ہی دل میں اپنی پارٹی کے مقامی لیڈروں کو کوستا رہا، اوریاب بنوں میں کسی نے بھی انہیں گھاس نہیں ڈالی۔

اس کے علاوہ سکولوں اور کالجوں کے طلبہ کی بہت بڑی تعداد جمعیۃ کے ساتھ ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے حامی طلبہ کی تنظیم جمعیۃ طلباء اسلام کے زیر اہتمام بنوں میں جو جلسۂ عام ہو چکا ہے۔ وہ بنوں کی تاریخ کے بڑے بڑے جلسوں میں ایک تھا۔ اس جلسے میں کل پاکستان جمعیۃ طلباء اسلام کے چیف آرگنائزر محمد اسلوب صاحب قریشی نے خطاب فرمایا۔ ان کا استقبالیہ جلوس کالج کے طلبہ [illegible] بھرے ہوئے دو بسوں اور ایک جیپ پر مشتمل [illegible] تھا۔ ان حقائق سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مخا[illegible] کے باوجود اس بار بنوں سے جمعیۃ کے [illegible] کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

جمعیۃ علماء اسلام کے شعبۂ انتخابات کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام جماعتوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جمعیۃ کے صوبائی دفتر میں شعبۂ انتخابات قائم کر دیا گیا ہے۔ جس سے ماتحت جماعتیں رابطہ قائم کریں اور ضروری امور کے متعلق مشورہ حاصل کریں۔ نیز اپنے حلقہ کی انتخابی سرگرمیوں سے مطلع فرماتے رہیں۔

ناظم شعبہ انتخابات دفتر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی انتخابی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے دستور ساز اسمبلی کیلئے تحصیل سے اہلسنت والجماعت کے ممتاز عالم دین مولانا سید حکیم علی شاہ صاحب المعروف سیدن شاہ مقیم ڈومیلی کو اپنا نمائندہ کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا ہے شاہ صاحب دینی معاملات میں کافی دسترس رکھتے ہیں اور آئین شریعت کے ماہرین میں سے ہیں۔ اس سلسلہ میں تحصیل جہلم میں جمعیۃ نے ۲۶ جلسوں کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔ یہ جلسے تحصیل کے بڑے بڑے مقامات پر ہوں گے۔ جن میں اکابرین جمعیۃ آئین شریعت کی اہمیت اور جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی عوام پر واضح کریں گے۔

ناظم شعبہ انتخابات دفتر صوبائی
جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

مجلس مذاکرہ

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ لاہور کے زیر اہتمام اتوار ۲۔ اگست صبح ۱۰ بجے صدر دفتر ۵۶ میکلوڈ روڈ ماہانہ مجلس مذاکرہ منعقد ہوگی۔ مذاکرہ کا افتتاح شیخ بشیر احمد بی اے (جنرل سیکرٹری ولی سوسائٹی) کریں گے۔ مذاکرہ کا موضوع حضرت شاہ ولی اللہ کا اسلامی معاشی فلسفہ ہوگا۔

پاکستان کو ایک حق گو اور آزاد اخبار کی ضرورت ہے

"جرنلسٹس یونائیٹڈ" کے ساتھ بھرپور تعاون کیجئے

اکابر جمعیتہ کی پرزور اپیل

"ہمیں یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی ہے کہ ملک کے ممتاز صحافیوں نے جنہیں نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات "امروز اور پاکستان ٹائمز" سے نکالا جا رہا ہے۔ "جرنلسٹس یونائیٹڈ" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ اس ادارے میں بلند پایہ ادیب اور مفکر حریت جیسے ڈاکٹر احمد حسین کمال اور مولانا کوثر نیازی بھی شامل ہیں، اس ادارے کے تحت جلد ایک روزنامہ جاری کیا جا رہا ہے۔ جو آزاد صحافت کا نشان اور مزدوروں اور علماء حق کی خبریں شائع کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ایک ایسے دور میں جبکہ ملک کے اخبارات پر سامراجیت اور اس کے حامیوں کا قبضہ ہو چکا ہے، ایسے اخبار کی نہ صرف اشد ضرورت ہے۔ بلکہ صد مسرت اور طمانیت کا باعث ہے۔ لہٰذا ہم مسلمانان پاکستان سے بالعموم اپیل کرتے ہیں کہ جرنلسٹس یونائیٹڈ کے ساتھ زبردست تعاون کریں اور ادارہ جرنلسٹس یونائیٹڈ کے حصص خریدیں۔"

اس مشترکہ بیان پر مندرجہ ذیل رہنمایان ملت کے دستخط ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی۔ مولانا عبید اللہ انور۔ جناب بشیر احمد بختیار۔ مولانا شمس الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیتہ علماء اسلام مشرقی پاکستان۔ مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں مولانا محمد اشرف علی ناظم عمومی سلہٹ ضلع جمعیتہ علماء اسلام۔ مولانا ابوالحسن نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام مشرقی پاکستان مولانا محی الدین خان ایڈیٹر ہفت روزہ نیا زمانہ۔ حضرت قبلہ معتصم باللہ مہتمم دارالعلوم مدینہ ڈھاکہ

حصص کی رقوم مندرجہ ذیل پتوں پر بھیجئے اور رسید حاصل کیجئے

ریگل سینما بلڈنگ ۶۵ دی مال لاہور

محمد حنیف سہارنپوری دفتر ترجمان اسلام لاہور

مرکزی دفتر کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان

دس اگست تک امیدواروں کی درخواستیں بھیجئے

انتخابات میں جمعیتہ علماء اسلام کے ٹکٹوں کے حصول کے لئے درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ دس اگست ہے۔ دس اگست کے بعد پارلیمانی بورڈ ان درخواستوں پر غور کرے گا۔ اور جمعیتہ کے مخلص اور آزمودہ کار اراکین کو پارٹی ٹکٹ مرحمت کئے جائیں گے۔ جمعیتہ علماء اسلام قومی و صوبائی اسمبلی کی ہر نشست کے لئے اپنے امیدوار کھڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ناظم شعبۂ انتخابات دفتر صوبائی جمعیتہ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

جمعیتہ طلباء اسلام خیرپور کا اجلاس

خیرپور ۱۰ر جولائی کو بعد نماز مغرب دفتر جمعیتہ طلباء اسلام میں اجلاس بتلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔

اس اجلاس میں محترم غلام حسین شیخ کنوینر جمعیتہ طلباء اسلام خیرپور نے اپنے دستور کی وضاحت اور اغراض و مقاصد سے طلباء کو آگاہ کیا۔

آپ نے کہا کہ طالب علموں میں یہی واحد جماعت ہے جو صرف حصول رضائے الٰہی کی خاطر کام کر رہی ہے اور اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں مدارس کے طلباء بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

آپ کے بعد محترم آصف حسین صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ بعض سرکاری افسر جانبداری سے کام لے رہے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو غیر جانبدار رکھیں۔

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سندھ سے مطالبہ کیا گیا کہ مولوی عزیز اللہ کو فوراً رہا کرکے غیر جانبداری کا ثبوت دیں۔ (ناظم دفتر شمس الدین شیخ)

ہم صحابہ کرام کی توہین ہرگز برداشت نہیں کرینگے

کمالیہ ۸ر جولائی۔ جمعیتہ طلباء اسلام کمالیہ کا ایک اجلاس زیر صدارت حافظ محمد رمضان صدر جمعیتہ طلباء اسلام کمالیہ منعقد ہوا۔ جس میں لاہور کے طالب علم راہنما مسٹر محمد یونس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیتہ طلباء اسلام کا قیام اس لئے عمل میں لایا گیا ہے کہ طلباء میں دینی شعور پیدا کیا جائے۔ مسٹر یونس صاحب نے کہا۔ اب ہر طرف لادینیت اور مودودیت کا پرچار کیا جا رہا ہے جو اسلام کے سخت متصادم ہے۔ مودودی صاحب مقدس ہستی پر اپنی گندی ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے حملہ آور ہوئے۔ ہم مسلمان طالب علم ہونے کی حیثیت سے ہر اس طاقت سے ٹکرا جائیں گے۔ جو اسلام کے منافی ہو گی۔

علاوہ ازیں حکومت کی عائد کردہ ایکسائز ڈیوٹی پر بھی سخت احتجاج کیا گیا۔

اجلاس سے مسٹر محمد حیات طاہر سیکرٹری جمعیتہ طلباء اسلام کمالیہ، مسٹر یعقوب اختر اور مسٹر محمد طاہر نے بھی خطاب کیا۔ (ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیتہ طلباء اسلام کمالیہ ضلع لائلپور)

اعلان شمولیت

پیر سید حضرت مولانا تجمل حسین شاہ صاحب ۱۳ فارم ورکھانہ نے اپنے تمام دوستوں اور مریدوں سمیت تقریباً ایک ہزار سے زائد شرکت فرمائی ہے اعلان کیا ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام ملک میں واحد جماعت ہے۔ جو اسلام اور سیاست میں صحیح کام کر رہی ہے۔

بقیہ — اداریہ

کی فضا پیدا کر کے اپنی کامیابی کی راہ نکالنے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اور اسلام کے بارے میں اس کا ذہن قطعی صاف نہیں ہے۔ اس عنصر کا ایک جز ملک کے اقتدار پر مدتوں قابض رہا ہے۔ لیکن اس نے اسلام کی ایک بات بھی ملک میں رائج نہیں کی، اور غیر اسلامیت کا ایک شوشہ بھی ملک سے محو نہیں کیا اور اس عنصر کا دوسرا جز جس اسلام کی دعوت دیتا ہے۔ اسے ملک کا کوئی مسلمان فرقہ صحیح تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس صورت میں اس عنصر کی اسلام سے مراد اپنے مفادات اور امریکی و برطانوی اثرات کا تحفظ ہے اور کچھ نہیں۔ اور سوشلزم کی مخالفت اسلام کے لئے نہیں بلکہ سامراجیت کے لئے ہے۔

اس عنصر کے مقابلہ میں عوام کا نمائندہ عنصر ہے جو ماضی میں کبھی برطانوی سامراج سے آزادی کے لئے لڑتا رہا۔ اور اول دن سے پاکستان میں انگریزی اور امریکی سامراج کے اثرات کو چیلنج کرتا چلا آ رہا ہے۔ عوام کا نمائندہ یہ عنصر امریکہ اور اسرائیل کے خلاف عربوں کی جدوجہد میں اور جنوب مشرق میں امریکی غلبہ کے مخالف ویٹ نام سے انڈونیشیا تک کے عوام کی جدوجہد میں، ان کا علانیہ حامی اور ساتھی ہے۔

یہ عوامی عنصر صاف صاف مطالبہ کرتا چلا آ رہا ہے کہ ملک سے برطانوی دور کے اور امریکہ کے تازہ اثرات و مفادات کا خاتمہ کیا جائے اور ملک کو کلیتہً غیر اسلامی اور اسلام دشمن نظاموں سے پاک کر دیا جائے۔ اور اس کی جگہ قرآن و سنت کے واضح احکام نافذ کر دیئے جائیں۔

چنانچہ آنے والے انتخابات میں پاکستان کے عوام کو ان دو عنصروں یعنی سامراج دوست عنصر اور سامراج دشمن عنصر میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے اور یہ سمجھ لینا ہے کہ امریکی سامراجیت کے اثرات سے آزاد ہوئے بغیر صحیح اسلامی نظام کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

جو عنصر برطانوی امریکی سامراج کے اثرات کو پاکستان سے، ایشیا سے، افریقہ سے، عرب سرزمین سے، جنوب مشرق سے اور مشرق وسطیٰ سے مٹانے کی جدوجہد میں شریک نہیں، وہ پاکستان میں خالص اسلامی نظام کے نفاذ کے دعوے میں سچا نہیں ہو سکتا۔ جو گروہ بتخانہ گرانے میں اور بت شکنی میں حصہ لینے کا مخالف ہو یا اس میں عملی شرکت سے گریز کرتا ہو، بلکہ بت خانہ ڈھانے والوں پہ نکتہ چینی کر رہا ہو۔ اس گروہ کا مسجد تعمیر کرنے کا دعوےٰ ہرگز مخلصانہ نہیں ہو سکتا۔ پاکستان سے برطانوی امریکی اثرات مٹائے بغیر اور ایشیا میں برطانوی امریکی اثرات کے خلاف جاری مہم میں حصہ دار بنے بغیر پاکستان اور مسلمان ملکوں میں اسلامی نظام کے قیام کا دعوےٰ بھی ایک دھوکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

یقیناً پاکستان کے عوام اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں۔ موجودہ سیاسی سرگرمیوں میں ان کا یہ رجحان بالکل دو ٹوک طور پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ امریکہ دوست اور سامراج نواز عنصر کے ساتھ نہیں ہیں۔ اور ان کا سارا رجحان صرف سامراج دشمن عناصر کی طرف ہے اگر ان کو آزادانہ انتخاب کا موقعہ ملا، تو یقیناً ان کا ووٹ برطانوی امریکی سامراج کے مخالف عنصر کے حق میں ہوگا۔ اور وہ اپنے ملک سے سامراجی اثرات مٹانے، ان کی جگہ قرآن و سنت کا خالص و مکمل نظام قائم کرنے اور کشمیر سے بیت المقدس تک امریکی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے حق میں اپنے ووٹ کا استعمال کریں گے۔

بقیہ — خفیہ عدالتیں

نے مختلف علماء کرام سے زبانی استفسار کیا کہ ایسی صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ فاضل علماء کرام کی طرف سے بالاتفاق یہی جواب ملتا رہا کہ نہیں۔ اس کے بعد بھی ایک ماہ تک اپنی تسلی کے لئے مختلف کتب فقہ کا مطالعہ کرتا رہا۔ اس نے حقیقت حال بیان کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن موزوں وقت کی انتظار میں تھا اب آپ کے مخلصانہ اصرار پر میں تمام خطرات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے حقیقت سے آگاہ کر رہا ہوں تاکہ جماعت اسلامی کی خفیہ اسلامی عدالتوں پر ارباب اختیار اور خداوندان اقتدار کوئی معقول قدغن لگا سکیں۔ اور اسلام کے بے سروسامان فرزند کھلے بندوں اعلائے کلمۃ الحق بلند کر سکیں۔

(لیل و نہار ۶ تا ۱۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

بقیہ — کوریا کے مسلمان

کیونکہ یہ سارا علاقہ مسلمانوں کا ہے۔ انہوں نے احمدیت کا کافی مقابلہ کیا۔ لیکن کانو (KANO) میں اچھی خاصی جماعت قائم ہو گئی۔ ..... لیکن سکونو اسٹیٹ ابھی تک احمدیت کا مقابلہ کر رہی ہے ..... لیکن اس مقابلہ توڑنے کا میں انتظام کر آیا ہوں ..... اب وہ لوگ مسلمان نہیں رہ سکیں گے (مطلب ایسا ہے ..... ناقل) یہ سکیم ہے جس کے مطابق عمل کرنا ہے "پچیس سال کے اندر افریقہ کے مختلف مسلمانوں کو زیر کر کے ان ممالک پر احمدیت کی حکومت کرنا ہے (مطلب مختلف رپورٹ از دورہ خلیفہ صاحب شائع شدہ الفضل)

اس دورہ کے دوران خلیفہ صاحب نے سینکڑوں مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے اپنی بیعت کی۔ ان میں بقول ان کے بڑے بڑے افسر، ڈپٹی سیکرٹری وغیرہ تھے۔ اس دورہ اور منصوبہ کی تفصیل بہت لمبی چوڑی ہے مختصراً یہ ہے کہ اسلامی ملک پاکستان میں کوریا، ملائیشیا اور افریقی ممالک کے مسلمانوں کو اسلام کے عالمگیر رشتہ اخوت و محبت سے ہٹا کر پنجابی فرنگی نبی کی نبوت پر ایمان لانے کی خطرناک سکیمیں بن رہی ہیں اور برطانوی عیسائی سامراج کی مدد سے اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اسلامی ملک پاکستان ان کے لئے کروڑوں روپے اور مبلغ مہیا کر کے اس نام نہاد "حقیقی اسلام" کا نام روشن کر رہا ہے ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

ہماری حکومت پاکستان سے استدعا ہے کہ پورا ملک جتنا زرمبادلہ کمائے۔ وہ سب ان "حقیقی اسلام" والوں کو دے دیا کریں۔ کیونکہ جب یہ جہاد کو حرام قرار دے کر عیسائی سامراج کی عافیت میں اپنی حکومتیں افریقہ کے مسلمان ملکوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کی امداد ضروری ہے۔ تاکہ جو خواب بلوچستان کے متعلق شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ شاید افریقہ میں پورا ہو جائے۔ کیونکہ افریقی مسلمان اردو نہیں جانتے اس لئے انہیں پتہ نہیں کہ اس فرقہ کے بانی پنجابی فرنگی نبی کی تحریروں میں کیسا کیسا باطل اور خوشامدانہ مواد موجود ہے

پاکستان اور دیگر مسلمان ممالک کے مسلمانوں اور خاص طور پر سرمایہ داروں سے ہماری التجا ہے کہ خواب خرگوش کے مزے لیتے رہیں یا اپنے دھن دولت پر سانپ بن کر بیٹھے رہیں۔ تاآنکہ کوریائی، انڈونیشی، ملائیشی، افریقی مسلمان اپنے ایمان کی دولت سے ہاتھ دھو کر عیسائی سامراج کا کاسہ لیس ہو کر اپنی حکومتیں قائم کر کے تمہاری گردنیں دبوچ لیں اور اللہ تعالیٰ کا عذاب تمہیں یوں آن پکڑے۔

★ کادیانی نبوت ★
اور
غیر محرم عورتیں

ڈاکٹر عبد اللہ خان اختر جتوئی

مرزا صاحب کا قول اول ۱
انبیاء ہر گناہ سے پاک و معصوم ہوتے ہیں ،

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضور فرماتے تھے کہ " انبیاء کے لئے عصمت ہے وہ ہمیشہ گناہ سے پاک ہوتے ہیں انبیاء گناہ سے معصوم ہوتے ہیں ۔ اور انبیاء کے سوا اور لوگ جو اتنی ترقی کر لیتے ہیں گناہ کرنے سے بالکل آزاد اور پاک ہو جاتے ہیں ۔ ان کو محفوظ کہا جاتا ہے "

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صـ۱۱۵)

مرزا صاحب کا قول دوم ۲

ہر بدکار آدمی "نبی" بن سکتا ہے ۔

ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے ۔ وہ دو وقت ان کے گھروں کی گندگی اور نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے ۔

اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے ۔ اور ایک دو دفعہ چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے ۔ اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال قید خانہ جیل بھی رہ چکا ہے ۔

اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں ۔ اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں ۔ اور سب مردار کھاتے ہیں اور گوہ اٹھاتے ہیں ۔ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بن جائے ۔ اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لے کر آوے اور کہے جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا خدا اس کو جہنم میں ڈالے گا ۔

(تریاق القلوب صـ۱۳۳)

مرزا صاحب کا قول سوم ۳
غیر محرم عورت کو نیک نظری سے دیکھنا بھی جائز نہیں

قرآن نہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے غیر محرم عورتوں کو مت دیکھو اور بجز اس کے دیکھنا جائز ہے ۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ دیکھو ۔ نہ بدنظری سے نہ نیک نظری سے کہ یہ سب تمہارے لیے ٹھوکر کی جگہ ہے ۔

(کشتی نوح صـ۴۹)

مرزا صاحب کا اپنا فعل
غیر محرم عورتیں اور مرزا صاحب خود

۱۔ کھانا کھلانے والی غیر محرم عورت

بیان کیا مجھ سے مولوی رحیم بخش صاحب نے کہ بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے کہ جو عورت والد صاحب کو کھانا دینے جاتی تھی وہ واپس آکر کہتی تھی " میاں !

ان کو یعنی حضرت صاحب کو کیا ہوش ہے یا کتابیں ہیں یا یہ ہیں ۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صـ۲۱۶)

۲۔ پاخانہ میں لوٹا رکھنے والی غیر محرم عورت

" ایک دن آپ نے کسی خادمہ سے فرمایا کہ آپ کے لیئے پاخانہ میں لوٹا رکھ دے ۔ اس نے غلطی سے تیز گرم پانی کا لوٹا رکھ دیا ۔ جب حضرت مسیح موعود فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ ۔

لوٹا کس نے رکھا تھا جب بتایا گیا کہ فلاں خادمہ نے رکھا تھا تو آپ نے اس کو بلوایا اور اسے اپنا ہاتھ آگے کرنے کو کہا اور پھر اسکے ہاتھ پر آپ نے اس لوٹے کا پانی جو بچا ہوا تھا گرا دیا "

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صـ۲۴۳)

۳۔ خاص خدمتگار غیر محرم عورت

" ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری کی بیوی ڈاکٹرنی کے نام سے مشہور تھی ۔ وہ مدتوں قادیاں آکر حضور کے مکان میں رہی ۔ اور حضور کی خدمت کرتی تھی ۔ جب وہ فوت ہو گئی تو اس کا ایک دوپٹہ حضرت صاحب نے قادیاں کے لیے بیت الدعا کی کھڑکی کی ایک آہنی سلاخ سے بندھوا دیا "

(سیرت المہدی حصہ سوم صـ۱۲۶)

غیر محرم عورت بھانو پاؤں دبایا کرتی تھی ،

" ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک ملازمہ مسماۃ بھانو تھی ۔ وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی ۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس کو پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے ۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا " بھانو !

آج بڑی سردی ہے ۔ بھانو کہنے لگی جی ہاں ! جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں "

(سیرت المہدی حصہ سوم صـ۲۱۰)

۵۔ پہرہ دینے والی غیر محرم عورتیں ،

" مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے وقت میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں اور حضرت نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سوتے میں کوئی بات کروں تو مجھے جگا دینا ، ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپکی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنے ۔ اور آپ کو جگا دیا ۔ اس وقت رات کے بارہ بجے تھے ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو منشیانی اہلیہ منشی محمد دین صاحب گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں "

(سیرت المہدی حصہ سوم صـ۲۱۲)

★ قاتلِ سبائیت

★ امیر المؤمنین

قسط ۳

سیّدنا معاویہ رضؓ

خطیب اہلسنت حضرت الحاج مولانا محمد ضیاءُ القاسمی صاحب مدظلہٗ۔ لائلپور۔

۴ :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کا ارشادِ گرامی ہے کہ

ما رأيت احدا اسود من معاوية قال جبلة بن سحيم قلت ولا عمر قال وكان عمر خيرا منه

(البدایہ ج ۸ ص ۱۳۵)

حضرت عبداللہ عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ سے بارعب کوئی نہیں دیکھا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا فاروقِ اعظم سے زیادہ؟ کہا نہیں وہ تو ان سے بہتر تھے۔

۵ :۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لو ادركتم معاوية لقلتم هذا المهدى ۔ (حاشیہ العواصم)

اگر تم معاویہؓ کا زمانہ پالیتے تو تم انہیں مہدی کہنے لگ جاتے۔

حضرت معاویہؓ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی نظر میں

حضرت معاویہؓ اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کی سیاسی کشمکش تاریخ کا ایک مشہور عنوان ہے۔ مگر ان تمام اختلافات کے باوجود حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ کی دینی عظمت اور اسلامی ہمدردیوں کا معترف ہوں اور حضرت معاویہؓ سے اختلافات کو صرف محدود مسائل پر مبنی سمجھتا ہوں چنانچہ نہج البلاغہ کا شیعہ مصنف بھی حضرت علی کی طرف ایک خطبہ منسوب کرتا ہے۔ جس سے ان کے باہمی تعلق کا پتہ چلتا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ۔

والظاهر ان ربنا واحد ونبينا واحد ودعوتنا فى الاسلام واحدة ولا نستزيدهم فى الايمان بالله والتصديق برسوله ولا يستزيدوننا الامر واحد الا اختلفنا فيه من دم عثمان ونحن منه براء ۔ نہج البلاغہ ج ۲ ص ۱۱۸

اور ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا رب ایک ہے۔ ہمارا اور ان کا نبی ایک ہے۔ ہماری اور ان کی دعوت اسلام ایک، نہ ہم ان سے ایمان باللہ اور تصدیق بالرسول میں زیادہ ہیں اور نہ وہ ہم سے زیادہ ہیں۔ پس ہمارا اور ان کا معاملہ ایک ہے۔ صرف خون کے بارے میں ہمارا اور ان کا اختلاف ہے۔ اور ہم اس سے بری ہیں۔

حضرت معاویہؓ بھی اس اختلاف کو محدود مسائل پر مبنی سمجھتے تھے۔ چنانچہ جب قیصرِ روم نے ان دونوں کے اختلاف سے فائدہ اٹھا کر ملتِ اسلامیہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قیصرِ روم کو تہدید آمیز خط لکھا

يا لعين والله لئن لم تنته وترجع الى بلادك لاصطلحن انا وابن عمى عليك ولاخرجنك من جميع بلادك ولاضيقن عليك الارض بما رحبت ۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۱۹)

خدا کی قسم اے ملعون اگر تو باز نہ آیا اور اپنے علاقہ کو واپس نہ کیا تو میں اور میرا چچا زاد بھائی (علی) آپس میں تیرے خلاف صلح کرلیں گے۔

اور تجھے تیرے تمام شہروں سے نکال دیں گے۔ اور زمین کو باوجود وسعت کے تجھ پر تنگ کر دیں گے۔

حضرت علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت ضرار الصدائی سے فرمایا کہ۔

يا ضرار صف لى عليا قال اعفنى يا امير المؤمنين قال لتصفنه قال اما اذ لا بد من وصفه فكان والله بعيد المدى شديد القوى يقول فصلا ويحكم عدلا يتفجر العلم من جوانبه وتنطق الحكمة من نواحيه فبكى معاوية وقال رحم الله ابا الحسن كان والله كذالك ۔ (استیعاب جز ۳)

اے ضرار مجھ سے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کے اوصاف بیان کرو۔ اس نے کہا امیر المومنین مجھے معاف فرمایئے حضرت معاویہؓ نے باصرار کہا تم ضرور ان کے اوصاف بیان کرو۔

اس نے کہا اگر بہرحال ان کے اوصاف بیان کرنے ہیں تو سنیئے۔ واللہ وہ بلند حوصلہ اور نہایت قوی تھے۔ فیصلہ کن بات کہتے تھے اور عدل و انصاف سے حکم کرتے تھے ان کے گرد و پیش علم کا چشمہ پھوٹا پڑتا تھا۔ ان کے اطراف و جوانب سے حکمت کا دریا رواں تھا۔

یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا کہ خدا ابوالحسن پر رحم کرے خدا کی قسم وہ ایسے ہی تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے انتہائی عقیدت و محبت تھی۔

حضرت معاویہؓ سلف صالحین کی نظر میں

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کے سامنے لوگوں نے عمر بن عبدالعزیزؒ کے عدل تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا۔

فكيف لو ادركتم معاوية قالوا فى حلمه؟ قال لا والله بل فى عدله ۔ (العواصم من القواصم)

اگر تم معاویہؓ کو دیکھتے تو تمہارا کیا حال ہوتا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ آپ ان کے حلم کے بارے میں فرما رہے ہیں؟ فرمایا نہیں خدا کی قسم وہ عدل کے بارے میں بھی بڑھ کر تھے

۲ :۔ حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔

ادركت خلافة معاوية جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ينتزعوا يدا من طاعته ولا فارقوا جماعته (استیعاب)

میں نے حضرت معاویہؓ کی خلافت کا زمانہ پایا ہے۔ اصحاب رسول کی جماعت انکی اطاعت و فرمانبرداری سے انحراف نہ کرتی تھی اور نہ ہی صحابہ کرام جماعت سے جدا ہوتے تھے۔

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর AHORE price

مفتی اعظم سے

شاعر اہل سنت

خان محمد کمتر صاحب

اب قوم تیرے ساتھ ہے اے مفتی اعظم
اس ملک میں ہم چاہتے ہیں آئین شریعت
ظلمت کے جو طوفان ہیں رک جائیں گے یک دم
اب دل میں جو ہم ٹھان چکے کر کے رہیں گے
باطل کے گھرانوں میں بچھی ہے صف ماتم
ہم ختم نبوت کے وفادار رہیں گے
ہر آن جمعیت کے رضاکار رہے ہم
اب دور خلافت کا بھلایا نہیں جاتا
جس شیر کی آمد نے کیا کفر کا سر خم
جاتے ہوئے مدنی نے جمعیت تجھے سونپی
یہ شان تیری کرسی صدارت سے نہیں کم
کئی شوق صدارت کا لئے بھاگ رہے ہیں
مودودی کے دامن میں اچانک ہوئے مدغم
درخواستی و غوث کی مخصوص دعائیں
ہیں ساتھ تیرے پھر تجھے کس بات کا ہے غم
ہم سر پہ کفن باندھ کے نکلے ہیں جو گھر سے
دشمن تیرے ہو جائیں گے سب درہم برہم
حق کہتا ہے کمتر تجھے حق کہتا چلا جا

میدان سیاست میں تیرا اونچا ہے پرچم
ایوان عدالت میں ہو قرآن کی عظمت
اے مفتی اعظم . . .
اس کی نہیں پرواہ کہ جیئیں گے یا مریں گے
اے مفتی اعظم . . .
پہلے کبھی باطل سے دبے ہیں نہ دبیں گے
اے مفتی اعظم . . .
فاروق کی عظمت کو چھپایا نہیں جاتا
اے مفتی اعظم . . .
انیس جماعتوں نے قیادت تجھے سونپی
اے مفتی اعظم . . .
سوئے تھے کراچی میں جو اب جاگ رہے ہیں
اے مفتی اعظم . . .
شفقت بھری مزدور کسانوں کی دعائیں
اے مفتی اعظم . . .
ٹکرائیں گے ناپاک چٹانوں کے جگر سے
اے مفتی اعظم
باطل کے غضب ناک ستم سہتا چلا جا

چومے گی فتح تیرے قدم دیکھے گا عالم
اے مفتی اعظم

یہ نظم آئینِ شریعت کانفرنس میں پڑھی گئی